16337

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ

کیا شیعہ امت محمدیہ سے علیحدہ ہیں؟

بجواب اخبار شیعہ لاہور

ہم نے "شیعہ" کے حق میں کبھی خارج از امت محمدیہ کا فتویٰ نہیں دیا۔ ہمیشہ احتیاط کرتے رہے۔ مگر اخبار شیعہ مورخہ ۱۶-۱ اکتوبر میں ایک مضمون نرالی وضع کا نکلا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ جولائی میں شیعہ کو اسلام کا "فرقہ جدیدہ" لکھا گیا تھا۔ جس پر شیعہ اخبار کے ایک نامہ نگار کو بہت غصہ آیا۔ اس کے جواب میں اس نے شیعہ فرقے کی قدامت بڑے واضح الفاظ میں بتائی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مضمون اس قابل ہے کہ ناظرین اہلحدیث اس کو اصل الفاظ میں پڑھیں اور طلبائے مدارس بوقت فرصت اس سے فرحت حاصل کریں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے:۔

" مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کی نظر میں شیعہ ایک جدید فرقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سنی اہل حدیث محض اس معنے سے ہوئے ہیں کہ آپ کو آج تک عربی کتابیں دیکھنے پر قدرت ہی حاصل نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ قرآن بھی پڑھا تو آنکھیں بند کر کے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ نے اس موقع پر بری طرح منہ کی کھائی۔ اور ایسے جال میں پھنسے کہ آپ کے پیر اعظم بھی آپ کی خلاصی کرانے سے قطعاً قاصر ہیں۔ اگر عربی جانتے ہیں اور قرآن پر عمل و ایمان بھی ہے اور آنکھیں بھی رکھتے ہیں تو دیکھئے پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۵ آیہ ۱۵۔

ودخل المدینۃ علیٰ حین غفلۃ من اھلھا فوجد فیھا رجلین یقتتلٰن ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ فوکزہ موسیٰ فقضیٰ علیہ قال ھذا من عمل الشیطٰن انہ عدو مضل مبین

یعنی حضرت موسےٰ بحالت اہل غفلت اہل شہر شہر میں پہنچے تو اس میں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک تو آپ کے شیعوں میں سے تھا ۴ اس شخص کے برخلاف جو آپ کے دشمنوں میں سے تھا آپ سے فریاد کی آپ نے اس (مخالف شیعہ یعنی عدو) کے ایک گھونسا مارا کہ اس کا خاتمہ ہو گیا فرمانے لگے یہ جھگڑا شیطان کی کارروائی تھی بے شک شیطان کھلا ہوا عدو (دشمن یا مخالف شیعہ) اور بہکانے والا ہے۔ کیوں مولوی صاحب اب آیا آپ کی سمجھ میں کہ شیعہ کیسے ہیں۔ اگر آپ عربی عبارت کو نہ سمجھ سکتے ہوں تو کسی شیعہ سے پوچھ لیجئے کہ شیعہ حسب فرمان خدا اور بحکم نص قرآنی حضرت موسےٰ کے زمانہ سے ہیں نہ صرف یہ بلکہ قرآن ہی سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مخالف شیعہ کو عدو کہتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی کہ عدو شیطان کے لئے استعمال ہوا ہے اور عدو مضل مبین ہے یعنی مخالف شیعہ مضل مبین ہے۔ کہئے ہے آپ کا ایمان و عمل قرآن پر یا نہیں۔ اگر نہیں تو اقرار کیجئے اور اگر ہے تو وہی کہئے جو ہم کہتے ہیں ورنہ ہرگز ہرگز آپ اپنا ایمان و عمل قرآن پر ثابت نہیں کر سکتے۔

اب شاید آپ کہیں کہ جناب اگر یہی بات ہے تو جس طرح شیعہ اس وقت تھے اسی طرح مخالف شیعہ بھی اس وقت تھے۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ شوق سے کہئے ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔ اس لئے کہ اگر باطل اس وقت سے ہے جب سے حق ہے تو یقیناً مخالف شیعہ بھی اسی وقت سے ہیں جب سے کہ شیعہ ہیں اور اگر آپ کو مثال معلوم نہ ہو تو کسی شیعہ سے معلوم کیجئے وہ آپ کو بتائیگا کہ حضرت آدم کے ماننے اور نہ ماننے کے مسئلہ میں ایک طرف سجدہ کرنے والے تھے اور ایک طرف سرکشی کرنے والا پس سجدہ کرنے والے گروہ کو کہہ دیجئے ھذا من شیعتہ یہ ان کے دوستوں میں سے ہے۔ اور سرکشی کرنے والے کو کہہ دیجئے ھذا من عدوہ یہ مخالف شیعہ ہے۔ مگر صاحب یہ مخالف شیعہ بھی بری بلا ہے۔ تنہا تھا مگر خلیفہ برحق کے مقابلہ پر کھڑا ہو گیا۔ خدا جانے اگر اس کے ساتھ ایک دو اور ہوتے تو کیا ستم ڈھاتے۔ شاید یہی کرتے کہ تینوں مل کر کم سے کم ظاہری طور پر تو حضرت آدم سے خلافت چھین ہی لیتے۔ اب نہ کہئے گا کہ شیعہ نیا فرقہ ہے۔

اور دیکھئے پارہ ۲۳۔ سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۲ آیہ ۸۳ وان من شیعتہ لابراھیم اور یقیناً ابراہیم بھی انہی کے شیعوں میں سے تھے۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ شیعہ کب سے ہیں۔ دیکھ لیجئے اور سمجھ لیجئے اور یاد رکھئے کہ شیعہ حضرت ابراہیم کے زمانہ سے ہیں اب نہ کہئے گا کہ شیعہ جدید فرقہ ہے تب ہی تو ہمارے امام محمد باقر علیہ السلام نے دوستوں سے فرمایا کہ تمہیں یہ نام مبارک ہو عرض کیا گیا کون نام فرمایا شیعہ۔ عرض کیا گیا لوگ ہمیں اس نام

۴ اور ایک (خلاف شیعہ) آپ کا عدو تھا۔ پس اس شخص نے جو آپ کے شیعوں میں سے تھا

دو حنفیوں میں مباحثہ

بابت مسئلہ امکان کذب باری

(۲)

۸- اکتوبر کے اہلحدیث میں ذکر ہو چکا ہے کہ رام پور میں دو حنفیوں (بریلوی اور دیوبندی) کے درمیان مباحثہ ہوا۔ موضوع بحث امکان کذب باری تھا۔ ہم نے پرچہ مذکورہ میں لکھ دیا تھا کہ مسئلہ ہذا کے مذہبی پہلو سے قطع نظر کر کے منطقی اصطلاحات پر ہماری نظر ہے۔ کیونکہ مباحثہ مذکورہ میں منطقی اصطلاحات کو استعمال کیا گیا تھا۔ اور ہمیں منطقی اصطلاحات سے خاص انس ہے۔ کیونکہ منطقی اصطلاحات سے مافی الضمیر ادا کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے اور لطف آجاتا ہے۔ اس لئے ہم نے لکھا تھا کہ فریقین نے علم منطق کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ صحیح طریقہ ہم نے یہ بتایا تھا کہ قضیہ "اللہ صادق" کا مطلقہ ہونا فریقین کو مسلم ہے۔ اختلاف اس کی جہت میں ہے کہ جہت اس کی "ضرورت" ہے یا "دوام"۔ جو فریق جس جہت کا قائل ہے وہ اُس کو لگا کر بحث کو آگے جاری کرے خدا جانے ہماری معروض پر توجہ کر کے یا از خود بریلوی پارٹی کے مناظر نے جن کا نام نامی "اہلحدیث" ۸- اکتوبر میں درج ہو چکا ہے یہ فرمایا ہے :-

"صدق باری تعالیٰ مثل دیگر صفات باری کے قدیمی ازلی ابدی ہے۔ اس پر اجماع ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ لہٰذا جب صدق باری قدیمی ازلی ابدی ہوا۔ تو کوئی وقت و آن و زمان ایسا باقی نہیں رہتا کہ جس میں کذب باری کو ممکن مانا جائے کیونکہ صدق باری تعالیٰ قدیمی ازلی و ابدی واجب ہے۔ اور واجب وہ ہے جس کا وجود ضروری ہو۔ پس جس آن میں کذب باری ممکن مانا جائیگا وہ آن صدق باری سے خالی ہوگی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ جو بالاتفاق محال ہے لہٰذا جب صدق باری سے کوئی آن خالی ہوئی تو صدق باری واجب اور قدیمی ازلی ابدی نہ رہا۔ کیونکہ واجب قدیمی ازلی ابدی وہ ہے کہ جس سے کوئی آن خالی نہ ہو۔ مسلسل ہر آن میں اس کا وجود ضروری ہو۔ دوسرے یہ کہ جس آن میں کذب ممکن ہوا۔ تو یہ ممکن الکذب صفت باری قدیم نہ ہوئی حادث ہوئی۔ حالانکہ بالاجماع خدا محل حوادث نہیں۔ ورنہ واجب الوجود وقدیم نہ رہیگا۔ تیسرے یہ کہ خدا کی کوئی صفت امکانی نہیں"

(الفقیہ امرتسر صفحہ ۱۴- اکتوبر ۳۶ء)

اہلحدیث | یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ ان صاحب کے نزدیک قضیہ مذکورہ کی جہت دوام ہے اور یہ امر ہر ایک منطقی پر واضح ہے کہ قضیہ دائمہ مطلقہ کی نقیض ممکنہ خاصہ نہیں آتی۔ اس لئے ممکنہ خاصہ دائمہ مطلقہ کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ جب دونوں قضیے جمع ہو سکتے ہیں تو پھر استحالہ کیسا!

تعجب ہے | کہ یہ حضرت بار بار لکھتے ہیں

جس آن میں کذب باری مانا جائیگا وہ آن صدق باری سے خالی ہوگی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرت نے ممکنہ خاصہ کو مطلقہ عامہ کے معنے میں سمجھا ہے۔ اسی لئے آن کا لفظ بولتے ہیں جو غلط ہے۔ ممکنہ خاصہ دائمہ مطلقہ کے ساتھ برابر متوازی چلتا ہے نہ کہ کسی آن میں۔ امید ہے کہ دونوں فریق غور کر کے اپنے اپنے عندیہ کے مطابق سب سے پہلے قضیہ مذکورہ مطلقہ کو اپنے حسب منشا جہت لگا کر بحث کو ایسے طریق سے جاری کریں گے

جس سے ہم جیسے غیر جانبدار بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ مدارس عربیہ کے طلباء کو یہ کہنے کا موقع ملے

گر خشت خبرے ہست بگو اے واعظ
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

شاہ ایران اور ترجمہ قرآن

اخبار شیعہ کا اس پر جوش ایمان

اخبار شیعہ لاہور نے ایک نوٹ لکھا ہے کہ

"اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے ایک فرمان کی رو سے مملکت ایران کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری مدارس میں قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے اور قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے سنی و شیعہ حضرات کی ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی کی صدارت کے لئے جامعہ ازہر قاہرہ کے کسی عالم کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی کا یہ اقدام قابل مبارکباد ہے۔ لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جس صورت میں مملکت ایران میں سو فیصدی شیعہ آبادی ہے اسکے زیر نظر ارکان کمیٹی تمام کے تمام شیعہ ہونے چاہئیں تاکہ غیر شیعہ علماء کے اثرات اور خیالات سے شیعیان ایران محفوظ رہیں۔ اور اس کمیٹی کی صدارت کے لئے ضروری تھا کہ کسی شیعہ مجتہد اعظم کی خدمات حاصل کی جاتیں۔ لہٰذا ہم ہز ایکسی لنسی ایران کونسل جنرل متعینہ ہندوستان کے ذریعہ سے حکومت ایران کو بروقت توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ملکی و قومی مفاد کے مدنظر اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور کم از کم اس کمیٹی کا صدر کوئی شیعہ مجتہد ہونا چاہئے۔ اس ضمن میں ہم آقا سید ابوالحسن صاحب اصفہانی مجتہد اعظم نجف اشرف کا نام پیش کرتے ہیں جو کہ ہر لحاظ سے اس کام کے اہل ہیں۔ شیعہ مجتہدین کے

ملاحظہ ہو فیاض الغات (لغظ میرزا)
(الفضل مث ۱۴-اکتوبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | ہم عرصہ سے قادیانی تحریروں میں اس حدیث کا ذکر پڑھتے رہے ہیں۔ پڑھ کر اس پر ہنس دیتے ہیں۔ مگر آج اس کا جواب دینے کا خیال آیا۔ یہ بات ہم نے بارہا ظاہر کر دی ہے کہ ہم مرزا صاحب کی تصنیفات میں بفضلہ تعالےٰ اتباع مرزا سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارا طریق کار شروع سے یہی رہا کہ مرزا صاحب کی تردید میں انہی کا قول پیش کر دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی اسی طریق کار پر عمل کرتے ہیں۔

تمثیل | ناظرین آپ نے کوئی مقدمہ ایسا بھی سنا کہ جس میں مدعی کا بیان دعویٰ یہ ہو کہ مدعا علیہ کے ساتھ میرا حساب پچیس سال سے ہے۔ لیکن عمر اپنی صرف بیس سال بتائے۔ کیا اس دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور شہادت کی بھی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب فارسی النسل نہ تھے بلکہ چینی الاصل مغل تھے۔

شیخ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ قیامت کے قریب آخری بچہ جو پیدا ہوگا وہ چین میں ہوگا اس کے بعد اولاد پیدا نہ ہوگی۔ مرزا صاحب اس پیشگوئی کو اپنے حق میں قرار دیکر لکھتے ہیں :-

"یہ پیشگوئی ایک دھاز زمانہ سے چلی آتی ہے کہ آخری کامل انسان آدم کے قدم پر ہوگا تا دائرہ حقیقت آدمیہ پورا ہو جائے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ (محی الدین ابن عربی) کی اصل عبارت نقل کر دیں۔ اور وہ یہ ہے :-

وعلی قدم شیث یکون آخر مولود یولد من ھذا النوع الانسانی وھو حامل اسرارہ۔ ولیس بعدہ ولد فی ھذا النوع فھو خاتم الاولاد۔ وتولد معہ اخت لہ فتخرج قبلہ ویخرج بعدھا یکون راسہ عند رجلیھا۔ ویکون مولدہ بالصین ولغتہ لغت بلدہ۔ ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادۃ۔ ویدعوھم الی اللہ فلا یجاب۔ یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے اور اس کو وہ علوم اور اسرار دئیے جائیں گے جو شیث کو دئیے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنے اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلیگا اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلیگا اور پھر پیر اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)"

(تریاق القلوب مث۱۵۷)

اہلحدیث | ہم اس بات کے تو ذمہ وار نہیں کہ شیخ ابن عربی کی پیشگوئی کے مصداق مرزا صاحب ہی ہیں۔ یہ تو وہ جانیں اور ان کے اتباع۔ ہمارا مدعا اس عبارت سے یہ دکھانا ہے کہ مرزا صاحب حقیقت میں چینی الاصل مغل تھے نہ کہ فارسی الاصل۔ مدعی کے اس اقبال کے علاوہ شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا کے ماتحت میاں محمود احمد خلیفہ قادیان بھی مرزا صاحب کو چینی الاصل ثابت کرتے ہیں۔ جنہوں نے کتاب تحفہ شہزادہ ویلز میں مرزا صاحب کا شجرہ نسب مغلوں سے ملایا ہے انہی بیانات سے متاثر ہو کر مولوی حمد اللہ مرحوم نے لکھا تھا ؎

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی
دبا بینی خزاں بینی فرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل دیک امام جنگیاں بینی
مسیح ابن مریم رشتہ چنگیز خاں بینی

نتیجہ | مرزا صاحب جبکہ بقول خود چینی الاصل مغل ثابت ہوئے تو حدیث مذکور سے ان کو کیا تعلق ؎

من چہ سرائم طنبورۂ من چہ سرائد

حضرت مریمؑ کی پاک اولاد
اور
مرزا صاحب قادیانی کی پاک اولاد

مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی اخبار الفضل ۳۔اگست ۱۹۳۶ء مث پر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب بذریعہ الہام تریاق القلوب مث پر فرما گئے ہوئے ہیں کہ حضرت مریم کی طرح تم کو پاک اولاد اس بی بی سے دی جاوے گی۔ یعنی جیسے جناب مریم کی اولاد پاک تھی ویسے ہی تیری اولاد بھی پاک ہے،

حضرت مریمؑ کی اولاد عیسے علیہ السلام اگر مانتے ہیں تو مرزا صاحب عیسٰی علیہ السلام کی بابت مکتوبات احمدیہ جلد ۳ مث۲۱ مث۲۴ میں لکھتے ہیں کہ :-

"مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ متکبر خود بین۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

کیا یہی صفتیں مرزا صاحب کی اولاد میں ہیں؟ یہ صفات مبارک ہوں۔ شائد یہی صفتیں خلیفہ صاحب میں دیکھ کر مصری پارٹی جدا ہو گئی ہے۔ یا اگر نہیں تو مرزا صاحب کیا غلط لکھ گئے ہوئے ہیں؟

(ملک محمد حسن از موسٰے خیل۔ بلوچستان)

موجودگی میں کسی غیر شیعہ کو اس کمیٹی کا صدر منتخب کرنا نہ صرف شیعیان ایران کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ یہ امر شیعیان ہند کے لئے بھی نہایت افسوسناک اور رنج دہ ہے۔ امید ہے کہ ہز ایکسیلنسی کونسل جنرل ایران ہند ہمارے ان خیالات کو حکومت ایران تک پہنچا کر ہمیں شکریہ کا موقع دیجئے۔"

(شیعہ لاہور ۲۸ اکتوبر ۳۷ء)

اہلحدیث | ہم نہیں سمجھے کہ شیعہ لاہور کو شاہ ایران کے اس فعل سے گھبراہٹ کیوں پیدا ہوئی۔ کیا جامعہ ازہر کے عالم عربی زبان میں کمال نہیں رکھتے۔ کیا اڈیٹر صاحب شیعہ کو معلوم نہیں کہ شیعہ کی مستند کتاب "نہج البلاغت" کے حواشی مصر کے ایک اہل حدیث عالم کے لکھے ہوئے ہیں۔ جن کا نام نامی علامہ محمد عبدہٗ مفتی دیار مصریہ تھا جن کے استاد علامہ جمال الدین افغانی اور شاگرد رشید سید رشید رضا صاحب مصری تھے (رحمہم اللہ) کیا وہ کتاب مع حواشی کے شیعہ جماعت میں متداول اور مستعمل نہیں ہے؟ یقیناً ہے پس شیعہ حضرات گھبرائیں نہیں۔ ترجمہ ہو کر جب ہندوستان میں آئے گا تو آپ اپنے نام نہاد اردو ترجمۂ قرآن مولوی مقبول احمد سے ملا لیجئے گا۔

آسان تجویز | ہم بھی کونسل جنرل کی معرفت اپنی ناقص رائے شاہ معظم تک پہنچاتے ہیں کہ

ہندوستان میں جتنے تراجم قرآن ہوئے ہیں ان سب میں حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا فارسی ترجمہ اعلیٰ اور نفیس تر ہے کیونکہ شاہ صاحب خداداد ذہانت سے عربی الفاظ کی تہ تک پہنچنے کے علاوہ مذہبی اصول کا پورا لحاظ رکھتے ہیں۔ اس لئے بغرض آسانی شاہ ایران (وفقہ الرحمٰن لاشاعت القرآن) شاہ صاحب کے اسی فارسی ترجمہ قرآن کو ایران میں شائع کرانے کا حکم فرمادیں۔ ہم اس پر بھی توجہ دلا سکتے ہیں کہ اس ترجمہ کے ساتھ ملک ایران کے مشہور ادیب اور دنیا کے اخلاقی استاد حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا ترجمہ دہلوی ترجمہ کے ساتھ ملا کر ملاحظہ فرمالیں۔ پھر کسی اور ترجمہ کی حاجت نہیں رہے گی۔

ہماری دعا ہے قرآن کے بھیجنے والا خدائے رحمٰن شاہ ایران، امیر افغانستان اور اتاترک صدر اتراک اور دیگر والیان حکومت کو توفیق بخشے کہ وہ اپنی رعایا میں اشاعت قرآن کریں۔ بلکہ حکم جاری کریں کہ کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہونے پائے جب تک قرآن کے ترجمہ کا امتحان نہ دے لے۔ ؎

جمال حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قادیانی مشن

کیا مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے؟

مرزا صاحب قادیانی کی اپنی تصنیفات جن میں اپنے دعاوی کا ثبوت دیا ہے بالکل اس شعر کی مصداق ہیں جو شیخ عطار نے نفس امارہ کے حق میں لکھا ہے ؎

گر بپر گوئیش گوید اشترم
ورنہی بارش بگوید طائرم

یعنی نفس امارہ شتر مرغ کی طرح ہے۔ اگر تو اسے اڑنے کو کہے تو کہیگا میں اونٹ ہوں۔ اگر اس پر بوجھ لادنا چاہے تو کہیگا میں پرندہ ہوں۔

مرزا صاحب جب مدعی ہوئے کہ میں مسیح موعود ہوں تو چاروں طرف سے اعتراضات وارد ہوئے کہ مسیح موعود کے کام آپ میں نہیں پائے جاتے۔ آپ نے ان کے جوابات میں کسی کی تاویل کی اور کسی کا انتظار کرایا۔ مثلاً قتل خنازیر سے عیسائیوں کے پادری مراد لئے اور مسیح موعود کے حج کرنے سے مراد اصلی حج لیا۔ مگر انتظار کرنے کا حکم دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ موت نے وفا نہ کی۔ خیر یہ باتیں تو ان کے زمانے کے تھیں جن میں سے کچھ وہ ساتھ لے گئے اور کچھ پیچھے چھوڑ گئے۔ ان کے مریدین آج کل ان سے بھی ایک گز آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اخبار الفضل ۱۴۔ اکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"رسول کریم کی پانچ عظیم الشان پیشین گوئیاں"

ان میں سے دو تین تو مسلمانوں کی عام حالت کے متعلق ہیں۔ چوتھی پیشین گوئی کو خاص مرزا صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی ہے کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل او رجال من ھؤلاء (بخاری) یعنی حضرت سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب ایمان دنیا سے اٹھ کر آسمان پر چلا جائیگا اور گویا ثریا سے معلق ہو جائیگا۔ تو اسے ایک فارسی النسل یا کئی فارسی النسل لوگ پھر دنیا میں قائم کریں گے۔

بخاری شریف کی اس حدیث کی بنا پر جس میں لکھا ہے کہ "وکذالک الرسل تبعث فی احساب قومھا یعنی انبیاء و رسل وغیرہ مقدسین اعلےٰ حسب نسب والے ہوتے ہیں۔ اس رجل من ھؤلاء والی حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ جب ایمان ثریا پر اٹھ جائیگا تو اسے اہل فارس میں سے "مرزا" لقب کا ایک انسان (اور پھر اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ شامل ہو کر گویا کئی مرزا لقب والے انسان) اسے دنیا میں قائم کریں گے۔ میرزا لقب والا انسان اس لئے مراد لینا ضروری ہوا کہ "میرزا" ابتدائے زمانہ میں شاہزادگان فارس کا لقب تھا

خطبۂ رمضان

ناظرین اہل حدیث مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت ہے۔ اسلئے انکو ہر سال خطبۂ رمضان شریف بغرض حصول سنت سنایا جاتا ہے۔ نیز جو نئے افراد خریداروں میں داخل ہوتے ہیں اُن کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ خطبہ مسنونہ یہ ہے :-

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ فھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر زاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار و کان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیئ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار (مشکوٰۃ)

یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا۔ اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اُس نے ستر فریضے ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملے گی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کے لئے بہت کچھ سامان چاہئے۔

اس لئے ہم (صحابہ) نے عرض کی۔ حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلادے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اُسکو میرے حوض کوثر سے شربت پلائیگا جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم کرائے خدا اُس کو بخش دیگا اور اسکو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

مدیر خاکسار مدیر کی امید بے جا نہیں کہ ناظرین اہلحدیث افطار صیام کے وقت جملہ برادری ناظرین اہلحدیث کو عمومًا اور خاکسار غلام مدیر کو خصوصًا ملحوظ رکھ کر حسن خاتمہ اور دفع ہم و غم کی دعا کیا کریں۔

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاٰخرۃ ط

شہادت القرآن والخبر
علی بشریۃ خیر البشر

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

تورات وانجیل میں توحید و رسالت کے احکام مفصل اور واضح بیان کئے گئے تھے۔ اس پر بھی عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ رتبہ دیا جو کہ ان کی ذات اس رتبہ کے لائق نہ تھی۔ یعنی ان کے لئے الوہیت ثابت کی وہ اپنے آپ کو بار بار ابن آدم کہتے رہے۔ اناجیل اس پر شاہد ہیں لیکن مسیحیوں نے ان کو ابن اللہ کہنا شروع کیا خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا :-

یَآ اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ط (پاپ ۶ ع ۳)

اے کتاب والو! دین میں ناحق زیادتی نہ کرو مسیح تو ابن مریم ہیں نہ کہ ابن اللہ۔

عالم الغیب خدا کے بتانے سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

لتتبعن سنن من کان قبلکم

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید لیکن بعد میں لوگوں نے ان سے دینی کام لینا شروع کیا اور جوں جوں زمانہ گزرتا گیا عقائد و اعمال میں روایات کا دخل بڑھتا گیا۔ (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید ؎

ازپی مطلب خود وضع احادیث کنند
زاثر این جہلاں مکر و فنے ساختہ اند

اولاً تو واقعات صحابہ کو حدیث کہنا اور اسی کو حدیث کی ابتدا سمجھنا باطل اور بے اصل ہے۔ جیسا کہ اوپر مدلل ثابت کیا گیا۔ اب اس پر مزید یہ کہنا کہ بعد کے لوگوں نے ان واقعات سے دین کے کام لینا شروع کیا۔ سراسر افترا و بہتان ہے اور بناءِ فاسد علی الفاسد ہے واقعات بہرحال واقعات ہیں ان کی تردید یا تکذیب کوئی عاقل نہیں کر سکتا۔ اگر کسی واقعہ کا ثبوت قطعی اور یقینی ہے یا تاریخی لحاظ و حیثیت سے واقعہ کی تصدیق و تسلیم ضروری ہے تو اسکے ساتھ کوئی حکم نبوی مروی ہے تو اس کا ماننا اور تسلیم کرنا بھی اسی طرح لازمی و ضروری ہوگا۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کون ہے جو اسکے بارے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے۔ لیکن کسی نے اس بات کی ہمت نہ کی۔ کہ آپ سے کچھ کہے (یعنی مجرمہ کے لئے سفارش کرے) مگر اسامہ بن زید نے آپ سے کہا تو آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایسا معاملہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے۔ اگر خدا نخواستہ اس مخزومیہ کی جگہ (فاطمہ) ہوتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔" اس حدیث میں ایک واقعہ کا بیان اور نبی صلعم کے فرمان کا ذکر اور حکم قرآنی فاقطعوا ایدیھما کی تعمیل ہے۔ اگر قرآن میں یہ حکم مذکور نہ ہوتا تو اس حدیث سے نکل سکتا اور مستنبط ہو سکتا تھا اور جس طرح یہ واقعہ مسلم ہے اس حکم کو بھی یقیناً تسلیم کرنا پڑتا اور مثلاً حضرت ماعز بن مالک نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر زنا کرنے کا اقرار کیا تو آپ نے فرمایا شاید تم نے بوسہ لیا ہے یا اس کو ہاتھ لگایا ہے یا اس کی طرف نگاہ کی ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے یہ تنہا ہی نہیں کیا ہے (بلکہ واقعی زنا بھی کیا ہے) پھر آپ نے ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔"

اس حدیث میں بھی حکم قرآن کی تعمیل کا حکم ہے۔ کسی نئے مسئلہ کی تشریع اور تخریج نہیں ہے جیسا کہ اجماع امت سے ثابت ہے۔ اسی طرح مثلاً یہ کہ کسی قبیلہ کی دو عورتوں نے باہم مارپیٹ کی تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا۔ جس سے وہ عورت بھی مر گئی اور اسکے پیٹ کا بچہ بھی۔ پھر اس کے وارث لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لے گئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس عورت کے جنین کی دیت (خون بہا) غرہ یعنی ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اور عورت کی دیت کا فیصلہ اس قاتلہ کے عصبات پر کیا اس مقتولہ کی اولاد کو اور ان کے ساتھ کے وارث لوگوں کو اس کا ترکہ دلایا (الحدیث) اگر یہ واقعات صحیح اور قابل تصدیق و تسلیم ہیں تو انہی کے ساتھ جو اقوال و ارشادات نبویہ منقول ہیں وہ بھی مقبول اور مسلم ہونگے ان کا انکار کوئی بھی عقلمند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ واقعات کی تکذیب یا انکار کرنا ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ اور جب واقعات ثابت اور مسلم ہیں تو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ واقعہ کا ایک جزو اور ایک حصہ قابل تسلیم ہے اور اسی کا ایک دوسرا جزء اور حصہ مردود اور ناقابل تسلیم ہے۔ یہ تفریق عقل اور درایت کے خلاف ہے۔ اور کوئی عاقل و منصف مزاج اس کو صحیح اور پسندیدہ نہیں کہہ سکتا۔ یہ فرمان نبوی بصورت تعمیل حکم خداوندی اور تاسی قرآن کریم اور مسئلہ شرعیہ کی تکمیل و تصویر ہے۔ جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی جامہ پہنا کر امت کو اسوہ حسنہ اور نمونہ بنا کر پیش کر دیا ہے۔ اس کو واقعات صحابہ کہہ کر لوگوں کو فریب اور دھوکہ دینا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس قسم کے واقعات اور حالات جو کتب حدیث و سیر میں منقول و مروی ہیں ان کو مسئلہ شرعیہ اور دینی کس نے قرار دیا ہے۔ یہ مولوی صاحب نے خود اپنی طبیعت سے پیدا کر کے لوگوں کے سر تھوپ دیا ہے۔ وہ واقعات درحقیقت کسی مسئلہ کی تشریع و احداث کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں بلکہ اوامر الٰہیہ و احکام ربانی کی تعمیل کی ایک جزئی اور خاص و معین صورت ہیں اور بحیثیت تمثیل و مثال ہیں۔ ان واقعات کو دینی حکم اور شرعی مسئلہ نہ تو صحابہ نے سمجھا اور نہ صحابہؓ کے بعد تابعین و تبع تابعین اور علماء دین نے دین کا کام تو آیات قرآنیہ سے لیا گیا۔ رہے واقعات صحابہ تو یہ ان احکام دینیہ کے فرد ہیں نہ کہ خود حکم دینی۔ پس مولوی صاحب نے جو کچھ یہاں پر لکھا ہے کوتاہ فہمی و قلت تدبر پر مبنی ہے۔

اور مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ

"بعد میں لوگوں نے ان سے دینی کام لینا شروع کیا۔"

ستم بالائے ستم ہے اور محض غلط اور جھوٹ ہے۔ احادیث کو حجت شرعیہ کا رتبہ دیا جانا اور ان سے دینی کام لینا، ان پر دینی احکام کی بنیاد رکھنا زمانہ نبوی ہی میں واقع ہوا اور شرعی احکام کی تاسیس اور تشریع آپ کے عہد مبارک میں آپ کے روبرو آپ کے اذن و امر سے ظہور پذیر ہوئی۔ (باقی)

فہرست مضامین مندرجہ اخبار "اہلحدیث" جلد ۳۴

از ۶- نومبر ۱۹۳۶ء تا ۲۲- اکتوبر ۱۹۳۷ء

تم (آئندہ کے مسلمان) اپنے سے پہلی قوموں کے طریقوں پر چلے جاؤ گے۔

سو اس کا ظہور آج مسلمانوں میں یوں ہوا ایک ایسے عقیدے کو انہوں نے تبدیل کر دیا جسکی شہادت الفاظ قرآنیہ کے علاوہ عینی مشاہدہ بھی دیتا ہے یعنی رسول اللہ کا بشر ہونا۔

ارشاد خداوندی ہے :-

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

ارشاد رسالت اس سے بھی زیادہ واضح ہے جس کے بتانے سے پہلے اہل منطق کا ایک قانون بتانا مفید ہوگا۔ جو یہ ہے :-

ذاتیات کے ساتھ عوارض خاصہ بیان کر دینے سے حد کو مزید وضاحت حاصل ہو جاتی ہے مثلاً انسان کی تعریف جامع مانع یوں کی جائے۔

حیوانٌ ناطقٌ

پھر اسپر ضاحک بالطبع بڑھا دیا جائے تو حد میں مزید وضاحت ہو جائے گی۔

اب اس قانون کے مطابق حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیے۔ ارشاد ہے :-

انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون

پس یہی عقیدہ صحیح ہے کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں انسیٰ الخ کا لفظ وہی حکم رکھتا ہے جو ضاحک بالطبع کا ہے۔ جس صراحت کے ساتھ مسئلہ بشریت رسول قرآن و حدیث میں بتایا گیا ہے اس سے زیادہ تو کیا برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح توحید کو امر عبادت میں بتانے کو انما کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے اسیطرح بشریت رسالت کو انما کے ساتھ ظاہر کیا اور یہ مسئلہ علم نحو کا مصرح ہے کہ :- انما تفید الحصر

ان وجوہ سے بشریت رسالت کو ثابت کرنا ایک بدیہی امر کو ثابت کرنے کے برابر ہے جسکی بابت اہل منطق مانع ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اصول ہے کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ نصاریٰ کے تتبع میں بعض مدعیان اسلام بھی بشریت رسالت سے نہ صرف منکر ہو گئے ہیں بلکہ قائل بشریت کو کافر کہتے ہیں۔

پنجاب کے پیر جماعت علی شاہ اور ان کے اتباع کا خیال یہی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ باوجود بدیہی ہونے کے وجہ نزاع بن گیا ہے یا اسکو بنانے کی کوشش کی گئی۔ اس لئے باجازت اہل منطق بدیہی پر تنبیہ کرنا جائز ہوا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون اس قسم کا ہے ناظرین ملاحظہ کر کے راقم مضمون کیلئے دعاء خیر کریں۔

بدعتیوں نے جہلاء کو بہکانے کے لئے ایسے عقائد اختراع کئے ہیں جو ظاہری چمک دمک سے خوش کن معلوم ہوتے ہیں۔ مگر باطن ان میں ایسا زہر ملا ہوا ہے کہ ایمان کیلئے سم قاتل ہیں۔ ظاہر میں تو ان عقائد سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف بتاتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ قرآن مجید و حدیث شریف و صحابہ کرام و ائمہ اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ جن باتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک نے اصل دین قرار دیا ہو۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنا گویا اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ ہے۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ابوجہل سے لے کر آج تک ہزاروں دین پاک کے مقابلہ کے لئے اٹھے بالآخر ان کو خائب و خاسر ہونا پڑا۔

آج کل کے بدعتی بھی دین حنیف پر چلنے والوں کے خلاف زہر اگلتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ یہ لوگ رسول اللہ کو بشر کہتے ہیں۔ پھر استغفر اللہ و نعوذ باللہ کہہ کر اپنی بریت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کو بشر نہیں کہتے اور جو رسول اللہ کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ لیکن میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم بآواز دہل فرما رہا ہے اور احادیث نبوی پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء سب کے سب بشر۔ رجال۔ انسان۔ آدمی ہی تھے۔ اسی واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر کامل تیرہ صدیوں تک کسی مسلمان کو اس کے خلاف کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ عقائد کی کتابوں میں بھی لکھ دیا۔

"قد ارسل اللہ تعالیٰ رسلا من البشر الی البشر (شرح عقائد نسفی) کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بشروں انسانوں میں سے رسول بنا کر بشروں انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔

یہ عقیدہ کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا یا رسول بشر نہیں ہوتا، متقدمین کفار کا عقیدہ تھا جیسا کہ مضمون پڑھنے سے روشن ہو جائیگا۔ مناسب ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر دیگر انبیاء کا ذکر کر دیا جائے۔ وھو ہذا۔

حضرت آدمؑ

سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت فرمان باری پڑھیں :-

(۱) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

اے پیغمبر یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں کو کہا میں کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں (الحجر پ ۱۴ - ع ۳)

(۲) نیز فرمایا اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ (ص پ ۲۳ ع ۵) کہ میں کیچڑ سے ایک بشر بنانا چاہتا ہوں۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بشر فرمایا اور بشر کی اولاد بھی بشر ہی ہوگی۔

(۳) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لا یکون ولد الا و ھو یشبہ اباہ (ابن جریر جلد ۲ صہ ۱) کہ بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوا کرتا ہے۔ یعنی انسان کا بیٹا بھی انسان ہی ہوتا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اولاد آدم سے ہونا

(۴) جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج میں آسمان دنیا پر گئے تو ایک بوڑھے شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر جبرئیل کو کہا مَنْ ھذا۔ یہ بوڑھا آدمی کون ہے فقال ھذا ابوک آدم۔ جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ آدم ہے۔ میں نے ان کو سلام کہا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مرحبا بالابن الصالح۔ مرحبا صالح بیٹے کو۔

(۵) آدم علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا انہ لآخر النبیین من ذریتک کہ یہ محمد تیری اولاد سے آخری نبی ہے۔ (شفاء قاضی عیاض جلد ۱ صہ ۱۳۵) ان احادیث سے رسول خدا ×

× صلے اللہ علیہ وسلم کا اولاد آدم سے ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اور آدم علیہ السلام بشر تھے لہذا آپ کے بیٹے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی بشر تھے۔ (باقی آئندہ)

نوید جاوید۔ عقیدہ بشریت کی تردید میں ایک منظوم کتابچہ بھی کوئی دفعہ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت رعایتی ۱۰ (منیجر اہلحدیث)

عیسائی

ملکی مطلع

اہل حدیث

تفسیر ثنائی اردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں۔ جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی وشان نزول درج ہے مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔

مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۲ؔ (دو روپیہ) مکمل سٹ بارہ روپیہ (۱۲ؔ) محصولڈاک علیحدہ

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر ہٰذا عربی زبان میں مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری وباطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جارہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری ..... رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱ر

بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی)

قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کرکے ان پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔

سردست صرف سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلےٰ ہے۔ سرورق رنگین آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰ر) محصولڈاک ۵ر (محصول ڈاک علیحدہ ہوگا)

تصنیفات
حضرت مولٰنا ثناء اللہ صاحب

عام اسلامی

ثنائی پاکٹ بک مجلد۔ تمام مذاہب پر تنقید کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

الفوز العظیم۔ قرآن مجید کی قسموں کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام اور برٹش لاء۔ اسلامی اور انگریزی قانون پر تنقید لکھی گئی ہے۔ اور اسلامی قانون کی فضیلت۔ ۳ر

شریعت اور طریقت۔ شریعت اور طریقت کی تشریح۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱ر

حیات مسنونہ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ معمول کا ذکر خیر۔ قیمت ۱۰ر

کلمہ طیبہ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مفصل تشریح۔ قیمت ایک آنہ (۱ر)

رسوم اسلامیہ۔ اسلام کی رسموں کا ذکر۔ قیمت ۱ر

ہدائت الزوجین۔ میاں بیوی کے تعلقات کا ذکر اور ایک دوسرے کے فرائض۔ قیمت ۱ر

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کی تشریح اور دوسرے سلاموں سے اسلامی سلام کی فضیلت۔ قیمت ۱ر

خصائل النبی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا ذکر۔ قیمت ۱ر

قرآن اور دیگر کتب۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۱ر

تعلیم القرآن۔ قیمت ۱ر

ادب العرب۔ عربی صرف ونحو میں لاجواب کتاب ہے۔ بہت مفید ہے۔ قیمت ۴ر

التعریفات النحویہ۔ علم نحو کی اصطلاحات وتعریفیں درج ہیں۔ قیمت دو آنے (۲ر)

اصول الفقہ۔ علم فقہ کے متعلق۔ قیمت ۱ر

تائید مذہب اہل حدیث

اہل حدیث کا مذہب۔ مذہب اہل حدیث کے اصولوں کا بیان۔ قیمت ۶ر

اجتہاد تقلید۔ ثابت کیا ہے کہ اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۵ر

تقلید شخصی وسلفی۔ تقلید کا رد کیا گیا ہے۔ ۵ر

تنقید تقلید۔ تقلید پر مولوی مرتضیٰ حسن حنفی اور مولانا ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ۔ قیمت ۶ر

فتوحات اہل حدیث۔ اہل حدیث مقدمات میں جو فتوحات حاصل کیں۔ ان کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۴ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ حجیت حدیث اور تقلید پر مفصل بحث ہے۔ قیمت ۳ر

فقہ اور فقیہ۔ فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

علم الفقہ۔ علم فقہ کی تشریح کرکے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اس کے منکر نہیں۔ قیمت ۱۰ر

آمین رفعیدین۔ مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ قیمت ۲ر

معقولات حنفیہ۔ چند حنفی مسائل کی تنقید۔ قیمت ۲ر

تردید شیعہ مشن

خلافت محمدیہ۔ مسئلہ خلافت پر مفصل بحث کی گئی ہے اور شیعوں کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مرزائی مشن

خلافت رسالت ۔ خلافت اصحاب ثلاثہ پر مفصل بحث اور شیعوں کے اعتراضات کا رد۔ قیمت ۲ر

تردید منکرین حدیث

اتباع الرسول ۔ اطاعت رسول پر مولوی احمد دین صاحب منکر حدیث اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان تحریری مباحثہ کی روئداد۔ قیمت ۴ر

دلیل الفرقان ۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ قیمت ۳ر

برہان الحدیث ۔ حجیت حدیث کی تائید ہے۔ ۰ر

در تردید مرزائی مشن

مرقع قادیانی ۔ اس نام کا ایک ماہوار رسالہ دو سال جاری رہا تھا۔ دو مکمل سٹ۔ قیمت ۱۲ر

الہامات مرزا ۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات پر بحث کرکے الہاموں کو غلط ثابت کیا ہے۔ قیمت ۹ر

علم کلام مرزا ۔ مرزا صاحب کو مصنف کی حیثیت سے جانچا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

تاریخ مرزا ۔ مرزا صاحب کی پیدائش سے لے کر وفات تک تمام حالات درج ہیں۔ قیمت ۶ر

فتح ربانی ۔ حیات مسیح اور کذب مرزا پر دلچسپ مباحثہ۔ حیات مسیح کا ثبوت۔ قیمت ۶ر

بہاء اللہ اور میرزا ۔ مرزا صاحب کو بہاء اللہ ایرانی کا پیرو ثابت کیا ہے۔ قیمت ۶ر

فاتح قادیان ۔ آخری فیصلہ پر لدھیانہ میں جو مباحثہ ہوا تھا اس کی مفصل روئداد۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا ۔ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کی مفصل تشریح۔ عربی و اردو ۵ر۔ انگریزی ۴ر

تعلیمات مرزا ۔ جس میں مرزا صاحب کے کذبات نشانات اور اخلاق پر تبصرہ کیا ہے۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا ۔ محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی کی مفصل تشریح۔ پیشگوئی کو غلط ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا ۔ قیمت ۰ر

[illegible] چکڑالوی کے معارف قرآنی بتائے ہیں۔ قیمت ۳ر

عجائبات مرزا ۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے۔ قیمت ۳ر

مراق مرزا ۔ مرزا صاحب کے مراقی ہونے کا ذکر قیمت صرف ۲ر

محمد قادیانی ۔ مرزا صاحب کے دعویٰ محمد ثانی کی تردید کی ہے۔ قیمت ۲ر

فسخ نکاح مرزائیاں ۔ مرزائیوں سے فسخ نکاح کے متعلق علماء کرام کا فتویٰ۔ قیمت ۱۰ر

شہادات مرزا ۔ مسیح موعود کی نشانیاں اور مرزا صاحب کی کذب بیانیاں۔ قیمت ۳ر

چیستان مرزا ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۰ر

شاہ انگلستان اور مرزا ۔ بتایا گیا ہے کہ شاہ جارج پنجم کا دہلی تشریف لانا دراصل مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۳ر

ہندوستان کے دو ریفارمر ۔ سوامی دیانند اور مرزا صاحب کی سخت کلامی کا نمونہ۔ قیمت ۱۰ر

تردید عیسائی مشن

تقابل ثلاثہ ۔ جس میں توراۃ۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی ہے قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت عہ

جوابات نصاریٰ ۔ زمانہ حال کے عیسائیوں کے جملہ اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۸ر

توحید و تثلیث ۔ تثلیث کا رد اور توحید کا مدلل ثبوت۔ قیمت ۳ر

تردید آریہ مشن

حق پرکاش ۔ ستیارتھ پرکاش کا جواب۔ بے نظیر اور بے مثل چیز ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مباحثہ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام ۔ بجواب ترک اسلام مصنفہ غازی محمود دھرم پال۔ ترک اسلام کے مطالعہ سے غازی موصوف دوبارہ مشرف باسلام ہو گئے۔ قیمت ۹ر

کتاب الرحمٰن ۔ بجواب کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن مصنفہ پنڈت دھرم بھکشو۔ قیمت ۹ر

مقدس رسول ۔ بجواب "رنگیلا رسول"۔ آریوں کے ایک زہریلے اور نامعقول رسالے کا مدلل جواب۔ ۸ر

ثمرات تناسخ ۔ تناسخ پر مفصل بحث کرکے تناسخ کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

بحث تناسخ ۔ مسئلہ تناسخ پر ایک تحریری مباحثہ مابین مولانا ثناء اللہ و ماسٹر آتمارام امرتسری۔ قیمت ۳ر

جہاد وید ۔ ویدوں سے جہاد کا ثبوت پیش کرکے آریوں کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ قیمت ۳ر

القرآن العظیم ۔ ضروریات الہام کا قرآن مجید سے ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

نکاح آریہ ۔ اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو بمقابلہ آریہ نکاح کے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

نماز اربعہ ۔ تمام مذاہب کی عبادتوں کا ذکر کرکے اسلامی عبادت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۳ر

سوامی دیانند کا علم و عقل ۔ ثابت کیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرتے وقت تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱۰ر

حضرت محمد رشی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ویدوں سے ثبوت۔ قیمت ۲ر

حدوث وید ۔ اس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ قیمت ۱۰ر

اصول آریہ ۔ مادہ۔ روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے رد۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

الہام ۔ الہام کی تعریف و اقسام کا ذکر۔ قیمت ۱۰ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ بیوگان کے نکاح کی خاصیت اور نیوگ جیسی بد رسم کی قباحت کا ذکر۔ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

نوٹ :۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب ـــــ بلاغ الحق

(مجریہ از ۳۰۔ اگست ۱۹۳۷ء)

(۱۱)

گذشتہ پرچے میں بلاغ الحق ص۳۶ سے سات نمبر نقل ہوئے ہیں۔ جن میں سے تین نمبروں کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ آج چوتھے نمبر سے جواب درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین ۲۲۔ اکتوبر کا پرچہ سامنے رکھ کر یہ قسط مطالعہ فرمائیں:۔

چہارم کی مثال ہمیں معلوم نہیں آپ بتائیے۔

پنجم۔ تکمیل بشریت کرنے کے لئے قرآن مجید کافی تھا۔ جس نے اکملت لکم دینکم کہہ کر تکمیل بشریت کا فرض جو اپنے ذمے لیا تھا ادا کر دینے کا اعلان کیا۔ ہاں آپ کی مراد مزید تکمیل ہو تو ہم بھی مانتے ہیں۔ مثلاً فرائض کے ساتھ سنتیں اور نوافل پڑھنا اور رمضان میں تراویح کا پڑھنا مزید تکمیل بشریت ہے۔ کیا آپ بھی اسکے قائل ہیں اگر ہیں تو مبارک!

ششم۔ "تعمیل ہدایت میں جو باتیں ظہور میں آئیں وہ قرآن سے باہر نہیں" مرحبا! جزاک اللہ!! ہم نے آپکے اس فقرے سے جو سمجھا وہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمان خداوندی اقیموا الصلوٰۃ کی تعمیل کس طرح کی۔ اس میں آمین رفع یدین اگر کی تھی تو وہ نماز مع ان افعال کے قرآن کے اندر سمجھی جائے۔ ان کے علاوہ جو کچھ بھی نماز کے اندر کیا تکبیر تحریمہ سے لیکر سلام تک وہ سب قرآن میں داخل اور قرآن کی تعمیل ہے۔

پھر آپ ایسی بے پرواہی سے کیوں فرماتے ہیں کہ

آمین بالجہر کرے نہ کرے رفع یدین کرے نہ کرے

(بلاغ الحق ص۔)

کیا ایسے افعال کی نسبت جو بقول آپ کے قرآن کے اندر ہیں ایسی بے اعتنائی ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ہفتم۔ "نمبر ہفتم نمبر ششم کے خلاف ہے۔ کیونکہ نمبر ششم کو آپ نے قرآن سے باہر نہیں فرمایا۔ جب وہ قرآن سے باہر نہیں تو عین قرآن ہوا۔ پھر اس پہ یہ تشکیک پیدا کرنا کہ اگر وہ قرآن کے بالکل مطابق نہیں تو ......

حافظ صاحب! اگر یہ ذہول از نسیان نہیں تو آپ فرمائیے کہ جو چیز قرآن کے اندر ہے اس سے باہر نہیں اس پر بھی قرآن مجید کے مطابق یا غیر مطابق کا سوال ہو سکتا ہے۔ پھر یہ آپ نے کیا کہہ دیا۔

حافظ صاحب آیندہ تصنیف کرتے ہوئے کسی ایسے عالم کو اپنا مشیر بنا لیا کریں جو علم اصول و معقول سے واقف ہو۔ ورنہ یاد رکھئے "اہلحدیث" کا نوٹس ہے کہ ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

بہرحال! آپ کے ہم شکرگذار ہیں کہ آپ نے اتباع سنت نبویہ کو موجب فیوض و برکات تسلیم فرمایا ؎

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

حافظ صاحب کی روائت حافظ محب الحق صاحب نے شاذ سے سنائے یہ روائت لکھ دی ہے کہ

ستکثر الاحادیث بعدی فاذا روی لکم حدیث منی فاعرضوا علی کتاب اللّٰہ فما وافقہ فاقبلوہ وما خالفہ فردوہ۔

یعنی عنقریب ہمارے بعد بہت حدیثیں روائت کی جائینگی۔ جب کوئی حدیث روائت کی جائے کہ ہم نے یہ کہا تو اس کو کتاب اللہ کے آگے پیش کرو اگر موافق ہو تو قبول کرو ورنہ مت کرو۔ بخاری میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ جیسا کہ توضیح تلویح میں لکھا ہے۔

(صفحہ ۳۰)

حافظ صاحب! توضیح تلویح[۱] کے مصنف تو ہمارے سامنے نہیں ہیں البتہ آپ ہیں۔ اس لئے آپ صحیح بخاری میں اس حدیث کا مکمل پتہ دیجئے۔ ہم آپ کو منہ مانگا انعام دینگے ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم محدثین کرام کے مشہور اصول کے ماتحت (کہ جس راوی کا ایک دفعہ کذب ثابت ہو جائے اُس کی کوئی روائت معتبر نہیں) آپ کے ساتھ برتاؤ کریں۔

ایمان اخوان! ہم بطور گلہ نہیں کہتے بلکہ امر واقعہ کا اظہار کرتے ہیں کہ آج کل کے منکرین حدیث چاہے کسی لباس میں ہوں اُن کی روایات کی تنقید اور تحقیق کر لینی چاہئے اور یہ کوئی نئی بات بھی نہیں۔ محدثین کرام نے اس کے متعلق بڑے بڑے قواعد بنائے اور احادیث کی جانچ پڑتال کر کے صحاح۔ ضعاف اور موضوعات کو الگ الگ کر دیا۔ مولانا حالی مرحوم نے محدثین کی مساعی جمیلہ کی بابت سچ کہا ہے ؎

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اس خام بنیاد پر آپ نے جو عمارت قائم کی ہے اسکا اندازہ ناظرین خود ہی کر لیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتادیا تھا کہ حدیث کی صحت کی معیار قرآن ہی ہے۔ تم لگے حدیث سے قرآن ہی کو منسوخ کرنے۔ میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ معیار حق نہ بنایا، اور راوی اور روائتوں ہی کے پیچھے پڑے اور اس حدیث کو بھی بھول گئے۔ میرے کہے پر تو فتوے لگاؤ گے مگر اس حدیث کو کیا کہوگے سوائے اس کے کہ یہ صحیح نہیں۔"

(بلاغ الحق ص۳۹)

اہلحدیث باوجودیکہ آپ کی بنیاد خام ہے بلکہ ریگ پر

---

[۱] حافظ محب الحق صاحب نے توضیح تلویح کو ایک ہی کتاب سمجھا ہے جو آپ کے تبحر علمی کی دلیل ہے۔ ۱۲ منہ

مضمون	تاریخ
قادیانی نزاع کی بنا کھل گئی	۲۷۔ اگست ۳۷ء
ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب	۲۷ 〃 〃
فتنۂ جدیدہ قادیان کے متعلق مولوی فضل خان کا الہام	۳۔ ستمبر ۳۷ء
نبی کا نام	۳ 〃 〃
قادیانی صبر کے نمونے	۱۰۔ ستمبر ۳۷ء
لاہوری قادیانی مکالمہ	۱۷۔ ستمبر 〃
خلیفہ قادیان کا پُرمعارف خطبہ	۲۴ ستمبر ۸۔ اکتوبر ۱۵ اکتوبر ۲۲۔ اکتوبر
مثیل مسیح با اقوال مرزا صاحب	۲۴۔ ستمبر ۳۷ء
عمر مرزا	یکم اکتوبر ۳۷ء
قادیانی نبوت کا مدوجزر	۸۔ اکتوبر 〃

حنفی

مضمون	تاریخ
ختم بر طعام اور پیغمبر اسلام	۱۱۔ دسمبر ۳۶ء
اتباع الرسول	۱۵ جنوری ۳۷ء
دیہات میں جمعہ	۴ جون ۱۱ جون ۱۸ جون ۳۷ء
مولوی قطب الدین جھنگوی کوٹلی لوہاراں میں۔	۲ جولائی 〃
قابل توجہ علماء احناف	۳۰ جولائی
تقلید و اتباع	۱۳۔ اگست ۲۰ اگست
	۲۷۔ اگست ۳۷ء
مولوی بشیر بن مولوی محمد شریف کا وعظ	۲۷ 〃 〃
جھگڑا یا بریلوی اور چھجو یا پاک پتنی	۳۔ ستمبر 〃
کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی	۱۷۔ ستمبر 〃
کھلی چٹھی بنام مولوی محمد شریف و محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ	۲۴ ستمبر ۳۷ء
سوال احناف کا جواب	یکم اکتوبر ۳۷ء
دو حنفیوں کا باہمی مباحثہ	۸۔ اکتوبر 〃
خواجہ صاحب دہلوی اور اخبار الفقیہ	۲۲۔ اکتوبر 〃

شیعہ

مضمون	تاریخ
امیدواران اسمبلی اور حضرت علیؓ	۸ جنوری ۳۷ء
حج اور شیعہ	۱۵ جنوری 〃
ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح	۱۹ فروری 〃
صحابہ کرام اور شیعہ گروہ	۱۹ فروری 〃
انعام بھیج دیجئے	۴ مئی ۳۷ء
ام کلثومؓ کا نکاح اور جماعت شیعہ	۲۱ مئی 〃
سلام اور السلام	۳۰ 〃 〃
شیعہ کا سب و شتم	۳۔ ستمبر ۳۷ء
حضرت ابوبکرؓ و حضرت فاطمہؓ	۱۰ ستمبر 〃
شیعہ سلامٌ علیکم	۲۴ ستمبر 〃
شیعہ اور ام کلثومؓ	۱۵۔ اکتوبر ۳۷ء

اہل قرآن

مضمون	تاریخ
امرتسری خوجہ صاحب	۶ نومبر ۱۳ نومبر ۲۰ نومبر ۲۷ نومبر ۴ دسمبر ۱۱ دسمبر ۲۵ دسمبر یکم جنوری
امرتسری اہلقرآن کی بلاغت	۱۲ فروری ۳۷ء
امرتسری اہلقرآن کا افترا	۱۹ 〃 〃
امرتسری منکرین کی راست گوئی؟	۹ ۱۰ اپریل 〃
امرتسری منکرین کا افترا	۲۳۔ اپریل 〃
خواجہ حسن نظامی اور مولانا اسلم جیراجپوری	۲۸ مئی ۳۷ء
منکرین حدیث نہیں تو اور کیا ہیں؟	۴ جون ۳۷ء
خواجہ صاحب دہلوی اہلقرآن کے لباس میں	۲۵ جون 〃
قرآن مجید کافی ہوتے ہوئے اطاعت رسول کی ضرورت	۲ جولائی 〃
قرآن اور اطاعت رسول	۱۶ جولائی 〃
مولانا اسلم کیا بزرگوں کے بے ادب ہیں	۱۶ 〃 〃
بلاغ کا افترا اور بہتان	۳۰ جولائی ۳۷ء
بلاغ کا باطل گو نامہ نگار	۶۔ اگست ۱۳۔ اگست
بیان الحق بجواب بلاغ الحق	۲۰۔ اگست سے لیکر ۲۲۔ اکتوبر تک
امرتسر میں اہلقرآن کا جلسہ	۲۲۔ اکتوبر ۳۷ء

بہائی

مضمون	تاریخ
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی	۲۰ نومبر ۳۶ء
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور ان کے اتباع	۱۹۔ مارچ ۳۷ء
شیخ بہاء اللہ ایرانی	۹۔ اپریل 〃
بہائی اور قادیانی ادعا	۳۰۔ اپریل 〃
شیخ ایرانی اور مسیح قادیانی اور حضرت رسول عربیؐ	۱۳۔ اگست ۳۶ء

آریہ

مضمون	تاریخ
سوامی دیانند اور سر سید احمد خان	یکم جنوری ۳۶ء
آریہ کی دعوت قبول	۲۲ جنوری ۲۹ جنوری ۵ فروری ۳۶ء
سوامی دیانند اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ	۲۹ جنوری 〃
بدھ دھرم اور ہندو دھرم	۲۹ 〃 〃
آریہ سماج کی موت کا مزید ثبوت	۵۔ مارچ ۳۷ء
آریہ سماجی تحریف	۷ مئی ۳۷ء
اخبار پرکاش جواب دے	۲ جولائی 〃
دیانند سوامی اور رادھا سوامی	۱۶۔ جون ۳۷ء
کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر "آریہ ویر" لاہور	۲۰۔ اگست ۳۷ء
"آریہ اپدیشک" دہلی کی توہین انبیاء	یکم اکتوبر ۳۷ء

فتاویٰ

س ۱ } نماز پنجگانہ میں سلام کے بعد تکبیر (اللہ اکبر) باآواز بلند مقتدی و امام کہے جس سے معلوم ہو کہ جماعت ختم ہو گئی۔ سنت ہے۔ یعنی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ اور نیز تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم عہد نبوی میں اس پر تھا کہ نہیں؟ (عبد اللہ زمین پوری)

ج ۱ } حدیث کی رو سے بعد نماز تکبیر کہنا ثابت ہے تاویلات ہیں۔ اور بلا وجہ صرف عن الظاہر ان کا مذہب نہیں (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ۲ } جو شخص جماعت اہل حدیث کو اور جہنمی قرار دیتا اور کہتا ہے کہ علما اہل حدیث ہماری نماز نہیں ہوتی۔ آیا شخص مذکورہ پر جانب قرآن و احادیث نبویہ کوئی حرف اطلاق ہے یا نہیں۔ اور یہ اعتراف کرتا ہے کہ میں قتل ہوں اور علماء اہل حدیث میری تاب نہیں لا سکتے ایسے شخص کے خلف نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ غرضیکہ اہل حدیث کے حق میں از حد کردہ الفاظ استعمال ہے۔ یہ کیفیت قلبی آپ کی خدمت میں عرض کی ہے عبارت مذکورہ کا منجانب قرآن و احادیث نبویہ سے تحریر فرمادیں۔ آیا ایسے شخص کو گمراہ یا کافر یا وغیرہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(سائل ابوطیب محمد فرید کوٹی)

ج ۲ } ایسے شخص کی وہی سزا ہے جو حدیث میں ہے کہ جو کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ الفاظ اس پر لوٹ پڑتے ہیں ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہئے۔ اگر نماز پڑھا دے تو اقتدا جائز ہے۔ صحیح بخاری میں باب امامت المفتون والمبتدع ملاحظہ ہو۔ اللہ اعلم

س [illegible] } کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ کی شادی زید کے ساتھ بحالت لاعلمی کی گئی بعد معلوم ہونے کے ہندہ نے کہا کہ مجھ کو ایسا بے دین آدمی منظور نہیں۔ ہندہ نے زید کو کہا کہ نماز پڑھو۔ زید نے جواب دیا کہ ہم تمہاری نماز نہیں جانتے وہ کیا چیز ہے اور ہندہ باقاعدہ نماز روزہ ادا کرتی ہے۔ اور وہ آدمی بالکل اللہ اور رسول کو پہچانتا ہی نہیں اور مسلمان کو بہت برا تصور کرتا ہے اور مذہب غیر اسلام کو برگزیدہ شمار کرتا ہے اور مجلس اہل ہنود کے ساتھ رکھتا ہے۔ مسلمانوں میں بیٹھنا ہی نہیں چاہتا اور لا الہ الا اللہ کو بھی نہیں پڑھ سکتا اسکو بالکل آتا ہی نہیں۔ ہندہ کا سوال یہ ہے کہ ایسے آدمی سے تفریق کرا کر دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟ (مہر داخل غریب فنڈ)

(سائل عبد الستار مستری۔ موضع بپ۔ ضلع حصار)

ج ۳ } اگر سوال کا واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص مرتد ہے۔ اس سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴ } ایک شخص کا عقیدہ کہ قرآن مجید کے (موجودہ تیس پاروں) میں کوئی منسوخ الحکم آیت نہیں ہے۔ اور وہ شخص قائلین نسخ کو ضال یا گمراہ بھی نہیں کہتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص قرآن مجید کی بعض آیات کو بعض آیات سے منسوخ الحکم قرار دیتا ہے۔ اور نسخ فی القرآن کے نہ ماننے والے کو گمراہ اور ضال کہتا ہے ان دونوں میں کون حق پر ہے؟ (خاکسار ابو سعید عبد الرحمٰن فرید کوٹی خطیب مسجد اہل حدیث۔ کلکتہ)

ج ۴ } کسی آیت مخصوصہ کو منسوخ کہنا منصوص امر نہیں ہے بلکہ مفسر یا مترجم کا اپنا فہم ہے جو بوجہ تعارض اس کو پیش آتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے جس تعارض کی وجہ سے ایک مفسر کسی آیت کو منسوخ کہے دوسرا اس تعارض کو اور طرح سے رفع کرلے۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے فوز الکبیر میں اس کے متعلق کافی روشنی ڈالی ہے۔ کوئی عالم صحیح معنی میں قرآن کی آیت منسوخہ میں تطبیق دے سکے اور وہ تطبیق کسی دوسری آیت یا حدیث کے خلاف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ فعل ممدوح ہے۔ اس لئے نسخ کے بارے میں اتنا تشدد کرنا اچھا نہیں ہے۔ اللہ اعلم! (ار داخل غریب فنڈ)

س ۵ } کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید کی ہمشیرہ بکر سے اور بکر کی ہمشیرہ زید سے شادی شدہ ہیں یعنی بٹہ کا رشتہ ہے۔ زید نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ہے۔ بکر کی ہمشیرہ عرصہ ۲ سال سے بکر کے پاس موجود ہے۔ زید نے اس عرصہ میں نہ خوراک دی اور نہ اوس کو پوچھا اور نہ کبھی آیا۔ چونکہ بکر اور اوس کی والدہ بہت غریب ہیں۔ اپنی ہمشیرہ کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے اور نہ زید ہی اس کو لے جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ تنگ آگئے ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ بکر کی ہمشیرہ کوئی اور بات نہ کرلے جو خلاف شرع اور بدنامی کا باعث ہو۔ آیا بکر اپنی ہمشیرہ کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل جمشید خان)

ج ۵ } سوال ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ جب دونوں شادی شدہ ہیں تو نکاح ثانی کیسے کر دیا۔ اگر شادی سے مراد صرف منگنی ہے تو اس کی تفصیل بتائیے۔ ان سب خرابیوں کی بنا یہ ہے کہ لوگ حدیث کے خلاف بٹہ کا رشتہ کرتے ہیں جو منع آیا ہے۔ اللہ اعلم

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۶ } ایک شخص کو روزانہ بلا ناغہ احتلام ہوتا ہے کیا وہ حج کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ب) حالت احرام میں کثرت احتلام اگر ہوتا ہے تو اسے شرعاً کیا کرنا چاہئے؟ (یکے از خریدار اہلحدیث)

ج ۶ } کثرت احتلام کا عارضہ حیض کے حکم میں ہے۔ اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق حاجی عمل کر سکتا ہے۔ حرم میں جانے کے وقت نہا لے۔

س ۷ } حاجی کو رخصت کرتے وقت لوگ انجن در انبوہ اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اور یہی حالت استقبال کے موقعہ پر ہوتی ہے۔ کیا یہ نمائش شرعاً جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۷ } حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض خوشی کے موقعوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم تکبیر پڑھا کرتے تھے حج کو جانا ہوا اپنا مقام مسرت ہے۔ اس لئے تکبیر پڑھنا جائز ہے۔ اللہ اعلم! (غریب فنڈ بذمہ سائل)

ہے۔ تاہم ہم آپ کے اس خیالی اصول کو مانتے ہیں کہ صحت حدیث کے لئے معیار قرآن ہے۔ پس آپ اپنے دیگر اخوان یوسف کو ملا کر ان احادیث نبویہ کی (جو بقاعدہ محدثین صحیح ہوں اور بقول اخوان یوسف قرآن کے مخالف ہوں) ایک مکمل فہرست تیار کریں۔ ہم اس کو بڑی وقت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ ممکن ہؤا تو جواب دینگے ورنہ قبول کرینگے۔

حافظ صاحب! یہ کس نے کہا کہ حدیث سے قرآن منسوخ ہوجاتا ہے۔ سنی سنائی باتوں کو پیش کرنا محقق کی شان نہیں ہے۔ آیندہ قلم اٹھانے سے پہلے سمجھ لیا کریں کہ آپ کا مخاطب اول دفتر "اہلحدیث" ہے جس کا قول ہے ؎

سمجھ کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

بلاغ الحق کے صفحہ ۴۰ پر "اسوہ حسنہ" کی سرخی لکھی ہے اس کے متعلق پہلے مفصل لکھا گیا۔ صفحہ ۴۴ پر "مسلمانوں کے حال پر ایک نظر" اس میں بھی کوئی بات قابل جواب نہیں۔ مثلاً آپ کا یہ فقرہ کہ

قوم کی ساری تباہی قرآن چھوڑنے سے آئی اسلام غائب ہؤا قرآن چھوڑنے سے۔ ایمان کھویا گیا قرآن چھوڑنے سے وغیرہ وغیرہ۔

(بلاغ الحق صفحہ ۴۴)

یہ وعظ سونے سے لکھنے کے قابل ہے کیونکہ ہم جماعت اہل حدیث ہر خطبہ کے شروع میں یہ حدیث پڑھا کرتے ہیں

خیر الحدیث[۱] کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس حدیث کے دوسرے فقرے پر آپ کی ترچھی نظر پڑے تو آپ اپنا قول کہ

اتباع عمل رسول بلاشبہ موجب فیوض و برکات ہے (صفحہ ۳۸)

ملاحظہ فرمالیں اور اس اصول میں ہمارے ساتھ شریک ہوجائیں کہ اتباع سنت نبویہ چھوڑنے سے ظلمت و بے برکتی پیدا ہوتی ہے۔ صفحہ ۹۸ پر یہ سرخی ہے:۔ "قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک"

اس سرخی کے ماتحت آپ نے مسلمانوں کی چند شکائتیں لکھی ہیں۔ جن میں سے بعض کا جواب پہلے ہوچکا اور بعض کا ابھی باقی ہے۔ مثلاً

(۱) قرآن ہی وحی کیا گیا۔ (جواب ہوچکا)

(۲) دوسری شکائت یہ کہ وحی کو وحی جلی اور وحی خفی کی تقسیم سے دو ٹکڑے کرنا بلا دلیل ہے۔ (جواب ہوچکا)

(۳) مسلمانوں پر الزام دھرا ہے کہ قرآن مسلمانوں کے سمجھنے کیلئے تو نازل ہؤا نہیں رسول کے سمجھنے کیلئے نازل ہؤا ہے (صفحہ ۴۰) غالباً پٹنہ کے کسی گاؤں کے لوگ ایسا کہتے ہونگے۔ ایسا ہے تو ان کو سمجھانا چاہئے۔

(۴) زنا کی سزا میں فاجلدوا منسوخ ہؤا اب آپ محصن و محصنہ پر رجم کریں۔ (جواب بصورت مجمل جواب ہوچکا ہے)

مزید وضاحت یہ ہے کہ حکم رجم آئت فاجلدوا کی تخصیص ہے نسخ نہیں۔ تخصیص کو نسخ کہنا علم اصول سے ناواقفیت کا اقرار کرنا ہے۔ علی تمثیل اس کی اگر مفید ہو تو سنئے آئت کریمہ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط

اس آئت میں نودی للصلوٰۃ عام ہے اور حدیث نے اس کو ظہر کے وقت سے مخصوص کردیا۔ اہل قرآن کے چیلے فرقے بھی اس کو مخصوص سمجھ کر نماز جمعہ ظہر ہی کے وقت پڑھتے ہیں۔ آپ کا بھی غالباً یہی عمل ہوگا۔

دوسری مثال قرآن مجید میں حکم ہے۔ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ۔ اس آئت میں حکم ہے کہ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہؤا کرو تو وضو کرلیا کرو۔ اور یہ عام ہے۔ حدیث میں آیا ہے اگر پہلا وضو ہو تو دوسری نماز کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں۔ یہ تخصیص ہے۔ حافظ صاحب! اس قسم کی تخصیصات جیسی فاجلدوا میں کی گئی ہے ماہرین شریعت سے مخفی نہیں[۱]۔ (باقی)

---

[۱] امرتسر کے منکر حدیث مفسر قرآن مولوی احمد الدین متوفی نے بھی رجم محصنہ کو آئت قرآنی کے خلاف سمجھا ہے۔ ... کچھ اور لکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

اگر قاعدہ زانیوں کو سنگسار کرنا جائز ہوتا تو اس کا نصف محال ہے (بیان للناس منزل اول صفحہ ۱۴۵ طبع دوم ۱۳۴۵ھ)

مطلب آپ کا یہ ہے کہ قرآن مجید میں منکوحہ لونڈیوں کی بدکاری پر ارشاد ہے کہ محصنات کی نسبت ان کو نصف سزا دیجائے محصنہ کو زنا پر اگر رجم کی سزا ہوتی تو اس کا نصف کیسے ہوسکتا۔

جواب مصنف مذکور نے اپنے خیال کی تائید کرنے میں جلدی سے کام لیا ہے۔ آپ نے غور نہیں کیا کہ قرآن شریف میں محصنہ کا لفظ تین معانی میں آیا ہے:۔

اول یعنی شادی شدہ عورت۔ اس کی مثال یہ آئت ہے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں۔ وغیرہ۔

دوم یعنی آزاد عورت۔ جیسے اس آیت میں مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ۔ یعنی تم میں سے جو شخص آزاد مومنہ عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ لونڈی ہی سے نکاح کرے

سوم یعنی پاک دامن عورت۔ اس کی مثال میں یہ آیت ملاحظہ ہو:۔ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ۔ یعنی جو لوگ پاک دامن بے خبر مومنہ عورتوں پر بدکاری کا الزام لگاتے ہیں۔ وغیرہ

ناظرین! امرتسری معاصر کو یہ غلطی لگی ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ۔ میں محصنات سے شادی شدہ عورت مراد لی ہے حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ یہاں اس سے مراد آزاد عورت ہے۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ لونڈیاں جب عقد نکاح میں آجائیں تو ان پر زنا کی سزا آزاد (کنواری) عورت کی نسبت نصف ہے۔ ہمارے معنی کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ اس آیت میں لونڈی اور آزاد عورت کی سزائے زنا میں فرق بتایا گیا ہے۔ نیز یہ کہ اس آیت میں لونڈیوں کے منکوحہ ہونے کے بعد ان کی سزا کا ذکر بطور تنصیف کے ہے۔ اگر لفظ محصنات (جو اس آیت میں آیا ہے) سے مراد بھی منکوحہ عورت ہو تو یہ تنصیف غیر موزوں ہوجاتی ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھو کہ زید جب نکاح کرے تو اس کے فرائض عمر کی نسبت نصف ہوں — جب تک ان کی حیثیتیں

ملکی مطلع

...ہائے اہل حدیث اور ترغیب حج

ج کا مسئلہ اسلام میں منصوص قرآنی ہے جس میں
ہ کو کو اختلاف نہیں۔ مگر جن لوگوں کو قبوں اور
.ں کے ساتھ زیادہ دلچسپی ہے۔ جب کبھی ان پر قبول
زاروں کی محبت غلبہ کرتی ہے تو سنی ہوں یا شیعہ
جانے سے حاجیوں کو روکتے ہیں نہ اس لئے کہ
ان کے نزدیک فرض نہیں ہے بلکہ اس لئے کہ
ت حجاز کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن وہ اس بات کو
سمجھتے کہ حکومت حجاز کے نقصان کے ساتھ ساتھ
کی رعایا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے ضروری
نہ انجمن ہائے اہل حدیث ہند کے علاوہ ہندوستان
ں اسلامی انجمنیں اپنی اغراض میں اشاعت حج کو
داخل کریں۔ اپنے سفیروں اور مبلغوں کو ہدایت
یں کہ وہ اپنے مواعظ میں سامعین کو حج کی ترغیب
اکریں۔ بلکہ ہر عالم جس کو حجاز سے محبت ہے اپنے
اعظ میں حج کی ترغیب دینا لازمی قرار دے۔ اور نیز
قسم کی تقریروں کی اطلاعات دفتر اہلحدیث امرتسر
ں بھیج دیا کریں۔ امید ہے یہ آواز بے اثر ثابت
ہوگی ٭

وائسرائے ہند کا دورۂ پنجاب

گزشتہ ہفتے اخبار کی سالانہ تعطیل رہی اس لئے ہم اس دورہ کا ذکر سامعین تک نہیں پہنچا سکے۔ دستور کے مطابق وائسرائے بہادر دار الحکومت پنجاب (لاہور) میں ۲۲۔ اکتوبر کو تشریف لائے مختلف جماعتوں کی طرف سے ایڈریس پیش ہوئے۔ جوابات دیئے گئے۔ ایڈریسوں اور جوابوں پر غور کرنے سے صرف یہ بات معلوم ہوئی کہ گویا وائسرائے بہادر آئندہ مزعومہ جنگ کے لئے اقوام پنجاب سے مثل سابق استمداد کرنے آئے تھے۔ جس کا جواب مختلف اقوام کی طرف سے قبولیت میں دیا گیا۔

ادھر زمانہ خلافت میں خلفا کے دوروں کا ذکر ہم پڑھتے ہیں تو اس دورے میں اور ان دوروں میں زمین و آسمان کا فرق پاتے ہیں۔ برطانوی حکومت کے اعلےٰ افسر جب کبھی دورے پر آتے ہیں تو ان سے ملنے والے اور عرض معروض کرنے والے قریب قریب وہی لوگ ہوتے ہیں جو سرکاری یا نیم سرکاری ہوں۔ مثلاً وزراء صوبہ یا دیگر عمال سلطنت یا عمال سلطنت کے ماتحت ذیلدار اور بڑے بڑے زمیندار ان۔ جن کو ہر وقت سرکار سے مطلبی تعلق رہتا ہے۔ عام غرباء یا متوسط درجے کے لوگ نہ ان بڑے حکام سے ملتے ہیں نہ مل سکتے ہیں نہ ان کو اجازت ہوتی ہے۔ پھر وہ حکام ان لوگوں کے اصل حالات سے واقف کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ انگریزی حکام کے رعب داب کے علاوہ زبان کی اجنبیت جو ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمیدانم

کی مصداق ہوتی ہے بھی مانع ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے دورے (وائسرائے کا ہو یا گورنر کا) بہبودی عامہ کے لحاظ سے کالعدم کے درجے میں ہیں۔ ہمارے خیال میں زمانہ اس بات کا مقتضی ہے کہ گورنروں اور وائسرائے کے دورے کا یہ طریق عمل ہونا چاہئے کہ عوام اور ان کے نمائندوں کو خاص وقت میں شریک دربار کیا جائے اس وقت حکام میں سے کوئی شریک نہ ہو تب ان کو کہا جائے کہ تم اپنا مافی الضمیر صاف لفظوں میں بیان کرو کہ تمہیں کیا تکلیف ہے اور تم کیا چاہتے ہو۔ جیسا کہ خلافت اسلامیہ کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ کہ خلیفہ ثانی رضؓ شہر میں چکر لگا رہے تھے۔ ایک مکان سے شعر خوانی کی آواز کانوں میں پڑی۔ کوئی عورت اپنے خاوند کے فراق میں گا رہی تھی ان اشعار میں سے ایک شعر یہ تھا ؎

طال ھذا اللیل واسود جانبہ
ولیس لی جنبی خلیل الاعبہ

(رات لمبی اور سخت کالی ہے میرے پہلو میں میرا پیارا (خاوند) نہیں ہے جس سے میں دل بہلاؤں۔)

خلیفہ ممدوح کھڑے ہو گئے۔ پوچھا کہ کیا بات ہے جواب ملا اس کا خاوند جہاد کو گیا ہوا ہے اسکے فراق میں رو رہی ہے۔ اگلے روز صبح اٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی مجاہد چار یا چھ ماہ سے زیادہ عرصے تک باہر نہ رہے۔ اسی طرح رات کو دورہ کرتے ہوئے جنگل میں نکل گئے وہاں ایک خانہ بدوش کیا سے آہ و بکا کی آواز آرہی تھی۔ اس سے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے کہا میں ایک خانہ بدوش مسافر ہوں میری بیوی دردزہ کی تکلیف میں ہے۔ خلیفہ ممدوح گھر گئے اور اپنی بیوی کو اس کی خدمت کے لئے چھوڑ آئے۔

یہ تھے اسلام کے خلیفہ اور یہ تھے ان کے دورے جن کی رعایا پروری سے متاثر ہو کر گاندھی جی کو باوجود غیر مسلم ہونے کے کہنا پڑا کہ
"کانگرسی وزراء کو خلیفہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کی ریس کرنی چاہئے"

حالی مرحوم نے کیا ہی سچ کہا ہے ؎

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

کاش ہمارے اعلےٰ افسر بھی اپنے دوروں میں ادنیٰ اور متوسط درجہ کے لوگوں سے مل کر ان کی تکالیف ان کی زبانی سنا کریں۔ جو بڑے بڑے لوگ ان سے ملتے ہیں۔ وہ ان غرباء کی ترجمانی نہیں کر سکتے۔

استاد غالب نے سچ کہا ہے ؎

کہاں سے لائیگا قاصد بیاں جیسا زباں میری
مزا جب تھا کہ سنتے منہ سے میرے داستاں میری

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کی خدمت میں گذشتہ سال کی رپورٹ سابقہ پرچہ میں پیش کردی گئی ہے۔ امید ہے انہوں نے "اہلحدیث" کے مستقبل کو سابقہ سے بہتر بنانے کے لئے کوشش شروع کردی ہوگی۔ اب ان کو مکرر یاددہانی کرائی جارہی ہے۔ امید ہے وہ ہمہ تن مشغول ہوکر اس کی خریداری کو کماحقہ وسعت دے کر مشکور فرمائیں گے۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں صفحہ پر اخبار کی جلد جلی حروف میں چونتیس ۳۴ کی بجائے چوبیس ۲۴ غلط شائع ہوگئی ہے ناظرین تصحیح کرلیں۔

ضروری اطلاع جلد ۳۴ کی فہرست مضامین اخبار ہذا کے ہمراہ ارسال ہے۔ اگر سابقہ جلد سے کسی خریدار کو کوئی پرچہ (سوائے ۳۰ کے جو ختم ہے) مطلوب ہو تو ۲ رفی پرچہ کے حساب سے قیمت بھیج کر طلب کرلے ورنہ پھر سب پرچے محفوظ کرلئے جائیں گے تو ۲ر کی بجائے ۴ر فی پرچہ لیا جائیگا۔ ۱۵۔ نومبر تک مہلت دی جاتی ہے۔ جلدی کریں۔

حساب دوستاں گذشتہ ہفتہ پڑتال رجسٹر کی گئی کئی خریداروں کی طرف سے قیمت واجب الوصول ہے گو وہ مہلت طلب کرچکے ہیں مگر ابھی تک انہوں نے قیمت روانہ نہیں کی۔ چنانچہ ان خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں۔ جن نمبروں کے ساتھ x کا نشان ہے وہ بیرون ہند کے خریدار ہیں۔ جن نمبروں کے ساتھ ۴ کا نشان ہے ان کی میعاد مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے (اگر وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار ۱۵۔ نومبر تک بھیجدیں ورنہ اخبار بند کردیا جائیگا) جن نمبروں کے ساتھ x۴ کا اکٹھا نشان ہے وہ ایسے بیرون ہند کے خریدار ہیں جن کی قیمت کئی ماہ ہوئے ختم ہوچکی ہے۔ یہ اصحاب بھی بہت جلد قیمت اخبار بھیج دیں ورنہ یکم دسمبر سے اخبار بند کردیا جائیگا۔ جو نمبر بالکل خالی ہیں ان کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ وہ قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دیں ورنہ حسب دستور سابق ۲۶ نومبر ۳۷ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۵۶ - ۷۷ - ۱۲۳ - ۱۹۰ - ۲۴۵ - ۵۱۶ -
۹۱۵ - ۱۵۵۲ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۱۹ - ۲۱۶۸ -
۲۴۵۴ - ۲۴۸۰ - ۲۷۸۲ - ۳۳۷۹ - ۳۹۰۴ -
۴۷۷۳ - ۴۸۵۲ - ۴۹۳۳ - ۵۱۱۱ - ۵۲۵۵ -
۵۶۸۸ - ۵۷۰۷ - ۶۲۷۸ - ۶۲۲۹ - ۶۵۵۱ -
۶۶۴۸ - ۶۷۱۴ - ۷۱۲۰ - ۷۴۲۰ - ۷۷۵۸ -
۸۰۷۳ - ۸۱۸۶ - ۸۲۵۹ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ -
۸۵۳۱ - ۸۵۳۶ ۸۵۶۳ - ۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ -
۹۱۴۵ - ۹۲۲۴ - ۹۲۲۹ - ۹۲۳۶ - ۹۲۵۴ -
۹۲۸۶ - ۹۴۶۳ - ۹۵۱۳ - ۹۹۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۴۲ - ۱۰۰۴۳ - ۱۰۰۴۶ - ۱۰۰۹۷ - ۱۰۱۵۴ -
۱۰۲۱۷ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۴۵۳ - ۱۰۴۶۸ -
۱۰۷۱۳ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۸۴ - ۱۰۷۹۸ -
۱۰۸۰۳ - ۱۰۸۰۴ - ۱۰۸۰۶ - ۱۰۸۰۸ - ۱۱۰۳۰ -
۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۳۶ - ۱۱۰۴۸ - ۱۱۰۹۷ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۶۷ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۰ -
۱۱۲۴۱ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۲۸۷ - ۱۱۳۱۲ -
۱۱۳۵۶ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۳۶۳ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۶۰ -
۱۱۴۶۹ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۵۰۲ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۵۱۶ - ۱۱۵۲۰ -
۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ -
۱۱۶۱۲ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۲ - ۱۱۶۷۶ -
۱۱۶۶۸ - ۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۸۰ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۸۷۷ -
۱۱۸۹۹ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۱۵ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۲۳ -
۱۱۹۲۹ - ۱۱۹۳۵ - ۱۱۹۶۱ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۹۲ -
۱۲۰۱۴ - ۱۲۰۴۸ - ۱۲۰۶۴ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۹۹ -
۱۲۰۷۲ - ۱۲۰۷۵ - ۱۲۰۷۶ - ۱۲۰۷۷ - ۱۲۰۷۸ -
۱۲۰۸۳ - ۱۲۰۸۴ - ۱۲۰۹۳ - ۱۲۰۹۵ - ۱۲۰۹۷ -
۱۲۰۹۹ - ۱۲۰۰۰ - ۱۲۱۰۱ - ۱۲۱۰۲ - ۱۲۱۰۳ -
۱۲۱۰۴ - ۱۲۱۰۵ - ۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۰۹ - ۱۲۱۱۰ -
۱۲۱۱۳ - ۱۲۱۱۵ - ۱۲۱۱۶ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۱۸ - ۱۲۱۱۹ -
۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۲۲ - ۱۲۱۲۳ - ۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۲۹ -
۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۳۱ - ۱۲۱۳۷ - ۱۲۱۵۰ - ۱۲۱۵۶ -
۱۲۱۶۸ - ۱۲۱۷۴ - ۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۸۴ - ۱۲۱۸۵ -

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری تھا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ اگر وہ آیندہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو مبلغ ۳/- روپیہ داخلہ غریب فنڈ ارسال کردیں۔ ورنہ ۳۰ نومبر کے بعد کوئی پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔

۵۹ - ۷۷۹۹ - ۷۹۸۸ - ۱۰۴۹۸ - ۱۱۷۶۳ -
۱۱۹۷۲ - ۱۲۱۰۶ - ۱۲۱۱۴ -

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اس مدرسہ سے پانچ لڑکے (مولوی حافظ عین الحق ومولوی حافظ اسرار الحق ومولوی مسعود ومولوی قمر الہدیٰ ومولوی محمد شعیب) تمام علوم درسیہ نظامیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ جن کی دستاربندی ترائی نیپال کے جلسہ منعقدہ بتاریخ ۱۹ و ۲۰ محرم ۱۳۵۶ھ (بموجودگی مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی ومولانا محمد یوسف صاحب فیض آبادی ومولانا عبد التواب صاحب علیگڈھی ودیگر علماء کرام) میں ہوئی۔ گذشتہ سال میری علالت کی وجہ سے مدرسہ مقروض ہوگیا تھا مگر صاحبان رنگون خصوصاً جی بھائی صاحب کی فیاضی کی وجہ سے اس مہلکہ سے اکو نجات ملی۔ اس سال بھی کچھ مقروض ہے۔ اگر ارباب کرم و علم دوست اس رمضان شریف کے زمانہ میں توجہ کریں تو مدرسہ شاندار ی کے ساتھ قائم رہے۔ ایسا نہ ہو کہ بےتوجہی کی وجہ سے یہ علم کا دریا خشک ہوجائے۔

(المشتہر محمد عبد النور مدرس اول مدرسہ دار التکمیل)

(رقم برائے اشاعت فنڈ وصول)

مدرسہ مکہ معظمہ کیلئے جناب کفایت اللہ خان صاحب بریلی نے مبلغ ۱۰ روپے ارسال کئے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کیلئے از موصوف ۱۰ روپے۔

اے ضعف باہ و دیگر امراض مزمن کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو۔ اگر تم شرمندہ رہتے ہو۔ اگر زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہو تو ایک آنہ (۱) کا ٹکٹ بھیجکر رسالہ امراض مخصوص مردان مفت منگوا لو اور اس کے مطالعہ سے تم پھر سے تندرست اور نوجوان بن سکو گے!

(خط و کتابت کا پتہ) امرت دہارا ۲۳ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ مہت سنگھ لاہور

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اُردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب۔ و اذا قرأ فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۵۵ھ حصہ اول ۱۲ کے بجائے ۱۲ پر اور حصہ دوم ۸ کے بجائے ۸ پر روانہ کی جائیگی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ: حکیم ابو الفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ (مہتمم کتب خانہ)

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکائت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (کرنیوس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک (منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔

قیمت فی چھٹانک ۲؍۔ آدھ پاؤ ۳؍۔ پاؤ بھر ۸؍۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی عبدالغنی الٰہی بخش صاحبان رتلام۔ "آپ سے دو ڈبیہ مومیائی منگوائی تھی۔ ہم نے اور ہمارے دوستوں نے اس کو مفید پایا۔ اس لئے ہمارے ایک دوست عبدالحمید احمد بخش صاحب کے نام پر دو ڈبیہ وی پی ارسال فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں" (۱۳ ستمبر ۳۶ء)

جناب مولوی محمد یٰسین صاحب بھروٹیہ بازار۔ "میں آپکے یہاں سے ایک ایک پاؤ مومیائی کئی مرتبہ منگا چکا ہوں۔ واقعی بڈھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ لہذا ڈیڑھ پاؤ مومیائی (۶ ڈبیہ میں) مرحمت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیے" (۱۱ ستمبر ۳۶ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پرو پرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۱۷)

زکوٰۃ کا صحیح مصرف

ماہ مبارک کا زمانہ آرہا ہے اس ماہ میں اہل خیر حضرات زکوٰۃ کی رقم نکالیں گے۔ اس لئے میں ایک اسلامی فرض سمجھتا ہوں کہ زکوٰۃ کے بہترین مصرف کی انہیں خبر دیدوں۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں کثرت سے ایسے نادار طلبہ ہیں جن کے طعام و لباس کی کفالت اہل خیر حضرات کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر دور دراز مقامات سے آتے ہیں اور اس مدرسہ میں دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور یہاں کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہو کر اپنے اپنے مقامات پر جا کر اسلام کی خدمت کرتے ہیں اور سینکڑوں ناواقف مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اگر صاحب ثروت مسلمان اپنی زکوٰۃ کا کوئی حصہ ان غریب طلباء کے لئے مخصوص فرمادیں تو زکوٰۃ ادا ہونے کے علاوہ انہیں قیامت تک ان بے شمار اللہ کے بندوں کے اعمال حسنہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ جن کی ہدایت بالواسطہ یا بلاواسطہ ان طلبہ کے ذریعہ سے ہوئی ہوگی۔

امید ہے کہ اس صدقہ جاریہ کو صاحب نصاب مسلمان فراموش نہ فرمائیں گے اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے غیر مستطیع طلبہ کے لئے کوئی رقم ضرور ارسال فرمائیں گے

(سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء)

روئداد تعلیم مدرسہ دارالحدیث میرٹھ

مدرسہ ہذا جماعت اہل حدیث کا سب سے قدیم ترین مدرسہ ہے۔ چند سال سے اس کی تعلیمی حالت اقتصادی و دیگر پریشانیوں کی وجہ سے بہت زیادہ گر گئی تھی۔ مگر امسال باوجود مالی پریشانیوں کے جو روئداد تعلیم آپکے سامنے پیش کی جارہی ہے گو وہ بہت زیادہ وقیع نہ سہی مگر اس کی گذشتہ زندگی تعلیمی اور موجودہ پریشان حالی کے منظر حیرت انگیز ہے اور آیندہ کے لئے ایک امید افزا قدم۔ آیندہ سال سے انشاءاللہ مولوی فاضل، مولوی عالم، منشی وغیرہ کے امتحانات

کی تعلیم بھی دی جایا کریگی۔ اور مندرجہ ذیل اساتذہ کام کرینگے مولوی محمد عثمان خان صاحب مدرس اعلیٰ و ناظم۔

مولوی ظفر عالم صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ مولوی عبدالولی صاحب بہاری۔ حافظ سخاوت صاحب مراد آبادی۔ مدرسہ کے داخلہ کے متعلق آیندہ اعلان کیا جائیگا۔ مندرجہ ذیل کتابیں مدرسہ میں امسال ہوئیں ابوداؤد کامل۔ نسائی و ترمذی نصف۔ بلوغ المرام۔ شرح وقایہ۔ نفحۃ الیمن۔ دیوان متنبی۔ کافیہ۔ شرح جامی۔ کبری ایساغوجی۔ مرقات شرح تہذیب۔ میزان وغیرہ و فارسی۔ اردو حساب۔ قرآن خوانی۔ املانویسی۔ ۴

مدرسہ اور اس کی شاخ رجبن مل کر ستر طلبہ چھوٹے بڑے شریک امتحان ہوئے۔ جن میں ۱۰ فیل اور باقی مختلف مراتب میں پاس ہوئے۔ بچوں کی تعلیم میں املا نویسی کا مضمون کمزور رہا۔ نماز دعا وغیرہ کی حالت بہت اچھی رہی۔ انشاءاللہ امید ہے کہ آیندہ سال اس سے بہتر صورت میں جماعت کے سامنے نتیجہ آئیگا۔

نوٹ:۔ جماعت کو اس غریب مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ جو اس وقت محض اساتذہ کے ایثار سے کام کر رہا ہے۔ (مہتمم عبیدالرحمٰن) ۸ر داخل اشاعت فنڈ

رمضان المبارک اور سائلین غریب فنڈ

اصحاب کرم توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ دفتر اخبار اہلحدیث میں ایک صیغہ غریب فنڈ بھی ہے جس سے غریب اور نادار لوگوں کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے فنڈ کی آمد میں بالکل کمی واقع ہورہی ہے سائلین کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ رمضان المبارک میں اصحاب خیر صدقات و خیرات کرتے وقت ان غرباء کا حق بھی یاد رکھیں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

سرکاری اعلان

حال میں وثیقہ نویسوں کو لائسنس دینے کا ایک طریق قائم کرنے کا سوال حکومت پنجاب کے زیر غور رہا ہے۔ یہ سوال کیا گیا ہے کہ پنجاب میں وثیقہ نویسوں کو باضابطہ لائسنس عطا کرنے کا دستور منسوخ کر دیا جائے۔ لہٰذا عوام پر اس امر کی توضیح کی جاتی ہے کہ اب کوئی ایسا وثیقہ نویس کسی صورت میں سرکاری سرپرستی میں کام نہیں کر رہا۔ لاہور ۲۹ جولائی ۳۷ء

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

انجمن تبلیغ الاسلام خانپور

متصل کمیریاں ضلع ہوشیارپور کی مالی امداد کے لئے مولوی عبدالغنی صاحب ناظم انجمن و صوفی غلام محمد صاحب بصورت وفد ضلع سیالکوٹ و ضلع لائلپور میں دورہ کرینگے۔ اصحاب خیر ممبران وفد کی کما حقہ امداد فرمائیں۔ نیز دیگر اہل خیر حضرات بھی انجمن کی مالی امداد فرماتے ہوئے ترسیل زر بنام مہتمم صاحب انجمن مذکور فرمائیں۔ (خاکسار مولوی محمد حفیظ صدر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام خانپور)

تلاش پسر گم شدہ

میرا لڑکا عبدالرحمٰن عمر ۱۴ سال رنگ سانولا۔ قد درمیانہ۔ بدن دبلا۔ دائیں رخسار پر اچھا سا خال۔ سینے کی ہڈی ابھری ہوئی۔ باتیں جلد جلد کیا کرتا ہے ۴۔ اکتوبر سے لاپتہ ہے۔ تلاش کی گئی مگر کوئی پتہ نہیں ملا۔ کسی صاحب کو ملے تو راقم کو یا مولوی عبداللہ صاحب ثانی ڈحاب کھٹیکاں امرتسر میں اطلاع دیں۔

غم زدہ:۔ مولوی محمد عمر واعظ۔ سکنہ منڈہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر (پنجاب)

تفسیر ثنائی اردو کی ضرورت ہے

میں ایک غریب نادار طالب علم ہوں۔ تفسیر ثنائی اردو کی تڑپ دل میں رکھتا ہوں۔ کوئی صاحب ہمت مکمل تفسیر دفتر سے خرید کر روانہ فرمادیں۔ اس کا اجر اللہ سے حاصل کریں۔

عبدالقیوم طالب علم معرفت منشی محمد عالم مدرس مدرسہ تعلیم القرآن

دفتر اہلحدیث امرتسر کے نایاب علمی تحائف

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

(بار سوم چھپی)

مصنفہ مولوی فرزند دین صاحب ڈسکوی مرحوم
جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری
از پیدائش تا وصال الی اللہ نہایت عمدہ پیرایہ میں
درج ہے۔ عبارت اردو اس قدر آسان ہے کہ
پرائمری پاس بھی پڑھ سکتا ہے
اصل قیمت ۱۲ روپے۔ رعائتی دو روپے

تکلیف ومصیبت کے وقت قرآن کے عملیات

ملاحظہ کریں۔ جس میں آیات قرآن مجید سے ہر قسم کی
تکالیف ومصائب سے رہائی پانے کے طریق درج
ہیں۔ کشائش رزق۔ بے اولادی۔ تلاش گم شدہ غرضیکہ
جو بھی ضرورت ہو ان سب کے بہتر قرآنی وظائف پڑھئے
مسلمان اکثر طور پر ناجائز امور کی طرف رغبت کرتے
ہیں۔ ان کو اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنی چاہئے۔
قیمت صرف ۶ر

سفرنامہ حجاز

(از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم)
جس میں حجاز پاک کے مفصل حالات۔ حرمین الشریفین
کے تاریخی مذہبی صحیح معلومات کا ذخیرہ۔ مناسک حج
بزبان کتاب وسنت۔ عرب اور اقوام عرب کے تاریخی و
جغرافیائی حالات مستند تاریخوں سے اخذ کر کے لکھے
گئے ہیں۔ بہت سے مقامات کے نقشہ جات بھی ساتھ
ہیں۔ یہ کتاب ہر زائر حجاز کے پاس رہے تو خضر راہ
ہے قیمت صرف ۱۲ر۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

پنڈت آنند صاحب نے اس کتاب میں وید منتروں
سے ثابت کیا ہے کہ چونکہ ان میں نہایت گندہ سوز
اور ایسے منتر ہیں جن کو پڑھ کر کوئی انسان یہ یقین
نہیں کر سکتا کہ وید الہامی کتاب ہیں۔ قابل دید ہے
اصل قیمت ۱۲ر۔ رعائتی ۱۰ر

شرح اسماء الحسنیٰ

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم نے اسماء الٰہی کی
پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الٰہی کی خواص
خاصیت بھی درج کی ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔
کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲ر

چالیس حدیثیں

اس کتاب میں ایسی چالیس حدیثیں جمع کی ہیں جو خصوصاً
بچوں کے لئے مفید اور سبق آموز ہیں۔ مختلف عنوانات
مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے متعلق ہیں۔
ہر حدیث شریف کا اردو ترجمہ کر کے اس کا نتیجہ بھی بیان
کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مغلطات مرزا

جناب مولانا نور محمد صاحب مدرس مدرسہ مظاہر علوم
سہارنپور نے مرزا صاحب قادیانی کی کتب سے
تمام گالیاں ردیف وار جمع کی ہیں جو وہ آئے دن
علماء اسلام اور مسلمانوں کو تازندگی دیتے رہے۔
قیمت صرف ۵ر

استقامت

ایک عیسائی بننے والے مسلمان نے قاضی صاحب
موصوف کی خدمت میں اپنے شکوک بذریعہ تحریر ارسال
کئے تھے۔ جن کا مفصل و مدلل جواب قاضی صاحب
نے ایسا دیا۔ جس کو پڑھ کر نہ صرف وہ مذبذب
راہ مستقیم پر گامزن رہا۔ بلکہ کئی ایک گم گشتگان ضلالت
راہ ہدایت پر آئے۔ قیمت صرف ۳ر

ناظرین اہلحدیث کو خوشخبری

ایل فلکو یا جنرل ٹانک

یہ ٹانک ہومیوپیتھک کی مشہور ومعروف سریع الاثر ہے۔
جو جرمنی کی بنی ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے
دودھ گھی کافی ہضم ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء رئیسہ کیلئے مقوی
ہے۔ کمزوروں، ناتوانوں کیلئے عموماً جو بیمار ہو کر اٹھے ہوں
ان کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔
قیمت صرف ۴ر۔ ایک اونس ۸ر۔ محصول ڈاک ۸ر
نیشنل فارمیسی بازار ٹوکریاں شہر امرتسر

تحقیق تراویح

نماز تراویح آٹھ رکعات کا ثبوت اور مخالفین کے
اعتراضات کا مدلل جواب۔ فی نسخہ صرف دو پیسے
کاغذ۔ کتابت عمدہ۔

تقلید وعمل بالحدیث

مصنفہ نواب محسن الملک مرحوم۔ جس میں عمل بالفقہ
اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو
واجب قرار دیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ۴۰ صفحے کی مقبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے "اہلحدیث" و "مدینہ" و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی وغمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۱ر کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں

ملنے کا پتہ:۔ شعبہ اشاعت دارالعلوم سکراوہ ڈاک خانہ پنگواں۔ ضلع گوڑگانوہ

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے

قیمت فی ڈبیہ عہ۔ محصول ڈاک ۷ر۔ نمونہ سہ

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

[illegible]

باقیات کا بیان۔ تا بلدیہ ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ائمہ تلبیس

جس کو پڑھ کر خفا ہوا ابلیس
ہے کتاب ائمہ تلبیس

جس میں سَو سے زیادہ جعلی خداؤں، خانہ ساز نبیوں۔ جھوٹے مسیحوں اور خود ساختہ مہدیوں کے تاریخی حالات درج ہیں۔ جو ابتدائے اسلام سے لیکر آجتک مختلف مقامات پر پیدا ہو کر خلق خدا کو دھوکا دیتے رہے۔ اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ جابجا اسلامی تاریخ اسلامی عقائد، علم کلام اور دوسرے مفید مضامین پر بھی بحث کی گئی ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو کفر و الحاد پھیلا ہوا ہے۔ اس کتاب میں اس کی پوری تردید موجود ہے۔ ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۷۰۰ صفحات۔ قیمت ؎ محصول ڈاک ۹ر

طبیب کامل رجسٹرڈ

المعروف

مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مولفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ جس میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے یونانی و ڈاکٹری بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ شاہ امیر الاطبا حکیم شریف خاں صاحب، حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب و دیگر معزز اطبا ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ محصول ڈاک ۵ر

تاریخ المشاہیر

از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

جس میں ۱۴۰ ائمہ و علماء و مشائخ، ملوک و وزرا، قاضی القضاۃ۔ شعراء و ادباء کے حالات درج ہیں۔ قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ

ہندوستان میں اہلحدیث
کی
علمی خدمات

مصنفہ ملک ابو یحیی امام خاں نوشہروی

جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہلحدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا۔ اور آج تک اس مختصر سی جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہلحدیث علماء فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارہائے نمایاں درج ہیں۔ آج تک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر، ادبی، علمی، طبی۔ غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جس قدر مکاتب۔ مدارس جاری تھے یا جاری ہیں۔ ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔

یہ کتاب جماعت اہلحدیث کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہر اہلحدیث کو اس کا خریدنا لازمی ہے۔ ۲۰×۲۶/۸ کے ۲۱۰ صفحات۔ کتابت۔ طباعت اور کاغذ اعلیٰ درجہ۔ قیمت صرف عہ محصول ڈاک

البلاغ المبین
فی اتباع
خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین مرحوم)

یہ کتاب اہلحدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ و عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک

جلد منگائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ہے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۳ ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۲۔ نومبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم متعلقہ سال نو اخبار اہلحدیث

(از مولوی محمد عبد المنان صاحب سہارنپوری)

سالِ نو کا آگیا اہلحدیث — دل کو میرے بھا گیا اہلِ حدیث
کانپ اُٹھے اہل بدعت دیکھ کر — رعب تیرا چھا گیا اہل حدیث
مثل موٹے کے عصا کے مار سب — مشرکیں کے کھا گیا اہل حدیث
شرک و بدعت کے محل تھے جو کھڑے — ان سبھوں کو ڈھا گیا اہل حدیث
حال مسلم دیکھ کر اتنا زبوں — حیف ہے مرجھا گیا اہل حدیث
ہے خوشی مانو نہ مانو آپ کی — نیک و بد سمجھا گیا اہل حدیث

کیسی کیسی کیا کہوں قرشی عجیب
گتھیاں سلجھا گیا اہل حدیث

اسلامی توحید

مولوی عبدالسلام صاحب بستوی ثم دہلوی نے موجودہ مسلمانوں کی گری اور بگڑی ہوئی حالت، ان کی مذہبی۔ سیاسی تمدنی زندگی کو دیکھ کر ان میں اسلام اور سابقون الاولون کا سا ایمان پیدا کرنے کے لئے اسلامی توحید لکھی ہے۔ جس میں کتاب و سنت سے ایمان و اسلام کی تفصیل بیان کر کے شرک و بدعت سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ تمام ناجائز امور جو آجکل مسلمانوں میں مروج ہیں ان کی کافی تردید کی ہے ۱۲/

[illegible] کے انگریزی زبان [illegible] کرلیتا ہے۔ قیمت ۸/

ازواج النبی صلعم مجلد

مولفہ سید ظہور الحسن صاحب دہلوی۔ جس میں جناب سرور کائنات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نکاح ایک نہ ایک مصلحت پر مبنی تھا۔ حضرت خدیجہؓ۔ حضرت سودہؓ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ بن جحشؓ۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت عفیفہؓ وغیرہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں۔ اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۸/

فیروز اللغات مجلد

جس میں اردو۔ عربی۔ فارسی ہندی اور سنسکرت کے بیشمار الفاظ۔ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶/

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

روغن احمر قانی۔ مصدقہ علماء حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادیؒ۔ مولانا عبدالنور صاحب۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب۔ مولانا ضیاء الرحمن صاحب وغیرہم) و علماء و روسا۔ یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا درد و ورم خصیہ۔ جلے دکٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے۔ رعایتی فی سیر تین روپے (۳/)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

[illegible]ئی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی سادہ و رنگین چھپائی کا کام نہائت اعلیٰ اور حسب وعدہ کیا جاتا ہے۔ (منیجر)

مجربات حیدری

کشتہ منور کیفیہ جس کا استعمال اعضاء رئیسہ کیلئے بیحد مفید ہے۔ بدنی کمزوریاں رفع ہوجاتی ہیں۔ کاہلی سستی نام کو نہیں رہتی۔ دل دھڑکنا بھوک کم لگنا۔ الغرض جملہ امراض کو نافع ہے۔ دو ہفتہ کی خوراک ۱۲/ محصول ڈاک ۸/

سفوف جریان جس کا استعمال جریان جیسی موذی مرض سے نجات دلا دیتا ہے۔ جس قدر کمزوریاں اس موذی مرض کی وجہ سے پیدا ہوچکی ہوں وہ سب رفع ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/ محصول ڈاک ۸/ (پتہ:۔) حکیم غلام حیدر۔ کوچہ کھائی والہ بازار لوکریاں امرتسر

عید الفطر کے واسطے بالکل مفت

اگر آپ عید کے موقع پر بالکل کم سرمایہ سے کافی منافع حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم سے فہرست تمام قسم کا کپڑا۔ کٹ پیس۔ گرم کوٹ۔ کمبل وغیرہ کی مفت منگوائیے

(منگوانے کا پتہ)
منیجر مسلم کمپنی کراچی

خیر الکلام

فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کی ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب بھی دیا ہے۔ قیمت ۴/ رعایتی ۲/ (منیجر اہلحدیث)

حیات طیبہ

بطل حریت۔ مجاہد ہند۔ قائد جیوش اسلامیہ۔ حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی مفصل سوانحعمری۔ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی۔ جدید اڈیشن۔ قیمت رعایتی ۱۲/

(مندرجہ بالا کتابیں ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷- رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

شیعہ سبابیت اور وراثت

اخبار درنجف (شیعہ) نے لکھا تھا کہ شیعہ سباب (بزرگان سنت کو گالیاں دینے والے) نہیں ہوتے (جو سباب ہے وہ شیعہ نہیں) اس کے جواب میں اہلحدیث مورخہ ۳- ستمبر سنہ رواں میں جواب دیا گیا کہ شیعہ کے بزرگوں کی تعلیم ہے کہ بزرگان سنت ایسے ویسے تھے۔ جس کا ثبوت بحوالہ کتب شیعہ پرچہ مذکور میں درج ہے۔ اس کے جواب میں درنجف نے ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں ہمارے حوالجات کو تسلیم کیا اور بطور الزام ایک حوالہ تاریخ الخلفا سے نقل کر کے حضرت ابوبکر (صدیق اکبر) کو سباب ثابت کیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:-

کان ابوبکر سبابا

یعنی ابوبکر گالیاں دینے والے تھے۔

خدا برا کرے تعصب کا جو بڑے بڑے بُرے کام کرا دیتا ہے۔ "تاریخ الخلفاء" کوئی نایاب کتاب نہیں۔ اس میں یہ روایت اس طرح آئی ہے:-

کان ابوبکر سبابا او نسابا

یعنی پچھلے راوی کو شک ہے کہ میرے استاد نے سبابا کہا یا نسابا کہا۔ سباب کے معنے ہیں گالی دینے والا اور نساب کے معنے ہیں قوموں کی نسبیں جاننے والا۔ ملک عرب میں علم الانساب ایک خاص قابل قدر علم تھا جہاں قوموں کا نسبی اختلاف ہوتا وہ نساب کے پاس آتے اور دریافت کرتے کہ ہمارا شجرۂ نسب فلاں بزرگ سے کہاں ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر کو اس فن میں خاص مہارت حاصل تھی۔ جیسا کہ دوسری روایات میں بالتصریح آیا ہے کہ حضرت ابوبکر نساب (نسبوں کے عالم تھے) جیسے آج کوئی راجپوتوں کی مختلف گوتوں کو جاننے والا ہو تو اس سے راجپوت لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ ہم چندر بنسی ہیں یا سورج بنسی؟ راوی کو جب اس میں شک ہوا تو اس کا دفیہ دوسری روایات سے ہوسکتا تھا۔ لیکن یہ کیا انصاف ہے کہ سباب کا درنجف نے ذکر کیا۔ لیکن (نساب) کا لفظ کھا گیا کیا یہ خیانت ہے یا تعصب؟ علمائے شیعہ اس کا فیصلہ کر کے ہمیں مشکور فرمائیں۔

مسئلہ وراثت انبیاء | اس مسئلہ کا ذکر اہلحدیث ۱۰- ستمبر میں مفصل ہو چکا ہے۔ ہم نے اپنے دعوے کے ثبوت میں جو حدیث اصول کلینی سے نقل کی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں:-

ان العلماء ورثة الانبیاء ان الانبیاء
لم یورثوا دینارا ولا درھما الخ
(اصول کلینی ص۱۸)

اس حدیث میں صاف تصریح اس بات کی ہے کہ انبیاء کرام کا مالی وارث کوئی نہیں ہوتا، کیونکہ ان کا ترکہ وقف فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ حدیث شیعہ سنی کے مسئلہ اختلافیہ میں فیصلہ کن ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اس مسئلہ ہی میں نہیں بلکہ دو اسلامی فرقوں میں ہمیشہ کے لئے موجب امن وامان ہے۔ لیکن شاباش ہے شیعہ اخباروں پر انہوں نے بے سوچے سمجھے اس حدیث کو غلط اور جھوٹی قرار دینے کے لئے بڑی کوشش کی۔ چنانچہ اخبار شیعہ لاہور اور اس کے دوسرے بھائی (درنجف سیالکوٹ) نے بڑے زور سے لکھا ہے کہ

اس حدیث اصول کافی کا راوی ابوالبختری جھوٹا ہے۔ (شیعہ ۲۸- اکتوبر- درنجف یکم اکتوبر)

اس لئے ہم اس کی سند کے تمام راوی ناظرین کے سامنے رکھ کر ان اخبار نویسوں سے پوچھتے ہیں کہ بتائیے ابوالبختری اس سند میں کہاں ہے۔ سند یہ ہے:

علی ابن ابراھیم عن ابیه عن حماد بن عیسٰی عن القداح عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ
(اصول کافی کتاب العلم)

شیعہ دوستو! | تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قصبہ سوہدرہ میں ایک حنفی عالم سے مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر میرا مباحثہ ہوا۔ میں نے ایک حدیث پیش کی۔ ان کے دل میں اس کے راویوں میں محمد بن اسحاق مشہور راوی تھا۔ جس پر انہوں نے جی کھول کر جرح کی۔ خوب کوسا۔ میں نے کتاب نکال کر مالک مکان کے ہاتھ میں دی اور کہا کہ یہ فریق ثانی کے پاس لے جائیے اور کہئے کہ یہ اس حدیث کی سند ہے۔ اس میں محمد بن اسحاق کہاں ہے جس پر آپ جرح کر رہے ہیں۔ جب حنفی عالم نے سنا تو مبہوت ہو کر فرمایا کہ

پھر وہ حدیث کیوں نہ پیش کی جس میں محمد بن اسحاق راوی ہیں۔

اس پر حاضرین نے فرمائشی قہقہہ لگایا۔ یہی حال آپ لوگوں کا ہے کہ تعصب کے جوش میں اصل ماخذ دیکھنے کے بغیر ہی رد کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

پس مختصر یہ ہے اصول کلینی کی روائت مرقومہ کی

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث

پر

قاتلانہ حملہ

۴۔ نومبر کو جبکہ مولانا صاحب جلسۂ اہل حدیث مسجد مبارک امرتسر میں شرکت فرمانے کے لئے بعد نماز عصر پہنچے۔ تو تانگہ سے اترتے ہی کسی نے ٹوکہ سے آپ پر حملہ کر دیا۔ اس کی تفصیل اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔

جونہی یہ وحشت ناک خبر اخبارات میں شائع ہوئی تو مولانا صاحب کے احباب میں بے حد تشویش پیدا ہوئی۔ چنانچہ دریافت حال کے لئے آج (۹ نومبر) تک کئی حضرات کی طرف سے جوابی و سنگل تاریں موصول ہو چکی ہیں۔ بے شمار خطوط آئے۔ شہری احباب کے علاوہ لاہور، گوجرانوالہ، بٹالہ، جنڈیالہ، سیالکوٹ اور دیگر کئی مواضعات سے وفود آئے۔ خاکسار ان سب کا شکر گذار ہے۔

جملہ ناظرین اہلحدیث و دیگر احباب کرام مطلع رہیں کہ مولانا صاحب اب رو بصحت ہو رہے ہیں۔ تاہم دعائے صحت سے یاد فرماتے رہیں۔ بقیہ حالات آئندہ درج اخبار ہونگے۔ انشاء اللہ!

نوٹ:۔ بیرونی انجمنہائے اہل حدیث کی طرف سے بہت سے رزولیوشن جو انہوں نے پاس کئے ہیں اور تاروں کی نقول جو حکام مجاز کو دی گئیں وصول ہوئی ہیں۔ ان کا مفصل ذکر آئندہ کیا جائیگا۔

(خاکسار ابو رضا عطاء اللہ ابن مولانا ثناء اللہ صاحب)

مولوی عبد الرحمٰن صاحب فرخ نگری کو کانفرنس سنٹر کانفرنس اہل حدیث کو کلکتہ و رنگون وغیرہ کی طرف بغرض وصولی چندہ کانفرنس اہل حدیث بھیجا گیا ہے لہٰذا جہاں جہاں موصوف پہنچیں وہاں کے احباب ان کی کما حقہ امداد کریں۔ رمضان المبارک میں بھی خواہ ان کا فرض سمجھیں کہ کھل کر امداد کریں۔

امرتسر میں عظیم الشان اجتماع

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب قائد جماعت اہل حدیث پر ۴ نومبر کو جو قاتلانہ حملہ ہوا اس کمینہ حرکت کے باعث ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک ایک ہیجان برپا ہو گیا۔ چنانچہ ۵ نومبر کو مسجد مبارک کٹڑہ جیان سنگھ امرتسر میں بعد نماز ظہر ایک زبردست اسلامی اجتماع ہوا جس میں مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی۔ مولانا اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ۔ مولوی عبد المجید صاحب خادم ایڈیٹر "مسلمان"۔ مولانا محمد حنیف صاحب ندوی۔ مولانا نیک محمد صاحب امرتسری۔ مولانا محمد حسین صاحب ہزاروی۔ مولوی حافظ اسماعیل صاحب کبیر پوری۔ مولوی محمد امین صاحب امرتسری اور دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ جلسہ میں پُرزور مگر مہذبانہ تقاریر ہوئیں۔ اور مختلف اوقات میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں جو اسلامی اخبارات و افسرانِ مجاز کو بھیجی گئیں۔ الحمد للہ کہ جلسہ پُر رونق رہا اور بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تجاویز

(۱) مسلمانان امرتسر کا یہ اجتماع عظیم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس حرکت کو بزدلانہ اور خلاف اسلام سمجھتا ہے۔ نیز یہ اجتماع ان لوگوں کو اسلامی نقطہ نگاہ سے مجرم خیال کرتا ہے جو پس پردہ حملہ کرنے والے کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

محرک:۔ حکیم نور الدین صاحب ناظم جمعیۃ تنظیم اہل حدیث پنجاب۔ موید:۔ مولوی محمد حسین صاحب ہزاروی۔

(۲) یہ عام جلسہ حضرت مولانا موصوف سے اس حادثہ میں پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا مولانا کو صحت عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ خدمت اسلام کیلئے تا دیر سلامت رکھے۔

محرک:۔ مولوی نیک محمد صاحب۔ موید:۔ مولوی محمد عبد اللہ ثانی۔

(۳) مولانا ثناء اللہ صاحب کی جلالت قدر کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ جلسہ حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ پوری طرح اپنی ذمہ داری کو محسوس کراتے ہوئے اس واقعہ کے پس پردہ جو سازش کار فرما ہے اس کا پتہ لگائے اور حکمانہ طور پر اس گروہ کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس معاملہ میں تغافل مزید خطرات کا باعث ہو۔

محرک:۔ مولوی عبد المجید صاحب خادم۔ موید:۔ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی۔

(۴) یہ جلسہ بانیانِ عرس امام اعظم و اراکین پر اظہار افسوس کرتا ہے جنہوں نے مولوی محمد یار بہاولپوری۔ مولوی محمد بشیر کوٹلوی۔ مولوی مسعود صاحب الزاوی اور مولوی عبد الغفور ہزاروی جیسے فیرزہ مسوار واعظوں سے مفسدانہ و اشتعال انگیز تقاریر کرائیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب جیسی محترم ہستی پر دن دہاڑے ٹوکہ سے قاتلانہ حملہ ہوا۔ یہ جلسہ حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسے واعظوں کو باز پرس کرے۔ جن کے باعث یہ واقع پیش آیا۔

محرک:۔ مولوی عبد اللہ ثانی۔ موید:۔ مولوی محمد امین صاحب امرتسری

راقم:۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر

پس واضح ہو کہ جن اوصاف و کمالات میں مرزا صاحب حضرت مسیح سے مشابہت تامہ و فضیلت کاملہ رکھتے ہیں۔ اُن میں ایک نمایاں وصف دل آزاری اور بدگوئی بھی ہے۔ اور بقول مرزا صاحب یہ وصف یا عیب حضرت مسیح میں موجود تھا۔ (ہمارے نزدیک یہ کفر اور صریح بہتان ہے۔ اعاذنا اللہ منہ) چنانچہ اس بارے میں مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا۔ اور ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سے سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے ان کے نام رکھے"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۹)

مرزا صاحب چونکہ بقول اپنے حضرت مسیح سے جملہ اوصاف و کمالات میں مشابہت تامہ اور فضیلت کاملہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس وصف (دل آزاری و بدگوئی) میں بھی آپ مسیح کے (معاذ اللہ) بالکل مثل تھے بلکہ آپ سے زیادہ نمایاں اور ممتاز نظر آتے ہیں۔

مرزا صاحب کی دل آزاری و بدگوئی کے چند نمونے ناظرین کرام کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہیں:۔

ناظرین! مرزا صاحب ہاں کرشن قادیانی کی یہ تعلیم "اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۹) سامنے رکھ کر آپ کی فحش کلامیوں کا نمونہ ملاحظہ کریں۔

(۱) "اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق چھپاؤ گے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ ظالم مولویو! تم پر افسوس ہے کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا" (انجام آتھم صفحہ ۲۱)

(۲) "اے بے ایمانو۔ نیم عیسائیو۔ دجال کے ہمراہیو۔ اسلام کے دشمنو! کیا پیشگوئی کے دو پہلو نہیں تھے" (از اشتہار مرزا)

مولویو! یہ ہیں تمہارے مسیح موعود مہدی معہود کے کامل معلم اخلاق کے الفاظ جو کیسے مہذب ہیں۔

(۳) مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ بدترین الزام لگایا ہے کہ انہوں نے یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا" جو معاذ اللہ صریح بہتان ہے۔ ہاں آپ نے البتہ اپنے مخالفوں کو حرام زادہ تک کہا ہے۔ ملاحظہ کیجئے

آذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵) یعنی اے مولوی سعد اللہ تو نے مجھے تکلیف دی ہے اے زانیہ کے بیٹے! (یعنی حرام زادے) اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں" عیاذاً باللہ!

ناظرین کرام! ان چند حوالجات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مرزا صاحب زبان درازی و بدگوئی میں حضرت مسیح علیہ السلام سے ممتاز خصوصیت اور نمایاں فوقیت رکھتے تھے۔ اللّٰھم انا نعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال۔

علماء احمدیہ سے سوال

مرزا صاحب نے تبلیغ رسالت صفحہ ۱۲۳ ج ۱ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی پر جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔"

پس سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو فحش کلامیاں[1] کی ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور خدائے جبار و قہار سے خوف کھا کر جواب دیں کہ مرزا صاحب اپنے قول کے مطابق کیا تھے؟

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(راقم:۔ شفا مبارکپوری اعظمی)

[1] علی سبیل التسلیم۔ منہ
[2] مثلاً مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ متکبر خود بین۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ صفحہ ۲۱-۲۴ ج ۳) یہ یاد رہے کہ مرزا صاحب اور مسیح ملاء اعلیٰ میں بالکل مشابہ ہیں۔ ۱۲ منہ

آسمان پر روٹیاں کون پکاتا ہے؟

منظور الٰہی صاحب جامع ملفوظات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب منظور الٰہی کے صفحہ ۱۱ پر مرزا صاحب کا ایک ملفوظ بحوالہ الحکم جلد ۹ صفحہ ۲۴ درج کیا ہے۔ جس کا ملخص جو عنوان مذکورہ بالا سے تعلق رکھتا ہے یہ ہے

"اب بیان پہلی صفت کا یہ ہے کہ ظاہر ہے خدا تعالیٰ نے کس کس طرح پر بنی اسرائیل کی پرورش کی اور کیونکر ان کو قوموں سے انتخاب کر کے برگزیدہ کیا اور آسمان سے ان کو روٹیاں اور پتھروں سے ان کو پانی پلایا۔ اول خدا تعالےٰ نے دشت سینا میں چالیس برس تک آسمان سے روٹی بھیجی"

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آسمان پر روٹیاں کون پکایا کرتا تھا اور وہ روٹیاں جَو کے آٹے کی تھیں یا گیہوں کے آٹے کی یا میدے کی۔ تنور میں پکتی تھیں یا ہاتھ کی چپاتیاں ہوتی تھیں یا ڈبل روٹی۔ آٹا چکی میں پستا تھا یا مشین میں، چکی حوران بہشتی چلاتی تھیں یا کون؟ کیا آسمان پر تنور اور چولہے بھی ہیں یا کوئی ہوٹل ملائکہ نے کھول رکھا تھا اس ہوٹل سے روٹیاں خرید کر لے جائی جاتی تھیں۔ اب تک کسی لاہوری یا قادیانی نے اس کا کچھ پتہ نہیں دیا۔ اگر مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ان سے دریافت کیا جاتا۔ امید ہے کہ متبعین یا جامع ملفوظات جواب دیں۔ یہ سوال اسلئے اٹھایا گیا ہے کہ انہی حضرت مرزا صاحب نے توضیح مرام صفحہ ۳/۸۶ میں لباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ اعتراض کیا ہے اور مسلمانوں و عیسائیوں کو مخاطب کیا ہے۔ چونکہ میں الحمد اللہ ایک مسلمان ہوں اسلئے یہ سوال کیا ہے۔

"یہ پارچات از قسم پشمینہ یا ابریشم ہونگے جیسے

سند میں ابوالبختری بتائیے کہاں ہے۔ یاد رہے کہ جس ابوالبختری کو آپ کذاب کہتے ہیں اس کا نام وھب ہے۔

پس مدار گفتگو اب اس پر ہے کہ شیعہ مخاطبین اس روایت کی سند میں ابوالبختری کو بتائیں۔ ورنہ ایسی جرأت سے توبہ کریں اور اپنے ائمہ کی محنت کو ضائع نہ کریں۔ ورنہ روز جزا اس کا بدلہ ضرور ملیگا۔

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوی
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

تحریک خاکساراں

اس تحریک کے متعلق ہم سے بارہا سوال کیا گیا مگر ہم خاموش رہے۔ اس لئے کہ ہم اس کی رَو کو دیکھنا چاہتے تھے کہ کہاں تک پہنچتی ہے۔ اس کے بانی ماسٹر عنایت اللہ امرتسری ایک دفعہ مع اپنے چند احباب کے دفتر اہلحدیث میں آئے۔ ان کی تحریک کے متعلق (بغیر نقطہ مذہبی کے) باتیں ہوتی رہیں۔ محض ان کی تحریک کی ظاہری سطح اور طریق کار پر گفتگو رہی۔ جس کے آخر میں انہوں نے تسلیم کیا کہ آپ کے اعتراضات معقول ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ آیندہ میں جو مضمون لکھونگا وہ آپ کو دکھا لیا کرونگا (اس پر عمل کبھی نہیں ہوا) خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ اس جماعت کی عملی مشق اور کام کا ہے۔ دوسرا حصہ بانی تحریک کے مذہبی عقائد کا ہے۔ تحریک کی ظاہری سطح تو بالکل ایک کھیل ہے جیسے کرکٹ، ٹینس، کبڈی اور گلی ڈنڈا وغیرہ لیکن اس میں بھی آپ نے افسروں کو سلام کرنے کا جو طریقہ جاری کیا ہے وہ خلاف اسلام اور طریقہ کفار ہے۔

بانی تحریک کے مذہبی عقائد جو اس کی کتاب (تذکرہ) سے ثابت ہوتے ہیں وہ تو صریحاً قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ مثلاً توحید الٰہی کو توحید فی العمل کہنا۔ ارکان اسلام کے مبنی اسلام ہونے سے انکار کرنا۔ نماز جو ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے اس کی ہیئت مشروعہ و معروفہ سے انکار کرنا وغیرہ۔ مصنف کا حسب ذیل بیان ان کی گمراہی پر کافی شہادت ہے۔

فما الصلوٰۃ بما انتم تزعمون۔ وما ھی الا النظم والنسق ووحدۃ الامۃ۔ واطاعۃ الامیر وتالیف القلوب۔ وحفاظۃ النفس والجہاد والغلظۃ علی الاعداء۔ والحسبان والمیزان لو کنتم تعلمون۔ (تذکرہ صـ۹۴)

اس عبارت کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ نماز وہ نہیں جو تم علما گمان کرتے ہو بلکہ اس سے مراد نظم جماعت وحدۃ الامت۔ اطاعت الامیر تالیف قلوب۔ حفاظت نفس۔ جہاد اور دشمنان دین پر سختی۔ محاسبہ اور میزان ہے۔ کاش! تم اس بات کو سمجھتے۔

یہ عبارت صاف انکار ہے صلوٰۃ مشروعہ معروفہ کا جو اسلامی اور تاریخی روایات سے بالاتفاق آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ اسی طرح پڑھتے تھے۔ بلکہ قرآنی حکم کے مطابق میدان جنگ میں مجاہدین اسلام بھی نصف نصف ہو کر اسی طرح ادا کیا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے دماغ میں کوئی خاص بات بھری ہوئی ہے جسے وہ اسلام کے نام سے مسلمانوں میں پھیلانا چاہتا ہے۔ ورنہ ایمانداری تو اس کا نام ہے کہ پہلے طبقہ نے (جو خیر القرون ہے) ارکان اسلام کو واجب العمل سمجھ کر جس طریق سے ادا کیا۔ اسی طرح ہم بھی کریں۔ جس طرح انہوں نے پابند ارکان اسلام ہو کر ملکی ترقی حاصل کی اسی روش پر چل کر ہم بھی کریں۔ اس سے کون منع کرسکتا ہے۔ یہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ صحابہ کرام نے تو بحکم خدا تعالیٰ (خذو حذرکم) تلوار اپنے ساتھ رکھی جسے رکھنے کی اجازت اب بھی ہے۔ مگر خاکسار تحریک کے بانی نے بیلچہ رکھنے کا حکم دیا۔ جو "خذو حذرکم" کے ماتحت تو نہیں آسکتا۔ پھر خدا جانے کس مطلب کے لئے ہے۔

ہمارا خیال تھا کہ مصنف تذکرہ خود ہی اپنے دماغی خیالات کو غلط سمجھ کر ترک کر چکے ہونگے۔ مگر ان کی آخری تصنیف (اشارات) میں مندرجہ ذیل عبارت دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ ابھی تک انہی بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:-

میں تذکرے کی ایک سطر بلکہ ایک حرف کو بھی بدلنا نہیں چاہتا۔ (اشارات صـ۱۹)

جس صورت میں مصنف کوئی حرف بھی بدلنا نہیں چاہتا تو علماء کرام اپنی رائے کیوں بدلیں کہ تذکرہ مشرقی تخیلات مزعومہ اور اوہام باطلہ کا مجموعہ ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ

قادیانی مشن

مرزا قادیانی کی بدزبانی

...... سے بڑھ کر

میں تو مرشد تھا تم ولی نکلے!

قادیانی نبی مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ صـ۴۹۹ میں لکھا ہے۔ "ملاء اعلیٰ میں مَیں اور مسیح ایک دوسرے کے بالکل مشابہ ہیں"۔ ظاہر ہے کہ اس مشابہت سے روحانی مشابہت مراد ہے۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اس کی صاف لفظوں میں تصریح کی ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ "مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی اس لئے ضرور تھا کہ گم شدہ ریاست میں مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی"۔ (تحفہ قیصریہ صـ۱۶)

نیز مرزا صاحب نہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مناسبت و مشابہت تامہ رکھتے ہیں بلکہ وہ بقول اپنے مسیح سے روحانی اوصاف و کمالات میں کہیں بہتر اور بڑھ کر ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

(بیہقی ص۴۹۵ جلد۲) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مسجد کے ایک جانب لوگ شب کو حضرت ابی کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔ یہ واقعہ سنن ابی داؤد اور قیام اللیل للمروزی میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وفیہ ما فیہ۔ اس روایت سے تراویح باجماعت کی تحسین واصابت صاف ثابت ہے۔

(۴) اب تقریری روایت سنئے۔ مسند ابو یعلیٰ میں ہے۔ عن جابر انہ قال جاء اُبی بن کعب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نسوۃ فی داری خلف انا لا نقرء القرآن فنصلی خلفک بصلوتک قال فصلیت بھم ثمان رکعات واوترت فلم یقل شیئا فکانت سنۃ الرضاء (مجمع الزوائد للہیثمی وقال اسنادہ حسن) قیام اللیل مروزی میں یوں ہے۔ فسکت عنہ وکان شبہ الرضاء (ص۹۰) یعنی حضرت اُبی نے دربار نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے محلہ کی عورتیں کہتی ہیں کہ ہمیں تو سارا قرآن یاد نہیں ہے۔ تمہارے پیچھے تراویح باجماعت پڑھنے کی ہماری چاہت ہے تو میں انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھا دیتا ہوں۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ یہ آپ کی رضامندی پر دال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اُبی بن کعب چونکہ عہد نبوی میں مردوں اور عورتوں کو نماز تراویح باجماعت پڑھایا کرتے تھے (جیسا کہ روایات مذکورہ سے ظاہر ہے) اسی لئے غالبًا حضرت عمر رضہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں انہیں کو دوبارہ صلوٰۃ التراویح باجماعت پڑھانے کے لئے امام بنایا تھا پھر تمیم داری کو بھی امام مقرر کر دیا۔ جیسا کہ مؤطا وغیرہ میں آیا ہے۔ واللہ اعلم!

(وانا الراقم۔ محمد ابوالقاسم سیف بنارسی)

تحقیق تراویح۔ نماز تراویح آٹھ رکعت کا ثبوت احادیث سے۔ اشاعت فنڈ مع محصول ۱/ر (منیجر اہلحدیث)

شہادت القرآن والخبر

علیٰ بشریۃ خیر البشر

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گریاکمی)

(۲)

(۶) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اوّل الانبیاء آدم وآخرھم محمد۔ (کنز العمال جلد۶ ص۱۲۱) کہ سب سے پہلا بشر آدم علیہ السلام دنیا میں پہلا رسول تھا اور میں محمدؐ سب سے آخری رسول ہوں۔ وفات آدم کے بعد رفتہ رفتہ لوگوں کا عقیدہ بگڑنے لگا کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا بلکہ فرشتہ ہی رسول ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۷) فقال الملؤ الذین کفروا من قومہ ما ھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولو شاء اللہ لانزل ملئکۃ۔ ما سمعنا بھذا فی آباءنا الاولین ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین (مومنون پ۱۸ ع۲)

تو حضرت نوح کی قوم کے بڑے بڑے کافروں نے ایک دوسرے کو کہا یہ بھی تمہاری طرح ایک بشر ہے جو رسول کہلا کر تم پر بزرگی چاہتا ہے۔ اگر خدا کسی کو رسول بنا کر بھیجنا چاہتا تو فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتا۔ ہم نے تو اپنے بڑوں سے یہ بات کبھی نہیں سنی کہ بشر بھی رسول ہو سکتا ہے اس کو تو جنون ہو گیا ہے جو آدمی ہو کر کہتا ہے کہ میں رسول ہوں۔ خیر جانے دو یہ خود ہی اس بات سے باز آجائیگا۔ یا اسی حالت میں مر جائیگا۔

(۸) امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اس عقیدہ کے موجد کون تھے۔ انھم کانوا اقواما لا یقولون فی شئ من مذاھبھم الا علی التقلید۔ (تفسیر کبیر جلد۶ ص۱۹۳) یہی مقلدین کی جماعت تھی جس نے بوجہ تقلید ناسدید بشر کے رسول ہونے سے انکار کر دیا۔ چودھویں صدی کے متدعین نے بھی پھر یہ عقیدہ نکالا ہے۔ جو نوح علیہ السلام کے وقت کے کافروں کا تھا۔ لیکن یہ لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کے بندے رسول اور بشر ہی سمجھتے تھے۔ لہٰذا ان کو یہی کہنا کافی ہے ؎

مقلد پیشوا تیرا بنا ہے دشمن آدم
تجھے تقلید ہے اسکی نہ تقلید امام اعظم

ان مقلدین بد عقیدہ کفار پر خدا کا غضب آیا اور سب کو غرق کر دیا پھر کچھ مدت تک یہ عقیدہ دنیا سے ملیامیٹ ہو گیا۔ مدت دراز کے بعد پھر اس عقیدہ کے لوگ پیدا ہونے لگے تو خدا تعالےٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہوں نے کہا میں اللہ کا رسول ہوں قوم نے کہا

(۹) ما انت الا بشر مثلنا (شعراء پ۱۹ ع۸)

کہ تو بھی ہماری طرح ایک بشر ہے اور بشر رسول نہیں ہو سکتا لہٰذا ہم تجھے نہیں مانتے۔

(۱۰) علامہ فخر الدین فرماتے ہیں:۔ والمقصود من ھذا الکلام التمسک بطریق التقلید (تفسیر کبیر جلد۶ ص۳۰) کہ ان کو ایسی باتیں کہنے پر تقلید ہی نے مجبور کیا۔

آخر خدا کے غضب نے ان سب ضالین کو ہلاک کر دیا اور ایک بھی کافر زندہ نہ رہا۔

لیکن پھر شیطان نے لوگوں کو اس عقیدہ کی طرف توجہ دلائی تو خدا تعالےٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا

جوڑیا۔ گلبدن۔ اطلس۔ کمخواب۔ زربفت۔ زری۔ ولایتی یا معمولی سوتی کپڑے۔ جیسے نین سکھ۔ تن زیب۔ اینگ۔ بچکن۔ گلشن۔ ململ۔ جالی۔ خاصہ۔ ڈوریا۔ چارخانہ۔ اور کس نے آسمان پر بنے اور کس نے سئے ہونگے اب تک کسی مسلمان یا عیسائیوں میں سے اس کا کچھ پتہ نہیں دیا۔"

(توضیح مرام حاشیہ ص۲)

گورو نانک کا چولہ بھی آسمان سے اترا تھا جس پر قرآن شریف بھی لکھا ہوا تھا۔ دیکھو ست بچن مؤلفہ مرزا صاحب۔ جس نے یہ چولہ تیار کیا ہوگا اس نے حضرت مسیح کا لباس بھی تیار کیا ہوگا۔ مرزا صاحب آسمان پر جانے کے واسطے کپڑوں کو مانع بتایا کرتے تھے۔ کرۂ نار۔ کرہ زمہریر۔ کرۂ باد۔ کرۂ خاک وغیرہ مگر بنی اسرائیل کی روشوں پر اور گورو نانک کے چولہ پر ان کپڑوں کا کچھ اثر نہیں تھا۔ ہر دو جماعت کے ممبرو! مرزا صاحب کی تحریرات پر غور کرو اور انصاف کرو کہ اس سلطان القلم نے کیا کیا قلم کے زور دکھلائے ہیں۔ مگر آپ میں انصاف کہاں۔ بقول شخصے ؎

"چیل کے گھونسلے میں ماس کا کیا کام!

(احقر محمد علی تارکش۔ از جے پور)

نماز تراویح باجماعت

ہمارے مولویوں کو جب کوئی کام نہیں ملتا تو اپنی جماعت میں ایک ایسا شوشہ چھوڑتے ہیں کہ منظم جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے اور چند دنوں کے لئے اُن کے کمانے کھانے کا انتظام ہو جاتا ہے۔ آجکل اطراف و جوانب سے خبریں اور فتاوے آرہے ہیں کہ مدتوں سے ہمارے یہاں نماز تراویح باجماعت ہوتی چلی آتی تھی اب فلاں مولوی صاحب جو فارغ التحصیل ہو کر آئے ہیں فرماتے ہیں کہ جماعت سے نماز پڑھنی بدعت ہے، حضرت عمرؓ نے اسے بدعت فرمایا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ جماعت کرائی ہی نہیں۔ (۱) اتنا نہیں سوچتے کہ جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عمر میں ایک بار بھی ثابت ہو جائے اور آپ نے اس سے پھر منع نہ فرمایا ہو تو وہ مسنون ہو جاتا ہے۔ اُسے بدعت کہنا جرأت عظیمہ ہے۔ نماز جنازہ غائبانہ بھی تو آپ سے صحیح روایت کی بناء پر ساری عمر میں ایک ہی بار ثابت ہے۔ پھر اس پر عملدرآمد کیوں کرتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے قیام رمضان باجماعت کو اگر نعمت البدعۃ (اچھی بدعت) فرمایا تو لغوی معنی کی رو سے۔ اگر شرعی معنے لوگے تو پھر بدعت "اچھی" کیونکر ہو سکے گی؟ وہ تو سب کی سب گمراہی ہے کل بدعۃ ضلالۃ۔ اور پھر جب یہ مانتے ہو کہ حضرت عمرؓ نے اُسے جاری بھی کیا تو گویا انہوں نے جان بوجھ کر ایک بدعت کو رواج دیا، وہ بھی مدینہ میں اور پھر مسجد نبوی میں تو کیا اُن کو حدیث متفق علیہ من احدث فیہا حدثا الخ کا مصداق گردانوگے؟ والعیاذ باللہ! دیکھو تو تمہاری یہ حرکت تم کو کس مقام پر لے آئی ہے؟ اگر گویم زباں سوزد۔

اور سنو تو سہی! حضرت عمرؓ نے اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کو بھی بدعت فرمایا ہے۔ (منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد ص۲۷۸ ج ۳ بحوالہ جامع عبد الرزاق) تو کیا اس کلمہ کو بھی صبح کی اذانوں سے اب بند کراؤگے؟ اس طرح کی بہت سی نظیریں پیش کی جا سکتی ہیں۔

اب اصل بحث سے متعلق سنو! نماز تراویح جس کا اصلی نام قیام رمضان اور قیام اللیل ہے۔ فرض واجب نہیں ہے محض تطوع نماز ہے اور نوافل کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔ امام بخاری نے باب منعقد فرمایا ہے باب صلوٰۃ النوافل جماعۃ (پ۴) اس کے ساتھ ہی حضرت عائشہ کی حدیث (جس میں تین شب آنحضرت کا جماعت سے نماز شب پڑھانا مذکور ہے) کا بھی حوالہ دیا ہے۔ حیث قال، فیہ من عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (پ۵) امت کے عمل کے لئے یہی ایک فعلی حدیث کافی ہے۔ لیکن میں اس مضمون میں چند احادیث قولی اور تقریری بھی پیش کرتا ہوں، لتطمئن قلوبنا۔

(۱) صحیحین میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (مشکوٰۃ ص۱۶۵) یعنی جو شخص اکیلا قیام کرے اور جو لوگ اکٹھے ہو کر قیام کریں رمضان کا بصدق یقین و بہ نیت ثواب اُن کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث میں قیام اکیلے پڑھنے والے اور باجماعت پڑھنے والوں دونوں کو شامل ہے۔ اسی طرح جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکیلے پڑھا ہے اور تین شب جماعت سے بھی کمامر۔

(۲) امام بیہقی اپنی سنن کبریٰ میں باب منعقد فرماتے ہیں۔ باب ان صلوٰۃ التراویح بالجماعۃ افضل۔ پھر دو حدیثیں قولی لاتے ہیں۔ پہلی ایک طویل حدیث ابوذر کی جس میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان الانسان اذا قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ بقیۃ لیلتہ (ص۴۹۴ ج ۲) مشکوٰۃ میں ان لفظوں سے ہے ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام لیلۃ (ص۱۱۴) امام بخاری کے شاگرد محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل میں یوں ذکر کیا ہے۔ انہ من قام مع الامام الحدیث (ص۹۵) جس کے معنے یہ ہوئے کہ جو شخص امام کے ساتھ یہ نماز ادا کرے اُس کا قیام ساری شب کا شمار ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! تراویح باجماعت کی کیسی فضیلت ہے۔ دوسری حدیث ثعلبہ قرظی سے لائے ہیں۔

رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناسا (۳) فی ناحیۃ المسجد یصلون وأبی بن کعب یقرء وھم یصلون بصلوتہ فقال قد احسنوا او اصابوا

تابعین کا جتھا بہت مستعدی اور چستی کے ساتھ قوی رہا اور کوئی مکروفریب ان کا چلنے نہیں دیا۔ کاش مولوی صاحب وہ ایک ایسے واضع حدیث کا نام بتاتے جو عہد صحابہ میں حدیث بناتے رہے ہوں تو نہایت اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ کوئی ایسا نہ ملا۔ اس وجہ سے نہیں بتایا سنئے! ہم بتاتے ہیں۔ تذکرۃ الموضوعات میں ہے:

قال ابن الجوزی الوضاعون خلق کثیرون کبارھم وھب بن وھب القاضی ومحمد بن السائب الکلبی ومحمد بن سعید الشامی المصلوب وابوداؤد النخعی واسحق بن نجیح الملطی وغیاث بن ابراھیم النخعی والمغیرۃ بن سعید الکوفی واحمد بن عبد اللہ الجویباری ومامون بن احمد الھروی ومحمد بن عکاشۃ الکرمانی ومحمد بن القاسم الطالکانی ومحمد بن زیاد الیشکری وقال النسائی الکذابون المعروفون بالوضع اربعۃ ابن ابی یحیی بالمدینۃ والواقدی ببغداد ومقاتل بن سلیمان بخراسان ومحمد بن سعید المصلوب بالشام وقیل وضع الجویباری وابن عکاشۃ ومحمد بن تمیم والفاریابی اکثر من عشرۃ الاف فانشأ اللہ علماء یذبون ویوضحون ویفضحون القبیح فھم حراس الارض وفرسان الدین کثرھم اللہ الی یوم الدین انتھی (تذکرۃ الموضوعات)

یعنی امام ابن جوزی نے کہا ہے کہ حدیث کے وضع کرنے والے بہت سے ہیں۔ جن میں سے بڑے بڑے یہ ہیں۔ وہب بن وہب قاضی۔ محمد بن سائب کلبی۔ محمد بن سعید شامی مصلوب۔ ابوداؤد نخعی۔ اسحق بن نجیح ملطی۔ غیاث بن ابراہیم نخعی۔ مغیرہ بن سعید کوفی۔ احمد بن عبداللہ جویباری۔ مامون بن احمد ہروی۔ محمد بن عکاشہ کرمانی۔ محمد بن قاسم طالکانی۔ محمد بن زیاد یشکری۔ اور امام نسائی نے کہا ہے کہ جھوٹ بولنے والے جو حدیث کے وضع کرنے میں مشہور ہیں چار شخص ہیں۔ ابن ابی یحییٰ مدینہ میں اور واقدی بغداد میں اور مقاتل بن سلیمان خراسان میں اور محمد بن سعید جو سُولی دیا گیا شام میں۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ جویباری اور ابن عکاشہ اور محمد بن تمیم اور فاریابی نے دس ہزار سے زیادہ حدیثیں وضع کیں۔ پھر اللہ نے ایسے علماء کو کھڑا کیا جو دفع کرتے ہیں (شریعت سے) اور صحیح کو ظاہر کرتے ہیں اور بُرے شخص کی برائی کو کھول دیتے ہیں پس یہ لوگ زمین کے محافظ اور دین کے شہسوار ہیں۔ اللہ تعالےٰ قیامت تک ایسے لوگوں کو بکثرت پیدا کرتا ہے۔

اس عبارت میں علامہ ابن الجوزی نے بڑے بڑے وضاعین کے نام بتلائے ہیں اور ان کا پتہ دیا ہے جنہوں نے ہزاروں حدیثیں بنائی تھیں۔ ساتھ ہی امام نسائی کے بیان سے ظاہر ہوا کہ علماء ربانی نے ان جعلی اور بناوٹی حدیثوں کو ایک ایک کرکے اصلی حدیثوں سے الگ کیا اور حدیث بنانے والوں ہی کو پکڑا۔ ان کے اس عیب قبیح کو کھول کر بیان کردیا۔ جس سے اصلی حدیثیں محفوظ ہوگئیں اور لوگ ان کے فتنہ سے سلامت رہے۔ پس واضعین کا وجود و ظہور کچھ مضر نہ ہوا۔ اور جب عہد تابعین و اتباع تابعین میں حدیث نبوی سے مدافعت کرنے والے اور بناوٹی حدیثوں کو اصلی اور سچی حدیثوں سے الگ کرنیوالے اور کھری کھوٹی کے پرکھنے والے موجود تھے تو یہ کیسے ہوسکتا کہ اصلی اور سچی حدیثوں کے ساتھ موضوع حدیثیں شامل ہوسکیں۔ پس حدیثوں کا محفوظ رہنا یقینی و قطعی ہے۔ ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اور یہ وضع کرنے والے جو بقول امام ابن الجوزی بڑے بڑے تھے عہد صحابہ سے صدیوں بعد پیدا ہوئے۔ پس مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ

"عہد صحابہ میں حدیثیں وضع کرنا شروع کردیا تھا"

صریح جھوٹ اور ناواقفیت پر مبنی ہے اور امام ابن الجوزی پر افترا و بہتان ہے۔ (باقی)

جمعہ کی دو اذانیں

بقلم مولوی ابونعمان محمد عبدالحنان صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ دلالپور

جمعہ میں دو اذان کہنی جائز ہے بلکہ دو ہی دینا چاہئے بفرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان فی الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثانی عرباض بن ساریہ کی روایت فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین یعنی جو زندہ رہیگا تم سے بعد میرے دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو میری سنت کو اور خلفائے راشدین کی سنت کو۔

لہٰذا جب اذان اول میں اختلاف ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت خطبہ کے وقت اذان دیجائے اور حضرت عثمان رضہ کی سنت جو خلیفہ راشد ہیں پہلی اذان دی جائے اسی واسطے بخاری شریف باب الجلوس علی المنبر عند التاذین فثبت الامر علی ذلک یعنی حضرت عثمان رضہ نے اذان اول زیادہ کیا تو یہ امر ثابت ہوگیا فتح الباری باب الاذان یوم الجمعہ کی حدیث کی شرح میں وسیاق تمرہ قریبا من روایۃ یونس بلفظ فثبت الامر علی ذلک والذی یظھر ان الناس اخذوا بفعل عثمان فی جمیع البلاد اذ ذلک لکونہ خلیفۃ مطاع الامر (جسکی حکم کی اطاعت کی جائے) ہونے کی وجہ اگر دو اذان دینے کی وجہ نماز جمعہ باطل ہو جاوے تو حضرت عثمان و علی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سبھوں نے اپنے جمعوں کو ضائع کیا۔ حضرت عثمان رضہ وغیرہ کا بدعتی ہونا کیا۔ اور ان لوگوں کے فضائل کیا ہونگے اور حضور کا فرمانا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کیا ہوگا

اذان اول کے نہ دینے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوگی۔ اس لئے کہ حضور نے خلفاؤں کے طریقہ کو بھی لازم پکڑنے کو فرمایا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خلفاؤں کی سنت سے مراد وہ

اور انہوں نے فرمایا اے قوم میں اللہ کا رسول ہوں انہوں نے کہا:۔

(۱۱) وما انت الا بشر مثلنا وان نظنک لمن الکاذبین (شعراء) کہ تو بشر ہو کر اپنے آپ کو رسول کہتا ہے ہم تجھے اس بات میں کاذب سمجھتے ہیں۔

(۱۲) اسی طرح جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔

(۱۳) فقالوا انؤمن لبشرین مثلنا (مومنون پ۱۸ ع۳) تو قوم نے کہا ہم اپنے جیسے بشروں پر ایمان لائیں۔

غرض حضرت نوح سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء اپنی اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔ تو قوم نے یہی جواب دیا۔

(۱۴) ان انتم الا بشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما کان یعبد آباؤنا فاتونا بسلطان مبین (ابراہیم پ۱۳ ع۲) کہ تم ہماری طرح بشر ہی ہو تم چاہتے ہو کہ ہم کو کسی طرح اپنے آباء و اجداد کے طریق سے روک جائیں۔ تمہارے رسول ہونے کی کیا دلیل ہے

(۱۵) قوم کے جواب میں ہر ایک نبی نے کہا

قالت لہم رسلہم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ (ابراہیم پ۱۳ ع۲) بیشک ہم تمہاری طرح بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان کر کے جس کو چاہتا ہے رسول بنا دیتا ہے۔

(۱۶) حضرت ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ان نحن (ما نحن) الا بشر (آدمی) مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ (بالنبوۃ والاسلام) (عباسی ص۲۹۱)

تمام پیغمبروں نے کہا بیشک ہم تمہاری طرح بشر یعنی آدمی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نبی بناتا ہے۔

(۱۷) علامہ سیوطی فرماتے ہیں:۔

ان نحن الا بشر مثلکم (کما قلتم) (جلالین ص۳۰۵) بے شک ہم بشر ہیں جس طرح تم کہتے ہو۔

(۱۸) جامع البیان میں ہے۔ ان نحن الا بشر مثلکم (فی الجنس والصورۃ ص۳۰۲)

(۱۹) امام المفسرین علامہ ابن جریر فرماتے ہیں:۔ ان نحن الا بشر مثلکم (صدقتم فی قولکم ان انتم الا بشر مثلنا فما نحن الا بشر من بنی آدم انس مثلکم (ابن جریر جلد ۱۳ ص۱۱۳)

کہ تمام پیغمبروں نے اپنی اپنی قوم کو کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرح ہی بشر ہیں اور تمہارا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تم ہماری طرح بشر ہو۔ اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ واقعی ہم بشر ہیں آدم کی اولاد سے ہیں اور تمہاری طرح انسان ہیں۔ لیکن یہ اللہ کا فضل و احسان ہے جس نے ہم کو رسول بنایا۔

غرض کہ اس آیت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی نے اپنے بشر ہونے کا اقرار کیا۔ اور اپنی قوم کو علی الاعلان کہا کہ ہم بشر ہیں۔ اب جو شخص انبیاء کے بشر ہونے سے انکار کرے وہ تمام انبیاء کی تکذیب کرتا ہے۔ اور جو ایک نبی کی بھی تکذیب کرے وہ کافر، بے ایمان اور خدا کا دشمن ہے۔ تو جو تمام انبیاء و رسل کا مکذب ہو اس کا کیا حال ہوگا۔

فی النار والسقر مع الجد والمجدر۔

(۲۰) علامہ نظام الدین فرماتے ہیں:۔

الثانیۃ التمسک بطریقۃ التقلید و ذلک قولہم تریدون ان تصدونا عما کانوا یعبد آباؤنا۔

(نیشاپوری غرائب القرآن جلد ۱۳ ص۱۲۳)

کہ پہلی وجہ ان کے انکار کرنے کی یہ تھی کہ پیغمبر ہماری طرح بشر ہیں۔ کھاتے ہیں پیتے ہیں۔ بازاروں میں چلتے ہیں۔ وغیر ذلک!

اور دوسری وجہ ان کے انکار کی یہ تقلید ناسدید تھی جو کہتے تھے کہ تم ہم کو ہمارے بزرگوں کے طریقے سے ہٹا کر اور طریقہ پر لے جانا چاہتے ہو۔ سچ ہے

فاصرب عن التقلید فہو ضلالۃ

مبتدعین زمانہ اگر مکذبین انبیاء کی تقلید نہ کرتے تو اس ہلاکت کے گڑھے میں نہ گرتے۔

خدا تعالیٰ ہدایت دے۔

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید خود عہد صحابہ میں شیعہ اور خوارج قدریہ اور جبریہ وغیرہ فرقے پیدا ہو گئے تھے۔ اس کے بعد جہمیہ مرجئہ معتزلہ وغیرہ نمودار ہوئے (الی)

امام ابن جوزی کے بیان کے مطابق حدیثیں وضع کرنا شروع کر دیا الخ (اہلحدیث ۴ محرم)

تائید مولوی صاحب نے یہاں پر عہد صحابہ میں متعدد فرقوں کا ظہور اور ان کا حدیثیں وضع کرنا بیان کیا مگر کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ یہ مانا کہ کئی فرقے پیدا ہو گئے تھے مگر ابھی ان کا ابتدائی زمانہ تھا۔ ان میں نہ قوت تھی کہ اپنی بنائی ہوئی حدیثیں لوگوں میں کسی طرح منوالیں اور نہ ان کو اتنا غلو تھا کہ خواہ مخواہ ہر وقت حدیث بنایا کریں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ اس قسم کی بدعات سے ملوث ہوئے بغیر گذر گیا البتہ ان کے بعد بدعات محدثات کا زور ہوا، فتوحات کی کثرت ہوئی اور مختلف اغراض کے لوگ پیدا ہوئے۔ اہل ہوا و مبتدعہ کا زور بڑھا۔ اس وقت نفس پرستوں اور خود غرض لوگوں نے حدیثیں وضع کرنا شروع کیا۔ ایسے لوگوں کے مقابلہ اور سرکوبی کے لئے اہل حق کا گروہ تابعین اور اصحاب

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰ اگست ۳۶ء)

(۱۲)

گذشتہ ہفتے بتایا گیا ہے کہ شادی شدہ اور کنوارے مرد و عورت کی سزائے زنا میں فرق ہے۔ جس سے حافظ صاحب انکاری ہیں۔ آج ناظرین آگے مطالعہ کریں۔ (مدیر)

حافظ محب الحق صاحب صفحہ ۵۰ میں فرماتے ہیں :-

"وصیت کا حکم منسوخ ہُوا، آپ ترکہ کی آیت پر عمل کریں اور اس میں بھی اصلاح فرماویں کہ ثلث میں وصیت جائز۔ خدا کی آیت کو منسوخ کرنے یا مٹانے کے لئے تو کوئی مجاز نہ تھا بہ ایں ضرورت وحی خفی قائم کی گئی، اور اوحی الی ھذا القرآن کی صحت کی گئی کہ ھذا القرآن میں حدیث بھی داخل ہے۔ افسوس افسوس۔ اے بھائیو! کیا کلام الٰہی انہیں طبع آزمائیوں کا مستحق ہے!"

(بلاغ الحق صفحہ ۵۰-۵۱)

حافظ صاحب! مذہبی گفتگو میں تیور بدل کر بولنا اچھا نہیں۔ بحکم جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ خوش کلامی سے کام لیجئے۔ وصیت کو ہم نے منسوخ نہیں کیا بلکہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن آپ نے وصیت کے معنے غلط سمجھے ہیں پہلے وصیت کی آیت سنئے۔ ارشاد ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ِۨالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (پ ۲-ع ۶)

اس آیت میں دو لفظ قابل غور ہیں۔ اول الوصیت دوسرا بالمعروف۔ بالمعروف کے معنے بالشریعت ہیں اس کا ثبوت سنئے!

وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ

یعنی بیعت کرنے والی عورتیں دینی امور میں تیری (رسول کی) نافرمانی نہ کریں۔ اس آیت کی تفسیر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل آیت کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ جس کا شروع الفاظ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں جملہ ذوالفروض کے حصے مذکور ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن حصص کی تعیین کر کے خدا نے سب اختیار اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ اسی لئے فرمایا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ یعنی یہ وصیت (بصورت یوصیکم) اختیاری نہیں بلکہ فرض ہے۔

یہاں ثلث تک وصیت کو محدود کرنے پر اعتراض کرنا بھی قرآن مجید پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ قرآن شریف میں وصیت کے ساتھ غیر مضار کا لفظ بھی موجود ہے۔ اس غیر مضار کی تفسیر ہر ایک شخص اپنے منشاء کے مطابق کر لیتا تو اس لئے حدیث شریف نے اسکو ثلث تک محدود کر دیا تو کیا اعتراض ہے۔ آخر میں آپکے افسوس میں ہم بھی شریک ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے اخوان یوسف قرآن شریف کو اپنی رائے کے ماتحت نہ بناؤ بلکہ قرآن مجید پر عمل کرنے کے لئے رسول علیہ السلام کی معیت کو ضروری سمجھو۔ ایسا نہ ہو کہ عاقبت میں کف افسوس ملتے ہوئے يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا منہ سے نکلے۔ اور ۔۔۔ سے جواب ملے كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا۔

حافظ صاحب نے مسئلہ وراثت میں عجیب موشگافی کی ہے۔ جو انہوں نے غالبًا امرتسری معاصر کی تحریر کا سے اخذ کی ہوگی۔ اس لئے ہم اپنے جواب میں ان سب کو مخاطب کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

(نوٹ) کل علماء اسلام کا فتویٰ ہے کہ زید کے دو بیٹے ہوں۔ ایک بیٹا اس کی زندگی میں مر جائے اور اولاد چھوڑ جائے۔ دوسرا بیٹا زید کے بعد زندہ رہے۔ تو زید کے ترکے میں سے متوفی بیٹے کی اولاد کو کچھ نہیں پہنچیگا۔ حقیقی زندہ بیٹا سب کا مالک ہوگا۔ اس صورت میں متوفی بیٹے کی اولاد کو اصطلاح میں محروم کہا جاتا ہے

دوسری مثال زید مر گیا۔ اس کا دادا زندہ ہے۔ اور اولاد بھی ہے۔ اس صورت میں دادا کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر زید متوفی کا باپ بھی ہے تو دادا کو کچھ نہ ملے گا۔ اس کو اصطلاح میں محجوب کہتے ہیں۔

حافظ محب الحق صاحب ان دونوں مسئلوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"محجوب کا لفظ تک بدعتی ہے کہیں قرآن میں نہیں۔ مثلاً پوتا پوتی یتیم و بے کس۔ سرپرست باپ کا سایہ سر سے اٹھا، ہر طرح مجبور، ہر طرح قابل رحم، ہر طرح قابل اعانت و دستگیری ہے، وہ بے قصور، بے جرم ترکہ سے محروم کئے گئے، محجوب کئے گئے، حالانکہ ولد میں داخل اور باپ کے ترکہ کے باپ کی جگہ پر مستحق ہیں۔ اور ذریۃ میں بھی داخل ہیں جو اوپر کی آیت میں خدا نے فرمایا۔ یتیموں کی ہزار طرح خبر لینے والے۔ خدا نے جس نے یتیموں کی نسبت کیا کیا کچھ نہ فرمایا ہے۔ کیا یتیموں کو اس نے محجوب کر کے اُن پر ظلم کیا ہے۔ حاشا و کلا نہیں۔ یتیم علماء کے مظلوم ہیں"　(بلاغ الحق صفحہ ۶۱)

اہلحدیث دہلی میں ایک صاحب حافظ محمد اکبر واعظ تھے وہ کہا کرتے تھے کہ نماز کا حکم ہے فرض نہیں ہے۔ کیونکہ نماز کے لئے فرض کا لفظ نہیں آیا۔ فرض قرآن پڑھنا ہے۔ بحکم اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ (الآیہ) حافظ محب الحق صاحب اُن سے دوسرے نمبر پر ہیں جو اصطلاحات کے لئے پورے الفاظ کی تلاش کرتے ہیں۔ اچھا جناب محجوب کا لفظ بدعتی ہی صورت مذکورہ میں دادا کو آپ کیا کہیں گے وارث تو کہہ نہیں سکتے اس کا جو نام آپ رکھیں گے ہم بھی وہی منظور کر لیں گے

سنت خلفاؤں کی جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو۔ تو واضح ہو کہ عبارت حدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین کا ترجمہ یہ ہے کہ لازم پکڑ یا لازم ہے تم پر میری سنت اور خلفاء الراشدین کی سنت۔ پس تو وہ سنت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو کن لفظوں کا ترجمہ ہے اور اُس کی عبارت کہاں ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بقاعدہ المعرفة اذا اعیدت کانت عین الاولیٰ۔ یعنے معرفہ کو جب لوٹایا جاوے تو ثانی سے اول مراد ہوتا ہے اس پر سنتی اول معرفہ اور سنت الخلفاء الراشدین ثانی سنت بھی معرفہ ہے تو سنة الخلفاء سے سنتی مراد ہوگا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے ربکم ورب اٰبائکم دونو رب معرفہ ہونے کی وجہ ایک ہی ہے تو معلوم ہوا کہ المعرفة اذا اعیدت کانت عین الاولیٰ صحیح ہے۔ لیکن سنتی وسنة الخلفاء الراشدین کو اس قاعدہ کے تحت کرنا مغالطہ ہے۔ اس قاعدہ میں اعیدت ہے اور اعیدت کے معنے بعینہٖ اُسی کو لوٹا لے گئے ہے اور قاعدہ ہے تغائر مضاف الیہ سے تغائر مضاف ہوتا ہے۔ اسی لئے سنتی میں مضاف الیہ یائے متکلم ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور سنت الخلفاء میں مضاف الیہ خلفاء لہذا تغائر مضاف الیہ سے دونوں سنت مغائر ہوگئے۔ معرفہ کے بعد معرفہ ہے لیکن بعینہٖ اعادہ اول نہیں اور تحت میں اس قاعدہ کے نہیں۔ ربکم ورب اٰبائکم میں اتحاد اس قاعدہ سے نہیں بلکہ اتحاد کی دوسری وجہ ہے۔ جو آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ معرفہ کے بعد معرفہ ہونے سے عین اول ہوگا۔ اگرچہ مضاف الیہ دونوں کے مغائر ہوں۔ دوسری وجہ اتحاد کی ہو یا نہ ہو تو یہ غلط ہے اولاً اعیدت کے معنے خلاف ہے۔

قرآن شریف میں قل یا ایھا الکافرون میں لکم دینکم ولی دین۔ دینکم معرفہ ہے اور دینی (یائے متکلم موقف ساقط ہے) معرفہ تو کیا یہاں بھی دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دین کفار مراد ہے آیت مباہلہ قل تعالوا ندع ابناءنا وابنائکم ونساءنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم پ۳ ع۱۴ میں ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم اول ابنائنا ونسائنا وانفسنا سے بیٹے وبیٹیاں ونفس رسول اللہ صلعم مراد ہیں اور ثانی لفظوں سے نصاریٰ نجران کے بیٹے وغیرہ تو کیا نعوذ باللہ من ذالک ابناء ونساء نصاریٰ ابناء ونساء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہونگے۔ اسی طرح لنا اعمالنا ولکم اعمالکم پ۱ ع۱۶۔ میں کیا دونوں اعمال ایک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معرفہ کے بعد معرفہ آنے سے مطلقاً ثانی عین اولیٰ ہوگا محض غلط ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے جبکہ اول کی طرح ثانی معرفہ کا اعادہ ہو کسی طرح کی مغائرت نہ ہو اعادہ کا معنے یہی ہے کہ وہی بعینہٖ لوٹ آوے فرق کسی طرح نہ ہو۔ معرف باللام ہو۔ الم نشرح لک فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا۔ تعریف بالاضافة ہو تغائر مضاف الیہ نہ ہو سنة اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنة اللہ پ۲۶ ع۱۱ دونوں عسر سے ایک ہی مراد بعینہٖ اعادہ کی وجہ اسیطرح دونوں سنت اللہ متحد ہے بوجہ اعادہ بلافرق بغیر مغائرت مضاف الیہ کے یہ تحت میں قاعدہ کے ہے۔ اور اگر بعینہٖ ثانی اول نہ ہو معرفہ کے بعد معرفہ ہے لیکن دونوں میں تغائر مضاف الیہ ہو۔ جیسا کہ لکم دینکم ولی دین وابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم اور لنا اعمالنا ولکم اعمالکم قاعدہ المعرفة اذا اعیدت کے تحت نہیں ہے اور اس کی وجہ دوسری بھی اتحاد کی نہیں ہے لہذا ثانی عین اول نہیں ہے اور اگر تغائر مضاف الیہ سے ثانی عین اول ہے وہاں کوئی اور وجہ ہے جیسے کہ ھو ربنا وربکم پ۱ ع۱۶ ورب اٰبائکم پ۱۹ ع۱۶۔ اللہ ربکم ورب اٰبائکم پ۲۳ ع۷ لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت ربکم ورب اٰبائکم۔ ان جگہوں میں ثانی رب سے مراد اول رب ہے اس لئے کہ ہر جگہوں میں دونوں کا مبتدا ایک ہی ہے۔ آمنا برب العٰلمین رب موسیٰ وھارون پ۱۹ ع۷۔ میں دونوں رب سے ایک رب مراد ہے بوجہ بدل کے۔ ایسا ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اول صراط معرفہ ہے الف لام سے ثانی معرفہ ہے اضافت سے بعینہٖ اعادہ معرفہ نہیں ہے پھر بھی ثانی صراط سے مراد اول صراط ہے بوجہ بدل کے ورنہ دونوں معرفہ میں بسبب معرفہ کے تغائر ہو تو بھی ثانی اول نہیں ہوتا ہے جیسا کہ یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اول نساء اضافت سے معرفہ ہے ثانی نساء الف لام سے دونوں نساء سے مراد ایک نہیں۔

غرضکہ صرف معرفہ کے بعد معرفہ ہونے سے اتحاد نہیں ہوگا بلکہ بعینہٖ اعادہ ہو۔ اور دونوں معرفہ میں تغائر ہونے سے جب تک دوسری کوئی وجہ نہ ہو مبتدا ایک ہو یا موصوف ایک ہو یا دونوں بدل مبدل منہ ہو اور بغیر دوسری وجہ کے تغائر مضاف الیہ میں اتحاد مقصود ہو تو لفظ میں اتحاد بتانا ہوگا۔ جیسا کہ قالوا نعبد الٰھک والٰہ اٰبائک ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق الٰھاً واحداً پ۱ ع۱۶۔ تغائر مضاف الیہ سے المعرفة اذا اعیدت کے تحت میں نہیں اور کوئی دوسری وجہ نہیں اس واسطے الٰھاً واحداً۔ اگر معرفہ کے بعد معرفہ مطلقاً ہونے سے اتحاد ہوتا تو الٰہاً واحداً کی کوئی حاجت نہ ہوتی۔ اگر تغائر مضاف الیہ کے وقت میں بھی بغیر کسی دوسری وجہ کے اور بغیر لفظ میں اتحاد بتانے کے ثانی معرفہ اول ہو تو لکم دینکم ولی دین۔ وابنائنا وابنائکم وغیرھا میں ثانی عین اول کیوں نہیں۔ معرفہ کے بعد معرفہ کا اعادہ بلافرق کے بھی ثانی عین اول نہیں ہوتا ہے قرآن شریف ھل جزاء الاحسان الا الاحسان سورہ رحمٰن۔ الحر بالحر العبد النفس بالنفس وغیرہ لہذا سنتی اور سنت الخلفاء میں تغائر مضاف الیہ سے اعادہ معرفہ نہ ہوا اور دوسری کوئی وجہ بھی نہیں ہے لکم دینکم ولی دین وغیرہ کی طرح سنت الخلفاء سے سنتی مراد نہ ہوگا اور کیسے ہوگا۔ اس لئے کہ جو سنت رسول اللہ صلعم کی ہوگی۔

* خلفاء الراشدین کے سوا اور کسی سے جاری ہو تو کیا اسپر عمل کرنا ہوگا؟ جو بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جاری کریگا سب کو کرنا ہوگا من احیی السنة الخ کے بنا پر خلفاء الراشدین کی خصوصیت کی وجہ کیا؟ لہذا بفرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا ہوگا۔ ہاں اگر تعارض ہو اور جمع ممکن نہ ہو تو با اصول اعلیٰ و اولیٰ میں تعارض کے اعلیٰ کو لیں گے۔ جیسا کہ ایک مجلس میں تین طلاق حضرت عمرؓ کے تین ہی لیا تو مغلظ ہوگا اور حضور سے ثابت ہے ایک تو مغلظ نہ ہوگا تعارض ہوا تو اعلیٰ حضور سے جو ثابت ہے وہی لیا جائیگا اذان من تعارض عہد ہے بلکہ ××

فتاویٰ

س ۸ } نماز کی تکبیر کیسے کہنی چاہئے۔ اکہرے
[لفظ]وں کا زیادہ ثواب ہے یا دوہرے لفظوں کا۔ جس
[طرح] کی نبی علیہ السلام نے تاکید فرمائی ہے وہ تحریر
[فرما]ئیں۔ مسئلہ تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔
[مح]لہ نظام آباد میں تکبیر کے متعلق بہت جھگڑا رہتا ہے
[بعض] اہل حدیث بھی دوہرے لفظوں کی تکبیر کا زیادہ
[ثوا]ب کہتے ہیں۔ (محمد شفیع اینڈ سنز از نظام آباد)

ج ۸ } تکبیر کے ہر ایک کلمہ کو ایک ایک
[دفعہ] کہنا سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے افضل ہے
[ا]بن عبد البر کے تلقین شدہ کلمات ایسے ہی منقول
[ہیں]۔ بروائت احمد منتقیٰ میں یہ روائت موجود ہے۔
[ایک]ا روائت میں حضرت انس سے مروی ہے۔ امر بلال
[ان ی]شفع الآذان و یوتر الاقامۃ۔ یہ روائت
[صحا]ح میں مروی ہے۔ ایک روائت میں حضرت ابن عمرؓ
[سے] آیا ہے۔ انما کان الاذان علیٰ عہد رسول اللہ
[صلی ا]للہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ
[غیر ا]نہ یقول قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ
[ابو] داؤد۔ نسائی)

س ۹ } تین وتروں میں بیچ التحیات
[پڑھن]ا جائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۹ } تین وتروں میں التحیات پڑھنا
[حدیث] سے ثابت نہیں بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے
[نما]ز مغرب کے مشابہ وتروں کو نہ پڑھو۔

س ۱۰ } تراویح بیس جائز ہیں یا آٹھ؟
[سا]ئل مذکور)

ج ۱۰ } تراویح آٹھ رکعت مسنون ہیں۔
[آنحضر]ت صلے اللہ علیہ وسلم سے آٹھ کا ثبوت ملتا ہے۔
[نفل] سمجھ کر بیس پڑھے یا چالیس جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱ } (الف) جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے
پہلے دعا مانگنی جائز ہے کہ نہیں؟
(ب) نیز اگر کوئی شخص بیس رکعت تراویح با جماعت
پڑھے۔ دل میں ارادہ رکھے کہ آٹھ رکعت تراویح
سنت پڑھی ہیں۔ باقی بارہ رکعت نفل نماز تہجد پڑھی
ہیں۔ اس طرح جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱ } (الف) نماز جنازہ تمام دعا ہے۔
الگ دعا کرنا قبل دفن میت کے ثابت نہیں۔
بعد دفن کے لمبی دعا قبر پر کرنا ثابت ہے۔
(ب) بیس پڑھنے والوں کے پیچھے اس نیت سے
پڑھ لے تو حرج نہیں۔

س ۱۲ } ایک یتیم نابالغہ لڑکی بعمر ۹-۱۰
سالہ کا نکاح بغیر رضامندی اولیاء عصبات کیا گیا
تھا۔ صرف رشتہ داروں میں سے اس کی ماں پر جبر و
دباؤ ڈال کر مجلس نکاح میں اجازت کے واسطے
شامل کیا گیا تھا۔ اور وہ اس امر پر خوش نہیں۔
آیا ایسا نکاح اللہ و رسول کے نزدیک جائز ہے یا
ناجائز؟ (چوہدری فضل داد چیمہ)

ج ۱۲ } محدثین کے نزدیک عورت ولی نہیں
ہو سکتی۔ اور فقہاء کے نزدیک بھی عصبات کی موجودگی
میں ماں کو حق ولائت حاصل نہیں۔ اس لئے نکاح
مندرجہ سوال بالاتفاق ناجائز ہے۔ اللہ اعلم!

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۳ } ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق
دی اور اُس عورت نے دوسرے ہی روز ایک دوسرے
شخص سے نکاح کر لیا۔ اس کی گود میں دو ماہ کی شیر خوار
لڑکی ہے۔ اُس عورت نے مہر شریعت کچھ نہیں لیا۔
کیا یہ نکاح درست ہے کہ نہیں؟ اور گواہان نکاح پر
یا خوانندہ نکاح پر یا مجلس میں بیٹھنے والوں پر کیا جرم
شریعت محمدی میں ہے؟ مجلس میں بیٹھنے والوں کا بھی
نکاح فسخ ہو گیا ہے یا نہیں۔ اُن کے ہمراہ کھانا پینا
اُن کی موت پر اُن کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں
اور اُن کی اولاد کے ساتھ جو پیدا ہوگی شریعت میں
برتاؤ کا تعلق کیا ہے؟ ایسی عورت کی عدت کتنی چاہئے
جواب دے کر مشکور فرماویں۔
(مولوی نظام الدین ساکن پیرو والہ ضلع فیروزپور)

ج ۱۳ } مطلقہ کی عدت تین طہر یا حیض ہے۔ اس
عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں۔ ایسے نکاح میں
شامل ہونے والے اگر باعلم ہوں تو خطاوار ہیں۔ اگر
اس عدت کے اندر نکاح کرنے کو کوئی شخص حلال سمجھے
تو وہ مستحل حرام ہے جو مسلمان نہیں رہ سکتا۔ تاوقتیکہ
صحیح طور پر توبہ نہ کرے۔

نوٹ } فتاوے اسی قدر تھے۔ ہر سوال کے ساتھ
کم از کم دو پیسے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ کیونکہ فتویٰ فنڈ
سے غریب اور نادار اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا
ہے۔ مستفتی حضرات یاد رکھیں۔ (مفتی)

بقیہ متفرقات

نسخہ درکار ہے | میرے آٹھ سالہ بچے کو لکنت کی وجہ
پڑھنے میں سخت تکلیف ہے۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب
مجرب نسخہ عطا فرمائیں مشکور ہونگا۔ (محمد عبد الکبیر
موضع رشیداں۔ ڈاکخانہ دھمتاں۔ ریاست پٹیالہ)

دعائے صحت | میرے دو دوست کرم الدین و محمد اسمٰعیل
نزلہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ناظرین ان کے حق میں دعائے
صحت کریں۔ راقم:- محمد ایوب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی
سکول میرپور)

تلاش معاش | میں غریب، بے کس اور نادار ہوں۔
بوجہ غربت کے کسی جگہ رسائی نہیں ہو سکتی۔ معاش کا
حاجتمند ہوں۔ اردو اور انگریزی بھی ضرورتاً جانتا ہوں۔
کوئی خدا ترس صاحب اسلامی اخوت کا لحاظ کرتے ہوئے
مجھے روزگار مہیا کر دیں۔ تا عمر احسان یاد رکھونگا۔
پتہ محمد حسین معرفت منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

ہاں پوتے کا مسئلہ اور پوتے کو ولد میں داخل کر کے علماء پر اعتراض کرنا نقل و عقل دونوں کے خلاف ہے سنئے صاحب!

زید کی مندرجہ ذیل اولاد ہے۔ دو بیٹے عبداللہ۔ عبدالرحمٰن ؛ عبدالرحمٰن کے دو بیٹے ہیں۔ بقول آپ کے یہ چار کس اس کی اولاد ہیں۔ اس کے ترکہ کی تقسیم کیسے ہوگی؟ عبداللہ عبدالرحمٰن کو چار چار آنے اور پوتوں کو بھی چار چار آنے۔ کیا یہ تقسیم صحیح ہوگی؟ (کیونکہ پوتا اولاد میں داخل ہے) اگر باوجود اولاد ہونے کے آپ ان کو حصہ نہیں دلاتے تو ان کا نام (محروم یا محجوب) کیا رکھیں گے؟

حافظ صاحب! خدا کے لئے انصاف کیجئے۔ پوتا پیدا ہوتے ہی دادا کا ولد ہے یا باپ کے مرنے سے ولد بنتا ہے۔ بات تو موٹی ہے دیکھیں اخوان یوسف اس کا کیا جواب دیتے ہیں ولد اور والد میں نسبت تضائف ہے۔ پٹنے کے کسی عالم سے پوچھ لیجئے۔ کیا ہمارا یہ دعویٰ غلط ہے کہ نسبت تضایف ابتداء سے انتہا تک رہتی ہے۔ پس پوتا پیدا ہوتے ہی دادے کا ولد ہونے سے يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ میں داخل ہے۔ پس آپ اور آپ کے ہم خیال (امرتسری ہوں یا لاہوری) صورت مرقومہ کا جواب دیں۔

حافظ صاحب! آپ نے یہ دورنگی کیسے اختیار کی جو آپ لکھتے ہیں:-

پوتا ولد میں داخل ہے اور باپ کے ترکہ کا باپ کی جگہ کے مستحق ہے۔

یہ باپ کی جگہ کے کیا معنی ہیں۔ اگر دادے کا ولد ہے تو کیا باپ کے ہوتے بھی ولد ہے۔ اگر باپ کے ہوتے ولد نہیں ہے تو آپ اس کو ولد میں کیوں داخل کرتے ہیں اور اگر داخل کر بھی لیں تو یہ داخلہ حقیقی ہے یا مجازی اگر حقیقی ہے تو صورت مرقومہ میں اس کو حقیقی رکھئے اگر مجازی ہے تو دوسرے بیٹے کے ساتھ جو حقیقی ولد ہے اس کو برابر نہ کیجئے۔ اب میں ایک دوسری طرح آپکو آپ کے خیال کی غلطی بتاتا ہوں۔ آپ کا ایک بیٹا ہے اس کی ایک بیٹی ہے۔ جو بقول آپ کے آپ کی ولد ہے مہربانی کر کے بتائیے اس لڑکی کی ولایت نکاح آپکو حاصل ہوگی یا آپ کے بیٹے کو؟ میرا سوال اس صورت پر ہے۔ جب آپ دونوں (باپ بیٹے) میں اختلاف رائے ہو تو کس کی رائے کو ترجیح ہوگی؟

یقیناً باپ کی رائے کو۔ اب میں منطقی اصطلاح میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں۔ آپ کو تکلیف تو نہ ہوگی؟

اہل منطق کا متفقہ اصول ہے کہ علت بعیدہ کا اثر معلول بعید پر نہیں پہنچتا (قطبی)

اس کے بعد حافظ صاحب علماء کو کوستے ہوئے لکھتے ہیں:-

"خدا نے فرمایا ولقد همت به وهم بها لولا ان رأ برهان ربه (اس عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف رغبت کی۔ اگر یہ بُرہان رب نہ دیکھے ہوتے تو یہ بھی رغبت کرتے مگر حضرت یوسف علیہ السلام تھے پیغمبر برہان رب دیکھے ہوئے تھے۔ عباد مخلصین میں تھے۔ جن کے پاس شیطان کا گزر ہی نہیں، وہ کس طرح اس عورت کی طرف راغب ہو سکتے تھے۔ محفوظ ہے۔ بعد کی آیت میں خدا نے واضح بھی کر دیا ہے۔ اس میں کچھ جائے گفتگو نہیں۔ مگر قوم نے کیا کیا۔ تفسیروں کو اٹھا کر دیکھو، بے باکانہ لکھتے ہیں کہ آپ نے بھی رغبت کی، بلکہ ازار تک کھولا۔ اور برہان رب یوں دکھائے گئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی تصویر سامنے آگئی اور آپ یہ تصویر دیکھ کر گناہ سے بچ گئے!"

(بلاغ الحق صلا)

اہلحدیث ناظرین! ان اخوان یوسف کی عادت ہو گئی ہے کہ ہر ایک بات میں اپنے استعلا اور ادعاء فقاہت و علم کے ساتھ مفسرین کی جہالت دکھایا کرتے ہیں۔ جو لوگ ان کے حالات اور مقالات سے واقف ہیں وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مضمون کے لکھنے سے پہلے علماء اسلام پر برس پڑتے ہیں۔ اور اس برسنے اور کوسنے ہی کو اپنی صداقت کا نشان جانتے ہیں۔ غالباً اسی لئے مولانا حالی مرحوم نے ایسے لوگوں کے حق میں کہا ہے ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مرقومہ بالا اقتباس میں حافظ صاحب کا یہ فقرہ کہ

"تفسیروں کو اٹھا کر دیکھو الخ"

کیا جامع فقرہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے حافظ صاحب اور دیگر اخوان یوسف کے سب مفسرین سابقین غلط کہتے چلے گئے۔ ہم حافظ صاحب کے اس کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ کی شکل میں دکھانے کو صرف ایک تفسیر کا حوالہ دیتے ہیں۔ وہ ایسی تفسیر ہے کہ ہر معقول پسند اسے مطالعہ میں رکھتا ہے۔ یعنی تفسیر کبیر حافظ صاحب اسے دیکھتے تو یہ دعویٰ نہ کرتے۔ جو انہوں نے اس مقولے میں کیا ہے ؎

چوں ندانند حقیقت رہ افسانہ زدند

اخیر میں ہم آپ کے ایک فقرے کو صحیح جان کر نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ

"ایسے مدعیان علم سے کون بچا رہا (صلا)

سچ ہے ؎

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

(باقی آئندہ)

ملکی مطلع

ٹ :- چونکہ حضرت مولانا ابوالوفا
ناء اللہ صاحب پر بوجہ قاتلانہ حملہ
نے کے ملکی مطلع تیار نہیں ہو سکا اس لئے
اقتباسات و مراسلات درج کئے گئے
نیجر اہلحدیث)

ین کی لڑائی

لڑائی دن بدن سخت ہوتی جاری
۔ وسط ستمبر سے لے کر اب تک
ی چین کا بہت بڑا رقبہ فتح ہو چکا ہے
نگ کے جنوب کی طرف چار پانچ
ر مربع میل کا رقبہ جاپانیوں کے
ہ میں آگیا ہے۔ پکینگ اور ٹنٹسن
خطے میں جاپانی حکومت قائم ہو گئی
ں سے آگے بڑھ کر چنگ ٹن کا علاقہ
پکینگ کے جنوب مغرب میں ہے اور
میل تک پکینگ۔ ہان کاؤنگ۔ ریلوے
برابر پھیلا چلا گیا ہے، فتح ہو گیا۔
کے بعد شی کیاچ وانگ۔ جو چینی فوج
صوبہ ہوپی میں آخری مستقر رہ گیا
ا۔ چھن گیا۔ اس سے اور آگے بڑھ کر
یائے ہونو کے جنوب میں ایک بڑا
ریلوے جنکشن تھا وہ چینی فوج کا
ت اہم مرکز تھا۔ اس پر بڑی گھمسان
لڑائی ہوئی۔ آخر یہ مقام بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ اس
ہ زمین کا بہت بڑا رقبہ یعنی ساحل سے لیکر تائی یوان
ے جو شانسی را جدھانی ہے بلا کسی بچاؤ کے پڑا رہ گیا
پانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور رفتہ رفتہ اس پر

حکومت قائم کرتے جا رہے ہیں۔ اب مقابلہ صوبہ شانسی
میں ہو رہا ہے۔ یہاں پر خاص چینی صوبہ دریائے زرد
کا ساحل ہے جو ہونن اور شانٹن کی حفاظت کرتا ہے۔
دریائے زرد کے ساحلوں کی بناوٹ نے مورچہ بندی
میں بہت مدد کی ہے۔ اسکے علاوہ اب لڑائی کا محاذ

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

(پر)

قاتلانہ حملہ

امرتسر میں عرس امام اعظم کے بہانے سے ایک جلسہ کیا جاتا ہے۔ جس میں عموماً اہل توحید (اہل حدیث اور دیوبندی حضرات) پر گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ یکم-۲ اور ۳- نومبر کو بھی ایسا ہی کیا گیا۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کا نام لے لے کر حاضرین جلسہ کو اکسایا گیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ ۴- نومبر کو مسجد مبارک امرتسر میں جلسہ اہل حدیث میں شرکت کے لئے مولانا تشریف لے گئے۔ مسجد مبارک کے دروازہ پر تانگہ سے اترتے ہی ایک نوجوان نے ٹوکے سے حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے مولانا گر پڑے۔ سر پر دو شدید زخم آئے۔ خون بھی بہت بہا۔ ملزم کو لوگوں نے پکڑ لیا مگر اس کے ساتھیوں نے جو پہلے ہی سے سازش کر چکے تھے۔ اس کو چھڑا کر بھگا دیا۔ پولیس بڑی سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اور مفرور کی تلاش میں ہے۔

مولانا موصوف رو بصحت ہوتے جا رہے ہیں۔ ناظرین کرام پریشان نہ ہوں بلکہ دعائے صحت کریں۔ (مفصل آئندہ)

(راقم :- ابو رضا عطاء اللہ ابن مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

منتقل کیا گیا ہے۔ اس لئے غالباً یہ پہلا موقع ہوگا۔ کہ جاپانیوں کو جم کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ اگر اس موقع پر چین کو کوئی خاص مدد مل گئی یا جاپان کو کسی قسم کی مکاوٹ ہو گئی تو جاپان کے قدم آگے بڑھنا مشکل ہیں

ان صوبوں میں جو خانہ جنگیاں تھیں، اور گورنروں کے باہمی مقابلے تھے وہ اب سب بند ہو گئے ہیں۔ سب جماعتوں نے مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ دور دور صوبوں سے کمک اور رسد پہنچ رہی ہے اور کوشش ہی ہے کہ جاپانیوں کو اس طرف سے خنگھائی تک نہ پہنچنے دیں۔

شنگھائی کی لڑائی کا نقشہ مختلف ہے یہاں شروع ہی سے مقابلہ سخت ہے یہاں جاپانی فوجوں کو جنگی جہازوں سے بہت مدد ملتی ہے۔ جب چینی ادھر حملہ کرتے ہیں تو ان جہازوں سے سخت گولہ باری ہوتی ہے اور ان کے قدم رک جاتے ہیں۔ لیکن جاپانیوں کیلئے بھی یہ امداد زیادہ فائدہ مند نہیں ہے اس لئے کہ جب وہ کوئی فتح حاصل کر کے آگے بڑھتے ہیں اور جہازی توپوں کی حدود سے آگے نکل جاتے ہیں تو فوراً ان کو پسپا ہونا پڑتا ہے۔ کئی بار جاپانیوں نے سخت سے سخت حملے کئے۔ لیکن کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔

جاپانیوں نے امن پسند رعایا کو خوفزدہ کرنے کے لئے کئی بار شہروں پر بم باری کی۔ ساحل پر رہنے والے ماہی گیروں پر بم برسائے۔ بم کے علاوہ ہوائی جہاز پر سے اس مضمون کے اشتہار بھی برسائے۔ "ہار مان لو۔ ہر شخص کو ایک ڈالر انعام دیا جائیگا۔ جاپان کی فوجی طاقت سے مقابلہ کرنے میں تباہی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا"

جاپان ابھی تک چین کو پرانا چین سمجھ رہا ہے۔ چین بہت کچھ بدل گیا ہے۔ فوجی طاقت، اسلحہ اور دولت میں پہلے سے بدرجہا بہتر ہے۔ لڑائی چھڑ جانے

متفرقات

اعیان اہلحدیث اس کی ترقی میں ہمہ تن مصروف ہوکر کوشش کریں۔ امید ہے ان کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔ انشاء اللہ شروع سال میں اگر سابقہ کی پوری ہوجائے تو بہت بہتر ہو۔ بات تو کچھ بھی نہیں۔ صرف بہی خواہوں کی توجہ درکار ہے۔

الارشاد امرتسر سے ماہوار جاری ہوا ہے۔ مضامین عام اسلامی رسائل کی طرح ہوتے ہیں۔ البتہ تحریک خاکسار کے متعلق پوری پوری تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲؍ پتہ منیجر الارشاد چوک بابا اٹل امرتسر۔

قبیلہ محمدی از مولانا محمد صاحب دہلوی۔ جس میں نجد و اہل نجد اور قبیلہ بنو تمیم کی فضیلت و بزرگی احادیث سے بیان کی گئی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب ہے۔ قیمت ۲؍ پتہ دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ۔ دہلی۔

کتاب الوتر جس میں وتر ایک رکعت پڑھنا احادیث سے بدلائل ثابت کیا ہے۔ مؤلفہ مولوی عبد اللطیف صاحب جونا گڑھی۔ جوابی کارڈ بھیج کر پتہ ذیل سے مفت طلب کریں۔ حافظ عبد الجبار کرانہ مرچنٹ اٹاوہ (یو پی)

ہفتہ وار جہانگیر شہر جالندھر سے جاری ہے۔ مضامین اخلاقی، مذہبی، تاریخی، اتحادی اور قومی تنظیم کے متعلق ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ پانچ روپے (۵ؔ) پتہ:۔ منیجر ہفتہ وار جہانگیر جالندھر شہر (پنجاب)

تبلیغی اشتہارات مفت مندرجہ ذیل اشتہارات قادیانیوں کی تردید میں محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔ (۱) مرزا امام الدین کون تھا؟ (۲) مقام نبوت۔ (۳) قاضی محمد سلیمان عالم ربانی اور مسیح موعود کادیانی۔ (۴) مرزائیوں کے عقائد۔ پتہ:۔ سکرٹری ینگ مین محمدیہ ایسوسی ایشن مسجد مبارک لاہور۔

اسوہ حسنہ اسوہ حسنہ پر مولانا محمد ابراہیم صاحب کا عالمانہ مضمون ہے۔ جوابی کارڈ بھیجکر مفت حاصل کریں مولوی عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر۔

تحقیق تراویح جس میں نماز تراویح آٹھ رکعت پڑھنے کا ثبوت ہے۔ ۲؍ برائے اشاعت فنڈ ۲؍ محصول ڈاک بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

مولانا حافظ عبد المنان محدث وزیرآبادی کا بڑا لڑکا ذیابیطس کی بیماری میں سخت عاجز ہے۔ مزید براں تنگ دستی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ حافظ صاحب مرحوم کے حلقہ معتقدین کو چاہئے کہ اس بیکس کی مدد کریں۔ پتہ یہ ہے:۔ محمد حسین متصل مسجد حافظ عبد المنان صاحب مرحوم۔ وزیرآباد (پنجاب)

ناظرین کرام غور سے پڑھیں

سابقہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور قیمت اخبار جلد از جلد ارسال کردیں۔

مہلت یافتگاں قیمت اخبار ارسال کردیں۔ ورنہ اخبار بند ہوجانے پر شکایت نہ فرمائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

اہلحدیث ۵۔ نومبر مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ سب حضرات نے وصول کرلیا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی عدم موجودگی یا کسی اور وجہ سے وی پی واپس ہوجائے تو وہ بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ انتظار کرکے اخبار بند کردیا جائیگا۔

۴۰ - ۲۱۱۳ - ۲۱۲۳ - ۲۶۰۷ - ۲۹۸۷ - ۳۷۷۲ -
۴۱۲۰ - ۴۸۴۴ - ۵۶۵۸ - ۵۶۷۲ - ۶۶۳۰ -
۶۶۸۷ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ - ۷۴۱۴ - ۷۷۰۰ -
۸۱۱۵ - ۸۱۶۶ - ۸۶۶۲ - ۹۲۰۷ - ۹۶۵۰ - ۹۸۵۴ -
۱۰۰۶۲ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۴۰۸ - ۱۰۴۲۷ - ۱۰۴۴۵ -
۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۷۶ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ - ۱۱۰۳ -
۱۱۴۴۹ - ۱۱۴۸۵ - ۱۱۷۱۱ - ۱۱۷۵۳ - ۱۱۷۷۹ -
۱۱۹۴۹ - ۱۱۹۵۴ - ۱۱۹۵۵ - ۱۲۰۰۲ - ۱۲۰۳۶ -

ناظم جمعیۃ تبلیغ پنجاب کا تبلیغی دورہ ۱۸ اکتوبر میں جنڈیالہ ضلع امرتسر میں جلسہ ہوا جس کی مختصر کیفیت اہلحدیث ۲۲۔ اکتوبر میں چھپ چکی ہے۔ اس کے بعد کوٹ سید محمود میں ایک تقریب پر عام مجمع میں ترک رسوم شرکیہ بدعیہ پر تقریر ہوئی۔ ازاں بعد ۲۲۔ تاریخ کو کمیالہ ضلع امرتسر میں جلسہ تھا۔ جہاں پر اغراض جمعیۃ کے مطابق توحید و سنت پر تقریر کی گئی۔ بحمد اللہ موثر ہوئی۔ ۲۳۔ کو فتح گڑھ چوڑیاں میں جلسہ پر پہنچا۔ اور ۲۴۔ کو ایک عظیم اجتماع میں صحیح اسلام کی تعلیم پیش کرکے فرق محدثہ کی تردید بلیغ طریق پر کی۔ بفضل خدا اچھا اثر رہا۔ یہاں پر جمعیۃ کا شائع شدہ رسالہ مفت تقسیم کیا گیا۔

خاکسار:۔ ناظم از دفتر جمعیۃ تبلیغ امرتسر

یاد رفتگاں مندرجہ ذیل حضرات کے انتقال کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

(۱) مولانا محمد اکرم علی صاحب مدرس مدرسہ دوامی ضلع راجشاہی۔ (۲) حکیم محمد داد بخش سردار جماعت اہل حدیث کھیتڑی جے پور والد ماجد مولوی عبد الجبار صاحب کھنڈیلوی (۳) مولوی محمد عبید اللہ صاحب مدرس ہائی سکول چھاوٹنی کا ۲۲ سالہ نوجوان صاحبزادہ کسی نے قتل کردیا۔ (۴) بابو محمود حسن ولد مولوی احمد اللہ صاحب مدرس کمٹر کیا ضلع سارن۔ (۵) ڈاکٹر منظر الحق صاحب گود ساکن بمبئی (آپ دس سال سے مشرف باسلام تھے) (۶) مولوی ابو محمد خضر صاحب امام مسجد اہل حدیث بمبئی۔ (۷) اہلیہ حافظ فضل الرحمن صاحب کنجاہ ضلع گجرات۔

غریب فنڈ میں ایک ماہ سے کوئی رقم نہیں آئی حالانکہ وہ مدت سے ناظرین کرام سے عموماً اور اصحاب خیر سے خصوصاً پرزور اپیل کی جارہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو سائلین غریب فنڈ میں سے کسی کے نام بھی اہلحدیث جاری نہیں ہوسکیگا۔ رمضان المبارک [illegible] صدقات و خیرات [illegible] حضرات ادا کرتے وقت غریب فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔

(۴۷)

کے بعد سے اس کی حالت، اور تیزی سے سنبھل رہی ہے۔ اب چینی حکومت نے کسانوں اور مزدوروں کو ملانے کے لئے ان کے لیڈروں کو اپنے میں شامل کر لیا ہے۔ اس سے عوام کو حکومت پر بھروسا ہو گیا۔ اور اب وہ اپنے لئے لڑ رہے ہیں۔ عملاً اس کا اظہار اس بات سے ہو رہا ہے کہ ابھی تک چینی حکومت یا فوج کی کوئی کمزوری ظاہر نہیں ہوئی۔" (ہندوستان ۳۱۔ اکتوبر)

مدرسہ ابلاغ الاسلام

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

علاقہ ہذا میں جماعت اہل حدیث کا کوئی دینی مدرسہ نہیں تھا۔ اس لئے چند حضرات نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ۱۹۳۳ء میں مدرسہ مذکور جاری کیا جس میں قرآن شریف، اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل تیس لڑکے لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ مگر مالی مشکلات کی وجہ سے صرف مدرس ایک ہی ہے۔ مدرسہ کا اپنا مکان بھی نہیں۔ طلباء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ مدرسہ کی کماحقہ امداد کریں۔ تاکہ اس کی عمارت بھی بن سکے۔ ذیل میں مولانا عبدالوہاب صاحب ناظم دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ کا معائنہ متعلق مدرسہ ہذا درج ہے :-

"آج ۵۔ ستمبر ۱۹۳۷ء مدرسہ ابلاغ الاسلام کیل خانہ روڈ گارڈن ریچ کلکتہ کا معائنہ کیا۔ مدرسہ کے مدرس حکیم مولوی عبدالحق صاحب ہیں۔ مولوی صاحب بہت خلوص سے کام کر رہے ہیں۔ سکرٹری جناب حاجی جوادن صاحب اور خزانچی جناب عبدالغفار صاحب ہیں۔ میں نے تمام لڑکے اور لڑکیوں کا امتحان لیا۔ ان لوگوں کی تعلیمی حالت اور صلاحیت دیکھ کر مجھ کو بڑی حیرت ہوئی۔ حقیقت میں یہ مدرس صاحب کی محنت کاوش اور اراکین مدرسہ کے خلوص کا نتیجہ ہے۔ جن کا مقصد اس علاقہ میں دینی تعلیم کی ترویج اور کتاب و سنت کی تبلیغ ہے۔ مگر ان کی مالی حالت ایسی نہیں ہے

مدرسہ کا اپنا ذاتی مکان بھی نہیں ہے۔ ایک دوسرے کی زمین عارضیۃً لے کر عارضی مکان بنا کر کے اس میں مدرسہ جاری کر دیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اللہ کے مخلص اور مخیر بندے اس طرف متوجہ ہوں تاکہ مدرسہ کا اپنا ذاتی مکان ہو جائے اور اس کی مالی حالت اس قابل ہو جائے کہ اس علاقہ میں اس مدرسہ کے ذریعہ توحید و سنت کی اشاعت اچھے پیمانے پر ہو سکے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔"

(محمد عبدالوہاب آروی ناظم دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ)

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ :-

عبدالغفار صاحب خزانچی مدرسہ ابلاغ الاسلام کیل خانہ روڈ گارڈن ریچ کلکتہ۔

(عہ ر داخل اشاعت فنڈ)

روئداد امتحان سالانہ

دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ

حسب دستور سابق دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ کا سالانہ امتحان ۱۰ و ۱۱ شعبان ۱۳۵۶ھ کو انجام پذیر ہوا۔ امسال اس مقدس تقریب پر خود بانی دارالعلوم جناب شیخ حاجی حافظ حمید اللہ صاحب دہلوی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص وجود کو تا دیر قائم دائم رکھے۔ دارالعلوم کے درجات عربی و فارسی و دینیات میں ۶۵ طلباء نے امتحان دیا۔ جن میں ۳۰ طلباء عربی و فارسی میں اور ۳۵ دینیات میں شریک امتحان ہوئے۔ امتحان حضرت مولانا شرف الدین صاحب مدظلہ و جناب مولانا ارادت حسین صاحب سلمہ ربہ و جناب ہمدرد جماعت حاجی عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ رشیدیہ نے لیا۔ الحمد للہ نتیجہ بحیثیت مجموعی بہت ہمت افزا رہا۔ چار طلباء اپنی اپنی جماعتوں میں اول آئے جن میں درجہ رابعہ کے اول آنے والے طالب علم مسمی محمد سلیمان ہوکی گوڑگانوی کو حضرت مولوی حکیم عبدالشکور صاحب اڈیٹر آفتاب میوات نے بخاری شریف کا کامل نسخہ انعام میں مرحمت فرمایا اور باقی تین طلباء کو ایک ایک روپیہ انعام دیا۔ جزاہ اللہ

جلسہ میں طلباء نے بہترین تقریریں کیں۔ خاتمہ پر صدر جلسہ مولانا شرف الدین صاحب نے قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا اور دیگر دیہات سے ہمدردان جماعت کافی تعداد میں رونق افروز ہوئے۔ شام کو بانی دارالعلوم حافظ صاحب نے مع دیگر حضرات معزز مہمانان کے قصبہ شکراوہ میں جماعت اہل حدیث شکراوہ کو شرف ملاقات بخشا۔ اور سب سے نہایت خندہ پیشانی سے مصافحہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ حضرات کو ہزار ہا جزائیں عطا کرے۔ بالخصوص جناب شیخ حاجی حافظ حمید اللہ صاحب کو دونوں جہان میں خوش رکھے۔ جن کی توجہات عالیہ سے یہاں یہ علمی و دینی توحید و سنت کا گلزار دن بدن ترقی پذیر ہے۔ آمین

شعبہ اشاعت دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ۔ (عہ ر داخل غریب فنڈ)

سرکاری اطلاع

حکومت پنجاب نے مسئلہ بیکاری کے جملہ متعلق پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کی غرض سے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے اس نے فہرست سوالات شائع کر دی ہے جو ماہ اکتوبر کے وسط کے قریب اخبارات میں اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ اسکے ساتھ ہی کمیٹی مذکور پنجاب بھر میں تعلیم یافتہ بیکاروں کے متعلق اعداد و شمار فراہم کر رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحبان متعلقہ کمیٹیوں کی شرکت عمل سے مقامی فہرستیں مرتب کرینگے۔ جملہ بیکار تعلیم یافتہ اشخاص سے درخواست ہے کہ وہ بلا توقف تحصیل اور اضلاعی صدر مقامات پر اپنے ناموں کو درج رجسٹر کرائیں۔ تعلیم یافتہ شخص کی تعریف یہ ہے کہ جو ورنیکلر مڈل امتحان یا اسکے مساوی یا اس سے اعلیٰ کوئی امتحان پاس کر چکا ہو۔ جو اشخاص اپنے طبعی رجحان یا اپنے خاندان کے تمول و فارغ البالی کے باعث کچھ کام نہیں کرتے وہ بیکاری کی ذیل میں نہیں آتے۔ مسئلہ بیکاری کا کامیاب مطالعہ اور حل نہ صرف بیکار اشخاص بلکہ ارباب صنعت و حرفت کاروباری اصحاب اور عام الناس کے رضاکارانہ اور بے دریغ اشتراک عمل پر موقوف ہے۔ امید ہے کہ اس ضمن میں وسیع پیمانہ پر

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر شاہ ولد مراد شاہ ذات قریشی سکنہ پیر عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۸)

(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ صالحون ولد احمد ذات سیال سکنہ چک ۱۹۱ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۹)

بورڈ کی مہر دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(۳۸)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس۔ انسالونسی جج بہادر شیخوپورہ

رحیم بخش ولد اکبر قوم ارائیں۔ ساکن واڑہ کالو مشمولہ مانانوالہ تحصیل شیخوپورہ دیوالیہ

بنام دولا مل ولد لچھمن داس اروڑہ ساکن میانی تحصیل شاہدرہ۔ مہرالدین ولد عمرالدین ارائیں ساکن ہردو سوہل تحصیل شاہدرہ۔ امام الدین ولد نبی بخش قوم ارائیں ساکن ہردو سوہل تحصیل شاہدرہ

نمبر مقدمہ دیوالہ ۵۳ بابت سال ۱۹۳۶ء

مقدمہ بالا میں رحیم بخش دیوالیہ مذکور کو مورخہ ۲۴ کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ آج بتاریخ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ڈسچارج قطعی دیا گیا ہے۔

آج بتاریخ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

خونی نمبر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جو مراسلہ نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ـے
عام خریداران سے 〃 ـہ
〃 〃 ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۴- رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹- نومبر ۱۹۳۷ء یوم جمعہ المبارک

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

اخبار "اہلحدیث" امرتسر کا

خونی نمبر

احباب کرام مطلع رہیں

حضرت مولانا مدظلہ کی حالت بفضلہ بہ نسبت سابقہ بہتر ہے۔ تاہم احباب کل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حملہ آور گرفتار نہیں ہوا

۴- نومبر کو جس نے حضرت مولانا پر حملہ کیا تھا وہ آج (۱۶ نومبر) تک گرفتار نہیں ہوا۔ پولیس معروف تفتیش ہے۔

شکریہ جن احباب نے خود تشریف لا کر یا بذریعہ تار و خطوط حضرت مولانا کی عیادت فرمائی و نیز جن انجمنوں نے احتجاجی جلسے کئے و قرار دادیں پاس کیں اور جن اخبارات نے حملہ کی خبر و قرار دادوں کو شائع کیا۔ غرضکہ جس طرح بھی اظہار ہمدردی کیا۔ خاکسار ان کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ (راقم ابو رضا عطاء اللہ)

مقدس رسولؐ۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ آریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراض کئے۔ جس کا نام رکھا تھا "رنگیلا رسول"

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(رد مذہب عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ

اس کتاب میں توریت۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں۔ قرآن کے آنے سے دیگر سابقہ کتب محرف ٹھیر جاتی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے توراۃ، انجیل کے مقابل قرآن کی عظمت اور صداقت ثابت کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت عہ ر (ایک روپیہ)

جوابات نصاری

اس کتاب میں زمانہ حال کے مسیحیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے مذہب اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ کتب کا نام یہ ہے (۱) [illegible] (۲) حقائق قرآن۔ (۳) [illegible] (۳) [illegible] میں مسیحی کیوں ہوا؟۔ [illegible] ۸ر

توحید و تثلیث

تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کر کے توحید اسلامی کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ ۲ر

(رد مذہب دید آریہ مشن)

حق پرکاش

اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب دیا گیا ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا مدلل جواب یہی حق پرکاش ہے۔ حضرت مولانا کی خداداد ذہانت اور قابلیت کا نمونہ حق پرکاش ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

مقدس رسولؐ

(جدید اڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام رکھا تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسولؐ" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ سوائے حضرت مولانا ممدوح کے کسی سے آج تک اس رسالہ کا جواب نہیں ہو سکا۔ تمام اسلامی جرائد نے مولانا کو خراج تحسین ادا کیا۔ قیمت صرف ۸ر

کتاب الرحمن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص متانت طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ ثابت کیا ہے کہ کلام الرحمن قرآن شریف ہے۔ قیمت صرف ۹ر

القرآن العظیم

اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ ان باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر

الہامی کتاب

وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ قرآن مجید کو الہامی ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا کے دلائل دیکھئے۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام

بجواب ترک اسلام۔ اس رسالہ میں ان اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے۔ جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود دھرمپال نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر حضرت مولانا کی خداداد ذہانت کا نمونہ یہ رسالہ دیکھئے۔

حضرت محمد رشی

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت توراۃ، انجیل اور وید سے ایسے صاف [illegible] حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

بحث تناسخ

وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا موصوف اور ماسٹر آتمارام صاحب [illegible] جاری رہا۔ اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت صرف ۳ر

ملنے کا پتہ } مینجر اخبار اہلحدیث

مجربات حیدری

سنہ حضرت بالاتفاق

کشتہ منور کیمیا | جس کا استعمال اعضاء رئیسہ کیلئے بیحد مفید ہے بدنی کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں۔ کاہلی سستی نام کو نہیں رہتی بدنی کمزوریاں دفع ہو جاتی ہیں۔ کاہلی سستی نام کو نہیں رہتی دل دھڑکنا، بھوک کم لگنا۔ غرضیکہ جملہ امراض کو نافع ہے دو ہفتہ کی خوراک عہ ر۔ محصول ڈاک ۸ر

سفوف جریان | جس کا استعمال جریان جیسی موذی مرض سے نجات دلا دیتا ہے۔ جسقدر کمزوریاں اس موذی مرض کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہوں وہ سب رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف عہ ر۔ محصول ڈاک ۸ر (پتہ :-)
حکیم غلام حیدر۔ کوچہ کھائی والا۔ بازار توکریاں امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

امرتسر میں قاتلانہ حملہ

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب پر

قابل توجہ گورنمنٹ و ہمدردانِ اسلام

(از ابو رضا عطاء اللہ ولد مولانا ثناء اللہ)

آج تک جماعت اہل حدیث اور احناف میں جو جو مباحثات اور مناظرات ہوتے رہے وہ ایسے مسائل پر تھے جن میں ائمہ سلف کا اختلاف فی الجملہ پایا جاتا ہے۔ مگر آپ لوگ یہ سُن کر حیران ہونگے کہ امرتسر میں جلسہ عرس امام اعظم کے بہانے سے مسئلہ توحید کی بجائے مسئلہ تثلیث بتایا جاتا ہے۔ یعنی کھلے لفظوں میں اسی ایک فقرے کی تشریح ہوتی ہے ؎

خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

حالانکہ اس مضمون کی تردید قرآن مجید کے صاف لفظوں میں عیسائیوں کے متعلق آچکی ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ [1]

اس دعوے پر بے سمجھی سے آیات قرآنی جوڑی گئیں مثلاً مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ وغیرہ۔

لیکن اگر یہ صاحبان ایک ہی بات پر غور کرتے اور قرآن مجید کو کبھی پڑھ لیتے تو اس قسم کے شرکیات کو اسلام میں داخل نہ کرتے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے اولاد کا ہونا اتنا بُرا اور محال بتایا ہے کہ آسمان زمین بھی اس پر پھٹ جائیں تو ممکن ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا

یعنی ناممکن ہے کہ خدا کی اولاد ہو۔ اس قول پر آسمان زمین پھٹ جائیں اور پہاڑ گر پڑیں تو تعجب نہیں

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے خود یہ لوگ بھی قائل ہیں۔ چنانچہ سلسلہ سادات کی انتہا آنحضرت تک پہنچتی ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد بن عبد اللہ بھی بتاتے ہیں۔ مگر کہتے ہوئے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ جو عبد اللہ کا بیٹا ہے وہ اللہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے مواعظ شرکیہ کون کلمہ گو مسلم ہے جو سُن کر رنجیدہ نہ ہو اور ان کی تردید نہ کرے اور ایسے خیالات کو ہندوانہ خیال نہ کہے۔ جو اپنے بزرگوں کو اوتار کہتے ہیں چنانچہ اس دفعہ بھی امرتسر میں ۱ تا ۳ نومبر جلسہ عرس ہوا اور اس میں یہی مشرکانہ مسائل بیان کئے گئے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر کی طرف سے ایک اشتہار دیا گیا۔ جس میں ان خیالات کی تردید میں وہ مضمون نقل ہوا جو اہلحدیث ۱۷ ستمبر میں بعنوان کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی"؟ شائع ہوا تھا مگر اس کی سُرخی "امرتسر میں سناتن دھرمی کتھا" رکھی گئی تھی۔ پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا اور یہی سُرخی رکھی جاتی رہی۔ اس پر جلسہ عرس میں محمد یار بہاولپوری۔ محمد شبیر کوٹلوی مولوی مسعود الہزاروی اور عبد الغفور ہزاروی وغیرہم واعظوں نے حاضرین کو بھڑکایا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کی توہین ہے۔ اور کہا کہ ہم نے تو رسول اللہ صلعم کی تعریف کی مگر اس اشتہار والا اس کو سناتن دھرمی کتھا کہتا ہے۔ اس لئے یہ رسول کی توہین ہے۔ اس پر یہ فتویٰ جڑ دیا کہ

ایک وہابی کو مار دینے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے اور ایک جو تلوار سے ایک حور ملے گی۔ وغیرہ وغیرہ [2]

اثناء جلسہ میں مناظرے کا چیلنج دیا۔ حنفی مدرسہ تعلیم القرآن کے ایک معلم نے ایک رقعہ بھیجا۔ خدا معلوم اس نے کیا لکھا تھا۔ اس پر اسکو خوب گالیاں دی گئیں اور ایسے مدرسوں کا رکھنا، ایسے طالب علموں کو پڑھانا سانپوں کا پالنا قرار دیا۔ اس نے مباحثہ کے لئے وقت طلب کیا جس پر اس کو پیٹا گیا۔ حالانکہ وہ حنفی (غالباً دیوبندی) تھا۔ غرض اس مسجد محمد جان مرحوم میں جو کوتوالی کے پاس ہے تین روز کے جلسہ میں اچھا خاصا مارشل لاء جاری رہا۔ بظاہر تو مناظرے کا چیلنج ہوتا رہا لیکن عملی طور پر مناظرہ کی بجائے مضاربہ تھا۔

عرس کے دوسرے روز جماعت اہل حدیث امرتسر کا مسجد مبارک کٹڑہ مہاں سنگھ امرتسر میں جلسہ تھا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مع تین ہمراہیوں کے تانگے پر سوار ہوکر گئے تھے۔ مسجد کے دروازہ پر تانگہ سے مولانا اترے ہی تھے کہ یارسول اللہ صلعم کا نعرہ مارتے ہوئے ایک نوجوان نے "ٹوکے" سے حملہ کر دیا۔ یہ ٹوکہ جو بڑا تیز کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے تین چار انچ لمبا زخم سر کی پچھلی جانب آیا۔ منہ پھیر کر دیکھا ہی تھا کہ سامنے سے وار ہوا۔ جس سے ناک اور پیشانی پر زخم آئے۔ اتنے میں مولانا کے ہمراہیوں میں سے بابو عبد المجید صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر نے ٹوکا اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور حملہ آور کو پکڑ لیا۔ حملہ آور کے چند ہمراہی جو بظاہر سامعین وعظ کی شکل میں موجود تھے۔ انہوں نے اس کو چھڑوا دیا اور وہ بھاگ گیا۔ مسجد کے اندر جب خبر پہنچی لوگ باہر آگئے حملہ آور کا تعاقب کیا، وہ ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ وہ چونکہ اس محلے کے قریب ہی کا رہنے والا ہے اس لئے سب نے اسکو دیکھا اور پہچانا۔ اور پولیس میں لوگوں نے اپنی شہادت لکھوائی۔ مولانا خون آلود برابر کھڑے رہے اور آپ کے منہ پر حدیث شریف کے یہ الفاظ جاری تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی خون آلودہ ہونے پر فرمائے تھے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

[1] کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں مسیح ابن مریم اللہ ہے۔ [2] یہ نعرہ اس کا مذہب و مشرب بتانے کو کافی ہے۔

انتخاب الاخبار

——— امرتسر ۱۴۔ نومبر کو ۴½ بجے شام کے زلزلہ آیا۔ جو تقریباً ۲½ منٹ تک رہا۔ مفصل حالات اخبار ہذا کے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

——— امرتسر میونسپل کمیٹی کا الیکشن جنوری ۱۹۳۸ء میں ہوگا۔ امیدوار تیاریاں کر رہے ہیں۔

——— لاہور معاصر "ملاپ" ۱۶۔ نومبر میں خبر شائع ہوئی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے اخبار "سیاست" کی ضمانت ضبط کرنے کے سلسلے میں سیاست پریس کی ایک مشین بھی ضبط کر لی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے مشین مذکور واپس کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— "سنڈے کرانیکل" رقمطراز ہے کہ ملک معظم دسمبر ۱۹۳۸ء میں ہندوستان تشریف لائیں گے۔ اور جنوری ۱۹۳۹ء میں دہلی میں شاہی دربار منعقد کیا جائیگا

——— لاہور منٹو پارک میں ۶ دسمبر سے نمائش منعقد ہوگی۔ جو تقریباً ۱½ ماہ تک رہے گی۔

——— رزمک کی ایک اطلاع ہے کہ علاقہ غیر کے پٹھان سرکاری کیمپ سے ایک ہندو سب ڈویژنل افسر کو بھگا کر لے گئے۔ مگر سرکاری تعاقب کنندگان کوشش سے چند میل کے فاصلہ سے چھڑا کر لے آئے

——— معلوم ہوا ہے کہ وزارت صوبہ بمبئی اپنے صوبہ میں پانچ سو نئے پرائمری سکول کھولنا چاہتی ہے۔

——— شاہ آباد کے قریب ایک ہوائی جہاز کو پرواز کرتے ہوئے آگ لگ گئی۔ ڈرائیور چھتری کے ذریعہ نیچے اتر آیا۔ جہاز بعد میں جل کر نیچے گر پڑا

——— مسٹر رامزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم انگلستان ۱۱۔ نومبر کو فوت ہو گئے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ وزیریوں اور مسعودیوں نے گورنمنٹ سے صلح کر لی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فقیر ایپی نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷۔ نومبر کو سرکاری افواج پر حملہ کیا جائیگا۔ گورنمنٹ کا سرحدی شورش پر تقریباً پانچ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

——— پشاور سے خبر ملی ہے کہ صوبہ سرحد کی وزارت کے فنانشل منسٹر نے حکم جاری کیا ہے کہ فسٹ گریڈ کے افسر ۶ ر فی میل کی بجائے ۴½ ر فی میل اور سیکنڈ گریڈ کے ۴ ر کی بجائے ۳ ر فی میل اور کانگرسی وزراء بجائے ۱۲ ر کے ۳ ر فی میل اور بجائے ۱۵ روپیہ یومیہ کے صرف ۴ روپیہ یومیہ الاؤنس لیا کریں۔

——— حیدرآباد دکن کی سرکاری ٹکسال سے ساٹھ ہزار روپیہ غبن ہو گیا ہے۔

ناظرین مطلع رہیں

کہ

آئندہ پرچہ

وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

معذرت

قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر احباب کرام مفصل حالات دریافت فرماتے تھے۔ فرداً فرداً ان کا جواب دینا مشکل تھا۔ لہٰذا وہ تمام واقعات شائع کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس دفعہ کوئی دوسرا مضمون شائع نہیں ہو سکا مضمون نگار اصحاب و دیگر ناظرین اہلحدیث معذور خیال فرمائیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

مولوی عبداللہ صاحب سفیر کانفرنس دہلی جہاں ہوں مجھے بہت جلد اطلاع دیں۔

(مولوی عبدالکریم۔ دارالاشاعت کریمیہ فیروزپور شہر)

رہنمائے حجاج مفت حاصل کریں۔ اسمیں ہر قسم کے تمام اخراجات کی تفصیل اور ضروری ہدایات درج ہیں۔ عازمین حجاز مفت منگوالیں۔ (پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر) ملہم کے ٹکٹ بھیجکر

(بقیہ خطوط از صفحہ ۱۲)

خطوط

مولانا قمرالدین صاحب وزیرآباد (تیسری بار)

خواجہ عبدالرشید صاحب امرتسری۔ حال وارد صدر بازار دہلی۔ (تیسری بار)

محمد اسلم صاحب معرفت دی موڈل آرٹ پریس شملہ۔

مولانا عبدالمجید صاحب صدر مدرس مدرسہ باڑی ریاست دھول پور۔

ناظم صاحب انجمن اہل حدیث ڈیرہ غازیخان۔

مولوی محمد داؤد صاحب سیکرٹری شعبہ اشاعت دارالعلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ۔

مولوی عبدالمجید صاحب ناظم انجمن اہل حدیث دھونرہ ٹانڈہ بریلی۔

مولوی محمد علی صاحب بیریچہ ضلع ہوشیارپور۔

مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس اعظم دتاولی حال وارد حیدرآباد دکن۔

حافظ محمد داؤد صاحب مالیرکوٹلہ۔

احمد اللہ صاحب ہردوئی۔

عبدالغفور صاحب از مدراس۔

تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں

قربانی ضرور کرو منکرین حدیث عیدالضحیٰ کے موقع پر سنت خلیل اللہ کو اسراف کہا کرتے ہیں۔ اور اسکے بند کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اشتہار ہذا میں ان کی تردید ہے ۱ ر محصول ڈاک میں ۸ عدد جا سکتے ہیں

اسلام کیا چاہتا ہے حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی تقریر جو آپ نے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے سالانہ اجلاس کے لئے لکھ کر بھیجدی تھی جسے جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا اور حاضرین نے بہت پسند کیا ۱ ر محصول ڈاک میں ۴ عدد جا سکتے ہیں۔

میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی ہمیشہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کذب مرزا پر حلف اٹھانے کیلئے چیلنج دیا کرتے ہیں۔ اشتہار ہذا میں انکا چیلنج قبول کیا گیا ہے جب سے یہ اشتہار چھپا ہے سیٹھ صاحب نے پھر کبھی کچھ نہیں کہا ۱ ر میں ۸ عدد۔ (پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر)

بعد نماز جمعہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب کمیرپوری (روپڑی) مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔ اور صدارتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے مخالفین کا اعتراض (کہ وہابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتے) دفع کرتے ہوئے تعظیم اور محبت کو اعتدال پر رکھنے کی تلقین فرمائی۔

مولوی عبداللہ ثانی نے مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے آمدہ پیغام لوگوں کو سنایا کہ ممدوح برادران اسلام کو السلام علیکم کہتے ہیں بعد سلام درخواست کرتے ہیں کہ حاضرین میرے لئے صحت کی دعا کریں اور حملہ آور اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہدایت کی دعا۔ یہ آیت بھی آپ نے مولانا کی طرف سے پڑھ کر حاضرین کو سنائی۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اس کے بعد مولانا اسماعیل صاحب گوجرانوالیہ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا اور تمہیدی تقریر میں پولیس اور گورنمنٹ کو اسکے اہم فرض پر کافی تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے جو منافرت پھیلانے والوں کی گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ جس کی خرابیاں آئندہ بھی بکثرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

مذکورہ ریزولیوشن درج ذیل ہے :-

"اہالی امرتسر کا یہ جلسہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع امرتسر کی معرفت گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہونے کا باعث وہ اشتعال انگیز اور منافرت انگیز تقریریں ہیں۔ جو محمد یار بہاولپوری۔ عبدالغفور ہزاروی۔ و مولوی مسعود الٰہی اور محمد بشیر کوٹلوی وغیرہم نے جلسہ عرس منعقدہ بتواریخ ۱-۲-۳ نومبر ۱۹۳۶ء مسجد میاں محمد جان مرحوم میں کیں۔ گورنمنٹ پنجاب ان تقریروں کو ملاحظہ کرے پولیس کی ڈائری کے علاوہ شہادات کافی ہیں۔ ممکن ہے کہ ہم ان کو بھی شائع کریں۔"

یہ ریزولیوشن اہل جلسہ نے بالاتفاق پاس کیا۔ جو انگریزی میں ترجمہ کرا کر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر کو بھیجا گیا۔

نوٹ | حملے سے دوسرے بروز جمعہ ۵ نومبر کو جامع مسجد شیخ خیرالدین مرحوم میں مجلس احرار کا جلسہ تھا۔ اس میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مسلمانوں کو کانگرس میں شرکت کی ترغیب دے رہے تھے۔ کسی نے اس حملے کی بابت بھی سوال کیا کہ آپ اس اشتہار کی بابت کیا کہتے ہیں اور اس واقعہ کی بابت کیا رائے دیتے ہیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا :-

اس اشتہار[1] کا مضمون تو صحیح ہے مگر اسکی سُرخی (سناتن دھرمی کتھا) اچھی نہیں ہے۔

انجمن کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع ہوا۔ اس میں شاہ صاحب سے دریافت کیا گیا ہے کہ آپ ہی بتائیں کہ ایسے مضمون کا نام کیا رکھا جائے جس میں شرکیہ و کفریہ عقائد کی تبلیغ ہو۔

"اسلام۔ ہندوازم اور عیسائیت"

مذہب اسلام جب دنیا میں آیا تو اس وقت دنیا میں دو بڑے گروہ اپنے اپنے اعتقاد کو رواج دے رہے تھے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت منواتے تھے۔ اور ہندوازم کے پیرو اس اعتقاد کو ظاہر کرتے تھے کہ ہمارے بزرگ خدا کے اوتار ہیں۔

خدا کے برگزیدہ رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح خدائی تعلیم پیش کر کے ہر دو گروہ کے معتقدات کی اصلاح فرمائی۔

عیسائیوں کے اعتقاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا :-

كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ ؕ کہ حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں خدا کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ وہ کھانا کھایا کرتے تھے۔

عام معبودان باطل کے پرستاروں کے لئے یوں رہنمائی فرمائی :-

مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ○ (الآیہ)

یعنی ہم نے ان کو کھانا نہ کھانے والے جسم نہیں بنایا اور نہ ہی وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے۔

نتیجہ صاف ہے کہ مر جانے والا اور کھانا کھانے والا خدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیائے اسلام کے لئے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت یوں بیان کر دی :-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ○

یعنی اے رسول! اپنے پیروؤں کو کہہ دے کہ میں (خدا نہیں) بلکہ تمہاری طرح (اللہ کی مخلوق ہونے میں) بشر ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت و عبودیت کا اظہار قرآن پاک میں کئی جگہ کھلے لفظوں میں کر دیا۔ ایک جگہ فرمایا :- قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ○ اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کہ میرا رب پاک ہے۔ میں تو بشر رسول ہوں۔

اور ارشاد بعبدہ سنئے!

سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ ؕ

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی"

فرمان الٰہی کی تعمیل کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا :-

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ (مسلم)

"لوگو! میں بھی بشر ہوں۔ جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔"

ایسی صریح بلکہ اصرح خدائی تعلیم کے باوجود آج تیرہ سَو سال[۱۳۰۰] کے بعد بعض مدعیان اسلام کی طرف سے یہ عقیدہ پھیلایا جا رہا ہے کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

(اخبار الفقیہ امرتسر)

یعنی بقول شاعر اللہ بذات خود بشکل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں آیا۔

---

[1] اس اشتہار کا مضمون اہلحدیث ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء میں کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی؟ کے عنوان کے ماتحت درج ہو چکا ہے۔

پولیس کی کارروائی سے فراغت پانے کے بعد مولانا کو سول ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں زخموں کا معائنہ ہوا اور ٹانکے لگائے گئے۔ کیونکہ ہسپتال میں سپیشل وارڈ کا کمرہ خالی نہ تھا اور جنرل وارڈ میں رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ اس لئے باجازت افسر انچارج ہسپتال مولانا کو گھر میں پہنچایا گیا۔ چار گھنٹے خون آلودہ رہنے کے بعد یعنی سوا چار بجے دن سے آٹھ بجے رات تک مولانا خون میں لتھڑے رہے۔ کپڑے، ڈاڑھی، آنکھیں خون سے شرابور تھیں۔ مگر یہ عجیب بات تھی کہ باوجود ضعف اور کمزوری جسمانی کے مولانا کی ہمت میں فرق نہیں آیا۔ رفتار گفتار میں کوئی لغزش نہ تھی۔ زبان پر کوئی لفظ جزع فزع کا نہ تھا۔ پوچھنے پر بھی فرماتے :-

خدا ان کو ہدایت کرے

فانہم لا یعلمون

شہر میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ دوست احباب فوراً جائے واردات پر پہنچے۔ والہانہ انداز میں کوئی کوتوالی جاتا۔ کوئی دروازہ سلطان ونڈ پولیس گارد میں، کوئی سول ہسپتال میں۔ غرضیکہ ہجوم کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ مکان میں پہنچ کر احباب کو رخصت کیا۔ مولانا کپڑے بدل کر لیٹ گئے۔ مگر نیند تمام رات نہ آئی۔ مولانا سیالکوٹی کو بذریعہ تار اطلاع مل گئی تھی چنانچہ آپ ۵۔ نومبر کو علی الصبح امرتسر تشریف لے آئے انہوں نے گھر پہنچ کر تمام زائرین و احباب کو رخصت کیا اور مولانا کو ایک علیحدہ کمرہ میں نیند آور دوا پلاکر سلا دیا اور اس جگہ خود نگران بیٹھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا اسکے بعد مولانا کو نیند آگئی۔ نماز عصر کے قریب بیدار ہوئے اور زائرین سے ملاقات فرمائی۔ احباب زندگی کی سلامتی کی مبارک باد دیتے تو مولانا اسکے جواب میں فرماتے :-

شہادت کے سارے سامان تو مہیا ہو گئے تھے میری کم نصیبی تھی کہ مجھے شہادت میسر نہ ہوئی۔

اور یہ شعر پڑھتے :- ؎

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کردں کسب کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا

نوٹ جس طرح حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر صحابہ کرام نے جماعت کو موقوف نہ کیا تھا اسی طرح یہ حادثہ رونما ہونے پر بھی اعیان اہلحدیث امرتسر نے جلسہ جاری رکھا۔ جزاہم اللہ خیرا

یہ ہے مختصر داستان حملہ قاتلانہ کی۔

اردو اور انگریزی روزناموں میں یہ خبر جب شائع ہوئی تو دور دراز کے احباب کی پریشانی کا موجب ہوئی۔ پنجاب کے بہت سے مقامات سے لوگ خود دیکھنے آئے ہندوستان کے اطراف و جوانب سے بہت سی تاریں اور خطوط آتے رہے جنہیں مولانا کی صحت کا حال دریافت کرتے اور مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرکے دعا کرتے۔

مولانا ممدوح بذات خود، خاندان ثنائیہ، عملہ سٹاف دفتر اہلحدیث اور کل جماعت اہلحدیث امرتسر ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی محبت میں زیادتی کرے۔

چونکہ جماعت اہلحدیث میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے جماعت امرتسر نے متفقہ فیصلہ کرکے اسی مسجد مبارک میں ۷ نومبر کو پھر جلسہ کیا۔ جس میں بیرونجات کے علماء جو ملاقات کے لئے آئے تھے شریک ہوئے۔ مولانا اسماعیل آف گوجرانوالہ نے جلسہ کی صدارت کی۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب (کیرپوری) روپڑی نے مع اپنے خاندان کے اور خاندان غزنویہ اور علمائے لاہور نے تقریریں کیں۔ جن میں یہ اظہار کیا کہ یہ حملہ صرف مولانا ثناء اللہ پر ہی نہیں بلکہ ہندوستان کی ساری جماعت اہلحدیث پر ہے جلسے میں چار رزولیوشن پاس کئے گئے جو سابقہ پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

جماعت میں چونکہ ہیجان بہت زیادہ تھا اس لئے قرار پایا کہ ۱۲۔ نومبر کا جمعہ تمام جماعت گول باغ امرتسر میں ادا کرے۔ جس کی امامت کے لئے مولانا سیالکوٹی کو تکلیف دی گئی۔

اس موقع پر ذیل کا اشتہار دیا گیا :-

"امرتسر میں فقید المثال اجتماع"

"اہالیان شہر امرتسر واقف ہیں کہ مورخہ ۴ نومبر ۳۷ء کو اسلام کے مسلمہ عالم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ جس کے باعث عالم اسلامی دنیا میں عموماً اور جماعت اہلحدیث میں خصوصاً ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے علمائے اہلحدیث امرتسر نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ نماز جمعہ ۷۔ رمضان المبارک مطابق ۱۲۔ نومبر ۳۷ء کو وسیع میدان "گول باغ" میں ادا کی جائے۔ خطابت و امامت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کرائیں گے۔

اور بعد نماز جمعہ زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں دیگر علمائے کرام اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمائینگے۔ اہل شہر خصوصاً اہلحدیث حضرات کا فرض ہے کہ جلسہ ہذا میں تشریف لاویں۔

نوٹ } چونکہ نماز جمعہ ایک جگہ گول باغ میں ہوگی۔ اس لئے شہر میں کسی مسجد اہلحدیث کے اندر جمعہ نہ ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

الداعیان :- (حکیم) نور الدین ناظم جمعیۃ تنظیم اہلحدیث پنجاب۔ (مولوی) عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب۔ (مولوی) حافظ عبداللہ امرتسری (مولوی) محمد امین سیکرٹری انجمن خدام اہلحدیث و سیکرٹری انجمن اسلامیہ اہلحدیث و خطیب مسجد کچہری امرتسر (مولوی) فضل الرحمٰن خطیب مسجد لوہاراں۔ (مولوی) ابوعتیق حکیم عزیز الرحمٰن ابن مولوی محمد علی مرحوم۔ امرتسر (مولوی) محمد صبغت اللہ کوچہ سعی امرتسر۔ (مولوی) اسماعیل مسجد ارائیاں لونگرٹا (مولوی) عبدالرحیم خطیب مسجد رحمانی دروازہ خزانہ امرتسر (مولوی) حافظ محمد اسماعیل کیرپوری۔ (مولوی) نیک محمد خطیب مسجد قدس۔ کوچہ دیگراں امرتسر"

حسب اعلان مندرجہ بالا نماز جمعہ یکجا پڑھی گئی۔ جس میں ہزارہا مرد اور عورت جمع تھے۔ جو اس واقعہ ہائلہ پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے تھے خطبہ اور نماز مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کرائی۔

نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ نشہد ان لا الہ الا اللہ ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ وسلم۔

المشتہر۔ محمد عبد اللہ ثانی نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر "

بیرونی احباب کی طرف سے انفراداً اور اجتماعاً خطوط اور تاریں بکثرت پہنچی ہیں۔ جن سے اس واقعہ ہائلہ کی اہمیت معلوم ہو سکتی ہے کہ سب احباب کو سخت پریشانی اور تکلیف ہوئی۔ سب کی طرف سے حضرت مولانا کے حق میں صحت کاملہ اور درازئ عمر کی دعا کی گئی۔ اور حملہ آور دشمن کے اس فعل پر اظہار نفرت کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کو اس کے فرض پر متوجہ کیا گیا۔ متعدد انجمنوں کی طرف سے جو تاریں حکومت پنجاب کے افسران مجاز کو دی گئیں۔ ان کی نقول دفتر ہذا میں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں۔ جن میں بعض تار لفظاً درج ذیل ہیں :-

صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی

کی طرف سے مندرجہ ذیل ارکان حکومت کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی :-

بخدمت پرائیویٹ سکرٹری صاحب گورنر پنجاب لاہور

بخدمت وزیر اعظم صاحب پنجاب۔ لاہور

بخدمت ڈائرکٹر صاحب انفرمیشن بیورو پنجاب۔ لاہور

بخدمت ڈپٹی کمشنر صاحب امرتسر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک نہایت اہم اور غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

انجمن اہل حدیث دہلی نے مجلس خدام ابو حنیفہ امرتسر کے اجلاس کی کارروائی کو بغور پڑھا جیسا کہ اخبار تنظیم امرتسر نے ۵ کو شائع کیا۔ انجمن موصوف درخواست کرتی ہے کہ حکومت ایسے جلسوں کو جن میں رعایا کے مختلف طبقات میں فساد اور نفرت پھیلتی ہو قانوناً بند کرے۔ انجمن موصوف درخواست کرتی ہے کہ حکومت مبینہ حملہ آور کو گرفتار کرنے میں مستعدی سے کام لے اور ایک مستند عالم پر جو کمینہ اور بزدلانہ قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ اس کا کما حقہ سد باب کرے اور افسران مجاز کو تاکید کرے کہ حملہ آور کی گرفتاری میں تساہل سے کام نہ لیں۔

I Urgent Meeting Working Committee All India Ahlehadis Conference passed following resolutions. Stop Meeting Considered Carefully proceedings of Hizbul Ahnaf at Amritsar published in "Tanzim Rapper" 5th instant demands Govt: Punjab taking immediate steps banning Such meetings. Speeches, tending Communal frictions stop Meeting further asks Govt: Punjab ordinary urgent investigation dastardly inhuman attack on a venerable divine Maulana Sanaullah at Amritsar, arresting criminal without further delay for trail stop (Secty)

آل انڈیا اہل حدیث لیگ بنارس

کی طرف سے ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کو مندرجہ ذیل تار ارسال کی گئی :-

اہل حدیث کے معتمد لیڈر مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملے نے تمام ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ حالانکہ حملہ آور ابھی کھلے بندوں پھرتا ہے۔ مکمل تحقیقات اور فوری کارروائی کی ضرورت ہے " (پریزیڈنٹ آل انڈیا اہل حدیث لیگ دارانگر بنارس (یوپی)

پریزیڈنٹ آل انڈیا اہل حدیث لیگ دارانگر بنارس (یوپی)

II Murderous Assault on accredited Ahlehadis Leader Maulana Sanaullah Has Greatly Shocked Ahlehadis Fraternity all over India Assailant yet at large Fullest investigation & Prompt action urged (President League)

انجمن اہل حدیث ہوشیارپور

کی طرف سے گورنر بہادر پنجاب لاہور اور وزیر اعظم پنجاب لاہور کو مندرجہ ذیل مضمون کے تار ارسال کئے گئے :-

III Ahlehadis Hoshiarpur respectfully approach your Excellency for prosecuting Maulvi Md. Yar Bahawalpuri Md. Bashir, Masud Alaharwi Abdul Ghafur lecturers

اہل اسلام برادران! اسلامی تعلیم اور اس شعر میں ظاہر کردہ عقیدہ پر غور کر کے خدارا انصاف کریں کہ یہ عقیدہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہے یا ہندوازم اور عیسائی مذہب کے خیالات کا مجموعہ یا ان کی نقل ہے۔ یعنی جو کچھ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں اور ہندو اپنے اوتاروں کے متعلق۔ وہی اس شعر میں تلقین کی گئی ہے۔

اب ان خیالات کو کوئی اسلامی تعلیم کہے یا ہندوانہ کہتا۔ اہل دانش خود ہی غور کر کے فیصلہ کریں

جن مسائل شرعیہ میں ائمہ سلف کا اختلاف چلا آیا ہے ان میں سے کوئی مسلک اختیار کرنا کسی حد تک قابل اعتراض نہیں۔ لیکن مسئلہ توحید و رسالت میں غلو کرنا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) و خدا کو ایک ہی سمجھنا اور بر سر منبر کھڑے ہو کر یہ کہنا ؎

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

کیا اسلامی تعلیم کے خلاف نہیں ہے؟

ہندوستان کے علماء خصوصاً حنفی علماء امرتسر بغور غور کریں۔ کیا یہی وہ شرعی تعلیم ہے جس کی اشاعت کے لئے ہزارہا انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے اور لاکھوں اولیاء اللہ اور کروڑوں علماء نے دنیا کے سامنے اسے پیش کیا۔ یا یہ وہی ہندوانہ اور عیسائی تعلیم ہے۔ جس کا یہ لوگ اپنے بزرگوں کے حق میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی غور کریں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اصل درجہ رسالت پر سمجھنا اصل تعلیم اسلام ہے یا ان کو خود خدا ماننا دین اسلام اور مذہب حنفی کے مطابق ہے۔

ہم علمائے احناف امرتسر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ازراہ مہربانی و ازراہ ہمدردی مذہب حنفیہ متفقہ اعلان فرما دیں کہ جو کچھ مسجد محمد جان مرحوم میں بموقع جلسہ عرس بتاریخ ۱ تا ۳ نومبر ۱۹۳۸ء واعظوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اظہار کیا ہے (جس کا خلاصہ اوپر مذکور ہو چکا ہے یا سامعین سے دریافت کر سکتے ہیں) کیا یہ عقیدہ مذہب حنفی کی رو سے درست ہے یا صریح کفر اور شرک ہے۔

ہم مندرجہ ذیل علمائے کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ یک جا بیٹھ کر متفقہ فتوے شائع کریں کہ یہ تعلیم حنفی مذہب کے مطابق تھی یا ہندوازم اور عیسائی عقیدہ کے موافق۔ ہمارے مخاطب علماء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

(۱) مولانا محمد حسن صاحب امام عیدگاہ حنفیہ امرتسر۔
(۲) مولانا غلام محمد صاحب امام مسجد خیر الدین مرحوم۔
(۳) مولانا عبد الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ مسجد شیخ بڈھا مرحوم
(۴) مولانا عبد الکبیر صاحب مدرس مدرسہ مسجد محمد جان مرحوم
(۵) مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی معہ برادر خورد۔
(۶) مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی۔
(۷) مولانا اسلام بابا صاحب امام مسجد محمد جان مرحوم۔
(۸) مولانا محمد عالم صاحب آسی اسلامیہ سکول امرتسر۔
(۹) مولانا نور عالم صاحب امام مسجد گنگڑی امرتسر۔
(۱۰) مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت احناف

یہ حضرات یہ بھی بتائیں کہ ایسے مواعظ کو سن کر خاموش رہنے سے اسلام اور خصوصاً حنفی مذہب کی جو بدنامی ہوگی اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

خاص شکریہ مولانا عطاء اللہ صاحب بخاری نے بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء مسجد خیر الدین مرحوم میں انجمن اہل حدیث کے اس اشتہار کی نسبت جس کی سرخی تھی "سناتن دھرمی کتھا" جسے واعظان عرس نے توہین رسالت قرار دے کر حاضرین جلسہ کو خوب بھڑکایا تھا اس کی نسبت موصوف نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ "اشتہار کا مضمون کسی کا ذاتی نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام (قرآن۔ حدیث) ہیں"

ہم اُن کو انجمن کی طرف سے اُن کی حق گوئی پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اور ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے بروقت اعلان حق کر دیا۔

لیکن سنا گیا ہے کہ انہوں نے مضمون اشتہار کی تصدیق فرماتے ہوئے اشتہار کی سرخی (سناتن دھرمی کتھا) کو ناپسند فرمایا۔ اس کے متعلق ہم موصوف کو ادنیٰ تامل کی تکلیف دیجئے کہ وہ فرما دیں کہ جس عقیدہ کی تردید میں اشتہار شائع ہوا ہے وہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہے یا اس کے صریح نقیض ہے۔ اور جو عقیدہ صراحۃً اسلامی توحید کے خلاف ہو آپ ہی فرما دیں کہ اس کا ہم کیا نام رکھیں۔ توحید اسلامی کے خلاف جو یہ عقیدہ ہے کہ رسول (صلعم) اور خدا ایک ہیں بتائیے اس کو کیا کہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ قرآن مجید میں جس مضمون کا رد کیا گیا ہے وہ کفر ہے اور جو تعلیم دی گئی ہے وہ توحید۔ اب خلاف توحید مشرکانہ عقیدے کا نام عیسائی عقیدہ رکھیں یا ہندو کتھا۔ ازراہ مہربانی آپ ہی فرمائیں ہم اس پر عمل کریں گے۔

جب اشتہار کا مضمون صحیح ہے تو جس مضمون کا وہ رد ہے وہ غیر صحیح اور غلط ہے۔ یہی مراد ہے سناتن دھرمی کتھا سے۔ جس کو عوام میں شہرت دی گئی ہے کہ قرآن و حدیث کو کتھا کہا گیا ہے۔ یہ محض غلط گوئی اور اشتعال دہی ہے۔

ہم مسلمانان امرتسر کو ماہ رمضان المبارک کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ سابق اشتہار پڑھیں اور غور کریں کہ اس میں آیات و احادیث کو کتھا کہا گیا ہے یا ان غلط خیالات کو جو واعظوں نے پھیلائے؟

حاشا و کلا کوئی کلمہ گو مسلمان قرآن و حدیث کو سناتنی کتھا ہرگز ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ یہ سب عوام کو اشتعال دہی اور اپنی عیب پوشی ہے۔ ہم اس اشتہار کا خلاصہ بھی ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ جس مضمون کا اس میں رد ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

"اللہ تعالیٰ کی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر ایک چیز کے مالک و متصرف ہیں"

اس خیال کی تردید میں وہ اشتہار ہے کہ یہ عقیدہ غلط ہے۔ اس کے ثبوت میں آیات و احادیث پیش کی گئی ہیں۔ جن کی تصدیق مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری (امیر شریعت احناف) نے صاف لفظوں میں فرما دی جو لفظ آپکو کھٹکا تھا۔ اس کا جواب بھی دیدیا گیا ہے۔

نوٹ علمائے احناف کے فیصلہ کا انتظار کرنے کے بعد حسب ضرورت اس مضمون کی مزید تشریح بھی کردی جائے گی۔ کیونکہ توحید ہے تو اسلام ہے۔ توحید

وغیرہم نے فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے میں بڑے زور سے تقریریں کیں۔ اور جماعت اہل حدیث کے خلاف وہابی کہہ کہہ کر عوام کو سخت بھڑکایا اور اقدام قتل پر اشتعال دلایا۔ اور کہا کہ

وہابی کو مارنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ جو وہابی کے سر پر جوتا ماریگا

اسے جنت میں ایک حور ملے گی۔ اس پر حاضرین میں سے کسی کی ہنسی نکل گئی۔ تو واعظ صاحب نے ڈانٹا کہ یہ ہنسنے کا مقام نہیں، رونے اور ڈوب مرنے کا مقام ہے، اب تک چاہئے تھا کہ کچھ ہو جاتا اور تم کچھ کرکے دکھا دیتے، اب صبح کالے کپڑے پہن لو اور کالی جھنڈیاں ہاتھوں میں لے لو، اور ماتمی جلوس نکالو وغیرہ وغیرہ۔ ان اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے اور عوام کو اقدام قتل پر آمادہ کرنے والی وعظوں کا نتیجہ فوراً ظہور پذیر ہوا۔ یعنی دوسرے ہی روز بروز جمعرات بوقت قریب سوا چار بجے شام مسمی قمر الدین قفل ساز ساکنہ امرتسر نے نہایت تیز ٹوکے سے جو معلوم ہوتا ہے کہ اسی غرض کیلئے تازہ تیز کرکے لایا تھا۔ حضرت مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث پر یا رسول اللہ کا نعرہ مار کر قاتلانہ حملہ کیا۔ چنانچہ سر کے پچھلے حصے پر کاری اور گہرا زخم آیا۔ اور ناک اور پیشانی پر بھی بھاری زخم آئے۔ خوش قسمتی سے مولانا کے ہمراہی نے فوراً حملہ آور کو پکڑ لیا۔ اور ٹوکا اس سے چھین لیا تو مولانا کی جان بچ گئی ورنہ نہ معلوم کتنے وار کرتا اور کیا حال ہوتا۔

لہٰذا یہ جلسہ جو اس غرض کے لئے منعقد ہوا ہے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بڑے زور سے مطالبہ کرتا ہے کہ حملہ آور و واعظین متذکرہ بالا (جو اقدام قتل کا اصلی باعث ہیں) کو گرفتار کرکے کیفر کردار کو پہنچائے۔ اور ایسے مفسدانہ جلسوں کا ہمیشہ کے لئے انسداد فرمائے۔ ورنہ امن عامہ اور غریب لوگوں کی جانیں خطرے میں رہینگی۔

اس کی ایک نقل ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں اور ایک نقل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں بھیجی جائے اور ایک ایک نقل اسلامی اخبارات میں شائع کی جائے۔

خادم مجلس:- غلام رسول ناظم انجمن اہل حدیث نیا بازار۔ ہوشیار پور

تاریں

مندرجہ ذیل اصحاب و انجمنوں کی طرف سے اس حادثہ سے ہمدردی اور مزاج پرسی کی تاریں (جوابی و سنگل) وصول ہوئیں۔

(۱) انجمن اہل حدیث لاہور۔
(۲) صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی۔
(۳) ٹوڈی اینڈ سنز سیالکوٹ۔
(۴) جماعت اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی۔
(۵) خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹ۔
(۶) حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آباد۔ گوجرانوالہ۔
(۷) انجمن تائید الاسلام مئوناتھ بھنجن۔ اعظم گڑھ۔
(۸) سیٹھ محمد یوسف صاحب تانتی باغ کلکتہ۔
(۹) مولوی عبدالغفار سکرٹری جامع مسجد دینا پور کیمپ۔
(۱۰) امام صاحب اونچی مسجد فتح قل گنج کان پور۔
(۱۱) جماعت اہل حدیث کیری ٹولہ مئوناتھ بھنجن۔
(۱۲) حافظ عبدالکریم صاحب مومن بارہ بمبئی۔
(۱۳) جماعت اہل حدیث جھنگ
(۱۴) جماعت اہل حدیث ٹبیا گڑھ
(۱۵) انجمن اہل حدیث احمد پور ریاست بہاولپور۔
(۱۶) جماعت اہل حدیث لاکھی مسجد نڈیاڈ۔
(۱۷) محمد صبغت اللہ صاحب مدراس۔
(۱۸) انجمن اہل حدیث الندور مدراس۔
(۱۹) انجمن اہل حدیث رتن بازار مدراس۔
(۲۰) ایم عطاء اللہ صاحب جنرل مرچنٹ اللہ آباد ریاست بہاولپور
(۲۱) مولوی عبدالجبار صاحب صدر مدرس شکراوہ ضلع گوڑگانوہ
(۲۲) جماعت اہل حدیث بلاری۔

ریزولیوشن

مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے اس حادثہ سے ہمدردی کے ریزولیوشن۔ اور ریزولیوشن سابقہ مرقومہ کی تائیدات اور دیگر تجاویز موصول ہوئیں۔

(۱) جماعت اہل حدیث لدھیانہ۔
(۲) مجلس منتظمہ مدرسۃ الغرباء امرتسر۔
(۳) بزم توحید کانکا۔
(۴) بزم توحید میاں چنوں۔
(۵) انجمن اہل حدیث کلکتہ بنگال و آسام۔
(۶) انجمن اہل حدیث گجرات۔
(۷) مسلمانان فتح گڑھ چوڑیاں۔
(۸) انجمن اہل حدیث بریلی۔
(۹) انجمن حزب اللہ بہاول نگر۔
(۱۰) برادری شیخاں و خواجگان امرتسر۔
(۱۱) انجمن اہل حدیث وزیر آباد۔
(۱۲) منجانب مسلمانان سوہدرہ۔
(۱۳) انجمن اہل حدیث لائل پور۔
(۱۴) انجمن اہل حدیث ملانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر۔
(۱۵) انجمن اہل حدیث قصور۔
(۱۶) نمازیان مسجد قدس امرتسر۔
(۱۷) نمازیان مسجد گوجراں ڈھاب کھٹیکاں
(۱۸) مسلمانان گھنڈے کے بانگر ضلع گورداسپور۔
(۱۹) انجمن اہل حدیث لاہور۔

دیگر احباب

نے اخبارات میں جب یہ خبر پڑھی تو خطوط اور تاروں کا تانتا بندھ گیا۔ لہٰذا اس خیال سے کہ احباب زیادہ فکر مند نہ ہوں مندرجہ ذیل مطبوعہ چٹھی بہت سے احباب کو بطور جواب روانہ کی گئی۔

مکرم جناب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ والدم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مولانا زخمی تو ہوئے مگر بحمد اللہ خدا تعالیٰ نے اپنے

انجمن اہلحدیث ہوشیارپور حضور (گورنر پنجاب / وزیر اعظم پنجاب) کو مودبانہ توجہ دلاتی ہے کہ انجمن لعام ابوحنیفہ امرتسر کے لیکچراروں (مولوی محمد یار بہاولپوری، محمد بشیر کوٹلوی، مسعود الہرؤوی، عبدالغفور ہزاروی) پر مقدمہ چلائے۔ جن کی اشتعال انگیز تقریریں مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث ہند پر قاتلانہ حملے کا باعث ہوئیں۔ مہربانی کر کے ملزموں کی گرفتاری کا حکم جاری فرمائیں۔ (غلام رسول سکرٹری) ۱۲ ۱۱/۳۷

Anjuman Hifzul Ahnaf of Amritsar whose instigation lie murderous assault upon Maulvi Sanaullah Indian Ahlehadis head, Kindly arrest offenders Gh. Rasul Secty Anjuman Ahlehadis Hoshiarpur

نقل مجلس شوریٰ

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی

منعقدہ ۵۔ رمضان ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۰۔ نومبر ۱۹۳۷ء

مجلس شوریٰ کا اجلاس بصدارت حاجی عبدالغفار صاحب منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ | حاجی عبدالغفار صاحب۔ حاجی بشیرالدین صاحب۔ حافظ حمید اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ مولوی شرف الدین صاحب۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب۔ حکیم امجد علی صاحب۔ مولوی سید محمد جعفری صاحب مدیر ملت۔ حاجی محمد رفیع صاحب حاجی الٰہی بخش صاحب۔ حاجی عبدالرحمن صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مدفیضہم پر قاتلانہ حملہ جو ۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو ہوا ہے۔ اس واقعہ ہائلہ کے تدارک اور ہمدردی کے لئے تجاویز ذیل پیش کیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب و جنرل سیکرٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس پر اس مفسدانہ فتنہ انگیز اور قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے جو موصوف پر ۴۔ نومبر کو امرتسر میں کیا گیا۔ اور اسے اپنی رائے میں مسلمانوں کے جماعتی اتحاد اور یکجہتی کے لئے سخت مضر قرار دیتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس امرتسر کے جلسہ عرس امام ابوحنیفہ کی اس کاروائی پر غور کرنے کے بعد جو اخبار تنظیم (رہ پڑ) مورخہ ۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ حکومت پنجاب سے پرزور طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی تقریروں اور جلسوں کے انسداد کے لئے ضروری کاروائی اختیار کرے اور ان کے محرکین کو قرار واقعی سزا دے۔ جو مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اختلاف بڑھانے کا ذریعہ ہوئے ہیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ حملہ آور کی جلد سے جلد گرفتاری اور اس سلسلہ میں مکمل تفتیش کا فوراً انتظام کرے تاکہ مجرم کیفر کردار کو پہنچے اور آئندہ ایسی کاروائیوں کا سدباب ہو۔

(۴) یہ اجلاس حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے ساتھ اس ناگوار اور رنجدہ حادثہ میں کامل ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی صحت عاجلہ کے لئے درگاہ رب العزت میں دعا کرتا ہے۔ نیز ان کی حیات کو نہ صرف جماعت اہلحدیث کے لئے بلکہ مسلمانوں کے سارے مذہبی طبقہ کے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ مجلس کی یہ قطعی رائے ہے کہ حضرت موصوف کا طرز عمل ہمیشہ نہایت ہی صلح جویانہ پُرامن اور کلیتہً روادارانہ رہا ہے جو ان مناظروں کی کاروائیوں سے ظاہر ہے۔ جن میں شریک رہے ہیں۔

(۵) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو اس حملہ کے سلسلہ میں ہر قسم کی ضروری قانونی کاروائی جو مناسب سمجھے عمل میں لے آئے۔ (کمیٹی کے ارکان حسب ذیل ہونگے۔ جن کو اضافہ کا اختیار ہوگا)

(۱) حاجی عبدالغفار صاحب۔ (۲) حافظ حمید اللہ صاحب (۳) مولانا محمد صاحب۔ (۴) مولانا عبیدالرحمن صاحب۔

(۶) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ قرارداد نمبر ۲ و ۳ آج ہی گورنر پنجاب۔ وزیر اعظم پنجاب۔ ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو پنجاب اور ڈپٹی کمشنر امرتسر کے پاس بذریعہ تار بھیج دی جائے۔

(۷) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آج کے جلسہ کی کاروائی اخبارات کو بھیج دی جاوے۔

(۸) مجلس کا یہ اجلاس مسلمانوں سے امید کرتا ہے کہ وہ اس واقعہ پر اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں گے اور ہر قسم کے اشتعال سے احتراز کرینگے۔

(نائب ناظم (حافظ) حمید اللہ۔ دہلی)

علاوہ ازیں ہندوستان کی متعدد انجمنوں کی طرف سے ریزولیوشنز دفتر ہذا میں برائے اشاعت پہنچے ہیں۔ ان میں سے ہوشیارپور کا ریزولیوشن درج ذیل ہے۔

ریزولیوشن

"مسلمانان ہوشیارپور کا یہ جلسہ بڑے ادب سے یہ امر گورنمنٹ عالیہ کے نوٹس میں لاتا ہے کہ مورخہ یکم۔ دوئم۔ سوئم نومبر ۱۹۳۷ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات مسجد میاں جان محمد مرحوم متصل کوتوالی واقع امرتسر میں چند بریلوی خیال کے احناف نے جلسہ کیا جس میں واعظین محمد یار بہاولپوری۔ عبدالغفور ہزاروی۔ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں مغربی اور مسعود الہرؤوی

(۸۰) بابو محمد ذکریا صاحب ہوروال ضلع گورداسپور
(۸۱) مولوی محمد داؤد صاحب وکیل قصور
(۸۲) ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسبل ہوشیار پور۔
(۸۳) مولوی غلام رسول صاحب کندی ساز ہوشیار پور۔
(۸۴) شیخ دین محمد صاحب بہاول نگر۔
(۸۵) مولانا محمد صاحب مدرسہ احمدیہ آرہ
(۸۶) ابو المحمود ملک ہدائت اللہ صاحب سوہدرہ۔
(۸۷) جماعت اہل حدیث تانتی باغ نور علی لین انٹالی کلکتہ
(۸۸) مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فرید کوٹی خطیب مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ
(۸۹) مولوی محمد شفیع صاحب نعیم دینا نگر۔
(۹۰) منشی عبد المجید صاحب سوداگر چرم وزیر آباد۔
(۹۱) جماعت اہل حدیث پٹیالہ
(۹۲) جماعت اہل حدیث سوہدرہ۔
(۹۳) ملک امام خان صاحب از سوہدرہ
(۹۴) ملک عبد الحق صاحب سالک ٹھیکیدار سوہدرہ۔
(۹۵) انجمن اہل حدیث لاہور
(۹۶) جناب محترم میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور
(۹۷) آنریری جائنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔
(۹۸) بابو عمر الدین صاحب احمدی دہلی۔
(۹۹) سید عزیز حسن صاحب بقائی مدیر رسالہ پیشوا دہلی
(۱۰۰) مولوی فضل خان صاحب چنگا بنگیال
(۱۰۱) محمد اکرم خان صاحب پٹیالہ
(۱۰۲) خلیفہ ہدائت اللہ صاحب مینیجر دفتر رحمۃ للعالمین پٹیالہ
(۱۰۳) مستری عبد الغنی صاحب دہرم پورہ پٹیالہ
(۱۰۴) جناب فتح محمد صاحب ٹیلر ماسٹر پٹیالہ
(۱۰۵) خان صاحب حافظ عبد الحکیم صاحب میر منشی کمانڈر انچیف نئی دہلی۔
(۱۰۶) جناب میر عبد القیوم صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی پلیڈر لائلپور
(۱۰۷) ایم رحیم الدین حاجی عبد الکریم جنرل مرچنٹس کولوٹولہ کلکتہ۔
(۱۰۸) مولوی محمد عثمان صاحب قادر بخش سرولا کی باڑی ٹیٹا گڑھ۔
(۱۰۹) ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب لہریا سرائے دربھنگہ
(۱۱۰) مولوی عبد الرحمٰن صاحب خلیل قلعہ دیدار سنگھ۔
(۱۱۱) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اعظم گڑھ۔
(۱۱۲) مولانا محمد عبد القادر صاحب قصور۔
(۱۱۳) جناب محمد مصطفےٰ صاحب وکیل چائے باسہ
(۱۱۴) جماعت اہل حدیث قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔
(۱۱۵) خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹ
(۱۱۶) مولوی عبد الغنی صاحب خان پور مکیریاں۔ضلع ہوشیار پور۔
(۱۱۷) حکیم قائم الدین صاحب صدیقی پاک پٹن۔
(۱۱۸) مولوی عبد الحلیم صاحب فاروق گنج۔ لاہور
(۱۱۹) مولوی قادر بخش صاحب امام جماعت اہل حدیث پٹیالہ
(۱۲۰) بابو محمد مصباح صاحب کلرک پرائم منسٹر بہادر پٹیالہ
(۱۲۱) مستری محمد حسین صاحب پٹیالہ۔
(۱۲۲) جناب خان محمد صاحب فارسٹ رینجر چھانگا مانگا ضلع لاہور
(۱۲۳) مولوی ابو سعید عبد العزیز صاحب خطیب مسجد اہل حدیث لدھیانہ۔
(۱۲۴) مولوی عبد الشکور صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث میوات
(۱۲۵) مولوی بشیر الدین صاحب انڈین ہوزری ہاؤس صدر بازار دہلی۔
(۱۲۶) مولوی عبد الماجد صاحب ایڈیٹر صدق دریا آباد۔
(۱۲۷) مولوی شیر محمد صاحب خطیب مسجد اہل حدیث بھٹنڈہ
(۱۲۸) ایم حشمت علی صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث لوہیاں خاص۔جالندھر
(۱۲۹) مولانا عبد الخبیر صاحب صادق پور پٹنہ۔
(۱۳۰) سید احمد حسین صاحب رضوی۔ لکھنؤ۔
(۱۳۱) میاں شاہ دین صاحب ممبر انجمن اسلامیہ عارف والا ضلع منٹگمری۔
(۱۳۲) قاری احمد سعید صاحب بنارس
(۱۳۳) شیخ رحمت اللہ صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس بٹالہ
(۱۳۴) حکیم اللہ بخش صاحب ڈھاکہ علاقہ بنگال

(بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں

اخبار ہذا کے صفحہ ۔۔۔ پر جو تاریں درج ہو چکی ہیں اس کے بعد اسی مضمون کی مزید تاریں مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے موصول ہوئیں۔
(۱) انجمن اہل حدیث پشاور (۲) انجمن اہل حدیث شہر جھنگ
(۳) انجمن اہل حدیث فالہ موسٹے (۴) انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ
(۵) انجمن اہل حدیث محلا نوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر
(۶) بزم توحید امرتسر۔

شہادات حقہ

اس حملہ کی اصل بناء مقررین جلسہ عرس مذکور کے مندرجہ ذیل فقرات ہیں۔ جو انہوں نے نہایت اشتعال انگیزی اور منافرت پھیلانے کے لہجہ میں بیان کئے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب کی شہادات درج ذیل ہیں۔

"ہمارے سامنے جلسہ انجمن خدام امام اعظم امرتسر منعقدہ یکم۔۲۔۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر کی تقریروں میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی کہے گئے۔ محمد دین دار اس وقت موجود تھا۔

(۵۱)

آ۔ وہابی کو مارنے والا سو شہید کا ثواب پاتا ہے۔
ب۔ وہابی کو جو ایک جوتا مار یگا اس کو ایک حور ملیگی۔
ج۔ مسلمانو! آج امرتسر میں کچھ ہو جانا چاہئے تھا کل تم ماتم کرو، سیاہ لباس پہنو۔ مردودو! امرتسر میں وہابیوں کی وجہ سے دین کو عزت نہیں رہی۔
د۔ یا محمد کہنے سے وہابی کو بم کا گولہ لگتا ہے۔

(۱) بقلم خود محمد عبد اللہ بن فضل الدین پونچھی۔ (ج)
(۲) عبد المنان بن مولوی عبد اللہ پونچھی مسجد غزنویہ (د)
(۳) محمد مسکین ولد غلام رسان کیمبلپوری مسجد غزنویہ (ج)
(۴) عبد الرحمٰن پونچھی ولد خدا بخش بقلم خود مسجد قدس (د)
(۵) انیس الرحمٰن بنگالی ولد عبد اللہ مسجد گوہراں والی (ب)
(۶) مراد علی ولد عبد السلام تبتی بقلم خود مسجد مبارک (ج د)
(۷) محمد سلیمان بنگالی۔ مسجد غزنویہ (ب ج د)
(۸) اسماعیل ولد نصیر الدین امام مسجد لوہگڑھ (د)
(۹) محمد برکت اللہ۔ مسجد تیلیاں (ب)

فضل سے ان کو بچا لیا ہے۔ حالت تسلی بخش ہے۔ فکر نہ کریں۔ مفصل حالات آئندہ بعد پرچہ "اہلحدیث" میں شائع ہونگے۔ انشاء اللہ۔ آپ اپنے دوستوں کو اطلاع دیدیں۔

ابو رضا عطاء اللہ ابن مولانا ثناء اللہ صاحب

امرتسری :

اس اطلاع کے باوجود مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے ہمدردی اور خیریت طلبی کے خطوط جوابی وسنگل ملفوف (جن میں جواب کے لئے واپسی لفافے بھی تھے) وصول ہوئے۔ ان سب کا جواب بھی مناسب طور پر دیا جاتا ہے۔

خطوط

(۱) جناب رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب ریٹائرڈ سول سرجن ماہر امراض چشم موگا حال لاہور۔
(۲) منشی دین محمد صاحب لائل پور۔
(۳) عبد القیوم صاحب لالہ موسے۔
(۴) مولوی فتح الدین صاحب خانے وال۔
(۵) ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب ہردوئی۔
(۶) مولوی سراج الدین صاحب جودھ پور۔
(۷) قریشی محمد ابراہیم صاحب رسولپور ضلع شیخو پورہ
(۸) جناب سید حبیب شاہ صاحب آف سیاست لاہور
(۹) مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی۔
(۱۰) مولوی ابو نعیم عبد الرحیم صاحب مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار
(۱۱) مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب قریشی ٹاہلیا نوالہ ضلع جہلم
(۱۲) مولوی حافظ عبد الرحمن صاحب آزاد دہلوی۔
(۱۳) جناب محترم شیخ عطا الرحمن صاحب صدر بازار دہلی۔
(۱۴) جناب محمد گرہست صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ۔
(۱۵) جناب محترم حاجی عبد الغفار صاحب کوٹھی حاجی علیجان دہلی
(۱۶) مولانا عمر الدین صاحب وزیر آباد۔
(۱۷) مستری رحیم بخش صاحب سکرٹری انجمن محمدیہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
(۱۸) جناب عبد الستار صاحب مالیر کوٹلہ۔
(۱۹) جناب میاں عبد الوحید صاحب آنریری مجسٹریٹ لدھیانہ
(۲۰) مولانا محمد حیات صاحب قصور۔
(۲۱) مستری عبد العزیز صاحب نائی کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ
(۲۲) جناب حکیم نور الدین صاحب لائل پور۔
(۲۳) مولوی عبد الحکیم محمد عبد الحی سوداگران پارچات سلک مدن پورہ بنارس شہر
(۲۴) مولانا ابو سعید محمد شرف الدین صاحب ناظم مدرسہ سعیدیہ پل بنگش دہلی۔
(۲۵) مستری عمر الدین صاحب کوٹلی لوہاراں
(۲۶) مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لوہاراں۔
(۲۷) مولوی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں۔
(۲۸) مولوی ابو مسعود صاحب قمر بنارسی از چندوسی۔
(۲۹) مولانا محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارس۔
(۳۰) جناب برکات احمد صاحب محلہ جسولی بریلی۔
(۳۱) بابو عبد الکریم صاحب میرٹھی از بریلی۔
(۳۲) ایم عبد الحکیم عبد الکریم سوداگران بڑی بریلی۔
(۳۳) سکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث دانا پور کیمپ۔
(۳۴) جناب اسماعیل صاحب طالب پور ضلع گورداسپور
(۳۵) مولوی محمد ادریس صاحب ودیارتھی بدایوں۔
(۳۶) سید عبد الغفار صاحب رضوی بنارس۔
(۳۷) مولوی ضیاء اللہ خان صاحب رام پور سٹیٹ۔
(۳۸) مولوی محمد یامین صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث ڈیرہ دون
(۳۹) بابو عبد العظیم صاحب ابن مولوی بہرام صاحب پشاور۔
(۴۰) مولوی ابو الحزین عبد العزیز صاحب محلہ حسین آگاہی ملتان
(۴۱) ابو عبید حکیم خدا بخش صاحب فاروقی پرنسپل طبیہ کالج ملتان شہر
(۴۲) جناب مولانا محمد عبد الحق صاحب محدث۔ محلہ حسین آگاہی ملتان شہر
(۴۳) مولانا ابو الفیض محمد فیض اللہ صاحب ملتان شہر
(۴۴) مولوی حافظ عزیز الدین صاحب مراد آباد۔
(۴۵) شرف الحق محمود صاحب ملتان شہر۔
(۴۶) جناب خان غلام احمد خاں صاحب بنگش ہنگو ضلع کوہاٹ۔
(۴۷) لالہ مالک چند صاحب آریہ بھلوال۔
(۴۸) ڈاکٹر ہرجس رام صاحب سب اسسٹنٹ سرجن بورسٹل جیل لاہور۔
(۴۹) پنڈت آتما نند صاحب لائل پور۔
(۵۰) انور مسعود صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج لاہور
(۵۱) حاجی محمد یوسف صاحب قنوجی نادرن محل روڈ لکھنؤ
(۵۲) حکیم ہارون الرشید صاحب ر[illegible] خورد ضلع منٹگمری
(۵۳) مولوی میر محمد صاحب بھامبڑی معرفت حکیم صاحب موصوف
(۵۴) حافظ عبد السلام صاحب جے پور۔
(۵۵) محمد علی صاحب تارکش ٹکسال بازار جے پور۔
(۵۶) مولانا محمد یونس صاحب مدرس مدرسہ جناب میاں صاحب۔ پھاٹک حبش خاں دہلی۔
(۵۷) خواجہ عبد الرشید صاحب امرتسری معرفت میاں محمد رفیق اینڈ برادرز سوداگران چرم صدر بازار دہلی۔
(۵۸) مولانا ابو بکر مدرس مدرسہ محمدیہ حالوا سد جودھپور
(۵۹) مولوی ابو الخیر عبد الصمد صاحب مدرسہ فیض محمدی چودھپور
(۶۰) ادارہ صحیفہ اہل حدیث صدر بازار دہلی۔
(۶۱) بابو عبد المنان صاحب سپروائزر محلہ کوڑی ٹیلہ سہارن پور۔
(۶۲) مولوی محمد سعید صاحب مروت پور ضلع مظفر پور
(۶۳) قاضی محمد رمضان صاحب ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری
(۶۴) منشی عبد الرحمن صاحب رانیوال ضلع گورداسپور۔
(۶۵) بابو نذیر احمد خان صاحب جالندھر شہر۔
(۶۶) قاضی احمد اللہ صاحب پروفیسر فیروز پور شہر
(۶۷) محمد اسماعیل صاحب علیوالی از بٹالہ۔
(۶۸) مولانا فرید الدین صاحب سرادہ ضلع میرٹھ۔
(۶۹) محمد عمر محمد یونس صاحب گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ۔
(۷۰) ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر سرگودھا۔
(۷۱) میاں دوست محمد محمد صادق صاحب بھرا ڈہ سوداگران چرم۔ چنیوٹ۔
(۷۲) مولوی غلام محمد صاحب علیو وانی ضلع سیالکوٹ۔
(۷۳) مرزا محمود علی بیگ صاحب مشیر آباد حیدر آباد دکن
(۷۴) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔
(۷۵) منیجر صاحب مسلم گوجر دینا نگر۔
(۷۶) پیر سید میر بسمل صاحب ایڈیٹر اخبار نشان میانوالی
(۷۷) حافظ محمد اکبر صاحب مسجد اہل حدیث میرٹھ۔
(۷۸) محمد صبغت اللہ صاحب پوسٹ بکس ۱۰۲ مدراس
(۷۹) قریشی سراج الحق صاحب جھنگواں ضلع امرتسر۔

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کرنا ہر مسلمان پر عموماً اور اہل حدیث حضرات پر خصوصاً واجب ہے۔ تاکہ قال اللہ اور قال الرسول کی صدا سے ناواقف تو خبردار ہوں۔ آئے دن جو اتہامات اس جماعت حقہ پر مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ان کے معقول مدلل جوابات، متین پیرایہ اور سنجیدگی کے ساتھ دئیے جاتے ہیں۔

اس لئے اعیان اہل حدیث کا فرض ہے کہ موجودہ زمانہ میں توحید و سنت کی اشاعت کے لئے اہلحدیث کی حتے الامکان اشاعت کریں۔

شکریہ مندرجہ ذیل احباب نے اہلحدیث کیلئے نئے خریدار بنائے ہیں۔ لہٰذا ادارہ اہلحدیث ان کا صمیم قلب سے شکرگذار ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر حضرات سے بھی اس امید کا خواہاں ہے۔

جناب میاں کرم الدین صاحب ٹھیکیدار خریدار اہلحدیث نمبر ۲۱۰۰- ایک خریدار

جناب مولوی عبدالرؤف صاحب خریدار اہلحدیث ۴۳۶۸ تین خریدار

مزید شکریہ یہ ہے کہ ان اصحاب نے ان خریداروں کی قیمت بھی بذریعہ منی آرڈر ارسال کردی ہے۔ اس سے بڑھ کر ان کی دلی ہمدردی اور کیا ہو سکتی ہے جزاھم اللہ خیرا الجزا۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے از جناب بابو فضل کریم صاحب سرگودھا عہ

غریب فنڈ کی خبر لیں ناظرین کو غریب فنڈ کی طرف عرصہ سے متوجہ کیا جا رہا ہے مگر افسوس ہے کہ حضرات توجہ نہیں فرماتے۔ ان کی خدمت میں مکرر عرض ہے کہ آپ صدقات و خیرات ادا کرتے وقت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرکے غریب فنڈ کو بھی یاد رکھا کریں۔

آمد از فتویٰ فنڈ ہے۔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ قطعاً عہ۔ از سائل مد بشیرالدین بنارس ۶۔ جملہ ہے۔ سائل مذکور کے نام اخبار اہلحدیث جاری کردیا گیا۔ بذمہ فنڈ عہ۔

۷۵ سائلین کے نام اس وقت تک رجسٹر میں درج ہیں۔ اگر اصحاب کرم نے اس فنڈ کی امداد نہ کی تو مجبوراً نئے داخلے وصول نہیں کئے جائینگے۔

اشاعت فنڈ کی طرف بھی عرصہ سے ناظرین عدم توجہ کا اظہار فرما رہے ہیں۔ دین حنیف کی اشاعت کیلئے روپیہ کافی درکار رہتا ہے۔ اگر روپیہ نہ ہوگا تو تبلیغ کیسے ہو سکتی ہے۔ آج (۱۲ رجب) تک صرف ۳۲ روپے ۱۵ آنے ۳ پائی بقایا ہیں۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

کے سفیر

مولوی عبدالرحمن صاحب

فرخ نگری۔ کلکتہ و رنگون وغیرہ کی طرف بغرض فراہمی چندہ بھیجے گئے ہیں۔ کانفرنس مذکور سے ہمدردی رکھنے والے حضرات مولوی صاحب موصوف کی دل کھول کر امداد کریں۔

(حافظ حمید اللہ نائب ناظم کانفرنس۔ دہلی)

مقدمہ وقف جائداد انجمن اہل حدیث و مدرسہ اہل حدیث فیض آباد یہ بندہ عاجز اس مقدمہ میں دو برس سے پریشان ہے۔ جائداد اہل حدیث پر غیر قابض ہو گئے ہیں۔ مدرسہ اہل حدیث ٹوٹ چکا ہے۔ اگر اس عاجز کی چیخ و پکار پر قوم و جماعت نے توجہ نہ کی تو اہلحدیث خاص جائداد ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ جس کی امداد سے ۲۲ سال سے ایک مدرسہ چل رہا تھا۔ اسی کے ساتھ بندہ کی تحریک "دارالمبلغین" بھی وابستہ ہے۔ جسمیں مناظرہ کی تعلیم اور وعظ کی مشق کرائی جائے گی۔

غرض یہ تمام امور سب اسی پر موقوف ہیں کہ ہماری توحید جماعت اپنے فرض کو محسوس کرکے مالی امداد کافی طور پر کردے۔ تاکہ جائداد وقف بھی برباد نہ ہو۔ اور دارالمبلغین بھی قائم ہو جائے۔ (مولوی محمد یوسف شمس محمدی اہل الذکر فیض آباد)

اخبار "مسجد" مفت حاصل کریں جناب نواب اللہ بخش خان صاحب ٹوانہ ایم۔ ایل۔ اے ضلع شاہ پور کی طرف سے اخبار "مسجد" کی توسیع اشاعت کے لئے دوصد روپیہ وصول ہوا۔ جس سے ایک سو ائمہ و متولیان مساجد، اسلامیہ سکولوں کے طلبہ و اساتذہ اور لائبریریوں کے مہتمم حضرات کی خدمت میں اخبار "مسجد" للعہ روپیہ سالانہ کی بجائے صرف (محصول ڈاک) عہ روپیہ میں سال بھر کے لئے جاری کردیا جائے گا۔

پتہ:- مینجر اخبار "مسجد" لاہور

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث اور رمضان شریف جمعیتہ جب سے قائم ہوئی ہے۔ بفضل خدا جماعتی خدمات میں حصہ لے رہی ہے۔ عوام کے لئے مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے ہوتے رہے۔ انتخابی سیلاب میں جماعت کی رہنمائی کے لئے بورڈ قائم کیا۔ تحریری خدمات کے لئے بھی سلسلہ شروع کردیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا نمبر "اسوہ حسنہ" شائع ہوا جو مفت تقسیم ہو رہا ہے صرف محصول ڈاک آنے پر مل سکتا ہے۔ جمعیتہ ہذا آئندہ بھی جماعت کی ہر طرح سے خدمت کیا کریگی۔

احباب رمضان شریف میں بھولیں نہیں کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب صدقات کا بہترین مصرف ہے۔ کیونکہ تبلیغ ہی اسلام کا اہم مقصد ہے۔ اس غرض کیلئے خرچ کرنا ترقی اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔

رمضان شریف میں ایک پیسہ خرچ کرنے سے ستر پیسے کا ثواب ملتا ہے۔ توحید و سنت کی تبلیغ پر خرچ کرنے سے جن لوگوں کو فائدہ ہوگا جب تک مستفیض زندہ رہیں گے خرچ کرنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔ اس لئے ان مبارک ایام میں احباب جمعیتہ تبلیغ میں مالی اعانت کریں یہ ان کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ (دستخط پر ملاحظہ کریں)

(۵۳)

(۱۰) محمد اسحاق ولد ریاضت اللہ مسجد مبارک (ب)
(۱۱) محمد علی جان ولد ابراہیم مسجد لوہاراں ہاتھی دروازہ (ج)
(۱۲) محمد اسحاق حنیف مینیجر "مبلغ" امرتسر و دیگراں (د)
(۱۳) جملہ خود جلال صابر کرموں ڈیوڑھی (د)
(۱۴) محمد علی ولد عبد الواحد۔ مسجد تیلیاں (ب)
(۱۵) عبد الرحیم ولد عبد الرحمن۔ مسجد گوجرانوالی (ج د)
(۱۶) محمد سعید ولد عطا محمد پونچھوی۔ مسجد قدس (ب ج د)
(۱۷) عبد المجید ولد شیخ قائم علی کوچہ دیگراں کڑہ نہال سنگھ امرتسر (ا ب ج د)
(۱۸) حکیم عبد الجبار ولد چوہدری عبد الکریم صاحب (ج)
(۱۹) ابو طیب محمد حسین کوچہ دیگراں امرتسر (ج)
(۲۰) محمد حسن ولد شیخ نواب الدین کڑہ بھگیاں امرتسر (ج)
(۲۱) محمد شریف ولد بشیر محمد بیعلم خود دروازہ سلطان ونڈ نیویں گلی امرت سر (ا ب ج د)
(۲۲) عبد الحق ولد فضل الدین۔ مسجد قدس امرتسر (ج)
(۲۳) حافظ رکن الدین بیعلم خود کڑہ بھائی امرتسر (ج د)
(۲۴) منشی محمد عمر کاتب امرتسر کوچہ نور شاہ (ج)

دعوت

بروز جمعہ ۱۲۔ نومبر کو والدم بزرگوار متعنا اللہ بطول حیاتہ کی حیات ثانیہ کی خوشی میں مندرجہ ذیل دعوت نامے مقامی علماء کرام کی خدمت میں جاری کئے گئے:-

"دعوت علمائے کرام
افطاری وطعام
بتقریب خوشی حیات ثانیہ والد ماجد
حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب دام ظلہ
آج بتاریخ ۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ یوم جمعہ
حضرات علمائے کرام کی افطاری وطعام نان جویں
دعوت مسنونہ ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر
قریب مغرب غریب خانہ (ثنائی منزل) میں
تشریف لاکر مشکور فرمائیں۔
المکلف:- ابو رضا عطاء اللہ بن حضرت مولانا
ثناء اللہ صاحب امرتسری"

چنانچہ شام کو علماء کرام واحباب ثنائی منزل میں تشریف لائے۔ افطاری روزہ کے بعد ما حضر پیش خدمت کیا گیا۔ ان کی تکلیف فرمائی کا بھی راقم الحروف تہ دل سے مشکور ہے۔

وفود

اس حادثہ فاجعہ سے اظہار ہمدردی کے طور پر مندرجہ بالا خطوط وتاریں موصول ہوئیں۔ ان کے علاوہ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ بٹالہ۔ دینانگر۔ ہوشیارپور۔ گھریالہ۔ ہردوروال۔ فتح گڑھ چوڑیاں اور دیگر مقامات سے وفود واحباب تشریف لائے۔ خاکسار ان سب حضرات کا صمیم قلب سے شکر گذار ہے۔

مزید قراردادیں و تجاویز

جو سطور بالا کتابت ہونے کے بعد موصول ہوئیں:-

(۲۱) جمعیت اہل حدیث جامع مسجد چینیانوالی۔ لاہور
(۲۲) منجانب مسلمانان چنیوٹ ضلع جھنگ
(۲۳) انجمن اہل حدیث مرزاپور۔ یوپی
(۲۴) انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ
(۲۵) انجمن اہل حدیث ملتان
(۲۶) انجمن اہل حدیث جھنگ
(۲۷) جمعیۃ التذکیر مبارک پور

مزید خطوط

(۱۳۵) ایس کاظم علی ایڈمنز گریڈیہ
(۱۳۶) شیخ فضل الدین صاحب ٹھیکیدار حیدرآباد دکن۔
(۱۳۷) حافظ محمد حمید اللہ صاحب نعمانی ہردوئی۔
(۱۳۸) مولوی عبد العزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ
(۱۳۹) مولوی ابو الحسن محمد عبد اللہ صاحب بھینانوالہ ضلع سیالکوٹ
(۱۴۰) جناب حاجی شیخ عبد العزیز صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر حسن آباد۔ راولپنڈی۔
(۱۴۱) مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ اسلام سابق کلرک محکمہ نہر۔ مالوالدو بھیرہ۔
(۱۴۲) ڈاکٹر غلام علی صاحب سری نگر کشمیر
(۱۴۳) بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ ماسٹر لوئی سکول ناگ پور

۴۔ نومبر کو امرتسر میں ایک کمینہ حرکت

شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

(از حافظ حمید اللہ صاحب نعمانی ہردوئی)

میں حنفی ہوکر ان عالموں یا عالم سے دریافت کرتا ہوں جنہوں نے یکم۔۲۔۳ نومبر ۱۹۳۷ء کو جلسہ عام میں حضرت مولانا موصوف کے متعلق لوگوں کو ایسی حرکت کرنے کیلئے اشتعال دلایا۔ کیا یہ فعل شرعاً یا اخلاقاً جائز ہے۔ جس عالم نے اس قسم کی اشتعال انگیز تقریر کی ہو۔ حکومت کو چاہئے کہ فوراً اس کی خبر لے۔ تاکہ آئندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو۔ میں عرض کرونگا کہ جس شخص نے اس قسم کی تقریر کی ہے وہ مولوی کہلانے کے لائق نہیں۔ بلکہ .... اور حملہ کرنے والا تو کمینوں کا سردار ہے بھلا یہ حرکت کیا کوئی شرافت کی علامت ہے؟ تم نے ۳ یوم جلسہ کرکے اہل حدیث مذہب پر حملہ کیا تھا۔ کیا اہل حدیث حضرات کا فرض نہ تھا کہ وہ جواب دیتے۔ یقیناً ان کو حق تھا اور ہے کہ وہ جواب دیں۔ پھر آپ اپنا جلسہ کرکے ان کا جواب الجواب مگر متانت سنجیدگی اور شرافت سے دیتے۔ اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ مگر یہ کیا غضب ہے کہ خود تو ان کے مذہب پر اعتراض کرو اور ان کو اس بات کا موقع نہ دو کہ وہ جواب دیں۔ میں حکومت امرتسر سے التجا کرونگا کہ وہ حملہ آور اور حملہ آور سے پہلے ان مفسد واعظوں سے باز پرس کرے جن کی وجہ سے یہ حرکت صادر ہوئی۔

اس کے بعد میں حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب قبلہ کی صحت کے واسطے نہایت خشوع اور خضوع سے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک مولانا موصوف کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ ابھی تک مختلف مقامات سے خطوط اور قراردادیں آرہی ہیں۔ جن کا اندراج آئندہ پرچے میں ہوگا

(بقیہ) خاکسار ابو رضا عطاء اللہ

ملکی مطلع

حکام ریلوے اور قربانی

محکمہ ریلوے سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملازمین ریلوے کے نام آرڈر جاری کیا گیا ہے کہ وہ کسی قسم کا ذبیحہ جس میں قربانی بھی شامل ہے۔ ریلوے حدود کے اندر نہ کریں۔ ایسا کرنے سے ان کو حکماً بند کیا گیا ہے اور خلاف کرنے والے کو متوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ریلوے حکام کو اس کی کیا ضرورت پیش آئی اور انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ البتہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ حکم ریلوے حکام کی دور اندیشی پر مبنی نہیں ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ مسلمان ریلوے ملازمین جیسے نماز کو رکن اسلام سمجھتے ہیں۔ اسی طرح قربانی کو مذہبی حکم خیال کرتے ہیں۔ ان پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے جو سراسر خلاف انصاف ہے۔

اگر انہوں نے مذہبی حکم سمجھ کر قربانی کی اور حکام ریلوے نے روک پیدا کی تو مداخلت فی الدین کے باعث ہیجان پیدا ہونے کا اندیشہ ضرور ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ ریلوے حلقہ میں جبکہ گوشت اور بیف کے کباب وغیرہ بلا روک بکتے ہیں اور مخالفین کی طرف سے کوئی شکایت یا ایجی ٹیشن بھی نہیں ہے تو پھر مسلمان ملازمین کو مذہبی حکم بجا لانے سے کیوں روکا جاتا ہے۔ جس صورت میں مسلمان ملازمین شرعی حکم سمجھ کر نماز کے لئے چبوترے بنا لیتے ہیں اور محکمہ انہیں منع نہیں کرتا۔ تو عام ذبح اور ذبح قربانی بھی امر شرعی ہے اس سے روکنا بحالیکہ کسی کو شکایت بھی نہ ہو، بے معنی ہونے کے علاوہ ہیجان پیدا کرنے کا باعث ہے۔

ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی حیرانی ہوتی ہے کہ ریلوے محکمہ عام اقوام کے جذبات کا معمولی امور میں بھی لحاظ رکھتا ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ سکھ قوم کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ٹرین کے اندر نوٹس لکھا ہوا ہوتا ہے کہ کوئی صاحب اپنے ساتھیوں کی رضامندی کے بغیر حقہ نوشی نہ کرے اور سگرٹ نہ پئے۔ جب سکھ قوم کی خاطر عام حقہ نوشوں اور سگرٹ پینے والوں کو نوٹس امتناعی دیا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلم جذبات کو اس حد تک کچلا جاوے۔ کہ اپنے گھر میں ایک دینی کام کے نتیجے میں ان پر کرفیو آرڈر جاری کر دیا جائے۔

یہ صراحتہً انصاف کا خون ہے۔ ہمیں امید ہے کہ محکمہ ریلوے اس پر نظر ثانی کر کے بہت جلد اس حکم کو منسوخ کر دیگا۔

پنجاب میں خوفناک زلزلہ

۱۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو ۴½ بجے بعد دوپہر امرتسر میں زلزلہ آیا جو تقریباً ۲½ منٹ تک رہا۔ پہلے خفیف سا جھٹکا آیا۔ ابھی وہ تھمنے نہ پایا تھا کہ چھوٹے چھوٹے جھٹکے محسوس ہوئے۔ اخیر میں ایک زبردست جھٹکا لگا۔ گذشتہ مہینہ سے ۱۴۔ نومبر تک تقریباً ۸ زلزلے آچکے ہیں۔ مگر یہ ان سب سے بڑھ کر تھا۔ مقام شکر ہے کہ امرتسر میں کسی قسم کا نقصان جانی یا مالی نہیں ہوا۔ دیگر شہروں سے جو حالات بذریعہ اخبار معلوم ہوئے وہ درج ذیل ہیں:۔

"آنٹ وار ۱۴۔ نومبر۔ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کیا لاہور اور کیا دوسرے شہروں میں لوگوں پر دہشت طاری ہو گئی جب گھروں میں بیٹھے بیٹھے انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے مکانات جھولنے لگ پڑے ہیں۔

لاہور میں سارا شہر خوف کے مارے کانپنے لگ گیا لوگوں نے جب دیکھا کہ ان کے مکانوں۔ دکانوں۔ چوباروں اور دفتروں کی دیواریں۔ دروازے اور چھتیں کانپ رہی ہیں تو اپنی جانیں بچانے کے لئے دروازوں سے باہر دوڑے۔ پہلا منٹ تو لوگ جہاں تھے وہیں بیٹھے رہے۔ لیکن بعد کے دو منٹ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو دوڑ کر بازار میں کھلی جگہ نہ آگیا ہو۔

اس زلزلے کا وقفہ دو منٹ ۳۵ سیکنڈ تھا۔ جتنا وقت یہ آتا رہا، لوگ خوفزدہ رہے۔ معمر لوگ بیان کرتے ہیں کہ اتنا شدید زلزلہ پچھلے پچاس سال میں بھی لاہور میں نہیں آیا۔ زلزلہ سے کئی مکانات پھٹ گئے اور کئی آدمیوں نے دوسری منزلوں سے چھلانگیں لگا کر جانیں بچائیں اور اس طرح زخمی ہوئے۔

نامہ نگار "ملاپ" نے شہر کے مختلف حصوں میں چکر لگایا شہر کے اندر تو یہ حالت تھی کہ کوئی مکان خالی نہ تھا۔ جہاں بچے خوفزدہ ہو کر ماؤں سے نہ چمٹ گئے ہوں۔ کئی عورتیں چیختی ہوئی بھاگ گئیں۔ پرانی انارکلی میں ایک عمارت کے مینار نیچے گر پڑے۔ نسبت روڈ پر ایک بڑی منزل کی دیوار پھٹ گئی۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کا مکان بھی پھٹ گیا۔ چند مقامات پر بوسیدہ مکانوں سے اینٹیں گرنے سے کچھ آدمی زخمی ہو گئے ہیں۔ ایک آدمی حجامت بنوا رہا تھا۔ خوف کے مارے حجامت کی پرواہ نہ کی اور دوڑ کر باہر نکل آیا۔ ریلوے روڈ پر بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ واٹر ورکس پر ایک کوئلہ والے کا مکان پھٹ گیا۔ لوہاری منڈی میں بھی ایک مکان پھٹا ہے متی کے چوک میں سے بھی ایک دو مکان پھٹ گئے ہیں۔ بیڈن روڈ پر بھی نقصان پہنچا ہے۔ ٹبی ہٹہ میں ایک مکان بنیادوں سے ہل گیا ہے اور آگے کی طرف بڑھ گیا ہے نیلا گنبد کے نزدیک ایک مکان کو نقصان پہنچا ہے۔ جنرل پوسٹ آفس کی عمارت کی اوپر کی چھت سے چند اینٹیں گریں۔ ہسپتال روڈ پر بھی ایک دو مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ سرجن سنگھ کے چوک میں ایک عمارت پھٹ گئی ہے اور آگے کی طرف جھک گئی ہے۔ بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن کسی جان کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لارنس گارڈن میں لارڈ ٹینی سن اور انڈین ٹیم میں میچ ہو رہا تھا۔ گورنر پنجاب میچ دیکھنے کے لئے وہاں موجود تھے۔ جب زلزلہ آیا تو لوگ کیمپوں سے باہر آگئے۔ پویلین میں جو گھڑی تھی وہ زلزلہ کے باعث کھڑی ہو گئی۔ کئی آدمی جو درختوں پر بیٹھے تھے وہ جھول رہے تھے۔

جملہ خط و کتابت خاکسار ناظم کے نام ہونی چاہئے۔
ترسیل زر:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر۔
پتہ ناظم:۔ محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ دفتر ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

برادران اہل حدیث سے درخواست ہے کہ میں بہار میں مجرد اہل حدیث رات دن مخالفین کے نرغے میں ہوں۔ خدا کے واسطے کوئی اصحاب خیر رمضان شریف کے صدقے میں مندرجہ ذیل کتابیں منگوا دیں۔ اور ثواب عظیم حاصل فرماویں۔
ترجمان وہابیہ۔ طریق محمدی۔ فیصلہ وہابی۔ تحفہ محمدی۔ بغیر عید محمدی۔ لاٹ صاحب کی چٹھی۔ عقیدہ محمدی۔ تاریخ اہل حدیث۔ شمع محمدی۔ آئینہ محمدی۔ ملکت محمدی۔
راقم:۔ محمد قاسم اللہ ری طالب علم محلہ شاہ مقبول صاحب کا باغ ۔ممبر اہل حدیث۔ ڈاکخانہ سوہ سرائے ضلع پٹنہ ۔ بی۔بی۔ال۔آر

اعلان جناب احمد خان صاحب ناظم انجمن ہذا بطور سفیر انجمن دورہ کرنے والے ہیں۔ لہذا معاونین و ممبران انجمن سے خصوصاً اور جملہ حضرات اہل حدیث و دیگر مسلمین سے عموماً پرزور درخواست ہے کہ صاحب موصوف کی حتی المقدور امداد کر کے انجمن ہذا کا ہاتھ بٹائے۔
خاکسار:۔ خلیل احمد صدر انجمن اہل حدیث مرزا پور

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائلپور کا ایک ضروری اجلاس زیر صدارت حکیم میر نورالدین صاحب حکیم صاحب کے دولتکدہ پر منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کی تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔
(۱) یہ اجلاس پنجاب کے طبیب اعظم شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب لاہوری کی اچانک موت کو طب قدیم کے لئے نقصان عظیم خیال کرتا ہوا دلی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے اور خداوند کریم کی درگاہ میں صمیم قلب سے دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
(۲) یہ اجلاس میونسپل کمیٹی لائلپور کی اس مساعی حسنہ کو جو اس نے صحت عامہ کے پیش نظر صدد میونسپل کمیٹی میں نقلی گھی کے انسداد کی صورت میں صرف کی ہے۔ بنظر استحسان دیکھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ کمیٹی آئندہ بھی تحفظ صحت عامہ کے پیش نظر مخالف صحت اشیاء کی بندش اور انسداد میں پیش پیش رہیگی۔ (حکیم مظفر علی دہلوی جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور)

ناظرین اخبار اہلحدیث
ایک بار پھر
حساب دوستاں

ضرور ملاحظہ کریں۔ جو اہلحدیث ۵۔نومبر میں شائع ہو چکا ہے نیز اس میں جو جو ہدایات دی گئی ہیں اسپر ضرور عمل ہو یعنی
(۱) جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ نومبر میں ختم ہے وہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔
جن کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوگی نہ ہی کوئی اطلاع ملے گی انکے نام آئندہ پرچہ اہلحدیث وی پی بھیجا جائیگا۔
(۲) جن نمبروں پر × کا نشان ڈالا گیا ہے وہ ہندوستان سے باہر کے خریدار ہیں۔ ایسے حضرات بھی اپنی قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ پوسٹل آرڈر یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔
(۳) جن نمبروں کے ساتھ م کا نشان ہے انکی میعاد مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ مزید مہلت طلب نہ کریں۔ بلکہ قیمت اخبار ہی ارسال کر دیں۔ ۱۵ نومبر تک ان کی قیمت وصول ہو جانی چاہئے تھی مگر اب ۲۵ تاریخ تک مزید مہلت دی گئی ہے۔ اگر اس تاریخ تک قیمت وصول نہ ہوئی تو آئندہ پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔
(۴) جن نمبروں کے ساتھ ×م کے نشانات ہیں وہ بیرون ہند کے مہلت یافتگان ہیں۔ قیمت اخبار جلد آنی چاہئے۔
نیاز مند:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

بیوہ مولوی محمد الدین گجراتی کی امداد اصحاب خیر خاص طور پر کریں۔ کیونکہ اس کی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ نیز جو اصحاب مولوی صاحب مرحوم کی امداد کیا کرتے تھے وہ ان کی بیوہ کو بھی یاد رکھیں۔ پتہ یہ ہے:۔ مسمات غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین۔ محلہ نور پور ارائیاں۔ مشرقی گجرات پنجاب۔

پٹیالہ کی بجائے دہلی پٹیالہ کے مشہور طبیب جناب شفاء الملک بہادر حکیم دلبر حسن خان صاحب بھی دہلی کی اس عظیم الشان کوٹھی جو جامع مسجد کے سامنے غربی جانب واقع ہے (جس میں حکیم نابینا صاحب مطب فرمایا کرتے تھے) مطب فرمایا کرینگے۔ (مینیجر شاہی مطب پٹیالہ)

تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں

مولانا ابوالکلام آزاد اور احادیث نبویہ مولانا کے متعلق مشہور ہوا تھا کہ آپ منکر حدیث ہو گئے ہیں۔ دریافت کرنے پر انہوں نے جو خط جواب میں لکھا وہ شائع کیا گیا ہے۔ ۔۔۔ر میں ۸ عدد

حضرت محمد سچے پیغمبر تھے گاندھی جی کی وہ تقریر جو انہوں نے شہر پونا میں اسلامی جلسہ میں کی۔ جو ہندو مسلم ملاپ کے لئے بہت عمدہ ہے۔ ۔۔۔ر میں ۱۰ عدد
منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

پیر جماعت علی شاہ علی پوری
کی امارت کی
ابتدا اور انتہاء

جس میں موصوف کا مسجد شہید گنج لاہور کے سلسلہ میں قائد بننا، تمام ملک میں دورہ کرنا اور دھواں دھار تقریریں، کانفرنسیں کرنا۔ بالآخر سب کام معلق چھوڑ کر بیت اللہ چلے جانا۔ تمام واقعات درج ہیں جن سے پیر صاحب کی ہر قسم کی قابلیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ ایک رسالہ کی صورت میں تقسیم شائع کر دیا گیا ہے۔ فی نسخہ ۱ کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔
پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

سری نگر ۱۴- نومبر۔ یہاں قریباً ۴ بجکر ۵ منٹ پر زلزلہ کے جھٹکے آئے جو دو منٹ تک آتے رہے۔ لوگ سخت خوفزدہ ہوگئے اور تمام مکانوں سے باہر نکل آئے کاروبار پانچ منٹ کے لئے بند کر دیا گیا۔ ہر شخص کی زبان پر کوئٹہ کا لفظ تھا۔ شہر میں ایک مکان کے گرنے اور متعدد مکانات کے پھٹ جانے کی اطلاعات آئی ہیں۔ نقصان کا اندازہ نہیں لگ سکا۔ اس ماہ میں یہاں ۵ بار زلزلہ آیا ہے۔

راولپنڈی ۱۴- نومبر (بذریعہ ٹیلیفون) آج ساڑھے چار بجے یہاں خوفناک زلزلہ آیا۔ جس سے تمام مکان ہلنے لگ گئے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ بس کوئٹہ کا نقشہ کھچنے والا ہے۔ آناً فاناً تمام لوگ گھروں اور دوکانوں سے نکل کر باہر بازار میں آ گئے۔ کئی مکانات پھٹ گئے ہیں۔ مدن پورہ میں ایک عمارت کے گر جانے سے ایک عورت سخت زخمی ہو کر مر گئی۔ پرانا قلعہ میں جہابر دل کا دفتر گر گیا ہے۔ مگر کوئی اتلاف جان نہیں ہوا۔ صرافوں والے بازار میں صراف کھلی دوکانیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کسی نے یہ نہ دیکھا کہ دوکانوں میں ہزاروں روپیہ کا سونا پڑا ہے۔ جان بڑی عزیز ہے۔

پشاور ۱۴- نومبر۔ یہاں آج ۴ بجے کے قریب تین منٹ تک زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے مکان کانپ اٹھے۔ مکانات اور بلڈنگیں صاف جھومتے ہوئے نظر آنے لگے۔ لوگ بہت پریشان اور بے چین ہوگئے۔ ابھی تک اتلاف جان کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ لیکن متعدد عمارات پھٹ گئی ہیں۔ نومبر کے مہینہ میں یہاں تیسری بار زلزلہ آیا ہے۔ اور اس دفعہ پچھلے دو دفعہ کے زلزلہ سے سخت ہے۔

شیخوپورہ ۱۴ نومبر۔ یہاں ساڑھے چار بجے شام کے وقت غیر معمولی طور پر شدید زلزلے کے جھٹکوں کا احساس کیا گیا۔ یہ جھٹکے تین منٹ تک آتے رہے اور ساتھ ہی گڑ گڑ کی آواز آتی رہی۔ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے مکانوں سے باہر نکل آئے۔ ابھی تک کسی نقصان کی اطلاع نہیں آئی۔

بہاولپور ۱۴- نومبر۔ صدیق گڑھ پیلس (ڈیرہ نواب) اور بہاولپور میں زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے ریاست کے دوسرے حصوں سے ابھی اطلاعات نہیں آئیں۔ دیگر کسی قسم کے نقصان کی خبر نہیں آئی۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ یہاں شدید زلزلہ آیا۔ جو ایک منٹ سے زیادہ عرصہ تک رہا۔ کسی نقصان کی اطلاع ابھی تک نہیں آئی۔ (ملاپ ۱۶- نومبر)

سابق وزیراعظم انگلستان کی موت

۱۱- نومبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر رامزے میکڈانلڈ سابق وزیراعظم حکومت برطانیہ انتقال کر گئے۔ ہندوستان کا ہر شخص موصوف کے نام سے واقف ہے۔ اصلاحات جدیدہ جو آج کل ہندوستان میں رائج ہیں ان کے عہد میں ہی ان کو تیار کیا گیا تھا۔ موصوف کے مختصر حالات مندرجہ ذیل ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ اپنی صاحبزادی کی معیت سیر و تفریح کی غرض سے جنوبی امریکہ جا رہے تھے کہ جہاز ہی میں پیام اجل آ پہنچا۔

مسٹر میکڈانلڈ آنجہانی نے اپنی زندگی ایک دیہاتی مدرس کی حیثیت سے شروع کی۔ اور اپنی محنت شاقہ اور قابلیت سے قلمرو برطانیہ کے وزیراعظم کے عہدہ جلیلہ تک پہنچ گئے۔ مدرسی کے بعد آپ کو لندن کے ایک دفتر میں کلرک کی اسامی مل گئی۔ لیکن اس دوران میں آپ نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ کچھ مدت تک اخبار نویسی سے بھی وجہ معاش پیدا کرتے رہے۔ پھر انگلستان کی مزدور پارٹی میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۳ء میں آپ نے ہندوستان کا سفر بھی کیا۔ چونکہ مزدور پارٹی میں بہت کم لوگ آپ کی قابلیت اور سرگرمی کا مقابلہ کرنے کے اہل تھے۔ اس لئے آپ ترقی کرتے کرتے آخر پارٹی کے لیڈر بن گئے۔ اور ۱۹۲۴ء میں اولیں مزدور وزیراعظم کی حیثیت سے برسر اقتدار آ گئے۔ ۱۹۲۹ء میں پھر وزیراعظم بنائے گئے۔ ۱۹۳۱ء میں جب مزدور پارٹی کی حکومت کے بجائے تمام پارٹیوں کی ایک مخلوط قومی حکومت قائم کی گئی۔ جب بھی آپ ہی وزیراعظم بنائے گئے۔ جون ۱۹۳۵ء میں آپ خرابی صحت کی بنا پر مستعفی ہو گئے۔

آپ کے عہد وزارت عظمیٰ کی خصوصیت ہندوستانیوں کے نقطہ نظر سے یہ ہے کہ اسی عہد میں گول میز کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ جن میں ہندوستان کے موجودہ آئین کا ڈھانچہ تیار کیا گیا۔ آپ کے اولیں رجحانات تو زیادہ تر ہندو لیڈروں کی طرف تھے۔ لیکن جب قدامت پسند جماعت کے تمام ذی اثر لیڈر مسلمانوں کے علیحدہ سیاسی حقوق کی تعیین کے حامی بن گئے تو مصالح عالیہ سلطنت کے پیش نظر آپ نے یہی رویہ اختیار کر لیا۔ "فرقہ وار فیصلہ" آپ ہی کی حکومت نے نافذ کیا۔ اگرچہ کسی برطانوی پارٹی یا وزارت کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مسلمانوں کی یا کسی اور قوم کی خاص طور پر خیرخواہ ہے۔ لیکن مسٹر رامزے میکڈانلڈ کا عہد اس اعتبار سے مسلمانوں میں یادگار رہیگا کہ آپکے زمانہ وزارت میں مسلمان قوم کی علیحدہ سیاسی حیثیت تسلیم کی گئی۔ اور فرقہ وار فیصلے" میں ان کے سیاسی حقوق معین کئے گئے۔" (انقلاب ۱۴- نومبر)

قراردادیں

جو ۱۶- نومبر کو موصول ہوئیں۔ از انجمن اہل حدیث سیالکوٹ۔ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ انجمن اہل حدیث کان پور۔ انجمن انصار اللہ اہل حدیث فیض آباد۔

انجمن اہل حدیث کان پور کی طرف سے علاوہ مندرجہ صدر اخبار ہذا کی تائید میں گورنر پنجاب کے نام بھی تار بھیجا گیا۔

تار دریافت خیریت از جناب عبد الستار صاحب چیف جیلر بھامو برما۔ مولوی عبد اللہ صاحب امام مسجد غازی پارا برتلا ضلع ۲۴ پرگنہ کی طرف سے برائے دریافت خیریت جوابی تار موصول ہوئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ء

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ سفید امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ـــے

عام خریداران سے 〃 ـــہ

〃 〃 ششماہی ۲/۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

تہنیت نامہ سال نو اہلحدیث [1]

(از جناب محمد عبد الجبیر صاحب فیضی از گیا)

ہمیں بتلا دیا کرتا ہے نکتے جو شریعت کے — حقائق کے سمندر کا وہ گوہر دیکھتے جاؤ

کہیں جس کو قمر ہم یا جسے عالم کہے گوہر — اسی کا سالنامہ ہے یہ خوشتر دیکھتے جاؤ

نئے انداز و وضع و شان سے آیا ہے سج دھج کر — اٹھا کر پرچہ ماہ نومبر دیکھتے جاؤ

نہیں جسکے مقابل کوئی بھی ہے راہبر حق کا — نہیں دنیا میں کوئی جس کا ہمسر دیکھتے جاؤ

مٹاتا ہے یہ کفر و شرک کی راہوں کو اے فیضی

طریقہ راہ سنت کا بتاتا ہے یہ اختر دیکھتے جاؤ

[1] یہ نظم اہلحدیث کے سالِ نو کے لئے لکھی گئی تھی۔ مگر درج نہ ہو سکی۔ اب درج کی جاتی ہے۔ (دفتر اہلحدیث)

فہرست مضامین

رمضان شریف کے بابرکت تحفے

تفسیر ثنائی اردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے جسے زمانہ حاضرہ میں بجا مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ... مکمل ... محصول ڈاک علیحدہ

بیان الفرقان علی علم البیان

(بزبان عربی)

قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی وبیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی وبیان کی اصطلاحات درج کر کے ان پر نمبر لگائے گئے ہیں۔ سردست صرف سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت طباعت اور سائز اعلیٰ ہے۔ سرورق رنگین آرٹ پیپر پر طبع ہوا ہے۔ ہدیہ صرف دس آنے (۱۰/) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا

اکیس خوبیوں والی شمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے۔ کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور خازن ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز مسند امام احمد بن حنبل فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ جلد چرمی منقش۔ نہایت پختہ۔ ہدیہ ... روپے) محصول ڈاک علیحدہ

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں نہایت جلی حروف۔ لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔ ہر اہل حدیث کے ہاں ضرور ہونا چاہئے۔ بے نظیر اور قابل دید ہے۔ ہدیہ ... روپے۔

معجزنما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ سوانح عمری۔ حاشیہ مجلد ...

مترجم حمائل شریف

ترجمہ بامحاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ ... روپے۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بر حاشیہ فوائد موضح القرآن۔ از شاہ عبد القادر صاحب جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ ...

تفسیر واضح البیان اردو

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت نہایت عمدہ۔ سائز ۳۰×۲۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ ہدیہ بے جلد ... مجلد ... (علاوہ محصولڈاک)

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ...

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم۔ قابل دید تحفہ ہے۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ صرف ...

حیات طیبہ

بطل حریت۔ قائد جیوش اسلامیہ مجاہد اسلام حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری مصنفہ مرزا حیرت دہلوی (جدید اڈیشن) قیمت ... روپے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
"جامعہ ملیہ" دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

مجھ پر قاتلانہ حملہ

(از ابوالوفاء ثناء اللہ)

بجرم عشق توام مے کشند وغوغا ایست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا ایست

قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں ہرقسم اور ہر زمانے کے واقعات کا ثبوت فی الجملہ ملتا ہے۔ پہلی قوموں کے ظلم و تعدی کے ذکر میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:۔

يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ [1]

حدیث شریف میں آیا ہے۔ "لتتبعن سنن من کان قبلکم" [2] اس آیت اور حدیث کے پیش نظر علماء وصلحاء کا قتل ہونا کوئی تعجب خیز بات نہ تھی۔ لیکن انگریزی حکومت کے انتظامات اور قانون مساوات کی موجودگی میں یہ امر بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ دن دہاڑے سر بازار کسی بے گناہ پر قاتلانہ حملہ کیا جائے۔ مگر واقعات نے اس خیال کو بھی غلط ثابت کر دیا۔

میں اپنی نابکاری کی وجہ سے اپنے تئیں اس حملے کا مستحق نہیں سمجھتا تھا۔ اس لئے "حملہ" ہو جانے کے بعد میں خلوت میں اس خیال میں محو ہوا کہ اس قسم کے حملے کی عزت مجھے کیونکر بخشی گئی جو درحقیقت حضرت شاہ ولی اللہ اور دیگر صلحاء امت کے لائق تھی۔ میرے دل میں اس کا جواب القا ہوا کہ

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

میں نے اس کے جواب میں عرض کیا ؎

سر بندگاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

میری ناچیز خدمات کی قدر کرنے والے احباب نے جو دور و نزدیک مقامات سے ہمدردی کے پیغامات بھیجے اور میری شفایابی کے لئے دعائیں کیں اور کرتے ہیں وہ ازراہ مہربانی اپنی دعاؤں میں اتنا اور اضافہ کر لیں کہ

میرا خون جو اس حملے میں تخمیناً چار گھنٹے تک بہتا رہا۔ جس سے میرا منہ اور کپڑے تربتر ہونے کے علاوہ وہ زمین بھی بھویا بہ ہو گئی جس پر میں کھڑا تھا۔ اس وقت یہ مصرع صادق آرہا تھا ؎

وللارض من کاس (رأس) الکرام نصیب [1]

خداوند تعالیٰ ازراہ قدردانی اس معصیت آمیختہ خون کو خون شہداء کے ساتھ شامل کر لے!

اس وقت میں خوشی میں یہ رباعی پڑھوں گا ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نہ کشند
لاغر صفتاں و زشت خو را نہ کشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود ہر آنچہ او را نہ کشند

برادران اسلام! تاریخ اسلام میں یہ پہلا ہی واقعہ نہیں بلکہ بحکم "قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ" اس سے پہلے بھی خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ سے لے کر آج تک اس قسم کے بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ شعر اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس واقعہ سے میں نے جو اسباق حاصل کئے ہیں۔ ان میں سے ایک سبق یہ ہے کہ اُن تصرفات خداوندی پر میرا یقین پختہ ہو گیا جو ظاہری قوانین قدرت کے خلاف وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوئے۔ مثلاً حضرت خلیل اللہؑ کے حق میں یہ ارشاد خداوندی:۔ [2]

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ؕ

اس کی تفصیل یہ ہے کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ بڑے تیز ٹوکے سے کیا گیا (جو تلوار جیسا تیز تھا) جس نے سر کا عمامہ مضبوط کلے سمیت کاٹ کر سر کی پچھلی جانب تقریباً چار انچ لمبا زخم دماغ کی ہڈی تک پہنچایا اور پیشانی پر تین انچ لمبا زخم آیا۔ مگر مجھے ان دونوں زخموں سے کانٹے کے برابر بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں دماغی اور جسمانی ضعف ہو گیا۔

اس سے میں سمجھا ہوں کہ قوانین مجربہ میں بھی تصرف قدرت

---

[1] منکرین انبیاء کے علاوہ ان لوگوں کو بھی قتل کرتے تھے جو ان کو نصیحت کی بات بتاتے تھے۔ منہ

[2] تم مسلمان لوگ پہلی قوموں کی روش پر چلو گے۔ منہ

[1] کریمین کے سر کے پیالے سے زمین کا بھی حصہ ہے منہ

[2] اے آگ حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔ منہ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں آج کل خشک سردی بہت پڑ رہی ہے۔ بارش کی بہت ضرورت ہے۔ دعا کریں۔

—— امرتسر ۱۹۔ نومبر امرتسر میونسپل کمیٹی نے شہر میں ایک زنانہ ہسپتال کی عمارت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی عمارت پر تقریباً ۲½ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔

—— بھوپال اور بعض دوسری جگہوں سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پہلا روزہ جمعہ کے روز ہوا۔

—— یوپی کانگرسی وزارت کا خیال ہے کہ چیف انجینئر یوپی کی آسامی کو تخفیف میں لایا جائے اس طرح تین ہزار روپیہ ماہوار کی بچت ہوگی۔ بعض دوسرے عہدوں میں بھی تخفیف کرکے کم تنخواہ دار کانگرسی ملازم رکھے جائیں گے۔

—— سوویٹ روس سے برطانوی کارخانوں کو دس لاکھ پونڈ اسلحہ تیار کرنے کا آرڈر ملا تھا۔ مگر وہ چونکہ اپنی گورنمنٹ کا اسلحہ تیار کر رہے ہیں اس لئے انکار کر دیا۔ اس لئے وہ آرڈر امریکہ کو دیا گیا۔ اب مزید دس لاکھ کا آرڈر وہاں بھیجا گیا ہے۔

—— راولپنڈی کے قریب ایک لاری اور ریل گاڑی کا تصادم ہو جانے سے ۲ مسافر ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جاپانی افواج نے چین کے سوچاؤ شہر پر قبضہ کر لیا ہے

—— حکومت فرانس نے مفتی اعظم فلسطین کو بیروت سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں نظر بند کر دیا ہے۔

مضامین آمدہ محمد اسحٰق صاحب۔ محمد یحییٰ صاحب۔ پنڈت آنند صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثناء۔ مولوی ابو اسحٰق صاحب۔ مولوی گلزار احمد۔ جناب نسیم صاحب آسی۔

—— منیلا۔ جزیرہ دسائن میں دو خوفناک طوفان آئے ہیں۔ جن سے ۱۲۰ آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ۸۰ ہزار پونڈ لگایا جاتا ہے۔ ایک جزیرے کے دس ہزار گھر برباد ہو گئے۔

—— لاہور۔ پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کا امتحان ۱۲ فروری سے شروع ہوگا۔ اور ۲۴ فروری تک رہے گا۔

—— اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کا ۲۰ سالہ لڑکا جنگ سپین میں ہلاک ہو گیا ہے۔

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کا حملہ آور

آج ۲۳۔ نومبر تک گرفتار نہیں ہوا۔ (منیجر)

حساب دوستاں

آیندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ (منیجر)

غریب فنڈ میں از جناب محمد حسین صاحب سوداگر منڈی شاہجہانپور ۵؎۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۵؎۔ بقایا ہے۔ بذمہ سائل ۲؎ ایم کیقباد بر ہوا۔ ۲؎ عبد القدوس اسلام آباد کشمیر ۸؎ جملہ ۸؎۔ ہر دو سائلین کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۸؎۔

یادرفتگان میرے والد محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ مرحوم موحد اور متبع سنت تھے۔ زیارت حرمین سے بھی مشرف تھے۔ اناللہ!

(محمد ادریس از سری پور ہزارہ) (۲) میری ہمانی صاحبہ فوت ہو گئیں اناللہ! (مولوی اولاد حسین از کلان پور) (۳) میرا لخت جگر بابو غلام احمد دو تین ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گیا۔ اناللہ (راقم محمد ابراہیم تبا جبا)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

سرکاری اطلاع گورنمنٹ پولٹری فارم گوجرانوالہ میں مرغیوں کی پرورش اور افزائش نسل کے متعلق ایک ورنیکولر نصاب جاری کیا جائیگا جو ۹ دسمبر ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا اور ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء تک جاری رہیگا۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق علمی اور عملی تعلیم دی جائیگی۔

پنجاب کیلئے مرغیوں کی موزوں اقسام۔ دیسی مرغیوں کو بہتر بنانے کے طریق۔ مرغی خانہ تیار کرنیکا طریق۔ مرغیوں کی پرورش اقامت صحت اور افزائش نسل کے علاوہ انڈوں سے بچے نکالنے اور موسم گرما میں مرغیوں اور چوزوں کی نگہداشت کے متعلق مفید ہدایات۔ اس نصاب میں ۲۱ طلباء داخل کئے جائینگے۔ ہر طالب علم سے پانچ روپیہ فیس لی جائیگی جو کسی صورت میں واپس نہیں کی جائیگی۔ طلباء کو اپنے قیام و طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ داخلہ کیلئے درخواستیں ۳۰۔ نومبر ۱۹۳۷ء سے پہلے صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت گوجرانوالہ کی خدمت میں ارسال کرنی چاہئیں۔ (لاہور ۱۶۔ نومبر ۱۹۳۷ء)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خواجہ غلام محمد صاحب جج بہادر

منتظم جائداد دیوالیان ضلع لاہور

نمبر مقدمہ ۷۵ سال ۱۹۳۷ء

ایس ایم لکشا سنگھ۔ مغلپورہ لاہور۔ مفوض

بنام لالہ جگن ناتھ وغیرہ قرضخواہان

درخواست قرارداد

بنام خواجہ محمد جمیل بٹ ولد خواجہ عبد الوہاب۔ ہاتی صدا تاجر امرتسر۔ قرضخواہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خواجہ محمد جمیل قرضخواہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام خواجہ محمد جمیل قرضخواہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر خواجہ محمد جمیل مذکور بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مقام لاہور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج تاریخ ۱۶ ماہ نومبر ۱۹۳۷ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت　　　دستخط حاکم

اپنے نزاعات باہمی کو چھوڑ کر مل جائیں اور مل کر کلمہ توحید کی اشاعت اور تعلیم ناواقفوں میں پھیلائیں۔

اس کے متعلق جو مشورہ اور طریق کار پوچھنا ہو وہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے ناظم مولوی عبد اللہ ثانی امرتسر ڈھاب کھٹیکاں یا مولانا سیالکوٹی صدر جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث یا دفتر اہلحدیث امرتسر یا دفتر اخبار تنظیم روپڑ سے پوچھ سکتے ہیں۔

خاص کر ان احباب سے زیادہ امید ہے جنہوں نے ہمدردی کے پیغامات بھیجے کہ وہ میرے اس معروضہ کو قبولیت کا شرف بخشیں گے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر کی طرف سے اس بارہ میں تیسرا اشتہار شائع ہؤا ہے جو برائے نمونہ و آگاہی وہ درج ذیل ہے:-

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ کلمۂ اسلام بظاہر دو جملوں میں ہے۔ مگر حقیقت میں دو سمندروں کو محیط ہے۔ پہلے جملے کا مطلب یہ ہے کہ ساری دنیا میں اللہ کے سوائے کوئی حقیقی معبود نہیں ہے جو دنیا کا خالق، مالک، رازق و حاجت روا اور مشکل کشا ہو۔ یہ صفات خاص اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ کوئی دوسرا ان میں شریک نہیں۔

دوسرے جملے کے معنے یہ ہیں حضرت محمدؐ کی ذات ستودہ صفات اللہ کے رسول اور پیغامبر ہیں۔

رسالت اور پیغمبری انسان کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ رتبہ ہے۔ اس سے زیادہ کوئی رتبہ نہیں۔ حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں فرمادیا تھا:۔

انما انا عبد اللہ و رسولہ

یعنی میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول یعنی پیغام پہنچانے والا ہوں۔

قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صاف لفظوں میں اعلان کروا دیا گیا

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا یعنی اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں بشر رسول ہوں۔"

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے بعض لوگ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان میں وہی غلو کرتے ہیں جو عیسائی لوگ حضرت عیسےٰؑ کی شان میں کرتے آئے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلعم کو بجائے رسول اللہ کہنے کے خود اللہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ مصرعہ جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں۔ ؎

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

حالانکہ یہ خیال اسلام کے کسی فرقے میں بھی صحیح نہیں بلکہ صریح کفر ہے۔ حیرانی ہے کہ امرتسر۔ لاہور جیسے دار العلوم شہروں میں بھی یہ عقیدہ سنا جاتا ہے۔ چنانچہ بتاریخ ۱-۲-۳ نومبر مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جلسہ عرس کے موقعہ پر یہی تعلیم دی گئی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۱۔ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

حیرانی ہے کہ امرتسر میں طلبا اور علما کے ہوتے ہوئے یہ کفریہ اور شرکیہ الفاظ مخالف قرآن، حدیث اور مخالف تعلیم ائمہ اسلام کے گئے اور سننے والوں میں سے کسی کے ماتھے پر بل نہ پڑا۔ اور نہ سمجھے کہ یہ اسلام کی بیخ کنی ہے۔ بلکہ اسی کو اسلام سمجھا جو درحقیقت نقیض اسلام ہے۔

اظہار حق | ہر مسلمان پر اظہار حق کرنا فرض ہے۔ خصوصاً علماء پر فرض اولین ہے۔ اس لئے علمائے امرتسر سے عموماً اور علمائے حنفیہ کرام سے خصوصاً امید ہے کہ اس غلط تعلیم کے کانٹے جسم اسلام سے دور کر کے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔ والسلام۔

نوٹ } اس سے پہلے ہم بذریعہ ایک اشتہار کے حضرات علماء احناف کو نام بنام امر مذکورہ بالا کی طرف توجہ دلا چکے ہیں جنکے جواب کا انتظار ہے۔

المشتہر:۔ محمد عبد اللہ ثانی۔ نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر

ا۔ ہم نے اپنے پہلے اشتہار کی سرخی میں اسی غلط تعلیم کو "سنا تن دھرمی کہا" لکھا تھا۔ لیکن یار لوگوں نے اسکو توہین رسول قرار دیکر اشتعال دیا۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہوگیا۔ انا للہ!

ضروری اطلاع | پنجاب۔ سندھ اودھ وغیرہ ممالک جہاں اردو زبان عام طور پر بولی جاتی ہے۔ نیز بنگال اور ملک گجرات وغیرہ ممالک کے شعراء کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ کلمہ اسلام کی تشریح نظموں میں لکھکر شائع کریں یا جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب معرفت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر میں بھیجدیں۔ اور اس سلسلہ کو جاری رکھیں

حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ

نوٹ | گذشتہ پرچہ "خونی نمبر" جو صاحب طلب کرنا چاہیں۔ وہ بغرض محصول "جوابی کارڈ" بھیجکر منگا سکتے ہیں

خلاصہ تجاویز

۱۶- نومبر تک جو تجاویز مختلف انجمنوں کی طرف سے پاس ہو کر دفتر ہذا میں بغرض اشاعت موصول ہوئی تھیں وہ چونکہ عدم گنجائش کے باعث درج نہ ہو سکیں۔ اسلئے ارسال کنندہ انجمن کا نام ہی شائع کر دیا گیا۔ اس کے بعد جو مزید تجاویز مختلف انجمنوں کی طرف سے کھلے اجلاسوں میں پاس ہو کر موصول ہوئیں انکا خلاصہ درج ذیل ہے:-

(۲۰) **انجمن موحدین جیند دسی** | مولانا ثناء اللہ صاحب ہندوستان کی جماعت اہل حدیث کے قائد اعظم اور جید عالم ہیں۔ اس لئے ان پر جو قاتلانہ حملہ ہؤا۔ حکومت پنجاب پوری مستعدی سے سراغ لگائے اور مکمل تحقیقات کرے۔

(۲۱) **مسلمانان گجرات (پنجاب)** | حملہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مولانا صاحب سے اس حادثہ سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

(۲۲) **جماعت اہل حدیث و دیوبندی حنفی رتلام** | حملہ آور کا سراغ لگا کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

(۲۳) **جماعت اہل حدیث علیکا** | جمیع افراد جماعت حکام مجاز سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ملزم کو جلد گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دلائے۔

(۲۴) **جماعت اہل حدیث مٹیا برج کلکتہ** | جلسہ عام مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی سردار جماعت اہلحدیث پر

ہو سکتا ہے۔ جس کو اہل نیچر تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ان کو بھی ایسا حادثہ پیش آجائے تو غالباً باور کر لیں۔

میں تو اپنے خیال میں زندگی کی منازل منونہ طے کر چکا ہوں۔ اس لئے مجھے تو دنیا میں رہنے کی کوئی تمنا نہیں۔ لیکن وہ احباب جن کو میری ناچیز خدمات پسند ہیں وہ چاہتے ہیں کہ میں چند دن اور اس خاکی کرے میں بسیرا رکھوں۔ یہ ان کی محبت کا تقاضا ہے۔ لیکن آخر ایک دن آنے والا ہے کہ قصیدہ بانت سعاد کا یہ شعر صادق آئے گا۔ ؎

کل ابن انثیٰ وان طالت سلامتہٗ
یوماً علیٰ آلت الحدباء محمولٗ

اس کا مطلب اُردو کے اس شعر میں ادا ہو سکتا ہے ؎

گو سلیمانِ زماں بھی ہو گیا
تو بھی اے سلطان آخر موت ہے

اس حملے کے مفصل حالات سابقہ پرچے میں ناظرین کی نظر سے گزر چکے ہونگے۔ یہاں ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ میں آج (۱۸ مئی) تک بھی اپنے اندر اتنی طاقت نہیں پاتا کہ کام کر سکوں (یہ مضمون بھی محرر سے لکھوایا ہے)

حتیٰ کہ قرآن مجید کا درس بھی بند ہے۔ حالانکہ آج کل رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ جن احباب کرام نے میرے اس حادثہ کی خبر سُن کر ہمدردی کے خطوط لکھے یا تار وغیرہ ارسال کئے یا بذات خود تشریف لائے، خدا ان کی ہمدردی قبول فرمائے۔

ناظرین دعا کریں کہ خدا مجھے اپنے حسب منشا خدمت اسلام بجا لانے کی توفیق بخشے۔ اور میرے حملہ آور اور اس کے حامیوں کو ہدایت نصیب کرے

(ابوالوفاء ثناء اللہ۔ امرتسر)

بقیہ سابقہ

پچھلے پرچے میں جو واقعات لکھے گئے ان کا بقیہ درج ذیل ہے:۔

مجھ کو خون آلودہ تانگے پر بٹھا کر تھانہ پولیس میں لے جایا گیا۔ وہاں میرا جو بیان ہُوا اس کی نقل ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے:۔

"میں ہمراہی بابو عبد المجید۔ رضا اللہ۔ محمد اسمٰعیل تانگہ پر سوار ہو کر مسجد مبارک میں آرہا تھا کیونکہ وہاں اہل حدیث کا جلسہ تھا۔ جس وقت میں تانگہ سے اترا تو ایک آدمی جوان عمر گول چہرہ گندمی رنگ قدر سانولہ نے "یا رسول اللہ" کہتے ہوئے ٹوکے سے مجھ پر حملہ کیا۔ ایک ٹوکہ سر پر مارا جو زخمی ہُوا اور مَیں گر پڑا اور دوسری ضرب قریب پیشانی پر لگی۔ اس واقعہ کو میرے ہمراہیان مندرجہ بالا اور ان کے علاوہ دیگر اشخاص نے جو وہاں موجود تھے۔ دیکھا۔ بابو عبد المجید نے ملزم کو ٹوکے والے ہاتھ سے پکڑ لیا اور ٹوکہ چھین لیا۔ عبد الرؤف نے بھی واقعہ کو دیکھا۔ ملزم کو کشمکش کی حالت میں چند آدمیوں نے چھوڑا دیا اور وہ بھاگ گیا۔ عبد الرؤف ملزم کو جانتا ہے۔ جس کا نام قمر ولد رحمت بیگ قوم مغل ساکن دروازہ خاکروباں بتلاتا ہے۔ کہتا ہے سامنے آنے پر ملزم کو شناخت کر لونگا۔ جنہوں نے ملزم کو چھوڑایا تھا وہ اس کے ہمراہی معلوم ہوتے ہیں۔ عبد الرؤف کہتا ہے کہ ملزم کو چھوڑانے والے ایک کا نام عبد الرحمٰن کشمیری اور دوسرا مسمی سیلا بدمعاش ہے۔

محمد جان کی مسجد میں کل مولوی محمد یار ریاست بہاولپور اور عبد الغفور سکنہ ضلع ہزارہ نے وعظ کیا تھا۔ جس نے فرقہ اہل حدیث کے اور میری ذات کے خلاف بہت کچھ جوش دلایا تھا اور آج مسجد مبارک میں جلسہ اہل حدیث کی طرف سے تھا۔ جس میں میں نے شریک ہونا تھا ملزم نے مع اپنے ہمراہیوں کے مجھ پر ٹوکہ سے قاتلانہ حملہ کیا اور مجھے مضروب کیا۔ میرے سر پر تاؤ کا کُلّا اور تُرکی صافہ تھے۔ ہر دو پر نشان کٹ موجود ہیں۔ میں بلانے اطلاع آیا ہوں تاکہ تفتیش کی جائے۔

العبد۔ ثناء اللہ بقلم خود ۳۷/۵/۱۴۔ ۵ بجے شام

اس کے بعد پولیس کی حفاظت میں مجھے مع ہمراہیوں کے سول ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ وہاں ڈاکٹری ملاحظہ کے بعد قریب آٹھ بجے شب مکان پر لایا گیا۔ رات بھر نیند نہ آئی۔ لیکن دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ تھی نہ دماغ میں پریشانی۔ اس کے بعد کے واقعات سابقہ پرچے میں درج ہو چکے ہیں۔

نتیجہ اس ذبح عظیم کا نتیجہ جماعت اہل حدیث جو پیدا کریگی وہ تو اسی کا کام ہے۔ میں نے جو نتیجہ پایا وہ عرض کرتا ہوں۔ اعیان اہل حدیث توجہ سے سنیں۔ نتیجہ غلط ہو تو اطلاع دیں۔ صحیح ہو تو عمل کریں۔ میں نے یہ نتیجہ حاصل کیا ہے کہ

اعیان اور افراد اہل حدیث آپس کے سب اختلافوں سے قطع نظر کر کے اور دیگر سب کام چھوڑ کر کلمہ شریف

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی صحیح تشریح اس طائفہ غالیہ کلمہ گویان اسلام تک پہنچائیں جو اللہ اور رسول کو ایک بنا بیٹھے ہیں اور اسی کو مذہب اہل سنت ظاہر کرتے ہیں۔ جب تک اس شرک و کفر کی بیخ کنی ان نام کے مسلمانوں سے نہ ہو جائے دوسرے کام شروع نہ کریں۔

عرصہ بیس سال سے زائد ہوا ہے کہ اس غالی گروہ نے پہلے بھی ایک دفعہ قلعہ بھنگیاں امرتسر میں مجھ پر حملہ کیا تھا۔ مگر وہ صرف ہاتھوں کا حملہ کیا تھا۔ جو پولیس سے گزر کر عدالت تک پہنچا۔ پھر راضی نامہ ہونے سے فیصلہ ہو گیا تھا مگر یہ حملہ قاتلانہ آلات قتل سے ہے اس کا انجام خدا جانے کیا ہو۔ ملزم تا حال مفرور ہے پولیس تلاش میں ہے۔

اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادْ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد

پس جماعت اہل حدیث کو چاہئے کہ جہاں کہیں بھی ہوں

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیان اور حدیث سلمان

اہل علم ناظرین خوب آگاہ ہونگے کہ علم منطق میں غلط استدلال بھی بتایا گیا ہے جس کا نام مغالطات عامۃ الورود ہے۔ ان کو ہر دعوے پر جاری کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ دو دُونے پانچ ہوں یا دو دُونے چھ۔

قادیانی علم کلام کا مجموعہ بس یہی مغالطات ہیں۔ جن کی بنا مرزا صاحب نے اپنی ابتدائی تصنیف (ازالہ اوہام) سے رکھی ہے۔ جس میں دو دو نے پانچ کی مثال (دمشق سے مراد قادیان) بطریق مغالطات عامۃ الورود ثابت کرنے کی طرح ڈالی ہے۔ اس کی ایک اور مثال آج ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اہلحدیث ۵۔ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہم نے قادیانیوں کے اس دعوے پر روشنی ڈالی تھی۔ جو وہ عرصہ دراز سے پیش کر رہے ہیں کہ

حدیث سلمان میں جو یہ ذکر ہے کہ دین اگر ثریا پر بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو لے آتا۔ اس سے مراد ہمارے حضرت مرزا صاحب قادیانی ہیں۔

اس کے جواب میں ہم نے خود مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود احمد صاحب کے اقوال سے ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہیں ہیں بلکہ چینی الاصل مغل ہیں۔

ناظرین پرچہ مذکور سے مرزا صاحب کی اصل عبارت ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ کیسی صاف اور صریح ہے۔ مگر بحکم

قادیانی اور چپ ؟

ناممکن تھا کہ قادیان سے اس کا جواب نہ نکلتا۔ چنانچہ الفضل مورخہ ۱۰ نومبر میں اس کا جواب بڑے زور شور سے نکلا ہے کہ مرزا صاحب فارسی الاصل تھے۔ کیونکہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے انکو فارسی الاصل لکھا ہے۔

ناظرین کرام! آپ لوگوں نے کبھی کوئی ایسا مقدمہ سنا ہے کہ مدعی تو اپنی قومیت راجپوت لکھوائے اور راجپوت ہونے پر ہی اس کے دعوے کی بنا ہو۔ مگر اس کا گواہ اس کو بنیا یا برہمن بتائے۔ اب آپ ہی انصاف کریں کہ ایسی شہادت مدعی کو مفید ہوگی ؟ ہرگز نہیں۔

ہمیں تو اس بات پر حیرت ہے کہ یہ لوگ جواب دیتے ہوئے اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ ہم جس بزرگ کی حمایت میں بول رہے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں یا توہین ؟

اب ہم ان دونو بزرگوں کے بیانات کو سامنے رکھ کر نتیجہ ناظرین سے پوچھتے ہیں:-

بیان مرزا | میں چینی الاصل مغل ہوں۔

بیان مولانا بٹالوی | مرزا صاحب فارسی الاصل تھے

تصدیق الفضل | مولوی محمد حسین بٹالوی کا بیان سچ ہے۔

نتیجہ | اگر گویم زباں سوزد۔

بقول الفضل مرزا صاحب کا بیان جھوٹا ہے اور مرزا صاحب خود ....

قادیانی ممبرو! ذرا سوچکر بتاؤ کہ تم لوگ اپنے مجدد مسیح موعود، نبی اور رسول کی تعظیم کرتے ہو یا توہین ؟ کوئی شخص اپنے نبی اور رسول کی ایسی توہین نہیں کر سکتا جیسی تم نے کی ہے کہ اپنے رسول کے مقابلے میں مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کو سچا سمجھتے ہو حالانکہ ان کو بطالوی کہا کرتے ہو اور مرزا صاحب کو اپنے بیان میں جھوٹا قرار دیتے ہو۔ حالانکہ ان کو صادق مصدوق مسیح موعود مانتے اور منواتے ہو۔

مرزائیو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

سنو! اس کا جواب ہم تمہیں مرزا صاحب ہی کے کلام سے بتا سکتے ہیں۔ مگر پانچ سیر لڈو بطور نذرانہ وصول کرنے کے بعد۔ جو ہماری بتائی ہوئی دوکان میں بنے ہوں۔ کیوں ؟

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

توحید باریتعالیٰ

مسئلہ توحید ادیان عالم میں بالعموم اور مذہب صادق اسلام میں بالخصوص ایک نمایاں اہمیت و حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ اغلباً معبود و عبد کے مراتب و درجات میں تفریق و تمیز اور تعلقات کی گہرائی ہے۔ انسانی دماغ جو مرکز تخیلات و تفکرات ہے۔ اکثر اوقات اس مسئلہ کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوتا ہے اور اپنی مستعدی و فراست کی بدولت گاہے دامن امید گوہر مراد سے بھرپور پاتا ہے اور گاہے اپنی بے بضاعتی اور ناتوانی کے باعث نامراد لوٹتا ہے۔ یہ سلسلۂ جدوجہد اور یہ تواتر تگ و دو، وحدانیت اور بشریت میں مقناطیس و آہن کی نسبت قرار دیتا ہے چنانچہ جہاں آدم کے صدہا سپوت اس صحرائے وسیع کی راہ نوردی میں اپنی زندگی مستعار صرف کر گئے۔ وہاں خدائے واحد نے بھی اتمام حجت کرنے کے لئے جتنے مرسل اس کرۂ ارضی میں مبعوث فرمائے ان کی شرع کے ابتدائی و اساسی اصولوں کا جزو لاینفک توحید کو قرار دیا۔ و ما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون

توحید کے معنی | توحید کے معنی و مطالب کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ جب ہمیں یہ حقیقت روشن و واضح ہوجاتی ہے کہ توحید، انسانی ضروریات زندگی کا ایک حصہ

قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتا ہے اور اراکین انجمن خدام ابوحنیفہ امرتسر نے جن علماء کو اپنے جلسہ میں تقریر کے لئے بلایا تھا ان کی اشتعال انگیز تقریروں کا اثر سمجھتا ہے مولانا صاحب موصوف کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ جلد از جلد حملہ آور کا پتہ لگا کر اس کو کافی سزا دے۔ ورنہ جماعت اہل حدیث کے ہر فرد کو رنج پہنچیگا۔

(۲۵) انجمن اہل حدیث آگرہ حملہ آور کے فعل کو مذموم اور اسلام کے منافی سمجھتے ہوئے حکام سے فوری مناسب کاروائی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

(۲۶) انجمن اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی

(۱) یہ جلسہ جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حملہ آور کے خلاف ...... ووٹ پاس کرتا ہے۔

(۲) نیز بانیان جلسہ عرس امام اعظمؒ منعقدہ امرتسر پر اس لئے اظہار افسوس کرتا ہے کہ انہوں نے مفسدہ پرداز مقررین مثلاً مولوی محمد یار بہاولپوری اور مولوی محمد بشیر کوٹلوی اور مولوی عبدالغفور ہزاروی اور مولوی مسعود الزاوی کو بلوا کر اشتعال انگیز تقاریر کرائیں۔ جن کی وجہ سے یہ حادثہ فاجعہ پیش آیا۔

(۳) یہ جلسہ گورنمنٹ برطانیہ کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسے اشتعال انگیز مقررین سے اچھی طرح بازپرس کرے تاکہ ملک میں امن و امان قائم رہ سکے۔

(۴) نیز اجلاس مرکزی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ اس حادثہ کے پس پردہ جن مفسدہ پردازوں کا ہاتھ ہے ان کی تحقیق فرما کر ان کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ان کی شر انگیزی کی مناسب سزا دیوے۔

(۲۷) مسجد اہل حدیث کولوٹولہ میں جلسہ یہ جلسہ مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس حملہ آور کو شرعاً و قانوناً مجرم خیال کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے مجرم خیال کرتا ہے جو درپردہ حملہ آور کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

(۲) یہ جلسہ حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ کامل کوششوں سے حملہ آور کو گرفتار کرے اور ساتھ ہی ان لوگوں کا بھی پتہ چلایا جائے جو درپردہ اس سازش میں شریک تھے۔ اور حکیمانہ طور پر اس گروہ کو پوری سزا دیجائے۔

(۳) یہ جلسہ بانیان عرس (امام اعظم) پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جنہوں نے ایسے مولویوں (مولوی محمد یار بہاولپوری۔ محمد بشیر کوٹلوی۔ مولوی مسعود الزاوی اور عبدالغفور ہزاروی وغیرہ جیسے غیر ذمہ دار مفسدوں اور فتنوں) کو بلا کر جلسہ میں مفسدانہ تقریریں کرائیں۔

(۴) یہ جلسہ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بالا نمبر ۳ کے مولویوں سے قانونی بازپرس کی جائے۔ جن کے اشتعال انگیز وعظ سے یہ حادثہ پیش آیا۔

(۲۸) مسلمانان داناپور مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس واقعہ میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور حملہ آور کے ناجائز فعل کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ نیز حکومت پنجاب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ مذہبی تقدس کا احترام کرتے ہوئے علماء حق کی محافظت کرے اور مفسد اور شریروں کا مناسب انتظام کرے۔

(۲۹) انجمن خدام اہل حدیث دہلی مجلس عاملہ انجمن خدام اہل حدیث کا یہ اجلاس اس جاہل حملہ آور کے خلاف نفرت، حقارت اور مذمت کی قرارداد پاس کرتا ہے۔ جس نے حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب پر حق گوئی کی پاداش میں حملہ کیا۔ اور مولانا کی صحت یابی کے لئے دست بدعا ہے۔

(۳۰) جماعت اہل حدیث کمیوہ ضلع گجرات

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے خلاف نہایت رنج و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس حادثہ کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

(۳۱) انجمن اہل حدیث بلاچور اس واقعہ سے جملہ اہلحدیث برادران ازحد بے تاب ہیں۔ حکومت پنجاب جلد از جلد مؤثر قدم اٹھائے۔

(۳۲) جماعت اہل حدیث کوٹلہ ظریف خان جماعت اہل حدیث کا یہ عام جلسہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ (جنہوں نے مذہب اسلام کو ہر مخالف مذہب کے حملوں سے ہرگز بیدہ رکھا) پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور جن لوگوں نے پس پردہ مجرم کو بچانے کے لئے امداد کی ہے اسلامی اور قانونی نقطہ نگاہ سے ان کو مجرم گردانتا ہے۔

(۲) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب جن کی جلالت و قدر ہندوستان کیا دیگر ممالک میں بھی مسلمہ ہے۔ یہ جلسہ حکومت پنجاب سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ وہ حملہ آور اور اس کے امدادیوں کو بہت جلد گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے۔ اور جن مولویوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے موجب ہوئے ہیں ان کو بھی قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔

(۳۳) جمعیۃ اہل حدیث حافظ آباد جمعیۃ ہذا کا یہ اجلاس حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کو ایک سازش کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ حملہ آور تاحال گرفتار نہیں ہوا اس لئے حکومت پنجاب سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ بہت جلد اس طرف توجہ کی جائے ہم عامہ اہل اسلام خاصکر جماعت اہل حدیث بڑی بے قراری سے نتائج کے منتظر ہیں۔ دیر میں خطرہ ہے کہ حالات زیادہ خراب نہ ہو جائیں۔

(۲) یہ اجلاس مولوی محمد یار بہاولپوری۔ مولوی محمد بشیر کوٹلوی۔ مولوی مسعود الزاوی اور مولوی عبدالغفور ہزاروی کی تقاریر کو جو انہوں نے عرس امام پر امرتسر میں کیں جن میں جماعت اہل حدیث کے حق میں یہاں تک فتویٰ دیا کہ ایک وہابی کو مارنا سو شہید کا ثواب لینا ہے۔ خصوصاً مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام لے کر لوگوں کو بھڑکانا اس حملہ کا موجب خیال کرتا ہے۔

اس مقصد کی تار ایک گورنر اور ایک وزیر اعظم کو دی گئی۔ تار کا مضمون یہ ہے:-

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے متعلق آپ کی توجہ اور فیصلہ کے منتظر ہیں"

انکار نہیں کرسکتا جو اُس ذاتِ باری تعالیٰ کے حی القیوم ہونے کے لئے لابدی ہیں۔ وہ اُس کو کارخانۂ عالم کا محرک تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ تاآنکہ مادہ پرست ماہرانِ طبیعیات بھی خدا کو انرجی یا طاقت لامتناہی ماننے پر مجبور ہوگئے اس انرجی کو ہی کائنات ارض کا منبع و سرچشمہ قرار دینے لگے۔ برہمو سماجی۔ کبیر پنتھی اور گورو نانک جی بھی نغمہ توحید کی سُریں اڑائے بغیر نہ رہ سکے۔ آریہ بھی تثلیث کروڑ کو متراض اختصار سے کاٹتے کاٹتے صرف تین پر قانع ہوگئے دنیا میں خود ساختہ خداؤں کی کمی کی اصل وجہ ظہور اسلام ہے

کلمہ طیبہ حصارِ اسلام کا مستحکم ترین رکن کلمہ طیبہ ہے جو توحید کا نچوڑ ہے۔ اگر ذرا نظر تعمق سے اس کلمہ مبارک کی ساخت پر غور کیا جائے تو اس کی بلاغت وفصاحت اور حکمت و خوبی عیاں ہوجاتی ہے۔ اللہ احد نہیں کہا گیا۔ حالانکہ اس کے معنے بھی بعینہٖ لا الٰہ الا اللہ کے ہیں۔ لا الٰہ کی ترکیب نے پہلے سب غیر حقیقی معبودوں کے تصور کو حرفِ غلط کی طرح لوحِ زمانہ سے مٹا دیا۔ پھر صاف سلیٹ پر الا اللہ کے انمٹ نشان نے ایک اور صرف ایک معبود حقیقی کا تصور ذہن میں نشان کرادیا۔

فلسفۂ توحید اس مسئلہ میں آخر کونسا ایسا راز مستتر ہے کہ جس کے سبب اس کی اتنی تاکید کی گئی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ

اور توحید سے انحراف کو گناہ کبیرہ ٹھہرایا گیا ہے کہ اس سے بڑھ کر روحانیات میں کوئی بھی سنگین جرم نہیں۔ اور یہاں تک کہ مشرک کی تشنگی کو بجھانے کے لئے قطرۂ آبِ رحمت کی قطعی ممانعت کی گئی۔

سچ تو یہ ہے کہ توحید اصل فطرت ہے اور راہِ توحید سے سرگردانی کرنا فطرت انسانی سے محروم ہونے کے مترادف ہے۔ اور جب فطری صورت ہی مسخ ہوگئی تو انسان زینت و زیبائش انسانی سے تہی ہوگیا اور وہ حیات انسانی کے لطائف و فوائد سے خالی ہاتھ گیا تب اس طرح اُس پر اپنی زندگی ہلاک ہوگئی۔

یہ امر واقعہ ہے کہ تخلیق انسان کے وقت اس خاک کے پتلے میں کئی ایک جذبات بند کردیئے گئے۔ مثلاً محبت، کینہ، ہمدردی وغیرہ۔ لیکن ایک سب سے اہم جذبہ جو انسان میں ودیعت کیا گیا وہ جذبۂ عروج تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا اور اُس کے گردونواح انسان کے زیر ہیں۔ وہ خود اشرف المخلوقات ہے جسکو چاہے مطیع و مغلوب کرے اور اس طرح رکاوٹوں کو راستے سے ہٹاتا ہوا نردبانِ اوج پر گامزن ہوجائے اور جیسا وہ خراماں خراماں، بکشی و بناز، وہ ترقی کی منازل و مراحل طے کرتا جائیگا۔ اُس کے دلِ ناصبور میں حرصِ ارتقا روز افزوں ہوتی جائیگی۔ حتیٰ کہ وہ انتہائے رفعت و علو کو پہنچ جائیگا۔ اس مقام پر فائز ہونے تک تمام جسدی و دماغی قوائے انسانی سلب ہوکر کام کرنے سے جواب دے چکے ہونگے۔ لیکن انسان کا دیدۂ یاس تا ہنوز متلاشی و متجسس ہوگا۔ اور ایک طاقت اُس کو بہت ہی اونچی اور سب سے بالاتر نظر آئے گی جو کسی بڑی سے بڑی قوت سے بھی مرعوب نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی انسان اُس تک رسائی اس نیت سے حاصل کرسکتا ہے کہ اُسے زیرنگیں کرے۔ یہ طاقت لامحدود کبھی بھی دبائی نہیں جاسکتی۔ پس اس کے ساتھ ہی انسان میں ایک جذبہ رکھا گیا کہ اس کے دل و دماغ پر ہر وقت کسی غیبی طاقت کا رعب و جلال مسلط رہے۔

اس جذبہ کی غایت تو یہ تھی کہ انسان اس سے مجبور ہوکر اپنے مالک حقیقی کے روبرو سجدہ ریز ہوجائے لیکن راستے سے باآسانی بھٹک جانے والا گروہ انسان اپنے خدائے واحد کی تلاش میں مختلف طاقتوں کے سامنے سر جھکانے لگا۔ یہ جذبہ اُس کو غلط راستوں پر لے گیا۔ پہاڑ کو اپنے سے جسیم تر دیکھا تو اُسے سجدہ کر دیا۔ شمس و قمر و سیارگاں اور دیگر اجرام فلکی کو اپنی زد سے باہر معلوم کیا تو انہیں اپنا رب بنا لیا سانپ، چوہے یا دوسرے درندگان کو تند و غضبناک پایا تو انہیں خدا تسلیم کرلیا۔ بڑ، پیپل یا کسی اور شے کو ذرا بڑا پایا تو وہیں جبہ سائی شروع کردی۔ دنیا کے فوائد پر نظر دوڑائی تو اُسے خلعتِ خدائی بخش دی۔ پس تاریخ عالم میں ایسے امور وواقعات کا اعادہ اس بات کا شاہد ہے کہ انسان کو سر جھکانے کا جذبہ ابتدا سے ہی دیا گیا ہے۔

رائی برابر عقل رکھنے والا شخص اس چیز کو فوراً سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح ایک ملک میں دو عملی یا دو نظام حکومت کا اجرا مشکل ہے اور جس طرح ایک میان میں دو تلواروں کا سمانا محال ہے اسی طرح ایک خدائی میں ایک سے زیادہ خداؤں کا وجود بعید از قیاس و امکان ہے۔

جب تک اسلام کے موحد اعظم نے یہ توحید کا خیال ازسرنو دنیا میں نشر نہیں کیا تھا دنیا تنزل کی وادیوں میں سر پھوڑ رہی تھی۔ لیکن اسلام کی قندیل توحید کی ضیائے خیرہ کن سے وہ تمام ترقیات کے راستے جو انسان کے خوف زدہ ہونے کی وجہ سے مسدود ہوچکے تھے۔ وا ہوگئے۔ ترقیات علوم، فنون، ایجادات و اختراعات کی صورت میں نمودار ہوئیں۔ انسان جوں جوں ترقی کرتا گیا اُتنے ہی خدا کم ہوتے گئے یہاں تک کہ ؎

لا کلیسا لا سلاطین، لا الٰہ

لیکن یہ نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ محض گردشِ لیل و نہار کا یہ ایک رخ ہے۔ زمانہ بھی کروٹیں لیتا ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی ہے۔ اس عقیدہ کا تبدل بھی روزگار کی نیرنگیوں کا ایک پہلو ہے۔ اللہ! اللہ!! کبھی وہ ایام تھے کہ اینٹ پتھر اور چوں تک دیوی دیوتاؤں کے نشیمن تھے اور کبھی یہ عالم ہے کہ ایک خدا بھی نہیں لیکن یہ دھیان رہے کہ موجودہ دور لا کا دور ہے۔ اس نفی کے صحرائے خشک میں خداؤں سے بیزار انسان کا ٹھکانا نہیں۔ اُس کی تشنگی اس سراب میں کبھی نہیں مٹ سکتی۔ اطمینانِ قلب کے لئے اُسکو یقیناً الا اللہ کی خوشس کن وسرسبز و شاداب وادی میں قدم زن ہونا پڑیگا۔ اور انشاء اللہ وہ وقت سرعت کے ساتھ آرہا ہے کہ جب الا اللہ کا دور ہوگا۔ جیسا کہ اسلامی کلمہ توحید کی ترکیب بتا رہی ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (مضمون [illegible])

ہوچکی ہے۔ تاہم اُن شکوک و شبہات کے پیش نظر جو عوام و جہلاء نے اس کے ساتھ چسپاں کر دئیے ہیں لفظاً توحید کی قدرے وضاحت کر دینا شاید بعید از مناسبت نہ ہوگا۔ توحید کے معنی وحدانیت، اکیلے پن، یکتائی یا ایک ہونے کے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر شرک کے تضاد کا نام توحید ہے۔ اس مضمون میں توحید، اپنے خاص اسلامی اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوگا۔ یعنی معبودِ حقیقی کی وحدانیت کے جگہ۔

اسلام میں توحید محض وحدتِ عددی تک ہی محدود نہیں بلکہ اپنی ہمہ گیر وسعت کے سبب توحید فی الذات، توحید فی الصفات، توحید فی العبادت، توحید فی استعانت، توحید ربوبیت، توحید خالقیت، توحید مالکیت، توحید فی العلم، توحید فی القدرت، اور توحید فی التدبیر وہ سب پر حاوی ہے۔ یا یوں کہئے کہ شاہراہِ توحید پر علی الترتیب یہ مختلف منازل ہیں کہ جن کو طے کئے بغیر انسان کو مقامِ مقصود تک رسائی حاصل نہیں۔ اس طرح اس مسئلہ عظیم کی حقیقت سے روشناس ہونا باہر از ممکنات ہے۔

مختصراً توحید کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اوّل توحید فی الذات اور دوم توحید فی الصفات۔ اور امر واقع یہ ہے کہ دعا۔ قسم۔ ذبح۔ استعانت استغاثہ، سجدہ یا عبادت، علم، تدبیر۔ ملک اور دیگر امور متعلقہ وحدانیت ان دو تقاسیم کے تحت میں آجاتے ہیں۔

توحید فی الذات | اس قسم کی توحید کی تشریح خود قرآن مجید میں اس طرح مرقوم ہے:-

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا (طٰہٰ)

ھُوَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ط (ص)

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ج اَللّٰہُ الصَّمَدُ ج لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ع (اخلاص)

شرک فی الذات کی امثال تاریخ عالم میں بیشمار ہیں۔ اگر تاریخ مذاہب کی ورق گردانی کی جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ہندومت کی طرح تہذیبی، تمدنی مذہب ہی نہیں بلکہ الہامی و کتابی مذاہب بھی شرک کی ناپاک آلائش سے پاک نہ رہ سکے۔ ہندومت میں ان گنت دیوتاؤں کا وجود اُن کی تعلیمات کا روحِ رواں تھا۔ ادھر روتی دیوتا تھا اُدھر گنگا مائی ہے۔ ادھر صدہا مورتیوں کا تصور ہے تو اُدھر ہزارہا دیویوں کا تخیل دماغ میں جاگزیں ہے۔ یہودیت میں حضرت عزیرؑ کی ابنیت جزو ایمان بن رہی تھی۔

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ ط

عیسائیت نے تثلیث کا گیت گایا۔ تاہم اہالیان جہان کا ایک حصہ تثلیث کے جھمیلوں میں الجھا ہوا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مادرگیتی و پدر دہر نے ابھی تک کوئی ایسا حساب دان نہیں جنا جو تین ایک اور ایک تین کے فارمولا کو درست ثابت کر سکے۔ لیکن اس میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ اس عقیدہ کی اشاعت کتاب زمانہ کا ایک طویل باب ہے۔ مسیح کو خدا کا بیٹا ٹھہرانا عیسائیت کا مادی مظہر ہے۔ عیسائی لوگ باپ قدیم، بیٹا قدیم، روح القدس قدیم، خدا قادر مطلق، بیٹا قادر مطلق اور روح القدس کے قادر مطلق ہونے کا راگ الاپتے رہے۔ ثنویہ کے نزدیک دو رب تھے۔ ایک نیکیوں کا جسے وہ یزدان کے نام سے موسوم کرتے تھے اور دوسرا برائیوں کا۔ جسے وہ اہرمن کے اسم حقیر سے یاد کرتے تھے۔ ان کے ہاں یزدان و اہرمن کی جنگ خوب گرم رہی غرض کہ خداؤں کی تعداد کا شمار ستاروں کی تعداد سے تجاوز کر چکا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ کے حلقہ بگوش بھی ملائکہ کی بابت عجیب و غریب خیال رکھتے تھے۔ ایسے عقائد کو شرک فی الذات کہا جاتا ہے۔

شرک فی الصفات | توحید کی دوسری ضد ہے یعنی جو صفتیں اور قوتیں اللہ واحد کی ذات میں پائی جاتی ہیں ان کو اوروں کی جانب منسوب کرنا احبار و علماء کے اقوال و افعال کو حجت ٹھیرانا، قبور و خانقاہ کو مرجع و معبد بنانا، اللہ تعالیٰ کے اختیارات کسی اور میں تفویض کرنا، خدا کا انسانیت کے جسم و جامہ میں حلول و ملبوس ہو کر آنا یا اوتار بن کر اترنا یہ سب باتیں شرک فی الصفات کی ذیل میں آجاتی ہیں اور یاد ہے سہ

وہی نور یا مصطفےٰ بن کے آیا
محمدؐ کی صورت خدا بن کے آیا

اور ایسے ہی دیگر شرکیہ اشعار بھی اسی فہرست میں شامل ہیں۔

اسلامی توحید کا آغاز | افقِ عرب پر طلوعِ آفتاب درخشندہ اسلام کے ساتھ توحید کی کرن اولیں ذرات ارض و سما سے ملابست کرنے لگی۔ مجسماتِ خداوندان برہنہ ایستادہ، تصویر ننگ و ندامت بنے رہ گئے۔ خود ساختہ دیوی دیوتا خبو ہو گئے۔ لا الٰہ کی سیف بے نیام نے پیکران خدایت کے سر قطع کر کے جہنم واصل کئے۔ اور صرف ایک اللہ کا علم توحید بلند کیا۔ جس کے عکس سے گمراہ و مشرک بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے صدہا مورتیوں کا پرستار، ایشور کو کبھی انسان، کبھی سانپ، کبھی کچھوے کی شکل میں مجسم ماننے والا بھی اب اصنام کو صرف ابتدائی تصور قائم کرنے کا ذریعہ بتانے لگا۔ اور ان پرماتماؤں کو خود خدا بنانے سے انجمن عالم میں رُک جانے لگا۔ چلیپا کا دلدادہ بھی اس حقیقت سے انکار کرتے ہوئے جھجکنے لگا کہ مسیحؑ نے اپنی آخری رات نماز اور دعا میں گزاری تھی اور صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت بھی "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہا تھا۔ "اے اللہ اے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"۔ خود مسیحیوں میں پروٹسٹنس نے کیتھولزم کی مشرکانہ تعلیم کے خلاف علم بغاوت کھڑا کیا۔ اور یونی ٹیرین یا موحدین نے ثانی الذکر کے معتقدات سے اپنی برأت ظاہر کی۔ یہ مسیحی مراسم میں انقلاب عظیم توحید اسلام کے فیضان کا نتیجہ ہے۔

گوتم بدھ کو ارہم کہنے والوں کی آواز اُن کے حلقوم میں اٹک گئی۔ اور اُس کے پیرو اُسے بودھ یا روشن دماغ کہنے پر اکتفا کرنے لگے۔ حلقہ ثنویہ میں یزدان افسر فلاز رد کا مرافق سے ملتی ہو گیا۔ و تبرئیت میں اگرچہ خدا کو تاحال جزا و سزا کی طاقت سے عاری و محروم سمجھا جاتا ہے۔ تاہم علۃ العلل کے نام سے اُن صفات الٰہیہ کا

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب ـــــ بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء)

(۱۳)

اہلحدیث مورخہ ۱۳۔ نومبر میں باپ کی وفات کے بعد دادا کی موجودگی میں پوتا پوتی کے محروم الارث ہونے کی بحث ہوچکی ہے۔ اس کے بعد ۱۹۔ نومبر کے پرچے میں بوجہ حادثہ معلومہ کے متعلق ضروری مضامین درج ہوجانے کے اس سلسلے کی قسط مجبوراً ملتوی کرنی پڑی۔ قسط ہذا ناظرین ۱۳۔ نومبر کے پرچے میں درج شدہ مضمون کے ساتھ ملاکر پڑھیں۔ (مدیر)

نوٹ | سورہ احزاب کی آئت مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ الآیہ کو ہم استدلال میں نقل کرچکے ہیں۔ حافظ محب الحق صاحب اس آئت پر بحث کرتے ہیں اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"خدا نے فرمایا واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ (اور جب تم اُس شخص کو جس پر خدا نے بھی انعام کیا تھا اور تم نے بھی، کہہ رہے تھے کہ نمبر۱ بیوی کو طلاق نہ دو۔ نمبر۲ خدا سے ڈرو۔ نمبر۳ تم دل میں چھپاتے ہو جس کو خدا ظاہر ہی کریگا۔ نمبر۴ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور اُس کا مستحق خدا ہے کہ تم اُس سے ڈرو) حضرت زید کا نام اس کے بعد ہی موجود ہے۔ یہ چاروں باتیں (میں نے نمبر دیدیا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمائیں، جب حضرت زید آپ کے پاس حضرت زینب کے معاملہ میں شکایت کرنے آئے اور دل میں نیت تھی طلاق دینے کی جس کو لوگوں کے ڈر سے کہ برا بھلا کہیں گے کہ یہ آزاد غلام ہونے کے باوجود خاندان نبوت سے نہ نباہ سکے دل میں چھپاتے تھے، آپ نے ان کی نیت کو سمجھا، اور طلاق دینے سے روکا اور منع فرمایا، حضرت زید نے نہ مانا اور آخر طلاق دیدی دین کے سوا باتوں میں صحابہ رسول اللہ کی کل باتوں کو حکم خدا نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت زید نے بھی آپ کے فرمانے کو مشورہ سمجھا اور طلاق دیدی۔ حضرت زید کافر نہ ہوئے نہ کافر سمجھے گئے۔ اسی لئے سیاست پیغمبری کار فرما نہ ہوئی۔ حضرت زید کے طلاق کے بعد خدا نے رسول کو حکم دیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کرلیں تاکہ لے پالک کی مطلقہ سے نکاح کرنا جو بہو سے نکاح کرنے کے برابر سمجھا جاتا تھا اور جو اک مذموم رسم تھی کہ آپ ہی کے توڑے ٹوٹ سکتی تھی وہ توڑی جائے۔ جب اسلام نے پالک لینا ہی مٹا دیا تو لے پالک کی مطلقہ سے نکاح کو جائز قرار دینا ضرور تھا۔ اس کے بعد ہی کی آیت میں اس کی تصریح موجود ہے۔"

(بلاغ الحق ص۹۱)

اہلحدیث | اس اقتباس میں آپکا یہ فقرہ کہ دین کے سوا باتوں میں صحابہ رسول اللہ کی کل باتوں کو حکم خدا نہیں سمجھتے تھے۔ قابل تصدیق ہے نہ قابل انکار۔ بیشک صحابہ کرام جناب رسالت مآب نے خود فرمادیا کہ میں جس کام کا بحیثیت دین حکم دوں اس میں اطاعت کرو۔ دنیا کے کام تم خود مجھ سے بہتر جانتے ہو انتم اعلم بامور دنیاکم (اہلحدیث) باقی اس اقتباس میں کوئی بات قابل جواب نہیں۔ ہاں اس سے اگلا اقتباس قابل دید و شنید ہے حافظ صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا معاملہ جو قرآن سے بیان کیا گیا بہت صاف اور واضح ہے جس پر کسی اعتراض کی گنجائش نہیں۔ مگر قوم نے روائت پرستیوں کے جوش میں راویوں کی امت بن کر اس آئت کو الٹی چھری سے ذبح کیا، اور ایسا مذموم اور قابل شرم طرح پر روائت بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب سے نکاح کا دل میں ارادہ رکھتے تھے تو راویوں کی صحت کے لئے قرآن کے توڑ مروڑ کی ضرورت پیش آئی۔ اس لئے تخفی فی نفسک جو اس آیت میں ہے دل میں چھپانے کا مخاطب رسول کو قرار دیا بے وجہ۔ بے دلیل۔ خلاف سیاق وسباق، صریح تحریف قرآن۔ کیا یہ کبھی ممکن ہے کہ رسول جو فرما رہے ہیں کہ طلاق نہ دو یہ ظاہر تھا اور دل میں چھپا ہوا تھا کہ اگر زید طلاق دیدیں تو ہم نکاح کرلیں گے۔ اے اللہ تیری پناہ۔ زمین کیوں نہیں دھنس جاتی، آسمان کیوں نہیں پھٹ جاتا واقعی تیرے حلم کی تھاہ نہیں۔ خدا کی طرف سے یہ سخت ترین ناپاک الزام برگزیدہ اور خاتم رسل کے سر تھوپا جاتا ہے۔ محض بے بنیاد کہ آپ دوسرے کی بیوی سے نکاح کی نیت رکھتے تھے اور اس کو دل میں چھپا کر نعوذ باللہ منافقانہ فرما رہے تھے کہ طلاق نہ دو تو خدا رسول کو دھمکاتا ہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو خدا سے ڈرو۔ مسلمانو! کیا تمہارا یہی ایمان ہے، تمہارے فرقہ کے علماء نے کیا تمہیں یہی پڑھایا ہے۔ اے اقتیان محمدی کیا امتی ہونے کا حق یہی تم نے ادا کیا۔ انہیں

بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی نور الٰہی گرجاکھی ضلع گوجرانوالہ)

(۲)

(۱) حضرت نوح علیہ السلام کو کفار نے کہا
مَا نَرٰاكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا (ھود)
کہ تو بھی ہماری طرح ایک بشر ہے۔

(۲) جب چند آدمی حضرت نوح کی طرف مائل ہوئے تو کافروں نے کہا مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
یہ ہے کیا تمہاری طرح ایک بشر ہے۔

(۳) ان هو الا رجلٌ به جنّةٌ - یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے۔ جو بشر ہو کر کہتا ہے کہ میں رسول ہوں حالانکہ بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ (المومنون پ۱۸ ع ۲)

(۴) نوح علیہ السلام کے بعد ہود علیہ السلام تشریف لائے۔ ان کے متعلق کافروں نے کہا:۔
مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (مومنون)
یہ بھی تمہاری طرح ایک بشر ہے۔

(۵) ھود علیہ السلام کے بعد صالح علیہ السلام آئے ان کو کافروں نے کہا:۔ مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (شعرآء) تو ہماری طرح ایک بشر ہے اور کچھ نہیں
کیا ہم بشر کی اتباع کریں۔ (القمر ع ۲)

(۶) اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کو کافروں نے کہا:۔ وَمَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (الشعرآء)
تو بھی ہماری طرح ایک بشر ہے۔

(۷) اسی طرح موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو فرعون وغیرہ نے کہا:۔ اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا (المومنون)
کیا ہم ان پر ایمان لائیں جو ہماری طرح بشر ہیں۔

(۸) جب کبھی کوئی نبی آیا تو کفار نے یہی کہا
اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا (تغابن)
کیا بشر ہم کو ہدایت کریں گے۔

(۹) پھر فرمایا کہ نوح علیہ السلام سے لیکر تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام تمام انبیاء کو کافروں نے کہا:۔
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (ابراہیم)
کہ تم ہماری طرح بشر ہو اور کچھ نہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ تمام کفار انبیاء علیہم السلام کو بشر تو مانتے تھے لیکن رسول نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کا یہ مقولہ مشہور تھا۔ اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُهٗ بَشَرًا (ابن جریر) کہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے کہ بشر اس کا رسول ہو۔ یعنی بشر خدا کا رسول ہو ہی نہیں سکتا۔

جوابات انبیاء علیہم السلام

(۱۰) جب نوح علیہ السلام کو کفار نے کہا کہ تو ہماری طرح ایک بشر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:۔
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ۔ (اعراف) کیا تم تعجب کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ ایک آدمی کو تم میں سے رسول بنا کر بھیجے

(۱۱) اسی طرح ہود علیہ السلام نے فرمایا:۔
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ (اعراف)
کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے ایک مرد کی زبان پر تم کو پہنچا۔

تمام انبیاء کا متفقہ جواب

(۱۲) خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تمام انبیاء کو کافروں نے کہا کہ تم ہماری طرح بشر ہو تو انہوں نے فرمایا:۔
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (ابراہیم پ۱۳ ع ۲)
بے شک ہم تمہاری طرح بشر ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ رسول بناتا ہے۔

(۱۳) امام ابن جریر فرماتے ہیں:۔
(اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ) صدقتم فی قولکم ان انتم الا بشر مثلنا فما نحن الا البشر من بنی آدم انس مثلکم (ابن جریر جلد ۱۳ ص۱۲۳)
کہ رسولوں نے کفار کو کہا کہ تم اس بات میں سچے ہو جو کہتے ہو کہ تم ہماری طرح بشر ہو۔ بیشک ہم تمہاری طرح بشر ہیں۔ آدم کی اولاد سے ہیں۔ انسان ہیں تمہاری طرح لیکن اللہ نے ہم پر فضل کیا اور ہم کو اپنا رسول بنایا"

(۱۴) غرائب القرآن میں ہے:۔
ثم ان الانبیاء سلموا انهم بشر مثلهم (نیشاپوری ص۱۲۳ ج ۱۳) کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے اپنی اپنی قوم کے سامنے تسلیم کیا کہ ہم بھی تمہاری طرح بشر ہیں۔ لیکن اللہ نے ہمیں رسول بنایا۔

(۱۵) تفسیر عباسی میں ہے:۔
ما نحن الا بشرٌ آدمی مثلکم ولکن الله یمن علیٰ من یشآء من عباده بالنبوة۔ (عباسی ص۲۹۱)
تمام رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو کہا بے شک ہم تمہاری طرح بشر یعنی آدمی ہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں سے رسول بناتا ہے۔

(۱۶) تفسیر حسینی میں ہے:۔
نیستم ما مگر بشرے مثل شما یعنی مشارکت در بشریت مسلم مے داریم (تفسیر حسینی ص۴۱۳)
بے شک ہم مانتے ہیں کہ ہم تمہاری طرح بشر ہیں اور تمہاری جنس سے ہیں۔

مضمون بالا سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ جب کبھی کوئی پیغمبر اپنی قوم کی طرف آیا تو انہوں نے اس کی رسالت سے بشر کہہ کر انکار کر دیا۔ اور پیغمبروں نے ان کے سامنے اپنی بشریت کا اقرار کیا اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورہ ابراہیم پ۱۳ ع ۲)

(نوٹ) اگلے پرچہ میں کفار مکہ کے اقوال اور ان کے جوابات درج کئے جائیں گے۔
(انشاء اللہ!)

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث سے امید ہے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے کما حقہ کوشش کرتے رہیئے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے از جناب محمد ابراہیم چھاچھا وشیش - (۲) منیرالزماں صاحب ماٹ پلسا للعہ - (۳) مولانا احمد علی قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ ہم/ **مدرسہ مکہ معظمہ** کے لئے نمبر ۱ و ۲ نے علی الترتیب ۸/ وللعہ روپیہ روانہ کئے۔

اشاعت فنڈ میں از مولوی ابوبکر صاحب دیوریا عہ ڈاکٹر محمد فرید صاحب دربھنگہ عہ۔ مدرسہ عربیہ آگرہ عہ۔ کل میزان ۳ - ۱۵ - ۲۵ روپے

تنظیم یتیم خانہ امرتسر کا سالانہ اجلاس، انجمن پارک امرتسر میں ۳۰ دسمبر بعد نماز جمعہ ہوگا۔ جس میں علماء و صلحاء تقاریر فرمائیں گے۔ اصحاب ذوق شریک جلسہ ہوکر ثواب حاصل کریں۔ (سکرٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر)

فلسطین کے متعلق جلسہ یکم اکتوبر کو مسلمانان بانسی کا جلسہ ہوا جس میں فلسطین کے بہتر مستقبل کے لئے دعا مانگی گئی۔ (رحمت اللہ خاں از بانسی)

توضیح الکلام فی اثبات حیات مسیح علیہ السلام۔ از مولوی ابو عبیدہ نظام الدین صاحب بی۔ اے سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۲۴۰۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول ڈاک۔

مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر ایک معقول کتاب ہے دس دلائل قرآنیہ۔ ستائیس دلائل حدیثیہ اور اجماع امت سے بایں طور مسئلہ مذکورہ کا ثبوت دیا گیا ہے کہ ہر آیت و حدیث کا صحیح مفہوم خود مرزا صاحب قادیانی کے مسلّمہ مجددین۔ اولیاء۔ صلحاء کی تفاسیر مشہورہ سے واضح و بیان کیا گیا ہے۔

سلیس و شگفتہ عام فہم زبان میں بحیثیت مجموعی عمدہ و مفید کتاب ہے

صلوٰۃ الرسول مؤلفہ مولوی ابو عبداللہ سراج الدین صاحب مادھوپوری۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۲۴۰ صفحات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶/

پتہ :- مولوی سراج الدین صاحب مدرس مدرسہ دارالسلام مسجد تیلیاں جودھپور۔ مارواڑ۔

جس میں نماز کے طریقے ارکان۔ اور اد سب مفصل مع ترجمہ درج ہیں۔ ہر رکن پر مفصل بحث مع حوالجات۔ کندھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ فاتحہ خلف الامام۔ آمین رفع یدین۔ غرضیکہ کل مسائل اختلافی پر مکمل بحث کی ہے۔

مدرسہ سراج العلوم جھنڈے نگر تخمیناً ۱۵ سال سے جاری ہے۔ پہلے اس کے متکفل جناب حاجی نعمت اللہ خان صاحب رہے۔ پھر جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری مرحوم مغفور کی زیر نگرانی میں رہا۔ چنانچہ مولانا مرحوم کی سرپرستی میں برابر چلتا رہا۔ لیکن اس دیار کے لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ بار لگان سرکاری سے خود زیر بار رہا کرتے ہیں۔ اس لئے کافی امداد مدرسہ کی نہیں کرسکتے۔ پس اعیان جماعت اہل حدیث سے التماس ہے کہ دامے درمے اس مدرسہ کی اعانت فرمائیں۔ تاکہ یہ مدرسہ بدستور جاری رہے۔

اس مدرسہ میں چار مدرس اور کم و بیش ۸۰ لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ منجملہ ان کے تیس ۳۰ لڑکوں کے طعام کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہے۔ اس لئے اس مدرسہ کا خرچ بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ اعیان اہل حدیث اپنی اپنی جگہ سے اس پتہ سے ترسیل زر کے امداد کریں اور جو نیچے درجہ کا کوئی طالب علم اس مدرسہ میں آنا چاہے تو وہ بخوشی آسکتا ہے۔ مہتمم مدرسہ سے ۱۵ شوال تک خط و کتابت کے ذریعہ طے کرلیں۔

ترسیل زر بھیجنے کا پتہ :-

حاجی نعمت اللہ خان صاحب۔ مہتمم مدرسہ سراج العلوم جھنڈے نگر۔ بڑھنی بازار۔ ڈاکخانہ رام دت گنج۔ ضلع بستی۔

مزید تاریں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں دریافت خیریت کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے مزید تاریں وصول ہوئیں :-

(۲۳) جناب محمد ابوالقاسم صاحب خالد بانت۔
(۲۴) جناب احمد شہداد صاحب پریزیڈنٹ جماعت اہل حدیث سری نگر۔ کشمیر۔
(۲۵) جناب حلیم خان صاحب راجمندری۔
(۲۶) جناب عبدالستار صاحب چیف جیلر بھامو۔ برما۔
(۲۷) مولوی عبداللہ صاحب قاری پارہ برتلا سنتھال پرگنہ۔
(۲۸) حکیم عبدالسمیع صاحب مبارک پور۔

خطوط
(۱۲۵) بابو عبدالحکیم صاحب کراچی۔
(۱۲۶) ڈاکٹر ظہور محمد صاحب قریشی جبلپور
(۱۲۷) جناب مولوی عبدالعزیز صاحب سردار جماعت اہل حدیث مدھوپور۔
(۱۲۸) افضل حسین صاحب لکھنؤ۔
(۱۲۹) قریشی امیرالدین صاحب میسور۔
(۱۳۰) منشی محمد یوسف صاحب ناظر خریدار نمبر ۱۱۲۵۶
(۱۳۱) محمد سعید صاحب انگوٹھی ساز مالیرکوٹلہ۔
(۱۳۲) بابو نذیر احمد صاحب بہاولپور
(۱۳۳) منشی محمد حسین صاحب سوداگر منڈی شاہجہانپور
(۱۳۴) مولوی احمد سعید صاحب کٹرہ معرال
(۱۳۵) مستری محمد یوسف صاحب کیجز ضلع مظفرنگر
(۱۳۶) سید اکرم علی صاحب بیجاپور۔
(۱۳۷) منشی عبدالعزیز صاحب وثیقہ نویس دینانگر
(۱۳۸) میاں ابراہیم صاحب لاہور
(۱۳۹) میاں کرم الدین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر جے پور سٹیٹ
(۱۴۰) حافظ محمد داؤد صاحب مالیرکوٹلہ۔
(۱۴۱) انجمن اہل حدیث مالیرکوٹلہ
(۱۴۲) حاجی امانت اللہ صاحب مبارک پور
(۱۴۳) حکیم اللہ بخش صاحب سلچر بنگال
(۱۴۴) مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی
(۱۴۵) جناب فضل الدین صاحب بھٹی وکیل میرپور جموں۔

(۴۳)

نوٹ: مفتی صاحب کی علالت کی وجہ سے صفحہ ہذا پر فتوے درج نہیں ہو سکے۔ (رفیق)

روائت پرستیوں کے بحث میں مضمون نے باوجود ادیب اور علامہ بننے کے تفسیروں میں بلاخوف خداد رسول اس کو لکہ مارا ، اور قرآن پر طبع آزمائی سے خدا نہ ڈرے ۔حالانکہ اس کے بعد ہی کی آیت میں خدا فرماتا ہے ۔ الذین یبلغون رسٰلت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ (جو لوگ تبلیغ رسالت کرتے ہیں وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے) آپ بلاشبہ رسول تھے مصیبتیں جھیل جھیل کرتا زیست تبلیغ رسالت فرماتے رہے ۔آپ خدا کے سوا کسی سے ڈرتے تھے یہ تو رسول کی شان ہی نہیں ۔پھر خدا کا یہ کہنا کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو ۔کیا خدا کی یہ شان ہوسکتی ہے کہ خود کہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور خود کہے کہ رسول کی یہ شان ہی نہیں کہ ماسوا سے ڈرے ۔اس لئے نہ تخفی فی نفسک کے رسول مخاطب ، نہ تخشی الناس کے رسول مخاطب ۔بلکہ تقول للذی سے صاف ظاہر ہے کہ ان چاروں باتوں کے جن پر میں نے نمبر بھی دیدیا ہے رسول متکلم ہیں اور حضرت زید مخاطب ۔ اس آیت کو جو اوپر لکھی ہے پھر سے پڑھ لو ۔“ (بلاغ الحق ۹۱ـ۹۲)

اہلحدیث | آنحضرت کے دل میں یہ بات تھی کہ اگر زید نے باوجود سمجھانے بجھانے کے میرا کہنا نہ مانا اور طلاق دیدی تو میں اس کی تلافی یوں کرونگا کہ زینب سے خود نکاح کرلونگا ۔ یہ جملہ دراصل شرطیہ ہے ۔جسکو آپ نے حملیہ بنا کر ان الفاظ سے ظاہر کیا ہے کہ

دل میں زینب سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے ۔

آپ کی اس تغییر سے کلام الٰہی متغیر نہیں ہوا ۔ البتہ اس سے آپ کے اخلاق و دیانت پر دھبہ ضرور آتا ہے ۔جس غصے اور جوش سے آپ نے علمائے کرام کو کوسا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۔ اگر کوئی اور شخص میری جگہ آپکے مدمقابل ہوتا تو آپ کو بہت کچھ سناتا ۔ میں صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں ؎

عارف کہ بر بجد تنک آب است ہنوز

اس کی مثال سنئے ! | ایک آدمی اپنے بیٹے کو اپنی یتیم بھتیجی سے بیاہتا ہے ۔ ان دونوں کی ان بن رہتی ہے ۔ باپ اپنے بیٹے کو بہت سمجھاتا ہے کہ حسن سلوک سے رہو مگر وہ نہیں مانتا ۔ تو اس کے باپ کے دل میں خیال بھی آتا ہے کہ اچھا اگر یہ میری بات نہیں مانیگا اور اپنی بیوی کو چھوڑ دیگا تو میں اپنے دوسرے بیٹے سے اس کا نکاح کردونگا ۔ بتائیے اسپر کیا اعتراض ؟ اس کا سمجھانا بھی ٹھیک ہے اور نیت بھی ٹھیک ہے ؎

چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا ایں جا است

ناظرین کرام ! | ان اخوان یوسف کا پہلا اصول ہی یہ ہے کہ اپنی بات بیان کرنے سے پہلے علمائے کرام کو خوب کوس لیتے ہیں ۔ گویا ایسا کئے بغیر ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا ۔ حافظ محب الحق کی نسبت ہم ایسا گمان نہ رکھتے تھے مگر آخر معلوم ہوا کہ آپ بھی اخوان یوسف کے رنگ میں رنگین ہیں ۔ بندۂ خدا ! اَلَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ کے حق میں بجائے دعائے استغفار کے برا بھلا کہنا کہاں کی تعلیم اسلام ہے ؟ یہ تمام جدت پسند لوگ اسی اصول پر ہیں ۔ خدا ان کو سمجھ دے اور ہدایت کرے ۔ ہم ان لوگوں کو اس سے منع نہیں کرتے کہ اپنا مافی الضمیر جن الفاظ میں چاہیں ادا کریں لیکن خدارا سلف صالحین کو تو برا بھلا نہ کہا کریں ۔ جو اپنی عمر بھر قرآن کریم کی خدمت میں مصروف رہے ورنہ آپ بھی اپنے اخلاف سے یہی بدلہ پائینگے ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ناظرین ! | حافظ صاحب اور علمائے کرام کا اختلاف جن کو آپ روائت پرست محرف کہتے ہیں ۔ صرف اس امر میں ہے کہ آئت مذکورہ میں تخفی کا عطف کس لفظ پر ہے ۔ مفسرین کے نزدیک اس کا عطف تقول پر ہے اور آپ کے نزدیک اتق اللہ پر ہے ۔ علماء کے دعویٰ کا قرینہ دونوں فعلوں کا ہم جنس ہونا ہے ۔یعنی فعل مضارع ہونا ہے اور آپ کے عندیہ کے مطابق معطوف معطوف علیہ ایک جنس کے فعل نہیں رہتے کیونکہ تخفی فعل مضارع جملہ خبریہ ہے اور اتق اللہ فعل امر جملہ انشائیہ ہے ۔جہاں تک ہوسکے عطف کے لئے معطوف معطوف علیہ کی ہم جنسیت اولیٰ ہے ۔ پس آئت کے معنی حسب تفسیر علمائے سابقین یہ ہیں کہ اے نبی ! جس وقت آپ زید کو کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور دل میں چھپاتے تھے وہ بات جس کو اللہ ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں سے ڈرتے تھے ۔ مگر آپ کے عندیہ کے مطابق ترجمہ یہ ہوا کہ اے زید ! اللہ سے ڈر اور تو چھپاتا ہے دل میں وہ بات جس کو اللہ ظاہر کرنے والا ہے ۔ اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے ۔

علمائے ادب | للہ خود فرمائیے کیا یہ عطف جو حافظ صاحب نے بتایا ہے موزوں ہے ؟ ہاں آپ نے ہماری نحوی ترکیب کی تردید کے لئے آئت لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا پیش کی ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں ۔لیکن ساتھ ہی اسکے آپ کو قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے بتاتے ہیں ۔ مگر پہلے اس کے کہ ہم صحیح تفسیر بتائیں ایک نکتہ بتانا مفید سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ آئت تخشی الناس میں مخاطب ایک ذات ہے جس سے قضیہ مخصوصہ بنتا ہے اور دوسری آئت لا یخشون احداً الا اللہ عام ہے ۔ یہ بات اہل علم سے مخفی نہیں کہ عام اور خاص میں اختلاف ہو تو اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا دوسرے قضایا مخصوصہ میں خاصکر جبکہ دونوں کا موضوع ایک ہی ہو ۔

پس سنئے ! | اول حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ ہے جو وادیٔ مقدس میں پیش آیا ۔ اس میں حضرت ممدوح کو حکم ہوا لا تخف (سورہ نمل)

دوسرا واقعہ جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ڈرنا ثابت ہے ۔ فرعونی جادوگروں کے مقابلے میں مذکور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔ اَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوْسٰی ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کی رسیوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ کر اپنے دل میں خوف پایا ۔ بتائیے ! حضرت موسیٰ الذین یبلغون میں داخل ہیں یا نہیں ؟ پھر یہ خوف کیسا ۔جس درجے کا یہ خوف ہے ۴

۴ اس درجے کی زینب کے قصے میں خشیت ہے ۔ اپنے مندرجہ ذیل فقرے کو سامنے رکھ کر بتائیے کہ حضرت موسیٰ باوجود الذین یبلغون میں داخل ہونے کے کیوں ڈرے ؟ ملاحظہ

ملکی مطلع

نجد، حجاز اور یمن

اٹلی اور برطانیہ

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ اٹلی نے امام یمن کے ساتھ دوستانہ مراسم پیدا کئے ہیں اور ان مراسم کی پختگی کے لئے بہت سے تحفے تحائف بھی بھیجے ہیں۔ حکومتوں کے ایسے مراسم معمولی نہیں ہوتے۔ بلکہ ان میں بہت سے راز ہائے سربستہ پنہاں ہوتے ہیں۔ جنگ حجاز و یمن کے خاتمے پر ہم نے اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ جلالت الملک ابن سعود چونکہ فاتح یمن ہیں اس لئے بہت ہی نرم شرط پر صلح یوں ہونی چاہئے کہ یمن کی خارجی پالیسی سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں ہو اس سے ایک فائدہ یہ ہوتا کہ سارا عرب متحد ہو جاتا اور آج یمن اور اٹلی کے معاہدے سے جو خطرات پیدا ہو گئے ہیں وہ بھی نہ ہوتے۔ ان خطرات کا ذکر کرنا قبل از وقت ہے۔ بطور مثال ایک آدھ خطرے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً آئندہ مزعومہ جنگ یورپ میں یمن کو ضرور اٹلی کا ساتھ دینا ہوگا۔ جس کا ادنیٰ نتیجہ یہ ہوگا کہ عرب بھی فی الجملہ اس جنگ میں آلودہ ہو جائیگا اس وقت نجد و حجاز کی پالیسی کیا ہوگی؟ غالباً انگریزوں کے حق میں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ عرب کا ایک حصہ دوسرے کے ساتھ برسرپیکار ہو جائیگا۔ اگر ہماری تمنا کے موافق یمن کی خارجی پالیسی سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی خرابی پیدا ہونے کا احتمال نہ تھا۔ میں اس موقع پر جلالت الملک کی مجلس میں ہوتا تو اس تجویز کو ایسی اچھی صورت میں پیش کرتا کہ جلالت الملک کے علاوہ برطانیہ کا سفیر بھی میری تائید کرتا۔ افسوس ہے کہ یہ سنہری موقع ہاتھ سے جاتا رہا۔ برطانیہ نے شائد اس لئے اس سے چشم پوشی کی ہوگی کہ ایسا ہونے سے وحدت عرب کو مزید قوت حاصل ہو جائیگی جو شاید اس وقت برطانیہ کو ناپسند ہو۔ لیکن آج جو واقعہ سامنے آیا اسکو دیکھ کر برطانیہ بھی اس ہاتھ سے کھوئے ہوئے وقت پر افسوس کرتا ہوگا۔ بحیرہ روم میں اٹلی کی کارستانیاں جو اخباروں میں آتی رہتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحیرہ روم کے معاملہ میں یمن کو آلۂ کار ضرور بنائیگا۔ غالباً اسے پہلا چکمہ یہ دیگا کہ یمن کی بندرگاہ عدن برطانیہ سے لے لی جائے۔ اس سے برطانیہ کو بیحد مشکلات پیش آئیں گی۔ اگر فتح یمن کے بعد اسکی خارجی پالیسی سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی خطرہ نہ ہوتا مذکورہ سنہری موقع کھوئے جانے پر یہ عربی مثل صادق آتی ہے ؎

ضیعت اللبن بالصیف

منادیٔ خلیلؑ

دعوت حج

(از جناب چودہری محمد امین صاحب)

یہ اعلان اس مقصد کے لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو ان کے دین کا پانچواں رکن ایک اہم ترین فرض یاد دلایا جائے۔ حج اتنا اہم فرض ہے اور اس کا ثواب اتنا زیادہ ہے کہ جو ہر استطاعت والے مسلمان پر عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ یہ دنیائے اسلام کا ایک روحانی اجتماع ہے۔ جس میں ہر سال خوش نصیب مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ تمام شاہ و گدا، امیر و غریب سب ایک جگہ۔ ایک لباس۔ ایک حالت۔ ایک کیف میں سر برہنہ ایک چادر میں لپٹے لبیک اللّٰھم لبیک پکارتے ہیں۔

منادیٔ خلیل | واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشهدوا منافع لهم ویذکروا اسم الله فی ایام معلومات

(ترجمہ) (اے ابراہیم!) اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ تیرے پاس پیادہ پا آئیں گے اور دبلی پتلی سواریوں پر جو ہر دور دراز سے آئیں گی تاکہ وہ اپنے فائدے کے مقاموں میں حاضر ہوں اور چند مقررہ ایام میں خدا کا نام لیں۔

عشق کے بازار میں جب یہ منادی عام کردی گئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک سالانہ لبیک کی جوابی آوازیں برابر دنیا کے کانوں میں آتی رہیں۔ اب یہ دور ہمارے زمانہ تک پہنچا ہے۔ اور امت محمدیہ کو حکم ملا ہے۔

وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے۔ جس کو وہاں تک جانے کی استطاعت ہو۔

اس حکم نے امت مسلمہ پر حج کو قیامت کے لئے فرض کردیا ہر اس مسلمان پر جو صحیح و تندرست ہو اور جس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ اپنی غیر حاضری میں اہل و عیال کے گذارہ کا سامان کر کے سفر حج کے مصارف اٹھا سکتا ہے۔ عمر میں ایک دفعہ اس فرض کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے باری تعالیٰ جو تیری راہ میں چل کر اس فرض کو ادا کریں ان کے گناہ تیرے دربار سے معاف ہوں۔

حضرات! آخر ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ یہ تمام سونا، چاندی، سر بفلک عمارتیں اور ہری بھری کھیتیاں دوسروں کے لئے چھوڑ کر دنیا میں جو کچھ کیا ہے سب کا حساب دینا ہے۔ دوستو! آخرت کی تیاری کرو۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

اعمل لدنیاك كانك لا تموت ابدا واعمل لآخرتك كانك تموت غدا۔ یعنی دنیا کے کاموں میں اس طرح مصروف رہو کہ گویا تم کبھی نہ مروگے۔ اور آخرت کے کاموں میں ایسے مشغول رہو کہ گویا تم کل ہی مر جاؤ گے

حج آخرت کے لئے بہتر سامان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۱) من حج حجة فقد ادی فریضة ومن حج حجتین فقد داین ربه ومن حج ثلاثا حرم الله شعره وبشره

(۱۴۶) سکرٹری انجمن اشاعۃ السنۃ و التوحید چکدین
(۱۴۷) جناب خلیل احمد صاحب مرزا پور
(۱۴۸) مولوی محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان بریلی
(۱۴۹) حافظ عبد التواب صاحب علیگڈھی۔
(۱۵۰) ملک غلام محمد صاحب شال مرچنٹ سرینگر
(۱۵۱) سید عبد السلام صاحب اجودھیا۔
(۱۵۲) جناب سلیمان داؤد بھائی میاں رنگون
(۱۵۳) ڈاکٹر محمد یوسف صاحب علیگڈھ۔
(۱۵۴) عبد العزیز صاحب کامپٹی سی پی
(۱۵۵) بابو برکت اللہ صاحب لودھم پور
(۱۵۶) عبد الغفور صاحب جی ٹی مدراس
(۱۵۷) میاں بدر الدین صاحب پٹیالوی لاہور
(۱۵۸) حافظ عبد الغفور بیگ اجمیر
(۱۵۹) حافظ عبد الحکیم صاحب خریدار نمبر ۱۲۰۰۶
(۱۶۰) احمد اللہ صاحب ہردوئی۔
(۱۶۱) محمد عبد الرحیم صاحب سیکرٹری انجمن محمدیہ پشاور
(۱۶۲) جماعت اہلحدیث نڈیاڈ
(۱۶۳) مولوی عبد اللہ صاحب کمتسر
(۱۶۴) چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے مدیر "انقلاب" لاہور
(۱۶۵) جناب عبد الرحمن صاحب صدر انجمن اہلحدیث سری ۴

اہل خیر حضرات سے اپیل واضح ہو کہ ہمارے "مدرسہ دار التعلیم" کی حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری شارح ترمذی شریف (رحمۃ اللہ علیہ) نے بنا ڈالی تھی۔ اجراء کے بعد سے مدرسہ ھذا نے بتائید الٰہی دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل کی۔ ایک عالیشان عمارت بن کر تیار ہو گئی۔ جس میں تقریباً دو سو طلباء کی تعلیم و قیام کے لئے کافی جگہ موجود ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

مدرسہ ھذا نہ کبھی کسی مدد کا طالب کار ہوا اور نہ کبھی چندے کا خواستگار۔ ہاں اب چند سال سے جب کہ ایک طرف تو تنگی روزگار نے اسکے معاونین خصوصی کو اپنا شکار بنا کر مدرسہ کی خبر گیری و امداد سے بالکل مجبور و لاچار کر دیا۔ دوسری طرف حضرت مولانا ممدوح الصدر کی وفات سے مدرسہ گویا یتیم ہو گیا۔ اس لئے اس سال اپنے ایک ہمدرد رکن جناب منشی محمد عمر صاحب مبارکپوری کو بطور سفیر کلکتہ وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات اپنی دینی حمیت و مذہبی حمایت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس غریب مدرسہ کی ہر ممکن صورت سے خود بھی امداد کرینگے

المعلن :- حاجی امانت اللہ ناظم و مہتمم مدرسہ دار التعلیم قصبہ مبارک پور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

مخیّر اہل حدیث اصحاب سے سوال میں ایک غریب اہلحدیث طالب علم ہوں۔ مدرسہ اہلحدیث میں حدیث پڑھنے کو آیا ہوں۔ مجھے حدیث کی کتابیں مطلوب ہیں اس سال مجھے سنن ابن ماجہ کی ضرورت ہے۔ جو صاحب مجھے کتاب بھیجدینگے یا اس کی قیمت مرحمت فرمائینگے تو اجر عظیم کے مستحق ہونگے۔

عاجز محمد نور الہدیٰ۔ متعلم مدرسہ سعیدیہ۔
محلہ دارانگر۔ بنارس سٹی (یوپی)

زیارت بیت اللہ کا از حد اشتیاق ہے۔ کوئی صاحب حج بدل پر بھیجنا چاہے یا کوئی قافلہ یا واحد شخص امیر آدمی بطور خادم ہمراہ لے جانا چاہے تو بندہ کو یاد فرما دیں۔ بعد شکریہ جانے کو تیار ہے (نوٹ) حج بدل کے لئے پہلے حج کیا ہونا شرط ہے سو عرض ہے کہ فدوی کا پہلے حج کیا ہوا ہے۔

مولوی محمد سلیمان ٹھیکہ دار موضع کھیمہ ڈاکخانہ فتح گڑھ پنجتور۔ ضلع فیروز پور (پنجاب)

۴۔ بقیہ خطوط برائے ہمدردی مولانا ثناء اللہ صاحب
(۱۶۶) جناب مولوی محمد ایوب صاحب مع جماعت اہلحدیث نیلگری
(۱۶۷) جناب سکرٹری صاحب بزم عروج آنگس ضلع ہگلی
(۱۶۸) " مولوی عبد السلام صاحب سرادی کیٹری
(۱۶۹) " حاجی محمد عطاء اللہ و مولوی محمد عبد اللہ صاحب اللہ آباد ریاست بہاولپور
(۱۷۰) جناب مولوی محمد بشیر صاحب حنفی قادری اللہ آبادی۔ ریاست بہاولپور
(۱۷۱) جناب مولوی عبد الرحمن صاحب معلم مدرسہ اہلحدیث کانفرنس کرنجو تعلہ
(۱۷۲) " مولوی محمد لقمان صاحب مدرسہ اہلحدیث کاکناڑہ
(۱۷۳) " مولوی محمد ابوذر صاحب برہار پور ضلع مظفر پور
(۱۷۴) " مولوی محمد عالم و محمد فاضل صاحبان موضع رنج ضلع گجرات
(۱۷۵) جناب مولانا محمد عزیز الحسن صاحب خطیب جامع مسجد جبلپور
(۱۷۶) " عبد الشکور صاحب سب اوورسیر جبل پور
(۱۷۷) میاں محمد یوسف احمدی پشاور۔ (باقی باقی)

مزید تجاویز مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے تجاویز وصول ہوئی ہیں۔ جن کا خلاصہ وہی ہے جو صفحہ پر درج ہو چکا ہے :-

(۳۴) انجمن اہلحدیث شورکوٹ ضلع جھنگ
(۳۵) " " روتی۔ ضلع گجرات
(۳۶) " " جگانوالہ " "
(۳۷) " " کلیانوالہ " "
(۳۸) " " نڈیاڈ
(۳۹) " " ڈھارانوالی ضلع گوجرانوالہ
(۴۰) انڈین کرسچن ایسوسی ایشن امرتسر

گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں اہلحدیث ۱۱/۲۸ ۱۹ میں ۳ تاریں مفصل درج کی گئی تھیں انکے علاوہ ۹ مزید انجمنوں کی طرف سے حکام بالا کے نام تاریں بھیجی گئیں۔ آج ۲۲ نومبر تک مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف اطلاع ملی ہے کہ ان کی طرف سے بھی حکام بالا کو تاریں بھیجی گئیں۔ اور تجاویز پاس کردہ بھی بھیجی گئیں۔

(۱۰) انجمن اہلحدیث ڈھارانوالی ضلع گجرات
(۱۱) انجمن اہلحدیث نڈیاد مدراس
(۱۲) جماعت اہلحدیث خورکوٹ ضلع جھنگ
(۱۳) جماعت اہلحدیث اٹاوہ یوپی
(۱۴) " " حافظ آباد (صحبتہ اہلحدیث) کرنل ظریف خان۔

نوٹ :- ان تجاویز و تاروں کا مضمون چونکہ یکساں ہی تھا اس لئے فرداً فرداً شائع نہیں کیا گیا۔

ملاقاتی احباب ۲۲ نومبر تک خطوط اور تاریں بھیجنے کے علاوہ فیروزپور شہر۔ اکالڑہ۔ تاندلیانوالہ۔ قلعہ دیدار سنگھ۔ قریشیانوالہ ضلع شیخوپورہ۔ چک رجادی ضلع گجرات اور دیگر شہروں سے بھی کئی احباب مولانا صاحب کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔

رمضان المبارک کیلئے سب سے زیادہ رعایت

رمضان عید عید قربانی ... کی رعایت

رعایت کی ضرورت اسواسطے محسوس ہوتی ہے کہ غریب حضرات نیز من ایصال ثواب تلاوت تقسیم کرنے کیلئے لیتے ہیں۔ لہذا اس کار خیر میں سہولت کر دینے سے ... سکیں!

... سال کے بعد نہایت ہی حیرت انگیز رعایت کی گئی ہے!

حضور نظام کا پسندیدہ پانچ ترجمہ والا شاہانہ قران مجید!

مع کامل احسن التفاسیر اردو

جرمنی کے بہترین سفید کاغذ پر بہت اعلیٰ چھپائی

تہائی حلقہ

... پہلے پچیس روپے تھا۔ اور اب صرف دس روپیہ بغیر جلد علاوہ محصولڈاک۔ یہ وہی قرآن شریف ہے جسکو اعلیحضرت حضور نظام نے دوران قیام دہلی میں نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس کی تفسیر کی وجہ سے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا کیونکہ اسکی تفسیر علامہ مولانا حاجی شاہ احمد حسن صاحب قبلہ محدث نور اللہ مرقدہ کی جانکاہ محنت سے تیار ہوئی تھی اور کتابی صورت میں ایک روپیہ پارہ کے حساب سے اسی سال میں ہدیہ ہوگئی اب وہ تیک ...

اس قرآن شریف کے حاشیہ اور ضمیموں میں وہی احسن التفاسیر ہے

نیس روپے کی تو فقط اسکے حاشیہ پر تفسیر ہی تفسیر ہے اور تفسیر بھی وہ نایاب ہے جو آج آپ لینا چاہیں تو کسی ہدیہ پر بھی کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔

تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

ہندوستان تو ہندوستان اسلامی دنیا میں بھی کسی جگہ اتنی خوبیوں کے ساتھ ایسا قرآن مجید اس سے پہلے کبھی طبع نہیں ہوا اسکی ایک سطر کا نمونہ آپکے پیش نظر ہے اسمیں سب ذیل پانچ ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ فارسی از جناب مولانا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ دوسرا ترجمہ فارسی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور تیسرا ترجمہ اردو لفظی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی، چوتھا ترجمہ اردو بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب اور پانچواں ترجمہ مقبول سلیس خواص حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب محدث تھانوی مدظلہ العالی اور متعدد خصوصیات کے جن کا تذکرہ اس مختصر اشتہار میں نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑی اور قیمتی چیز اس قرآن مجید کی کامل احسن التفاسیر ہے اور یہ ایسی عجیب عالمانہ جیسکے علم سے ہندوستان کا ہر فرد واقف ہے اپنی سلاست بیان و اسناد کے لحاظ سے ایسی بے بہا چیز ہے کوئی اس سے بہتر دوسری تفسیر نہیں ہے۔ ہدیہ مجلد معمولی قسم اعلیٰ جلد دار زنفری بمائتی بارہ روپے ... محصولڈاک ... نوٹ۔ فرمائش کے ہمراہ مبلغ پانچ روپے پیشگی ضرور روانہ کریں تاکہ تعمیل ہو سکے۔ محصولڈاک ... ہے۔

(ان کو ضرور ملاحظہ فرماویں)

سینکڑوں تصدیقوں میں سے چند کا خلاصہ

مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند۔ منشی محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال بکڈپو کے ... قرآن مجید طبع کرایا ہے جس میں پانچ مستند ترجمے ہیں اس کے ساتھ ہی حاشیہ پر کامل اردو میں تفسیر مسمی باحسن التفاسیر چڑھا دی گئی ہے یہ تفسیر مولانا احمد حسن صاحب دہلوی کی بہترین تالیفات میں سے ہے یہ کلام مجید بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور بہت سے جواہرات کا خزینہ ہے میری رائے ہے کہ کسی مسلمان کا گھر اس سے خالی نہ رہے۔

جناب مولوی حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلمائے ہند دہلی۔ میرے دوست سید محمد شفیع الدین صاحب نے پانچ تراجم کا قرآن شریف طبع کرایا ہے حاشیہ پر اردو کی احسن التفاسیر بھی ہے اسکی ایک جلد اسوقت میرے سامنے ہے اس قرآن شریف کے متعلق صرف اتنا ہی عرض کرنا کافی ہوگا کہ آجتک اس شان کا قرآن مجید طبع نہیں ہوا میری رائے ہے کہ مسلمانوں کا گھر اس قرآن شریف سے خالی نہیں رہنا چاہیے باوجود ... مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہوئے قیمت بھی معمولی ہے لکھائی چھپائی ...

مولوی عبدالرحیم صاحب مفتی اعلیٰ ریاست ... منشی محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال بکڈپو ... کو ... مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر یونیورسٹی الہ آباد کے ... مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے اسلامی دنیا کے ... اسکے علاوہ بہت سی خوبیاں ... کامل تفسیر ہے۔

ذیل کی تصدیقیں صرف تفسیر کے متعلق ہیں جو سابق میں تفسیر کے متعلق لکھی گئی

تصدیق ذیل میں ان کا مختصر خلاصہ درج ہے

مولوی ابو محمد عبدالوہاب صاحب دہلوی

احسن التفاسیر اردو تفسیروں میں احسن تفسیر ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ بلکہ عاجز کے نزدیک انگریزی تفسیروں سے بھی احسن ہے۔ اس لئے ان سے تو خواص لوگ عربی داں ہی مستفید ہوتے ہیں اور اس سے ماشاءاللہ ہر ایک شخص خواص و عوام فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

مولوی سید ابوالحسن صاحب دہلوی

احسن التفاسیر قابل قدر اور قابل دید ہے۔ ایسی تفسیر کو ہر فرد و بشر کو رکھنا خصوصاً ایسے زمانہ میں نہایت ضروری اور لابدی ہے۔

مولوی سید عبدالسلام صاحب دہلوی
نبیرۂ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی

احسن التفاسیر ہر وقت میرے پیش نظر رہتی ہے واقعی یہ قابل قدر چیز ہے۔

مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی
مفسر تفسیر حقانی

مسلمانوں کو احسن التفاسیر کا مطالعہ بہت مفید ہے اور اس کی اشاعت موجب اجر عظیم ہے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ دہلوی مصنف
احسن المواعظ وغیرہ

فی الحقیقت نہایت کامیاب و کارآمد تفسیر ہے۔ احسن التفاسیر قرآن مجید کے مطالب کو نہایت عام فہم اور سہل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اہل اسلام ... کو تھوڑے سے ہدیہ میں ... الفردوس لی جاتی ہے

اطلاع ضروری

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا ہر حالت میں پیشگی آنا چاہیئے۔ نیز اپنا پتہ صاف تحریر کریں۔ وزن زیادہ ہو تو بذریعہ ریل پارسل منگائیں۔ کیونکہ اس میں آپ کو بہت کفایت ہوگی۔

اپنے دوستوں اور عزیزوں کی فرمائش ایک جا اکٹھی کر کے روانہ کریں تاکہ آپ کو محصول میں کفایت رہے۔

تمام درخواستیں اس پتہ پر آنا چاہیئیں: سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی سے منگائیے۔

علی النار او کما قال۔ یعنی جس شخص نے ایک حج کیا تو اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے دو حج کئے تو اس نے خدا سے قرض کا معاملہ کیا اور جس نے تین حج کئے تو اللہ تعالیٰ اس کے بال اور اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیگا۔

(۲) مابین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر و منبر کے درمیان جتنا حصہ زمین ہے وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

(۳) من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی۔ میرے لئے اسکی شفاعت واجب ہو گئی۔

برادران اسلام! حج مقبول گناہوں اور خطاؤں کو زائل کر دیتا ہے اور خداوند تعالیٰ کے نزدیک آرام جنت کا مستحق کر دیتا ہے۔

فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اتی ھذا البیت فلم یرفث ولم یفسق خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ (ترجمہ) بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں حاضر ہوا اور کسی قسم کے گناہ فسق و فجور میں مبتلا نہ ہوا تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی بے گناہ شکم مادر سے پیدا ہوا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔

(ترجمہ) عمرہ کفارہ ہوتا ہے کل صغیرہ گناہوں کا دوسرے عمرے تک اور حج مقبول کا معاوضہ جنت ہی ہے۔

سال رواں میں حج کے مصارف فریضہ حج کی ادائیگی پر آمادہ کرنے کے لئے حکومت حجاز نے جو ۱۳۵۵ھ میں ٹیکسوں، محصولوں اور کرایوں میں ۲۵ فیصدی کی تخفیف کی تھی۔ اس کو اس سال بھی بحال رکھا ہے۔ گو شوارہ خرچ "اہلحدیث" ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔ یا ۱ کے ٹکٹ بھیجکر "رہبر حجاج" دفتر اہلحدیث سے مفت حاصل کریں۔

رویداد مدرسہ محمدیہ دیوریا ضلع گورکھپور

اور جملہ مسلمانان بالخصوص محبان اہل حدیث سے اپیل

میں نے امسال ماہ شعبان میں مدرسہ محمدیہ دیوریا کا امتحان سالانہ لیا۔ مدرسہ میں درجہ ابتدائی و اول و دوم سوم و چہارم، پانچ درجے ہیں۔ علاوہ اسکے ایک درجہ خاص حافظ کرانے والے طلبہ کا ہے۔ مدرسہ میں علاوہ تعلیم قرآن مجید، اردو، فارسی و عربی کی تعلیم کا انتظام ہے نتیجہ امتحان قابل اطمینان تھا جو اس امر کی دلیل ہے کہ اساتذہ و اراکین تعلیم و نگرانی کی طرف کافی توجہ رکھتے ہیں۔ بانی مدرسہ مولانا محمد انصاری صاحب مرحوم کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں ہے۔ یہ مرحوم کے خلوص کی برکت ہے کہ مدرسہ ایک عرصہ دراز سے کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ مدرسہ کی کامیابی قابل رشک ہے بعض حاسدین اکثر غلط افواہ پھیلا کر مدرسہ کے بدنام کرنے کی فکریں رہتے ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ باوجود ان کی سعی باطل کے مدرسہ اب تک گزند سے محفوظ ہے۔ یہ امر البتہ قابل افسوس ہے کہ مدرسہ کی آمدنی ان کے اخراجات کے لئے کافی نہیں ہے۔ میں جملہ مسلمانوں اور بالخصوص ہندوستان کے ہر اہل حدیث سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ ماہ صیام میں جو روپیہ وہ کار خیر کے لئے نکالتے ہیں وہ اس مدرسہ کو بھی مرحمت فرمائیں۔ کار خیر کا مصرف اس سے زیادہ بہتر مدرسہ اور نہیں۔ اور مدرسہ ہر طرح اس کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس اطراف میں تنہا یہی ایک مدرسہ ہے۔ جس میں قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم صحیح معنے میں ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری ناچیز اپیل بے کار نہ جائے گی اور جملہ دردمند و متمول اصحاب اپنے عطیہ سے سرفراز فرما کر اراکین کو ممنون فرما کر ثواب دارین حاصل کرینگے۔ (نوٹ) جملہ عطیات جناب مولوی احمد مختار صاحب مختار عدالت دیوریا صدر انجمن جماعت اہل حدیث و مدرسہ محمدیہ دیوریا ضلع گورکھپور کے پتہ پر روانہ فرمائے جائیں۔

راقم:۔ (حافظ مولوی حکیم) محمد ابوبکر غازیپوری ہیڈ مولوی۔ گورنمنٹ ہائی سکول دیوریا ضلع گورکھپور

(۱۰ برائے اشاعت فنڈ وصول)

اعلان

خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے مدرسہ عربیہ اسلامیہ جماعت اہل حدیث آگرہ کی طرف سے ۸ سال سے علمی خدمات کی انجام دہی میں مصروف ہے۔ اسکے اندر جملہ علوم مذہبی و فنون عقلی کی بقدر حاجت تعلیم دی جاتی ہے۔ صرف نحو۔ معانی۔ ادب۔ منطق۔ تفسیر۔ حدیث۔ اصول حدیث۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ فرائض۔ نہایت کوشش سے پڑھائے جاتے ہیں۔ شائقین علوم کے لئے بہترین موقع ہے۔ داخلہ یکم شوال سے شروع ہوگا۔ آنے والے طلباء یہاں پہنچنے سے قبل درخواست اجازت مع سابقہ تعلیم و عمر کے بہت جلد تحریر کریں۔ بیرونی طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مدرسہ ہے۔ علاوہ ازیں مناسب وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ طلبائے شائقین اعلان مذکورہ کو پڑھ کر داخل مدرسہ ہو کر تحصیل علم میں کوشش کرینگے بعد اختتام تعداد داخلین داخلہ نہ ہو سکے گا۔

المعلن:۔ حاجی یونس سکرٹری مدرسہ عربیہ تعلیم منت گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ۔

(۱۰ برائے اشاعت فنڈ وصول)

حق پرکاش مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراض کئے ہیں۔ ان کا جواب سوائے مولانا ممدوح کے کسی اسلامی فرقے کے عالم نے آج تک نہیں دیا۔ مولانا کی خداداد قابلیت کا اندازہ "حق پرکاش" کو پڑھ کر کیجئے قیمت صرف ۱۲ر پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

رمضان المبارک کیلئے سب سے زیادہ رعایت

سیقول ۲　منزل ۱　البقرۃ ۲

مِنۡهُ فَلَيۡسَ مِنِّيۡ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَطۡعَمۡهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيۡٓ اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۙ قَالُوۡا لَا طَاقَةَ لَنَا الۡيَوۡمَ بِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ

دہلی کا سب سے بہتر صحت نما ۲۷ سطری قرآن شریف

ایک بھی غلطی نکالنے پر　　تیس روپے انعام

جو علماء کا پسندیدہ ۲۷ عالموں کی ایک جماعت کا صحت کیا ہوا نہایت صحیح بہت سستا اور مع مقدمہ ترغیب القرآن و اختلاف قرأت ہے۔ یہ تمام ہندوستان میں مقبولیت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور ہر مکتب میں پڑھایا جانے لگا۔ ثواب حاصل کرنیوالے یہ قرآن مجید زیادہ تعداد میں منگا کر زکوٰۃ کے روپیہ سے یتیم بچوں اور غریب مسلمانوں کو تقسیم کرتے ہیں اور مدارس اور خانقاہوں اور مسجدوں میں رکھتے ہیں۔ صحت نما ۲۷ سطری قرآن شریف کے پڑھنے والے استادوں کے لئے آدھی محنت رہ گئی ہے۔ بچے خوشی خوشی پڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوز بر تعلیم اعراب قرینے سے لگے ہوئے ہیں۔ حروف صاف صاف الگ الگ ہیں۔ صرف قاعدہ پڑھ لینے کے بعد بچے اور عورتیں اس قرآن مجید کو آسانی سے صحیح اور جلد سے جلد پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ شروع میں ایک زبردست اور نہایت ہی کارآمد مقدمہ ترغیب القرآن ہے جس میں ضروری مسائل اور اوراد قرآنی، فالنامہ، رموز اوقاف، تعویذات، نزول قرآن، آداب قرآن مجید، مخارج الحروف۔ وہ اغلاط آیات قرآن جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم آتا ہے۔ وقف اور وصل کی علامتیں سب سے پہلی وحی اور سب سے آخری وحی۔ اس کے علاوہ بہت کچھ فضائل وغیرہ وغیرہ لکھے گئے ہیں۔ ہر منزل اور ہر پارہ علیحدہ اور بیل بوٹے سے آراستہ ہے ہر صفحہ کی پیشانی منقش ہے۔ سب سے بڑی خوبی کلام پاک کی صحت ہے۔ جو ۲۷ علماء کی ایک جماعت نے نہایت کوشش کے ساتھ کی ہے۔ جنکی آخر میں مہریں بھی درج ہیں۔ اسکی صحت معقول جواب ہے جس کی وجہ سے اس کا نام ہی صحت نما قرآن مجید مشہور ہو گیا۔ [illegible]

وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ

اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف سرداروں اپنے کے کہتے ہیں　تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں　سوائے اسکے نہیں ہم

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی سے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے اس سے راہ پائی اور [illegible]

قرآن مجید مترجم نمبر ۱۵ خوشخط ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب و حاشیہ موضح القرآن مولانا شاہ عبد القادر صاحب کے ہیں۔ اس کا طول و عرض ۱۱×۸ انچ ہے ہر صفحہ کی سطریں خوشنما رنگ سے جن کی وجہ سے نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کیواسطے نہایت موزوں ہے اعلیٰ درجہ کے قسم کے کاغذ پر چھپا ہوا ہے کا غذ سفید ہدیہ مجلد تین روپے محصول ڈاک عہ

تعویذی حمائل شریف

ہر گھر میں اس کا ہونا باعث برکت ہے یہ پورا قرآن شریف ہے جسکو تعویذ بنا کر بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ بچے ہر آفت و ہر بیماری سے محفوظ رہیں۔ [illegible]

حمائل شریف مترجم [illegible]

معجز نما کلاں قرآن مجید مترجم دو ترجمے والا مع تفسیر اردو حاشیہ پر کئی تفسیروں کا خلاصہ درج ہے۔ [illegible]

ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ: سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی سے منگائیے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۵-۶

اہلحدیث

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

مورخہ ۲۸ شعبان / ۶ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۳/۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے ... کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت ہمیشہ پیشگی آنی ...

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ حملہ قاتلانہ

(از جناب محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی ...)

یوں نشانہ حیف علامہ ثناء اللہ پر ہو — جس نے توڑا ہے سدا ادیان باطل کا غرور

وہ کہ مسلک جس کا ہے دع ما کدر خذ ما صفا — وہ کہ جس کے علم کا شہرہ جہاں میں دور دور

تلخ باتوں کا جو دیتا ہے دعاؤں سے جواب — جس کے ضبط و حلم کے مداح ہیں اہل شعور

وہ کہ تصنیفیں ہیں جس کی بےمثال و لازوال — وہ کہ عمر جاوداں بخشے جسے رب غفور

جس کی راتیں جس کے دن یوں وقف دیں کے واسطے — اسکی جاں لینے کی کوشش! شرم! اشرم اہل قبور

آچکی قرآں میں ہے قتل مومن کی سزا — بچ کے جائیگا کہاں مجرم بھلا روز نشور

حملہ آور! ہو سکیگا تو نہ ہرگز کامیاب — دیکھنا رسوا کریگا خود تجھے تیرا قصور

فکر جب مجھ کو ہوئی بسمل اس تاریخ کی

بول اٹھا ہاتف ہوا ہے حق کی نصرت کا ظہور

۱۹۳۷ء

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہوں ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... پاؤ ... محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے ...

تازہ ترین شہادات

جناب پیر سید محمود شاہ صاحب راشدی ... بندہ نے اس سے پیشتر آپ کی مومیائی منگا کر استعمال کی بہت مفید ثابت ہوئی۔ جزاک اللہ چھ چھٹانک اور بھیج دیجئے۔ (۲۸۔ اکتوبر ۳۶ء)

جناب مولوی محمد گلزار احمد صاحب شاہزاد پور میں نے کئی دفعہ حضور سے مومیائی اپنے لئے اور اوروں کیلئے منگوایا۔ ماشاء اللہ تیر بہدف پایا۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۱۔ اکتوبر ۳۶ء)

جناب ابراہیم میاں صاحب جگدل۔ آپکے یہاں سے چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا۔ خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر تین چھٹانک اور روانہ فرمائیں۔ (۱۳۔ اکتوبر ۳۶ء)

منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

رجسٹرڈ ڈیزائن نمبر ۳۵۲

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم شارح ترمذی بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و آذا قری القرآن کے گیارہ جواب۔ و آخا قرأ فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب من کان لہ امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں از کیم رمضان تا ۱۵ شوال ۵۵ھ حصہ اول عہ کے بجائے ۸؍ اور حصہ دوم ۱۲؍ کے بجائے ۸؍ پر رعائتی جائیگی محصول ڈاک علاوہ۔ (ملنے کا پتہ)

حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دوا خانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعائت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

روغن احرقانی۔ مصدقہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رحیم آبادی۔ مولانا عبد الغفور صاحب۔ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب۔ مولانا ضیاء الرحمن صاحب وغیرہم) و حکماء و رؤسا۔ یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض مثل درد اعضاء کمر۔ گردن۔ پیٹ۔ فالج۔ گٹھیا۔ کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگ ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ۔ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (عہ) رعائتی فی سیر تین روپے (سعہ)

(منگوانے کا پتہ)

منیجر روغن احرقانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ نو روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی۔ حافظ محمد ایوب خاں غزنوی۔ مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

بیس فیصدی رعایت

رمضان المبارک کے اجلال و احترام اور اسکی مسرت آمیز آمد کی خوشی میں بیس فیصدی رعائت ان حضرات کو دینے کا اعلان کیا جاتا ہے جو کم از کم دس روپے پیشگی بھیجکر ہماری مطبوعہ کتابیں خرید فرمائیں۔ بشرطیکہ انکی فرمائش زیادہ سے زیادہ عید کے دن تک دفتر میں پہنچ جائے۔ کتابوں کے نام ملاحظہ ہوں۔ اسوہ حسنہ ۲؍۔ کتاب الوسیلہ ۳؍۔ تغیرات کرمیدار۔ تفسیر المعوذتین ۳؍۔ تفسیر سورہ کوثر ۲؍۔ ولی اللہ ہو۔ ائمہ اسلام ۱۲؍ اصحاب صفہ ۱۲؍۔ اسلامی تصوف ۱۲؍۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی فتوحی غیر کنشکن ۱۲؍۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹؍۔ العروۃ الوثقی ۱؍ الجفاء والوفاء ۵؍۔ خاتم محمود صلی اللہ علیہ وسلم ۱؍۔ الف لام میم کی تفسیر ... الدین یسر ۲؍۔ صبح سعادت ۱؍۔ قصص کلام ... الاسلام و القرآن ... ۱؍۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان حقیقۃ الصلوٰۃ ۱؍۔ مفصل فہرست ...

ناظم الہلال بک ایجنسی ... لاہور

خدمت شریف ... صاحب ... دہلی Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

مجھ پر قاتلانہ حملہ

اور

اس کا نتیجہ

گذشتہ پرچے میں بیان کر چکا ہوں کہ حملہ آور نے قتل کرنے (شہادت دلانے) میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مگر مصرع ؎

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

اپنا پورا اثر دکھایا۔ یعنی میں بفضلہ تعالیٰ نہ صرف بچ رہا بلکہ ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ بھی رہا۔ لیکن بے حساب خون خارج ہو جانے کے باعث آج تا دم تحریر پہلی طاقت بحال نہیں ہوئی۔ یہ تو ہوا شخصی واقعہ میری ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا ایک نتیجہ ملی بھی ہے۔ جو گذشتہ ہفتے عرض کر چکا ہوں۔ اس کے بعد میں وہ نتیجہ الفاظ میں دوبارہ ظاہر کروں۔ ایک خوشکن اطلاع دینے کو جی چاہتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے "انتم شہداء اللہ" تم موحد مسلمان اللہ کی طرف سے گواہ ہو جس شخص کے حق میں اس کی موت کے بعد جماعت موحدہ مسلمہ کی رائے اچھی ہوگی وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوگا۔

ہندوستان کے ہر صوبے بلکہ ہر گوشے سے میرے حادثہ پر جو محبت و ہمدردی کے خطوط اور تار پہنچے ہیں اور ان میں جس قدر والہانہ غم و غصے کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ آخری دن (جس کا آنا یقینی ہے) آجائیگا۔ اس سے بہت زیادہ شہادت حسنہ کا اظہار کیا جائیگا۔ اس وقت حدیث مذکورہ کا اثر دنیا و آخرت میں نظر آجائیگا۔ آخرت میں جو کچھ ہوگا وہ تو انشاء اللہ وہی ہوگا جو اس ارشاد خداوندی میں مذکور ہے

اُدْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

دنیا میں کیا ہوگا؟ غالباً وہی جو استاد غالب نے کہا ہے

؎ حشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

یہ سب نتائج ان ہمدردانہ پیغامات سے مستنبط ہوتے ہیں جو جماعت کی طرف سے اس موقع پر موصول ہوئے ہیں

جماعتی نتیجہ! پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کو اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے کہ ہم ابھی اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ بلکہ ابھی اپنا فرض شروع ہی نہیں کیا۔ میری مراد اس فرض سے وہ طریق کار ہے جو قرآن و حدیث کی روشنی میں مولانا شہید قدس اللہ سرہ نے ہمیں سکھایا تھا۔ اعیان اہل حدیث بحالت متنبہ و زائل شدہ خاشعین شدہ غور کریں کہ جس صورت میں امت مسلمہ میں وہ آواز بڑے زور سے اٹھ رہی ہے۔ جس کی مخالفت کرنے پر قاتلانہ حملے ہوتے ہیں۔ یعنی ؎

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

کیا ایسی حالت میں ہم نے وہ تبلیغی فرض ادا کر دیا جو "تقویۃ الایمان" کی صورت میں شہید مرحوم نے خدا کے حکم سے ہم پر ڈالا تھا۔ یقیناً نہیں بلکہ حالات بتا رہے ہیں کہ ابھی شروع ہی نہیں کیا۔ ہندوستان کے تمام صوبوں میں عموماً سندھ، گجرات، کاٹھیاواڑ وغیرہ میں خصوصاً جن لوگوں نے کبھی سفر کیا ہے یا سیاحوں سے کبھی وہاں کا حال سنا ہے وہ میرے اس دعوے کی تصدیق کریں گے کہ ہم نے ابھی اپنے فرض کو چھوا تک نہیں۔

شہید مرحوم کا دوسرا فرض جو ان کی زندگی کا اصلی مقصد تھا وہ تو اور بھی زیادہ اچھوتا ہے (وفقنا اللہ لہ) اسی لئے میں نے گذشتہ پرچے میں جماعت اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے فرض تبلیغ توحید پر پھر ایک دفعہ جمع ہو جائیں۔ میں اس کے متعلق کچھ اور بھی عرض کرونگا۔ سر دست میرا دماغ زیادہ غور و فکر نہیں کر سکتا۔ مندرجہ ذیل نوٹ میرے عزیز مولوی عبدالرحمٰن خلیق وزیر آبادی کی طرف سے برائے اشاعت آیا ہے۔

"وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ"

حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا الحمد للہ کہ رب العالمین نے آپ کو بال بال بچا لیا اس سانحہ کی وجہ سے تمام ہندوستان کے احباب میں ایک بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ ہر طرف سے تاروں اور خطوط کے طومار لگ گئے احباب کو محسوس ہوا کہ جناب مولانا مدظلہ ایک "بے بہا نعمت" ہیں۔ تمام نے اس کو جماعتی حادثہ سمجھا۔ اس حادثہ نے ہر موافق و مخالف کو باہم گلے ملا دیا۔ الحمد للہ! اب ضرورت ہے کہ جماعت بیدار ہو اور سر دست تمام اختلافات کو الگ رکھ کر ایک مشترک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اور

انتخاب الاخبار

حملہ آور گرفتار نہیں ہوسکا | ۴۔ نومبر کو جس نے حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ وہ آج (۲۹ نومبر) تک مفرور ہے۔ باوجود پولیس کی کوشش کے گرفتار نہیں ہوسکا۔

مولانا بخیریت ہیں | احباب کرام مطلع رہیں کہ حضرت مولانا بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ دفتر میں تھوڑا وقت کے لئے تشریف لاتے ہیں مگر ابھی تک کمزوری بہت ہے۔ وہ بھی رفتہ رفتہ رفع ہورہی ہے۔ تاہم آپ حضرات خلوص دل سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ (خاکسار منیجر اہلحدیث)

—— امرتسر آج (۲۹ نومبر) تک بارش نہیں ہوئی سردی میں زیادتی ہورہی ہے۔ بارش کیلئے دعا کریں۔

—— لاہور مسٹر مظہر علی [illegible] احراری لیڈر ایم۔ ایل۔ اے نے اعلان کیا تھا کہ اگر اتحاد ملت والے لیڈر میرے ہمراہ ہوں تو میں مسجد شہید گنج میں جاکر نماز ادا کرنے کو تیار ہوں چنانچہ میاں فیروز الدین سابق میونسپل کمشنر لاہور نے ان کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔ اخبارات میں مشہور ہوگیا کہ ۲۶۔ نومبر بعد نماز جمعہ ہر دو صاحب شہید گنج میں داخل ہونگے۔ مگر ۲۶۔ نومبر کو کسی مصلحت کی بنا پر اس پروگرام کو ۳۔ دسمبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنین (فلسطین) کے قریب ایک گاؤں کے شیخ فرحان سعید کو جو لیڈر ہیں گرفتار کیا۔ فوجی عدالت نے انکو سزائے موت دی چنانچہ ان کو پھانسی دیدی گئی۔

—— پیرس میں ایک خوفناک سازش کا سراغ ملا ہے جس کا مقصد جمہوری حکومت کو تبدیل کرنے کا ہے۔ پولیس نے بہت سامان اسلحہ اور مشین گنیں برآمد کی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے روس سے بہت سے

ہوائی جہاز چین کی جنگی امداد کیلئے بھیجے گئے ہیں۔

—— افغانستان میں سات لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک ذوث کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں پہلا روزہ | عبدالکریم صاحب ساکن گوجرانوالہ جو امسال حج بیت اللہ کو گئے ہیں مکہ مکرمہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں پہلا روزہ ۵ نومبر بروز جمعہ ہوا۔ جونہی چاند نظر آیا حکومت کی طرف سے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ سحری اور افطار کے وقت بھی توپ چلتی ہے۔

ناظرین اہلحدیث کو

عید الفطر

مبارک ہو

نوٹ کرلیں

آئندہ پرچہ بوجہ تعطیلات عید الفطر شائع نہیں ہوگا

حاجیوں کا جہاز ایس ایس اکبر | بمبئی سے [illegible] ۶۔ دسمبر کو روانہ ہوگا جس میں درجہ اول کے ۲۴ درجہ دوم کے بتیس اور درجہ سوم کے ایک ہزار تین سو باون (۱۳۵۲) مسافر سوار ہونگے۔

یاد رفتگان | مولوی عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولوی عبدالرحمن صاحب غزنوی جو مرحوم کی یادگار تھے ستر سال سے زیادہ عمر پاکر گذشتہ ہفتے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد، متقی اور نمونہ سلف تھے۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ!

عالم کباب مرزا گویا مفت | خاکسار کے رسالہ "عالم کباب مرزا" کو الحمدللہ بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ چونکہ محض تردید مرزائیت کے لئے اسے تبلیغ کی خاطر شائع کیا گیا۔ اس لئے اس کی قیمت محض ۱/ رکھی۔ اب ۱۵۔ دسمبر تک مع محصول ڈاک ایک آنہ میں دیا جائیگا۔ رسالے تھوڑے رہ گئے ہیں۔ جلد حاصل کرلیں۔ (خادم۔ منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈاک خانہ کٹرہ کرم سنگھ امرتسر)

رسالہ مہر جہاں تحفہ | ہوگیا ہے۔ بنا اب کوئی صاحب طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

مقدمین آمدہ | مولوی عبدالعزیز صاحب مستری عبدالعزیز صاحب ناگی۔ سید محمد علی شاہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب قتیل۔

غیر مقبول | شاطبہ۔ مژدہ عید۔

بنگالی نہیں | اہلحدیث ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مولوی محمد گلزار صاحب کے مضمون کے ایک نوٹ میں ان کو غلطی سے بنگالی لکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اور ان کے احباب اس غلطی پر معاف فرمائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

سرکاری اطلاع | مسئلہ بیکاری ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ حکومت پنجاب نے ایک کمیٹی مرتب کی تھی۔ جس نے قریباً دو ماہ ہوئے مشرح و مبسوط سوالات کی فہرست شائع کی تھی۔ جن کو کافی اشاعت حاصل ہوئی۔ سوالات اپنے دائرہ تحقیقات کے اعتبار سے نہایت وسیع ہیں اگر کسی ایک شعبہ یا اسکے جزو کے متعلق جسمیں انفرادی طور پر کسی صاحب کو خاص دلچسپی ہو۔ تفصیلی جوابات دیئے جائیں اور انکی تائید میں اعداد و شمار پیش کئے تو ارکان کمیٹی مشکور ہونگے۔ تمام جوابات سکرٹری پنجاب ان ایمپلائمنٹ کمیٹی کو مورخہ ۱۵۔ دسمبر تک بھیجدیئے۔ (لاہور ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء)

تردید | اخبار ہذا کے صفحہ ۲۲ پر جلسہ بریلی کی اطلاع شائع ہوئی ہے مگر ۲۹ ر نومبر کو دوسری اطلاع ملی ہے جلسہ مذکور ملتوی ہوگیا ہے (منیجر)

اور معطلانہ بیٹھنے کی مثال چین۔ ہر ایک ریفارمر (مصلح) ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ تمہاری تسلی کے لئے ہم گوتم بدھ کا نام پیش کر سکتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ ان لوگوں نے باوجود ہدایت کی خواہش کے اس تعلیم کی مخالفت کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو تم نے اس آیت کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ اس آیت میں ان کی طلب ہدایت کا ذکر نہیں بلکہ یہ ذکر ہے کہ تم لوگ آیندہ بوقت عذاب یہ نہ کہنے لگو کہ اگر ہمیں بھی الہامی کتاب مل جاتی تو ہم بھی ہدایت یاب ہو جاتے۔ جب ہمیں کتاب ہی نہیں ملی تو ہم ہدایت کیسے پاتے۔ تم اس قسم کی تبینریاں ہر زبان میں ملتی ہے۔ عربی زبان کی شہادت میں امرأ القیس کا یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

نزلتم منزل الاضیاف منا
فعجلنا القراء ان تشتمونا

یعنی تم ہمارے پاس مہمانوں کی طرح آئے ہم نے مہمانی میں جلدی کی ایسا نہ ہو کہ تم ہمیں برا کہنے لگو۔ ایسے کلام میں اظہار واقعہ نہیں ہوتا بلکہ اظہار امکان ہوتا ہے۔ پس آپ کا سوال متعلقہ ثبوت غیر از قرآن بے معنے ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مصلح کی تعلیم کا انکار کبھی ضد اور عداوت سے بھی ہوتا ہے۔ مخالفت کرنے والا تعلیم کو صحیح جانتا ہے مگر نفسانی ضد سے نہیں مانتا۔ غالباً آپ نے شیخ سعدی کا فلسفہ اخلاق پڑھا ہوگا وہ فرما گئے ہیں ؎

گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آپ نے سوامی دیانند کی سوانحعمری بھی دیکھی ہوگی۔ اس میں بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ سوامی دیانند کے مخالف گروہ میں ایسے لوگ بھی تھے جو ان کی تعلیم کو صحیح جانتے تھے۔ قرآن شریف نے خود اس کی وجہ بتادی ہے کہ بعض لوگ بحکم (بَغْيًا بَيْنَهُمْ) ضد ونفسانیت سے سچی تعلیم کو نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن مجید یا رسول عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔

دوسرا سوال آپ کی طرف سے یہ ہے کہ

جب قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات کے ذریعے نہایت ہی صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن کی تعلیم صرف ان لوگوں کے لئے تھی جن کی زبان عربی تھی الخ

اس کا جواب پہلے نمبر میں آچکا ہے کہ اول مخاطبین کے لحاظ سے عربی زبان میں اترنا ضروری تھا۔ تمام لوگوں کے لئے قرآن مجید کے ہدایت عامہ ہونے کا ثبوت خود قرآن سے ملتا ہے مثلاً

(۱) هُدًى لِلنَّاسِ[1] (۲) كَافَّةً لِلنَّاسِ

اس موقع ہمیں سوامی دیانند کا سنہرہ اصول یاد آگیا۔

جس کو ملحوظ رکھنے سے آریوں کے بہت سے اعتراضات اٹھ سکتے ہیں بلکہ وارد ہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ سوامی جی فرماتے ہیں کہ

"ہر کلام کے صحیح معنی وہی ہوتے ہیں جو متکلم خود بیان کرے۔ جو لوگ ضد اور نفسانیت میں گھرے ہوتے ہیں وہ متکلم کے خلاف منشا کلام کے معنی کرتے ہیں۔"

(دیباچہ ستیارتھ پرکاش)

جہاشہ سجنو! یہ ہے وہ اصول جو ہمارے تمہارے بہت سے جھگڑے مٹانے کو کافی ہے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ہیضے سے

الفضل قادیان میں ایک سوال کے جواب میں مرزا صاحب کی موت کو پرانی بیماری دوران سر وغیرہ سے بتایا گیا ہے اور یہ محض اخفائے واقعہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب ہیضے سے مرے ہیں۔ سب سے پہلی اطلاع جو اخبار الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کے ضمیمے کی صورت میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا ایک ہی فقرہ اس مطلب کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

مرزا صاحب کو دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آیا۔ جس سے نبض بالکل ڈوب گئی

یہ بھی دست سے نبض کا بند ہونا بتا رہا ہے کہ یہ دست ہیضے کا تھا۔ حکیم نور الدین صاحب نے اس زمانے میں بڑے ایچ پیچ کے ساتھ اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب کی موت ہیضے سے ہوئی۔ حکیم صاحب کے پیچ دار الفاظ یہ ہیں:-

دشمن جو کہتا ہے کہ ہیضے سے مرے ہیں اچھا مان لیا کہ دشمن سچ کہتا ہے۔ کیا ہیضے سے مرنا شہادت نہیں ہے؟

(خطبات نور حصہ دوم صفحہ ۲۶۸)

اہلحدیث ہمیں اس جگہ شہادت وغیر شہادت سے بحث نہیں۔ شہادت تو طاعونی موت کے لئے بھی حدیثوں میں آئی ہے۔ مگر مرزا صاحب اپنی جماعت کے سوا دوسرے مسلمانوں کی موت کو موت الکلاب کہتے رہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں مگر ناظر دیکھنا ہے کہ کس مرض سے مرے۔

چونکہ مرزا صاحب (بقول خود) مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کے الہام میں خدائی الفاظ موجود ہیں۔

اجیب کل دعائك

میں (خدا) تیری (مرزا کی) ہر دعا قبول کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے اپنے آخری فیصلے کے اشتہار میں یہ دعا کی تھی کہ ہم دونو (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جھوٹا

[1] سب لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

المسلمون کجسد واحد کا ایک عملی نمونہ پیش کردیں جماعت کی پراگندگی اور انتشار نے درددل رکھنے والے احباب کو بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ خدا وہ دن لائے کہ جماعت کے تمام افراد کمربستہ ہوکر اشاعت توحید وسنت پر جمع ہو جائیں اور پھر وہی زمانہ آجائے جبکہ تمام ہندوستان کے اہل حدیث متفق تھے۔ زمانہ میں شرک اور بدعات بڑھ گئی ہیں۔ اب جماعت اہل حدیث اپنا فرض پہچان کر اشاعت توحید وسنت میں سرگرم ہو جائے۔ والسلام

(عبدالرحمٰن خلیل قریشی وزیرآبادی)

اہلحدیث | میں اپنا مافی الضمیر زیادہ دیر تک مخفی رکھنا نہیں چاہتا۔ اس لئے آج ہی صاف صاف جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کئے دیتا ہوں۔

میرے خیال میں | اس حادثہ فاجعہ کی یادگار کسی اچھے رسالہ متعلقہ توحید کی صورت میں ہونی چاہئے جو لاکھوں کی تعداد میں ہر زبان میں نظم ونثر میں مفت شائع ہو اس لئے احباب مخلصین خصوصاً وہ احباب جنہوں نے اس واقعہ کو جماعتی صدمہ شدید سمجھا ہے۔ اس نیک یادگار میں نقدی سے مدد کریں، ہرشخص انفراداً بھیجے۔ جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہ حسب حیثیت جمع کرکے یکجا بھیجیں اور جلد بھیجیں تاکہ کارروائی جلد شروع کی جائے۔

نوٹ | اس کام کو معمولی جان کر ملتوی نہ کریں۔ نقدی کی امداد کے ساتھ رسالہ کی تعداد مطلوبہ سے آگاہ کریں۔

علمائے اسلام کا جواب

"آریہ مسافر" کو

عرصہ مدید کے بعد آج ہم آریہ سماج سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ہمارے آریہ بھائیوں کو جب کبھی کوئی مضمون نہیں ملتا تو وہی پرانے سوالات جو "باسی کڑھی میں ابال" کے مصداق ہیں۔ پیش کردیتے ہیں۔ چنانچہ آج جن سوالات کا جواب دیا جاتا ہے وہ اسی قسم سے ہیں سوالات خلیفہ ہری سنگھ جی دہلوی کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ خلیفہ جی نے ضمنی طور پر عربی صرف نحو جاننے کا بھی ادعا کیا ہے۔ چنانچہ ان کے سوالات سے معلوم ہو جائیگا۔ آپ نے مختلف سوالوں کی بنا پندرہ آیتوں پر رکھی ہے۔ آپ کا پہلا سوال اُن آیات پر ہے جن میں قرآن عربی زبان میں اترنے کا ذکر ہے۔ مثلاً آیت اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا۔ آپکے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"قرآن مجید کا ظہور شہر مکہ میں کس وجوہات کی بنا پر عربی زبان میں ہوا تھا۔ کیا ان آیات سے نہایت ہی صاف طور پر یہ بات ثابت نہیں ہورہی کہ قرآن مجید کا ظہور صرف انہی لوگوں کے لئے ہوا تھا جو کہ یہ آرزو کیا کرتے تھے کہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح خدا کی طرف سے ہم پر بھی کتاب اترے تو ہم بہتر طریق پر عمل کرینگے کیا آپ کے پاس بجز ان آیات قرآنی کے کوئی اور بھی پختہ ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ لوگ زمانہ دراز سے ایسی آرزو کیا کرتے تھے۔ اگر کی تھی تو پھر شہر مکہ والوں نے قرآن مجید اور حضرت کی رسالت سے کس لئے انکار کردیا۔ یہاں تک مخالفت کی تھی کہ آپ کو مجبوراً شہر مکہ چھوڑ کر مدینے میں جاکر یہودیوں[1] اور عیسائیوں کی پناہ لینی پڑی تھی" الخ۔ (آریہ مسافر لاہور ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | آریہ سماجی دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہم جو بات کہتے ہیں وہ سائنس اور فلاسفی پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم اس دعویٰ کی قدر کیا کرتے ہیں مگر آریہ سماجیوں کا طرز عمل اس کے خلاف پاکر افسوس کرتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو اس میں آریہ سماجیوں کا بھی قصور نہیں کیونکہ آریوں کے گورو سوامی دیانند نے قرآن مجید پر جتنے اعتراضات کئے ہیں وہ سب اس دعوے کے خلاف ہیں۔ اس لئے آریہ بھائی اگر اسی روش پر چلیں تو کچھ تعجب نہیں۔ سنئے! قرآن شریف اپنے نازل ہونے کی وجوہات خود بتاتا ہے۔

پہلا سبب | اقوام عالم خصوصاً قوم مخاطب کی گمراہی نزول قرآن کا سبب ہے۔

دوسرا سبب | عربی زبان میں نازل ہونے کا سبب اسکے اولین مخاطب قوم کا عربی ہونا ہے۔ مگر مقصود اس کا عام ہدایت ہے۔ تعلیمی صیغہ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ سب سے اول مخاطبین کو انکی زبان میں تعلیم دیکر معلم بنایا جاتا ہے۔ پھر وہ معلمین مختلف ممالک میں جاتے ہیں اور وہاں کی ملکی زبان میں تبلیغ کرتے ہیں

مہاشہ سجنو! | تم نے کبھی اس امر پر بھی غور کیا کہ وید سنسکرت زبان میں کیوں نازل ہوئے۔ پہلے ان کو خود سمجھ کر رشیوں نے اس ایشوری گیان کو دوسرے ملکوں میں پہنچایا بلکہ تم تو کہا کرتے ہو کہ امریکہ میں بھی وید پہنچ چکے ہیں ہاں یاد آیا کہ سوامی دیانند تو یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ ہرایک ستارے میں جو دنیا آباد ہے ان کی مذہبی کتاب بھی وید ہی ہے۔ وہاں مبلغین کس زبان میں تبلیغ کرتے ہونگے؟ جو زبان وہاں کے باشندوں کی ہوگی اسی میں تبلیغ کرتے ہونگے۔ ٹھیک اسی طرح پیغمبر اسلام پر خدا نے عربی کتاب نازل کی تاکہ عرب اجنبیت زبان کی شکایت نہ کریں۔ اور یہ نہ کہیں کہ ؎

شوخ من ترکی ومن ترکی نمے دانم

اس کے بعد اس جماعت کو مبلغ اسلام بناکر دوسرے ملکوں میں بھیجا۔ کہیں فاتحانہ شکل میں اور کہیں معلمانہ حیثیت میں وہ لوگ پہنچے۔ فاتحانہ پہنچنے کی مثال ہندوستان ہے

[1] بالکل غلط ہے۔ یہودی عیسائی تو مخالف تھے۔ آپ انصار کے پاس اترے تھے جو نہ یہودی تھے نہ عیسائی۔ یہ آپ کی اسلامی تاریخ سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہے اور بند کر دیتا ہے کہ تحقیق بیچ اوس کے نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں
ف :- یعنی عقل دوڑانے میں اور تدبیر کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ پھر ایک کو روزی کشادہ ہے اور ایک تنگ۔ جانو کہ عقل کا کام نہیں ہے۔

(۸) اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

(ترجمہ) اللہ مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کے اور رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہے زور آور غالب۔
ف :- جس کو چاہے دے جتنی چاہے۔ فقط

(۹) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ۝ (شوریٰ)

(ترجمہ) اگر کشادہ کرتا اللہ رزق واسطے اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے ولیکن اتارتا ہے ساتھ اندازے کے جو کچھ چاہتا ہے تحقیق وہ ساتھ بندوں اپنے کے خبردار ہے دیکھنے والا ہے ۝

(۱۰) وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (ذاریات) ترجمہ۔ اور بیچ آسمانوں کے ہے رزق تمہارا جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم۔
ف :- آنے والی جو بات ہے اس کا حکم آسمان سے اترتا ہے۔

(۱۱) مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ - (ذاریات)

(ترجمہ) نہیں چاہتا میں ان سے کچھ رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلاویں مجھ کو تحقیق اللہ وہ ہے رزق دینے والا زور آور استوار۔

(۱۲) اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ (ملک)

(ترجمہ) یا کون ہے وہ ذات جو رزق دیتی ہے تم کو اگر بند کر لیوے رزق اپنا۔ بلکہ لگے جاتے ہیں بیچ سرکشی کے اور بھاگنے کے۔

(۱۳) وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ (شعرا)
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو۔

(۱۴) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (حج)

پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے اُن کے بخشش ہے اور رزق ہے عزت کا۔

(۱۵) لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ ×

تاکہ ہم آزماویں اون کو بیچ اسکے اور رزق پروردگار تیرے کا بہت بہتر ہے باقی رہنے والا ہے اور حکم کر لوگوں اپنے کو ساتھ نماز کے

(۱۶) × وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (طٰہٰ)

اور صبر کر اوپر اسی کے اور نہیں سوال کرتے ہم تجھ سے رزق کا ہم رزق دیتے ہیں تجھ کو اور عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے ہے

(۱۷) يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ (رعد)

(ترجمہ) کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ اور خوش ہوئے ساتھ زندگانی دنیا کے اور نہیں ہے زندگی دنیا کی بیچ آخرت کے مگر اسباب تھوڑا۔

(۱۸) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود)
اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اوس کا۔

(۱۹) كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ (سبا)
کھاؤ رزق پروردگار اپنے سے اور شکر کرو واسطے اس کے۔

(۲۰) قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ

(ترجمہ) کہئے کون دیتا ہے رزق تم کو آسمان سے اور زمین سے۔ کہہ دیجئے (اللہ)

(۲۱) وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (عنکبوت) اور کتنے چلنے والے جانور ہیں کہ نہیں اوٹھائے پھرتے رزق اپنا خدا ہی رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔
ف :- یہ روزی کی طرف سے خاطر جمع کردی کہ اکثر جانوروں کے گھر میں کل کا قوت نہیں ہوتا۔ زیادتی اور تنگی روزی۔

(۲۲) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (عنکبوت)

(ترجمہ) اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسے چاہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔
ف :- ماپ کر دیتا ہے یہ نہیں کہ نہ دے۔

(۲۳) وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

(ترجمہ) پایا نزدیک اوسکے رزق کہا اے مریم کہاں سے آیا واسطے تیرے یہ کہتی وہ نزدیک اللہ کے

(۲۴) اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آل عمران) (ترجمہ) تحقیق اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے شمار۔
ف :- یعنی میوہ بے موسم اوس کے پاس دیکھ کر دریافت فرمایا۔ جواب پایا کہ اللہ ہی دیتا ہے اور کسی کو کیا طاقت ہے کہ کسی کا رزق بڑھا گھٹا سکے۔
بغیر از خدا تعالےٰ کے کسی اور کے ہاتھ میں، مخلوق کی روزی ہوتی تو یا تو خود اپنے ہاں رکھتا۔ جیسا آجکل کے دولت مندوں کا حال ہے۔ یا اپنے عزیزوں اور دوستوں، یاروں آشناؤں کو دیتا۔ دشمنوں اور بیگانوں اور نہ آشناؤں کو ترسا ترسا کر بھوکا پیاسا ہی ملتا اور دو وہ پھر بھی ترس نہ کھاتا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ

طاعون یا ہیضہ سے مرے ضروری تھا کہ اس دعا کا اثر ظاہر ہوتا۔ چنانچہ ہوا۔ لیکن اتباع مرزا جیسا ان کی موت کو ان کی دعا کا اثر نہیں مانتے۔ اسی طرح ان کی موت کا سبب ہیضے کو بھی نہیں مانتے تاکہ وقوعہ دعا کے مطابق ثابت نہ ہو۔ لیکن ان کی ایسی کوششوں سے واقعات نہیں چھپ سکتے ؎

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

رزق اللہ کے پاس ہے

(از مولوی محمد عبد الرحیم صاحب جامعہ محمد حسن خان۔ بہاول پور)

اس وقت دنیا میں ہزاروں خیالات کے انسان رہتے ہیں اور بستے ہیں مگر عموماً تین خیال کے آدمی ہمارے علاقہ میں بھی موجود ہیں۔ اول یہ کہ جو کچھ ہم لوگوں کے پاس ہے جو کچھ ہم لوگوں کو مل رہا ہے، یہ ہماری قابلیت کا نتیجہ ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ جو دولت ہمارے پاس ہے وہ خود ہماری پیدا کردہ ہے پھر ہم پر زکوٰۃ کیسی ہے، صدقات خیرات کیسے ہیں اور غریبوں مسکینوں کی ہم امداد کیوں کریں تیسرے وہ لوگ ہیں جن کا خیال ہے کہ جب رزق سے انسان تنگ ہو جاوے تو اہل قبور بزرگوں سے استدعا کرے وہ لوگ بزرگ بخیال بعض خود بخود اوس کے رزق کی سبیل اور بندوبست فرما دیتے ہیں اور بعقیدہ بعض داعی ہو کر اس کے بندوبست اور تدارک رزق من جانب اللہ کرا کر اسکو ہمیشہ کیلئے خوشحال و نہال کر دیتے ہیں۔ چوتھا فرقہ جہال امراء کا ہے۔ جن کے نزدیک یہ بھی رزق کی ایک قسم ہے کہ غرباء کو دھوکا دے کر ڈرا دھمکا کر مقدمہ بنا کر کچھ وصول کر کے دوزخ شکم میں ایندھن ڈال دیا جاوے۔ اور اسی خیال میں رہنا کہ کسی کو کوئی مصیبت درپیش ہو تو میں اس کی جھوٹی مدد کر کے کچھ حاصل کروں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب کمترین چند آیات قرآن کریم و فرقان حکیم کی درج کرتا ہے۔ جن سے ثابت ہوگا کہ رزق اللہ کے پاس ہے۔ جو کچھ دیتا ہے وہی دیتا ہے۔ اگرچہ انسان خود کماتا ہے اور پیدا کرتا ہے۔ مگر وہ قوت کمانے کی کس نے دی ہے اور اسے پیدا کس نے کیا۔ جب اس پر غور ہو تو مسئلہ حل ہے۔ اب وہ آیات قرآنی و احکام ربانی سنئے۔ وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب۔

(۱) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بنی اسرائیل)

ترجمہ۔ اور مت مار ڈالو اولاد کو ڈر افلاس کے سے ہم رزق دیتے ہیں اون کو اور تم کو تحقیق مار ڈالنا اون کا ہے خطاء بڑی۔

ف:۔ کافر بیٹیاں مارتے تھے کہ ان کا خرچ کہاں سے لاویں گے۔ انتہی۔

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (عنکبوت) (ترجمہ) جن کو عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے نہیں مالک واسطے تمہارے رزق کے پس ڈھونڈھو نزدیک خدا کے رزق اور عبادت کرو اوسکو اور شکر کرو اوس کا طرف اوس کے پھیرے جاؤ گے۔

ف۔ رزق جو فرمایا اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتے ہیں۔ سو جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی روزی نہیں دیتا۔ وہی دیتا ہے اپنی خوشی موافق۔

(۳) قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سبا)

(ترجمہ) (اے نبی) فرمائیے کہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کرتا ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴) قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا)

(اے نبی!) کہئے کہ پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہتا ہے۔ بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اس کے اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم۔ پس وہ بدلہ دیتا ہے اس کا اور وہ بہت بہتر رزق دینے والا ہے۔

(۵) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (فاطر) ترجمہ۔ اے لوگو! یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے۔ کیا ہے کوئی پیدا کرنے والا سوائے خدا کے کہ رزق دیوے تم کو آسمان سے اور زمین سے نہیں معبود مگر وہ۔ پس کہاں پھرتے جاتے ہو۔

(۶) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ڰ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (یٰس)

(ترجمہ) اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے خرچ کرو اوس چیز سے کہ دیا ہے تم کو اللہ نے کہتے ہیں وہ جو کافر ہیں اون لوگوں کو ایمان لائے ہیں کیا کھلا دیں ہم اُن لوگوں کو اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوس کو نہیں تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے۔

ف۔ یہی گمراہی ہے کہ نیک کام میں تقدیر کا حوالہ۔ اپنے مرنے میں لوح پر دوڑنا۔

(۷) اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (الزمر) کیا نہیں جانتے

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(۱۲- نومبر کے بعد سے)

تنقید اس طرح پر صحاح ستہ کے مدون ہونے سے پہلے ہی سچی حدیثوں کے ساتھ ایک انبار موضوع حدیثوں کا بن چکا تھا جو ان سے کہیں زیادہ تھا۔ ائمہ جرح و تعدیل نے جب کھری کھوٹی حدیثوں کو پرکھنا چاہا تو ان کے پاس کوئی ایسی طاقت نہ تھی جس کی بدولت یقینی طور پر وہ صحیح اور موضوع میں امتیاز کر سکتے۔" (الحدیث ۲۴ محرم)

تائید بے شک کتب صحاح ستہ کے لکھے جانے اور مدون ہونے سے پہلے بہت سی حدیثیں بے دینوں نے موضوع کر دی تھیں۔ لیکن ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ کتابت حدیث کا اہتمام والتزام عہد صحابہ سے کر لیا گیا تھا اور مابعد میں کتابت کا رواج بڑھتا رہا اور وضعی حدیثوں کے مشہور ہونے بلکہ وجود میں آنے سے پہلے صحیح یعنی اصلی حدیثیں مرقوم و مکتوب ہو کر ضبط اور محفوظ ہو چکی تھیں۔ اور محدثین کو موضوع اور غیر موضوع کی پوری بصیرت اور معرفت تامہ حاصل تھی۔ چنانچہ حافظ عراقی الفیہ میں لکھتے ہیں:-

والواضعون للحدیث أضرب
اضرهم قوم لزهد نسبوا
قد وضعوها حسبة فقبلت
منهم ركونا لهم ونقلت
فقيض الله لها نقادها
فبينوا بنقدهم فسادها

یعنی حدیث کے بنانے والے بہت طرح کے تھے ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور مضرت رساں وہ لوگ تھے جو زہد و تقویٰ کی طرف منسوب تھے انہوں نے ثواب سمجھ کر حدیثیں بنائیں اور وہ (انکی عبادت و تقویٰ و زہد کی وجہ سے) مقبول ہوئیں اور منقول ہوئیں پھر اللہ نے ان حدیثوں کے پرکھنے اور چھانٹ کر الگ کرنے کے لئے حفاظ و نقاد حدیث کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے فساد حدیث اور کھوٹ کو کھول کھول کر بیان کر دیا۔"

اور ملا علی قاری شرح شرح النخبہ میں لکھتے ہیں:-

"قال الدارقطني يا اهل بغداد لا تظنوا ان احدا يقدر ان يكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حي ذكره السخاوي وقال الربيع بن خيثم ان الحديث ضوءا كضوء النهار تعرفه وظلمة كظلمة الليل تنكره وقال ابن الجوزي ان الحديث المنكر يقشعر منه جلد الطالب للعلم وينفر منه قلبه في الغالب" (شرح شرح نخبہ ص۲۳۰) یعنی امام دارقطنی کہتے ہیں کہ بغداد کے لوگو! تم یہ نہ گمان کرنا کہ میری زندگانی میں کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بول سکیگا اسکو علامہ سخاوی نے نقل کیا ہے اور ربیع بن خیثم نے کہا ہے کہ حدیث نبوی کے لئے روشنی ہوتی ہے دن کی روشنی کی طرح اسکو تم بھی پہچان لوگے اور اس کے لئے تاریکی ہوتی ہے رات کی تاریکی کے مانند جس کا تم انکار کر سکتے ہو۔ امام ابن جوزی رح کہتے ہیں کہ موضوع حدیث کو سن کر طالب حدیث کے جلد پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات اس کا دل اس سے ٹوٹ جاتا ہے۔"

مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "سچی حدیثوں کے ساتھ ایک انبار موضوع حدیثوں کا بن چکا تھا" بے دلیل اور بے ثبوت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عہد ۱۱۰ھ تک تھا اس وقت میں بڑے بڑے حفاظ و علماء تابعین صحابہ کے علم سے مزین ہو کر مسند درس و افتاء پر متمکن اور عہدہ قضا و امارت پر مامور ہو گئے تھے۔ انہوں نے اسلام کی تمام منکرات و محدثات اور بدعات و مخترعات سے حمایت و حفاظت کی اور ہر قسم کے فساد کو دین سے دفع کیا اور شریعت مطہرہ کی نصرت کی اور کتاب و سنت کو خارجی اثرات سے بالکل محفوظ رکھا۔ چنانچہ اس کا مفصل بیان اور مدلل ثبوت بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہے

دین اسلام میں کوئی بدعت اور منکرات ایسی پیدا نہیں ہوئی جس کی تاریخ محدثین اور علماء سلف نے ضبط کی ہو اور جسکے موجد بانی کا حال قلم بند نہ کیا ہو اور جسکے ساتھ سلف صالحین نے مقابلہ و معارضہ نہ کیا ہو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جیسے خبیث و کذاب مدعی نبوت پیدا ہو کر تخریب دین اسلام و تفریق بین المسلمین کے درپے نہیں ہوئے مگر کیا یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ حالانکہ اسوقت میں اسلام کئی مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ لیکن بایں ہمہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے نہایت پامردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ اور آن کی آن میں انکو صفحہ ہستی سے فنا کر دیا

جو لوگ بے سروپا اس بات کو لکھ دیتے ہیں کہ "ائمہ حدیث کھری اور کھوٹی حدیثوں میں امتیاز نہیں کر سکے" یا یہ کہ "ائمہ کی توثیق و تضعیف قابل اطمینان نہیں" یا یہ کہ "حدیثیں دین نہیں ہیں" ان کو ذرا غور کرنا چاہئے اور ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ ان کے ان اقوال و کلمات کا اثر ان بزرگوں پر کیا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اپنی عمریں خدمت حدیث اور تالیف و جمع حدیث میں کھپا دیں اور وہ ان کو دین سمجھتے رہے اور اسی عقیدہ صحیح پر دنیا سے گزر گئے۔ اور ان کے بعد آج تک وہ حدیثیں مقبول و معمول بہ ہیں اور دنیا بھر کے کل اہل سنت و جماعت انکو دین اور جزو شریعت اسلام جانتے ہیں۔ کیا یہ سب کے سب غلطی اور خطا پر تھے؟ ہرگز نہیں بلکہ حق پر تھے۔ بلا تحقیق و بے دلیل ایک امت کو غیر معتبر و مستند کہنا کہاں تک قابل سماعت ہو سکتا ہے۔

میرا عقیدہ اور ایمان ہے کہ صحاح ستہ کی وہ تمام حدیثیں جو صحیح متصل مرفوع سند کے ساتھ مروی ہیں اور جن کی صحت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور صحیحین کی

ہی کی شان ہے کہ الٹا دوستوں نام لیواؤں کو کم اور دشمنوں اور مخالفوں کو اور زیادہ دیتا ہے۔ جو اوس کو مانتے بھی نہیں۔ پھر بھی مہربان ہے۔ سچ ہے ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب ٭ گبرو ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمناں نظر داری

افسوس ہے اون انسانوں خصوصًا اُن مسلمانوں پر جو ایسے رحیم و کریم مولا کا دروازہ رحمت چھوڑ کر۔ (جو اوس دروازہ رحمت سے۔ گبرو ترسا اور کفار دہریے اور بے دین، بدمعاش اور ڈاکو اور زانی کی پرورش فرمارہا ہے) بزرگوں کی خانقاؤں اور مزاروں اور پھر سے فیض کچے قبروں پر رزق کی تلاش اور طلب کر رہے ہیں

آیات مذکورہ بالا سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا ہے کہ رزق صرف وہی دیتا ہے جتنا چاہے۔ جب مخلوق کے پیدا کرنے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ تو کیا رزق دینے میں محتاج ہوگا جب بچہ ماں کے پیٹ میں تھا اس کی پرورش وہاں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا رہا۔ اب نہیں کرسکتا؟ ایک شاعر کہتا ہے ؎

جب تھا تو شکم مادری، ظلمت سے تھی وہ جا بھری
کھانا غذا ملتی رہی۔ قدرت سے کیوں انکار ہو
جب ماں سے تو پیدا ہوا، قوت نہ تھی تجھ میں ذرا
ہلنا بجائے خود رہا، تجھ سے نہ کچھ گفتار ہو
لطف خدا نے آلیا، کھانا مہیا کر دیا
تھا شیر مادر تب غذا، اوس نے دیا دلدار ہو
جس چیز کی حاجت ہوئی، حق نے عطا کردی سبھی
حافظ رہے وہ ہر گھڑی۔ جبکہ نہ کوئی یار ہو

باقی رہا طلب رزق کا سوال اوس کا طریق طلب بھی حضور رب العالمین کی ذات نے قرآن کریم میں مفصل فرمایا ہے۔ وہ یہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی مدد چاہو ساتھ صبر کے نماز کے جس مومن کے پاس یہ دونوں ہتھیار (صبر اور نماز) موجود ہیں دونوں جہاں میں فائز المرام اور کامیاب ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مومن کی پہچان بذریعۂ قرآن

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی ضلع جہلم)

برادران اہل اسلام توجہ فرمائیں کہ باریتعالیٰ نے مومن کی شناخت کے لئے کچھ نشان فرمائے ہیں جو سب کے سب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ منجملہ اُن میں سے کچھ نشان مندرجہ قرآن مجید پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ مومن بھائی ٹھنڈے دل سے غور فرماکر اپنی کوتاہیوں کو دور کرینگے اور عامل قرآن ہوکر اپنے مالک حقیقی کے تمغے حاصل کرتے ہوئے ابدالآباد کی راحت سے مستفید ہونگے۔

(۱) وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ رب پر توکل کرتے ہیں الْعَابِدُوْنَ۔ عبادت کرنے والے۔

(۲) اَلْحَامِدُوْنَ۔ حمد کرنے والے۔

(۳) اَلسَّائِحُوْنَ۔ سیاحت کرنیوالے۔ برائے نشانات خداوندی۔

(۴) اَلرَّاكِعُوْنَ۔ رکوع کرنے والے۔

(۵) اَلسَّاجِدُوْنَ۔ سجدہ کرنے والے۔

(۶) اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ۔ دوسروں کو اچھا حکم کرنیوالے

(۷) وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ بُری باتوں سے روکنے والے۔ (۸) وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ خدا کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے۔

(۹) اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ۔ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والے۔

(۱۰) وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ۔ اپنے وعدہ کو نہ توڑنے والے

(۱۱) يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ۔ برائی کرنیوالوں کے ساتھ نیکی کرنے والے۔

(۱۲) وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔

(۱۳) هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ۔ اپنی شرمگاہوں کی نگہبانی کرنے والے۔

(۱۴) هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ جو اپنی امانتوں و عہدوں کا خیال کرتے ہیں۔

(۱۵) هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ وہ رب کے خوف سے ڈرتے ہیں۔

(۱۶) يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ۔ نیک کام میں جلدی کرنے والے۔

(۱۷) يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ زمین پر آہستہ سے چلنے والے۔

(۱۸) وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا جب جاہل ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو وہ ان کو سلام کرکے الگ ہو جاتے ہیں۔

(۱۹) وَلَا يَزْنُوْنَ وہ زنا نہیں کرتے۔

(۲۰) يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۔ رات کو اپنے پروردگار کی درگاہ میں سجود و قیام کرتے ہیں۔

(۲۱) اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا۔ یعنی جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے۔

(۲۲) وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا خرچ میں کنجوسی نہیں کرتے بلکہ میانہ روی سے ہیں

(۲۳) وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ یعنی وہ کسی بے گناہ کی جان نہیں لیتے

(۲۴) لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

(۲۵) وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا وہ بُری باتوں کے پاس سے آنکھ بچاکر گزر جاتے ہیں ان باتوں میں شریک نہیں ہوتے۔

(۲۶) لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

وہ دنیا میں بڑا بننے کے واسطے کام نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔

(۲۷) يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وہ بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔

(۲۸) هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ وہ لغو باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۲۹) وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۔ وہ کام اپنے مشورہ سے کرتے ہیں۔

(۳۰) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی اور خاص اسی سے مدد چاہتے ہیں۔

میرے معزز مسلم بھائیو! کیا یہ پاکیزہ الفاظ قرآن مجید کے نہیں۔ ہیں اور یقیناً ہیں۔ کیا ان آیات پر کبھی تدبر بھی کیا۔ اور ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین! زیادہ والسلام خیر الختام

واللہ الہادی

(نور محمد میانوی خادم اہل حدیث ضلع جہلم)

جمعہ کی دو اذانیں

(بقلم مولانا ابونعمان محمد عبد الحنان صاحب مدرسہ شمس الہدیٰ دلالپور)

اس مضمون کی ایک اشاعت اہلحدیث ۱۲/۱۱/۳۶ میں ہو چکی ہے۔ اب اس کا بقیہ درج ہے:۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خلفاء جمع ہے اور جمع کا فرد کم سے کم تین ہوگا تو اس سنت کو تین خلیفہ کریں یا کوئی یہ کہتے ہیں کہ جمع پر الف لام استغراق کا ہے اس لئے سب خلیفہ کی سنت ہو بعض کی نہ ہو۔

تو قرآن شریف دیکھیں چند جمع معرف باللام بطور نمونہ کے یہاں دکھائے جاتے ہیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (پ ۱۱ ع ۴) کیا ایک دو تین سے کم محسن کے اجر کو اور ثانی قول کے بنا پر بعض کے اجر کو اللہ ضائع کریگا۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین (پ ۲ ع ۱۲) تو کیا تین سے کم توبہ کرنیوالے اور پاکی کرنے والے کو یا بعض کو خدا پسند نہیں کرتا۔ واعرض عن المشرکین۔ تین سے کم یا بعض مشرکین سے اعراض کرنے کا حکم نہیں ہے۔ حقاً علی المحسنین (پ ۲ ع ۵) کیا تین سے کم یا بعض محسن پر حق نہیں ہے ان اللہ لا یحب الظالمین (پ ۳ ع ۱۴) تین سے کم یا بعض ظالم کو خدا دوست رکھتا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین (پ ۳ ع ۱۴) تین سے کم یا بعض کاذب پر اللہ کی لعنت نہیں۔ وما اللہ یرید ظلماً للعباد (پ ۲۴ ع ۹) تین سے کم یا بعض بندے پر اللہ ظلم کا ارادہ کرتا ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں جمع معرف باللام خواہ جمع صحیح یا تکسیر ہو اور اپنے قول کے مطابق معنے کر کے دیکھیں کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

اصول و معانی کے قاعدوں کو مد نظر رکھنے کی وجہ ہے۔ جمع پر الف لام داخل ہونے سے جمعیت ٹوٹ جاتی ہے اور استغراق کے لئے ہو جاتا ہے۔ یعنی ہر ایک فرد کے لئے سب کو کل افرادی ہوتا ہے کل مجموعی نہیں آیتوں کا یہ معنی ہوگا کہ ہر ایک محسن کا اجر اللہ ضائع نہیں کریگا۔ ہر ایک کاذب پر اللہ کی لعنت۔ ہر ایک بندے پر اللہ ظلم کا ارادہ نہیں کرتا ہے علی ھذا القیاس۔

بنا بریں سنت الخلفاء کا یہ معنی ہوگا ہر ایک ایک خلیفہ کی سنت کو لازم پکڑو اور یہ معنے نہیں کہ تین خلیفہ کی سنت ہو یا سب خلفاء کی سنت ہو تب۔ اگر یہ معنے ہو تو آیتوں میں کیوں نہیں اس طرح کا معنے صحیح ہوتا ہے غرضکہ جمع معرف باللام میں جمعیت نہیں رہے گی اور استغراق ہوگا اور استغراق کے معنے یہ نہیں کہ سب اکٹھا مجموع تو باقی نہیں ہے جمعیت کے ٹوٹنے سے۔

جمعیت کا ٹوٹنا اور استغراق یعنی کل افرادی کا ہونا نہ کل مجموعی۔ ان آیتوں سے ظاہر ہے اور اصول و معانی کی کتابوں میں یہ قاعدہ مبین ہے۔ منار۔ وکذا اذا دخل لام التعریف فیما یحتمل التعریف بمعنی العہد اوجبت العموم حتی یسقط اعتبار الجمعیۃ اذا دخل علی الجمع عملاً بالدلیلین فیحنث بتزوج امرأۃ واحدۃ اذا حلف لا یتزوج النساء یعنی لام تعریف کا جب داخل ہو ایسی چیز میں جس میں تعریف بمعنی العہد کا احتمال نہ ہو تو عموم کو واجب کریگا یہاں تک کہ ساقط ہوگا اعتبار جمعیت کا جب داخل ہو جمع پر عمل کرنے کو دونوں دلیل پر (تعریف و جمعیت) پس حانث ہوگا (قسم توڑیگا) ساتھ نکاح کرنے ایک عورت کے جبکہ قسم کھاوے کہ نکاح نہیں کرونگا۔ نساء سے نساء جمع پر الف لام داخل کر کے۔ نور الانوار: ولو کان معنے الجمع باقیاً لما حنث بما دون الثلثۃ ومثل قولہ تعالیٰ لا یحل لک النساء من بعد الآیۃ یعنی اگر معنے جمع کا باقی رہتا تو تین سے کم کو نکاح کرنے سے حانث نہیں ہوتا اور مثل اس کے قول اللہ تعالیٰ کا ہے۔ لا یحل لک النساء بعد (پ ۲۲ ع ۳) نساء جمع میں الف لام آیا لہذا جمعیت ٹوٹ گئی معنے یہ ہوا اے نبی صلعم نو کے بعد ایک بھی عورت جائز نہیں۔ اگر جمع باقی رہتا۔ تو یہ معنی ہوتا) کہ تین جائز نہیں ہے ایک یا دو جائز ہے۔ اسی طرح استغراق بمعنے کل مجموع نہیں ہے ورنہ یہ معنے ہوتا کہ تمام عورتیں جائز نہیں بعض عورتیں جائز ہیں۔ حالانکہ حضور کو نو کے بعد ایک بھی جائز نہیں۔

نور الانوار اوجبت العموم للجنس کما ذھب الیہ فخر الاسلام وتابعوہ اوللاستغراق کما ذھب العربیہ وجمہور الاصولیین یعنی عموم کو

تمام صحیح متصل مرفوع حدیثیں واقعی حدیث رسول اللہ ہیں اور اسی لئے وہ آج تک دنیا میں قبولیت و عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور ان پر عمل درآمد ہوتا ہے جھوٹے کلام کو ہرگز یہ رتبہ علیا اور دائمی بقا نہیں حاصل ہو سکتا۔ ارشاد خداوندی ہے :-

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

(پ ۱۳ سورہ ابراہیم) یعنی ناپاک کلمہ کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے جو کہ زمین کے (اوپر ہی) اوپر سے اکھاڑ لیا گیا ہو جس کے لئے کچھ پائیداری نہ ہو۔

اگرچہ اس آیت میں کلمہ خبیثہ سے مراد کلمہ شرک ہے لیکن جو بات اللہ و رسول کی طرف غلط اور جھوٹ منسوب ہو جائے اسکی خباثت اور ناپاکی و گندگی میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ بھی اسی کے حکم میں داخل ہے اور اس کے لئے بھی قبولیت اور قرار و ثبات نہیں ہو سکتا۔ پس واضح ہوا کہ کتب حدیث بالخصوص صحاح ستہ میں جس قدر احادیث باسناد صحیح درج ہیں وہ درحقیقت و فی الواقع حدیث رسول ہیں اور ان کی قبولیت شہرت اشاعت اور تعلیم و تدریس اور شرقاً و غرباً اہل اسلام میں ان پر عمل درآمد اس پر شاہد عدل اور روشن دلیل ہے۔ مولوی اسلم صاحب کا مذکورہ بالا کلام محدثین عظام بلکہ صحابہ کرام اور تابعین و اتباع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اور عقیدہ انکار حدیث ٹھیک شیعوں کے عقیدہ انکار خلافت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی طرح ہے اور اس کا بطلان ظاہر ہے۔ ان کو اس عقیدہ سیئہ فاسدہ سے جلد توبہ کرنا چاہئے۔ (باقی آیندہ)

بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گمرجاکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔

(۱۷) جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو کفار عرب نے کہا اَللّٰہُ اَعْظَمُ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُہٗ بَشَرًا مِثْلَ مُحَمَّدٍ کہ اللہ کا رسول بشر مثل محمد نہیں ہو سکتا (ابن جریر جلد ۱۱ صفحہ ۵۲)

(۱۸) تو جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ (یونس پ ۱۱ ع ۱) کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا کہ ان کو اللہ کے عذاب سے ڈراوے۔

(۱۹) تفسیر عباسی میں ہے :-

رجل منہم۔ آدمی مثلہم (تفسیر عباسی صفحہ ۲۳۲)

(۲۰) تفسیر حسینی میں ہے :- رجل منہم۔ بسوئے مردے از جنس ایشاں و از قبیلہ ایشاں (تفسیر حسینی صفحہ ۳۳۴)

(۲۱) پھر فرمایا کہ یہ لوگ کفار مکہ تعجب کرتے ہیں کہ بشر یعنی آدمی خدا کا رسول نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا جتنے رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے وہ سب آدمی ہی تھے (یوسف)

(۲۲) تفسیر عباسی میں ہے۔ وما ارسلنا من قبلک یا محمد الرسل الا رجالا آدمیین مثلک (عباسی صفحہ ۲۰۹) اے محمد پہلے رسول بھی تیری طرح بشر اور آدمی ہی تھے۔

(۲۳) غرائب القرآن میں ہے :- ان قریشا کانوا یقولون اللہ اعلیٰ و اجل من ان یکون رسولہ بشرا فاجاب سبحانہ وتعالیٰ بقولہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا (پ ۱۴ ع ۱۴) کہ جب کفار قریش نے کہا کہ اللہ کا رسول بشر نہیں ہو سکتا تو اللہ نے جواباً فرمایا کہ ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے وہ بھی محمد کی طرح آدمی ہی تھے۔

(۲۴) تفسیر عباسی میں ہے :- وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ من الرسل اِلَّا رِجَالًا من البشر مثلک ان اللہ لم یرسل الرسول الا من البشر (تفسیر عباسی صفحہ ۲۶۹) اے پیغمبر ہم نے تجھ سے پہلے سب کے سب پیغمبر تیری طرح بشری بنا کر بھیجے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو بشر نہ ہو۔

(۲۵) کافر کہتے تھے :- هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (طہ) اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ ۱۵)

(۲۶) تفسیر عباسی میں ہے۔ ابو جہل دوسرے کافروں کو کہتا تھا کہ محمد تمہاری طرح ایک بشر ہے اور بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ (عباسی صفحہ ۲۶۹)

جواب (۲۷) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَیَّ (کہف)

(۲۸) تفسیر عباسی میں ہے (بشر مثلکم آدمی مثلکم (عباسی صفحہ ۲۴۵) اے محمد ان کو کہہ دے کہ بیشک میں تمہاری طرح بشر یعنی آدمی ہوں۔

(۲۹) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَیَّ (حم سجدہ پ ۲۴ ع ۱) اے محمد اعلان کر دے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر (آدمی) ہوں۔

(۳۰) قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل پ ۱۵۔ ع ۱۰)

(۳۱) ما انا الا بشر رسول کسائر الرسل (تفسیر عباسی صفحہ ۲۳۲) کہہ دے سبحان اللہ۔ میں تمام رسولوں کی طرح بشر رسول ہوں۔

(۳۲) (اعتراض کفار) مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ (فرقان) کافر کہتے تھے یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

(۳۳) (جواب) وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ (فرقان پ ۱۹۔ ع ۲) اے نبی تجھ سے پہلے رسول بھی کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

(۳۴) کفار کہتے تھے اگر محمد رسول ہے تو بیویاں کیوں کرتا ہے

(۳۵) (جواب) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا (یا محمد) رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ (بشرا مثلک) وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا (ینکحون) وَّذُرِّيَّةً ولم نجعلهم ملئکة لا یاکلون ولا یشربون ولا ینکحون (رعد۔ ابن جریر جلد ۱۳ صفحہ ۹۹) اے محمد ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر انبیا بھیجے وہ تیری طرح بشر ہی تھے اور صاحب اولاد و ازواج تھے فرشتے نہ تھے جو نہ کھاتے نہ پیتے اور نہ نکاح کرتے ہوں۔

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰ اگست ۳۰ء)

(۱۴)

گذشتہ ہفتے سے یہ بحث شروع ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی بعض دفعہ غیر اللہ سے خوف کھا جاتے ہیں اور ایسا ہونا فطری تقاضا ہے۔ آج اس کا بقیہ درج ہو کر بحث آگے چلے گی۔ (مدیر)

جناب حافظ صاحب! آپ نے اخبار صراط مستقیم لاہور مورخہ ۱۰ ستمبر ۳۰ء میں شائع کرایا ہے کہ میں چالیس سال سے قرآن کا مطالعہ اور تدبر کر رہا ہوں۔ ضرور کیا ہوگا۔ اس طویل زمانے میں آیات مذکورہ پر بھی کافی تدبر کیا ہوگا۔ مہربانی کر کے بتائیے کہ تخشی الناس اگر مبلغین کے منصب کے خلاف ہے تو متحرک رسیوں سے ڈرنا بھی مرسلین کی شان کے خلاف ہونا چاہئے اگر کچھ فرق ہے تو واضح کیجئے۔ ہم سے پوچھئے تو سنئے!

خوف اور خشیت دو قسم ہے جیسے استعانت دو صنف ہے۔ ایک ادنےٰ درجے میں ہے اور ایک اعلےٰ درجے میں۔ پہلے استعانت کی تشریح سنئے۔

جو امور انسانی طاقت میں ہیں ان میں انسانوں سے استعانت جائز ہے۔ بحکم تعاونوا علی البر والتقویٰ جو انسانی اختیارات سے بالاتر ہیں۔ ان میں استعانت کسی بشر سے جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ ایاک نستعین ٹھیک اسی طرح خشیت اور خوف کا حکم ہے۔ سانپ اور شیر سے ڈر کر الگ ہو جانا فطرت انسانی میں داخل ہے۔ شرع میں اسکی اجازت ہے۔ بیماری میں مسئلہ تیمم آپ کو بھی یاد ہوگا وہ بھی اسی بنا پر ہے۔ مضرات سے بچنا ان کی بری تاثیر سے خوف کرنے پر مبنی ہے۔ کیا ایسا خوف کرنا بھی آپ کے نزدیک مبلغین کی شان کے خلاف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو تخشی الناس اور جناب موسےٰ علیہ السلام کے حق میں اَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً الفاظ آئے ہیں وہ انسانی فطرت پر مبنی ہے۔ اس لئے اسکے معنے ایسے کرنے چاہئیں جن کا تعلق اس درجے تک رہے جس درجے تک تیمم میں مضرات کا خیال رکھا گیا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جس وجہ سے لوگوں سے خشیت کا خیال تھا وہ کفار کی اس شورش کا خطرہ تھا کہ وہ کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا جو اس زمانے کی رسم کے بالکل خلاف تھا۔ جس کے دو نتیجے پیدا ہونے ممکن تھے۔ ایک تبلیغ میں رکاوٹ کرنا دوسرے ذات اقدس کو نقصان پہنچانا۔ حضور پہلی قسم کو ملحوظ رکھ کر رُکتے تھے یعنی حضور کے قلب مبارک میں یہ خیال تھا کہ میرے ایسا کرنے سے کفار کو تبلیغ رسالت میں روڑے اٹکانے کا موقع ملیگا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا "فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ"۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ خدا کی قدرت کے سامنے انکا ایجی ٹیشن کچھ نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو اہل قرآن سمجھ کر آپ کے سامنے ہر دعویٰ پر آیات قرآنیہ پیش کرتا آیا ہوں تاکہ آپ کو انکار اور تردد کا موقع نہ رہے۔ یہاں بھی آیات مرقومہ کے علاوہ ایک اور آیت پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ (الآیہ)

یہ آیت بھی کفار کے ایجی ٹیشن (شورش) کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

حافظ صاحب! قرآن کے معانی قرآن ہی سے سمجھنے کی کوشش کیا کریں۔ اخوان یوسف کی طرح اپنی رائے سے نہ سمجھا کریں۔ بلکہ اپنی رائے کو ماتحت قرآن کیا کریں۔ آپ ان آیات پر خوب غور کریں جو مطلب ان آیات کا ہے وہی مضمون آیت تخشی الناس کا بتاتا ہے۔ دونو آیات کو قانون قدرت کے ماتحت سمجھنے کی کوشش کیجئے اور امرتسری "بلاغ" کے حق گو کی روش نہ اختیار کیجئے جو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

حافظ صاحب! آپ اعیان اہل حدیث کی صحبت میں رہے ہیں جن کے علم و فضل کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ کیا آپ شہادت دے سکتے ہیں کہ ان اعیان کے دل میں قرآن مجید کی عظمت اتنی بھی نہ تھی جتنی اخوان یوسف کے دل میں ہے۔ ان کی خدمات دینی اور تعلیم قرآنی پر لحاظ کریں۔ جو عالم ارواح سے آپکو بلند آہنگی سے کہہ رہے ہیں کہ؎

ہم سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اطلاع کتاب "بلاغ الحق" کا اصل مضمون انکار حدیث ہے۔ یعنی اس بات کا ثابت کرنا کہ سوائے قرآن مجید کے کوئی کلام نبوی شرعی حجت نہیں۔ اسکے متعلق کافی بحث ہو چکی ہے۔ حافظ صاحب کے دلائل سب ذکر ہو چکے ہیں۔ ہماری معروضات بھی پبلک کے سامنے آچکی ہیں۔ گویا کتاب کی روح نکل چکی ہے۔ اب زیادہ قال اقول میں فائدہ نہیں۔ ہاں صرف ایک مضمون قابل ذکر ہے۔ جس کا عنوان انہوں نے "حلال حرام" رکھا ہے۔ اس عنوان کے ماتحت بھی حافظ صاحب نے جو قلابازیاں کھائی ہیں۔ اہل علم کے قابل دید و شنید ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

واجب کرنیگا برابر ہے کہ عموم جنسی ہو جیسا کہ گئے طرف اس کے فخر الاسلام اور اس کے تابعین یا عموم استغراق کے واسطے ہو جیسا کہ گئے طرف اس کے اہل العربیہ اور جمہور اصولین ۔ فخر الاسلام کی بنا پر جنسی ہونے سے قلیل کثیر سب کو شامل ہوگا ایک دو بھی اور زیادہ بھی اور استغراق ہو تب بھی وہی اسلئے کہ استغراق کل افراد ہی ہوگا نہ مجموع جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوا ۔ اور مختصر معانی میں ہے ۔

بحث تعریف مسند الیہ باللام میں ان الجمع المعرف بلام الاستغراق یتناول کل واحد من الافراد علی ما ذکرہ اکثر ائمۃ الاصولین والنحو یعنی جمع معرف ساتھ لام استغراق کے شامل ہوگا ہر ایک کو افراد سے اوپر اس کے جو ذکر کیا اکثر ائمہ اصول ونحو نے ۔ ز مطول ان الجمع المعرف بلام الاستغراق یشتمل الافراد کلھا مثل المفرد کما ذکرہ اکثر ائمۃ الاصول والنحو ودل علیہ استقراء و صرح بہ ائمۃ التفسیر فی کل ما وقع فی التنزیل من ھذا القبیل نحو اعلم غیب السموات والارض وعلم ادم الاسماء کلھا ۔ واذا قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم ۔ واللہ یحب المحسنین وما ھو من الظلمین ببعید ۔ وما اللہ یرید ظلما للعلمین الی غیر ذالک ۔ یعنی جمع معرف بلام الاستغراق شامل افراد ہر ایک کو مثل مفرد کے جیسا کہ ذکر کیا ہے اس کو اکثر ائمہ اصول اور نحو نے اور دلالت کرتا ہے اس پر استقراء (تتبع تلاش) (جمع معرف بلام قرآن شریف وغیرہ میں) اور تصریح کیا ہے اس کو اکثر ائمہ تفسیر نے کل اس میں جو واقع ہوا قرآن شریف میں ۔ مثل اعلم غیب السموات وغیرہ کے ۔ اور اس سے ان لوگوں کا بھی جواب ہوگیا جو کہتے ہیں کہ اگر ایک ایک خلیفہ کی سنت مراد ہو تو سنت جمع کے لفظ سے آتا تاکہ جمع مقابلہ میں جمع کے ہو کر ہر ایک کی سنت ہو جاوے اس طرح جواب ہوگیا کہ معرف باللام سے جمع کی جمعیت ٹوٹ جاتی ہے الخلفا جمع کب ہے جو سنت کے جمع کو جمع لائیں ۔ اعلم غیب السموات کو دیکھو غیب جمع نہیں ہے پھر بھی معنے ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جانتا ہوں میں ہر ایک ایک آسمان کی غیب ۔

چونکہ سنت الخلفاء سے مراد سنتیں نہیں ہے بوجہ بعینہ اعادہ نہ ہونے کے بوجہ تغائر مضاف الیہ تغائر مضاف ہوگیا اور الخلفا معرف باللام کی وجہ جمع نہیں اور الف لام جنسی ہو تو بھی ایک خلیفہ کی سنت کو بھی لازم پکڑنا ہوگا اور استغراقی ہو تب بھی بوجہ کل افراد کے ۔ بنابریں حضرت عثمان رضہ کی اذان اول زیادہ کرنے کو تمام صحابہ نے قبول کیا اور کسی نے انکار نہ کیا ورنہ صحابہ کرام حق گوئی بات کہنے والے تھے کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں یا سب خلفاء کی نہیں ہے ۔

ابن ابی شیبہ کی روائت میں جو ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ بدعت ہے تو ابن حجر نے لکھا ہے کہ بدعت کا کہنا احتمال ہے کہ علی سبیل الانکار ہو ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا یہ کہنا مقصود ہو نہ کہ علی سبیل الانکار تو اُن کے بدعت کہنے میں احتمال ۔ باعتبار معنے کے ہے تو بدعت ان کا کہنا بدعت شرعی مقابلہ میں سنت کے ہو نہیں سکتا ہے بوجہ تفصیل مذکورہ کے تو لامحالہ بدعت لغوی ہے کہ زمانہ میں حضور کے نہ تھا ۔ علاوہ بریں ایک الشاذ کالمعدوم ۔

اسی واسطے اجماع سکوتی کہا ہے عون المعبود قال فی عمدۃ القاری الاذان الثالث الذی ھو الاول فی الوجود لکنہ ثالث باعتبار مشروعیۃ باجتہاد عثمان رضہ وموافقۃ سائر الصحابۃ بالسکوت وعدم الانکار فصار اجماعا سکوتیا ۔ اور فتح الباری سے بھی معلوم ہوگیا ۔ خلیفہ مطاع الامر تھے اسلئے لوگوں نے لیا ۔ دو اذان دینے سے ہرگز جمعہ باطل نہ ہوگا کیونکہ ثابت ہوگیا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین سے حضور کا فرمان ہے سنت خلیفہ کو پکڑنا ۔ اور بھی حدیث میں ہے ۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔ میرے اصحاب مثل تاروں کے ہیں ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے راہ پاؤ گے ۔ تو صحابہ ذی رتبہ خلیفہ کی اقتدا سے جمعہ باطل ہوگا ۔ اگر کہو کہ اس حدیث کے بنا پر ابن عمر کو قول کی اقتدا کر کے بدعت کہیں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا بدعت کہنا بمعنے بدعت ضلالہ اور علی سبیل الانکار تھا یہ احتمال ہے اور احتمال ہے زمانہ رسالت میں نہ ہونا کہنا بمعنے لغوی ہے ۔ اور اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو تم بھی لغوی کہہ کر دو آذان سے پڑھتے رہو جیسا کہ ابن عمر پڑھتے رہے اور یہ بھی سبب ہے کہ ابن عمر کا کہنا بدعت فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں میرے خلیفہ کی سنت کو لازم پکڑو متروک ہوگا کیونکہ حضور کا خلاف نہیں لیا جائیگا اور یہاں احتمال ثانی پر محمول کرنے سے جمع ہوگا ورنہ فرمان رسول اللہ صلعم لیا جائیگا ۔

اور بھی اگر جمعہ باطل ہو تو حضرت عثمان رضہ نے جب سے اذان زیادہ کیا تب سے فثبت الامر کے بنا پر ثابت رہا تو تمام صحابہ اور خصوصاً اُن صحابہ کا جن کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جیسے حضرت عثمان وعلی وطلحہ وزبیر وغیرہ ۔ ان سبھوں کا جمعہ باطل ہوتا رہا ۔ اور صحابہ وتابعین لوگ اپنی زندگی تک ہر ہفتہ ایک وقت تارک صلوٰۃ ہوئے ۔ اور حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میرا زمانہ بہتر ہے ۔ پھر وہ لوگ جو قریب ہیں ۔ پھر وہ لوگ جو قریب ہیں ۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔ بخاری مسلم ۔ تو غیر کیسے ہوئے واللہ اعلم بالصدق والصواب

~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~

توارت۔ انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ ان کو نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور پاک چیزیں ان کے لئے حلال کرتا ہے اور پلید چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے بوجھ اور گلے کے طوق دور کرتا ہے ۔"

(اہلحدیث ۴۔ ستمبر ۳۶ء)

پس حافظ صاحب بتلائیے اس میں کوئی شک ہا کہ یحل اور یحرم کا فاعل رسول اللہ ہیں دیگر ہیچ رنہ ذات خاص کی حیثیت سے بلکہ بوصف رسالت ی باصطلاح منطق مشروطہ عامہ ہے ۔ پس جو کچھ سول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دین میں از قسم حرام یا لال فرما گئے ۔ بذریعہ قرآن یا بذریعہ حدیث وہ اس نت کے ماتحت ہے ۔

زالۂ شبہ | شاید آپ کو یا آپ کے کسی ہمخیال کو بہ ہو کہ اگر رسول اللہ صلعم بھی کسی چیز کے محرم (حرام رنے والے) ہوتے تو دوسری جگہ یہ ارشاد کیوں زل ہوتا :۔

لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ

کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جسے اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ۔

س شبہ کا جواب بطریق منطق یہ ہے کہ قضیہ ضروریہ لقہ اور مشروطہ عامہ میں تناقض نہیں ہوتا ۔ یعنی تُحَرِّمُ میں آنحضرت کی ذات فاعل بحیثیت ذات ہے ر یحرم میں ذات محمد صلعم بوصف رسالت فاعل ۔ (فافہم ولا تعجل)

تتمہ | ناظرین کرام ! ہمارا اور اہل قرآن کا اختلافی زیہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ا کی طرف سے سوائے قرآن کے کوئی اور ذریعہ علم تھا یا نہ ؟ ہم (قائلین حدیث) اس کے قائل ہیں ۔اہل قرآن (بجمیع اصنافہم) اس سے منکر ہیں نے اپنا دعویٰ اس مضمون میں ثابت کر دیا ہے ر حافظ محب الحق صاحب اور دیگر اخوان یوسف ۔ دلائل کا جواب دیدیا ہے ۔ تاہم کسی صاحب کو حافظ صاحب کی کتاب "بلاغ الحق" میں کوئی بات قابل جواب نظر آئے جس کا جواب ہماری تحریر میں ان کو نہ ملے نہ نصاً نہ اشارۃً نہ دلالۃً نہ اقتضاءً تو وہ ہمیں اطلاع دیں ۔

پس حافظ صاحب ! | ؎

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میرؔ !
پھر ملیں گے اگر خدا لایا ؎

اطلاع | سلسلہ ہذا کے دوسرے حصے کا ذکر اس مضمون کے جواب میں ہوگا جو رسالہ "ترجمان القرآن" حیدرآباد دکن میں بعنوان "شخصیت پرستی" ماہ صفر سنہ رواں میں نکلا ہے ۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" ۱۲ ۔ اگست میں ہو چکا ہے ۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا اسکو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے ۔

اتباع قرآن مجید و حدیث نبوی

لازم ملزوم ہیں

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندر پوری ملک بنگال)

قرآن مجید اگر خدائے ذوالجلال کا کلام ہے تو حدیث شریف اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا نام ہے ۔ قرآن مجید اگر متن ہے تو حدیث نبوی صلعم اس کی شرح ہے ۔ قرآن کو اگر شمس (سورج) سے تشبیہ دی جا سکتی ہے تو لاریب حدیث کو قمر (چاند) کہا جا سکتا ہے ۔ غرضیکہ یہ دونوں لازم و ملزوم شرطاً مشروطاً ہیں ۔

(۱) یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تولو عنہ وانتم تسمعون ولا تکونوا کالذین قالو سمعنا وھم لا یسمعون ۔ (سورہ انفال)

اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور مت پھرو اس سے اور تم سنتے ہو اور مت ہو مانند ان لوگوں کے کہ کہتے ہیں سنا ہم نے اور وہ نہیں سنتے ۔

(۲) احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین (سورہ عنکبوت)

کیا لوگوں نے یوں سمجھ لیا ہے کہ صرف اتنی ہی بات کہنے پر چھوڑ دیئے جائینگے کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کی آزمائش نہ ہوگی حالانکہ البتہ ہم نے پہلے لوگوں کو بھی آزمائش میں ڈالا ہے سو البتہ نکھاریگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کہ سچے ہوئے اور البتہ نکھاریگا جھوٹوں کو ۔

(۳) یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالھم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (سورہ زلزال)

اس دن لوگ قسم قسم ہو کر پیش ہونگے تاکہ دکھائے جاویں عمل ان کے سو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسکے نتیجے کو دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی ۔ وہ بھی اسکا نتیجہ دیکھ لیگا

(۴) رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزا حکیما (سورہ نساء)

رسول خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بھیج دیئے تاکہ رسولوں کے بعد اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے ۔

(۵) ویوم یناد یھم فیقول ماذا اجبتم المرسلین

"جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لوگوں نے کسی چیز کی حرمت دریافت کی تو فرمان خداوندی صادر ہوا۔ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ الخ (اے رسول کہہ دو کہ ہم پر خدا نے وحی کی ہے اُس میں تو ہم فلاں فلاں چیزوں کے سوا (جو اوپر بیان ہوئیں) کسی کھانے والے پر جو کچھ کھا رہا ہو حرام نہیں پاتے۔ آپ حرمت قرآن مجید میں تلاش فرماتے تھے اور اپنے جی سے حکم نہ دیتے تھے۔ پھر کوئی دوسرا حرام کرنے کا کیونکر مجاز ہو سکتا ہے۔ لا اجد سے صاف ظاہر ہے کہ وحی خداوندی قرآن مجید ہی ہے۔ جس میں حکم تلاش فرماتے تھے۔ اپنے اقوال و افعال ماسوائے قرآن یعنی وحی خفی میں تلاش نہ فرماتے تھے۔ علی طاعم یطعمہ بھی قابل توجہ ہے۔ یعنی حرمت رزق میں ہے جو لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ جو بالعموم انسان نہیں کھاتے وہ رزق نہیں فرمان ہے کلوا من طیبات ما رزقنکم۔ خدا کے دیئے ہوئے رزق میں طیب اور ستھری چیزیں کھاؤ۔ اور جو رزق نہیں اور طیب نہیں وہ نہ کھاؤ۔ مثلاً درندے، کتے، بلی، حشرات الارض کہ یہ رزق نہیں اور طیب بھی نہیں۔"

(بلاغ الحق صفحہ ۱۴۱)

اہلحدیث | آپ کا یہ فقرہ کہ

"لا اجد سے ظاہر ہے کہ وحی خداوندی قرآن مجید ہی ہے۔"

یہ ایک پرانی رٹ ہے۔ جیسے بھوکوں کے حق میں مثل ہے "دو اور دو چار روٹیاں"۔ وحی جلی اور خفی کی بحث پہلے ہو چکی ہے۔ ناظرین اسے اپنے موقع پر ملاحظہ فرمائیں۔ حافظ صاحب کی کمال دور اندیشی کی ہم داد دیتے ہیں۔ یہ دور اندیشی مولوی عبداللہ چکڑالوی سے بھی نہیں ہو سکی۔ ان پر سوال ہوا کرتا تھا کہ کتے، بلے کی حرمت قرآن سے دکھاؤ ورنہ کھاؤ۔ تو وہ کہتے تھے کتے کی حرمت کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ "الخنزیر" کا لفظ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے اور تفصیل اس کی یوں کرتے کہ خنزیر سے مراد سؤر اور آل سے مراد کتا۔ جس پر طلبا مدارس ہنسی اڑاتے۔ مگر حافظ محب الحق صاحب نے اس جواب کو کافی نہیں سمجھا اور کس لطافت سے قرآن فہمی کی داد دی ہے کہ کتا، بلا اور حشرات الارض وغیرہ رزق نہیں ہیں اور طیب بھی نہیں۔ مگر جناب نے یہ خیال نہیں فرمایا کہ ہمارے اس دعوے کی دلیل کیا ہے۔ کیا ہم مسلمانوں کے حق میں رزق طیب نہیں ہے یا چینیوں اور جاپانیوں کے حق میں بھی طیب نہیں ہے جو ہر قسم کا گوشت کھا جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو بے شک ان چیزوں سے نفرت ہے لیکن یہ نفرت فطری اور طبعی نہیں بلکہ مذہبی تعلیم کے ماتحت ہے تو یہ الگ بات ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان سؤر کے گوشت کو طیب نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس سے نفرت کرتے ہیں[1]۔ حالانکہ دوسری ہمسایہ قوموں کے افراد فرمائشیں دے کر ہوٹلوں میں پکواتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو کسی بڑے ریلوے سٹیشن کے "ریفرشمنٹ رُوم" میں چلے جائیے اور معلوم کر کے ہمارے بیان کی تصدیق کیجئے۔

حافظ صاحب! | آپ بحکم خداوندی

واتوا البیوت من ابوابہا

سیدھے رستے سے آئیں۔ یا تو اپنے دعوے کے مطابق کتے بلے اور حشرات الارض وغیرہ کی حرمت قرآن شریف سے دکھائیے یا ان کو نوش جاں فرمائیے اور اگر آپ کو نوش جان کرنے میں طبعی کراہت ہو تو اپنے ماتحتوں کو نوش کرنے کی اجازت دیجئے۔

یہ دو رنگی ٹھیک نہیں ؎

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اس سے آگے آپ نے آیت اَتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ لکھ کر اس کے معنی بیان کئے ہیں۔ جس کے متعلق مفصل بحث پہلے آ چکی ہے۔

آگے چل کر آپ نے سونے چاندی کی حرمت پر بھی غیض و غضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"پھر جب بغیر خدا کے حرام کئے ہوئے کوئی چیز حرام نہیں ہو سکتی تو زینت کو حرام کس نے کیا۔ اُس نے تو حرام نہ کیا جس نے سونے چاندی اور ریشم کو مردوں کے لئے حرام کیا ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کی حرمت تو قرآن مجید میں نہیں آئی۔ پھر جب خدا نے حرام نہ کیا تو ہرگز ہرگز رسول اللہ صلعم نے بھی حرام نہ کیا۔ کیونکہ حرام کرنے کا خدا کے سوا کوئی بھی مجاز نہیں۔ پھر کیا ان کی حرمت افترا علی اللہ ہے۔"

(بلاغ الحق صفحہ ۱۵۲)

اہلحدیث | ہاں جناب ہم آپ کو صاف بتائیں کہ ان چیزوں کو اسی ذات ستودہ صفات نے حرام بتایا ہے جس کی شان میں يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وارد ہے۔ آپ سمجھیں ہونگے کہ یحرم کا فاعل کون ہے، خطرہ ہے کہ آپ کہیں جلدی میں اس کا فاعل "خدا" نہ بتا دیں۔ اس لئے ساری آیت مکرر نقل کرتے ہیں پس سنئے۔

نوٹ:۔ ۳ ستمبر کے "اہلحدیث" میں بھی پہلے یہ آیت نقل ہو چکی ہے۔ آج مکرر پڑھئے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الآیۃ)

ترجمہ بھی آپ کی خاطر دوبارہ نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:۔

"رحمت کے حقدار وہ لوگ ہیں جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس کو اپنے نزدیک

[1] باستثنا ان مسلمانوں کے جو ہوٹلوں میں سب کچھ کھا جاتے ہیں

اشعار یہ ہیں :-

پکارے جو واحد خدا کو تو کافر
کہے گر بشر مصطفیٰ کو تو کافر
پڑھے گر حدیث صحیح کو تو کافر
اگر راہ حق پہ فدا ہو تو کافر

مگر بدعتیوں پر کشادہ ہیں راہیں
خدائی میں مالک نبیؐ کو بنائیں
تعصب سے فرمان حق کا مٹائیں
پیغمبر کی سنت سے تیور چڑھائیں
شب و روز بدعت سے روزی کمائیں
مزے ساتیوں قل چلیوں کے لائیں
نہ کچھ عشق میں پھر بھی نقصان آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

نبی کو میلادوں میں حاضر ٹھہرائیں
نہ کرو[2] بے بدنام یہ نعتیں سنائیں
نبی پر تماثیل[3] چوروں کی لائیں
عجب ہے ادب کی انہی ہیں نگاہیں
ادب میں نہ کچھ پھر بھی نقصان آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

~~~~~~~~~~

اثبات التوحید قاضی فضل احمد لدھانوی نے جماعت اہل حدیث، مولانا اسماعیل شہید[1] اور علمائے دیوبند پر کفر کا فتوے لگایا تھا۔ اس کے جواب میں "اثبات التوحید" میں قریباً تیئیس ۲۳ مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۸؍ محصول علیحدہ

منگوانے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ
[2] نہ کروے بدنام مدینے والا لڑیا۔
[3] اخبار الفقیہ امرتسر، ستمبر میں سلطان محمود کا قصہ سنا کر حضور کی تمثیل دی ہے۔

حدوث وید کا ثبوت
ایک کتھا سے

بقول بابو نہال سنگھ یورپ کے بڑے بڑے نامی گرامی محققین نے وید کا زمانہ زیادہ سے زیادہ گیارہ ہزار برس قبل مسیح تجویز کیا اور کم سے کم ساڑھے چار سو برس قبل مسیح قرار دیا ہے (دیباچہ بھومکا ص۱) اس پر ویدک عالموں نے اپنا سر پیٹ لیا اور ان سے جو کچھ بن پڑا پورے دریا دلی سے ان کو القاب عطا کئے ملحد، متعصب، بددیانت۔ یہ سب کچھ کہا اور لکھا گیا حتےٰ کہ بڑے بڑے پروفیسروں کو سنسکرت سے جاہل اور وید کا دشمن قرار دیدیا گیا۔ (دیباچہ ص۸)

لیکن اس سے تو ہم نے یہ سمجھا ہے کہ قدرت نے آریہ سماج کو یہ تنبیہ کی ہے کہ تم جو اہل یورپ کی ہر وہ رائے جو اسلام کے خلاف تمہیں نظر آتی ہے بڑی خوشی سے نقل کرکے کہتے ہو کہ یورپ اسلام پر بڑا سنگین اور ڈبل اعتراض کر رہا ہے۔ پہلے اپنے یہاں آکر تو دیکھو کہ تمہارے بنیادی پتھر کو خود انہی یورپ والوں نے جڑ سے اکھیڑ دیا اور "قدامت وید" کا قصر ازاڑ کر دھڑام سے زمین پر آگرا ہے۔

مگر آج ہم نہ یورپ والوں کے قول کو پیش کرتے ہیں نہ سائن آچاریہ اور بھی دھر کے اقوال کا اقتباس لکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ہم تو ایک نہایت واضح دلیل سے مسئلہ قدامت وید کی تردید کرینگے۔ اور پھر لطف یہ کہ سوامی جی کے پرمان ہی کو زیر بحث لانے سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے۔

بھومکا میں "تلازمات وید کی غلط فہمی" کے عنوان سے ایک کتھا نقل فرماتے ہیں :-

"پرجاپتی برہما جو چار منہ والا آدمی تھا اپنی بیٹی سرسوتی کے پاس بہ نیت بد گیا"

اس کی تردید میں آپ پرجاپتی سے مراد سورج اور بیٹی سرسوتی سے مراد صبح کی شفق قرار دیکر یوں رقمطراز ہیں کہ :-

"اور یہ کہانی بالکل جھوٹ ہے کیونکہ یہ کتھا نہیں ہے بلکہ تلازمہ ہے جس طرح کہ جو شے کسی سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کی اولاد کے مثل ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہے۔ اسی طرح باپ یعنی سورج شفق میں جو بمنزلہ سورج کے دختر کے ہے اپنی کرنوں سے حلول کرتا ہے اور اس طرح دن بمنزلہ فرزند کے پیدا ہوتا ہے"

سوامی جی اس عجیب و غریب تلازمہ کو سمجھانے کے لئے مکرر لکھتے ہیں :-

"گویا شفق کے بطن سے جو سورج کے دختر کی طرح ہے سورج کی کرن "صورت نطفہ" سے اس کا فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے" (بھومکا ص۳۴۰)

ناظرین! آپ "تلازمہ کی ایجاد بندہ" اصطلاح کو سمجھنے کے لئے بھومکا ص۴۹۶ بھی دیکھ لیں۔ جہاں آپ نے تلازمہ کا دوسرا نام استعارہ بتلایا ہے۔ اس تصریح کے بعد ہم ناظرین کو سوامی جی کی نزدیک "النکار" یعنی استعارہ سے آشنا کرنے کے لئے اتنا اور بتاتے ہیں کہ علمی اصول کے مطابق سوامی جی بھی استعارہ کے ارکان مشبہ اور مشبہ بہ کو مانتے ہیں۔ جس میں وجہ شبہ بھی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً عربی کا شعر ہے ؎

قامت تظللنی و من عجب
شمس تظللنی من الشمس

شاعر کہتا ہے کہ میری معشوقہ جو کہ حسن و جمال میں خود ایک آفتاب ہے، آفتاب کی گرمی سے بچانے کے لئے مجھ پر سایہ کر رہی ہے (لیکن سایہ کیسے ہوگا؟ ایک آفتاب اگر آڑ میں ہوگیا تو دوسرا آفتاب سر پر ہے)
~~~~~~~~~~

(سورہ قصص)
اور جس دن پکاریگا ان سب کو پھر کہیگا کہ کیا جواب دیا تم نے پیغمبروں کو۔

(۶) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکٰفرین
(سورہ آل عمران)

اے رسول سب لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تم کو چاہیگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے رسول تو کہدے کہ اللہ کی اور رسول کی حکم برداری کرو اگر وہ اس سے پھر جائیں تو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۷) یوم تقلب وجوھہم فی النار یقولون یٰلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا (سورہ احزاب)

جس دن ڈالے جاوینگے اونہے منہ بیچ دوزخ کے کہیں گے اے خرابی ہماری کاش کہ ہم نے اللہ کی اور رسول کی تابعداری کی ہوتی۔

حاصل کلام۔ قرآن کے اترنے کا مقصد ہے کہ اسکے موافق عمل ہو۔ جب عمل نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پس جس کسی کو ایمان و اسلام کی غیرت ہو اس کو لازم ہے کہ خلاف شرع کاموں سے توبہ کرے اور شادی و غمی بیماری تندرستی، امیری، فقیری، ہرصورت و ہرحالت میں حتے الوسع یہ خیال اور کوشش رکھے کہ جو کام ہو قرآن اور حدیث کے موافق ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

ماحضر فی القلب فھوا موجود فان کان ما ملاً فلیعمل۔ وما علینا الا البلاغ

شان نبی علیہ السلام از روئے تقویۃ الایمان

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب۔ کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

خدا جانے ان نام نہاد ملاؤں کو اُس ذات مقدس حضرت مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ سے کونسا دیرینہ عناد ہے۔ جس کی وجہ سے آئے دن ان کی رگ حمیت پھڑکتی رہتی ہے۔ سب وشتم، طعن وتشنیع شب وروز اس پاک وجود مسعود پر کرتے ہوئے زبان درازی کرکے اپنی گندی فطرت کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں کبھی کوئی "الفقیہ" اخبار کے اوراق کو ...... سے سیاہ کرکے شاہ شہیدؒ پر اتہام لگاتا ہے، ناحق بدنام کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں اس مجاہد بزرگ پر جو صرف ناموس رسول کی خاطر دین حق کی اشاعت کیلئے راہ حق میں جان پر کھیل کر قربان ہوجاتا ہے۔ اس پر جتنا جی چاہے افترا پردازیاں کریں۔ تم میں کون شخص ایسا ہے جس کو ہمارے سامنے پیش کرسکتے ہو کہ وہ جس مجلس میں کھڑا ہوکر پند ونصائح، وعظ وتذکیر کرے اور لوگ معًا اس کے گرویدہ ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں۔ یہ وصف یہ تعریف یہ کمال صرف اس وجود واحد میں تھا۔ جہاں ان کی مبارک آواز پہنچی بس لوگ گرویدہ ہونے شروع ہوئے لیکن

والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا۔ زمین پاک سے گل اور پھول میوہجات اور جواہرات نکلتے ہیں۔ خبیث زمین شور اور بنجر سے کانٹے بدبودار بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ؎

گل است سعدی و درچشم دشمناں خاراست

یہ حیرانی ہے کہ ان مخالفین کو شہیدؒ سے کونسا رنج ہے۔ ہاں حب نبیؐ کی آڑ میں کچھ الزامات شاہ شہید پر لگایا کرتے ہیں اور مشہور کرتے ہیں کہ "تقویۃ الایمان" میں شان رسول کی تنقیص کی گئی ہے

ذیل میں صرف چند حوالجات نقل کئے جاتے ہیں جن سے کتاب تقویۃ الایمان کا عوام الناس کو علم ہوجائے گا کہ اس میں کس قدر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتفضیلت بیان کی گئی ہے۔

شروع کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہم کو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنایا"

طعن کنندہ حضرات غور کریں کہ آپ نے کیسے پُرزور الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو نعمت عظیم بتایا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ:-

"سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو اصل رکھئے اور اسکی سند پکڑئیے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجئے"
(تقویۃ الایمان صك)

ایسے لوگ (مخالفین) جہاں ہمارے اسلاف کی عزت پر حملہ کرتے ہیں وہاں زمانہ حاضرہ کے ہمارے مقتداؤں پر حملہ کرنے میں بھی بڑے دلیر ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے گاؤں کے ایک ملا بشیر صاحب اخبار الفقیہ میں چند ٹوٹے پھوٹے اشعار لکھ کر ہمارے سردار حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرکے لکھتا ہے کہ ان کو یاد کرلو۔

مولانا موصوف تو ایسی باتوں میں شیخ شیرازیؒ کے قول پر عمل کیا کرتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہی ملاجی مذکور کو اسی طرح کے اشعار میں جواب دیں وہ بھی ان اشعار کو یاد کرلیں ان کے کام آئیں گے

فتاویٰ

س ۱۴ } ہماری بستی میں تین مسجدیں ہیں۔ ایک بستی سے پچھم کی جانب۔ دوسری بستی کے اندر۔ تیسری بستی سے پورب کی طرف۔ پچھم جانب کی مسجد پختہ اور بہت پرانی ہے۔ جہاں کہ ساری بستی کے لوگ اکٹھے ہوکر نماز جمعہ پڑھتے ہیں مگر درمیان میں لوگ آپس کی خانہ جنگی سے ایک امام کو منبر سے ہٹاکر دوسرے شخص کو امام بنالیا۔ بعد دو چار جمعہ کے انکو بھی ہٹاکر تیسرے کو امام بنایا اور طرح طرح کا پروپیگنڈا کیا کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے، فلاں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اسیطرح کا جھگڑا یہاں رات دن ہؤا کرتا ہے۔ چند آدمیوں نے ان لوگوں کی بُری حرکات دیکھ کر پورب کی جانب مسجد میں نماز جمعہ پڑھنا شروع کیا اور یہاں محلے کے لوگ پنجگانہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔ اسی درمیان میں تیسری مسجد کے لوگ ان چند آدمیوں کے پاس آئے اور کہا کہ بستی کے اندر جو مسجد ہے اُسی میں ہم لوگ مل کر نماز جمعہ پڑھیں۔ تب پورب کی جانب کے لوگوں نے کہا کہ جس جھگڑے اور فساد سے ہم لوگ علیحدہ اور الگ نماز پڑھتے ہیں پھر اسی گروہ میں شامل ہوکر نماز جمعہ پڑھیں یہ ٹھیک نہیں۔ اگر آپ لوگوں کا جی چاہے تو آپ لوگ یہیں پورب جانب مسجد میں آکر ہم لوگوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے ایسا تو کیا نہیں بلکہ ایک تیسری مسجد جو بستی کے اندر تھی نماز جمعہ پڑھنا شروع کیا۔ اب آج کل ہمارے یہاں تین نمازیں جمعہ کی ہوتی ہیں اب سوال یہ ہے کہ ایسی جگہ تین مسجدیں اور تینوں میں نماز جمعہ کا ہونا اور پڑھنا کیسا ہے اور پورب کی جانب کی مسجد میں نماز پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

(خاکسار محمد شفیع سلفی)

ج ۱۴ } جہاں تک ہوسکے جمعہ ایک جگہ پڑھنا چاہئے۔ محض نفسانیت کی وجہ سے افتراق اچھا نہیں۔ اگر بہ نیت رفع شر ایک آبادی میں دو یا تین جگہ نماز جمعہ پڑھی جائے تو منع نہیں۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح الآیہ۔ اللہ اعلم!

س ۱۵ } زید کی نکاح خوانی ایک کنواری لڑکی کے ساتھ ہوئی۔ نکاح کے چند دنوں بعد لڑکی بیمار ہوگئی۔ اور رسوم شادی کے بغیر غیر مدخلہ ہی فوت ہوئی۔ یعنی نکاح سے ہم بستر ہونے سے پہلے ہی انتقال کرگئی۔ اب اگر لڑکی مذکورہ کی ماں جو بیوہ ہے زید موصوف کے ساتھ نکاح کرے تو از روئے قرآن و حدیث جائز ہے؟

(یکے از خریداران اہلحدیث از سری نگر)

ج ۱۵ } زید کا اس کی منکوحہ غیر مدخولہ کی ماں سے نکاح جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ وامھات نسائکم یعنی تمہاری بیویوں کی مائیں بھی تم پر حرام ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۶ } زید کا نکاح بعمر ۸ سال ہندہ کے ساتھ ہؤا۔ ہندہ کی عمر اس وقت ۲ سال کی تھی۔ ہندہ کو اپنی عفت سنبھالنا نہایت دشوار ہوگیا ہے حتےٰ کہ ایک لڑکی ناجائز فعل سے ہندہ کو پیدا ہوئی ہے۔ والدین ہر دو جانب کے اس ناجائز فعل سے پھانسی کھانے کو تیار رہیں۔ عورت بار بار استدعا کرتی ہے کہ میری خلاصی ہو جس طرح سے ہو۔ کیا حکم ہے؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۶ } جس طرح نابالغ کی طرف سے بوقت نکاح باپ ولی ہوسکتا ہے بوقت ضرورت طلاق بھی ولی دے سکتا ہے۔ کذا قال الشیخ ابن تیمیہؒ (اختیارات)

س ۱۷ } کوئی بارہ سال گزرے کہ بکر نے اپنی دو سال کی بچی مسمات ہندہ کا نکاح خالد کے دودھ پیتے بچے (بعمر ۶ ماہ) زید سے کرادیا تھا۔ زید اب بمشکل ۱۲ تیرہ برس کا ہے۔ مگر اس کی بی بی ہندہ جوان ہے زید اپنی بی بی کو تا حال سنبھالنے کے بالکل ناقابل ہے اُس میں اور اُس کے والد مسمی خالد میں طاقت نہیں کہ ہندہ کا خرچ بھی برداشت کرسکیں۔ اُدھر ہندہ جوان ہے وہ اور اس کا باپ بکر اب خواہشمند ہیں کہ اگر طلاق واصل ہوسکے تو دوسری جگہ نکاح کرادیں مگر زید (ہندہ کا خاوند) اور خالد (ہندہ کا سسر) طلاق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو ایسی صورت میں (ا) آیا ہندہ طلاق لے سکتی ہے اور دوسری جگہ نکاح کراسکتی ہے یا کہ نہ (ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو اس کو ایس بات میں کس طرح کامیابی حاصل کرنی چاہئے؟ (محمد انور از پشاور چھاؤنی)

ج ۱۷ } لڑکی کو فسخ نکاح کرانے کا حق حاصل ہے۔ خدا سمجھ دے ایسے لوگوں کو جو اپنے اختیارات کو غلط استعمال کرتے ہیں اور شیرخوار بچے بچیوں کا نکاح کردیتے ہیں اور ان کو تباہی میں ڈال کر پھر فتوے پوچھتے ہیں۔ کیا اچھا ہو اگر نکاح کرنے سے پہلے پوچھ لیا کریں۔

س ۱۸ } بدقسمتی سے یہ حالت ہے کہ نماز میں خیالات کہاں کے کہاں چلے جاتے ہیں۔ رکوع میں جاکر شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے قیام کی حالت میں فاتحہ نہیں پڑھی۔ یا اُس کے ساتھ دوسری سورت ملانی چوک گئی ہے۔ تو کیا رکوع سے واپس جاکر پڑھنا شروع کیا جاوے اور نماز کے آخر پر سجدہ سہو ادا کیا جاوے اور اگر دوسری طرح نہیں تو کیا کرنا چاہئے (سائل مذکور)

ج ۱۸ } فاتحہ رہ جائے تو رکعت دوبارہ پڑھے سورۃ بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹ } زید نے مجلس مسلمانان میں یوں کہا کہ میں نے اپنی دختر ہندہ نابالغہ کا ایجاب بکر کے لڑکے خالد کو دیا۔ بکر نے کہا کہ میں نے اپنے لڑکے خالد کے لئے قبول کیا۔ حالانکہ خالد ہزار میل کے فاصلہ پر باہر ملازم ہے۔ اب زید دینے سے انکاری ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا زمانہ خیر القرون میں کوئی ایسا واقعہ ہؤا ہے کہ بالغ لڑکے کا ایجاب قبول باپ کرسکتا ہے یا نہ۔ اگر کرسکتا ہے تو کیا لڑکے کو بھی اس کا باپ

اس میں معشوقہ جس کو ادعا سورج قرار دیا ہے مشبہ ہے اور سورج (کرۂ نہاری) مشبہ بہ ہے۔

وجہ شبہ حسن وجمال ہے جو دونوں میں مشترک ہے اسی طرح سوامی جی کی عبارت میں لازماً سورج مع شفق مشبہ قرار پائے گا۔ اور باپ مع بیٹی مشبہ بہ قرار پائے گا۔ اور وجہ شبہ ایسی ضرور پائیگی جس کے لکھنے کے لئے ہم بادل ناخواستہ مجبور ہوئے۔

یعنی وجہ شبہ نطفہ کا ڈالنا قرار پائیگا جکو بقاعدہ روپک النکار (استعارہ) دونوں میں مشترک ماننا پڑیگا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جس طرح سورج اپنا کرن نامی نطفہ شفق میں ڈال کر دن پیدا کرتا ہے اسی طرح باپ بھی اپنا۔ نطفہ بیٹی میں ڈالکر اولاد پیدا کرتا ہے بلکہ بہ قاعدہ استعارہ باپ بیٹی کے مشبہ بہ قرار پانے کے لئے باپ کا بیٹی میں نطفہ ڈالنے کا برتاؤ (مجامعت) اتنا واضح ہونا چاہئے کہ اس کو دوسرے کے لئے مشبہ بہ بنا سکیں جس طرح کہ معشوق کے خوبصورت چہرہ کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دینے میں مشبہ بہ یعنی آفتاب اپنے حسن وجمال میں اتنا واضح ہے کہ اسکو دوسرے کے حسن وجمال کے واضح کرنے کے لئے مشبہ بہ بنایا جاسکا۔

پس اس علمی اصول کے مطابق جس کو ہم نے (سوامی جی کے دستخط کراتے ہوئے) پیش کیا ہے۔ استعارہ مان کر باپ بیٹی کی مجامعت کا جواز ویدک دھرم میں نہائت اعلیٰ طریقہ سے ثابت ہؤا۔

اس کا مجھ کو افسوس ہے کہ سوامی جی کی تاویل و پردہ پوشی اور اصطلاح "روپک النکار" کی آڑ دینے کے باوجود اصل حقیقت چھپ نہ سکی۔

علاوہ اسکے ایک نہائت سادہ سوال یہ ہے کہ تمثیل وتشبیہ تو ہمیشہ جائز باتوں سے دی جاتی ہے مثلاً شاعر کہتا ہے ؎

روئے ہیں فرقت شہ عالی جناب میں
نرگس کے پھول تیر رہے ہیں گلاب میں

یہاں آنکھ کی تشبیہ نرگس کے پھول سے اور آنسو کی تشبیہ گلاب سے دی گئی ہے۔ مگر دیکھو اس استعارہ میں نہ تو کسی بد اخلاق کی تائید ہے اور نہ اس میں کسی امر قبیح کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ پس اگر استعارہ ہی کا اصول برتنا تھا تو وید جیسے ایشوری گیان میں اس قسم کا قبیح استعارہ کیوں برتا گیا جس میں علاوہ قبح کے اصل اغراض اور ابہم ہوگیا ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس قسم کا قبیح استعارہ وتشبیہ تو کچھ لکھنؤ کے شاعر "چرکین" کے لئے ہی موزوں تھا۔ اگر سوامی جی سورج اور شفق کا تعلق شوہر اور بیوی کی طرح قرار دیتے اور یہ لکھتے کہ جس طرح شوہر اپنی عورت میں نطفہ ڈال کر بیٹا پیدا کرتا ہے اسی طرح سورج شفق میں کرن نامی نطفہ ڈال کر دن پیدا کرتا ہے تو کوئی حرج نہ ہوتا مگر غالباً سوامی جی ایسا کرنے کے مجاز نہ تھے یہی وجہ ہے کہ سوامی جی نے دھتا کا ترجمہ کنیا (بیٹی ہی) کیا ہے نہ بیوی وغیرہ۔ کیونکہ منتر کے شبد (لفظ) میں اس ارتھ (معنی) کی گنجائش نہ تھی۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ باپ بیٹی کے اتصال و مجامعت سے یا بقول سوامی باپ بیٹے کے استعارہ سے اگر ایشور کی مراد سورج اور شفق کے وصل سے دن پیدا کرنا ہے تو صاف طور پر پرمیشر نے اصلی الفاظ کیوں نہ مستعمل فرمائے۔ یعنی سورج اور شفق کے صاف الفاظ کی بجائے باپ اور بیٹی کے اتصال کا استعارہ کیوں لحوظ رکھا گیا؟ اگر یہ کہیں کہ کلام کا یہ بھی ایک طرز ہے کہ صراحتہً ذکر کرنے کی بجائے استعارہ کے رنگ میں بیان کیا جاوے تو ہم کہیں گے کہ عبارت میں فصاحت بلاغت پیدا کرنے کے لئے کیا صرف باپ بیٹی کے اتصال ہی کا استعارہ رہ گیا تھا کہ جس میں بقول آپ کے صنعت روپک النکار آ تو گئی مگر ہزار خرابیوں کے جلو میں۔

عربی میں کیا خوب لکھا ہے :۔

حفظت شیئاً و غابت عنك اشیاء

اس ضروری تحقیق اور تفصیل کے بعد ہم عرض کرتے ہیں کہ چونکہ وہ استعارہ جسے بجان آکر سوامی جی نے تجویز کیا تھا بجائے خود غلط بلکہ معنیً اغلط ہو چکا۔ اس لئے وہ واقعہ جسے کتھا کہہ کر ٹال دیا گیا تھا بحال رہا اور حسب ذیل باتیں اس سے ثابت ہوئیں :۔

(۱) وید میں پرجاپتی اور اس کی بیٹی سرسوتی کا نام اور مکمل اتہاس درج ہے۔

(۲) تاریخی واقعات پائے جانے سے ویدوں کا ان انسانوں کے واقعات کے رونما ہونے کے بعد تصنیف ہونا ثابت ہؤا جس سے ادعا قدامت وید باطل ہوگیا۔

(۳) وید انسانوں کی تصنیف ہیں نہ کہ ایشور کا الہام پرماتما کا اپاسک :۔

محمد عبد الرؤف مدرس مدرسہ جھنڈے نگر بستی

متفرقات

ایمان اہلحدیث کو اس کی توسیع اشاعت کے لئے کئی دفعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اگرچہ بعض بہی خواہوں نے کوشش کر کے نئے خریدار بنائے۔ مگر نتیجہ خاطرخواہ نہیں ہؤا۔ اس لئے جملہ ناظرین کو عموماً اور بہی خواہاں سے خصوصاً اپیل کی جاتی ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ توحید و سنت کی صدا "اہلحدیث" کے ذریعہ بلند ہوتی رہے تو جہاں تک ممکن ہو سکے عملی کوشش کر کے اسکی خریداری بڑھائیں۔

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء میں ختم ہے۔ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد اطلاع دیں۔ مہلت یافتہ مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ بلکہ قیمت اخبار ہی بھیجیں۔ بیرون ہند کے خریدار بھی قیمت جلد از جلد ارسال کریں۔ غریب فنڈ والے سائلین اخبار بدستور جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کر دیں ورنہ ۱۳۔ دسمبر سے اخبار بند کیا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۴۴۵ - ۷۱۰ - ۱۰۲۷ - ۲۱۶۸
۲۵۷۸ - ۲۷۸۲ - ۳۰۶۳ - ۴۷۷۳ - ۴۹۳۲ -
۵۲۶۸ - ۵۷۳۸ - ۵۸۳۸ - ۶۳۰۸ - ۶۳۲۹ -
۶۶۴۸ - ۶۷۱۴ - ۷۰۳۴ - ۷۱۲۱ - ۷۲۰۲ -
۷۴۱۴ - ۷۴۹۷ - ۷۵۰۳ - ۷۷۰۰ - ۷۹۶۶ -
۸۰۲۸ - ۸۲۴۶ - ۸۲۶۱ - ۸۳۴۵ - ۸۳۵۷ -
۸۳۷۲ - ۸۵۳۶ - ۸۷۸۴ - ۸۸۸۵ - ۹۱۲۲ -
۹۲۲۴ - ۹۲۳۶ - ۹۲۴۲ - ۹۲۷۶ - ۹۴۵۷ -
۹۴۶۳ - ۹۶۰۲ - ۹۶۸۰ ۹۶۳۰ - ۹۶۹۳ - ۱۰۰۴۲ -
۱۰۱۳۲ - ۱۰۲۱۷ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۴۴۵ - ۱۰۴۵۰ -
۱۰۴۵۳ - ۱۰۴۹۰ - ۱۰۶۹۵ - ۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۷۱

۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۹ - ۱۰۸۰۴ - ۱۰۸۰۸ -
۱۰۸۴۰ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۰۳۹ - ۱۱۰۷۶ - ۱۱۰۹۹ -
۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۲۹۳ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۲ -
۱۱۳۱۴ - ۱۱۳۲۳ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۴۰۲ - ۱۱۴۰۷ -
۱۱۴۴۳ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۵۰۲ - ۱۱۵۱۵ - ۱۱۵۲۱ -
۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۶ - ۱۱۵۴۳ - ۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ -
۱۱۷۲۳ - ۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۷۷۰ - ۱۱۷۸۴ -
۱۱۷۹۰ - ۱۱۷۹۳ - ۱۱۸۸۷ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۶۱ -
۱۱۹۶۹ - ۱۱۹۷۲ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۵ - ۱۱۹۷۷ -
۱۱۹۸۰ - ۱۱۹۸۶ - ۱۱۹۹۲ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۴۸ -
۱۲۰۵۲ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۶۹ - ۱۲۰۷۸ - ۱۲۰۹۳ -
۱۲۰۹۵ - ۱۲۱۰۰ - ۱۲۱۰۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۲۷ -
۱۲۱۳۶ - ۱۲۱۶۸ - ۱۲۱۷۴ - ۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۹۲ -
۱۲۱۹۴ - ۱۲۲۱۵ - ۱۲۲۶۴ -

غریب فنڈ ۷۹۷۱ - ۱۱۲۹۸ - ۱۱۸۰۵ -
۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۶ - ۱۲۱۳۲ -

وی پی بھیجے گئے اہلحدیث ۲۶ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مکرر یاددہانی کی ضرورت نہ رہے۔

۵۶ - ۷۷ - ۱۲۴ - ۹۱۵ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ -
۲۱۱۹ - ۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ - ۵۷۰۵ - ۶۲۷۸ -
۶۴۲۰ - ۸۱۸۶ - ۸۷۴۰ - ۹۲۸۶ - ۱۰۰۴۳ -
۱۰۰۹۷ - ۱۰۱۵۴ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۸۰۶ - ۱۱۰۳۰ -
۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۷ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۳۵۶ -

۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۱۶ - ۱۱۵۲۰ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۷۶۷ -
۱۱۷۶۸ - ۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۸۰ - ۱۱۹۲۹ - ۱۲۰۹۹ - ۱۲۱۰۱ -
۱۲۱۰۲ - ۱۲۱۰۴ - ۱۲۱۰۵ - ۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۱۶ - ۱۲۱۱۷ -
۱۲۱۱۸ - ۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۲ - ۱۲۱۲۳ - ۱۲۱۲۹ - ۱۲۱۳۰ -
۱۲۱۸۴ - ۱۲۱۸۵ -

گم شدہ نوجوان میرا چچا زاد بھائی کچھ عرصہ ہؤا کسی وجہ سے کہیں باہر چلا گیا۔ اپریل ۱۹۳۷ء کے آغاز تک تو اسکے خطوط آتے رہے۔ مگر اپنا پتہ مکمل نہ لکھتا تھا اپریل کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا اور نہ ہی یہ پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے۔ عزیز مذکور اگر خود اخبار پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بوڑھے اور ناتواں ماں باپ پر رحم کھائے اور اپنے لاوارث بچوں کا خیال کر کے گھر واپس آئے یا اپنا پتہ دے کہ وہ کہاں ہے۔ تمام خاندانی لوگ عزیز کی وجہ سے غمزدہ ہیں۔ مجھے عزیز کی شرافت پر اعتماد ہے کہ وہ فرد میری اخوت اور شاگردی کا حق خیال کرتے ہوئے میری چند سطور پر غور کریگا۔

میرے عزیز برادر کا حلیہ :۔ رنگ گورا۔ چہرہ ذرا لمبا۔ ناک اونچا۔ قد لمبا ہے۔ نام سید احمد ہے۔ اسکے آمدہ خطوط پر کلکتہ، بمبئی، حیدرآباد وغیرہ کے نامکمل پتے تھے۔ احباب کو کہیں پتہ لگ جاوے تو اطلاع دینے والے صاحب کو علاوہ شکریہ کے حق الخدمت بھی ادا کیا جاویگا۔ (خادم جماعت :۔ عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر)

نسیم انصاری صاحب مراد آبادی اردو ادب کے معقول مضمون نگار ہیں۔ سیاسیات سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ کسی اردو اخبار کے عملہ میں ان کی ضرورت ہو تو اس پتہ سے خط و کتابت کریں :۔

(مولوی) محمد ابوالخیر مدرس مدرسہ ضیاءالعلوم محلہ کوٹ۔ مئو ناتھ بھنجن ضلع الہ آباد

اہلحدیث کے سابقہ فائل میرے خاوند مولوی محمد حسن مرحوم کے نام اخبار "اہلحدیث" ایک ہمدرد قوم نے جاری کرایا ہؤا تھا۔ جس کے گذشتہ سات سال کے مکمل فائل موجود ہیں۔ کسی صاحب ذوق کو ضرورت ہو تو مجھ سے

بذریعہ خط یا تار ایجاب قبول کرانے کا حق رکھتا ہے یا باپ ہی کا قبول کافی ہے۔ (نور محمد میانوی)

ج ۱۹ } ناکح کی طرف سے وکیل بن کر دوسرا شخص نکاح کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حبشہ میں ہوا اور آپ مدینہ شریف تھے۔ جب غیر آدمی وکیل ہو سکتا ہے تو باپ بطریق اولیٰ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ باپ صراحۃً یا اشارۃً وکالت حاصل کر چکا ہو۔ اگر نہیں تو نکاح درست نہیں۔

س ۲۰ } غلام فاطمہ کی عمر جبکہ وہ پانچ سال کی تھی بغیر رضامندی چچا حقیقی کے نکاح کر دیا گیا۔ لڑکی کا باپ لڑکی کی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکا تھا اور حقیقی چچا ولی تھا۔ حقیقی چچا شادی میں شامل نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ ناراض تھا اور چچا حقیقی نے نکاح کی اجازت نہیں دی۔ گاؤں کا نمبردار شادی میں شامل تھا۔ گاؤں کے نمبردار نے نکاح کی اجازت دیکر نکاح کرا دیا۔ گاؤں کا نمبردار بے دین ہے نہ روزہ نہ نماز پر عمل۔ بلکہ دین سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اب لڑکی کی عمر ۲۰ سال کی ہے۔ اب لڑکی سسرال جانا نہیں چاہتی۔ لڑکی خاوند کو پسند نہیں کرتی۔ اب لڑکی عرصہ سات سال سے اپنی ماں کے پاس ہے۔ کیا لڑکی نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ اگر کرے تو کس طرح کرے لڑکے نے دوسری جگہ شادی کرالی۔ لڑکی ماں کے پاس ہے۔ سسرال کوئی خرچ وغیرہ نہیں دیتے۔ اگر ان سے طلاق مانگی گئی تو طلاق نہیں دیتے۔ کیا ایسی صورت میں لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے دیا جاوے۔ (فرزند علی)

ج ۲۰ } صورت مسئولہ میں ولی چچا حقیقی ہے اس کی رضامندی کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ جب وہ ناراض ہے تو نمبردار کی اجازت سے نکاح نہیں ہوا۔ شرعاً یہ نکاح کالعدم ہے۔ فیصلہ قطعی کے لئے بذریعہ عدالت سب جج اجازت حاصل کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۱ } اگر عورت پابند صوم و صلوٰۃ ہو اور زبان سے اپنے آپ کو ہندو یا عیسائی کہے تو نکاح فسخ ہو جاویگا یا نہیں۔ اگر وہ ایسا کرے تو توبہ کس طرح کرے۔ پھر اسکی شادی ہوگی یا نہیں؟

ج ۲۱ } عورت کا کہنا لغو اور باطل ہے۔ نکاح میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔ خدا کے حضور استغفار کرے

س ۲۲ } زید نے جھوٹی قسم کھائی کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ زید عیسائی یا یہودی ہے۔ تو کیا اس قسم سے وہ ٹھیک وہی ہو جاتا ہے جو اُس نے کہا ہے۔

ج ۲۲ } خدا کے دربار میں سچے دل سے توبہ کرے۔ کان اللہ غفوراً رحیماً اور آیندہ احتیاط کرے۔

س ۲۳ } اگر عورت کہے کہ فلاں شخص سے شادی نہ کرونگی۔ اگر کرونگی تو میں ہندو، کافر یا عیسائی ہوں اگر وہ عورت اسی شخص سے شادی کرالے تو وہ کافر ہو جاتی ہے یا نہیں۔ نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

ج ۲۳ } زبان سے کہنے کا کچھ معنی نہیں۔ مگر ایسے الفاظ کہنے سے پرہیز کرے۔

س ۲۴ } اگر عورت کہے اگر میں جھوٹی ہوں تو عیسائی یا ہندو ہوں۔ کیا اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا یا نہیں؟

ج ۲۴ } یہ لغو کلمہ ہے۔ ایسا کہنے سے نکاح پر کچھ اثر نہیں۔ البتہ گنہگار ضرور ہے۔

س ۲۵ } اگر عورت کہے فلاں کام کروں تو عیسائی یا ہندو یا یہودی ہوں تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا یا نہیں؟

ج ۲۵ } نکاح پر کچھ اثر نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۶ } قربانی دس۔ گیارہ اور بارہ تاریخ کا ثواب بنزد عند کے ایک ہی ہے یا دسویں ذی الحج کا زیادہ ہے؟ (عبداللہ از ملک پور)

ج ۲۶ } ایام قربانی میں جب بھی قربانی کرے پورے ثواب کا حقدار ہے۔

س ۲۷ } اگر زید، عمر کا روزہ کھلانے کی نیت سے ضیافت کہے۔ افطاری کے وقت عمر روزہ تو پانی وغیرہ یا اور کسی چیز سے افطار کرے اور نماز کے بعد ضیافت کھانے کے واسطے زید کے گھر جاکر کھاوے تو اس صورت میں زید کو ضیافت کا ثواب ہوگا یا روزہ افطار کرانے کا۔

ج ۲۷ } زید کو افطاری کا ثواب ملے گا۔ لقولہ علیہ السلام۔ انما الاعمال بالنیات۔

س ۲۸ } اگر کوئی چیز فروخت کرنی ہو تو بولی دلوا کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولوی جی فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کا پیالہ بولی پر فروخت کیا تھا۔ جس کی بولی زیادہ تھی اسکو پیالہ دیا گیا۔ بینوا توجروا۔

ج ۲۸ } جائز ہے۔ مولوی صاحب نے واقعہ بھی صحیح بیان کیا ہے۔

س ۲۹ } آج کل ہندوستان میں دو پارٹیاں (جماعتیں) "کانگرس" و "مسلم لیگ" کا ہر چہار طرف شور و غوغا ہے۔ اور دونوں پارٹیوں میں ہمارے چوٹی کے علمائے کرام و رہنمائے ملت (ہندوستان کے پالٹیکس میں جو بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں) شامل ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ دونوں جماعتیں اپنی اپنی جماعت میں شامل کرنے کو مسلمانوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ جواب طلب یہ کہ موجودہ انقلاب کے دور میں اپنے مذہب اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً کس کے ساتھ ہونا چاہئے۔ آیا کانگرس میں یا مُسلم لیگ میں۔

(شہادت علی عبدالقادر سوداگران چرکنندہ)

ج ۲۹ } عام ملکی حالات میں جس قدر مذہب اجازت دے اس جماعت کے ساتھ ہو جاؤ جو مفاد عامہ کے لحاظ سے اچھا کام کرے۔

ملکی مطلع

مولانا عبید اللہ سندھی

مولانا موصوف دراصل سیالکوٹ کے نو مسلم ہیں میں ان کو زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں۔ آپ بفضلہ تعالیٰ ایک دقیقہ رس عالم ہیں۔ حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ بھی بہمراہی مولانا مرحوم معتوب حکومت ہوئے۔ آپ پر عتاب کی وجہ رولٹ کمیٹی کی باقیانہ رپورٹ میں درج ہے۔

جب سے آپ معتوب حکومت ہوئے بیرونی ممالک میں پھرتے رہے۔ آج کل آپ دار الامن مکہ شریف میں مقیم ہیں۔ آپ پر جو بندش حکومت نے لگا رکھی ہے اسکے ہٹانے کے لئے اہل وطن نے بارہا آواز اٹھائی وجوہات معقولہ پیش کیں۔ مگر حکومت خاموش ہی رہی اب جبکہ ہندوستان میں دور جدید آگیا ہے۔ مولانا کی ہندوستان میں واپسی کے لئے پھر آواز اٹھی ہے اب آواز اٹھانے والوں کی وجوہات اور ہیں۔ ہمارے نزدیک معقول ترین دلیل یہ ہے کہ مولانا عبید اللہ حسب رپورٹ مذکور دراصل مولانا دیوبندی کی تبعیت میں معتوب ہوئے تھے۔ جبکہ مولانا دیوبندی کو اپنے وطن ہندوستان میں آنے کی اجازت دی گئی تو مولوی عبید اللہ بےچارے نے اُن سے بڑھ کر کیا جرم کیا جو اُن کو اجازت نہیں ملتی۔ ہم متقاضی ہیں کہ حکومت ہماری پیش کردہ وجہ پر غور فرمائے۔

نوٹ یہ تو ہے دلیل مولانا سندھی کے احباب اور ان کی ملاقات کے متمنیوں کی۔ لیکن تصویر کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ بلحاظ مولانا عبید اللہ کی ذات خاص کے ہم ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر اجازت بھی مل جائے تو بھی آپ کی ذات خاص کے لئے خصوصاً عمر کی آخری منزل میں قیام مکہ ہی بہتر ہے تاکہ آپ کو یہاں آکر یہ دعا کرنے کا موقع نہ ہو :-

اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ (الآیہ)

میں ذاتی طور پر دل سے متمنی ہوں کہ آپ کو جی بھر کر دیکھوں اور گلے ملا کر کہوں ؎

کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

گاندھی جی۔ وزرائے کانگرس اور حضرت عمرؓ

کانگرسی وزارتیں قائم ہونے پر گاندھی جی نے وزرائے کانگرس کو مشورہ دیا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی روش کو سامنے رکھیں۔ ہمارے نامہ نگار نے عہد فاروقی کا ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے

آج عید ہے اور یہ وہی دن ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے رفقاء کے ایثارات کا اس خوشی کے موقع پر مشاہدہ کر چکا ہے اور اس پریشانی اور خونفشانی کو آج تک نہیں بھولا جو اس خوشی کے موقعوں پر صحابہ کرام کی شریک زندگی بن جایا کرتی تھی۔ آیئے! آج عہد فاروقی کی ورق گردانی کریں۔ عید کا روز سعید ہے، سارے مدینہ منورہ میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کی سطوت و شوکت کا ہر طرف غلغلہ ہے۔ مدینہ کے کمبل پوش امیر المومنین کے دوش پر مصر و شام و ایران کی قبائے سلطنت ہے۔ لیکن چلئے ذرا دیکھیں تو اس شہنشاہ کے ایوان فقر میں کیا ہو رہا ہے۔ عید کی صبح نورانی ہے اور حقیقت میں یہ ساعت بچوں کے لئے خوشی و مسرت کا نوبہار ہوتا ہے۔ بچے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ "کل عید ہے ہمیں اچھے اور عمدہ کپڑے دلوا دیجئے۔" امیر المومنین کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور بچوں کی اس خواہش سے محبت پدرانہ ہم کنار ہو جاتی ہے۔ امیر المومنین کا دل اس خواہش کو پورا کرنا چاہتا ہے لیکن بےنوائی کا سنگ آمد و سخت آمد درمان اور چاؤ کے اس خیابان رنگیں کو کچل ڈالتا ہے۔ جواب دیتے ہیں "بیٹا تمہارا باپ امیر المومنین ہے لیکن قوم کے ایک ادنیٰ خادم سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ میں بیت المال کے خزانچی کے نام ایک رقعہ لکھ دیتا ہوں اگر وہ مناسب سمجھے تو تمہیں کپڑے بنوا دیگا۔" رقعے میں لکھتے ہیں :-

"عید ہے اس خوشی کے موقع پر بچوں نے مجبور کیا ہے کہ کپڑے بناؤں لیکن میرے پاس اتنا سرمایہ نہیں جس کے ذریعہ سے ان کی یہ خواہش پوری کی جائے تم بیت المال سے ان کو کچھ رقم دیدو۔ مہینے کے اختتام پر میری تنخواہ سے وضع کر لینا۔"

خزانچی رقعہ کی پشت پر جواب لکھتا ہے۔ امیر المومنین کی خدمت میں میرا استعفیٰ منظور کیا جائے۔ مجھ سے ہرگز یہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے تعجب ہے کہ امیر المومنین کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ مہینے کے اخیر تک زندہ رہینگے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تو صبح اٹھے تو رات تک زندہ رہنے کی امید نہ رکھ اور جب رات کو سوئے تو صبح زندہ اٹھنے کی امید نہ کر۔"

(مرزا فیاض علی بیگ از سکندر آباد دکن)

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی طلبائے دار العلوم کا سالانہ امتحان ۱۴ر شعبان سے شروع ہو کر ۲۲ر شعبان کو ختم ہوا۔ نتیجہ کی خوبی کا اندازہ ذیل کے نقشہ سے بخوبی کیا جائیگا۔ (نقشہ اگلے صفحہ (۲۴) پر)

خط و کتابت کریں۔ مگر جوابی کارڈ آنا چاہئے۔
راقمہ:۔ مسمات غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم
محلہ نور پور ارائیاں۔ مشرقی گجرات (پنجاب)

شادی کی ضرورت | خاکسار تیس سالہ نوجوان برسرکار (سرکاری ملازم) مسلمان ہے۔ پہلی بیوی فوت ہوجانے کے باعث دوسری شادی کا خواہشمند ہے۔ بیوہ یا مطلقہ کا کوئی خیال نہیں۔ ہاں موحد اہل حدیث اور پابند صوم و صلوٰۃ ہو۔ میری پہلی بیوی سے جو اولاد تھی وہ بھی فوت ہو چکی ہے۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔
راقم :۔ مستری رحیم بخش قوم میراثی۔ ملازم پی ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ساکن موضع کیل ضلع امرتسر۔

تفسیر ثنائی کی ضرورت | میں ایک غریب نادار، طالب علم ہوں۔ تفسیر ثنائی اردو کی تڑپ دل میں رکھتا ہوں۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ کوئی صاحب خیر و ہمت مکمل تفسیر دفتر سے خرید کر روانہ فرما دیں اور اجر اللہ تعالیٰ سے پا دیں۔
ابو نعمان عبد الرحمٰن طالب علم معرفت مولوی محمد عبد الحکیم سکنڈ مولوی انگلش ہائی سکول حاجی پور ضلع مظفرپور (بہار)

انجمن اہل حدیث بریلی کا سالانہ اجلاس | بتاریخ ۱۱۔۱۲۔۱۳ دسمبر بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار منعقد ہوگا جس میں علماء کرام توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید فرمائینگے۔ اہل ذوق حضرات شریک جلسہ ہو کر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں۔
(سکرٹری انجمن اہل حدیث بریلی)

قافلہ حجاج کی روانگی | بفضلہ تعالیٰ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز منگل ۲ بجے کی گاڑی ہوشیار پور سے حجاج کا قافلہ روانہ ہوگا۔ رات لاہور گزار کر صبح کراچی میل میں سوار ہو کر ۱۶۔ دسمبر کو کراچی پہنچ جاویگا۔ اس قافلہ میں مرد۔ عورتیں۔ بوڑھے۔ جوان۔ ادنیٰ۔ اعلیٰ ہر طبقہ کے حجاج شامل ہیں۔ جناب ڈاکٹر کمال الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نے از راہ کرم کافی سٹور ادویات قافلہ کے ہمراہ رکھ لیا ہے۔ نیز علماء، شعراء اور نعت خوان بھی موجود ہیں۔ نیز خان بہادر انگریزی داں اصحاب بھی ہم سفر ہیں، جو جہازی تکلیفوں کے انسداد کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔ پس اس قافلہ کے ساتھ شریک ہونے والے احباب مطلع رہیں۔
خادم حجاج :۔ خاکسار غلام رسول کندن ساز نیا بازار۔ ہوشیار پور (پنجاب)

چندہ اہل حدیث کانفرنس | از محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ضلع جونپور ۶ء۔ حاجی فتح الدین شہاب الدین بزازان قصور للعہ۔

ضروری اطلاع

آئندہ پرچہ بوجہ تعطیلات عید الفطر شائع نہیں ہوگا
ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں۔ (مینجر)

قابل توجہ اخوان اہل حدیث

اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ نے جو تجویز اعیان اہل حدیث کے سامنے پیش کی ہے۔ سب سے پہلی فرصت میں اس پر غور کر کے دفتر ہذا میں اسکے متعلق جلد اطلاع دیں۔ تاکید مزید ہے۔ (مینجر اہلحدیث)

غریب فنڈ | مدرسہ مدینہ منورہ | حاجی فتح الدین صاحب موصوف للعہ از محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ۶ء حافظ عبد القادر صاحب قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ ۵ء۔ میزان سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ء۔ بقایا للعہ از سائل ۲۳ محمد عبد الرحمٰن اٹھول ۲۲ ہدایت اللہ کوٹلی ضلع گورداسپور ۸ ۵ء محمد حسین چک ۳۲ ضلع لائلپور سے، میزان ۱۲ سائلین مذکور کے نام ایک ایک سال کیلئے غریب فنڈ سے اہلحدیث جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۲ء

۷۲ سائلین باقی ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا بھی جنبش دیں تو ان تمام سائلین کے نام اخبار بہت جلد جاری ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

کے سلسلہ میں ابھی تک بیرونی احباب کی طرف سے خیریت دریافت کرنے کے لئے تار جوابی، خطوط و جوابی لفافے اور زبانی پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ کئی احباب بذات خود تشریف بھی لائے۔ چنانچہ جماعت اہل حدیث سکندر آباد دکن کی طرف سے دریافت خیریت کا تار موصول ہوا۔ دیگر بیرونی مختلف انجمنوں کی طرف سے اس حادثہ فاجعہ کے متعلق جلسے کئے اور تجاویز پاس کیں جن کی نقول دفتر ہذا میں بھی بغرض اشاعت موصول ہوئیں۔ چونکہ ان سب کا مضمون تقریباً یکساں ہی ہے اس لئے صرف ایک جلسہ کی پاس شدہ تجاویز درج ذیل ہیں :۔

(۴۱) "مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو انجمن اہل حدیث صدر راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث پنجاب کی صحت یابی کیلئے دعا کی گئی۔ نیز بالاتفاق ذیل کا ریزولیوشن پاس ہوا چونکہ حملہ آور ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ لہذا گورنر پنجاب اور ڈی سی امرتسر کو اس مضمون کا تار دیا جائے کہ مہربانی فرما کر حملہ آور کے گرفتار نہ ہونے سے ملک میں جو بے چینی پیدا ہو گئی ہے اس کو رفع کرنے کے لئے جلد از جلد حملہ آور کو گرفتار کرنا چاہئے۔ (چنانچہ تار بھی دیئے گئے)"

اس کی تائید میں مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے مزید قرار دادیں موصول ہوئیں :۔
(۴۲) انجمن اہل حدیث سری نگر کشمیر۔ (۴۳) جماعت اہل حدیث ویرووال ضلع امرتسر (۴۴) انجمن محمدیہ مئو ناتھ ضلع الہ آباد (۴۵) جماعت اہل حدیث جبلپور سی پی۔ وغیرہ گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کے نام تار بھی بھیجے گئے

درجات	دور منشی: تعداد طلبہ	دور منشی: کامیاب	دور مولوی: تعداد	دور مولوی: کامیاب	دور عالم: تعداد	دور عالم: کامیاب	حفظ: تعداد	حفظ: کامیاب	دور مختلفہ: تعداد	دور مختلفہ: کامیاب	میزان کل طلبہ: تعداد	میزان کل طلبہ: کامیاب
اول	۵	۴	۱۵	۱۲	۳	۳						
دوم	۱۴	۱۲	۹	۸	۴	۴	۹	۹	۴	۶	۱۱۳	۹۹
سوم	۳	۳	۹	۹	۲	۲						
چہارم	۶	۶	۱۰	۸	۸	۸						
پنجم	×		۵	۵	×							

[illegible]

حسب دستور اس سال جماعت تاسعہ یعنی فراغت حاصل کرنے والی جماعت کے امتحان کے لئے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب اعظم گڈھی کو تکلیف دی گئی۔ آپ نے قدم رنجہ فرما کر طلبہ کا باقاعدہ امتحان لیا۔ فارغ التحصیل طلباء کی تعداد اس سال آٹھ ہے۔ جن کے نام یہ ہیں:۔ مولوی محمد صدر الحق (۲) مولوی محمد عبدالطاہر دربھنگوی۔ (۳) مولوی عبدالعلی آروی (۴) مولوی محمد کاظم دربھنگوی (۵) مولوی احسان اللہ پورنپوری۔ (۶) مولوی ارمان علی بیربھومی (۷) مولوی ابوالحیات دربھنگوی (۸) مولوی عبدالکریم عرف بہار علی بیربھومی۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں سے اپنے دین متین کی خدمت لے اور اپنا سچا تابعدار بنائے۔ آمین!

دارالعلوم انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ شوال کو کھل جائیگا اور اسی تاریخ سے داخلہ شروع ہو جائیگا۔ امید ہے کہ تشنگان علم دین چشمۂ دارالعلوم سے سیراب ہونے میں سبقت کرینگے۔

نوٹ:۔ (۱) غیر مستطیع طلبہ جو کہ درجہ عالم کے جماعت چہارم یا سوم میں داخل ہو سکیں گے۔ ان کے لئے جگہ خالی ہے۔ (۲) داخلہ کے وقت چال چلن کی سرٹیفکیٹ داخل کرنا ضروری ہے۔ (۳) درخواست داخلہ اگر قبل آئے تو زیادہ بہتر ہے۔ (۴) غیر مستطیع طلبہ مقصود علی میں محنت کرنے والے زیادہ مستحق سمجھے جائینگے۔ (۵) طلبہ کو ہر حالت میں دارالعلوم کے قواعد کی پابندی ضروری و لازمی ہوگی۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ ڈاک خانہ لہریا سرائے

(سر راسے [illegible])

بقیہ مضمون از صفحہ ۲۲

(۴۶) مسلمانان حاجی پور ضلع ہوشیارپور (۴۷) جماعت اہل حدیث بمبئی۔ (۴۸) جماعت اہل حدیث لعل پور ضلع بریلی (۴۹) جماعت اہل حدیث رتن پور ضلع مراد آباد (۵۰) جماعت اہل حدیث جلال پور پیروالا ضلع ملتان۔ (۵۱) جماعت اہل حدیث وزیر چک۔ (۵۲) جماعت اہل حدیث پوسلہ ضلع امراوتی (۵۳) جماعت اہل حدیث مرکی چاہ سیداں۔ ضلع گورداسپور (۵۴) انجمن اہل حدیث تبلیغی پارہ (۵۵) جماعت اہل حدیث دودنی ضلع بہرائچ۔ (۵۶) جماعت اہل حدیث مظفر پور (۵۷) مسلمانان ڈوڈہ (بنگال) (۵۸) انجمن اہل حدیث جوہراتوالی ضلع گجرات (۵۹) انجمن اہل حدیث آرہ ورد کن (ایک نقل وزیر اعظم پنجاب کو بھیجی گئی) (۶۰) انجمن اہل حدیث چندوکی (۱ نقل اہلحدیث و گورنر پنجاب۔ لاہور)

عیادت نامے

آج ۲۸ نومبر تک مندرجہ ذیل حضرات کی طرف سے اظہار ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے:۔ (۱۷۸) مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈانگر (۱۷۹) مولوی نور محمد صاحب میانوی (۱۸۰) حکیم محمد اسحق صاحب گلہ جباراں۔ (۱۸۱) حافظ عبدالرزاق صاحب پھلواری ضلع دربھنگہ (۱۸۲) جناب عزیز محمد صاحب ٹھیکیدار جبلپور (۱۸۳) خان محمد صاحب قریشی کامارود شریف (۱۸۴) مولوی غلام نبی صاحب مبارکی سرینگر کشمیر (۱۸۵) محمد علی صاحب تاجپورہ دربھنگہ (۱۸۶) ممبران انجمن تبلیغ الاسلام بریلی (۱۸۷) مولوی عبدالکریم صاحب نوہری (۱۸۸) سکرٹری انجمن اہل حدیث پشاور (۱۸۹) مولوی محمد ایوب صاحب نیلگری (۱۹۰) حافظ عزیز احمد صاحب رام پور (۱۹۱) ایس محمد صالح صاحب ماستی (۱۹۲) مولانا حکیم محمد احمد صاحب سرائے میر (۱۹۳) مولوی نور محمد صاحب راجہ رام پور مالدہ۔ (۱۹۴) مولوی حبیب اللہ صاحب طیب پور گونڈہ۔ (۱۹۵) خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی (۱۹۶) حاجی ولی محمد صاحب راجکوٹ (۱۹۷) میاں غلام قادر صاحب جلالپور پیروالہ (۱۹۸) جناب حمزہ صاحب شیر پور ضلع دربھنگہ (۱۹۹) مولوی عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی (۲۰۰) مولوی ابوالوفا مصطفیٰ صاحب نادم احمیر (۲۰۱) مولوی عبدالجبار صاحب سامرود (۲۰۲) حکیم محمد یعقوب صاحب میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ کیچ تھلہ (۲۰۳) مولوی محمد عبدالرحیم صاحب انبوٹا (۲۰۴) میاں محمد حسین صاحب پنجابی سوداگر چرم بمبرا (۲۰۴) مولانا عبدالنور صاحب مظفر پور (۲۰۵) دی۔کے عبیداللہ صاحب بنگلور۔ (۲۰۶) مولوی عبدالرحیم صاحب جامعہ عثمانیہ حسن سندھ۔ (۲۰۷) حکیم محمد جمیل الرحمن صاحب چترہ (۲۰۸) مولانا محمد عبدالوہاب صاحب آرہ (۲۰۹) مولوی عبدالباقی صاحب کلکتہ (۲۱۰) عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار کیکڑی اجمیر (۲۱۱) مولوی ابوسعید عبداللہ صاحب کلکتہ (۲۱۲) محمد ابوبکر صاحب ترچناپلی۔ (۲۱۳) محمد عبدالجبار نج ساکن ممبران جماعت اہل حدیث جہوا ڈاکخانہ اوا ضلع مظفر پور (۲۱۴) مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس اعظم دتاولی ضلع علیگڈھ (۲۱۵) مبارک برادرس پٹیالہ۔ (۲۱۶)

فارم ۱۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سوبھارام ولد کبتارام ذات کھو سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۸/۳۴ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

تحریر ۸/۳۴ ۱۸ (بورڈ کی مہر)

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دیودتہ ولد لکھارام ذات جوئی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۸/۳۴ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

تحریر ۸/۳۴ ۱۸ (بورڈ کی مہر)

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مسٹر آئی۔ یو۔ خاں صاحب آئی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ سوم امرتسر

فرم ہندو خاندان مشترکہ موسومہ ٹھاکر داس اینڈ سنز وانہ لالہ موسے ضلع گجرات

بنام شنکرداس چونی لعل وانہ لالہ موسے تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بذریعہ چونی لال مالک فرم مذکور۔ مدعا علیہ۔

دعوے ادخال فیصلہ ثالثی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی چونی لال مالک فرم شنکرلال چونی لال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام چونی لال مالک فرم شنکرلال چونی لال مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ۱۲/۳۴ کو مقام امرتسر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۱/۳۴ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
روٴسا و جاگیرداران سے 〃 ے
عام خریداران سے 〃 ۵ـہ
〃 〃 ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

۹۱

امرتسر ۱۳۔ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب نعیم دینانگری)

اہل اسلام ہیں جس ہستی پہ نازاں تُو ہے
محفل دین کی اب مشعل تاباں تُو ہے

کس قدر تو نے ہے کی خدمت قرآن و حدیث
اک جہاں جس کا ہے شرمندہ احساں تُو ہے

خدمت دیں کے لئے آج زمانہ میں فقط
کر دیا جس نے ہے وقف اپنا دل و جاں تُو ہے

بارہا کہتے ہوئے دیکھا عدو کو ہم نے
ہم کہیں یا نہ کہیں کہ عالم ذیشاں تُو ہے

ہے دعا سب کی کہ تا دیر سلامت تُو رہے
رات دن دیں کے پھیلانے میں کوشاں تُو ہے

عید الفطر کی خوشی میں

۱۵ دسمبر ۳۶ء تک ۴ر فی روپیہ رعایت

جنرل ٹانک

[illegible] شاہی شہوات [illegible]

تمام اعضاء رئیسہ کو تحریک دیتا [illegible] اور دوران خون [illegible] قوت باہ کے لئے اکسیر اعظم [illegible] بڑھتا، سیروں دودھ کی ہضم ہو [illegible] خط دیکھتے ہی [illegible] دو اونس عہ چار اونس [illegible]

اکسیر سیلان الرحم

[illegible] کا آنا سب سے [illegible] کہا جاتا ہے۔ اس اکسیر کا [illegible] ہے۔ قیمت فی شیشی عہ [illegible]

گانجوں کیلئے خوشخبری

[illegible] فوراً گانجا پن دور ہو جاتا ہے۔ [illegible] چمکدار رنگ [illegible] بال گرتے ہوں تو اس کے استعمال سے نہیں گرتے۔ یہ تیل دماغی قوت کو بڑھاتا ہے۔ بالوں کو خوبصورت اور ملائم بناتا ہے نیز لمبے کرتا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ایک اونس عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ

رشنل فارمیسی بازار ٹوکریاں امرتسر

مقدس رسولؐ

آریوں نے ایک نامعقول رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام رکھا تھا رنگیلا رسول۔ اس کا جواب مولانا ثناء اللہ نے مقدس رسولؐ کے نام سے شائع کیا ہے۔ ضرور منگوائیں قیمت ۸ر (پتہ) **منیجر اہلحدیث امرتسر**

فاتح بیت المقدس

سلطان صلاح الدین ایوبی

کی [illegible] حیات [illegible] جہاد۔ شام و فلسطین و یورپ کی صلیبی لڑائیوں کا مفصل حال پُر کیف انداز میں پڑھنا چاہتے ہیں تو

حیات صلاح الدین

کا مطالعہ کریں۔ قیمت صرف عا محصول علیحدہ ہوگا

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

المصنف شیخ محمد عبد اللہ معمار امرتسری

محمدیہ پاکٹ بک [illegible] حاصل ہوئی ہے اس کا زندہ [illegible] طبع ہو کر [illegible] ہو رہی ہے۔ آج تک [illegible] کا جواب [illegible] شائع نہیں ہوا اس میں تمام مرزائی لٹریچر کا نچوڑ [illegible] کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت عہ محصول علیحدہ ہوگا

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانیؒ

کی مشہور و معروف تصنیف

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

جس میں آپ کے مقالات۔ ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے، بین السطور اردو ترجمہ حاشیہ پر [illegible] ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت [illegible] محصول ڈاک عہ

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کشف المحجوب اردو

مصنفہ عارف باللہ حضرت علی ہجویری عرف داتا گنج [illegible] [illegible] جو آپ کے نام نامی سے [illegible] نہیں لاہور میں آپ کا مزار مبارک ہونے کی وجہ سے پنجاب [illegible] [illegible] ان کو "داتا گنج بخش" کہا کرتے ہیں اس کتاب میں آپ [illegible] صوفی کامل کی شناخت [illegible] حقیقت [illegible] ارشادات [illegible] ضرورت ہے کہ تمام مسلمان جو آپ کی عقیدت مندی کا دم بھرتے ہیں ان کی اس کتاب کو پڑھیں اور اصل اسلام سے آگاہ ہو کر سچے مسلمان بنیں۔ اصل کتاب فارسی میں [illegible] اردو ترجمہ [illegible] قیمت صرف عہ محصول ذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

انتخاب لاجواب لاہور

اس رسالہ میں ہمیشہ عالمگیر دلچسپی کو زندہ رکھنے والے مضامین سائنس، فلسفہ، تاریخی واقعات اور حکمت کے موتی طبع کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر کی خبروں کا خلاصہ شاندار و درخشندہ مضامین کے زندگی بخش، حیات آفرین حقائق طبع کئے جاتے ہیں۔ مزدوروں، کسانوں، طالبعلموں اور تجار کے لئے مفید معلومات کا مرقع ہے۔ دماغی نشوونما و ارتقا کا صحیح معراج ہے۔ علمی دنیا کے رسائل کا نچوڑ ہے ہندوستان بھر کے سکولوں میں ہزاروں کی تعداد میں خریدا جاتا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف چار روپے ہے۔

نمونہ مفت طلب کیجئے۔

المشتہر: منیجر "انتخاب لاجواب"

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف [illegible]
[illegible] دہلی
Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳- شوال المکرم ۱۳۵۶ھ

علمائے اسلام کا جواب "آریہ مسافر" کو

(۲)

گذشتہ پرچے میں اخبار "آریہ مسافر" کے جوابات کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط درج کی جاتی ہے۔ چنانچہ آریہ مسافر کا نامہ نگار لکھتا ہے:-

"آپ صاحبان متفقہ طور پر کیا یہ بتلا سکتے ہو کہ قرآن میں ایسی آیات کہ جو متشابہات ہیں۔ اور کہ جن کے اصل معنی اور مطلب بجز اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ کون کونسی ہیں۔ تاکہ ان سب کو ایک جگہ اس لئے جمع کر دی جاویں کہ اُن کے اصل معنی اور مطلب معلوم کرنے کے لئے کسی شخص کو بے فائدہ محنت نہ کرنی پڑے۔"

(آریہ مسافر لاہور ۱۴۳ ۲۲- اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | متفقہ جواب پوچھنے والا آریہ مہاشہ کیا بتا سکتا ہے کہ ویدوں میں جہاں "اگنی" کی پوجا کا ذکر آتا ہے وہاں بالاتفاق ویدک دھرمی (ہندو و آریہ) اس سے آگ مراد لیتے ہیں۔ یا "خدا" اگر وہ متفقہ طور پر اس کا معنی بتا دیں تو ہم سے بھی متفقہ جواب طلب کریں۔ ورنہ بقول سے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

جس طرح ویدوں کی تفسیر میں رائیں مختلف ہیں اسی قسم کا اختلاف قرآن کی تفسیر میں بھی ہو سکتا ہے۔

سنئے! | ایک معنی سے سارا قرآن "متشابہ" ہے۔ پڑھئے اس آیت کو:-

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ (پ ۲۳- ع ۱)

ہاں دوسرے معنی سے بعض آیتیں متشابہ ہیں اور بعض محکم۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط

ان معنی سے متشابہ آیات وہ ہیں جن کا ظاہری لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا بلکہ اس سے تشبیہ، استعارہ یا تمثیل مقصود ہوتی ہے۔ جیسا آیت ذیل میں:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (پ ۲۶- ع ۹)

اس آیت اور اسی قسم کی دوسری آیات سے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ "محمد صاحب کو آخری عمر میں خدا بننے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔" (تکذیب براہین)

ایسی ہی تشریحات کو قرآن مجید نے اہل زیغ کا فعل بتایا ہے۔ کیونکہ ان آیتوں کا لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا بلکہ تمثیل وغیرہ مقصود ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص بادشاہ کے نائب (وائسرائے) سے یا شہر کے کوتوال سے معاہدہ کرتا ہے تو گویا یہ معاہدہ خود بادشاہ سے کرتا ہے اسی طرح رسول خدا کے ساتھ معاہدہ کرنے کو خدا کے ساتھ معاہدہ کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ خدا کے رسول یعنی بھیجے ہوئے ہیں۔ مگر اہل زیغ کو کیا پڑی کہ تحقیقات کرتے پھریں۔ ہم آپ کے اس فقرے سے متفق نہیں کہ متشابہات کے معنے بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ آیت زیر بحث میں لفظ "اللہ" پر وقف کیا جائے۔ مگر ہم اس جگہ نہیں کرتے۔ بلکہ والرّاسخون فی العلم کو لفظ "اللہ" پر معطوف قرار دیتے ہیں۔ اب آیت کے معنی یہ ہوئے کہ آیات متشابہات کی تفسیر اللہ تعالیٰ اور ماہرین علم جانتے ہیں۔ جملہ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ راسخون سے حال واقع ہوا ہے۔ طبقہ اولیٰ کے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے (ملاحظہ ہو تفسیر ابن جریر وغیرہ)

معترض کا دوسرا اعتراض جو اس کی عربی دانی پر مبنی ہے بالخصوص طلبائے مدارس عربیہ کے قابل ملاحظہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

علاوہ اس کے آپ اس قدر اور بھی بتلا دیں کہ آیت ہذا کے اندر آیات محکمات اور آیات متشابہات جمع کے صیغہ ہیں۔ اور لفظ متشابہ بھی آیات کی صفت ہے۔ تو ایسی حالت میں بجائے تاویلہ اور مایعلم تاویلہ کی جگہ وابتغاء تاویلھم اور مایعلم تاویلھم کیوں نہ تحریر کیا گیا؟

(آریہ مسافر لاہور ۱۴۳ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | آپ کی غلط فہمی رفع کرنے کو ہم سادی

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں خشک سردی بہت پڑ رہی ہے۔ بارش تاحال نہیں ہوئی۔ بارش کیلئے دعا کریں۔

—— لاہور۔ مسجد شہید گنج کے مقدمہ کی اپیل کی سماعت ہو چکی ہے۔ فیصلہ آج (۱۳ دسمبر) تک محفوظ ہے (ناظرین دعا کریں کہ مسلمانوں کے حق میں بہتر فیصلہ ہو۔

—— صاحبزادہ سر عبد القیوم خاں سالق پشاور وفات پا گئے۔ اناللہ!

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی بمبئی ۱۲۔ دسمبر۔ حاجیوں کے جہاز "اسلامی" ۲۳ دسمبر ۳۶ء کو بمبئی سے اور خسرو ۲۳۔ دسمبر ۳۶ء کو کراچی سے عازم جدہ ہوگا۔ دوسرے جہازوں کی روانگی کی صحیح تاریخیں پھر شائع کی جائیں گی۔

—— لاہور ۱۱۔ دسمبر۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں سید حبیب شاہ۔ سید عنایت شاہ۔ غلام محمد بٹ۔ کیپر انارکلی پریس لاہور کا زیر دفعہ ۱۸ پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ چالان کر دیا گیا۔ الزام یہ ہے کہ گورنمنٹ نے سیاست پریس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ سید حبیب شاہ نے وہ پریس غلام محمد بٹ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ پریس میں خلاف قانون طریقہ پر کچھ دستاویزات چھاپی گئی تھیں۔ عدالت نے ہر سہ ملزموں سے پانچ پانچ سو کی ضمانتیں طلب کیں۔ جو ملزموں نے سوموار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا۔

—— چین جاپان کی جنگ زور شور سے جاری ہے۔ کئی روز سے جاپانی افواج نانکن پر حملہ کر رہی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس جنگ میں تقریباً ۲۸۸ ہوائی جہاز طرفین کے تباہ ہو چکے ہیں۔

—— حکومت ایران نے حکم دیا ہے کہ ۲۱۔ مارچ ۳۸ء سے تمام خط و کتابت اور ہر قسم کے حسابات و تحریرات ایرانی رسم الخط میں ہوا کرے۔

—— دہلی ۱۱۔ دسمبر سرکاری اعلان مظہر ہے کہ

(۱۱۰)

فقیر ایپی ابھی گرفتار نہیں ہوا۔ وزیرستان میں جو افواج متعین تھیں۔ ان میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

—— فیروز پور ۱۱۔ دسمبر تلونڈہ کے تھانے میں آدھی رات کے وقت کم از کم آٹھ اشخاص نے قفل توڑا اور تھانے کے سٹور روم میں داخل ہو کر دو سرکاری ریوالور ۵۰ کارتوس۔ ایک لکڑی کا کیش بکس جس میں کچھ نقدی تھی۔ دو رائفلیں اور ۲۵ کارتوس لے گئے کیش بکس بعد میں تھانے کی چھت پر ٹوٹا ہوا پایا گیا

۳۱۔ دسمبر سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ان احباب کی طرف سے دفتر ہذا میں آجانی چاہئے۔ جن کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع

اہلحدیث ۳۔ دسمبر کے حساب دوستان میں دی جا چکی ہے۔

مہلت یافتگان اصحاب بیرون ہند بھی بہت جلد قیمت اخبار بھیج کر مشکور فرمائیں۔

رسالہ یادگار حملہ

شمع توحید

کی امداد کرنا ہر موحد متبع سنت مسلمان کا فرض ہے۔ (اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ملاحظہ کریں)

(منیجر اہلحدیث)

—— الہ آباد ۱۱۔ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو لارڈ لوتھین کو الہ آباد میں پارٹی دینگے اس موقع پر تین عظیم ہستیاں موجود ہوں گی یعنی لارڈ لوتھین۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور سر تیج بہادر سپرو

—— راولپنڈی ۱۲۔ دسمبر۔ مرزا قطب الدین پر ایک پٹھان نے کھوکھری سے حملہ کر دیا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا مرزا صاحب یونینسٹ پارٹی کے سکرٹری ہیں۔ (انقلاب)

غریب فنڈ میں از میاں خوشی محمد صاحب ضلع منٹگمری عہ۔ جناب میاں عبد الوحید صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم لدھیانہ معہ۵۔ جناب سید خلیل الرحمن صاحب اجمیر عہ۔ جناب حاجی نظام الدین صاحب ڈیپلو ضلع تھرپارکر سندھ عہ۔ انجمن اہل حدیث شیخواں ضلع شیخوپورہ سے ۳۔ از خصوصی فنڈ ۲۔ جملہ ۔۔۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۔۔۔ بقایا ۔۔۔

از سائلین (۷) محمد شاہ ساکن مانی سے۔ (۸) محمد عبد الرؤف بھوجیاں سے۔ (۹) عبد العزیز لدھانہ کا (۱۰) الٰہی بخش جلیسر کا۔ (۱۱) عبد العزیز بھونوالی کا۔ (۱۲) عبد الرحیم ۔۔۔ لویر حیس اور ۔۔۔ اسلامیہ ۔۔۔ سے۔ (۱۴) شمس اللہ عبد اللہ پور سے (۱۵) رحیم بخش لنگیانہ کا۔ (۱۶) عبد الصمد آگرہ کا۔ (۱۷) عبد السلام شیر گھوری کا۔ (۱۸) عبد الاحد لال گوپال گنج سے۔ (۱۹) حبیب اللہ ڈھولی سے (۲۰) عبد العلیم آسانگر سے (۲۱) عزیز الرحمن لال پور گوڈ سے (۲۲) عبد الحکیم جودھ پور کا (۲۳) فیض احمد تجبرہ سے (۲۴) مطیع الرحمن کلکتہ سے (۲۵) محمد خاں مونگ کا (۲۶) متوا معری کھاوڑہ سے (۲۷) خلیل احمد مرزا پور کا (۲۸) عبد الغنی جودھ پور کا۔ (۲۹) عبد اللہ تیونوالہ کا کل میزان ملعہ۔ سائلین مذکورہ بالا کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا بذمہ فنڈ ۳۔

۵۶ سائلین اور ہیں اگر کوئی صاحب خیر فدا سا ایثار کر دیں تو ان سب کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

تلاش پسر میرا لڑکا ضیاء الدین احمد عمر ۱۸ سال۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندم گوں۔ طالب علم ایف۔اے کلاس چند یوم سے گم ہے۔ جس صاحب کو اس کا پتہ ملے وہ ازراہ مہربانی مجھے اطلاع دیں۔ اگر عزیز خود اس کو پڑھے تو بلا کھٹکا اپنے غمزدہ والد کو اطلاع دیوے۔

(حکیم قائم الدین صدیقی امرتسر کڑہ کرم سنگھ کوچہ ۔۔۔

(... بَشِّرْ ا تَرْ شُوۡدُوۡۃٗ (بنی اسرائیل)
رو ’’احکم الحاکمین‘‘ دوا مل مطالع کا ذکر کرتے ہوئے اسے شرم محسوس کرنی چاہئے تھی۔ کیونکہ یہ مضمون اسکے پیرومرشد نے بھی نہیں سمجھا اور نہ اسکے سمجھنے پر کبھی توجہ کی۔ آخر وہ دنیا سے چل بسے۔ ان لوگوں سے کیا امید کریں۔ تاہم انکو انکے امیر و مشیر

کی معرفت بغرض ہدایت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ کسی دن (ایک روز پہلے اطلاع دے کر) درس ثنائی میں آئیں اور اس کا صحیح مطلب سمجھ لیں۔ اگر ایسا نہیں کرینگے تو ہم سمجھیں گے کہ ان لوگوں کو تحقیق سے کوئی مطلب نہیں بلکہ محض اپنے مخاطب کو بدنام کرنا مقصود ہے۔

قادیانی مشن

میاں محمود احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری

کو

فیصلہ کُن مناظرے کا چیلنج

(از ابوالوفاء)

آپ دونوں صاحبوں کی تحریرات متعلقہ فیصلہ کن مباحثہ اس وقت میرے سامنے ہیں۔ جن کی ابتدا ۱۵ ستمبر ۳۶ء سے ہوتی ہے۔ ۲۰ دسمبر ۳۶ء کے الفضل میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا ہے کہ میاں محمود احمد صاحب، مولوی محمد علی صاحب سے بالمواجہہ گفتگو کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں حسب ذیل ہیں:۔

’’میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابوالعطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں، آپ ان سے شرطیں طے کریں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں الا ان یشاء اللہ۔ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو تو ہمیں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد‘‘ (الفضل ۲۰ دسمبر ۳۶ء)

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے منظوری کے اعلانات شائع ہوتے رہے۔ ہاں اختلاف صرف مضمون بحث کی تقدیم و تاخیر میں رہا۔ خیر اسے آپ جانیں اور وہ جانیں ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ دونوں صاحبوں نے آپس میں مسئلہ نبوت مرزا پر فیصلہ کن مناظرہ کرنا منظور کر لیا اسی طرح آپ دونو حضرات ہمارے ساتھ صداقت مرزا[1] پر مباحثہ کرنا منظور کریں کیونکہ آپ لوگوں کا اختلاف تو اندرونی ہے مگر ہماری مخالفت ایک بیرونی چیز ہے۔ یعنی آپ دونو مرزا صاحب کو ان کے دعوے میں سچا جانتے ہیں اور مسائل نبوت و تکفیر میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اسکے برخلاف ہم مرزا صاحب کو ان کے دعوے (ماموریت من اللہ) میں سچا نہیں جانتے۔ اس لئے ہماری طرف سے مضمون آخری فیصلہ بطور مبحث کے پیش ہوگا۔

بغرض مزید تشریح ہم ایک مثال بھی پیش کرتے ہیں تاکہ آپ دونو صاحب ہمارے مدعا کو اچھی طرح سمجھ سکیں

مثال | شیعہ اور سنی دونو گروہ نبوت محمدیہ (علیہ التحیہ والسلام) کے معتقد ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کو چیلنج کرتے ہیں کہ آؤ ’’خلافت ثلاثہ‘‘ پر مباحثہ کریں اسی دوران میں ایک منکر اسلام آکر کہتا ہے کہ پہلے تم دونو گروہ مل کر مجھ سے صداقت اسلام پر بحث کر لو کیونکہ میں اسلام کو سچا مذہب نہیں جانتا۔ اب ذرا انصاف سے بتاؤ کہ ایسی حالت میں کیا ان فرزندان اسلام کا فرض نہیں کہ اپنی باہمی نزاع کو چھوڑ کر پہلے اس مشترک مخالف کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

سنئے | مولانا حالی مرحوم اسکے متعلق ایک لطیف رباعی فرما گئے ہیں ؎

کہتا تھا کل اک منکرِ قرآن و خبر
کیا لڑتے ہیں یہ اہل قبلہ باہم لڑ کر
کچھ دم ہے تو میدان میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر

مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں آپ دونوں صاحبوں کو نصیحت کی ہے کہ پہلے دونوں باہم مل کر مرزائی قلعے سے حملۂ ثنائی کی مدافعت کریں۔ یہی آپ کی سعادت مندی ہے اور یہی خدمت احمدیت۔ ورنہ سمجھا جائیگا کہ آپس میں مباحثے کی چیلنج بازی محض ایک تماشی چیز ہے۔ اور مضمون آخری فیصلہ واقعی آخری فیصلہ ہے۔

جواب باصواب کا منتظر۔ تحریک اہلحدیث کا پرانا خادم
ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری

(نوٹ) یہ مضمون بصورت اشتہار بھی شائع ہوا ہے ناظرین جہاں ضرورت سمجھیں جوابی کارڈ بھیج کر طلب کر کے شائع کریں۔

---

[1] میاں محمود احمد صاحب نبوت مرزا کے قائل ہیں مگر مولوی محمد علی صاحب باوجود مرزائی ہونے کے اس سے منکر ہیں۔ ۱۲ منہ

آیت سامنے لے آتے ہیں:۔
هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ

اس آیت میں آپ نے لفظ تَشَابَهَ کو آیات کی صفت بتلایا ہے حالانکہ وہ لفظ مَا کا صلہ ہے جو مَا تَشَابَهَ میں آیا ہے۔ اس میں ما مفعول ہے یَتَّبِعُوْنَ کا پس جملہ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ خبر واقع ہوا ہے۔ اس کا مبتدا اَلَّذِیْنَ موصول مع اپنے صلے کے سابق مذکور ہے۔ اس جملے کو "اٰیٰتٌ" سے ترکیبی تعلق کچھ نہیں۔ لفظ مَا چونکہ موصول مفرد ہے اس لئے تَاْوِیْلَهٗ کی ضمیر مفرد اسی کی طرف راجع ہے نہ کہ آیات کی طرف (فاندفع ما توھم)

ناظرین! تصرف قدرت دیکھئے کہ خدائی کلام کی اصلاح کرنے والے آریہ مہاشہ نے اپنی طرف سے جو اصلاحی لفظ رکھا ہے وہ بجائے خود غلط ہے کیونکہ آیات جمع مؤنث کا صیغہ ہے اور ضمیر "ھُمْ" جس کو معترض نے اصلاح میں لایا ہے جمع مذکر ہے۔ جمع مذکر کی ضمیر جمع مؤنث کی طرف نہیں پھر سکتی۔ اسکی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی۔ جیسے کوئی کہے

میں نے دریائے گنگا کے کنارے دیکھا کہ
ہندو استریاں نہاتے تھے۔

اس اصلاح کی دوسری مثال یہ مصرع ہے ؎

خود دو بزہ بستی راہ زنان بند کردی[1]

اسکے باوجود ہم مہاشہ جی کی تعریف کرتے ہیں کہ آپ عربی زبان میں اتنی ہی قابلیت رکھتے ہیں جتنی وہ طالب علم رکھتا تھا جو شاہی زمانے میں ایک عربی مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ قصہ مشہور ہے کہ شاہ دہلی اس مدرسہ کے معائنے کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے طالب علم مذکور سے پوچھا کہ اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّهٖ میں واؤ کیا ہے؟ وہ بولا حضور! عطف کا ہے۔ شاہ دہلی نے اسے بھی انعام دیا اور کہا کہ یہ طالب علم اتنا تو جانتا ہے کہ واؤ عطف کے لئے بھی آتا ہے۔

معترض صاحب اگر ہمیں ملیں تو ہم بھی ان کی عربی دانی سے خوش ہو کر ایک رسالہ سوامی دیانند کا علم و عقل بطور انعام پیش کریں۔

مہاشہ جی! قرآن مجید کی عربیت پر خوب اعتراض کرو۔ ہم بڑی خوشی سے سنیں گے اور تمہارے حق میں دعا کریں گے۔ ؎

خدا تیرا بُت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

[1] آنجمن ساکے عورتیں۔

امرتسری بلاغ کی تبلیغ باطل

امرتسر کی جماعت منکرہ حدیث سے ہمیں یہ شکایت ہمیشہ سے ہے کہ ان کی زبان اور قلم صداقت سے آشنا نہیں۔ جماعت اہل حدیث خصوصاً خاکسار مدیر اہلحدیث کے حق میں بارہا کذب و افترا سے کام لیتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ تو اتنی جرأت کی تھی کہ نواب سراج الدین صاحب سائل دہلوی کو بھی کذب بیانی سے آلودہ کر دیا تھا۔ جس کا پول نواب صاحب نے جلدی ہی کھول دیا۔ (جزاہ اللہ)

تعجب ہے کہ یہ پارٹی تبلیغ قرآن کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنا نام امت مسلمہ رکھتی ہے۔ خدا جانے اخلاقی پہلو سے اس قدر کیوں گر گئی ہے کہ بہتان طرازی اس کا شیوہ ہو گیا ہے۔ ہم کئی دفعہ اظہار کر چکے ہیں کہ ہمیں ان کی کذب بیانی پر رہ رہ کر تعجب کی بجائے رونا آتا ہے۔ شاید ترک حدیث سے ان کو یہ سزا ملی ہے کہ صدق مقال سے محروم کئے گئے ہیں۔ گذشتہ بہتانات کے علاوہ ایک جدید بہتان ہم ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ چنانچہ نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"مولوی صاحب حضور علیہ السلام کو نہ امت مسلمہ کی طرح پورا بشر مانتے ہیں نہ بریلویوں کی مانند کامل خدا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نہ ادھر کے ہیں نہ اُدھر کے۔ بلکہ اہل حدیث کی اکثر جماعتیں بھی آپ سے سخت اختلاف رکھتی ہیں۔ آپ احناف کے سامنے کھڑے ہو کر بالکل ہمارے مسلمہ قرآنی عقائد کی تبلیغ فرماتے ہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر نیم بریلوی خیالات کی حمایت کرتے ہیں آپ کی اکثر تحریریں اور تقریریں اس پر شاہد ہیں کہ آپ وہ اصل مطاع، وہ احکم الحاکمین اور وہ منتہائے سوال تسلیم کرتے ہیں۔ جس میں ذرا بالغیر و بالذات کی پخ لگا دیتے ہیں۔"

(بلاغ امرتسر مئی بابت دسمبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث افترا نویس اگر اپنے دعوے میں سچا ہے تو وہ ہماری اکثر تحریریں اور تقریریں پیش کرے جو اتنے بڑے دعوے کی مثبت ہوں۔ جو اس نے اس عبارت میں کیا ہے۔ ورنہ وہ ہمیں اجازت دے کہ ہم اسکے حق میں یہ آیت پڑھیں۔

وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠

سُن رکھیں ہم حضور علیہ السلام کو اسی طرح کا بشر مانتے ہیں جس طرح خدا نے آپ کی معرفت ہمیں بتایا ہے۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ

تو ہم وہ تو بھائی ہیں۔ پھر آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ جن حنفی علماء کی فہرست لکھی گئی ہے وہ ایک یا دو کے سوا سب وہی ہیں جن کو اہل حدیث اپنا بھائی لکھ چکا ہے۔

ہم آپ کو بھی بھائی کہیں گے (انما المؤمنون اخوۃ) ہاں آپ کا یہ فرض ہوگا کہ یہی الفاظ لکھ کر بریلی اور علی پور سے بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کرا لیجئے اور اعلان کیجئے کہ انوار الصوفیہ میں جو لکھا گیا ہے ؎

احمد کر میم کا گھونگٹ جو ہٹا نکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۳ء)

یہ بھی صراحۃً کفر ہے۔

حنفی مشتہر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمارے پیش کردہ اشعار کسی واعظ نے جلسہ عرس میں نہیں پڑھے؛ اگر وہ ہمارے الفاظ پر غور کر لیتے تو ہرگز ایسا نہ لکھتے ہم نے اشتہار میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ اشعار پڑھے گئے ہیں بلکہ یہ لکھا تھا کہ جو مضمون ان شعروں کا ہے وہ عرس کے جلسہ میں بیان ہوا۔ نیز مشتہر صاحب کا یہ لکھنا کہ ہم نے ایک شعر کا صرف ایک مصرعہ لکھا ہے اور اس کو خیانت کہا ہے۔

سنئے صاحب! ہم نے شاعر کی بے باکی اور جرأت علی اللہ کو نظر انداز کیا ہے۔ اچھا کیا کہ اس کو عوام کے سامنے رکھ دیا۔ پورا شعر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر شریعت سے استہزاء کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

جس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ شاعر خلاف شریعت کلمہ کہنے سے ڈر بتا رہا ہے۔ مگر وہ کلمہ کہہ بھی دیتا ہے رکتا نہیں جو شریعت سے قول ہے یا جرأت علی اللہ ہے۔

نواب صدیق حسن مرحوم | نواب صاحب مرحوم کا شعر جو معارضہ میں پیش کیا جاتا ہے اس میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہونے کا ذکر نہیں ہے، اس لئے اس کا اس بحث میں پیش کرنا فضول ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عوارضات بشری | ہاں حنفی مشتہر کو ہمارے اشتہار میں چند فقرات بہت کھٹک رہے ہیں وہ انہیں توہین رسول علیہ السلام کے مرادف سمجھ کر شروع اشتہار ہی میں نقل کرتا ہے۔

"جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دگنا چڑھے، اور فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو"

حنفی مشتہر | نے ہم سے ان باتوں کا ثبوت طلب کیا ہے۔ ہم اس سے بہت خوش ہیں کیونکہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جو بات خدا اور رسول ؐ کے کلام سے ثابت نہ ہو اس کا دعویٰ کرنا ادعائے باطل ہے۔

(۱) بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھنے کا ذکر مشکوٰۃ شریف میں باب ماکان عیش النبی صلعم میں ملاحظہ ہو۔ جہاں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے بھوک کی شکایت کرتے ہوئے پیٹ پر پتھر دکھایا تو اسکے جواب میں آنحضرت صلعم نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے تاکہ اس کو تسلی ہو۔

(۲) شدید بخار چڑھنے کا ثبوت "خصائص کبریٰ" جلد ۲ صفحہ ۲۷ میں ملتا ہے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف وفات کا ذکر کرتی ہوئی فرماتی ہیں:-

فلا اکرہ شدۃ الموت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یعنی آنحضرت صلعم کی تکلیف وفات دیکھنے کے بعد میں موت کی سختی کو برا نہیں جانتی (کیونکہ یہ بھی رفع درجات کا ذریعہ ہے)

ملاحظہ ہو بخاری شریف باب وفات النبی صلعم۔

فیصلے کی صورت | ناظرین کرام! جس طرح ہم نے حنفی مشتہر کے مطالبہ حوالجات کا ثبوت کتب حدیث سے دیدیا ہے اسی طرح وہ بھی ہمارے مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات اپنے مستند اہلسنت حنفی علماء (جن کی تعداد امرتسر میں بقول انکے ایک یا دو ہے) کے دستخطوں سے دیں:-

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلعم کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ مجموعہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلعم کی بیویاں تھیں جس کا ثبوت آیہ کریمہ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ میں ملتا ہے

(۳) کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کی کوئی بیوی نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ سے ثابت ہے۔

(۴) کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کی اولاد نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بھی تھی جیسا کہ آیت قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ سے ظاہر ہے۔

ان سب سوالوں کے جواب سے جو نتیجہ نکلے اس کو ملحوظ رکھ کر بتاؤ کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ الآیہ میں آنحضرت صلعم کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ کہنا اور آیہ کریمہ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى سے آنحضرت صلعم اور خدا کی ذات میں وحدت پیدا کرنا صراحۃً کفر اور شرک نہیں ہے۔ جس کی تعلیم واعظین جلسہ عرس میں دیتے رہے۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث کی بناء پر ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ غور سے سنئے!

نشہد ان لا الہ الا اللہ ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے موصوف بالالوہیت ہے اور پیغمبر خدا صلعم کی ذات ہر آن موصوف بالعبودیت ہے نہ پہلے کسی وقت ان دونوں میں اتحاد ذاتی یا صفاتی ہوا نہ اب ایسا ہونا ممکن ہے۔

پس اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک متصرف کائنات ہر جگہ حاضر و ناظر عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ یہ صفات کسی بشر میں (نبی ہو یا ولی) نہیں آسکتیں نہ حقیقۃً نہ مجازاً۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس کا ثبوت صاف لفظوں میں ملتا ہے:-

قُلْ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ

اسلام اور ہندوازم کا جواب الجواب

(ایک مطبوعہ اشتہار)

امرتسر میں عرس امام ابو حنیفہؒ کے ایام سے آجتک انجمن اہل حدیث چار اشتہار شائع کر چکی ہے۔ پہلے تین اشتہاروں کا جواب بریلوی حنفیوں کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس کا جواب الجواب بھی اشتہاری صورت میں دیا گیا جو ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے :۔

برادران اسلام ! امرتسر مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جو جلسہ یکم۔ دوم۔ سوم نومبر ۳۶ء کو عرس امام اعظم کے نام پر کیا گیا۔ اس میں نہ تو حضرت امام ابو حنیفہ رح کی سوانحعمری بتائی گئی۔ نہ ان کے سنہری ارشاد (اذا صح الحدیث فہو مذہبی) کی تشریح کی گئی۔ وہاں جو کچھ واعظوں نے بیان کیا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ و رسول میں فرق نہیں۔ اس پر کسی نے آیت لکن اللہ رمیٰ پڑھی اور کسی نے اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ کی تشریح کرتے ہوئے مفرد ضمیر سے اپنا مدعا ثابت کیا۔ کسی نے آیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ پیش کرکے اللہ و رسول کی وحدت کا ثبوت دیا۔ ایک شخص نے تو وجد میں آکر آیت اِذَا دَعَاکُمْ پڑھی اور متعدد مرتبہ یہ رٹ لگائی :۔

"او ایہو گل کی اے"۔ "او ایہو گل کی اے"۔
"او ایہو گل کی اے"۔

اور ان الفاظ کے بار بار کہنے سے یہ ثابت کیا کہ رسولؐ اور خدا ایک ہی ہیں۔

چونکہ یہ عقیدہ ہندوانہ اور مسیحیانہ عقیدہ ہے اور تعلیم اسلام اور توحید اسلامی کے صریح خلاف ہے۔ اس واسطے انجمن اہل حدیث کی طرف سے اظہار حق کی خاطر اشتہار دیا گیا۔ جس میں اس عقیدہ کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے خلاف بتایا گیا۔ اس اشتہار کا جواب بجز اسکے کہ گالیاں دی گئیں اور بدزبانی کی گئی اور کچھ نہ دیا گیا۔ ہماری انجمن نے اپنی تبلیغ کو جاری رکھتے ہوئے دوسرا اشتہار دیا۔ جو اہلحدیث مورخہ ۱۹ نومبر ۳۶ء میں درج ہو چکا ہے۔ جس میں ان کے بیان کردہ عقائد پر تبصرہ کیا۔ جس کا جواب بصورت ایک اشتہار کے (بظاہر اڈیٹر اخبار الفقیہ کے نام سے) دیا گیا۔ اور اس میں بزعم خود مشتہر نے اپنے عقیدے کے شعر کی تاویل کرکے جواب دیا۔ شعر مذکور یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اس کا صحیح مطلب بیان کیا مگر یہ تسلیم کر لیا کہ اس شعر کا جو مطلب مشتہر (اہلحدیث) نے سمجھا ہے وہ (سچ سچ) صراحۃً کفر اور بے ایمانی ہے" (جوابی اشتہار احناف) جس کے معنی صاف یہ ہیں کہ اگر شعر کے الفاظ سے وہی مطلب ثابت ہو جائے جو اہل حدیث مشتہر نے سمجھا ہے تو بے شک یہ شعر صراحۃً کفر اور بے ایمانی ہے اور اس کا قائل صریحا کافر اور بے ایمان ہوگا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ تاویل جو حنفی مشتہر نے لکھی ہے مع اصل شعر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیں تاکہ اردو دان حضرات صحیح مطلب سمجھ کر کسی درست نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ اصل شعر تو اخبار الفقیہ امرتسر ۵ جنوری ۱۹۲۸ء میں یوں مرقوم ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اس کی تشریح حنفی مشتہر صاحب یوں کرتے ہیں :۔

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

یعنی وہی صاحب معراج جو مستوی عرش تھا خدا میں فنا ہو کر اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر (الفقیہ امرتسر ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء)

اس تشریح میں سارا زور لفظ "تھا" پر ہے مگر یاد رکھئے اصل حوالہ میں لفظ "تھا" نہیں۔ بلکہ اصل اسی طرح ہے جس طرح اوپر تحریر کیا گیا ہے۔ دیکھو حوالہ مذکورہ۔

میرے خیال میں الفقیہ کا حوالہ مذکور آگے پیچھے دیکھنے سے معاملہ بالکل صاف ہو سکتا ہے۔ راقم مضمون آنحضرت صلعم کی ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :۔

جس وقت رسول خدا دنیا میں رونق افروز ہوتے ہیں آسمان اور زمین میں یہ غلغلہ بلند ہوتا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اور بڑی جسارت سے اس شعر پر حاشیہ لگا کر تحریر کرتا ہے کہ :۔ "مسئلہ وحدت الوجود سے اس کا تعلق ہے وہابی صاحبان برا نہ منائیں۔ ۱۲ منہ"

کہئے صاحب! اب تو بات واضح ہو گئی کہ ایسا شعر کہنے اور اس کی تصدیق کرنے والوں کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام میں وحدت الوجود کا تعلق ہے۔ اس لئے در اصل دونوں ایک ہیں۔ اب حنفی مشتہر کی یہ تاویل خاک میں مل گئی کہ اس میں شاعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی طرف اشارہ کر رہا ہے ، کیونکہ وہ تو صاف ولادت باسعادت کے موقع پر اس شعر کو چسپاں کر رہا ہے نہ کہ واقعہ معراج پر باوجود اسکے حنفی مشتہر بڑی جرأت سے لکھتا ہے کہ :۔

واقعہ یہ ہے کہ نہ آج تک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا و رسول ایک ہیں اور نہ کسی واعظ نے عرس میں یہ کہا" (اشتہار کالم ۲)

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج وحدت الوجود کی رٹ لگانے والی جماعت کی طرف سے یہ فقرے شائع ہوئے ہیں اور یہ صاف دلیل ہے کہ وہ تبلیغ حق سے متاثر ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ!

سنئے جناب! اگر آپ اور آپ کی جماعت اس عقیدہ (خدا و رسول میں فرق نہیں) کو صراحۃً کفر خیال کرتی ہے

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(۳ دسمبر ۱۹۳۶ء کے بعد)

تنقید انہوں نے محض اپنے فہم سے ان کے امتیاز کے لئے اصول مرتب کئے۔ ان کے یہ قیاسی اصول کسی قدر کار آمد ضرور ہیں۔ لیکن سچ اور جھوٹ کو یقینی طور پر الگ الگ کرنے سے قطعاً قاصر ہیں"۔ (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید سے

چگونہ ظلمتِ بدعت زند رہِ زائر
کہ طالع است شب و روز مہرِ سنتِ ما

مولوی اسلم صاحب اپنی ناواقفیت کے باعث ایسا لکھ رہے ہیں۔ مولوی صاحب اصول کی کتابوں کو پڑھتے اور ان کی دلیلوں کو ایک نظر دیکھتے تو معلوم ہو جاتا کہ اصول کے تمام مسائل قرآنی تعلیم کے ماتحت اور کتاب اللہ سے ماخوذ و مستنبط ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ محدثین نے موضوع حدیث کے جانچنے اور پرکھنے کے لئے اور اس کے ماسوا احادیث کے متعلق جس قدر اصول مقرر فرمائے ہیں وہ سب کے سب نہایت جامع و مانع ہیں اور یہ اصول محض عقلی و قیاسی نہیں ہیں بلکہ بہت سے اصول انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کئے ہیں اور بہت سے قرآن کریم سے استنباط کئے ہیں اور بہت سے اصول واضعین حدیث کے حالات افعال اطوار عقائد و خیالات کو معلوم کر کے اخذ کئے اور مرتب فرمائے۔ انہوں نے واضعین کو حدیث وضع کرنے کی حالت میں پکڑا اور اس کے علاوہ موضوع حدیثوں کو اپنے ذوق سلیم اور حفظ تام اور معرفت قویہ اور بصیرت و علم خداداد کے ذریعہ پہچانا پھر اس کو مع علت و دلیل کے خلق اللہ میں بیان کر دیا۔ جس سے اہل باطل کی کمر ٹوٹ گئی اور شیطان کا مکر و فریب بیکار اور لغو ثابت ہوا۔ چنانچہ امام ابن حبان اپنے شیخ امام ابن خزیمہ کی نسبت فرماتے ہیں:-

"ما رأیت علی ادیم الارض من یحفظ الصحاح بالفاظها غیره (ای ابن خزیمة) حتی کان السنن نصب عینیه (شرح شرح النخبة للقاری ص۳)

"میں نے روئے زمین پر کسی کو امام ابن خزیمہ کے علاوہ نہیں دیکھا جو کہ صحیح حدیثوں کو بالفاظہا یاد رکھتا ہو۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ گویا سنن (احادیث نبویہ) ان کے روبرو رکھی ہوئی ہیں"۔

اسی طرح امام اسحق بن راہویہ کے متعلق منقول ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے "کانی انظر الی سبعین الف حدیث من کتابی" (مقدمہ فتح الباری)

یعنی میری یہ حالت ہے کہ گویا اپنی کتابوں کی ستر ہزار حدیثوں کو دیکھ رہا ہوں"۔

اور امام بخاری کی شان میں منقول ہے:-

"قال احمد بن حمدون الحافظ رأیت البخاری فی جنازة محمد بن یحیی الذهلی یسأله عن الاسماء والعلل والبخاری یمر فیه مثل السهم کانه یقرأ قل هو الله احد" (مقدمہ فتح الباری)

یعنی حافظ احمد بن حمدون کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا اور محمد بن یحیی ذہلی (شیخ امام بخاری) ان سے اسماء رواۃ اور علل احادیث کی بابت سوال کرتے تھے اور امام بخاری اسکے اندر تیر کی طرح چلتے تھے گویا قل ہو اللہ احد (کی سورت) پڑھتے ہیں"۔

یہی حالت اور ائمہ کی بھی تھی۔ پس ایسے ایسے ائمہ کی موجودگی میں یہ امر محال ہے کہ حدیث نبوی کے ساتھ کسی دوسرے کا کلام شامل ہو یا کوئی شخص جعلی حدیثوں کو حدیث نبوی میں داخل کر دے اور ائمہ اس کی تمیز نہ کریں۔ بلکہ ائمہ کھری اور کھوٹی حدیثوں میں امتیاز کرنے والے ہر زمانہ میں موجود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہارون رشید نے ایک ملحد زندیق کو قتل کرنا چاہا تو اس ملحد نے کہا:-

این انت من الف حدیث وضعتها قال فاین انت یا عدو الله من ابی اسحق الفزاری و ابن المبارک ینخلانها فیخرجانها حرفا حرفا (تذکرة الحفاظ ص۲۵۲ ج۱)

کہ تم کو یہ خبر بھی ہے کہ میں نے ایک ہزار حدیثیں وضع کی ہیں۔ ہارون نے جواب دیا کہ اے دشمن خدا! تو ابو اسحق فزاری اور عبداللہ بن مبارک کو نہیں جانتا یہ دونوں ان سب کو چن چن کر ایک ایک حرف کو نکال باہر کر دیتے"۔

علاوہ بریں مولوی صاحب نے ان اصول کے قیاسی ہونے پر کوئی دلیل نہیں بیان کی اور نہ کوئی وجہ ان کے قیاسی ہونے کی پیش کی۔ ان کو لازم تھا کہ اس کا ثبوت مع دلیل پیش کرتے۔ مولوی صاحب کو چاہئے کہ انکے قیاسی ہونے کی دلیل تحریر کریں۔

تنقید تاریخی حد تک تو اس قسم کی قیاس آرائی نامناسب نہیں لیکن دینی امور کی بنیاد جہاں بلا یقین کے کام نہیں چل سکتا ان ظنیات پر رکھنا قرآن کے خلاف ہے الخ (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید مولوی اسلم صاحب نے علم حدیث اور اصول حدیث کو "قیاس آرائی" لہذا تاریخی حد تک قابل تسلیم" فرمایا ہے۔ جو خام خیالی عدم تحقیق اور بے خبری کا نتیجہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو یہ فرمائیں:-

الا ان اصحاب الرای اعداء القرآن اعیتهم الاحادیث ان یحفظوها فافتوا برایهم فضلوا واضلوا الا وانا نقتدی ولا نبتدی ونتبع ولا نبتدع ما نضل ما تمسکنا بالاثر (تاریخ عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص۱۲۶) کہ لوگو!

(سورہ انعام)
اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں فرشتہ ہوں۔

پھر ہوں کیا؟ مخلوق خدا ہونے میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں مگر خدا کا پیغام پہنچانے والا۔

هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا (سورہ بنی اسرائیل)
یعنی خدا فرماتا ہے کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ میں بشر رسول ہوں۔

پس یہ ہے قرآن و حدیث کا مضمون۔ اگر آپ لوگوں کا بھی اسی پر اعتقاد ہو تو صاف الفاظ میں تصدیق کیجئے اگر کسی بات سے اختلاف ہو تو اسکو واضح کیجئے تاکہ آئندہ کے لئے یہ جھگڑا ختم ہو سکے۔

بے ادب ایسے ہوتے ہیں | جلسۂ عرس کے ہینڈ بل در اعتنا مولوی محمد یار بہاولپوری ملتان کے شان بہا پیر صدر الدین مخدوم کے حق میں یہ شعر لکھتے ہیں ؎

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتاں
بشکل صدر الدین خود رحمۃ للعالمین آمد
(اسرار غوثیہ)

یعنی دیکھنے والے کے واسطے آنحضرت صلعم مدینہ منورہ سے چل کر مخدوم صدر الدین کی شکل میں ملتان آ گئے ہیں۔"

اور سنئے! ؎

ورائے عرش جا بودش نہ دانم کجا بودش
ز بہر ما تنزل کردہ بر روئے زمین آمد

اس پیر (صدر دین) کی جگہ عرش سے آگے تھی میں نہیں جانتا کہاں تھی۔ وہ ہمارے لئے اُتر کر زمین پر آیا۔"

(ہائے رے گستاخی!) کیا فرماتے ہیں علمائے حنفیہ (۱) سنت امرتسر کیا یہ شعر کہنے والا مسلمان ہے اور اسکے مصدق اور مرید یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دل میں آنحضرت صلعم کی عزت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جو دل میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں، یہ لوگ اپنے آپ کو شرعی حدود و قیود سے بالاتر جانتے ہیں۔ اگر چاہیں تو خدا کو مدینے میں اتار دیں اگر چاہیں تو تاجدار مدینہ کو ملتان میں لا ڈالیں۔ اور کسی ملتانی خاکی کو عرش بریں سے نازل کر دیں۔

نوٹ | اگر اس سلسلے نے طول پکڑا تو ہم دکھائیں گے کہ مولوی محمد یار اور اس کی پارٹی صرف آنحضرت صلعم ہی کی ذات مبارک کو نہیں بلکہ اپنے سب پیروں کو خدا مانتی ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بیروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

المشتہر۔ (مولوی) محمد عبد اللہ ثانی نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر (۱۲/۴۲)

طعام میت

صاحب مشکوۃ سے نقل روایت میں تسامح

سوال} کیا فرماتے ہیں علمائے اہل حدیث اس امر میں کہ مُردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے ثبوت میں احناف جب اوز جندی کی روایت پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر لوگوں کو کھانا کھلایا تھا تو آپ لوگ اسے بے سند، بے اصل اور موضوع کہہ دیتے ہیں۔ لیکن آپ نے خود جو مُردہ کے گھر کھانا کھایا جیسا کہ مشکوۃ باب المعجزات میں ہے خرجنا مع رسول اللہ صلعم فی جنازۃ ...... فلما رجع استقبله داعی امرأته فاجاب ونحن معه فجیئ بالطعام فوضع یده ثم وضع القوم فاکلوا۔ اس حدیث سے مرنے والے صحابی کی بیوی کی دعوت کو قبول کر کے آپ کا وہاں کھانا کھانا صاف ثابت ہوتا ہے اس کا کیا جواب ہے؟ بینوا توجروا۔

جواب} حدیث مذکور صاحب مشکوۃ نے بحوالہ ابی داؤد اور بیہقی نقل کی ہے اور ابوداؤد کے کسی نسخہ میں داعی امرأته کا لفظ نہیں ہے بلکہ داعی امرأة ہے۔ دیکھو ابوداؤد کتاب البیوع باب اجتناب الشبہات جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرنے والے صحابی کی بیوی نے کھانے پر نہیں بلایا تھا بلکہ کسی اور عورت نے دعوت دی تھی۔ چنانچہ بیہقی میں ہے صنعت امرأة من قریش لرسول اللہ طعاما فدعته واصحابه الخ (ص۹۹ ج۹) معلوم ہوا کہ دعوت دینے والی عورت قرشیہ تھی۔ اور جس کے جنازہ میں آپ تشریف لے گئے تھے وہ انصاری تھا۔ جیسا کہ مسند احمد میں ہے خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة رجل من الانصار الخ (ص۲۹۳ ج۵) نیز اسی کتاب میں ہے فلما رجعنا لقینا داعی امرأة من قریش الخ (ص۲۹۳ ج۵) کہ دعوت دینے والی عورت قریش میں سے تھی۔ ان دونوں روایتوں کے ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرنے والے کی بی بی نے دعوت نہیں دی تھی پس صاحب مشکوۃ نے لفظ امرأته غلط نقل کیا ہے جو انہیں کے بتلائے ہوئے حوالوں کے خلاف ہے۔

دار قطنی نے بھی روایت مذکور کئی سندوں سے نقل کی ہے ان کو بھی دیکھئے (۱) خرجنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی جنازة ...... فلما انصرف تلقاه داعی امرأة من قریش الخ (۲) صنعت امرأة من المسلمین من قریش لرسول اللہ طعاما فدعته واصحابه الخ (ص۵۴۳ ج۲) حاصل یہ کہ ایک عورت نے جو مسلمان قرشیہ تھی آپکے لئے کھانا پکایا جبکہ آپ ایک شخص کے جنازہ سے واپس آ رہے تھے تو اس کا داعی ملا جو آپ کو مع صحابہ کے اس کے گھر لے گیا۔ مرنے والے کی بی بی کے یہاں دعوت نہیں تھی۔

سائل چونکہ حنفی ہے اس لئے اسکے اطمینان خصوصی کے لئے احناف کی کتب حدیث کے بھی چند حوالے لکھے دیتا ہوں۔ طحاوی حنفی نے شرح معانی الآثار، باب اکل لحوم الحمر میں روایت مذکورہ یوں نقل کی ہے رجل من الانصار کان مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی جنازة فلقیه رسول امرأة من قریش یدعوه الی طعام الخ (ص۳۱۱ ج۲) ایک مرد انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا کہ ایک قرشیہ عورت کا

تصدیق الحدیث

تتمہ بیان الحق بجواب ـــــ بلاغ الحق

(۱۵)

گذشتہ پرچے میں ہم کتاب بلاغ الحق کا جواب ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد رسالہ "بلاغ" امرتسر دیکھنے میں آیا جس میں حافظ محب الحق صاحب نے اپنی کتاب (بلاغ الحق) کی تائید میں کچھ خامہ فرسائی فرمائی ہے تو ان کا حق ہے اس سے ان کو کون روک سکتا ہے۔ مگر ہم پر جو اظہار ناراضگی کیا ہے وہ بے جا ہے۔ جس شکایت کا جواب ہم بیان الحق میں مفصل دے چکے ہیں آپ نے اسی شکائت کو پھر دُہرایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"دفتر اہلحدیث سے چند اوراق میرے پاس پہنچے۔ اس کا نام بیان الحق ہے جو "بلاغ الحق" کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا یہ بھی کلمۃ الحق ہی کا فوٹو ہے جو "شرعۃ الحق"[1] کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث کے پرچوں میں شائع فرمایا تھا۔

"شرعۃ الحق" میں پندرہ سولہ سوالات ہیں جو نمبروار قرآن مجید ہی کی صریح آیتوں سے حل کئے گئے ہیں۔ "کلمۃ الحق" میں مولانا نے کسی ایک نمبر کو بھی باطل نہ کیا پھر اُس کو جواب کہو تو جواب کیا ہوا۔ ہاں جگہ بہ جگہ عبارت نقل کی گئی اور جستہ جستہ جملوں پر طبع آزمائی کی گئی۔ اون سوالوں کے جوابوں سے جو صرف قرآن مجید ہی کی صریح آیتوں سے میں نے دئیے ہیں حافظ عبداللہ صاحب علیہ الرحمۃ غازیپوری کلیتاً متفق تھے۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا۔ فرقہ بازوں کی گواہی فرقہ بندی کے سلسلہ میں معتبر نہیں[2]۔ اس کا فیصلہ خدا کے حضور میں ہو رہے گا۔ مگر مجھے کسی کے اتفاق و اختلاف سے بحث نہیں کیونکہ وہ معیار حق نہیں۔ میرے لکھنے کا مطلب صرف اس قدر تھا کہ وہ اُن کے لئے جو قرآن کی آیتوں کا انکار یا اُس سے اعراض اور چشم پوشی کرتے اور فرقہ پرستی یا انسان پرستی میں مبتلا ہیں شاید سند اور موجب ہدایت ہو۔

غرض نہ کلمۃ الحق میں شرعۃ الحق کا کوئی نمبر باطل کیا گیا نہ بیان الحق میں بجز قرآن کو حدیث مفروضہ[3] سے باطل کرنے اور علماء کی عقیدت مندی سے قرآن کو اٹھانے کے بلاغ الحق کے مضمون کا بھی بطلان نہیں کیا گیا۔ چند اعتراضات لئے گئے وہ شاعرانہ اور چند اتہامات لگائے گئے وہ بے بنیاد۔

کلمۃ الحق کا میں نے جواب دیا نہیں کہ بحث مباحثہ میرا مسلک نہیں۔ کیونکہ بحث و مباحثہ تو اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ کا جلوہ اور ماسوی کی جے کا نعرہ لگانا ہے[4]۔ مگر بیان الحق میں انسان پرستی اور راویوں کے غلو محبت میں کہ "بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے" قرآن باطل کیا گیا اور اُس میں تحریف کی گئی[5] تو کوئی زلف کے پھندوں میں پھنسا رہے تو رہے مگر تحریف قرآن کو دیکھ کر سنۃ اللہ یعنی روش قرآنی کے اتباع کی حیثیت سے آپ کے لئے نہیں تو ہاں منکرین قرآن کے لئے تبلیغاً اعلان حق کی ضرورت محسوس ہوئی کہ قرآن پر غلط روایتوں کی جو خاک اوچھالی گئی ہے اور یوں ہمارے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وسلم متہم بنائے گئے ہیں اور آپ کی تبلیغ ناقص اور بیکار قرار دی گئی ہے اور ڈنکے کی چوٹ حملہ کیا گیا ہے کہ آپ خلاف حکم خداوندی یعنی قرآن مجید کے خلاف بھی حکم دیتے تھے[6]۔ العیاذ باللہ۔ دعوے کیا گیا کہ آپ نے ایسے احکام دئیے اور اسکی تبلیغ نہ فرمائی اور اپنی ناقص تبلیغ قرآن و قوم کی گمراہی کے لئے چھوڑ گئے نہ قرآن میں ضمیمہ لگایا نہ حاشیہ چڑھایا نہ حفاظ کو یاد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ الاماں۔ الاماں۔ میں نے چاہا کہ قرآن کے چہرہ سے معشوقان مجازی کی زلفوں کو الگ کردوں کہ خدا کے کلام اور رسول کی رسالت کا نور ضو فشاں رہے[7]۔ معبود حقیقی کی تجلی جلوہ آرا ہو کہ معبود مجازی کی چنگاریاں دھیمی پڑ جائیں۔ یہی غرض کتابوں کی تصنیف سے ہے اور گویا یہی غرض ان چند سطروں کی تحریر سے ہے۔

بیان الحق میں مجھے پنڈت محب الحق کا خطاب دیا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ میرے جملہ کا جواب ہے جو بلاغ الحق سے نقل کیا گیا ہے کہ تم نے

---

[1] شرعۃ الحق کا جواب جو ہماری طرف سے شائع ہوا تھا اس کا اصل نام "حکمۃ الحق" ہے۔ مگر حافظ محب الحق صاحب غصے میں کتاب کا نام بھی بھول گئے۔ (اہلحدیث)

[2] اہلحدیث کے پرچہ جات مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں شہادات درج ہو چکی ہیں کہ مولانا عبداللہ صاحب مرحوم غازیپوری حدیث نبوی کو حجت شرعیہ جانتے تھے۔ آپ کا بیان مدعیانہ بے شہادت نہیں۔ (اہلحدیث)

[3] ہم اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ اگست میں بتا چکے ہیں کہ ہم سلسلہ حکمۃ الحق بجواب شرعۃ الحق میں ان پندرہ نمبروں کے جواب سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اس کا ذکر، حافظ صاحب نے نہیں کیا مگر انکار کرتے جاتے ہیں ؎

بحث چھوڑئیے بس اب، سر انصاف آئیے
انکار ہی رہیگا مری جان کب تلک

[4] کیا یہ مضمون نویسی مناظرہ نہیں تو مجادلہ ہے؟ (اہلحدیث)

[5] اخوان یوسف کے یہ مجادلانہ نقرات بہت پرانے ہیں۔ (اہلحدیث)

[6] ہم بیان الحق میں ثابت کر آئے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے پاس تحصیل علم الٰہی کے دو ذریعے تھے ایک قرآن مجید اور دوسرا وحی خفی۔ جب واقعہ یہ ہے تو پھر قرآن کے خلاف حکم کے کیا معنی؟ (اہلحدیث)

[7] اہل قرآن کا یہ طرز حفاظت و ہمدردی قرآن کا ادعا ایسا ہی ہے جیسے اخوان یوسف نے حضرت یوسف کے حق میں کہا تھا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ تا اسی لئے ہم ان لوگوں کو اخوان یوسف کہا کرتے ہیں۔ (اہلحدیث)

سن رکھو اصحاب الرائے قرآن کے دشمن ہیں احادیث کے حفظ کرنے سے عاجز آگئے تو انہوں نے اپنی رائے سے فتویٰ دینا شروع کیا۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ یاد رکھو ہم پیروی کرتے ہیں اور از خود ابتدا نہیں کرتے اور ہم سنت پر چلنے والے ہیں ہم بدعت نہیں نکالتے۔ جب تک ہم سنت کو تھامے رہینگے ہم گمراہ نہ ہو سکینگے"۔

اس کو ہم پہلے بھی مختصراً نقل کرچکے ہیں اور علما محدثین ایک حدیث کے لینے اور سننے کے واسطے ایک ایک ماہ کا سفر کریں اور مولوی صاحب قیاس آرائی فرمائیں۔ ؎ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

مولوی صاحب اصل دین صرف قرآن کریم کو مانتے ہیں اور احادیث کو دین سے خارج کرتے ہیں۔ اہل حدیث کا عقیدہ و مسلک یہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

قرآن مجید بلا شبہ و شک بالاتفاق دین ہے اور متواتر ہے۔ لیکن احادیث نبویہ کا بے شمار حصہ بھی متواتر ہے ان کے تواتر کا انکار کرنا مبنی بر تعصب و جہالت ہے اور احادیث نبویہ کو دین سے خارج کرنا یقیناً صریح غلطی ہے اور ناقابل عفو غلطی ہے جس کا تدارک ناممکن ہے اور اس عقیدہ باطلہ و فاسدہ سے جلد از جلد توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ سوء خاتمہ و بربادی ایمان و حبط اعمال کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن عظیم عطا فرمایا اور جوامع الکلم کے ساتھ مشرف و ممتاز فرمایا۔ پھر قرآن مجید بے شک جامع اور کامل و مفصل ہے مگر تمام جزئیات کے بیان کو کسی طرح شامل و کفیل نہیں ہے۔ جو لوگ تبیاناً لکل شیء اور تفصیلاً ہو تفصیل کل شیء وغیرہ آیات کریمہ کے یہ معنے لیتے ہیں کہ اس میں تمام جزئیات کا مفصل بیان ہے۔ سخت غلطی اور دھوکے میں ہیں اور معانی و مراد آیت سے یکسر ناواقف و بے خبر۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع اور کامل دین لیکر تشریف لائے تھے۔ آپ نے ہر چیز کی تعلیم فرمائی۔ آپ سے تجہیز و تکفین کے احکام و آداب مروی ہیں حالانکہ قرآن عظیم میں ان کا ذکر کسی طرح پر نہیں ہے اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کی تفصیلات اور جزئیات قرآن مجید میں اول سے آخر تک ڈھونڈھ جایئے کہیں بھی نظر نہ آئیں گی ہاں اگر ملیں گی اوراق کتب احادیث میں ملیں گی۔ بیع و شرا کی کیفیات اور حالات احادیث نبویہ میں ملیں گی۔ قرآن حکیم ان کے بیان سے ساکت ہے۔ علیٰ ہذا القیاس حج و عمرہ کے آداب و قواعد قرآن مجید کے صفحات میں نہیں ملیں گے ان کی تفصیل احادیث نبویہ میں۔ اسی طرح جہاد، نکاح، طلاق اور معاشرت خلق کے آداب و احکام قرآن میں بالتفصیل نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ان کی تفصیل احادیث نبویہ میں آئی ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ احکام خداوندی کا ایک معتدبہ اور بڑا حصہ حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے۔ اور وہ قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ اور دین کی بنیاد قرآن و حدیث دونوں چیزوں پر ہے۔ حدیث کو دین سے خارج سمجھنا تعلیم قرآن کے خلاف ہے۔

حقیقت امر یہ ہے کہ قرآن مجید میں اصول بیان کئے گئے ہیں اور جزئیات کا بیان بہت کم ہے۔ جزئیات اور واقعات کا بیان احادیث نبویہ پر موقوف رکھا گیا۔ تاکہ کتاب طویل اور ضخیم نہ ہو جائے۔ پس احادیث بمنزلہ شرح قرآن اور تفسیر کے ہیں۔

مولوی صاحب نے تردید حدیث کے چار نمبر قائم کئے ہیں اور اپنے زعم میں ابطال حدیث پر چار دلیلیں پیش کی ہیں مگر درحقیقت وہ سب کے سب ایک ہی دلیل ہے جس کو انہوں نے وسعت دیکر چار کردیا ہے۔ انکی ہر دلیل میں احادیث کی ظنیت کا ثبوت ہے اور بس۔ اس ضعیف اور باطل دعویٰ کا مدلل و مفصل جواب اللہ تعالےٰ کی توفیق اور مدد سے بقدر طاقت و قدرت لکھا گیا۔ جو ناظرین کی خدمت میں پیش کردیا گیا۔

ہاں مولوی صاحب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو دین اور متواتر مانتے ہیں۔ پس ہم مولانا سے پوچھتے ہیں کہ وہ اسوہ حسنہ جس کو آپ عمل بالقرآن کا نمونہ کہتے ہیں اُس کا وجود کہاں ہے اور ہمیں اس کا علم کیونکر ہو سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں اس کا پتہ بتائیں اور اس کے متواتر ہونے کی دلیل بھی ساتھ ہی تحریر کریں۔ سوچ سمجھ کر جواب لکھیں اور اس کے متعلق ہمارا معاوضہ بھی دیکھ لیں ایسا نہ ہو کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑے۔ لیکن میں بطور پیشگوئی کے کہے دیتا ہوں کہ مولوی صاحب تا قیامت اس کو نہیں بتائیں گے۔ ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ہاں اگر احادیث نبویہ کا دامن پکڑ کر کتب احادیث سے مدد لیں گے تو یقیناً اپنے مدعا کے ثابت کرنے میں کامیاب ہونگے مگر اس وقت میں وہ ہمارے ہم نوا بن جائیں گے اور ہم کو خوشی کے ساتھ یہ کہنے کا موقع ملے گا۔ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

قاصد تھا جو کھانے کیلئے دعوت دے رہا تھا۔ اسیطرح طحاوی موصوف نے اپنی کتاب مشکل الآثار ص۱۳۲ ج۲ میں بھی نقل کیا ہے۔ امام محمد کی کتاب الآثار میں ہے صنع رجل من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم طعاما الحدیث (ص۴۵ طبع لاہور) یہی عبارت جامع المسانید ص۴۶۵ ج۲ میں بھی ہے جو امام ابوحنیفہ رح کی طرف منسوب ہے۔ نیز مسند امام ابی حنیفہ مع شرح علی القاری طبع مجتبائی دہلی ص۲۴۳ میں ہے ان رجلا من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم صنع طعاما الخ ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا تیار کرنیوالا مرد تھا۔ بہرحال داعی مرد ہو یا عورت، وہ مرنے والے شخص سے کوئی تعلق نسب یا [illegible] ... دار کا نہیں رکھتا تھا۔ ... صاحب مشکوٰۃ ... مراد لینا غلط ہے ... اور ... طعام میت پر دلیل پکڑنی بناء فاسد علی الفاسد۔ واللہ اعلم۔

فتاویٰ

س ع۳۰ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمانوں کو غیر رمضان میں ایک رکعت نماز پڑھنے کا ثواب رمضان المبارک میں ستر رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے تو زید تارک صلوٰۃ ہے اور دنوں میں کبھی بھولکر بھی ایک وقت کی نماز نہیں پڑھتا۔ البتہ ماہ رمضان المبارک میں ایک ماہ نماز پنجگانہ با جماعت مع تراویح کے پڑھتا ہے۔ جواب طلب ہے کہ زید بھی مذکورہ بالا حدیث کی روائت کے مطابق ستر گنا ثواب کا حقدار ہوگا یا نہیں۔ (شہادت علی سوداگر از جبر کنڈا)

ج ع۳۰ } تارک نماز جب تک توبہ کر کے پابند نماز نہ ہو جائے رمضان شریف کے ثواب موعود کا حقدار نہیں۔

س ع۳۱ } بعض اشخاص کو یہ عادت ہے کہ بیت الخلا میں جانے سے قبل یا بیت الخلا میں بیٹھے رہنے کے وقت بیڑی یا سگرٹ تمباکو یا پان وغیرہ منہ میں بغیر لئے بیت الخلا میں نہیں جاتے کیا ایسا کرنا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۳۱ } حقہ نوشی و سگرٹ، بیڑی بہت بری اشیاء ہیں۔ ان کا استعمال شرعاً نہائت مکروہ ہے چہ جائیکہ کوئی مسلمان اس حد تک پہنچے کہ پاخانہ بھی اسکے بغیر نہ آئے نہائت قبیح عادت ہے۔ اللہ اعلم

س ع۳۲ } ہمارے یہاں بہت بڑی بستی ہے جس میں تین مسجدیں موجود ہیں۔ یعنی زید کی بنائی ہوئی مسجد[1] بعدہٗ بکر کی مسجد[2] بعدہٗ عمر کی مسجد[3]۔ مسلمانوں کی جماعت کثرت سے ہے۔ جس میں زید۔ بکر۔ عمر بھی رہتے تھے۔ زید اور بکر کی بنائی ہوئی مسجد سے بہت دنوں کے بعد عمر علم حاصل کر کے یعنی پڑھ کر بستی میں آیا اور آمین زور سے کہنا اور رفع یدین وغیرہ کرنا شروع کیا اور امام بننے کا خواستگار ہوا۔ باوجودیکہ امام موجود ہے۔ مگر زید اول نے کہا کہ آمین زور سے کہنا وغیرہ چھوڑ دو تو ہم تم کو امام مسجد بنا دینگے اگرچہ امام موجود ہے۔ عمر نے اس بات کو نہیں مانا۔ زید نے امامت کرنے اور نماز پڑھنے سے عمر کو روک دیا۔ عمر چلا گیا اور تیسری مسجد بنا کر نماز پڑھنا شروع کیا۔ بعدہٗ بہت سے مسلمان اسکے معتقد ہو گئے۔ عمر تیسری مسجد کا امام بن گیا اب زید و بکر وغیرہ کہتے ہیں کہ عمر کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز جائز نہیں۔ ایسی صورت میں عمر کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھی جائے یا نہیں؟

(محمد معین الحق۔ ضلع مظفر پور (بہار)

ج ع۳۲ } جس مسجد کی بناء نیت فاسد کے لئے رکھی جائے اس میں نماز جائز نہیں۔ اگر رفع فساد کی نیت مسجد بنائی جائے تو شرعاً گناہ نہیں لقولہٖ علیہ السلام۔ انما الاعمال بالنیات

س ع۳۳ } زید نے اپنی لڑکی کا نکاح خالد سے اس شرط پر کیا کہ خالد کو زید ہی کے گھر بود و باش اختیار کرنا ہوگا۔ اور بعد نکاح جلد ہی مہر ادا کر دینا ہوگا خالد نے اس شرط کو منظور کر لیا تھا اب بعد نکاح خالد کا یہ حال ہے کہ زید کے گھر تک بھی نہیں آتا (شروع میں دو ایک بار آیا تھا) نکاح کو چھ ماہ کا عرصہ گزرا اور خالد نے لڑکی کی ذات میں آج تک ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا۔ ایک مجلس میں (جو اسی غرض سے منعقد کی گئی تھی) دس بارہ شخصوں نے خالد سے کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہو، تم لڑکی کی نباہ کی صورت نکالو۔ خالد نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ لڑکی کی نباہ کی صورت میرے نزدیک کچھ نہیں ہے۔ خالد کی اس بات پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ خالد کی بات سے طلاق ہوئی کہ نہیں۔ علاوہ اسکے زید کے لئے شرعی حکم جو کچھ ہو فرمایا جائے۔

(عبید اللہ دیوریا۔ ضلع گورکھپور)

ج ع۳۳ } خالد کی بے توجہی اور نان نفقہ نہ دینا اور پھر اسی صورت میں یہ الفاظ کہنا کہ نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ یہ طلاق کنائی ہے۔

(مردصول بھائے غریب فنڈ)

س ع۳۴ } نماز جمعہ میں لوگ اکثر علی کا خطبہ پڑھا کرتے ہیں۔ جس کے اندر اشعار بھی ہوتے ہیں جو مانند گانے کے پڑھا جاتا ہے۔ کیا اس طرح کے اشعار راگ کے ساتھ خطبہ کے وقت پڑھنا یا سننا جائز ہے یا ناجائز

(سائل محمد شفیع عالم مدرسہ نظامیہ سیلی)

ج ع۳۴ } آنحضرت صلعم کے خطبہ مسنونہ کا ذکر ان لفظوں میں آیا ہے۔ کانت لرسول اللہ خطبتان یقرأ القرآن و یذکر الناس۔ خطبہ مسنون یہ ہے کہ قرآن شریف کے ساتھ نصیحت کرے۔ اس کے سوا خطبہ محض نظم میں ہو یا محض نثر میں غیر مسنون ہے۔

س ع۳۵ } تجارت کے اندر منافع کے ساتھ خرید و فروخت کرنا از روئے شرع کے کیا حکم رکھتا ہے کیا اس قسم کا خرید و فروخت سود کے اندر داخل ہے یا الگ ہے۔ (سائل مذکور)

ج ع۳۵ } تجارت میں تو نفع ہی مقصود ہوتا ہے اگر بائع صاف کہدے کہ یہ چیز ایک روپیہ خریدی ہے اور اس پر اتنا (۲ یا ۴) نفع لونگا تو بھی جائز ہے اس کے سوا سائل کی مراد اگر کچھ اور ہو تو واضح لفظوں میں بیان کرے۔

س ع۳۶ } اجارہ پر کھیت لینا یا اس کا غلہ کھانا کیسا ہے۔ جبکہ مالک کو مالگزاری کھیت کا خود اجارہ دار دیتا ہے اور خود جوتتا بوتا ہے تو اس قسم کا اجارہ یا رہن خریدنے کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۳۶ } زمین کو اجارہ یا گرو کے طریق پر لینا جس میں مالک کو بھی حصہ دیا جائے جائز ہے۔ آنحضرت کے زمانے میں ایسا ہوا۔ بعض حدیثوں میں جو اجارہ پر زمین دینے سے ممانعت آئی ہے اس سے مراد بالکلیہ ممنوع یا حرام نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی غریب مسلمان کو استعمال کے لئے زمین مفت دیدے تو افضل ہے۔

(مردصول برائے غریب فنڈ)

سمجھا کہ قرآن مسلمان پنڈتوں کے سوا کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا" (صفحہ) وہی پرانی عادت کے مطابق میرا ایک جملہ نقل کر دیا گیا۔ اگر پورا مضمون نقل فرما دیا ہوتا تو ظاہر ہو جاتا کہ جو عالم مسلمانوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس میں تدبر کرنے سے روکتے ہیں کہ یہ معمہ ہے، چیستان ہے، سارے علوم کا مخزن ہے مگر یہ دین ناقص ہے۔ اس سے بہتر تو حدیث کو یاد کرنا اور حدیث کی تلاوت ہے کہ یہ مفصل ہے۔ ثواب رسانی یا عملیات کے لئے پڑھ سکتے ہو مگر احکام و ہدایات سمجھ نہیں سکتے۔ کیا نہیں جانتے کہ جو ناسخ و منسوخ کے رموز سے واقف نہیں اُس کو قرآن پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ میں ان کو يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ سمجھتا ہوں۔ اور یہی شان پنڈتوں کی تھی۔ سُنَّةَ اللهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ کہ انہوں نے وید کا پڑھنا پنڈتوں کے سوا کسی کے لئے جائز نہ رکھا تھا۔ اس لئے میں نے اُن کو مسلمان پنڈت لکھا۔ میں نے اُن کو تو لکھا نہیں جو پنڈت کی روش کے نہیں۔ نہ میں نے کسی کا نام لے کر شخصی طور پر لکھا آپ نے مجھے شخصی طور پر پنڈت کا خطاب دیا تو اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس خطاب پر اس لئے ناز کرتا ہوں کہ یہ تو ہمارے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس سنت ہے کہ آپ شاعر کہے گئے، کاہن کہے گئے، آپ نے سُن لیا۔ مجھے بھی شاعر، پنڈت اور کیا کیا کہا گیا، مجھے بھی اسی اتباع سے سُن لینا چاہئے[شہ]۔ وہ الحمدللہ میں نے بھی سُن لیا۔ تبلیغ کی راہ میں آپؐ پر سخت ترین حملے ہوئے، آپؐ نے صبر فرمایا۔ میں چونکہ بلا شرکت غیرے خاص آپؐ کی امت میں ہوں، خالص مسلمان، اسکئے

شہ یہ تمثیل بالکل غلط ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے کسی کو مکروہ لقب سے یاد نہیں کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔ سابقہ عنایات کے علاوہ جدید عنایت دیکھئے کہ آپ نے اسی مضمون میں قائلین حدیث کو منکرین قرآن لکھا ہے۔ (صفحہ)　　(اہلحدیث)

مجھے پنڈت، جاہل اور جھوٹا کہنا تو اُسی کی ایک چھینٹ ہے جو مجھ پر ڈالی گئی ہے۔ الحمدللہ۔ مجھ سا ناچیز بھی اس لائق ہوا کہ تیرہ سو برس کے بعد اُسی تبلیغی راہ میں وہی خاک مجھ پر اوچھالی گئی جو اُس پاک ہستی پر اوچھالی گئی تھی۔ تو اس پر تو مجھے صوفیانہ حال کرنے کو جی چاہتا ہے۔" (بلاغ امرتسر بابت دسمبر ۳۶ء صفحہ ۹-۱۰-۱۱)

اہلحدیث ناظرین! یہ نمونہ ہے حافظ صاحب کی شکایات کا جن کا ازالہ ہم بیان الحق کے سلسلے میں کافی کر چکے ہیں۔ آپ لوگ حافظ صاحب کو شکایت کرنے میں معذور خیال فرمائیں۔ اگر حافظ صاحب اس موضوع پر کچھ اور لکھیں گے تو ہمیں حاضر پائینگے انشاء اللہ!

کیونکہ ہمیں حافظ صاحب کے ساتھ بوجہ تعلق مولانا عبداللہ غازی پوریؒ کے خاص محبت ہے۔ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں　　نا
گرچہ ڈھونڈھو گے چراغِ رخِ زیبا لے کر

~~~~~~~~

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰)

خاتمہ الحمدللہ والمنۃ کہ "تنقید حدیث" کا جواب اختتام کو پہنچا۔ اللہ سبحانہ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

ہمارا گمان ہے کہ اس تحریر سے مولوی اسلم صاحب رنجیدہ ہوئے ہونگے مگر رنجیدگی کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ تحریر کسی ذاتی عناد و عداوت کی بنا پر نہیں لکھی گئی ہے نہ ہمیں مولوی صاحب سے کوئی پرخاش ہے بلکہ محض سنت نبویہ کی حمایت و نصرت میں یہ تحریر لکھی گئی ہے۔ ہم اپنے بچپن سے مولوی صاحب کے والد ماجد حضرت شیخ مولانا سلامت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ والغفران کا نام نامی سنتے ہیں اور نہایت ادب و احترام کرتے ہیں۔ آپ کی عزت و بزرگی کا سکہ عام لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ کیونکہ سنت نبویہ کے ساتھ آپ کو بڑا شغف اور ذوق تھا اور توحید و سنت کی نشر و تبلیغ کا آپ کو بڑا شوق و جذبہ تھا۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ گھر سے کچھ کھانے کی چیز ہمراہ لے لیتے اور گھوڑے پر بیٹھ کر گاؤں میں وعظ و تبلیغ کے لئے چلے جاتے۔ ایک روز دو روز کے بعد گھر واپس آتے۔ اگر اس سلسلہ میں کسی قرابت مند کے یہاں ورود کا اتفاق ہوتا تو اسکے یہاں بھی طعام تناول نہ فرماتے اپنے ساتھ لئے ہوئے کھانے پر ہی اکتفا فرماتے۔ اس طریق پر آپنے بہت سے مقام میں توحید و سنت کی روشنی پھیلائی اور بہت سی خلقت کو آپ کی ذات عالی صفات سے ہدایت و سعادت نصیب ہوئی۔ فجزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین خیرا لجزاء۔ ممدوح بڑی شخصیت رکھتے تھے اور اوصاف حسنہ و اخلاق فاضلہ کے جامع تھے۔ ذی ثروت و صاحب جاہ و جلال تھے علمی کمالات کے ساتھ سنت کے حامی و دلدادہ تھے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مصاحبین میں سے تھے اور علم و عمل کے زیور سے آراستہ و پیراستہ، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور فردوس بریں میں جگہ مرحمت فرمائے۔

جس طرح مولانا کی عزت و حرمت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہے آج مولوی اسلم صاحب کو ویسی ہی عزت و وقعت حاصل ہوتی اگر وہ اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے نقش قدم پر چلتے اور اس عقیدہ باطلہ انکار حدیث کے معتقد نہ ہوتے۔ ہم کو حیرت ہے کہ مولوی صاحب کس طرح اس وادی ضلالت میں جا پڑے اور یہ عقیدہ سیئہ کیونکر ان کے دل میں جاگزیں ہوا۔ خیر اگر ان کو حدیث کی طرف سے کچھ کھٹک اور خلش تھی تو اسکو اپنے دل ہی میں رکھتے اور ازالۂ شک کے لئے سعی کرتے رہتے۔ لیکن غضب تو یہ کیا کہ بلا تحقیق اور بغیر مراجعت کتب حدیث و اصول حدیث اور کتب تواریخ اسلامیہ کے حدیث کا رد لکھنا شروع کر دیا اور فرط غلو میں آکر غلط اور ضعیف روایتیں اور جھوٹے واقعات تک شائع کرنے کی جرأت کر بیٹھے۔ حالانکہ یہ حرکت شان اہل علم سے بعید اور عجز و مغلوبیت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو نیک اور سیدھی سمجھ دے اور حدیث کا تابع و عامل بنائے اور عقیدہ انکار حدیث سے
~~~~~~~~

ملکی مطلع

پنجاب میں اسلامی تثلیث

رانتُہُوْ خَیْرًا لَکُمْ (قرآن شریف)

ایرانی شاعر عرفی ہمارے ملک پنجاب کے حق میں
خدا جانے کس بنا پر یہ مدحیہ مصرعہ کہہ گئے ؎
پنجاب انتخاب ہفت کشور

ادھر سر سید احمد خان مرحوم نے پنجابیوں کو زندہ دلان پنجاب کا لقب بخشا۔ ممکن ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہی ہو مگر موجودہ زمانہ تو ایسا ہے کہ پنجابی اقوام میں سے کسی ایک قوم میں بھی یگانگت و اتحاد نظر نہیں آتا ہر قوم میں نفاق وشقاق موجود ہے۔ یہ کچھ معمولی درجے میں نہیں بلکہ انتہائی درجے سے بھی متجاوز ہو گیا ہے ہندو، مسلم اور سکھ تین قومیں پنجاب میں زیادہ آباد ہیں۔ سب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ ان سے کم ہندو۔ ان سے کم سکھ۔ ان تینوں قوموں کا نفاق و شقاق تو ایک پرانی داستان ہے جو قابل ذکر نہیں۔ ہاں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا باہمی نفاق وشقاق بجائے تنزل کے ترقی پذیر ہو رہا ہے اس کی تین شاخیں ہو گئی ہیں۔ (۱) مسلم لیگ۔ (۲) مجلس احرار۔ (۳) مجلس اتحاد ملت (نیلی پوشاں) انہی تین شاخوں کا نام ہم نے عنوان میں اسلامی تثلیث رکھا ہے۔ تثلیث کا عقیدہ اسلامی تعلیم کی رو سے ناقابل معافی ہے۔ اسی طرح ان تینوں جماعتوں کا نفاق وشقاق بھی ناقابل عفو حد تک پہنچ چکا ہے کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم لَا تَفَرَّقُوْا کے علاوہ حدیث شریف (فساد ذات البین ھی الحالقۃ) میں بھی تنبیہ آئی ہے۔ یعنی حضور فرماتے ہیں کہ آپس کی پھوٹ نیکیوں اور برکتوں کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس پھوٹ کا مرکزی نقطہ مسجد شہید گنج کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ آج کل امرتسر اور لاہور میں اس موضوع پر جامع مسجدوں میں لیکچر ہو رہے ہیں۔ جس میں ایک فریق دوسرے پر حملے کرتا ہے۔ یا اسکی غداری بتاتا ہے اور وہ اس کی عیاری۔ ایک طرف سے آواز اٹھتی ہے کہ ہم سول نافرمانی کر کے مسجد لیتے بشرطیکہ فریق ثانی کا فلاں فلاں لیڈر ہمارے ساتھ سول نافرمانی میں شریک ہو۔ دوسری طرف کر جواب ملتا ہے کہ یہ تمہاری ابلہ فریبی ہے۔ اگر تم سول نافرمانی کرنے والے ہوتے تو عین موقع میدان میں اتر آتے اس وقت کہاں چھپ گئے تھے؟

ادھر ہندو اخبارات ہیں جو فارسی مصرع
دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر
سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ہم تو ان سیاسی نبرد آزماؤں کی حکمت عملی سے ناواقفیت کا اعتراف کرتے ہیں لیکن اتنا ہم جانتے ہیں کہ مسجد شہید گنج کو چاندماری کا نشانہ بنایا جاتا ہے حقیقت کچھ اور ہے۔ لطف یہ ہے کہ دونوں طرف قانون دان حضرات موجود ہیں۔ لیکن تقریروں میں قانون دانی اسی طرح بالائے طاق رکھ دیجاتی ہے (جس طرح جلسۂ وس امرتسر میں واعظوں نے قرآن و حدیث کو بالائے طاق رکھ دیا تھا) کیونکہ مسجد شہید کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہے۔ جس پر فریقین کی بحث ہو چکی ہے۔ آج ۱۲۔ دسمبر تک حکم محفوظ ہے امروز فردا اسکے سننے کا انتظار ہے۔ خدا جانے کیا ظہور میں آئے۔ عقل اور قانون کا فتویٰ تو یہ ہے کہ فیصلۂ ہائی کورٹ کا انتظار کیا جائے۔ اسکے بعد حالات پیش آمدہ پر غور کرنے کے لئے تمام پارٹیوں کے نمایندوں کی ایک مختصر سی کانفرنس مدعو کی جائے۔ مگر اجتماع سے پہلے نمائندگان اپنی اپنی پارٹی کی گرمی کو چھوڑ دیں پھر اسلام اور اہل اسلام کی عزت و ناموس کو ملحوظ رکھ کر غور کریں۔
امید ہے کہ خدا تعالےٰ برکت نازل کریگا ؎

زاتفاق تمس انگبیں شود پیدا
خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

قاتلانہ حملے پر ایک معزز معاصر

حنفی المذہب کی رائے

ناظرین کرام! آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ رسالہ "پیشوا" دہلی کے اڈیٹر صاحب نے دہلی کے اعیان اہل حدیث کے حق میں کیا کچھ اظہار خفگی فرمایا تھا۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" مورخہ ۹ جولائی ۳۵ء میں آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ بایں ہمہ امرتسر کے قاتلانہ حملے کا واقعہ سن کر ان کی ذاتی شرافت و نجابت نے جو جوش مارا تو مندرجہ ذیل مراسلہ بغرض اظہار ہمدردی بھیجا۔

"محترم مولانا سلام ورحمت!

کل میں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کی خبر پڑھی بے حد افسوس ہوا۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے اور آپکے عقیدہ میں بڑا فرق ہے۔ اور یہ اختلاف مستقبل میں رفع بھی نہ ہوگا۔ مگر اسلام اور اہل سنت کے نام پر جو غنڈہ شاہی کی گئی ہے وہ اسلام اور انسانیت اور اہل سنت کے لئے باعث شرم ہے۔ اور کوئی شریف اہل سنت والجماعت اس شرمناک اور بزدلانہ اور قاتلانہ حملہ کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

میں صمیم قلب سے آپ کی تندرستی اور سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ حملہ آور جلد گرفتار ہو کر اپنے کئے کی سزا بھگتیگا۔

نہایت ادب سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ اس حملہ کی ذمہ واری اس جاہل مسلمان پر ہے۔ جس نے اشتعال میں آکر یہ حرکت کی۔ یا اس کے ذمہ وار وہ مولوی صاحبان ہیں جو اپنی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں کی وجہ سے ملت اسلام کے لئے الحاد اور بیدینی اور آریوں اور عیسائیوں سے زیادہ ایک مستقل خطرہ ہیں۔ اور کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلام

متفرقات

ذاتی حالت | بفضلہ بہ نسبت سابق بہتر ہے۔ نقاہت بھی رفتہ رفتہ رفع ہو رہی ہے۔ دفتری کام ابھی خود کرنے کے قابل نہیں ہوا۔ بلکہ حسب معمول محرروں سے ہی کرواتا ہوں۔ تاہم احباب کرام اپنی دعاؤں میں میری صحت کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ (ابوالوفاء)

عید الفطر | ۴۔ دسمبر کو غرہ شوال نظر آ جانے سے بالاتفاق عید الفطر ۵۔ دسمبر بروز اتوار کو ہوئی۔ غالبًا ہندوستان میں تمام جگہ اتوار ہی کو عید ہوئی۔ البتہ بابو اللہ دتہ صاحب نظام آبادی بحرین سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں ۴ دسمبر بروز ہفتہ عید ہوئی۔

اہلحدیث ۱۰ دسمبر شائع نہیں ہوا | گذشتہ پرچہ میں اطلاع دیدی گئی تھی کہ بوجہ تعطیلات عید الفطر اہلحدیث ۱۰ دسمبر شائع نہیں ہوگا۔ پھر بھی اکثر احباب نے پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت کی۔ احباب کرام شکایت کرنے سے پہلے اہلحدیث کو بغور ملاحظہ فرما لیا کریں۔

اخبار اہلحدیث کی ترقی | بہی خواہوں سے وابستہ ہے۔ وہ اگر اسے عام ترقی پر پہنچانا چاہیں تو اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کی توسیع اشاعت کی کوشش کریں۔ ماہ نومبر میں جن احباب نے نئے خریدار بنائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آیندہ پرچہ میں ان حضرات کے اسماء گرامی شائع کر دیئے جائینگے۔

وی پی واپس آئے | ماہ نومبر میں جن حضرات کے نام اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے تھے ان میں سے کئی اصحاب نے واپس کر دیئے۔ جن پر مندرجہ نوٹ ڈاک خانہ کی طرف سے درج تھے:۔

(۱) گھر پر موجود نہیں (۲) لینے سے انکاری ہے۔ (۳) Not Claimed

نہائت افسوس کا مقام ہے | کہ جب قیمت ختم ہونے کی اطلاع ایک ماہ پیشتر دی جاتی ہے اور پھر دفتر کی طرف سے اجازت بھی ہوتی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو اطلاع ہی کر دیں تو پھر اس قدر عدم توجہگی سے کیوں کام لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ لازمی طور پر دفتر کو نقصان کی صورت میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔

یادگار حملہ | گذشتہ پرچے میں بتایا گیا ہے کہ قاتلانہ حملہ کی یادگار میں ایک رسالہ شائع کیا جائیگا۔ جس کا نام شمع توحید تجویز ہوا ہے۔ خواہش تو یہ ہے کہ نثر و نظم میں کم سے کم دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہو۔ جماعت اہلحدیث نے اس حملہ کو جس دردمندی سے سنا اس سے کچھ بعید نہیں کہ دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہو کر موجب ہدایت ہو۔ فہرست چندہ دہندگان ۱۴ دسمبر تک حسب ذیل ہے:۔

(۱) منجانب خانصاحب چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار مرحوم چک ۳۵۲ ضلع لائل پور۔ ۵۰ روپے
(۲) مولوی حافظ عبد اللہ صاحب رحیم آبادی معرفت قاری احمد سعید صاحب بنارسی ۲؎
(۳) چوہدری بدر الدین صاحب تیجہ کلاں ضلع گورداسپور ۵؎
(۴) شیخ نظام الدین صاحب کنٹرولر بہوساول۔ ۵؎
(۵) مولانا شرف الدین صاحب ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی ۲؎
(۶) مستری غلام قادر صاحب کمرسیاز منڈی بوڑیوالہ ملتان ۲؎
(۷) منجانب جماعت اہل حدیث جے سنگھ والا ۲؎
(۸) مولوی ہدایت اللہ صاحب کوٹلی معروف علی ۲؎
(۹) چوہدری احمد حسین صاحب جہان خیلاں ضلع ہوشیارپور ۲؎
(۱۰) مولوی علی محمد صاحب قریشیانوالہ ضلع شیخوپورہ ۲؎
(۱۱) مولوی طالع مند صاحب پنشنر امرتسر ۱؎۔ میزان ۹۴؎

عیدانہ فنڈ | مفتی محمد ظریف صاحب پشاور سے۔ یعقوب ولی اللہ صاحب مومن پورہ بمبئی ۱۱؎ ۱۰؎۔ مستری غلام قادر منڈی بوڑیوالہ ۱؎۔ حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حنیفیہ مدراس ۱۰؎۔ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ ۸؎۔ سید خلیل الرحمن صاحب اجمیر ۵؎۔ میاں خوشی محمد صاحب چک ۵ ضلع منٹگمری ۲؎۔ از امرتسر ۱؎۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | ماسٹر عبد الرحمن صاحب ہرووڈ والا ۱؎۔ میاں خوشی محمد صاحب مذکور ۲؎۔ انجمن اہل حدیث جے سنگھ والا ۲؎۔

یاد رفتگان | (۱) شیخ حاجی عبد العزیز صاحب گجراتی گورنمنٹ کنٹریکٹر اچھرہ چند روزہ علیل رہ کر ۲۸ نومبر کو راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی میت کو آبائی وطن شہر گجرات (پنجاب) ہمیشہ کے لئے سپرد خاک کیا گیا۔ آپ جماعت اہل حدیث کے دلی ہمدرد اور صاحب کرم تھے۔ میرے مخلص احباب میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اور انکی اولاد کو ان کا جانشین بنائے

(۲) میری والدہ جو نہایت ہی صالحہ تھیں فوت ہو گئیں انا للہ! راقم خدا بخش موچی والا نانوالی ضلع سیالکوٹ

(۳) میرے نسبتی برادر محمد عبد اللہ صاحب ۲۔ رمضان کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم موحد پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ سید حاجی محمد۔ گارڈ بی۔ این۔ ریلوے۔

(۴) اخبار اہلحدیث کے بہت پرانے خریدار حاجی سیف اللہ صاحب نیجر مدرسہ کرہ گشائیں ضلع فیض آباد کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ! راقم فخر الحسن ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

ضرورت ہے | ہم کو اپنی مسجد کے لئے ایک ایسے مولوی فاضل کی ضرورت ہے جو انگریزی جاننے کے علاوہ خوش الحان بھی ہو اور درس و لیکچر دینے میں بھی مہارت رکھتا ہو۔ نیز ایسے ہی ایک عورت استاد کی بھی ضرورت ہے

خاکسار شیخ نور دین محلہ محمد۔ جہلم (پنجاب)

مدرسہ محمدیہ باڑی | ریاست دھولپور۔ قرآن و حدیث و دیگر علوم مروجہ کی خدمت میں عرصہ ۱۹ سال سے ہمہ تن مصروف ہے۔ جس سے جماعت اہل حدیث کو بہت فائدہ پہنچا اور بیرونی طلباء بھی کثیر التعداد میں فارغ التحصیل ہو کر بلاد ہند میں نشر اشاعت میں مشغول ہیں۔ گویا راجپوتانہ بھر میں یہی ایک مدرسہ اہل حدیث کا ہے جو اپنی نوعیت میں صرف آپ ہی ہے۔ بیرونی طلبا کے طعام قیام اور کتب درسیہ کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہے۔ شائقین اور محنتی طلبا کو چاہئے کہ آنے سے پیشتر بذریعہ درخواست اجازت حاصل کریں۔ عمر اور سابقہ تعلیم مفصل اور پیشہ آبائی سے مطلع فرمائیں۔

خادم :- فتح محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ راجپوتانہ۔

نوٹ :- قاتلانہ حملہ کے متعلق انجمنوں کی قراردادیں، خطوط اور تاروں کی رسید کا ذکر صفحہ ۱۹ پر ہے۔ وہاں دیکھئے۔

(۱۲۵)

کے نام پر مُلّا اِزم کے اس سیاہ داغ کو دھونے کے لئے خود علماء کرام ہی میدان میں آئیں۔ جو کسی حالت میں بھی اس قسم کے قاتلانہ حملوں سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔ سلہ

نیاز مند عزیز حسن بقائی (ایڈیٹر پیشوا)

اہلحدیث میری صحت کے لئے جو آپ نے دعا کی ہے وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوچکی ہے۔ غالباً آپ جیسے دوستوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میں اب اچھا ہوں ہاں کافی مقدار میں خون نکل جانے کی وجہ سے طاقت ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ آپ کی دوسری تمنا جو حملہ آور کی گرفتاری کے متعلق ہے خدا کرے وہ بھی پوری ہو۔ اس مقدمے کا چالان پولیس نے زیر دفعہ ۱۲ ضابطہ فوجداری عدالت میں بھیجدیا۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوگا وہ شائع کردیا جائیگا۔

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلّھا

چین جاپان اور ہندوستان

چین کی اکثر آبادی بدھ مذہب کی پیرو ہے ایسا ہی جاپانی بھی بدھ ہیں۔ مگر سیاسی اغراض کی وجہ سے ایسی شدید جنگ میں مبتلا ہوگئے ہیں کہ ایشیا میں اس کی نظیر ابتدائے دنیا سے آج تک نہیں ملتی یورپ کے تماشہ بین تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ جاپان کی نشانہ بازی کبھی کبھی ان یورپین تماشہ بینوں پر بھی اپنا اثر کرجاتی ہے۔ مگر یہ لوگ ایسے ہوشیار ہیں کہ اسے معمولی سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ عوام ظاہر بین اس کو دول یورپ کے ضعف پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے اس کے خلاف ہے۔ ہمارے خیال میں دول یورپ کی یہ بڑی گہری حکمت عملی ہے وہ جانتے ہیں کہ جاپان چاہے چین پر غلبہ پاجائے مگر غلبہ حاصل کرنے میں اس کی قوت ضرور خرچ ہوگی جب وہ کافی خرچ ہوجائے گی تو اس وقت جاپان کو دبالینا آسان ہوگا۔ برطانیہ کلاں جاپان کی روش کو بڑی گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اسکے جہازوں اور کشتیوں پر جاپان کے نشانے پڑتے ہیں۔ مگر وہ معمولی سا احتجاج کرنے کے بعد خاموش ہوجاتا ہے لیکن دور اندیشی ملاحظہ ہو کہ کلکتہ، مدراس، بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں پر ایسے انتظامات ہورہے ہیں گویا ابھی ہفتے ان مقاموں پر حملہ ہونے والا ہے۔ کلکتہ مدراس پر جاپان کی طرف سے خطرہ ہے ادھر کراچی بمبئی کو اٹلی کی طرف سے خطرہ ہے کیونکہ اٹلی جاپان کا حلیف ہے غریب ہندوستانیوں کا اس وقت کیا بنے گا؟ وہی جو مثل مشہور ہے۔

دو ہاتھیوں میں بیڑوں کا ستیاناس۔

خدا انجام بخیر کرے +

سلہ آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ علما کا فرض ہے کہ ہر ایک خلاف شرع امر پر زبان کھولیں۔ کیونکہ

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

نص صریح ناطق ہے اور حدیث شریف میں بالفاظ الساکت عن الحق شیطان اخرس وعید شدید بھی آئی ہے۔ اسی بنا پر انجمن اہل حدیث امرتسر نے مندرجہ ذیل علمائے احناف کو نام بنام متوجہ کیا تھا کہ یہ حضرات واعظین جلسۂ امرتسر کی تقریروں پر اظہار رائے فرمائیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ اور رسول ایک ہی ہیں۔ انجمن کے اشتہار میں سے حسب ذیل عبارت آپکی توجہ کے قابل ہے۔

"ہم مندرجہ ذیل علمائے کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ یک جا بیٹھ کر متفقہ فتویٰ شائع کریں کہ یہ تعلیم حنفی مذہب کے مطابق تھی یا ہندو ازم اور عیسائی عقیدہ کے موافق۔ ہمارے مخاطب علماء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

(۱) مولانا محمد حسن صاحب امام عیدگاہ حنفیہ امرتسر
(۲) مولانا غلام محمد صاحب امام مسجد خیرالدین مرحوم
(۳) مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ مسجد شیخ بڈھا مرحوم
(۴) مولانا عبدالکبیر صاحب مدرس مدرسہ مسجد محمد جان مرحوم
(۵) مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی معہ برادر خورد
(۶) مولانا بہاالحق صاحب قاسمی
(۷) مولانا سلامہ بابا صاحب امام مسجد محمد جان مرحوم
(۸) مولانا محمد عالم صاحب آسی
(۹) مولانا نور عالم صاحب امام مسجد گنگراہی
(۱۰) مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت احناف۔

یہ حضرات یہ بھی بتائیں کہ ایسے مواعظ کو سن کر خاموش رہنے سے اسلام اور خصوصاً حنفی مذہب کی جو بدنامی ہوگی اسکی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟"

اہلحدیث ہمیں قوی امید تھی کہ یہ حضرات یک جا بیٹھ کر ان تقریروں پر غور کرکے کسی متفقہ فیصلے کا اعلان فرمائیں گے تاکہ اہل سنت حنفی جماعت پر دھبہ نہ لگے۔ مگر ناظرین عموماً اور ایڈیٹر صاحب رسالہ پیشوا خصوصاً یہ سن کر حیران ہونگے کہ حنفی علماء نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ ع

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

ضروری اطلاع

احباب کی آگاہی کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ میرے بھائی پر جو ایک ہندو نے مذہبی و قومی عداوت کی بنا پر جھوٹا مقدمہ فوجداری دائر کردیا تھا اور چھ ماہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی اور مقدمہ خارج کردیا گیا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ وصلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین۔

دوسرا مقدمہ عدالت منصفی کا ہے جس میں میرے بچے عزیزان رفیق احمد اور حنیف اختر سلمہما اللہ تعالیٰ کو اسی ہندو نے مدعا علیہ قرار دیا ہے۔ ناظرین کرام اس مقدمہ میں بھی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق مرولی بہاری مبلغ اسلام)

بقیہ متفرقات

قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں بہت سے اصحاب بوجہ رمضان المبارک کی وجہ سے سفر نہ کر سکتے تھے بعد عید الفطر حضرت مولانا مدظلہ کی عیادت کو تشریف لائے جن میں مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب ملتانی۔ مولانا احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین لاہور۔ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن کھیپیا نوالی۔ مولانا عمر الدین صاحب وزیر آبادی مولوی حافظ احمد صاحب لاہوری اور میاں عبد المجید صاحب لاہوری کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں

گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے واقعہ ہائلہ کی مکمل تحقیق و تفتیش کرنے اور ملزم کو گرفتار کرنے کے متعلق گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں بھیجی گئیں۔ ان کی نقول بغرض اشاعت دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجائش صرف ارسال کنندگان کے نام ہی درج کئے جاتے ہیں

(۱) از جماعت اہل حدیث ڈھاکہ بنگال

انجمن اہل حدیث کنوکنوئیں ضلع ٹانگو ملک برما

انجمن اہل حدیث احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

انجمن اہل حدیث کوٹ سوجانان ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

تجاویز مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے مزید تجاویز موصول ہوئی ہیں۔

(۶۱) انجمن اہل حدیث آرہ (گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو بھی ایک ایک نقل بھیجی گئی) (۶۲) مسلمانان موضع جمال پور ضلع شاہ آباد (گورنر و وزیر اعظم کو بھی) (۶۳) مسلمانان موضع باگا۔ (۶۴) انجمن اہل حدیث بانسٹریہ ضلع بلیا۔ (۶۵) جماعت اہل حدیث تانتی باغ کلکتہ۔ (۶۶) جماعت اہل حدیث پانڈھورنہ۔ (۶۷) جمعیۃ تبلیغ الاسلام علاقہ چونیاں ضلع لاہور۔ (۶۸) جماعت المسلمین چوبتہ منتی باقر لاہور۔ (۶۹) انجمن اہل حدیث فرخ آباد ضلع ہمدت (۷۰) جمعیۃ شبان المسلمین کمریا فاں ضلع گیا۔

(۷۱) جماعت اہل حدیث باڑی ریاست دھولپور

(۷۲) جماعت اہل حدیث ودیہ بندی شہ ستوی تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاول پور۔

مزید تاریں جو بطور ہمدردی موصول ہوئیں۔

(۲۸) جمعیۃ اہل حدیث رائی ڈرگ۔

(۲۹) جمعیۃ اہل حدیث جوناگڑھ

خطوط جو آج ۱۳۔ دسمبر تک مزید موصول ہوئے

(۲۱۸) چوہدری احمد حسین خان صاحب جہاں خیلاں۔

(۲۱۹) ڈاکٹر محمد اسماعیل پھرالہ

(۲۲۰) فخر الحسن صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد

(۲۲۱) سید اسماعیل صاحب رائی ڈرگ۔

(۲۲۲) حافظ محمد اسحاق صاحب ڈک اسماعیل کیمپ سرحد

(۲۲۳) مولوی محمد شفیع صاحب نعیم دینا نگر

(۲۲۴) جناب محمد ابوالحسن صاحب بستل بی۔ اے شاہ آباد

(۲۲۵) بابو عزیز الدین صاحب کوئٹہ۔

(۲۲۶) منشی عبد العزیز صاحب وثیقہ نویس دینا نگر

(۲۲۷) مولوی عبد الرحمن صاحب نندوڑہ۔

(۲۲۸) منجانب ممبران انجمن اہل حدیث سری نواسپور ضلع کولار

(۲۲۹) اراکین انجمن اصلاح المسلمین موضع پونڈہار ضلع گونڈہ (۲۳۰) مولوی حبیب اللہ صاحب چک ۱۲۲ مراد

(۲۳۱) جناب عبد الحمید صاحب ہیڈ ماسٹر ناگ پور

(۲۳۲) مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندر پور ضلع مالدہ

(۲۳۳) صوفی محمد حسن صاحب سرہند۔

(۲۳۴) مولوی عبد الوہاب صاحب کانپور سوٹ کیس کمپنی بمبئی

(۲۳۵) محترمہ ملقبیس الزمانیگم صاحبہ دختر خان بہادر مولوی سید عبد العزیز صاحب مرحوم صدران ضلع فرخ آباد

(۲۳۶) مولوی محمد عمر صاحب واعظ مندہ ضلع جالندھر

(۲۳۷) حاجی عبد العزیز صاحب کلاتھ مرچنٹ مدھوپور بنگال

(۲۳۸) جناب محمد عبد الصمد صاحب صدر بازار ناگ پور

(۲۳۹) منشی شیر محمد صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث جے سنگھ والا

(۲۴۰) سید محمد فخر الدین صاحب کراچی

(۲۴۱) میاں دوست محمد صاحب بھرارڈہ چنیوٹ

(۲۴۲) مولانا محمد حسین صاحب لکھو کے ضلع فیروز پور

(۲۴۳) محترمہ مصطفائی صاحبہ بیوہ مولوی محمد امین مرحوم گوجرانوالہ

(۲۴۴) منشی محمد نصر اللہ صاحب گڑھ مان سنگھ بہاولپور

(۲۴۵) مولوی محمد عبید اللہ صاحب قریشی چھپاوٹنی

(۲۴۶) ابن مولانا فقیر اللہ صاحب مرحوم مدراس۔

(۲۴۷) جناب کاکا محمد اسماعیل صاحب مدراس۔

(۲۴۸) عبد القدوس صاحب لوٹاکنڈ

(۲۴۹) جناب قریشی سرور شاہ صاحب ذیلدار شورکوٹ

(۲۵۰) مولانا سید محمد داؤد صاحب بہال ضلع گورداسپور

(۲۵۱) جناب کریم بخش صاحب کوٹلہ عالم پور

(۲۵۲) شیخ عبد اللہ صاحب ایور۔ (۲۵۳) بابو اللہ دتہ صاحب بحرین۔ (۲۵۴) جناب محمد عمر صاحب رائیڈرگ ضلع بلہاری

(۲۵۵) مولانا محمد عبد اللہ صاحب محقق کوچین۔

(۲۵۶) مولوی محمد اسماعیل صاحب کٹھریاں ضلع گورداسپور

(۲۵۷) مولوی حکیم عبد الحمید صاحب منشی فاضل گوجرہ۔

(۲۵۸) مولوی محمد صدیق صاحب بہاری۔

(۲۵۹) جماعت اہل حدیث اجمیر (راجپوتانہ)

(۲۶۰) جماعت اہل حدیث کاسگنج ضلع ایٹہ

(۲۶۱) مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب حافظ آباد

(۲۶۲) سید عبد الرؤف صاحب ایلور

ضرورت دعا نیازمند عرصہ تین ماہ سے بیکار ہے ہائی سکول میں عربی۔ فارسی اور اردو پڑھانے کا زائد از شش سالہ تجربہ رکھتا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ درگاہ رب العزت میں دعا فرمائیں تاکہ مسبب الاسباب جلد ہی کوئی موزوں سبب معاش بنا دے۔

حافظ عبد الحمید مولوی فاضل منشی فاضل ہو-ٹی میٹریکولیٹ متصل مسجد برنے والی وزیر آباد (پنجاب)

ضرورت بارش پنجاب میں بارش نہ ہونے سے خشک سالی کا اندیشہ ہے۔ بدرگاہ رب رحیم دعا کریں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور باران رحمت سے لوگوں کو شاد کرے۔ (ایک کاشتکار)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ کشن چند صاحب پی۔سی۔ایس

جج بہادر عدالت خفیفہ لاہور

نمبر مقدمہ ۲۴۳ بابت ۱۹۳۷ء

انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور بذریعہ سید محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ آنریری سکرٹری۔ مدعی

بنام فضل الدین ولد عبدالغنی قوم کشمیری بٹ سکنہ ڈبی بازار لاہور۔ مدعا علیہ

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۲۴۰/- روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فضل الدین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل الدین مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۷ء مقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۸

اخبار اہلحدیث امرتسر

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " لے
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۱۲/
فی پرچہ - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۹)

امرتسر ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ حملہ قاتلانہ بر حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

غضب ہے ایسے مرشد آج کل ہیں — کہ جن کی عقل گم ہے۔ علم محدود
پس پردہ خدائی کا ہے دعوےٰ — یہ ہیں اس دور کے شداد و نمرود
مریدوں کو جو دیکھو تو ہیں جاہل — نہیں ایسوں کے مرشد کیوں نہ مسجود
جو ایسوں کو بتائے راہ سیدھی — یقیناً زیست ٹھہرے اُس کی محمود
ثناء اللہ ملقب شیر پنجاب — کہ جن کا وعظ ہے بدعت کو بارود
کمربستہ ہوئے اس بات پر وہ — کہ بدعت کو کریں یک لخت مفقود
یکایک اک شقی القلب جاہل — ہوا حائل کہ ہو یہ راہ مسدود
کیا اک قاتلانہ اُس نے حملہ — کہ دنیا سے ہو ہستی اُن کی مفقود
بچے فضل الٰہی سے وہ یکسر — کہ اُن کا واقعی تھا کام محمود
الٰہی رکھ سلامت بو الوفا کو — کہ جن کی زیست ہے مذہب کو مسعود
دل رنجیدہ و غمگیں نے زاہد — کہی تاریخ فوراً خبیث مردود
۱۳۵۶ھ

مقدس رسول۔ راجپال آریہ نے ایک رسالہ بنام "رنگیلا رسول" تصنیف کیا تھا۔ اسمیں آنحضرت صلعم کی ذات مبارک پر حملے کئے تھے۔ اس نامعقول رسالے کا جواب مولانا

باجلاس جناب لالہ دینا ناتھ صاحب ...
بیرسٹرایٹ لا انسالونسی جج سرگودھا

نمبر مقدمہ ۱۵۷۔ سال ۱۹۳۲ء
۱۹۹۔ سال ۱۹۳۵ء

سید محمد ولد شاہ محمد ذات باجوہ سکنہ چک ۳۵ جنوبی
ملکے والہ تحصیل سرگودھا۔ معروض دیوالیہ
بنام بدھورام وغیرہ قرضخواہان

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی
جاتی ہے کہ سید محمد دیوالیہ جو بحکم مورخہ ۲۰
دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ اب بحکم مورخہ ۲۹
قطعی ڈسچارج کیا گیا ہے۔

آج بتاریخ ۴ بثبت ہمارے دستخط اور
مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ترجمان وہابیہ

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپال نے
ترجمان وہابیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس
میں اہل حدیث سے یہ الزام ہٹایا گیا تھا کہ یہ جماعت
عبدالوہاب نجدیؒ کی مقلد ہے۔ ساتھ ہی امام محمد بن
عبدالوہابؒ کی کامل سوانحعمری لکھی تھی۔ نجدیوں کے حالات
لکھے تھے۔ اہل حدیث کا مذہب بیان کیا تھا۔ ان پر سے
تہمتیں ہٹائی تھیں۔ ثابت کیا تھا کہ انہیں وہابی کہنا
اپنے ایمان کا خون کرنا ہے۔ لیکن عرصے سے یہ کتاب
کہیں نہ تھی۔ الحمد للہ اب پھر آب و تاب سے چھپ گئی
ہے۔ اور آپ تعجب سے سنیں گے کہ باوجود ۱۵۰ صفحے
ہونے کے اس کی قیمت صرف چار آنے (۴؍) رکھی
گئی ہے۔ بہت جلد منگوا لیجئے بڑے کام کی کتاب
ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مجاہد ہند

جس میں حضرت مولانا شہید دہلویؒ کی مختصر
سوانحعمری، آپ کا حسب نسب۔ آپ کی تحریک احیاء
توحید و سنت، آپ کی دینی و ملی خدمات، اعلاء کلمۃ اللہ
کے لئے آپ کے مجاہدانہ [illegible] آپ کی جنگ حریت
اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔
کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍

اکسیر ہدایت

(ترجمہ کیمیائے سعادت) حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں حضرت ممدوح
نے فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی و نقلی دلائل اور موجودہ
سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے۔ ایک عمدہ اور
بے بہا تالیف ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

فقہ محمدیہ

مکمل مذہب اہل حدیث کے جملہ مسائل
مستند کتب سے اخذ کرکے یکجا
جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جس کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو
اشد ضروری ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو اس کی تعلیم
ضرور دینی چاہئے۔ مکمل کتاب عرصے سے نایاب تھی
الحمد للہ کہ اب مکرر طبع ہو گئی ہے۔ اس کے سات حصے
ہیں جو مکمل روانہ کئے جائیں گے۔ مکمل تین روپیہ

بلوغ المرام

مع شرح مولانا احمد حسن
دہلوی۔ حدیث کی مشہور
کتاب ہے۔ تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں
داخل ہے۔ شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ
ہے۔ یہ کتاب بھی عرصے سے نایاب تھی۔ حال ہی میں
مکرر طبع ہوئی ہے۔ جس کے دو جزو ہیں۔ قیمت فی جزو
۱۲؍ مکمل ۱۸؍

جدید انگلش ٹیچر۔ انگریزی جلد سیکھنے کے لئے۔ قیمت ۸؍

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی۔
اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو
طشت از بام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول
بحث کرکے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں،
چھیلوں اور درندوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں
آریہ سماج آج تک اس کی تردید نہیں کر سکی۔ قابل دید
ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت اعلیٰ۔ قیمت بجائے
۱۲؍ کے صرف دس آنے (۱۰؍)

شان قرآن

علامہ فرید وجدی فاضل مصر
کے مشہور رسالہ القرآن کا
اردو ترجمہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جمع تدوین۔
تحریف و تبدیل سے محفوظ رہنے کی وجوہ جو محض قرآن مجید
کے لئے مخصوص ہیں۔ بیان کی گئی ہیں۔ قیمت صرف
پانچ آنے (۵؍)

تاریخ المشاہیر

مجلد۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب
منصورپوری مصنف
رحمۃ للعالمین، جس میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام
شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ حضرت ...
امام رازی وغیرہ وغیرہ ائمہ کرام و علماء عظام، مشائخ و
صوفیا۔ ملوک و وزرا، قاضی القضات، شعراء و ادباء
کے حالات درج ہیں۔ کل ۴۰ حضرات کے حالات
درج ہیں جو اسلامی دنیا میں مہر و ماہ کی طرح درخشندہ
ہوئے۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ — منیجر اہلحدیث امرتسر

ایڈیٹر صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ

علمائے اسلام کا جواب آریہ مسافر کو

(۳)

گذشتہ قسط میں آریہ معترض کا اعتراض متعلقہ آیت مَا تَشَابَہَ کا ذکر ہو چکا ہے۔ آج بھی اسی قسم کے چند اعتراضات ہم طلبائے عربی کے سامنے لاتے ہیں معترض اپنی عربی دانی کے گھمنڈ میں قرآن مجید کی عربیت پر اعتراض کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"کیا قرآن مجید کی عربی عبارات صرف اور نحو کے قواعد کے مطابق ہے۔ اور اگر ہے تو کیا آپ یہ بتلا دیں گے کہ آیت مندرجہ عدد نمبر ۱۰ میں ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جس شخص کی مثال آیت میں دی گئی ہے وہ تو ایک شخص ہے کہ جس کے پاس بجز اسکے کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں ہے۔ تو ایسا ہوتے ہوئے اللہ کا یہ کہنا کہ اللہ اُن کی روشنی اُچک لے گیا۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ لہٰذا کیا ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ کی جگہ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِہٖ اور تَرَكَهُمْ کی جگہ تَرَكَهٗ اور ایسے ہی لَا يُبْصِرُوْنَ کی جگہ يُبْصِرُ لکھنا مناسب نہ تھا؟"

(آریہ مسافر دہلی ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | معترض کو معلوم نہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اسمائے موصول مَنْ اور اَلَّذِیْ سے جہاں وحدت شخصی مراد ہو وہاں ان کے لئے افعال اور ضمائر بصیغہ مفرد لائے جاتے ہیں مگر جہاں وحدت نوعی مقصود ہو وہاں ان کے لئے افعال اور ضمائر بصیغہ جمع لائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آیت زیر بحث میں وحدت شخصی نہیں بلکہ وحدت نوعی مراد ہے۔ اسی لئے جمع کی ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔ اس کی مزید تشریح کے لئے آیت ذیل ملاحظہ ہو

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ (سورہ بقرہ)

اس آیت میں مَن کے واسطے پہلا فعل يَتَّخِذُ بصیغہ واحد آیا ہے مگر دوسرا فعل يُحِبُّوْنَهُمْ جمع لایا گیا ہے۔ کیونکہ وحدت نوعی جمعیت کی مقتضی ہے

اس سے آگے آریہ معترض نے آیہ کریمہ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ آیت علم بلاغت کے خلاف ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

"اس آیت کے اندر لفظ اَعْلٰی کی جگہ لفظ خیر تحریر ہے اور جو کہ فصاحت کے خلاف ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ لفظ ادنیٰ کا تقابل اعلیٰ کے ساتھ ہوا کرتا ہے نہ کہ خیر کے ساتھ۔ اور لفظ خیر بھی اگرچہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے لیکن تقابل خیر کا ادنیٰ کے ساتھ درست نہیں ہوا۔ بلکہ خیر کا تقابل شر کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں بھی کئی جگہ خیر کا تقابل شر کے ساتھ ہی تحریر کیا ہے۔ لہٰذا بتلاؤ کہ یہ آیت فصاحت کے خلاف تو نہیں ہے" (آریہ مسافر ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء ص۱۴)

اہلحدیث | معترض نے سمجھا ہے کہ لفظ ادنیٰ کا جو معنی اردو میں ہے وہی عربی میں بھی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ بلکہ ادنیٰ "ورے کی چیز" کے معنی میں آتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں کئی جگہ لفظ دُنْيَا جو اَدْنٰی اسم تفضیل کا صیغہ مونث ہے لفظ "حیات" کی صفت ہو کر آیا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی کفار لوگ قریبی زندگی پر (جس سے وہ موصوف ہیں) راضی ہو گئے۔ پس معلوم ہوا کہ اَدْنٰی کے معنی میں کمی درجہ یا حقارت ضروری نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کی تمیز رتبۃً یا درجۃً واقع ہو مثلاً یوں بولا جائے کہ اَدْنٰی دَرَجَةً یا اَدْنٰی رُتْبَةً تو ضرور حقارت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہاں آیت زیر بحث میں ادنیٰ کے مقابلے میں خیر کا لفظ لا کر اس کی تمیز کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہاں ادنیٰ من حیث القرب مراد نہیں بلکہ ادنیٰ من حیث المرتبت مراد ہے۔ پس معنی آیت بالا کے یوں ہوئے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى رُتْبَةً بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ دَرَجَةً یعنی کیا تم اچھی چیز کے تبادلے میں اس کی نسبت حقیر (کم درجہ) چیز لینا چاہتے ہو

اس سے اگلا اعتراض بھی اسی قسم کا ہے۔ چنانچہ معترض صاحب آیت يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا پر ان الفاظ میں اعتراض کرتے ہیں:

"اس آیت میں لفظ رحمان کو جو کہ بقول مفسران قرآن مجید خداوند تعالیٰ کا ایک بہت ہی بڑا صفاتی

(۱۳۱)

انتخاب الاخبار

معذرت | اگر کسی صاحب کو اس ہفتے دفتری انتظام کے متعلق کچھ شکایت ہو تو وہ ہمیں معذور سمجھیں. کیونکہ قاضی منظور حسین صاحب جن کے ذمے دفتر کا اہتمام ہے کئی دنوں تک بعارضہ ذات الجنب بیمار رہے ہیں مگر اب اللہ کے فضل سے ان کی صحت بحال ہو رہی ہے صرف ضعف باقی ہے. ناظرین دعائے صحت کریں (مدیر)

مذاہب کانفرنس | انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے اپنے سالانہ جلسے کے ایام (۲۴ تا ۲۶ دسمبر) میں ایک مذاہب کانفرنس کرنے کا اعلان کیا ہے جو ۲۶ دسمبر بروز اتوار بوقت دو بجے مسلم ہائی سکول احمدیہ بلڈنگ لاہور میں منعقد ہوگی. جس میں ہر مذہب کا نمائندہ اپنے مذہبی نقطۂ نگاہ سے دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل پیش کرے گا.

—— روس نے اپنے ہوا بازوں کو ہوائی جہاز دیکر چین بھیجدیا ہے. شرط یہ ہے کہ اگر پھر قومی حکومت قائم ہو گئی تو اس کا نصف حصہ ان چینیوں کو دیا جائیگا جو روسی طرز حکومت کے حامی ہیں. بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سو بیس روسی جہاز اور دو سو چالیس روسی ہوا باز ہانکو (چین) میں پہنچ گئے ہیں.

—— چین کا دارالخلافہ جو مشرقی ساحل پر واقع ہے جاپان نے فتح کر لیا ہے. جاپانیوں کا بیان ہے کہ اس محاذ پر ۹۰ ہزار چینی ہلاک ہوئے اور بہت سی توپیں جاپانیوں کے ہاتھ لگیں.

—— فلسطین میں دار و گیر کا سلسلہ جاری ہے حیفا. یروشلم اور دیگر مقامات پر فوجی عدالتیں عربوں کو سزاؤں کے احکام سنا رہی ہیں اور عام دہشت پھیل رہی ہے. (مدینہ)

—— ممالک اسلامیہ میں اطالیہ کی خفیہ ریشہ دوانیاں جاری ہیں. بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی سفیر جو آجکل مصر میں مقیم ہے اس کو بہت سی ہدایات دی گئی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کوشش کرے کہ مصر بھی حبشہ پر اطالیہ (اٹلی) کا قبضہ تسلیم کرلے.

—— وزیرستان کے متعلق تازہ اطلاعات سے (جو بنوں سے آئی ہیں) معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری فوجیں واپس آرہی ہیں مگر قیاس کیا جاتا ہے کہ اپریل ۱۹۳۸ء میں جبکہ سردی کا موسم ختم ہو جائیگا پھر فوج کشی کیجائیگی

—— نئی دہلی کی اطلاع مظہر ہے کہ یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے ہندوستان کی فوج کو گھوڑوں اور نیزوں کی بجائے مشین گنوں، ٹینکوں، توپوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح کیا جائیگا.

وی پی واپس نہ کریں

ناظرین مطلع رہیں کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے ان کی خدمت میں ۳۱. دسمبر کا پرچہ بذریعہ وی پی پہنچیگا. بشرطیکہ ان کی طرف سے ۳۱. دسمبر سے پہلے پہلے انکار یا مہلت کی اطلاع دفتر ہذا میں نہ آئے.

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

یادگار حملہ

رسالہ "شمع توحید"

کی اشاعت میں امداد کرنا ہر موحد مسلمان کا فرض ہے اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ملاحظہ ہو.

—— کراچی شہر میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ بروقت خطرہ گیس پروف نقاب عوام کو مفت دئیے جائیں. کیونکہ وہاں غریب طبقہ کافی تعداد میں آباد ہے. جس کی جان و مال کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے. تیرہ روپے فی نقاب زیادہ قیمت ہے جس کی برداشت غریب آدمی نہیں کر سکتا.

—— جاپانی فوجوں نے پچھلے دنوں میں امریکہ کے تجارتی جہاز پر بمباری کر کے اس کو سمندر میں ڈبو دیا تھا. اس کے نتیجے میں امریکہ و جاپان کے باہمی تعلقات کے خراب ہو جانے کا اندیشہ تھا. مگر جاپان نے امریکہ کو جواب میں لکھا ہے کہ اُس وقت دھند سی چھا رہی تھی. جس سے امریکن جہاز کے نشانات نظر نہ آسکے. جاپانیوں نے اس کو چینی جہاز سمجھ کر غرق کر دیا. نیز جاپان نے اس حادثہ کے ذمہ دار افسروں کو سخت سزا دینے کا وعدہ کیا ہے.

—— پشاور ۱۷. دسمبر. علاقہ سرحد کے مشہور و معروف حاجی ترنگ زئی وفات پا گئے ہیں.

—— ریاست ٹراونکور کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ایک قدیم محل میں ایک چراغ ہے جو گزشتہ بارہ سال سے روشن ہے. اور اس طویل زمانہ کے دوران میں ایک لمحہ کے لئے بھی گل نہیں ہوا. اس چراغ کے متعلق یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ ٹراونکور کا ایک راجہ پتھر کی خوابگاہ سے غائب ہو گیا

—— انجیل کی نسبت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے. سال رواں میں انجیل کے ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ۳۴ ہزار ۸۴۹ نسخے فروخت اور تقسیم کئے گئے. یہ تعداد اناجیل جدید عہد ناموں اور ان مقدس کتابوں کے حصوں پر مشتمل ہے. یہ کتابیں کئی سو زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں.

گورنر پنجاب و وزیر اعظم کو تار | انجمن اہل حدیث لاہور نے گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کو حملہ ثنائی کے متعلق تار دئیے ہیں.

مضامین آمدہ | مولوی مقصود حسن چترویدی. مولوی عبد الرزاق. جناب شمشاد علی صاحب (نظم) جناب شمس صاحب (نظم)

غیر مقبولہ | متعلقہ دعاوی مرزا. مذاکرہ بابت اسمائے سور قرانی. مذبوحی حرکات متعلقہ تپ دق. نماز استسقا جلسہ حزب الاحناف تاندلیانوالہ.

—— امرتسر میں مورخہ ۱۸ دسمبر کی شام کو کچھ بارش ہوگئی

کہ میں خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس کے متعلق اپنا ہم خیال سمجھتا ہوں۔ ورنہ وجہ کیا ہے کہ قریباً ایک سال سے میں جناب مولوی صاحب کی اس تحریر کو ان کے سامنے رکھ رہا ہوں مگر وہ بالکل خاموش ہیں آج تک مولوی صاحب نے ایک مرتبہ بھی اپنی اس حلفیہ تحریر کے متعلق درافشانی نہیں فرمائی۔ آخر کچھ تو ہے جس کی وجہ سے یہ خاموشی ہے۔ میں آج پھر اتمام حجت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے نام پر جناب مولوی صاحب اور اُن کے رفقاء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مندرجہ بالا مجوزہ طریق فیصلہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) سے فیصلہ کن مناظرہ کریں۔ مناظرہ تقریری ہو۔ تحریری ہو۔ لاہور میں ہو یا قادیان میں۔ سب منظور ہے۔ اگر اب بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نہ اپنے مجوزہ طریق پر فیصلہ کے لئے آمادہ ہوں۔ اور نہ ہی اس مجوزہ طریق کی تغلیط کریں۔ بلکہ اس کے ذکر سے ہی پہلو تہی کریں تو اے آسمان!! اے زمین!! اور اے دنیا کے منصف مزاج انسانو! سب گواہ رہو کہ مولوی محمد علی صاحب نے مرتع گریز اختیار کیا۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہیں۔

گزشتہ سال ہمارے مطالبات سے تنگ آکر جناب مولوی محمد علی صاحب نے "امیر جماعت قادیان کو فیصلہ کن بحث کے لئے دعوت" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا کہ:۔

"ساری بحث نبوت تو دو جملوں میں طے ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے دوسرے مسلمانوں کا جنازہ جائز قرار دیا ہے تو آپ کے نزدیک وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اور اگر آپ کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کا دعویٰ نبوت کا نہیں ... اور اگر آپ کے ارشادات قابل تعمیل ہیں تو نبوت کا مسئلہ حل شدہ ہے۔"

(پیغام صلح ۱۹- نومبر ۱۹۳۶ء)

اس چیلنج کا مطلب واضح ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح (مرزا) کے بارے میں بحث کرنے کے لئے بلاتے ہیں اور اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے حضور (مرزا) کے ارشادات کو قابل تعمیل ماننا ضروری قرار دیتے ہیں۔ غرض موضوع بحث طے شدہ ہے ہاں مولوی محمد علی صاحب اسی مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ (میاں محمود) خود اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کن بحث کے لئے قدم اٹھائیں"

گویا آپ کا اب صرف یہ مطالبہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خود حضرت امیر المومنین (میاں محمود) مناظرہ کرنے والے ہوں۔ اس کے علاوہ آپ کی طرف سے کوئی شرط نہ تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک معتقد بابو منظور الٰہی صاحب نے ۱۹۔ نومبر کا "پیغام صلح" بھیجتے ہوئے مجھے لکھا:۔

"آپ اخبار "پیغام صلح" کا تازہ پرچہ ملاحظہ فرمالیں جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے بغیر کسی قدیم یا جدید شرط کے امیر جماعت قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے۔ اگر آپ لوگوں میں تحقیق حق کا خیال ہے تو اس مباحثہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کیونکہ آپ ہماری جماعت کو ایسے ویسے چیلنج دینے کے عادی ہیں۔ ہر دو جماعتوں کے بانیان میں اختلاف موجود ہیں۔ کیوں نہ وہ خود میدان میں نکل کر باہم مباحثہ کر کے جماعت کو اختلاف سے نکالیں۔ ہماری کسی سے رشتہ داری نہیں کہ ہم خواہ مخواہ دین کے معاملہ میں کسی کی پیچ کریں۔ آپ کو خاص طور پر اس مباحثہ کی منظوری کا انتظام کرنا چاہیئے"

پس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے کسی قسم کی "قدیم یا جدید" شرط نہ تھی۔ ان کا اور ان کے ساتھیوں کا صرف یہ مطالبہ تھا کہ مولوی محمد علی صاحب مناظرہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود) سے کریں۔

میں نے "پیغام صلح" کا پرچہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود) کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور (میاں محمود) نے فرمایا۔ میں مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود (مرزا) کے بارے میں بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری طرف سے اعلان کر دیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار نے یہ اعلان کر دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود) کی اپنی تحریر نہیں ہے اس پر حضور نے مندرجہ ذیل تحریر شائع فرمائی:۔

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابو العطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ ان سے شرطیں طے کریں۔ جو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الّا ان یشاء اللہ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے"

اس اعلان کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی۔ لیکن حق کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اس واضح اور آسان طریق فیصلہ سے انحراف کیا اور ہرگز تیار نہ ہوئے کہ اپنے حلفیہ مجوزہ طریق فیصلہ کی رو سے تصفیہ کر لیتے۔ حتیٰ کہ ہمیں کہنا پڑا کہ

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے"

(ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب)

کیا مولوی صاحب اب بھی اس طریق پر فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار ہیں؟ خاکسار:۔ ابو العطا جالندھری

(اخبار الفضل قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۵-۶)

اہلحدیث ان دونوں مرزائیہ مضمونوں میں تو بات

نام ہے - اور چونکہ اسی وجہ سے بجز اللہ تعالےٰ اور کسی شے کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں جنت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ لہذا بتلایا جاوے کہ جنت کے لئے خلاف قاعدہ یہ لفظ کس لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اگر آپ ایسا کہتے ہو کہ یہ لفظ خدا تعالےٰ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تو بالکل غلط ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آیت کا متکلم اللہ ہے۔ لہذا ایسی حالت میں اللہ کا یہ کہنا کہ ہم اکٹھا کرینگے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس بطور مہمان کے " بالکل بے معنی ہے "

(آریہ مسافر لاہور ص۱۲ ۲۴ - اکتوبر ۳۶ء)

اہلحدیث آریہ معترض کا یہ کہنا کہ اس آیت میں لفظ رحمان جنت کے معنی میں آیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ بلکہ یہ لفظ اس جگہ بھی "خدا" کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی دوسری آیات میں اس کا استعمال خدا کیلئے مخصوص ہے۔ ہاں آپ کا یہ کہنا کہ آیت کا یہ معنی کہ

" ہم اکٹھا کرینگے پرہیزگاروں کو رحمان کے پاس بطور مہمان کے "

بالکل بے معنی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ معترض کو خبر نہیں کہ بلاغت میں ایک صنعت "التفات" بھی آتی ہے۔ چنانچہ کتب بلاغت میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے :-

" الانتقال من التکلم الی الخطاب او الغیبۃ او من الغیبۃ الی الخطاب التفات "

یعنی تکلم سے خطاب یا غیبت کی طرف یا غیبت سے خطاب کی طرف متوجہ ہونے کو صنعت التفات کہتے ہیں

اس کی مثال قرآن مجید کی اس آیت میں ملاحظہ ہو :-

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ

یعنی تیرا رب ایسا نہیں کہ یونہی بستیوں کو ہلاک کر دے یہاں تک کہ بھیجے ان کے مرکز میں پیغمبر جو ہماری آیتوں کو پڑھے نہیں ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے مگر اس حال میں کہ ان کے بسنے والے ظالم ہوں۔

اس آیت میں ربك (تیرا رب) صیغہ غائب ہے۔ پھر اسی کو "آیاتنا اور ما کنا" میں صیغہ متکلم سے تعبیر کیا گیا ہے جو اسی صنعت التفات کے ماتحت نہایت بلیغ کلام بن گیا ہے۔ اسی طرح آریہ معترض کی پیش کردہ آیت میں صنعت التفات نے آیت کو بلاغت کے اعلیٰ معیار پر پہنچا دیا ہے۔

آریہ معترض کے اس قسم کے اعتراضات سن کر ہم اسکو شاباش کہتے ہوئے یہ شعر پیش کرتے ہیں۔ ؎

خدا تیرا بھلا کافر دراز بین تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

قادیانی مشن

مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک

۱۵ ستمبر ۳۶ء سے جماعت احمدیہ کے دو فریقوں میں مباحثے کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ آج دسمبر ۳۷ء ختم ہونے کو ہے۔ اس سوا سال کے عرصہ میں ان دو جماعتوں کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوا۔ یعنی مبحث (مضمون بحث) طے نہیں ہو سکا۔ اور مضمون بحث کی تعیین میں اتنی دیر کا لگنا بتا رہا ہے کہ اصل بحث میں پندرہ ماہ کی بجائے پندرہ سال لگیں گے۔ آخری مضمون جو اسکے متعلق اخبار "الفضل" میں ہمیں پہنچا ہے وہ ۱۴ - دسمبر ۳۷ء میں مرقوم ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے :-

"جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے تحریر فرمایا تھا :-

(الف) "ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے۔ اگر ہمارے احباب محض اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو اس کی راہ نہایت آسان ہے "

(ب) "میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے " (ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق")

یہ واضح صاف اور کھلی تحریرات لکھنے کے بعد آج اگر مولوی محمد علی صاحب خود ہی فیصلہ کی اس "نہائت آسان راہ" کو چھوڑ دیں۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھنے کی بجائے انہیں مقدم کرنا چاہیں اور سب سے پہلے اس ایک بات کے فیصلہ کرنے پر رضامند نہ ہوں تو فرمائیے کیا اس کا بدیہی نتیجہ یہ نہیں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب "اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر" بات نہیں کر رہے میں غیر مبایعین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ہمارا فیصلہ نہ مانیں، ہمارے اخذ کردہ نتیجہ سے متفق نہ ہوں۔ تو جائیں دنیا کے کسی عقلمند کے سامنے جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھیں کہ کیا ان تحریرات کا لکھنے والا اگر آج مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود (مرزا) پر بحث کو فیصلہ کن نہ سمجھے۔ اور سب سے پہلے اس کے فیصلہ کے لئے تیار نہ ہو تو اس کا گریز ہے یا نہیں؟ مجھے یقین ہے کہ دنیا کے دانشمند بالاتفاق مولوی محمد علی صاحب کے رویہ کو گریز اور صریح گریز قرار دیجئے۔ مجھے تو اس بارے میں اس قدر وثوق ہے

مولانا صاحب کس کی نسل سے تھے؟ آیا (۱) ترکوں کی نسل سے یا (۲) مغلوں کی نسل سے (۳) یا بنی اسرائیل سے (۴) یا چینی نسل سے (۵) یا فارسی نسل سے یا (۶) حبشی نسل سے؟ یا سید تھے؟

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

راقم - عبدالحق از لائل پور (پنجاب)

تاثرات

(از قلم مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ آمَنُوْا

بھوپال وسط ہند میں ایک اسلامی ریاست کا صدر مقام اور دارالحکومت ہے۔ چاروں طرف سے چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کی ایک قدرتی فصیل کے اندر ایک نہایت پُر فضا اور خوش منظر جگہ نظر آتی ہے۔ یہاں کا موجودہ رئیس نواب ایک نہایت عقلمند۔ دور اندیش باتدبیر اور سیاست دان حکمران ہے۔ آپ کے تدبر و ذکاوت و فطانت کا ہر ایک فرد و بشر معترف اور مداح ہے۔ پہلے زمانہ میں یہاں بیگمات حکمرانی کرتی تھیں۔ ان میں سے مشہور اور ہر دلعزیز حکمران ملکہ شاہجہان بیگم ہوئی ہیں۔ بیگم شاہجہانی کو اسلامی کاموں میں خصوصیت سے دلچسپی تھی۔ ان کے عہد میں شہر بھوپال میں بڑی بڑی عالیشان مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ چنانچہ انہی مساجد میں سے ایک عظیم الشان مسجد تاج المساجد کے نام سے تعمیر ہونا شروع ہوئی جو اسلامی وقار اور عظمت کا ایک نمونہ ہے۔ لیکن افسوس کہ اُن کے انتقال کے ساتھ ہی اس مسجد کی تعمیر بھی رُک گئی اور آج تک یہ مسجد تشنۂ تکمیل ہے۔

علامہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کا بھی اسی جگہ قیام رہا اور اسی مقام کو مرحوم کی آخری آرامگاہ بھی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ نواب صاحب مرحوم جماعت اہل حدیث کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ ہندوستان میں علم الحدیث اور اشاعت توحید و سنت میں جو کچھ آپ نے کیا اس کی مثال صدیوں سے ملنا مشکل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہندوستان میں تبلیغ توحید و سنت میں اور بدعت و شرک کے مٹانے میں آپ کو اگر مجدد کہا جائے تو اس میں مبالغہ نہیں۔ آپ نے نشر و اشاعت کے ذریعہ سے علوم قرآن و حدیث کے دریا بہا دیئے۔ علوم متداولہ قرآن و سنت کے ایک بحر ذخار تھے۔ جنہوں نے اپنے تبحر علمی کی تمام ممالک ہند میں نہریں بہا دیں اور تشنگان توحید و سنت کو سیراب کر دیا۔ دور دراز ممالک سے علمائے دین و محدثین کرام اور شیوخ بھوپال میں کھنچے آئے اور یہاں سنت رسول اللہ کی تبلیغ و اشاعت میں وہ وہ کوششیں اور محنتیں کیں اور وہ کارہائے نمایاں کئے جو لوح عالم پر ہمیشہ کے لئے ثبت رہیں گے۔ نواب صاحب مرحوم کے زمانہ میں بھوپال علوم و فنون اسلامیہ کا مرکز تھا۔ افراد جماعت اہل حدیث کا مأمن مرجع تھا۔ جماعت کی ایک شان تھی۔ روحانیت کے سرچشمے پھوٹ پھوٹ کر تشنگان علوم و ہدایت کے قلوب کو مطمئن اور سیراب کر رہے تھے۔ نواب صاحب مرحوم مجسمۂ ایثار و خلوص تھے۔ ہر ملاقاتی کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے اور اسکے ساتھ ہی آپ کے اصحاب مخلصین کی جماعت کے حضرات بھی اسلامی تعلیم و رواداری مروت و احسان اور خلق عظیم کا نمونہ تھے۔ اُن سے میل ملاقات روح کو تازہ کرتی تھی۔ اُن کے حالات مطالعہ کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا وقت یاد آجاتا تھا۔

چنانچہ اُن بزرگان کرام کا تذکرہ مختصراً میرے محترم بزرگوار مولانا حافظ محمد اسلم صاحب نے صفحات اخبار اہلحدیث پر قارئین کرام کے پیش کیا ہے جس دلسوزی سے اُن بزرگوں کے حالات پیش کئے اور جو جو واقعات لکھے انہوں نے درد دل رکھنے والے حضرات کے قلوب کو بے حد متأثر کیا۔ کاش میرے محترم اور بزرگ انہی بزرگان دین کی طرز اور طریقہ اختیار کرتے ہوئے ہم جیسے بے شمار نیاز مندوں کے دلوں میں گھر کر لیں۔ اور اشاعت سنت و حدیث رسول اللہ میں جو طریقہ ان کے اسلاف کا تھا اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ کے دین کی حقیقی خدمت کر سکیں۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بھوپال پر وہ ایک وقت تھا جو نواب صاحب مرحوم اور مرحومہ شاہجہان بیگم خلد مکانی کے انتقال کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ آسمان معرفت و حکمت قرآن و حدیث کے ستارے یکے بعد دیگرے غروب ہوتے گئے۔ وہ علمی پرچے وہ خالص مذہبی رونقیں اور مجلسیں نہ رہیں۔ اور جس شخص نے وہ زمانہ دیکھا ہو وہ آج اگر دیکھے تو اُسے بالکل وہی کیفیت نظر آئے گی جو اُندلس میں سقوط خلافت اور زوال حکومت اسلامیہ کے بعد ہوا کہ مسلمان ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتا۔ آج اُن بزرگان ملت کے صرف کارنامے اور دینی خدمتیں زبان زد خلائق رہ گئیں۔ لیکن اُنکے نقش قدم پر چلنے والوں کا بھوپال میں بہت کم نشان ملتا ہے۔

الا ماشاء اللہ اب بھوپال میں جماعت اہل حدیث کے صرف چند افراد جو انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں۔ باقی رہ گئے اور وہ بھی بصورت مستفیضین پرانے بزرگوں میں ایک صاحب حاجی مولوی محمد اسحٰق صاحب تاجر کتب موجود ہیں جو اب چراغ سحری ہیں۔ بڑے مخلص اور متواضع ہیں۔ ان کے علاوہ خلق و تواضع کے پتلے مجسم ایثار اور خادم خلق اللہ جناب میاں محمد قاسم صاحب جاگیردار ہیں اور اُن کے برادر مکرم جناب خالد میاں جو کہ بڑے عالم اور علوم حدیث کے ماہر فاضل ہیں۔ اور نیز جناب مولوی محمد اصغر صاحب بی۔ اے رجسٹرار کواپریٹو

کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم نے ان دونوں کی خدمت میں پچھلے پرچہ اہلحدیث میں اپیل کی ہے کہ وہ رُخ ہماری طرف پھیریں اور دونوں مل کر ہمارا مقابلہ کریں۔ اگر وہ ہمارے مقابلہ میں بھی عاجز آجاویں تو ایسے عقیدہ کو ترک کریں جو دین دنیا میں ان کے لئے مفید نہ ہو۔

احمدی بہادرو! مردمیدان بنو۔ دنیا کیا کہیگی کہ اپنے پیرو مرشد کی ایک بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تصفیہ شرائط کے لئے اپنا سفیر جلدی بھیجو۔ ہمیں زیادہ انتظار نہ کراؤ۔ اور سن رکھو ؎

انا سلمة ابن الاکوع

الیوم یوم الرضع

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نسب

کچھ دنوں سے اخبار اہلحدیث امرتسر اور الفضل قادیان میں مرزا صاحب قادیانی کے نسب پر بحث چل رہی ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کے اپنے بیان سے ثابت کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب چینی الاصل مغل تھے۔ لیکن اخبار الفضل کا فاضل ایڈیٹر مرزا صاحب کو فارسی النسل بتلاتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کی خود نوشتہ تحریروں سے مرزا صاحب کا مغل اور چینی الاصل ہونا ثابت کرتے ہیں۔ لیکن ایڈیٹر صاحب الفضل بعض مخالف اشخاص کی تحریروں سے مرزا صاحب کا فارسی الاصل ہونا جتلاتے ہیں۔ اور پھر شخص بھی وہ جن کو مرزا صاحب جھوٹا قرار دیا کرتے تھے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ

مرزا صاحب کا صحیح نسب کیا تھا؟

بات اصل یہ ہے کہ اس خود ساختہ مسیح موعود نے جہاں بھی کوئی پیشگوئی خواہ وہ کسی اور کے متعلق ہی کیوں نہ ہو فوراً اپنے پر چسپاں کرنے کی کوشش کی اور اسی ناجائز کوشش میں ان کا حسب نسب غلط ملط ہوگیا۔ اب مرزا صاحب کہنے کے لئے تو مغل ہیں لیکن اُن کی تحریروں سے ان کے صحیح حسب نسب کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ کبھی تو وہ اپنے تئیں مغل، کبھی ترک، کبھی بنی اسرائیل، کبھی چینی الاصل کبھی فارسی النسل اور کبھی جاٹ بتلاتے تھے۔ مثلاً

(۱) حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱ حاشیہ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"اس سے مطلب یہ ہے کہ اُس (مسیح موعود) کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگرچہ صحیح وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود اور محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کے رہنے والی ہیں۔"

مرزا صاحب کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ (۲) یہ کہ مرزا صاحب کی نسل میں تُرکوں کا بھی حصہ تھا۔ (۳) یہ کہ مرزا صاحب فارسی النسل سے تھے (۴) یہ کہ مرزا صاحب کی اکثر مائیں اور دادیاں چینی الاصل کی تھیں۔

لیکن خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب تصدیق براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ۔ "ترک یاجوج ماجوج کی نسل سے ہیں۔" اس لحاظ سے مرزا صاحب میں بھی یاجوج ماجوج کا حصہ ثابت ہے۔

(۲) مرزا صاحب کے حسب نسب کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۲۔ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۳ کالم ۲ میں لکھا ہے کہ:۔

"پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے جو اگرچہ مذہبی وملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہو سکتا ہو جیسے کہ مسیح موعود نسلاً بنی اسرائیل سے ہیں × × × × × × × × × یہ امر بھی اُس کو اقوٰی طور کا مصداق ٹھیراتا ہے جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو۔"

اس تحریر سے مرزا صاحب بنی اسرائیل کی نسل سے ثابت ہیں۔

(۳) اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۷ حاشیہ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔ سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اُسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔ منہ"

اس تحریر کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب کے خاندان کی تاریخ میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ اور اس خیال سے مرزا صاحب اپنے تئیں مغل ہی سمجھتے تھے۔ لیکن بھلا ہو ملہم مرزا کا جس نے مرزا صاحب کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا کہ شجرۂ نسب کے بیچ میں کوئی فارسی النسل بھی مداخلت کا مرتکب ہو جانے سے مرزا صاحب کا مغلیہ خاندان فارسی الاصل اور سید الحسب بن چکا ہے۔

(۴) شری گورو نانک دیوجی مہاراج کی نہہ کلنک اوتار کے متعلق پیشگوئی آپ کی جنم ساکھی مؤلفہ بھائی بالا صفحہ ۲۵۱ و صفحہ ۲۵۲ پر یہ تھی کہ وہ نہہ کلنک قوم کا جٹ ہوگا۔ لیکن مرزا صاحب کے پیروؤں نے اس پیشگوئی کو بھی مرزا صاحب پر چسپاں کر دیا اور مرزا صاحب کو جٹ قرار دیدیا۔ اب ناظرین انصاف فرماویں کہ

مولانا موصوف کے فتاوے کے دیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا اسی اثنا میں ایک شاہ صاحب بنام سید محمد محسن شاہ صاحب سکنہ علاقہ مظفر گڑھ تشریف لائے۔ ہمارے گاؤں کے زمیندار ان کے راسخ مرید ہیں۔ یہ شاہ صاحب صوفی عالم ہیں۔ میں ملنے گیا۔ فتاوی عزیزی ان کے موجود پایا۔ مسئلہ نذر وغیرہ اس میں سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں لکل وھو ھذا۔

السوال۔ کسے گاؤ یا بز بنام کدام شہید یا ولی ذبح نماید یا صرف مالیدہ یا شیر برنج بنیت نیاز کدام بزرگ پیر و صلحاء را بخوراند ایں ہر دو را چہ حکم است و خوردن آں طعام نیاز و نذرانہ مساکین و فقراء را جائز است۔ اغنیاء و اہل تمول را چہ حکم است

جواب۔ ذبح کردن جانور بنام غیر خدا خواہ پیغمبر باشد خواہ ولی خواہ شہید خواہ غیر انسان حرام است و اگر بقصد تقرب بنام اینہا ذبح کردہ باشد ذبیحہ آں جانور ہم حرام و مُردار مے شود۔ ذبح کنندہ مرتد مے شود۔ توبہ ازیں فعل شنیع لازم است۔ در تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری و در دیگر تفاسیر مرقوم است۔ قال العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہ التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد انتہیٰ۔ و اگر مالیدہ و شیرینی بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخوراند مضائقہ نیست جائز است و طعام نذر اللہ اغنیاء را خوردن حرام است و طعام نذر اللہ ایں است کہ کسے گوید اگر مریض من شفا شود یا مسافر من بیاید یا فلاں کار من شود بر ذمہ من ایں قدر طعام برائے خدا خواہد بود ایں نذر اللہ است و اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیاء را ہم خوردن ازاں جائز است۔ واللہ اعلم ! (فتاوی عزیزی جلد اول ص۶۲ مطبع مجتبائی دہلی مطبوعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ)

ترجمہ ناظرین خود کرلیں۔

مولانا شہید دہلویؒ اور ایک بزرگ کے خیالات

(بقلم مولوی محمد ابو الخیر رحمانی مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ ضلع الہ آبادؒ)

ہندوستان کے تیرھویں صدی کے اوائل کا زمانہ کس قدر تیرہ و تاریک اور ناگفتہ تھا جو عالمان تاریخ پر مخفی نہیں ہے۔ حقیقی معبود کے پرستش کرنے والے بہت ہی کم رہ گئے تھے اور وہ بھی کہیں کسی گوشہ میں اپنے دامن ایمان کو سمیٹے ہوئے عابدانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ طوائف پرستی، قبر پرستی، عیاشی، بدکاری کے ابواب بالکل وا ہو چکے تھے۔ کفر و شرک کی آب پاشی مسلمانوں کے ہاتھوں ہو رہی تھی۔ مراسم ہندوانہ، اعمال جاہلانہ کا عَلم لہرا رہا تھا۔ خداوند قدوس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کی جا رہی تھی۔ آئمۃ المبتدعین کا بازار گرم تھا۔ مساجد کے احترام و توقیر کو بالائے طاق رکھ دیا گیا تھا۔ دہلی کی شاہی مسجد میں بازار لگتا تھا اور فساق و فجار کا ایک جم غفیر نظر آتا تھا۔ اہل ہنود اور اہل اسلام میں اس قدر اختلاط و انضمام ہو چکا تھا کہ اجنبی شخص کے لئے تمیز کرنا ایک امر محال نظر آتا تھا۔ غرض یہ ہے کہ جہالت ثانیہ کا نقشہ پوری طرح نظر آ رہا تھا۔ وعظ و نصیحت کی مجلس کا قیام تو درکنار قرآن مجید کا ترجمہ کرنا کفر عظیم تھا۔ غیر اللہ کی پرستش سے روکنا ایک ایسا جرم تھا جو کہ بالکل ہی ناقابل معافی تھا۔ ایسے وقت میں جبکہ گمراہی کی گھٹائیں چاروں طرف چھائی تھیں۔ ضرورت تھی کہ ایک ایسا رہبر اور ہادی پیدا ہو جو کہ ان انسانوں کو راہ راست پر لائے اور یہ بتلائے کہ تخلیق انسانی کا مقصد کیا ہے اور ملت بیضا کو اصل صورت و شباہت میں پیش کرے چنانچہ پروردگار عالم کی رحمت موجزن ہوتی ہے اور خداوند قیوم ایک ایسی ہستی کو پیدا کرتا ہے۔ جسکو آج ساری دنیا مولانا شہیدؒ کے لقب سے یاد کرتی ہے پیارا شہید ابھی کم سن ہی تھا کہ اسکو یہ فکر دامنگیر تھی کہ کس طرح اس ضلالت و گمراہی کو محو کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے علم توحید کو بلند کرنا شروع کیا اور بادیۂ شرک و گم گشتہ ضلالت میں وہ وحدانیت کی کفر سوز صدا لگائی کہ تمام انسان چونک پڑے انسان کو یہ ایک نئی آواز معلوم ہوئی۔ اب کیا تھا ساری خدائی جان کی دشمن ہو گئی۔ ملاحدہ کی جماعت میں ایک عجب کھلبلی پیدا ہو گئی کہیں خفیہ سازش کی جا رہی ہے، کہیں یہ فکر ہے کہ باہر سے پہلوانوں کو بلا کر تکلیف پہنچائی جائے اور ہمارے علماء سو کو یہ فکر پڑ گئی کہ اب ہماری نذر گدائی کا ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ بند ہو جائیگا۔ مکار ملانوں اور عیاش طبع لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ پیارے شہید کے جانی دشمن نظر آ رہے ہیں۔ آپ کے حقائق و معارف سے پُر توحید و تردید شرک سے لبریز تقریر کو بند کرانے کے لئے دربار شاہی میں شکائتیں کی جاتی ہیں۔ چونکہ وہ غیر اللہ کے پوجنے کے عادی ہو چکے تھے اس لئے اسکے خلاف سننا وہ نہیں گوارا کر سکتے تھے۔ مگر واہ رے استقلال و ہمت کہ مولانا شہید کے پائے ثبات میں سر مو جنبش نہیں ہوتی ہے۔ تمام مصائب و آلام کا نہایت دلیری کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ مشقت و مصیبت کے طوفان خیز جھونکے آتے ہیں گویا آپ ایک چٹان ہیں کہ تمام حوادث ٹکرا کر چکنا چور ہو جاتے ہیں اور آپ کے چشم و ابرو پر شکن نہیں آتا ہے۔ ہر مصیبت کے ہجوم پر آپ لبیک کہتے ہیں بلکہ دن بدن اعلائے توحید میں اور کوشش کرنے لگے ہیں۔

آپ پر متفقہ یورشیں ہوتی ہیں خفیہ قتل کی سازشیں کی جاتی ہیں لیکن دشمن ہر طرح ناکامیاب اور خائب و خاسر رہتے ہیں اور موحدین کی جماعت میں دن بدن زیادتی شروع ہو جاتی ہے۔ مولانا شہید نے جو کچھ کیا وہ زمانے کی پیشانی پر تا ابد مرقوم رہیگا اور تاریخ اسکو کبھی بھلا نہیں سکتی۔ آج جو موحدین کی جماعت نظر آ رہی ہے یہ مولانا شہید کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ پیارا شہید

سوسائٹیز اور حکیم محمد عبدالسلام صاحب اور مولانا سید محمد زبیر صاحب کا وجود مغتنمات سے ہے۔ زمانہ کے حالات کو دیکھ کر اب ان حضرات کے دل میں بھی ایک طبعی احساس پیدا ہو رہا ہے اور اب یہ چند مخلص حضرات اس خیال میں ہیں کہ جس قدر وہاں چند افراد موجود ہیں ان کی تنظیم ہو جائے اور کم ازکم جمعہ کے دن سب کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع مل جائے۔ وہ تھی بھوپال میں

احیاء سنت کی ابتدا اور وہ تھا زمانہ عروج و اقتدار۔ اب پیری مات اُس مرکزی مقام کی جہاں سے عوام مسلمین کے دلوں میں توحید پاشی ہوئی۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

بھوپال میں شرک اور شرکیہ مراسم مسلمانوں میں بہت کم بلکہ کالعدم ہیں۔ باہمی مذہبی رواداری ہے۔ تعصب بالکل کم ہے۔ موجودہ حکمران خلداللہ ملکہ وحشمتہ کے عہد معدلت مہد میں ہر فرقہ کے لوگ اپنی اپنی حالت میں خوش اور مطمئن ہیں۔ (باقی پھر)

نواب صدیق حسن خان صاحب رح

اور

تقلید شخصی کا پھندا

از ن۔م۔آثمی (سائر علوم حاضرہ) مرادآباد

نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نور نظر جناب نواب علی خان صاحب (جن کا انتقال گذشتہ سال ہوا) ایک کتاب مآثر صدیق موسوم بہ سیرت والاجاہی شائع کی۔ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک کرمفرما نے مجھے وہ کتاب دکھائی۔ سیرت چار جلدوں میں ہے صرف جلد چہارم ان کے پاس تھی۔ کتاب ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئی۔ جہاں تک مجھے علم ہے غالباً چند ہی اہم نفوس ہونگے جنہیں اس کی اطلاع ہوئی ہوگی۔ بہرحال کتاب اچھی ہے۔ لیکن کہیں کہیں تقلیدی پھندے میں نواب صاحب کو پھانسنے کی کوشش کی گئی۔ ناظرین اہلحدیث کو واقفیت کی غرض سے اوس کی چند عبارتیں نقل کرتا ہوں جس سے مصنف مرحوم کا حقیقی منشا مترشح ہوتا ہے۔ مثلاً صلہ پر عقائد کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"سنی خالص محمدی رح موحد بحت متبع کتاب سنت حنفی مذہب نقشبندی مشرب تھے اور ہمیشہ طریقہ اسلاف پر مذہب حنفی کی طرف اپنے کو منسوب کرتے تھے مگر عملاً و اعتقاداً اتباع سنت کو مقدم رکھتے تھے"

صلہ پر البقاء المنن مصنفہ نواب صاحب مرحوم کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے:۔

"جتنے مسائل فقہ ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں خواہ خود ان کے اقوال ہوں یا انکے تلامذہ اور اصحاب کے وہ سب کے سب احکام قرآن حدیث کے خلاف نہیں ہیں"

آگے ملاحظہ فرمائیے۔ صلا پر ہے:۔

"ملفوظات زید و عمر کے مطالعہ سے سروکار نہیں رکھنا چاہئے۔ آدمی کے لئے وہی ملفوظات کافی ہیں جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ دین اسلام ناقص اور غیر مکمل نہیں ہے کہ اوسکو ملفوظات مشائخ سے کامل کیا جائے"

صلہ پر نقل کیا گیا ہے:۔

"جو بات نصوص کے متضاد ہوتی ہے اگرچہ وہ بڑے سے بڑے عالم و فاضل نے اپنی کتاب میں لکھی ہو میں اوس کو قبول نہیں کرتا"

حیرت ہے کہ نواب صاحب مرحوم کو مقلد بتایا گیا حالانکہ نواب صاحب نے ترک تقلید پر ایک مستقل کتاب

"الطریق المثلی فی ارشاد الی ترک التقلید و اتباع ما ہو الھوی" تصنیف فرمائی۔

مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح

اور

نذر لغیر اللہ

(از قلم مولوی ابو نعیم عبدالرحیم صاحب جامعہ تحصیل حسن خان)

آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہے کہ ہندوستان میں عموماً اور خطہ پنجاب خصوصاً اور ہمارے علاقہ بہاولپور میں بالخصوص شرک و بدعت کا کس قدر زور و شور ہے یہ کام پیشہ ور علماء اور رسمی صلحا اور جہاں امراء و اغنیاء و فقراء کی بدولت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ گاؤں۔ گاؤں اور بستی بستی میں بلکہ اب تو گھر گھر میں ایک خانقاہ موجود ہے۔ حاجات براری کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ جیسے عرب کے ایام جاہلیت میں ہر ایک قبیلہ کا بُت جدا تھا۔ یہاں بھی وہی حالت ہے بلکہ اوس سے ابتر ہے۔ ہر ایک خانقاہ پر مجاور موجود اور تیار ہیں جیسے معلم لوگ حاجیوں کی امداد کرتے ہیں۔ یہاں مجاوروں نے بھی قانون نذر منت ایجاد کر رکھے ہیں۔ جاتریوں اور پجاریوں کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرد کم عورتیں اکثر اور زیادہ ہوتی ہیں۔ ہمارے گاؤں کے قریب ایک بزرگ کی خانقاہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ بزرگ صاحب شریعت تھے۔ اس بزرگ کے معتقد لوگ سوموار اور جمعہ کے دن کو کثرت سے آتے ہیں۔ چند ایک سے ملنے کا اتفاق ہوا تو سوال کیا گیا کہ افسوس ہے آپ باوجود اتنے علم و واقفیت کے اس قدر خرافات میں مبتلا ہیں۔ جواباً فرمایا۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم نے جائز فرمایا ہے کہ ایسی منت اور نذر کھانی درست ہے۔ تو ہم کیسے ترک سکتے ہیں۔ جو آج منع کرے ہم اوس کی کوئی بات نہ مانیں گے۔ اچھا نہ مانیں۔ اوس روز سے

ستیارتھ بغیر منوسمرتی کے جسم بے روح کے ہے۔

اس منوسمرتی ادھیائے ۱۱ میں لکھا ہے :-

ہمیشہ پاپ سے مکت (نجات یافتہ) ہونے کے واسطے پرایشچت یعنی افسوس اور اچھے کرم کرنے چاہئے۔

یہی اسلامی اصول بھی ہے کہ اپنے عمل بد پر نادم ہوکر آیندہ کو عمل صالح کا عہد کرے چنانچہ ارشاد ہے

اِلَّا من تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ

آگے اسی فقرہ میں لکھا ہے۔

جو لوگ پرایشچت نہیں کرتے وہ قابل نفرت صفات والے ہیں اس سے ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ اپنے گناہوں پر نادم نہ ہونا علامت غرور ہے۔

(دیکھو منو ادھیائے ۱۱ فقرہ ۵۳)

ایک جگہ لکھا ہے :-

"پاپ کرکے سنتاپ کرے تو اس پاپ سے چھوٹتا ہے میں پھر ایسا نہ کرونگا۔ ایسی شرط کرکے وہ پاپی پاک ہوتا ہے۔ (ادھیائے ۱۱ فقرہ ۲۳۰)

ہمارے علمائے اسلام بھی توبہ کے یہی معنے بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بندہ اپنے خطا کو پیش کرکے روئے اور آیندہ کے لئے عمل صالح کا عزم و عہد کرے۔ (دیکھو ریاض الصالحین قنوجی رح)

گویا مسئلہ ستیارتھ و منو کے حوالہ جات سے نہایت واضح طور پر بیان ہوچکا ہے لیکن مزید افادہ کے غرض سے منوسمرتی کے بارہ میں ایک اشتباہ رفع کر دینا چاہتے ہیں۔

رفع اشتباہ | منوسمرتی کے متعلق سوامی جی ستیارتھ میں لکھتے ہیں :-

منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ اشلوک ہیں :-

(باب تیسرا ص۱۲۹)

افسوس کہ اس میں بڑی حکمت عملی مخفی ہے۔ مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس اشلوک سے اپنی مطلب برآری ہو وہ تو غیر تحریف شدہ ہے اور جس کو غیر مذہب والے کسی مقصد کے اثبات کے لئے پیش کریں وہ محرف قرار دیا۔ بہر حال یہاں دو باتوں پر غور کرنی چاہئے۔ اول یہ کہ اشلوک مذکورہ بالا کا مضمون ستیارتھ کے منقولہ فقروں کے معنی مطابق ہے اس لئے وہ کسی طرح اس لقب کے مستحق نہ ہونگے۔ ثانیاً آتمارام جی جو منوسمرتی کے مترجم ہیں ان تمام مقامات کی مدلل تنقید کرتے گئے ہیں جو کہ محرف یا ملاوٹی اشلوک تھے۔ چنانچہ پورے منوسمرتی میں ۳۹ مقام پر تنقید تحریف کی ہے مگر وہ دونوں اشلوک جو ہم نے نقل کئے ہیں ان پر کسی طرح کی کوئی حرف زنی نہیں ہے۔

دوسرے اشتباہ کا ازالہ | اتنا ضروری ہے کہ اسکے بغیر یہ مسئلہ طعام بے نمک ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ ستیارتھ میں لکھا ہے کہ پاپ کو بھوگنا ہی پڑتا ہے اور یہ کہ پرمیشر پاپ کو معاف نہیں کرتا۔

ظاہر ہے کہ حوالہ جات مسطورہ بالا کا مضمون اسکے ضد واقع ہوا ہے۔ پس ستیارتھ وغیرہ کو مستند ماننے والے اس تضاد کو خود حل کریں۔ رفع تضاد کے لئے جو حل وہ کرینگے اسی پر ہمارا دستخط ہے۔

ثانیاً۔ بقاعدہ محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ ہم دونوں مضمونوں کے اندر دو طرح تطبیق دیتے ہیں۔ اول یہ کہ جہاں لکھا ہے کہ پاپ بھوگنا ہی پڑتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر توبہ نمائش سے پاک اور اخلاص کے ساتھ نہ کی جائے تو یہ توبہ بیکار ہے اور پھر پاپ کی سزا میں گرفتار ہی ہوگا اور جہاں یہ لکھا ہے کہ افسوس سے پاپی پاک ہوجاتا ہے وہاں توبہ خالص مراد ہے۔

ثانیاً یہ کہ جہاں لکھا ہے کہ پرمیشر پاپ کو نہیں معاف کرتا (چاہے توبہ ہی کرے) اس سے وہ پاپ مراد لیا جاوے جو حقوق العباد سے متعلق ہے۔ یعنی خداوند عالم اس پاپ کو نہیں معاف کرتے جو بندوں کے حق تلفی اور ظلم کے سلسلے کے ہیں اور جہاں پاپی کا پاک ہونا بذریعہ عہد عمل صالح کے لکھا ہے وہاں مراد اس پاپ سے پاک ہونا ہے جو حقوق اللہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ براہ تفضل خداوند تعالیٰ کا اپنے حقوق میں قاصر رہنے والے بندہ کا خطا و پاپ عاجزی کے بعد معاف کر دینا بالکل مبنی بر انصاف و ترحم خسرواً ہے۔ وبھذا الاتفاق وتم الوفاق۔

آؤ ہم سب مل کر خدا کے سامنے اپنے علمی اور عملی حالتوں پر نظر کرکے آہ و زاری کریں۔ ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

خادم :-

(عبدالرؤف رحمانی مدرس مدرسہ جھنڈے نگر۔ بستی)

حُلیہ مُبارک

جناب سرور کائنات خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی تاجدار مدینہ۔

برادران اہل اسلام کو آپ کا حُلیہ مبارک ازبر کرلینا ضوریات شعار اسلامی ہے۔ جہاں تک اس ہیچمدان کو معلوم ہوتا ہے۔ آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کے متعلق عوام اسلامی دنیا کو خبر تک بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سلیم سمجھ عطا فرماوے۔

آپ کے سر کے بال نہایت سیاہ تھے جن کو زلفوں کی صورت میں دو حصوں پر تقسیم کرکے آپ کے آگے پیچھے کاندھوں تک لٹکائے رہتے تھے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ خوشبو ملے ہوئے بالوں کی چمک ایسی تھی کہ جب کبھی ہوا سے ہلتے تھے تو ان میں دریا کی موجوں کی طرح لہریں پڑتی تھیں۔ جناب کی ڈاڑھی مبارک گھنی تھی۔ گردن جیسے ہاتھی دانت۔ صفائی میں چاندی کی طرح چمک دار۔ بدن تنا ہؤا۔ شکم و سینہ برابر۔ مونڈھے بھاری پُر گوشت۔ دست و بازو مودار۔ ہتھیلی چوڑی۔ انگلیاں دراز۔ بال نرم مگر تیز۔ میانہ قد چلنے میں سب سے کشیدہ قامت معلوم ہوتے تھے۔ رنگ سفید سرخی آمیز۔ ہر دو شانوں کے درمیان قدرے بعد تھا۔ سر و ریش میں کوئی بیس بال سفید ہونگے چہرہ مبارک مثل چودھویں رات کے چاند کے چمکتا تھا معتدل بدن تھے۔ خاموش ہوتے تو ہیبت اور بزرگی پائی جاتی۔ بات کرتے وقت لطف و تازگی نکلتی۔

مقدس اسلام کی نشرواشاعت میں اپنی جان عزیز کو بھی جان آفریں کے حوالہ کرتے ہوئے دفتر شہدا میں نام درج کرالیا اور حیات ابدی حاصل کرلی اور اپنے آپکو ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الایہ کا مصداق ٹھیرا لیا۔ اگرچہ پرستاران باطل نے خم ٹھونک کر مقابلہ کیا اور کوشش کی کہ حق کی نورانی شعاعیں اور وحدانیت کی مبارک کرنیں کو نیست و نابود کردیا جائے لیکن اہل باطل کو ہمیشہ زک اٹھانا پڑا۔ اور اپنے اس ناپاک مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ قانون ابدی چلا آرہا ہے کہ حق و باطل میں ہمیشہ عظیم الشان معرکہ آرائی ہوئی لیکن ہمیشہ حق کا پرچم بلند رہا اور قیامت تک اس پرچم کو کوئی خم نہیں کرسکتا۔ لیکن آہ! اہل دنیا نے تہمت و بہتان سے کسی کو نہ چھوڑا۔ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ مجنون و ساحر کہا گیا تو پھر دور نہ تھا کہ مولانا شہید کو بھی اہل بدعت برا بھلا نہ کہیں مگر یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللہِ ۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون پیارا شہید جس جھنڈے کو بلند کرگیا خدا کا شکر ہے کہ آج اس کے نیچے ایک بہت بڑی جماعت نظر آرہی ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ اس زمانے میں بھی مولانا شہید کو مطاعن و ملاعن کا ہدف بعض اہل بدعت نے بنا رکھا ہے۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہایت ہی خوفناک اور افسوسناک ہوگا جیسا کہ ایک سن رسیدہ بزرگ نے اپنا خیال ان لفظوں میں ظاہر کیا ہے کہ

"میں نے اکثر دیکھا اور سنا ہے کہ جب کسی ناعاقبت اندیش نے مولانا شہید کی شان میں گستاخی کی تو اس کا آخری انجام نہایت خوفناک حسرتناک ہوا اور دنیا کے لئے عبرت انگیز سبق آموز ثابت ہوا" فاعتبروا یا اولی الابصار

آخر میں ناظرین سے التماس کرونگا کہ وہ مولانا شہید کی سوانحعمری "حیات طیبہ" کا ضرور مطالعہ کریں اور اپنے احباب و اعزہ کو بھی اسکی طرف راغب کریں اور اغیار کو بھی دعوت دیں۔ یہ ایسی دلچسپ کتاب ہے کہ دل چاہتا ہے کہ بار بار پڑھے۔ حقائق و معارف کا دریا ہے۔ پڑھنے سے اسلامی جوش پیدا ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل ثروت و انجمنہائے اسلامیہ خصوصاً حافظ حمید اللہ و شیخ عطاء الرحمن صاحب اس کو مفت تقسیم کرکے فلاح دارین حاصل کریں۔ قیمت ۱۲/ روپے ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

مسئلہ توبہ میں ہم سے آریہ سماج کا اتفاق

جب ہم دیکھتے ہیں کہ سخت سے سخت دل حاکم بھی اپنے نوکر سے جس کا اخلاص اس کو کامل طرح معلوم ہو اس کی توبہ اور عاجزی پر خطا معاف کر دیتا ہے۔ حالانکہ حاکم کو اس کے دل کا صحیح حال بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس نے اخلاص سے توبہ کی ہے یا ریا کاری و نمائش سے۔ اب دیکھو خداوند تعالیٰ جو دلوں کے حال سے پورا واقف اور مطلع ہے جو بندے کے اخلاص اور نیاز عبودیت سے بھی پورے طور پر باخبر ہے اگر وہ نہ بخشے اور بندے کی عاجزی اور شرمندگی پر نظر نہ ڈالے تو سراسر انصاف و عدل و کرم کے خلاف ہوگا۔ پس اسی مسئلہ کو بہ شہادت ضمیر انسانی صحیح ماننا پڑیگا کہ خداوند تعالیٰ شرمندہ ہونے والے اور عاجزی سے توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے کیونکہ وہ بہت بڑا منصف اور نہایت ہی مہربان اور دیالو کرپالو ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

یعنی توبہ ان کی قبول ہوتی ہے جو برے کام غفلت سے کر گزرتے ہیں پھر فوراً توبہ کرلیتے ہیں۔

اب ہم آریہ سماج کی مستند اور معتبر کتابوں کے حوالے سے مسئلہ توبہ میں ان کا اتفاق دکھلاتے ہیں۔ ع

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی یجروید کے حوالہ سے لکھتے ہیں "پرماتما! ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے رستہ سے الگ کیجئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپکی ستتی (حمدوثنا) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے" (دیکھو ستیارتھ مطبوعہ یازدہم صفحہ ۲۸۳ سملاس ساتواں)

دیکھو یہ استدعا بعینہٖ اسلامی توبہ کی تائید ہے کیونکہ اگر خدا نہیں سنتا (حالانکہ یہ طریقہ استدعا مخالفین اسلام کے نزدیک الہامی ہے) تو یہ استدعا بیکار ہے اور اگر سنتا ہے تو یہی معنے توبہ کے قبول ہونے کے بھی ہیں۔

اب ہم اس کی مزید تائید کے لئے سوامی جی کا عمل بھی دکھاتے ہیں۔ سوامی جی دسویں باب میں فرماتے ہیں:-

"بڑے طریق پر آریہ لوگ اب تک بھی چل کر دکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشر اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے" (ستیارتھ باب دسواں صفحہ ۳۹۲)

یہ عبارت بھی مسئلہ توبہ کی صحت کی دلیل ہے کیونکہ بدعملی (دکھ بڑھانا مہلک مرض پاپ وغیرہ) کی سزا اگر بغیر بھوگے دور نہیں ہوسکتی تو پھر فضل خدا کیا ہوا؟ اور اس کی طلب و خواہش بیکار ہوئی اور سوامی جی کی نسبت تجویز نہیں کی جاسکتی کہ وہ ایسا بیکار سوال کرتا اور اگر پرمیشر نے فضل کرکے مہلک مرض پاپ وغیرہ بدعملی کو دور کردیا تو یہ بعینہٖ اسلامی توبہ ہے۔

اب ہم منوسمرتی سے بھی اس بارہ میں روشنی ڈالتے ہیں جو ہندو دھرم کی متبرک مستند اور مشہور پستک ہے (سرورق پر ایسا ہی لکھا ہے)

کون نہیں جانتا کہ ستیارتھ میں سوامی جی نے جگہ جگہ منوسمرتی کا حوالہ دیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ کہنا صحیح ہے کہ

فتاویٰ

س ۳۷ } زید نے اپنی بیوی کو اس شرط سے طلاق دی کہ بکر کے ساتھ نکاح نہ کرے۔ کیا عورت مذکورہ اس شرط کی پابند ہے؟ اگر وہ بعد عدت بکر سے نکاح کر لے تو کیا یہ نکاح ناجائز ہوگا؟

ج ۳۷ } عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ کسی سے نکاح کرے۔ بطلاق میں اس کو کچھ دخل نہیں۔ اس لئے بوقت طلاق ایسی شرط لگانا حدیث بریرہ کے ماتحت لغو ہے۔ اگر اس نے بکر سے نکاح کر لیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے۔ اگر عورت نے اس شرط کو منظور کر لیا تھا تو وعدہ خلافی کے باعث گنہگار ہوگی۔

س ۳۸ } نماز تراویح کتنے رکعت کے ساتھ پڑھنا یا پڑھانا سنت ہے۔ جبکہ اہل حدیث جماعت کے لوگ آٹھ رکعت سے نماز تراویح ادا کرتے ہیں اور احناف لوگ بیس ۲۰ رکعت سے پڑھتے ہیں۔ سنت اور افضل کتنے رکعت کے ساتھ ہے۔

(محمد شفیع مدرسہ نظامیہ سلی)

ج ۳۸ } تراویح (قیام اللیل) آٹھ رکعات مسنون ہیں۔ بیس ۲۰ کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا۔

س ۳۹ } زید نے ایک خصی اپنے گھر بھر کی طرف سے قربانی کیا۔ مگر نام نام علیحدہ علیحدہ نہیں لیا۔ اب بکر کہتا ہے کہ کیا ایک خصی گھر بھر کو کفایت کرتا ہے۔ اور ایک خصی گھر بھر کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۹ } ایک قربانی تمام گھر والوں کی طرف سے گھر کا ذمہ دار کر دے تو سب کو کفایت کرتی ہے۔ نام لینے کی ضرورت نہیں۔ حدیث میں آیا ہے:۔ کان الرجل فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم يضحی بالشاة عنه وعن اهل بيته فيأكلون و يطعمون الحدیث۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی ایک بکری اپنی طرف سے اور تمام گھر والوں کی طرف سے کیا کرتا تھا۔ (ترمذی)

اللہ اعلم!

س ۴۰ } جبکہ مسجد کے اندر کسی قسم کی آمدنی نہیں ہے۔ جس سے مسجد مذکور کی جھاڑو تیل بتی و مرمت ہو سکے۔ آیا ایسی صورت میں قربانی کا چمڑا مسجد مذکور کے اندر خرچ کرنا جائز و درست ہو سکتا ہے یا نہیں (سائل مذکور)

ج ۴۰ } یہ غرباء مساکین کا حق ہے۔ مسجد میں مسلمانان قریہ اپنے پاس سے خرچ کریں ان کا فرض ہے۔

س ۴۱ } کفار سے سود لینا اس زمانے میں جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } ہرگز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ حرم الربوا (الآیہ) سود حرام ہے۔

س ۴۲ } نوٹ لیکر روپیہ دینا اور نوٹ والے شخص سے بٹہ لینا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں جبکہ کاغذ لے کر چاندی دے سکے عوض میں بٹہ لینا گیا ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۴۲ } جائز ہے۔

س ۴۳ } ڈاڑھی منڈوانے والے امام کے پیچھے نماز پنجگانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۳ } ڈاڑھی منڈانے والے خلاف سنت شخص کو امام مقرر نہیں کرنا چاہئے۔ لقولہ علیہ السلام اجعلوا ائمتكم خياركم۔ اگر پڑھا رہا ہو تو اقتداء جائز ہے۔ بحکم واركعوا مع الراكعين۔

س ۴۴ } اگر کسی گاؤں میں طاعون ملعون ہو تو وہاں کے باشندے مکانات چھوڑ کر گاؤں کے باہر بود و باش کریں تو جائز ہے۔ اور اگر محلہ میں ہی کوئی طاعون سے مر جائے یا کسی کے گھر میں چوہے مریں تو اس گھر والوں کے علاوہ ہمسایہ والے بھی مکان بدل دیں تو شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ (خریدار اہلحدیث ۱۳۳۳)

ج ۴۴ } طاعونی بستی کا چھوڑنا منع ہے۔ بستی میں ایک محلے سے دوسرے محلے میں یا باہر اراضی میں چلے جانا ممنوع نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۴۵ } ہمارے گاؤں کے اکثر لوگ مچھلی کے شکار کو جایا کرتے ہیں۔ شکار کا طریقہ یہ ہے کہ زمین میں جو کیچوے (از قسم دیدان) ہوتے ہیں وہ کھود کر زمین سے نکال لیتے ہیں۔ زمین سے نکالنے کے بعد وہ زندہ ہی رہتے ہیں۔ ان زندہ کیچوؤں کو کُنْڈ (وہ خمیدہ سوئی سا آلہ جس میں شکار کے لئے کوئی شے لگاتے یا چسپاں کرتے ہیں) کی سوئی میں پرو کر آدھا کیچوا توڑ دیتے ہیں جس سے ذی روح کیچوے کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ کیا اس قسم کا شکار شرعاً جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۵ } کیچوے کو مار کر استعمال کریں۔ زندہ کو ایسا کرنا منع ہے۔ لحدیث لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا الحدیث۔ (او داخل غریب فنڈ)

نوٹ: (بلقی آئندہ) (مینیجر)

تلاش کتب | تبلیغی مقصد کے پیش نظر مجھے کتاب الرد علیٰ ابی حنیفہ لابن ابی شیبہ درکار ہے کیونکہ میری اپنی کتاب کہیں گم ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب مفت یا مستعار عنایت کریں۔ اس کو نقل کر کے واپس کر دونگا یا کم سے کم اس کی جائے فروخت اور قیمت سے اطلاع دیں۔ مشکور ہونگا۔

نیاز مند سید عبدالغفار رضوی محمدی معرفت مولوی سید احمد حسین رضوی مترجم چیف کورٹ لکھنؤ (یو۔پی)

تلاش پسر | میرا لڑکا ضیاء الدین احمد۔ عمر ۱۸ سال قد درمیانہ۔ رنگ گندم گوں۔ طالب علم ایف۔اے کلاس۔ چند یوم سے گم ہے۔ جس صاحب کو اس کا پتہ ملے وہ از راہ مہربانی مجھے اطلاع دیں۔ اگر عزیز خود اس کو پڑھے تو بلا کھٹکا اپنے غم زدہ والد کو اطلاع دیوے۔

(حکیم قائم الدین صدیقی امرتسر۔ کٹڑہ کرم سنگھ۔ کوچہ رلہ لال)

دور سے جو کوئی دیکھتا جمال و نزاکت پاتا۔ پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت و شیرینی سمجھتا۔ شیریں گفتار۔ کشادہ پیشانی۔ دراز و باریک ابرو۔ غیر پیوستہ بلند بینی نرم رخسار۔ کشادہ دہن۔ روشن دندان تھے۔ ؎

یا صاحب الجمال یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنا کما کان حقہ ؎
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد و علیٰ آل سیدنا و مولٰنا محمد و بارک وسلم۔

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

اسلام کی اخلاقی تعلیم

ناظرین اہلحدیث پر اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید میں بنی نوع انسان کو غور کرنے پر ایک ایسا راستہ مستقیم مل سکتا ہے۔ جس کی نظیر ملنی زمانہ ماضیہ میں محال ہے۔ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ آداب مجالس کے متعلق اس طرح پر حکم ارشاد فرماویں :-

یا ایھا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم و اذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت واللہ بما تعملون خبیر ۔

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو کشادہ ہو جاؤ اللہ تم کو کشادگی دیگا اور جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جاؤ اللہ تم لوگوں میں ان کا رتبہ بلند کریگا جو ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے۔

دوسری جگہ یہ حکم ہوتا ہے :-

یا ایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا و تسلموا علیٰ اھلھا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون وان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا حتی یوذن لکم و اذا قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم واللہ بما تعملون علیم لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون

یعنی اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوائے دوسرے گھروں میں اسوقت تک داخل نہ ہو جب تک اہل خانہ سے اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے شائد تم نصیحت پکڑو۔ اگر اس گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو اس میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ دی جائے۔ اگر تم کو واپس ہو جانے کو کہا جائے تو واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اس گھر میں بغیر اجازت کے جا سکتے ہو جس میں تمہارا اسباب ہو اور وہاں کوئی نہ رہتا ہو اور اللہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہر چیزوں سے واقف ہے۔"

برادران! یہ کیسی بہترین تعلیم ہے۔ جس پر اسلام اس قدر زور دیتا ہے کہ آقا اپنے غلام کے گھر میں اور باپ اپنے بیٹے کے گھر میں اور بیٹا ماں کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہیں ہو سکتا۔

حدیث میں آیا ہے :-

لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ
کسی کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ ہٹاؤ کہ وہاں خود بیٹھو۔

انزلوا الناس منازلھم۔ لوگوں سے ان کی حیثیت کے موافق پیش آؤ۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما۔

یعنی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہ کرے۔

اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانت
اگر کوئی شخص بات کر کے چلا جائے تو اسکی بات امانت ہے۔

یستاذن الرجل علیٰ ابیہ واخیہ واختہ
یعنی آدمی کو باپ بھائی بہن سے اجازت لینی چاہئے۔

اذا اتی بابا یرید ان یستاذن لم یستقبلہ جاء یمینا وشمالا فان اذن والا انصرف

یعنی جب آدمی کسی دروازہ پر اجازت لینا چاہے تو دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہو بلکہ دائیں بائیں کھڑا ہو۔ اگر اجازت ملے تو خیر ورنہ واپس ہو جائے۔

من ملاء عینہ من قاعۃ بیت قبل ان یوذن لہ فقد فسق۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے اجازت سے پہلے صحن مکان میں جھانکا اس نے فسق کیا۔

سبحان اللہ! اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ اگر انسان پورے طور پر احکام اسلامیہ پر عامل ہو تو ہرگز کبھی غلطی کا مرتکب نہ ہو۔ لیکن افسوس کہ اصلی تعلیم کو چھوڑ کر آبائی طریقہ پر عامل ہو رہے ہیں جس سبب سے مسلمان ہر کام میں فیل ہو رہے ہیں کیا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد نہیں فرمایا کہ اے مسلمانو! میں نے تمہارے لئے تم میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ پھر نمونہ کو دیکھ کر انسان عامل نہ ہو تو کہاں کی دانائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان بھائی کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین! ثم آمین!!

حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم جماعت اہل حدیث

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج کا واقعہ پھر تازہ ہوا

گذشتہ پرچے میں ہم نے "اسلامی تثلیث" کے عنوان سے بتایا تھا کہ آج کل مسلم پنجاب میں تین گروہ پیدا ہو گئے ہیں اور یہ تینوں سیاسی اعتبار سے مختلف ہیں ان سے ہماری مراد مسلم لیگ، اتحاد ملت اور مجلس احرار ہے۔ ان تینوں گروہوں کی نیتوں اور انجام کا حال خدا کو معلوم ہے۔ ان ظاہری حالات کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں ابھی خاصی رسہ کشی جاری ہے۔

کچھ عرصہ ہوا مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کے متعلق حکومت کی نافرمانی کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اس طریق سے مسجد کا حصول ناممکن ہے بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ ہمیں پھانسنے کے لئے یہ سارا جال بچھایا گیا ہے، حالانکہ اس وقت اسلامی پبلک نافرمانی کرنے پر آمادہ تھی۔ لیکن اب انہوں نے بغیر کسی خاص ضرورت کے حکومت کی نافرمانی شروع کر دی ہے۔ کیوں کی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا تشفی بخش جواب ہمیں آج تک نہیں ملا۔

اس کے برخلاف مجلس اتحاد ملت یا نیلی پوشوں کے لیڈر یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ

ابھی نافرمانی کا موقع نہیں ہے۔ کیونکہ مقدمے کی اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہے۔ ممکن ہے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہو جائے۔ اگر خلاف ہوا تو سرکردگان اسلام کو جمع کیا جائے، اور متفقہ رائے سے جو فیصلہ ہو اس پر عمل کیا جائے۔

اس رائے سے ہم بھی متفق ہیں کیونکہ دورِ نبوت سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ اختلاف کی صورت میں فیصلہ مشکل ہے۔ کیونکہ یہ چیز اتفاق سے وابستہ ہے۔ شیخ سعدی مرحوم اتفاق کی تعریف میں کیا خوب فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ÷ بے دولتی از نفاق خیزد

گذشتہ جمعہ کے روز بتاریخ ۱۷ دسمبر احراری لیڈر مولوی مظہر علی وکیل نو کس رضاکاروں کے ہمراہ بعد نماز جمعہ مسجد وزیر خان سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ ہم مسجد شہید میں جا کر نماز ادا کریں گے۔ حالانکہ آپ کو علم تھا کہ وہاں داخلے پر گرفتاری کا انتظام ہو چکا ہے۔ چنانچہ جونہی آپ وہاں پہنچے فوراً گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیئے گئے۔ دوسری قسط ان نوجوانوں کی ۲۴ دسمبر کو جمعہ کے دن اسی آن بان سے نکلے گی اس وقت کیا ہوگا؟ وہی جو مقتضائے قانون ہے یعنی گرفتار کئے جائیں گے اس کے بعد حسب اعلان روزانہ رضاکار بھیجے جائیں گے جو گرفتار ہوتے رہیں گے۔ گویا یہ اسیران فرنگ اپنی گرفتاری کا مقصد گورنمنٹ کے حق میں اس شعر میں بتائیں گے ؎

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی اور چھیڑیں گے
سنا ہے انکو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے

احرار کی طرف سے یہ بھی شائع ہوا ہے کہ چونکہ لکھنؤ کے جلسے میں مسلم لیگ نے مسجد شہید کی واگزاری کو اپنے مقاصد میں داخل کر لیا ہے، ادھر پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اسلئے ان کا فرض ہے کہ ہمیں مسجد مذکور دلائیں۔

مگر ہم جیسے سیاسیات میں غیر دقیق النظر اس بیان کو صحیح نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ سر سکندر حیات کی اس وقت دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت اسلامی ہے دوسری حکومتی۔ مسلم لیگ میں ان کا داخلہ ذاتی حیثیت سے ہوا ہے، سرکاری منصب کی حیثیت سے نہیں۔ اگر سرکاری حیثیت سے ہوتا تو البتہ اُن سے اس قسم کا مطالبہ صحیح ہوتا۔ مگر موجودہ حالت میں یہ مطالبہ ٹھیک نہیں۔ اگرچہ ہماری نظر میں شرعی اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے اختلاف کی صورت میں کامیابی مشکل ہے۔ تاہم ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ مسلمانوں کا مطالبہ متعلقہ مسجد شہید پورا کر کے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ چاہے اس کی کامیابی احرار کے ذریعے سے ہو چاہے نیلی پوشوں کی کوشش سے۔ اِجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ؕ

روئی خطرہ میں

روئی پیدا کرنے والے ممالک میں ہندوستان کا دوسرا نمبر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں ۲۵ فیصدی کاشتکار روئی کی کاشت کرتے ہیں ان کاشتکاروں کے علاوہ اگر اُن تاجروں اور مزدوروں کی تعداد بھی معلوم کی جائے جو روئی کے کاروبار میں شریک رہتے ہیں تو یقیناً ان کا شمار بھی لاکھوں تک ہوگا بہرحال روئی ایسی چیز ہے جو ہندوستان کے ایک بڑے طبقہ کی روزی کا ذریعہ ہے۔ ہر شخص کو معلوم ہے کہ روئی کے نرخ بڑھنے اور گھٹنے پر روئی کے سلسلہ میں منسلک افراد کی آسانیاں اور دشواریاں موقوف ہیں۔ اس لئے ٹائمز آف انڈیا کا یہ بیان کہ بہت جلد بمبئی کی خوشحالی تباہ ہونے والی ہے، اس شہر نے زمانہ جنگ میں بیشمار روپیہ پیدا کیا تھا۔ لیکن اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ بمبئی کا مفلس ہو جانا یقینی ہے کیونکہ روئی کے نرخ بہت گر گئے ہیں" بمبئی ہی کے لئے تشویشناک صورتِ حال پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کا تعلق ہندوستان کی ایک بہت بڑی آبادی سے ہے۔

یہ حالات کیوں پیدا ہوئے؟ اس سوال پر غور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُن حالات اور اسباب کو سامنے رکھا جائے جو اس خطرہ کے ضامن ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ سال دنیا میں اتنی روئی پیدا ہوئی کہ گذشتہ دس سال میں مثال نہیں ملتی مگر دنیا کے سیاسی حالات اتنے پیچیدہ نہ تھے اس لئے

حیات طیبہ مبلغ توحید و سنت حضرت شاہ (۱۴۳) اسمٰعیل شہید دہلوی کے حالات زندگی قیمت ۱۲ روپے

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت کا خاص خیال رکھا کریں۔ کیونکہ آج کل چکڑالویوں اور بریلویوں تک توحید و سنت کی آواز پہنچانے کی ضرورت جس شدت سے محسوس ہو رہی ہے وہ ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں۔ جن حضرات نے جدید خریدار مہیا کئے ہیں ان کی سعی و کوشش کے ہم شکرگزار ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

حضرت مولانا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور احباب کی دعا سے ترقی پذیر ہے۔ حملہ آور کی گرفتاری آج ۲۰ دسمبر تک عمل میں نہیں آئی۔ کوشش ہو رہی ہے خدا کرے ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔

روئداد جلسہ سمریٰ ضلع گونڈہ علاقہ تلشی پور کے موضع سمریٰ میں مورخہ ۶-۷-۸ شوال کو ایک شاندار اسلامی جلسہ منعقد ہوا۔ جناب مولوی شکر اللہ صاحب اور عبد المجید صاحب ٹھیکہ دار نے خاص طور پر اس میں کافی جد و جہد کی تھی اور عام سامعین کے طعام و قیام کا بھی انتظام کیا۔ آخری تاریخ تک مولانا شمس فیض آبادی بھی تشریف لائے جس میں آپ نے حسب ذیل تجویز پیش کی:۔

(۱) ۲۹ شعبان کو مولانا ثناء اللہ صاحب پر حملہ ہوا ہے اُس دن کو یوم التبلیغ بنایا جاوے۔

(۲) قومی اور باہمی ذاتی مخالفت اور کد و کاش کو چھوڑ کر توحید کے مسئلے سے اپنی ہی اقوام کو روشناس کیا جاوے۔

(۳) جہاں جہاں اہل حدیث ہوں وہاں انکی ایک انجمن ضرور ہو جو اپنا تعلق براہ راست مولانا شیر پنجاب کے ہدایت کے ماتحت رکھے۔

توحید۔ نظام۔ اتفاق۔ تعلیم۔ اسلام۔ فضائل صحابہ کرام قرآن کریم۔ موت۔ علامات مسلم وغیرہ عنوانوں پر بصیرت افزا تقریریں ہوئیں۔ سامعین بہت محظوظ و متاثر ہوئے اسی جلسہ میں یہ بھی مولانا شمس فیض آبادی نے پیش کی کہ سمریٰ میں آج جس مکتب کا افتتاح ہوا ہے وہ خود اور اُسکے علاقہ گونڈہ بوڑھا۔ یوسف پور۔ ہنرتی کے مدرسوں کا ایک مرکزی مدرسہ بھنڈے نگر واقع ریاست نیپال کو قرار دیتا ہوں کیونکہ وہ ضلع بستی اور گونڈہ کے وسط میں اور سرحد نیپال میں ہے اور بھیر اسٹیشن سے قریب ترین ہے۔

چنانچہ مولانا کی تجاویز کو بلا رد و کد اہیان قوم نے منظور کیا۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہم کو عملی توفیق بخشے۔

(عبد الرؤف خان مدرس مدرسہ بھنڈے نگر۔ شریک جلسہ) (عہ داخل اشاعت فنڈ)

رحیم آبادی آواز

مولانا عبد النور رحیم آبادی اور حافظ عبد اللہ رحیم آبادی، ہماری جماعت کے اہل وہ دو بزرگ اور مولانا عبد العزیز رحیم آبادی مرحوم کی یاد دلانے والے ہیں۔ آپ نے ایک مضمون متعلقہ حملہ قاتلانہ بھیجکر حلف دی ہے کہ اسے ضرور شائع کریں، اس لئے وہ درج ذیل ہے:۔

مولانا ابو الوفاء پر قاتلانہ حملہ ساری جماعت پر حملے کے برابر ہے۔ حملے سے زیادہ ہمیں اس بات سے مزید رنج ہے کہ ملزم مفرور آج تک گرفتار نہیں ہوا اس لئے جماعت اہل حدیث کو اس کی گرفتاری کے لئے پانسو روپیہ کا اعلان کرنا چاہئے۔

المرسل:۔ عبد النور۔ حافظ عبد اللہ۔ محمد عثمان۔ عبد المجید مدرس۔ مجیب اللہ خان

اہلحدیث جو صاحب اس تجویز سے متفق ہوں وہ اپنی اپنی قسط بھیج کر شریک ہوں۔

سابقہ پچاس کے بعد اس مد میں از مولانا حاجی یونس خان صاحب آف دتاؤلی پچیس ۲۵ کل ۷۵ ۔ از مجیب اللہ خان ۵ (دعا)

شمع توحید

یہ رسالہ حملہ کی یادگار میں شائع ہوگا۔ بعض احباب نے اس تحریک کو پسند کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ تقویۃ الایمان کو بکثرت شائع کیا جائے؛ میں تقویۃ الایمان کو قدایمان جانتا ہوں۔ مگر اس کے مصنف کے بعد جو جو خیالات اور استدلالات اہل بدعت نے ایجاد کئے ہیں ان کا جواب دینا بھی ضروری ہے جن کا ثبوت بریلوی اخبار "الفقیہ" ۱۴ دسمبر میں ملتا ہے اس لئے "شمع توحید" کی ضرورت ہے۔

چندہ مندرجہ "اہلحدیث" ۱۷ دسمبر ۲۹ ہے۔ اسکے بعد تا ۲۰ دسمبر فہرست حسب ذیل ہے:۔

جناب محمد صاحب تھرپارکر سندھ	۵
جناب عبد الکریم عبد الحلیم صاحب از بریلی	۵
جناب محمد بخش صاحب ضلع لائلپور	۵
جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب صدر بازار	۲
جناب محمد عالم صاحب از کوٹلی لوہاراں	۴
ناظم صاحب انجمن اہل حدیث پٹیالہ	۵
مولوی عبد الرؤف صاحب از بھنڈے نگر	۱
کل میزان	۵۸

احباب کرام جلدی توجہ فرمائیں۔

اشتیاق حج میں ایک نوجوان صاحب طاقت ہوں۔ مجھے زیارت خانہ کعبہ کا شوق ناقابل بیان ہے۔ مجھے کوئی صاحب ثروت جو حج کو جانے والے ہوں۔ بطور خادم کے ساتھ لے جائیں یا حج بدل کرا دیں۔ عند اللہ مشکور ہونگے اور حج کرانے والے بھی ثواب عظیم کے مستحق ہونگے۔ خصوصاً حضرت مولانا محمد یونس رئیس دیوتاولی سے اس خاکسار کو زیادہ امید ہے۔ (عاجز مولوی گلزار احمد مدرس مدرسہ شاہزادہ پور پوسٹ کاجل مالدہ)

مدرسہ مکہ شریف کے لئے پہلے ۲۵ اور اس ہفتے ۱۶ بدست حاجی عبد الرحمٰن صاحب آف حاجی علی جان دہلوی بھیجے گئے۔

(باقی متفرقات ص ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ: باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ ہوں۔

روئی کا صرف بھی اسی شرح کے ساتھ ہوا۔ اثر اگر ہوا بھی تو بہت کم اور غیر محسوس۔ لیکن نئی فصل کی قربت کے ساتھ ساتھ جب یہ معلوم ہوا کہ امسال روئی کی پیداوار دنیا کی ضرورت سے بہت زیادہ ہوگی تو نرخ کا گرنا لازمی تھا۔ چنانچہ یہ خطرہ ہمارے سامنے ہے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ امسال روئی کی پیداوار اتنی زیادہ ہوگی کہ دنیا کی مانگ پوری کرنے کے بعد بھی ڈیڑھ دو کروڑ گانٹھیں بچ رہیں گی۔ گویا کہ بارہ کروڑ من روئی کے لئے کوئی خریدار ہی نہ مل سکیگا۔ ان حالات کے پیش نظر روئی کے نرخوں کا گر جانا تعجب خیز نہیں ہوسکتا۔

دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلہ میں یہ خطرہ ہندوستان کے سامنے برآمد کے لئے کوئی میدان نہیں ہے۔ یورپین ممالک اپنے آپ کو اپنی ضروریات پورا کرنے کے قابل بنا رہے ہیں۔ اس لئے وہ خام پیداوار کی خریداری میں کمی کرتے جا رہے ہیں۔ جاپانی کارخانے پارچہ بافی کے بجائے اسلحہ سازی میں مصروف ہیں۔ غرضیکہ جاپان، جرمنی، اطالیہ وغیرہ جو ہندوستان سے روئی خریدتے تھے امسال بہت کم روئی خریدینگے۔ ان کے علاوہ ایک کم نفع بخش خریدار برطانیہ ہے۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ کے مابین ایک معاہدہ کی گفت و شنید جاری ہے۔ اگر یہ معاہدہ مکمل ہوگیا جس کی راہ میں کوئی اہم رکاوٹ نظر نہیں آتی تو برطانیہ امریکن روئی خریدیگا۔ علاوہ ازیں امریکن روئی سستی بھی ملے گی۔ کیونکہ امسال امریکہ میں روئی کی پیداوار بہ افراط ہوئی ہے۔ اگر امریکن روئی نے ہندوستانی بازاروں کا بھی رُخ کر لیا تو ہندوستان میں اور مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اور ہندوستان کو اپنی روئی کا نرخ جو بہت حد تک کم ہو چکا ہے اور کم کرنا پڑیگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے کاشتکار تاجر اور مزدور جن کی گذر اوقات روئی پر ہے تقریباً تباہ ہو جائینگے۔

ان تمام حالات کو سامنے رکھنے کے بعد اگر کوئی صورت تحفظ کی ہوسکتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ ہندوستان کی ریلیں محصول کم کردیں (قارئین کو معلوم ہوگا کہ ریلوے محصول اتنا زیادہ ہے کہ روئی کو ریل کے ذریعہ کارخانوں تک پہنچنے کے بعد غیر ملکی روئی کا مقابلہ ناممکن ہو جاتا ہے) اور غیر ملکی روئی کی درآمد کا محصول اتنا بڑھا دیا جائے کہ ہندوستان کی روئی کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں نہ تو عوام کے ہاتھ میں ہیں اور نہ صوبائی حکومتیں اس سلسلہ میں کوئی کاروائی کر سکتی ہیں۔ ریلوں کے محصول میں کمی اور ٹیرف میں اضافہ یہ دونوں صورتیں حکومت ہند اختیار کر سکتی ہے۔ اور یہ چیزیں اسی کے حیطۂ اختیار میں ہیں۔ حکومت ہند اگر چاہے تو بڑی آسانی کے ساتھ ہندوستان کی روئی اور اسکے متعلق کروڑوں انسانوں کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔"

(مدینہ بجنور مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۳۷ء)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ماہ نومبر ۳۷ء میں قیمتوں کی کمی بیشی کے متعلق مندرجہ ذیل تفاصیل اطلاع عام کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔

چوبیس مقامات یعنی پلول (ضلع گوڑگانوں) انبالہ جگادھری (ضلع انبالہ) جالندھر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ ابوہر (ضلع فیروزپور) لاہور۔ چونیاں (ضلع لاہور) امرتسر گورداسپور۔ پٹھانکوٹ (ضلع گورداسپور) سیالکوٹ سرگودھا (ضلع شاہپور) جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور (ضلع اٹک) منٹگمری۔ اوکاڑہ (ضلع منٹگمری) لائلپور۔ گوجرہ۔ ٹانڈلیانوالہ۔ جڑانوالہ (ضلع لائل پور) اور ملتان میں گندم کی اوسط قیمت (تھوک) جو اکتوبر ۳۷ء کے اخیر میں ۳ روپے ۴ آنے ۱۰ پائی فی من تھا وہ نومبر ۳۷ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۵ آنے ۲ پائی تک چڑھ گئی۔ لیکن دوسرے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۳ آنے ۸ پائی تک گر گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۳ روپے ۲ پائی فی من تھی۔

آٹھ بڑی بڑی برآمد کرنے والی منڈیوں (یعنی لائلپور۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ گوجرہ۔ ٹانڈلیانوالہ۔ جڑانوالہ۔ سرگودھا اور چونیاں) میں گندم کی اوسط قیمت تھوک اکتوبر ۳۷ء کے اخیر میں ۳ روپے ۱ آنے ۲ پائی فی من تھی وہ نومبر ۳۷ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۱ آنہ ۳ پائی اور دوسرے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۱ پائی فی من تک گر گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۳ روپے ۱ پائی فی من تھی۔

اکتوبر ۳۷ء کے اخیر میں متذکرہ بالا چوبیس مقامات پر نخود کی اوسط قیمت تھوک ۲ روپے ۹ آنہ ۶ پائی فی من تھی جو نومبر ۳۷ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۲ روپے ۹ آنہ اور دوسرے دو ہفتوں میں ۲ روپے ۸ آنہ ۵ پائی تک گر گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۲ روپے ۴ آنہ ۲ پائی فی من تھی۔ نومبر ۳۷ء کے اختتام پر گندم و نخود کی قیمت (پرچون) مختلف مقامات پر حسب ذیل تھی:

مقام	گندم روپیہ	آنہ	پائی	نخود روپیہ	آنہ	پائی
انبالہ	۳	۲	۲	۲	۳	۷
فیروزپور	۳	۱۱	۶	۲	۸	۸
لاہور	۳	۱۲	۱۱	۲	۱۲	۲
سرگودھا	۳	۱	۳	۲	۸	۰
لائلپور	۳	۴	۳	۲	۹	۳
ملتان	۳	۷	۸	۲	۱۰	۸

۵۔ نومبر ۳۷ء کو انگلستان میں درآمدہ گندم کا نرخ اوسطاً ۹ شلنگ ۲ پنس فی ۱۱۲ پونڈ (وزنی) تھا۔ جو ۴ روپے ۷ آنے ۹ پائی فی من کے مساوی ہے۔

(لاہور ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۷ء)

دعا کی ضرورت

امسال پنجاب میں بارش کی حد سے زیادہ کمی رہی ہے۔ اور تاحال بارش نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے فصل بہت کم ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ بدرگاہ رب غفور بارش کے لئے سب حضرات دعا کرتے رہیں۔ (ایک کاشتکار)

بقیہ متفرقات

جمعیۃ العلماء دہلی اس جمعیۃ کی وقعت اور کارگذاری اہل ہند سے مخفی نہیں۔ ہر مشکل موقع پر اس نے مسلمانوں کی راہنمائی کی ہے۔ اسکے ارکان اور اعیان خود سینہ سپر ہوئے۔ مگر یہ جمعیۃ مالی حیثیت میں ایسی کمزور ہو گئی ہے کہ اس کی زندگی کو خطرہ ہے۔ اس لئے اسکے محترم ناظم صاحب اس کے قدردانوں کو اس کی امداد پر توجہ دلاتے ہیں امید ہے بزودی اثر ہوگا۔

درخواست دعاء ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میرے کچھ کام ایسے ہیں جن کی تکمیل میرا دلی منشا ہے۔ ناظرین اہلحدیث میرے حق میں دعا کریں۔ حصول مقصد کے بعد میرا ارادہ ہے کہ اہلحدیث کے کچھ پرچے طلب کر کے بغرض تبلیغ مفت تقسیم کروں۔

درخواست اخبار میں ایک غریب آدمی ہوں۔ کوئی صاحب خیر میرے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں تو اللہ تعالےٰ سے اس کا اجر پائیں۔ نیز کوئی صاحب اطلاع دیں کہ تفسیر کبیر کہاں سے مل سکتی ہے۔ اور اس کی قیمت کتنی ہے؟

(مولوی) ولی محمد امام مسجد اہل حدیث مقام فیض پور چک نمبر ۲۴۲ ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور)

تبلیغی انجمنیں توجہ کریں کہ میرے نواحی علاقہ میں کسی زمانے میں علمائے اہل حدیث کی کوششوں سے کچھ افراد اہل حدیث ہو گئے تھے مگر بوجہ افلاس کے کم علم ہیں۔ توحید وسنت سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اہل حدیث کی تبلیغی انجمنیں مہربانی کر کے میرے نام پر تبلیغی اشتہارات و رسائل ارسال کر دیا کریں تا کہ میں ان لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا کروں۔ میرا پتہ حسب ذیل ہے۔ نوٹ کر لیں۔ (مولوی) سید محمد عبید اللہ کانپوری مقام پوسلہ ضلع امراؤتی برار۔

درخواست ملازمت میری عمر کا بیشتر حصہ مدارس عربیہ اور اسلامی اداروں کے نظم و اہتمام اور ان کی دفتری خدمات میں گزرا ہے۔ بعض جگہ اہتمامات اور کتب خانوں کا منیجر بھی رہا ہوں۔ اب بھی کسی اسلامی ادارے کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو بندہ حاضر ہے۔

نیاز کیش۔ فاروقی معرفت حکیم نثار احمد صاحب انصاری ناردانہ پٹیالہ اسٹیٹ۔

یاد رفتگان میرے والد محترم عبد الصمد صاحب جو ایک عرصہ سے اخبار اہلحدیث کے خریدار تھے تین سال کی طویل علالت کے بعد ۱۲ رمضان کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (عبد الوہاب از آگرہ)

(۲) میرے والد صاحب (محمد امام الدین) مدعو سکنہ بھیرڑی علاقہ تھانہ اتوار کے روز ۲۵۔ شعبان ۱۳۵۵ھ کو بعد عصر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد اکبر مدعو بن محمد امام الدین مدعو از بھیرڑی بمبئی)

(۳) محترم جناب سوداگر عبد الغفار صاحب کی آٹھ سالہ بیٹی طاہرہ انتقال کر گئی۔ مرحومہ قرآن شریف بڑی محنت اور شوق سے پڑھتی تھی۔ (حکیم عبد الحق خان گارڈن ایچ مری روڈ کلکتہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

قاتلانہ حملہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے قاتلانہ حملے سے تمام ہندوستان کی جماعت اہل حدیث جس قدر متأثر ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ابھی تک ہمدردی کی تجاویز اور خطوط دفتر میں موصول ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آج ۲۰۔ دسمبر تک کی ڈاک درج ذیل کی جاتی ہے:۔

مزید تجاویز مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے مزید تجاویز موصول ہوئی ہیں:۔

(۷۳) انجمن خدام الاسلام دیروال افغاناں ضلع امرتسر۔

(۷۴) انجمن اہل حدیث منڈی بہاؤ الدین۔

(۷۵) انجمن خادمان قوم محلہ میرتی سلاوٹاں۔ (جودھپور)

(۷۶) انجمن خدام الاسلام ندوۃ الطلباء دیروال افغاناں ضلع امرتسر۔

مزید خطوط جو آج ۲۰ دسمبر تک موصول ہوئے۔ درج ذیل ہیں:۔

(۲۶۳) مولوی گلزار احمد صاحب مدرس مدرسہ شاہزادپور

(۲۶۴) جناب علی حسن خان صاحب قصبہ برہنڈہ۔ مظفرپور

(۲۶۵) مولوی محمد صاحب ساکن اکربیہ۔ ضلع ڈھاکہ

(۲۶۶) جناب ایس محمد صالح صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۱۹۵

(۲۶۷) جناب احمد حسین خان صاحب جہان خیلاں۔ ہوشیارپور۔

(۲۶۸) جناب اسحاق حسین صاحب و فضیلتی رہبری از میرٹھ۔

(۲۶۹) جناب محمود صاحب۔ امواء ضلع مظفرپور

(۲۷۰) عبد الوحید۔ محمد عبد اللہ صاحبان۔ ایکل۔ مادی۔

(۲۷۱) از جماعت اہل حدیث جھوپرہ۔

(۲۷۲) جناب ولی محمد صاحب ارائیانوالہ فیروزپور۔

(۲۷۳) مولوی جان محمد صاحب از لوپوں۔

(۲۷۴) جناب عبد المجید صاحب از دھانانوالی۔

(۲۷۵) جناب محمد عبد اللہ شریف و محمد غوث خان صاحب محلہ بارہ۔ مدراس۔ (۱۴۰)

(۲۷۶) جناب حبیب اللہ صاحب۔ کرہیار۔ ضلع بستی

(۲۷۷) جناب محمد عبد التواب صاحب از ملتان۔

(۲۷۸) مستری محمد سعید صاحب از اباداں۔ ایران

(۲۷۹) جماعت اہل حدیث از کاسگنج

(۲۸۰) جماعت اہل حدیث اجمیر۔ راجپوتانہ

(۲۸۱) مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب۔ حافظ آباد

(۲۸۲) جناب محمد اسمٰعیل صاحب۔ بہوتہ۔ جالندھر

(۲۸۳) مولوی حافظ سید عبد الرؤف صاحب۔ ایلور

(۲۸۴) جناب محمد خداداد صاحب از بیال

(۲۸۵) مولوی محمد عمر صاحب مدرسہ محمدیہ ضلع بلہاری

(۲۸۶) مولوی ابو محمد عبد الدین احمد صاحب جہانگیر۔ رنگپور

(۲۸۷) مولوی ابو البشیر گل خداد احمد خان صاحب موضع رسول نگر۔

(۲۸۸) جناب فیض محمد صاحب چپراسی۔ خریدار نمبر ۱۹۳۸

(۲۸۹) حکیم عبد الرحیم صاحب نظام آباد۔

(۲۹۰) حاجی نظام الدین کنری سندھ ۴۴۴

(۲۹۱) حاجی محمد زمیندار دیہ کھا متعلق ضلع تھرپارکر۔ (۲۹۲) حافظ گوہر دین صاحب ورک گورداسپور۔ (۲۹۳) محمد علی صاحب کانداراز بیرچھو (۲۹۴) [illegible] (۲۹۵) [illegible]

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب

پی۔سی۔ایس سینیئر سب جج بہادر گورداسپور

نمبر مقدمہ ۲۷۰ ۳۷ء

شیخ غلام نقش بندو لد شیخ نبی بخش وکیل سکنہ گورداسپور

بنام دسرت رام وغیرہ

اپیل بنا راضی حکم سردار رتیندر سنگھ صاحب بہادر سب جج درجہ اول پٹھانکوٹ مورخہ ۱۶ جس کی رو سے دعویٰ مدعی خارج کیا گیا۔

بنام مساۃ پرمیشر کور بیوہ ہیرا لعل قوم کھتری سکنہ کوٹلی مغلاں تحصیل پٹھانکوٹ۔ معراج خان قوم ملک ساکن لاہور حال کوٹلی مغلاں تحصیل پٹھانکوٹ۔

رسپانڈنٹاں۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مساۃ پرمیشر کور و معراج خان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام پرمیشر کور معراج خان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رسپانڈنٹاں مذکور تاریخ ۶۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام گورداسپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۳۔ دسمبر ۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم۔ مہر عدالت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ | یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ | نمبر ۹

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۲
رؤساو جاگیرداران سے ۱۰ ۔
عام خریداران سے ۴ ۔
ششماہی ۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۴۹)

امرتسر ۲۷ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نذرِ عقیدت

(از مولوی غلام نبی صاحب مبارک مبارک - از سری نگر)

اے ثناء ظلِ ہما تیرا ہو کاخ دین پر
شیوۂ تعلیم تیرا شرع کے آئین پر

دینِ حق پھیلا دیا ہے تو نے ہند و سندھ میں
سکۂ تبلیغ اپنا اب جما لے چین پر

مُحسنِ قال و قیل کا دشمن بھی تیرے معترف
مُطلع جو بھی ہو تیری گفتگو کی سین پر

تیرا حرزِ جاں ہے بس حسبنا اللہ الوکیل
خود مٹا - مٹا رہیگا ہو جو بُغض و کین پر

مظہرِ اذا رؤا ذکر اللہ تیرا جبین
ذات تیری حجت حق دشمنِ بدبین پر

حملہ آور جو ہوا - دور جہاں سے مٹ گیا
اسم اعظم جب پڑھا تھا تو نے اُس بیدین پر

چُھٹ گئے تیرے بدن خوں کے فوارے تو کیا
مصطفےٰ خونیں ہُوا توحید کی تلقین پر

وقتِ حملہ روشنی ڈالی تھی تیرے عزم نے
نحوئے والکاظمین پر معنئے عافین پر

جذبۂ سنت پرستی جلوہ گر ہو کر رہا
راہِ قومی کا تکلم تھا لبِ رنگین پر

سایہ تیرا ہو مبارک بر سرِ اہلحدیث
حملہ آور کیفر کردار تک پہنچے خبیث

شفاء العلیل

اردو ترجمہ ... معنف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اسکے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضا حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸ر

کتاب التعویذات

یعنی الدعا والدوا مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶

حکمت افلاطون

اس کتاب میں بیسیوں اقسام کی ترکیب ادویہ اور تعویذات درج ہیں۔ ساتھ ہی انسانی امراض کے مجرب نسخہ جات درج کئے ہیں۔ قیمت ۶ر

شرح اسمائے حسنیٰ

اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل عام فہم انداز بیان۔ یہ کتاب بھی قاضی محمد سلیمان پٹیالوی مرحوم کی یادگار ہے۔ پڑھنے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۴ر

قرآن کے عملیات

رفع حاجات اور مصائب کے متعلق قرآن کی بعض آیات کے وظائف۔ خوشحالی، فارغ البالی کے لئے قرآن سے دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ قابلقدر چیز ہے۔ ۸ر

رسول اللہ کے عملیات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عملیات مستند احادیث سے جمع کئے ہیں۔ قیمت ۵ر

عملیات مشائخ

مشہور صوفیاء اور مشائخ عظام کے عملیات۔ قیمت ۵ر

اعمال قرآنی

از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قرآن شریف سے اکثر اعداد اور وظائف مختلف حاجات کے لئے درج کئے ہیں۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

حزب البحر۔ حزب الاعظم۔ حزب المقبول

۲ر ۱۰ر ۱۲ر

ہر سہ مندرجہ بالا کتب مشہور و معروف ہیں۔ ان میں ہر قسم کے وظائف، اوراد، عملیات اور دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ ہے۔

تفسیر واضح البیان

(اردو) مصنفہ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت نہایت عمدہ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲ر۔ مجلد ۲؎۔ علاوہ محصولڈاک۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں ... آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ ... نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں ... کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ روپے۔

سید البشر

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل ... پیشگوئیاں درج کی ہیں۔ قابلدید تحفہ ...

تجرید البخاری

مجلد۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا سلیس ترجمہ اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر علاوہ محصول ڈاک

زیارت القبور

اردو (مع متن عربی) مصنفہ امام ابن تیمیہؒ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ انکے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹ر

کتاب الوسیلہ

(اردو ترجمہ) مصنفہ حضرت امام ابن تیمیہؒ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پر جوش دعوت ہے شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورۃ الکوثر

... حقائق کے دریا بہتے ہیں۔ قیمت ۴ر

پتہ ملنے کا } منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ

مسیحیت دینِ فطرت ہے؟

مسیحی رسالہ "اخوت" لاہور میں مضمون نکلا ہے کہ "مسیحیت دینِ فطرت ہے"۔ دینِ فطرت کی تفسیر یہ کی ہے "خدا ہے محبت"۔ تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ ہماری فطرت ہے کہ ہم محبوب کی طرف میلان رکھیں۔ اس لئے مسیحی مذہب خدا کا نام محبت رکھتا ہے۔ جبار قہار نہیں رکھتا۔ جبار قہار میں جو خوف اور وحشت ہے وہ خدا کی محبت کے خلاف ہے۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ کی عبارت اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"پس لازم ہے کہ کوئی زبردست طاقت ایسے آڑے وقت میں ہماری قوت ارادی کی مدد کرے جو اپنی توانائی سے اس جبلت کی طاقت کو مغلوب کرکے اس کے رجحان کو ایک طرف سے ہٹا کر دوسری جانب مائل اور منقلب کر دے۔ تاکہ اس جبلت کی خالق کے منشا کے مطابق از سرِ نو نشو و نما اور ترقی ہو۔ خداوند مسیح ہم کو یہ توفیق عطا کرکے ہم کو از سرِ نو پیدا ہونے کا موقعہ عطا فرماتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی فطرت کی جبلتوں کے میلانات کی خرابیوں پر غالب آکر ان کو خدا کی مرضی اور ارادہ کے مطابق استعمال کریں۔ ہر مسیحی اپنے تجربہ سے جانتا ہے کہ خدا کی جانب سے اسکو فضل عطا ہوتا ہے۔ جس سے اُس کی قوت ارادی کو از سرِ نو تازگی اور طاقت ملتی ہے اور وہ اس بات پر قادر ہو جاتا ہے کہ اپنی کسی جبلت کے میلان کی طاقت کو اس کی عادی راہ سے ہٹا کر کسی نئی راہ میں منقلب کر سکے۔ اور خدا کے حضور نئی زندگی بسر کرکے اس کا پسندیدہ فرزند بن جائے۔ پس مسیحیت انسان کو یہ توفیق اور فضل بخشتی ہے کہ وہ اس سے طاقت پا کر خدا کے ارادہ اور اپنی اصلی فطرت کے مطابق زندگی بسر کرے۔

ہماری فطرت میں خدا نے خوف کی جبلت ودیعت فرمائی ہے۔ اگر خوف متواتر تحریک میں رہے تو انسان کے دل میں ہول بیٹھ جاتا ہے اور وہ ہر وقت خوف زدہ ہو کر بیمار رہتا ہے۔ پس دینِ فطرت کیلئے لازم ہے کہ انسان کے ذہن پر خوف کے غلبہ کو طاری نہ ہونے دے اور محبت کے ذریعہ دہشت کو ہمارے دلوں سے نکال دے۔ مسیحیت کی یہی خوبی ہے "خدا محبت ہے۔ محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو دُور کر دیتی ہے۔ کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے" (۱ یوحنا ۴ باب) خدا کی محبت ہمارے دلوں سے ہر قسم کے خوف، دہشت اور عذاب کے تصوروں کو دُور کر دیتی ہے۔ کیونکہ مسیحیت خدا کو قہار اور جبار نہیں مانتی۔ بلکہ اُس کے مطابق خدا ہمارا باپ ہے۔ جو ہم سے ابدی محبت اور پیار کرتا ہے۔ پس مسیحیت نے خدا کے خوف کے تصور میں سے وہ تمام عناصر خارج کر دیئے ہیں، جن کا تعلق قہر و غضب اور عذاب کے ساتھ ہے۔ اور ان کی جگہ اس تصور میں ایسے عناصر کو داخل کر دیا ہے جن کا تعلق احترام اور تمجید کے ساتھ ہے۔ خدا ایک ہیبت ناک ہستی نہ رہی جس کے خوف سے دہشت کے مارے جسم کانپ اٹھتا ہے۔ بلکہ وہ ایک واجب الاحترام ہستی ہے جس کی ذات محبت ہے اور جس کی محبت کو ٹھکرانے سے محبت کی پاس خاطر ڈر لگتا ہے۔ اور یہی خوف کا صحیح مطلب ہے۔ جو خالق کے ارادہ کے مطابق ہماری فطرت میں موجود ہے۔ پس مسیحیت دینِ فطرت ہے۔" (اخوت لاہور ص۲۳ اگست ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث: اس عبارت کے تین حصے ہیں (۱) خدا کا محبوب حقیقی ہونا۔ (۲) مسیح کا توفیق بخشنا۔ (۳) جبار قہار کا خوفناک اسماء ہونا جو قرآن مجید نے اسمائے الٰہیہ میں داخل کئے ہیں۔ فقرہ اول ہمیں مع مزیت منظور ہے ہم دیکھتے ہیں کہ دینِ مسیحی دینِ اسلام کے مقابلے میں اس حصہ میں کمزور ہے۔ اس دعوے پر ہم انجیل اور قرآن کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار اور ہمارے ناظرین ان الفاظ سے نتیجہ نکال سکتے ہیں۔

انجیل کے الفاظ ہیں کہ خدا محبت ہے۔ لفظی حیثیت سے محبت مصدر ہے مراد اس سے محبوب ہے کیونکہ محبت نہ محب کی خبر ہو سکتی ہے نہ محبوب کی۔ ہاں مبالغہ کے طور پر بمعنی محبوب کہا جائے تو جائز ہے۔ جیسے زیدٌ عدلٌ اس کے مقابلے میں قرآن شریف کے الفاظ میں یہ مزیت ہے کہ قرآن شریف نے خدا کو محبوب ہی نہیں کہا بلکہ محبوب ترین کہا۔ یعنی بصیغہ اسم تفضیل جسکو انگریزی میں superlative degree سپر لیٹو ڈگری (تفضیل کل) کہتے ہیں۔ سنئے!

والذین آمنوا اشد حبا للہ یعنی ایماندار مسلمان وہی ہے

انتخاب الاخبار

——— معلوم ہوا ہے کہ اطالوی مصری سرحد دں پر مصری حکومت نے فوجی دستے روانہ کئے ہیں جن کے ساتھ توپ خانہ، مشین گنیں۔ بمبار طیارے وغیرہ بھی ہیں۔ خیال ہے کہ اطالوی افواج کی آمد سے جو خطرات لاحق ہو گئے ہیں یہ ان کا ردعمل ہے۔

——— ایشیائی معاہدہ حکومتہائے اربعہ (ایران ترکی۔ عراق۔ افغانستان) کے نمائندوں کا ایک اہم اجتماع جنیوا میں منعقد ہوا۔ جس میں مسائل سیاسیہ پر تبادلۂ خیالات ہوا اور قرار پایا کہ اس معاہدے میں شرکت کیلئے حکومت مصر سے درخواست کی جائے۔

——— جمعیۃ اقوام کے ماتحت کمیٹی جو مجلس مشاورت کے نام سے مشہور ہے اپنے تمام بیانات اور منشورات انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں شائع کرتی ہے۔ نمائندہ حکومت مصر نے عربی زبان کی تائید میں تقریر کر کے مطالبہ کیا کہ اس کو بھی سرکاری زبان تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ کثرت رائے سے فیصلہ ہو کر عربی زبان بھی سرکاری زبان تسلیم کی گئی۔

——— اخبار ام القریٰ اور صوت الحجاز راوی ہیں کہ امسال حجاج کے لئے حکومت حجاز نے بے نظیر طبی انتظامات کئے ہیں اور جگہ جگہ شفاخانے کھول کر ڈاکٹروں اور طبیبوں کا تعین کر دیا ہے۔ ان شفاخانوں میں تمام حجاج کو بلا امتیاز دوائیاں مفت ملیں گی۔

——— اطلاع آئی ہے کہ آئندہ حج کے موقع پر اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے لئے مصر، شام اور عراق کے درمیان مراسلت ہو رہی ہے۔ اسلامی ممالک میں اس مؤتمر کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

——— اطلاع ملی ہے کہ چھ روز کے محاصرے کے بعد ٹرویل پر حکومت سپین کا قبضہ روز بروز مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ سرکاری مشین گنیں شہر کے وسط میں فائر کر رہی ہیں اور توپیں شہر پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ نیز باغیوں کی فوج کئی بار حملہ کرنے کے باوجود ناکام رہی۔

——— لارڈ لوتھین نائب وزیر ہند آج کل ہندوستان آئے ہوئے ہیں آپ مختلف شہروں میں دورہ کرتے ہوئے مشہور سیاسی رہنماؤں سے تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔

——— اطلاع آئی ہے کہ چینی جرنیل نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے پاس ایک چٹھی ارسال کی ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں کہ ہماری فوج کافی طور پر منظم اور ٹرینڈ نہیں اسی لئے جاپان پیش قدمی کر رہا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ آخر الامر فتح ہمارے مقدر میں ہے۔ آپ ہماری امداد کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

——— نواب صاحب بہاولپور نے لیڈی لنلتھگو کی اپیل پر سرمایہ انسداد تپ دق میں ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔ اس رقم کا ۹۰ فیصدی حدود ریاست میں انسداد تپ دق کی تدابیر پر خرچ کیا جائیگا۔

> ### ناظرین مطلع رہیں
> کہ
> حساب دوستاں آئندہ پرچہ میں درج ہوگا

——— کلکتہ میں ۲۶ دسمبر کو محمد علی پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جسکے صدر مسٹر اے۔ کے فضل الحق (وزیر اعظم بنگال) تھے۔ اس جلسہ میں مسٹر جناح نے دل ہلا دینے والی تقریر کی۔ آپ نے اعلان کیا کہ ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا مفاد من وعن محفوظ ہو۔ مسلمان اپنے ہندو دوستوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی روش غلط ہے ان کیلئے صحیح راستہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی بات گوش ہوش سے سنیں۔ مسلم لیگ کا مطالبہ صرف یہی نہیں کہ ان کا مذہب ان کا تمدن یا انکی زبان کی حفاظت کی جائے بلکہ انکے سیاسی حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ مسٹر جناح نے اعلان کرتے ہوئے کہا میں پنڈت جواہر لال نہرو کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور مسلمانوں کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھیں اور پھر اس قسم کا قابل عمل اور قابل قبول تعمیری پروگرام معین کریں جس سے غریبوں کو فوری امداد میسر ہو سکے۔

ہندوستان اور برہما کا
فوجی اور بحری سرمایہ امداد
۳۰۷۸ روپیہ پنجاب کے سابق فوجیوں میں تقسیم کیا گیا
(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان و برہما کا فوجی و بحری سرمایہ امداد ۱۹۲۳ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے ان مصافی اور غیر مصافی جوانوں کو جو معذور الخدمت ہو گئے ہیں یا ایسے جوانوں کے لواحقین کو امداد دیجائے جو جنگ عظیم میں یا ہندوستان سے باہر یا سرحدی سروس یا ہندوستان میں دیگر کارزاری مہموں کے دوران میں جان بحق ہو گئے ہوں۔ اس سرمایہ سے حاصل شدہ آمدنی کو سال میں دو مرتبہ تقسیم کیا جاتا ہے جس کا معتدبہ حصہ پنجاب کے سابق سپاہیوں یا اُن کے متعلقین کے حصہ میں آتا ہے۔ چھ ماہ مختتمہ ۳۰۔ جون ۱۹۳۷ء کی تقسیم میں سرمایہ مذکور میں ۳۰۷۸ روپے پنجاب میں مختلف اشخاص میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے بالمقابل گذشتہ ششماہی میں ۲۱۵۲ روپیہ تقسیم کیا گیا تھا۔ گویا ۹۲۶ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ یہ امداد رہن شدہ زمین کو چھڑانے، قرضہ بیباق کرنے، گزارہ، مکانات کی مکرر تعمیر اور لڑکیوں کی شادی اور ہمچو قسم دیگر اغراض کے لئے دی گئی ۔

(لاہور ۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۷ء)

——— جاپانیوں کی نگرانی میں ایک بڑی کمپنی بنائی گئی ہے جو شمالی چین میں کاروباری ادارے جاری کریگی اس شرکت میں غیر ملکی سرمایہ داروں کو حصہ لینے کی اجازت ہوگی اور منچوکو میں جو پابندیاں غیر ملکیوں پر عائد ہیں ان کی ضرورت کا احساس یہاں نہیں کیا جائیگا۔ اس کمپنی کے معرض وجود میں آجانے سے چینی آبادی کو کافی امداد ملیگی اور شمالی چین میں بہت سے کارخانے جاری ہو جائینگے جن کی وجہ سے بے کاروں کیلئے کام مہیا ہو سکیگا۔

——— پیر جماعت احمدیہ نے سالانہ اجلاس بمقام قادیان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت نے کانگرس یا مسلم لیگ میں شامل ہونے کا ابھی تک کوئی

سب پر سناٹا چھا گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت پیدا ہوئی۔ مگر حالت بدستور نازک تھی اتنے میں صبح ہو گئی ؎

جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپکو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو **ایک اور دست آیا**۔ مگر آپ اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے اس لئے چارپائی کے پاس آپ فارغ ہوئے۔ اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد **ایک اور دست آیا** اور پھر **آپ کو ایک قے آئی**۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی ؎ (سیرت المہدی ص)

مرزا صاحب کی بیوی اور بیٹے کے بیان سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا انتقال ہیضہ کی بیماری سے ہوا بعد اسی دعا کے ماتحت جو مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی اور بذریعہ الہام منظوری دعا کی اطلاع بھی پائی تھی۔ پس جب مرزا صاحب کا انتقال ان کی دعا کے مطابق بعارضہ ہیضہ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی میں ہوا تو مرزا صاحب کے کاذب ہونے میں کس کو شک و شبہ یا چون و چرا کی گنجائش ہو سکتی ہے إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

گفت مرزا مرشتاء اللہ را ۔ میرد اول ہر کہ ملعون خداست

خود روانہ شد بسوئے نیستی ۔ بود خود ..... و لیکن گفت ماست

(راقم: شفا مبارکپوری اعظمی)

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

جماعت اہل حدیث سے ضروری گذارش

یہ امر ناقابل تردید ہے کہ یہ حملہ حضرت مولانا پر ہی نہیں بلکہ تمام جماعت اہل حدیث پر ہے۔ جس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ جو وجہ مولانا پر حملہ کی ہے وہ وہی چیز ہے جس نے اہالیان مکہ کو ہادئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برسر پیکار کیا۔

مخالفین کے اشاعت شرک کے مقابلہ پر فدایان رسول عربی نے اپنے محبوب حقیقی کی سچی تعلیمات کو پیش کرنے کا ارادہ کیا تو شرک کے ان مویدین سے نہ رہا گیا اور عوام کو محبان رحمۃ للعالمین کے خلاف قتل پر آمادہ کیا جس کا نتیجہ حضرت مولانا ممدوح پر قاتلانہ حملہ کی صورت میں ظاہر ہوا جو ان کی صداقت کے لئے ایک کافی اور وافی دلیل ہے۔

دراصل اس گروہ کی دلی نیت یہی تھی کہ ایسی شریرانہ حرکت سے جو اس گروہ کا مابہ الامتیاز ہے آواز حق (توحید) کو ہمیشہ کے لئے دبا دیا جائیگا مگر بفوائے

یریدون لیطفئو نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

حق کی صدا پہلے سے زیادہ طاقت اور قوت کے ساتھ باطل کو شکست دینے میں کامیاب ہوئی۔ کیونکہ یہ مسلّمہ امر ہے۔ ؎

قتل حسینؓ اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

چونکہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جماعت حقہ اہل حدیث اپنی زندگی کا اصل مقصد تعلیمات مقدسہ اسلامیہ پر عملدرآمد سمجھتی ہے لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ اہل حدیث ایسے کمینہ افعال کا جواب سفلہ پن سے دے بلکہ جماعت انشاء اللہ العزیز دنیا کو بتا دیگی کہ ہم دنیا کے لئے "پیغام امن" ہیں۔

لیکن اب وقت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ جماعت اپنے منتشر شیرازہ کو جمع کرے، ان بکھرے ہوئے پھولوں کا گلدستہ بنائے تا اسلام کی صحیح خدمت اور اس اعلےٰ پروگرام کو بہترین پیمانہ پر جامۂ عمل پہنایا جا سکے پس جماعت کے افراد علماء و عوام سے پرزور گذارش ہے کہ جملہ اختلافات کو مٹا کر اپنے اصول ؎

مصور کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ بھلائی ہو
ادھر فرمان پیغمبر ادھر گردن جھکائی ہو

کے مدنظر اتفاق و اتحاد سے بجسد واحد و بنیان مرصوص ہو جائیے۔

میں علماء اہل حدیث سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہو کر جلد از جلد اتفاق کی صورت پیدا کریں تا کہ جماعت عزت کی زندگی کا حقیقی لطف جو محض

ؔ ۴ نومبر ۳۷ء کو آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا مگر الحمد للہ کہ شدید زخمی ہونے کے باوجود مولانا تا حال زندہ ہیں۔ ۱۲ منہ

جو اللہ کو سب چیزوں سے زیادہ محبت کرے۔ یہ بات ہر اہل علم اور اہل انصاف پر ظاہر ہے کہ تفضیل کل کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انجیل نے خدا کی محبت کا جو سبق دیا ہے وہ پرائمری کے درجہ میں ہے اور قرآن شریف کا سبق ایم۔ اے کے درجے میں ہے۔ بہرحال ہم مسیحی نامہ نگار کے اس دعوے سے متفق ہیں کہ دین فطرت وہی ہے جو خدا سے محبت لگانے کا سبق دے۔ رہی یہ بات کہ ان دونوں مذہبوں میں سے یہ تعلیم کس نے دی ہے۔ اس کا فیصلہ آسان ہے۔

دوسرا فقرہ کہ مسیح طاقت بخشتا ہے ہم (مومنین امت) کو مسلم نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم ہے

بل اللہ یزکی من یشاء

اللہ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

پس یہ فقرہ متنازعہ فیہ ہے۔ مسیحی لوگ چونکہ مسیح کو خدا کا بیٹا اور تثلیث کا اقنوم ثالث مانتے ہیں اس لئے وہ اپنے اصول پر یہ فرمائیں تو ان کا اختیار ہے ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے ؎

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

مسیح خدا کا بندہ تھا جس پر خدا نے انعام و اکرام کئے مسیح کے علاوہ خدا نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کے حق میں بھی فرمایا:۔ انک لا تھدی من احببت تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا۔ پس یہ فقرہ جو مسیحیوں نے لکھا ہے ثبوت طلب ہے۔

تیسرا فقرہ جو خدا کے اسمائے جبار قہار کے متعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ فاضل نامہ نگار نے جبار قہار کو اردو معنی میں سمجھا ہے سو یہ غلطی ہے۔ اسکی مثال عزیز اور شریر کا لفظ ہے۔ عزیز عربی میں غالب زبردست کو کہتے ہیں مگر اردو انشاءات میں عزیز کمتر درجہ کے رشتہ کو کہتے ہیں۔ جیسے بیٹے کو عزیز من کہتے ہیں۔ شریر سنسکرت میں جسم کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ مگر عربی میں شریر شرارت کنندہ کو کہتے ہیں۔

اسی طرح لفظ جبار اور قہار جو خدا کے اسماء ہیں۔ اصل معنی عربی میں نہایت مستحسن ہیں۔ جبار کے معنے ہیں بگڑی کو سنوارنے والا۔ حدیثوں میں دعا آتی ہے:۔ واجبرنی اے خدا میری بگڑی کو بنا دے۔

جبیرہ اس پٹی کو کہتے ہیں جو زخم کو سنوارتی ہے۔ قہار کے معنے ہیں اپنی رعایا پر ضابطہ ایسا کہ کوئی اس کے حکم سے سرتابی نہ کر سکے۔ یعنی اسکے قدرتی حکم کے سامنے نیک اور بد برابر ہوں۔ ان معنی کی قرآن شریف شہادت دیتا ہے۔ ارشاد ہے:۔

وھو القاھر فوق عبادہ

یعنی خدا اپنے بندوں پر پورا ضابطہ ہے اسکے قدرتی حکم سے کوئی سرتابی نہیں کر سکتا۔

اگر موسے جیسا رسول اس کے حکم کا مطیع ہے۔ تو فرعون جیسا شریر بھی اس کا فرمانبردار ہے۔ اس لئے یہ دونوں اسماء خدا کی شان کو ظاہر کرنے والے ہیں نہ کہ نفرت دلانے والے۔

مگر فاضل مضمون نگار نے قرآن شریف پر ظلم کیا جو اس کو اصل زبان میں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہم انکو مشورہ دیتے ہیں۔ ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ہیضہ سے ہوا

ماں اور بیٹے کی شہادت

شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ اَهْلِهَا

مرزا صاحب نے آخری فیصلہ والے اشتہار میں دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہو وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مرے۔

چنانچہ اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ مرزا صاحب مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی میں ہیضہ سے وفات پا کر اپنے کذب پر مہر ثبت کر گئے۔ ہیضہ کی بیماری میں انتقال کرنے کا کچھ ذکر تو اخبار اہلحدیث بابت ۲۰۔ رمضان ۱۳۵۶ھ میں آ چکا ہے۔ آج مزید و مصرح ثبوت ملاحظہ کیجئے۔

"سیرت المہدی" میں مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں ؎

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) آخری بیماری سے بیمار ہوئے اور آپ کی حالت نازک ہوئی تو میں نے گھبرا کر کہا کہ یا اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے"۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار مختصر عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) ۲۵۔ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے اپنے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے پاس پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر نیند آ گئی رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا۔ یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت سخت نازک ہے اور ادھر ادھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود (مرزا) کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اتنے میں ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندارد۔ سب سمجھے کہ وفات پا گئے اور یک دم

جوابات نصاریٰ ... (۱۵۲) اور اردو کا ... از مولانا ثناء اللہ صاحب ...

میں جلوت میں پورے دس سال تک حضور کے درس مقدس سے مستفید ہوتے رہے اور بڑے ہونہار و لائق فرزند اور بڑے پایہ کے علامہ ثابت ہوئے۔ حضور کی تعلیم آپ کی شفقت و اخلاق حمیدہ و اوصاف حسنہ و آپ کے مشاغل کا انس نے مختلف احادیث میں بڑے والہانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ ایک ہزار دو سو چھیاسی احادیث نبوی انہوں نے روایت کی ہیں، نیز احادیث کو اپنی بیاض میں انہوں نے جمع کیا تھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم صلہ ج ۱ پر منقول ہے۔ قال انس فاعجبنی هذا الحدیث فقلت لابنی اکتبه فکتبه مجھ کو فلانی حدیث بہت پسند آئی میں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ اس حدیث کو میری بیاض میں لکھ دو پس اس نے لکھ دیا خطیب بغدادی حضرت انس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں

ان انسا امر النضر و موسیٰ بکتابة الحدیث والاسناد عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وتعلمها

یعنی حضرت انس نے اپنے بیٹے نضر اور موسےٰ کو اس کام پر مقرر کیا کہ حدیث نبوی کو با الاسناد لکھیں اور اس کو نہایت شوق و ذوق سے حاصل کریں۔ خلافت عمر میں انس رضؓ بصرہ میں کتاب و سنت کے درس تدریس پر مقرر کئے گئے اور ایک جماعت کثیر طلاب علوم نبوی نے ان کے درس سے استفادہ کیا۔ ۹۲ھ میں بصرہ ہی میں آپ کا انتقال ہوا ان کی وفات پر مورق عجلی نے کہا تھا

ذهب الیوم نصف العلم وذالك ان اهل الاهواء کانوا اذا خالفونا فی الحدیث نقول لهم تعالوا الی من سمع من النبی صلی اللہ علیه وسلم

حضرت انس رضؓ کے مرنے سے آج نصف علم زمین پر سے اٹھ گیا اہل ہوا یعنی اپنی خواہش کے تابعدار جب کسی حدیث کے بارے میں جو ان کے نفس کے خلاف پڑتی کچھ چون و چرا کرتے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اگر تم کو اس حدیث میں شک ہو تو چلو وہ مقدس ہستی ابھی زمین پر موجود ہے جس کے کانوں نے اس حدیث کو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک منہ سے سنا ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ آمین!

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ | دار العلوم محمدی کے یہ ایک بڑے ہونہار و لائق فرزند ہیں۔ ہجرت سے قبل مکہ شریف ہی میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ اسلام لاکر دار العلوم محمدی کے بڑے شوقین و ذہین طالب علم بن گئے تھے۔ ریاض المستطابہ میں ان کی بابت مرقوم ہے

کان من سادات الصحابة وفضلائهم لازم للسنة فارًا من البدعة ناصحًا للامة (صلہ)

بڑے جلیل القدر سادات صحابہ سے ہیں۔ عالم و فاضل حدیث رسول کو لازم پکڑنے والے بدعت سے بھاگنے والے امت کی خیر خواہی چاہنے والے تھے زہد و تقویٰ میں بے نظیر، دلیری اور بہادری میں کوئی ان کا مثیل نہیں تھا۔ وسیع العلم، کبیر القدر عظیم المرتبت تھے۔ جنگ احد میں آپ کا سن مبارک ۱۴ سال کو پہنچا تھا۔ اس ننھی عمر میں محبت رسول یزدانی و اشتیاق علوم آسمانی نے ایسا رنگ پیدا کیا کہ بڑے عالم فاضل محدث مفسر مجتہد فقیہ، صوفی، درویش، صالح، متقی ثابت ہوئے۔ غزوہ خندق و بیعت رضوان میں شمولیت کا فخر بھی ان کو حاصل ہے۔ کتاب و سنت کی تبلیغ اور امر حق کے اظہار میں کسی بڑی سے بڑی طاقت کو بھی خیال میں نہیں لاتے تھے۔ ایک دفعہ حجاج بن یوسف نے خطبہ میں دیر کر کے نماز کے وقت کو نکال دیا اس پر ان سے نہ رہا گیا اور اس کے خلاف ان لفظوں میں صدائے احتجاج بلند کی ان الشمس لا تنتظرك نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے اور اے حجاج سورج تیرے تابع نہیں ہے۔ ان کے سامنے سنت نبوی کے خلاف اگر کچھ کیا جاتا تو ان کو اس کی برداشت نہیں ہوتی تھی ان کے شاگرد حضرت نافع کا بیان ہے

کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیه اذا رکع واذا رفع رماه بالحصی رواه البخاری فی رفع الیدین۔ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت نبوی ہے یہ جب کسی کو اس کے خلاف کرتے ہوئے دیکھتے تو اس کو کنکریاں مارتے۔ علم حدیث کی عظمت و وقعت سے سینہ پُر رہتا تھا۔ ہر وقت قال اللہ و قال الرسول زبان پر جاری رہتا تھا۔ ایک ہزار چھ سو تیس احادیث ان سے مروی ہیں۔ جن میں سے ۲۸۰ حدیثیں بخاری و مسلم میں ہیں۔ کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے آپ نے درسگاہ بھی قائم کی تھی۔ نافع اور زید بن اسلم کے علاوہ اور بہت سے طالبان علوم نبوی آپ کے زیر تربیت رہتے تھے۔ ۷۳ھ میں بعمر ۸۴ سال بزمانہ عبد الملک بن مروان مکہ شریف میں آپ کا وصال ہوا اور محصب میں حائط ام حرمان میں کتاب و سنت کا یہ درخشاں آفتاب غروب ہو کر اپنی غیر فانی یادگاریں دنیا میں چھوڑ گیا۔

رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ | معلم اعظم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی ارشد تلامذہ سے ہیں۔ مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ لیلۃ العقبہ میں اپنے والد ماجد عبد اللہ بن حرام کے ہمراہ زیارت نبوی سے مشرف ہوئے۔ بڑے جلیل القدر وسیع العلم، رسول اللہ کے سچے و صادق محب تھے۔ آپ کے ارشادات کو نہایت توجہ سے سنتے اور کانوں سے اتار کر خانۂ دل میں محفوظ کر لیتے۔ اٹھارہ لڑائیوں میں سرکار مدینہ کے ہمراہ ایک بہادر سپاہی کی حیثیت سے شامل ہوئے ان کے والد بزرگوار نے جنگ احد میں کفار ناہنجار کو تہ تیغ کرتے ہوئے مردانہ وار جام شہادت نوش فرمایا جن کی بابت حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

ان اللہ احیاہ وکلمه کفاحًا وساله ان یتمنی علیه فتمنی الرجعة الی الدنیا یستشهد مرة اخری (ریاض صلہ) اللہ تعالیٰ و تقدس نے ان کو زندہ کر کے ان کو کچھ مانگنے کا حکم فرمایا جس کے جواب میں انہوں نے یہ درخواست پیش کی۔ مولا! جام شہادت نوش فرمانے کے لئے پھر دوبارہ دنیا میں بھیج دے۔ جابر کہتے ہیں کہ میرے والد کو قبر میں کسی دوسرے شہید کے ہمراہ دفن کیا گیا تھا مجھ کو یہ

اہل توحید کے لئے خاص بے ماعل کر سکے۔

کیا علماء اہل حدیث عموماً اور جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث و تنظیم اہل حدیث خصوصاً اس اہم امر کی طرف توجہ مبذول کریگی؟

احقر عبدالرحیم اشرف عفا عنہ
دیرووال افغاناں ضلع امرتسر

اہلحدیث عرصہ سے تنظیم جماعت پر توجہ ہو رہی ہے ہر طرف سے اس کی تلاش اور تمنا ہے۔ مگر تنظیم ہوتی کیوں نہیں۔ "اہلحدیث" میں بمرات وکرات اس کی تفصیل کی گئی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ جماعت کے اہل علم اہلحدیث ایک مرکزی نکتہ قرار دیکر اس پر جم جائیں۔ میرے نزدیک مرکزی نکتہ "توحید و سنت" ہے۔ بس اہلِ علم اہلحدیث اس پر جمع ہو جائیں۔ باقی امور اختلاف نہ مٹ سکے تو شائستگی سے اسکو نباہتے رہیں۔

اہل قلم اصحاب کو اس پر قلم اٹھانے کی اجازت ہے۔

اسلام اور علم حدیث

حدیث اور اصحاب الحدیث پر ایک نظر

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب از شکرادہ ضلع گوڑگانوہ)

طلبائے حدیث دار العلوم محمدی میں ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جفاکشی اور علوم نبوی کی تحصیل کے لئے بے مثال کوشش نہائت قابل قدر ہے اپنی طالب علمی کے حالات خود انہوں نے بیان کئے ہیں جو کہ حد درجہ عبرت آموز ہیں۔ دن رات میں بہت کم گھڑیاں ایسی آئی ہونگی جن میں یہ حضور کے دار العلوم سے غیر حاضر ہوئے ہوں۔ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ تین تین دن کی مسلسل فاقہ کشی کی وجہ سے بے ہوش ہو ہو کر گر پڑے مگر غیر حاضری کو پسند نہ کیا علامہ خطیب کہتے ہیں:-

اسلم عام خیبر وشهدها مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لزمه وواظب علیه راغبا فی العلم راضیا بشبع بطنه وکان یدور معه حیث مادار وکان من احفظ الصحابة ویحضر ما لا یحضر احد منهم بملازمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوهریرة قلت یارسول اللہ اسمع منك شیئا فلا احفظه قال ابسط رداءك فبسطته فحدث حدیثا کثیرا فما نسیت شیئا حدثنی به۔

یعنی حضرت ابوہریرہ خیبر کے سال مسلمان ہوئے اور ہمیشہ تحصیل علم کے لئے حضور کی خدمت شریف میں حاضر رہے علمی میدان میں یہ اکثر صحابہ پر فوقیت لے گئے ایک دفعہ انہوں نے درخواست پیش کی تھی کہ حضور مجھ کو نسیان کا عارضہ ہے آپ نے فرمایا ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ چنانچہ میں نے اپنی چادر بچھادی آپ نے بہت احادیث بیان فرمائیں اختتام پر میں نے اس چادر کو لپیٹ کر سینے پر لگا لیا۔ اس دن سے مجھ کو پھر کبھی یہ عارضہ پیش نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ انکی مرویات جملہ اصحاب کرام سے زیادہ ہیں جن کی تعداد ۵ ہزار ۳ سو ۷۴ تک شمار کی گئی ہے۔ اس قدر احادیث جملہ اصحاب کرام میں کسی صحابی سے مروی نہیں ہیں۔ بڑے زبردست عاشق حدیث و عامل حدیث تھے لیکن اصحاب الرائے کی حدیث دشمنی پر غور کرو کہ ان حضرات نے حضرت ابوہریرہ کے کثیر الروائت ہونے کی وجہ سے ان کو قلیل الدرائت قرار دیدیا اور ان کی روایات کو مشکوک بنا دیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر سوءظنی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ آمین!

حضرت ابوہریرہؓ نے خود احادیث نبوی کو کتابی شکل میں بھی جمع کیا تھا۔ جیسا کہ فتح الباری صفحہ پر حسن بن عمرو کہتے ہیں:- اخذ ابوهریرة بیدی الی بیته فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت ابوہریرہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھ کو احادیث نبوی کی لکھی ہوئی کتابیں دکھلائیں۔ اس حوالہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ حدیث نبوی کو کتابی شکل میں جمع کرنے کا جذبہ صحابہ نبوی کے دلوں میں ضرور تھا اور اگر دیگر امور ضروریہ سے ان کو فراغت ملتی تو اپنے مبارک زمانے میں وہ ضرور قرآن مجید کی طرح اس کا مکمل اندراج کر جاتے لیکن چونکہ جہات وغزوات و باہمی نزاعات کی مصلحات کی وجہ ان کو کافی وقت نہ مل سکا تاہم انفرادی طور پر پھر بھی اس اہم کام سے صحابہ نے بے رغبتی نہیں برتی جیسا کہ حضرت ابوہریرہ کے اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے۔ الغرض دار العلوم محمدی کے یہ بڑے زبردست نامور فرزند تھے احادیث نبوی یاد کرنے کے بے حد شائق۔ جب سے مسلمان ہوئے حضور کے آخری سانسوں تک حاضر خدمت اقدس رہے۔ آپکے انتقال کے بعد تا حین حیات کتاب وسنت کی تبلیغ واشاعت کرتے رہے۔ بڑے پایہ کے محدث امام اہل الحدیث مفسر فقیہ مجتہد عامل کتاب وسنت تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ آمین!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جس وقت حضور مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے اس وقت انس دس سالہ بچے تھے۔ اس دفعہ ان کی بڑھیا والدہ ام سلیم نے حضور کو اپنے گھر مدعو کیا اور اپنے اس ہونہار بچے کے لئے دعائے خیر کی درخواست پیش کی۔ آپؐ نے ان کے گھر کے ایک کونے میں دو رکعت نفل ادا فرما کر انس کے لئے دین و دنیا کی بہت سی دعائیں کیں۔ اور وہ ساری دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیں۔ ازاں بعد ام سلیم نے اپنے اس لائق فرزند کو حضور کے دار العلوم میں داخل کر دیا۔ یہ سفر میں حضر میں خلوت

پس کیا فرماتے ہیں امرتسر کے ڈیڑھ[1] علماء اہل سنت کہ نعرہ یا رسول اللہ لگانے والا کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے؟ (محمد عبد اللہ ثنائی امرتسری)

ہندو رسوم کو اسلام سے کیا علاقہ ہے؟

یاایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

آیت مذکورہ بالا کا مطلب صاف اور واضح یہی ہے کہ اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ۔ یعنی اسلام کے جس قدر اصول اور فرمان ہیں ان کی تابعداری پورے طور سے کرو۔ ہندو رسوم والے مسلمان کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ صرف مسئلہ وراثت میں ہمارے بزرگوں سے قاعدہ چلا آتا ہے اس لئے ہم لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیتے، ہم کو اس بات کا بھی اقرار ہے کہ خدائے پاک کا یہ حکم یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین بالکل سچا اور حقیقی فرمان ہے ہم اس سے منکر نہیں ہیں۔ ہم مانتے ہیں اٰمنا وصدقنا بہ۔ ہندو رسوم والے کہتے ہیں اور اس سے بڑھ کر انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ہوگی۔

اے غلامان شفیع المذنبین اور اے عاشقان رحمۃ للعالمین! انصاف کیجئے کہ اگر ایک شخص کی گردن پر کوئی جابر حاکم تلوار کھینچ کر کھڑا ہو اور کہے اسلام سے انکار کرو تو اس وقت جان بچانے کیلئے ظاہراً انکار کرنا جائز ہے مگر دل میں اسلامی عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ ہندو رسوم والوں کی گردن پر کونسی شمشیر کھینچ کر کھڑی کی گئی جس کے باعث ان کو بہ مجبوری ہندو رسوم پر چلنا پڑتا ہے۔ کفر شرعاً دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو صراحۃً کفر یعنی صاف صاف الفاظ میں خدائے پاک کی توحید اور شافع محشر کی رسالت سے انکار کرنا۔ دوسرے کفر ضمنی یعنی ان افعال سے کسی ایک فعل کا کرنا جو افعال مخصوص بہ کافران ہیں اور صرف کرنا ہی نہیں بلکہ اپنی طرف سے اس پر عمل کرنا۔ اور باوجود فہمائش اور تفہیم کے بھی اس فعل کو چھوڑ کر اس سے الگ نہ ہونا۔ یہ اسلام سے کہاں تعلق رکھتے ہیں۔

فرض کرو ایک شخص مسلمان ہے۔ اس کا باپ بھی مسلمان۔ اس کے باپ نے مسجد بنائی، مدرسے بنائے، مسافرخانے بھی بنوائے، حج بھی کئے، نمازیں بھی پڑھیں روزے رکھے۔ مگر ان میں یہ قاعدہ ہے کہ دیوالی کے دن ہندوؤں کی طرح خوشیاں مناتے ہیں اور نئے چوپڑوں کو ہندو پنڈت سے درشن کراتے ہیں اور باوجود ماننے کے بھی نہیں مانتے۔ چوپڑوں کی پوجا ضرور ہوتی ہے کیا یہ شخص مسلمان ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہندوؤں کے فعل کو ان کی طرح خوشی سے کرنا کیسا ہے تو اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ ہندو رسوم پر عمل کرنے والے ہندو ہیں۔ کیوں؟ آؤ پہلے قرآن مجید کو دیکھو اور حدیث شریف اور پھر چاروں اماموں کے حکم کو۔ ہم ہندو رسوم والے کو کافر نہیں کہتے بلکہ قرآن سے ان کا کفر ثابت ہوتا ہے

دلیل۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ جو ہمارے محبوب تم کو کام کرنے کے لئے فرماتے ہیں اس پر متوجہ ہو کر عمل کرو اور جن باتوں سے منع کیا ہے ہٹ جاؤ۔ اور حضور اقدس صلعم نے قرآن پاک سے ہم کو تعلیم دی ہے۔ اور حدیث شریف میں اس کی تشریح کی۔ اٰمنت باللہ و ملٰئکتہ وکتبہ۔ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ ہم کو خدائی کلام ماننا چاہیئے۔ قرآن پاک کا یہ حکم ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم اور وہ لازمی ہے اس کو نہ ماننا اور اس میں کئی قسم کے قضیے نکالنا صراحۃً دلیل خلاف اسلام ہے۔ نؤمن ببعض ونکفر ببعض بعض پر ایمان لانا اور بعض پر کفر کرنا اور یہ کہنا کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے چلے آئے ہیں! قرآن پاک کا یہ ارشاد ہے۔ ہذا ما وجدنا علیہ اٰباءنا اولو کان اٰباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون۔ قرآن پاک کی عمداً مخالفت کرنا وہ بھی کبر سے کرنا مستلزم کفر ہے۔

دلیل ثانی۔ حدیث شریف میں من تشبہ بقوم فہو منہم۔ تشبہ کے معنے یہ ہیں کہ خوشی سے ان کاموں کو کرنا جو کفار کرتے ہیں، لڑکیوں کو ورثہ نہ دینا یہ ہندو قوم کی رسم ہے۔

دلیل ثالث۔ حضرات ائمہ کا قول ہے کہ تارک الصلوٰۃ عمداً کافر ہے۔ کیونکہ وہ نص کے خلاف کرتا ہے۔ ایسا ہی ہندو رسوم پر عمل کرنے والا بھی نص کے خلاف چلتا ہے

(خاکسار نور محمد میانوی جہلمی)

سُود بنک

ناظرین سے مخفی نہیں کہ عنوان بالا کے تحت ایک بسیط مضمون مولوی عبد اللہ صاحب نے شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ منافع بنک وغیرہ منع نہیں۔ ملاحظہ ہوانکی عبارت اخبار اہلحدیث ۲۳۔ اپریل ص۱۳ کالم ۳ پر۔ بس ساری بحث کا یہی ایک نکتہ ہے جو تقسیم منافع مجوزہ وغیر مجوزہ کے بعد پیدا ہو کر جملہ منافع جو از قسم بیع ہوں وہ جائز اور جو بیع کے علاوہ ناجائز ہیں مولانا کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافع جائز یا ناجائز کو پہچاننے کے لئے دو ہی چیزیں ہیں بیع وعدم بیع حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ایک تیسری چیز ہے جو مشکوٰۃ شریف میں بایں الفاظ وارد ہے

عن جابر قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی (ابوداؤد) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرا کچھ قرضہ رسول اللہ صلعم پر تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا تو زیادہ بھی دیا (مشکوٰۃ باب الایمان)

پس یہ منافع بیع کی صورت میں نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بغیر انکے کہنے کے زیادہ دیا اسی طرح گورنمنٹ صاحب مال کے کہنے پر نہیں دیتے بلکہ اپنی خوشی سے بغیر کسی قول اقرار کے دیتے ہیں۔ کیونکہ اگر

---

[1] ایڈیٹر الفقیہ کی طرف سے اشتہار میں امرتسر کے علماء اہل سنت کی تعداد ایک یا دو لکھی ہے۔ ہم نے اوسط ڈیڑھ نکال لی ہے۔ (ثنائی)

ناگوار ہوا۔ چنانچہ چھ ماہ بعد میں نے ان کی نعش مبارک کو نکالا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آج ہی دفن کئے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے دوسری جگہ دفن کر دیا۔ علم حدیث میں حضرت جابر کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ مورخین نے ان کو ان بزرگوں میں شامل کیا ہے جن سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔ شیخین نے ۵۸ حدیثیں اپنی صحیحین شریفین میں ان سے نقل کی ہیں۔ ۹۴ سال کی عمر طویل پاکر مدینۃ الرسول میں انتقال فرمایا۔ ان کے انتقال فرمانے کے بعد مدینۃ الرسول شاگردان رسول سے بالکل خالی ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا یہ ایک بہت بڑی زبردست عالمہ فاضلہ محترمہ خاتون تھیں۔ کیوں نہ ہو آخر ابوبکر جیسے عظیم المرتبت شخص کی صاحبزادی اور سید کونین فخر عالم صلعم کی حرم محترم تھیں۔ ایسی پاک خاتون علم وفضل شرف ومجد کی جس قدر بھی مالک بن جائے ممکن ہے۔ علم حدیث میں ان کو خاص دستگاہ تھی کیونکہ جس قدر مواقع احادیث نبوی پڑھنے اور سننے کے محبوبہ صاحب حدیث کو مل سکتے ہیں وہ ہر کسی کو نہیں مل سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مرویات اکثر صحابہ پر فوقیت لے گئی ہیں ان کی فضائل میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ جبریل علیہ السلام ان کے گھر میں نازل ہوتے اور ان کو سلام کرتے اور ان کے سامنے بالمشافہ نبی کریم صلعم سے باتیں کرتے تھے۔

ان کے تقدس وتزہد وتدین کو قرآن پاک میں بیان کیا گیا اور باری تعالیٰ نے خاص سورہ نور میں کئی آیات ان کے حق میں نازل فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں

فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔ عائشہ کی فضیلت لوگوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت سارے کھانوں پر۔

سنہ ۲ھ میں حضور کے نکاح میں آئیں اور ان کے گھر میں ان کے زانو پر حضور نے اس دنیا سے کوچ فرمایا اہم مسائل میں بڑے بڑے صحابہ ان کی طرف رجوع کیا کرتے تھے جیسا کہ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔

ما اشکل علینا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما رواہ الترمذی۔

یعنی ہم اصحاب رسول کے درمیان جب کسی حدیث نبوی کی بابت کچھ مشکل واقع ہوتی تو ہم سب حضرت عائشہ کی طرف رجوع کرتے اور ان کی درس گاہ حدیث سے اپنی تسلی وتشفی کیا کرتے تھے۔

زہد وتقویٰ کا یہ حال کہ ساری رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔ علم ادب، علم بیان، علم فصاحت، علم تاریخ، علم شعر وغیرہ بہت سے علوم وفنون میں ان کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں۔

ما رایت احدا افصح من عائشۃ۔ فصاحت وبلاغت میں عائشہ سے بڑھ کر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

عروہ کہتے ہیں۔ ما رایت اعلم بالشعر من عائشۃ فن شعر میں عائشہ سے بڑھ کر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ خطیب نے ان کی بابت لکھا ہے۔

کانت فقیھۃ عالمۃ فصیحۃ فاضلۃ کثیرۃ الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عارفۃ بایام العرب اشعارھا (اکمال)

یعنی عائشہ بڑی فقیہہ فاضلہ فصیحہ عالمہ تھیں۔ رسول اللہ سے بہت احادیث آپ نے روایت کی ہیں وہ عرب کی تاریخ اور عرب کے اشعار وادب سے خاص دلچسپی رکھتی تھیں۔

ان حوالجات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ دارالعلوم محمدی کا نصاب تعلیم اکثر علوم وفنون پر مشتمل تھا۔ جس میں کتاب وسنت کے علاوہ علوم عربیہ ادب وتاریخ ونسب شعر وغیرہ بھی داخل کورس تھے۔ حضرت عائشہ کی پاک زندگی کے حالات پورے طور پر بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے۔ ۵۸ھ میں رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو منگل کی رات میں آپ کا انتقال ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور شریعت معرفت، علوم وفنون کا یہ قیمتی ونایاب خزانہ بقیع غرقد میں سپرد خاک کیا گیا۔ خلاصۃ التہذیب میں حضرت عائشہ کی جملہ مرویات کی تعداد ۲ ہزار ۲ سو ۱۰ احادیث بتلائی گئی ہیں۔ جن میں سے ۲ سو ۹۷ احادیث مختلف طرق سے صحیحین میں ہیں اور باقی اور کتابوں میں ہیں۔

حضور کے وصال کے بعد امہات المومنین حضرت عائشہ نے بھی کتاب وسنت کی تبلیغ واشاعت کیلئے باقاعدہ تعلیم وتعلم کا سلسلہ قائم کیا تھا۔ جس میں بہت سے شائقان شریعت وطالبان حقیقت آپ سے فیوض ظاہری وروحانی حاصل کرتے تھے۔ مشہور تلامذہ مسروق اسود بن مسیب عروہ اور قاسم وغیرہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

”الفقیہ“ کی فقاہت

خدا کی شان فقہاء مذہب تو باریک باتوں کا استنباط کیا کرتے تھے۔ مگر آج کے فقیہ ایسے ہیں کہ نصوص کو بھی نہیں سمجھتے۔ نصوص سے مراد ہماری بظاہر کلام ہے جو اپنے معنی بتانے میں کسی دلیل یا قرینے کی محتاج نہ ہو۔

امرتسر سے بریلوی خیال کے حنفیوں کا ایک اخبار ”الفقیہ“ نکلتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مدیر اہلحدیث (حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب) پر حملہ کرنے والا

خدا معلوم حنفی تھا یا غزنوی یا روپڑی پارٹی کا غیر مقلد یا مرزائی تھا کیونکہ جب تک وہ یہ بیان نہ کرے کہ میں فلاں پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں کس طرح ہم کسی خاص پارٹی کا نام رکھ سکتے ہیں۔ (الفقیہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ہاں جناب یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ حملہ آور نے حملہ کرتے ہوئے نعرہ یا رسول اللہ مارا تھا۔ آپ اپنے نام الفقیہ کی لاج رکھتے ہوئے اپنی فقاہت سے بتلائیں کہ یہ نعرہ کس گروہ سے مخصوص ہے۔

بہتر ہوتا کہ آپ حملہ آور کو مجہول اور مشکوک کرنے کے لئے اور دو فرقوں کا نام بھی لکھ دیتے کہ آریہ تھا یا سناتن دھرمی۔ تاکہ ہم آپ کو بتا دیتے کہ وہ کون تھا

شرطوں کا پایا جانا متحقق اور ثابت نہ ہو۔ اور اس نفع کا کسب حلال وطیب ہونا یقینی طور پر نہ معلوم ہو۔ شرعًا اسکے حلال وجائز ہونے کا حکم ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔

مضمون نگار صاحب نے مسئلہ "سود بنک" پر خامہ فرسائی سے فراغت پانے کے بعد مسئلہ تصویر پر قلم اٹھایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"ایسا ہی تصاویر کے بارے میں علماء سخت غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں۔"

میں کہتا ہوں عوام کو بہکانے کے لئے آج کل یہ نہائت آسان طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ خواہ کیسا ہی پیچیدہ اور تحقیق طلب مسئلہ کیوں نہ ہو بے تامل کہہ دیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ میں علماء غلطی پر ہیں۔ یا یہ کہ علماء ان باتوں کو کیا سمجھیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اچھی طرح واضح رہے کہ اتنا کہہ دینے سے علماء اپنے قلم وزبان کو ہرگز نہیں روک سکتے اور نہ مخالف کا مدعا ثابت ہوسکتا ہے۔ اگر علماء مسائل میں غلطی کرتے ہیں تو اس کا اظہار وبیان مع دلیل کرنا چاہئے نہ کہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہوجانا چاہئے۔ علماء جس طرح قرآن اور حدیث صحیح وصاحت کے ساتھ پیش کرکے مسئلہ کو بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح کھلی کھلی آیت یا حدیث صحیح سے تردید کرنی چاہئے۔ گھر میں بیٹھ کر آوازے کسنا جوانمردوں کا کام نہیں ہے۔

اسی مسئلہ تصویر کی بابت بعض علماء ہند نے علماء مصر کی تقلید میں تصاویر اور فوٹو کی اباحت پر مضمون لکھا اور تصویر وفوٹو کے مباح اور جائز کرنے میں یہاں تک غلو کیا کہ آیت قرآنیہ کو توڑ موڑ کر پیش کرنے میں بھی دریغ نہ کیا۔ اسکے جواب اور رد میں علماء ہند نے ان کے استدلال کی غلطی کو خوب عیاں کیا اور نصوص صحیحہ صریحہ کو تصویر وفوٹو کی حرمت وممنوعیت میں پیش کیا۔ اس کا جواب آج تک کسی سے دینے بن پڑا تو اب مجوزین وبیجین نے مانعین تصویر کو برسر غلطی قرار دینا شروع کیا۔ حالانکہ ان کے پاس اباحت تصویر پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہم اس وقت اس مسئلہ تصویر پر کچھ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ اس پر اخبار اہلحدیث میں بہت کافی بحث ہوچکی ہے۔ ہاں اتنا ظاہر کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ علماء کا کام مسائل شرعیہ کو بیان کرنا اور ان کی اصلی حیثیت کو ظاہر کرنا اور غلط تاویل کو رد کرکے اصلاح کرنا ہے۔ علماء کا کام شریعت میں جدت کرنا مسائل کی ترمیم کرنا اور اپنی طرف سے شریعت گڑھنا نہیں ہے۔ پس ان مسائل پر علماء سے نظر ثانی ڈالنے کی التجا اور درخواست کرنے کا کیا مقصد ہے۔ کیا مضمون نگار صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ان مسائل کے اندر وہ لوگ تاویل ناروا اور تحریف کرکے تصویر کو جائز اور سود بنک وغیرہ کو حلال اور جائز و درست کردیں۔ اور اللہ ورسول کے فرمان کو اپنے قول کے سامنے لغو اور مہمل قرار دیدیں۔ اور اپنی ناقص رائے کو فرمان نبوی اور سنت مصطفوی پر مقدم کرکے حبط اعمال کے مجرم بنیں؟ (اعاذنا اللہ من ذلک)

واللہ العظیم اگر آج کوئی حضرت عمرؓ کے خیال کا شخص ہوتا تو فورًا ایسے لوگوں کے مقابلہ کیلئے شمشیر بکف کھڑا ہوجاتا جو کہ فیصلہ نبوی کے ہوتے ہوئے اس کے تسلیم وانقیاد میں لیت ولعل کررہے ہیں اور اس فیصلہ سے راضی نہ ہوتے ہوئے اس پر نظر ثانی کی التجا کرتے ہیں وہ بھی امت کے علماء سے جن کا وظیفہ ہی احکام نبوی پر سر جھکانا اور شریعت کے فیصلہ پر برضا ورغبت عمل پیرا ہونا ہے۔ حرمت تصاویر وفوٹو پر کافی سے زائد دلیل بیان ہوچکی ہیں۔ جناب حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں پرزور تردید کی ہے اور نہائت مدلل طور پر تصاویر کے عمل واستعمال کو حرام لکھا ہے۔ جس کو شوق ہو حجۃ اللہ کا مطالعہ کرے۔

ہاں مضمون نگار صاحب کا یہ کہنا کہ "علوم تشریح الابدان کے لئے فوٹو اور تصاویر کے سوا کوئی دوسرا معتبر ذریعہ مہیا نہیں ہے" محض دعویٰ بے دلیل ہے تصویر اور فوٹو کے ذریعہ افہام وتفہیم کا دستور زیادہ سے زیادہ نصف صدی سے جاری ہوا ہے۔ اس سے پہلے بہت قلیل تھا بلکہ ہندوستان میں کالعدم تھا۔ تو کیا آج تک تمام اطباء اعضاء انسانی وحیوانی کے کوائف وحالات سے بے علم تھے اور ان میں علم تشریح الابدان موجود نہ تھا۔ ضرور موجود تھا اور یقینًا وہ کیفیات اعضاء سے خوب واقف اور اس علم میں ماہر ہوتے تھے۔ پس آج بھی بغیر امداد تصویر اور فوٹو کے یہ کام بخوبی انجام پاسکتا ہے۔ اور مزید تشریح کے لئے بڑی بڑی طبی درسگاہوں اور کالجوں میں مردہ انسان خاص طریقہ سے بحفاظت رکھا جاتا ہے اور افہام وتفہیم کے وقت اس سے مدد لی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں فوٹو اور تصویر کا وجود بالکل بے کار ہے۔ اصل کے ہوتے ہوئے نقل کی کیا ضرورت۔ پس اس دعویٰ کا بطلان ظاہر وعیاں ہے۔

اور راقم مضمون کا یہ لکھنا کہ:-

"جملہ علوم کا انحصار تصاویر فوٹو صوت کے آلات پر ہے" سراسر مبالغہ اور ناواقفیت پر مبنی ومنحصر ہے۔ جملہ علوم کے افراد میں سے ایک فرد علوم شرعیہ بھی ہے اس کے اندر کہیں بھی ان چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پس دعویٰ باطل ومنقوض ہوجاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تہذیب یورپ اور مغربی فیشن کے لحاظ سے تہذیب جدید اور نئی روشنی والوں کے نزدیک یہ چیزیں ضروری لازمی اور جزو زندگی قرار دی گئی ہیں اور ان کے رات دن کے استعمال سے دلوں میں اس قدر عزت اور وقعت بیٹھ گئی ہے کہ اب ہزار دلیلیں اور حدیثیں ان کی حرمت پر پیش کیجئے ان کو یقین ہی نہ آئیگا اور ہمیشہ دل میں کھٹک اور کاوش باقی رہے گی۔ ان لوگوں کو کون سمجھائے کہ تصویر اور فوٹو اور اس قسم کی بے شمار اشیاء مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے، اسلام کے سلب کرنے اور مسلمانوں کو شریعت سے دور ڈالنے کے لئے ایجاد ہوئی ہیں۔ اور دور دور ممالک سے ہندوستان میں آتی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ تصویریں اور فوٹو۔ مجسمے پتھر، چمڑا، ربڑ وغیرہ کے بنے ہوئے جو بازاروں میں بکتے ہیں، اور آزاد خیال مسلمان ان کو خرید کر اپنے گھروں میں لاتے ہیں اپنے بچوں کے ہاتھوں میں بلاکراہت ونفرت دیتے ہیں ان سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن ان کا جو نقصان ہوا وہ شمار سے باہر۔ پیسہ خلاف شرع کام اور معصیت الٰہی میں صرف ہوا۔ گنہگار ہوئے، بچوں کی عادت

(۱۵۹)

مال والانہ نے تو حکومت اس منافع کو اپنے تبلیغی مشن میں جمع کرلیتی ہے۔ جس سے اسلام کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ قسم سود میں داخل نہیں۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صاحب مال کے کہنے سے کم زیادہ نہیں ہوسکتا بلکہ انہی کی مرضی پر منحصر ہے جب یہ منافع بیع کی صورت میں نہیں اور جائز ہے تو انحصار صحیح نہ ہوا۔ پس پہلے انحصار کی ضرورت ہے۔ پھر سلسلہ آگے جاری ہوسکتا ہے اگر اس کو ربا میں داخل کریں تو تصریح کی ضرورت ہے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الحلال بین والحرام بین یعنی حلال بھی ظاہر اور حرام بھی ظاہر ہے۔ حالانکہ یہ چیز ظاہر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔

پس اب حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم

ذروني ما تركتكم

پر عمل لازم ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے تو نوعیت کا فقدان ظاہر ہے۔ حدیث میں جو قسمیں موجود ہیں یہ ان سے بالکل جدا ہے۔ مشکوۃ شریف میں کتاب الایمان کے اندر ایک حدیث کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں:-

او امر اختلف فيه فكله الى الله عز وجل (ص۳)

یعنی جس امر میں حلال و حرام کے بعد اختلاف ہو اس کو خدا کی طرف سونپ دو۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

راقم:- ابوسعید عبدالعزیز مدرس دار الحدیث لدانہ

مسئلہ سود بنک اور مسئلہ تصویر پر ایک نظر

(از مولوی ابوطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

اخبار "اہلحدیث" امرتسر مجریہ ۱۳۔ اگست سنہ رواں میں مذاکرہ بابت سود بنک و تصویر نظر سے گزرا۔ راقم مضمون نے خود اپنی قلت علمی اور کم فہمی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔ اس مذاکرہ میں بنک کے روپوں کے مصارف وغیرہ کی تفصیل کی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بنک کا سود سود محرم (ربا) نہیں ہے پس اس کو جائز و حلال قرار دینا چاہیئے۔ لیکن مضمون نگار نے اپنے مدعا کے ثابت کرنے میں سخت پیچ و تاب کھایا ہے جو ان کی تحریر سے ظاہر ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ "بنک کے بارے میں بیع و شراء و ربا ہر سہ امور کا دخل نہیں ہے" اس کے آگے لکھتے ہیں: "بنک خالصتاً تجارت ہے" مضمون نگار صاحب کے مذکورہ بالا دونوں جملے باہم متعارض و متضاد ہیں۔ اس لئے کہ جب بنک کے بارے میں بیع و شرا کا دخل ہی نہیں ہے تو اس کو خالصتاً تجارت کہنا کیونکر صحیح ہوگا۔ یہ عجیب منطق ہے کہ ایک چیز خالصتاً تجارت بھی ہے اور اس میں بیع و شرا کا کچھ دخل بھی نہیں ہے۔ پھر راقم مضمون نے لکھا ہے کہ

"ایک کمپنی خواہ پرائیویٹ خواہ سرکاری لوگوں سے روپیہ لیتی ہے اور جہاز۔ ریل، نہر، ہوٹل وغیرہ تجارتی امور میں لگاتی ہے۔ سارا خرچ نکال کر قریبًا چالیس ۴۰ فیصدی اصلی رقم پر منافع ہوتا ہے، اس منافع کی تقسیم یوں ہوتی ہے کہ ہر سال تین چار روپیہ فیصدی حساب داروں کو ملتا ہے تاکہ اگر کسی سال منافع کم ہو تو حساب داروں کو چار ۴ فیصدی ہی ملتا رہے۔"

اس تفصیل و تشریح کے بعد بنک کے روپیہ کے داد و ستد کا معاملہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے۔ اب منافع کی بھی حقیقت ظاہر و عیاں ہوگئی۔ اس معاملہ لین دین پر ایک اہم اور غور طلب سوال وارد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تمام مصارف نکال کر تقریبًا چالیس ۴۰ فیصدی بچتا ہے تو حساب داروں کو فیصدی تین ہی چار روپیہ کیوں ملتا ہے اگر ان کا روپیہ مشترک رکھا گیا ہے تو نفع بھی اسی حساب سے ملنا چاہیئے۔ اتنا کم کیوں دیا جاتا ہے یہ ان کے ساتھ ایک قسم کی خیانت اور ناانصافی ہے۔ اور اگر ان کا روپیہ مشترک نہیں رکھا گیا ہے تو یہ اصل مال پر جو زائد رقم ان کو منافع کے نام سے دی جاتی ہے کس چیز کے معاوضہ میں دی جاتی ہے۔ ظاہر ہے یہ کسی چیز کا معاوضہ نہیں ہے پس اس کے سود اور قطعی حرام و ناجائز ہونے میں کیا شبہ باقی رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ راقم مضمون نے سود بنک کے جائز اور مباح ہونے پر کوئی شرعی دلیل پیش نہیں کی ہے اور نہ ہی اس کی حلت و اباحت پر کوئی دلیل شرعی موجود ہے۔ اگر مضمون نگار صاحب کے پاس کوئی نص اس کے بارے میں ہو تو ان کو پیش کرنا چاہیئے۔ سینہ میں مخفی رکھنے سے کیا فائدہ؟ میرے نزدیک بنکوں کا منافع کسی مسلم شخص کے لئے دو شرطوں کے ساتھ جائز اور حلال ہوسکتا ہے۔ مگر ان شرطوں کا وجود قطعًا محال و ناممکن ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ روپیہ ایسی تجارت اور کاروبار میں لگایا جائے جو کہ شرعًا جائز و درست ہو۔ ممنوع اور ناجائز کام کے ذریعہ وہ منافع حاصل نہ ہوا ہو۔ مثلًا سود کے ذریعہ یا شراب اور دیگر حرام شے کی تجارت کے ذریعہ نہ حاصل ہوا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ کمپنی اپنا تمام خرچ نکال کر جس قدر بچے حساب داروں اور حصہ داروں کو حصہ رسدی کے مطابق پورا پورا دیدے نہ کہ اکثر حصہ خود ہی رکھ لے، اور حساب داروں اور شرکاء کو برائے نام تھوڑی سی رقم دیکر ٹال دے۔ الغرض جب تک ان دونوں

فتاویٰ

س ۴۶۷} قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ غیب کی بات سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے مگر دیکھنے میں آتا ہے کہ غیب کی بات نجومی لوگ بھی جانتے ہیں۔ سورج گرہن و چاند گرہن اور زمین میں جو پیش گوئی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں تاریخ و فلاں وقت سورج گرہن و چاند گرہن و زمین کپ ہوگا اور وہ ٹھیک ہو جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے؟
(علی حسن خان۔ ضلع مظفرپور)

ج ۴۶۷} حساب و شمار علم نجوم سے پتہ لگاتے ہیں جو غیب نہیں کہ درست ہو۔ نظام شمسی و قمری ایک حساب سے چلتا ہے۔ اور اس حساب میں مہارت رکھنے والے اس حساب سے پتہ دیتے ہیں کہ اب یہ نظام اس طرح چلے گا۔ جیسے طبیب بعض دیگر اندرونی امراض کا پتہ دیتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:۔
والشمس تجری لمستقر لھا وقال والقمر قدرناہ منازل

س ۴۶۸} تصویر گھر میں رکھنا جائز ہے یا ناجائز
(سائل مذکور)

ج ۴۶۸} تصویر کا گھر میں رکھنا حدیث میں منع آیا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۶۹} بائیسکوپ اور تھیٹر کا تماشہ دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۴۶۹} ایسے تماشوں کا دیکھنا لغو ہے۔ اور لغو سے بچنا چاہئے۔ لقولہ تعالیٰ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ یعنی مومن لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۴۹۰} قرآن سے ہاتھ سینہ پر یا زیر ناف باندھنا کہیں ثابت ہے یا نہیں۔ شیعہ لوگ ہم سے قرآن سے دلیل مانگتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۴۹۰} حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ آیت فصل لربك وانحر (سورہ کوثر) کا معنی کرتے ہیں کہ نماز پڑھو اور سینے پر ہاتھ باندھو۔ اللہ اعلم!

س ۵۰۰} کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی مسلمان کی امانت کو آدمی بلا حکم مالک کے لیجائے اور اپنے کام میں خرچ کرے وہ حلال ہوا یا حرام اور ایسے ظالم سے صاحب سلامت کرنا و ملنا جلنا رکھنا اور اس کے اوکام میں امداد کرنا جائز ہے یا ناجائز
(سائل مذکور)

ج ۵۰۰} امانت کو بلا اجازت اپنی ضرورت پر خرچ کرنا خیانت ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے
لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم
یعنی اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور خود اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو۔
دوسری جگہ ارشاد ہے کہ امانتیں مالکوں کو ادا کر دیا کرو۔ اللہ اعلم!

س ۵۰۱} کیا بوقت ضرورت سونے یا چاندی کا خول دانت پر چڑھایا جا سکتا ہے؟
(ایم حشمت علی خریدار اہلحدیث ۱۱۸۴۱)

ج ۵۰۱} ضرورت کے لئے دانت پر خول چڑھانا جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کا ناک ٹوٹ جانے پر سونے کا ناک لگوانے کا ارشاد کیا تھا۔ عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میرے باپ کا دانت ٹوٹ گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے سے بندھوانے کا حکم دیا۔ (طبرانی)
کذا فی حاریہ۔ اللہ اعلم!

س ۵۰۲} میرے پاس قمیص، پاجامہ کوٹ وغیرہ ہے۔ گرمی کی وجہ سے ایک رومال اوڑھ کر اور پاجامہ پہن کر نماز پڑھتا ہوں۔ نصف حصہ پیٹ کا اور ناف کے نیچے چار انگل کبھی دو انگل کھلا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟
(ایک اہلحدیث کا خریدار)

ج ۵۰۲} ستر کی جگہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی۔ مگر افضل یہ ہے کہ کپڑے پہن کر نماز پڑھے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ عمل اسی پر رہا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۰۳} نماز وتر کبھی ایک کبھی تین کبھی پانچ رکعت پڑھتا ہوں۔ ثواب کس میں زیادہ ہے؟
(سائل مذکور)

ج ۵۰۳} ہر سہ طریق کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے۔ جس طرح چاہو عمل کرو۔ ثواب زیادہ عبادت میں ہے۔ اللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

حافظ ابن حجر رہ کا قول نقل کیا ہے:۔
"وفیہ جواز الخصی۔ یعنی اخیر میں اخصاء جائز ہے"
الحاصل مولوی صاحب موصوف نے جواز اخصاء بہائم کے متعلق جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ صحیح اور مسکت خصم نہیں ہے۔ اور حق و صواب یہ ہے کہ اخصاء بہائم مطلقاً حرام و ناجائز ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع صحیح و صریح اسی پر دال ہے۔ وھو ھذا۔
اخرج البزار باسناد صحیح من حدیث ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صبر الروح وعن اخصاء البھائم نھیا شدیدا۔
کذا فی النیل۔
یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح کو نشانہ بنانے اور جانوروں کے خصی کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔
ھذا کلہ ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

خراب ہوئی۔ غیروں کی تجارت کو فروغ ہوا۔ اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں جن سے ملک کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن قوم کو اس کا احساس نہیں یا ان کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

مجھ کو راقم مضمون کے اس جملہ سے کہ "علماء ان مسائل پر عمیق نظر ڈالیں" بہت رنج اور افسوس ہے کہ نصوص صریحہ کو دیکھ کر سن کر دل کو اطمینان نہیں ہوتا، تشفی نہیں ہوتی دل میں خلش باقی رہتی ہے اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسئلہ کی ہیئت بدل جائے اور خواہش نفسانی کے موافق ہو جائے۔ ایسے لوگ یاد رکھیں ارشاد ربانی ہے:۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔ فقط۔

عدم جواز اخصاء بہائم

(از مولوی ابو صمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

"جواز اخصاء بہائم" کے عنوان سے ایک مضمون اخبار اہلحدیث بابت ۱۵۔ اکتوبر ۳۷ء میں نظر سے گزرا لطف یہ ہے کہ راقم مضمون (مولوی گلزار احمد صاحب مالدہی) نے جواز اخصاء کے ثبوت میں کوئی صریح حدیث صحیح یا ضعیف نقل نہیں کی ہے اور جو دو حدیثیں نقل کی ہیں ارباب علم وفہم کی نگاہ میں جواز یا عدم جواز اخصاء سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور نہ میری نقل کردہ حدیثوں کا کوئی معقول اور مسکت جواب دیا ہے۔ بہرکیف مولوی صاحب موصوف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب ملاحظہ کیجئے۔

آپ نے جواباً لکھا ہے:۔

"نیز حکیم صاحب کی نقل کردہ حدیث مرفوع (عدم جواز اخصاء بہائم) ابن عباس کی تاویل کی احتمال ہے کیونکہ حدیث مرفوع منقولہ میں "وعن اخصاء البہائم" ہے اس سے عام بہائم مراد نہیں۔ ممکن ہو کہ ذبیحہ بہائم اس سے مستثنیٰ ہوں"

میں کہتا ہوں مولوی صاحب کا ذکر کردہ احتمال بہت رکیک کمزور اور غیر ظاہر ہے جو اہل علم و بصیرت کے نزدیک لائق توجہ و التفات نہیں۔ کیونکہ جیسے حدیث ابن عباس میں نهى عن صبر الروح سے ہر ذی روح کے نشانہ بنانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے ویسے ہی وعن اخصاء البهائم سے مطلقاً ہر جانور کے خصی کرنے کی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو یا کبیر۔ چنانچہ مولانا عبد الرحمن محدث مبارکپوری علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے:۔

قلت يدل على عدم جواز اخصاء البهائم مطلقاً صغيرة كانت او كبيرة ماكولة كانت او غير ماكولة ما اخرجه البزار الخ (تحفۃ الاحوذی ص۱۶۵ ج ۲) اور علامہ قاضی شوکانی رحمہ اللہ نے حدیث ابن عمرؓ (نهى عن اخصاء الخيل والبهائم) کے تحت میں لکھا ہے:۔

فيه دليل على تحريم خصي الحيوانات وقول ابن عمر فيها نماء الخلق اي زيادته اشارة الى ان الخصي تنمو به الحيوانات ولكن ليس كل ما كان جالبا للنفع يكون حلالا بل لابد من عدم المانع وايلام الحيوان ههنا مانع لانه ايلام لم ياذن به الشارع بل نهى عنه انتهى (احوذی ص۱۶۵ ج ۲)

اور دوسرا احتمال مولوی صاحب نے یہ لکھا ہے:۔

"یا نسل کی کمی کے ڈر سے منع کر دیا ہو جیسا کہ حکیم صاحب کی منقولہ حدیث دوسرے ابن عمرؓ سے واضح ہوتی ہے۔ عن ابن عمر قال نهى عن اخصاء الخيل الخ (الی قولہ) ہاں اخصاء الخیل کے ذکر کرنے سے ضمناً ہر بہائم کی اخصاء منع معلوم نہیں ہوتی"

میں کہتا ہوں یہ احتمال بھی بالکل نحیف و کمزور و خلاف ظاہر ہے۔ اور صحیح و ظاہر یہ ہے کہ ممانعت اخصاء کا سبب ایلام اور ایذا ہے۔ اور ایلام و ایذا سے شارع علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ کما قال الشوكاني ومرّ عبادته سابقا۔ اور ابن عمر کی حدیث میں خیل کے بعد والبہائم بھی مذکور ہے جو بالاطلاق ہر بہائم ماکول و غیر ماکول صغیر و کبیر کو شامل ہے۔ پس مولوی صاحب کا اس حدیث کی رو سے ذبیحہ بہائم کو مستثنیٰ سمجھنا ٹھیک نہیں۔

اب رہا مولوی صاحب کا احادیث کبشین موجوئین سے جواز اخصاء بہائم پر دلیل پکڑنا سو واضح ہو کہ ان احادیث سے آپ کا استدلال بالکل غلط ہے۔

اولاً اس وجہ سے کہ کبشین موجوئین کی تمام احادیث سخت ضعیف اور ناقابل احتجاج ہیں۔ کما اثبت شیخنا المبارکفوری رحمہ اللہ فی رسالتہ ارشاد الهائم۔

اور ثانیاً اس لئے کہ ان احادیث کی صحت فرض کر لینے کے باوجود ان سے مولوی صاحب کا مطلب و مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ کا یہ تحریر فرمانا

"اگر ہر بہائم کے منع فرماتے تو منزوع الانثیین دو مینڈھا موٹا چربی دار سینگ دار چتکبرا کے لئے قربانی کا ارادہ نہ کرتے"

بے دلیل اور بے ثبوت دعویٰ ہے۔ اگر مولوی صاحب اس کی کوئی صحیح دلیل رکھتے ہوں تو پیش کریں۔ ؎

دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے

واضح ہو کہ اصول حدیث میں یہ بات محقق ہے کہ کسی فعل پر جو آپ کے سامنے کیا گیا ہو اس پر آپ کا سکوت فرمانا بے شک اس فعل کے جواز کی دلیل ہے۔ مگر کوئی ایسا فعل جو آپ کے حضور میں نہیں کیا گیا لیکن وہ فعل جس چیز کے ساتھ متعلق ہو اور وہ آپ کے حضور میں لائی گئی ہو اور آپ نے اس فعل پر سکوت کیا ہو یا اس کو خریدا یا اسکو استعمال کیا ہو تو اس صورت میں آپ کا سکوت کرنا یا اس کو خریدنا یا اسکو استعمال کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ جیسے یہی خصی شدہ کی قربانی کرنی۔ آپ کا خصی شدہ جانور کی قربانی کرنی اخصاء بہائم کے جواز کی دلیل نہیں ہے۔ خاصکر ایسی صورت میں کہ اخصاء کی ممانعت آپ سے ثابت ہے فافهمه وتدبر فيه

اور یہی وجہ ہے کہ شیخنا و مولانا مبارکپوری مرحوم نے تحریر فرمایا ہے:۔ وفي هذا الاستدلال نظر كما لا يخفى على المتامل۔ (احوذی ص۱۶۵ ج ۲)

ہاں البتہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خصی شدہ جانور کی قربانی جائز ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے

ملکی مطلع

تثلیث سے تربیع

اہلحدیث مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء میں بعنوان "پنجاب میں اسلامی تثلیث" ایک نوٹ لکھا تھا۔ جس میں یہ بتایا تھا کہ پنجاب کی مسلم آبادی کے سیاسی میدان میں تین گروہ کام کر رہے ہیں۔ (۱) مسلم لیگ۔ (۲) احرار۔ (۳) نیلی پوش۔ مگر یہ افسوس کا مقام ہے کہ مسیحی تثلیث کے اقانیم تو باہمی متفق بتائے جاتے ہیں۔ لیکن اس پنجابی تثلیث کے ارکان باہمی متضاد ہیں۔ اس نوٹ لکھنے کے بعد خبر ملی ہے کہ ایک شاخ اس تثلیث کی اور پیدا ہو گئی ہے جس کا مخرج نیلی پوش ہی ہیں۔ اس شاخ کا سرگروہ بابو خدا بخش اظہر اسسٹنٹ ایڈیٹر "زمیندار" ہے۔ جس نے سنہری مسجد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسلم لیگ اور نیلی پوش (مجلس اتحاد ملیہ جس کا میں سکرٹری ہوں) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتے مگر میں انفرادی طور پر طیار ہوں۔ چنانچہ آپ معہ دو رضا کاروں کے نعرے لگاتے ہوئے مسجد شہید گنج کو چلے گئے۔ وہاں پہنچنے سے قبل ہی راستہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ اسکے بعد معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا سلسلہ جاری رہے گا یا بند ہو جائیگا۔ ادھر احرار کا بھی ایک سرگروہ چند رضا کاروں کے ہمراہ جمعہ کے روز گرفتار ہو گیا۔ یہ بھی خبر اخباروں میں آ چکی ہے کہ مولوی ظفر علی خاں صاحب لیڈر نیلی پوشاں اپنے ہم خیالوں کے کہنے سے سول نافرمانی کی مخالفت اور احرار کی تردید میں تقریر کر رہے تھے کہ لوگوں نے ان کی مخالفت کی اور نہ صرف مخالفت کی بلکہ بد اخلاقی سے بھی پیش آئے۔ جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ غرض مسجد شہید گنج کا معاملہ مسلمانان پنجاب میں عموماً اور لاہور میں خصوصاً اچھا خاصہ موجب فساد ہو رہا ہے۔ آیندہ کا علم خدا کو ہے۔ کوئی نہیں جانتا نہ کہہ سکتا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ کیا ہوگا۔ لیکن باستقرا تاریخی واقعات اور باتباع تعلیم قرآن و حدیث ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو طریق ان اعیان اسلام نے اختیار کر رکھا ہے وہ کامیابی کا راستہ نہیں ہے۔ قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیم ملاحظہ ہو:۔

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

اے مسلمانوں آپس میں نزاع اور جھگڑا نہ کیا کرو ورنہ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی۔

مذہبی کتاب کی حیثیت سے صرف ارشاد لَا تَنَازَعُوْا کافی تھا۔ لیکن اتنا کہنا ایک حکم کی شکل میں رہتا۔ حکیم مطلق نے اس ضروری حکم کی مخالفت کا نتیجہ بھی بتا دیا کہ تم اپنے مقصد میں پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔ ناممکن ہے کہ واقعات اس حکیمانہ تعلیم کی تردید کر سکیں۔ ہم حیران ہیں اور ہماری حیرت کی حد نہیں ہے کہ ان باہم متضاد دین اصحاب نے افراد اسلام کو اتنا عقل سے خالی کیوں سمجھ رکھا ہے کہ ان کی ان حرکات قبیحہ کو جانچنے کا کسی کو سلیقہ ہی نہیں۔ مسجد کا نام رکھ کر ایک دوسرے کی توہین و تذلیل اتنی کرتے ہیں کہ کوئی کافر مومن کی اور مومن کافر کی بھی اتنی تذلیل نہ کرتا ہوگا۔ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہم مذہبی کام کر رہے ہیں۔ ہم کسی کے دل کا حال نہیں جانتے اسے تو علیم بذات الصدور ہی جانتا ہے۔ ہاں ظاہری حالات پر حکم لگا سکتے ہیں کہ یہ فسادات شرعی تعلیم کی رو سے ہرگز جائز نہیں۔ حدیث شریف میں بعض دعائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کی بھی آئی ہیں کہ آپ شماتت اعداء سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ہم ان مسلم جماعات سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کی اس لڑائی سے اغیار کو خوشی ہوتی ہے یا نہیں جس سے پناہ مانگنے کا ارشاد حدیثوں میں وارد ہے۔

لاہور کا آریہ اخبار "پرتاپ" چاہے کیسا ہی مخالف ہے مگر یہ فقرہ اس کا بالکل صحیح ہے۔ لکھتا ہے:۔

افسوس ہے تو اس بات کا کہ ابھی ہمارے مسلمان بھائی اس قدر بیدار نہیں ہوئے کہ اپنے لیڈروں کی شاطرانہ چالوں کو سمجھ سکیں وہ ان کی انگلیوں کے اشاروں پر ناچنے لگتے ہیں۔ جس کا نتیجہ آخر میں یہ ہوتا ہے کہ ساری کی ساری قوم کو نادم ہونا پڑتا ہے۔" (پرتاپ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۷ء)

بالکل صحیح ہے۔ ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ اب مسلمانان پنجاب میں کوئی سرکردہ لیڈر ایسا نہیں ہے جس کی بات سب پر برابر مؤثر ہو۔ بلکہ حدیث شریف

اعجاب کل ذی رای برایہ

کے ماتحت ہر پارٹی اور اس کا ہر فرد اپنے خیال میں مگن ہے۔ ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ مغربی حملوں کے وقت ہندوستان اتنا کمزور نہ تھا کہ معمولی حملوں میں مغلوب ہو جاتا۔ مگر مہاراجگان ہندوستان کی آپس کی پھوٹ نے حملہ آوروں کو اتنی قوت بخشی جتنی خود ان میں موجود نہ تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرمان خداوندی فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ان کے حق میں خوب جلوہ نما ہوا۔ اسی طرح انگریزی فتوحات کا حال ہے۔ لارڈ کلائیو ایک دفعہ اپنے کثیر التعداد مخالفین کے مقابلے میں جنگ آزما تھا۔ حالانکہ اس کے پاس کُل چھ ہزار فوج تھی۔ جس میں ۲ ہزار انگریزی اور چار ہزار دیسی نوجوان تھے۔ اتنی قلیل فوج کا اتنے وسیع ملک میں غالب اور قابض ہو جانا بھی ہندوستانیوں کے باہمی تفرق اتصال کا رہین منت ہے۔

اسی طرح پنجاب کی تاریخ خالصہ بھی قرآن شریف کی تفسیر بتانے کو کافی ہے۔ سکھوں کی فوجی طاقت اتنی زبردست تھی کہ انگریز اپنی ساری طاقت کے ساتھ اس کو مغلوب نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن وہی پھوٹ کا کڑوا پھل جو خالصہ میں ناخالص ہو کر آیا تو قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیم وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ نے پورا اثر دکھایا کیا لاہور کا اسلامی مثلث بلکہ مربع قرآن مجید کی تعلیم اور تاریخی واقعات کی تردید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایک حدیث اسی وقت میرے دل میں آئی ہے۔ ارشاد ہے:۔ ما ھلك قوم قبلکم حتی اوتوا الجدل

متفرقات

بہی خواہان "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت کا خاص خیال رکھا کریں۔ فی زمانہ توحید و سنت کی اشاعت جس قدر اہمیت رکھتی ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔

مقدمۂ حملہ ۲۳۔ دسمبر کو حملہ قاتلانہ کا مقدمہ زیر دفعہ ۳۱۲ ضابطہ فوجداری پیش ہو کر میرا بیان اور گواہوں کی شہادتیں قلم بند ہو گئیں۔ ملزم تاہنوز مفرور ہے۔ ناظرین دعا کریں خدا انجام بخیر کرے۔

(ابوالوفاء)

حاجیوں کا جہاز "المدینہ" بمبئی سے ۳۔ جنوری ۱۹۳۳ء کو جدہ کی طرف روانہ ہوگا۔ جس کے اول اور دوم درجوں میں پچیس پچیس مسافروں کے لئے اور تیسرے درجے میں ۹۵۰ مسافروں کے لئے گنجائش ہوگی۔

تقریظات

الانصاف فی رفع الخلاف المعروف بہ خاتمۂ اختلاف۔ مؤلفہ مولوی ابو محمد عبدالجبار صاحب صدر مدرس مدرسہ مصباح القرآن والسنت کھنڈیلہ۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے اہل حدیث اور احناف کے مابین مشہور حدیثی و فقہی مسائل کو نہایت محققانہ پیرائے میں بحق اہل حدیث حل کیا ہے۔ قرآن و حدیث سے استدلال کرنے کے علاوہ اپنی تائید میں علمائے سلف و خلف احناف کو بھی پیش کیا ہے۔ قیمت صرف ۵؍ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔ حکیم ابو محمد عبدالستار ریاست کھیتڑی ضلع جے پور۔ جھنجھنوں راجپوتانہ۔

مناسک حج مؤلفہ حاجی امیر احمد علوی بی۔ اے کاکوری۔ اس رسالہ میں قابل مؤلف نے سفر حج اور ارکان و مناسک حج کے متعلق بیش بہا معلومات بہم پہنچائے ہیں۔ جن کا علم حاصل کرنا ہر ایک حاجی کے لئے ضروری ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً تین چار آنے ہوگی۔ ملنے کا پتہ:۔ ذکی احمد علوی منیجر امیر محل لائبریری۔ نصیر باغ۔ کاکوری۔ ضلع لکھنؤ۔

اسلام کا رہبر شہنشاہ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کے ماہوار رسالہ اسلام کے سلسلہ میں ایک مستقل رسالہ اس نام کا شائع ہوا ہے۔ جس میں ختم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اس حیثیت سے بحث کی ہے کہ آپ کی زندگی ہر سیاسی و مذہبی آدمی کے لئے صحیح طریق عمل سکھاتی ہے اور آپ نے ہر ضرورت کو بوجہ اتم پورا کیا، جس کی آج زمانہ کو ضرورت ہے۔ اس پر معزز غیر یورپ بلاد ہند کے معتمد لیڈروں کی آراء تحریر کی ہیں۔ رسالہ عام فہم اور مفید ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہے ملنے کا پتہ:۔ محمد عبدالحی ناظم جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ہندی مسیحی اور ذات پات یہ رسالہ عیسائی مصنف "المائدہ" لاہور کے ایڈیٹر کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ مسیحی مذہب میں ذات پات کی تمیز نہیں مگر ہندوستانی کے مسیحیوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے، حالانکہ یہ رسم ہندو دھرم کی ایجاد اور ہندو عقیدہ کا ضروری جزو ہے اور مسیحی عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے مصنف نے ہندو دھرم میں ذات پات کا امتیاز ان کی کتب سے ثابت کیا ہے۔ ۲۸ صفحے کی کتاب ہے، قیمت ۱؍ ملنے کا پتہ:۔ ایم کے۔ خان۔ بیڈن روڈ لاہور

خطبۂ عید الفطر یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں عید الفطر کے پڑھنے کے لئے ایک خطبہ درج ہے۔ قیمت ۱؍ مع محصول ۱؍ ملنے کا پتہ:۔ انجمن منور الاسلام باغبانپورہ۔ لاہور

الایثار اس رسالے میں ثابت کیا گیا ہے کہ وتر نماز تین سے کم ایک رکعت اور تین سے زیادہ پانچ سات اور نو رکعات بھی آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں۔ نیز یہ کہ وتروں کی نماز واجب ہے۔ قیمت مرقوم نہیں ضخامت ۳۲ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۲۔ کتابت طباعت دیدہ زیب اچھی ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

مضامین آمدہ محمد ایوب (نثر و نظم) محمد ابراہیم۔ عبدالکریم جتوئی۔ عبدالرحیم ۔ سید عبدالغفار رضوی۔ ابو نعیم محمد عبدالرحیم۔ عبدالرحمٰن فضل آبادی۔

قاضی منظور حسین صاحب جن کی علالت کی خبر پچھلے پرچے میں دی جا چکی ہے۔ ابھی تک بوجہ ضعف جسمانی دفتر میں کام کرنے کے قابل نہیں ہوئے۔ ناظرین ان کی بحالی صحت کے لئے بدرگاہ رب رحیم دعا کریں۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

شمع توحید

شمع توحید کا ذکر "اہلحدیث" کے سابقہ پرچوں میں ہوتا رہا ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جسے حملۂ قاتلانہ کی یادگار میں شائع کرنے کا ارادہ ہے جس کی چندہ کی فہرست مندرجہ سابقہ ۸ ہے۔ اس سے آگے ۲۷ دسمبر تک درج ذیل ہے:

شیخ عبداللہ دیور ضلع کرشنا	۲؍
جناب عبدالمجید خان صاحب احمد آباد	۴؍
جناب ظہور احمد صاحب جبل پور	۴؍
مولوی ابوالوفا محمد مصطفیٰ صاحب اجمیری	۴؍
حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آبادی	۵؍
جناب عبدالحمید صاحب بدھوانہ جھنگ	۱۲؍
میزان	۹۰

احباب کرام توجہ کر کے چندہ کی حرکت کو تیز کریں۔ رفتار بہت سست ہے۔

جلسہ تعزیت چوہدری فتح محمد صاحب سکرٹری مدرسہ محمدیہ باڑی۔ ریاست دھول پور کے انتقال پُر ملال پر اظہار رنج و افسوس کرنے کے لئے ۱۴ شوال کو مدرسہ مذکور میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں آپ کے برادر خورد احسان محمد صاحب کو مرحوم کی جگہ بااتفاق رائے سکرٹری منتخب کیا گیا (خاکسار عبدالرحیم نائب مدرس مدرسہ باڑی ریاست دھول پور)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر)

(۱۴۵)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد علی صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم سرگودھا

نمبر مقدمہ ۱۷۴۔

جگن ناتھ ولد بابو امیر چند ساکن مدر شاہ پور۔ مدعی

بنام لکھمی شاہداس وغیرہ۔

دعوےٰ ۔/۶۰۰

بنام گوردھن ولد لکھمی شاہداس ذات بلہ ساکن حال امرتسر کڑہ ہری سنگھ بردکان تلسی داس سونے پرکاش آڑھتیان مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گوردھن داس مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام گوردھن داس مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر گوردھن داس مذکور تاریخ ۱۳ [illegible] کو مقام مدر شاہ پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۶ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم : مہر عدالت :

کوئی قوم تم سے پہلے ہلاک نہیں ہوئی مگر اُس وقت جب ان میں جھگڑا باہمی پیدا ہوا۔"

یہ حدیث اور قرآن مجید کی آیت ہمیں یقین دلاتی ہے (خدا نہ کرے) کہ یہ مثلث مربع اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا۔ خدا ہماری غلطیوں کو معاف کرے اور ہماری مراد برلائے۔ آمین! ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

فلسطین میں آہ وبکا

فلسطین میں جو کسی زمانہ میں اسلامی حکومت کے ماتحت تھا۔ ترکوں کا پھریرا اُڑتا تھا۔ جنگ عظیم میں اہل فلسطین کی بے وفائی سے یورپین طاقتوں کے ماتحت چلا گیا۔ چنانچہ آج کل برطانیہ کے آہنی پنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ برطانیہ نے اپنی حکمت عملی سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ پر یہودیوں کی حکومت تجویز کی اور ایک پر عرب مسلمانوں کی۔ درمیان میں اپنا حصہ رکھا۔ عرب مسلمان اس کو تہ دل وجان سے ناپسند کرتے ہیں۔ ان کی ناپسندیدگی حکومت کے ساتھ جنگ وجدل تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بات ہر ایک اعلیٰ ادنیٰ کو معلوم ہے کہ حکومتوں کے سامنے دلائل کام نہیں آتے۔ لومڑوں کا وفد ہزار کی تعداد میں مل کر بھی شیر کے سامنے دلائل دے کہ آپ ہم پر دست درازی نہ کیا کریں آخر ہم بھی آپ کی طرح خدا کی مخلوق ہیں۔ شیر کی طرف سے اس کا یہی جواب ہوگا کہ بکو مت، تم اسی لئے ہو کہ میں تم کو کھاؤں اور تم چوں نہ کرو۔ فلسطین کے عرب مسلمان (جن کے ساتھ عیسائی بھی شریک ہیں) عرصے سے آہ وبکا کر رہے ہیں اور اپنے حقوق بتا کر فلسطین کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں کیا معلوم کہ برطانیہ بھی اپنے دل ودماغ میں کچھ مقصد رکھتا ہے۔ جب تک اس کی طاقت ہے وہ اپنا مقصد پورا کرنے میں کوشاں رہے گا۔ لیکن تاریخ دنیا بتا رہی ہے کہ جہاں راعی اور رعایا میں اتنا اختلاف پیدا ہو جائے جتنا فلسطین میں ہے۔ وہاں امن امان نہیں رہ سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار حکومت کو جھکنا ہی پڑتا ہے۔ شیخ سعدی نے اپنی حکیمانہ تعلیم میں اسکے متعلق ایک ایسا شعر لکھا ہے جو تنہا اس مطلب کے لئے کافی ہے۔ وہ یہ ہے۔ ؎

رعیت چو بیخ است وسلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

ہمیں اہل فلسطین کی تکلیفوں میں ان سے ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا ان کی تکلیفات کو جلد دور کرے گو حسب تعلیم قرآن ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ جو تکلیفات ان پر آئی ہیں وہ آیت ما کسبت ایدیکم کے ماتحت ہیں خدا ان کی اور ہماری غلطیاں معاف کرے۔

چین وجاپان

جیسا کہ خیال تھا جاپان چین کو بے جان کر چکا۔ ادھر چین کے دوست ابھی تک اس سے ہمدردی کا اظہار کئے جا رہے ہیں۔ مگر عملاً میدان میں کوئی نہیں اترتا۔ بلکہ بزبان حال یوں کہے جاتے ہیں۔ ع

تجھ ناصبا بچہ سولی رام بھلی کریگا

اب خبر آئی ہے کہ روسی ہوائی جہاز چین کی مدد کو آگئے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ خبر بھی ہے کہ روس چین کی مدد اس شرط پر کریگا کہ چین بولشوزم کو منظور کرے۔ یعنی روسی طرز حکومت کو گورنمنٹ چین جاری کرنے کا وعدہ کرے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ شرط متحقق نہیں ہو سکتی کیونکہ چین کی حامی طاقتوں میں جیسا کہ اخبارات کا بیان ہے۔ روس۔ فرانس اور انگلستان تینوں ہیں۔ اور ان تینوں حکومتوں کے اصول حکومت الگ الگ ہیں فرانس اور انگلستان بولشویزم کے سخت مخالف ہیں پھر اگر چین بولشویزم کو مان لے تو روس کا مدد کرنا تو ممکن ہے مگر فرانس اور انگلستان کی طرف سے امداد مشکل ہے۔ کیونکہ بولشویزم ان دونوں سلطنتوں کی طرز حکومت کے خلاف ہے۔ اس لئے کوئی شرط ایسی نہیں پیش ہو سکتی جو باہم متنازع ہو۔ علاوہ اسکے ان حکومتوں کا طریق عمل یہ نہیں کہ عین موقع پر شرط شروط کریں بلکہ سالہا سال پہلے شرائط طے ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہ خبر جو شرط کے متعلق ہے ہمارے خیال میں صحیح نہیں ہے۔

جاپان کافی حصہ چین کا دبا چکا ہے۔ جاپان کی عقلمندی اب اسی میں ہے کہ وہ آگے نہ بڑھے ورنہ اسکو نقصان کا خطرہ ہوگا۔ آگے۔ ع

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

قابل توجہ جماعت اہلحدیث ہند

(از مولوی عبد الرحمن صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث شورکوٹ ضلع جھنگ)

ناظرین "اہلحدیث" گذشتہ پرچے میں صفحہ ۱۴ پر "رحیم آبادی آواز" کے زیر عنوان ایک نوٹ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جسکے ذریعے رحیم آباد کے درد مند حضرات نے جماعت اہل حدیث کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی ذات پر قاتلانہ حملہ دراصل سارے ہندوستان کی جماعت اہلحدیث پر حملے کے مترادف ہے۔ اسلئے جماعت کو تا ہنوز حملہ آور کے روپوش رہنے پر شدید رنج محسوس ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں جماعت کا فرض ہے کہ حملہ آور کی گرفتاری کیلئے کم سے کم پانچ سو روپیہ انعام کا اعلان کرنا چاہئے۔ انجمن اہلحدیث شورکوٹ ضلع جھنگ اس تجویز کو نہایت مبارک قرار دیتے ہوئے اس کی پرزور تائید کرتی ہے اور سب سے پہلے اس انعامی رقم میں اپنا حصہ داخل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتی ہے۔

دوسری بات جو جماعت کی توجہ کی مستحق ہے وہ رسالہ "شمع توحید" کی اشاعت میں امداد کرنا ہے۔ مولانا صاحب اس رسالہ کو لاکھوں کی تعداد میں چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ توحید کی آواز ملک کے کونے کونے میں پہنچ سکے۔ اس مقصد کے پیش نظر جماعت کو اس رسالے کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لینا چاہئے۔ ہماری غریب انجمن بھی اس کار خیر میں شریک ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

مذکورہ بالا دونوں مقاصد ایسے ہیں کہ نہ صرف جماعت اہل حدیث سے ان کا تعلق ہے بلکہ ہر موحد مسلمان کو ان کا احساس ہونا چاہئے کیونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی

بقیہ متفرقات

حکیم ابو تراب امرتسری | میرے پرانے ملاقاتی نوا ہیں۔ آپ کبھی کبھی میرے حال پر لطف و عنایت کیا کرتے ہیں کیونکہ ان کو شبہ رہتا ہے کہ میں ان کے سلسلہ نکاح (لا تقف عند حد) میں مخل ہوں۔ حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔ اسی غلط فہمی میں انہوں نے ایک بیان اخبار "اہلسنت" مورخہ　　میں میرے طالب علمی زمانہ کے متعلق شائع کیا ہے جس میں بہت سی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ امرتسر، سہارنپور۔ دہلی وغیرہ کے واقعات غلط لکھے ہیں۔ میں ان کی یہ غلط بیانی ان کے اس افترا کی فرع جانتا ہوں جسے وہ (بقول خود ہندوستان کے) نو کروڑ مسلمانوں پر کر کے کہتے ہیں کہ میں نو کروڑ مسلمانوں کا امام زماں ہوں: حالانکہ ان نو کروڑ افراد کو آپ کے وجود مسعود کی بھی خبر نہیں۔ پس ناظرین میرے متعلق مرقومہ واقعات اسی طرح صداقت سے خالی جانیں۔ جس طرح ان کا دعویٰ امام الزماں ہونے کا حقانیت سے خالی ہے۔ اللہ ان کو صحت بخشے۔

(ابو الوفاء)

سالانہ جلسہ | انجمن اہلحدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات پنجاب منعقدہ ۲۴-۲۵ شعبان ۱۳۵۶ھ بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب اور دیگر علمائے کرام نے توحید و سنت و اصلاح رسوم پر بہت اچھے پیرائے میں تقریریں فرمائیں۔ جن کا بہت اثر ہوا۔ خصوصاً مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تقریر "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے عنوان سے ہوئی۔ نہایت مؤثر تھی۔ جلسے میں چند تجویزیں پاس ہوئیں جو درج ذیل ہیں:-

(۱) لالہ موسیٰ کا یہ اجتماع جلسہ اہلحدیث حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسجد شہید گنج لاہور جو عدالت میں بھی مسجد تسلیم ہو چکی ہے فوراً واپس کر دے۔ کیونکہ ہندوستان کی فضا اس وقت تک کبھی صاف نہیں ہو سکتی جب تک کہ مسجد مسلمانوں کو واپس نہ دی جاوے۔ ہے٭ ۱۳

محرک:- ملک نور الٰہی صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مجلس اتحاد ملت

موید:- عبد القیوم عاصی۔

(۲) یہ اجتماع جلسہ اہلحدیث۔ حکومت برطانیہ کی تقسیم فلسطین کے خلاف سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا حکومت برطانیہ کو آگاہ کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام دنیا کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے مسلمانان فلسطین کی آزادی تسلیم کر کے اُن کو آزاد کر دے۔ اور ہم باوجود محکوم اور غلام ہونے کے مسلمانان فلسطین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اُن کیلئے مالی اور جانی ہر طرح کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔

محرک:- شیخ الٰہی بخش صاحب نائب صدر مجلس اتحاد ملت لالہ موسیٰ۔　　موید:- عبد القیوم عاصی۔

مرسلہ:- عبد القیوم عاصی خطیب انجمن اہلحدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات پنجاب۔

معذرت | مذکورہ بالا نوٹ بہت دنوں سے آیا ہوا ہے پہلے تو مولانا صاحب کی علالت پھر اسکے بعد قاضی منظور حسین صاحب مینیجر کی علالت کے باعث اتنی دیر سے شائع ہوئی ہے۔ (محرر)

عبد اللہ لائلپوری | اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۴-۱۵ دسمبر کی درمیانی رات کو ہمارے گھر میں آگ لگ جانے کی وجہ سے بہت سا نقصان ہوا۔ صحاح ستہ مکمل کے علاوہ بہت سی نایاب کتب جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا کوئی اندازہ نہیں۔ اصحاب خیر سے امداد کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کا پتہ یہ ہے:-

عبد اللہ لائلپوری۔ مقام چک ۱۲ ڈاکخانہ ہٹا آرپوسٹ رینالہ خورد۔ منٹگمری۔

اطلاع | ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت العلامہ استاذ الاساتذہ محدث زمانہ مولانا احمد اللہ صاحب (متعنا اللہ بعلمہ وطول حیاتہ) شیخ الحدیث مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ بعض وجوہ کی بنا پر مدرسہ مذکور کی خدمت سے سبکدوش و علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے جو صاحب حضرت العلامہ موصوف سے خط و کتابت کرنا یا فتویٰ وغیرہ لینا چاہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

پتہ:- حضرت العلامہ مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ زبیدیہ۔ محلہ نواب گنج۔ دہلی

المرسل:- محمد ناصر۔ حال مقیم دہلی

قاتلانہ حملہ

مولانا ثناء اللہ صاحب کے قاتلانہ حملہ کے متعلق ابھی تک ہمدردی کے خطوط آ رہے ہیں۔ بعض اصحاب بذات خود ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ جن میں سے حکیم عبد الرحیم صاحب نظام آبادی۔ شیخ عبد الرشید صاحب ملتانی اور مولوی عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

تار | بہت دن ہوئے انجمن اہلحدیث مرزا پور نے گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں تار بھیجا تھا۔ اس کا اطلاعی کارڈ نظر سے اوجھل ہو جانے کی وجہ سے بر وقت اخبار میں اندراج نہیں ہو سکا۔

مزید خطوط | اس ہفتے جن اصحاب کی طرف سے ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان کے اسماء کی فہرست درج ذیل ہے:-

(۲۹۶) قاضی احمد گل صاحب کلاچی

(۲۹۷) جناب ابو سعید محمد علی و خوشی محمد صاحب

(۲۹۸) جناب عبد الحکیم صاحب صراف گورداسپور

(۲۹۹) جناب عبد القیوم صاحب خسرو بستی مظفر پور

(۳۰۰) جناب محمد حسین صاحب لوپس چک نمبر ۳۲۲ لائلپور

(۳۰۱) جناب محمد حسین صاحب از جزیرہ ماریشس۔

(۳۰۲) ماسٹر قادر بخش صاحب دائرہ دین پناہ۔

(۳۰۳) جناب شاہ محمد صاحب از رہون۔ (۳۰۴) پروفیسر

طبی کانفرنس | پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور کے دفتر سے ہفت سالہ رپورٹ شائع ہو رہی ہے۔ جو صاحب اسے حاصل کرنا چاہیں اپنا نام اور پتہ لکھ کر بھیج دیں۔ اطباء کے علاوہ عوام بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پتہ:- حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس۔ بھاٹی دروازہ۔ لاہور

دعا کریں | میں بے روزگار ہوں۔ میرے لئے تلاش روزگار کی دعا کریں۔ (ایک بے روزگار)

مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ منورہ کے لئے مبلغ پچاس روپے جو بہ امانت جمع تھے وہ مولوی عبد الرحمن آزاد ساکن گوجرانوالہ سفیر مدرسہ مذکور کو ۲۳/۱۲ کو دیئے گئے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

کتاب الوسیلہ
(اُردو ترجمہ از مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی) اس کتاب میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت ۱۲ ۔ محصول علاوہ

الفرقان
یعنی اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان ترجمہ اُردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے قیمت ۱۲ محصول ڈاک علیحدہ۔

ائمہ اسلام
اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ثابت کیا ہے کہ ائمہ اسلام مسائل کے اخذ کرنے میں قرآن اور حدیث سے مدد لیا کرتے تھے نہ کہ اپنی رائے سے۔ قیمت ۱۲

سرمہ نور العین
(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

زیارت القبور
(اُردو مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے، اُن سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں انکے تمام افعال داخل شرک ہیں قیمت ۹ر

تفسیر آیت کریمہ
یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر محصول ڈاک علیحدہ۔

تفسیر سورہ اخلاص
جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ قیمت ۱۲ محصول علاوہ

تفسیر سورہ فلق والناس
(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

مناظرہ ابن تیمیہ
بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیاء نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قابل دید ہے۔ ہر موحد مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔

مجذوب
رسالہ "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ مجذوب۔ مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر اسے مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ قیمت ۱۲ر محصول علیحدہ ہوگا۔

قوالی
ترجمہ رسالہ "السماع والرقص"۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۱ر محصول علیحدہ

الوصیۃ الکبریٰ
اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

الوصیۃ الصغریٰ
(مع متن عربی) حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۱۲ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(۱۴۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلّم داشتن

کمال دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۱۰ے

عام خریداران سے ۔ ۴ے

۔ ۔ ششماہی ۲ے ۴ر

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۶۹)

امرتسر ۴۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۷۔ جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اظہارِ عقیدت

(از قلم مولوی ابوالعرفان صاحب مست انصاری گنوری)

اے مسلماں کیوں نہیں کرتا ثنا اللہ کی — کرتے ہیں تسبیح جب ارض و سما اللہ کی

گر تجھے منظور ہے مسلم رضا اللہ کی — اسم احمد لب پہ دل میں لو لگا اللہ کی

یہ خدا کی دین ہے یہ ہے عطا اللہ کی — ہو گئی دنیا ہی گرویدہ ثنا اللہ کی

ذکر مسلم تو کجا ہندو بھی سنتے ہیں یہی — ان کی تقریروں میں پنہاں ہے صدا اللہ کی

صوبہ پنجاب کیا، کیا سندھ کیا ہندوستاں — قدر ہے اللہ کے گھر تک ثنا اللہ کی

حامیٔ سنت، عدوئے شرک و بدعت ہیں فرد — یہ ثنا کرتے ہیں مثل انبیا اللہ کی

ہر گھڑی لب پر محمد مصطفےٰ کا ذکر ہے — ہر گھڑی منظور ہے ان کو رضا اللہ کی

ان کا اخلاق مکمل، ان کی شیریں گفتگو — ہو بہو تصویر ہے اک اولیا اللہ کی

کفر کی پھونکوں سے بجھ سکتا نہیں اللہ کا نور — تا ابد دنیا میں پھیلے گی ضیا اللہ کی

مضمحل اے مست تجھ کو بھی نہ ہونا چاہئے — تھی یونہی مرضی ارے مرد خدا اللہ کی

اشتہار زیر دفعہ ۲۰ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب

پی۔سی۔ایس۔ سینئر سب جج صاحب بہادر

ضلع گورداسپور

نمبر مقدمہ ۳۰ ۱۹۳۵ء

محمد دین۔ محمد طفیل۔ محمد جلال پسران حسین بخش قوم ماشکی سکنہ بٹالہ۔ اپیلانٹاں۔

بنام سید رضا حسین وغیرہ سکنہ بٹالہ۔ رسپانڈنٹاں

اپیل بنارا ضی حکم سردار گوردیال سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ اول بٹالہ۔ مورخہ ۲۹ جون کی رو سے ڈگری حکم امتناعی دوامی بحق مدعی دی گئی۔

بنام ضمیر احمد شاہ ولد شمشیر علی قوم سید ساکن سرحن پور تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ضمیر احمد شاہ رسپانڈنٹ مذکور تعمیل نوٹس سے دیدہ دانستہ گریز کرتا [illegible] روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ضمیر [illegible] رسپانڈنٹ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رسپانڈنٹ مذکور تاریخ ۱۴۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام گورداسپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ۱۳۰ صفحے کی مقبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اہلحدیث و مدینہ و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی و غمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۱؎ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں۔ ملنے کا پتہ:۔ شعبہ اشاعت دارالعلوم شکراوہ۔ ڈاکخانہ پنگواں۔ ضلع گوڑگانوہ

رحمۃ للعالمین

مؤلفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس مستند کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ جلد اول ۲؎ دوم ۳؎ جلد سوم ۱؎

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح

کی مشہور و معروف تصنیف

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

جس میں آپ کے مقالات۔ ارشادات۔ اذکار۔ توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ۔ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچروپیہ محصول ڈاک ۸؎ علیحدہ ہوگا۔

ائمہ تلبیس

مصنفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئیے۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوے کرکے لوگوں کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ "ائمہ تلبیس" پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشا و بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ کتاب قابلدید ہے قیمت ۲؎۔ محصول ڈاک [illegible]

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ عاشقان سنت کو ضرور اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ عمدہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

کشف المحجوب اردو

مصنفہ عارف باللہ حضرت علی ہجویری معروف داتا گنج بخش لاہوری۔ کون مسلمان ہے جو آپ کے نام نامی سے واقف نہیں۔ لاہور میں آپ کا مزار ہونے کی وجہ سے پنجاب کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ جاہل ان کو داتا گنج بخش کہا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں آپ فقر کی تشریح، صوفی کامل کی شناخت۔ اسلامی تصوف کی حقیقت۔ توحید الہٰی کی کیفیت۔ اتباع سنت کی تائید میں بہت سے ارشادات عالیہ فرماتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ تمام مسلمان جو آپ کی عقیدت مندی کا دم بھرتے ہیں ان کی اس کتاب کو پڑھیں اور پکے مسلمان بنیں۔ قیمت ۱۲؎ محصول علیحدہ ہوگا۔

[illegible] بک

مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ [illegible] مرزائے قادیانی کے گمراہانہ عقائد کی تردید کرکے مسلمانوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے ہر مسلمان بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کو پچھاڑ سکتا ہے۔ مرزائیت کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۸؎ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۴۔ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

شیعوں کا علم کلام

کوئی زمانہ تھا کہ شیعوں میں اچھے اچھے اہل کلام تھے جو باوجود مخالفت اہل سنت کے علم کی بات معقولیت کی شکل میں کرتے تھے۔ لکھنؤ کا خاندان ان کی یادگار ہے۔ لیکن اب تو یہ حال ہے کہ تعصب علم پر غالب آگیا ہے تعصب نے ایمان و دیانت پر تو قبضہ کیا ہی تھا علم و عقل کو بھی اپنے اثر سے خالی نہ چھوڑا۔

ام کلثوم کا نکاح فاروقی عرصہ سے "اہلحدیث" میں زیر بحث چلا آرہا ہے۔ جس کے متعلق ہم نے دو زبردست دلیلیں پیش کی تھیں۔ ایک کلینی سے۔ دوسری تہذیب الاحکام سے۔ اصول کلینی کے حوالے کے متعلق تو "اصلاح" کھجوا کے نامہ نگار کو یہاں تک جرأت ہوئی ہے کہ اس کا حوالہ دکھانے پر مبلغ تین سو روپیہ ہم کو انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے اور کس جرأت آمیز شان سے لکھتا ہے:

"قاسم علی صاحب قادیانی سے تین سو روپیہ آپ نے وصول کئے ہیں اگر اہل حق (شیعہ) سے بھی مقابلے کی ہمت ہے تو بسم اللہ مجھ سے بھی تین سو روپیہ وصول کیجئے۔ بتائیے کہ اصول کلینی کے کس صفحہ میں یہ باب اور روائت ہے۔ اور وہ کتاب دنیا میں کس جگہ ہے۔"

اہلحدیث شکر ہے آپ نے انعام دینے میں قادیانیوں کی ریس کرنے کا ادعا کیا۔ خدا کرے سچ ہو۔ پس سنئے ہماری پیش کردہ روائت ماخوذ از کلینی کے باب کی سرخی یہ ہے۔ باب تزویج ام کلثوم۔ اس باب کو غور سے پڑھئے۔ آپ انعامی رقم اپنے ضلع چھپرہ کے رئیس مولوی علی (؟) صاحب کے پاس رکھ کر مجھے اطلاع دلائیں تو کلینی کی ساری عبارت مع جلد اور صفحہ بتادی جائیگی بلکہ آپ چاہیئے تو مولوی علی صاحب کے پاس کتاب بھیج دی جائے گی۔ فافہم۔ پس ہمت کیجئے اور انعام رکھوائیے۔

شیعہ مجیب نے ہمارے جواب میں یہ بھی لکھا تھا کہ

"ام کلثوم زوجہ حضرت عمر کے متعلق آپ کے کل مورخین لکھتے آئے ہیں کہ انہوں نے معاویہ کی حکومت میں انتقال کیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اور حضرت ام کلثوم دختر جناب سیدہ کے متعلق آپ ہی کے تمام مورخین لکھتے ہیں کہ واقعہ کربلا میں موجود تھیں اور اسیر ہو کر شام تشریف لے گئیں۔ پس اگر دونوں معظمہ ایک ہی تھیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو معظمہ دس پندرہ سال پہلے مر چکی ہوں وہ بعد میں بھی زندہ رہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ حضرت عمر سیدہ کی صاحبزادی نہیں تھیں بلکہ درحقیقت وہ ابوبکر کی دختر تھیں۔"

(اصلاح کھجوا۔ بابت ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

اس پر ہم نے پوچھا تھا کہ آپ مہربانی کر کے جن مورخین کا آپ نے حوالہ دیا ہے ان کا نام بتائیں۔ یہ ہمارا سوال کیسا صحیح اور برمحل ہے۔ اس کا فیصلہ علماء اور طلباء مدارس کر سکتے ہیں۔ کیونکہ علم مناظرہ کی کتاب رشیدیہ میں لکھا ہے کہ ناقل کے ذمے تصحیح نقل ضروری ہے۔ چونکہ راقم مضمون مذکورہ کے ناقل ہیں اس لئے انکا فرض تھا کہ نقل کی تصحیح کرتے مگر انہوں نے اس کی تصحیح جو کی وہ شیعہ جماعت کے حق میں محل افسوس ہی نہیں بلکہ محل بکا ہے۔ کس شان رعنائی سے لکھتے ہیں:

"آپ (اہلحدیث) حضرت مدیر اصلاح سے سوال کرتے ہیں کہ جن مورخوں کے قول کے ماتحت آپ اس واقعہ (نکاح ام کلثوم) سے انکار کرتے ہیں ان کے نام لو ان کی اصلی عبارات پیش کریں۔ سبحان اللہ! یہ مناظرہ کا نیا اصول نکلا۔ مصنف کتاب رشیدیہ کی روح کو آپ نے خوش کر دیا۔ اے جناب کیا انکار کرنے والا ہی عبارات پیش کرتا ہے۔"

(اصلاح بابت رجب و شعبان ۱۳۵۶ھ صفحہ ۱۳)

اہلحدیث یہ ہے وہ فقرہ جس کو دیکھ کر شیعہ کے علم کلام پر ماتم کیا جائے تو بے جا نہیں۔ نکاح ام کلثوم ایک تاریخی واقعہ ہے جو فریقین کی کتابوں میں ملتا ہے مگر چونکہ وہ شیعہ سنی کے نزاعات کو ختم کرنے والا ہے اس لئے علماء شیعہ از راہ تعصب اس پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں مگر وہ پردہ ایسی طرح ڈالتے ہیں کہ خود ان کے علم پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ ہم رشیدیہ کے مصنف کی روح کو خوش کرتے ہیں اور انشاء اللہ خوش کرتے رہیں گے۔ کیونکہ ہم ان کے علم کی پوری پابندی کرتے ہیں۔ اور شیعہ کے یہ نامہ نگار اور یہ قبلہ و کعبہ ان کی تعلیم کے خلاف کر کے ان کو صدمہ پہنچاتے ہیں۔ ان کو کیا صدمہ پہنچا سکتے ہیں اہل علم میں خود بدنام ہوتے ہیں۔

کیسی مزے کی بات ہے کہ ناقل اور منکر کو ایک رتبہ میں رکھا ہے۔ ناقل بمنزلہ مدعی کے ہوتا ہے۔ تصحیح نقل

انتخاب الاخبار

——— جرمن سفیر متعینہ چین کی معرفت صلح کی جو شرائط حکومت جاپان نے چین کو پیش کی تھیں۔ چین کے رہنمائے اعظم جنرل چیانگ کائی شک نے اسے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ ان شرائط کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) اٹلی جرمنی اور جاپان نے جو میثاق اشتراکیت کیخلاف مرتب کیا ہے اس میں چین بھی شریک ہو۔ (۲) جاپانی فوجیں چینی علاقہ میں مستقل اقامت اختیار کرلیں۔ (۳) ایسے علاقے بھی مختص کر دیئے جائیں۔ جہاں کسی ملک کی کوئی فوج نہ رکھی جائے۔ (۴) اندرونی منگولیا کی خود مختاری کو چین تسلیم کرلے۔ (۵) اس جنگ کے دوران میں جاپان کا جو نقصان ہوا ہے چین اسکا ہرجانہ ادا کرے۔ جنرل کائی شک نے اعلان کردیا ہے کہ چین آخری دم تک حملہ آوروں کا مقابلہ کریگا۔

——— جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کیانغو فتح کرلیا ہے جو صوبہ شانٹن کا اہم مقام ہے اور اس صوبہ کے دارالحکومت سے صرف پندرہ میل کے فاصلے پر ہے۔

——— اطلاع آئی ہے کہ جنرل فرانکو نے سپین کا مشہور شہر ٹرویل فتح کرلیا ہے۔ اس معرکے میں تین ہزار قیدی ایک سو بیس توپیں اور ایک سو نوے ٹینک اسکے ہاتھ آئے۔

——— یکم جنوری کو تمام صوبہ پنجاب خصوصاً لاہور امرتسر میں تمام مالکان موٹر لاری اور ڈرائیوروں نے مجوزہ موٹر ٹیکس کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال منائی جو پنجاب موٹر یونین کے فیصلے کے مطابق تھی۔

——— پروفیسر ملک محمد عنایت اللہ صدر مسلم لیگ لاہور کے اعلان کے مطابق ۴۔ جنوری کو "یوم محمد علی" منایا گیا۔ بیرون موچی دروازہ لاہور جلسہ کرکے مرحوم کی سیاسی زندگی کے حالات سنائے گئے۔

——— اطلاع ملی ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری امرتسری کو

کرمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت ایک نوٹس موصول ہوا ہے۔ جس کی رو سے انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک سال کے لئے قادیان ضلع گورداسپور میں یا اس سے ۵ میل کے رقبہ کے اندر داخل نہ ہوں۔

——— اطلاع آئی ہے کہ مصر میں شاہ فاروق نے نحاس پاشا کی وزارت کو علیحدہ کرکے محمود پاشا کی جدید وزارت مرتب کی ہے۔

——— مسجد شہید گنج لاہور کی اپیل کا فیصلہ ۱۰ جنوری کو سنایا جانے والا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ بعض وجوہ کی بنا پر مزید دس روز تک ملتوی رہیگا۔

——— معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو ۲۰۔ جنوری کے بعد پشاور صوبہ سرحد میں تشریف لے جانے والے ہیں

ضروری اطلاع

سب سے پہلے

اخبار ہذا کا صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیں

کیونکہ اس میں حساب دوستاں

درج ہے۔

——— ۳۔ جنوری کو وائسرائے ہند نے صبح یونیورسٹی کلاک آف سائنس کے میدان میں انڈین سائنس کانگرس ایسوسی ایشن کے سلور جوبلی سیشن کا افتتاح کیا۔ متذکرہ صدر ایسوسی ایشن اپنا سیشن سائنس کی ترویج و ترقی سے متعلق برطانوی ایسوسی ایشن کے اجلاس کے ساتھ مشترکہ طور پر منعقد کر رہی ہے۔

——— ریاست بہاولپور کی آبادی کا بیشتر حصہ نوآبادکاروں پر مشتمل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے زمینداروں نے آکر زمینیں ٹھیکوں پر حاصل کرلی ہیں اور انہیں خوب آباد کردیا ہے۔ واضح رہے کہ ریاست بہاولپور کی آبادی پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کپاس وغیرہ کی فصل میں ہر سال ترقی ہے۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۹)

سائنس کے اصول صنعتی کارخانوں میں کس طرح برتے جاتے ہیں اور سائنس کے ذریعہ انسان نے کہاں سے کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سائنٹفک نمونوں کی بجائے عمل اور آلات کی بجائے مظاہرات دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

عمارت کا نقشہ ایوان سائنس کو مشہور ماہر تعمیرات مسٹر بی برنیلفورڈ نے انگریزی حرف "یونان" کی صورت میں تیار کیا ہے۔ تین ہزار مربع فٹ کا رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔ ساری عمارت کا رقبہ تقریباً ۱۲ ہزار مربع فٹ ہے اسکے علاوہ احاطہ کے بالمقابل جملہ اطراف میں ایک برآمدہ بھی ہے۔ یہ یک منزلہ عمارت عوام کیلئے کھلی رہتی ہے۔ صرف بائیں جانب جانے کی اجازت نہیں۔ رات کو یہاں رنگا رنگ کی برقی روشنی کا انتظام ہے جو بظاہر متحرک ہوکر برقی ڈائینمو اور دو موٹروں کے عمل کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ نیز ایکسرے کا برقی اثر اور رنگ دار ضیا پاشی کا منظر بھی دکھائی دیتا ہے۔

گو سائنس کو ایسے شعبوں میں جو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ اور غیر متعلق ہوں تقسیم کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ایوان سائنس کو بظاہر پانچ مختلف حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ (الف) طبیعات میکینکس (ب) کیمسٹری (ج) طب (د) بیالوجی (ہ) ذرائع نقل و حمل۔

آہنی اناق ایوان کے فرش پر دکھائی دیتے ہیں اسکی دیوار پر مختلف قسم کے نقشے نظر آتے ہیں۔ (۱) ہندوستان کا صنعتی نقشہ: یہ شیشہ ۶×۴ حجم کا شیشے پر منقوش ہے جس میں ہندوستان کے مختلف گھریلو اور کارخانجات سے متعلق صنعتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ "سفید و سیاہ" خطوط میں ہے اور نیچے سے آتی ہوئی روشنی سے منور ہے۔ (۲) ہندوستان کا خام مسالہ کا نقشہ: یہ بھی ۶×۴ حجم کا ہے اور مختلف رنگوں میں منقوش کیا گیا ہے۔ اسکے عقب کی روشنی کی شعاعیں سلسلہ وار آتی ہیں۔ ایک سوئچ کے ذریعہ تھوڑے وقفے پر ایسے مختلف رنگ نمایاں ہوجاتے ہیں جو مختلف خام اجناس کا مظہر ہیں۔ اس نقشہ میں مشہور ماہرین سائنس کے نام دیئے گئے ہیں

بصرف مرزا صاحب کے الہامات کو ہی کی تالیفات۔ کاڈریاں مکتوبات۔ احادیث مرویہ سے یکجا کیا ہے بلکہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان کے ماتحت مرزا صاحب کی تشریحات کو بھی شامل کیا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ مرتبین نے اگر کسی الہام یا عبادت میں کوئی علمی وادبی غلطی بھی دیکھی ہے تو اسے بعینہٖ غلط چھاپ دیا۔ ہاں حواشی میں نوٹ کر دیا ہے کہ سہو کاتب ہے" وغیرہ۔ بظاہر مدونین کتاب مذکور نے اپنی دیانت داری کا سکہ جمانے کی پوری کوشش کی ہے اور سطحی طور پر وہ کامیاب بھی نظر آتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد صاحب اپنی مسیحیت و نبوت کو فروغ دینے کے لئے کذب۔ مغالطہ۔ تاویل۔ تحریف۔ غرض اس قسم کے جملہ اوصاف سے کام لیا کرتے رہتے۔ جامعین تذکرہ نے بھی اس خصوص میں اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کی ہے چنانچہ جہاں جہاں انہیں معلوم ہوا ہے کہ فلاں فلاں عبارت و الہام ہماری خود ساختہ نبوت کے طلسم کو باطل کرنے میں اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ جس طرح ان کے "حضرت مسیح موعود نبی اللہ و رسول اللہ" طاعونی میت سے دور دور رہتے تھے حالانکہ الہام اتار رکھا تھا کہ مجھے ہرگز طاعون نہیں ہوسکتا۔

جامعین تذکرہ کی خیانت کی چند امثلہ سب سے پہلے ہم محمدی بیگم کی پیشگوئی کو لیتے ہیں۔ اس پیشگوئی کے متعلق تذکرہ میں بہت سے الہام نقل کر کے حواشی میں خوب ہی کھول کر جھوٹی تاویلیں کی ہیں۔ (جن پر بحث کرنا اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے) مگر خاص خاص الہام و اقوال مشرح جو اس پیشگوئی کے روح رواں ہیں ان کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ مثلاً مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ مسمات محمدی بیگم "باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ" ہو کر میرے نکاح میں ضرور آئے گی اگر دوسری جگہ بیاہی گئی تو خاوند اس کا اڑھائی سال میں اور والد تین سال میں مر جائیگا وغیرہ (ازالہ اوہام و آئینہ کمالات) لیکن جب اس خاتون محترمہ کا دوسری جگہ بیاہ ہو گیا اور اس کا کرم شوہر (مرزا سلطان محمد ساکن پٹی) مرزا صاحب کی بتائی ہوئی میعاد میں موت تو کیا معمولی امراض زکام وغیرہ سے بھی محفوظ و مصئون رہا تو مرزا صاحب نے بکمال شان نبوت فرمایا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ایسی میعادیں ٹل جایا کرتی ہیں وغیرہ بآخر بصد جوش و خروش یہ اعلان کیا کہ

"نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح نہیں ٹل سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے...... فرمایا میں اس عورت کو اسکے نکاح کے بعد واپس لاؤنگا اور تجھے دونگا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلیگی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں" (اشتہار $\frac{\text{۱۰}}{\text{۹۴}}$ ۶)

(۳) یاد رکھو اس پیشگوئی کی دوسری جیز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں...... یہ خدا کا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا...... براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے ہیں۔ پہلا نام آدم ہے ...... اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت مریم نام رکھا۔ اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے اس کے ساتھ احمد لفظ شامل کیا گیا اور یہ ...... اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا سر (بھید) اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

یہ الہامات و عبارات مرزا مظہر ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح ایسی تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح بھی نہیں ٹل سکتی۔ حالانکہ مرزا صاحب حسرت ناکامی دل میں ہی لے کر وفات پا گئے چونکہ ان الہامات و اقوال کی رو سے مرزا صاحب وہی ثابت ہوتے ہیں جو خود مرزا صاحب کی عبارت منقولہ بالا نمبر۲ کی ابتدائی سطر میں رقم ہے اور ان تحریرات کا جواب بھی احمدی اصحاب سے بن نہیں پڑتا۔ اس لئے مرتبین تذکرہ نے بکمال دانائی مذکورہ بالا ہر دو تحریرات کو کتاب میں درج ہی نہیں کیا۔

مولانا عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم کے ایک اشتہار میں ایک دفعہ بقول مرزا یہ غلطی ہوگئی کہ "سورج گرہن کی تاریخ بجائے تیرہ رمضان کے چودہ اور چاند گرہن بجائے اٹھائیس کے انتیس رمضان" لکھی گئی تو مرزا صاحب "ہاں محمد زماں" "مسیح دوراں" "مدعی نبوت و رسالت" نے جن کا دعویٰ تھا کہ بموجب الہام فاضت الرحمۃ علی شفتیک میری لبوں پر رحمت کے چشمے جاری ہیں۔ یوں در افشانی کی۔

"تمہارا گند ثابت ہوگیا۔ تم نے حق کو چھپانے کیلئے جھوٹ کا گوہ کھایا۔ اے بدذات۔ خبیث۔ دشمن اللہ رسول کے تو نے یہ یہودیانہ تحریف کی۔ تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا۔ بدذات۔ جھوٹا۔ بے ایمان" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵)

احمدی دوستو! ہم تمہیں تمہارے مقدس نبی کی اس خوش کلامی پر اس وقت شرمندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر خدارا اتنا تو بتلاؤ کہ کیا ہم بھی مجاز ہیں کہ اس قسم کے الفاظ تمہاری مذکورہ بالا خیانت کے جو مولانا عبدالحق غزنوی کے سہو سے کئی گنا بڑھ کر ہے استعمال کریں؟ مگر یاد رکھو تم اجازت بھی دیدو ہم ہرگز ایسا

اس پر ضروری ہے۔ آج عدالتوں میں بھی اسی پر عمل ہے عدالت میں مدعا علیہ خاموش ہو کر سنتا جائے یا صرف اتنا ہی کہے کہ میں نے اس کا کچھ نہیں دینا تو بیشک منکر ہے۔ اس سے کوئی ثبوت طلب نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ یہ کہہ دے کہ مدعی کا دعوےٰ غلط ہے کیونکہ میرے بہی کھاتے میں اس کا حساب بے باق لکھا ہے تو عدالت اس کے بہی کھاتے کی طلبی کر کے ملاحظہ کریگی اسی طرح جب فاضل نامہ نگار شیعہ نے یہ ادعا کیا کہ کل مورخین ایسا ایسا کہتے ہیں تو یہ ایک ادعاء نقل ہے جس کی تصحیح ان پر واجب ہے۔ اور تصحیح نقل کا مسئلہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو۔

بہر حال مطلع صاف ہے۔ جب تک آپ ان مورخین کو پیش نہ کریں۔ جن کا حوالہ آپ نے پیش کیا ہے۔ ہم کسی جواب کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

ہم نے شیعہ کی معتبر کتب کے حوالے سے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔ شیعہ نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحب اصلاح سے گذارش ہے کہ بحکم خداوندی واْتوا البیوت من ابوابھا سیدھے راستے سے آئیں اور محض تعصب سے کام نہ لیں۔ دنیا حقیقت شناسوں اور حق پسندوں سے خالی نہیں ہے ✚

کے متعدد مسلح محافظوں کے سایہ میں نماز جمعہ ادا کرے۔ اور ان محافظین کو جماعت سے محروم رکھے اسکے پیروکار ایک ایسے شخص سے مقابلہ کریں جس نے باوجود حملہ قاتلانہ کے برداشت کرنے کے اپنی حفاظت کے لئے تلوار بھی ہاتھ میں نہیں لی جو لے سکتا تھا۔ اور حسب سابق اکیلا چلتا پھرتا ہے۔ جب اُسے حفاظت کے لئے کہا جاتا ہے تو جواب دیتا ہے جس نے مجھے پہلے بچایا اب بھی وہی محافظ ہے۔ ؎

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

قادیانی مشن

مجھ پر قاتلانہ حملہ اور قادیان میں شماتت

قرآن شریف نے اسلام کے اشد دشمنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے :۔

ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم و ان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا۔

"اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو ان کو بری لگتی ہے
اگر تکلیف پہنچے تو خوش ہوتے ہیں۔"

میرے احباب دریافت کرتے تھے کہ قاتلانہ حملے پر قادیان سے کیا آواز اٹھی ہے کیونکہ ان کو گمان غالب تھا کہ مسرت کی آواز اٹھی ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا تھا کہ ایسا نہ ہوگا کیونکہ مذہب دین کے علاوہ انسانیت بھی ایک جامع امر ہے۔ مگر میرے احباب کا خیال درست نکلا۔ قادیانیوں نے ثابت کر دیا کہ جو پہچان قرآن مجید میں آئی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ الفضل مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے اس حملے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور اسکو میرے ایک پرانے مضمون سے وابستہ کرنے کی کوشش کی ہے میں نے ایک دفعہ قادیانی خلیفہ کی کسی بات کے جواب میں لکھا تھا کہ آپ اگر اپنی عزت اور میری ذلت کی آزمائش چاہتے ہیں تو پشاور سے کلکتہ تک میرے ساتھ سفر کریں پھر دیکھیں کہ پھول کس پر برستے ہیں اور پتھر کس پر؟ قادیانی مضمون نگار نے لکھا ہے کہ تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے گھر میں تم پر پتھر پڑے یعنی حملہ ہوا ہے۔

حالانکہ یہ واقعہ پہلے ہو چکا ہے۔ نامہ نگار کو معلوم نہ ہو تو خلیفہ اور ایڈیٹر الفضل کو تو معلوم ہوگا۔ یہ واقعہ اس روز کا ہے جس روز سیالکوٹ میں خلیفہ پر اتنے پتھر پڑے تھے کہ وہ ٹرنک بھر کر لائے تھے۔ قاتلانہ حملہ پتھروں سے نہیں تھا پتھروں کا حملہ سیالکوٹ میں تھا۔ اب تو سمجھے ہو۔ مزید تسلی چاہتے ہو تو میری تجویز کے مطابق میرے ساتھ اپنے خلیفہ کو کلکتہ اور بمبئی تک سفر کراؤ۔ مگر اس سفر کا پروگرام ایک ہفتہ پہلے شائع کر دینا ہوگا پھر دیکھنا کہ ترمیم مجاز کس پر صادق آتا ہے۔ ہمت ہے تو آؤ اور دیکھ لو کہ واللہ یعصمک من الناس کیسے جلوہ دکھاتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ جن کا خلیفہ مارے خوف

تبصرہ بر تذکرہ

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

"احمدیوں کی اپنے قرآن یعنی الہامات مرزا میں تحریف"

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلان کر رکھا ہے

"خدا کی قسم میں (اپنے) الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر الخ"

(حقیقۃ الوحی صلا۲)

اندریں صورت الہامات مرزا کو صحیفہ مقدس کی صورت میں جمع کرنا احمدیوں کے اہم ترین فرائض میں داخل تھا۔ چنانچہ ۱۳۳۱ھ میں بنام "البشریٰ" ایک کتاب شائع بھی کی گئی۔ چونکہ اس کتاب کا مرتب عرصہ سے لاہوری جماعت میں داخل ہو چکا ہے۔ نیز کتاب مذکور نامکمل و ادھوری بھی تھی اس لئے قادیانی جماعت نے اپنے قرآن کو علیحدہ کتاب میں مرتب کرنے کا تہیہ کیا۔ بعد کمال محنت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے باعانت چند علماء اس خدمت کو انجام دیتے ہوئے "تذکرہ" کے نام پر قریباً ۔۔ صفحات کی ایک کتاب شائع کی۔

جب سے کتاب مذکور طبع ہوئی ہم اس کی تلاش میں بے تاب رہے۔ ایک دفعہ قادیان بھی گئے مگر وہاں سے جواب ملا کہ ایڈیشن اول ختم ہو چکا۔ اسکے بعد ہم برابر تلاش میں رہے۔ بآخر بحکم من طلب وجد ایک احمدی دوست سے دستیاب ہو گئی۔ اس کتاب میں مرتبین نے

وہ علوم نبوی کا مکمل کورس انہوں نے بدرجہ کمال پورا کیا تھا۔ علوم کتاب وسنت میں خوب ماہر تھے۔ اسی لئے مسند افتاد پر رونق افروز ہونے کا شرف آپ کو بھی حاصل ہے۔ محدثین نے ان کو سید القراء کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ سب سے ممتاز صفت آپ کی یہ ہے کہ آپ حضور سردار دو عالم فخر بنی آدم صلعم کے پرائیویٹ سکرٹری تھے۔ تحریر کا اکثر کام آپ کے سپرد رہا۔ حتی کہ وحی الہی کی کتابت کا شرف بھی ان کو حاصل ہے۔ اس لئے ان کا ایک خطاب کاتب الوحی بھی ہے۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضور کے مدینہ تشریف لاتے ہی تحریری خدمات پر ان کا تقرر ہو گیا تھا۔ کتابت میں ان کو خوب مہارت تھی اور اس فن کے اصول وقواعد سے اچھی طرح واقف تھے۔ چنانچہ تحریر کے خاتمہ پر کاتب کا نام لکھنا سب سے اول آپ ہی کی ایجاد ہے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں :-

وھو احد الستۃ الذین حفظوا القرآن علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد الفقھا الذین کانوا یفتون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اقرأ الصحابۃ لکتاب اللہ تعالیٰ

(کمال) یعنی ابن کعب ان بزرگوں سے ہیں جنہوں نے زمانہ نبوی میں قرآن پاک حفظ یاد کیا اور ان فقہاء میں سے ہیں جو حضورؐ کے زمانہ اقدس میں تعلیم مسائل شرعیہ وفتوے نویسی پر مامور تھے۔ یہ قرآن شریف پڑھنے میں کمال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ خود حضور نے فرمایا اے اُبی اللہ نے مجھ کو تمہارے سامنے قرأت قرآن کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ابی اس انتہائی شفقت وعنایت سے متاثر ہو کر آبدیدہ ہو گئے اور آپ نے سورہ لم یکن الذین تلاوت فرمائی۔ حضورؐ نے ان کا نام سید الانصار اور حضرت عمرؓ نے سید المسلمین رکھا تھا۔ خلافت عمر میں مدینہ شریف میں انتقال فرمایا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ صحیحین میں صرف تیرہ آئی ہیں۔ بہت سے صحابہ وتابعین نے ان سے روایت کی ہے رضی اللہ عنہ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ومحترم چچا حضرت عباس کے فرزند ارجمند ہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ان کی ولادت باسعادت واقع ہوئی۔ ان کی پیدائش پر حضور صلعم نے ان کے لئے ان لفظوں میں دعائے خیر کی :-

بارک فیہ وانشر منہ وعلمہ الحکمۃ

اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل

آپ کی یہ مقدس دعا قبول ہوئی اور کتاب وسنت کے یہ ایک زبردست علامہ ثابت ہوئے۔ دار العلوم نبوی کا پورا نصاب ان کے زیر مطالعہ تھا۔ خصوصاً علوم حدیث وتفسیر وفقہ وشعر وتاریخ میں یکتائے روزگار وعالم ہوئے تھے۔ اسی لئے ان کا نام حبر الامہ اور ترجمان القرآن رکھا گیا۔ علم حدیث میں خاص کر ماہر تھے۔ اتباع سنت کے بے حد شائق، زہد وتقوی میں بے مثال تھے۔ ریاض میں ان کی بابت مرقوم ہے :-

احد الستۃ المکثرین فی الروایۃ وھو اکثرھم فتیا واتباعا وکان یجلس یوما للتفسیر ویوما للفقہ ویوما للشعر ویوما لایام العرب (ص۵۲)

یعنی حدیث نبوی کے روایت کرنے میں یہ اکثر صحابہ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کتاب وسنت کی اشاعت کے لئے انہوں نے ایک عظیم الشان یونیورسٹی قائم کی تھی اس کا پروگرام یہ مقرر کیا تھا کہ ایک دن تفسیر کا درس دیتے۔ ایک دن احکام شرعی فقہ وحدیث تعلیم فرماتے ایک دن فن شاعری پر اظہار خیال کرتے۔ ایک دن تاریخ عرب پر تبصرہ فرماتے۔

ان حوالجات سے ان کوششوں کا پورا پورا پتہ لگتا ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے علمی خدمات کے سلسلے میں انجام دی تھیں۔ آج یورپ کو اپنے علوم وفنون پر ناز ہے اور بے شک ہے مگر حقیقت یہ ہے ؎

بہار جو اب دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

جب صحابہ کرام میں کسی علمی مسئلہ کی بابت اختلاف واقع ہوتا تو انہی کے قول کی طرف رجوع کیا جایا کرتا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ جیسے اکابر ان کے قول کو بطور دلیل پیش فرمایا کرتے تھے۔ خود جلال ہی اللہ تعالیٰ نے مثل قریۃ الیسد کے عطا فرمایا تھا۔ ۶۸ھ میں بمقام طائف آپ کا انتقال ہوا۔ میمون بن مہران جو ان کے جنازہ پر حاضر تھے بیان کرتے ہیں کہ جب ان کی نعش مبارک قبرستان میں رکھی گئی تو چند سبز پرندے اڑتے نظر آئے اور ہماری نظروں کے سامنے ان کے کفن میں داخل ہو کر غائب ہو گئے۔ جب ان کی قبر شریف کو برابر کیا گیا تو غیب سے یہ آواز سنائی دی :-

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

سبحان اللہ! کیسی شان ہے جن کے تقدس و احترام کا اس طرح دنیا والوں کے سامنے غیب سے اعلان کر دیا جائے ان کی خوش قسمتی کا کیا ٹھکانا ہے اے مولا! ہم بھی ان بزرگوں کے نام لیوا ہیں۔ آج ہماری حالت نہایت خراب ہے۔ روحانیت فنا ہو چکی ہے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ ایمان کمزور ہو چکا ہے۔ مولا! اپنے فضل کی بارش کر اور ہمارے مردہ دلوں کو ازسر نو زندہ کر دے۔ آمین!

صحیحین میں حضرت عبداللہ کی مرویات کی تعداد ۱۰۲۳۴ احادیث پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث دیگر کتب حدیث میں ان سے مروی ہیں۔ سعید بن جبیر مجاہد وغیرہم آپ کے ارشد تلامذہ ہیں۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ آمین۔

(باقی باقی)

توحید وسنت کی آواز - اگر آپ کفرستان ہند میں توحید وسنت کا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں تو مبلغ توحید وسنت اخبار "اہلحدیث" کے لئے نئے نئے خریدار پیدا کریں۔ جتنی اس کی توسیع اشاعت کریں گے اتنی ہی توحید وسنت کی صدا گونجے گی۔ ہر اہل حدیث فرد کو کوشش کرنی چاہئے۔ دیدہ باید! (منیجر)

نہیں کرینگے۔ کیونکہ ہم اس مقدس رسول فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کے تبع ہیں۔ جس کے دشمنوں نے بھی گواہی دی کہ لیس بفظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق الحدیث۔

اللھم صل علی محمد سید الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مختصر یہ کہ ہم تمہاری اس کلہ روائی پر تمہاری قابل تعریف تنظیم۔ لائق ستائش ایثار مقربانی سرفروشی اور تمک تبلیغ اہلحدیث کو ملحوظ رکھ کر کہتے ہیں کہ ؎

بے وفا! کون سی خوبی ہے نہیں جو تجھ میں
وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا اور سہی

(باقی دارد)

اسلام اور علم حدیث

حدیث اور اصحاب الحدیث پر ایک نظر

(از مولوی محمد داؤد صاحب شکرادہ۔ گوڑگانوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرزندان اسلام میں سے نامور فرزند دار العلوم محمدی کے ہونہار و لائق طالب علم ایک حضرت عبد اللہ بن مسعود بھی تھے۔ آپ ان خوش قسمت انسانوں میں سے ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام میں دعوتِ حق کو بطیب خاطر قبول کیا اور کتاب و سنت کی آواز پر لبیک کہا اور خدمت اسلام کے لئے تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔ سابقون الاولون کی فہرست میں آپ کا اسم گرامی چھٹے یا ساتویں نمبر پر ہے۔ ہجرت حبشہ میں بھی آپ مع اپنی والدہ ماجدہ کے شریک سفر تھے۔ اکثر غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ ان کے سینہ پر ہر وقت محبت رسول سے شادان و فرحان رہتا تھا۔ آپ کے ارشادات سننے اور یاد کرنے کا جذبہ ہر وقت موجزن۔ جہاں حضور کریم تشریف لے جاتے عبد اللہ خادمانہ حیثیت سے آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ آپ کی نعلین شریفین۔ مسواک۔ اشیائے ضروریہ اٹھائے رہتے بھلا جس انسان کو سرور انبیاء حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی معیت کا ایسا شرف حاصل ہوا اور دربار رسالت میں جو اس طرح رضا کارانہ کمر بستہ رہتا ہو اسکی خوبی قسمت کا کیا ٹھکانا ہے۔ اسی لئے علم و فضل شرف و مجد کے اعتبار سے حضرت عبد اللہ کا درجہ بہت بلند ہے۔

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ جب ہم یمن سے واپس ہو کر مدینۃ الرسول میں مقیم ہوئے تو ہم عبد اللہ اور ان کی بڑھیا والدہ محترمہ کو اہل بیت نبوی ہی میں سمجھتے رہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ قرب نبوی کا ان کو بے حد شرف حاصل ہے اور یہ رات دن ہر وقت آپ کے گھر رہتے سہتے آتے جاتے رہتے ہیں۔ دار العلوم محمدی کے خاص مضامین تفسیر و حدیث و فقہ ہر وقت ان کے زیر درس رہتے تھے خصوصاً قرآنی اسرار و معارف سے بہت زیادہ واقفیت تھی۔ فن قرأت میں ایسے کامل تھے کہ ایک دفعہ ان کے منہ سے قرأت سننے کا خود حضور نے اشتیاق ظاہر فرمایا چنانچہ انہوں نے سورہ نسا نہایت ترتیل کے ساتھ قرأت کی۔ جب یہ آیت شریفہ

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و
جئنا بک علی ھؤلاء شھیدا

پر پہنچے تو حضور کے تاثرات کا یہ عالم تھا کہ آنسوؤں سے حضورؐ کی ریش مبارک تر ہو گئی اور یوم القیامۃ کا دہشت خیز منظر آنکھوں کے سامنے پھر گیا صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ نے جب اپنے عہد خلافت میں حضرت عمار کو کوفے کا صوبہ دار بنا کر بھیجا تو عبد اللہ کو ان کا وزیر مقرر کیا اور تعلیم و اشاعت کا کام ان کو سپرد فرمایا۔ اس موقعہ پر جو حکم نامہ دربار خلافت سے بنام اہل کوفہ جاری ہوا اس میں یہ الفاظ بھی تھے :-

ھما النجباء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقتدوا بھما (ریاض المستطابہ صفحہ ۲۰۹)

یہ دونوں اصحاب رسول میں سے بزرگ و شریف ترین ہستیاں ہیں کوفہ والوں پر ان کی اقتدا بہرحال ضروری ہے علوم ظاہری کے علاوہ علوم باطنی میں بھی کامل صوفی پاک باطن درویش تھے۔ دن بھر درس و افتاء میں مشغول رہتے اور رات کو دنیا و مافیہا سے یکسو ہو کر اپنے معبود حقیقی کی طرف متوجہ ہو جاتے بہت دفعہ لوگوں نے رات کو ان کے رونے گڑگڑانے خشوع و خضوع کی پُرتاثیر مقدس آوازیں سنیں۔ خلافت عمرؓ کے بعد کچھ دنوں خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں بھی کوفہ کے مسند قضا کو آپ نے زینت بخشی۔ پھر دیار حبیب میں تشریف لے آئے اور ۳۲ھ میں مدینۃ الرسول میں انتقال فرمایا اور اسلام کا یہ چمکتا ہوا آفتاب بقیع غرقد میں غروب ہو گیا۔ خلاصۃ التہذیب میں آپ کی مرویات ۸۴۸ احادیث بتلائی گئی ہیں۔ جن میں سے ۱۲۰ صرف صحیحین میں ہیں اور باقی دیگر کتب حدیث میں ہیں۔ آپ کا حلقہ درس بہت سے صحابہ و تابعین پر شامل رہا۔ خلفائے اربعہ نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں مشہور تلامذہ علقمہ مسروق اسود قیس بن حازم وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ بھی دار العلوم محمدی کے لائق طلبہ سے ہیں۔ مدینہ کے باخنسے قبیلہ خزرج کے ایک نامور گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ بدر کے علاوہ اور بھی بہت سے غزوات میں مجاہدانہ طور پر شریک رہے اور جو کچھ حضور سے پڑھا سب کو عمل جامہ پہنا دیا۔ علم اور عمل کو یہ بزرگ لازم و ملزوم جانتے تھے۔ قول و فعل میں مطابقت ضروری خیال کرتے تھے

اس کے گھر جائیں تو اُن کے لئے مرغ، حلوا، پراٹھے، اور پلاؤ چاہئے۔ وہ شخص جو لوگوں کی کمائی کھانا باعثِ فخر سمجھتا ہو اس سے نیکی، خودداری اور عزت کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہ پیر تو لوگوں کی "میل" کھانے والے ہیں جو پڑلے درجے کی بے عزتی اور بے بسی ہے۔ پیری کا مزا تو تب ہے کہ پیر جی مریدوں سے پیسہ دھیلا لینا چھوڑ دیں۔ ناڈرن پیروں سے نے جو "حب" بنائے ہیں (جس کا مطلب محض اصلاحی طور پر روپیہ جمع کرنا ہے) ان کو توڑ دیا جائے، پیر جی خود کما کر کھائیں، بلکہ اپنے غریب مریدوں کی امداد کریں، لیکن یہ چیزیں کہاں۔ ان پیروں کے لئے تو عالیشان محل چاہئیں دونوں وقت دسترخوان پر مرغ، پلاؤ اور حلوا لگا ہوا ہونا چاہئے، موٹریں ہونی چاہئے، ریشمی کپڑے اور قیمتی گھڑیاں پیر جی کے ہاتھ پر لگانے کے لئے ہونی ضروری ہیں۔ بلکہ یہ پیر "اپنی اولاد" تک تو انگریزی سکولوں میں تعلیم دلوائیں اور مریدوں کو یہ تلقین کریں کہ انگریزی پڑھنا گناہ ہے۔ خفیہ طور پر تو حکومت کا دم بھریں اور مریدوں کو یہ کہیں کہ وہ آزاد ہیں۔ بالکل آزاد۔

یہ پیری نہیں بلکہ کوتاہ اندیش مسلمانوں کے پھنسانے کے لئے ایک جال ہے جال۔ جس میں غریب اور سادہ مسلمان بری طرح سے پھنسا ہوا ہے۔ مسلمان فطرۃً سادہ واقع ہوا ہے وہ پیر کی چکنی چپڑی باتوں میں فوراً پھنس جاتا ہے۔ اس کی داڑھی اور تسبیح کو دیکھ کر غلطی کھا جاتا ہے۔ اس کے فرضی مریدوں کی تعداد دیکھ کر فوراً مرید بن جاتا ہے۔ "عرس" کو "نیکی کی مجلس" جان کر اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی مفت میں ضائع کر دیتا ہے۔ مگر اس کو معلوم نہیں کہ یہ "عرس" تو پیر جی کی آمدنی کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ بلکہ میں تو کہونگا کہ پیرجی کی یہ ایک کلیرنس سیل (Clearauce Sale) ہوتے ہیں۔ ہر سال ہندوستان میں تو کیا پنجاب میں ہی لاکھوں عرس منائے جاتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی کسی گدی نشین" پیر نے مسلمانوں کو کوئی پیغام بھی دیا ہے، روپے کی کمائی کا پیغام نہیں، بیداری کا پیغام، کیا کبھی کسی پیر نے یہی کہا ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کے آگے نہ جھکو اور اس کے سوا کسی کو اپنا وسیلہ نہ بناؤ کیا کبھی کسی سجادہ نشین" نے یہ فرمانے کی بھی تکلیف گوارا کی ہے کہ وطن کی خدمت کرو، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے "حب الوطن من الایمان"۔ وطن کو آزاد کراؤ تم غلام ہو، اور مسلمان غلام نہیں رہ سکتا۔ کیا کسی پیر نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن حکیم کو اپنا راہبر بناؤ، اس کو پکڑ و۔ کیا کسی پیر نے یہ بھی کہا ہے کہ فرقہ بندی چھوڑ دو اور سچے مسلمان بنو، عمل کو اپنی حیات کا اہم پہلو سمجھو، کیونکہ اگر تم عمل نہ کرو گے تو تمہاری نمازیں اور عبادتیں سب فضول ہیں۔ لیکن یہ باتیں یہ سچی باتیں بھلا یہ پیر کیوں کہیں۔ اگر وہ ان باتوں کا پرچار کریں تو پھر ان کا مرید کون بنے، اُن کو پیسے کہاں سے آئیں۔ عرس منائے جاتے ہیں اور پیر جی کا خزانہ مریدوں کے ٹکوں سے بھر جاتا ہے۔ لو ایک برس بے فکری سے گذر جاتا ہے۔ مولانا جوش ملیح آبادی کیا خوب فرماتے ہیں۔ ؎

قبروں پر مریدوں کو جھکاتے رہئے
ڈھولک پر سنپھوں کو نچاتے رہئے
اللہ اگر روٹھ رہا ہے روٹھے!
بے خوف و خطر عرس مناتے رہئے

پنجاب میں پیر پرستی کا زور کیوں ہے؟ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ پنجابی مسلمانوں کی مذہب سے بیگانگی ہے۔ پنجاب میں اس وقت مسلمان دو طبقوں میں منقسم ہیں۔ ایک طبقہ وہ ہے جو محض نام کے مسلمان ہیں اور جن کو مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ دوسرا وہ طبقہ ہے جس کو مذہب سے "غلط مس" ہے اور جو پیروں کے دام میں پھنسا ہوا ہے اور جن کے خیال میں پیر کی بیعت کرنا اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔ اس چیز کو توہم پرستی نے اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ کسی کے ہاں اولاد نہ ہوئی یا کوئی ایسی ویسی بیماری ہوگئی ہے تو "پیر جی" کی بھینٹ چڑھنا ضروری سمجھا گیا، اور ان کی بیعت کرنا ان مصائب سے خلاصی پانا خیال کیا گیا۔

دوسری وجہ ایک غلط عقیدے کی نشرو اشاعت ہے یعنی بغیر وسیلے کے خدا یا رسول تک رسائی ناممکن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ہم خدا یا رسول سے لگاؤ لگانا چاہتے ہیں تو ہمیں پیر جی کی غلامی اختیار کرنی چاہئے۔ یہ غلط عقیدہ عوام میں اس قدر سرایت کر گیا ہے کہ اس عقیدے کے رد میں آپ کچھ دلائل دیتے رہیں وہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ خدا اور رسول کو ان "وسیلوں" کی ضرورت نہیں ہے۔ ؎

باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

"توحید" اسلام کا سب سے بڑا بنیادی اصول ہے۔ خدا تو کہتا ہے کہ اگر تم مجھ کو پانا چاہتے ہو، یا مجھ سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو براہ راست مجھ سے مانگو، کسی کی سفارش کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں تمہارے دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہوں، میں حاضر و ناظر ہوں اور تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہوں۔ خدا تو کھلے لفظوں میں کہتا ہے کہ مجھ سے اور صرف مجھ سے براہ راست مانگو۔ لیکن "پیر پرستوں" کا یہ ایمان ہے کہ بغیر وسیلے کے ہم کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ اور "سہارا" بھی ان شخصوں کا لیا جاتا ہے جن کی کیفیت بقول حضرت عدم ؎

داڑھیوں میں معصیت کی تیرگی گوندی ہوئی
راہبانہ شکل و صورت حرص میں ڈوبی ہوئی
پنڈلیوں تک خرقۂ زہد و ورع آیا ہوا
اور آنکھوں میں رعونت کا نشہ چھایا ہوا
معصیت کوشی کے پیکر، نفس سرکش کے مرید
خلد کے تاجر، خدا کو بیچنے والے پلید

پنجاب کے مسلمانوں کے لئے ضرورت ہے کہ وہ جلد از جلد "پیری" کے اس دجل و فریب سے آزاد ہونے کی کوشش کریں۔ اگر ان کی حالت یہی رہی تو ممکن ہے کہ مذہب حقیقی کا نام پنجاب سے ہمیشہ کے لئے مٹ جائے اور "مذہب پیری مریدی" آئندہ سے وہاں کا مذہب قرار پائے۔

(ڈاکٹر چکوالوی بی۔اے)

پنجاب میں پیر پرستی

(از جناب اثرؔ صاحب چکوالی بی۔ اے)

ماخوذ از ہند کلکتہ

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرنا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد (اکبر)

یوں تو پیر پرستی کا دجل و فریب ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر پنجاب میں یہ "فتنہ" ایک دائمی اور مستقل صورت اختیار کر گیا ہے اور مسلمان کو قعر مذلت کی جانب لیجا رہا ہے۔ "پیری" کا یہ ڈھونگ کچھ اس طرح سے رچایا جا رہا ہے کہ آپ پنجاب کے کسی گوشے میں چلے جائیے وہاں یقیناً کسی نہ کسی پیر جی نے اڈا ضرور جمایا ہوگا۔ کیونکہ پنجاب کے عام مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر پیر کی بیعت کے نہ تو خدا کی عبادت ضروری اور نہ رسول کی اطاعت لازمی ہے۔ اور یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ پیروں کے اس طلسم ہوشربا سے آزاد ہیں اُن کے لئے "بے پیرا" کا لفظ طعن و تشنیع کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر پنجاب کی اس پیری کا بہ نظر تعمق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر آشکار ہو جاتی ہے کہ "پیری" کا یہ سلسلہ درحقیقت ایک "معزز دوکانداری" ہے۔ جو پیر جی کے لئے نہ صرف عزت کا باعث ہے۔ بلکہ یہ عزت کے ساتھ ساتھ دولت، حکومت، شہرت کے ذرائع بھی بہم پہنچاتا ہے۔ یہ سلسلہ ایک ایسی زندگی کے ذرائع بہم پہنچاتا ہے جو ہر قسم کی ذمہ داری سے بے نیاز ہے۔ دنیا کے حوادث، مصائب و آلام، تفکرات، اس کے مردف جل کی حیثیت رکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس "فرعونی پیشے" نے پنجاب کے مسلمانوں کی حالت خصوصاً اس قدر دگرگوں کر دی ہے کہ جس کو دیکھ کر ایک "سچا مسلمان" خون کے آنسو روتا ہے۔ پنجاب کا یہ پیر پرست مسلمان اس حالت کو پاپش کر رہا ہے جو رسول کریم کی تشریف آوری سے پہلے عرب کی حالت تھی۔ عرب آپ کی آمد سے پہلے "بے جان بتوں" کی پوجا کیا کرتے تھے۔ مگر موجودہ زمانے کا مسلمان "جاندار بتوں" کی پوجا کر رہا ہے۔ وہ کافر تھے، اسلام کی تعلیم سے روشناس نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی اس "جاہلیت" پر ہم اتنے شاکی نہیں ہیں جتنے موجودہ زمانے کے مسلمان سے۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود اسلام کی صحیح تعلیم سے سراسر بیگانہ ہے، توحید کی حقیقت سے وہ بالکل بے خبر ہے۔ اس کو یہ معلوم نہیں کہ خدا کے بغیر کسی کے آگے جھکنا یا کسی کو وسیلہ ٹھیرانا سراسر کفر ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ "پنجاب کا یہ مرید" اپنے پیر کے ہاتھوں پاؤں اور گھٹنوں کو بے اختیار چومتا ہے اور وہ "پیر" جو اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکے دار سمجھتا ہے، کتنا خوش ہو ہو کر اپنے ہاتھ کو بوسہ دلوانے کے لئے مرید کی جانب بڑھاتا ہے۔

کیا یہ شرک نہیں ہے؟ یہ کفر نہیں ——؟

پنجابی مسلمان اس پیری کے طلسم میں بری طرح سے یوں پھنسا ہوا ہے کہ جس سے رہائی پانا اُس کے لئے ایک امر محال کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ وہ مریدی کے نشے میں یوں کھو گیا ہے کہ خدا اور رسول کا اُسے دھیان ہی نہیں رہا۔ خدا کو کوئی کچھ کہتا رہے۔ لیکن اس "پیر پرست مسلمان" کو پرواہ تک نہیں ہوتی۔ رسول اکرم کی کوئی ہتک کرے تو اُس کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی۔ لیکن اگر "پیری" کے خلاف چند جملے زبان سے نکل جائیں تو اُس شخص کو کافر، وہابی، ملحد اور نہ جانے کن کن الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں یہ حالت جاہل مسلمانوں ہی کی نہیں ہے بلکہ خود کو پڑھا لکھا کہنے والے مسلمان بھی اس دام میں گرفتار ہیں اور جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ "پیری" اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ اس دام سے آزاد نہیں ہوتے۔

ان "پڑھے لکھے پیر پرستوں" کے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ میرے بزرگ دوست مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری چیف ایڈیٹر روزنامہ "زمیندار" (لاہور) راقم الحروف کے وطن کی انجمن اسلامیہ کے جلسے پر تشریف لائے۔ (واضح رہے کہ یہ انجمن ایک پیر پرست انجمن ہے) جلسہ میں ایک مولوی جی تقریر کے لئے اٹھے۔ اُن کا موضوع "سیرت رسول کریم" تھا۔ لیکن آپ کی ساری تقریر اُن لوگوں کے خلاف تھی جو پیروں کے سخت خلاف ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں "پیر جی کی کرامات" کے حق میں تھی۔ ہمارے پاس ہی اظہر صاحب کے ایک اور "پڑھے لکھے دوست" بیٹھے تھے جو مولوی جی کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے۔ مگر مولانا اظہر تھے کہ ان کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ تقریر ختم ہونے کے بعد مولانا اظہر نے ان صاحب سے پوچھا "آپ بھی پیروں کو مانتے ہیں حضرت"! وہ بگڑ کر کہنے لگے "کیوں نہیں صاحب۔ آپ کو معلوم نہیں میں پیر صاحب .... شریف کا مرید ہوں۔ مولانا تو "اچھا" کہہ کر خاموش ہو گئے۔ لیکن میں حیران تھا کہ مولانا اتنے حیران کیوں ہو گئے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد میں نے ان سے ان کی اس حرکت کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے اس شخص کے خیالات کا جہاں تک جائزہ لیا ہے میں یہ خیال کر رہا ہوں کہ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے اور پیر پرستی کے اس دام سے رہا ہوگا۔ دوسرے وہ کافی حد تک پڑھا لکھا ہوا ہے۔ مگر مولانا اظہر کو یہ معلوم نہیں کہ پنجاب میں جس قدر یہ "پڑھے لکھے مسلمان" پیر پرست ہیں اس قدر جاہل نہیں ہیں۔ جو اس "دوکانداری" کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے بھی اس دام سے رہا ہونا نہیں چاہتے۔

پنجاب کے یہ پیر مسلمانوں کو پست خیال، ذلیل اور مذہب سے دور لئے جا رہے ہیں۔ جاہل مریدوں سے روپیہ بٹور کر اپنا اُلو سیدھا کر رہے ہیں۔ مرید بیچارے کے گھر میں کھانے تک کو بھی نہ ہو، لیکن اگر پیر جی

اصولی مسئلہ کا بالکل غلط ہونا واضح طور پر ظاہر ہے۔ پس اگر شق اول درست ہو تو دوسری غلط۔ اور اگر شق ثانی درست ہو تو شق اول غلط ہوجاتا ہے۔

الغرض تناسخ کا مسئلہ ایسا لچر پوچ اور ردی ہے کہ ہر صاحب بصیرت کی زبان پر متنبی کا یہ شعر بار بار آئیگا۔ (بادنیٰ تغیر) ؎

وماذا بهند من المضحكات
ولكنه ضحك كالبكاء

(خادم ۔عبدالرؤف رحمانی۔جھنڈے نگر بستی)

مولوی عبدالستار کی امامت خطرہ میں

(از قلم مولوی عبدالمجید صاحب بدھوانہ)

> نامہ نگار اپنی تحریرات کے ذمہ دار ہیں۔ (مدیر)

مولوی عبدالستار صاحب صدری دہلوی مورخہ ۶، ۷ شعبان کو موضع بدھوانہ میں آئے۔ ان کے آنے پر مسائل متنازعہ مابین اہل حدیث و امامیہ کا چرچا ہونے لگا۔ جس پر مندرجہ ذیل رقعہ انجمن اہل حدیث بدھوانہ کی طرف سے بھیجا گیا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عبدالستار صاحب۔ بعد ما ہو المسنون واضح ہو کہ منجملہ عقائد فاسدہ آپ کے ایک مسئلہ شرکیہ دم جھاڑے کا بھی ہے جس کے متعلق مسئلہ ذیل ارسال خدمت ہیں جواب باصواب تحریر فرمائیں۔

(۱) شرکیہ الفاظ سے سانپ، کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر دم کرنا جائز ہے یا نہ؟ (۲) اکراہ کرکے شرکیہ دم جھاڑا کروانا جائز ہے یا نہ؟ ایسا دم کرانے والا مشرک ہے یا نہ؟ (۳) جس مسحور کا سحر مدفون ہو اس پر قرآن شریف مثلاً سورہ فاتحہ و معوذتین پڑھنے سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں؟ (۴) سحر کا جادوگر سے شرکیہ کفریہ اقوال و افعال سے اتروانا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ضمن اضطر عام ہے یا خاص۔ عام ہونے کی حیثیت میں حالت اضطرار میں متعہ کرنا۔ سود دینا۔ نکسیر کے پھوٹنے سے پیشانی پر پیشاب وغیرہ ناپاک چیز سے سورہ فاتحہ لکھنا جائز ہے یا نہ؟ (۶) حدیث من استطاع ان ینفع اخاه فلیفعل او کما قال کا امر وجوب۔ سنت۔ مستحب کے لئے ہے یا کیا؟

جواب قرآن شریف کی آیات اور احادیث صحاح ستہ صحیحہ صریحہ مرفوعہ سے تحریری دیں۔ جواب تحریری آج ہی دو گھنٹے تک دیں تاکہ بعدہ مناظرہ یا بالمشافہ گفتگو سے تصفیہ کر لیا جائے۔ اگر آپ جواب تحریری نہ دیکر اور مناظرہ جو زیر صدارت کرم نمبردار ہوگا سے پس و پیش کرکے چلے گئے تو آپ کے خلاف جو فتاوی اور اشتہارات شائع ہوئے ہیں سچے سمجھے جائینگے اور آپ کی شرکیہ دم جھاڑا کی برأت قسمیں جھوٹی متصور ہونگی۔ امید ہے کہ آپ بہت جلد بغیر التباس حق بالباطل اور کتمان کے جواب دیکر تفریق بین المسلمین کے الزام سے بری ہونے کی کوشش کرینگے

(عبدالمجید سکرٹری انجمن اہل حدیث بدھوانہ")

جس کا کوئی صحیح جواب مولوی عبدالستار نے نہ دیا اور یونہی پس و پیش کرتے ہوئے دریام والہ اپنے مریدوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ وہیں آپ کے مریدوں میں ہم پہنچ کر آپ کے عقائد فاسدہ بیان کرتے جائینگے۔ آپ اپنی برأت ثابت کرتے جائیں۔ صرف ہمارے وہاں پہنچنے کے لئے اجازت لکھ کر دیدیویں۔ آخر اس پر بھی نہ آئے۔

کھلی چٹھی بنام مولوی عبدالستار صاحب

آپ کے عقائد فاسدہ کے متعلق جو کچھ ہم لکھیں گے انشاء اللہ العزیز وہ محض برائے اصلاح و اظہار حق اور نیک نیتی سے آپ کے صحیفوں اور رسالوں اور اشتہاروں ہی سے لکھیں گے۔ اسی طرح آپ بھی بغیر اینچ پینچ اور فضول و زائد باتوں کو چھوڑ کر مطالبات کا جواب صحیح اور باصواب دیجئے اور واقعات کے چھپانے کی کوشش نہ کیجئے۔ اگر آپ کی برأت ثابت ہوگئی تو ہم اعتراض واپس لیکر معذرت چاہینگے۔ بصورت دیگر آپ اپنے رجوع یا توبہ کا اظہار صریح طور کر دیجئے۔

(عبدالمجید از بدھوانہ۔ ضلع جھنگ)

اسلام اور معاش

ناظرین پر مخفی نہیں کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا متنفس نہیں کہ جس کی زندگی بغیر دنیاوی جدوجہد کے بسر ہو سکے اس قدر ضروری اور اہم معاملہ کو مذہب اسلام میں کسطرح نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ دیکھئے آپ کے پروردگار نے کس قدر صاف اور روشن احکام اس کے متعلق نازل فرمائے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ہماری مفلسی اور اقتصادی کمزوری کا سبب صرف یہ ہے کہ ہم مذہبی معاملات میں کوتاہ اندیشی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن ہمارے دینی اور دنیاوی معاملات میں ہمارا رہبر تھا۔ افسوس ہے کہ ہم نے اسکے احکام کو پس و پشت ڈالا اور آج ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں جس کی نظیر ہمارے بزرگوں کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ہماری قومی انحطاط میں ہمارے علماء کا سب سے زیادہ قصور ہے جو اپنے ذاتی جھگڑوں میں مبتلا رہے اور قوم کو معاشیات سے مطلع نہ کیا۔ یہ ہمارے دنیادار مولویوں کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ اپنے خلاف ایک حرف بھی سننا گوارا نہیں کرتے..................

...اخلاق و تہذیب سے ناآشنا جماعت ہمیشہ دنیا کی ترقی کا ماتم کرتی رہتی ہے۔ اور افسوس ہے کہ جہاں اس جماعت کے مرکز ہیں وہاں بھی ۹۰ فیصدی کلمہ صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ اگر ہم قرآن کریم کے تراجم اور تعلیم کی طرف رجوع کریں تو نہایت مناسب ہے۔ دیکھئے آپ کی دنیاوی ترقی کے لئے خداوند کریم نے کیا ارشاد فرمایا ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل چاہو یعنی تجارت سے مالی فائدہ حاصل کرو۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ (اعراف) ہم نے زمین میں تم کو قدرت دی اس میں تمہارے لئے معاش پیدا کی

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت

(از راشدہ رابعہ)

قارئین کرام! اخبار اہلحدیث کے خریداران میں دن بدن کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ لہٰذا اس سے خطرہ ہے کہ خدانخواستہ کہیں اخبار "اہلحدیث" بند نہ ہو جائے۔ اس لئے ذیل میں اضافہ خریداران کے لئے ایک اسکیم حوالہ قلم ہے:-

(۱) ہر اہل حدیث کا فرض ہے کہ اگر اسکو سال بھر میں صہ روپے بچتے ہوں تو وہ صہ اخبار "اہلحدیث" کی قیمت میں ادا کر کے اخبار مذکور سال بھر کے لئے خریدے۔

(۲) ہر تاجر اہل حدیث کا فرض ہے اور (۳) ہر اہل حدیث ملازم کا فرض ہے کہ وہ اخبار "اہلحدیث" خریدے۔

(۴) ہر مسجد اہل حدیث میں چندہ سے یا وقف سے ایک ایک اخبار "اہلحدیث" جاری کرایا جائے۔

(۵) اخبار "اہلحدیث" کی قیمت وصول کرنے کیلئے صہ روپے ۵؍ اور عہ یعنی سالانہ، ششماہی اور سہ ماہی قیمت کے ٹکٹ چھپوائے جائیں۔ ہر ٹکٹ کے پشت پر حصہ اول میں اخبار اہلحدیث کی قیمت۔ نام خریدار درج ہو اور فہرست مضامین بھی تحریر ہو، صفحہ دوم ٹکٹ پر صہ والے ٹکٹ پر مدینہ منورہ، مکہ معظمہ کے نقشے عکسی ہوں اور ۵؍ کے ٹکٹ پر حصہ دوم میں مسجد بیت المقدس، مسجد نبوی کے نقشے ہوں اور عہ کے ٹکٹ کے حصہ دوم پر تاج آگرہ، جامع مسجد دہلی و آگرہ و سنہری مسجد دہلی کی تصاویر ہوں۔ صہ والے سو اور ۵؍ والے سو اور عہ والے سو ٹکٹوں کی ایک ایک کتاب مجلد ہو۔ جس میں ٹکٹ کے حصہ اول پر نقل ہو اور حصہ دوم فروخت کر دیا جائے جس سے پتہ لگ سکیگا کہ کس قدر ٹکٹ فروخت ہوئے اور کس کے ہاتھ۔

(۵) ہر خریدار اخبار "اہلحدیث" کا فرض ہے کہ وہ اخبار "اہلحدیث" کے لئے اور نئے خریدار بنائے۔ (۶) جو اہل حدیث فرد یا خریدار اخبار "اہلحدیث" اخبار مذکور کے بدید خریدار بنائے تو اس خریدار بنانے والے کا نام اخبار میں چھاپ دیا جائے۔ (۷) جو شخص (اہل حدیث) ۲۵ خریدار بنائے اوس کو درجہ خاص میں شمار کیا جائے اور وہ معاون اور سرپرست تصور کیا جائے۔ (۸) اور جو شخص بیس خریدار بنائے اوس کو درجہ اول میں رکھا جائے (۹) اور جو شخص پندرہ ۱۵ خریدار بنائے اوسکو درجہ دوم میں رکھا جائے۔ (۱۰) اور جو شخص دس خریدار بنائے اوسکو درجہ سوم میں رکھا جائے۔ (۱۱) اور جو شخص پانچ خریدار بنائے اسکو درجہ چہارم میں رکھا جائے (۱۲) اور جو شخص چار۴ خریدار بنائے اسکو درجہ پنجم میں رکھا جائے۔ (۱۳) اور جو شخص تین۳ خریدار بنائے اسکو درجہ ششم میں۔ (۱۴) اور جو شخص دو۲ خریدار بنائے اسکو درجہ ہفتم میں۔ (۱۵) اور جو شخص ایک خریدار بنائے اسکو درجہ ہشتم میں۔

اس درجہ بندی سے ہر شخص شوق میں اوپر کا درجہ حاصل کرنے کے واسطے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیگا

آپ کے اخبار میں چھپا تھا کہ ایک صاحب نے تین خریدار بنائے دوسرے نے دو اور تیسرے نے ایک اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

ابطال تناسخ

آریہ حضرات کہتے ہیں کہ بدون اعمال سابقہ کے پرمیشر دکھ سکھ دینے سے غیر منصف ثابت ہوتا ہے۔ یعنی ہر کو دکھ سکھ اپنے متعدد انواع کے ساتھ جس طرح بھی ہوں اگلے اعمال کے بدلہ میں ملتے ہیں۔ لیکن ہم ضرورت تناسخ کے مسئلہ میں منوجی کے اشلوک سے ایک ایسی بات نکلتے ہیں جس سے تناسخ کا تار پود بکھر جاتا ہے۔ وہو ہذا منوسمرتی میں لکھا ہے:-

"پرماتما نے جس جاندار کو دنیا کے آغاز میں جس کرم میں لگایا وہ آج تک ویسی ہی کرم کرتا ہے اور سوائے منش (انسان) کے سب بھوگ جونی کہلاتے ہیں۔" (دیکھو منو ادھیائے اول اشلوک ۲۸)

نتیجہ یہ کہ انسان بھوگ جونی نہیں اور حیوانات، نباتات وغیرہ بھوگ جونی ہیں۔ پس سوال یہ ہے کہ جب انسانی جون بھوگ جونی (سزا خانہ) نہیں ہے بلکہ کرم جونی ہے۔ یعنی یہ مطلب کہ انسانی قالب سزا کے لئے تجویز نہیں ہوا تو اب آریہ صاحبان بتلا دیں کہ اندھا اندھا کیوں ہوا؟ لنگڑا لنگڑا کیوں ہوا؟ گونگا گونگا کیوں ہوا؟ اگر یہ کہیں کہ پچھلے اعمال کا بدلہ ہے تو غلط ہے۔ کیونکہ منوجی کی عبارت اس کی تغلیط کرتی ہے اور کہتی ہے کہ انسانی جون بھوگ جونی نہیں ہے۔ تو پھر اس جون میں سزا کیسی؟ اور جب یہ جون سزا کی نہیں تو دکھ سکھ دینے سے پرمیشر کے غیر منصف ہونے کا سوال آریوں پر باقی رہ گیا ——— اور ہم پر یہ سوال نہیں کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ قادر مطلق کا اپنے خلق میں یہ ایک نظام ہے جس پر کوئی سوال وارد نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی ذات "چون و چرا" سے پاک ہے۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ اس نے جیسا مناسب جانا کیا۔

منوجی دوسری جگہ پرمان دیتے ہیں:-

"لڑکا پیدا ہونے کی خواہش رکھنے والا استری (خاص ساعت) میں بھوگ کرے۔" (فقرہ ۴۸)

پھر لکھا ہے:-

"اور اگر مرد عورت دونوں کا نطفہ برابر ہو تو لڑکا نامرد پیدا ہوتا ہے۔" (دیکھو منو ادھیائے ۳ اشلوک ۴۹)

ناظرین غور فرمائیں کہ اگر بچے کا مرد یا نامرد۔ اچھا یا برا جسم ہونا اسکے گزشتہ جنم کے عملوں کا نتیجہ ہے تو والدین کو ان کوششوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی جو منوجی نے بتلائے ہیں۔ کیونکہ بچے کا جو حال ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہیگا تو والدین کی یہ کوشش محض بیکار ہے اور التزاماً منوجی کا یہ حکم بھی بیکار ہوگا۔

اور اگر نامرد وغیرہ ہونے میں اگلے جنم کا دخل نہیں ہے بلکہ اس کی نسبت باپ کی کوششوں اور نطفہ کی کمی اور بیشی وغیرہ کی طرف ہے تو پھر تناسخ اور اگلے جنم کے

فتاویٰ

س ۵۴} وضو کرنے کے بعد فوراً ہی ہاتھ منہ کپڑے سے پونچھنا منع ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے تو گنہگار رہیگا یا نہیں؟ (سائلہ عظیم آبادی)

ج ۵۴} وضوء کے بعد اعضاء کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔ لحدیث معاذ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ (ترمذی) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کے بعد کپڑے سے اپنے چہرہ مبارک کو پونچھا کرتے تھے۔ اللہ اعلم!

س ۵۵} نفرت قلبی کی وجہ سے ایک شخص نے اپنی عورت کو کچھ عرصہ ہوا کہ گھر سے نکال دیا ہوا ہے عورت نے اُس اپنے خاوند سے آوارگی کو نا برداشت کرتے ہوئے طلاق مانگی۔ اس کے خاوند نے کہا کہ اگر اتنا روپیہ ادا کرو تو طلاق دی جاویگی۔ عورت کے وکیل طلاق نے روپیہ پیش کیا تو اس شخص نے روپیہ کے لینے اور طلاق دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب حالت مجبوری ہے۔ ایسی حالت میں عورت کی عصمت کا بچانا بھی مشکل ہے۔ شریعت محمدیہ میں طلاق مرد کے ہاتھ ہے۔ عورت خواہ اسکو کتنی ہی تنگی ہو قید میں ہے۔ اور اس قید سے رہائی یعنی فسخ نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(مولوی شرف الدین از گجرات)

ج ۵۵} ایسی حالت میں جبکہ خاوند مرتکب ظلم کرے۔ عورت کو نکاح فسخ کرانے کا شرعاً حق حاصل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے ولا تمسکوھن ضراراً لتعتدوا الایہ۔ اللہ اعلم۔

س ۵۶} اگر امام کے پیچھے صف مکمل ہوئی ہو اور مزید کسی آدمی کی گنجائش نہ ہو تو اکیلا صف کے پیچھے نماز میں شامل ہوسکتا ہے کہ نہیں۔ چونکہ بلوغ المرام صفحہ اول ۱۳۳۔ ابوداؤد و ترمذی کی روایت سے حدیث شریف موجود ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اکیلے کی صف کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ اسی وقت اگلی صف سے دوسرا آدمی کھینچ کر نکالنا چاہئے اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل کا ہے۔ علاوہ اسکے بلوغ المبین میں لکھا ہے باقی ائمہ ثلث کا مذہب ہے کہ اکیلے کی بھی صف کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے اور ان کی دلیل بخاری شریف میں حدیث شریف بروایت ابوبکر موجود ہے۔ آپ فرمائیں کہ کونسی دلیل صحیح ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۱۷۰)

ج ۵۶} حدیث کے مطابق صحیح یہی ہے کہ صف کے پیچھے اکیلا نماز نہ پڑھے۔ اگر اکیلا ہو تو پہلی صف سے کسی کو کھینچ کر ملالے۔ اللہ اعلم!

س ۵۷} جنازہ غائب اس صورت میں ہوسکتا ہے اگر کوئی شخص کسی قصبہ کا ہو تو وہاں پر باقاعدہ اسکا جنازہ بھی ادا ہو۔ کیا دوسرے قصبہ کے لوگ بھی اس کا جنازہ غائب پڑھ سکتے ہیں۔ بغیر ان دو دلیلوں کے جو بادشاہ حبشہ اور اس عورت کے جکی نبی کریم صلعم نے قبر پر جنازہ پڑھا۔ اور کیا دلیل ہے۔ یا اس صورت میں جنازہ غائب ہوسکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۷} مذکور فی السوال ہر دو واقع کے علاوہ ترمذی میں مروی ہے۔ ان ام سعد ماتت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب فلما قدم صلی علیہا وقد مضیٰ لذالک شھر۔ یعنی ام سعدؓ کی قبر پر آنحضرت صلعم نے ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔ اور بیہقی میں ہے کہ آپ نے براء رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز پڑھی۔ مزید تحقیق کے لئے دیکھو نیل الاوطار۔ اللہ اعلم!

س ۵۸} اگر قربانی کا جانور میسر بھی ہو اور اپنی مرضی سے ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی نہ کرے ۱۱ یا بارہ کو کردے تو ثواب جیسا ۱۰ ذی الحجہ کو ملتا ہے ویسا ہی باقی تاریخوں میں ملتا ہے یا کمی بیشی؟

(محمد عبداللہ از بہاولپور خریدار نمبر ۸۳۱۸۱)

ج ۵۸} جب ۱۰ ذی الحجہ کے سوا دوسری تاریخوں میں قربانی کی اجازت ہے تو ثواب میں کمی ہونے کے کوئی معنی نہیں۔ فافہم واللہ اعلم!

س ۵۹} صائم کی کسی شخص نے ضیافت کی ہو تو کیا صائم کو ضروری ہے کہ اس کے پانی یا روٹی سے روزہ افطار کرے یا نہیں۔ اگر روزہ دار اپنے پانی سے افطار کرلے تو کیا روزہ افطار کرنے والے کو روزہ چھوڑانے کا ثواب ملیگا یا صرف ضیافت کا ہی ملیگا۔ روزہ افطار کرانے والے کی نیت یہی ہے کہ روزہ افطار کا ثواب لوں۔ اگر روزہ دار اپنے پانی سے روزہ افطار کرے تو افطار کرانے والا نادم ہوتا ہے کہ مجھے تو ضیافت کا ہی ثواب ملیگا افطاری کا نہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۵۹} صورت ہذا میں روزے دار کو روٹی کھلانے والے کو افطاری کا ثواب ملیگا۔ کیونکہ اس کی دعوت ہی بغرض افطار ہے۔ وقال علیہ السلام۔ الاعمال بالنیات۔ اللہ اعلم!

س ۶۰} ڈاڑھی کا مسنون طریقہ کہاں تک ہے، برابر منھ کے یا جہاں تک چلی جاوے۔ مٹھ برابر ڈاڑھی رکھنا کس دلیل سے مقرر ٹھہرا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۰} صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اور ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فعل مذکور ہے کہ وہ مٹھی بھر سے زائد داڑھی ترشوایا کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمرؓ ہی اس حدیث کے راوی ہیں جس میں ڈاڑھی بڑھانے کا حکم ہے۔ اس لئے تطبیق یوں کی جاتی ہے کہ قبضہ تک بڑھانے کا حکم ہے۔ اس سے زائد ترشوائے تو منع نہیں۔ کذا قال الحافظ ابن حجرؒ اللہ اعلم!

ضروری اطلاع ۔ جملہ مستفتی حضرات کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایات غیر مسموع ہوگی۔ نوٹ کر رکھیں۔ "غریب فنڈ" کی آمد سے بموجب قواعد غریب فنڈ غریب آدمیوں کو اخبار اہلحدیث روانہ کیا جاتا ہے۔

وَآخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔ یعنی دوسرے وہ ہیں جو زمین پر سفر کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے روزی کماتے ہیں۔"

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۔ یعنی دن کو روزی کے لئے بنایا۔"

برادران! آیات مذکورہ کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے اور جدوجہد کو ہمارے علماء کی طرح خلاف توکل خیال کرے۔ کسب معاش اور تجارت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ "سچا سوداگر انبیاء و شہداء کے ساتھ اٹھایا جاویگا۔" تجارت کی اس طرح ترغیب دی کہ تم ضرور تجارت کرو کیونکہ دسویں حصہ میں سے نواں حصہ رزق اللہ نے تجارت میں رکھا ہے۔"

قرآن شریف میں صریح آیات موجود ہیں:۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَاكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ الخ

اے مومنو! ناحق اپنے مالوں کو آپس میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس میں برضامندی تجارتی لین دین کرو۔

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔ اللہ نے تجارت حلال کی اور سود کو حرام۔"

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۔ یعنی تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے سمندروں میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم معاش طلب کرو۔"

مسلمان بھائیو! ہمارے لئے کسب معاش حلال کی تلاش اور سعی لازمی و ضروری ہے یہ نہیں کہ ہم مسجد کے کونے میں بیٹھے حلووں کی طرف دھیان لگائے دیکھیں۔ یا قبرستان میں مجاورت کرنے کو اپنا آبائی پیشہ بنا رکھیں یا سال بسال مریدوں میں نذر و نیاز کے لئے دورے کیا کریں یا بیٹے کٹے موٹے تازے بھیک مانگتے پھریں۔ ہم کو اسلام نے ایسی تعلیم نہیں دی۔ خدا کے لئے کچھ تو شرم کریں اور اسلام کو غیروں کے سامنے بدنام نہ کریں۔ کیا غیر مذاہب والے یہ نہ کہیں گے کہ معلم مذہب اسلام نے ان کو یہ تعلیم دی ہے۔ مسلمانوں اگر زندہ رہنا ہے تو زندگی کے صحیح خیال اپنی قوم میں پیدا کرو۔ موجودہ شیوخ اور صوفیوں کی تعلیم سے اپنی جماعت کو بچاؤ۔ کش مکش کے خوف سے اللہ کی رحمتوں کو چھوڑ دینا بزدلی کی علامت ہے۔ آؤ اپنے دست بازو پر خدا کے لئے بھروسہ کریں اور حلال کی روزی کمانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین!

(محررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

قیامت کا ہولناک دن

(از مولوی محمد ابو الخیر بدر رحمانی)

آہ! وہ دن کتنا ہولناک ہوگا جبکہ ہر شخص پریشان حال نظر آرہا ہوگا۔ ایک دوسرے کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا اولین آخرین کا مجمع ہوگا نہ صرف انبیاء و رسل وہاں ہونگے بلکہ خود خداوند قیوم بھی وہاں تشریف فرما ہوگا۔ اس حال میں فرشتے صف بندی کئے کھڑے ہونگے۔ وہ دن کتنا اہم ہوگا جسکے متعلق ارشاد ربانی ہوتا ہے:۔

يوم تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها الايه۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے

يوم يفر المرء من اخيه الايه۔ یعنی ہر شخص اپنے خویش و اقارب سے فرار اختیار کریگا۔ دودھ پلانے والی ماں بھی اپنے اپنے عزیز لخت جگر کو فراموش کر جائیگی۔ آفتاب بالکل قریب ہوگا۔ بجز عرش کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اللہ پاک جلال میں آیا ہوگا۔ دوسری جانب جہنم بھی چیختی چلاتی آئیگی اور اسکے غیظ و غضب کی حالت تو یہ ہوگی پروردگار فرماتا ہے تكاد تميز من الغيظ یعنی قریب ہوگا کہ وہ غصے سے پھٹ نہ جائے۔ هل من مزيد کے نعرے لگا رہی ہوگی۔ انبیاء و اولیا تمام لرزاں اور ترساں ہونگے۔ ہمارے افعال کی شہادت ہمارے ہاتھ پاؤں دینگے۔ ارشاد ہے اليوم نختم على افواههم الايه یہ ایسا خوف ناک وقت ہوگا لیکن افسوس ہم نے اس دن کو بالکل بھلا دیا ہے اور اس کے لئے ابھی تک تیاری نہیں کی۔ اسلاف کرام کے چند واقعات آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جن سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کو کتنا خوف تھا اور اس کے مقابل میں ہمارے قلوب میں کتنی شقاوت پیوست ہو چکی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نار جہنم کو ذکر کرکے رو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہو کیا بات ہے حضرت عائشہ نے وجہ بتلائی اور ساتھ ساتھ یہ بھی پوچھا کہ آپ اپنے اہل و عیال کو میدان محشر میں یاد رکھیں گے آپ نے فرمایا مگر تین جگہ کوئی کسی کو نہ یاد کریگا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام لوگ ننگے بے ختنہ کے قبروں سے اٹھیں گے بیویوں نے کہا شرمگاہوں کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا وہ ایسا دن ہوگا کہ کسی کو اس کا خیال بھی نہ ہوگا۔

سعید بن جبیرؒ جو کہ ایک بہت بڑے تابعی ہیں۔ بانسری کو دیکھا تو نفخ صور یاد آگیا رونے لگے۔ لیکن جب حجاج نے ذبح کرنے کا حکم دیا تو موت کچھ بھی ان پر اثر انداز نہ ہوسکی اور بوقت ذبح جسم سے پوری طرح خون خارج ہوا۔ حالانکہ دوسرے مظلوموں کی کیفیت ایسی نہ تھی۔

ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے فذلك يومئذ يوم عسير بے تحاشہ زمین پر گر پڑتے ہیں لوگ اٹھاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ روح جسد پاک سے پرواز کر چکی ہے۔ دیکھا آپ نے میدان محشر کا نقشہ یاد آگیا اور پھر جانبر نہ ہوسکے۔ بوجہ دہشت و خوف دل دہل گیا۔ ایک بزرگ کو معلوم ہوا کہ محلہ میں آگ لگی ہے وہ چھت پر چڑھتے ہیں، لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں، بے تحاشا گھروں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں تو لوگوں کی یہ کیفیت وہ بزرگ دیکھ کر زار و قطار رونے لگے لوگوں نے کہا کہ جناب آپ کا تو کچھ نقصان نہیں ہوا ہے آپ کیوں رو رہے ہیں! انہوں نے کہا کہ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر مجھ کو میدان محشر کا نقشہ یاد آگیا۔ اس دن لوگوں کی ایسی ہی کیفیت ہوگی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے

وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد ۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپکے بال سفید ہوگئے۔ لوگوں نے پوچھا آپکے بال مبارک سفید ہوگئے؟ آپ نے فرمایا ان سورتوں نے ایسا کر دیا جس میں قیامت کا ذکر ہے۔ اللہ اللہ! ایسا دہشت انگیز دن اور یہ ہمارے دل کی سختی۔ ہم نے اسکے لئے کچھ بھی تیاری نہ

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج لاہور

مسلمانوں میں تفرقہ

استاد داغ مرحوم کا ایک شعر ہے ؎

بچے کھٹکا ہوا تھا جب بنائے کعبہ پڑتی تھی
کہ یہ جھگڑے میں ڈالیگا بہت گبرو مسلماں کو

یہ شعر مجازی رنگ میں خانہ کعبہ کے متعلق تھا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہی شعر آج کل مسجد شہید گنج پر چسپاں ہو رہا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مسجد مذکور جس دلآزار طریق سے شہید کی گئی اس نے مسلمانوں کے دل میں ناسور ڈال دیا ہے۔ مگر آج کل اس کے حصول کی جو کوشش کی جا رہی ہے اس کے متعلق بھی یہ کہنا بے جا نہیں کہ

کیں راہ کہ تو مے روی بترکستان است

قانونی طریق پر جو کوشش کی گئی اس میں بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ شہید گنج کو مسجد تسلیم کیا گیا۔ مگر بوجہ سکھوں کے دیرینہ قبضہ کے مسلمانوں کو نماز خوانی کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر کی گئی۔ جس پر فریقین کے وکلا کی بحث کافی ہو چکی ہے تین ججوں کے فل بنچ میں ایک تقسیم پیدا ہو گئی ہے جس کا ایک پہلو مسلمانوں کے حق میں مفید معلوم ہوتا ہے اس کے فیصلے کے لئے ۱۰۔ جنوری مقرر ہے۔

مگر اس تاریخ سے پہلے جماعت احرار پنجاب نے سول نافرمانی شروع کر دی، ادھر ان کے رقیبوں نے اسکی مخالفت کا اظہار شروع کر دیا۔ ہمیں کسی فریق کی نیت پر حملہ کرنے کا حق نہیں وہ جانے اور اس کا کام۔ مگر بحیثیت ایک ذمہ دار مسلمان ہونے کے اظہار رائے کا حق رکھتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ نافرمانی گذشتہ نافرمانیوں سے نرالی ہے۔ کیونکہ پہلی نافرمانیاں ایسے امور کے متعلق تھیں جو گورنمنٹ کے اختیار میں تھے اور اسی سے تعلق رکھتے تھے۔ مثلاً کشمیر میں احرار اور ہندوؤں کی نافرمانیاں۔ مگر یہ نافرمانی الگ نوعیت رکھتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مسجد شہید گنج سکھوں کی مقبوضہ ہے جس پر عدالت نے ان کا قبضہ جائز تسلیم کر لیا ہے اس صورت میں نافرمانی کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم پوچھتے ہیں کوئی صاحب بُرا نہ منائیں نہ ہماری نسبت کسی قسم کی بدگمانی کریں۔

سوال | اگر بنارس کے بعض مندر جو مساجد کی شکل میں مسلمانوں کے قبضے میں ہیں۔ ہندوؤں کی نافرمانی کرنے سے گورنمنٹ ان کو واپس دیدیگی؟ ادھر مسلمان اس بات کو برداشت کر کے خاموش رہینگے۔ ہرگز نہیں گورنمنٹ ایسا کام کرتے ہوئے ضرور سوچیگی کہ فریق ثانی اس پر کیا طرز عمل اختیار کریگا۔ مطلب یہ ہے کہ سکھ قوم بھی وہی روش اختیار کریگی جو آجکل مسلمانوں نے کی ہے۔ یہ بات کسی سمجھدار سے مخفی نہیں۔

اندریں حالات ہماری رائے جو بالکل واضح ہے یہی ہے کہ یہ طریق کار جو اختیار کیا گیا ہے کامیابی کا طریقہ نہیں۔ ہاں عدالتی کارروائی مفید ہے۔ خدا کرے مسلمان اس میں کامیاب ہو جائیں۔

حدیثی سبق | مسجد شہید گنج کی نافرمانی سے مسلمانوں میں جو تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں ایک حدیث یاد آگئی ہے جسے ناظرین کے سامنے پیش کرنا ہم اپنا فرض جانتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک زمانہ آئیگا کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا ہو جائیگی (جیسا کہ آج کل لاہور میں ہو رہی ہے) ایک صحابی نے عرض کیا۔ اس موقع پر ہم کیا کریں۔ حضورؐ نے فرمایا

فاعتزل تلك الفرق كلها

یعنی ان تمام فرقوں سے الگ رہنا۔

اس حدیث سے جو سبق ملتا ہے اسے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یہ مختلف جماعتیں اپنا باہمی رنج و غصہ چھوڑ کر یکجا بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے مشورہ کریں پھر مشورے سے جو طے ہوتا اس پر عمل کریں تو اس حدیث کی مصداق نہ بنتیں۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا پہلے نیلی پوش احرار کو بدنام کرتے رہے۔ اس میں بھی کوئی راز ہوگا۔ اب احرار نیلی پوشوں کو وہی الفاظ سنا رہے ہیں۔ اس میں بھی کوئی حکمت ہوگی۔

جس طرح یہ لوگ اپنے کام کے لئے بنیادی اصول رکھتے ہیں اسی طرح ہمارا بھی کچھ بنیادی اصول ہے حدیث مذکور ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ ایسے تفرقے کی صورت میں الگ تھلگ رہیں۔ پس ہم علیحدہ رہتے ہوئے ان پارٹیوں کی ہدایت اور مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں آج کل اسلام اور اہل اسلام کی حالت وہی ہے جو کسی شاعر نے اپنے مناسب حال بتائی ہے۔ ؎

دل یوں کہے کہ آنکھوں نے مجھے کیا خراب
آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہم کو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوق عشق میں
دونو کی اس نزاع نے ہم کو مٹا دیا

خدا وہ دن جلد لائے کہ مسلمان یک دل ہو جائیں اور خداوندی ارشاد لَا تَفَرَّقُوْا کو سامنے رکھ کر اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا نمونہ دکھائیں۔

اللّٰهم الف بين قلوبنا واصلح ذات بيننا اللّٰهم اجعل لنا من لدنك وليا واجعل لنا من لدنك نصيرا۔

حضرت مولانا پر حملہ

اور

سارے ملک میں ہیجان

(از قلم مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

یعنی ایمانداروں اور صالحین کے لئے خدا تعالےٰ محبت پیدا کر دیتا ہے۔" آیت مسطورہ کا مفہوم یہی

متفرقات

ہمدردان | اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کر کے اپنے تبلیغی فریضہ سے سبکدوش ہوں۔
مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا (الآیہ)

آہ مولوی محمد جمال! | امرتسر میں پرانے اہل توحید خاندان کے روشن چراغ ۲۹-۳۰ دسمبر کی درمیانی رات کو گل ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی محمد جمال مرحوم علوم آلیہ کے عالم تھے۔ حدیث میں حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی سے تلمذ تھا۔ تخمیناً ستر سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اولاد کثیر (چار لڑکے اور ایک لڑکی) چھوڑ گئے۔ غفر اللہ لہٗ ورحمہ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔

یاد رفتگان | آہ! میری مادر مہربان ۲۲ شوال ۱۳۵۶ھ یکشنبہ کی رات ڈیڑھ بجے تخمیناً ۸۰ سال کی عمر میں برحق اماں وکھانسی اس دار فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ (محمد بشیر الدین مہتمم بھوگاؤں مدرسہ بست آباد۔ ضلع دیناجپور)

ضرورت کتاب | امام ابن ابی شیبہ کی تصنیف کتاب "الرد علی ابی حنیفہ" کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب جنتہ یا استعارۃً عنایت کریں یا اسکے ملنے کا پتہ بتادیں تو مشکور ہونگا۔ (سید عبد الغفار رضوی معرفت مولوی سید احمد حسین مترجم چیف کورٹ لکھنؤ)

درخواست اخبار | میں ایک غریب طالب علم اور حق کا متلاشی ہوں۔ اس دشوار گذار وحشی اور غیر متمدن علاقہ میں خالصاً لوجہ اللہ تبلیغی اور اصلاحی کام کرتا ہوں یہ علاقہ بالکل کوہستانی اور کفر و شرک سے آلودہ ہے۔ کوئی صاحب خیر میرے نام ایک سال کیلئے "اہلحدیث" جاری کرادیں تو عند اللہ ماجور ہوں۔ (مولوی محمد اسمٰعیل امام مسجد موضع دیہاں والا مسجد والا باس ڈاک خانہ پنجور)

(علاقہ ریاست پٹیالہ)

تلاش والد | میرے والد مسمی حافظ سلامت اللہ صاحب جو کہ نابینا ہیں۔ چند ماہ سے لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کی خبر ہو تو اس پتہ سے اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ (نذیر صدیقی شفاخانہ قصبہ مرسن ضلع گیا)

درخواست دعا | میرے والد صاحب اور میری اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دیگر مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ناظرین میرے حق میں دعا کر کے اسلامی ہمدردی کے بار سے سبکدوش ہوں۔

شمع توحید

کیا اعیان اہل حدیث اشاعت توحید نہیں چاہتے؟

(ضرور)

قاتلانہ حملے کی یادگار میں رسالہ "شمع توحید" شائع کرنے کا اعلان ہو چکا ہے جس کی اشاعت بصورت نظم و نثر دس لاکھ تک تجویز ہوئی ہے خدا کے فضل سے جماعت اہل حدیث میں بہتیرے افراد ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک خرچ اتنی اشاعت کرا سکتا ہے۔ حال یہ ہے کہ باوجود کئی ہفتے گزرنے کے چندہ تاحال حسب ذیل ہے پرچہ سابقہ لغایت ہے۔ اسکے بعد آج مورخہ ۲ جنوری تک تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	رقم
محمد جلیل موضع جیت پور۔ ضلع گونڈہ	۶/۶
عبد الرزاق اینڈ کو بھیاوہ دھوبی	۵/۲
سکرٹری انجمن اشاعت السنہ رمضان پور مونگیر	۲/-
مولوی محمد یاسین چھورانوالہ	۸
میزان کل ۰-۸-۱۰۶	۱۸

نوٹ: جو صاحب اس فنڈ میں رقم بھیجیں وہ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا پورا پتہ تحریر کرنے کے علاوہ رسالے کی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو اطلاع دیں۔

قاتلانہ حملہ کے متعلق قرارداد

آج مسلمانان اوکاڑہ نے بعد نماز جمعہ حسب ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس کیں۔

(۱) یہ کہ واقعہ ۴ نومبر ۱۹۳۷ء بمقام امرتسر قریب مسجد مبارک گڑھ جہاں سنگھ حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اسکو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ بے رحم حملہ آور کا ایسی جگہ سے فرار ہو جانا جبکہ سرکار عالیہ کا انتظام اور پولیس خاطر خواہ ہو، صرف سازش کے باعث ہو سکتا ہے۔ حضرت مولانا کی زندگی محض تائید ایزدی سے بچ گئی ورنہ حملہ آور نے کوئی دقیقہ جان لینے میں فروگذاشت نہ کیا تھا۔

(۲) مسلمانان اوکاڑہ جناب ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ مفرور حملہ آور کی گرفتاری کا فوری بندوبست کیا جاوے اور عبرتناک سزا دی جائے ایسے ناپاک حملہ آوروں کی گرفتاری میں تساہل فرمانا بزرگ ہستیوں کی جان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ملزم ابھی تک گرفتار نہ ہو سکا جو موجب پریشانی ہے۔

مرسلہ ناظم محمد صدر انجمن اہل حدیث اوکاڑہ۔ منٹگمری پنجاب
۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء

نوٹ: اس مضمون کا مسودہ کاغذات میں مل جانے کی وجہ سے دیر کے بعد شائع ہوا ہے۔ (مدیر اہلحدیث)

فریاد بیوہ | مولوی محمد صاحب دہکاوی کی بیوہ آجکل بہت تنگ دست ہے۔ اصحاب کرم اس کی خستہ حالی پر توجہ فرمائیں۔ مرحوم کا ایک لڑکا مسمی عبید اللہ طبیہ کالج دہلی کا سند یافتہ ہے مگر وہ بھی بیکار ہے۔ اگر کسی طبیب کو یا کسی شفاخانے کو اس سے خدمت لینے کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔
بیوہ مولوی محمد صاحب دہکاوی مرحوم کچھا ضلع نینی تال

منی آرڈر | بھیجنے والے اصحاب منی آرڈر فارم کے نیچے کوپن پر اپنا پورا پتہ خوشخط حروف میں تحریر کیا کریں۔ اگر وہ اخبار کے خریدار ہوں تو نام کے ساتھ نمبر خریداری...

ضروری نوٹ:- باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

کہ اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندوں کی محبت عوام کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے۔ خدا کی شان ہے جس دن سے حضرت مولانا پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اپنوں بیگانوں میں محبت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک مولانا کی ذات سے اظہار مودت اور قاتل کے فعل شنیع پر اظہار ملامت کی ڈاک دفتر میں بکثرت موصول ہو رہی ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ سے خطوط اور تاروں کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ کل کی ڈاک میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مظہر کی طرف سے یہ مکتوب موصول ہوا ہے :۔

" استاذ العلامة ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبعد فقد

احزننا جداً ما وقع لکم من تعدی

بعض الجهلة السفلة عافاکم اللہ

والمرجو ان تکونوا شفیتم "

(شیخ) عبد الرحمٰن مظہر۔ مکہ مکرمہ

استاذ علامہ ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد (معروض ہے) کہ ہمیں اس واقعہ نے سخت صدمہ پہنچایا ہے جو کمینہ اور جہلاء میں سے بعض نے آپ پر تعدی کی (یعنی قاتلانہ حملہ کیا) خدا تعالیٰ آپ کو عافیت سے رکھے۔ امید ہے کہ آپ اب خیریت سے ہونگے!

نیز پریزیڈنٹ صمدن ویلیج کانگرس کمیٹی ضلع فرخ آباد اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں عام جلسہ ہوا۔ جس میں مسلم و غیر مسلم ذمہ وار اصحاب نے تقریریں کیں اور حضرت مولانا کے حملہ کے متعلق چند تجویزیں پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئیں اور پاس ہوا کہ جلسہ گرام منڈل و ویلیج کانگرس کمیٹی صمدن میں پاس شدہ تجاویز کی نقل حضور گورنر پنجاب کو بھی بھیجی جاویں۔ مکتوب مذکور میں یہ بھی تحریر ہے کہ اس جلسہ میں ہندو مسلم، کانگرسی وغیر کانگرسی اصحاب نے شرکت کر کے تقاریر کیں۔ پنڈت سندر لعل و پنج لعل صاحب و دیگر مقررین نے پرزور تقریریں کیں۔ اور حملہ آور کے فعل کی بہت مذمت کی۔ قاضی روشن علی صاحب حنفی نے پُرجوش تقریر میں کہا کہ مجھے باوجود حنفی ہونے کے اس حملہ کا افسوس ہے۔ اس جلسہ میں مسلم وغیر مسلم اور کانگرسی وغیر کانگرسی افراد نے بالاتفاق حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس حادثہ میں اظہار ہمدردی کی تجویز پاس کی۔

جہاں تک میرا گمان ہے کہ تمام ملک میں اس حادثہ پر اظہار ہمدردی کیا جا چکا ہے۔ ہاں قادیانیوں نے خوشی کا اظہار کیا جو معہ جواب حضرت مولانا کی طرف سے اس پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر ہر صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ مولانا موصوف کی ہردلعزیزی کسی خاص گروہ یا خاص ملک وعلاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ بمصداق آئت مسطورہ زیر عنوان تمام عالم کے دل میں جاگزین ہے۔ (عبد اللہ ثانی امرتسری)

مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ اور حکومت کا فرض

(از سکرٹری انجمن خدام الاسلام افغاناں ضلع امرتسر)

حضرت مولانا پر جو حملہ اہل بدعت نے کیا اس کا اثر اہل حدیثان ہند پر کیا ہوا اس کا جواب جماعتہائے اہل حدیث کا وہ اضطراب دے رہا ہے جس کا ایک حصہ "اہلحدیث" کے خونی نمبر میں جلسوں خطوطوں قراردادوں وفود وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ اس اہم اور ناقابل برداشت واقعہ پر حکومت اپنے "حاکمانہ" فرائض کو کیسے سرانجام دیتی ہے

یہ بات ادنیٰ تامل سے معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ حملہ مجرم کا ذاتی فعل نہیں اور اس کا باعث اسکے اپنے جذبات نہیں ہیں بلکہ اسکو اس قبیح فعل پر ابھارا گیا اور یہ سارا واقعہ "سازش" نظر آرہا ہے۔ جس کے دلائل "اہلحدیث" کے خونی نمبر میں منصہ شہود پر آچکے ہیں۔ جن کا اختصار مکرر درج ذیل ہے:

الف :۔ مقررین نے اہل حدیث کو مارنے کا فتویٰ دیا اور مارنے والے کو "ثواب عظیم" حتیٰ کہ سو شہید کے ثواب کا مستحق قرار دیا۔

ب :۔ مقررین نے اشتہار شائع شدہ از انجمن اہل حدیث کا ذکر کرتے ہوئے جماعت اہل حدیث کو توہین رسول کا الزام (جو انکی افتراض شنوعہ کا نتیجہ تھا) دیکر حاضرین سے ایسا فعل کرنے کی اپیل کی۔

ج :۔ جب ملزم اسی وقت پکڑ لیا گیا تو اسکے حامیوں نے چھڑا کر بھگا دیا جس سے صاف واضح ہے کہ یہ حملہ اسکی ذات تک محدود نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی ہوئی "سازش" کا نتیجہ ہے

علیٰ ہذا القیاس واقعہ پر نظر غائر ڈالنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکیلے ملزم کا کام نہیں بلکہ اسکے وجوہ کچھ اور ہی ہیں۔ پس ان حالات کے باعث حکومت کا حاکمانہ تدبر اس امر کا مقتضی ہے کہ اس اندوہناک حادثہ کی ذمہ داری ان تمام لوگوں پر ڈالے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ حکومت نے ذرا بھی تساہل سے کام لیا تو امن عامہ کا تباہ ہو جانا اور سرزمین ہند کا فتنہ وفساد سے بھر جانا یقینی امر ہے۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ نہ تو ابھی تک حکومت نے بانیان جلسہ کو اس معاملہ میں مجرم قرار دیا اور نہ ہی ان مقررین کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے جو اس حملہ کے محرک ہیں۔ اور نہ ابھی تک ملزم گرفتار ہو سکا۔ ممکن ہے کہ یہ عذر بیان کیا جائے کہ چونکہ ابھی اصلی مجرم گرفتار نہیں ہوا لہٰذا دوسروں کے متعلق کیسے کارروائی کی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس صورت میں یہ امر بدلائل واضحہ وشہادات بینہ ثابت ہو چکا ہے کہ مقررین جلسہ نے اہل حدیث کو مارنے کا فتویٰ دیا۔ اسکے مرتکب کو ایک سو شہید کے عظیم الشان ثواب کا مستحق بیان کیا۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ ان تمام لوگوں پر قانون کے مقتضیات کے مطابق جلد از جلد مناسب کارروائی کر کے اہل حدیث جماعت کو اطمینان دلائے۔ علاوہ ازیں جبکہ "پنجابی وزارت" اس امر میں از حد کوشاں ہے کہ پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات ختم کئے جائیں اور وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان یونٹی کانفرنس کے سلسلہ میں یہ اعلان فرما چکے ہیں کہ "ایسے تمام اشخاص کو جو فرقہ وارانہ فسادات کی تلقین کرینگے انکو کڑی کارروائی میں جکڑا جائیگا" تو حکومت پر سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے مقررین وواعظین کے خلاف جلد از جلد عملی اقدام کرے تا سرزمین پنجاب جو پہلے ہی فتنوں کا مرکز ہے ان کی اشتعال انگیز تقریروں اور ان کے مذبوح نتا

بقیہ متفرقات

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل خریداران "اہلحدیث"

کی خدمت میں اطلاعاً گذارش ہے کہ ان کی قیمت اخبار ماہ جنوری ۱۹۳۸ء میں ختم ہے۔ آیندہ کے لئے اگر اہلحدیث کی خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار (للعہ سالانہ یا ؏ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کردیں درصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ ۲۸- جنوری ۱۹۳۸ء کا پرچہ بصیغہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جسکو وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

مہلت | ایک ماہ سے زیادہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

بیرون ہند کے خریدار | قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر ارسال کردیں۔ زیادہ دیر نہ لگایا کریں۔ اہل برما خصوصیت کے ساتھ اس کو نوٹ کرلیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

۳۷ - ۸۸ - ۴۵۱ - ۴۷۵ - ۱۱۱۷ - ۱۰۴۳
۳۰۹۱ - ۳۴۳۹ - ۴۲۵۱ - ۴۵۳۱ - ۵۳۲۹ -
۵۸۲۹ - ۶۸۱۳ - ۶۲۴۸ - ۶۲۵۳ - ۷۲۸۱ -
۷۶۴۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ - ۸۲۹۷ - ۸۸۶۴
۹۳۴۳ - ۹۴۵۸ - ۹۷۲۹ - ۹۷۵۳ - ۱۰۱۱۷
۱۰۱۴۸ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۵
۱۰۶۵۹ - ۱۰۸۸۴ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۳۸ - ۱۱۱۵۹
۱۱۰۹۸ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۴۵ - ۱۱۳۰۹ -
۱۱۳۳۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۰۴ - ۱۱۵۷۵
۱۱۵۹۱ - ۱۱۵۹۴ - ۱۱۵۹۷ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۵۹ - ۱۱۸۰۰ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۴۷
۱۱۹۴۱ - ۱۱۹۴۴ - ۱۱۹۴۵ - ۱۱۹۶۸ -
۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۲۰۰۴ - ۱۰۱۲۶ - ۱۲۱۳۳
۱۲۱۳۵ - ۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۴۷ - ۱۲۱۴۹ -
۱۲۱۵۵ - ۱۲۱۶[illegible] - ۱۲۱۶۵ - ۱۲۱۶۶ -
۱۲۱۹۳ - ۱۲۳۱۳ -

غریب فنڈ | غریب فنڈ والے اصحاب مہلت مانگنے کی تکلیف نہ دیا کریں۔ ان کے نمبر خریداری یہ ہیں:-

۲۴۸۰ - ۴۹۳۳ - ۵۶۸۶ - ۱۰۳۱۳ -
۱۰۳۵۱ - ۱۰۵۵۲ - ۱۱۱۲۳ - ۱۱۳۲۶ - ۱۱۵۶۱ -
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۱۰ - ۱۱۸۱۱ - ۱۲۱۳۸ - ۱۲۱۴۰ -

وی پی واپس آئے | بارہا لکھا گیا ہے کہ جن احباب کی قیمت ختم ہو اگر خدانخواستہ آیندہ وہ اپنے پیارے "اہلحدیث" سے جدائی چاہتے ہوں یا کچھ دیر کے لئے التوا منظور ہو تو فوراً دفتر کو اطلاع دیں۔ تاکہ خواہ نخواہ دفتر پر وی پی کے خرچ کا بوجھ نہ پڑے۔ مگر باوجود آگاہ کرنے کے اکثر دوست لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ماہ دسمبر میں جو وی پی حسب قاعدہ کئے گئے ان میں سے حسب ذیل حضرات کے واپس آگئے ہیں۔ اطلاع کے لئے ان کے نمبر درج ذیل ہیں اگر کسی صاحب کی غیر حاضری میں اخبار واپس آگیا ہو تو فوراً بذریعہ منی آرڈر للعہ بھیجدیں۔ تاکہ ان کے نام پرچہ جاری رہے۔

۴۸۵۲ - ۹۲۷۸ - ۱۰۰۹۷ - ۱۰۸۰۶ -
۱۱۳۵۶ - ۱۱۵۱۶ - ۱۲۰۰۲ - ۱۲۱۰۲ - ۱۲۱۰۳
۱۲۱۰۴ - ۱۲۱۰۵ - ۱۲۱۱۹ - ۱۱۱۲۳ -
۱۲۲۲۹ - ۱۲۱۸۴ - ۱۲۱۸۵ -

مکتوب اظہار ہمدردی | مولانا المکرم ادام اللہ شریف حیاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم لوگ ایک ایسے گاؤں کے باشندے ہیں۔ جہاں نہ کوئی اخبار آتا ہے اور نہ ڈاک خانہ ہے۔ بدیں وجہ ہمیں جناب کے دشمنوں پر حملہ کی خبر رمضان شریف کے جمعۃ الوداع میں دوڑی جانے پر خطبہ میں ہوئی۔ یہ اندوہناک خبر سنکر دل بے چین ہوگیا۔ مبلغ پانچروپیہ ارسال خدمت ہیں ہمارے امام کے نام اخبار "اہلحدیث" جاری فرمادیں۔ تاکہ ہمیں آپ کی خیر خیریت اور ظالم کی گرفتاری وغیرہ کا علم ہوتا رہے۔ والسلام۔ (از جماعت اہل حدیث موضع نتامالوکا پٹیالہ سٹیٹ)

آل انڈیا صنعتی نمائش میں ایوان سائنس

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لاہور میں صنعت وحرفت کی آل انڈیا نمائش میں ہال آف سائنس جو ماہرین سائنس کے کمال فن اور جدت کا رہین منت ہے ہر روز عوام کی کثیر تعداد کی دلچسپی کا مرکز بن رہا ہے۔ لوگوں کے انبوہ عظیم کو روکنے کے لئے اب داخلہ کی فیس اتوار کے دن دو آنے اور ہفتہ کے دوسرے ایام میں ایک آنہ کردی گئی ہے۔ یہ فیس عائد کرنے سے یہ مقصود ہے کہ پہلے کی طرح اب کوئی شخص ہال کے اندر دن بھر میں دس دفعہ نہیں جائیگا اور اس طرح ایک ناقابل برداشت صورت حال پیدا نہ ہوگی۔ جو لوگ اب اس ہال میں داخل ہوتے ہیں وہ اب آرام سے مختلف تجربات کو دیکھ سکتے ہیں اور انسانی ترقی میں سائنس نے جو حصہ لیا ہے اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

لوہے کے انسان۔ ربوٹ | ایوان سائنس میں ۲ ربوٹ یعنی لوہے کے بنے ہوئے انسان باپ اور بیٹا ہمہ گیر دلچسپی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ ان کو پروفیسر ہنڈ نے بنایا ہے اور یہ فورمین کرسچن کالج سے مستعار لئے گئے ہیں۔ دراصل یہ آہنی ڈھانچ ہیں جن کے اندر برقی آلات کو ایسے التزام سے رکھا گیا ہے کہ وہ ان کے مختلف اعضاء کو حرکت میں لاسکیں۔ ان کے کانوں کی بجائے مائیکرفون ہیں جن کا سلسلہ اپریٹر کے کمرہ تک جاتا ہے۔ جہاں مشینی انسان کے آلات محرکہ موجود ہیں۔ اپریٹر کے پاس جو مائیکرفون گراموفون اور لاؤڈ سپیکر ہیں۔ ان میں مکبر الصوت آلہ کی وساطت سے آواز پہنچائی جاتی ہے اور پھر وہاں سے آواز گفتگو یا راگ کی صورت میں آتی ہے۔ اس آہنی انسان کی حرکات کو دیکھ کر ایک جاٹ نے کہا "تو پاگل ہے"۔ فوراً جواب ملا "تو ہاڈی (آپ کی) مہربانی"۔

انسانی ترقی میں سائنس کا حصہ | ایوان سائنس میں داخل ہونے کے بعد مختلف مظاہرات کو دیکھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ یہاں سے لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ

۲۹

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلاصرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ دھند (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے دفع ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

عالم کباب مرزا

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مشہور معروف پیشگوئی متعلقہ "عالم کباب" پر مفصل بحث کرکے اس کو غلط ثابت کیا ہے۔ نیز اسی ضمن میں مرزا صاحب کے متعدد کذب و مغالطے بھی دکھائے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ مع محصول ڈاک ۲/ ۔ اشاعتی و تبلیغی انجمنوں کو ایک روپیہ کے سولہ (۱۶) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل

غزنوی صغری شمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

"الاصلاح" ماہوار

یہ رسالہ قرآنی مطالب و مباحث کے لئے مخصوص ہے اس میں حضرت مولانا حمید الدین فراہی رح کے قرآنی معارف بالالتزام شائع ہوتے ہیں۔ نیز مولانا کے ان تلامذہ کے تحقیقی مقالات بھی ماہ بماہ شائع ہوتے ہیں جو مولانا کے اصول پر قرآن پر تدبر کر رہے ہیں۔ اس موضوع سے متعلق یہ ملک کا واحد اردو رسالہ ہے۔ عام ذوق کی تسکین کے لئے سنجیدہ علمی و ادبی مضامین اور عربی و انگریزی کے موقر علمی رسالوں کے اہم اقتباسات بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ضخامت ۶۴ صفحے۔ سالانہ قیمت للعہ ششماہی عہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر رسالہ الاصلاح۔ دائرہ حمیدیہ
سرائے میر۔ اعظم گڈھ۔ یوپی

رد اکاذیب لہابیہ

(مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی)

مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض دیگر ناواقف حضرات مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ جن کا مدلل اور مفصل جواب مصنف ممدوح نے دیا ہے۔ جو گویا مخالفین کے ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ ہر موحد اہل حدیث کو اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت میں بھی تخفیف کردی گئی ہے۔

اصل قیمت ۱۴ر رعایتی ۱۰ر

براہین شمسیہ

یہ "رد اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے جسمیں مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ خصوصیت یہ ہے کہ حنفی مذہب کے بعض مسائل مروجہ کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے۔

اصل قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

سراج منیر

یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے۔ جس میں چند علمی مسائل مثلاً وجود خدا۔ اثبات حشر نشر۔ اثبات رسالت۔ حقیقت فلسفہ اسلام۔ محبت النبی وغیرہ پر بسیط بحث کرکے آخر میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری بھی دی گئی ہے۔

قیمت عہ رعایتی قیمت ۱۲ر

شمائل ترمذی

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائل مبارکہ۔ آپ کے روزانہ معمولات۔ ادعیہ و الاذکار وغیرہ درج ہیں۔ اصل عبارت عربی میں ہے نیچے اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۸ر

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible] ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلّم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " مہ
" " ششماہی ۲ر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قطعۂ تاریخ حملہ قاتلانہ

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام مجدہٗ

(نوشتہ مولوی عبدالولی صاحب ذوقؔ مبارکپوری)

اپنے مولانا کا یہ جاہ و جلال
شپرہ چشموں کی آنکھیں بند ہوں
بعد حملہ کے بھی وہ زندہ رہے
حملہ آور خائب و خاسر رہا

ہے دعا قائم رہے تا زندگی
نورِ حق کی دیکھکر رخشندگی
اہلِ بدعت کو ہوئی شرمندگی
اور ہُوا وہ مبتلائے گندگی

دی مَلک نے غیب سے مجھ کو ندا
ذوقؔ! کامل رب نے بخشی زندگی
۱۳۵۶

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی اور دیگر مصنفین کی تصانیف نصف قیمت پر

مقالات شبلی

اس میں مندرجہ ذیل مضامین پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔

(۱) مسلمانوں کی علمی بے تعصبی۔ (۲) علوم جدیدہ۔ (۳) الملل والنحل وابن حزم۔ (۴) ہندوستان میں اسلامی حکومت کا اثر تمدن پر۔ (۵) عبدالرحیم خانخاناں اور مآثر رحیمی۔ (۶) ابن رشد۔ (۷) بدرج بھاشا اور مسلمان (۸) معتزلہ اور اعتزال۔ (۹) منطق یونانی کی غلطیاں۔ (۱۰) ہمایوں نامہ از گلبدن بیگم۔ (۱۱) جہانگیر اور تزک جہانگیری۔ (۱۲) علامہ ابن تیمیہ۔

قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍۔ محصول ڈاک علاوہ

المامون

یعنی نامور فرمان روایان اسلام کا پہلا اور دوسرا حصہ۔ خلیفہ مامون رشید کی مکمل سوانحعمری۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍۔ محصول علیحدہ

بے کار نہ بیٹھو

کافی نفع منفعت کی شہرت اور خلق خدا کی دعا حاصل کرو۔ چونکہ نمونیا وچیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے ہر سال مرتے رہتے ہیں لہٰذا بیس سال کی جانفشانی سے صدہا مریضوں پر کامیاب تجربہ کا اعلان ہے کہ نمونیا چیچک کی اکسیر دوا کھلانے سے چیچک نہیں نکلتی اور نمونیا کو جلد آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۴؍۔ بے کار احباب کیلئے زریں موقعہ ہے کہ تین ہی روپے آٹھ آنے کا منی آرڈر کر دیں ہم انکو ۲۵ فیصدی کمیشن سے مال پہنچا دیں گے۔ وہ اپنے اپنے مقام پر اس کامیاب دوا سے بچوں کی بیفرودی خدمت انجام دیکر بیکاری کو دھکے دیں۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ پتہ پورا اور صاف تحریر کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بہی خواہ ملک و قوم

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہان پور ضلع میرٹھ

رسائل شبلی

وہ علمی اور تاریخی مضامین جو وقتاً فوقتاً مرحوم کے قلم سے شائع ہوتے رہے۔ خصوصاً اسلامی شفاخانہ۔ قدیم تعلیم اسلامی مدارس اور اسلامی کتب خانہ وغیرہ مضامین تو بے حد دلچسپ اور مفید ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍۔ محصول علیحدہ۔

مجموعہ نظم شبلی

مع سوانحعمری۔ جس میں علامہ شبلی مرحوم کی تمام اردو نظمیں یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔ آخر میں ان کی سوانحعمری ہے۔ جو مولانا شرر مرحوم نے لکھی تھی۔ قیمت ۱؍ رعایتی ۱؍

الغزالی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ امام غزالی کی ولادت۔ غزالی کی وجہ تسمیہ۔ امام صاحب پر ایک قزاق کے طعنہ کا فوری اثر۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍

سیرت النعمان

امام ابوحنیفہ رح کوفی کے حالات زندگی مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ اور فن فقہ پر تفصیلی ریویو۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍۔ رعایتی عہ۔ محصول علیحدہ۔

سفرنامہ مصر روم شام

علامہ ممدوح (مولانا شبلی) نے ان ممالک کے سفر سے واپس آکر وہاں کے حالات تمدنی، معاشرتی طریقوں کو عجیب پیرایہ میں بیان کیا ہے ہر ہندوستانی مسلمان کو اس کا مطالعہ ... قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍۔ محصول ڈاک ...

حیات سعدی

سوانحعمری حضرت شیخ سعدی ... قیمت عہ۔ رعایتی ۴؍۔ محصول علیحدہ

سوانح مولانا روم

مثنوی شریف پر نہایت تفصیل سے تقریظ اور تبصرہ۔ مولانا کی پیدائش سے وفات تک کے مفصل حالات شمس تبریز کا قتل یا گم ہو جانا۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۸؍

حیات خسرو

طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالات از پیدائش تا وفات۔ ان کی شاعری کے آغاز کا بیان اور اس پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍ محصول علیحدہ

حیات حافظ

حضرت حافظ شیرازی مرحوم کے حالات زندگی۔ قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍ محصول علیحدہ ہوگا۔

ترکان احرار

غازی مصطفےٰ کمال پاشا غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا غازی محمود شوکت پاشا۔ غازی احمد مختار پاشا غازی محمود مختار پاشا۔ غازی شکری پاشا۔ ... حلمی پاشا۔ جرنیل عبداللہ پاشا۔ غازی رؤف بے۔ محترمہ خالدہ خانم اور سعید زاغلول پاشا کی سوانحعمریاں اور ان کے عبرت انگیز کارنامے درج ہیں۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۸؍

مزارات حجاز

جس میں مکہ معظمہ کے قبوں اور مقبروں کے گرانے کی مفصل تحقیق کرکے احادیث سے ثابت کیا ہے کہ پختہ قبروں اور قبوں کا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔ قیمت ۴؍ رعایتی ۲؍

منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
جامعہ ملیہ۔ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۱- ذیقعد ۱۳۵۶ھ

مُوسیٰ کی مانند نبی

موجودہ تورات کی کتاب استثناء میں لکھا ہے۔

خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اسکی طرف کان دھرو۔ (استثناء باب ۱۸ فقرہ ۱۵)

یہ ایک پیشین گوئی ہے مثیل موسیٰ نبی کے حق میں مسیحین اور اہل اسلام میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق کون ہے۔ مسیحین کہتے ہیں کہ اس کے مصداق حضرت مسیحؑ ہیں۔ چنانچہ رسالہ المائدہ لاہور (دسمبر ۱۹۳۷ء) میں اسکے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ اسمیں نامہ نگار نے بڑی کوشش کی ہے کہ اس کا مصداق حضرت مسیحؑ کو بنائے لیکن ساری کوشش ان کی نقش بر آب کی طرح ہے۔

مشابہت یوں ثابت کی ہے:۔

اول دونوں (موسیٰ اور مسیح) نے اپنی پہلی شان وشوکت وخوشحالی کی حالت کو اپنی امت کی خاطر چھوڑ دیا۔

اہلحدیث | اس مشابہت کو ہم نہیں سمجھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے تو فرعون کے گھر میں پرورش پائی ابھی خوشحالی میں رہے۔ مگر حضرت مسیح کونسی خوشحالی میں تھے؟ یوسف کے گھر میں یوسف کی بیوی سے پیدا ہوئے جو بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ اور بڑھئی بیچارے جس خوشحالی میں ہوتے ہیں وہ آج بھی معلوم ہے۔

پھر لکھا ہے کہ موسےٰ اور مسیح دونوں حلیم تھے اور دونوں اپنے لوگوں کے شافع تھے وغیرہ۔

ہم حیران ہیں کہ رسالہ المائدہ کا نامہ نگار اور اس کا قابل ایڈیٹر اس امر میں اپنا مذہب کیوں بھول گئے۔ کیا المائدہ کے فاضل ایڈیٹر اور ان کا سٹاف مع اعوان و انصار یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ مسیح ابن اللہ اور تثلیث کا ایک اقنوم ہے اور موسیٰ علیہ السلام ایک انسان بندہ مامور۔ پادری فنڈر نے موسیٰ اور مسیح میں جو نسبت بتائی ہے وہ اسی کے لفظوں میں یہ ہے:۔

وہ جو جنگل میں جلتے بوٹے میں موسیٰ پر ظاہر ہوا مسیح تھا۔ (مفتاح الاسرار ص۳۸)

اس ظاہر ہونے والے نے کیا کہا تھا جب بیان قرآنی یہ کہ انا ربک (میں تیرا پروردگار ہوں)۔ اسی لئے پادری فنڈر لکھتے ہیں کہ

مسیح کی الوہیت کا منکر تورات وانجیل کا منکر ہے۔ (مفتاح الاسرار ص ۲۵/۲۹)

اس عقیدے کو ملحوظ رکھ کر کسی مسیحی کو جرات نہیں ہو سکتی کہ وہ موسیٰ اور مسیح کے مابین مشابہت ثابت کرنے کے لئے قلم اٹھائے۔ کیونکہ بندے اور خدا میں مشابہت کے کیا معنی۔

یہ تو ہوئی نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحب کی غلطی کہ وہ اس کوشش میں اپنا مذہب بھول گئے یا دانستہ چھوڑ گئے۔

اب ہم فریقین کی الہامی کتابوں سے اس کا ثبوت دیتے ہیں کہ اس پیشین گوئی کا مصداق کون ہے۔ قرآن مجید میں صاف ذکر ہے کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو صاف لفظوں میں فرمایا تھا:۔

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ ×× يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ (پ ۹ ع ۹)

یعنی جو لوگ نبی امی کی پیروی کرینگے جس کو وہ اپنے پاس تورات انجیل میں لکھا ہوا پائینگے میں اپنی رحمت خاصہ سے ان کو حصہ دونگا۔

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ تورات کی مرقومہ پیشگوئی کے مصداق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی امی ہیں۔ کلا غیر۔ یہ تو ہوئی اسلام کی الہامی کتاب کی شہادت۔ اب ہم مسیحیوں کی الہامی کتاب کی شہادت پیش کرتے ہیں جو یہ کتاب رسولوں کے اعمال جو عہد جدید میں ایک الہامی نوشتہ ہے۔ اسکے تیسرے باب میں یوں مرقوم ہے:۔

پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی؛

اہلحدیث | یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ حضرت مسیح کے بعد کی ہے۔ یعنی ملہم کتاب مذکور مسیح کے چلے جانے کے بعد لوگوں کو نصیحت کرتا ہے۔ اسی لئے کہتا ہے کہ یسوع مسیح کو خدا پھر بھیجے؛ یہاں تک تو مضمون صاف ہے۔ اس سے آگے کا فقرہ سنئے۔ لکھا ہے:۔

ضرورت ہے آسمان اُسے (مسیح کو) لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں۔

اہلحدیث | یہ فقرہ پہلے فقرے سے تعلق رکھتا ہے

سلہ ملاحظہ ہو انجیل متی۔

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۰ - جنوری ۱۹۳۸ء

——— امرتسر میں میونسپل انتخابات ۱۲ - جنوری سے شروع ہونگے۔

——— لاہور میں احرار کی طرف سے مسجد شہید گنج کی بازیابی کے سلسلے میں سول نافرمانی جاری ہے۔ اسکو بند کرانے کے لئے چند مسلم معززین نے رہنمایان مجلس احرار خصوصًا مولوی مظہر علی اظہر سے جیل میں ملاقات کی مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ سول نافرمانی کو ترک کرنا نہیں چاہتے۔

——— مسٹر خدا بخش اظہر ایڈیٹر "زمیندار" کو سول نافرمانی کرنے کے سلسلہ میں چھ ماہ قید کی سزا ہوئی اور بی کلاس دی گئی۔

——— صوبہ پنجاب کی اسمبلی کا اجلاس ۱۰ - جنوری سے شروع ہوگیا ہے۔

——— ڈاکٹر ٹیگور نے کانگرس چین ریلیف فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ دیا ہے۔

——— یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس صوبہ سرحد میں ہوگا۔

——— تحصیل سانبہ ضلع جموں کے ایک موضع میں مسلح ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے ایک زمیندار کے ہاں ڈاکہ ڈالا۔ گاؤں والوں نے زبردست مقابلہ کیا۔ تقریبًا ایک سو پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ ڈاکو چودہ پندرہ ہزار کا مال لے کر چمپت ہوگئے۔

——— ضلع سرگودھا کے ایک موضع میں ایک عورت نے اپنے خاوند کو اپنے آشناؤں سے قتل کروا کر اسکے گوشت کا قیمہ بنایا اور پانی میں ابال کر اپنے خاوند کے اونٹوں کو بانس کی نالیوں کے ذریعے کھلا دیا۔ پولیس نے تفتیش کی تو عورت مذکورہ نے وعدہ معاف گواہ بن کر سارا بیان دیا۔

——— شاہ مصر نے مصیبت زدگان شام کے لئے تین سو پونڈ عطا فرمائے ہیں۔

——— چوہدری سر ظفر اللہ خان دو ماہ کے لئے پھر لندن روانہ ہوگئے ہیں۔

——— وزارت بنگال نے کلکتہ میں ایک زنانہ مسلم کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کا جلسہ اسناد ۳ - جنوری ۱۹۳۸ء کو زیر صدارت سر آغا خان منعقد ہوگا اور لارڈ لوتھین ایڈریس پڑھیں گے۔

——— ڈی - اے - وی کالج لاہور کے طلباء کے ہڑتال کرنے کی وجہ سے پرنسپل کالج نے دو ماہ کے لئے کالج بند کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ امسال امتحانات نہیں ہونگے۔

——— شنگھائی کی میونسپل کانگرس کا اندازہ ہے چین جاپان کی جنگ میں بین الاقوامی علاقہ میں جہاں جہاں جاپان کا قبضہ ہوا ہے وہاں تقریبًا ۹ سو کارخانے نذر آتش ہوگئے ہیں۔ جن میں ۳ ہزار ۸ سو ۶۰ مزدور ملازم تھے۔

——— جاپانی وزارت نے فیصلہ کیا ہے چین میں جو گورنمنٹ جاپان کی مخالفت کر رہی ہے اسے بالکل تباہ کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی جرنیلوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔

——— ماسکو کی خبر ہے کہ بالشویک گورنمنٹ نے اپنی حفاظت کے لئے ۲½ لاکھ پولیٹیکل جاسوس مقرر کئے ہوئے ہیں۔

——— بیت المقدس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شرق اردن کے ایک ۱۹ سالہ بدوی کو ۱۸ کارتوس رکھنے کے الزام میں فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم دیا۔

——— وزیرستان کی اطلاع ہے کہ ایک گروہ نے داتا کیمپ پر تین میل کے رقبہ کے اندر اندر ٹیلیفون اور تار کے تمام کھمبے اکھاڑ دیئے۔

——— نمائش لاہور میں ۹ - جنوری کو بلہڑ پہلوان کی جیجا پہلوان سے کشتی ہوئی۔ پچاس ہزار تماشائی موجود تھے بلہڑ جیت گیا۔ اسے مبلغ تین ہزار روپیہ انعام ملیگا۔

ثبوت قربانی گاؤ | راماین - مہابھارت اور وید شاستروں توراۃ - انجیل اور قرآن سے گائے کی قربانی کا ثبوت قیمت ہر دو حصہ ۸ محصول علیحدہ - پتہ : منیجر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ متفرقات)

چندہ کانفرنس | حافظ محمد عبدالرحمن صاحب متولی مسجد اہلحدیث ایلور ۱۰ - محمد شفیع صاحب گنور ضلع بدایوں ۲ -

عیدالنہ فنڈ | مولوی عبدالقیوم صاحب لالہ موسیٰ ۸ - مولوی محمد عالم صاحب تحصیل حسن ابدال ۱ - میاں غلام حسن تحصیل حسن ابدال ۱ -

غریب فنڈ | از جناب نور علی صاحب ساکن بشیر ماڑی ۱ - از فتویٰ فنڈ ۶ - جلد ۱۰ - بذمہ فنڈ ۳ - بقایا ۱ - سائلین کے نام اخبار جاری کر دیا گیا تفصیل آئندہ درج ہوگی۔ انشاء اللہ

حملہ آور | آج ۱۰ تک گرفتار نہیں ہوا۔

میری علالت | کی اطلاع ناظرین اہلحدیث ۲۴ - ۳۱ دسمبر میں ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ الحمد للہ کہ پچیس یوم کے بعد ۱۰ کو دفتر حاضر ہوگیا ہوں۔ نقاہت ہنوز باقی ہے۔ ناظرین دعائے صحت فرمائیں۔

نیاز مند - قاضی منظور حسین امرتسر

مضامین آمدہ | بابو عبدالغنی صاحب مستری عبدالعزیز ناگی - محمد علی صاحب تارکش - مولوی ابو اسحٰق محمد عبدالرزاق مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا ۲ عدد - عبدالستار صاحب - پنڈت آتمانند صاحب ۲ عدد - منشی محمد عبداللہ صاحب معما محمد عبدالکبیر صاحب - شیخ دین محمد صاحب - نسیم صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب - حبیب الرحمن صاحب قریشی

غیر مقبولہ | خواب سحری - افسانہ حملہ قاتلانہ - تعلیم کو مذہب پاک پتن - عقائد پاک پتن -

مولود خوانی | کا مضمون ملتوی رکھا گیا ہے۔

ضروری اطلاع | ۱۹۳۷ء میں جن نامہ نگاروں کے مضامین غیر مقبول ہوئے ہیں وہ اگر اپنے اپنے مضامین واپس منگوانا چاہیں تو محصول ڈاک بھیج کر واپس منگا لیں دو ہفتہ کے بعد تلف کر دیئے جائیں گے۔

گورنر پنجاب کو تار | جماعت اہلحدیث پٹی نے قاتلانہ حملہ کی اطلاع پا کر گورنر پنجاب و وزیر اعظم کی خدمت میں احتجاجی تار روانہ کئے اور جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کر کے بذریعہ ڈاک بھی ارسال کئے

مزید خطوط | مولانا فضل الدین از گجرات - چوہدری

لیکن ہماری منشا یہ ہرگز نہیں کہ ہم احمدیت کے بانی پر حملہ کریں بلکہ غلام احمدیت یا مرزائیت کا شرک دکھلانا ہی فقط ہمیں مقصود ہے۔ اور ہمارے اس فلسفیانہ مضمون کے مخاطب قادیانی احمدی عموماً اور لاہوری احمدی خصوصاً ہیں کیونکہ قادیانیوں میں ہمیں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو ہمارے مضمون اور مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں کو سمجھنے کی بھی قابلیت رکھتا ہو۔ خلیفہ صاحب کو تو ضعف دماغ کی وجہ سے دورے آنے شروع ہوجاتے ہیں البتہ لاہوری احمدیوں میں پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی فاضل سنسکرت اور اُن کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت لاہوری اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مولوی عمرالدین صاحب شملوی وغیرہ چند ایسی ہستیاں فرد معلوم ہیں جو اگرچہ جواب تو نہیں دے سکیں گی البتہ ہمارے فلسفیانہ مضمون کو سمجھ ضرور سکیں گی۔ اس لئے لاہوری جماعت احمدیہ سے ہی ہمارا روئے سخن ہے۔ قادیانیوں کو ممانعت نہیں کہ وہ بھی سمجھنے اور جواب دینے کی طبع آزمائی شوق سے کریں۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ

ہر دو صنف کے احمدی اور حضرت مسیح قادیانی مومن نہیں تھے۔ اگر کوئی احمدی ہمارے مندرجہ ذیل اعتراضات کو رفع فرما کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی اور مجدد چھوڑ صرف ایک سیدھا سادا مؤمن یعنی مسلمان ہی ثابت کر دکھائیں تو ہم اقرار صالح کرتے ہیں کہ ہم بلا کسی شرط کے "احمدی" بن جائینگے۔ اور مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لیں گے۔

ہے کوئی احمدی عالم ؟

جو ہماری غیر مشروط بات کا جواب دیکر ہمیں مرزائی بنانے کا دم بھرنے کے لئے تیار ہو ؟

ہمارے دعوے کے دلائل سنو

(۱) حقیقۃ الوحی ص۸۶ پر مرزا صاحب کا الہام یوں درج ہے کہ:۔ "انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی" یعنی اے مرزا تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کی مثل ہے۔

اعتراض۔ جب خدا کی وحدانیت اور فردیت کی جگہ مرزا صاحب بھی ہوگئے تو وحدانیت اور فردیت کس طرح باقی رہ گئی کیونکہ وحدانیت اور فردیت کا مطلب یہ ہے کہ لیس کمثلہ شیء یعنی خدا کا مثل کسی بات میں کوئی نہیں۔

(۲) مکاشفات ص۹۔ نیز آئینہ کمالات ص۵۶۴ وکتاب البریہ ص۸۵ پر مرزا صاحب کا ایک مکاشفہ یوں درج ہے :۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں"

(۳) اپنے یا حضرت محمد صاحب صلعم کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں

شان احمد راکہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح مرام ص۲۳)

مرزا صاحب کا اپنے تئیں یا آنحضرت کو خدا ماننا بدترین شرک ہے۔

(۴) مرزائی لوگ آریہ سماجیوں کے ساتھ مادہ و ارواح کی قدامت کے خلاف محض اس لئے مناظرے کیا کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے کا دھوکہ دے سکیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزائی لوگ خود مادہ و ارواح کی قدامت کے قائل ہیں۔ پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی یا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سوچیں کہ اگر مادہ و ارواح کی قدامت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں آریہ سماجی پیش کردیں تو احمدیوں کے پاس سوائے تسلیم کے اور کیا جواب ہے؟ ہم مرزا صاحب کے اس معرکۃ الآرا "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر" ص۳۰ کا کچھ نمونہ ناظرین کی نذر کرتے ہیں۔ جس کی مقبولیت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے پہلے سے کی ہوئی کہی جاتی ہے۔ یہ پیشگوئی نہیں تھی بلکہ صدر صاحب نے مرزا صاحب کے اس لیکچر کو مقبول ترین کہنے کا وعدہ پیشتر سے ہی دے رکھا تھا۔ ورنہ لیکچر کی خوبی سنئے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت پر آچکے ہیں۔ چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اسلئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرت عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اُس سے پہلے خدا ہمیشہ سے معطل اور بیکار تھا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اسکو قبول نہیں کریگا۔ مگر ہمارا عقیدہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے اگر چاہے تو کروڑوں مرتبہ زمین و آسمان کو فنا کر کے پھر ایسے ہی بنا دے اور اُس نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ آدم جو پہلی امتوں کے بعد آیا جو ہم سب کا باپ تھا اُس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے اور اس سلسلہ کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے" (بلفظہٖ)

مرزا صاحب کی اس طویل تحریر کا خلاصہ صرف اس قدر ہے

(۱) خدا قدیم سے خالق ہے۔

(۲) اس لئے کائنات اپنی نوع سے قدیم اور ذات سے حادث ہے۔

(۳) اگر دنیا کو نوع (پرواہ روپ سے انادی) کے لحاظ سے ازلی نہ مانا جاوے تو خدا پر ازلیت سے معطل اور بیکار رہنے کا الزام عاید ہوگا۔ جس الزام کو مرزا صاحب جیسا کوئی عقلمند قبول نہیں کریگا۔

(۴) یہ عقائد مرزائیہ قرآن شریف سکھلاتا ہے کہ خدا ہمیشہ یعنی ازل سے خالق ہے اس لئے کروڑوں مرتبہ بلکہ ازل ہی سے زمین و آسمان کو نیستی سے ہستی میں پیدا اور ہستی سے نیستی میں فنا کرتا چلا آرہا ہے۔

مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کے یہ عقائد اگرچہ ہمارے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن عام فہم بنانے کے لئے ایک درمیانی کڑی یا عقیدہ کو سمجھ لینا ناظرین کے لئے مفید ہوگا۔ اور وہ یہ کہ مرزا صاحب الوصیت ص۸ پر لکھتے ہیں کہ:۔

اُس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔

پہلے فقرے میں مسیح کی آمد ثانی کی تمنا ظاہر کی گئی ہے۔ اس دوسرے فقرے میں مسیح کی آمد ثانی کی رکاوٹ کا اظہار ہے۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے نبیوں کی پیشین گوئیوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اس سے اگلا فقرہ سارا عقدہ کھولتا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

کیونکہ موسےٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ
خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں
میں سے تمہارے لئے ایک نبی تیری مانند
اٹھائے گا۔

اہلحدیث اس فقرے کو فقرہ ثانیہ سے تعلق علت و معلول کا ہے۔ فقرہ ثانیہ میں مسیح کی آمد ثانی کے لئے نبیوں کی پیشین گوئیوں کا پورا ہونا مقدم بتایا۔ اس فقرے میں ان پیشین گوئیوں سے ایک پیشین گوئی کو بطور نمونہ کے پیش کیا ہے۔ پس معنی اس عبارت کے مختصر لفظوں میں یہ ہیں کہ مسیح دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے جب تک وہ نبی جو موسےٰ کی زبانی موعود ہو چکا ہے نہ آچکے اس سے صاف ثابت ہے کہ اس الہامی نوشتہ کا لکھنے والا، مسیح کو اس پیشین گوئی کا مصداق نہیں سمجھتا۔ جب مسیحیوں کی الہامی کتاب مسیح کو موسےٰ کی پیش گوئی کا مصداق قرار نہیں دیتی تو مسیحیوں کا اسکے خلاف کوشش کرنا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ پس دونوں الہامی نوشتوں سے ثابت ہوا کہ تورات کا موعود نبی مسیح نہیں ہے بلکہ وہ ہے جس کی شان میں کہا گیا ہے ؎

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

قادیانی مشن

قادیانی اور مصری نزاع اور اس کے فیصلے کی صورت

ناظرین آگاہ ہونگے کہ قادیان میں ایک شخص شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہے۔ جو عربی، انگریزی پڑھا ہوا قابل علم اور احمدیہ جماعت میں ذی وجاہت ہستی ہے۔ اس نے اپنی احمدیت کے باوجود خلافت موجودہ کے برخلاف آواز اٹھائی۔ جس کا لب لباب بالفاظ اخبار "پیغام صلح" یہ ظاہر کیا گیا کہ خلیفہ قادیان اخلاقی کمزوری کی وجہ سے خلافت کے لائق نہیں اس لئے جماعت کو چاہئے کہ اسے معزول کردے۔ ادھر خلیفہ نے جلدی سے مصری اور اس کے اعوان وانصار کو جماعت سے خارج کردیا۔ جس کو انہوں نے منظور کرکے اپنے خیال کو نہ چھوڑا۔ بلکہ فیصلے کے لئے تقاضا پر تقاضا کرتے رہے۔ چنانچہ اخیر دسمبر کو سالانہ جلسہ مرزائیہ میں مصری صاحب نے کئی ایک اشتہار دئیے۔ جن سب کا لب لباب یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں، ہم کو احمدیت میں ذرہ شک وشبہ نہیں، ہم صرف خلافت محمودیہ کے مخالف ہیں، خلیفہ صاحب ہمارے طرق اربعہ میں سے کسی طریق سے فیصلہ کرلیں۔

(۱) ایک کمیشن مقرر ہو جو فریقین کا بیان اور ثبوت لے کر فیصلہ کرے۔

(۲) دوسرا ان الزامات کی بریت میں خلیفہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرے۔

(۳) خلیفہ بجائے خود اپنی بریت کی حلف موکد اٹھائے

(۴) ہمیں حلف موکد دے اور خدائی فیصلہ کا انتظار کرے

اہلحدیث ہم خوب جانتے ہیں کہ یہی طرق اربعہ ہیں جو مرزا صاحب متوفی اور ان کے بعد ان کے اتباع مخالفین کے سامنے پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اس کی

کوئی وجہ نہیں کہ آج وہ خود انکو بالکلیہ مسترد کردیں۔

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

(از قلم پنڈت آتما نند صاحب لائل پوری)

جب ہم مرزائی کہتے ہیں تو ہمارے احمدی دوست ناراض ہوکر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں احمدی کہا جائے اور کہا کرتے ہیں کہ وہ حضرت احمد صلعم کے پیرو ہیں نہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے۔ اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدیت ہی حضرت محمد صاحب صلعم کا مذہب اور حقیقی اسلام ہے۔ یہ لوگ آریہ سماج کو اس لئے مشرک بتلاتے ہیں کہ آریہ سماجی لوگ خدا کے ساتھ مادہ و ارواح کو بھی قدیم مانتے ہیں۔ آج ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ احمدیت حقیقی اسلام نہیں بلکہ شریمتی آریہ سماج کی سگی ماں جائی بہن ہے۔ اور ویدک ہندو دھرم کا ایک فرقہ۔ چند روز ہوئے کہ اخبار "پیغام صلح" میں ہماری نظر ایک مضمون پر پڑی۔ جس میں پہلی شرط بیعت احمدیت کا خلاصہ یہ تھا بیعت کنندہ اقرار کرے کہ قبر میں جانے تک وہ شرک سے باز رہیگا۔

قرآن شریف میں بھی لکھا ہے کہ خدا ہر ایک قسم کے گناہ کو بخش سکتا ہے لیکن شرک اور مشرک کو نہیں بخشیگا یہاں یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا شرک سے مجتنب اور مومن ہونا نہایت ضروری ہے یعنی کوئی مشرک شخص جو خدا کی وحدانیت اور ہستی میں کسی غیر از خدا کو شریک مانتا ہو ہرگز ہرگز مسیح نہیں ہوسکتا۔ یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "احمدیت" کیا ہے؟ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایمان عقائد اور اقوال کے مجموعہ کا نام احمدیت ہے۔ ہمارا اعتراض احمدیت پر ہے نہ کہ اسکے بانی پر۔ لیکن چونکہ اس کے بانی کے اقوال وعقائد پیش کئے بغیر احمدیت کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ہمیں صرف احمدی عقائد ومسلمات دکھلانے کے لئے ہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقائد پیش کرنا ناگزیر معلوم دیتا ہے

بلکہ پیدا شدہ اور مخلوق ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت تک مادہ و ارواح کی پیدائش نہیں ہوئی تھی۔ تب تک کائنات کہاں تھی؟ کہیں بھی نہیں۔ اور جب کائنات نہیں تھی تب خدا کے اظہار خالقیت میں تعطل آگیا۔ اور مادہ و ارواح کی پیدائش اولیں ماننے سے خدا پر ازل سے بیکار رہنے کا "الزام" بھی عائد ہو گیا۔ لہٰذا مادہ و ارواح احمدیوں کے عقیدہ بالا کی رو سے ازلی و ابدی ثابت ہوئے۔

(۵) ہم مرزا صاحب کے عقیدہ کو ایک ایسے فلسفیانہ رنگ میں پیش کرتے ہیں جس کو ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب تو کیا مرزا صاحب کے فرشتے پنڈت "مٹھن لال" "لالہ خیراتی" "رام اور جہاشہ ٹیچی" جی بلکہ مرزا صاحب کو الہام بھیجنے والا "رب قادیان" بھی نہ جانتا ہوگا۔ اور وہ یوں کہ جس وقت مرزا صاحب کا خدا کائنات کو ایک جگہ ہستی سے نیستی میں مٹا دیتا ہے تو عین اسی وقت اور اسی لمحہ کسی دوسری جگہ کائنات کو نیستی سے ہستی میں پیدا کر دیتا ہے۔ آریہ سماجی خدا کی طرح پرانے کھنڈرات کا ملبہ اٹھا کر نہیں لے جاتا یوں ازل سے ابد تک کرتا رہے گا۔ یوں ماننے سے خدا بھی خالق اور کائنات بھی مخلوق اور کائنات بھی ازل سے ابد تک نوعیت کے لحاظ سے قدیم یعنی پرواہ روپ سے ازلی و ابدی ہونا اور خدا کا ہر مخلوق کائنات سے قبل بھی ہونا اور مخلوق کا خالق سے بعد ہونا اور کہیں نہ کہیں ہر وقت خدا کے ساتھ مخلوق کائنات کا موجود بھی رہنا۔ اور خدا کی صفت خالقیت کا کبھی بھی معطل نہ ہونا۔ اور مادہ و ارواح کا بھی ازلی و ابدی نہ ہونا بلکہ مخلوق اور پیدا شدہ ہونا اور یکجائی (دو امر بطالت) کا دونوں امور کے مابین ہونا سبھی باتیں صحیح ثابت کی جا سکتی ہیں۔

ہے کوئی آریہ سماجی یا مسلمان فلاسفر؟

جو ہماری بیان کردہ مذکورہ بالا مرزا صاحب کی قادیانی فلاسفی کی تردید کر سکے؟

(۶) اگر یوں بھی مانا جاوے تو بھی ازل سے ابد تک کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں ہمیشہ اور ہر وقت خدا کے ساتھ شریک اور موجود رہے گی اور خدا کبھی بھی وحدہٗ لاشریک اکیلا نہیں رہیگا۔ جس سے شرک لازم آئے گا۔

(۷) اگر مادہ و ارواح کو ازلی و ابدی نہ مانا جاوے تو مادہ و ارواح کی پیدائش اولین ضرور ماننی پڑیگی اور اس سے پیشتر خدا ازل سے بیکار ثابت ہوگا اور جب مادہ و ارواح کی نفی یا نیستی مانی جائیگی تو اس وقت کسی بھی کائنات کی کہیں پر بھی کوئی ہستی ثابت نہ کی جا سکے گی۔

امام اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب جواب دیں

آریہ سماج میں تو کوئی فلاسفر سوامی درشنانند جی سرسوتی اور مہاتما آیا دھیائے شری پنڈت آریہ منی جی مہاراج کے بعد ایسا دکھلائی نہیں پڑتا جو اس فلسفیانہ بطالت کا رد کر سکے۔ پنڈت راجارام صاحب شاستری ہی ایک باقی تھے جو فلسفیانہ مذاق رکھتے تھے مگر وہ آریہ سماجی نہیں رہے۔ اس لئے امام اسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان ہی شاید اس کا جواب دے سکیں کہ اگر کوئی احمدی (مرزائی) یہ کہہ دے کہ خدا بلا وقفہ یا تعطل ازل سے ہی مادہ و ارواح اور کائنات کی ہستی سے نیستی میں فنا اور نیستی سے ہستی میں پیدائش پرواہ روپ سے (بہ تسلسل پیوستہ) کرتا چلا آرہا ہے اور ابد تک کرتا چلا جائیگا۔ یوں گو کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں پر خدا کے ساتھ ہمیشہ موجود رہے گی لیکن جس طرح مولانا امام اسلام ارواح و مادہ کو ابدی اور ابدالآباد ہمیشہ خدا کے ساتھ رہنے والے مان کر بھی صرف قدیم یعنی ازلی نہ ماننے سے مشرک نہیں۔ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر احمدی اور مرزا صاحب روح و مادہ کو مخلوق اور فانی اور ہر کائنات کو حادث اور فانی مان کر مومن کہلانے کے مستحق ہیں۔ مشرک نہیں۔ تو مولانا صاحب موصوف بتلا دیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیں گے؟ کیونکہ احمدی اگرچہ کسی نہ کسی کائنات کا خدا کے ساتھ ہر وقت موجود رہنا مانتے ہیں لیکن کسی بھی کائنات کو ازلی و ابدی نہیں مانتے۔ حضرت امام اسلام یہ بھی بتلا دیں کہ آیا مرزا صاحب کے قول کے مطابق قرآن شریف یہی عقیدہ سکھلاتا ہے؟ اگر امام اسلام اس مشرکانہ مرزائیہ عقیدہ کی تردید نہ کر سکے[1] تو ہم تردید کر دکھائیں گے اور یہی ہمارے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت سمجھا جائیگا۔ کیونکہ ولی را ولی مے شناسد امام اسلام را المسیح۔ (باقی)

مذہب اہلحدیث قدیم ہے

(بقلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاراں غربی)

ہمارے کوٹلوی محدث مولوی محمد شریف صاحب نے "الفقیہ" ۱۴ - اکتوبر ۳۵ء میں بڑی شد و مد سے بحوالہ اخبار "اہلحدیث" یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اہل حدیث تھوڑی مدت سے بنے ہیں یعنی مذہب اہل حدیث قدیمی مذہب نہیں ہے۔ حالانکہ یہ چیز روز روشن کی طرح عیاں اور نصف النہار کی مانند درخشاں ہے کہ مذہب اہل حدیث زمانہ نبی علیہ السلام سے ہے۔ کیونکہ جب سے حدیث ہے تب سے اہل حدیث ہیں۔ زمانہ میں روشنی کب سے ہے جب سے سورج (آفتاب) طلوع ہوا ہے۔ ہمارے کوٹلوی صاحب جس عبارت کو لکھ کر پھولے نہیں سماتے اگر کہیں خلوت میں بیٹھ کر بغور ملاحظہ فرماتے تو اس قدر دیدہ دانستہ فاش غلطی کے مرتکب نہ ہوتے۔ حضرت سردار اہل حدیث کی پوری تحریر جو "اہلحدیث" ۲۶ نومبر ۳۵ء میں درج فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ

آج جو ترقی اہل توحید کو نصیب ہے وہ اس زمانہ میں نہ تھی۔ گہری نظر سے ہر شہر، قصبہ اور دیہات کو دیکھو اور بڑی عمر والوں سے پوچھو کہ یہ لوگ کتنے عرصہ میں اہل توحید یا بقول اعدا وہابی کب سے بنے ہیں توحید سالوں ہی کا دور دورہ معلوم ہوگا۔ آج خدا کے فضل سے ہندوستان کا کونہ کونہ ان وہابیوں سے آباد ہے۔ والحمد للہ

اہل دانش اور ذی عقل حضرات خود سمجھ گئے ہونگے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب ہندوستان میں اہل توحید کی ترقی ہونے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ فی زمانہ لوگ بکثرت خدا پرست بن چکے ہیں نہ یہ کہ اہل حدیث مذہب اب نیا پیدا ہوا ہے۔ پیدائش اور ترقی میں فرق ہوتا ہے

---

[1] اس کا جواب ہمارے رسالہ "اصول آریہ" میں ملیگا۔ مطالعہ کی تکلیف کریں۔ (اہلحدیث)

کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔"
نیز کشتی نوح صفحہ ۱ پر رقمطراز ہیں کہ:-
"ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی، ابدی اور غیر متغیر ہے۔"
اگر کسی بھائی کی سمجھ میں یہ معمولی فلسفہ بھی نہ آ سکے تو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی کی مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ فرماویں۔ آپ "مسیح موعود کے کارنامے" نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:-
"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں یہ ماننا بھی کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطل تھا جو خدا تعالیٰ کی صفتِ قیوم کے خلاف ہے اسی طرح یہ کہنا بھی کہ جب سے خدا تعالیٰ ہے تبھی سے دنیا چلی آتی ہے خدا کی صفات کے خلاف ہے۔" (صفحہ ۳۸)
"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اس بحث کا یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کی صفتِ خالقیت کبھی معطل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔ اور صداقت ان دونوں امور کے درمیان ہے اور اس کی تشریح آپ نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے گو قدامت ذاتی کسی شے کو حاصل نہیں۔ کوئی ذرہ۔ کوئی روح کوئی چیز ماسوائے اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامت ذاتی حاصل ہو لیکن یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے اپنی صفتِ خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا ہے۔"
(مسیح موعود کے کارنامے صفحہ ۳۸ و ۳۹)

مرزا صاحب کے خدا نے اپنے فرشتہ پنڈت لچھمن لال (عرف لیکھ رام) کی معرفت جو قرآن شریف مرزا صاحب کو سکھلایا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا ازل سے ابد تک بلا تعطل خلقت پیدا کرتا رہیگا۔ اور کرتا چلا آیا ہے کبھی ایک لمحہ کے کروڑویں حصہ تک بھی اس کی صفتِ خالقیت کبھی معطل نہیں ہوئی۔ اس لئے مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے۔

جس طرح عیسائی تثلیث کا یہ مسئلہ باطل ہے کہ ۳×۱ اور ۱×۳ برابر ہے ایک کے اور جسے انگریزی زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے کہ Three into one and A One into three is equal to one اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ناممکن اور قطعی باطل مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا ازل سے ایک لمحہ بھر رُکنے کے بغیر کائنات کو پیدا کرتا ہوا چلا آیا ہے اور ابد تک ایسا ہی کرتا رہیگا۔ یہ بالکل پنڈت لیکھ رام کی دعائے مباہلہ اور شاگردی کا نتیجہ ہے۔ اور بعینہٖ آریہ سماجی عقیدہ ہے جو اپنی نادانی سے ایسے سوالات کیا کرتے ہیں کہ جب مادہ و ارواح نہ تھے تو خدا مالک و خالق کس کا تھا؟ اور جب کوئی موحد یہ جواب دیتا ہے کہ خدا کی ایسی صفات محض نسبتی ہیں۔ جب مادہ و ارواح نہیں تھے تب وہ مالک و خالق نہیں کہلاتا تھا۔ اور نہ ہی اُسے مالک و خالق کہنے والا کوئی ذی روح تھا۔ البتہ اُس میں مالک و خالق ہونے کی قدرت موجود تھی۔ تو ہمارے آریہ سماجی بھائی جھٹ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگر اُس کو مادہ و ارواح کی پیدائش سے قبل مانا جاوے تو خدا کی صفات ازلی و ابدی نہیں رہتیں اور خدا پر ازلی طور پر معطل چلے آنے کا الزام عائد ہوتا ہے۔ پنڈت لیکھ رام جی سے سیکھ کر بعینہٖ یہی اعتراض مرزا صاحب عیسائیوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماجی بھی خدا کو زمین و آسمان کی چکی چلانے سے چار ارب تیس کروڑ سال کی مہلت ہر کلپ میں دیتے رہتے ہیں مگر شاگرد ایسے ہیں کہ ایک سیکنڈ کی بھی مہلت نہیں دیتے۔ اس سے ایک بات معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اگرچہ مرزا صاحب ضد اور تعصب سے پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ برسرپیکار رہے مگر دل سے پنڈت جی کے دلائل اور آریہ سماجی عقائد کے شائد قائل ہو گئے تھے۔

مرزائیوں کا یہ عقیدہ مشرکانہ ہے

احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا ازل سے بلا تعطل خالق چلا آ رہا ہے اور ابد تک ایسا ہی چلا جائیگا۔ یعنی اُس کی صفت خالقیت میں کبھی لمحہ بھر بھی تعطل نہیں آئیگا یا یوں کہئے کہ خدا ازل سے ابد تک کبھی ایک لمحہ بھر بھی خلقت پیدا کرنا بند نہیں کرتا۔ نہایت مشرکانہ و ملحدانہ ہے۔ بوجوہات ذیل:-

(۱) اگر کسی وقت کائنات کی موجودگی نہ مانی جاوے یا سب سے پہلی خلقت میں کائنات یا مادہ و ارواح کی نیستی سے ہستی میں پیدائش مانی جاوے تو خدا پر معطل اور ازل سے بیکار رہنے کا بقول مرزا صاحب "الزام" عائد ہوتا ہے جو مرزا صاحب جیسا عقل مند شخص قبول نہیں کر سکتا۔ لہٰذا کائنات ازلی و ابدی اور خدا کی شریک اور ساتھی ہوئی جو صریح شرک ہے۔

(۲) ازلی و ابدی کائنات کا خالق کوئی نہیں مانا جا سکتا ورنہ کسی وقت کائنات کی موجودگی یا پیدائش نہ ماننے سے خالق کی صفت خالقیت میں تعطل اور بیکاری کا ماننا لازم آئیگا جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ازلی و ابدی کائنات کا کوئی خالق خدا نہیں ہے اور یہ کائنات ازل سے ابد تک ایسی ہی خود رَو چلی آ رہی ہے اور چلی جائیگی اس کا کوئی خالق خدا نہیں۔

مرزائیوں کا یہ عقیدہ ناستک جینیوں یا بودھوں یا منکرانِ خدا دہریوں سے بھی بدتر ہے۔

(۳) اگر مرزائی خالق کو خدا کہتے ہیں تو چونکہ خالق کا مخلوق سے پیشتر ہونا لازمی ہے ورنہ خالق و مخلوق دونوں کا بیک وقت اور ہم عمر یا ہم عصر ہونا خالق اور مخلوق کی نفی ثابت کرتا ہے یعنی اگر خالق اپنی مخلوق سے قبل نہ مانا جاوے اور مخلوق کو کسی وقت مقررہ سے پیدا شدہ نہ مانا جاوے تو وہ ازلی ہوگی اور اُسے مخلوق کہا ہی نہیں جا سکیگا۔ اور اگر کائنات کو پیدا شدہ یعنی مخلوق مانا جاوے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ کسی وقت کائنات پیدا شدہ نہیں بھی تھی اور خدا کی صفت خالقیت میں تعطل ماننا لازمی ہوگا۔ جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔

(۴) ہمارا پُر زور دعویٰ ہے کہ جب تک مادہ و ارواح کو آریہ سماجیوں کی مثل ازلی و ابدی نہ مانا جاوے تب تک دنیا نوع کے لحاظ سے ہرگز ہرگز قدیم نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ اگر مادہ و ارواح ازلی و ابدی نہیں،

خاصکر ایسے وقت میں جبکہ وہ نوعمر ہو۔ غرضیکہ صاف ظاہر ہورہا ہے کہ لڑکوں کو بعض وقت ترکہ میسر بھی ہوجاتا ہے مگر لڑکیوں کو ترکہ پدری سے بالکل محروم رکھا جاتا ہے خواہ وارث ماں یا بھائی ہو۔ حقیقی ماں کے ہوتے ہوئے توکسی بات کا خوف معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ماں کی ماتا مشہور ہے۔ مگر سوتیلی ماں ہو تو شاید آپس کی مخالفت کے باعث کہیں فساد ہونے کا اندیشہ ہے۔ واقعی اگر دنیا میں ایسی غیر انصافی ہوتی تو مذہبوں اور قانونوں کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

محمدی قانون کی خوبیاں لیکن ان کے خلاف اول تو اسلام نے دیگر اولاد یا عزیز واقارب کے ہوتے ہوئے فرزند اکبر کو فرد واحد سارے ترکے کا وارث قرار ہی نہیں دیا۔ منصفانہ طور پر باپ کو ماں بیٹی وغیرہ سب کو کچھ نہ کچھ حصہ دیا ہے۔ (جو تفصیل وار ہماری گذشتہ جنتری ۱۳۳۹ھ میں نور المیراث کے نام سے مرقوم ہے)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۔

مردوں کے واسطے انکے ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے اور عورتوں کے واسطے بھی ان کے والدین اور رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے خواہ وہ ترکہ قلیل ہو یا زیادہ ہو یہ حصہ مقرر ہے۔

بنظر انصاف دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اسلام نے کیسی انصاف پسندی سے کام لیا ہے۔ اولاد ہونے کی حیثیت سے بھی چھوٹے بڑے سب یکساں ہیں کسی کو محروم نہیں رکھا۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ باپ کا ورثہ صرف بڑے لڑکے ہی کو کیوں دیا ہے؟ اور اسکے بھائی بہن جو محض صرف چند روز پیچھے پیدا ہوئے۔ اس قصور سے ان کو بالکل بے پدری ہی سمجھنا چاہئے؟

جس طرح ماں باپ کی اولاد لڑکا ہے اسی طرح لڑکی بھی ہے۔ صرف نر و مادہ کا فرق ہے تو خداوند تعالیٰ نے بھی مردوں کا درجہ اعلیٰ ہی رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔

الرجال قوامون علی النساء

کیا شرع اسلام میں کسی قسم کی کوتاہی باقی رہ گئی ہے کہ جس سے مسلمانوں کو ہندو لاء اختیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟ کیا اسلام میں کسی قسم کا نقص وعیب سمجھنے والا پکا مسلمان کہلا سکتا ہے؟ یاد رکھو آج لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرکے کیا تم عرب کی قدیم رسم لڑکیوں کے قتل کو زندہ کرانا چاہتے ہو؟ سنو! سنو!! اب شریعت ہندو قانون کو اسلامی قانون پر ترجیح دینے والے کو کیا کہتی ہے۔

ہندو قانون والوں کیلئے شریعت کا حکم دلیل ۱ قرآن مجید سے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ یعنی ہمارے رسول تم کو جس کام کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اسے کرو۔ اور جس سے منع کرتے ہیں ان سے باز رہو۔ جبکہ مسلمان اپنی زبان سے آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ یعنی میں اللہ اور اس کے رسول وکتابوں پر ایمان لایا۔ اقرار کر لیا تو کلام الٰہی کے ایک ایک لفظ کو ہمیں واقعی کلام الٰہی ہی تسلیم کرنا چاہئے۔ تو میراث کے احکام يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الی آخر؟ کو نہ ماننا اور اس میں کئی قسم کے قضیے نکالنا صراحۃً دلیل خلاف اسلام ہے۔ اور یہ کہنا کہ بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں۔ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وغیرہ وغیرہ۔

دلیل (۲) از حدیث شریف من تشبہ بقوم فھو منہ یعنی جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ اسی میں سے ہے تو لڑکیوں کو ورثہ نہ دینا یہ فعل قوم ہنود کا ہے۔ لہٰذا اس سے مشابہت ہوگئی۔

دلیل (۳) حضرات ائمہ کا قول ہے کہ تارک الصلوٰۃ عمداً کافر ہے۔ کیونکہ وہ نص کے خلاف کرتا ہے۔ تو ایسا ہی ہندو قانون پر عمل کرنے والا بھی نص کے خلاف ہے اس کا گناہ ہوگا۔ اصرار علی الکبائر دلیل کفر ہے۔

زیادہ والسلام خیر الختام واللہ الہادی۔

ادارہ تبلیغ کی ضرورت

اور

ضرورت امیر پر بحث

حضرت مولانا امرتسری کے مبسوط عرفانی بیان کے بعد جو بعنوان "درد دل کا اظہار" عرصہ سے شائع ہو چکا ہے کچھ اور لکھنے کی حاجت باقی نہیں رہ جاتی۔ مگر تائیداً خاکسار کے یہ چند حروف وجملے بھی پڑھ لیجئے۔

یہ تلخ حقیقت کہ ہندوستان بلحاظ اکثریت مذہب اسلام کا دشمن یا اس سے نا آشنا ہے ایک مسلم حقیقت ہے۔

اصل اور خالص توحید کی جگہ شرک کی آؤ بھگت ہے۔ قبروں کے سجدے نذرانے، درگاہوں سے نیازیں مرادیں۔ تعزیوں کے سامنے سجدے اور ان سے دعائیں یہ سب کچھ ہمارے امراء اسلام اور علماء کرام کے دیکھتے ہو رہا ہے اور بقول

ظلم اندر جہاں اندک بود ہر کہ آمد براں مزید کرد

عرس، ختم، قوالی، وغیرہ منکر چیزیں پہلے کہیں کہیں ہوا تھیں اور آج کا دن ہے کہ گوشہ گوشہ میں یہ سب چیزیں پھیلی ہوئی ہیں۔——اسی طرح ایک یورپ زدہ طبقہ ہے جو کالجوں سے الحاد اور استخفاف مذہب کا انمٹ خیال لیکر نکلتا ہے اسکے نزدیک معجزہ، جنت و دوزخ۔ حساب وکتاب۔ ملائکہ۔ میزان وغیرہ سب ناقابل تسلیم اور ملاؤں کے دقیانوسی خیالات ہیں——ایک فرقہ ہے جو امور خانہ داری، تہذیب اخلاق اور تدبیر الملک، تمدن وسیاست وغیرہ میں اسلام کو قاصر سمجھتا ہے بلکہ اسلام کو ترقی سے مانع وحارج سمجھ کر اس میں ترمیم کرتا ہے۔ کہیں پردہ کی رسم پر اعتراض کہیں تعلیم نسواں کا حامی اور کہیں سودی لین دین وغیرہ کو ضروری قرار دیتا ہے۔

ایک اور فرقہ ہے جو فتنہ پرداز لوگوں کی زہریلی کتابوں رسالوں، اخبارات سے سینکڑوں مغالطے اور ہزاروں پیچیدگیوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے اور ایک اوسط درجہ کا مذہبی آدمی دین وایمان کے مسائل میں دھوکہ کھا رہا ہے۔

ایک فرقہ ہے جو حسن وعشق اور نفسیات ونکات

جو ہمارے معترض صاحب کو ناحق کی حمایت میں سوجھا ہی نہیں۔ بعینہٖ اسی طرح اہل مکہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کہتے تھے کہ

دیکھو جی ہمیں اپنے پرانے قدیمی آبائی مذہب سے
چھوڑا کر نئے مذہب کی طرف بلاتے ہیں ؎

کیا کسی صاحب ہوش وایمان کا یہ ایمان ہوسکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کوئی نئی چیز پیش کررہے تھے۔ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے ؂

قل ما کنت بدعًا من الرسل

آنحضرت صلعم نے اسلام قدیمی مذہب کو ازسرنو زندہ فرماکر ان کے دقیانوسی خیالات کو ان کے دماغوں سے نکالنا شروع فرمایا تھا۔

حنفی حضرات جن کو اپنی قدامت پر ناز ہے یہ غور فرمائیں کہ تقلید شخصی کا جھگڑا ہی چوتھی صدی میں پیدا ہوا ہے۔ دیکھو حجۃ اللہ البالغہ۔

اور ذرا آگے چلیں۔ تو ذرا یہ بریلوی حضرات خدا کے لئے بریلوی فرقہ کی تاریخ آغاز ذرا پیش تو کریں کہ کب سے بنے ہیں۔

اور سنئے! یہی مولوی کوٹلوی صاحب اپنی کتاب صداقت الاحناف ملہ میں پردہ میں کھڑے ہو کر قدامت اہل حدیث پر عمدہ چیز پیش کرچکے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس مدینہ شریف سے لوگ چل کر اس غرض سے آئے کہ فاتحہ خلف الامام کے متعلق امام صاحب سے گفتگو کریں۔

ثابت ہوا کہ امام صاحب کے وقت بھی مدینۃ الرسول میں اس عقیدہ کے لوگ بکثرت موجود تھے۔ ؏

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مولوی صاحب زمانہ سابقہ کی طرح اب پھر جماعت حقہ حزب اللہ میں مل کر ثواب دارین کے حقدار بن جائیں خدا صراط مستقیم کی سمجھ دے۔ فافہم ؂

مضمون نگار صاحبان اپنے مضمون کو پیراگرافوں میں تقسیم کرکے لکھا کریں۔ (مدیر اہلحدیث امرتسر)

ملہ میں نیا رسول نہیں آیا۔ منہ

اسلام اور ہندو مذہب

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اسلام کا سنگ بنیاد انصاف پر مبنی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام میں حقوق العباد کا درجہ اور تمام نیکیوں سے بڑھا ہوا ہے۔ حقوق العباد کی تعریف جس پیرائے میں اسلام کی کتاب مقدس۔ قرآن مجید نے ہم کو دی ہے اس کی نظیر غیر مذہبوں کی کتابوں میں ہرگز نہیں آسکتی۔

حقوق العباد کی بجا آوری حقوق الہٰی کا بجالانا ہے جس کی قطعی دلیل یہ ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ اسلام کے معین کردہ حقوق دیگر مذہبوں کے مقابلہ میں زیادہ مقبول ومنصفانہ ہیں۔ کیوں نہ ہوں جبکہ ان کا مقرر کرنے والا ہی خدائے مطلق ہے کہ جس کے سامنے دنیا کے دانا وبینا وقانون دان طفلی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس خدائے قدوس کے نافذ شدہ حکم کی خلاف ورزی کرنا کیا ایک مسلم کے شایان شان ہوسکتا ہے؟ ہمارا روئے سخن ان ناعاقبت اندیشوں کی طرف ہے جو شریعت کی راہ سے گریز کرکے بیٹیا یہ غیر مذہب کے مروجہ قانون ہندو لاء کو محمدی لاء پر ترجیح دے رہے ہیں اور اس دنیائے فانی کی دولت بے ثباتی کی خاطر اپنے آپ کو غاصب اور مشرکوں کے زمرہ میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ ان ناعاقبت اندیشوں کو کانوں سے روئی نکال کر دلی توجہ سے سننا چاہئے کہ کلام ربانی کیا فرمارہا ہے ؂

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ؕ

یعنی اے مومنو اسلام میں پورے طور پر داخل ہوجاؤ یعنی اسلام کے جس قدر اصول وفروع ہیں ان کی تابعداری پورے معنی میں کرو۔

عاشقان ہندو لاء کا کہنا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ صرف مسئلہ وراثت میں ہمارے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ہندو لاء پر عمل کیا تو کیا نقصان ہے، ہم يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ کو بھی بالکل سچا اور حقیقی فرمان الہٰی سمجھتے ہیں ہم حاشا وکلا ہرگز اسکے منکر نہیں ہیں، اٰمنا وصدقنا بہ

جواب اگر ایک شخص کی گردن پر کوئی جابر ظالم تلوار کھینچ کر کہے کہ تو اسلام سے انکار کر تو اس وقت جان بچانے کی غرض سے ظاہرًا اس نے اسلام سے روگردانی کی مگر دل میں اسلامی عقیدہ رکھا۔ تو ایسا کرنا اس کا جائز ہے یعنی اس کی مسلمانی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ لیکن اے محبان ہندو مذہب آپ کی گردن پر کس نے شمشیر کھینچی ہوئی ہے جس کے باعث آپ کو مجبورًا ہندو مذہب پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

ہندو قانون میں خرابیاں اسلام کا قانون میراث دنیا بھر کے قانونوں سے ممتاز ہے۔ کیونکہ اکثر مذہب میں تمام مذہب میں تمام ترکہ کا مستحق بڑے بیٹے کو قرار دیا ہے عورتوں کو خاص کر کچھ دیا ہی نہیں جاتا اور دیگر رشتہ داروں کا تو ذکر ہی نہیں۔ الحمد اللہ خیر سلا۔

یورپین قانون کا دارومدار وصیت پر ہے اگر متوفی بغیر وصیت کے مرگیا تو ساری ملکیت کا مالک سب سے اول فرزند ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو تو بیوی۔ اور دیگر اولاد ہونے کے باوجود چچا وارث بن جاتا ہے۔ ہندوؤں کا بھی یہی حال ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یورپین قانون کے خلاف بیوی کا بڑا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسی کے نکاح ثانی سے باز رہنے کی شرط پر ترکے کا وارث قرار دیا ہے۔

تاہم ایسی صورتوں میں بڑا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ سوتیلی ماں ہو۔ ایسی اولاد جو کل تک مال پر پورا اختیار رکھتی تھیں۔ باپ کے مرجانے سے بالکل بے اختیار ہوگئیں اور ایک ایک چیز کی محتاج ہوگئیں کیا یہ بے انصافی نہیں ہے؟

نکاح ثانی نہ کرنے کی شرط اولاد کو محروم کیا گیا، اور ساتھ ہی عورت پر بھی تھوڑی سی معاشت کے ساتھ دوسری شادی کی ممانعت کرکے صریح ظلم کیا گیا ہے

میری طرف سے اور میری قلیل جماعت محسنین کی طرف سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ فوراً جلد از جلد ایک دینی کارکن جماعت تیار ہو جو ریاست کشمیر و جنیہ و نابھہ و پٹیالہ و بودھ پور و بہاولپور و حیدرآباد، صوبہ سرحد و علاقہ جات اسلامی و ضلع ہزارہ وغیرہ تک سلسلہ تبلیغ و تنظیم جاری ہو جائے تو ایسی جماعت کے واسطے ہم لوگ بھی اس ملک سے چندہ فراہم کر کے ارسال کر دیا کریں گے۔ ہمارے علاقہ کھوڑی تحصیل مظفرآباد میں بڑی جماعت ہے لیکن ابھی تک کوئی انجمن بھی قائم نہیں ہو سکی۔ میں ایک سال سے کوشاں ہوں کہ انجمن قائم ہو جائے مگر ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ اگر ہر سال میں کہیں باہر سے ایک دو دفعہ عالم آکر وعظ و تبلیغ کیا کریں تو انشاءاللہ تعالیٰ مکمل کامیابی حاصل ہو جائے۔

(خاکسار غلام رسول اہل حدیث)

فرضیت صلوٰۃ باجماعت

(بقلم محمد یحییٰ باقی پوری از مدرسہ ویروال افغاناں)

اللہ جلشانہ نے جس طرح نماز فرض کی ہے اسی طرح جماعت کے ساتھ ادا کرنا بھی فرض کیا ہے۔ بہت سے علما بوجہ کتب میں کم عبور کرنے کی وجہ سے جماعت کو محض کار خیر تصور کرتے ہیں۔ لیکن فرض وجوب کے قائل نہیں ہیں۔

امام بخاری جو سید المحدثین کے لقب سے ملقب ہیں اپنی کتاب جامع صحیح البخاری ص۸۹ میں وجوب جماعت کے متعلق یوں باب باندھا ہے۔ "باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ" اس کی تائید کو ایک حدیث ایک قول تابعی پیش کیا ہے۔ (قول چونکہ امام صاحب نے اختصاراً لکھا ہے ہم مفصل طور پر فتح الباری سے لکھ دیتے ہیں)

عن الحسن فی رجل یصوم یعنی تطوعا فتامرہ امہ ان یفطر قال فلیفطر ولا قضاء علیہ ولہ اجر الصوم واجر البر۔ قیل فتنھاہ ان یصلی العشاء فی جماعۃ قال لیس ذالک لہ ھذہ فریضۃ۔ یعنی کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا اور اس کی والدہ نے افطاری کا حکم دیدیا تو اسکے لئے ضروری امر ہے کہ روزہ ترک کر دے۔ اور اس پر قضا واجب نہیں ہوگی۔ اسکو روزہ کا بھی اجر ملیگا اور والدہ کی فرمانبرداری کا بھی۔ پھر سوال کیا گیا اگر والدہ صلوٰۃ عشاء باالجماعت سے منع کرے تو فرمانے لگے یہ فرمانبرداری درست نہیں۔ (کیونکہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق) بلکہ عشاء فرض ہے۔

(حدیث بخاری) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن لھا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے آنحضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ میں جان ہے۔ میرا قصد یہ ہے کہ لکڑیاں جمع کراؤں، پھر جماعت کے لئے کسی کو حکم کروں جو لوگوں کی جماعت کرادے بعدہٗ ان لوگوں کے گھر جلا کر راکھ کر دوں جو لوگ جماعت کو حاضر نہیں ہوتے۔

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

والحدیث ظاھر فی کون الجماعۃ فرض عین لانھا لو کانت سنۃ لم یھدد تارکھا بالتحریق ولو کانت فرض کفایۃ لکانت قائمۃ بالرسول ومن معہ الخ

یعنی حدیث ظاہر طور پر جماعت کے فرض عین ہونے پر دال ہے۔ اگر سنت ہوتی تو شارع علیہ السلام تارک جماعت کو تہدید بالتحریق نہ کرتے۔ اگر فرض کفایہ ہوتی تو پھر محض رسول اللہ اور آپکے ہم جماعت شخص سے فرضیت ادا ہوگئی تھی تو یہ تہدید کیا معنی رکھتی ہے۔ اور امام عطاءؒ، اوزاعی احمد وغیرہم کا یہی مذہب ہے۔ آگے چلکر مخالفین کے دس اعتراض مع اجوبہ مندرج فرمائے ہیں۔ من شاء فلیطالعھا بالتدبر بکی ینجلی الغطاء۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں اجی یہ لوگ منافق تھے اس لئے شارع علیہ السلام نے تہدید فرمائی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شارع علیہ السلام کو تو علم تھا کہ ان کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ ترک جماعت پر تہدید کے کیا معنی۔ بلکہ اس فعل سے بڑے بڑے افعال کا ارتکاب کرتے۔ لیکن شارع علیہ السلام سکوت فرماتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تہدید محض تارکین جماعت پر تھی ابن ماجہ اور ابن حبان میں مرقوم ہے۔ من سمع النداء فلم یجب فلا صلوٰۃ لہ الا من عذر آنحضور علیہ السلام کے صحابہ کرام فرماتے تھے جو شخص اذان سن کر جماعت میں حاضر نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اگر مانع کوئی موجود ہو (مثلاً مرض وغیرہ) تو خیر۔ بعض نے اسکو مرفوع کہا ہے۔ ابن ماجہ مصری ص۶۶ میں ہے۔ اخبرنی ابن عباس وابن عمر انھما سمعا النبی صلعم یقول علی اعواد المنبر لینتھین اقوام عن ودعھم الجماعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین۔ عبداللہ بن عباس و ابن عمر فرماتے ہیں ہم نے آنحضور علیہ السلام سے منبر پر سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ لوگوں کو جماعات چھوڑنے سے باز آجانا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہریں لگا دے گا۔ عبداللہ بن عباس سے سوال کیا گیا ایک شخص تمام دن بھر روزہ رکھتا ہے، رات کو قیام کرتا، لیکن جمعہ جماعت سے الگ رہتا ہے تو فرمانے لگے وہ دوزخی ہے۔

ان ادلہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا فرض عین ہے۔ یہی محدثین کا مذہب ہے۔ جماعت کا تارک فرض کا تارک ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے ایک دفعہ نماز صبح کی پڑھائی فراغت کے بعد دو شخصوں کو علیحدہ دیکھا۔ آپکے پاس لائے گئے آپ نے استفسار کیا۔ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی وہ کہنے لگے ہم اپنے گھر پڑھ کر آئے تھے۔ شارع علیہ السلام فرمانے لگے جب کبھی ایسا موقع ہو تو جماعت دوبارہ پڑھ لیا کرو۔ اس سے ثابت ہوا اگر فرضیت ثابت ہوتی تو شارع علیہ السلام فرماتے تمہاری گھر میں نماز نہیں ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ

یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں پیش آیا تھا اور یہ حالت سفر تھی۔ سفر کی حالت میں جماعت فرض نہیں ہوتی۔ اس لئے شارع علیہ التحیہ والتسلیم نے یہ نہیں فرمایا۔ وفی ذالک کفایۃ لمن لہ الھدایۃ۔ والسلام۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔ (منیجر)

وصل یار، گل و بلبل کے مضمونوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اور بے تصویر سادہ علمی رسالوں کے مطالعہ سے اس کا جی گھبراتا ہے۔ غزالی اور رازی وغیرہ کے جواہر علمیہ سے الگ رہ کر نیوٹن اور برکلے کا خوشہ چین رہتا ہے۔ خالد اور عمر کے کارناموں کے پڑھنے کی بجائے نپولین کی داستان حیات پڑھ رہا ہے۔

ایک اور گروہ ہے جو صرف آبائی رسمی طور پر مسلمان ہے نہ وہ کلمہ طیبہ سے واقف ہے نہ رسول کریم سے نہ اسے دین کے اصول کا پتہ ہے نہ فروع کا۔ ایک قصہ سنا گیا ہے کہ ترائی نیپال میں کسی مسلمان سے پوچھا گیا کہ تم کس کی امت میں ہو۔ اس نے کہا:-

بابو تعلقدار کی طرف ہوں!

پھر اپنے اندر آ کر دیکھئے کیا کچھ بدعہدی، بدخلقی، نفاق و شقاق، عداوت باہمی پیدا ہو چکی ہے الامان والحفیظ ظاہر ہے کہ مسند ارشاد و افتاء پر بیٹھ کر ہر فرقہ کا برا بھلا لقب تجویز کر دینا قوم کی ضرورت کا کوئی علاج نہیں ہے آپ قبر کے پجاریوں کو مشرک کہہ دیں تو اس کا آخر کیا فائدہ؟ منکرین نار و نعیم کو آپ نیچری دہریہ کہہ دیں تو اس سے کیا حاصل ہوا؟ اسلام میں بزعم خود ترمیم کرنے والوں کو آپ نئے زمانہ کا مجتہد اور چودھویں صدی کے روشن خیال کہہ دیں تو اس کا کیا نتیجہ؟ دھوکہ کھا کر ایمان سے ہاتھ دھونے والوں کو آپ مرتد کہہ دیں تو اس سے کیا نفع؟ آتش حسن کے شاعروں اور اسی رَو میں بہہ جانے والوں کو آپ مردود ازلی اور بقول

جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے

کہہ دینگے تو اس سے کیا اصلاح ہو جاویگی۔ غرض سارے فتاوے اور ارشادات محض بے کار ہیں۔

کسی کے دل سے کسی جمے ہوئے خیال کو نکال کر یا اس کی رسم و عادت سے اس کو الگ رکھ کر اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنے میں سعی کامل درکار ہے۔ ~

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار
بہتے دریا کا پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا
کسی بگڑی ہوئی قوم کو بنانا دشوار

ہر فرقہ کے اصول مذاق کی رعایت کر کے قدرت و مشاہدات عالم کے ٹھوس اٹل دلائل سے ان کی تسکین و تفہیم کیلئے جہاں توڑ پر زور تبلیغ اور سعی بلیغ کی جاوے۔

ہمارے امراء اپنے تھیلیوں کے منہ کھول دیں

اور دین کی خدمت کے لئے اپنا آخری پیسہ تک لگا دیں تاکہ ہم مفت تبلیغی رسالوں (انگریزی و غیر انگریزی میں) کو ہر جگہ بھیج سکیں۔ کیونکہ قیمت لے کر تبلیغی چیزوں کا ہر جگہ پہنچانا اور ہر فرقہ کو پڑھنے کے لئے خریدار بنانا سخت مشکل ہے۔ حتیٰ کہ رسائل تبلیغی کے مفت ہونے کی صورت میں جو کام چند سالوں میں انجام پا سکتا ہے اس کام کا ان رسالوں پر قیمت لے کر فروخت کرنے کی حالت میں سینکڑوں برس میں انجام پانا مشکل ہے۔

الغرض ہماری سرگرم تبلیغ کے لئے سب سے اہم سوال روپیہ اور تنظیم کا درپیش ہے۔ کیونکہ جب تک روپیہ نہ ہو اور روپوں کو باقاعدہ اور موقع و محل پر خرچ کرنے والا کوئی منتظم نہ ہو تب تک بکلی رکاوٹ سمجھیں۔

پس جماعت اہل حدیث کے اولوالعزم امراء اور علماء کرام اس طرف اپنی توجہ عالی کیوں نہیں مبذول فرماتے اور اپنے اندر تبلیغی سرگرمی کی ضرورت کیوں نہیں محسوس کرتے

آج مسلمانوں میں ایک نظام کی سخت ضرورت ہے کیونکہ تبلیغ مذہب اشاعت اسلام۔ اصلاح خلق اللہ کے لئے یہ چیز بمنزلہ بنیاد کے ہے۔ پس ہمارے علماء اور امراء بار بار غور فرما کر اصلاح نظام کی سعی فرما دیں وکان سعیکم مشکورا۔ والسلام

(خادم :- عبد الرؤف مدرس جھنڈے نگر بستی)

ضروری اطلاع

منی آرڈر بھیجنے والے اصحاب منی آرڈر فارم کے نیچے کوپن پر اپنا پورا پتہ خوشخط حروف میں تحریر کیا کریں۔ اگر وہ اخبار کے خریدار ہوں تو نام کے ساتھ صرف نمبر خریداری درج کر دینا کافی ہے۔ اسکے علاوہ رقم کی غرض و غایت بھی تحریر کرنی چاہئے کہ فلاں مطلب کے لئے ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تنظیم جماعت موحدین

مضمون اظہار درد دل کو دیکھ کر خوشی حاصل ہوئی مگر میں عرصہ سے بیمار رہا ہوں اس لئے جواب دینے سے قاصر رہا۔ اب بھی علیل ہی ہوں مگر کچھ افاقہ ہے۔ اب عرض ہے کہ ہم ہر وقت دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب کو و مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی حیات طیبہ کو زمانہ طویل تک قائم رکھے۔ اور آپ ہر دو حضرات کو حیات خضر عنایت فرماوے تاکہ اس غریب اور منتشر جماعت کی تنظیم آپ حضرات کی مساعی جمیلہ سے ہو کر ایک لڑی میں منسلک ہو جاوے۔ ہمارے علاقہ میں ایک بڑی جماعت اہل حدیث موجود ہے لیکن سخت بیکار۔ فرداً فرداً گزارہ کرتے ہیں۔ نہ ہی انجمن کی شکل میں متفق ہو سکتے ہیں نہ ہی کسی اور کام کے ہیں۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ایک جماعت عاملہ ہر ایک انجمن میں مقرر کی جائے جو کہ انجمن کی طرف سے کچھ تنخواہ لے کر تمام بیرون علاقہ جات میں دورہ لگا کر تنظیم و تبلیغ کا کام کریں۔ جہاں کسی انجمن کے قیام یا جلسہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہاں دعوت نامہ آنے پر سوائے لینے اجرت مدعوکنندگان کے حاضر ہو کر واعظ تبلیغ کا کام انجام دیں ورنہ نصف اجرت انجمن کی طرف سے ہو اور نصف کے مدعوکنندگان ذمہ دار رہیں۔ میرے خیال ناقص میں اس طرح کامیابی یقینی ہے۔ مجلس عاملہ کے انتخاب کے وقت دو امور کا لحاظ ضروری رکھا جائے۔ ایک مبلغ خوش بیان و خوش الحان ضرور ہوں۔ دوسرے نئی تعلیم یعنی مغربی تعلیم سے بھی واقف ہوں کیونکہ بعض حضرات انگریزی خوان ہوتے ہیں تو مبلغین پر بے جا اعتراضات پیش کر کے لاجواب کر دیتے ہیں تو ایسے معترضین کیواسطے ایسے مبلغوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض ایسے حضرات ہیں جو ہر دو تعلیم سے پورے واقف ہوتے ہیں ایسے حضرات کی فوراً ایک مجلس عاملہ قائم کی جائے جو تمام بیرونی علاقہ جات میں دورہ پر ہی رہیں اور اپنا تبلیغی کام بخوبی انجام دیکر تنظیم قائم کریں جہاں کہیں انجمنیں قائم شدہ ہوں وہاں سے ان کو کچھ معاوضہ ملنا چاہئے ورنہ سوال وغیرہ نہ کیا جائے کہ باعث بدنامی ہے

فتاویٰ

س ۶۱ } شکار میں فرصت نہ ہونے کے باعث ظہر اور عصر دونوں نمازیں ایک وقت میں ملا کر پڑھی جائیں (یعنی بوقت عصر) تو آیا ظہر قضا ہوتی ہے یا ادا ہو جاتی ہے؟ (حکیم ابو محمد عبد اللہ از ادھوئی)

ع ۶۱ } نماز جمع کرنا جائز ہے۔ اگر ظہر عصر جمع کرنے کا ارادہ کر لے تو قضا نہیں ادا ہے۔

س ۶۲ } بوجوہ مندرجہ بالا اگر ظہر، عصر اور مغرب بیک وقت (یعنی مغرب کے وقت) پڑھی جائیں تو کیا ظہر و عصر قضا ہوتی ہے یا ادا؟

ج ۶۲ } ظہر، عصر دونوں کو بوقت مغرب پڑھنا فعل نبوی سے ثابت نہیں۔ ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور اس حدیث کے ماتحت ہے۔ من تبع الصید فقد غفل او کما قال اور نماز پڑھے تو قضا ہوگی ادا نہیں۔

س ۶۳ } الف۔ آیا عیدگاہ میں ممبر بنانا یا لے جانا درست ہے یا نہیں؟

ب۔ عیدین میں نماز خطبہ اور دعا یہ تینوں چیزیں مستقل علیحدہ ہیں یا دعا خطبہ میں شامل ہے؟

ج۔ جب عیدگاہ میں ممبر نہیں اور دعا ایک علیحدہ مستقل امر ہے۔ خطبہ سے نہیں جس میں تمام عورتیں حتیٰ کہ حیض والیاں بھی شامل ہونا چاہیئے تو کیا بوقت دعا خطیب اور سامعین کا ہاتھوں کا اٹھانا اور سامعین کا باآواز بلند آمین آمین کہنا سنت ہے یا نہیں؟ (مسائل مذکور)

ج ۶۳ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے (ب) عیدین میں خطبہ کے علاوہ دعا کا ذکر احادیث میں ہے۔ (ج) بعد نماز کے دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ مقتدی اگر بغرض قبولیت آمین کہیں تو منع نہیں۔

س ۶۴ } زید کی زوجہ کو بکر نے غیر مرد سے گفتگو کرتے دیکھا۔ زید گھر میں نہیں تھا۔ جب آیا تو بکر نے زید سے شکایت کی کہ تمہاری زوجہ ایک اجنبی شخص سے بات چیت کر رہی تھی۔ زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی۔ دوسرے دن زید کو اپنی اس حرکت پر ندامت ہوئی۔ اور بایں خیال اپنی زوجہ سے رجوع کر لیا کہ غصہ کی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ مگر پڑوس کے چند مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ طلاق واقع ہو گئی۔ چنانچہ لوگوں کے کہنے سے اب زید نے پندرہ یوم کے بعد پھر اپنی زوجہ کو علیحدہ کر دیا ہے۔ اب زید کے غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور زید بغیر عقد کے اپنی زوجہ سے رجوع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے یا نہیں؟

(ماسٹر قطب الدین احمد خریدار نمبر ۱۱۴۶۹)

ج ۶۴ } شرعاً طلاق غصہ کی حالت میں دی جائے یا استہزاءً واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق۔ یعنی نکاح طلاق و عتاق (غلام آزاد کرنا) مخول سے ہو یا حقیقۃً یہ تینوں امر وقوع میں آجاتے ہیں صورت مرقومہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی جس سے مدت کے اندر رجوع جائز ہے۔ عدت گزر جائے تو نکاح جدید سے آباد ہو سکتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۶۵ } لنگوٹ کے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر پڑھ سکتے ہیں تو دھوتی کے پچھوا (دم) کیوں کھول کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کیا سبب ہے؟

ج ۶۵ } نہیں پڑھنی چاہیئے۔ گو امام بخاریؒ کے نزدیک فخذ (ران) بھی عورت نہیں مگر دیگر ائمہ اسکے خلاف ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے (ران ننگی) نماز نہ پڑھے۔ اللہ اعلم!

س ۶۶ } صدقۃ الفطر علاوہ غرباء کے اور اسلامی ضرورتوں میں صرف ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

(حافظ محمد حنیف۔ ضلع بلیا)

ج ۶۶ } صدقۃ الفطر غرباء مساکین کا حق ہے اور نماز عید سے قبل حقداروں کو پہنچ جانا چاہیئے۔ دیگر اسلامی ضروریات کے لئے دوسری قسم کے چندے ہونے چاہئیں۔

س ۶۷ } ہم مسلمانان قصبہ باسڈیہہ اور ہندوان قصبہ باسڈیہہ کے مابین عرصہ ۳۔۴ سال سے نزاع چلی آتی ہے۔ امسال ہم لوگوں نے انتظام کیا ہے کہ فطرہ کی مد سے مقدمات میں خرچ کریں۔ معدود چند کے علاوہ اکثر ایسے ہیں کہ اپنے اپنے پاس سے فطرہ کے برابر یا کچھ کم بیش بطور چندہ دے سکیں۔ ایسی صورت میں فطرہ کی رقم مقدمات یا اخبار اسلامی میں یا دیگر ضروریات اسلامی میں صرف کیا جا سکتی ہے کہ نہیں؟

ج ۶۷ } جواب بضمن نمبر ۶۶ ملاحظہ ہو۔

س ۶۸ } صدقہ فطر غریب امیر باندی غلام سب پر فرض ہے۔ باندی غلام کا فطرہ مالک خانہ کو ادا کرنا ضروری ہے؟ ہمارے علاقہ میں زراعتی کام کے لئے ہر گھر میں دو چار ملازم جن کا کھانا اور کپڑا بھی تنخواہ کے علاوہ مالک خانہ کے ذمہ ہے اور یہ لوگ غیر قوم کے ہیں۔ یعنی دھیشر لوگ ہیں۔ کیا ان کا فطرہ بھی مالک خانہ کو ادا کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (ایس محمد صالح ماستی نمبر خریداری ۱۰۹۵۲)

ج ۶۸ } صدقہ فطر مسلمان پر واجب ہے۔ غیر مسلم کے لئے نہیں ہے۔ لقولہٖ علیہ السلام۔ زکوۃ الفطر طھرۃ للصائم الحدیث۔ ابو داؤد۔ یعنی صدقہ فطر روزے دار کو لغویات کی آلائش سے پاک کرنے کے لئے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ زکوۃ الفطر… علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (بخاری)

س ۶۹ } ہمارے قریہ میں ایک شخص نام کا مسلمان ہے۔ جسکو فرائض اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسکا پیشہ تاڑی کی دوکان سرکار سے ٹھیکہ پر لینا ہے۔ یہ شخص اور اسکی عورت دونوں دوکان پر بیٹھ کر تاڑی فروخت کرتے ہیں۔ یہ شخص رمضان کے مہینہ میں اسی کمائی کے روپوں سے کھانا تیار کرا کر روزہ داروں کو افطار کراتا ہے۔ اکثر لوگ جو نمازی اور روزہ دار ہیں اس کھانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ کیا ایسا کھانا موافق حکم شریعت جائز ہے یا نہیں؟

ج ۶۹ } تاڑی چونکہ مسکر ہوتی ہے اور مسکر کا پینا اور بیچنا حرام ہے۔ اس لئے شخص مذکور کی آمدنی جائز نہیں ہے۔

تصدیق الحدیث

حصہ دوم

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

آج ہم اس مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو رسالہ ترجمان القرآن حیدرآباد مجریہ ماہ صفر ۵۶ھ میں بقلم چوہدری غلام احمد صاحب پرویز شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جواب دینے کا ذکر میں نے اہلحدیث مورخہ میں کیا تھا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حافظ محب الحق صاحب کا جواب ختم ہوتے ہی اس مضمون کا جواب درج ہو جاتا۔ مگر میری علالت کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔ آج بحولہ وقوتہ اس پر قلم اٹھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے۔ آمین!

چوہدری صاحب کا مضمون مذکور دیکھنے سے باوجود مخالف ہونے کے ان کی خوش کلامی کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کہ خاکسار راقم کو ہر قسم کے مضمون نگاروں سے پالا پڑا ہے۔ سوامی دیانند لعدہ مصنف رنگیلا رسول جیسے دل آزار مضمون نویسوں کو بھی دیکھا، مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات بھی پڑھیں۔ ان میں شیریں کلام الہامی زبان سے (او بدذات فرقہ مولویاں۔ انجام آتھم) بھی سنی منکرین حدیث میں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ امرتسری جماعت منکرہ اور حافظ محب الحق کی تحریرات بھی پڑھیں۔ غرض یہ کہنا بالکل صحیح ہے ؎ عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں۔

ان سب میں ہم چوہدری صاحب کو سرسید احمد خان علیگڑھی مرحوم کے بعد خوش کلام پاتے ہیں مگر یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ دونوں صاحب باوجود خوش کلام ہونے کے کبھی کبھی تقاضا بشریت سے مغلوب بھی نظر آتے ہیں ایک زمانہ تھا کہ سرسید مرحوم سے ہمارا ان کی زندگی میں تخاطب تھا۔ اس وقت ہم ان کی تحریرات میں یہ بات پاتے تھے کہ اکثر تو نفس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں مگر گاہے گاہے بشریت کے تقاضا سے اپنے مخاطبوں کو خشک صوفی اور شہوت پرست زاہد بھی کہہ جاتے ہیں۔ اور بہشت کو چکلہ عیاشی اور شراب طہور کی نہروں کا نام خرابات رکھتے ہیں اسی طرح چوہدری پرویز صاحب باوجود خوش کلامی کے سہو و نسیان سے خالی نہیں ہیں۔ چنانچہ آپکے مضمون کی سرخی شخصیت پرستی ہی شدت و کراہت کا اظہار کر رہی ہے۔ عفی اللہ عنا۔

اصل مضمون | مولوی عبداللہ چکڑالوی اور حافظ محب الحق منکرین حدیث وغیرہ تو حدیث پر اس حیثیت سے بحث کرتے ہیں کہ وہ یہ ثابت کریں کہ حدیث حجت شرعیہ نہیں ہے۔ چنانچہ ان کی منقولہ تحریرات سابقہ پرچوں میں ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ وہ کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے سوا پیغمبر علیہ السلام کی کوئی حدیث حجت شرعی نہیں ہے مگر چوہدری پرویز صاحب کی نظر میں حدیث نبوی بزمانہ رسالت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنی گئی ہو حجت شرعی ہے لیکن سلسلہ روایت کی وجہ سے وہ حجت نہیں رہی؛ اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں غرضیکہ دونوں صاحبوں (حافظ محب الحق اور پرویز صاحب) کا مسلک جدا جدا ہے۔

چوہدری صاحب حدیث متواتر اور اسی طرح حسنہ کو سند مانتے ہیں احادیث احاد تک ان کی بحث محدود ہے اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ایک دو آدمیوں کے کہنے پر عمل کرنا شخصیت پرستی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دو آدمی کسی بات کو بیان کریں تو امکان کذب باقی رہتا ہے پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ایک دو راویوں کی روایت پر ہم اعتماد کرکے اس کو دین میں داخل سمجھیں۔ یہ ہے ان کی ساری تحریر کا ملخص۔

مختصر جواب | ہم فریقین بلکہ جملہ فرقہ ہائے اسلام میں قرآن شریف حجت شرعیہ ہے۔ جس امر کی طرف قرآن شریف رہنمائی کرے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اہل قرآن یہ باالفاظ دیگر منکرین حجیت حدیث تو اس اصول کو بمسرت قلبی قبول کرتے ہیں۔ پس آپ غور فرمائیں کہ ہر مقدمہ دیوانی اور فوجداری میں سوائے زنا کے ارشاد عام ہے:۔

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ الآیہ

(پ ۲۸ - ع ۱۷)

یعنی دو بھلے آدمی ہر معاملہ میں گواہ کر لیا کرو۔

انہیں دو گواہوں کی شہادت سے جس طرح نکاح کا ثبوت ہوگا اسی طرح قتل کا بھی ثبوت ہوگا۔ نکاح کا ثبوت ہونے کے بعد مرد، عورت کا دائمی ملاپ اور اس کے نتائج سب صحیح سمجھے جائیں گے۔ اسی طرح دوسرے جرائم (قتل، ڈاکہ، چوری وغیرہ) بھی دو گواہوں سے ثابت ہو جاویں گے جن کی سزا بھی قرآن مجید میں مذکور ہے۔ کہ مرتکب ان جرائم کا یا تو بالکل دنیا سے فنا کیا جاتا ہے یا نیم مردہ کر دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے | کیا ان دو گواہوں کے بیان میں امکان کذب نہیں ہے؟

یہ امر پرویز صاحب کے قابل غور ہے۔

اس حکم کے ساتھ دوسری آیت کو منضم کیجئے۔ جس میں ارشاد ہے۔ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا

اگر کوئی بدکار تمہیں کوئی خبر بتائے تو تحقیق کر لیا کرو

اس آیت سے مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی متقی پرہیزگار یعنی فاسق کی ضد ہے خبر بتائے تو اس کی تصدیق کر لینا تقاضائے قرآنی کا مقتضا ہے۔ محدثین کرام ان آیات کے ماتحت راویان حدیث کی روایت کو قبول کرتے ہیں جس کا نام پرویز صاحب شخصیت پرستی رکھتے ہیں۔ کیا مقدمات دیوانی فوجداری میں شاہدان عدل کی شہادت کو قبول کرکے فیصلہ کرنے کا نام شخصیت پرستی رکھیں گے یا اسے حق پسندی کہیں گے۔ دیدہ باید!

ناظرین کرام! یہ ہے مختصر جرم محدثین کا جس پر انکو منکرین حدیث کی طرف سے مختلف القاب ملتے ہیں جن کے جواب میں ہماری طرف سے مندرجہ ذیل التماس پیش ہے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را

نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

(باقی)

ملکی مطلع

دول عرب کا اتحاد

قرآن شریف نے جو تمام مسلمانوں کی مستند مذہبی کتاب ہے۔ مسلمانوں کا اتحاد ان لفظوں میں بتایا ہے:۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس کا نتیجہ بھی بالفاظ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ بتا دیا۔ یہ اتحاد اتنا مضبوط اور وسیع ہے کہ عرب و عجم یورپ و ایشیا سب کو شامل ہے۔ مگر مسلمانوں کے اقبال کا ستارہ جب سے پست ہوا ہے انہوں نے اس اتحاد کی پرواہ نہیں کی۔ اس گئے گزرے زمانے میں کسی ملک کے مسلمان یا وہاں کی حکومت کسی دوسرے اسلامی ملک کے مسلمانوں یا حکومت سے اتحاد کریں تو بس غنیمت ہے۔ "اہلحدیث" مورخہ ۲۳۔ جولائی میں جس معاہدے کا مسودہ شائع ہوا ہے۔ اب حسب روائت "ام القریٰ" (سرکاری اخبار مکہ معظمہ) ان دول ثلاثہ (مملکت نجد و حجاز، مملکت عراق اور مملکت یمن) نے اس معاہدے پر اپنے اپنے تصدیقی دستخط کر دیئے ہیں یہ خبر بھی موجب مسرت ہے۔ ادھر متعاہدین ثلاثہ کی طرف سے مصر کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس معاہدے کا مختصر مضمون یہ ہے کہ آپس میں رابطہ یگانگت ہمدردی اور اخوت بڑھائی جائے اور اغیار کے ساتھ کوئی معاہدہ ایسا نہ ہو جس کا برا اثر متعاہدین پر پڑتا ہو یا پڑنے کا احتمال ہو۔ یہی مضمون قرآن و حدیث کا ہے۔ خدا کرے کہ یہ معاہدہ دول یورپ کے معاہدوں کی طرح صرف کاغذی ثابت نہ ہو بلکہ دلوں میں بھی جاگزیں ہو جائے

یہاں تک تو اس معاہدے پر ہماری نظر بحیثیت تعلیم اسلام کے ہے لیکن اگر ہم اس معاہدے کو یورپ کے آئندہ حالات کی روشنی میں دیکھیں تو کوئی معاہدہ اسکے برابر مشکل اور ناقابل عمل نہیں ہوگا۔ کیونکہ

اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ عنقریب بحیرہ روم اور بحیرہ عرب جنگی بحیرے بننے والے ہیں۔ اس وقت تو بحیرہ روم پر برطانوی اثر غالب ہے مگر اٹلی اس پر اپنا تغلب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے بحیرہ روم کو قبضے میں رکھنا ضروری ہے۔ اٹلی جو وسط سے حکومت یمن پر ڈورے ڈال رہا ہے اس کی تہ میں یہی راز ہے۔ یمن کے ساتھ اس کا معاہدہ ہو چکا ہے، تحفے تحائف بھی دیئے جا چکے ہیں۔

انسانی عقل میں یہ بات نہیں آسکتی کہ بحیرہ روم میں اٹلی اور برطانیہ کی جنگ چھڑ جائے اور دول عرب بیٹھے منہ دیکھا کریں۔ خطرہ ہے کہ اس وقت ان میں اختلاف نہ پیدا ہو جائے۔ جسکے نتیجے میں کوئی حکومت کسی طرف ہو اور دوسری کسی اور طرف۔ اس وقت اس معاہدے پر عمل کرنا ہمارے نزدیک مشکل ہو جائے گا۔ خدا کرے ہمارا خیال غلط ہو اور یہ معاہدہ جس طرح لفظوں میں پختہ ہے اسی طرح حقیقت میں بھی پختہ ہو جائے اور عرب کے مشہور شاعر متنبی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

قادیانی قتل کا فیصلہ ہائیکورٹ میں

چند ماہ گزرے ہیں کہ ایک قادیانی جس کا نام فخر الدین ملتانی تھا خلیفہ قادیان کی خلافت سے منحرف ہو گیا تھا۔ اس پر کسی من چلے احمدی (مرزائی) نے اسے قتل کر دیا۔ قتل کی سزا سشن کورٹ میں پھانسی تجویز ہوئی۔ جس کی اپیل ہائیکورٹ لاہور میں دائر کی گئی۔ اس اپیل میں پھانسی کی سزا بحال رہی۔ بحالی سزا کے علاوہ ہائیکورٹ کے ججوں نے تمہیدی نوٹ میں لکھا ہے کہ

ایسی زبان استعمال کرنے سے جیسی خلیفہ قادیان نے شیخ عبدالرحمن مصری اور اسکے پیرؤں کے متعلق استعمال کی کسی نہ کسی شخص کو قتل کی ترغیب ہو سکتی ہے۔

اس ریمارک سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اُسے بتانے کی حاجت نہیں۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ ہائیکورٹ کے ججوں کے نزدیک یہ قتل قاتل کا ذاتی فعل نہیں بلکہ ترغیبی فعل ہے۔ شیخ عبدالرحمن مصری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ایک درخواست دی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ فخر الدین کے قتل میں خلیفہ قادیان کی سازش ہے اس کی تحقیق کی جائے۔ یہ درخواست مسترد ہو گئی۔ اسکے بعد اس نے سشن کورٹ میں نگرانی کی درخواست کی وہ بھی مسترد ہو گئی۔ اب دیکھیں ہائیکورٹ کے فیصلے کا کیا اثر پڑتا ہے۔ ذاتی طور پر ہم ایسے مقدمات کو پسند نہیں کرتے۔

وللناس فيما يعشقون مذاهب

فلسطین! ہائے فلسطین!

بہت عرصہ ہوا فارسی کا ایک مصرع یوں مشہور تھا ؎

بلا از آسماں آمد برسید خانہ انوری کجا است

اب یہ مصرع واقعات دنیا کے لحاظ سے یوں تبدیل ہو گیا ہے۔ ؎

بلا از آسماں آمد پرسید خانہ مسلمان کجا است

دنیا میں کوئی مصیبت ہو ختم ہو جاتی ہے مگر مسلمان قوم کے مصائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ امرأ القیس نے اپنے قصیدہ معروفہ میں اپنی محبوبہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر کہا ہے ؎

تسلت عمايات الرجال عن الصبا
وليس فؤادي عن هواك بمنسلي

یعنی دوسرے عشق بازوں کی خفتیں ختم ہو گئی ہیں مگر میرا دل تو تجھ سے ہٹنے کا نہیں۔

آج کل مسلمانان دنیا کا یہی حال ہے انکی تکلیفیں ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ حکومت گئی تو بلا سے گئی باہمی محبت گئی تو بلا سے گئی چین و آرام بھی نصیب اعدا ہو گیا۔ ہندوستان میں ہم اپنے جو مصائب دیکھتے ہیں انہی سے اپنے آپ کو فارغ نہیں پاتے۔ سچ تو یہ ہے

۴ ایران، افغانستان، ترکی اور عراق

متفرقات

اہلحدیث کی اشاعت میں جو کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس کی بابت ناظرین کو متوجہ کیا جا چکا ہے۔ چند ہمدردان اہلحدیث نے توجہ بھی فرمائی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر تمام بہی خواہان سال بھر میں کم از کم ایک ایک نیا خریدار بناتے رہا کریں تاکہ اس کی اشاعت میں کمی نہ ہو۔

قابل توجہ خریداران اہلحدیث | ۱۹۴۰ء بفضلہ تعالیٰ گزر چکا ہے۔ پڑتال رجسٹر کرنے سے معلوم ہوا کہ بہت سے ایسے اصحاب ہیں جن کی قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی۔ کئی دفعہ بذریعہ اخبار و خطوط اطلاع دی گئی مگر افسوس کہ وہ مہلت لے کر اپنے وعدوں کو ایفا نہیں کر سکے۔ دفتر سے ابھی تک اخبار بدستور جاری ہے مگر وہ اصحاب بقایاجات ادا نہیں کر سکے۔

اسلئے غور سے سن لیں | کہ مہلت یافتگان و دیگر بقایا داران اپنے اپنے حسابات بہت جلد بے باق کر دیں۔ ورنہ ۲۸ کا پرچہ ان کے نام نہیں بھیجا جائیگا۔

ایک اور شکائت | خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت دفتری شکایات تو خوب دل کھول کر لکھتے ہیں اور خود اپنا خریداری نمبر و مفصل پتہ تک تحریر نہیں فرماتے جس سے دونوں طرف تکلیف ہوتی ہے۔ دفتر تعمیل نہیں کر سکتا اور ان کو مکرر شکائت کا موقع ملتا ہے۔ لہذا بذریعہ خطوط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکائت غیر مسموع ہوگی۔

منی آرڈر | بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل رقم ضرور لکھا کریں۔ نیز تحریر اردو یا انگریزی میں ہو۔ بنگالی گجراتی وغیرہ زبانوں میں ہرگز نہ لکھیں اور پتہ مکمل تحریر ہونا چاہئے۔

حساب دوستاں | سابقہ پرچہ میں ۹ تاریخ کو بھیجا جا چکا ہے اس کو ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد مطلع بھیجدیں ورنہ ۲۸۔ جنوری کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

فصل الخطاب | مصنفہ مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے نہایت محققانہ رنگ میں بعض اہم مسائل کو حل فرمایا ہے۔ مثلاً توحید و شرک کی بحث، اطاعت کے اقسام و احکام اسلامی نصب العین وغیرہ اسی ضمن میں آیہ کریمہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی تفسیر میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۱۲۴ صفحات۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ یہ ہے۔ محمد ایوب خاں نیجر مکتبہ عبرت نجیب آباد (یو۔پی)

رسالہ شمع توحید

کے لئے ۲۸/۱۲ ۳ کے بعد ۲۸/۱ ۱۰ تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ دیگر احباب بھی اس کار خیر میں جلد از جلد حصہ لیں۔

سابقہ تا جنوری ۱۹۴۱ء	۱۰۶-۸-۰
از انجمن اہل حدیث مالیر کوٹلہ	۵-۰-۰
سکرٹری مدرسہ محمدیہ رائیڈرگ بلہاری	۲-۰-۰
سیٹھ قاسم علی الدین سکندرآباد دکن	۵-۰-۰
مستری عبدالعزیز تائی کوٹلی لوہاراں مغربی	۷-۰-۰
ایم عبدالرحیم صاحب ٹیلر چکر دھرپور	۵-۰-۰
مرسلہ شیخ محمد ایوب تاجر عطر قنوج	۲۵-۰-۰
قریشی محمد شریف از میانوالی	۵-۰-۰
محمد عبدالرحمن حمید اللہ از کوپا گنج	میزان ۱۶۱-۸-۰

رحیم آبادی آواز کی تائید | میں انجمن اہل حدیث پرگنہ کے مبلغ صہ روپے انعام فنڈ کے لئے ارسال کئے۔ جزاہ اللہ۔ میزان ۱۶۶ روپیہ

ویدک تہذیب | حصہ دوم ہنوز طبع نہیں ہوئی جب طبع ہوگی تب اخبار میں اطلاع دیدی جائے گی۔

مولوی عبداللہ | عرف بدرا بہدی مبلغ اسلام اعظم گڑھی اور سید عبدالغفار رضوی جہاں کہیں ہوں۔ فیض آباد تشریف لے آئیں یا اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (مولوی محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یو۔پی)

تلاشِ عزیز | میرا عزیز مسمی عبدالصمد عمر ۱۳ سال موضع کوم کلاں ضلع لودیانہ۔ کیتھل میں درزی کا کام سیکھتا تھا۔ تقریباً ۲۰۔۲۲ روز سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع بخشیں یا میرے پاس پہونچا دیں تو علاوہ کرایہ آمد و رفت کے حسب توفیق خدمت بھی کرونگا۔ (محمد اسحاق سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول دہڑرو براستہ کھنہ ضلع لودیانہ۔ ریلوے سٹیشن چاوا پائل)

ضرورت رشتہ | میرے ایک عزیز نوجوان، عمر ۲۳ سال برسر روزگار آمدنی للعہ روپیہ ماہوار۔ جائداد غیر منقولہ بھی رکھتا ہے۔ ایک خوش صورت، تندرست، نیک سیرت تربیت یافتہ دیہات والی ۱۴ یا ۱۵ سالہ دوشیزہ کی ضرورت ہے۔ مذہباً مسلمان، پابند صوم و صلوٰۃ ہو۔ معمولی خواندہ اور اہل حدیث کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت منداصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

حکیم محمد ابراہیم بمقام و ڈاکخانہ چک ۱۲۲ مراد براستہ چشتیاں۔ ریاست بہاولپور۔

ایک عاشق اخبار اہلحدیث کی فریاد | بندہ مفلس اور نادار ہے۔ اور اخبار اہلحدیث کی خریداری کی طاقت نہیں رکھتا۔ مخیر حضرات میں سے کوئی صاحب خیر بندہ کے نام اخبار جاری فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مولوی) محمد شفیع۔ چیچاوطنی روڈ ضلع منٹگمری

اعلان تبدیلی تاریخ | بعض خاص وجوہ سے جلسہ ہائے جماعت منتظمہ و جلسہ عام ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام ۱۶۔ جنوری ۱۹۴۱ء کے بجائے ۲۶۔ جنوری ۱۹۴۱ء بوجہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے ۲۰۔ جنوری ۱۹۴۱ء کو ہونگے۔

(راقم: سید غلام بھیک نیرنگ۔ معتمد عمومی جمعیۃ مذکور)

شمع توحید | کی کتابت شروع ہوگئی ہے۔ اس کے متعلق کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں اس کی اشاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ مگر چندے کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ توحید کے شائقین بہت جلد اس طرف توجہ کر کے اپنے تبلیغی فرض سے سبکدوش ہوں۔

بعدالت جناب خواجہ غلام محمد صاحب
جج بہادر دیوالیہ ضلع لاہور

مقدمہ ۲۴۵ سال ۱۹۳۴ء ۔ متفرق ۲۲۵ سال ۱۹۳۷ء

بمقدمہ ولی محمد و فتح محمد و علی محمد پسران غلام محمد سکنہ حسین خان والا
تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔ دیوالیاں
بنام عمرالدین ولد نواب ذات تیلی سکنہ داؤ کی تحصیل چونیاں
ضلع لاہور وغیرہ قرضخواہان۔

درخواست ڈسچارج

نوٹس بنام عمرالدین وغیرہ قرضخواہان مذکور و ہر خاص و عام۔
مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست ڈسچارج دیوالیہ بجانب ولی محمد
وغیرہ مفوضان دیوالیاں بوجہ عدم پیروی مورخہ $\frac{12}{37}$ ۱۶ کو
خارج ہو کر دیوالیہ سائلان زیر دفعہ ۳۵۔ ایکٹ دیوالیہ منسوخ
کر دیا گیا ہے مگر جائداد دیوالیاں زیر دفعہ ۳۰۔ ایکٹ دیوالیہ
بقبضہ آفیشل رسیور لاہور بدستور سابق رہیگا۔ لہذا یہ اطلاع
قرضخواہان و ہر خاص و عام کو بذریعہ اخبار دی جاتی ہے۔
بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ دسمبر
۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

کہ جب بیرون ہند مسلمانوں کی تکلیفیں سامنے آتی ہیں اپنی تکلیف بھول جاتی ہے۔ اس تکلیف کا نقشہ نمونۂ قیامت ہے۔ عرب برطانیہ سے اس　 کے وعدے کے ماتحت اپنے لئے خود مختار حکومت مانگتے ہیں جواب میں فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک حصے پر عربوں کی حکومت، دوسرے پر یہودیوں کی اور درمیان میں برطانیہ کی حکومت جو عربوں کو کسی طرح پسند نہیں۔ عرب واویلا کرتے ہیں جواب حسب قاعدہ "طاقت" سے دیا جاتا ہے ہم ان بے چاروں کے حالات زار سن کر بجز اس کے کیا کر سکتے ہیں کہ ہاتھ اٹھا کر مالک الملک کی درگاہ میں دعا کریں کہ اے خدا فلسطین کے مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرما۔ (آمین)

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ
اور
جماعت اہل حدیث

۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء کے پرچہ "اہلحدیث" میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے مجھے کلی اتفاق ہے۔ علاوہ اسکے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ پر قاتلانہ حملہ نہ ذاتی وجہ سے ہوا ہے اور نہ خاندانی وجہ سے بلکہ اس وجہ سے قاتلانہ حملہ کیا گیا کہ مولانا کی تقریر و تحریر سے اصل اسلام و فرمان خدا و رسول صلعم کی اشاعت ہوتی ہے اور مولانا کی صدا تمام ہندوستان میں پہنچ کر اپنا کام کرتی ہے اور اہل ہوا و ہوس کو اس صدا سے نقصان نقصان پہنچتا ہے۔ اور یہی غرض و غائت تمام جماعت اہل حدیث بلکہ ہر موحد کی ہے۔ پس یہ حملہ ہر اہل حدیث و ہر موحد پر کیا گیا۔ ضرورت ہے کہ اس واقعہ کے خلاف ایک مرکزی مقام پر ایک آل انڈیا احتجاجی جلسہ کیا جائے۔ میرے نزدیک تمام ہندوستان کے لئے مرکزی مقام دہلی مناسب ہے۔ پس جماعت اہل حدیث دہلی اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس جلد سے جلد ایسے جلسہ کا انتظام کریں جس میں ہندوستان کے ہر صوبے سے ذمہ دار اور بڑے بڑے اہل حدیث و موحدین حضرات مدعو کئے جائیں۔ اور ہندوستان کی تمام اہل حدیث انجمنوں سے نمائندے بلائے جائیں تاکہ قریب قریب ہر ضلع کی نمائندگی ہو جائے۔ میری یہ بھی رائے ہے کہ جمعیۃ العلمائے ہند (دہلی) دارالعلوم دیوبند اور دوسرے مدارس موحدین کو دعوت دی جائے جماعت غزنویہ، جماعت تنظیمیہ اور ہر وہ جماعت کہ جس کا تعلق مذہب اہل حدیث سے ہو سب بلائے جائیں اور سب کی موجودگی میں متفقہ طور سے وہی پاس کیا جائے جس تحریر پر اور جس امر کی تبلیغ پر یہ حملہ کیا گیا ہے تاکہ تمام دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ صدا محض مولانا امرتسری ہی کی نہیں ہے بلکہ تمام ہندوستان کی ہے اور وہی حکم خدا کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے نیز اس کارروائی سے یہ بھی ثابت کرنا اور بتلانا ہے کہ خدا کا نور بجھایا نہیں جا سکتا۔

علاوہ اس کے اس جلسہ میں ایک متفقہ صدا کی شکل میں پنجاب گورنمنٹ و گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی کچھ عرض و معروض کرنا ہے کہ ہندوستان کے زیادہ حصہ سے احتجاجی صدائیں پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں پیش ہوئیں آخر گورنمنٹ نے اس پر کیا کیا؟ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے مطالبہ کرنا ہے کہ آئندہ کے لئے کوئی ایسا طریقہ متعین کرے تاکہ امر حق کی اشاعت آزادی سے ہو سکے۔

اس سلسلہ میں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو وفود کا انتظام بھی کیا جائے۔ چونکہ مولانا امرتسری کا واقعہ اون کی ذات خاص کا نہیں رہا بلکہ تمام ہندوستان اس سے متاثر ہے۔ اس لئے ایسی کانفرنس یا جلسہ کا ہونا بہت ہی ضروری ہے اور جلدی اس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ میرے موئیدین اپنے تائیدی مضمون سے ممنون کریں گے۔ فقط۔ والسلام!

عاجز ابو مسعود خان قمر بنارسی چندوسی کالج
چندوسی۔ یوپی

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں (منیجر)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا چوتھا سالانہ جلسہ

الحمد للہ کہ پُر فتن مقام پر چوتھا سالانہ جلسہ تبلیغ توحید و سنت و فضیلت علم میں بڑا شاندار شب و روز بتاریخ ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء میں زیر صدارت فخر قوم حاجی سید عبد السلام صاحب کنز اکرٹ بلہاروی و دیگر علماء کرام کے زیر صدارت بزبان اردو۔ انگریزی۔ کنڑی۔ تلگو بخوبی امن کے ساتھ ختم ہوا۔ جس میں جنوبی ہند کے مشہور و مقتدر اکابر علماء کرام مولانا حافظ حاجی سید عبد اللہ صاحب محدث مدنی شولاپور۔ مولانا مقبول احمد صاحب بی۔ اے ورنیٹ سکندر آباد۔ مولانا حافظ عبد الواحد صاحب عمر آباد۔ مولانا ابو حامد محمد عثمان صاحب معتمد بنگلور۔ مولانا محمد یٰسین صاحب سگری۔ مولانا حاجی سید احمد شاہ صاحب میسوری۔ مولانا حکیم محمد اکبر صاحب آدھونی۔ مولانا عبد الرحیم صاحب بلہاروی۔ مولانا عبد الشکور صاحب بلہاروی۔ مولانا سید محمد اسماعیل صاحب رائیدرگ۔ مولوی حافظ عبد الشکور صاحب سگری۔ مولوی حافظ ابراہیم صاحب بنگلوری۔ مولوی حافظ عبد الکریم صاحب بلہاروی۔ مولوی حافظ عبد الرزاق صاحب گلبرگہ۔ مولوی عبد العظیم صاحب رف نبلی سلمہم اللہ وغیرہم نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ انوار توحید و سنت و رد شرک و بدعت و رسومات ممنوعہ سے ہزارہا ہندو مسلم سامعین کو اپنے اخلاق حمیدہ سے بطریق احسن محظوظ و مسرور فرمایا۔ جو کسی مبتدع مخالف سنت کو جائے دم زدن باقی نہ رہی۔ تقریباً بائیس مختلف مقامات سے عاشقان کتاب و سنت بکثرت شرکت فرما ہوئے جن کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مدرسہ رہا۔ ہم اپنی کمزوریوں کو محسوس کرتے ہوئے محترم صدر فخر قوم حاجی سید عبد السلام صاحب بلہاروی و علماء کرام و برادران توحید و سنت کے ساتھ دلی شکور و ممنون ہیں۔ جنہوں نے اپنے بیش بہا اوقات کو خیرباد کر کے جلسہ میں شرکت فرما ہوئے۔

خاکسار وکیل محمد غوث عفا اللہ عنہ سکرٹری
مدرسہ محمدیہ رائیدرگ
(مرداخل اشاعت فنڈ)

بے مثل طبی کتابوں کا ذخیرہ

کنز المجربات

(مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑ وی)

مولف ممدوح نے اس میں وہی صدی وسنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے انکے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۱۲؎ حصہ دوم ۱۲؎۔

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح۔ اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ بڑی مشہور ہوئی ہے۔ قیمت عہ

کنز المرکبات حصہ اول

یہ کتاب مصنف "کنز المجربات" کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے ملوے، سفوف، طلا، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کی رسائی اُن تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۴۰۸ صفحات۔ قیمت ۲؎ دو روپے۔

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کلید حکمت

مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں اسی طرح علمی بحث ہر مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ (ایک روپیہ)

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفاء میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔

حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی کی

بےمثل تصنیفات

ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں۔

- خواص بادام ۴ر — خواص پیاز ۵ر
- خواص نمک ۲ر — خواص گھی کوار ۹ر
- خواص پھٹکڑی ۶ر — خواص برگد ۴ر
- خواص پیپل ۴ر — خواص آک ۶ر
- خواص انار ۴ر — خواص ریٹھا ۶ر
- خواص سونف ۸ر — خواص کیکر ۴ر
- خواص نیم ۶ر — خواص ستیاناسی ۴ر
- خواص سیب ۴ر — خواص کوڑی ۶ر
- خواص انگور ۵ر — خواص سنگترہ ۳
- خواص گھی ۴ر — خواص دودھ ۸ر
- خواص تربوز ۲ر — خواص لہسن ۴ر
- خواص دھتورا ۶ر — خواص ارنڈ ۷ر
- خواص لیموں ۸ر — خواص اندرائن ۴ر
- خواص گاجر ۳ر — خواص مولی ۶ر
- خواص ہلدی ۳ر — خواص مرچ ۴ر
- خواص کشنیز ۳ر — خواص مہندی ۴ر

نوٹ: ہر محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

سب کتابیں منگوانے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

اعلان ضروری

کتاب

الانصاف فی رفع الخلاف المعروف بہ خاتمہ اختلاف

حضرات ناظرین! ہو مدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ایک ایسی جامع کتاب عام فہم اردو زبان میں بالحوالہ کتاب و سنت لکھی جائے جس میں مسلمانوں کو آپس کے اتفاق و اتحاد کا سبق دیا جائے خصوصاً جماعت اہل حدیث و احناف کو جو آئے دن چند فروعی اختلافات کی وجہ سے آپس میں دست بگریباں ہوتے ہیں آشتی و اتفاق پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ماشاءاللہ اس ضرورت کو حضرت مولانا مولوی ابو محمد عبد الجبار صاحب سلفی صدر مدرس مدرسہ مصباح القرآن والسنہ کنڈیلہ ضلع جے پور نے پورا کر دیا۔ آپ نے خصوصی مسائل اہل حدیث کو احسن پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے علماء احناف کے معتبرین حضرات علماء دیوبند وغیرہم کے زریں اقوال سے مسائل ذیل پر روشنی ڈالی ہے جنکے عنوانات یہ ہیں

(۱) توحید باری تعالیٰ۔ (۲) اتباع قرآن و حدیث۔ (۳) تقلید شخصی کی حقیقت پر بحث (۴) نماز محمدی کا بیان (۵) نیت نفلی نماز میں کرنا بدعت ہے (۶) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔ (۷) قرأت فاتحہ خلف الامام پر بحث۔ (۸) آمین بالجہر پر بحث اور اس کا ثبوت۔ (۹) مسئلہ رفع الیدین پر بحث اور اس کا ثبوت۔ (۱۰) حضرات خلفاء راشدین اور مسئلہ رفع الیدین۔ (۱۱) علماء احناف اور مسئلہ رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔ (۱۲) تعداد تکبیرات نماز عیدین۔ (۱۳) عورتوں کا عیدین میں جانا۔ (۱۴) تعداد رکعات تراویح مسنونہ (۱۵) تسویۃ الصفوف اور جماعت میں پیروں کا ملانا۔ (۱۶) نماز عصر کا ایک مثل پر وقت ہو جانا۔ (۱۷) سواد اعظم کی پیروی پر تبصرہ۔ (۱۸) نماز فجر کی جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنا منع ہے۔ (۱۹) مذہب اسلام میں چار مصلوں کی بدعت کب سے قائم ہوئی۔ (۲۰) کتب حدیث و محدثین پر علماء احناف کا تبصرہ (۲۱) تصحیح و توثیق احادیث میں اختلاف محدثین اور اس کا فیصلہ۔ (۲۲) مسئلہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کی حقیقت۔ (۲۳) لقب اہل حدیث اور فرقہ ناجیہ۔ (۲۴) اقتداء اہل حدیث اور علماء احناف۔

مؤلف موصوف نے قرآن و حدیث سے تبصرہ کرتے ہوئے اقوال علماء سلف و خلف احناف سے ان مسائل کو ثابت کیا ہے اور جو بات لکھی ہے وہ مدلل و مبرہن ہے عربی حوالجات مع صفحات اصل کتابوں کو دیکھ کر دئیے گئے ہیں یہ ضخیم کتاب جسکے ۹۶ صفحات ہیں۔ بڑی تختی پر شائع کی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ آجتک ایسی کتاب مجموعی طور پر مکتوبۃ الصدر مسائل پر شائع نہیں ہوئی۔ ہر اہل حدیث کا فرض ہے کہ اس کتاب کو خریدے اور مخیر حضرات اس کتاب کو کثیر تعداد میں منگا کر عوام الناس میں تقسیم کریں۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت اسکی بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر خاص و عام اس سے مستفید ہو سکے۔ یعنی صرف ۵ر علاوہ محصول ڈاک۔

اس کتاب کو بڑے بڑے علماء نے پسند فرمایا ہے۔ اگر کوئی منصف طبیعت اس کو اول سے آخر تک مطالعہ کرے تو میں یقین دلاتا ہوں انشاء اللہ جماعت اہل حدیث سے کبھی بدظن نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اس جماعت کی حقانیت اس پر واضح ہو جائے گی۔

ملنے کا پورا پتہ یہ ہے:-

حکیم ابو محمد عبد الستار ریاست کھیتڑی ضلع جے پور شیخاواٹی راجپوتانہ

اشتہار دیوالیہ زیر دفعہ ۴۱۔ نسبت ڈسچارج ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ سال ۱۹۲۰ء

بعدالت جناب خواجہ غلام محمد صاحب

جج بہادر دیوالیہ ضلع لاہور

نمبر مقدمہ دیوالیہ ۲۰۵ سال ۱۹۳۴ء متفرق ۳۸۶ سال ۱۹۳۷ء

دین محمد وسید محمد پسران علم الدین قوم ارائیں سکنہ چک ۱۱ ریواز آباد۔ تحصیل چونیاں۔ ضلع لاہور۔ دیوالیہ بنام ٹھاکر داس ولد امیر چند قوم اروڑہ سکنہ منڈی پتوکی۔ تحصیل چونیاں وغیرہ قرضخواہان

درخواست برائے کئے جانے ڈسچارج دیوالیہ

مقدمہ ہذا میں دین محمد وغیرہ دیوالیان سائل نے بدستخط زیر دفعہ ۴۱۔ ایکٹ دیوالیہ برائے قرار دئیے جانے ڈسچارج از دیوالیہ گذرانی ہے۔ اور اس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۱۷ ۲/۳۸ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر عدالت ہذا میں پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۲۔ دسمبر ۳۷ء بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی سوانح حیات۔ قابل دید ہے قیمت ۲ روپے ۱۲ آنے

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۲

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفٰے برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۱۰ؔ
عام خریداران سے " " ۵ؔ
" " " ششماہی ۳ؔ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۱۔ جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ وحدت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب۔ شکرادہ ضلع گوڑگانوہ)

نہ عقدہ کھل سکا مجھ پر الٰہی! تیری قدرت کا — میں ہوں بیہوش متوالا ازل تیرے جام وحدت کا
یہ سورج چاند سیارے پتہ دیتے ہیں یہ سارے — ترے موجود ہونے کا تری شانِ حکومت کا
توہی خالق و مالک ہے توہی معبود ہے سب کا — توہی ملجا و ماویٰ ہے توہی مرجع ہے خلقت کا
خداوندا ہیں لامحدود احسان وکرم تیرے — نہیں ہم شکر کر سکتے تری ادنیٰ سی نعمت کا
تمامی نیک و بد یکساں ہیں تیرے خوانِ یغما پر — خطائیں معاف کرنا اقتضا ہے تیری رحمت کا
نظر آیا ترا جلوہ ہر اک دشت و بیاباں میں — ہے تو برحق عقیدہ ہے یہی اہلِ بصیرت کا
کبھی سورج کی کرنیں ہیں کبھی تاریک راتیں ہیں — نمونہ ہے مرے مولا! یہ تیری شانِ قدرت کا

گل و بلبل کا افسانہ یہ دیکھو شمع پروانہ
حقیقت میں یہ دم بھرتے ہیں سب تیری محبت کا

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دیوید تہ رام ولد لکھا رام ذات جوگی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۸/۳۶ مقرر کیا ہے - لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ ...)

بورڈ کی مہر

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

مولوی عبدالسلام صاحب بستوی کی تصانیف

اسلامی پردہ

جس میں اسلامی پردہ ... اس کے حسن ... مضمون ہے۔ معترضین کو جواب بھی دیا ...

اسلامی توحید

جس میں ... اسکی حقیقت ... ثابت کر ظاہر کرکے ہر قسم کے شرکیات سے بچنے کی تاکید ہے۔ خصوصاً تعزیہ داری ... اور دیگر بدعات سے سخت تاکید سے منع کیا ... و نیکہ اہل بدعت کے ہدیں از حد مفید ہے۔ قیمت ۴ر

اسلامی صورت

اس کتاب میں کتب حدیث سے اسلامی صورت بتانے اور اس پر کاربند رہنے کا بیان کیا گیا ہے۔ داڑھی اور مونچھوں کے مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

نوٹ) محصول ڈاک ہر سہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ :- منیجر ...

ایک عجیب چمتکار

میٹھا پھل (رجسٹرڈ) نعمت عظمیٰ

اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی پیدا ہو تو دام واپس قیمت دس روپے۔ کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کردی جائے گی۔ ہزاروں بار تجربہ کی جاچکی ہے۔ آپ بھی نوٹ کرلیں بوقت ضرورت طلب فرماویں یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرمادے گا۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا ۲۱ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ایک تازہ رائے

جناب ... صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ... کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ... کی اس گولی نے ... کی بدولت کئی گھر بے چراغ ہونے سے بچ گئے ...

بے کار نہ بیٹھو

کافی نفع مفت کی شہرت اور خلق خدا کی دعا حاصل کرو۔ چونکہ نمونیا و چیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے ہر سال مرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا بیس سال کی جانفشانی سے صدہا مریضوں پر کامیاب تجربہ کا اعلان ہے کہ نمونیا چیچک کی اکسیر دوا کھلانے سے چیچک نہیں نکلتی اور نمونیا کو جلد آرام ہوجاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۸ر۔ بیکار اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے کہ آج ہی فی عدد ۸ آنے کا منی آرڈر روانہ کردیں ہم انکو ۲۵ فیصدی کمیشن سے مال پہنچا دیا کریں گے۔ وہ اپنے اپنے مقام پر اس کامیاب دوا سے بچوں کی یہ ضروری خدمت انجام دیکر بیکاری کو دھکے دیں۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ پتہ پورا اور صاف تحریر کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بہی خواہ ملک و قوم
منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہان پور ضلع میرٹھ

حیات طیبہ

مجاہد ہند، بطل حریت، مبلغ توحید و سنت حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلویؒ کی مفصل سوانح حیات۔ قیمت ۱۲؍ روپیہ پتہ (منیجر اہلحدیث)

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ۔ ... کی تصنیف علم کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "اہلحدیث" و "سینہ" و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی و غمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۱ر کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و فرخ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں۔

ملنے کا پتہ :- شعبہ اشاعت دار العلوم شکرادہ ڈاکخانہ پنگواں ضلع گوڑگانوہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۸- ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ

شیعہ سُنّی کا طریق کلام

ام کلثوم کا نکاح

ہم بارہا اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ شیعہ سنّی دراصل شجر اسلام کے دو ٹہن ہیں جن کا تنہ (قرآن شریف) ایک ہی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان دونوں ٹہنوں میں رس ایک سا ہوتا۔ کیونکہ اس اسلامی تنے کو پانی ایک ہی دیا جاتا ہے جو نہایت ٹھنڈا اور شیریں ہے جس میں ہر قسم کی حلاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ چنانچہ خداوندی ارشاد ہے :-

قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

میرے بندوں کو کہہ دو بات بہت اچھی اور ستھری کیا کریں۔ شیطان ان میں لڑائی ڈلوا دیگا کیونکہ وہ ان کا کھلا دشمن ہے!

باوجود اس شیریں آبیاری کے شیعہ ٹہن ہمیشہ کڑوا پھل دیتا ہے۔ خاصکر جہاں "اہلحدیث" کے جواب کا دفعیہ نہ ہو سکے تو شیعہ گروہ تلخ کلامی، دل آزاری سے مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ "اہلحدیث" بھی اصل مرکز سے پھسل جائے مگر ایسا نہ ہوگا کیوں؟ سے

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ام کلثوم بنت علیؓ کا مسئلہ کئی دفعہ "اہلحدیث" میں مذکور ہوا ہے۔ شیعوں کی طرف سے جو اسکے جوابات پہنچے ان کا بھی ذکر ہوتا رہا ہے۔ عجیب عجیب باتیں سننے میں آئیں۔ یہاں تک بھی سننے میں آیا جو درحقیقت علم مناظرے میں ایک نئی ایجاد ہے۔ کہ ناقل سے تصحیح نقل جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۷- جنوری سنہ رواں صفحہ ۳۔

اس قسم کی حرکات جو اہل علم کی شان سے بعید ہیں کیوں شیعہ حضرات سے سرزد ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "اہلحدیث" کی گرفت ذرا مضبوط ہے۔

گزشتہ تحریرات سے قطع نظر آج ہم اخبار "شیعہ" کی ایک نئی تحریر پیش کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ شیعہ کا طریق کلام کیا ہے۔ شیعہ کی عبارت ایسی معنی خیز ہے کہ ہم اس کو اصل الفاظ ہی میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین بھی ہماری طرح شیعہ طرز کلام کو جان لیں۔ اخبار "شیعہ" کے نامہ نگار (جناب مولانا سید کاظم حسین صاحب) لکھتے ہیں :-

"اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۵- اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مولوی ثناء اللہ نے بجواب اصلاح جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی دختر کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔ اس رشتہ سے شیعہ سنّی کی نزاع ختم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب فریقین کے سردار ایسے پاک رشتہ میں منسلک ہو گئے تو پھر ان فریقوں کا باہم جھگڑا کرنا عبث اور بے کار ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں مسئلہ نکاح چشمۂ رحمت ہے امت مسلمہ کے لئے۔ مگر شومئ قسمت سے مسلمان کہلانے والے ایسی تصریحات کی موجودگی میں نصاریٰ کی طرح من مانی تاویلات کرتے رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس معاملہ میں جو کچھ مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے وہ سب غلط ہے کیونکہ حضرت عمر نے بھی اپنی دختر کا نکاح رسول اللہ سے کر دیا تھا اور حضرت عمر اور رسول اللہ ایسے پاک رشتہ میں بقول مولوی صاحب منسلک ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ ۱۷ برس حضرت عمر رسول اللہ کی صحبت میں رہ کر بڑے پایہ کے صحابی کہلائے۔ اور علاوہ شجاعت کے کتابوں میں حضرت عمر کے فضائل و مناقب بھی بکثرت لکھے ہوئے ہیں بلکہ یہ بھی حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اگر نبوت میرے بعد رہتی تو حضرت عمر ہی نبی ہوتے۔

مگر جب رسول اللہ نے اپنے انتقال سے تین دن پہلے بروز جمعرات صحابہ سے فرمایا کہ کاغذ قلم دوات لاؤ میں تمہیں ایسی وصیت لکھ دوں جس کے بعد تم لوگ گمراہ نہ ہو۔ باوجود بکثرت فضائل و مناقب رکھتے ہوئے رسول اللہ کے خسر حضرت عمر نے اس پر فرمایا "شدت بیماری کے درد سے اس مرد یعنی رسول اللہ کو ہذیان ہو گیا ہے۔"

(شیعہ لاہور- ۲ جنوری ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز کو کہا کہ "میاں نماز پڑھا کرو" اس نے جواب دیا :-

"مولوی صاحب! آپ نے بیٹے کی شادی کی دعوت میں نمک کیوں زیادہ ڈالا تھا"

مولوی صاحب نے کہا اسکو میرے کلام سے کیا تعلق!

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء

حملہ آور گرفتار ہو گیا کلکتہ سے اطلاع ملی ہے کہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب پر ۲۷ نومبر ۱۹۳۷ء کو مسجد مبارک (امرتسر) کے سامنے قاتلانہ حملہ کرنے والا مسمی قمر کلکتہ میں گرفتار ہو گیا ہے۔ مفصل پھر۔ (دیکھو)

زائرین بیت الحرام مکہ مکرمہ سے مولانا عبد الرحمن صاحب مظفر تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۱۔ شوال تک بیس ہزار سے زائد حجاج ارض حرم میں وارد ہو چکے ہیں۔

الیکشن کے نتائج امرتسر میونسپل کمیٹی کا الیکشن ۱۲۔ جنوری سے شروع ہو کر ۱۸ کو ختم ہوا۔ مسلم پولنگ چار جگہ تھا۔ جن میں مسٹر نذیر احمد، حاجی غلام حسن متو شیخ حسام الدین بی اے، غلام محی الدین بٹ اور ...

سردی کی شدت راولپنڈی اور ہمالیہ میں برف باری اور پٹیالہ میں ژالہ باری ہونے سے پنجاب میں سردی کی شدت ہو گئی ہے۔ بارش کی ضرورت ہے۔ دعا کریں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کثرت آراء سے پنجاب کانگرس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ایک فنڈ کھولنے کی تجویز حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں پیش ہونے والی ہے۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں سے مالیہ وصول کرتے وقت ایک پیسہ فی روپیہ وصول کیا جایا کریگا۔

طلبا کو معافی شاہ فاروق والئے مصر کی شادی کی خوشی میں ان طلباء کو معافی دی گئی جن کو حال ہی کے فسادات کے سلسلہ میں یونیورسٹی سے خارج کیا گیا تھا

کوئٹہ میں زلزلہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۳۸ء کی اطلاع ہے کہ وہاں پھر زلزلہ آیا۔

ریل گاڑیوں کا تصادم الہ آباد کے قریب بھرولی سٹیشن پر مال گاڑی اور ایکسپرس کے درمیان خوفناک تصادم ہونے سے ۷ مسافر ہلاک اور ۱۵ شدید مجروح ہوئے۔

پنجاب اسمبلی کے اجلاس ۱۸۔ جنوری سے ۲ بجے بعد دوپہر سے ۶½ بجے شام اور جمعہ کے روز ۲½ بجے سے ۷ بجے شام تک ہوا کریں گے۔

پنجاب میں ژالہ باری سے جس قدر نقصان ہوا ہے حکومت پنجاب نے اس کا اندازہ معلوم کرنے کے لئے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

امیر عبد الکریم کی رہائی کے لئے بہت کوشش ہوئی مگر حکومت فرانس ان کو وطن جانے کی اجازت نہیں دیتی

ناظرین اہلحدیث کو اطلاع

اہل حدیث کانفرنس کی امداد کے لئے عید الضحیٰ کے موقع پر **عیدآنہ فنڈ** کا ضرور خیال رکھا کریں

محرم اور تعزیہ

محرم الحرام میں تعزیہ پرست تعزیہ نکالتے اور دیگر کئی قسم کی بدعات کرتے ہیں۔ جن کا شریعت مطہرہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ لہذا ان رسومات کو روکنے کے لئے شعبہ اشاعت فنڈ سے اشتہار شائع کیا جائیگا۔ ضرورت مند حضرات تعداد مطلوبہ سے عید الضحیٰ تک اطلاع بھیجدیں۔ تاکہ محرم سے قبل ان کو اشتہار مل جائے۔ (منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

یاد رہے

جن خریداروں کی قیمت ۱۵ جنوری میں ختم ہے اور ۲۷۔ جنوری تک وصول نہ ہوگی یا جبلت۔ انکار وغیرہ کی اطلاع نہ پہنچیگی ان کے نام

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ناظرین "اہلحدیث" ۱۔ جنوری ۱۹۳۸ء میں سے حساب دوستاں ضرور ملاحظہ کرلیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

انجمن اہل حدیث لائلپور کا ایک خاص اجلاس بمکانہ حاجی حکیم نور دین صاحب طبیب لائل پور منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل تجاویز متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی اس تجویز سے کہ ایک رسالہ "شمع توحید" کے نام پر کئی لاکھ کی تعداد میں مختلف زبانوں میں چھپوا کر اس قاتلانہ حملہ کی یادگار میں تمام ہندوستان میں تقسیم کیا جائے۔ بڑے زور سے تائید کرتا ہے۔

(۲) نیز یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی اس مبارک تجویز کے لئے یعنی رسالہ شمع توحید کے اخراجات کے لئے فی الحال ۱۵ روپیہ انجمن اہل حدیث لائل پور کے جمع شدہ چندہ فنڈ سے بھیجدیئے جاویں اور فوراً فرداً بعد میں ہر ممبر سے علیحدہ چندہ کرکے امداد کی جاوے جو بالاتفاق رائے پاس ہوا اور جلسہ بعد دعا کے ختم ہوا۔

(ناظم جماعت اہل حدیث لائل پور) چک نمبر ۱۳

محکمہ پولیس ضلع منٹگمری توجہ کرے ۱۴ صفر ۱۳۵۶ھ کو بندہ کا اکیس سالہ نوجوان بیٹا مسمی عبد الرؤف واقعہ چک ۱۱/۱۴۔ ایل میں ایک گہری سازش کی وجہ سے قتل ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس کا سراغ نہیں ملا۔ مجھے کامل امید ہے کہ افسران بالا خاص توجہ فرما کر بندہ کی حق رسی فرمائینگے۔

انصاف کا خواہشمند:۔ محمد عبید اللہ قریشی منشی فاضل۔ ٹیچر ہائی اسکول چیچہ وطنی۔ ضلع منٹگمری

ثبوت قربانی گاؤ

(مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب فریدی)

اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید، شاستر، رامائن، مہابھارت، اور توراۃ و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو ملک میں بہت شہرت حاصل ہوئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸/۔ محصول علیحدہ ہوگا منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

دیوانے ہو رہے ہیں۔ جن لوگوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں سے اکثر کے خطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خبر کے پڑھنے کے بعد وہ کھانا نہیں کھا سکے اور رات کو نیند بھی ان کو نہیں آئی۔ اور بعض نے تو نہایت درد سے لکھا ہے کہ خدایا یہ کیا غضب ہے کہ جس شخص نے ہمیں نرمی اور محبت اور رأفت کی تعلیم دی اور جس نے ہمیں سختی اور ظلم اور فساد سے روکا اور جس نے ہماری طبیعتوں کی وحشت کو دور کر کے پیار اور محبت کا ہمیں سبق دیا۔ اور دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی ہمیں ہدایت کی۔ اور ہمارے شدید ترین غصہ کی حالت میں ہمارے جذبات کو سختی سے قابو میں رکھا۔ اسی کی نسبت آج کہا جا رہا ہے کہ اس نے لوگوں کو قتل و غارت کی تعلیم دی اور فساد پر آمادہ کیا۔ بعض کے خطوط تو ایسے دردناک ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے ان کے دل خون ہو گئے ہیں اور ان کے لئے وسعت حیات تنگ آ گیا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کے متعلق کچھ لکھنا ایک نازک سوال ہے۔ اور قانون کا کوئی ماہر ہی اس مشکل راستہ کو بخیریت طے کر سکتا ہے۔ میں مجبور ہو گیا ہوں کہ اس بارہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اے بھائیو! میں تمہاری ہمدردی کا شکر گزار ہوں کہ تم نے میرے زخمی دل پر پھاہا رکھنے کی کوشش کی اور میرے غم میں شریک ہوئے اور میرے بوجھ کے اٹھانے کے لئے اپنے کندھے پیش کر دیئے۔ خدا کی تم پر رحمتیں ہوں وہ تمہارے دل کے زخموں کو مندمل کرے اور تمہارے دکھوں کا بوجھ ہلکا کرے کہ تم نے اس کے ایک کمزور بندے پر رحم کیا۔ اور اس کے غم نے تمہارے دلوں کو پریشان کر دیا بے شک آج پشاور سے لے کر راس کماری تک ہزاروں[1] گھر رنج و الم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہزاروں ہزار عورتیں مرد بچے کرب و بلا میں مبتلا ہیں اور خون کے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں ہیں[2] لیکن ان کے احساسات، ان احساسات کی گہرائی کو کہاں پہنچ سکتے ہیں جو ان ایام میں میرے دل میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور پیدا ہو رہے ہیں شاید تم میں سے بعض اپنا غصہ اس طرح نکال لیتے ہوں گے کہ وہ اس فیصلہ کی ذمہ واری ججوں پر ڈال دیتے ہوں گے اور بکتے ہوں گے کہ ججوں نے غلطی کی، انہوں نے ہمارے امام کو سمجھا نہیں۔ اور بعض اس طرح غصہ نکال لیتے ہوں گے کہ ججوں نے تو محض اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مذہبی لیڈروں کو اپنے خیالات کو احتیاط سے ادا کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کوئی خلاف قانون حرکت نہ کر بیٹھیں لیکن اخبار والوں اور دشمن مولویوں نے شرارت کی ہے کہ ان کے فقروں کو اور معنے دے دیئے ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے قتل و غارت کی تلقین کا ارتکاب کیا ہے[3]۔ ××× پس اے بھائیو! اگر تم فی الواقعہ اس غم میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو تو بجائے دوسروں پر غصے ہونے کے اپنے نفسوں پر غصے ہو اور اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے جو روزوں کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ روزے رکھ کر دعائیں کریں۔ اور جو نوافل کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ نوافل پڑھ کر دعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس کی عزت کو قائم کرے اور لوگوں کے دل سے بدظنیاں دور کرے۔"

(الفضل صہ ۲ ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | قادیان اور قادیانی جماعت کے اضطراب میں ہمیں بھی اُن سے ہمدردی ہے۔ مگر ناظرین حیرت سے سنیں گے کہ یہ اس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح قادیان کے اضطراب کا مظاہرہ ہے جس کے دلیرانہ الفاظ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا قادیانی اخبار الفضل میں یوں شائع ہوئے تھے کہ

"انگریز، جرمن، فرانسیسی سب مل جائیں تو بھی
اسی طرح مسلے جائیں گے جس طرح مچھر
مسلا جاتا ہے۔ اور ساری قومیں احمدیت کا
کچھ نہ بگاڑ سکیں گی" (الفضل مورخہ ۲۲ جلد ۱۰)

اہلحدیث | جس بزرگ کا یہ دعویٰ ہو کہ انگریز، جرمن، فرانس وغیرہ یورپ کی سب حکومتیں مل کر بھی احمدیت کے سامنے آئیں تو مچھر کی طرح مسل دی جائیں گی۔ اس بزرگ کا یہ حال ہو کہ ہائیکورٹ کے فیصلے میں امکانی تعلق کے الفاظ سے اتنا گھبرائے کہ اپنی جماعت کو روزے رکھ کر دعائیں کرنے کی تلقین فرمائے۔ تو آپ اس میں تعارض اور تضاد نہ خیال کریں کیونکہ یہ ایک شاعرانہ تخیل ہے۔ جس کا نمونہ استاد غالب نے پہلے ہی سے دکھایا ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ؎

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کے اشک چشم سے گردوں کف سیلاب ہے

اسی طرح خلیفہ صاحب نے شاعرانہ تخیل میں یورپ کی تمام سلطنتوں کو مسل دینے کی طاقت کا اظہار کیا تو کیا اعتراض! ان سے پہلے بھی ان جیسے حوصلہ مند اشخاص ایسا کر چکے ہیں۔ جن کے حق میں کہا گیا ہے ؎

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

ناظرین کرام! | سلسلہ قادیانی سلسلہ رسالت سے مشابہ ہونے کا مدعی ہے۔ مگر ہم سلسلہ رسالت میں ایسی تعلیاں نہیں سنتے جیسی قادیان میں سنی جاتی ہیں۔ جن کا نتیجہ وہی معلوم ہوتا ہے۔ جو بحکم حدیث

من تکبر وضعہ اللہ

ایسے تکبروں کا ہوا کرتا ہے۔ جس کو کسی اہل دل شاعر نے ان الفاظ میں بتایا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھو کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

ضروری اعلان

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں اور منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل رقم ضرور لکھا کریں۔ نیز تحریر اردو یا انگریزی میں ہو۔ بنگالی۔ گجراتی وغیرہ زبانوں میں ہرگز نہ لکھیں اور پتہ مکمل صاف اور خوشخط حروف میں لکھا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

---

[1] بعض مر بھی گئے ہیں؟ (اہلحدیث)

[2] جناب ہائیکورٹ نے دبی زبان سے قانونی اصطلاح میں جس مفہوم کو قضیہ ممکنہ کی صورت میں ادا کیا۔ مخالفوں نے اسے قضیہ مطلقہ عامہ بتایا۔ کچھ زیادہ فرق نہیں۔ (اہلحدیث)

بے نماز نے کہا۔ "بات سے بات نکل آتی ہے"۔ شیعہ کے نامہ نگار نے اس قصہ کی عملاً تصدیق فرمادی ذکر نکاح ام کلثوم خلیفہ ثانی کرتے ہیں گرلے بیٹھے "مطاعن عمر" اور وہ بھی غلط۔ مگر چونکہ قابل نامہ نگار نے اپنی قابلیت اسی میں سمجھی ہے جو انہوں نے کیا۔ اس امر میں بھی ہم ان کے شبہات رفع کرنے کو تیار ہیں۔

(نوٹ) چونکہ ہم شیعہ گروہ کو شجر اسلامی کا ایک ٹہن سمجھتے ہیں۔ اس لئے "اہلحدیث" ان کی خدمت کے لئے ہروقت تیار ہے۔ جو سوال بھی وہ کریں اسکے جواب کیلئے اہلحدیث کے صفحات حاضر ہیں۔ بشرطیکہ سوال علم مناظرے کے قاعدے سے ہو اور جواب قرآن شریف سے سن کر تسلیم کرلیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وارضاہ کے حق میں جو یہ فقرہ لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اس پر فرمایا کہ شدت بیماری نے درد سے اس ہو یعنی رسول اللہ کو ہذیان ہو گیا ہے۔ بالکل غلط اور دل کا بخار ہے۔ ہم اس حدیث کے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ جس پر اس نزاع کا مدار ہے:۔

اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ۔

(صحیح بخاری باب مرض النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

اس حدیث کا ترجمہ سمجھنے ہی شیعہ کے سارے اعتراضات اور غیض و غضب دفع ہو سکتے ہیں۔

(نوٹ) بلا خوف تردید ہم کہتے ہیں کہ ہم نے آریوں اور شیعوں میں ایک امر مشترک پایا ہے جس طرح آریہ اپنے گرو کی تعلیم میں قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر از خود کرکے قرآن مجید پر اعتراض کیا کرتے ہیں اسی طرح شیعہ احادیث کا ترجمہ اور تشریح اپنی طرف سے کرکے اعتراض جماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اسی حدیث میں کیا کچھ کرتب دکھلائے ہیں۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے:۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ پر بیماری غالب ہوئی تو آپ نے فرمایا قلم دوات لاؤ میں تم کو ایک وصیت نامہ لکھ دوں اسکے بعد تم غلطی نہ کرو گے حاضرین نے قلم دوات لانے میں اختلاف کیا۔ بولے کیا وجہ ہے کیا آپ دنیا چھوڑنے کو ہیں۔ دریافت کرو کہ حضور کا منشا کیا ہے

اہلحدیث | اس روایت میں حضرت عمر کا نام تک نہیں تنازعوا اور قالوا جمع کے صیغے ہیں۔ یہاں تک کہ استفھموہ بھی صیغہ جمع ہے۔ ھجر کے معنی ہم نے جو چھوڑنے کے لئے ہیں غلط نہیں بلکہ قرآن مجید اس کی شہادت دیتا ہے۔ ھجر فعل ماضی باب مجرد سے ہے۔ اس باب سے امر کے صیغے قرآن میں کئی جگہ آئے ہیں مثلاً (۱) وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا۔ (۲) وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا (۳) وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ۔

کیا ان آیات میں ھجر کے معنی ہذیان[1] کے ہیں۔ اگر ہذیان کے معنی ہیں تو تینوں آیات کے معنی یہ ہوئے

(۱) اے رسول ان سے اچھی طرح ہذیان کر۔

(۲) اے ابراہیم مدت دراز تک مجھ سے ہذیان کر۔

(۳) عورتوں کے ساتھ بستروں میں ہذیان کیا کرو۔

شیعہ دوستو! ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

(نوٹ) اگر کسی صاحب نے ھجر کے معنی "ہذیان" کئے ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں۔ ہم نے جو معنی کئے ہیں اس کے ثبوت میں تین آیتیں پیش کر دی ہیں۔

حسبنا کتاب اللہ

قادیانی مشن

قصر خلافت میں اضطراب

پچھلے دنوں قادیان میں خلیفہ قادیان نے جن چند مرزائیوں کو اپنی جماعت سے خارج کیا تھا ان میں سے ایک شخص فخر الدین ملتانی بھی تھا۔ اُسے ایک نوجوان مرزائی مسمی عزیز احمد نے سر بازار قتل کر دیا جس کو عدالت سشن جج سے پھانسی کی سزا ہوئی۔ اس کی اپیل پنجاب ہائیکورٹ میں کی گئی۔ جس کے فیصلے میں ہائی کورٹ کے ججوں نے عزیز احمد کی سزائے موت بحال رکھی اور اس قتل کا امکانی تعلق خلیفہ قادیان کی تقریروں سے بتایا۔ اس ریمارک پر بعض غیر مسلم اخباروں میں یہ فقرہ دیکھنے میں آیا کہ اگر یہ بات ہے تو کیا خلیفہ قادیان پر ترغیب قتل کا مقدمہ چلایا جائیگا؟ (پرتاپ [illegible] ۸)

اس پر قصر قادیان میں بڑا اضطراب محسوس کیا گیا چنانچہ خلیفہ قادیان نے خطبہ جمعہ کا استعمال ہی نہیں کیا بلکہ ایک مضمون خود ہی لکھ کر الفضل میں شائع کرایا جس کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"پانچ جنوری کو میاں عزیز احمد کی اپیل کا فیصلہ جو ہائیکورٹ کے دو فاضل ججوں نے سنایا ہے۔ اس میں بعض ایسے فقرات بھی ہیں جن سے بعض مخالف اخبارات نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا عدالت عالیہ کے نزدیک میاں فخر الدین کے قتل کی تحریک خلیفہ جماعت احمدیہ کی تقریروں سے ہوئی ہے۔ چنانچہ اس مخالف پروپیگنڈا کی وجہ سے جماعت کے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اور باوجود اسکے کہ "الفضل" نے اس فیصلہ کے بارہ میں کوئی مضمون نہیں لکھا اور اس کی وجہ سے اکثر احباب جماعت جو سوائے الفضل کے اور کوئی اخبار نہیں اس فیصلہ سے بے خبر ہیں۔ جن جن دوستوں کی نگاہ دوسرے اخبارات گزرے ہیں وہ درنج و غم سے بے تاب ہو رہے ہیں اور ان کے خطوط جو مجھے آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تو مارے غم

---

[1] ہذیان کے معنی ہیں بیہوشی میں باتیں کرنا۔ (اہلحدیث)

اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا[1] سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔" (یعنی ویدوں کی نہیں) صفحہ ۱۲

مرزا صاحب اپنے اس عقیدہ میں بھی سوامی دیانند کے ہم خیال تھے اور سوامی جی کے ترجمہ و تفسیر کو صحیح جانتے تھے چنانچہ مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہوئے "پیغام صلح" میں لکھتے ہیں کہ:-

"اگر یہ مشکل پیش آ جائے کہ ہندوؤں کے ساتھ کس طرح صلح کی جاوے تو منجملہ متعدد تفاسیر کے ایک وہ ترجمہ اور تفسیر وید کی موجود ہے جو سوامی دیانند نے لکھی ہے۔" (مفہوم)

مولوی محمد علی صاحب بھی ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد نمبر ۴ پر لکھتے ہیں کہ:-

"آپ (مرزا صاحب) ویدوں کی بڑی تکریم کیا کرتے تھے اور ان کی اس قدر عزت آپ کے دل میں تھی کہ ان کو خدا کا کلام سمجھتے تھے۔"

؎ معشوق من بہ مذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

آریہ سماجیو! مرزائیوں سے کہہ دو کہ ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

پچاس روپیہ انعام | جو کوئی احمدی مرزا غلام احمد صاحب کو ملہم یا مومن ثابت کر دے اُسے پچاس روپیہ انعام۔

ویدوں کی تعلیم و تہذیب کو جاننے کے خواہشمند ہماری لاجواب تصنیف "ویدک تہذیب" ملاحظہ فرماویں۔ قیمت اصلی ۸؍ رعایتی صرف ۱؍ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:- (۱) آتمانند فاتح موٹر ایجنسی لائل پور
(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

حق پرکاش۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ۔ سوامی دیانند کے قرآن پر اعتراضوں کے جواب۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

[1] موت کے وقت ہر ایک کو خدا کا ڈر لگتا ہے۔ اور سچ سچ کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔

تعاقب کا جواب

علمی مضامین میں اختلاف ہونا اور علمی طریق سے اس پر گفتگو ہونا مستحسن اور علمی طریق ہے۔ اخبار اہلحدیث میں اس کا سلسلہ ابتدا سے جاری ہے۔ مخالف مضمون کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ آج بھی اس کی نظیر پیش ہے۔

"اہلحدیث" ۱۸۔ جون ۱۹۳۵ء میں ایک فتویٰ درج ہوا تھا۔ جو دراصل ضلع اعظم گڈھ کے ایک اہل علم کے حق میں تھا جس نے لکھا تھا کہ قرآن مجید میں بعض الفاظ غیر مناسب محض سجع کے لحاظ سے آئے ہیں۔ موصوف کے حق میں لکھا گیا کہ یہ ان کی علمی غلطی ہے کفر، فسق نہیں۔ معاصر محمدی دہلی نے اس پر تعاقب کیا۔ تعاقب کے الفاظ یہ ہیں:- (مدیر)

"۱۸ جون کے "اہلحدیث" میں بصفحہ ۱۳۔ سوال ۱۴۵ کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے ہمارے خیال سے اس میں تسامح ہو گیا ہے۔ لہٰذا فاضل مفتی صاحب نظر ثانی کریں تو بہتر ہے۔ اصول زبان کی حیثیت سے بعض الفاظ قرآنی کو غیر انسب اور غیر احسن کہنا اسماء سُوَر کو بجائے رہبری کے غلط خیال پیدا کرنے والے کہنا سوائے دہریت کی رہنمائی کے اور اپنی نیچریت کے اظہار کے اور لوگوں کے دلوں سے تعلیم قرآنی دور کرنے کے کسی نیک نیتی پر محمول نہیں ہو سکتا۔ پھر نیت کا علم کسی کو نہیں، شرعی فتوے ظاہر پر ہیں پس شخص مذکور کی علمی غلطی کے ساتھ ہی اُس کے فسق و فجور کا بھی اس میں پورا دخل ہے۔ واللہ اعلم۔"

(محمدی دہلی صفحہ ۱۶ یکم جولائی ۱۹۳۵ء)

جواب | اخبار اہلحدیث ۱۸۔ جون صفحہ ۱۳ میں سوال ۱۴۵ (قرآن میں سجع کے لئے غیر انسب لفظ کا مستعمل ہونا۔ اور اسماء سُوَر کا مضمون سُوَر کی طرف رہبری نہ کرنے) کا جو جواب دیا گیا ہے اُس پر اخبار محمدی دہلی یکم جولائی صفحہ ۱۶ میں تعاقب کیا گیا ہے کہ ایسا خیال "دہریت اور نیچریت اور فسق و فجور کا ہے۔" اللہ معاف کرے فاضل متعاقب سے اس میں شدید تسامح ہوا ہے۔ اجلہ صحابہ سے نہ محض سجع و فواصل میں ہی بلکہ آیتوں کے فواتح و اواسط کے بعض الفاظ کی بابت اسی قسم کا قول منقول ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت سورہ رعد افلم ییأس الذین آمنوا میں افلم ییأس کی جگہ افلم یتبین مناسب تھا وقضی ربک (اسراء) کی جگہ ووصّٰی ربک بہتر تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت نساء والمقیمین الصلوٰۃ والمؤتون الزکوٰۃ میں اصول زبان کی رو سے المقیمون انسب تھا۔ آیت مائدہ والصابئون میں الصابئین زیادہ اچھا تھا۔ کیونکہ ان کے اسم پر عطف ہونے کی وجہ سے اس کا مرفوع ہونا غیر مناسب ہے۔ ان کے حوالوں کے لئے دیکھئے (الکلمات الحسان فی الحروف السبعۃ للقرآن۔ مطبع مصر۔ حضرت اسمٰعیل کی شان میں وارد ہے وکان رسولا نبیا۔ چونکہ ہر رسول کا نبی ہونا لازمی ہے اس لئے نبیا کا لفظ یہاں زائد ہے۔ محض سجع کے لئے آیا ہے۔ (المثل السائر صفحہ ۲۰۹) حافظ سیوطی اتقان میں آیت لا تجد لک علینا تبیعا کی بابت ناقل ہیں الاحسن الفصل بینھما الخ (صفحہ ۱۵۰ ج ۲) یعنی زیادہ اچھا تھا کہ دونوں مجروروں لک اور علینا کو الگ الگ کر دیا جاتا مگر سجع و فاصلہ کی رعایت سے ان دونوں مجروروں کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے اور تبیعا کو پیچھے ذکر کیا ہے۔ پھر چالیس مثالیں قرآن مجید سے ایسی لکھی ہیں جن میں رعایت قافیہ کے لئے اصول زبان کی خلاف ورزی کی گئی ہے آیت سورہ طٰہٰ میں لا یخرجنکما من الجنۃ فتشقٰی آیا ہے اصول زبان کی رو سے فتشقیان مناسب تھا۔ آیت فرقان واجعلنا للمتقین اماما میں اماما کی جگہ ائمۃ مناسب تھا۔ مگر رعایت فواصل کے باعث دونوں جگہ واحد کے صیغہ اور صورت میں بولا گیا۔ (اتقان صفحہ ۱۱۴ ج ۲) حدیثوں میں بھی اس کی مثالیں بہت ہیں۔ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی دعا کا کلمہ اعیذ کما بکلمات اللہ التامہ

کیا یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج؟

(بقلم پنڈت آتمانند صاحب از لائل پور شہر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسئلہ تناسخ آریہ سماج اور احمدیت میں دوسرا مشترکہ لیکن متنازعہ فیہ مسئلہ تناسخ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ میں بھی احمدی آریہ سماج کے اور قادیانی نبی یا لاہوری مجدد پنڈت لیکھرام جی سے متفق تھے۔ چنانچہ گذشتہ قسط میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب کائنات کو روح سے قدیم مان کر ارواح و مادہ کی قدامت کے قائل ہیں بلکہ تھے جیسا کہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ فاتح قادیان بھی تصدیق فرماتے ہیں۔ اور لاہوری احمدیہ جماعت کے امیر محمد علی صاحب ایم۔ اے اخبار پیغام صلح مجریہ ... میں لکھتے ہیں کہ :-

"... نے جناب میاں (محمود احمد خلیفہ قادیان) صاحب ... اس طرف توجہ دلائی اور عرض کی کہ حضرت ایک تو ... اس بات سے (حدوث روح و مادہ میں سلسلہ مخلوق کا ازلی ہونا) اپنی صداقت کی لاف مارنے لگ گئے ہیں۔ دوسرا مولانا ثناء اللہ طعنے دے رہا ہے کہ قادیانی آریوں کی چوٹ سے اسلام کو چھوڑ کر آریوں کے عقائد مان گئے جیسا کہ میر محمد اسحٰق کی کتاب ... گواہ ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے جواب دیں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوریہ خلیفہ میاں محمود احمد صاحب کو توجہ دلاتے ہیں۔ لیکن ہم مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلاتے اور پوچھتے ہیں کہ آپ کے ... مسیح موعود و مہدی معہود اور خدا جانے کیا کیا کچھ تھے ... جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا جا چکا ہے اپنی تصنیف اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر صفحہ ... پر لکھتے ہیں کہ :-

"چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔"

پس جب مسیح موعود صاحب خود بھی سلسلۂ مخلوق کو ازلی مان کر جو مادہ و ارواح کو ازلی تسلیم کئے بغیر کبھی ممکن ہی نہیں ہو سکتا آریوں کے عقائد مان چکے تھے پھر اگر آپ کے خیال میں قدامت مادہ و ارواح و سلسلۂ مخلوق کو ماننے والے آریہ سماجی مشرک ہیں تو آپ ہی جواب دیجئے کہ آپکے مرشد، ہادی، مسیح موعود، مہدی معہود و مجدد مرزا غلام احمد صاحب کیونکر موحد ثابت کئے جا سکتے ہیں؟ اگر مولوی محمد علی صاحب ہٹ دھرمی نہیں ہیں تو اپنی "پیغام صلح" والی تحریر کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب کو بھی پنڈت لیکھرام جی کی طرح مشرک تسلیم کریں۔ ورنہ ہمارے اس الزام کو دور کر کے دکھائیں۔

اب معمولی سمجھ کا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر مادہ و ارواح کو ازلی و ابدی مانا جاوے تو مسئلہ تناسخ سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔ دیکھئے اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ... :-

"سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے کسی خوشحالی کو پا سکتی ہے۔"

صفحہ ... :- "سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔"

یعنی مرزا صاحب کسی حالت میں کسی وقت بھی مجرد روح کو بلا جسم نہیں تسلیم کرتے جس کی تشریح میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۱۳۹ پر لکھتے ہیں کہ :-

"جس کے یہ معنی ہیں کہ زمانہ قدر میں انسان کو نئی زندگی کے مناسب حال جسم اور روح تیار ہو گئے ہیں۔"

مرزا صاحب کے ان عقائد سے مسئلہ تناسخ ثابت ہے لیکن ہم مرزا صاحب کی ایک ایسی تحریر ذیل میں درج کرتے ہیں جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۱۳۰ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"میں ایک ایسی جگہ بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں۔ جن میں بیل، گدھے، گھوڑے، کتے، سؤر، بھیڑیے، اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا (یعنی الہام کیا گیا) کہ یہ سب انسان ہیں جو بد عملیوں سے ان صورتوں میں ہیں۔"

اگر مرزائی یہ کہیں کہ یہ ایک رؤیا یعنی خواب کا معاملہ ہے تو اول تو رؤیا الہام کی ہی ایک قسم ہے دوئم سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے دل میں کس نے الہام کیا؟ خدا نے یا کسی اور نے؟ مرزائی یہی کہیں گے کہ خدا نے۔ پس جب مرزا صاحب کے ملہم خدا نے تناسخ کی تصدیق کر دی تو مرزائیوں کو اس مسئلہ کی صداقت میں کیا انکار ہو سکتا ہے۔

(۳) **وید کلام الٰہی ہیں** احمدی (مرزائی) اس مسئلہ میں بھی آریہ سماجیوں سے اور مرزا صاحب پنڈت لیکھرام جی سے متفق تھے۔ وہی مرزا صاحب جو ساری عمر ویدوں کے خلاف بحث مباحثے کرتے رہے۔ مرتے وقت "پیغام صلح" نامی کتاب میں ویدوں کو کلام الٰہی مان کر تصدیق وید کا عقیدہ ظاہر کر گئے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ :-

"میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو صریح خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر بخل اور پکشپات کا داغ لگاتی ہو۔" (صفحہ ...)

"اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ... ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے۔" (صفحہ ...)

سمجھا جاویگا - اور بالغ کے احکام اس پر جاری ہوں گے اور اسی عمر میں وہ تمام عبادتوں کا (نماز، روزہ - حج - زکوٰۃ) اور غلط کاری پر شرعی حد کا مکلف ہوگا۔

اسی طرح خازن میں لکھا ہے۔ وقال الشافعی و ابو یوسف ومحمد واحمد فی الغلام والجاریۃ بخمس عشرۃ سنۃ یصیر مکلفا وتجری علیہ الاحکام وان لم یحتلم (دیکھو خازن مصری جز خامس ص۲۲)

اسی طرح نواب صدیق الحسن خان صاحب نے تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے۔ واتفقوا علی ان الاحتلام بلوغ واختلفوا فیما اذا بلغ خمس عشرۃ سنۃ ولم یحتلم۔ فقال ابو حنیفۃ رح لا یکون بالغا۔ وقال الشافعی رح و ابو یوسف ومحمد واحمد فی الغلام والجاریۃ بخمس عشرۃ سنۃ یصیر مکلفا الخ (دیکھو فتح البیان ص۲۲۵ جلد ثالث) ان سب روایتوں کا مطلب وہی ہے جو حافظ صاحب نے بیان کیا ہے اور ساتھ ہی جمہور کے مذہب کی مزید تائید امام ابو محمد یوسف اور امام محمد (شاگردان ابو حنیفہ) کے اقوال سے بھی ہوگئی۔ خلاصہ یہ کہ پندرہ برس کی عمر میں انسان بالغ و مکلف شمار ہوتا ہے اور احکام شرعیہ کی پابندی اس وقت اس پر واجب ہو جاتی ہے۔

اب ان روایتوں کے جواب دینے کی ضرورت بھی نہیں رہتی - جن میں بچوں کو بلوغت سے پہلے روزہ یا نماز پڑھنے یا پڑھانے کا ذکر یا حکم آیا ہے۔ کیونکہ یہ سب علی سبیل الاستحباب ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام اپنے بچوں کو روزہ دار رکھتے تھے۔ بخاری جز ثامن میں اس کا ذکر موجود ہے۔ حافظ ابن حجر رح اس موقع پر لکھتے ہیں :-

والجمہور علی ان الصوم لا یجب علی من دون البلوغ واستحب جماعۃ من السلف الخ (دیکھو جز ثامن ص۲۹) اسی طرح بچوں کو ادائے صلوٰۃ کا حکم محض عادی اور مانوس بنانے کے لئے ہے چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں والمعنی اذا بلغ سبع سنین فلیأمرہم باداء الصلوٰۃ لیعتادوھا ویستانسوا بہا (تنقیح ص۱۰۱) اسی طرح امام نووی نے اس امر کے متعلق علماء کا اختلاف نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

امر الولی الصبی واجب وقیل مستحب

یعنی ادائے صلوٰۃ کا حکم جو بذریعہ ولی کے ہے بعض کے نزدیک استحباب پر مبنی ہے۔

شیخ عزالدین بن عبد السلام اس موقع پر ایک عجیب نکتہ لکھتے ہیں کہ اگر بلوغت سے پہلے ادائے نماز کا حکم بچے پر واجب ہوتا اور بچہ مکلف ہوتا تو وہ خود براہ راست مخاطب کیا جاتا نہ کہ اولیا۔

اب رہا مارنے کے حکم کا مطلب اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ بچوں کو خفیف طور پر تنبیہا مار سکتا ہے۔ چنانچہ عون المعبود میں ہے :- والمراد بالضرب ضربا غیر مبرح (ص۱۸۵ جلد اول)

قرآن شریف میں بھی ایک جگہ عورتوں کی نافرمانی کرنے پر مارنے کا حکم ہوا ہے۔ اسکی تفسیر میں لکھا ہے :- فاضربوھن ضربا غیر مبرح قیل ھو ان یضربہا بالسواک ونحوہ قال الشافعی الضرب مباح وترکہ افضل - یعنی ضرب غیر مبرح کی تفسیر میں علماء نے لکھا ہے کہ مسواک یا اسی قسم کی چیز سے مار سکتا ہے اور امام شافعی نے تو یہ کہا ہے اگرچہ مارنا جائز ہے مگر نہ مارنا افضل ہے (دیکھو خازن ص۳۳۳ جلد اول)

اسی طرح یہ بھی لکھا ہے - وقیل ینبغی ان یکون الضرب بالمندیل والید وبالجملہ فالتخفیف بابلغ شیء اولی (دیکھو خازن مع معالم ص۳۳۴)

یعنی رومال سے مارے یا محض ہلکا ہاتھ لگا دے۔ خلاصہ یہ کہ بالکل خفیف طور پر تنبیہ کرنا اولیٰ ہے۔

فتح الباری میں اسکے ماتحت لکھا ہے۔ فلا یفرط فی الضرب ولا یفرط فی التادیب۔ اسی طرح یہ قول علماء کا لکھا ہے ثان اکتفی بالتہدید ونحوہ کان افضل (پارہ ۲۱ ص۱۳۱) اسی طرح سورہ ص کی آیت کریمہ وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ سے بھی ترحم آمیز مارنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں حضرت ایوبؑ کو بجائے سو کوڑا مارنے کے ایک ایسے مٹھا سے مارنے کا ارشاد ہوتا ہے جس میں سو سینکیں ہوں۔ پھر اس میں مزید لطف یہ ہے کہ ضرب کا یہ ترحم آمیز برتاؤ حضرت ایوبؑ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور عطا بن ابی رباح وغیرہ اس حکم کو عام کہتے ہیں۔ (دیکھو حاشیہ جامع البیان ص۳۸۹) فتح البیان میں نواب صاحب لکھتے ہیں کہ امام احمد اور امام طبرانی ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے اپنے عہد مبارک میں جس پر حد شرعی واجب تھی ایک مریض کو سو کوڑا مارنے کی بجائے صرف سو شاخ والے مٹھا سے مارنے کا حکم دیا۔

پس بچوں پر اولاً تو ضرب و کوب سخت مار پیٹ قطعی ہونا ہی نہ چاہیئے بلکہ انعام دیکر پیسہ وغیرہ لے دے کر عادی بنانا چاہیئے۔ جیسا کہ بعض سلف کا دستور تھا۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بہت خفیف طور پر مارے۔ فقط۔ والسلام!

(خادم عبد الرؤف مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

نماز پنجگانہ میں بعد سلام

تکبیر باآواز بلند کہنا سنت ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنا نعرف انقضاء صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتکبیر رواہ مسلم وفی الروایۃ الاخری عنہ ما کنا نعرف انقضاء صلاۃ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بالتکبیر وفی اخری۔ وفی اخری ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ۔ وفیہ دلیل لما قال بعض السلف انہ یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبۃ وممن استحبہ من المتاخرین ابن حزم الظاہری رضی اللہ عنہ ونقل ابن بطال و آخرون ان اصحاب المذاہب المتبوعۃ وغیرہم متفقون علی عدم استحباب رفع الصوت بالتکبیر والذکر وحمل الشافعی علی انہ جہر وقتا یسیرا حتی یعلمہم صفۃ الذکر لا انہم جہروا دائما قال

من کل شیطان و ھامۃ۔ ومن کل عین لامۃ میں اصول زبان کی رو سے لامۃ کی جگہ ملمۃ انسب تھا لیکن سجع کا لحاظ کرتے ہوئے یہی لامۃ انسب ہے۔ فتح الباری میں ہے قال لامۃ لیوا فی لفظ ھامۃ لکونہ اخف علی اللسان۔ ایک حدیث میں ہے عورتوں کو آپ نے فرمایا ارجعن مازورات غیر ماجورات (او کما قال) اصول زبان کی رو سے مازورات کی جگہ موزورات انسب تھا (الفائق) ایک حدیث میں ہے خیر المال سکۃ مابورۃ ومھرۃ ماموراۃ باعتبار اصول زبان ماموراۃ کی جگہ مؤمرۃ ہونا چاہئے۔ (الفائق للزمخشری) محض سجع کی رعائت سے اصول زبان کو چھوڑ دیا۔ پس سجع کے لحاظ سے یہی انسب ہے گو اصول زبان کی رو سے غیر انسب ہے۔

اسی طرح اسماء سُوَر کی بابت صحابہ سے متعدد ناموں کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ سورہ نساء قرآن میں تین ہیں (۱) سورہ بقرہ یہ سورہ نساء کبریٰ ہے۔ (۲) سورہ نساء یہ وسطیٰ ہے۔ (۳) سورہ طلاق یہ سورہ نساء قصریٰ یا صغریٰ ہے۔ اسی سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک سورہ بقرہ کا نام اسکے پورے مضامین کی طرف رہبری نہیں کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی سورہ انفال کو سورہ بدر فرماتے۔ سورہ حشر کو سورہ بنی نضیر کہتے۔ سورہ توبہ کو سورہ فاضحہ۔ بلکہ سورہ توبہ کے دس سے زیادہ نام منقول ہیں (فتح الباری) اور سورہ فاتحہ کے تو بکثرت اسماء ہیں۔ اسکے اکیس ناموں کی فہرست مولانا سیالکوٹی نے اپنی تفسیر واضح البیان میں دی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی نام لکھے گئے ہیں۔ یہ متعدد نام ان کے مختلف مضامین کو مدنظر رکھ کر ہی تو مقرر کئے گئے ہیں۔ جلالین میں بعض سورتوں کے نام کچھ اور مرقوم ہیں۔ ہندی مطابع کے مصاحف میں کچھ اور۔ اور مصری چھاپوں میں کچھ اور۔ اتقان میں ہے۔ یسمون الجملۃ من الکلام والقصیدۃ بما ھو اشھر فیھا وعلی ذلک جرت اسماء سور القرآن (ص۱۹) یعنی عرب نثر اور قصیدوں کا نام اس میں کسی مشہور کے نام سے رکھ دیتے ہیں۔ اسی اصول پر قرآن کی سورتوں کے نام بھی ہیں بلکہ بائیبل کے صحائف و اسفار کے نام بھی اسی طرز سے رکھ لئے گئے ہیں۔ گلستان بوستان کریما مقیماں کے نام بھی۔ یہ مضمون علمی ہے اور بسط چاہتا ہے۔ اخباری گنجائش اور اس کے کثیر ناظرین کے ملال طبع کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

وفی ھذا کفایۃ لمن لہ درایۃ۔

(راقم ۔ شیخ محمد داؤد عفی عنہ از بنارس)

بچے مکلف بالشرع کب ہوتے ہیں

امام بخاری رح اس بارہ میں باب منعقد فرماتے ہیں باب بلوغ الصبیان اس کے ماتحت سورہ نور کی آیت کریمہ واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا الآیۃ نقل فرماتے ہیں یعنی جب لڑکے محتلم ہونے لگیں تو اپنے گھروں میں بھی اجازت لے کر داخل ہوا کریں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ احتلام بلوغت کی پہچان ہے اور یہی وہ وقت ہے جبکہ یہ مکلف بالشرائع قرار پائیں گے چنانچہ حافظ ابن حجر رح نے لکھا ہے۔ وقد اجمع العلماء علی ان الاحتلام فی الرجال والنساء یلزم بہ العبادات والحدود وسائر الاحکام وھو انزال الماء الدافق۔ (فتح ص۵۹۶)

اسی طرح خازن میں ہے۔ واتفق العلماء علی ان الاحتلام بلوغ۔ علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ احتلام کی وجہ سے تمام عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام شرعیہ کا انسان مکلف ہے۔ اسی طرح ایک اور پہچان بلوغت کی زیرناف کے بال کا اُگنا ہے۔ مجمع البحار میں لفظ نبت کے ماتحت لکھا ہے۔ فجعلہ علامۃ بلوغہ (ص۳۲۹ جلد سوم) اور اسی طرح امام مالک امام اسحٰق امام احمد وغیرہ موئے زیرناف کو اصل علامت قرار دیتے ہیں۔ (دیکھو فتح جزء عاشر ص۵۶)

اب رہی یہ بات کہ اس عمر کی تعیین جس میں بلا آثار بچے بالغ ہو جاتے ہیں کیا ہے سو اسمیں اختلاف ہے۔

حافظ صاحب لکھتے ہیں۔ وقال ابوحنیفۃ سن البلوغ تسع عشرۃ اوثمان عشرۃ للغلام وقال اکثر المالکیۃ سبع عشرۃ اوثمان عشرۃ وقال الشافعی احمد والجمہور حدہ استکمال خمس عشرۃ سنۃ۔ یعنی امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ لڑکے کا سن بلوغ ۱۸۔۱۹ سال کے درمیان ہے اور اکثر مالکیہ نے کہا کہ ۱۷۔۱۸ سال کے درمیان ہے اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور جمہور علماء حد بلوغت ۱۵ سال کے بعد بتلاتے ہیں۔ جمہور کے اس قول کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسے امام بخاری رح بروایت نافع نقل فرماتے ہیں۔ وانا ابن خمس عشرۃ فاجازنی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر کو جبکہ وہ چودہ سال کے تھے ان کو جہاد میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ اور جب پندرھواں برس آیا تو ان کو اجازت ملی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلوغت پندرھویں سال میں معتبر ہے۔ چنانچہ امام بخاری نقل فرماتے ہیں کہ امام نافع کے ذریعہ جب یہ حدیث امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ان ھذا الحد بین الصغیر والکبیر یہ پندرہ برس کی عمر صغیر اور کبیر کے درمیان حد فاصل ہے۔

اسی مضمون کی تائید کے لئے حافظ صاحب نے بروایۃ ابن جریج "ولم یرنی بلغت" نقل فرمایا ہے۔ یعنی عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ اس عمر میں حضور نے مجھ کو بالغ نہیں سمجھا پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس سال حضور نے قبول فرمایا اس سال ان کو بالغ سمجھا۔ اور وہ سال متعین ہو چکا یعنی پندرھواں تھا۔ حافظ صاحب اسکے بعد لکھتے ہیں واستدل بقصۃ ابن عمر علی ان من استکمل خمس عشرۃ سنۃ اجریت علیہ احکام البالغین وان لم یحتلم فیکلف بالعبادات واقامۃ الحدود وغیر ذالک من الاحکام۔ یعنی جب لڑکے کی عمر پندرہ سال ہو جاوے (تو خواہ وہ محتلم نہ ہو)

تصدیق الحدیث

حصہ دوم

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

نوٹ | نمبراول میں بعض اغلاط کتابت کی وجہ سے نیز ورق سالم رکھنے کی وجہ سے گذشتہ نمبر کے مضمون کو بھی اس نمبر میں ملاکر یکجا کیا گیا ہے۔ ناظرین اس سلسلہ کو الگ محفوظ رکھنا چاہیں تو یہ ورق محفوظ رکھیں۔

آج ہم اس مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو رسالہ "ترجمان القرآن" حیدرآباد مجریہ ماہ صفر ۱۳۵۶ھ میں بقلم چوہدری غلام احمد صاحب پرویز شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جواب دینے کا ذکر میں نے "اہلحدیث" مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۳۷ء میں کیا تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ حافظ محب الحق صاحب کا جواب ختم ہوتے ہی اس مضمون کا جواب درج ہو جاتا۔ مگر میری علالت کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔ آج بحولہ وقوتہ اس پر قلم اٹھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے۔ آمین!

چوہدری صاحب کا مضمون مذکور دیکھنے سے باوجود مخالف ہونے کے ان کی خوش کلامی کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ خاکسار راقم کو ہر قسم کے مضمون نگاروں سے پالا پڑا ہے۔ سوامی دیانند اور مصنف "رنگیلا رسول" جیسے دل آزار مضمون نویسوں کو بھی دیکھا۔ مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات بھی پڑھیں۔ ان کی شیریں کلام الہامی زبان سے "او بدذات فرقہ مولویاں" (انجام آتھم) بھی سنی۔ منکرین حدیث میں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ امرتسری جماعت منکرہ اور حافظ محب الحق کی تحریرات بھی پڑھیں۔ غرض یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ان سب میں ہم چوہدری صاحب کو سرسید احمد خاں علیگڑھی مرحوم کے بعد خوش کلام پاتے ہیں۔ مگر یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ دونوں صاحب باوجود خوش کلام ہونے کے کبھی کبھی تقاضا بشریت سے مغلوب بھی نظر آتے ہیں ایک زمانہ گذرا ہے کہ سرسید مرحوم سے ہمارا ان کی زندگی میں تخاطب تھا۔ اس وقت ہم ان کی تحریرات میں یہ بات پاتے تھے کہ اکثر تو نفس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں مگر گاہے ماہے بشریت کے تقاضا سے اپنے مخاطبوں کو خشک صوفی اور شہوت پرست زاہد بھی کہہ جاتے ہیں۔ اور بہشت کو چکلہ خواہشات اور شراب طہور کی نہروں کا نام خرابات رکھتے ہیں۔ اسی طرح چوہدری پرویز صاحب باوجود خوش کلامی کے سہو ونسیان سے خالی نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ کے مضمون کی سرخی "شخصیت پرستی" ہی شدت وکراہت کا اظہار کر رہی ہے۔ عفی اللہ عنا۔

اصل مضمون | مولوی عبداللہ چکڑالوی اور حافظ محب الحق منکرین حدیث وغیرہ تو حدیث پر اس حیثیت سے بحث کرتے ہیں کہ وہ یہ ثابت کریں کہ حدیث حجت شرعیہ نہیں ہے۔ چنانچہ ان کی منقولہ تحریرات سابقہ پرچوں میں ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ وہ کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے سوا پیغمبر علیہ السلام کی کوئی حدیث حجت شرعی نہیں ہے۔ مگر چوہدری پرویز صاحب کی نظر میں حدیث نبوی بزمانہ رسالت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنی گئی ہو حجت شرعی ہے لیکن سلسلہ روایت کی وجہ سے وہ حجت نہیں رہی۔

اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں غرضیکہ دونوں صاحبوں (حافظ محب الحق اور پرویز صاحب) کا مسلک جدا جدا ہے۔

چوہدری صاحب حدیث متواتر اور اسوۂ حسنہ کو سند مانتے ہیں۔ احادیث احاد تک ان کی بحث محدود ہے۔ اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ایک دو آدمیوں کے کہنے پر عمل کرنا شخصیت پرستی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دو آدمی کسی بات کو بیان کریں تو امکان کذب باقی رہتا ہے۔ پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ایک دو راویوں کی روایت پر ہم اعتماد کرکے اس کو دین میں داخل سمجھیں۔ یہ ہے ان کی ساری تحریر کا ملخص۔

مختصر جواب | ہم فریقین بلکہ جملہ فرقہائے اسلام میں قرآن شریف حجت شرعیہ ہے۔ جس امر کی طرف قرآن شریف رہنمائی کرے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اہل قرآن یا بالفاظ دیگر منکرین حجیت حدیث تو اس اصول کو بمسرت قلبی قبول کرتے ہیں۔ پس آپ غور فرمائیں کہ ہر مقدمہ دیوانی اور فوجداری میں سوائے زنا کے ارشاد عام ہے:۔

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ الآیہ

(پ ۲۸۔ ع ۱۷)

یعنی دو بھلے آدمی ہر معاملہ میں گواہ کر لیا کرو۔

انہیں دو گواہوں کی شہادت سے جس طرح نکاح کا ثبوت ہوگا اسی طرح قتل کا بھی ثبوت ہوگا۔ نکاح کا ثبوت ہونے کے بعد مرد عورت کا دائمی ملاپ اور اس کے نتائج سب صحیح سمجھے جائینگے۔ اسی طرح دوسرے جرائم (قتل، ڈکیتی چوری وغیرہ) بھی دو گواہوں سے ثابت ہو جاوینگے۔ جن کی سزا بھی قرآن مجید میں مذکور ہے کہ مرتکب ان جرائم کا یا تو بالکل دنیا سے فنا کیا جاتا ہے یا نیم مُردہ کر دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے | کیا ان دو گواہوں کے بیان میں امکان کذب نہیں ہے؟

یہ امر پرویز صاحب کے قابل غور ہے۔

اس حکم کے ساتھ دوسری آیت کو منضم کیجئے جس میں ارشاد ہے:۔

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا

اگر کوئی بدکار تمہیں کوئی خبر بتائے تو تحقیق کر لیا کرو۔

اس آیت سے مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی متقی پرہیزگار جو فاسق کی ضد ہے خبر بتائے تو اس کی تصدیق کر لینا تعلیم قرآنی کا مقتضا ہے۔ محدثین کرام ان آیات کے ماتحت راویان حدیث کی روایت کو قبول کرتے ہیں جس کا نام

فاختار له الامام والماموم ان تخفیان ذلك و هذا الحديث الصحيح يرد عليهم اجمعين رداً واضحاً لا ملجئ الى التاويل وصرف الظاهر الحقيق الى المعنى المجازی والله اعلم۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ختم ہوجانے کو تکبیر سے جانتے تھے۔ یہ مسلم میں ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تمام ہوجانے کو نہیں جانتے تھے مگر تکبیر سے اور دوسری روایت میں ہے کہ باآواز بلند ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور انہیں سے ہے کہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تھے تو ان لوگوں کی فراغت تکبیر سے معلوم کر لیتا تھا۔ جب اوسکو سنتا تھا۔

اس میں دلیل ہے بعض سلف کی جنہوں نے باآواز بلند تکبیر اور ذکر کو بعد نماز فرض مستحب کہا ہے اور اسکے قائل متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری رضی اللہ عنہ ہیں لھذا ابن بطال اور دوسروں نے نقل کیا ہے کہ اصحاب مذاہب متبوعہ وغیرہم عدم استحباب رفع صوت بالتکبیر والذکر پر متفق ہیں اور امام شافعی نے اس کو محمول کیا ہے کہ کسی وقت باآواز بلند فرمایا لوگوں کو بتلانے کے لئے۔ ہمیشہ باآواز بلند نہیں کہا اس لئے امام اور مقتدی دونوں آہستہ سے کہیں لیکن یہ حدیث صحیح سب کی تردید کرتی ہے۔ اور ایسے واضح طور پر کہ کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے اور نہ معنے حقیقی ظاہر چھوڑ کر معنے مجازی کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔

منقول از تخریج مسلم مولفہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ

باب الذکر بعد الصلاة

حدثنا اسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرنا عمرو ان ابا معبد مولى ابن عباس اخبره ان ابن عباس رضی اللہ عنهما اخبره ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبى صلى الله عليه وسلم و قال ابن عباس كنت اعلم اذا انصرفوا بذلك اذا سمعته رواه البخاری۔

ترجمہ۔ باب ذکر بعد نماز حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن نصر نے اونہوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابن جریج نے انہوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عمرو ان ابا معبد نے جو غلام ابن عباس کے ہیں اونہوں نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آواز بلند کرنا ذکر کے ساتھ جب لوگ نماز مکتوبہ سے فارغ ہوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں اوسکو جانتا تھا جب لوگ فارغ ہوتے تھے جب میں اسکو سنتا تھا اس کو بخاری نے روایت کی ہے۔ اب کوئی صاحب فرمائیں کہ بعد تسلیم کے اور بھی اذکار حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں تو اوس کی تعمیل صحابہ رضی اللہ عنہم کس طریقہ سے کرتے تھے۔ مثلاً فرمایا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور فرمایا کہ جو شخص اذکار ثلثہ، تسبیح، تحمید، تہلیل، بعد نماز پنجگانہ کے کہے گا اوسکے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ دریا کے پھین کے برابر ہوں۔

تو اوس کا جواب یہ ہے کہ اوس وقت عام مخصوص البعض پر عمل کیا جاتا ہوگا۔ یعنی علاوہ تکبیر کے دوسرے اذکار آہستہ کہے جائیں کیونکہ تکبیر میں علاوہ ثواب کے اعلان بھی ہے اور دوسروں میں صرف ثواب ہے۔ یا ابتدا حقیقی و اضافی پر عمل کیا جائے یہ بھی توفیق کی صورت ہے جیسا کہ تسمیہ و تحمید میں اختیار کرتے ہیں۔ پھر کوئی صاحب فرمائیں کہ رفع صوت کا عمل صحیح ہوتا تو ضرور ایک جماعت صحابہ کرام کی اوس پر عمل درآمد کرتی اور وہ روایت بھی کرتی۔ ایسا عمل جو ہر روز پنجگانہ ہوتا ہو وہ زمانہ مشہود لہا بالخیر میں متروک و معدوم ہوجائے کہ بجز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دوسرے لوگ اسکو روایت نہیں کرتے۔ تعجب کی بات ہے اور بعض نے کذب کی صورتوں میں سے تفرد روایت بھی بتایا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے

تو جواب یہ ہے کہ خود زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت سے اعمال مستحبہ متروک ہوگئے تھے۔ تو کیا پھر وہ اوسکے متروک ہونے سے سنت صحیحہ قابل عمل نہ ہوگی۔ بعض سنتیں صحابی سے اس وجہ سے متروک ہوگئیں کہ وہ حدیث اونکو نہیں پہنچی اور دوسرے صحابی کو وہ سنت حدیث پہنچی اور انہیں کی روایت سے آپ کو اوس سنت کا علم ہوا۔ تو کیا آپ بھی اوس پر عمل نہ کرینگے۔ یہ کب جائز ہوگا۔ کیا ایسے صحابی بتا سکتے ہیں کہ تمام احادیث اون کو پہنچی ہوں۔ ہرگز نہیں۔ دوسرے یہ کہ مسلم شریف میں خود لفظ کنا نعرف کا موجود ہے۔ جس سے ایک جماعت مفہوم ہوتی ہے کہ ہم لوگ انقضاء صلاۃ رفع صوت سے سمجھتے تھے۔

دیکھئے انس رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوکر فرماتے ہیں کہ نبی صلعم کے زمانہ میں جو اعمال ہوتے تھے اس میں سے اب بجز اذان کے اب میں نہیں دیکھتا۔ یعنی سنتیں لوگوں نے ابھی سے چھوڑ دی ہیں۔ حالانکہ وہ زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھا چاہئے تھا کہ کسی قسم کی سستی نہ واقع ہوتی۔ ملاحظہ ہو خود انس رضی اللہ عنہ جو روایت کرتے ہیں اون کے ساتھ کون صحابی شریک ہیں۔ تو کیا انس رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح نہیں ہے۔ بعد فرض نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس حدیث کو کتنے صحابہ روایت کرتے ہیں اسکو بھی ایک جماعت روایت کرے تو قابل تسلیم ہوگی۔ کیونکہ یہ بھی مثل تکبیر کے ہے۔ اس بنا پر آپ کو ہاتھ نہ اٹھانا چاہئے۔ پھر ایک حدیث اوسکے سامنے رفع یدین کی اگر آپ پیش کریں تو تفرد کی بنا پر اوسکو کذب پر محمول کریں تو کیا گناہ ہے۔ پھر وہ جماعت آپ کو بدعتی کہے تو کیا قصور ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان سنت مردہ کو زندہ کرے تو موافق حدیث من احیی سنة میتة فله اجر مائة شهيد پر عمل کررہا ہے تو مناسب ہے کہ اوس کا ساتھ دینا چاہئے۔ تاکہ تعداد عاملین کی ترقی ہو اور اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے۔

پھر اگر کوئی صاحب فرمائیں کہ اس حدیث کا راوی عمرو بن دینار ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث دوسری مرتبہ ابو معبد سے بیان کیا تو انہوں نے انکار کیا کہ میں نے اس کو تم سے نہیں کہا ہے۔ تو عمرو نے کہا کہ آپ نے اس حدیث کو اسکے قبل فرمایا ہے۔ تو اس

(۲۱۸) [illegible]

جواب یہ ہے کہ امام شافعیؒ نے سفیان کی روایت کے بعد یہ کہا ہے کہ گویا حدیث بیان کرنے کے بعد وہ بھول گئے فتح الباری۔ (قولہ بالتکبیر) ھو اخص من روایۃ ابن جریج التی قبلھا لان الذکر اعم من التکبیر و یحتمل ان تکون ھذہ مفسرۃ لذالک۔ فکان المراد ان رفع الصوت بالذکر ای بالتکبیر۔ وکانھم کانوا یبتدؤن بالتکبیر بعد الصلاۃ قبل التسبیح والتحمید والتھلیل۔ (فتح الباری)

(محمد احمد معلم مدرسۃ الاصلاح سرائے میر)

اعیان اہل حدیث کو انتباہ

(از قلم مولوی مقبول شہیر صاحب بھاگلپوری)

ناظرین اہل حدیث! مدتوں سے خواب مستی کی کشتی میں سوار ہیں اسی امید پر کہ آج یا کل پار اُتر جائیں گے لیکن دریا ہی اس قسم کا ہے کہ کنارہ کا پتہ لگتا نہیں اور یہ سواری ایسی ہے کہ اتنی رفتار بھی تھکا ماندہ ہو کر کہیں بیٹھتی نہیں اور نہ اس کو خورد و نوش کی طلبی ہے اور نہ کسی منزل ختمی کی خبر ملتی ہے۔ بلکہ ہوں کے توں ہے اور بحری تلاطم بھی پر زور ہے۔ جس سے بڑی بے چینی اور اضطراری درپیش ہے ہماری سواری گویا آفت کی چکی ہے۔ اسی طرح سیر کرتے کرتے جب بہت سے دریائی مرحلوں کو طے کیا تب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ شاید جہاں سے چلے تھے اب تک وہیں ہیں۔ بقول مولانا حالی ؎

شکست رنگ شباب ہنوز رعنائی
وداں دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

خدا کے بندے نبی کے پیارے اہل حدیثو! آج ہم اپنی رفتار کا ذرا جائزہ انصاف کی نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا ہم کسی کام کے قابل نہیں اور نہ آگے چل کر کسی مقاصد کو پہنچ سکتے ہیں کیونکہ سواری ہی عجیب ہے وہ کیا ہے وہ خواب مستی وہ خواب غفلت ہے۔ جو ہم کو ہمیشہ سے ہی بھلے کاموں سے دور رکھتی ہے اور شریعت غرا کی انجام دہی سے تغافل و تکاسل میں لا کر گرفتار کر دی ہے قریب ہے کہ قعر دریا میں ڈبو دیگی۔ اس وقت ہم کسی مصرف کے نہ ہونگے بلکہ ناکارہ شمار ہونگے۔ ابھی وقت بیداری اور ہوشیاری کا ہے کہ ہم سب بیدار ہو جائیں جیسا کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو تبلیغ کا حکم فرمایا۔ پس سب مل کر اس کا مصداق بنیں۔ ارشاد باری سنئے:۔ یٰایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس الخ اے محمد پہنچا دے جو چیز اتاری گئی تیری طرف تمہارے رب کی جانب سے اور اگر ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا اپنی رسالت کو ولیکن اللہ تعالیٰ ہر حال میں آپ کو لوگوں سے بچا لیگا۔

خادمان دین رسول ائمہ حدیث امام بخاری امام مسلم امام نسائی وغیرہم نے بہمہ جان وتن حدیث نبوی کو خوض تلاش کر کے مخالفین کے منہ توڑ کر عالم کے روبرو مثل موتی عدن رکھ دیا اور اس کی اشاعت میں ذرا بھی کمی نہ کی۔ اسی وجہ سے یہ لوگ اہل حدیث کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ان مرحومین کے بعد مذہب اہل حدیث مفقود ہونے کو تھا کہ رحمت باری ہوئی اور شاہ عبدالرحیم کے خاندان میں ایک برتر ہستی (شاہ اسماعیل شہید) کے فیض برکت سے مذہب اہل حدیث کا دوبارہ عروج ہوا۔ گویا مٹی ہوئی سنت زندہ ہوئی بفرمان نبوی من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا الحدیث ترمذی۔ جس نے میری مٹی ہوئی سنت کو زندہ کیا یعنی عمل کر دکھایا اسکے لئے اجر ثابت ہے مثل اس آدمی کے جس نے عمل کیا اس سنت کے ساتھ عمل کرنے والوں کے اجر سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ یہ اللہ کے ایسے راسخ الایمان بندے تھے کہ ان کی تحریک نے پایہ تخت دہلی میں ہل چل مچا دی۔ ان کی سوانح دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ ماسوا خدا کے اوروں سے پرواہ ہی نہیں رکھتے تھے۔ گویا لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم کا جذبہ قلوب ہو گیا تھا اور توحید و سنت نبوی کی اشاعت میں اپنی جان عزیز کو راہ خدا میں قربان کر دیا اور لوگوں کو خواب مستی سے بیدار کر دیا اور مذہب حقہ کا مطیع بنا دیا۔ غرض صنفوان شباب لیکر کہولت تک تن تنہا بتائید خدا حدیث من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرض منصبی کو پورا کر دیا اور راہی ملک عدم ہو کر بقا باللہ ہو گیا۔ (مرحبا مرحبا)

معزز اہل حدیثو! وقت بہت نازک ہے اور دشمنان دین ہر چہار طرف لگے ہوئے ہیں خصوصًا میں جماعت اہل حدیث کے امیر کبیر عالموں کا گلہ کرتا ہوں کہ وہ کیونکر لاپرواہ ہیں جلد ہوشیار ہو جائیں اور خواب مستی کی سواری سے برطرف ہو کر جلد از جلد اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں اور مذہب اہل حدیث کی تبلیغ کے لئے پوری جدوجہد کیجئے۔ کیونکہ یہ مذہب تمام کا سرہے اور دین اسلام کا مغز ہے۔ آؤ ہم زمین کی سیر کریں۔ پتہ لگ جائیگا کہ جو قوم ہماری نظروں سے گری ہوئی تھی آج ہم سے سبق آموز ہو کر اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت میں جان وتن سے کر رہی ہے۔ ان کے اندر مبلغین بے شمار ہیں اور اشاعت دین کر رہے ہیں اور ہم خواب غفلت کے فرش زریں پر لیٹے ہوئے مانند اپاہج کے ہیں حالانکہ دنیا سے دنی جائے آرام بفرمان نبوی الدنیا سجن المؤمنین وجنۃ الکافرین ایسی جماعت متبرکہ جس کا نام اہل حدیث صدیوں سے ثابت ہے۔ غفلت میں رہنا مناسب نہیں بلکہ جلد بیدار ہو کر راحت کی بجائے مشقت اختیار کریں اور اشاعت توحید وسنت میں مصروف ہو جائیں اور راہ گم کردہ اصحاب کو راہ راست پر لاویں اور کنتم خیر امۃ کی مستحق بنیں۔ میں مولانا ایڈیٹر "اہلحدیث" کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج ان کی ذات نے ٹمٹماتے چراغ میں تیل ڈالا ہے جس کے باعث جماعت اہل حدیث کو بہت ناز ہے۔

کمترین کی رائے ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب، مولانا سیالکوٹی، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا عبدالحنان اہلحدیث گزٹ، مولانا عبدالصمد مبارکپوری، مولانا احمد پرتابگڑھی۔ مولانا سیف بنارسی، مولانا محمد دہلوی، مولوی ابوسعید عبدالرحمن فرید کوٹی، مولانا ابوالوحید عبداللہ عقیل وغیرہ علماء اہل حدیث اشاعت توحید وسنت کے لئے متفقہ طور پر کوشش کریں۔ تاکہ شرک وبدعت کا خاتمہ ہو جائے۔

نوٹ:۔ فتوے اگلی اشاعت میں درج کئے جائیں گے۔ (مدیر)

پرویز صاحب شخصیت پرستی رکھتے ہیں۔ کیا مقدمات دیوانی اور فوجداری میں شاہدان عدل کی شہادت کو قبول کرکے فیصلہ کرنے کا نام شخصیت پرستی، کہیں گے یا اسے حق پسندی کہیں گے۔ دیدہ باید!

ناظرین کرام! یہ ہے مختصر جرم محدثین کا جس پہ ان کو منکرین حدیث کی طرف سے مختلف القاب ملتے ہیں۔ جن کے جواب میں ہماری طرف سے مندرجہ ذیل التماس پیش ہے

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

رفع بدگمانی | چودھری صاحب اپنی ذات سے عرفی اہل قرآن ہونے کا الزام دفع کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"میں یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ تصریحات بالا سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ میں اُس گروہ کے مسلک کی تائید کر رہا ہوں جسے عام طور پر منکرین حدیث یا اہل قرآن کہا جاتا ہے میں اس سے پیشتر اپنے متعدد مضامین میں اس حقیقت کو بے نقاب کر چکا ہوں کہ اس فرقہ کو رسول کی حیثیت کے تعین میں سخت ٹھوکر لگی ہے وہ اس امر سے چشم پوشی کر رہے ہیں کہ قرآن کریم میں کیوں حصر کے ساتھ ارشاد ہے کہ ہم نے انسانوں ہی کو رسول بنایا۔ ان کے نزدیک اگر قرآن کعبے کی چھت سے لٹکا دیا جاتا یا کسی چٹان پر منقوش مل جاتا تو بھی ایسا ہی تھا جیسا رسول عربی کی وساطت سے دنیا کو ملا۔ رسول کی حیثیت ان کے نزدیک آلۂ ابلاغ سے زیادہ نہیں۔ متشدد فی الحدیث طبقہ اگر اس افراط کی طرف چلا گیا کہ ہر قول منسوب الی الرسول کو قول رسول قرار دیکر واجب الاتباع تسلیم کرنے لگا تو دوسری طرف یہ اہل قرآن ہونے کے مدعی اس تفریط میں جا گرے کہ عمل رسول کو جو امت کے لئے اسوہ حسنہ ہے ایک بیکار محض شے سمجھ کر قرآن کریم کو اپنی ذہنی قیاس آرائیوں کی جولانگاہ بنانے لگے۔" (ترجمان القرآن ص۳)

اہلحدیث | اس بیان میں چوہدری پرویز صاحب نے اپنی حیثیت صاف الفاظ میں ظاہر کر دی ہے کہ وہ عرفی اہل قرآن نہیں ہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو جو حدیث رسول کو حجت شرعیہ تسلیم نہیں کرتے۔ غلطی خوردہ یعنی گمراہ سمجھتے ہیں باقی رہا چوہدری صاحب کا یہ قول کہ

متشدد فی الحدیث طبقہ جو ہر قول منسوب الی الرسول کو قول رسول قرار دے کر واجب الاتباع تسلیم کرتا ہے۔

ہم چوہدری صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ زمانہ رسالتؐ سے لے کر آج تک کوئی ایسا طبقہ نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا جو ہر قول منسوب الی الرسول کو واجب الاتباع سمجھتا ہو۔ ایسا ہوتا تو احادیث موضوعہ اور ضعاف کا ذخیرہ نہ پایا جاتا۔ بلکہ محدثین کرام اس حدیث منسوب الی الرسول کو مانتے ہیں جو ثقات رواۃ سے متصل اسناد کے ساتھ پہنچے۔ اس بیان کی پوری تفصیل کے لئے مقدمہ صحیح مسلم ملاحظہ ہو۔

معذرت و اعلان | میں بذات خود اپنے قصور علم کا اعتراف کرکے اعلان کرتا ہوں کہ جن اہل علم کو میرے جوابات ناکافی معلوم ہوں وہ رسالہ ترجمان القرآن نمبر ۲ جلد ۱۰ بالاستیعاب مطالعہ کریں اور اپنی طرف سے معقول جواب (بغیر طعن وتشنیع) لکھ کر دفتر ہذا میں بھیج دیں تو شائع کر دیا جائیگا۔ کیونکہ یہ کام جماعت کا مشترکہ ہے۔ کسی کا ذاتی نہیں۔

چوہدری صاحب فرماتے ہیں:-

(۱) دین نام ہے قرآن اور اسوہ حسنہ کا۔
(۲) اسوہ حسنہ ایک محسوس شے تھا، جو قرناً بعد قرنٍ متواتر چلا آیا ہے۔ یہ دونو یقینی ہیں۔"

اہلحدیث | الحمد للہ کہ اب محل نزاع بہت مختصر رہ گیا۔ کیونکہ نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ مع اپنی تفصیلات کے اسوہ حسنہ متواترہ ہونے کی وجہ سے بے قیل وقال قابل قبول ہیں باقی رہیں وہ احادیث جو ان افعال متواترہ کے علاوہ ہیں ان کا ثبوت کچھ تو "مختصر جواب" میں مذکور ہو چکا ہے باقی درج ذیل ہے:-

چوہدری صاحب | کا یہ مقولہ کہ

ان کے علاوہ حضور کے جو اقوال و افعال اور اس عہد مبارک کے جو حالات ہم تک بروایت احادیث پہنچیں گے وہ یقینی نہ ہونگے ظنی ہونگے۔ احادیث کا مجموعہ اسی شق میں داخل ہے۔ (رسالہ مذکور ص۱۵)

اہلحدیث | اس اقتباس میں زیر خط فقرہ چوہدری صاحب کے پہلے مقولہ کے خلاف ہے۔ جس میں انہوں نے اسوہ حسنہ کے افعال کو متواتر اور یقینی مانا ہے۔ حالانکہ وہ بھی مجموعہ کتب احادیث میں درج ہے پھر اس مجموعہ پر حکم ظنی لگانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جس صورت میں اکثر حصہ مجموعہ کتب احادیث کا اسوہ حسنہ متواترہ ہے جو آپکے نزدیک بھی یقینی ہے۔

ظنی کی تحقیق | منکرین حدیث کی طرف سے عموماً ظن کے لفظ پر بحث کی جاتی ہے اور اس سے عوام میں کتب حدیث کے متعلق بدگمانی پھیلائی جاتی ہے کہ حدیث ظنی ہے اس لئے واجب العمل نہیں۔ کبھی کبھی ترقی کرکے اس دعوے (عدم اعتبار حدیث) پر قرآنی آیت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ

اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ ظن کام نہیں آتا۔ نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ "حدیث شریف" کام کی چیز نہیں ہے۔

جواب | ہم سمجھتے ہیں کہ اس بیان میں تعصب یا عدم فہم قرآن کو بہت دخل ہے۔ قرآن مجید میں بعض جگہ ظن موجب عذاب اور بعض جگہ موجب نجات بھی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ (پ۲۳ ع۳)

یہ کافروں کا ظن ہے اور کافروں کے لئے عذاب جہنم ہے'

دوسری بات کا ثبوت سنئے:-

اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (پ۱ ع۵)

یعنی جو لوگ اس بات کا ظن رکھتے ہیں کہ وہ خدا سے ملنے والے ہیں وہ خاشعین ہیں ان کو خوشخبری سنا دو

(باقی آئندہ)

ملکی مطلع

قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید وجرمانہ

قادیان میں ایک صاحب ماسٹر عبدالرحمن نومسلم ہیں۔ جنہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام "بابا نانک کا دین ودھرم" ہے۔ چونکہ مصنف مذکور اس سے پہلے سکھ قوم میں سے تھا۔ اس لئے اس نے اپنی تحقیق کے ماتحت بابا نانک کو مسلمان لکھ دیا۔ ہم ان کی تحقیق پر تنقید نہیں کرتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ دراصل مرزا صاحب کی تصنیفات پر مبنی ہے۔ عرصہ ہوا مرزا صاحب قادیانی نے بصورت رسالہ "ست بچن" یہی آواز اٹھائی تھی۔ مرزا صاحب سے جو کچھ بن پڑا انہوں نے اپنے دعوے پر اس رسالے میں دلائل دیئے ہیں، جن کو آپ گورو نانک جی کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں کافی سمجھتے تھے۔ اُس وقت حکومت کی طرف سے اُن کو کوئی باز پرس نہیں ہوئی اور نہ وہ کتاب ضبط ہوئی اب جو رسالہ دین ودھرم شائع ہؤا تو مصنف مذکور پر مقدمہ چلایا گیا۔ جس کے نتیجے میں مصنف مذکور کو چھ ماہ قید سخت اور تشو روپیہ جرمانہ ہؤا۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ گورنمنٹ نے مصنف مذکور پر مقدمہ کیوں چلایا۔ ایک تو یہ کہ اس مضمون کے اصل موجد مرزا صاحب قادیانی تھے۔ جن سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مصنف مذکور نے بابا نانک جی کی ہتک نہیں کی بلکہ اپنے عندیہ میں ان کی بڑی عزت کی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اسلام ایک معزز مذہب ہے۔

اس کی تائید میں ہم ایک اقتباس "آریہ مسافر" لاہور سے نقل کرکے گورنمنٹ کے سامنے رکھتے ہیں جو یہ ہے:-

"حضرت محمد صاحب نے آریہ برہم چاریوں کی طرح چوبیس سال کی عمر میں شادی کی × × حضرت صاحب کا جیون (سوانحعمری) آریہ برہمنوں کی مانند نہایت سادہ اور فقیرانہ تھا"

(آریہ مسافر ۱۰۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

کیا گورنمنٹ ایسا لکھنے والے پر بھی مقدمہ چلائیگی؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے "نہیں"۔ تو پھر اس میں اور اُس میں کیا فرق ہے۔ اس لئے ہم اس سزا کو کسی صحیح قانون پر مبنی نہیں سمجھتے۔ امید ہے کہ محکمہ اپیل اس پر غور کرکے ہمیں راہ راست دکھلائیگا۔

نبی قادیان اور ربّ قادیان

پنجابی زبان میں ایک مثل مشہور ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:- "جیہے آ موہنہ تے ہی چپیڑ" یعنی جیسا منہ ویسا طمانچہ۔ ہمارے ناظرین نبیؐ قادیان کو تو جانتے ہیں البتہ رب قادیان سے واقف نہ ہونگے۔ یہ شخص ایک سناتن دھرمی ہندو لیکچرار ہے۔ اپنی تقریروں میں مرزا صاحب قادیانی کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔ اُن کے تبلیغی لٹریچر سے بھی واقف ہے۔ اس نے اپنا نام "رب قادیان" رکھا ہے۔ جس کی وجہ وہ یہ بتلایا کرتا ہے کہ نبی کو بھیجنے والا رب ہوتا ہے جیسا نبی ویسا رب۔ یعنی اگر نبی سچا ہے تو اس کا رب بھی سچا ہے۔ اگر نبی جھوٹا ہے تو اس کا رب بھی جھوٹا ہے۔ اس شخص نے کہیں پہلے لیکچر میں مرزا صاحب قادیانی کے حق میں بعض الفاظ لیے تھے جن کی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزا صاحب ہندو تھے، عورت تھے اور خدا کی بیوی تھے۔

فرد جرم لگ جانے کے بعد اس نے صفائی کے گواہوں میں مجھ (ابوالوفاء) کو منشی عبداللہ معمار، پنڈت آتمانند مولوی احمد علی لاہوری اور مرزا صاحب متوفی کے پسر ثانی مرزا بشیر احمد وغیرہ کو لکھوا دیا۔ چنانچہ ہم ۲۰۔ جنوری کو گورداسپور میں بعدالت (اے ڈی ایم) پیش ہوئے۔ معمولی سوالات کے بعد وکیل صفائی نے جو جوابات پوچھنے شروع کئے۔ تو سرکاری وکیل نے کہا کہ اتنی طوالت کی حاجت نہیں ہم مرزا صاحب کی کتابوں کو مانتے ہیں اور جو کچھ ان میں لکھا ہے اسے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ گواہان صفائی میں مرزا صاحب متوفی کے پسر دوم مرزا بشیر احمد بھی موجود ہیں اس لئے ان سے کتب مرزا کی تصدیق کرالی جائے۔ عدالت نے اس بات کو منظور کر لیا۔ چنانچہ مرزا صاحب مذکور نے کتب مرزا کی تصدیق کردی۔ شہادات گزر جانے کے بعد فیصلے کی خبر ابھی تک نہیں سنی گئی۔

مقدمہ ہذا اپنی نوعیت میں بے مثل ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

(نوٹ) یہ کہنا بے جا نہیں کہ "آریہ مسافر" لاہور نے ہمارے بیانات جو شائع کئے ہیں وہ بحیثیت مجموعی صحیح نہیں۔

خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر

مسلمانوں میں مسئلہ خلافت بہت اہمیت رکھتا ہے خلیفہ کے معنی نائب کے ہیں۔ کس کا نائب؟ یہ مطلب اصل لفظ سے ظاہر ہوسکتا ہے جو مرکب اضافی ہے یعنی خلیفۃ الرسول۔ کثرت استعمال سے رسول حذف ہوگیا جیسے مدینۃ الرسول میں رسول کا لفظ حذف کرکے صرف "مدینہ" بولا جاتا ہے۔ اس سے مراد بھی وہی ہے جو مدینۃ الرسول سے ہے۔ اسی لئے اسلامی عقائد میں رسالت کے بعد خلافت کا درجہ ہے۔ اب سوال قابل غور ہے کہ خلیفہ کن معنی میں نائب رسول ہے جبکہ علمائے اسلام کے حق میں حدیث میں صاف طور پر ورثۃ الانبیاء آیا ہے۔ تاہم وہ خلیفۃ الرسول نہیں کہلا سکتے۔ پھر خلیفہ میں کیا خصوصیت ہے کہ وہ خلیفۃ الرسول کہلانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔ وہ خصوصیت شرعی احکام کی تنفیذ ہے یعنی جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدود شرعیہ مجرموں پر جاری کرتے تھے اسی طرح ان حدود کو جاری کرنے والا خلیفۃ الرسول کہلاتا ہے۔ اس مسئلے کی تحقیق حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہ نے

متفرقات

معاونین اہلحدیث | توحید وسنت کی صدائے حق کو جہاں تک ممکن ہو سکے ہر کہ و مہ تک پہنچانا ہر موحد مسلمان کا عموماً اور ہر اہل حدیث کا فرض خصوصاً ہے۔ کیونکہ آج کل مخالفین توحید وسنت اپنی پوری طاقت سے اہل توحید سے برسرپیکار ہیں۔

اخبار اہلحدیث | ہی ایک ایسا اسلامی ہفتہ وار اخبار ہے جو ۲۹ سال سے نہ صرف توحید وسنت کی اشاعت کر رہا ہے بلکہ مذہب اسلام پر جس قدر غیر مذاہب کی طرف سے حملے ہوتے ہیں ان کا معقول۔ مدلل اور متین پیرایہ میں انسداد کرتا ہے۔

اس لئے | معاونین اہلحدیث کا فرض اولین ہے کہ ہر ممکن طریق سے اس کے حلقہ اشاعت کو وسعت دیں۔

نصیر المنطق | رسالہ ہذا میں علم منطق کے ابتدائی مسائل کو اردو زبان میں سمجھایا گیا ہے تاکہ منطقی طالب علم ان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لے۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت صرف ۳/۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی عبد الکریم۔ مدرسہ مطلع العلوم۔ شہر بنارس۔

ضرورت امام | الجامع المبارک لاہور کے لئے ایک خوش الحان قاری کی ضرورت ہے جو امامت کے فرائض سرانجام دے سکے۔ درخواست کنندہ عقیدۃً اہل حدیث ہو۔ تنخواہ دس روپے ماہوار۔ قیام و طعام بذمہ انجمن درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں:۔

احمد یار خان سکرٹری انجمن اہل حدیث لاہور
۱۳۔ برانڈرتھ روڈ

اطلاع عام | ناظمین مدارس عربیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مولوی عبد الجلیل صاحب رحمانی دار الحدیث رحمانیہ دہلی میں پانچ سال تک ہر فن میں کافی لیاقت پیدا کرنے کے بعد سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کو پنج سالہ زندگی میں سینکڑوں روپے انعام بھی دیئے گئے۔ جس جگہ موصوف کی خدمات کی ضرورت ہو پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں المعلن۔ امیر علی موضع شہنیاں۔ ڈاکخانہ برڈپور ضلع بستی

تائید:۔ میں تحریر مذکور کی تائید کرتا ہوں۔ عزیز مولوی عبد الجلیل سلمہٗ نے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں کل کتابیں پڑھیں۔ منقول معقول ہر ایک کی تکمیل کی ہے۔ تحریر، تقریر، تدریس وغیرہ میں قدرت رکھتے ہیں اور ہر ایک کام امور علیہ میں وسعت رکھتے ہیں اور انجام دے سکتے ہیں۔ متین، خلیق آدمی ہیں۔ فقط۔ راقم الحروف احمد اللہ سلمہٗ غفر لہٗ مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔

شمع توحید کے پروانے

رسالہ شمع توحید کی اشاعت کے لئے ۱۳/۱۲ تک مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے مزید چندہ موصول ہوا۔ جزاہم اللہ!
سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے کہ
رسالہ شمع توحید کی کتابت شروع ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد رسالہ ناظرین کے سامنے چھپ کر آجائیگا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کی اعانت کی رفتار بہت سست ہے۔ پس ہر اہل توحید کو حتی المقدور اس فنڈ کی امداد کرنی چاہیئے۔

سابقہ تا ۱۲/۱۳	۱۶۱-۸-۰
از جناب کفایت اللہ خانصاحب بریلی	۲-۰-۰
" انجمن اہل حدیث وزیر آباد	۱۰-۰-۰
" بابو کرم الٰہی صاحب کوئٹہ	۲-۰-۰
" سردار محمد صاحب نوشہرہ ورکاں	۱-۰-۰
" حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری سلہڑ	۱-۰-۰
ممبران انجمن اہل حدیث ضلع مظفر پور	۲-۰-۰
انجمن اہل حدیث لائل پور	۱۵-۰-۰
میزان	۱۹۴-۸-۰ روپے

انعام فنڈ | جناب نجیب اللہ خان صاحب از ریاست عہ۔ انجمن اہل حدیث جہوا ضلع مظفر پور ؏۔ مولانا عبد اللہ صاحب مدرسہ دار التکمیل مظفر پور ۵عہ۔

میزان ۰-۰-۱۰۷ روپے

ضرورت مدرس | محمدیہ پرائمری سکول امرتسر کے لئے دو ٹرینڈ مدرسوں کی ضرورت ہے۔ مذہباً اہل حدیث ہوں تو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں
محمد عبد اللہ ثانی۔ ہیڈ ماسٹر محمدیہ پرائمری سکول۔ ڈھاب کھٹیکاں
امرتسر

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از جناب حکیم اللہ بخش صاحب سلہڑ عہ۔ بابو غلام رسول صاحب گوہاٹی ضلع پشاور عہ۔

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے از جناب صوبیدار عبد القادر صاحب لاڑکانہ عہ۔ عبد الحی صاحب کریم پور ضلع بستی للعہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب سلہڑ عہ۔

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ | کے لئے علی احمد صاحب از بمبئی سے۔ معرفت چوہدری عبد الدین صاحب تیجہ کلاں صہ۔ حاجی جمال الدین صاحب نوہر ریاست بیکانیر عہ۔ عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔ بابو غلام رسول صاحب گوہاٹی عہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب سلہڑ عہ۔

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | کے لئے از عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔

اشاعت فنڈ | تا ۱۲/۱۵　　۳-۷-۴۱ روپے

یاد رفتگان | میرے والد ماجد محمد سعید خان صاحب تاجر عطر قصبہ جائس ضلع رائے بریلی بعارضہ دمہ کچھ روز علیل رہ کر ۱۵۔ شوال کو ظہر کی نماز بستر علالت پر ادا کرتے ہوئے ہچکی آنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

راقم، معین الدین خان از جائس

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

انجمن اہل حدیث سوہدرہ | کی طرف سے مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کی تحقیق وتفتیش اور اس واقعہ پر خاص توجہ دلانے کے لئے گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں تار دیئے گئے۔ (سیکرٹری)

خطوط ہمدردی | جناب محمد ظہور شاہ صاحب شاہ آباد مولوی عبد الجلیل صاحب یوسف پور۔ مولوی ابو الحسن صاحب تبتی از کریس۔ مولانا عبد الرحمن صاحب مظہر مکہ مکرمہ

اپنی کتاب "ازالۃ الخفا" میں مفصل لکھی ہے۔ یہ ہے خلیفہ کے معنی اور اس کی جامع مانع تعریف۔ اسی بنا پر خلیفہ اوّل (ابوبکر صدیق) کی نسبت روایت ہے کہ خلیفہ ہوتے ہی انہوں نے اپنے پیروؤں سے پوچھا کہ "اگر میں منصب خلافت میں غلطی کروں تو تم کیا کرو گے؟" ایک صحابی نے اٹھ کر کہا کہ ہم آپ کو اس تلوار سے سیدھا کر دینگے۔ خلیفہ ممدوح نے اسکے جواب کی تحسین فرمائی۔

آج اخباروں میں یہ خبر آئی ہے کہ مصر کے جامعہ ازہر نے شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کر لیا۔ ہم اس خبر کی بابت ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ مذہبی نقطہ نگاہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر شاہ فاروق نے فاروق اوّل (خلیفہ ثانی) کی طرح احکام کی تنفیذ کی تو چشم ما روشن دل ما شاد۔

اگر ایسا نہ کیا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ خلیفہ بھی مثل خلیفہ قادیان کے ہے جن کی شان یہ ہے کہ

نام تو امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ہے مگر ہائیکورٹ کے ایک ہی فیصلے سے جو محض امکانی حیثیت رکھتا ہے خلافت کی نبض بند ہو گئی۔ جس کی تفصیل اسی پرچے میں دوسری جگہ مذکور ہے۔

تصدیق خلافت ہاں ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ خلیفہ قادیان بھی خلیفہ ہیں مگر کس کے؟ وہ اپنا مضاف الیہ خود بتاتے ہیں۔ یعنی خلیفۃ المسیح۔ اور مسیح سے مراد ان کی مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ چونکہ خلیفہ کے معنی ہم بتا آئے ہیں کہ وہ منیب کی نیابت میں کام کیا کرتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مسیح کیا کرتے تھے۔ کسی سے مخفی نہیں کہ انگریزی حکومت کی خدمت گذاری کرتے تھے۔ بقول خود مرزا صاحب متوفی نے انگریزی حکومت کی خدمت گذارن میں اتنی کتابیں تصنیف کیں جن سے پچاس الماریاں بھر جائیں اسی لئے خلیفہ قادیان نے بھی بقول خود جنگ عظیم کے زمانے میں ہزاروں روپیہ اور سینکڑوں آدمی حکومت کو دے کر اپنی خلافت المسیح کا ثبوت دیا۔ جس کی داد ہم بھی دیتے ہیں۔ (نوٹ) ... میں کہا گیا ہے ؎

وزیرے چنیں شہریارے چناں
جہاں چوں نہ گیرد قرار چناں

احتجاجی جلسہ

یوسف پور ضلع بستی میں قاتلانہ حملہ پر اظہار نفرت کرنے کے لئے احتجاجی جلسہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:-

(۱) ہز ایکسی لنسی سر سکندر حیات خان صاحب گورنر پنجاب جیسے بیدار مغز شخص سے ملتجی ہیں کہ حملہ آور کو جلد از جلد گرفتار کرایا جائے۔

(۲) نیز وہ مقررین جنہوں نے اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے مجمع کو اس فعل شنیع پر ابھار کر مجرمانہ اقدام کیا ہے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔

(۳) نیز ناپاک حملہ آور کے بروقت پکڑ لئے جانے پر چند آدمیوں کا اُسے رہا کرا دینا کسی بڑی سازش کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر بھی ارتکاب جرم کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جس کا تدارک لازمی ہے۔

مرسلہ:- ابوالجیل عبدالجلیل پورینوی ناظم مدرسہ اسلامیہ یوسف پور۔ شیوپتی گنج۔ (بستی) ۱۲

سرکاری اعلان

پنجاب پراونشل حج کمیٹی کی میعاد ختم ہو جانے پر ایک نئی کمیٹی مرتب کی گئی ہے۔ جو ۱۵ یعنی ۱۰ منتخب اور ۵ حکومت کی جانب سے نامزد کردہ ممبروں پر مشتمل ہوگی جن کے نام درج ذیل ہیں:-

منتخب شدہ (۱) شیخ عبدالغنی ٹھیکیدار حسن آباد راولپنڈی (انجمن اسلامیہ راولپنڈی) (۲) الحاج مولوی فرزند علی قادیان (صدر انجمن احمدیہ قادیان) (۳) شیخ محمد ظہیر الدین وکیل و میونسپل کمشنر انبالہ (انجمن اسلامیہ انبالہ شہر) (۴) خان بہادر حاجی شیخ رحیم بخش ریٹائرڈ سشن جج لاہور (انجمن حمایت اسلام لاہور) (۵) آغا غلام حسن خان پی۔سی۔ایس ریٹائرڈ اکبری دروازہ لاہور۔ (۶) خان صاحب چوہدری فضل دین ایم۔ایل۔اے گڑھ جہان سنگھ امرتسر (انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور) (۷) مولوی سراج الدین احمد وکیل امرتسر (انجمن اسلامیہ امرتسر) (۸) شیخ محمد دین جان ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور۔ (احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور) (۹) مولوی عبدالحق جماعت خلف منیجر مدرسۃ البنات جالندھر شہر (انجمن اشاعت اسلام جالندھر) (۱۰) نواب زادہ فیض محمد خان آنریری مجسٹریٹ ملتان شہر (انجمن اسلامیہ ملتان شہر)

نامزد (۱) نواب شاہ نواز خان آف ممدوٹ ایم۔ایل۔اے (۲) خان بہادر نواب حاجی محمد حیات قریشی سی۔آئی۔ای۔ (۳) مولوی ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر (۴) حاجی سید افضال علی حسنی ایم۔ایل۔اے۔ ریزیڈنٹ سکریٹری پنجاب یونینسٹ پارٹی لاہور۔ (۵) خان صاحب شیخ فضل الٰہی پی۔سی۔ایس۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور۔ ۱۲۔ جنوری ۳۸ء)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات میں معماری کی جماعت ۱۵ جنوری سے کھولی جائے گی۔ نصاب ۵ ماہ کا ہوگا۔ فیس ۴ روپے ۱۰ آنے ماہوار ہوگی۔ خرچ خوراک اس کے علاوہ ہوگا۔ امیدوار کی عمر ۱۵ تا ۱۸ سال ہونی چاہئے۔ درخواست داخلہ پرنسپل کی خدمت میں اصالتاً پیش کی جائے یا بذریعہ ڈاک بھیجی جائے۔

(لاہور۔ مورخہ ۱۲۔ جنوری ۳۸ء)

"ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل"۔

اس کتاب میں ہندوستان میں آنے والے انقلاب کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے مستقبل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

صحت نامہ اغلاط "صلوٰۃ الرسول"

"صلوٰۃ الرسول" مصنفہ خاکسار جس کا ریویو "اہلحدیث" ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا ہے۔ اکثر ناظرین "اہلحدیث" کے پاس موجود ہے۔ اس میں حسب ذیل اغلاط رہ گئی ہیں۔ جن اصحاب کے پاس موجود ہو وہ تصحیح فرمالیں۔

صلوٰۃ الرسول میں نماز کے طریقے۔ ارکان، اوراد مع ترجمہ مفصل درج ہیں۔ ہر رکن پر مفصل بحث ہے۔ ۲۲×۱۸/۸ کے ۱۶۰۔ صفحات۔ قیمت صرف ۸/۔ محصول ۱/

ملنے کا پتہ:۔ مولوی سراج الدین مدرس مدرسہ دارالسلام مسجد تیلیاں۔ جودھپور۔ مارواڑ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	اَلْعَبْدُ الْقَیِعیْفُ	یَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ
•	•	عَبْدُہٗ	عَبْدِہٖ
•	۶	عامل بالحدیث	عاملین بالحدیث
۴	۲۱	دو روائتیں	روائتیں
۶	۹	کُنْ تَنَالَ اللّٰہُ	کَنْ تَنَالَ اللّٰہَ
۷	۶	روزہ کے رمضان کا	روزے کے رمضان کے
•	۸	کسی	کبھی
•	۱۱	یَلْبِسُوْا	یَلْبَسُوْا
۱۵	۲	لَا شِبْہُکُمْ	لَا تُشْبِھُکُمْ
۲۰	۶	تَقْطَعُ	تُقْطَعُ
۲۲	۱۱	الْقُرْاٰنِ فَھُوَ	الْقُرْاٰنِ اَجْزَأَتْ فَھُوَ
•	۱۶	زیادہ کرے	زیادہ نہ کرے
۲۴	۱۳	الْحَقِّ	الْحَقُّ
۳۱	۱۹	یَقُوْتُ	یُقُوْتُ
۳۲	۹	•	•
۳۵	۱۰	مرضی	رضی
۴۰	۱۱	فَاحْمَدِ	فاحْمَدِ
۴۰	۱۹	کامل کرو	کامل کر
[illegible]	۱۹	اِنَّ مَاھُوَ بَعْدِ	اِنَّمَا ھُوَ بَعْدُ
[illegible]	۲۲	حاذم	حازم
[illegible]	[illegible]	عَبْدَ	عَبْدِ
[illegible]	[illegible]	الْاَوْلَیَیْنِ	الْاَوْلَیَیْنِ
۴۸	۴	سنانے	سناتے
•	۱۹	صَلٰوۃُ الظُّھْرِ	صَلٰوۃِ الظُّھْرِ
۵۰	۱۴	عَرَفْنَاكَ	عَرَّفْنَاكَ
•	۱۳	الْوَھَّابِ	الْوَھَّاجِ
۵۱	۱۴	وَکَوْلَدُ الْوُا	وَلَدَ الْوُ
۵۲	۱۰	اَزْکٰی وَاَخَفَّ	اَزْکٰی وَاَخَفُّ
•	۱۹	رَسُوْلُ	رَسُوْلِ
۵۴	۹	اُس حدیث	اس کو حدیث
•	۲۰	النَّضْرُ	النَّضْرِ
۵۵	۱	کہتے	کہتے تھے
۵۶	۵	نے بھی	نے اس کا
۶۱	۲۰	سلام کے پھیرنے	سلام پھیرنے
۶۲	۵	ذکر کیا گیا یہ	ذکر کیا یہ
•	۲۳	فَمَا جَوَابُہٗ فَھُوَ	فَمَا جَوَابُکُمْ فَھُوَ
		جَوَابُکُمْ	جَوَ ابْنَا
۶۳	۱۹	زید بن العتاب	زید بن ابی العتاب
۶۴	۱۰	اُن ثقہ	ان کو ثقہ
۶۶	•	رکوع رکعت سے	رکوع نماز سے
۶۷	۲۳	سَلَّمَ فَقَدْ اَدْرَکَھَا	صحیح یوں ہے مَنْ اَدْرَکَ
		عون المعبود میں اسی	رَکْعَۃً مِنَ الصَّلٰوۃِ
		طرح ہے	فَقَدْ اَدْرَکَھَا
۷۱	۱۰	ثبب	ثبت
۷۲	۱۴	مذہب سے ہر ایک	مذہب ہر ایک
۷۳	۱۰	یَقُوْلُ یُجْزِیْ ثُکَ	یَقُوْلُ لَا یُجْزِئُکَ
۷۶	۴	اَبُوْ عَاتِبُہٗ	اَبُوْ عَاتِبَہٖ
۷۷	۱۳/۱۴	دیکھے نہیں گئے	دیکھے نہیں
•	۱۴/۱۶	رکعت دیکھے نہیں گئے	رکعت دیکھے نہیں
•	۱۸/۱۹	ہیں حضرت	ہیں اللہ حضرت
۸۱	۱۷	الْخُدْرِیُّ	الْخُدْرِیِّ
۸۳	۳	یَقْبِضُوْنِیْ	یُقْبِضُوْنِیْ
۸۶	۱۴/۱۵	تَنْوِیْن عُمَدِّیْن کے زیر سے	تَنْوِیْن مُدِّیْن کے پیش سے
۹۶	۱۰	زالمعاد	زاد المعاد
۹۷	۱۶	اِنَّ الْمُوْقِفُ	اِنَّ الْمُوْقِفَ
۹۸	۱۱	مَقَاطِعَ	مَقَاطِعُ
۹۹	۲۲	آیتَ	آیتِ
۱۰۲	۱۵	کہتے ہیں	کہتی ہیں
۱۰۳	۱۲	طرفوں	حرفوں
۱۰۶	۴	الضّاد	الضَّادِ
•	۹	وَالضَّادِ	وَالضَّادُ
۱۱۳	۲	ثَوْرَ	ثَوْرُ
۱۱۹	۶	الْحَضْرَمِیُّ	الْحَضْرَمِیِّ
۱۲۰	۱	سُفْیَانَ	سُفْیَانُ
•	۹	عَبْدُ اللّٰہِ	عَبْدِ اللّٰہِ
•	۱۰	اَحْمَدُ بْنِ	اَحْمَدُ بْنُ
•	•	اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنِ	اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ
۱۳۱	۳	رعایت اس کو	روایت کیا اس کو
۱۳۳	۱	کیا احمد نے	کیا اس کو احمد نے
۱۳۷	۲۰	ساتھی	ساتھ ہی
۱۳۹	۵	بِاِسْنَادٍ اُخَرَ	بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ
۱۴۱	۱۱	امام	ام
۱۴۳	۱۲	اُوْمَأَ	اَوْمَأَ
•	۱۶	لکھتے تھے	کہتے تھے
۱۴۵	۲۱	بھی	ہی
۱۴۷	۱۸	پڑھیو	بڑھیو
۱۵۰	۷	ابوہریرہ	علاء بن حضرمی
۱۵۱	۱	میں سے بہت	میں بہت

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے

بہت نمونہ بھیجنے (؟) — آزمائش شرط ہے۔

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دعاوی نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱ و دوا دوام و اریدی متصرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائیں گے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ نمونہ فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ/۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۳) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱

جلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (سے۳)

دوام و اریدی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع جریان و سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مقبل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ناتھ بھنجن ضلع الہ آباد یوپی

بیکار نہ بیٹھو

کافی نفع مفت کی شہرت اور خلق خدا کی دعا حاصل کرو۔

چونکہ نمونیا و چیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے ہر سال مرتے رہتے ہیں۔ لہذا بیس سال کی جانفشانی سے صدہا مقبول پر کامیاب تجربہ کا اعلان ہے کہ نمونیا و چیچک کی اکسیر دوا کھلانے سے چیچک نہیں نکلتی اور نمونیا کو جلد آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ عہ/ بیکار اصحاب کیلئے زریں موقعہ ہے کہ آج ہی دو روپے آٹھ آنے کا منی آرڈر کر دیں ہم انکو ۲۵ فیصدی کمیشن سے مال پہنچا دیںگے سو وہ اپنے اپنے مقام پر اس کامیاب دوا سے بچوں کی بیضروری خدمت انجام دیکر بیکاری کو دھکے دیں۔ دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ پتہ پورا اور صاف تحریر کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہان پور ضلع میرٹھ

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔

قیمت فی ڈبہ عہ محصول ڈاک ۔/۔ نمونہ ۲/

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

عالم
کباب مرزا

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مشہور و معروف پیش گوئی متعلقہ "عالم کباب" پر مفصل بحث کر کے اسکو غلط ثابت کیا ہے۔ نیز اسی ضمن میں مرزا صاحب کے متعدد کذب و مغالطے بھی دکھائے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ مع محصول ڈاک امر اشاعتی و تبلیغی انجمنوں کو ایک روپیہ کے سولہ (۱۶) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ترجمان وہابیہ۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خیر الکلام۔ فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کی ہے۔ قیمت ۳/ علاوہ محصول۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
روساء وجاگیرداران سے ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جذبات مسلم

بر حملہ قاتلانہ

(از ایس۔ اے۔ مجید مسلم۔ شہر فیروزپور)

حیف کیا سوجھی یہ قمر الدین بد اطوار کو — سنت نبوی کے دشمن بدبختی خونخوار کو
خدمت اسلام پر ہے وقف جس کی زندگی — قتل وہ کرنے لگا اس مرد نیک وکار کو
"الفقیہ" کردے یہ ساکن کوٹلی لوہار کو — البطروی مسعود کو ملا محمد یار کو
رب اکبر خود محافظ ہے ثناء اللہ کا — بدنظر سے دیکھے جرأت ہے کس عیار کو
دل کی آنکھیں کھول کر دیکھو اگر قرآن میں — پاؤ گے جلوہ فگن توحید کے انوار کو
نور وتاریکی میں ہرگز کر نہیں سکتا تمیز — زیب تن جس نے کیا ہے شرک کے زنار کو

جو دعا یہ مسلم عاصی کی یا رب مستجاب
حملہ آور جلد پہنچے کیفر کردار کو

گوشوارہ آمد و خرچ مدرسہ مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ۔ از شوال ۱۳۵۴ھ تا رمضان ۱۳۵۶ھ

گوشوارہ ہذا اہلحدیث ۲۴ ستمبر ۱۹۳۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ اس میں چند اغلاط رہ گئی تھیں۔ اس لئے بعد تصحیح مکرر درج ذیل ہے۔ (حافظ عبد الرحمن آزاد سفیر مدرسہ کوٹ مسلم پورہ گوجرانوالہ)

نمبر شمار	نام ماہ و سنہ	کل آمد اس ماہ کی	کل خرچ اس ماہ کا	باقی بعد خرچ	خرچ زائد از آمد	کیفیت
۱	شوال ۱۳۵۴ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	
۲	ذیقعدہ "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	بعد خرچ سفیر و طباعت رشاد
۳	ذی الحج "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	طبع رسائل عربی و اردو، مباہلات وغیرہ کا خرچ
۴	محرم ۱۳۵۵ھ	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	مکان مدرسہ کا کرایہ [illegible]
۵	صفر "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	-
۶	ربیع الاول "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	
۷	ربیع الثانی "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	
۸	جمادی الاول "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	
۹	جمادی الثانی "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	
۱۰	رجب ۱۳۵۵ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	
۱۱	شعبان "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	
۱۲	رمضان "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	

نمبر شمار	نام ماہ و سنہ	کل آمد اس ماہ کی	کل خرچ اس ماہ کا	باقی بعد خرچ	خرچ زائد از آمد	کیفیت
۱	شوال ۱۳۵۵ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	
۲	ذیقعدہ "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	طبع رسالہ و سفر خرچ سفیر
۳	ذی الحج "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	
۴	محرم ۱۳۵۶ھ	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	مکان مدرسہ کا کرایہ [illegible]
۵	صفر "	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	
۶	ربیع الاول "	-	[illegible]	-	[illegible]	
۷	ربیع الثانی "	-	[illegible]	-	[illegible]	
۸	جمادی الاول "	-	[illegible]	-	[illegible]	
۹	جمادی الثانی "	-	[illegible]	-	[illegible]	
۱۰	رجب ۱۳۵۶ھ	-	[illegible]	-	[illegible]	
۱۱	شعبان "	-	[illegible]	-	[illegible]	
۱۲	رمضان "	-	[illegible]	-	[illegible]	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۵۔ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ

اصل مطاع ایک ہے یا دو؟

امرتسری منکرین حدیث کی چند خصوصیتیں ہیں :۔

(۱) جھوٹ بولنا افترا کرنا۔ (۲) اصل مبحث سے طرح دے جانا۔ (۳) سب سے بڑی بات یہ کہ قائل اور مخاطب کی بات سمجھنے پر توجہ نہ کرنا اور اس کے کلام کو بگاڑ کر اپنے حلقۂ اثر میں مخاطب کے حق میں بُرا اثر پیدا کرنا۔

یہ ہمارے دعوے ہیں جن کا ثبوت ہمارے ذمے ہے۔ جھوٹ اور افترا کا ثبوت ہم بارہا دے چکے ہیں کہ ان کا جھوٹ اور افترا امام المحدثین امام بخاریؒ کی ذات تک بھی پہنچ چکا ہے۔ بحوالہ تصنیف عمر کریم پٹنوی امام بخاری کو جھوٹا لکھ کر اپنا اعمال نامہ خراب کر چکے ہیں۔ اسیطرح اخبار الفقیہ سے مضمون نقل کر کے خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث کو بدنام کرتے ہیں۔ کیا وہ ہمیں بھی اجازت دینگے کہ ہم بھی امرتسری تحریرات بہائیہ ان کے حق میں نقل کر دیا کریں۔ دیدہ باید۔

بمحث سے طرح دے جانے کا ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں ناظرین کرام تکلیف فرما کر اخبار "اہلحدیث" ۱۷۔ دسمبر ۳۷ء کا صفحہ سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں :۔

"امرتسری جماعت منکرین حدیث سے ہمیں یہ شکائت ہمیشہ سے ہے کہ ان کی زبان اور قلم صداقت سے آشنا نہیں۔ جماعت اہل حدیث خصوصاً خاکسار مدیر "اہلحدیث" کے حق میں اکثر کذب و افترے سے کام لیتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ تو اتنی جرأت کی تھی کہ نواب سراج الدین صاحب سائل دہلوی کو بھی کذب بیانی سے آلودہ کر دیا تھا جس کا پول نواب صاحب نے جلد ہی کھول دیا۔ (جزاہ اللہ)

تعجب ہے کہ یہ پارٹی تبلیغ قرآن کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنا نام امت مسلمہ کہتی ہے۔ خدا جانے اخلاقی پہلو سے اس قدر کیوں گر گئی ہے کہ بہتان طرازی اس کا شیوہ ہو گیا ہے۔ ہم کئی دفعہ اظہار کر چکے ہیں کہ ہمیں ان کی کذب بیانی پر رہ رہ کر تعجب کی بجائے رونا آتا ہے۔ شاید ترک حدیث سے ان کو یہ سزا ملی ہے کہ صدق مقال سے بھی محروم کئے گئے ہیں۔ گذشتہ بہتانات کے علاوہ ایک جدید بہتان ہم ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ چنانچہ نامہ نگار لکھتا ہے :۔

"مولوی صاحب حضور علیہ السلام کو نہ امت مسلمہ کی طرح پورا بشر مانتے ہیں نہ بریلویوں کی مانند کامل خدا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے۔ بلکہ اہل حدیث کی اکثر جماعتیں بھی آپ سے سخت اختلاف رکھتی ہیں۔ آپ احناف کے سامنے کھڑے ہو کر بالکل ہمارے مسلمہ قرآنی عقائد کی تبلیغ فرماتے ہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر نیم بریلوی خیالات کی حمایت کرتے ہیں۔ آپ کی اکثر تحریریں اور تقریریں اس پر شاہد ہیں کہ آپ دو اصل مطاع، دو احکم الحاکمین اور دو منتہائے سوال تسلیم کرتے ہیں۔ جس میں ذرا بالغیر و بالذات کی پچر لگا دیتے ہیں۔"

(بلاغ امرتسر ۳۷ء بابت دسمبر ۳۷ء)

اہلحدیث | افترا نویس اگر اپنے دعوے میں سچا ہے تو وہ ہماری اکثر تحریریں اور تقریریں پیش کرے جو اتنے بڑے دعوے کی مثبت ہوں۔ جو اس نے اس عبارت میں کیا ہے۔ ورنہ وہ ہمیں اجازت دے کہ ہم اس کے حق میں یہ آیت پڑھیں :۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّ إِثْمًا مُّبِينًا ؕ

سُن رکھیں ہم حضور علیہ السلام کو اسی طرح کا بشر مانتے ہیں جس طرح خدا نے آپ کی معرفت ہمیں بتایا ہے :۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ؕ (بنی اسرائیل)

(اہلحدیث ۱۷۔ دسمبر ۳۷ء)

اہلحدیث | ناظرین اس عبارت کو ملاحظہ فرمائیں کہ ہمارا مطالبہ ایڈیٹر "بلاغ" سے کیا ہے۔ یہی نہ کہ مولوی صاحب (اہلحدیث) حضور علیہ السلام کو نہ پورا بشر مانتے ہیں نہ بریلویوں کی مانند کامل خدا، آپ کی اکثر تحریریں اور تقریریں اس پر شاہد ہیں" اس کا ثبوت "بلاغ" سے طلب کیا گیا تھا اور اسی افترا پر آیت موصوفہ لکھی گئی تھی چاہئے تو یہ تھا کہ ہم سے نہیں، پبلک کی شرم سے نہیں آیت مرقومہ کے وعید سے ڈر کر اپنے دعویٰ (افترا) کا ثبوت دیتے یا اسے واپس لیتے۔ مگر ثبوت دینے کی بجائے کیا تو یہ کیا کہ اصل مبحث (ہمارے مطالبہ) سے روگرداں ہو کر لکھتے ہیں :۔

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۴۔ جنوری ۳۸ء

—— بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۰ تا ۲۲۔ جنوری ۹۳ بچے پیدا ہوئے اور ۹۴۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— مقدمہ مفین بلدیہ امرتسر ۲۹۔ جنوری کو پیش ہوگا

—— امرتسر زنانہ انٹرمیڈیٹ یکم اپریل ۳۸ء سے ڈگری کالج کردیا جائیگا اور محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ کو پرنسپل مقرر کیا جائیگا۔

—— لاہور احرار کی طرف سے مسجد شہید گنج کے سلسلے میں سول نافرمانی جاری ہے۔ بیرونجات سے جتھے آرہے ہیں

—— ۱۹۔ جنوری کو پنڈت جواہر لال نہرو، ڈاکٹر محمد عالم کے مقدمہ میں جو انہوں نے ایڈیٹر سول ملٹری گزٹ اور نواب احمد یار خان دولتانہ کے برخلاف دائر کر رکھا ہے شہادت کے لئے آئے۔ دوران قیام میں آپ نے سر سکندر حیات خاں صاحب سے بھی طویل ملاقات کی۔

—— لاہور کے سیتلا مندر میں اچھوتوں کا داخلہ بند تھا۔ اچھوتوں نے مندر میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے ستیہ آگرہ کرنے کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۱۴ جنوری کو مندر کے مہنت صاحب نے اچھوتوں کو مندر میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب اسمبلی ہال کے ایک ایک میل کے فاصلہ پر ۲۲۔ جنوری سے ۳۱ جنوری تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی ہے۔ کیونکہ قیدیوں کو آزاد کرانے والی کمیٹی اور دیگر بعض مجالس ایک جلوس نکالنا چاہتی ہیں جو اسمبلی ہال کی طرف مارچ کریگا

—— معلوم ہوا ہے کہ وزیرستان میں قبائلی سرگرمیاں باوجود برف باری کے جاری ہیں۔ اس لئے سرکاری فوجیں پھر وزیرستان بھیجی جارہی ہیں۔

—— صوبہ سرحد کے مختلف حصوں میں چیچک کا بہت زور ہے۔

—— بلدیہ لائلپور نے اہل شہر پر ۲۰ ہزار روپیہ

ہاؤس ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں شائع ہوا ہے کہ نجد کی سرحد پر ایک کنواں کھودتے ہوئے حکومت یمن کو ۵ کروڑ پونڈ کی مالیت کے قریب خزانہ ملا جسمیں زر و جواہرات تھے۔

—— حکومت امریکہ نے اپنی جنگی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے بحری اسلحہ کیلئے ½ ۵۵ کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ ۲۰۔ جنوری کو شاہ فاروق فرمانروائے مصر کی شادی فریدہ ذوالفقار سے ہوگئی۔ نکاح کے اختتام پر ۱۰۱۔ توپوں کی سلامی دی گئی۔

ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) آئندہ پرچہ میں حساب دوستاں درج کیا جائیگا اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) عید اضحیٰ کے موقعہ پر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے لئے

عید آنہ فنڈ

کو یاد رکھیں۔

(۳) محرم اور تعزیہ۔ ایک تبلیغی اشتہار اشاعت فنڈ سے شائع کیا جائیگا جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں کے احباب تعداد مطلوبہ سے عید اضحیٰ تک اطلاع بھیجدیں تاکہ حسب ضرورت چھپوایا جائے محصول ڈاک و اشاعت فنڈ کے لئے اعلان کردیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ایک ہسپانوی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ بارسلونا پر باغیوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ زبردست بمباری کی تقریباً ایک سو آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے

نشان حج اور مرزا جس میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود کی زبردست پہچان یہ ہے کہ وہ حج کریگے۔ مرزا صاحب نے چونکہ حج نہیں کیا اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہوسکتے۔ اصل قیمت ۳ر۔ رعایتی قیمت ۱ر۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ از جناب منشی عبدالمجید صاحب احمد آباد ۵ر حکیم غلام محمد صاحب ڈھاکہ ۱۲ر۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری سلہ ۸ر۔ عبدالحی صاحب کریم پور ۶۔ بابو غلام رسول صاحب گوبانی ۸ر۔ از فتوی فنڈ ۱۴ر جملہ ۳/ بذمہ فنڈ ۳ر۔ بقایا ۱۲ر از سائلین (۳۴) عبدالعزیز جودھ پور ۳ر (۳۵) عبدالرحمن رتن پور ۷۔ (۳۶) عبداللہ ملک پور ۱۲ر۔ میزان ۶/
سائلین مذکورہ بالا کے نام ایک ایک سال کے لئے "اہلحدیث" جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۹ر

وصولی داخلہ (۹۱) بشیر احمد مدراس۔ (۹۲) سید عبدالرؤف دہلی۔ (۹۳) محمد عبداللہ بیر نگر (۹۴) قاضی عبدالحمید بھٹوپہ۔ (۹۵) عبدالرحمن ہاشمی بابر خانوی۔ (۹۶) عزیز الرحمن لال گولہ۔ (۹۷) عبدالرؤف بھوجیال (۹۸) محمد خاں مونگ۔ (۹۹) محمد کیقباد برہردا۔

۶۳۔ سائلین اور ہیں ناظرین غریب فنڈ کی امداد فرماکر ان غرباء کے نام اخبار جاری کرادیں۔

مضامین آمدہ مولوی مصطفیٰ خان صاحب۔ جناب شجاع الدین خان صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب محمد عبدالسلام صاحب۔ محمد عبدالصمد صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب۔ ذاکر صاحب انصاری۔ نسیم صاحب آثمی۔ ابوالفضل محمد افضل صاحب۔

۳۰۔ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ تک

حیرت انگیز رعایت

"ائمہ تلبیس"

جس میں زمانہ رسالت سے لیکر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں، مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں پھر یہ موقع حاصل نہیں ہوگا۔ اصل قیمت ۱۲/۲۔ رعایتی ۸/۱۔ محصول ڈاک ۹ر منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تو مرزا صاحب نے بکمال اخلاق مسیحانہ یہ عذر بیان کیا ہے:۔

" مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ہے کہ ابوجہلی مادہ کے جوش سے انکار کے لئے بیکے حیلے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اہلحدیث ۸۔ فروری ۱۹۰۶ء میں لکھ دیا کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہوا تھا مگر وہ فوت ہوگیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتا دیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہوچکا ہے تو پھر یہ الہامات جو اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہوچکے ہیں کس کی نسبت تھے۔ (۱) کفن میں لپیٹا گیا (۲) ۴۷ سال کی عمر انا للہ (۳) اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا (۴) ان المنایا لاتطیش سہامہا یعنی موتوں کے تیر ٹل نہیں سکتے۔ یہ سب الہام مولوی عبدالکریم کی نسبت تھے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۶)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے اس عذر کا جواب بقلم مرزا ملاحظہ کرنے سے پیشتر مرزا جی کے الفاظ ذیل پڑھیں:۔

" قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں" الخ (حاشیہ ص۴ استفتاء مصنفہ مرزا صاحب)

اس کے قانون قدرت کے ماتحت مرزا صاحب کے اقوال ذیل ملاحظہ ہوں:۔

" سینتالیس سال کی عمر انا للہ۔ اس سے دوسرے دن ۳۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا۔ جس میں اپنی بدکاریوں پر افسوس کرکے لکھا ہے اب میری عمر سینتالیس ۴۷ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حضرت صاحب نے) فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون کی پہلے ہی خبر دی جاتی ہے ...... حضرت مولوی عبدالکریم کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹۔ ستمبر کو فرمایا۔ مجھے بہت ہی خیال تھا کہ بعض الہامات متوحش تھے آج میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے پہلے یا پیچھے ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے کفن میں لپیٹا گیا۔ ان المنایا لاتطیش سہامہا اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضاء و قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے رد بلا کر دیا۔" (ملخصاً بلفظہ الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص۱۲)

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ ۴۷ سال کی عمر والا الہام تو کسی اور شخص سے متعلق تھا۔ جسے مرزا جی نے محض دروغگوئی کرتے ہوئے تتمہ حقیقۃ الوحی میں مولوی عبدالکریم کے حق میں ظاہر کیا اور دوسرے الہام یعنی کفن میں لپیٹا گیا اور موتوں کے تیر ٹلا نہیں جاتے یہ بفضل الٰہی رد ہوگئے رہ گیا ایک الہام جسے مرزا صاحب نے تتمہ حقیقۃ الوحی کی عبارت میں تیسرے نمبر پر پیش کیا ہے۔ "اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا" سو ان الفاظ کا کوئی الہام مرزا صاحب کا نہیں البتہ مولوی عبدالکریم کی مرض وفات سے بحساب مصنف البشریٰ ۲ ماہ قبل اور بحساب جامعین تذکرہ چار ماہ پہلے یہ الہام سنایا تھا:۔

" خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح" (البشریٰ ص۹۹۔ تذکرہ ص۵۰)

ساتھ ہی اسکی تشریح و تعیین بھی کی گئی ہے کہ

" ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا ... گویا تقدیر مبرم تھی مگر معجزہ مسیح ہے کہ خدا نے اسکو اچھا کردیا۔" (البشریٰ ص۹۹)

برادران! غور فرمائیے۔ مرزا جی نے جو چار الہام پیش کئے تھے ان میں دو تو غیروں کے متعلق ہیں اور باقی دو خود مرزا صاحب نے بتفہیم الٰہی "رد بلا" کر دیئے۔ اور مولوی عبدالکریم کی صحت کی بشارت دی۔ میں ان احمدی اصحاب سے جن کے دل میں کچھ بھی خدا کا خوف، عاقبت کا ڈر، حیات بعد الموت کا ایمان ہے خدا کے نام پر دعوا کرتا ہوں کہ وہ ازراہ انصاف بتائیں کہ جس صورت میں مرزا صاحب خود "بالقاء الٰہی" ان کے الہامات کو مردود و منسوخ قرار دے چکے تھے۔ پھر انہوں نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے جواب میں "ابوجہل مفتری" کے الفاظ میں دوبارہ انہی مردودہ الہامات کو کیوں پیش کیا؟ کیا انصاف، دیانت، عدل، ایمان، مسیحیت، نبوت اسی کا نام ہے؟ انصاف! انصاف! انصاف! احمدیو! تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

ناظرین کرام! یہاں تک مرزا صاحب کی غلط بیانی کا تذکرہ ہوا۔ اب سنئے جامعین تذکرہ کی دیانت۔ ہمارا گمان تھا کہ مرزا صاحب کو تو اپنی مسیحیت کو محفوظ رکھنا تھا۔ اس لئے اگر انہوں نے اپنے منسوخ و مردود شدہ الہامات کو دوبارہ پیش کرکے غلطی پھیلانے کی کوشش کی تو وہ ایک حد تک معذور ہیں۔ مثل مشہور ہے:۔

مرتا کیا نہ کرتا

مگر جامعین الہامات مرزا کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس قسم کی بددیانتی کریں۔ اگر بعض خاص اغراض کے ماتحت وہ مرزا سے علیحدہ نہیں ہوسکتے تو بھی وہ اور کئی قسم کی تاویلات کر سکتے تھے۔ آخر پہلے بھی تو ان لوگوں نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے بلکہ بازیچہ اطفال ٹھہراتے ہوئے مسیح ابن مریم سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی اور دمشق سے مراد قادیان اور زرد کپڑوں سے مراد دو بیماریاں اور فرشتوں سے مراد دو آدمی وغیرہ وغیرہ صدہا تحریفات کو تسلیم کر لیا ہے۔ اسی طرح اس جگہ بھی کچھ اناپ شناپ لکھ دیتے۔ مگر شاباش ہے ان حواریان مسیح کے کہ انہوں نے اپنے پیشوا کے نقش قدم پر مرمٹنے میں ہی برخورداری دیکھی۔ چنانچہ تذکرہ ص۵۱۹ پر الہامات مرزا۔ رد بلا۔ موتوں کے تیر۔ کفن میں لپیٹا گیا وغیرہ درج ہیں حاشیہ میں لکھ دیا کہ

" مولوی عبدالکریم کی وفات کی اطلاع ہے"

مگر کیا مجال کہ بھول کر بھی ان تحریروں میں سے کسی کا ذکر کیا ہو جن میں ان الہامات کو مردود و منسوخ قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے

"الحمدللہ! اب آپ (اڈیٹر اہلحدیث) اپنے پرانے دو اصل مطاعوں والے عقیدے کی نسبت بھی اپنی طرف گوارا نہیں کرتے۔ گذشتہ "بلاغ" کے صفحہ پر ہم نے لکھا تھا کہ آپ دو اصل مطاع وغیرہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس پر آپ خفا ہیں اور اس عقیدے کو اپنی ذات پر افترا کہتے ہیں۔"

(بلاغ بابت جنوری ۱۹۳۸ء ص)

اہلحدیث | اللہ رے شوق! ہم نے اپنے مطالبے کی ساری عبارت مع عبارت بلاغ نقل کر دی ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ کر کے انصاف فرمائیں کہ بلاغ نے اصل بحث سے طرح دی ہے کہ نہیں۔ کیوں؟

اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ؕ

امیر امت مسلمہ | اس جماعت نے جس کا یہ رسالہ بلاغ ہے۔ میاں مولا بخش سوداگر صابون کو اپنا امیر مقرر کیا ہوا ہے۔ اگر امیر بمعنی حاکم ہے تو ہم ان امیر صاحب کی توجہ اس طرف منعطف کراتے ہیں کہ وہ اس معاملے میں فیصلہ دیں کہ ہمارا مطالبہ کیا ہے اور اڈیٹر بلاغ کا جواب کیا ہے۔ اگر وہ فیصلہ نہ دینگے تو یاد رکھیں ؎

اگر تو مے ندہی داد روزِ دادے ہست

نوٹ } دو اصل مطاع کی بحث اگلے ہفتے آئیگی انشاء اللہ!

فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ؕ

قادیانی مشن

تبصرہ بہ تذکرہ

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔)

اس مضمون کی ایک قسط ۱۴ جنوری کے اہلحدیث میں درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط ملاحظہ فرماویں:۔

مرزائیوں نے مرزا صاحب کے جملہ الہامات کو ایک ضخیم کتاب "تذکرہ" نامی میں جمع کیا ہے۔ چونکہ انہوں نے جگہ بہ جگہ خیانت سے کام لیا ہے اس لئے ان کی اصلاح کے لئے اس سلسلہ مضامین کا اجرا ہوا۔

نوٹ | مولوی عبدالکریم احمدی سیالکوٹی امام الصلوٰۃ مرزا کے متعلق اکثر الہامات میں جامعین تذکرہ نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کا مفصل ذکر کرنے سے پیشتر میں نے مناسب سمجھا ہے کہ مولوی صاحب مذکور کا مختصر سا تعارف کرا دوں۔ اس ضمن میں حضرت استاذی المکرم مولانا فاتح قادیان اور جناب مرزا صاحب متوفی کی ایک چھوٹی سی جنگی جھڑپ۔ ثنائی فتح۔ قادیانی مسیح کی ذلیل کن پسپائی کا نظارہ عجیب دلچسپی پیدا کریگا۔ انشاء اللہ!

قارئین کرام بغور ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانی قصر نبوت کا نقشہ جن ماہرین فن "معماران نبوت" کے دماغوں نے ایجاد کیا اور اس میں دن بدن نئی نئی گلکاری اور آرائش و زیبائش کا اضافہ کیا ان میں ایک مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بھی تھے یہ صاحب اگرچہ جسمانی حالت کے لحاظ سے بقول مرزا صاحب

"ایک ٹانگ میں کچھ کمزوری اور ایک آنکھ کی بصارت میں خلل" رکھتے تھے۔ مگر اپنے ذی علم، فاضل لفاظ ولسان بلکہ جادو بیان کہا جائے تو بہت ہی درست ہے سیالکوٹ ہی نہیں بیسیوں مقامات کے سادہ لوح انسان انہی کی دعوائے معمار تقاریر و تحاریر جاذب قلب اور کاوش روٹ مکتوبات سے مسحور ہو کر احمدیت کے جنت نما جہنم میں مجلس بجلس کرفتا ہو گئے۔ انا للہ!

یہ صاحب اپنی شوخ گوئی اور تیز رقمی کی وجہ سے عندالمرزا و اصحابہ قابل صد تکریم ہستی تھے۔ اخص الخواص حواری ہونے کے علاوہ مرزا صاحب کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔ ان کے خیالات و اعتقادات ابتدا سے ہی جبکہ وہ قادیانی نبوت کی زینت محفل نہ تھے غیر قابل تعریف تھے وہ خود راقم ہیں کہ

"میں قرآن پڑھتا، اخلاقی وعظیں کرتا، لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا، نواہی سے بچنے کی تاکیدیں کرتا مگر میرا نفس ہمیشہ مجھے ملامتیں کرتا کہ لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ میں دوسروں کو رلاتا خود نہ روتا۔ اوروں کو ناکردنی اور ناگفتنی امور سے ہٹاتا پر خود نہ ہٹتا۔" (مکتوب عبدالکریم بنام نصراللہ خان)

اس بیان سے مولوی صاحب کی ایمانی حالت عیاں بلکہ عریاں نظر آ رہی ہے۔ قادیان آنے سے پیشتر مالی حالت یہ تھی کہ:۔

"دس پندرہ روپے ماہوار پر مدرس تھے۔"

(الحکم ص ۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

مولوی نورالدین سے حسن عقیدت تھی ان کے کہنے سننے سے مرزائیت کو اختیار کیا پھر تو یکہاں آڈ بھگت بارگاہ رسالت میں مشیران خاص کے زمرہ میں شمار کئے گئے۔ "یک رنگ دوست" کا خطاب ملا۔ آخر خدائی پکڑ وارد ہوئی۔ اور ذیابیطس میں مبتلا ہوئے۔ کامل ایک سال تک تکلیف اٹھا کر کاربنکل پھر ذات الجنب بآخر ۱۰۶ درجہ کے بخار سے اس دارالعمل سے گزر کر دارالجزا میں داخل کئے گئے آہ! ؎ زندگانی مانیز جاودانی نیست

ان مولوی صاحب کی صحت کے متعلق قادیانی مسیح بکثرت پیش گوئیاں کر رکھی تھیں۔ (مفصل دیکھو محمدیہ پاکٹ بک ص ۴۲ تا ص ۴۴) چونکہ مرزا صاحب حسب عادت شریفہ صحت اور موت دونوں قسم کے الہامات کا ذخیرہ کرتے تھے تاکہ جائے اعتذار و مقام فرار رہے۔ اسلئے اس جگہ بھی وہی طریق اختیار کیا۔ ایک طرف مولوی مذکور کے تندرست ہو جانے کے الہام اور دوسری طرف موت کے گول مول الہام ساتھ ساتھ سناتے رہے کہ داشتہ آید بکار۔ چنانچہ بعد وفات مولوی عبدالکریم حضرت مولانا محمد ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان نے مرزا جی کو ان کی پیشگوئیوں کے غلط نکلنے کی طرف توجہ

اسلاف کی یہ کیفیت تھی کہ جدھر رخ کیا سلطنت زیر فرمان جدھر آنکھ اٹھائی ممالک مسخر۔

گو لوگوں میں یہ ایمان اور یہ ایقان کیونکر پیدا ہوا اس کا جواب بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے دیا ہے مگر مختصر اور جامع ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

ہم میں یہ ایمان نہیں۔ ہم باری تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر اُس پر قائم نہیں رہتے۔ ہم خدائے تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اُس پر عمل نہیں کرتے۔ اسی طرح ہم مسلمان ہونے کے مدعی تو ہیں۔ مگر مسلمان نہیں ہیں۔ یعنی ہم مسلمانوں نے قرآنی احکام کی تعمیل نہیں کی

مساوات انہی اسباب کے باعث ہم میں فرقہ بندی ذات پات کی تمیز، عداوت، فضول خرچی اور افلاس پیدا ہو گیا۔ ہمیں اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کی تعلیم دی گئی تھی کہ تم مسلمان اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے اپنے خیال کو جگہ نہ دو۔ مگر ہم نے ان احکام پر عمل نہیں کیا۔ ہمارے لئے یہ حکم صادر تھا کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب و مکرم وہ شخص ہے جو تم میں سے اس کی نافرمانی سے ڈرے۔ مگر ہم نے اس حکم پر بھی کوئی عمل نہیں کیا۔ بلکہ یہ کیا کہ ہم سیّد ہیں، مغل اور پٹھان ہیں یعنی جہاں ہم دنیا میں اعلےٰ اقوام اور اعلےٰ خاندان سے متعلق ہیں۔ وہاں ہم باری تعالیٰ کے حضور میں بھی اعلیٰ اور ادنےٰ ہیں۔ بس یہ خیالِ باطل جس وقت ہمارے دماغ میں سمایا۔ اُسی وقت ہم نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ یعنی اپنے سے کمزوروں اور ضعیفوں کو بنظرِ حقارت دیکھا۔ معبودِ حقیقی کو یہ رعونت اور نخوت منظور نہ تھی فوراً ذلت کا طوق ہمارے گلے میں پہنا دیا۔ سب سے اعلیٰ اور افضل تعلیم اگر تو یہ ہے تو مساوات بھی ویسی کا رشتہ ہو سکتی ہے۔ ذرا معرکہ بدر کو ملاحظہ فرمائیے کہ رشتہ کرنا تو درکنار۔ قوم قریش کے افراد مبارزت میں بھی ادنیٰ اقوام کے اشخاص سے لڑنا مایہ عار سمجھتے تھے یعنی کجا وہ زمانہ تھا کہ تلوار بھی کُفو کی طالب تھی اور کجا مساوات اسلام کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو حبشی النسل تھے اور غلامانہ زندگی بھی گزار چکے تھے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ مہاجر ہونے کی وجہ سے زر و مال بھی نہ رکھتے تھے مگر مدینہ میں انصار کے سامنے خواہش تزویج کی۔ تو سب نے دل سے منظور کیا۔ یعنی کسی شخص نے اتنا بھی نہ کہا کہ تم غلام، حبشی، غریب ہو۔ اور جب حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں آپ کا وصال ہوا۔ تو حضرت فاروقؓ نے بادیدۂ تر یہ کہا کہ ؎

اٹھ گیا آج زمانہ سے ہمارا آقا
اٹھ گیا آج نقیب حشمِ پیغمبر

کجا حضرت عمرؓ خاندان قریش کے اعلےٰ فرد اور کہاں حضرت بلال ایک حبشی زادہ۔ لیکن یہ کس بات کا نتیجہ تھا صرف فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کا یعنی مساوات اسلام کا۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔ وہ لوگ اس بات پر عمل پیرا تھے کہ الخلق عیال اللہ فاقربھم الی اللہ من احسن الی عیالہ یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ برسر اقتدار تھے۔ اور جدھر گئے فتح و نصرت ان کے ساتھ ساتھ گئی۔ آخر میں دیگر احباب سے بالعموم اور افراد سادات سے بالخصوص یہ عرض کرتا ہوں کہ ؎

اے کہ نہ شناسی خفی را از جلی ہشیار باش
اے گرفتار ابوبکر و علی ہشیار باش

عداوت ہمارے اسلاف کی یہ حالت تھی ؎

کہ اگر صبح کو لڑ لئے بھائی بھائی
تو پھر شام کو ہو گئے شیر و شکر

مگر ہم آہ ...... ہماری نہ پوچھو۔ ہم ایک دوسرے کو بہتر اور برتر دیکھنا پسند ہی نہیں کرتے۔ معمولی سی معمولی باتوں پر ہماری گالی گلوچ اور ہاتھا پائی ہوتی ہے۔ ازاں بعد نوبت مقدمہ تک پہنچتی ہے اور پھر ہزارہا روپیہ خرچنے کے بعد بھی ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ خیر ہم تو ٹھیرے جاہل اور دیہاتی۔ مگر ہمارے علماء کرام کا طبقہ بھی اس مہلک مرض میں گرفتار ہے۔ اپنی دنیوی اغراض اور وجاہت کے لئے ایک دوسرے پر بہتان طرازی کرتے ہیں۔ بغض، کینہ رکھ کر ایک دوسرے کے خلاف فساد کھڑا کر دیتے ہیں۔ سچ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سیاتی زمان علی امتی امراءھم علی الجور و علماءھم علی الطمع۔ ہاں تو ان علماء نے اپنی ذاتی وجاہت اور نفسانی خواہشات کی بنا پر عام مسلمانوں کو فرقوں، جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کو ناکامیاب کرنا اپنا نقطۂ عمل قرار دیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہی جو عالم الغیب نے قرآن پاک میں بتلایا تھا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔ یعنی اگر تم میں پھوٹ رہیگی تو تمہاری ہوا بگڑ جائیگی۔

سو وہ بگڑ گئی۔ ارباب حل و عقد نے سمجھ لیا کہ مسلمانوں میں وہ حمیت، غیرت اور سپرٹ جو ابتدائی زمانہ میں تھی وہ کافور اور مفقود ہو چکی ہے۔ تو پھر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ کیا ہوا۔ مسجدیں چھینی گئیں۔ مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں، بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوئیں۔ حقوق پامال ہوئے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

میں تو یہ صاف طور پر کہونگا کہ یہ عذاب اللہ اور رسولؐ کی عدم اطاعت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مسلمان اور یہ ذلت؟

؎ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ابھی کل کی بات ہے کہ ایک موضع میں مسلمانوں نے اس بات پر جلسہ کیا کہ فلاں صاحب کافر ہیں، فلاں اکفر، فلاں مولوی صاحب منافق اور فلاں یہ ہیں، وہ ہیں۔ غرضیکہ صیغہ تکفیر میں جس قدر راستے ہو سکتے ہیں سب چلائے گئے اور ہندوستان کے مقتدر علماء کو بُرا بھلا کہا۔ آہ! اس فرقہ پرستی، تشخص پسندی اور فوقیت کا ستیاناس۔

حضرات! ؎

تمہاری عزتیں تھیں، اوج تھا، رتبہ تھا شانیں تھیں
تمہاری بات تھی، احکام تھے

گویا اس کے زعم میں ایسا کہنا تعلی کی عدم موجودگی پر دال ہے۔ بعینہٖ احمدی صاحبان کا خیال ہوگا کہ ہم ان تحریرات کو درج ہی نہ کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یہ تمام تحریرات معدوم ہوجائیں گی۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ بحکم ہر فرعونے را موسیٰ تمہاری اس قسم کی مخفی کاروائیوں کا پردہ چاک کرنے کو نہ صرف اللہ کے فضل و کرم سے مولانا فاتح قادیان، حافظ لٹریچر احمدیہ زندہ سلامت بکرامت موجود ہیں۔ بلکہ آپ کے بیسیوں نعلین بردار تمہارے طلسم خدع و فریب کو تہس نہس کرنے کیلئے ثنائی اسم اعظم کے حامل وارث پیدا ہوچکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ (باقی باقی)

تصحیح ضروری

سابقہ پرچہ میں مضمون معماری کے اندر بعض غلطیاں واقع ہوگئی ہیں ان میں سے فاش غلطی جس سے مضمون بے ربط ہوگیا ہے صحیح کرلیں۔ جو یہ ہے :-

صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۱۷ اور سطر ۱۸ کے درمیان یہ الفاظ بڑھالیں :- "اسے درج کتاب کرنے سے احتراز پرہیز کیا ہے۔" (خادم معمار)

درس عمل

(مرقومہ منشی عبدالرحیم صاحب بیالوی)

حضرات! مسلمانانِ ہندوستان کی حالت ناگفتہ کو جب بادی النظر سے دیکھا جائے تو طبیعت میں عجیب اضمحلال پیدا ہوتا ہے کہ آج مسلمان دوسری قوموں کے مقابلہ میں کیوں کمزور اور ضعیف ہیں۔ نہ ان کے پاس روحانی طاقتیں ہیں نہ مالی، نہ حکومت ہے نہ سطوت۔ کیا وجہ ہے کہ آج وہ مسلمان جن کے سطوت و جبروت کے سامنے دنیا کے مغرور بادشاہوں کا سر نیچا ہوتا تھا۔ جن کے رعب و داب کے دھاک چار دانگ عالم میں تھی جن کی موجودگی میں بڑی بڑی مقتدر اور معزز ہستیوں کو سرتسلیم خم کرنا پڑا۔ آہ! ثم آہ! آج پسماندہ ہوکر ذلت کے عمیق ترین گڑھے میں بے کس و بے بس پڑے ہیں۔

کبھی ہم تھے کہ شہرہ تھا ہمارا سارے عالم میں
وہی اب ہیں کہ بیٹھے ہیں نحیف و ناتواں ہوکر

حسب الارشاد رب العزت ان الدین عند اللہ الاسلام۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔ بنا بریں عاملانِ اسلام یعنی مسلمان اللہ کو مقبول ہونگے محمد رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب جو شخص نبی اکرم صلعم کی اتباع کریگا وہ باری تعالیٰ کو محبوب ہوگا۔ جب مسلمان اللہ عز و جل کے پیارے دین اسلام پر چلنے والے اور محمد رسول اللہ کی پیروی کرنے والے ہیں (یعنی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں) تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج ہم بے نوا ہیں۔ نہ سطوت فاروقی نہ دولت عثمانی۔

یہ اخلاقی یہ روحانی بنائیں کیوں ہوئیں ضائع
یہ نفس مطمئنہ پر ہوا غالب کیوں امارہ

کیا اللہ تعالیٰ اپنے مخلصین و مقبولین کو تنگدستی و مفلسی کی حالت میں دیکھنا پسند کرتا ہے۔ یا باری تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ مسلمان ہمیشہ محکوم رہیں، ان کی آزادیاں سلب کرلی جائیں اور بیعقلامانہ زندگی بسر کریں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ رب العالمین کے مخلصین بندے اس کے اپنے وعدے کے مطابق دنیا میں برسراقتدار ہوتے ہیں۔ جو لوگ باری تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام پرکاربند ہوتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں فائز المرام ہوتے ہیں اور ہونگے۔ ارشاد باری ہے :-

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝

"ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے۔"

پروردگار عالم نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا :-

خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۝

اب صاف اور واضح طور پر یہ کہہ دیا کہ

يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ
فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝

اے مجھ پر ایمان لانے والے بندو! میری زمین تمہارے لئے بہت فراخ ہے۔ اور چونکہ رزق دینے والا تمہیں صرف میں ہوں۔ اس لئے تم خاص میری عبادت کرو۔ یعنی صرف میرے احکام کی تعمیل کرو۔

من جملہ ان آیات قرآنی و ارشادات رحمانی کے اور بے شمار آیات بھی کلام رحمانی میں اس امر کی موجود ہیں۔ ہم اپنے مخلصین کو برسرعروج رکھیں گے اور انہیں بمقابلہ دوسری قوموں کے غالب و حاکم کر دینگے۔ تو پھر آج اس خواری و ذلت کے کیا معنی؟ اس کا جواب دو صورتوں میں ہوسکتا ہے :-

(١) یا تو یہ معاہدات نعوذ باللہ غلط ہیں۔
(٢) یا مسلمانانِ ہند صحیح مسلمان نہیں ہیں۔

ان ہر دو باتوں میں ایک نہ ایک بات ضرور ہے۔ اول الذکر بات یعنی باری تعالیٰ کے معاہدے بالکل صحیح ہیں۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ وہ حق ہے۔ ومن اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ ہاں ثانی الذکر میں اگر کوئی کلام ہو تو ہو اور ہے۔ یعنی مسلمانانِ ہند وہ مسلمان ہی نہیں ہیں۔ جن مؤمنین کے لئے اللہ نے اپنے انعامات و اکرامات مختص فرمائے ہیں۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اگر ہم مطابق منشاء الہی مؤمن بن جائیں تو ہمارے اعلون ہونے میں ذرہ شک و شبہ نہیں۔ مگر ایمان وہ پیدا ہو جسکے متعلق اقبال لکھتے ہیں۔

ولایت پادشاہی علم اشیاء کی جہانگیری
یہ کیا ہیں۔ فقط اک نکتۂ ایمان کی تفسیریں

یہی وہ ایمان اور ایقان تھا۔ جس کے باعث؛

گداگری اور زکوٰۃ

(از جناب خدا بخش صاحب۔ اسلامیہ کالج گورکھپور)

انتہائی بدقسمتی ہے کہ آج مسلمانوں کے قومی مال ومتاع دولت و ثروت، قوت و اقتدار کا عظیم الشان سرچشمہ۔ جس کی سیلابی سے تمام دنیا ذرتی تھی قریب قریب خشک نظر آتا ہے۔ کاش اس کی موجوں سے قوم کی کھیتی سرسبز و شاداب ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے اصول اور رویہ کو چھوڑ دیا جو کہ ان کی کامیابی کا باعث تھا نتیجہ یہ ہؤا کہ ان کو غربت نے آگھیرا۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ آج روئے زمین پر مسلمانوں کی ایک ایسی قوم ہے جو غریب اور مفلس ہے۔ گلی گلی مسلمانوں ہی کے بچے اکثر آوارہ گھومتے نظر آتے ہیں۔ چغل خوری، جؤا۔ اور شراب کے جرموں میں اکثر مسلم نوجوان جہلاء ہوتے ہیں۔ جن کی کالی کالی زلفیں بجائے اسکے کہ ان کے چہروں پر کسی قسم کی خوبصورتی کا باعث ہوں لعنت اور نفرت پیدا کرتی ہیں۔

دیہاتوں میں اکثر یہی نوجوان مسافر کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اور غریب کسان ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور کار ثواب سمجھ کر ان کو کچھ دیدیتے ہیں

ان لٹیروں کا دوسرا گروہ وہ ہے جو اپنے کو فقیر اور مسکین کہتا ہے۔ یہ لوگ اپنے کو عجیب عجیب خاندانوں سے منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ میرا آبائی پیشہ ہے گاؤں، شہروں اور قبرستانوں پر یہ لوگ تکیہ دار کہلاتے ہیں اور اپنی جیبانی کے لئے اکثر ان کو آپس میں مقدمہ بازی بھی کرنی پڑتی ہے۔

تیسرا گروہ سجادہ نشینوں اور پیرزادوں کا ہے۔ یہ لوگ گروہوں کے گروہ دیہات اور شہروں میں نکلتے ہیں جس طرح سے پرانے زمانہ میں پنڈاریوں کا گروہ چلتا تھا۔ یہ لوگ دیہات میں لوگوں کو مرید کرتے ہیں۔ نقدی کے علاوہ غلہ اور ڈھیکہ ڈاڑیا) وغیرہ افراط سے حاصل کرتے ہیں۔ اور مرغ و پلاؤ کا تو کچھ شمار ہی نہیں کیونکہ ان کے مرید اپنا گھر تباہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں چاہتے کہ پیر صاحب ناراض ہو جائیں۔ یہ پیر ان دیہاتوں میں اکثر جھوٹی اور غلط احادیث سناتے ہیں۔ جس کا مقصد صرف لوگوں کو معتقد کرنا ہوتا ہے۔ دیہاتوں میں جب ان کا دورہ ہوتا ہے تو یہ لوگ نماز کے بہت پابند ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو نماز اور روزہ کی تلقین دیتے ہیں اور اپنے مکانات پر عیاشی، مکاری کی وہ مثال پیش کرتے ہیں جس کی نظیر محال ہے۔

یہ ہے مسلمانوں کی حالت۔ زکوٰۃ کا کوئی صحیح منظم طریقہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف غریب مسلمانوں کی دولت برباد ہوتی ہے بلکہ ان لٹیروں کے گروہوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جو کہ ایک قوم کے لئے اور خصوصاً اسلام کے لئے باعث شرم و نحوست ہے۔ اگر گداگری کا یہی حال رہا تو عنقریب دنیا اس قوم کو مسلم کے نام سے منسوب کرنے کی بجائے گداگری کہہ کر یاد کریگی۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ تندرست اور خوشحال آدمی کو دینا نہ صرف بے وقوفی ہے بلکہ اسکے قوتِ ارادی اور جبلت کو جس کا کہ وہ عادی ہوگیا ہے مضبوط کرنا ہے اگر زکوٰۃ کا کوئی صحیح منظم طریقہ اختیار کیا جائے تو لاکھوں گداگر جو آج کل دیہاتوں اور گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ محنت اور مشقت سے روزی کمانے لگیں گے۔ اور یہ ایک قابل فخر قومی اصلاح ہو جائے گی۔

میری رائے میں شہروں اور دیہات میں انجمنیں قائم کی جائیں۔ جن کا کام صرف زکوٰۃ کا جمع کرنا اور جائز طور پر خرچ کرنا ہو۔ یہ انجمنیں ہندوستان کی کسی مرکزی انجمن کے ماتحت ہوں جو جملہ انجمنوں کی نگرانی کرتی ہے چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا۔ افسران اسکو وصول کرنے کے لئے مقرر تھے جو صاحب نصاب کی آمدنی کا چالیسواں حصہ وصول کرکے بیت المال میں جمع کرتے تھے۔ حضرت محمد علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو چند قبیلوں نے زکوٰۃ اپنے حسب منشا صرف کرنے کا ارادہ کیا مگر آپ نے ان کو سختی سے روکا بلکہ ان سے قتال کیا۔ زکوٰۃ کا مصرف کلام پاک میں یوں آیا ہے

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمولفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل فریضة من الله والله علیم حکیم ۰ (سورہ توبہ۔ رکوع ۸)

(ترجمہ: صدقات کا مال تو صرف فقراء مساکین۔ عاملین صدقہ (جو وصول کریں) اور مولفۃ قلوب (یعنی نومسلم کے تالیف قلوب) کے لئے ہے اور نیز غلاموں کے آزاد کرنے، کسی کا قرض ادا کرنے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافروں کے دینے کے لئے ہے یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے حقوق ہیں، اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے"

یہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے۔ یہ ہم پر فرض ہے۔ ہم کو چاہئے کہ اسکو جمع کرکے جائز طور پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے صرف کریں اور گداگروں اور لٹیروں کو دیکر اپنی قوم کو برباد نہ کریں۔

مقام تاسف ہے۔ کہ ہزاروں اور لاکھوں یتیم، نادار اور مفلس جو کہ مستحق ہیں اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ اول تو پیشہ گداگری اور سجادہ نشینی ہے۔ دوسرے یہ کہ بہت سے امرا اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ زکوٰۃ فرض عین ہے۔ اس سے کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ ان کی زکوٰۃ سے ایک حد تک قومی شکایات رفع ہوسکتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں مکرر آیا ہے:-

ھآ انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل الله فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسه والله الغنی وانتم الفقراء وان

تمہارے ذکر میں سرگرم دنیا کی زبانیں تھیں
کہیں تم تھے زمانہ میں تمہاری داستانیں تھیں
مگر آہ! اب تم کیا ہو سے
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

افلاس ۔ فضول خرچی | اُن مسلمانوں کا کیا حال ہوگا جو ان کی تقلید کو اپنا لائحہ عمل مقرر کر چکے ہیں۔ جن کے لئے علماء کا حکم آیت قرآنی سے کم نہیں۔ افسوس اسلام دعویدار تھا اس بات کا کہ سے

دل سے الفت ہے مجھ کو مفسدے بیر ہے
امن پھیلانے جہاں میں چار سُو آیا ہوں میں

یہ تھی اسلام کی آواز اور صلح کل تھے مسلم۔ مگر کیا ان لوگوں نے بھی اس بات پر عمل کرنا ضروری سمجھا یا یہ احکام اور آیت صرف دیہاتیوں ہی کے لئے مختص ہیں۔ فافہم و تدبر۔

آہ! مسلمانوں کے قرضہ کے حالات سے اہل علم حضرات خوب واقف ہیں۔ اس قرضہ کی مقدار یہاں تک کیوں پہنچی۔ اس کا جواب وہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے احکام کی عدم تعمیل کے سبب۔ خدا نے عزوجل کا حکم تھا کہ

لَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۔
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ ۔
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًا مَّرِیْٓـئًا۔

مگر ہم نے اس پر عمل نہیں کیا اور ان احکام کی سراسر مخالفت کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سے

اقوام روزگار میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم
بے وقعتی کی خاک پہ بیٹھے ہوئے ہیں ہم

اس رقم کا ادا کرنا تو درکنار اس کا سود ہی ادا کرنا ہماری موجودہ طاقت سے باہر ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک ماہر اقتصادیات نے اندازہ لگا کر بتایا تھا کہ صرف خطہ پنجاب سے دو کروڑ روپیہ سالانہ سود کی صورت میں ہندو سودخواروں کی جیب میں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جس قدر گھربار۔ املاک اور اراضی وغیرہ ہیں وہ ہندوؤں کے گھر جا رہی ہیں۔ کیا ان حالات میں ہمارے زندہ رہنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے سے

اگر حالت رہی ایسی تو چنداں دیکھ لیجئے گا
یہاں سے بھی نکلنا ہوئیگا بے خانماں ہوکر

فرقہ بندی | وہابیت اور حنفیت کا جھگڑا، سنی اور شیعہ کا جھگڑا کارگرہا ہندوستان کے کونہ کونہ میں جلوہ افگن ہے۔ کہیں آمین بالجہر اور رفع یدین پر لڑائی ہے تو کہیں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر جنگ۔ اگر ادھر کھلے ہاتھوں نماز پڑھنے والے کو برا بھلا کہا جاتا ہے تو ادھر اخراج الوہابیین عن المساجد کے فتوے صادر ہوتے ہیں۔ ایک کے دل میں دوسرے کی طرف سے کینہ ہے اور دوسرے کی طرف سے پہلے کے دل میں بغض۔

معزز بھائیو! ہم میں عزت طاقت، حکومت اور دولت اور اسی قسم کی دوسری اور چیزیں اُس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتیں۔ جب تک کہ ہم میں اتفاق و اتحاد نہ ہوگا اور ہم آپس میں شیر و شکر نہ ہو جائیں گے۔ سچا ہے کہ فروعی اختلافات میں آپ اصل الاصول کو نہ کھودیں۔ بنیاد نہ گرا دیں۔ میرے خیال میں اُن اختلافات کی بنا پر جن پر کفر کا فتویٰ عائد نہ ہو۔ علیحدگی ہرگز ہرگز نہیں اختیار کرنی چاہئے۔ فتویٰ کفر بنیادی مسئلوں کے توڑنے پر عائد ہوتا ہے۔

حضرات! | ہماری اس کش مکش سے یاروں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ کوئی اعظم بننے کی ہوس میں ہے۔ کوئی تخت نبوت پر قابض ہوکر اپنے آپ کو نبی، رسول، مہدی اور مسیح لوگوں سے منوانا چاہتا ہے، کوئی اپنی مجددیت کی طرف لوگوں کو بلا رہا ہے، کوئی امامت یا خلافت کا مدعی ہوکر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ کوئی خدائی پر بھی ہاتھ صاف کر رہا ہے۔ یہ دوکانیں کیوں کھلیں، یہ طوفان بے تمیزی کیوں اٹھ آیا، ہم میں یہ امراض کیوں پیدا ہوئے سے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ کس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ اللہ اور اُس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کا سے

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش
حسن ایں قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

مضمون بہت لمبا ہو گیا ہے۔ اسی لئے اس پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔ آخر میں چند باتیں عرض کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ

ہر ایک مسلمان یہ عہد کر لے کہ وہ اللہ میاں کا ہے اور دنیا و آخرت میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے آیا ہے، وہ کسی کا محکوم نہیں ہے۔ مگر ان باتوں کی ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی فرمانبرداری بصدق دل کی جائے۔ اور اسوۂ حسنہ کو دستور العمل بنایا جائے۔ غیبت، جھوٹ، چغلی، افتراء، بغض اور کینہ سے بکلی اجتناب کرے۔ اور اس حدیث کو اچھی طرح یاد رکھے کہ

خیرکم من ینفع الناس

یعنی سے یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

جب وہ ایک کے آگے اپنا سر جھکا دے تو پھر کسی غیر کے آگے نہ جھکے۔ یعنی شرک نہ کرے۔ پھر دیکھے کہ کس طرح اُس پر انوار الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ دین و دنیا کی نعمتیں اُسے کس طرح حاصل ہوتی ہیں۔

والسلام! وما علینا الا البلاغ

خون کے آنسو

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہے۔ وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً بدل دینی چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی کی ضامن ہیں۔ تو پڑھئے۔ گھر والوں، محلہ داروں، عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے۔ قیمت صرف محصول علیحدہ۔ ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

تصدیق الحدیث

(حصہ دوم)

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

(۴)

مرقومہ آیت میں فعل "یظنون" ظن سے ماخوذ ہے جو موجب بشارت اور سبب نجات ہے۔ کیا یہ بیان قرآن میں تناقض اور تخالف ہے؟

ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جہاں ظن کو موجب بشارت فرمایا ہے۔ وہاں تو اس کے معنی "غالب گمان" کے ہیں۔ چونکہ خدا کی ملاقات کا پورا یقین رکھنا ہر انسان کا کام نہیں۔ اس لئے ازراہ مہربانی "غالب گمان" پر وعدۂ انعام فرمایا۔ اور جہاں ظن موجب عذاب ہے وہاں اس کے معنی "جانب باطل" کے ہیں۔ خواہ اس پر جہل مرکب کی صورت میں یقین بھی ہو۔ ان معنی کا قرینہ خود آیت کے الفاظ میں موجود ہے:-

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا

ظن حق کی جگہ کام نہیں آتا

حالانکہ آیت اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ میں ظن "حق" کی جگہ کلام آیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس جگہ ظن کے معنی خلاف واقع غلط عقیدہ کے ہیں۔ خواہ کلام مؤکد بحرف تاکید ہی ہو جیسے کوئی آیت کریمہ

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ (پ ۶۔ ع ۳)

کے الفاظ سے کلام کرے اور اس پر پختہ یقین کرکے

اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ

سمجھے تو بھی خیال خام اور کلام بے مرام ہے۔

پس ظن کے لفظ سے پریشان ہو کر ہر ایک ظنی بات کو چھوڑ دینا ظن ثانی کے معنی میں ہے۔ پرویز صاحب کی ساری طویل تقریر کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"مورخین نے عام تاریخ کی چھان بین اپنی بساط و احتیاط کے مطابق کی۔ جامعین احادیث (علیہم الرحمۃ) نے احادیث کی اس سے بھی زیادہ تحقیق اور احتیاط سے تدوین کی، کہ یہ محبوب اور ہادی کی باتیں تھیں۔ ان کی جمع و تدوین میں محبت و عقیدت کا جذبہ بھی ساتھ شامل تھا۔ مزید احتیاط یہ بھی کی جن جن واسطوں سے کسی قول یا فعل منسوب الی الرسول کو انہوں نے لیا تھا وہ واسطے بھی محفوظ کر لئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ لیکن احادیث کے ان مجموعوں کی چھان بین اس نہج سے کی گئی کہ جس جس راوی سے کوئی حدیث لی گئی اس کے متعلق حتی الامکان یہ تحقیق کر لیا گیا کہ وہ ثقہ تھا۔ صحیح الحفظ تھا، پرہیزگار تھا، متقی تھا عام طور پر جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب اس سلسلہ میں دیکھئے کہ کس قدر انسان راستہ میں آ گئے۔

(۱) لاکھوں رواۃ حدیث۔

(۲) علماء جرح و تعدیل۔

(۳) جامعین احادیث۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ مجموعے تمام تر انسانی کاوش و احتیاط کے رہین منت ہیں اور ہرچند تاریخ کی دیگر کتب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ لیکن بالآخر ہیں تو انسانی کارنامے ہی۔ خدا کی حفاظت کی ذمہ داری تو ان کے ساتھ نہیں"

(ترجمان القرآن۔ ص $\frac{96}{14}$)

اہلحدیث | یہ عبارت گویا حافظ اسلم صاحب کے علم کی رہین منت ہے یا مضمون کے لحاظ سے پرویز صاحب کا توارد ہے۔ بہرحال اب امر متنازع یہ رہ گیا کہ محدثین کی مساعی جمیلہ قابل قبول ہیں یا نہیں؟ پرویز صاحب کا مسلک ان مساعی کے حق میں امکان غلطی تسلیم کرتا ہے۔

سو اس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں کہ دو شاہدان عدل کی شہادت سے سرقہ میں قطع ید اور قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے بیان میں غلطی کا امکان راویان حدیث کی نسبت زیادہ ہے۔ پس وہ تو معتبر ہوں اور یہ نہ ہوں تو کہا جائیگا۔ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی۔

اس کے بعد پرویز صاحب کا یہ قول بھی قابل شنید ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"ان جامعین احادیث اور علماء جرح و تعدیل کو تنقید سے بالاتر سمجھ لینا اور ان کی ہر بات کو جوں کا توں تسلیم کر لینا۔ ان کو بشریت کی سطح سے اوپر لے جانا ہے۔ اور حضرات رواۃ کے متعلق خواہ وہ کتنے ہی ثقہ اور عدول ہوں، یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے غلط بیانی یا مفہوم کو غلط سمجھنے یا غلط ادا کرنے کا امکان ہی نہ تھا، ان کو معصوم اور منزہ عن الخطاء قرار دینا ہے جو صرف حضرات انبیاء کرام کا ہی حصہ ہے" (ترجمان القرآن ص $\frac{96}{14}$)

اہلحدیث | کسی ثقہ راوی کو معصوم اور منزہ عن الخطا قرار دینا اور بات ہے اس کی روایت کو مان لینا اور بات ہے۔ حافظ صاحب جیراجپوری بتا سکتے ہیں کہ معصوم اور منزہ عن الخطا قضیہ ضروریہ مطلقہ کا مادہ ہے اور اعتبار کرنا دائمہ مطلقہ کا۔ جس میں امکان نقیض داخل ہے۔ قرآن مجید سے اس کی تائید لینا چاہیں تو لیجئے اور غور کیجئے۔ ارشاد ہے:-

اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (پ ۲۶۔ ع ۳)

اگر کوئی بدکار مخبر تمہیں خبر سنائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

اس ارشاد کا مفہوم مخالف آپ کے علاوہ ہر ایک اہل فہم سمجھ سکتا ہے کہ یہ ارشاد مخبر صالح و ثقہ کے واسطے نہیں ہے۔ اس کی تائید میں ایک اور آیت پیش کرتا ہوں جو پاک دامنوں کو تہمت لگانے والوں کے حق میں ہے

سلہ "وہم" منہ

توتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم

(سورہ محمد۔ رکوع ۴)

(ترجمہ) آگاہ ہو جاؤ پس تم لوگ بلائے جاتے ہو اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرنے کے لئے بعض لوگ تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے صرف اپنی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم لوگ اطاعت سے منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوموں کو لائیگا اور وہ تمہاری طرح تنگ دل نہ ہونگے۔

دوسری جگہ ملاحظہ ہو:۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شئی فان اللہ بہ علیم

(سورہ آل عمران۔ آیت ۱۱)

(ترجمہ) تم ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کی حد تک یہاں تک کہ خرچ کرو وہ چیز جس سے تم محبت رکھتے ہو اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے تو اللہ اُسے جاننے والا ہے

مذاکرہ علمیہ

حرف ضٓ مشتبہ الصوت دال کے ہے یا ظوے کے

عربی فارسی میں جہاں کہیں حروف متقاربین یا متجانسین یا مثلین کے دو حرف ایک جگہ جمع ہوئے ہیں یا نون ساکن یا تنوین کے آگے یرملون کے حرفوں میں سے کوئی حرف آگیا ہے تو وہاں ادغام ہو گیا ہے۔ یعنی وہ متحرک حرف اپنے مابعد کے حرف کو چھوڑ کر اُس کے اگلے حرف سے جا کر مل گیا ہے۔ جس طرح متقاربین

قَالَتْ طَّائِفَةٌ لَئِنْ بَسَطْتَ رَّجِیْتِ الدَّعْوَتُکُمَا کَذٰلِكَ اِذْ ظَّلَمُوْا

(متجانسین) اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ۔ ھَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللہ

(مثلین) رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ۔ اَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ المجہ یرملون مَنْ یَّعْمَلُ مِنْ رَّبِّھِمْ مِنْ مَّاءٍ۔ مِنْ لَّدُنْہُ۔ مِنْ وَّلِیٍّ۔ مِنْ نِّعْمَۃٍ

ان کے علاوہ اور حرفوں میں ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے مِنْ ھَادٍ۔ فَمَنْ حَجَّ۔ مِنْ تَحْتِھَا۔ مَنْ جَاءَ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ مَکَانٍ سَحِیْقٍ

اب دیکھنا چاہئے کہ ضاد کا ادغام دال سے ہوتا ہے یا ظوے سے۔

سو اگر ضاد کا ادغام دال سے ہو جائے تو ضاد کو دال کی طرح پُر کر کے پڑھنا چاہئے۔ جیسے دُوالّین د اور اگر ضاد کا ادغام دال سے نہ ہو بلکہ ظوے سے ہو تو ضاد کو ظوے کی طرح پڑھنا چاہئے جیسے ظُوالّین

سو قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سارے کلام پاک میں ضاد کا ادغام دال یا تے یا طوے کے ساتھ کہیں نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس جہاں کہیں ان حرفوں کا اجماع ہوا ہے۔ وہاں علیحدہ علیحدہ پڑھنے کا حکم آیا ہے جیسے نَقَدْ ضَلَّ۔ قَدْ ضَلَلْتُ۔ مضطرّ اور جہاں کہیں ضاد اور ظوے ایک جگہ آگئے ہیں وہاں اگرچہ ادغام کا نحوی قاعدہ نہ ہو۔ تب بھی ایک جگہ آنے کی وجہ سے مل گئے ہیں جیسے یَعَضُّ الظّٰلِمُ.

اس سے ثابت ہوتا ہے ضاد مشتبہ الصوت ظوے کے ہے نہ دال کے۔ حنفی بھائیوں سے امید ہے کہ اس پر مزید روشنی ڈالیں۔

(بندہ عبد الرحمٰن علیگڈھی از نظام آباد پنجاب)

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

ناظرین "اہلحدیث" سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کے علماء خدا کے فضل و کرم سے توحید و سنت کی اشاعت میں دن رات لگے رہتے ہیں اور شرک و بدعت کے ملعون شجر کو جڑوں سے اکھیڑنے کی کوشش میں معروف ہیں۔ اس کے برخلاف مخالفین بھی مقابلے پر باطل پرستی میں مشغول ہیں۔ اہل بدعت نے ہمارے مذہب کے برخلاف زہریلی تقاریر کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ بریلوی جماعت کے لوگ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں جماعت حقہ کے برخلاف سخت بدگوئی کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کا تو یہ لوگ نام تک نہیں لیتے بلکہ سننے والوں کو ادھر ادھر کی بے ثبوت باتیں سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ سامعین بھی بے چارے مجبور ہیں۔ سن کر تحقیق کئے بغیر اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امرتسر میں پچھلے ہم کو ایک بے علم بدعتی نوجوان نے ایسی تقریروں سے متاثر ہو کر حضرت مولانا پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رب العزت نے مولانا کی ذات گرامی کو محفوظ رکھا۔ درحقیقت یہ حملہ حضرت مولانا کی ذات خاص پر نہیں بلکہ تمام ملک کے اہل حدیثوں پر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل حدیث کا ہر فرد اپنے آپ کو منظم کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ جماعت بندی [illegible] توحید و سنت کا [illegible] کانفرنس کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ دیگر حملہ کی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے رسالہ "شمع توحید" کا شائع ہونا بہت ضروری ہے۔ ہر فرد اہل حدیث کو چاہئے کہ اس کی اشاعت میں خود حصہ لیوے اور نیز اپنے دوستوں کو اس نیک کام میں شامل ہونے کی دعوت دیوے۔ میں خود اپنے دوستوں کو اس کار خیر میں شامل ہونے کی دعوت دے رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد جو رقم اکٹھی ہوگی روانہ کر دونگا۔ والسلام!

نیاز مند:۔

شیخ دین محمد ٹیلیگرافسٹ بہاول نگر ریاست بہاولپور

اثبات التوحید

قاضی فضل احمد لدھیانوی بریلوی نے ایک [illegible] میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے مولانا شہید رحمہ اللہ و دیگر اکابرین اہل توحید پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اسکے جواب میں "اثبات التوحید" میں قاضی مذکور کے جملہ اعتراضات کو توڑ کر مدلل و دندان شکن جواب دیا ہے قیمت عہ۔ محصول علیحدہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۳۸} عیدگاہ میں امام بوقت خطبہ عیدین خطبہ کے درمیان بیٹھے یا نہ بیٹھے۔ سنت کس طرح ہے۔ اور جو خطبہ کے مابین نہ بیٹھے اس کا فعل سنت کے موافق ہے؟ کیا حکم ہے؟

ج ۳۸} عیدین کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ السنة ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین یفصل بینهما بجلوس (رواه الشافعی) کذا فی المنتقی

جو شخص اس کے خلاف کرے وہ خلاف سنت کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۳۹} کنواری بالغہ یا شادی شدہ لڑکی اپنے سسرال میں اول مرتبہ جب حیض میں مبتلا ہوتی ہے تو گھر والے اسے امور خانہ داری سے الگ تھلگ رکھتے ہیں اور گھر کے رشتہ داروں کے ساتھ خلط ملط بھی نہیں ہونے دیتے۔ گویا اس کے ساتھ ترک موالات کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھر کے چھوٹے بڑے اور بچے بھی حائضہ کو نہیں چھوتے۔ گویا ایام حیض میں اسے اچھوت سمجھتے ہیں جب حیض سے فارغ ہو جاتی ہے تو حائضہ کے ناخن ترشواتے ہیں، غسل کرواتے ہیں اور محلہ والوں کے لڑکے لڑکیوں کو بلا کر ان کے بیچ میں حائضہ کو بٹھاتے ہیں اور کوئی شیریں چیز کھلاتے ہیں اور اس کی گود میں ایک لڑکا دیتے ہیں۔ ملکی اصطلاح میں اس رسم کو گود بھرا کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں جس گھر میں حائضہ رہتی ہے اس گھر کو اچھی طرح لیپتے ہیں اور گدڑی۔ تکیہ۔ بستر وغیرہ غرضیکہ جس چیز کو حائضہ چھوتی رہتی ہے اس کو دھوتے ہیں۔ یہ رواج ہنوز ان اطراف میں جاری ہے، آپ اس پر قرآن و حدیث کی رو سے روشنی ڈالیں۔ کیا یہ رواج صحابہ کرام کے زمانہ میں تھا؟

(مولوی عبد الکریم از گوجیدہ بیدک)

ج ۳۹} یہ رسم اسلامی نہیں بلکہ یہود ایسا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت انس رض سے مروی ہے:- ان الیهود کانوا اذا حاضت المرأة منهم لم یواکلوها ولم یجامعوهن فی البیوت الحدیث (ابوداؤد وغیرہ) کہ یہودی لوگ حیض والی عورت کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ گھر میں اکٹھے رہتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ رسم بند فرمادی۔ ہاں اتنا فرمایا فاعتزلوا النساء فی المحیض یعنی حیض کی حالت میں عورتوں سے جماع نہ کرو۔

س ۴۰} عورتیں موئے زیر ناف لے سکتی ہیں یا نہیں اور مدت کب تک ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۰} جیسا مردوں کو حکم ہے ویسا ہی عورتوں کو موئے زیر ناف لینے کا حکم ہے۔ مدت معین نہیں ہے۔ مگر یہ فرمایا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ رہنے دیں (مشکوٰۃ)

س ۴۱} حائضہ عورت قرآن شریف کے سوا دوسری کوئی اور کتاب مثلاً اردو کی پہلی دوسری کتاب پڑھ سکتی ہے یا نہیں اور کتب دینی اور اخبار بینی بھی کر سکتی ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱} حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتی زبان سے پڑھ سکتی ہے اور قرآن مجید کے سوا اور کتب ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتی ہے۔

س ۴۲} زید حج بدل پر جا رہا ہے اس خیال سے کہ میرے بھائی کا بھی حج ادا ہو جاویگا اور مجھ کو بھی حج کا ثواب ہوگا۔ عمرو کہتا ہے کہ زید کو صرف اپنے بھائی سے ہمدردی کرنے کا ثواب ہوگا حج کا نہیں۔ جواب مدلل دیں (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۴)

ج ۴۲} زید کو حج کی ترغیب دینے اور ہمدردی کا ثواب ملے گا۔ وسعت ہونے پر زید پر حج فرض ہوگا۔ حج اسی کا ہے جس نے حج بدل کرایا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۳} زید کے والد۔ چچا۔ بھائی۔ بیوی چاروں کا صغر سنی میں ان کے والدین نے عقیقہ نہیں کیا اب زید کا ارادہ ہے کہ گائے خرید کر بہ نیت عقیقہ ان چار کی طرف سے ذبح کر کے گوشت تقسیم کیا جائے۔ کیا ایسا کرنے سے ان چاروں کا عقیقہ ادا ہو جاویگا۔

ج ۴۳} عقیقہ مسنونہ تو چاروں کا نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف سے اکیسویں دن کے بعد عقیقہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ فاعل کو نیت کے مطابق ثواب ملنے کی غالب امید ہے۔ لحدیث لکل امرئ ما نوی اللہ اعلم!

س ۴۴} امامیہ جماعت دہلی کا ایک مبلغ مندرجہ ذیل مسائل میں دلائل ذیل پیش کرتا ہے:-

مرغی کی قربانی نادار مفلس دے سکتا ہے حضرت بلال رض۔ حضرت ابوہریرہ رض نے مرغی کی قربانی کی۔ ملاحظہ ہو محلی ابن حزم۔ (سائل مذکور)

ج ۴۴} اس کے متعلق کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے بلکہ نادار کے لئے حدیث شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زائد قربانی کر کے فرمایا تھا اللهم هذا عن امتی جمیعا من شهد لك بالتوحید الحدیث۔ یہ قربانی ہر اس شخص کی طرف سے ہے جو میری امت کے افراد سے توحید کی شہادت دے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تقرب سے مطلب صدقہ ہے

س ۴۵} مفلس لوگ بکرے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ازرحمۃ المہداۃ مصنفہ نواب صاحب مرحوم۔ کیا ان کتابوں میں ایسا لکھا ہے۔ رحمۃ المہداۃ میں ہم نے دیکھا ایک حدیث ہے جس میں سات آدمی اضحیہ میں شریک ہوئے۔ کیا اضحیہ سے بکری مراد لی جا سکتی ہے اگر لے سکتے ہیں تو کس دلیل اور قرینہ سے۔ (سائل مذکور)

ج ۴۵} بکرے کی قربانی میں سات آدمی شریک نہیں ہو سکتے۔ جہاں اضحیہ میں سات شریک ہونے کا ذکر ہے وہ مجمل ہے۔ اور مجمل مفصل کے ماتحت ہوتا ہے فافهم۔ اللہ اعلم!

فتاویٰ نذیریہ ۔ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بھر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث کے ہے۔ قیمت بجائے ۱۲ کے ۸ روپے۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ارشاد ہے :۔

وَ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ط

ان لوگوں کی شہادت کبھی قبول نہ کرنا۔

یہ آیت بھی ہمارے دعوے کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کے قاذف ہونے سے پہلی حالت پر یہ حکم نہیں ہے!

لطیف مقابلہ پنجاب کے اول منکر حدیث مولوی عبداللہ چکڑالوی متوفی صلوات خمسہ کی فرض رکعات تعداد میں مثل قائلین حدیث کے پڑھا کرتے تھے۔ یعنی دو۔ چار۔ تین وغیرہ۔ ان پر سوال ہؤا کہ یہ تعداد قرآن شریف سے دکھاؤ۔ کیونکہ حدیث نبوی تو تمہارے نزدیک سند نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ متعلقہ تعداد رکعات (دو۔ تین۔ چار) کے ثبوت میں آیت

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ط (پ ۲۲۔ ع ۱۳)

پیش فرمائی۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ تو یہ ہے کہ

"خدا فرشتوں کو رسول بناتا ہے جو دو دو تین تین چار بازوؤں والے ہیں"

اس آیت میں لفظ مثنیٰ سے آپ نے دو رکعتیں بتائیں ثلٰث سے تین رکعتیں اور رباع سے چار رکعتیں۔

اسی طرح امرتسری جماعت منکرہ کے پیشوا نے نماز کے لئے "وضو" کی ضرورت سے انکار کیا۔ یعنی بے وضو نماز پڑھنا بھی جائز بتایا۔ جب ان پر اعتراض ہؤا کہ وضو کا حکم تو قرآن شریف کی آیت

اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ

میں صراحۃً موجود ہے۔ تو انہوں نے کمال جو صلے سے کہا کہ یہ حکم جماعت کی صورت میں ہے۔ منفرد نمازی کی نماز بے وضو بھی جائز ہے!

کیا اچھا ترجمہ اور کیا عمدہ تفسیر ہے۔ ناظرین غور کریں کہ ان لوگوں کے قرآنی استنباطات صحیح ہیں یا ہمارے۔ حالانکہ اپنے مقابلے میں ہمیں روایت پرست کہتے ہیں اور آپ اپنا نام حق پرست رکھتے ہیں۔ سچ ہے ؎

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

استثناء مگر حافظ اسلم صاحب جیراجپوری اور چوہدری پرویز صاحب ایسے نہیں ہیں۔ حاشاہم اللہ تعالیٰ

اسی ضمن میں چوہدری پرویز صاحب نے ایک عجیب بات کہہ دی جو آپ جیسے باریک بین شخص سے بعید ہے۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں :۔

"قرآن سے پیشتر کی تمام کتب سماوی کو جو قرآن کریم نے ظنی اور ناقابل اعتبار قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہی تو تھی کہ ان کی حفاظت بالالفاظ نہیں ہوئی تھی۔ اصل صحائف کے ضائع ہو جانے کے بعد ان کے جامعین نے ان صحائف کو اسی طرح سے مرتب کیا تھا جس طرح احادیث کے مجموعے ایک مدت کے بعد مرتب ہوئے۔ چنانچہ جس طرح ان میں تحریف، وضع، الحاق، ترمیم، نسیان کی گنجائش تھی اسی طرح احادیث کے مجموعوں میں بھی"

(ترجمان القرآن ص ۹۷/۱۷)

اہلحدیث اس عبارت کو دیکھ کر ہم تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہمیں تو حسن ظن ہے مگر ناواقف حال لوگ ضرور کہیں گے کہ اس عبارت کے لکھنے والے نے کتب سابقہ کے مجموعے (بائیبل) کا شاید مطالعہ نہیں کیا ورنہ وہ مجموعہ بائیبل کو مجموعہ احادیث کے ساتھ تشبیہ نہ دیتے۔

چوہدری صاحب کی خاطر ہم دونوں مجموعوں (مجموعہ بائیبل اور مجموعہ کتب حدیث) سے دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ مجموعہ بائبل میں کسی صحیفے کی سند مذکور نہیں۔ ہاں لوقا مصنف انجیل نے اپنی سند کا ذکر کیا ہے۔ جو قابل دید و شنید ہے۔ ملاحظہ ہو :۔

چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں جس طرح سے انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کی خدمت کرنے والے تھے ہم سے روایت کی۔ میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کر کے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس بترتیب لکھوں تاکہ تو ان باتوں کی حقیقت کو جن کی تو نے تعلیم پائی جانے۔

(انجیل لوقا شروع)

کیا چوہدری پرویز صاحب ہمیں بتلا دیں گے کہ اس کلام میں کوئی سند یا کسی راوی کا نام ہے؟ لفظ "دریافت" ملحوظ رکھ کر حدیث سے مثال سنئے!

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنی ابراھیم تیمی انہ سمع علقمہ بن وقاص لیثی یقول سمعت عمر بن خطاب علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات۔ الحدیث

(بخاری۔ شروع باب اول)

دیکھئے حدیث کے ایک ہی فقرے کی خاطر کتنا سلسلہ روات جمع کیا اور ان سب راویوں کو معرض وجود میں لا کر سامنے کھڑا کر دیا۔

چوہدری صاحب!

اولئك آبائی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

نیز آپ کا یہ مقولہ بھی اہل بصیرت کے نزدیک کچھ وزن نہیں رکھتا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

اگر کتب سابقہ کا کوئی نسخہ یقینی طور پر ان رسولوں کا قول قرار نہیں دیا جا سکتا تو احادیث کا کوئی مجموعہ کس طرح یقینی طور پر حضور کے ارشادات گرامی کا مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے"۔ (ص ۹۷/۱۷)

یہ بھی اسی غلط اصول پر مبنی ہے جس کا جواب پہلے ہو چکا ہے۔ تعجب ہے کہ چوہدری صاحب متواتر احادیث اور اسوۂ حسنہ کو تو سند نہ کہیں اور اس مجموعہ بائیبل پر نکتہ چینی کریں۔ یہودی اور مسیحی اگر اس مجموعہ کو متواتر کی شکل میں پیش کر کے جواب طلب کریں تو چوہدری صاحب کیا جواب دیں گے۔ ہم تو ان کتب سابقہ کو انکے جامعین کی تصنیف مانتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی تواتر ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔

(باقی آئندہ)

ملکی مطلع

بلدیہ امرتسر کے انتخاب میں کانگرس کی کامیابی

کانگرس نے آج تک لوکل باڈیوں (میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں) کے انتخاب میں دخل نہیں دیا تھا۔ مگر اس دفعہ کانگرس نے بلدیہ کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں لیا تو اس کو کافی کامیابی ہوئی۔ ہندوؤں اور سکھوں کے علاوہ دو مسلمان ممبر بھی کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے وہ بھی کامیاب ہو گئے۔

ناظرین "اہلحدیث" ہماری بلدیہ کے حال سے واقف ہیں۔ کیونکہ بلدیہ کا ذکر اکثر "اہلحدیث" میں ہوتا رہتا ہے بلدیہ امرتسر کے جمود و غفلت کی شکایت ہم عرصہ سے کر رہے ہیں کہ باوجود ۲۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کے شہر کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ سڑکیں خراب، روشنی ناکافی صفائی کا صفایا۔ بیرون شہر کی نوآبادیوں کی منظوری تو کمیٹی نے دیدی مگر روشنی ندارد۔ غرض کوئی کام بھی ہماری بلدیہ کا ایسا نہیں جس کی تعریف کی جائے۔ پھر اتنی بڑی رقم کہاں جاتی ہے۔ اس کا راز حسن شاہ کے مقدمہ غبن میں ظاہر ہوگا۔ طبی اصطلاح میں ہم کمیٹی کی اس غفلت کو کثرت بلغم سے تشبیہ دیں تو بجا ہے کثرت بلغم کا علاج طبیب لوگ مولد صفرا چیزوں سے کیا کرتے ہیں۔ یعنی ایسی دوائیں پلاتے ہیں اور ایسی غذائیں کھلاتے ہیں جن سے بلغم زدہ کے جسم میں صفرا پیدا ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ ہماری بلدیہ کی بلغم کا علاج قدرت نے کانگرسی صفرا سے کیا ہے۔ خدا کرے یہ صفرا اس بلغم کو تحلیل کر کے بلدیہ کے جسم میں حرکت پیدا کرے۔ ممبران کانگرس بھی یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے بھی بلدیہ کا سابقہ رویہ اختیار کر لیا تو ہم اپنی بدقسمتی کا اعلان کر کے صاف کہیں گے کہ

ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد

نوٹ:- آئندہ شہر کی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے بلدیہ کے ذمہ دار افسروں کے علاوہ ہم سٹی کانگرس کمیٹی کو بھی مخاطب کیا کریں گے۔ اگر وہ بھی توجہ نہ کرے گی تو ہم اہل شہر کی طرف سے اپنے ملال کا اظہار اس شعر میں کیا کریں گے ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

مسلمانان ہند تباہی کی طرف جا رہے ہیں یا فلاح کی طرف

"اہلحدیث" کا بنیادی نظریہ ہمیشہ سے حدیث نبوی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سے پہلی قومیں عروج سے زوال میں اس وقت آئیں جب ان میں جنگ و جدل پیدا ہو گیا (حتیٰ اوتوا الجدل) یہ ایک سبب ہے قومی زوال کا۔ مسلمانان ہند میں آج سے بہت پہلے شیعہ سنی اختلاف موجب تباہی تھا۔ پھر مقلد و غیر مقلد کا جھگڑا اٹھا۔ اس نے بہت طول پکڑا ہندوستان سے گزر کر پریوی کونسل (لندن) تک پہنچا جہاں اس کا فیصلہ ہو گیا۔ ان مذہبی جھگڑوں پر تعلیم یافتہ اور سیاسی لوگ ہنسا کرتے اور بطور طعنہ کہا کرتے

کہ تم مذہبی لوگوں سے ہم لامذہب ہی اچھے۔

خدا کی شان ہے اب انہی سیاسی لوگوں میں جو جھگڑا ہے وہ مذہبی لوگوں کے جھگڑے کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ جس طرح پہلے جھگڑے کا نام اصطلاحی طور پر تقلیدی جھگڑا تھا۔ اسی طرح اب اس جھگڑے کا نام لیگی نزاع رکھنا چاہئے۔ تقلیدی جھگڑے میں مقصود نظر اتباع سنت تھا لیگی نزاع کا مقصود فلاح قومی بتایا جاتا ہے۔ کچھ اکابر اسلام کانگرس کے ہم نوا ہیں اور کچھ مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ کانگرس کے ہم نوا بلاشرط کانگرس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ ادھر لیگ کے ساتھی پہلے مسلم حقوق منوانے پر زور دیتے ہیں۔ ہم بھی مسلم حقوق کے طلبگار اور حامی ہیں۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ۱۹۱۹ء میں جبکہ گرفتاریوں کی بھرمار تھی تو یہی لوگ جو آج مسلم حقوق کی نگہداشت کے حامی بن رہے ہیں، اس وقت کیوں بلاشرط کانگرس میں شریک ہوتے رہے۔ امرتسر کے جلسہ کانگرس میں ہم نے دیکھا کہ مسلم لیڈر بلا عذر کانگرس میں شریک تھے۔ انہی دنوں مسلم لیگ کا جلسہ بھی تھا، جس کے صدر حکیم اجمل خاں مرحوم تھے اس میں یہ مسلم لیڈر بہت کم شرکت کرتے تھے بلکہ تمام وقت کانگرس میں صرف کرتے تھے۔ آج جو کانگرس انتہائے عروج کو پہنچ چکی ہے یوں سمجھئے کہ وہ ہوائی جہاز میں اڑ رہی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے اکثر صوبوں میں اس کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اب یہ مسلم لیڈر بیدار ہوئے ہیں کہ ہم کچھ شروط منوانا چاہتے ہیں۔ شوق سے منوائیں۔ خدا کرے وہ کامیاب ہوں۔ ہمیں اس سے خوشی ہے۔ لیکن فریقین کے لب و لہجہ اور تیز کلامی سے ہمیں خطرہ ہے کہ حدیث مذکور کے ماتحت آکر قوم مسلم تباہ نہ ہو جائے۔ تیز کلامی اور آبرو ریزی جو کی جاتی ہے اس کا نمونہ چند فقرات میں ہم پیش کرتے ہیں۔ جو حامیان لیگ کی طرف سے ان علماء کے حق میں لکھے گئے ہیں جو بلاشرط کانگرس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں:-

(۱) میرٹھ میں کانگرسی علماء ہنود کی عبرتناک ناکامی، طوائف کے مکان پر بخاری اور حبیب احمد صاحب کا قیام۔ حبیب الرحمٰن نے بشیر احمد کو بٹھا دیا۔ احمد سعید ناظم جمعیتہ علماء ہنود خوف کی وجہ سے غائب ہیں۔

(۲) سنیچر کو دن کے وقت کوئی جلسہ نہ ہو سکا شام کو سوامی احمد سعید صاحب پٹہ دار دوامی جمعیتہ علماء ہنود بھی میرٹھ پہنچے۔

(۳) افسوس کہ بخاری عطاء اللہ صاحب عطائی اور حبیب الرحمٰن صاحب ہو کا لدھیانوی جامع مسجد میرٹھ کے واقعہ کے بعد بھی اپنی ضد سے باز نہ آئے۔

متفرقات

خونی حملہ | ۳۰۔ نومبر کو جو مولانا پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اس سے جماعت اہل حدیث میں ایک زلزلہ سا پیدا ہو گیا سب نے اسے ہمدردی سے محسوس کیا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ احبابِ اہل حدیث نے از خود اس میں چندہ دینے کی تحریک کی۔ ملزم مفرور کے لئے پانسو روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا۔ حملہ کی یادگار کتاب "شمع توحید" کی اشاعت کے لئے امداد علاوہ ان ہر دو تحریکات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ چنانچہ شمع توحید کی میزان ۲۲۔ جنوری تک (۲۲۱ ؎) اور انعامی رقم کی میزان (۱۲۳ ؎) جن میں سے ۲۵ ؎ ہنوز موعود ہیں۔ باقی وصول۔

انعامی رقم خاص توجہ کے قابل ہے۔ ملزم بڑی کوشش سے کلکتہ میں گرفتار ہوا ہے۔ چونکہ اخبار "اہلحدیث" میں انعام دینے کا ذکر شائع ہو چکا تھا۔ اس لئے گرفتاری کے موقع پر کلکتہ میں بھی انعام دیا گیا اور امرتسر میں جو سراغرساں لگائے گئے ان کو بھی دیا گیا اور ابھی اور بھی دینا ہے۔ دفتر پولیس امرتسر میں بھی کچھ رقم بغرض تقسیم رکھی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مقدمہ بھی سر پر آگیا ہے پس احباب کرام **بہت جلد انعامی رقم پانسو پوری کر کے سبکدوش ہوں۔**

اس قسم کے واقعات روزانہ نہیں ہوتے۔ جب کبھی ہوتے ہیں اپنے اندر خاص اثر رکھتے ہیں۔ کتاب شمع توحید کی کتابت ہو رہی ہے۔ خدا انجام کو پہنچائے

اطلاع | جناب مولوی علی صاحب رئیس بھیرہ نے انعامی رقم میں دس روپے بھیجنے کی اطلاع دی ہے وصول ہونے پر آئندہ درج ہونگے۔

خادم۔ عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ

شکریہ معاونین | "اہلحدیث" کے ناظرین کو عموماً اور احباب کو خصوصاً اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ مندرجہ ذیل احباب نے "اہلحدیث" کے لئے نئے خریدار بنائے ہیں۔ ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ناظرین اہلحدیث میں سے ہر ایک ناظر اپنے اپنے حلقہ اثر میں ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے تو "اہلحدیث" کی اشاعت کافی ہو سکتی ہے۔ (نیاز مند۔ منیجر)

(۱) ایم عرفان الحق صاحب۔ (۲) جناب میاں دوست محمد محمد صادق صاحب۔ (۳) حکیم احمد ظہیر الحسن صاحب (۴) مولوی گلزار احمد صاحب (۵) منشی عبدالرحمن صاحب (۶) مولوی عبدالوہاب صاحب۔ (۷) ملک ہدایت اللہ صاحب

شمع توحید کے پروانے

چندہ شمع توحید کی فہرست تا ۲۲۔ جنوری حسب ذیل ہے

میزان سابقہ	۱۹۴-۸-۰
سکرٹری انجمن اہل حدیث شورکوٹ	۵-۰-۰
منشی محمد خان صاحب۔ مونگ	۱-۰-۰
جناب ابوالفضل محمد افضل صاحب بھوپیرہ	۲-۰-۰
مولوی عبداللہ صاحب کھیپانوالی	۲-۰-۰
مستری شمس الدین صاحب ۸؍۔ غلام رسول صاحب محمد اسماعیل صاحب ڈار ۶؍۔ میر عبدالحمید صاحب ۶؍ اسد اللہ صاحب ۸؍۔ نور محمد صاحب قریشی ۸؍ محمد شفیع صاحب از بحرین (عرب) میزان ۳ محصول رجسٹری ۸؍۔ بقایا وصول دفتر	۸-۴-۰
انجمن اہل حدیث دھاریوال ضلع امرتسر	۸-۰-۰
کل میزان	۲۲۱-۱۲-۰

انعام فنڈ | از سیکرٹری انجمن اہل حدیث شورکوٹ ۵ حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی۔ ۱؎

میزان تا ۲۲/۱ ۔۔۔۔ ۱۲۳-۰-۰

دعائے صحت | مولوی داؤد صاحب غزنوی خطیب جامع مسجد چینیاں لاہور لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ عرصے سے بیمار ہے اب تو اس کی حالت سخت پریشانی کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ جس سے میں خود بھی مختل الحواس اور ماؤف ہو رہا ہوں۔ ناظرین کرام ہمارے لئے دعائے خیر کریں اللہ تعالیٰ مریضہ کو اور مجھ کو بلکہ میرے سارے متعلقین کو اس تکلیف سے نجات دے۔ آمین!

حافظ سلامت اللہ صاحب | جو نابینا اور جماعت اہل حدیث کے ممبر ہیں، کئی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔

(منیجر صدیقی شفاخانہ۔ سرس۔ ضلع گیا)

ضرورت طلبا | میرے اہتمام میں چند طلباء کے قیام و طعام اور تعلیم و تربیت وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ لہذا جو طلباء علم حدیث و تفسیر و فقہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ طلباء کی علمی قابلیت کم از کم ہدایت النحو اور مشکوٰۃ تک ہو۔

ابو سعید عبدالرحمن فریدکوٹی۔ مسجد راجے والی چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

دعائے صحت | مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کی والدہ مکرمہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللهم اشفها انت الشافی و داد علیها و ائلک

(منیجر اہلحدیث)

اشاعت فنڈ | میں تا ۲۲/۱ از جناب سیکرٹری صاحب دارالعلوم آرہ ۵ وصول ہوا۔ میزان ۲-۷-۰ ۴ روپے

اہل حدیث کانفرنس فنڈ | میں تا ۲۲/۱ منشی محمد خان صاحب مونگ ۴ر جناب ابوالفضل محمد افضل صاحب بھوپیرہ ضلع بالاسور ۶؍

دار الحدیث مدینہ منورہ | از جناب ابوالفضل محمد افضل صاحب بھوپیرہ ضلع بالاسور ۶؍۔

یاد رفتگان | مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی کے خسر حاجی بسم اللہ خان صاحب جو اپنے خاندان میں تنہا اہل حدیث تھے بعارضہ نمونیہ و فالج ۱۰/۱ کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (نامہ نگار از بنارس)

(۲) میرے والد مولوی عبداللہ صاحب تقریباً سو برس کی عمر پاکر انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم پرانے موحد تھے تاریخ آمین بالجہر پر مقدمہ کر کے ڈگری حاصل کی تھی۔ جماعت اہل حدیث ضلع مراد آباد کے سرگرم کارکن تھے۔ خاکسار عبدالرحمن، ترن عیدگاں، ضلع

(۵)

(۴) شیخ الاصنام حسین احمد (دیوبندی) جو دھیا نواسی نے حال میں علماء حق (مسلم لیگ میں جو علماء شریک ہیں) کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا اس پر معاصر "پیغام" احمد آباد رقمطراز ہے۔

(۵) حضرت شیخ الحدیث (دیوبندی) صبح کو پانچ بجے برشت ایک پراٹھا اور پانچ کوپ چائے نوش فرماکر درس جاری فرماتے تھے۔۔۔ حضرت شیخ ننگ اسلاف کی لیل و نہار کی سخت محنت اور مشقت سے ایک ہی ہفتہ میں یہ عظیم الشان کتاب آج ۲۵ ماہ شعبان کو ختم ہو گئی۔ جس روز بجنور سے کانگریسی ممبر کی فتح کی خبر آئی حضرت مولانا نے اپنے تمام حواری کانگریسی علماء اور طلبہ کو خاص اپنے مال سے شاندار مکلف دعوت طعام دے کر مسرت کا اظہار فرمایا عوام میں کسی غلط فہمی سے مشہور ہو گیا کہ کانگریس کے روپیہ سے دعوت کا انتظام ہوا ہے جو شاید کے علاوہ بطور انعام کے وہاں سے آیا ہے۔

اس قسم کی تحریرات کا یہ بہت مختصر نمونہ ہے جکو مشتے از خروارے کہنا بھی مشکل ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس عالم کی تفصیلی سیر کرنی ہو تو وہ کسی ایک ہفتہ کے وحدت، انقلاب، الامان وغیرہ کے پرچے ملاحظہ فرمائیں۔" (الفرقان بریلی۔ شوال ۱۳۵۶ھ)

اہلحدیث | اسی طرح فریق ثانی بھی اپنا اصل مع سود کے لے لیتا ہے۔ ہم غیر جانبدار ہو کر الگ بیٹھے ہوئے مسلم قوم کے حال پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

خاکساروں کی تین گذارشیں

پنجاب میں بیلچہ برداروں کی ایک تحریک ہے۔ اس تحریک کے محرک کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو فوجی کرتب سکھلائے جائیں۔ ان کی مخالفت مسلمانوں میں کافی ہے کیونکہ اس کے بانی نے اپنے مذہبی عقائد کے متعلق ایک کتاب "تذکرہ" لکھی تھی۔ اس میں قرآنی آیات کو خلاف منشا خدا و رسول پیش کیا تھا۔ اسی زمانے سے علمائے اسلام ان کے مخالف ہیں۔ وہی مخالفت بحکم جبر جوار اس تحریک میں اپنا اثر کر رہی ہے خیر یہ بات تو پرانی ہے۔ حال کا واقعہ ہے کہ اس تحریک کے محرک ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے ایک درخواست وزیر اعظم پنجاب کو دی ہے۔ جس میں ایک گذارش یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمیں دیا کرے تو ہم اس کو قومی مصارف میں خرچ کریں گے کیونکہ ہمارے پاس بیت المال ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ درخواست منظور ہو جائیگی کیونکہ گورنمنٹ اتنی غافل نہیں کہ مسلمانوں کی رائے عامہ کے برخلاف طریق کار اختیار کرے۔

مگر ہم مذہبی نقطۂ نگاہ سے کہہ سکتے ہیں کہ مشرقی صاحب کی یہ درخواست ناجائز ہے کیونکہ جس بیت المال میں کل زکوٰۃ جمع کرنے کا حکم ہے وہ وہی بیت المال ہے جو منتخب امیر المومنین کے ہاتھوں میں ہو جس کی بابت حدیثوں میں آیا ہے الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ مشرقی صاحب تو امیر المومنین ہیں نہ اسکے مدعی ہیں پھر تمام مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے سپرد کیونکر کی جائے۔ اس طرح تو ممکن ہے کہ قادیان (دشیر قالین) امیر المومنین اور لاہور کے امیر جماعت احمدیہ اور دہلی کے امام وقت اور مجلس احرار کے امیر شریعت بھی درخواست کر دینگے کہ مسلمانوں کی زکوٰۃ کا سب روپیہ ہمارے سپرد کیا جائے کیا گورنمنٹ ایسا کریگی؟

سرکاری اطلاع
انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست انتخاب کی اشاعت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ جات نیابت پنجاب کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو شائع کی گئی ہے۔ جو صاحب ریفارمز کمشنر پنجاب کے دفتر سے یقیناً دستیاب ہو سکیں گی۔ ہر ضلع سے متعلق فہرست کی نقل بھی متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دفاتر سے مل سکیں گی۔

(۲) فہرست ہائے انتخاب میں ناموں کو شامل کرنے یا ان میں سے خارج کرنے کے متعلق جملہ دعاوی اور اعتراضات فہرست ہائے انتخاب کی تاریخ اشاعت سے ۲۱ دن کے اندر پیش کر دینے چاہئیں۔ یعنی دعاوی اور اعتراضات کے داخل کرنے کی تاریخ ۷ فروری ۱۹۳۸ء کو ختم ہو جائے گی۔

(۳) دعاوی اور اعتراضات حاصل کرنے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی تشریح ایک نوٹس میں کر دی گئی ہے جو فہرست ہائے انتخاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

(لاہور ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

مریضوں کے لئے نادر موقعہ

پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے موقعہ پر بمقام امرتسر پنجاب کے نامی گرامی اطباء زیر صدارت عالی جناب رئیس الاطباء حکیم محمد حسین صاحب قرشی جمع ہوں گے۔ اور مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ کرنے کے لئے طبی بورڈ مقرر کئے جائینگے جو حضرات فائدہ اٹھانا چاہیں فارم داخلہ فوراً منگوالیں۔

حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس
محلہ جلوٹیاں۔ بھاٹی گیٹ لاہور

یادگار اجمل | دہلی میں اجمل میموریل ویک کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جو مسیح الملک مرحوم کے عقیدتمندوں اور طبیہ کالج و ہندوستانی دواخانہ کے سر برآوردہ کارکنوں پر مشتمل ہے۔ اس کمیٹی کی طرف سے ہندوستانی اطباء بالخصوص علم الطب یونانی و ویدک مرحوم کے عقیدتمندوں اور شاگردوں کو پیام دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے شہروں اور مرکزوں میں یوم اجمل منائیں۔ قرار پایا ہے کہ ہفتہ اجمل ماہ فروری میں منعقد ہو۔ صحیح تاریخیں اور پروگرام عنقریب بذریعہ اشتہارات مشتہر کیا جائیگا

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب
.بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس۔
انسالونسی جج بہادر شیخوپورہ

سلطان محمد ولد علی محمد جٹ گہوگہہ ساکن غازی پور تحصیل شاہدرہ۔ سائل دیوالیہ۔

بنام محمد صدیق ولد پیر بخش خوجہ ساکن غازی پور۔ کرم دین ولد الٰہی بخش کمہار ساکن زنجی۔ محمد صادق۔ محمد صدیق محمد اکرام۔ محمد اسلم پسران قائم الدین قوم خوجہ۔ برکت رام ولد بوٹا مل اروڑہ ساکنان شرق پور کلاں۔ ہنگل داس ولد ٹھاکر داس اروڑہ ساکن زنجی۔ سندر ولد دیویدتہ قوم براہمن ساکن زنجی۔ اللہ بخش ولد شہابل جٹ ساکن غازی پور۔ کرم دین ولد قادر بخش۔ ولی محمد ولد پیر بخش جٹ ساکن بھراد یوال۔ تحصیل شاہدرہ۔ قرضخواہان۔

نمبر مقدمہ ۷۵۔ ۱۹۳۷ء

مقدمہ بالا میں جملہ قرضخواہاں و نیز ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ سلطان محمد مذکور سائل کو آج ۱۵ ۱۲ / ۳۸ کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا قرضخواہان اپنا اپنا قرضہ صاحب آفیشل ریسیور صاحب شیخوپورہ کے پاس حاضر ہو کر ۲۰ ۲ / ۳۸ کو تصدیق کرائیں درخواست ڈسچارج ۲۴ ۴ / ۳۸ کو پیش ہوگی۔ جس کی سماعت ۷ ۳ / ۳۸ کو ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۷ ۱۲ / ۳۸ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ راد ہاکشن صاحب
.بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
ایڈیشنل جج بہادر لدھیانہ

نمبر مقدمہ ۴۸۷ بابت سال ۱۹۳۷ء

منشی رفیع الدین خلف منشی عزیز الدین شیخ سکنہ لدھیانہ محلہ ڈھولیوال۔ مدعی

بنام مسماۃ جیونی وغیرہ دیبہ مذکور۔ مدعا علیہم

دعوے ۵۸/- بابت کرایہ

بنام محمد صدیق پسر نبی بخش ذات جیپوڑ ساکن لدھیانہ محلہ بوٹا جٹ۔ حال امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ ڈھاب تیلی بندان بردکان افتخار رکھا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد صدیق مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد صدیق مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ۲ / ۳۸ کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۴ ۱ / ۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

تصنیفات قاضی محمد سلیمان منصورپوری

رحمۃ للعالمین جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ دارالعلوم دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۲؎۔ جلد دوم ۳؎۔ جلد سوم ۲؎۔

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک حج کا دلچسپ بیان فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؎

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر کی ہے۔ قیمت ۱۲؎

استقامت۔ اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳؎

معراج المومنین۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ۔ قیمت ۵؎

مہر نبوت۔ حضور صلعم کی مختصر سوانحعمری۔ قیمت ۴؎

غایت المرام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۶؎

تائید الاسلام۔ یہ غایت المرام کا دوسرا حصہ ہے ۶؎

تبلیغ الاسلام۔ اس رسالہ میں تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے قیمت ۴؎

تبیان الاسلام۔ اس رسالہ میں واعظین ومبلغین کے لئے عالمانہ مضامین ہیں۔ قیمت ۶؎

برہان۔ ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب۔ قیمت ۲؎

نوٹ :۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ :۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر

(مصنفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم)

شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بادشاہ عالمگیر کے خلاف ہندو آریہ اور دوسرے طرح طرح کے جو بے بنیاد اور خلاف عقل الزامات ہیں۔ ان کی بدلائل عقلیہ اور نقلیہ تردید کی ہے۔ بلکہ ثابت کیا ہے کہ عالمگیر کا اپنی تمام رعایا (ہندو مسلم وغیرہ) سے یکساں ہمدردانہ سلوک تھا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؎

منیجر اہلحدیث امرتسر

سیتینی امام رازیؒ کی مشہور کتاب سیتینی کا اردو ترجمہ جس میں ساٹھ علوم کے مشہور و ضروری مسائل پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹؎

کتاب الروح مصنفہ امام ابن قیمؒ کا اردو ترجمہ جس میں عذاب قبر اور روح انسانی کے متعلق محققانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؎

محصول ڈاک دونوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ :۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

ہندوؤں اور آریوں

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے
پی۔ سی۔ ایس۔ انسالونسی جج بہادر شیخوپورہ
بساولہ جھنڈا قوم گوجر ساکن کوٹلی گوجراں تحصیل
شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ۔ دیوالیہ۔
بنام لاہوری مل وغیرہ قرضخواہان
نمبر مقدمہ ۱۲۱ بابت ۱۹۳۶ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں جملہ قرضخواہان بسا دیوالیہ و نیز
ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ
بسا دیوالیہ جس کو ۲۲ کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔
آج ۱۵ ۱/۳۸ کو قطعی ڈسچارج دیا گیا ہے۔
آج بتاریخ ۱۷ بثبت ہمارے دستخط اور
مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم   مہر عدالت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۴

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

تارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔

عام خریداران سے ۔۔۔

" " ششماہی ۔۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۔ ذالحجہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۴۔ فروری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بقبر پرست

(از جناب احمد حسین صاحب شمس) (جس میں جنون ہوں رائج عمل)

خدا سے سرزنی کب تک محمدؐ سے دغا کب تک — مگر سے پیر رکھ کر آب میں اوبے وفا کب تک

بغرض خود حدیثوں میں بڑھانا حاشیہ کب تک — میان ملک پیغمبرؐ یہ بدعت کی وبا کب تک

ارے بیمار تیرے پاس عزرائیل بیٹھے ہیں

بہت بیچین بہر حشر اسرافیل بیٹھے ہیں

خوشامد ہوچکی قبروں کے اندر سونے والوں کی — نیازیں چڑھ چکیں قبروں پہ شربت کے پیالوں کی

پرستش ہوچکی تجھ سے بہت پنہاں جہالوں کی — مگر اک تانت بھی سرکی نہیں خواہش کے جالوں کی

ارے گمراہ کچھ حاصل نہیں ہونے کو مرقد سے

رہیگا کب تلک محروم تو الطاف محمدؐ سے

تری گریہ دری عالت تو مشرک طعنہ زن ہونگے — گلستان عرب پر خندہ زن ہندی چمن ہونگے

کہو اے شمس کیا برداشت کے قابل سخن ہونگے — ثنائے کفر کے خاطر ترے بھی وا دہن ہونگے

پرستش کرتے ہو مُردوں کی عقل ہو جائیگی مُردہ — کہاں پھر تازگی آئیگی در گلہائے افسردہ

کتب خانہ ثنائیہ کی اسلامی کتابیں

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے قابلدید ہے۔ کتابت، طباعت [illegible] قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت [illegible] شراکت حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، [illegible] کے متعلق ہے [illegible]

اسلام کی چوتھی کتاب [illegible] خرید و فروخت شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ [illegible] متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعظیم، تعلیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ۔ اور عذاب قبر، اللہ کے ڈر، توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۸؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام، توحید، ثبوت نبوت وحدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، تیمم، میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر، سواری کی نماز اور سفر و حضر کی حد تعیین ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام، خطبہ، چاند کے احکام، سوگ، ماتم، کفن، دفن، جنازہ علی الغائب، حالات قبر، زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام [illegible] درج ہیں۔ قیمت [illegible]

(تصنیفات دیگر مصنفین)

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی۔ مصنفہ امام غزالیؒ اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کرکے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری، طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۴؍

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبدالعظیم صاحب منذری۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لاکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۰؍

کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۵؍

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے۔ قیمت ۸؍

وحی اور اسکی عظمت وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲؍

تعلیمات اسلام۔ مؤلفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ قیمت ۱۲؍

نوٹ) محصول ڈاک مندرجہ بالا سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں ہوگا۔

(المشتہر) مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲- ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ

اصل مطاع ایک ہے یا دو؟

(۲)

آج ہم چاہتے ہیں کہ اس جماعت کی غلط فہمی رفع کرنے کی پھر کوشش کریں۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ ہم بحث اتباع الرسول میں ان کو سمجھانے کی کوشش کر چکے ہیں۔ اس وقت تو ان کے ہیرو (رہنما) مولوی احمد الدین متوفی نے ہمارا مدعا نہ سمجھا اور نہ سمجھنے کی کوشش کی۔ خیر وہ تو اپنا خیال اور عمل اپنے ساتھ لے گئے۔ اب ہم اس جماعت کو پھر سمجھاتے ہیں شاید یہ لوگ سمجھ جائیں۔

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

پس سنئے! ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اصل مطاع بالذات ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصل مطاع بالحق الٰہی ہیں۔ چنانچہ بحث اتباع رسول میں ہمارے الفاظ یہ ہیں:-

اصل مطاع تحت حکم خدا (ص۲۵)

تھوڑے سے سنئے! اصل مطاع کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی ہے "منبع حکم"۔ یعنی اصل حکم اسی کا ہو جیسے فرمایا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۝

ان معنی سے اصل مطاع صرف ذات خداوندی ہے۔ ہم جو رسول اللہ کو اصل مطاع کہتے ہیں تو اس تعریف سے نہیں کہتے۔ بلکہ اس تعریف کو اپنی جگہ صحیح قرار دیکر ہماری مراد دوسری تعریف ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی بحث میں ہم نے دوسری تعریف یوں کی تھی کہ

اصل مطاع وہ ہے جسکے دینی حکم کی دلیل طلب کرنے کی حاجت نہ ہو بلکہ جائز نہ ہو۔ اس تعریف کے مطابق اصل مطاع ایک مقسم ہے جسکو ہم نے دو قسموں میں تقسیم کیا تھا اور اب بھی کرتے ہیں۔ (۱) اصل مطاع بالذات۔ (۲) اصل مطاع بالغیر۔

اس کی مثال ہم نے اسی بحث میں "واجب بالذات" اور "واجب بالغیر" دی تھی۔ (رسالہ اتباع الرسول ص۱۸)

آج ہم ایک نئی مثال منطقی قاعدے سے پیش کرتے ہیں ہمارے مخاطب اگر محنت کرینگے تو سمجھ جائینگے۔

پس سنئے! اہل منطق کے نزدیک تصور کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی سے تصور مقسم ہے اور دوسرے معنی سے قسم ہے جو تصدیق کا قسیم ہے جو مقسم ہے وہ تصدیق پر صادق آسکتا ہے جو قسم ہے وہ تصدیق سے متبائن ہے۔ طالب علم جانتے ہیں کہ "التصدیق تصور" اور "التصدیق لیس بتصور" دونوں طرح بولنا صحیح ہے۔ پھر کیا یہ اجتماع نقیضین ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی تفصیل قابل ملاحظہ ہے۔

جس صورت میں قضیہ "التصدیق تصور" صحیح ہوگا اس وقت تصور لا بشرط شئی مراد ہوگا۔ مگر جس وقت قضیہ "التصدیق لیس بتصور" صحیح ہوگا اس وقت تصور ساذج یا بشرط لا شئی مراد ہوگا۔ پس اس اصطلاح کو ملحوظ رکھکر ہماری اصطلاح کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

اصل مطاع بمعنی "منبع علم" بمنزلہ تصور ساذج کے غیر منقسم ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے اس تشریح سے دوسرا اصل مطاع ماننا بے شک شرک ہے لیکن اس تعریف کی بنا پر جو ہم نے پیش کی ہے کہ جس کے حکم پر دلیل طلب کرنا جائز نہ ہو اصل مطاع بالذات اور بالغیر کی طرح منقسم ہو سکتا ہے جس طرح تصور لا بشرط شئی منقسم ہوتا ہے۔

اہل منطق کی تعریف سنئے!

العلم ان کان اذعانا للنسبۃ فتصدیق
والا فتصور العلم والتصور مترادفان

اسی طرح علمائے نحو کے نزدیک کلمے کی تعریف "لفظ موضوع" ہے۔ ان معنی سے کلمہ مقسم ہے مگر اہل منطق کے نزدیک کلمہ فعل کو کہتے ہیں۔ پہلی اصطلاح کے مطابق حرف کلمہ ہے دوسری اصطلاح سے حرف کلمہ نہیں ہے۔ پس اگر کوئی پہلی اصطلاح پر حرف کو کلمہ کہے اور وہ اپنا مافی الضمیر بیان کر دے کہ میرا دعویٰ علمائے نحو کی اصطلاح پر مبنی ہے اور معترض منطقی اصطلاح سے اس کی تردید کرتا ہی جائے کہ حرف کلمہ نہیں ہے۔ بلکہ مسجد جمینہ¹ سے نکل کر سارے شہر میں ڈھنڈورا پیٹتا جائے کہ دیکھو یہ لوگ حرف کو کلمہ کہتے ہیں یہ کافر ہیں یہ مشرک ہیں۔ تو کیا اسکے حق میں نہ کہا جائیگا ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجا است

اب ہم اصطلاح منقول سے سمجھاتے ہیں۔

سنئے! ہر عالم محدث ہو یا مجتہد اس کے فتوے پر دلیل کرنا جائز بلکہ بعض موقع پر واجب ہے۔ امام مالک صاحب نے ایک دفعہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے روضۂ اقدس کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا تھا کہ ہر آدمی سے مسئلے کی دلیل پوچھی جاسکتی ہے سوائے اس قبر والے کے۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر امام مالک مسجد نبوی میں بیٹھ کر کوئی فتویٰ دیں تو ان سے اس کی دلیل پوچھی جاسکتی ہے۔ پھر وہ اپنی دلیل میں قرآن شریف پیش کریں یا حدیث

---

¹ امرتسری منکرو جماعت کی مسجد کا نام ہے۔

اتباع الرسول - تحریر ... مولوی احمد الدین - اتباع رسول ... (اہلحدیث) (۲۵۱)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۳۱-جنوری ۱۹۳۷ء

——— امرتسر میں اس ہفتہ اکثر طور مطلع ابر آلود رہا۔ بارش بھی ہوتی رہی۔ جس کے باعث سردی میں اضافہ ہوگیا ہے۔

——— جناب مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والا قریبیگ کلکتہ سے گرفتار ہوکر ۲۷-جنوری کو امرتسر لایا گیا۔ ۲۸-جنوری کو جیل میں اسکی شناخت گواہان نے کی جو سوائے ایک کے باقی سب کی درست نکلی۔ پولیس اسکو ۲ فروری کو حاضر عدالت کریگی۔ پھر مقدمہ کی تاریخ پیشی عدالت مقرر کریگی۔ (ناظرین حسن خاتمہ کے لئے دعا کریں)

——— لاہور ہائیکورٹ نے مسجد شہید گنج لاہور کی اپیل کثرت رائے کے باعث مسترد کردی ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) معلوم ہوا ہے اسکے متعلق پریوی کونسل میں اپیل دائر کردی ہے۔ سردست مجلس احرار۔ مجلس اتحاد ملت اور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ لاہور متحدانہ طور پر سول نافرمانی کرنے کا پروگرام تیار کررہے ہیں۔

——— مجلس احرار کی طرف سے مسجد مذکور کی بازیابی کے لئے جو سول نافرمانی جاری ہے اس میں ۳۰ جنوری تک ۲۰۴ آدمی گرفتار ہوچکے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے ملک معظم ہندوستان میں ۱۹۳۸ء کے اخیر یا ۱۹۳۹ء کے شروع میں تشریف لائینگے۔

——— قادیان کی سمال ٹاؤن کمیٹی اب محصول چونگی لگانے کا فیصلہ کرچکی ہے۔ ہاؤس ٹیکس بھی جاری رہیگا

——— "رب قادیان" کے خلاف گورداسپور میں جو مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ملزم سے ایک سال کے لئے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت نیک چلنی طلب کی۔

——— شیخ عبدالرحمن مصری (قادیانی) کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۴ جو مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے شیخ صاحب کو رہا کردیا ہے۔

——— بمبئی گورنمنٹ نے سکولوں اور کالجوں کے طلبا کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ کوئی طالب علم فرقہ وارانہ تنازعات بڑھانے والی جماعتوں میں شرکت نہ کرے۔

——— پنڈت جواہر لال نہرو نے فقیر آف ایپی آف وزیرستان کا خط جو ان کو حال ہی میں موصول ہوا ہے اخبارات میں شائع کرادیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہم اپنی آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں، اغوا اور لوٹ مار کی وارداتوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، ہم اس قسم کی کاروائیوں کو گناہ سمجھتے ہیں

——— کشتواڑ علاقہ کشمیر میں برف پڑنے سے ۲۰ انسان مرگئے

ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) اخبار ہذا کے صفحہ ۱ پر حساب دوستاں درج ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ کریں۔ جہلت یافتگان اور بیرون ہند کے خریدار جلد از جلد اپنی اپنی قیمت اخبار بھیجدیں۔

(۲) رسالہ شمع توحید و مقدمہ فنڈ میں مالی امداد جس قدر ممکن ہو بہت جلد کریں۔ ان فنڈوں کی رفتار آمد بہت سست ہے

(۳) عید الضحیٰ کے موقعہ پر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے لئے

عید آنہ فنڈ

کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(۴) محرم کے موقعہ بدعات محرم کو روکنے کے لئے جو اشتہار شعبہ اشاعت فنڈ دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع کئے جائینگے وہ بکثرت منگوا کر تقسیم کریں +

(نیازمند۔ مینجر اہلحدیث امرتسر)

——— سنٹرل اسمبلی میں میر عبدالقیوم صاحب سرحدی کی طرف سے ایک رزولیوشن پیش ہوگا کہ فیڈرل گورنمنٹ صوبہ سرحد میں اپنے خرچ پر یونیورسٹی کھولنے کا انتظام کرے۔

——— بریا سرائے (دربھنگہ) کی اطلاع مظہر ہے کہ ۳۰ جنوری کو صبح ۸ ۹ بجے زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوگوں پر سابقہ زلزلہ کی طرح دہشت طاری ہوگئی جو نصف گھنٹہ تک رہی۔

(بقیہ متفرقات)

جنازہ غائبانہ برادرم مولوی محمد امین مبارکپوری سلمہ اللہ کی اہلیہ چند ماہ سخت بیمار رہکر انتقال کرگئیں انا للہ! قبل ازیں برادر موصوف کا شیرخوار بچہ بھی قضا کرچکا ہے۔ ناظرین مرحومین کا غائبانہ جنازہ پڑھیں اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللهم اغفرلهم وارحمهم۔ (حکیم عبدالسلام عفا اللہ عنہ از مبارک پور ضلع اعظم گڈھ)

تبدیل پتہ چند خانگی ضروریات کے ماتحت خاکسار چار ماہ کے لئے مندرجہ ذیل مقام پر رہیگا۔ احباب مطلع رہیں۔ ابو الوحید محمد عبداللہ عقیل مئوی۔ چھبو ضلع بالاسور)

مضامین آمدہ مولوی عبداللہ صاحب عقیل۔ مولوی عبدالرؤف صاحب۔ محمد عبدالسلام صاحب۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی ابو عبد محمد ادریس صاحب گمنام صاحب۔ مولوی نور محمد میانوی (۲ عدد)۔

غیر مقبولہ مرزائیوں کی دوستی۔ مرزا صاحب کے نزدیک الفاظ قرآنی میں تقدیم و تاخیر ماننا کفر ہے۔ مرزا صاحب کی اختلاف بیانی۔ مدیر غنچہ بجنور سے سوالات۔ مذاکرہ علمی سود بنک و تصویر۔ کوٹلوی تثلیث کی بدحواسی۔ برادران اہل حدیث کی سرد مہری۔ مذہب پاک پٹن لوز حسن نظامی۔ حضور علیہ السلام کے گستاخ کون ہیں!

پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی بمقام ٹاؤن ہال امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء کو زیر صدارت جناب رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی منعقد ہوگی اور کے نامی گرامی اطباء کے طبی بورڈ صبح ۸ بجے سے اور شام ۵ بجے سے رات ۱۰ بجے تک مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورتمند احباب فارم داخلہ فوراً ہم سے منگوالیں۔ پتہ:۔ زبدۃ الحکماء حکیم محمد اشرف جنرل سیکرٹری پنجاب طبی کانفرنس۔ محلہ جلوٹیاں۔ لاہور بھاٹی گیٹ۔

——— پیرس کے ایک مقام میں مادہ آتش گیر پھٹنے سے ۱۴۔ اشخاص ہلاک ہوگئے۔

ہوا قصہ ہمارے ذہن میں تھا کہ اس پارٹی کے خطیب اول اور امیر حال درس ثنائی میں آیا کرتے تھے۔ اور خطیب ثانی نے تو بہت کچھ درس ثنائی سے حاصل کیا۔ بلکہ ان کے موجودہ جامع تفسیر احمدی امرتسری دہپلوان آج کل بھی آیا کرتے ہیں۔ اس سے پہلے راقم مضمون بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ پھر نہیں معلوم کہ انہیں ناآشنا اشکبار کیوں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ؎

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں فیل!

اس مضمون پر ہم نے کئی دفعہ نوٹ لکھا اور ثبوت بہم پہنچایا مگر ہمارا یہ دعویٰ ایسا صحیح اور مبرہن ہے کہ آئے دن اس کی نئی نئی دلیلیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ وہ دلیلیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا انکار کرنا کسی الد الخصام سے بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ آج ہم ایک نئی دلیل پیش کرتے ہیں جو مرزا صاحب کے قائم مقام خلیفہ قادیان کے منہ سے نکلی ہے۔ جو ایسی سچی اور صحیح ہے جیسے دو دو نے چار۔ بلکہ اس سے بھی واضح تر۔ قبل اس کے کہ اس دلیل کے الفاظ ہم ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ ناظرین با انصاف کو تکلیف دیتے ہیں کہ وہ نظر اٹھا کر مسلمانان عالم کو عموماً اور مسلمانان ہندوستان کو خصوصاً غور سے دیکھیں کہ مسلم قوم ہر حیثیت سے نیچے کو جا رہی ہے۔ ان کی دنیاوی اور دینی حیثیت کمزور ہو رہی ہے۔ دینی حیثیت پر نظر کرنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آج کل اسی حالت میں ہیں۔ جس حالت میں قبل اسلام عرب لوگ تھے۔ شرک و کفر بے دینی، دغا بازی، حرام خوری بدعہدی غرض سارے عیب شرعیہ ان میں موجود ہیں۔

چنانچہ خلیفہ قادیان اپنے خطبے میں کہتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو مٹ چکی ہے جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے۔ مسلمانوں کے نہ عوام اس پر عمل پیرا ہیں اور نہ علماء۔ بلکہ ان کا علم بھی کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو کہا تھا کہ فریسی جو کہتے ہیں وہ کرو۔ جو کرتے ہیں وہ نہ کرو مگر اب تو یہ حالت ہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ جو کہا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے۔ اور جو کیا جاتا ہے وہ بھی خلاف ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہزاروں توہمات اور رسومات کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکالیں۔ انگریز لاکھوں من مٹی کو کھدواتے ہیں اور جب نیچے سے قدیم زمانہ کا ایک مٹی کا پیالہ بھی مل جاتا ہے۔ تو بہت خوش ہوتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے۔ مگر ہماری تو ساری جائیدادیں ہی مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ کیا ہمیں ان کے نکالنے کی کوئی فکر نہ کرنی چاہئے۔ شریعت کے ایسے ایسے مخفی خزانے زمین کے نیچے دفن ہیں کہ جن کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہو سکتا انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں۔ جس کے لئے مفصل ہدایات موجود نہ ہوں۔ اور جو ایسی روشن نہ ہوں کہ جنہیں دیکھ کر تیز سے تیز نظر والے انسان کی آنکھیں بھی چندھیا نہ جائیں مگر یہ سب خزانے رسوم اور جہالتوں اور نسیان کی مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ اور ایک بے قیمت چیز کی طرح پڑے ہیں اور انہیں نکالنے کی طرف ہماری توجہ بالکل نہیں اور اس کام سے بالکل بے فکر ہیں"

(الفضل ۲۱۔ جنوری ۱۹۳۸ء صٹ)

اہلحدیث | اس اقتباس میں جو کچھ خلیفہ صاحب نے کہا ہے بالکل صحیح ہے۔ ہر قسم کی خرابیاں مسلم قوم میں آگئی ہیں۔ ان سب کی جڑ بنیاد یہی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا کا خوف اگر منہ پر آتا ہے تو صرف دوسروں کے لئے مگر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آیت مرقومہ ذیل انہی کے حق میں ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ
ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (پ ۳۰ - ع ۳)

یعنی خدا فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی خلقت میں پیدا کیا پھر ہم نے اس کی بد اعمالی کی وجہ سے اس کو سب سے نیچے گرا دیا ہے۔"

یہ حالت تو ہوئی مسلمانوں کی۔ اب مرزا صاحب کی بعثت کی اصل غرض سنئے۔ جسے ہم انہی کے الفاظ میں بارہا درج کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (مقولہ مرزا صاحب متوفی، الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء صنا)

یہ ایسا مقولہ صادقہ ہے جس کی تصدیق خلیفہ قادیان نے اس مضمون کے شروع میں کر دی ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی۔ یہی ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ یعنی وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کریگا۔"

او لاہوری اور قادیانی احمدیو! | ارشاد خداوندی ان تقوموا للہ مثنیٰ وفرادیٰ کو ملحوظ رکھ کر سوچو اور شہداء بالقسط ہو کر سچی شہادت دو کہ مرزا صاحب کی بعثت کی غرض جو خود ان کے اور ان کے خلیفہ کے قلم سے ظاہر ہوئی ہے پوری ہو گئی ہے۔ کیا مسلمانان دنیا متقی ہو گئے ہیں کیا دنیا سے مصنوعی خداؤں (مسیح اور کرشن)

(جو ان کے پاس ہو)۔ اگر مسجد نبوی کے بانی (علیہ السلام) دینی فتویٰ دیں تو ان سے دلیل پوچھنا جائز نہیں۔ اس مسئلے پر کل مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ شیعہ ہو یا سنی، معتزلی ہو یا نیچری سب اس بات کے معتقد ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے کسی دینی حکم پر ان سے اس حکم کی دلیل طلب کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے صاف اور صریح الفاظ میں فرمایا ہے :۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

جب اللہ اور رسول کسی کام کا حکم دیں تو کسی مومن مرد اور مومن عورت کو اس کے قبول کرنے یا نہ کرنے میں اختیار نہیں رہتا۔ جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریح گمراہ ہوگا۔

یہ آیت صاف طور پر ہدایت کرتی ہے کہ جس طرح اللہ کا حکم مذکور فی القرآن واجب العمل ہے۔ اسی طرح رسول اللہ کا دینی حکم بھی واجب العمل ہے۔ جس طرح اللہ کے حکم کی دلیل طلب نہیں ہوسکتی اسی طرح رسول اللہ سے بھی ان کے حکم پر دلیل طلب کرنا جائز نہیں۔

دفع دخل مقدر اس جگہ ہم پر یہ سوال ہوسکتا ہے کہ جب دونو (اللہ اور رسول) کے احکام یکساں واجب العمل ہیں تو پھر آپ اللہ کے ساتھ اصل مطاع بالذات اور رسول کے ساتھ اصل مطاع بالغیر کی قیود کیوں لگاتے ہیں دونوں کو یکساں رہنے دیجئے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ رسول چونکہ بحیثیت رسالت آمر ہوتا ہے اور رسالت کا منصب عطیہ الٰہی ہے بحکم
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

اسی لئے جو نسبت جاعل اور مجعول میں ہوتی ہے وہی نسبت یہاں ملحوظ رہے گی۔ اس کی دوسری مثال سمیع و بصیر کے الفاظ ہیں۔ خدا سمیع و بصیر بالذات ہے مگر انسان بحکم فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؕ خدا کے بنانے سے سمیع و بصیر بالغیر ہے بالذات نہیں۔ پس ہم نے جس اصطلاح پر کلام کیا تھا اس کا ثبوت ہم نے دیدیا۔

تسلیم مخالف یہ ایک مشہور مثال ہے کہ
"جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے"
قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی ذات کو احکم الحاکمین فرمایا ہے اور بڑی شدت سے غیر خدا کی احکمیت کا انکار کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے :۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ؕ

احکم الحاکمین اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ جس کو انگریزی میں Superlative degree کہتے ہیں۔ اس کا درجہ سب سے بلند ہوتا ہے۔ ہمارے مخاطب مولوی احمد الدین متوفی نے اپنی تفسیر میں آنحضرت (صلعم) کی شان میں "اعلیٰ حاکم" کا لفظ بولا ہے اور بولنا جائز رکھا ہے۔ جس کے معنی "احکم الحاکمین" ہی کے ہیں حالانکہ بحکم قرآن مجید بالذات احکم الحاکمین خدا ہی ہے اور رسول اللہ کو یہ درجہ خدا کی طرف سے ملا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل :۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ (پ ۵ ع ۶)

یعنی اے رسول! مجھے تیرے رب ہونے کی قسم ہے کہ یہ لوگ ہرگز مومن نہ ہونگے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے حکم نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے سے دل میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور اس طرح تسلیم کریں جو تسلیم کرنے کا حق ہے :

پس مولوی صاحب موصوف نے جس طرح آنحضرت صلعم کو اعلیٰ حاکم (احکم الحاکمین بامر اللہ) مانا ہے اسی طرح ہم نے بھی آنحضرت صلعم کو اصل مطاع بالغیر تسلیم کیا ہے ممکن ہے یہاں پر ہمارے معارضے میں آیت لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ پڑھی جائے (یعنی خدا پر سوال نہیں ہوسکتا ہے مگر مخلوق سے سوال ہوتا ہے) اور کہا جائے کہ مخلوق میں تو انبیاء کرام بھی داخل ہیں پھر آپ کیوں کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے سوال نہیں ہوتا۔

جواب اس آیت کو ہمارے معارضے میں پیش کرنا ہمارے دعوے کے عدم فہم پر مبنی ہے۔ ہمارے دعوے کا مطلب یہ ہے کہ امتیوں سے کوئی فرد رسول سے ان کے حکم کی دلیل نہیں پوچھ سکتا۔ کیونکہ ان کی رسالت خود ان کے حکم کی دلیل ہے۔ خدا کا سوال کرنا ہماری نفی میں داخل نہیں۔ علاوہ اس کے یسئلون بذاتہٖ کلی مشکک ہے جس کے افراد مختلف ہونگے۔ دیکھئے دوسری جگہ خود ہی اس آیت کی تفسیر فرمادی ہے۔ ارشاد ہے :۔
فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ (پ ۹ ع ۸)

ہم قوموں سے بھی سوال کرینگے اور رسولوں سے بھی :
مگر اس کی تفصیل جو آئی ہے وہ قابل لحاظ ہے۔
قوموں سے سوال ہوگا مَاذَاۤ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ یعنی تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ یعنی تم نے ان کا اتباع کیا یا نہیں؟ انبیاء کرام سے سوال ہوگا مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ یعنی تمہیں کیا جواب ملا تھا؟

دیکھئے ان دونوں سوالوں میں کتنا فرق ہے۔ قوموں سے جو سوال ہوگا وہ ان کے ذاتی افعال سے ہوگا مگر انبیاء کرام سے جو سوال ہوگا وہ قوموں کے افعال سے ہوگا۔ پھر ان کو ایک ہی قسم کا سوال بنانا عدم تدبر کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ قرآن مجید سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ رسول کے کسی ایسے حکم پر جو دینی صورت میں انہوں نے امت کو دیا ہو خدا کی طرف سے عتاب آیا ہو۔ یاد رہے کہ لِمَ تُحَرِّمُ اور لِمَ اَذِنْتَ وغیرہ آیات ہمارے سامنے ہیں۔ فریق ثانی جب ان کو پیش کر کے بحث کریگا تو ہم تفصیل سے جواب دینگے۔ اس بحث کا ملخص یہ ہے کہ ہمارے دعوے کو سمجھئے ہماری اصطلاحات پر غور کیجئے۔ اگر غلط پائیں تو آپ کو قلم اٹھانے کی اجازت ہے۔ بلا یہ سمجھ کر کے سامنے کون ہے ؎

انا عنزة الوادی اذاما زوحمت

لطیفہ ہم نے لکھا تھا کہ اس پارٹی کو جس مسئلے میں ہم سے اختلاف ہو درس ثنائی میں آکر اُسے پیش کر کے حل کر لیا کریں۔ راقم مضمون نے اس کو بڑے استکبار سے دیکھا ہے۔ ہماری مراد اس سے کوئی استعلا نہیں تھا بلکہ

(وصل الفرقان، مولوی محمد اسلم جیراجپوری کے (۲۵۲) رسالہ طرز کا جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب قیمت ۲ر دفتر)

آریہ اور روح

(از قلم مولوی عبد الحنان قریشی۔ سہارن پوری)

آریوں کا عقیدہ ہے کہ ارواح سب ایک قسم کی ہیں اور بموجب اعمال اجسام مادہ کو اختیار کرتی ہیں اور خدا ان کو ان کے اعمال کے مطابق اجسام میں داخل کرتا ہے۔ جبکہ روح ایک علیحدہ ہستی اور مادہ ایک علیحدہ ہستی ہے اور ان کا اتصال کرموں کے عوض اور نتیجہ کے طور پر ہے تو ساتھ ہی عمل کا صدور روح اور مادہ کے مشترکہ ہونے پر منحصر ہو تو ایسی صورت میں ان کا اتصال کیونکر ہوا اور بغیر اتصال کوئی عمل کیسے سرزد ہوا۔

میں نے جس قدر آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا کسی نے کوئی معقول یا قابل تسلیم جواب آج تک نہیں دیا۔ اس کے علاوہ جو آریہ صاحبان کہتے ہیں کہ خدا نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا اور اس وجہ سے اس نے روح اور مادہ کو پیدا نہیں کیا۔

اس کے متعلق حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں جن کا جواب باصواب آریہ صاحبان کے ذمہ ہے

کیا آریہ صاحبان کو خدا کی کل طاقت کا کلی علم اور مشاہدہ یا تجربہ ہے اگر ایسا ہے تو خدائی طاقت قدرت اور علم محدود ہوئی۔ حالانکہ خدا غیر محدود ہے اور اس کا علم بھی غیر محدود اور طاقت بھی غیر محدود اور ایسا آریہ بھی مانتے ہیں تو غیر محدود قدرت و علم کی وجہ سے اگر کوئی ایسا وجود، کرشمہ یا فعل خدا کرتا ہے جس کی ترکیب۔ وجہ یا صدور، انسانی عقل، تجربہ، مشاہدہ سے باہر ہے تو اس میں شک شبہ یا اعتراض کی کیا گنجائش ہے۔

(۲) اگر ارواح کو ایک ہی قسم ہونے کی بجائے لاکھوں کروڑوں قسم کی مانا جائے تو کیا حرج ہے۔ یعنی خدا نے مختلف اقسام کی ارواح پیدا کر کے اون کو ان کی قابلیت اور حیثیت کے مطابق جسم عطا کر دیا تو اس میں خدا کی کیا بے انصافی معلوم ہوتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ مختلف اقسام کی ارواح بنانے میں ایک کو دوسرے پر ترجیح اور فضیلت کیوں دی تو اسکے متعلق یہ سمجھنا چاہئے کہ جب سب ارواح ایک ہی نوعیت، درجہ اور پوزیشن کی نہیں ہیں۔ ساتھ ہی اون کی ذمہ داری۔ پابندی، افعال خوراک۔ خواہشات۔ طاقت۔ سزا و جزا وغیرہ وغیرہ سب علیحدہ علیحدہ ہیں تو ان سب باتوں کی تفریق کے لحاظ سے اون کی نوعیت اور اقسام بھی علیحدہ علیحدہ کر دئے گئے تو کیا اندھیر اور بے انصافی ہوئی۔ جبکہ ایک کسان اپنے دس کھیتوں میں کسی میں گیہوں کسی میں چنا کسی میں جو کسی میں مٹر، کسی میں گنا وغیرہ وغیرہ بوتا ہے۔ اور کوئی شخص اوس پر یہ اعتراض نہیں کرتی کہ سب کھیتوں میں ایک ہی جنس کیوں نہ بوئی۔ اور ہر ایک کھیت میں علیحدہ علیحدہ جنس کیوں بوئی تو خدا کے مختلف قسم کی ارواح اور مخلوق پیدا کرنے پر کیونکر اعتراض ہو سکتا ہے

(۳) اسی طرح مادہ کو جزو لایتجزا ماننے اور سب ذرات میں ایک ہی قسم کے خواص ماننے سے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ ان میں جسامت، لمبائی، چوڑائی، موٹائی کہاں سے آگئی۔ اس کے علاوہ ایک ہی خواص کے اجزا سے مختلف اقسام کے اجسام، گرم، سرد، روشن، تاریک، نرم، سخت، سفید، کالے، میٹھے، کڑوے، رقیق، منجمد وغیرہ وغیرہ ایک دوسرے کی ضد کیسے بن گئے۔

کیوں نہ مانا جائے کہ جس طرح خدا نے مختلف اقسام کی ارواح پیدا کی ہیں اسی طرح مختلف اقسام کے مادہ جات بھی پیدا کئے ہیں۔ اس میں کونسی خرابی اور اعتراض پیدا ہوتا ہے۔

بحث تناسخ۔ مسئلہ تناسخ پر تحریری مباحثہ کی روئداد قیمت ۳/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مذہب اسلام کا ایک اہم او سنہرا اصول

انجمن ہائے اسلامیہ کو پیام عمل

قوم مسلم اس وقت تک آسمان ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ وہ مقدس اسلام کے قوانین پر عمل پیرا نہ ہو جائے لیکن افسوس آج مسلمان یوماً فیوماً اپنے مذہب سے بے پرواہ ہوتے جا رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ روز بروز مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ مذہب اسلام کی تعلیم ہے کہ جب کوئی شخص بُرا کام ہوتے دیکھے تو اس کو جس طرح ہو مٹائے۔ چنانچہ حدیث ہے:۔

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ

یعنی اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت ہو تو ہاتھ سے مٹاؤ ورنہ زبان سے اور یہ بھی نہیں تو کم از کم دل سے بُرا جانے۔

لیکن یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نے بھی اس پر بڑا زور دیا ہے:۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ الآیۃ

یعنی فرماتا ہے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو کہ افعال قبیحہ کا استیصال کرے اور امورات حسنہ کی دعوت دے۔

یہ ایک ایسا اصول تھا جس سے تمام افعال شنیعہ کا سد باب کیا جا سکتا تھا۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس پاکیزہ قانون سے مسلمان کوسوں دور ہیں۔ اگر اس قانون کو مسلمانوں نے ترک کر دیا تو وہ لوگ بھی قابل گرفت ہونگے جو کہ بُرے کاموں میں شریک نہیں ہیں۔ ان کا جرم یہی ہوگا کہ انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اجرا کیوں نہیں کیا۔

شکر ہے کہ پرتوا کے چند اراکین انجمن نے اس قانون پر عمل کرنا شروع کیا اور وہ ایک حد تک

(۲۵۵)

کے نام مٹ گئے ہیں؟ واللہ اگر یہ دونو کام ہو گئے ہیں تو چشم ماروشن دل ماشاد۔ اور اگر بقول خلیفہ محمود صاحب شریعت اسلام مٹ کر ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے تو ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم مرزا صاحب کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں۔ ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھیرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

اہل دہلی خبردار

ہمارے ناظرین مولوی فضل خان الہامی (سابق مرید مرزا صاحب) کو جانتے ہونگے۔ کیونکہ ان کا ذکر "اہلحدیث" میں آتا رہتا ہے۔ آپ نے ایک سلسلہ رسائل "خادم المسلمین" کے نام سے جاری کر رکھا ہے۔ اس سلسلے کے نمبر ۱۵ مجریہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۶ء میں آپ لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کی طرف سے اہل دہلی کے لئے آج ۱۴ دسمبر کو پیغام ذیل خاکسار کو نبی کریم محمد رسول اللہ علیہ السلام نے پہنچایا ہے۔ جس کو میں جلی حروف میں لکھتا ہوں۔

(۱) میں نے ان باتوں کے لئے کچھ امور مقرر کئے ہیں جہاں انسان کی عقل نہیں پہنچ سکتی۔ اہل دہلی میرا حکم مانیں تو ان کو بچایا جائیگا۔

۲۱۔ نومبر کو اہل دہلی کے لئے یہ پیغام آیا تھا۔

(۲) دہلی کو ہلا دیا جائیگا۔

۳۰۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو فرمایا۔

(۳) جو بچنا چاہیں تیرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

اہلحدیث ہمارے خیال میں اہل دہلی کو آپ کے ساتھ شامل ہونے سے تو انکار نہ ہوگا۔ اس میں ان کا کیا حرج ہے۔ ہاں انکار کرنے والا دہلی بھی ایک شخص مع اپنی جماعت کے موجود ہے۔ اگر خطرہ ہے تو اسی سے ہے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ اسکے دعوے سے متصادم ہے۔ اس لئے کہ وہ بھی امام وقت ہونے کا مدعی ہے۔ اور اس ادّعا کے ماتحت وہ اپنے سے ہٹ رہنے والوں کو جہنم سے ڈراتا ہے۔ ہمارے خیال میں مولوی فضل خان صاحب دہلی تشریف لے جا کر اسی ایک مدمقابل کو سمجھائیں۔ اگر وہ آپ کے ساتھ نہ ملیں تو آپ اس پیغام الہٰی کا اثر ان پر ڈالیں۔ باقی اہل دہلی بھی آپ کے مشکور ہونگے۔ کیونکہ وہ اس آئے دن کے جھگڑے سے بہت تنگ آگئے ہیں۔ اہل دہلی آپ کی تشریف آوری پر یہ شعر پڑھتے ہیں۔ ؎

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

تحریک خاکساراں اور علمائے اسلام

(از قلم مولوی عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث)

مشرقی صاحب کی تحریک میں کھیل کود کو کافی جگہ دی گئی ہے۔ اس لئے بعض نوجوان اس ظاہری کھیل کود کو دیکھ کر اس کو مستحسن خیال کرتے ہیں اور اپنے خیال کی تصحیح علماء سے کرانے کے متمنی ہوتے ہیں۔ اہل علم کی نظر سطحی نہیں ہوتی کہ ظاہر بین نگاہوں کی طرح فوراً حکم لگادیں۔ وہ ہر ایک بات کی تہ تک غور کرتے ہیں جس سے اصل حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے پاس اس قسم کا استفتا آیا تو آپ نے نہایت نرم الفاظ میں لکھ دیا کہ اس تحریک کے بانی (مشرقی) کے اعتقادات ملحدانہ ہیں ان کے کھیل مثل کبڈی وغیرہ کے ہیں اور بس۔

یہی سوال حضرت الاستاذ مولانا سیالکوٹی کی خدمت میں کسی دوست نے تحریر کیا تو آپ نے بالفاظ ذیل جواب تحریر فرمایا:۔

تحریک خاکساراں کا محرک عنائت اللہ میری نظر میں (واللہ اعلم بالصواب) ملحد ہے مگر لیکن لوگوں کو اس شخص کا الحاد و زندقہ جو وہ اپنی کتاب "تذکرہ" میں اور وہ مضامین ملحدانہ جو پرچہ الاصلاح میں شائع کر چکا ہے نظر نہیں آتے۔ حالانکہ اعمال سے عقاید مقدم ہیں۔

اسی طرح مولانا احمد علی صاحب لاہوری سے سوال پوچھا تو آپ نے تحریری جواب دیا۔

"تذکرہ" کی تعلیم اسلام کے سراسر خلاف ہے؛

موخر الذکر موصوف نے ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے جس میں کتاب "تذکرہ" کی عبارتیں معہ حوالہ نقل کر کے اصل حقیقت کو واضح کیا ہے۔ جو دوست اس تحریک کو پسند کریں وہ اس کھیل کی اچھائی کو ان کے عقائد کے قبح سے وزن کریں۔ اور پھر یہ غور کریں کہ جو شخص تعلیم اسلام کا مخالف ہو وہ ہماری مذہبی یا سیاسی رہنمائی کیسے کر سکتا ہے۔ اس معنی میں شیخ شیرازی مرحوم کا یہ شعر یاد کریں۔ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

نصائح ابراہیم ادہم (رحمہ اللہ)

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا چھ باتیں بتاتا ہوں۔ ان پر عمل کرو پھر بے شک گناہ کر لیا کرو

(۱) جب خدا کا گناہ کرو تو خدا کے ملک میں نہ رہو۔ (۲) اور خدا کا بنایا ہوا رزق نہ کھائیو۔ (۳) یہ کہ اگر خدا کا گناہ کریں تو خدا سے چھپ کر کریں۔ (۴) اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو جب ملک الموت آوے تو اس سے کہنا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں توبہ کر لوں۔ (۵) یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر و نکیر جب سوال کریں تو ان سے انکار کر دینا کہ میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اُس نے عرض کی کہ ضرور یہ تو ہو نہیں سکتا۔ فرمایا پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ تو اس کا رزق کھاتا ہے اس کی زمین پر رہتا ہے۔ پھر موت کا مالک بھی نہیں ہے۔ پھر اسکے سامنے اس کے احکام کو ٹالتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

ناظرین! کس قدر نصیحت آمیز کلمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلم مومن

حسن البیان۔ جواب سیرۃ النعمان۔ اہل حدیث اور (۴۵) امام بخاری پر جو اعتراضات کئے گئے تھے ان کا دندان شکن جواب۔ قیمت عہ (مجلد)

نقل فتویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ۔
سوال چہارم نماز وتر خاص تربسہ رکعت از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بچہ طور ثابت است بعینہٖ نماز مغرب یا کہ شفعہ جدا و یک رکعت جدا یا ہر سہ رکعت متصل بیک تشہد بآخر۔ وتشہد میانہ قولاً و فعلاً ثابت است یا نہ۔ بینو توجروا۔

ھو المصوب۔ نماز وتر بسہ رکعت باسانید معتبرہ از آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدو طور منقول است یکے بفصل سلام ما بین رکعتین و رکعت ثالث۔ قال ابن عمر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفصل بین الشفع والوتر اخرجہ احمد وقواہ وابن حبان وابن السکن فی صحیحیھما والطبرانی کذا فی تلخیص الجبیر۔
دوم ہر سہ رکعت بیک تشہد در آخر۔ قالت عائشہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث لا یجلس الا فی آخرھن اخرجہ احمد والنسائی والبیہقی والحاکم ولفظ احمد کان یوتر بثلث لا یفصل بینھن ولفظ الحاکم لا یقعد الا فی آخرھن۔ طریقہ سوم یعنی سہ رکعت بدو قعدہ و یک سلام مثل نماز مغرب پس ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسند غیر معتبر و از صحابہ باسانید معتبرہ مروی گشتہ در تلخیص الجبیر و تخریج ہدایہ نوشتہ حدیث وتر اللیل ثلث کوتر النہار صلاۃ المغرب اخرجہ الدارقطنی من طریق یحیی بن زکریا بن ابی الحواجب عن الاعمش عن مالک بن الحارث عن عبد الرحمٰن بن یزید عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر اللیل آخر۔ قال الدارقطنی تفرد بہ یحیی وھو ضعیف۔ وقال البیہقی الصحیح وقفہ علی ابن مسعود۔ ورواہ الدارقطنی ایضا من حدیث عائشۃ رض وتبعہ اسمعیل بن مسلم المکی ضعیف انتھی و در فتح القدیر مے نویسد صح عن ابن مسعود وتر اللیل ثلث کوتر النہار۔ وانما ضعفوا رفعہ انتھی۔ واللہ اعلم۔ حررہ ابو الحسنات۔ محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ (بخوف طوالت ترجمہ نہیں کیا) فقط۔

اہلحدیث | خلاصہ یہ ہے کہ مولانا عبدالحی مرحوم فرماتے ہیں کہ تین رکعات وتر کے درمیان تشہد صحیح اسناد سے ثابت نہیں۔ جو روایات ہیں وہ ضعیف (ناقابل احتجاج ہیں)۔

مقدس بزرگ اور صلوٰۃ اللیل

از قلم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب راما پوری (مدراس)

صوبہ مدراس کے ایک ماہوار رسالہ "رفیق" میں "قطبیت کبریٰ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا تھا کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کے وضو سے چالیس سال تک صبح کی نماز پڑھی اور ۲۲ برس درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ پچیس برس صحرا میں زندگی بسر کی۔ چار بیویوں سے نکاح کیا۔ ۲۷ لڑکے ۸ لڑکیاں ہوئیں اور نوے برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اس مضمون پر ہم نے اگست کے رسالہ "رفیق" میں ایک مضمون شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ شیخ جیلانی کی طرف یہ فعل منسوب کرنا ان کی شان کے خلاف ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چالیس برس تک ہمیشہ ساری رات نہیں جاگے اور نہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی تو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خلاف سنت کیونکر کر سکتے تھے؟

اس صاف صریح مضمون پر تین اصحاب نے تعاقب کیا۔ وہ تعاقب درحقیقت ہمارے مضمون کی تائید تھا جواب الجواب کی ضرورت نہ تھی۔ مگر اس لئے لکھنے کی ضرورت ہوئی کہ عوام پر اس کا برا اثر نہ پڑے کہ جواب نہیں لکھا گیا۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اولیاء اللہ اور صالحین کی محبت جزو ایمان ہے۔ بزرگان دین کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث قدسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے ولیوں سے دشمنی کرنے والوں کو میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ پس محبان خدا کی محبت بھی خدا کی محبت ہے!

ہر ایک کی محبت کے طریقے جداگانہ ہوتے ہیں انسان کو اپنی ماں سے اپنی بیٹی سے اپنی بیوی سے، اپنے بھائی باپ وغیرہ سے محبت ہوتی ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ محبت کا برتاؤ جداگانہ ہوتا ہے جو طریقہ ماں سے محبت کا ہے وہ بیوی سے نہیں۔ جو طریقہ بیوی کی محبت کا ہے وہ ماں کی محبت کا نہیں۔ محبت سب سے ہے لیکن طریقے محبت کے ہر ایک کے ساتھ جداگانہ ہیں۔

ایک سچے مسلمان کو خدائے تعالیٰ سے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے، صحابہ رض سے، بزرگان دین سے اور صالحین سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے اور ضرور ہونی چاہئے۔ لیکن طریقے ہر محبت و عقیدت کے الگ الگ ہیں درجے سب کے جداگانہ ہیں۔ خدا سے محبت یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں۔ رسول اللہ صلعم سے محبت یہ ہے کہ آپ کی اطاعت کریں۔ بزرگوں۔ ولیوں اور نیک لوگوں سے محبت یہ ہے کہ ان کی طرح ہم بھی خدا ورسول کی پیروی کریں اور نیک کاموں میں سبقت کریں، برائیوں سے بچیں یہ نہیں کہ نیکی کرنے میں افراط کر جائیں یا تفریط پر کمر باندھ لیں۔ افراط و تفریط ہر کام میں بری ہوتی ہے۔ ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ بزرگوں کی عزت و حرمت کریں، ان کا ادب و لحاظ کریں، ان کی سچی محبت دل میں رکھ کر ان کے نیک کاموں میں ان کی پیروی کریں۔ لیکن برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ یا تو تعظیم میں حد سے بڑھ جاتے ہیں یا توہین کرنے لگتے ہیں۔ یہ دونوں کام برے اور بہت برے ہیں۔ ستمبر کے رسالہ "رفیق" میں آئینہ حق کے مضمون کے آخر میں باقی آئندہ لکھا تھا۔ مضمون کی باقی اکتوبر کے پرچے میں نہ آئی تو ایڈیٹر صاحب "رفیق" سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مضمون نگار محمد صدیق صاحب بنارسی نے مضمون وہاں تک ختم کر دیا ہے۔ سبحان اللہ!

اب ہم اصل مضمون کی طرف آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ سنیں اور غور سے سنیں۔ فاضل

کامیاب بھی ہیں اور ہونگے۔ انشاء اللہ! چنانچہ اب پریوا ضلع پرتاب گڈھ میں بے نمازی بہت ہی کم ہیں اور کسی کے سر پر انگریزی بال نہیں نظر آتے اور اب ڈاڑھی وغیرہ کے متعلق کوشش کی جائیگی انشاء اللہ! امید ہے کہ دوسری انجمنیں بھی اس مستحسن اقدام کی تقلید کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہونگے۔

(راقم: بندہ پریوا ضلع پرتاب گڑھ)

وتر کی تین رکعتوں کے آخر میں تشہد سنت ہے

(از قلم مولوی محمد احمد صاحب مدرسۃ الاصلاح سرائمیر)

من ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلعم قال لا توتروا بثلث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا بصلاۃ المغرب واللفظ لوھب بن یزید کلھم ثقات وباسناد آخر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلعم قال لا توتروا بثلث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا الصلاۃ المغرب۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم وتر اللیل ثلث کوتر النھار صلاۃ المغرب یحیی بن زکریا ھذا یقال ابن ابی الحواجب ضعیف ولم یروہ عن الاعمش مرفوعا غیرہ۔

عن عطاء انہ کان یوتر بثلث لا یجلس فیھن ولا یتشھد الا فی آخرھن۔ حدثنا حبیب المعلم قال قیل للحسن ان ابن عمر کان یسلم فی الرکعتین من الوتر فقال کان عمر افقہ من ابن عمر کان ینھض فی الثلثۃ بالتکبیر۔

وعن ابن عطاء طاؤس عن ابیہ انہ کان یوتر بثلث لا یقعد بینھن وروی محمد بن نصر عن ابن مسعود وانس وابی العالیۃ انھم اوتروا بثلث کالمغرب قال الحافظ کانھم لم یبلغھم النھی المذکور۔

وقال فی التلخیص حدیث ابی ھریرۃ رجالھم کلھم ثقات ولا یضرہ وقفہ انتھی وقد صحح زین الدین العراقی اسناد طریقین طریق عراک بن مالک وطریق عبد اللہ بن الفضل کما فی النیل وصححہ ایضا مجد الدین الفیروز بادی فی سفر السعادۃ وکذا اقر الحافظ ابن قیم فی اعلام الموقعین عن رب العالمین۔ فالتوفیق بین احادیث الایتار بثلث وبین حدیث النھی بثلث بالتشبہ بصلاۃ المغرب بحمل احادیث النھی بثلث بتشھدین لمشابھتہ ذالک بصلاۃ المغرب واحادیث الایتار بثلث علی انھا متصلۃ بتشھد فی آخرھا۔ وھذا ما قال الحافظ فی الفتح۔ قلت ھو جمع حسن ویؤیدہ ما رواہ الحاکم فی المستدرک۔

(ترجمہ) ابوہریرہ رضہ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وتر تین رکعت نہ پڑھو پانچ یا سات پڑھو اور مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ کرو۔ یہ لفظ موہب بن یزید کا اور اوسکے راوی کل ثقہ ہیں۔ اور ابوہریرہ رضہ سے دوسری اسناد سے ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین رکعت وتر نہ پڑھو۔ پانچ یا سات پڑھو، مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ کرو۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رات کی وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے۔ اس کی اسناد میں یحیی بن زکریا جو ابن ابی الحواجب کر کے مشہور ہیں وہ ضعیف ہیں اور اس حدیث کو اعمش سے بجز ان کے مرفوعاً کسی دوسرے نے روایت نہیں کی ہے

عطاء سے مروی ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھتے تھے مگر درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے اور آخر ہی میں تشہد بھی پڑھتے تھے۔

ہم سے حبیب معلم نے حدیث بیان کی کہ حسن سے کہا گیا کہ ابن عمر وتر کی دو رکعتوں پر سلام پھیرا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ عمر ابن عمر سے افقہ تھے۔ تیسری رکعت میں تکبیر کے ساتھ اٹھ جاتے تھے۔

ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وتر تین رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان نہیں بیٹھتے اور محمد بن نصر نے ابن مسعود اور انس اور ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں نے تین رکعتیں وتر مغرب کی طرح پڑھیں۔ حافظ (فتح الباری) نے فرمایا کہ گویا ان لوگوں کو نہی مذکور نہیں پہنچی۔ اور تلخیص میں کہا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث کے رجال سب ثقہ ہیں اور جس نے اوس کو وقف کیا ہے وہ مضر نہیں ہے۔ انتہی

اور زین الدین عراقی نے دونوں طریقوں کی اسناد صحیح بتلائی ہیں۔ عراک بن مالک کا طریقہ۔ دوسرا عبد اللہ بن فضل جیسا کہ نیل میں ہے اور مجد الدین فیروز آبادی نے سفر السعادت میں صحیح بتایا ہے۔ اور اسی طرح حافظ ابن قیم نے اعلام الموقعین عن رب العالمین میں صحیح کہا ہے۔ پھر تین رکعتیں وتر پڑھنے کی حدیثیں اور تین کی نہی کی حدیثیں اور تشبہ بصلاۃ المغرب کے درمیان توفیق کی صورت یہ ہے کہ نہی بثلث کو دو تشہد پر محمول کی جائے اس لئے کہ اس کی مشابہت مغرب کی نماز سے ہو جاتی ہے یعنی رکعتوں کو دو تشہد کے ساتھ پڑھنے کی ممانعت ہے تاکہ مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ ہو جائے بلکہ آخر میں تشہد پڑھا جائے اور احادیث ایتار بثلث کو محمول کیا جائے کہ اتصال تشہد کا اوسکے آخر میں ہو یعنی صرف آخر میں پڑھا جائے۔ یہ وہ توفیق ہے جسکو حافظ نے فتح الباری میں کہا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جمع بہت بہتر ہے اور اسی کی تائید حاکم نے مستدرک میں کی ہے

منقول از حاشیہ دارقطنی مؤلفہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

تصدیق الحدیث

(حصہ دوم)

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

(۴)

چوہدری صاحب کا اگلا مقولہ بڑا تعجب خیز ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اتباع حدیث میں آپ بزعم خویش اطاعت رسول کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن غور فرمائیے کہ ایک حدیث کو جزو دین ماننے کے لئے آپ کتنے انسانوں کو معصوم اور منزہ عن الخطاء ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مقلدین نے تو زیادہ سے زیادہ چار انسانوں کو منزہ عن الخطا قرار دیا تھا مگر یہ اپنے آپ کو تقلید کے پھندے سے آزاد سمجھتے ہوئے لاکھوں انسانوں کو منزہ عن الخطا قرار دے سبے ہیں اور خوش ہیں کہ ہم آزاد ہو گئے۔"

(ترجمان القرآن ص ۹/۱۸)

جواب شبہ ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب نے بھی مقلدین کی طرح مسئلہ تقلید پر غور نہیں کیا۔ مقلدین اہل حدیث کو کہا کرتے ہیں کہ ہم امام ابوحنیفہ صاحب کے مقلد ہیں تو آپ لوگ بخاری وغیرہ ائمہ حدیث کے۔ ان کے جواب میں تو ہم یہی کہتے آئے ہیں ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

مگر چوہدری صاحب اور ان کے شریک کار کی عزت ہمیں ایسا کہنے سے مانع ہے۔ اس لئے اس مصرع کی بجائے ان کی خدمت میں یہ شعر عرض ہے ؎

مست مے الست ہوں تو بدگمان نہ ہو
اے شیخ مری شورش مستانہ دیکھ کر

تقلید اور قبول روائت میں بڑا فرق ہے۔ روائت درجہ حکائت کا ہوتا ہے جس کا محکی عنہ خارج میں ملے تو روایت (حکائت) صحیح ورنہ غلط۔ تقلید قبول فہم کا نام ہے یعنی کسی شخص کے استنباط کو مان لینا۔ چوہدری صاحب کی خاطر میں اس کو قانونی اصطلاح میں بیان کرتا ہوں قانون شہادت کی رو سے گواہ کا بیان متعلقہ وقوعہ معتبر ہے۔ مگر اس کا یہ کہنا کہ میں یہ سمجھتا ہوں شہادت نہیں ہے اسی طرح قبول روائت بمنزلہ قبول شہادت واقعہ کے ہے۔ اس لئے مقلدین جو ایک امام کی تقلید پر معتکف ہو رہے ہیں وہ بھی ہر محدث کی روائت کو قبول کر لیتے ہیں۔ حنفی امام ابوحنیفہ کے مقلد ہو کر امام شافعی، امام احمد، امام مالک وغیرہ کی مرویات کو بھی مانتے ہیں۔ ان کے ماننے میں ان کو تقلید مانع نہیں ہوتی۔ کیا آپ نے کبھی سنا کہ کوئی مقلد جامد بھی صحیح بخاری کی روائت کو اس بنا پر نہ مانتا ہو کہ میں امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوں بخاری کا نہیں۔ کبھی ایسا نہیں کہتا نہ کسی نے کہا نہ کوئی کہیگا۔

پس ثابت ہوا کہ تقلید کا تعلق بہ استنباط مجتہد ہے اور قبول روائت کا تعلق بہ حکائت صادقہ ہے۔ ان دونوں میں فرق نہ کرنے والا مہربانی کر کے تھوڑا سا وقت قانون شہادت پڑھنے پر لگائے۔ ورنہ کہا جائیگا

من جهل شيئا عاداه

مقلدین ایسا کہنے میں ایک حد تک معذور ہیں۔ کیونکہ ان کا نام مقلد ہی ان کی معذوری کا اظہار کرنے کو کافی ہے۔ لیکن جو شخص ان سب مراتب سے ترقی کر کے اور ان سب قیودات سے آزاد ہو کر لا بشرط شئی کے درجے میں بلکہ بمذہب میرزاہد لا۔ لا بشرط شئی کے درجے میں پہنچ کر پوری حریت کا دعویدار ہو اس سے ایسے مقولے کا سرزد ہونا تعجب انگیز اور اہل حدیث کے حق میں حیرت افزا ہے۔ اس لئے چوہدری صاحب جیسے آزاد خیال کا مقولہ سن کر بے ساختہ ہمارے قلم سے نکلتا ہے ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

چوہدری صاحب کا یہ مقولہ سونے سے لکھنے کے قابل ہے:-

"حقیقت یہ ہے کہ احادیث کی تنقید میں اسناد سے بڑھ کر معیار قرآنی کو اہمیت دینی چاہئے تھی۔ ہمارے پاس قرآن ایک مستند ضابطہ دین موجود ہے، ظاہر ہے کہ نبی اکرم کا کوئی ارشاد اصول قرآنی کے خلاف قطعاً نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ظنی شے کو یقینی شے سے پرکھ لیجئے۔ معاملہ طے ہو جائیگا۔ اسناد کو مدار صحت قرار دینے میں یہ خرابی ہے کہ جب آپ نے ایک سلسلہ رواۃ کے متعلق یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ ثقہ ہیں۔ تو اب جو بات بھی ان کی وساطت سے آپ تک پہنچیگی اُسے لازمی طور پر "قول رسول" ماننا پڑیگا۔ خواہ اس کی حیثیت قرآنی میزان میں کچھ ہی کیوں نہ اُترے حالانکہ یہ بدیہیات میں سے ہے کہ ایک شخص کا متقی و پرہیزگار ہونا اس بات کے لئے بھی مستلزم نہیں کہ اس کی یادداشت درست ہو۔ اور اگر یادداشت بھی درست ہو تو یہ ضروری نہیں کہ اس میں معانی و حقائق کے سمجھنے کی استعداد، اور پھر انہیں اصل اسپرٹ اور موقع و محل کی تفصیلی جزئیات کو ملحوظ رکھ کر آگے منتقل کرنے کی صلاحیت بھی بدرجۂ اتم پائی جائے۔ یہ ایک ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے جسے کوئی عقیدہ جھٹلا نہیں سکتا۔ اس قسم کی روایت پرستی نے ہمیں اصل دین سے اس قدر دور پھینک دیا ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔"

(ترجمان القرآن ص ۹/۱۸)

اہلحدیث یہ اقتباس چوہدری صاحب کا اس قابل ہے کہ اس کو قانونی اصطلاح میں امر تنقیح قرار دیا جائے ہمیں مدعی کہا جائے اور چوہدری صاحب کو سائل۔ اور شہادت کے لئے ایسے بزرگ کو طلب کیا جائے جو گو تسلیم حجیت حدیث سے علیحدہ ہو گئے ہیں لیکن محدثین کے

مضمون نگار جناب شیخ محمد حنیف صاحب نے سیر با[illegible] تواریخ سے اخذ کر کے شیخ الشیوخ کے حالات کو قلم بند کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جو معلومات قرآن و حدیث کے موافق ہوں اسکو لیں جو مخالف ہوں اسکو چھوڑ دیں جناب نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے شاہ جیلان کی شان کو ملحوظ رکھ کر اصل حقیقت قوم کے سامنے بعنوان "مقدس بزرگ" پیش کی۔ کاش قوم کلام پاک کی آیات بینات کو سمجھتی اور اس سے اثر لیتی۔ مگر ایسا نہ ہوا بلکہ ہمارے اس مضمون کو خلاف سمجھ کر اہل علم حضرات سے تین صاحبوں نے تردیداً قلم اٹھایا۔ محمد حنیف صاحب مولانا معین شاہ صاحب۔ محمد صدیق صاحب بنارسی۔ مؤخر الذکر صاحب لکھتے ہیں: "عقیدت مندان غوث پاک بلکہ کل اہل اسلام کو مقدس بزرگ کے عنوان سے ٹھیس لگی ہے" جناب کے خیال شریف میں یہ نگزرا کہ "مقدس بزرگ" کے عنوان ہی سے عقیدت مندی ظاہر ہو رہی ہے۔ واقعہ معراج "جو غوث پاک" کی پشت مبارک پر قدم رسول کا نشان "قطبیت کبریٰ" کے لائق مضمون نویس نے لکھا ہے۔ اس واقعہ کو ہم نے بے بنیاد لکھا۔ کیونکہ واقعہ معراج حضور پاک سے زیادہ صحیح بیان کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ جب حضور پاک کی حدیث میں یہ واقعہ ذکر نہیں کیا گیا تو اپنی طرف سے چند باتیں گھڑ لینا بزرگان دین پر تہمت لگانا نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ (حضرت پیر جیلانی نے اسوۂ رسول کے خلاف نہیں کیا) جناب محمد حنیف صاحب لکھتے ہیں کیا انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ حضور پاک شب بیداری اور ادائیگی نوافل میں کس قدر انہماک رکھا کرتے تھے جس سے آپ کے قدم مبارک ورم کر جاتے تھے۔" جناب سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ لگاتار چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز جس میں حقوق زوجین بھی پامال ہو جاتے ہیں۔ سنت کہاں ہے۔ اور چالیس سال کی نوم کو ضائع کیوں کیا جو نعمت خداوندی ہے۔ جس کے بغیر ہر انسان کی زندگی وبال ہے۔ ان دو باتوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کرتے تو اچھا ہوتا مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے جب تک ان دو باتوں کو قرآن حدیث سے ثابت نہ کریں گے آپ کی تمام تحریر ناقابل جواب ہے۔

اب رہا جناب مولانا معین شاہ صاحب (نظامی) کا مضمون۔ شاہ صاحب نے عشاء کے وضو سے چالیس سالہ نماز صبح عنوان قائم کر کے حضور سید یوم النشور صلعم کی نماز تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزرنے پر شروع ہوتی تھی اور بعد فارغ ہونے کے بستر پر لیٹ رہتے تھے اور پھر نصف شب کے بعد بیدار ہو جاتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ بستر پر لیٹنے اور بعد میں بیدار ہونے سے عشاء کا وضو کیسے قائم رہا۔

۔ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

پھر جناب نے لکھا ہے کہ حضرت غوث پاک کا عشاء کے وضو سے نماز صبح چالیس سال تک ادا فرمانا ہمارے مولانا (موصوف) کے عندیہ میں خلاف شرع اور ناممکن تصور ہو تو ہو مگر میرے نظریہ میں نہ تو خلاف شرع ہے اور نہ ہی ناممکن ہے۔ اور دلیل میں یہ آیت پیش کی گئی ہے قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ اس آیت سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ نماز عشاء کے وضو سے نماز صبح ادا کی جائے۔ ہاں البتہ نیند سے بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرنے کا ذکر ہے ہم کب اسکے قائل نہیں۔ مدعی کو چاہئے کہ دلیل ایسی پیش کرے کہ معترض کا معقول اور مدلل جواب ہو۔ مخالف کہتا ہے کہ کسی بشر سے یہ ہونا ناممکن ہے کہ چالیس سال تک ہر رات وضو عشاء سے نماز صبح ادا کرے وہ بھی لگاتار پیہم۔

شاہ صاحب کیا اچھا ہوتا اگر قرآن شریف کی آیات بینات معہ ترجمہ اردو تحریر کرتے تاکہ ہر شخص آپ کی دلیل کو سمجھ سکتا۔ عالی جاہا! یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور إِلَّا قَلِيلًا اور إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ کے معنی کیا ہیں مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ کا مفہوم صاف ہے کہ قیام بھی کرو اور سونا بھی ضروری ہے۔ فرمائیے جناب تتجافی جنوبہم عن المضاجع میں سونے والے کو اپنی کروٹ کو فوراً یاد الٰہی کے لئے الگ کرنے کا حکم ہے یا بالکل سونے کی ممانعت ہے اور قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ میں کیا رات کا تھوڑا حصہ مراد ہے یا ساری رات۔ امن ھو قانت آناء اللیل ساجداً سے بھی ساری رات کا قیام مفہوم ہوتا ہے یا سونا بھی اور آرام کرنا بھی۔ شاہ صاحب سنئے! جب سید الکونین شاہ رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو عشاء سے نماز صبح چالیس سال تک نہیں پڑھی تو امت کا کیا حق ہے کہ اپنے پیارے رسول کے خلاف کرے۔

شاہ صاحب نے لکھا ہے اس کا جواب صرف اتنا ہے کہ آنحضرت نے اسے منع کہاں فرمایا ہے۔ جب منع نہیں فرمایا ہے تو ایسا عمل خلاف آنحضرت کیسے ہوا۔"

مولانا معین شاہ صاحب جیسے ایک جید عالم و فاضل کے قلم سے کیسی کیسی ناواقفی کی باتیں نکل رہی ہیں۔ افسوس شاہ صاحب! آپ نے صحیح بخاری و صحیح مسلم، مشکوٰۃ وغیرہ نہیں پڑھی، کتی بھی نہیں تو آؤ ہم سنائے دیتے ہیں سنئے۔ فاستمعوا لہ۔

مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

وعن انس قال جآء ثلثۃ رھط الی ازواج النبی صلعم یسئلون عن عبادۃ النبی صلعم فلما اخبروا بھا کانھم تقالوھا فقالوا این نحن من النبی صلعم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشٰکم للہ واتقٰکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ متفق علیہ۔

(باقی آئندہ)

فتاویٰ

س ۷۸ } اگر کوئی شخص عید گاہ میں پختہ منبر بنا دے اور اس پر چڑھ کر خطبہ دینا اور چاروں طرف دیوار یا صف آگے دیوار بنانا کیسا ہے اور رسول اللہؐ نے کبھی عیدین میں منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا ہے یا نہیں؟

ج ۷۸ } عیدین کا خطبہ منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں۔ اخرج مروان المنبر فی یوم العید ** فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر فی یوم العید ولم یکن یخرج فیه (مسلم)

(نوٹ) سائل نے پتہ صاف نہیں لکھا۔ اس واسطے بذریعہ اخبار دیا جاتا ہے۔ (ار داخل غریب خنہ)

س ۷۹ } قربانی کے لئے چھترا کتنی عمر کا ہونا چاہئے۔ آیا قربانی کا گوشت غیر مذاہب کے انسانوں کو بھی دینا چاہئے یا نہ۔ نیز قربانی کے چھترے سے ماہ ذیقعدہ میں اون مونڈ لینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔ (علی محمد ازبے سنگھ والا)

ج ۷۹ } چھترے کی عمر کا ذکر نہیں آیا۔ موٹا، تازہ، بے عیب، تندرست ہو تو جائز ہے۔ قربانی کا گوشت غیر مذاہب کو بھی دے سکتے ہیں اور قربانی کے جانور کی اون منڈا کر استعمال کرنا جائز ہے۔ اللہ اعلم! (ار داخل غریب خنہ)

س ۸۰ } ایک عورت نے اپنے شوہر سے مذاق میں کہا کہ آپ ایک دوسری عورت کر لیں۔ شوہر نے بھی مذاق میں جواباً کہا کہ تم بھی ایک دوسرا مرد (شوہر) کر لو کیا اس طرح کہنے سے نکاح میں کچھ فتور آیا یا نہیں! (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۰ } مذکورہ سوال الفاظ کہنے سے بحکم اقتضاء النص طلاق ہو جائے گی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ثلث جدهن جد وهزلهن جد یعنی طلاق مسخری سے کہے تو واقع ہو جاتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۱ } ہماری بستی کے اندر عید گاہ صرف ایک ہے۔ جہاں کہ مذہب احناف اور اہل حدیث دونوں جماعتوں کے لوگ اکٹھے ہو کر نماز عیدین ادا کرتے ہیں۔ مگر امام مذہباً اہل حدیث ہیں جو بارہ تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین پڑھاتے ہیں اور اسی عید گاہ میں اسی امام کے پیچھے احناف لوگ چھ تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین ادا کرتے ہیں۔ کیا اس طرح نماز عیدین پڑھنا جبکہ امام کی نیت بارہ تکبیر کے ساتھ اور مقتدی کی نیت چھ تکبیر کے ساتھ ہوتی ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے اور کتنی تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین پڑھنے کا حکم ہے؟ (محمد شفیع۔ از سملی)

ج ۸۱ } امام کے مقتدی کو امام کی اقتدا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اذا کبر فکبروا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔

س ۸۲ } صرافی کر کے روپیہ کمانا کیا سود کے اندر داخل ہے یا الگ۔ کیا اس قسم کا پیشہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۸۲ } صرافی منع نہیں۔ روپیہ بطور سکہ دیا جاتا ہے چاندی کے طور پر نہیں۔ تاہم احتیاطاً چاندی کے بدلے نوٹ دیدے اور سونے کے بدل روپیہ دے سکتا ہے۔

س ۸۳ } لڑکے کے گلے میں تعویذ لٹکانا یا گنڈا پہنانا ازروئے شریعت کیا حکم ہے؟

ج ۸۳ } قرآن مجید یا اسمائے الٰہیہ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نابالغ بچوں کو تعویذ لکھ کر ڈالے ہوئے تھے۔ (ابو داؤد)

س ۸۴ } جھاڑ پھونک لڑکوں کو کسی ضعیف العمر یا بزرگ شخص سے کرانا ازروئے شریعت کیا حکم ہے

ج ۸۴ } جائز ہے۔ حضرت عبد اللہ موصوف اپنے بچوں کو دم کیا کرتے تھے بگر شرط وہی ہے کہ ناجائز کلمات نہ ہوں۔

س ۸۵ } ریس (گھوڑ دوڑ) یا لاٹری میں روپیہ لگانا یا حصہ لینا ازروئے شریعت کیا ہے؟

ج ۸۵ } یہ قماربازی کی صورت ہے جو مسلمان کے لئے ناجائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطان الآیہ

س ۸۶ } مکان کے اندر کسی قسم کا فوٹو یا تصویر لٹکانا یا اپنا پورا یا نصف فوٹو کھنچوانا جائز ہے یا ناجائز جبکہ دیا سلائی ماچس کے اوپر فوٹو بنا ہوا ہوتا ہے اور یہ بھی گھر کے اندر یا جیب میں ہوتا ہے۔ کیا حکم رکھتا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۸۶ } تصویر کھنچوانا یا گھر میں لٹکانا حدیث شریف میں ممنوع ہے۔ دیا سلائی کی تصویر ایسی ہے جیسے پیسہ پر۔ تاہم مٹا دے تو بہتر ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۷ } نماز جنازہ میں مقتدیوں کی صفیں ایک ہو یا تین۔ عوام میں جو یہ مسئلہ رائج ہے آیا حدیث شریف میں قید موجود ہے یا دو صفیں بھی ہو سکتی ہیں؟ نیز صف میں ایک ایک آدمی کی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہونا چاہئے یا نماز کی طرح مل کر۔ (سردار محمد خریدار اہلحدیث)

ج ۸۷ } نماز جنازہ کے لئے تین صفیں بنانا ضروری نہیں اور نہ کسی حدیث صحیح میں ایسا کرنے کا ذکر آیا ہے حدیث کے الفاظ یوں آئے ہیں۔

ما من مومن یموت فیصلی علیه امة من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلاثة صفوف الاغفرله

یعنی جس مومن پر مسلمانوں کی اس قدر تعداد نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد تین صفوں تک پہنچ جائے ایسے مومن کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس قدر گروہ مسلمانوں کی سفارش خدا کے ہاں منظور کی جاتی ہے۔ اس حدیث کا ایک راوی مالک بن ہبیرہ اپنے قیاس سے تھوڑے آدمیوں کی بھی تین صفیں کر لیا کرتا تھا۔ ورنہ ازروئے حدیث سنت یا مستحب نہیں۔ وہاں تعداد کثیر مراد ہے۔ اللہ اعلم! (باقی سوالات کا جواب آئندہ ہوگا)

قواعد وضوابط سے واقف ہیں۔ ان سے میری مراد مولانا حافظ اسلم جیراجپوری ہیں۔ مہربانی کرکے وہ اپنا بیان شائع کریں کہ محدثین نے ان سب شروط اور قیود کی پابندی کی ہے کہ نہیں۔ تکلیف فرماکر شرح نخبہ۔ مقدمہ ابن صلاح اور اصول حدیث کی دوسری کتابیں ملاحظہ کریں۔ محدثین کرام نے سئی الحفظ کو بتصریح ضعفا میں شمار کیا ہے۔ ایسا ہی روایت بالمعنی کرنے کے لئے وہی شرط لگائی ہے جو پرویز صاحب نے بتائی ہے ہاں چوہدری صاحب کا یہ فقرہ کہ

اس قسم کی روائت پرستی نے ہمیں اصل دین
سے اس قدر دور پھینک دیا ہے جس کا اندازہ
نہیں کیا جاسکتا۔ (حوالہ مذکور)

اس کی اصلاح یوں کی جائے :۔

اس قسم کی شہادت ثقہ کے چھوڑنے والے
اصل دین سے بہت دور ہوگئے۔

کیوں؟ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

لطیفہ | قرآن مجید کی صداقت کہئے اور محدثین کی کرامت کہ چوہدری صاحب نے اپنی شروط میں پہلی شرط یہ لگائی ہے کہ حدیث اصول قرآنی کے خلاف نہ ہو! پھر خود ہی لکھا ہے کہ :۔

"اس میں شبہ نہیں کہ اصولِ حدیث میں یہ
بات بھی داخل ہے کہ صحیح حدیث وہ ہے
جو اصول قرآنی کے خلاف نہ ہو۔ لیکن احادیث
کے مجموعوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
اس قاعدہ کی رعایت میں بہت سہل انگاری
برتی گئی ہے" (ترجمان القرآن ص ۹۸/۱۸)

ناظرین کرام! | ان دونو عبارتوں کو ملاکر سامنے رکھئے۔ پھر سورہ یوسف سے زلیخا کے دو فقرے یکجا کیجئے۔ جو یہ ہیں :۔

(۱) مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ط

(۲) وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ط

زلیخا نے اپنے پہلے فقرے میں حضرت یوسف کو مجرم بتایا مگر دوسرے فقرے میں اس جرم سے بری ٹھیرایا ٹھیک اسی طرح چوہدری صاحب نے پہلے فقرے میں محدثین کو اشارۃً ملزم بتایا اور دوسرے فقرے میں اپنی طرف سے خود ہی ان کی بریت ظاہر کر دی۔ اسکے شکریے میں ان کی خدمت میں یہ شعر عرض ہے ؎

ہؤا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ہاں چوہدری صاحب نے اقتباس مذکور میں لفظ لیکن سے اخیر تک مجموعہ کتب حدیث میں جس امر کی شکایت کی ہے اس کا جواب ہم اس وقت تک ملتوی رکھتے ہیں جب تک چوہدری صاحب ہمیں ان حدیثوں کی فہرست نہ بتادیں۔ جن میں قرآنی اصول سے بے پروائی برتی گئی ہے۔

شکایت | چوہدری صاحب نے غالباً سنے سنائے قائلین حدیث کی شکایت یوں کی ہے کہ

"اگر آج یہ اعتراض کیا جائے کہ فلاں حدیث
قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف پڑتی ہے تو اس کا
جواب فوراً یہ دیا جاتا ہے کہ یہ تمہارے
فہم قرآن کا نقص ہے، قرآن جیسا آئمہ متقدمین
سمجھ گئے ہیں آج کون ویسا سمجھ سکتا ہے
لہذا آپ کو ماننا ہوگا کہ یہ ظاہری تعارض
دراصل تعارض نہیں ہے خواہ اس کے ماننے
میں آپ کی بصیرت بغاوت کرے، خود قرآن
کریم کی کھلی تعلیم اس کی تردید کر رہی ہو۔
حیرت ہے کہ جب یہی دلیل اہل فقہ، فقہ کے
وجوب میں دیں تو یہ پائے چوبیں قرار دیا
لیکن جب اپنے دعویٰ کا اثبات مقصود ہو
تو اس کو حصن حصین سمجھ لیا جائے"
(ترجمان القرآن ص ۹۹/۱۹)

جواب! | چوہدری صاحب! جس طرح آپ کو قائلین حدیث کی طرف سے یہ جواب ملا ہوگا۔ ہم نے قرآن کے ماننے والوں، پڑھنے والوں بلکہ پڑھانے والوں سے بھی ایسی باتیں سنی ہوئی ہیں تو کیا قرآن کی تعلیم کو غلط سمجھیں یا ان کے طریق عمل کی اصلاح کریں۔

غالباً دوسری صورت آپ اختیار کرینگے۔ ایسے لوگوں کی اصلاح خیال میں ہم اور آپ دونوں شریک ہیں۔ ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

جناب چوہدری صاحب کو محدثین کی تصریحات دیکھنے کا موقع غالباً بہت کم ملا ہے اسی لئے وہ محدثین کی طرف ایسے گناہ منسوب کرجاتے ہیں۔ جن کے جواب میں انہیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے ؎

قد اصبحت ام الخیار تدعی ٭ علی ذنبا کلہ لم اصنع

یعنی محدثین کہتے ہیں کہ چوہدری پرویز صاحب ہم پر وہ الزام لگاتے ہیں جن کے ہم مرتکب نہیں ہوئے۔ بڑے سے بڑا الزام جو چوہدری صاحب کو ملا ہے وہ یہ ہے کہ سنی شیعہ ایک دوسرے کی روایات کو معتبر نہیں جانتے حالانکہ دونوں کے راوی ثقہ ہوتے ہیں چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں :۔

"یہ حضرات (کم ازکم سنی حضرات) تو یہ تصور میں بھی نہیں لاسکتے کہ جو بزرگان دین ان احادیث کے راوی ہیں جو شیعہ حضرات کے مجموعوں میں ہیں وہ (نعوذ باللہ) سب جھوٹے اور غیر معتبر تھے۔ انکو بھی لامحالہ ثقہ ماننا پڑیگا اب صورت معاملہ یوں ہوئی کہ ثقہ رواۃ کی جماعت سے وہ احادیث امت کو ملیں جو سنی حضرات کے ہاں صحیح ہیں اور ثقہ رواۃ ہی کی ایک دوسری جماعت کی وہ احادیث ملیں جو شیعہ حضرات کے ہاں صحیح ہیں اور دونوں آپس میں قطعی متناقض رواۃ کی جہت سے احادیث پرکھنے کے اصول پر آپکو لازماً ان دونوں قسم کی احادیث کو اقوال رسول ماننا پڑیگا۔ اور یہ دونوں مجموعے واجب الاتباع ہوجائینگے۔ اب فرمائیے کہ احادیث کو دینی حجت (یقینی) نہ ماننے والوں کے خلاف آپ جو معصیت رسول کا الزام عائد کرتے ہیں اگر وہی اعتراض شیعہ حضرات آپ پر وارد کریں (اور وہ ایسے اعتراضات اکثر وبیشتر کرتے رہتے ہیں) تو آپ کے پاس کیا جواب ہے؟" (ترجمان القرآن ص ۱۰۳/۲۰)

اہلحدیث | محدثین کرام نے بتصریح تمام شیعہ معتزلہ ثقہ راویوں کی روایات کو قبول کیا ہے (ملاحظہ ہو شرح نخبہ وغیرہ) کتب حدیث کی چوٹی کی کتاب صحیح بخاری میں بھی ایسے راوی بکثرت ملتے ہیں اسی طرح کتب حدیث شیعہ میں بھی اہل سنت راویوں کی احادیث موجود ہیں جن کو وہ احادیث عامہ کہتے ہیں۔ ہمارے ناقص علم میں اس سے دونوں فریق کے محدثین کی دریا دلی کا ثبوت ملتا ہے۔ ہم

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج کا فیصلہ ہائیکورٹ میں

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ

مسجد شہید گنج لاہور بھی ہمارے ملک کی بدنصیبی سے موجب نزاع فریقین بن رہی ہے۔ ہمارا ملک اختلافات اور نزاعات کا گہوارہ ہی نہیں بلکہ بطن (پیٹ) ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہوتا رہتا ہے۔ کبھی گائے کشی پر جھگڑا ہے تو کبھی بت شکنی پر، کبھی مسجد کے آگے باجہ بجنے پر تو کبھی تعزیے پر۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ سب جھگڑے دین و دھرم کے ماتحت نہیں، ہاں دین و دھرم کا نقاب ان پر چڑھایا جاتا ہے۔ مسجد شہید گنج البتہ ایک مذہبی رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک قوم کی عبادت گاہ ہے۔ سکھ قوم اپنے دھرم کی رو سے ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں کے زیادہ قریب ہے کیونکہ سکھ تاریخ ان دونوں قوموں کا باہمی اتصال ایسا بتاتی ہے جو ہندوؤں سے نہیں ہے۔ مثلاً سکھوں کے گرنتھ میں قرآن شریف کی تعریف کا پایا جانا، سکھوں کے دربار امرتسر کی بنیاد کا حضرت میاں میر صاحب لاہوریؒ کے ہاتھ سے رکھا جانا ان کو پالکی میں بٹھا کر امرتسر میں لانا اور گوروؤں کا اسکو کندھا دینا، گورو گوبند سنگھ کی مدد پیران پنجاب کا کرنا۔ یہ سب واقعات ہیں جو ان دو قوموں کے باہمی مراسم قریبہ پر دلالت کرتے ہیں مگر گردش زمانہ سے جس طرح مسلمان ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ہیں یہ دو قومیں بھی قریب سے بعید ہو گئیں۔ بلکہ ہندوؤں سے بھی زیادہ دور۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ دیہات میں جہاں ہندوؤں کی کثرت ہو مسلمانوں کو اذان دینے میں رکاوٹ نہیں ہوتی برخلاف اس کے جہاں سکھوں کی کثرت ہو وہاں رکاوٹ کی جاتی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے؟ بدگمان تو اس کو کسی اور کی طرف نسبت کرتے ہیں مگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک کی اپنی بدقسمتی ہے کہ ہمیں اپنی کللاح نظر نہیں آتی۔

مسجد شہید گنج کا واقعہ ۱۹۳۵ء میں ہوا ہے جب سے سکھوں نے مسجد کو گرایا۔ مقدمہ ہوا سشن جج نے فیصلہ کیا کہ مسجد ہے۔ ایک معنی سے سکھوں کا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ اس کو مسجد نہیں مانتے بلکہ ایک کمرہ عدالت کہتے تھے۔ جہاں پر اسلامی حکومت کے زمانے میں قاضی فیصلے کیا کرتا تھا۔ ڈسٹرکٹ جج نے باوجود مسجد ماننے کے سکھوں کے قانونی قبضہ کی بنا پر مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ عدالتی طور پر مسجد ثابت ہو گئی۔ ہائیکورٹ نے بھی فیصلہ اپیل میں مسجد ہونے کی نفی نہیں کی مگر سکھوں کے قانونی قبضہ کی وجہ سے مسلمانوں کی اپیل کثرت رائے سے خارج کر دی۔

ہائیکورٹ کا فل بنچ تین ججوں پر مشتمل تھا۔ ایک انگریز چیف جسٹس۔ ایک غیر مسلم جسٹس۔ ایک مسلم جسٹس۔ مسلم جسٹس نے مسلمانوں کی اپیل منظور کرنے کی رائے دی اور وجوہات مفصلہ اپنے فیصلے میں لکھیں مگر نامنظوری کی طرف دو رائیں ہونے کی وجہ سے اپیل مسترد ہو گئی۔ اب ہم عدالتی فیصلے کی رو سے یہ کہہ سکتے ہیں اور ہمارا کہنا صحیح ہے کہ

مسجد شہید گنج مقبوضہ سکھاں

بُرا ہو تعصب کا اور بُرا ہو اختلاف قومی کا جس کی وجہ سے آریہ اخبار 'پرتاپ' وغیرہ آج تک باوجود فیصلہ عدالتی کے اس مقام کو مسجد بھی لکھنا گوارا نہیں کرتے۔ بلکہ شہید گنج لکھتے جاتے ہیں۔ اور کہنے کو یہ لوگ وحدت قومی کے مدعی ہیں مگر عملی طور پر ان کا مدعا یہی ہے کہ ان کا اتحاد مسلم قوم کے مقابلے میں ہوتا ہے۔ کبھی کوئی لفظ جو مسلمانوں کے حق کی طرف اشارہ بھی کرتا ہو وہ بھی ان کی زبان اور قلم سے نکلنا مشکل ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا

خیر یہ تو ہونا جس کا پہلے سے خطرہ تھا مگر اس کا اثر مسلمانوں پر کیا ہوا۔ وہ لاہور کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احرار اور جماعت نیلی پوشاں میں وہی نسبت رہی ہے جو آج کل چین و جاپان میں ہے۔ لیکن فیصلہ اپیل خلاف مسلمانان سنتے ہی ان دو نو جماعتوں نے اتحاد عمل کرنے کا اعلان کیا۔ تیسری جماعت مسلم لیگ ہے اس کے بعض ذمہ دار ارکان نے بھی اس اتحاد میں شرکت کا اعلان کیا۔ یہ اتحاد ثلاثہ کیا عمل کریگا ان کے بتلانے پر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ حکومت کی نافرمانی مل کر کرینگے جس کی ابتدا احرار نے کر رکھی ہے۔

یہاں تک تو واقعات ہیں۔ ان واقعات کی بنا پر ہمارا سوال ہے کہ یہ اتحاد (خدا کرے مضبوط ہو) کب تک رہیگا اور اس کی شروط کیا فیصلہ ہوئی ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ یہ اتحاد بھی آگے چل کر شماتت اعدا کا موجب نہ ہو۔ کیونکہ پنجاب خصوصاً لاہور کی آب و ہوا سے ہم واقف ہیں۔ بہتر ہوتا کہ یہ تینوں جماعتیں باہمی ایک جلسہ کرتیں اور اس مجلس میں چند اصحاب غیر جانبدار بھی شریک ہوتے وہ مجلس نوعیت عمل کی تعین کرتی اور اتحاد عمل کی شرائط طے کر کے پبلک میں شائع کر دیتی۔ لاہور کی مختلف جماعتوں میں بعض دفعہ اتحاد کرانے میں ہم بھی شریک رہے ہیں۔ اس لئے اس اتحاد کی بقا ہم نے اس سے زیادہ نہیں پائی جو حدیث میں آیا ہے:-

یصبح مومن ویمسی کافر

یہ تو ہے ہماری رائے اس اتحاد پر اب دوسرا خیال ہمارا ان جماعتوں کے طریق کار پر بحیثیت قانون مجالس کے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ مجالس اپنے نام میں آل انڈیا رکھتی ہیں۔ یعنی تمام ہندوستان میں ہماری شاخیں ہیں اور ہمارا مرکز بھی ایک ہے۔

قانون مجالس یہ ہے کہ جس جماعت کو اتنی وسعت حاصل ہو اس کی کوئی شاخ کوئی جدید کام نہیں کر سکتی جب تک مرکز فیصلہ نہ کرے۔ اس اصول کے ماتحت ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان جماعتوں کے مرکزوں نے سول نافرمانی کا فیصلہ کر دیا ہے؟ کیا مسلم لیگ کے ممبر خاصکر ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ان کے مرکز نے احرار سے مل کر نافرمانی حکومت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر کیا ہے

متفرقات

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ فروری ۳۸ء میں ختم ہے۔ اس لئے انکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آیندہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد یا انکی اطلاع جلد از جلد بھیجدیں ورنہ ہم مارچ ۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۴۴ - ۷۱۰ - ۱۳۲۵ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ -
۲۴۸۰ - ۲۶۸۰ - ۲۶۸۳ - ۳۵۶۶ - ۴۱۹۷ -
۴۲۵۱ - ۴۳۸۷ - ۴۳۵۱ - ۴۵۹۳ - ۵۴۰۵ -
۵۴۱۹ - ۵۵۹۱ - ۶۳۷۸ - ۶۶۴۱ - ۷۲۶۱ -
۷۴۴۲ - ۷۷۹۳ - ۸۲۵۹ - ۸۵۲۱ - ۸۷۵۹ -
۸۸۴۹ - ۸۹۰۰ - ۹۳۵۶ - ۹۳۹۱ - ۹۸۱۰ -
۹۸۲۲ - ۱۰۱۷۸ - ۱۰۱۸۲ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۶۲۲ -
۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۵۲ - ۱۰۸۵۳ - ۱۰۸۷۴ - ۱۰۹۱۳ -
۱۱۰۸ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۷۳ - ۱۱۳۴۲ -
۱۱۳۴۴ - ۱۱۳۴۶ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۵۸۸ - ۱۱۶۰۰ -
۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۳۷ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۱۸ -
۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۲ - ۱۱۸۳۵ - ۱۱۸۳۷ -
۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۲۹ - ۱۱۹۵۰ - ۱۱۹۶۸ - ۱۲۰۰۰ -
۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۳۵
۱۲۱۵۴ - ۱۲۱۵۷ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۰ - ۱۲۱۶۲ -
۱۲۱۶۳ - ۱۲۱۶۷ - ۱۲۲۱۶ - ۱۲۲۲۷ - ۱۲۲۳۲ -
۱۲۲۷۹ -

مہلت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ماہ فروری ۳۸ء میں ختم ہے۔ اگر ۲۸ فروری تک قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو پھر آیندہ اخبار بند کردیا جائے گا۔

۴۱۲۰ - ۸۰۲۸ - ۸۲۴۶ - ۸۲۶۱ - ۸۷۲۰ -
۸۸۸۵ - ۹۲۴۲ - ۹۲۷۶ - ۹۲۸۶ - ۹۴۶۳

۹۹۸۰ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۸۰۶ - ۱۱۰۹۷ - ۱۱۱۷۷ -
۱۱۲۹۳ - ۱۱۳۵۶ - ۱۱۳۶۳ - ۱۱۴۹۳ - ۱۱۵۳۵
۱۱۵۷۹ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۸۰ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۷۲ -
۱۱۹۷۸ - ۱۲۰۹۳ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۶ - ۱۲۱۶۵ -
۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۹۴ - ۱۲۲۱۵ -

بیرون ہند | کے خریداروں کو جن کی قیمت ختم ہوچکی ہے۔ مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیجدیں۔ ورنہ آیندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا

۹۴۵۷ - ۱۰۵۳۰ - ۱۱۰۳۶ - ۱۱۰۹۹ -
۱۱۱۲۳ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۵۴ -
۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۹۷۳ - ۱۱۹۹۲ -
۱۲۰۶۹ - ۱۲۰۷۸ - ۱۲۱۴۷ -

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداروں کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۱/۲۸ میں کی گئی تھی چنانچہ حسب اعلان اہلحدیث ۱/۲۸ ۲۸ ان کے نام وی پی کیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس ہوجائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

۳۷ - ۸۸ - ۱۰۴۳ - ۲۰۹۱ - ۵۳۲۹ -
۶۸۱۶ - ۷۲۸۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ - ۸۸۶۴ -
۹۳۴۳ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۴۵ - ۱۱۰۳۸ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۹۱ -
۱۱۵۹۴ - ۱۱۸۰۰ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۲۳
۱۲۱۴۹ - ۱۲۱۵۳ - ۱۲۱۶۴ - ۱۲۱۶۶ - ۱۲۱۹۴

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

کانگرس بلیٹن | آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے الہ آباد سے ایک بلیٹن اردو زبان میں شائع کرنا شروع کردیا ہے۔ جس میں کانگرس کی کارروائیاں اور صدر کے بیانات وغیرہ درج ہوا کرینگے۔ چندہ سالانہ ۶؍ (مع محصول ڈاک) انجمنوں اور دوسرے اداروں سے صرف عہ اور فی کاپی ۲؍

جی بی کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی۔ سوراج بھون الہ آباد۔ (یو۔پی)

رسالہ جامعہ دہلی | دہلی کے جامعہ ملیہ کی طرف سے ایک ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے۔ جس کا نام "جامعہ" ہے۔ اس میں سیاسی اور معاشی پہلو پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ رسالہ بابت جنوری ۳۸ء میں گذشتہ مہینوں کے مضامین کا خلاصہ دیا گیا ہے جس کی قیمت عہ ہے۔ چندہ سالانہ صہ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ ہے۔ ملنے کا پتہ منیجر رسالہ "جامعہ" قرول باغ۔ دہلی۔

مقدمہ حملہ قاتلانہ

پچھلے دنوں بنگالی پولیس نے حملہ آور ملزم ذوالفقار بیگ کو کلکتہ میں گرفتار کیا تھا۔ پھر وہاں سے ۲۷۔ جنوری کو امرتسر میں لاکر پولیس کے حوالے کردیا۔ اس سے اگلے روز ۲۸۔ جنوری کو جمعے کے دن جیل میں گواہوں کو بلاکر اس کی شناخت کرائی گئی۔ سوائے تانگے والے کے سب نے شناخت کرلیا۔ اس کے بعد پولیس امرتسر نے مزید تفتیش کے لئے تین روز کی مہلت طلب کی۔ سنا گیا ہے کہ ۲۔ فروری کو چالان سپرد عدالت ہوکر تاریخ مقدمہ مقرر ہوگی۔

ناظرین حسن انجام کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ اس مقدمہ کا اثر ساری جماعت اہل توحید پر ہے اور ہوگا

چندہ انعامی فنڈ کو اب **مقدمہ فنڈ** کی صورت میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ ہمدردان جماعت رفتار کو تیز کریں۔ مخالف طاقت بڑی سرگرمی دکھا رہی ہے۔ **شمع توحید** کی میزان (۲۵۶-۱۲) مقدمہ فنڈ کی (۳۸-۸) منجملہ معہ ۲۵ (منوزدعدہ) تفصیل آئندہ۔

(۲۹ ۱/۲۸)

(مولوی) عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث

ناظرین عید کے موقع پر اہل حدیث کانفرنس کے لئے عیدآنہ فنڈ کو یاد رکھیں۔

تو اپنے صدر کی زبانی اعلان کرائیں اگر نہیں کیا تو کسی مقامی جماعت کو کیا اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی سے نیا کام کرے۔ اسی طرح نیلی پوش جماعت بھی یہ اعلان کرے کہ اس کی مرکزی مجلس ختنظمہ نے نافرمانی کا فیصلہ کیا ہے؟ احرار کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ مرکز نے اگر فیصلہ کیا ہو اس کا ہمیں علم نہیں۔

یہ سب بے قاعدگی دراصل گھبراہٹ میں ہو رہی ہے۔ جس میں ہم مسلمانوں کو معذور سمجھتے ہیں۔

رہا یہ سوال کہ سول نافرمانی سے مقصد (حصول مسجد) حاصل ہو جائیگا۔ یہ بات اس مجلس کے سوچنے کی ہے جو ان تینوں مجالس کے نمائندوں اور چوتھے غیر جانب دار افراد پر مشتمل ہوگی۔

سردست ہم ان مجالس کی طرف سے سول نافرمانی کا ڈھنڈورہ پیٹنا مضطربانہ محبت کے سوا اور کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر دعا کرتے ہیں کہ خدا اپنی قدرت کاملہ سے مسلمانوں کو اس میں کامیاب کرے۔

سنا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی اپیل پریوی کونسل لندن میں کی جائے گی۔

ہدیہ تبریک | خان بہادر شیخ دین محمد صاحب آف گوجرانوالہ جسٹس ہائیکورٹ لاہور نے جس حوصلہ جرأت اور علمی نکتہ آفرینی سے اپنا فیصلہ لکھا ہے وہ صدہا مبارک کے مستحق ہیں۔ چنانچہ جو مبارک نامہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے ان کی خدمت میں بھیجا گیا وہ درج ذیل ہے:۔

"بخدمت شریف خان بہادر جسٹس دین محمد صاحب زاد اقبالہٗ۔ السلام علیکم!

اپیل مسجد شہید گنج میں آپ کی جرأت پر جماعت اہل حدیث کی طرف سے میں آپ کو ہدیہ مبارک پیش کرتا ہوں ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

خادم:۔ ابوالوفاء ثناء اللہ از امرتسر"

(باقی پھر)

جلسہ مذاکرہ علمیہ

دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ

مدرسہ احمدیہ آرہ کی التوا کے بعد بفضلہ تعالے

مدرسہ دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ قائم ہوا اور تقریبا چھ سال سے خیر و خوبی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا قدیم سلسلہ بھی زندہ ہوا۔ چنانچہ شہر آرہ اور مضافات کی جماعت کے نمائندگان کی مجلس شوریٰ ۱۵۔ جنوری میں باتفاق رائے قرار پایا کہ پہلی۔ دوسری، تیسری اپریل ۱۹۳۸ء کو حسب دستور قدیم جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ منعقد ہوا اور مدرسہ ہذا میں تعلیم پاکر گذشتہ دو سالوں میں جو بارہ طلباء فارغ التحصیل ہوئے ہیں اُن کی دستاربندی اور تقسیم اسناد اسی جلسہ میں کیا جائے۔ اور جلسہ میں شرکت کے لئے متعدد علماء کرام اور اکابر مدعو کئے جائیں۔ چونکہ اس موقع پر صوبہ بہار اور باہر سے بہت زیادہ مہمانوں کی آمد کی توقع ہے۔ اس لئے تسہیل کار کے لئے مجلس استقبالی کی تشکیل عمل میں آئی۔ بیس آدمی اسی وقت استقبالیہ کمیٹی کے ممبر ہوئے۔ ممبری فیس ایک روپیہ رکھی گئی۔ اور مجلس استقبالی نے پوری مستعدی کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا ہے اور کم از کم پانچ سو ممبر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہماری تمام دردمند حضرات سے التماس ہے کہ جلسہ کو کامیاب بنانے میں پوری سرگرمی کے ساتھ شریک ہوں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

مدرسہ اور جلسہ فنڈ میں ترسیل زر بنام حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب سکرٹری مدرسہ انوار احمدیہ آرہ اور استقبالیہ کمیٹی کی درخواست اور فیس کی ترسیل بنام جناب ڈاکٹر محمد حبیب اللہ صاحب سکرٹری استقبالیہ کمیٹی چوک آرہ ہو۔

(ڈاکٹر) محمود الحق۔ (مسٹر) محمد یوسف بی۔ ایس سی
جوائنٹ سکرٹریان۔ (صدر داخل اشاعت فنڈ)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

ضروری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ زراعت پنجاب کے متعدد فرائض منصبی میں ایک نہایت اہم فرض منتخب اور اصلاح یافتہ بیجوں کی تقسیم ہے۔ اس کے ذریعہ کاشتکاروں کو اعلیٰ درجہ کے بیج واجبی قیمت پر مل سکتے ہیں جو پیداوار اور نفاست کے اعتبار سے ان کے لئے کثیر منافع کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ کاشتکاروں کو چاہئے کہ ہمیشہ محکمہ زراعت کی طرف سے مہیا کردہ بیج استعمال کیا کریں ۱۹۳۶-۳۷ء میں ۱۷ ہزار سات سو من بیج محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کے لئے مہیا کیا۔

(لاہور ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

(۲۶۷)

(۲۶۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۵ / ۱۶

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

امرتسر ۱۰/۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۱/۱۸ فروری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔

عام خریداران سے ۔۔ ۔۔

۔۔ ۔۔ ششماہی ۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

فہرست مضامین

روشِ زماں

(از قلم مولوی ابوسعید محمد شفیع صاحب نعیم دینانگری ۔ گورداسپوری)

ہمرہاں گردش دوراں کا تماشہ دیکھو
پیٹے جاتے ہیں رہ حق کے دکھانیوالے

وہ حسین اور وہ فاروق وہ علی و عثماں
بے شمار ان کے ہوئے پیدا ستانیوالے

شمع توحید کے پروانے شہید مرحوم
یعنی وہ شرک سے لوگوں کو بچانیوالے

حق پرستی میں گرے ان پہ مصائب کے پہاڑ
بدنہاد اعدا ہوئے خوں کے بہانیوالے

بیگماں بغض و عداوت ہی غذا ہو جن کی
خرمن امن کو میں آگ لگانے والے

بوالوفا پر کہ جو ہے حامیٔ قرآن و حدیث
حملہ کرتے ہیں رہ شرک بتانیوالے

یہ روش تیری جہاں باقی رہے گی تاکے
خود بھی مٹ جاتے ہیں اوروں کو مٹانیوالے

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔اے پی۔سی۔ایس۔ سب جج بہادر درجہ اول شیخوپورہ

مقدمہ دیوانی نمبر ۲۵۹ سال ۱۹۳۷ء

دیال سنگھ ولد سندر سنگھ۔ منگل سنگھ ولد غزان سنگھ۔ کرتار سنگھ ولد کالا سنگھ۔ جیل سنگھ ولد لدا سنگھ اقوام جٹ ورک ساکنان موضع ذکھر مشمولہ چوہڑکانہ منڈی تحصیل وضلع شیخوپورہ۔ مدعیان۔

بنام غلام رسول ولد سلطان بخش۔ حاجی محمد اسماعیل ولد امام دین۔ رحمت ولد محمد دین۔ عجب عالم ولد نبی بخش۔ معراج دین ولد نظام دین۔ اقوام شیخ ساکنان چوہڑکانہ منڈی تحصیل شیخوپورہ غلام محمد و فضل دین۔ پسران لدوڑہ اقوام کمہگر۔ صالح محمد ولد اسلام دین قوم موچی۔ سوہنا ولد دسن قوم موچی۔ نواب ولد دسوندی قوم ماچھی۔ دادا ولد جیونا قوم چھینی۔ تاجا ولد اسمعیل قوم موچی۔ معراج دین ولد گہنا قوم موچی ساکنان چوہڑکانہ منڈی اودہم سنگھ ولد مہرم سنگھ۔ ماہنا سنگھ ولد ہنر سنگھ۔ کشن سنگھ ولد کرم سنگھ۔ بلاقا سنگھ ولد گلاب سنگھ۔ دہاوا سنگھ ولد چوند ہاسنگھ۔ ہرنام سنگھ۔ سردار سنگھ۔ کرتار سنگھ۔ دربارہ سنگھ و سروپ سنگھ پسران کھیم سنگھ۔ بھاگ سنگھ۔ دیوان سنگھ و مراش سنگھ پسران جوالا سنگھ۔ سنت سنگھ ولد بہادر سنگھ۔ پال سنگھ ولد دہرم سنگھ۔ جرنیل سنگھ نابالغ ولد جہانگیر سنگھ بولایت ہرسنگھ مدعا علیہ مذکور بھائی نابالغ مذکور۔ دیوا سنگھ ولد کاہبہ سنگھ پسران قندھارا سنگھ۔ مدلوا سنگھ ولد تیجا سنگھ۔ اندر سنگھ ولد دیا سنگھ۔ ماہنشا سنگھ ولد چرت سنگھ۔ بوٹا سنگھ ولد کپور سنگھ انوپ سنگھ ولد صوبہ سنگھ۔ نشاہر سنگھ و جرنیل سنگھ نابالغان پسران سرودل سنگھ بولایت اندر سنگھ مدعا علیہ۔ جیون سنگھ ولد سوداگر سنگھ۔ جگل سنگھ ولد ہنا سنگھ۔ کہر سنگھ ولد شام سنگھ۔ پال سنگھ۔ بدہ سنگھ و آرجیل سنگھ پسران چہر سنگھ۔ بھوٹا سنگھ ولد ساون سنگھ۔ سنت سنگھ ولد کرم سنگھ۔ دلیا سنگھ۔ وسن سنگھ۔ سولکھن سنگھ و کیسر سنگھ پسران گیا سنگھ۔ آما سنگھ ولد گلاب سنگھ اقوام جٹ ورک ساکنان موضع جھنڈا تحصیل وضلع شیخوپورہ دیال سنگھ۔ حاکم سنگھ۔ اندر سنگھ پسران ورشہ سنگھ۔ جگل سنگھ ولد سلطان سنگھ المعروف شان سنگھ۔ سادہو سنگھ ولد تخت سنگھ۔ شنگارا سنگھ ولد باگا سنگھ اقوام جٹ ورک ساکنان موضع کی پردانی تحصیل وضلع شیخوپورہ۔ ارور سنگھ ولد ہزارا سنگھ موہن سنگھ ولد ہرنام سنگھ۔ سدا سنگھ ولد بوڑ سنگھ۔ بہوا سنگھ ہیرا سنگھ و وزیر سنگھ پسران ساول سنگھ۔ ہوشناک سنگھ ولد اوکہ سنگھ۔ لکھمن سنگھ ولد لابھ سنگھ۔ باوا سنگھ۔ پنجاب سنگھ و گمر سنگھ پسران نہال سنگھ۔ اوجاگر سنگھ ولد دیا سنگھ۔ مل سنگھ ولد انوپ سنگھ۔ مسمات بال کور بیوہ پیارا سنگھ تلوک سنگھ ولد دوان سنگھ۔ بشن سنگھ ولد باگا سنگھ۔ سوہن سنگھ موہن سنگھ و سوجا سنگھ پسران وریام سنگھ۔ دیوان سنگھ۔ ندھان سنگھ و کنور سنگھ پسران سندر سنگھ اقوام جٹ ورک ساکنان موضع چک نمبر ۵۲ تحصیل وضلع شیخوپورہ۔ نرائن سنگھ و اوجاگر سنگھ پسران چندا سنگھ۔ درشن سنگھ ولد لابھ سنگھ۔ کپور سنگھ ولد سدا سنگھ۔ شیر سنگھ ولد چھند اوجاگر سنگھ و سوداگر سنگھ بالغان و بچن سنگھ نابالغ بولایت اوجاگر سنگھ مدعا علیہ ۸۶ برادر حقیقی نابالغ مذکور پسران گلا سنگھ۔ ہرنام سنگھ۔ گوردیال سنگھ نابالغان پسران پیارا سنگھ بولایت ہزارا سنگھ [illegible] مدعا علیہ ۹۰۔ قندھارا سنگھ [illegible] پسران خوشحال سنگھ۔ چہر سنگھ [illegible] و انوپ [illegible] پسران چھو سنگھ۔ تارا سنگھ ولد بال [illegible] ولد سندر سنگھ اقوام جٹ ورک ساکنان موضع ذکھر تحصیل وضلع شیخوپورہ۔ کرتار سنگھ ولد سندر سنگھ۔ مسماۃ بھاگو بیوہ مہان سنگھ۔ شنگارا سنگھ و قندھارا سنگھ پسران توجا سنگھ اقوام جٹ بھار ساکن موضع ذکھر تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔ سنتوکھ سنگھ بالغ۔ جوہر سنگھ و بخشیش سنگھ نابالغان بولایت سنتوکھ سنگھ مدعا علیہ ۱۰۳ برادر حقیقی نابالغان پسران ملا سنگھ اقوام جٹ بھار ساکن موضع چک نمبر ۵ چوہڑکانہ تحصیل شیخوپورہ۔ مل سنگھ نابالغ ولد چیت سنگھ بولایت شنگارا سنگھ مدعا علیہ ۱۰۱۔ ماہنا سنگھ اوجاگر سنگھ۔ شیر سنگھ۔ لہنا سنگھ و سوداگر سنگھ پسران دھیان سنگھ اقوام جٹ بھار ساکنان موضع ذکھر تحصیل وضلع شیخوپورہ۔ مدعا علیہم۔

دعوےٰ استقرار حق

بدیں مضمون کہ مدعا علیہم ۱ تا ۱۱۲ کو مدعیان و مدعا علیہ ۱۱۳ لغایت ۱۱۲ کی مشترکہ اراضی موقوعی [illegible] بہمراہ واقع موضع ذکھر تحصیل وضلع شیخوپورہ پر کوئی عمارت تعمیر کرنے کا قطعاً کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ معہ حکم امتناعی دوامی بطور دادرسی مستلزمہ کہ جو مدعا علیہم ۱ تا ۳۴ نے اراضی مذکورہ پر تاہنوز تعمیر کی ہے۔ اس کو وہ گرا دیں اور جدید تعمیر کرنے سے ہمیشہ کے لئے باز رہیں۔

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ

مدعا علیہ ۱ غلام رسول کو مدعا علیہم ۲ تا ۱۳ و مدعا علیہ ۱۴ اودہم سنگھ کو مدعا علیہم ۱۵ تا ۵۲ و مدعا علیہ ۵۳ دیال سنگھ کو مدعا علیہم ۵۴ تا ۵۹ و مدعا علیہ [illegible] اوجاگر سنگھ کو مدعا علیہم ۶۰ تا ۸۰ و مدعا علیہ ۸۱ نرائن سنگھ کو مدعا علیہم ۸۲ تا ۱۰۲ و ۱۰۶ تا ۱۱۱ و مدعا علیہ ۱۰۳ سنتوکھ سنگھ کو مدعا علیہم ۱۰۴ و ۱۰۵ کی طرف سے پیروی مقدمہ ہذا کرنے کی اجازت ہے اور اگر اس میں کسی کو کوئی عذر ہو تو وہ مورخہ $\frac{۲}{۲۸}$ ۱۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ نیز متذکرہ بالا ہر چہ مدعا علیہم برائے پیروی مقدمہ تاریخ مقررہ $\frac{۲}{۲۸}$ ۱۹ پر حاضر آویں۔

آج بتاریخ $\frac{۱}{۲۸}$ ۲۵ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ ذی الحج ۱۳۵۶ھ ہجری

تثلیث نصاریٰ

مروجہ عیسائی مذہب اور اسلام میں مسئلہ تثلیث حد فاصل ہے۔ قرآن شریف نے اس عقیدہ (تثلیث) کی تردید میں حضرت مسیح کا قول نقل کیا ہے۔ کیونکہ عیسائی لوگ تثلیث میں حضرت مسیح کو ایک اقنوم (حصہ) مانتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ "باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس" یہ تثلیث ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں حضرت مسیح کا قول یوں آیا ہے:۔

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ

یعنی اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔

اس کلام مسیحا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا درجہ عابد کا ہے اور خدا کا درجہ معبود کا۔ عیسائی لوگ اگر یہ نسبت مان جائیں تو قضیہ ختم۔ مگر وہ اپنے خیال کے پختہ ہیں اس لئے انہوں نے آج تک عقیدۂ تثلیث کو نہیں چھوڑا۔ چونکہ یہ عقیدہ مذہبی ہے اور مذہبی عقیدے کا ثبوت مذہبی کتاب ہی سے ہونا چاہئے۔ اس لئے مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں سے ہمیشہ تقاضا ہوتا رہا کہ تثلیث کا ثبوت انجیل سے دو ورنہ چھوڑ دو۔ وہ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالے سے دیا کرتے تھے جو انجیل یوحنا میں یوں مذکور ہے:۔

ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا۔ کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔
(انجیل یوحنا۔ باب اول)

پادری لوگ اس سے تثلیث کا ثبوت دیتے رہے۔ مسلمان مناظر اس کو مغلق کلام کہتے۔ اس کا اغلاق خود اس کے الفاظ ہی سے ظاہر ہے۔ ناظرین خود ہی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ عیسائی رسالہ "اخوت" لاہور میں اس کی جو تشریح اور ترکیب کی گئی ہے وہ قابل دید و شنید ہے ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم رسالہ مذکور کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"کلام کو ہم بات کہتے ہیں۔ بات دل کے خیال کو ظاہر کرنے کا آلہ ہے۔ بات ایک لفظ ہے جو حرفوں سے بنی ہے۔ حرف ایک نشان ہے جو صرف ایک سادہ آواز کے لئے ٹھہرا لیا گیا ہے۔ بات بولنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھنے کیلئے لکھی جاتی ہے۔ آدمی بولنے والا حیوان ہے۔ اسے قدرت کی فیاضی نے بولنے کی طاقت اور لیاقت بخشی ہے۔ وہ اپنی طرح طرح کی باتوں کی ملاوٹ سے ایسے جملے بول سکتا اور ایسی مسلسل تقریر کر سکتا ہے کہ پتھروں کو پانی کر دے۔ بولی سے بات انسانی ایجاد ہے۔ لیکن اس بات میں یہ خامی ہے کہ وہ بغیر زبان اور تالو کی مدد کے بالکل بیکار چیز ہے۔ وہ اپنے دلی خیال کے اظہار کے لئے انسانی وجود کی محتاج ہے۔ تو وہ کلام یا بات جس کا آیت بالا میں بیان کیا گیا ہے۔ کیا اسی مصنوعی تقسیم میں آجاتی ہے؟ یہ غیر ممکن ہے۔ آیت ہذا میں کلام موضوع یا سبجیکٹ یعنی فاعلی صورت میں ہے۔ جس کی بابت کہا گیا کہ **وہ تھا** بغیر کسی ذریعہ یا سہارے یعنی وسیلہ کے خود بالذات موجود تھا اور بغیر کسی بولنے والے کے موجود تھا۔ اسی سے سب کچھ ہوا جو ابتدا میں نہ تھا۔ اس کلام کی بذاتہ بغیر شرکت غیرے ازل میں موجودگی وحدت پر مثبت دلیل ہے کہ بجز اس کے اور کوئی خارج میں ہستی موجود نہ تھی ——— علمائے ہنود اس حالت میں واجب الوجود ہستی کو نرگن یعنی لاصفت کہتے ہیں۔ مگر ہم اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے کہ کلام صفت بھی ہے۔ اور چونکہ وہ خود بغیر کسی خارجی بولنے والے کے خود بولی ہوئی بات یا کلام ہے۔ تو وہ موصوف بھی ہے۔ خدا کی فہمید ہماری سمجھ اور فہم پر منحصر نہیں ہے۔ گویا وہ ہماری سمجھ کا محتاج ہے۔

اس آیت مغلق کا دوسرا جملہ یہ ہے کہ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ کلام خدا میں تھا۔ جیسے ہمارا کلام بصورت خیال ہم میں ہے بلکہ وہ خدا کے ساتھ اس طرح تھا جیسے انسان انسان کے ساتھ خارج میں دو وجودوں کے ساتھ چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ مثلاً زید اور بکر یہ جملہ وحدت میں کثرت پر دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے۔ چونکہ اس جملہ سے شرکت فی الذات کی طرف انسان کا واہمہ رجوع کرتا ہے۔ اس کے دور کرنے کے لئے مصنف انجیل تیسرے جملہ میں صاف کہتا ہے کہ کلام خدا تھا۔ کیونکہ خدا بذاتہ واحد ہے۔ کسی غیر ذات کا غیر ذات میں ملانا گویا گندم اور نخود سے کھچڑا بنانا ہے۔ اب اس آیت کی ترتیب یوں ہو جاتی ہے کہ ابتدا میں کلام تھا جو خدا تھا اور کلام خدا

انتخاب الاخبار

مرتومہ [illegible]

——— امرتسر میں رویت ہلال ماہ ذی الحجہ [illegible] یکم فروری کو ہو جانے سے عید ذی الحجہ [illegible] کو ہوئی [illegible]

——— امرتسر میں [illegible] میں بدستور [illegible] ہے

——— لاہور [illegible] سول نافرمانی جاری ہے [illegible] رہتے ہیں

——— لاہور [illegible] نے بھوک ہڑتال کی رو سے [illegible] ہیرالال اور دیگر [illegible] ترک کر دینے [illegible]

——— مسجد شہید گنج کی [illegible] کرنے [illegible] ایک [illegible] بنا لی گئی ہے۔

——— لاہور میں حافظ [illegible] کی آمد کے سلسلے میں احراریوں اور [illegible] فساد ہو جانے سے کئی آدمی مجروح ہوئے

——— مکہ معظمہ [illegible] کی اطلاع ہے کہ تطہیر حجاز کی بارھویں سالگرہ کے موقع پر حضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کو شاہ اطالیہ، کمال اتاترک، ملک العراق، شاہ ایران، شہنشاہ جارج ششم، شاہ مصر، شاہ ہالینڈ وغیرہ ممالک سے مبارکبادی کے پیغامات وصول ہوئے جلالۃ الملک کی طرف سے ان کو جوابات دیئے گئے۔

——— مکہ مکرمہ میں مصری ڈاکٹروں کا ایک وفد حجاج کی خدمت کے لئے پہنچ گیا ہے۔

——— جدہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہوائی سروس کا افتتاح ہو گیا ہے۔

——— ترکی پارلیمنٹ نے ایک جدید قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے [illegible] کے [illegible] کو ترکی حدود سے باہر لے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ سب چیزیں جنگی سامان [illegible] استعمال کی جاتی ہیں

——— [illegible]

کارپردازان اہلحدیث

کی طرف سے ناظرین کو

عید اضحیٰ

مبارک ہو

اعلان تعطیل

یہ پرچہ بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ

شائع نہیں ہوگا

ناظرین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

اصحاب خیر غور فرمائیں | غریب فنڈ سے جس قدر اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے اس کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ بہت سے سائلین تو عرصے سے درخواستیں ارسال کرکے اخبار کے مطالعہ کے متمنی ہیں۔ اس لئے اصحاب خیر سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ دست کرم کشادہ کرتے وقت اس فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں

محرم اور تعزیہ | کے متعلق ایک اشتہار علماء اسلام کے دستخطوں سے شائع کیا گیا ہے کہ تعزیہ بنانا بالکل ناجائز ہے۔ دیگر بدعات روضہ پیٹنا وغیرہ شریعت میں ممنوع ہیں۔ ناظرین اہلحدیث منگوا کر [illegible] تقسیم کریں۔ اشتہار کا سائز [illegible] ہے محصول ڈاک پہلے [illegible]

[illegible]

شعرا [illegible]

[illegible] وفات [illegible] مروجہ [illegible]

منیجر اہلحدیث

جمعیت تبلیغیہ کا رسالہ مفت [illegible] کا ایک چار سالہ [illegible] چھپ کر تیار ہے جس میں کلمہ، ارکان اسلام اور توحید الٰہی مضمون زندگی [illegible] جامع و دلچسپ مضمون ہیں جو حضرت مولانا سیالکوٹی صدر تبلیغیہ کے نتیجۂ افکار ہیں۔

احباب محصول ڈاک بھیج کر مفت طلب کریں تین پیسے کے محصول میں صرف [illegible] عدد جا سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ: مولوی عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

ناظرین اہلحدیث | عید کے موقعہ پر "اہل حدیث کانفرنس" کے لئے عید آنہ فنڈ کا خیال رکھیں۔ (منیجر اہلحدیث)

اس کے قریبًا ایک سال بعد "حقیقۃ الوحی" کتاب میں اپنے نشانات گنواتے ہوئے ع۱۲۹ پر مذکورہ بالا الہام میں معمولی سا لفظی تغیر کر کے آپ نے یوں معجزہ نمائی کی کہ "جب ہم موسم بہار میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ... ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا۔ خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔ اس کے بعد سید مہدی حسین کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ آخر خدا کے فضل سے اسکو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔" (ملخص حقیقۃ الوحی ص۳۱۴)

اس بیان میں مذکورہ الہام کو مہدی حسین کی اہلیہ سے متعلق ٹھہرایا۔ اس سے قریبًا چھ ماہ بعد اخبار اہلحدیث ۸۔ فروری ۱۹۰۷ء کے جواب میں بمقابلہ حضرت مولانا فاتح قادیان امرتسری اسی الہام کو چند حروف کے الٹ پھیر سے تتمہ حقیقۃ الوحی کے ص۲۶ پر مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری سے وابستہ کیا۔ چنانچہ اس سے پہلی قسط میں وہ تحریر نقل ہو چکی ہے۔

اس قسم کی کاروائیوں سے مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت ونبوت کی پٹڑی جمانے میں اپنے بہترین حسن تدبر کا واضح ثبوت دیا ہے۔ آہ! ؎

کوئی جانے تو کیا جانے وہ یکتا تھا ہزاروں میں

رہ گئی یہ بات کہ مرزا جی کی مذکورہ کاروائیاں اگرچہ ان کے مقلدین کے نزدیک معجزات سماویہ سے بھی بڑھ کر کیوں نہ ہوں تاہم دوربین نگاہوں میں تو یہ سراب صحرا سے کم نہیں۔ سو اس کا انسداد مرزا صاحب کے اخلاف نے یوں کیا کہ کتاب "تذکرہ" میں اس الہام کو تین الہام شمار کر کے مرزا صاحب کی عیب پوشی کی۔ اس سے مقصود ان کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کو الہام متعدد دفعہ ہوا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اسے متعدد مواقع پر چسپاں کیا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے جو بقول مرزا صاحب

"مجرموں کی سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے۔"

یہ کاروائی کی کہ خود مرزا صاحب کے قلم سے دستخط کروا دئیے کہ یہ الہام پرانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس الہام کو مولوی عبدالکریم سے متعلق ٹھہراتے ہوئے لکھا کہ:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتا دیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہو چکا تھا تو پھر یہ الہامات مندرجہ ذیل جو پرچہ اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکے ہیں کس نسبت تھے یعنی (۱) کفن میں لپیٹا گیا (۲) اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا وغیرہ۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۶)

یہ سطور بآواز بلند معلن ہیں کہ الہام "اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا" تازہ الہام نہیں ہے بلکہ پرانا ہے جو عبدالکریم کی حیات میں اخبار بدر والحکم میں شائع ہو چکا ہے۔ پس مصنفین تذکرہ کا اسے جدید الہام قرار دینا سراسر اپنی الہامی کتاب میں خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرنا ہے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزائی اصحاب اخبار بدر اور الحکم (جن کا حوالہ مرزا جی نے دیا ہے) کے تمام فائل چھان ڈالیں۔ سوائے اسی ایک الہام کے جسے ہم اس مضمون کے شروع میں بحوالہ البشریٰ ص۹۹ درج کر آئے ہیں اور کوئی الہام اس مضمون کا نہیں ملے گا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کا اپنے ایک ہی الہام کو مختلف مواقع پر لگانا اور مصنفین تذکرہ کا اس عیب کو چھپانے کے لئے اس الہام کو متعدد النزول ٹھہرانا سراسر غلط و باطل اور خیانت ہے۔ جس پر مرزا صاحب کا فتویٰ ذیل بالکل درست آتا ہے۔

"پس ظالم اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے عبارتوں کو بدلا دے۔ کم کی جگہ زیادہ اور زیادہ کی جگہ کم کرے۔ جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنے سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے حالانکہ اس کے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ نہ ہو پھر اس بنا پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنے بجز اسکے کچھ نہیں۔" (ملخص نور الحق ص۵۵)

احمدیو! ؎

اپنی چالوں پہ نظر ایمان کی خود ہی ڈالو
ہم اگر عرض کریںگے تو شکایت ہوگی

(باقی دارد)

ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب

(مرقومہ محمد علی صاحب از جے پور)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ احقر نے مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت ایک مضمون پیش کیا تھا جو ۲۰۔ اگست کے اہلحدیث میں شائع ہوا۔ اسی مضمون سے مرزا صاحب کے اقوال جو پیدائش مسیح کے بارے میں تھے اقتباس کر کے بصورت استفتاء مولوی محمد علی صاحب لاہوری امیر جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیج کر دریافت کیا تھا کہ آیا مرزا صاحب کے یہ کل اقوال کتاب اللہ سے ماخوذ ہیں یا کیا؟ امیر صاحب موصوف نے جوابًا تحریر فرمایا کہ

"حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے عقل وفہم کے مطابق لکھا ہے۔ اور یہ کوئی اصولی مسئلہ نہیں۔ قرآن شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے ایک شخص کے نزدیک ایک معنی ہیں دوسرے کے نزدیک نہیں ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی مولانا نورالدین صاحب حضرت عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل تھے۔ اس لئے یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر ایمان کی بنا ہو۔ اگر اس پر مفصل بحث پڑھنا چاہتے ہیں تو کتاب "ولادت مسیح" مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد منگوالیں۔"

لاہوری امیر (مولوی محمد علی صاحب) موصوف کا یہ تحریر فرمانا کہ یہ کوئی اصولی یا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر ایمان کی بنا ہو تو کس حد تک بجا و درست ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب خود اس مسئلہ کو معتقدات میں داخل سمجھتے تھے جیسا کہ چشمہ مسیحی ص۱۸ کی عبارت سے ظاہر ہے:-

(۲۶۳)

کے ساتھ تھا جو خدا تھا۔ اور ان دونوں جملوں کی یکسانی تیسرے جملے تو اعد زبان کے ماہرین پر بخوبی واضح ہے۔ اور اسی رائے کی تائید در تائید کے لئے انجیل نویس نے اس جملہ کو دہرا بھی دیا کہ

یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔

(رسالہ اخوت لاہور ص۱۹۔ دسمبر ۳۷ء)

اہلحدیث | یہ تشریح خود تشریح کی محتاج ہے۔ مقام تعجب ہے کہ ایک غلط خیال کی تائید کے لئے کتنی کوشش کی جاتی ہے۔ اس مغلق فقرہ کی تشریح اور تفہیم میں انتہائی کوشش ہے جو راقم مضمون مذکور نے کی ہے۔ کیا عجیب خلاصہ ہے کہ

(۱) ابتدا میں کلام تھا جو خدا تھا۔

(۲) اور کلام خدا کے ساتھ تھا جو خدا تھا۔

ہم کوتاہ نظر ایسے باریک فلسفہ کو کیا سمجھیں۔ غالباً قادیانی دماغ اس کو سمجھیں گے جنہوں نے مرزا صاحب کا یہ قول خوب سمجھا ہوا ہے کہ

میں پہلے مریم تھا پھر حاملہ ہوا پھر میں مسیح بن گیا۔

سچ ہے ؎

کبھی معشوق تھے وہ بھی جواب عاشق کہلاتے ہیں
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

قادیانی مشن

قادیانی اقوال مختلفہ کا نمونہ

ہمارے قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کا طریق عمل عام طور پر یہ ہے کہ جو بھی واقعہ دنیا میں ہو اس کو اپنے پیشوا کی صداقت میں پیش کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اکثر وہ واقعہ ان کی تکذیب کا ہوتا ہے۔ آج بطور نمونہ ہم ایک جدید واقعہ پیش کرتے ہیں۔

لندن سے خبر آئی ہے کہ وہاں کنٹربری اور یارک کے پادریوں کا جلسہ ہوا جس پر بعض پادریوں نے بائبل کی حفاظت پر اعتراض کئے۔ پھر کیا قادیانی اخبار "الفضل" نے اپنے مسیح موعود کی بہادری دکھانے کے لئے ایک صفحہ لکھ مارا۔ چنانچہ الفضل کا مختصر اقتباس یہ ہے :-

"بائبل کے مجموعہ کی حیثیت و اصلیت پر تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ تاریخی طور پر اس مجموعہ کا انسانی دسترس اور کتر بیونت سے منزہ ثابت کرنا ناممکن ہے سچ یہی ہے کہ دنیا کی کوئی الہامی کتاب اصلیت کلیۃً محفوظ نہیں ہے جس طرح قرآن مجید ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ و مصئون ہے۔

بائبل کے غیر محفوظ اور غلطی سے غیر مبرا ہونے کا اب تو کلیسا کے بڑے بڑے پادریوں کو بھی اعتراف ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔" (الفضل ۳۰ جنوری ۳۸ء ص۵)

اہلحدیث | ہم نے جو کہا کہ جس واقعہ کو مرزائی اپنی تصدیق میں پیش کریں۔ دراصل وہ ان کی تکذیب کا ہوتا ہے۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کا یہ بیان ہے :-

یہ کہنا کہ وہ کتابیں (مجموعہ بائبل) محرف و مبدل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن سے بے خبر ہے۔ (چشمہ معرفت ص۵)

قادیانی دوستو! | عیسائی لوگ حسب فتویٰ قادیانی مسیح تم لوگوں کو قرآن سے بے خبر بتائیں تو تم لوگ (ہماری مدد کے بغیر) کیونکر جواب دے سکو گے۔ ہاں ہم تمہاری مدد کو حاضر ہو کر یہ سکھائیں گے کہ مسیحیوں کو

کہہ دو کہ یہ قول مرزا صاحب کا الہامی نہیں ہے جیسا مرزا صاحب کا آخری فیصلہ بنام مولوی ثناء اللہ الہامی نہ تھا بلکہ محض خیالی اور نفسانی تھا۔ ؎

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا
جو سنا افسانہ تھا

تبصرہ بر تذکرہ

قسط سوم

(از مستری محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسر)

۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب بمعہ اپنے مریدان خاص کے بخوف زلازل موعودہ خود قادیان کے ایک باغ میں رونق افروز تھے۔ اس وقت آپ نے الہام سنایا :-

۱۹ جون ۱۹۰۵ء "خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح۔"

(تشریح) ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے۔ اسی جگہ باغ میں .... ایک کے متعلق یہ الہام ہوا یعنی اس کی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی .... مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اس کو خدا نے اچھا کر دیا۔[1]

(البشریٰ ص۹۹ جلد ۲)

منقولہ بالا سطور سے عیاں ہے کہ یہ الہام باغ کے اندر بیمار ہونے والے چار مردوں میں سے ایک کے بارے میں تھا۔ چونکہ مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اس دانا عطار کی مانند جو ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتا ہے۔ اپنے ایک ہی الہام کو حسب ضرورت مختلف مواقع پر چسپاں کر دیا کرتے تھے۔ یعنی ایک وقت اگر کسی الہام کو مریدوں کے متعلق بتایا تو دوسرے وقت اسی کو اپنی خاص ازواج اور تیسرے وقت اپنی ہمشیرہ اور چوتھے وقت خود اپنی ذات شریف سے مخصوص و متعین کر دیتے (تفصیل ملاحظہ ہو رسالہ الہامی بوتل)

اس لئے یہاں بھی مرزا صاحب نے اس عادت خصوصی کے ماتحت کارروائی کی۔ یہ الہام جون ۱۹۰۵ء کا ہے

[1] تذکرہ ص۵۵۱ ۱۲ منہ

(۲۷۲) تقابل [illegible] تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم [illegible]

کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اس دفعہ خدا کی مہربانی سے خاص مکہ معظمہ میں ہمارا قیام اٹھانوے[۹۸] روز رہا۔ یہ زمانہ شریف عون کا تھا۔ اس عرصہ میں ہم نے نہیں سنا تھا کہ لارڈ موصوف حرمین میں داخل ہو سکے ہوں لیکن ساحل عرب کی دیگر ریاستوں میں نہایت تیزی سے پھر گئے۔

اس بات کو آج پینتیس[۳۵] سال ہو گئے ہیں۔ سرکار انگریزی کے عربستانی رسوخ و اثر میں فرق نہیں آیا بلکہ ترکی انقلاب خلافت کے وقت بعض عربی ریاستوں خاصکر شریف حسین نے جو کام کئے اُن کا داغ شریف مذکور کے ہمدردوں کی پیشانی سے کبھی نہیں مٹے گا۔ مسلمانوں کو یہ سبق کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اس کے بعد شاہ یمن سے جو تعلقات رہے وہ بھی اخبار بین اصحاب کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ہاں اتنے سنتے ہیں کہ شاہ یمن کے تعلقات آج کل اٹلی سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ اور ہم اخبارات میں یہ بھی پڑھتے ہیں کہ عراق و حجاز و یمن میں باہمی تناصر تعاون کے معاہدات مکمل ہو چکے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم نہیں بتا سکتے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ) کا رویہ جنگ کے دوران میں کیا ہوگا؟

حجاز کے سیاسی حالات پر تین وجوہ سے نظر کرنی چاہئے۔ اوّل عرب کی دیگر ریاستوں کے تعلقات سرکار انگریزی سے۔ اسے ہم نہیں جانتے۔[۱]

دوم۔ اُن سے حضرت سلطان کے تعلقات۔ اسمیں اپنے اثر اور انگریزی اثر کا مقابلہ بھی سمجھنا ہوگا۔

سوم۔ اُن ریاستوں کے عمائد و ارکان کے اندرونی تعلقات انگریزوں سے۔ اس کو نہ ہم جانتے ہیں اور نہ سلطان ابن سعود، نہ امام یحییٰ، نہ ان کی اولاد۔ ان کے کراماً کاتبین[۲] اور ہی ہوتے ہیں۔

انگریزی حکومت بہت امیر حکومت ہے۔ بوقت ضرورت اُن کو بیک جنبش قلم کروڑہا روپیہ سونے کی چڑیا ہندوستان سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کے پاس دنیا کی دولت تو ہے نہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا بس ایک ایمان ہی ایمان ہے۔[۳]

ہم نہایت خلوص و عقیدت مندی سے حضرت جلالۃ الملک کو یہ مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ آج دنیا میں خدا کے فضل سے انسٹھ[۶۹] کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ جن میں سے زیادہ تعداد بالواسطہ یا بیواسطہ انگریزوں کے زیر اثر ہے۔ اور جو زیر اثر نہیں وہ کم از کم حج کے بحری سفر میں تو انگریزوں کے محتاج ضرور ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ سفر حج میں ہمیشہ نئی نئی طرز میں مشکلات ڈالی جاتی ہیں۔ حاجیوں کے جہاز جو ٹرنر ماریسن کمپنی کے ہیں وہ خچروں اور گدھوں کی ریلوے ٹرین سے بہتر حالت میں نہیں ہیں۔ حجاج مسافر شکایت پر شکایت کرتے رہتے ہیں لیکن باوجود سٹیمرز ایکٹ موجود ہونے کے شکایت کی سماعت نہیں ہوتی۔ اور وہ قواعد منظور کاغذ سے نقل ہو کر عملی جامہ نہیں پہن سکتے۔

آج ۲۰ جنوری کو ہمیں "رحمانی" جہاز کے بعض مسافروں کا خط کامران سے آیا ہے۔ جس میں جہاز کی سواریوں اور اہل جہاز کے سلوک کے متعلق یہ الفاظ لکھے ہیں:۔

"از کامران۔ سٹیمر رحمانی۔ ۵ جنوری ۱۹۳۸ء

۳۰۔ دسمبر پنجشنبہ کو ۴ بجے رحمانی جہاز سے روانہ ہو کر مع الخیر یہاں پہنچے۔ انشاء اللہ جمعہ مبارک تک مکہ مکرمہ جدہ پہنچنا ہوگا۔

(۲) اس جہاز میں (۱۶۵۱) حاجی ہیں۔ چائے، کھانا، دال، ترکاری ناقص حاجیوں کو دئیے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حجاج کرام پر رحم فرماوے۔"

(عبید الرحمٰن دہلوی)

خیر یہ ایک جملہ معترضہ درمیان میں آگیا ہے۔ اصل مقصود یہ ہے کہ سمندر اور سمندر کے اسباب سفر پر دولت برطانیہ کا قبضہ ہے۔ لہٰذا انگریزوں سے بگاڑ ہونے کی صورت میں (خاکم بدہن) اندیشہ ہے کہ مسلمانانِ عالم سخت پریشانیوں میں پڑ جائیں گے۔ اور حضرت سلطان کو کوئی مدد سوائے قنوت نوازل اور دعائے نماشہانہ کے نہ پہنچا سکیں گے۔ لہٰذا ہمارے خیال ناقص میں انسب یہ ہے کہ حضرت السلطان (ایدہ اللہ) اس جنگ میں غیر جانبدار رہیں اور آزادی فلسطین اور واپسی عقبہ و معان کا مطالبہ بندہ جاری رکھیں۔

دوسرا مشورہ مسلمانانِ عالم کو عموماً اور مسلمانان ہند کو خصوصاً اور مسلمانانِ ہند کو خصوصاً یہ ہے کہ حرمین شریفین کی خدمت اور امداد کو اپنی ہر ضرورت پر مقدم رکھیں اور عملاً اس کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل یہ کہ کثرت سے اصحاب استطاعت حج کو جایا کریں۔ تاکہ حجاز کی تجارت اور اسکے کاروبار کو فروغ ترقی ہو۔ غرض اصحاب استطاعت کثرت سے حج کو جایا کریں اور ارباب تجارت ضمناً مال بھی لے جایا کریں۔ تاکہ زائرین اور سکانِ حرمین شریفین کی ضروریات میں سہولت ہو۔ اس نیت سے تجارت کرنے میں حسنات دارین کی امید ہو سکتی ہے۔ یعنی تجارتی منافع بھی اور امداد اہل حرمین کا ثواب بھی۔

دوم یہ کہ حج کو جانے والے مستطیع احباب اور وہ اصحاب استطاعت جو ابھی حج کو نہیں گئے اور وہ بھی جو اس دولت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں اور ان کو خدا تعالےٰ نے مالِ وافر دیا ہے۔ یہ ہر سہ قسم کے لوگ اپنے اموال خداداد میں سے حرمین شریفین کی تمدنی ترقی اور ان کے باشندگان کی آسائش کے اسباب مہیا کرنے کیلئے حکومت حجاز کی مالی امداد کریں۔ ان اسباب سے ہماری مراد وہ اسباب ہیں جن کی ضرورت وقتاً فوقتاً زندگی کی ہر حالت میں پڑتی رہتی ہے۔ اور ہم اُن سے کسی حالت میں بھی بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔

مثلاً سہولت سفر کے لئے سواری کا انتظام، خواہ موٹر لاری سے ہو، خواہ اونٹوں سے، خواہ گدھے خچر سے پھر سہولت گذر اور باربرداری کی آسانی کیلئے رستوں اور سڑکوں کی تیاری، اور رات کے وقت نقل و حرکت کے لئے روشنی اور منزلوں[۴] اور ضرورت کے موقعوں پر پانی کی بہم رسانی اور رہگذر[۵] مسافروں کے امن و حفاظت کے لئے چوری و ڈاکہ وغیرہ امور کا انسداد، بیماروں[۶] کے لئے شفا خانے۔ محتاجوں[۷] اور اپاہجوں کو گداگری کی

---

[۱] جاننے والے کہتے ہیں جیسے ہندوستانی ریاستوں کی۔ (اہلحدیث)

[۲] ہندوستانی امراء کی طرح اور بس (اہلحدیث)

[۳] یوں کہئے کہ "تھا"۔ (اہلحدیث)

"ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔ تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے"!

اب ڈاکٹر صاحب و مرزا صاحب کے اقوال ملاحظہ ہوں ڈاکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کی شادی شریعت موسوی کے مطابق یوسف نجار سے ہوئی۔ جس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کا نکاح عین حالت حمل میں ہوا۔ چنانچہ اس کی تائید میں کشتی نوح ص۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

(۱) مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیونکر راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں (مرزا صاحب) کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

(۲) توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا۔ حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی:۔ (چشمہ مسیحی ص۱۸)

علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب عورت کا بدون مرد کے قرب کے حاملہ ہونا خلاف قانون قدرت سمجھتے ہیں لیکن مرزا صاحب اسکے قائل ہیں۔ خدا ہی جانے اب دونوں حضرات میں کون سچا ہے۔ لیکن بات بھی عجیب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ نورالدین جیسی دو بڑی ہستیاں ہم خیال ہیں تو پھر ڈاکٹر صاحب کو ان کے خلاف اظہار خیال کرنے کی کیونکر جرأت ہوئی؟

اہلحدیث | یہ لوگ مرزا صاحب کو حکم و عدل کہتے ہیں جب کہا جائے کہ ان کو حکومت حاصل نہ تھی پھر حکم عدل کیسے ہوئے۔ تو کہتے ہیں ظاہری حکومت مراد نہیں بلکہ مسائل دینیہ میں وہ حکم عدل ہیں۔ یعنی مسائل دینیہ میں جو کچھ وہ اظہار رائے کریں پس وہ واجب القبول ہے لطف یہ ہے کہ ایک ہی ذات کے واقعات کی نسبت یہ لوگ دو مختلف رائیں رکھتے ہیں۔ (۱) وفات مسیح کے عقیدے میں تو یہ لوگ مرزا صاحب کے قول کو واجب القبول جانتے ہیں۔ مگر بے باپ ولادت مسیح کے مسئلے میں مرزا صاحب سے مخالف ہیں۔ اس لئے ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہے:-

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

مرکز اسلام (حرمین شریفین) متوقع جنگ یورپ
اور
مسلمانان عالم کا فرض

(از قلم مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

آج کل دنیا میں جو سیاسی اقتدار یورپی اقوام کو حاصل ہے وہ کسی دیگر قوم کو نہیں۔ اس طاقت کے گھمنڈ میں جب دنیا میں کوئی بھی دیگر طاقت مقابلہ میں ٹھہرتی نظر نہ آئی تو آپس میں گتھم گتھا ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ شاید آیندہ متوقع جنگ میں ہر سہ سمندر یعنی بحیرہ روم بحیرہ عرب اور بحر ہند ان کی بحری رزمگاہ بن جائیں۔

ایسے وقت میں اسلامی ممالک جو ان سمندروں کے کناروں پر واقع ہیں۔ ان میں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اس خطرہ کے وقت **سلطنت حجاز** (حفظہا اللہ) کس طرف جھکیگی؟ یہ خدا کو معلوم ہے۔ اپنے اپنے سیاسی مفاد و نقصانات پر نظر کرنا بمصداق "رموز سلطنت خویش خسرواں دانند" ہر سلطنت کا اپنا کام ہے۔ لیکن چونکہ حجاز مقدس سے بوجہ مرکز اسلام ہونے کے تمام جہان کے اہل اسلام کو تعلق ہے۔ اس لئے حجاز کے اس عالمگیر اثر کی وسعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے امید کیا یقین ہے کہ جلالۃ الملک حضرت سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ) کسی جانب جھکنے سے پیشتر اس کے ہر پہلو پر نظر کر لیں گے

(۲) اندرونی حالات خدا جانے۔ یا وہاں کے اہل حل و عقد اور وہاں کے باشندے یا ان کے قریب کے ہمسائے لیکن جہاں تک ہمارا علم ہے۔ ملک عرب کے قریباً تمام اطراف میں بالواسطہ یا بے واسطہ انگریزی اثر و رسوخ ہے۔ عدن جو بحیرہ قلزم کے قفل کی چابی ہے وہ بیواسطہ انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ مسقط اور عمان بھی بالواسطہ زیر اثر ہیں۔ بحیرہ عرب میں خلیج فارس جو جنوبی ایران اور عراق و کویت کا ناکہ ہے بے واسطہ انگریزی اقتدار میں ہے۔

۱۳۲۱ھ میں جب یہ خاکسار پہلی بار زیارت کعبہ سے مشرف ہوا تھا تو اسی سال لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے بھی خلیج فارس اور ساحل عرب کا دورہ کیا تھا۔ لارڈ موصوف کا یہ سفر عرب کے احترام یا اپنی شوقیہ سیر و سیاحت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ برٹش نیشن کے سیاسی مقاصد کے لئے تھا۔ آج تک ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کو غیبی اسباب سے محفوظ رکھتا چلا آیا ہے اور آیندہ بھی ایسی ہی امید ہے۔

لارڈ کرزن کی شخصیت ہندوستان میں فراموش ہونے والی نہیں۔ ان کا عربستان کے گرد دورہ لگانا

اسے پیغمبر اعلان کردیں کہ میں (مخلوق خدا ہونے میں) تمہاری طرح کا بشر ہوں۔

اسی طرح ہر نبی نوع انسان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اپنی امت کا بھائی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے:۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا۔ یعنی ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا" نیز فرمایا:۔ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا۔ "ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی عاد کو بھیجا۔

ان آیتوں کا یہ مطلب نہیں کہ مذکورہ بالا حضرات انبیاء اپنی قوموں کے نزدیک صرف بھائی جتنا مرتبہ رکھتے تھے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ آخر وہ بھی نسل انسانی کے افراد تھے۔ اسی معنی میں یہ مشہور حدیث ہے:۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم

یعنی حضور فرماتے ہیں کہ خدا کی عبادت کرو اور اپنے بھائی یعنی میری عزت کرو۔

اسی حدیث کے پیش نظر حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید نے آنحضرت کے حق میں کہیں بڑے بھائی کا لفظ بول دیا۔ جس سے اہل بدعت نے آسمان سر پر اٹھالیا کہ دیکھو جی شہید دہلوی نے آنحضرت صلعم کی شان میں بڑی گستاخی کی ہے کہ حضور کو بڑا بھائی کہہ دیا، حالانکہ یہ وہ بات ہے جو قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ میں وارد ہوچکی ہے۔ فقط۔

نوٹ:۔ مہربانی کرکے مضمون خوش خط لکھ کر بھیجا کریں ضروری تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

زیارت قبور

(نوشتہ مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ جہلم)

ناظرین کتب سے مخفی نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبرستان کی زیارت کو جاتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوجاتی اگر کوئی پوچھتا کہ آپ قیامت وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس قدر نہیں روتے جتنا یہاں روتے ہیں۔ تو فرماتے کہ یہ تنہائی کا مقام ہے۔ سوائے پروردگار کے یہاں کوئی مونس نہیں ہے اور یہ پہلی منزل ہے اگر یہاں پر نجات ہوگی تو آگے نجات ہی نجات ہے اور اگر یہاں نجات نہ ہوئی تو آگے بہت مشکل ہے۔

آج کل تو اکثر لوگوں کو زیارت قبور سے کچھ عبرت حاصل نہیں ہوتی بلکہ ان کو ملاحظہ قبور اولیاء سے بھی رونا نہیں آتا اور نہ دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ جس طرح کسی باغ یا نہر میں لوگ سیر کو جمع ہوتے ہیں اسی طرح زیارت گاہ بھی ایک مجمع اجتماع باہمی کا ہوجاتا ہے، عرس ہوتے ہیں، میلے لگتے ہیں، تماشے ہوتے ہیں، طوائفوں کے مجرے اور مرد و زن کے ملاپ ہوتے ہیں، کندھے سے کندھا لگتا ہے۔ نعوذ باللہ!

دور دراز سے لوگ زیارت قبور کے لئے سفر کرتے ہیں۔ صحیح حدیث میں حکم سفر کا واسطے زیارت قبور کے نہیں آیا ہے گو پیغمبر کی قبر کیوں نہ ہو۔ پھر بھلا پیر یا استاد یا شیخ کی قبر کو جانے کا کیا ذکر ہے۔ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے سب مردوں و عورتوں کو نہی علم کی تھی زیارت قبور سے۔ پھر مردوں کو زیارت قبور کا اذن کیا، اور عورتوں کو بدستور نہی کا حکم جاری رکھا۔ یہ بھی زیارت قبور اپنے قرب وجوار کے قبرستان کے لئے ہے نہ کہ دور دراز سے سفر محض زیارت قبر کے لئے کرنا۔ ایسے سفر کی تو صریح ممانعت حدیث لاتشد الرحال سے ثابت ہے۔ ہاں اپنے کسی کام کو انسان کہیں جائے اور وہاں قبور صلحاء واولیاء اللہ ہوں تو زیارت کرنا جائز ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لعنت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زائرات قبور کو اور ان لوگوں کو جو قبروں پر مسجدیں بناتے اور چراغ جلاتے ہیں۔ زیارت قبور کی واسطے زہد کے دنیا میں اور رغبت حاصل ہونے کی آخرت میں اور دعا کرنے کے واسطے مردوں کے ہے نہ اس لئے کہ اس پر پھول چڑھائیں، چراغ جلائیں اور چادر وغلاف ڈالیں، گنبد بنائیں، گچ کاری کریں اور پھر وہاں پر عرس کریں اور دور دراز سے چل کر زیارت کو آئیں اور نذر نیاز لائیں منت مانیں اور حاجت طلب کریں اور قبر کا طواف کریں بلکہ سجدے کریں، اہل قبور کو پکاریں، اور اس سے ظاہری باطنی مرادیں مانگیں اور ہر طرح کے افعال شرکیہ وکفریہ کریں اور پھر خاصے چنگے بھلے مسلمان موحد بنے رہیں۔ العیاذ باللہ!

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رفعاً آیا ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا وہ علم جس سے نفع لیا جائے یعنی بعد اس کی موت کے تیسرا فرزند صالح جو اس کے لئے دعا کرے (رواہ مسلم)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ بجز ان اعمال ظاہرہ کے کوئی فیض باطن کسی مردے سے کسی زندہ کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اگر کوئی عمل باطن مؤثر ہوتا تو ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اس پر مطلع فرماجاتے۔ واذ لیس فلیس۔ بلکہ سب موتیٰ سے زیادہ استحقاق اس افاضہ باطنی کا ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوتا۔ مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث عطا بن یسار میں یہ فرمادیا ہے:۔

اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد

لعنت سے بچانے کے لئے لنگر خانے (دار العجزہ) اور بیکاروں اور کام چوروں کو برسر کار کرنے کے لئے کارخانے بنانے، اور ہزاروں بھیڑ بکری کے چمڑوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے دباغت خانوں کا جاری کرنا وغیرہ وغیرہ ہر قسم ضروری اسباب کا مہیا کرنا۔

اس دوسرے مشورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے

اس عاجز نے حال میں اس موجودہ ۱۳۵۶ھ کی عید الفطر کے دن قوم کے سامنے خطبہ میں ایک ادارہ قائم کرنے کی تحریک پیش کی۔ جس کا نام لجنہ خدام الحرمین الشریفین رکھا گیا۔ الحمد للہ کہ قوم نے اس آواز کو نہایت خوشی اور فراخدلی سے قبول کیا۔ اگرچہ حاضرین اس تجویز سے سابقاً نا آشنا تھے، اور اس غرض کے لئے چندہ کی رقوم بھی ساتھ نہیں لائے تھے اور مصارف عیدگاہ کے لئے خطبہ سے پیشتر قریباً ایک سو روپیہ جمع بھی ہو چکا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے سوا سو روپیہ (مامعہ) نقد اور کئی سو کے وعدے ہو گئے۔ جن میں قریباً دو سو روپیہ بعد میں وصول ہو چکا ہے۔ چونکہ عازمین حج بیت اللہ اور سکان حرمین شریفین کیلئے سہولتیں مہیا کرنا اور ان اغراض کے لئے سلطنت حجاز کو مالی امداد دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لہٰذا یہ امر اس لجنہ کا مخصوص اور اہم مقصود ہے۔

تفصیلی حالات کے لئے ایک بارہ صفحہ رسالہ بعنوان لجنہ خدام الحرمین الشریفین طبع کرا کے شائع کیا گیا ہے۔ جو لجنہ کے دفتر شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ سے اس عاجز کے نام خط لکھنے اور ۹ پائی کا ٹکٹ برائے خرچ ڈاک ارسال کرنے سے مفت دستیاب ہو سکتا ہے۔

پس میں اپنے خالص و مخلص احباب کو

(جو خدا کے فضل سے سارے ہندوستان کے طول و عرض میں کراچی اور بمبئی سے کلکتہ اور رنگون تک اور مدراس سے کشمیر و تبت تک پھیلے ہوئے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ خالص اہل حدیث ہیں، خوش اعتقاد حنفی ہیں) خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ہاں اس لجنہ کی شاخیں اسی نام سے قائم کر کے اس خادم کو شہر سیالکوٹ میں اطلاع دیں تاکہ رجسٹر میں ان کے نام درج کر کے اور باقاعدہ اجازت نامہ لکھ کر ان کو چندہ وصول کرنے کے لئے رسید بکیں اور اشاعت کیلئے پمفلٹ ارسال کر دیئے جائیں۔ واللہ المستعان۔

تنبیہ:۔ کوئی رسید یا رسید بک بغیر اس عاجز کے دستخط یا مہر دفتر کے جائز تصور نہیں کی جائیگی۔ اور اگر (خدانخواستہ) کوئی شخص کوئی رسید یا رسید بک بغیر باقاعدہ اجازت لینے یا بغیر دستخط اس عاجز کے یا بغیر مہر دفتر کے خدا تعالیٰ کے گھر کی خدمت جتا کر چھپوائیگا۔ اور اس لجنہ کے نام پر قوم سے چندہ وصول کریگا تو شرعاً اور قانوناً وہ اپنے فعل کا ذمہ دار اور جوابدہ ہوگا۔ واللہ الہادی

راقم کمترین محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
محرک و موسس و ناظم عمومی لجنہ خدام الحرمین الشریفین
(از مقام شہر سیالکوٹ (پنجاب)

سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی محمد عبد الرزاق صاحب۔ احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور)

وہ ذات عالی جس کی محبت عین ایمان ہے، جسکے فرامین عالیہ عین اسلام۔ جس کا ذکر پاک خیر و برکت۔ وہ ذات عالیہ جس نے اللہ تعالیٰ کے حضور اتنا قرب حاصل کیا جو آیہ کریمہ فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی سے ظاہر ہے۔ آپ کی یہ بزرگی اور رفعت شان اس امر کی متقاضی تھی کہ ایسی حالت میں بشریت سے نکل جاتے (جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں) مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اس حالت کے متعلق خداوندی ارشاد ملاحظہ ہو

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی

یعنی عین حالت قرب میں خدا نے جو چاہا اپنے بندے کی طرف وحی کیا۔ معلوم ہوا کہ اس حالت میں بھی بندگی سے خالی نہیں ہوئے۔

میرے عزیز بھائیو! بریلوی حضرات اپنے جلسوں میں اہل حدیث پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ وہابی لوگ آنحضرت صلعم کو اپنے جیسا (معمولی) انسان سمجھتے ہیں اور بڑے بھائی کے برابر آپ کی تعظیم کرتے ہیں؛ اس کے برخلاف ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کل دنیا کے سردار ہیں۔ جس طرح مطلقاً بشریت کو عام مخلوق پر فضیلت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا۔

ہم نے بنی آدم کو بڑی بزرگی دی اُن کو بر و بحر میں سوار کیا اور اس کو پاکیزہ رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس کو بزرگی بخشی؛

اسی طرح حضرات انبیاء کرام کو دوسرے انسانوں پر فضیلت ہے۔ ایسے ہی انبیاء کرام کی جماعت پر آنحضرت صلعم کو بزرگی و برتری حاصل ہے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود آنحضرت کی ذات والا صفات کے حق میں فرمایا:۔ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ یعنی ہم (خدا) نے ان پڑھوں میں ایک پیغمبر انہی کے نفسوں سے مبعوث کیا۔

علیٰ ہذا القیاس آنحضرت سے پہلے انبیاء کے متعلق یوں ارشاد ہوا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ۔ یعنی آپ (صلعم) سے پہلے ہم نے انسانوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا؛

مزید براں خود آنحضرت کی زبان مبارک سے صاف الفاظ میں اعلان کروا دیا کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں خود خدا نہیں یا خدائی صفات نہیں رکھتا ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

تھے۔ جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ قصبہ کا ہر خورد و کلاں آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔

وجہ تعلیم | یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ کی عمر تقریباً اٹھارہ سال ہو چکی تھی کہ ایک مولوی صاحب سے جو آپ کے محلہ میں رہتے تھے کسی مسئلہ پر بحث ہوئی تو مولوی صاحب نے تعریضاً فرمایا ابھی جاکر پڑھو پھر مجھ سے گفتگو کرنا۔ قدرت خداوندی اس عالم دین کے متکبرانہ الفاظ پر .... تو یہ نہ سمجھ کہ یہ یونہی رہیگا بلکہ تجھ سے کہیں زیادہ دین کی خدمت کریگا۔ اور لاکھوں ہزاروں انسانوں کو روحانیت کا درس دیگا۔ اور آسمان علم و عمل پر درخشندہ آفتاب بن کر چمکیگا۔ ان تعریضی الفاظ نے موصوف کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ فوراً آکر اپنے والد سے تعلیم کی اجازت لی۔ چونکہ اس زمانہ میں ریل کی سواری نہ تھی اس لئے آپ کے والد نے ایک گھوڑا اور ایک ملازم دیا۔ چنانچہ اہل خانہ سے رخصت ہوکر دہلی تشریف لاتے ہیں۔ اس زمانہ میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا چراغ گل نہ ہوا تھا۔ حضرت شاہ اسحاق کی ذات سے فیضان علم جاری تھا۔ آپ انہیں کے سامنے زانوے تلمذ تہ کرتے ہیں۔ اور مسلسل آٹھ سال نہایت ہی انہماک سے اس یکتائے زماں کے چشمہ علم سے سیراب ہوتے ہیں۔ یہی زمانہ حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی کے بھی تحصیل علم کا تھا۔ چنانچہ دونوں بزرگ شاہ صاحب سے تکمیل علوم دینی کرتے ہیں اور اپنی راسخ الاعتقادی قوت عمل ٹھوس تعلیم کی وجہ سے تمام شاگردوں میں امتیازی رتبہ حاصل کرتے ہیں۔

مراجعت وطن | جب آپ کی تعلیم ختم ہوگئی استاد سے اجازت لے کر مکان واپس آئے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے شہر دہلی وطن سے جاتے اور آتے وقت دیکھا ہے۔ حیرت ہے کہ بے خودی شوق میں سوائے مصروف کتب رہنے کے سیر تک کرنا پسند نہیں کیا۔ مکان واپس آکر مع اہل و عیال کے اس بنا پر علیحدہ ہو جاتے ہیں کہ اس زمینداری میں روپیہ نہ معلوم کن صورتوں سے آتا ہے۔

ذریعہ معاش | اس زمانہ میں پریس نہیں تھا اور اس قصبہ میں اس وقت فارسی کا رواج حد سے زیادہ تھا۔ بڑے بڑے فضلائے فارسی موجود تھے۔ فارسی کی تعلیم چونکہ بہت رائج تھی اس لئے آپ نے اقتضائے وقت کے مناسب گلستاں بوستاں کو لکھ کر فروخت کرنا ذریعہ معاش بنایا۔ میرے والد حکیم عبدالواحد صاحب جن کی عمر اس وقت ۸۰ سال سے متجاوز ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ کو فن کتابت میں اس قدر ملکہ تھا کہ ایک رات میں پوری گلستاں لکھ لیتے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ اس کو انتہائی مبالغہ پر محمول کریں گے۔ مگر میرے خیال میں ایک مشاق اور زود نویس کاتب سے ایسا ہونا کسی حیرت اور استعجاب کو جگہ نہیں دیتا۔ آپ نہایت غریبانہ اور درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کی معاشرت تمام دنیاوی تکلفات سے معریٰ تھی۔ حتےٰ کہ غذا کی یہ کیفیت تھی کہ ہمارے اطراف میں ایک گھاس جو اکثر بارش کے ایام میں اُگتی ہے اس کو لاتے اور نمک وغیرہ ملاکر بھون کر کھایا کرتے۔ اور اپنے بچوں کو صبر و قناعت کی تعلیم دیتے۔

تقویٰ کی حالت | اگرچہ حدیث اذا دعاک فاجب کے مطابق چاہئے تو یہ کہ ہر کسی کی دعوت پر لبیک کہا جائے مگر تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جب تک آپ یہ دریافت نہ کرلیں کہ اس شخص کا ذریعہ معاش کیا ہے، دعوت کی وجہ کیا ہے۔ ہرگز نہ قبول کرتے۔ آپ کے اس اتقا پر یہ واقعہ اور تقویت پہنچاتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے مدعو کیا۔ آپ نے اسکے یہاں جاکر یہ دریافت کیا کہ اس شخص کا کام کیا ہے۔ چنانچہ معلوم ہونے پر فوراً واپس آئے اور فرمایا کہ یہ شخص مکروہ چیزوں کے تنے کا آلہ بناتا ہے۔

نیز کسی زمیندار کی عورت نے آپ کو دعوت دینی چاہی آپ نے اسکو قبول نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ اس میں نہ معلوم کن صورتوں سے روپیہ وصول ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ صالحہ جسکو مولانا کی دعوت دینے کا بہت شوق تھا روئی منگاکر کاتتی ہے اور پھر اس کی مزدوری سے آپ کی دعوت کا انتظام کرتی ہے۔ آپ بلا کسی پس و پیش کے تناول فرما لیتے ہیں۔ انصاریوں کے یہاں ہمیشہ آتے جاتے اور انہیں کی صحبت میں رہتے۔ اور ان کی دعوتوں کو بالاشتیاق قبول فرماتے۔

تبلیغ مذہب اہل حدیث | جس طرح سے آپ تمام معاملات میں دین محمدی کی اتباع اور صحیح اصول کی پابندی کا خیال رکھتے تھے اسی طرح عقاید میں بھی سلف صالحین اور صحابہ کرام کے عقیدہ کا خیال رکھتے۔ آپ نے اپنے تبلیغی سلسلہ میں ہمیشہ مذہب اہل حدیث کی اشاعت کی۔ چنانچہ قصبہ مئو ائمہ میں سب سے پہلے آپ کی ذات سے مذہب اہل حدیث سے ہمارا خاندان مشرف ہوا۔ ہمارے والد بزرگوار سے گہرے تعلقات تھے کچھ دن مئو ائمہ میں قیام فرمانے کے بعد بمصداق سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ پورب کا رُخ کرتے ہیں اور اعظم گڈھ مئو مبارک پور، الٰہ آباد، بھاگل پور، درجنگہ۔ بنگال، دیناجپور، راج شاہی وغیرہ تعلیمی سلسلے میں مجھے مئو ناتھ بھنجن میں کافی عرصہ تک رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے اکثر بزرگوں سے موصوف کے کارنامے اور ان کے اوصاف سنے۔ ان لوگوں نے کہا اد مصر جتنے اہل حدیث ہیں انہیں کی تبلیغ کا فیض ہے۔ مئو ناتھ بھنجن کے محلہ باغیچہ میں ایک صاحب حبیب اللہ نامی جو بسبب طوالت عمر کے مولانا موصوف سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں بہت ہی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تبلیغی خدمات کے معترف ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوں تو مزید حالات دریافت کریں۔

دیناج پور، راجشاہی میں آپ کے کافی معتقد ہیں۔ سنا گیا ہے کہ وہ تہبند پارٹی سے مشہور ہیں اور اس فرقہ کا ہر فرد سروں پر پالی (پٹھا) رکھنا لازمی سمجھتا ہے۔ محترم والد سے معلوم ہوا ہے کہ دیناج پور میں آپ نے شادی کر لی تھی۔ جس سے اولادیں پیدا ہوئیں۔ میں یہ کہنے میں دریغ نہ کرونگا کہ جماعت اہل حدیث میں آپ کا نام ان مقتدر ہستیوں کی صف میں لکھے جانے کے قابل ہے جنہوں نے نہ صرف چند افراد کی اصلاح

حیات المحدث حضرت سید عبدالعزیز ... (۹) ... (۲۴۹) ... (مخزن المحدث)

غضب اللہ علیٰ قوم اتخذو قبور انبیاءھم مساجد رواہ مالک۔ دوسری حدیث میں آیا ہے:۔

لا تجعلو قبری عیدا۔ یعنی میری قبر کو عید نہ بنانا

پس جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مطہر منور مبارک پر ہجوم کر کے آنا ممنوع ٹھیرا تو اب کسی اور قبر سے فیض حاصل کرنا کب درست رہا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقبرہ پر گزرے کہا اے قبر والو تم ہم کو اپنی خبر سناؤ یا ہم تم کو خبر دیں ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال بٹ گیا، عورتوں نے خاوند کر لئے، گھروں میں اور ہی لوگ آبسے۔

پھر کہا واللہ اگر ان کو قدرت ہو تو یوں کہیں کہ ہم نے کوئی زاد تقویٰ سے بہتر نہیں دیکھا۔

انسان جب قبر پر کھڑا ہو تو عبرت پکڑے اور سوچ کرے کہ کس طرح یہ زیر خاک گیا اور اہل احباب سے جدا ہوا۔ اب بات کا جواب تک نہیں دے سکتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اگر پھر دنیا میں آئے تو عمل صالح کرے۔ مگر یہ بات اس کی قبول نہیں ہوتی ہے اور اگر وہ قبر کسی سلطان یا امیر کی ہو تو یہ خیال کرے کہ یہ بعد اس عزت کے اب کس ذلت میں گرفتار ہے یا تو قائد جیوش و عساکر و انیس و اصحاب و عشائر تھا اور جامع اموال و ذخائر اب بعد موت کے جو ناگہاں مصیبت سر پر آگئی اور دستی تیاری زاد راہ کی نہ کر سکا کس طرح لقمہ کرم ہو گیا ہے اور اگر وہ قبور اخوان اصحاب کے ہوں تو یہ تامل کرے کہ ایک دن یہ لوگ بلوغ آمال وجمع اموال دنیا و صحت اجسام و لذیذ طعام و نفیس لباس کے درپے تھے۔ اب وہ تمام آمال منقطع ہو گئے نہ گھر بار کام آیا نہ مال و منال نہ اہل و عیال، خاک نے محاسن وجوہ کو مٹا دیا، زمین نے اعضا کو پراگندہ کر دیا سارے اجزا منتشر ہو گئے، عورتیں بیوہ رہ گئیں، اطفال یتیم ہو گئے۔ زندگی میں کیا کچھ عزت تھی اب کس قدر ذلت ہے۔ یہ خیال کر کے کبھی صحت جسد وطول امل پر دھوکا نہ کھائے۔ ہم نے بہت سے اصحاب و احباب دیکھے ہیں جن کو بے وقت موت آگئی۔ کسی شخص کو یہ امید نہ تھی کہ وہ ان دنوں میں مر جائیگا۔ سوچو حال ان کا ہوا وہی حال ہمارا ہونے والا ہے۔ اس وقت پشیمان ہونا کچھ سود مند نہ ہوگا۔ ندامت و تلافی مافات کا وقت تو جب تک ہے کہ موت نے آکر نہیں گھیرا ہے افسوس سجادہ نشینان قبور پر کہ انہوں نے قبور کو عیش و عشرت کی جگہ مزین مقرر کر دی۔ اور دنیاوی مال کے جمع کرنے میں اپنی آخرت کو برباد کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

جماعت اہل حدیث کا ایک گمنام قائد

یعنی

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب عرف جھاؤ میاں کی مختصر سوانح

(از ن۔م۔ آثمی۔ ساہر علوم حافرہ۔ فاضل جامعہ قاسمیہ مرادآباد)

ابتدائے آفرینش سے اب تک اس طریقہ پر عمل ہو رہا ہے کہ ہر مذہب و ملت کا پیرو، اپنے ہیرو (قائد) کے علم و فضل اخلاق و اطوار، تدبر و تفکر فطانت و ذہا غرضیکہ اس کی زندگی کے ہر شعبے سے عوام الناس کو روشناس کرائے۔ تاکہ اس کے مذہب کی برتری فضیلت کا جائزہ ہر قوم بآسانی لے سکے اور اس میں اس مصلح کے حالات زندگی زیادہ سے زیادہ مدد پہنچا سکیں۔ بریں بنا آج میں اپنے ایک پیشوا کے کیرکٹر کو ناظرین کے سامنے پیش کرنے کا ایک غیر معمولی شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اگر وقت نے مساعدت کی تو کبھی مفصل سوانحعمری کتابی صورت میں پیش کی جائیگی۔ انشا اللہ بے بضاعتی علم اور فقدان شعور مجھے اس کی اجازت نہیں دیتے۔ تاہم تائید ربانی سے امیدوار ہو کر قلم اٹھاتا ہوں۔ یہ مسلم ہے کہ دنیا اس شخص کو برترین انسانوں کی صف اول میں جگہ دیتی ہے جو اپنے قاید کے حالات کو کذب کی چاشنی میں پیش کرتا ہے اور اس کے روائے عیاری کو تار تار کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد میں اب مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

آپ کا نام وطن آپ کا نام عبد اللہ اور عرفیت جھاؤ میاں تھی۔ اور یہ عرفیت اس قدر مشہور ہو چکی تھی کہ اکثر لوگ اسی نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ اور عقیدت مند اصحاب اسی نام کو زبان سے ادا کر کے شیر و شکر کا لطف حاصل کرتے تھے۔ موصوف ایک تاریخی شان رکھنے والے قصبہ مئو ائمہ کے رہنے والے تھے۔ یہ قصبہ شہر الہ آباد کے شمالی جانب بائیس میل کے مسافت پر واقع ہے۔ جو کبھی قاضی طیب کا مئو کے نام سے بھی موسوم ہو چکا ہے۔ یہ قصبہ نہایت ہی مزین اور بارونق تھا جس کی خبر اس کی بعض منہدم شدہ عمارتیں اور سن رسیدہ بزرگ دیتے ہیں۔ لیکن اب بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضلع کے تمام قصبات میں امتیازی شان کا حامل ہے۔ اس قصبہ میں تعلیم جدید (انگریزی) کے افراد بکثرت موجود ہیں۔ عربی خوان حضرات سے بھی یہ جگہ خالی نہیں۔ اس کے لوگ حکومت برطانیہ کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اور مالیگاؤں، دھولیا۔ بمبئی میں اس قصبہ کے تجار تجارت کرتے ہیں یہاں ایک خاص قسم کا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ جسے کمنڈ کہتے ہیں اور وہ مذکورۃ الصدر شہروں میں فروخت ہوتا ہے۔ آب و ہوا بہت خوشگوار ہے۔

آپ کے والد ماجد کے حالات آپ کے والد ماجد کپتان تھے۔ اور وقت کے بڑے بڑے زمینداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نہایت ہی فیاض اور سخی طبیعت کے انسان تھے۔ نہایت ہی خوش اخلاق اور وسیع النظر

لڑکوں اپنوں کے کس چیز کو عبادت کرو گے بعد میرے کہا (فرزندوں) نے عبادت کریں گے ہم معبود تیرے (اللہ) کو اور معبود باپوں تیرے یعنی ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے کہ معبود ایک (اللہ) کو اور ہم واسطے اوسی (اللہ) کے مطیع ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ (پ ۔ دوم)

اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوائے خدا کے شریک محبت کرتے ہیں اون (اپنے دیوتاؤں سے) جیسا محبت خدا کی۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ زیادہ ہیں محبت میں واسطے اللہ کے اور کاش کہ جانیں وہ لوگ کہ ظالم ہیں (مشرک) جب دیکھیں گے عذاب۔ یہ کہ قوت واسطے اللہ کے ہے ساری (جزا سزا) اور یہ کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔ جس وقت بیزار ہو گئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے۔ اون لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے (مشرک) اون کی یعنی پیشواؤں کی۔ اور دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاوینگے اون (مشرکوں) کے علاقے۔ (محبت) (اور پیروی (اور پیری مریدی کے) اور کہیں گے وہ لوگ کہ پیروی کرتے تھے کاش کہ ہو واسطے ہمارے پھر جانا طرف دنیا کے پس بیزاری کریں ہم (اون جھوٹے معبودوں سے) جیسا بیزار ہوئے وہ (معبود باطل) ہم سے۔ اسیطرح دکھلادے اون کو اللہ عمل اون کے افسوس اور حیرت اوپر اون کے اور وہ نہیں آگ سے نکلنے والے۔

ف:۔ جن لوگ پوجتے ہیں سوائے اللہ کے اوس روز پوجنے والوں کو جواب دیں گے اور ان کی امید ہر طرف سے ٹوٹیگی اور افسوس کھاوینگے مگر اس وقت کوئی نہیں افسوس کا۔ یہی حال ہوگا جھوٹے اور گمراہ لوگوں کا۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

(ترجمہ) جب سوال کریں تجھ کو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھ (اللہ) سے۔ پس میں (اللہ) قریب ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب پکارتا ہے مجھ (اللہ) کو۔ پس چاہئے کہ قبول کریں (لوگ) حکم میرے کو اور ایمان لاویں ساتھ میرے تاکہ وہ بھلائی پاویں۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ دوم)

(ترجمہ) اور مت نکاح کرو (مسلمانو) شرک کرنے والی عورتوں سے یہاں تلک ایمان لاویں۔ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے شرک کرنے والی سے۔ اور اگرچہ خوش لگے تم کو (شرک کرنے والی) اور مت نکاح کرو شرک کرنے والے (مردوں) کا یہاں تلک کہ ایمان لاویں۔ البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے شرک کرنے والے سے اگرچہ خوش لگے تم کو (شرک کرنے والا) یہ لوگ (مشرک) بلاتے ہیں (تم کو) طرف آگ کے اور اللہ بلاتا ہے طرف بہشت کے اور بخشش کے ساتھ حکم اپنے کے اور بیان کرتا ہے نشانیاں اپنی واسطے (ہدایت) لوگوں کے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

ف:۔ پہلے مسلمانوں اور کافروں میں نسبت ناطہ جاری تھا۔ ان آیات سے حرام ٹھیرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت .... کسی اور میں جاننے۔ مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اوس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے۔ مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت مانگے اوسکو مختیار جان کر باقی یہود و نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے اون کو مشرک نہیں فرمایا۔ بلکہ اہل کتاب کہا ہے۔ فقط

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ (البقرہ)

(ترجمہ) واسطے اوس (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے۔ کون ہے وہ (شخص) جو سفارش کرے نزدیک اوس (اللہ) کے مگر ساتھ حکم اوس (اللہ) کے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(ترجمہ) اللہ دوست دار ہے اون لوگوں کا جو ایمان لائے۔ نکالتا ہے ان (مومنوں) کو اندھیروں (کفر) سے طرف روشنی (اسلام) اور جو لوگ کہ کافر ہوئے (بے فرمان) دوست اُن کے شیطان ہیں نکالتے اون (نافرمانوں) کو روشنی (اسلام) سے طرف اندھیروں (کفر) کے۔ یہ لوگ (نافرمان) ہیں رہنے والے آگ کے وہ بیچ اوس (آگ) کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ف:۔ یعنی جہاد ہے کافروں کی ضد توڑنے کو اور ہدایت اللہ کرتا ہے۔ جس کی قسمت میں رکھی ہے اون کو شبہ ہوا تو ساتھ ہی اوس پر خبردار کر دیا۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(آل عمران) وہی ہے (اللہ) جو صورتیں بناتا ہے تمہاری

کی ہو بلکہ خاندانوں اور قبیلوں، قریوں اور قصبات و اضلاع کی اصلاح میں اپنے آپ کو مٹا دیا ہو اور بہت سی صعوبتیں اور مشکلات برداشت کیں۔ مگر افسوس کہ ایسی عظیم المرتبت شخصیت سے لوگ قطعاً ناآشنا ہیں۔ اگر جانتے ہیں تو اصلی وطن کی خبر نہیں

تالیف و تصنیف جس شخص کے دل میں قوم کی اصلاح کی تڑپ ہو اور سر میں اس کے اخلاقی و اعتقادی، مذہبی درستگی کا سودا سمایا ہو وہ یقیناً ایسے ذرائع اختیار کرے گا جس سے مکمل مقصود حاصل ہو سکے چنانچہ جہاں پر آپ اپنی سحر بیانیوں سے بہت سے بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لاتے ہیں اور ہر قسم کی گمراہیوں سے بچاتے ہیں۔ وہاں پر تصنیف و تالیف کے ذریعہ بھی آپ نے جو دین کی خدمات انجام دیں وہ قابل صد تحسین و ستائش ہیں۔ اگرچہ آپ کی متعدد لائق قدر تصنیفیں ہیں مگر سوائے اعتصام والسنۃ کے اور دوسری کتابیں نایاب ہو چکی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ بعض کتابیں کتب خانہ نذیریہ میں موجود ہوں۔

اولاد و مکان افسوس ہے کہ آپ کی اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ ہاں ایک نواسہ موجود ہے۔ رہائش کا مکان اور وہ مدرسہ جس میں تعلیم دیتے تھے ابھی تک موجود ہے۔ جسے دیکھ کر ہماری آنکھیں آرزومند ہوتی ہیں کہ کاش ہم بھی اس مسکن ہدایت اور منبع علم سے فیضیاب ہوتے۔ فقط۔

حیات طیبہ

مجاہد ہند، قائد جیوش اسلامیہ، مبلغ توحید و سنت حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی زندگی کے حالات مفصل پیرائے میں درج کئے ہیں۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحبؒ رائے بریلوی مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ ہر اہل حدیث کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲/ ۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرت سر

توحید باری تعالیٰ

اس سلسلہ کا سابقہ نمبر ۳۔ دسمبر کے اہلحدیث میں درج ہوا ہے۔ آج چوتھا نمبر درج ہے

(مدیر)

اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ میں سکھلایا ہے کہ میرے بندے یوں کہا کریں کہ وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ (اللہ) سے امداد طلب کرتے ہیں۔ تیرے سوا کوئی امداد دینے والا اور نصرت دینے والا نہیں ہے۔ اور اسی سورت کو ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا ہر ایک بندے پر فرض قرار دیا۔ امام ہو یا مقتدی۔ تاکہ یہ توحیدی سبق انہیں بھول نہ جائے۔ بلکہ ہر وقت یاد رہے۔ مگر انسان بھی غضب کے عقل مند ہیں۔ کہ نماز میں ٹھیک اقرار کرتے ہیں کہ ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ اے (اللہ) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ رب ہی سے امداد طلب کرتے ہیں۔ مگر جب نماز سے فراغت پائی[1] لگے اوروں کو پکارنے اور منت مونی ادا کرنے تو گویا نماز والا اقرار خدا تعالیٰ سے دھوکہ کرنا ٹھیرا۔ نعوذ باللہ! ارشاد خداوندی ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) اے لوگو! عبادت کرو پروردگار اپنے کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو پہلے تم سے تھے تاکہ تم بچو۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) کیونکر کفر کرتے ہو ساتھ اللہ کے۔ اور تھے تم مردہ۔ پھر جلایا تم کو پھر مردہ کریگا تم کو پھر جلا دیگا تم کو پھر طرف اوس (خدا) کے (بغرض جزا و سزا) پھیرے جاؤ گے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ (البقرہ)

(ترجمہ) کیا نہیں جانتا تو یہ کہ اللہ واسطے اوس (اللہ) کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) اور کہا انہوں (مشرکوں) نے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد پاکی ہے اوس (اللہ) کو واسطے اوس (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے سب واسطے اُس (اللہ) کے فرمانبردار ہیں۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) ڈرو اوس دن سے کہ نہ کفایت کریگا (اوس دن) کوئی جی کسی جی سے کچھ اور نہ قبول کیا جاویگا اون سے بدلا اور نہ فائدہ دیگی اونکو شفاعت اور نہ

إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝

جس وقت اوس (یعقوب علیہ السلام) نے واسطے

[1] اور اپنی خواہش پوری کرنے۔ خدا تعالیٰ کو بھی خوش کر لیا اور نفس کی خواہش بھی پوری کر لی۔ مگر خدا تعالیٰ ایسا بھولا بھالا نہیں ہے۔

مقدس بزرگ اور صلوٰۃ اللیل

(از آر۔ پی۔ مولانا محمد عنائت اللہ صاحب راماپوری۔ مدراس)

(گذشتہ سے پیوستہ)

روائت ہے انس رضہ سے کہا کہ آئے تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن رواحہ طرف بی بیوں نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت ؐ کی پس جبکہ خبر دیئے گئے ساتھ اسکے تو گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا آپس میں کہاں ہیں ہم بہ نسبت آنحضرت صلعم کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے ان کے جو پہلے کئے گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایک نے ان میں سے پس میں نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزے رکھا کروں گا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس میں الگ رہونگا عورتوں سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی۔ پس تشریف لائے نبی ؐ طرف ان کے پس فرمایا تم نے کہا تھا ایسا اور ایسا۔ خبردار قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہاری اللہ سے اور بہت تقویٰ کرتا ہوں بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ کے لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جس نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہیں ہے مجھ سے۔ روایت کیا یہ بخاری اور مسلم نے۔

شاہ صاحب نے لکھا ہے کہاں منع فرمایا ہے۔ تکلیف گوارا فرماکر پوری حدیث مکرر پڑھیں۔ اور سنئے۔ مشکوٰۃ باب التحریص علیٰ قیام اللیل۔

وعن عائشۃ کان تعنی رسول اللہ صلعم ینام اوّل اللیل ویحیی آخرہ ثمّ ان کانت لہ حاجۃ الیٰ اھلہ قضی حاجتہ ثمّ ینام فان کان عند النّداء الاوّل جنبًا وثب فافاض علیہ المآء وان لم یکن جنبًا توضّا للصّلوٰۃ ثمّ صلّی رکعتین۔ متفق علیہ۔

روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم سوتے اول شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو پھر اگر ہوتی حضرت ؐ کو حاجت طرف اپنی اہل کے ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اگر نہ ہوتے جنبی وضوء کرتے نماز کے لئے پھر پڑھتے دو رکعتیں فجر کی۔ روایت کی بخاری و مسلم نے۔

اڈیٹر صاحب "رفیق" جناب قاضی صاحب سے ہم نے بالمشافہ گفتگو کی۔ وہ فرمانے لگے تعلقات زوجین کے متعلق اوقات لیل کوئی ضروری نہیں۔ دن ہی کافی ہے دیکھئے اپنی بات کو نبھانے کے لئے انسان کیسی کیسی رائے اور قیاس پیش کرتا ہے۔ اور سنئے! مشکوٰۃ باب الوتر میں ہے:۔

عن غضیف ابن الحارث قال قلت لعائشۃ ارأیت رسول اللہ صلعم کان یغتسل من الجنابۃ فی اوّل اللیل ام فی آخرہ۔

یہ حدیث طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ روایت ہے غضیف بن حارث سے کہا میں نے واسطے عائشہ رضہ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر صلعم کو کہ تھے غسل کرتے اول رات یا آخر رات۔ کہا عائشہ رضہ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب۔ ※

اور دیکھئے۔ مشکوٰۃ باب الغسل میں لکھا ہے:۔

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلعم اذا کان جنبًا فاراد ان یاکل اوینام توضّا وضوءہٗ للصّلوٰۃ۔ متفق علیہ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہا تھے نبی صلعم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں پس وضو کرتے وضو نماز کا سا۔ روایت کی یہ بخاری و مسلم نے۔ اور دیکھیں مشکوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل میں ہے۔

وعن ابن عباس رضہ انہ رقد عند رسول اللہ صلعم فاستیقظ فتسوّک وتوضّا وھو یقول انّ فی خلق السّمٰوٰت والارض۔ الیٰ آخرہٖ۔

یہ حدیث بھی طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ روایت ہے راس المفسرین ابن عباس رضہ سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول اللہ صلعم کے پس جاگے اللہ کے نبی ؐ نے مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمین کے۔

کیوں صاحب۔ ان حدیثوں کو پڑھتے وقت فلیس منی کو نہ بھول جائیں۔ اور مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفآء الراشدین المھدیین اور ما انا علیہ واصحابی کو یاد کرلیں اور پھر اپنا عنوان بھی یاد کریں۔

اور دیکھیں مشکوٰۃ باب تحریص علیٰ قیام اللیل میں من اللیل ساعۃ فی جوف اللیل۔ اذا کان من آخر اللیل ..... ینام نصف اللیل ..... ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ..... اذا ایقظ الرجل اھلہ من اللیل ....

ان حدیثوں کے مفہوم و مطالب شاہ صاحب ذرا تکلیف اٹھاکر اسلامی دنیا کے سامنے پیش کریں بعد نوم کے بیدار ہوکر ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کا ذکر ہے یا نہیں ..... یا آپ کے منطقی اصطلاح کے مطابق صرے سے انسان نیند کو حرام کردے۔

وقت قبولیت دعاء ای الدعآء اسمع قال جوف اللیل الآخر۔ اور قیام لیل کا بہترین وقت وصلّوا باللیل والناس نیام اور بعد فرض نمازوں کے بہترین نماز افضل الصّلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل

اور مشکوٰۃ باب ما یقول اذا قام من اللیل میں دیکھیں ... من تعارّ من اللیل ... اذا استیقظ من اللیل ..... فیتعارّ من اللیل ... اذا ھب من اللیل .... ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے جاگنا و اٹھنا ... اور جاگنا و اٹھنا جب ہی ٹھیک

※ اور دیکھئے مشکوٰۃ باب الغسل۔ من ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلعم۔ یجنب ثمّ ینام ثمّ ینتبہ ثمّ ینام۔ رواہ احمد۔ یعنی روایت ہے ام سلمہ رضہ سے کہا تھے رسول خدا صلعم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے۔ روائت کی یہ احمد نے۔

بیچ رحموں کے جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) کے مگر وہ (اللہ) غالب ہے حکمت والا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (آل عمران)

(ترجمہ) پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق اللہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا۔ پس عبادت کرو اوس (اللہ) کی یہ ہے راہ سیدھی۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(ترجمہ) کہہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری۔ چاہے تم کو اللہ اور بخشے (اللہ) واسطے تمہارے گناہ تمہارے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ف ۱۔ یعنی اگر کوئی کسی کی محبت کا دعویٰ کرے تو اُس طرح محبت کرے جس طرح محبوب چاہے نہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے۔ اور اسی طرح چاہے تو محبوب اوس کو چاہے۔ اور اللہ بندوں کو چاہے تو یہی کہ اُن پر مہربان ہو اور گناہوں پر نہ پکڑے اور خیالات عبث ہیں۔

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (آل عمران)

(ترجمہ) اور نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) مگر اللہ (تعالیٰ) اور تحقیق اللہ وہی ہے غالب حکمت والا

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران)

کہہ دیجئے (اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم) اے اہل کتاب کہ آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہے (وہ بات) درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے (وہ بات) یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کو اور نہ شریک لاویں ساتھ اوس (اللہ) کے کچھ۔ اور نہ پکڑیں بعض ہمارے بعض کو پروردگار سوائے اللہ کے پس (اے ہمارے نبیؐ) اگر پھر جاویں وہ لوگ (اس بات سے) پس کہو گواہ رہو تم ساتھ اس کے ہم فرمان بردار ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ (آل عمران)

(ترجمہ) نہیں لائق واسطے کسی آدمی کے یہ کہ دیوے اوس (آدمی) کو اللہ کتاب اور حکمت اور پیغمبری پھر کہے (وہ آدمی) واسطے لوگوں کے کہ ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے۔ سوائے خدا کے اور لیکن ہو جاؤ حق پرست اس واسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب اور اس واسطے کہ ہو تم پڑھتے۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران)

(ترجمہ) اور نہیں لائق کہ حکم کرتے تم کو پیغمبر یہ کہ پکڑو تم فرشتوں کو اور پیغمبروں کو پروردگار کیا حکم کریگا تم کو (نبی) ساتھ کفر کے پیچھے اسکے کہ تم مسلمان۔

ف ۸۔ یہود مسلمانوں سے کہتے کہ تمہارا نبیؐ ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اللہ کی۔ ہم تو آگے سے اسی کی بندگی کرتے ہیں۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لائے پھر کیونکر ان کو کفر سکھا دیگا۔ مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی۔ کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں رہی، اب میری صحبت میں وہی کمال حاصل کرو

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (آل عمران)

(ترجمہ) کہہ۔ یا اللہ مالک (تمام) ملک کے دیتا ہے تو ملک جس کو چاہے۔ اور چھین لیتا ہے (تو) ملک جس سے چاہے۔ اور عزت دیتا ہے (تو) جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے (تو) جسکو چاہے بیچ ہاتھ (قدرت) تیرے ہے (اے اللہ) خیر تحقیق تو (اللہ) اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

ف ۹۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جسکو چاہے عزیز کرے اور سلطنت عطا فرما دے اور جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے کسی کا زور اور بس نہیں چلتا۔ زور سب اوسی کا سب اوسی ایک اللہ کے آگے بے بس ہیں۔ فقط۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

(ترجمہ) شتاب ڈالیں گے ہم (اللہ) بیچ دلوں اون لوگوں کے جو کافر (بے فرمان) ہوئے ڈر سبب اوس کے کہ شریک لائے ہیں ساتھ اللہ (واحد) کے وہ چیز کہ نہ اوتاری ساتھ اس کے دلیل اور جگہ اون کی آگ ہے اور بری جگہ ہے رہنے ظالموں کی۔ (مشرکوں کی)

ف ۱۰۔ یعنی وہ چور ہیں اللہ کے اور چور کے دل میں ڈر ہوتا ہے۔ اس واسطے ان کے دل میں اللہ ڈر ڈالے گا اور ہیبت بھی۔ فقط

(باقی آیندہ)

معجزہ خبر شہادت زید و جعفر و ابن رواحہ

آنحضرت صلعم نے (غزوہ موتہ کے قصہ میں) زید بن حارثؓ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو سنادی تھی۔ قبل اسکے کہ خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ زید نے علم لیا اور وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے علم لیا اور وہ شہید ہوئے پھر ابن رواحہ نے علم لیا اور وہ شہید ہوئے (آپ یہ فرماتے تھے) اور آنکھوں سے آپ کے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آخر کو ایک خدا کی تلوار (یعنی خالد) نے علم لیا اور فتح حاصل ہوئی۔ (چنانچہ اسی کے مطابق خبر آئی)

معجزہ حضرت حمزہؓ کا جبرئیل کو دیکھنا ایک مرتبہ حضرت حمزہ نے آپ سے درخواست کی کہ جبرئیل کو مجھے اُنکی اصل صورت پر دکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکو گے۔ انہوں نے اصرار کیا۔ آپ نے کہا کعبہ کی طرف دیکھو۔ انہوں نے کعبہ شریف کی چھت پر حضرت جبرئیل کو دیکھا۔ جبرئیل کا جسم سبز زمرد کی طرح چمکتا تھا (دیکھ کر) حضرت حمزہ غش کھا کر گر پڑے بعد اسکے جبرئیل غائب ہوگئے اور حضرت حمزہ ہوش میں آئے۔

معجزہ ایک پیالہ کھانے میں سب اہل صفہ[12] کا آسودہ ہوجانا حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے مجھے حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلالو میں نے سب کو اکٹھا کر لیا۔ ہمارے سامنے ایک پیالہ کھانا رکھا گیا ہم سب نے خوب آسودہ ہوکر کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوائے اسکے کہ اس میں انگلیوں کے نشان معلوم ہوتے تھے۔

معجزہ شق القمر ایک مرتبہ کفار کی درخواست پر آپ نے انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے اور ان لوگوں کو پکار کر کہا کہ گواہ رہو۔ دونوں ٹکڑے اس قدر فاصلے سے ہوگئے تھے کہ کوہ حرا ان دو ٹکڑوں کے درمیان نظر آتا تھا۔

---

[12] بقول ابونعیم محدث اصحاب صفہ کی تعداد ستّو سے کچھ زیادہ تھی اور عوارف المعارف میں ہے کہ چارسو آدمی کچھ کم تھے تفسیر بیضاوی و مدارک میں پھر چارسو آدمی لکھے ہیں۔ ۱۲ منہ

گونگے کا گویا ہونا ایک عورت قبیلہ خثعم کی آپکی خدمت میں ایک لڑکے کو لے کر آئی جو باتیں نہیں کرتا تھا (یعنی گونگا تھا) آپ نے اس کے منہ پر کلی ڈال دی اور دونوں ہاتھ دھو کر اس عورت کو پانی دیا کہ لڑکے کو پلا دے اور آنکھوں میں لگادے۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا فوراً اچھا ہوگیا باتیں کرنے لگا اور بڑا عقلمند ہوا۔

انگشت مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہونا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ[9] میں لوگ پیاسے ہوئے اور ان حضرت کے پاس ایک لوٹا تھا کہ اس سے آپ نے وضو کیا۔ صحابہ نے خدمت مبارک میں عرض کیا کہ ہمارے لشکر میں نہ پینے کے لئے پانی[10] ہے اور نہ وضو کے لئے جو کچھ ہے وہ اسی لوٹے میں ہے۔ آپ نے اپنے دست مبارک کو لوٹے میں رکھا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی مانند چشمے کے جوش مارنے لگا۔ ہم سب لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی پانی کافی ہوجاتا۔ (یعنی پانی اس قدر زیادہ تھا مگر) ہم لوگ پندرہ[11] سو آدمی تھے۔

حجر و شجر کا آپکو سلام کرنا حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ مکہ کے اطراف و جوانب میں تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ جس پہاڑ یا درخت کے پاس سے گزرتے وہ السلام علیکم یا رسول اللہ کہتا۔

---

[9] حدیبیہ ایک کنواں مکہ کے قریب ہے۔ ۱۲

[10] کنوئیں کا پانی بھی خرچ ہوگیا تھا۔ جیسا کہ بخاری میں براء بن عازب کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

[11] پندرہ سو جابر بن عازب سے جو حدیث مروی ہے اس میں انہوں نے چودہ[12] سو آدمیوں کا ہونا بیان کیا ہے۔ حضرت جابرؓ و براء بن عازب کے بیانوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس لئے جابرؓ نے پندرہ سو اور براء نے چودہ سو بیان کیا۔ دونوں کا بیان بطور تحقیق کے تھا۔ ۱۲ منہ

شاخ خرما کا تلوار ہوجانا غزوہ احد میں عبداللہ بن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی۔ آپ نے درخت خرما کی ایک شاخ ان کے ہاتھ میں دیدی وہ تلوار ہوگئی۔

ستون حنانہ مسجد شریف میں ایک ستون سے تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا تو آپ منبر پر خطبہ فرمانے لگے۔ ستون ایک بارگی بہت چلا چلا کے رونے لگا۔ آپ نے منبر سے اتر کر اس کو بغل گیر کیا تو وہ رونے سے چپ ہوگیا۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وبارک وسلم!

قربانی عید*

(مرقومہ مولوی محمد علی قریشی خطیب مسجد سمندری۔ لائل پور)

قربانی کی ایجاد خداوند کریم نے نبیوں کو طرح طرح کی آزمائش کے ساتھ آزمایا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو فرزند (یوسف) کے ہجر میں اور یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں وغیرہ وغیرہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند ارجمند کی قربانی کے ساتھ آزمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے راستہ پر احسن چیز دے تو حضرت ابراہیم نے فرزند ارجمند کو پیش کر دیا اور کوئی حیل و حجت نہ کی۔ تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو ذبح کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا صرف آزمائش کرنی تھی۔ اور ایک دنبہ جنت سے روانہ کر دیا اور حکم کیا کہ اسکو ذبح کردو۔ وہاں سے یہ سنت جاری ہوتی ہے۔ اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

حضور علیہ السلام کا قربانی کرنا وعن عائشۃ قالت ضحی رسول اللہ بکبشین املحین اقرنین موجوئین یمشوان فی السواد وینظران فی السواد ویأکلان فی السواد۔ ایک امت کے غرباء کی طرف سے کرتے اور ایک اپنے گھر کے افراد کی طرف سے۔

قربانی کے احکام وعن علیؓ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ولا یضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا خرقاء

نوٹ: آپ مہربانی کرکے مضمون خوش خط لکھ کر بھیجا کریں۔ ورنہ عدم اندراج کی شکایت فضول ہوگی۔ ضروری تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

ہو سکتا ہے جبکہ انسان سو گیا ہو۔ احادیث سے ہمیشہ سونا بھی ثابت ہے اور اٹھنا بھی ثابت ہے۔

ممکن ہے کہ ان احادیث کو شاہ صاحب غیر صحیح یا متروک قرار دیں۔ اس لئے ہم قرآن شریف سے چند آیات بینات پیش کرتے ہیں۔ غور سے پڑھیں:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا۔ (سورۃ المؤمن)

یعنی پس اللہ وہ ہے رات کو ہمارے تسکین کا وقت بنایا۔ تاکہ تم آرام کرو اور اس نے دن کو روشن بنایا۔ پس قرآن کی تفسیر قرآن سے کریں۔ یعنی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن۔ سنئے!

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا

سورۃ الفرقان۔ یعنی پس وہ پروردگار ایسا ہے جس نے رات کو ہمارے لئے لباس بنایا۔

دوسری جگہ جعل لکم اللیل لباسًا نعوذ لباس لکم جعل لکم اللیل لتسکنوا فرمایا۔ آہ شاہ صاحب اور قاضی صاحب سوچیں جو ان میں تعلقات زوجین کا وقت کافی بتاتے ہیں۔

اور سنیں:۔ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا۔

اور بھی سنیں:۔ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْکُنُوْا۔ سورۃ القصص۔

اور وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْۤا اِلَیْهَا (سورہ روم)

اور وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ (سورہ روم)

آخر میں حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کے ایک زریں قول پر بحث کو ختم کیا جاتا ہے:۔

اجعل الکتاب والسنت امامك وانظر فیهما واعمل بهما ولا تغتر بالقال والقیل والهوس قال اللہ تعالیٰ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نهکم عنه فانتهوا واتقوا اللہ۔ ان اللہ شدید العقاب الخ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

(ترجمہ) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا امام بنا اور اس پر غور و فکر کر اور ان کے مطابق عمل کیا کر اور ادھر ادھر کی قیل و قال اور بیہودہ ہوس سے دھوکا نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم کو رسولؐ دیوے وہ مضبوط پکڑو اور جس سے منع فرماوے اس سے ہٹ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ بڑا سخت عذاب والا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی مخالفت نہ کرو۔ ایسی جو تعلیم اس کا رسول تمہارے پاس لایا ہے اسے چھوڑ کر اور قسم کی عبادتیں اپنی طرف سے نکالنے نہ لگ جاؤ۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے گمراہ قوم عیسائیوں کے حق میں فرمایا ہے کہ انہوں نے رہبانیت کی بدعت نکالی ہے جو ہم نے ان پر نہ لکھی تھی۔ پھر اپنے رسول علیہ السلام کی پاکی بیان کی اور باطل سے اس کا الگ ہونا بتلایا چنانچہ فرمایا کہ ہمارا رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتا اس کا بولنا ہماری وحی ہے۔ یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس سے لایا ہے نہ اپنی خواہش سے اس نے بیان بنایا ہے۔ پس اس کا اتباع کرو۔ پھر خدا نے فرمایا۔ اے رسول تو ان سے کہہ کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا پس صاف بتلا دیا کہ اللہ کی محبت کا طریق اسکے رسول کا اتباع ہے۔ قول اور فعل میں"

شاہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ عامر بن عبد اللہؒ ہر شب ہزار رکعت پڑھتے تھے!

مولانا! یہ تو فرمائیں کہ گنتی کا شمار کس طرح کرتے تھے۔ ہاں شاہ صاحب یہ بات لکھتے کہ ان گنت پڑھتے تھے۔ یہ اور بات تھی۔ ہم بھی مانتے ہیں۔ شاہ صاحب خفا نہ ہو جانا۔ ہم پہلے ہی بیان کر آئے ہیں کہ ہر کسی کے قول و فعل کو حبل اللہ کی کسوٹی سے پرکھا جائے جو موافق ہو اس کو لیں جو مخالف ہو اس کو چھوڑ دیں۔ یہ نہیں کہ ہر موافق و مخالف قول و فعل کو مان لیا جائے۔

ہر اہل حدیث بھائی کو توحید و سنت کے مبلغ (اخبار اہلحدیث) کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ منیجر

معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندیلوی ازالہ)

انبیاء کرام علیہم السلام سے جو خوارق عادات[1] ظہور پذیر ہوئے ان کو معجزات کہتے ہیں۔ معجزہ حقیقت میں نبوت کی ایک کھلی نشانی ہے اور اس بات کی روشن دلیل ہے کہ جس کے ہاتھ سے وہ سرزد ہوا ہے وہ موید من اللہ ہے جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بکثرت معجزات ظاہر ہوئے۔ اس مضمون میں تبرکًا صرف چند معجزات بیان کئے جاتے ہیں۔

معجزہ[2] سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید و فرقان حمید ہے ایسا معجزہ کسی نبی کو نہیں ملا۔ کلام اللہ کا اعجاز کئی طریقے پر ہے۔ منجملہ ان کے دو طریقے اس مقام میں مذکور ہوتے ہیں۔ ایک اعجاز کلام اللہ کا باعتبار بلاغت ہے کہ فصحائے عرب (جو فصاحت و بلاغت میں بڑے دعویدار تھے اور لمبے لمبے قصیدوں کا برجستہ کہنا اور بڑے بڑے خطبوں کا بے تامل پڑھنا ان کو روزمرہ کا کام تھا) کے مجمع میں جناب رسول کریم نے باوجود امی ہونے کے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (یعنی ایک سورت مثل اسکے لے آؤ) کا نعرہ بلند کیا مگر کوئی شخص ایک چھوٹی سورت کے مثل بھی نہ لا سکا۔ یہ معجزہ آپؐ کا اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا۔ دوسرا اعجاز کلام اللہ کا باعتبار اخبار عن المغیبات (پیشین گوئیوں) کے ہے جیسے پیشین گوئی قرآن مجید متعلق فتح خیبر، متعلق فتح فارس متعلق غلبہ روم، متعلق خلفائے راشدین، متعلق غلبہ اسلام، متعلق حفاظت آنحضرتؐ، متعلق حفاظت قرآن وغیرہ ذالک۔

---

[1] خوارق عادات۔ خلاف عادت اور مشکل امور جن کا صدور انسان سے عادۃً ناممکن ہو۔ ۱۲ منہ

[2] اولیاء اللہ اور دیندار اور پرہیزگار لوگوں سے جو خلاف عادت اور مشکل امور سرزد ہوتے ہیں ان کو کرامت کہتے ہیں اور خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اگر آواز سن کر میں تیری بیدار ہو جاتا
کہا میں اس تلاوت میں کچھ ایسا محو تھا گویا
تمنا تھی عبادت یہ ہووے منظور باری میں
الٰہی جوش پیدا کر دوبارہ مسلمانوں میں
بجا دیں دین کا ڈنکہ اسی کلمے کی برکت سے
کریں تبلیغ دینِ مصطفیٰؐ کی جوش میں سارے
محمدؐ کا پڑھو کلمہ محمدؐ ہی کے ہو جاؤ

تو دشمن بھی میری تلوار سے فی النار ہو جاتا
کہ دنیا اور ما فیہا سے میں بے خبر تھا گویا
مزا ایسا نہ پایا تھا۔ کبھی میں عمر ساری میں
رہے جاری وہی توحید کا کلمہ زبانوں میں
فلاح دارین میں ہو گی اسی تھوڑی سی حرکت سے
یہ سستی۔ کاہلی کو چھوڑ۔ آ دیں ہوش میں سارے
یہ حنفی شافعی بن کر نہ رخنہ دین میں پاؤ

الٰہی نور عاجز کی یہی ہے التجا ہر دم
زباں میری پہ رہے جاری یہ کلمہ مصطفیٰؐ ہردم

بئس القرین

صحیح مسلم و ترمذی میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان تعینات ہے۔ فرشتہ تو ہر وقت نیکیوں کی تحریک کرتا رہتا ہے۔ اور شیطان بدیوں کی۔ اگر انسان فوراً فرشتے کی تحریک پر عمل کرتا ہے تو اس کو اس شخص کے ساتھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ تحریکیں کرتا ہے پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں اطلاع دیتا ہے کہ یہ قلب اس قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے رہیں۔ اسی طرح تمام ملائکہ حتیٰ کہ ملاء اعلیٰ میں بھی اس کی نسبت ایک توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر آدمی شیطان کی صلاح مان لیتا ہے تو وہ اسکی ہم نشینی سے کبھی الگ نہیں ہوتا اور ہر وقت اسکے دل میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔ اس طرح بالآخر آدمی یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ ملائکہ سے اس کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور ہر وقت شیطان ہی اس کا ہم نشین رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ حَتّٰى اِذَا جَاءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ (پ ۲۵)

یعنی جو شخص خدا کی یاد سے اغماض کیا کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیا کرتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور باوجودیکہ شیاطین گنہگاروں کو راہ خدا سے روکتے رہتے ہیں تاہم گنہگار اپنے تئیں خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں یہاں تک کہ جب گنہگار قیامت کے دن ہمارے حضور حاضر ہو گا تو وہ اپنے ساتھی شیطان کو دیکھ کر کہیگا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب اور پچھم کا فاصلہ رہا ہوتا۔ شیطان بھی آدمی کا کیا ہی برا ساتھی ہے اوگنہگار۔ جبکہ تم نے دنیا میں نافرمانیاں کی ہیں تو آج یہ بات بھی تمہارے کار آمد نہ ہو گی کہ تم اور شیاطین ایک ساتھ عذاب میں ہو۔

غور کرو کہ جو لوگ کبھی تو یاد الٰہی اور کبھی دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن کو ملائکہ و شیاطین دونوں کی ہم نشینی کا موقع حاصل رہتا ہے۔ جو لوگ ہمیشہ یاد الٰہی سے غافل و بے خبر رہتے ہیں۔ شیاطین کسی وقت اُن کا پیچھا نہیں چھوڑتے اور ہمیشہ کے لئے خدا کی طرف سے شیاطین ہی اُن کے ہم نشین قرار دئیے جاتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے ملائکہ کی ہم نشینی کا کوئی موقع ہی باقی نہیں رہتا۔

اس مضمون میں اس امر کی تصریح و تشریح بھی ضروری ہے کہ ذکر الٰہی سے کیا مراد ہے؟ یاد رہے کہ تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تحمید ذکر الٰہی ہی ہے۔ پھر وہ دعائیں جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اٹھنے، بیٹھنے، جاگنے سونے، کھانا کھانے، قضا حاجت کو جانے، یا اس سے فارغ ہونے وغیرہ مواقع کے لئے مروی ہیں وہ بھی ذکر الٰہی میں داخل ہیں۔

مگر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و سکون و ہر قول و فعل اور ہر گفتار و کردار کو خدائے تعالیٰ کے احکام کے ماتحت رکھنا، ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور امتثال اوامر و اجتناب نواہی کی پابندی ذکر الٰہی ہے فتدبروا یا اولی الابصار۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی۔ خادم اہل حدیث)

حیات مسنونہ

(مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری)

مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو، اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲؍ بغرض تقسیم فی سینکڑہ ؁ روپے۔ محصول علیحدہ ہو گا ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

وشرقلہ وان اقسم لحومھا وجلودھا وجلالھا علی المساکین ولا اعطی فی جزارتھا منھا شیئاً۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں حضورؐ نے حکم کیا کہ (جب ہم قربانی کے لئے دنبہ لینے لگیں) تو آنکھ کو بھی دیکھ لیں اور کان کو بھی اور نہ قربانی کریں کان کٹی نہ اوپر یا نیچے سے کان کٹی اور نہ سوراخ والی اور نہ کان پھٹی ہوئی اور حضورؐ نے حکم دیا کہ قربانی کے گوشت کو اور کھال کو جھلوں کو مسکینوں پر تقسیم کر دے اور ان تمام چیزوں سے قصاب کو اجرت میں کچھ بھی نہ دے۔ معلوم ہوا کہ اگر قصاب کو اجرت دینی ہو تو اپنی گرہ سے دے۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ اور گائے کی قربانی کے متعلق | وعن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلعم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ

حضور علیہ السلام کے ساتھ حدیبیہ کے سال میں نحر کیا ہم نے اونٹ سات آدمیوں سے اور گائے ساتوں کے۔

قربانی کی عمر کے متعلق | وعن جابر قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لاتذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحو جذعۃ من الضان

نہ ذبح کرو (بکری) مگر پورے سال کی اگر تمہیں مشکل ہو تو پھر چھ مہینہ کی بھیڈ کر لو۔

(۵) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو میری امت سے غریب ہیں اور قربانی نہیں دے سکتے تو وہ جب ذی الحج کا چاند دیکھیں تو حجامت نہ کروائیں۔ ان کو گویا قربانی دینے کا ہی ثواب ہو جاوے گا۔

قربانی عید کے بعد یا قبل | قال النبی صلعم اذبحو ضحایاکم بعد صلوٰۃ العید ومن ذبح قبل الصلوٰۃ العید فلیذبح مکان شاۃ

عید کی نماز کے بعد قربانی کو ذبح کیا کرو اور جو کوئی پہلے کریگا تو اسکو چاہئے کہ اس کے عوض اور کرے

وہ عیب جو قربانی کو ناجائز کرتے ہیں | قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع لا تجوز فی الضحایا العوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعرجا البین ضلعھا والکسیر التی لاتنقی۔

چار قسموں کی قربانی ناجائز ہے۔ کانا جو ظاہر ہو کانا پن اس کا اور بیمار کہ اسکی بیماری ظاہر ہو۔ لنگڑی جو ظاہر ہو لنگڑا پن اس کی۔ اور لاغر ہو اسکی ہڈیاں مغز کے بیچ نہیں یعنی جو بالکل ہی لاغر ہے۔

قربانی کا ثواب | حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

ما عمل ابن آدم یوم النحر احب الی اللہ من اھراق دم انہ لیاتی یوم القیمۃ بقرنھا واشعارھا واوبادھا و اثاثھا وان الدم لیقطع۔ قربانی کرنے والے کو قربانی کے ہر ایک بال کے عوض ایک ایک نیکی حاصل ہوتی ہے۔

قربانی کے گوشت کو ذخیرہ رکھنا جائز ہے۔

جملہ اہل اسلام کو چاہئے کہ قربانی دیا کریں کیونکہ یہ فعل باعث ثواب ہے اور اگر ایک آدمی مالدار ہے اور وہ قربانی نہیں کرتا تو حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:۔ فلایقربن مصلانا۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ گویا کتنی دھمکی ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ قربانی واجب ہے اور جیسا کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے اس کے مطابق قربانی کرے۔ واللہ اعلم بالصواب!

غزوہ ذات الرقاع

(نوشتہ مولوی نور الہٰی صاحب گرجاکھی)

بمع لشکر کے غزوہ میں گیا اسلام کا ہادی
جب اترا منزل مقصود پر اسلام کا لشکر
ادھر اپنا کرو ڈیرا۔ اُدھر گھوڑوں کو ٹھہراؤ،
بحکم مصطفٰےؐ سب نے اِدھر گھوڑوں کو ٹھہرایا
صدا اللہ اکبر کی سنی جب دینداروں نے
ہوئے فارغ نمازوں سے تو آنحضرتؐ یہ فرمائے
بتاؤ کون ہوگا آج شب کو پاسبانی پر ×
رفیق اپنے مہاجر کو یہ انصاری نے فرمایا
شب تاریک میں ساری ہمیں بیدار رہنا ہے
مناسب ہے آدھی رات تو آرام سے سو جا
مہاجر کو رفیق اپنے کا یہ کہنا پسند آیا
لگا پڑھنے وہ انصاری نوافل یاد باری میں
وہ خوش الحان داؤدی سے سورہ کہف پڑھتا تھا
یہ موقع مل گیا اس کو۔ چلایا تیر غازی پر
چلایا تیر ثانی بے حیا ظالم سپاہی نے
غضب سے تیسرا آخر چلایا تیر کافر نے
ہوا جب خون جاری تو مہاجر نے پتا پایا
لگا جب تیر پہلا تو مجھے بیدار کرنا تھا

بوقت عصر ٹھیرے دیکھ کر اک پُر فزا وادی
صحابہ کو ہوا فرمان تب پیغمبر سرور
یہاں اسباب کو رکھو۔ وہاں اونٹوں کو بٹھلاؤ
ادھر اسباب کو رکھا۔ اُدھر اونٹوں کو بٹھلایا
اذاں کے ختم ہوتے بھر دیا میدان ساروں نے
اِدھر آؤ، سنو اک بات۔ سارے شوق سے آئے
کہا عباد اور عمار نے لبیک یا سرورؐ
کریں اوقات کو تقسیم گر تجھ کو پسند آیا
اِدھر پھرنا اُدھر پھرنا بڑے ہوشیار رہنا ہے
بقایا میں کروں آرام تو بیدار تب ہو جا
کیا بستر، وہ لیٹا۔ سو گیا۔ آرام فرمایا
خدا کے ذکر میں شاغل ہوا وہ رازداری میں
اُدھر کافر تعاقب میں غضب کی آگ جلتا تھا
مگر کچھ خوف طاری نا ہوا اس مرد غازی پر
مگر چھوڑی نماز اپنی نہ اُس مرد الہٰی نے
تو اُوسی حالت کیا پورا نماز اپنی کو صابر نے
جو لتھڑا خوں میں دیکھا تو حیرانی سے فرمایا
میں جا فوراً تعاقب میں اُسے مردار کرنا تھا

× کریگے پاسبانی ہم پئے تعمیل حاضر ہیں + نہیں بزدل خدا کے فضل سے بلکہ بہادر ہیں۔ ــــ عمار اُن میں مہاجر اور تھے عباد انصاری۔ وہ آپس میں لگے کہنے۔ سنو یہ گفتگو ساری

چڑھاتا ہے اور اس طرح پانی کے اجزے و ذرات کو یہ ہوا اکٹھا کر کے ہمراہ لے جاتی اور کرۂ ہوا تک پہنچنے پر یہ اجزے متکاثف ہو کر سحاب بن جاتے ہیں۔ پھر یہ سحاب زمین و آسمان کی درمیانی فضا میں تھوڑا یا زیادہ چھا جاتے ہیں۔ چنانچہ ہواؤں کے تصرف سے بخارات کا چڑھنا اور متکاثف ہو کر سحاب بننا اور برسنا دریا کے قریبی پہاڑوں کی چوٹیوں پر عموماً مشاہد ہوتا ہے۔

اسی طرح مولوی فضل حق خیر آبادی ہدیہ سعیدیہ ص۱۲۵ میں لکھتے ہیں۔ اسیطرح مولوی عبدالحق صاحب خیر آبادی شرح ہدایۃ الحکمت ص۹۱ میں لکھتے ہیں:۔

اما السحاب والمطر فالسبب الاکثری فی ذلک تکاثف اجزاء البخار الخ

خلاصہ کلام یہ کہ اسباب بارش میں جس قدر اسباب عقل، فہم کے نزدیک درست تسلیم ہونگے انکو ہم اسباب کے درجہ میں رکھ کر مسبب الاسباب ہی کو ہر حالت میں موثر حقیقی سمجھیں گے اور بس۔ والسلام:

اہلحدیث کانفرنس اور اخبار "اہلحدیث"

ہمارے مخلص دوست سید عبدالغفار صاحب نے اخلاص بھرا مضمون لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

اہل حدیث کانفرنس کے فیوض سے کئی لوگ اہل حدیث بن گئے۔ کئی غیر مسلم اسلام لائے۔ کتب عقائد مثلاً تقویۃ الایمان و کتب حدیث کی اشاعت میں بہت حصہ لیا۔ قریہ قریہ شہر شہر کانفرنس نے واعظ بھیجے مختلف اضلاع میں انجمنیں قائم کیں، مدرسے بنائے مگر آج کل کانفرنس مذکور کی مالی حالت کمزور ہے احباب اعانت کریں ورنہ ایسی مفید جماعت کا قیام خطرہ میں ہے۔ عید کے موقع پر عید آنہ فنڈ میں خاص اعانت کریں۔

اخبار اہلحدیث ۳۵ سال سے جماعت اہل حدیث کی خدمات بجا لا رہا ہے۔ ہر جماعتی کام میں پیش پیش رہا ہے ہر مخالف کے جواب میں سب سے اول قدم اٹھاتا ہے مگر باوجود اسکے اخبار کی اشاعت میں ہے جس کی وجہ صرف جماعت کی عدم توجہ ہے۔ احباب توجہ کریں اور خریدار بنیں اور دوسروں کو ترغیب دیں۔

میرے خیال میں تمام مساجد اہل حدیث کے آئمہ کے نام اہل محلہ "اہلحدیث" جاری کرائیں۔ اور تمام نمازی اخبار کا چندہ جمع کر کے بھیجدیا کریں۔ اس طریق سے عوام کو فائدہ بھی پہنچے گا۔ امام مسجد سب کو اخبار کے مضامین پہنچا دیا کرے گا۔ اور کسی کو مشکل بھی معلوم نہ ہوگا۔

(سید عبدالغفار رضوی از لکھنؤ)

اعلان برائے جلسہ ہائے تبلیغ

فروری، مارچ میں عموماً تبلیغی جلسے ہوا کرتے ہیں جس میں اس خادم یا جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے کسی اور رکن کو شرکت کے لئے دعوت دی جاتی ہے دعوت دینے والے اصحاب امور ذیل کا خیال رکھیں تاکہ ہمیں تعمیل میں آسانی ہو اور دعوت دہندہ کو کسی شکائت کا موقع نہ ملے۔

(۱) تاریخ مقررہ سے ہفتہ عشرہ پہلے اطلاع دیں۔
(۲) جلسہ کے مدعوین کی فہرست مجھے لکھ دیں۔ خاصکر جن کو میری یا جمعیۃ تبلیغ کی معرفت بلانا چاہیں، ان کے نام ممتاز کر کے تحریر کریں
(۳) دیگر جلسوں سے تصادم کا خود خیال کریں۔ بصورت تصادم دفتر جمعیۃ سے داعی کو اطلاع پہنچ جائے گی۔ جس کے بعد فوراً واپسی پتہ دینا ہوگا کہ تاریخ تبدیل کی گئی ہے یا نہیں ہو سکتی۔

(مولانا) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اطلاع۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

قوالی نامہ او سنو خواجہ حسن نظامی

سے شیخ بن کر بیٹھ جاؤ ڈٹ کے قوالی سنو

ازقلم نسیم احمد صاحب فریدی۔ دارالعلوم دیوبند)

۲۔ جولائی ۱۹۳۷ء کے منادی میں خواجہ حسن نظامی نے قوالی نامہ (عرف) نمبر کا ہمبر درج کیا ہے۔ اس میں بزعم خود ہر قسم کے گانوں اور باجوں کا جواز از قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے، اور فلسفیانہ دلائل سے زور دیا گیا ہے کہ ہر صوفی چشتی ہو یا قادری، نقشبندی ہو یا سہروردی تصوف کے دشمنوں سے محفوظ رہنے کیلئے قوالی کی حمایت کرے۔

خالص جذبات کے ساتھ غیر مدلل بیان کا لیکچر اگر کسی کو دیکھنا ہو تو اس لیکچر کو دیکھے۔ اس کا مکمل جواب تو اسی وقت ہوگا جبکہ کوئی خدا کا بندہ کا سر نمبر لکھے گا۔[1] لیکن اس وقت خواجہ صاحب کی تحقیقات علمیہ پر سرسری نظر ڈالنی ہے۔ تاکہ ناظرین اہل حدیث کو اُن کے تبحر اور کمال علم میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے اور اُن کے مشہور صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا بے پناہ مفسر و محدث ہونا بھی اظہر من الشمس ہو جائے آپ نے اپنے قوالی نامہ میں آیہ لھو الحدیث کے متعلق جو خامہ فرسائی کی ہے وہ تو غالباً صاحب کشاف کو بھی نہ معلوم ہوگی۔ جس بات (غنا) کو عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قسم کھا کر بیان فرمایا وہ تو غلط ہے لیکن آپ کی خانہ ساز تفسیر صحیح ہے۔ ماشاءاللہ! خواجہ صاحب نے اپنے قول کو حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رح کے قول پر ترجیح دینے کی بڑی قابل تعریف کوشش فرمائی ہے، اُس کو دیکھ کر بعض تو یہ کہیں گے۔ ع

چُپ کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں

مگر میں خواجہ صاحب کو یہ مشورہ دونگا کہ اس تفسیر کو حضرت علی رض کے مرتبہ قرآن شریف پر بطور حاشیہ چڑھا دیں

[1] یہ مضمون دیر کا آیا ہوا ہے۔ بعض وجوہ سے تاخیر ہوگئی۔ اخبار محمدی دہلی میں خواجہ صاحب کے مضمون پر طویل تعاقب ہوا ہے۔

بارش کا نزول کہاں سے ہے

(مرقومہ مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

قرآن شریف میں متعدد آیتیں اس بارہ میں وارد ہیں کہیں انزل من السماء ماءً طہورا اور کہیں نزلنا من السماء ماءً مبارکا فرمایا۔ مفسرین سماء کے معنے سحاب کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی سب سے پہلی آیت "او کصیب من السماء" ہے۔ اس جگہ امام سیوطی رح لکھتے ہیں۔ من السماء ای من السحاب۔ دیکھو جلالین۔ اور اسی کے ماتحت خازن میں لکھا ہے

من السماء ای من السحاب لان کل ما علاک فاظلک فہو سماء۔ خازن ص۳

جامع البیان میں انزل من السماء ماءً کے ماتحت لکھا ہے۔ ای السحاب۔ (جامع ص۸)

معالم التنزیل میں امام بغوی رح لکھتے ہیں۔ من السماء ای من السحاب۔ (دیکھو معالم علی حاشیہ خازن ص۳۳)

اور اسی آیت کے ماتحت بیضاوی میں لکھا ہے:۔

سواء ارید با السماء السحاب فان ما علاک سماء

اور کتب لغت میں بھی سماء کے معنی سحاب کے ہی وارد ہیں منجد میں لفظ سماء کے ماتحت لکھا ہے۔ ما نشاھد ہ فوقنا کقبۃ زرقاء۔ کل ما علاک۔ سحاب۔

اسی طرح مجمع البحار منتہی الارب وغیرہ میں بھی ہے۔ مفسرین نے سماء کے متعدد معنوں سے سحاب اس لئے بتلایا تاکہ یہ معنی ان آیات کریمہ کے مطابق ہو جائے جہاں صراحۃً بدلی سے بارش کے نزول کا ذکر ہے۔ چنانچہ سورہ واقعہ میں فرمایا:۔

ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون

سورہ نبا میں فرمایا:۔ وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔

مزن اور معصر کے معنی مفسرین سحاب اور ابر کرتے ہیں شاہ ولی اللہ رح لکھتے ہیں:۔ از ابرہا آب ریزان۔

(دیکھو ترجمہ والا قرآن)

حجۃ الملک حضرت مولانا امرتسری اس آیت کے حاشیہ میں نقل فرماتے ہیں:۔ المراد من السماء فی نزول الماء السحاب۔ (دیکھو تفسیر القرآن ص۱)

اسی طرح سورہ روم کی تفسیر میں نواب صاحب بھوپالی رح فرماتے ہیں:۔ ای فی سمت السماء وجہتہا ولیس المراد السماء المعروفۃ (جلد ثالث ص۴۲۳)

جو لوگ اس جگہ سماء سے مراد سماء معروف بتلاتے ہیں وہ بھی آیت کریمہ کا مطلب یہ نہیں بتلاتے کہ بارش آسمان سے اترتی ہے۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ بارش آسمان کی جانب سے اترتی ہے نہ خود آسمان سے۔ چنانچہ سورہ انعام کی آیت وھو الذی انزل من السماء ماءً کے ماتحت لکھا ہے:۔

ای من جانبہ (دیکھو جامع البیان ص۱۳۲)

اسی طرح سورہ روم کی آیت کریمہ فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء کے ماتحت لکھا ہے۔

ای من سمتہا۔ (جامع ص۳۴۷)

مدارک میں ہے:۔

فی سمت السماء وشقہا (جز ثالث مصری ص۲۳۶)

اسی طرح نواب صاحب لکھتے ہیں:۔

ای فی سمت السماء وجہتہا کقولہ وفرعہا فی السماء ای فی جہۃ العلو (فتح جز ثالث ص۴۲۳)

اسی طرح سورہ نور کی آیت وینزل من السماء کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

معناہ ینزل اللہ من جانب السماء (جامع ص۳۰۶)

یعنی اللہ تعالیٰ بارش اتارتا ہے آسمان کی جانب سے نہ خود آسمان سے۔

اسی طرح حکیم الامت استاذ الہند شاہ ولی اللہ صاحب اپنے فارسی ترجمہ میں سماء کا ترجمہ بالا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں و فرود مے آرد از جانب بالا۔

اسی طرح نواب صدیق الحسن خان صاحب فتح البیان میں وینزل من السماء کے ماتحت لکھتے ہیں:۔

ای من فالی لان السماء قد یطلق علی جہۃ العلو (فتح ص۲۵۶)

اب ہم اس جگہ سورہ نور کی پوری آیت نقل کرتے ہیں تاکہ مطلب خوب واضح ہو جاوے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْہَا مِنْ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادلوں کو ہانکتا ہے پھر ان کو آپس میں جوڑ کر تہ بتہ کر دیتا ہے۔ تو تم دیکھتے ہو کہ ان بادلوں کے مسامات سے مینہ نکلتا ہے۔ جس طرح کہ وہی خدا اوپر کی طرف سے برف کے گالے (پہاڑ کے ٹکڑے جیسے اتارتا ہے) کہ ان میں سخت ٹھنڈک ہوتی ہے جس پر چاہتا ہے اسکو پہنچا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا لیتا ہے۔ بارش کی اس قدرتی تشریح میں بیضاوی میں وانزلنا من السماء کے ماتحت لکھا ہے کہ

ہوائیں زمین کے اجزاء رطبہ کو اٹھا کر اوپر تک لے جاتی ہیں اور وہ وہاں سحاب کی صورت اختیار کرتی ہیں (ص۴۲) جیسا کہ سورہ روم میں ہے:۔

اللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا الخ

اسیطرح والفلک التی تجری فی البحر۔ آیت کے ماتحت لکھا ہے:۔ وقدم علی ذکر المطر والسحاب لان منشاء ھما البحر فی غالب الامر۔ اور اسکے حاشیہ پر لکھا ہے:۔ ھذا امر محسوس لا یمکن انکارہ فان صعود الابخرۃ من البحار وتکاثفہا ونزولہا مطرا مشاھد علی قلل الجبال المجاورۃ للبحار (دیکھو تفسیر بیضاوی ص۱۱۹)

تشریح یہ ہے کہ پانی جو بالطبع ثقیل جسم ہے اس کو خداوند تعالیٰ بخارات بنا کر بذریعہ ہواؤں کے اوپر

تصدیق اہلحدیث

(حصہ دوم)

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

(۴)

گذشتہ پرچے میں اصل مضمون تو ختم ہو گیا۔ مگر گذشتہ جوابوں کو دیکھ کر چوہدری پرویز صاحب کا کوئی معقول جواب طلب معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں ایک بات انہوں نے بڑی تنبیہ کے ساتھ لکھی ہے۔ جس کا جواب گو ہماری پہلی تحریر میں آچکا ہے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اس کو بڑے امتیاز کے ساتھ لکھا ہے۔ اس لئے ہم بھی حسب منشا چوہدری صاحب اس کا جواب امتیاز ہی سے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"پھر ایک چیز اور بھی ہے۔ یہ تو سب کو تسلیم ہے کہ حضور کے بعض ارشادات بہ منصب رسالت ہوتے تھے اور بعض بالکل ذاتی حیثیت سے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں الجھنا چاہتا کہ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے اور اس کی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ احادیث کے موجودہ مجموعوں میں جس قدر حضورؐ کے اقوال و اعمال درج ہیں ان میں یہ تخصیص تو کہیں نہیں کی گئی کہ حضورؐ نے کس حیثیت سے ایسا کیا یا ایسا فرمایا۔ اور اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ امت کے لئے اطاعت اسی کی واجب ہے جو حضورؐ نے بہ منصب رسالت فرمایا ہو۔ ذاتی حیثیت کے متعلق تو خود حضور کے ارشادات موجود ہیں کہ وہ واجب الاتباع نہیں۔ اب ہم ان احادیث میں سے کسے واجب الاتباع قرار دیں اور کسے نہ قرار دیں؟ ظاہر ہے کہ جس چیز کا پہلے قول رسول ہونا ہی ظنی ہو، اور پھر یہ بھی یقینی نہ ہو کہ اسے حضور نے کس حیثیت سے فرمایا تھا، اسے دین قرار دے دینا کس قدر زیادتی ہے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۰۱/۲۱)

اہلحدیث شعرا کے بعض قصائد میں یہ خاص التزام ہوتا ہے کہ ایک مصرعہ دعویٰ ہوتا ہے اور دوسرا دلیل چنانچہ غنی کاشمیری مرحوم کا ایک شعر مثال میں پیش کرتا ہوں ؎

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو
کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

شیخ سعدی کا یہ شعر بھی اسی قسم سے ہے۔ ؎

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مگر یہ صنعت نہ کبھی دیکھی تھی نہ سنی گئی کہ ایک ہی بیت میں ایک مصرعہ دوسرے کی تردید ہو۔ البتہ یہ صنعت ہمیں چوہدری صاحب کے اس اقتباس میں ملتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

رسول اللہ کے احکام اور افعال میں ذاتی اور منصبی کے لحاظ سے تمیز کرنے کی ضرورت ہے یعنی بقول اہل منطق قضیہ مشروطہ عامہ ذات اور صفات کا امتیاز ضروری ہے۔

لاریب صحیح ہے اور لاشک صادق ہے۔ مگر آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ اس کی مثالیں بکثرت ہمارے پاس ہیں۔ ایک دو مثالیں میں بھی آپ کی خدمت میں پیش کرکے آپ کی معلومات میں اضافہ کر سکوں۔ تو لیجئے بریرہ اور مغیث کے قصے میں اس دانا عورت نے صاف پوچھ لیا کہ آپ کا ارشاد مغیث کے ساتھ نکاح رکھنے کا بمنصب رسالت ہے یا بمشورہ۔ ارشاد ہوا کہ مشورہ ہے۔ عرض کرتی ہے کہ معافی کی خواستگار ہوں۔ مگر جب تک سرکار نے قضیہ مشروطہ عامہ کو تحلیل کرکے اپنے ارشاد کو ذات سے متعلق نہیں کیا وہ از خود نہیں کر سکی۔ اسی طرح قصہ تابیر فرمایا ہے۔ جس میں ارشاد ہوا تھا کھجوروں کو پیوند نہ لگاؤ تو کیا حرج ہے۔ جب نقصان ہوا تو اس حکم کو منصب رسالت سے الگ کرکے ذاتی مشورہ کی ذیل میں داخل ہونا اظہار فرمایا لیکن صحابہ کرام نے از خود اس میں کوئی تمیز نہیں کی۔

میرا بھی حق ہے کہ میں بھی قرآن مجید کے ایسے احکام سے سوال کروں جو بظاہر وجوب اور جواز میں مشکل نظر آتے ہیں مثلاً إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ (اذان سنتے ہی نماز کے لئے جلدی آؤ) یہ حکم سب کے نزدیک وجوب کے لئے ہے غالباً آپ بھی ایسا ہی جانتے ہونگے۔ اسی کے ساتھ دوسرا ارشاد فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ نماز جمعہ ہو چکے تو چلے جاؤ اور رزق تلاش کرو۔ یہ دوسرا ارشاد پہلے ارشاد کے متصل ہی ہے۔ کیا یہ بھی وجوب کیلئے ہے؟ اگر وجوب کے لئے ہے تو آپ اپنے ہم خیال علماء سے فتویٰ لے دیجئے کہ نماز جمعہ کے ختم ہونے کے بعد مسجد میں وعظ و نصیحت کے لئے بیٹھنا حرام ہے بحکم اصول الوجوب یقتضی حرمت ضد؟ اور اگر جواز کے لئے ہے تو کیوں؟ اسی ذیل میں یہ تیسرا ارشاد بھی داخل کر لیجئے۔

إِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا

آخر آپ کے پاس کیا معیار ہے کہ قرآن مجید کے بعض احکام فرض واجب اور بعض صرف جائز ہیں جس اصول سے آپ ان احکام میں امتیاز کرینگے اسی اصول سے ہم ان حدیثوں کو پرکھ لیں گے۔ اگر آپ یا آپکے ہم خیال اس اصول کو قرآن ہی سے مخصوص کریں اور ہمیں اسکو استعمال کرنے کی حدیثوں میں اجازت نہ دیں تو مہربانی کرکے اس آیت کے معنی بتائیے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ

بحث القرآن والمحدیث، قرآن اور حدیث کی حیثیت (۲۹۱) اور حفاظت کے بارے میں تحقیق اور دیگر موضوعات

تاکہ آنے والی نسلیں کہیں کہ بقول خواجہ حسن نظامی حضرت علیؓ تو اچھے ایڈیٹر تھے ہی خود خواجہ صاحب بھی بڑے اچھے ایڈیٹر نما مفسر تھے۔

خواجہ صاحب کی حدیث دانی کا اندازہ لگانا ہو تو حدیث حبشہ ابدوی مندرجہ قوالی نامہ کو دیکھئے جس کو انہوں نے اپنے مقصد کے اثبات میں نادانستہ یا دانستہ صحاح ستہ کی حدیث سمجھ کر لکھا ہے جیسا کہ انہوں نے ایک جگہ فرمادیا ہے کہ مخالفین کو شیطان یہ جواب سکھائے گا۔ کہ یہ حدیثیں صحاح ستہ میں تو ہیں مگر ضعیف ہیں۔

خیریت سے یہ حدیث ضعیف بھی نہیں۔ موضوع من گھڑت۔ بے اعتبار محض ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری علامہ ابن تیمیہ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے تصریح فرمائی ہے۔ معلوم نہیں کہ خواجہ صاحب اس بات کا کیا جواب عنایت فرمائیں گے؟ شاید اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمائیں کہ اگر یہ حدیث موضوع ہے تو بخاری شریف اور صحاح ستہ کی تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ کیونکہ امام بخاریؒ سے تو وہ پہلے ہی سے ناراض ہیں۔ اگر اُن کے مطلب کی حدیث موضوع ہوگئی تو تمام کتب احادیث سے امان اٹھ جائے گی۔ اور وہ فرمائیں گے کہ بس اب ہم حضرت علی کے ترتیب دیئے ہوئے قرآن شریف کو جانتے ہیں۔ تم لوگ صحیح ضعیف اور موضوع کے دھندے میں پھنسے رہو۔

پھر حدیث جاریتین اور حبشیوں کے کھیل والی روایت سے جو اپنے مقصد کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور تالیوں اور باجوں کا بالقصد جو اضافہ فرمایا گیا ہے وہ مدتوں تک آپ بیتی کتاب کی طرح یادگار رہے گا۔ وجہ بارہ والی حدیث پیش فرمائی اور اس کا حوالہ ندارد کہ کس کتاب سے نقل فرمائی خواجہ صاحب کی محدثیت پر اعتماد کر کے امید تو ہے کہ صحیح ہی ہوگی۔

حدیث اعلنوا النکاح کو پیش فرما کر فراخدلی کے ساتھ باجوں کا زبردست جواز ثابت فرمایا ہے کلوا واشربوا پر عمل ہوگیا۔

کئی دن جو رندوں کی محفل رہی

اور نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہندوؤں کو مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی وجہ جواز بھی اسی حدیث سے تجویز فرمادی۔ جزاک اللہ!

لیکن مناسب یہ ہے کہ آیندہ خود بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں بیٹھ کر ہارمونیم۔ ڈھولک۔ طبلہ۔ سارنگی کے ساتھ [illegible] مرادآبادی کی قوالی سنیں اور حافظ ؒ کی اس غزل کو فرمائش کر کے سماعت فرمائیں ؎

چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں رو
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولیٰ

ایک لطیفہ | قوالی نامے کے آخر میں خواجہ صاحب رقم طراز ہیں کہ:-

ہر چشتی قوالی کے فروغ اور رواج دینے کا زور شور سے کام شروع کر دے۔ کیونکہ یہ معاویہ بے حد ضروری ہے!

سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ معاملہ ہے اور حضرت معاویہؓ کے اسم مبارک کو یہاں لکھنے کا کیا موقع تھا۔ خواجہ صاحب تو حضرت امیر معاویہؓ سے بہت ہی ناراض ہیں۔ پھر یہ اُن کا نام کیوں موقع بے موقع نکلتا رہتا ہے؟ اس جگہ حضرت علیؓ کا نام آجاتا تو حب علی کے سلسلے میں کچھ زیادہ قابل تعجب نہیں تھا۔ اگر کاتب صاحب نے تصرف فرمایا تھا تو انہیں لکھنا چاہئے تھا۔ یہ بغض معاویہؓ بے حد ضروری ہے۔

میں اس اجمالی نظر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آیندہ اور کچھ لکھا جائیگا۔ نیز سلطان المشائخؒ کے حالات مندرجہ منادی (۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء) میں جو قصداً یا سہواً غلطیاں کی ہیں اُن کو بھی بیان کیا جائیگا۔ آخر میں اتنا اور عرض کردوں کہ وہ قرآن و حدیث تو کیا خود مشائخ چشت مثلاً حضرت نظام الدین اولیاؒ اور ان کے بزرگوں کے طرز عمل سے مزامیر کی حلت قیامت تک ثابت نہیں فرما سکتے۔ حضرت سلطان المشائخ رح نے مزامیر نہیں سنا اور وہ اس کو نامشروع فرمایا کرتے اور اپنے مریدوں کو بھی اس سے سختی کے ساتھ روکتے تھے۔ اگر اُن کی متابعت کا دعویٰ ہے تو اُن کا طرز عمل اختیار کیا جائے تاکہ ثابت ہو کہ اُن کی سچی محبت دل میں موجود ہے۔ کسی کو تصوف کا دشمن کہہ دینے سے اپنی تصوف دوستی ثابت نہیں ہوسکتی۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎

لو كان حبك صادقاً لاطعته
ان المحب لمن يحب مطيع

انجمن اسلامیہ خان پور کا سالانہ جلسہ

برادران اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل کیریاں ضلع ہوشیارپور پنجاب کا چوبیسواں سالانہ جلسہ ۴۔ ۵۔ ۶ مارچ ۱۹۳۸ء کو مقرر ہوا ہے۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ اور مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی نیز مولوی احمد الدین صاحب گکھڑوی اور دیگر علماء کرام تشریف آوری کے وعدے فرما چکے ہیں۔ شائقین توحید سنت موقع غنیمت خیال کر کے تشریف لا کر مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں۔ **نوٹ**:- سامان سردی مختصر ہمراہ لیتے آویں۔ بہالتعصر سے سٹیشن خوش پور کا ٹکٹ خریدیں۔ طعام۔ قیام بذمہ انجمن ہوگا۔

(احقر خادم الدین۔ عبدالغنی ناظم انجمن مذکور)

مقدمہ شرق پور

پنجاب میں ایک قصبہ شرقپور ہے۔ جہاں ایک مسجد کا مقدمہ ہے بناء مقدمہ یہ ہے کہ مسجد کی دیوار پر یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ لکھا تھا۔ اسے ایک شخص نے مٹا دیا۔ اس پر توہین مسجد اور دل آزاری نمازیاں کا مقدمہ قائم ہوا۔ ملزم کا بیان ہے کہ یہ جملہ قرآن، حدیث بلکہ کتب فقہ میں بھی نہیں ہے اس لئے قابل محو ہے۔ عدالت نے ملزم پر فرد جرم لگا دیا ہے صفائی میں سرکردہ علماء احناف لکھائے گئے ہیں۔ ناظرین کرام دعاء خیر سے فرماء اہل توحید کی اعانت کریں۔ ان اجرکم

فتاویٰ

کیا اہل حدیث امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟

اہل بدعت یہ مشہور کیا کرتے ہیں کہ حنفی علماء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ جماعت اہل حدیث کا کوئی فرد نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ بلکہ بس چلے تو اہل حدیث کو مسجد سے نکال دینا چاہیئے۔ ایسی باتیں مشہور کر کے اہل اسلام میں تفرقہ اندازی کیا کرتے ہیں اور جہلاء یہ سُن کر ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں کہ تمام حنفی علماء کا یہ فتویٰ ہے۔

ہمارے ایک نامہ نگار نے قلمی استفتاء بھیجا ہے جس پر مولانا کفایت اللہ صاحب ناظم جمعیتہ العلماء ہند دہلی اور سید سلیمان صاحب ندوی کے دستخط ثبت ہیں ہمارے بھائی کی درخواست ہے کہ اسکو بغرض افادہ عوام اخبار میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مفتی صاحب کے الفاظ میں بجنسہٖ درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) اہل حدیث کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۲) ان کے ہاں بچوں کی شادی بیاہ جائز ہے یا نہیں

(۳) ان سے سلام کلام درست ہے یا نہیں؟

(۴) ان کو نماز جماعت سے نکال دینا جائز ہے یا نہیں

(۵) اہل حدیث کو مارنا اور نماز سے روکنا کیسا ہے؟

(۶) آمین بلند آواز سے اور رفع یدین کا کیا حکم ہے؟

(۷) اہل حدیث ہمارے ساتھ اور ہم ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۸) ہماری حنفیوں کی صف میں کھڑا ہو کر کوئی شخص اونچی آواز سے آمین کہے تو ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہیت نماز کا سبب ہے یا نہیں؟

(سائل غالباً حنفی ہے) (م، داخل غریب فنڈ)

الجواب

(۱) درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) درست ہے۔

(۴) نماز یا جماعت سے روکنا جائز نہیں۔

(۵) گناہ ہے اور سخت گناہ ہے۔

(۶) آمین بالجہر اور رفع یدین اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ورنہ وہ ترک نہ کرتے۔ تاہم ان افعال کو بنظر حقارت دیکھنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے صحابہ و تابعین اور آئمہ مجتہدین ان کو سنت سمجھتے ہیں

(۷) دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(۸) کسی کا حنفیوں کی جماعت میں شریک ہو کر آمین بالجہر کہنا حنفیوں کی نماز کے لئے نہ موجب فساد ہے نہ موجب کراہت نماز۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ۔ دہلی)

یہ جوابات سب صحیح ہیں۔ (سید سلیمان ندوی)

مفتی | نیز قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی مالابدہ میں رفعیدین کی بابت لکھتے ہیں کہ:۔

اکثر فقہاء و محدثین اثبات آں مے کنند۔

اور مولوی عبدالمومن صاحب دیوبندی مرحوم مولانا عبدالحی صاحبؒ لکھنوی کے شاگرد تھے۔ انکی روایت تھی کہ مولانا مرحوم رفع یدین کیا کرتے تھے۔ مولوی عبدالحق صاحب ملتانی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کے شاگرد ہیں۔ ان کی روایت ہے کہ میں نے شاہ صاحب کو رفعیدین کرتے دیکھا۔ اسیطرح شاہ صاحب کے اور شاگردوں سے بھی سننے میں آیا کہ فرمایا کرتے تھے۔ "رفع یدین عمر میں کبھی کر لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اس سنت کے متعلق سوال ہو"

باقی جوابات درست ہیں۔

مستفتی صاحبان | قواعد استفتا کی پابندی کیا کریں۔ جو کئی دفعہ شائع کئے گئے ہیں۔ (مفتی)

س ۸۸} جنازہ میں قرأت جہر و اخفا دونوں طرح جائز ہے یا نہیں۔ جن وقتوں میں فرضی نماز کی قرأت خفی ہے جنازہ کی نماز میں کیسی ہے؟ (سردار محمد)

ج ۸۸} نماز جنازہ میں جتنا قرآن پڑھا جائے (سورہ فاتحہ وغیرہ) آہستہ و بلند، ہر دو طریق سے جائز ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے ایک جنازہ پڑھایا اور سورہ فاتحہ اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی۔ بعد فراغت فرمایا سنت و حق۔ یہ طریق سنت اور صحیح ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

س ۸۹} نماز جنازہ کے وضو سے نماز فرض ادا کر سکتے ہیں یا نئے وضو کی ضرورت ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۸۹} نماز جنازہ کے وضو سے نماز فرض جائز ہے

س ۹۰} دو میتوں کا (ایک عورت ہو ایک لڑکا) آگے پیچھے رکھ کر اکٹھا جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا ہر ایک میت کا علیحدہ پڑھا جائے۔ نیز ایک ہی قبر میں دو لحدیں نکال کر دو میت دائیں بائیں دفن کرنا ثابت ہے؟

ج ۹۰} جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر کا اکٹھا جنازہ پڑھایا تھا اور اکٹھے دفن کئے تھے

س ۹۱} اہل میت کے گھر جا کر دعا کیسے مانگے مروجہ فاتحہ تو بدعت معلوم ہوتی ہے۔ البتہ ہاتھ اٹھا کر قرآنی دعا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الخ یا حدیث کی دعا اللھم اغفر لحینا و میتنا وغیرہ پڑھے تو کیسی ہے۔ جبکہ دعا نہ مانگنے پر سخت ناراضگی و نفرت پیدا ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۹۱} معلوم ہوتا ہے کہ سائل بڑا ہشیار ہے جو مفتی کو تلقین کرتا ہے جو آداب سوال کے خلاف ہے۔ سائل مطلع رہیں کہ مفتی کو تلقین مت کیا کریں سوال پوچھا کریں۔ سنت طریق یہی ہے کہ پہلے اہل میت کو تسلی دے کیونکہ تعزیت کے معنی یہی ہیں۔ اسی ضمن میں میت کیلئے بخشش مانگے تو منع نہیں۔ ہاتھ اٹھائے یا نہ دونوں طرح جائز ہے۔ البتہ یہ جو رواج ہے کہ اہل میت کی تعزیت نہیں کرتے، اس کا غم دور نہیں کرتے، آتے ہی کہدیتے ہیں فاتحہ پڑھو یہ خلاف سنت ہے۔

یخسرون۔ یعنی ماپ تول میں دو قسم کے پیمانے رکھنے والوں کے لئے افسوس ہے۔

اس وقت میرے مخاطب مولانا اسلم جیراجپوری ہوتے تو میں ان کی خدمت میں ایک شعر پیش کرتا کیونکہ وہ شعر مذاق میں اور آپ کی نسبت مجھے علم نہیں۔ ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

مختصر یہ ہے کہ ہم قرآن و حدیث کے احکام کو جانچنے کیلئے اصول منطقیہ کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ احکام رسالت کو جو احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے آتے ہیں ہم قضیہ مشروطہ عامہ سمجھتے ہیں جس میں ذات اور صفت علیحدہ نظر آتی ہے۔ آپ کو تکلیف نہ ہو تو حافظ صاحب جیراجپوری سے پوچھ لیجئے کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور مشروطہ عامہ میں فرق ہوتا ہے یا نہیں۔ ہم حدیثی احکام کو مشروطہ عامہ جانتے ہیں ضروریہ مطلقہ نہیں جانتے اس لئے ہم پر یہ سوال کرنا جو آپ نے کیا ہے کہ

حدیثوں میں ذاتی حیثیت اور منصب رسالت میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔

اور اس کو ایک مشکل کام آپ نے بتایا۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرکے اطلاع دیتے ہیں کہ محدثین کرام پہلے ہی سے ایسا کرتے چلے آئے ہیں اور آج بھی خدا کے فضل سے ان کی روش کو جاننے والے موجود ہیں۔ اگر کوئی نہ جانے تو اس کا قصور۔ اس کے ذمہ دار محدثین نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ ؎

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والا
[قیس]

آخر میں ہم چوہدری صاحب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ ازراہ مہربانی ایسی احادیث کی فہرست شائع کر دیں جو ان کے نزدیک ذات اور منصب رسالت کے لحاظ سے مشتبہ ہوں تاکہ ہم ان کی نسبت اپنے معروضات پیش کریں۔ ؎

نشانہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

تتمہ | چوہدری صاحب کے مضمون کا ذکر ختم ہو چکا مگر اخیر میں آپ نے ایک بات ایسی کہہ دی ہے جسکو پڑھنے سے ہمیں بھی اُن کے حال پر رحم آیا۔ لیکن اگر وہ زیادہ نہیں صرف اہل حدیث کے امام المتاخرین مولانا اسماعیل شہیدؒ کی سوانح عمری دیکھ لیتے تو اتنے خائف نہ ہوتے جتنے کہ ہوئے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"لیکن سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ان حضرات کی خدمت میں جب کبھی ایسی بات پیش کیجئے۔ وہ عوام کے جذبات کو فوراً یہ کہہ کر مشتعل کر دیتے ہیں کہ لو بھئی! دیکھو یہ کہتا ہے کہ (نعوذ باللہ) سب صحابہ رض جھوٹے تھے۔ اور رسول اللہ کی سب باتیں (معاذ اللہ) رطب و یابس ہیں۔ توبہ توبہ استغفر اللہ! اتنا کہہ کر وہ خوش ہو جاتے ہیں کہ بس اب خدائی فوج اس ملحد و زندیق کو زندہ نہ چھوڑیگی۔ لیکن وہ یقین مانیں کہ ان ملاحدہ و زنادقہ کے استیصال کے بعد بھی قرآن زندہ رہیگا اور ہر اس چیز کو مٹا کر چھوڑیگا جو اسکے خلاف پڑیگی۔ خواہ اسے آپ آئمہ سلف کی طرف منسوب کر دیجئے خواہ خود نبی اکرم کی ذات مقدس کی طرف اور اس کے بعد یا تو قرآن باقی رہیگا یا عمل متواتر (اسوہ حسنہ) جو یقینی دین ہے۔ لہٰذا ڈرنا چاہئے اس وقت سے جب یہ پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے پاس میزان کے یہ دو پلڑے موجود نہ تھے کہ تم حق و باطل کی تمیز کر سکتے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۳/۲۴)

اہلحدیث | چوہدری صاحب! آپ ایسے ملحد گروں اور کافر سازوں سے کیوں ڈرتے ہیں؟ سنئے۔ آپ کو جب ایسے لوگ ملحد، زندیق کہیں تو آپ مولانا حالی مرحوم کا یہ شعر سنا دیا کریں ؎

اب تو تکفیر سے ڈرتا نہیں ما عظا حالی
پہلے کہہ دیتے تو لے دے کے منایا جاتا

مگر اس کا یہ نتیجہ نہ ہونا چاہئے کہ آپ خواہ مخواہ ملحدین کی تائید کرنے بیٹھ جائیں۔ نہیں بلکہ آپ الحاد اور زندقہ سے دور رہیں۔ جیسا کہ میرا گمان ہے کہ آپ دور ہیں۔ تو پھر کسی کا آپ کو ملحد و زندیق کہنا اس آیت کی ذیل میں آجائیگا:-

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

بس آپ قرآن اور اسوہ حسنہ پر عمل کرتے جائیں اور اس منظر سے کا خوف رکھیں جو ظالموں کے فعل کا قرآن مجید میں بتایا گیا ہے:-

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا

اس کا مطلب شیخ سعدیؒ نے اپنے شعر میں یوں بتایا ہے:- ؎

پندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز درپئے مصطفٰے

چوہدری صاحب! میں آپ کے اوقات گرامی کا لحاظ کرکے اسی پر بس کرتا ہوں۔ ورنہ

با تو ماجراہا داشتیم

نوٹ | آئندہ نمبر میں فاضل ایڈیٹر ترجمان کے مقولے پر توجہ کی جائے گی۔ انشاء اللہ!

ملکی مطلع

انڈین نیشنل کانگرس اور اس سے تقاضا

آج کل ہندوستان خصوصاً پنجاب میں یہ بحث بڑی طویل الذیل ہو رہی ہے کہ نیشنل کانگرس میں مسلمانوں کو شریک نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہ ہندوؤں کی جماعت ہے۔ اس کے ثبوت میں کہا جاتا ہے کہ کانگرس اور اسکے حامی مسلمانوں کے مطالبات منظور نہیں کرتے۔ اُدھر کانگرس کہتی ہے کہ ہندوستانی بن جاؤ اور ہندوستانی قومیت کو قوت دو۔

بالفاظ دیگر کانگرس مسلمانوں کے کسی کام میں مدد نہیں دیتی۔ چنانچہ اس نے مسجد شہید گنج لاہور کی بابت کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ اسی طرح ہندو سبھا کے جوشیلے ارکان بھی کانگرس سے خفا ہیں۔ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ کانگرس ہندوؤں کی نمائندہ جماعت نہیں ہے۔

ہم حیران ہیں کہ کانگرس کی حقیقت سمجھنے میں ان لوگوں کو کیوں اتنی غلطی لگتی ہے۔ کانگرس نے اپنے نام ہی میں اپنی حقیقت مضمر رکھی ہے۔ چنانچہ اس کا نام ہی انڈین نیشنل کانگرس ہے۔ جس کے معنی ہندوستانی قومیت کی جمعیتہ کے ہیں۔ یہ مخالفت کانگرس کی تاریخ میں کوئی نئی نہیں۔ سب سے پہلے سرسید احمد خان مرحوم نے اس کی مخالفت میں آواز اٹھائی تھی۔ انکی وجوہات بھی یہی تھیں کہ یہ تحریک مسلمانوں کے حق میں مفید نہیں ہوگی کیونکہ ملک میں غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ اسلئے وہ اکثریت مسلمانوں کے حقوق کی محافظ نہیں ہو سکتی۔ مگر زمانے کی گردش کسی کے اختیار میں نہیں۔ مرسید کے زمانے میں آج کے حالات معلوم نہ تھے کہ ہر صوبہ اپنے اندر آزادی رکھتا ہے۔ ہندوستان کے متعدد صوبوں میں صوبہ سرحد کو جو اسلامی اکثریت حاصل ہے وہ کسی اور صوبہ کو نہیں۔ لطف یہ ہے کہ اس صوبے میں بھی کانگرس کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد پنجاب کا صوبہ ہے۔ جس میں فی الجملہ اسلامی اکثریت ہے اس میں کانگرسی حکومت تو نہیں مگر خود مسلمان چاہتے ہیں کہ یہاں بھی کانگرسی حکومت قائم ہو جائے۔ پھر کانگرس کا گلہ کس منہ سے کیا جاتا ہے۔ ہم سے پوچھا جائے تو ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ کانگرس پر تو نہیں ہزار اعتراض ہوں اور وہ سب کے سب صحیح بھی ہوں۔ لیکن یہ اعتراض بالکل بے جا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مقاصد سے ہمدردی نہیں رکھتی۔ کانگرس اپنے نام کے ماتحت کام کرتی ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ اس کا نام ہی اس کے موضوع کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے یعنی ہندوستانی قوم کی نمائندہ جماعت۔ منطقی اصطلاح میں ایک ماہیت نوعیہ متقررہ ہوتی ہے جس کی نظر میں کل اصناف سفلی یکساں ہوتے ہیں۔ کسی صنف کی طرف اس کی خاص نظر نہیں ہوتی۔ یہ ممکن ہے کہ باپ کو اپنے چند بیٹوں میں سے کسی خاص بیٹے سے زیادہ الفت ہو مگر ماہیت نوعیہ کو کسی خاص صنف سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔ ایسا ہونا اس کی نوعیت کے خلاف ہے۔ اسی لئے کانگرس نے نہ قضیہ مسجد شہید گنج میں دخل دیا نہ بوچڑ خانہ لاہور کے معاملہ میں۔ کیونکہ ایسا کرنا اس کی شان نوعیت کے خلاف تھا۔ ہندو مہا سبھا کا یہ کہنا کہ کانگرس ہندوؤں کی نمایندہ جماعت نہیں ہے۔ بلحاظ خصوصیت کے صحیح ہے اسی طرح مسلمانوں کا یہ کہنا کہ کانگرس ہمارے مطالبات مخصوصہ نہیں مانتی یہ بھی صحیح ہے مگر ان دونو فریق کے کہنے سے کانگرس پر الزام قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اپنے نوعی منصب پر قائم ہے اصل یہ ہے کہ کسی فرد یا سوسائٹی پر اعتراض کرنے سے پہلے اس کی حقیقت شناسی ضروری ہے۔ بغیر اس کے اعتراض کرنا معترض کا اپنی ناواقفیت کا ثبوت دینا ہے۔ مقام حیرت ہے کہ مسلمانوں میں اتنا تفرق انفصال کیوں پیدا ہو گیا کہ ایک گروہ کانگرس کو مسلم قومیت کے خلاف سمجھتا ہے دوسرا اسکو ملک کی حکومت کے لئے دعوت دیتا ہے ؎

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم

یونینسٹ پارٹی پنجاب پر حملہ

جن دنوں نئی ریفارم سکیم پاس ہوئی تھی سر فضل حسین متوفی کی دوربین نظر نے بھانپ لیا تھا کہ پنجاب میں باوجود مسلم اکثریت کے بوجہ اختلاف و تفرق مسلم وزارت قائم نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے انہوں نے ایک پارٹی قائم کی جس کا نام یونینسٹ یا اتحاد پارٹی رکھا جس میں اکثریت گو مسلمانوں کی ہے مگر بعض ممبر غیر مسلم بھی ہیں۔ چونکہ یہ پارٹی پنجاب اسمبلی میں اکثریت رکھتی ہے اس لئے وزارت عظمیٰ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس پارٹی کا لیڈر سر سکندر حیات خان وزیر اعظم ہے۔ یہاں تک تو اس پارٹی کی ہیئۃ ترکیبیہ کا ذکر ہے اس سے آگے اس پر جو کچھ لے دے ہو رہی ہے وہ بالکل اسی کے مشابہ ہے جو کانگرس پر ہو رہی ہے

تفصیل اس کی یہ ہے کہ سر سکندر حیات خان لکھنؤ کے جلسہ مسلم لیگ میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ مسجد شہید گنج کا حاصل کرنا مسلم لیگ کے مقاصد میں داخل ہے۔ بس پھر کیا تھا مخالفوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ شور مچا دیا کہ وزیر اعظم مسجد شہید گنج دلوادیں۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ میں داخل ہو کر اس تجویز کو مان آئے ہیں، پنجاب میں ان کی گورنمنٹ ہے ان کا اختیار ہے۔ حکومت اتحادیہ سے گو ہمیں بھی شکایات ہیں لیکن انصاف یہ ہے کہ یہ مطالبہ سر موصوف سے کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سر موصوف مسلم لیگ میں بحیثیت مسلمان ہونے کے داخل ہوئے ہیں نہ بحیثیت

متفرقات

ہمدردان اہلحدیث کو چاہئے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کماحقہ کوشش کرتے رہیں۔ اس سے دو فوائد حاصل ہونگے۔ اول اخبار کی ترقی۔ دوم توحید و سنت کی آواز سے جو مسلمان ہنوز بے خبر ہیں وہ کلمہ حقہ سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

مگر یاد رہے نیا خریدار بناتے وقت اس سے قیمت ہی وصول کر کے منی آرڈر کر دیا کریں۔ وی پی میں دو نقصان ہیں۔ (۱) وی پی کے آنے جانے سے خریدار صاحب کو علاوہ محصول ڈاک کی زیادتی کے اخبار بہت تاخیر سے ملتا ہے۔ دوم وی پی کی واپسی سے طرفین کو نقصان ہوتا ہے۔

چنانچہ گذشتہ ماہ چند واقعات ایسے ہی پیش آئے

بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوا دیا کریں۔

پیغام حق مولوی سید محمد شاہ صاحب ایم اے کے زیر ادارت ماہوار شائع ہوتا ہے جس میں اسلامی، سیاسی، تمدنی، تبلیغی مضامین ہوتے ہیں سائز ۲۶×۲۰/۸ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت سالانہ ۳؎۔ فی پرچہ ۴؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر پیغام حق۔ دار السلام جمال پور۔ نزد پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور۔

شاہی جنتری باتصویر حکیم سید محمد ہاشم علی شاہ صاحب جیلانی لاہوری نے حسب دستور سابق شاہی جنتری ۱۹۳۸ء شائع کی ہے۔ دیگر مضامین مفیدہ کے علاوہ اکثر مضامین مناقب و فضائل اہل بیت میں ہیں۔ تصاویر تمام شیعہ حضرات کی ہیں۔ قیمت ۶؍

منیجر کتب خانہ شاہی جنتری۔ فیض باغ لاہور

مولوی محمد یوسف بن مہر دین محمد صاحب خانپوری جہاں ہوں پتہ ذیل پر اطلاع دیں:۔ مولوی محمد اسلم صاحب رحمانی۔ خان پور ڈاکخانہ گکریاں۔ ضلع ہوشیارپور

مدرسہ قیومیہ عربیہ کا افتتاح جناب حاجی محمد صالح صاحب کنٹریکٹر ماستی ضلع کولار نے علوم دینیہ کی ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے بذاتہ مدرسہ قیومیہ عربیہ کا افتتاح ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو فرمایا۔ حاجی مرزا عبد العزیز صاحب پٹیل کی زیر صدارت تبلیغی جلسہ بھی ہوا۔ جس میں مولانا سید اسمٰعیل صاحب رانڈرگ۔ مولوی عبد العظیم صاحب مدراسی، مولوی عبد الرحیم صاحب آف وانمباڑی نے شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

ناظرین مدرسہ مذکور کی بقا کے لئے صدق دل سے دعا فرمائیں۔ راقم:۔ ایم عبد الجبار کنٹریکٹر، ناظم مدرسہ ماستی ضلع کولار۔　(۸؍ داخل اشاعت فنڈ)

اطلاع انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل گکریاں ضلع ہوشیارپور کی طرف سے مولوی عبد الجبار صاحب سید محبوب علی شاہ صاحب بغرض حصول امداد برائے یتیم خانہ اور مدرسہ عربیہ انجمن مذکور حاضر ہو رہے ہیں امید ہے کہ آپ حضرات اس مستحق امداد درسگاہ کی امداد سے دریغ نہ فرما کر ثواب دارین حاصل کرینگے۔

خادم المسلمین:۔ احقر عبد الغنی مہتمم انجمن تبلیغ الاسلام۔ خان پور

انجمن حمایت اسلام لاہور ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۸ء کو اپنا جشن طلائی منعقد کر رہی ہے۔ انجمن کی طرف سے تمام زعمائے ملت و مقررین اور شعرا کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جشن میں شریک ہو کر نہ صرف اس کی رونق کو دوبالا کریں۔ بلکہ جس موضوع یا عنوان پر وہ تقریر فرمانا چاہیں یا مضمون یا نظم لکھنا چاہیں اس سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرتے وقت انہیں مناسب وقت دیا جا سکے۔

(میر رحمت اللہ ہمایوں۔ سکرٹری جوبلی کمیٹی انجمن حمایت اسلام لاہور)

جمعیتہ تبلیغ الاسلام مرکزی انبالہ کے سکرٹری صاحب درخواست کرتے ہیں کہ معاونین تبلیغ بموقع عید قربان جمعیتہ مذکور کو بھی یاد رکھیں۔

پتہ:۔ سید غلام بھیک نیرنگ از انبالہ شہر

شمع توحید

کی اشاعت کے لئے ۲۵۔ جنوری سے ۵۔ فروری ۱۹۳۸ء تک مندرجہ ذیل حضرات نے رقوم ارسال کیں۔ دیگر شائقین توحید و سنت بھی اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ رسالہ ہذا بکثرت چھپوا کر ہر مسلمان کو پہنچایا جاوے۔

سابقہ　۲۲۱ روپیہ ۸؍ ۱۳

از محمد حسین تاج محمد سوہنڈ ضلع جالندھر　۱؍

از میاں جی مولا بخش عہ۔ نظام دین کشمیری عہ (سوہنڈ)　۱؍

مولوی محمد عثمان صاحب پٹیا گڑھ　ہ

معرفت قاری احمد سعید صاحب مدن پورہ بنارس، جمع کردہ از اصحاب بنارس　۱۱؍ عہ

از جماعت اہل حدیث بانسی ضلع بستی معرفت مولوی عبد الحق صاحب ہ۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ عہ۔ مولوی احمد صاحب ناظم مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ عہ۔ مولوی کریم بخش صاحب امرتسر ۶؍ میاں دین محمد صاحب ٹائلز مرچنٹ امرتسر ۶؍ عبد الجبار صاحب کنٹریکٹر ماستی ضلع کولار ۸؍

کل میزان　۰۰-۱۵-۲۸۵ روپیہ

متفرقہ فنڈ میں از مستری عمر الدین صاحب کوٹلی لہاراں عہ جماعت اہل حدیث بانسی ضلع بستی ۳؍ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ ہ۔ جناب علی شیر صاحب سردار کمادہٹی ۲۴ پرگنہ عہ

میزان　۰۰-۸-۱۵۲ روپیہ۔ جن میں سے مبلغ ۴ روپیہ ہنوز موجود ہیں۔ (یکم ۵) (محاسب فنڈ مذکور)

یاد رفتگان میرے والد محترم محمد یوسف صاحب ۲ کو انتقال کر گئے۔ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ راقم عبد الحفیظ کوٹانی ضلع گنٹور (۲) حاجی عبد الرزاق صاحب سوداگر مدن پورہ بنارس بعارضہ تنفس کلکتہ میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم بڑے موحد دیندار بزرگ تھے۔ قاری احمد سعید (۳) میرے والد ۷۰ سال بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ (عبد الرحمٰن مرچپور ضلع جالندھر (۴) خاکسار کے خسر جناب حاجی میراں صاحب سو سال سے زیادہ عمر پا کر وفات پا گئے (مولوی گلزار احمد مدرس مدرسہ شاہزاد پور ضلع مالدہ)

بھول نہ کرو!

امرت دھارا آزمائش سے گذر چکی ہے؟

کبھی ایسا شخص نہیں جو یہ نہ کہتا ہو کہ امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھنی چاہئے کہ آپ گھر میں رہیں یا سفر میں امرت دھارا جگہ بضرورت رہیگی۔ کوئی تکلیف ہوجاوے فوراً کھاؤ یا لگاؤ یہ بہت سے خرچ تکلیف اور تشویش سے بچاریگی مگر خوب

نقلوں سے بچو! یہ آپ کو وقت پر اکثر دھوکہ بھی دیسکتی ہیں اور جو امرت دھارا کی ایک خوراک کام دیگی ۔۔۔ سب بھی کام نہ دیں گی۔ مالک کی دیانت سے امرت دھارا نے ہمیشہ نام پایا ہے اور اس کی قدر برابر قایم ہے۔ ایک سردار سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

دنیا میں کسی چیز پر زمانہ کی ہوا کا اثر نہیں ہوا تو صرف امرت دھارا اور آپکی ذات ہے

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ -/۸/۲ - نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ -/۴/۱ - نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ -/۸/-

خط وکتابت ۔۔۔ کا پتہ: المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

۳۴

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آنہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا۔ جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات۔ اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے مذائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری، تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے دگر نولس، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزدہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اودھ فارمیسی بردوئی**

(۲۹۷)

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدہ کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۔۔۔ محصول ڈاک ۔۔۔

نمونہ ۔۔۔ منگوانے کا پتہ:

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوالیں۔

۳۴

پندرہ روزہ علمی رسالہ

انوار رسالت

مفت

صرف چھ آنہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیج کر سال بھر مفت پڑھئے

نوٹ} یہ رعایت صرف ایک ماہ کے لئے ہے۔

پتہ:۔ **منیجر رسالہ انوار رسالت**
سرائے عالمگیر ضلع گجرات

بے کار نہ بیٹھو

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس مفید دوا نے بفضلہ تعالیٰ مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچالیا۔

بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

۱۳

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

وزیر اعظم ہونے کے نہ بحیثیت اتحاد پارٹی کے لیڈر ہونے کے۔ اگر ان میں پہلی حیثیت ہوتی تو وہ اپنی پارٹی سے اجازت اور اختیار لے کر جاتے۔ حالانکہ آپ نہیں ہوا۔ کسی مسلمان افسر کا بحیثیت مسلم ہونے کے حق ہے کہ وہ مثل دیگر افراد امت مسلمہ کے مسجد شہید گنج ہو یا کوئی اور اس کی بازیابی کے لئے کوشش کرے لیکن تن من دھن سے مدد دے۔ لیکن بحیثیت وزیر اعظم اور لیڈر ہونے کے اس پارٹی کے خلاف نہیں کر سکتا جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے۔

پس لاہور کے جلسوں میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم کی شکایت کرنا منطقی اصول کے خلاف قضیہ دائمہ مطلقہ کو مشروطہ عامہ کے معنی میں لینا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ اس کی مزید مثال یہ ہے کہ کسی مسلمان مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ گاؤکشی پیش ہو۔ جس میں قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔ وہ مجسٹریٹ بحیثیت مسلمان ہونے کے اس مقدمے میں جو رائے رکھتا ہے اس کے ماتحت فیصلہ نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسیطرح سر سکندر حیات خان ہو یا کوئی اور بحیثیت مسلمان ہونے کے جو رائے رکھتا ہے، بحیثیت وزارت اور قیادت جماعت مشترکہ کے اس رائے کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اس مشکل کو یہاں چھوڑ کر ہم دوسری طرف توجہ کرتے ہیں تو ہمیں اس سے زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ جن کا مفصل ذکر آیندہ کبھی کرینگے۔

مختصر یہ ہے کہ مسجد شہید گنج کا واقعہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کا ایک تاریخی اور قومی واقعہ ہے جو در اصل قانونی سقم پر مبنی ہے۔ وہ سقم یہ ہے کہ قانون تمادی بنانے والوں نے خالق و مخلوق میں فرق نہیں کیا کیونکہ انہوں نے کسی انسان کی مملوکہ چیز پر قبضہ مخالفانہ کو وجہ ملک قرار دیا۔ لیکن غلطی یہ کی کہ خدائی مملوک کو انسانی مملوک سے ممتاز نہیں کیا یعنی اشیاء موقوفہ پر قبضہ بھی مثل قبضہ غیر موقوفہ کے موجب ملک قرار دیا۔ جو عقل اور دیانت سے بعید ہے۔ بس یہ ہے اصل بنائے غلطی۔ بڑا مرحلہ اس مقدمے میں اس جگہ کے مسجد ہونے کا تھا۔ جو عدالت ججی اور عدالت عالیہ میں طے ہو گیا مدعا اس سے مسجد کا مفاد حاصل کرنا تو کیا عجب کہ پریوی کونسل میں اپیل کرنے سے حاصل ہو جائے۔ خدا وہ دن کرے

مسلم لیگ دہلی | کچھ دنوں سے بڑا شور تھا کہ دہلی میں مسلم لیگ کا جلسہ ہونے والا ہے۔ اس میں مسجد شہید گنج کے حصول کا طریقہ سوچا جائیگا۔ جلسہ دھوم دھام سے ہوا۔ بڑے بڑے دروازے بنائے گئے۔ بڑی نمائش کی گئی، ہزارہا روپے خرچ ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسجد شہید گنج کے معاملے پر غور کرنے کے لئے ایک خاص جلسے کا انعقاد تجویز کیا گیا۔ وہ کب؟ جب عراق سے تریاق آئیگا ؎

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑینگے پرزے
دیکھنے آئے تھے انسوس تماشہ نہ ہوا

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پھلوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک اعلیٰ نصاب جس کی میعاد سات ماہ ہوگی۔ پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور میں ۱۲ مارچ ۳۸ء سے شروع ہوگا۔ اس نصاب میں افشردہ۔ رس۔ کارڈیل۔ سرکہ۔ مربہ۔ جیلی۔ مارملیڈ تیار کرنا اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں بند کرنا۔ اچار ڈالنا۔ پھلوں پر چینی کا شیرہ چڑھانا وغیرہ شامل ہے۔ اسکے نصاب میں صنعت کے علمی عملی اور تجارتی پہلو بھی شامل ہونگے۔

چھ طلبا داخل کئے جائیں گے۔ داخلہ کے لئے کم سے کم قابلیت کا یہ معیار ہے کہ امیدوار علم زراعت میں بی۔ ایس۔ سی یا سائنس میں کیمسٹری لیکر بی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہو۔ داخلہ کے تعلق میں پنجاب کے امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔ لیکن اگر مناسب قابلیت کے پنجابی کافی تعداد میں درخواستیں نہیں دیں گے تو غیر پنجابی امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جماعت میں جو طلبا داخل کئے جائیں گے ان سے ۲۰ روپیہ ماہوار فیس لی جائیگی اور اس کے علاوہ غیر پنجابی طلباء کو اتنی رقم دینا پڑے گی۔ جو نصاب مذکور کے مصارف قیام کے متناسب حصہ کے مساوی ہو۔

جملہ درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۲۸۔ فروری ۳۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۳۔ فروری ۳۸ء)

افغانستان میں عظیم الشان فوجی مظاہرہ

جدید آلات حرب کی مصنوعی جنگ

اخبار اتحاد مشرقی رقمطراز ہے کہ موجودہ موسم سرما ختم ہوتے ہی افغانستان کے شمالی علاقہ میں ایک عظیم الشان فوجی مظاہرہ کیا جائیگا۔ جس میں ممالک غیر کے فوجی نمائندے بھی مدعو کئے گئے ہیں اور اس وقت تک ترکی۔ ایرانی اور جرمنی نمائندوں کی شرکت کا ارادہ معلوم ہوا ہے۔ اس جنگ مصنوعی کی غرض یہ ہے کہ جو جدید آلات حرب یورپ سے خریدے گئے ہیں اُن کی مشق کی جائے اور جو افغانی نوجوان روس و جرمنی سے فن پرواز کی تعلیم حاصل کر کے آ رہے ہیں اُن کو اپنا کمال دکھانے کا موقع دیا جائے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا ہے کہ کون کون سی فوجیں اس جنگ مصنوعی میں حصہ لیں گی۔ لیکن وزارت حرب سے جس قسم کے انتظامات کے احکام جاری ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ نصف لاکھ فوجیں جو جدید آلات حرب سے مسلح ہیں اس جنگ مصنوعی میں حصہ لیں گی۔ چنانچہ کوہ چرخ کے دامن میں فوج کے قیام کیلئے نکل کی جھونپڑیاں بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔

دمشق میں شیشہ کا کارخانہ | معلوم ہوا ہے کہ دمشق میں ایک بہت بڑا شیشہ کا کارخانہ کھولنے کی تجویز زیر غور ہے چنانچہ اس سلسلہ میں دمشق کی ریت کا نمونہ تحلیل و امتحان

(۲۹۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۵ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نمبر ۱۷

اہلحدیث

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم — اخبار امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر — مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ـــہ
عام خریداران سے 〃 ـہ
〃 〃 ششماہی ۲/
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴۔ ذی الحج ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۵۔ فروری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ہدیۂ تبریک

(از قلم ابوالاصغر محمد عبداللہ صاحب ساقی۔ از لالہ موسیٰ)

اے علمبردارِ وحدت افتخارِ مسلماں — اے مجاہد۔ تیرا دم اسلام کی تیغ و سناں
ایک تیری خامہ فرسائی سے باطل کو گریز — ایک تیری ضرب سے لرزاں ہے قصرِ قادیاں
ایک اندازِ بیاں تیرا صلائے عام ہے — ایک جس کا کر چکا ہے اک زمانہ امتحاں
اہل سنت والجماعت کے حقیقی خیر خواہ — نیر علم عقل و نقل کے بحرِ بیکراں
زلزلے ہیں تیرے دم سے والیٔ تثلیث میں — تذکرے کرتا ہے تیرے علم کے ہندوستاں
آریہ۔ چکڑالوی۔ شیعہ۔ بہائی۔ کلہم — سامنے تیرے نہیں رکھتے ہیں یارائے بیاں
قاطع بدعات ہے ہنگام گفتن تیری ذات — تیرا استدلال راہرو کو ہے منزل کا نشاں
تو وہ ہستی ہے کہ جس پر ناز ہے اسلام کو — تیرے نکتہائے دیں روشن مثالِ کہکشاں
اے مفسر عہد حاضر کے مبلغ زندہ باش — رحمتیں نازل کرے تجھ پر خدائے مہرباں
ساقیٔ گمنام سے ہے ہدیۂ خوش آمدید — گر قبول افتد زہے قدر و نصیب دو جہاں

اسلامی توحید۔ ماہ محرم میں جو خلاف شرع کام کئے جاتے ہیں۔ مثلاً تعزیہ۔ نوحہ۔ ماتم اور سبیلیں وغیرہ۔ ان کی قرآن اور حدیث سے تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے پی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول شیخوپورہ

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۶ - سال ۱۹۳۷ء

طالع مند ولد عبداللہ و ... مدل بخش ولد محمد بخش اقوام جٹ ساکنان دوست پور تحصیل شاہدرہ۔ مدعیان

بنام فضل دین وغیرہ مدعاعلیہم

دعوے استقراریہ

بنام فضلدین ولد نظام دین۔ اکبر۔ برکت پسران اسماعیل حسن محمد ولد ابراہیم۔ اللہ دتہ۔ مولا بخش پسران فتح محمد۔ فیر محمد ولد کالو قوم ارائیں سیال۔ مشتقیم احمد دین۔ بہادر پسران فتح محمد۔ کرم بی بی دختر نظام دین۔ احمد دین ولد فتح دین نور احمد۔ سلطان احمد پسران فتح محمد۔ ستار ولد فضلدین۔ قائمقام نظام دین متوفی۔ عبدالستار ولد فضل دین اقوام ارائیں جتیوعہ۔ نور محمد۔ برکت علی پسران محمد دین۔ محمد اسحاق عبدالرزاق نابالغان پسران محمد علی بولائت برکت علی چچا حقیقی خود۔ برکت علی ولد لالو۔ نواب۔ شہاب پسران کامون۔ احمد یحییٰ ولد جہو۔ اسماعیل ولد صدر دین۔ عزیز احمد ولد علم دین۔ جھنڈا ولد جہانا۔ چراغ دین۔ سراج دین پسران نبی۔ ابراہیم ولد مہردین۔ یوسف ولد امام دین۔ کرم دین ولد محمد دین نظام دین۔ امیر دین پسران حسن محمد اقوام ارائیں بھٹ سکنائے دوست پور تحصیل شاہدرہ بستی ارائیاں۔ مسماۃ اللہ رکھی بیوہ جھنڈو۔ عمر دین۔ محمد دین پسران وزیر پیراندتہ ولد مستا قوم جٹ برائے مسماۃ جواہری ولد فضل دین قوم جٹ ورک سکنائے چک نمبر ۲۳۵ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ دیوان چند۔ لعل چند پسران کانشی رام۔ کیسو رام۔ تیرتھ رام۔ موہن لعل پسران بانکی رام۔ بلکی۔ گنپت۔ گنگا پسران گوبند۔ کرم چند ولد جھنڈا اقوام اروڑہ نارنگ سکنائے بیٹ چک تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بستی براے۔ فتح محمد۔ شیر۔ پسران اللہ داد۔ بھاگ۔ نواب پسران فضلدین۔ ہاشمی۔ غلام محمد پسران پیرا۔ حسن محمد ولد کرم دین۔ روشن دین ولد بابل۔ کرم داد۔ اللہ دتہ پسران الیاس۔ غلام دین۔ مہردین علی محمد۔ سردار۔ فوجدار پسران کرم الٰہی۔ مسماۃ حاکم بی بی

بیوہ امام دین۔ محمد دین ولد رانجھا۔ نواب ولد بوٹا۔ پیراندتہ۔ جھنڈا۔ علی محمد۔ کرم دین۔ عمر دین پسران گلاب۔ سردارا۔ رسول بخش۔ پسران قاسم۔ ہاشم ولد جھنڈو۔ محمد دین ولد حاکم۔ جلال ولد نوربابی۔ نواب ولد نگاہیا۔ حسن محمد ولد جوسہ۔ حسن دین۔ احمد دین۔ محمد دین دریافت بالغان۔ شریف۔ نور محمد نابالغان پسران عبداللہ بولائت حسن دین برادر حقیقی۔ غلام دین پسران حاکم۔ پیراندتہ۔ گہنا پسران فتح دین۔ فضل دین۔ سائیں بخش پسران امام بخش۔ نبی۔ امام دین۔ جامان پسران عمر۔ اللہ دتہ ولد نواب۔ جلال ولد لدھا۔ سردار احمد دین پسران گوہر۔ نور محمد۔ تاج محمد۔ شاہ محمد غلام محمد۔ رحمت علی پسران عبداللہ۔ فتح محمد ولد پیر اللہ دتہ۔ شاہ محمد۔ غلام محمد پسران سربلند۔ فضل حاکم۔ نور دین۔ پسران بدھا۔ رحمت علی۔ عبدالغفار احمد دین۔ پیر محمد پسران قاسم۔ اسماعیل بالغ بولائت فتح محمد برادر چچازاد۔ رسول بخش ولد علی شیر مسماۃ فضل بی بی بیوہ دسوندھی۔ محمد خان۔ محمد حسین نابالغان پسران محمد بخش بولائت فتح محمد چچا حقیقی خود اقوام جٹ سورائے ساکن دوست پور تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بستی سورائے۔ حسن۔ بابیا۔ کیمرا۔ پسران جواہر اقوام جٹ سدھو۔ ساکن چک نمبر ۲۳ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ امانت علی شاہ۔ فقیر علی شاہ۔ بزرگ علی شاہ پسران حسن علی شاہ۔ اقوام سید گیلانی ساکن نبی تحصیل لاہور۔ امام دین۔ شہاب دین جامان۔ پسران گلاب قوم حجام۔ امام دین ولد امیر۔ محمد شفیق ولد مہردین۔ محمد علی ولد پیرا۔ حسن ولد محمد بخش قوم ترکھان ساکن ہربنس پورہ تحصیل لاہور۔ امیر ولد حسن محمد قوم ارائیں بھٹ ساکن ہربنس پورہ تحصیل لاہور نظام دین۔ امیر دین پسران حسن محمد قوم ارائیں بھٹ ساکن ہربنس پورہ تحصیل لاہور۔ محمد سلیم ولد پیر محمد قوم سیال۔ ساکن دوست پور۔ حال شیخوپورہ۔ مدعاعلیہم۔

مقدمہ مندرجہ صدر میں دعویٰ خلاف مدعاعلیہم دائر ہو چکا ہے اور مدعاعلیہم نمبر ۲۵ تا ۲۹ کی طرف سے مدعاعلیہم نمبر ۲۴ و ۳۱ و ۳۴ اور مدعاعلیہم نمبر ۳۵ تا ۳۹ کی طرف سے مدعاعلیہ نمبر ۴۰ اور مدعاعلیہم نمبر ۴۳ تا ۴۹ کی طرف سے مدعاعلیہم نمبر ۴۱ و ۴۲ اور مدعاعلیہم نمبر ۶۹ تا ۷۱ کی طرف سے نمبر ۵۰ و ۷۰ و ۷۷ و ۷۹ اور مدعاعلیہم نمبر ۱۱۱ تا ۱۲۵ کی طرف سے مدعاعلیہم نمبر ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۳ پیروی کرینگے۔ اگر اس میں کسی کو کوئی عذر ہو تو مورخہ ۱۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے آج بتاریخ ۳ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں

کہ آئندہ پرچہ بوجہ تعطیل عید الضحیٰ

شائع نہیں ہوگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴-ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ

مولیٰ علی (رضی اللہ عنہ)

شیعہ سنی کی نزاع کا فیصلہ

بجواب اخبار شیعہ لاہور

ایک حدیث میں الفاظ مبارکہ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" مروی ہیں۔ یعنی میں (رسول) جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ یہ حدیث اپنے معنی میں بالکل واضح ہے۔ اس حدیث کا جو معنی اہل سنت کا گروہ کرتا ہے وہی معنی صحیح ہے۔ اس معنی کی شہادت قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ملتی ہے۔ جو معنی شیعہ کرتے ہیں اس کی شہادت نہ قرآن شریف دیتا ہے نہ حدیث نبوی نہ واقعات صحیحہ۔ اس روایت کے متعلق اخبار شیعہ لاہور مورخہ ۱۶ فروری میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کے برابر بے معنی مضمون ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ جو لوگ علم مناظرہ کے قواعد نہیں جانتے وہ اس کام میں پڑنے کی تکلیف کیوں گوارا کرتے ہیں۔ سارا مضمون پڑھ جائیے نہ کہیں اس کا سر ہے نہ پیر نہ کوئی دلیل ہے نہ برہان۔ خیر جو ان سے ہو سکا انہوں نے کیا۔ بقول ؎

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

دلائل میں ایسے اقوال اور ایسی کتابیں پیش کی ہیں جو نہ شرعی سند ہیں نہ مسلم فریقین

سارا وقت اس بات پر خرچ کر دیا کہ اس روایت میں جو مولیٰ کا لفظ آیا ہے اسکے معنی ناصر و مددگار کے نہیں ہو سکتے۔ یعنی اس حدیث کے یہ معنی نہیں کہ میں (رسول) جس کا ناصر و مددگار ہوں علی بھی اس کا ناصر و مددگار ہے۔ اس دعوے پر سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کے مددگار تھے مگر محاصرے کے زمانے میں حضرت علیؓ نے ان کی مدد نہ کی۔ (حالانکہ یہ بھی غلط ہے اور شیعہ کی معتبر روایات کے خلاف ہے) تو حدیث مذکور اس معنی میں غیر صادق ہو گئی۔ ہمیں اس سے کوئی تعرض نہ ہونا چاہئے کیونکہ حدیث میں جو مولیٰ کا لفظ آیا ہے۔ ہم اسکے معنی ناصر و مددگار نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس لفظ کے معنی حدیث مذکور میں محبوب کے ہیں۔

اب ہمیں تلاش کرنا ہے کہ قرآن شریف میں مولیٰ کا لفظ محبوب (دوست) کے معنی میں آیا ہے کہ نہیں۔ پس غور سے سنئے۔ ارشاد ہے۔ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا (پ ۲۵ ع ۱۵)

یعنی جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ مولیٰ بمعنی دوست قرآن میں بھی آیا ہے۔ اب ہم حدیث کے الفاظ پر غور کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی یہی مطلب نکلتا ہے کہ حدیث کے معنی وہی صحیح ہیں جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ الفاظ کے بعد حدیث میں یہ الفاظ دعائیہ بھی آئے ہیں:۔

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

یعنی اے اللہ جو علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

چنانچہ شیعہ اخبار کے مضمون مذکورہ میں ایک شعر بھی نقل ہوا ہے جو ہمارے دعوے کی تائید کرتا ہے۔ شعر یہ ہے ؎

نوید وال من والاہ از بہر محب او
وعید عاد من عاداہ آمد از پئے اعدا

یعنی حدیث مذکور میں جو وال اور عاد کے الفاظ آئے ہیں یہ بتا رہے ہیں کہ اس حدیث میں مولیٰ کے معنی محبوب کے ہیں نہ کہ حاکم اور امیر کے۔

اب ہم حدیث کے الفاظ کو عربیت کے قاعدے سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے اور جملہ اسمیہ خبریہ کا اصل استعمال زمانہ حال میں ہوتا ہے یا زمانہ حال سے شروع ہو کر انتہا تک رہتا ہے۔ یہ اصول ذہن میں رکھ کر ہم اس حدیث کے معانی ثلاثہ پیش کر کے دکھاتے ہیں کہ کس فریق کے معنی صحیح ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) میں (رسول) جس کا دوست اور محبوب ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۲) میں جس کا ناصر و مددگار ہوں علی بھی اسکا ناصر و مددگار ہے۔

(۳) میں جس کا اعلیٰ حاکم ہوں علی بھی اس کا اعلیٰ حاکم ہے۔

دوسرے معنی کو "شیعہ" کے قابل نامہ نگار نے خود ہی رد کر دیا۔ اسی لئے ہمیں اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ تیسرے معنی ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔ کیونکہ ان معنی

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۱۔ فروری ۱۹۳۷ء

قاتلانہ حملہ کے مقدمہ

کی تاریخ پیشی ۱۱ ہوئی بہر ۱۷۔ فروری مقرر ہوئی۔ مگر کسی کاروائی کے ۱۲۔ فروری پر ملتوی ہوئی۔ چنانچہ ۱۲ فروری کو مسمی قمر بیگ اے۔ ڈی۔ ایم صاحب امرتسر کی عدالت میں پیش ہؤا۔ عدالت نے مولانا ثناء اللہ صاحب اور دیگر گواہان کی شہادت قلمبند کرنے کے بعد قمر بیگ پر زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند (اقدام قتل عمد) فرد جرم عائد کردی۔ ملزم نے ارتکاب جرم سے انکار کیا۔ لہذا صفائی کے بعد فیصلہ ہوگا۔ ناظرین دعا کرتے رہیں۔ مقدمہ حملہ قاتلانہ میں معائنہ کنندہ ڈاکٹر کی شہادت کیلئے یکم مارچ مقرر ہوئی۔ باقی آئندہ (ایڈیٹر اہلحدیث)

—— صوبہ بہار اور یوپی کی وزارتوں نے اس وجہ سے استعفے دیدیئے ہیں کہ وہ پولٹیکل قیدی رہا کرنا چاہتے تھے۔ مگر گورنروں نے ان کو ایسا نہیں کرنے دیا۔ آجتک کوئی دوسری وزارت مرتب نہیں ہوسکی۔

—— آل انڈیا نیشنل کانگرس کا اکاونواں سالانہ اجلاس وٹھل نگر (دریائے تاپتی کے کنارے) ہورہا ہے۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر منتخب ہوئے ہیں۔ موصوف کا جلوس رتھ پر نکالا گیا جسکو ۵۱ بیل کھینچتے تھے۔

—— لاہور میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی جاری ہے۔ امرتسر شہر سے بھی کئی جتھے لاہور پہنچ گئے ہیں۔

—— ضلع امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

—— روم کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک اطالوی ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوئے گر پڑا۔ پانچ افسر ہلاک ہوگئے۔

—— معلوم ہؤا ہے جب سے ہرہٹلر جرمنی میں برسراقتدار آیا ہے تب سے اسوقت تک دس ہزار اشخاص پولٹیکل خیالات کیوجہ سے قید ہیں۔ اور ایک سو کو پھانسی دی جا چکی ہے۔

—— افسر المعلمین مولانا عبدالرحمن صاحب مظہر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ امسال ۹۔ فروری بروز بدھوار ساٹھ ہزار سے زائد حجاج نے میدان عرفات میں حج مبارک کیا۔ حجاج کو ہر قسم کی سہولتیں میسر تھیں کسی قسم کا ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ الحمد للہ!

—— جب سے سپین میں خانہ جنگی شروع ہے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک میڈرڈ میں ہوائی حملوں سے ۶ ہزار، توپخانہ کی گولہ باری سے ایک ہزار (کل سات ہزار) اشخاص ہلاک اور ۱۱۳۷ عمارتیں تباہ ہوئیں۔

—— امسال عید بقرہ کے موقع گائے کی قربانی کرنے کی وجہ سے یوپی اور پنجاب کے کئی قصبات و دیہات میں ہندو مسلم فساد ہؤا۔

نوٹ کرلیں

ماہ فروری میں جن کی قیمت اخبار ختم ہے اور ۴۔ مارچ تک قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی۔ ان کے نام آیندہ ہفتہ

وی پی بھیجے جائینگے

اس لئے ایسے حضرات انکو وصول کرلیں ورنہ واپسی کی صورت میں طرفین کو نقصان پہنچیگا۔

حساب دوستاں

بھی آیندہ پرچہ میں شائع کیا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

مضامین آمدہ | مولوی محمد گلزار صاحب۔ مولوی عبدالجبار صاحب سلفی۔ مولوی عبدالجلیل صاحب رحمانی ۲ عدد۔ منشی محمد خان گوندل ۲ عدد۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا۔ سید عبدالسلام صاحب مولوی عبدالسلام صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ منشی محمد عبداللہ معمار۔ بابو عبدالعظیم صاحب۔ مولوی فضل خان صاحب۔ گاہی ولد لدھا صاحب۔ جناب شاکر صاحب صدیقی۔

مضامین غیر مقبولہ | برکات اسلام۔

نظمیں | از شاکر صاحب صدیقی ۲ عدد۔ نسیم صاحب آسی۔ حافظ محمد عظیم صاحب زار۔ منشی محمد عالم صاحب۔ اللہ بخش صاحب فقیر

(بقیہ متفرقات)

عید آنہ فنڈ | جماعت اہل حدیث پشاور صدر۔ مرسلہ شیخ عبدالرحمن صاحب سوداگر شیشہ عہ۔ منشی محمد ظریف صاحب پشاور شہر صہ۔ از امرتسر (جامعہ ثنائی) ۲ہ۔ ابو الہشار عبدالستار صاحب آسنسول ۱ہ۔

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ | از حکیم عبدالغفور عبدالرحمن صاحب سلہر آسام عہ۔ محمد حسین صاحب سوداگر شاہجہانپور ۲ہ۔

مبلغ اٹھانوے روپیہ گیارہ آنہ | جو مدرسہ مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ کے بعد امانت دفتر ہذا میں ۱۸ کی تک جمع تھے حافظ عبدالرحمن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور گوجرانوالہ کو نقد ادا کردیئے گئے۔

دعائے صحت | (۱) چوہدری لعل الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایس ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع گجرات جو پکے موحد اور مخلص مسلمان ہیں، عرصہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین ان کی بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

راقم منشی محمد خان از دتے والی ضلع گجرات۔ پنجاب

(۲) مولوی ابو النعمان عبدالرحمن صاحب آزاد مئوی اعظمی ہفتہ عشرہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ فالج کا اثر دماغ آنکھ اور زبان پر بہت ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ راقم:۔ محمد عبداللہ از مئو۔

(۳) حاجی ترابا مستری صاحب عرصہ سے علیل ہیں۔ موصوف پکے موحد اور مخیر مسلمان ہیں۔ ان کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ راقم:۔ حاجی عبدالرحیم از جالپور

اہلحدیث | اللھم اشفھم بشفائك وداوھم بدوائك۔

پیغام | حسب دستور سابق مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کا سالانہ جلسہ ۱۳۔ ۱۴ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۔ ۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء پتھر مسجد پٹنہ میں منعقد ہوگا جس میں علماء کرام نے اپنی شرکت و مواعظ حسنہ سے افادہ کا وعدہ فرمایا ہے برادران سے امید ہے کہ اپنی شرکت سے جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے اور مدرسہ مذکور کی اعانت فرمائیں گے۔

راقم:۔ ناظم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

(عہ۔ اشاعت فنڈ وصول)

اور یقین دوسرے کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اپنے دل میں بھی ایمان اور یقین ہو۔ اور جو شخص خود عمل نہیں کرتا۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ اس کے دل میں قرآن کریم پر ایمان نہیں" (الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث خلیفہ صاحب کی راست گوئی قابل داد ہے واقعی بات یہ ہے کہ اخلاقی حیثیت میں مرزائی دوسرے مسلمانوں سے کسی امر میں فائق نہیں۔ اس لئے ان پر مثل صادق آتی ہے۔

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

قادیان میں لکھنے اور بولنے والو کیا ہماسے اس دعوے کی تردید کر سکتے ہو کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں فیل ہو کر گئے اور ابھی تک ایسے فیل ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیانی بھی اس کے معترف ہیں۔

سچ ہے ؎

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

منکر مشرک و کافر ہیں۔ واللہ اعلم!

(حررہ محمد عبد الکریم جتوئی نوہری)

مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ

بحضور خدمت شریف جناب حضرت مولانائے محترم زید مجدہ و مدظلہ العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

اللہ ہی ہے جس نے آپ کو اپنی حفاظت کی آغوش میں لے لیا اور معاند کے قاتلانہ حملے سے محفوظ رکھا۔ ورنہ معاند سفاک تو اپنے خیال میں کام تمام کر چکا تھا اس واقعہ نے ہندوستان کی جماعت اہل حدیث میں غم اور غصہ کا ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ گورنمنٹ تو ایسے موقع میں اپنی کارروائی کریگی اور مجرم کو انجام دیگی اور جو اس کو کرنا ہے ضرور کریگی۔

جماعت اہل حدیث کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اور اپنے اختلاف اور انتشار کو مٹا کر پوری قوت اور سرگرمی کے ساتھ توحید و سنت کی اشاعت کرنی چاہئے۔ اور اگر یہی لیل و نہار ہیں اور اختلاف و انتشار کا یہی حال رہا تو اس قلیل اور غریب جماعت کے مشاہیر علماء اور ممتاز فضلاء کے ساتھ اس قسم کے معاندین کی طرف سے آیندہ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔ اللہ ہی کو اس کا بہتر علم ہے۔

مولانائے محترم کے ساتھ کیوں ایسا برتاؤ کیا گیا۔ اس لئے کہ شرک و بدعت کی تردید فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ میدان مناظرہ کے ایک جانباز اور کامیاب سپاہی تھے۔ اس لئے کہ اسلام کی طرف سے ہمیشہ مخالفین کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر انکے اعتراض کا مسکت اور دندان شکن جواب دیا کرتے تھے۔

اس لئے کہ اسلام کی خدمات میں اپنی عمر گزار دی اس لئے کہ میدان مناظرہ میں اسلام کے عَلَم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ بتلاؤ اسکے سوا اور کیا جرم ہے جس کی پاداش میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ؎

آہ! مجھے اس جرم پر مارا کہ گنہگار نہ تھا

کلمہ طیبہ

؎ ہو گئی محفل تری کیا بے ادب بے قاعدہ
جو کھڑے رہتے تھے وہ اب ہیں برابر بیٹھتے

بعض لوگوں نے مقبولوں کی سی صورت و رنگ ڈھنگ بنا کر مردودوں کا سا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ بڑے لمبے چوڑے شہانہ نام رکھوا کر اپنی بزرگی کا اظہار کرتے ہیں۔ فی الحقیقت ان کے اندر خاک بھی نہیں۔ بھنور اور بھونڈ کا رنگ یکساں اور آواز بھی قریب قریب ہوتی ہے۔ لیکن ان کی اصلیت بتانے کے لئے یہی امر کافی و وافی ہے کہ بھونڈ گُلخن سے راضی اور بھنور گلشن پر فدا ہے۔

کوئی شاہ کوئی شیخ کوئی پیر کوئی صوفی کوئی مولوی عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کے لئے نام تراش رکھے ہیں یہ نام اور ان کی پوشاکیں محض فریب اور طمع سازی کی کارروائی ہے۔

آج کل ملک ہندوستان بسبب بدعتہائے گوناگوں خراب ہو گیا۔ بعض پیر جاہل گھروں میں آکر گمراہ کرتے ہیں۔ بعض نے قبروں اور مزاروں پر عرس وغیرہ کے بہانے سے ضلالت پھیلا رکھی ہے۔ بے نوا قلندر بن کر قبر پرستی کے باعث ہوتے ہیں۔ بعض گمراہ بدعتی گیارھویں اور عرس اور قبروں پر اذانیں دیتے ہیں۔ بعض بے شرع صوفی سرود سنتے اور رقص کرتے ہیں، طبلہ، سارنگی اور ڈھولک کے آگے ناچتے کودتے ہیں۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے ایک خانہ ساز منصب دیکر کہتے ہیں ؎

میم کی چادر دُور کر دیہی ایک کا ایک

یہ عینیت کا دعویٰ کر کے پھر اس کو ثواب اسلام، محبت نبوی، سنی مذہب کے شیدائی خیال کرتے ہیں۔ یہ نادان لوگ کلمہ طیبہ کو اُلٹ پلٹ کر کے اللہ عزوجل کو رسول اور رسول مقبول ؐ کو خدا بنا بیٹھے۔

اے لوگو! جس اللہ کے بندے کہلاتے ہو اس نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا اور جس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو انہوں نے نہیں فرمایا۔ اس خیال کے لوگ اکفر الکافرین واشد الملحدین میں سے ہیں۔ خدا کا ہمسر و شریک بنانے والا کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا منکر ہے۔ جو کوئی ایسے قائل کو مشرک نہ سمجھے وہ بھی ویسا ہی سمجھا جائیگا۔ تمام کلام اللہ میں ہدایت کی گئی ہے کہ خدا کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ پس خدائے عزوجل کو اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سمجھنا کفر ہے کیونکہ عینیت خدا بندے کے ساتھ ملحدوں کا کفر ہے۔ لہٰذا اسی اعتقاد کے لوگ کلمہ طیبہ کے

جملہ اسمیہ زمانہ کلام (حال) سے متعلق نہیں رہتا۔ بلکہ زمانہ استقبال میں چلا جاتا ہے اس لئے کہ آنحضرت صلعم جس زمانے میں اعلیٰ حاکم تھے حضرت علیؓ اس زمانے میں خلیفہ نہیں ہوئے اور نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ رسول کی موجودگی میں کوئی شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ خلافت کا زمانہ بعد زمانہ رسالت کے ہے۔ پس جب دو نو مولاؤں میں وحدت زمانی نہ رہی تو شرط دونوں جزا میں یا با صطلاح علم منطق مقدم و تالی میں اتصال نہ رہا۔ پس جملہ اسمیہ زمانہ حال سے متعلق نہ ہوا۔ ہم اس سے بھی بے خبر نہیں کہ شیعہ گروہ حضرت علی کو اصحاب ثلاثہ کی ماتحتی میں بھی امیر المومنین ہی کہتے ہیں۔ ہزار دفعہ کہیں مگر یہ تو ملتے ہیں یا ان کو ماننا پڑیگا کہ ان کی امارت کا زمانہ بعد انتقال ذات رسالت کے ہے۔ دونوں زمانے متحد نہیں ہیں کیونکہ خلافت کے معنے نیابت کے ہیں جو اصل کی موجودگی میں ممکن نہیں۔

مضمون نگار نے حضرت عمرؓ کا قول بھی بڑے فخر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حدیث من کنت الخ سُن کر حضرت علی کو مبارک باد دی اور کہا

بخ بخ لك یا علی اصبحت مولائی و مولی کل مومن و مومنۃ

یعنی اے علی! مبارک ہو! آپ میرے اور ہر ایک مؤمن اور مؤمنہ کے مولیٰ بن گئے۔

ہم اس مبارک باد کو صحیح سمجھ کر اپنی ذات کے علاوہ اپنی جماعت کو بھی اس میں شریک کرتے ہیں۔ مگر اس روایت کے متعلق شیعہ حضرات سے ہمارا اختلاف لفظی نہیں بلکہ معنوی ہے۔ یعنی "مولیٰ" کے لفظ سے انکار نہ ہم کو ہے نہ ان کو۔ بلکہ معنی میں اختلاف ہے۔ پس ہم مانتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علی کی مولائیت پر جو مبارک دی وہ محبوبیت کے معنی میں تھی۔

ایک سوال یہاں پر پہنچ کر ہم شیعہ حضرات سے ایک فیصلہ کن سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ جواب بھی فیصلہ کن ہی دینگے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مولیٰ کے معنی خلیفہ سمجھ کر حضرت عمرؓ نے ان کو مبارک دی تھی تو بوقت انتخاب خلیفہ اول یا ثانی یا ثالث کیوں جناب مولیٰ علی نے یہ حدیث پیش کر کے اپنی خلافت تسلیم نہ کرالی۔

سے ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں فیل

بشہادت خلیفہ قادیان

فی کل شیٔ لہ آیۃٌ تدل علی انہٗ کاذبٌ

یہ شعر کسی عارف خدا کا ہے۔ اصل شعر میں کاذب کی جگہ واحد ہے۔ مطلب شعر کا بزبان شاعر یہ ہے کہ ہر چیز میں دلیل ہے اس بات پر کہ خدا واحد ہے۔ ہم نے جو اس شعر میں تصرف کر کے بجائے واحد کے کاذب رکھا ہے۔ اس کے مطابق ھو کی ضمیر کا مرجع بھی بدل جائیگا۔ معنے یہ ہونگے کہ ہر شیٔ یعنی ہر واقعہ عملیہ ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں سچے نہ تھے۔ ہم نے پہلے بھی اس عنوان کے ماتحت واقعات کی روشنی میں نوٹ لکھے ہیں۔ آج بھی ایک حوالہ پیش کرتے ہیں:-

مرزا صاحب کا قول بارہا ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو پورا متقی بناؤں۔ (اخبار الحکم ۱۷- جولائی ۱۹۰۵ء)

ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہوتا رہا کہ مسلمان فسق و فجور بلکہ کفر و شرک میں بھی روز افزوں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر مرزا صاحب نے کیا کیا؟ اس کا جواب یہ ملتا رہا کہ مسلمانوں سے مراد احمدی جماعت ہے۔ کیونکہ غیر احمدی تو کافر ہیں ان کا متقی بننا کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ جواب جیسا کچھ غلط ہے نمایاں ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس جواب کی تردید بھی خلیفہ قادیان نے خود کردی ۲۸- جنوری کے خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کی عملی کمزوریاں خوب ظاہر کی ہیں۔ جس سے اس جواب کی کافی تردید ہوتی ہے۔ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:-

"عمل کے میدان میں ابھی یہ بات ہمیں حاصل نہیں ہو سکی اور اس کی وجہ یہی ہے کہ عقائد میں ہمارا ہر شخص خواہ وہ مضبوط ہو یا کمزور۔ جاہل ہو یا عالم چھوٹا ہو یا بڑا۔ بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ۔ مرد ہو یا عورت سب ایک ہی بات کہتے ہیں۔ مگر عملی باتوں میں آکر دوسرے لوگ دیکھتے ہیں کہ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ دینے کا سوال آتا ہے تو ہم میں سے بعض کہہ دیتے ہیں کہ ہم لڑکیوں کو حصہ دے کر اپنی زمینیں خراب کر لیں تو دوسرے شخص پر بھی یہی اثر ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے قرآن کریم کی تعلیم ایسی ہے۔ جس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ یا جب سچ بولنے کا موقعہ آتا ہے تو ایک احمدی کہہ دیتا ہے کہ "جی سارے اے ہی کہندے ہندے نے۔ پر کدی سچ نال بھی گزارہ ہندا اے۔" یعنی مونہہ سے تو سچ بولنے کی تاکید ہر کوئی کر دیتا ہے مگر کیا ہمیشہ سچ بولنے سے دنیا میں گزارہ چل سکتا ہے۔ اس لئے سننے والا خیال کرتا ہے کہ جو کہتا ہے ضرور سچ بولنا چاہئے ممکن ہے وہی غلطی پر ہو۔ میں اسکے پیچھے لگ کر کیوں خواہ مخواہ اپنا نقصان کروں۔ شبہ سے ایمان

ف وہ بھی صرف یہ کہ مسیح فوت ہو چکا۔ دگر ہیچ۔ (اہلحدیث)

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

ارشاد خداوندی ہے:-

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

(سورۂ آل عمران)

(ترجمہ) تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ایمان والوں کے جس وقت بھیجا بیچ اون (لوگوں) کے رسول جانوں اون کے سے (یعنی ہم جنس اون کا) پڑھتا ہے رسول اوپر اون (مسلمانوں) کے نشانیاں اوس (اللہ) کی پاک کرتا ہے رسول (اون مسلمانوں) کو اور سکھاتا ہے رسول اون (مسلمانوں) کو کتاب اور (نمونہ) اگلے (مسلمان) تھے اس (رسول سے) بیچ گمراہی ظاہر کے۔

ف:- احسان جتاتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر مسلمانوں کے کہ اون کے اپنایت یعنی جنس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اون کی ہدایت کا بندوبست فرمایا۔ مگر آج کل ایک گروہ مسلمانوں میں ایسا پیدا ہوا ہے جو بشریت رسول کا منکر ہے اور خدا تعالیٰ کے اس احسان کو نہیں مانتا۔ جو کہے رسول بشر اور انسان ہی ہوتے ہیں تو اسے کافر کہا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات اوس کو مسلم ہے کہ پیغمبر کھاتے پیتے بھی تھے اور چلتے پھرتے بھی تھے اور جورو، فرزند، کنبہ اور ننھیال، ددھیال بھی رکھتے تھے۔ تکلیف سے غمگین اور مسرت پر خوش بھی ہوتے تھے، بیمار بھی ہوتے اور وصال بھی فرما گئے۔ مگر پھر وہی رٹ ہے کہ رسول بشریت سے بالکل پاک ہیں۔ انا للہ! یہ فرقہ دوسرے مشرک فرقوں سے کم نہیں ہے یا تو اس فرقہ کی قرآن وحدیث تلوانفی ہے یا ضد اور ہٹ دھرمی اور پیٹ پوجا، رہنمائے جہال ہے۔ سے

ہر آں کس کہ بقرآن وخبر نہ رہی
این است جوابش کہ جوابش ندہی

اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

(سورۂ آل عمران)

(ترجمہ) سوائے اسکے نہیں کہ یہ شیطان ڈراتا ہے تم کو دوستوں اپنے سے پس مت ڈرو اون (شیطانوں) سے اور ڈرو مجھ (اللہ) سے اگر ہو تم ایمان والے

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا ۝

اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک لاؤ ساتھ اوس (اللہ) کے کسی چیز کو۔ خواہ کوئی بھی ہو خواہ وہ پیغمبر یا فرشتہ یا ولی یا بت یا قبر وغیرہ۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا (نساء)

(ترجمہ) اور اللہ خوب جانتا ہے دشمنوں تمہاروں کو اور کفایت اللہ دوست۔ اور کفایت ہے اللہ مدد دینے والا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ (نساء)

(ترجمہ) تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لاوے ساتھ اوس (اللہ) کے اور بخشتا ہے (اللہ) سوائے اس (شرک) کے (اور گناہ) واسطے جس کے چاہتا ہے (اللہ) اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ (تعالیٰ) کے۔ پس تحقیق باندھا یا اوس (مشرک) نے بڑا گناہ۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ۝

(ترجمہ) جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں لڑتے ہیں بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے اور جو لوگ کہ کافر ہیں لڑتے ہیں بیچ راہ بتوں (اور قبروں) کے۔ پس لڑو دوستوں شیطان کے سے۔ تحقیق مکر شیطان کا ہے کمزور

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ (نساء)

(ترجمہ) تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اوس (اللہ تعالیٰ) کے۔ اور بخشتا ہے (اللہ) جو سوائے اس (شرک) کے ہے۔ (اور گناہ) واسطے جس (آدمی) کے چاہئے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے۔ پس تحقیق (وہ) گمراہ ہوا گمراہی دور

ف۔ یہ آیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ شرک ہرگز ہرگز نہیں بخشتا۔ تو شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پیچھے پس جو دین ہے سوائے اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

(ترجمہ) نہیں پکارتے سوائے اوس (اللہ) کے مگر عورتوں کو۔ اور نہیں پکارتے مشرک مگر شیطان سرکش کو اور لعنت کی ہے اوس (شیطان) کو اللہ نے اور کہا اوس شیطان نے البتہ لونگا میں بندوں تیرے سے (اے اللہ) حصہ مقرر۔

ف:- یعنی تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ ٹھیرا دیں گے جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز اور مردہ بزرگوں کی نذر و منت نکالتے ہیں۔ یا د لوگ بھی اسکے مریدوں میں کر دیں

وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ

اللہ تعالیٰ مولانائے محترم کو صحت کاملہ عاجلہ اور عافیت تامہ عطا فرماکر تادیر ان کے ظل عاطفت کو جماعت اہل حدیث کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

جماعت اہل حدیث کو صبر و سکون سے کام لینا چاہیئے اور پر امن رہنا چاہیئے اور مولانائے محترم کی صحت اور عافیت اور درازی حیات کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو اس مختصر مضمون کو اخبار میں شائع فرمادیں۔ مفصل آئندہ

(محمد صدیق مبلغ اسلام بہاری)

مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی کا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار

(مرقومہ مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی)

برادران اسلام! عرصہ مدید سے جماعت حنفیہ و اہل حدیث کے درمیان محدث صاحب کوٹلوی کی بدولت مذہبی جنگ جاری ہے۔ جماعت اہل حدیث کو ناحق بدنام کرنا، ان پر افترا، بہتان باندھنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ شب و روز یہی کہتے ہیں کہ دیکھو جی اہلحدیث حضور کے بے ادب ہیں بے دین ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب ۱۹ ستمبر کی شب کو دوران تقریر میں فرماتے ہیں کہ دیکھو اخبار "اہلحدیث" میں ان کے مولوی۔ اللہ نے کس قدر بے ادبی کا لفظ حضور علیہ السلام کے حق میں لکھا ہے کہ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو (اہلحدیث ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء) یعنی یہ حضور علیہ السلام کی بہت گستاخی کی ہے کہ ان کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔"

لوگوں کو ابھارنے کے لئے صرف اس طرز سے گفتگو کی گئی لیکن زبان سے یہ لفظ (بفضل خدا نہیں) نکال سکے کہ مولوی ثناء اللہ کا یہ لکھنا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ کوٹلوی صاحب کو بھی تو پتہ ہے کہ حضور صلعم کی وفات کا ذکر دنیا سے رخصت کرنے کا احوال احادیث کی کتابوں میں مفصل موجود ہے۔ کیا یہ الفاظ احادیث نبویہ میں موجود نہیں کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم قریب الوفات ہاتھ پانی میں بھگو کر مونہہ پر ملتے اور فرماتے ان للموت سکرات تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں۔ اخذتہ بحۃ شدیدۃ۔ مائی صاحبہ فرماتی ہیں۔ پکڑا حضرت کو سخت آواز نے جس قدر کوئی خدا کا زیادہ پیارا ہو۔ اسی قدر آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اشد البلاء علی الانبیاء۔

کوٹلوی مولوی صاحب کے فرزند اصغر بشیر نے حضرت علامہ امیر جماعت اہل حدیث کا جواب نہ دیا اور نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ حضرت جی آہنی پنجہ سے گرفت کریں تو لوگوں کی نذر و نیاز پر گذران کرنے والے کیونکر نکل سکیں۔ مولوی عبدالغفور جن کی بدولت کوٹلی میں پڑ چکا ہے فتور۔ کچھ دنوں سے کوٹلی میں ہی تشریف لانے لگ پڑے ہیں۔ خدا جانے ان کی غرض کیا ہے۔ مگر جماعت اہل حدیث پر سب و شتم، طعن و تشنیع بہت کیا کرتے ہیں۔ دوران تقریر میں کہتے ہیں کہ کوٹلی والو! تم نے اس احمد دین کانے سے مناظرہ نہ کروایا۔ دیکھو نارہ وال والوں نے ابھی ابھی مناظرہ کروا دیا وہاں پر وہ بے ایمان کانا کافر بڑا مبہوت ہوا۔ گیارھویں پر مناظرہ تھا۔ آخر میں مولوی احمد دین کا ایک منٹ رہ گیا تو احمد دین بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ حاضرین میرا ایک منٹ ابھی باقی ہے میں نے مولوی صاحب عبدالغفور پر صدقہ کردیا۔ مولوی عبدالغفور فرماتے ہیں کہ میں نے کہا دیکھو گیارھویں ثابت ہوگئی کہ صدقہ لوگ کرتے ہیں اور کھاتے ہم ہیں۔ یہی گیارھویں ہے۔"

واہ جی منطق۔ جب اس قسم کے مسائل یوں ثابت ہونے لگیں تو بس دین اسلام پنجاب کی چار دیواری میں دو دن کا لہمان ہے۔ ہم نے مولوی عبدالغفور کی ۱۴ ستمبر کی اس تقریر پر ۱۵ ستمبر صبح کو مولوی محمد شریف کی خدمت میں یہ لکھ کر دستی رقعہ بھیجا کہ چونکہ گذشتہ شب کی تقریر میں مولوی عبدالغفور نے جماعت اہل حدیث سے مناظرہ کرنے کا شوق ظاہر کیا ہے اس لئے آپ بذریعہ تحریر ہمیں اطلاع دیں کہ جماعت اہل حدیث سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں؟ مولوی محمد شریف نے یہ رقعہ پڑھ کر کہا جاؤ چلے جاؤ نکل جاؤ، مسجد پلید و ناپاک ہوتی ہے۔"

پھر مولوی جی نے ۱۹ ستمبر کی تقریر میں فرمایا کہ ہمیں کہتے ہیں کہ مناظرہ کرو، مباہلہ کرو۔ قرآن و حدیث سے یہ اہل حدیث ہمیں ثابت کردیں کہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں مناظرہ و مباہلہ کرنا جائز ہے۔ مباہلہ حضور نے عیسائیوں سے کرنا چاہا تھا مسلمانوں سے نہیں

ہم نے کہا مولوی صاحب! جب ہمیں آپ مسلمان تسلیم کرتے ہیں تو پھر لوگوں کو کیوں منع کرتے ہیں کہ اہل حدیثوں سے رشتہ داری مت کرو۔ جنازہ انکے پیچھے مت پڑھو۔ جب مقابلہ میں میدان مناظرہ یا مباہلہ میں نکلنا پڑے تو اہل حدیث مسلمان اسلامی جماعت بن جائیں۔ جب یہ موقعہ نکل جائے تو بس وہ کافر، بے دین، مورد عتاب الہٰی سمجھے جائیں۔

اجی یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ حلق سے نیچے اترنا محال مولوی صاحب! اگر مسلمانوں کے ساتھ مناظرہ کرنا جائز نہیں تو آپ اب وہ موقع بھول گئے ہیں جبکہ مولوی احمد علی سکنہ پکھروئی سے سورہ فاتحہ پر مناظرہ کرکے ہزیمت اٹھا چکے ہیں۔*

اثبات التوحید

قاضی فضل احمد لدھیانوی (بریلوی حنفی) نے اپنی کتاب "انوار آفتاب صداقت" میں جماعت اہل حدیث اور اسکے اکابرین اور علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اسکے جواب میں قریبًا ۳۲ مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی مذکور کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت عہ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

عذاب درد دینے والا"

ف :- نصرانی میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ ہی تھا جو صورت مسیح میں آیا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ تین حصہ ہو گیا ایک (حصہ) اللہ رہا۔ دوسرا (حصہ) روح القدس تیسرا (حصہ) مسیح رہا۔ یہ دونوں صریح کفر ہیں۔ کافروں کے حق میں ہی ہے جو آگے فرمایا :-

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ (المائدہ)

(ترجمہ) کیا پس نہیں توبہ کرتے (اہل کتاب) (یہود نصاریٰ) طرف اللہ کے اور بخشش مانگتے اوس (اللہ) سے بخشنے والا مہربان ہے۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۔ (مائدہ)

(ترجمہ) نہیں مسیحؑ بیٹا مریم کا۔ مگر پیغمبر تحقیق گزرے ہیں پہلے اس (مسیح) سے پیغمبر اور ماں اوس (مسیح) کی صدیق تھی۔ یعنی اولیا تھے دونوں (ماں بیٹا۔ مسیح اور مریم) کھاتے کھانا دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم (اللہ) واسطے اون (لوگوں) کے نشانیاں پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں۔

ف :- یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اوسے حاجت بشری لگے۔ اللہ کی ذات پاک اوس کے لائق کب ہے؟

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔ (مائدہ)

(ترجمہ) کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے اوس چیز کی کہ نہیں اختیار میں رکھتی (جھوٹے معبود) واسطے تمہارے ضرر نہ نفع۔ اور اللہ وہی ہے سننے والا جاننے والا۔"

الحمد للہ! آج قسط توحید کے مضمون کی پوری ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قبول فرمائے اور تمام مخلوق کی ہدایت کا سبب فرماوے۔ اور ہماری اس کے باعث تکفیر سیئات کرے۔ آمین!

بشریت رسول سے شان رسول

مضمون نگار صاحب اپنا نام لکھنا بھول گیا ہے۔ (مدیر)

بنظر تعمق اگر اس مسئلہ اور اعتقاد پر غور کیا جاوے تو بشریت رسول سے شان محمدیؐ کی وہ شان نظر آتی ہے جو منکران بشریت رسولؐ کو ہرگز نظر نہیں آسکتی۔ بلکہ انکار بشریت رسولؐ سے اللہ تعالیٰ کے قدر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :-

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا

اور شان محمدی کو ظاہر کرنے کے لئے ارشاد فرمایا :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

پھر بنی آدم امت محمدیہؐ کی نجات کا دارومدار اتباع اسوہ حسنہ کو قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :-

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ الآیہ

اسوہ حسنہ کی تفصیل تو ایک طویل چیز ہے۔ مختصر یہ کہ میدان جنگ میں صبر و استقلال، فاقہ کشی میں خدا کی یاد، تبلیغ اسلام میں بے شمار مصائب کی برداشت، زہد و عبادت میں بے مثل امثال وغیرہ، بزاروں امور میں فداہ ابی و امی نے بے مثال مثالیں قائم کیں۔ اب اگر آپ کی بشریت پر اعتقاد نہ رکھا جاوے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے قول فعل ہمارے لئے قابل عمل و اتباع نہیں ہو سکتے۔ چونکہ آپ بشر نہ تھے اس لئے بشر ایسے مصائب کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اسلام کا ہی ابطال لازم آتا ہے۔ برخلاف ازیں اگر سید الرسلؐ کی بشریت پر اعتقاد کیا جاوے تو بنی آدم اتباع نبیؐ میں مکلف سمجھے جا سکتے ہیں۔ غرض بصورت انکار بشریت رسولؐ، شان محمدیؐ بلکہ شان خداوندی میں، نقیص لازم آتی ہے۔ اور بصورت اقرار شان خداوندی اور شان محمدیؐ اپنے اپنے مراتب پر برقرار نظر آتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص شیر کی تعریف یوں کرے کہ اس نے فلاں شخص کو ہلاک کر دیا تو کون شخص شیر کی بہادری کا معترف ہو سکتا ہے برخلاف اسکے اگر یہ کہے کہ فلاں شخص نے ایک قوی شیر کو بغیر اوزار کے ہلاک کر دیا تو بے شک ایسا شخص قابل تعریف اور بہادر کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اسی طرح اگر آپ کی بشریت سے انکار کیا جاوے تو اسوہ حسنہ اور قیصر و کسریٰ کے تخت پلٹ دینے میں آپ کا کون سا کمال ہو سکتا ہے۔ برخلاف ازیں اگر آپ کی بشریت پر اعتقاد رکھا جاوے تو مسلمان تو مسلمان غیر مذاہب بھی آپ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور رہے بھی نہیں۔ یہ ہیں خوبیاں اور اوصاف جو

هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا

میں پوشیدہ ہیں۔ لیکن ہماری بدقسمتی سے الٹی گنگا بہنے لگ گئی ہے۔ ایسا اعتقاد رکھنے والوں کو گستاخ کہا جاتا ہے اور بڑے بڑے القاب دئیے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اگر کوئی اعتراض کرے کہ جنات کے لئے بھی تو آپ رسول ہیں۔ جو کہ غیر ہم جنس ہیں۔ یہاں غیر جنس کیلئے آپ کا اسوہ حسنہ کیسے قابل عمل و اتباع ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ جنات انسان سے قوی تر جنس ہیں اس لئے بطریق اولیٰ مکلف سمجھے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر برعکس اسکے ہو تو پھر اعتراض ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت فرما دیں

اگر آپ توحید و سنت کی صدا تمام دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں تو اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیجئے۔ (منیجر)

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ (سورہ نساء)

(شیطان نے کہا) اور البتہ گمراہ کرونگا اُن کو اور آرزوئیں دلاؤں گا (لوگوں کو) اور البتہ حکم کرونگا ان کو پس البتہ کاٹیں گے کان جانوروں کے اور البتہ حکم کرونگا اون کو پس پھیر ڈالیں گے (لوگ) پیدائش خدا کی کو اور جو کوئی پکڑے شیطان دوست سوائے اللہ کے۔ پس تحقیق (اوس نے) ٹوٹا پایا ٹوٹا پانا ظاہر۔

ف :۔ جانوروں کے کان چیریں یہ کافروں کا دستور تھا گائے کا یا بکری کا ایک بچہ بُت کے نام کا کر دیا اور اوس کے کان میں نشان ڈال دیتے صورت بدنا یہ لڑکے کے سر میں چوٹی رکھنے بُت کے نام کی۔ جیسے آجکل نام کے مسلمان پیروں اور گُروؤں کے نام کی چوٹی رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا ضروری ہے کافر بھی جن سے یہ افعال کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے۔ جیسا آج کل بزرگوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۚ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (النساء)

(ترجمہ) اے صاحب کتاب کے (یہود و نصاریٰ) مت زیادہ غلو کرو بیچ دین اپنے کے اور مت کہو اوپر اللہ کے مگر سچ۔ سوائے اسکے نہیں کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم پیغمبر اللہ کا ہے اور حکم ہے اوس (اللہ کا) ڈال دیا اسکو طرف بی بی مریم کے اور روح ہے اوس (اللہ) کی طرف سے۔ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسولوں اوس (اللہ) کے اور مت کہو خدا تین ہیں۔ باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوائے اسکے نہیں کہ اللہ معبود اکیلا ہے پاکی ہے اوس (اللہ) کو اس (بات) سے کہ ہو واسطے اوس (اللہ کے) اولاد۔ واسطے اوسی (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کارساز

ف :۔ یہ خطاب ہے نصاریٰ کو کہ اللہ کو تین جگہ بتاتے ہیں۔ باپ اور بیٹا اور روح القدس۔ فرمایا کہ دین کی بات میں مبالغہ عیب ہے۔ ایک شخص سے اعتقاد ہو تو اوس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھے جتنی بات تحقیق ہو وہی کہے۔ اور فرمایا کہ فی الحقیقت بیٹا جننے یہ اللہ کو لائق نہیں۔ اور بیٹا کرلے تو اوسکو پتیکار کی حاجت نہیں۔ وہ بس ہے کام بنانے والا۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۤئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ (النساء)

(ترجمہ) ہرگز نہ انکار کریگا مسیح اس سے کہ ہو بندہ (عبادت گذار) واسطے اللہ کے۔ اور (نہ انکار کرینگے) فرشتے مقرب (اس بات سے) اور جو کوئی انکار کرے بندگی اوس (اللہ) کی سے اور تکبر کریگا (وہ) پس اکٹھا کریگا (اللہ تعالیٰ) اون کو طرف اپنے سب کو۔ (یعنی دن قیامت کے) (بغرض جزا سزا کے)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (مائدہ)

(ترجمہ) البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا۔ کہہ (اے نبی) پس کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام سے کچھ۔ اگر چاہے (اللہ) یہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں اوس (مسیح) کی کو اور اون (تمام) لوگوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں سارے۔ اور واسطے اللہ کے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور جو کچھ درمیان (ان دونوں زمین و آسمان کے ہے) پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

ف :۔ اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا اون کی امت اون کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھاویں والا۔ نبی اس لائق کا ہے کوہیں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

(ترجمہ) البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ مسیح بیٹا مریم کا اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے۔ تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوس (مشرک) کے جنت اور جگہ اوس (مشرک) کی آگ ہے اور نہیں واسطے ظالموں (مشرکوں) کے کوئی مددگار۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (المائدہ)

(ترجمہ) البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ ہے تین میں کا۔ اور نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) تیسرا۔ مگر معبود ایک (اللہ) اور اگر باز نہ رہینگے اوس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگیگا اون لوگوں کو کہ کافر ہوئے اون میں

(۳۰۸) [illegible]

سائنس اور اسلام

(از رشحات قلم حضرت نسیم آسی (فاضل ادب) قصر الضیاء مئو
ضلع الہ آباد)

مندکرہ بالا دونوں چیزیں اگرچہ ظاہرا الگ الگ معلوم ہوتی ہیں مگر دونوں کو آپس میں متضاد نہیں کہا جا سکتا۔ دونوں کے ذرائع تحقیقات جدا جدا ہیں۔ لیکن متخالف نہیں۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان اس علم کے بہت شائق تھے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت ہم اپنی کم علمی و سطحی معلومات کی بنا پر اسلامی تعلیمات کو اصول سائنس کے مخالف سمجھتے ہیں۔

اسلام | اسلام ایک صداقت اور جمہوریت پسند مذہب کا نام ہے۔ اسلام نے اپنے پرستاروں کو علم سیکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں آفتاب نبوت سے یہ شعاع نکل کر خاکدان سفلی پر ضیاء فگن ہوئی یعنی

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم۔

موجودہ وقت کے مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کا ذوق نہیں۔ یہ صرف ان کی مذہبی بےحسی اور لاپرواہی کا ثمر تلخ ہے۔ اسلام ایک ایسا مکمل مذہب ہے کہ جس میں سائنس اور جغرافیہ سارے علوم و فنون موجود ہیں اسی لئے قرآن نے اپنے مخصوص انداز میں اعلان کیا۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

اسلام کے اسی وسعت نظریہ سے مجبور ہو کر پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ نے اپنی مشہور کتاب "اشاعت اسلام" میں لکھا ہے۔

اسلام عملی اور تاریخی ہر دو اعتبار سے ایک معقول پسند مذہب ہے اور عقلیت کی اصطلاح جس کی بنا مذہبی اصولوں کے دلائل و براہین پر قائم کرتا ہے اسلام پر عین صادق آتی ہے۔"

اسلام نے ہمیشہ اپنے فداکاروں کی توصیف کی۔ قرآن مجید علماء اور ان حضرات کی تعریف سے بھرا ہے جو زمین اور آسمان میں غور و خوض کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:-

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

یعنی حضرات علماء کرام خداوند عالم سے ڈرتے ہیں۔ اور آفتاب نبوت کی ایک کرن یہ بھی ہے:-

العلماء ورثۃ الانبیاء - یعنی حضرات علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

لیکن موجودہ زمانہ کے نام نہاد علماء نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ علماء شر الناس بھی ہوا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے - الاعمال بالنیات کہا گیا ہے تو اگر ایک مسلمان سائنس اس نیت کو ملحوظ رکھ کر سیکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ واقفیت پیدا کرے تو اوسکو یقیناً حسن نیت کی بنا پر اس علم سے ثواب پہنچیگا۔

موجودہ دور میں سائنس کی تعلیم کی مسلمانوں میں سخت ضرورت ہے۔ معجزات و خرق عادات اشیاء جس سے کفار مکہ جادو و سحر کا اتہام لگا کر کنارہ کش ہو گئے تھے - آج ہم سائنس کی اس ترقی سے فائدہ اٹھا کر مخالفین پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ مخالف باآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کنکریوں کی گویائی پر آج گراموفون کی ایجاد تصدیق کرتی ہے۔ علیٰ ہذا۔

سادگی تعلیم اسلام | حقیقۃً اسلام کی سادگی اور صفائی نے اس مذہب کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اگرچہ اس زمانہ میں بہت سے توہمات و رسومات یعنی پیر و مرشد کی پوجا، گنڈہ تعویذ کا استعمال تک اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان خرافات سے ہمارا اسلام کوسوں دور ہے جس مذہب کے اصول اس قدر صاف اور ستھرے ہوں کہ معمولی قسم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے تو اسکے متعلق یہ کہنا بالکل صداقت پر مبنی ہوگا۔

اسلام میں انسان کے دلوں کو مسخر کرنے کی حیرت انگیز قوت موجود ہے۔

یہی چیز تھی کہ اسلام نے قرون اولیٰ میں جس قدر ترقی کی ہے اس کی نظیر ملنی یقیناً امر محال ہے۔

اطاعت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

موجودہ وقت کے بعض مسلمانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور آپ کی سنت کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں اور اس کو لائحہ عمل میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر حقیقت میں یہ ایک اہم چیز ہے اور جنت میں پہنچا دینے والی چیز ہے۔ حضور علیہ السلام کی سنت دو طرح کی ہے (۱) فعلی - یعنی آپ کے فعل پر عمل کرنا۔ اور دوسری قولی یعنی آپ کے فرمان کی اطاعت کرنا۔

صحابہ کرام کا فعلی سنت پر عمل | ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور علیہ السلام چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے تو نبی علیہ السلام ایک پتھر پر پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑے۔ دوسرے دن بعض صحابہؓ بغیر حضور علیہ السلام کے سیر و تفریح کے لئے جا رہے تھے تو اُن میں سے ایک صحابی نے جب اسی پتھر کو دیکھا جس پر حضور علیہ السلام گرے تھے) وہاں خود بخود گر پڑا۔ تو صحابہ نے اسکو کہا یہ کیا وجہ ہے کہ تو یہاں گر پڑا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہی پتھر ہے جس پر حضور علیہ السلام گر پڑے تھے۔ حضور کا تو پاؤں پھسل گیا تھا مگر میں بغیر کسی چیز کی رکاوٹ کے گر پڑا ہوں۔ کیونکہ ان کو تو اس پتھر پر درد ہوا اور میں خالی چلا جاؤں یہ میرے لئے مناسب نہیں ہے۔

سبحان اللہ! حضور علیہ السلام کے صحابہ کا فعلی سنت پر کس قدر عمل تھا اور قولی پر بھی بہت عمل کرتے تھے۔ آج ہم حضور علیہ السلام کی سنت قولی پر بھی عمل کرنے کو

تنزیہ الٰہی

(از قلم مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نہری)

خداوند کریم کی تنزیہ کے برابر کوئی دولت ہم پلہ نہیں ہوسکتی جو لوگ اس پاک منزہ کے ساتھ مخلوقات کو مشابہ کرتے ہیں کیا وہ فطرت اسلامی پر مرنے کا ظن رکھتے ہیں۔ وہ کم بخت محوی بیڑے پر سے گر گئے آسمان جتنے اونچے کر کے پھینک دئیے گئے ان پر ہمیشہ لعنت برستی رہے گی دکھیاری جان سکھوں کو ترستی رہیگی آخر ان کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ کفر و نفاق کی شامت سے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر بشارت سے محروم رہینگے۔

آج کل تنزیہ الٰہی کے منکر ہندوستان میں اتنے ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ خداوند جل وعلیٰ کو تشبیہیں دے دے کر ذات پاک منزہ سے ہی منکر ہوگئے۔ اس ملک میں کفری کلمات اور شرکیہ واہیات خرافات جو گمراہوں نے شائع کر رکھی ہیں۔ سب سے اول علماء پر فرض ہے کہ بتوفیق الٰہی ان کا رد لکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان ملحدوں کو شیطانوں نے زنجیریں ڈالکر قعر گمراہیوں میں ڈال دیا ہے۔ بحر قہر میں غوطے کھا رہے ہیں اور اس کفری ورطہ سے نجات نہیں پاسکتے۔

احکام شریعت غرا کو دیکھتے ہوئے ظاہر باہر بہت لوگ کفر میں غرق نظر آتے ہیں کیونکہ خدائے پاک کو پاک نہ سمجھنے کے سبب ؎

داخل نار جہنم کافر گمراہ شد

جو لوگ حقائق اشیاء کے منکر ہوکر اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ان کے کافر ہونے میں کون کافر ہے جو شبہ کرے۔ منبروں پر چڑھ کر اپنے وعظوں میں جو کہتے ہیں ؎

میم دی چادر احد نے پہنی احمد بن کر آیا ے

پاک منزہ کو ایسی نسبت کرنے والا گمراہ اور ملحد ہے۔ جس کسی کا یہ اعتقاد ہے وہ مرتد اور مردود، اس کی سب کمائی برباد ہے۔

ہر ایک صدی میں اہل شرع لوگوں نے حق کو مشہور اور باطل کو دور کیا ہے۔ فراعنہ کی ہوسنے کلیم اللہ کی طرح تردید کرتے چلے آئے ہیں۔

بعض جہال عوام کالانعام کہتے ہیں کہ قرآن کتاب پڑھے ہوئے کیسے بھول سکتے ہیں؛ اس کا جواب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح دیا ہے:۔

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ (دعم جاثیہ)

کیا نہیں دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے اپنے نفس کی خواہش کو معبود بنالیا اسکو باوجود عالم ہونے کے خدا نے گمراہ کردیا اور اسکے دل اور کانوں پر مہر کردی

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۔

اس کی آنکھ پر پردہ ہے بغیر خدا کے اسکو کون راہ راست پر لاسکتا ہے۔ کس لئے نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم۔

حضرت (نوحؑ) کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی دونوں کا کافر ہونا قرآنی نص سے ثابت ہے۔ فرعون بےعون کی بیوی موحدہ مومنہ خود اللہ عزوجل نے اپنی کلام پاک میں بتلائی ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ کا باپ بت گر اور بت پرست تھا جسکو ہر ایک جانتا ہے۔ خود خاتم النبیین کے گھر میں حقیقی چچا کو دیکھئے کتنی بڑی ہمدردی اور محبت کرنے والا تھا۔ جس کے لئے حضورؐ نے تہ دل سے خواہش کر کے کوشش کی کہ کسی طرح یہ مسلمان ہو جائے جان کندنی کے وقت رسول مقبول صلعم نے سعی بلیغ کی اور چاہا کہ میرا چچا کلمہ پڑھ لے تو یہ ابدی دکھوں سے بچ جائے مگر ابو طالب نے انکار کر کے بوقت نزع یہ شعر کہا ؎

جیکر میں ہن مرویاں دین قبولاں آپ
کہسن موتوں ڈریا شاہلی دا باپ

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی:۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (پ ۲۰ - قصص)

یا محمدؐ جن پر تیرا دل ہے تو ان کو سیدھا راستہ نہیں دکھا سکتا۔ ہاں اگر خدا چاہے تو ہدایت پاسکتے ہیں:

لہذا جو خالق مخلوق کو عین سمجھے ؎
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

علم غیب

قرآن مجید میں ہے:۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ یعنی اے نبیؐ! کہہ دے تو زمین اور آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب دان نہیں: حتے کہ حضور علیہ السلام کی نسبت ارشاد ہے:۔

لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ

علاوہ ازیں متعدد واقعات ہیں جن سے نبیؐ کا غیب دان نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء و اولیاء کے واقعات سے عملی طور پر نفی علم غیب بجز ذات باری تعالیٰ کے ثابت ہوتی ہے۔ اسی پر تمام فرقے اہل سنت والجماعت کے اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن برخلاف اسکے ایک پیر صاحب علی پوری انبیاء و اولیاء کی نسبت علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اسی اعتقاد پر پرزور تبلیغ کرتے ہیں۔ حتی کہ آپ اپنی تقریروں میں فرماتے رہتے ہیں کہ خواجہ باقی اللہ کی بلی کو بھی علم غیب تھا۔ کیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کی توہین نہیں کہ علم غیب جاننے میں ایک بلی بھی آپ کی شریک تھی۔ انا للہ!

محمد ابراہیم امام مسجد۔ چک ۱۳۲
ریاست بہاولپور

سائنس اور اسلام[1]

(از رشحات قلم حضرت نسیم آثمی (فاضل ادب) قصر الضیاء مئو ضلع الہ آباد)

مذکرہ بالا دونوں چیزیں اگرچہ ظاہرًا الگ الگ معلوم ہوتی ہیں مگر دونوں کو آپس میں متضاد نہیں کہا جا سکتا۔ دونوں کے ذرائع تحقیقات جدا جدا ہیں۔ لیکن مخالف نہیں۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان اس علم کے بہت شائق تھے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت ہم اپنی کم علمی و سطحی معلومات کی بنا پر اسلامی تعلیمات کو اصول سائنس کے مخالف سمجھتے ہیں۔

اسلام | اسلام ایک صداقت اور جمہوریت پسند مذہب کا نام ہے۔ اسلام نے اپنے پرستاروں کو علم سیکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں آفتاب نبوت سے یہ شعاع نکل کر خاکدان سفلی پر ضیاء فگن ہوئی یعنی طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم۔

موجودہ وقت کے مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کا ذوق نہیں۔ یہ صرف ان کی مذہبی بے حسی اور لاپرواہی کا ثمرتلخ ہے۔ اسلام ایک ایسا مکمل مذہب ہے کہ جس میں سائنس اور جغرافیہ سارے علوم و فنون موجود ہیں اسی لئے قرآن نے اپنے مخصوص انداز میں اعلان کیا۔

یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

اسلام کے اسی وسعت نظریہ سے مجبور ہو کر پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ نے اپنی مشہور کتاب "اشاعت اسلام" میں لکھا ہے۔

"اسلام عملی اور تاریخی ہر دو اعتبار سے ایک معقول پسند مذہب ہے اور عقلیت کی اصطلاح جس کی بنا مذہبی اصولوں کے دلائل و براہین پر قائم کرتا ہے اسلام پر عین صادق آتی ہے"

اسلام نے ہمیشہ اپنے فداکاروں کی توصیف کی۔ قرآن مجید علماء اور ان حضرات کی تعریف سے بھرا ہے جو زمین اور آسمان میں غور و خوض کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:-

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

یعنی حضرات علماء کرام خداوند عالم سے ڈرتے ہیں۔

اور آفتاب نبوت کی ایک کرن یہ بھی ہے:-

العلماء ورثۃ الانبیاء - یعنی حضرات علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

لیکن موجودہ زمانہ کے نام نہاد علماء نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ علماء شر الناس بھی ہوا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔ الاعمال بالنیات کہا گیا ہے تو اگر ایک مسلمان سائنس اس نیت کو ملحوظ رکھ کر سیکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ واقفیت پیدا کرے تو اوسکو یقینًا حسن نیت کی بنا پر اس علم سے ثواب پہنچیگا۔

موجودہ دور میں سائنس کی تعلیم کی مسلمانوں میں سخت ضرورت ہے۔ معجزات و خرق عادات اشیاء جس سے کفار مکہ جادو و سحر کا اتہام لگا کر کنارہ کش ہوگئے تھے۔ آج ہم سائنس کی اس ترقی سے فائدہ اٹھا کر مخالفین پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ مخالف بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کنکریوں کی گویائی پر آج گراموفون کی ایجاد تصدیق کرتی ہے۔ علیٰ ہذا۔

سادگی تعلیم اسلام | حقیقۃً اسلام کی سادگی اور صفائی نے اس مذہب کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اگرچہ اس زمانہ میں بہت سے توہمات و رسومات یعنی پیر و مرشد کی پوجا، گنڈہ تعویذ کا استعمال تک اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان خرافات سے ہمارا اسلام کوسوں دور ہے۔ جس مذہب کے اصول اس قدر صاف اور ستھرے ہوں کہ معمولی قسم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے تو اسکے متعلق یہ کہنا بالکل صداقت پر مبنی ہوگا:-

اسلام میں انسان کے دلوں کو مسخر کرنے کی حیرت انگیز قوت موجود ہے۔

یہی چیز تھی کہ اسلام نے قرون اولیٰ میں جس قدر ترقی کی ہے اس کی نظیر ملنی یقینًا امر محال ہے۔

اطاعت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

موجودہ وقت کے بعض مسلمانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور آپ کی سنت کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں اور اس کو لائق عمل میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر حقیقت میں یہ ایک اہم چیز ہے اور جنت میں پہنچا دینے والی چیز ہے۔ حضور علیہ السلام کی سنت دو طرح کی ہے (۱) فعلی۔ یعنی آپ کے فعل پر عمل کرنا۔ اور دوسری قولی یعنی آپ کے فرمان کی اطاعت کرنا۔

صحابہ کرام کا فعلی سنت پر عمل | ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور علیہ السلام چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے تو نبی علیہ السلام ایک پتھر پر پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑے۔ دوسرے دن بعض صحابہؓ بغیر حضور علیہ السلام کے سیر و تفریح کے لئے جا رہے تھے تو ان میں سے ایک صحابی نے (جب اسی پتھر کو دیکھا جس پر حضور علیہ السلام گرے تھے) وہاں خود بخود گر پڑا۔ تو صحابہ نے اسکو کہا یہ کیا وجہ ہے کہ تو یہاں گر پڑا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہی پتھر ہے جس پر حضور علیہ السلام گر پڑے تھے۔ حضور کا تو پاؤں پھسل گیا تھا مگر میں بغیر کسی چیز کی رکاوٹ کے گر پڑا ہوں۔ کیونکہ ان کو تو اس پتھر پر درد ہوا اور میں خالی چلا جاؤں یہ میرے لئے مناسب نہیں ہے۔

سبحان اللہ! حضور علیہ السلام کے صحابہ کا فعلی سنت پر کس قدر عمل تھا اور قولی پر بھی بہت عمل کرتے تھے۔ آج ہم حضور علیہ السلام کی سنت قولی پر بھی عمل کرنے کو

[1] "تصدیق اہلحدیث" والا مضمون آئندہ ہفتہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ! (مدیر اہلحدیث)

تنزیہ الٰہی

(از قلم مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نہری)

خداوند کریم کی تنزیہ کے برابر کوئی دولت ہم پلہ نہیں ہوسکتی جو لوگ اس پاک منزہ کے ساتھ مخلوقات کو مشابہ کرتے ہیں کیا وہ فطرت اسلامی پر مرنے کا ظن رکھتے ہیں۔ وہ کم بخت محوی بیڑے پر سے گر گئے آسمان جتنے اونچے کر کے پھینک دیئے گئے ان پر ہمیشہ لعنت برستی رہے گی دکمیاری جان سکھوں کو ترستی رہیگی آخر ان کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ کفر و نفاق کی شامت سے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر بشارت سے محروم رہینگے۔

آج کل تنزیہ الٰہی کے منکر ہندوستان میں اتنے ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ خداوند جل وعلی کو تشبیہیں دے دے کر ذات پاک منزہ سے ہی منکر ہوگئے۔ اس ملک میں کفری کلمات اور شرکیہ واہیات خرافیات جو گمراہوں نے شائع کر رکھی ہیں۔ سب سے اول علماء پر فرض ہے کہ بتوفیق الٰہی ان کا رد لکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان ملحدوں کو شیطانوں نے زنجیریں ڈال کر عمیق گڑھوں میں ڈال دیا ہے۔ بحر قہر میں غوطے کھا رہے ہیں اور اس کفری ورطہ سے نجات نہیں پا سکتے۔

احکام شریعت غرا کو دیکھتے ہوئے ظاہر باہر بہت لوگ کفر میں غرق نظر آتے ہیں کیونکہ خدائے پاک کو پاک نہ سمجھنے کے سبب ؎

داخل نار جہنم کافر گمراہ شد

جو لوگ حقائق اشیاء کے منکر ہو کر اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ان کے کافر ہونے میں کون کافر ہے جو شبہ کرے۔ منبروں پر چڑھ کر اپنے وعظوں میں جو کہتے ہیں ؎

میم دی چادر اوڑھ کے احمد بن کر آیا ئے

پاک منزہ کو ایسی نسبت کرنے والا گمراہ اور ملحد ہے۔ جس کسی کا یہ اعتقاد ہے وہ مرتد اور مردود۔ اس کی سب کمائی برباد ہے۔

ہر ایک صدی میں اہل شرع لوگوں نے حق کو مشہور اور باطل کو دور کیا ہے۔ فراعنہ کی موسے کلیم اللہ کی طرح تردید کرتے چلے آئے ہیں۔

بعض جہال عوام کالانعام کہتے ہیں کہ قرآن کتاب پڑھتے ہوئے کیسے بھول سکتے ہیں؟ اس کا جواب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح دیا ہے:۔

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ وَ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَ قَلْبِہٖ (حم جاثیہ)

کیا نہیں دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے اپنے نفس کی خواہش کو معبود بنا لیا اسکو باوجود عالم ہونے کے خدا نے گمراہ کر دیا اور اسکے دل اور کانوں پر مہر کر دی۔

وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً فَمَنْ یَّھْدِیْہِ مِنْ بَعْدِ اللّٰہِ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ۔

اس کی آنکھ پر پردہ ہے بغیر خدا کے اسکو کون راہ راست پر لا سکتا ہے۔ کس لئے نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم۔

حضرت (نوحؑ) کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی دونوں کا کافر ہونا قرآنی نص سے ثابت ہے۔ فرعون بے عون کی بیوی موحدہ مومنہ خود اللہ عزوجل نے اپنی کلام پاک میں بتلائی ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ کا باپ بت گر اور بت پرست تھا جسکو ہر ایک جانتا ہے۔ خود خاتم النبیین کے گھر میں حقیقی چچا کو دیکھئے کتنی بڑی ہمدردی اور محبت کرنے والا تھا۔ جس کے لئے حضورؐ نے تہ دل سے خواہش کر کے کوشش کی کہ کسی طرح یہ مسلمان ہو جائے جان کندنی کے وقت رسول مقبول صلعم نے سعی بلیغ کی اور چاہا کہ میرا چچا کلمہ پڑھ لے تو یہ ابدی دکھوں سے بچ جائے مگر ابو طالب نے انکار کر کے بوقت نزع یہ شعر کہا ؎

جیکر میں ہن مردیاں دین قبولاں آپ
کہن موتوں ڈریا شاہ علی دا باپ

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی:۔

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (پ ۲۰۔ قصص)

یا محمدؐ جن پر تیرا دل ہے تو ان کو سیدھا راستہ نہیں دکھا سکتا۔ ہاں اگر خدا چاہے تو ہدایت پا سکتے ہیں:

لہذا جو خالق مخلوق کو عین سمجھے ؎
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

علم غیب

قرآن مجید میں ہے:۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی اے نبیؐ! کہدے تو زمین اور آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب دان نہیں۔ حتے کہ حضور علیہ السلام کی نسبت ارشاد ہے:۔

لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ

علاوہ ازیں متعدد واقعات ہیں جن سے نبیؐ کا غیب دان نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء و اولیاء کے واقعات سے عملی طور پر نفی علم غیب بجز ذات باری تعالیٰ کے ثابت ہوتی ہے۔ اسی پر تمام فرقے اہل سنت والجماعت کے اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن برخلاف اسکے ایک پیر صاحب علی پوری انبیاء و اولیاء کی نسبت علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اسی اعتقاد پر پُرزور تبلیغ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ اپنی تقریروں میں فرماتے رہتے ہیں کہ خواجہ باقی اللہ کی بلی کو بھی علم غیب تھا۔ کیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کی توہین نہیں کہ علم غیب جاننے میں ایک بلی بھی آپ کی شریک تھی۔ انا للہ!

محمد ابراہیم امام مسجد۔ چک ۱۳۰
ریاست بہاولپور

فتاویٰ

تعاقب ۲ اہلحدیث بابت ۹ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ فتاویٰ ۱۸۱ کے متعلق تحریر ہے۔

(۱) کلام مجید میں اللہ پاک نے صرف زکوٰۃ کی آٹھ مدیں بیان فرمائی ہیں۔ جس میں ایک مدفی سبیل اللہ ہے۔ اگر فی سبیل اللہ عام فی الکل مراد لیا جائے تو باقی سات مدیں بھی اسی میں داخل ہیں۔ تو بنا بریں الصدقات فی سبیل اللہ اتنا ہی جامع ومانع کلام ہوتا اللہ پاک کو فقرا، مساکین وغیرہم کی طوالت کی ضرورت نہ تھی۔ (۲) حدیث شریف میں ہے توخذ عن الاغنیاء وترد علی الفقراء۔ زکوٰۃ سے اگر مسجد تعمیر کریں گے اس حدیث کے خلاف ہوگا۔ امام رازی رح کا قیاس یا اجتہاد غلط ہوگا۔ تعمیر مسجد حق خالق ہے زکوٰۃ حق مخلوق ہے۔ نماز غیر کے لئے نہیں پڑھ سکتے غیر کا کھانا خدا کو نہیں کھلا سکتے۔ زکوٰۃ سے سجدہ کیا گلا بہ نہیں بنا سکتے۔

(۳) حدیث سے ثابت ہے کہ آٹھ مدوں سے بلحاظ ضرورت صرف ایک مد میں زکوٰۃ خرچ کر دیں تو مضائقہ نہیں۔ مشکوٰۃ۔ عوام مسجد مخصوص کریں گے شاذ ونادر مہتمم یا متولی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ محکمہ اوقاف کے رجسٹر کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پچانوے فیصدی غاصب ہیں۔ مہتمم متولی کو سکھو نہ مزا ہوگا۔ غاصب۔ ان سے زکوٰۃ ساقط۔ یہی زکوٰۃ کے مستحق۔ (از ترجمہ تفسیر امام رازیؒ مندرجہ ۹۔ جولائی) تو معلوم ہوا کہ بلاشک ظاہر لفظ اللہ تعالیٰ کے کلام فی سبیل اللہ میں حصر صرف غازیوں پر واجب نہیں کرتا ہے پس اسی اعتبار سے قفال نے بعض فقیہوں کی بابت اپنی تفسیر میں نقل کی ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ کا مصرف تمام کار خیر مثلاً مردوں کو کفن دینے۔ قلعے بنانے اور مسجدیں تعمیر کرنے کے لئے جائز کر دیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام فی سبیل اللہ سب میں عام ہے۔

یہ عبارت ایسی بے مطلب ہے کہ اس سے مسئلہ اخذ نہیں ہو سکتا۔ ملاحظہ ہو تنقید:۔

(۱) ظاہر لفظ سے دلیل محض بے معنے ہے امت محمدیہ کا عمل ظاہر لفظ پر نہیں ہے صریح حکم پر ہے۔ اگر زکوٰۃ کے متعلق ظاہر لفظ اخذ کریں گے تو صلوٰۃ کے متعلق اور بھی وسیع دائرہ ہوگا اقیموا الصلوٰۃ کا یہ بھی معنے ہوگا کہ کھڑے ہو کر درود پڑھو۔ یا حبیب سلام علیک یارسول سلام علیک۔ صلوات اللہ علیک۔

(۲) قفال مذہباً شافعی ہے اور تادم مرگ شافعی رہا اس کا عمل اس کی نقل عن بعض الفقہاء کے خلاف تھا اس نے مد زکوٰۃ تعمیر مسجد میں خرچ کرنے کی کبھی اجازت نہیں دی کیوں اس لئے کہ

(۳) قفال نے سمجھا کہ بعض فقہائے مجہول کا فعل کثیر معروف جماعت کے مقابل لغو ہے۔

(۴) وجوہ الخیر کی تشریح میں تکفین الموتے اعانت غریب ہے جو واقعی غریب ہے۔ بناء الحصون امر جہاد ہے۔ امام رازی رح کے مدعا کے یوں خلاف ہیں۔ عمارۃ المساجد البتہ موافق ہے۔ دو مخالف ایک موافق ضعف کی دلیل ہے۔

فقہاءؒ کا اصول یہ ہے کہ جب انواع میں کوئی نوع مفقود ہو تو بقیہ انواع پر رد کیا جائے گا کہ پسماندگان فیرسے زیادہ مستحق ہیں ایک مد جہاد وشباب نہیں ہے تو بقیہ سات مد پر جملہ مال زکوٰۃ تقسیم کر دینا چاہئے۔ مدفی سبیل اللہ کی تلافی کی ضرورت کیا؟ حق المعبود اور حق العبد خلط ملط کرنے کی کیا وجہ الحلال بین والحرام بین۔

(اسلم عفی عنہ دانا پوری)

مفتی فاضل متعاقب نے امام رازیؒ اور قفال پر اظہار خفگی کیا ہے تو ہم کس شمار میں ہیں۔ اس لئے آپ کے عتاب سے ڈرتے ڈرتے عرض کرتے ہیں کہ فی سبیل اللہ کا لفظ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ جیسے آیت والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ (پ۸ ع۱۴) میں ہے

اگر آپ اس کو جہاد سے مخصوص سمجھتے ہیں تو ہم ہندوستانیوں کے لئے یہ مصرف ملتوی ہو گیا۔ کیونکہ یہاں جہاد نہیں ہے تو مصارف ثمانیہ نہ رہے بلکہ سات رہ گئے۔ فافہم وتدبر۔ علاوہ اس کے ہم اس پر زور نہیں دیتے فلیختر الشائی ماشاء واللہ اعلم!

تعاقب ۲

تاڑی کے متعلق فتاویٰ ۱۹۴ و ۱۹۵ میں تاڑی کے متعلق جو جواب دیئے گئے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ تاڑی میں نشہ پیدا ہونے کے قبل پینا وسرکہ بنانا جائز ہے۔ لیکن تاڑی میں کسی خاص وقت پر نشہ پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ خود نشہ آور چیز ہے۔ تاڑی میں دھوپ لگے یا نہ لگے، فوراً عرق گرا ہو یا دیر کا گرا ہو، تھوڑی مقدار ہو یا زیادہ، برتن صبح کو لگائے جائیں یا شام کو یا رات کو بہر صورت نشی ہے۔ فی نفسہ نشہ کی چیز ہے۔ اس لئے شراب کے حکم میں جاننا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ (محمد ابوذر خریدار اہلحدیث ۱۸۸۸)

مفتی اگر آپ کی یہی تحقیق ہے۔ تو حکم بھی یہی ہے حدیث کل مسکر تعمیہ مشروط عامہ ہے۔ جس میں وصف پر حکم ہے۔ جب وہ وصف نہیں ہے تو حکم بھی نہیں۔

س ۹۲ { قرآن مجید پھٹے پرانے دریا کنوئیں میں ڈالیں یا آگ میں جلائیں یا زمین میں دفن کریں۔ کونسا طریق مسنون ہے؟ نیز اگر کوئی بلا قصد یا بغیر کسی افادہ میت کے علیحدہ گڑھا کھودنے کی بجائے قبر میں لحد بند کرنے کے بعد کھاتہ میں دبا دے تو کیا حرج ہے؟

(سردار محمد خریدار اہلحدیث)

ج ۹۲ { قرآن مجید کے اوراق کہنہ کو اس غرض کہ ان کی بے ادبی نہ ہو جلا دینا منع نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا۔ اگر کوئی اس غرض سے کسی محفوظ جگہ میں دفن کر دے تو حرج نہ ہوگا۔ الاعمال بالنیات۔

س ۹۳ { مسجد میں بڑی دف رکھی جائے جو جمعہ کی اذان سے پہلے وعیدین کے روز اور رمضان میں سحری وافطار کے وقت بغرض اطلاع عام بجائی جائے درست ہے؟ خصوصاً دیہات میں جبکہ لوگ باہر کھیتوں وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں مفید معلوم ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

جواب ۹۳ { یہ مسنون طریق نہیں ہے۔ اللہ اعلم!

دشوار سمجھتے ہیں۔ لیکن جنت میں داخل ہونے کا واحد ذریعہ سنت نبوی پر عمل کرنا ہے۔ چنانچہ خود نبی علیہ السلام نے حدیث میں فیصلہ فرما دیا ہے:-

کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل من ابی قال من اطاعنی فدخل الجنۃ و من عصانی فقد ابی۔ مشکوٰۃ

ترجمہ: میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ نہیں داخل ہوگا) کہا گیا کس نے انکار کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے حکم کی اطاعت کی وہ تو جنت میں داخل ہو جاویگا اور جس نے میرے حکم کی اطاعت نہ کی گویا کہ اس نے انکار ہی کیا۔ آگے رہی یہ بات کہ کیا حضور علیہ السلام کے حکم کی اطاعت اور ہے اور خدا کے حکم کی اور ہے؟ یہ بات نہیں ہے حقیقت میں فرمان خدا کا ہی ہے اور نبی علیہ السلام کی زبان سے نکلا ہوا ہے تو جب ہم اطاعت کرینگے تو گویا دونوں کے حکموں کی ہوگی۔

آج ہماری کیا حالت ہے کہ اگر کوئی آدمی ہم سے پوچھے کہ تم حضور علیہ السلام کے فرمان بردار ہو۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ضرور! اور علماء کے سامنے دوران وعظ میں بھی زبانی وعدے کرتے ہیں مگر جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہم اُن تمام وعدوں کو بھلا بیٹھتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے حکم کے برعکس عمل کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا فرمان اور ہمارا عمل

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اعفوا اللحی و احفوا الشوارب

یعنی ڈاڑھیوں کو زیادہ بڑھاؤ اور مونچھوں کو زیادہ کٹاؤ۔

تو ہم نے ڈاڑھیوں کو بالکل منڈانا اور مونچھوں کو بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ اور بعض ہمارے بھائی ایسے ہیں کہ مونچھوں کو بھی دونوں طرفوں سے منڈا دیتے ہیں۔ ہمارا عمل حضور علیہ السلام کی چھوٹی سنتوں کے بھی کتنا برعکس ہے۔ (حدیث نمبر ۲) نھی رسول صلعم عن القزع (صحیح مسلم) یعنی حضور علیہ السلام کا یہ حکم ہے کہ اپنے سر کے تمام بال رکھو۔ اور اگر سر کے تمام بال رکھنے سے طرح طرح کے عوارضات کے پیش آنے کا خطرہ ہو تو پھر تمام سر کے بال منڈا دو۔

تو ہم نے یہ خیال کیا کہ اگر سر کے تمام بال رکھ لئے پھر بھی حضور علیہ السلام کی سنت ادا ہو جاوے گی اور اگر تمام منڈا دئیے تب بھی سنت ادا ہو جاویگی کام ہم وہ کرتے ہیں جو بے سنتوں کا ہو اور دعویٰ ہمارا سنت پر عمل کرنے والوں کا ہے۔ تو جس کام سے حضور نے منع فرمایا تھا ہم نے وہی کیا۔ یعنی بعض حصہ سر کے بال رکھ لئے اور بعض حصے کے منڈا دئیے۔ واہ رے واہ! یہ حضور علیہ السلام کے فرمان کی اطاعت ہے؟ ہم نے حضورؐ کے حکم کو چھوڑ دیا اور ایک عیسائی کے طرز عمل پر چلنا شروع کر دیا۔

اسلام میں یہ قانون ہے کہ اگر ایک پیغمبر ہے اور اس کا بیٹا اس کے حکم کی اطاعت نہیں کرتا تو اُس پیغمبر کا بیٹا جہنمی ہے۔ جیسا کہ کنعان تھا۔ ویسے تو حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا مگر جب اس نے اپنے باپ کے حکموں کو ٹھکرانا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس کو غرقاب کر دیا۔ اس وقت جبکہ طوفان آگیا تھا اور نوح علیہ السلام کشتی پر سوار تھے اور ان کا بیٹا نیچے تھا۔ تو محبت پدری نے جوش مارا اور بے خود ہو کر بارگاہ ایزدی میں آرزو کرنی شروع کر دی تو کہا:

ان ابنی من اھلی۔ یا اللہ یہ بیٹا میرا (کنعان) میرے اہل سے ہے اور اسکو بچا دے۔

حکم ہوا کہ انہ لیس من اھلک۔

یہ تیرے اہل سے نہیں ہے اگر تیرے اہل سے ہوتا تو تیرے حکم پر بھی چلتا۔

نافرمانی ایک ایسی چیز ہے کہ اسکو حضرت نوح کے اہل سے نکال دیا۔

(۲) اگر ایک پیغمبر ہے اور اس کا باپ اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو وہ دوزخ میں جاویگا۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر تھا۔ وہ ضرور دوزخ میں جاویگا۔ کیونکہ اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرمان پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ ایک شاعر لکھتے ہیں ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

حسن بصرہ سے آئے اور بلال حبشہ سے۔ علی ہذا القیاس بحیثیت ایک غلام ہونے کے حضور علیہ السلام کے پاس آئے اور جنت کے وارث بن گئے اور ابوجہل حالانکہ رشتہ دار تو وہ دوزخی رہا۔

وجہ یہ تھی کہ اُن سب نے حضور علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا تھا۔ دنیا ایک طرف ہوتی اور دوسری طرف حضور علیہ السلام کا فرمان ہوتا تو وہ حضور علیہ السلام کے فرمان کی ہی اطاعت کرتے اور ابوجہل کلمہ سے بھی انکاری تھا۔

تو مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہئے کہ اپنے دین کا خیال رکھے اور حضور علیہ السلام کی خواہ چھوٹی سنت ہو یا بڑی ہو اس پر عمل کرنے کی جہاں تک ہو سکے کوشش کرے۔ واللہ اعلم بالصواب

راقم:- (مولوی محمد علی قریشی خطیب
مسجد سمندری۔ لائل پور

ملکی مطلع

ہندوستان کے نئے دور میں

دَورِ جدید

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ کانگرس اپنی تحریکات کی وجہ سے موردِ عتاب حکومت برطانیہ تھی۔ اسکے جلسے ممنوع اور کام سب بند، ممبران گرفتار۔ پھر جب کانگرس نے اپنی ثابت قدمی دکھائی تو نتیجہ وہی ہؤا جو کسی عارف نے کہا ہے ؎

تا مشتِ حنا سودہ نہ گردی تہ سنگ
ہرگز بکفِ لعل نگارے نہ رسی

چند روز کی تکلیفات کے بعد ہندوستان کے سات صوبوں پر کانگرس کی حکومت بشکل وزارت قائم ہوگئی۔ ہر طرف کانگرس کا طوطی بولنے لگا۔ تھوڑا ہی وقت گزرنے پر کہ اس کے دور میں ایک اور دورِ جدید بننے میں آیا۔ اس کا ظہور تو بے شک گذشتہ ہفتے ہؤا مگر تصور اس کا شروع ہی سے تھا۔ وہ یہ کہ کانگرسی وزراء نے وہی کیا جس کا انہوں نے اعلان کیا تھا اور وہ یہ کام کیوں نہ کرتے جبکہ وہ ایسا کرنے کو اپنے فرض منصبی میں داخل کر چکے تھے۔ یعنی جتنے پولیٹیکل لیڈر آجتک جیل میں ہیں ان کی رہائی کرانے کا اعلان کانگرسی وزراء پہلے ہی کر چکے تھے۔

ہمارا خیال ہی نہیں یقین ہے کہ لندن میں جب ریفارم سکیم بنائی گئی ہوگی تو اسکے بنانے والوں کے دل میں خیال گزرا ہوگا کہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر کیا ہؤا جونہی وزرائے کانگرس نے اپنے اس مزعومہ فرض کو ادا کیا تو گورنروں نے اس کی مخالفت کی۔ اس کا نتیجہ بھی کچھ غیر متوقع نہ ہؤا بلکہ وہی ہؤا جو کانگرس نے اعلان کر دیا تھا یعنی وزارت صوبہ بہار اور یوپی نے استعفے داخل کر دیئے اس کے بعد کیا ہوگا۔ دوسرے کانگرسی صوبے بھی ایسا ہی کرینگے یا خاموش رہینگے۔ صرف ظہور واقعہ کا انتظار ہے ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ حکومت برطانیہ اور کانگرس کی مثال یہ ہے (گو یہ مثال پولیٹیکل نہیں ہے، مگر سمجھانے کے لئے کافی ہے) کہ کوئی دیسی وضع کا آدمی اپنی دعوت میں انگریزی وضع کے مہمانوں کو بلائے وہ اس امر کا اظہار کریں یا نہ کریں کہ ہم کرسیوں پر بیٹھ کر چھری کانٹے سے کھائینگے۔ میزبان کا فرض ہے کہ خود ہی جان لے کہ وہ ایسا کرینگے۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے کرسی میز اور چھری کانٹے کا مطالبہ کیا۔ اس پر میزبان بگڑ بیٹھے۔ تو یہ دراصل مہمان کی غلطی نہیں بلکہ میزبان کی غلطی ہے۔

ہم کانگرس کی اس بارے میں تعریف کرتے ہیں کہ وہ جو کچھ کرتی ہے "ڈنکے کی چوٹ" کرتی ہے۔ کسی بامذاق شاعر نے مچھر کے حق میں ایک شعر لکھا ہے جو کانگرس کے حق میں پورا صادق آتا ہے ؎

پِسُّو سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی
جب قصدِ خوں کو آئے تو پہلے پکار دے

اسی طرح کانگرس اپنے اعمال کی تجویزیں ڈنکے کی چوٹ ظاہر کرتی ہے پھر ان پر عمل پیرا ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جن دنوں برطانیہ کے مدبرین ترکوں کے ملکوں (کریٹ اور آرمینیا وغیرہ میں جہاں عیسائی آبادی کی اکثریت ہے) کانٹے بو رہے تھے۔ دور اندیش اشخاص کا اسی زمانے خیال تھا کہ یہ کانٹے کبھی برطانیہ کے سامنے بھی آئیں گے۔ کیوں؟ ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اب کانگرسی وزراء کے استعفوں کے بعد بڑی مشکل یہ پیش آنے والی ہے کہ کوئی دوسری جماعت قلمدانِ وزارت کو ہاتھ نہیں لگا سکے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ انڈیا ایکٹ متعلقہ ریفارم سکیم کے مطابق اکثریت ممبروں کی وزراء کے حق میں عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دے تو وہ وزارت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس صورت میں جو بھی وزیر ہوگا وہ نہیں ٹھیر سکتا۔ ادھر گورنر نے ان کو قلمدانِ وزارت دیا ادھر کانگرس پارٹی کی طرف سے عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہؤا۔ اسی لئے خبر آئی ہے کہ نواب چھتاری وغیرہ جیسے مدبروں نے بھی وزارت عظمٰی قبول نہیں کی۔

یہاں پہنچ کر ہمیں ایک حدیث یاد آگئی جس میں ارشاد ہے کہ دنیا اور دین دراصل دو سوکنیں ہیں۔

ان رضیت احدھما سخطت الاخری

یعنی اگر ایک راضی ہو تو دوسری خفا ہو جاتی ہے۔ جس وزیر سے گورنر خوش ہونگے کانگرس پارٹی اس سے ناخوش ہوگی تو اس کا رہنا محال ہو جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وزارتوں کے عہدے خالی ہو جائینگے اور کل اختیارات گورنر اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ مگر پھر بھی نزاع ختم نہ ہوگی بلکہ بڑھ جائیگی۔ مثلاً حکومت کی طرف سے بجٹ (آئندہ سال کا تخمینہ حساب) پیش ہؤا تو اسمبلی کی کانگرس پارٹی جن صوبوں میں اکثریت میں ہے اسکی مخالفت کریگی۔ وہ پاس ہونے سے رہ جائیگا۔ جب بجٹ پاس نہ ہؤا تو گورنمنٹ اخراجات پورے نہیں کر سکے گی تو کل مدات وزارت کے ساتھ ہی معطل ہو جائینگی۔

یہ باتیں انڈیا ایکٹ بنانے سے پہلے سمجھنے کی تھیں ہمیں رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ انگلستان کے مدبرین نے کیا سوچا۔ فیڈریشن کے فوائد پر ان کی نظر جا پڑی مگر انڈیا ایکٹ کے نقصانات کو نہیں سوچ سکے۔ خیر جو کچھ انہوں نے کیا اپنے خیال میں اچھا کیا۔ ہمارا تو اصول ہے۔ ع

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

ساتھ ہی اسکے ہم نورِ نبوت کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ انگریزی حکومت جو کچھ کر رہی ہے اور جو کچھ اسکو پیش آرہا ہے قانون قدرت کا ہی منشا ہے۔ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کی شان یہ بتائی گئی ہے :-

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

ہمارا پنجاب پنجاب کی حکومت جو چال چل رہی ہے

متفرقات

مولانا بخیریت ہیں | بیرونجات سے احباب بذریعہ خطوط مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مدظلہ کی خیریت دریافت فرماکر اپنی دلی محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ! چونکہ فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا مشکل ہے اس لئے تمام ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مولانا بفضلہ بخیریت ہیں۔ جسمانی کمزوری ہنوز پورے طور پر رفع نہیں ہوئی۔ احباب کرام کمل صحت و قوت کیلئے دعا فرمائیں

(منیجر اہلحدیث)

ارمغان لقمان | رسالہ ہذا طبی رسالہ "لقمان" کا سالنامہ ہے جو زیر ادارت حکیم پیر عبدالرحیم گولڈ میڈلسٹ نظام آباد ماہوار شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر سالنامہ میں بعض نایاب نسخے بھی درج کئے گئے ہیں۔ انکے علاوہ بعض اور مفید طبی معلومات بھی ملتی ہیں۔ جن کا جاننا عام لوگوں کو بھی خالی از فائدہ نہیں۔ قیمت سالنامہ ۸؎ سالانہ قیمت بھی ۸؎ خریداروں کو سالنامہ مفت دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب۔

کشف الملہم | حضرت امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس میں چند اصول متعلقہ حدیث لکھے ہیں۔ مولانا عبدالسلام صاحب (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی نے اس کا اُردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ فاضل موصوف نے موقع بموقع اپنی طرف سے تشریحات و توضیحات بھی درج فرمائی ہیں اور مشکل عبارتوں کی نحوی ترکیب بھی بغرض آسانی طلباء لکھ دی ہے۔ عربی طلبہ کیلئے بالخصوص یہ کتاب مفید ہے۔ قیمت ۶؎۔ پتہ ذیل سے منگوائیں:۔

ناظم کتب خانہ مسعودیہ مدرسہ حاجی علی جان کوچہ خان چند۔ چاندنی چوک دہلی۔

فوری توجہ کی ضرورت | اہلحدیث کی اشاعت میں روز بروز کمی واقع ہو رہی ہے۔ دفتر کی طرف سے معاونین کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے گو بعض احباب نے اپنی کوشش وہمت سے خریدار بنائے۔ تاہم ضرورت ہے کہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار بناکر حلقہ اشاعت کو وسعت دے۔

خریدار حضرات غور فرمائیں | اصحاب دوستان اہلحدیث ۴ فروری میں شائع کر دیا گیا۔ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ فروری میں ختم ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۴ مارچ تک وصول نہ ہوگی تو ۴ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ مہلت یا نگان مزید مہلت طلب نہ فرمائیں۔

بیرون ہند | کے خریدار بھی اپنے اپنے نمبر دیکھ کر قیمت جلد ارسال کر دیں۔

اہلحدیث ۱۸۔ فروری ۳۸ء | بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوا۔ ناظرین نوٹ کر رکھیں۔

ضروری انتباہ | گذشتہ پرچہ میں جلسہ خانپور ضلع ہوشیارپور کا اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں میرے متعلق لکھا گیا ہے کہ میں نے شمولیت کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ وعدہ نہیں کیا بلکہ اپنے اعلان کے مطابق بانیان جلسہ کو لکھ دیا تھا کہ امرتسر دفتر جمعیۃ تبلیغ میں لکھو؛ اس لئے اگر میں اپنے نظام کو قائم رکھتے ہوئے جلسہ ہذا میں شریک نہ ہوسکوں تو احباب مجھ پر بدظن نہ ہوں۔ والسلام!

(مولانا) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

ضرورت رشتہ | ایک نوجوان حنفی فاضل کے لئے جو کہ محکمہ تعلیم میں معقول تنخواہ پر مستقل ایس وی ٹیچر ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی جوان، تعلیم یافتہ، پابند صوم و صلوٰۃ اور شائستہ ہو۔ ذات کی قید نہیں۔ خط و کتابت پوشیدہ رکھی جائیگی۔

ب معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب پیر محل۔ ضلع لائلپور

مفت طلب کریں | جمعیۃ تبلیغ پنجاب کا رسالہ ۳۱۴ "فلسفہ ارکان اسلام" محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔ شہر میں دو نسخے جا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ مولوی عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

شمع توحید کی طباعت
شروع ہوگئی

پس فدائیان توحید دل کھول کر اس رسالہ کی اعانت فرمائیں تاکہ اس کو بکثرت تقسیم کرایا جائے۔ تعداد حسب رقوم چندہ ہوگی۔

آمد

۱۹ فروری تک حسب ذیل رقوم برائے رسالہ شمع توحید وصول ہوئیں:۔ از مولوی کریم بخش چک ۱۱۵ سرگودھا ۸؎۔ شیخ احمد صاحب گوگیرہ عہ۔ جناب بابو اللہ بخش صاحب لدھیانہ ۳؎۔ مولوی محمد سلیمان صاحب از کمبہ عہ۔ جناب محمد معروف صاحب حیدرآباد دکن ۸؎۔ ملک عبدالحق صاحب جالندھر عہ۔ خواجہ عبدالرشید صاحب اندر دہلی عہ۔ شیخ عبدالمجید صاحب ونگٹن ۶؎۔ کل میزان مع سابقہ ۳۰۹-۱-۰ روپیہ

مقدمہ فنڈ

میں ۱۹۔ فروری تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:۔ مولوی کریم بخش صاحب چک ۱۱۵ ۸؎۔ از احباب سیالکوٹ معرفت حاجی خدا بخش صاحب ۶۶؎۔ شیخ احمد صاحب گوگیرہ عہ۔ ملک غلام محمد صاحب سری نگر ۸؎۔ از احباب بنارس معرفت قاری احمد سعید صاحب و مولوی عبدالحکیم صاحب یکصد ما؎۔ جماعت اہل حدیث احمد پور شرقیہ ۸؎۔ جماعت اہل حدیث پشاور معرفت شیخ عبدالرحمن صاحب ۳؎۔ جماعت اہل حدیث تانتی باغ کلکتہ یکصد ما؎۔ شیخ عبدالمجید صاحب ونگٹن ۳؎۔ کل میزان مع سابقہ ۲۴۴ روپیہ جن میں سے مبلغ ۳۰؎ روپیہ ہنوز موجود ہیں۔

(محاسب فنڈات)

چٹیں نئی چھپنے والی ہیں | اگر کسی خریدار نے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو یا سابقہ پتہ میں کچھ تبدیلی کرانی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں تاکہ نئی چٹوں کی طباعت کے وقت تصحیح کر دی جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

نوٹ:۔ باقی متفرقات ص۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر)

اکسیر بدن

ہر قسم کی کھانسی کا مجرب و اثر علاج

تپدق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں انکو فوراً آرام پہنچاتی ہے!

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ - ۱|۸ | نصف شیشی ۔ آ ۔۱۰ ۔۱|۲ ۔

ملنے کا پتہ منیجر امرت دھارا ۔۱۹ لاہور

حیرت انگیز ایجاد ۳۵

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا خاصہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے ۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (ککرے) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا نیز معخرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہوجاتی ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگانے کا پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

کرامات اہلحدیث ۲/۱۲

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اس تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیائے کرام کی کرامات ... بالکل نئی چیز ہے۔ ایک ... اور زیادہ نصیحہ وی پی طلب کیجئے۔

... حدیث کی پہلی کتاب ... ناجی فرقہ کون ہے ... حنفی یا اہلحدیث ... منصور ... اور تبلیغی خطبے ... مجلد ... نئی اور لاجواب کتاب ہے ...

پتہ } منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵۰ لاہور

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(مصنفہ مولانا ملک امام خان صاحب نوشہروی)

ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

قیمت ۸/ پتہ } منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۵/۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۔ آدھ پاؤ ۳/۔ پاؤ بھر ۹/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۳۱۷)

تازہ ترین شہادات

جناب محمد غنی اللہ خاں صاحب آروی نیر نے آدھ پاؤ مومیائی آپکے ہاں سے منگایا تھا جس میں دو مرتبہ ایک ڈبیہ کے استعمال سے مجھے کمال فائدہ ہوا ہے۔ نہ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ میرے دوست آفتاب الدین و شیخ عبدالرؤف وغیرہ کو بھی اسکے استعمال سے بیحد فائدہ ہوا ہے۔ اب آدھ پاؤ اور روانہ فرمائیں۔" (یکم جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب یان محمد صاحب جگدل معرفت ضامن علی صاحب کی تحریر یہاں چند لوگوں نے آپ سے مومیائی منگائی ہے انہوں نے ہم سے آپکی مومیائی کی نسبت بہت تعریف فرمائی۔ آپ مجھے بھی ۹ چھٹانک مومیائی روانہ فرمائیں۔" (۵ جنوری ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان۔ پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اور جو قلا بازیاں اس کے رقیب کھا رہے ہیں. گہری نظر سے دیکھتے ہوئے خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں کی وزارت عظمیٰ جو کانگرسی نہیں ہے شاید جلدی معطل کر دی جائے۔ کیونکہ اس کی مخالفت پر غیر مسلم پبلک بالکل تلی ہوئی ہے۔ مسلم پبلک میں بھی جو طوفان مخالفت اٹھایا جا رہا ہے وہ کسی باخبر سے مخفی نہیں۔ اس کے مقابلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ وزارت عظمیٰ کی طرف سے اس طوفان بے تمیزی کا کوئی معقول انتظام نہیں۔

یہ تو ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارا علم ناقص ہے، وزارت پنجاب اس مخالفت سے بے خبر نہ ہوگی. لیکن ہمیں اس کی اطلاع نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزارت کوئی ٹھوس کام کرے جس کی مدح میں عام پبلک رطب اللسان ہو جائے۔ مثلاً

گداگری | گداگری ایک ایسا پیشہ ہے جو صرف ملک کے لئے کلنک کا ٹیکہ ہے بلکہ ملک میں رہنے والے شرفاء کے لئے بھی سخت تکلیف کا باعث ہے۔ بازار میں دو شخص مل کر گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو گدا، تقاضا پر تقاضا کرتے ہیں۔ کوئی بات نہیں کرنے دیتے گھر میں جائیں تو وہاں آجاتے ہیں۔ مسجد میں جائیں تو وہاں موجود۔ دن بھر بازاروں میں گشت کرتے ہیں مغرب کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ کھانا کھلاؤ، توح پورا کردو وغیرہ وغیرہ۔ بعض دفعہ اچھے لباس، اچھی وضع میں آتے ہیں کہ ریل میں ہمارا ٹرنک اور سامان کھویا گیا۔ جمعہ کے روز خطیب کو رقعہ دیدیتے ہیں کہ ہماری مدد کیجئے۔ بازاروں میں دکاندار کساد بازاری کی وجہ سے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں۔ یہ سائلوں کی جماعت تفرتح کرتی ہوئی ادھر ادھر تھیوم رہی ہے۔ دکاندار ہو یا گاہک کسی کو نہیں چھوڑتے۔ دیکھو تو اچھے بھلے ہٹے کٹے مشٹنڈے معلوم ہوتے ہیں اگر پوچھو کہ تم کون ہو، کس قوم سے ہو۔ جواب ملتا ہے کہ ہم فقیر قوم ہیں۔ پیشہ کیا رکھتے ہو۔ جواب میں کہتے ہیں گداگری۔

غضب تو یہ ہے کہ سرکاری کاغذات مردم شماری میں خود ان کا پیشہ گداگری لکھا ہوا ملتا ہے۔ عرصہ ہوا اخبار "انقلاب" میں (جو اتحاد پارٹی یا بالفاظ دیگر وزارت عظمیٰ کا آرگن ہے) لکھا گیا تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک تجویز پیش ہونے والی ہے کہ پیشہ گداگری بند کر دیا جائے۔ جس کی ہم نے بھی تائید کی تھی۔ مگر وہ ایسی کھٹائی میں پڑی کہ آواز بھی نہیں آئی۔ وزارت پنجاب اگر اس تجویز کو پاس کردے کہ کوئی تندرست، ناقابل سوال دریوزہ گری نہ کرے جو کریگا پولیس گرفتار کرکے اس کا چالان کر دیگی۔ جو لوگ اپاہج اور واقعی معذور ہیں۔ حکومت ان کے لئے غریب خانے کھول دے۔ ان کے اخراجات کے لئے میونسپلٹیوں سے امداد لے۔ اگر ضرورت ہو تو خفیف سا ٹیکس بھی اہل بستی پر لگادے۔ یہ کام اس قابل ہوگا کہ وزارت عظمیٰ اس پر فخر کر سکے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اس لئے یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

حافظ! وظیفۂ تو دعا گفتن است بس
دربند آں مباش کہ نشنید یا شنید

اہل حدیث انجمنوں کو اطلاع

ماہ فروری ۳۸ء ختم ہونے والا ہے۔ سردی کی شدت جاتی رہی ہے۔ درخت کونپلیں نکالیں گے۔ نئے شگوفے اور نئے پھول نکلیں گے۔ غرض ہر چیز کی نوپیدگی کثرت سے ہوگی اور ہو رہی ہے۔ لیکن لائق علمائے دین کی پیدائش میں دن بدن کمی ہو رہی ہے پچھلے فوت ہوتے جاتے ہیں۔ ان کی بجائے نئے پیدا نہیں ہوتے۔ جو چند ایک نظر آرہے ہیں اور ان کا دم غنیمت ہے۔ وہ بھی چراغ سحری ہیں۔ اس کا نتیجہ قلت علم اور کثرت جہالت کے سوا اور کیا ہوگا۔ خیر یہ رونا تو بہت لمبا ہے۔ اصل مقصود اس تحریر سے یہ ہے کہ جلسے بہت جگہ ہونگے اور جلسوں کو رونق دینے والے علماء کو قلیل ہیں ہر طرف سے شمولیت کی دعوت ہوگی۔ کئی جگہ تواریخ جلسہ ایک ہی رکھی جاتی ہیں اور کئی جگہ ایسا ہو جاتا ہے کہ مثلاً اولاً جلسہ جھنگ کی تواریخ ہیں۔ تو اس کے متصل ہی یا اس سے دوسرے ہفتہ میں بریلی کے جلسے کی ہیں۔ اور اس کے بعد ملتان یا ضلع لائل پور میں جلسہ ہونے والا ہے۔

اور ہر جگہ کے شائقین بعض خاص خاص علماء کی شرکت ضروری چاہتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں بعض جگہ کی شمولیت ہو سکتی ہے اور بعض جگہ کی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کام کو با نظام رکھنے کے لئے دوسری مرتبہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جہاں جہاں کے شائقین اس عاجز کی شمولیت چاہتے ہوں وہ براہ راست مجھے سیالکوٹ میں یا دفتر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب امرتسر ڈھاب کھٹیکاں کے پتہ پر ناظم مولوی عبداللہ ثانی صاحب کو اپنی اپنی تواریخ جلسہ کی اطلاع کریں۔ ناظم صاحب مولانا جناب سردار اہل حدیث (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کے مشورہ سے ایک نظام مرتب کرکے ہر جگہ کے اہل جلسہ کو اطلاع دیدیں گے۔ اس نظام کے ماتحت جہاں جہاں پہنچنا ممکن یا مناسب ہوگا اس پر عمل کیا جائیگا ورنہ شکایت معاف۔

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

ہل چلانے کا ڈویژنل مقابلہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جالندھر میں ہفتہ کاشتکاران کی تقریب ۱۰ سے ۱۷ مارچ ۳۸ء تک منائی جائیگی جسکے سلسلہ میں ہفتہ مذکورہ کے دوران میں ہل چلانے کا سالانہ ڈویژنل مقابلہ ہوگا۔ اب کی مرتبہ اس تقریب میں گوناگوں دلچسپی پیدا کرنے کی غرض سے قسمت جالندھر نے دیگر قسمتہائے پنجاب کو چیلنج دیا ہے۔ لہذا جملہ ڈویژنوں کے نام شرکت کی غرض سے دعوت نامے بھیجے گئے ہیں جو اشخاص اس مقابلہ میں شریک ہونگے انہیں اپنے ہل اپنے ساتھ لانا ہونگے اور اپنے خرچ پر تشریف لائینگے اور امید ہے کہ متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈ ان کیلئے روپیہ کا انتظام کر دینگے۔ کیونکہ جالندھر ڈویژن میں بھی

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دیویتہ رام ولد لکھا رام ذات جوگی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۵/۳۸ ۲۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۳/۳۸ ۱۸)

بورڈ کی مہر　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ساون ولد احمد ذات سیال سکنہ چک ۱۶۱ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۹/۳۸ ۴ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۹/۳۷ ۴)

بورڈ کی مہر　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر شاہ ولد مراد شاہ ذات قریشی سکنہ پیر عبدالرحمٰن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۵/۳۸ ۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۹/۳۸ ۸)

بورڈ کی مہر　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سوہارام ولد گہنا رام ذات کھو سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۸/۳۸ ۲۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۸/۳۷ ۱۸)

بورڈ کی مہر　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فرقہ شیعہ کی تردید میں

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کاغذ کتابت عمدہ قیمت فی جلد تین روپیہ۔ محصول ڈاک ۱۱ر

رسالہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

از حضرت مجدد الف ثانی صاحب سرہندی رحمۃ اللہ

کتاب ہذا حضرت مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف و مکاتیب میں سے ہے۔ اس میں آپ نے اپنے تمام خیالات مبارکہ فرقہ شیعہ کی تردید میں ظاہر فرمائے ہیں۔ اصل مضمون فارسی میں تھا۔ یہ اردو ترجمہ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۵ر

(۳۱۹)

اسلامی توحید

مؤلفہ مولانا عبدالسلام صاحب بستوی حالوارد دہلی

جس میں تعزیہ پرستی۔ رونا۔ پیٹنا۔ علم نکالنا اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۴ر۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

شہادت حسینؓ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح واقعات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو شہادت حسینؓ ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۴ر محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ؏ دو روپیہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔ پنجاب۔

(۳۱۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۸

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” ـے
عام خریداران سے ” ـہ
” ” ششماہی ـــ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر یکم محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

درد دل کا اظہار

(از قلم مولوی عبداللطیف صاحب رحمانی حصاروی)

ہائے مسلم ہوگیا کیوں اس قدر تو خستہ زار ۔۔۔ ہوگیا اقوام عالم میں کیوں اسباب وقار
ہر طرف تیری حکومت ہو چکی تھی استوار ۔۔۔ قیصر و کسریٰ تھے تیرے حکم کے خدمتگذار
اب تو دنیا میں نہیں ذرہ بھی تیرا اقتدار ۔۔۔ یہ زبوں حالی تیری اور اس پہ تو قانع نثار
حیف مسلم اٹھ ذرا اور سبق لے اقوام سے ۔۔۔ تازہ کر اسلام کو پھر روح کے ایمان سے
حیف تیری سطوت اولیٰ کہاں جاتی رہی ۔۔۔ وہ شجاعت وہ قناعت سب کہیں جاتی رہی
لرزہ براندام اعدا تھے تجھے سب دیکھ کر ۔۔۔ ہیبت و شوکت تیری پر ہر کوئی تھا جانثار
تھا مجسم تو کبھی عفو و کرم کا تاجدار ۔۔۔ اور غیروں کے لئے تھا مثل شرر جانگداز
تیری ہیبت مرتبت پر ہر کوئی تھا جانثار ۔۔۔ ہر کوئی تھا دیکھ کر تجھ کو فدا پروانہ وار
جاگ مسلم ہوش کر اور سبق لے ایام سے ۔۔۔ کب تلک بیٹھا رہیگا پیچھے تو اقوام سے
بس لطیف ناتواں کر ختم اپنی نظم کو ۔۔۔ خود خدا کردیگا پار اس قافلہ نادار کو

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

دلیل القرآن بجواب "صلوٰۃ القرآن" (مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی) اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت خلفائے ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی [illegible] گئی ہے۔

خلافت رسالت اس میں خلافت خلفائے ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے [illegible] کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا موجود رہنا چاہیئے۔ قیمت صرف ۶ر

علم الفقہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین ائمہ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

فقہ اور فقیہ علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

تھوڑے دن باقی رہ گئے

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ تک

حیرت انگیز رعایت

"ائمہ تلبیس"

مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ اس کتاب میں زمانہ رسالت سے لے کر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں، مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مکمل و مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں۔ پھر یہ موقع حاصل نہیں ہوگا۔ قابل دید کتاب ہے۔ اصل قیمت ۳ر۔ رعایتی ۲ر محصول ڈاک ۹ر۔ ضخامت ۸۰۰ صفحات [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں

ثنائی پاکٹ بک جملہ مذاہب پر تنقید کر کے ان کے مقابلہ میں عاملان قرآن و حدیث کی فضیلت ثابت کی ہے قابل دید ہے۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۱ر محصول علاوہ

حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیگر فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ آخر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲ر

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ اس کے علاوہ جدید اضافے بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث ان مقدمات کا مجموعہ [illegible] مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید تقلید کی تردید کی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت وغیرہ کی تحقیق کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہیگا۔ قیمت ۶ر

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

بہائی مذہب اور دین اسلام

ناظرین کرام آگاہ ہیں کہ ایران کی شیعہ جماعت میں سے ایک شاخ فرقہ بہائیہ کی نکلی ہوئی ہے۔ جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے آنے سے قرآن مجید باوجود کتاب اللہ ہونے کے منسوخ ہو چکا ہے۔ اس موضوع پر بارہا اہلحدیث میں مضامین درج ہوئے ہیں۔ آج بھی اس گروہ کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ لکھا جاتا ہے۔

اس گروہ اور قادیانی جماعت میں ایک امر مشترک یہ ہے کہ اپنی مخصوص فضیلت بیان کرنے کے موقع پر اسلام کی تعلیم کو پیش کر دیتے ہیں۔ قادیانی گروہ بحث مناظرے میں جو ان کا غیر مسلموں سے ہو اسلام کے پورے نمائندے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح بہائی گروہ کا حال ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی گروہ اسلامی تعلیم کو اسلام کی تعلیم کے نام سے پیش کرتا ہے اور بہائی گروہ اس کو خالص اپنی کہہ کر پیش کرتا ہے اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ دو شخص مال بیچتے ہیں۔ ان میں سے ایک بحیثیت دلال کے سودا کرتا ہے اور دوسرا بحیثیت مالک کے۔ حالانکہ مالک دونو نہیں۔ آج کا مضمون ہمارے دعوے کی شہادت دیتا ہے "بہائی میگزین" بابت جنوری سنہ رواں میں ایک مضمون بعنوان "بہائی اصول" درج ہوا ہے۔ جس میں بہائی مذہب کے پسندیدہ اصول بتائے ہیں چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"تمام بہائی اصول وحدت یعنی ایکتا کی بنیاد پر قائم ہیں۔ یہ اصول دنیا کی بہبودی کا یقینی اور مکمل ذریعہ ہیں۔ سادہ الفاظ میں مختصر طور پر یہاں لکھے جاتے ہیں۔

خدا[1] ایک ہے۔ خدا کے سب[2] پیغمبر ایک ہیں۔ حقیقت[3] میں وہ سب ایک ہی نور کے ظہور ہیں وہ کسی ملک یا کسی زمانے میں آئے ہوں ان کی[4] شریعتیں اپنے اپنے وقت کے لئے نہایت حکیمانہ اور مفید و ضروری تھیں اور سب کا مدعا[5] ایک ہی تھا کہ دنیا فلاح و بہبودی حاصل کرے سب[6] الہامی کتابیں اصل روح میں ایک ہی ہیں سب دین ایک ہی دین ہیں دنیا کی مختلف قومیں ایک ہی قوم انسان ہیں۔ فطرت[7] میں سب مساوی ہیں۔ کوئی اونچ نیچ نہیں تمام تعصبات کی آگ بجھا دینی چاہئے۔ سب ملکوں کو اپنا ملک سب[8] قوموں کو اپنی قوم سمجھنا چاہئے۔ مذہبی تعصب، سیاسی تعصب، رنگ و نسل کا تعصب، وطنی اور زبان کا تعصب غرضیکہ ہر قسم کا تعصب جو آدمیوں میں پھوٹ ڈالتا ہے ایک بیماری ہے جس سے بچنا ہر انسان کا فرض ہے۔ دین[9] الفت و محبت کا ذریعہ ہونا چاہئے دین علم و عقل کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہر انسان[10] کے بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی عمدہ تعلیم دینی ضروری ہے یہاں تک کہ ابتدائی جبریہ تعلیم لازم ہے۔ ہر شخص[11] کو ثروت و دولت کمانا فرض ہے۔ کوئی کاروبار تجارت وغیرہ عین عبادت ہے۔ گداگری[12] حرام ہے۔ عورت مرد[13] کے حقوق برابر ہونے چاہئیں۔ بچوں[14] کی تعلیم و تربیت فرض ہے۔ اقتصادی مسائل کا حل[15] جس کی دنیا کو بہت سخت ضرورت ہے دین بہائی میں نہایت خوبی سے پورا کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ تمام عالم کی مشکلات کا حل بہائی اصول میں موجود ہے"

(بہائی میگزین بمبئی ص ۱۳ - جنوری ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث: فاضل اڈیٹر "بہائی میگزین" نے ان اصولوں کو اصول بہائیہ بتایا ہے۔ حالانکہ یہ سب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ان اصولوں پر نمبر ہم نے دئیے ہیں تاکہ ناظرین کو آسانی سے پتہ لگ جائے۔

(۱) "خدا ایک ہے"

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (خدا ایک ہی ہے)

(۲) "سب پیغمبر ایک ہیں"

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ؕ آپ (انبیاء) کی جماعت دراصل ایک ہی ہے اور میں تمہارا رب ہوں میری عبادت کرو)

(۳) "حقیقت میں وہ سب ایک نور کے ظہور ہیں"

كُلًّا هَدَيْنَا (سب نبیوں کو ہم (خدا) نے ہدایت دی)

(۴) "ان کی شریعتیں اپنے اپنے وقت کے لئے ضروری تھیں"

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ (ہر امت کے لئے ہم نے شریعت مقرر کی)

(۵) "سب کا مدعا ایک تھا"

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ (دین الٰہی کو قائم رکھو اور اس میں متفرق نہ ہوجیو)

انتخاب الاخبار

مولٰینا ثناءاللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

کارروائی مقدمہ

امرتسر ۔ یکم مارچ ۔ آج ایڈیشنل جج صاحب [illegible] امرتسر کی عدالت میں سرپوری اسٹنٹ سول سرجن پٹنبیکہ پولیس ۔ کورٹ انسپکٹر کی شہادتیں ہوئیں ۔ ملزم نے صحت بیان سے انکار کیا ۔ اور روا قعہ کے روز اپنی موجودگی کلکتہ میں ظاہر کی ۔ آئندہ تاریخ پیشی ۱۴ مارچ مقرر ہوئی ۔

—— جلالۃ الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) نے حجاز میں نومسلموں کے داخلہ حجاز کے متعلق چند پابندیاں نافذ فرمائی ہیں ۔ مثلاً جو نومسلم حجاز میں داخل ہونا چاہے وہ اپنے ملک کی کسی بڑی اسلامی انجمن سے مصدقہ شہادت ساتھ لائے جو جدہ میں ایک مذہبی کمیٹی کے پیش ہوگی ۔ ورنہ اسے مذکورہ کمیٹی کے زیر امتحان پندرہ دن تک رکھا جاویگا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

—— افغانستان اور ٹرکی کی حکومتوں میں جو سیاسی و اقتصادی معاہدہ ۲۸ء میں ہوا تھا ۔ اس کی توسیع مزید دس سال کے لئے کر دی گئی ہے

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ حبشہ میں حکومت اطالیہ کی طرف سے ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کی جا رہی ہے ۔

—— بغداد سے گیارہ آدمی حج کی نیت سے روانہ ہوئے مگر پروانہ راہداری نہ ہونے کی وجہ سے حجاز میں داخل نہ ہو سکنے کے باعث واپس جاتے وقت راستہ بھول گئے ۔ ان میں سے دس آدمی بھوک اور شدت کی وجہ سے شہید ہو گئے ۔

—— بیت المقدس کی اطلاع ہے کہ وادی کورم میں برطانوی افواج اور عرب مجاہدین میں جنگ ہوئی تیس عرب شہید اور ۲ گورے سپاہی مرے ۔

—— لاہور میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی جاری ہے ۔ کئی رضا کار گرفتار ہو کر سزایاب ہو چکے ہیں ۔

—— پنجاب اسمبلی میں ملک برکت علی صاحب ایم ۔ ایل ۔ اے کی طرف سے ایک بل پیش ہونیوالا ہے کہ اوقاف کے قبضہ مخالفانہ کی میعاد سے مساجد مستثنیٰ رہیں ۔

—— بہار اور یوپی کی وزارتوں نے اپنے اپنے گورنروں سے باہمی مفاہمت کر کے اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں ۔

—— ہنکاؤ کی ایک اطلاع ہے کہ چینی ہوائی جہازوں نے دریائے ینگسی میں ایک جاپانی کشتی اور ایک جہاز پر بمباری کر کے اسکو تباہ کر دیا ۔

جلد منگوائیں !

ماہ محرم میں بدعات کو روکنے کے لئے علماء کرام کے دستخطوں سے ایک پوسٹر "تعزیہ بنانا منع ہے" شائع کیا گیا ہے ۔ تبلیغی انجمنیں جلد از جلد صرف ۱۰/ (۸/ محصول ڈاک ۲/ امداد اشاعت فنڈ) بھیج کر یک صد اشتہار جلد از جلد طلب کریں ۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری اطلاع

حساب دوستاں اخبار ہذا کے ٹکٹ پر درج ہے ۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں ۔ ضروری تاکید ہے ۔

اطلاع | کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند"

جید برقی پریس میں چھپ رہی ہے ۔ مگر میں طبیہ کالج دار المرضیٰ میں بعارضہ درد گردہ صاحب فراش ہوں ۔

ع ہم بیاباں میں ہیں گھر میں بہار آئی ہے ۔

مگر الحمد للہ میں روبصحت ہوں ۔ مخلصین دعا سے فراموش نہ فرمائیں ۔ والسلام !

ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی ۔ دہلی ۲۷

رسالہ شمع توحید چھپ رہا ہے

اس لئے شائقین اس کی اعانت میں جلد از جلد حصہ لیں اور بکثرت منگا کر اپنے ہاں تقسیم کریں ۔ یہ بھی فیصلہ ہے کہ اسے ملتانی زبان میں نظم کروا کر چھپوایا جاوے اس لئے ملتانی زبان کے شاعر جو اس کام کو کر سکتے ہوں خط و کتابت کریں ۔

آمد ۔ حکیم جلال الدین صاحب لوبیاں نامی ۸/ ۔ عبدالسلام صاحب اجد صیانا ۶/ ۔ مولوی علی محمد صاحب قریشیا نوالہ عہ ۔ عبدالرزاق صاحب ابن عمر از بمبئی صہ ۔ حافظ نور الدین صاحب شیر گھوری عہ ۔

میزان تا ۲۶ ۳۸/ ۳۱۹-۱-۰۰ روپیہ

مقدمہ فنڈ

از شیخ شہاب الدین صاحب بزاز قصور صہ ۔

میزان تا ۲۶ ۔ فروری -/۴۴۷ روپیہ ۔ منجملہ ۲۰ روپیہ موجود ہیں ۔ بقایا میزان ۔ -/۴۲۷ روپیہ

(محاسب فنڈات)

جلسہ سرہند | انجمن اہل حدیث سرہند ریاست پٹیالہ کا

سالانہ جلسہ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۰ مارچ ۳۸ء کو ہوگا جس میں پنجاب و ہندوستان کے نامی علماء تشریف لائیں گے ۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا ۔ شائقین شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں ۔

(صوفی محمد حسن ناظم جلسہ ہذا)

انجمن شباب المسلمین اوڈانوالہ چک ۴۹۳ | ضلع لائلپور کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۳۸ء

کو ہوگا جس میں خاکسار ۔ مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ ۔ مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی ۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی ۔ مولوی علی محمد صاحب صمصام ۔ مولوی عبداللہ صاحب مبلغ اہل حدیث کانفرنس دہلی ۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب مدرس اوڈانوالہ شرکت فرمائینگے ۔ احباب شریک جلسہ ہو کر اسکی رونق بڑھائیں ۔

خادم ۔ عبداللہ ثانی ۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب وھاب گھنٹیکال امرتسر

کیا اچھے متضاد فقرے ہیں۔ خلیفہ صاحب کسی مدعی کی طرف سے بطور شہادت عدالت میں پیش ہوں۔ جس کا دعویٰ ہو کہ میں نے ایک سو روپیہ بتاریخ یکم فروری شیخ عبدالرحمن مصری کو دیا تھا۔ گواہ خلیفہ صاحب ہوں خلیفہ صاحب کی گواہی کے الفاظ یہ ہوں :۔

(۱) مدعی نے سو روپیہ کا نوٹ جیب سے نکالا تھا (۲) شیخ مصری اس کے دائیں ہاتھ کے قریب بیٹھا تھا۔ (۳) مدعی نے ہاتھ بڑھا کر اپنے بیٹے کی طرف پھینک دیا۔ (۴) اس پھینکنے سے غرض مصری کو نوٹ دینے کی تھی۔ (جل جلالہٗ)

قادیانی ممبرو! کیا ایسی شہادت سے مدعی کو ڈگری مل جائیگی یا دعویٰ خارج اور خرچہ بذمہ مدعی۔ سچ تو یہ ہے کہ مدعی اس شہادت پر خلیفہ قادیان کو مخاطب کر کے سر او نچا کئے ہوئے کہیگا ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُسکا آسماں کیوں ہو

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری

اپنے مسیح قادیانی کی تکذیب پر اُتر آئے

ڈاکٹر صاحب موصوف بڑے پکے مرزائی ہیں اور ایسے ماہر تصنیفات مرزا ہیں کہ شاید ہی ان سے کوئی بڑھ کر ہو۔ آپ کا ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۱۷۔ فروری میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے مرزا صاحب کے مختلف الہامی اسماء (مسیح۔ مہدی۔ کرشن وغیرہ) کی شرح کر کے ان کے حقائق و معارف بیان کئے ہیں۔ مسیح موعود لقب پانے کی وجوہات میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے۔ فرماتے ہیں :۔

"چوتھی وجہ مسیح کا خطاب پانے کی وہ مماثلت ہے جو آپ کی بعثت کو مسیح کی بعثت سے ہے یعنی آپ کا آنحضرت صلعم کے بعد چودھویں صدی پر ظہور جیسا کہ حضرت مسیح کا ظہور حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی پر ہوا۔"

(پیغام صلح لاہور ۱۷۔ فروری ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث ہم نے جو سرخی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد باوجود سخت مرزائی ہونے کے تکذیب مرزا پر اُتر آئے۔ اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ سنئے!

مرزا صاحب قادیانی کا قول نقل کرنے سے پہلے ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے قول پر ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں جو یہ ہے کہ

حضرت مسیح کا ظہور حضرت موسےٰ کے بعد چودھویں صدی میں ہوا۔ (یعنی تیرھویں صدی کے بعد پندرھویں صدی سے پہلے)

مرزا صاحب قادیانی جو خود لکھتے ہیں، وہ قابل غور ہے فرماتے ہیں :۔

مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توراۃ کا مغز و بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودا×ں سو برس بعد تھا۔"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۹۲)

ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق مرزا صاحب ٹھیک وقت پر آئے ہونگے۔ کیونکہ چودھویں صدی ہجری کے ۱۳۰۰ھ میں انہوں نے مسیحیت کا دعویٰ کیا اور ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے۔ مگر مرزا صاحب (مسیح موعود) اپنے بیان کے مطابق قبل از وقت تشریف لے آئے تھے۔ کیونکہ ان کا آنا چودہ سو سال کے بعد پندرھویں صدی میں مقدر تھا۔ غالباً اسی لئے آپ میرے مرنے سے پہلے ہی جلدی تشریف لے گئے شاید چودہ سو سال کے بعد پھر تشریف لائینگے۔ اس وقت مجھے وفات یافتہ پاکر اپنی پیشین گوئی اور آخری فیصلہ کی صداقت کا اظہار اسی طرح کرینگے جس طرح ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی موت (بعد از میعاد مقررہ) پر لکھا تھا کہ "دکھاؤ آتھم کہاں ہے"۔ اسی طرح ذیل سرخی سے اشتہار دینگے

"مولوی ثناء اللہ کہاں ہے؟"

ممکن ہے اپنا یہ شعر بھی اس اشتہار میں درج فرمادیں ؎

الا ایا نفی فی حرب غالب
الا انی اسد وانک (عدوی) ثعلب

لیکن آج کل مرزا صاحب بجائے اس عربی شعر کے قادیان کے بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے مجھے بلاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں ؎

کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ
یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

اخبار الفقیہ[ع] کا فتویٰ

رفعیدین کرنا خلاف حکم رسول ہے

یہ مسئلہ مدت سے مختلف فیہ چلا آتا ہے مگر گذشتہ ایام میں اس مسئلہ پر اولویت و افضیلت کا جھگڑا تھا اور بس! زمانہ حاضرہ کے محدثین کی برکت سے اس مسئلہ کو خلاف حکم رسول قرار دیا گیا ہے اور آخر میں بطور نتیجہ کے لکھا ہے :۔

"امید ہے کہ آیندہ کے لئے کوئی صاحب حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف رفع الیدین نہیں کرینگے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانا بند فرمائینگے۔ اور اہل سنت والجماعت کو چاہیئے کہ خلاف شرع کام چھوڑ کر اسلام کے پابند ہو جائیں۔"

(الفقیہ امرتسر صفحہ ۳ کالم ۲ ۔ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء)

سب سے اول ہم مفتی صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ خلاف حکم رسول کرنے والا مسلمان بھی رہ سکتا ہے یا نہیں؟ (۲) اور خلاف رسول حکم کو سنت رسول کہنے والا کون ہوگا؟ (۳) جواب لکھتے وقت یہ بھی تحریر فرمائیں کہ امام شافعیؒ امام احمدؒ امام مالک رحمہم اللہ پر کیا فتویٰ ہے جو اس کی سنیت کے قائل اور امر

[ع] یہ ہفتہ وار مذہبی اخبار ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہندوستان بھر میں اہل سنت والجماعت کا واحد آرگن ہے۔ مگر تحریر پڑھئے کہاں تک اہل سنت کے موافق ہے۔ منہ

× یہ لفظ اسی طرح مرقوم ہے (دروغگو را حافظہ نباشد؟) نقل چہ عقل (اہلحدیث)

الارشاد الی سبیل الرشاد ۔ تقلید شخصی اور ... (۳۲۵)

(۶) "سب الہامی کتابیں ایک ہی دین ہیں"
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (ہم نے تم سے پہلے لوگوں کو اور تم مسلمانوں کو یہی حکم دیا کہ اللہ سے ڈرتے رہو)

(۷) "فطرت میں سب مساوی ہیں"
فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (اس فطرت کا لحاظ رکھو جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا اس میں تبدیلی جائز نہیں)

(۸) "سب قوموں کو اپنی قوم سمجھنا چاہئے الخ"
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا۔ پس تم سب دراصل بھائی بھائی ہو)

(۹) "دین محبت اور الفت کا ذریعہ ہونا چاہئے"
اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ×× وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (تم پر خدا نے جو احسان کیا ہے تم بھی لوگوں پر کرو اور سب لوگوں سے اچھی بات کہا کرو)

(۱۰) "ابتدائی جبریہ تعلیم لازم ہے"
لَا يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (اہل علم اور بے علم برابر نہیں) اس آیت میں تحصیل علم کی ترغیب دی ہے۔

(۱۱) "ہر شخص پر دولت کمانا فرض ہے"
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (اللہ سے اس کا فضل بصورت رزق فراخ تلاش کیا کرو)

(۱۲) "گداگری حرام ہے"
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (سفر و حضر میں خرچ ساتھ رکھا کرو کیونکہ خرچ کا سب سے اچھا فائدہ سوال سے پرہیز ہے)

(۱۳) "عورت مرد کے حقوق برابر ہونے چاہئیں"
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں اسیطرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں)

(۱۴) "بچوں کی تعلیم و تربیت فرض ہے"
قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو آگ سے بچاؤ) یعنی اپنے بال بچوں کو تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ جہالت کی حالت میں بُرے کام کر گزریں، جن کے باعث وہ جہنم میں داخل ہونے کے مستوجب ٹھیریں۔

(۱۵) اقتصادی حل فاضل اڈیٹر نے دین بہائی سے تو بتایا نہیں۔ ہم قرآن مجید سے بتائے دیتے ہیں۔
وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (مومنوں کے مالوں میں سوالی اور غیر سوالی کا حق ہے)

اہلحدیث | ناظرین کرام! ہم نے جو مثال دی ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو دلال کی شکل میں بیچتا ہے اور کوئی مالک بن کر۔ حالانکہ وہ مالک نہیں ہوتا۔ بہائیوں کے حق میں یہ مثال پوری صادق آتی ہے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ "بہائی میگزین" کے فاضل اڈیٹر ہمارے پیش کردہ ثبوتوں پر کیا کہتے ہیں۔

جہاں تک ہم نے ان دونو گروہوں (قادیانیوں اور بہائیوں) کو گہری نظر سے دیکھا ہے دونوں میں مشابہت پائی ہے (تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ) باقی رہا کہ ان میں اصل کون ہے اور فرع کون؟ اس کا ثبوت ہمارے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں ملاحظہ ہو۔

ناظرین کرام! | اسی کو کہتے ہیں ؎

منکر مے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اور مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی

مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کے بعد اول مخالف مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔ مرزا صاحب نے اُن کی مخالفت کو نرم دیکھ[illegible] کہا تھا کہ مولوی محمد حسین آخر کار مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ مگر واقعہ یہ ہوا کہ مولانا مرحوم کے انتقال پر اُن کے بڑے صاحبزادے شیخ عبد السلام نے آدمی بھیج کر مجھے بلوایا۔ میں پہنچا۔ جنازہ ابھی رکھا تھا۔ میں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی کوئی آخری تحریر ہو تو دیدو۔ انہوں نے دو تین کتابت شدہ کاپیاں مجھے دیں۔ جن کا مضمون مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں تھا۔ اس واقعہ کا ذکر میں نے اسی زمانے "اہلحدیث" میں کر دیا تھا۔ کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ قادیان کے ماہران تعبیر آج کل یا کبھی آیندہ مولانا مرحوم کے متعلق مرزا صاحب کی پیشین گوئی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کر بیٹھیں۔ چنانچہ موجودہ خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ میں ہمارے خیال کو صحیح ثابت کر دیا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"مولوی محمد حسین صاحب کے رجوع کرنے کے متعلق جو لکھا ہے اس کے مطابق مولوی صاحب نے آخر عمر میں اپنے رویہ میں تبدیلی کر لی تھی۔ اپنے لڑکے بھی یہاں تعلیم کے لئے بھیج دیئے تھے۔ مجھے بھی بٹالے میں ملنے آئے تھے۔ اگرچہ ندامت کی وجہ سے اس کمرے میں سے صرف گذر گئے اور مجھ سے کلام نہیں کیا۔ لیکن آئے اسی غرض کے لئے تھے۔"

(الفضل ۱۹۔ فروری ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

اہلحدیث | ہم قادیان کے مذہبی علماء اور قانون پیشہ وکلاء سے پوچھتے ہیں کہ از روئے قانون شہادت خلیفہ قادیان کا یہ بیان صحیح ہو سکتا ہے کہ
(۱) مجھے ملنے آئے (۲) محض کمرے سے گزر گئے۔ (۳) مجھ سے کلام نہیں کیا۔ (۴) لیکن آئے مجھے ملنے کو تھے۔

ہر فرد جماعت اپنی مستحسن رائے پیش کرنے کا جائز حق رکھتا ہے۔ اس لئے خاکسار بھی اپنے چند معروضات فریقین (ادارہ اور قوم) کے سامنے پیش کرتا ہے

ع　گر قبول افتد زہے عز و شرف

ادارہ کے لئے یہ امر غور طلب ہے کہ "اہلحدیث" کا معیار کہاں تک بلند ہے۔ میری قوت فیصلہ نے جہاں تک کام کیا ہے اس سے میں نے یہی سمجھا کہ معیاری حیثیت درخور تغیر ہے، قوم میں اہل قلم اصحاب کی کمی نہیں اور نہ خدانخواستہ اصحاب العلم کا فقدان ہے، ادارہ کی طرف سے انہیں توجہ دینے کی دیر ہے۔ اگر ان سے تحریری اعانت لی جائے تو "اہلحدیث" بلند سے بلند تر پایہ پر پہنچ جائے۔ اخبار کا کاغذ گراں قیمت رہتا ہے اس لئے اس کا چندہ بھی زیادہ ہے۔ عوام کی بے مائگی اور اخبار کی گرانی قیمت اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار کی خریداری سے عوام محروم رہیں اور عوام سے اخبار دور رہے۔ حالانکہ ضرورت اس کے برعکس ہے۔ میری نگاہوں سے دیگر اخبارات بھی گزرتے ہیں۔ اُن کا کاغذ، اُن کے مضامین، اُن کی سالانہ قیمت دیکھ کر میرے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ کاش میرا جماعتی آرگن (اہلحدیث) بھی اپنی شان کچھ بدل دیتا تو کیا بہتر ہوتا۔ مثلاً میں رسالہ "مولوی" دہلی کو پیش کرتا ہوں۔ یہ بے توماہوار رسالہ مگر اتنے مضامین کا حامل ہوتا ہے کہ شاید ہفتہ وار کے چار نمبر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر اسے بالائے طاق رکھا جائے تو "مدینہ" بجنور "اتحاد" پٹنہ وغیرہ یہ سہ روزہ اخبار ہیں۔ ان کا چندہ کچھ پوشیدہ نہیں۔ لہذا ادارہ سے میری عرض ہے کہ عوام تک اخبار کو پہنچانے کے لئے چندہ میں تخفیف کرے اور جب کہ یہ مسلم ہے کہ مذہب و سیاست دو چیزیں نہیں تو ایک مذہبی اخبار میں سیاسیات کے لئے صفحات کی نسبتہً امید سے زیادہ کمی میرے فہم سے بالاتر ہے۔ عوام کو سیاسی خبروں اور سیاسی مضامین سے زیادہ دلچسپی ہے لہذا "اہلحدیث" میں سیاسیات کے لئے مزید گنجائش نکالنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ قوم میں شعراء کی بھی کمی نہیں۔ زیب سرورق جو نظمیں شائع ہوتی ہیں ان میں اکثر کی فنی حیثیت گری ہوتی ہے۔ بعض نظموں کو دیکھ کر میرے ذہن میں اخبار کی تصویریں جو مرتسم ہوئیں تو وہ ایسے شعراء کا مضحکہ اڑا رہی تھیں جن کی نظمیں فنی اعتبار سے بہت کمزور ہوتی ہیں۔ لہذا ایسی نظموں کی اشاعت بہتر ہے جو ٹکسالی حیثیت رکھتی ہوں۔ ادارہ کے لئے انسب ہے کہ مندرجہ ذیل حضرات سے قلمی اعانت طلب کرے کہ خواص و عوام دونوں ہی ان کے مضامین کو شوق بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا میر سیالکوٹی۔ مولانا سیف بنارسی۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ مولانا امین احسن اصلاحی۔ مولانا محمد سورتی مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا مناظر احسن گیلانی وغیرہم۔

خریداروں بلکہ ہر مسلمان سے میری گذارش ہے کہ وہ قوم میں بیداری کے اسباب پیدا کریں۔ قوم کی بیداری کے لئے اخبار ایک مفید ترین اور کامیاب آلہ ہے۔ اس لئے قوم کو ایسے اخبار کا خریدار بننا چاہئے کہ وہ دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی خبریں مہیا کرے اور اس قسم کے اخباروں میں "اہلحدیث" سے بہتر کوئی اخبار نہیں۔ کیونکہ اور کل خوبیوں کے علاوہ سب سے بڑی خوبی جو اس میں ہے وہ یہ ہے کہ اس کی روش میں اعتدال روی اور صلح پسندی کا عنصر غالب ہے۔ اس میں مخرب اخلاق اشتہارات یا تہذیب جدید کی رنگینیاں نہیں ہوتیں۔ پاس شریعت اس درجہ کرتا ہے کہ کبھی کسی قسم کی جاندار چیزوں کی تصویریں اور نہ اخلاق سوز مضامین کی اشاعت میں حصہ لیتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قوم میں اخبار "اہلحدیث" کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور اس کے خریدار بنانے کی سعی بلیغ کرے۔ اگر ایک شخص کے لئے چندہ ناقابل برداشت ہو تو دو چار کو ملا کر خریدار بنائے۔ اور اگر کوئی نہائت غریب و نادار ہو تو اس سے تین روپے غریب فنڈ میں بھجوا کر خریدار بنائے۔ اور جنہیں خدا نے مذہبی اور قومی ہمدرد اور مستطیع بنایا ہے انہیں غریب فنڈ کی مد میں حصہ لینے کی بزور ترغیب دے۔

ساتویں جنوری سنہ رواں کے "اہلحدیث" میں توسیع اشاعت کے متعلق کسی خاتون کا مضمون شائع ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر مجھے نہائت مسرت ہوئی کہ اب اخبار کی توسیع اشاعت کا خیال دلوں میں گھر کر رہا ہے امید ہے کہ قوم اس خاتون کی اپیل پر غور کریگی۔ اور اگر میرے معروضات کو فریقین نے منظور کر لیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ اخبار "اہلحدیث" ہندوستان کے کل مذہبی اخباروں سے بہر طور گوئے سبقت لے جائیگا۔

(شاکر صدیقی۔ سرس ضلع گیا)

اہلحدیث | کئی ایک مضمون نگاروں کو اسی خدمت کے لئے اخبار مفت دیا جاتا ہے مگر وہ اپنا فرض ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ اخبار کو بروقت پہنچانے میں اخراجات کا خیال نہیں کیا جاتا اس لئے خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کاغذ کم قیمت لگانا اخبار کو بے وقار کرتا ہے۔ ملکی اخبارات کی عمر پانچ منٹ ہوتی ہے اور اس مذہبی ذخیرہ کو دیر تک رکھنے کی ضرورت ہے اس لئے کاغذ کم قیمت لگانا بھی مناسب نہیں۔ کتابت اور طباعت کی عمدگی کی بھی ضرورت ہے۔ ہر طرف خیال کر کے قیمت میں کمی کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

خلاف حکم رسول کو سنت رسول قرار دیتے ہیں۔
اس کے بعد پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فتویٰ دیکھئے مگر غنیۃ الطالبین کو سامنے رکھ لینا۔ کہیں گیارھویں کھاتے کھاتے نہ لکھ دینا۔ ہاں صاحب! مولانا عبد الحی لکھنوی مرحوم پر فتویٰ لگایا نہیں جو فرماتے ہیں۔ اکثر صحابہ رفع یدین کیا کرتے تھے بعض نہ کرتے تھے۔"

(فتاویٰ عبد الحی لکھنوی)

(۴) وہ اکثر صحابہ بھی چودھویں صدی کے مفتی صاحب کے فتویٰ سے نہیں بچ سکیں گے جو خلاف حکم رسول (معاذ اللہ) رفعیدین کیا کرتے تھے۔

(راقم۔ (مولوی) عبد اللہ ثانی۔ امرتسری)

سلامٌ علی المرسلین

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

"المائدہ" ماہ اگست کے پرچہ میں معصوم نبی کے عنوان سے کوئی ایسی نئی بات نہیں جس کا جواب پہلے نہ دیا جا چکا ہو۔ صرف مرزا صاحب کے تناقضات اقوال کو نقل کیا ہے۔ مگر مرزا صاحب مرسلین میں داخل ہی کہاں ہیں کہ ان کے تناقض قول اور کذب اور وعدہ خلافی کو دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ انبیاء کی یہ شان ہے۔

ایک واقعہ طالب علمی کے وقت کا یاد ہے کہ دہلی میں پادری احمد مسیح (نابینا) نے ایک مسلمان سے مناظرہ کرتے ہوئے کہا کہ خود قرآن سے حضرت مسیح کی فضیلت و معصومیت ثابت ہے۔ چنانچہ یہ آیت پڑھی والسَّلامُ عَلَیَّ یومَ وُلدتُ ویومَ اموتُ ویومَ ابعثُ حیًّا۔ اسی طرح اسی مضمون کی دوسری آیت بھی پڑھی۔ اور للکار کر کہا کہ بتاؤ قرآن مجید میں تم اور کسی نبی کے لئے یہ الفاظ ثابت کر سکتے ہو۔ اور کہا دیکھو خود قرآن سے ان کی معصومیت ثابت ہو گئی۔ مدمقابل صاحب نے کیا جواب دیا اس وقت یاد نہیں۔

اب ان دنوں جب المائدہ میں اس کا ذکر ہوا اور المائدہ پڑھا تو بفضل ایزد متعال اس دن اسی پارہ کا وظیفہ تھا۔ جس میں کئی کئی بار سلام کا نبیوں کے لئے تکرار ہوا ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں ان کو اکٹھا نقل کر رہے ہیں۔

سورہ صفٰت میں فرمایا (۱) سلامٌ علیٰ نوح (۲) سلامٌ علیٰ ابراھیم۔ (۳ و ۴) سلامٌ علیٰ موسیٰ وھارون (۵) سلامٌ علیٰ ال یاسین۔

پھر تمام نبیوں پر سلامتی کے بیان کے لئے اسی سورہ کے آخر میں فرمایا۔ سلامٌ علی المرسلین۔ اس سے واضح ہو گیا کہ سلام کی کوئی تخصیص حضرت عیسیٰ کے لئے نہیں ہے۔

ف ۱۔ مزید لطیفہ ان آیات کریمہ میں یہ ہے کہ ان آیتوں میں سلامتی کا عموم تمام حالات اور ہر زمان و مکان کے لحاظ سے ہے۔ کما تدل علیہ لفظہ۔ برخلاف اس سلام کے جو یوم ولادت اور یوم وفات اور یوم بعثت ہی سے متعلق کر دئیے گئے۔

ف ۲۔ کیونکہ اس میں سلام وسلامتی کا عموم تمام اوقات اور ایام حیات کے لئے نہیں مذکور ہوا بلکہ نہایت ظاہر طور پر صرف تین حالتوں کے ساتھ محصور ہے۔ ایک نظر پر اس جگہ غور کریں جس سے یہ بات اور روشن ہو جاویگی وہ یہ کہ حضرت ابراہیم اپنے زمانہ میں مبتلا کئے گئے۔ حتیٰ کہ آگ میں ڈالے گئے۔ اس موقعہ پر سلامٌ علیٰ ابراھیم کے عموم کے مطابق لفظ سلام ہی کے ساتھ اس گزند سے محفوظ کئے گئے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ قلنا ینار کونی برداً وسلامًا علیٰ ابراھیم۔ اسی طرح حضرت نوح طوفان کے موقعہ پر اسی لفظ سلام کے ذکر کے ساتھ محفوظ کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا (سورہ ھود)

الغرض ان کے ایام زندگی میں بھی سلامتی کا عموم اور اعلان ہے جو والسلام علی یوم ولدت الآیہ میں نہیں۔

ماحصل یہ کہ اگر لفظ سلام سے عصمت انبیاء کے قائل عیسائی ہو جاویں تو پھر بلا نزاع ساری بحث ختم ہو جاویگی۔ دیدہ باید!

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت
کے متعلق
ایک مخلصانہ آواز

اکثر و بیشتر متفرقات کے کالم میں اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کی تحریک چھپتی رہتی ہے۔ لوگوں نے اس کی تائید میں کہاں تک حصہ لیا اس کی مجھے خبر نہیں لیکن اعادۂ تحریک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اخبار ہذا کی ترقی کی جانب جماعت کی توجہ بہت ناکافی ہے۔ اگر ایسا ہے تو نہایت افسوس کا مقام ہے۔ میری ہی طرح دیگر افراد جماعت بھی اہلحدیث کی زائد سے زائد اشاعت کے متمنی ہونگے مگر توجہ کی دیر ہے۔ میں جب تک جماعت میں تھا اس وقت تک حتی المقدور اسکے خریدار بڑھانے کی سعی کرتا رہا۔ اب جبکہ میں یکہ و تنہا ہوں اس کوشش سے معذور ہوں۔ مگر اس سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ اخباری کوشش کی جائے اس لئے اس پر میں نے قلم اٹھایا ہے۔

جن مقامات میں افراد اہل حدیث جماعتی زندگی گزار رہے ہیں انہیں لازم ہے کہ اخبار اہلحدیث کی کثرت اشاعت اور اس کے خریدار بڑھانے کی ان تھک کوشش کریں۔ کیونکہ آج کل اخبار قومی زندگی کا جزو لاینفک ہے اور اخبار اہلحدیث مسلمانوں کا ایک دیرینہ محسن ہے۔ اس لئے قوم میں حیات طیبہ کی تازگی کے لئے اس کا وجود از بسکہ ضروری ہے۔

خدا کرے کہ قوم ہماری ہم نوا اور ہم خیال ہو۔

توسیع اشاعت کی سہولت کے متعلق چونکہ

توحید باری تعالیٰ

(پانچویں قسط)

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (اعراف)

(ترجمہ) اور واسطے اللہ کے نام ہیں اچھے۔ پس پکارو اوس (اللہ) کو۔ ساتھ اون (ناموں) کے اور چھوڑدو اُن کو جو کجراہی کرتے ہیں بیچ ناموں اوس (اللہ) کے کہ البتہ جزا دئیے جاویں گے جو کچھ کرتے تھے ؛

ف ۔ یعنی اللہ کے اچھے وصف سنائے ہیں کہ مناجات میں وہ کہہ کر پکارو کہ تم پر متوجہ ہو۔ اور کجراہ نہ چلو۔ کجراہ یہ ہے کہ جو وصف نہیں بتائے وہ کہے۔ جیسے اللہ کو بڑا کہا ہے لمبا نہیں کہا یا قدیم کہا پرانا نہ کہا۔ اور ایک کجراہ یہ ہے کہ اون (ناموں) کو سحر میں چلاوے۔ وہ اپنے کئے کا بدلہ پا رہیں گے یعنی قرب خدا نہ ملیگا۔ وہ مطلب ملیگا۔ بھلا یا برا۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(ترجمہ) وہی ہے (اللہ) جس نے پیدا کیا تم کو (لوگو) جان ایک سے (آدمؑ سے) اور کیا (اللہ) نے جوڑا (عورت) اوس (آدم) کا تاکہ آرام پکڑے طرف اوسکے۔ پس جب ڈھانکا اوس (آدم) نے اوس (حوا) کو حاملہ ہو گئی۔ حمل ہلکا۔ پس چلی گئی ساتھ اوس کے پس جب بوجھل ہوئی۔ دعا مانگی دونوں نے پروردگار اپنے سے اگر دیگا ہم کو تندرست البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے۔ پس جب دیا اون کو تندرست کیا دونوں نے واسطے اوس کے شریک بیچ اوس چیز کے کہ دیا تھا اون کو۔ پس بلند ہے اللہ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں ؛

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) کیا شریک لاتے ہیں (مشرک) اوس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتے ہیں کچھ۔ اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں کر سکتے (بت و قبر) واسطے اون (مشرکوں) کے مدد اور نہ اپنی جانوں کی مدد کرتے ہیں ؛

جو کوئی محتاج ہو دوسرے کا
بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۔ (اعراف)

(ترجمہ) اور اگر بلاؤ تم اون کو طرف ہدایت کے نہ پیروی کریں تمہاری برابر ہے اوپر تمہارے کیا پکارو تم اون کو یا تم چپکے رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) تحقیق جن کو پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے، بندے ہیں مثال تمہارے پس پکارو اونکو پس چاہئے کہ جواب دیں تم کو اگر ہو تم سچے۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) کیا واسطے اون کے پاؤں ہیں کہ چلتے ہیں ساتھ اوس کے یا واسطے اون کے ہاتھ ہیں کہ پکڑتے ہیں ساتھ اوس کے۔ یا واسطے اون کے آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں ساتھ اوسکے یا واسطے اون کے کان ہیں کہ سنتے ہیں ساتھ اوس کے کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بلاؤ تم شریکوں اپنے کو پھر مکر کرو مجھ سے پس مت ڈھیل دو مجھ کو ؛

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) تحقیق۔ دوست میرا اللہ ہے۔ جس (اللہ) نے اوتاری ہے کتاب (قرآن) اور وہی (اللہ) دوستی کرتا ہے صالحوں (نیکوں) سے ؛

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○

(ترجمہ) اور جن کو پکارتے ہو تم سوائے اوس (اللہ) کے نہیں کر سکتے مدد تمہاری اور نہ جانوں اپنے کو مدد دیتے ہیں ؛

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○

(ترجمہ) اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم بلند آواز سے بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلوں سے

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ

(ترجمہ) تحقیق جو لوگ کہ نزدیک رب تیرے کے ہیں (فرشتے) نہیں تکبر کرتے۔ بندگی اوس اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہیں اوس (اللہ) کی۔ اور اوسی (اللہ) کو سجدہ کرتے ہیں ؛

(۳۲۹)

صوبہ سی۔پی میں ضرورت تبلیغ اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب کامٹی۔ سی۔پی)

دیکھیں تو کس طرح انہیں ہوتا اثر نہیں ۔ لو آج نامہ لکھتے ہیں خونِ جگر سے ہم

شہر کامٹی میں ایک مسجد اہل حدیث ہے۔ جہاں صرف دس آدمی گروہ اہل حدیث میں ہیں۔ کوئی دینی مدرسہ یہاں نہیں بلکہ سارے ممالک متوسط میں نہیں ہے مشکل تو یہ ہے کہ لوگوں نے انگریزی تعلیم کو سب پر مقدم کر دیا ہے۔ مذہبی تعلیم سے مطلق بے رغبتی ہو گئی خدا کا نام بھول کر بھی زبان پر نہیں آتا۔ تعلیم نسواں کا بھی دارومدار اسی انگریزی پر موقوف ہے۔ اگر یہ تعلیم نہ دی جائے تو ان کی شادی بیاہ میں دشواری ہوتی ہے۔ لباس، رفتار، گفتار انگریزی وضع پر ہے۔ پردہ بھی اٹھ گیا۔ ابتدا میں رسماً قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ ترجمہ پڑھانا تو جانتے ہی نہیں۔ بس لڑکے اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم اتنے ہی پر ختم ہے۔ زمانہ موجودہ میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ خدا کا نام چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتا لینا دشوار ہے۔ سی پی کا یہ حال ہو گیا ہے۔ علماء مقلدین نے دیکھا کہ اب مطلع صاف ہے خوب دورہ کرنے لگے۔ خوب آؤ بھگت ہوتی ہے۔ روپیہ خوب کما کر لے جاتے ہیں۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ جو جاہل طبقہ حرام سمجھتا رہا وہ بھی سن کر اوس پر عمل پیرا ہو گئے۔ مثلاً نذر و نیاز، استعانت از قبور غیر اللہ کا کھانا کھانا رسم میلاد و عرس محرم وغیرہ سب کو جائز بتلا دیا گیا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس سی پی میں علماء حقانی گروہ اہل حدیث سے ادھر دورہ نہیں کرتے۔ ورنہ یقین تھا کہ گمراہی اس حد نہیں پہنچتی۔ واعظین اپنے وعظ میں جتلا دیتے کہ اگر کوئی شخص عالم ہو کر خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال بتلا دے تم ہرگز یقین مت کرو جب تک ان سے قرآن و حدیث سے دلیل نہ پوچھ لو۔ اس پر بھی حجت کریں تو فوراً ہم کو خبر دو ہم مناظرہ کر کے تم کو یہ دکھلا دیں گے کہ اللہ کی بات ہمیشہ غالب رہا کرتی ہے وہ سراسر بھولے ہیں۔

ناگ پور میں اہل حدیث کی چار مسجدیں ہیں۔ سخت افسوس ہے کہ مقلدین اگر مذہبی مدرسہ نہ رکھیں نہ سہی۔ لیکن گروہ اہل حدیث بھی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں انہیں بھی تعلیم مذہبی کا مطلق احساس نہیں۔ انگریزی تعلیم کے خواہشمند ہیں۔ وہ بھی دیکھتے ہیں کہ انگریزی تعلیم میں ہی عزت و ترقی ہے۔ ملازمت میں بڑے عہدے ملنے کی امید ہے۔ وکالت کا امتحان دیکر لوگ ترقی پا رہے ہیں اگرچہ دولت ملے یا نہ ملے۔ دولت مندوں کے گھر شادی بیاہ کی امید ہے مذہبی تعلیم میں کیا رکھا ہے۔ یہ حالت مسلمانوں کی ہے۔

مولوی حافظ حاجی محمد یحیٰی صاحب رات دن اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کاش اگر مجھے کہیں میری صرف گذر کے لائق مدد مل جائے تو میں دینی خدمت کر دوں خواہ مدرسہ میں مقرر ہو کر تعلیم دوں یا اور شہروں میں تبلیغ اسلام کروں۔ فی الواقع یہ نوجوان راسخ الاعتقاد متقی و پرہیزگار دین محمدی کا جان نثار، عاشق قرآن و حدیث دینی خدمت کرنے کو تیار ہے۔ خدائے عزوجل انکے دلی منشا کو پورا کرے۔ اس شہر کامٹی و ناگ پور میں کوئی بھی اس بات پر آمادہ نظر نہیں آیا کہ کچھ ماہانہ امداد کر کے حافظ صاحب موصوف کو مقرر کر کے تبلیغ ہی کا کام لیں یا مدرسہ جاری کر کے دینی تعلیم لڑکے اور لڑکیوں کو دلا دیں۔ میری ناقص عقل میں یہ ہے کہ یہ کام جب ہو سکیگا کہ آپ حتی الوسع کسی عالم واعظ کو اس طرف روانہ کریں اور وہ مسلمانان اہل حدیث کو خواب غفلت سے بیدار کر کے مدرسہ قائم کرنے کی ترغیب دلائیں۔

اور نیک مشورہ ہے کہ سکرٹری اہل حدیث کانفرنس کامٹی یا ناگ پور میں انجمن اہل حدیث قائم کر دیں۔ ساتھ ہی اس کے متعلق قواعد بھی ہوں۔ اور سکرٹری کی طرف سے ششماہی جانچ ہوا کرے کہ کام باقاعدہ انجام پاتا ہے یا نہیں۔ ماہانہ رپورٹ سکرٹری کو انجمن کی طرف سے بھیجی جاوے۔ حقیقتہً بات یہ ہے کہ آپ نے پنجاب اور یو۔پی کے ہر گوشہ میں مبلغین کو بھیجکر توحید کو پھیلایا مسلمانوں کو شرک و بدعت اور طوق تقلیدی سے نکال کر راہِ مستقیم پر لگایا۔ اسی طرح سی پی کی طرف توجہ فرمائیے یقین ہے کہ ادھر کے لوگ بھی توحید پر قائم ہو جائیں گے اور دین محمدی کی حقیقت کو سمجھ لیں گے۔ شرک و بدعت سے باز آئیں گے۔ خداوند کریم امیدوں کو پوری کرنے والا ہے۔ آپ نے اخبار "اہلحدیث" میں جناب محمد عزیز صاحب ایم۔اے۔بی۔ٹی۔ لیکچرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی نسبت لکھا تھا کہ باوجود انتہائی انگریزی تعلیم پانے کے پرچہ "اہلحدیث" کے مطالعہ کی برکت سے آپ کے دل میں سچا جوش اسلامی پیدا ہوا۔ اور دین محمدی کی حمایت میں کوشاں ہیں! یہ سن کر بعید خوشی ہوئی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم عمرہ علم دین میں برکت دے۔ آمین! امید ہے کہ صاحب موصوف اخبار اہلحدیث میں مضامین دیتے رہینگے۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں ضرور خوب اثر پیدا ہوگا۔

اہلحدیث | دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی اس پر توجہ کرے۔ جس قدر اس کی ہمت میں ہو سائل کی امداد میں سعی کرے۔

نوٹ} سی پی کے جبل پوری اصحاب نے ۱۹۲۹ء میں جب میں بمباحثہ جبل پور میں گیا تھا۔ کانفرنس اہل حدیث کو جلسہ کرنے کی دعوت دی تھی اور چند صد روپیہ فوراً جمع بھی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد بلانے والے بلاو جود نہ جلسہ ہوا نہ روپیہ ملا معلوم نہیں اصل حقیقت کیا ہے اُس وقت کے اعمالی اہل حدیث میں سے جو زندہ ہیں ان کو اس رقم کی فکر ہوگی۔ وہ کوشش کر کے اس رقم کو

تصدیق الحدیث

حصہ سوم

محدّث ـــ اور ـــ فقیہ

یہ سلسلہ مضمون ۲۰- اگست ۱۹۳۵ء کو جاری ہوا۔ جس کے پہلے حصے میں حافظ محب الحق پٹنوی سے روئے سخن تھا۔ اس کے بعد حصہ دوم میں چوہدری غلام احمد صاحب پرویز دہلوی سے خطاب ہوا۔ آج خود اڈیٹر صاحب رسالہ ترجمان کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔

چوہدری صاحب کے مضمون متعلقہ حدیث پر اڈیٹر صاحب رسالہ "ترجمان القرآن" نے جو کچھ لکھا ہے اس کا موضوع انکار یا تنقید حدیث نہیں ہے۔ بلکہ حدیث کے دو خادموں (محدثین اور فقہاء) کی خدمات میں سے ایک گروہ (فقہاء) کی خدمات کو ترجیح دینا ہے۔ ہمارا مسلک اور عقیدہ تو یہ ہے کہ جس طرح قرآن کے ماننے والے مسلمان گروہوں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق قرآن مجید کی خدمت کی ہے اسی طرح حدیث کے ماننے والے مسلمان فرقوں نے حدیث کی خدمت کی ہے (شکر اللہ سعیہم) مگر فاضل اڈیٹر ترجمان نے جس پیرائے میں اس بحث کو لیا ہے وہ قابل نظر ہے۔ مقام شکر ہے کہ مبحث بتانے میں ہمیں اپنے الفاظ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ فاضل موصوف کے الفاظ ہی کافی ہیں۔ جو ہم ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم نے اوپر عرض کیا۔ محدثین رحمہم اللہ کا خاص موضوع اخبار و آثار کی تحقیق بلحاظ روایت کرنا تھا اس لئے ان پر اخباری نقطۂ نظر غالب ہوگیا تھا اور وہ روایات کو معتبر یا غیر معتبر قرار دینے میں زیادہ تر صرف اسی چیز کا لحاظ فرماتے تھے کہ اسناد اور رجال کے لحاظ سے وہ کیسی ہیں۔ رہا فقیہانہ نقطۂ نظر تو وہ ان کے موضوع خاص سے ایک حد تک غیر متعلق تھا اس لئے اکثر وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا تھا اور وہ روایات پر اس حیثیت سے کم ہی نگاہ ڈالتے تھے۔ اسی وجہ سے اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک روایت کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے حالانکہ معنی کے لحاظ سے وہ زیادہ اعتبار کے قابل نہیں۔ اور ایک دوسری روایت کو وہ قلیل الاعتبار قرار دے گئے ہیں۔ حالانکہ معنی وہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ یہاں اس کا موقع نہیں کہ مثالیں دیکر تفصیل کے ساتھ اس پہلو کی توضیح کی جائے۔ مگر جو لوگ علوم شریعت میں نظر رکھتے ہیں ان سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ محدثانہ نقطہ نظر کثیر مواقع پر فقیہانہ نقطہ نظر سے ٹکرا گیا ہے، اور محدثین کرام صحیح احادیث سے بھی احکام و مسائل کے استنباط میں وہ توازن اور اعتدال ملحوظ نہیں رکھ سکے ہیں جو فقہا مجتہدین نے ملحوظ رکھا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۱۳/۴۴)

اہلحدیث | بس یہ ہے منشائے نزاع اور یہ ہے مبحث جس پر آج ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں اس بات پر افسوس ہی نہیں بلکہ صدمہ ہے کہ اتنے بڑے ادق مضمون کے لئے ممدوح نے نہ صرف زبانی دعوے پر اکتفا کیا۔ کتب اصول اور فقہ کی ورق گردانی کر کے امثلہ پیش نہ کیں۔ بہت اچھا! اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو ہم آپ کی نیابت میں کئے دیتے ہیں۔ مقام شکر ہے کہ آپ نے محدثین کی خدمت کا حقیقی معنی میں اعتراف کیا۔ کیونکہ آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ محدثین نے حدیث کی خدمت بلحاظ روایت کے کی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ واقعات ماضیہ کی تحقیق کے لئے سب سے اول نظر سلسلہ روایت ہی پر پڑتی ہے کیونکہ سلسلہ روایت ہی مخبر عنہ (قائل کلام) تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتا ہے پس محدثین نے جو خدمت کی اس کا خاص ثمرہ یہ ہے کہ وہ ہمیں سلسلہ روایت کے ذریعے دربار رسالت تک پہنچا آئے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہم الفاظ حدیث کو گویا حاشیہ نشینان دربار رسالت کی طرح سن رہے ہیں عرب کا ایک شاعر اپنی محبوبہ سے اتصال روایت کرنے کو کس خوبی سے بیان کرتا ہے۔ شاعر خود پہاڑ کے ایک طرف بیٹھا ہے اور کبوتر پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور اس کی محبوبہ دوسری طرف بیٹھی ہے۔ جہاں شاعر اسکو نہیں دیکھ سکتا مگر وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے وصال سے کسی قدر لطف حاصل کر دں۔ اس غرض کے پیش نظر وہ کبوتر کو ذریعہ مقصود بنا کر کہتا ہے۔ ؎

حمامة جرعى حومة الجندل اسجعى

فانت بمرأى من سعاد و مسمع

اے بلندی پر بیٹھے ہوئے کبوتر ذرا گا تو سہی۔ تو ایسی جگہ ہے کہ محبوبہ (سعاد) کو تو دیکھتا ہے اور اسکی باتیں سنتا ہے۔

کیا ہی لطیف سلسلۂ روایت ہے۔

استاد غالب مرحوم نے بھی سلسلۂ روایت کا ذکر کیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ ؎

قاصد کے آتے آتے میں خط اور لکھ رکھوں

میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

ہاں جناب موصوف کا یہ فرمانا محل تنقید ہے نہ قابل تصدیق کہ "رہا فقیہانہ نقطۂ نظر تو وہ ان (محدثین) کے موضوع خاص سے ایک حد تک غیر متعلق تھا۔"

ہم اس کی تصدیق نہیں کرسکتے بلکہ ہم یہ کہنے میں اپنے آپکو حق بجانب سمجھتے ہیں کہ ہر شخص بخاری کو بنظر غور پڑھنے والا اس فقرے کی تصدیق نہیں کرسکتا۔ فقیہانہ نقطۂ نظر سے مراد آپ کی خدا جانے کیا ہے ظاہر کر دیتے تو ہم شکریہ ادا کرتے۔ اس لئے آپکے مافی الضمیر (نقطہ فقیہانہ) سے درگذر کر کے کتب اصول فقہ سے ہم خود ہی نقطہ فقیہانہ پیش کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ علمائے اصول فقہ اپنی مسلمہ فقہ کی تائید کے لئے ایک اصول بناتے ہیں۔ پھر اس اصول کے ماتحت جتنی بھی حدیثیں ہوں انکو بالکلیہ

ف ۱۔ یعنی مقرب فرشتے بھی اوس (اللہ) کی یاد سے غافل نہیں تو انسان کو اور بھی ضرور ہے۔ اور اوس (اللہ) کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرے اس جا پر سجدہ آتا ہے سب قرآن میں پندرہ جائے سجدہ ضرور ہے۔ سب کا ایک حکم ہے۔ حنفی مذہب میں واجب ہے اور شافعی مذہب میں سنت ہے ؛ فقط۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِؤُنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (التوبۃ)

(ترجمہ) اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) بیٹا اللہ کا ہے۔ یہ ہے بات اون (کافروں) کی ساتھ مونہوں اون (کافروں) کے کہ مشابہ ہوتے ہیں بات سے اون لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مارے ان کو اللہ کہاں پلٹائے جاتے ہیں ؛

ف ۱۔ یہ کافروں کا ذکر ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مسلمانوں کو سنانے اور ڈرانے کیلئے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت بھیج دیا۔ مگر مسلمانوں نے ٹھیک عمل کیا۔ آج کل علمائے کرام کی ایک جماعت ہے جو اس عقیدہ کی نشر و اشاعت بڑے زور و شور سے کر رہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دراصل خود خدا ہیں۔ چنانچہ اون کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

ہاں یہ بھی اون کا شعر ہے ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

اب محترم ناظرین خود انصاف فرمائیں کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے اپنے پیغمبروں کو ان کے معجزات دیکھ کر اللہ کا بیٹا کہہ دیا۔ مگر امت محمدیہ ہاں خیر الامم کے ایک فرقہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہہ دیا۔ جن باتوں سے خود پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ مسلمانوں نے ان کے ذمہ لگا کر چھوڑا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون !

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(ترجمہ) پکڑا اونہوں نے عالموں اپنوں کو اور درویشوں (گدی نشینوں) اپنوں کو پروردگار سوائے اللہ (تعالیٰ) کے اور مسیح بیٹے مریم کے کو اور نہیں حکم کئے گئے (وہ لوگ) مگر یہ کہ بندگی کریں معبود ایک۔ (اللہ) کو نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) مگر وہ (اللہ) پاکی ہے اوس (اللہ) کو اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں ؛

ف ۱۔ اون کے عالم درویش جو اپنی عقل سے ٹھیرا دیتے وہ جانتے خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارا ہو گیا۔ اور ٹھیرانے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے جب تک وہ شرع سے سمجھ کر کہے۔ جب معلوم ہو کہ طمع سے کہا پھر وہ سند نہیں۔ منہ رحمۃ اللہ علیہ۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

(سورہ التوبہ پارہ)

(ترجمہ) نہیں لائق تھا واسطے نبی (علیہ السلام) کے اور جو لوگ ایمان لائے یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے (جنہوں نے شریک کیا) اور اگرچہ ہوں (مشرک) صاحب قرابت پیچھے اس (بات) کے کہ ظاہر ہو واسطے اون کے یہ کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ (سورہ التوبۃ)

(ترجمہ) نہیں لائق تھا بخشش مانگنا ابراہیمؑ کا واسطے باپ اپنے کے مگر بسبب وعدہ کے کہ وعدہ کیا تھا اوس (ابراہیم علیہ السلام) سے یہ ہے۔ پس جب ظاہر ہوا واسطے اوس (ابراہیم) کے یہ کہ وہ (باپ اون کا) دشمن ہے واسطے خدا تعالیٰ کے۔ بیزار ہوا اوس سے تحقیق ابراہیم علیہ السلام البتہ دردمند متحمل تھا۔

ف ۱۔ قرآن میں جو ذکر ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کی بخشش مانگی۔ شاید حضرت کے دل میں بھی آیا ہو اور مسلمانوں نے بھی چاہا کہ اپنے قرابت والوں کے حق میں دعا کریں یہ منع آیا معلوم ہوا کہ مشرک بخشا نہیں جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (سورہ التوبۃ)

(ترجمہ) تحقیق اللہ واسطے اوسکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے (اللہ) اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ (تعالیٰ) کے کوئی دوست اور نہ مددگار (مدد دینے والا)

ف ۱۔ آجکل تو مدد دینے والے بہت ہیں۔ جدھر منہ کرو بیسیوں مدد و معاون موجود ہیں صرف منت مان لینی پڑتی ہے۔ اناللہ !

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ ۝

(ترجمہ) البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس (لوگو) پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) آپس تمہارے سے (تمہارے بھائی بندوں سے) شاق ہے اوپر اوس (نبیؐ) کے یہ کہ ایذا میں پڑو تم (مسلمان) حرص کرتا ہے (نبیؐ) اوپر بھلائی تمہارے کے

فتاویٰ

تعاقب ۱ مولوی عبدالغنی صاحب پڑھی مال سے تحریر فرماتے ہیں کہ سوال ۲ کے جواب ۲۲- اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا گیا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے خواہ عورت حقیقۃً مرتدہ ہو یا حیلۃً - یہ مذہب محدثین کا کونسی معتبر کتاب میں ہے؟ نیز آپ نے اپنے اخبار ۱۹- مئی ۱۹۳۳ء میں اس کے خلاف تحریر فرمایا ہے کہ عدالت کے نزدیک فسخ ہو جائیگا مگر اللہ کے نزدیک تعلق نکاح باقی رہیگا۔

جواب حدیث شریف میں آیا ہے۔ من قال انی بری من الاسلام ان کان کاذبا فھو کما قال الحدیث۔ یہ حدیث بروایت احمد و نسائی منتقی میں آئی ہے۔ محدثین کا مذہب دیکھنا ہو تو حدیث من بدل دینہ کے ذیل میں شراح حدیث کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

تعاقب ۲ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰- جنوری ۱۹۳۶ء کے فتاویٰ میں پہلا فتویٰ ۸۰ کا جواب لائق اعتراض ہے۔ مجھے امید ہے کہ حضرت ممدوح اس پر نظر ثانی فرمائیں گے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ

عیدین کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا سنت ہے حدیث شریف میں آیا ہے السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس (رواہ الشافعی کذا فی المنتقی) جو شخص اس کے خلاف کرے وہ خلاف سنت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

گذارش یہ ہے کہ عیدین کا دو خطبوں سے ادا کرنا کسی حدیث صحیح سے ثبوت کو نہیں پہنچا بلکہ فقہاء نے عیدین کو جمعہ پر قیاس کیا ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے تلخیص میں فرمایا کہ قولہ یجلس بینھما کما فی الجمعۃ مقتضاہ انہ احتج بالقیاس وقد ورد فیہ حدیث مرفوع رواہ ابن ماجۃ عن جابر وفیہ اسماعیل بن مسلم وھو ضعیف انتھیٰ اور نیز حافظ ابن حجر نے تقریب میں ترجمہ اسمٰعیل بن مسلم میں ذکر کیا ہے۔ اسمعیل بن مسلم المکی ابو اسحٰق کان من البصرۃ ثم سکن مکۃ وکان فقیھا ضعیف الحدیث من الخامسۃ ضعفہ ابن المبارک وقال احمد منکر الحدیث انتھیٰ اور علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں فرمایا ہے۔ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ وقال السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس رواہ الشافعی والحدیث الثانی یرجحہ القیاس علی الجمعۃ وعبید اللہ بن عبد اللہ تابعی کما عرفت فلا یکون قولہ من السنۃ دلیلاً علی انھا سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما تقرر فی الاصول وقد ورد فی الجلوس بین خطبتی العید حدیث مرفوع۔ رواہ ابن ماجۃ عن جابر و فی اسنادہ اسمعیل بن مسلم وھو ضعیف انتھیٰ

یہ دلائل ہیں جلوس بین الخطبتین کے مگر ان میں کوئی بھی دلیل ایسی نہیں کہ قابل استناد کے ہو۔ ابن ماجہ کی روایت مرفوع خود ضعیف ہے۔ باقی رہی عبارت مسند شافعی کی اسکے ساتھ بھی حجت قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ عبید اللہ تابعی ہے اور تابعی کا یہ کہنا کہ فلاں کام سنت ہے مرفوع نہیں ہوتا۔ جیسا کہ علم اصول میں مقرر ہے۔ پس کوئی دلیل دو خطبوں کے قائلین کے پاس نہیں ہے اور جب دو خطبوں کا ثبوت کسی حدیث صحیح سے نہیں ہوتا اور صرف قیاس ہی قیاس سے کام لیا جاتا ہے تو یہ دو خطبے عیدین کے اور ان کے مابین جلوس خلاف سنت ہے۔ ھٰذا ما ظھر لی واللہ اعلم بالصواب۔

العبد۔ حافظ محمد اسماعیل سگری۔ شولاپور

جواب حافظ صاحب خود ہی حدیث مرفوع ضعیف نقل کرتے ہیں۔ مگر پھر انکار کہ کوئی حدیث نہیں آئی حدیث کا ضعف اسے درجہ استدلال سے اس وقت گراتا ہے جب اس کے مقابل میں حدیث صحیح موجود ہو صورت مذکورہ میں حدیث کا ضعف مضر نہیں اور قیاس بھی اس کا مؤید ہے۔ جیسا کہ حافظ صاحب نے خود ہی امام شوکانی رح کی عبارت نقل کی ہے۔ زیادہ سے زیادہ حدیث کے ضعف کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جلوس بین الخطبتین کو سنت نہیں کہا جا سکتا مگر اس کو خلاف سنت کہنا بھی ایک جرأت ہے۔

(بہر برائے غریب فنڈ وصول)

س ۹۴ } ایک فریق تو صبح کی اذان ہوتے ہی دو رکعت سنت ادا کر کے جماعت کرا دیتا ہے اور دوسرا گروہ تھوڑی انتظار کر کے درمیانے وقت میں نماز پڑھتے ہیں اس واسطے دریافت طلب بات یہ ہے کہ کونسا فریق راستی پر ہے اور آج کل اذان کتنے بجے کہی جاوے اور انتظار کتنا عرصہ ہونا چاہیئے تاکہ اتفاق رہے۔

(نور محمد اسماعیل دکاندار از بٹالہ گورداسپور)

ج ۹۴ } اذان صبح صادق طلوع ہوتے ہی کہی جائے پھر کچھ دیر انتظار کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے اس قدر انتظار کرتے تھے کہ سویا ہوا شخص نیند سے اٹھ کر وضو کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو سکے۔

س ۹۵ } ہماری بستی کی مسجد نئی تعمیر ہونے والی ہے۔ مسجد کی متعلقہ لکڑیاں اور فرش جو کہ لکڑی کے تختوں کا بنا ہوا ہے۔ ان چیزوں کو کیا کیا جائے۔ ایسی متعلقہ لکڑیاں کسی غیر مسلم قوم کو بیچ کر اس کی قیمت نئی مسجد کی تعمیر میں خرچ کر سکتے ہیں یا اور کسی استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔ نیز اب مسجد آگے بڑھا کر تعمیر کرنے کا قصد ہے لوگ سامنے کھلی جگہ چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے کہ جس جگہ مسجد تھی اور سجدہ کیا گیا ہو وہ جگہ بطور مسجد کا آنگن استعمال کی جا سکتی ہے؟ (عبد اللہ ڈال خریدار اہلحدیث ۴۴۹)

ج ۹۵ } مسجد کا پرانا بے کار سامان فروخت کر کے مسجد پر ہی خرچ کر دیا جائے تو حرج نہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ جو جگہ سجدہ کے لئے خاص کی گئی ہو وہ مسجد ہی رہیگی اللہ اعلم!

متروک یا ماوّل قرار دیدیتے ہیں۔ مثلاً لفظ خاص کی تعریف یوں کی گئی ہے :-

الخاص لفظ وضع لمعنیً معلوم اولمسمیً معلوم علی الانفراد (شاشی)

یعنی خاص وہ لفظ ہے جو معنے معلوم یا مسمیٰ معلوم کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ اس کا حکم (اثر مرتب) یوں بیان کیا ہے۔

حکم الخاص من الکتاب وجوب العمل به لا محالة فان قابله خبر الواحد فان امکن الجمع بینهما بدون تغییر فی حکم الخاص یعمل بهما والا یعمل بالکتاب ویترک ما یقابله

یعنی جو خاص لفظ قرآن میں ہو اس کے مقابلے میں حدیث متروک کی جائیگی۔

اب اُس اصول کی تفریع بھی سنئے۔ کیا ہی لطیف ہے :-

قوله تعالیٰ (حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ) خاصٌ فی وجود النکاح من المرأة فلا یترک العمل به بما روی من النبی علیه السلام ایما امرأة نکحت نفسها بغیر اذن ولیها فنکاحها باطلٌ باطلٌ باطلٌ

یعنی نکاح ایک لفظ خاص ہے بمعنی عقد شرعی اور آیت کریمہ میں تنکح کی ضمیر فاعل عورت کی طرف پھرتی ہے جس سے معلوم ہُوا کہ عورت اپنا نکاح خود کر سکتی ہے اس لئے جس حدیث میں نکاح کے لئے ولی کی اجازت بطور شرط کے آئی ہے وہ حدیث متروک ہے "

لیکن جب اُن کے دوسرے مسئلہ پر اعتراض ہُوا تو پہلو بدل کر کچھ اور ہی کہہ گئے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ عورت مغلظہ بطلاق ثلاثہ کی بابت اسی آیت میں ارشاد خداوندی ہے کہ طلاق دہندہ خاوند سے اس کا نکاح اس امر پر موقوف ہے کہ پہلے وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرلے

مگر صرف نکاح ہی کافی نہیں بلکہ حدیث عسیلہ کے تحت خاوند ثانی کا ملاپ بھی ضروری ہے۔ محدثین کے ساتھ حنفیہ بھی اسکو ضروری سمجھتے ہیں۔ اس پر اعتراض وارد ہُوا کہ

آپ (فقہاء) کا اصول ہے کہ قرآن کے خاص پر حدیث کے ساتھ زیادتی جائز نہیں۔ قرآن شریف میں انتہائے حرمت نکاح ثانی کو قرار دیا ہے پھر آپ ملاپ کو شرط کیوں قرار دیتے ہیں؟

صورت متنازعہ کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں :-

مسمات ہندہ کو تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔ اب وہ اس آیت کے ماتحت آگئی۔

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ

نکاح ثانی ہوتے ہی خاوند ثانی نے بلا ملاپ طلاق دیدی۔ چونکہ عدم حلت کی انتہا نکاح ثانی کو قرار دیا گیا ہے اس کا مقتضیٰ یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہندہ مذکور پہلے خاوند (طلاق دہندہ) سے نکاح کرسکے حالانکہ محدثین اور فقہا دونوں متفق ہیں کہ صرف نکاح ہی کافی نہیں بلکہ ملاپ کی بھی ضرورت ہے۔ (حدیث عسیلہ)

محدثین پر تو اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کا اصول ہے کہ حدیث صحیح کے ساتھ احکام قرآنیہ پر کسی قسم کا تقید ہوسکتا ہے جو بمنزلہ تشریح کے ہوتا ہے (کیونکہ فریقین کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم صاحب الوحی تھے، آپ کا ارشاد یا تشریح خدا کے بتانے سے تھی اس لئے آپ احکام قرآنی کی تشریح کر سکتے تھے) مگر فقہائے حنفیہ کا یہ اصول نہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے۔ اس لئے ان پر اعتراض ہُوا کہ آپ لوگ نکاح پر ملاپ کو کیوں ضروری قرار دیتے ہیں اس کا جواب ان کی طرف سے کیا ہی سہل انگاری سے دیا گیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اما قید الدخول فقد قال البعض ان النکاح فی النص حمل علی الوطی اذ العقد مستفاد من لفظ الزوج۔ (شاشی)

یعنی آیت مذکورہ میں دو لفظ نکاح اور زوج قابل غور ہیں۔ زوج کا لقب مرد کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب نکاح ہوچکے۔ پھر جو فرمایا تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ عورت مرد سے (جو اس کا خاوند ہوچکا ہے) ملاپ کرلے۔ پس ملاپ کی شرط خود نص قرآنی سے ثابت ہوگئی نہ کہ حدیث سے۔

مصنف "شاشی" اس جواب پر بہت خوش ہے اظہار خوشی کا اظہار ان لفظوں میں کرتا ہے :-

بهذا یزول السوال.

یعنی یہ جواب ایسا ہے کہ اس سے اعتراض جڑ سے اکھڑ جاتا ہے

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ وہی تنکح کا لفظ ہے جسکو بمعنی خاص بتاکر اتنا قوی دکھایا تھا کہ حدیث "ولی" کو بھی متروک قرار دیا۔ اب وہی لفظ تنکح ہے کہ اپنی ضرورت کے لئے اسکو بمعنی جماع لیکر حدیث عسیلہ کو قبول کرلیا۔

کیا ہی سچ ہے ؎

اکرم بها خلة لو انها صدقت
موعودها اولو ان النصح مقبول
ولکنها خلة قد سیط من دمها
وجع وولع واخلاف وتبدیل (سعاد)

ان اشعار کا مضمون اردو میں یوں ادا کیا گیا ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

ہمارا سوال یہ فقیہانہ نکتہ پیش کرکے ہم فاضل مدیر ترجمان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ تنکح کے معنی اگر جماع کے ہیں تو قطع نظر اس سے کہ زبان کے محاورہ میں جماع کو عورت کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا بلکہ یہ فعل مرد کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ چونکہ عقد نکاح اور جماع دو فعل الگ الگ ہیں اور آیت حَتّٰی تَنْکِحَ بقول علمائے اصول فقہ جماع کے معنی میں ہے اس لئے عقد نکاح میں ولی کی اجازت کا شرط ہونا آیت سے تقابل نہیں رکھتا۔ کیونکہ حدیث مذکور عقد نکاح سے متعلق ہے اور فعل تَنْکِحَ بمعنی جماع بعد العقد ہے۔ جس میں علمائے اصول نے حدیث عسیلہ کو منظور بھی کیا ہُوا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے خیال میں محدثین اور فقہاء میں موافقت ہوئی یا نہیں ؎

شکر ﷲ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویاں بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

(باقی آیندہ)

ملکی مطلع

کانگرس، وائسرائے اور گاندھی جی

کانگرسی وزارتوں میں سے دو وزارتوں نے جب سے استعفا دیا ہے ملک میں ہل چل مچ گئی ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے اظہار کیا تھا کہ وزرائے کانگرس کا ایسا کرنا کوئی غیر متوقع امر نہیں تھا۔ بلکہ کانگرس کے حسب اعلان انہوں نے ایسا کیا تھا۔ وزرائے کانگرس کے استعفا پر وائسرائے نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بڑی فصاحت و بلاغت سے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنمنٹ کا طریقہ کار ظاہر کیا اور وزرائے کانگرس کو تسلی دی جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ صوبوں کے گورنر کانگرسی وزراء کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ مگر گاندھی جی نے وائسرائے کے جواب کو موجب تسلی نہیں سمجھا بلکہ دفع الوقتی قرار دیا۔ اب آخر میں قانونی بحث یہاں تک پہنچی ہے کہ سیاسی قیدیوں کی فائلوں کا ملاحظہ کر کے رہائی یا عدم رہائی کا حکم دینا گورنروں کا خاص حق ہے یا یہ کام وزراء کے اختیار میں ہے کیونکہ امن عامہ کے ذمہ دار وزراء ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک ادنیٰ سی بات پر کیوں اتنا شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔

سارے سیاسی قیدیوں کو چھوڑنے سے (چاہے وہ تشدد کے مرتکب بھی ہوئے ہوں) اگر آئندہ کبھی امن عامہ میں خلل ہوتا تو بھی فوراً گرفتار کئے جا سکتے تھے پھر اتنی سی بات پر اتنا اختلاف جس سے ملک میں ہل چل مچ گئی۔ گورنمنٹ کے تدبر سے بعید ہے۔

مقام شکر ہے کہ وزارت عظمیٰ اور گورنر کا باہمی سمجھوتہ ہونے سے یوپی کی وزارت نے اپنا استعفا واپس لے لیا۔ اس کے بعد خبر آئی ہے کہ وزارت بہار نے بھی اپنا استعفا واپس لے لیا۔

زمانے کا دور ہے کہ ابھی تھوڑی مدت ہوئی ہے کہ کانگرس کے ممبران جیلوں میں بھرتی کئے جاتے تھے کانگرس کے جلسوں کی بندش تھی۔ کانگرسی ہونا باغی ہونے کے برابر تھا۔ آج وہی کانگرس ہے کہ اس کے ممبر منصب وزارت پر فائز ہیں۔ ذرا سے اختلاف پر استعفا دیتے ہیں، جس پر وائسرائے مداخلت کر کے صلح صفائی کراتے ہیں۔ یہ ہے وہ شان کبریائی جس کا بیان ان لفظوں میں ہوا ہے:-

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

مسجد شہید گنج کے متعلق ایک مفید تجویز

مسجد شہید گنج کے فیصلے نے مسلمانان ہندوستان کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ وہ سمجھ گئے ہیں اور خوب سمجھے ہیں کہ مسلمانوں کی مساجد حسب منشا شریعت محفوظ نہیں ہیں کیونکہ قبضہ مخالفانہ کی وجہ سے وہ جگہ جو بانی اور واقف کی طرف سے ایک پاک مقصد کے لئے وقف کی گئی تھی اور اس کی طرف سے یہ عام اعلان تھا کہ "الوقف لا یملک" وہ بھی انسانی قبضہ مخالفانہ کی وجہ سے انسانی ملک میں جا سکتی ہے۔ یہ سراسر دینی عقائد میں تصرف نہیں بلکہ اصل مالک (بانی اور واقف) کے فعل میں بھی دخل یابی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہائیکورٹ کے ججوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ وقف شدہ چیز خصوصاً مسجد کی حیثیت ایسی ہو جاتی ہے کہ وقف کنندہ مالک بھی اسکو اپنی ملک میں واپس نہیں لے سکتا۔ پھر کوئی غیر کیونکر اس کا مالک بن سکتا ہے۔ اس لئے ملک برکت علی صاحب ممبر اسمبلی پنجاب ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کرنا چاہتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ قبضہ مخالفانہ کے اثر سے جملہ اوقاف خصوصاً مساجد کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ یعنی وقف شدہ چیز خواہ سو سال تک کسی کے قبضہ مخالفانہ میں رہے تو بھی یہ قانون اس پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا کرے یہ مسودہ قانون پاس ہو جائے۔

تجویزاتِ حج

از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر ناظم و مؤسس لجنۃ خدام الحرمین الشریفین سیالکوٹ

اس عاجز نے عید الاضحیٰ کے خطبہ میں ہزاروں مسلمان مردوں اور خواتین کے مجمع عظیم میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں جو بالاتفاق پاس ہوئیں:-

اوّل یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم جو حج کی خوشی کی تقریب میں یہاں پر جمع ہوا ہے سب حاجیوں کے حج کی قبولیت اور اُن کے صحت و سلامتی سے اپنے گھروں میں واپس آنے کی دعا کرتا ہے۔

دوم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم اُس عازم حج کے لئے جو سفر حج میں وضو کرتا ہوا ریل گاڑی سے گر پڑا اور جاں بحق ہو گیا۔ دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ حسب وعدہ خود وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اُسے اجر عظیم عطا کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

سوم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم اس ٹرین کے گارڈ کی بے پرواہی اور بدسلوکی کی پُر زور مذمت کرتا ہے جس نے باوجود خطرہ کی زنجیر کھینچے جانے کے ٹرین کو نہیں روکا۔

چہارم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم ذمہ دار ریلوے بورڈ کو پُر زور توجہ دلاتا ہے کہ اس گارڈ اور ڈرائیور سے باز پرس کی جائے کہ اُس نے ایسی بے پرواہی اور بدسلوکی کیوں کی؟

پنجم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم ذمہ دار ریلوے بورڈ سے التماس کرتا ہے کہ جس طرح بعض دیگر جماعتوں کو مثلاً ٹورنمنٹ کی ٹیموں، گانے بجانے والی جماعتوں، چند ہم سفر رفیقوں، امتحان کے طلبہ علم اور مسیحی مبلغوں وغیرہم کو قواعد کے ماتحت رعائتیں اور سہولتیں حاصل ہیں۔

(۳۳۵)

متفرقات

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مارچ ۱۹۳۸ء میں ختم ہے۔ ۱۰ مارچ تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوئی ان کے نام یکم اپریل ۱۹۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۲۸۵- ۵۵۶- ۲۲۴۱- ۲۶۹۹- ۵۴۴۶-
۵۰۱۱- ۶۳۸۱- ۶۴۲۰- ۶۴۷۲- ۷۲۶۶-
۷۳۲۳- ۷۳۲۹- ۸۳۵۷- ۸۳۹۶- ۸۷۳۵-
۹۳۹۸- ۹۴۲۹- ۹۷۲۱- ۹۸۳۰- ۹۸۹۳-
۱۰۳۸۸- ۱۰۷۸۴- ۱۰۸۸۹- ۱۱۰۱۷- ۱۱۱۱۲-
۱۱۱۲۹- ۱۱۱۳۷- ۱۱۱۴۰- ۱۱۳۴۲- ۱۱۳۹۴-
۱۱۳۷۵- ۱۱۴۹۹- ۱۱۶۳۵- ۱۱۸۵۵- ۱۱۸۶۶-
۱۱۸۷۳- ۱۱۹۲۱- ۱۱۹۴۴- ۱۲۰۱۴- ۱۲۰۲۵
۱۲۰۲۷- ۱۲۰۲۹- ۱۲۱۷۲- ۱۲۲۳۴-
۱۲۲۳۸- ۱۲۲۳۹- ۱۲۲۴۷- ۱۲۲۴۹- ۱۲۲۵۱-

مہلت یافتگان | خریداران ذیل کی میعاد مہلت ماہ مارچ میں ختم ہے۔ ۳۰ مارچ تک اگر وصول نہ ہوگی تو یکم اپریل سے بلا اطلاع دیگر اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۴۸۰- ۷۴۴۲- ۸۲۵۹- ۸۵۳۱-
۱۰۱۴۸- ۱۰۶۵۹- ۱۱۰۹۸- ۱۱۱۷۷- ۱۱۲۳۳-
۱۱۳۰۹- ۱۱۴۴۷- ۱۱۵۸۸- ۱۱۵۹۴- ۱۱۸۸۷-
۱۱۹۶۸- ۱۲۰۷۰- ۱۲۰۷۴- ۱۲۱۳۵- ۱۲۱۴۱-
۱۲۱۴۴- ۱۲۱۴۵- ۱۲۱۵۹- ۱۲۱۹۳- ۱۲۱۹۴
۱۲۱۹۶- ۱۲۱۹۷- ۱۲۲۰۱- ۱۲۲۱۳- ۱۲۲۷۹-

خریداران بیرون ہند | بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر ارسال کردیں۔

۹۴۵۷- ۱۰۵۳۰- ۱۱۰۹۹- ۱۱۱۲۳-
۱۱۵۲۱- ۱۱۷۵۲- ۱۱۸۹۷- ۱۱۹۲۷- ۱۱۹۹۲-
۱۲۱۴۷-

غریب فنڈ | سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری تھا۔ جن کی میعاد ماہ مارچ میں ختم ہوجائیگی۔ اگر آیندہ وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو مبلغ تین روپیہ داخلہ غریب فنڈ ارسال کردیں ورنہ مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ کریں۔

۶۳۲۹- ۹۴۷۵- ۹۹۲۵- ۹۹۵۳-
۱۰۱۹۱- ۱۰۸۶۲- ۱۱۱۱۶- ۱۱۵۵۳- ۱۱۶۲۴-
۱۱۶۴۵- ۱۱۷۷۱- ۱۱۸۲۹- ۱۱۸۶۷- ۱۱۹۰۲-
۱۱۹۸۳- ۱۲۰۰۶- ۱۲۰۲۸- ۱۲۱۶۹-

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

انجمن حمایت اسلام لاہور | ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۸ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں اپنا جشن طلائی منا رہی ہے۔ انجمن کی طرف سے تمام زعمائے ملت، مقررین اور شعراء کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جشن میں شریک ہوکر جوبلی کو کامیاب بنائیں اور جس موضوع یا عنوان پر تقریر یا نظم فرمانا چاہیں۔ اس سے مجھے اطلاع بخشیں تاکہ پروگرام مرتب کرتے وقت انہیں مناسب وقت دیا جاسکے۔

(میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری جوبلی کمیٹی انجمن مذکور)

اخبار اہلحدیث کی ضرورت | خاکسار اخبار اہلحدیث کا بہت شائق ہے۔ لیکن بوجہ مفلسی اخبار نہیں خرید سکتا اس لئے کوئی صاحب خیر خاکسار کے نام پر اخبار جاری کرادے۔ (عبدالسلام متعلم مدرسہ محمدیہ موضع باقی پور۔ ڈاک خانہ ترنتارن۔ ضلع امرتسر)

دعائے صحت | میرا بھائی محمد بشیر الدین عرصہ ۹ سال سے بعارضہ صرع سخت بیمار ہے۔ آج کل حالت بہت کمزور ہے۔ ناظرین اس کے لئے دعائے صحت فرمائیں اور اگر کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو اطلاع دیں۔ مشکور ہونگا۔ (ابو العلام نیتر مرشد آبادی۔ متعلم مدرسہ دار العلوم فیاضیہ عربیہ کچا باغ۔ دہلی)

اشاعت فنڈ | از عبدالجبار صاحب بامتی ضلع کولار ۸ر۔ مولانا عبدالمجید صاحب پٹنہ ۸ر۔ میزان ۳-۱۵-۵۳ خرچ ذوت اشتہار قادیانی فیصلہ کن مناظرہ ۱۰-۲-۰ بقایا ۳-۱۳-۴۳ روپے

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ طلاق چھپوائی فتوی عدم نان نفقہ و طلاق ثلاثہ ۴ر۔ باقی ۶ر

وصولی داخلہ | مندرجہ ذیل سائلین غریب فنڈ کی طرف سے داخلہ غریب فنڈ وصول ہوچکا ہے۔

(۱۰۰) انجمن اہل حدیث سید پور۔ ۱۰۱ ابو سلمان شیر گھوٹی ۱۰۲ محمد ہاشم مجبورہ۔ ۱۰۳ محمد فاضل چک ۲۸۵ ۱۰۴ زین العابدین رام پور۔ ۱۰۵ علی اکبر چک ۱۰۶ سردار علی قلعہ لال سنگھ۔ ۱۰۷ عبدالعزیز کامٹی ۱۰۸ محمد عبداللہ مٹونوالہ۔ ۱۰۹ محمد عبداللہ بھونوالی ۱۱۰ محمد عبداللہ بٹالہ۔

۴۳ سائلین | کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے مگر آمد بالکل نہیں۔ اگر یہی حال رہا تو سائلین کے نام دو سال تک بھی اخبار جاری نہیں ہوسکیگا۔

اصحاب خیر | ذرا دست کرم کو کشادہ کریں تو بہت جلد ان سب کے نام اخبار جاری ہوجائے۔

یاد رفتگان | (۱) میرے برادر نسبتی مستری عبدالوحید صاحب بنارسی انتقال کر گئے۔ راقم ابو مسعود خاں قمر بنارسی (۲) حاجی ولی محمد صاحب متولی مدرسہ مصباح القرآن و السنت کھنڈیلہ جو پکے موحد اور مخلص مسلمان تھے فوت ہوگئے۔ مولوی ابو محمد عبدالجبار از کھنڈیلہ۔ (۳) میرے بڑے بھائی حاجی محمد صدیق صاحب ملازم حاجی عبدالکریم صاحب آف کولوٹولہ کلکتہ فوت ہوگئے۔ عبدالرؤف موضع چواری (۴) میرا چھوٹا لڑکا عبدالشکور حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگیا۔ عبدالعزیز کوٹلی لوہاراں۔ (۵) میری والدہ جو پکی موحدہ اور تہجد گزار تھی فوت ہوگئی۔ مولوی عبدالرحمن از مئو آئمہ ضلع الہ آباد۔ (۶) میرے خسر حافظ نبی بخش صاحب فوت ہوگئے۔ عبدالرؤف خریدار ۹۴۳۹ ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

عید آنہ فنڈ | مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لہاراں مغربی للعہ عبدالرزاق ابن عمر از بمبئی ۱ر۔ مولوی کریم بخش امرتسر ۲ر۔ عبدالقیوم صاحب لالہ موسیٰ ۱۱ر

نوٹ:۔ باقی متفرقات صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حالانکہ اُن سے دلچسپی عام نہیں ہوتی۔ بلکہ خاص خاص اشخاص کو ہوتی ہے۔ اسی طرح ریلوے بورڈ حجاج کے لئے بھی رعائتیں اور سہولتیں مہیا کرے۔ کیونکہ ان سے ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کو دلچسپی ہے۔

ششم یہ کہ اب یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہی کہ ٹرنر مارین کمپنی کے بعض جہاز پرانے اور بوسیدہ ہو گئے ہیں اور اُن میں حجاج کے لئے سہولتیں مہیا نہیں ہیں اور ان میں حجاج کو کھانا بھی بہت بُرا ملتا ہے جو قیمت داخل کردہ سے بہت کم قیمت ہوتا ہے اور جہاز کے اہل کار اہل جہاز حجاج کے ساتھ سلوک بھی اچھا نہیں کرتے۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع پُرزور التماس کرتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا انڈین سٹیمرز ایکٹ کے ماتحت ٹرنر مارین کمپنی کو حکم کرے کہ وہ ایسے نئے جہاز تیار کرائے۔ جن میں حجاج کے آرام و آسایش کے اسباب مہیا ہوں اور ان کو کھانا بھی ان کی قیمت داخل کردہ کے مطابق اچھا دیا کریں، اور ان کے اہل کار عازمینِ حج کے ساتھ سلوک بھی نیک کیا کریں۔

ہفتم یہ کہ مسلمانوں کا یہ عظیم القدر اور کثیر التعداد اجتماع اُن تدابیر اور حیلوں کی پُرزور مذمت کرتا اور ان کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے جو حاجی عبد الغنی صاحب دہلوی سوداگر کراچی کو پورٹ حج کمیٹی سے علیحدہ کرنے کے متعلق کی گئیں۔ اور خدائے تعالیٰ سے حاجی صاحب موصوف کی دین و دنیا اور عاقبت کی فلاح کی دعا کرتا ہے۔ آمین!

کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء

منعقدہ ۴ جنوری ۱۹۳۵ء روز سہ شنبہ

بتحریک ناظم صاحب ندوۃ العلماء، و اتفاق جلسہ، مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اس جلسہ کے صدر منتخب ہوئے۔

(۱) کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۸ مئی ۱۹۳۴ء روز سہ شنبہ بغرض تصدیق پیش کی گئی جس کی تصدیق کی گئی۔ (۲) جلسہ میں تمام ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء نے صفی الدولہ، حسام الملک شمس العلماء نواب سید محمد علی حسن خان صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء۔ خان بہادر میر سید حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر اور آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا مرحوم کے انتقال پُرملال پر اظہار افسوس کیا اور دعائے مغفرت کی اور تعزیت کی تجاویز منظور ہوئیں۔

(۳) گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلماء از اپریل ۱۹۳۳ء لغایۃ آخر مارچ ۱۹۳۴ء جس کی مجموعی آمدنی [illegible] اور جس کے مصارف کی مجموعی میزان [illegible] ہے۔ پیش ہو کر منظور ہوا۔

(۴) جن ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء ارکان مجلس نظامت ندوۃ العلماء اور ارکان مجلس دار العلوم کی مدت رکنیت ختم ہو گئی تھی ان کی جگہ حسب ذیل ارکان منتخب ہوئے۔

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ۔ الف عالم جناب مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنؤ۔ جناب مولوی سید محمد نواب علی صاحب ایم۔ اے۔ ب غیر عالم۔ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلماء۔ جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ۔ پنجاب و صوبہ سرحدی و شمالی۔ الف عالم جناب مولوی محمد حنیف صاحب ندوی لاہور۔ ب غیر عالم۔ جناب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امرتسر۔ دہلی۔ الف عالم۔ شمس العلماء مولوی عبد الرحمن صاحب پرنسپل عربک کالج دہلی۔ بنگال و آسام۔ الف عالم۔ مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب ڈھاکہ۔ جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کلکتہ۔ بمبئی۔ الف عالم۔ مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیری۔ ممالک متوسط و برار۔ ب غیر عالم۔ جناب خان بہادر حاجی سید محمود صاحب سجادہ نشین و جاگیردار بالاپور برہما۔ ب غیر عالم۔ حاجی سیٹھ محمود یوسف بھائی میاں صاحب رنگون۔ سندھ و بلوچستان۔ الف عالم جناب شاہ احسان اللہ صاحب سندھی۔ ب غیر عالم۔ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ۔ دیسی ریاست الف عالم جناب ملا عبد الباسط صاحب منصف مدہرہ ضلع ورنگل (حیدرآباد دکن) مولانا حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔ مولوی امتیاز علی صاحب عرشی ناظم کتب خانہ سرکاری ریاست رامپور۔ مولانا محمد یوسف صاحب میرواعظ سری نگر کشمیر۔ ب غیر عالم۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔ نواب ناظر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ حیدرآباد دکن۔

ارکان مجلس نظامت (منتخب شدہ) منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلماء۔ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ۔ مولوی سید ظہور احمد صاحب ایڈوکیٹ لکھنؤ۔ شفاء الملک مولوی حکیم محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ۔ مولوی حکیم خواجہ کمال الدین صاحب لکھنؤ۔ رکن مجلس دار العلوم۔ مولانا عبد الباری صاحب ندوی پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

(مولانا) سید سلیمان (ندوی) دستخط صدر جلسہ

المائدہ سے ضمانت

عیسائیوں کے ایک رسالہ "المائدہ" سے بغیر کسی انتباہ کے پانسو روپے کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ طلب ضمانت کی بنا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے "ہندو دھرم کے دس رتن"۔ حالانکہ یہ مضمون ہندی کی ایک کتاب سے اقتباس کیا گیا ہے۔ جس کا نام ہے "دھرم کے نام پر"۔ یہ کتاب چترسین شاستری کی تالیف ہے۔ ہندی ساہتیہ منڈل (بازار سیتارام دہلی) نے اسے شائع کیا ہے۔ ۱۹۳۴ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، جو اب تک بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ تعجب کا مقام ہے کہ جو کتاب سالہا سال سے بازار میں بک رہی ہے اس کے خلاف تو اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور اس کا اقتباس "المائدہ" نے شائع کر دیا تو اس سے ضمانت طلب کی گئی۔ ہمارے نزدیک حکومت کو چاہیئے کہ "المائدہ" کی ضمانت واپس کر دے۔ اور اگر کوئی کارروائی ضروری ہو تو کتاب مذکور کے پبلشروں کے خلاف کرے۔ (انقلاب۔ لاہور)

مسلمانوں کا منتظر اور ہندوستان کا دورہ [illegible]

اشتہار زیر دفعہ ۵۔رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار گورچرن سنگھ صاحب

بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس

سب جج بہادر درجہ اول ترنتارن

نمبر مقدمہ ۹ ۳۸۹ ۱۹۳۷ء

گوکل چند ولد وساکھی رام ہو ساکھی رام ولد عیدا مل اگروال سکنہ منڈہ تحصیل ترنتارن۔

بنام فتح الدین ولد مسکین ارائیں سکنہ منڈہ تحصیل ترنتارن۔

دعویٰ ۴۰ روپیہ بروئے پرونوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فتح الدین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام فتح الدین مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۳/۲۴ ۳۸ کو مقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲/۱۶ ۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵۔رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ اقبال کرشن صاحب تبرو

بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس

سب جج بہادر درجہ چہارم کانگڑہ

نمبر مقدمہ ۱۴۶۶

سوہوں بنام جوگا۔

دعوےٰ ۶۸؍

بنام جوگا ولد دلیپا قوم راجپوت کہروال سکنہ برکیٹر داخلی گھنیٹہ تحصیل پالم پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی جوگا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۳/۱۹ ۳۸ مقام کانگڑہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۵۔ فروری ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

(۲۳۹)

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب تحت آرڈر ۵۔قاعدہ ۵

باجلاس جناب مولوی حکیم سید احمد صاحب منشی عالم و منشی فاضل منصف عدالت منصفی پیڑاوہ مالوہ۔ ریاست ٹونک

دوکان لکھمی چند ورام کنور مہاجنان واقع پیڑاوہ۔ برسیوری کیسری مل۔ مدعی

بنام بال کشن ولد گوپی کشن مہاجن ساکن پیڑاوہ۔ حال کلکتہ۔ مدعاعلیہ۔

دعوےٰ مبلغ ۲۹۰ اعلٰے؍

بنام مدعاعلیہ۔ ہرگاہ واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۲۹۰ اعلٰے؍ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو۔ اور جوابدہی دعویٰ کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو۔ جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بمعہ مذکورہ تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴۔ فروری ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہلحدیث کے اولیا و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابلدید ہے۔ جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴؍ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱۰؍۔ حدیث کی پہلی کتاب ۴؍۔ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳؍۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۸؍۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲؍۔ پانچ ہزار مجربات جو اپنی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۱۲؍

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵۰ لاہور

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(مصنفہ ملک ابویحییٰ مولانا امام خان صاحب نوشہروی)

جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا۔ اور آجتک اس مختصر سی جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء و فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارہائے نمایاں درج ہیں۔ آج تک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر، ادبی، علمی، طبی۔ غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یک جا جمع کر دیا گیا ہے۔ جس قدر مکاتیب، مدارس جاری تھے یا جاری ہیں۔ ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔

یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہر اہل حدیث فرد کو اس کا خریدنا لازمی ہے۔ ۲۶×۲۰/۸ کے ۲۱۰ صفحات۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ قیمت صرف ۱۲؍ ۴؍۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

البلاغ المبین فی ختم خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت دو روپیہ

تاریخ المشاہیر

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری۔ جس میں ۸۴ آئمہ و علما و صلحا۔ مشائخ و ملوک و وزراء۔ قاضی القضاۃ شعراء و ادباء کے حالات درج ہیں۔ قابلدید ہے قیمت ۱۲؍۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جامع النحو

(مؤلفہ حکیم محمد احمد صاحب مدرسۃ الاصلاح سرائمیر)

علم نحو کے متعلق بہت سے رسالے، کتابیں وغیرہ شائع ہوئیں۔ مگر حکیم صاحب ممدوح جو علم صرف نحو کی عرصہ سے تعلیم دے رہے ہیں۔ آپنے طلبا کی مشکلات کو زیر نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں ایسا عمدہ حل فرمایا ہے کہ علم نحو بالکل آسان ہو گیا ہے۔ تمام کتاب اردو میں ہے مثالیں وغیرہ عربی میں ہیں۔ قیمت ۶؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲؍

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

عربی کا معلم حصہ اول و دوم

میزان الصرف سے لے کر کافیہ تک کے تمام ضروری مسائل بالکل جدید اور نہایت سہل طریق پر لکھے گئے ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قواعد کی تعلیم کے ساتھ ساتھ زباندانی کی تعلیم بھی دی گئی ہے متعدد علمائے فن کی رائے کا خلاصہ ہے کہ

تسہیل عربی کے لئے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں
اُن میں سب سے بہتر اور سب سے مفید
یہ کتاب ہے۔

قیمت حصہ اول ۸؍، حصہ دوم ۱۰؍۔ کلید حصہ اول ۳؍ حصہ دوم ۵؍۔ (مکمل ۱۱۱ روپئے)

عربی بول چال

مؤلفہ حافظ عبدالرحمن امرتسری مرحوم

جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍، حصہ دوم ۱۲؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراضِ و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۵ — نمبر ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤسا و جاگیر داران سے 〃 ۶ روپے
عام خریداران سے 〃 ۵ روپے
〃 〃 〃 ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ آنہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۸ - محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱ - مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مذمت حملہ

(از مرزا عبد الحفیظ بیگ صاحب از جبلپور۔ سی پی)

اُف نائب نبیؐ پر اقدام قاتلانہ — اللہ کب مٹے گا یہ پُرفتن زمانہ
کب تک رہینگے باقی افعال جاہلانہ — آئیگا راہ پر کب بھٹکا ہوا زمانہ
جب لا سکا نہ کوئی تابِ مناظرانہ — سرزد ہوا کسی سے یہ فعل جاہلانہ
یہ درد کی حکایت یہ غم کا ہے فسانہ — افسوس کے ہے قابل یہ فعل جاہلانہ

تا دیر ہو یہ قائم اندازِ ناصحانہ
عرض حفیظ سُن لے اے خالقِ یگانہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۸- محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

مرتدات کے متعلق مشورہ

جب سے ہائی کورٹ پنجاب میں فیصلہ ہوا ہے کہ کسی منکوحہ عورت کا اتنا کہنا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے اس کے مرتدہ ہونے کے لئے کافی ہے اس پر کوئی مزید بحث کی ضرورت نہیں اور مرتدہ ہونے سے نکاح فسخ ہو جائیگا۔ اسی روز سے ارتداد (اصلی یا فرضی) کا سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ منکوحہ کو خاوند کی طرف سے ذرا سی تکلیف ہوئی تو وہ فوراً ارتداد کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے فسخ نکاح کی درخواست دے دیتی ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ خاوند کی طرف سے کوئی تکلیف بھی نہیں مگر لڑکی کے سسرال اور اس کے بزرگوں میں کچھ ناچاقی ہوئی تو بلا تامل فسخ نکاح کی درخواست پیش کر دی جاتی ہے۔

ہاں اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بعض بلکہ اکثر اوقات خاوندوں کی طرف سے بجائے حسن معاشرت کے سوء معاشرت (بُرا برتاؤ) کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ برتاؤ بُرا بھی نہیں ہوتا لیکن خاوند کے مخالف عقائد یا اعمال سے عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً عورت موحدہ ہے اور خاوند مشرک ہے یا عورت نمازی ہے اور خاوند بے نماز ہے۔

اس قسم کے واقعات میں بھی صالحہ عورتیں باوجود صالحہ ہونے کے ارتداد کا سرٹیفکیٹ لیکر فسخ نکاح کرا لیتی ہیں۔

میں عرصہ سے اس بات پر غور کرتا رہا کہ کیا صورت ہو کہ فیصلہ ہائی کورٹ کی پابندی بھی ہوتی رہے اور بحکم شریعت عورت کی خلاصی بھی ہو جائے اور کسی پر ظلم و ستم بھی نہ ہو۔ میرے دل میں ایک بات آئی ہے جو بغرض مشورہ علماء اور اہل الرائے اصحاب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے جواب باصواب سے بہت جلد اطلاع دیجئے تاکہ اس کی تکمیل کی جائے۔

میرے خیال میں عورت کی تکلیفات اور ارتداد سے بچاؤ کی صورت یہ ہے کہ بوقت نکاح مندرجہ ذیل اقرارنامے پر خاوند کے دستخط کرائے جائیں۔

اقرارنامہ میں مسمی فلاں ولد فلاں ساکن موضع فلاں باقرار صالح بقائمی ہوش و حواس اقرار کرتا ہوں کہ میں نے جو مسماۃ فلاں بنت فلاں ساکن قصبہ فلاں سے نکاح کیا ہے۔ اس کی بابت مندرجہ ذیل صورتوں میں عورت مذکورہ کو اختیار ہوگا کہ مجھ سے بائن ہو جائے۔

(۱) میں اس وقت جس دین یا مذہب پر ہوں اگر اس سے الگ ہو جاؤں۔

(۲) وہ فرائض شرعیہ (نماز روزہ وغیرہ) جو میں اس وقت ادا کرتا ہوں ان کو ترک کروں یا ان میں سستی کروں

(۳) اپنی منکوحہ کو زدوکوب کروں۔

(۴) منکوحہ کو خرچ سے تنگ رکھوں۔

(۵) بغیر اس کی مرضی کے لمبے عرصہ (مثلاً چار مہینے) سے زائد سفر میں رہوں۔

(۶) سفر کے آغاز سے ۳ ماہ تک خرچ یا خطوط نہ بھیجوں۔

(۷) منکوحہ کے واجب العزت بزرگوں سے لڑوں یا ان کی بے ادبی کروں۔

(۸) کوئی ایسا کام کروں جس سے ان کے خاندان کو دھبہ لگتا ہو۔

(۹) زناکاری یا شراب خواری یا قمار بازی وغیرہ دیگر افعال قبیحہ سے کسی فعل کا مرتکب ہو جاؤں۔

(۱۰) یا کسی جرم قبیح کی وجہ سے جس کا میں ارتکاب کروں سزایاب ہو جاؤں۔

(۱۱) یا کام کاج چھوڑ کر آوارہ ہو جاؤں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نکاح میں شرطیں کرنی جائز ہیں اور ان کا پورا کرنا واجب ہے۔ لہذا علماء اسلام (خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں) اور قانون پیشہ اصحاب (خواہ کسی خیال کے معتقد ہوں) جلد از جلد ان حالات پر غور کر کے کمی یا بیشی سے اطلاع دیں۔ تاکہ یہ شرائط ایک فارم پر چھپوائی جائیں۔

نوٹ | یہ اقرارنامہ نکاح نامہ سے الگ ہوگا۔

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

(مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی)

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مقدمہ حملہ کی آیندہ پیشی ۱۴۔ مارچ کو ہے۔ جس میں ملزم کی طرف سے گواہان صفائی پیش ہونگے۔ ناظرین مقدمہ کے حسن خاتمہ کیلئے دعا کرتے رہیں۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں مقدمہ مذکور کی پیشی ایڈیشنل جج صاحب کی عدالت میں غلطی سے شائع ہوگئی ہے۔ درحقیقت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت ہے۔

——— حجاج کے جہاز جدہ سے کراچی اور بمبئی واپس آرہے ہیں۔

——— مکہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک حاجی غسل کر رہا تھا کسی نے اس کا بٹوا جس میں پانچسو بیس روپے تھے چرا لیا۔ بعد تحقیق و تفتیش عدالت نے ملزم کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی۔ ایک اور مجرم کو بھی چوری کے الزام میں یہی سزا ہوئی۔ چنانچہ مجمع عام میں ہر دو کے ہاتھ کاٹے گئے۔

——— لاہور میں احرار اور اتحاد ملت کی طرف سے سول نافرمانی جاری ہے۔

——— لاہور ملک برکت علی کا بل اب ایڈوکیٹ جنرل کے پیش ہوگیا ہے۔ اس بل پر ۲۵ مسلم ممبروں کے دستخط ہوگئے ہیں۔

——— جودھ پور میں بارود کے ایک کارخانے میں آگ لگ جانے سے پچیس۲۵ مکان جل گئے۔ ایک سو آدمی بھی زخمی ہوئے۔

——— حکومت ہند کی طرف سے مداخیل قبائل کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر انہوں نے فقیر ایپی کو نہ نکالا تو ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔

مضامین آمدہ مولوی نور محمد میانوی ۲ عدد۔ مولوی محمد احمد صاحب۔ سید عبدالرزاق صاحب۔ پنڈت اگمانند صاحب۔

——— افواہ ہے کہ شہزادہ یمن عنقریب مصر اور ہندوستان کا دورہ کرینگے۔

——— گورنمنٹ بنگال نے ۷، ۱۴ خلاف قانون انجمنوں سے پابندی ہٹالی۔

——— صوبہ یوپی کی گورنمنٹ نے ایک کروڑ روپیہ پبلک سے قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ عدالتی کام کی زیادتی کی وجہ سے ایک ہزار آنریری مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں۔

——— صوبہ بہار کی حکومت نے آیندہ تمام دفاتر میں کھدر کی وردیاں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جلسوں کی دعوتیں اور جمعیۃ تبلیغ کا نظام

آج ۷ مارچ ۱۹۳۶ء تک جمعیۃ ہذا کے دفتر میں حسب ذیل مقامات سے دعوتیں موصول ہوئیں۔ (۱) غلان پور ضلع ہوشیارپور (۲) چک ۹۳ اوڈاں والہ ضلع لائل پور۔ (۳) بٹالہ ضلع گورداسپور۔ (۴) سلینہ ضلع فیروزپور (۵) منڈی تاندلیانوالہ۔ (۶) جنڈیالہ ضلع امرتسر۔ (۷) شہر جھنگ۔ (۸) شہر سرہند۔

حضرت مولانا امرتسری اور سیالکوٹی کے تمام متمنی ہیں مگر حضرت مولانا امرتسری مقدمہ کی وجہ سے کسی جگہ یقینی وعدہ نہیں فرماتے۔ البتہ دیگر کارکنان جمعیۃ نظام ذیل کے مطابق تبلیغی دورہ کرینگے۔ انشاء اللہ!

۱۳-۱۴۔ مارچ کو جلسہ اوڈانوالہ میں مولوی نور حسین صاحب۔ مولوی احمد دین صاحب اور خاکسار (ثانی) شرکت کرینگے۔ اس کے بعد ۱۹-۲۰ کو خاکسار (ثانی) سرہند جلسہ میں شریک ہوگا۔ اور مولانا سیالکوٹی یکم اپریل کو جھنگ تشریف لے جائینگے۔

۴-۵۔ اپریل کو موصوف جلسہ تاندلیانوالہ میں رونق افروز ہونگے۔ مولوی نور الٰہی۔ مولوی احمد دین صاحب اور خاکسار بھی آپ کے ہمراہ ہونگے۔

۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو مولوی محمد عمر صاحب موضع سلینہ ضلع فیروزپور میں جاوینگے۔

(نوٹ) غلان پور سے مولانا سیالکوٹی کو دعوت تھی مگر آپ وہاں تشریف نہیں لے جاسکے۔ دفتر کی طرف سے اہالیان جلسہ کو اطلاع دی گئی تھی۔ بٹالہ میں بھی آپ شریک نہیں ہونگے۔

راقم خاکسار عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب

مضامین غیر مقبولہ فدائے سنت تنظیمی حضرات کی کامیابی۔ نظم سزا وار یہ تھا کہ ہوں مرد غازی۔ نظم تاریخ حملہ قاتلانہ۔ مرزا صاحب کے علم کا سہو۔ ہم اور ہماری آواز۔ احمد پور میں ایک … مولوی کی آمد۔ اسلام کا کھیل۔ نظم دل ہوا سیپاک مولانا کے جو دکھ پانے میں شغلہ… نظم الٰہی ہم سدا تجھ سے …. مسلمانوں کی حالت۔ عید مبارک

جس بیماری میں مبتلا ہیں اس سے صحت یاب ہو جائیں گے۔ بخلاف اس کے جب مولوی صاحب موصوف فوت ہو گئے

تو حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت نے بحکم العادۃ طبیعۃ ثانیۃ اس بارے میں یہ کہا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری نسبت لکھ دیا ہے کہ مولوی عبد الکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت ان (مرزا صاحب) کو الہام ہوا تھا... ہم افترا کا کیا جواب دیں بجز اس کے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳۲)

خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ہمارا کوئی الہام عبد الکریم کی صحت کے متعلق تھا ہی نہیں۔ مرزا صاحب تو اپنی دانائی سے غلط بیانی کر کے یا جو کچھ کوئی سمجھے اپنا وقت نبھا گئے۔ اب آئی باری ان کے ارادت مندوں کے کمال دکھانے کی۔ انہیں یہ مشکل آ پڑی کہ مرزا صاحب کے الہامات جو ان کے نزدیک قرآن مجید کے ہم پایہ ہیں۔ مولوی عبد الکریم کی صحت کے اخباروں سے بھرے پڑے تھے اب اگر انہیں بتمام وکمال کتابوں میں جمع کریں تو مرزا صاحب کی نبوت بھک سے اڑ جاتی تھی کیونکہ اس کے یہ معنے ہوئے کہ الہامات کے موجود ہوتے ہوئے مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر جھوٹ بولا اور اس پر مزید یہ کہ "لعنت اللہ علی الکاذبین" کو درج کر کے جھوٹ بولا اور جھوٹ پر اس قسم کی دلیری کرنے والا انسان مخاطب الٰہی تو درکنار، معمولی شرافت سے بھی کوسوں دور ہوتا ہے۔ اور اگر اس قسم کے الہامات کو یکسر نظر انداز کر جائیں تو ثنائی توپ خانہ کی بمباری کا خوف جان کھائے جاتا تھا۔

اس لئے انہوں نے یہ کمال دکھایا کہ غیر مشہور رؤیا تو سرے سے نقل نہ کئے۔ مثلاً ذیل کا رؤیا نہ تو جامعین تذکرہ نے درج کتاب کیا ہے اور نہ ہی البشریٰ کے مصنف نے۔ حالانکہ اس نے خاص اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام "مکاشفات" ہے۔ وہ رؤیا یہ ہے:۔

"حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے ایک رؤیا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر ہے فرماتے تھے کہ آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے ان میں نام نہ تھا۔ لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبد الکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔ اس رؤیا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے لگے تو خدا کی قدرت کا عجیب تماشہ مشاہدہ کرتے ہیں وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آ گیا ہے۔" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب کا یہ رؤیا بوجہ اس کے کہ

"نبی کا خواب ایک قسم کی وحی ہے۔"

(قول مرزا۔ ازالہ اوہام ص۲۱۱ ط۱ / ص۸۲ ط۲)

"الہام الٰہی" میں داخل ہے اور اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب کے صحت یاب ہونے کے متعلق صرف یہی ایک الہام نہیں ہوا بلکہ اور بھی بکثرت الہامات ہوئے تھے جن میں اگرچہ مولوی صاحب مذکور کا نام نہ تھا مگر تھے وہ انہیں کے بارے میں۔

چونکہ اس قسم کے الہامات سے عیاں ہو رہا تھا کہ مرزا صاحب متوفیٰ کا مولانا ثناء اللہ صاحب کے جواب میں یہ لکھنا کہ عبد الکریم کے تندرست ہو جانے کا کوئی الہام نہ تھا۔ ایک چٹا سفید اور مکدس دروغ ہے۔ ولہذا احمدی اصحاب نے اس قسم کے الہامات کو مجموعہ الہامات مرزا میں درج نہ کیا۔

آہ! فویل لھم مما یکتبون!

(باقی باقی)

قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر

وہی صحیح اور معتبر ہے

جو خود قرآن حمید سے ثابت ہو

(از قلم مولوی ابو عبد اللہ محمد ادریس صاحب۔ ڈیانواں ضلع پٹنہ)

عرصہ ایک ماہ کے اندازے ہوتا ہے کہ مونگیر کا ایک صحیفہ تبلیغ ۔ شائع ہوا۔ اور مجھ کو ملا جس میں خاتم النبیین کی صحیح تفسیر کے زیر عنوان ایک مضمون قلمبند کیا گیا ہے اور اس میں چودہ حوالجات درج کئے گئے ہیں۔ لیکن ان حوالجات سے اس کی صحیح تفسیر پر کوئی روشنی نہیں پڑتی ہے اور نہ کوئی تفسیر اس میں واضح کی گئی ہے جس بنا پر ان حوالجات کو غور کیا جا سکے کہ ان سے اس تفسیر کی تائید و تصدیق پر استدلال کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ اس لئے مفصل طور پر اس کے متعلق اس وقت غور کرنے کا اور ان حوالجات پر نظر کرنے کا موقع ہوگا جب لفظ خاتم النبیین کی تفسیر اور اس کا مفہوم پہلے واضح اور متعین کر دیا جائے۔ اس وقت ہم کو مسلمانوں کی عام جماعت کے سامنے اس کی تفسیر اور صحیح مفہوم و مراد سمجھنے کے متعلق چند امور پیش کر دینا ہے۔

(۱) کسی لفظ کے مفہوم کی تعیین دو اعتبار سے ہوتی ہے۔ ایک لغوی معنی کی حیثیت سے۔ دوسرے اصطلاحی مراد کے لحاظ سے۔ پھر اگر اصطلاحات چند ہیں تو ہر اصطلاح کے اعتبار سے اس کا مفہوم خاص خاص ہو سکتا ہے۔ ولا مناقشۃ فی الاصطلاح۔ لیکن جو لفظ جس اصطلاح میں استعمال ہوگا اس کی صحیح تفسیر اور صحیح مراد وہی متعین کرنا ہوگا جو اس اصطلاح کے مطابق ثابت ہو۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

اس بنا پر لفظ خاتم النبیین چونکہ شریعت اسلام کا

قادیانی مشن
تبصرہ بر تذکرہ

(از قلم منشی محمد عبد اللہ (قسط چہارم) معمار امرتسری)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیمات میں خواہ بیسیوں چھوڑ ہزار ہا عیوب ثابت کئے جائیں تاہم اس سے میرے اس دعوی کو ایک ذرہ بھر بھی نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں ہے کہ وہ ایک باہنر و باکمال بزرگ تھے کیوں؟ ع عیب کرنے کو بھی ہنر چاہئے۔

حوالی مذکور کا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ ایک وقت اگر اپنی ماموریت کے ثبوت میں دھڑا دھڑ پیشگوئیاں کر کے دفعتًا دنیا کا رخ اپنی طرف پھیر لیتے تھے تو دوسری طرف طبیعت کے جوش کو سرد پڑتے دیکھ کر نیز انجام کے نامعلوم ہونے کے خطرہ کا احساس کر کے یا کسی پیشگوئی کا کذب ظاہر ہوتا دیکھ کر بکمال سادگی یہ کہہ کر کہ

ہم نے تو یہ پیش گوئی کی ہی نہیں تھی

تمام منتظر چشموں کو غرق حیرت کر کے ایسے صاف نکل جاتے جیسے مکھن سے بال۔ اگر کسی منکر کمالات مرزا کو میرے اس دعوی کا ثبوت مطلوب ہو تو یہ خادم حاضر ہے۔

دیکھئے مرزا صاحب نے اپنے اشتہار مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ' میں صاف لکھا تھا کہ

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ مجھے اپنے ہر ایک پرچہ میں یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی لمبی عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کر دے"

یہ عبارت جیسی کچھ صاف ہے عیاں را چہ بیاں۔ بلا کسی ایچ پیچ کے واضح ہو رہا ہے کہ کاذب انسان اپنے مخالف (صادقین) کی حیات پر برکات میں ہی ؎

خس کم جہاں پاک

کا مصداق ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب کا یہ اعلان کیا تھا ایمان و دیانت کی پُر سکون فضا میں بجلی کا چمکارہ یا بم کا ایک گولہ تھا۔ جس سے تمام دنیا ایک دم چونک اٹھی حامیان عدل و انصاف نے اس اعلان کی تنقید کرتے ہوئے اسے ایک نہایت گہری اور خلاف عقل و ایمان چال قرار دیا اور تاریکی کے فرزندوں نے خوشی کے شادیانے بجائے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر شرطیں باندھ لیں کہ

مولوی ثناء اللہ یقینًا مر جائیگا۔ اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو ہم مرزائی مذہب سے انکار کر دینگے۔
(ایک مرزائی کی شرط مرقع قادیانی ماہ اگست ۱۹۰۷ء)

ان شرطوں کے باندھے جانے کا وقت مرزا صاحب کے اعلان سے قریبًا ۴ ماہ بعد تھا اور اس وقت تک مرزا صاحب کو بھی کافی موقع اپنے اعلان کے انجام و عواقب پر نظر ڈالنے کا مل چکا تھا اور وہ خوب اچھی طرح جان چکے تھے کہ اس سرد مہری کی بازی میں ہر طرح ہمیں ہی گھاٹا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے اعلان کے تقریبًا چھ ماہ بعد ہی بجواب ایک سائل کے بکمال حیرانگی فرمایا کہ

"یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے ہم نے تو ایسا نہیں لکھا ہے"
(ملخص اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

چلو چھٹی ہوئی نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجیگی ؎
جو کچھ دیکھا خواب تھا اور جو سنا افسانہ تھا

مثل مشہور ہے کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ اب مرزا کی ان مقدس تحریرات پر ہر ایک شخص چہ میگوئیاں کرتا نظر آتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کا یوں دلیرانہ کہہ کر مکر جانا اس بات پر مبنی ہے کہ آپ کا حافظہ خراب تھا۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب نسیم دعوت میں لکھا ہے کہ

"حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہتا" (حاشیہ ص۶۸)

کوئی کہتا ہے کہ ممکن ہے یہ کسی دماغی مرض کا باعث ہو چنانچہ خود مرزا صاحب کا فرمان موجود ہے جو ان کے فرزند دلبند میاں محمود احمد صاحب نے بدیں الفاظ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱ ص۵ میں نقل کیا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا۔ "مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق الخ (تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء)

بعض کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی مسیحیت و مہدویت کے گلستان کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے عمدًا ایسی کارروائیاں کیا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

میں کہتا ہوں کہ خواہ کچھ ہی ہو اس سے کم از کم اتنا تو ثابت ہے کہ مرزا صاحب کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ صاحب کمال انسان تھے۔ اگر اب بھی کسی کو شک ہو تو میں ایک اور طرح سے بھی اس کا ثبوت عرض کرتا ہوں یہ مسلم ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"

اب آیئے اس سنہرے اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب کے اتباع پر نظر ڈالیں۔ میرا دعوی ہے کہ اس خصوص میں مرزا صاحب کے مرید سچے اور پکے احمدی ہیں۔ چونکہ ان کا دعوی مرزا صاحب کی طرح نبوت اور رسالت کا نہیں ہے۔ اس لئے ان کے کمال بھی مرزا صاحب کے بالمقابل محض ظلی یا بروزی رنگ کے ہونگے۔ مثلًا الہامات مرزا پر گفتگو کرتے وقت یا انہیں کتابی شکل میں قلم بند کرتے ہوئے جہاں کہیں گرفت کا موقع دیکھیں حتی الامکان بچاؤ کا سامان پیدا کرنے میں کمالات دکھائیں۔ چنانچہ ہم اس مضمون کی گذشتہ اقساط میں ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب کے الہامات کو جمع کرنے والے احمدی اصحاب نے اپنے باکمال ہونے کا پورا ثبوت دیا ہے مزید ثبوت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

مولوی عبد الکریم صاحب احمدی سیالکوٹی کے بارے میں مرزا صاحب کے بیسیوں الہامات تھے کہ وہ

ثابت ہو۔ دوسرے یہ کہ اس کا باذن اللہ واجب الاطاعت ہونا ثابت ہو اور اسی بناپر امم سابقہ کے جن لوگوں کی نسبت نبوت و رسالت کا کوئی شخص دعویٰ کرے جس کی شہادت صریح شریعت اسلام میں نہ ہو تو نہ اس کے تصدیق کی ہدایت کی گئی ہے اور نہ تکذیب کا حکم ہے بلکہ اجمالی ایمان باللہ وکتبہ ورسلہ پر اکتفا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جیسے کہ حضرت خضر۔ حضرت لقمان۔ حضرت ذوالقرنین کے اوصاف قرآن مجید میں موجود ہونے کے باوجود ان لوگوں کی نبوت و رسالت پر کوئی واضح شہادت نہ ہونے کے سبب سے ان لوگوں کے نبی یا رسول ہونے پر ایمان نہیں لایا جا سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت میں اللہ جل شانہ نے اپنے سنت جاریہ کے مطابق آپ کی بعثت ہونے کو خصوصیت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔ اور آپ کو اس اعلان کا حکم فرمایا ہے۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ اس سے امت محمدیہ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کی ذات اقدس کے بعد کسی نبوت کا ظہور ہو یا کوئی بعثت رونما ہو تو یہ معیار صداقت بھی نہایت ضروری طور پر سامنے رکھنا ہوگا۔ پس جونہی ایسا ہو کہ اس کے صاحب وحی ہونے کی اور اس کی نبوت پر ایمان لانے کی اور بحیثیت نبی اس کی اطاعت فرض ہونے کی شہادت فرقان حمید اور حامل وحی صلے اللہ علیہ وسلم کے لسان صدق سے ثابت نہ ہو اور وہ علیٰ سنۃ الاولین نہ ہو بلکہ بدع من الرسل ہو تو اپنے طور پر اس کو کچھ کہہ لیا جائے لیکن وہ شرعی اور اسلامی نبی کہا نہیں جا سکتا ہے۔

الحاصل جماعت انبیاء و رسل جن میں اوصاف مخصوصہ نبوت و رسالت جن کا ذکر ہوا موجود ہوں اور جن کو شریعت اسلام کی اصطلاح میں اور قرآن مجید کی زبان میں نبی و رسول کہا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سب کے خاتم ہیں اور اس سے انحراف کی گنجائش نہیں ہے اور نبوت تشریعی وغیر تشریعی اور بروزی تمثیلی وغیرہ خاص خاص مصطلحات مخترعہ ہیں جو اصطلاح قرآن و لسان حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ہیں اور اگر بالفرض ان سب مصطلحات کو بھی شرعی اصطلاح اور ان سب اقسام کو بھی نبوت قرآنی تسلیم کر لیا جائے تو آپ کی ذات اقدس ان سب اقسام نبوت و رسالت کی بھی خاتم ہوگی اور آپ بجمیع الوجوہ خاتم النبیین ہیں۔

(۳) رہا لفظ خاتم۔ تو آیہ کریمہ صدر میں خاتم کی قرأت بفتح التاء بھی ثابت ہے اور بکسر التاء بھی۔ خاتم بفتح التاء کا معنی ہے مہر اور خاتم بکسر التاء کا معنی ہے مہر کر دینے والا۔ ختم کر دینے والا۔ آگے نہ بڑھنے دینے والا۔

تاویلات وغیرہ سے صافی الذہن ہو کر اس کے معنی سے صاف صاف جو مفہوم و مراد متبادر ہوتا ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا مفہوم متبادر فی الذہن نہیں ہوتا ہے یہ ہے کہ آپ کا وجود اقدس سلسلہ انبیاء پر مہر ہے جس کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہے اور اس سلسلہ کی آپ آخری کڑی ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہے۔ کوئی شخص آپ کے بعد نہ ہوگا جس کو نبی کہا جائے۔ اگر قرآن مجید سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ ظاہر ہو کہ آپ کے بعد بھی بعثت انبیاء کا سلسلہ جاری رہیگا اور نبی ہوا کریں گے تب تو لفظ خاتم سے یہ مراد و مفہوم نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی دوسرا مفہوم تلاش کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے بلکہ شواہد شرعیہ سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ہونا نہ ثابت ہو بلکہ نہ ہونا ثابت ہو تو پھر اس مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم اختیار کرنا درحقیقت مفہوم قرآن کو بدل دینا ہے۔

(۴) نبوت و رسالت کوئی کسبی و اکتسابی صفت نہیں ہے اور نہ مقام نبوت و رسالت کوئی ایسا مقام ہے جس کو عبادت و ریاضت اور مجاہدات یا دیگر علوم و فنون کے ذریعہ حاصل کیا جا سکے۔ بلکہ یہ ایک جلیل القدر رفیع الشان محض وہبی منصب و عہدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے جس کو چاہا اس منصب سے سرفراز فرمایا۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں دیگا اور اپنے منصب رسالت کا حامل کس کو بنائیگا

سہ خدا کے دین کا موسےٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اس لئے اس عہدہ کے عہدہ داروں (انبیاء و رسل) کے پاس بہت زبردست اور واضح خدا وسارٹیفکیٹ اور ثبوت و شہادت اپنے اس منصب کا ہونا اشد ضروری ہے اور کسی نبی و رسول کی اپنی بیان کردہ وحی اس تقرری کی سند نہیں ہو سکتی ہے جب تک خود مقرر کرنے والے اللہ سبحانہ کی شہادت نہ ہو۔ اور اب اللہ تعالے نے قیامت تک کے واسطے بالکل قطعی و پختہ اور آخری شہادت کے لئے اپنی کتاب مبین فرقان حمید کو اپنے آخری پیغامبر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما دیا ہے اس کو خوب تعمق کے ساتھ نظر غائر کے ساتھ دیکھنے سے یہ شواہد بالکل واضح طور پر عیاں ہو جاتے ہیں۔ جن سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی یا رسول کا بحیثیت نبی و رسول پیدا اور مبعوث نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۱) اللہ تعالے نے قرآن پاک میں سابق انبیاء و رسل کا نہایت کثرت کے ساتھ اور بہت متعدد اور متنوع اسلوب بیان کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے اور ان کی نبوت و رسالت کی واضح شہادت دی ہے لیکن وہ سلسلہ آپ کی ذات اقدس پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ آپ کے بعد کسی ایک نبی یا متعدد انبیاء کی آمد کا ذکر تک نہیں فرمایا جاتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع کرنے ہی کا حکم ہوتا ہے اور ان کی سرفرازی الذین آمنوا کے لقب سے کی جاتی ہے۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی سب لوگوں میں زیادہ خصوصیت ابراہیم کے ساتھ اون لوگوں کو تھی جو ان کے تبع ہوئے اور اس نبی کو جانو جو اس نبی پر ایمان لائے۔ اور ارشاد ہوا اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

لفظ ہے اور قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے اس کا مفہوم و مراد علماء صوفیہ یا حکماء و فلاسفہ یا متکلمین یا معتزلہ وغیرہ وغیرہ کے خاص خاص اصطلاحات کے اعتبار سے جو کچھ لیا جائے وہ ان لفظوں کی صحیح تفسیر نہیں کہی جاسکتی ہے بلکہ شریعت اسلام کی ہدایتوں کے مطابق جو مفہوم متعین ہو وہی صحیح تفسیر ہے۔ اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت اسلام کی بنیادی کتاب ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس کے حامل امین اور صادق و مصدوق ہیں اس لئے خود قرآن مجید سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ سے جو مراد و مفہوم واضح ہو وہی حقیقی اور صحیح و شرعی تفسیر ہے۔

(ب) یہ امر تو نص صریح ہے اور متفق علیہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔ یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں؛

لیکن لفظ خاتم النبیین میں دو الفاظ کا مفہوم شرعی اور مراد قرآنی تعیین و تنقیح طلب ہے۔ ایک لفظ نبی اور ایک لفظ خاتم۔ پہلے ہم لفظ نبی کے مفہوم شرعی و مراد قرآنی کی وضاحت کر دیتے ہیں جو شریعت اسلام اور قرآن مجید کے استعمال سے ثابت ہوتا ہے۔

اصطلاح شریعت اسلام میں رسول اور نبی کا منصب بہت متقارب ہے لیکن دونوں لفظوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہے۔ لفظ نبی عام ہے اور لفظ رسول اس سے خاص ہے۔ یعنی ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضرور نہیں ہے۔ عام علمائے اسلام کی یہی تحقیق ہے لیکن بعض علماء کی تحقیق میں دونوں لفظ ایک ہی منصب کے دو خطاب و لقب ہیں اور دونوں میں عموم و خصوص مطلق نہیں ہے بلکہ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول ہے لیکن بہر حال نبی و رسول میں یہ باتیں قدر مشترک ہیں اور ہر رسول اور ہر نبی میں ان باتوں کا ثابت ہونا لازم ہے۔ اور جس میں ان باتوں کا ہونا ثابت نہ ہو وہ شریعت اسلام کی زبان میں نبی و رسول نہیں ہوگا اور شرعاً اس پر نبی یا رسول ہونے کا استعمال صحیح نہیں ہوگا۔

(۱) صاحب وحی ہونا یعنی اللہ تبارک و تعالےٰ کی طرف سے جبرئیل امین کا ہر رسول و نبی کے پاس وحی لایا کرنا ضرور ہے۔ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔

یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجا جیسا کہ نوح کے پاس اور نوح کے بعد نبیوں کے پاس وحی بھیجا تھا۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کے پاس وحی بھیجا تھا اور ہم نے داؤد کو زبور دیا۔ اور ان رسولوں کو بھیجا جس کا ذکر ہم نے آپ سے کیا اور ان رسولوں کو بھیجا جن کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ نے موسےٰ سے یقینی کلام کیا۔

(۲) ہر نبی و رسول پر باذن اللہ ایمان لانا اور اسکی اطاعت کرنا فرض ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اللہ کے اذن سے اسکی اطاعت کی جائے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ

یعنی ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نبی و رسول نے جب اللہ کی آیتوں کو پڑھا تو شیطان نے اس میں ملاوٹ کی پھر اللہ شیطان کی ملاوٹ کو مٹا دیتا ہے پھر اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تاکہ شیطان کی ملاوٹ کو باعث فتنہ بنا دے ان لوگوں کے واسطے جن کے دل میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ دور از اتفاق پھوٹ میں ہیں۔ اور تاکہ علم والے جانیں اور سمجھیں کہ آپ کے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے پس اس پر ایمان رکھیں اور اس کے واسطے ان کے دل جھک جائیں؛

وکم ارسلنا من نبی فی الاولین وما یاتیھم من رسول الا کانوا به یستھزؤن فاھلکنا اشد منھم بطشا و مضی مثل الاولین

یعنی اگلوں میں ہم نے کتنے نبی بھیجے اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا تھا مگر وہ اس سے استہزاء کرتے تھے پس ہم نے ان لوگوں کو غارت کر دیا جو ان سے قوت میں سخت تھے اور ان اگلوں کے قصے گزر گئے؛

(۳) ہر نبی اور رسول کی بعثت ضابطہ شرعیہ اور اللہ کی سنت جاریہ ثابتہ کے مطابق ہونا ضرور ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ یعنی اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں مگر رسول ان سے پہلے بہت سے رسول گزرے ہیں؛ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا ہوں۔

ان سب آیتوں سے یہ واضح طور پر معلوم ہوا کہ شریعت اسلام کی اصطلاح میں اور قرآن مجید کی زبان میں نبی و رسول ہونے اور نبی و رسول کہے جانے کے واسطے ان تین باتوں کا ہونا ضرور ہے۔ ایک یہ کہ اس کا صاحب وحی ہونا صاف صاف شرعی ماخذ سے

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(ترجمہ) پس اگر پھر جاویں (لوگ) پس کہہ (اے نبی) کفایت ہے مجھ کو اللہ نہیں کوئی معبود (جکی عبادت کی جائے) مگر وہ (اللہ) اوپر اوس (اللہ) کے توکل کیا میں نے اور وہ (اللہ) ہے پروردگار تخت بڑے کا۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ۔ (سورہ یونس۔ پارہ ۱۱)

(ترجمہ) تحقیق پروردگار تمہارا (لوگو) اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام کی۔ نہیں کوئی سفارش کرنے والا مگر پیچھے حکم اس (اللہ) کے کے۔ یہ اللہ پروردگار تمہارا پس بندگی کرو اوس (اللہ) کی کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم۔

ف:- جتنی دیر لگے چھ دن کو اتنے میں بنائے آسمان اور زمین اور اس ملک کا دربار ٹھیرایا عرش پر سب کام کی تدبیر وہاں سے ہووے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ (سورہ یونس)

(ترجمہ) عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں ضرر دیتی اون کو اور نہ نفع دے اون کو اور کہتے ہیں یہ کہ شفاعت کرنے والے ہیں ہماری نزدیک خدا کے۔ کہہ دو (اے نبی) کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں جانتا بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے پاکی ہے اوسکو اور بلند ہے اوس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں۔

ف:- جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ پاک ہے اور یہ شریک اوس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں۔ سو فرمایا اگر اس نے مختار کئے ہوتے تو آپ اون سے کیوں منع کرتا اور جو کہیں کہ ہمارے دین میں منع نہیں کیا تم کو منع کیا ہوگا۔ تو اگلی آیت میں اس کا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے۔ جب لوگ بچل گئے ہیں۔ پھر اون کو بتا دیا ہے اعتقاد میں فرق نہیں۔ اور جو کہیں کہ اگر تم سچے ہوتے تو ہم پر دنیا میں عذاب آتا۔ اوس کا جواب بھی آگے ہے کہ فیصلے کا دن آتا ہے:-

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

(ترجمہ) اور اللہ پکارتا ہے طرف گھر سلامتی کے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے طرف راہ سیدھی کے

وَیَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا مَکَانَکُمْ اَنْتُمْ وَشُرَکَآؤُکُمْ فَزَیَّلْنَا بَیْنَھُمْ وَقَالَ شُرَکَآؤُھُمْ مَّا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ فَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اِنْ کُنَّا عَنْ عِبَادَتِکُمْ لَغٰفِلِیْنَ۔ (یونس)

(ترجمہ) اور جس دن اکٹھا کرینگے ہم اون کو سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اون لوگوں کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو مکان اپنے پر تم اور شریک تمہارے۔ پس قسم قسم ملا دی ہم نے درمیان اون کے اور کہیں گے شریک اون کے۔ نہیں تھے تم ہم کو عبادت کرتے۔ پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق تھے ہم عبادت تمہاری سے غافل۔

ف:- جتنے مشرک ہیں اپنے خیال کو پوجتے ہیں۔ یا شیطان کو اور نام کرتے ہیں نیکوں کا وہ اس کام سے بیزار ہیں آخرت میں معلوم ہوگا۔

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔

(ترجمہ) کہہ اے (نبی صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں اختیار رکھتا میں (محمد) واسطے جان اپنی کے خود کا اور نہ نفع کا مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ واسطے ہر امت کے وقت مقرر ہے۔ جب آتا ہے وقت ان کا۔ پس نہیں پیچھے رہتے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھتے ہیں۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (سورہ یونس)

(ترجمہ) خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اوپر اون کے نہ وہ غمگین ہونگے (دیگر کون) جو لوگ کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے۔ واسطے اون کے خوشخبری ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۔ (سورہ یونس)

(ترجمہ) خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ کہ پکارتے ہیں سوائے اللہ کے شریکوں کو۔ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی۔ اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ھُوَ الْغَنِیُّ لَہٗ مَا

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے گذشتہ چند انبیاء ورسل کا نام ذکر فرماکر یہ بھی فرمادیا کہ اور ایسے رسول بھی گزرے ہیں جن کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا ہے اور ان سب کی نبوت ورسالت پر شہادت دیدی۔ لیکن آپ کے بعد کسی آنے والے نبی کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا ہے اور اس کی نبوت ورسالت پر کوئی شہادت نہیں دی جاتی ہے۔ اگر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ سلسلہ نبوت باقی رہنے والا ہوتا تو اسی آیت میں یہ ارشاد بھی ہوجاتا اور یہ شہادت بھی دیدی جاتی کہ ورسلاً یاتون من بعدک اور اسی طرح نزول وحی کے سلسلہ میں انا اوحینا الیک کے بعد ونوحی الی الذین من بعدک بھی واقع فرمادیا جاتا۔ مگر اللہ سبحانہ کی مشیت خاتم النبیین کے بعد سلسلہ نبوت باقی رکھنے اور کسی نبی کو مبعوث کرنے کی نہیں تھی۔ اسی لئے اس کا کلام پاک ان بیانات اور ایسی شہادت سے منزہ رہا۔

(۳) سابق انبیاء سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا میثاق لیا جاتا ہے اور آپ کی تشریف آوری کی بشارت ان لوگوں کی زبان مبارک سے دلائی جاتی ہے لیکن حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنے والے نبی کی نہ بشارت دلوائی جاتی ہے اور نہ اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کا میثاق کسی نبی سے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔

یعنی جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تم لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تورات کی تصدیق کرنے والا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا جو میرے بعد آئینگے جن کا نام احمد ہوگا (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ارشاد ہوتا ہے:۔ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ۔ یعنی جب اللہ نے پیغمبروں کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب وحکمت دے چکوں پھر تمہارے پاس ایک رسول آوے جو تصدیق کرنے والا ہو اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی نصرت ومدد کروگے۔ اس آیہ کریمہ میں رسل بصیغہ جمع کے عوض رسول بصیغہ واحد ذکر فرماکر کے ایک رسول خاتم النبیین کے سوائے کسی دوسرے نبی کی آمد کا سد باب فرمادیا گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

شہادتِ حسین رضؓ کا پیام مُسلم ہند کے نام

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبۂ اشاعت دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ)

کب ہو سکے بیان شرافت حسینؓ کی - محتاج ذکر کب ہے سیادت حسینؓ کی
تعلیم حریت ہے شہادت حسینؓ کی - ہے درس مساوات ہدایت حسینؓ کی

افسوس تجھ پہ ہائے اے میدانِ کربلا
ابن رسولِ پاک کا تونے لہو پیا

ہو عاشق صادق جو فدائے جلیل کا - کرتا ہے کچھ خیال وہ کب قال وقیل کا
خوگر رہا کرتا ہے وہ صبر جمیل کا - لاریب ہے یہ حال امام نبیل کا

اسلام کے ناموس پر قربان ہوگئے
حضرت حسینؓ صاحبِ رضوان ہوگئے

دیکھو تو سہی ابنِ نجستہ کی شان کو - اللہ رے قربان کیا مال وجان کو
معلوم آجتک ہے یہ سارے جہان کو - اور یاد ہے یہ بات ہر پیر و جوان کو

اسلام پر گھر بار تمامی لٹا دیا
قربان ہو کے راہِ خدا میں دکھادیا

رہنا غلامِ کفر کہاں نیک بات ہے - ذلت کی زندگی ہے یہ تاریک رات ہے
ہونا فدائے حریت راہِ نجات ہے - قوموں کے لئے حریت آبِ حیات ہے

تعلیم حریت ہے امانت حسینؓ کی
آزاد رہو! یہ ہے ہدایت حسینؓ کی

کچھ یہ بھی تجھے یاد ہے اے ہندی مسلماں - اسلام وحریت یہ دو تن ہیں ایک جاں
تم بھول چکے ہائے بزرگوں کی داستاں - اور ہو چکے ہو قعرِ غلامی میں بے نشاں

ہے دین یہی صاحبِ بدر وحنین کا
کس منہ سے نام لیتے ہو حضرت حسینؓ کا

تصدیق الحدیث

حصہ سوم

محدث اور فقیہ

(۲)

گذشتہ پرچے میں بجواب ترجمان القرآن ہم نے فقیہانہ نکتے کی ایک مثال پیش کی تھی۔ آج مزید مثالیں پیش کرتے ہیں :-

دوسری مثال علمائے اصول نے عام کی تعریف یوں کی ہے :-

ما یجمع جمیع افراد ہ - یعنی جو لفظ اپنے سارے افراد کو شامل ہو۔

اس کی تائید میں یہ مثال پیش کی جاتی ہے کہ مالک اپنی لونڈی کو کہے :- ان کان ما فی بطنک غلاماً فانت حرۃ فولدت غلاماً وجاریۃ لم تعتق۔

یعنی مالک اپنی حاملہ لونڈی سے کہے کہ جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے اگر یہ لڑکا ہے تو تو آزاد ہے۔

وہ لونڈی ایک لڑکا اور لڑکی جنے تو آزاد نہ ہوگی کیونکہ "ما" کا لفظ جمیع مواد تولد کو شامل ہے چونکہ اس میں سے ایک لڑکی پیدا ہوگئی اس لئے وہ حاملہ لونڈی آزاد نہ ہوگی۔ اس پر فقیہانہ نکتہ سنئے۔ جو یہ ہے۔ لونڈی مذکورہ کی مثال دیکر مصنف شاشی لکھتے ہیں :-

و بمثلہ نقول فی قولہ تعالیٰ فاقرأوا ما تیسر من القرآن فانہ عام فی جمیع ما تیسر من القرآن ومن ضرورتہ عدم توقف الجواز علی قرأۃ الفاتحۃ وجاء فی الخبر انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔

یعنی حدیث جو بغیر فاتحہ کے نماز کا سلب کلی کرتی ہے قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن میں فاتحہ پر توقف نہیں ہے اس لئے ہم بھی توقف نہیں سمجھیں گے (بہت خوب!)

آئیے اب ہم بھی اس کو فقیہانہ نظر سے دیکھیں۔ ایک شخص کو سورہ اخلاص یاد ہے اور دوسرے کو سورہ نبا اور تیسرے کو سورہ بقرہ۔ اور ان تینوں کے حق میں تینوں سورتیں ما تیسر میں داخل ہیں تو کیا ان تینوں سورتوں کی قرأت ان تینوں پر فرض ہے۔ مذکورہ لونڈی کی مثال پر نظر کر کے جواب دیجئے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی فاقرأوا صیغہ امر ہے جو فرضیت کو مقتضی ہے اور ما تیسر اس کا مفعول بہ ہے۔ اگر آپ حسب قول فقہا تین آیات کو فرض اور باقی کو مستحب قرار دیں گے تو حاملہ لونڈی کی مثال ایسا کرنے سے آپ کو مانع ہوگی۔ پس یا تو ان تینوں شخصوں کے حق میں ان تین سورتوں کی قرأت کو فرض قرار دیجئے یا اس فقیہانہ اصول کو بعزت و احترام واپس لیجئے۔

ایک اور فقیہانہ نکتہ مرقومہ بالا نکتہ مفعول بہ (ما تیسر) کی حیثیت سے تھا مگر مندرجہ ذیل نکتہ فاعل کی حیثیت سے ہے۔ علمائے اصول کے نزدیک آیت "فاقرأوا" امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے۔ یعنی اس آیت میں امام اور مقتدی دونو کو قرأت کا حکم ہے مگر یہ عموم ان کی نظر میں آیت اذا قرأ القرآن فاستمعوا لہ کے خلاف ہے اس لئے بقول ان کے یہ دونو آیتیں استدلال سے ساقط ہیں۔ ان کے سقوط کے بعد انہوں نے اُس حدیث کی طرف رجوع کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے چنانچہ نورالانوار کے الفاظ ذیل میں پیش کرتے ہیں :-

مثالہ قولہ تعالیٰ فاقرأوا ما تیسر من القرآن مع قولہ تعالیٰ اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا فان الاول بعمومہ یوجب القرأۃ علی المقتدی والثانی بخصوصہ ینفیہ وقد وردا فی الصلوٰۃ جمیعاً فتساقطا فیصار الی حدیث بعدہ وھو قولہ علیہ السلام من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأۃ۔ (نورالانوار ص ۱۹۳ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ)

فاضل مدیرا یہ نکتہ فقیہانہ ہے یا جرأت علی کلام اللہ ہے۔ اصول فقہ سے ایک اصل پیش کر کے سوال کرنے کو جی چاہتا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی کے متعلق وصیت کرے کہ فلاں شخص کو دیدینا۔ دوسری وصیت میں کہے کہ اس کا نگینہ فلاں دوسرے کو دینا۔ یہ دونو صورتیں فقہاء کے نزدیک متضاد نہیں بلکہ عام مخصوص البعض کی قسم سے ہیں۔ (ملاحظہ ہو نورالانوار۔ شاشی وغیرہ)

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان فقہاء نے اس اصل کو مذکورہ آیات اور حدیث میں کیوں جاری نہیں کیا۔ یوں کہتے کہ پہلی آیت میں (نظراً الی المفعول بہ) ما تیسر سے مراد سورہ فاتحہ ہے جو بمنزلہ انگوٹھی کے نگینے کے ہے اور آیت فاستمعوا لہ میں قرآن ماسوائے سورہ فاتحہ مراد ہے۔ کونسا امر ایسا کرنے سے مانع ہے۔ ایسا کرنے میں دونو آیتیں بھی اپنی اپنی جگہ بحال رہتی ہیں جیسے موصی (وصیت کنندہ) کی دونو وصیتیں بحال رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب (بصورت مخصوصہ) بمنزلہ نگینہ کے ہے۔ اور حدیث "قرأت الامام" میں قرأت سے قرآن ماسوائے فاتحہ کے مراد ہے۔ بتلائیے! ایسا کرنے سے کونسا امر مانع ہے۔ مگر فقہاء کا مذہب قرأت فاتحہ خلف الامام نہیں ہے۔ اس کو ثابت کرنے کے لئے بھاری کوشش کی گئی ہے۔ ورنہ اگر اپنے خیالات اور عقائد سے الگ ہو کر کلام اللہ اور کلام رسول میں تطبیق دینے کی کوشش کرتے تو کوئی مشکل پیش نہ آتی۔

تیسری مثال مطلق اور مقید کی بحث میں حدیث تغریب کو حد شرعی سے نکال دیا گیا ہے۔ چنانچہ الفاظ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَ کُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِھٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(ترجمہ) (کافر مشرک) کہتے ہیں پکڑی ہے اللہ نے اولاد پاکی ہے اوس (اللہ) کو وہ (اللہ) بے احتیاج واسطے اوس (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہیں تمہارے پاس کچھ دلیل ساتھ اس کے کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِنْہُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ (سورہ ہود)

(ترجمہ) مت عبادت کرو (کسی کو) سوائے اللہ (تعالیٰ) کے تحقیق میں (نبی) واسطے تمہارے (لوگو) اوس (اللہ) سے ڈرانیوالا ہوں۔ اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر توبہ کرو طرف اوس (اللہ) کے فائدہ دیگا (اللہ) تم کو (لوگو) فائدہ اچھا ایک وقت مقرر تک اور دیگا (اللہ) ہر بڑائی والے کو بڑائی اوس کی۔ اور اگر پھر جاؤ تم (لوگو) پس تحقیق میں (نبی) ڈرتا ہوں۔ اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے۔

ف ۱۔ بڑوا دے اور زیادتی والے کو اپنی زیادتی دیوے۔ یعنی ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گزارے اور جو کوئی اس سے زیادہ قدم رکھے زیادہ درجہ پاوے۔

اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا کَانَ لَھُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ یُضٰعَفُ لَھُمُ الْعَذَابُ وَ مَا کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ۝

(ترجمہ) یہ لوگ نہ تھے عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہ تھا واسطے اون کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست دُگنا کیا جاویگا واسطے اون کے عذاب نہیں تھے کر سکتے سننا اور نہ تھے دیکھتے

ف ۱۔ یعنی اللہ پر جھوٹ بولنا کہاں سے لائے غیب سے سُن نہ آتے تھے۔ غیب کو دیکھتے نہ تھے۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ

(ترجمہ) اور نہیں کہتا ہوں میں (نبی) تم سے (لوگو) کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہیں جانتا میں (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) غیب کو اور نہیں کہتا میں (نبی) کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں۔

ف ۱۔ وہ (لوگ) جو کہتے تھے کہ تم میں ہم آپ سے بڑائی نہیں دیکھتے۔ سو فرمایا کہ میں فرشتہ نہیں۔ غیب کی خبر نہیں رکھتا۔ اللہ کے خزانے میرے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ وہ جو اللہ نے بہتری ہے وہ تمہاری آنکھ سے چھپی ہے۔

قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۝ (ہود)

(ترجمہ) کہا (نوحؑ کے بیٹے نے) شتاب جگہ پکڑ لیتا ہوں میں طرف پہاڑ کے کہ بچا لیگا (پہاڑ) مجھ کو پانی (طوفان) کے سے۔ کہا نوح (علیہ السلام) نے کہ نہیں بچانے والا کچھ آج کے دن حکم خدا کے سے۔ مگر جس کو رحم کرے اللہ۔

تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُھَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا (ہود)

(ترجمہ) (اے نبی) یہ خبروں غیب کی سے ہے کہ وحی کرتے ہیں ہم (اللہ) ان کو طرف تیرے۔ نہ تھا تو (نبی) جانتا اون (غیب کی خبروں کو) اور نہ قوم تیری پہلی اوس سے۔

وَ مَا ظَلَمْنٰھُمْ وَلٰکِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْھُمْ اٰلِھَتُھُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّکَ وَمَا زَادُوْھُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ۝

(ترجمہ) اور نہیں ظلم کیا ہم (اللہ) نے اون (مشرکوں) پر ولیکن ظلم کیا انہوں کے جانوں اپنی پر پس نہ کفایت کی اون (مشرکوں) کو معبودوں اون کے نے جو پکارتے تھے سوائے اللہ کے کچھ۔ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا (اے نبی) اور نہیں زیادہ کیا اون (مشرکوں) کو سوائے ہلاک کرنے کے۔

وَ مَا لَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ (سورہ ہود)

(ترجمہ) اور نہیں واسطے تمہارے (لوگو) سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست۔ پھر نہیں مدد دیئے جاؤ گے۔

وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ وَ مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (سورہ ہود)

(ترجمہ) اور واسطے اللہ کے ہیں پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور طرف اوسی (اللہ) کے پھیرا جاتا ہے کام سارا پس عبادت کر۔ اوس (اللہ) کی اور توکل کر اوپر اوس (اللہ) کے اور نہیں پروردگار تیرا (اے نبی) بے خبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝ (سورہ یوسف)

(ترجمہ) یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔ اور پیروی کی میں دین باپوں اپنے کی ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی نہیں روا (جائز) واسطے ہمارے یہ کہ شریک لاویں ساتھ اللہ کے کوئی چیز۔ یہ فضل اللہ کے

فتاویٰ

س ۹۶ } عاشورہ کے دنوں میں اہل وعیال پر فراخی کرنی شرع محمدی میں جائز ہے کہ نہیں؟

(خریدار نمبر ۱۱۹۷۵)

ج ۹۶ } یہ کوئی شرعی حکم نہیں جو حدیثیں اس مضمون کی بیان کی جاتی ہیں وہ موضوع ہیں۔ اللہ اعلم

س ۹۷ } اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ۔ کیا یہ الفاظ عزیز مصر نے کہے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ خود ایسا فرماتے ہیں۔ یہاں دو علماء سے فتویٰ پوچھا گیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا ہے۔ اور یہ الفاظ بھی چونکہ قرآن مجید میں ہیں اس لئے خداوند تعالیٰ ہی فرماتے ہیں نہ کہ عزیز مصر۔ چونکہ جواب تسلی بخش نہیں۔ اس لئے آپ مفصل تحریر فرمائیں۔ (غلام قادر بٹ از نیروبی ایسٹ افریقہ)

ج ۹۷ } یہ الفاظ خدائے پاک کی کلام میں عزیز کی طرف سے حکایت کئے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ خدا کا کلام ہے مگر بعض الفاظ خدا تعالیٰ نے دوسروں کی طرف سے حکایت کئے ہیں۔ جیسے فرعون کا کلام انا ربکم الاعلیٰ اور منکر قیامت کا قول ما اظن الساعۃ قائمۃ

اللہ اعلم!

س ۹۸ } مولانا عبید اللہ صاحب ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء رسالہ "محدث" دہلی کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ عید کی نماز قصبہ یا شہر یا گاؤں سے باہر صحرا میں کھلے میدان میں ادا کرنی سنت ہے اور بغیر عذر کے مسجد میں یا پختہ چبوترہ پر یا چہار دیواری گھیر کر مسجد کی صورت بناکر احاطہ میں ادا کرنا خلاف سنت ہے۔ آنحضور کا مصلیٰ (عیدگاہ) صحرا میں تھا۔ جسکو جبانہ کہتے ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ بارش کے خوف کے عذر سے مسجد نبوی میں عید کی نماز پڑھی تھی۔ اور مسجد نبوی کے اشرف مواضع اور افضل بقاع ہونیکے علاوہ اسکے بعض حصہ کے روضۃ من ریاض الجنۃ ہونے کے باوجود بغیر عذر بھی اس میں نماز عید نہیں فرمائی۔ (محمد سلیمان۔ لال گنج ضلع بردوان)

ج ۹۸ } آبادی سے باہر عید کی نماز مسنون امر ہے۔ اگر ایسی جگہ کوئی زمین نماز عید کے لئے مخصوص کی جائے۔ مثلاً کسی کی ملکیت خرید کر کے وقف کی گئی ہے۔ بعد اس کے وہ آبادی میں آجائے تو وہاں عید پڑھنا منع نہ ہوگا۔

س ۹۹ } اور عیدگاہ میں منبر لے جانا بدعت ہے اگر یہ حدیث اور تحریر صحیح ہوں تو مسجد کی صورتوں میں جو عیدگاہ تیار ہیں اور ایسی مسجد عیدگاہ میں نماز عید ادا کی جاتی ہے۔ ان مسجد عیدگاہ کو کیا کیا جائے؟

(سائل مذکور)

ج ۹۹ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عیدگاہ کے اندر منبر لے جانا ثابت نہیں۔ مروان نے یہ رسم جاری کی تھی اس لئے یہ بدعت ہے

س ۱۰۰ } مقلدین لوگ جو خلاف قرآن وحدیث کے نماز پڑھتے ہیں وہ نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اور مقلدین لوگ جنت میں جائینگے یا نہیں۔ کیونکہ خلاف قرآن وحدیث کے اون کی عبادات ومعاملات ہیں اور شرک و بدعت میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں۔ (علی حسن خان آزاد از بربٹلہ۔ ضلع مظفر پور)

ج ۱۰۰ } معترض کے نزدیک مقلدین کا بڑا خلاف فاتحہ خلف الامام ہے۔ اس کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ کا قول ہے:۔ "جو شخص فاتحہ کو دیانۃً چھوڑ دے تو اس کی نماز جائز ہے" (ترمذی)

اس واسطے ایسے مسائل اجتہادیہ میں تشدد نہ کرنا چاہئے ورنہ بات دور تک جائیگی۔ رہی نماز کی قبولیت اور عدم قبولیت یہ خدا کے اختیار میں ہے۔

الیس اللہ باعلم بما فی صدور العالمین

رہا شرک وبدعت وہ مقلد کرے یا غیر مقلد۔ ہر ایک کو جہنمی بنادیتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۱ } جب روز اول سے خداوند تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا کہ امام حسینؓ کو یزید اور اسکے لوگ اس ذلت وخرابی سے شہید کرینگے۔ جس کی خبر حدیث میں آئی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں یزید اور اسکے لوگ قابل لعنت وجہنمی ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ تقدیر میں پہلے سے لکھا گیا تھا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۱ } مقتول کے حق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ قتل ہوگا تو قاتل کے حق میں ثبت ہے کہ وہ ناحق قتل کے باعث مجرم ہوگا۔ شہید کا رتبہ اگر تقدیر میں ہے تو قاتل مجرم کی سزا بھی تقدیر میں مقدر ہے۔ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَاب۔

س ۱۰۲ } امام حسینؓ کے قاتل کون تھے؟ شیعہ یا سُنی۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۲ } امام حسینؓ کے قاتل نہ شیعہ تھے نہ سُنی۔ دنیادار حکومت کے یار تھے۔ جیسے گذشتہ جنگ میں بغداد اور قسطنطنیہ کی فتح میں شریک ہونے والے۔

س ۱۰۳ } شیخ عبد القادر جیلانی بغدادیؒ کونسا مذہب رکھتے تھے۔ وہ آمین رفع یدین کرتے تھے یا نہیں

(سائل مذکور)

ج ۱۰۳ } پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغیر کسی فرقہ وارانہ تقید کے اعتقاداً اور عملاً قرآن وحدیث کے پیرو تھے غنیہ میں ان کا قول موجود ہے:۔

اجعل الکتاب والسنۃ اماما لک

ان کو مقلد کہنا ان کی توہین کا مترادف ہے۔ کیونکہ تقلید کرنا جاہل کا کام ہے۔ التقلید وظیفۃ الجاھل۔ اور حضرت پیر صاحب رفع یدین آمین بالجہر کیا کرتے تھے۔ (غنیہ)　(باقی آئندہ)

شاشی کے یہ ہیں :-

قلنا لی قولہ تعالیٰ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ان الکتاب جعل جلد المأۃ حداً للزنا فلا یزاد علیہ التغریب حداً لقولہ علیہ السلام البکر بالبکر جلد مأۃ وتغریب عام بل یعمل بالخبر علیٰ وجہ لا یتغیر بہ حکم الکتاب فیکون الجلد حداً شرعیا بحکم الکتاب والتغریب مشروع سیاسۃ بحکم الخبر۔ (شاشی)

مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو زانی کے لئے جلاوطنی کا حکم بھی آیا ہے وہ شرعی حد میں داخل نہیں بلکہ سیاسی حکم ہے جو قاضی (حاکم) کی رائے پر موقوف ہے۔ ہمارے باریک بین فقہاء نے سزائے جلاوطنی کو قرآن کے مقابل ہونے کی وجہ یہاں تو حد شرعی سے خارج کر دیا۔ لیکن رجم (سنگسار زانی) کو حد شرعی میں داخل کر لیا۔ چنانچہ فقہا کا فتویٰ یہ ہے :-

اذا وجب الحد وکان الزانی محصناً رجمہ بالحجارۃ حتی یموت۔ لانہ علیہ السلام رجم ماعزاً وقد احصن (ہدایہ)

یعنی زانی ناکح (شادی شدہ) ہو تو سنگسار کیا جائے کیونکہ آنحضرت نے ماعز کو سنگسار کیا تھا جو شادی شدہ تھا۔

اڈیٹر صاحب ترجمان! آپ کی فقیہانہ نظر میں فقہاء کے اس رویہ میں کچھ اختلاف نظر آتا ہے یا نہیں کہ زانی کے لئے جلاوطنی تو حد شرعی نہ ہو کیونکہ وہ قرآن کے مقابل حدیث کا حکم ہے لیکن رجم باوجود حدیثی حکم ہونے کے حد شرعی ہو۔

تلك اذاً قسمۃ ضیزیٰ

ہم جو چپ ہوں تو ستری کہلائیں
شیخ چپ ہو تو توکل ٹھیرے

ناظرین! ہم نے یہ دو تین مثالیں بطور نمونہ پیش کی ہیں ورنہ کتب اصول فقہ میں ایسی مثالیں بے شمار ہیں، جن میں اپنے مذہب کی پشتی بانی کیلئے حدیثوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ بلکہ اصول ہی ایسے بنائے گئے ہیں جن سے اپنا مذہب قوی ثابت ہو اور حدیثیں متروک قرار پائیں۔ فاضل اڈیٹر صاحب اگر اس بحث کو آگے چلائیں گے تو ہم بھی آہستہ آہستہ مثالیں پیش کرتے رہیں گے۔ سر دست اتنا ہی کافی ہے۔

گفتگو آئین درویشی نہ بود
ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

جواب الجواب ترجمان کے مذکورہ استدراک پر مولوی جانباز محمد خان صاحب محمدی حیدرآبادی نے ترجمان میں اپنا مراسلہ درج کرایا۔ جس میں بحوالہ ملل و النحل شہرستانی وغیرہ طریق محدثین اور طریق اہل الرائے میں فرق بتلایا۔ اسکے جواب میں مدیر صاحب ترجمان یوں گویا ہوئے کہ :-

"ہم یہ بتانا چاہتے تھے کہ جو لوگ آج اتباع حدیث کے علم بردار بنے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو طریق محدثین کا متبع کہتے ہیں وہ دراصل محدثین کی تقلید میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ وہ تقلید کو مٹانے کے لئے اٹھے تھے مگر ایک طرح کی تقلید کو چھوڑ کر خود ہی ایک دوسری طرح کی تقلید میں گرفتار ہو گئے اور اب مزید بدقسمتی یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حضرات کو یہ احساس بھی نہیں رہا ہے کہ اتباع حدیث اور طریق محدثین کے اتباع اور محدثین کی تقلید میں فرق کیا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص $\frac{297}{57}$)

اہلحدیث واقعی یہ تینوں مضامین امتیاز کے قابل ہیں جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ و طہارت، فن روایت و فقاہت اور ان کی تقلید۔ یہ تینوں مفاہیم الگ الگ ہیں۔ عام طور پر ان کی تقلید کے ثبوت میں انکے تقویٰ و طہارت کو یا بعض وقت ان کی فقاہت کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ گمان ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ مدیر صاحب ترجمان مقلدین کے فعل کو اسی طرح مکروہ سمجھتے ہونگے جس طرح مذکورہ مزعومہ اہل حدیث کے طریق عمل کو۔ ہم شکر گذار ہیں کہ مدیر صاحب نے ان تینوں مفاہیم کو الگ الگ بالوضاحت پیش کر دیا ہے :-

"حدیث کا اتباع یہ ہے کہ جو خبر تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچے اسکو روایت اور درایت کے اصول پر جانچ کر دیکھو۔ جب یہ اطمینان ہو جائے کہ وہ صحیح ہے یا اس کی صحت کا ظن غالب ہے تو اس کی پیروی کرو۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اس کے بعد طریق محدثین کا اتباع یہ ہے کہ جس حدیث کی صحت کا تمہیں اطمینان ہو گیا ہے اس سے احکام کا استنباط اُس طریقہ پر کرو جسکو اہل حدیث نے اختیار کیا تھا اور اس طریقہ سے اجتناب کرو جسے اہل الرائے پسند کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق بھی اہل حق کا طریق ہے۔ اور اگر کسی شخص کا رجحان اس کی طرف ہے تو اسے حق حاصل ہے کہ اس کا اتباع کرے۔ ہم کو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔" (ترجمان القرآن ص $\frac{298}{58}$)

اہلحدیث خاکسار مدیر اہلحدیث مع اپنے احباب کرام اور دوسرے روشن خیال اہل حدیثوں کے مدیر ترجمان القرآن کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہم خدام اہل حدیث کا طریق عمل یہی ہے جو آپ نے ذکر کیا ہے۔ کیونکہ مذہب اہل حدیث کا خلاصہ ہی یہ ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

[illegible] کا کل اعتراض مقولہ (جو درج ذیل ہے) وہ ہم پر وارد نہیں ہو سکتا۔

"قابل اعتراض جو چیز ہے وہ محدثین کی تقلید ہے۔ اور انکی تقلید یہ ہے کہ تم روایت اور درایت اور استنباط احکام میں بالکل محدثین پر اعتماد کر لو اور تحقیق صرف اس چیز کا نام رکھ دو کہ کتب حدیث کی چھان بین اور اقوال محدثین کی تلاش و جستجو کی جائے اور جو چیز وہاں جس صورت میں مل جائے اسی صورت میں لے لیا جائے۔ یہ اگر تقلید نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر اصول کے اعتبار سے اس طریقہ اور آئمہ اربعہ کی تقلید کرنیوالوں کے طریقہ میں کیا فرق ہے وہ اپنے ائمہ کی باتیں آنکھیں بند کر کے قبول کرتے ہیں

ملکی مطلع

ہماری اسمبلی ہمیں کیا رہنمائی کر رہی ہے

حضرت مسیح کا قول انجیل میں مذکور ہے کہ آپ نے حواریوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

تم زمین کے نمک ہو۔ نمک سے سب چیزوں کا ذائقہ اچھا ہو جاتا ہے لیکن اگر نمک ہی بگڑ جائے تو اسے اچھا کون کرے؛

یہ حکیمانہ مقولہ بہت صحیح ہے۔ جس سے ہماری آج کل کی خانہ جنگیوں کا عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کی مختلف قومیں جن میں جہالت کی اکثریت ہے آپس میں سر پھٹول کرتے رہتے ہیں۔ اس کے اسباب کیا ہیں؟ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کا مقولہ اس جگہ خوب چسپاں ہوتا ہے جس طرح حضرت مسیح کے زمانے میں آپ کے حواری مذہبی نقطہ نگاہ سے چیدہ اشخاص تھے۔ اسی طرح آج کل کے زمانے میں ممبران اسمبلی اور ممبران کمیٹی اعزازی حیثیت سے چیدہ افراد ہوتے ہیں مگر ان کا یہ حال ہے کہ ہر ہفتے ان کی لڑائی کی خبریں آتی ہیں۔ اس ہفتے ہماری اسمبلی نے جو نمونہ دکھایا ہے وہ اخباری الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ وزیر اعظم نے ایک تقریر کے دوران میں ایک جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ان اشخاص نے جو اپنے آپ کو کانگرسی کہتے تھے متشددانہ مظاہرہ کیا۔ لالہ دیش بندھو نے کہا کہ یہ مظاہرہ ایک وزیر کے اشتعال دلانے پر کیا گیا۔ سر چھوٹو رام نے سمجھا کہ ان پر الزام لگایا گیا ہے۔ انہوں نے جھٹ کہہ دیا کہ "یہ احمقانہ الزام ہے"۔ اس پر اپوزیشن کی طرف سے الفاظ وائس لو کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ شور و شر برپا ہو گیا۔ دونوں طرف سے خوب جوش و خروش کا اظہار کیا گیا۔ کچھ دیر کے لئے اتنا شور رہا کہ سپیکر کو کئی بار "آرڈر آرڈر" کہنا پڑا۔ سر چھوٹو رام اور دیوان چمن لال دونوں جوش سے اپنے اپنے بنچ پر ہاتھ مار رہے تھے۔ آخرکار کچھ دیر بعد کاروائی پھر شروع ہوئی"

(پرتاپ لاہور ۵۔ مارچ سنہ رواں)

اسی طرح لائل پور میونسپل کمیٹی کے ممبروں کے درمیان باہمی جنگ و جدل کی اطلاع آئی ہے جو اسی اخبار (پرتاپ) کے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"گذشتہ رات وائس پریذیڈنٹوں کے انتخاب کے لئے مقامی میونسپل کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں نہایت افسوسناک نظارے دیکھنے میں آئے۔ چونکہ انتخاب میں زبردست مقابلہ ہونے کی توقع تھی۔ اسلئے میونسپل ہال کے باہر بھاری تعداد میں لوگ جمع ہو گئے تھے اور سخت جوش پھیل رہا تھا۔ چونکہ سردار سمپورن سنگھ ایم۔ ایل۔ اے پریذیڈنٹ وقت مقررہ پر نہ پہنچے اس لئے مسٹر گنیش دت یہ کہہ کر کہ میں وائس پریذیڈنٹ ہوں۔ اس لئے جب تک نیا انتخاب نہیں ہوتا صدارت کے فرائض سرانجام دینا میرا حق ہے۔ کرسی صدارت پر بیٹھ گئے۔ ملک لکھمیداس کے حامیوں نے صدارت کے لئے ان کا نام پیش کیا۔ اور وہ بھی صدارت کرنے کے لئے دوسری کرسی پر بیٹھ گئے۔ ابھی اس جھگڑے کو شروع ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ سردار سمپورن سنگھ بھی آ گئے۔ مسٹر گنیش دت نے اپنی کرسی ان کے لئے خالی کر دی۔ لیکن مسٹر لکھمیداس نے کاغذات کو جو پریذیڈنٹ کے پاس ہونے چاہئیں تھے دینے سے انکار کر دیا۔ سردار سمپورن سنگھ ڈپٹی کمشنر کو ٹیلیفون کرنے کے لئے گئے تو لالہ لکھمیداس نے ان کی کرسی پر قبضہ کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈپٹی کمشنر نے آکر وزیٹروں اور اخبارات کے نمائندوں کو ہال سے باہر نکال دیا۔ آپ نے ممبروں سے کہا کہ میں صرف اسی حالت میں مداخلت کرونگا اگر ہاؤس مجھے متفقہ طور پر چیئرمین کا فیصلہ کرنے کے لئے ثالث مقرر کرے۔ لالہ رام نرائن ایم۔ ایل۔ اے اور لالہ بھگت رام نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ڈپٹی کمشنر چھ ممبروں کے ساتھ اجلاس سے باہر چلے گئے۔ اور اجلاس میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ مسٹر لکھمیداس یہ اعلان کر کے کہ وہ وائس پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں۔ اجلاس سے باہر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد سخت ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اور دونوں پارٹیوں کے حامیوں نے ایک دوسرے کو مکے رسید کرنے شروع کر دیئے۔ ایک دوسرے پر کرسیاں بھی پھینکی گئیں۔ آخرکار امن قائم کیا گیا اور سردار سمپورن سنگھ کی صدارت میں میٹنگ شروع ہوئی اور ڈاکٹر نند لال کو باضابطہ طور پر وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ڈپٹی کمشنر کے چلے جانے کے بعد مسٹر لکھمیداس کی پارٹی نے انہیں وائس پریذیڈنٹ منتخب کر دیا۔ مسٹر لکھمیداس نے ایجنڈا کی باقی مدوں پر غور کئے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا۔ ممبر منتشر ہو رہے تھے کہ ان پر چاروں طرف سے کرسیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ اس کے بعد مخالف پارٹی نے ایک مختصر سی میٹنگ کی۔ گذشتہ اجلاس کی کاروائی کی تصدیق کی گئی۔ اور ڈاکٹر نند لال کو وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا" (پرتاپ ۵۔ مارچ سنہ رواں صفحہ)

اہلحدیث یہ ہیں ہمارے ملکی لیڈروں کے اخلاق۔ پھر حضرت مسیح کا مقولہ کیوں نہ صحیح ثابت ہو اور کیوں نہ ملک میں فسادات ترقی کریں۔ ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

مسجد شہید گنج اور شہادت حضرت عثمان رض

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس مظلومی کی حالت میں شہید ہوئے تھے۔ مسجد شہید گنج بھی اسی ظالمانہ

متفرقات

اہلحدیث کے بہی خواہ اس کی توسیع اشاعت میں مشغول رہا کریں۔ تساہل سے ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اہل حدیث مساجد کے امامان و واعظین حضرات بھی اپنے سامعین کو اس کی خریداری کی ترغیب دے کر اپنے قومی فرض کو ادا کرتے رہا کریں۔

شکریہ اصحاب ذیل کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنائے۔ امید ہے آیندہ بھی اسے اپنی یاد سے فراموش نہیں فرمائینگے بلکہ بیش از پیش سعی فرماتے رہیئگے۔
جناب انعام رسول صاحب مراد آبادی۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب شورکوٹی ۲ خریدار۔ حاجی محمد شفیع صاحب دہلی مولوی عبدالحفیظ صاحب خانپوری۔ سید عبدالسلام صاحب ابدصیا۔ جناب محمد شفیع صاحب مئوی۔ بابو عطاءاللہ صاحب نوشہرہ۔ حاجی عبدالکریم صاحب بمبئی۔ منشی عبدالرزاق صاحب ضلع بجنور۔

وی پی بھیجے گئے مندرجہ خریداروں (جنکی قیمت ماہ فروری میں ختم تھی) کے نام اہلحدیث ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء وی پی بھیجا گیا ہے۔ جن کی طرف سے وی پی واپس آئیں گے ان کے نام آیندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۴۴ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ - ۳۵۶۶ -
۴۳۵۱ - ۴۳۸۷ - ۴۵۹۳ - ۵۴۰۵ -
۵۴۱۹ - ۶۳۷۸ - ۷۷۹۳ - ۸۷۵۹ -
۹۳۵۶ - ۹۸۱۰ - ۱۰۱۷۸ - ۱۰۶۲۲ -
۱۰۸۵۲ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۰۸ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۳۴۴
۱۱۳۴۶ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸ - ۱۱۸۲۸ -
۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۳ - ۱۱۸۳۷ - ۱۱۹۰۶ -
۱۱۹۵۰ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۱۵۴ - ۱۲۱۵۷ -
۱۲۱۹۲ - ۱۲۲۱۶ -

سلطان العلوم دیوبند مولوی تقی احمد صاحب صدیقی دیوبندی جنہوں نے پہلے ایک ماہوار رسالہ قاسم العلوم جاری کیا ہوا تھا۔ مگر کچھ عرصہ سے بند تھا۔ ایک نیا رسالہ "سلطان العلوم" کے نام سے جاری کیا ہے۔ جس میں علمی، اخلاقی، تاریخی اور مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ عہ۔ پتہ: منیجر سلطان العلوم دیوبند

شمع توحید کی اشاعت کے لئے ۵۔ مارچ ۱۹۳۶ء تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں۔
مولوی فریدالدین صاحب سرادہ عہ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار ۶۔ مولوی عنایت اللہ صاحب بہاولنگر ۶۔ شیخ دین محمد صاحب ٹیلیگرافسٹ ۶۔ بابو عبدالرزاق صاحب ۸ر۔ خواجہ محمد خالق صاحب ۸ر جملہ مہ۔ معرفت شیخ دین محمد صاحب ٹیلیگرافسٹ بہاولنگر جماعت اہل حدیث کا گنارہ ۵ہ
کل میزان ۳۳۷ - ۱ - ۰ روپیہ

مقدمہ فنڈ از اصحاب اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ معرفت حاجی عبدالکریم صاحب یکصد۔
میزان ۵۲۷/- روپیہ۔ خرچ تا یکم ۵ ۹/۱۲/۱۹۵
بقایا ۳ - ۱ - ۳۳۱ روپیہ

عید آنہ فنڈ از جماعت اہل حدیث جنیال ضلع گوجرانوالہ معرفت مولوی ابراہیم صاحب ۳ر

امداد اہل حدیث کانفرنس حاجی عبدالکریم صاحب مومن پورہ بمبئی عہ۔ حافظ عبدالرزاق صاحب بھوارہ ضلع دربھنگہ ۶

مدرسہ دار الحدیث مکہ معظمہ از جناب منشی حبیب اللہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر چک ۱۲۲ ریاست بہاولپور ۶

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ از منشی حبیب اللہ صاحب مذکور ۶۔

تعبیر خواب خواب یہ ہے کہ ایک لالٹین مثل بوتل کی اس میں نور چمک رہا ہے۔ نور کے ایک طرف کنواں بلٹ ز الاجاری ہے۔ نور تک مونہہ پہنچ جاتا ہے لیکن ہاتھ نہیں پہنچتا۔ دل کو بڑا ہی اچھا لگتا ہے۔ تاثیر بھی سرد ہے۔ کوئی صاحب صحیح تعبیر لکھیں۔
(خریدار اہلحدیث ۱۱۹۷۵)

تلاش گمشدہ ایک شخص مسمی ہدایت علی ولد قطب الدین عمر تقریباً ۳۵ سال۔ رنگ گندم گوں۔ درمیانہ پتلا قد۔ چہرہ گول۔ ساکن گمڑیالہ کا تقریباً پونے دو سال سے لاپتہ ہے۔ گھر سے کلکتہ کو گیا تھا ۲ یوم کلکتہ رہا بعد ازاں لاپتہ ہے۔ اس کی بیوی کے اخراجات کا کوئی انتظام نہیں اگر وہ خود اس مضمون کو پڑھے تو اپنی جائے رہائش سے اطلاع دے۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب اسکو دیکھیں تو مجھے اطلاع دیں۔ (مولوی غلام محمد گوٹھ حاجی نظام الدین ڈاکخانہ کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ)

اسلام کی فتح موضع دھواں ساہی ضلع کٹک میں مابین مسلمانان دھواں ساہی و مرزائی جماعت تین دن تک زبردست مناظرہ ہوا۔ پہلے دن حیات مسیح۔ دوسرے و تیسرے دن اجراء نبوت غیر تشریعی و صداقت مرزا موضوع مباحث تھا مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالغفور مناظر تھے۔ باوجودیکہ خود قادیانیوں نے یہ شرط پیش کی تھی کہ ہر ایک مدعی اپنے دلائل قرآن سے پیش کرے۔ لیکن باوجود اصرار فریق ثانی نے ایک بھی آیت نہیں پیش کی جس سے اجراء نبوت غیر تشریعی صداقت مرزا کا ثبوت ہوتا ہو۔ جس سے متاثر ہو کر ایک شخص اسی محلہ کا محمد عرفان نامی اپنے عقائد باطلہ سے

طرق پر شہید کی گئی جس طرح اُس زمانے کے سیاسی لوگوں نے انقلاب حکومت کے لئے حضرت عثمان رضہ کی شہادت کو حصول مقصد کا ذریعہ بنا لیا تھا۔ اسی طرح آج کل کے پولیٹیکل لوگ مسجد شہید گنج کو انقلاب حکومت کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے کانگرسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال نے مظفر نگر میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان پنجاب میں کانگرس کی حکومت قائم کرا دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ کانگرس مسجد شہید گنج مسلمانوں کو اس کی اصلی حالت میں واپس دلا سکتی ہے اگر میں وعدہ پورا نہ کروں تو مسلمانوں کو اختیار ہے کہ مجھے گولی سے اڑا دیں۔ (الجمعیۃ دہلی ۵ مارچ)

ہماری سیاسی نگاہ میں ڈاکٹر صاحب کا ایسا کہنا پولیٹیکل اصطلاح میں صحیح ہے جیسے شاعرانہ تخیل میں استاد غالب کا یہ کہنا صحیح ہے کہ

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اسکے اشکِ چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

ڈاکٹر صاحب نے بمبئی کی پانچ مسجدوں کا جو حوالہ دیا ہے وہ گورنمنٹ کی مقبوضہ تھیں۔ لیکن مسجد شہید گنج سکھ قوم کے قبضے میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی نظر خواہ مخواہ بمبئی پر جا پڑی۔ اس کی مثالیں تو لاہور میں بھی مل سکتی ہیں کہ گورنمنٹ نے مسجد شاہ چراغ اور ریلوے اسٹیشن کے آس پاس چند مسجدیں مسلمانوں کے حوالے کر دیں جو گورنمنٹ کے قبضے میں تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنے مقبوضہ کو تو چھوڑ سکتی ہے لیکن کسی دوسری قوم کے مقبوضہ کو نہیں دلا سکتی۔ باقی رہا گولی سے مار دینا یہ فقرہ بھی سیاسی اصطلاح میں کہا گیا ہے۔ اسکی حقیقت کچھ نہیں۔ ایسے فقروں کے موجد اول جناب مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ جنہوں نے ڈپٹی آتھم (عیسائی) کے متعلق کہا تھا کہ اگر وہ میری پیشگوئی کے مطابق پندرہ مہینے میں نہ مرے تو میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، میرا منہ کالا کیا جائے اور مجھے پھانسی دیا جائے وغیرہ (جنگ مقدس)

وہ جانتے تھے کہ ایسا ہونا موجودہ حکومت میں مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب بھی جانتے ہیں کہ حکومت خواہ کانگرس کی ہو یا انگریزی کی اتنے سے جرم پر گولی سے مار دینا جائز نہیں سمجھتی۔ اس لئے ہم ایسے وعدے کو شاعرانہ تخیل سے کم نہیں سمجھتے جس کی بابت استاد غالب نے کہا ہے

؎ تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

لواری، قادیان اور حج بیت اللہ

مسلمانوں میں باوجود اختلافات کثیرہ کے چند مسائل پر بالکلیہ اتفاق ہے۔ منجملہ ان کے خانہ کعبہ کا حج بھی ہے۔ مسلمان کسی خیال یا کسی عقیدے کا ہو بحکم اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا۔ حرم کعبہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ آج تک کسی اسلامی گروہ کو یہ جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ مناسک حج اپنے مرکز میں ادا کرے کیونکہ یہ حکم قرآنی الفاظ میں منصوص ہے جس میں کسی امام یا مجتہد کو اختلاف نہیں سب سے پہلے ایک دھیمی سی آواز قادیان سے اٹھی کہ مرزا صاحب قادیانی نے الہام شائع کیا کہ ہم (مرزا) مکے میں مریں گے یا مدینے میں۔ لیکن جب وہ لاہور میں فوت ہو کر قادیان میں دفن ہوئے تو اتباع مرزا نے ان دونوں شہروں کو مجازی طور پر مجازی طور پر مکہ مدینہ قرار دیا۔ بلکہ اس پر یہ تفریع بھی کی گئی کہ قادیان کے سالانہ جلسے کو بروزی حج قرار دیا گیا۔ جب لاہوری پارٹی نے اس پر لے دے شروع کی تو بدنامی کے خوف سے ایسا کہنا چھوڑ دیا۔

سنا گیا ہے کہ صوبہ سندھ میں لواری ایک مقام ہے۔ جہاں کسی بزرگ کا مزار ہے۔ وہاں کے گدی نشین پیر نے بحکم ؎

کوئے جاناں سے خاک لائینگے
اپنا کعبہ جدا بنائیں گے

لواری کو مکہ شریف، کنوئیں کو زمزم، مقبرے کو بیت اللہ اور قبرستان کو جنت البقیع کا قائم مقام قرار دیکر اپنے مریدوں کو مصنوعی حج کی ترغیب دلائی جس کے نتیجے میں بہت سے لوگ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے* جس سے متاثر ہو کر امسال جمعیۃ العلماء سندھ نے اس مصنوعی حج پر پکٹنگ لگایا۔ جس میں بہت سے رضا کار گرفتار ہوئے جو بعد میں رہا کر دیئے گئے۔

ہمارے خیال میں یہ سب کام زرطلبی اور شکم پروری کے لئے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کرے +

ایک تردید

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لاہور کے ایک اُردو روزنامہ میں ایک اطلاع بدیں مضمون شائع ہوئی کہ محکمہ آبکاری نے امرتسر شہر کے مزید پانچ ریسٹورنٹوں کو دیسی شراب فروخت کرنے کی اجازت کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اطلاع سراسر غلط ہے حکومت پنجاب نے ایسے مکانات میں جن کو ریسٹورنٹ سمجھا جاتا ہے۔ شراب خوری کے قبیح دستور کے انسداد کے واسطے گذشتہ ماہ اگست میں ایک اشتہار شائع کیا تھا جس کی رو سے یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے لاہور اور امرتسر میں ایسے مکانات پر شراب پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ لیکن عوام خاصکر ان اشخاص کی جو شہر میں اقامت نہیں رکھتے سہولیت کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری سمجھا گیا تھا کہ موزوں احاطہ جات کی محدود تعداد یعنی لاہور شہر میں سات اور امرتسر شہر میں ۱۰ احاطے احتیاط سے منتخب کر لئے جائیں اور ان کو متذکرہ بالا احکام سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اور یہاں شراب بیچنے کی نہیں بلکہ پینے کی اجازت دی جائیگی۔

اس سے ظاہر ہے کہ شراب کی فروخت کے لئے نئے مکانات کے متعلق اجازت دینا تو کجا حکومت پنجاب نے فی الحقیقت ان سینکڑوں مقامات پر شراب پینے کی بندش کر دی ہے جہاں یہ پہلے پی جاتی تھی۔ (۲۹ نومبر)

مومیائی

۱۸؍ تولہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۸۔ آدھ پاؤ ۵؍۔ پاؤ بھر ۱۰؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب بشیر احمد صاحب بلدرواجناب کے ہاں سے پانچ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی چار چھٹانک عزیزوں میں تقسیم کردی اور ایک چھٹانک خود استعمال کی جس سے یک گونہ فائدہ محسوس ہو رہا ہے۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۶۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب داؤد داد صاحب مجاور پٹیالہ۔ میں نے خود کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے پانچ چھ مرتبہ مومیائی منگائی بہت ہی مفید ہوئی۔ اب میرے ایک خویش کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱ و دوا مروارید ی نمبر ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴؍۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ ۸؍۳ پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱

جلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (۳؍)

دوا مروارید ی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو آئمہ ضلع الہ آباد یوپی

سرمہ نور العین

۱؍

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱؍

پتہ:۔ مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

بے کار نہ بیٹھو

۹

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس میٹھی دوا نے بفضلہ صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔

بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔

جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

پتہ:۔ مینیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہر قسم کی چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ دیدہ زیبی گ...

(۳۵۸) (۵۷)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵ — نمبر ۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم داشتن

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ــــہ
عام خریداران سے 〃 ــہ
〃 〃 ششماہی ــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ — — — ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۶۱)

امرتسر ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

درسِ توحید

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب نعیم پٹھانکوٹ)

خدا سے رشتۂ بیم و رجا کر استوار اپنا
رفوئے زخم جسم و جاں سے تو ناآشنا بن جا

اسی کی ذات بے ہمتا ہے بس قابل پرستش کے
رہِ توحید پر ثابت قدم رہ پارسا بن جا

اسی کی ذات ہے عقدہ کشا و دستگیر اپنی
درِ اغیار سے ہو دستکش اور باخدا بن جا

کیا تخلیق جس نے درخورِ حاجت روائی وہ
ہے اصل بندگی یہ دشمنِ ریو و ریا بن جا

توقع کشودِ غنچۂ امید اٹھا سب سے
تو خود حسن عمل سے آپ اپنا رہنما بن جا

حباب آسا ہے جب یہ فرصت ہستی تو اے غافل
سراسر بے نیاز این و آں ہو باخدا بن جا

تمنا ہے غم دنیا سے گر آزاد ہونے کی
تو اسکے در کا اے ہمدم مری صورت گدا بن جا

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ بزرگان اہل حدیث کب ہندوستان آئے اور ان کی اس وقت سے لیکر آجتک کی مذہبی علمی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیا و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابلدید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث۔ ار۔ حدیث کی پہلی کتاب ۴ر۔ ناجی فرقہ کون ہے منزیا اہلحدیث قیمت ۴ر۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲ر۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر جلد سنہری ۱۲ر۔ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۱۲ر

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث جنتری ملتہ غشہ لاہور

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اسکا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (کرنولس)، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصولڈاک

منگوانے کا پتہ: منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

طبی مجربات

سرمہ نور نظر یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے، اسکی سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اس کے استعمال سے دھند، جالا، پھولا، سرخی چشم ابتدائی [illegible] دنوں میں دور ہو جاتے ہیں [illegible] اگر اس کا ہمیشہ استعمال کیا جائے تو [illegible] دور ہو جاتی ہے قیمت [illegible] تولہ

حب مقوی باہ [illegible] جریان، کثرت احتلام، سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر طاقت مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ۱۲ر

طلائے خاص آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا۔ یہ طلا ایسا نادر اور عجیب [illegible] کل عیوب کو چند دنوں میں دور کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے گئے گزرے سالہا سال کے [illegible] عجیب نعمت ہے۔ قیمت ۵ر

تریاق رحم رحم سے ہر قسم کے سیلان رطوبت کو رو کتی ہے۔ بچے پیدا ہو کر مر جانے اور اسقاط حمل کی عادت کو دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ قیمت ۴ خوراک ۱۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگھ امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲ر۔ محصول ڈاک ۴ر نمونہ ۱۲ر

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، علامات قواعد گرامر اور اُردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت [illegible] دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کر [illegible] سی مدت میں انگریزی زبان بآسانی کر سکتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث

مغفرت، خاتمہ شائیہ تبرکی فہرست لب [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۵- محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

شرک اور "آریہ مسافر"

شرک ایسا برا فعل ہے کہ جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ بھی شرک کو برا سمجھتے ہیں۔ ہندو قوم بت پرست ہے مگر آریہ سماجی بت پرستی سے منکر ہیں۔ لیکن خدا کے ساتھ روح مادہ کو بھی قدیم مانتے ہیں۔ (ہم اس بحث کو یہاں نہیں چھیڑتے کہ اسلامی اصطلاح میں آریہ سماج بھی مشرک ہیں) بلکہ ہمارے آج کے مضمون کا رخ "آریہ مسافر" کے ایک مضمون کی طرف ہے جس میں اس نے مسلمانوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر ملکی ترقی نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مسلمان دوسری قوموں کو ناقابل معافی گناہ شرک میں مبتلا سمجھ کر نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اخبارات میں انجمن جمعیتہ العلماء کے صدر مولوی کفایت اللہ صاحب کے نئے فتوے کا چرچا ہو رہا ہے کہ ایک نیک سے نیک مشرک سے یزید جیسا مسلمان بھی بہتر ہے اور اس کے لئے دلیل پیش کی جاتی ہے کہ خدا اور سب گناہ معاف کر سکتا ہے لیکن شرک کے گناہ کی معافی نہیں ہو سکتی۔

جمعیتہ مذکورہ کو اپنی دیش بھگتی کا فخر ہے۔ اور مسلمانوں کی دیگر فرقہ دارانہ انجمنوں کی نسبت قوم پرستی کا یہ زیادہ دم بھرتی ہے۔ کانگرس کا ساتھ دینے میں بھی یہ پیش پیش رہی ہے۔ لیکن سمجھ نہیں آسکتی کہ جو لوگ غیر مذاہب کے لوگوں کے متعلق اس قدر نفرت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ مل کر ملکی ترقی کا کام کیسے کر سکتے ہیں"

(آریہ مسافر۔ لاہور ۶ مارچ ۱۹۳۸ء ص۲)

اہلحدیث | مہاشہ اڈیٹر کو صدر جمعیتہ العلماء کے قول سے اتنا رنج ہوا کہ اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ ایسے خیالات والے لوگ غیر مذاہب کے ساتھ مل کر ملکی ترقی نہیں کر سکتے۔ مگر مہاشہ جی اپنی مذہبی کتاب کو بھول گئے یا دانستہ انہوں نے تجاہل کیا۔ غور سے سنیں۔ ان کے گورو سوامی دیانند جی ہدایت کرتے ہیں کہ

"وید کی مذمت کرنے والے منکر کو ذات اور ملک سے نکال دینا چاہئے"

(ستیارتھ باب ۳۔ نمبر ۵۲)

مہاشہ سجنو! | جانتے ہو کہ ویدوں کی مذمت اور ان سے انکار کرنے والے کون کون لوگ ہیں۔ سب سے پہلے جین پھر بدھ مت والے پھر سکھ جن کے گورو گرنتھ میں ویدوں کی مذمت درج ہونے کے باعث ان کے عقیدے کا جزو اعظم بن گئی ہے۔ سب سے آخیر رادھا سوامی مت کے ست سنگی جن کے ستو(؟) گورو کی تصنیف ویدوں کی تردید میں شائع شدہ ہے۔ اگر نہ دیکھی ہو تو دیال باغ آگرہ سے طلب کر کے دیکھ لیں۔ کیا یہ سب لوگ ملک سے نکالے جائینگے؟

صدر جمعیتہ العلماء کا فتویٰ سوامی جی کے فتوے سے تو بہت نرم ہے۔ کیونکہ وہ صرف ایک اعتقادی بات ہے جیسے سوامی جی نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ وید کا منکر دہریہ ہے۔ (ستیارتھ باب ۸ نمبر ۱)

دلی اعتقاد میں کسی شخص کو گمراہ سمجھنا اور بات ہے مگر ملک سے خارج کر دینے کا حکم دینا اور بات ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کمیٹیوں اور اسمبلیوں میں مختلف الخیال اور مختلف العقائد لوگ شریک ہیں مگر ملک کی بہتری پر سب متفق نظر آتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی کسی کو قابل اخراج نہیں سمجھتا۔ ہاں سوامی جی کے حکم کے مطابق ویدوں کو نہ ماننے والے یا ان کے حق میں بدعقیدہ رکھنے والے جو سکھوں کے گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے کہ

ع وید کتیب افترا بھائی دل کا بھید نہ جائے

بقول سوامی جی یہ سب لوگ ملک سے اخراج کے قابل ہیں نہ اسمبلی کے ممبر ہو سکتے ہیں نہ کمیٹی کے بلکہ ووٹر بھی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ ان کا جرم اس قابل نہیں کہ ان کو ملک میں رہنے دیا جائے۔

آج کل سیاسی قیدیوں کے چھڑانے پر زور دیا جاتا ہے (اور کانگرس بھی سفارش کرتی ہے) جو غالباً چھوٹ جائینگے۔ مگر ان بے چارے منکرین وید کو ملک میں رہنے کی اجازت کون دیگا اور کون انکی سفارش کرے گا؟

امید ہوتی تو آریہ سماج سے ہوتی مگر افسوس کہ وہ بھی ان بے چاروں کو اپنے گورو کی تعلیم کے ماتحت کورا جواب دیگی۔ اس وقت یہ بیچارے ستم رسیدہ اپنا ٹوٹا پھوٹا سامان اٹھا کر ہندوستان سے نکلتے ہوئے غالباً یہ شعر پڑھتے جائینگے ؎

ہم نے چاہا تھا سماج سے کرینگے فریاد
حیف ہے وہ بھی تیرا چاہنے والا نکلا

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۸ء

—— بہت سے حجاج کرام زیارت حرمین شریفین سے فراغت حاصل کر کے واپس آ گئے ہیں۔ باقی عنقریب واپس آنے والے ہیں۔

—— شاہ فاروق فرمانروائے مصر آیندہ موسم بہار میں انگلستان کی سیاحت کا عزم رکھتے ہیں۔

—— بیروت کے تاجروں نے اہل فلسطین کی ہمدردی میں یہودی و انگریزی مال کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔

—— مصر کے سابق وزیر اعظم توفیق پاشا انتقال کر گئے۔ انا للہ!

—— ایران و عراق کی حکومتوں میں ایک معاہدہ ہونے سے حکومت عراق نے شط العرب کا حصہ جو ابادان کے سامنے ہے۔ حکومت ایران کے سپرد کر دیا ہے۔ بصرہ کی بندرگاہ دونوں حکومتوں کے مشترکہ استعمال میں آیا کرے گی۔

—— حکومت ایران کے وزیر خارجہ عنایت اللہ خان دو ماہ کی علالت کے بعد فوت ہو گئے۔

—— جرمنی نے ۱۲۔ مارچ کو آسٹریا پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں اپنی وزارت قائم کر دی ہے۔ حکومت فرانس و برطانیہ اس واقعہ کے خلاف پروٹسٹ کر رہی ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں ایک کان پھٹنے سے ۴۷ ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔

—— ڈیرہ غازی خاں ڈیرہ گرگرہ و سلہٹ سے اطلاعات ملی ہیں کہ وہاں ۷۔ مارچ کو خوفناک طوفان آیا۔ بہت سے اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ بے شمار مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ سینکڑوں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ ہزارہا انسان بے خانماں ہو گئے۔

—— بمبئی گورنمنٹ کے سرکاری دفاتر آیندہ پہاڑ پر نہیں جایا کریں گے۔

—— چین میں غیر ممالک نے جو سرمایہ صنعت و حرفت اور تجارت پر لگا رکھا ہے اس کا اندازہ حسب ذیل ہے جاپان ۲۶ کروڑ پونڈ۔ برطانیہ ۲۶ کروڑ پونڈ۔ سوویٹ روس ۱۰ کروڑ پونڈ۔ ریاستہائے متحدہ ۱۰ کروڑ پونڈ

—— امرتسر میں محرم بخیریت گذر گیا۔

—— لاہور چھاؤنی میں تعزیہ پرستوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا۔

—— قصور میں شیعوں کے دلدل کا جلوس نکالنے پر مسلمانوں نے سول نافرمانی کی۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ پچاس آدمی گرفتار کئے گئے۔

تاریخ مقدمہ حملہ

۱۴۔ مارچ کو تاریخ پیشی تھی۔ ملزم کی طرف سے پندرہ گواہان صفائی میں سے آٹھ گزرے۔ چھ کو چھوڑا گیا۔ ایک گواہ کلکتہ سے نہیں آیا۔ اس کیلئے اور باقی کاروائی کے لئے ۲۸۔ مارچ مقرر ہوئی ہے۔ سات گواہوں نے بالاتفاق کہا کہ ملزم ہنگامہ کے وقت حاضر نہ تھا۔ کوئی لمبے قد والا شخص تھا جس نے مولوی صاحب پر کھری والا جوتہ مارا اور مار کر بھاگ گیا۔

آٹھواں گواہ ریلوے کا ملازم تھا جس نے صرف اتنا کہا کہ پہلی نومبر کو کلکتہ کے ساڑھے آٹھ ٹکٹ امرتسر سٹیشن میں فروخت ہوئے تھے، میں اس روز رخصت پر تھا۔

ناظرین دعا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِالْکَاذِبِیْنَ فَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُقْتَدِرٍ

حافظ رکن الدین شریک عدالت امرتسر

ناظرین نوٹ کرلیں

جن حضرات کی قیمت اخبار ختم ہے ان کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر ۳۱۔ مارچ تک قیمت وصول نہ ہوئی تو یکم اپریل کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت رشتہ

ایک ۲۲ سالہ مسماۃ ناکتخدا مسلم نوجوان دلہن کی (ماہوار آمد پچاس روپیہ کے علاوہ جائداد منقولہ بھی کافی ہے) کے لئے ۲۵/۲۶ سالہ نوجوان موحد پابند صوم و صلوٰۃ۔ نیک اخلاق، تربیت یافتہ دوشیزہ کی ضرورت ہے۔ ذات پات کی کوئی تمیز نہیں۔ دیہات والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

معرفت ماسٹر حبیب اللہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر چک ۱۲۲ نہر مراد۔ ڈاک خانہ خاص۔ براستہ چشتیاں ریاست بہاولپور۔

غریب فنڈ

میں کوئی رقم نہیں آتی۔ اگر یہی حالت رہی تو کسی سائل کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکیگا۔ اصحاب خیر کی توجہ درکار ہے۔ صدقات جاریہ کرتے وقت اس فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

جماعت اہل حدیث مروت پور

ضلع مظفر پور کی طرف سے معرفت مولوی محمد سعید صاحب مبلغ ۱۰/ (۵/ برائے شمع توحید اور ۵/ برائے مقدمہ فنڈ) وصول ہوئے۔ جزاہم اللہ!

دیگر احباب جماعت بھی ان فنڈوں کا خیال رکھیں۔

بیرنگ ڈاک واپس

دفتر ہذا بیرنگ ڈاک وصول نہیں کیا کرتا۔ بعض حضرات محصول ڈاک لگاتے وقت پورا محصول نہیں لگاتے۔ اس لئے وہ بھی بیرنگ ہو کر ان کے لئے باعث نقصان بنتے ہیں۔ آیندہ خیال سے محصول لگایا کریں۔ (مینجر اہلحدیث)

تصدیق الحدیث ہر سہ حصہ

کا مکمل سٹ جو صاحب طلب کرنا چاہیں ۳/ مع محصول ڈاک بھیج کر منگوالیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

—— روس کے مقدمہ سازش کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے ۳ ملزموں کو علی الترتیب ۲۰۔ ۲۵ اور ۱۵ سال قید بامشقت اور ۱۲ کو سزائے موت کا حکم ہوا۔

الکر سامنے رکھ کر بتائیں کہ برانڈی وائن شراب لانے کا حکم دینے سے مرزا صاحب حدیث مذکورہ کے اقسام عشرہ میں سے کس قسم میں داخل ہیں۔ جواب دیتے ہوئے

فرمائیں خداوندی وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر

وہی صحیح اور معتبر ہے جو خود قرآن حمید سے ثابت ہو

(از قلم مولوی ابوعبداللہ محمد ادریس صاحب ڈیانواں۔ ضلع پٹنہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳) ہر نبی و رسول پر جس کی تصدیق شریعت محمدیہ نے کی ہو اور جو کچھ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی ان سب پر ایمان لانا شریعت اسلام نے فرض قرار دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے قرآن پاک میں جا بجا اللہ پر اور محمد رسول اللہ پر اور اس پر جو آپ پر بذریعہ وحی نازل ہوا ایمان لانے کے ساتھ انبیاء و رسل سابقین پر اور جو کچھ ان پر بذریعہ وحی نازل ہوا اس پر بھی ایمان لانے کا حکم صادر ہوا ہے مگر کسی آنے والے نبی پر اور اس کی بیان کردہ وحی پر ایمان لانے کا حکم ایک جگہ بھی نہیں ملتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اور قرآن پاک کا آغاز اسی سے کیا جاتا ہے:۔

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ

یعنی وہ یہی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے جو ہدایت ہے پرہیزگاروں کے واسطے، جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور نماز قائم رکھتے ہیں اور میرے دئیے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اور اس پر جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے اور خود حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے:۔

قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ۔ یعنی آپ کہئے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا ہے اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر انبیاء اپنے رب کی طرف سے دئیے گئے۔ ایک اور جگہ ایمان مفصل کا اس طرح پر حکم ہوتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلٰى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيدًا۔

یعنی اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ پر اور اسکے رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو اس پر اتاری گئی ہے اور اس سب کتاب پر جو پہلے اتاری گئی ہے اور جو منکر ہوا اللہ کا اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور روز آخرت کا تو وہ بڑی گمراہی میں پڑا۔

اور بھی ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ اور اسکے رسول خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لانے کے ساتھ انبیاء سابقین اور ان کی کتابوں پر ایمان لانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ الحاصل تذکرہ انبیاء اور تصدیق انبیاء اور ایمان بالانبیاء کے متعلق اسلوب بیان و تصریحات سے شواہد قرآنیہ کو جس قدر تتبع کیا جائے اور ان میں جس قدر تعمق کے ساتھ تفکر و تدبر کیا جائے اسی قدر پختگی کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنے والے نبی کا کوئی ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب فرقان حمید میں نہیں کیا اور ایسے نبی کی کوئی تصدیق نہیں فرمائی اور شہادت نہیں دی ہے اور ایسے کسی نبی پر اور اس کے بیان کردہ وحی پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے کا حکم ایمان والوں کو نہیں دیا ہے۔ پس خاتم کی تفسیر یہی ہونا متعین ہو گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے۔

(۵) شواہد قرآنیہ کے ساتھ خود حامل قرآن صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و ہدایات کثیرہ میں سے بھی چند ہم پیش کر دیتے ہیں۔ جس سے آپ کے بعد کسی نبی کا نہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) آپ نے فرمایا ہے کہ میں تم میں دو مجموعہ چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہو گے راہ سے نہ بھٹکو گے۔ اللہ کی کتاب اور اپنا اسوہ حسنہ۔

(۲) آپ کا ارشاد ہے کہ میری سنت و طریقہ و خلفائے راشدین کی سنت و طریقہ کی پابندی کرنا۔

(۳) آپ کا حکم ہے کہ میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرنا۔

(۴) آثار قیامت میں آپ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کی خبر دی ہے۔ لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ نبی نہیں ہونگے بلکہ افراد امت محمدیہ میں سے ایک فرد ہونگے۔

مہاشہ سمجھو! اپنا گھر شیشے کا بنا کر دوسروں پر پتھر پھینکنا کونسی کون دھرم ہے ؟

نوٹ :۔ مہاشہ جی نے اس مضمون میں ایک دو اور بھی اعتراض کئے ہیں۔ جن کا جواب آئندہ آئیگا۔ (انشاء اللہ!)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی فیل گئے ہیں

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ہم نے بارہا ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے ادعا میں فیل ہو کر گئے ہیں۔ ہمارے اس بیان کو قادیانی اور لاہوری پارٹی کے مرزائی نہیں مانتے رہے مگر قدرت قادر اپنا کام اندر اندر کرتی رہتی ہے جس کی خبر انسانوں کو نہیں ہوسکتی۔ اسی کو تصرف الہٰی کہتے ہیں۔ ہم نے اپنے دعوے پر کئی دفعہ خلیفہ قادیان کا قول پیش کیا ہے۔ آج ہم ایک مرزائی تبلیغی رسالے سے ایک نیا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو ہمارے دعوے کا موئد ہی نہیں بلکہ مثبت ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے :۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جماعت مرزائیہ اپنے مصنوعی نبی کی تبلیغ میں کبھی کمی نہیں کرتی۔ بت پرست بت پرستی میں سست ہوجائیں تو ہوجائیں لیکن یہ نبی پرست سست نہیں ہوتے۔ حاجیوں کا پہلا جہاز کراچی بندر پر لگا تو وہاں کے مرزائیوں نے حاجیوں کے استقبال میں ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جس میں حاجیوں کو حج پر مبارک باد دینے کے بعد اپنا مطلب یوں شروع کیا :۔

"پیارے بھائیو! ایک نیکی دوسری نیکی کی توفیق دیتی ہے۔ آپ میرے اس محبت بھرے پیغام کو بے التفاتی سے ٹھکرا نہ دیں آپ دنیا کی حالت پر نگاہ فرمائیں۔ آپ گہری نظر سے مسلمان کہلانے والوں کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ آپکو ماننا پڑیگا کہ یہ وہ آسمانی مصلح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ آپ غیر مسلموں کے اسلام پر حملوں کا جائزہ لیں۔ ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کو دیکھیں آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ محافظ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے۔ یقیناً یہ آواز خدا کی آواز ہے۔ آپ یہ کہہ کر انکار نہ کردیں کہ کیا قادیان کے ایک شخص پر یہ فیض ہوسکتا ہے"۔ (الفضل ۳۔ مارچ سنہ رواں)

یہ اقتباس بتا رہا ہے کہ مسلمانوں کی آج کی حالت زار اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ان میں کوئی مصلح اعظم آنا چاہیئے۔ راقم مضمون کے الفاظ غور سے دیکھئے کہ

"محافظ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے"

اس فقرے سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب جو کام کرنے آئے تھے وہ ابھی اچھوت کا اچھوت ہے۔ اس لئے میاں محمود خلیفہ قادیان نے سچ کہا تھا کہ

مرزا صاحب جو کام کرنے آئے تھے اس کا ہزارواں حصہ بھی ابھی نہیں ہوا۔ (الفضل ۱۶ اکتوبر)

اس لئے یہ شعر اپنے مضمون میں بالکل صحیح ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت

حدیث شریف میں آیا ہے :۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها واكل ثمنها والمشتری لها والمشتری له۔

(رواہ الترمذی ابن ماجة۔ مشکوٰۃ)

یعنی آنحضرتؐ نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ شراب بنانے والے اور بنوانے والے۔ پینے والے۔ اٹھانے والے (مزدور) اور جس کی طرف اٹھا کر لی جائی جائے۔ پلانے والے۔ بیچنے والے۔ اس کا دام کھانے والے۔ خریدنے والے اور جس کے لئے خریدی جائے۔

ان سب پر آنحضرت صلعم نے لعنت فرمائی ہے۔

مطلب حدیث مذکور کا یہ ہے کہ جس کو شراب کے ساتھ ذرہ بھی تعلق ہو بنانے میں ہو یا بیچنے میں یا بکوانے میں یا ترغیب دینے میں، یہ سب لعنت کے مورد ہیں۔ یہ حدیث بیان کر کے ہم ایک حوالہ قادیانی اخبار سے نقل کرتے ہیں :۔

"حضور (مرزا صاحب) نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لئے ایک فہرست لکھ کر دی۔ جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دیکر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لئے پلومر کی دوکان سے لیتے آویں میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤنگا۔ پیر صاحب فوراً حضرت اقدس (مرزا صاحب) کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور مہدی حسین میرے لئے برانڈی کی بوتلیں نہیں لائیگے، حضور ان کو تاکید فرمادیں۔ حقیقۃً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا۔ اس پر حضور اقدس (مرزا صاحب) نے مجھے بلا کر فرمایا کہ "میاں مہدی حسین! جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو لاہور سے روانہ نہ ہونا۔" میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لانا لازمی ہے۔ میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لادیں"

(الحکم قادیان ۷۔ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۳)

علماء قادیان سے سوال

حدیث مرقومہ اور عبارت

خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ لا نبی بعدی۔ اور دوسری طرف یہ روائت مجہولہ غیر مقطوع الصحۃ حضرت عائشہ رض کا قول ٹھیک اس کی تردید میں پیش کیا جائے کہ لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ کے بدلے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف بھی اس طرح کی روائت منسوب ہوتی تو بھی اس مرفوع صحیح حدیث کے مقابلہ میں یہ مجہول الروایت غیر مقطوع الصحۃ موقوف جملہ لایعبا بہ ہوتا۔ اگر یہ سند صحیح حضرت عائشہ سے حدیث لا نبی بعدی کی کوئی توضیح مروی ہوتی تو البتہ اس پر غور کیا جاتا۔ پھر یہ کہ ایک طرف قول رسول صادق مصدوق ہے کہ لا نبی بعدی اور ایک طرف قول عائشہ صدیقہ ہے کہ لا تقولو لا نبی بعدہٗ تو تاویل والے بر بندش حضرت عائشہ کے قول میں کرنا ہوگا نہ کہ قول پیغمبر میں جو کہ خود خاتم النبیین کی تفسیر ہے۔

ان حقائق و شواہد کی بنا پر خاتم النبیین کی صحیح اور حقیقی تفسیر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی ہے کہ شریعت اسلام کی اصطلاح میں قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق جن لوگوں پر لفظ نبی کا اطلاق صحیح ہے اور زمرۂ انبیاء میں جو داخل ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے خاتمے پر ہیں اور آپ کے بعد سلسلہ نبوت منقطع ہے اور یہ وصف آپکا منتہائے کمال ہے کہ سلسلۂ نبوت آپ پر منتہی کر دیا گیا۔ سرور انبیاء ہونے میں وہ توصیف نہیں ہے جو وصف سلسلہ نبوت کے منتہائے کمال ہونے میں ہے۔ یہاں پر کلام ربانی کے کمال بلاغت کا ایک لطیف و دقیق نکتہ بھی خیال میں رکھنا چاہیئے وہ یہ کہ اس آیہ کریمہ میں لفظ خاتم النبیین خود آپ اپنی تفسیر ہے۔ اس اجمال کی تفصیل و توضیح یہ ہے کہ اس میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے دو وصف موقع مدح میں بیان کئے ہیں۔ ایک رسول اللہ ہونا۔ دوسرا خاتم النبیین ہونا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب و برگزیدہ بندے جو صلحائے بنی آدم ہیں دو حال سے خالی نہیں اور دو تقسیم سے باہر نہیں ہیں۔ ایک گروہ انبیاء اور ایک گروہ غیر انبیاء۔ یعنی ایک وہ جماعت جن کو منصب نبوت عطا ہؤا ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے ان کی نبوت کی شہادت دی ہے اور تصدیق کی ہے اور ان کو نبی کے لقب سے ممتاز کیا ہے۔ اور ایک وہ جماعت جن کو یہ منصب نہیں عطا ہؤا ہے۔ پھر بعض خصوصی امتیازات کی بنا پر گروہ انبیا میں سے ایک جماعت کو نبوت کا بھی ایک اخص درجہ رسالت کا عنایت کیا گیا جو باقی زمرۂ انبیاء کو نہیں تفویض ہؤا۔ اور یہ ایسی واضح اور کھلی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہ ہوگا۔ اب بہت توجہ اور غور کے ساتھ بالکل صافی الذہن ہو کر یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر لفظ خاتم سے مقصود سروری اور سیادت و امامت ہوتی تو بجائے خاتم النبیین کے خاتم الرسل کے لفظ میں مدح و وصف کی شان زیادہ اعلیٰ ہوتی۔ اور خاصان خدا کی سرداری سے اخص خاصان خدا کی سرداری کے لفظ میں بدرجہا زیادہ علو و رفعت شان ہے اور اگر اس کے عوض نبیین کا لفظ افادۂ عمومیت کے واسطے ذکر کیا گیا ہے تو پھر سید ولد آدم خاتم البشر وغیرہ میں افادۂ عمومیت بلنسبت خاتم النبیین کے بہت زیادہ تھا بہ خلاف اسکے خاتم کا حقیقی اور اصلی و صحیح معنی اپنی جگہ پر رکھنے سے کمال مدح و وصف ٹھیک ٹھیک باقی رہتا ہے اور خاص لفظ خاتم النبیین ہی سے وہ مفہوم و مقصود ادا ہوتا ہے کیونکہ منصب رسالت بھی منصب نبوت ہی کا ایک اعلےٰ درجہ ہے۔ اگر خاتم الرسل کہا جاتا تو صرف اس اعلےٰ درجہ کا سلسلہ آپ پر منتہی ہونا ظاہر ہوتا اور خاتم النبیین فرمادینے سے منصب رسالت اور اس سے عام منصب نبوت دونوں کا آپ پر ختم ہو جانا واضح ہو جاتا ہے جس سے آپ کا انتہائے مدح و وصف اور علو و رفعت شان بیان کر دینا مقصود باری تعالیٰ ہے۔ اور اسی توضیح و تشریح سے نبی کا بھی وہی معنی اس آیت میں مراد ہونا متعین ہو جاتا ہے جس معنی میں خود اللہ سبحانہٗ نے نبی کا لفظ اپنی کتاب عزیز میں استعمال فرمایا ہے کیونکہ شریعت اسلام کی اصطلاح اور قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق اگر نبی کا مفہوم نہ مراد لیا جائے بلکہ ہر من گھڑت مدعی نبوت اس میں شامل کر لیا جائے تو وہ سلسلہ رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اور اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ سلسلہ بدع من الرسل کا کس پر ختم ہوگا۔ ایسے نبیوں کے آپ بے شک اور ہرگز خاتم نہیں ہیں لیکن آپ خاتم النبیین ہیں ضرور اور اس پر ایمان نہ رکھنا خلاف ایمان ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس آیت میں نبی کا وہی معنی مراد ہے جو قرآن مجید میں ہر جگہ مراد ہے۔

ان شواہد واضحہ و حقائق ثابتہ کے باوجود بھی سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد کسی نبی کا بروز و ظہور نبوت تشریعی و غیر تشریعی اور نبوت بروزی و تمثیلی وغیرہ الفاظ لایعنی و تاویلات سخیفہ کی آڑ میں شریعت اسلام کے مسلک کے مطابق قابل قبول نہیں ہو سکتا ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

یعنی جس نے اسلام کے علاوہ دوسرا طریقہ اختیار کیا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔

اور یہی نہیں کہ وہ نبی غیر تشریعی ہوگا بلکہ غیر شرعی نامشروع ہوگا اور شرعی نقطۂ نظر سے وہ منجملہ طواغیت کے ہوگا جس کو کوئی تائید و شہادت اللہ سبحانہٗ کی طرف سے اور اسکے فرقان حمید میں۔ اور اس کے رسول امین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے لسان صدق سے نہیں حاصل ہے اور نہ اپنی امت کو اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی۔ بلکہ اللہ پاک نے اس سے انکار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ

یعنی کیا آپ نے ان لوگوں کو خیال نہیں کیا جن کو دعویٰ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو آپ پر اترا

(۵) صاف اور صریح لفظوں میں بھی ارشاد ہے کہ لا نبی بعدی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ سب وہ احادیث ہیں جن کی صحت پر کوئی تنقید نہیں ہے اور نہ معنی میں کوئی اغلاق وابہام ہے۔ پہلی حدیث میں قرآن مجید اور سنت نبوی کو مضبوط پکڑے رہنے کی امت کو تاکید کی گئی ہے اور دوسری حدیث میں سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین کے التزام کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اور تیسری حدیث میں مخصوص طور پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے لیکن کسی آنے والے نبی پر ایمان لانے یا اس کی اطاعت کرنے یا ان کی اقتدا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ پھر بھی اگر امت محمدیہ میں کسی مدعی نبوت کا خروج ہو جائے تو ایک مشکل سوال یہ بھی ہوگا کہ اس کا درجہ نبوت بڑا ہوگا یا ابوبکر و عمر و دیگر خلفائے راشدین کا درجہ صحابیت و منصب خلافت جیسا چوتھی حدیث میں ایک اہم واقعہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی اطلاع دیگئی ہے جو سابق میں ایک جلیل القدر نبی تھے مگر اب وہ صرف ایک فرد افراد امت محمدیہ سے ہونگے۔ اس سے اور بھی زیادہ وضاحت اس کی ہوتی ہے کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت بالکل منقطع کر دیا گیا ہے۔

پانچویں حدیث تو خاتم النبیین کی تفسیر میں نص صریح ہے جو بالکل محتاج بیان نہیں ہے۔ ان احادیث صحیحہ و مرفوعہ کے مقابلے میں تین مقولے جو حدیث کے نام سے منقول ہیں ان کو بھی پیش نظر رکھکر جو شکوک و غلط فہمیاں ان سے ہوسکتی ہیں ان کا رفع ہو جانا بہتر ہے۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم کے متعلق فرمایا کہ لو عاش لکان صدیقا نبیا۔ یہ روایت ابن ماجہ کی ہے۔ لیکن اول تو یہ اس درجہ ضعیف ہے کہ جماعت محدثین نے اسکو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ یہاں تک کہ ملا علی قاری موضوع کو موضوع کہنے میں بہت نرم اور متساہل ہیں۔ اس وجہ سے اس حدیث سے بھی موضوع ہونے کی جرح کو دفع کرنے کی انہوں نے کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے ضعیف ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں ولاد کر کی ولادت ہونے والی تھی اور حضرت ابراہیم کی ولادت ظہور میں بھی آئی۔ لیکن عالم الغیب سبحانہ و تعالےٰ نے اس سے قبل ہی اس کی اطلاع دیدی اور اپنے مشیت علوم غیبیہ میں سے اس کو ظاہر فرما دیا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ۔ چنانچہ اس کی صداقت از قبیل مشاہدات ہونا لازمی تھا اور ہر شخص نے مشاہدہ و معائنہ کر لیا کہ حضرت ابراہیم کی ولادت بھی ہوئی اور قبل اس کے کہ رجل ہونے کا اطلاق حضرت ابراہیم پر کیا جا سکے بہت ہی صغر سنی میں ان کا انتقال بھی ہوگیا لیکن بہ نظر امور دنیا اور بہ اقتضائے بشریت یہ اطلاع اور یہ خبر مسرت بخش نہ تھی۔ اس لئے اسی کے ساتھ ساتھ بنظر سعادت اخروی و بہ اقتضائے فضل و شرف نبوت یہ مژدہ فضیلت بھی بخشا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اس کے بعد جملہ لو عاش لکان صدیقا نبیا۔ اگر قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہونا تسلیم کر کے آیہ کریمہ کے سامنے رکھا جائے تو اس کا مطلب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو وہ نبی صدیق ہوتے۔ جس سے دنیاوی نقطہ نظر سے تو وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے لیکن شرف و سعادت اخروی کے لحاظ سے میری فضیلت خاتم النبیین ہونے کی نہ ہوتی۔ اس لئے اللہ سبحانہ نے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق ابراہیم کو اٹھالیا اور میرے واسطے حقیقی و اخروی شرف ختم نبوت کو پسند و مقرر فرمایا جسکو ابراہیم کی ولادت سے بھی پہلے ظاہر فرما دیا تھا۔

تیسرے یہ کہ جملہ لو عاش لکان صدیقا نبیا میں لفظ لو کا استعمال ہی ابراہیم ہی کی زندگی کو بھی اور ان کے نبی صدیق ہونے کو بھی مطابق قواعد نحو ممتنع الوقوع ہونا ظاہر ہے۔

(۲) ایک مجہول روایت یہ منقول ہے:۔

انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء

اول تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر نص صریح قرآنی وارد ہے۔ جس سے انکار کی گنجائش ہی نہیں ہے اور اس سے انکار کرنا قرآن مجید سے انکار کرنا ہے جو کفر کے مرادف ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سے اب تک کسی مصدق نبی کا نہ ہونا کلام ربانی کی صداقت کا ایک کھلا ہوا معجزہ ہے۔ بخلاف اس مجہول روائت کے کہ اس کے ضعیف اور غیر صحیح ہونے کی روشن دلیل یہی کافی ہے کہ اہل سنت کے یہاں بھی اور اہل تشیع کے یہاں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بعد سے بہت سے ولی گزرے ہیں۔ جن کو اکابرین علمائے امت نے ولی تسلیم کیا ہے اور ولی ہونے کا جو معیار شریعت اسلام نے بتایا ہے وہ ان میں موجود تھا۔ دوسرے یہ کہ لفظ خاتم کا معنی مہر ہے اور مہر زیادہ تر تو آخر میں ثبت کی جاتی ہے لیکن کبھی سرنامہ پر بھی ثبت کر دی جاتی ہے اس لحاظ سے اس جملہ کا اگر یہ معنی کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اور غیر صحیح اور غیر معقول و ناقابل قبول کہے جانے سے محفوظ رہ سکیگا کہ ہم آخری نبی ہیں اور تم اے علی اولین ولی ہو۔ چونکہ سلسلہ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قبل سے جاری تھا اور آپ کے بعد اس کے باقی رہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور سلسلہ ولایت حضرت علی کے بعد برابر جاری رہا اور زمانہ مرتضوی سے پہلے کسی ولی کا ثبوت نہیں ہے۔

(۳) حضرت عائشہ رض کی طرف یہ جملہ منسوب کیا جاتا ہے کہ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ بلاشک وشبہ جملہ اہل سنت والجماعت کے یہاں حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین کا پایہ دینی شان میں بہت بڑا ہے اور بہت وافر دینی مسائل کی بنیاد آپکی روایت بلکہ آپ کے اجتہاد پر بھی ہے لیکن اسکا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ایک طرف تو بہ روائت صحیح

بعہا اٰخرین (یعنی اس پاک کتاب پر عمل کرنے سے اللہ تعالےٰ قوموں کو بلند کر دیتا ہے اور اس پر عمل چھوڑنے سے ذلیل و خوار کر دیتا ہے) علاوہ ازیں حضرت عمر صاحب رضی اللہ عنہ کا یہی مشہور مقولہ ہے کہ حسبنا کتاب اللہ۔

پس اگر کسی قوم یا فرد نے تھوڑی سی عیاشی اختیار کر کے اور اس ہتھیار کو پس انداز کیا تو پھر اسی وقت تباہی یقینی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی (یعنی جو میرے قرآن شریف سے منہ موڑ کر عمل چھوڑ دے تو اسکے لئے دنیا میں تکلیف دہ زندگی ہوگی اور آخرت میں اس کو اندھا اٹھائینگے) اب اخیر میں خداوند کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا کرے اس کے اہل بنادے اور اس پاک کتاب کو ہمارے لئے حجت بنادے نہ کہ ہم پر حجت بن جائے۔ آمین!

شکر و حمد

(از قلم مولوی نور محمد صاحب عمیانوی)

شکر کیا ہے اپنے منعم کے انعامات کا اعتراف کرنا اور ان پر قانع ہونا۔ بہت کم لوگ ہیں جو فی الحقیقت شاکر کہے جاسکتے ہیں کیونکہ انسان اپنے سے بلند درجے والوں کی طرف حسد کے دیکھنے کا خوگر ہے اور پست درجہ والوں کو دیکھ کر اور اپنی حالت ان سے بہتر پاکر شکر کرنے کا عادی نہیں۔ سب سے پہلے آدمی کو اپنی تندرستی اور اپنے اعضاء کی سلامتی پر شکر بجا لانا چاہئے۔ احول کو یک چشم، کانے کو اندھے اور قوی البصر کو عینک لگانے والوں کا حال دیکھ کر شکر کرنا چاہئے۔ جس شخص کو مبدأ فیاض سے بہرۂ سماعت عطا ہوا ہے وہ بہرے کو اور جسے زبان گویا عطا ہوئی ہے وہ لکنت زدہ اور گونگی زبان والے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر میں ترانہ سنج ہو جسے وہاب حقیقی نے اعضائے سالم عنایت فرمائے ہیں وہ ان لوگوں سے جو کمزور اور شکستہ اعضاء رکھتے ہیں اپنے آپ کو بہتر قسمت والا سمجھے اور منعم برحق کا بدل و جان شکریہ ادا کرے۔

وہ شخص جو ہاتھ سے محنت کا کام کرتا اور پیدل چلتا ہے۔ بیکار بیٹھ کر کھانے والوں کو قابل رشک نہ جانے بلکہ ان لوگوں کا خیال کرکے جو بے دست و پا ہیں آپ کو خوش قسمت خیال کرے اور شکر بجا لائے کہ وہ اپاہج نہیں پیدا کیا گیا اور خدا نے اسے اُسکے ہاتھ کی کمائی کو اس کا ذریعہ معاش بنایا اور غیروں کی محتاجی سے بچایا ہے۔ اور پیادہ سوار کو دیکھ کر نہ جلے بلکہ شکر کرے کہ وہ اس سے تو بدرجہا بہتر ہے جو تمام روز گدھوں کی طرح بوجھ کے نیچے دبا رہتا ہے۔

چھوٹے مکان والا کسی رفیع الشان مکان کو دیکھ کر نہ حسد کرے بلکہ شکر الٰہی بجا لائے کہ وہ بے ٹھکانہ نہیں اور ان لوگوں کے لئے اس کی حالت قابل رشک ہے جو اپنا گھر نہیں رکھتے اور دوسروں کے محتاج ہیں۔ وہ شخص جو تمام دن محنت کرتا اور رات کو اپنے بال بچوں میں میٹھی نیند سو رہتا ہے۔ آسان کام کرنے والوں کی حالت کے مشاہدہ سے حسد نہ کرے بلکہ اپنا مقابلہ ان لوگوں سے کرے جو بیمار ہوں یا کسی کی قید میں ہوں جن کو اپنی مرضی سے سونا اپنی مرضی سے اٹھنا اور آزادانہ چلنا پھرنا نصیب نہیں ہوتا۔ جو کوئی اپنے دل میں خوش و خرم ہو اور جسے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی رفاقت کی نعمت میسر ہو وہ دل سے اور زبان سے حمد الٰہی بجا لائے کہ وہ مصیبت غربت و بلائے فراق سے مامون و مصئون ہے اور بفضل ایزدی احباب و اقارب میں شاداں و فرحاں آباد ہے۔

جس حالت میں اللہ تعالےٰ رکھے اس کا شکریہ بجا لانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ وَ اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ اللہ تعالیٰ شاکر کو اپنی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔ شکر منعم میں لغزش نہ ہو کر ازدیاد نعمت کرتے رہتے ہیں۔ انسان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے اپنی ہمت سے کیا ہے تو بھی ہمت عطا کرنے والا اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ اگر وہ توفیق عطا نہ کرتا تو یہ کیا کر سکتا تھا۔ یا اللہ تیرا ہزار ہا شکر ہے کہ تو نے ہم کو شکر کرنے والا پیدا کیا۔ یا اللہ شاکر ہی ماریو۔ روز محشر بھی شاکروں ہی کے ساتھ ہو۔

ازواج مطہرات

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری بارہ ملادہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی کا نام حضرت خدیجہؓ بنت خویلد ہے۔ جس وقت آپ کا نکاح ان سے ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف پچیس برس کی اور حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی تھی اور سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ (جن کو بادشاہ مصر نے بطور تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا اور وہ آپ کے حرم میں داخل ہوئی تھیں) کے بطن سے تھے۔ باقی تمام اولاد آپ کی حضرت خدیجہ ہی کے بطن سے تھی (یعنی چار صاحبزادیاں زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ اور دو صاحبزادے۔ ایک قاسم۔ جن سے آپ کی کنیت ابو القاسم ہوئی۔ دوسرے عبد اللہ جو ملقب بہ طیب و طاہر ہیں۔ ہجرت سے تین سال پہلے یعنی نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے وقت آپ کی عمر شریف پچاس برس کی تھی۔ اس حساب سے آپ نے پچیس سال ان کے ساتھ گزارے ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ بیوی خدیجہ کے انتقال کے تھوڑے دنوں بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے مکہ ہی میں آپ کا نکاح ہوا حضرت سودہ اپنے شوہر سکران کے انتقال کے بعد بیوہ رہ گئی

اور اس پر جو آپ سے پہلے اترا ہے وہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ حاصل کریں غیر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اس سے انکار کریں اور ایسا غیر مصدق و غیر موثق نبی سنت اللہ کے مطابق نبی نہیں ہوگا بلکہ بدع من الرسل اور انوکھا نبی ہوگا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کے نقش قدم پر چلنے والوں کی اکابر امت محمدیہ نے انہیں حقائق و شواہد کے پیش نظر کبھی تصدیق نہیں کی اور نہ پھر ایسے غیر مصدق کسی نبی نے کبھی بروز و ظہور کیا۔ جس کی تصدیق اکابر علمائے امت نے کی ہو اور اسی وجہ سے معنی نبوت میں خوب خوب موشگافیوں کے باوجود اور بڑے بڑے اہل اللہ اور اولیاء اور مجددین کے ہوتے رہنے کے باوجود صحیح معنی میں نہ کوئی نبی پیدا ہوا اور نہ کسی نے مدعی نبوت کی تائید و تصدیق کی۔ سچ فرمایا اور حکم دیا اللہ رب العالمین نے اپنے رسول خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وفيه كفاية لمن له دراية ومن يستزد نزد۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(مرزہ ابو عبداللہ محمد ادریس۔ ڈیانواں۔ پٹنہ)

جماعت اہل حدیث کیلئے درس حیات

(از بابو عبدالعظیم صاحب ابن مولوی بہرام صاحب پشاوری)

اما بعد معزز ناظرین! چونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ دنیا میں کوئی قوم زندہ اور کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں ہر ایک فرد کے دل میں اپنی قوم کو ذلت و تباہی کے گڑھے سے بچانے اور بام عروج پر جلوہ گر دیکھنے کی انتہائی خوشی نہ ہو۔ اور ہر ایک عملی اصلاح کے لئے اپنے قلب میں سپرٹ نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ یعنی ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

حضرات! مجھ پر یہ امر روز روشن کی طرح آشکارا ہو گیا ہے کہ مذہب اہل حدیث کی اشاعت و توسیع کے لئے کسی خاص پروپیگنڈا کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت ہے تو وہ صرف تعلیم قرآن کی، احادیث نبوی کی روشنی میں اور بس۔ قریبًا ملک کے ہر حصے میں جہاں جہاں اس جماعت کا تھوڑا بہت اگر وجود ہے تو وہ محض مخلص۔ جانثار اور قرآن شریف کے صحیح عامل عالموں کی برکت سے ہے۔ سخت سے سخت مخالف آدمی بھی جو قبل از تعلیم اسلام دن رات مخالفت میں کوشاں رہتا ہے اور وہ اسی مکروہ شغل کو عین رضاء الٰہی سمجھتا ہے۔ لیکن بعد حصول تعلیم قرآن وہی انسان اس مذہب حقہ پر اس طرح والہ و شیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی خاطر ہر مالی و جانی قربانی کے لئے تیار رہتا ہے۔ جیسے کہ بارہا تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ بعینہٖ یہی حال ہماری مقامی جماعت کے بانی کا ہے کہ جس نے عین عالم شباب میں ہر قسم کی لغزشوں اور فرو گذاشتوں سے تائب ہو کر علم دین کی طرف توجہ کی لیکن اپنی ناواقفی سے بسم اللہ فقہ حنفیہ کی ابتدائی کتابوں سے کی۔ لیکن خوش قسمتی سے ایک خدا رسیدہ مولوی صاحب نے ان کے ذکاوت اور حرص علم کو دیکھکر ترجمہ قرآن کے پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ ترجمہ تو شروع ہوا لیکن جب توحید کی آیتیں بالتفصیل گوشگذار ہوئیں تو ان کو بالکل نئی دنیا نظر آئی۔ بس اب کیا تھا استاد صاحب تو صرف عقیدۃً اہل حدیث تھے۔ شاگرد پورے طور پر میدان عمل میں اتر آئے اور اعلانیہ جماعت اہل حدیث میں شمولیت کا اعلان کیا اور لاطائل عقائد و اعمال کے تارک ہو گئے۔ اور انہیں کی ذات گرامی کی طفیل یہ نعمت بے نظیر علاقے میں کافی پھیل گئی۔

اب اسی طرح ہر امیر و غریب کی خدمت میں میری یہ گذارش ہے کہ اگر وہ اپنی اور اپنی جماعت کی اصلی اور دائمی ترقی کے طالب اور خواہاں ہوں تو وہ ترجمہ قرآن شریف کسی محقق اور منصف مزاج عالم سے حاصل کرے اور پھر اس کی تبلیغ کے لئے اس قدر کوشش کرے کہ آس پاس کے تمام بندگان خدا کو اس کی خوبیوں اور کمالات سے بخوبی واقف کرائیں۔ پھر نتیجہ دیکھیں کہ انشاء اللہ لوگ اس کی طرف پروانہ وار آئینگے۔ اور جماعت میں مل کر باعث قوت بازو ہونگے۔ لیکن برخلاف اس کے موجودہ وقت میں اکثر اہل حدیث اپنی اولاد کو مذہب سے بے خبر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان والا شان ولا ترفع عنهم عصاك ادبًا (یعنی اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں حسب ضرورت لاٹھی استعمال کر) اور وخفهم في الله (یعنی اپنی اولاد اور متبعین کو خدا کی نافرمانی سے ہر وقت ڈرایا کر) کو پس پشت ڈال کر خود اپنے ہاتھوں سے ان کو تباہی کے راستے پر چلا دیتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے وہ اس حالت پر پہنچ جاتے ہیں کہ اہل حدیث تو درکنار ان کے اسلام میں بھی شک پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ طریقہ اہل حدیث یا طریقہ زمانہ خیر القرون کا اختیار کرنا جانبازوں کا کام ہے جو چوبیس گھنٹے اپنے دشمن یعنی شیاطین الانس و شیاطین الجن کے مقابلے میں تیار رہنا پڑتا ہے۔ اور ان کے مقابلے کے لئے مکمل ہتھیار یہی قرآن شریف ہے جو نہ صرف جملہ مذہبی مخالفوں کے لئے بلکہ اپنی نفسانی اور روحانی ترقی کے لئے بھی کافی و شافی ہے۔ چنانچہ امام المحدثین بخاری رح نے اپنی کتاب میں ایک باب باندھا ہے کہ کلام الٰہی تمام امور کے لئے کافی ہے اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ۔ دوسری جگہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مختصرًا فرماتے ہیں:۔

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ

أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٥ (سورہ یوسف)

(ترجمہ) کہہ (اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم) کہ یہ ہے راہ میری پکارتا ہوں میں طرف اللہ کے اوپر بینائی کے میں (محمد) اور جس نے متابعت کی میری اور پاکی بیان کرتا ہوں میں واسطے اللہ کے اور نہیں میں شریک کرنے والوں سے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ

(سورہ رعد)

(ترجمہ) تحقیق اللہ نہیں بدلتا اوس حالت کو کہ ساتھ کسی قوم کے ہے یہاں تک کہ بدل ڈالیں وہ جو کچھ بیچ جی اون کے ہے اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ کسی قوم کے برائی کا پس نہیں پھرنا واسطے اوس کے اور نہیں واسطے اون کے سوائے اوس اللہ کے کوئی کارساز۔

(سورہ رعد)

ف ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی نگہبانی اور مہربانی سے محروم نہیں کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اوس کی طرف متوجہ رہی ہے جب تک وہ اپنی چال اللہ کے ساتھ نہ بدلیں۔

وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا

(بنی اسرائیل)

(ترجمہ) اور دی ہم (اللہ) نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب اور کیا ہم (اللہ) نے اوس کو راہ دکھلانے والا واسطے بنی اسرائیل کے۔ یہ کہ دو پکڑو تم سوائے میرے کارساز۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا (بنی اسرائیل)

(ترجمہ) مت مقرر کر ساتھ اللہ تعالیٰ کے معبود اور پس بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا گیا بلاک میں پہنچا ہوا

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ٥ (بنی اسرائیل) (ترجمہ) اور حکم کیا پروردگار تیرے نے (اے نبی) یہ کہ نہ عبادت کرو (کسی کو) سوا اوس (اللہ) کے یعنی صرف (اللہ) کو پوجو کرو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا۔

ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا

(ترجمہ) یہ اوس چیز میں سے ہے کہ وحی کیا ہے طرف تیرے (اے نبی) رب تیرے نے حکمت سے اور مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا پس ڈال دیا جاویگا بیچ دوزخ کے ملامت کیا ہوا۔ راندہ ہوا۔

قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ۝ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ٥

(ترجمہ) کہہ (اے نبی) اگر ہوتے ساتھ اوس کے بہت معبود جیسا کہ کہتے ہیں یہ کافر اوس وقت البتہ ڈھونڈتے طرف صاحب عرش (اللہ) کے راہ۔ پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ کہتے ہیں

ف ۔ یعنی پرایا محکوم رہنا کیوں پسند کرتے۔ اور قبول کرتے تخت کے مالک کو الٹ ڈالتے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ٥ (بنی اسرائیل)

(ترجمہ) تسبیح کرتے ہیں واسطے اوس (اللہ) کے آسمان ساتوں۔ اور زمین اور جو کوئی کہ بیچ ان (دونوں) کے ہے اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اوس (اللہ) کے۔ ولیکن نہیں سمجھتے تم (لوگ) تسبیح اون کی۔ تحقیق وہ (اللہ) ہے تحمل والا بخشنے والا۔ یعنی ایسی بری باتوں پر تم کو شتاب نہیں پکڑتا۔ اگر توبہ کرو تو بخشتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا

(ترجمہ) بلاؤ اون لوگوں (جھوٹے معبودوں) کو کہ دعویٰ کرتے ہو تم سوائے اوس (اللہ) کے۔ پس نہیں اختیار رکھتے (جھوٹے معبود) کھولنا برائی کا تم سے۔ اور نہ بدل ڈالنا۔ (اوس کا)

ف ۔ یعنی تم سے کسی اور پر ڈال دیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ٥

(ترجمہ) یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں ڈھونڈتے ہیں طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ کونسا اون میں سے بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں رحمت اوس (اللہ) کے کی اور ڈرتے ہیں عذاب اوس (اللہ) کے سے تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہے (اے نبی) خوف کیا گیا۔

ف ۔ یعنی جن کو کافر مشرک پوجتے ہیں۔ وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اوس کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب پیغمبر ہیں آنحضرت میں اونہیں کی شفاعت ہوگی۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ٥

(ترجمہ) (فرمایا رحمٰن نے شیطان کو) اور بہکا جس کو (تو) بہکا سکے اون میں سے ساتھ آواز اپنی کے (باجے گاجوں۔ طبلہ۔ سارنگی۔ ڈھم۔ بین۔ ہارمونیم۔ گراموفون ستار۔ یکتارہ۔ بانسری۔ تاڑی (تالی) سیٹی وغیرہ) سے اور کھینچ لا اوپر اون کے سواروں اپنوں کو اور پیادوں اپنوں کو شریک بن اون (مشرکوں) کا بیچ مالوں اون (مشرکوں) کے اور اولاد اون مشرکوں کے اور وعدہ دے اون (مشرکوں) کو اور نہیں وعدہ دیتا تو (شیطان) اون (مشرکوں)

تھیں اور نہایت تکلیف و تنگی کی حالت میں تھیں۔ انہوں نے آپ سے نکاح کی درخواست کی اور آپ نے منظور فرما کر ان کو اپنی زوجیت میں لیا۔ پھر تھوڑے ہی دن بعد حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ رضہ کا آپ سے نکاح کر دیا۔ بوقت نکاح ان کی عمر شریف سات سال کی تھی اس لئے وہ اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے پاس رہیں۔ ہجرت کے چند ماہ بعد مدینہ منورہ میں پہنچ کر نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آپ کے گھر آئیں۔ آپ کی ازواج مطہرات میں صرف یہی ایک کنواری تھیں۔ سنہ ۳ھ میں حضرت حفصہ رضہ ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ یہ حضرت عمر فاروق رضہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا شوہر خنیس جنگ بدر میں مارا گیا۔ ان کے بیوہ ہو جانے کے بعد آپ کے نکاح میں آئیں۔ پھر حضرت زینب بنت خزیمہ سے انکے بیوہ ہو جانے پر سنہ ۳ھ میں آپ نے نکاح کیا اور وہ دو ماہ بعد وفات کر گئیں۔ پھر آپ نے ابوسلمہ کے فوت ہونے پر سنہ ۴ھ میں ام سلمہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات سب بی بیوں کے بعد ہوئی۔ ان کا اصل نام ہند تھا پھر حضرت زینب بنت جحش سے (جو آپ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں) آپ نے نکاح کیا۔ پہلے آپ نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارث سے کرا دیا تھا۔ بسبب ناموافقت کے زید نے حضرت زینب کو طلاق دیا۔ اس کے بعد سنہ ۵ھ میں آپ نے انکو ازواج مطہرات میں داخل فرمایا۔ اسی سال غزوۂ بنی المصطلق میں منجملہ قیدیوں کے عرب کے ایک رئیس حارث نامی کی بیٹی حضرت جویریہ آئیں۔ حارث اپنی بیٹی کا فدیہ لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہاں آکر مع اپنے بیٹوں کے مشرف باسلام ہو گیا۔ حضرت جویریہ کا پہلا خاوند مر چکا تھا اس لئے حارث نے خود حضرت جویریہ کو آپ کے نکاح میں دیدیا۔ چنانچہ آپ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ جو لوگ ہجرت کر کے حبش چلے گئے تھے ان میں ام حبیبہ بنت ابی سفیان تھیں۔ ان کے شوہر عبید اللہ کی وفات پر جبکہ وہ حبش میں تھیں بواسطہ وکیل سنہ ۶ھ میں آپ کا نکاح ان سے ہوا اور نجاشی بادشاہ حبش نے چار سو دینار ان کو آپ کی طرف سے مہر دیا۔ سنہ ۷ھ کے شروع میں وہ مدینہ منورہ پہنچیں۔ سنہ ۷ھ میں غزوۂ خیبر پیش آیا اور حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب جن کا شوہر کنانہ جنگ میں مارا گیا تھا قیدیوں میں آئیں۔ اس غزوہ سے واپسی پر آپ نے ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لیا۔ اسی سال حضرت میمونہ بنت الحارث سے آپ کا نکاح ہوا وہ بیوہ ہو گئی تھیں اور انہوں نے خود آنحضرت سے نکاح کی درخواست کی اور آپ نے ان کی درخواست منظور فرما کر ان کو اپنی زوجیت میں لیا۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ آپ کے سامنے فوت ہو گئی تھیں اور نو بی بیاں آپ کی وفات کے وقت زندہ تھیں۔

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورۂ یوسف)

(ترجمہ) یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے دو یارو قیدخانہ کے کیا خداوند متفرق بہتر ہیں یا اللہ اکیلا غالب بہتر ہے۔ نہیں عبادت کرتے تم لوگ سوائے اوس (اللہ) کے مگر ناموں کی کہ نام دھر لیا ہے اون کو تم نے اور باپوں تمہارے نے نہیں اتاری اللہ نے واسطے اون کے کوئی دلیل۔ نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے حکم کیا ہے یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اوسی (اللہ) کی یہ ہے دین سیدھا۔ اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

وَمَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (سورۂ یوسف)

(ترجمہ) یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا اور نہیں کفایت کرتا ہوں۔ (یعقوب) تم کو (بیٹو) خدا کی طرف سے کچھ نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے۔ اوپر اوسی (اللہ) کے توکل کیا میں نے اور اوپر اوسی (اللہ) کے اور اوپر اوسی (اللہ) کے پس چاہئے توکل کریں توکل کرنے والے۔

ف:- ظاہر کا اسباب بھی پختہ کر لیا اور بھروسہ اللہ پر رکھا یہی حکم ہر کسی کو یہ لوگ کا بچاؤ بتایا پھر بھروسہ اللہ پر کیا توکل نگنی غلط تھیں۔ اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے۔ منہ رحمۃ اللہ علیہ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ

(اے نبی) یہ (قصہ) ہے خبروں غیب کے سے کہ وحی کرتے ہیں ہم (اللہ) طرف تیرے (اے نبی) اور نہیں تھا تو (نبی) نزدیک اون (اخوان یوسف) کے۔ جس وقت کہ مقرر کیا انہوں نے کام اپنا اور وہ مکر کرتے تھے۔

ف:- یعنی یہ مذکورہ قصہ توریت میں اور پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَا

فتاویٰ

س ۱۰۴} اس طرف اکثر لوگ وقت نکاح نوشہ کو تین تین بار کلمہ پڑھاتے، توبہ کراتے اور تین تین بار لفظ ایجاب وقبول کا کہلاتے ہیں۔ یہ طریق از روئے شریعت سنت ہے یا بدعت۔ جواب تحریر فرمائیں۔

(عبدالشکور غازی از نیلگری)

ج ۱۰۴} نکاح میں ایجاب وقبول کرانا شرط ہے مگر کلمے پڑھانا جزو نکاح نہیں۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس فعل کا ثبوت نہیں ملتا۔

س ۱۰۵} ایک صاحب مسجد کے امام ہیں رفعیدین، آمین کرتے ہیں۔ میلا ہو یا تماشہ کوئی نہیں چھوڑتے۔ کنجریوں کا ناچ بھی موقع ملے تو دیکھ لیتے ہیں۔ نکاح کے وقت سہرا بھی باندھتے ہیں۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جمعہ۔ عید پڑھنا جائز ہے یا نہیں

(ایم حشمت علی خریدار اہلحدیث خریدار نمبر ۱۱۸۹۱)

ج ۱۰۵} ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہئے اگر اتفاقیہ نماز پڑھاتا ہو تو بحکم وارکعوا مع الراکعین اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۰۶} دانت پر سونے یا چاندی کا خول چڑھانا۔ ریشم کا رومال رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۱۰۶} دانت پر سونے یا چاندی کا خول بغرض ضرورت صحیح جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو سونے کی تار سے بندھوانے کی اجازت دی تھی نیز ایک صحابی کو سونے کا ناک لگوانے کی اجازت دی تھی۔ (مشکوٰۃ) مردوں کو ریشم کا استعمال منع ہے۔

س ۱۰۷} اگر امام قرأت میں کسی جگہ پر بھول جاوے یا درمیان میں کوئی آیت چھوڑ جاوے۔ اور مقتدیوں میں سے لقمہ دینے والا کوئی نہ ہو تو سجدہ سہو کرنا چاہئے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۰۷} حدیث شریف میں ہر بھول پر سجدہ کا حکم ہے۔ اس لئے قرأت بھول جائے تو بھی سجدہ سہو کرے +

س ۱۰۸} کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خطبہ علمی وغیرہ وفقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو بقرعید میں قربانی کرنے کا خواب میں حکم ہوا کہ اونٹ قربانی کر۔ ابراہیم علیہ السلام نے صبح کو اٹھ کر سو اونٹ قربان کیا۔ پھر دوسری رات کو حکم ہوا کہ اونٹ قربانی کر۔ پھر صبح کو سو اونٹ قربان کیا۔ یعنی دو دن میں دو سو اونٹ قربان کئے۔ پھر تیسری رات کو بیٹے کی قربانی کا حکم ہوا۔ اصل مطلب سوال سے یہ ہے کہ دو روز دو سو اونٹ قربان کئے یا نہیں؟ آیا یہ بات قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ یا دو رات خواب دیکھا اور کچھ قربان نہیں کیا۔ تیسری شب خواب دیکھا تو اسمٰعیل علیہ السلام سے اجازت لیکر قربانی کیا۔

(علی حسن خان آزاد از برہنڈہ۔ مظفر پور)

ج ۱۰۸} اس کا ثبوت روایات صحیحہ میں نہیں ملتا۔ قرآن مجید میں صرف ایک ہی خواب کا ذکر ہے جس میں بیٹا ذبح کرنے کا بیان ہے۔

اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ

دوسرے خوابوں کا ثبوت بذمہ قائل ہے۔

س ۱۰۹} آیت اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ میں (۱) ارض سے کیا مراد ہے۔ دنیاوی زمین ہے یا جنتی؟ (۲) اگر سادہ معنی لئے جائیں تو دنیاوی زمین کے سب سے زیادہ مالک انگریز ہیں۔ کیا وہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں "صالحون" کے زمرہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ہندوستان کے مسلمان کیا غیر صالح ٹھہرے؟

(اسد اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۲۳۸۔ از بحرین)

ج ۱۰۹} اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک قول کی رو سے ارض سے مراد بیت المقدس ہے اور دوسرے قول کے مطابق ارض جنت۔ میرے نزدیک راجح معنی دوسرے ہیں۔ قرآن مجید دوسرے معنی کی تائید کرتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(مفصل تفسیر کبیر میں ملاحظہ ہو)

تعاقب

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۔ ذی الحج سنہ رواں میں سوال ۷۵ کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "عیدین کا خطبہ منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں" میں کہتا ہوں عید کا خطبہ منبر پر دینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جامع ترمذی شریف میں ہے عن جابر بن عبد اللہ قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم الاضحى بالمصلى فلما قضى خطبته نزل عن منبره الحديث۔ یعنی جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ میں بقرعید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں گیا۔ پس جب آپ نے خطبہ پورا کیا تو اپنے منبر سے اتر پڑے"

تحفۃ الاحوذی صفحہ ۳۶۴ ج ۳ میں اس حدیث کے تحت میں مذکور ہے۔ "فيه ثبوت وجود المنبر في المصلى وان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب عليه" یعنی "اس حدیث میں ثبوت ہے اس کا کہ عیدگاہ میں منبر کا وجود تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ دیا کرتے تھے"

نوٹ} سائل نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ عیدگاہ میں "چاروں طرف دیوار یا صرف آگے دیوار بنانا کیسا ہے؟" اس شق کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔ امید کہ مفتی صاحب مدظلہ اس کا بھی جواب باصواب تحریر فرمائیں گے۔

(راقم ابوالصمصام عبدالسلام مبارکپوری اعظمی)

جواب | تعاقب صحیح ہے۔ جزاک اللہ!

عیدگاہ کی چار دیواری یا ایک دیوار بنیت حفاظت زمین بنائی جائے تو جائز ہے۔

انما الاعمال بالنیات

کو۔ مگر فریب کا۔

ف :- مال میں ساجھا یہ کہ غیر اللہ کی نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے ہیں فلانے کا بخشا دوسرا فلانے کا بخشا۔

وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝

(ترجمہ) اور جب پہنچے تم کو سختی بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہیں جن کو پکارتے ہو مگر وہ (اللہ) ہے پس جب نجات دیتا ہے (اللہ) تم کو طرف جنگل کے نہ پھیرتے ہو اور ہے آدمی ناشکر گزار۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝

(ترجمہ) کہہ (اے نبی) ایمان لاؤ تم ساتھ اوس (اللہ) کے یا نہ ایمان لاؤ تم۔ تحقیق وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم پہلے اس سے۔ جب پڑھا جاتا ہے اوپر اون کے گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے ہیں پاک ہے رب ہمارا تحقیق ہے وعدہ رب ہمارے کا البتہ کیا گیا۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ (بنی اسرائیل)

(ترجمہ) اور گر پڑتے ہیں (علم والے) اوپر ٹھوڑیوں کے روتے ہوئے اور زیادہ کرتا ہے اون کو عاجزی کرنا۔

ف :- نماز میں سجدہ دوبار ہوتا ہے۔ اس واسطے دوبار فرمایا۔ پہلی بار اس کلام کی تاثیر سے تعجب آتا ہے اور دوسری بار عاجزی سے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

(ترجمہ) کہہ دیجئے (اے نبی) صلے اللہ علیہ وسلم پکارو اللہ کو یا پکارو رحمن کو جسکو پکارو گے تم پس واسطے اوس (اللہ) کے ہیں نام بہت اچھے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اوس کے اور ڈھونڈھ درمیان اوس کے راستہ۔

ف :- یہ فرمایا کہ بہتیرے نام ہیں اللہ کے۔ اللہ وہی ایک ہے اور پکارنے کی نماز میں بہت چلانا بھی نہیں اور بہت دبی آواز بھی نہیں بیچ کی چال پسند ہے۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

کہہ (اے نبی) سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نہیں پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے اوس (اللہ) کے شریک بیچ بادشاہی کے اور نہیں ہے واسطے اوس (اللہ) کے شریک بیچ بادشاہی کے اور نہیں ہے واسطے اوس (اللہ) کے دوست بچانے والا ذلت سے اور بڑائی کر اوس (اللہ) کی بڑائی کرنا۔

ف :- کوئی مددگار نہیں ذلت کے سبب یعنی اوس پر ذلت ہی نہیں کہ مددگار چاہے بادشاہوں کے ہاں امیر وزیر رکھے جاتے ہیں اس لئے کہ بُرے وقت اون کے مددگار ہوتے ہیں وہاں یہ مذکور ہی نہیں

وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ (سورہ کہف)

(ترجمہ) اور گرہ دی ہم (اللہ) نے اوپر دلوں اون (اصحاب کہف) کے جس وقت کہ کھڑے ہوئے پس کہا انہوں نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا ہے ہرگز نہ پکاریں گے ہم سوائے اوس (اللہ) کے کسی معبود کو۔ تحقیق کہی ہم نے اوس وقت بات زیادہ۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

(ترجمہ) اس قوم ہماری نے پکڑے ہیں سوائے اوس (اللہ) کے معبود۔ کیوں نہیں لاتے اوپر اون کے دلیل ظاہر۔ پس کون شخص ہے بہت ظالم اوس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جوٹھ۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝

(ترجمہ) جس کو ہدایت کرے اللہ۔ پس وہ راہ پانیوالا ہے اور جس کو گمراہ کرے پس نہ پاویگا تو واسطے اوس کے دوست راہ بتانے والا۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِىْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝

(ترجمہ) اور نہیں واسطے اون کے سوائے اوس (اللہ) کے کوئی دوست اور نہیں شریک کرتا (اللہ) بیچ حکم اپنے کے کسی کو۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا

(ترجمہ) اور پڑھ (اے نبی) جو کچھ وحی کیا گیا ہے طرف تیرے کتاب (قرآن) پروردگار تیرے سے نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اوس (اللہ) کی کو اور ہرگز نہ پاویگا تو (اے نبی) سوائے اوس (اللہ) کے جگہ پناہ کی۔

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا

(ترجمہ) لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ہے (اللہ) ہے رب میرا اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ رب اپنے کے کسی کو۔

وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝

(ترجمہ) اور کہتا (وہ جس کا باغ ناشکری سے برباد ہو گیا تھا) اے کاش کہ میں نہ شریک لاتا ساتھ رب اپنے کے کسی کو اور نہ ہوئی واسطے اوسکے کوئی جماعت

ملکی مطلع

قضیہ مسجد شہید گنج لاہور

ابتدائے نزاع کے وقت سکھوں کا دعویٰ یہ تھا کہ مسجد شہید گنج مسجد نہیں ہے بلکہ سکھ شہیدوں کی یادگار ہے۔ عدالت ماتحت اور عدالت عالیہ نے اس جگہ کی مسجد کی حیثیت بحال رکھی۔ مگر قانون میعاد کے ماتحت سکھوں کا قبضہ جائز قرار دیا۔ اب قابل غور تنقیح صرف یہ ہے کہ انگریزی قانون کی مقررہ میعاد بلحاظ مذہب اہل مذہب کے نزدیک مؤثر ہے یا غیر مؤثر۔ سکھوں کو اس فیصلے پر بڑا ناز ہے۔

ادھر آریہ اور ہندو بھی ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اس لئے ہم ان تینوں گروہوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے دھرم کی تعلیم کے ماتحت اس کا جواب دیں۔ کسی ہندو، آریہ یا سکھ کے پاس کوئی شخص امانت چھوڑ جائے۔ انکار کرنے پر عدالت میں دعویٰ دائر کرنے تک نوبت پہنچے مگر مالک کے پاس شہادت کافی نہ ہو جس کی وجہ سے اس کا دعویٰ خارج ہو جائے۔ اب از روئے مذہب و دھرم سوال یہ ہے کہ کیا اس شخص کو جو چیز از روئے قانون انگریزی مل گئی ہے اسکو اپنی ملک سمجھنا اور استعمال میں لانا جائز ہے یا اصل مالک کو واپس کر دینا ضروری ہے۔

ٹھیک اسی طرح سکھوں کے کانشنس (ضمیر) سے ہم سوال کرتے ہیں کہ جس فیصلے پر وہ اس قدر نازاں ہیں کیا وہ فیصلہ گورو اور واہگرو کی آگیا (حکم) کو منسوخ کر سکتا ہے؟

اس اصول کو ملحوظ رکھ کر اب معاملے کا تصفیہ بالکل آسان ہے کہ دونو فریق مسلم اور سکھ، تماشہ بین ہندوؤں سے الگ ہو کر قرآن شریف اور گرنتھ صاحب کو درمیان رکھ کر فیصلہ کر لیں۔ اگر انکو یہ صورت منظور نہ ہو تو ملک برکت علی ممبر پنجاب اسمبلی کے بل کی مخالفت نہ کریں۔ اس بل کے الفاظ یہ ہیں:-

فقہ اسلام کے مطابق صحیح طور پر وقف شدہ مساجد پر فقہ اسلام کے جواز اطلاق کے بابت شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مساجد مذکور کی اصلی حیثیت بارہ سال کے قبضہ مخالفانہ کی بنا پر زائل ہو جاتی ہے اور چونکہ یہ ضروری ہے کہ ایسے شبہات کو رفع کیا جائے لہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

(۱) اس قانون کو قانون تحفظ مساجد اسلام پنجاب کہا جائے۔

(۲)۔ (الف) یہ قانون صوبہ پنجاب میں فوراً نافذ ہوگا۔ اس کا اطلاق گذشتہ زمانہ پر بھی ہوگا یعنی تمام دعووں، اپیلوں یا دیگر کارروائیوں پر خواہ منفصلہ ہوں یا زیر تجویز اس کا اطلاق ہوگا۔

(ب) اگر کوئی مقدمہ قبل نفاذ قانون ہذا فیصل ہو چکا ہو تو ایسا فیصلہ بشرطیکہ وہ قانون ہذا کے خلاف ہو قطعاً کالعدم متصور ہوگا۔ اور کسی نہج سے قانون ہذا کے مفاد کو ناکارہ یا غیر مؤثر بنانے کا موجب نہ ہوگا۔

(۳) کسی آئین نافذ الوقت کی مخالفانہ دفعات کے باوجود ایک اسلامی مسجد جو فقہ اسلام کے مطابق صحیح طور پر وقف شدہ ہو۔ اپنی حیثیت کو قائم رکھیگی۔ خواہ اُس کا واقعی محافظ یا قابض کوئی شخص ہو۔ اور اس پر اس کا تصرف کسی نوع کا ہو۔ اور اپنے تمام عوارض وحقوق میں خالص فقہ اسلامی کے تابع ہوگی۔"

اہلحدیث اس بل کی وجہ سے ممبران اسمبلی مختلف ہو رہے ہیں۔ غالباً اس اختلاف کو دیکھ کر مسٹر خالد لطیف گابا نے ایک اور بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جو اپنے معنی میں بالکل مبنی بر انصاف ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اوقاف (اسلامی غیر اسلامی) پر قبضہ مخالفانہ اثر انداز نہ ہو۔ چاہے ایسا قبضہ بہت عرصے سے چلا آیا ہو۔

یہ بل ایسا ہے کہ کوئی منصف مزاج اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

خواجہ حسن نظامی دہلوی

اور

مالک اخبار مدینہ بجنور میں چپقلش

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ اخبار "مدینہ" کے مالک کی طرف سے خواجہ صاحب دہلوی پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ بحیثیت ایک فرد جماعت صحائف ہونے کے "اہلحدیث" کو اس واقعہ پر سخت افسوس ہے۔ اس نوعیت کا سب سے پہلا مقدمہ جو لاہور میں ہوا تھا وہ اس وقت ہمارے سامنے آ گیا۔ جس میں مستغیث مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی تھے اور مستغاث علیہ منشی محرم علی چشتی اڈیٹر رفیق ہند لاہور تھے۔ بنائے استغاثہ لفظ "نیچری بھانڈ" تھا۔ جو ڈپٹی نذیر احمد کے حق میں "رفیق ہند" میں لکھا گیا تھا۔ اس مقدمے نے جو شہرت حاصل کی تھی اور جس قدر پارٹیاں بنی تھیں اور جس قدر فریقین کے رازہائے مخفی کھلے تھے وہ مسلم قوم کے لئے موجب شرم تھے۔

اسی نوع کا دوسرا مقدمہ لاہور ہی میں لالہ ننگی رام جالندھری (شردھانند مقتول) اور اڈیٹر اخبار "عام" لاہور کے مابین ہوا تھا۔ اس مقدمے میں بھی ہندو قوم کے اندرونی اور بیرونی رازہائے مخفی ظاہر ہو کر ان کے حق میں باعث ندامت ہوئے تھے۔

اس لئے ہم اس لئے ہم اس قسم کی مقدمہ بازی کو اہل قلم کے مابین سخت بُرا سمجھتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے جو الزام (تحصیل زر از کانگرس) اخبار "مدینہ" پر لگایا ہے۔ درصورت عدم ثبوت اس سے رجوع کر لیں۔ اگر ثبوت رکھتے ہیں تو کسی

متفرقات

مزید توجہ کی ضرورت | اگرچہ ناظرین "اہلحدیث" میں سے بعض حضرات نے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر اپنے تبلیغی ادارے کو مستحکم بنانے میں حصہ لیا ہے۔ تاہم مزید توجہ کی ضرورت ہے کہ ہر بہی خواہ عزم صمم کر کے ایک ایک نیا خریدار ضرور بنائے۔

اہل حدیث واعظین و اماماں مساجد | بھی اپنے زیر اثر احباب کو اس کی خریداری کی ترغیب دیتے رہا کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت | اخبار اہلحدیث کو بڑے بڑے شہروں میں دستی فروخت کرنے کے لئے ہوشیار محنتی اور دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائیگی۔ جملہ خط و کتابت خاکسار سے کریں

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

تصانیف ثنائیہ | حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کی تصانیف متعلقہ تردید قادیانی و آریہ۔ عیسائی و حنفی مذہب اور عام اسلامی تصانیف جس قدر مقبول ہو چکی ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ تاجران اسلامی کتب ان کو اپنے ہاں فروخت کر کے کافی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ دفتر ہذا سے خرید کرنے پر انکو معقول کمیشن دی جائیگی۔ فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرنے پر مفت بھیجی جا سکتی ہے۔

جنڈیالہ گورو میں تبلیغی جلسہ | ۵-۶ مارچ کو قصبہ جنڈیالہ میں زیر اہتمام جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث ایک عام تبلیغی جلسہ ہوا۔ اول روز مولانا عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ ہذا نے رسوم تعزیہ و محرم کے متعلق نہایت موثر اور عام فہم تقریر کی۔ دوسرے روز مولانا محمد حیات صاحب قصوری نے توحید خالص نہایت احسن انداز میں پیش کی۔ حاضرین نے پُرلطف حظ اٹھایا۔ بحمداللہ اب قصبہ ہذا میں جمعیۃ کی تبلیغ سے کافی اصلاح ہو چکی ہے۔ اس سال ماہ اکتوبر میں سالانہ جلسہ بہت بڑی شان سے ہوگا۔

(حاجی عبدالشکور سکرٹری انجمن خادم المسلمین اہل حدیث جنڈیالہ گورو۔ ضلع امرتسر)

مضمون جواز اخصائے بہائم | اس کے متعلق مولوی گلزار احمد صاحب کا ایک مضمون جواز پر شائع ہوا جس کے جواب میں مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری کا مضمون مفصل شائع ہوا۔ اسکے بعد اول الذکر کا پھر مضمون آیا ہے۔ جس میں کتب موجودہ والی حدیث درج کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کا جواب موخر الذکر کے مضمون میں دیا جا چکا ہے۔ اس لئے اس مضمون کو درج نہیں کیا گیا۔ مضامین مندرجہ میں مذکور شدہ دلائل کے علاوہ کوئی صاحب نئے معلومات پیش کرینگے تو اخبار میں درج کرنے سے دریغ نہ ہوگا۔ انشاءاللہ!

رسالہ شمع توحید

کی امداد کرنا ہر موحد کا فرض ہے۔ یہ رسالہ جس غرض کے لئے شائع کیا جا رہا ہے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ ضرورت ہے کہ اسے مختلف زبانوں میں چھپوا کر تقسیم کیا جائے۔ سردست اردو اور ملتانی زبان میں شائع ہوگا۔ اردو میں تو طباعت شروع ہے۔ بہت سا حصہ چھپ بھی چکا ہے۔ ملتانی زبان میں منظوم نظم جو صاحب لکھ سکیں دفتر سے خط و کتابت کریں۔ مناسب معاوضہ بھی دیا جائیگا۔

پس جملہ ناظرین اس فنڈ کی حتی الامکان امداد کر کے ثواب حاصل کریں ؛

یادرفتگان | ۲۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو جناب نواب سی۔ عبدالحکیم صاحب یغفرہ اللہ اس دنیا سے چل بسے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی فیاضیاں اور سخاوتیں قوم کو بھول نہیں سکتیں۔ ہر اچھے کام کے لئے ان کی دولت قوم کا خزانہ تھی۔ ان کے احسانات کا بدلہ قوم نہیں دے سکتی۔ سوائے اسکے کہ ان کے لئے خدا سے دعائے رحمت کرے اور ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھے۔ اس لئے مسلمانان مدراس اپنے تمام بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھ کر ان کے لئے دعائے خیر کریں۔

(۲) میرے والد حافظ نور احمد صاحب ۲۸ ذی الحج کو فوت ہو گئے انا للہ! راقم حافظ فضل الرحمٰن از علیکا ضلع حصار۔ (۳) میرے دوست ابونعیم صاحب کیف کا صاحبزادہ نسیم انتقال کر گیا۔ ناظرین کیف صاحب کے لئے نعم البدل اور صبر کی دعا فرمائیں۔

(محمد ابوالخیر پریوانی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم۔

پھر نہ کہئے ہمیں خبر نہ کی | مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے اگر قیمت اخبار ۳۱۔ مارچ تک وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

7442 - 8028 - 8259 - 8531 - 8885
9242 - 9457 - 9463 - 10042 - 10148
10659 - 11098 - 11099 - 11123 - 11177
11309 - 11447 - 11521 - 11535 - 11594
11752 - 11887 - 11927 - 11968 - 11970
11992 - 12060 - 12074 - 12135 - 12141
12144 - 12145 - 12147 - 12193 - 12196
12197 - 12201 - 12213 - 12279

ضرورت دعا | خاکسار قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ رہا ہے۔ نیز میرا ایک دوست جلال الدین سادہ قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ ناظرین ہم دونوں کے حق میں دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقاصد کی تکمیل کی توفیق بخشے

(راقم۔ سردار علی از بے سنگھ والا)

مضامین آمدہ | پنڈت آتمانند صاحب شیخ ابراہیم مولوی محمد اسحاق۔ تلی غلو صاحب۔

نظمیں | مولوی سلیم صاحب۔ مولوی محمد خلیل صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔

نوٹ کہ اکثر نامہ نگار مضامین بھیجکر مضامین اندراج کیلئے خط و کتابت شروع کر دیتے ہیں تو ان حضرات کو

انجمن اہل حدیث بٹالہ | ضلع گورداسپور کا دسواں سالانہ جلسہ زیر صدارت مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ مارچ محلہ قاضی موری بٹالہ میں منعقد ہوگا۔

مسلم ثالث کے سامنے پیش کریں اور فریق ثانی بھی عدالت تک جانے کا خیال چھوڑ دیں۔ تو ہم خیر خواہانہ طور پر دونو فریقوں کا بڑا احسان ہوگا۔ مولانا جامی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

ایمپلائمنٹ بیورو

بیکار اشخاص جلد اپنا نام درج کرائیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے اپنے محکمہ صنعت و حرفت میں ایک ایمپلائمنٹ بیورو اگست ۱۹۳۶ء میں اس غرض سے قائم کیا تھا کہ مالکوں اور بیکاروں میں رابطہ پیدا کیا جائے۔ ان اطلاعات کے باوجود بیکاروں میں سے بہت کم اشخاص نے اپنے نام درج رجسٹر کرائے ہیں۔ بیکاری کے مسئلہ پر حکومت پنجاب اور حکومت ہند اپنی اہم توجہ مبذول کر رہی ہیں۔ اور بیکار اشخاص سے بزور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں اپنے نام درج رجسٹر کرا کر حکومت کی مدد کریں اور ایسا کرنے سے قابل اعتبار کوائف اور اعداد و شمار بہم پہنچائیں۔ یہ اعداد و شمار ایسے ذرائع و اسباب معلوم کرنے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ جن سے صوبہ میں بیکاری کے حالات کو نرم بنایا جا سکتا ہے بیورو تعلیم یافتہ بے کاروں کے نام، کلرکوں، ٹائپ کرنے والوں۔ سٹینو گرافروں۔ آڈیٹروں اور اکاونٹوں کی آسامیوں اور فیکٹریوں اور کارخانوں میں ٹیکنیکل آسامیوں مثلاً الیکٹریکل انجنیئروں، مستریوں، فٹروں اور ٹرنروں (خراد کا کام کرنے والوں) کے لئے اپنے رجسٹر میں درج کرتا ہے۔ بیورو میں نام درج رجسٹر کرانے کے فارم صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

(لاہور۔ ۷۔ مارچ ۱۹۳۷ء)

اطبائے کرام کا اجتماع عظیم

حسب اعلان اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس مرکیٹ وال امرتسر میں ۲۷۔ فروری سنہ رواں کو منعقد ہوا۔ طبیب حضرات بہ تعداد کثیر پنجاب اور ہندوستان بھر سے اجلاس اور نمائش میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے چنانچہ امرتسر۔ لاہور۔ لدھیانہ۔ کپورتھلہ۔ انبالہ۔ جالندھر ملتان۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ قلعہ شیخوپورہ۔ ہوشیارپور کوہ مری۔ بٹالہ۔ قصور۔ سرائے امانت خان۔ ترنتارن اور میرٹھ سے سو کے قریب اطبا شامل اجلاس ہوئے مکمل روئداد ہفت سالہ رپورٹ میں معہ مجربات ملاحظہ ہو صبح ۷ سے ۱۲۔ بجے تک مایوس العلاج مریضوں کو دیکھا گیا اور اس کے بعد اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی منعقد ہوا۔ دیگر عملی تجاویز اور لائحہ عمل کے علاوہ مفصلہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) گورنمنٹ انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی کہ جن میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں تا حال دیسی شفاخانے نہیں کھولے گئے یا طبیب مقرر نہیں ہوئے وہاں ایسا کریں۔

(۲) گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ نے اپنے ہاں دیسی شفاخانے بند کر کے ۹۰ فیصدی آبادی کو جو کہ قطعی طور پر یونانی علاج کراتی اور اس سے مستفیض ہوتی ہے۔ دیسی علاج سے محروم کر دیا ہے۔ استدعا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کو ہدایت کی جائے کہ وہ دیسی شفاخانے حسب دستور سابق جاری کرے۔

(۳) میونسپلٹی قصور سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک یا دو دیسی شفاخانے کھولے۔

(۴) مہاراجہ صاحب والئے ریاست جموں و کشمیر سے پُر زور استدعا کی گئی کہ وہ ہری سنگھ خیراتی ہسپتال سری نگر کی سرپرستی فرما کر معقول امداد عطا کریں۔

(۵) امرتسر میونسپلٹی اور آفیسر آف ہیلتھ کا دیسی شفاخانے کھولنے کے لئے شکریہ ادا کیا گیا اور مبارک باد دی گئی

(۶) انجمن اسلامیہ شیخ صادق حسن صاحب صدر۔ جناب پرنسپل اور دیگر اراکین و ملازمین کا مرکیٹ وال کے لئے اور حسن سلوک کے لئے شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز ڈاکٹر محمد شریف صاحب کا مکانات دینے کیلئے شکریہ ادا کیا گیا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت شیخ صادق حسن صاحب رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوا۔ "سل اور دق کو ہندوستان سے کیسے نابود کر سکتے ہیں" حکیم مظہر اللہ۔ حکیم اسمٰعیل صاحب۔ حکیم محمد علی صاحبان نے مضمون پڑھے۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت حکیم محبوب عالم صاحب امرتسری منعقد ہوا۔ مجربات سنائے گئے اور مریض دیکھے گئے۔ مجربات کی رپورٹ ہفت سالہ رپورٹ میں دیکھیں جو اصحاب ممبر بننا چاہیں۔ فارم و کتب منگوا لیں۔

(حکیم محمد افضل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس بھاٹی گیٹ لاہور)

تبلیغی جلسہ

ہمارے گاؤں میں بریلوی پارٹی نے حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ اور آپ کے متعلق اپنی تقریروں میں نہایت بے ادبی سے کام لیا تو ہم نے حسب تحریک حافظ گوہر الدین صاحب مورخہ ۲۵-۲۶ فروری کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ حافظ صاحب نے ازروئے قرآن پاک و حدیث شریف، مروجہ بدعات کی احسن طریق پر تردید کی اور حضرت شہیدؒ اور آپ کی خدمات اسلام کو دلچسپ طور پر واضح کیا۔ مولوی علی محمد صاحب صمصام نے پنجابی میں توحید و سنت کا ذکر کیا۔ علاقہ کی مسلم پبلک محظوظ ہوئی۔ (راقم:۔ میاں محمد دین صدر انجمن اسلامیہ پیارا لی۔ متصل ماہلاس۔ امرتسر)

مومیائی

۱۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ـ۔ آدھ پاؤ ۲۴/ـ۔ پاؤ بھر ۴۸/ـ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد عبدالحنان صاحب روہ۔ "اپنے مریضوں کے لئے میں نے آپ سے بارہا مومیائی منگوایا۔ الحمدللہ کہ ہمیشہ مفید ثابت ہوئی۔ سردست ایک چھٹانک مومیائی میرے ایک مریض کے نام وی پی پارسل بھیج دیں۔"

(۷- جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب حکیم چودھری عظیم بخش صاحب رائپور رانیاں

میرے مریضوں کیلئے آپ کی مومیائی بہت موافق ہے آدھ پاؤ اور بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیں۔" (۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب محمد عالم صاحب بشرا۔ آدھ پاؤ مومیائی بہت جلد روانہ کیجئے گا۔ میں نے بکثرت لوگوں کو منگوا کر دی ہے بہت فائدہ ہوا۔" (۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پرائیویٹ بڑ ہیمانڈرو دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

۲۵

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سہمائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

کہ خوشبو آنہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکائت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ نزولِ آب (گرنیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

بے کار نہ بیٹھو

۵/۱۲

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس قیمتی دوا نے بفضلہ صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔ بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

مفت۔ کتب خانہ شاہجہانپور کی فہرست کتب۔ (مہتمم)

تمام دنیا میں بے مثل ۳۱

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کرامات اہلحدیث

۵/۱۲

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہلحدیث کے اولیاء و صوفیاء کے حالات و کرامات کا تفصیلی بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۱۲/ـ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بھیج وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱- حدیث کی پہلی کتاب ۳/ـ نایاب فرقہ مذہب حنفی یا اہلحدیث قیمت ۲/ـ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲/ـ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲/ـ۔ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۱۲/ـ

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری ملتہ مسجد لاہور

(۳۷۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۱

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ″ للعہ
عام خریداران سے ″ صہ
″ ″ ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۲۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۵۔ مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

بانگ جرس

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دار العلوم شکراوہ۔ گوڑگانوہ)

محبت ہوگئی ہے کیوں تجھے قعر مذلت سے
تجھے اے قوم! کیا رہنا نہیں دنیا میں عزت سے

کبھی تھا نام روشن گنبد افلاک تک تیرا
ہے اب ناآشنا تو علم سے دولت سے رفعت سے

ہے کیا ایمان ہم ملنا بادشاہی دونوں عالم کی
ملا ہے بس یہی نکتہ مجھے علم نبوت سے

تجارت کی زراعت کی نہیں مسدود ہیں راہیں
اگر محروم ہے تو آج کل تاج حکومت سے

یہ ممکن ہی نہیں کہ نقشۂ ماضی نہ پیدا ہو
جو میدان عمل میں گامزن ہو جائیں ہمت سے

ملیگی عزت دارین اب تیروں کے سایے میں
ملا ہے جسکو جو کچھ بھی ملا ہے رنج و محنت سے

یہی ہے اقتضائے وقت ہم سب ایک ہو جائیں
یہی ہے عشق ملت سے یہی ہے عشق سنت سے

الٰہی بھیج دے سیلاب ایسا اپنی رحمت کا
بہالے جو خس و خاشاک تک کو راہ ملت سے

نوید جاوید۔ جسکو علم المناظرین حضرت مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(در تردید قادیانی مشن)

تعلیمات مرزا (مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کیلئے زبردست حربہ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴ر

ایضاً - مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا - اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے قیمت ۳ر قابل دید ہے۔

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب، شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

(در تردید عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ اس میں توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکام قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۵ر

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ انکے اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

(در تردید آریہ مشن)

حق پرکاش اس کتاب میں ان ۱۵۹۔ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام بجواب ترک اسلام۔ اس رسالہ میں ان اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر [illegible] قیمت ۳ر

حضرت محمد رشی [illegible] (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت۔ انجیل اور وید سے [illegible] صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

الہام الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

پتہ ملنے کا } **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(۳۸۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ - محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

شرک اور آریہ مسافر

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کا نمبر اول درج ہوچکا ہے جو سیاسی حیثیت کا تھا۔ آج مذہبی حیثیت سے اس مضمون پر نظر کی جاتی ہے۔ "آریہ مسافر" نے مسئلہ توبہ اور معافی گناہ" پر بھی اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ اُسکے الفاظ یہ ہیں:-

"اول تو گناہوں کی معافی کا اصول ہی خلاف عقل اور روحانیت کی منزلیں طے کرنے میں ایک بھاری رکاوٹ ہے × × پھر گناہ کی معافی کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ گناہگار کا سدھار نہ ہو اور گناہ سے لوگ عبرت نہ پکڑیں۔ اب کونسا ایسا منصف ہوسکتا ہے کہ گناہ کی معافی دیگر گناہ کی ترقی کا باعث بنے" (آریہ مسافر مورخہ ۲۔ مارچ صک)

اہلحدیث | اللہ اکبر! سچ فرمایا خدائے عالم الغیب نے مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ یعنی غیر مسلم خدا کی قدر (جیسی چاہیئے) نہیں کرتے۔ اصل یہ ہے کہ آریہ سماج دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہم فلسفہ الٰہیات کے بڑے محقق ہیں۔ مگر سوامی دیانند کے ایسے مقلد ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ گئے ہیں آنکھیں بند کئے اسکے پیچھے چلے جاتے ہیں سوامی دیانند نے بھی اپنی کتاب "ستیارتھ" میں لکھا ہے کہ "خدا اپنے بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا"۔

اسلام ایسے عقیدے کو خدا کی توہین سمجھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنی صفات حسنہ پائی جاتی ہیں سب کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ آریہ سماج کے دس اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ سب علوم کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ مگر اسلام سکھاتا ہے کہ علوم کے علاوہ تمام اچھی صفات کا مخرج بھی خدا ہی کو سمجھو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی سخت دل بنئے کا نوکر کبھی اگر اسکے سامنے اپنے قصور کا اعتراف کرے اور اپنی عاجزی وزاری سے اُسے یقین دلائے کہ میں آیندہ ایسا نہیں کرونگا تو وہ بنیا بھی معاف کردیتا ہے۔ اس گئے گزرے زمانے میں بھی سینکڑوں ہزاروں مقدمات میں معافیاں سننے میں آتی ہیں ایسے معاف کرنے والوں کو لوگ بُرا نہیں جانتے بلکہ اچھا جانتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اگر کسی بندے کی عاجزی پر اس کا گناہ معاف کردے تو یہ کام اس کی صفات حسنہ کے خلاف کیونکر ہوسکتا ہے۔

قرآن مجید نے فلسفہ توبہ کو نہایت ہی لطیف پیرائے میں بیان کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:-

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ (پ ۲۵ ع ۴)

یعنی خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کردیتا ہے۔

اس آیت میں "عباد" کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرکے استحقاق قبولیت توبہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کیونکہ اس اضافت سے مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ مالک ہے اور بندے اس کی مملوک ہیں۔ اگر مالک اپنی مملوک کی توبہ قبول نہ کرے تو اور کون کریگا۔ اسی لئے دوسری آیت میں ارشاد ہوا ہے:-

وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔

یعنی خدا کے سوا کون گناہ بخشتا ہے۔

ایک سوال | آریہ سماجی شدھی کے بڑے حامی ہیں۔ شدھی کے معنی ہیں غیر آریہ (مسلم۔ عیسائی۔ یہودی وغیرہ) کو آریہ بنانا۔ اگر کوئی غیر مسلم آریہ بنتا ہے تو وہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر ویدک دھرم میں آتا ہے گویا وہ گناہ کا راستہ چھوڑ کر نیکی کا راستہ اختیار کرتا ہے بس یہی توبہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اسکے ایسا کرنے سے اسکے پہلے گناہ (حتیٰ کہ غیر آریہ ہونا بھی) معاف ہوسکتے ہیں کہ نہیں؟ اگر ہوسکتے ہیں تو یہی قبولیت توبہ ہے۔ اگر اسکی یہ توبہ قبول نہیں ہے تو شدھی کا فائدہ اسکو کیا ہوا؟ جس حال میں وہ گناہگار کا گناہگار ہی رہا۔ آخر اس گناہگاری کے عوض میں اس کو مختلف قالبوں میں سزا بھگتنی پڑیگی۔

آریہ سے پراتھنا (التماس) | مہاشہ جی! سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنے گورو سوامی دیانند کی سوانحعمری غور سے مطالعہ کرلیجئے گا۔ اس میں آپ کو ملیگا کہ سوامی جی ایام جوانی میں تعلیم وید کے مخالف تھے "اہم برہم ہوں" یعنی انا الحق ہی کہتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ ایسے دھاری بھی رہ چکے تھے۔ بت پرستوں کے گھر میں تو پیدا ہی ہوئے تھے مزید براں اور واقعات بھی ہیں جن کو ہم بتعلیم اسلام بعد توبہ قابل معافی جانتے ہیں۔ آریہ سماجی اگر ایسے

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۸ء

——— امسال حج بیت اللہ کے موقع پر ایک لاکھ بیس ہزار نو سو مسلمان جمع ہوئے۔ جن میں سب سے زیادہ جاوا سے (۱۴۹۷۶) اور دوسرے نمبر پر ہندوستان سے (۱۴۸۳۰) گئے۔

——— امرتسر میں ۱۸/۱۹ مارچ کی درمیانی شب کو بارش ہوئی۔ (آج کل بارش فصلوں کیلئے مفید نہیں)

——— ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے خلاف شیخ محمد صادق نے عذرداری دائر کر رکھی تھی۔ جس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ انتخاب اسمبلی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو مبلغ تین سو روپیہ بطور خرچہ شیخ صاحب کو ادا کرنا پڑیگا۔ اب انتخاب مکرر ہوگا۔ معلوم ہوا ہے ہر دو اصحاب پھر امرتسر شہر کے مسلم حلقہ کی طرف سے امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔

——— لاہور۔ ملک برکت علی کا بل پنجاب اسمبلی میں پیش کرنے کی بجائے وزیر اعظم پنجاب نے واپس کر دیا ہے۔ اس بارہ میں انہوں نے ایک طویل بیان دیا ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اس بل کی دفعات کا اثر ان تمام امور پر پڑ سکتا ہے جو گذشتہ زمانے میں طے ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمام مقدمات جو جائز کاروائی کے ذریعے گذشتہ زمانے میں فیصل ہو چکے ہیں ان کو رد و بدل کر دیگا۔ غیر مسلم اقوام بھی بالمقابل بل پاس کروا کر اپنی عبادت گاہوں کو مسلمانوں سے واپس طلب کریں گی، دوسرے صوبوں میں مسلمانوں کو اقلیت کے باعث تکلیف ہو گی۔ پنجاب میں اس بل کو پاس کرنے سے اقلیتوں کے جائز مفاد کی محافظت نہیں رہیگی، اگر ہم کو یہ یقین دلایا جائے کہ ہمارے مستعفی ہونے سے مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس مل جائیگی تو ہم بلا تامل اور فی الفور مستعفی ہونے کو تیار ہیں۔ ساتھ ہی آپ نے سکھ بھائیوں سے اپیل کی کہ وہ از خود فیاضانہ طور پر اس مسئلہ کا منصفانہ فیصلہ کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو حکومت کوئی منصفانہ حل سوچیگی۔ اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ حکومت تمام عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے غور کر رہی ہے۔

——— وزیر تعلیم اڑیسہ نے تمام سکولوں میں ہندی پڑھانے کے متعلق سرکلر جاری کیا ہے۔

——— گورنر پنجاب کے رخصت جانے پر سر مینری کریک قائمقام گورنر ہونگے۔

یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت اخبار ۱۵ مارچ میں ختم تھی ان کے نمبر خریداری "اہلحدیث" ۴ مارچ ۱۹۳۸ء میں شائع کر دیئے گئے تھے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹکارڈ

۳۱۔ مارچ تک وصول نہ ہوگی

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ناظرین کرام

اخبار ہذا کا صفحہ ۲۰

ضرور ملاحظہ کریں

——— اگر جرمنی نے اکوسلاویکیہ پر حملہ کیا تو فرانس جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔

——— گورنمنٹ برطانیہ کے پاس صرف برطانیہ میں ۲½ لاکھ فوجی سپاہی موجود ہیں۔ برطانوی نو آبادیوں میں ایک لاکھ پچاس ہزار اور ہندوستان میں ایک لاکھ ستر ہزار سپاہی موجود ہیں۔

——— حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہجوموں کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کی جایا کرے۔ چنانچہ اس کا تجربہ عنقریب کیا جائیگا۔

——— مرزا پور یوپی میں پلیگ سے ۲۲۸۔ اموات واقع ہوئی ہیں۔

——— الہ آباد میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے ۹ ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

——— جبلپور کے قریب ایکسپریس ٹرین اور مال گاڑی کا تصادم ہونے سے ایک انجن ڈرائیور اور فائرمین ہلاک اور ۱۹ مسافر زخمی ہوئے۔

——— آسٹریا پر جرمنی کا قبضہ ہونے سے نازی پارٹی کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ جن سے تنگ آ کر بہت لوگ خودکشی کرنے لگ گئے ہیں۔ یہودیوں کے کاروبار سب بند ہیں ان کو آسٹریا سے باہر جانے کی بھی اجازت نہیں

——— آسٹریا کا سابق وزیر اعظم جرمنی میں نظر بند کر دیا جائیگا۔

——— جاپان اور روس میں عنقریب جنگ چھڑنے والی ہے۔

——— جرمنی اور برطانیہ میں دوستانہ تعلقات کو پیدا کرنے کے لئے ایک معاہدہ ہونے والا ہے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایڈن جو حال ہی میں وزارت خارجہ (برطانیہ) کے عہدہ سے مستعفی ہوئے تھے پھر کیبنٹ (وزارت) میں لے لئے جائینگے۔

——— پولینڈ نے لیتھونیا سے سیاسی تعلقات پیدا کرنے کا مطالبہ کیا تھا جو منظور کر لیا گیا ہے۔

غریب فنڈ میں از قومی فنڈ ۱۰، سابقہ ۹ جملہ ۱۹ از سائل ع۲۷ عبد الرحمن مدح پور ۶ میزان ۱۹ سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا ۶

وصولی داخلہ ع۱۱۱ حافظ عبد الحکیم۔ ع۱۱۲ محمد حسن ع۱۱۳ محمد الدین ع۱۱۴ محمد اسلم ع۱۱۵ محمد چاند۔ ع۱۱۶ عبد الرحمن۔ ع۱۱۷ عبد الاحد۔ ع۱۱۸ ابو تراب۔

۵۰ سائلین کے نام ابھی اخبار جاری ہونا ہے اصحاب خیر توجہ فرمائیں۔

خلیفہ مامون الرشید کی سوانحعمری معہ دیباچہ سید احمد خان مرحوم "المامون" میں پڑھئے۔ قیمت عمر۔ رعایتی ۱۲ ار پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

ذکری کی قرآن مجید کے پارہ ۵ موری تفسیر ایک (۳۸۲) ... (مینیجر اہلحدیث)

فاروق قادیان کا باطل دعویٰ

قادیانی جماعت کا یہ خاصہ ہے کہ ہر ایک واقعہ کو (خواہ اچھا ہو یا بُرا) قادیانی نبی کا اثر سمجھتی ہے۔ گویا زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ وغیرہ سب قادیانی نبی کے اثرات سے ہیں۔ اس قسم کے ادّعاؤں کے جوابات اپنے اپنے موقع پر ہماری طرف سے دئیے جا چکے ہیں۔ آج کل ایک نیا سوال اخبار "فاروق" قادیان میں لکھا گیا ہے جو قابل دید وشنید ہے۔ اڈیٹر "فاروق" پنڈت آتمانند صاحب (نامہ نگار اخبار اہلحدیث) سے پوچھتا ہے کہ

اپنے امام اسلام مولوی ثناء اللہ صاحب ہی سے دریافت کر لو کہ کیا انہوں نے آریہ سماج سے جس قدر مناظرے وغیرہ کئے ہیں وہ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب اور حضور کے علم کلام کی مدد سے نہیں کئے؟

(فاروق ۱۴۔ فروری سنہ رواں)

اہلحدیث | پنڈت جی اس کا جواب دیں یا نہ دیں۔ ہم اس سوال کے جواب میں سچ کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کی کتب اور علم کلام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کو علم کلام سے ایسا ہی خالی پاتے ہیں جیسا نبوت اور الہام سے۔ بھلا جو بیچارے قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی نسبت حکیم نورالدین سے پوچھیں، وہ علم کلام کیا جانیں۔ ہاں "فاروق" کے اس مقولے سے ہمیں ایک قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہے وہ یہ کہ قادیانی پارٹی نے بھی ہمارے مناظرات کو کامیاب سمجھا۔ اسی لئے ان کو اپنے نبی کی تصنیفات سے ماخوذ قرار دیا۔ اس لئے امید ہے کہ وہ آئندہ ہمارے مناظرات کو [illegible] یا ناقص قرار نہ دینگے۔ رہی یہ بات کہ وہ مرزا صاحب کی تصنیفات سے ماخوذ ہیں تو اُن کا یہ دعویٰ غلط اور جذبۂ محبت مرزا پر مبنی ہے۔ بقول شاعر ؎ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

مرزائیوں کا رشتہ ناطہ

خلیفہ قادیان کی درگاہ مجازی سے اصولاً آرڈر نافذ ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو رشتہ نہ دے۔ خلاف ورزی کے مرتکب کو جماعت سے خارج کر دیا جائیگا مگر واقعات شاہد ہیں کہ اگر کوئی غریب آدمی اس حکم کی خلاف ورزی کرے تو اس کے متعلق فوراً جماعت سے خارج کئے جانے کا آرڈر نافذ ہوتا ہے۔ برعکس ان کے کوئی متمول آدمی مرتکب ہو تو خلیفہ صاحب کے قلم اور زبان کا ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔ ذیل میں چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں:۔

(الف) تونسہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں خلیفہ صاحب کے ارادت مندوں کی ایک مختصر سی جماعت بستی ہے۔ جس جماعت میں سے بعض افراد تیسری پشت سے متمول ہونے کے باعث چندہ کے جملہ اقسام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی وجہ سے خلیفہ صاحب کے منظور نظر ہیں۔ اس خاندان کی ایک لڑکی عرصہ دس بارہ سال سے ایک پختہ مسلمان غیر مرزائی کے گھر بمعاوضہ حق مہر سہ ہزار روپیہ موجود ہے۔ خلیفہ صاحب کی رگِ حمیت میں تاحال کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

(ب) پھر چار سال سے اُسی خاندان کی ایک اور لڑکی ایک دیگر معزز مسلمان بھاری زمیندار ساکنہ پیرو ستری تحصیل تونسہ شریف کے ہاں بیاہی گئی۔

(ج) پھر عرصہ دو سال سے اُسی خاندان کی ایک تیسری لڑکی اُن کے اپنے قصبہ میں سکونت رکھنے والے ایک مسلمان آنریری مجسٹریٹ پنشنر کے فرزند کے ساتھ منسوب ہوئی ہے۔ جس کی شادی عنقریب ہونیوالی ہے

(د) پھر تازہ واقعہ یہ ہے کہ اُسی قصبہ کو نگرانی میں ایک معزز شخص نے اپنی لڑکی ایک پختہ مسلمان کے ساتھ منسوب کر دی۔ والد مختر قصبہ کی مرزائی جماعت کا عالم اور قابل ترین آدمی خیال کیا جاتا ہے اگلے مہینہ میں نکاح کے وقت لڑکی والے نے چاہا کہ مرزائی مذہب کا نکاح خواں نکاح خوانی کرے۔ چونکہ والد ناکح ایک پختہ مسلمان غیر مرزائی ہے۔ لہذا اُس نے مرزائی نکاح خواں کا دخل نہ پسند کرتے ہوئے اصرار کیا کہ مسلمان نکاح خواں نکاح کی تکمیل کرے جس پر معاملہ متنازعہ ہو کر رہ گیا۔ والد ناکح واپس ملازمت پر ضلع پشاور کو چلے گئے۔

کیا ہم بذریعہ پیغام صلح لاہور خلیفہ صاحب سے دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ زیادہ چندہ دینے والوں کے ساتھ باوجود خلاف ورزی حکم مرکزیہ کے یہ امتیازی سلوک کیوں روا رکھا گیا ہے؟ وجوہات کچھ بھی ہوں۔ سوائے اس قوی وجہ کے اور کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ چونکہ کوٹ کسرانی کی جماعت میں سے مذکورہ خاندان چندہ میں کافی حصہ لیا کرتا ہے اور تحفے تحائف کا سلسلہ بھی جاری رکھتا ہے۔ اس لئے منظور نظر ہونے کی وجہ سے خلاف ورزی احکام و اصول مرکز کا ارتکاب جرأت سے کیا جا رہا ہے۔ خلیفہ صاحب کی احساس حمیت پر بے التفاتی چھائی ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

(احمد بخش طالب علم۔ تونسہ شریف۔ ڈیرہ غازیخاں)

ناسُور دل

(از قلم مولوی ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی)

؎ ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے

نوٹ:۔ مولوی صاحب موصوف کا طویل مضمون بغرض اشاعت موصول ہوا ہے۔ جس کا ملخص درج ذیل ہے:۔ (مدیر)

مجھے عام مسلمانوں کی حالت کا رونا نہیں (کیونکہ یہ بڑی آنکھ والوں کا کام ہے) بلکہ صرف جماعت حقہ اہل حدیث کا ماتم ہے کہ یہ مسلمانوں کی سب سے زیادہ زندہ دل اور حساس و باعمل جماعت اس طرح بے پروا، مردہ اور بے حس و بے عمل کیونکر ہو گئی۔ ابھی کل ہی کی تو بات ہے کہ ہندوستان کے چپہ چپہ میں اُن کی تبلیغ

(۳۸۵)

افعال کو قابل معافی نہیں جانتے تو وہ بتلائیں کیا یہ قانون (عدم قبولیت توبہ) سوامی جی پر بھی حاوی ہے؟ ہم تو اس کا تصور بھی کریں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آتنا بڑا پیشوا جس نے بقول آریہ سماج لاکھوں گمراہوں کو آریہ دھرم کی ہدایت دی مگر خود ان کو آریہ دھرم سے فائدہ یہ ہوا کہ وہ ان غلطیوں سے بھی پاک صاف نہ ہوئے جو جوانی کی عمر میں ان سے سرزد ہوئی تھیں۔ اگر یہی حقیقت حال ہے تو جن لوگوں کو آپ شدھ کرنے جاتے ہیں خطرہ ہے وہ آپ کو یہ شعر نہ سنادیں۔ ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھیرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

قادیانی مشن

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری

مرزا صاحب کی تکذیب پر

ڈاکٹر موصوف مرزا صاحب کے پرانے مرید ہیں جن کو فنا فی المرزا کہنا بجا ہے۔ آپ قادیانی لٹریچر کے خاص ماہرین سے ہیں مگر تصرف قدرت ان سے بھی بالاتر ہے۔ اس لئے جب کوئی مضمون مرزا صاحب کی تصدیق میں لکھنا چاہتے ہیں تو قدرت خداوندی اس میں اپنا تصرف کرکے تکذیب مرزا کرادیتی ہے۔ آپ نے ایک بڑی باریک بات پیدا کی ہے جو آپ کے نزدیک شاید ارسطو کے فلسفے سے بھی زیادہ دقیق ہو۔ اس کو علم معانی کی چھوٹی سی کتاب تلخیص میں بھی طلبائے عربی نے پڑھا ہوگا۔ جو یہ ہے۔

علامة المجاز استحالة الحقیقت

یعنی کسی کلام میں جتنا حصہ اپنے حقیقی معنی میں محال ہو اتنے حصے میں بشرط قرینہ مجازی معنی لئے جائیں۔ مثلاً ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) مرکب اضافی ہے۔ اس میں "ید" سے مراد بوجہ استحالہ حقیقت مجازی معنی لے سکتے ہیں مگر اللہ کے معنی حقیقی ہی بحال رہیں گے یہ اصول سمجھ کر ڈاکٹر صاحب کے الفاظ سنئے :۔

"کسی صداقت کو منوانے کا بہترین طریق یہ ہوا کرتا ہے کہ پہلے کچھ اصول منوالئے جائیں۔ جب مخاطب اصول کو سمجھ لیتا ہے اور تسلیم کرلیتا ہے تو پھر جو بات بھی اصول کے مطابق اسے نظر آئے گی اسے اسکے ماننے میں کچھ تامل نہ ہوگا مثلاً ابن مریم کے نزول کے متعلق اگر ہم مخاطب کو پہلے یہ منوالیں کہ جو مرجاتا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آتا۔ اور اگر کسی گذشتہ متوفی شخص کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ آگیا ہے یا آنے والا ہے تو اس سے مراد سوائے اسکے کچھ نہیں ہوسکتا کہ کسی اور شخص کو مجازاً اس شخص متوفی کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً میں کہوں کہ لوگ اسٹیشن پر رستم پہلوان کے استقبال کیلئے جمع ہیں تو ظاہر ہے کہ لوگ اس سے یہی سمجھیں گے کہ کسی پہلوان کو رستم کا نام مجازاً دیا گیا ہے وجہ یہ کہ لوگوں کو یہ مسلّم ہے کہ اصلی رستم مرچکا اور مرے ہوئے واپس نہیں آتے۔ اسی طرح جب ہم اس اصول کو ابن مریم کی آمد پر لگائیں گے اور قرآن سے ثابت کر دکھائیں گے کہ اصلی ابن مریم مرچکا تو پھر ہمیں سوائے اسکے چارہ نہیں کہ تسلیم کرلیں کہ آنے والے موعود کو ابن مریم کا نام مجازی طور پر بوجہ کسی مماثلت اور مشابہت کے دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو مرگیا وہ واپس نہیں آتا"

(پیغام صلح لاہور ۱۲ مارچ ص۲)

اہلحدیث | یہ اصول صحیح ہے مگر ترک حقیقت استحالہ حقیقت تک محدود رہیگا۔ جیسا ہم نے مثال (ید اللہ) میں بتایا ہے کہ مضاف (ید) میں ترک حقیقت ہے مگر مضاف الیہ (اللہ) میں ایسا نہیں۔ جس فراخدلی سے ہم نے ڈاکٹر صاحب کا اصول تسلیم کیا ہے اور اسکو علمی قانون سے مؤید بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے ہمیں امید ہے کہ وہ بھی ہمارا پیش کردہ اصول تسلیم کرینگے کیونکہ وہ علمی اصول اہل زبان کا مسلم ہے۔ پس اس اصول کے ماتحت ہم ڈاکٹر صاحب سے التماس کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ مثال میں "رستم" سے مراد قطعاً مجازی معنے لئے جائیں گے۔ کیونکہ حقیقی معنے محال ہیں مگر "اسٹیشن" کے لفظ سے مجازی معنے نہیں لئے جائیں گے۔ (کیونکہ حقیقت محال نہیں) ہمارا یہ فرق بتانا بالکل صحیح اور واجب القبول ہے۔ اس اصولی تمہید کے بعد نزول مسیح کی حدیث کو آپ کی رستم والی مثال کے ساتھ منطبق کرنے کو پیش کرتے ہیں۔ سنئے!

ینزل عیسی ابن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق۔

یعنی عیسیٰ ابن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریگے۔

ان لفظوں میں سے (بقول آپکے) عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت متروک ہے (کیونکہ وہ بقول آپ کے فوت ہوچکے ہیں) بہت اچھا! مگر دمشق اور منارہ بیضاء کی حقیقت کیوں متروک سمجھی جائے۔ کیا دمشق میں منارہ بیضاء کے پاس مثیل عیسیٰ کا اترنا محال ہے۔ یقیناً محال نہیں۔ پھر ایسا شخص جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرے اور بجائے دمشق کے قادیان میں اترے کیونکر سچا ہوسکتا ہے۔ اسی وجہ سے ہم مرزا صاحب کو صادق الادعاء نہیں سمجھتے مگر آپ ہم کو ایسا کہنے میں صادق القول جانتے ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب! | کیا ہمارا خیال صحیح ہے ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اور سعادت نہیں مل سکتی ۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ہماری قوم نے اس صحیفہ کی اس قدر بھی قدر نہیں کی کہ جس طرح کسی زمانہ میں بوسیدہ خطوط کی تھی ۔ حالانکہ یہی آرگن ہمارے لئے سچی تاریخ اور بے کم و کاست واقعات کا ذریعہ ہے ۔ علوم قدیم کا محافظ و علوم جدیدہ کا مخزن و انشاء بلاغت کا معدن ۔ اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو اپنے ایمان سے دوستوں پر آج کی صحبت میں ظاہر کردونگا جو آج تک پوشیدہ راز رکھا ہوا تھا وہ یہ ہے کہ "اہلحدیث" کے اجراء سے لے کر آج تک میرے پاس فائل "اہلحدیث" سب کا سب موجود ہے اور ہر روز کوئی نہ کوئی فائل کسی سال کا مطالعہ میں رہتا ہے اور جو جو لطف اس آرگن سے یہ ناچیز اٹھاتا ہے وہ عاجز ہی جانتا ہے یا میرا مولیٰ کریم واقف حال ہے ۔ برادران وجہ اسکی یہ ہے کہ میں نے اخبار اہلحدیث کو اس قدر مفید پایا کہ عمر بھر میں جو مباحثے میرے ساتھ حنفیہ وغیرہ کے ہوئے ۔ وہ سب کا سب مواد میں نے فائلوں ہی سے حاصل کرکے مخالفین کو دندان شکن جواب دیئے ۔ اور ہمیشہ خدا کے فضل سے مخالفین پر غالب رہا ۔ حالانکہ مجھ جیسا دیہاتی کم علم اور کفرستان تقلیدی علاقہ میں رہنے والا ۔ پھر لطف یہ کہ سب علاقہ میں واحد حیثیت کا اہلحدیث اور طرہ یہ ہے کہ میرے گرد و نواح میں بیس حنفی رسمی مولوی موجود ۔ ان سب مصائب میں محض خدا کے فضل و کرم اور پرچہ "اہلحدیث" کے مطالعہ سے دشمنوں پر غالب رہا

میرے محترم دوستو اور معزز بھائیو! پیارے اہلحدیث کی اشاعت میں حتی المقدور سعی کرنا قومی فرض ہے ۔ جس کم حیثیت اہل علم کے پاس ذخیرہ کتب موجود نہ ہو تو وہ صرف اخبار "اہلحدیث" کا مطالعہ رکھے اور اسکو بغور دیکھے تو اس کا ہر مشکل مسئلہ حل ہوتا رہیگا ۔

خاکسار تو عمر بھر میں اسی جریدہ پاکیزہ سے اپنا کام نکالتا رہا ۔ ہاں اب ماشاء اللہ عزیزی محمد عبدالجبار کے پاس کافی اوراق کتب احادیث موجود ہیں اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کی عمر دراز کرے اور سلف صالحین کے راستہ پر چلاوے ۔ آمین ۔ زیادہ والسلام خیر الختام !

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

ویدک گپاشٹک

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب از شہر گوجرانوالہ)

سورج یعنی شمس جسے انگریزی میں SUN بھی کہتے ہیں ۔ جلتی ہوئی گیسوں کا گولہ ہے جو تحقیقات جدید کی رو سے ہمارے کرۂ زمین سے بھی لاکھوں گنا بڑا ہے ۔ اگر کوئی یہ بات کہہ دے کہ سورج کسی عورت کے حمل میں سماگیا تو یقیناً ہمارے آریہ سماجی بھائی کہنے والے کو پاگل کا خطاب دینے کے لئے تیار ہو جائینگے چنانچہ بھاگوت کے اس قول پر کہ :-

"دکش کی بیٹی ادتی کے پیٹ سے سورج پیدا ہوا تھا"

سوامی دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش دفعہ ۴ صفحہ ۲۴۴ پر بڑا مذاق اڑایا ہے اور سے بھی مذاق کی بات کہ سورج کا جلتا ہوا بڑا گولہ کیونکر کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوسکتا ہے ؟

لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ پران ویدوں کے عین مطابق ہیں تو آریہ سماجی ہماری باتوں کا جواب تو دے نہیں سکتے اُلٹے ناک بھوں چڑھاتے اور ہمیں دل ہی دل میں بددعائیں دیتے ہیں ۔ اور بعض آریہ سماجی تو یہ خوش گپیاں لگاتے ہوئے دل پر پتھر رکھ کر صبر کر جاتے ہیں کہ قادیانی مسیح موعود جس طرح ویدوں کو الہامی اور ان کو منزہ عن الخطا خدا کا کلام مان کر مرا تھا اُسی طرح یہ بھی اپنی آخری عمر میں ویدوں کو ایشوری گیان مان کر مریگا ۔ سماجیو! یہاں قادیانی نہیں کہ جو چاہا اُس سے منوالیا ۔ یہاں نہہ کلنک سے واسطہ ہے ۔ جب تک آریہ سماجیوں سے بھی ویدک الہام کا انکار نہ کرا لونگا تب تک پیچھا چھوڑنے کا نہیں ۔ لیجئے پرانوں کا یہ گپوڑہ بھی ہم وید سے دکھلاتے ہیں ۔ پہلے ہم وید میں انسانی تواریخ ثابت کرتے ہوئے دکھلاتے ہیں کہ بھاگوت کی مثل رگوید منڈل ۱۰ ۔ سوکت ۷۲ ۔ منتر ۵ میں جس کی رشی بھی ادتی بنت دکش رشی لکھی ہے ۔ ادتی کو دکش کی بیٹی لکھا ہے ۔ وید منتر بحروف سنسکرت یہ ہے :-

"ادِتی ہی اجنِشٹ دکش یا دُہِتا تو"

ترجمہ :- اے دکش! ادتی جو تیری بیٹی ہے پہلے پیدا ہوئی اس وید منتر میں دکش پرجاپتی اور اُس کی بیٹی ادتی کا نام اور اس سوکت کی رشی بھی دکش کی بیٹی ادتی لکھی ہونے سے صاف ثابت ہے کہ یہ وید منتر دکش کی بیٹی ادتی کا کلام ہے نہ کہ ایشور کا ۔ نیز یہ کہ یہ وید منتر دکش اور اُس کی بیٹی ادتی کے بعد کی تصنیف ہے کیونکہ بقول مہرشی دیانندجی "اتہاس (تاریخ) جس کا ہو اُس کی پیدائش کے بعد لکھا جاتا ہے ۔ نیز وہ کتاب مابعد اُسکے تولد کے ہوتی ہے" (ستیارتھ سملاس ۷)

اب سنئے ادتی بنت دکش کے فرزند ارجمند سورج بھگوان کی ولادت باسعادت کا ویدک گپوڑہ ۔

رگ وید ۷ ۔ ۴۱ ۔ ۲ نیز یجروید ۳۴ ۔ ۳۵ نیز اتھروید ۳ ۔ ۱۶ ۔ ۲ میں بھی سورج کو پُترم ادتے' ادتی کا پُتر یعنی بیٹا لکھا ہے ۔ اور رگ وید ۸ ۔ ۴ ۔ ۱۲ ۔ ۱ میں "سوریم آدتے یم" بھی ادتی کا بیٹا لکھا ہے جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی ۔ اے ۔ وی کالج لاہور نرکت ۲ ۔ ۱۴ میں حسب ذیل ترجمہ لکھتے ہیں :-

"جب ہی دیوتاؤں نے ادتی کے پُتر (بیٹے) سورج کو دیو (طبقۂ علوی) میں ستھاپن (قائم) کیا" (بلفظہ)

ہو رہی تھی بلکہ واقعی مخالفوں کے دلوں میں ایک رعب و دبدبہ اور شان و شوکت تھی۔ بجا اور صحیح طور پر

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

کہا جا سکتا تھا۔ باوجود قلت تعداد سارے ملک پر چھائے ہوئے تھے اور روز افزوں منازل ترقی، ہوا، پانی اور بجلی کی طرح طے کر رہے تھے۔ یہ تاریخی واقعات و چشم دید حالات ہیں جو نہ جھٹلائے جا سکتے ہیں اور نہ ان کی تردید ممکن ہے۔ تمام افراد جماعت واقعی فرداً فرداً اور بنیان مرصوص و سد سکندری تھے۔ ہر مخدوم اپنے کو زبانی نہیں بلکہ عملی خادم قوم سمجھتا تھا اور ضرورت کی جگہ بغیر بلائے پہنچتا بلکہ خود لوگوں کو دعوت دیتا اور بلاتا تھا۔ جماعت کے ہر کام کو نہ صرف اپنا ذاتی کام سمجھتا بلکہ ذاتی کام پر بھی مقدم کرتا تھا۔

لیکن نہ دیکھنے والوں کو ان باتوں کا یقین ناممکن ہے بلکہ خود ان باتوں کو دیکھنے والے بھی اب اس کو موجودہ فضا میں خواب سے زیادہ وقعت دینے کیلئے تیار نہیں ہوتے اور برجستہ کہہ دیتے ہیں کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

آخر کیوں؟ محض اس لئے کہ اس قدر جلد اور چشم زدن میں یہ انقلاب عظیم یقیناً غیر متوقع اور ابعد و اعجب ہے۔ مگر ہماری کرتوت اس سے بھی ابعد تر اور اعجب ترین ہیں جنہیں واقعی اگر پیش کیا جاوے تو قسم ہے پاک پروردگار کی کہ ہر وہ شخص جس میں ذرہ برابر بھی انسانیت ہوگی خون کے آنسو روئے بغیر نہیں رہ سکتا

آہ! صد آہ!!

وہ مئو اور وہاں کی جماعت اہل حدیث کا اتفاق و اتحاد، یک جہتی و یگانگت، جوانمردی و بہادری، سرگرمی و کارکنی اور شان و شوکت واقعی ضرب المثل تھی۔ لیکن گذشتہ ماہ جنوری ۱۹۴۰ء میں اُسی مئو اور جماعت اہل حدیث مئو کی جو حالت و کیفیت میں نے بچشم خود دیکھی اور سنی واللہ کہ میں اس وقت اس کے اظہار پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس صحبت میں اس کی گنجائش ہے ؎

وہ قصے اور ہونگے جن کو سُن کر نیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سُن کر داستاں میری

خلاصہ کلام یہ کہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے اور خود غرض ملاح ہیں۔ نہ جماعت کی بلا کی کا فم اور نہ جماعت کی خوشی جماعت خواہ برباد ہو یا آباد ان کی بلا سے۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسی جماعت و قوم میدان سیاست میں کیسے نکل سکتی اور کیا کام کر سکتی ہے؟

نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ سرپرستان جماعت اپنی آئندہ نسلوں کے لئے کونسا نقش راہ تیار کر رہے ہیں۔ جس پر ان کے نام لیوا گامزن ہو کر کے فلاح دارین حاصل کرینگے اور اُن کو دعائے خیر سے یاد کرینگے۔

اے کاش۔ یہ حضرات جماعت کی حالتِ زار دیکھ کر ترس کھاتے اور اپنی سرداری و سرپرستی کی لاج رکھتے۔ اپنی ملاحی و ناخدائی کے صدقے جماعت کی کشتی پار لگانے کی کوشش فرماتے۔ نمائش اور نام و نمود کی بجائے ٹھوس کام کرنے کی طرف رغبت کرتے اور جماعت کی صحیح و خالص رہنمائی کرتے تاکہ خود بھی عزت سے رہتے اور جماعت و قوم اور مذہب کی عزت کے بھی باعث ہوتے۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

وما ذالک علی اللہ بعزیز

ہمارا آرگن اہلحدیث

ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ جذبات انسانی کے بھڑکانے اور دبانے کے لئے انشا و بلاغت، کشادہ زبانی و فصاحت ایسے مؤثر آلات ہیں کہ ان کے آگے برقی اور آہنی طاقت کچھ بھی نہیں۔ عرب شجاعت میں ضرب المثل ہیں لیکن اُن کے ہاں ہیجان اور ارتعاش کی کنجی اگر تھی تو وہ یہی فصاحت تھی۔ یہ لوگ فصاحت سے وہ کام لیتے تھے جو ایک فوجی جنرل اپنے باقاعدہ فوج سے بمشکل لے سکتا تھا۔ کسی زمانہ میں قوم کو رجز پر

اور علماء کرام کو علم کلام پر ناز تھا۔ اسی طرح ہم کو قومی اخبارات و جرائد پر فخر کرنا چاہئے۔ کیونکہ نہ ہم ہونگے اور نہ یہ زمانہ ہوگا مگر یہ اوراق پریشاں کہیں کہیں باقی رہ جائینگے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو زبان پر افسانہ منور رہیگا افسوس یہ ہے کہ ہماری طبیعتوں میں نوادر اور آثار کے جمع کرنے اور محفوظ رکھنے کا میلان نہیں ہے جیساکہ اب ہم لوگ سابقہ علماء و حکماء کی نوادر و آثار کی تلاش میں حیران و سرگردان ہیں۔ اسی طرح ہماری آنے والی نسل ہمارے زمانہ کے فضلا کے نوادر و آثار کے حاصل کرنے میں پریشان ہوگی۔

پیارے "اہلحدیث" کا میرے سامنے ۱۸ فروری کا پرچہ رکھا ہے۔ پرچہ کیا ہے بہار کا جلوہ ہے اور گلہائے مضامین تازہ شگفتہ ہیں۔ نظر اٹھانے پر بصارت اور بصیرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔ اسکے مطالعہ اور قرأت سے جو کیفیت مجھ پر طاری ہوئی اسکی ادائیگی میں زبان قلم عاجز ہے۔ افسوس یہ ہے کہ رسائل و جرائد دینیہ سے ہماری طبیعتوں کو فائدہ اٹھانے اور منفعت حاصل کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ ایک دفعہ پڑھ کر پھینک دیتے ہیں۔ خدا ہماری حالت پر رحم فرمائے۔ مجھ کو اس خیال نے کھیلا ہوا ہے کہ پیارے آرگن کی ماہیت لکھوں کہ کیا چیز ہے اور کس کام کا ہے۔

معزز بھائیو! پیارا "اہلحدیث" مختلف خیالات کا آئینہ اور پھر ان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اسکے مطالعہ سے دور دراز ملکوں اور مختلف الطبائع کے مزاجوں سے واقفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا گھر بیٹھے اور بے تکلفی کے ساتھ مشاہیر زمانہ سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ علاوہ اسکے علم کھلتا اور بڑھتا ہے۔ حقیقت میں یہ آرگن ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ کسی عربی فلاسفر کا مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے ؎

لا سعادۃ لامۃ لیس لھا سابق
الی الفضائل ولا زاجر عن الرذائل

یعنی جس قوم میں اچھی باتوں کی جانب ہدایت کرنے والا اور بری باتوں سے منع کرنے والا نہ ہو اُسے نیک بختی

فتاویٰ

س ۱۱۰} زید دیہات میں رہتا ہے۔ وہاں سے کسی غیر مسلم (ہندو یا نصرانی) کے ہاتھ گوشت بکری کا شہر سے ۹ میل کے فاصلے سے منگوا کر کھاتا ہے کیا اس کا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟
(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۱۰} جانور مسلم کے ہاتھ سے ذبح کیا ہوا ہونا چاہئے۔ اٹھانے والا خواہ غیر مسلم ہو اس کا کھانا جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۱} جنگلی جانور ہو یا پرندہ بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر بندوق چلانے سے مرگیا تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۱} بندوق تکبیر پڑھ کر چلائی ہو تو اس کا کھانا جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۲} اکثر مسلمان اپنی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں کو غیر منقولہ جائداد سے ورثہ نہیں دیتے۔ کسی مقدمہ کے دوران میں اگر حاکم دریافت کرے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم رواج کے پابند ہیں۔ ایسے مسلمانوں سے تعلقات لین دین خورد و نوش، شادی بیاہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد داؤد بابر غازی)

ج ۱۱۲} ایسے مسلمان گویا کہ عمداً احکام قرآنیہ کے خلاف کرتے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے جس نے قرآن کی ایک آیت کا انکار کیا اس نے تمام آیات کا انکار کیا۔ اس لئے ان سے غیر مسلموں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے۔

س ۱۱۳} کیا مشترکہ سرمایہ سے لمیٹڈ تجارتی کمپنی بنانا شرعاً جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک خالصۃً ہندی اسلامی نیویگیشن کمپنی بغرض سواری برداری جہاز بنائی جا سکے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۳} کمپنی کے اصول شرعاً صحیح ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلعم نے ایک شخص کے حق میں تجارت میں نفع کی دعا کی تھی اس کے ساتھ مل کر لوگ تجارت کرتے تھے۔ آج کل اسی کو کمپنی کہتے ہیں۔

س ۱۱۴} زکوٰۃ کا روپیہ نقد دینے کی بجائے غرباء کو کھانا پکا کر کھلا دیا جائے یا غرباء کے نام کوئی مذہبی اخبار جاری کرا دیا جائے تو اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی کہ نہیں؟ (محمد حسین سوداگر منڈی از شاہجہان پور)

ج ۱۱۴} زکوٰۃ بعینہا حقدار کو دیدینی چاہئے وہ جہاں چاہے خرچ کرے۔ اپنی ضرورتیں جیسا وہ خود سمجھتا ہے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ حدیث شریف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال ہی سپرد کرنا چاہئے۔

تؤخذ من اغنیاء ھم وترد علی فقراء ھم

جمہور کا مذہب یہی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۵} اس مرتبہ رویت ہلال اور رمضان مبارک کی صحیح تاریخ میں اختلاف تھا۔ یعنی کسی مقام پر ۴۔ نومبر ۱۹۳۴ء یوم جمعرات کو چاند دیکھا گیا۔ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ اس لئے ایک عالم مفتی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ پہلا روزہ مورخہ ۵۔ نومبر بروز جمعہ جن لوگوں نے نہ رکھا ہو اُن پر بعد عید ایک روزہ قضا رکھنا فرض ہے۔ لہذا جواب دیں کیا ہم لوگ بھی قضا رکھیں یا نہ۔ اگر رکھیں گے تو گناہ ہوگا یا معاف؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۵} کسی پرچہ میں اسی وقت شائع کر دیا گیا تھا آپ نے نہیں پڑھا۔ لکھا گیا تھا کہ یہ روزہ قضا کیا جائے کیونکہ ماہ رمضان کا ایک روزہ رہ گیا ہے۔ البتہ اگر فاصلہ زیادہ ہو تو روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔

س ۱۱۶} ایک ہندو برہمنی عورت مسلمان ہوگئی ... خان اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا ہندو عورت کو عدت پوری کرنا ضروری نہیں۔ نیز اگر عدت گزارنی ہوگی تو کتنی۔ شادی شدہ و غیر شادی شدہ و حاملہ نومسلمہ کی عدت تحریر فرمائیں۔
(محمد عبد الغفور خریدار اہلحدیث ۶۷۹۳ چکر دھر پور)

ج ۱۱۶} غیر مسلم عورت مسلمان ہو جائے تو مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ مگر نکاح سے پہلے عورت تین حیض تک عدت گزارے (فتاویٰ نذیریہ)

ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو ہندو قانون کی رو سے اس کا نکاح نہیں ٹوٹتا۔ اس کا خیال رکھا جائے ورنہ فوجداری مقدمے کا خدشہ ہے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ غیر شادی شدہ کی کوئی عدت نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۷} زید کہتا ہے کہ میں صرف بیوی اور دو تین بچوں کو پرورش کر سکتا ہوں تو مجھے بالکل حق ہے کہ میں بیوی کو حمل سے روکوں یعنی دوا کے ذریعہ نطفہ کو گرا دوں۔ کیونکہ اگر اور بچے ہونگے تو سخت مصیبت برپا ہوگی۔ ہاں جب مالی حالت اجازت دیگی تو اس وقت نطفہ بحال رکھا جائیگا۔ میری دلیل آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور علماء مصر کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ کیا زید کا فعل درست ہے؟
(خریدار اہلحدیث ۱۱۲۰۵)

ج ۱۱۷} زید کا فعل خلاف شرع ہے۔ قرآن پاک میں خرچ کے ڈر سے اولاد کو ضائع کرنا منع آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ (الآیۃ) مصر کے علماء کا فتویٰ ہم نے نہیں دیکھا معلوم نہیں کہ ان کی دلیل کیا ہے۔

س ۱۱۸} جماعت بندی بذریعہ اوقات گھڑی مسجد میں مقرر ہے نماز کے لئے بدعت تو نہیں؟
(سائل مذکور)

ج ۱۱۸} گھڑی وقت نماز معلوم کرنے کیلئے مسجد میں رکھنا منع نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

س ۱۱۹} چونا و سرخ مٹی و بالوہیں گاڑی ہوئی پتھر یا ماربل یا سیمنٹ مٹی پختہ فرش زمین کے حکم میں داخل ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۹} زمین پر چونہ وغیرہ کا فرش زمین ہی کا حکم رکھتا ہے۔ بعض صحابہ کرام [illegible]

ادتی کے فرزند سورج سے یہاں کسی لالہ یا پنڈت سورج مل جی سے مراد نہیں ہے بلکہ سورج یعنی شمس مراد ہے جو طبقہ علوی میں قائم ہے۔

ویدوں کی مستند ترین تفسیر نرکت ۲-۱۳ میں بھی مہرشی یاسک آچاریہ جی مہاراج آدتیہ یعنی سورج کو ادتی کا بیٹا لکھتے اور لفظ آدتیہ کی وجہ تسمیہ بھی ادتی کا بیٹا ہونا بتلاتے ہیں کہ "آدتیہ کسمات؟ .... ادتے پتر اتی وا"۔

ترجمہ - سورج کو آدتیہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ادتی کا بیٹا ہے۔

اور درگا آچاریہ بھی "ادتی دیو ماتا" ادتی کو سورج دیوتا کی ماں لکھتا ہے۔

نیز نرکت ۲-۱۳-۴ میں مہرشی یاسک آچاریہ رگوید ۸-۴-۱۲-۱ منتر میں درج الفاظ "شوریم آدتیہم" کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:-

"شوریم آدتیم - ادتے پترم"

سورج جو ادتی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے آدتیہ کہلاتا ہے۔ آریہ سماجی انصاف فرما دیں کہ سورج کو ادتی بنت وکش سے پیدا شدہ بتلانے والے چاروں وید انسانی تصنیفات ہیں یا ایشوری گیان؟

نمونے کے لئے ہماری لاجواب تصنیف "ویدک تہذیب" ملاحظہ فرمائیے۔ اصلی قیمت ۱۲؍ رعایتی صرف ۱۰؍ - ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اتباعِ سنت راہِ جنت

(از قلم مولوی سید عبدالسلام صاحب عتیق، شہر احمد صیا)

قبل اس کے کہ تحریر ہذا ناظرین کی خدمت میں پیش کروں اس امر کا اظہار بہتر سمجھتا ہوں وہ یہ کہ سطور ذیل محض اس غرض سے لکھی ہیں کہ جو لوگ مسلمان کہلا کر اتباع رسول سے غفلت و گریز کرتے ہیں وہ اس کو پڑھ کر سن کر سمجھ لیں کہ بغیر آنحضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی و فرمانبرداری کئے کوئی مسلمان ہو نہیں سکتا اور اس کے ترک و انکار سے کفر عاید ہوتا ہے۔ ؎

بیان اس کا بیانِ کبریا ہے
کلام حق ہے فرمانِ محمد

کچھ شک نہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب باطلہ نے بارہا سر و چوٹی کا زور لگایا اور بہترا اسلام کی آزمائش کی مگر یہ ہر بار اپنی ایک نئی خوبی سے چمکتا ہوا حق کو ثابت کرتا رہا یہاں تک کہ مخالفین کی کوئی جماعت ایسی دنیا میں نہ رہی کہ جس کے امراء و رؤسا و شرفاء و حکماء و علماء اور پیشوا تعریف کرتے ہوئے اور اس کا خلق و کرم و احسان اور خوبی آزماتے ہوئے داخل اسلام نہ ہوئے ہوں۔ محض کلمہ ہی پڑھ کر مسلمان نہیں کہلائے بلکہ اپنی عزت و آبرو جان و مال کل اُن پر تصدق و قربان کر دیا اور خادم اسلام ہونے پر فخر کیا۔

ناظرین کرام! یہی صداقت اسلام ہے کہ بڑے بڑے بادشاہوں نے اس کے قدم چومے، سر ٹیک دیا، مرتے مرتے اسلام کی غلامی سے اف نہ کیا اور بار بار ذیل کے شعر کا مطلب زبان پر لاتے رہے ؎

اے محمد تیرا در میں چھوڑ کر جاؤں کہاں
بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

اس دین مقدس کا کیا کہنا جس کو اللہ تعالےٰ اپنا دین فرماوے۔ جس کی مداح و وصاف میں عقلائے عالم ہوں، جس کے سامنے حکمائے جہاں عاجز و مرعوب ہوں۔ سبحان اللہ! جو ہمیشہ سے ابر رحمت برسا رہا ہے۔ مقلد کو مبصر بنا رہا ہے، اگر کوئی اس کے فیض عام سے مستفید نہ ہو تو اس کی بدنصیبی کا کیا گلا ؎

آنکھیں اگر مُندی ہیں تو بس دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

ناظرین! جن کو اپنی روش و راہ پر ناز تھا سرنگوں ہو کر تہ خاک ہو گئے، باطل کے شیدا فدائے حق ہو گئے یہ اس کی خوبی ہے کہ مخالفین اب تک اسلام سے سبق لیتے ہیں۔ دشمن زار ہو گئے، معترض و عیب جو خاموش ہی نہیں بلکہ قدموں پر آ کر نثار ہو گئے۔ اور اسلام تا قیامت اعلان حق دعوت توحید و سنت دیتا ہوا کہتا رہے گا ؎

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

ناظرین اگر کوئی ایسے دین سلیم صراط المستقیم کے ہوتے ہوئے بھی قبول صداقت سے باز رہے تو یہ اس کی بدبختی نہیں تو پھر کیا ہے۔ دانا و بینا کو لازم ہے کہ خدام اسلام میں خود کو ادب سے شامل کرے کہ اس میں بہتری و نجات ہے۔ قرآن و حدیث کو اپنا مسلک بنائے۔ کیسا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اس کی مغفرت و رحمت سے مایوس نہ ہو۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؎

مرد باید کہ ہراساں نشود ٭ مشکلے نیست کہ آساں نشود

جبکہ معلوم ہو گیا کہ جناب رسالت مآب علیہ التحیہ والسلام کی اطاعت کرنی ایمانیت اور مخالفت کفریت ہے۔ تو پھر کسی فرد بشر کو اب کسی طرح انکار و عذر کی مجال نہیں۔ میں اپنے اس دعوے کے مزید ثبوت میں آیات ربانی و احادیث رسالت پناہی پیش کرتا ہوں جس کے آگے تمام اقوال الرجال ہیچ ہیں۔ سعادت مند کو لازم ہے کہ صداقت و حق کے قبول کرنے میں تاخیر

تاخیر نہ کرے اور بدعتوں برائیوں سے جلد اجتناب کرے زندگی کا کچھ ٹھکانا نہیں ؎

ہردم از عمرے رود نفسے
چوں نگہ مے کنم نماند بسے

آمدم برسر مطلب | آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی منجانب اللہ تعالیٰ فرض ہے۔

ناظرین! اتباع سنت فرمانبرداری آنحضرت کی فرضیت کی دلیل قرآن حکیم اور احادیث رسول کریم سے نقل کرتا ہوں۔ بحول اللہ وقوتہٖ منبذ بین پر واضح کردونگا کہ اسلام اتباع سنت ہی کا نام ہے اور بس۔ تحریر ہذا سے میرا مقصد بھی صرف یہی ہے کہ لوگ کامل طور سے اتباع سنت میں مشمول ومشغول اور بدعت سے متنفر ومجتنب ہو جاویں کیونکہ مسلمانوں کی فلاح و بہبودی اتباع سنت ہی میں ہے ؎

راہ حق اینست باقی راہ کج
راہ حق اسلام ہست اے اہل کج

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین

یعنی فرما دیجئے اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو بس میری محبت کے ساتھ پیروی کرو تو اللہ پاک تم کو چاہیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا کیونکہ اللہ بہت بخشنے اور بڑا رحم کرنے والا ہے اور اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی کہہ دیجئے کہ اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

معلوم ہوا کہ جو اتباع سنت سے نفرت وگریز کرے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کی محبت ان کے کفر کے باعث نہیں کرتا کیونکہ وہ مخالف سنت نبی علیہ السلام ہے ؎

مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

وَقَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

یعنی پس تم ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملے اپنے اور فرمانبرداری کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے۔

ف :- یعنی اگر تم بے ایمان نہیں ہو تو تم کو اپنے معاملے درست کرنے اور اتباع قرآن وسنت میں کیا عذر ہے عذر وانکار کرنا ایمان والوں کا شیوہ نہیں یہ تو کافروں اور بے ایمانوں کا کام بلکہ تقلید ابوجہل ہے ؎

کرو دوستو دل سے طاعت نبی کی
نہیں فرض تقلید تم کو کسی کی

وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

یعنی اے لوگو! اگر ایمان لائے ہو تو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ یعنی اگر تم مسلمان ہوئے ہو اور شریعت مقدس کو تسلیم کیا ہے تو ہر طرح اعمال واطوار ورفتار وگفتار میں طریق ہادی اسلام اختیار کرو۔ یہ نہیں کہ کچھ تو اسلام کی اور کچھ نصاریٰ ویہود اور مجوس وہنود کی بلکہ ظاہرو باطن سب کو جامہ اسلام سے ملبوس ہونا چاہئے ورنہ اعمال بگاڑ کر پیروی شیطان ہوگا۔ بس یہ چاہئے کہ ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

نافرمانی ومخالفت آنحضرتؐ باعث عذاب آخرت ہی نہیں بلکہ اس غلطی کے سبب دنیا میں بھی آفت وعتاب باری میں پھنسنا پڑتا ہے۔ لازم ہے کہ ہر امر میں اتباع سنت کا کافی خیال رہے اور غفلت سے کامل پرہیز رہے۔ ورنہ سر پر بلا آجانا کوئی تعجب خیز حیرت انگیز بات نہیں یہ ہر روز کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؕ

یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے رسول کے حکم اور طریقہ یعنی سنت وحدیث کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات کا خوف کرنا چاہئے کہ کہیں کوئی بلا یا دردناک عذاب ان کو نہ پہنچ جائے!

ف ۱- اس آیت پاک سے خوب اچھی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ حدیث وسنت نبوی علیہ السلام کی مخالفت کرنا عذاب الٰہی کا مستحق ہونا ہے۔ ایسا فصیح حکم جو صاف کہہ رہا ہے اگر اس کو سُن کر بھی کوئی نہ مانے اور نہ سمجھے تو ایسے گمراہ سے خدا سمجھے۔ ایمان والوں کا تو یہی کام ہے کہ احکام شریعت کو بکشادہ پیشانی تسلیم کریں نہ ماننا استہزاء کرنا بدبختی وکفر کی علامت ہے۔ علماء وواعظین کی نصیحت وپند پر تمسخر کرنا عین شیطنت ہے۔ تف برروئے ابلیس۔ خدا فرماتا ہے :-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ؕ

یعنی اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور مت پھرو اُس سے اور (حالانکہ) تم سنتے ہو (اس کے کلموں کو)

فرمایا :- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؕ

یعنی فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور ہرگز آپس میں جھگڑا مت پیدا کرو (اگر جھگڑو گے) پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی ہوا (قوت دھاک) تمہاری (پس لازم ہے تم کو) کہ صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

معلوم ہوا کہ خدا ورسول کی اطاعت میں متفق ہونا چاہئے اور تنازع وفساد باعث کمزوری ہے۔ اور مطیع رسول کو تکلیف صبر کے ساتھ برداشت کرنی لازم ہے تاکہ مستحق قرب مولا ہو۔ جو اعلیٰ نعمت واصل دین ہے۔

اب میں اپنے اُن عزیزوں سے مخاطب ہوتا ہوں جو اپنی غلطی ونادانی سے اتباع سنت پر معترض ہوتے ہیں تاکہ سمجھیں اور آئندہ ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔

پس اے عزیز لازم پکڑ اتباع سنت کو اور صبر ومحبت صدق وصفا پیدا کر اور ریا ورشک وحسد عجب غرور بغض وغیبت شرک وبدعت سے ہٹ کر اور یہ اُسی وقت

متفرقات

مقدمہ جہلم کی آیندہ تاریخ پیشی ۲۸۔ مارچ مقرر ہوئی ہے۔ ناظرین حسن خاتمہ کے لئے صدق دل سے دعافرماتے رہیں۔

گوسالہ سامری اور بئس القرین حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی نے لفظ توفیؔ کی بابت مرزا صاحب قادیانی کا چیلنج قبول کرکے خلیفہ قادیان اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو جو خطوط و مضامین لکھے ان کو اس رسالہ میں یک جا جمع کردیا گیاہے۔

لواء الاسلام جس میں قابل مصنف نے اسلام کے ضروری مسائل کو بے نقط عربی میں لکھاہے۔ ساتھ ہی اردو داں اصحاب کے لئے اس کا اُردو ترجمہ بھی کردیاہے۔ ہردو رسالوں پر قیمت مرقوم نہیں۔ حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی شہر گجرات پنجاب سے طلب کریں۔

ختم ہوگئے اخبار "اہلحدیث" جلد رواں کے نمبر ۲۔ ۱۳۔ ۱۴ ناظرین کے بکثرت طلب کرنے سے بالکل ختم ہوگئے ہیں۔ ناظرین میں سے اب کوئی صاحب طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

کوشش جاری رہے اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ناظرین عموماً اور بہی خواہان خصوصاً کوشش فرماتے رہیں تاکہ اس کی اشاعت میں کمی واقع نہ ہو۔

رعایتی اعلان ماہ مارچ میں کارخانہ امرت دہارا لاہور اپنی ادویات و مرکبات وغیرہ میں سالانہ رعائت کیا کرتاہے۔ چنانچہ اس سال بھی یہ رعایت جاری ہے۔ رعایتی اعلان "اہلحدیث" ۴۔ مارچ سے ہر پرچہ میں شائع ہوتے ہیں۔

ہم اپنے ناظرین سے ایسے نادر موقع سے فائدہ حاصل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ یہ رعائت ۳۱۔ مارچ تک جاری رہیگی۔ اس دن بھی جو اصحاب اپنی فرمائش بھیجدینگے وہ بھی رعایت کے مستحق ہونگے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ہفت بند شیخ سعدیؒ کی ازحد ضرورت ہے باوجود تلاش کے میسر نہیں ہوئی۔ ناظرین میں سے کسی صاحب کے پاس اگر ہو تو عاریتہً ارسال کردیں۔ پھر واپس بھیج دی جائیگی۔ آمد و رفت کا محصول خاکسار ادا کریگا۔ اگر کسی جگہ سے قیمتاً مل سکتی ہو تو جائے فروخت سے اطلاع بخشیں۔ (قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

اشاعت فنڈ کے متعلق اعلان عام ناظرین کو معلوم ہے کہ دفتر ہذا کے ماتحت ایک شعبہ اشاعت بھی چند سال سے قائم ہے جکی طرف سے مخالفین اسلام اور منکرین سنت سید المرسلین کے جوابی اشتہارات، ٹریکٹ وغیرہ حسب ضرورت مفت شائع کرکے ہرخاص وعام کو تقسیم کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اس فنڈ کی مستقل آمدنی کوئی نہیں اس لئے خاص صورت امداد کی یہ ہے کہ

جو انجمنیں یا مدرسے اپنے متعلق کوئی نوٹس یا کاروائی درج اخبار کرانا چاہے وہ حسب طوالت مضمون ۸؍ ۔ ۶؍ بطور امداد پیشگی بھیجکر اس خرچ کوبھی کار خیر میں داخل سمجھے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت غیر مسموع ہوگی۔

اہل حدیث انجمنہائے و مدارس خصوصاً نوٹ کررکھیں۔

خاکسار:۔ ناظم شعبہ اشاعت فنڈ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

آمد و خرچ اشاعت فنڈ از عبدالجبار صاحب کنٹرکٹر ماستی ۸؍ مولوی عبدالمجید صاحب پٹنہ ۸؍

آمد از اشتہار محرم اور تعزیہ ۸؍ از انجمن اہل حدیث بٹالہ ۸؍ سابقہ ۳-۷-۲۴ میزان ۳-۷-۴۵ روپیہ

خرچ لاگت اشتہار قادیانی فیصلہ کن مناظرہ ۱۲؍ اشتہار محرم اور تعزیہ ۱۱؍ میزان ۱۲؍

بقایا ۳-۰-۱۸ روپے

شمع توحید کی امداد کے لئے انجمن اہل حدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں معرفت مولوی ابونعیم عبدالعلیم صاحب ۱۲؍ میزان تا ۰-۱۵-۲۴۶

مقدمہ فنڈ میں از جناب بدرالدین صاحب موضع سرائے ضلع پورنیہ ۱؍

میزان تا ۱۹۔ مارچ ۳-۹-۳۳۸ روپے

خرچ از ۵ مارچ تا ۱۹ مارچ ۰-۲-۵۳

بقایا ۳-۱۳-۲۸۴ روپے

ناظرین سے عموماً اور اہل ثروت حضرات سے خصوصاً امید کی جاتی ہے کہ ہردو (شمع توحید اور مقدمہ فنڈ) فنڈوں کی حتی الامکان اعانت فرمائینگے۔

(نیاز مند محاسب فنڈات)

انتقال پُرملال مولوی احمدالدین صاحب سیالکوٹی ایک خاموش کارکن بزرگ سلف کا نمونہ تھے۔ مولانا سیالکوٹی کے ذوالقربیٰ اور بہت بڑے تعلقدار تھے ۷۰ سال کی عمر پاکر گذشتہ ہفتہ انتقال کرگئے۔ ان کے انتقال کی خبر ایسے وقت ملی کہ "اہلحدیث" چھپ چکا تھا۔ غفر اللہ لہ ورحمہٗ۔ آپ کثیرالعیال تھے جو سب برسرکار ہیں۔

ایضاً میرا بڑا بھائی عبدالرحمٰن برنج فورمین جو مرادآباد ریلوے پُل پر کام کروا رہا تھا۔ پُل پر سے اچانک گرکر آٹھ دن کے بعد انتقال کرگیا۔ اناللہ!

(مستری عبدالعزیز از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ناظرین کرام ہردو اصحاب کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔ (امرتسر میں جنازہ غائب پڑھا گیا)

جماعت اہل حدیث توجہ کرے مسجد اہل حدیث گنور ضلع بدایوں کا متولی (جو حنفی ہے) مسجد کی آمدنی (جو تقریباً چھ سو روپیہ سالانہ ہے) مسجد پر خرچ نہیں کرتا جس کی وجہ سے مسجد و مدرسہ کا خرچ چندہ وغیرہ سے پیدا کیا جاتا ہے۔ اب مجبور ہوکر متولی کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ اس لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی ایلکوی بغرض چندہ مقدمہ مسجد اہل حدیث گنور سفر کررہے ہیں جہاں جہاں موصوف تشریف لے جائیں ان کی امداد کرکے

کے لئے یہ جائز ہے کہ کسی عام غلطی سے لوگوں کو آگاہ نہ کرے؟

(۱۴) اس ظن سے کہ خدا و رسول کا حکم ہے ایک شخص ایک ممنوع کام کر رہا ہے۔ اگر اُسے روکیں اور خدا و رسول کا صحیح حکم دکھلائیں تو وہ شخص مامور اور ممنوع دونوں عبادتیں ترک کر دیتا ہے۔ کیا اسکے ترک کرنے کے ڈر سے اسے ممنوع امر سے آگاہ نہ کرنا جائز ہے؟

مدرسین مدرسہ باقیات الصالحات ویلور ضلع شمالی ارکاٹ کے جواب کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

مکرم و محترم کے۔ یم۔ میران کوی صاحب دام فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط جس میں کئی سوالات درج ہیں پہنچا واضح ہو کہ ائمہ مجتہدین جو صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین عظام کے زمانہ مشہود بالخیر میں تھے۔ ما امکن مسائل مختلف فیہا و مجتہد فیہا میں تحقیق و تنقید کرکے احکام قرار دئیے ہیں۔ نماز تراویح مذاہب مشہورہ میں بیس رکعت مقرر ہوئی ہے جو آٹھ رکعت کے منافی نہیں۔ اب جدید تحقیقات بجز اضاعت اوقات کے فائدہ نہیں اور کتب اصول میں اجماع کے شرائط بسطاً مذکور ہیں اوس میں لکھا گیا ہے وحکم الاجماع ان یثبت الحکم یقینا حتی یکفر جاحدہ انتہی۔ ہم کو آپ کے سوالات کے جوابات مفصل لکھنے کی جس میں ایک رسالہ لکھنا پڑیگا فرصت نہیں۔ فقط"

ناظرین! ذرا غور فرمائیں کہ مفتی صاحب کا آخری فقرہ کہ "ہم کو آپ کے سوالات کے جوابات مفصل لکھنے میں جس میں ایک رسالہ لکھنا پڑیگا" کہاں تک صحیح ہے۔ حالانکہ ہر سوال کا جواب صرف "ہاں" یا "نہ" سے ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں حضرت العلامۃ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان سوالات کو مع جواب کے اخبار میں شائع فرما دیں تاکہ عوام کو حنفی علماء کی روش معلوم ہو۔ عاجز کا مقصد یہ مضمون شائع کرنے سے صرف یہ ہے کہ ناظرین حضرات سوچیں کہ ان حنفی علماء کی دیانت داری کیسی ہے۔ میں اب بھی مفتی صاحب (مدرسہ باقیات) سے درخواست کرتا ہوں کہ ان سوالات کا جواب بذریعہ اخبار "اہلحدیث" کے شائع فرما دیں تاکہ ہم آپ کے علم سے فائدہ اٹھائیں۔

(ابورشید محمد فضل اللہ از ترچپہ۔ کوچین)

شان رسول علیہ السلام

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لہاراں مغربی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا وہی ہے

برادران اسلام! آپ محض مخالفین کی چیرہ دستیوں اور افترا پردازیوں کو سُن پڑھ کر ایسی بے سمجھی کی ٹھوکر نہ کھائیں کہ جس سے آپ اس نور ہدایت، شمع رہ نجات منہاج رحمت صراط مستقیم سے بھٹک کر خدانخواستہ منزل مقصود تک نہ پہنچیں۔ یاد رکھو دنیا دار العمل ہے اور آخرت روز قیامت دار الحساب بروز محشر عمل کرنے کی فرصت اور اجازت نہیں ہوگی۔ آج ہی دلی صفائی اور روحانی بصارت سے ٹھنڈے غور فرمائیں ایسا نہ ہو کہ کونامع الصادقین کے زریں اصول و ارشاد کی عدم تعمیل سے عتاب الٰہی وارد ہو۔ فی الحال آپ صرف اتنا عملی قدم بڑھائیں کہ کم از کم جماعت حقہ اہل حدیث کثرہم اللہ سوادہم کے عقائد صحیحہ کو بغور گوش ہوش سے ملاحظہ فرمالیں اور خود خداداد عقل سلیم سے اس بات کا موازنہ کریں کہ آیا جماعت اہل حدیث کے عقائد اسی قسم کے ہیں جس طرح کہ آپ کو ڈراؤنی شکل بنا کر بتائے جاتے ہیں یا کہ اس کے برعکس۔

عسیٰ ان تکرھو شیئًا وھو خیر لکم (القرآن)

ہم اس احکم الحاکمین خدائے واحد کو حاضر ناظر سمجھ کر حلفاً اس بات کو آپ کے سامنے واضح کرتے ہیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو اور ہم اپنے تبلیغی فرض سے قاصر نہ رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس مخلصانہ مشورہ سے نور ہدایت کے مزید راستے آپ پر کھول دے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ سنو! ہمارے نزدیک جس طرح خدا تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں واحد و یکتا بے مثل اور لاشریک ہے اسی طرح جناب پیغمبر خدا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم عبودیت میں خدا کے واحد عبادتگذار اولوالعزم پیغمبر افضل الرسل ہونے میں یکہ و تنہا ہیں جسطرح خدا کے بالمقابل کسی کو عبادت اور استعانت اور ندا میں کھڑا کرنے والا مشرک اور دائمی جہنمی ہوتا ہے۔ اسیطرح حضور علیہ السلام کے فرمان واجب الاذعان کے بالمقابل کسی نبی پیر و فقیر امام و غوث کو کھڑا کرنے والا حضور علیہ السلام کے ارشاد کے سامنے کسی اور کا قول پیش کرنے والا حضور پر نور علیہ السلام کے بیان سے اپنے مرشد و رہبر امام پیشوا کی کلام کو ترجیح دینے والا یقیناً جہنمی، کافر، بے دین، گستاخ، بے ادب لامذہب ہوتا ہے۔ جہاں موسےٰ کلیم اللہ جیسے پیغمبر تشریف لے آویں تو سرکار مدینہ کی اطاعت کے سوائے انہیں اور کوئی چارہ نہ ہو تو بھلا ان امامان دین کا کیا حوصلہ کہ ان کو حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا کر دیں جن کا مرتبہ یہ ہو کہ اگر نبوت جاری ہوتی تو امت محمدیہ میں حضرت عمر نبوت کے خلعت سے بہرہ افروز ہوتے۔ ان کا خیال کرنے والا مسلمان ذرہ بھر دل میں پس و پیش لاکر فیصلہ سرکار مدینہ سے منہ پھیر کر صحابی کی طرف منہ لاتا ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تلوار لے کر اس مسلمان کا سر قلم کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ۔ ھذا قضاء من لم یرض بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرا یہی فیصلہ ہے اس کے لئے جو سرکار مدینہ کے ارشاد عالیہ (پریوی کونسل) کے فیصلہ پر راضی خوشی سر تسلیم خم نہ کرے اور

حاصل ہوتا ہے جبکہ انسان اتباع سنت کو لازم پکڑے ورنہ غلط راہ چل کر گمراہ ہوگا جو باعث عذاب ہے۔

اور فرمایا :-

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ
ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اللہ تعالیٰ سورہ انعام میں فرماتا ہے کہ یہ راہ میری سیدھی ہے سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہیں پھر تم کو پھیر دیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو تاکہ تم بچتے رہو۔ یعنی جو راستہ تم کو ہمارے نبی نے بتا دیا اسی راہ پر چلو ماسوا دوسرے کی روش مت اختیار کرو خواہ وہ باپ دادا کی راہ ہو یا کسی اور کا طور و طریقہ۔ زمانہ حال کے رسم و رواج کی پابندی نے مسلمانوں کو فرقہ فرقہ کر دیا۔ نئے نئے راستے نکلتے آئے اور شاہ راہ محمدی سے پھرتے گئے۔ ؎

بس یہ لازم ہے ہر مسلمان پر
کہ چلے وہ حدیث و قرآن پر
چھوڑ کر حکم اپنے حضرت کا
ساتھ دو تم نہ شرک و بدعت کا

کما قال اللہ تعالیٰ ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

یعنی جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ اور اس کے رسول کی اور ڈرے اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔

ف :- خدا سے ڈرنا اور پرہیزگاری کرنا حدیث و سنت پر عمل کرنے ہی کا نام ہے کیونکہ بدون اتباع رسول کوئی شخص پرہیزگار و متقی ہو غیر ممکن عالم دنیا میں اگر بلا اتباع نبوی کئے اہل اللہ یا متقی بنے یہ ہو نہیں سکتا۔ ؎ ایں خیال است محال است و جنوں

آگے چل کر یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ نفسانی امنگ اور دلی خواہشات کو بھی پابند شریعت محمدیہ ہونا لازمی ضروری ہے خواہ وہ فعل دینی ہو یا دنیاوی۔ غمی میں ہو یا شادی میں۔ بہرحال شیطانی خطرات سے بچنے کیلئے راستہ ہے تو وہ اتباع سنت محمدی سے

راہ حق پر ہر طرف سے رہزنوں کا دور ہے
نقد ایمان کو بہر صورت بچانا چاہیئے

(باقی آیندہ)

استفتاء

اور

علمائے احناف کی بے توجہی

(مرسلہ مولوی ابو رشید محمد فضل اللہ صاحب از ترکیوڑ)

اس اطراف کے مسلمان عموماً مذہب کے شافعی ہیں پچھلے دنوں ایک گروہ نے حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے نماز تراویح آٹھ رکعات پر اکتفا کی تو دوسروں نے بیس رکعات ثابت کرنے کے لئے اقوال الرجال پیش کر کے عاملان حدیث کو گالیاں دیں۔ اس لئے میرے ایک دوست میراں کوی نامی نے مدرسین مدرسہ باقیات الصالحات کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جس میں چند سوالات درج تھے۔ کئی دن کے بعد اس کا جواب آیا تو کیسے آیا کہ بجائے استفتاء کے نیچے جواب تحریر فرمانے کے دوسرے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر روانہ کر دیا گیا اور لطف یہ کہ اس جواب میں مفتی صاحب کا نہ دستخط ہے اور نہ ہی مہر وغیرہ۔ سوالات مع جواب ہدیہ ناظرین ہیں۔ منصف مزاج حضرات فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہی علمائے حق کی روش ہونی چاہیئے؟ (سوالات ملیالم میں لکھے گئے تھے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے)

(۱) کیا کوئی صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلعم نے نماز تراویح بیس رکعات پڑھی؟ اگر ہے تو وہ کونسی ہے اور کہاں مذکور ہے؟

(۲) کیا حضرت ابوبکرؓ نے کبھی بیس رکعات تراویح پڑھی۔ اگر پڑھی تو کہاں مذکور ہے؟

(۳) وہ حدیث جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے گیارہ رکعات نماز تراویح پڑھانے کے لئے حکم دیا تھا۔ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو کس وجہ سے؟

(۴) نماز تراویح بیس رکعات ہونے پر اجماع بھی ہے؟ اگر ہے تو اجماع کے کیا معنے؟ کیا اجماع سے تجاوز کرنے والا کافر ہو جاتا ہے؟ اگر ہو جاتا ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

(۵) کیا حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ حضور صلعم نے رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھی تراویح کے متعلق ہے؟

(۶) اس بات پر کوئی دلیل ہے کہ حضور صلعم نے تراویح آٹھ رکعات مسجد میں پڑھنے کے بعد باقی بارہ رکعات گھر میں پڑھیں؟

(۷) شافعی مذہب کا یہ قول کہ نماز تراویح کم از کم ایک یا دو رکعات ہیں۔ کس دلیل پر مبنی ہے؟

(۸) تراویح آٹھ رکعات پڑھنے والا کیا دین اسلام سے خارج ہو جائیگا؟ اگر ہو جائیگا تو اس کے لئے کیا ثبوت ہے؟

(۹) کیا ائمہ مجتہدین معصوم ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو صحیح احادیث نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے صحیح احادیث کے خلاف کچھ کہا ہے؟ اگر کہا ہے تو کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم صحیح احادیث کے مطابق عمل کریں؟

(۱۰) اپنے مذہب کے امام کی تائید کے لئے صحیح احادیث کو چھپانے والے پر کیا حکم ہے؟

(۱۱) اگر ایک ہی مسئلہ میں چند علماء نے مختلف قسم کا فتویٰ صادر کیا تو اس میں کونسا جواب صحیح مانا جائیگا؟ صحیح ماننے کا معیار کیا ہونا چاہئے؟

(۱۲) مذاہب اربعہ میں کونسا مذہب صحیح ہے؟ کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی نے آیات یا احادیث کے خلاف کچھ کہا بھی ہے؟ اگر کہا ہے تو کیا علماء حق کا یہ فرض نہیں کہ اس کی تصحیح فرما کر لوگوں کو آگاہ کریں؟

(۱۳) اس ڈر سے کہ کوئی فساد برپا ہو جائیگا کسی عالم

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج اور پنجاب اسمبلی

"اہلحدیث" ایک مذہبی اخبار ہے اس لئے اس کی پالیٹکس (سیاست) ہر حال میں مذہبی نقطۂ نظر کے ماتحت رہتی ہے۔ اس لئے ہم یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ جب سے آئین جدید کے ماتحت اسمبلی کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ ہمارا ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ پیغمبر اسلام علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

ما ھلك قوم قبلكم حتی لو توا الجدل

یعنی تم سے پہلے جتنی قومیں تباہ ہوئیں وہ باہم جنگ و جدل کی وجہ سے ہوئیں۔

ہم ممبران اسمبلی کی کاروائی کو بڑی گہری نظر سے دیکھا کرتے ہیں۔ کیوں نہ دیکھیں جبکہ وہ ہمارے ہی بھیجے ہوئے ہیں۔ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جب سے پنجاب اسمبلی بیٹھی ہے سوائے جنگ و جدال کے اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

گذشتہ ہفتے (۱۶۔ مارچ کو) تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ اسمبلی کے پریزیڈنٹ (صدر صاحب) جب ممبروں کو خاموش کرانے میں ناکام رہے تو خود ہی باہر تشریف لے گئے۔ اسمبلی ہال میں اتنا شور ہوا کہ کان پڑی آواز سنی نہ جاتی تھی۔ کیا ممبران اسمبلی جانتے نہیں کہ زمانہ اخباری ہے۔ ان کی ہر قسم کی گفتار و کردار ملک میں شائع ہوتی ہے اور لوگ اس سے نتائج اخذ کرتے ہیں بلکہ اس سے جنگ و جدل کی تعلیم پاتے ہیں۔ کیوں ؎

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

ہمارے خیال میں یہ تصادم ملک کے لئے کوئی اچھی علامت نہیں۔ اختلاف رائے ہونا ضروری ہے مگر جاری اسمبلی جو نمونہ دکھا رہی ہے اس کا اثر اگر قومی انجمنوں پر بھی جا پڑا تو خدا حافظ!

جب سے پنجاب اسمبلی ظہور پذیر ہوئی ہے صرف ایک بل کی ہمیں خبر پہنچی ہے جو ملک کے لئے مفید اور تہذیب و شائستگی کا منبع ہو سکتا ہے وہ انسداد گداگری کے متعلق ہے۔ جس کا ذکر ایک دفعہ اخبار انقلاب میں ہوا تھا۔ اس کے بعد ایسا گم ہوا کہ صدائے برنخاست حالانکہ وہ بل ایسا ضروری تھا کہ باقی سب کاموں سے پہلے اُسے پاس کیا جاتا۔ لیکن کرتا کون! جہاں ہر ایک پارٹی دوسری کو نیچا دکھانے کے فکر میں ہو تو ملک کا خدا حافظ!

ایسے موقع پر ہمارے سامنے دو ضرب الامثال آتی ہیں جو دونوں سچی ہیں۔ ایک فارسی مثل ہے کہ ؎

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

اسکے معنی تو کوئی دور اندیش ہی سمجھیگا جو سیاسی عینک کے ساتھ واقعات کو دیکھتا ہوگا۔ دوسری ضرب المثل یہ ہے ؎

دو ہاتھیوں کی لڑائی میں فرش کا ناس

پنجاب اسمبلی کی مختلف پارٹیوں میں اپنا اپنا نقطہ نظر ہی بنائے مخاصمت بننے کے لئے کافی تھا مگر شہید گنج کا واقعہ اس سونے پر سہاگہ بن گیا ہے۔ مسجد شہید گنج ایک تاریخی مسجد ہے جو پچھلی نسلوں کے لئے بھی رہنمائی کا کام دیگی۔ مگر بہ حیرت سے دیکھتے ہیں کہ مسلم قوم (جس کو اس مسجد کا سخت صدمہ ہے اور جو اس کی بازیابی کے لئے ہماں توڑ کوشش کر رہی ہے۔ خدا کامیاب کرے) وہ بھی اپنے خالق اور ہادیٔ برحق کی تعلیم متعلقہ کامیابی کے بالکل برعکس جا رہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ؕ

یعنی اے ایمان والو! تکلیف پر صبر کیا کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دیا کرو اور آپس میں جڑے رہا کرو اور (نفاق و شقاق پیدا کرنے میں) خدا سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔

یہاں یہ حال ہے کہ اس اعلیٰ مقصد (واگذاری مسجد شہید گنج) کے لئے بھی مسلمان اس آیت پر عمل نہیں کرتے ہم کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتے اور نہ ہی ایسا کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ مگر واقعات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی کہ مسلمان حصول مقصد کے طریق کار پر متفق نہیں ہیں۔ مجلس احرار سول نافرمانی کر کے سرکار کے جیل خانے پُر کر رہی ہے۔ ادھر مسلم لیگ اس کو ایسا کرنے سے روک رہی ہے ہم نے اپنی ذاتی رائے کو الگ رکھ کر ایک بڑے احراری لیڈر سے پوچھا کہ آپ لوگوں کا یہ طریق کار مسجد کی بازیابی کے لئے منتج (نتیجہ خیز) ہوگا؟ انہوں نے بڑی سچائی اور صاف دلی سے کہا کہ "نہیں" جس مجلس میں یہ گفتگو ہوئی وہ اس قابل نہ تھی کہ اس بات کو طوالت دی جاتی۔ اس لئے ہم نے بمصداق "خیر الکلام ما قل ودل" اتنے ہی جواب کو کافی سمجھا۔

ہم کسی خاص فریق کو مورد الزام نہیں بناتے۔ ہاں بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ان کو زمانہ رسالت کا وہ واقعہ یاد دلاتے ہیں جس میں بوجہ اختلاف کے فتح کے بعد شکست ہو گئی تھی۔ اس واقعہ کو جنگ احد کہا جاتا ہے۔

شکست کا بڑا سبب قرآن شریف میں "تنازعتم" (باہمی نزاع) بتایا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج اس باہمی نزاع کا اثر پورے طور پر جلوہ نما ہے۔ ایک فریق سول نافرمانی میں کامیابی کو مضمر سمجھتا ہے تو دوسرا فریق آئینی کاروائی کو مفید جانتا ہے اور تیسرا کچھ اور ہی کہتا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب جو ایک ذی اثر مسلمان ہیں اپنے منصب کے لحاظ سے وہ بھی آئینی رہنمائی ہی کرتے ہیں اسمبلی کے ایک ممبر ملک برکت علی نے ایک بل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ مسلمانوں کے اوقاف محفوظ رہیں نہ صرف یہ کہ آئندہ قانون تمادی ان پر حاوی نہ ہو بلکہ گذشتہ واقعات پر بھی اس کا نفاذ ہونا چاہئے۔ گورنر پنجاب نے بمشورہ وزراء اس بل کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی

ادھر ادھر جھانکتا پھرے۔ مسلمانو! یقیناً آج وہ محبت رسول کا بالکل جھوٹا دم بھر رہے ہیں جو صرف زبانی صدقے یا رسول اللہ کہہ کر اور دل میں کسی امتی کی طرف لو لگا کر اپنی دیانت داری اور عشق رسول کے دعویدار بن رہے ہیں۔ یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم صرف ادعائے زبانی بہت کچھ ہوتا ہے مگر دل چٹیل میدان کی طرح اطاعت اللہ و رسول اور الفت خدا و نبی علیہ السلام سے بالکل کورے۔ وہ صرف "میرے مولا بلا لو مدینے مجھے"۔ ہاں آپ بلا لیں یہ خود جانے کے نہیں یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا

اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ ویحسبون انھم علیٰ شئ الا انھم ھم الکٰذبون (پ ۲۸)

بھاو لہ گمان تو بڑا باندھتے ہیں کہ ہم کسی چیز پر کھڑے ہیں لیکن در اصل جھوٹے ہیں۔ آخر وہ ریت کا ٹیلا ہوا کے ایک جھونکے سے چٹیل میدان بن جاتا ہے۔

بھائیو! آج صرف ایک جماعت اہل حدیث ہی ایسی جماعت ہے جو خالص توحید اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں اور صحیح اطاعت صحابہ کرام کی الفت، امامان دین سے پیار رکھتے ہوئے دنیا میں موجود ہے۔ ہم آپ کو کسی صحابی، کسی امام، کسی پنجابی نبی کی طرف آنے کی دعوت نہیں دیتے بلکہ ببانگ دہل کہتے ہیں کہ سرکار مدینہ ہی کامل رہبر اکمل مرشد افضل الانبیاء ہادی و رہنما مصلح و پیشوا بن کر آئے اور انہی کی اطاعت کریں اور تمام تعلقات اور نسبتیں جو خود تمہارے لئے اختراع کی گئی ہیں توڑ کر حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی تعلق جوڑ لیں۔ جماعت اہل حدیث کے نزدیک خدا تعالےٰ کے بعد تمام انسان و جن، انبیاء و ملائکہ مرسل و پیغمبر حضرت موسےٰ ہوں یا حضرت عیسیٰ صاحب کتاب سب کے سب دنیا بھر کے نیک و صالحین انسان ایک طرف اور ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک طرف سب سے اعلیٰ ارفع ہیں نہ آپ جیسا کوئی اکمل ہوا نہ ہوگا

ہادی عالم ہے وہ نور المبین
ہے مخالف ان کا ناری بالیقین

جبرئیل کہے میں لیندے چودھرے پھر یا ملک ویلا
محمد جیہا نہ ماتس کوئی ہاشم جیہا قبیلا

ہم اس شخص کو ملعون، بے دین، خارج از اسلام جانتے ہیں جو دل میں ذرہ بھر رائی برابر بھی جناب فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغض، عناد، بے ادبی گستاخی، دشمنی، عداوت رکھتا ہو

خدا لعنت کرے اس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر

ساتھ ہی یہ بھی سن لیں

جسے کچھ بغض ہووے اولیاء سے
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

اتنا اور بھی سن رکھئے

جو حق پر نہ چلے اس پر بھی لعنت

جو حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ، جری، بہادر، مجاہد کے متعلق لب کشائی کرے یا اس ولی اللہ، متقی، پرہیزگار کے لئے گستاخانہ الفاظ استعمال کرے اس پہ بھی ریت کے ذروں جتنی لعنت۔

خدا تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں میں خدا اور رسول علیہ السلام، صالحین امامان دین کی سچی محبت عطا فرمائے درجہ اور مراتب کے لحاظ سے ہر ایک کی الفت بھر دے اور بے ادبی سے بچائے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

استفتا بابت
تحقیق حرف ضاد

(منقول از الجمعیۃ دہلی)

حضرت علماء کرام کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ عام طور سے بعض جگہ ضاد کو مشابہ بمخرج دال پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ رضی اللہ کو ردی اللہ۔ والضالین کو والدالین اور عیما لضحیٰ کو عیدالدحیٰ وغیرہ۔ مگر اکثر مقامات پر ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں۔ مثلاً ماہ رمضان کو رمدان، حضرت کو ہدرت اور مومن کو مردنہیں کہتے۔ اور رضی اللہ کی جگہ ردی اللہ کہتے ہیں تو معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ ردّ کے معانی پھینکنا انکال نسوخی وغیرہ کے ہیں۔ اگرچہ اس سے یہ معنی نہیں لیتے مگر ظاہر میں ردی کہنا کریہہ ہے۔

الجواب

یہ صحیح ہے کہ حرف ضاد کو دال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ وہ ظا کے ساتھ اپنی اکثر صفات میں مشابہ ہے مگر ظا سے بھی وہ جداگانہ حقیقت رکھتا ہے۔ پس جو شخص اسکو خالص ظا پڑھے وہ اور جو شخص خالص دال پڑھے وہ دونوں تبدیل حرف کے مرتکب ہیں اور جو شخص ضاد کو ادا کرنے کے قصد سے پڑھے اور اس کی آواز دال پُر کی نکلے یا ظا کے مشابہ نکلے ان دونوں کی نماز صحیح ہوگی اور ظا کے مشابہ پڑھنے والا اقرب الی الصحۃ ہوگا اور خالص دال کی آواز سے ادا کرنا غلط ہے۔ دال پُر جس آواز کو ہم نے کہا ہے وہ ضاد کی بگڑی ہوئی آواز ہے کیونکہ دال میں فی حد ذاتہ تفخیم نہیں ہوتی۔

(محمد کفایت اللہ عفی عنہ۔ دہلی)

الجواب

یہ مسئلہ فن تجوید کے اعتبار سے تو بہت اہم ہے لیکن فساد صلوٰۃ یا عدم فساد صلوٰۃ کے لحاظ سے اس قدر اہم نہیں ہے جس قدر کہ آج کل لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پس نماز کے ہونے نہ ہونے کو اس مسئلہ پر موقوف کرنا تجوید کے مسئلہ کو فقہی بحث میں لاڈالنے کے مرادف ہے۔ اس لئے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ضاد اصل حقیقت کے اعتبار سے تو آواز میں ظاء کے مشابہ ہے دال کے مشابہ نہیں۔ لیکن جو شخص سعی اور کوشش کے باوجود اس حرف کو صحیح ادا کرنے پر قادر نہ ہو سکے نماز اسکی بہرحال ہو جائیگی۔ فقط۔ واللہ اعلم!

(بندہ محمد یوسف عفی عنہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی)

{الجمعیۃ دہلی ۱۹-مارچ سنہ ۱۹۳۸ء}

مارچ

اپنی ذمہ داریاں ہلکی کرنی ہوں تو

سے فایدہ اٹھائیں

ماہ مارچ میں مندرجہ ذیل ادویات مندرجہ قیمتوں سے نصف قیمت پر ملینگی

...ائے امراض متعلقہ مستورات

... حیض کی زیادتی۔ بے قاعدگی اور درد کو دور کرتا ہے۔
...م سیلان الرحم کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی
...پے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ

... حیض کی کمی یا بند ہو جانا یا درد سے آنا اور رحم کی کمزوریوں
... کرتا ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۸؍

...تی۔ جریان الرحم یعنی سفید پانی آنا۔ اس مرض کی خاص دوا
...میاب اکسیر ہے۔ اس کے ساتھ پچکاری کی دوا بھی
...تی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ نمونہ ۱۲؍

...بخین ہسٹریا کی مجرب دوا ہے۔ قیمت چار روپے
نصف دو روپے۔

...ں پاک عورتوں کے لئے طاقت بخش ہے سیلان الرحم
...کرتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنہ۔

...ٔ مانع حمل۔ برتھ کنٹرول کے لئے مجرب دوا ہے
قیمت دو روپے۔

...بری۔ حمل استقرار میں خوب مدد دیتی ہے۔ تجربہ
...دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے۔

دافع امراض بچگان

بال سکھا ۔ بدہضمی۔ قبض ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ بخار دائمی کمزوری اور بیماری وغیرہ بچوں کی کمزوری کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف ۸؍

سوکھا ہرا ۔ سوکھیا مسان کی دوا ہے۔ متواتر استعمال سے بچہ ضرور ہی تندرست اور صحت مند ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ

کالا کردست ۔ بچوں کیلئے مفید چورن ہے بدہضمی بخار وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ ۸؍ نمونہ ۴؍

جلاب بچگان ۔ بچوں کیلئے ہلکا دست آور دو چورن ہے قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی ۸؍

سرسوب ۔ بچوں کے دانت آسانی سے نکالنے کیلئے اس کا استعمال کرائیں۔ قیمت ایک روپیہ۔

کرملو ۔ بچوں کی کالی کھانسی کے لئے اسکے ساتھ خواہ بخار بھی جاری ہو نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴؍

اگمر جن بچوں کی صحت مٹی کھانے سے بگڑ جاتی ہے۔ ان کے اندر سے مٹی خارج کرنے کیلئے بیحد مفید دوا ہے قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ ۱۲ گولی ۸؍

محافظ صحت
صحت کی تحفظ کے لئے عام بیماریوں کی دوائیں

امرت دھارا صحت کی حفاظت کیلئے تقریباً عام بیماریوں کے دور کرنے میں امرت دھارا سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں۔ یہ دوا ہر گھر میں اور ہر ایک جیب میں رہنی چاہئے۔ قیمت بڑی شیشی ۲؍ نصف ۱؍ نمونہ ۸؍

سلفری قرص قبض نکام نزلہ اور کمزوری ہاضمہ وغیرہ کو دور کرنے کیلئے اور صاف خون لانے کیلئے نہایت مفید دوا ہے قیمت ۲۸ گولی ۱۲؍

اکسیر لکشمی ولاس رس ۔ بخاروں کے بعد ہونیوالی کمزوری اور نزلہ۔ زکام۔ نزلہ۔ احتلام وغیرہ کو دور کرنے کے لئے آیورویدک کی نہایت قابل قدر مفید دوا ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸؍

سرمہ ۔ آنکھوں کی صحت کیلئے روزانہ استعمال کرنیکا سرمہ ہے قیمت فی تولہ ۱؍

منجن ۔ دانتوں کی صحت کیلئے روزانہ استعمال کا نہایت عمدہ منجن ہے قیمت ۴؍

امرت دھارا سوپ (صابن) جلد کو پھوڑا پھنسی سے بچانے اور دور کرنے کے لئے نہایت مفید صابن ہے۔ قیمت فی بکس تین ٹکیہ ۱۴؍ فی ٹکیہ ۵؍

امرت دھارا لوشن ۔ گلے کی صحت اور صوت حیات کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ایک بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

مادوائیں ۱/۲ قیمت پر ملیں گی۔

...س یہی نہیں امرت دھارا اور اُسکے مرکبات (لوشن۔ بام۔ مرہم وغیرہ) بھی ماہ مارچ میں ۱/۲ قیمت پر مل سکتے ہیں۔

...ب نرالی سکیم ۔ مارچ میں کچھ روپیہ جمع کروا دینے سے آپ سال بھر جب چاہیں اپنے اور اپنے خاندان کے علاج کے لئے اسی رعائتی قیمت پر حسب ضرورت جو دوا چاہیں تب تک منگوا سکتے ہیں جب تک آپ کا روپیہ ختم نہ ہو جاوے۔ بڑی فہرست ادویات و کتب اور رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوا دیں۔

[illegible]

وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں اس کے نقائص بیان کر کے سارے ملک کے مسلمانوں کے حق میں اسے مضر بتایا بہت خوب! یہ بل تو یوں گر گیا۔ ایک دوسرا بل جو مسٹر گابا پیش کرنا چاہتے تھے۔ جو اپنے مضمون کے لحاظ سے ہندو مسلم اور سکھ وغیرہ سب اقوام کے حق میں یکساں مفید ہو سکتا تھا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ قانون قبضۂ مخالفانہ اوقاف پر حاوی نہ ہو۔ یعنی آیندہ کو کسی مسجد کسی مندر یا کسی گوردوارے پر کسی شخص کا مخالفانہ قبضہ ۱۲ سال تو کیا پچاس بلکہ سو سال تک بھی رہے تو بھی وہ ناجائز سمجھا جائے۔ ہمیں یقین تھا کہ یہ بل بالاتفاق پاس ہو جائیگا کیونکہ اس میں وہ خرابیاں نہیں ہیں جن کا اظہار وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کیا ہے۔ لیکن ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے اخبارات میں پڑھا کہ مسٹر گابا نے اپنا بل خود ہی واپس لے لیا۔ اس واپسی کی وجہ ہم نے اخبارات میں نہیں دیکھی۔ مختصر یہ ہے کہ مسلمانان ہند خصوصاً ساکنان پنجاب ایک ایسی شاہراہ پر چل رہے ہیں جس کے حق میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

؎ ایں راہ کہ تو مے روی بترکستان است

امرتسر شہر میں شراب نوشی کے اڈے

عرصہ ہوا کہ باشندگان امرتسر خصوصاً ٹمپرنس سوسائٹی کی ان تھک کوشش سے شہر امرتسر کی حدود میں شراب کی فروخت قانوناً بند ہو گئی تھی۔ شراب فروشی کی دو دکانیں شہر سے باہر نکال دی گئی تھیں۔ جس سے یہ فائدہ ضرور تھا کہ بازاروں میں شراب فروشی کی وجہ سے شور و غل نہیں ہوتا تھا۔ معلوم نہیں کہ کس کی تحریک سے حکومت پنجاب نے اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ شہر امرتسر میں دس اور شہر لاہور میں سات محفوظ مکانوں میں شراب نوشی کی جا سکتی ہے۔ بکنے کی اجازت نہیں مگر پینے کی اجازت ہے۔ اس پر اہل شہر کو (جو شہر میں شراب کے داخلے کو مضر سمجھتے ہیں) بڑا صدمہ ہوا۔ ٹمپرنس سوسائٹی جس کا خاص مقصد ہی یہ ہے کہ شراب نوشی اور دیگر منشیات کا انسداد کیا جائے۔ اس نے ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۸ء کو اپنے جنرل اجلاس میں حسب ذیل تجویزیں پاس کر کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلائی:-

(۱) باشندگان شہر امرتسر کا جلسہ عام اس وحشت اثر خبر کو سن کر کہ ان دو دکانات شراب فروشی کی موجودگی میں جو عرصہ دراز سے امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی۔ میونسپل کمیٹی امرتسر اور اس وقت کی گورنمنٹ کی متفقہ رائے اور مجموعی کوششوں سے فصیل شہر سے باہر کر دی گئی تھیں اس شہر کے اندر مختلف مقامات میں شراب نوشی کیلئے دس نئے احاطے کھلنے والے ہیں۔ انتہائی رنج و اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اس قسم کے احاطوں کے کھلنے سے نہ صرف شراب نوشی کی تباہ کن عادت بڑھتی جائیگی بلکہ یہ احاطے شہر داروں کی صحت و ان کے اخلاق و مذہب کے لئے مہلک ثابت ہونگے حکومت کی اس خیرہ کن تشمناسانہ تجویز کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت متفقہ طور پر ذمہ داران حکومت سے بزور درخواست کرتا ہے کہ وہ اس اجازت کو واپس لے لیں۔

(۲) باشندگان امرتسر کا یہ جلسہ عام اس تجویز کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے جو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک حالیہ اجلاس میں اس امر کے لئے متفقہ طور پر پاس ہوا ہے کہ دیگر صوبجات ہند کی مانند صوبہ پنجاب میں شراب یا دیگر مسکرات کے امتناع کلی کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے اس اصول پر پانچ اضلاع میں بتدریج تجربہ کیا جائے۔ اور فی الحال ایک ضلع کو اس کیلئے منتخب کیا جائے۔ اور حکومت سے بزور استدعا کی جائے کہ ضلع امرتسر کو سب سے پہلے اس کے لئے منتخب کیا جائے۔

(۳) باشندگان امرتسر کا یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ معززین امرتسر کا ایک ڈیپوٹیشن حکومت کی خدمت میں حاضر ہو کر مجوزہ احاطوں کے بند کئے جانے کیلئے پرزور درخواست کرے۔

سرکاری اطلاع

فروری ۱۹۳۸ء کے اختتام پر گندم اور نخود کی قیمت (پرچون) مختلف مقامات پر حسب ذیل تھی:-

مقام	گندم پائی	گندم آنہ	گندم روپیہ	نخود پائی	نخود آنہ	نخود روپیہ
انبالہ	۳	۴	۳	۱	۴	۲
فیروزپور	۰	۱۵	۲	۸	۵	۲
لاہور	۶	۶	۳	۸	۸	۲
سرگودہا	۹	۶	۲	۰	۸	۲
لائل پور	۸	۱۰	۲	۰	۸	۲
ملتان	۴	۰	۳	۹	۱۱	۲

۴۔ فروری ۱۹۳۸ء کو انگلستان میں درآمدہ گندم کا نرخ اوسطاً ۸ شلنگ ۳ پنس فی ۱۱۲ پونڈ (وزنی) تھا۔ جو ۴ روپے ۶ پائی فی من کے مساوی ہے۔

(لاہور۔ ۱۶۔ مارچ ۱۹۳۸ء)

قابل توجہ سردار محمد حسین خان ایم ایل اے

کیا حضور پنجاب اسمبلی کے کسی قریب ترین اجلاس میں بدیں مضمون کہ "قرآن شریف، کتب حدیث، پنجسورہ جات کی طباعت و تجارت صرف مسلمانوں کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے" مسودہ قانون پیش فرمائینگے اور اس کی منظوری کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کریں اگر آپ کی کوشش سے یہ قانون منظور ہو جائے تو ہماری تحصیل چونیاں کے طبقہ اہل حدیث کے سینکڑوں دیہات کے ہزاروں ووٹ قیامت تک آپ کیلئے رجسٹری ہو جائیں گے۔ دوسرے ممبران اسمبلی کو بھی توجہ فرمانی چاہیئے۔ (محمد داؤد بابر غانوی)

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل

طبی مجربات

سرمہ نور نظر | یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے۔ اسکی سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ سرخی چشم۔ ابتدائی پھولا۔ دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ مرتے دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال سے عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عسم

حبوب مقوی باہ و مقوی دماغ | ان کے استعمال سے جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر طاقت مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ۱؎ ر

طلائے خاص | آپنے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ طلوق کے کل عیوب کو چند دنوں میں دور کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے۔ مگئے گزرے سالہا سال کے مریضوں کیلئے عجیب نعمت ہے۔ قیمت ۳؎ ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

سرمہ نور العین　۲؎

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پروا کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱؎

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍ محصولڈاک ۷؍

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

اشتہار زیر حکم ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار گنڈا سنگھ صاحب بیدی سب جج بہادر مقام پھلور

بسنت سنگھ ولد گنگا سنگھ ساکن سرگوندی تحصیل پھلور مدعی۔

بنام غلام احمد ولد نور احمد ذات شیخ قریشی۔ ساکن سرگوندی۔ تحصیل پھلور۔ مدعاعلیہ

دعویٰ مبلغ -/۱۳۰ روپیہ بروئے تمسک۔

نمبر مقدمہ ۳۶ بابت ۱۹۳۸ء

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام محمد مدعاعلیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۵/۴/۳۸ کو مقام پھلور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰/۳/۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم　　مہر عدالت

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنیکے واسطے بہت ہی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو اور خط و کتابت باآسانی کر سکتا ہے۔

قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ

فیروز اللغات　مجلد

اس مشہور لغات میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳؎ ر

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

نوید جاوید

جس کو امام المناظرین حضرت مولانا سید ناصرالدین محمد ابوالمنصور نے ۱۲۹۸ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ اور جس کو بمعاوضہ معقول رقم نہایت صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اور ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے رعایتی قیمت بجائے ۳؎ کے صرف ۲؎ کر دی گئی ہے جو کتاب کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہیں۔

طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد [illegible] صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍ مع محصول عمر

(۳۹۹)

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں۔ اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔

مؤلفہ مولوی محمد بشیر و مرزا محمد نذیر صاحب (مولوی اور منشی فاضل) قیمت ۱۲؍ مع محصول عہ

منگوانے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

سے ۱ے

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
عہ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ
سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم چودھری عظیم بخش صاحب رائپور ریاست پٹیالہ

"میرے مریضوں کے لئے آپ کی مومیائی بہت
موافق ہے۔ آدھ پاؤ اور بذریعہ وی پی جلد روانہ
فرمائیں" (۱۴-جنوری ۳۸ء)

جناب بشیر احمد صاحب بلدروا۔

"جناب کے ہاں سے پانچ چھٹانک مومیائی
منگوائی تھی۔ چار چھٹانک عزیزوں میں تقسیم کر دی۔
اور ایک چھٹانک خود استعمال کی۔ جس سے ایک گونہ
فائدہ محسوس ہو رہا ہے۔ اب ایک چھٹانک اور
ارسال فرمائیں" (۱۶-جنوری ۳۸ء)

منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

(۲۹۸)

حیرت انگیز ایجاد

۱۶

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال
فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ
طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از
پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام
دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے
تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔
بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ
امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا
نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔
رو ہے دگر نیولس، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز
وہ تمام بیماریاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے
استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی
ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔
منگوانے کا پتہ:- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

بے کار نہ بیٹھو

۱۱

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر
نمونیا چیچک کی اکسیر دوا
سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس میٹھی دوا نے بفضلہ صدہا
مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔
بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔
جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔
پتہ:- **منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ**

ثنائی برقی پریس امرتسر میں چھپائی کا کام عمدہ ہوتا ہے (منیجر پریس)

۱۲

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب حسان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کرامات اہلحدیث

۱۲

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر
روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء
صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیلی بیان قابلدید ہے جو
بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۲ کے ٹکٹ بھیجئے اور
زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔
تحفہ اہلحدیث ۱ر۔ حدیث کی پہلی کتاب ۲ر۔ ناجی فرقہ کون ہے
حنفی یا اہلحدیث قیمت ۲ر خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان
صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۸ر جیبی حکیم یا
پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲ر۔ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا
میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔

(ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۲
رؤسا و جاگیرداران سے " لـ
عام خریداران سے " ـہ
" " ششماہی ۱۲/
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ توحید

(از جناب محمد حنیف صاحب خادم از ڈیرہ دون)

وسوسے غیر کے آتے نہ سوائے توحید — کاش دے دیتا خدا دل کے بجائے توحید
یاالٰہی یہ رہے گلشنِ عالم میں سدا — بلبلِ خامہ۔ نوا سنج برائے توحید
شومیِ بخت ہے اون کی جو رہیں تشنہ دیں — اوس کی رحمت کے تو دریا یوں بہائے توحید
دیر کے ہم نہ پجاری نہ ہیں تثلیث پرست — بھا گئی ہے ہمیں دل سے یہ ادائے توحید
ہفت افلاک و زمیں سے بڑی وسعت جس کی — قلب مومن میں وہی آج سمائے توحید
فرش اونکے ہی لئے جنتِ فردوس ہوئی، — جو کہ سنت کے ہیں شیدا و فدائے توحید
پنبہ درگوش رہے اِن سے سُنا پر نہ سُنا — گو بجتی پھرتی تھی ہر سمت صدائے توحید
مشعلِ راہِ ہدایت یہی دونوں ہیں ہمیں — شمعِ توحید ثناء اللہ۔ ضیائے توحید
کرسی و لوح و قلم ارض و سماء اے خادم — نور افشاں ہے سبھی پر یہ ضیائے توحید

چند قابل مطالعہ کتابیں

نجد و حجاز

علامہ سید محمد رشید رضا صاحب مصری مرحوم ایڈیٹر "المنار" مصر کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو کرنا چاہئے۔ حسب ذیل امور پر بالوضاحت روشنی ڈالی گئی ہے:۔

وہابی اور حجاز۔ وہابی اپنا مذہب کیا بتاتے ہیں؟ وہابیوں کے لئے تاریخ کی شہادت کیا ہے؟ وہابیوں کے لئے حجاز پر حملہ کرنے کے عام اسباب۔ نجدیوں کے حملہ حجاز کے عام اسباب۔ وہابی لوگ حجرہ نبویہ اور قبہ حرم شریف کے ساتھ کیا برتاؤ کرینگے؟ سوال و جوابات۔ قبوں کا انہدام، [illegible] کی مساجد اور قبے۔ معاہدہ نجد و برطانیہ۔ معاہدہ کے فوائد۔ سلطنت برطانیہ کے ساتھ موالات۔ شریف حسین اور سلطان ابن سعود۔ حجاز اور عرب۔ دونوں فریق کا باہمی مقابلہ۔ سلطان ابن سعود۔

قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک ۶؍

کفریات مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔

فاضل مصنف نے حسب ذیل عنوانات کے متعلق حوالجات تصانیف مرزا صاحب سے تلاش کرکے یکجا کر دیئے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔

خدا قادیان میں۔ میرزا خالق ارض و سما۔ میرزا باعث تکوین روزگار۔ میرزا خدا کا باپ۔ میرزا خدا کا بیٹا۔ میرزا خدا کی بیوی۔ میرزا کا حیض۔ میرزا کو درد زہ۔ میرزا کا استقرار حمل۔ حضرت محمد صلعم پر فضیلت۔ اہانت انبیاء علیہم السلام۔ اہانت قرآن۔ قرآن میں نحوی غلطیاں۔ نبوت میرزا صاحب۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ غیر مرزائی سے لڑکی بیاہنا منع ہے۔ انگریزی [illegible] میرزا کا متضاد کلام۔ میرزا جی کا انتقال۔

قیمت ۹؍ محصول ڈاک ۵؍

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں، ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف ۹؍ محصول ڈاک ۶؍

برادران اسلام

اگر آپ

سرور کائنات، فخر موجودات کی مکمل و مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبی کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے

چار روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ

میں دی جاتی ہے [illegible] آپ بھی آج ہی فرمائش بھیجکر طلب کریں چونکہ تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ محصول ڈاک ۱۲؍ علیحدہ ہوگا

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

چودھویں صدی ہجری میں

کس کس نے نبوت، امامت اور مسیحیت کے دعوے کرکے خلق خدا کو صراط مستقیم سے گمراہ کیا۔ اگر نہیں تو آج

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت

کے تاریخی حالات

منگوا کر لطف حاصل کریں۔ قیمت صرف ۸؍ محصولڈاک

قرآن مجید کے پارہ عم

کی تفسیر دیکھنی ہو تو

ذکریٰ

ملاحظہ فرمائیں جس میں نئی طرز تحریر و نئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کی مختصر کیفیت اہم مضامین کی تفصیل و تشریح نہایت فصاحت و بلاغت سے کی ہے۔ جب تک تمام کتاب ختم نہ کرلی جائے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ڈاک

دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

کے حالات از پیدائش تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی الغزالی کا مطالعہ کریں۔

اصل قیمت ۸؍ رعائتی ۱۲؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۹۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

کوٹلی ضلع سیالکوٹ کے علمائے مقلدین تقلید ترک کر گئے

ایک چھوٹا سا ٹریکٹ موسومہ بہ "وہابیہ سے مناکحت" نظر سے گزرا۔ جو مولوی محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کی تالیف ہے۔ ان حضرت سے ہم کو جسمانی تعارف نہیں ہے۔ سنتے ہیں کہ آپ موضع کوٹلی میں احناف مقلدین کے امام ہیں اور تقلید شخصی میں ایسے پختہ ہیں کہ غیر مقلدین کے ساتھ مناکحت (لڑکی لڑکے کا رشتہ) بھی جائز نہیں سمجھتے۔ اور دلیل میں قرآن و حدیث تو کیا اپنے امام کا قول بھی پیش نہیں کرتے محض خیالی اور ہوائی قلعے بناتے ہیں۔ چونکہ ان کا دعویٰ تقلید شخصی کا ہے۔ اسی لئے ہم ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ پہلے مقلد کا منصب سمجھیں کہ کیا ہے۔ ہمارے لفظوں میں نہیں علمائے اصول کے الفاظ میں غور کرکے اپنے لئے فیصلہ کریں کہ وہ ایسا فتویٰ دے کر دائرہ تقلید سے باہر ہو گئے یا نہیں۔ (ہمارے خیال میں تو یقیناً آپ تقلید سے باہر ہو گئے) وجہ اس کی یہ ہے کہ مقلد کا مرتبہ ایک غلام کا سا ہے۔ جس طرح غلام کوئی کام اپنے مالک کے اذن کے بغیر نہیں کر سکتا اسی طرح مقلد اپنے امام کے قول کے بغیر فتویٰ نہیں دے سکتا۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت کتب اصول سے سنئے! مسلم الثبوت میں ہے:۔

اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ

یعنی مقلد کی دلیل اس کے امام کا قول ہے۔

اس کا اپنا علم یا ظن کوئی چیز نہیں۔

صاحب توضیح نے مقلد کا طریق استدلال اپنے لفظوں میں یوں لکھا ہے۔

فیقول المقلد ھذا ما ادی الیہ راء ابی حنیفۃ وکل ما ادی الیہ راء ابی حنیفۃ فھو عندی صحیح

یعنی مقلد اپنی دلیل یوں بیان کرے کہ اس مسئلے میں امام ابوحنیفہ کی یہ رائے ہے اور جو رائے امام ابوحنیفہ کی ہو میرے نزدیک وہی صحیح ہے۔

یہ دو عادل گواہ ہمارے دعوے کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں کہ مقلد اپنے ہر ایک مذہبی قول و فعل پر اپنے امام کا قول پیش کرے۔ اگر ایسا نہیں کریگا تو تقلید سے خارج ہو جائیگا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ رسالہ مذکور میں مصنف نے اپنے دعوے پر اپنے امام کا قول پیش نہیں کیا۔ بلکہ ایسے نازک اور اہم مسئلہ میں اپنے قیاسات اور خیالات سے کام لیا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

چونکہ وہابی لوگ ہم حنفیوں کو مشرک کہتے ہیں اس لئے باہم مناکحت جائز نہیں۔
اگر وہابی حنفیوں کو بدعتی مشرک لکھنا کہنا سمجھنا چھوڑ دیں تو آج ہی رشتہ لینا دینا شروع ہو جاتا ہے۔ (ص)

یہ ہے فاضل مصنف کا دعویٰ۔ اس کی دلیل مصنف اور اس کے ہم نواؤں سے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کے اس دعویٰ اور دلیل پر کیا وہ طریقہ استدلال صادق آتا ہے جو صاحب توضیح نے مقلد کے لئے بتایا ہے۔ جس کو اُردو الفاظ میں آپ کے سامنے یوں رکھتے ہیں کہ

وہابی حنفی میں مناکحت جائز نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ صاحب نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اور اگر یہ صحیح ہے تو امام کا قول پیش کرکے بے شک مقلد بنے رہئے اور اگر نہیں ہے تو کسی آیت یا حدیث میں کھینچا تانی کی قسم کا استدلال کرکے دائرہ تقلید سے باہر نہ ہو جئے۔ کیونکہ مقلد جب استدلال کرتا ہے تو دائرہ تقلید سے نکل جاتا ہے۔ جو اُس کے حق میں ہمارے نقطہ نگاہ سے تو اچھا ہے کیونکہ ہمارے افراد میں کثرت کا موجب ہے مگر آپ کے نقطۂ نگاہ سے کسی طرح صحیح نہیں۔ ورنہ آپ کے بھائی بند آپ کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھیں گے ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

نوٹ کئی سال کا واقعہ ہے جن دنوں دیوبند اور گنگوہ سے حلت کوا کا فتویٰ شائع ہوا تھا تو بریلوی خیال کے مقلدین نے بڑی لے دے کی تھی۔ میں اُن دنوں کسی کام پر دیوبند گیا تھا حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے، کیوں یہ طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا فرمایا اور ٹھیک فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ چونکہ

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۲۸۔مارچ سنہ رواں)

——شام کے کئی ایک لیڈروں نے جو حکومت کے دربار میں کافی اثر رکھتے ہیں۔ غازی عبدالکریم کی رہائی کے متعلق ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ حکومت فرانس نے وعدہ کیا تھا کہ غازی موصوف کو رہا کر دیا جائیگا۔ مگر بعض لوگوں کے ورغلانے سے یہ رہائی عمل میں نہ آ سکی۔ اب حکومت اپنے وعدے کا ایفا کرے۔

——معلوم ہوا ہے کہ اب جنگ میں جو ہوائی جہاز بم باری کرنے جایا کرینگے ان پر کوئی ڈرائیور نہیں ہوگا بلکہ وہ خود ہی اڑینگے اور خود ہی بم بھی برسائیں گے اور مرکزی ہوائی اسٹیشن انکو وائرلیس کے ذریعہ کنٹرول کرتا رہیگا۔ ایسی صورت میں ہوائی جہاز خواہ بم باری کے بعد واپس آجائیں خواہ گولیوں کا نشانہ ہوکر وہیں گر پڑیں دونوں صورتوں میں بمباری کا مقصد پورا ہوتا رہیگا۔

——شیخ جامعہ ازہر (مصر) کے نام چین کے ایک مسلمان عالم نے مراسلہ بھیجا ہے جس میں چین کی ان مساجد کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں جو جاپانی حملوں سے منہدم ہوگئی ہیں۔ چینی عالم رقمطراز ہے کہ جاپانی فوج نے حملہ کے وقت مسلمانوں اور بت پرستوں کی عبادتگاہوں میں کوئی امتیاز نہیں رکھا۔

——اطلاع آئی ہے کہ حکومت فرانس نے جرمنی کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ تم نے اگر زیکوسلوکیہ کو ترچھی نظر سے بھی دیکھا تو میں برطانیہ سے مشورہ کئے بغیر اکیلا ہی تم سے ٹکرا جاؤنگا۔ اس الٹی میٹم کی ایک نقل حکومت برطانیہ کو بھی بھیجدی ہے۔

——انجمن حمایت اسلام لاہور کی سلور جوبلی جو ۱۶ تا ۱۸ اپریل کو ہونی تھی۔ بعض وجوہات کی بنا پر تعطیلات کرسمس سنہ رواں تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

——مہاراجہ صاحب پٹیالہ ۲۳۔مارچ کی شام کو اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے آپ کے بعد آپکے صاحبزادہ یوراج گدی نشین ہونگے۔

——آج کل حکومت فرانس جنگ اسپین پر خصوصیت سے توجہ دے رہی ہے۔ کیونکہ سپین کے باغی اگر کامیاب ہوگئے تو خطرہ ہے کہ فرانس ایک طرف جرمنی دوسری طرف اٹلی تیسری طرف سپینی باغیوں کے نرغے میں پھنس جائیگا اس خطرے کے پیش نظر حکومت فرانس نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ وہ حکومت اسپین کی امداد کریگی۔

کاروائی مقدمہ حملہ

آج ۲۸۔مارچ کو مقدمہ حملہ میں ملزم کے تین گواہ صفائی گزرے۔ جن میں ایک کلکتہ کا اور دو امرتسر کے (بغیر طلبی عدالت) بھگتے تھے۔ اب گواہان صفائی ختم ہوگئے ہیں۔ ۳۰۔مارچ کو بحث ہوگی۔
امید ہے کہ فیصلہ بھی جلد ہو جائیگا۔ ناظرین دعا کریں۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

ہر خریدار

چٹ اخبار سے اپنا نمبر خریداری دیکھ کر

حساب دوستاں

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۶ پر درج ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ کریں۔

ضرورت رشتہ میرے ایک عزیز ۲۳ سالہ نوجوان کے لئے جو پچاس روپیہ مستقل آمدنی کے علاوہ جائیداد منقولہ بھی رکھتا ہے ایک نوجوان باکرہ کے رشتہ کی ضرورت ہے جو پابند مذہب اہل حدیث ہو خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ (خریدار اہلحدیث عدد ۱۲۲۹۵ معرفت مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

ضرورت رشتہ کے متعلق جو اصحاب کوئی نوٹ اخبار میں شائع کرانا چاہیں وہ باقاعدہ اجرت طباعت پیشگی ارسال کر دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

(مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

جماعت اہل حدیث آرہ

اور

اہل حدیث کانفرنس

گذشتہ سال مئی ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ شکرپورہ ضلع گوڑگاؤں پر مولوی ابومسعود قمر بنارسی پروفیسر جنیدسی کالج نے جماعت اہل حدیث آرہ اور جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آرہ کی طرف سے اعلان کیا تھا کہ کانفرنس کا آیندہ سال جلسہ آرہ میں ہوگا۔ سال قریب ختم کے آیا۔ خیال تھا کہ اصحاب آرہ کانفرنس کے جلسہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور قریب ہے کہ تاریخوں کا اعلان ہو۔ یہ بھی خیال تھا کہ آرہ کا جلسہ تمام جگہوں سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہوگا اس لئے کہ آرہ وہ مقام ہے کہ وہاں سابق مدرسہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت ہی شان و شوکت سے ہوا کرتا تھا۔ اوس کے طریقہ کار و طرز کے جاننے والے ہنوز موجود ہونگے مگر افسوس کہ خلاف امید ہوا۔ یعنی بجائے کانفرنس کے جلسہ کے موجودہ مدرسہ احمدیہ کے جلسہ کا اعلان ہوا۔ اور کانفرنس کے جلسہ کا کچھ بھی پتہ نہیں میری یہ غرض نہیں کہ اپنے مدرسہ کا جلسہ نہ کریں۔ کریں اور ضرور کریں۔ لیکن جس کو بذریعہ دعوت بلایا ہے اسکی خاطر و مدارات کا بھی خیال رکھیں۔ جماعت اہل حدیث کی طرف سے سخت افسوس ہے کہ وہ اپنی کانفرنس اور اپنی لیگ کو بالکل بھول گئی ہے۔ بہر دو کی خدمات خاصکر اہل حدیث کانفرنس کی خدمات جماعت اہل حدیث کے لئے بہت کچھ ہیں۔ پس جماعت اہل حدیث کو اس کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ میں اس مختصر نوٹ کی معرفت جماعت اہل حدیث آرہ اور مولانا عبدالوہاب صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ جلد سے جلد ایفائے وعدہ فرمائیں اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمائیں۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

(راقم۔ یکے از ہمدردان کانفرنس اہل حدیث)

مضامین آمدہ مولوی ثناءاللہ صاحب ثنا ۲ عدد۔ مولوی محمد ابوالجنید صاحب پریوائی ۳ عدد۔ مولوی عبدالمتین صاحب۔ مولوی محبوب عالم۔ محمد داؤد۔ عبدالواحد صاحب (نظم)

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں

اس لئے ہم اس بارے میں مرزا صاحب ہی کے اقوال پیش کر کے اس مضمون (نکاح محمدی بیگم) کا مرکزی نقطہ بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب متوفی فرماتے ہیں:۔

"محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے نکاح کی پیشگوئی کے اجزا یہ ہیں

(۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کے میعاد کے اندر فوت ہو۔

(۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو

(۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

(۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

(۵) پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

(۶) پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(شہادت القرآن مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۸۰)

اہلحدیث | ان چھ نمبروں میں سے چھٹا نمبر اصل مرکزی نقطہ ہے۔ یعنی خاتون محترمہ کا مرزا صاحب کے نکاح میں آجانا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے کتاب انجام آتھم میں اس امر کی تائید مزید فرمائی ہے۔ جہاں مرزا احمد بیگ کی موت کا ذکر کر کے لکھا ہے:۔

ثم ما قلت لکم ان القضیۃ علیٰ هذا القدر تمت والنتیجۃ الآخرۃ هی التی ظهرت وحقیقۃ النبأ علیها ختمت بل الامر قائم علیٰ حاله ولا یرد احد باحتیاله والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم۔ وسیاتی وقته بفضل الله الکریم۔

یعنی میں (مرزا) تم سے یہ نہیں کہتا کہ کام ختم ہو گیا آخری نتیجہ یہی تھا جو ظاہر ہوا اور میری الہامی خبر کی حقیقت ختم ہو گئی بلکہ اصل بات اپنے حال پر قائم ہے کوئی بھی اس کو حیلے حوالے سے رد نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ رب عظیم کی طرف سے تقدیر مبرم ہے اس کا وقت آنے والا ہے۔ جس خدا نے حضرت محمد مصطفےٰ کو بھیجا ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خبر بالکل صحیح ہے جلدی ہی تم دیکھو گے اور اس آسمانی نکاح والی خبر کو اپنے صدق کذب کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔" (انجام آتھم صفحہ ۲۲۳)

ناظرین کرام! | صاحب الہام (مرزا صاحب) کی طرف سے اس مضمون کی یہ تشریح ایسی ہے کہ اس سے زیادہ صراحت نہیں ہو سکتی۔ باوجود اس کے چند لوگوں کے مرزائی ہو جانے پر اس پیشگوئی کو چسپاں کرنا مرزا صاحب کی تصریحات کے صریح خلاف ہے۔ اس سے تو اچھی توجیہ (عالمانہ، فاضلانہ بلکہ ڈاکٹرانہ) وہ ہے جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری نے کی ہے جو یہ ہے:۔

محمدی بیگم سے مراد کوئی خاتون متعینہ نہیں ہے اور نکاح مرزا سے مراد تزوج (شادی) نہیں ہے بلکہ محمدی بیگم سے مراد وہ نومسلموں کی جماعت ہے جو ہماری تبلیغ سے انگلستان میں امت محمدیہ میں داخل ہو گئی ہے۔

سبحان اللہ! | کیا ہی اچھی توجیہ ہے اور کیا ہی عمدہ تشریح ہے۔ جس کے حق میں یہ کہنا بے جا نہیں ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

مرزائی ممبرو! | شیخ عبدالرحمن مصری کا قول اگر صحیح نہیں تو سچ بتانا اور ایمان سے بتانا کہ اس قسم کی توجیہات کو تم لوگ قابل قبول جانتے ہو؟

بھئی! ہمارا یقین تو ہر بات میں مرزا صاحب کے قول پر ہے۔ اس لئے ہم تو تمہاری بھول بھلیوں میں آنے کے نہیں۔ وہ بے چارے سیدھے سادھے بزرگ تھے۔ اس لئے صاف الفاظ میں کہہ گئے کہ رسول اللہ صلعم نے بھی اس نکاح کی بابت پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ جہاں حضور نے فرمایا ہے:۔

یتزوج ویولد له

یعنی مسیح موعود شادی کریگا اور اسکے لئے اولاد ہوگی یہ اسی نکاح کی طرف اشارہ ہے (ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ مرزا صاحب)

باقی رہا یہ امر کہ یہ نکاح کیوں نہ ہوا۔ سو اس کا جواب عرفی کے شعر میں مل سکتا ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی)

مندرجہ صدر عنوان سے میرا ایک مضمون اخبار "اہلحدیث" کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے جس میں میں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام سے یہ ثابت کیا تھا کہ وید دھرم کا جتنا پرچار اور اشاعت مسلمانوں میں مرزا صاحب متوفی اور ان کے پیروؤں نے گنتی کے چند برسوں میں کر دکھلایا ہے آریہ سماج شاید صدیوں میں بھی نہ کر سکتی۔ چنانچہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفوں نے قریباً ستر ہزار مسلمانوں کو آریہ سماجی بنا ڈالا ہے۔ چنانچہ میں نے آریہ سماج اور احمدیت کے تین متفق علیہ مسائل (۱) قدامت مادہ و ارواح (۲) تناسخ (۳) ویدوں کا کلام الٰہی ہونا۔ کا ثبوت مرزا صاحب کی کتابوں سے دیا تھا۔ علاوہ ان مسائل ثلاثہ کے میں نے مرزا صاحب کی تحریروں اور تصنیفوں سے یہ بھی ثابت کر دیا تھا کہ

ہم فریقین (دیوبندی اور بریلوی) حنفی مقلد ہیں۔ امام ابوحنیفہ صاحب کا فتویٰ ہم دونوں پر نافذ ہے۔ پس تم لوگ ہمیں امام ابوحنیفہ کا قول دربارہ حرمت کو دکھا دو ہم مان جائینگے۔ واقعی حنفی مقلد کے لئے یہی سنہرا اصول ہے کہ اپنے امام کے قول پر مدار کار رکھے اگر اس سے سرمو تجاوز کرے گا تو تقلید سے باہر ہو جائے گا۔

اس اصول کے ماتحت مولوی محمد شریف صاحب کو ٹلوی ہمیں بتائیں ہم ان کو اس رسالہ (وہابیہ سے مناکحت) کی وجہ سے مقلد سمجھیں یا غیر مقلد۔ اس کا جواب مدلل باصول فقہ آنے پر اصل رسالے پر نظر کی جائیگی۔ انشاء اللہ!

(باقی)

قادیانی مشن

محمدی بیگم کا نکاح

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

بہت عرصے کے بعد قادیانی اخبار میں محمدی بیگم کے نکاح کا ذکر آیا۔ جس کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے اس مسئلہ پر بہت غور و فکر کیا ہے مگر اس غور و فکر کا نتیجہ اپنے جملہ اسلاف کے خلاف نکالا ہے۔ اس لئے ہم اس مضمون پر توجہ کر کے ملک کو دکھاتے ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح عیسائیوں کی تثلیث کی طرح عقدۂ لاینحل ہے مگر کوشش دونوں فریق کئے جاتے ہیں جس طرح پادری فنڈر سے لیکر پادری عبدالحق تک اثبات تثلیث میں متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ جن میں مختلف طریقے اختیار کئے گئے۔ اسی طرح حکیم نورالدین سے لے کر مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا صاحب قادیانی) تک مختلف طریقوں سے اس تقضیہ اصم کو حل کیا گیا۔ جس کی تفصیل ہم نے رسالہ "نکاح مرزا" میں کی ہوئی ہے آج کا مضمون خاص نوعیت کا ہے۔ اس لئے ناظرین اسے توجہ سے پڑھیں۔ قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے

"اس پیشگوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی نہیں تھی بلکہ خاندان کے بے دین اعزہ کو ایک رحمت یا غضب کا نشان دکھانا اصل مقصد تھا یعنی ان کے سامنے خدا تعالیٰ نے یہ بات پیش کی تھی کہ اگر بے دینی کو ترک کر کے میرے بھیجے ہوئے مسیح کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی علیٰ قدر مراتب ان رحمتوں میں سے حصہ دیگا جو اس نے اپنے مسیح کی آل و اولاد اور متعلقین کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ لیکن اگر تم بدستور بے دینی پر قائم رہے اور خدا کے مامور و مرسل کے ساتھ حقیقی رشتہ نہ جوڑا تو پھر تم بالآخر خدا کے غضب کا نشانہ بنو گے۔ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اس وقت کے حالات کے ماتحت اس تعلق کی صرف ایک ظاہری نشانی تھی جس طرح کہ حضرت صالح علیہ السلام کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک طرف اپنے فضل و رحمت اور دوسری طرف اپنے غضب و لعنت کے دوہرے نشان کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ایک ظاہری نشانی قرار دیدیا تھا (سورہ ہود۔ رکوع ۶) مگر نادان لوگ ظاہری بات کو لے کر جو محض ایک وقتی رنگ رکھتی ہے اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بہرحال جہاں تک میں نے اس پیشگوئی کے متعلق غور کیا ہے میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس پیشگوئی میں محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اصل مقصود نہیں تھی بلکہ پیشگوئی کی حقیقی غرض و غایت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے رشتہ داروں کو ایک ایسا نشان دکھایا جائے جو اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہو۔ ایک پہلو رحمت کا جو آپ کو ماننے والوں اور آپ کے ساتھ تعلق جوڑنے والوں کے لئے خاص ہو۔ اور دوسرا پہلو غضب کا۔ جو انکار کرنے والوں اور الگ رہنے والوں کے لئے مخصوص ہو۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنا یہ دو دھاری نشان دکھا دیا اور دکھا رہا ہے اور اس وقت تک دکھاتا جائیگا جب تک یہ میدان اپنے اور غیروں کے درمیان امتیاز پیدا کر دینے کے رنگ میں صاف نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس وقت تک اس خاندان میں سے ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالیٰ کی مخفی تاروں کے ذریعہ کھینچی جا کر خدا تعالیٰ کی رحمت سے علیٰ قدر مراتب حصہ پا چکی ہے۔ اور کچھ لوگ جو انکار پر فوت ہوئے ہیں وہ پیشگوئی کے دوسرے پہلو کے مظہر ہیں۔ اور ان کے انجام کی تلخی دنیا کے سامنے ہے۔ جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ باقی ایک تیسرا گروہ ہے جو ابھی تک ہم سے جدا ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ہنوز بقید حیات ہیں۔ اس لئے ہم ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں اور ہماری خواہش ہے اور ہم اسی کوشش میں ہیں کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی رحمت کے وارث بن جائیں۔ ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا"

(الفضل ۱۱۔ مارچ سنہ رواں ص۸)

اہلحدیث یہ ساری تحریر اصل مضمون سے پہلوتہی ہے اور اصول باطل تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ کے ماتحت ہے۔ قادیان کے اہل قلم لکھتے وقت بھول جاتے ہیں یا دانستہ اس مضمون سے تجاہل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات اور مقالات کو جاننے والے ملک میں کافی سے زیادہ ہیں۔ "اہلحدیث" کا تو خصوصاً یہ دعویٰ ہے ؎

"کیونکہ نبی کی خواب تو ایک قسم کی وحی ہوتی ہے"
(ازالہ اوہام ص ۲۱ / ۹۴۲)

جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ خواب بھی خدا کا الہام اور وحی تھی کہ مرزا صاحب خود خدا تھے اور یقیناً وہی تھے

بجواب مرزا۔ یہ لوگوں والی وحدۃ الوجودی توجیک نہیں تھی لیکن خدا والی وحدۃ الوجودی بلا شبہ تھی۔ کیونکہ ادھر مرزا صاحب کا "ملہم خدا" فرما چکا ہے کہ
"تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی"۔ رہا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اس واقعہ سے حلولی وحدۃ الوجودی مراد نہیں۔ سراسر غلط ہے کیونکہ اسی کشف مندرجہ مکاشفات ص ۹ پر آگے چل کر لکھا ہے کہ:۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا تھا یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسرے شخص نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی۔ اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا۔ جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہ تھی (گویا بغیر کسی فرق کے خالص خدا بن گیا)...... الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا..... خدا تعالےٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور شیرینی۔ حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں (جبکہ آپ خالص خدا بن گئے تھے) میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا..... آخر میں دیکھتا تھا کہ میں اس (زمین) کے خلق پر قادر ہوں اور پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اردت ان استخلف فخلقت ادم خلقنا الانسان فی احسن تقویم"

کیا خدا تعالےٰ کا مرزا صاحب کے وجود میں داخل ہو جانا اور مرزا صاحب کا بلا پوست ہمہ مغز اور بلا میل خالص تیل یعنی خدا بن جانے اور حلولی اور وحدۃ الوجودی میں کوئی عقلمند فرق کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

نیز "الوصیۃ" بار ہفتم ص ۸ پر مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ
"میں خدا کی مجسم قدرت ہوں"

نیز تجلیات الٰہیہ ص ۱۳ پر یہ الہام شائع کرنا کہ خدا کہتا ہے کہ:۔ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں (خدا) ہی ظاہر ہو گیا ہوں تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہے"
نیز یہ کہنا کہ "انت منی بمنزلۃ بروزی"۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے بروز یا اوتار کے ہے۔

یعنی اے مرزا تو اب بروزی نبوت سے ترقی فرما کر بروزی خدا بن چکا ہے۔

نیز تریاق القلوب ص ۱۲ نشان ۴۷ نیز حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ نیز براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۲۲ نیز البشریٰ جلد اول ص ۱۲ وغیرہ وغیرہ پر مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ
"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"

نیز خطبہ الہامیہ ص ۲۳ میں ہے:۔
"مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے"
اور اس پر اخبار الفضل مجریہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء ص ۸ کالم ۲ کی یہ تشریح کہ:۔
"اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی یہ (فنا کرنے اور زندہ کرنے کی) صفات حضور (مرزا جی) میں ظاہر ہوئیں"

صاف ثابت نہیں کرتیں کہ مرزا صاحب نے محدثیت، مجددیت۔ ظلی۔ بروزی۔ غیر شریعی اور شریع والی کامل نبوت سے ترقی کرتے کرتے ظلی خدا۔ بروزی خدا۔ بلکہ عین خالص خدا اور معاذ اللہ گویا خدا کا باپ ہونے کے[1] مشرکانہ و ملحدانہ دعاوی کئے۔ نیز تحفہ گولڑویہ ص ۲۴ نیز اربعین نمبر ۳ میں لکھا کہ
"دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند"

کیا اب بھی مرزا صاحب کے دعویٰ خدائیت میں کوئی کسر باقی رہ جاتی ہے؟ کیا کوئی خدا پرست مومن ایسے کلمات زبان پر لانا تو کجا خیال تک بھی کر سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ (باقی دارد)

---

[1] مرزا صاحب نے اپنے بیٹے کے حق میں کہا تھا کان اللہ نزل من السماء

مرزا صاحب مشرک تھے۔ میری نظروں سے اخبار "فاروق" قادیان کا پرچہ مجریہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۸ء جلد ۲۳ نمبر ۳ گزرا ہے۔ جس کے صفحہ ۵ و ۶ پر "ثنائی مشن" میں "اہلحدیث کا پنڈت" کے عنوان سے کسی مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کے نام سے پس پردہ کسی پردہ نشین نے جواب دینے کی بے سود کوشش فرمائی ہے۔ جواب کیا ہے میری ہی تائید کی گئی ہے بخوف طوالت اور کم فرصتی کی وجہ سے میں مجیب کے جواب کا سارا اقتباس دینا مناسب نہیں سمجھتا صرف چند فقرے درج کئے جائینگے۔ میرے اس اعتراض پر کہ مرزا صاحب نے ایک جعلی الہام بنایا کہ گویا خدا فرماتا ہے۔ "انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی" یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور ایسا ہی میں تجھے چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید اور تفرید کو۔
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵)

نیز نور الحق صفحہ ۲۶ جلد اول پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالے کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ تو ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید"

مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ

"حضور (مرزا جی) کا یہ (انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی) اپنا کلام ہی نہیں بلکہ اللہ تعالے کی طرف سے الہام ہے۔

دوم۔ اس الہام میں بمنزلہ کا لفظ بتاتا ہے کہ سیدنا مسیح موعود (مرزا جی) اللہ تعالے کو پیارے ہیں جیسے اسکی توحید وتفرید اُسے پیاری ہے"

جواب الجواب اول | یہ کلام ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کسی مخلوق کو بھی اپنی توحید وتفرید میں بھی شریک نہیں کر سکتا۔ لہذا یہ مشرکانہ قول خدا سے منسوب کرنا معاذ اللہ مرزا صاحب کا خدا پر بہتان عظیم ہے اور شرک در شرک ہے۔

دوم۔ لفظ بمنزلہ کے معنی۔ قرب۔ مرتبہ۔ مانند۔ درجہ وغیرہ ہیں نہ کہ "پیارے" کے۔ اگر کسی لغت سے میرے مولوی فاضل دوست لفظ بمنزلہ کے معنے "پیارا" دکھلا دیں تو دس روپیہ انعام۔ مرزا صاحب نے بمنزلہ کے معنی قرب اور مرتبہ اور جیسا کئے ہیں جو کہ مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریروں سے ظاہر ہے۔ نیز حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر اس جعلی الہام کا ترجمہ ومعنی یوں لکھے ہیں:-

"تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور دنیا میں مشہور کیا جائیگا تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی"

نیز ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید"

پس بمنزلہ لفظ کے معنی مرزا صاحب بھی انتہائی قرب کے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔ قرب۔ مرتبہ۔ جیسا۔ مانند وغیرہ کرتے ہیں نہ کہ پیارا۔ مرزا صاحب اس الہام کی تشریح حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ پر یوں کرتے ہیں کہ:

"تو (مرزا جی) مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے"

اب مرزا صاحب کی عرش کی تعریف یا معنے سنئے چنانچہ آپ خزینۃ العرفان جلد اول مطبوعہ ۲ فروری ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۶۵ پر لکھتے ہیں کہ:

"اب اصل حقیقت سنو کہ قرآن شریف میں لفظ عرش کا جہاں جہاں استعمال ہوا ہے۔ اُس سے مراد خدا کی عظمت اور جبروت اور بلندی ہے۔ اسی وجہ سے اُس کو مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا ...... یہ چاروں دیوتا (مانند سورج۔ چاند اور دھرتی) جیسا کہ ہم اس رسالہ میں بیان کر چکے ہیں خدا کی چار صفتوں کو جو اس کے جبروت اور عظمت کا اتم مظہر ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں عرش کہا جاتا ہے۔ اٹھا رہے ہیں"

نیز خزینۃ المعارف صفحہ ۱۶۶ میں لکھا ہے کہ

"غرض یہ وید کے چار دیوتے یعنی آکاش۔ سورج۔ چاند۔ دھرتی خدا کے عرش کو جو ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالک یوم الدین ہے اٹھا رہے ہیں"

یہی عبارت رسالہ "نور الدین" بار سوئم صفحہ ۹۶ وصفحہ ۹۷ پر بھی درج ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اول عرش کو خدا کی عین ذات وصفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت۔ جبروت عظمت اور بلندی مانتے تھے نہ کہ غیر ذات اور مخلوق گویا بالفاظ مرزا خدا نے مرزا صاحب کو یہ "الہام" بھیجا کہ اے مرزا جی تو مجھ سے وہی انتہائی قرب اور مرتبہ رکھتا ہے جو میری توحید اور تفرید اور ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت مالکیت جبروت عظمت اور میری بلندی کو حاصل ہے کوئی مومن کبھی خواب میں بھی خیال کر سکتا ہے کہ خدا کسی کو اپنی توحید اور تفرید اور ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت۔ جبروت۔ عظمت اور بلندی میں شریک کرے؟ نعوذ باللہ! ہرگز نہیں کیونکہ یہ صریح شرک ہے اور مرزا صاحب کا خدائی دعوی ہے۔

میں نے یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ مرزا صاحب نے مکاشفات صفحہ ۹ نیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ نیز کتاب البریہ صفحہ ۷۹ وغیرہ پر لکھا ہے کہ:-

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں" (نعوذ باللہ من ذالک)

مولوی صاحب اس کا جواب یہ فرماتے ہیں کہ

"پنڈت صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ایک کشف ہے جو تعبیر طلب ہے"

اور مرزا صاحب کا اقرار واعتراف شائع کرتے ہیں کہ "ہماری (مرزا صاحب کی) مراد اس واقعہ سے حلولی یا وحدۃ الوجودی لوگوں والی نہیں"

جواب الجواب | یوں تو مرزا صاحب کی ہر ایک پیشگوئی اور الہام بلکہ اُن کی نبوت اور وہ خود بھی تعبیر طلب تھے۔ سمجھنے والوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ لیکن کیا مولوی صاحب مرزا صاحب کی عبارت ذیل کی تشریح فرمائیں گے؟

افعال و اخلاق وغیرہ کتب حدیث صحیحہ میں درج ہیں انکو معلوم کرکے ان پر عمل کرنا چاہئے اور کسی کے قول و فعل و رائے و اجتہاد اور قیاس کو کسی آیت یا حدیث پر بصورت مخالفت دلیل کے ترجیح نہ دے اگر ایسا نہ کریگا تو خداوند عالم اور رسول کریم کا مخالف یعنی کافر ہو جائیگا ؎

عشق محبوب خدا لے دل جسے حاصل نہیں
لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

قَالَ عزّ وجل لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُو اللّٰہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ؕ

یعنی جو لوگ خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے لئے بہت ہی عمدہ اور نیک نمونہ ہیں

ف:- خدا پر ایمان لانے والے خدا کو یاد کرنے والے وہی مسلمان ہیں اور انہیں سے یہ خطاب ہے کہ اسی نمونہ کے مطابق اگر عمل ہے تو پاس ورنہ فیل۔ تمام مشکلات اس آیت سے حل ہوگئیں۔

اور ثابت ہوگیا کہ اگر انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روش کے خلاف ہے تو اس کا تمام عمل بیکار ہے اور خدا کے یہاں اس کی کوئی وقعت و عزت نہیں بلکہ وہ مستحق عذاب و عقاب کا ہے۔ جس کو چاہئے کہ ہر ہر حدیث و سنت کو اپنا ایمان و دین سمجھے اور اسی مطابق عمل کار ہو۔ خواہش دل و طلب نفس و رسومات و اہیات کا اگر عامل ہو یا اس کے گھر میں ایسے فعل ہوتے ہیں تو اس کے چھوڑنے اور ترک کرانے کی کوشش کرے محض زبانی مسلمان و محب اور امتی نبی کا کہلانا ایسا ہے جیسے کہ کوئی کہے کہ میں تیرا عاشق ہوں اور اس کی شکل سے بیزار اور اس کی روش سے برکنار اور اُس کے حکم سے عار کرے تو ایسا شخص عاشق نہیں بلکہ دشمن و کاذب کہلائیگا۔ معلوم ہوا کہ زبانی مسلمان کہنے اور بننے سے کوئی سنی یا مسلمان نہیں ہوتا جب تک ہر ایک حدیث صحیح اور سنت صریح پر عمل اور ایمان نہ ہو۔ پس جو شخص نبی علیہ السلام کی کسی صحیح حدیث کی تکذیب یا تحقیر کریگا وہ مردود اور دشمن نبی علیہ السلام میں محشور ہوگا۔ چاہئے کہ ہر عبادت و ریاضت میں طریقہ نبوی اور اطاعت رسول کا خیال رہے شیطان کے فریب سے بچے اور ایمان کو بچائے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ مولانا مسلم مرحوم نے زبانی جمع خرچ والوں کی بابت خوب فرمایا ہے ؎

مارتا ہو جو کوئی حبّ خداوندی میں دم
اس کو حبّ احمدی دل میں جمانا چاہئے
دین اور دنیا کے ہر ایک رنج اور آرام میں
اتباع احمدی میں سر جھکانا چاہئے
راہ حق پر ہر طرف سے رہزنوں کا زور ہے
نقد ایماں کو بہر صورت بچانا چاہئے

قال اللہ تعالیٰ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ اللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؕ

یعنی پس قائم کرو نماز کو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال و افعال سے باخبر ہے۔

کیا قبر پرستی۔ تعزیہ داری، علم، مہندی۔ ٹھیلے شیخ سدو اور دیگر مراسم شرکیہ کا کچھ ثبوت دے سکتے ہیں۔ پس چاہئے کہ ہر رسم کو معیار سنت پر پرکھ لیں تاکہ بروز محشر اہل البدعت کلاب النار کے مستحق نہ ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال و افعال و احوال سے باخبر ہے ؎

دوستو! سنت کے تم عامل بنو
شرک اور بدعات کے قاتل بنو
گر کیا بدعت کسی نے دین میں
بے شبہ وہ ہوگیا بے دین میں
گر کسی نے کام ایسا کیا
اپنا کچھ کھویا کسی کا کیا گیا
اہل سنت کو ملے جنت کا باغ
اہل بدعت کھائینگے دوزخ میں داغ
اے محبّ سنتِ خیر الورٰی
جاں نثارانِ حدیثِ مصطفےٰ
بھول کر بدعت میں مت رکھیو قدم
ہے یہی راہِ شیاطین پُر الم
جو پھرا حق سے وہ در در پھرا
جسطرح ابلیس ہے مارا گیا
یاد رکھو تم سدا قولِ عتیق
راہِ جنت ہے پیمبر کا طریق

اور فرمایا :- وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ

یعنی فرمانبرداری کرو اللہ اور اسکے رسول کی نہ کم دیگا (اللہ) تم کو کچھ تمہارے عملوں میں سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی نیکیوں کا بدلہ نیک جزا اور بدکاموں پر پوری سزا ملے گی۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ عزّ وجل اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ؕ

یعنی نعمتیں ہیں واسطے اچھوں کے اور عذاب ہے واسطے بدوں کے۔ پس چاہئے کہ بھلائیوں کو قبول و رجوع کرے اور بدیوں کو ترک و رد کرے کہ الدنیا مزرعۃ الاخرۃ یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ پس چاہئے کہ اپنی کاشت کو تمام آفات سے بچاوے اور حفاظت ایمان کی آسان صورت یہ ہے کہ دنیا کے تمام افعال بد اور شرک و بدعات سے اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی ان باتوں سے بچنے بچانے کی کوشش کرے اور اللہ رب العزت سے مغفرت و نجات کی امید رکھے۔

وَ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

یعنی زمین و آسمان (اور کل چیزیں) اللہ ہی کی ملک و محکوم ہیں اور اللہ جس کو چاہے بخشے اور جس پر چاہے عذاب کرے اور اللہ ہی ہے بخشنے اور رحم کرنے والا۔

پس چاہئے کہ اسی ایک خدا کی عبادت بطریقہ سنت موافق شریعت اسلام اختیار کرے کہ یہی راہ نجات

اتباع سنت راہِ جنت

(از قلم مولوی سید عبد السلام صاحب قلیتی شہر اجودھیا)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔

یعنی اے مسلمانو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت اس کے رسول کی اور بزرگ صاحب حکم کی پھر اگر تم میں کسی معاملہ یا مسئلہ میں نزاع و جھگڑا ہو تو رجوع کرو طرف اللہ اور اس کے رسول کی اگر ہو تم ایمان رکھتے اللہ اور دن قیامت پر یہ خوب اور بہتر تحقیق کرنا ہے۔

آیت بالا میں اللہ تعالےٰ نے خوب واضح کرکے فرما دیا کہ اللہ اور رسول کی پیروی یعنی قرآن و حدیث کے احکام کی تعمیل کرو پھر اگر کسی سبب سے کسی مسئلہ میں جھگڑا ہو تو اُس کا بھی فیصلہ قرآن و حدیث ہی سے ہو اور اس کے موافق عمل رہے۔ ہر فریق قرآن و سنت ہی کے فیصلہ کی طرف رجوع کرے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ خلاف قرآن و حدیث فیصلہ لائق عمل نہیں۔ پھر اس رجوع ورد کو معلق کیا ایمان باللہ اور قیامت پر معلوم ہوا کہ جو شخص تنازعہ باہمی کا رد طرف کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کرتا وہ منکر ہے اللہ اور دن قیامت کا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مرجع تنازعہ امر کا دین میں انہیں دو اصل اصیل یعنی قرآن و حدیث کی طرف ہے نہ طرف رائے و قیاس وغیرہ کے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

فرمایا :- فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

یعنی قسم ہے (اے نبیؐ) پروردگار تیرے کی نہیں ایمان دار کوئی جب تک کہ نہ حاکم بنا دیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان ان کے پھر نہ پاویں اپنے دلوں میں تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان لیویں مان لینا۔

اللہ پاک نے صاف فرما دیا کہ اگر کوئی شخص اتباع نبوی سے گریز کرے اور سنت نبوی کا عامل بخوشی نہ بنے تو ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎ خلافِ پیمبر کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

اے عزیزا یہ خیال مت کرنا کہ اگر سنت کی پیروی کرینگے تو لوگ ہنسیں گے یا تکلیف دینگے ایذا رساں ہوں گے، آدمی کو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے بلکہ صبر و تحمل سے مطیع سنت ہونا لازم ہے۔ دنیا کی تکلیف و ایذا چند دن کی ہے۔ عاقبت میں ابدی زندگی اور ہمیشگی کا آرام اور وہی اصل مقام مومنین ہے۔ دنیا تو سرائے اہل سفر ہے ؎ درسفر آرام نیست قولِ عاقلاں مشہور است

ذرا بزرگان دین پر نظر ڈالو۔ حضرت بلالؓ و حسینؓ کا تذکرہ تو سنا ہی کرتے ہو۔ کیا تم اُن سے زیادہ مصائب میں ہو۔ دیکھو انہوں نے حق چھوڑنے سے جان چھوڑنا آسان سمجھا۔ پس سمجھو کہ دنیا فانی ہے اور آخرت کا عذاب سخت ہے۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے :-

وَ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ یعنی (اے مسلمانو!) جو کچھ تم کو رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) دیویں وہ لیلو (اُس پر عمل کرو) اور جن باتوں سے منع فرما دیں ان فعلوں سے باز آؤ اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب (حکم نبی کو نہ ماننے والوں پر) کرنے والا ہے۔

آیت بالا سے ثابت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی سنت و حدیث کا نہ ماننا مستحق عذاب الٰہی کا ہونا ہے۔ بعض جاہل آمین بالجہر و رفع الیدین فی الصلوٰۃ پر تمسخر اڑاتے ہیں بلکہ ایذا رساں ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو لازم ہے کہ وہ اپنی غلطیوں سے تائب ہوں ورنہ موافق آیت بالا قہر عظیم و عذاب شدید میں گرفتار ہونگے۔ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا
دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلافست جنگ

بموافق حدیث پیغمبر علیہ السلام ایسے وقت میں عامل سنت کو سو شہید کا ثواب ملتا ہے ؎

تنازع جب پڑے امت میں میری
خلل جسے کہ ہو سنت میں میری
جو سنت کو میری تھامے تھمادے
مراتب سو شہیدوں کا وہ پاوے

فرمایا اللہ صاحب نے وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ

یعنی قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو (ہمیشہ) اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

یعنی تم پر خداوند رحم کرے تمہاری نجات و مغفرت ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بحکم خداوند عالم جس طرح نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہر غمی و خوشی میں بہرحال فرض ہے۔ صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے۔ بس طاعت نبی کی بغیر اسکے نہیں حاصل ہوتی کہ جو اعمال و

واسطے اسوہ رسول کا اختیار کرنا لازمی ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ دونوں رنگوں میں الگ کیا جائے مسلمان تباہ کیوں ہوئے ہیں اور ان کی شامت کا

دامن دن بدن کیوں لمبا ہوتا جاتا ہے صرف اس واسطے کہ اسوہ رسول کا دامن تنگ کر دیا گیا اور اس کی پرواہ نہ کی گئی۔ بہ رنگ نمائشی صرف عبادات میں ہی اس کا خاتمہ کر دیا گیا۔ معاملات میں اس کی قیمت گھٹا دی گئی۔ مسلمانوں کے لئے دو اسوہ ہیں۔ اسوۂ قرآن اسوۂ رسول۔ اسوۂ قرآن بھی اس قدر تنگ و تاریک کر دیا گیا کہ اسوہ کا دائرہ عبادات تک ہی ختم کر دیا گیا۔ معاملات گویا قرآن مجید میں بیان ہی نہیں ہوئے یہی حال اسوۂ رسول کا بھی ہے۔ عموماً مسلمان وہ احادیث اور وہ اقوال رسول تو یاد رکھتے ہیں جو محض عابدانہ رنگ رکھتے ہیں یا جن کا تعلق دوسری دنیا سے ہوتا ہے، جو اقوال اور جو احادیث، معاملات اور اس دنیا یا اس دنیا کی زندگی سے وابستہ ہیں ایک حد تک انکو فراموش کر دیا گیا ہے۔ یہی نحوست ہے جو دن بدن مسلمانوں کو تباہ کر رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث پیش کر کے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ ہمارا ان پر کہاں تک عمل ہے۔ مسلمان غور سے خیال کریں کہ ہم اسوۂ رسول کے کہاں تک پابند ہیں اور کہاں تک ہم اسے مدنظر رکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) اکمل المؤمنین ایماناً احسنهم خلقا

یعنی جو نیک خلق ہیں وہ ایمان میں کامل ہیں۔

اس حدیث میں تکمیل ایمان کی نشانی حسن اخلاق کو قرار دیا ہے اب بعض لوگ صرف دو چار رکوع کو کمالِ ایمان کی دلیل جانتے ہیں۔ نماز ایمان اور اخلاق کو کامل کرتی ہے جو نمازی حسن اخلاق نہیں رکھتا اسکی نماز نماز ہی نہیں ہے،

(۲) الدین نصیحة - دین خیر خواہی اور ہمدردی کا نام ہے،

کیا ہم دین کا یہ مفہوم مراد لیتے ہیں۔ کیا ہم اس مفہوم سے واقف بھی ہیں۔ موجودہ مسلمان ذرا ٹھنڈے دل سے سوچ تو کریں کہ ہم کہاں تک اس پر عامل ہیں۔

(۳) ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

یعنی زمین کے رہنے والوں پر رحم کرو تاکہ تم پر خدا رحم کرے۔

کیا ہم اس حدیث کو مانتے ہیں کیا ہمارا اس پر عمل ہے نہیں ہرگز نہیں۔

(۴) والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه

مجھے خدا کی قسم تم اس وقت تک ایماندار نہ ہوگے جب تک تم دوسرے کو اپنے جیسا نہ سمجھوگے۔

کیا اس پر ہمارا عمل ہے؟

(۵) لا یکون المومن لعاناً۔

مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

کیا موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے اس حدیث کو تسلیم کر لیا ہے۔ کیا ایک دوسرے پر حاسدانہ نکتہ چینی نہیں کی جاتی اور کفری فتاویٰ کا بازار گرم نہیں ہے؟

(۶) لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم - یعنی ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو جہنمی بناؤ۔

کیا اس وقت یہ حدیث بھلائی نہیں گئی۔ افسوس! افسوس صد افسوس۔ اسوۂ رسول کا نام تک نہیں رہا۔

(۷) لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا - تم جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا کامل نہیں ہوگا جب تک آپس میں اتفاق نہ رکھوگے۔

(۸) المومنون کرجل واحد ان اشتکیٰ عینه اشتکیٰ کله وان اشتکیٰ راسه اشتکیٰ کله۔

سب مسلمان ایک واحد شخص کی مانند ہیں۔ اگر ایک کی آنکھ اور سر دکھتا ہے تو تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۹) المومن للمومن کالبنیان یشد بعضه بعضا

یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے واسطے ایک مکان کا رتبہ رکھتا ہے۔

جس طرح ایک مکان اپنے اجزا کی کشش سے قائم رہتا ہے اسی طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملا رہتا ہے۔

(۱۰) العلم فریضة علی کل مسلم

کہاں تک ہم نے علم دینی و دنیوی پڑھا اور کہاں تک اس میں سعی کی۔ اگر اس کا نقشہ دیکھنا ہو تو ذرا تکلیف گوارا فرما کر دیہات کا دورہ کریں اور علمی لیاقت کا موازنہ کریں۔ تشریحات احادیث مندرجہ بالا کی خود ناظرین کے سپرد ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو پورا مسلمان بنا دے۔ آمین۔ ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

مذاکرہ علمیہ بابت حرف ض

(از مولوی عبد الجلیل صاحب رحمانی۔ بڑھ پور۔ بستی)

قراء تجوید اور ماہرین تعریف نے حرف ض " کے مشتبہ الصوت بالظاء یا مشتبہ الصوت بالدال ہونے کے متعلق جو تحقیق انیق ارقام فرمائی ہے۔ اس کا ایک ملخص ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں معروض ہے کہ بنظر امعان سے دیکھ کر مذہب منصور کے حق میں تعصب سے الگ ہو کر صحیح فیصلہ کیا جائے۔

مخارج حروف ثلاثہ۔ سب سے پہلے ہم ض۔ظ۔د۔ ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو بطریق لف و نشر الگ الگ بیان کرتے ہیں اسکے بعد ان کی باہمی مناسبت و مشابہت اور اتحاد تلفظ و تقارب فی السمع پر روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ!

حرف ضاد کے مخرج کے متعلق علامہ قاضی ناصر الدین البیضاوی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

والضاد من اصل حافة اللسان وما یلیها من الاضراس یعنی ضاد کا مخرج زبان کا پورا کنارہ اور داہنی یا بائیں کی ڈاڑھ ہے نیز رضی و شافیہ اور کتب تجوید میں بھی مرقوم ہے۔ الضاد المعجمة من اول حافة اللسان وما یلیه من الاضراس من الجانب الایسر وقیل من الایمن کذا فی الاتقان۔ رئیس المتکلمین علامہ فخر الدین رازی نے بھی اپنی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

باعث غلامیٔ عذاب ہے۔ انّ ھذا صراطاً مستقیم

توحید تو جب ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے
مردار دو عالم یہ کہیں ہے مرا سنّی
دل سے میری سنت پہ فدا میرے لئے ہے
اسلام کہے حشر میں یہ ہے میرا حامی
ہر مذہب باطل سے لڑا میرے لئے ہے

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمد و بارك وسلم۔

محبت و متابعت رسول صلعم

ازمولوی ثناء اللہ صاحب ثناؔ سندر پوری۔ مالدہ۔ بنگال

لاریب یہ خدائے قادر توانا۔ ذوالجلال والکلام کی بہت بڑی مہربانی اور اسی کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمارے قلوب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور ہم کو اپنے باعزت حبیب سید الانبیا سند الاصفیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا اور ہمارے سینوں کو آپ کی محبت و تصدیق سے وسعت عطا فرمائی۔ اور ہماری زبان کو آپ کے ذکر مبارک سے زینت بخشی۔ خداوند جلت شانہٗ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

یعنی اے محمد آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی اور اطاعت کرو تاکہ اللہ تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ حضور صلعم ارشاد فرماتے ہیں:- لا یؤمن احدکم حتّٰی اکون احب الیه من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

کوئی تم میں کا مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

قول شعر صادق آتا ہے ؎

محبوب خدا کی جسے الفت نہیں ہوتی
حاصل اسے ایماں کی دولت نہیں ہوتی

بے شک آنحضرت صلعم کی محبت اور آپ کی متابعت ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حضور کے جتنے حقوق امت کے ذمے ہیں ان میں آپ کی محبت و متابعت ام الحقوق ہیں۔ ایک مسلمان کا حاصل حیات اور ایک مومن کا سرمایہ افتخار یہی ہے کہ اس کا دل حب رسول سے معمور اور اس کی روح محبت رسول کی شراب سے مخمور ہو۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت ہی خدائے قدوس کی محبت کا زینہ اور محبوب حقیقی جلشانہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور راحت ہے۔ آپ کی محبت شرعاً وعقلاً واجب و لازم ہے اور آپ کی محبت آپ کے اتباع و اطاعت کو مستلزم ہے۔ بغیر اتباع و اطاعت حضور کے محبت کا دعویٰ محض ایک فریب و باطل ہے اور زبانی دعویٰ اس وقت تک بے فائدہ و لاحاصل ہے جب تک کہ عمل سے اس کی تائید نہ ہو۔ کیونکہ عشق و محبت کا اقتضا یہی ہے کہ محبوب کی پوری اطاعت کی جاوے اور اس کے ہر ایک فعل اور ہر ایک حکم کو بجان و دل قبول کر کے اس پر عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ خاک پائے حقیر اور سب مسلمانوں کو اتباع و اطاعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی)

آج کل اکثر لوگ قرآن اور حدیث کی کتابت، صحت اور حفاظت پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا مدلل جواب عقلی اور نقلی دیا گیا ہے۔ جس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قابل دید علمی تحفہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اسوۂ رسول

نبیوں اور مرسلوں کا ملکہ نبوت ان سب ملکات سے جداگانہ ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں میں پائے جاتے ہیں اگرچہ نبیوں اور مرسلوں کی ذات میں بھی بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو دوسرے انسانوں کے ساتھ ایک قسم کا اشتراک رکھتی ہیں مگر پھر بھی ملکات نبوت مقابلتہً ایک خصوصیت اور امتیاز رکھتے ہیں۔ جس طرح ایک شخص کو حق کی نعمت دی جاتی ہے اسی طرح بعض کو ملکہ نبوت کا حق بخشا جاتا ہے۔

حکمت، فلسفہ، لیاقت تو حسب پیمانہ کوشش کے حاصل ہو سکتی ہے اور اس حد تک جو قدرت کی جانب سے ہر شخص کے حصہ بخرہ میں آچکی ہے لیکن ملکہ نبوت کوشش اور ہمت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص ہمت اور استقلال سے بادشاہ تو بن سکتا ہے لیکن نبی اور رسول نہیں بن سکتا۔ ہر نبی اور ہر رسول اگرچہ اپنی بعثت کی مقدم غرض روحانیت ہی رکھتا ہے لیکن روحانیت کے ساتھ ساتھ ہی تمدنی امور کی بابت بھی نبی اور رسول کی جانب سے جو کچھ کہا سنا جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کی روحانیت ہی ہوتی ہے جسمانی اور روحانی سلاسل میں ایک بڑی حد تک اشتراک بھی ہے، ہم روح کا خیال جب کرتے ہیں تو جسم کا خیال بھی آہی جاتا ہے اور جسم کے ساتھ روح کا بھی۔ نبی اور رسول جو کچھ کہتا ہے وہ دونوں رنگ رکھتا ہے کبھی وہ ایک عملی رنگ رکھتا ہے اور کبھی قولی۔ دونوں رنگوں میں کوئی نہ کوئی مقصد زیر نظر ہوتا ہے خواہ کوئی سا رنگ ہو۔ اس کا نام اسوہ رسول ہے۔ اسوہ سے مراد محض عملی رنگ ہی نہیں بلکہ قولی رنگ بھی اور قول رسول بھی ایک عملی رنگ ہی رکھتا ہے۔ جب رسول کچھ کہتا ہے تو اس کا دوسرا رنگ عملی ہی ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ سمجھئے کہ اسوۂ رسول سے مراد قول اور فعل دونوں ہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے

فتاویٰ

تعاقب الف اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۵ محرم سنہ حال میں سوال ۱۰۸ کا جو جواب تحریر فرمایا گیا ہے کہ
" حدیث شریف میں ہر بھول پر سجدہ کا حکم ہے اس لئے قرأت بھول جائے تو بھی سجدہ سہو کرے"

میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اولاً ہر بھول پر سجدہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ بلوغ المرام میں ہے عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لکل سھو سجدتان بعد یسلم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ بسند ضعیف

ثانیاً۔ قرأت بھول جانے کی حالت میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کرنا ثابت نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے عن ابی المسعود بن یزید المالکی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللّٰہ ترکت ایۃ کذا وکذا فقال رسول اللّٰہ علیہ وسلم ھلا ذکرتنیھا قال کنت اراھا نسخت وفی روایۃ ابن حبان فقال ظننت انھا نسخت قال فانھا لم تنسخ یعنی مسعود بن یزید رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نماز میں قرأت پڑھ رہے تھے پس کچھ چھوڑ دیا اور اس کو پڑھا نہیں تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللّٰہ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی تب آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھے کیوں نہیں یاد دلایا اس مرد نے کہا میں نے گمان کیا کہ وہ آیت (جس کو آپ نے چھوڑ دیا اور پڑھا نہیں) منسوخ ہو گئی ہے آپ نے فرمایا منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

ونیز سنن ابی داؤد میں ہے۔ عن عبد اللّٰہ بن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ فقرأ فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک۔ یعنی عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی پس آپ نے قرأت کی تو آپ پر قرأت ملتبس ہوئی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ابی بن کعب سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے لقمہ دینے سے تم کو روکا؟ (یہ دونوں حدیثیں فتاویٰ نذیریہ ج ا سے منقول ہیں)

الحاصل احادیث سے نماز کی کمی و زیادتی کی حالت میں آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کرنا ثابت ہے مگر قرأت بھول جانے پر سجدہ سہو کرنا آپ سے ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ دونوں مذکورہ بالا حدیثوں سے ظاہر ہے۔ پس اگر امام نماز میں کوئی آیت بھول جائے یا چھوڑ دے تو اس کو سجدہ سہو نہیں کرنا چاہئے۔ ھذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب۔

تعاقب ب نیز جواب، سوال ۹۹ کے متعلق عرض ہے کہ عاشورہ کے دن اہل و عیال پر فراخی رزق کرنے کی جو حدیث مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے وہ حسب فتویٰ مولانا عبد الرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ کثرت طرق کی وجہ سے حسن و قابل احتجاج ہے۔ (ملاحظہ ہو فتاویٰ نذیریہ ص۱۵۳ ج اول)

(ابو الصمصام عبد السلام مبارکپوری اعظمی)

جواب تعاقب الف آپ نے جو تعاقب کیا ہے اصول حدیث کے خلاف ہے لکل سھو سجدتان حدیث قولی ہے اور جو واقعات پیش کئے ہیں وہ حدیث فعلی ہیں۔ ان میں سجدے کی نفی نہیں عدم ذکر ہے۔ عدم ذکر سے نفی لازم نہیں آتی۔ علاوہ اس کے مسئلہ زیر بحث میں علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ آپ نے جو اختیار کیا ہے وہ بھی ایک مذہب ہے۔ بلکہ ایک مذہب یہ بھی ہے کہ جن چند مقامات میں آپ نے سجدہ سہو کیا ہے صرف وہی قابل سجدہ ہیں۔ دوسرے نہیں، سفر السعادت میں اس کی تفصیل ملتی ہے۔ لہذا یہ مسئلہ زیادہ قابل بحث نہیں۔

جواب تعاقب ب ضعف کے مراتب مختلف ہیں ہمیشہ کثرت طرق احتجاج کا موجب نہیں ہوتا۔ اسکی بحث شرح نخبہ میں ملتی ہے۔

س ۱۲۰ ایک شخص کہتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کا ایک رجعی طلاق ہونا چونکہ چاروں مذاہب کے خلاف ہے۔ لہذا یہ پانچواں مذہب مردود ہے۔ کیا اس شخص کا یہ کہنا درست ہے؟ اور کیا واقعی ائمہ اربعہ اس کے خلاف تھے؟ اور کیا اسی بنا پر مقلدین کی اقتدا اہل حدیث امام کے پیچھے جائز نہیں؟

(راقم ۔ بوستان۔ سیکنڈ ماسٹر سرائے صالح)

ج ۱۲۰ ائمہ اربعہ کا قول اجماع نہیں ہے خصوصاً اس وقت جبکہ اس کے خلاف بھی اسی زمانے کے بہت سے علماء ہوں۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں۔ لم یزل من یفتی بہ قرنا بعد قرن الی یومنا (اعلام) اور موصوف طلاق ثلث کے ایک ہونے پر صحابہ کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ بالفرض اگر اجماع بھی ثابت ہو جائے تو حدیث مرفوع کو اجماع نہیں توڑ سکتا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں صاف مذکور ہے۔ کان الطلاق علی عھد رسول اللّٰہ وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر رضی اللّٰہ عنہ طلاق الثلث واحدۃ (مسلم)

ان دو زمانوں میں تین طلاق کے ایک ہی ہونے پر اگر اجماع کا دعویٰ کیا جائے تو صحیح ہو سکتا ہے۔ پس طلاق الثلث کے واحد ہونے پر حدیث مرفوع کے علاوہ اجماع صحابہ بھی ناطق ہے۔ صدر اول کے بعد اجماع اس کے خلاف نہیں ہوا۔ اگر ہوتا بھی تو بحکم اصول فقہ پہلے اجماع کو توڑ نہیں سکتا۔ فاندفع ما اورد۔ رہا مقلدین کا اہل حدیث کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ یہ نہ پڑھنے والے ہی جانیں کہ ان کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔

س ۱۲۱ دوسری نماز میں یاد آوے کہ پہلی نماز میں بھولے سے سجدہ سہو ترک ہو گیا ہے تو کیا حکم ہے؟ (خریدار اہلحدیث ۱۱۲۰۵)

ج ۱۲۱ چونکہ پہلی نماز میں نسیاناً ترک ہو گیا ہے اس لئے صرف دعائے مغفرت کافی ہے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا (الآیۃ)

مخرج الضاد من اصل حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس۔ علامہ جار اللہ زمخشری بھی تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں۔ مخرج الضاد من اصل حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس۔ اور حرف ظوے کے مخرج کے متعلق اتقان میں ہے۔ والظاء والثاء والذال من بین طرفہ واطراف الثنایا العلیا ھکذا فی الاتقان۔ یعنی حرف ظوے کا مخرج اوپر کے دونوں دانتوں (ثنایا علیا) اور زبان کی نوک ہے اور حرف دال کے متعلق اسی اتقان میں یوں ہے۔ وللطاء والدال والتاء من طرفہ واصول الثنایا العلیا مصعدا الی الحنک الخ یعنی دال کا مخرج زبان کی نوک اور اوپر کے دونوں دانتوں (ثنایا علیا) کی جڑ ہے۔

صفات حروف ثلاثہ ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو جان لینے کے بعد ان کے اوصاف وصفات کی تشریح کی جاتی ہے تاکہ ان کی باہمی مناسبت ومشابہت کا مسئلہ آیندہ واضح ہو جائے۔ حرف ضاد کی صفات کے متعلق کتب تجوید میں لکھا ہے، الرخاوۃ والجھر والاستعلاء والاطباق والتفخیم والاستطالۃ والاصمات من صفات الضاد المعجمۃ والتفشی عند البعض ایضا کذا فی جھد المقل۔ یعنی رخاوت۔ جہر۔ استعلاء۔ اطباق۔ تفخیم۔ استطالۃ۔ اصمات اور عند البعض تفشی بھی ہے۔ نیز بعض کتب تجوید میں ضاد کی صفات میں سے سکون کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ اور حرف ظوے کی صفات کے متعلق علامہ محمد مرعشی لکھتے ہیں۔ الاصمات والجھر والرخاوۃ والاستعلاء والاطباق والتفخیم من صفات الظاء المعجمۃ کذا فی جھد المقل وشرحہ وفی منھاج النشر السکون ایضا۔ یعنی اصمات۔ جہر۔ رخاوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ تفخیم۔ سکون حرف ظاء کی صفتیں ہیں۔ نیز اسی کتاب میں صفات دال کے متعلق یوں مرقوم ہے۔ القلقلۃ والشدۃ والاصمات والانفتاح والترقیق والاستفال من صفات الدال المھملۃ۔ یعنی قلقلہ۔ شدت۔ اصمات۔ انفتاح۔ ترقیق۔ استفال۔ دال کی صفات ہیں۔

مشابہت حروف ثلاثہ اوصاف وصفات حروف ثلاثہ بیان کرنے کے بعد حرف ضاد وظوے سے تشابہ واشتراک فی الصفات کے متعلق ہم ذیل میں علماء تجوید کی تحقیق نقل کرتے ہیں۔ الضاد والظاء اشترکا صفۃ جھرا ورخاوۃ واستعلاء وانفردت الضاد بالاستطالۃ کذا فی الاتقان۔ یعنی ضاد وظوے بجز استطالۃ کے باقی تمامی صفات میں متحد ہیں۔ علامہ موصلی حنبلی نے شرح شاطبیہ میں لکھا ہے۔ ان الضاد والظاء والذال متشابھۃ فی السمع والضاد لا تفترق من الظاء الا باختلاف المخرج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولا ھما لکانت احداھما عین الاخری۔ یعنی ضاد وظوے وذال تشابہۃ الصوت ہیں اور ضاد وظوے کے اندر اگر مخرج حقیقی اور استطالۃ کا فرق نہ ہوتا تو دونوں عین ہوتے اسی مشابہت کو علامہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ وبیان المشابھۃ من وجوہ الاول انھما من الحروف الجھورۃ والثانی انھما من الحروف الرخوۃ والثالث انھما من الحروف المطبقۃ الخ نیز علامہ محمد بن محمد جزری لکھتے ہیں۔ والناس یتفاوتون فی النطق بالضاد فمنھم من یجعلہ ظاء لان الضاد یشارک الظاء فی صفاتھا کلھا ویزید علی الظاء بالاستطالۃ ولولا الاستطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاء وھم اکثر الشامیین وبعض اہل الشرق یعنی لوگ حرف ضاد کی ادائیگی میں مختلف ہیں۔ بعض لوگ ضاد کو ظوے پڑھتے ہیں کیونکہ اکثر صفات میں شریک ہے اگر استطالۃ اور اختلاف مخرجین کا فرق نہ ہوتا تو ضاد عین ظوے ہو جاتا۔ اکثر شامیوں اور اہل شرق کا یہی مذہب ہے۔ قصیدہ جزریہ میں بھی اسی مشابہت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

والضاد باستطالۃ ومخرج ☆ میز من الظاء وکلھا تجی

عبارات منقولہ بالا اور حروف ثلاثہ کی صفات سے کالشمس فی نصف النہار واضح ہو گیا کہ حرف ضاد وظوے دونوں آٹھ نو صفات میں متحد ہیں لیکن حرف ضاد ودال میں کوئی مناسبت ومشابہت نہیں بلکہ ان میں تباین ہے۔ ان دونوں کے اوصاف پر غور کیجئے۔ ضاد میں رخاوت ہے تو دال میں شدت۔ ضاد ساکنہ ہے دال قلقلہ۔ ضاد مطبقہ ہے دال منفتحہ۔ ضاد مستعلیہ ہے دال مستفلہ۔ ضاد میں تفخیم ہے دال میں ترقیق۔ ضاد مستطیلہ ہے دال الخ۔ ضاد میں تفشی ہے دال میں عدم تفشی۔

اہل لسان اور فقہاء اس مشابہت وتضاد کے بیان کرنے کے بعد اب ہم اہل لسان اور فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ ضاد کو مشتبہ الصوت بالظاء پڑھنا چاہئے یا بالدال۔ مشہور ومعروف مورخ ابن خلکان اپنی تاریخ میں زیر ترجمہ ابن الاعرابی اللغوی لکھتے ہیں۔ وکان (ای ابن الاعرابی) یقول جائز فی کلام العرب ان یعاقبوا بین الضاد والظاء فلا یخطی من یجعل ھذہ فی موضع ھذہ وینشد ؎

الی اللہ اشکو من خلیل اودہ ☆ ثلاث خلال کلھا لی غائض۔

بالضاد ویقول ھکذا سمعتہ من فصحاء العرب۔ یعنی ابن الاعرابی کہتے تھے کہ کلام عرب میں ضاد کو ظوے کی جگہ میں اور ظوے کو ضاد کی جگہ پڑھنا جائز ہے جو شخص ایسا کرے خاطی نہ ہوگا پھر اس شعر کو پڑھتے جس میں ظوے کی جگہ ضاد پڑھنا فصحاء عرب سے ثابت ہوتا ہے۔ نیز علامہ محمد بن محمد جزری لکھتے ہیں۔ وحکی ابن جنی فی کتاب التنبیہ وغیرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامھم وھذا قریب وفیہ توسع للعامۃ کذا فی التمھید للجزری یعنی بعض اہل عرب ضاد کو مطلقاً ظوے ہی پڑھتے ہیں۔ نیز علامہ جلال الدین فرماتے ہیں۔ ابدال الضاد ظاء وھی لغۃ اکثر اھل العرب الخ یعنی ضاد کو ظوے سے بدلنا اکثر اہل عرب کی لغت سے ثابت ہے۔ اسی مفہوم کی تائید فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں۔ فتاوی قاضی خاں میں ہے لو قرء الضالین بالظاء او الذال لا تفسد صلوتہ ولو قرء بالدالین تفسد صلوتہ۔ یعنی اگر الضالین کو الظالین یا الذالین ظوے وذال کے ساتھ پڑھے تو نماز ہو جائیگی اور اگر الدالین دال کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ تفصیل کیلئے بزازیہ۔ درمختار۔ عالمگیریہ۔ خلاصۃ الفتاوی

کبیری۔ ردالمحتار۔ سجوریہ۔ رسائل الارکان وغیرہ کتب فقہ حنفیہ نیز فتوی مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنویؒ ملاحظہ فرمائیے۔ نتیجہ۔ ماسبق میں جو تفصیل بطرز مقدمات تحریر کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حرف ضاد وظوے کے اکثر اوصاف وصفات میں متحد ہونے ... اہل عرب کے کلام سے ضاد کو ظوے پڑھنے اور علماء تجوید کے کلام اور فقہاء عظام کے فتاوے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضاد کو مشتبہ الصوت بالظوے پڑھ سکتے ہیں اور ضاد وظوے کے درمیان [illegible]

ضالین کو دالین پڑھا تو خود فقہاء حنفیہ کے اقوال کی رو سے اسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔ نیز اہل عرب کے کلام سے بھی ضاد کو دال سے بدلنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

ملکی مطلع

آیندہ مزعومہ جنگ اور برطانیہ عظمیٰ

آج کل اخباروں میں بیکاری کے اشغال کی طرح ایک شغل یہ بھی ہے کہ آیندہ مزعومہ جنگ میں برطانیہ کی روش کیا ہوگی۔ یہ سوال دراصل جنگ اطالیہ وحبشہ کے ایام میں پیدا ہوا تھا۔ اس زمانے میں لوگوں کا عام خیال تھا کہ برطانیہ بہت جلد میدان جنگ میں کود پڑیگی مگر برطانیہ نے اپنا مفاد علیحدگی ہی میں سمجھا۔ ادھر سائلوں اور تماشہ بینوں نے اس غیر جانبداری کو برطانیہ کی کمزوری پر محمول کیا۔ اب جو جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کرلیا ہے تو یہ سوال پھر پیدا ہوا ہے۔ وزیراعظم برطانیہ نے اس کے متعلق ایک مفصل تقریر فرمائی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ نے اس وقت شیخ سعدی (رحمہ اللہ) کا سیاسی فلسفہ اپنے پیش نظر رکھا ہوا ہے جس کا مختصر مضمون مرحوم کے اس شعر میں ہے ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
وگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

ہمارے خیال میں برطانیہ اپنی وسیع سلطنت کے ساتھ اس قدر سیر ہوچکی ہے کہ اس کے دماغ میں مزید ملک حاصل کرنے کی ہوس باقی نہیں رہی بلکہ اپنے ہی مقبوضہ ممالک کو قابو میں رکھنے پر ساری قوت صرف کرناچاہتی ہے۔ اندریں حالات اگر وہ کسی جنگ میں شریک ہوئی تو نقصان کے احتمال سے ہوگی نہ مزید حاصل کرنے کی غرض سے۔ ہمارا خیال تو یہی ہے مگر ہم اس خیال کو اپنی ذات تک محدود سمجھتے ہیں اور برطانیہ کے عندیہ کا اظہار حافظ شیرازیؒ کے اس شعر میں کرتے ہیں ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی سیاسیات کی دو سطحیں ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی۔ ظاہری سطح کے حالات تو اخباروں میں آجاتے ہیں مگر باطنی سطح کا حال وزراء کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ یورپ کی سلطنتوں کے مدنظر مختلف اصول رہتے ہیں۔ کبھی توازن، کبھی تقسیم، کبھی غیر جانب داری (موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود)

توازن سے مراد یہ ہے کہ زورآور سلطنتیں، کمزور سلطنتوں پر نظر رکھتی ہیں کہ وہ اپنی محدود طاقت سے بڑھنے نہ پائیں۔ یہ اصول کبھی ترکوں کے حق میں برتا گیا جونہی انہوں نے ذرا پر پرزے نکالے یورپ کو گمان ہوا کہ یہ لوگ ترقی کر جائینگے فوراً چھاپہ مار کر ان کے راستے میں روڑے اٹکا دیئے۔

تقسیم سے مراد وہ اصول ہے جو کسی کمزور سلطنت کو بانٹتے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد جرمنی، ترکی اور آسٹریا کے حق میں کیا گیا

غیر جانب داری کی مثالیں سننا چاہو تو بلشاور آسٹریا کا انجام ہمارے سامنے ہے کہ کس طرح اٹلی نے حبشہ کو اور جرمنی نے آسٹریا کو دبالیا۔ مگر کسی نے کچھ نہیں کیا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ سب اصول حسب مقتضائے زمانہ برتے جاتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ آیندہ کیا ہوگا اس کا حقیقی علم خدا ہی کو ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بقول وزیراعظم انگلستان جنگ ہوگی اور ضرور ہوگی۔ اس جنگ کا نتیجہ وہی ہوگا جو قرآن مجید نے ان لفظوں میں بتایا ہے:۔

تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ۔

امرتسر کے ایک گاؤں میں سکھوں کا جبر و استبداد

مولوی خدابخش صاحب ناظم انجمن اسلامیہ موضع ٹھٹھی کھارہ تحصیل ترنتارن رقمطراز ہیں:۔

موضع ٹھٹھی کھارہ ضلع امرتسر ترنتارن سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ چوبیس برس ہوئے وہاں کے ایک سکھ نے ۴ مرلہ زمین مسلمانوں کو مسجد اور کنواں بنانے کے واسطے ہبہ کردی۔ مسلمانوں نے دو دیواریں شمالی اور جنوبی بنالیں۔ ایک کنواں بنا کر ٹونٹیاں لگالیں۔ چار سال ہوئے مسلمانوں نے مسجد کو مکمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اینٹیں وغیرہ بنائی گئیں۔ تو وہاں کے سکھ چونکہ گاؤں کی زمین کے مالک ہیں انہوں نے غریب مسلمانوں کی مزاحمت کی اور عدالت دیوانی میں مقدمہ دائر کردیا۔ تین سال کے بعد عدالت نے مسلمانوں کا حق تسلیم کیا اور فیصلہ ان کے حق میں کردیا تو سکھوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور ہائی کورٹ نے بھی مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کیا۔ اب مسلمانوں نے پھر مسجد بنانے کا فیصلہ کیا تو سکھوں نے پھر مزاحمت کی اور صاف کہا کہ ہم فیصلہ نہیں مانتے اور مسجد ہرگز نہیں بنانے دیںگے چونکہ یہاں کے مسلمان غریب ہیں اور سکھ گاؤں کی زمین کے مالک ہیں۔ اس واسطے سکھوں نے مسلمانوں کا بائیکاٹ کردیا ہے اور ہر طرح سے دق کرتے ہیں۔ آخر مسلمانوں نے مجبور ہوکر فروری ۱۹۳۸ء میں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی اور مسجد کی تعمیر میں پولیس کی امداد چاہی۔ ڈپٹی کمشنر کے حکم کے مطابق تحصیلدار اور تھانیدار آئے اور سکھوں کو بار بار سمجھایا کہ مسجد کے بنانے میں مداخلت نہ کرو مگر سکھ اپنی ضد سے باز نہیں آئے۔ وہ صاف طور پر کہتے ہیں کہ ہم مسجد نہیں بننے دینگے اور سول نافرمانی کی دھمکی دیتے ہیں۔ غریب مسلمان خطرہ میں ہیں۔ اگر حکومت نے اس معاملہ میں تساہل سے کام لیا تو اندیشہ ہے کہ معاملہ طول پکڑیگا۔

(خدابخش ناظم انجمن اسلامیہ موضع کھارہ تحصیل ترنتارن)

متفرقات

حساب دوستاں | خریداران ذیل کی قیمت ماہ اپریل سنہ رواں میں ختم ہے۔ اس لئے ان اصحاب کو اطلاع دی جاتی کہ اگر وہ اخبار بدستور اپنے نام جاری رکھنا چاہتے ہیں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت میں سے ہی منہا کر کے) بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ تاکہ وی پی نہ بھیجا جاوے۔

۹۱ - ۱۰۷ - ۱۱۵ - ۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۲۱۷۸ - ۲۲۴ - ۲۹۸۸ - ۳۱۹۱ - ۴۶۰۰ - ۴۹۱۱ - ۴۷۵۳ - ۴۸۰۷ - ۴۸۲۸ - ۵۰۳۲ - ۵۰۴۸ - ۶۰۴۶ - ۶۲۴۹ - ۶۹۰۳ - ۶۹۲۴ - ۶۹۳۲ - ۷۳۹۲ - ۷۵۳۶ - ۷۸۷۴ - ۷۸۷۷ - ۷۸۸۱ - ۸۴۰۸ - ۸۹۵۴ - ۹۲۲۴ - ۹۴۳۸ - ۹۷۸۶ - ۹۸۷۳ - ۱۰۱۳۸ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۳۲۴ - ۱۰۶۲۸ - ۱۰۶۶۰ - ۱۱۱۶۰ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۳۸۹ - ۱۱۵۰۷ - ۱۱۶۴۸ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۹۶ - ۱۱۸۶۵ - ۱۱۸۶۹ - ۱۱۹۴۷ - ۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۳۹ - ۱۲۰۴۰ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۶۶ - ۱۲۱۷۷ - ۱۲۱۷۸ - ۱۲۱۸۰ - ۱۲۲۵۴ - ۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۰ - ۱۲۲۶۱ - ۱۲۲۹۲ - ۱۲۳۳۱ -

غریب فنڈ | سے جن صاحبان کے نام اخبار جاری ہے ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد ماہ اپریل میں ختم ہو جائیگی۔ یہ حضرات بھی اگر اخبار بدستور جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مبلغ تین روپیہ برائے داخلہ آیندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

۲۹۸۰ - ۱۱۲۲۴ - ۱۱۵۳۹ - ۱۱۸۶۰ - ۱۱۸۷۰

۱۲۰۶۰ - ۱۲۱۷۵ -

مہلت یافتگان | کے نمبر ذیل میں درج ہیں۔ ۳۰ اپریل تک قیمت اخبار ہی بذریعہ منی آرڈر موصول ہونی چاہئے۔ ورنہ آیندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۴۱۹ - ۵۶۱۱ - ۷۷۸۷ - ۹۳۴۳ - ۱۰۵۲۱ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۲۳۲ - ۱۱۲۷۳ - ۱۱۳۴۲ - ۱۱۳۴۴ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۹۴ - ۱۱۸۳۲ - ۱۱۹۵۰ - ۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۱۱۲ - ۱۲۱۵۷ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۰ - ۱۲۲۱۶ - ۱۲۲۷۹ -

رسالہ شمع توحید | کے لئے ۲۶ مارچ تک مندرجہ ذیل احباب کرام کی طرف سے امدادی رقوم موصول ہوئی ہیں دیگر شائقین توحید بھی اس رسالہ کی اشاعت میں کما حقہ امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔

آمد:۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ملک پور ضلع بہاول نگر ۶۔ جناب عبدالجبار صاحب پیس والے معرفت حافظ عبدالکریم صاحب رضوانی واشنگ کمپنی بمبئی ۸؍ ۔ احباب بمبئی معرفت حافظ صاحب موصوف ۵؍ ۔ احباب انجمن محمدیہ معرفت حکیم قمرالدین صاحب مئو ائمہ ہے۔ از احباب نوشہرہ معرفت بابو عطاءاللہ صاحب ایم ای۔ ایس (بعد وضع محصول ڈاک) ۱۲؍ ۔ مولانا ابوالعرفان محمد سلیمان صاحب چکلہ ضلع مرشد آباد ۵؍ ۔ میزان ۰۰-۷-۲۷۹ روپیہ

شمع توحید چھپ رہا ہے | اب صرف مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار ہے۔ تاکہ مقدمہ کے حالات بھی مختصر طور پر ساتھ ہی شائع کر دیئے جائیں۔

مقدمہ فنڈ | از صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی ۸ دو صد روپیہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ملک پور ضلع بہاول نگر ۶۔ بابو عطاءاللہ صاحب از نوشہرہ ۵؍ شیخ عبدالقادر صاحب از نوشہرہ ۶۔

میزان مع سابقہ	۳ - ۱۳ - ۴۸۸ روپے
خرچ تا ۲۶ مارچ	۰ - ۳ - ۱۳ ۰
بقایا	۳ - ۱۰ - ۴۷۵ ″

عید آنہ فنڈ | بابو عطاءاللہ صاحب از نوشہرہ مع دیگر احباب ۱۲؍ جناب محمد عباس صاحب متولی مسجد ...

پر مبعود بارکس مدراس سے ۔

احباب بمبئی | کی طرف سے حافظ عبدالکریم صاحب پروپرائٹر رضوانی واشنگ کمپنی بمبئی کی معرفت مبلغ عشہ روپیہ برائے امداد اہل حدیث کانفرنس دفتر ہذا میں موصول ہوئے تھے۔ جن کی رسید اہلحدیث ۱۱ ۔ ۱ پر حاجی عبدالکریم صاحب آف بمبئی کے نام سے غلطی سے شائع ہو گئی۔ دراصل وہ رقم حافظ صاحب کی معرفت موصول ہوئی تھی۔

مولوی حاکم علی صاحب | ممدوح نے سلسلہ تدریس تدکیر ملازمت کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ آپ اپنا موجودہ پتہ رقم فرمائیں۔

(سلطان محمد آڑھتی بازار میاں گنج علی گڈھ)

یادرفتگان | (۱) مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم رحیم آبادی کے بڑے بھائی مولانا عبدالرحیم صاحب رحیم آبادی کا عرصہ ایک ماہ سے زائد ہوا کہ انتقال ہو گیا۔ مرحوم دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ کر فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) مولانا ابوالنعمان عبدالرحمن صاحب مئوی کا اوائل محرم میں بعارضہ فالج انتقال ہو گیا۔ ایک لڑکا ان کی یادگار ہے۔ انا للہ! (سیف بنارسی)

ناظرین ان مرحومین کا جنازہ غائبانہ ادا کریں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

(۳) میرے محب عبدالغفار صاحب خوانچی مدرسہ ابلاغ الاسلام کی بڑی دختر نیک اختر مورخہ ۴ محرم کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ کی چھوٹی ہمشیرہ بلقیس ایک ہفتہ پہلے انتقال کر گئی تھی۔ انا للہ! (عبدالعظیم بستوی مدرس مدرسہ ابلاغ الاسلام الکلکتہ)

ضرورت پریس | ہم کو ایک اردو برقی پریس سیکنڈ ہینڈ کی ضرورت ہے۔ تمام پرزے مکمل ہوں۔ جن احباب کے پاس ہوں پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔ پتہ:۔ ڈاکٹر عبدالوہاب شیرازی۔ مقام موارڈ۔ ضلع ناگپور۔ سی۔ پی۔

(بقیہ متفرقات صفحہ ۲ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ اول لاہور

مسمات رفیقن دختر محمد شریف قوم عیسائی۔ ساکن بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور۔ مدعیہ

بنام محفوظ خاں ولد یعقوب خاں قوم پٹھان ساکن حال بردکان مختار احمد موگہ ضلع فیروزپور مدعا علیہ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۵ / ۴ / ۳۸ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔

آج مورخہ ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۸ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔ توریت۔ زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید، حدیث شریف، اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں، ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دئیے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۹؍ محصول ۶؍

الغزالی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کے حالات از پیدائش تا وفات۔ قابل دید ہے۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲؍ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

از سررشتہ مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۸   نمبر مقدمہ ۶۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نوردین ولد جھنڈا گوجر ساکن یوسف پور چک بہاؤ الدین تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے۔ لہٰذا مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۲۶ / ۴ / ۳۸ بمقام شکرگڑھ حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۲۶ / ۳)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا مؤلفہ

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم وڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی وڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب ودیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اسکے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی وخاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍ مع محصول عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اردو تراجم

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵؍

قوالی ترجمہ رسالہ السماع والرقص۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸؍

تفسیر آیہ کریمہ یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کرکے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ قیمت ۱۲؍

ائمہ اسلام اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ نہایت عمدہ چیز ہے۔ قیمت ۱۲؍

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴؍

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کرکے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹؍

تفسیر سورہ اخلاص جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ قیمت ۸؍

(۴۱۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵ — نمبر ۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توکت بفکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳؁ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـلہ
رؤسا و جاگیرداران " ۸ـ
عام خریداران سے " ۴ـ
" " ششماہی ۲ـ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ صفر المظفر ۱۳۵۷؁ھ مطابق ۸ اپریل ۱۹۳۸؁ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دعوت عمل

(از جناب ابوالاخلاق محمد اسحاق صاحب منشی فاضل)

ابوبکرؓ و علیؓ۔ فاروقؓ سا ایماں پیدا کر
گلستان فنا میں شوکت عثمانؓ پیدا کر

مئے توحید سے سرشار ہو کر اے مسلماں تو
گزشتہ عظمت اسلام کے سامان پیدا کر

ترے دامن کو پکڑیگی زلیخائے کمالیت
بہار حسن ایماں سے مہ کنعان پیدا کر

زمانے میں ہوا ہے دور دورہ شرک و بدعت کا
مسلماں؟ غیرت ایماں میں ہیجان پیدا کر

سراپا آتش جاں سوز بن کر اے مسلماں تو
جہان کفر میں اک آتشیں طوفان پیدا کر

اطاعت میں عبادت میں سخاوت میں قناعت میں
حسن بصری سا ایماں عظمت سلماںؓ پیدا کر

پیام رحمۃ للعالمین پر خود عمل کر کے
بیابان ضلالت میں رہ یزدان پیدا کر

نوید جاوید - جسکو امام المناظرین مولانا ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶؁ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آجتک اور آج ۱۰۰ صفحات تک جس قدر اعتراضات

زیارت القبور اردو

(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے اُن سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹ر

مجذوب

رسالہ "الصوفیہ والفقرا" کا اردو ترجمہ۔ از مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی۔

مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ قیمت ۴ر

درجات الیقین

قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲ر

العروۃ الوثقیٰ

ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

کتاب الوسیلہ

مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند جدید"

اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پر جوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ ایک بیمثال علمی تحفہ ہے قیمت ۱۴ر

اصحاب صفہ

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کون تھے، کہاں رہتے تھے ان کے متعلق پوری پوری واقفیت۔ قیمت ۱۰ر

صداقت رسول

نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قیمت ۴ر

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

حسینؓ و یزید

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہؓ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ قیمت صرف ۵ر

مناظرہ ابن تیمیہؒ

بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵ر

سیرت امام ابن تیمیہؒ

مصنفہ چودھری غلام رسول مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ امام صاحب موصوف کی سوانحعمری مکمل لکھی ہے۔ قیمت ۹ر

اسوۂ حسنہ

شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدیٰ خیر العباد" کا اختصار "ہدی الرسول صلعم" کا اردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہدایات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت غیر مجلد ۱۲ر - مجلد ۱۴ر

اسلامی تصوف

از علامہ ابن قیمؒ موصوف۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے صوفیا کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات [illegible] قیمت ۱۲ر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اور لہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ حجم ۱۴۴ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

برادران اسلام

اگر آپ

سرور کائنات، فخر موجودات کی مکمل و مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبی کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مد نظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے ہر خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے

[illegible] کی بجائے صرف دو روپیہ

میں [illegible] آپ بھی آج ہی فرمائش بھیج کر طلب کریں بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ محصولڈاک ۱۲ر

فیروز اللغات

مجلد اس مشہور لغات میں اردو، عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے بے شمار [illegible] اور ضرب الامثال اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف اڈیٹر صاحب "جامعہ ملیہ" دہلی

Delhi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۶۔ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے؟

شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت "اہلحدیث" میں بارہا ذکر آچکا ہے کہ وہ دعویٰ رسالت کرتے تھے۔ نہ صرف دعویٰ رسالت بلکہ ناسخ قرآن ہونے کے مدعی تھے۔ ہمارے اس بیان کو بہائیوں کی طرف سے "غلط" کہا جاتا رہا۔ یعنی بہائی کہتے تھے کہ "اہلحدیث" بہاء اللہ کو نبی اور رسول کہنے میں قادیانیوں کی طرح غلط گوئی اور ہٹ دھرمی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ بہائی رسالہ "کوکب ہند"[1] کے الفاظ یہ ہیں:۔

جناب مدیر اہلحدیث حضرت بہاء اللہ کی طرف دعویٰ الوہیت تو منسوب نہیں کرتے مگر اپنے قدیم خیالات میں مقید ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ حضرت بہاء اللہ نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں اور نہایت تفصیل و توضیح سے اس خیال کی غلطی کوکب ہند میں دکھائی جا چکی ہے۔ لیکن افسوس کہ جیسے اہل قادیان حضرت بہاء اللہ کی طرف دعویٰ الوہیت منسوب کرنے میں ضد سے کام لے رہے ہیں۔ اسی طرح مولانا ثناء اللہ صاحب حضرت بہاء اللہ کی طرف دعویٰ نبوت و رسالت پر اصرار بے جا کر رہے ہیں۔ (کوکب ہند مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ)

اہلحدیث اس کا مدلل جواب تو ہم پرانے حوالجات سے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں عرصہ ہوا دے چکے ہیں۔ لیکن آج ہم ایک جدید حوالہ پیش کر کے مدیر کوکب کی خفگی کا ازالہ کرتے ہیں۔ "بہائی میگزین" بابت فروری سنہ رواں میں ایک مضمون "دین بہائی" کے عنوان سے نکلا ہے جس میں شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے:۔

اگر کسی ملک کو درست کرنے کی ضرورت تھی تو وہ اس وقت کا ایران تھا۔ ایسے گرے ہوئے ملک میں پیدا ہونا اور تنہا کھڑے ہو کر کام کرنا پبلک اور حکومت کی سخت مخالفت کے باوجود ملک کو اونچے مقام پر لے جانا ایک پیغمبر ہی کا کام ہو سکتا ہے × × حضرت بہاء اللہ نے فرمایا کہ آپ ہی موعود کل ادیان ہیں۔ بہاء اللہ کا مدعا یہ تھا کہ وہ عالمگیر برادری قائم کریں گے۔ گذشتہ پیغمبروں نے بھی برادری قائم کی تھی لیکن عالمگیر برادری قائم نہیں کی۔ (بہائی میگزین صفحہ ۲۱ بابت فروری سنہ رواں)

اہلحدیث یہ عبارت باواز بلند کہہ رہی ہے کہ اس کے لکھنے والے اور شائع کرنے والے شیخ بہاء اللہ کو پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (رسول اللہ) کہتے ہیں۔ یعنی منصب رسالت پر فائز ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں تک تو ہمارا پرانا دعویٰ ہے جس کی بنا پر بہائی رسائل ہمیں غلطی پر سمجھتے تھے کہ ہم بہاء اللہ کو مدعی رسالت و نبوت کہتے ہیں۔ بقول ان کے وہ مدعی رسالت و پیغمبری نہ تھے۔ پھر تھے کیا؟ وہی جو خود شیخ بہاء اللہ کہتے ہیں:۔

هذا یوم لو ادرکه محمد رسول الله لقال قد عرفناك یا مقصود المرسلین۔

(الواح مبارکہ مصنفہ شیخ بہاء اللہ صفحہ ۹۲)

یعنی میرا یہ زمانہ ایسا ہے اگر محمد رسول اللہ اس کو پالیتے تو کہتے اے مقصود المرسلین ہم نے تجھے پہچان لیا۔

کس قدر بلند دعویٰ ہے اور کس قدر استعلاء ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی نا کہ ایران سے بڑی تکلیف کی حالت میں نکالے گئے۔ اس کے بعد آپ بغداد گئے وہاں چند روز چھپے رہے۔ آخر وہاں سے بھی نکالے گئے بعد ازاں عکہ (شام) چلے گئے۔ وہاں جیل ہی میں وفات پا گئے۔ اور کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ ایران جیسے گرے ہوئے ملک کو اونچا کرنے کو آئے تھے!

جو مذہبی نقطہ نگاہ سے دن بدن پست ہو رہا ہے۔ فسق و فجور، عیاشی، دنیا پرستی یہاں تک کہ دین و مذہب سے بیزاری ایران میں اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ بجکم حکومت کوئی شخص اپنے آپ کو کسی خاص دین و مذہب سے منسوب نہیں کر سکتا بلکہ محض ایرانی کہلاتا ہے۔

یہ ہے وہ ترقی جس پر اہل بہا کو ناز ہے جس طرح مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ حالت یہ ہے کہ قادیان کی اصلاح بھی نہ ہو سکی۔ آج جو کچھ قادیان میں از قسم مناکیر و مکروہات ہو رہا ہے وہ عدالتوں کے ریکارڈوں میں آچکا ہے جس روز یہ مواد پریس کے ذریعے شائع ہوا تو لوگوں کی زبان پر یہ مقولہ ہوگا۔ ؎

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

بہاء اللہ اور مرزا ۔ شیخ ثناء اللہ امرتسری (۴۲۳)

[1] پہلے اس رسالہ کا نام کوکب ہند تھا۔

انتخاب الاخبار

—— امرتسر موضع فتح وال ضلع امرتسر میں جو فساد ہوا تھا پولیس نے ۴۲ کانگرسیوں کا چالان کر دیا ہے جن میں سے ۲۲ روپوش ہیں۔ سپیشل مجسٹریٹ صاحب نے زیر دفعہ ۵۱۲ ضابطہ فوجداری روپوشوں کی فیصلہ جائیداد کا حکم دیدیا ہے۔ نیز سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع امرتسر نے ان کی گرفتاری کے لئے ۲۵ - ۲۵ روپیہ فی کس انعام مقرر کیا ہے۔

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسر شہر کے مسلم حلقہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کیلئے کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ شیخ محمد صادق صاحب بھی مقابل پر پھر کھڑے ہو رہے ہیں۔

—— لاہور مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی جاری ہے۔ ۳۔۱۰ اپریل کو ۳۵ نیلی پوش گرفتار کئے گئے۔ احرار کی طرف سے بھی والنٹیر پہنچ رہے ہیں۔

—— لاہور مسٹر مظہر علی اظہر مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی میں مشاورت کی غرض سے ایک دن کے لئے ضمانت دیکر جیل سے باہر آئے۔ بعدہٗ آپ نے بیان دیا کہ کلکتہ میں مسلم لیگ کا اجلاس ہونے تک سول نافرمانی جاری رہے گی۔

—— یکم اپریل سے ہندوستان سے برما جانے والے کارڈوں اور لفافوں کی قیمت کم کر دی گئی ہے پوسٹ کارڈ ایک آنہ۔ جوابی ۲ر لفافہ ایک تولہ تک ڈیڑھ آنہ

—— مکہ مکرمہ کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ کی طرف سے تین طلباء جو ایکسرے کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مصر گئے تھے۔ فارغ التحصیل ہو کر اب واپس آگئے ہیں۔

—— حیفا کی ایک اطلاع ہے کہ عربوں کے مسلح گروہوں نے صفد کی کے ٹیلیفون تار کاٹ دئیے۔ کھمبے بھی اکھاڑ دئیے۔ بہت سے عربوں نے شہر میں داخل ہو کر کوتوالی کو نذر آتش کر دیا۔

—— ہسپانیہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ جنرل فرانکو کی افواج نے گنڈیسا اور ٹالارند پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— روما۔ ایک اطالوی اخبار نے اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ اطالیہ میں زبردست جنگی تیاریاں اس وجہ سے ہو رہی ہیں کہ مسولینی اب مصر اور ہندوستان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ مصر کی سرحد پر ایک خفیہ فضائی اڈہ بھی معلوم ہوا ہے۔

—— لندن میں ریڈیو کنکشن کی تعداد ۸۵ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔

فیصلہ مقدمہ

آج ۶ اپریل ۱۹۳۸ء کو فیصلہ ہو گیا ملزم کو ۴ سال بامشقت کی سزا ہوئی۔

مفصل آئندہ

—— بنوں ریلوے اسٹیشن کے قریب ریلوے لائن پر بم پھٹ گیا۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

—— ریاست بڑودہ میں ایک قانون پاس کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے جنتر منتر پڑھنا ممنوع قرار دیا جاویگا۔

—— مسلم لیگ کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہوگا جس میں مسجد شہید گنج کے متعلق غور و خوض کیا جاویگا۔

(بقیہ متفرقات)

ضرورت ہے | ضلع ڈیرہ غازی خاں کی جماعت اہل حدیث کو ایک ایسے مستند عالم (اہل حدیث) کی ضرورت ہے جو کہ تمام علوم عربیہ حدیث، صرف و نحو، منطق، معقول وغیرہ کا درس دے سکتے ہوں علاوہ ازیں تبلیغی کاروبار میں بھی اچھی خاصی دلچسپی لے سکیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:-

حاجی حسام الدین حاجی خدا بخش سوداگران چرم ضلع ڈیرہ غازی خان

مضامین آمدہ | مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی مولوی زین العابدین صاحب۔ مولوی عبد المتین صاحب جھنگوی۔ پنڈت آتمانند صاحب۔

غیر مقبولہ | تبادلہ خیالات بر مسئلہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ مذمت عملہ قاتلانہ۔

مفت طلب کریں | جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے دو رسائل "اسوۂ حسنہ" و "فلسفہ ارکان اسلام" مفت شائع کئے گئے ہیں صرف محصول ڈاک کے لئے جوابی کارڈ بھیجکر ہر دو رسالے طلب کریں۔

مولوی محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

قطعہ تاریخ وفات

مولانا ابو النعمان عبد الرحمن صاحب مئوی

(تغمدہ اللہ بغفرانہ)

آہ! مولانا ابو النعمانِ ما
بود ذاتش منبع فضل و کمال
دارِ فانی را بگفتا خیر باد
اہلِ دیں را شد بسے رنج و ملال
گفت ہاتف با سرِ اندوہگیں
یغفرہ اللہ ہست سالِ ارتحال
۱۳۵۷ھ

(مرقومہ شفا مبارکپوری اعظمی)

کی ایمانی حالت کی بھی آئینہ دار ہے کہ یہ لوگ دراصل مرزا صاحب کو مخاطب الہیٰ وغیرہ کچھ نہیں سمجھتے ان کا مذہب صرف اور صرف حج دل ہے۔

بابو منظور الہیٰ صاحب نے اپنی کتب "البشریٰ" "مکاشفات"۔ "منظور الہیٰ" وغیرہ میں اس قسم کی بیسیوں نہیں صدہا خیانتیں کی ہیں۔ مگر ہمارا مرکز تنقید اسوقت تذکرہ ہے۔ اس لئے ہم لاہوری احمدیوں کی کارستانیوں کو کسی دوسری صحبت پر چھوڑ کر صرف اتنے حصہ پر وہ بھی بطور نمونہ کچھ عرض کرینگے جو مولوی عبد الکریم کے بارے میں تذکرہ اور البشریٰ میں مشترک ہے۔

اخبار بدر جلد ۱ نمبر ۲ میں مرقوم ہے :-

"نماز صبح کے وقت ایک رؤیا دیکھا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب سفید کپڑا پہنے ہوئے دروازے پر بیٹھے ہیں اس جگہ میں ہوں اور چار اور دوست ہیں۔ جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب! میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارک باد دیتا ہوں اور پھر میں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا دعا کرو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی "

صاف نکل گئے۔ ملاحظہ ہو وہ عبارت یہ ہے۔

مرزا صاحب نے فرمایا :-

"اس خواب کے تمام اجزا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اس کو خوش کرنے والا ہو۔ فرمایا جو الحمد خواب میں پڑھتا ہے۔ اس کی دعا قبول ہوتی ہے "

(اخبار الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

لاہوری اور قادیانی احمدیو! اپنی مذکورہ بالا تحریفات کو دیکھ کر ایمان سے بتلاؤ (ان کنتم مومنین) کہ تم لوگوں میں اور اس شریف قوم میں کیا فرق ہے جنہوں نے حضور نبوی فداہ روحی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے توریت پڑھتے

ہوئے آیت رجم پر انگلی رکھ لی تھی؟ انصاف!!

ناظرین کرام! یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق قادیانی نبی نے اعلان کر رکھا ہے کہ من دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ خیر المرسلین۔ یعنی جو میری جماعت میں داخل ہو۔ در حقیقت خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوتا ہے۔ (ص۱۷۱ خطبہ الہامیہ)

مرزا صاحب کی اس تحریر اور مرزائیوں کی مذکورہ کارستانیاں ملاحظہ کر کے بے ساختہ ہمارے قلم سے نکلا جا رہا ہے کہ ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

(باقی پھر)

(خادم معمار امرتسری)

ویدک کہانیاں

(از قلم جناب مقصود حسن صاحب چتر ویدی۔ متوطن رُڑکی بہار پور)

اس رؤیا مرزا سے چونکہ صحت و موت دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو پر بالجزم اور قطعی استدلال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے مصنف رسالہ مکاشفات نے ص۴۴ اور مرتبین تذکرہ نے ص۱۵ پر اس کو نقل کرنے میں دریغ نہیں کیا مگر اسکی اگلی عبارت جس کے اندر خود مرزا صاحب نے اس کی تشریح کی ہے جس سے روز روشن کی طرح اس رؤیا کا مولوی عبد الکریم صاحب کی صحت کی بشارت پر مشتمل ہونا ثابت ہوتا ہے سارے دونوں صاحب (مصنف مکاشفات و تذکرہ) ہونہہ بلا ئے بغیر

پیروان وید کا سب سے جدید فرقہ الہامی کتاب کی پہلی پہچان یہ بتلاتا ہے کہ اس میں قصے کہانیاں نہ ہوں کیونکہ الہامی کتاب کو آغاز کائنات سے ہونا چاہئے۔ اور اگر کسی کتاب میں قصے کہانی ہونگے تو یقیناً اس قصہ کتاب سے قدیم تر زمانہ میں ہونگے لہذا وہ کتاب قدیمی اور الہامی نہ ہوگی۔ اگر الہام کا یہی معیار ہے تو ظاہر ہے کہ وید اس معیار پر پورے نہیں اتر سکتے۔ کیونکہ ان میں بیسیوں بچاسوں قصے مندرج پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے تین قصے ہم اس مضمون میں درج کرتے ہیں۔

پہلا قصہ یم اور یمی کا ہے۔ یہ رگ وید کے دسویں منڈل کے دسویں سوکت یعنی گیت میں پایا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اتھرو وید کے اٹھارویں کانڈ کے پہلے سوکت میں آیا ہے۔ ہندوؤں میں یم دیوتا عالم بالا میں مُردوں کا راجہ سمجھا جاتا ہے اور دیمی اسکی سگی بہن ہے قصہ میں بہن بھائی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہے لیکن بھائی گریز کرتا ہے۔

دوسرا قصہ رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶ میں آیا ہے اور اتھرو وید کانڈ ۲۰ کے سوکت ۱۲۶ میں دہرایا گیا ہے اس قصہ میں مذکور ہے کہ اندرانی یعنی وید کے سب سے بڑے دیوتا اندر کی بیوی کسی مذہبی تیوہار کے میلے میں پوجا پاٹ کے لئے گھر سے نکلی تھی کہ اندر کے ایک دوست ورشاکپی نے اس پر مجرمانہ حملہ کیا۔ لیکن اسکے بعد بھی اندر اور کپی کی دوستی میں فرق نہیں آیا۔ بلکہ دیوتا اندر برابر کپی کے یہاں جاتا اور وہاں سوم رس پیتا رہا نتیجہ یہ ہوا کہ عام لوگوں نے اندر کو دیوتا ماننا اور اس کی نذر کے لئے سوم رس نکالنا چھوڑ دیا۔ اندرانی ان امور کی طرف اندر کی توجہ منعطف کرتی اور کپی کو نہایت ہی سخت و سست کہہ کر اپنے خاوند کو اوس کی دوستی سے باز رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اندر برابر کپی کی حمایت کئے چلا جاتا ہے۔

تیسرے قصہ میں کسی رمتے جوگی کی تعریف اور اس کے سفر کا حال ہے جس کو دمانیہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے

امام مہدی اور خواجہ حسن نظامی

باتفاق فرقہہائے شیعہ سنی امام مہدی علیہ السلام موعود اور معہود ہیں۔ یعنی حدیثوں میں اخیر زمانے میں آپ کی تشریف آوری کا ذکر ہے۔ احادیث شریفہ میں صاف مذکور ہے کہ اخیر زمانے میں امام مہدی ایسے وقت میں تشریف لائیں گے کہ زمین ظلم اور بغاوت سے بھرپور ہوگی وہ آکر اُسے عدل اور انصاف سے بھر دینگے غرض اُن کا زمانہ نور اور ہدایت کی حیثیت مثل زمانہ نبوت اور خلافت کے ہوگا۔ یہ مضمون احادیث کا ہر دو فریق (شیعہ سنی) میں متفق علیہ ہے۔ بلکہ یہ بھی آیا ہے کہ ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔

ان نصوص صریحہ کے ہوتے ہوئے خواجہ حسن نظامی آپ کے متعلق جو لکھتے ہیں وہ قابل دید وشنید ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

ظہور مہدی آج محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان لیڈروں سے یا کم سے کم مسلم لیگ کے لیڈروں سے خود پسندی اور خود غرضی دور ہو رہی ہے اس کا اثر تمام دنیا میں اس طرح پھیل جائیگا جس طرح ریڈیو کی لہریں ہر جگہ پھیل جاتی ہیں اور بہت تھوڑے عرصہ میں دنیا بھر میں امن اور عدل کا ڈنکا بج جائیگا اور اسی کا نام مہدی کا ظہور ہے۔

(منادی دہلی ۱۱۔ مارچ سنہ رواں)

اہلحدیث ناظرین کرام! کیا یہ حقیقت ہے یا نصوص شرعیہ سے استہزا ہے۔ اللہ رے! ایسی خوش آمد خلیفہ مہدی عباسی کے زمانے میں اس کی مثال ملتی ہے ایک دفعہ خلیفہ مہدی عباسی کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک صاحب نے (جو اہل علم تھے) خلیفہ موصوف کو اس حال میں دیکھ کر ایک حدیث سنائی جس کا مضمون یہ تھا کہ

بیوی اور گھوڑے اور کبوتر کے ساتھ کھیلنا جائز ہے۔

خلیفہ مہدی سمجھ گیا کہ کبوتر کا لفظ میری وجہ سے حدیث میں بڑھایا گیا ہے۔ اس لئے اس گناہ کے کفارہ میں اس نے حکم دیا کہ تمام کبوتر ذبح کر دئیے جائیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

امید ہے کہ مسلم لیگ کے سرکردہ ممبر بھی خواجہ صاحب سے دریافت کریں گے کہ کیا آپ کا عقیدہ بھی یہی ہے جو آپ نے ظاہر کیا یا محض دل لگی کی ہے۔

قادیانی مشن

تبصرہ ــــ بر ــــ تذکرہ

(قسط نمبر ۵)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

اس مضمون کی گذشتہ قسط میں یہ ذکر ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم کی صحت کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کے بکثرت الہامات تھے۔ جب مولوی صاحب مذکور وفات پا گئے تو جناب مرزا صاحب قادیانی سے مواخذات شنائیہ سے تنگ آکر اسی میں خیریت دیکھی کہ وہ کسی ایسے الہام کی موجودگی تسلیم نہ کریں جس میں مولوی عبد الکریم کی صحت کی بشارت مرقوم ہو۔

چنانچہ مرزا صاحب نے یہی کمال دکھایا اور اپنی گلو خلاصی کرا گئے۔ مگر مشکل پڑی تو آکر بیچارے ان غریب احمدیوں پر جنہوں بحکم خلیفہ قادیان الہامات مرزا کو جمع کرنے کی خدمت کی۔ ان کے لئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا مضمون تھا۔ الہامات مرزا متعلقہ صحت مولوی عبد الکریم کو نقل کرتے یا نہ کرتے دونوں صورتوں میں ان کے مسلمہ مسیح موعود کا دامن تقدس خارہائے گونا گوں سے بھرپور دکھائی نظر آتا تھا اور وہ اس منظر کو عوام کی نگاہوں میں لانے کے لئے تیار نہ تھے۔

اندریں صورت انہوں نے یہ دانائی کی کہ غیر مشہور رؤیا والہامات تو سرے سے نقل ہی نہ کئے۔ چنانچہ سابقہ مضمون میں ہم اس قسم کی امثلہ پیش کر چکے ہیں آج آگے ملاحظہ ہو:۔ (معمار)

باقی رہے مشہور مشہور مکاشفات وغیرہ سو ان میں مرتبین "تذکرہ" نے خوب خوب کانٹ چھانٹ کی ہے۔ چنانچہ بابو منظور الٰہی صاحب مصنف رسالہ "البشریٰ" نے "مکاشفات" کے صفحہ ۴۲ پر ایک کشف مرزا بدیں الفاظ نقل کیا ہے:۔

"۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبد الکریم کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جسکو چیرا دیا گیا ہے فرمایا۔ میں نے اس کے واسطے رات دعا کی تھی رؤیا میں دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔"

اس رؤیا سے بظاہر غم وحزن کا اظہار ہو رہا ہے۔ چونکہ رسالہ "مکاشفات" کی تصنیف کے زمانہ سے بہت پیشتر مولوی عبد الکریم صاحب وفات پا چکے تھے اس لئے "مکاشفات" کے مصنف نے اس کشف کو درج رسالہ کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ ہاں دانائی یا بالفاظ مرزا صاحب "یہودیانہ تحریف" یہ کی کہ اس رؤیا کی اگلی سطور جن میں بحکم

"خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں" (بقول مرزا)

خود خواب بین یعنی احمدیوں کے حضرت مسیح موعود نے اس رؤیا کی تعبیر کھول دی ہے کو بے ڈکار ہضم کر گئے ملاحظہ ہو وہ عبارت یہ ہے

"فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی (عبد الکریم) صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔"

(الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء)

یہ تحریر جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ مرزا صاحب کی رؤیا مولوی عبد الکریم کی وفات نہیں صحت پر مشتمل تھی۔ وہاں بابو منظور الٰہی وامثالہ علماء واعیان احمدیت

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی از گوجرانوالہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

میں نے درثمین اور توضیح مرام ص۲۳ کے اشعار درج کر کے لکھا تھا کہ محض مسلمانوں کو دکھلانے کیلئے مرزا صاحب نے حضرت احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس قدر غلو کیا ہے کہ انہیں خالص خدا ہی بنادیا ہے جیسا کہ :- سے

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکر او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرشِ عظیم

ترجمہ :- احمد کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے؟ وہ اپنے آپ سے کچھ ایسے جدا ہوئے کہ درمیانی میم گر کر احمد سے احد (خدا) بن گئے۔ وہ اس طرح دلبر میں محو ہوئے کہ کمال اتحاد کی وجہ سے اُن کا جسم سراسر خدا بن گیا خواہ کوئی مجھ پر الحاد۔ کفر کا فتویٰ لگادے۔ لیکن مجھے احمدؐ کے دل جیسا دوسرا کوئی عرش عظیم یعنی خدا کی صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت مالکیت وغیرہ نظر نہیں آتیں۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"اس میں تو آنحضرت کی ذات اقدس کو خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک الگ وجود بتایا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو احد اور آپ کو احمدؐ کہا گیا ہے"

ناظرین! احمدی مولوی صاحب کے اس جواب اور تجاہل عارفانہ پر غور فرماویں۔ کیا

"آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم" اور
"پیکر او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم"

میں حضرت اقدس کو خدا سے الگ بتلایا گیا ہے یا درمیانی میم نکال کر خود احد (خدا) ہی بتایا گیا ہے؟ للہ انصاف فرماویں۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب! یاد رکھئے کہ سامنے
نہ کلنک اوتار ہے۔ ع

ہر چناں کہ بشوئی پلید تر گردد

مرزا صاحب کے مشرکانہ عقائد دکھلانے اور آریہ سماج اور احمدیت کو ہم مشرب ثابت کرنے کے لئے میں نے (۱) قدامت مادہ و ارواح (۲) تناسخ (۳) وید مقدس کا الہام یا ایشوری گیان ہونا ان تینوں مسائل میں اتفاق مرزا صاحب کی مختلف اور متعدد تحریروں سے دکھایا تھا۔ میری توجہ اب تک اخبار فاروق مجریہ ۲۱۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے صرف ایک مضمون کی طرف کسی دوست نے دلائی ہے۔ جس میں بظاہر جواب دینے کی کوشش اور در حقیقت میرے اعتراض کی تائید کی گئی ہے۔

بخوف طوالت میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مجیب کی عبارت کو درج کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میرے اعتراض کی ہی گونج ہے۔ اُن کی عبارت نقل کرنے کی بجائے میں دوبارہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامی لیکچر کی ہی لیاقت اور اہمیت دکھلانا چاہتا ہوں جس کے متعلق مرزا صاحب متوفیٰ اور جملہ احمدی بڑی ڈینگیں مارا کرتے تھے کہ خدا نے اُس لیکچر کے اعلیٰ ترین ہونے اور مقبول ترین ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ نیز اس لئے بھی کہ اس سے مرزا صاحب کا شرک بہتر طور پر ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ آپ "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر" ص۳۰ پر فرماتے ہیں کہ

"ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں گزر چکے ہیں۔ چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے۔ اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔ لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرات عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اس سے پہلے خدا ہمیشہ معطل اور بیکار رہا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو قبول نہیں کریگا"

نیز "الوصیۃ" بار ہفتم ص۱۱ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ :

"اس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی"

مرزا صاحب کی اس مختصر سی عبارت پر کئی اعتراض کئے جاسکتے ہیں۔ اور مرزا صاحب خدا کے منکر ثابت کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہاں مرزا صاحب کا شرک دکھلانا مقصود ہے اور بس کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ باقی سب قسم کے گناہ بخشے جاسکتے ہیں لیکن شرک اور مشرک نہیں بخشے جاسکتے۔ میں اپنے پس پردہ دوست کو فلاسفی کے چکر میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ مبادا کہیں دوران سر لاحق ہو جائے۔ اس لئے نہایت سادہ لفظ سمجھا دینا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی آریہ سماجی مخاطب ہوتا تو بحث کو طول دینے کا لطف بھی آتا۔ ہمارے احمدیوں کو فلسفہ کی کیا سمجھ؟ لے دے کے مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام جی سے چند نکات سیکھے تھے مگر وہ بھی ناکمل طور پر۔ اب سنئے ہمارا اعتراض اور بار بار دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب پنڈت لیکھرام کی بحث سے عاجز آکر آریہ سماجی عقائد مان چکے تھے۔ اور مادہ و ارواح کی ازلیت و ابدیت یعنی قدامت کے قائل بن چکے تھے۔ کیونکہ جب تک مادہ و ارواح کو بھی قدیم نہ مانا جاوے تب تک مرزا صاحب کا یہ ایمان کہ

"دنیا اپنے نوع کے اعتبار سے قدیم ہے"

تاقیامت ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارا یہ دعویٰ اور

یہاں اتھروید کے پندرھویں کانڈ میں آیا ہے۔ اس
کانڈ میں چھوٹے چھوٹے اٹھارہ سوکت یا گیت ہیں۔
اور ان تمام گیتوں میں وراتیہ ہی کا مذکور ہے۔ وید میں
لکھا ہے کہ اس جوگی کی لائبریری میں تواریخ کی کتابیں
پران۔ غزلیات اور مناجاتوں کے مجموعے تھے۔ جن کو
وہ سفر میں بھی اپنے پاس رکھتا تھا۔ اس حوالہ سے
صاف ظاہر ہے کہ پران وغیرہ کم از کم اتھروید کی
تصنیف اور تکمیل سے پہلے موجود تھے۔

اب یہ قصے ویدوں کے الفاظ میں لکھے جاتے ہیں
وید کا ایک ایک لفظ لکھ کر اسکے سامنے معنے دیدیئے
گئے ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا۔ البتہ کہیں کہیں
ایک دو لفظ محاورہ کی خاطر یا تشریح کے طور پر بڑھا
دیئے ہیں۔ لیکن ان کو قوسین (بریکٹ) میں جگہ دیگئی ہے
کہ اصل ترجمے سے جدا رہیں۔ ہر وید منتر بالعموم دو حصوں
کا ہوتا ہے۔ ان دونوں حصوں یا مصرعوں کے بیچ میں
میں نے ایک نشان + لگا دیا ہے۔

پہلا قصہ۔ یم اور یمی کا مکالمہ

منتر ۷۔ (یمی کہتی ہے) मा مجھ यम्यम
یمی میں यमस्य یم کی काम چاہت
समाने ایک ہی योनौ جگہ میں
सहशय्याय ایک ساتھ سونے کے لئے
आ अगन آگئی ہے + जाया بی بی کی
इव طرح पत्ये خاوند کیلئے तन्वम
(اپنے) بدن کو रिरिच्याम میں پھیلاؤں۔
रथ्या رتھ کے चक्रा پہیوں کی इव
طرح चित् ہی विवृहव ہم دونوں
(ایک ساتھ) گھومیں۔

منتر ۸۔ (یم جواب دیتا ہے) देवानम
دیوتاؤں کے एते یہ स्पशः سپاہی
(فرشتے کراماً کاتبین) ये جو इह یہاں
चरन्ति چلتے ہیں न نہ تو तिष्ठन्ति
(آرام کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں न نہ
निमिषन्ति (اپنی آنکھ) میچتے ہیں (بلکہ
سب کچھ دیکھتے ہیں) + आहनः اے (دل پر)
چوٹ لگانے والی मत میرے अन्येन
سوا دوسرے کے ساتھ याहि جلد तूयम तو جا
तेन اوس کے ساتھ वि वृह تو گھوم
इव جیسے रथ्या رتھ کا चक्रा پہیہ
(دوسرے پہیہ کے ساتھ گھومتا ہے)

منتر ۱۰۔ ता وہ उत्तरा آخری
युगानि زمانہ (کل جگ) घ ضرور
गच्छान آویگا यत्र جس میں जामय
بہن بھائی कृणावन (وہ کام) کریں گے
अजामि جو بہن بھائیوں کے لائق نہیں ہے +
सुभगे اے خوش قسمت (یا اے بہتر اندام والی)
मत میرے अन्यम سوا دوسرے पतिम
شوہر کی इच्छस्व خواہش کر वृषभाय
(اوس) تنومند کے لئے बाहुम (اپنے) بازو کو
उप बर्बृहि تکیہ بنا۔

منتر ۱۱۔ (یمی کہتی ہے) भ्राता بھائی
किम کیسا असत ہے यत جبکہ (بہن)
अनाथम لاوارث भवाति ہو۔ उत اور
स्वसा (وہ) بہن किम کیا यत کہ
جب निर्ऋति مصیبت निगच्छात
آوے (اور بھائی ساتھ نہ دے) +
काममूता خواہش سے بھری ہوئی एतत
یہ बहु بہت کچھ रपामि میں کہہ رہی ہوں
तन्वा (اپنے) بدن سے मे میرے तन्वम
بدن کو सम اچھی طرح पिपृग्धि ملا۔

منتر ۱۲۔ (یم جواب دیتا ہے) ते تیرے
तन्वा بدن سے तन्वम (اپنے) بدن کو تو
کبھی वै ہرگز न نہیں सम पपृच्याम
ملاؤں گا पापम گنہگار आहु کہا جاتا ہے
य جو وہ स्वसारम بہن کے پاس निगच्छात
جاتا ہے + सुभगे اے خوش قسمت (یا بہتر
اندام والی) मत مجھ अन्येन غیر کے ساتھ
प्रमुदः عیش کو कल्पयस्व حاصل کر۔
ते تیرا भ्राता بھائی एतत یہ न نہیں
वष्टि چاہتا۔

منتر ۱۳۔ (یمی کہتی ہے) यम اے یم
बत افسوس बत (میرے لئے) نامرد असि
تو ہے ते تجھ میں मन طبیعت अत اور
हृदयम دل کو अविदाम ہم نے پایا
एव ہی न نہیں + अन्या دوسری عورت
किल ضرور त्वाम تجھ سے
परि स्वजाते ہم صحبت ہوگی گویا
कक्ष्या پیٹی युक्तम کے ہوئے سے
इव جیسے लिबुजा بیل वृक्षम
درخت سے (لپٹتی ہے)

منتر ۱۴۔ (یم جواب دیتا ہے) यमि اے یمی
त्वम तو अन्यम دوسرے سے उ اور
अन्य دوسرا त्वाम تجھ سے उ بہت ہی
सु اچھی طرح परि स्वजाते ہم صحبت ہو
इव جیسے लिबुजा بیل वृक्षम
درخت سے + वा اور त्वम تو तस्य
اس کی मन طبیعت کو इच्छ چاہ
स وہ तव تیری अध اور
اس کے بعد सभद्राम بڑی مبارکی سے
सम ایک ساتھ विदम ملاقات
कृणुष्व کرو۔

نوٹ:۔ اوپر منتروں کا نمبر رگ وید کے مطابق
دیا گیا ہے۔ اتھروید میں منتروں کے نمبر اس سے
مختلف ہیں اور بعض جگہ الفاظ بھی بدلے ہوئے ہیں

امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحاتم ابن معینؒ امام بخاریؒ اور امام بیہقی نے اور زیاد بن زید السوائیؒ کو امام بخاریؒ نے ضعیف کہا اور امام نوویؒ نے اپنی کتاب خلاصہ اور شرح مسلم میں کہا کہ اس حدیث (زیر ناف) کے ضعف پر (ائمہ حدیث) متفق ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق بالاتفاق (ائمہ محدثین) ضعیف ہے۔ چنانچہ تعلیق المغنی کے صفحہ (۱۰۲) میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں۔

قوله عن عبد الرحمن ابن اسحاق حدثنا زیاد بن زید السوائی عبد الرحمن ابن اسحاق ابو شیبه الواسطی قال فیه ابن حنبل وابو حاتم منکر الحدیث وقال ابن معین لیس بشئ وقال البخاری فیه نظر وزیاد بن زید هذا لا یعرف وقال البیهقی فی المعرفة لا یثبت اسناده تفرد به عبد الرحمن ابن اسحاق الواسطی وهو متروك انتهی وقال النووی فی الخلاصة وفی شرح مسلم هو حدیث متفق علی تضعیفه قال عبد الرحمن ابن اسحاق ضعیف بالاتفاق۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تقریب التہذیب کے صفحہ (۲۲۵) میں لکھتے ہیں:۔

عبد الرحمن ابن اسحاق بن الحارث الواسطی ابو شیبه یقال کوفی ضعیف من السابعه

یعنی عبدالرحمن بن اسحاق ضعیف ہے اور ساتویں طبقہ سے ہے۔

(۲) دوسری حدیث جس کو شیخ قاسم بن قطلوبغا نے کتاب تخریج احادیث الاختیار عن ابی شیبہ میں نقل کیا ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

قال حدثنا وکیع عن موسیٰ بن عمیرة عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وضع یمینه علی شماله فی الصلوٰة تحت السرة۔

یعنی کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ موسےٰ بن عمیرہ سے وہ علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ ناف کے نیچے رکھے ہوئے دیکھا۔

فائدہ:۔ اولاً یہ کہ علقمہ بن وائل کو اپنے باپ وائل بن حجر سے سماع نہیں ہے چنانچہ تقریب التہذیب کے صفحہ ۲۶۹ میں ہے۔ عن علقمه بن حجر صدوق الا انه لم یسمع من ابیه۔ ثانیاً۔ یہ کہ علامہ سندہی حنفی اپنے رسالہ وضع الیدی علی الصدور میں حدیث درج کرکے لکھتے ہیں:۔

قلت فی ثبوت زیادة تحت السرة نظر بل هی غلط منشاء السهو فانی راجعت نسخة صحیحة للمصنف فرأیت فیها هذا الحدیث بهذا السند وبهذا الالفاظ الا انه لیس فیها تحت السرة وذکر فیها بعد هذا الحدیث اثر النخعی ولفظه قریب من لفظ هذا الحدیث وفی اخره فی الصلوٰة تحت السرة ولعل بصر الکاتب زاغ من محل الی اخر فادرج لفظ الموقوف فی المرفوع ویدل علی ماذکرت ان کل النسخ لیست متفقة علی هذه الزیادة ان غیروا حد من اهل الحدیث رووا هذا الحدیث ولم یذکروا تحت السرة بل ما رایت ولا سمعت احدا منهم ذکر هذا الحدیث بهذه الزیادة الا القاسم ملخصاً۔

میں کہتا ہوں جو اضافہ زیر ناف کا کیا گیا ہے اُس کے ثبوت میں نظر تامل ہے بلکہ یہ غلط ہے جو سہواً وقوع میں آیا ہے کیونکہ میں نے کتاب مصنف کا صحیح نسخہ دیکھا ہے تو اُس میں حدیث مذکور اسی سند اور انہیں الفاظ کے ساتھ دیکھی مگر اُس میں الفاظ تحت السرة یعنی زیر ناف نہیں تھے البتہ کتاب مذکورہ میں اس حدیث کے بعد نخعی کے اثر کا ذکر ضرور تھا اور اُس اثر کے الفاظ بھی اس حدیث کے الفاظ کے لگ بھگ تھے اس اثر کے آخری الفاظ یہ تھے کہ نماز میں زیر ناف اور (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) شاید کاتب کی نظر ایک جگہ سے دوسری جگہ چوک گئی یہی وجہ ہوئی کہ موقوف (حدیث) کو مرفوع لکھ دیا اور میرے اس بیان کی دلیل یہ ہے کہ اس زیادتی (زیر ناف) پر کل نسخے متفق نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ اکثر اہل حدیث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر کسی نے تحت السرة کا لفظ ذکر نہیں کیا اور میں نے سوائے قاسم بن قطلوبغا کے کسی اہل حدیث کو نہ دیکھا اور نہ سنا۔ جس نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہو۔

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا

(۱) عن قبیصة بن هلب عن ابیه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینصرف عن یمینه وعن یساره ورایته یضع یده علی صدره الخ

قبیصہ بن ہلب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں بائیں طرف پھرتے اور (نماز میں) سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔

(مسند امام احمد بن حنبلؒ)

(۲) عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضع یده الیمنیٰ علی یده الیسریٰ علی صدره - یعنی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا۔ (صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:۔ یہ حدیث بمقابل حدیث زیر ناف زیادہ صحیح اور موثق ہے۔ چنانچہ علامہ عینی حنفی جو اپنے مذہب کی تائید میں بڑے مستعد ہیں۔ اپنی شرح بخاری عمدة القاری میں اعتراف فرماتے ہیں:۔

احتج الشافعی بحدیث وائل بن حجر اخرجه ابن خزیمه فی صحیحه قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضع یده الیمنیٰ علی یده الیسریٰ علی صدره ویستدل لعلمائنا الحنفیه بدلائل غیر وثیقة۔

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وائل والی حدیث سے حجت پکڑی ہے جسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں

اعتراض ہرگز ہرگز نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس لئے کہ

(۱) ازلی یا قدیم شے محدود بزمانہ ماضی نہیں ہوا کرتی۔ یعنی اس کا کوئی شروع نہیں ہوا کرتا۔

(۲) حادث اشیاء ہمیشہ محدود بزمان ماضی ہوتی ہیں یعنی کسی نہ کسی وقت ان کی اولیں پیدائش ہوتی ہے۔

اس لئے اگر مادہ وارواح کو قدیم۔ ازلی نہ مانا جاوے اور حادث کہا جاوے تو اصول موضوعہ (۲) کی رو سے ان کی اولیں پیدائش ماننی ہی پڑیگی خواہ کتنی بڑی مدت پہلے ہی کیوں نہ ہو مگر پیدائش اور پیدائش کا شروع وقت بھی ماننا ہی پڑیگا۔ اور یہ بھی ماننا پڑیگا کہ جب تک مادہ وارواح پیدا نہیں کئے گئے تھے تب تک ازل۔ زمانہ ماضی غیر متناہی سے خداتعالیٰ کی صفت خالقیت اور قدرت معطل بلکہ ازلی طور پر معطل اور بیکار چلی آتی تھی جو مرزا صاحب جیسے صاحب عقل و دانش کے لئے قابل قبول نہیں تھی۔ ہر ایک آستک اور موحد تسلیم کرتا ہے کہ خدا ازلی و ابدی ہے اور ماسوا خدا ہر ایک شے مخلوق اسی لئے حادث اور فانی ہے۔ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

پس جب تک مادہ وارواح کو ازلی۔ قدیم نہ مانا جاوے تب تک دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم نہیں ثابت کی جا سکتی۔ پس تو کہتا ہوں کہ اس عقیدہ میں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔ دونوں حضرات غلطی پر تھے۔ آریہ سماجی بھائی بھی دھیان دیکر سنیں۔ یاد رہے کہ آریہ سماج مادہ وارواح کو قدیم مانتی ہے نہ کہ دونوں کے اختلاط کو جسے دنیا کہتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج دنیا کو تو اس کے شخص کے لحاظ سے حادث مانتی ہے اور نوع (پرواہ روپ) سے قدیم۔ فلسفہ بتلاتا ہے کہ جو بھی دو یا زیادہ اشیاء علیحدہ علیحدہ پڑی ہوں ان کے ملاپ اور میلان کا بھی کوئی نہ کوئی وقت آغاز ضرور ہوتا ہے۔ پس مادہ وارواح کو ازلی مان لینے سے بھی یہ تسلیم کرنا ہی پڑیگا کہ ان دونوں کے اولیں ملاپ سے قبل ازلی طور پر خدا معطل اور بیکار تھا اور دنیا نوع کے لحاظ سے بھی قدیم نہیں تھی۔

تشریح اگر تھوڑی دیر کے لئے بغرض محال مان بھی لیا جاوے کہ مادہ وارواح بھی ازلی ہیں۔ یعنی ازل۔ بلا آغاز زمانہ ماضی سے تینوں ساتھ ساتھ چلے آرہے ہیں۔ کسی خاص وقت سے مادہ کے اجزا اور ارواح کو ملاکر خدا نے دنیا بنائی تو جب پہلی مرتبہ خدا نے مادہ وارواح کو ملایا اس سے قبل گو مادہ وارواح موجود بھی ہوں لیکن کائنات نہ تھی۔ لہذا دنیا نوع کے اعتبار سے بھی قدیم نہ ہوئی اور خدا کی قدرت یعنی صفت خالقیت بھی ازلی طور پر معطل اور بیکار رہی کیونکہ خدا ازل سے ہے اور کائنات ازلی نہیں بلکہ حادث اور محدود بالزمان ماضی ہے۔ اس لئے آریہ سماج اور احمدیت کا یہ متفق علیہ عقیدہ کہ دنیا اپنے نوع کے اعتبار (پرواہ روپ) سے قدیم ہے اور دنیا کو نوع کے اعتبار سے قدیم ماننے بغیر خدا پر ازلی طور سے بیکار اور اس کی صفات کے معطل چلے آنے کا معاذ اللہ الزام عائد ہوتا ہے۔ سراسر بےسمجھی ہے۔

مولوی عبدالرحمن صاحب! ایسے دقیق فلسفیانہ مسائل کو سمجھنا آپ کے بس کی بات نہیں۔ میں نے اسی واسطے تو لکھا تھا اور پھر لکھتا ہوں کہ قادیانی احمدیوں میں کوئی ایسا شخص نہیں نظر پڑتا جو میرے اعتراض کو سمجھ بھی سکے، جواب دینا تو دور رہا۔ بہتر ہو کہ آپ اپنے آریہ سماجی استادوں کو جنہوں نے آپ لوگوں کو یہ مشرکانہ عقائد پڑھائے ہوئے ہیں سامنے لاویں۔ مگر آریہ سماج تو کبھی کی پیٹھ دکھا گئی ہوئی ہے۔ یہ آپ کا پہلا ہی سابقہ ہے۔

میں اپنے پس پردہ دوست کی خدمت میں مرزا صاحب کے وہ شعر پیش کرتا ہوں کہ جو محمدی بیگم کی فرقت میں آپ نے لکھے تھے ؎

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی
سمجھ ایسی کہاں تم کو خدا کی
مرے بُت اب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

وضع الایدی فی الصلوٰۃ

(از قلم مولوی محمد جانباز خان محمدی حیدرآباد دکن)

نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنا (۱) حدثنا یعقوب بن ابراہیم البزاز حدثنا الحسن ابن عرفۃ اخبرنا ابو معاویۃ عن عبد الرحمن ابن اسحاق حدثنا محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی ثنا ابو کریب ثنا یحیی بن ابی زائدۃ عن عبد الرحمن ابن اسحاق حدثنا زیاد (ابن) زید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال ان من السنۃ فی الصلوٰۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بزاز نے بیان کیا کہا ہم سے حسن بن عرفہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمن بن اسحاق سے (دوسری سند) ہم سے محمد بن قاسم بن زکریا محاربی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو کریب نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن ابی زائدۃ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن ابن اسحاق سے انہوں کہا ہم سے زیاد بن زید السوائی نے بیان کیا وہ ابو جحیفہ اور ابو جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (سیدھا) ہاتھ (بائیں) ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے (دارقطنی صفحہ (۱۰۷) جلد ایک و ابوداؤد صفحہ (۶۸۴) قلمی۔

فائدہ۔ یہ حدیث ضعیف ہے عبدالرحمن ابن اسحاق کو

عمر رضی اللہ عنہ نے اوس کے لئے جماعت قائم کی۔ تو کچھ لوگ اوسی قدیم طریقے سے جو زمانہ نبوی میں تھا پڑھتے تو امیر المومنین نے فرمایا کہ جو لوگ اس وقت سو رہے ہیں تاکہ اس وقت پڑھیں وہ افضل ہیں اس سے جو لوگ اس وقت پڑھتے ہیں یہ افضلیت اس لئے ہے کہ اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے ورنہ صلات الیل دونوں ہیں اور یہ جماعت حضرت عمر کے ایماء سے قائم کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کی نظیر قبل سے موجود ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے دو شب با جماعت پڑھائی تھی۔ بخوف فرض ہونے کے اوس کا اہتمام نہیں کیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ باوجود سنت صحابی کے ہوتے ہوئے سنت نبوی کا عامل جو ہو وہ افضل ہوگا اوس سے جو سنت صحابہ پر عمل کر رہا ہے۔ یعنی جو مسلمان صرف سنت نبی صلعم پر عمل کرتا ہے اور سنت صحابہ کا عامل نہیں ہے وہ افضل ہے۔ اسی بناپر امیر المومنین نے جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کسی پر زبردستی نہیں کی۔ دیکھئے حضرت ابی بن کعب اوس کے امام تھے تیسری شب نہیں پڑھائی۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے حاضر ہونے کے قبل چل دیئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے دو ہی شب جماعت سے پڑھائی ہے۔ پر امیر المومنین رض نے اون پر کسی طرح کا عتاب بھی نہیں کیا اسی وجہ سے اختلاف بھی نہیں ہوا۔ پھر رمضان میں جماعت سے ادا کرنا سنت خلیفہ نہیں ہے۔ اگر ہے تو یہاں پر دو سنتیں مجتمع ہوگئی ہیں۔ ایک سنت رسول اللہ صلعم اور دوسری سنت خلیفہ اور دونوں پر عمل درآمد ہو رہا تھا۔ باہم کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ پس یہ ایسا موقع ہے کہ جو چاہے سنت رسول پر چلے یا سنت خلیفہ پر دونوں کے لئے خود خلیفۃ المسلمین نے اجازت دی ہے اور دونوں میں ثواب کا مستحق ہے۔ بلکہ سنت رسول اللہ صلعم افضل ہے اور اذان عثمانی کا واقعہ یہ ہے۔ سائب بن یزید فرماتے ہیں:۔

اذا کثر الناس ام عثمان رضی اللہ عنہ بلالا ان یؤذن علی الزوراء۔ ترجمہ:۔ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے بلال رض کو حکم دیا کہ زوراء پر اذان کہیں۔ زوراء بازار میں ایک مقام ہے۔ فثبت الامر علی ذالک۔ جب سے برابر اذان ہوتی رہی پس یہ اذان عثمانی ہوئی اور خطبہ کی اذان اذان نبوی ہے۔ کیا اذان عثمانی بدعت بمعنے اصطلاحی کہی جا سکتی ہے۔ ایسا نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی جماعت تراویح ہے ویسا ہی یہ بھی ہے اور اس میں بھی کسی صحابی نے اختلاف نہیں کیا۔ اور اس اذان میں بھی اختلاف نہیں ہوا۔ البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ وہو ہذا۔

وفی روایۃ قال ابن عمر الاذان الاول یوم الجمعۃ بدعۃ۔ (ترجمہ) اور ایک روایت میں ہے فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اذان اول بدعت ہے پس اس قول میں دو احتمال ہیں اول یہ کہ اسکو علی سبیل الانکار کہا ہے اور دوسرا یہ کہ زمانہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ تھی۔ اور جو آنحضرت ؐ کے زمانہ میں نہیں ہوئی تھی اوس کا نام بدعت ہے۔ اذان عثمانی میں اس وجہ سے اختلاف نہیں ہوا کہ اس کی نظیر عہد نبوی میں موجود تھی۔ یعنی رمضان میں دو اذانیں شب کو ہوا کرتی تھیں۔ ایک وہی بلال رضی اللہ عنہ کچھ رات باقی رہے کہتے اوس وقت کھانا حرام نہیں ہوتا تھا اور دوسری ابن مکتوم رض کہتے جس سے کھانا حرام ہو جاتا یہ فجر کی اذان تھی۔ اذان پنجگانہ کے بارہ میں ائمہ ثلثہ کا مذہب ہے کہ کوئی اذان قبل وقت کے صحیح نہیں ہے۔ لیکن امام مالک رح فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان قبل وقت ہونی چاہیئے تاکہ ٹھیک فجر کے وقت لوگ جمع ہو جائیں اور اوسی حدیث بالا کو استدلال میں پیش کیا ہے۔ موطا شریف میں دیکھو۔ حامل حدیث کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آدمیوں کی کثرت ہوئی تب اذان اول کی ضرورت ہوئی۔ مفہوم کثرت کا اضافی ہے مثلاً سو آدمیوں کی تعداد کثرت پر محمول ہو سکتی ہے بہ نسبت چالیس اور پچاس کے اور وہی قلت پر محمول کی جا سکتی ہے بہ نسبت دوسرے کے۔ پس یہ تخمینہ قلت و کثرت کا ہر جگہ کے مقامی لوگوں پر محمول کیا جا۔ لمعات میں شیخ عبد الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اذان عثمانی اس واسطے کہلائی گئی ہے کہ اطراف کے لوگ کم از کم خطبہ اولیٰ میں شریک ہو جائیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ قلیل و کثیر کی تعداد مسلمانوں کے قیاس کے متعلق ہے۔ پس جہاں کثیر آدمی ہوں وہاں اذان عثمانی ہونی چاہیئے۔ اور وہاں بھی کوئی زبردستی نہیں ہے اور جہاں قلیل ہوں وہاں نہ ہو۔ تو شرعاً کوئی جرم نہیں ہے۔ پس جیسا کہ تراویح باجماعت پر تحکم نہیں ہے اوسی طرح اذان کے بارہ میں بھی کوئی تحکم نہیں کیا جا سکتا۔

اذان اول کی بابت چند باتیں قابل غور ہیں۔ سو مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کیوں متعین کئے گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ اذان مقام زوراء پر کس لئے کہلائی گئی۔ تیسرے یہ کہ وہ اذان قبل زوال ہوتی تھی یا بعد زوال۔ یہ بات جب صاف ہو جائے تو تمام مرحلے طے ہو جائے۔ اب سنو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ صلوات خمسہ کے مؤذن ابن مکتوم رض تھے اور تمام جمعہ میں جمعہ کے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی لئے انہیں کو زوراء پر اذان کے لئے فرمایا۔ اور یہی مناسب بھی تھے۔ کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بلند آواز تھے۔

[illegible] اذان کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ اور زوراء پر اس لئے کہلائی کہ وہاں بازار ہے۔ لوگ اپنے کاموں میں زیادہ مشغول ہونگے۔ چنانچہ خود عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت [illegible] ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے [illegible] تھے یہ آخر میں حاضر ہوئے۔ امیر المومنین نے [illegible] کہا کہ تم کہاں تھے دیر کیوں ہوئی۔ فرمایا کہ یا امیر المومنین میں بازار میں تھا اذان سنی فوراً مکان پر آیا۔ وضو کیا۔ غسل بھی نہیں کیا حاضر ہوا۔ یعنی غسل کرتا تو خطبہ بھی نہ ملتا۔ فرمایا چہ خوب! میں کہتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دل میں غالباً اسی وقت آیا ہوگا کہ ایک اذان اسکے قبل ہونی چاہیئے مگر خلیفہ نہ تھے اس وجہ سے یہ حکم نہیں دیا۔ آخرکار جب خلافت ہوئی تو اوس کے لئے حکم فرمایا۔ (باقی باقی)

روایت کیا ہے۔ (اور وہ روایت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور سینہ پر باندھا اور ہمارے علماء حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔ (عمدۃ القاری)

ور ابن امیر الحاج حنفی شرح منیہ میں بایں الفاظ معترف ب ہے ان الثابت من السنۃ وضع الیمین علی لشمال ولم یثبت حدیث یوجب تعین المحل ذی یکون فیہ الوضع من البدن الا حدیث ائل ملخصًا۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے مگر ایسی کوئی حدیث پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہو سوائے وائل کی حدیث کے۔ (وضع الایدی علی الصدور)

علاوہ ازیں وائل ابن حجرؓ کی حدیث ابن خزیمہ کی ہے ور ابن خزیمہ کو احادیث میں جو وثعت اور جو درجہ حاصل ہے۔ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی کے بیان سے ظاہر ہے چنانچہ مولانا موصوف رسالہ فیما یجب للناظر میں اور علامہ سیوطی جمع الجوامع میں تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں جو کتب ہیں تصنیف ہوئی ہیں ان کے پانچ مراتب ہیں۔ ایک تو اس مرتبہ کی ہیں جن میں فقط صحیح صحیح حدیثیں ہیں ان میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن کو ضعیف کہہ سکیں۔ موضوع کا تو کیا ذکر ہے۔ مثلاً موطا۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ صحیح حاکم۔ مختار ضیا مقدس کی۔ صحیح ابن خزیمہ صحیح ابن عوانہ۔ صحیح ابن سکن۔ منتقی ابن جارود کی ملخصًا۔

لہذا اس حیثیت سے بھی ہماری پیش کردہ حدیث صحیح ابن خزیمہ لائق استدلال اور قابل عمل ہے۔

پس جبکہ از روئے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ یہ بات مسلم ہو چکی کہ سینہ پر ہاتھ باندھنا موثق اور صحیح ہے اور بمقابل اس کے حدیث زیر ناف موثق نہیں ہے

تو حضرات اہل سنت والجماعت کو چاہئے کہ حکم رسول کی طرف اپنی طبیعت کو منعطف کریں۔ کیونکہ حق واضح ہو جانے کے بعد ضد اور تعصب کی وجہ اپنی خواہش کی پیروی کرنا ایمان کے منافی ہے۔

کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعًا لما جئت بہ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میری شریعت کا تابع نہ کردے۔ (شرح السنۃ)

اللہم اہدنا لما اختلف فیہ من الحق فانک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

مذاکرہ بابت اذان جمعہ

(از حکیم مولوی محمد احمد صاحب از سرائمیر ضلع اعظم گڈھ)

مجریہ ۱۰۔دسمبر اہلحدیث میں بابت اذان عثمانی میں نے دیکھا تو میرے ذہن ناقص میں آیا کہ اس مسئلہ میں غلط فہمی واقع ہو گئی ہے۔ لہذا اس کا فیصلہ لازمی امر سمجھا۔ بہت ممکن ہے کہ خود میری سمجھ میں غلطی واقع ہو تو اوس سے آگاہ کیا جاؤں۔ کسی امر میں نفسانیت اور تعصب کی راہ چھوڑ کر سچے دل سے غور و فکر کیا جائے تو اللہ جلشانہ کی طرف سے سچی بات کا اوسکے دل پر القا ہؤا کرتا ہے۔ سنئے!

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد متفق علیہ۔

(ترجمہ) جس نے ہمارے اس امر میں کوئی نئی چیز پیدا کی جو اوس سے نہیں ہے تو وہ شخص مردود ہے۔

قولہ فہو رد۔ ای الذی احدث مردود علیہ۔ والمعنی من احدث فی الاسلام رأیا لم یکن لہ من الکتاب او السنۃ سند ظاہر او خفی ملفوظ او مستنبط فہو مردود علیہ۔ اقول فی وصف ہذا الامر بہذا اشارۃ الی ان امر الاسلام کمل واشتہر فمن رام الزیادۃ علیہ حاول امرا غیر مرضی ۱۲ (مرقات)

یعنی اوس کو جس نے پیدا کیا وہ مردود علیہ ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے اسلام میں ایسی رائے پیدا کی کہ جس کے لئے کتاب اور سنت سے ظاہرًا یا خفیًا کوئی سند نہیں ہے تو وہ مردود علیہ ہے میں کہتا ہوں کہ اس بات کے بیان سے اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام کا کام مکمل ہو گیا ہے اور خوب مشہور ہو گیا ہے۔ پس جس نے اس پر زیادتی کا قصد کیا تو اوس نے امر غیر مرضی کا ارادہ کیا۔

(مرقات)

حضرت ابوبکر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک جہاد میں ستر قراء شہید ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سے فرمایا کہ قرآن مجید کے اوراق جو منتشر ہیں اوسکے جمع کرنے کے لئے حکم صادر فرمایا جائے اس لئے کہ خدا نخواستہ اگر ایسا ہی حال رہا تو کلام پاک کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا کہ اے عمرؓ جو کام عہد نبوی میں نہیں ہؤا اوس کام کی طرف میری ہمت کیسی متقاضی ہوگی۔ آخرکار کئی بار تقاضا کے بعد فرمایا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اوسکی طرف اشارہ کر دیا۔ پھر وہ اوراق جمع ہو گئے۔ یہ کام جدید ہے جو عہد رسول اللہ صلعم میں نہیں ہؤا۔ چونکہ اس سے دین میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی بلکہ دین اوس کے ذریعہ محفوظ اور مستحکم ہو گیا۔ اور اسی لئے کسی صحابی نے اختلاف نہیں کیا۔ پس یہ امر اس حدیث کے تحت میں نہیں آسکتا۔ اس عمل سے معلوم ہؤا کہ کسی کام سے اسلام میں خرابی نہ ہو۔ بلکہ دین اوس کے ذریعہ سے محفوظ ہے تو وہ کام اس حدیث کے تحت میں نہیں آئے گا۔

ماہ رمضان میں صلاۃ اللیل (تراویح) کو مسجد نبوی میں متفرق طریقے سے لوگ پڑھتے تھے۔ امیر المومنین

فتاویٰ

تعاقب | ۹ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱ مارچ سنہ رواں س ۱۰۹ کے جواب میں عاشورہ کے دن میں اہل عیال پر فراخی کرنے کو منع فرمایا ہے۔ سوال فقر دسویں محرم کی تاریخ کا ہے۔ جس کی فضیلت مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ۱۰۳ میں فراخی کے متعلق حدیث مشکوٰۃ میں باب فضل الصدقۃ میں ہے کہ دسویں محرم کو اہل عیال پر فراخی کرنی جائز ہے۔ (بیہقی رزین) اس حدیث کو بعض محدثین ضعیف لکھتے ہیں۔

وقد وارد المسند علی شرط مسلم اخرجتہ ابن عبد البر فی الاستذکار من روایۃ ابی زبیر عنہ وقد قال البیہقی وھذہ الاسانید وان کانت ضعیفۃ فھی اذا ضم بعضھا الی بعض احدثت قوۃ الخ۔ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ ورنہ جو حدیثیں ضعیف ہیں سب پر عمل منع ہو جائیگا۔ جس کی مثال یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی کونسی صحیح حدیث میں ہے جس کا رواج عام ہے۔ اگر ہے بھی تو ضعیف حدیث ہے۔ صحاح میں یا مشکوٰۃ میں کونسی حدیث ہے جس پر محدثین نے جرح نہ کی ہو۔ حتیٰ کہ بخاری کی حدیثوں پر بھی جرح ہے حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب باوجود صحیح ہونے کے آپ نے ایک تابعی کے قول پر فتویٰ دیا کہ بغیر فاتحہ کے نماز جائز ہے۔ تو عاشورہ کی حدیث فراخی والی گو ضعیف ہے لیکن اسکے خلاف منع والی کوئی حدیث نہیں ہے۔ تو اس پر عمل کیوں نہ کیا جاوے۔ منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

(فضل دین خریدار اہلحدیث ۱۱۹۵)

جواب | عاشورہ کے دن صحیح حدیث میں روزہ رکھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ فراخی طعام کا ثبوت اس درجہ قوی نہیں اگر آپ روایات ضعیفہ کی بنا پر عمل کرنا چاہیں تو اختیار ہے۔ ہم نے حدیث کے مخالف کسی تابعی کے قول پر فتویٰ نہیں دیا۔ بلکہ حسب روایت امام ترمذی عبداللہ ابن مبارک کا فتویٰ بتایا تھا۔ آپ ترمذی میں اس قول کو دیکھ لیں خود امام ترمذی کا رویہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ بخاری شریف کی احادیث پر جنہوں نے استدراک کیا ہے۔ انکے جوابات حافظ ابن حجر نے شروع کتاب میں موقع بموقع دئیے ہیں والمقام لا یسعھا

س ۱۲۲ } برہنہ سر نماز پڑھنا۔ کھانا پینا بول براز کرانا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث ۱۱۴۰۵)

ج ۱۲۲ } سب کام برہنہ سر جائز ہیں۔

س ۱۲۳ } طاق عدد سرخ مرچ و کچھ سرسوں اور نمک لے کر بسم اللہ پڑھ کر اُس پر پھیرنا جس پر نظر بد لگنے کا گمان ہو پھر آگ میں ڈالنا شرک اکبر یا اصغر تو نہیں ہے؟

علامات:- اگر نظر بد ہے تو بالکل جلنے کی بو نہیں اٹھتی ہے۔ اگر نہیں ہے تو سخت پریشان کر دیتی ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۲۳ } کسی پر کچھ وارنا شرعاً ناجائز ہے اللہ کے نام کے سوا کسی پر کسی شئے کو وارنا شرع شریف میں ثابت نہیں۔ اللہ اعلم!

یہ علامت بالکل غلط ہے۔ ہم نے خود تجربہ کیا بالکل غلط پایا۔ مرچ کو آگ پر جلانے سے جب اس سے دھواں نکلے ایذا دیتا ہے مگر جب اس کو جلتی آگ میں ڈال دیں اور وہ فوراً جل جاوے تو بالکل بو نہیں آتی۔ یہ محض ایک وہم ہے جو لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۴ } شاکر اپنے لڑکے ذاکر کا نکاح عابد کی لڑکی رفیعہ سے کرنا چاہتا ہے۔ درمیان ایک اس کی تیسری بہن ذکیہ کا پہلے دودھ نوش کر چکا ہے اب جواب طلب امر یہ ہے کہ رفیعہ کی بڑی بہن ذکیہ کا دودھ نوش کیا تھا اس کے بعد میں رقیہ ہے اس کے بعد میں تیسری بہن رفیعہ ہے۔ اب اس سے بھی رشتہ دودھ کا قائم ہوگا؟ جواب مدلل تحریر فرمائیں

(خریدار اہلحدیث ۶۳۴۵)

ج ۱۲۴ } مضمون سب کی ایک ہے۔ شاکر نے اگر ذکیہ کے ساتھ دودھ پیا تھا تو اسی ماں کا پیا تھا جس کا تیسرے مرتبہ پر رفیعہ نے پیا ہے۔ اس لئے شاکر اور رفیعہ دودھ کے بہن بھائی ہیں۔ ان کا نکاح جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔ یعنی دودھ کے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے حرام ہیں۔ اللہ اعلم!

فتویٰ پوچھنے والے

اصحاب مطلع رہیں

بعض دوست دفتر میں سوال لکھ کر بھیج دیتے ہیں بعض دفعہ تو صرف سنگل کارڈ پر اکتفا کرتے ہیں اور کبھی ملفوف رجسٹری کر کے ارسال کرتے ہیں۔ ڈاکخانہ میں چوگنا محصول ادا کرتے ہیں۔ مگر غریب فنڈ کے لئے ۶ پائی فی سوال بھی نہیں بھیجتے۔ کئی دوست اس قدر سادہ لوح واقع ہوئے ہیں کہ وہ غریب فنڈ کا حق چھوڑ واپسی محصول بھی دفتر کے ذمہ سمجھ کر صرف لفافہ میں سوال بند کر کے بھیج دیتے ہیں۔ ایسے مخلص دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ:-

(۱) جواب کے لئے واپسی محصول نکالنے کا دفتر ذمہ دار نہیں۔ اس لئے ایسے سوال کا جواب نہیں بھیجا جاتا۔

(۲) غریب فنڈ نہ بھیجنے والے اصحاب کا استفتاء مفتی صاحب کے پیش نہیں کیا جاتا۔

لہٰذا فتویٰ دریافت کرنے والے دوست ان باتوں کا خیال رکھا کریں۔ محصول واپسی، غریب فنڈ جو غرباء کا حق ہوتا ہے استفتاء کے ہمراہ ضرور ارسال کیا کریں۔

حسب ذیل اصحاب کے استفتاء بلا محصول واپسی دفتر میں آئے ہیں اس لئے تعمیل نہ ہوسکی۔

غلام قادر حکیم بستی شیخ ضلع جالندھر۔

ا۔ظ۔ ہ۔ ز۔ آسنسول

محمد جی ٹکٹ فروش۔ خاص بفہ ضلع ہزارہ۔

از دفتر آل محمد لاہور۔

توحید باری تعالیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے :-

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۔

(سورہ رعد۔ پارہ ۱۲)

(ترجمہ) واسطے اوسی (اللہ) کے ہے پکارنا سچا۔ اور جن (مردہ) لوگوں کو پکارتے ہیں۔ سوائے اوس (اللہ) کے۔ نہیں جواب دیتے اون (پکارنے والوں) کو ساتھ کسی چیز کے۔ مگر جیسے کھولنے والا ہتھیلی اپنی کو طرف پانی کے۔ تاکہ پہنچے (پانی) مونہہ اوس کے کو اور نہیں وہ (پانی) پہنچنے والا اسکو اور نہیں دعا کافروں مگر بیچ گمراہی کے ۔

ف :- کافر اور مشرک اور جاہل لوگ جن کو پکارتے ہیں بعض خیالی ہیں اور بعض جن ہیں اور بعض چیزیں ہیں کہ اون میں خواص ہیں۔ لیکن اپنے خواص کے مالک نہیں۔ پھر کیا حاصل اون کا پکارنا۔ جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اس قسم میں ہوں۔ یہ اس کی مثال فرمائی۔ اور ملاحظہ فرمائیے :-

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

(ترجمہ) اور واسطے خدا کے سجدہ کرتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے (تمام مخلوق) خوشی سے اور ناخوشی سے اور پرچھائیاں اونکی صبح کو اور شام کو ۔

ف :- جو اللہ پر یقین لایا وہ خوشی سے سر رکھتا ہے اوسکے حکم پر اور جو یقین نہ لایا آخر اوس پر بھی اوسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیاں صبح وشام زمین پر پسر جاتی ہیں۔ یہی اون کا سجدہ ہے۔ جب درخت بھی رب کے حکم پر سجدہ کرے اور انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سجدہ کرنے سے جی چرائے یا حیلے بہانے کرے یا اپنی کسرشان خیال کرے۔ تو کس قدر افسوس ہے اور وہ کیونکر درختوں کی طرح دوزخ کا ایندھن نہ بنے۔

الٰہی ہم کو ہدایت فرما اور صراط المستقیم پر چلا۔ ہم اپنی جبین نیاز تیرے اور صرف تیرے ہی دروازہ پر رکھویں آمین ! اور کسی سے کچھ نہ مانگیں خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاۗءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔

(سورہ رعد۔ پارہ ۱۲)

(ترجمہ) کہہ۔ کون ہے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا کہہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کہہ کیا پس پکڑا ہے تم نے سوائے اس (اللہ) کے کارساز کہ نہیں اختیار میں رکھتے (مردگان) واسطے جانوں اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ کہہ کہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہوتا ہے اندھیرا اور اوجالا۔ کیا مقرر کئے ہیں اونہوں نے واسطے خدا کے شریک کہ پیدا کیا اونہوں نے مانند پیدا کرنے اوس (اللہ) کے۔ پس مل گئی پیدائش اوپر اونکے۔ کہہ کہ اللہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہ ہے اکیلا غالب۔

قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۔

(ترجمہ) کہہ سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ عبادت کروں اللہ کو اور نہ شریک لاؤں ساتھ اوس (اللہ) کے۔ (صرف) طرف اوسی (اللہ) کے پکارتا ہوں میں۔ اور طرف اوس (اللہ) کے پھر جانا ہے میرا۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔـا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۔ (النحل پارہ ۱۴)

(ترجمہ) اور جن کو پکارتے ہیں (جاہل) سوائے اللہ کے نہیں پیدا کرتے کچھ (شے) اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ مردہ ہیں نہ زندہ اور نہیں جانتے کب اٹھائے جاویں گے۔

ف :- شاید یہ اون کو فرمایا جو مردہ بزرگوں کو پوجتے ہیں اور اون کے نام کا وظیفہ اٹھتے بیٹھتے پڑھتے ہیں۔ اور اون کے نام کی چوٹی بچوں کے سروں پر رکھتے ہیں اور اون کی منت ومنوتی مانتے اور پوری کرتے ہیں۔ اون کا وہ حال ہے جو عالم الغیوب نے قرآن میں صاف اور کھلے لفظوں میں فرمایا وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہیں اون کو تو اتنا علم اور شعور بھی نہیں کہ کب اٹھائے جاویں گے اور کب قیامت ہوگی۔ پھر ان کو جھوٹے مریدوں اور پرستاروں کی چیخ وپکار کا علم وشعور کیسے ہو جاوے گا۔ یہ سب عقل کی مار ہے۔ خدا رحم فرماوے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا (سورہ کہف پارہ ۱۶)

(ترجمہ) کیا پس گمان کیا ہے اون لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ پکڑیں بندوں میرے کو سوائے میرے دوست تحقیق ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۔

(سورہ مریم) (ترجمہ) اور چھوڑ دونگا میں (ابراہیم) تم کو اور اس چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے اور پکارونگا میں رب اپنے کو شتاب ہے کہ نہ ہوں میں

ملکی مطلع

بدیشی گورنمنٹ اور سودیشی حکومت

موجودہ ریفارم سکیم (اصلاحات جدیدہ) جاری ہونے سے پہلے بعض سخت قوانین کے اجرا یا بعض ضروری قوانین کے التوا کی وجہ یہ بیان کی جاتی تھی کہ ہماری حکومت بدیشی ہے۔ یہ وجہ معقول تھی یا غیر معقول۔ سر دست اس سوال سے درگزر کیجئے۔ "اہلحدیث" میں بارہا توجہ دلائی گئی کہ حکومت کوئی قانون گداگری کے متعلق جاری کرے مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اسی طرح پریس ایکٹ کے ۴۴ نامعقول ہونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ ہم نے یہ بتائی تھی کہ اس قانون کے ماتحت بغیر جرم کے سزا دی جاتی ہے۔ اس لئے اسکو قانون کہنا خود قانون کی ہتک کرنا ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ

ایک شخص محض اپنی شکم پروری کے لئے جائز طریق سے روزی کمانے کو سو پچاس روپے کا پریس خریدتا ہے اب پریس ایکٹ کے ماتحت اسکو حکم ہو سکتا ہے کہ ایک معقول رقم بطور زرضمانت داخل کرے۔ کیوں؟ کس گناہ کی سزا میں؟ اس نے تو ابھی کام ہی شروع نہیں کیا کام کا آغاز کرنے سے پہلے ہی کافی رقم بطور زرضمانت سرکاری خزانے میں داخل کرنا بغیر جرم کے سزا نہیں تو اور کیا ہے؟

اس مضمون کو ہم نے بارہا حکومت کے گوشگذار کیا اس زمانے میں اخبارات میں یہی شکایت ہوتی رہی کہ چونکہ حکومت بدیشی ہے اس لئے ایسے سخت قوانین جاری کرتی ہے۔ اس کے بعد جونہی ملک میں اصلاحات جدیدہ کا نفاذ ہوا (جس کی رو سے حکومت کا بہت سا حصہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آگیا) تو سب سے پہلے ہم نے ممبران اسمبلی کو پریس ایکٹ کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ ہم نے لکھا تھا کہ باقی سب کاموں سے پہلے اس کام کو انجام دیجئے تاکہ قانون کے خوشنما چہرے سے یہ سیاہ داغ مٹ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ملک کے کسی صوبے میں اس کی منسوخی تو کیا ہوتی ترمیم بھی پیش نہ ہوئی۔

سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس وقت جن صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے ان میں بھی اس کا ذکر نہیں آیا۔ کیا اب بھی یہ عذر ہو سکتا ہے کہ یہ سخت قوانین اس لئے جاری ہیں کہ حکومت بدیشی ہے۔

دوسرا قانون جو ملک کے لئے مفید ترین ہو سکتا ہے وہ قانون انسداد گداگری ہے جو مہذب ملکوں میں جاری ہے۔ اور ممالک کا ذکر چھوڑئیے خود انگلستان میں بھی جاری ہے۔ کوئی شخص بطور پیشہ کے گداگری نہیں کر سکتا۔ برخلاف اسکے ہمارے ملک کے کاغذات مردم شماری میں گداگری کو ایک خاص پیشہ لکھا جاتا ہے۔ اس کی بابت بھی "اہلحدیث" میں بارہا توجہ دلائی گئی مگر صدائے برنخواست۔

ہم پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو بہت غور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے نمایندے جس کام کے لئے گئے تھے اس کی بجائے کسی اور کام میں مشغول ہو گئے۔ گئے تو تھے ملک کی بہتری سوچنے کے لئے مگر لگ گئے آپس کی لڑائی میں۔ جب سے اسمبلی قائم ہوئی ہے مختلف پارٹیوں کے درمیان باہمی جنگ کی خبریں سننے میں آتی ہیں۔ یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ سپیکر (صدر) صاحب خاموش رہنے کا حکم کرتے کرتے تھک کر خود جلسے سے باہر چلے جاتے ہیں ہم نے تو اس اثنا میں کوئی مفید قانون نہ دیکھا نہ سنا۔ سب سے پہلا قانون جو قابل توجہ تھا وہ پریس ایکٹ تھا۔ جسکو منسوخ قرار دینا یا اس کے ناجائز حصے کو حذف کر دینا ہماری اسمبلی کا اولیں فرض تھا۔ جسے اس نے ابھی تک چھوا تک نہیں بلکہ مزید سختی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو گیا ہے۔

دوسرا قانون گداگری کے متعلق ہے۔ جس کی بابت اخبار "انقلاب" نے خوشخبری سنائی تھی کہ پنجاب اسمبلی میں بل پیش ہونے والا ہے مگر وہ بھی کھٹائی میں پڑا رہ گیا ہماری رائے اگر غلطی نہیں کرتی تو ہم دیکھتے ہیں کہ اسمبلی میں ممبران کی ایک پارٹی دوسری کو نیچا دکھانے کے لئے کمربستہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دوسری پارٹی بھی مقابلہ کرنے کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کشمکش میں ملک کا کیا ہوگا؟ وہی جو اس مصرع میں بتایا گیا ہے۔ ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

قضیہ مسجد شہید گنج

هو المسك ما كررته يتضوع

یہ عربی شعر کا ایک مصرع ہے۔ شاعر کی محبوبہ نعمان پہاڑ پر رہتی ہے۔ شاعر اپنے مخاطب کو کہتا ہے کہ نعمان پہاڑ کا ذکر بار بار کر کیونکہ وہ ایک قسم کی کستوری ہے جتنی زیادہ رگڑیگا اتنی ہی زیادہ خوشبو دیگی۔ یہی مثال مسجد شہید گنج پر صادق آتی ہے۔

ہر پارٹی اس کا ذکر نفیاً یا اثباتاً بار بار کرتی ہے (الله اعلم بما في صدورهم) بظاہر یہ ایک دلچسپ مشغلہ ہے جسے مذہبی حیثیت سے ایک اچھی صورت دی گئی ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے ایک احراری لیڈر کا قول ذکر کیا تھا کہ سول نافرمانی اس قضیہ کے لئے منتج (نتیجہ خیز) نہیں ہو سکتی۔ ہم بھی اس رائے سے متفق ہیں۔ نتیجہ خیز اگر کوئی چیز ہے تو وہی قانونی کارروائی ہے یعنی پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنا۔ اس میں اگر کامیابی ہو گئی (خدا کرے ایسا ہو) تو آیندہ کے لئے سب مشکلات حل ہو جائیں گی۔

یاد سلف | جماعت اہل حدیث کی ایک مشہور اپیل کا فیصلہ پریوی کونسل میں ہوا تھا۔ جس کا مضمون یہ ہے

متفرقات

اشاعت میں پھر کمی گذشتہ ماہ اخبار کی اشاعت میں ترقی ہونے کی بجائے مزید کمی واقع ہوئی۔ انا للہ، ابھی تک سابقہ کمی بھی پوری نہیں ہو سکی تھی کہ کمی مزید واقع ہو رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو خدانخواستہ اہلحدیث کی اشاعت میں زبردست رکاوٹ پیدا ہونے کا خطرہ ہے

توجہ کا وقت اس لئے ناظرین اخبار کو عموماً اور بہی خواہان کو خصوصاً اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کی اشاعت میں دلی توجہ سے کام لیتے ہوئے نئے خریدار بڑھا کر حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی کا موقع دیں۔ (منیجر)

وی پی بھیجے گئے اہلحدیث یکم اپریل حسب ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس آیا اور قیمت اخبار موصول نہ ہوئی تو ایک ہفتہ بعد واپسی انتظار کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۲۸۵ - ۲۲۴۱ - ۵۴۴۶ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰

۶۴۷۲ - ۷۳۲۹ - ۸۷۳۵ - ۹۴۲۹ - ۹۷۲۱

۹۸۳۰ - ۹۸۹۳ - ۱۰۷۸۴ - ۱۰۸۸۹ - ۱۱۱۳۶

۱۱۳۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۸۵۵ - ۱۱۹۲۱

۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۲۷ - ۱۲۰۲۹ - ۱۲۱۷۲

۱۲۲۵۱

حساب دوستاں ہی ملاحظہ فرمائیں سابقہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے اسے ایک مرتبہ جملہ ناظرین ملاحظہ فرمالیں۔

ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی سے خط وکتابت سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب) کے پتہ پر کریں۔

دعائے صحت چوہدری لال دین صاحب بی۔اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع گجرات جو موحد مسلمان ہیں اب بہ نسبت سابقہ رو بصحت ہیں۔ ناظرین موصوف کی بحالی صحت کے لئے دعا کریں (منشی محمد خان گوندل۔ دیووال ضلع گجرات)

حسن البیان۔ مولانا شبلی کی سیرت النعمان کا جواب [illegible] (منیجر اہلحدیث)

قدرت کا عجوبہ میرے یہاں بکری نے ۵ مارچ سنہ رواں کو جو بچہ دیا۔ اس کے دو دو حصے تھے۔ ایک حصہ نر۔ دوسرا مادہ۔ آٹھ پیر۔ دو کمر۔ اور سینہ، گردن اور مونہہ ایک۔ ۲ آنکھ ۴ کان۔ کھوپڑی ایک۔ مگر نر کی کھوپڑی میں ۲ سوراخ۔ پیدا ہوتے ہوتے مر گیا۔ بکری تندرست ہے اور دودھ دیتی ہے۔

(ظہور محمد قریشی از جبل پور)

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق

جملہ خط وکتابت وترسیل زر براہ راست **نیجر صاحب ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر** کے نام ہونی چاہئے۔ ناظرین یاد رکھیں۔ ضروری تاکید ہے۔

نیاز مند:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

رپورٹ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث حسب پروگرام شائع کردہ مولوی محمد عمر صاحب سلینہ ضلع فیروزپور کے جلسہ میں پہنچے۔ بانیان جلسہ نے ضرورت خیال کرتے ہوئے خاکسار کو بھی بلایا۔ چنانچہ میں بھی گیا۔ مولوی محمد عمر صاحب نے اہل بدعت کی تردید بہت عمدہ پیرایہ میں کی اور مذہب اہل توحید کو احسن طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جلسہ میں غیر مسلم بھی خاصی تعداد میں تشریف فرما تھے۔ عاجز نے محاسن اسلام بیان کرتے ہوئے مذہب اسلام کی اصلاح متعلقہ اور نیچ پر تبصرہ کیا۔ جس کا بحمد اللہ خاصہ اثر ہوا۔ دوسرے اجلاس میں ایک غیر مسلم کنبہ مسلمان ہونے کے لئے پیش ہوا۔ چنانچہ ان کو مسجد میں لاکر خاکسار نے کلمہ پڑھایا۔ خاوند مع بیوی اور بچوں کے کل چھ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا ان کو استقامت بخشے اور جمعیتہ تبلیغ کے کارکنان کو تبلیغ اسلام کی توفیق عنایت کرے۔

(نوٹ) احباب جمعیتہ کی امداد دامے، درمے کریں اور ممبر بن کر کام کریں۔ چندہ ممبری سالانہ صرف ۸؍

{ راقم:۔ عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر۔ ڈھاب کھٹیکاں }

رسالہ شمع توحید کی امداد کے لئے از مولوی محمد عبد الشکور صاحب دیوریہ ۵؍۔ خلیل احمد صاحب مرزاپور ۸؍۔

کل میزان تا ۲۴؍۲۸	۲۸۴ - ۱۵ - ۰ روپے
خرچ کتابت وکاغذ علی الحساب تا ۲۴؍۲۸	۱۹۵ - ۰ - ۰
بقایا	۲۱۹ - ۱۵ - ۰

مقدمہ فنڈ از مولوی محمد عبد الشکور صاحب دیوریہ ۱؍

میزان مع سابقہ تا ۳؍۲۸	۴۸۵ - ۱۰ - ۳ روپے
خرچ تا ۲؍۲۸	۱۸ - ۴ - ۰
بقایا	۴۶۷ - ۶ - ۳

(راقم:۔ محاسب فنڈات)

چندہ کانفرنس چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۵ ضلع سرگودھا۔ ۶؍

مدنی دار الحدیث از چوہدری کریم بخش موصوف ۲؍

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۱۴؍۔ بابو عطاء اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۴؍۔ چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱۵ ۸؍۔ جملہ ۱؍۴؍۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۶؍۔ بقایا ۱؍۸؍۔ از سائل ۳۸۰۰ شمس الدین اکھول سے ۳۹۵ انجمن اشاعت السنت رتلام سے ۴۰۱ عبد الرحمن آگرہ ۶؍ میزان ۱؍۸؍ سائلین مذکورہ بالا کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۲؍

وصولی داخلہ ۱۱۳۰ متوامصری صاحب۔ ۱۱۳۱ محمد زین اللہ ۱۱۳۲ سردار محمد ۱۱۳۳ کریم عبد اللہ ۱۱۳۴ خلیل احمد۔

۴۳ سائلین ابھی باقی ہیں اصحاب خیر صدقات جاریہ کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں۔

ضروری اطلاع جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر اہلحدیث)

مومیائی ۲۲/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/۔ آدھہ پاؤ ۱۳/ - پاؤ بھر ۹ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی محمد یسین صاحب بھیرو ٹیا بازار۔ "میں آپ کے یہاں سے بارہا مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید ثابت ہوتی ہے۔ اب دس چھٹانک مومیائی مرحمت فرمائیے" (۳۔ فروری ۳۸ء)

جناب محمد حبیب اللہ صاحب رسولی "میں نے حضور کے دوا خانہ سے مومیائی منگایا تھا۔ میرے اور میرے عزیز دوست کے لئے مفید ثابت ہوا۔ اب ایک پاؤ بہت جلد روانہ کردیں۔" (۱۱۔ فروری ۳۸ء)

جناب محمود عالم صاحب رشرا۔ "میں ہر مہینے بہت سے لوگوں کو آپکے ہاں سے مومیائی منگا کر دیتا ہوں سب کو فائدہ ہوتا ہے اب تین چھٹانک بابو سنت پرشاد کے نام بھیجدیں۔" (۱۶ فروری ۳۸ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان

پروپرائیٹو ہی میڈیسن ایجنسی امرتسر

طبی مجربات ۶

سرمہ نور نظر یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے اسکی سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ سرخی چشم۔ ابتدائی پھولا۔ دنوں میں دور ہوجاتے ہیں۔ مرتے دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال سے عینک کی عادت دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عصہ

حبوب مقوی باہ ومقوی دماغ انکے استعمال سے قوت جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہوکر طاقت مردی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ طاقتور ہوجاتا ہے۔ قیمت ۴۲ گولی ۱۲/۔

طلائے خاص آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ عملوق کے کل عیوب کو چند دنوں میں دور کرکے کامل مرد بنادیتا ہے۔ گئے گزرے سالہا سال کے مریضوں کے لئے عجیب نعمت ہے قیمت عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگھ امرتسر

چھ روپیہ کی بجائے دو روپیہ

برادران اسلام! اگر آپ سرور کائنات، فخر موجودات کی مکمل ومفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص وعام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب۔ جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے

چھ روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ

میں دی جارہی ہے۔ آپ بھی آج ہی فرمائش بھیجکر طلب کریں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ محصولڈاک ۱۲/ علیحدہ ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۶

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے،

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

فیروز اللغات مجلد

اس مشہور لغات میں اُردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال اور معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ خصوصاً ہر اُردو خواں گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کہ افراد اہل حدیث ہر مسجد میں اپنے مسنون طریق پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ حنفیہ کی مسجد کا امام جو حنفی مذہب کا پابند ہے۔ اگر اہل حدیث ہو جائے تو امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ مسجد شہید گنج کی اپیل کے ساتھ مذکورہ اپیل کو پوری مشابہت حاصل ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی (رحمۃ اللہ علیہ) سنایا کرتے تھے کہ والد صاحب شیخ احمد اللہ مرحوم نے (جو ضلع دربھنگہ کے بہت بڑے زمیندار تھے) ولایت میں ایک فیصلے کی اپیل کی تھی جو جماعت اہل سنت کے خلاف ہوا تھا۔ جس میں ان کو کامیابی ہوئی تھی۔

اس مقدمے کی مختصر روئداد یہ ہے کہ بنگال کے دیہات میں عموماً گھاس پھوس کی مسجدیں ہوتی ہیں۔ کسی ایسی ہی مسجد کے امام کو حنفی مقتدیوں نے امامت سے معزول کر دیا تو اس نے حق استقرار کا دعویٰ کیا جو خارج ہو گیا۔ بلکہ کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل بھی نامنظور ہو گئی۔ امام مذکور شیخ احمد اللہ مرحوم کی غیرت اور فیاضی کا شہرہ سن کر حاضر خدمت ہوا۔ شیخ صاحب پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے لئے طیار ہو گئے کلکتہ کے بعض وکلاء نے کہا کہ پریوی کونسل میں اپیل کرنے پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوگا۔ اتنی رقم سے تو بہت سی مسجدیں بن سکتی ہیں۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں مسجد بنوانا نہیں چاہتا بلکہ قانون بنوانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ شیخ صاحب کے اخلاص اور حسن نیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ پریوی کونسل میں اپیل منظور ہو گئی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سارے قلمرو برطانیہ میں آج کہیں بھی افراد اہل حدیث کو کسی مسجد میں بطریق مسنون نماز پڑھنے سے قانوناً روکا نہیں جا سکتا۔ چاہے مسجد والوں نے ممانعت کا سائن بورڈ بھی لگا رکھا ہو جیسے مسجد بیگم شاہی لاہور میں لگا ہوا ہے۔ اس اپیل اور فیصلے کا ترجمہ ہم نے رسالہ "فتوحات اہل حدیث"[1] میں درج کر دیا ہوا ہے۔

ہمارے خیال میں مسجد شہید گنج کی اپیل اگر پریوی کونسل میں کی گئی۔ (انشاء اللہ کی جائیگی) اس کی منظوری کے بعد کسی اور بل یا ایکٹ کی ضرورت نہ رہے گی۔

پس مسلمانان پنجاب کو اپنے باہمی اختلافات چھوڑ کر (جن کی وجہ سے کافی جگ ہنسائی ہو چکی ہے) اس اپیل پر متوجہ ہو جانا چاہئے۔

انجینئرنگ کی تعلیم اور مسلمان

امسال میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ کا داخلہ حسب معمول ماہ مئی میں ہوگا۔ لہذا قبل از وقت اطلاع دی جاتی ہے تاکہ مسلم طلباء اس تعلیم سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ کالج مذکور میں یوں تو تین کلاسیں ہیں لیکن ان میں سے دو قابل توجہ ہیں۔ اول اے کلاس جو فن انجینئرنگ کی تعلیم یعنی مکینیکل اور الیکٹریکل کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

عمر طالب علم ۱۷-۲۱ سال تک۔ یعنی یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء کو اکیس سال سے زائد نہ ہو۔

قابلیت:- الف:- پنجاب یونیورسٹی کا ایف۔ ایس۔ سی یا ایف۔ اے ہو۔ ایف۔ اے کے ساتھ حساب کیمسٹری اور فزکس کے مضامین ضرور لئے ہوں۔ اگر کسی نے ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہوا ہو تو اس کو نتیجہ کے انتظار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مذکورہ طالب علم اے کلاس کے امتحان میں بیٹھ سکتا ہے۔

ب:- ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان اے کلاس میں داخل ہونے کے بعد بھی پاس کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ کی فیس پچیس روپیہ ہے جو درخواست کے ہمراہ بھیجی جاتی ہے۔ امتحان داخلہ ہر سال ماہ مئی کے تیسرے ہفتہ میں ہوتا ہے جو ذیل کے مضامین میں ہوگا۔ انگلش اور جنرل نالج۔ پیور میتھمیٹک۔ اپلائیڈ میتھمیٹک اور جیومیٹریکل ڈرائنگ۔ لہذا جس طالب علم نے ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہو۔ اور میکلیگن انجینئرنگ کالج کی اے کلاس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔ یا وہ طالب علم جو میٹرک پاس ہو اور مندرجہ بالا مضامین کے امتحان دینے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اُسے لازم ہے کہ فوراً کوئی ٹیوشن وغیرہ رکھ کر یا ازخود مضامین کی تیاری شروع کر دے۔

امتحان داخلہ ایسا سخت نہیں ہوتا جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے۔ جبکہ یہ ایک عام مقابلہ کا امتحان ہے۔ جس کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ کونسا طالب علم سب سے لائق ہے جسکو تیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیا جا سکے ——— کالج میں دوسری کلاس بی کلاس کے نام سے موسوم ہے۔ اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے ذیل کی شرائط ہیں:-

طالب علم کی عمر سولہ اور انیس سال تک ہو۔ یعنی یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو کسی حالت میں انیس سال سے زائد اور سولہ سال سے کم نہ ہو۔

تعلیمی قابلیت:- خواہ میٹرک پاس ہو یا فیل شدہ ہو۔ بشرطیکہ کالج کے داخلہ کے امتحان میں اچھے نمبروں میں پاس ہو۔ جن طالب علموں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور بی کلاس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں یا جو گذشتہ سال میٹرک میں فیل ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ فوراً ذیل کے مضامین کی تیاری شروع کر دیں:- میتھمیٹک۔ انگلش۔ جنرل نالج اور جیومیٹریکل ڈرائنگ۔

اس کلاس کے داخلہ کا امتحان ماہ مئی کے تیسرے ہفتہ میں ہوتا ہے اور ذیل کی تعداد میں طلباء لئے جاتے ہیں۔ ریلوے کی طرف سے پندرہ پندرہ پنجابی اور دس غیر پنجابی۔ کل تعداد چالیس ہوتی ہے۔ پندرہ پنجابی طالب علموں میں سے جو دس امیدوار مقابلہ کے امتحان میں پہلی دس پوزیشن پر ہونگے اور غریب ہونگے ان کو بیس روپیہ ماہوار فی طالب علم وظیفہ ملیگا۔

باقی مفصل حالات پراسپکٹس میں ملینگے۔ جو کالج سے مفت بذریعہ ڈاک طلب کر سکتے ہیں۔

---

[1] قیمت ۳ر مع محصول ۵ر ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

(۴۳۹)

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴؍ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی۔پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱؍۔ حدیث کی پہلی کتاب ۴؍۔ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳؍۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۸؍۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۸؍۔ پانچ ہزار تجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۴؍

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری ملقہ ۵۰ لاہور

ہاضم طعام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری طبیعت ہر وقت گلاب کے پھول کی طرح کھلی رہے اور ہمیشہ تندرستی رہے تو ہاضم طعام کا فوری استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۱۲؍ مع محصول بذریعہ منی آرڈر۔

ٹھنڈا سرمہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں برف کی مانند ٹھنڈی رہیں اور نظر تیز ہو جائے تو ٹھنڈا سرمہ کا فوری استعمال شروع کر دیں۔ سرمہ لگانے سے گرم پانی نکل کر آنکھیں برف کی طرح ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں اور ہماری محنت کی داد دیں۔ قیمت ۱۲؍ مع محصول بذریعہ منی آرڈر۔

پتہ } اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

خواص آک۔ ہر قسم کے کشتہ جات کی ترکیبیں۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

نجد و حجاز

علامہ سید محمد رشید رضا صاحب مصری مرحوم ایڈیٹر "المنار" مصر کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ ہے اس کتاب کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو کرنا چاہئے۔ حسب ذیل امور پر با لوضاحت روشنی ڈالی گئی ہے۔

وہابی اور حجاز۔ وہابی اپنا مذہب کیا بتاتے ہیں؟

وہابیوں کے لئے تاریخ کی شہادت کیا ہے؟

وہابیوں کے لئے حجاز پر حملہ کرنے کے اسباب۔

نجدیوں کے حملہ حجاز کے عام اسباب۔

وہابی لوگ حجرہ نبویہ اور قبہ حرم شریف کے ساتھ کیا برتاؤ کرینگے؟ سوال و جوابات۔

قبور اور اُن کی مساجد اور قبے۔

معاہدہ نجد و برطانیہ۔ معاہدہ کے فوائد۔ سلطنت برطانیہ کے ساتھ موالات۔

شریف حسین اور سلطان ابن سعود۔ حجاز اور عرب۔

دونوں فریقوں کا باہمی مقابلہ۔

سلطان ابن سعود۔

قیمت صرف ۴؍۔ محصول ڈاک ۶؍

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا مولوی وحید الزماں صاحب حیدر آبادی (مرحوم) ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے قابل دید ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ قیمت للعہ (چار روپیہ) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

حلفیہ و مصدقہ اعلان

جھوٹ بولنا قطعاً حرام

ناظرین اخبار جو جو ادویات پیش کرتا ہوں ان کے متعلق میں خدا کو حاضر ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ ہر موسم میں اکسیر ثابت ہوئیں۔ اگر فائدہ کلی نہ ہو تو حلفیہ قیمت واپس۔ قیمت پیشگی پر محصول معاف۔

طلاء اکسیر۔ تمام بیرونی نقائص کو دور کر کے بدن کو مثل فولاد بنا دیتا ہے خوبی یہ کہ بلا تکلیف۔ قیمت فی شیشی ۳؍

اکسیر اعظم۔ تمام اندرونی بیماریاں سرعت۔ رقت۔ جریان وغیرہ وغیرہ کو دور کر کے از سر نو قوت بخشتا ہے قیمت فی ڈبہ للعہ

طلاء مجلوق للعہ۔ اکسیر داد ۸؍۔ منجن دندان ۱۲؍۔ تریاق سوزاک ۵؍۔ تریاق آتشک ۵؍۔

فہرست مفت طلب فرمائیے۔ زیادہ تعریف بیکار ہے۔

منیجر صدیقی دواخانہ ۳۵ قاضی اسٹریٹ بجنور۔ (یو۔پی) (انڈیا)

کفریات مرزا

از مولوی اسرار احمد صاحب آزاد۔ فاضل مصنف نے حسب ذیل عنوانات کے متعلق حوالجات تصانیف مرزا صاحب قادیان سے تلاش کر کے یکجا کر دئیے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔ جو مرزائی مشن کی تردید کے لئے بہت مفید ہے۔

خدا قادیان میں۔ میرزا خالق ارض و سما۔ میرزا باعث تکوین روزگار۔ میرزا خدا کا باپ۔ میرزا خدا کا بیٹا۔ میرزا خدا کی بیوی۔ میرزا کا حیض۔ میرزا کو درد زہ۔ میرزا کا استقرار حمل۔ حضرت محمد صلعم پر فضیلت۔ اہانت انبیاء علیہم السلام اہانت قرآن۔ قرآن میں نحوی غلطیاں۔ نبوت میرزا صاحب۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ غیر مرید سے لڑکی بیاہنا منع ہے۔ انگریزی الہامات۔ وفات مسیح۔ میرزا کا متضاد کلام۔ میرزا کا انتقال۔

قیمت ۹؍۔ محصول ڈاک ۵؍ ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر۔**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲ ۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵ — نمبر ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

امرتسر — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بہائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۴۰
روساو جاگیرداران سے سالانہ	۸
عام خریداران سے سالانہ	۴
ششماہی	۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۴ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ضبطِ دل

(از جناب حافظ محمد عظیم صاحب زار)

ہم نے کب چاہا کسی کے ظلم کا شکوہ کریں — حد سے جب باہر نکل جائے ستم تو کیا کریں
دل لگی ہوتی ہے ان کی وہ اگر بے جا کریں — حد ہوتا ہے انہیں پھر ہم اگر پوچھا کریں
وہ رہیں برزم جفا میں اور ہم دیکھا کریں — اس پہ شکوہ یہ بھی ہے انکا نہ ہم شکوہ کریں
چاہتے مشرک ہیں نور اللہ کو اطفا کریں — غیر ممکن ہے پڑے یہ رات دن پھونکا کریں
شور سے وہ کسمعوا کے حشر بھی برپا کریں — مہربانی کے مقابل سر گرم غیبا کریں
جب محمد نام کا دن رات ہم چرچا کریں — اس کی سنت کو بھلا کس طور سے اخفا کریں
ہر جگہ سب کے لئے رب کی کھلی ہے بارگاہ — کاسۂ سر کیوں در اغیار پر ٹیکا کریں
آپ کو کہتے ہیں سنت والجماعت ہم اگر — سنتِ نبوی کا پھر کس واسطے اخفا کریں

گردشِ ایام کے چکر میں وہ رہتے ہیں زار
جستجوئے رزق میں جو رات دن گھوما کریں

مقدس رسول۔ آریوں نے ایک رسالہ بنام رنگیلا رسول شائع کیا تھا۔ اس میں آنحضرت صلعم کی ذات پر حملے کئے گئے تھے۔ اس کا مدلل جواب مولانا ثناء اللہ صاحب

سیر الصحابہ

صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے عقاید۔ عبادات، معاملات حسن معاشرت، علم وفنون اور زندگی کے مفصل حالات درج ہیں۔ قیمت ۵ روپے

صحابیات

یہ کتاب اکثر زنانہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۵۸ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں قیمت صرف ۱۲/ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔

ازواج النبیؐ

حضور صلعم کی ازواج مطہرات کی سوانحعمریاں۔ از حکیم سرفراز خان نشاط امرتسری۔ قیمت ۱۲/

بنات الرسول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے حالات ۴/

سید الشہدا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں عمدہ رسالہ ۲/

ازواج النبی

حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات زندگی۔ اور معترضین کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۸/

پیروی صحابیات

از مولوی عبدالکریم صاحب فیروز پوری۔ صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات پنجابی نظم میں مولوی صاحب موصوف نے قلم بند کئے ہیں۔ مستورات کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۰/ رعایتی ۸/

تاریخ الخلفاء

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ ایک قابل مطالعہ تحفہ ہے۔ قیمت ۲/۸

الہارون

خلیفہ ہارون رشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں قیمت ۱۲/

المامون

خلیفہ مامون رشید کے حالات، اخلاق عادات کی تفصیل درج ہے اور آپکے عہد کے حالات۔ قیمت ۱۰/

سیرت النعمان

امام ابوحنیفہؒ کی سوانحعمری۔ از مولانا شبلی مرحوم ۱۰/

سوانح مولانا روم

آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۱۲/

مولوی معنوی

مولانا روم کی سوانحعمری۔ آپکے حالات اردو میں سلیس طرز پر لکھے گئے ہیں۔ آپ کا نسب ولادت، آپ کے والد کا حال، آپ کا ترک وطن، ظاہری و باطنی تعلیم، مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپکے خلیفوں کے حالات قیمت ۹/

حیات خسرو۔ ابوالحسن امیر خسرو دہلوی کے حالات ۶/

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

بحسب تجویز و تصدیق مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس لکھا گیا اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کی پنجاہ سالہ جوبلی منعقدہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۳۷ء میں پڑھا گیا۔ اسمیں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا تذکرہ ہے علمائے اہل حدیث ہند کی تصنیفات بتعداد ایک ہزار چھبیس علم وار، فن وار، زبان وار۔ بمعہ نام مصنف ملیں گی جماعت اہل حدیث کے اخبارات کا خاکہ ہے۔ جن کی تعداد ۲۸ ہے مدارس اہل حدیث قدیم وجدید کا مرقع علیحدہ ہے۔ الغرض بالکل نیا مضمون، نئے طرز اور عجیب عجیب خاکوں کے ساتھ مزین ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۲۱۰۔ قیمت ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامی سوانحعمریاں

سولہ مشہور و معروف علماء و فضلاء اہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہوجاتا ہے۔ قیمت ۱۰/

تاریخ المشاہیر

دنیا کے پچاس مشہور لیڈروں، عالموں، حکیموں، شاعروں بادشاہوں، مدبروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ قیمت ۱۲/

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار گورچرن سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ اول ترنتارن

نمبر مقدمہ ۳۶۴

دیا سنگھ ولد چوغطہ سنگھ جٹ سکنہ سوہل تحصیل ترنتارن مدعی۔ بنام لکھمن ولد کاہن چند کھتری سکنہ سوہل تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ۔

دعوے ۔/۴۰۰ روپیہ بروئے پرونوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی لکھمن مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتاہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام لکھمن مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر لکھمن مدعا علیہ مذکور تاریخ ۵/۴/۳۸ کو مقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱/۳/۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔ دستخط حاکم۔ مہر عدالت

مخدرات

اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے مفصل حالات اعلےٰ پیرایہ میں درج ہیں۔

الغزالی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۸/

حیات حافظ

خواجہ حافظ شیرازیؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۶/

حیات سعدی

یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ کے حالات۔ قیمت ۶/

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴-صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

سوامی دیانند سرسوتی

اور

مرزا صاحب قادیانی

ہم ان دونو صاحبوں کو بلحاظ قابلیت کے ہندوستان کے دو ہیرو کہیں تو بے جا نہیں۔ اسی لئے ہم نے جو کتاب ان دونوں کے حالات میں لکھی ہے اس کا نام "ہندوستان کے دو ریفارمر" رکھا ہے۔ اس کتاب میں ہم نے بحوالجات صحیحہ ان دونو صاحبوں کو جس وصف میں شریک ثابت کیا ہے اس کا ذکر یہاں نہیں کرتے۔ یہاں ایک دوسرے وصف کا ذکر کیا جاتا ہے اس میں بھی یہ دونو صاحب برابر کے شریک ہیں جس کا ہمیں اور ہر ایک بہی خواہ ملک کو افسوس ہے۔ وہ وصف یہ ہے کہ یہ دونو ہیرو اپنے اپنے مقصد میں فیل گئے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:۔

مرزا صاحب قادیانی تو اس لئے فیل گئے ہیں کہ ان کا دعوے تھا کہ عنقریب دیکھوگے کہ کوئی پڑھا لکھا آدمی ہندو نظر نہیں آئیگا۔ (ازالہ اوہام)

اس کے برعکس آج ہم دیکھتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے جس کا انکار کرنا بداہت کا انکار ہے۔ ہم بلا خوف تردید صاف کہتے ہیں کہ جب تک ہندوستان میں گاندھی جی اور پنڈت مالویہ جی زندہ ہیں ہندوستان ہندوؤں سے خالی نہیں کہلا سکتا

مرزا صاحب کے اسی دعوے کا تتمہ یہ تھا کہ میرے آنے سے دنیا میں کوئی مذہب باقی نہ رہیگا سوائے ایک مذہب کے جس کا نام اسلام ہے سب قومیں مٹ کر اسلام میں جذب ہو جائینگی۔ (چشمہ معرفت)

آج ان دونو صاحبوں کو اس نوٹ میں شریک کرنے کی وجہ ہمیں یہ پیش آئی ہے کہ ان دنوں ہردوار میں میلہ کنبھ ہو رہا ہے۔ میلہ کنبھ کیوں اس امر کا باعث ہوا کہ ہم ان دونو صاحبوں کو یکجا ذکر کریں۔ اسکی وجہ اصل میں یہ ہے کہ میلہ کنبھ ان ہر دو صاحبوں کے مذہبی نقطہ نگاہ کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب کے خلاف تو اس لئے ہے کہ یہ میلہ تعلیم اسلام کے خلاف ہے اور مرزا صاحب اسلام کے مدعی تھے اور بقول خود اسلام ہی کو دنیا میں غالب دیکھنے اور دکھانے کے لئے آئے تھے مگر میلہ کنبھ سے ثابت ہو گیا کہ ان کا مقصد پورا نہیں ہوا۔

سوامی دیانند ہندو قوم کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ اگر غور کیا جائے تو وہ بھی فیل گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہندو قوم نے حسب تعلیم سوامی دیانند جی نہ بت پرستی چھوڑی نہ گنگا پرستی۔ بلکہ یہاں تک ترقی کی کہ ہزاروں کی تعداد میں ننگے سادھو ہردوار میں اشنان کرنے آئے۔ جن کی شرکت پر لاہور کے آریہ اخبار "پرتاپ" نے بڑی چبھتی ہوئی چٹکی لی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"تین ہزار ننگے سادھوؤں کا جلوس"

"ہندو تہذیب اور تمدن پر بدنما داغ"

اس عنوان کے ذیل میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو قابل دید و شنید ہے:۔

"**شرمناک نظارے** | برہم کنڈ کے تین طرف ہزاروں استریاں اور ان کے پیچھے مرد سادھوؤں کے درشن کرنے کے لئے بیٹھے تھے۔ استریوں کا جھک جھک کر ننگے سادھوؤں کے آگے پرنام کرنا نہایت شرمناک نظارہ پیش کر رہا تھا سات میں بھی جہاں جہاں سے جلوس گذرا۔ استریوں نے راکھ کی چٹکی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور بعض عورتوں کو تو میں نے ان کے پاؤں کی راکھ کو اپنے مستک سے لگاتے ہوئے دیکھا۔ اس نظارہ کو دیکھ کر ہندو جاتی کے ہر بہی خواہ کے دل کو ایک ٹھیس لگتی تھی۔ کئی لوگ پلیٹ فارم پر یہ سوال کرتے ہوئے سنے گئے کہ آخر ان شرمناک نظاروں کو کب بند کیا جائیگا۔ اس وقت جبکہ یوپی گورنمنٹ نے اس معاملہ میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے ضرورت ہے کہ سناتن دھرمی لیڈر اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دیں اور ہندو دھرم اور ہندو سنسکرتی کو دنیا کی نظروں میں ذلیل نہ کریں۔

ہر کی پوڑی پر ننگوں کا فوٹو | ہر کی پوڑی پر اشنان کرتے ہوئے یاتریوں کا فوٹو لینا ممنوع ہے۔ لیکن جب ننگے سادھو برہم کنڈ میں اشنان کر رہے تھے تو ایک گورے سارجنٹ نے جو مسٹر میلکم میلہ افسر کے ساتھ ایک مچان پر بیٹھا تھا نہایت پھرتی سے نہاتے ہوئے ننگوں کا فوٹو لے لیا۔ اس تصویر کو غالباً دوسرے ممالک میں

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں آج کل میلہ منڈی بساکھی لگا ہوا ہے۔

—— حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں

—— ہندوستان کی موجودہ مرکزی اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے مزید ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

—— پنجاب کے نئے گورنر ہز ایکسیلنسی سر ہنری کریک نے لاہور پہنچ کر ۷۔ اپریل کو اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

—— مولوی حبیب الرحمن صدر مجلس احرار بہار نوٹ سے زیر دفعہ ۱۲۴ لدھیانہ میں ایک تقریر کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

—— گورنر پنجاب نے دیوان پرنٹنگ پریس لاہور کی ضمانت دو ہزار روپیہ کی ضبط کر لی ہے۔ نیز اخبار "پرتاپ" سے ایک مضمون چھپ جانے کے باعث تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

—— لندن ۷۔ اپریل کی اطلاع ہے کہ سوچو میں جاپانی افواج کو زبردست شکست ہوئی ہے چینی سپاہی ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ گذشتہ دو ہفتوں میں دس ہزار جاپانی سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔

—— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ۳۰۔ اپریل کے بعد غیر ملکی نمک پر ڈیوٹی نہیں لگائی جائے گی۔

—— ضلع گورداسپور و ہوشیارپور (پنجاب) میں ژالہ باری سے بہت فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

—— دہلی۔ مرکزی گورنمنٹ کے اخراجات میں دس فیصدی کمی کرنے کا رزولیوشن پاس ہو گیا ہے۔

—— حکومت بنگال نے کلکتہ یونیورسٹی کے نام حکم بھیجا ہے کہ یونیورسٹی میں کلرکوں کی آسامیوں میں سے ۳۳ فیصدی مسلمانوں کو دی جائیں۔

—— ہردوار ریلوے اسٹیشن کے قریب یاتریوں کے خیموں میں آگ لگنے سے پندرہ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— حکومت فلسطین نے علاقہ رملہ کے عربوں کو ۲۵ ہزار گنی جرمانہ کیا ہے۔

خریداران سے نہایت ضروری

گذارش

ماہ اپریل میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم تھی ان کے نمبر خریداری "اہلحدیث" یکم اپریل سنہ رواں میں صفحہ ۱۴ پر شائع کر دئیے گئے ہیں۔ اسے ایک بار ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں۔ ورنہ

اہلحدیث ۲۹۔ اپریل وی پی بھیجا جائیگا

نوٹ | غریب فنڈ سے جن خریداروں کے نام اخبار جاری ہے اور مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

شمع توحید!

یہ رسالہ چھپ چکا تھا مگر فیصلہ مقدمہ کے انتظار میں ملتوی تھا۔ اب فیصلہ مع دیگر تاریخی واقعات کے درج رسالہ ہو گئے ہیں۔ اسی ہفتہ انشاء اللہ تقسیم ہو جائیگا۔ جن اصحاب نے امداد چندہ بھیجی ہوئی ہے ان کو بصیغہ ڈاک یا بصیغہ بلٹی بھیجے جائینگے۔ ان کو چاہئے کہ اہل توحید سے اس کو مخصوص نہ کریں بلکہ اکثر نسخے غلط راہ لوگوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ مقصود (ہدایت) حاصل ہو۔ دوسرے اصحاب فی نسخہ ۶ پائی محصول ڈاک بھیجیں۔

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

غریب فنڈ | از فتوحی فنڈ ہے از عجب خان صاحب موضع ڈرامی کوہاٹ ضلع پشاور ۱۲؍ ۔ جلدیں سابقہ بذمہ فنڈ ۶ عم ۔ بقایا للعہ۔ از سائلین ۱۴۸ حاجی ہاشم سرون للیانے۔ ۷۰۳ عبدالقادر ببرہردا ۱۲؍ ۴۴۳ کے سید علوی پانگھاٹ ۱۲؍ ۔ کل میزان ۵؍ ۔ ہر سہ سائلین کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۰؍

وصولی داخلہ | ۱۲۹ عبدالعزیز لدھیانہ۔ ۱۲۵ عبدالحی فیروزآباد۔

۸۲ سائلین اور ہیں | جن کے نام ابھی غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ ارباب خیر توجہ فرمائیں۔

ضیاء الدین گھر آگیا ہے | میرا لڑکا ضیاء الدین جو شروع دسمبر ۱۹۳۷ء سے کسی باہر چلا گیا تھا جس کی بابت اہلحدیث میں بھی نوٹ دیا گیا تھا۔ بفضلہ بخیریت گھر واپس آگیا ہے۔ الحمدللہ! (راقم حکیم قائم الدین صدیقی امرتسر۔ کڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں)

مضامین آمدہ | غلام خان صاحب بنگش۔ مولوی نور الہی صاحب گرجاکھی۔ مولوی عبدالمتین صاحب ۲ عدد۔ زین العابدین صاحب صدیقی۔ محمد حفیظ بھوجیانوالی۔ مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ابونعیم عبدالرحیم صاحب۔

فارم ا — نمبر مقدمہ ۸۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۔ مجلہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بہانا نمبر ولد دو سندی ملاح ساکن میاوی شیرا تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور درخواست گزاری ہے لہذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر متعلقہ اشخاص بمقام شکرگڑھ بتقرر ۱۶ ۵/۳۸ حاضر ہو کر مذکور آویں

(تحریر ۹)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

آپ خدا سے الہام پاکر مجھے الہام کرتے ہیں۔
اس لئے میرا دعویٰ گویا رسول اللہ کا دعویٰ ہے۔

یہ ایک جدید اصطلاح ہے۔ بہرحال ہے یہی۔
اس تمہید کے بعد آپ اصل مراسلہ پڑھئے:۔

بخدمت مکرم ومحترم ابوالوفا مولانا ثناء اللہ صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ عنایت سطور ذیل اخبار میں درج کروادیں:۔

دہلی کے دعویدار امامت کی صداقت پر کھنے کا معیار

پرچہ "اہلحدیث" امرتسر مجریہ ۴ فروری سنہ رواں کے صفحہ ۶ پر خاکسار اور دہلی کے کسی مدعی امامت کا تھوڑا سا تذکرہ ہوا ہے۔ لیکن ہردو کے دعاوی کی تفصیل نہیں فرمائی گئی۔ لہذا گذارش ہے کہ میں قبل ازیں بارہا رسالہ خادم المسلمین میں علیٰ وجہ البصیرۃ والبینۃ عرض کرچکا ہوں کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے موجب یہ زمانہ نبی کریم محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بعثت محمدیہ کا ہے۔ جس کا ذکر سورہ نسا۔ کہف۔ نحل۔ زمر۔ ق۔ نبا میں موجود ہے۔ آنحضرت علیہ السلام مع صحابہ کرام فرشتوں کے پیرایہ میں مبعوث ہوچکے ہیں۔ برائے ہدایت المسلمین خاکسار سے اپنے بیانات لکھوا کر اشاعت کا حکم فرمارہے ہیں۔ پس میں مدعیان امامت وخلافت سے مودبانہ عرض کرتا ہوں کہ نبی کریم کی موجودگی میں کوئی شخص نبی، امام، خلیفہ نہیں کہلا سکتا جو ایسا کرتا ہے وہ غلطی خوردہ ہے۔ تیرھویں صدی میں ایسے دعاوی تھے اب تو آفتاب نبوت محمدیہ نصف النہار پر آچکا ہے۔ آفتاب کی موجودگی میں ستارے چھپ جایا کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم کا وجود مسعود قطب مدار زمینی وآسمانی قوتوں کا مرکز ہے اور کوئی نہیں۔ زمین کی مرکزی قوت قائم مقام کعبہ ہے وہ خدا کی دستبرد سے محفوظ رہتی ہے۔ جو صاحب دہلی میں امامت یعنی مرکزی قوت کے مدعی ہیں وہ دہلی کو تھامیں۔ دہلی ہلنے کو تیار ہورہی ہے، فرشتے مصروف العمل ہوگئے ہیں۔ تباہ کن زلزلہ آنا چاہتا ہے۔ شہروں کے شہر الٹ جائیں گے۔ نبی کریم کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے ؎

خاص فرشتے ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں اب ہند پر
جب تم کہوگے ہٹ جائیں گے دیکھ لینا ہند پر

(راقم خاکسار مولوی فضل کاتب دربار محمدیہ)

اہلحدیث ہمارے شہر میں بھی ایک صاحب (حکیم ابوتراب) ہیں جو امامت ہند کے مدعی ہیں۔ ایک روز ایک اور صاحب باہر سے آئے۔ جن کی شکل وصورت مطابق سنت تھی۔ وہ بھی امام مہدی کے مدعی ہیں۔ شہر والوں نے کہا پہلے آپ دونوں صاحب باہمی فیصلہ کرلیں تو ہم ایک کو ماننے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ بیرونی امام صاحب حکیم صاحب کی دوکان پر جا براجے۔ خوب بات چیت ہوئی۔ راویان کلام کا بیان ہے کہ بیرونی امام صاحب شہری امام پر غالب آگئے۔ یہ سن کر ہمیں سودیشی امام کی کمزوری پر افسوس ہوا۔

قادیانی کے کلاس فیلو

ہم جماعت

برادران اسلام وناظرین "اہلحدیث" کو بخوبی روشن ہے کہ قادیانی امت اکثر فریاد کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب اپنے دعوے میں جھوٹے ہوتے تو ان کو اس قدر مہلت نہ ملتی اور نہ اس قدر جماعت ان کی پیرو ہوتی۔ حالانکہ لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مرید وجاں نثار موجود ہیں سو واضح ہو کہ سچائی کا یہ کوئی معیار نہیں کہ اس کے پیرو تعداد میں بہت ہوں۔ بلکہ معیار صداقت یہ ہے غور سے سنئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔ یعنی مسیح کے نزول کے وقت اس زمانہ میں تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے۔

اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

جس وقت عیسٰی بن مریم جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نازل نہ ہوگا تو اس کے زمانہ میں اسلام کی چاروں طرف سے فتح ہوگی اور دجال قتل ہوگا اور تمام مذاہب باطلہ ہلاک ہونگے۔

اس معیار مقررکردہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدعیان مسیحیت جھوٹے سمجھے گئے۔ جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت کثرت سے ان کے مرید بھی ہوئے اور کامیاب بھی ایسے ہوئے کہ اسی دعویٰ کی بدولت بادشاہت تک پہنچ گئے۔ اگر ہم قادیانی کو ان کے سابقہ کلاس فیلو دوستوں کے ساتھ موازنہ کریں تو بھی اس کے مذہب کے بطلان میں کلام نہیں۔ چند اصحاب قادیانی کی طرح دعویٰ کرنے والے پیش کرتے ہیں اور قادیانی امت کے اس فریب ودجل کو ناظرین پر ظاہر کرکے فیصلہ ان کے سپرد کرتے ہیں۔

(۱) یحیٰی بن فارس نے علاقہ مصر میں عیسٰی بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اس نے طلسم وغیرہ کرکے ایک مردہ کو زندہ کرکے دکھادیا اور کئی ایک مریضوں کو بھی اچھا کیا۔

(۲) ابراہیم بذلہ نے بھی عیسٰی بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے ہزارہا پیرو ہوگئے۔ اور مدت تک اپنی تبلیغ میں شاغل رہا۔

(۳) شیخ محمد خراسانی نے بھی یہی دعویٰ کیا اور بہت سی جماعت قائم کرکے دنیا سے رخصت ہوا۔

(۴) بہود زنگی نے بھی دعویٰ کیا اور اسکے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے۔ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔

(۵) عیسٰی بن جبرویہ نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت سی جمعیت حاصل کرکے دنیا سے کوچ کیا۔

(۶) ابوجعفر محمد بن علی سلمانی کے بھی بڑے بڑے امیر ومتمول آدمی ہم عقیدہ ہوگئے اور اس نے بھی مسائل شرعیہ کو ادل بدل کرکے ہزارہا مخلوق خدا کو گمراہ کیا۔

(۷) بنادند میں ۱۵۹۴ء میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور بعض اپنے مریدوں کے نام اصحاب

ہندوستانیوں کے خلاف پراپیگنڈا کیلئے استعمال کیا جائیگا۔

ایک ہزار نئے ننگے | ننگے سادھوؤں کے متعلق ایک اطلاع یہ بھی موصول ہوئی ہے کہ کنبھ کے میلہ پر ۱۰۰۰ سادھوؤں نے دیکشا لے کر ننگا سادھو بننے کا پرن کیا ہے۔ یعنی دوسرے الفاظ میں ننگوں کی امت میں ایک بھاری اضافہ ہوگیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور ۴۔ اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث | ان شرمناک نظاروں کے علاوہ ہر شہر ہر قصبہ، ہر گاؤں میں گوٹا اور بنارس اور ہردوار وغیرہ مشہور مقامات میں خصوصًا بت خانوں اور بت پرستیوں کا جو زور ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

میں جب کبھی بنارس گیا۔ قدرتی طور پر میری توجہ اس امر کی طرف منعطف ہوئی کہ اس قدر بت پرستی کی موجودگی میں ان دونوں ہیروؤں کو اپنے مقصد میں کامیاب کیسے کہہ سکتے ہیں۔

اس نوٹ میں ہم ان دونو صاحبوں کے ادعا وی پڑتال از روئے دلائل صدق وکذب نہیں کرتے بلکہ واقعات کی بنا پر یہ حقیقت ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دونو ہیرو اپنے اپنے مقصد میں ناکام گئے ہیں جو مقام افسوس ہے۔

ہاں دعوے میں کامیابی کی مثال دیکھنی ہو تو آئیے ہم بتاتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورہ نصر پڑھئے جس میں ارشاد ہے:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

یہ چھوٹی سی سورہ، حضور علیہ السلام کے مشن (مقصد) کا پتہ دیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ لوگ دین اسلام میں جوق در جوق داخل ہونگے۔ پس آپ اس وقت خدا کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجانا کیونکہ اس وقت آپ کا مشن پورا ہو جائیگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے اس بند میں دکھایا ہے۔ ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت وجبل نام حق سے

قادیانی مشن

ابتو لاہوری پارٹی کو قادیانی خلیفہ کے سامنے

جھک جانا چاہئے

عرصہ دراز سے لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں اختلاف چلا آرہا ہے جو بہت بری صورت اختیار کرچکا ہے۔ ایک دوسرے کا منہ دیکھنا اور گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں وقت آگیا ہے کہ دونوں پارٹیاں آپس میں مل جائیں اس کا ثبوت درج ذیل ہے:۔

ان دونوں پارٹیوں کے معلم اعظم مسیح موعود جو بقول ان کے حکم عدل کا منصب پاکر آئے تھے۔ ایک ہدایت نامہ جاری کرگئے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں

ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہوجائے اور لمبی چون وچرا سے باز آجائے۔

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۴۸)

یہ قانون مسلمہ مرزائیہ ہے جو امت مرزائیہ سب پر حاوی ہے۔ اس کے بعد اخبار "الفضل" ۲۰۔ مارچ ملاحظہ ہو جس میں لکھا ہے کہ

"جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا تھا اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی (خلیفہ قادیانی) کو بھی اپنے مکالمہ سے نوازا۔ آپ کو الہام ہوا تھا لیمزقنھم یہ بھی الہام ہوا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

مرزا صاحب متوفی (قادیانی مسیح) کا قول مذکور جو اصول عام کی شکل میں ہے اپنے اندر وسیع معنے رکھتا ہے۔ اس قانون کلی سے سب سے پہلے فائدہ اٹھانے والا ان کا بیٹا ہے۔ کیا لاہوری جماعت بوصف احمدیت مرزا صاحب کے اس ہدایت نامہ کے ماتحت موجودہ خلیفہ قادیان کے سامنے چون وچرا کرنا چھوڑ دیگی۔ دیدہ باید۔

مولوی فضل خان اور امام دہلی

آج کل خدا کے امامان اور مہدیان اسلام کی خوب کثرت ہے۔ ان کی اس کثرت سے ہم گھبراتے نہیں کیا عجب کہ صبح کاذب میں سے صبح صادق نکل آئے "اہلحدیث" میں امام دہلی (مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم) اور ان کے خلیفہ حافظ عبدالستار صاحب کی امامت کا ذکر آتا رہتا ہے۔ فروری کے پرچے میں کسی خاص پیرایہ میں ذکر آنے پر مولوی فضل خان صاحب (ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی) مدعی امامت کو جوش آیا تو انہوں نے ایک مراسلہ بغرض اشاعت بھیجا۔ اس مراسلہ پڑھنے سے پہلے ان کا دعویٰ سمجھنا ضروری ہے موصوف کا دعویٰ ہے کہ میرے الہامات کے اصل مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کی مثل سے چند نمونے اپنے آریہ سماجی بھائیوں کی واقفیت کے لئے درج کردیتے ہیں۔ مثلاً یجروید ۱۹-۴۸میں वसान وبھکتی جمع کی بجائے वयाम وبھکتی واحد کا صیغہ لکھا ہے

یجروید ۲۵-۲۹ میں नसान تکشتی کی بجائے جمع کے नसान صیغہ واحد میں لکھا ہے۔

یجروید ۲۱-۲۶ میں एकविंरान تیسری وبھکتی کی بجائے एकान ۷ ?? ساتویں وبھکتی لکھی گئی ہے۔

یجروید ۲۱-۳۰ میں ननूनपात پرتھما دوتیا کے معنی میں اور ??? چوتھی دوسری کے معنی میں لکھی گئی ہیں۔

اسی طرح کی بے قاعدگیاں ہزاروں منتروں میں پائی جاتی ہیں۔ جن کو اگر یکجا جمع کرنے کی کوشش کی جاوے تو وید کے برابر ہی ایک اغلاط نامہ کی ضرورت ہے۔

شاید بعض متعصب آریہ سماجی بہ نند نام زنگی کافور کی ضرب المثل کہیں ہماری ہی بھول نہ تصور فرما دیں۔ اس لئے ہم سنسکرت زبان کی صرف و نحو کے موجد شری مہرشی پانی جی مہاراج کی مشہور تصنیف اور وید انگ اشٹادھیائی کے حوالوں سے ثابت کرتے ہیں کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ویدوں کا خدا بھی انسانی صرف و نحو کا پابند نہیں ہے۔ اور ہم

دروغ گو را تا بخانہ بباید رسید

پر عمل کرکے مہرشی پانی کے اقوال کا ترجمہ بھی آریہ سماجی مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کا کیا ہوا ہی درج کئے دیتے ہیں۔ تاکہ ترجمہ کی بھی شکایت نہ رہے۔

آریہ سماجو! سنو ویاکرن (صرف و نحو) کے موجد مہرشی پانی اور آپ کے گھر یلو مہرشی کیا فرماتے ہیں۔ ۱- پانی کی تصنیف اشٹادھیائے ۲-۳-۶۲

चतुर्थ्यर्थे बहुलं छन्दसि ॥ ६२ ॥२-३-६२ षष्ठ्यर्थे चतुर्थी वक्तव्या। या खर्वेण पिबति तस्यै खर्वो जायते तिस्रो रात्रीरिति। तस्या इति प्राप्ते। एवमन्यत्रापि। अनेन चतुर्थ्यर्थे षष्ठी षष्ठ्यर्थे चतुर्थी द्वे एव भवतः।

نوٹ۔ از مہرشی سوامی دیانند دیکھئے۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ویاکرن وشے صفحہ ۹۹

(या खर्वेण) اتیادی پاٹھ سے یہ پریوجن (مطلب) ہے کہ ویدوں میں شششٹی (چھٹی) وبھکتی (صیغہ) کے ستھان میں (بجائے) چترتھی (چوتھی) ہوجاتی ہے۔ لوک یک گرنتھوں (دنیوی کتابوں) میں نہیں۔

مزید ملاحظہ ہو اشٹادھیائے سوتر ۳-۱-۸۵

व्यत्ययो बहुलम् ।०५।३।१।८५ व्यत्ययो भवति स्यादीनामिति। अनेन विकरण व्यत्ययः। सुपां व्यत्ययः। तिङां व्यत्ययः। वर्ण व्यत्ययः। लिङ्ग व्यत्ययः। पुरुष व्यत्ययः। काल व्यत्ययः। आत्मने पद व्यत्ययः। परस्मै पद व्यत्ययः। स्वर व्यत्ययः। कर्तृ व्यत्ययः। यङ् व्यत्ययश्च। एषां क्रमेणोदाहरणानि

نوٹ۔ از مہرشی دیانند۔ ملاحظہ ہو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۴۵۳

ویدوں میں جو ونتیہ ارتھات وپریت بھاو (بے قاعدگی) بہودھا (اکثر) ہوتا ہے وہ بھاشیہ کار پتنجلی نے انیک پرکار (طرح) سے مانا ہے۔ وے سب آدی یہ ہیں۔ سپ۔ تنگ۔ ورن (حرف) لنگ۔ (جنس) ۔ استری لنگ اور نپنسک لنگ (پرش) پرتھم۔ مدھیم۔ اور اتم (کال) بھوت۔ بھوشیت اور ورتمان۔ آتمنے پد (ورن) ویدوں میں اچوں کے استھان میں ہل اور ہلوں کے ستھان میں اچ کے آدیش ہوجاتے ہیں۔ سوروں، آوات

آدی کا ونتیہ۔ کرتا (فاعل) کا ونتیہ اور یک کا ونتیہ ہوتے ہیں۔ ان سب کے اداہرن (مثالیں) سنسکرت میں لکھے ہیں وہاں دیکھ لینا چاہئے (بلفظہ)

ناظرین یہ ہے ویدوں کی صرف و نحو کا خلاصہ مطلب بفرمان مہرشیان پانی۔ پتنجلی اور دیانند سرسوتی۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ویدوں میں نہ فاعل کا لحاظ ہے نہ فعل کا نہ مفعول کا۔ نہ واحد کا نہ جمع کا نہ تانیث کا۔ نہ ماضی کا خیال ہے نہ مضارع کا نہ حال کا نہ مستقبل کا۔ نہ مونث کی تفریق ہے نہ مذکر کی اور نہ جاندار اور نہ بے جان کی۔ نہ متکلم کی تمیز ہے نہ حاضر کی اور نہ غائب کی نہ جمع کی نہ واحد کی اور نہ اشارہ کی نہ مشارٌ الیہ کی۔ نہ اونچی نیچی آواز کی۔ غرضیکہ کسی بھی قسم کا کوئی خیال و لحاظ ویدک سنسکرت میں نہیں رکھا گیا۔ مختصر یہ کہ ویدوں کی زبان میں اگر یوں کلام کیا جاوے کہ

"میں وہاں گیا اور میں کیا دیکھونگی کہ وہاں گھاس بکریوں کو کھاتی تھیں"

غرضیکہ عجیب اور بے قاعدہ زبان ہے۔ جس صیغہ کو جو مرضی چاہے سمجھ لیجئے کوئی بندش نہیں ہے۔ چنانچہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج بھی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ویاکرن وشے صفحہ ۳۳۴ پر لکھتے ہیں کہ

"وید آدی شاستروں میں جو شبد (الفاظ) پڑھے جاتے ہیں ان سب کے بیچ میں یہ نیم (قاعدہ) ہے کہ جس وبھکتی (صیغہ) کے ساتھ وے شبد (الفاظ) پڑھے ہوں اسی وبھکتی (صیغہ) سے ارتھ (ترجمہ) کرلینا یہ بات نہیں ہے۔ کنتو بلکہ جس وبھکتی سے شاستر۔ مول۔ یکتی اور پران کے انوکول ارتھ بنتا ہو اس وبھکتی کا آشرے (سہارا) کرکے ارتھ کرنا چاہئے۔ (بلفظہ)

حبشیوں اور جنگلی لوگوں کی بولی میں بھی بلکہ حیوانوں اور حیوانوں کی بولیوں میں بھی نر مادہ۔ فعل۔ فاعل۔ مفعول۔ متکلم۔ حاضر۔ غائب۔ واحد۔ تانیث۔ جمع

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثل مقرر کئے۔ جیسے خلفاء راشدین۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(۸) استادسیس نے خراسان میں دعویٰ کیا اور اس کے مرید تین لاکھ صرف سپاہی فوجی بن گئے۔ بلکہ ملکم مرو نے اس کا مقابلہ بھی کیا اور شکست کھائی۔

(۹) عبد اللہ بن مہدی نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اس قدر کامیاب ہوا کہ طرابلس و مصر کو فتح کرکے قابض ہو گیا اور زمانہ مہدویت میں ۲۴ سال ایک ماہ بیس روز گزارے اور ۳۲۲ھ میں فوت ہوا۔

(۱۰) حسن بن صباح نے بھی قادیانی کی مثل دعویٰ کرکے ہزاروں سے متجاوز معتقد حاصل کئے۔

(۱۱) عبد المومن نے بھی اپنے دعویٰ کو عوام الناس پر پیش کرکے کئی خرق عادت دکھائے اور لوگوں کو مرید کرکے اپنی جماعت قائم کی۔

(۱۲) حاکم بامر اللہ نے مصر میں اس دعویٰ سے ترقی پاکر آخر خدائی دعویٰ کیا اور بڑے کروفر سے تبلیغ مذہبی کرتا رہا اور ۲۵ برس زندہ رہ کر داخل فی السقر ہوا۔

(۱۳) صالح بن طریف نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قرآن ثانی بھی مرتب کرکے مخلوق خدا پر پیش کیا۔ اور ہزارہا انسانوں کو ہاویہ میں لے گرا۔

(۱۴) شیخ محمد جونپوری ہندی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو اہل علم طبقہ سے پوشیدہ نہیں۔ اسکے مرید آج تک ہندوستان میں پائے جاتے ہیں

(۱۵) خراسان میں بہبک نام نامی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن بالکل کم جماعت اس کے ساتھ ہوئی۔

(۱۶) ایران میں باب نے بھی یہی دعویٰ کیا جو کسی اہل علم سے مخفی نہیں۔ جس کی امت فی زمانہ بھی ہند میں موجود ہے۔

(۱۷) جلال الدین اکبر جو خلف بادشاہ ہند نے بھی نبی ہونے کا اعلان کردیا۔ اور بہت سے دنیاداروں نے اس کے دعویٰ کو تسلیم کرکے جلیل القدر مراتب حاصل کئے۔

(۱۸) ملک سندھ میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت سے انسانوں کو اپنا ہم نوا بنا لیا۔ (مجمع البحار)

(۱۹) بلوچستان کے سعد اللہ خان نامی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

(۲۰) میر احمد نام نامی نے موضع سنگر پور ضلع جہلم میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن اسکے دعویٰ کو معدودے چند لوگوں نے تسلیم کیا اور آج تک زندہ موجود ہے۔ جس کی ملاقات راقم الحروف نے بھی کی ہے۔

سو ناظرین کی خدمت میں توجہ کی صحبت میں قادیانی کے کلام فیلو شمار کرکے پیش کرتا ہوا اسی پر بس کرتا ہوں ؎

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

(حررہ۔ نور محمد میانوی جہلمی۔ خادم اہل حدیث)

ویدوں کی زبان بھی الہامی نہیں

(از قلم پنڈت آتما نند صاحب از گوجرانوالہ)

اخبار آریہ مسافر نے قرآن شریف کی زبان میں صرف ونحو کی بے قاعدگیاں بیان کی ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی جب اُن کی عربی میں علمائے اسلام غلطیاں بتلاتے تھے تو الزامی جواب میں قرآن شریف میں صرفی ونحوی بے قاعدگیاں بتلایا کرتے تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی مؤنث اور مذکر کے صیغوں میں کچھ بے قاعدگیاں بتلاتے ہیں۔ لیکن ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ آیا قرآن شریف میں بھی صرفی ونحوی بے قاعدگیاں ہیں یا نہیں۔ لیکن وید مقدس کے متعلق نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ویدوں کی "ایشوری" زبان میں صرفی و نحوی اتنی بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں کہ بعض آریہ سماجی ودوانوں کو محض صرفی غلطیوں کی وجہ سے ویدوں کے ایشوری گیان یعنی کلام الٰہی ہونے پر شک ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر آریہ سماج کی سب سے بڑی یونیورسٹی گورو کل کانگڑی کے وید کے معلم شری پنڈت چندر منی جی ودیا النکار۔ پالی رتن۔ ویاکرن آچاریہ اپنی کتاب ترجمہ نرکت صفحہ ۹۶ پر لکھتے ہیں کہ

"اس کے اترکت (علاوہ) وید میں ارتھ کے انوسار وبھکتی تتھا وچن کا ونتیہ (بے قاعدگی) بہت ادھک پایا جاتا ہے۔ اس ونتیہ (بے قاعدگی) کا کوئی وشیش نیم ہمیں پریگیات (معلوم) نہیں۔ یہ ونتیہ (بے قاعدگیاں) کیوں کئے جاویں؟ اس کا سنتوش پرد (تسلی بخش) اُتر ہمیں نہیں ملتا پرماتما پورن (مکمل) ہے۔ یدی (اگر) وید پرماتما کے ہی دئیے ہوئے ہیں تو اُس کی بھاشا (بولی) میں یہ اپورنتا (کمی) کا مہان دوش (نقص عظیم) نہیں ہونا چاہئے۔ (بلا شک) یدی ونتیہ ہی کیا جانا تھا تو پرماتما نے اصلی شبد (الفاظ) ہی کیوں نہیں پریکت (استعمال) کردئیے۔ جس سے یہ دوش (نقص) نہ رہتا۔ یہ آشنکا (اعتراض) ہمیں بہت ڈگمگاتی ہے۔ ویدک بھاشا میں اتنی بھاری تر ٹی (کمزوری) کا ہونا بڑا کھٹکتا ہے۔" (لفظاً بلفظ)

ہم بھی آریہ سماجی ودوان پنڈت چندر منی جی پالی رتن نیائے بھوشن کے ساتھ سولہ آنے متفق ہیں۔

آریہ سماجی مترجم ہر چہار وید پنڈت جے دیو جی شرما اتھرو وید جزو اوّل تمہید صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں کہ "پُہلاد سنگھتا کے بہت ستھل (مقامات) اتنے وکرت (بگڑے ہوئے) اور ویاکرن کے نیموں (صرف ونحو کے قاعدے) سے وپریت (خلاف) ہیں کہ اُن کو مُول وید ماننا ہی اسمبھو ہے"

مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

اور

عدالت کا فیصلہ

۴۔نومبر ۱۹۳۷ء کا واقعہ اہالی امرتسر بھولے نہ ہونگے جب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ جس کے رد عمل کے لئے ملزم کی طرف سے اس کے حامیوں نے جو جو کارروائیاں کیں اور جو خلاف واقعہ شہادتیں مہیا کیں وہ سب مسل مقدمہ میں جمع ہونے کے علاوہ مسل خداوندی میں بھی درج ہیں جس کی شان ہے کُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ جسے سامنے رکھ کر حکم ہوگا۔ اِقْرَأْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا۔ گواہان استغاثہ میں ڈاکٹر محمد اسحاق چونکہ ایک خاص حیثیت کے مالک ہیں یعنی فوجی صوبیدار پنشنر ہیں۔ اس لئے بہت سی جرح اور سوالات کے علاوہ بیرونی دباؤ ڈالکر بھی ان کو تنگ کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے صداقت کا دامن نہ چھوڑا۔

مقام تعجب ہے | علماء احناف امرتسر نے انسانی ہمدردی کے ماتحت ایک فتویٰ لکھا جس میں جھوٹی شہادت کو گناہ کبیرہ بتاکر عام انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً جھوٹی شہادت دینے سے منع کیا۔ وہ فتویٰ یہ ہے:۔

سوال | جھوٹی شہادت دینے کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب | جھوٹی شہادت دینا شرعاً حرام گناہ کبیرہ معادل (برابر) شرک ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ و عقوق الوالدین وشہادۃ الزور (بخاری شریف) شہادۃ الزور حرام۔ (قاضی خاں وعالمگیری۔ ردالمحتار وغیرہ) واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ محمد عبداللہ عفی عنہ از لاہور)

جواب صحیح ہے۔ (مولوی) ابوالبیان محمد داؤد فاروقی۔ مسجد شیخ بڈھا مرحوم امرتسر

الجواب صحیح۔ (مولوی) عبدالرحمن عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ مسجد شیخ بڈھا مرحوم۔

الجواب صواب۔ (مولوی) محمد حسن عفی عنہ مدرس نعمانیہ۔ امام عیدگاہ رامباغ امرتسر۔

جواب درست ہے۔ (مولوی) غلام محمد عفی عنہ امام جامع مسجد خیرالدین مرحوم امرتسر

جواب درست ہے۔ (مولوی) محمد بہاء الحق قاسمی۔ کڑہ کمہاراں امرتسر۔

الجواب | جھوٹی گواہی دینا سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ یعنی مسلمان کا کام نہیں کہ جھوٹی گواہی دے۔ ایک ارشاد ہے وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ الآیۃ جھوٹ سے بچو۔ حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ ۔۔ فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور۔ یعنی سب گناہوں سے بڑا گناہ شرک کرنا ہے اور جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا (بخاری مسلم) ہدایہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو چالیس کوڑے لگاکر مونہہ کالا کردیا تھا۔ ایک دفعہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ جھوٹے گواہ کا منہ کالا کرکے اسکی پگڑی گلے میں ڈال کر شہر میں پھرایا جائے۔ (تخریج عسقلانی) ——— جھوٹی گواہی دینا ایسا برا فعل ہے کہ انگریزی قانون کی رو سے بھی جھوٹا گواہ سخت سزا پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں بلکہ جملہ انسانوں کو ہدایت کرے کہ کسی کے لحاظ میں یا کسی پارٹی یا کسی شخص کی حمایت میں بھی جھوٹی گواہی نہ دیا کریں۔ جو شخص جھوٹی گواہی دینے کیلئے کہے اسکو صاف کہدیں کہ آج ہم جھوٹ بول کر تمہیں چھڑائیں تو کل جب ہم دربار خداوندی میں جھوٹ کے عوض گرفتار ہونگے تو ہمیں کون چھڑائیگا؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس لعنتی کام سے بچائے۔ (عبدالکبیر عفا عنہ۔ مدرس نصرۃ الحق امرتسر۔ مسجد میاں محمد جان مرحوم)

افسوس ہے کہ اس شرعی فتوے کی بھی قدر نہ کی گئی۔ آخرکار نتیجہ جو ہوا وہ مندرجہ ذیل عدالتی فیصلے سے ظاہر ہے:۔

(مولوی) عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب از امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں)

ماضی۔ مستقبل۔ حال کا لحاظ اور خیال پایا جاتا ہے لیکن "بھگوان" ویدشریت ان سب پابندیوں سے آزاد ہے۔ اس لئے ہم اوپر صرف ونحو کے موجد مہرشی پاننی اور مہا بھاشیہ کار پاتنجلی مہرشی بلکہ آریہ تحریک کے بانی مبانی مہرشی دیانند سوامی جی کی تحریروں سے ثابت کر دیا ہے کہ جہاں تک صرف ونحو کا تعلق ہے۔ ویدمقدس کی بولی ہنومان جی کی بولی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ کیا اسی زبان کے بل بوتے پر آریہ سماجی دوسروں کے مونہہ آتے ہیں۔

چھاج تو بولے لیکن چھلنی کیا بولے۔ جس میں سینکڑوں چھید ہوں۔ انہی غلطیوں کی بنا پر گوروکل کانگڑی کا وید ادھیاپک ویدوں کے خدائی کلام ہونے میں جائز شک کر رہا ہے۔ کہو آریہ سماجیو اور ویدوں کو کلام الٰہی ماننے والے احمدیو! کیا فرماتے ہو بیچ اس مسئلہ کے کہ ویدوں میں صرف ونحو کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔

ویدوں کے صحیح معانی، مطالب اور ویدک زمانہ کی تہذیب کو جاننے کے خواہشمند ہماری لاجواب اور لاثانی تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف اسم بامسمیٰ "ویدک تہذیب" ضرور ملاحظہ فرماویں۔ آپ کی سہولت کے لئے قیمت بجائے سوا روپیہ (عہ) کے صرف دس آنہ کر دی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر "اہلحدیث" امرتسر

مذاکرہ بابت اذان جمعہ

(از قلم حکیم مولوی محمد احمد صاحب از سرائمیر۔ اعظم گڈھ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب رہی یہ بات کہ وہ اذان قبل زوال ہوئی یا بعد زوال۔ اس کی بابت کوئی صحابی نہیں فرماتے (مجھے اب تک اس کی بابت روایت نہیں ملی) غالبًا اس لئے کہ جب مسلمانوں کو جمعہ کے وقت سے واقفیت ہو جائیگی تو خود اون کو اذان عثمانی کا وقت معلوم ہو جائیگا۔ پس اس کے لئے پہلے آیت جمعہ میں غور کیا جائے بعد اوس کے عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا جائے۔ آیت یہ ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ الآیہ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے ندا کی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ) کی طرف چلو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

یہاں پر بیع وشرا کو مخصوص کیا گیا۔ مورد خاص ہے لیکن حکم عام ہے یعنی تمام کاموں کو ترک کر کے اوس کے ذکر کی طرف جو مسجد میں ہوتا ہے چلو۔

اس میں بازار کی طرف اشارہ ہے۔ مفہوم ظاہر بغیر تاویل یہی ہوتا ہے کہ اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر مسجد میں حاضر ہو جاؤ تاکہ خطبہ کی سماعت کا ثواب حاصل کرو۔

اس بنا پر کوئی آدمی اذان ہوتے ہی کام چھوڑ کر بہت کوشش کرے گا تو وہ خطبہ اولیٰ میں شریک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہی عمل ہوا تھا۔ پھر اوس عمل پر عتاب نہ ہونا چاہئے تھا حالانکہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اون کو عتاب کے کلمات سے یاد کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس ظاہری عمل پر عملدرآمد نہیں تھا۔ خصوصًا جبکہ خطبہ مختصر اور نماز طویل ہو۔ پس عمل ظاہری پر غسل کرنے اور سنت پڑھنے کا وقت نہیں مل سکتا۔ حالانکہ دونوں کام ضروری ہیں جیسا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہی موقع پیش آیا تھا اور صرف عثمان ہی رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے تھے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم قبل سے حاضر ہو کر شریک خطبہ تھے اور نیز سنت پڑھ کر فارغ ہو گئے تھے کیونکہ اون کی نسبت کوئی عتاب نہیں ہوا۔ یہاں منشا امیر المومنین کا معلوم ہو گیا کہ جیسا کہ سب حاضر ہو گئے تم کو بھی حاضر ہونا چاہئے تھا۔ رہی یہ بات کہ پہلی اذان یعنی خطبہ کی کس وقت ہوتی تھی تو اس کو آیت کریمہ سے سمجھنا چاہئے۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ الآیہ

دُلُوكُ الشَّمْسِ ای مَيْلُهَا

آفتاب ڈھلتے وقت نماز کو قائم کر۔ یہ ظہر کی نماز کا وقت بتایا گیا ہے۔ آگے اور نمازوں کا وقت ہے اور جمعہ اور ظہر کا وقت ایک ہے۔ البتہ ظہر میں پہلے سنت پڑھی جاتی ہے پھر نماز قائم ہوتی ہے اور جمعہ میں بھی یہی ہوتا ہے۔ لیکن فرق اتنا رہا کہ جمعہ کی سنت قبل زوال ہو گی اور ظہر کی بعد زوال۔ خلاصہ آیت کا یہ ہوا کہ جمعہ کی اذان جب ہو تو فوراً حاضر ہو کر خطبہ سنو۔ یعنی اذان ہونے کے پہلے سنت پڑھ کر خطبہ کا انتظار کرو۔ بخلاف ظہر کے کہ جب اوس کی اذان ہو تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اس سے جمعہ کی تبکیر و تعجیل بھی معلوم ہو گئی جس کی تاویل عمل رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پائی جاتی ہے اور ظہر میں تاخیر فی الجملہ مفہوم ہوتی ہے۔

جمعہ کے پڑھنے کی مثال اس طرح سمجھی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ مثلاً ہمارے اسٹیشن پر ٹھیک

پیش کی ہے۔ رحیم بخش گواہ صفائی ۸ بیان کرتا ہے کہ اُس کا لڑکا باٹانگر میں جو کہ کلکتہ کے نزدیک ہے قیام پذیر ہے۔ اور ساڑھے چار ماہ گزر چکے ہیں کہ ملزم (قمر بیگ) شہر امرتسر سے گیارہ بجے رات کی گاڑی میں روانہ ہوا تھا۔ گواہ نے ملزم کو کچھ چیزیں اپنے لڑکے کو دینے کے لئے دی تھیں۔ بعد میں اُس نے اپنے لڑکے سے ان اشیاء کی رسید حاصل کی تھی۔

بابو معراج الدین ہیڈ بکنگ کلرک امرتسر گواہ صفائی ۱۰ اپنی روز انہ کیش بک سے ظاہر کرتا ہے کہ پہلی نومبر ۱۹۳۰ء کو تھرڈ کلاس کی ۱/۲ ۸ ٹکٹیں فروخت ہوئی تھیں جو کہ گیارہ بجے والی گاڑی کے لئے جاری کی گئی تھیں۔

غلام رسول گواہ صفائی ۹ امرتسر کا درزی ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ملزم اس کے گھر ۳- نومبر کو پہنچا۔ اور ۴ نومبر کو ملزم نے اپنے آپ کو ۴ دن کے لئے غیر حاضر کیا تھا۔ اور جب وہ واپس آیا تو اُس نے گواہ کے ساتھ ۲۰ دن گزارے۔

پچھلے دو گواہ بشیر احمد اور جیون فہرست گواہان صفائی میں درج نہیں تھے۔ اُن کو سماعت کے آخری روز ملزم کا باپ لایا تھا۔ اور ملزم کی عرض پر اُن کی گواہی بھی قلم بند کی گئی۔

بشیر احمد بیان کرتا ہے کہ قریباً پانچ ماہ گزرے ہونگے کہ دن کے ۱/۲ ۴ بجے وہ ڈاکٹر محمد اسحاق کی بیٹھک پر شطرنج کھیل رہا تھا۔ اسی اثنائے میں ایک آدمی دوڑے ہوئے آیا اور بیان کیا کہ کسی شخص نے مولوی ثناء اللہ پر چھُرے سے حملہ کر دیا ہے۔ شطرنج کے کھلاڑی مسجد مبارک کی طرف دوڑے۔ جہاں انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو زخمی حالت میں زمین پر لیٹے دیکھا۔ میں (یعنی گواہ) واپس آ گیا۔ مگر ڈاکٹر محمد اسحاق کو وہاں مولوی صاحب کے ساتھ تانگہ میں چھوڑ آیا۔

جیون گواہ صفائی ۱۱ بیان کرتا ہے کہ پانچ یا چھ ماہ گزرے ہونگے کہ دوپہر کے وقت وہ ڈاکٹر محمد اسحاق کے مکان کے آگے سے گزر رہا تھا تو اس نے ملزم کو ڈاکٹر محمد اسحاق سے گالی گلوچ ہوتے دیکھا۔ گواہ مذکور کے دریافت کرنے پر ڈاکٹر محمد اسحاق نے بتایا کہ ملزم نے اس کی ایک قیمتی دوائی کی شیشی توڑ دی ہے اور یہ کہ ڈاکٹر محمد اسحاق ملزم کو کسی مصیبت میں مبتلا کرائیگا جس سے اس کا بچنا ناممکن ہوگا۔

میں نے اس مقدمہ کو غور و خوض کے ساتھ دیکھا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ الزام ملزم پر ثابت ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اسماعیل گواہ استغاثہ مولوی صاحب کے دفتر میں نوکر ہے، عبد المجید انجمن اہل حدیث (جس کا مولوی ثناء اللہ پریزیڈنٹ ہے) کا سیکرٹری ہے، عبد الرؤف بھی اہل حدیث ہے اور رضاء اللہ مولوی صاحب کا پوتا ہے۔ ملزم اور ان کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ملزم کو حملہ سے پہلے جانتے بھی نہیں تھے ان تمام نے بلا شبہ ملزم کو ہی مولوی ثناء اللہ صاحب کا حملہ آور بیان کیا ہے اور ملزم نے گواہان استغاثہ کے متعلق کوئی بھی ایسی بات ظاہر نہیں کی کہ انہوں نے کیوں ملزم کو جھوٹے طور پر اس مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسحاق کی بابت ملزم نے دشمنی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اسکی یہ کوشش بالکل ناکام رہی اور قیمتی دوائی کی شیشی کے ٹوٹ جانے کا سبب جو جیون گواہ صفائی ۱۱ نے بیان کیا ہے صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ بات بعد میں بنائی گئی ہے۔ اور ڈاکٹر محمد اسحاق پر اس معاملہ میں جرح نہیں کی گئی۔ درحقیقت جو کچھ اُس سے جرح کے دوران میں پوچھا گیا وہ بالکل کسی مختلف بات کی بابت تھا۔ اُس پر جرح کے سلسلے میں یہ ظاہر ہے کہ جو کچھ صفائی کی طرف سے اُس وقت بتایا گیا تھا یہ تھا کہ ڈاکٹر محمد اسحاق کے لڑکے کے سُسر نے پولیس کی مدد سے ڈاکٹر کے گھر کی تلاشی کرائی تھی۔ نعمت بیگ ملزم کے باپ نے بھی گھر کی تلاشی کے سلسلے میں مدد کی تھی۔ ڈاکٹر محمد اسحاق کو ان الفاظ میں پوچھا گیا تھا کہ آیا اُس نے اُس وقت نعمت بیگ کو بدلہ لینے کی دھمکی دی تھی۔ میں کہہ چکا ہوں کہ جیون گواہ صفائی کو صفائی کے اور گواہوں کی فہرست میں نہیں رکھا گیا تھا۔ لیکن ملزم کے باپ کی طرف سے ۲۸- مارچ کو پیش کیا گیا تھا۔ اصل میں جب پہلی مارچ کو ملزم سے پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ اپنی مبینہ شکایات جو کہ اُس کو ڈاکٹر محمد اسحاق کے خلاف ہیں پوری تفصیل سے بتانے کے لئے تیار ہے۔ ملزم نے جواب دیا کہ وہ اس وقت اپنی شکایات بتلانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ استغاثہ کے کسی بھی گواہ کا جھوٹا الزام دینے کا کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔

استغاثہ کے مضمون کی تصدیق ڈاکٹری گواہی بھی کرتی ہے۔ اور جو کچھ صفائی کے گواہوں کی طرف سے بتایا گیا اُس سے اختلاف رکھتی ہے۔ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ ڈاکٹر پوری کی رائے کے مطابق سر کے پچھلے حصے پر زخم کھُری والے جوتے سے نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ بلکہ یہ زخم ٹوکے سے لگایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر نے دو گہرے زخم ایک ہی لائن میں ایک دوسرے سے سوا انچ کے فاصلے پر دیکھے تھے۔ میں نے ٹوکا پی ۳۰ دیکھا ہے جس کی تیز دھار میں دو دندے ہیں۔ یہ دندے غالباً زخموں کے درمیان کے فاصلہ کی وجہ ظاہر کرتے ہیں۔ زخم جو اغلباً ایک ہی ضرب سے لگے تھے۔ جیسا کہ گواہان استغاثہ نے بتایا تھا۔ اسی طرح سے زخم نمبر ۲ اور نمبر ۳ جو کہ ڈاکٹری شہادت کے مطابق ایک ضرب سے لگائے جا سکتے ہیں۔ چشم دید گواہوں کے بیان کے مطابق دوسری ضرب لگنے سے پہلے بابو عبد المجید نے ملزم کے وار کرنے والے بازو کو

بعدالت مسٹر وشن بھگوان ایم ۔ اے ۔ پی ۔ سی ۔ ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

فوجداری مقدمہ نمبر ۱۹۳۸ ۲/۱

مستغیث سرکار بنام ملزم قمر بیگ ولد نعمت بیگ ۔ مغل ۔ عمر ۲۲ سال ۔ لوہار سکنہ امرتسر کٹرہ جہان سنگھ ۔

بجرم ۳۰۷ تعزیرات ہند ۔ تاریخ ارجاع ۳۸/۲/۱۱

فیصلہ

قمر بیگ ولد نعمت بیگ مغل عمر ۲۲ سال لوہار سکنہ امرتسر پر جرم زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند عائد کیا گیا ہے ۔ کیونکہ ملزم نے مولوی ثناء اللہ ۔ لیڈر جماعت اہل حدیث پر قاتلانہ حملہ کیا تھا ۔

مولوی ثناء اللہ حملہ کو یوں بیان کرتے ہیں :

۴ ۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو قریبا دن کے ۴ بجے وہ تانگہ میں سوار ہو کر کٹرہ جہان سنگھ میں جہاں کہ انہوں نے مسجد مبارک میں اہل حدیث فرقہ کو مخاطب کر کے تقریر کرنی تھی جا رہے تھے ۔ ان کے ہمراہ بابو عبد المجید ۔ اسماعیل اور رضا اللہ تھے ۔ تانگہ سے اترنے کے بعد انہوں نے ڈاکٹر محمد اسحاق سے مصافحہ کیا جبکہ اچانک ملزم نے یا رسول اللہ کا نعرہ لگا کر مولوی صاحب کی پیٹھ کی طرف سے ٹوکہ (گنڈاسہ) سے سر کی پچھلی اور داہنی جانب ضرب لگائی ۔ مولوی صاحب حملہ آور کی طرف پھرے تو حملہ آور نے دوسری ضرب لگائی جو پیشانی اور چہرہ پر لگی ۔ مولوی صاحب نے قمر بیگ کو اپنے حملہ آور کے طور پر شناخت کر لیا تھا ۔ تب وہ گر گئے اور تھانہ بی ڈویژن میں لے جائے گئے ۔ جہاں کہ انہوں نے ابتدائی رپورٹ دی ۔ جو اگزیٹ پی ۔ اے ہے ۔ ان کی پگڑی اور کلاہ پی (۱) اور پی (۲) سر کی پچھلی طرف سے چوٹ لگنے کے سبب کاٹے گئے ۔ اور پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے ۔ تھانہ سے وہ ہسپتال میں لے جائے گئے ۔ جہاں پر ان کا ڈاکٹری معائنہ کیا گیا ۔ حملہ کا باعث انہوں نے یوں بیان کیا ہے کہ مخالف پارٹی المعروف خادمانِ عرس نے زیر اہتمام محمد الدین دار بتواریخ ۔ یکم ۔ دوئم سوئم نومبر ۱۹۳۷ء مسجد محمد جان مرحوم میں جلسے کئے اور ان جلسوں میں مولوی ثناء اللہ اور اُن کی پارٹی کے خلاف نفرت پھیلائی وہ اس کو زیادہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے ۔ لیکن ان کو گمان ہے کہ ملزم جس کو وہ اس سے پیشتر جانتے بھی نہ تھے ۔ غالباً مخالف پارٹی کا رکن ہے ۔

مولوی ثناء اللہ کے بیان کی تصدیق کرتے ہیں : ڈاکٹر محمد اسحاق گواہ استغاثہ عـ۲ ۔ عبد الرؤف گواہ استغاثہ عـ۳ ۔ اسماعیل گواہ استغاثہ اور رضا اللہ گواہ استغاثہ اور عبد المجید گواہ جو کہ ہندوستان سے باہر حج کو چلے گئے ۔ انکی گواہی جو مسٹر شوری مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۵۱۲ ضابطہ فوجداری قلم بند کی تھی اس مسل میں منتقل کر دی گئی ہے ۔ انہوں نے بھی ملزم کو حملہ آور گردانا ہے ۔ اور استغاثہ کی کہانی سے جو دوسروں نے بیان کی ہے ۔ اتفاق کرتے ہیں ۔

بابو رام تانگہ ڈرائیور گواہ استغاثہ عـ۸ جو کہ مولوی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو مسجد مبارک تک تانگہ میں لے گیا تھا ۔ وہ بیان نہیں کر سکتا کہ آیا ملزم ہی حملہ آور تھا ۔ سردار گوربچن سنگھ گواہ استغاثہ عـ۸ مجسٹریٹ فرسٹ کلاس جنہوں نے سب جیل کے اندر ۳۸/۱/۸ کو شناخت پریڈ کروائی تھی اور جنہوں نے فرد شناخت پی ۔ ڈی ۔ تیار کیا تھا بیان کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ، اسماعیل اور رضا اللہ نے درست طور پر ملزم کو شناخت کیا مگر بابو رام نے ایک دوسرے آدمی کو پہچانا ۔ سب انسپکٹر گوربچن سنگھ گواہ استغاثہ عـ۹ نے ابتدائی رپورٹ پی ۔ اے قلم بند کی اور مولوی صاحب کی کلاہ اور پگڑی کو قبضہ میں لے لیا ۔ اور ٹوکہ (گنڈاسہ) پی عـ۲ جو کہ عبد المجید نے پیش کیا تھا اسے بھی قبضہ میں لے لیا ۔ اور اُس نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے زخموں کی بھی فرد تیار کی جو پی ڈی ہے ۔ ڈاکٹر پوری گواہ استغاثہ عـ۱ اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال امرتسر نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے زخموں کا ملاحظہ اسی دن شام کے ساڑھے چھ بجے کیا تھا اور انہوں نے مندرجہ ذیل زخم پائے ۔

(۱) ایک گہرا زخم ۸/۱ × ۲ جو کہ ہڈی تک گہرا اور سر کے پچھلے حصہ میں تھا اور سر کے دائیں طرف سے شروع ہوتا تھا ۔ قطار میں اس زخم کے ساتھ اور ۲/۱ کے فاصلہ پر ایک اور گہرا زخم ۸/۱ × ۱ تھا جو کہ ہڈی تک گہرا تھا ۔ ہڈی میں کٹ (قطع) کا نشان تھا جو سلاخ سے معلوم ہوتا تھا ۔

(۲) ایک گہرا زخم ۸/۱ × ۲ ناک کے بائیں اور اوپر کی طرف تھا اور ہڈی تک گہرا تھا جو کہ زیادہ گہرے کٹ کا نشان رکھتا تھا اور نچلے حصہ میں زخم کی گہرائی ۴/۱ تھی ۔

(۳) ایک گہرا زخم ۸/۱ × ۱ جو ۲/۱ گہرا اور ترچھا تھا اور بائیں ابرو کے اندر کی طرف لگا ہوا تھا ۔

یہ زخم ڈاکٹر صاحب کی رائے کے مطابق ٹوکہ سے لگائے جا سکتے ہیں اور وہ تازہ تھے ۔ لیکن پنڈت دیو دیال پروسیکیوٹنگ انسپکٹر گواہ استغاثہ عـ۱۱ بیان کرتے ہیں کہ ملزم اُن کے روبرو بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء دن کے دس بجے کلکتہ کے دو سپاہیوں نے پیش کیا اور اُن کے پاس چٹھی P/H کمشنر آف پولیس کلکتہ کی تھی ۔ اور ملزم نے اپنا منہ چادر سے لپیٹا ہوا تھا کیونکہ اسکی شناخت ہونی تھی ۔ اس لئے گواہ نے اسکو تلقین کی تھی کہ وہ چہرہ کو چھپائے رکھے اور اس معاملہ کے بارے میں چٹھی P/H پر ایک نوٹ دیا تھا ۔

ملزم حملہ کرنے سے انکار کرتا ہے اور اپنی غیر حاضری ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اُس دن جس دن کہ حملہ ہوا تھا کلکتہ میں تھا اور امرتسر سے وہ پہلی نومبر کو رات کی گاڑی میں روانہ ہو گیا تھا ۔

کل گیارہ گواہان صفائی میں گزرے ہیں ۔ پہلے چھ گواہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب پر حملہ ہوتے دیکھا تھا ۔ اور ملزم حملہ آور نہیں ہے اور ہتھیار جو استعمال کیا گیا تھا وہ ٹوکہ نہیں تھا بلکہ لوہے کی گھنڈی والا جوتا تھا ۔ مگر ملزم کی غیر حاضری ثابت کرنے کی خاطر تین گواہان نے صفائی

(بقیہ مضمون از صفحہ ۹)

۳ بجے گاڑی چھوٹ جاتی ہے۔ اب اگر کوئی جانے والا ۳ بجے اسٹیشن پر آئے تو اوس کو گاڑی نہیں مل سکتی اس لئے کہ ٹکٹ لینا ضروری ہے اور کبھی اوس سے زیادہ کام کرنا ہوتا ہے۔ پس اسی طرح اذان کے قبل غسل وغیرہ سے فارغ ہوجانا چاہئے۔ تاکہ خطبہ میں اطمینان سے شرکت حاصل ہو۔ جیساکہ تمام صحابہ کرام کا عمل تھا۔

اب جمعہ کے بارہ میں جو حدیثیں ہیں اون کو ملاحظہ کیا جائے۔ عن سہل بن سعد قال ماکنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ۔ ابن ماجہ۔

وعن سہل بن سعد قال ماکنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ۔ متفق علیہ۔ وفی روایۃ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ۔ سہل بن سعد سے ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ قیلولہ اور کھانا نہیں کھاتے تھے مگر بعد جمعہ کے۔

اور ایک روایت میں ہے زمانہ میں رسول اللہ صلعم کے یعنی قبل جمعہ دونوں کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوگیا کہ جمعہ بعد زوال کے فوراً ہوتا تھا

ابن ماجہ ومسلم۔ یعلی بن الحارث سمعت ایاسا عن سلمہ بن الاکوع عن ابیہ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم نرجع فلا نری للحیطان فیئا نستظل بہ۔

(ترجمہ) یعلی بن حارث نے فرمایا کہ میں نے ایاس بن سلمہ سے سنا اور وہ اپنے باپ سے کہ ہم لوگ جمعہ کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے۔ پھر واپس جاتے لیکن دیوار کے نیچے اتنا سایہ نہ پاتے کہ آرام سے چلے جاتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوپہر ڈھلنے کے بعد ہی خطبہ شروع ہوتا تھا۔ ورنہ خطبہ اور نماز دونوں ختم ہونے کے بعد ضرور اتنا سایہ ہوتا جس میں چلے جاتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ زمانہ گرمی کا تھا ورنہ سایہ کی ضرورت نہ ہوتی۔

عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ انہ کان یؤذن یوم الجمعۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الفئ مثل الشراک۔ (ترجمہ) عبد الرحمن اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ جمعہ کے دن اذان رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں اوس وقت کہتے تھے جبکہ تسمہ کے برابر سایہ آجاتا تھا اس سے تبکیر جمعہ ثابت ہوتی ہے۔

مالک عن عمہ ابی سہیل بن مالک عن ابیہ انہ قال کنت اری طنفسۃ لعقیل بن ابی طالب یوم الجمعۃ تطرح الی جدار المسجد الغربی فاذا غشی الطنفسۃ کلہا ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب فصلی الجمعۃ قال ثم نرجع بعد صلوۃ الجمعۃ فنقیل قائلۃ الضحاء۔

(ترجمہ) مالک اپنے چچا ابی سہیل سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مسجد کی دیوار غربی کے پاس عقیل بن ابی طالب کی چٹائی بچھی رہتی اوس کو میں برابر دیکھتا رہتا جب سایہ اوس پر پورا آجاتا تو عمر بن الخطاب نکلتے اور جمعہ کی نماز پڑھاتے پھر ہم لوگ جمعہ کے بعد چاشت کا قیلولہ کرتے۔

ضحاء وقتیکہ قریب نصف شدن رسد روز منتہی الارب

اس حدیث سے بھی جمعہ بعد زوال فوراً ثابت ہوتا ہے۔

مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابن ابی سلیط ان عثمان بن عفان صلی الجمعۃ بالمدینۃ وصلی العصر بملل۔ قال مالک وذالک للتہجیر وسرعۃ السیر۔ قال مالک وبینہما اثنان وعشرون میلاً۔ وقال بعضہم اسم موضع سبعۃ عشر میلاً من المدینۃ وقال البعض انہ علی ثمانیۃ وعشرین میلاً من المدینۃ

(ترجمہ) مالک عمرو بن یحیی مازنی سے وہ ابن ابی سلیط سے کہ عثمان بن عفان نے جمعہ کی نماز مدینہ میں پڑھی اور عصر ملل میں پڑھی۔ مالک نے فرمایا کہ یہ تہجیر اور سرعت سیر کے سبب سے تھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ملل ایک موضع ہے جو مدینہ سے بائیس میل پر واقع ہے۔ اور بعض نے کہا کہ سترہ میل پر ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اٹھائیس میل پر واقع ہے (موطا)

عن سلمۃ بن الاکوع قال کنا نجمع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا زالت الشمس ثم نرجع نتبع الفئ۔ (ترجمہ) سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم جمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آفتاب ڈھل جاتا پڑھتے۔ پھر مکان جاتے وقت سایہ تلاش کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اتنے سویرے ہوتا تھا کہ دیوار کا سایہ مشکل سے ملتا۔ تبکیر کی وجہ سایہ نہیں ملتا تھا۔ مسلم میں ہے۔

عن جابر کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے پھر مکان جاتے خود آرام کرتے اور اپنے جانوروں کو بھی آرام دیتے اور چارہ کھلاتے۔

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس (ترجمہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھتے جونہی آفتاب ڈھلتا۔

وقال الامام البخاری وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس واستدل بلفظ راح واعلی ان ذالک بعد الزوال وذہب الیہ بعض الصحابۃ منہم عمرؓ وعلیؓ ونعمان بن بشیر وعمرو بن حریث

وذکر الحافظ ابن حجر فی فتح الباری عن ابن عباس قال فلما کان یوم الجمعۃ وزالت الشمس خرج عمر فجلس علی المنبر۔

ابن عباس سے ہے کہ جب جمعہ کے دن ہوا اور آفتاب ڈھل گیا حضرت عمر نکلے (گھر سے) اور منبر پر بیٹھے۔

واما علی فروی ابن ابی شیبۃ من طریق ابی اسحاق انہ صلی خلف علی اذا زالت الشمس۔ باسناد صحیح

(ترجمہ) لیکن علی تو ابن ابی شیبہ ابو اسحاق کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے علی کے پیچھے نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا۔ باسناد صحیح۔

وایضا من طریق ابی رزین قال کنا نصلی مع

پکڑ لیا تھا۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ کیوں دوسری ضرب سے زیادہ نقصان نہ پہنچایا
صفائی کی کہانی میں نقص اور ناممکنات بھی ہیں۔ صفائی کے چھ گواہوں نے بتایا کہ انہوں نے اوروں کے ساتھ حملہ دیکھا تھا۔ اُن میں سے کچھ حملہ آور کے پیچھے دوڑے لیکن پھر بھی حملہ آور بھاگ گیا۔ جو کہ ناممکن ہے۔ گواہوں میں سے کسی نے بھی سوائے اسکے کچھ نہیں بتایا کہ حملہ آور ملزم سے زیادہ موٹا اور لمبا تھا۔ یہ بات بعد میں بنائی گئی ہے۔

غیر حاضری کی شہادت بالکل مہمل ہے۔ یہ بات کہ ۸ ½ تیسرے درجہ کی ٹکٹیں یکم نومبر ۱۹۳۸ء کو جاری کی گئی تھیں بذات خود یہ ظاہر نہیں کرتی کہ ملزم اُن لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے ٹکٹیں لیں۔ رحیم بخش گواہ صفائی نمبر ۲ ملزم کا ہمسایہ ہے۔ اس لئے وہ اسکو بچانا چاہتا ہے۔ اس طرح کلکتے والا گواہ غلام رسول ملزم کے باپ کا ایک دیرینہ دوست ہے وہ میری تسلی نہیں کر سکا کہ کیونکر اُسکو نومبر کی تین تاریخ یاد ہے جس دن کہ ملزم کا کلکتے پہنچنا بیان کیا جاتا ہے

گواہ صفائی نمبر ۱ بشیر احمد جو کہ سمن کے ذریعے طلب نہیں کیا گیا کی شہادت بھی مضحکہ انگیز ہے۔ اُس نے یہ تسلیم کیا کہ عموماً وہ اپنی دکان ۶ بجے سے پہلے نہیں چھوڑتا۔ لیکن اُس دن وہ دکان سے ۴ بجے چلا گیا۔ کیونکہ اُسکے مہمانوں نے اُسے گھر بلایا تھا۔ لیکن بجائے مہمانوں کے پاس جانے کے وہ ڈاکٹر محمد اسحاق کی بیٹھک پر شطرنج کھیلنے چلا گیا۔

وکیل صفائی نے میری توجہ مولوی ثناء اللہ کے ابتدائی بیان اور دوسرے بیان جو کہ انہوں نے عدالت میں دیا کے اختلاف کی طرف دلائی ابتدائی رپورٹ کے مطابق مولوی صاحب کا بیان ہے کہ اُن کو صرف ایک ضرب لگی لیکن انکا عدالتی بیان اور دوسرے گواہوں کی شہادت یہ ہے کہ انکو دو نمایاں ضرب لگیں۔ کیفیت پولیس جو کہ مولوی ثناء اللہ کی رپورٹ کے نیچے لکھی گئی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولیس آفیسر جس نے رپورٹ مرتب کی تھی۔ اُس نے بھی خود دو زخموں کی موجودگی نوٹ کی ہے اور زخموں کی فرد میں جو کہ اسی پولیس افسر نے تیار کی تھی۔ دونوں زخموں کا واضح طور پر ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر نے اُس دن سوا چھ بجے شام ان زخموں کا ملاحظہ کیا۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا کہ دونوں زخم شروع ہی سے موجود تھے۔ یا تو مولوی صاحب دوسری ضرب کے لگنے کے بیان کرنے کو ابتدائی رپورٹ میں درج کروانا بھول گئے ہونگے کیونکہ اُس وقت ان پر ایک تکلیف دہ حالت طاری تھی یا ابتدائی رپورٹ کے لکھنے والے آفیسر نے سہواً چھوڑ دیا ہوگا۔

اس لئے مجھے یہ کہنے میں ذرہ بھر بھی تامل نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر حملہ کرنے والا ملزم کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور اس کا ارادہ مولوی صاحب کو قتل کرنا تھا۔ ملزم نے حملہ کا آغاز یا رسول اللہ کا نعرہ لگا کر کیا۔ یہ نعرہ ایک تنگ دل متعصبانہ خیالات رکھنے والے کا ہوتا ہے جس کا یہ اعتقاد ہو کہ وہ ایک نیکی کا کام کر رہا ہے۔ اس نے پہلی ضرب اپنے دونوں ہاتھوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے جسم کے اہم ترین حصہ پر لگائی اور جب مضروب اس کی طرف پھرے اُس نے دوسرا وار کیا۔ پہلے وار کی شدت کلاہ اور پگڑی نے جو کہ مولوی صاحب نے پہنی ہوئی تھی نے کم کردی اور دوسرے وار کا زور عبدالمجید گواہ کی مداخلت نے کم دیا تھا۔ ان حالات کے باوجود دونوں صورتوں میں ہڈی کٹ گئی۔ جرم جس کا ملزم مرتکب ہوا ہے دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند کی زد میں آتا ہے

میں ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملزم قمر بیگ کو مجرم گردان کر ۴ سال قید بامشقت کا حکم صادر کرتا ہوں۔

(سُنایا گیا)

(دستخط) وشن بھگوان

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

[illegible]

فتاویٰ

تعاقب ۱۵- محرم الحرام سنہ رواں کے پرچہ اہلحدیث میں تعاقب دیکھا کہ عیدین میں منبر پر آنحضرتؐ سے خطبہ دینا ثابت ہے وہ تعاقب صحیح نہیں۔ کیونکہ امام ترمذی خود اس حدیث کو بیان کرکے اخیر میں لکھتے ہیں۔ والمطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقال انہ لم یسمع من جابر - اسی سند سے ابوداؤد میں ہے لہٰذا اس ضعیف حدیث سے استدلال پکڑنا صحیح نہیں اس کے خلاف احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ میں ہے عن طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید فبدأ بالخطبۃ قبل الصلوٰۃ فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنۃ اخرجت المنبر فی یوم عید ولم یکن یخرج فیہ فقال ابو سعید اما ھذا فقد ادیٰ ما علیہ (منتقیٰ)
اسی حدیث کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا ہے بخاری شریف میں باب الخروج الی المصلیٰ بغیر منبر نیل جلد ۳ صک۳ فتح الباری ج ۲ ص۳ فی روایۃ ابن حبان فینصرف الی الناس قائماً فی مصلاہ ولابن خزیمۃ فی روایۃ خطب یوم عید علیٰ رجلیہ۔ اس کے بعد فتح الباری میں لکھا ہے۔ وھذا مشعر بانہ لم یکن بالمصلیٰ فی زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر ویدل علیٰ ذٰلک قول ابی سعید فلم یزل الناس علیٰ ذٰلک حتی خرجت مع مروان ومقتضیٰ ذٰلک ان اول من اتخذہ مروان - اور سبل السلام ص۱ میں تحت حدیث ابی سعید لکھا ہے۔ فیہ دلیل علیٰ انہ لم یکن فی مصلاہ منبر وقد اخرج ابن حبان فی روایۃ خطب یوم عید علیٰ راحلتہ وقد ذکر البخاری فی تمام روایتہ عن ابی سعید ان اول من اتخذ المنبر فی مصلی العید مروان سفر السعادت مصری ص۱ میں ہے۔ وکان اذا فرغ من الصلوٰۃ قام وخطب قائماً ولم یک ثم منبر لکونہ دفی الحدیث الصحیح فنزل نبی اللہ وھذا یدل علیٰ انہ کان یخطب علیٰ نل لو صنعتہا ومکان مال یقوم مقام المنبر وروی فی بعض الاحادیث علیٰ راحلتہ وفی الصحیحین من جابر ثم قام متوکاً علیٰ بلال۔

تعاقب سوال نمبر ۱۰۷ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ آیت کے بھول جانے یا آیت کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو کرے۔ ابوداؤد ص۱۳ میں ہے۔ عن المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلعم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئاً لم یقرأ ٭ فقال لہ رجل یا رسول اللہ صلعم ترکت آیۃ کذا وکذا فقال لہ رسول اللہ صلعم ھلا اذکرتنیہا قال کنت اراھا نسخت اس کے بعد آپ نے سجدہ سہو نہیں کیا اور نہ حکم دیا سجدہ کرنے کا۔

(خاکسار سلیمان از منتو والہ - فیروز پور)

س ۱۲۵ ایک عورت کسی دنیاوی غرض کیلئے یا محض نکاح فسخ کرانے کیلئے اپنی رضامندی یا والدین کے مجبور کرنے سے عدالت میں جاکر اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں عیسائن یا سکھنی ہوں یا اسلام کے ماسوا کسی اور مذہب کی طرف اپنے آپکو منسوب کرے حالانکہ اسلام سے متنفر نہیں اور جسکا بین ثبوت یہ ہے کہ وہ بلحاظ اسلام کسی اور مذہب کے لوگوں سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہیں کرتی اور نہ انہیں شمولیت حاصل کرتی ہے۔ کیا اس کلمۂ کفر کے کہنے سے اسکا نکاح شرعاً فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں کیا اسکا کلمۂ کفر ان آیات پر محمول ہو یا نہیں (۱) اذا جاءک المنٰفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنٰفقین لکٰذبون۔ (۲) ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین ٭ (۳) قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (۴) من کفر باللہ من بعد ایمانہٖ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان حالانکہ آیات مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فقط اٰمنا واسلمنا وکفرنا وعصینا کہنے سے مومن یا کافر نہیں ہو سکتا باوجود زبان سے مومن ہونے کا دعوہ کرے اور دل میں کفر ہو یا دل میں ایمان ہو اور زبان پر کفر بخلاف اسکے قائل کے حالات اور اس کی علامات ظاہریہ سے ہی پورا پتہ چل سکتا ہے۔ جیسا کہ آیہ فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعوھن الی الکفار سے واضح ہے کہ اگر مہاجرات امتحان میں اگر مومنہ ثابت ہوجائیں تو کفار سے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے جسکی وجہ سے انہیں کفار کی طرف لوٹانا منع ہے۔ لیکن اگر وہ امتحان میں ناکام رہیں اور مومنہ ثابت نہ ہوسکیں تو انہیں کفار کی طرف لوٹا دینے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس صورت میں ان کا نکاح کفار سے نہیں ٹوٹتا۔ ظاہر ہے کہ جب محض زبان کو آمنا کہنے پر کفار کا نکاح نہیں ٹوٹتا تو مسلم کا نکاح طوعاً وکرہاً محض زبانی ارتداد سے کیسے ٹوٹ سکتا ہے جبکہ اسکے دل میں ایمان موجود ہو حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ لاطلاق ولاعتاق فی اغلاق رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔ ان آیات اور احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا نکاح کیسے فسخ ہوسکتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ وہ اسلام ہی میں رہتی ہے اور اس پر کفر کا کوئی اور کام نہیں پایا جاتا۔ سوائے اس کلمہ کے جو عدالت کے روبرو کہہ کر نکاح فسخ کراتی ہے۔ بعدہٗ اپنے مسلم خاوند کے سوا کسی اور مسلم سے نکاح کرلیتی ہے۔ حالانکہ حدیث وارد ہے عن ابن عباس قال اسلمت امرأۃ علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجہا الاٰخر وردّھا الی زوجہا الاول (رواہ ابوداؤد)
علماء کو اس بارہ میں اظہار خیالات کا حق حاصل ہے۔

(سید حیدر شاہ از چک سنگھ والا - شیخوپورہ)

ج ۱۲۵ قلبی کیفیت کو سوائے خدائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے ہم ظاہر پر حکم لگانے کے مامور ہیں چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومناً - یعنی بظاہر جو سلام کہے تم اسے مت کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ اسی موقع پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

الجمعة فاحيانا نجمع فيشا واحيانا لا نجد.
فا محمول على المبادرة او التاخير قليلا.

اور نیز ابی رزین سے ہے کہ ہم لوگ علی کے ساتھ
پڑھتے تو کبھی سایہ پاتے اور کبھی نہیں پاتے۔
بوجہ مبادرت کے یا قدرے تاخیر کے ساتھ۔

دیث بالا سے معلوم ہو گیا کہ بعد زوال فوراً جمعہ پڑھا جاتا تھا۔
شیخ رحمہ اللہ در جمعہ گفتہ ایں حدیث دلیل
بر مذہب امام احمد است کہ لیکن مقصود بیان اہتمام
است و تبکیر بدان تا اول وقت برسند انتہی۔
سفر سعادت در مفاتیت باز دہم جمعہ گفت نماز
در وقت استوی روز جمعہ مکروہ نیست چنانکہ در
ائر ایام مکروہ است۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ
روایت مے کند کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ
داشت نماز نیم روز را الا روز جمعہ۔ وفرمود دوزخ
دریں وقت مے افروزند ہر روز الا روز جمعہ۔
حدیث صحیح وارد شدہ است نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوٰة نصف النهار
حتی تزول الشمس الا يوم الجمعة۔ مسك الختام
في الحاشية على الدارقطني ۔ حاصل الكلام ان
صلوٰة الجمعة بعد الزوال ثابتة من الاحاديث
الصحيحة الصريحة غير محتمل التاويل وما قبل
الزوال فجائز ايضا۔ وبه يقول احمد واسحاق و
جماعة من السلف رحمهم الله تعالى۔
والله اعلم وعلمه اتم۔

(باقی آیندہ)

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ

حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ
ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصلی عربی الفاظ
ہیں دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ خصوصاً
خطیبوں اور امامان مساجد کیلئے بہت مفید ہے۔
قیمت ۱۲ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

اعیان اہلحدیث | اخبار کی اشاعت بڑھانے میں پوری طرح کوشش کریں۔ ہر خریدار اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ایک ایک نیا خریدار بنائے۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے چند دنوں میں ہی اخبار کی اشاعت دگنی ہو سکتی ہے۔

شکریہ معاونین | احباب ذیل نے اہلحدیث کیلئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ منیجر ان کے اخلاص کا تہ دل سے شکر گزار ہے۔ امید ہے اور احباب بھی "اہلحدیث" کی اشاعت میں کوشاں رہیں گے

ایم عبد الستار صاحب ۲ خریدار۔ حاجی امیر الدین صاحب۔ ابو الحلیم احمد حسین صاحب۔ جناب حاجی احمد شہید اجو۔ حکیم اللہ بخش صاحب مستری غلام محمد صاحب۔

مجموعہ مہدویہ | یہ مجموعہ کتب ایک ایسے مصنف کی تصنیف ہے جو علوم ظاہریہ کی نسبت بڑی صفائی سے معترف ہے کہ

میری ظاہری تعلیم کا سرمایہ اردو کی چوتھی کتاب تک ہے ... میں صاف کہتا ہوں مجھے جملہ فعلیہ وخبریہ کی خبر نہیں۔ (کتاب ام القرآن ص۳)

با ایں ہمہ بضاعت علیہ آپ اپنا تعارف ان القاب سے کراتے ہیں:۔

مامور من اللہ نائب رسول اللہ۔ خلیفۃ اللہ
مہدی کلام اللہ محمد عبد اللہ تیماپوری ریاست
حیدر آباد دکن۔

یہ مراتب کمال آپ کو صرف مرزا صاحب قادیانی کے تعلق سے ملے ہیں ——— یہ مجموعہ کتب ہم کو ان کے ایک مبلغ عبد القادر صاحب افغانی اس غرض سے دے گئے ہیں کہ ہم ان پر ریویو کریں۔ کتب کے نام یہ ہیں:۔

ام القرآن عظیم۔ تقدیر آسمانی۔ معراج آسمانی ظہور امام مہدی۔ مکاشفہ شدوں کے حالات۔ فرقان انجیل وقرآن کا مقابلہ۔ مناظرہ مہدی۔ حقیقت النبیین شہادات آسمانی۔ طوفان کفر۔ شان نور خداوندی۔

خوبی ان کتب کی یہ ہے کہ ہم ان کو سمجھ نہیں سکے۔ قیمتیں جن پر لکھی ہیں ہم نے ناموں کے نیچے لکھ دی ہیں بعض کی قیمتیں مرقوم نہیں۔ پتہ:۔ مولوی عبد اللہ مقام تیماپور ضلع گلبرگہ۔ ریاست حیدر آباد دکن۔

مہلت یافتگان نوٹ کرلیں | اگرچہ پہلی حضرات کو پہلے اطلاع دی جا چکی ہے تاہم مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل خریدار جلد از جلد اپنی قیمت اخبار بھیجدیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۴۱۹ - ۵۵۸۶ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۲۳۳
۱۱۲۷۲ - ۱۱۳۴۲ - ۱۱۳۴۴ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۹۴
۱۱۸۳۲ - ۱۱۹۵۰ - ۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۱۱۲
۱۲۱۵۷ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۲۱۶

پھر وی پی واپس | یکم اپریل کا پرچہ جنکو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان کے نمبر سابقہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے بعض احباب کی طرف سے وی پی واپس موصول ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد قیمت اخبار بھیجدیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

اعانت رسالہ شمع توحید | از مستری محمد اسمٰعیل کرم الٰہی صاحب منڈی کے بیریاں ۸ر
میزان ۰۰-۷-۲۲ روپے۔ ملاحظہ ہو پرچہ سابقہ۔

مقدمہ فنڈ | جناب محمد رفیق صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ۰۰-۱۲-۱۹ روپے۔ بعد خرچ سابقہ بقایا ۲-۰-۴۶۷
میزان ۳-۲-۴۸۷ روپیہ۔ خرچ از ۳ تا ۹ اپریل ۰۰-۵-۲۴۔ بقایا ۳-۱۳-۴۶۲ روپیہ
(پرچہ سابقہ ملاحظہ ہو)

عید آنہ فنڈ | از مولوی قادر بخش صاحب ڈیرہ دین پناہ ۹ر

جنازہ غائب | مولوی گوہر علی موضع سیدی ونڈ ضلع امرتسر بعارضہ بخار نمونیا مورخہ ۲۴۔ مارچ ۳۶ء کو فوت ہو گئے۔ مرحوم نہایت نیک، متقی، پرہیزگار تھے اور پکے موحد تھے۔ ناظرین کرام کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرله وارحمه۔ (محمد حسین سوداگر ہڈی از شاہجہانپور)

ملکی مطلع

لکھنؤ میں مدح صحابہ کا فیصلہ

ے نیک نام رفتگاں ضائع مکن
تابماند نام نیکت برقرار

عرصہ سے لکھنؤ کے شیعہ سنی باشندوں میں جو نزاع چلی آتی تھی۔ آخر اس کا فیصلہ شائع ہو گیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو کمیٹی اس کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی اس نے جو رپورٹ پیش کی گورنمنٹ نے اسکی تصدیق کر دی۔ رپورٹ کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

علی الاعلان مدح صحابہ کرنے سے شیعوں کی دلآزاری ہوتی ہے اسلئے شارع عام پر نہ کی جائے:

ہمارے خیال میں کمیٹی نے دلآزاری ہونے اور دلآزاری کرنے میں فرق نہیں کیا۔ ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ لکھا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ مسٹر سید محمود جسٹس ہائیکورٹ الہ آباد (یوپی) نے ایک فیصلہ میں دلآزاری کرنے اور دلآزاری ہونے میں بہت اچھا فرق کیا تھا۔ جس کا قصہ یہ ہے کہ مولانا شبلی مرحوم نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ حکام سے کوئی بات سرسری کی جائے تو وہ اس پر کر کے بہت بانیک نتیجہ نکال لیتے ہیں فرمایا مجھ سے ایک دفعہ جسٹس سید محمود نے پوچھا تھا کہ شیعوں کی اذان میں جو جملہ اشھد ان علیا ولی اللہ کہا جاتا ہے سنی اس کو دلآزاری کا موجب جان کر خفا ہوتے ہیں کیا اسکو بند کر دینا چاہئے مولانا مرحوم نے فرمایا مجھے اس کا کوئی علم نہ تھا کہ ان کے ہاں کوئی اپیل اس قسم کی آئی ہوئی ہے جس میں سنیوں نے اس جملہ کو دلآزار سمجھ کر بند کرانے کی درخواست کی ہے میں (مرحوم) نے کہا کہ اس میں بندش کی کوئی وجہ نہیں شیعوں کی نیت دلآزاری کرنے کی نہیں ہوتی بلکہ اپنا مذہبی فعل ادا کرنے کی ہوتی ہے۔ شیعوں کی اذان میں اگر اس جملے کا استعمال بند کر دیا جائے تو کل کو غیرمسلم ساری اذان کو دلآزاری قرار دے کر بند کرنے کی درخواست کر بیٹھے تو کیا مسلمانوں کی اذان بند کر دی جائیگی فرمایا میں نے تو ایک بات سرسری طور پر کہدی تھی۔ مگر جسٹس محمود کے دل میں بیٹھ گئی انہوں نے اسی اثر کے ماتحت سنیوں کی اپیل خارج کر دی اور لکھ دیا کہ شیعہ کی نیت دلآزاری کرنے کی نہیں ہے۔ بلکہ اپنے فریضہ مذہبی کو ادا کرنے کی ہوتی ہے۔

ٹھیک اسی طرح چاہئے تو یہ تھا کہ سنیوں کے فعل (مدح صحابہ) کو بھی مذہبی حکم کی ادائیگی سمجھ کر جائز رکھا جاتا نہ کہ ممنوع قرار دیا جاتا۔ علم اصول میں لزوم اور التزام میں فرق کیا گیا ہے وہ اسی بنا پر ہے مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

لکھنؤ کے اہل سنت کو چاہئے کہ وہ جسٹس محمود کا فیصلہ نکلوائیں اگر ہو سکے تو اس سے کام لیں۔ اگر زبانی کہنے سے گورنمنٹ نہ مانے تو بصیغہ دیوانی گورنمنٹ پر مقدمہ چلائیں انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

خطرہ ہے اس فیصلے کا نتیجہ بہت بُرا پیدا ہوگا۔ ہندو انسداد گاؤکشی پر تلے ہوئے ہیں، پنجاب کے سکھ بندش اذان پر کمر بستہ ہیں۔ اگر یہ سب لوگ اس فیصلے سے فائدہ اٹھائیں تو عجب نہیں۔ اس لئے ہندوستان کے سب اہل سنت کو اس کے متعلق متفقہ آواز اٹھانی چاہئے۔ ؎

خدا شرے بر انگیزد کہ در آں خیر ما باشد

دنیا کو آیندہ جنگ کا خطرہ

جرس فریاد مے دارد کہ بر بندید محملہا

دنیا بڑی تیزی کے ساتھ حرکت کر رہی ہے۔

ابھی کل کی بات ہے کہ جنگ عظیم کے بعد جرمن حکومت پر یہ شرط لگائی گئی تھی کہ ایک لاکھ فوج سے زیادہ نہ رکھے۔ یہ شرط اس وقت تو اس نے بادل ناخواستہ مان لی۔ لیکن جیسا عہد غیور قوم ایسی ذلت کو گوارا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اس نے آہستہ آہستہ ایسا سر اٹھایا کہ اب وہ بزبان حال اپنے حریفوں کے حق میں یہ شعر پڑھتی ہے ؎

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی لو دھیر بیٹھے
سنا ہے ان کو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے

گزشتہ دنوں میں حکومت جرمنی نے بعض ایسی حرکات کی ہیں جن میں سے ایک حرکت بھی لڑائی کی آگ بھڑکانے کو کافی ہو سکتی ہے مگر برطانیہ۔ فرانس وغیرہ بڑی متانت سے خاموش ہیں۔ مگر حکومت جرمنی کو ان کی خاموشی سے مزید دلیری ہو رہی ہے۔ اس موقع پر ہمیں عرب کا ایک شعر یاد آگیا ہے۔ جس سے عرب جاہلیت کی جنگی ذہانت کا پتہ ملتا ہے کہ وہ اپنے مخالف کی کوئی ایسی حرکت بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے جو ان کی توہین کی موجب یا مشعر ہو۔ شاعر کہتا ہے ؎

جاء شقیق عارضا رمحہ
ان بنی عمک فیھم رماح

یعنی دیکھو لوگو شقیق ہاتھ میں نیزہ جھکائے چلا آتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہم نہتے ہیں اس سے کہہ دو کہ ہم میں (بھی) نیزے موجود ہیں یعنی ہم تیری اس حرکت کو محسوس کرتے ہیں کہ تو ہمیں ذلیل جانتا ہے اور لڑائی سے جی چرانے والا سمجھتا ہے۔ ہم لڑائی سے کبھی نہیں رُکتے۔

اسیطرح جرمن قوم کی چھیڑ خانی شقیق کے نیزہ نکالنے سے بہت زیادہ موجب اشتعال ہے۔ مگر برطانیہ، فرانس وغیرہ اس کو عرب شاعر کی طرح للکارتے نہیں ہیں کہ ہم میں بھی اتنی طاقت ہے کہ تجھے سیدھا کر دیں۔ دیکھیں اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

وزیر خارجہ برطانیہ نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم جنگ سے محترز رہیں گے تاوقتیکہ ہماری حق تلفی نہ ہو۔ بیشک یہ اصول صحیح ہے لیکن مخالف طاقتوں کا ادھر ادھر ہاتھ بڑھا کر اپنی طاقت کو بڑھانا بھی ایک معنی سے حق تلفی ہے۔

جنگ یورپ اگرچہ سپین میں عرصہ سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں جنگ عمومی کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس لئے ۲۰۔ مارچ کے اخبار "پرتاپ" میں کسی نجومی پنڈت کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی کہ ماہ مئی میں عالمگیر جنگ شروع ہو جائیگی۔ خدا خیر کرے

۲

از سرشتہ مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۲ — نمبر مقدمہ ۹۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نوردین ولد جھنڈا گوجر ساکن یوسف پور چک بہاؤ الدین تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے۔ لہٰذا مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۲۶/۴/۳۵ بمقام شکرگڑھ حاضر بورڈ مذکور آویں۔ (تحریر ۲۶/۳/۳۵)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

۳

از مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۲ — نمبر مقدمہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی لکھو ولد کشمیری مل ذات مہاجن ساکن چک قلندریاں نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے اور بورڈ مذکور نے تاریخ سماعت ۲۲/۴/۳۵ بمقام شکرگڑھ مقرر کی ہے۔ لہٰذا تاریخ مقررہ پر پھومن نمبردار ذات گوجر ساکن تجلی پور تحصیل شکرگڑھ مقروض کے تمام متعلقہ ساہوکاران یا دیگر متعلقہ اشخاص حاضر بورڈ مذکور آویں۔ (تحریر ۶/۳/۳۵)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

حزب الاعظم از ملا علی قاری صاحب مرحوم (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبانِ اُردو۔ آخر میں کل نماز وغیرہ بھی شامل۔ قیمت ۱۰/

حزب المقبول قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے مترجم۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ جلد منگوائیں۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابیں

حیات طیبہ از قلم مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے مکمل و مفصل حالات از پیدائش تا وفات درج کئے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد کے اسباب اور لڑائیوں کے حالات درج کئے ہیں۔ نیز مولانا شہیدؒ کے مرشد حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات درج کئے ہیں۔ جدید اڈیشن ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲/ روپے۔ محصول علیحدہ۔

حیات حافظ یعنی حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ کے حالات۔ قیمت ۶/

حیات خسرو۔ حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلویؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۶/

تذکرہ مشاہیر عالم جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں:۔ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر بن عوام۔ عبداللہ بن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ جالینوس۔ مانی۔ سائڈین۔ والعبی۔ علاء الدین حسین۔ حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن تومرت مہدی البرقی۔ ابو عثمان سعید۔ ابن مسیح سبا تائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابوالاسود دولی۔ احمد بن طولون۔ ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ ذبیانی۔ اسکندر اعظم۔ سمسون۔ ابن قرا قرشا مغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد بن عبداللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی مجوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ محمد علی پاشا۔ ابو جعفر منصور۔ ابودلامہ شاعر۔ مسجد اقصیٰ۔ صلیبی جہاد۔ قیمت مجلد عہ/

نجد و حجاز مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اُردو ترجمہ۔ نجد کی تاریخ۔ نجدی قوم کے عادات و خصائل اور ان کی مذہبی حیثیت و حالت۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن کے سوانح شریف حسین کے حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ شہنشاہ عالمگیرؒ کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ مخالفین کے بے بنیاد خلاف عقل اور غلط الزامات کا جواب بھی ہے۔ جو کہ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶/

سفرنامہ بلاد اسلامیہ از حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری۔ آپ گھر بیٹھے عالم اسلام کے حالات اور وہاں کے طرز معاشرت، تہذیب تمدن، مشاغل علمی اور دیگر ضروری حالات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ قیمت ۱۲/

(۴۵۹)

سفرنامہ روم مصر شام از مولانا شبلی مرحوم۔ مولانا کا ان ممالک میں جانا اور راستے اور وہاں کے حالات کا قلمبند کرنا۔ عہ/

تاریخ مکہ معظمہ جو ہر کلمہ گو مسلمان کے لئے مفید ہے ضرور منگوائیں۔ قیمت ۳/

تاریخ بنی اسرائیل بنی اسرائیل کے حالات اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت ۹/

تاریخ ابلیس اس کا مطالعہ بھی ہر مسلمان کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۴/

سوانح بخاری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح۔ قیمت صرف ۱/

مشاہیر امت مشہور صحابہ کرام اور آئمہ دین اور ہر فن کے مشہور اماموں کا ذکر ہے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶/

پیروی صحابیات پنجابی نظم میں صحابہ کرامؓ کی بیویوں کے حالات زندگی۔ قیمت رعایتی ۸/

اخبار اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو چار چاند لگائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ء

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ـلعـہ

عام خریداران سے " ـہ

" " ششماہی ـعہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

شاعر کا خطاب انسان سے

(از قلم محمد جعفر سلیم پرتاب گڈھی تلمیذ حضرت زیبا ناروی)

تجھ کو انسان بنایا ہے خلافت کے لئے
باندھ لو اپنی کمر کس کے عبادت کے لئے
تجھ کو اللہ نے بخشا ہے شرف اے انسان
رات دن ورد زباں رکھ تو کلام مولا
حور و غلمان و ملک، ارض و سما شمس و قمر
کر وہی کام تو بس جس میں رضا ہو اس کی
رات دن آٹھ پہر حق سے دعا مانگا رہ
شیوۂ سنت و توحید سکھا اک اک کو
صدق دل نیت خالص سے عمل کر پیہم
یاد حق سے رہو اک آن بھی غافل نہ سلیمؔ

سچ تو یہ ہے کہ ہے سب تیرے ہی عزت کیلئے
سنیں خوب پڑھو رونقِ زینت کے لئے
اور شیطان ہے ساعی تیری ذلت کے لئے
اپنی خوش بختی و بہبودی و دولت کے لئے
سب بنائے گئے انسان کی خدمت کے لئے
بے رضا کچھ بھی نہ کر خواری و ذلت کے لئے
دین و دنیا کے لئے بخشش و رحمت کے لئے
باندھ مضبوط کمر دفع جہالت کے لئے
نوع انسان کے لئے سچی اخوت کے لئے
کار آمد ہے یہی چیز قیامت کے لئے

کتاب الرحمٰن۔ آریوں نے ایک کتاب بنام "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن"؟ شائع کی تھی۔ جس میں بمقابلہ قرآن کے وید کو الہامی ثابت کیا تھا۔ اس کا جواب مولانا ثناء اللہ

انصاری حضرت ابو ذر غفاری [illegible] رضی اللہ عنہ کے عجیب و غریب حالات ساتھ ہی اخلاقی نتائج کا درس بھی نہایت مہذب پیرایہ میں درج ہے۔ قیمت ۸/

شاہان اسلام حصہ اول۔ جس میں محمد بن قاسم فاتح سندھ و ملتان کے ہندوستان پر حملہ کرنے کے مفصل حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

شاہان اسلام حصہ دوم جس میں خاندان غزنوی اور خاندان غوری وغیرہ کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں قیمت ۱۲/

شاہان اسلام حصہ سوم جس میں خاندان غلاماں اور خاندان خلجی کے سولہ مشہور بادشاہوں کا تذکرہ ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

شاہان اسلام حصہ چہارم تغلق خاندان کے مشہور بادشاہوں کے حالات۔ قیمت ۱۲/

سوانح بلقیس حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی مفصل سوانح قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

شداد اور اس کا بہشت اور اس کے متعلق مفید معلومات درج کی ہیں۔ قیمت ۲/

بابل شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان۔ قیمت ۶/

مہر نبوت سید الانبیاء صلعم کی مختصر سوانح عمری۔ بچوں کے لئے نہایت مفید۔ قیمت ۲/

تاریخ بیت اللہ شریف یعنی مکہ معظمہ کو کب اور کس طرح بیت اللہ شریف کی عظمت و بزرگی حاصل ہوئی۔ قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۹/

ازواج النبی حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ قیمت ۱۲/

تفسیر واضح البیان از حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]۔ مجلد [illegible]

ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات

بحسب تجویز و تصدیق مجلس شوریٰ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس لکھا گیا اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کی پنجاہ سالہ جوبلی منعقدہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء میں پڑھا گیا۔ اس میں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا تذکرہ ہے۔ علمائے اہل حدیث ہند کی تصنیفات بتعداد ایک ہزار چھبیس علم وار، فن وار، زبان وار، بحروف نام مصنف علیحدہ علیحدہ جماعت اہل حدیث کے اخبارات کا خاکہ ہے۔ جن کی تعداد ۸۰ ہے۔ مدارس اہلحدیث قدیم و جدید کا مرقع علیحدہ ہے الغرض بالکل نیا مضمون، نئے طرز اور عجیب عجیب خاکوں کے ساتھ مزین ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۲۱۰۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تبویب القرآن مصنفہ مولانا مولوی وحید الزماں صاحب حیدر آبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ [illegible] حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ ضخامت [illegible] صفحات قیمت [illegible] روپے۔

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں انکی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰/

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول [illegible]۔ جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible]۔ چہارم [illegible]۔ پنجم [illegible]۔ ششم [illegible] ہفتم [illegible]۔ مکمل سولہ روپیہ (۱۶)

تفسیر سورہ والتین از حضرت مولانا ابوالکلام آزاد۔ کتاب کی خوبی کے متعلق مولانا کا اسم گرامی ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت ۸/

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۵۰۲ صفحات۔ قیمت [illegible]

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت [illegible]۔ درجہ دوم [illegible]

مشکوٰۃ شریف (مطبوعہ مطبع مجتبائی کانپور) فن حدیث کی مستند کتاب۔ [illegible]

نوٹ:- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱۔صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

تقلید شخصی کی آواز

دیوبند سے

مسئلہ تقلید شخصی پر آج تک ان لوگوں سے ہمارا روئے سخن رہا جو علوم شرعیہ اور آلیہ سے یا تو خالی ہیں یا ان کو استعمال کرنا نہیں جانتے۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ اب یہ مسئلہ اہل علم کے زیر بحث آگیا ہے۔ اس سے امید ہے کہ جلدی طے ہو جائیگا۔

رسالہ سلطان العلوم" دیوبند میں تقلید شخصی کے عنوان سے ایک بسیط مضمون نظر سے گزرا جس میں راقم مضمون (مولوی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند) نے اپنا دعویٰ (وجوب تقلید شخصی) خوش اسلوبی سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قابل مضمون نگار اگر زیر بحث مضمون کو لی نفسہٖ ثابت کرنے پر توجہ رکھتے تو ہم سمجھتے کہ انہوں نے اپنا ایک عقیدہ ظاہر کیا ہے جس سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوتا۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ جا بجا جماعت اہل حدیث کا ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مضمون منکرین تقلید شخصی (جماعت اہل حدیث) کی تردید یا تفہیم کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ اس مضمون پر توجہ کریں۔ جو بات صحیح ہو اسے قبول کریں اور جو غلط ہو اس کا جواب دیں

۔ غرض تحقیق مسئلہ ہم راقم موصوف کی ساری عبارت انہی کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں مگر تمہیدی طور پر ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ مفتی صاحب نے مضمون کے ابتدا ہی میں ایک اصولی غلطی کی ہے جو ان کی علمی شان سے بہت بعید ہے۔ وہ غلطی یہ ہے کہ آپ نے تقلید کی تعریف علمائے اصول کے لفظوں میں نہیں بتائی حالانکہ تقسیم سے پہلے مقسم کی تعریف ہونی ضروری ہے اگر آپ تقلید کی تعریف کر دیتے تو ہمارا خیال ہے کہ اس سے نصف نزاع ختم ہو جاتی۔ کیونکہ تقلید کی تعریف خود اپنے اندر دلیل رکھتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے حق میں مقولہ مشہور قضیۃ قیاسہا معہا کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ اس لئے ہم سب سے پہلے تقلید کی تعریف علمائے سلف کے اقوال میں دکھاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن السبکی جمع الجوامع میں لکھتے ہیں:۔

التقلید اخذ القول من غیر معرفۃ دلیلہ

یعنی کسی شخص کے قول (متعلقہ حکم شرعی) پر اسکی دلیل جاننے کے بغیر عمل کرنا تقلید ہے۔

کتب اصول کی درسی کتاب مسلم الثبوت میں ہے:۔

"التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ"

اس عبارت میں جملہ "من غیر حجۃ" عمل کے متعلق ہے۔ پس ان ہر دو مذکورہ تعریفوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ یعنی مقلد اپنے امام کے قول کی دلیل جب تک نہ جانے مقلد ہے۔ اگر اسکے قول کی دلیل کا علم اس کو حاصل ہو جائے تو مقلد نہیں رہتا۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ جمع الجوامع کے شارح جلال محلی لکھتے ہیں:

اخذ قول الغیر مع معرفۃ دلیلہ اجتہاد وافق اجتہاد القائل۔ (شرح جمع الجوامع جلد ۲ صفحہ ۲۵۱) یعنی کسی مجتہد کے قول کی دلیل جاننے کے بعد اس کو قبول کرنا یہ اجتہاد ہے جو اصل قائل کے اجتہاد سے موافق ہے۔

ایک با معنی استفسار

مفتی محمد شفیع صاحب!

میں آپ سے ایک معمولی سوال پوچھتا ہوں جس کا جواب بجز "ہاں" کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے امید ہے کہ آپ بھی "ہاں" کر کے مجھے تسلی بخشیں گے۔ وہ سوال یہ ہے کہ دیوبند، سہارنپور، مراد آباد، میرٹھ اور دہلی وغیرہ مدارس دینیہ حنفیہ کے اساتذہ کرام جو مسائل فقہیہ حنفیہ اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہیں اور لوگوں کو ان مسائل پر عمل کرنا سکھاتے ہیں وہ ان مسائل کے دلائل جانتے ہیں یا نہیں؟ نیز ان کے تلامذہ جو صحاح ستہ اور ہدایہ جیسی مدلل کتب کو پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں اور سند تکمیل لیتے ہیں وہ بھی ان مسائل کو مدلل و مبرہن صورت میں جانتے ہیں یا نہیں؟

اس سوال کا جواب "ہاں" کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔ ورنہ لازم آئیگا کہ یہ اساتذہ مع اپنے تلامذہ کے علم اصول سے بے خبر ہوں۔ وھو کما تری! پس جبکہ وہ عالم بالدلیل ہیں تو بقول علمائے اصول مقلد نہ رہے۔ کیونکہ تقلید کی تعریف میں عدم معرفت دلیل داخل ہے۔ اس لئے وہ قضیہ مشروطہ عامہ ہے جسکی تعبیر یوں ہوگی:

الانسان مقلد ما دام جاھلا بالدلیل

یہ بعینہ وہی مثال ہے جو علمائے منطق دیا کرتے ہیں

انتخاب الاخبار

۱۵- اپریل ۱۹۳۸ء

— امرتسر شہر میں آج ایک ہندو پان فروش ہیضے سے مرگیا۔ ایک اور مریض بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔ محکمہ صفائی اس کے انسداد کی کوشش میں مصروف ہے

— لاہور مسٹر مظہر علی اظہر لاہور جیل سے پشاور جیل میں تبدیل کردیئے گئے ہیں۔

— پنجاب اسمبلی کا آیندہ سیشن شملہ میں ۲۰ جون سے شروع ہوکر تین ہفتے جاری رہیگا۔

— موضع نتھے وال ضلع امرتسر میں فساد ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر ضلع امرتسر نے تحصیل اجنالہ میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴، نافذ کردی ہے۔ مذہبی جلسے اس دفعہ سے مستثنٰے رہینگے۔

— مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کی طرف سے ضمانت کی درخواست دی گئی تھی جو نامنظور ہوئی آیندہ پیشی ۲۱- اپریل کو ہوگی۔

— نئی دہلی میں ۱۵- اپریل کو گاندھی جی نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ قبائل اور سرکاری افواج میں پھر جنگ ہوئی۔ سات سکاوٹ زخمی اور ایک انگریز کپتان ہلاک ہوا۔

— سلچر کے قریب مٹی کے تیل کے کنوؤں میں زلزلہ محسوس ہونے سے ڈائنامیٹ پھٹ گیا۔ ۲ یورپین ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

— ہردوار میلہ کنبھ کے موقع پر وہاں ہیضہ پھوٹ نکلا۔ ایک عارضی بازار میں خوفناک آگ لگنے سے تقریباً پچاس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ریلوے پلیٹ فارم پر ایک ٹرین کو اتفاقیہ حادثہ پیش آنے سے ۶ ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے

— نئی دہلی میں ۱۵- اپریل کو نئے شاردا ایکٹ کے ماتحت ریزیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں سب سے پہلا مقدمہ پیش ہوا۔

— بمبئی میں ہندو مسلم فساد ہوجانے سے کرفیو آرڈر و دفعہ ۱۴۴، نافذ کردی گئی۔

— اعلیٰ حضرت سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہٗ مکہ معظمہ میں چار ماہ قیام فرمانے کے بعد ریاض (نجد) تشریف لے گئے ہیں۔

— حکومت جرمنی حکومت عراق سے ایک تجارتی معاہدہ کرنا چاہتی ہے۔

— لندن ۱۶- اپریل۔ حکومت برطانیہ اور اطالیہ کے مابین دوستانہ معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں

— وزیر تعلیمات مصر نے عربی صرف و نحو و لغت کو آسان بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے

— فرانس کی کیبنٹ (وزارت) پھر مستعفی ہوگئی ہے۔

آخری اطلاع

جن خریداران "اہلحدیث" کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے اور ۲۹- اپریل تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ وصول کریں واپس نہ بھیجیں

رسالہ شمع توحید کا حجم چونکہ بڑھ گیا ہے۔ اس لئے محصول ڈاک فی نسخہ بجائے تین پیسہ کے پانچ پیسہ فی نسخہ ہوگا۔ زیادہ طلب کرنے والوں کو کچھ رعایت رہیگی۔ رسالہ مذکور انشاء اللہ اس ہفتے مکمل ہوکر ناظرین کی خدمت میں پہنچ جائیگا۔

مضامین آمدہ مولوی عبد الستار صاحب۔ مولوی ثناء اللہ شاہ صاحب کتنام مدد۔ سید عبد الغفار صاحب۔ مولوی فضل محمد صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ مقصود حسن صاحب زین العابدین صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب لعلیم ۲ عدد مولوی محمد شفیع صاحب۔ عبد الرزاق بن سعید۔

مضامین غیر مقبولہ ترانہ نعت۔ لوگوں کو اعتراض۔ معروضہ حال۔ قومی خاکہ۔ یاالٰہی تو رحم کر مجھ پر۔ معجون مرکب۔ ترانہ اخوان نجد۔

جمعیتہ تبلیغ کے مبلغ جنگلوں میں

چک ۱۰۳ شمالی جنوبی ضلع سرگودھا میں ایک شیعہ مبلغ کے دعوم مچا رکھی تھی اور وہ بڑے زور سے خلفائے ثلاثہ رحمہم اللہ کے ایمان پر حملے کرتا تھا۔ چنانچہ اسکے اثر میں بعض حنفی مسلمان آگئے۔ جن میں ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول جنگی بھاگٹ بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ دفتر جمعیتہ کی طرف سے اہل علاقہ کی دعوت پر مولانا محمد عبد اللہ صاحب ثانی۔ ناظم جمعیتہ ہذا اور منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار کو بھیجا گیا۔ پہلے تبلیغی وعظ ہوئے اور ۲- اپریل کو بعد نماز شام مجلس مناظرہ قائم ہوئی۔ مناظرہ ۹ سے گیارہ بجے شب تک ہوتا رہا۔

اہل حدیث کی طرف سے مولانا محمد عبد اللہ صاحب مناظر تھے۔ بحمد اللہ مناظرہ اس خوبی سے ختم ہوا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مذکور نے مجلس مناظرہ ہی میں اپنے عقیدہ کی اصلاح کی آواز بلند کی۔ عوام پر اس فتح اسلامی کا اس قدر نمایاں اثر ہوا کہ ان کا بیان تھا کہ ہم نے اب تک کسی مناظرہ میں ایسا نمایاں اور فوری اثر ہوتا نہیں دیکھا۔ سب دعائیں کرتے تھے کہ خداتعالیٰ جمعیتہ تبلیغ کی بنیادیں محکم کرے اور مولانا ثانی کو دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔

مناظرہ کی روئداد بصورت اشتہار شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

راقم:- عبد الغنی ساکن کڑہ حکیماں امرتسر شامل جلسہ

ضروری اعلان اشاعت فنڈ بہت مفید سلسلہ ہے اس کی امداد کے لئے یہ قرار پایا تھا کہ منتظمین جلسہ اعلان جلسہ کے لئے ۸عہ اس فنڈ میں بھیجا کریں۔ اسی طرح جلسوں اور مدرسوں کی رپورٹوں کے لئے ۸عہ بھیجا کریں۔ یہ روپیہ ذاتی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ توحید و سنت کی اشاعت میں خرچ ہوتا ہے۔ باوجود اعلان پر اعلان کرنے کے بہت کم اصحاب اس پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ الموفق۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۱۰ر۔ سابقہ رقم غریب فنڈ مار۔ بقایا ۷ر

صورت موجودہ میں حالات جو شہادت دیتے ہیں انکو بیرونی احباب نہیں سمجھ سکتے۔ واقعات فسانہ پر دور بیٹھے رائے زنی کرنا اس مصرع کے ماتحت ہے

ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ

مشرکین احد سے مشابہت | جنگِ احد میں مسلمانوں کی جمعیت کو دیکھ کر احد کی پہاڑی پر چڑھ کر مشرکوں کے سردار نے آواز دی

اعلُ ھبل اعلُ ھبل

اے ہمارے بُت ہبل تو بلند ہو جا۔

یہ بھی کہا:-

ان العزیٰ لنا ولا عزیٰ لکم

اے مسلمانو! عزیٰ بت ہمارا پروردگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

یہ سُن کر صحابہ کرام نے حسب تعلیم نبوی جواب دیا۔

اللہ مولیٰ لنا ولا مولیٰ لکم

اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

تیس ۳۰ مارچ سنہ رواں کو وکلاء کی بحث ہوئی تھی جب جماعت موحدین واپس آرہی تھی تو حوالات کے پاس سے اس کا گزر ہوا۔ اچانک پُرجوش لہجے میں یہ نعرے سُنے گئے:-

یارسول اللہ مدد! یاعلی مدد!!

جماعت کے کان ادھر متوجہ ہوئے۔ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا آواز ہے۔ معلوم ہوا کہ ملزم حوالات میں بڑے جوش کے ساتھ اپنے معاونوں اور مددگاروں کو پکار رہا ہے۔ میں نے سُن کر کہا الحمدللہ! ہمیں یہ مشابہت بھی حاصل ہو گئی

فیصلے کے روز ۶-اپریل کو فریق ثانی کے اعیان بڑی جماعت لے کر شان و شوکت کے ساتھ کچہری گئے تھے۔ نئے کپڑے اور پھولوں کے ہار ساتھ تھے۔ سب کا گمان بلکہ یقین تھا کہ ہم ملزم کو بری کرا کر ایک جلوس کی شکل میں شہر میں لائینگے۔ کیونکہ ایک با اقتدار ولی مقتدان کے ساتھ تھا۔ جو کمرۂ عدالت سے باہر حاضرین کو کہتا تھا تم لوگ جاؤ میں دربار رسولؐ سے پُوچھ کر آیا ہوں یہ بری ہو جائیگا میں اس کو ساتھ لاؤنگا، نام نامی اس بزرگ کا سائیں بھتے شاہ ہے۔ یہ شخص کمرۂ عدالت کے دروازے پر پھونکیں مارتا تھا۔ مجسٹریٹ کا حکم تھا کہ کمرے کے اندر کوئی نہ آئے بلکہ برآمدہ بھی خالی رکھا جائے۔ ملزم کو جب پولیس اندر لانے لگی تو حکم ہوا کہ کمرۂ عدالت میں اکیلا آئے۔ سائیں بھتے شاہ جب ساتھ جانے لگا تو پولیس نے اس کو باہر ہی روک لیا۔ ملزم کے دوستوں میں سے کسی نے کہا کہ اس کو مت روکو یہ ایسا بزرگ ہے کہ جس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ دے وہ تھانیدار بن جاتا ہے پولیس مین نے جواب دیا کہ ہم بعد فراغت اس کے پاؤں دبا دینگے مگر سر دست پرے بیٹھے رہیں ورنہ ہم خود مورد عتاب ٹھیرینگے۔ ملزم بھی اپنے حمایتیوں کا جتھا دیکھ کر شاداں و فرحاں کمرہ میں داخل ہوا۔ چار سال قید کا حکم سُن کر منہ بسورے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تو آہستہ سے کہا کہ چار سال قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے۔ ملزم کے دوستوں کی تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اس وقت ان کے منہ سے (گویا) یہ شعر نکلا

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال

اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

یہ ہیں وہ واقعات جن کو ملحوظ رکھ کر رائے دینا مناسب ہے کہ قرآن مجید کی دو مختلف ہدایتوں میں سے جو معافی اور بدلہ لینے کے متعلق ہیں کس ہدایت پر عمل کرنا چاہئے تھا۔ میں نے جو راہ اختیار کی اس کے متعلق ہدایت قرآن مجید میں موجود ہے۔ جو میں نے سطور بالا میں لکھ دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری جگہ جو بھی ہوگا وہ بھی اپنے ماحول کو دیکھ کر اسی ہدایت پر عمل کریگا جس پر میں نے کیا۔

مختصر یہ ہے | کہ حالات حاضرہ اور ہیں اور رائے غائبین اور ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی افواہیں اور مخفی ارادے پہنچتے ہیں۔ جن کی بابت وہی جواب ہے جو قرآن مجید نے ہمیں سکھایا ہے:-

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا

ع عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند

جامیٔ بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

اسکے برخلاف | بعض اطراف سے یہ شکایت آئی ہے کہ اتنے بڑے جرم کی سزا ۴ سال کم ہے ایسا کیوں ہوا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کام بھی ہمارے بس کا نہیں ہے۔ حاکم کی رائے ہے جو اس نے مناسب سمجھا وہی کیا۔ سُنا گیا ہے کہ فریق ثانی اپیل کریگا۔ احباب کرام دعا کریں کہ خدا انجام بخیر کرے۔

قادیانی مشن

امر جامع پر جمع ہو جاؤ

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا خطبہ

موصوف نے یکم اپریل کو جو خطبہ جمعہ پڑھا وہ ۹-اپریل کے اخبار "پیغام صلح" میں چھپا ہے۔ اس میں آپ نے جو کچھ فرمایا اصولی نظر سے بالکل صحیح ہے مگر نتیجہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ آپ نے تمہید میں بتایا ہے کہ مسلمانوں کے لئے امر جامع اشاعت قرآن ہے (لاریب فیہ) ہماری طرف سے مزید یہ ہے کہ اشاعت قرآن کے ساتھ اتباع سنت بھی امر جامع میں داخل ہے۔ غالباً اس سے مولوی صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اس تمہید کے بعد آپ کا قول ملاحظہ ہو جو یہ ہے:-

"افسوس آج مسلمانوں کی حالت اس کے برعکس ہے۔ وہ اسلام کے اس امر جامع پر اکٹھے نہیں ہوتے۔ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں۔ انہیں حکم تھا کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا سب کے سب اللہ کی رسی یعنی قرآن کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو۔ مسلمانوں نے اللہ کی اس

(۴۸۵)

الانسان مقرك الاصابع مادام كا تبا

تفسیہ مشروط عامہ لادعام سے مقید ہو سکتا ہے۔

مقام مسرت | جماعت اہل حدیث کے لئے مسرت (خوشی) کا مقام ہے کہ مدارس عربیہ حنفیہ کے اساتذہ کرام مع اپنے تلامذہ کے بحکم اصول فقہ تقلیدی حلقہ سے نکل کر عدم تقلید کے میدان میں آگئے۔ الحمد للہ!

گھر کا شاہد | آج بارہ سال ہونے کو ہیں کہ ایک دیوبندی عالم (مولانا مرتضیٰ حسن) سے اس بارے میں گفتگو ہوئی تھی۔ اس سوال کے جواب میں بڑی صفائی سے انہوں نے تسلیم فرمایا تھا کہ

"مقلد جس جس مسئلے کی دلیل پڑھتا جائیگا اس اس مسئلے میں بجائے مقلد کے مجتہد یا غیر مقلد ہوتا جائیگا۔" (اخبار العدل، جون ۱۹۲۳ء ص ۱)

نتیجہ دوم | ان حوالہ جات اصولیہ کا دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ جن مدارس عربیہ میں حدیث و فقہ اور اصول فقہ پڑھائے جاتے ہیں وہ دراصل ترک تقلید کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر علم اصول اور فقہ کو باقاعدہ سمجھ کر پڑھیں تو مدارس سے باہر نکل کر طلباء کے منہ پر یہ شعر جاری ہو۔

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

(باقی آئندہ)

مقدمہ حملہ کی بابت ایک سوال

اور

اس کا جواب

ہمیشہ سے یہ طریقہ چلا آیا ہے کہ مخالفین کے پروپیگنڈا (اشاعت کذب) کے اثر میں اپنے افراد بھی آجاتے ہیں۔ زمانۂ رسالت میں بھی ایسا ہوتا رہا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد نازل ہوا۔

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (پ ۵ ع ۸) یعنی مخالف لوگوں کو امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں اگر وہ رسول علیہ السلام یا حاکمان وقت کے پاس لے جاتے تو ان میں سے باریک بین اصحاب ان خبروں کی اصلیت جان لیتے۔

یہ آیت زمانہ رسالت کے ان واقعات کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو مخالفین کی کوششوں سے ظہور پذیر ہوتے تھے۔ اسی طرح میرے حادثہ (حملہ قاتلانہ) میں مخالفوں نے پروپیگنڈا کیا کہ مولوی صاحب کو چاہئے کہ مجرم کو بخش دیں اس سے ان کی عزت بڑھ جائیگی اور مخالف بھی نرم ہو جائینگے۔ بعض مخلص احباب بھی اس پروپیگنڈا سے متاثر ہو گئے۔ بعض نے زبانی گفتگو میں اور بعض نے بذریعہ تحریر معافی کی خواہش کا اظہار مجھ سے کیا۔

جواب | اس کا یہ ہے کہ اول تو میں اس جرم کو معاف کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ جو دفعہ (۳۰۷) اس مقدمہ میں لگائی گئی تھی اس میں مدعی سرکار ہوتی ہے۔ میرا بیان اس میں بطور شہادت کے تھا اس لئے دوسرے گواہوں کی طرح مجھے بھی یومیہ خرچہ ملا تھا کیا میں شہادت حقہ کو چھپا کر حکم خداوندی لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ[1] کی خلاف ورزی کرتا۔

دوم۔ معاف کرنے کے لئے مجرم کی طرف سے معافی کی درخواست بھی آنی ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:-

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

اگر وہ ظالم لوگ ظلم کر کے تیرے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش مانگتے تو خدا ان کو بخش دیتا

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ مجرم کا معافی مانگنے کیلئے حاضر ہونا ضروری ہے۔ مگر ہمارے مہربان جنہوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کیا میرے حملہ آور کی شخصیت ایسی برتر جانتے ہیں کہ اسے معافی مانگنے کی بھی ضرورت نہیں۔

ہاں اگر زخم کی وجہ سے میرے سر کا خون ٹوپی کی طرح جاری ہو کر زمین تک نہ پہنچ جاتا تو میں بھی کسی شاعر کی طرح کہہ دیتا۔

بخش دے اس بت سفاک کو لے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعوے کیسا

تیسری وجہ | جو درحقیقت قرآنی تعلیم پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح خداوند تعالےٰ نے معاف کرنے والوں کی تعریف کی ہے اسی طرح بدلہ لینے والوں کی بھی مدح کی ہے اور ان کو مخلصان آخرت اور وارثان جنت میں داخل کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِیْنَ ... وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ (پ ۲۵ ع ۵)

یعنی آخرت کی نعمتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جن کے اوصاف میں سے یہ وصف بھی ہے کہ جب ان پر ظلم ہو تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔

یہ اس موقع کے لئے ہے جہاں معاف کرنے سے ظالم کا حوصلہ اور بڑھ جائے اور وہ مزید شرارت پر کمربستہ ہو جائے۔ جس کے حق میں شیخ سعدیؒ نے بھی فرمایا ہے۔

نکوئی با بداں کردن چنان است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

[1] شہادت حقہ مت چھپاؤ (سورہ بقرہ)

بتایا ہے کہ اپنی طاقت کو ضائع کرنے کی بجائے کفر کے مقابلہ میں خرچ کرو۔

مرزا صاحب کی زندگی کا اپنا طرز عمل اس کی تردید کرتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا یہ کہنا بھی مستعجبات سے ہے کہ :-

"مجدد زماں (مرزا) کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر ترقی ناممکن ہے۔

اور کی بات تو یہ ہے کہ جب تک مسلمان اس نقطۂ خیال پر نہیں آئینگے کہ ہمارا اصلی مقابلہ کفر کے ساتھ ہے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں اور ہمارا کام اسلام اور قرآن کو دنیا بھر میں پھیلانا ہے۔ ان کے اندر طاقت نہیں آئے گی اور نہ وہ ترقی کرینگے۔ اور خوب یاد رکھیں یہ بات ان میں مجدد وقت کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ مجدد وقت کا دامن نہیں پکڑتے ان کی موجودہ خانہ جنگی کی ذہنیت نہیں بدل سکتی۔ جب وہ اس دامن کو پکڑ لیں گے تو ان کو خود بخود سمجھ آجائے گی کہ جن چیزوں کے لئے ہم جھگڑ رہے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں" (پیغام صلح مؤرخہ ۹-اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث اگر آپ کا یہ قول صحیح ہے تو پھر آپ نے اس سے پہلے یہ کیوں فرمایا کہ

قادیانی جماعت کیا تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔

اس مقولے میں آپ کے قادیانی مجدد کے وابستگان میں سے نوے فیصدی× (جماعت قادیانیہ کو) بدنصیب، غفلت شعار مسلمانوں سے کیوں ملا دیا۔ اس کے علاوہ آپ ہی کے اخبار ۱۴ اپریل میں یہ کیوں لکھا گیا کہ قادیانیت کے غلو کی بیخ کنی کرنا ضروری ہے؛ کیا قادیانیوں کو مجدد قادیانی کے دامن سے وابستگی نہیں ہے۔ یہاں ان کے حق میں آپ یہ کہیں گے کہ

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

مختصر یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا کلام ناصحانہ صورت میں بہت اچھا ہے مگر ان کی اور ان کے مجدد اور مسیح کی عملی زندگی ان کی تردید کرتی ہے۔ سو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ واعظوں کے قول و فعل میں مخالفت کا ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے

چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

مذاکرہ بابت اذان جمعہ

(از قلم حکیم مولوی محمد احمد صاحب۔ سرائے میر اعظم گڈھ)

گزشتہ ہفتے نماز جمعہ کے صحیح وقت پر بحث ہو چکی ہے۔ آج ناظرین اس مضمون کو آگے پڑھیں۔ (مدیر)

اب وہ ساعتیں جو قبل خطبہ کے آئی ہیں۔ جس میں فرشتگان لکھتے ہیں ان کو ملاحظہ کیا جائے۔ ترغیب میں ہے :-

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة - ثم راح فی الساعة الاولى فكانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح - فی الساعة الخامسة - فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر - رواه مالك والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة۔

(ترجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن جنابت ایسا غسل کیا۔ پھر ساعت اولیٰ میں حاضر ہؤا تو گویا کہ ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو ساعت ثانیہ میں چلا تو گویا ایک گائے کی قربانی کی۔ اور جو ساعت ثالثہ میں چلا تو گویا ایک مینڈھا سینگ والے کی قربانی کی اور جو ساعت رابعہ میں چلا تو گویا ایک مرغی کی قربانی کی (صدقہ) اور جو ساعت خامسہ میں چلا تو گویا ایک انڈے کی قربانی کی (صدقہ) پھر جب امام نکلا تو وہ فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں خطبہ سننے کے لئے۔ اس کو امام مالک اور اصحاب ستہ نے روایت کیا ہے۔

اور بعض روایت میں ہے مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے یہ ثواب لکھتے ہیں جب امام خطبہ کے لئے تیار ہو گیا۔ اپنے صحیفوں کو لپیٹ کر خطبہ سنتے ہیں۔

ان ساعتوں کا اندازہ وہی فرشتے جانتے ہیں جو لکھتے ہیں اذان عثمانی والی حدیث دوبارہ دیکھی جائے۔ (ابن ماجہ)

عن محمد بن اسحاق عن الزهری عن السائب بن يزيد قال ما كان لرسول الله صلی الله عليه وسلم الا مؤذن واحد اذا خرج الى الخطبة اذان واذا نزل اقام وابو بكر وعمر كذالك فلما كان عثمان كثر الناس زاد النداء الثالث على دار فی السوق يقال لها الزوراء فاذا خرج (الى الخطبة) اذن واذا نزل اقام۔

وفی شرحه مفتاح الحاجه - قوله زاد النداء وفی رواية ان بلالا كان يؤذن على باب المسجد فالظاهر انه كان لمطلق الاعلام لا لخصوص الانصات والنداء الذی كان بين يدی الخطبة للانصات - فاذان بالزوراء قبل خروجه ليعلم الناس ان الجمعة قد حضر ونحوه وان الناس اخذوا بفعل عثمان فی جميع البلاد - اذ ذاك لكونه خليفة مطاع الامر

(ترجمہ) محمد بن اسحاق وہ زہری سے وہ سائب بن یزید سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

× مولوی محمد علی صاحب کا اپنا قول ہے کہ ہماری جماعت دس فیصدی ہے۔

دین کو چھوڑ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کی باقی تمام قوموں میں بھی جھگڑے اور اختلافات موجود ہیں۔ ان میں بھی مختلف فرقے ہیں۔ بعض لوگ اٹھتے ہیں کہ مسلمانوں میں فرقے نہیں ہونے چاہئیں۔ تمام فرقوں کو مٹا دینا چاہئے۔ فرقے اور اختلافات تو ایک قدرتی چیز ہیں ـــــ بات صرف یہ ہے کہ مسلمان اپنے اختلافات کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ اور باقی قومیں اپنے اختلافات کو دشمن کے مقابلے میں فراموش کر دیتی ہیں اور یہی چیز ان کی کامیابی کا باعث ہے مگر مسلمان دشمن کے مقابلے پر بھی اپنے اختلافات کو فراموش نہیں کرتے اور یہی چیز ان کی پستی اور ناکامی کی وجہ ہے۔ حفاظت اسلام ہی مسلمانوں کے لئے سب سے اعلیٰ امر جامع ہے۔"

(پیغام صلح لاہور ص۳ ۹۔اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث اس اقتباس میں مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے ایک حد تک صحیح ہے۔ لیکن اس واقعہ کی صحت مرزا صاحب کے دعویٰ پر بڑا اثر ڈالتی ہے جو فرماتے تھے کہ میں مسلمانوں کو اصلی معنے میں متقی بنانے آیا ہوں۔ کیا اصلی معنے میں متقی جماعت ایسی ہوتی ہے جس کی تصویر آپ نے دکھائی ہے جو قرآن کی اشاعت پر جمع نہیں ہوتی۔ ہمیں افسوس ہے کہ مسلمان بقول آپ کے ایسے متفرق ہوئے ہیں کہ مہدی اور مسیح بھی ان کی اصلاح نہ کر سکے حالانکہ وہ اسی کام کو آئے تھے پس اب ہمارے سامنے دو راہیں ہیں یا تو ہم مرزا صاحب کو اپنے مقصد میں فیل سمجھیں یا مسلمانوں کے حق میں یہ شعر پڑھیں ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں امر جامع موجود ہے۔ افسوس ہے کہ یہ احساس کہ مسلمانوں میں امر جامع کیا چیز ہے اور اسلام کا اصلی دشمن کون ہے جس کا مقابلہ سب مسلمانوں کو مل کر کرنا چاہئے۔ قادیانی جماعت میں بھی موجود نہیں۔ آج کل اسلام اور کفر کی ایک جنگ لگی ہوئی ہے۔ کفر کے ساتھ عظیم الشان مقابلہ درپیش ہے۔ اس مقابلہ کے لئے سب کو اکٹھے ہو جانا چاہئے۔ اور ایک قادیانی جماعت کیا تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ خدا کا احسان ہے کہ ہماری چھوٹی سی قوم (لاہوری مرزائیوں) میں یہ امر جامع موجود ہے۔ جس سے باقی مسلمان خالی ہیں۔" (پیغام صلح ۹۔اپریل)

مولوی صاحب کو یاد نہیں رہا کہ آپ کے اسی اخبار (پیغام صلح) میں چار روز پیشتر آپ کے اس تفاخر و مباہات کا جواب دیا گیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"کیا جماعت احمدیہ کے نوجوان واقعی جماعت سے وابستہ ہیں؟ کیا واقعی ان کے ارادے جماعت کے ارادوں سے مغلوب ہیں؟ جہاں تک میں نے محسوس کیا ہے۔ مجھے اس کے اظہار میں مطلق باک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے اکثر نوجوانوں میں کافی حد تک تساہل ہے۔ انہیں جماعت سے کوئی قومی ربط نہیں۔"

(پیغام صلح ص۴ ۴۔اپریل)

یہ ہے وہ جواب جس کا ذکر کسی شاعر نے یوں کیا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

کہاں یہ افتخار کہ ہماری جماعت میں یہ صفت موجود ہے کہ امر جامع پر ہم جمع ہیں اور کہاں یہ جواب کہ جماعت کے اکثر نوجوان غافل اور قومی ربط سے خالی ہیں۔

بالآخر ہم مجدد قادیانی یا مرسل یزدانی یا کرشن گوپال کا کارنامہ بھی دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں۔

مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ہجری میں مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے بعد انتقال تک آپ کی جملہ تصنیفات (بقول آپ کے) امر جامع (اشاعت قرآن) سے خالی نظر آتی ہیں۔ کوئی قادیانی یا لاہوری ہم کو مرزا صاحب کی کسی ایک کتاب کا حوالہ دے۔ جس میں انہوں نے اپنی شخصیت کا معمول بھی نہ لیا ہو ہر کتاب ہر اشتہار میں مسلمانوں کو طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس کتاب کا نام آپ نے "آئینہ کمالات اسلام" رکھا ہے۔ اس کا بھی بہت سا حصہ مسلمانوں سے روئے سخن پر حاوی ہے۔ ہاں ہاں اسی بابرکت کتاب میں آپ نے مسلمان منکروں کو کنجنیوں کی اولاد بھی لکھا ہے۔ "براہین احمدیہ" میں جس کی ابتدا میں خاص تائید اسلام کی غرض ظاہر کی گئی تھی مسیحیت موعودہ کے زمانے میں اس کتاب کا جو پانچواں حصہ شائع ہوا وہ بھی جنگ و جدل سے لبریز نظر آتا ہے

چیلنج ہم اس امر کے لئے چیلنج دینے کو تیار ہیں کہ مرزا صاحب کی جملہ تصنیفات میں سے نوے بلکہ ۹۹ ننانوے فیصدی میں مسلمانوں ہی سے جنگ و جدل ہے۔ پھر مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے ہم کو امر جامع کا احساس کرایا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے آ کر مسلمانوں کے لئے کیا بنایا، انہوں نے کیا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے خدمت اسلام کے دوسرے کاموں سے اگر تھوڑی دیر کے لئے قطع نظر بھی کر لی جائے تو کیا ان کا یہ کام کچھ کم عظیم الشان ہے کہ انہوں نے اس امر جامع کا ازسرِ نو احساس پیدا کر دیا۔ جبکہ مسلمان بھول چکے تھے۔ مسلمانوں کی توجہ کو دوبارہ دشمن کے مقابلہ پر لگا دیا۔ ان کی طاقت اپنے اندرونی جھگڑوں پہ ضائع ہو رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بتایا کہ اپنی طاقت کو اس طرح ضائع کرنے کی بجائے کفر کے مقابلے پر صرف کرنا چاہئے۔" (پیغام صلح ۹۔اپریل)

اہلحدیث کاش کہ واقعات مولوی صاحب کے دعوے کی شہادت دیتے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ مولوی صاحب کا یہ قول کہ قادیانی مجدد نے ہم کو

(امر تلبیس۔ جھوٹ کے ہزبان جوٹ کے مفصل (۸۶۴) حالات بالتفصیل درج کئے جائیں گے ٹیپ ہو (مجموعہ اہلحدیث))

(۳) رادھا سوامی مت (۴) ست دھرم کا برہم گیان یعنی خالق و مخلوق کے تعلقات اور کہ ان مذاہب کی کتب مقدسہ کی رُو سے خدا نے کائنات کس طرح بنائی آیا آپ ہی خود کائنات کی شکل میں تبدیل ہو گیا یا ازلی مادہ و ارواح کی مدد سے بنائی یا نیستی سے ہست کی۔ موجودہ علم سائنس کی روشنی میں درج کر رہا ہوں۔ سکھ دھرم کا جو بھی تھوڑا سا مطالعہ مجھے کرنے کا موقع ملا ہے اُس سے میں سمجھتا ہوں کہ سب کے سب گورو صاحبان اور خصوصاً شری گورو بابا نانک دیو جی مہاراج جن کے متعلق بعض غلام احمدیوں کو مسلمان ہونے کا وہم ہے پکے سناتن دھرمی ہندو تھے۔ اور نویں ویدانت یعنی ہمہ اوست کا عقیدہ ملنتے تھے۔ جس کی بنیاد شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج نے رکھی تھی۔ یعنی یہ کہ ہر ایک روح انفرادی طور پر برہم یا خدا کا جزو ہے اور جب اسے برہم گیان یعنی اپنی اصلیت کا پتہ لگ جاتا ہے تو یہ انسانی روح برہم میں اُسی طرح جا ملتی ہے جس طرح کہ پانی سمندر میں مل کر ایک ہو جاتا ہے اور کسی قسم کا فرق نہیں رہ جاتا۔

اسی دوران میں خوش قسمتی سے مجھے پرنسپل سردار جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے کی تصنیف "گورومت نرنے" بزبان گورمکھی پڑھنے کا اتفاق ہُوا۔ جس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شری گورو صاحبان ہمہ اوست کی بجائے ہمہ از اوست کا موحدانہ عقیدہ رکھتے تھے۔ مجھے پرنسپل صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں ہے کیونکہ شری گورو گرنتھ صاحب جی کے جن جن شلوکوں سے روح اور خدا کا ہم جنس ہونا صاف ثابت ہے وہاں پرنسپل صاحب خود بھی دونو کو ایک تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مثلاً گورومت نرنے صفحہ ۹۹ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"ہر ایک جیو آتما برہم رُوپ ہو سکدا ہے۔ پر ایس مَیل بھری حالت وچ اوہ برہم نہیں۔ ہاں پرنتو نرنکاری جوت اوہدے اندر بھی ہے"

(ترجمہ) ہر ایک رُوح خدا بن جا سکتی ہے۔ لیکن اس گنہگار مَیلی حالت میں وہ برہم نہیں۔ ہاں۔ مگر خاص خدائی روشنی (مراد روح) اُس کے اندر بھی ہے۔

اور صفحہ ۱۰۱ پر آپ نے دسم گورو شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے اس قول کی کی کہ:۔

"جو ہم کو پرمیشور اُچر ہے۔ تے سبھ نرک کُنڈ ہی پر ہے"

یعنی جو شخص مجھے پرمیشور کہنے والے ہیں وے سب دوزخ میں پڑینگے۔ تطبیق دسم بادشاہ کے مندرجہ ذیل شکھ واک سے کر کے کہ

"ہر ہر جن دوُو ایک ہے بب بچار کچھُو نا ہی
جل تے اُپجی ترنگ جیوں جل ہی بکھے سما ہی"

(ترجمہ) خدا اور اُس کی مخلوق دونو ایک ہیں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ جس طرح پانی سے ہی پیدا ہو کر لہر پانی میں ہی مل جاتی ہے (اسی طرح یہ روح خدا میں سے ہی نکل کر خدا میں ہی سما جاتی ہے)

پرنسپل جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:۔

"تے آپ نے (دسم پاتشاہ شری گورو گوبند سنگھ صاحب جی مہاراج کے) پہلے جنم دا کتھن کردے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"دو سے تے ایک روپ ہو سے گیو"

ترجمہ۔ دو سے ایک ہی بن گیا۔

"پر ایہہ سکھی دا اصول ہے کہ ست گرو انتر آتمے نرنکار نال ابھید ہے..... اِستھے آتنا ہی نرنے ہوندا ہے کہ ست گرُو دی دیہہ نرنکار دی مورتی نہیں۔ اُنہاں دی آتما نرنکار دا رُوپ ہے" (جودھ سنگھ ایم۔ اے)

(ترجمہ) مگر یہ سکھ دھرم کا اصول ہے کہ گورو صاحب کا انتر آتما (رُوح) خدا سے علاوہ نہیں..... اس جگہ اتنا ہی فیصلہ ہے کہ گورو صاحبان کے جسم خدا کی مورت نہیں (لیکن) انہوں کی روح خدا کا روپ تھی۔

مَیں یہاں شری گورو گرنتھ صاحب کے چند شلوک درج کر دینا ناظرین کی معلومات متعلقہ سکھ دھرم کیلئے ضروری خیال کرتا ہوں جو اس مسئلہ ہمہ اوست پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ ہزاروں میں سے صرف چند شلوک بطور نمونہ مشتے از خروارے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) جب دیکھیو تب سب کچھ مول
نانک سو شو کھم سوئی استھول۔

(گوڑی سکھمنی صاحب محلہ ۵ - ۵-۱۴)

(ترجمہ) جب دیکھا تو سب کچھ وہی اصل ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ کثیف کائنات بھی خدا خود ہی ہے اور لطیف بھی وہ آپ ہی ہے۔

(۲) آپے پیڑ بستھاری ساکھ - اپنی کھیتی آپے راکھ - ۱
جِدکت پیکھیو ایکے اوہی - گھٹ گھٹ انتر آپے سوئی - ۱ - رہاؤ
آپے سُور کرن بستھارُ - سوئی گپت سوئی آکارُ - ۲
سرگن نرگن تھاپے ناؤ - دوہ مل ایکے کینو ٹھاؤ - ۳ - ۱۷ - ۴۸

(آسا - محلہ ۵)

(ترجمہ) اُس خدا نے اپنے تنے ہی سے سب شاخیں پھیلا رکھی ہیں۔ یہ سب کھیتی اُسی کی ہے اور وہ خود ہی اس کا رکھا محافظ ہے۔ جہاں کہیں دیکھو وہی ایک ہے ہر جسم کے اندر آپ خود ہے۔ وہ خود ہی سورج ہے اور یہ کائنات اُسی کی کرنیں ہیں۔ وہی پوشیدہ ہے اور وہی مجسم ہے۔ مجسم اور غیر مجسم دو نام اپنے رکھ لئے ہیں۔ لیکن مجسم اور غیر مجسم سب کچھ ایک وہی ہی ہے۔

(۳) بازیگر جیسے بازی پائی - نانا رُوپ بھیکھ دکھلائی
سانگ اُتار تھمیو پاسارا - تب انکو ایکنکارا
کون روپ درسٹیو بنسائیو - کتہی گیئو اوہ کت تے آئیو - ۱
جل تے اُٹھی انک ترنگا - کنک بھوکھن کینے بہو رنگا
بیج بیج دیکھیو بہو پرکارا - پھل پاکے تے ایکنکارا - ۲
سہس گھٹ مہی ایک اکاس - گھٹ پھوٹے تے اوہی پرکاس - ۳
بھرم لوبھ موہ مایا وکار - بھرم چھوٹے تے ایکنکار - ۴

(سوہی محلہ ۵)

(ترجمہ) جیسے بازی گر بازی کرتا ہُوا اپنے بھیس بدل بدل کر کئی دکھلاتا ہے اور جب سوانگ اتار کر اپنی ملیا اکٹھی کر لیتا ہے تب وہ اونکار خدا ایک ہی رہ جاتا ہے جَون سی شکل دکھلائی پڑتی تھی وہ دُور ہو گئی۔ وہ کہاں گئی اور کہاں سے آئی تھی۔ جس طرح پانی میں انیک لہریں اٹھ کر پھر پانی میں ہی مل جاتی ہیں اور جس طرح طرح طرح کے زیوروں سے سونا جدا نہیں۔ نیز جس طرح ہزاروں گھروں کے اندر آکاش ایک ہونے کے باوجود

کے لئے صرف ایک مؤذن تھا۔ (جمعہ) جب آنحضرت حجرہ سے خطبہ کے لئے برآمد ہوتے وہ اذان کہتے اور جب نازل ہوتے منبر سے تو وہی اقامت کہتے۔ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ تو جب عثمان خلیفہ ہوئے اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے اذان ثالث ایک گھر کے پاس جو بازار میں ہے زیادہ کی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بلال مسجد کے دروازے پر اذان کہتے۔ پس معلوم ہوا کہ وہ اذان مطلق اعلام کے لئے تھی۔ انصات کے لئے نہیں۔ اور جو اذان خطبہ کے سامنے ہوتی تھی وہ انصات کے لئے تھی۔ پس اذان زوراء کی قبل خروج خلیفہ کے ہوتی تاکہ وہ لوگ معلوم کر لیں کہ جمعہ حاضر ہو گیا۔

پس آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ مذکورہ بالا اور اعمال صحابہ کے مجموعہ کو ملایا جائے تو مفہوم یہی ہوتا ہے کہ جمعہ بعد زوال فوراً ہونا چاہئے۔ اسی میں تبکیر و تعجیل کی تعمیل ہو سکتی ہے اور تبکیر کے معنی یہی اول شئے ہے۔ اور یہی عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام کا چلا آیا ہے۔ اب لامحالہ سنت جمعہ کا وقت قبل زوال کے ہوگا۔ پھر اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اذان عثمانی قبل زوال کے ہوتی تھی۔ تاکہ لوگ تیار ہو کر جلد جمعہ میں حاضر ہوں۔ پس یہ اذان مثل اعلام کے ہے۔ ورنہ اصل اذان خطبہ کی ہے جو اذان نبوی ہے۔ کلمات اذان ہی کے ہیں۔ اس لئے اذان کہتے ہیں اور عدم اختلاف کی وجہ بھی معلوم ہو گئی کہ خطبہ کے وقت کی اذان جو بعد زوال ہوتی تھی وہ اپنے وقت پر قائم و باقی رہی ورنہ ضرور اختلاف ہوتا۔ —— پس ایسے وقت وہ اذان کہی جائے تو سنت عثمانیہ ہوگی۔ اور یہ بھی جہاں ضرورت ہو ورنہ کوئی زبردستی نہیں ہے کہ ہر جگہ ہو اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان سنت کا اتباع نہیں کرتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ پھر جہاں دونوں سنتوں کی ضرورت ہو وہاں دونوں پر عمل کیا جائے اور ہر جگہ دونوں سنتوں کی تاکید ہی نہیں معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ افضل وہی لوگ ہونگے جو ایک ہی اذان سے جمعہ پڑھتے ہیں کیونکہ وہ سنت رسول اللہ صلعم ہے۔ جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں کو افضل فرمایا ہے خلاصہ یہ کہ افضلیت ایک ہی اذان کو ہوگی جو اذان نبوی ہے۔

باقی رہا یہ حکم اتبعوا سنتی وسنة خلفاء الراشدین تو اس میں بتایا گیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ جہاں میری سنت نہ ہو۔ صرف خلیفہ کی سنت ہو تو خلیفہ کی سنت چھوڑ دیں یا کاہلی کریں۔ نہیں اوس کو ضرور کرنا چاہئے اوس کو میری سنت سمجھو۔ اس مقام کو لمعات میں ملاحظہ کیا جائے

اب فی زمانہ مسلمانوں کے عمل کی طرف توجہ کی جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ نماز جمعہ اور اوس کی اذان کہیں طریقہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہیں ہوتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ البتہ ایسا جمعہ دہیں ہوتا ہوگا۔ جہاں ایک اذان ہوتی ہوگی۔ اب تو بغیر اذان ہوئے عوام سنت جمعہ بھی نہیں پڑھتے مسجد میں آتے ہی دو رکعت پڑھی پھر بیٹھ گئے۔ یا وہ بھی نہیں پڑھتے۔ جب اذان بعد زوال ہوئی تو سنت پڑھنے لگے۔ قصور معاف ہو یہ علماء کے ہدایت کردہ لوگ ہیں۔ اب زوال کے بعد اذان عثمانی کہی جاتی ہے۔ پھر کچھ دیر کے بعد خطبہ کے اذان کہی جاتی (وہ بھی منبر سے کافی کے فاصلہ پر) جو اذان نبوی ہے۔ یہ ایک تغیر ہے کہ جو عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم میں نہیں تھے۔ پھر وہ نہایت پست آواز سے کہی جاتی ہے کہ اندرون مسجد سے باہر نہ جائے۔ (یا اس لئے کہ انصات کے لئے ہے) یہ دوسرا تغیر ہوا۔ حالانکہ علماء کی جماعت اس کو مشاہدہ کرتی ہے۔ پس ایسی حالت میں اذان عثمانی کے بارہ میں کیوں نہ اختلاف ہو۔ اس بنا پر جو لوگ زوال کے بعد فوراً خطبہ پڑھتے ہیں۔ وہی لوگ متبع سنت ہونگے اور اسکے خلاف کرنیوالے نہ سنت نبوی پر ہیں اور نہ سنت صحابہ پر۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنة رسولہ

اسی حدیث کے مطابق جماعت اول پابند ہے۔ یہود و نصاریٰ کے علماء نے توریت و انجیل میں تحریف کی اور کفار نے ہیئت کو ہٹا دیا۔ اور اس زمانہ کے علماء نے سنت نبیؐ اور سنت صحابہ کو ہٹا دیا۔ بہرحال تغیر میں سب مساوی ہیں۔ نعوذ باللہ منہ۔ اس میں نہ سنت نبی رہی اور نہ سنت صحابہ۔ دونوں سے گئے اللہ تعالے ہدایت کرے۔ آمین! وھو علیٰ کل شئی قدیر۔ ھذا ما وجدناہ من الکتب الصحیحة وعمل الصحابة رضی اللہ عنہم۔

سکھ دھرم کا فلسفہ کائنات

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب از لدھیانہ)

میں نے مندرجہ ذیل ایک چٹھی بعض سکھ ودوانوں شلاً سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ صاحب نابھہ۔ سردار سنت سنگھ صاحب کمالیہ۔ پرنسپل سردار جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر سردار تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے اور سردار ویر سنگھ صاحب مالک وزیر ہند پریس امرتسر وغیرہ کے نام بزبان انگریزی بھیجی ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی واقفیت و اضافہ معلومات متعلقہ سکھ دھرم کے لئے اخبار "اہلحدیث" میں شائع کیا جاتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا صاحبان یا کسی دیگر سکھ ودوان کی نظر سے گزرے تو بذریعہ اخبار یا خط میری غلطفہمی کو دور فرمانے کی کرپا کریں۔

پیارے سردار صاحبان! ست نام

معلوم رہے کہ میں ایک تصنیف "برہم گیان" لکھ رہا ہوں۔ جس میں تمام بڑے بڑے مروجہ مذاہب شلاً (۱) جین دھرم (۲) ویدک دھرم۔ (۳) پورانک دھرم (۴) ویدانت (۵) یہودی مذہب (۶) عیسائیت (۷) بدھ مذہب (۸) پارسی مذہب (۹) اسلام۔ (۱۰) سکھ دھرم (۱۱) آریہ سماج (۱۲) غلام احمدیت

خطاب بہ مسلم

(نتیجۂ فکر سید ابراہیم صاحب غریب سکندر آبادی)

آہ! مسلم تیری پہلی سی وہ حالت نہ رہی
کچھ خبر ہے بھی کہ اب قوم کی حالت کیا ہے
کتنے بے دین ہوئے جاتے ہیں توبہ توبہ
تجھ کو اب قوم کی بربادی کا احساس نہیں
پاس دولت ہے اگر تیرے تو کچھ کام بھی لے
اٹھ کہ اب قوم تباہ حال ہے خوابیدہ ہے
خوف کس بات کا ہے تجھ کو نگہبان ہے خدا
توڑ دے اٹھ کے تو اب طوقِ غلامی مسلم
مستعد ہیں سنبھل! اب غیر ستانے کے لئے
خوابِ غفلت سے تو اب جاگ خدا را مسلم!
یوں تو کہنے کو تو مسلم ہے مگر نام کا ہے
تو تو دن رات ہے مشغول تماشائے جہاں
تیری دلچسپی کا ساماں ہے تو بزم طرب
علم دیں گرا چاہتا ہے اس کو سنبھال
قوم کو متحد و متفق و یک دل کر ٭٭

حیف ہے تجھ پہ کہ اللہ سے الفت نہ رہی
جانتا یہ بھی ہے تو دین کی عزت کیا ہے؟
غیر کے ہاتھ بکے جاتے ہیں توبہ! توبہ!
سچ تو یہ ہے تجھے اسلام کا اب پاس نہیں
قوم مفلس ہوئی جاتی ہے ذرا تھام بھی لے
للہ لے ان کی خبر زندگی پیچیدہ ہے
اٹھ کہ ہر حال میں تجھ پر وہ مہرباں ہے خدا
ہو کے آزاد تو بن قوم کا حامی مسلم!
عقدۂ دہر سے "اسلام" مٹانے کے لئے
مرہ اب آئے تو ہے کاٹنے آرا مسلم!
یہ تو بتلا دے کہ تو قوم کے کچھ کام کا ہے
اب ترے فہم میں "اسلام" کی بات آئے کہاں
تیری عشرت کی کوئی چیز ہے تو بزم طرب
واسطہ رب کا تجھے قوم کا کچھ کر خیال
تاکہ "اسلام" کے جھنڈے کو اٹھائیں مل کر

متحد قوم کو کرنے کا یہ نسخہ ہے عجیب
رہ امیروں میں امیر اور غریبوں میں غریب

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝ (فرقان)

(ترجمہ) وہ (اللہ) جو واسطے اوس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہ پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے اوس کے شریک بیچ بادشاہی کے اور پیدا کیا ہر چیز کو پس اندازہ کیا اندازہ کرنا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ (سورہ فرقان)

(ترجمہ) اور پکڑے سوائے اوس (اللہ) کے معبود کہ نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ (جھوٹے معبود) خود پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں مالک واسطے جان اپنی کے ضرر کے اور نہ نفع کے اور نہ اختیار میں رکھتے موت پر اور نہ زندگی پر اور نہ پھر اٹھنے کو۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ۝ (سورہ فرقان)

(ترجمہ) اور جس دن اکٹھا کریگا اون کو (اللہ) اور اوس چیز کو کہ عبادت کرتے ہیں سوائے خدا کے پس کہیگا (اللہ) کیا تم نے گمراہ کیا بندوں میرے کو اون کو۔ یا وہی بہک گئے راہ سے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ (سورہ فرقان)

کہیں گے پاکی ہے تجھ (اللہ) کو نہیں تھا لائق ہم کو یہ کہ پکڑیں ہم سوائے تیرے کارساز ولیکن فائدہ دیا تو (اللہ) نے اون (منکروں) کو اور باپوں اون کے کو۔ یہاں تلک کہ بھول گئے یاد تیری اور ہوئے قوم ہلاک ہونے والے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ۝

اور عبادت کرتے ہیں (نافرمان) سوائے خدا کے اوس چیز کی کہ نہ نفع دے اون کو نہ ضرر دے اونکو اور ہے کافر اوپر رب اپنے کے پیٹھ دینے والا۔

لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (فرقان)

(ترجمہ) نہیں پکارتے (مسلمان) ساتھ اللہ کے معبود اور کو

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

مختلف دکھلائی پڑتا ہے اور جب گھڑا ٹوٹ جاتا ہے تو ایک وہی رہ جاتا ہے۔ اسی طرح شبہات ۔ لالچ ۔ محبت اور مایا کا وکار جب چھوٹ جاتا ہے تو پھر یہ روح خدا ہی خدا ہو جاتی ہے۔

(۴) "من توں جوت سروپ ہیں اپنا مول پچھان
من ہرجی تیرے نال ہے گورمتی ۔ رنگ مان
(آسا چند محلہ ۳)

(ترجمہ) اے من (روح)! تو خود ذوالجلال ہے۔ اپنی اصلیت کو پہچان۔

(۵) بن زین نام دھیائی دا پھر پائی نہ موئیا
جس کے اُپجیا نانکا سوئی پھر ہویا
(وار بسنت محلہ ۵)

ترجمہ (پرنسپل جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے)
" ہومے دے ناس ہون نال جیو جس نرنکار توں اپجیا ہے اوہدا روپ ہو جاندا ہے "

(ترجمہ در ترجمہ) انانیت کے دُور ہو جانے پر روح جس خدا سے نکلی ہے اُسی کی شکل بن جاتی ہے۔ یعنی خود خدا بن جاتی ہے ؛؛

پیارے سردار صاحبان! بعض سکھ ودوانوں کا یہ خیال ہے کہ سکھ دھرم پورانک ہندو سناتن دھرم سے جدا ایک مستقل مذہب ہے۔ کیا آپ براہ مہربانی مجھے بتلائینگے کہ سکھ دھرم کا موجودہ سناتن دھرم سے کن اصولوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس اختلاف کے ثبوت میں گورو گرنتھ صاحب کا حوالہ اور شبد ضرور لکھیں۔ میرا خیال ہے کہ سکھ دھرم خالص پورانک دھرم ہی ہے کہیں کوئی فرق تل بھر نہیں ہے ؛

مزید برآں گورو صاحبان پنر جنم یعنی مسئلہ تناسخ کے قائل تھے۔ جیسا کہ شری گورو گرنتھ صاحب گوڑی گوارے ری محلہ ۵-۲-۳-۲ ۲ میں ہے کہ

"کئی جنم بھئے کیٹ پتنگا۔ کئی جنم گج ۔ مین کرنگا
کئی جنم پنکھی سرپ ہوئیو ۔ کئی جنم ہیور برکھ جوئیو ....
کئی جنم ساکھ کر اُپایا ۔ لکھ چوراسی جونی بھرمایا "

کیا آپ سکھ ودوان مسئلہ تناسخ کے برخلاف مندرجہ ذیل اعتراضات کا جواب دیکر اپنے گورو صاحبان کے اس عقیدہ کو صحیح ثابت کرینگے؟

اعتراض اوّل ۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مجرد روح بلا جسم کے کسی قسم کے اچھے یا بُرے کرم نہیں کر سکتی ۔ پس ثابت ہوا کہ کرم کے وقوع میں آنے سے پیشتر رُوح کے ساتھ جسم کا ہونا لازمی و لابدی ہے ۔ لہٰذا جو جسم کرموں سے بھی پہلے موجود ہے اُس کو اعمال کا ثمرہ یا نتیجہ ماننا ٹھیک ایسا ہے جیسے کوئی نادان یہ کہدے کہ باپ بیٹے کے بعد پیدا ہوتا ہے ۔ پس جس طرح باپ کا بیٹے کے پیچھے پیدا ہونا غلط ہے ۔ اُسی طرح مختلف اجسام کو اعمال کا ثمرہ ماننا بھی غلط ہے ۔

اعتراض دوئم ۔ اگر آپ یہ فرمادیں کہ یہ موجودہ جسم پچھلے جنم کے اعمال کا نتیجہ ہے اور اس سے پہلے جسم اُس سے پہلے جنم و علیٰ ہٰذا القیاس ہر ایک پہلا جسم اپنے سے پیشتر والے جنموں کے اعمال کا نتیجہ ہے اور یہ سلسلہ ازلی ہے تو انوستھا دوش یعنی دور تسلسل یا Argument in a Circle لازم آئیگا جو محال ہونے سے باطل ہے بحکم سانکھیہ درشن ادھیائے ۱۔ سُوتر ۱۶

न कर्मणा ऽ प्य तद्धर्मत्वात्
प्रसक्तेश्च

(ترجمہ) (سوامی درشنانندجی آریہ سماجی)
" وید کے انوکول یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن رُوپی (قید جسمانی) دُکھ پیدا نہیں ہوتا .....
دوسرے کرم شریر (جسم) سے ہوگا اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آجائیگا "

ورنہ دنیا ازلی ماننی پڑیگی اور اس کے خالق خدا سے انکار کرنا پڑیگا کیونکہ ازلی شے کا خالق نہیں ہوتا ۔

اعتراض سوئم ۔ مسئلہ تناسخ محض اس لئے گھڑا یا فرض کر لیا گیا ہے تاکہ دنیا میں روحوں کے مختلف مراتب کی کوئی معقول وجہ بیان کی جا سکے اور خدا کو عادل ثابت کیا جا سکے ۔ اب اگر کوئی قائلان تناسخ سے یہ سوال پوچھے کہ خدا کے نیائے کاری، عادل ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ تو سوائے روحوں کے مختلف مراتب یعنی مسئلہ تناسخ کو مانے بغیر ایشور نیائے کاری ثابت نہیں کیا جا سکتا ۔ اور جب تک پہلے ایشور کو نیائے کاری نہ فرض کر لیا جاوے تب تک مسئلہ تناسخ کا اثبات ناممکن ہے ۔ گویا ہر ایک بات کا ثبوت دوسری پر منحصر ہے ۔ جسے پرسپر آشرے دوش یعنی انگریزی فلاسفی میں جسے Argument in a Vicious circle کہتے ہیں لازم آئیگا جو محال ہونے سے باطل ہے جیسے کوئی پوچھے کہ ایشور کی ہستی میں کیا ثبوت ہے؟ تو وہ مرا کہے کہ وید بتلاتا ہے اور جب پھر پوچھا جائے کہ وید مقدس کی صداقت کا کیا ثبوت تو دوسرا یہ کہے کہ چونکہ وید ایشور کا کلام ہے ۔ جس طرح یہ طریقہ استدلال غلط ہے اُسی طرح مسئلہ تناسخ بھی غلط ہے ۔

اعتراض چہارم ۔ اگر مادہ و ارواح کو نیستی سے ہستی میں پیدا شدہ مانیں تو سب سے پہلی کائنات میں جو انسانوں حیوانوں ۔ پرندوں ۔ نباتات وغیرہ جانداروں میں تفرقہ تھا ۔ وہ کن سابقہ اعمال کی بنا یا ثمرہ تھا ۔ پس جسطرح پہلی کائنات میں اعمال کے بغیر ہی تفرقہ تھا اُسیطرح اگر اسی موجودہ دنیا کو پہلی ہی کائنات تصور کر لیں تو اُسیطرح اب بھی

اعتراض پنجم ۔ اگر بفرض محال مادہ و ارواح کو ازلی بھی مانا جاوے تو بھی کبھی نہ کبھی مادہ کے اجزا اور ارواح کے باہم ملاپ سے سب سے پہلی کائنات کا آغاز ماننا ہی پڑیگا اور پھر اعتراض چہارم عائد ہو جائیگا ۔

اعتراض ششم ۔ اگر اعمال کا پھل یا سزا جزا کا دینے والا ایشور ہو تو کسی قصائی یا سخی کو بد یا نیک نہیں مانا جا سکتا کیونکہ بکری یا محتاج کو جو دُکھ قصائی کی چھری یا سخی کی سخاوت سے جو آرام ملتا ہے وہ بکری یا محتاج کے اپنے ہی سابقہ اعمال کا ثمرہ ہے جس کا دینے والا ایشور ہے پھر قصائی کا کیا قصور اور سخی کا کیا احسان؟ پس نیک و بد کے امتیاز کو مٹانے والا عقیدہ تناسخ غلط ہے ۔ وغیرہ

داس نہہ کلنک آتمانند ۔ ڈاکخانہ موڑنڈ ۔ لدھیانہ

فتاویٰ

تعاقب پر تعاقب | ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ کے اخبار "اہلحدیث" میں سوال ۹۸ کے جواب با صواب میں فاضل مفتی صاحب مدظلہ العالی نے تحریر کیا کہ عیدین کا خطبہ منبر پر آنحضرت صلعم سے ثابت نہیں اور اسکی دلیل میں صحیح مسلم شریف کی حدیث پیش کی۔ جواب مذکور صواب و صحیح تھا۔ لیکن اس پر جلدی سے جناب مولوی ابوالصمصام عبدالسلام مبارک پوری نے تعاقب کردیا۔ مولوی صاحب کا یہ تعاقب دور از تحقیق ہے اس لئے کہ جس روایت کو فاضل متعاقب نے نقل کیا ہے منقطع اور ضعیف ہے۔ اس حدیث کا راوی مطلب بن عبداللہ کثیر التدلیس والارسال ہے (تقریب) اس کی روایت حجت نہیں مانی جاتی جیسا کہ ذہبی نے میزان میں نقل کیا ہے (لیس یحتج بحدیثہ) اس کو جابر صحابی سے سماع بھی حاصل نہیں۔ امام ترمذی خود ہی حدیث نزل من منبرہ والی نقل کرکے لکھ دیا ہے۔ المطلب بن عبداللہ بن حنطب یقال انہ لم یسمع من جابر

امام بخاری بھی فرماتے ہیں (۱) لا اعرف للمطلب بن عبد اللہ بن حنطب سماعا من احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترمذی جلد ثانی ص۱۴) (کسی صحابی سے مطلب بن عبداللہ کی سماع مجھ کو معلوم نہیں) پس مولوی صاحب کی منقولہ روایت قابل حجت نہیں۔ صحیح مسلم شریف و ابوداؤد و دیگر کتب احادیث سے پتہ ملتاہے کہ عیدگاہ میں باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا۔ بلکہ مروان کے زمانہ میں کثیر بن صلت نے عیدگاہ میں اس کا آغاز کیا۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرکے امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب منعقد کیا (باب الخروج الی المصلی بغیر منبر)

(ومن ادعیٰ خلافہ فعلیہ البیان بالبرھان)

(راقم سیف الدین مرشد آبادی تریل گوڑی پوتا)

س ۱۲۶} کیا انسان بے موت بھی مرتا ہے؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۲۶} قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ یعنی جب کسی کی موت آجائے تو ایک گھڑی بھی ادھر ادھر نہیں ہوتی۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتاہے کہ موت اپنے وقت پر آتی ہے۔

س ۱۲۷} تارک سنت گنہگار ہے یا نہیں مثلاً ظہر کی سنتیں جو علاوہ فرض کے ہیں قصداً چھوڑ دیتا ہے اور خیال یہ ہے کہ اس کے ترک میں گناہ نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اس طرح سنتوں کو ترک کرنے میں معصیت نہیں ہے؟ بینوا توجروا۔

(خاکسار۔ محمد یوسف از سکندرآباد دکن)

ج ۱۲۷} ترک سنت سے ثواب سے محرومی ہے۔ استحقار سے عذاب ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۸} ایک لڑکی جیونی کا نکاح محمد شفیع ولد ولی محمد سے ہوا اور وہ آباد رہے اور دو لڑکے بھی پیدا ہوئے۔ اب محمد شفیع ایک دوسری عورت سے زنا کرتاہے۔ لوگ شہادت دیتے ہیں۔ ایک برس سے اپنی بیوی کو بلاتا بھی نہیں۔ کیا اب وہ عورت (جیونی) نکاح ثانی کرسکتی ہے؟

(مستری رحیم بخش خریدار نمبر ۱۲۱۰۹)

ج ۱۲۸} جب تک نکاح اول فسخ نہ کرائے یا طلاق حاصل نہ کرے دوسرا نکاح نہیں کرسکتی ہے اگر وہ معلقہ ہے تو اپنے ضلع کے سب جج کے پاس معقول وجوہات کی بناپر فسخ نکاح کی درخواست کرے۔ بعد فسخ نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۹} زید بوجہ فوت ہوجانے اپنی زوجہ کے اپنی مرضعہ لڑکی بپاسے حضانت لڑکی کی خالہ کو دیدی۔ جب وہ بڑی ہوئی اور ہوش سنبھالا تو زید اپنے ہاں لے گیا۔ بعد میں خالہ نے دعویٰ کیا کہ لڑکی تو آپ نے مجھے للہ دیدی تھی اب تیرا کوئی حق نہیں ہے اور لڑکی کو جبراً واپس لے آئی۔ اب لڑکی بالغ ہوگئی تو اس کا نکاح بغیر رضامندی و اجازت زید کے اپنے خاوند کو ولی بناکر کردیا۔ کیا یہ نکاح از روئے شرع محمدی درست ہے یا نہیں؟

(عبدالجبار عفی عنہ مراد آبادی)

ج ۱۲۹} باپ جائز اور صحیح ولی ہے۔ اس کی موجودگی میں دوسرا شخص اس کی رضا کے بغیر نکاح نہیں کرسکتا۔ مگر اس صورت میں کہ باپ ولایت کے استعمال میں ظالم ہو یعنی منافع ذاتی حاصل کرنے کے لئے لڑکی پر ظلم کرے۔ قال علیہ السلام لا نکاح الا بولی مرشد الحدیث

تائید | سوال ۹۱ مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے:۔

"سنت طریق یہی ہے کہ پہلے اہل میت کو تسلی دے کیونکہ تعزیت کے معنی یہی ہیں۔ اسی ضمن میں میت کے لئے بخشش مانگے تو منع نہیں۔"

میں کہتا ہوں بلکہ تعزیت کے وقت میت کے واسطے دعا رحمت و مغفرت کرنا ثابت ہے۔ نسائی اور ابوداؤد کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کسی صحابی کے گھر تعزیت کے واسطے گئی تھیں۔ جب واپس آئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی تھیں؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا اس گھروالوں کے پاس گئی تھیں۔ پس ان کی میت کے واسطے میں نے دعاء رحمت کی اور ان کی تعزیت کی" (ابوداؤد مع عون المعبود ص۱۸۱ ج ۳)

(کتبہ ابوالصمصام عبدالسلام از مبارک پور)

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔ (سورہ قصص)

(ترجمہ) اور مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات اوس کی واسطے اوس کے ہے حکم اور طرف اوسی کے پھیرے جاؤ گے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز فنا ہوتی ہے۔ کبھی ہو مگر اوس کا چہرہ یعنی وہ آپ۔

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۔ (سورہ عنکبوت)

(ترجمہ) اور کہا (ابراہیم علیہ السلام) نے۔ سوائے اس کے نہیں کہ پکڑا ہے تم نے سوائے خدا کے بتوں (اور قبروں) دوستی سے درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے پھر دن قیامت کے کافر ہو جاوینگے بعضے تمہارے بعضوں سے اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے بعضوں کو اور جگہ رہنے تمہارے کی آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے کوئی مددگار۔

ف:۔ یعنی وہ شیطان جن کے نام کے تھان ہیں۔ اللہ کے روبرو منکر ہونگے کہ ہم نے نہیں کہا کہ ہم کو پوجو بت پوجنے والے اون کو پھٹکار دینگے کہ ہماری نذر نیاز لیکر وقت پر پھر گئے۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۔ (سورہ عنکبوت)

(ترجمہ) مثال ان لوگوں کی کہ پکڑتے ہیں سوائے اللہ کے دوست مانند مکڑی کے ہے کہ بناتی ہے گھر اور بہت سست گھروں میں البتہ گھر مکڑی کا ہے کاش کہ ہوتے جانتے۔

ف:۔ یعنی گھر اس واسطے کہ جان ومال کا بچاؤ ہو مکڑی کا جالا کہ دامن کے جھٹکے سے ٹوٹ پڑے ویسا ہی ہے جو اللہ کے سوائے کسی کو اپنا بچاؤ سمجھتے

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔

(ترجمہ) تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے کسی چیز سے اور وہ غالب ہے باحکمت

ف:۔ یعنی کبھی سننے والا تعجب کرے کہ سب کو ایک لکڑی سے ہانک دیا۔ بعضے خلق بت پوجتے ہیں بعضے آگ، پانی کو۔ بعضے اولیاء انبیاء کو یا فرشتوں کو سو اللہ نے فرمادیا کہ اللہ کو سب معلوم ہیں۔ اگر کوئی کچھ کر سکتا تو اللہ سب کو یک قلم موقوف نہ کرتا۔ اور اللہ کو کسی کی نہیں چاہئے زبردست ہے اور مشورہ نہیں چاہئے حکمتیں اوسی کو ہیں۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۔ (سورہ روم)

(ترجمہ) اور جس دن برپا ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار اور نہ ہونگے واسطے اون کے شریکوں اون کے سے کوئی شفاعت کرنے والے۔ اور ہو جاوینگے ساتھ شریکوں اپنے کے کافر۔

ف:۔ یعنی جن کو اللہ کا شریک بناتے تھے۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ (سورہ روم)

(ترجمہ) رجوع کرنے والے ہو طرف اوس کے اور ڈرو اس سے اور برپا رکھو نماز کو مت ہو شریک لانے والوں سے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۔ (سورہ لقمان)

(ترجمہ) یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے حق ثابت اور یہ کہ جو کچھ پکارتے ہیں۔ سوائے اوس (اللہ) کے ناپید ہو جانے والا ہے۔ اور یہ کہ اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بزرگ قدر۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۔ (سورہ السجدہ)

(ترجمہ) اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں (زمین آسمان) کے ہے بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے نہیں واسطے تمہارے سوا اوس (اللہ) کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۔ (السبا)

کہہ پکارو تم (نافرمانو) اون لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم اون کو سوائے خدا کے۔ نہیں مالک ہیں برابر ایک ذرہ کے بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہیں واسطے اون (معبودوں باطل کے) بیچ ان دونوں (زمین وآسمان) کے کچھ ساجھا۔ اور نہیں واسطے اوس (اللہ کے) اون (جھوٹے معبودوں) میں سے کوئی پشتیبان۔ اور نہیں فائدہ دیتی شفاعت نزدیک اوس (اللہ) کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیوے وہ (اللہ) واسطے اوس (شخص کے) وہ فرشتے منتظر رہتے ہیں حکم اوس (اللہ) کے کہ یہاں تک کہ جب دور کیا جاوے اضطراب دلوں اونکے سے کہتے ہیں آپس میں (فرشتے) کیا کیا حکم پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں (جواباً) کہ کہا حق اور وہ بلند ہے بڑا۔

ف:۔ یعنی عوام اللہ کے ہاں سفارش چاہتے ہیں اولیاء اور وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے۔ فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہیں۔ جب تسکین آتی

ملکی مطلع

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ افسران پولیس وصفائی

ہم نے بادل نخواستہ کئی دفعہ ظاہر کیا ہے کہ امرتسر جیسا غلیظ اور گندہ شہر ہم نے سارے ملک میں نہیں دیکھا۔ اور لطف یہ ہے کہ آمدن بہت زیادہ لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ کام کا کوئی صیغہ ٹھیک نہیں۔ گاڑیاں غلاظت سے بھری ہوئی بازاروں سے گذرتی ہیں جہاں دودھ مٹھائی، گوشت وغیرہ خوردنی اشیاء سب کھلی پڑی ہوتی ہیں۔ کیا مجال کہ باوجود شکایت کے گاڑیوں پر ڈھکنا دیا جائے۔ گاڑیوں کے علاوہ گدھے بھی غلاظت سے لدے ہوئے راستوں سے گزرتے ہیں۔ کچھ پھینکتے جاتے ہیں کچھ لئے جاتے ہیں مگر وہ بھی برہنہ۔ جس سے تمام بازار اور راستے معطر ہوتے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اہل شہر آج کل ایک بڑی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کی بابت ہم نے بارہا ذمہ داروں کو توجہ دلائی ہے۔ مگر کسی کے کان میں آواز تک نہیں پہنچی۔ وہ تکلیف یہ ہے کہ

تانگوں کا بازاروں میں کھڑا ہونا۔

جن کی وجہ سے بسا اوقات بوڑھے، بچے، عورتیں چلنے سے رک جاتے ہیں اور کئی ایک کو چوٹیں بھی لگتی ہیں۔ تانگے والے کسی کے کہنے سے نہیں سنتے۔ گویا سارا بازار انہوں نے اڈہ بنا رکھا ہے۔ گھوڑوں کے پیشاب اور لید کی وجہ سے اتنی بدبو پھیلتی ہے کہ بغیر ناک بند کئے چلا نہیں جا سکتا۔ لیکن ہماری خوش قسمتی کہئے یا بدنصیبی ہمارے شہر کے ذمہ دار افسر سب بیرون شہر کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ ان کو ہم غریبوں کی تکلیف کی کیا خبر؟ زیادہ نہیں ہم صرف ایک ہی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کوئی میونسپل افسر یا پولیس افسر بھیس بدل کر بلا اطلاع قریب شام کے بازاروں میں گشت لگائے تو معلوم ہو جائیگا کہ کس قدر اہل شہر کو تکلیف ہے۔

ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ پولیس کے سپاہی جہاں پہرے پر ہوں (ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے) وہاں تانگے والے کھڑے نہیں ہوتے۔ لیکن ان سپاہیوں میں بھی جو نرم طبیعت ہوتے ہیں وہ اپنی نرمی کی وجہ سے خاموش کھڑے رہتے ہیں۔ اور تانگے والے ان کی نرمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

آج (۱۹؍اپریل) سننے میں آیا کہ دفتر "اہلحدیث" کے قریب ایک گلی میں ہیضے کی واردات ہوگئی ہے۔ بس اب دیکھئے سارا عملہ صفائی اس گلی میں پہنچیگا۔ اور ایسا معلوم ہوگا گویا کسی جنگ عظیم میں فوج کا اجتماع ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہ وبا کے پھیلنے سے پہلے ہی صفائی کا انتظام کیا جائے۔

بیرون شہر جو پارک لگائے گئے ہیں کوئی نفاست پسند انسان ان میں سیر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کے دائیں بائیں گندے نالوں سے اس قدر بدبو اٹھتی ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے۔ تحقیق کرنے کے لئے ہمارے قریبی باغ بیرون دروازہ جدید میں جا کر ملاحظہ کریں دونوں طرف گندے نالوں کی بدبو سے باغ میں بیٹھا نہیں جاتا۔

تانگے والے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے لئے شہر میں اڈے نہیں ہیں۔ کمیٹی ہم سے ٹیکس لیتی ہے مگر ہمارا حق ادا نہیں کرتی۔ اگر ہم کمائیں نہیں تو دیں کہاں سے؟ مثال کے طور پر ہم دفتر "اہلحدیث" کے قریب قریب کے بازار پیش کرتے ہیں۔ چوک لونگڈھ تانگوں سے اٹا ہوتا ہے اور بدبو سے سنڈاس بنا ہوا۔ چوک کڑہ بھائی، چوک کڑہ سفید۔ چوک نمک منڈی وغیرہ۔ اسی طرح سارے شہر کا حال ہے نہ پولیس راستہ صاف رکھواتی ہے نہ میونسپلٹی صفائی کرواتی ہے۔ ہم اہل شہر بقول "دو گھر کا مہمان بھوکا" سخت تکلیف میں ہیں۔ کمیٹی کے ممبران دو سال دس ماہ کے بعد اپنی زیارت کرواتے ہیں۔ دو مہینے الیکشن کے دوران میں ملاقات ہو جائے تو ان کی مہربانی۔

یہ حال ہے ہمارے کثیر آبادی اور کثیر آمدنی والے شہر امرتسر کا۔ باقی شہروں کی بابت وہاں کے باشندے خود ہی جانتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا علم ہے امرتسر اس خصوص میں اول درجہ ہے۔

نوٹ ممکن ہے آئندہ نمبروں میں ہم نو آبادیوں کا بھی ذکر کریں۔

مختصر یہ ہے کہ بلدیہ امرتسر جس قدر اپنے فرائض میں غافل ہے دنیا کی کوئی ذمہ دار باڈی (جماعت) ایسی غافل نہ ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ممبران اپنی غفلت کا حال ہم سے پوچھیں اور ہم جواب دیں۔ مگر وہ ایسی جرأت نہیں کر سکیں گے کہ کبھی کسی میٹنگ میں ہم سے سوال کریں اور ہمارے معقول جواب سن کر اپنی غفلت کی تلافی کریں۔ اسی لئے ہم ان کو جتائے دیتے ہیں۔ ع

اگر تو مے نہ دہی داور روز داد ہست

جلسہ مذاکرہ علمیہ دربھنگہ

گذشتہ ۲۶ و ۲۷ مارچ سنہ رواں کو مذاکرہ علمیہ کا بارھواں سالانہ اجلاس حکیم مولانا عبد المجید صاحب صادقپوری کی صدارت میں نہایت وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے لوگوں کے علاوہ طلبہ، اساتذہ، مدارس اور مقامی علماء نیز مضافات شہر اور دیہاتوں سے غیر معمولی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اور مقررین میں طلبائے دار العلوم احمدیہ سلفیہ کے علاوہ مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی، حکیم مولانا عبید الرحمن صاحب دہلوی، مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی، مولانا عبد النور صاحب مظفرپوری، مولانا محمد قمر صاحب اعظم گڈھی وغیرہ نے خصوصیت سے شرکت فرمائی۔ دار العلوم احمدیہ سلفیہ کے ۲۵ طلبہ نے اردو، فارسی، عربی، بنگلہ اور انگریزی زبانوں میں

متفرقات

تبلیغی جہاد میں شامل ہونے کا وقت | ناظرین باتمکین سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ آج کل مذہب اسلام پر اندرونی اور بیرونی طرف سے کس قدر حملے ہو رہے ہیں اصل اسلام کو چھپانے اور رواجی اسلام کو فروغ دینے کی جو کوشش بیگانوں کے علاوہ یگانوں کی طرف سے ہو رہی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کی اصلی وجہ تبلیغ حق سے عوام کی ناآشنائی ہے۔ جس کا واحد علاج یہ ہے کہ ہر مسلمان خود توحید و سنت کا عامل بنے اور اپنے حلقہ اثر میں اس کی تبلیغ کرے۔ گویا توحید و سنت کی تبلیغ کرنا ہی زمانہ موجودہ کا سب سے بڑا

دینی جہاد ہے

چنانچہ اہل توحید کا دیرینہ قومی خادم، توحید و سنت کا سچا مبلغ اخبار "اہلحدیث" ۳۵ سال سے اس میدان جہاد میں گامزن ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر بلاد میں ہر ہفتہ بلا روک ٹوک وقت مقررہ پر پہنچکر اپنا تبلیغی فرض ادا کرتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے بوجہ انقلاب زمانہ اسکی ترقی رکی ہوئی ہے۔ اسلئے تمام اعیان و بہی خواہان کو چاہیئے کہ اس وقت جس قدر اس کی اشاعت کو بڑھانے میں کوشش کرسکیں کریں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی غفلت اور سستی سے یہ تبلیغی جریدہ بھی خاطر خواہ اپنے مقاصد کی تکمیل نہ کرسکے۔

قابل توجہ شکائت | دفتر کی شکائت کرنیوالے حضرات ایک ضروری بات کا سب سے مقدم خیال رکھا کریں۔ یعنی خط لکھتے وقت شروع ہی میں اپنا مفصل پتہ یا کم از کم نمبر خریداری لکھ دیا کریں۔ کیونکہ بعض اصحاب دفتر کی شکائت لکھتے لکھتے اخیر میں اپنا نام لکھنا بھی بھول جاتے ہیں یا ایسی طرح لکھتے ہیں کہ وہ پڑھنا مشکل ہوتا ہے اور اگر کہیں اس پر ڈاک خانہ کی مہر لگ جائے تو بالکل ہی پڑھا نہیں جاتا۔ جس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اس شکائت کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اور شکایت کنندہ مکرر شکایت کرتا ہے اور دفتر اپنی بے خبری میں معذور۔

تاریخ مطلوب ہے | خاکسار کو حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات بحساب بکرمی سمت کی مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ اخبار اطلاع دیں۔ (خریدار ۳۲۹)

ناظرین نوٹ کرلیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اپریل میں ختم ہے اور ۲۹۔ اپریل تک۔ وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

روح سخن | ادبی تصنیف کے دو طریق ہیں۔ (اول) خاص خاص استادوں کا کلام جس کو دیوان وغیرہ کہتے ہیں۔ جیسے دیوان متنبی، دیوان قیس وغیرہ۔ (دوم) یہ کہ مختلف شعراء کے کلام کو یکجا کر کے مجموعہ بنایا جاتا ہے۔ جیسے عربی میں "حماسہ" یا جمہرۃ اشعار العرب وغیرہ۔

کتاب زیر تقریظ "روح سخن" قسم ثانی سے ہے۔ اس میں کئی ایک اردو شعراء کا کلام جمع کیا گیا ہے۔ اہل مذاق کے لئے کتاب موجب تفریح ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ سب عمدہ۔ قیمت ۱۲؍۔ محصول علاوہ۔

ایضاً عطر سخن | اسی موضوع پر ہے۔ قیمت للعہ محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ۔ سید احمد حسین خلف مؤلف۔ مقام چھپرا ضلع سارن

منکوحہ آسمانی | مرزا صاحب قادیانی کے نکاح آسمانی کا ذکر۔ قیمت ا؍ پتہ۔ انجمن تبلیغ الاسلام۔ گنج۔ مغل پورہ۔ لاہور۔

قیام امن اور قانون کی پابندی | کئی ایک عدالتوں نے قادیانی جماعت کے متعلق فیصلوں میں کچھ اچھے الفاظ نہیں لکھے۔ غالباً اس کے دفعیہ کے لئے یہ ٹریکٹ قادیان سے شائع ہوا ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ۔ انجمن انصار قادیان۔

توہین مسیح | مرزا صاحب قادیانی نے بہت جگہ حضرت مسیح کے حق میں متجاوز الفاظ لکھے ہیں جن سے ان کی توہین سمجھی جاتی ہے۔ اس الزام کے دفعیہ کیلئے جماعت قادیانیہ کی طرف سے یہ رسالہ شائع ہوا ہے ملنے کا پتہ۔ حافظ سلیم احمد اٹاوی قادیان۔

پنج گنج | اس کتاب کے پانچ حصے ہیں۔ سب میں توحید و سنت کے مسائل ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ۔ مولوی فضل الرحمن خطیب مسجد تیلیاں۔ شہر ہری پور۔ ضلع ہزارہ۔

دعا فرمائیں | خاکسار نارمل کلاس میں داخل ہونے کی کوشش میں ہے۔ احباب کرام دعا فرماتے رہیں۔

(راقم محمد خان مدرس مدرسہ دتے وال)

مدرسہ دار التکمیل مظفر پور | کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۴،۲۳ صفر مطابق ۲۶-۲۷۔ اپریل ۱۹۳۸ء مظفر پور محلہ کلیانی میں منعقد ہوگا۔ جس میں مشاہیر علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفید فرمائینگے۔ اور طلباء مدرسہ اپنی حسن تعلیم کا نمونہ پیش کرینگے۔ برادران اسلام اپنی شرکت سے جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ (محمد ایوب صدر استقبالیہ کمیٹی) ۸؍ داخل اشاعت فنڈ)

مقدمہ حملہ کی اپیل

بعض احباب اپیل کا حال پوچھتے ہیں۔ ان کو اطلاع ہے کہ بریلوی جماعت کا اخبار "الفقیہ" امرتسر مورخہ ۱۴۔ اپریل پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ فریق ثانی اپیل کریگا۔ شاید تاریخ اشاعت پرچہ ہذا تک اپیل دائر ہو جائیگی احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا

بنگلوں کی دنیا۔ مصنفہ [illegible] (۹م) [illegible] حالات۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

(۴۹۶)

تقریریں کیں۔ آٹھ فارغ التحصیل طلباء کے سروں پر مجمع عام میں دستار فضیلت باندھی گئی۔

سال رواں سے مدرسہ میں دستکاری بھی لازم قرار دی گئی ہے۔ اس لئے جلسہ میں طلبہ کے ہاتھ کی بنی ہوئی بعض چیزیں بھی بطور نمائش پیش کی گئیں اور ان میں سے اکثر چیزیں معقول قیمتوں پر نیلام بھی ہوئیں۔

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دارالعلوم کی اپیل پر چندہ بھی ہوا۔ چنانچہ نقد کے علاوہ حاجی محمد [illegible] صاحب دہلوی کی جانب سے تین من چاول سالانہ اور حافظ محمد اسمٰعیل صاحب تاجر کلکتہ کی جانب سے مبلغ تین سو روپیہ نقد سالانہ کا اعلان کیا گیا۔

شیخ عبدالستار صاحب کنور نے موازی دس کٹھے (بسوا) شیخ عبدالحق صاحب کنور نے دو کٹھے۔ منشی اہا حق صاحب کنور نے پانچ کٹھے۔ منشی ابوالحسن صاحب کنور نے دس کٹھے۔ منشی عبدالعزیز صاحب سیملا نے پانچ کٹھے اور منشی محمد خلیل صاحب سیملا نے چھ کٹھے زمین مدرسہ میں دینے کا اعلان کیا۔ امید قوی ہے کہ حضرات موصوفین موہوبہ زمین مدرسہ کے نام جلد رجسٹرڈ کرادیں گے جزاہم اللہ خیر الجزا۔

اس سال بھی جلسہ گاہ میں خواتین کے لئے الگ انتظام تھا۔ چنانچہ سینکڑوں کی تعداد میں وہ بھی شریک ہوئیں

(سید محمد سعید غفرلہ سکرٹری دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ) (عدد داخل اشاعت فنڈ)

نوٹ: جو صاحب اشاعت فنڈ کی مقررہ رقم درج کروانا چاہیں وہ زیادہ طویل نہ ہونا چاہئے۔ ورنہ حسب ضرورت اس کا اختصار درج ہوگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

لال مرچ کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس فصل کے لئے ریتلی میرا زمین اچھی ہے جس میں بیس تیس گڈے فی ایکڑ کھاد کے ڈالے گئے ہوں۔ کھیت میں نیری لگانے سے پہلے پانچ چھ دفعہ ہل چلایا جاتا ہے۔ اور اتنی ہی دفعہ سوہاگہ دیا جاتا ہے یہ فصل عام طور پر نیری کے ذریعہ لگائی جاتی ہے۔ لیکن جب پہلی فصل تمباکو ہو تو بعض دفعہ اسکے تخم کا تمباکو کی کمزوری فصل میں ہی ماہ مئی کے وسط میں چھٹا دیدیا جاتا ہے۔ شرح تخم ۱½ سے ۲ سیر فی ایکڑ ہے۔ نیری حاصل کرنے کے لئے ۸ سے ۱۲ چھٹانک تخم پانچ چھ مرلہ میں ماہ مارچ کے پہلے دو ہفتہ میں بویا جاتا ہے۔ اور نیری جون کے دوسرے نصف میں اگانے کے قابل ہوجاتی ہے۔ لائنوں اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ایک سے ۱½ فٹ ہوتا ہے۔ نیری اگانے کے بعد فوراً ہی پانی دیا جاتا ہے۔

فصل کو عموماً ۱۰ سے ۱۶ پانی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن آبپاشی کی تعداد جولائی سے ستمبر تک کی بارش پر منحصر ہے۔ کھرپہ کے ساتھ تین چار دفعہ گوڈی کی جاتی ہے۔ مرچ کی چنائی ستمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوتی ہے اور ماہ دسمبر میں ختم ہو جاتی ہے۔ دو آدمی ایک دن میں ایک کنال کی مرچیں چن سکتے ہیں۔

چننے کے بعد مرچیں دھوپ میں بکھیر دی جاتی ہیں اور ان کو کبھی کبھی ہلاتے رہتے ہیں تاکہ اچھی طرح سے خشک ہوجائیں۔ اگر مرچیں خشک ہونے کے بغیر اکٹھی کرکے رکھی جائیں تو سڑنے لگ جاتی ہیں۔

اوسط پیداوار خشک مرچ تقریباً ۲۰ من فی ایکڑ ہے نرخ تقریباً پانچ یا چھ روپیہ فی من ہوتا ہے۔

مرچوں کی چنائی ختم ہونے کے بعد خشک پودے بطور ایندھن استعمال کئے جاتے ہیں۔

مرچ کی کاشت کے لئے عام طور پر مندرجہ ذیل ہیرپھیر عمل میں لائے جاتے ہیں:-

(۱) گندم - لال مرچ - سینجی - کماد -
(۲) گندم - تمباکو - لال مرچ - سینجی - کماد -
(۳) سینجی - تمباکو - لال مرچ -

آخری ہیرپھیر عموماً اس وقت ہوتا ہے جبکہ لال مرچ چھٹا کے ذریعہ تمباکو کی کمزوری فصل میں کاشت کی جاتی ہے۔ سینجی، لال مرچ کی کمزوری فصل میں کاشت کی جاتی ہے۔ تخم سینجی اکتوبر کے آخری یا نومبر کے پہلے ہفتہ میں چھٹا سے بویا جاتا ہے

(لاہور ۹-اپریل ۱۹۳۶ء)

ڈاکوؤں نے گاڑی لوٹ لی

الہ آباد ۱۰-اپریل۔ آج صبح بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر گورکھپور اور الہ آباد کے درمیان بنارس کے نزدیک ڈکیتی کی ایک دلیرانہ واردات ہوئی۔ گاڑی آدھی رات کے بعد ڈھائی بجے کے قریب پہنچی اور وہاں چند ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان خطرہ کی زنجیر کھینچ کر روک لی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاڑی کے رکتے ہی تیس کے قریب نوجوانوں کی ایک پارٹی نے جو کہ پستولوں سے مسلح تھے۔ گولیاں چلاتے ہوئے (تاکہ مسافر خوف زدہ ہوجائیں) ریلوے میل سروس کے ڈبہ پر دھاوا بول دیا۔ اور اس ڈبہ کے انچارج سارٹر کو ٹوٹی میں بند کردیا۔ پورٹر کو شدید زخمی کیا اور ڈاک کے ڈبہ کو لوٹنا شروع کیا۔ اس دوران میں کچھ ڈاکو پستول ہاتھ میں لئے ہوئے گاڑی کے دونوں طرف پھرتے رہے اور مسافروں سے کہا کہ وہ بالکل باہر نہ جھانکیں۔ انہیں کہا گیا کہ مسافروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائیگا اس لئے وہ کمرہ کیا بند کرکے اندر بیٹھے رہیں اگر کسی نے باہر جھانکا تو اسے گولیوں کا نشانہ بنادیا جائیگا۔ اسکے بعد ڈاکوؤں نے ریلوے کا روپیہ لوٹا جو گارڈ کے ڈبہ میں تھا۔ گارڈ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ ایک کانسٹبل نے ایک ڈاکو کو گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن اسے چاقو گھونپ کر شدید زخمی کردیا گیا۔ ڈاکوؤں نے بڑی دلیری سے ریلوے اور ڈاک کو لوٹا اور کہا جاتا ہے کہ وہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ لوٹ کر لے گئے ہیں۔ جن میں ۲۵ بیمہ شدہ لفافے بھی ہیں گاڑی ۵۴ منٹ لیٹ ہوگئی۔

ڈاکوؤں کی گرفتاری کیلئے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر ہوا ہے

تمام دنیا میں بے مثل ۲/

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۲/

(معتمد قدوۃ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں قیمت فی ڈبہ ۱۲/ محصول ڈاک ۷/ نمونہ ۴/

(ملنے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

کرامات اہلحدیث ۱/۱۲

مسئلہ کرامات کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیلی بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۱۴/ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفۂ اہلحدیث ۱/- حدیث کی پہلی کتاب ۴/ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳/ خطبات سلطان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۸/ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲/ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے ۱۲/

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری محلہ ۵ لاہور

از مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی لکھو ولد کشمیری بل ذات مہاجن ساکن چک قاضیاں نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے اور بورڈ مذکور نے تاریخ سماعت ۲۲ ۳۶/۸ بمقام شکر گڑھ مقرر کی ہے۔ لہذا تاریخ مقررہ پر چودھری نمبردار ذات گوجر ساکن تجلی پور تحصیل شکر گڑھ مقروض کے تمام متعلقہ ساہوکاراں یا دیگر متعلقہ اشخاص حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۶ ۳۶/۸)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ)

۴/

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۹۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بانا نمبردار ولد دو سندھی ملاح ساکن میانوی شیرا تحصیل شکر گڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور درخواست گزاری ہے۔ لہذا مقروض مذکور کے جملہ قرض خواہ اور دیگر متعلقہ اشخاص بمقام شکر گڑھ بتقرر ۱۶ ۳۶/۵ حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۹ ۳۶/۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس۔ انگلستان۔ امریکہ اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔
قیمت ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

البلاغ المبین فی ہدی خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت چلتی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ قیمت صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مرسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	؎
عام خریداران سے	"	؏
"	ششماہی	؏
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	- - - -	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلم

(از قلم محمد جعفر سلیم پرتاب گڈھی تلمیذ حضرت زیبا ناروی)

فکر بہبودی نہ قومیت کا دل میں جوش ہے — دیکھئے جس کو مئے غفلت میں وہ مدہوش ہے

اب وہ میدان عمل میں تیری سرگرمی نہیں — غیرتِ مسلم کہاں اگلا سا تیرا جوش ہے

غیر قومیں بڑھ رہی ہیں تجھ کو غافل دیکھ کر — تو رہا جاتا ہے پیچھے کچھ تجھے بھی ہوش ہے

وہ تیری قوت کہاں ہے وہ شجاعت ہے کہاں — حوصلے ہیں وہ نہ تجھ میں وہ نہ دل میں جوش ہے

کل تو پہنچاتا تھا اک دنیا کو پیغام حق — قوم مسلم آج کیوں تیری زباں خاموش ہے

قیصر و کسریٰ کو تو نے ہی کیا زیر و زبر — یاد ہے کچھ تجھ کو اے مسلم تجھے کچھ ہوش ہے

کل تیرے ہاتھوں رہا کرتے تھے سب میدانِ عدم — آج تیری جرأت و ہمت کہاں روپوش ہے

مذہب و ملت کی وہ ہنگامہ آرائی نہیں

اے سلیم اب قوم مسلم کس قدر خاموش ہے

تصنیفات

قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری

رحمۃ للعالمین جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے [illegible] مسلم یونیورسٹی علیگڑھ، مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ قیمت جلد اول ؏، جلد دوم ؏، جلد سوم ؏۔

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ؏

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ قاضی صاحب کا ایک عالمانہ لیکچر جو انہوں نے [illegible] میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں دیا۔ قیمت ؏

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے۔ قیمت ؏

استقامت عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۳ر

معراج المومنین۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ ترجمہ عربی خط امام احمد۔ قیمت ؏

مہر نبوت۔ حضور صلعم کی مختصر سوانحعمری۔ قیمت ؏

غایت المرام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت۔ قیمت ۶ر

تائید الاسلام۔ غایت المرام کا دوسرا حصہ ہے ؏

تبلیغ الاسلام تمام مذاہب پر تبصرہ کرکے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ قیمت ؏

تبیان الاسلام۔ واعظین و مبلغین کیلئے عالمانہ مضامین

برہان۔ ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب قیمت صرف ۲ر

کفریات مرزا

مؤلفہ مولوی اسرار احمد صاحب آزاد۔ قابل مصنف نے مرزا صاحب کی تصانیف سے حوالجات تلاش کرکے یکجا کر دیئے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے جو مرزائی مشن کی تردید کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت بجائے ؏ کے ۹ر محصول ڈاک علیحدہ

چھ روپیہ کی بجائے دو روپیہ

برادران اسلام! اگر آپ سرور کائنات، فخر موجودات کی مکمل و مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے چھ روپیہ کی بجائے [illegible] دو روپیہ میں دی جا رہی ہے۔ آپ [illegible] ہی فرمائش بھیجکر طلب کریں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں محصول ڈاک ۱۲ر علیحدہ ہوگا۔

پتہ:- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

فیروز اللغات مجلد

اس مشہور لغات میں اردو۔ عربی۔ فارسی ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال اور معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ خصوصاً ہر اردو خواں گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے۔ بڑے کلام کو ہوتے [illegible] قیمت ؏ محصول ڈاک علیحدہ۔

تصنیفات

خواجہ عبدالحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

بیان مسیح یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اجارہ داروں کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔ قیمت ؏

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک جامع دعوت عمل ہے۔ قیمت ؏

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب، حکام کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام پر [illegible] الزامات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

بصائر بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ قیمت ؏

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قیمت ؏

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر جس میں جزاء و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت صرف ؏

ہمارے رسول آنحضرت صلعم کے مختصر حالات زندگی بچوں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ؏

خلفائے اربعہ آنحضرت صلعم کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور [illegible]

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ ہجری

تقلید شخصی کی آواز دیوبند سے

(۲)

گزشتہ پرچے میں اس مضمون میں ہم تقلید کی تعریف اور اس کا حکم بتا چکے ہیں۔ آج اس کے دوسرے حصے پر نظر کی جاتی ہے جو قاعدہ علمیہ کے مطابق ہے تعریف تقلید کے بعد دیکھنا ہے کہ اس کا موضوع کیا ہے۔ یعنی کن لوگوں کو تقلید کا حکم ہے۔ علماء کو یا جہلاء کو؟ علماء کو کیسے ہونے لگا۔ کیونکہ تقلید کی تعریف میں تو عدم علم داخل ہے۔ چنانچہ امام غزالیؒ کی صاف تصریح موجود ہے:۔

لیس ذالک (التقلید) طریقا الی العلم فی الاصول والفروع۔ (المستصفیٰ جلد ۲ ص ۳۸۷ بحث تقلید)

یعنی تقلید علم کا ذریعہ نہیں نہ اصول میں نہ فروع میں (کیونکہ تقلید کی تعریف میں علم کی نفی ہے) پس اگر علماء بھی تقلید کے مکلف ہوں تو اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ ایک طرف ان کا علم اور دوسری طرف بحیثیت مقلد ہونے کے عدم علم وھما متناقضان۔

ہمارے مخالفین بلند تو یہی اہل حدیث کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ رسالہ "سلطان العلوم" میں بھی کہا گیا ہے کہ آج کل جو لوگ علماء بنے پھرتے ہیں ان کی علمی حیثیت صرف اتنی ہوتی ہے کہ بلوغ المرام یا مشکوٰۃ (مصریؒ یا مترجم) بغل میں دبا کر مولوی کہلاتے ہوئے تقلید کا رد کرتے پھرتے ہیں؟

جواباً گذارش ہے کہ ہمارے نزدیک علماء سے مراد وہ حضرات ہیں جو مدارس عربیہ میں کتب درسیہ پڑھاتے ہیں۔ کیا ہمارے مخاطب ان کو بھی علماء نہیں سمجھتے۔ اگر یہ لوگ بھی علماء نہیں ہیں تو پھر خود ہی بتائیں کہ علماء کہاں بستے ہیں۔ کیا انہی کے حق میں یہ شعر کہا گیا ہے ؎

یارب وہ ہستیاں کس جا پہ بستی ہیں
کہ جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

نتیجہ صاف ہے کہ عالم بوصف علم تقلید کا مکلف نہیں ہو سکتا۔ ورنہ جیسا قضیہ مشروطہ عامہ (الکاتب ساکن الاصابع مادام کاتبا) صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح یہ قضیہ (العالم مقلد مادام عالما) بھی صحیح نہیں۔

رہے جہلاء سو ان کی بابت بھی فقہائے حنفیہ کی تصریحات موجود ہیں کہ وہ نہ حنفی ہیں نہ شافعی۔ چنانچہ رد المحتار (شامی) میں مرقوم ہے:۔

العامی لا مذھب لہ بل مذھبہ مذھب مفتیہ۔ (شامی مصری جلد ۳ ص ۱۹۶)

پس اگر جہلاء کو تقلید کا مخاطب سمجھا جائے تو وہ اپنے زمانے کے علماء کے مقلد ہونگے۔ جن سے انہوں نے سوال کر کے مسئلہ دریافت کرنا ہے نہ کہ ائمہ اربعہ کے زمانہ سلف میں بھی یہی دستور تھا۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اس زمانے کی کیفیت یوں تحریر فرماتے ہیں:

"اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذھب معین ×× وکان من خبر العامۃ ×× انہ اذا وقعت لھم واقعۃ استفتوا فیھا ای مفت وجدوا من غیر تعیین مذھب"

(حجۃ اللہ مصری جلد ۱ ص ۱۵۲)

جاننا چاہیے کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی خاص مذہب کی تقلید پر جمع نہ تھے (یعنی تقلید شخصی نہ کرتے تھے) عام لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو کوئی ضرورت پیش آتی۔ جس مفتی کو پاتے بغیر تعیین مذہب اس مسئلہ پوچھ لیتے۔"

پس شاہ صاحب کی شہادت سے جو امر ثابت ہوتا ہے وہ عیاں ہے۔ اسی کی تائید یا تشریح صاحب شامی کے الفاظ میں یوں ملتی ہے۔ جہاں شیخ ابن الہمام کا قول نقل کیا ہے۔ چنانچہ علامہ موصوف کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

وفی آخر التحریر للمحقق ابن الہمام مسئلۃ لا یرجع فیما قلد فیہ ای عمل بہ اتفاقا وھل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع بانھم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا۔ (رد المحتار جلد ۳ ص ۱۹۹)

یعنی محقق ابن ہمام (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ کوئی مقلد تقلیدی صورت میں عمل کر کے اس سے رجوع نہ کرے (رہا یہ سوال کہ) اس کے سوا

انتخاب الاخبار

—— کنبھ کے میلہ پر ہیضہ پھوٹنے سے وہاں بہت سی اموات واقع ہوئیں۔ میلہ سے فارغ ہو کر زائرین جہاں جہاں پہنچے وہاں بھی ہیضہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر اور شیخوپورہ وغیرہ اضلاع کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں ہیضہ کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ امرتسر میں بھی کئی اموات ہو چکی ہیں۔ چنانچہ بلدیہ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۲ اپریل کو ۴۸ بچے پیدا ہوئے اور ۵۴ اموات ہوئیں۔ جن میں ۱۹ ہیضہ سے تھیں۔

—— ڈاکٹر سر محمد اقبال ۲۱-اپریل کو صبح ۵ بجے انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ بے شمار مسلمانوں نے پڑھا اور شاہی مسجد کے قریب حضوری باغ میں دفن کئے گئے۔ جنازہ کے ہمراہ دیگر بہت سے احباب بھی شامل تھے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔

—— لاہور ۲۴-اپریل کو رات کے وقت خان بہادر میاں عبدالعزیز صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس پر کسی نے گولی چلائی مگر آپ بال بال بچ گئے

—— حکومت پنجاب نے چند سیاسی قیدیوں کو ان کی مدت قید ختم ہونے سے پیشتر ہی رہا کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مزید قیدی بھی رہا کئے جانے والے ہیں۔

—— مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی ضمانت دے کر رہا ہو گئے ہیں۔

—— امرتسر میں ضمنی انتخاب اسمبلی کے امیدواروں نے اپنا اپنا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ چوہدری افضل حق مجلس احرار کی طرف سے۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس ٹکٹ پر اور شیخ محمد صادق مسلم لیگ کی جانب سے کھڑے ہوئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ کانگرس فیڈریشن میں کچھ تبدیلیاں کرانا چاہتی ہے۔ وائسرائے نے ان سے اتفاق کر لیا ہے

—— اطلاع ملی ہے کہ بی این ڈبلیو ریلوے پر الہ آباد کے نزدیک سید پور سٹیشن پر ایک مسافر گاڑی رکی تو چند ڈاکوؤں نے گارڈ پر حملہ کر دیا۔ چپراسی ڈاک کے تھیلے نکال رہے تھے کہ ڈاکو دو تھیلے لے کر فرار ہو گئے۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ سپین کے ۵۱ صوبوں میں سے ۳۶ پر جنرل فرانکو نے قبضہ کر لیا ہے۔

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اناطولیہ (ترکی) میں زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے مالی و جانی نقصان ہوا معلوم ہوا ہے کہ ۲۱-اپریل تک آٹھ سو نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

—— گاندھی جی مسٹر جناح سے سیاسی حالات پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے بمبئی جائینگے۔ وہاں سے فارغ ہو کر صوبہ سرحد کا دورہ بھی کرینگے۔

—— سرکاری اطلاع ہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء تک پنجاب میں موٹر کاروں، موٹر لاریوں، موٹر بسوں، اور موٹر سائیکلوں کی مجموعی تعداد ۱۹ ہزار پانچ سو ۴۳ تھی

—— مصری یونیورسٹی کی ایک انجمن نے ایک تجویز پاس کی ہے کہ ترکی کی طرح مصری یونیورسٹی کے تمام کالجوں میں فوجی تعلیم و تربیت لازمی قرار دی جائے۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ نے اعلان کیا تھا کہ ۲۶ آنریری مجسٹریٹوں کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے ۶ سو سے زائد درخواستیں موصول ہوئیں۔

رزولیوشن تعزیت

انجمن اہل حدیث امرتسر کی مجلس عاملہ نے ۲۸/۴/۲۳ کو منسلکہ ذیل رزولیوشن پاس کیا۔

"ڈاکٹر شیخ محمد اقبال کی وفات کو بحیثیت ان کی لیاقت اور توحید پسندی کے انجمن اہل حدیث امرتسر قومی نقصان سمجھتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ خدا ان کو بخشے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل اور مرحوم کا بدل عطا کرے

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ۔

(سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر)

یاد رفتگان | برخوردار مولا بخش جو جماعت اہلحدیث ملتان کا سرگرم رکن تھا فوت ہو گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

(حاجی شیخ محمد عبداللّٰہ سوداگر چرم ملتان)

(۲) میرے والد مولوی سید عبداللّٰہ صاحب جوناگڈھی تین چار ہفتہ کی علالت کے بعد ۱۷-اپریل کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم حضرت میاں صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے تھے۔ ۱۰ سال کی عمر سے ۸۵ سال (آخری وقت) تک تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ (سید عبدالسلام و سید محمد میاں از جوناگڈھ کاٹھیاواڑ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم

خواجہ حسن نظامی نے | اپنے الزامات کو غلط جان کر مالک اخبار "مدینہ" بجنور سے معافی مانگ کر مصالحت کر لی۔ ہم اس مصالحت پر خواجہ صاحب کی صاف گوئی کی تعریف کرتے ہیں اور آیندہ کے لئے انہیں یہ آیت قرآنی ملحوظ رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔

ڈاکٹر اقبال | کا جنازہ غائب حسب تحریک خان بہادر حاجی مولوی محمد مونس خاں صاحب شروانی رئیس دتاؤلی ۲۸/۴/۲۲ کو دتاؤلی میں پڑھا گیا۔

(کرامت اللّٰہ از دتاؤلی)

اگر اس زمانہ (مسیح موعود) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تو وہ فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دُنیا میں لاکر رائج کرے گا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے الہامات میں بھی اللہ تعالیٰ نے متعدد بار آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آتا ہے کہ

یقیم الشریعۃ و یحی الدین ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ (تذکرہ صفحہ)

(ترجمہ) یعنی کہ آپ شریعت کو قائم کرینگے اور دین اسلام کو زندہ کریں گے۔ اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسے واپس لائینگے۔

(الفضل قادیان صفحہ ۱۶-اپریل سنہ رواں)

اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے مرزا صاحب اور آپ کے اتباع سابقہ تصریحات کو بھول جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے کہ

حضرت شیخ ابن عربی نے لکھا ہے۔

آخر مولود من ھذا النوع الانسانی ... یکون مولدہ بالصین ولغتہ لغت بلدہ الی آخرہ

یعنی آخری انسان چین میں پیدا ہوگا اور اس کی بولی اس کے شہر کی بولی ہوگی اور اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی۔

مرزا صاحب نے شیخ موصوف کی اس پیشین گوئی کو اپنے حق میں لکھا ہے۔ ہم ناظرین کو ان بھول بھلیوں میں لے جانا نہیں چاہتے جو مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کو اپنی ذات پر چسپاں کرکے اپنے اتباع کو اس میں پھنسایا ہے۔ اس سے ہمیں یہاں کوئی مطلب نہیں۔ بلکہ یہ بتانا منظور ہے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو چینی الاصل مغل کہتے تھے۔ (ملاحظہ ہو تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۱۵)

اس کے بعد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے بھی تحفہ شہزادہ ویلز میں مرزا صاحب کو چینی مغل لکھا ہے ان تصریحات کے ہوتے ہوئے مرزا صاحب کا اپنے آپ کو فارسی الاصل کہکر حدیث مذکور کا مصداق قرار دینا دو متضاد باتوں کو جمع کرنا ہے۔ جو کسی طرح جائز نہیں الا یہ کہ شیخ عطار کے قول میں جو نفس امارہ کے حق میں فرما گئے ہیں ؎

چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

جب شیخ ابن عربی کے کلام سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہوئی تو چینی مغل بن گئے۔ جب حدیث مذکور کو لینے کا شوق ہوا تو فارسی بن گئے۔

بالکل سچ ہے ؎

معشوقِ ما بمذھب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

نکاح ام کلثوم رضؓ

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

چند دن ہوئے ایک شیعہ دوست میرے پاس آیا دوران گفتگو میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شان میں گستاخی کرنے لگا۔ میں نے کہا زبان کو روکو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں، اگر حضرت علی یہ بات سُن لیتے تو ہرگز برداشت نہ کرتے۔ اس نے کہا توبہ توبہ، حضرت عمر ہرگز حضرت علی کے داماد نہ تھے۔ میں نے کہا اگر یہ ثابت ہوجائے تو پھر۔ اُس نے کہا میں شیعہ مذہب چھوڑ دونگا۔

میں نے ان کی کتابوں سے نکال کر دکھادیا۔ جس پر اس شیعہ دوست نے کہا مجھے یہ مضمون لکھ دیجئے تاکہ میں علماء شیعہ کو دکھاکر تسلی کرلوں۔ اگر کسی نے جواب نہ دیا تو میں شیعہ مذہب سے بیزاری کا اعلان کردونگا! ناظرین کی آگاہی کے لئے مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے۔

قبل اسکے کہ میں کتب حضرات شیعہ سے اس کا ثبوت پیش کروں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کتب اہل سنت سے اس واقعہ کو لکھوں۔ کیونکہ بعض حضرات اہلسنت بھی اس بات سے بالکل ناواقف ہیں۔ بلکہ بعض تو بوجہ ناواقفی انکار ہی کردیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

(۱) صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک عمدہ چادر بچ رہی تو کسی نے کہا ۔

یا امیر المومنین اعط ھذا ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی عندک یریدون اُمّ کلثوم بنت علی

اے امیر المومنین! یہ چادر آپ رسول اللہ کی بیٹی ام کلثوم کو جو آپ کے نکاح میں ہے دیدیں۔ مراد اس سے ام کلثوم بنت علی تھیں۔

(بخاری کتاب الجہاد پ ۱۱ صفحہ ۴۹۱ و بخاری مصری صفحہ ۲۰۳)

(۲) علامہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

یریدون ام کلثوم کان عمر قد تزوج ام کلثوم بنت علی و امّھا فاطمۃ ولھذا قالوا لھا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت قد ولدت فی حیاتہ وھی اصغر بنات فاطمۃ علیھا السلام

کہ ام کلثوم بنت علی رضؓ سے حضرت عمر رضؓ نے نکاح کیا تھا۔ ام کلثوم کی ماں حضرت فاطمہ رضؓ تھیں اسی وجہ سے لوگوں نے ان کو رسول اللہ کی صاحبزادی کہا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئی تھیں اور حضرت فاطمہ کی سب سے چھوٹی لڑکی تھیں۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۹ صفحہ ۵۶ و عمدۃ القاری صفحہ ج ۶)

(۳) وتزوج عمر ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب امّھا فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی اور مسئلے میں کسی دوسرے کی تقلید کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟

اس کا جواب "ہاں" میں دیتے ہوئے وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ سلف کے لوگ کبھی ایک عالم سے مسئلہ پوچھتے اور کبھی کسی دوسرے سے۔ کسی ایک مفتی کا التزام نہیں رکھتے تھے۔

ناظرین کرام! ان تصریحات علمائے کرام سے مسئلہ تقلید شخصی کا جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ عیاں ہے یہی اہل حدیث کا مسلک ہے۔ یہی حق اور راہ راست ہے ان تصریحات کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ علمائے احناف خصوصاً وہ احناف جن کو مدرسہ دیوبند سے کسی قسم کا تعلق ہے، مسئلہ تقلید شخصی میں وہی مسلک اختیار کرتے جو مذکورہ حضرات کی تحریروں سے مدلل و مبرہن ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ابھی اس مسلک سے علیحدہ ہیں لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔

ہمارے دل میں ان حضرات کی علمی خدمات کی قدر ہے اس لئے ان کو انہی علوم پر توجہ دلاتے ہیں جن کا درس تدریس ان کا دن رات کا مشغلہ ہے۔ رسالہ "سلطان العلوم" دیوبند میں مسئلہ تقلید شخصی پر جو کچھ لکھا گیا اس کا لب لباب درج ذیل ہے۔ چنانچہ مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں:-

"اب خلاف تقلید شخصی میں رہا (یعنی کسی امام معین کی تقلید ہر مسئلہ اور ہر حکم میں کرنا) یہ علماء اہلسنت والجماعت کے نزدیک واجب ہے۔ کیونکہ مطلق تقلید جس کی فرضیت عند الفریقین مسلم ہے اُسکے دو فرد ہیں۔ شخصی اور غیر شخصی۔ اس لئے جائز ہوا کہ اس مطلق فرض کو اُس کے جس فرد میں چاہیں ادا کر دیں۔ تقلید غیر شخصی کر کے بھی اس فریضہ سے ایسے ہی بری ہو سکیں جیسے تقلید شخصی کر کے بری ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ مامور بہ جب مطلق ہوتا ہے تو لاعلی التعیین اس کے کسی فرد کو ادا کر دینے سے مامور بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص اپنے خادم کو حکم کرے کہ کسی آدمی کو بلا لو تو وہ مختار ہے چاہے زید کو بلالے یا عمر کو یا بکر وغیرہ کو اور جس کو بلالے گا اپنے فرض منصبی سے بری الذمہ ہو جائیگا" (سلطان العلوم دیوبند ص ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ)

جواب ہاں صاحب بات یہی ہے۔ مگر اس کو علمی حیثیت سے دیکھنا چاہئے۔ مطلق کے بارے میں علمائے اصول کی چند تصریحات ملتی ہیں:۔

(۱) المطلق یجری علی اطلاقہ (۲) حکم المطلق الآتی بای فرد کان آتیا بالمامور بہ

پچھلا نمبر (۲) خاص علماء و طلباء کے سمجھنے کے لائق ہے علمائے اصول کے الفاظ میں اس کا مطلب میں عرض کئے دیتا ہوں۔ مفتی صاحب اور دیگر علمائے احناف اس کو شرف قبولیت بخشیں اگر ناقابل قبول ہو تو بالفاظ علمائے اصول اس کو رد کریں۔

قرآن مجید کا حکم کفارہ ظہار کے متعلق تحریر رقبہ (غلام آزاد کرنا) حسب تصریح علمائے اصول مطلق ہے۔ اب کوئی حنفی مظاہر رقبہ کافرہ کو آزاد کرے اور دوسرا حنفی رقبہ مومنہ کو تو دونو تکلیف شرع سے عہدہ برا ہو جائینگے (لاریب) لیکن سوال یہ ہے کہ رقبہ کافرہ میں کفر کو اور رقبہ مومنہ میں ایمان کو بھی کچھ دخل ہے (کلاّ)

اسی طرح تقلید شخصی میں جو مطلق تقلید کی ایک قسم ہے شخصیت کو دخل نہیں۔ اگر مقلد شخصیت کو داخل سمجھیگا تو مطلق پر عامل نہیں رہیگا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی نے اپنی کتاب "معیار الحق" میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مطلق تقلید بحکم المطلق یجری علی اطلاقہ تقلید شخصی کو بحیثیت اسکے شخصی ہونے کے شامل نہیں بلکہ بحیثیت اطلاق شامل ہے جیسے تصور (مقسم) تصور ساذج اور تصور مع الحکم دونو کو شامل ہے نہ بشرط شئی یا بشرط لاشئی بلکہ لابشرط شئی یہ ایک ایسا علمی قانون ہے کہ مدارس عربیہ کے خصوصاً مدرسہ دیوبند کے ادنیٰ طالب علم بھی اسے جانتے ہونگے۔ مگر صرف جان لینے سے کام نہیں چل سکتا بلکہ علمی مسائل میں اس کو جاری کرنے سے عقدہ حل ہو سکتا ہے۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

قادیانی مشن
مرزا صاحب چینی مغل تھے
یا
فارسی الاصل ایرانی؟

یہ تو ہمارے ناظرین کو خوب یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے کے اثبات میں ہر طرح کے دلائل دیا کرتے تھے۔ ان کو اس بات کی بھی پرواہ نہ ہوتی تھی کہ میری پچھلی دلیل سابقہ دلیل کے متناقض تو نہیں یا اُن کو بوجہ ضعف حافظہ یاد نہ رہتا تھا ان کے اتباع بھی اسی روش پر چلے ہیں۔

حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے حق میں یہ الفاظ فرمائے ہیں:-

لو کان الدین معلقا بالثریا لنالہ رجل (او رجال) من ابناء فارس

اس حدیث کو مرزا صاحب نے اپنے حق میں لیا ہے اور آپ کے اتباع بھی اس حدیث کو مرزا صاحب کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اخبار الفضل ۱۴-اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ الفاظ درج ہیں:-

"مخبر صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس (مشکوۃ) کہ

(حاشیہ:) مجموعہ تنقید تقلید - مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری اور عبیداللہ ... ثناء اللہ صاحب کے علمی تحریری مباحثہ ... (مجموعہ ...)

ذکر گشت وچوں عمر مقتول شد محمد بن جعفر بن ابی طالب او را در حبالۂ نکاح در آورد ۔

(تاریخ مذکور مطبوعہ ایران ص۲۴۲)

کہ جناب ام کلثوم فاطمہ زہرا کی بیٹی عمر خطاب کے گھر میں تھی اور حضرت عمر سے ان کی اولاد بھی ہوئی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور جب عمر قتل کئے گئے تو محمد بن جعفر ان کو اپنے نکاح میں لائے :

(۱۰) امام جعفر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں :۔ لما ماتت ام کلثوم بنت علی و ابنها زید بن عمر بن الخطاب فی ساعة واحدة ... وصلی علیهما جمیعا (تہذیب الاحکام ص۳۸۰)

کہ ام کلثوم بنت علی اور اس کا لڑکا زید بن عمر بن خطاب دونوں ماں بیٹا اکٹھے فوت ہوئے اور ان پر اکٹھا جنازہ پڑھا گیا۔

اہلحدیث | مومن مسلم کے لئے یہ حوالجات کافی ہیں۔ نہ ماننے والے کے لئے دفتر بھی ناکافی ہے۔ ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

جمعہ فی القریٰ

(از قلم مولوی محمد عبد السلام صاحب مبارکپوری)

آیت جمعہ[1] سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ شہر کا رہنے والا ہو یا دیہات کا یا کسی اور مقام کا۔ اور اقامت جمعہ ہر مقام میں جائز ہے خواہ شہر ہو یا قریہ یا صحرا۔ کیونکہ آیت جمعہ ہر مکلف کو عام ہے اور بلا تخصیص ہر مقام کو شامل۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے دلیل الافتراض من کلام الله تعالیٰ علی العموم فی الامکنة انتهی۔ اور حدیث لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع سے قریہ میں اقامت جمعہ کے عدم جواز پر استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث موقوف (یعنی حضرت علی کا قول) ہے ساتھ اسکے محتمل بھی ہے۔ اور ایسی حدیث جو مشہور ہو اور ساتھ اسکے محتمل بھی ہو تو اُس سے عند الاحناف زیادت علی الکتاب جائز نہیں ہے۔ دیکھو علامہ عینی حنفی نے بنایہ میں حدیث لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب کا یہ جواب دیا ہے۔ ولئن سلمنا انه مشهور فالزیادة بالمشهور انما یجوز اذا کان محکما اما اذا کان محتملا فلا وهذا الحدیث یحتمل لنفی الجواز و یستعمل لنفی الفضیلة لقوله علیه السلام لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد

یعنی اگر ہم تسلیم کرلیں کہ یہ حدیث[2] مشہور ہے تو حدیث مشہور سے زیادۃ علی الکتاب اُسی صورت میں جائز ہے کہ حدیث محکم ہو لیکن جب محتمل ہو تو جائز نہیں ہے۔ اور یہ حدیث محتمل ہے۔ کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ نفی جواز مراد ہو۔ اور احتمال ہے کہ نفی فضیلت مراد ہو۔ جیسے حدیث لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد میں ؛ پس جب عند الاحناف حدیث مشہور سے زیادۃ علی الکتاب اُسی صورت میں جائز ہے کہ حدیث محکم ہو تو اولاً حدیث لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع حضرت علی کا قول ہے حدیث مشہور تو در کنار خبر واحد بھی نہیں ہے۔ ثانیاً محکم بھی نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ نفی فضیلت مراد ہو یعنی اس کا مطلب یہ ہو کہ شہر میں نماز جمعہ اولیٰ و افضل ہے اور قریہ میں جائز و درست بلکہ یہی متعین ہے۔

کما قال شیخنا العلامة عبد الرحمٰن المبارکفوری رحمه الله تعالیٰ لا تشریق ولا جمعة علی وجه الکمال الا فی مصر جامع جمعاً بینه وبین الاحادیث والآثار (نور الابصار ص۱۱)

غرض حدیث لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع احناف کے نزدیک بھی پایہ استدلال سے ساقط ہے۔ تعجب ہے کہ احناف حضرت علی رضؓ کے قول سے جو خبر واحد کے درجہ میں بھی نہیں ہے آیت جمعہ کی تخصیص کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اقامت جمعہ فقط شہر ہی میں جائز ہے اور دیہات میں ناجائز۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

و نیز واضح ہو کہ حضرت علی کا قول مذکور اُن احادیث صحیحہ کے معارض و مخالف ہے[3]۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جمعہ ہر مسلمان پر بجز پانچ اشخاص (غلام۔ عورت۔ مریض۔ لڑکے۔ مسافر) کے فرض ہے اور ہر مقام میں اس کا ادا کرنا جائز و صحیح ہے۔ چنانچہ ابوداؤد میں ہے :۔

عن طارق بن شهاب رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة عبد مملوك او امرأة او صبی او مریض۔

یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ حق ہے واجب ہے مگر چار شخص پر غلام، عورت، لڑکے، بیمار پر نہیں۔ بعض روایات صحیحہ سے مسافر کا مستثنا ہونا بھی ثابت ہے مگر اہل قریہ کا استثنا کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں۔ اور نسائی وغیرہ میں ہے :۔

عن نافع عن ابن عمر عن حفصة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة واجبة علی کل محتلم۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر مرد بالغ پر نماز جمعہ واجب ہے۔ بلکہ دیہات میں نماز جمعہ پڑھنا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

---

[1] قال الله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله وذروا البیع - ۱۲

[2] یعنی حدیث لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب - ۱۲

[3] وصرح ابن الهمام وغیره ان قول الصحابی حجة ما لم ینفه شیء من السنة انتهی کذا فی امام الکلام - ۱۲

اور نکاح کیا حضرت عمر فاروق نے حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم سے جو فاطمہ بنت رسول اللہ کی صاحبزادی تھیں۔" (تاریخ الامم والملوک ابن جریر طبری مصری جلد ۵ صلا۱)

(۴) وتزوج عمر بن الخطاب ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب امها فاطمة الزهراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولدت لعمر بن الخطاب زید بن عمر ورقیة بنت عمر۔

حضرت عمر نے حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا جس کی ماں رسول اللہ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا تھیں اور ام کلثوم کے بطن سے حضرت عمر کی اولاد ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی۔" (ابن عبد البر برحاشیہ اصابہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۰)

(۵) اور اسی طرح ہے (اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۲)

(۶) ووضعت جنازة ام کلثوم بنت علی امرأة عمر بن الخطاب وابن لها یقال له زید وضعا جمیعا والامام یومئذ سعید بن العاص

حضرت سعد بن عاص نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی زوجہ حضرت عمر کا اور ان کے بیٹے زید کا اکٹھا جنازہ پڑھا۔ (نسائی کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

کتب شیعہ سے حضرت عمر کے داماد علی ہونے کا ثبوت

(۱) باب تزویج ام کلثوم

یہ باب ہے حضرت ام کلثوم کے نکاح کے بیان میں

امام شیعہ اس باب میں ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ام کلثوم کا نکاح کس سے ہوا۔ (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

(۲) عن زرارة عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی تزویج ام کلثوم فقال ذلك فرج غصبناه (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ام کلثوم کے نکاح کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ذلك فرج غصبناه۔ اس کا ترجمہ کرنے سے شرم محسوس ہوتی ہے اہل علم خود سمجھ لیجئے مطلب یہ ہے کہ گو حضرت عمر سے ام کلثوم کا نکاح ہوا لیکن حضرت علی نے رضامندی سے نہیں کیا بلکہ حضرت عمر نے زبردستی سے نکاح کر لیا۔

(۳) اور سنئے :-

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما خطب الیه قال امیر المومنین انها صبیة قال فلقی العباس فقال له مالی أبی باس قال وما ذاك قال خطبت الی ابن اخیك فردنی اما واللہ لاعودن زمزم ولا ادع لکم مکرمة الا هدمتها ولاقیمن علیه شاهدین بانه سرق ولا قطعن یمینه فاتاه العباس فاخبره وسأله ان یجعل الامر الیه فجعله الیه

(فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے حضرت علی کو ام کلثوم کے متعلق کہا تو امیر المومنین حضرت علی نے فرمایا کہ وہ ابھی کمسن بچی ہے۔ امام فرماتے ہیں پھر حضرت عمر حضرت عباس سے ملے تو ان کو کہا۔ کیا مجھ میں کوئی عیب ہے۔ حضرت عباس نے کہا بات کیا ہے۔ تو حضرت عمر نے کہا میں نے تیرے بھتیجے علی کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے مجھ سے انکار کر دیا خدا کی قسم میں زمزم کی تولیت تم سے واپس لے لونگا اور تم لوگوں کو بے عزت کر دونگا۔ اور علی پر دو گواہ بناؤنگا کہ اس نے چوری کی ہے اور اس کا داہنا ہاتھ کاٹ دونگا۔ پس عباس حضرت علی کے پاس آئے اور یہ خبر ان کے پاس بیان کی اور ان سے درخواست کی کہ اس کام کا اختیار مجھے دیدو۔ چنانچہ امیر المومنین نے انکو اختیار دیدیا اور حضرت عباس نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا۔"

(۴) ابو القاسم قمی شرح شرائع میں لکھتا ہے

تزوج علی ابنته ام کلثوم من عمر

کہ حضرت علی نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا تھا۔

(۵) قاضی نور اللہ صاحب شوستری لکھتے ہیں :-

اگر نبی دختر بعثمان داد۔ ولی دختر بعمر فرستاد

کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمان سے کر دیا تو اسی طرح حضرت علی نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔" (مجالس المومنین صفحہ ۸۵)

(۶) نیز قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں کہ

محمد بن جعفر طیار بعد از فوت شدن عمر بن الخطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین مشرف گشتہ ام کلثوم را تزویج نمود۔

"حضرت عمرؓ کے فوت ہونے کے بعد ام کلثوم کا نکاح محمد بن جعفر طیار سے ہوا۔"

(مجالس المومنین صفحہ ۸۵)

(۷) امام جعفر صادق فرماتے ہیں :-

لما توفی عمر اتی علی ام کلثوم فانطلق بها الی بیته

کہ جب حضرت عمر فوت ہوئے تو حضرت علی ام کلثوم کو اپنے گھر لے گئے۔"

(تہذیب الاحکام صفحہ ۲۳۸)

(۸) امام جعفر صادق فرماتے ہیں :-

ان علیا صلوات اللہ علیه لما مات عمر اتی ام کلثوم فاخذ بیدها فانطلق بها الی بیته

کہ جب حضرت عمر فاروق فوت ہوئے تو حضرت علی ام کلثوم کے پاس آئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ (فروع کافی صفحہ ۳۱۱/۱۴۳)

(۹) مورخ تاریخ التواریخ کا خلف الرشید تاریخ طراز مذہب مظفری میں یوں تبویب فرما کر (حکایت تزویج ام کلثوم با عمر بن خطاب) لکھتا ہے :-

"جناب ام کلثوم کبری دختر فاطمہ زہرا در سرائے عمر بن خطاب بعد وانزو ے فرزند بیاورد چنانکہ

جس پر حنفی، اہل حدیث، شافعی وغیرہ کی کوئی تمیز و خصوصیت نہ ہو۔ سب مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ دوش بدوش مل کر کام کریں۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ اگر علماء کرام خصوصاً نوجوان علماء اس کی طرف توجہ کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی فرقہ وارانہ انجمنوں کی وجہ سے لوگوں کی ذہنیتیں بھی فرقہ وارانہ ہو گئیں جماعت اہل حدیث کے جلسہ میں کوئی حنفی عالم خواہ وہ ہندوستان کا فرد ہی کیوں نہ ہو ہرگز نہیں بلایا جائیگا فرض کر لیجئے کہ کسی جلسہ میں حنفی عالم کو بلا بھی لیا گیا تو یقین کیجئے کہ اس کی باتوں کا اتنا اثر عوام کے دلوں پر ہرگز نہ ہوگا جتنا کہ ایک معمولی اہل حدیث کا ہوگا۔

اس حنفی عالم کی تمام قومی اور ملی خدمات عمومی طور پر جماعت اہل حدیث کی نظروں میں ہیچ ہونگی۔ کیونکہ اسکی نماز میں آمین اور رفع الیدین موجود نہیں۔ اسی طرح احناف کے جلسہ میں اہل حدیث عالم کو ہرگز دعوت نہ دی جائیگی کیونکہ کہیں وہ آمین اور رفع یدین کی تلقین نہ شروع کر دے۔

اس جماعتی عصبیت کی آڑ لے کر آج مذہب و ملت کو جو نقصان پہنچایا جا رہا ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے۔ گذشتہ رمضان میں ایک اہل حدیث مولوی صاحب جو کسی اہل حدیث مدرسہ کے سفیر تھے اپنا دکھڑا سنانے لگے کہ میں ایک جگہ چندہ کی غرض سے گیا تو اس مسجد میں ایک مولوی ڈیرا جمائے ہوئے تھا اور لوگ اس کے اس قدر معتقد تھے کہ اسکے سامنے کسی کی نہیں سنتے تھے۔ میں نے ہرچند سمجھایا کہ یہ شخص اہل حدیث نہیں بلکہ حنفی ہے مگر ان لوگوں نے میری ایک بھی نہ سنی۔ مجبوراً مجھے وہاں سے خالی ہاتھ آنا پڑا۔

میں نے یہ ایک واقعہ بطور نمونہ نقل کیا ہے۔ اگر اس قسم کے واقعات کو جمع کیا جائے تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں پہنچ جائینگے۔ آپ اس واقعہ کو ذرا بصیرت کی نظر سے دیکھئے کہ آج کس طرح اسلام کے نام لینے والے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اسلام کو رسوا کر رہے ہیں۔ کیا اسلام اسی کی تعلیم دیتا ہے کہ اختلاف رائے کی بنا پر فریق مخالف کسی ہمدردی اور کسی رواداری کا مستحق نہیں ؟ کیا سلف کے مسلمانوں نے غیر مسلموں کے ساتھ اس سے بڑھ کر اخلاق اور رواداری کا ثبوت نہیں دیا ہے جتنا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ دے رہا ہے ؟

آج اسی جماعتی عصبیت کا نتیجہ ہے کہ چالاک سفیر اپنے سفر میں موقع اور محل دیکھ کر نہ معلوم کتنی بار حنفی اور اہل حدیث بنتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ روپ نہ بدلیں تو ان کی مٹھی ہر جگہ گرم نہیں ہو سکتی۔

آج تنظیم جماعت اہل حدیث کی کوشش ہو رہی ہے اور اہل قلم حضرات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ مجھے اس جماعتی عصبیت کی تنظیم سے اتفاق نہیں میں اس کو اسلامی اخوت و وحدت کے منافی سمجھتا ہوں کیونکہ جس دن سے اس کی عملی کارروائی شروع ہو گی اس دن سے نئی نئی انجمنیں برسات کے کیڑوں کی طرح نکل پڑینگی اور دھڑا دھڑ جلسے شروع ہو جائینگے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ ایک گاؤں میں سو مسلمان ہیں جن میں کچھ اہل حدیث اور کچھ حنفی ہیں۔ اب اس جگہ ضرورت تنظیم اور اہل حدیث کے مناقب پر دھواں دھار تقریریں ہونگی۔ جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی خوشی میں اہل حدیث بغلیں بجائینگے اور احناف گردن جھکائے ادھر سے ادھر چلے جائیں گے اور جب ان کو بھی جوش آجائیگا تو وہ بھی اپنے ہم مذہب مولوی لوگوں کو بلا کر شاندار جلسہ کرینگے۔ اہل حدیث کے خلاف دو ایک تقریریں کرا کر دل کی بھڑاس نکالیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پیسے قربان کئے جائینگے، مولوی لوگوں کو لذیذ غذائیں نصیب ہونگی۔ اور آپس میں بے اعتمادی اور عدم رواداری پہلے سے زیادہ ہو جائے گی۔

اس سلسلہ میں مجھے اہل حدیث لیگ سے بھی اتفاق نہیں کیونکہ یہ بھی فرقہ وارانہ مناقشات کی ایک شاخ ہے اس کی تقلید میں حنفی لیگ اور شافعی لیگ بھی منصۂ ہستی پر آجائیگی اور سب جماعتیں تحفظ حقوق کے جھولا سنبھالے اپنے حقوق لینے کے لئے پہنچ جائینگی۔ کس سے ؟ اس کو آپ حضرات سمجھئے۔

میری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم جماعتی عصبیت کی بنا پر نہ ہو بلکہ عام مسلمانوں کی ہو اور سب کو سلکِ المسلمین کے رشتہ میں منسلک کر کے عہد سلف کے اعلیٰ اخلاق کا دوبارہ منظر دنیا کو دکھا دیا جائے۔ مسلمانوں کی تنظیم کے لئے ہندوستان میں صرف ایک مرکزی جماعت ہے اور وہ میرے نزدیک "جمعیۃ علماء ہند" ہے۔ اسکی شاخ ہر ہر صوبہ، ہر ہر شہر، ہر ہر گاؤں میں ہو اور اس کے کارکن نہایت سرگرمی سے کام کریں۔ عوام کی تنظیم علماء کی تنظیم سے ہوگی۔ کیونکہ عوام کے کان، آنکھ حتےٰ کہ دل اور دماغ علماء ہی ہوتے ہیں۔ ان کی اگر تنظیم ہو گئی تو سمجھ لیجئے کہ ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کی تنظیم ہو گئی۔

تنظیم کے سلسلہ میں تحریک خلافت کے زمانہ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اس زمانہ میں حنفی اور اہل حدیث کے جھگڑے بہت ہی کم تھے۔ اب ہماری تنظیم اسی اصول پر ہونی چاہئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے "جمعیۃ علماء ہند" سے زیادہ مناسب کوئی جماعت نہیں ہے۔

یہ چند سطریں میں نے کسی عناد کی بنا پر نہیں لکھی ہیں بلکہ علمائے اہل حدیث کی خدمت میں یہ ناچیز خیال محض استفسار کے لئے ہے کہ موجودہ جماعت اہل حدیث کی روش ملک اور مسلمانوں کے لئے کہاں تک مفید ہے؟ جماعتی عصبیت مثلاً حنفی، شافعی اور اہل حدیث کی کیا اب بھی ضرورت ہے؟ اور اس قسم کی فرقہ وارانہ انجمنیں اب تک مسلمانوں کی اصلاح کہاں تک کر چکی ہیں؟ اہل حدیث لیگ (مرحوم) کا تحفظ حقوق کی خاطر منصۂ ہستی پر آنا جماعت اہل حدیث کے بلند دعاوی کے ساتھ کیا مناسبت رکھتا ہے؟ امید ہے کہ علماء اہل حدیث اس پر ضرور اظہار خیال فرمائیں گے۔

اہلحدیث | آپ کی تقریر جس بنا پر ہے وہ وحدت اسلامی ہے۔ اس قسم کی انجمنیں ہندوستان میں موجود ہیں جن میں اہل حدیث، حنفی بلکہ شیعہ بھی داخل ہیں مسلم لیگ، جمعیۃ علماء، انجمن حمایت اسلام، ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ اس قسم کی ہیں مگر ان میں اشاعت مسائل خاصہ

امام ابن حزم رح محلیٰ ص۲۵۳ ج ۵ میں تحریر فرماتے ہیں:
ومن اعظم البرھان علیھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المدینۃ وانما ھی قریٰ صغار متفرقۃ (الی قولہ) فبنی مسجدہ فی بنی مالک بن النجار وجمع فیہ فی قریۃ لیست بالکبیرۃ ولا مصر ھنالک فبطل قول من ادعی ان لا جمعۃ الا فی مصر وھذا لا یجھلہ احد لا مومن ولا کافر الخ۔

یعنی دیہات میں اقامت جمعہ کے جائز ہونے کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو اُس وقت مدینہ شہر نہ تھا۔ چند متفرق بستیاں تھیں۔ وہاں آپ نے بنو مالک بنو نجار میں مسجد کی بنیاد ڈالی اور اُس میں قریہ کے اندر جمعہ کی نماز پڑھی۔ وہ کوئی بڑا قریہ نہ تھا اور نہ وہاں شہر تھا۔ پس ثابت ہُوا کہ اس شخص کا قول باطل ہے جو دعویٰ کرے کہ شہر کے سوا اور کہیں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔" اور یہ ایسا امر ہے جو کسی مومن اور کافر سے مخفی نہیں۔

الحاصل آیہ جمعہ اور احادیث مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ بجز پانچ اشخاص مذکورین کے ہر مکلف پر جماعت کے ساتھ نماز جمعہ فرض ہے اور ہر مقام میں اُس کا ادا کرنا جائز و صحیح ہے شہر ہو یا قریہ۔ اور کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں کہ دیہات میں نماز جمعہ ناجائز ہے۔ بلکہ دیہات میں نماز جمعہ پڑھنا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کما مرّ اور بالتفصیل معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت علی کا قول لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ناقابل احتجاج و استدلال ہے۔ ھذا اٰخر الکلام وخلاصۃ المرام واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

ہدایت المسلمین۔ اس میں فاتحہ خلف الامام، رفع یدین، آمین بالجہر، سینہ پر ہاتھ باندھنے۔ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت بدلائل قوی دیا ہے۔ قیمت صرف ۴/ محصول ڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش

(از ذاکر انصاری صاحب۔ مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ)

میں اہل حدیث حضرات اور اہل حدیث کانفرنس کی گذشتہ خدمات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا بلکہ مجھے اس کے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

بدقسمتی سے ہندوستان کی حالت اس وقت ایسی ہے کہ محض چند جزوی اختلاف کی بنا پر آپس میں خلاف ہوکر فرقہ بندی شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ مسلمانوں میں جزوی اختلاف آج سے نہیں بلکہ ابتدائے عہد اسلام سے ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس زمانہ کے اختلاف میں خلاف کا جذبہ نہیں ہوتا تھا۔ اور اس اختلاف کی بنا پر اس وقت جتھہ بندی نہ ہوتی تھی۔ اس وقت کے لوگ عمل سے بریت ظاہر کرتے تھے اور آج کل کے لوگ ذات سے کرتے ہیں۔

اگر ہندوستان کے مسلمانوں کی فرقہ بندی کسی سیاسی غرض کے ماتحت ہوتی جس سے ان کی مذہبی، اقتصادی اور معاشی فلاح بہبود مقصود ہوتی تو یہ ایک نہایت مبارک چیز ثابت ہوتی۔ مگر آج کل کی فرقہ بندیاں تو اس قسم کی ہوتی ہیں جن میں دوسرے فریق کے ساتھ کسی قسم کی رواداری اور اعتماد نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ یہ چیز مذہبی، اخلاقی اور سیاسی نقطہ نگاہ سے جس قدر مضر چیز ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔

جماعت اہل حدیث اپنے کو تمام مذہبی جماعتوں میں اقرب الی الخیر کہتی ہے مگر میں جماعت اہل حدیث کو بھی ایک علم جماعت سمجھتا ہوں۔ فرق اتنا ہے کہ وہ آمین اور رفع الیدین کی قائل ہے اور نکاح و طلاق میں کچھ اختلاف ہے۔ میں نے اہل حدیث مولویوں کو اپنے وعظ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ۷۳ فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا اور بقیہ جہنمی۔ اس جنتی فرقہ کے متعلق آپ نے فرمایا ہے: "ما انا علیہ واصحابی" اس سے مراد ہم اہل حدیث لوگ ہیں۔

غور کیجئے کس قدر پست ذہنی کا اعتراف ہے کیا آپ اور آپ کے صحابہ کی ممتاز خصوصیت آمین اور رفع یدین ہی تھی؟ کیا انہی دونوں چیزوں کو جنت میں داخل کرنے کا سبب قرار دینا شان اسلام کے منافی نہیں ہے؟ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس جماعت کی یہ ذہنیت ہو وہ کسی دوسری جماعت کے ساتھ رواداری اور اعتماد کیسے کر سکتی ہے؟ آپ اسلامی روایات کو چھوڑ دیجئے کہ وہ دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات دیکھئے عوام اور نیم ملاؤں کا طبقہ کیا اپنی مخالف جماعت کو انتہائی حقارت و نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے ظاہر لفظوں میں تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ کسی کی اخلاقی حالت کیسی ہی شرمناک کیوں نہ ہو۔ اس کا ضمیر کتنا ہی سیاہ کیوں نہ ہو۔ اگر اس کی نماز میں آمین اور رفع یدین پایا گیا تو وہ جنتی ہے۔

نعوذ باللہ! معاف کیا جائے میں تمام اہل حدیث علماء کے متعلق یہ الزام نہیں لگاتا۔

مجھے ایک اہل حدیث متقی مولوی صاحب کا واقعہ معلوم ہے کہ جب ان کے پاس سینکڑوں میل سے دو آدمی جن میں ایک عالم اور دوسرے رئیس تھے۔ ملاقات کے لئے آئے تو مولوی صاحب نے ان دونوں آدمیوں سے اس لئے بے رخی کی کہ عملی طور پر ان کی نمازوں میں آمین اور رفع یدین کا وجود نہیں تھا۔

غرض جب ہماری فرقہ بندیاں سیاسی اور مذہبی دونوں حیثیتوں سے بری ہیں تو اہل علم حضرات کو کچھ غور کرنا چاہئے۔ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بابت اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اب ہندوستان کو اس کی بھی ضرورت نہیں بلکہ اس کو تو ضرورت اس کی ہے کہ اس کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم طیار کیا جائے

کریں ہم کو طرف اللہ کے نزدیک کرنے کو۔

یعنی کہتے ہیں مشرک کہ ہم قبروں کے مردہ لوگوں کو امداد کے لئے اس لئے پکارتے ہیں کہ ہم کو اللہ تک پہنچا دیویں سو نہیں پہنچا سکتا کوئی کسی کو سوائے پیروی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو مرتے دم شریعت پر قائم رہا وہ بے شک ولی ہے اوس کی ولایت میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہئے۔ جو غیر شرعی طریقہ پر پیر بنے پھرتے ہیں۔ اون کو ولی اللہ نہیں کہنا چاہیئے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ (سورہ زمر)

(ترجمہ) کیا نہیں اللہ کفایت کرنے والا بندے اپنے کو اور ڈراتے ہیں تجھ کو ساتھ اون لوگوں کے کہ نیچے ہیں اوس (اللہ) سے (یعنی بندے ہیں) اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اوس (شخص) کے کوئی راہ دکھانے والا اور جسکو راہ دکھاوے اللہ پس نہیں واسطے اوسکے کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہیں اللہ غالب بدلہ لینے والا۔

ف ۱- تجھ کو ڈراتے ہیں۔ یعنی تو بتوں اور غیر خدا کو نہیں مانتا تو وہ تجھ پر غضبناک ہو کر کچھ تیرا برا کر دینگے۔ سو جس کی مدد پر اللہ ہو اُس کا برا کون کر سکے۔ آج کل یہ حالت ہے کہ اگر آپ کسی شخص سے دریافت کریں کہ لڑکے کے سر پر چوٹی کیسی ہے تو جواب ہوگا کہ پیر صاحب کی ہے۔ اگر آپ کترنے کی کوشش کرینگے تو آپ کو اس بزرگ کی طرف سے ڈرایا دھمکایا جاویگا۔ کہا جائیگا کہ میاں پیر صاحب کی ناراضگی سے ڈرو بلکہ اوس کو مول نہ لو۔ یا کوئی آدمی پیر صاحب کی نذر کا جانور پیر صاحب کے مزار پر لے جا رہا ہو اور آپ اسکو سمجھا دیں۔ کہ بھلے آدمی اس کو واپس لے جا کر گھر ذبح کرو اور غربا تقسیم کر کے ثواب پیر صاحب کو پہنچا دو۔ کیونکہ پیر صاحب کو بھی ثواب پہنچانا مقصود ہے دیگر فنون مفروح وغیرہ تو جواب یہ ہوگا۔ میاں تم وہابی ہو، نجدی ہو، پیروں کے منکر ہو، پیر صاحب کے غضب سے بھی ڈر نہیں آتا ابھی سے پہلے بنئے۔ شاید پیر صاحب تکلیف اور نقصان مال اور جان نہ پہنچا دیں۔ اگرچہ پیر صاحب کو اس بات کا علم بھی نہ ہو۔ تو ایک دین دار، مومن مسلمان ایماندار کو ان قبر پرست بے دین، وحشی جاہلوں کی ایسی باتوں سے بالکل نہیں ڈرنا چاہئے۔

قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖٓ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ (سورہ الزمر)

(ترجمہ) کہہ کہ کیا دیکھا ہے تم نے اوس کو کہ پکارتے ہو سوائے خدا کے۔ اگر ارادہ کرے مجھ کو اللہ ساتھ تکلیف کے کیا وہ (معبود باطل) کھولنے والے ہیں تکلیف اوس کی کو۔ یا ارادہ کرے (اللہ) مجھ کو ساتھ مہربانی کے کیا ہیں وہ (لوگ مردہ) بند کرنے والے مہربانی اوس (اللہ) کی کو کہ کفایت ہے مجھ کو اللہ اوپر اسی کے توکل کرتے ہیں توکل کرنے والے۔

لطیفہ میں ایک دن اپنے گاؤں کے ایک ہندو دکاندار سے سودا لے رہا تھا۔ دوسرا ایک ہندو مسمی گنیشا رام بھی اسی دوکان پر بیٹھا دوسرے ہندو سے باتیں کر رہا تھا۔ میں بھی اوس کی بات کو سننے کے لئے ٹھہر گیا۔ اوس نے کہا کہ آج کل کی تازہ اور صحیح بات ہے کہ ایک بوڑھی عورت بالکل نابینا اپنے کسی وارث کے ساتھ لکڑی ٹیکتی خانقاہ شیخ عبدالستار مرحوم پر گئی یہ خانقاہ خان پور سے ۶ میل غرباً واقع ہے۔ اور مولوی محمد صاحب کے پایہ تخت یا دار السلطنت گرامی۔ مختیار خان کے ایک میل شرقاً واقع ہے۔

بڑھیا نے خانقاہ مبارک پر جا کر عرض کی کہ حضرت میں علاج کر کے تھک گئی ہوں۔ اب آپ کے حضور میں آئی ہوں ایک آنکھ آپ عطا فرماویں، دوسری آنکھ میں جیٹھ بھٹہ صاحب سے لونگی۔ رات کو خواب میں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئی۔ ارشاد ہوا کل فلاں چیز آنکھوں میں لگاؤ یا ڈالو ایک آنکھ درست ہو جاویگی۔ صبح کو جب اوس عورت نے وہی دوائی یا چیز لگائی، فی الفور ایک آنکھ اوس کی ٹھیک ہو گئی۔ دوسری آنکھ لینے کے واسطے جیٹھ بھٹہ صاحب کے مزار کو روانہ ہوئی جو خان پور سے ایک میل شرقاً واقع ہے۔ جب اسس بزرگ کے مزار پر گئی تو سوال کیا کہ ایک آنکھ تو شیخ عبدالستار نے عنایت فرمائی ہے دوسری آنکھ حضور عطا فرماویں۔ میں اس لئے حاضر حضور ہوئی ہوں۔ رات کو بدستور عالم خواب میں اوس کو پیر صاحب کی طرف سے ارشاد ہوا کہ تم نے بڑی غلطی کی ہے۔ اگر دونوں آنکھیں شیخ عبدالستار مرحوم کے مزار پر طلب کرتی تو دونوں کی دونوں آنکھیں اس وقت مل جاتیں۔ کیونکہ ہم سب بزرگان اوسی رات اوسی مقام پر بغرض دعوت موجود تھے سب کچھ بن جاتا۔ اب تمہاری سزا یہ ہے کہ تم چلی جاؤ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ عورت صبح کو ایک آنکھ پر قانع ہو کر واپس آئی۔ یہ تو ہندو کا اعتقاد ہے ان بزرگوں کے حق میں۔ مسلمانوں کا اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ کَانُوْا لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ الزمر)

(ترجمہ) کیا پکڑے ہیں انہوں نے سوائے اللہ کے سفارش کرنے والے۔ کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہیں اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہوں کہہ واسطے اللہ کے ہے سفارش ساری واسطے اوسی (اللہ) کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اوسی (اللہ) کے پھیرے جاؤگے۔

ف ۲- یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے۔ پر اللہ کے حکم سے

نہیں ہوسکتی جو ہر فریق چاہتا ہے۔ مثلاً کوئی انجمن جو مشترک ہو جس میں اہل حدیث اور حنفی و شیعہ شریک ہوں اس میں تعزیہ پرستی یا قبر پرستی کی تردید میں کوئی موحد تقریر نہیں کرسکتا۔ بلکہ ہم نے تو یہاں تک بھی دیکھا ہے کہ مسئلہ علم غیب جیسے متفقہ عقیدہ کی تائید میں بھی تقریر نہیں کرسکتا۔ فوراً نوٹس دے دیا جاتا ہے کہ اختلافی حدود میں نہ جائیے۔ پھر آپ ہی فرمائیے کہ ان عقائد کی تائید یا تردید کے لئے ان کے ماننے والے یا انکار کرنے والے کیا کریں۔ میں آپ کو قانون قدرت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ قدرت نے عناصر اربعہ یکجا جمع کئے اور اپنی زبردست قوت سے ان کو قابو میں رکھا ہے لیکن وہ اپنی نوعیت مخصوصہ سے خالی نہیں ہوئے۔ آگ آگ ہے پانی پانی ہے وغیرہ۔ پھر آپ اور میں کون کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی شخصیت کو معدوم کرکے متحد کردیں۔ کلاّ ثم کلاّ۔

پس صورت ممکنہ یہی ہے کہ ہر فریق اپنے خیالات شائع کرنے کے لئے اپنی اپنی انجمن الگ بنالے مگر ضرورت مشترکہ اسلامیہ کے لئے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں۔ اس کے سوا اگر آپ یا میں یا کوئی اور کسی ایک فرقے کو اپنی شخصیت چھوڑنے کے لئے کہیگا تو جواب یہی سنیگا کہ پہلے دوسرے کو سمجھاؤ۔ آخر سمجھانے والا یہ کہہ کر خاموش ہوجائیگا ؎

گفتم اے ماہ بار قیب روسیاہ کمتر نشین
زیر لب خندیدہ گفت او نیز مے گوید چنیں

توحید باری تعالیٰ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ○ (سبا)

(ترجمہ) اور جس دن کہ جمع کریگا ان کو اکٹھے۔ پھر کہیگا (اللہ) واسطے فرشتوں کے کیا یہ (لوگ) تم کو تھے عبادت کرتے۔ کہیں گے (فرشتے) پاکی ہے تجھ (اللہ) کو اور تو (اللہ) کارساز ہے ہمارا سوائے ان کے بلکہ وہ (لوگ) تھے عبادت کرتے جنوں کو اکثر ان کے ساتھ ان جنوں کے ایمان رکھتے۔ پس آج کے دن نہ اختیار میں رکھیگا بعض تمہارا واسطے بعض کے نفع کو نہ ضرر کو اور کہیں گے ہم (اللہ) ان لوگوں کو ظلم کرتے تھے چکھو عذاب آگ کا وہ جو تم تھے اس کو جھٹلاتے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ○ (سورہ فاطر)

(ترجمہ) کہہ کیا دیکھا تم نے شریکوں اپنوں کو جن کو پکارتے ہو تم سوائے خدا کے دکھلاؤ مجھ کو دکھلاؤ مجھ کو جو کچھ پیدا کیا ہے انہوں نے زمین میں سے یا واسطے ان کے ساجھا ہے بیچ آسمان کے یا دی ہم نے ان کو کوئی کتاب پس وہ اوپر دلیل ظاہر کے ہیں اس سے۔ بلکہ نہیں وعدہ دیتے ظالم بعضے ان کے بعضوں کو مگر فریب دینا۔

أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ (سورہ یٰسین)

(ترجمہ) کیا پکڑوں میں سوائے اس (اللہ) کے معبود اگر چاہے خدا میرے تئیں کوئی نقصان نہ کفایت کرے مجھ سے سفارش ان (جھوٹے معبودوں) کی کچھ اور نہ چھوڑا دیں مجھ کو تحقیق میں اس وقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں۔

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ○ (سورہ صٰفّٰت)

(ترجمہ) کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا عبادت کرتے ہو اس چیز کی کہ آپ ہی تراشتے ہو اور اللہ نے پیدا کیا تم کو اور جو کچھ کرتے ہو تم۔

احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ○

(ترجمہ) اکٹھا کرو ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے اور عورتوں ان کی کو اور جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے۔ سوائے اللہ کے۔ پس دکھلاؤ ان کو راہ دوزخ کی۔

ف:۔ یہ حکم ہوگا فرشتوں کو اور ان کی عورتوں کو کہا یا ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہیں ان کو کہا۔

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (سورہ زمر)

(ترجمہ) خبردار ہو واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص اور جن لوگوں نے پکڑے ہیں سوائے اس (اللہ) کے دوست نہیں عبادت کرتے ہم ان کی تو کہتے کہ

فتاویٰ

عیدین میں دو خطبہ

تعاقب | سوال ۱۲۸ مرقومہ اخبار اہلحدیث بابت ۲۸۔ جنوری ۱۹۵۲ء کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے "عیدین کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین یبنھما بجلوس (رواہ الشافعی) کذا فی المنتقیٰ۔ جو شخص اسکے خلاف کرے وہ خلاف سنت کرتا ہے"

پس واضح ہو کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین! عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ تابعی کا قول ہے لہذا ان کے اس قول سے کہ "عیدین میں دو خطبے سنت ہیں" سنت نبوی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ قاضی شوکانی ج۳ نیل ص۱۹۱ میں لکھتے ہیں:۔ عبید اللہ بن عبد اللہ تابعی فلا یکون قولہ من السنۃ دلیلا علیٰ انہا سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما تقرر فی الاصول۔

علاوہ اسکے عیدین میں دو خطبے مسنون ہونا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں۔ اور جو حدیثیں عیدین میں دو خطبوں کے مسنون ہونے کے ثبوت میں ذکر کی جاتی ہیں وہ سب ضعیف و ناقابل احتجاج ہیں۔ از انجملہ ابن ماجہ کی ایک حدیث یہ ہے۔ عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر او اضحیٰ قائما ثم قعد قعدۃ ثم قام۔ یعنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن نکلے پس کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا پھر بیٹھے پھر کھڑے ہوئے۔ لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ اسکی سند میں اسمٰعیل بن مسلم واقع ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ دنیز اس کی سند میں ابو الزبیر واقع ہیں اور یہ مدلس ہیں۔

اور انہوں نے اس حدیث کو جابرؓ سے بلفظ عن روایت کیا ہے۔ اور عنعنہ مدلس کا مقبول نہیں۔ اور انان جملہ ایک حدیث یہ بھی ہے عن عبد اللہ بن مسعود قال السنۃ ان یخطب فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس۔ یعنی سنت یہ ہے کہ امام عیدین میں دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان فصل کرے لیکن یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ حافظ زیلعی تخریج ہدایہ ص۲۲۴ میں لکھتے ہیں۔ قال النووی فی الخلاصۃ وروی عن ابن مسعود قال السنۃ ان یخطب فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس ضعیف غیر متصل ولم یثبت فی تکریر الخطبۃ شیئ ولکن المعتمد فیہ ایضا القیاس علی الجمعۃ انتہی کلامہ

اور از انجملہ ایک روایت یہ ہے عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی العید بغیر اذان ولا اقامۃ وکان یخطب خطبتین یفصل بینھما بجلسۃ۔ یعنی سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بغیر اذان اور اقامت کے عید کی نماز پڑھی۔ اور آپ دو خطبے پڑھتے تھے اور دونوں کے درمیان میں بیٹھ کر فصل کرتے تھے۔ مگر یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے۔ رواہ البزار ورجالہ فی اسنادہ من لم اعرفہ۔ اور علامہ امیر یمانی ج۲ سبل السلام ص۱۰۱ میں تحت حدیث ابی سعود خدری (ثم یقوم مقابل الناس والناس علیٰ صفوفھم فیعظھم ویامرھم متفق علیہ) لکھتے ہیں۔ وفیہ دلیل علیٰ مشروعیۃ خطبۃ العید وانھا کخطب الجمع امر و وعظ ولیس فیہ انھا خطبتان کالجمعۃ وانہ یقعد بینھما ولعلہ لم یثبت ذلک من فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما صنعہ الناس قیاسا علی الجمعۃ انتہیٰ۔

الحاصل عیدین میں دو خطبے مسنون ہونا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں ہے۔ پس جو شخص عیدین میں ایک ہی خطبہ پڑھتا ہے وہ خلاف سنت نہیں کرتا ہے۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ ابو مصام محمد عبد السلام مبارک پوری اعظمی

مفتی | آپ نے چند حدیثیں ضعیف لکھی ہیں۔ جس کا طرق ان کو قوی کرتا ہے۔ بہر حال آپ نے قیاس علی الجمعہ پر تعامل کو صحیح مانا ہے اور ہم نے احادیث کو دلیل بنایا ہے جن کو آپ موید تو مان ہی لیں گے۔ بہر صورت ہم دونوں متفق ہیں کہ تعامل امت درست ہے یہ کوئی قابل بحث چیز نہیں اس لئے آئندہ ختم۔

س ۱۳۰ } خطبہ اردو زبان میں جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو شرعی دلیل کیا ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث از گاہرکہ)

ج ۱۳۰ } حدیث شریف میں آیا ہے۔ کان یذکر الناس۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اس وقت لوگوں کی زبان عربی تھی ان کو عربی میں نصیحت ہو سکتی تھی غیر زبان والوں کو عربی زبان پڑھ کر سنانے سے تذکیر (نصیحت) نہیں ہو سکتی۔

س ۱۳۱ } ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے جانے کو دو راستے ہیں۔ ایک راستہ کی مسافت ۱۰ میل ہے۔ دوسرے راستہ کی مسافت ۸ میل ہے اب ایک شخص ۸ میل کے راستہ سے اس گاؤں کو پہنچتا ہے تو وہ نماز قصر نہیں کر سکتا۔ اب شخص مذکور اسی گاؤں کو ۱۰ میل کے راستہ سے پہنچتا ہے۔ تو کیا شخص مذکور نماز قصر کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل شیخ یوسف مقام باقی پور۔ امرتسر)

ج ۱۳۱ } قصر ہمارے نزدیک ضروری نہیں ہاں جائز ہے۔ آٹھ دس میل کے فاصلے پر بھی جائز ہے۔ لحدیث عمر رضی اللہ عنہ۔

س ۱۳۲ } جو نکاح بذریعہ عدالت فسخ کرایا جاتا ہے یہ کونسی طلاق میں شمار ہے خاں نفقہ کے عدم یا گم شدگی کے سبب۔ کیا یہ طلاق مغلظہ میں شمار کیا جاتا ہے یا طلاق بائنہ میں۔ یعنی اس کا رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۳۲۶)

ج ۱۳۲ } جو نکاح بذریعہ حاکم فسخ کرایا جائے وہ طلاق بائن ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی بہتر صورت ہو تو معاشرت [illegible]

خطاب بجناب حضرت شیر پنجاب مدظلہ

(از شاکر صدیقی صاحب مدرس ضلع گیا)

ضیغمِ اسلام! اے ملّت کے فخرِ بے مثال شیرِ پنجاب، اے ہمارے محترم نیکو خصال
اے سراپا علم و دانش، حاملِ فضل و کمال بوالوفا اے انبیاء کے وارثِ شیریں مقال
شکر ہے آقا نے بخشی آپ کو تازہ حیات
آپ ہم میں پھر ہوئے رونق فزائے کائنات
عرض ہے ناچیز شاکر کی اسے سن لیجئے از سرِ نو زندگی کا شکریہ کچھ دیجئے
بادۂ وفاں کا تازہ جام، پھر سے پیجئے قوم کو تنظیم اور وحدت کی دعوت دیجئے
دیکھتے ہیں آپ؟ کیا ہے قوم کا حالِ زیاں
کس تباہی میں پڑے ہیں مسلمِ ہندوستاں
راہبروں نے دوسری قوموں کے کیا کیا کر دیا علم و دانش مال و زر سے دامن انکا بھر دیا
قوم کی خاطر انہوں نے سر کھپایا زر دیا ہر جگہ جا کر فلاحِ قوم کا لیکچر دیا
اختلافِ باہمی انمیں بھی ہے اور خوب ہے
اس سے کیا انکا ارادہ بھی کوئی مطلوب ہے؟
آج بھی وہ قوم کی اصلاح میں ہیں گامزن بلکہ کوشش ہے کہ سب مل جائیں شیخ و برہمن
اپنے مقصد پر فدا کرتے ہیں اپنا جان و تن ہیں مثال زندہ انمیں گاندھی و نہرو و مدن
شمعِ اسلامی سے کچھ ایسے ہوئے وہ مستفید
انکی اکثر کوششیں، لاریب ہوتی ہیں مفید
سعیِ پیہم آپ کی کیونکر نہ ہوگی کامیاب؟ کیا اصولِ شرع سے مسلم کو ہوگا اجتناب؟
یوں تو ہر ملت میں ہیں فرعی مسائل بےحساب یہ مگر تنظیم میں ہونے لگے کیوں سدِ باب
قوم کی تنظیم کا طور و طریقہ ہے وسیع
ایک رستے پر ملانے کا سلیقہ ہے وسیع
حلقۂ قومی میں کیجے پیش آپ ایسے اصول جن کو کثرت سے مسلماں کرلیں منظور و قبول
گو مخالف بھی ملینگے آپ کو کتنے جہول انکی پروا آپ کو کرنا، مگر ہوگا فضول
نام لیکر حضرت رحماں کا کیجے ابتدا
ہے حیاتِ نو میں بہتر آپ کو موقع ملا
کیجے وہ، جسمیں ہو مفخرِ عام اسلامی بطول مرضیِ مولا ہوئی تو آپ ہونگے بامراد
گلشنِ قومی کا سینچیں آپ، نخلِ اتحاد ساتھ لیں ان رہبروں کو بھی جو ہیں قدسی نہاد
میرٹھ و آزاد و سلیماں سیف و داؤد و سعید
اور بھی ہندوستاں کے رہبر و لیڈر مزید
آہ مجلس شوریٰ کا قائم کیجے اسطرح نظم جسمیں ہر طبقے کے ہوں افراد رونق بخش بزم
رہ کے فرعیات میں کیجے نہ اب آپس میں رزم سب کا ہو، اکثریتِ مسلم کی بہبودی کا عزم
متفق ہو کر کریں گے آپ جب ملّت کا کام
بالیقیں ہندوستاں ہوگا بشکلِ مصر و شام
منتخب کیجے کسی جا مرکزِ ہندوستاں اک مدیرِ خاص چُن لیں آپ اپنے درمیاں
پھر یہ کوشش ہو کہ اک حلقہ میں ہوں خورد و کلاں ہر جگہ قائم ہو بیت المالِ قومِ مسلماں
سعی یہ کیجے مسلماں چھوڑ دیں کذب و دروغ
دیکھ لونگا قوم پھر کیونکر نہ پائیگی فروغ
کیجے اس کا نہایت جلد بہتر انتظام قوم کا ہندوستاں میں ہے بہت برہم نظام
دیکھئے اغیار کیا کیا کر چکے ہیں اہتمام اختلافِ نسل و ملت سے نہیں کچھ اُن کو کام
ہیں وہ مقصد در کہ ان میں رنگ ہے اسلام کا
آپ بھی کیجے علَم اونچا خدا کے نام کا
آپ فرمائینگے شاکر ہے نہایت بے ادب کانفرنس و لیگ کیا قائم ہوئے ہیں بے سبب
مشورے دینے کے بھی آتے نہیں ہیں اسکو ڈھب حضرت والا! مگر ہے اور کچھ میری طلب
میری گستاخی کو اے حضرت اگر کیجے معاف
پوچھتا ہوں عامِ اسلامی بھی ہے کوئی مصاف؟

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہ جہانپوری

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲ر کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب مئوی

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۸ر

مؤلفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری

المرقات فی احکام الصلوٰۃ جس میں نماز کے اقسام، شرائط، نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ قیمت ۴ر

مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری - اس رسالہ میں تقلید شخصی کا

القول المبین بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے - کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۹ر

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ــــہ مولانا سیالکوٹی۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ سید سلیمان ندوی۔ مولانا سیف بنارسی۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا [illegible]

ملکی مطلع

ڈاکٹر اقبال کا انتقال پُر ملال

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

"اہلحدیث" کا گذشتہ پرچہ ڈاک خانے میں جا چکا تھا جبکہ خبر آئی کہ ڈاکٹر اقبال کا انتقال ہوگیا ہے۔

ڈاکٹر مرحوم کی شخصیت کی شہرت عام طور پر انکی شاعری کی وجہ سے ہے۔ بے شک یہ امر مسلم ہے کہ آپ اُردو اور فارسی شاعروں میں خاص پایہ رکھتے تھے گویا ہندوستان میں آپ کی شاعرانہ حیثیت حافظ مرحوم شیرازی اور صائب ایرانی کے برابر تھی۔ لیکن ہماری نظر ان کی شخصیت پر اس حیثیت سے ہے کہ آپ پختہ اہل توحید تھے اور حضرت مولوی غلام حسن مرحوم سیالکوٹی (استاد مولوی ابراہیم صاحب) سے صحبت و اثر یافتہ تھے۔ مولوی صاحب مرحوم اعلےٰ درجہ کے متقی اور ذی اثر بزرگ تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد بزرگوار بھی مولوی صاحب مرحوم کی صحبت سے متاثر تھے۔ اس لئے جہاں تک ہمیں ذاتی علم ہے ڈاکٹر صاحب پختہ اہل توحید اور راسخ العقیدہ موحد تھے۔ فن شاعری سے آپ کی طبیعت کو خاص انس تھا۔ سیاسی مذاق رکھنے والے لوگوں کی مسرت کے لئے مرحوم کی نظم کا ایک ہی شعر کافی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

سارے جہاں میں اچھا ہندوستاں ہمارا
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

آج تک موت نے نہ کسی کو چھوڑا ہے اور نہ آئندہ چھوڑیگی آپ نے باسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی قابل شخصیت اُن سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

استاد غالب نے اپنے ایک شعر میں شاید ڈاکٹر مرحوم ہی کی نعش اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلحاظ مجانست شعری کے ہم اسی شعر کو نقل کئے دیتے ہیں ؎

یہ نعش بے کفن اسد خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ممکن ہے قادیان سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے انتقال پر شماتت کی کوئی آواز اُٹھے۔ اس لئے ان کو واضح رہے کہ آج سے بہت عرصہ پہلے اہل دل اصحاب کی طرف سے ان کی آواز کا جواب دیا جا چکا ہے ؎

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

اللھم اغفر لہ وارحمہ وابدل لہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔

مُسلم لیگ اور مسجد شہید گنج

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

ہماری رائے سے کوئی متفق ہو یا نہ ہو فدا لگتی کہنے سے ہم نہیں رُک سکتے کہ بے نماز کو مسجد سے کبھی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ اس کی ہمدردی جب کبھی ہوگی تو کسی غرض پر مبنی ہوگی۔ مسجد شہید گنج لاہور سے ہمدردی کا اظہار کرنا مسلمانوں کی مختلف سوسائٹیوں کے لئے ترقی ولد تعا کا ذریعہ بن گیا ہے۔ ہر سوسائٹی اس کے ذریعے سے عوام میں اپنی قبولیت پیدا کرنا چاہتی ہے۔ ہم اپنی رائے ظاہر کرنے سے بھی نہیں رُک سکتے بلکہ بارہا ظاہر بھی کر چکے ہیں کہ مسلمان سوسائٹیاں اپنے مختلف امتیازات کو چھوڑ کر بحکم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ جب تک باہم متفق ہو کر اس عقدہ کے حل پر توجہ نہیں کرتیں یہ حل نہ ہوگا۔ ایک فریق اگر سول نافرمانی کرتا ہے تو دوسرا اس سے روکتا ہے لطف یہ ہے کہ سول نافرمانی کرنے والے خود بھی اسکو راہ فلاح نہیں جانتے۔ عرصہ سے یہ آواز کانوں میں گونج رہی تھی کہ کلکتہ میں مسلم لیگ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوگا جو اس مشکل کا حل تلاش کریگا۔ اب یہ اجلاس بھی ہو چکا مگر آہ مثال مشہور کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہے۔ وہ حل کیا ہے؟ یہی نا کہ سر سکندر حیات کی معرفت سکھوں سے سمجھوتہ کیا جائے، ادھر سکھ جب سمجھوتے کا ذکر سنتے ہیں تو وہ اور زیادہ سخت ہو کر استاد غالب کے اس شعر کے مصداق بن جاتے ہیں ؎

غالب تم ہی کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

ہمارے خیال میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر اس عقدے کا حل نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کو حل کرنا ہے تو پہلے اپنی کمزوریوں کو دور کریں اور سب مل کر خدا کے حضور اپنے گذشتہ گناہوں سے معافی مانگیں، اپنی نیتوں کو درست کریں۔ بڑی بات یہ ہے کہ مسجد کی واگذاری اس غرض سے چاہیں جس غرض سے مسجدیں بنائی جاتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے

انما بنیت المساجد لذکر اللہ واقامۃ الصلوٰۃ۔ اس کے بغیر سب کوشش بے کار اور وقت ضائع ہوگا۔

یورپ کی آیندہ جنگ

قریب سے بعید ہوگئی

گزشتہ مہینوں میں یورپ کی جنگ عظیم کا امکان ہر آن بڑھتا جاتا تھا۔ کیونکہ اٹلی اور جرمنی کی طرف سے روزانہ چھیڑ خانی ہوتی تھی۔ برطانیہ کی خاموشی کو اسکے ضعف پر محمول کیا جاتا تھا۔ مگر ہم سمجھتے تھے کہ برطانیہ کی خاموشی اس مصرع کی مصداق ہے ؎

خاموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمے آید

گورنمنٹ برطانیہ کے وزراء بڑے دور اندیش نکلے جنہوں نے اپنے بڑے زبردست حریف (اٹلی)

متفرقات

حساب دوستاں | ماہ مئی میں مندرجہ ذیل خریدارو ں کی قیمت ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۲۶ مئی تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں وصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ ۳۰ مئی کا پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا جائیگا۔

۲۶۰ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۰ - ۶۰۲۵ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۷ - ۷۴۴۹ - ۷۴۶۲ - ۷۴۶۹ - ۷۵۳۶ - ۸۲۲۴ - ۸۴۰۸ - ۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۵ - ۸۸۹۲ - ۹۰۱۹ - ۹۰۳۶ - ۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ - ۹۴۷۳ - ۹۹۰۸ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۳۸۷ - ۱۰۵۵۵ - ۱۰۵۶۴ - ۱۰۹۳۴ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۳۷ - ۱۱۱۹۷ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۹۴ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۶۳ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۹۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۱۸۷۵ - ۱۱۸۷۷ - ۱۲۰۳۶ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۹۹ - ۱۲۱۰۹ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۳۱ - ۱۲۱۴۴ - ۱۲۱۴۵ - ۱۲۱۷۱ - ۱۲۱۸۱ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۶۸ - ۱۲۲۷۰ - ۱۲۲۷۱ - ۱۲۲۷۵ - ۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۶ - ۱۲۳۳۳ -

غریب فنڈ | سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد بھی ماہ مئی میں ختم ہو جائیگی اگر آئندہ اخبار کو مسلسل جاری رکھنا چاہیں تو حسب قاعدہ غریب فنڈ داخلہ ارسال کردیں۔ ورنہ ۳۱ مئی سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔

نوٹ | مہلت وغیرہ ہرگز نہیں دی جائیگی۔

۱۰۵۹۴ - ۱۱۲۵۳ - ۱۱۵۶۴ - ۱۱۷۶۹ - ۱۱۸۹۸ - ۱۲۱۸۲ -

مہلت ختم | حسب ذیل حضرات کی مہلت ماہ مئی میں ختم ہو جائیگی اگر ۳۱ مئی تک قیمت اخبار وصول نہ ہوگی تو آئندہ اخبار بھیجنا بند کر دیا جائیگا۔

۵۵۹ - ۷۳۹۲ - ۷۴۴۲ - ۸۸۸۵ - ۹۳۹۸ - ۹۴۵۷ - ۹۴۹۳ - ۹۶۲۱ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۸۷۴ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۲ - ۱۱۶۱۰ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۸۷۳ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۳۷ - ۱۲۰۲۵ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۹۳ -

بیرون ہند | کے خریدار بھی جلد از جلد قیمت اخبار ارسال کردیں۔ زیادہ مہلت نہیں دی جاسکتی۔

شمع توحید کی روانگی | سابقہ پرچہ میں اس کی روانگی کا اعلان کردیا گیا تھا جو برابر جاری ہے۔ ضخامت کا پورا علم نہ تھا اس لئے محصول ڈاک کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا۔ اب فی نسخہ ۱؍ ہوگا۔ ایک نسخہ طلب کرنے والے جوابی کارڈ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

آمد از حافظ محمد یامین صاحب ڈیرہ دون ۸؍ ڈاکٹر رمضان علی صاحب از سرینگر کشمیر ۸؍ جملہ ۱؍۔ خرچ ڈاک کا حساب آئندہ۔

اعلان مدرسہ بارٹی | مدرسہ محمدیہ بارٹی ریاست دھول پور عرصہ بیس سال سے جاری ہے جس میں قرآن و حدیث اور دیگر علوم مروجہ کی تعلیم دی جاتی ہے بیرونی طلباء کا طعام قیام اور درسی کتب بذمہ مدرسہ ہے بغرض مالی امداد مدرسہ ہذا مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری حسب معمول امسال بھی ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں باہر تشریف لے جائینگے۔ امید ہے کہ علم دوست اصحاب بسلسلہ مالی امداد مدرسہ بوساطت مولوی صاحب موصوف کارکنان مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرما کر شکریہ کا موقع دینگے یا براہ راست منی آرڈر اور ڈاک مولوی عبد المجید صاحب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ بارٹی ارسال کرکے عند اللہ ماجور ہونگے۔ والسلام!

خاکسار احسان محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ بارٹی ریاست دھولپور۔ (مہر داخل اشاعت فنڈ)

اشاعت فنڈ | از مدرسہ محمدیہ باٹلی ۸؍ مدرسہ محمدیہ ما ٹی ڈونگ ۸؍۔ کل میزان مع سابقہ [illegible]

غریب فنڈ | میں از فنون فنڈ ۱۶ سابقہ ۸؍ از ساتل ۸؍ محمد شفیع ۸؍ ہے۔ ۶؍ محمد عبد اللہ باقی پور ۸؍۔ میزان ۶؍۔ ہر دو سائلوں کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا بذمہ فنڈ ۹؍

وصولی داخلہ | ۱۲۶۱ محمد یحیٰ۔ ویلور۔ ۱۲۳ عبد الغنی رتلام۔

۸۴ سائلین ابھی اور ہیں | اصحاب خیر دست کرم کو ذرا سی جنبش دیں تو ان سائلین کے نام بہت جلد اخبار جاری ہوسکتا ہے۔

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا معائنہ | میں نے مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری کے طلبہ کا آج حسن اتفاق سے امتحان لیا۔ کل طلبہ مندرج رجسٹر ایک سو ہیں۔ جن میں ۸۶ حاضر تھے۔ یہ مدرسہ ضلع بلہاری ملک کرناٹک میں ازبس غنیمت ہے۔ مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب اسکے بانی و مہتمم ہیں۔ اور نو لڑکے اس مدرسہ کے جامعہ دار السلام عمر آباد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس مدرسہ میں اس وقت تین مدرس ہیں جو نہایت محنت اور جانفشانی سے طلبہ کی تعلیم و تربیت میں کمال سعی سے کام لیتے ہیں۔ تعلیمی حالت اس مدرسہ کی امید افزا ہے۔ اس مدرسہ میں اگر لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بھی ایک درجہ کھول دیا جائے تو نہایت بہتر ہو۔ عربی فارسی کی تعلیم کے لئے بھی مدرس کی ضرورت ہے۔ مگر سرمایہ کی کمی مانع رہی ہے۔ چار سال کے اندر مدرسہ نے جو کام کیا ہے وہ معائنین کے معائنہ سے ظاہر ہے۔ افسوس ہے کہ مدرسہ کیلئے اب تک کوئی مستقل مکان کا انتظام نہ ہوسکا۔ جس کی اشد ضرورت ہے۔ اصحاب کرم حضرات کو توجہ کی سخت ضرورت ہے

الراقم (مولانا مولوی) محمد صدیق بہاری مبلغ اسلام

۹-اپریل ۱۹۳۸ء

المعلن۔ حافظ عبد الرزاق مدرسہ محمدیہ رائیدرگ

(مہر داخل اشاعت فنڈ)

درخواست دعا | میں نے امسال مولوی جماعت کا امتحان دیا ہے۔ ناظرین میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مومیائی ۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ ساڑھے پاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۵؍ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما
والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ
ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حکیم ڈاکٹر احمد بخش صاحب عباسی الہاشمی
لاڑکانہ۔ اس سے پہلے بھی مومیائی مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ نہایت مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اب ایک چھٹانک
سیٹھ بھیرو لال ہولارام کے نام بھیجدیں۔ (۱۹-فروری ۱۹۳۸ء)

جناب محمود عالم صاحب رشرا۔
میں ہر مہینے بہت سے لوگوں کو آپ کے ہاں سے
مومیائی منگا کر دیتا ہوں سب کو فائدہ ہوتا ہے۔
اب تین چھٹانک بابو بسنت پرشاد کے نام بھیجدیں۔
(۱۹-فروری ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سوار خان
پبلسٹی پرائیویٹ ایجنسی امرت سر۔

حیرت انگیز ایجاد ۱۴

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

چھپائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے
یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں
کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے
قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے
اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں
کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات
تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس
سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا انہیں ملی۔ امراض ذیل
میں فوراً استعمال فرما کر دیکھئے۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ ڈھلکا۔
رد ہے (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔
نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی
ہیں اسکے استعمال سے دفع ہو جاتی ہیں اور آنکھیں
صحت یاب ہو جاتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔
علاوہ محصول ڈاک۔
منگوانے کا پتہ۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہاضم طعام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری طبیعت ہر وقت گلاب
کے پھول کی طرح کھلی رہے اور ہمیشہ تندرستی رہے
تو "ہاضم طعام" کا فوراً استعمال شروع کر دیں۔
قیمت عہ مع محصول بذریعہ منی آرڈر۔
پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت منگوا لیں۔

طبی مجربات ۹

سرمہ نور نظر یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے اس کی
سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند۔
جالا۔ غبار۔ سرخی چشم۔ ابتدائی پھولا۔ دنوں میں دفع ہو جاتے
ہیں۔ مرتے دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال
سے عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عصہ

حبوب مقوی باہ و مقوی دماغ انکے استعمال سے
جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر
طاقت مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ
طاقتور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ۱۲؍

طلائے خاص آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا
یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ بلوغت کے کل عیوب کو
چند دنوں میں دور کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے۔ سخت کمزور
سالہا سال کے مریضوں کیلئے عجیب نعمت ہے۔ قیمت عہ
نوٹ:- محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔
المشتہر: منیجر شفاخانہ صدیقی کوچہ کرم سنگھ امرتسر (۵۱۷)

البلاغ المبین
فی اتباع
خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے۔ اور بہت
پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل
بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع
ہوئی ہے۔ جلد منگوا لیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا
انتظار کرنا پڑے گا۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔
قیمت صرف دو روپیہ (۲؍) محصول ڈاک علیحدہ۔

عربی بول چال:- اسکے مطالعہ سے عربی زبان جلد تر
سیکھ سکتا ہے۔ حصہ اول ۳؍ - دوم ۳؍
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرت سر

اندر ہی اندر ایک معاہدہ مصالحت کر لیا جس پر دونوں ملکوں کے بمسد راضی و خوش نظر آتے ہیں۔ اس معاہدے میں (جیسا کہ دستور ہے) حلوائی کی دکان پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ یعنی ایک نے کہا کہ فلاں ملک کا فلاں حصہ تم لے لو اور دوسرے نے کہا فلاں ملک کے فلاں حصے پر تم قبضہ کر لو۔ دوسرے ممالک کا حال کچھ ہی ہو ہم ہندوستانیوں کو اس وقت جو سوال پریشان کر رہا ہے وہ روٹی کا سوال ہے۔ اس سوال کو حل کرنا کسی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ منصب خالق کائنات کا ہے۔ جس کی شان میں وارد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۞

یعنی اللہ ہی ہر کسی کو رزق دینے والا ہے۔

باقی رہے فرانس، جرمن اور روس وغیرہ ممالک۔ دیکھئے ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ غالباً جرمن کسی معاہدے پر مطمئن نہ ہوگا جب تک اس کی نوآبادیات مغصوبہ اس کو واپس نہ ملینگی۔ لیکن ان کو واپس دینا، دینے والوں کی کمال کمزوری یا دُور اندیشی پر مبنی ہوگا۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔

برسیم کا بیج پیدا کرنا

(مرقومہ بھائی پہلن سنگھ منیجر گورنمنٹ سیڈ فارم سالیوال)

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

تخم برسیم پر چیونٹیاں بہت زیادہ آتی ہیں۔ کھڑے پانی میں بجائی کرنے کا یہ نقص ہے کہ بیج نرم ہو کر زمین پر ہی پڑے رہتے ہیں جن کو پانی خشک ہو نے پر چیونٹیاں جلد اٹھا کر لے جاتی ہیں۔ اس لئے بعض جگہوں پر دوبارہ تخم ریزی کرنی پڑتی ہے۔ اور چیونٹیوں کا تلف کرنا ایک بڑی محنت اور خرچ کا کام ہے۔ گذشتہ سال برسیم کی تخم ریزی کے وقت بیج کو چیونٹیوں سے بچانے کے لئے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ بیج کو قدرے مٹی سے ڈھانپ دیا جائے اس لئے بیج کھڑے پانی میں بونے کی بجائے خشک زمین پر سوہاگہ دیکر چھٹا دیا گیا۔ بیج کو ڈھانپنے کے لئے بار ہیرو یا سوہاگہ چلایا گیا اور اس کے بعد ہی پانی دیا گیا۔ اس طرح چیونٹیوں کی وجہ سے بیج کو نقصان نہ ہوا۔ اور دوبارہ تخم ریزی کرنے کی فالتو محنت اور خرچ بھی بچ گیا۔ چھٹا دینے کے بعد سوہاگہ کرنے یا بار ہیرو کرنے سے ہر حالت میں بیج یکساں اور بہت اچھا اُگا۔ عمدہ اور اچھا بیج پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اخیری کٹائی دینے میں زیادہ عرصہ نہ لگایا جائے اور جب برسیم کی تمام فصل کو پھول نکل آئیں اور بیج بننا شروع ہو جائے تو فصل کی آبپاشی قریباً دس دن کے لئے بند کر دی جائے۔ اس طرح نئی شاخیں نکلنی بند ہو جائیں گی اور نئے پھول بھی نہیں نکلیں گے۔ جو باقی فصل کے ساتھ نہیں پکتے اور ان کا بیج بھی کچا رہ جاتا ہے۔ یہی کچے بیج تمام بیج کی خوبی اور عمدگی کو خراب کر دیتے ہیں۔ پالے کی وجہ سے بیج والی برسیم کا نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ پالا ختم ہو جانے پر مرجھائی ہوئی شاخوں کی جگہ جلد ہی نئی شاخیں جڑوں سے نکل آتی ہیں۔ لیکن جنوری کی کٹائی لینے کے بعد جب جاڑا پڑتا ہے تو اس چھوٹی فصل کو کمزور کر دیتا ہے اگر یہ پھر کاٹ لی جائے تو پودے اچھی طرح نشوونما پا کر پودے قد کے نہیں ہونگے۔ برسیم کی فصل جو بیج پیدا کرنے کے لئے چھوڑ دی جائے وہ بہت قد آور نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ وہ زمین پر گر جاتی ہے اور نہ ہی یہ فصل بالکل چھوٹے قد کی ہونی چاہئے۔ برسیم کی پانچویں کٹائی کے بعد بھی بیج پیدا کیا گیا ہے مگر بیج کی زیادہ پیداوار دوسری یا تیسری کٹائی کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔

(لاہور ۹-اپریل ۱۹۳۸ء)

لکھنؤ کا فساد

لکھنؤ ۲۳-اپریل۔ شیعہ سنی فساد میں تین اور اشخاص ہلاک ہوئے۔ اب تک ہلاک شدوں کی تعداد آٹھ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں سے چار سنی اور چار شیعہ ہیں زخمیوں کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی ہے۔ چند معمولی حادثوں کے علاوہ اب شہر میں امن ہے۔ کشمیری محلہ میں ایک آدمی کے پیٹ میں کسی نے چاقو گھونپ دیا۔ اب تک ۲۳۔ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ شہر میں پولیس کا پہرا ہے۔ باہر سے بھی پولیس منگائی گئی ہے۔ لیکن حالات ایسے نازک نہیں ہوئے کہ فوج کی ضرورت پڑتی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سنی کے گھر کو کسی نے آگ لگا دی آگ بجھانے والے انجن نے آکر جلد آگ پر قابو پا لیا زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری بلدیہ لکھنؤ کی حدود میں رہنے والے تمام مسلمانوں کے خلاف امتناعی احکام جاری کر دیئے ہیں۔ جن کی رو سے ۱۵ دن تک ۵ سے زیادہ آدمیوں کا مجمع نہیں ہو سکتا جو مسلمان مسجدوں اور دیگر عبادتگاہوں میں خاص اجازت کے ماتحت جمع ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ مزید برآں کوئی مسلمان شام کے ۷ بجے سے صبح کے ۶½ بجے تک باہر نہیں نکل سکتا۔

دوسرے حکم کے ذریعہ عام پبلک کو منع کیا گیا ہے کہ ایک مہینہ تک کوئی ایسی خبر، اطلاع یا بیان کسی رنگ میں بھی طبع، شائع یا مشتہر نہ کریں جس سے عوام میں ایسا خوف یا خطرہ پیدا ہو کہ کوئی شخص جوش میں آکر کسی انسانی جان یا امن عامہ کے خلاف کوئی اقدام کر بیٹھے۔

پُرامن حالات پیدا کرنے کے پیش نظر کئی کانگریسی ایم ایل ایے۔ فساد زدہ علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

(انقلاب۔ لاہور ۲۶-اپریل سنہ رواں)

کتب خانہ ثنائیہ کی بے نظیر کتابیں

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلویؒ۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی جو بہت مشہور ہے۔ قیمت ۸ - درجہ دوم ۱۲/۸

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو سند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء و طلباء کو بہت مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/

مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور قیمت ۸/ مطبوعہ دہلی ۸/

جامع ترمذی (عربی)

یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب، رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ - قیمت ۸/

تجرید البخاری مجلد اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کردی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں ایک [illegible] عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی [illegible] کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس [illegible] گیا ہے۔ قیمت ۸/

ریاض الصالحین عربی سطریں زیر زبر میت رنگ چڑھائی ہوئی۔ ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ حاشیہ مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸/

حزب الاعظم از ملا علی قاری۔ زیر متن ترجمہ عمدہ حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں کمل نماز وغیرہ۔ قیمت ۱۰/

حکمت افلاطون اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۶/

کتاب التعویذات یعنی الدعاء والدوا۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالیؒ۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/

اعمال قرآنی ہر حصہ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸/

اس میں قرآنی آیات کے وظائف بتائے ہیں۔

قرآن کے عملیات قیمت ۸/

رسول اللہ کے عملیات قیمت ۵/

عملیات مشائخ قیمت ۶/

حزب البحر ۴/

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(از ملک مولانا ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

ایک مشہور مقالہ جس میں ہندوستان میں اہل حدیث حضرات کی آمد (از سن ۴۴ھ المقدس) ثابت ہے۔ ملک ہندوستان میں اس جماعت کی تدریجی ترقیاں، تاآنکہ حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ہاتھوں باقاعدہ تاسیس اور انکے عالی قدر پوتے سیدنا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلویؒ کی تدریس، تذکیر، تبلیغ و تحریض علی الجہاد اور آخر شہادت ہونے کا خونی ماجرا مذکور ہے۔ علمائے اہل حدیث کی تصانیف، ہر باب و صنف علم میں تبویب وار، مع اسمائے المصنفین و زبان کتاب، جماعت اہل حدیث کے مطابع، اخبار و مدارس اور یہ سب مضامین انواع و اقسام کے خاکوں میں مزین ہو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تحریک پر لکھا گیا اور اسکی مجلس شوریٰ میں خواندگی کے بعد تصدیق ہو کر مسلمانوں کی واحد تعلیمی انجمن آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی مستهد ۵۰ سالہ جوبلی میں (بمقام علیگڈھ بتاریخ ۲۹ - مارچ ۱۹۳۷ء) پڑھا گیا۔ صفحات ۲۱۰ - قیمت عام معیار سے بھی کم ترین - صرف ۱۲/ پتہ :- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

شرح اسمائے حسنیٰ مؤلفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل - عام فہم انداز بیان قابل دید ہے - قیمت ۸/

احسن القصص مع چٹھی - یعنی قصہ حضرت یوسف علیہ السلام - از مولوی غلام رسول صاحب - قیمت ۹/

قصص المحسنین قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا از مولانا عبد الستار صاحب (پنجابی نظم) قیمت ۸/

حزب المقبول قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ - اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے - مترجم ہے - اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے - قیمت ۱۲/

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل - مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ - کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اسکے جواز عدم جواز پر بحث ہے - ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضا حاجات مندرج ہیں - بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۸/

(۵۱۹)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

پیٹنٹ ادویات او ہندوستان

فرانس۔ انگلستان۔ امریکہ اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خریں۔ اور تجربہ کریں۔ قیمت عہ، محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تاجران ہڈی کو خوشخبری

تاجران ہڈی و چرم یہ معلوم کرکے خوش ہونگے کہ کلکتہ میں ہڈی کی ایک آڑھت ہماری قائم ہے۔ جس کے ذریعہ ہڈی کے بڑے بڑے ملکوں میں سپلائی کا خاص انتظام ہے۔ بیوپاریوں کا کام نہایت خوش اسلوبی و دیانت داری کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ ہڈی و چرسہ کے وزن اور جانچ کے وقت بیوپاریوں کے فائدے کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس تھوڑے عرصے میں آڑھت نے کافی ترقی کرلی ہے اور اپنی دیانت داری اور راست بازی کی وجہ بڑا اعتماد حاصل کیا اور ہندوستان بنگال کے اکثر شہر و قصبات سے بیوپاری اپنے مال کا اس آڑھت سے سلسلہ شروع کرکے خوش ہیں۔ آپ بھی سردست نمونتاً ایک مرتبہ ہماری آڑھت میں بلٹی بھیج کر ہمارے ذریعہ نفع حاصل کیجئے۔ اور ہمیں اپنی خدمت گزاری کا موقع عنایت فرمائیے۔ بلٹی وصول ہونے پر بازار کے مطابق ایڈوانس کا روپیہ روانہ کیا جاتا ہے۔ ہڈی کے علاوہ چمڑا۔ سینگ بھینس و شاخ ہرن وغیرہ کا کام بھی ہوتا ہے۔ مولوی محمد یحییٰ تاجر ہڈی و کمیشن ایجنٹ ہیڈ آفس نمبرا ڈمزن لین کلکتہ
برانچ آفس۔ نمبر ۳۳ بنیاپوکر روڈ کلکتہ

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۸ر کے ٹکٹ بھیجئے ورنہ بذریعہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۸ر۔ حدیث کی پہلی کتاب ۸ر۔ ناجی فرقہ کون ہے؟ حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳ر۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے عہ۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری عہ۔ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے ۸ر

(ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ مٹ ۵ لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس جج بہادر مطالبہ خفیفہ امرتسر

نمبر مقدمہ ۲۷۲۹ بابت سال ۱۹۳۶ء

فرم جلال الدین جگدیش نارائن سوداگر چرم امرتسر بائینڈ مارکیٹ بذریعہ بابو جگدیش نرائن یکے از مالکان فرم مذکور بذریعہ بابو بلدیو بہاری مختار عام فرم مذکور مدعی۔ بنام عبدالرزاق وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ مبلغ ۱۸۴/۱/۹ روپیہ

نوٹس بنام وزیر محمد۔ عبدالکریم سوداگران چرم واقعہ نگروٹہ تحصیل دھرم سالہ ضلع کانگڑہ۔ مدعا علیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان نذیر محمد۔ عبدالکریم مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام وزیر محمد و عبدالکریم مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نذیر محمد عبدالکریم مدعا علیہم مذکوران واقعہ ۲۸ جون کو مقام امرتسر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو انکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ ۔۔۔ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

نمبر ۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ - ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے توٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداروں سے ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۱۱)

امرتسر ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین :

میری ہستی

(از جناب حمید احمد صاحب عارف بہانوی نزیل سرگاؤں ضلع بلاسپور سی پی)

زمیں سے آسماں تک غلغلہ تھا میرا دوراں میں — مماثل تھا نہ ہمسر کوئی اپنا بزم امکاں میں
لرز جاتے تھے میرا نام سن کر قیصر و کسریٰ — نہ تھی تاب سخن مجھ سے کسی کو سارے دوراں میں
بیک جنبش قلم کرتی تھی صدہا دشمنوں کے سر — روانی اس بلا کی تھی میری شمشیر ایماں میں
نہ تھا دشواریٔ منزل کا خطرہ نے حوادث کا — مجھے آغوش مادر کا مزا تھا موج طوفاں میں
جدھر اٹھتی اُدھر اک فتنۂ محشر بپا ہوتا — بلا کا سحر تھا میری نگاہ فتنہ ساماں میں
ہزاروں بلبلیں کرتی تھیں مجھ پر جان و دل صدقے — مری ہستی گل خوشرنگ تھی گویا گلستاں میں
نمایاں پیش استاد ازل بھی تھی مری ہستی — ہوا جو منتخب بہر امانت میں دبستاں میں۔
بنایا آکے اس ویراں مکاں کو رشک جنت — ہوئی رونق میرے آنے سے ہر سو بزم امکاں میں
نہیں پوشیدہ تھا مجھ پر کوئی راز دل چھپا — مرا دل جام تھا گیتی نما مشہور دوراں میں

حقیقت تھی تہ دریا صدف میں مثل دُر عارف
نکالائیں نے ہی غوطہ لگا کر بحر عرفاں میں

جس کو نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے

نوید جاوید

محمد ابوالمنصور نے ۱۳۰۹ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے نوح تک اور نوح سے قیامت تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ اور جس کو بعاوضہ معقول رقم نہایت صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اور ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ رعایتی قیمت بجائے ہے کے صرف ... کر دی گئی ہے۔ جو کتاب کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہیں۔ کاغذ۔ کتابت عمدہ۔

مؤلفہ مولوی محمد بشیر صاحب

فارسی بول چال

مولوی فاضل و منشی فاضل

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں۔ کچھ ... بھی درج کئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۲؍

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

عرب کا چاند

سیرت طیبہ ایک ہندو فاضل کے قلم سے۔ جس کو پڑھ کر ہر منصف مزاج انسان رسول اللہ کے دعویٰ صداقت کو تسلیم کریگا۔ مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیئے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ نفیسہ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت مع دو روپے (۲؍)

خاص نمبر مفت

ان ہی ایک ... پر اپنے علاقہ کے بیس ... اور ... شخص اور مکمل پتے لکھ کر ہم سے ... کا خاص نمبر مفت طلب کیجئے۔

المشتہر منیجر ... لاہور

گنجینہ روزگار

... بہت کوئی نہ کوئی شخص بوجہ روزگاری خودکشی کر لیتا ہے۔ چنانچہ بے روزگاری دور کرنے کے لئے یہ کتاب تصنیف کی گئی ہے۔ اس میں ہر قسم کی دستکاریوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ جن پر عمل کرنے سے ہر شخص اپنی زندگی آرام سے گزار سکتا ہے بے روزگاروں کو چاہیئے کہ کتاب ہذا فوراً منگوائیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۸؍

طبیب کامل

المعروف

مجرب فارما کوپیا حصہ اول

مؤلفہ ... حکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ... اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریق علاج کے مجربات، مشاہیر اطبا حکیم شریف خاں صاحب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اسکے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ... مع محصول ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

کتاب الروح

اردو ترجمہ، مصنفہ علامہ ابن قیم عذاب قبر و روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی۔ قیمت ۸؍

تسلیمی

امام رازیؒ کی مشہور کتاب تسلیمی کا اردو ترجمہ۔ سارے علم کلام کے مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قابل دید کتاب ہے کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۸؍

مصنفہ امام

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟

غزالیؒ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے علم کیمسٹری، سحر، طلسم و کرامت وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۸؍

مصنفہ امام عبدالعظیم صاحب

الترغیب والترہیب

منذریؒ۔ ہر مشروع عمل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث ذکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ...

مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب

العقل والنقل

دیوبندی۔ جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۲؍

قرآن حکیم کا انسان کی روحانی

کائنات روحانی

ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۵؍

حیات المسلمین

رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبود کا کامل ہے۔

وحی اور اسکی عظمت

وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان ہے۔ قیمت ۲؍

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب

تعلیمات اسلام

دیوبندی مرحوم جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

نوٹ: محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ صرف اصل قیمتیں درج کی ہیں۔

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴- ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

صلوٰۃ سیّد المرسلین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

اہل قرآن کا جدید حملہ حدیث اور اہل حدیث پر

رسالہ زیر عنوان جو ہدایوں میں طبع ہوا ہے چند روز ہوئے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ میاں محمد فاضل مسلم حنیف اہل الذکر و القرآن چکوال ضلع جہلم کا تالیف کردہ ہے۔ اس میں مروجہ نماز پر بڑی تنقید کرکے اہل قرآن کی نماز قرآن سے بتائی گئی ہے۔ ہمارے علم میں یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے قرآنی نماز موسومہ برہان الفرقان شائع کی۔ جس کے جواب میں ہم نے ایک رسالہ "دلیل الفرقان بجواب برہان الفرقان" لکھا جو عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے۔

یہ مسلم حنیف صاحب نئے اسلحہ سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔ لیکن یہ اسلحہ اہل علم کی نظر میں کچھ کارآمد نہیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارا رسالہ من جھل شیئا عاداہ کا مصداق ہے۔ آج نمونہ کے طور پر ہم اس رسالہ سے اللہ اکبر کی بحث ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ مصنف مذکور نماز میں اللہ اکبر کہنے کو ناجائز کہتا ہے۔ بے شک کہے کون روک سکتا ہے۔ مگر اس کی دلیل عجیب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ اکبر کے معنی ہیں اللہ بہت بڑا معبود ہے۔ قرآن مجید سے آیات صفات نقل کرکے لکھتا ہے:-

"ان کل صفاتِ الٰہیہ پر غور کرو۔ سوچو کیا کوئی دوسرا ہے۔ جس میں یہ صفات پائی جاتی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا کوئی ہم جنس ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں صرف و محض اللہ تعالیٰ ہی ان صفات سے متصف ہے اور بس۔

پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس زبردست اللہ تعالیٰ کا کوئی ہم جنس یا اس سے نسبت رکھنے والا کوئی چھوٹا اللہ بھی موجود ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اکبر صفت لگانے سے پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اکبر اسم تفضیل ہے اور اسم تفضیل کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنے ہم جنس کے مقابلے پر نسبتاً بڑائی رکھنے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ یہ میز بہت بڑی ہے۔ اس فقرے سے ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ میز کی بڑائی کسی مکان کے مقابلہ پر نہیں بلکہ اور میزیں دنیا میں موجود ہیں۔ اُن سے یہ میز بڑی ہے۔ اسی طرح بمبئی شہر بہت بڑا ہے۔ سمجھ میں آ جائیگا کہ اور شہروں سے بڑا ہے۔ یہ نہیں کہ بڑائی کسی سمندر کے مقابلہ پر سمجھی جائے۔ نیز اسم تفضیل کی یہ تعریف بھی ہے کہ وہ صفت حصولی ہو ذاتی نہ ہو جیسے فلاں علامہ بہت بڑے عالم ہیں۔ یہ علم کا ہونا ذاتی نہیں بلکہ حصولی ہے۔ اسی طرح اب جملہ اللہ اکبر پر غور کرنا چاہئے جس کے معنی ہیں "اللہ بہت بڑا ہے" یعنی دنیا میں بہت سے اللہ یا الٰہ موجود ہیں جن میں بہت بڑا بھی ہے اور چھوٹا بھی۔ اور یہ بڑائی ہر اللہ کی حصولی ہے ذاتی نہیں۔ نہ معلوم مسلمانوں کے علماء کس اسکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ جنہوں نے اب تک اس مفہوم ہی کو نہ سمجھا۔ کیا انہوں نے اسم تفضیل کو نہیں پڑھا۔ پڑھا اور ضرور پڑھا۔ پھر انہیں اللہ کی صفت اکبر مقرر کرتے ہوئے کیوں احساس نہیں ہوتا کہ ہم توحید کے پوجاری "اللہ اکبر" کا وظیفہ کرکے سینکڑوں الہوں کا اقرار کئے لیتے ہیں"

(صلوٰۃ المرسلین صـ)

اہلحدیث فاضل مصنف منطق میں اگر زیادہ نہیں قطبی تک مطالعہ کئے ہوتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ موضوع (مبتدا) کی جانب ذات ہوتی ہے اور محکوم بہ (خبر) کی جانب محض صفت بلا لحاظ ذات ہوتی ہے۔ مصنف کو یہ غلطی لگی ہے کہ وہ محکوم بہ میں محکوم علیہ کی ذات بھی ماخوذ کرتا ہے۔ اسی لئے دھوکا کھاتا ہے چنانچہ فریب خوردہ ہو کر کہتا ہے کہ

"قرآن مجید میں لفظ اکبر جو جس مقام پر آیا ہے لیکن کوئی مقام ایسا نہیں جہاں وہ جنسیت کو نہ چاہتا ہو یا اس کے مقابل لفظاً یا مفہوماً اصغر موجود نہ ہو۔ یعنی ہر جگہ مقابلہ پر ہی بولا گیا ہے"

(صلوٰۃ المرسلین صـ)

اس غلطی میں مبتلا ہو کر وہ کہتا ہے کہ اللہ کو اکبر کہنے میں چھوٹے اللہ بھی ثابت ہونگے مگر وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ جیسے اکبر اسم تفضیل ہے ویسے ہی اعلم بھی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:- اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں اب دن کو کافی گرمی پڑتی بلکہ لو بھی چلتی ہے۔ البتہ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔

—— یکم مئی کو "یوم مزدور" منانے کے لئے امرتسر کے مزدوروں نے جلوس نکالا اور جلسہ بھی کیا۔

—— آل انڈیا وومن کانفرنس کا اجلاس امرتسر میں ہوا۔ جس میں امرتسر شہر میں مستورات کے لئے پردہ دار باغ لگانے کی تجویز پاس کی گئی۔

—— حیدر آباد ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے۔

—— لکھنؤ میں تبرّا ایجی ٹیشن کے لئے پنجاب اور دیگر صوبوں سے شیعوں کے جتھے جا رہے ہیں کئی سرکردہ شیعہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— سید رضا علی صاحب مراد آبادی نے لکھنؤ کے شیعہ سنی سمجھوتہ کے لئے دو تجویزیں پیش کی ہیں۔ اوّل۔ مدح صحابہ یا تبرّا کا نام بدل کر حمد خدا یا نعت رسول نام رکھا جائے۔ دوم۔ اس نزاع کو سفیر ترکی و سفیر ایران کے حوالے کیا جاوے۔ وہ بطور ثالث فیصلہ کریں۔

—— حکومت سرحد نے نمبرداروں کو موقوف کر کے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے ذریعہ مالیہ وصول کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔

—— ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال نے اپنی لڑکی کی شادی کی خوشی میں ایک لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے۔

—— ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہوری مرزائی وفات پا گئے ہیں۔

—— اودھ میں آگ لگنے سے پانچسو مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔

—— ایران سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ولیعہد ایران کی شادی کے جشن کی تقریب ۲۲ اپریل سے ۲۵ اپریل تک جاری رہی۔ شاہ ایران نے سنگ مرمر اور قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے دو محل شہزادے اور شہزادی کو پیش کئے ہیں۔

دول یورپ اور آئندہ جنگ

قرآن مجید چونکہ باتفاق فطرت کا کلام ہے اسلئے ہر معاملہ میں وہی بات پیش کرتا ہے جو فطرت انسانی کے مطابق ہوتی ہے۔ ارشاد ہے وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ۔ یعنی ہر نفس کو اپنا ہی لالچ ہے۔ یورپ کی حکومتیں اس آیت کے ماتحت اپنے اپنے مخصوص مفاد کی فکر میں ہیں۔ لڑائی کے خواہاں بھی اپنا مفاد پیش کرتے ہیں امن کے خواہاں بھی اپنا فائدہ مدنظر رکھتے ہیں۔ جنگ پسند حکومتیں کہتی ہیں کہ ہماری مغصوبہ چیزیں ہمیں واپس دیدو، ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اُدھر جواب میں امن پسند حکومتیں کہتی ہیں کہ چپکے بیٹھے رہو اگر کچھ مانگو گے تو جنگ کی ذمہ داری تم پر عائد ہوگی۔ ایک فریق معاہدہ پیش کرتا ہے تو دوسرا معاہدہ کا احترام کرتا ہوا کہتا ہے کہ معاہدہ تو بے شک ہے لیکن حالات بدل گئے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ آج کل حکومتوں کے معاہدے پابندی کے لئے نہیں ہوتے بلکہ دفع الوقتی کے لئے ہوتے ہیں۔ امریکہ کا ملک یورپ سے قریبًا پانچہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ اپنے کاروباری مشاغل اور بعد بعید کے سبب یورپ کی آگ سے دُور ہی رہے گا۔ خدا جانے اس کے دماغ میں کیا چیز سمائی ہے کہ وہ بھی دول یورپ کے جھگڑے میں مداخلت کرنے کو کود پڑا ہے۔ ابھی چند روز ہوئے کہ اس نے جرمنی اور اطالیہ کو پیغام بھیجا تھا کہ کم سے کم دس سال تک کسی آزاد ملک پر حملہ نہ کرو۔ جرمنی کے مختار کل (ہر ہٹلر) نے اس کو ایسا جواب دیا کہ باید و شاید۔ یعنی ہر ہٹلر نے جوابًا کہا کہ میاں حملہ اور اپنی چیز کا مطالبہ دو جداگانہ مفہوم ہیں۔ ہم کسی پر حملہ نہیں کرنا چاہتے البتہ اپنے وہ علاقے واپس لینا چاہتے ہیں جو ہمارے ضعف کی وجہ سے ہم سے چھینے گئے تھے اب ہم چونکہ قوت پا گئے ہیں لہذا ہماری چیز ہم کو واپس ملنی چاہئے۔

ہمارے خیال میں ہر ہٹلر کا یہ مطالبہ قرآن مجید کی اس آیت کے ماتحت آتا ہے جس میں یتیموں کے متولیوں کو بدیں الفاظ ارشاد ہوتا ہے کہ:-

فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ۔ (پ ۴ ع)[1]

مگر یہ قاعدہ بھی کوئی عام نہیں ہے بلکہ خاص خاص افراد کے واسطے معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ ترکوں کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ بھی اپنے مغصوبہ علاقے واپس طلب کریں۔ اگر جرمنی کو کچھ واپس دیا جائے تو ان کو بھی دیا جائے لیکن ترکوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کسی طرح جائز نہیں کیونکہ وہ ترک ہیں اور ان میں ابھی وہ قوت نہیں جو جرمنی میں ہے۔

بہرحال اس وقت تک زمانے کی جو رفتار ہے وہ امن و امان کا جلوہ نہیں دکھاتی بلکہ اس شر کا نقشہ پیش کرتی ہے ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

—— بغداد میں تمام جرمن آبادی کو بغداد چھوڑنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس کلکتہ میں ہوا جس میں ورکنگ کمیٹی کے انتخاب کے معاملے میں مجبور ہو کر مسٹر سوبھاش چندر بوس مستعفی ہو گئے۔ ان کی جگہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس منتخب کئے گئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ روس برطانیہ اور فرانس کی طرح رومانیہ۔ پولینڈ کی امداد کرنے کو تیار ہے۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمنی کی طرف سے حکومت پولینڈ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ حکومت جرمنی کے مطالبات تسلیم کرلے ورنہ اس کا حشر چیکوسلواکیہ سا ہوگا، جرمنی کو اپنے مطالبات بزور شمشیر منوانے پڑینگے۔ حکومت پولینڈ نے جواب دیا ہے کہ وہ جرمنی مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مضامین آمدہ | حافظ فضل الرحمٰن صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب ساقی۔ قمر النسا صاحبہ ۲ عدد۔ مولوی محمد اللہ صاحب۔ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار۔ مولوی محمد عبدالمجید صاحب۔

---

[1] اگر یتیموں میں سمجھ کے آثار پاؤ تو ان کے مال ان کو واپس کر دو۔

(۱) "اس حدیث سے آنحضرت کے بعد نبوت کے جاری ہونیکا امکان ثابت ہے۔" (ص۳۴)

(۲) "خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا کہ آنحضرت کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ ظلم ہے۔" (ص۳۵)

(۳) "آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند نہیں۔" (ص۳۹)

(۴) آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہے۔ (ص۴۱)

(۵) آنحضرت کے بعد نبی آئیں گے (ص۴۲)

(۶) آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہے۔ (ص۴۲)

کوئی مرد میدان ہے جو میاں محمود احمد صاحب کی علمی فضیلت کو سنبھالنے کے لئے "بعد" کے معنے آنحضرت کی نبوت کا سلسلہ ختم" کرکے دکھائے۔

"بعد کے معنے خاتمہ" لینے کی صورت میں میاں صاحب کی عبارتوں کا مطلب یہ نکلیگا کہ قرآن و حدیث سے آنحضرت کی نبوت ختم کرچکنے کے بعد امکان نبوت کا ثبوت موجود ہے میاں صاحب! دیکھئے قدرت نے آپ کو کیسا پھنسایا ہے۔ الحاصل اس حدیث کا مضمون مظہر ہے کہ

لا شریك معہ ولا نبی بعدہ

(قول مرزا مندرجہ نور الرحمٰن)

یعنی نہ کوئی آنحضرت کی نبوت میں آپ کے ساتھ شریک ہے۔ خواہ پیچھے چلنے والا ہی ہو اور نہ آپ کی وفات کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث کیا جائیگا۔ تشریعی ہو خواہ غیر تشریعی۔ ظلی ہو یا بروزی۔" (باقی)

خادم قرآن، فدایانِ سنت نبی علیہ السلام۔ قاتل دلمگ قادیانی جماعت کے حق میں دلآزار تھا۔ اس لئے میں نے انہی دنوں جبکہ یہ کتاب میرے دیکھنے میں آئی بطور احتجاج مصنف کتاب مذکور کو ایک چٹھی لکھی۔ اس چٹھی کے جواب میں مؤلف موصوف نے جماعت اہل حدیث کو اس الزام سے بری قرار دیتے ہوئے معذرت کی ہے۔ چنانچہ ان کے مکتوب کے چند فقرات ذیل اس پر شاہد ہیں :۔

"مکرمی و محترمی جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عتاب نامہ موصول ہوا۔ میں یہ دیکھ کر سخت نادم ہوں کہ کسی تحریر نے آپ کو دکھ پہنچایا۔ میں آپکے اس بیان سے پوری طرح متفق ہوں کہ اہل حدیث عاشقانِ قرآن، فدائیان سنت خیر الانام علیہ التحیہ والسلام اور جان نثاران اسلام ہیں۔ اسکو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ اس جماعت نے ہر دشمن اسلام کو کلہ توڑ جواب دیا۔ یہ بھی درست ہے کہ مرزائیت کی تردید و ابطال میں اہل حدیث کی خدمات قابل رشک اور عدیم المثال ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ میں بھی اس مقدس اور قابل احترام جماعت کے خوشہ چینوں میں سے ہوں ×× حضرت والا! ضد اور ہٹ دھرمی میری عادت نہیں ہے۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو میں بڑی خوشی سے رجوع اور تلافی کرنے کو طیار ہوں۔ ×××

میرے دل میں جماعت اہل حدیث کی انتہائی محبت اور قدر و منزلت ہے۔ اس لئے یہ ممکن نہیں کہ میں کبھی شرارت سے اس قابل احترام جماعت کی دل آزاری کا قصد کروں۔ دوسرے اہل حدیث تو درکنار میں خود آپ سے بھی "رئیس قادیان" کی طیاری میں مدد لیتا رہا ہوں۔ اس لئے التماس ہے کہ آپ میری نسبت کسی بدگمانی کو دل میں جگہ نہ دیجئے آپ نے مجھے دشمن اور بد اندیش سمجھ کر کتاب کی صاف اور صریح عبارت سے جو مطلب نکالا تو یہ میرے فرشتوں کو بھی کبھی نہ سوجھا ہوگا۔ چہ جائیکہ میں نے خدانخواستہ کسی شر کا قصد کیا ہو۔

خاکسار ابو القاسم رفیق دلاوری۔ لاہور۔"

معمار | اگرچہ مؤلف "رئیس قادیان" کا مذکورہ بالا بیان اس غلطی کی تلافی میں قطعاً ناکافی ہے جو کتاب مذکور میں ان سے ہوچکی ہے تاہم ہم بحث کو طول نہ دیتے ہوئے "رئیس قادیان" کے جملہ ناظرین کو مطلع کئے دیتے ہیں کہ وہ اس غلطی کا شکار نہ ہوں۔ ہمیں مولوی ابو القاسم صاحب مصنف کتاب مذکور سے بھی امید ہے کہ وہ آیندہ اڈیشن میں اس مقام کی پوری اصلاح کردینگے۔ ورنہ قیامت کے دن سے بانی غلطی کے ذمہ دار ہونگے۔

کتاب رئیس قادیان کے متعلق ایک اطلاع

چونکہ موسومہ کتاب (رئیس قادیان) جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سوانح حیات پر مشتمل ہے جسے مولوی ابو القاسم صاحب دلاوری نے تالیف کیا ہے۔ اس کے صلہ ۲ و ص۴۲ کی چند سطور پڑھنے سے اس بات کی طرف منتقل ہوتا ہے کہ حضرت مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و دیگر اعیان اہل حدیث رحمہم اللہ علیہم اجمعین گویا مرزا غلام احمد قادیانی کے یار غار اور مشیر کار تھے چونکہ یہ مضمون خلاف واقعہ اور اہل حدیث مذہبی

آفتاب کا طلوع وغروب

(از قلم مولوی عبد الجلیل صاحب سامرودی)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ النبی الکریم و بعد

حضرات اہل حدیث کثر اللہ سوادہم۔ پرچہ اہلحدیث مجریہ ۱۶ و ۲۳ دسمبر ۳۸ء میں مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈانگری نے قرآن کریم اور سائنس کے ملاپ میں اندھیر نگری سے کام لیا ہے۔ آپ نے قرآن کریم سے چھ دعاوی بیان کرکے ان کے جواب دوسرے معنوں میں قرآن و سائنس میں اتحاد قائم کیا ہے۔

(۱) غروب - (۲) حرکت زمین - (۳) آسمانی کروں پر انسانی آبادی - (۴) نزول بارش - (۵) ہر چیز کا جفت (۶) تسبیح وعبادت ہر شئی -

میرے محترم اہل حدیثو! مولوی صاحب نے جماعت حقہ کی رہبری صحیح طور پر نہیں کی بلکہ قرآنی آیتوں کے معنی اور لفظوں میں بھی تحریف سے کام لیا ہے۔

(۱) نمبر اول۔ **آفتاب کا غروب ہونا** | آپ قرآنی آیت سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ اب اصل آیت کو مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ "ذو القرنین

اگر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں اللہ کبیر بھی ثابت ہوتے ہیں
تو اَللّٰہُ اَعْلَمُ کہنے میں کئی الٰہ علیم ثابت ہونگے کیونکہ
جیسے اکبر میں مصنف نے ذات موضوع ماخوذ کی ہے
اسی طرح اللہ اعلم کہنے میں بھی ذات موضوع داخل ہوکر
مفضل علیہ اس کا آلہ علیم نکلیگا اور ایسا ماننا کفر ہے
پس مصنف کا یہ نتیجہ پیدا کرنا کہ

یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ اکبر کہنے والے حضرات
سینکڑوں چھوٹے چھوٹے الہوں کا بھی اقرار کرتے
ہیں اس کی کوئی دلیل اور سند اُن کے پاس نہیں
(صفحہ ۱۰)

ہم کہتے ہیں کہ ایک دلیل اور سند کیا چیز ہے۔ اگر کہا جائے کہ آپ کے ادعا کے خلاف دلائل موجود ہیں۔ تو بالکل صحیح ہے۔ پس جس طرح آپ نے اللہ اکبر کہنے والوں پر اظہار غضب کیا ہے اور غضب کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اکبر کا مفضل علیہ الٰہ کبیر ثابت ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی اصول پر اللہ اعلم کا مفضل علیہ آپ کو الٰہ علیم ضرور ماننا پڑیگا اور یہ صریح شرک ہے۔ یہ غلطی دراصل آپ کو ہمارا پیش کردہ اصول نہ سمجھنے سے لگی ہے۔

وہ اصول ہم مکرر ذکر کئے دیتے ہیں کہ

محکوم علیہ میں ذات ماخوذ ہوتی ہے اور محکوم بہ میں صفت بلالحاظ ذات مقصود ہوتی ہے۔

پس اس غلطی کے اظہار کے بعد ہم آپ کی ایک لن ترانی بھی ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ جو آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"ہماری رائے میں یہ ہزاروں رادیوں اور ملانوں کی تقلید ہی کا ادنیٰ کرشمہ ہے جو ہمارے علماء کو قرآن اور قواعد عربیہ پر غور و فکر کا موقع نہیں دیتی کاش اب بھی قرآن حکیم کی پیروی کی جائے اور صرف و محض اسی میں غور و خوض کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے" (مش)

ہم اس دعا پر آمین ثم آمین بلکہ بکثرت آمین کہتے ہیں۔ خدا آپ کو بھی توفیق دے کہ آپ بھی قرآن مجید پر غور کریں اور قواعد عربیت کو ملحوظ رکھ کر غور کریں۔ جیسا غور و خوض اب تک آپ نے کیا ہے ایسا نہ کریں ورنہ ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی * ببری رونق مسلمانی

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

——— اہلحدیث ۱۴ اپریل سے آگے ———

ختم نبوت کا مضمون "اہلحدیث" ۱۷ فروری سے شروع ہوکر ۱۴ اپریل سنہ رواں تک مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اہلحدیث ۱۴ اپریل میں حدیث انا العاقب والعاقب الذی لا نبی بعدہ پر بحث ہوئی ہے آج بھی اسی کا تتمہ ہے۔

خلیفہ صاحب قادیانی کی ہوشیاری | چونکہ حدیث مذکور اپنے اصلی معنوں کے لحاظ سے قیامت تک کے لئے جملہ مدعیان نبوت کے حق میں زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے اس لئے خلیفہ صاحب قادیانی نے کمال دور اندیشی لفظ "بعد" کو "بعد ختم شریعت" کے معنوں میں محصور کر دیا۔ خلیفہ صاحب! اگر آپ کے بیان کردہ معنے ہی درست ہیں تو پھر حدیث شریف

قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (بخاری ومسلم)

کے کیا معنے ہونگے؟ کیا حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی نبوت کو فنا کرکے نبی بنائے گئے تھے؟

قارئین کرام! غور فرمائیں۔ حضور علیہ السلام حضرت علی کو فرماتے ہیں کہ تو مجھ کو ایسا ہے جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ مگر میرے بعد نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

خلیفہ قادیانی کے ترجمہ کی بنا پر یہ مطلب بنیگا کہ "میری نبوت کو فنا کرکے نبی نہیں آسکتا"۔ کیسا ناقص ترجمہ ہے۔

حضرت ہارون جناب موسیٰ کے شیدائی تھے تو حضرت علی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی نبوت کو فنا کرنے کا خیال ہی باطل ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں فرمایا:۔

انا رسول من ادرکت حیا ومن یولد بعدی
(مسند احمد) میں اس کے لئے بھی رسول ہوں جو موجود ہے اور اس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا۔"

کون دانا کہیگا کہ یہاں بعد کے معنے "فنا نبوت" مراد ہے اور سنئے! مرزائی لوگ حضرت عائشہ رضہ کا ایک بے سند قول پیش کیا کرتے ہیں۔ اور خود میاں محمود احمد نے ریویو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں اسے پیش کیا ہے کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ یعنی آنحضرت کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں اب بعد کے معنے اگر خاتمہ نبوت ہوں تو مطلب یہ ہوا کہ حضرت عائشہ آنحضرت کی نبوت فنا ہو جانے کے بعد امکان نبوت کی قائل تھیں اور لوگوں کو منع کیا کرتی تھیں کہ اس نبوت سے انکار نہ کرو۔ پھر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

میرے بعد میرے والدین کے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ (تریاق القلوب)

مرزائیو! بتلا سکتے ہو کہ یہاں بعد کے معنے کیا ہیں۔ حضرت عائشہ کا قول مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف ہے۔ "حمامۃ البشریٰ" میں آپ لا نبی بعدی کو نقل کرکے اس کو مقدم رکھتے ہیں۔

ذرہ اور آگے آؤ۔ خود میاں محمود احمد صاحب ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء کے اندر لکھتے ہیں:۔

یونطلہ بہ لقصور عقولنا عن الاحاطۃ بذلک
یعنی اللہ میاں چھوٹی چیز کے بڑے کرنے اور بڑے کو
چھوٹے کرنے پر قادر ہے۔ چشمہ گل و کرہ ارض کو
اس قدر فراخ کر سکتا ہے کہ جس میں حضرت سورج کی
ذات شریف سما سکے یہ کیوں جائز نہ قرار دیا جاوے
اگرچہ ہم اپنی عقل کے قصور کی بنا پر اس کا احاطہ نہ کر سکیں
اسی طرح ذوالقرنین کا مطلع الشمس و مغرب الشمس
تک پہنچنا بھی کوئی امر محال غیر ممکن نہیں۔ جن اہل تفسیر نے
فی رای العین سے تعبیر کی ہے وہ محض اس استبعاد
کی بنا پر کہ وہ وہاں تک پہنچے ہی نہیں۔
امام شوکانی مسلم الثبوت اہل حدیثوں میں اپنی تفسیر
فتح القدیر ص۲۹۵ ج ۳ میں فرماتے ہیں :-

قیل وصل ذوالقرنین لما بلغ ساحل البحر
المحیط راھا کذلک فی نظرہ ولا یبعد ان یقال
لا مانع من ان یمکنہ اللہ من عبور البحر المحیط
حتی یصل الی تلک العین التی تغرب فیہا الشمس
وما مانع من ھذا بعد ان حکی اللہ عنہ انہ بلغ
مغرب الشمس مکن لہ الارض والبحر من
جملتہما ومجرد الاستبعاد لا یوجب حمل القرآن
علی خلاف ظاہرہ

اور ص۲۹۵ ج ۳ میں فرماتے ہیں :-

قولہ حتی اذا بلغ مطلع الشمس الی الموضع
الذی تطلع فیہ الشمس اولا من معمور الارض
او مکان طلوعہا لعدم المانع شرعا ولا عقلا
من وصولہ الیہ کما اوضحناہ فیما سبق۔
یعنی مطلع الشمس اور مغرب الشمس کے مقامات پر پہنچنا
ذوالقرنین کا جب خداوند کریم نے ذکر کیا ہے تو پھر کونسی
چیز مانع ہے صرف اپنے عقل میں نہ آنے کی بنا پر ہی قرآن مجید
کو ظاہر کے خلاف بتانا روا نہیں ہے۔ کوئی مانع طلوع
اور غروب تک پہنچنے کے لئے عقلی و نقلی نہیں۔
نواب والاجاہ امیر الملک سید صدیق حسن بھوپالیؒ نے
اپنی تفسیر فتح البیان اور ترجمان القرآن میں اسی طرح
بیان کیا ہے۔ میرے معزز اہل حدیثو! رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے رات اور دن کے چوبیس کلاک بتائے ہیں۔
طلوع فجر غروب الشمس۔ طلوع الشمس کے احکام مفید و متعین
کی طرح فرمائے۔ شیطان کا سر شریک کر ہو و بلکہ ہر سو قت
ارشاد فرمایا اگر طلوع و غروب ہی نہ ہو تو پھر کیا یہ
محض ریگستان ہی پر آپ نے شریعت کا جہاز چلایا ہے
سوچئے اللہ الموفق ! (دہاتی)

ﷺ معلوم نہیں اس فقرے کو اصل بحث سے کیا تعلق
ہے۔ بحث تو یہ ہے کہ سورج غروب ہوتا ہے یا نہیں اور
غروب کے لئے اس کی جسامت کا صغر یا کبر بالکل بے تعلق
ہے۔ ہماری یہ رائے اپنے علم پر مبنی ہے۔ آگے دونوں صاحب
ذی علم ہیں رہ جائیں۔ (اہلحدیث)

اہل حدیث کی موجودہ درسگاہیں

ایک جدید تصنیف کا خاکہ

(از جناب ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان کے مسلمانوں میں جماعت اہل حدیث
نے جو ذہنی اور عملی انقلاب پیدا کیا۔ اس کے احساس سے
خود اہل حدیث افراد بے خبر ہیں۔ مگر ہندوستانی اسلام
کی تاریخ میں یہ داستان جلی حروف میں لکھی جائیگی
اور آپ کو کیا خبر ہے کہ اس وقت بھی ملک کے غیر اہل حدیث
اہل قلم اس تحریک پر کیا کچھ لکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔
وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا
امثالکم۔

اہل حدیث کا اجتماعی نظام غیر مربوط ہے جس کی
وجہ سے تعمیر کی طرف سے یکسر بے پرواہی ہے۔ صوبہ صوبہ
میں امارتوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ رہا سہا کاروبار دین
کانگرس اور لیگ کی چشمک کی نذر ہو رہا ہے ملک میں
جماعت کی باقاعدہ نشو و نما پر ایک صدی سے زیادہ
ہونے کو آیا مگر آج تک تاریخ اہل حدیث کی تدوین نہیں
ہو سکی۔ ہمارے اسلاف اخیار کے متعلق ازل سے دو
کتابیں چلی آ رہی ہیں یعنی حیات طیبہ اور سوانح احمدی
تمام جماعت انہی پر قانع ہے۔ گویا مرزا حیرت مرحوم
اور منشی جعفر علی مغفور دونوں حجۃ اشفی العالمین تھے
کہ شاہ اسماعیل اور امیر المؤمنین سید احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے
پر یہ حضرات جو کچھ لکھ گئے وہ اکفی فی الباب ہے حالانکہ
مرزا حیرت باقاعدہ یا بے قاعدہ اہل حدیث ہی نہ تھے
نہ سیدنا شہیدؒ کے مسلک کے حامل۔ اور منشی جعفر علی
مرحوم اگرچہ عملاً و علماً ہر لحاظ سے اس مسلک کے پیرو
تھے۔ بڑے مخلص اور جانباز کہ انبالہ وہابی کیس کے
وہ بھی مجرم تھے۔ مگر امیر المؤمنین علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری
میں ان کا طرز تحریر بحیثیت سوانح نگار ما یکفی نہیں۔
انہوں نے حضرت (سید احمد) کے سوانح بحیثیت امام وقت
کے نہیں بلکہ محض ولی اللہ اور بزرگ باکرامت کے
اعتبار سے منضبط فرمائے ہیں اور ان اہل الظاہر کی
حیثیت غازیانہ تھی اور غزا افضل ہے کرامت سے
پس حضرت کی یہ سوانح عمری (سوانح احمدی) بجائے خود
تنقیح و تہذیب کی مستحق ہے۔ نہ یہ کہ ہر مرتبہ اسی ڈھب
پر طبع و اشاعت کی سزاوار۔ میں اپنی اس قسم کی تڑپ
کا ذکر کن لفظوں میں عرض کروں ؎

دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز
کہ ہر چہ در دلم است اندرم فراز آید

مگر اہل حدیث تو ان جہات کے قابل ہی نہ رہے۔ اور
انہیں اب دوسرے حضرات سر کرینگے ؎

امید بستہ بر آید ولے چہ فائدہ زانکہ
امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

اپنی اس (جماعتی) مرگ ناگہاں کا مرثیہ کہاں تک
پڑھتا جاؤں۔ ہم ہی نے تقلید کی راہیں مسدود کی تھیں
مگر ہمارے ہی سر ولولہ آسودہ خواب ہو جانے سے وہ
نئے سرے کشادہ ہونے لگیں۔ ذرا دیوبند اور ڈابھیل

ؒ تالیف ہو چکی ہے۔ بتوفیقہ تعالیٰ طبع ہونے
والی ہے۔ (اہلحدیث)

قصہ میں ارشاد ہے کہ غروب آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں ان کو ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا؛ اس کے آگے ارشاد ہے:۔

حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا علی قوم لم نجعل لھم من دونھا ستراً۔

ترجمہ ہے کہ جب طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کیلئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔

آپ اب یوں فرماتے ہیں:۔

ناظرین کرام! آفتاب کے اس قوم پر طلوع دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی۔ کے الفاظ خود گواہ ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں اوٹ نہیں ہوتا ہے وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے۔

ناظرین! مولوی صاحب ترجمہ میں تو صاف "طلوع ہوتے دیکھا" تحریر فرما رہے ہیں۔ مگر نتیجہ میں جا کر اسے فراموش کر جاتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ "اس قوم پر طلوع دیکھا" یہ ہیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا۔ اور اسی نتیجہ کے صحیح دکھانے کی خاطر اصل آیت میں علی قوم اور وجدھا کے درمیان سے لفظ تطلع یکسر اڑا دیا۔ جل جلالہ۔

ہاں بلا اس لفظ کے حذف و اڑانے کے نتیجہ بھی صحیح نہیں برآمد ہو سکتا ہے۔ میرے معزز برادران اہل حدیث! طلوع ہوتے دیکھنا اور طلوع دیکھنا میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے یا وہی اندھیر نگری کا سا معاملہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جب سورج کا غروب اور طلوع ہی نہیں تو پھر شارع کے احکام غروب و طلوع کے بالکل غلط ثابت ہونگے۔ آپ نے عین طلوع و غروب کے وقت نماز سے منع کیا کیونکہ ان وقتوں میں ابلیس لعین اپنا سر ٹیک دیتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں وارد ہے اور نیز صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ آپ نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم جانتے ہو سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ میاں کے آگے عرش تلے سربسجود ہوتا ہے اور پھر طلوع کی اجازت چاہتا ہے۔ ایک وہ بھی وقت آئیگا کہ اس کو کہا جائیگا وہیں سے نکلو جہاں سے آتے ہو۔ اس وقت ایمان لانا بیکار ہوگا پھر آپ نے والشمس تجری لمستقر لھا ذالک تقدیر العزیز العلیم پڑھی صحیح بخاری شریف میں ابوذر والی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

قال مستقرھا تحت العرش

جامع البیان میں ہے:۔ لمستقر لھا اسم مکان و فسر النبی المنزل علیہ القرآن ان مستقرھا تحت العرش تذھب وتسجد ھناک۔ یعنی مستقر اسم مکان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جن پر قرآن اترا ہے خود تفسیر فرمائی کہ وہ جگہ عرش معلی کے نیچے کی جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اس جگہ ابن جریر طبری میں مشرح ۲۷ ہے۔ قولہ والشمس تجری لمستقر لھا یقول تعالیٰ ذکرہ والشمس تجری لموضع قرارھا و بذالک جاء الاثر من رسول اللہ علیہ وسلم ذکر الروایۃ بذلک۔ ارشاد خداوندی کہ سورج جاتا ہے اپنے ٹھیرنے کی جگہ کو اللہ میاں فرماتے ہیں سورج اپنے قرار کی جگہ جاتا ہے یعنی اپنے قرار کی جگہ کی طرف جاتا ہے۔ یہی معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوتے ہیں۔ پھر وہ حدیثیں بیان کیں۔ جامع البیان کے مؤلف نے اپنے حاشیہ وجیز میں لکھا ہے:۔

قولہ فسر النبی المنزل علیہ القرآن الخ کہ اور کما ثبت فی الصحیحین وغیرھا بروایات متعددۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مستقرھا تحت العرش الی ان قال ھذا ھو التفسیر فیا عجبا لمن عدل وھو یدعی الایمان

یعنی مستقر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود تفسیر کی ہے کہ جن پر قرآن شریف اترا ہے جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں متعدد روایتوں سے ثابت ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی جگہ ٹھیرنے کی عرش کے نیچے ہے یہ تو آپ کی تفسیر ہے۔ تعجب ہے اس آدمی پر کہ اس تفسیر سے عدول کرتا ہے اور پھر ایمان کا بھی دعویٰ۔ البتہ جانے کی کیفیت اور سجدہ کی سو یہ ہم خدا کے حوالہ کرتے ہیں۔

میرے معزز اہل حدیثو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج کا غروب ہونا فرماتے ہیں اور مولوی صاحب جھنڈ سنگری فرماتے ہیں کبھی غروب نہیں ہوتا۔ بہ بیں تفاوت۔

سائنس والوں کا خیال گردانتا معنی اس وجہ سے ہے کہ سورج تمام دنیا سے بڑا ہے۔ بڑی چیز چھوٹی چیز میں کس طرح آسکے۔ بس یہی ایک عقدہ ہے جس کا حل باسانی ہو سکتا ہے اور ائمہ سلف نے کر بھی دیا ہے یہ ایک سوال تھا جس کا جواب جمل ص ۳ ج ۳ اور انموذج جلیل رازی ص ۳ ج ۲ میں یوں ہے:۔

قان اللہ تعالیٰ قادر علی تصغیرجرم الشمس وتوسیع العین وکرۃ الارض بحیث تسع عین الماء عین الشمس فلم لا یجوز ذلک وان کنا

سلہ وجد افعال قلوب سے ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

ظلمت باشد باظلمت پس حبست باز نمت
پس ظلمت بارأیت پس وجدت بے خطا

سلکہ دونوں صاحب اہل علم ہیں میں ان میں دخل دینا پسند نہیں کرتا۔ مگر واقعہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کلکتہ میں بندش سحری ایسے وقت ہوتی ہے جب امرتسر لاہور میں کم از کم نصف گھنٹہ رات ہوتی ہے اور روزہ سے دار

۳ خوب کھاتے ہیں۔ کلکتہ میں صبح کی نماز ہو چکتی ہے مگر امرتسر لاہور میں ابھی اذان بھی نہیں ہوتی۔ کلکتہ میں روزہ افطار ہو جاتا ہے امرتسر لاہور میں سورج ابھی کئی نیزے بلند ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس امرتسر لاہور میں صبح کی جماعت ہو جاتی ہے۔ کراچی میں ابھی رات ہوتی ہے۔ لاہور میں روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ کراچی میں ابھی کئی نیزے سورج کھڑا ہوتا ہے۔ کراچی میں شام ہو جاتی ہے۔ مکہ شریف میں ابھی تین گھنٹہ دن باقی ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس اور آگے چلئے کیا علمائے اسلام کا فرض نہیں کہ آیات و احادیث کی تشریح کے وقت واقعات کو بھی ملحوظ رکھیں تاکہ ملحدین کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔ دونوں صاحب میرے معروضہ واقعات پر غور کرکے سورج کے اپنے مستقر میں جانے اور تحت العرش سجدہ کرنے پر بحث کرینگے تو مفید ہوگی انشاء اللہ!

(اہلحدیث)

وجہ سے اس قدر اہم اور ضروری چیز ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکی ہے۔ جہاں پر جو زبان بولی جاتی ہو اسی زبان میں خطبہ جمعہ دیا جائے۔

صحیح مسلم شریف میں صاف موجود ہے:۔

ویذکر الناس

یعنی آنحضور لوگوں کو جمعہ میں وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ وہاں کے لوگ عربی تھے یہی ان کی زبان تھی اس لئے دوسری زبان میں خطبہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے آپ نے ہمیشہ عربی ہی زبان میں وعظ فرمایا۔ لیکن ضد اور تعصب نے کچھ لوگوں کو مجبور کیا اور انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ سے اردو زبان یا کسی اور غیر عربی زبان میں خطبہ کا ثبوت نہیں ہے لہٰذا عربی ہی میں ہونا چاہئے۔ مگر ان سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ یہ جو اردو زبان میں معمولی دعا تقریریں فرمایا کرتے ہیں کہئے اس کا کیا ثبوت ہے؟ اس کو بھی بند کر دیجئے تو خاموش رہ جاتے ہیں۔ خود سمجھنا چاہئے کہ اس کی جب وہاں ضرورت ہی نہ تھی تو پھر کیونکر غیر زبان میں آپ خطبہ یا وعظ فرماتے کس قدر افسوس ان لوگوں پر ہے جو اس بات کی مخالفت کرتے ہیں کہ اردو زبان میں خطبہ نہ ہونا چاہئے صرف جماعت اہل حدیث کا اس بات پر عمل ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ علمائے احناف بھی اس امر اہم کی جانب توجہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ روز کا عرصہ ہوا کہ رسالہ "فاران" بجنور میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ تقریباً پچاس علماء نے خطبہ جمعہ اردو زبان میں کہنے کے لئے دستخط کر دیئے ہیں۔ اگرچہ ان کے خلاف رد بھی کیا جا رہا ہے مگر وہ کب اس کی پرواہ کرنے لگے۔ حق بات کے اظہار میں کسی بات کا خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ اس وقت ناظرین کے سامنے میں مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی کی اس تحریر کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے خطبہ جمعہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ آپ حنفیوں میں بہت بڑے عالم شمار کئے جاتے ہیں وھو ھذا:۔

"اضلاع و قصبات کی تنظیم اور جمعہ کی باجماعت مسجد جامع میں زیادہ سے زیادہ اجتماع کی غرض یہ ہے کہ خطبات جمعہ میں مسلمانوں کو اہم ضروریات سے باخبر کیا جائے۔ افسوس کہ زبان عربی سے بے توجہی کا یہ نتیجہ ہے کہ خطیبوں کے احکام سے مسلمان بے خبر رہتے ہیں اور اس عظیم الشان اجتماع کی حقیقی روح فنا ہو رہی ہے۔ اگر خطبوں کی اہمیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ختم رسالت روحی لہ الفداء کے زمانۂ اقدس میں مسلمانوں کے قلوب میں خطبات ہی اسلامی جوش و حمیت پیدا کرتے تھے اور آپ کا معمول شریف تھا کہ ضروریات کے موافق خطبہ میں احکام ارشاد فرماتے کتب حدیث میں آپ کے مواعظ و خطبات کی تفصیلات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ میں ہر قسم کی قومی و مذہبی ضروریات بیان کی جاتیں، حضرات صحابہؓ پر بسا اوقات حضور انور کی تقاریر کا یہ اثر ہوتا کہ بے اختیار ہو جاتے خطبہ مردہ جسموں میں روح حیات پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ عربیت سے ناواقفیت اور پھر اماموں خطیبوں کا مسائل حاضرہ سے بے خبر ہونا بھی مسلمانوں میں جمود پیدا کر رہا ہے۔ اردو خطبات کی بحث عرصہ سے جاری ہے مگر اب تک متفقہ طور پر آخری فیصلہ نہیں کیا گیا۔ بعض تو اس مسئلہ میں یہاں تک تشدد اختیار کئے ہوئے ہیں کہ اگر کسی خطیب نے حالات کی اہمیت و ضرورت کے باعث عربی کے علاوہ دوسری زبان میں کوئی ہدایت کر دی تو اس کے خلاف ہنگامہ برپا کیا جائیگا۔ خطبہ اصل میں وعظ و نصیحت کا نام ہے اس کو جزو عبادت نہ سمجھنا چاہئے اگر ایسا ہوتا تو سرکار عالم صلے اللہ علیہ وسلم دوران خطبہ میں منبر پر سے اتر کر دوسرے کام کیوں فرماتے۔ اس کی مثالیں کتب احادیث میں متعدد ملتی ہیں۔

امام محمد یہ فرماتے ہیں (ترجمہ ملخصاً) خطبہ سراپا وعظ اور امر بالمعروف ہے۔ حضرت سیدنا امام اعظمؒ عربی الفاظ کے علاوہ فارسی زبان میں خطبہ دینے کو جائز فرماتے ہیں۔ آج اگر ہماری زبان عربی ہوتی تو دوسری زبان میں خطبہ کی حاجت نہ ہوتی۔ جب دوسرے ممالک میں مسلمان فاتح کی حیثیت سے جاتے ہیں تو وہاں عربی سرکاری زبان لازمی زبان ہو جاتی ہے جس کا سیکھنا ضروری تھا اسی وجہ سے کسی زبان میں خطبہ نہیں دیا گیا۔ اس مسئلہ میں ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عربی خطبہ کے ساتھ ساتھ اردو میں ضروری ضروری احکام جمع کئے جائیں جن کو خطیب بیان کرے تاکہ عربیت کے فنا ہونے کا اندیشہ بھی نہ رہے اور خطبہ کی اصل غرض بھی پوری ہو جائے اور مردہ قلوب میں ہر ہفتہ حیات تازہ پیدا ہو سکے۔"

(نظام عمل ص۵۸-۵۵)

یاد رفتگاں

میری اہلیہ جو دیندار پابند صوم و صلوٰۃ تھی انتقال کر گئی ہے۔ اناللہ! (وسیم اللہ انصاری موضع بسن پور ضلع بلیا)

(۲) میرا تایا زاد بھائی شیخ دین محمد صاحب اردو فرش حیدرآباد سندھ میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں گیا ہوا تھا۔ اچانک بیمار ہونے سے ۱۴-اپریل کو فوت ہو گیا۔ اناللہ! مرحوم صالح نوجوان تھا۔ (شیخ نذیر احمد کلرک محکمہ آبادی۔ روہڑی۔ بہاولپور)

(۳) خاکسار کی اہلیہ جو کہ موحدہ اور بہت زیادہ پابند صوم و صلوٰۃ تھی۔ ۴ ماہ مرض دق میں مبتلا رہ کر ۲۳-اپریل کو انتقال کر گئی۔ اناللہ! (حکیم ابوالمرتضیٰ عصمت اللہ سابق مدرس مدرسہ فیض عام مئو۔ اعظم گڈھ)

اہلحدیث ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھا وارحمھا

ضروری نوٹ آئندہ خط و کتابت اردو میں ہی کرنی چاہئے۔

تدریسی اور تصنیفی کوششوں پر نظر ڈالئے اور اپنے کارناموں کا جائزہ لیجئے؟ ع

پیادہ رے روم وہمراں سوار اند

"عون المعبود" سے ۴۰ سال بعد "تحفۃ الاحوذی" چھپی اور بس۔ اور صرف شرح نووی کو خلاف مسلک سمجھ کر مسلم شریف کی ایک جدید شرح لکھی گئی۔ جو بنام "فتح الملہم" چھپ گئی ہے۔ اور خلاف مسلک کہنا کچھ میری تعریض نہیں بلکہ خود حضرت مفتی دیوبند جناب مولانا محمد شفیع صاحب دام ظلہ کا ارشاد ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اسی طرح شیخ التفسیر والحدیث سیدی واستاذی مولانا بشیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے حال ہی میں علم حدیث میں ایک ایسی عظیم الشان خدمت فرمائی ہے کہ اس قرن میں اس کا تصور مشکل تھا۔ یعنی حدیث کی مشہور کتاب صحیح مسلم جس پر کوئی مبسوط ومفصل شرح ایسی موجود نہ تھی جس پر اکتفا کیا جا سکے۔ امام نوویؒ کی شرح بہترین اور جامع شرح ہے۔ لیکن اول تو موصوف شافعی المذہب ہیں اُسی مذہب کے اصول پر یہ شرح کی گئی۔ حنفیہ کے لئے اُس پر قناعت نہیں ہو سکتی ہے۔"

(رسالہ المفتی دیوبند ص۷ بابت ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ)

اسی طرح "عون المعبود" کے (گویا) جواب میں "بذل المجہود" ہے جس کی مدح میں ممدوح ہی فرماتے ہیں کہ

"اور بیان وتوصیف سے بے نیاز ہے۔"

(بحوالہ مذکور)

الغرض ہماری کوتاہ دستی کے المناک افسانے ہیں کہ ؎

اگر فرصت کسی دن دے مجھے آہ وفغانِ دل
سناؤں ہم نشیں تجھ کو مَیں اک دن داستانِ دل

ان پے بہ پے حوادث میں خیال آیا کہ اپنے موجودہ دور کی ایک ایسی مختصر روئداد بھی لکھ دوں جو ہماری موجودہ درس گاہوں کے ذکر خیر پر مشتمل ہو۔ اس کتاب کی بسم اللہ یکم ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ سے ہوئی مگر حوادث سے خلاصی کی فکر میں اس طرف پورے طور سے توجہ نہ کر سکا اور آخر جب ان حوادث سے گلو خلاصی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو میں نے بھی پھر سے چاک دامانی شروع کر دی۔ آہ! ؎

مجھ سے نہ پوچھئے میری فرصت کا مشغلہ
دامن کی دھجیوں سے کفن سی رہا ہوں میں

اس سے قبل میں نے گزرے ہوئے قافلہ کی داستان زیب اوراق کر دی ہے[1]۔ اب حال کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو اپنی حکایت حال کے ساتھ ساتھ ماضی سے بھی وابستہ ہوتا جائیگا۔

میری کتاب "ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات" جو چھپ چکی ہے[2]۔ اس میں اگرچہ قدیم وجدید دونوں قسم کی درس گاہوں کا ذکر آ چکا ہے۔ مگر یہ جدید کتاب ایسے طرز سے لکھی جا رہی ہے۔ جسے اپنے ماسبق سے کوئی صوری یا معنوی مناسبت نہ ہوگی کیونکہ اس میں ہر درسگاہ کی موجودہ روایات پر اکتفا ہے۔ پس اہل علم واہل قلم اصحاب اپنے مدارس کی کیفیت بھیجکر اس اہم جماعتی فریضہ میں اعانت فرمائیں۔ اور آپ جس مدرسہ کی روئداد بھیجنا چاہیں اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان سامنے رکھئے:-

(۱) مدرسہ کی تاریخ ابتدا۔ (۲) بانی کا نام۔ (۳) متولی کا نام۔ (۴) مدرسہ کا نام۔ (۵) اساتذہ کے نام۔ (۶) بقید وطن ومشاہرہ۔ (۷) حد نصاب (۸) طلبا کی تعداد۔ (۹) طریق رہائش وخوراک (۱۰) دار الاقامہ کی حالت (۱۱) مکانات مدرسہ کی تفصیل۔ (۱۲) وظیفہ کی رقم۔ (۱۳) جاگیرات کا حال (۱۴) مطبخ کا ذکر۔ (۱۵) کتب خانہ۔ (۱۶) اخبار ورسائل کی تعداد۔ (۱۷) طلباء کس کس صوبہ کے ہیں۔ (۱۸) ہونہار طلباء کے نام۔ (۱۹) مدرسہ کی امداد کہاں سے ہوتی ہے۔ (۲۰) اگر وقف ہے تو اس کا ذکر۔

الغرض اس قسم کا مضمون اخبار اہلحدیث کے ایک صفحہ کے برابر بھی ہو سکتا ہے۔

یہ مضمون اصحاب تدریس کے مذاق کا ہے۔ اہل حدیث کا کوئی مدرسہ اس ذکر سے رہ نہ جائے۔ میں اسوقت تک ۱۲۔ مدرسوں کی مکمل داستان قلم بند کر چکا ہوں اور ملک میں ہمارے سینکڑوں مدرسے ہیں۔ اگر اہل حدیث حضرات نے اس کتاب کی تکمیل میں اعانت نہ فرمائی تو اب مجھ سے بھی اس کے لئے سفر نہیں کئے جائینگے کیونکہ پہلے سفروں ہی کی سزا سے ابھی تک سبکدوش نہیں ہو سکا۔ اس وقت خیال یہ ہے کہ ۳۔۴ ماہ میں یہ کتاب مکمل کر دی جائے۔ پس اس مدت میں جس قدر مواد جمع ہو سکے گا اس پر اکتفا کر لیا جائیگا۔ مگر یاد رہے کہ کتاب "اہل حدیث کی موجودہ درس گاہیں" ہمارے اس دور (حال) کی تاریخ کا اہم باب ہے۔ اگر آج آپ کے نزدیک اس کی منزلت نہیں تو کیا آنیوالا زمانہ جب ہماری تاریخ پر نظر ڈالیگا تو ہمارے اس عہد کی تاریخ کا اندازہ ہماری موجودہ درسگاہوں سے بہتر طریق پر کر سکے گا۔

اہل بنگال برادران اہل حدیث ان معاملات میں بہت کوتاہ دست ہیں حالانکہ ہماری جماعتی تاریخ میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ پس ان حضرات کو خصوصیت سے توجہ فرمانا چاہئے اور مدرسوں کی کیفیت فوراً ارسال فرمانی چاہئے۔ والسلام!

مضامین بھیجنے کا پتہ:- ابویحیی۔ مقام مہسہ ضلع گوجرانوالہ

[1] کتاب تراجم علمائے حدیث ہند کی طرف اشارہ ہے۔
[2] ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر قیمت ۷ علاوہ محصولڈاک
[illegible] مدیر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن!

بریلوی مولوی وجد میں

بریلوی عقائد کے کرشمے

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

گروہ غالیہ پر مدت سے ہم اظہار افسوس کر رہے ہیں کہ یہ لوگ حنفیت کے مدعی ضرور ہیں مگر درحقیقت حنفیت کے خلاف چلنے والے ہیں۔ اس کا بڑا ثبوت ایک جلسہ کی روئداد میں ملتا ہے جو ہمارے ایک دوست محمد عبداللہ ساکن کوٹلی ورک ضلع شیخوپورہ نے ہمیں تحریر کی ہے یہ جلسہ ۱۵-۱۴ ماہ حال کو انجمن شبان المسلمین کی طرف سے میروال ضلع شیخوپورہ پنجاب میں ہوا۔ یہ شکایت الگ ہے کہ بانیان جلسہ نے چندہ کرتے وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ جلسہ مشترکہ ہوگا جس میں تمام مسلمان

احکام بیان ہونگے۔ جلسہ میں جو کچھ ہؤا وہ شریک جلسہ نے جو حالات تحریر کئے ہیں۔ ان میں سے اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

جلسہ میں پہلی تقریر مولوی محمد یار بہاولپوری کی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا۔ فرمایا:۔

ان وہابیوں سے پوچھا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ آدم ابھی مٹی میں تھا اور میں خاتم الانبیاء تھا۔ اس سے معلوم ہؤا کہ آپ کو بشریت آدم کے بعد لگی ہے تو ان سے پوچھو کہ پہلے کون تھے۔ اور کہا:۔

جب ماں خوبصورت بچے کو اچھے لباس میں سجاتی ہے تو اس کے ساتھ ایک سیاہی کا داغ لگادیتی ہے تاکہ نظر نہ لگ جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ پر بشریت کا داغ لگادیا۔ یہ بدوہابی ہیں جو آپ کو بشر کہتے ہیں۔ حقیقت میں آپ اور خدا ایک ہی ہیں۔

نیز کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بشریت کا غلاف تھا۔ جس طرح کتاب کھولی جائے تو وہ زیادہ جگہ گھیرتی ہے اسی طرح آپ سے معراج میں غلاف اتارا گیا۔ یہ مت کہنا کہ علیحدہ علیحدہ باتیں ہوئیں ورنہ کافر ہوجاؤ گے وہ ایک ہی تھے۔

ہم اس کے متعلق اور کچھ نہیں کہتے۔ صرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خود ہی غور کریں کہ بہاولپوری مدعی حنفیت نے اپنے دعوے کے اثبات میں کونسا ثبوت پیش کیا ہے۔ کم از کم ان کا بحیثیت مقلد کے فرض تھا کہ اپنے امام حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے یا کوئی فقہ کی عبارت پیش کی ہوتی۔ کیا یہ اس امر کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ یہ عقیدہ (وحدت خدا و رسول یا بشریت رسول سے انکار) حنفی عقیدہ نہیں یہ کسی اور مشرک گروہ کی دیکھا دیکھی اپنے پاس سے یار لوگوں نے گھڑ لیا ہے۔ وبس! ورنہ اس کا ثبوت نہ قرآن و حدیث میں ہے نہ ائمہ دین سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ بلکہ اس کے خلاف ائمہ دین کی تصریحات موجود ہیں۔ ہاں کسی مطلب کے لئے ایک حدیث بیان کی گئی ہے جو صریح

ترجمہ بریلوی مولوی نے یوں کیا ہے کہ

آدم ابھی مٹی میں تھا اور میں (رسول اللہ) خاتم الانبیاء تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح وحدت خدا و رسول کا عقیدہ گھڑ لیا گیا ہے اسی طرح حدیث کے یہ الفاظ بھی من گھڑت ہیں۔ جو ترجمہ بریلوی مولوی نے کیا ہے۔ یہ کسی روایت میں الفاظ نہیں ملتے۔ اگر سچے ہوں تو کتاب کا حوالہ دیں اور اپنی برءت کریں۔ ہاں بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں:۔

کنت نبیًا و آدم بین الروح والجسد

یعنی میں نبی تھا اور ابھی آدم روح و جسم کے مابین تھے۔

اس کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ میرا وجود آدم سے پہلے تھا۔ اگر یہ مطلب ہو تو آپ کا دوسرا فرمان غلط ہوگا جس میں آپ نے فرمایا ہے:۔

انا سید ولد آدم

میں اولاد آدم کا سردار ہوں

یعنی آدم کی اولاد میں سے ان کا سردار ہوں۔

اور سنئے! حدیث معراج میں مروی ہے کہ

پہلے آسمان پر حضرت آدم کو دیکھا تو جبریل نے کہا کہ هذا ابوك آدم (بخاری) یہ آپکے باپ آدم ہیں۔

آدم علیہ السلام نے بھی فرمایا:۔

مرحبًا بالابن الصالح۔ صالح بیٹے کی آمد باعث فرحت ہے۔

ان روایات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم کے بیٹے تھے اور آپ حضرت آدم کی اولاد میں سے تھے۔

اب ہر عقلمند قیاس کرسکیگا کہ باپ سے پہلے بیٹا کس طرح ہوسکتا ہے اور بیٹا ابنیت کا اقرار کرکے یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں اس وقت بن گیا تھا جب میرا باپ بھی پیدا نہ ہؤا تھا۔

کاش یہ لوگ بھی کسی محدث سے حدیث پڑھ لیں یا درس حدیث سن لیا کریں یا خادمان حدیث سے حدیث کا مطلب دریافت کرلیا کریں تو ایسی فاش غلطیاں نہ کریں۔

حدیث کا صحیح مفہوم

حدیث کنت نبیًا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑے اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ کہ

نبوت وہبی ہے کسبی نہیں

عالم الغیب خداوند تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ کسی وقت کوئی کاذب مدعی نبوت یہ اصول بیان کریگا کہ انسان کثرت عبادات و مجاہدہ سے ترقی کے مدارج طے کرتا ہؤا نبی بن جاتا ہے۔

اس لئے اس غلط اصول کی تردید خاتم الانبیاء کی زبان پر پہلے ہی کرادی۔ اور فرمایا نبوت کسب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ عطیہ خداوندی ہے۔ چنانچہ میں رسول اللہ (غار حرا) میں عبادت و مجاہدہ نفس کرکے درجہ نبوت کو نہیں پہنچا بلکہ میں اس وقت بھی اللہ کے علم میں نبی تھا جب میں کیا میرے باپ آدم (علیہ السلام) بھی پیدا نہ ہوئے تھے۔

انہیں معنی میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قول بھی قرآن مجید میں مذکور ہے:۔

اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیًا

مجھے خدا نے میری پیدائش سے قبل ہی کتاب کا حامل اور نبی بنا چھوڑا ہے۔

یہ ہے وہ صحیح مفہوم اس حدیث کا جس کے الفاظ وہ ہیں جو ہم نے شروع ہی میں نقل کئے ہیں۔ ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ اس تحقیق کو سپرد قلم کیا ہے۔ جو عاقل اور انصاف پسند کے لئے کافی ہے۔

واللہ الهادی وهو الموفق

رجوع بمطلب۔ جلسہ میرووال میں دوسری تقریر مولوی محمد حسین امین آبادی کی ہوئی۔ جنہوں نے جماعت اہل حدیث کے خلاف بہت زہر اگلا اور کہا کہ ان وہابیوں کو کوئی تمیز نہیں؛ پھر ہاتھی دیکھنے والے اندھوں کی مثال دی اور کہا:۔

وہابی الّو کے پٹھے، بدحل کے بد اندھے ہیں۔

جلسہ میں قوالی

یہ بات خاص قابل ذکر ہے کہ جلسہ ہذا میں قوالی بھی ہوئی۔ جس میں محمد یار بہاولپوری

متفرقات

۴ - نومبر ۳۶ء کے حملہ آور قمر بیگ مجرم نے دوسری اپیل ہائی کورٹ پنجاب میں کی ہوئی تھی - جو ۲۵ - اپریل کو نامنظور ہو کر سشن جج کا فیصلہ (دو سال سزا) بحال رہا - مزید سزا کی نگرانی بھی خارج کی گئی - دنیاوی سلسلہ عدالت ختم -

شکریہ معاونین | مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری نے اس ہفتہ "اہلحدیث" کے نہ صرف دو خریدار بنائے بلکہ ان سے نقد قیمت وصول کر کے دفتر میں جمع کرادی -

جزاہم اللہ احسن الجزا

امید ہے دیگر حضرات بھی اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر تبلیغی خدمت سرانجام دینگے -

وی پی بھیجے گئے | حسب اعلان سابق اہلحدیث ۲۸ - اپریل مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے - کسی صاحب کا وی پی اگر بلا وجہ واپس آگیا تو بعد انتظار ایک ہفتہ (قیمت وصول نہ ہونے کی صورت میں) مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا -

۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۲۲۱۴ - ۴۶۱۱ - ۴۷۵۳ -
۴۸۰۷ - ۶۰۴۶ - ۶۲۴۹ - ۶۹۰۳ - ۶۹۲۴ -
۷۸۷۴ - ۷۸۸۱ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۶۶۰ - ۱۱۱۶۰ -
۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۷۱۰ - ۱۲۰۳۴ -
۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۴۰ - ۱۲۱۷۷ - ۱۲۱۸۰ -
۱۲۲۶۰ - ۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۵۷ - ۱۲۳۶۱ -
۱۲۳۶۵ - ۱۲۳۶۹ -

وی پی واپس آتے ہیں | گذشتہ ماہ خلاف معمول اخبار اہلحدیث کے وی پی بہت زیادہ واپس آئے ہیں - ایسے حضرات اگر وی پی واپس کرنے کی بجائے جس پرچہ میں ان کا نمبر شائع ہو بعد ملاحظہ اس کو ہی واپس کر دیا کریں تو معلوم ہو جانے پر کہ آپ کو آئندہ خریداری منظور نہیں وی پی نہ بھیجا جائیگا - اس طرح ہر مہینہ دفتر کو وی پی واپس آنے سے جس قدر محصول ڈاک کا نقصان ہوتا ہے نہ ہوا کرے -

یہ تجویز بالکل آسان اور سہل ہے - امید ہے جملہ خریداران اس پر عمل درآمد کر کے شکریہ کا موقع دینگے -

کنز المجربات جلد اول | ختم تھی اب مکرر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ چھپ گئی ہے - جن شائقین کو ضرورت ہو بصد شوق طلب فرمائیں - کاغذ کی گرانی کی وجہ سے قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ کی گئی ہے -

خاکسار منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

پتہ تبدیل کرانا ہو | تو بہت جلد اطلاع دیں کیونکہ نئی چٹیں چھپنے والی ہیں - (منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

روئداد گول میز کانفرنس | جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس فتح گڈھ چوڑیاں کے موقع پر جو گول میز کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کا مختصر ذکر سابقہ پرچہ اہلحدیث میں کیا گیا ہے - مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی - منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار نے اس کانفرنس کی مفصل روئداد بصورت رسالہ شائع کی ہے - شائقین جوابی کارڈ بھیجکر پتہ ذیل سے طلب کر سکتے ہیں -

مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی معرفت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

اعلان عام | لدھیانہ کی مشہور لیڈی ڈاکٹر مس براؤن نے خاکسار سے تحریری وعدہ کیا ہے کہ جو مستورات ہسٹیریا، اختناق الرحم یا باؤ گولہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہوں (اپنے خیال میں آسیب یا جادو وغیرہ خیال کرتی ہوں) ان کا نہایت ہمدردی سے مفت علاج کیا کریگی - راقمہ :- محمد الدین کلرک دفتر نہر عامل جن و روح محلہ کریم پورہ شہر لدھیانہ

منشی محمد خان گوندل | مونگ ضلع گجرات پنجاب سے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

(۱) انجمن اہل حدیث کھیوہ محبت پور ضلع گجرات میں اپنی ایک مسجد کی تعمیر عنقریب شروع کرنے والی ہے ناظرین دعا فرمائیں کہ بخیر و خوبی تکمیل پہنچے -

(۲) کوئی صاحب کسی اہل حدیث روزنامہ کے پتہ و دیگر کوائف سے اطلاع دیں -

(۳) جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ فتحگڈھ چوڑیاں کی روئداد اگر طبع ہو تو خاکسار کے نام دو چار کاپیاں ضرور بھیجی جائیں -

(۴) "تعلیم عمل بالحدیث" حصہ دوم کے جائے فروخت قیمت وغیرہ کا کسی صاحب کو علم ہو تو مجھے اطلاع بخشیں -

(۵) مولوی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میرے خطوط کا جواب عنایت فرمائیں -

مسجد اہل حدیث جلالپور پیروالہ | ضلع ملتان (جس کی بابت سابقہ پرچہ میں مفصل تحریر کیا گیا ہے) کی تعمیر کے خلاف فریق مخالف نے دعویٰ دیوانی استقرار حق دائر کر دیا ہے - جس کی تاریخ سماعت ۱۵ - مئی مقرر ہوئی ہے - عدالت نے امور تنقیح میں جماعت اہل حدیث کے آغاز کا سوال بھی چھیڑ دیا ہے - ناظرین درد دل سے جماعت اہل حدیث کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں -

محمد رمضان سیکرٹری انجمن اہل حدیث جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

آل انڈیا ریلوے | ٹائم ٹیبل جس میں ہندوستان کی تمام ریلوں کے ریلوے سٹیشنوں اور دیگر معلومات کا مفصل ذکر موجود ہے - نئے کی ضرورت نہیں پرانا بھی کسی صاحب کے پاس ہو تو ارسال کر دیں - محصول ڈاک پر

مارا گیا۔ جس کے بعد اس کا بیٹا یہو آخز تخت نشین ہوا۔ ۲ سلاطین میں لکھا ہے :۔

" اور اس نے اس سب کی مانند جو اس کے باپ دادوں نے کیا خداوند کے حضور بدی کی "

اس کو صرف تین ماہ کے بعد فرعون مصر نے تخت سے اوتار کر اس کے بھائی یہویقیم کو بٹھا دیا۔ اس نے بھی باپ دادوں کی مانند خداوند کے حضور بدی کی " (آیت ۳۷) تو اس پر بخت نصر چڑھ آیا اور اس کو اسیر کر کے بابل لے گیا (۲ تواریخ ۳۶ ب ۶) اور اس کے بعد یہویکین تخت پر بیٹھا۔ اور وہی باپ دادوں کی سی بداعمالیاں شروع کیں (۲ سلاطین ۲۴ ب ۹) تو تین ماہ بعد ہی بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور خزانہ شاہی و ظروف طلائی سلیمانی بہت کچھ لوٹ لے گیا اور بادشاہ کو مع اس کی جوروؤں و خواجہ سراؤں اور ملک کے نامی بہادروں کے اسیر کر کے بابل پہنچا دیا۔ (۲ سلاطین ۲۴ ب ۸ - ۱۶) اور یہویکین کے چچا متنیاہ کا نام یا خطاب صدقیاہ رکھ کر تخت یروشلیم پر بٹھایا مگر اس نے بھی خداوند کے حضور بدی کی اور قریبا نو برس بعد بخت نصر سے باغی ہو گیا تو بخت نصر نے یروشلیم پر سہ بارہ حملہ کیا۔ جس کے حالات ذیل میں درج کئے گئے ہیں جو کہ ۵۸۶ ق م میں واقع ہوئے۔

جیسا کہ بائیبل میں درج ہے حزقی ایل کی مندرجہ بالا پیشگوئی ۵۸۷ ق م کی ہے اور اس سے ایک سال پیشتر بخت نصر نے یروشلم پر تیسرا حملہ کر کے بنی اسرائیل کے آخری باجگذار باغی بادشاہ صدقیاہ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے اس کے بیٹوں کو قتل کیا گیا اور بعد کو بادشاہ کی آنکھیں نکلوا کر اندھا کر دیا پھر تمام شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ حتی کہ شہر کی فصیل بھی گرا دی گئی اور سب سے آخر شہر کو آگ لگا کر تودۂ خاک بنا دیا گیا۔ ہیکل میں جو کروڑں روپے کا سامان تھا سب بابل پہنچا دیا گیا اور قتل عام کے بعد بچے کھچے اسرائیلیوں کو قید کر کے اپنے ہمراہ لے گیا جو کہ بابل میں لے جا کر غلام بنائے گئے اور ہزارہا بنی اسرائیل مفقود ہو گئے۔ مفصل دیکھو ۲ سلاطین ۲۵ ب ۱ تا ۱۲ اور ۲ تواریخ ۳۶ ب ۲۱ اور یرمیاہ ۳۹ ب ۱۰

اس قیامت خیز اور الم انگیز مظالم کے ایام میں یروشلم میں بہت سے نبی موجود تھے جن میں یرمیاہ، عبدیاہ، صفنیاہ، دانی ایل، حزقی ایل اور بھی نبی قابل ذکر ہیں یہ بھی اسیر ہو کر بابل چلے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسے مظالم پر ایک نبی کہاں تک متاثر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بعض نبیوں نے اپنی کتابوں میں ان مظالم پر خون کے آنسو بہائے ہیں۔ خصوصاً یرمیاہ نبی کا نوحہ قابل ذکر ہے جس کے سر سہ ابواب سے چند آیات درج ذیل کی جاتی ہیں تاکہ میرے ما فی الضمیر کی مزید توضیح ہو سکے فرماتے ہیں :۔

" وہ بستی کیونکر اکیلی بیٹھی ہے جو خلائق سے بھری تھی۔ وہ بیوہ کی مانند ہو گئی اور جو قوموں کے درمیان بزرگ اور صوبوں کے بیچ ملکہ تھی ۔۔۔ صیہون کی راہیں ماتم کرتی ہیں کہ کوئی مقرر عیدوں کو نہیں آتا۔ اس کے سارے پھاٹک سنسان ہیں اسکے کاہن ٹھنڈی سانس بھرتے ہیں اس کی کنواریاں غمگین اور وہ آزردہ خاطر ہے ۔۔۔۔۔ خداوند نے یہوداہ کی کنواری بیٹی کو کولھو میں پیرا اور انہیں سبھوں سے میں روتی ہوں۔ میری آنکھ پانی ہو کے بہی جاتی ہے اس لئے کہ تسلی دینے والا میرے جی کا سنبھالنے والا مجھ سے دور ہے میرے لڑکے بالے جاتے رہے اس لئے کہ دشمن غالب ہوا ۔۔۔۔۔ جیسا تو نے میرے سارے گناہوں کے سبب مجھ سے کیا ہے ویسا ہی ان (دشمنوں) سے کر۔ کیونکہ میری آہیں بہت ہیں اور میرا دل سست ہے ۔۔۔۔۔ میری قوم کی بیٹی کی شکستہ حالی کی بابت میری آنکھوں کی بینائی آنسوؤں سے گھٹ چلی۔ میری انتڑیوں میں مروڑ ہے۔ میرا کلیجہ ہیکے زمین پر گرا اس لئے کہ اطفال اور وہ دودھ پیتے بچے شہر کے کوچوں میں غش کھاتے ہیں ۔۔۔۔۔ جوان اور بوڑھے گلیوں میں خاک پر پڑے ہیں۔ میری کنواریاں اور میرے جوان تلوار سے کاٹ ڈالے گئے ۔۔۔۔ انہوں نے صیہون میں عورتوں کو اور یہوداہ کے شہروں میں کنواری چھوکریوں کو جبراً بے عصمت کیا ہے۔ ۔۔۔۔۔ اے خداوند ہم کو اپنی طرف پھیرا اور ہم پھیرینگے ہمارے دن نئے سرے سے جاری کر جیسا کہ قدیم زمانہ میں ہوا پھر تو نے ہم کو بالکل رد کر دیا تو ہم سے بہت بیزار ہے " :

یہی یرمیاہ نبی اپنی کتاب کے ۱۰ ب ۱۹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

" ہائے مجھ پر میرے درد کے سبب میری چوٹ درد ناک ہے پھر میں نے کہا یقیناً یہ آفت ہے اور مجھے اسے اٹھانا ہے میرا خیمہ غارت کیا گیا اور میری سب رسیاں اکھاڑی گئیں میرے لڑکے میرے پاس سے چلے گئے اور موجود نہیں ہیں اب کوئی نہ رہا جو میرا خیمہ تانے اور میرے پردے لگائے۔ کیونکہ چرواہے حیوان کی مانند ہو گئے اور انہوں نے خداوند کو نہیں ڈھونڈا ہے اس لئے وہ کامیاب نہ ہوئے اور ان کے سارے گلے تتر بتر ہو گئے۔ دیکھو غوغائی اور بڑے ہنگامے کی آواز اُتر کے ملک کی طرف سے آتی ہے یہوداہ کے شہر اجاڑے جائیں گے اور گیدڑوں کے غار بنیں گے "

یرمیاہ نبی کے نوحہ یا کتاب کی مندرجہ بالا آیات کو پڑھ کر جب ہم حزقی ایل نبی کی پیشگوئی کو پڑھتے ہیں تو کچھ متامل ہو جاتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو ہم پیشگوئی بھی کہہ سکتے ہیں یا یرمیاہ نبی کے نوحہ کی طرح یہ بھی صرف نوحہ کہلایا جا سکتا ہے۔ خصوصاً بدیں حالات کہ یروشلیم کی تباہی اور یرمیاہ نبی کے نوحہ کے ایک سال بعد حزقی ایل نے یہ نوحہ تحریر کیا ہے۔ جس کی چند آیات درج ذیل ہیں تاکہ ناظرین کرام موازنہ فرما سکیں۔

" اے چرواہو! تم خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ازبسکہ میری بھیڑیں شکار ہو گئیں ہاں میری بھیڑیں ہر ایک دشمن درندہ کی خوراک ہوئیں اس لئے کہ کوئی گڈریا نہ تھا اور میرے چرواہوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ چرواہوں نے اپنا پیٹ بھرا اور میرے گلے کو نہیں چرایا اس لئے

نور محمد امین آبادی۔ محمد حسین صاحب شریک تھے۔ ساز بج رہا تھا۔ گیت گائے جاتے تھے۔ سنتے سنتے محمد یار صاحب کو وجد آگیا۔ پھر آپ نے خوب ناچ دکھایا۔ ننگے[1] ہوکر تالیاں بجاتے تھے۔ وجد کی حالت میں ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ قوالوں کے ساتھ مل کر گاتے، نیز طبلہ بجانے والے کا ہاتھ اور منہ چومتے تھے اور سر کے اوپر دونوں ہاتھ لے جا کر خوب زور سے تالیاں بجاتے تھے[2]۔ یہ کاروائی ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حیرانی راقم حیران ہوتا ہے کہ ان حضرات کی یہ حرکات تمام لوگ دیکھ رہے تھے مگر پیر ان کے احترام کا یہ حال تھا کہ جب جلسہ گاہ میں آتے تو لوگ ان کے پاؤں پر گر کر سجدہ کرتے تھے۔

ہم اپنے دوست کو مطلع کرتے ہیں کہ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ ایسے لوگ زمانہ رسالت میں بھی موجود تھے جن کے متعلق ارشاد ہے:

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ ۔ کہ لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو لغو باتوں کا خریدار ہے تاکہ لوگوں کو ان کی وجہ سے گمراہ کریں۔

ان لوگوں کے وجد اور قوالی و گیت گانے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ عوام کو مسخر کرکے گمراہی کی طرف پھینک دیا جائے۔ ان کے مقابلہ میں آج اہل توحید کا فرض تو لیہ ہے کہ گروہ غالیہ کے سامنے توحید و سنت کا علم ہاتھوں میں لیکر میدان میں آئیں ؎

آ ہمنشیں جہاں کو پیغام حق سنا دیں
دنیا کے بت کدہ کو بیت الحرم بنا دیں

اطلاع خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا سیالکوٹی کو جنہوں نے حالات حاضرہ کو دیکھ کر ایک تبلیغی مرکز کی بنیاد رکھی یعنی "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" قائم کی۔ احباب اہل حدیث کا فرض ہے کہ جمعیۃ مذکور کے ممبر بنیں اور جمعیۃ کو تقویت دیں۔ اور خالص توحید و سنت کی تبلیغ کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ خدا توفیق بخشے۔

راقم:۔ محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ
تبلیغ اہل حدیث پنجاب
ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

---

[1] ننگے ہونے سے مراد غالباً یہ ہوگی کہ چادر اور پگڑی وغیرہ نہ ہوگی۔ (ثنائی)

[2] جو لوگ ان باتوں کو جائز نہیں سمجھتے انہیں کو جلسے میں وہابی الو کے پٹھے (بھروں) کے بد کہا گیا۔ ہمارے خیال میں یہ کوئی برا منانے کی بات نہیں بلکہ ایک اصطلاحی بات ہے۔ جیسے عیسائی ان لوگوں کو مومن کہتے ہیں جو تثلیث کے قائل ہوں۔ جو تثلیث کی بجائے توحید کے قائل ہوں وہ ان کے نزدیک کافر ہیں۔ افراد اہل حدیث برا نہ مانیں بلکہ وہ اس بارے میں امام شافعی کا شعر پڑھ دیا کریں ؎

ان کان الرفض حب آل محمد
فلیشھد الثقلان انی رافض

بلکہ کھلے لفظوں میں کہہ دیا کریں کہ ہم اس سنیت اور اس اسلام کے قائل نہیں ہیں جو یہ لوگ پیش کرتے ہیں۔ ایسے اسلام اور ایسی سنیت کو ہمارا دور سے سلام۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کو ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے ؎

اک گور پرست نے یہ دہری سے کہا
جوگا نہ شقی کوئی جہاں میں تجھ سا
دہری نے کہا کیا خدا کا منکر
اس سے بھی گیا جسکے لاکھوں ہوں خدا

یہی حال ان مدعیان اسلام اور حامیان سنیت اور علمبرداران حنفیت کا ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

(اہلحدیث)

عیسائیت کا جلوہ

اسرائیلی چرواہے بادشاہ تھے یا نبی؟

کے اپنے جلووں میں مقید آپ انساں ہو گیا

(مرقومہ ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی از باہینا (سی آئی))

عیسائیوں کے رسالہ "المائدہ" ماہ مئی ۱۹۳۸ء میں عیسائی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں حزقی ایل نبی کے باب ۳۴ کی آیات میں چرواہوں سے مراد انبیاء بنی اسرائیل لے کر یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس پیشگوئی کی بنا پر ملاکی نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا جس کا اجمالاً جواب حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ اکتوبر میں تحریر فرمایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس اجمال کی کسی قدر تفصیل کر دوں کہ کن واقعات میں یہ نوحہ یا پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت اسرائیلی سیاسیات کس منزل پر تھیں جس سے یہ صاف عیاں ہو جائیگا کہ چرواہوں سے مراد شاہان بنی اسرائیل ہیں یا انبیاء بنی اسرائیل؟

حزقی ایل نبی کی پیشگوئی مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ خداوند فرماتا ہے کہ

میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ ان کے ہاتھ سے طلب کروں گا اور انہیں گلہ بانی کی خدمت سے معزول کرونگا۔ (آیت ۹)

خداوند کیوں مخالف ہے؟ اور کیوں معزول کریگا۔ اس سے پہلے بہت سی وجوہات بتلائی گئی ہیں۔ مختصر یہ کہ چرواہوں نے بے مروتی اور بے رحمی سے ان پر حکومت کی۔ (آیت ۴)

نامہ نگار مذکور عیسائی مذہب کی پابندی میں گفتگو کرتا تو مطلع صاف تھا کہ یہ پیشگوئی خاتمہ نبوت کی بجائے خاتمہ ملوکیت پر چسپاں ہوتی ہے۔

بائیبل کی کتب ۲ سلاطین۔ ۲ تواریخ اور یرمیاہ کے آخری ابواب سے معلوم ہوتا ہے کہ یروشلیم کے آخری باجگذار اور باغی بادشاہ صدقیاہ کا باپ یوسیاہ ۶۰۹ قبل مسیح فرعون مصر کے مقابلہ پر زخمی ہو کر

ملکی مطلع

قابل توجہ بلدیہ امرتسر

ہم نے کسی گزشتہ پرچہ اہلحدیث میں بلدیہ امرتسر کو توجہ دلائی تھی کہ کٹرہ بھائی سنت سنگھ میں تانگوں کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خاصکر اس چوک میں جس کا ایک راستہ کٹرہ سفید کو جاتا ہے۔ تانگوں اور لاریوں کی بھرمار اور راہروؤں کی کثرت سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس تکلیف کے دفعیہ کے لئے اس چوک کا ایک کونہ اڑا دینا چاہئے۔ جس کے پیچھے ہندوؤں کا ایک چھوٹا سا مندر ہے مگر اس کونے میں کوئی مندر نہیں ہے۔ رفع تکلیف کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ تانگوں اور لاریوں کے آنے جانے کے لئے دو راستے الگ الگ کر دیئے جائیں۔ صدر صاحب بلدیہ اور اگزکٹو افسر صاحب دن کے دس گیارہ بجے تشریف لا کر اس موقع کو خفیہ طور پر ملاحظہ کریں تو ان کو اہل شہر کی تکلیف کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کا گذرنا تو کیا طاقتور جوان بھی دھکے کھاتے ہیں۔ اسی ہفتے ہمارے سامنے ایک بچہ تانگے کے نیچے آ گیا جو بمشکل بچایا گیا۔ راستے کی تبدیلی تو آسان کام ہے۔ اگر کمیٹی کے اختیار میں نہیں ہے تو وہ گورنمنٹ سے اجازت لیکر فوراً حکم نافذ کر سکتی ہے۔ بہرحال ہمارا فرض کہنا ہے اور افسران کمیٹی کا فرض توجہ کرنا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ کمیٹی اپنی محنت اور روپیہ کو بھی ضائع ہوتے دیکھتی ہے مگر توجہ نہیں کرتی۔ ٹھاب کنٹیلاں کے کونے پر تانگوں کے لئے ایک چھوٹا سا اڈہ بنایا گیا تھا مگر ہم نے کبھی ایک تانگہ بھی وہاں کھڑا نہیں دیکھا کیونکہ جو کھڑا کرانے والے ذمہ دار آدمی (کمیٹی یا پولیس کے) وہاں حاضر ہی نہیں ہوتے۔ جس سے کمیٹی کا روپیہ اور وقت سب کچھ ضائع ہے۔

دوسری گذارش لوہگڑھ اور لاہوری دروازوں کے درمیان جو پارک بنائے گئے ہیں جہاں اہل شہر جا کر تفریح کرتے ہیں۔ برساتی نالے کی سمت سے (جو قلعے کی جانب ہے) پاخانے اور غلیظ پانی کی اتنی بدبو آتی ہے کہ آدمی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جی چاہتا ہے کہ ہیلتھ افسر صاحب سے درخواست کی جائے کہ آپ ازراہ مہربانی شام کے وقت اس باغ میں کبھی سیر کیلئے تشریف لایا کریں۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ شہر کے لوگوں پر کیا گزرتی ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا دماغ جو وہاں کھیلتے ہیں کیسے متعفن ہوتا ہے۔

ہماری حیرانی کی حد نہیں رہتی جب ہم صفائی کے کام میں بھی اپنی کمیٹی کو فیل پاتے ہیں۔ امید ہے کہ کمیٹی ہم کو مزید شکایت کا موقع نہ دیگی۔ اخیر میں ہم اس گذارش پر اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ممبران کمیٹی کو انگریزی میں فادرز آف سٹی یعنی شہر کے باپ کہا جاتا ہے۔ کمیٹی کے ممبران اور ذمہ دار افسران ہمیں بتائیں کہ وہ اپنے رہائشی مکانوں کی صفائی اپنے بچوں کے لئے ایسی ہی رکھتے ہیں جیسی کہ شہر کی۔ کیونکہ وہ شہر کے باپ کہلاتے ہیں۔

لکھنو میں شیعہ سنی ایجیٹیشن؟

نہیں

مسلم قوم کا ماتم

اسلامی تاریخوں میں ترکی اور ایرانی سرحدوں کی لڑائیاں مشہور ہیں جہاں شیعہ سنی یعنی ترکی اور ایرانی ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں کام آتے رہے۔ کاہے پر؟ اسی تبرا بازی پر۔ ہم نے سمجھا تھا کہ وہ زمانہ ختم ہو گیا اور وہ چیز (حکومت) بھی چلی گئی جس کی وجہ سے دونوں فریق آپس میں لڑتے تھے۔ اب تو ہندوستان میں مسلمانوں کی نہ حکومت ہے نہ حکومت کا وہم و گمان۔ عرصہ سے ہندوستان کی حالت اس رباعی کے ماتحت پہنچ چکی ہے

جہاں نے ساز بدلا سازنے نغموں کی گت بدلی
گتوں نے رنگ بدلا رنگ سقیاروں کی مت بدلی
فلک نے دور بدلا دور نے انسان کو بدلا
گئے ہم تم بدل قانون بدلا سلطنت بدلی

خیال گو یہ تھا کہ اس تبدیلی کا اثر دلوں کی تبدیلی پر بھی ہوا ہوگا کہ مسلم قوم سمجھ چکی ہوگی کہ ؎

ہرچہ ہست از قامت ناساز بد اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

مگر لکھنؤ کی ایجیٹیشن نے بتا دیا کہ مسلم قوم ابھی تک نہیں سمجھی کہ ہماری ہستی اور بقا کس چیز میں ہے۔ لکھنؤ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ لکھنؤ کی حیثیت سے مہابھارت کی جنگ سے کم نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارا خیال تھا کہ اس کا اثر دوسرے شہروں میں بھی پہنچیگا۔ ٹھیک وہی ہوا۔ پنجاب، بمبئی اور بنگال وغیرہ صوبوں سے شیعوں کے جتھے آ رہے ہیں۔ کاہے کے لئے؟ تبرا ایجیٹیشن میں حصہ لینے کے لئے۔

اس موقع پر کلکتہ کے ایک ہمدرد اخبار "ہند" کی درد بھری آواز ہم اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ جس کے چند جملے درج ذیل ہیں:-

"شیعہ سنی کے اس جھگڑے نے یوپی کی حکومت کو عجیب مشکل میں مبتلا کر دیا ہے۔ یوپی کی حکومت قومی حکومت ہے مگر اسے ناکام بنانے اور نالائق ثابت کرنے کے لئے شیعہ اور سنی دونوں آمادہ ہو چکے ہیں۔ اس حرکت کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ برطانوی سامراج اور زیادہ مستحکم ہو جائے ×× میں جو کچھ لکھتا ہوں اس میں کسی قسم کا تعصب نہیں ہوتا بلکہ پوری ایمانداری سے میرا جو خیال ہوتا ہے اسے پیش کر دیتا ہوں۔ چاہے کوئی خوش ہو یا ناخوش۔

مدح صحابہ کی نسبت اپنی رائے اوپر لکھ آیا ہوں (کہ یہ ایک نئی ایجاد ہے) رہ گیا تبرا تو اس فعل کو بھی میں سخت مکروہ سمجھتا ہوں۔ صدہا مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ اہل بیت اور خلفاء ثلاثہ کے معاملے میں شیعوں نے جو اہمیت دیدی ہے وہ بالکل غلط اور خلاف عقل ہے۔ تیرہ صدیاں گزر جانے کے بعد یہ بحث عملاً کوئی معنی بھی رکھتی ہے کہ خلافت کا

کے گلہ اے چرواہو خداوند کا کلام سنو خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ ان کے ہاتھ سے طلب کروں گا اور انہیں گلہ بانی کی خدمت سے معزول کروں گا اور چرواہے بھی کھا نہ سکیں گے کیونکہ میں اپنا گلہ ان کے منہ سے چھڑا لوں گا کہ وہ ان کی خوراک نہ ہوں ۔ (حزقی ایل ۳۴ ب ۷-۱۰)

اب یہ سب حالات "المائدہ" کے مضمون نگار کے سامنے ہیں کہ کس طرح شاہانِ اسرائیل کی مسلسل بدکرداریوں عیاشیوں اور رعایا کی تباہیوں کے بعد بخت نصر کے حملہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا جس سے تمام یروشلیم تودہ راکھ بن کر رہ گیا اور ہزارہا اسرائیلی مقتول ومفرور اسیر حقیر اور بے توقیر ہوئے - انبیاء بنی اسرائیل نے ان پر ماتم کیا اور نوحے کہے - لیکن رسالہ "المائدہ" کے نامہ نگار نے چشم پوشی کرکے پھر بھی شاہان بدکردار کی توقیر اور انبیاء معصوم کی تحقیر کا ٹھیکہ لے رکھا ہے - جو لوگ اپنے خداوند یسوع مسیح تک کو مصلوب کہنے سے نہیں جھجکتے وہ انبیاء کا احترام کیا کر سکتے ہیں ۔ "المائدہ" کا نامہ نگار مصر ہے کہ چرواہوں سے مراد اسرائیلی انبیاء ہیں - حالانکہ عزرا نبی (۴۵۶ ق م) ذکریا نبی (۵۲۰ ق م) نحیاہ نبی[1] (۴۴۵ ق م) نے حزقی ایل نبی کی اس پیشگوئی کے بالترتیب مذکورہ پچاس - ۶۷ سال اور ڈیڑھ صد سال بعد میں نبوت کی ہے اور اگر ان سب کو قطع نظر بھی کیا جائے تو بھی ملاکی نبی کا قریباً دو صد سال بعد ہونا آپ کو بھی تسلیم ہے اور قاعدہ کلیہ جس طرح سینکڑوں نبی پیدا ہونے سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح ایک نبی سے بھی یقیناً ٹوٹ جائیگا اور پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوگی - ہاں اگر چرواہوں سے مراد شاہانِ اسرائیل لئے جائیں تو بائیبل ہمیں بتلاتی ہے کہ بخت نصر کے بعد

[1] نحیاہ کی کتاب بائیبل میں شامل ہے جس کا ایک ایک حرف الہامی تسلیم کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ کاہن نبوت نہیں کرسکتا ورنہ سب بائیبل الہامی نہیں ہوسکتی - منہ

اس کا بیٹا بیلشضر ۵۳۸ ق م میں تخت نشین ہوا اور اسرائیلیوں پر حکومت کرتا رہا - اس کے بیس[2] سال بعد افسویرس شاہ فارس کے بیٹے دارا (دانی ایل ب ۹ ،) نے بابل پہ حملہ کر کے بیلشضر بن بخت نصر کو قتل کر دیا - اور یہ تمام سلطنت ایران کے ماوی خاندان کی طرف منتقل ہوگئی اور تخششتا جو ۴۶۵ ق م میں تخت نشین ہوا تھا نحیاہ ب ۱) اسی خاندان سے تھا جو کہ یروشلم کا سب سے آخری اور غیر اسرائیلی بادشاہ یا گورنر تھا جن کا ذکر کہ بائیبل میں آیا ہے اور جو ۴۳۴ ق م تک ملتا ہے اس کے بعد بائیبل کا عہد قدیم کسی اور بادشاہ کا ذکر نہیں کرتا - جس سے یہ صاف ثابت ہوگیا کہ چرواہوں سے مراد حزقی ایل نبی اور یرمیاہ نبی کی اسرائیلی بادشاہوں سے تھی جو کہ اسرائیلی بادشاہت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا - چرواہوں سے مراد انبیاء نہیں ہوسکتے - کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد بروئے بائیبل ذکریاہ - عزرا - نحیاہ اور یوحنا نبی پیدا ہوئے ہیں یا کم از کم ملاکی نبی کا دو صد سال بعد پیدا ہونا تو خود نامہ نگار کو بھی تسلیم ہے جس سے پیشگوئی صریحاً غلط ثابت ہوتی ہے اور حزقی ایل کی ایسی پیشگوئی پر نامہ نگار کا انحصار ہے -

علاوہ یہ کہ حزقی ایل کی اسی پیشگوئی کی آیت نمبر ۴ میں چرواہوں کے متعلق یہ صاف الفاظ موجود ہیں کہ انہوں نے

"بے مروتی اور بے رحمی سے ان پر حکومت کی"

نامہ نگار "المائدہ" کے دماغ پر عیسائیت کے مندہ جیلالہ نسبی اور اس کی جلووں سے ایسی غفلت چھائی ہوئی ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ حزقی ایل کے وقت

[2] دانی ایل ب ۵ حاشیہ - [3] حاشیہ عزرا ب ۱ ،
[4] ۳۳۱ ق م میں اسکندر اعظم نے جب دارا ثانی کو قتل کیا تب سے بابل کا صوبہ شاہانِ یونان کے قبضہ میں جن سے مسیح کی پیدائش سے چند سال قبل اغطس قیصر روم نے چھین لیا - ہیرودیس جو مسیح کی پیدائش کے وقت یروشلم کا حاکم تھا اسی اغطس کی طرف سے مامور تھا - دیکھو تاریخ ملوک وسط ایشیا و تاریخ عالم ص ۱۳۳ - منہ

حکومت شاہان بنی اسرائیل کی تھی یا انبیاء بنی اسرائیل کی ؟ ؎

گذشت تعمیر عالم وجہ بربادی ہوئی
بڑھ گئی آبادیاں اتنی کہ ویراں ہوگئیں

باقی رہی یہ بحث کہ "وہ نبی" اور "بیابان میں پکارنے والا" کا مشارُ الیہ کون ہے ؟ اس کے متعلق انشاء اللہ پھر کبھی حاضر ہونگا ؎

پھر دل کو محوِ جلوۂ جاناں بناؤں گا
پھر شامِ غم کو صبح درخشاں بناؤں گا

خطبہ جمعہ اور علمائے احناف

اسلام اور تنظیم واتحاد کا بہترین درس

(راقم محمد ابوالخیر صاحب رحمانی پرتاب گڈھی از مئو ناتھ)

عزیزانِ ملت ! جس قوم میں اتحاد اور تنظیم نہ ہوگی وہ قوم ارتقاء و عروج کبھی حاصل نہیں کرسکتی - اقوامِ عالم میں اس قوم یا جماعت کی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی ہے چونکہ اسلام ایک فطری مذہب ہے بدیں وجہ اس نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کی بہت سخت تاکید کی ہے چنانچہ اسلامی عبادات میں اتفاق و تنظیم کا درس بہترین طریقہ سے ہر ہر موقع پر دیا گیا ہے - پنجوقتہ نماز باجماعت پر اس قدر زور کیوں دیا گیا ؟ اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو یہ بات نمایاں طور پر نظر آسکتی ہے - اسی طرح عیدین اور حج وغیرہ عبادات اسلامیہ پر غور وفکر کرکے اچھی طرح اس بات کا نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے - سردست جمعہ ہی کو دیکھئے مذہب اسلام نے حکم دیا کہ ہفتہ وار شہر بھر کے مسلمانوں کا اجتماع ایک ہی مسجد میں ہوا کرے - کیونکہ اس صورت میں اسلامی اتحاد تنظیم ، اخوت ، محبت ، مودت ، امر بالمعروف نہی عن المنکر باقی رہ سکتا ہے - کیونکہ خطیب کے سامنے یہی چیزیں پیش نظر رہا کرتی ہیں - اس کے علاوہ اہم ضروریات سے وہ باخبر کیا کرتا ہے - لیکن افسوس آج مسلمانوں نے بلکہ علماء نے وہ روش و طریقہ اختیار کیا جس کی

اصل حقدار کون تھا؟ اہل بیت یا وہ لوگ جو خلفاء ثلاثہ کہلاتے ہیں؟

سب سے زیادہ حیرت اس پر ہے کہ شیعوں نے اسی بحث کو اصل اسلام و ایمان بنالیا ہے۔ کون عقل تسلیم کرتی ہے کہ اللہ کا دین محض اس لئے آیا ہے کہ رسول صلعم کی اولاد کی پرستش کرائے؟ اگر رسول اللہ کے اولاد ہی نہ ہوتی تو پھر شیعہ کیا کرتے؟ کیا اسلام کو چھوڑ دیتے؟

خلفاء ثلاثہ معصوم نہیں تھے۔ اگر تمہیں ان کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور، ان پر نکتہ چینی کرو۔ مگر تاریخی نقطۂ نظر سے۔ دین کا مدار نہ اہل بیت کی طرفداری پر ہے نہ خلفاء ثلاثہ کی حمایت پر۔ اہل بیت اور خلفاء ثلاثہ کی شخصیتوں کو کو دین میں ایک ذرہ برابر بھی اہمیت حاصل نہیں ہے۔

اہل بیت سے مسلمانوں کا محبت کرنا فطری بات ہے۔ رسولؐ کی اولاد سے نفرت کرنا کسی مسلمان سے بھی ممکن نہیں۔ لیکن اس محبت کو دین کی بنیاد بتانا ہرگز صحیح نہیں۔ اسی طرح خلفاء ثلاثہ سے بھی محبت کرنا قدرتی بات ہے۔ ان اصحاب نے دین کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ ان سے کسی مسلمان کا نفرت کرنا میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

(ہند کلکتہ صتہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث | ہماری دعا ہے کہ خدا اس فتنے کو بہت جلد ختم کرے۔

ہم اور کانگرس

سب انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ اس لئے ان کی نسبت فرشتوں کا اظہار خیال اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا کم و بیش سب میں پایا جاتا ہے۔ اہل حدیث گول میز کانفرنس تیج گذشتہ میں باوجود بڑی کوشش کے فریق ثانی انکار ہی پر مصر رہا اور مجلس کے حسب منشا فیصلہ نہ ہوسکا۔ اس واقعہ کی روئداد بالاجمال اہلحدیث مورخہ ۲۸۔ اپریل اور بالتفصیل رسالہ روئداد گول میز کانفرنس میں درج ہوچکی ہے۔ آج ہم اعیان اہل حدیث کا رنج دور کرنے کے لئے کانگرس کا ایک واقعہ سناتے ہیں۔ دنیاوی کاروبار کی حیثیت سے اور کانگرس افراد اہل حدیث سے بہت زیادہ دور اندیش ہیں کیونکہ یہ لوگ ملکی انتظام کی لائن پر چل رہے ہیں جس میں بڑی باریک بینی کی ضرورت ہے۔ برخلاف اس کے افراد اہل حدیث ان کے مقابلہ میں ابجد خواں بھی نہیں ہیں۔ اگرچہ قرآن و حدیث میں باہمی اتحاد و اتفاق سے رہنے کی بڑی بڑی تاکیدیں کی گئی ہیں۔ مگر علم اور عمل میں بہت فرق ہوتا ہے۔ بنگال کے لیڈر سبھاش بابو بڑی قابلیت کے آدمی ہیں مگر ان کی پالیسی گاندھی جی کی پالیسی سے موافق نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی اصطلاح میں ان دونو پالیسیوں کی مثال بتائیں تو ناظرین ہمیں معاف رکھیں۔

حضرت خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہما کی پالیسیوں میں جو فرق تھا اسی قسم کا فرق گاندھی جی اور سبھاش بابو کی پالیسیوں میں ہے یعنی ایک نرم ہے دوسرا گرم۔

سبھاش بابو کی صدارت اول ایک سال کے عرصہ میں بمشکل ختم ہوئی تو دوسرے انتخاب کے موقع پر ان کے ہم خیالوں نے ان کو دوبارہ صدر منتخب کردیا۔ لیکن گاندھی جی اور ان کے پیرو اس انتخاب پر خوش نہیں تھے اس لئے کہ سبھاش بابو بمقابلہ گاندھی جی کے تیز گام ہیں۔ آج تک کانگرس میں یہ دستور چلا آیا ہے کہ مجلس عاملہ کے ممبروں کا انتخاب صدر کانگرس بااختیار خود کیا کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے لئے بمنزلہ مشیر کار کے ہوتے ہیں۔

گاندھی پارٹی نے سبھاش بابو کی تیز رفتاری کو درجہ اعتدال پر لانے کے لئے ایک ضروری ریزولیوشن پاس کرایا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجلس عاملہ کے انتخاب میں صدر کانگرس گاندھی جی سے مشورہ لیا کریں۔ یہ ریزولیوشن آئینی طور پر پاس تو ہوگیا مگر حقیقت میں یہی ریزولیوشن اختلاف کا بیج بن گیا۔ اسی اختلاف کو مٹانے کے لئے اراکان کانگرس نے کئی مہینے صرف کئے مگر کچھ فیصلہ نہ ہوسکا۔ یہاں تک کہ اسی کے تصفیہ کیلئے کلکتہ میں کانگرس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔ باوجود بہت کوشش کے وہاں بھی فیصلہ نہ ہوسکا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ سبھاش بابو نے صدارت سے استعفا دے دیا جو بصد افسوس منظور کیا گیا۔ ان کی جگہ صوبہ بہار کے ایک بڑے زمیندار ڈاکٹر راجندر بابو صدر منتخب کئے گئے جو پہلے بھی کانگرس کے صدر رہ چکے ہیں۔ اس موقع پر بنگالیوں نے بڑے جوش خروش کا مظاہرہ کیا۔ بابو راجندر پرشاد کو گھیر لیا گیا۔ آپ کو گھونسے دکھائے گئے۔ آپ کی کار پر پتھر پھینکے گئے۔ اس کے علاوہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پر بھی حملہ تھا۔ بہرحال یہ مرحلہ اس ناخوشگوار طریق سے ختم ہوا۔

کانگرس کی پچاس سالہ تاریخ میں یہ دوسرا موقع ہے۔ پہلے ایک دفعہ سورت (گجرات) میں جلسہ سالانہ کے موقع پر اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ اس وقت گرم پارٹی مسٹر تلک کے پیرو کارون پر مشتمل تھی۔ گاندھی جی غالباً ابھی تک افریقہ سے ہندوستان میں واپس بھی نہ آئے تھے۔ اس موقع پر کانگرس کے معدوم ہوجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ مگر اراکان کانگرس نے کام کو پھر سنبھال لیا۔ یہ ہے کانگرس کے اختلاف کی مختصر داستان جسے ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ ہمارے ناظرین جو اہل حدیث گول میز کانفرنس کی ناکامی پر شکستہ خاطر ہیں وہ جان لیں کہ جماعتوں میں اختلاف اور بگاڑ ہوا ہی کرتا ہے۔ اس موقع پر مصلحین کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کوشش (اصلاح) کو جاری رکھیں یہاں تک کہ کامیاب ہوجائیں یا بحکم قرآن مجید فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ غیر مائل بہ صلح کا مقابلہ ڈٹ کر کریں تاکہ اس کو معلوم ہوجائے کہ مجھ اکیلا کچھ نہیں کرسکتا۔ اب مجھے صلح کی طرف جھک جانا چاہئے۔ اسی لئے آیت موصوفہ کے ساتھ جملہ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰهِ بھی مذکور ہے۔ واللّٰہ الموفق!

طبی جواہرات کوڑیوں کے مول

مجربات جیلانی عہ	کلید حکمت عہ	نشاط زندگی عمر	طبی فارماکوپیا ۱ر	کنز المجربات ۱۲ر	کنز المرکبات ۱۲ر
کنز المفردات ۱۲ر	صحیفہ رحمت ۱۲ر	طبی چٹکلے ۱۲ر	جڑی بوٹیاں ۱۲ر	دیہاتی حکیم ۱۲ر	پاکٹ ڈاکٹر ۱۲ر
گنجینہ روزگار عمر	علاج الغرباء ۸ر	پیٹنٹ ادویات عمر	مسیحائی گوہر طب عمر	خواص بادام ۸ر	خواص پیاز ۵ر
خواص نمک ۲ر	خواص گھیکوار ۹ر	خواص پھٹکڑی عمر	خواص برگد ۸ر	خواص پیپل ۸ر	خواص آک عہ
خواص انار ۸ر	خواص ریٹھا ۸ر	خواص سونف ۸ر	خواص کیکر ۸ر	خواص نیم ۶ر	خواص ستیاناسی ۶ر
خواص دودھ ۸ر	خواص گھی ۸ر	خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۸ر	خواص دھتورا ۶ر	خواص انڈا ۷ر
خواص لیموں ۸ر	خواص انداش ۸ر	خواص گاجر ۳ر	خواص مولی ۵ر	خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۸ر
خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۸ر	خواص کوڑی ۶ر	خواص سیب ۳ر	خواص انگور ۵ر	خواص سنگترہ ۳ر

(۵۲۹)

کتب عملیات		کتب لغت و صرف نحو وغیرہ			
شفاء العلیل ۸ر	کتاب التعویذات ۶ر	کافیہ (عربی) ۱۲ر	شافیہ (عربی) عمر	ادب العرب ۸ر	کتاب الصرف ۱۲ر
حکمت افلاطون ۶ر	اعمال قرآنی ۸ر	کتاب النحو ۸ر	عربی بول چال ۱۲ر	شرح اصول اکبری	فارسی بول چال
قرآن کے عملیات ۸ر	رسول اللہ کے عملیات	نجوم الفرقان عمر	فیروز اللغات	کریم اللغات ۸ر	رحمت باری ۳ر
عملیات مشائخ	حزب البحر ۸ر	عمدہ لغات القرآن المجید ۸ر	جمال القرآن ۳ر	تیسیر المنطق ۳ر	نفحۃ الیمن (عربی) ۶ر
حزب الاعظم ۱۰ر	حزب المقبول ۱۲ر	التلویح والتوضیح ۸ر	کتاب النحو جدید ۸ر	کتاب الصرف جدید	رموز الاجزاء ۱ر
شرح اسمائے حسنیٰ قیمت عمر		منظومۃ النحو	عربی کا معلم عمر	جدید انگلش ٹیچر	(نوٹ) محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا

مومیائی ۴؎

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲۲؎ پاؤ بھر ۴۰؎ مع محصول ڈاک۔

علاوہ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اطلاع برائے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ "دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس سے قبل چند بار مختلف جگہ سے منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی" (۶۔ فروری ۱۹۳۹ء)

جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیری۔ "آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۲۔ فروری ۱۹۳۹ء)

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ "میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تلوج محمد کے نام ارسال کر دیجئے" (۱۹۔ فروری ۱۹۳۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان** پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تصنیف قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

رحمۃ للعالمین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ مستند مانی گئی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور، جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند اور اکثر دیگر اسلامی درس گاہوں کے نصابات میں داخل ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت جلد اول ۱۲؎۔ جلد دوئم ۲؎۔ جلد سوئم ۲؎۔

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان مفرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں قابل دید ہے۔ قیمت ۴؎

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ محققانہ تفسیر کی ہے۔ قیمت ۸؎

استقامت اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۲؎

معراج المومنین۔ اس رسالہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ۔ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ۔ ۶؎

مہر نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۴؎

غائت المرام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت بدلائل دیا ہے۔ قیمت ۶؎

سرمہ نور العین ۲؎

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ ۸؎

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

تائید الاسلام یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ حیات مسیح کا ثبوت۔ ۶؎

تبلیغ الاسلام تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ ضرور منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ۴؎

تبیان الاسلام اس رسالہ میں واعظین و مبلغین کے لئے عالمانہ مضامین درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؎

برہان ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب دلائل قابل دید ہیں۔ قیمت ۲؎

تصنیفات خواجہ عبد الحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔ قیمت ۱۲؎

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قیمت ۱۲؎

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰؎

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶؎

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ ۸؎

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قیمت ۸؎

(کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۸

اہلحدیث

بکار دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت بنکو امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار — امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ر
رؤسا و جاگیرداران سے " ۶ر
عام خریداران سے " ۴ر
" " ششماہی ۲ر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۳۔ مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

رباعیات

(از مولوی محمد یونس صاحب حافظ مبارکپوری)

شرک و بدعت کی تو بنیاد ہلا دے مسلم — بلکہ جڑ کھود کے دنیا سے مٹا دے مسلم
سارے عالم کو پلا کے تو شراب اطہر — مست و دیوانۂ توحید بنا دے مسلم

۲

مثل بوبکرؓ و عمرؓ اور علیؓ و عثمانؓ — کفر و الحاد تو عالم سے مٹا دے مسلم
خالدؓ و جعفرؓ و سلمانؓ و ابوذرؓ کی طرح — خود کو ناموس پیمبر پہ مٹا دے مسلم

۳

پھر دکھا ہند میں اسلام کے جوہر مسلم — کانپیں اغیار ترے رعب سے تھر تھر مسلم
غیر قوموں کی طرح بزدل و کمزور نہ بن — طوق و زنجیر غلامی میں تو پھنس کر مسلم

ثنائی برقی پریس ال بازار امرتسر میں باہتمام ابو معاعطاء اللہ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر سے شائع ہوا۔

مرقاۃ القرآن
یعنی عربی کی پہلی کتاب مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے لائلپوری۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

کلید مرقاۃ القرآن
یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸؍

اسلامی پردہ
شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت کو قرآن و حدیث سے واضح کرکے معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن مگر تسلی بخش جواب دیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

مفتاح القرآن
قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کیلئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۶؍

تنویر الحوالک
فی شرح موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ کی مشہور و معروف کتاب موطا امام مالکؒ کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں جن میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے

تحقیق جلیل
ترجمہ اسرار التنزیل مصنفہ امام فخر الدین رازیؒ۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید و حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دئیے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۹؍

کشف الملہم
یعنی مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ جو اردو خواں ناظرین کے لئے بے حد دلچسپ ہے۔ قیمت ۶؍

ثنائی برقی پریس امرتسر
میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ [illegible] ارزاں نرخ پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب [illegible] چھپوانی ہیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔ مینیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

چوتھائی قیمت پر
سنہری موقع

پنڈت آتما نند صاحب ست دھرمی کی مشہور تصنیف "ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" ۱۰؍ کی بجائے ۵؍ (پانچ آنہ) میں منگوالیں۔ کتاب ہذا آریہ دھرم کی تردید میں بے مثال ہے۔ جس جس نے کتاب مذکور پڑھی ہے پنڈت صاحب کو داد تحسین دئیے بغیر نہیں رہ سکا۔ جلد منگوالیں ورنہ جلد ختم ہو جائیگی۔ پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

سرمہ اکسیر العین
رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ڈھلک۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر ہے۔ بیشمار ہزار ہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱ع)۔ منگوانے کا پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

غنیۃ الطالبین
مع فتوح الغیب۔ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار۔ توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے ترجمہ بینالسطور ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ

ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے قیمت صرف تین روپیہ (۳ع)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ
مصنفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری۔ جس میں نماز کے تمام مسائل و دعائیں مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ ضرور منگوائیں۔ اصل قیمت ۶؍۔ رعایتی ۴؍

ملنے کا پتہ } مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲- ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

شاردا ایکٹ میں ترمیم بلکہ تشدید

شاردا ایکٹ کا مضمون یہ ہے کہ بوقت نکاح لڑکی کی عمر چودہ سال سے کم نہ ہو اور لڑکے کی عمر اٹھارہ سال سے کم نہ ہو۔ امریکہ کی ایک لیڈی (مس میو) نے ہندوستان میں آ کر ہندو لڑکیوں کی حالت زار کا ملاحظہ کیا تو اس کے دل میں بڑا رحم آیا۔ اس نے ایک کتاب "مدر انڈیا" کے نام سے لکھی۔ جسے پڑھ کر ایک پتھر دل انسان بھی نرم ہو جائے۔ گو بظاہر ہندو سوسائٹیاں اس کتاب پر بہت چیں بجبیں ہوئیں مگر دل میں اس کا اثر قبول کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرکزی اسمبلی کے ایک ممبر (مسٹر شاردا) نے ایک بل پیش کر کے پاس کرا دیا کہ چودہ سال سے کم لڑکی یا اٹھارہ سال سے کم لڑکے کی شادی کرنے والے مستوجب سزا ٹھیریں گے۔ جمہور اہل اسلام نے اس پر سخت احتجاج کیا اور اس کو مداخلت فی الدین قرار دیا۔ مگر ہمارے سامنے واقعات پر مبنی تھی (جن میں ہم نابالغ لڑکیوں کے نکاح کا انجام برا دیکھتے تھے) یہ تھی کہ یہ ایکٹ ظلم دافع ظلم ہے خیر یہ منظور ہو کر نافذ العمل بھی ہو گیا۔ اب عملی طور میں اس میں یہ خرابی نظر آئی کہ سزا بہت کم ہے۔ اس لئے مرکزی اسمبلی میں اس کی ترمیم پیش ہوئی۔ جس کا ذکر آریہ اخبار (آریہ ویر) کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"مرکزی اسمبلی میں شاردا ایکٹ کی ترمیم پاس ہو گئی۔ مولانا شوکت علی نے اس کی زبردست مخالفت کی اور مسلمانوں کو اس ترمیمی بل کے دائرے سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی"

(آریہ ویر لاہور ۳۱- مارچ سنہ رواں)

اہلحدیث | اڈیٹر صاحب آریہ ویر کو اس سے متعلق ایک واقعہ عظیمہ اگر یاد ہوتا تو بے چارے شوکت علی پر خفا ہونے کی بجائے شاردا صاحب پر اظہار خفگی کرتے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ایکٹ مذکور پاس ہونے کے بعد جب اس کی خلاف ورزی پر لوگوں کو سزائیں ہونے لگیں۔ شاردا جی کو ضرورت ہوئی کہ وہ اپنی کمسن بھتیجی کی شادی کریں تو وہ کسی ریاست میں چلے گئے جہاں انہوں نے اس کی شادی کر دی۔ کام بھی کر لیا اور ایکٹ سے بھی بچ گئے۔ یہی مضمون ہے سہ

چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

حضرت محمد رشی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت۔ توراۃ، انجیل اور وید کے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

آریوں میں اپریل فول

یورپ میں یہ دستور ہے کہ اخباروں میں یکم اپریل کو بغرض تفریح بہت کچھ اناپ شناپ لکھ دیتے ہیں۔ اسے اپریل فول کہتے ہیں۔ ہندوستان میں آریوں کا دستور ہو گیا ہے کہ ہر سال تناسخ کا اپریل فول اڑاتے ہیں۔ اس کی ابتدا پنڈت لیکھرام نے اپنے رسالہ ثبوت تناسخ میں کی ہے۔ جہاں کسی نابالغ لڑکے کی زبانی اس کے گذشتہ جنم کے حالات بتائے ہیں۔ اس کے بعد اخبار "پرتاپ" وغیرہ میں ہر سال یہ اپریل فول نکلتا رہتا ہے۔ اس کو اپریل فول کہنا ہماری ہی ایجاد نہیں ہے بلکہ آریوں کے گورو سوامی دیانند کی ہے۔ ان پر سوال ہوا تھا کہ گذشتہ جنم اگر ٹھیک ہے تو ہمیں اس کے حالات کیوں معلوم نہیں؟ انہوں نے نہایت صفائی سے اس کا جواب دیا کہ گذشتہ جنم کے حالات کو جاننا خاصۂ خداوندی ہے۔ (ستیارتھ پرکاش)

پس جبکہ یہ علم خدا کا خاصہ ہے تو ان اپریل چڑیوں میں کیسے آ جاتا ہے۔ یا سوامی دیانند کے قول کو غلط کہیں یا ان چڑیوں کے کلام کو غلط کہیں۔ اس کا اختیار آریوں کو ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم سوامی دیانند کے کلام کو صحیح سمجھتے ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اسکی شہادت دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قانون قدرت جو ہم سب انسانوں کو یکساں حاوی ہے یہ ہے کہ ہم ہندو مسلم آریہ عیسائی وغیرہ گذشتہ جنم کے حالات بالکل نہیں جانتے۔ پھر ایک آدھ بچے کے متعلق ایسا دعویٰ کرنا بلا وجہ استثنا ہے اور قانون قدرت میں اس قسم کا استثنا ماننا جائز نہیں پس آریہ اخبارات یہ اپریل فول اڑاتے ہوئے سوچ لیا کریں کہ اس کا اثر مسلمانوں کی بجائے سوامی دیانند پر تو نہیں پڑتا۔ اپنا گھر شیشے کا بنا کر دوسروں پر پتھر پھینکنا۔

کہو جی! کون دھرم ہے۔

انتخاب الاخبار

اپیل دائر ہوگئی | قمر بیگ قاتلانہ حملہ آور کی طرف سے سشن کورٹ میں اپیل دائر کردی گئی ہے۔ جس کی سماعت ۱۰ جون کو ہوگی۔ ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انجام بہتر کرے (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

——— مکہ معظمہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حرم شریف میں بجلی کا انجن جو خراب ہوگیا تھا درست ہوگیا ہے۔ اب روشنی باقاعدہ ہوتی ہے حکومت کی طرف سے عنقریب دو نئے شفاخانے (ایک زنانہ دوسرا برائے علاج امراض دندان) کھولے جانے والے ہیں۔ نیز حکومت کی طرف سے غیرملکی باشندوں کے قیام کے قانون کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے۔

——— مغلستان کے ایک اخبار میں جنرل ونشوانگ کا ایک بیان شائع ہوا ہے کہ مغل قوم چینی سلطنت کو اپنا ورثہ سمجھتی ہے اور ایک عظیم الشان تاتاری سلطنت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

——— امرتسر میں پنجاب اسمبلی کے مسلم ضمنی انتخاب کا زبردست پروپیگنڈا جاری ہے۔ انتخاب ۱۴ مئی سے شروع ہوگا۔

——— لاہور میں ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ساورکر ۸ مئی کو آئے ان کا جلوس نکالا گیا۔ جس پر بعض ہندوؤں نے اینٹیں اور پتھر برسائے۔

——— لاہور میں سکھوں نے ایک دیوان کرکے فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ جہاں سنگھ باغ پر سکھوں کا قبضہ تسلیم کرے اگر جہاں سنگھ کی سمادھ کو مسمار کیا تو سکھ مورچہ بندی قائم کرینگے۔

——— ڈاکٹر ستیہ پال پنجاب اسمبلی کے ممبر ووٹوں کی کثرت سے منتخب ہوگئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے برما میں داخل ہونے کے لئے ہندوستانیوں پر کچھ پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

——— لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلے میں مہر سول نافرمانی جاری ہوگئی ہے۔

——— میلہ کنبھ میں ۲۱۴ عورتیں اغوا ہوئیں۔ دریائے گنگا کے ۳ عارضی پل اسی میلہ کی خاطر بنائے گئے تھے۔ جن کو توڑنے پر ان کی تھیلیوں میں بیسیوں لاشیں ملیں۔

——— صوبہ سی پی کے آنریری مجسٹریٹوں کے عہدے بالکل اٹھا دیئے گئے ہیں۔ نیز ۲۵ سالہ سرکاری ملازمت کے بعد ہر ملازم کو ریٹائر کیا جائیگا۔

——— سپین کی باغی افواج کی امداد کے سلسلہ میں جنرل فرانکو پر اٹلی اور جرمنی کی طرف سے ۱۵ کروڑ پونڈ قرض ہوگیا ہے۔

ناظرین مطلع رہیں

کہ جن خریداروں کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے ان کی طرف سے ۲۶۔ مئی سے **پہلے پہلے** قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۲۷ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

مہلت یافتگان کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

——— صوبہ اڑیسہ کے قائمقام گورنر مسٹر ڈیوڈ ریونیو کمشنر مقرر ہوئے تھے مگر وزارت صوبہ اس تقرر پر ناخوش تھی بلکہ مستعفی ہونے کو تیار تھی۔ اسلئے اب کسی اور صاحب کو قائمقام گورنر بنایا جائیگا۔ اول الذکر طویل رخصت پر چلے گئے ہیں۔

——— ہندوستان کے ایک اور مشہور اردو شاعر جگر مرادآبادی کا انتقال ہوگیا۔

——— صوبہ سندھ کے پولیٹکل قیدی منسرلزئ وائرلیس کو رہا کردیا گیا ہے۔

——— بمبئی اور کلکتہ کی طرح لاہور میں بھی ایک علیحدہ میونسپل ایکٹ نافذ کیا جائیگا۔

گورو کی نگری میں ——— تبلیغ حق

ضلع امرتسر میں ایک قصبہ ترنتارن ہے۔ وہاں پر سکھوں کا تیرتھ ہے اور سکھ آبادی بہت زیادہ ہے۔ مسلم آبادی کم اور ان میں اکثریت بریلوی حنفیوں کی ہے وہاں پر جمعیتہ کی طرف سے ۷-۸ مئی کو جلسہ ہوا۔ ابتدا میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ مگر الحمدللہ جلسہ رک نہ سکا اور آخر حق کا غلبہ ہوا۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی. ناظم جمعیتہ ہذا، مولوی خدا بخش صاحب، مولوی عبدالمجید صاحب اور دیگر علماء جلسہ میں شریک ہوئے ناظم صاحب نے اغراض جمعیتہ کے ماتحت توحید و سنت پر ہر دو روز دو مبسوط تقریریں کیں۔ بحمدللہ بہت کافی اثر ہوا۔ اغیار بھی آشنا بن گئے۔ بفضل خدا امید ہے کہ آئندہ جلسہ ہوا تو روکنے والے خود جلسہ کے حامی ہونگے انشاء اللہ! دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کارکنان جمعیتہ تبلیغ کو مزید توفیق عطا کرے اور جمعیتہ ہذا کی بنیادیں مستحکم کردے۔ تاکہ جماعت میں تبلیغ وسیع ہو۔ آمین!

(احمد اللہ از ترنتارن ضلع امرتسر)

شکریہ | ترنتارن کے جلسہ میں علماء و زعماء کی دعوت کا انتظام مولوی حکیم عبداللہ صاحب ترنتارنی کے ہاں تھی۔ جن کا میں جمعیتہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ موصوف کو کار خیر میں شرکت کی مزید توفیق عطا کرے۔

(خاکسار۔ عبداللہ ثانی ناظم جمعیتہ تبلیغ)

مضامین آمدہ | مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی محمد داؤد صاحب ارشد ۳ عدد۔ محمد یوسف صاحب۔ مولوی زین العابدین صاحب۔ شاکر صاحب صدیقی ۳ عدد نظم۔ منشی محمد خان۔

آٹھ آنہ کی بجائے دو آنہ | اخبار اہلحدیث کا نبی نمبر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارک پر بہترین اہل قلم حضرات کا مرقع ہے۔ اخباری صفحات کے پچاس صفحوں پر مشتمل ہے اگر رسالہ کی صورت ہو تو اسکی قیمت ۸ سے کم نہ ہو۔ مگر ماہ ربیع الاول میں عاشقان سیرت کو تقسیم کرنے کیلئے

ویدک کہانیاں

دوسرا قصہ۔ اندر اور اندرانی کا مکالمہ

(۹ اپریل کی اشاعت سے آگے)

اس قصہ میں منتروں کے نمبر اور الفاظ دونوں ویدوں میں بالکل مطابق ہیں۔ چند کا ترجمہ سنو۔

منتر۱۔ (اندرانی کہتی ہے) सोता : سوم رس نکالنا हि ہی विश्रमसृक्षत انہوں نے (یعنی لوگوں نے) چھوڑ دیا۔ इन्द्रम اندر کو देवम دیوتا न نہ अमंसत + مانا यत्र جہاں کہ पुष्टेषु مضبوط کرنے والی (دنیا) کا अर्यः مالک بن کر वृषाकपि ورشاکپی نے अमदत عیش کرتا ہے। मत्सखा میرا محبوب इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۲۔ इन्द्र اے اندر تو अति بہت ہی हि व्यथिः چنچل ہو کر वृषाकपेः ورشاکپی کے پاس परा धावसि تو دوڑ جاتا ہے۔ अन्यत्र دوسری جگہوں میں ये सोमपीत سوم رس پینے کے لئے अह नो کبھی نہیں विन्दसि تو پایا جاتا۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۴۔ इन्द्र اے اندر त्वम तو यम جس इमम اس वृषाकपिम ورشاکپی کی प्रियम پیاروں کی طرح अभिरक्षसि ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ वराहयुः سور کو ڈھونڈنے والا श्वा کتا अस्य اُس کے अपि ہی कर्णे کان کو न جلد تر जम्भिषत् کاٹ لے۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۵۔ कपिः کپی نے मे میرے व्यक्ता تیار کئے ہوئے प्रिया پسندیدہ तष्टानि اور وِ کو برائی سے व्यदूदुषत् بگاڑ دیا ہے + अस्य اس کے शिरः سر کو نو राविषम् میں کاٹوں گی۔ दुष्कृते بدکار کے لئے सुगम न خوشی آنند نہیں भुवम् ہوں گی۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۶۔ स्त्री کوئی عورت मत مجھ سے सुभसत्तरा بہتر اندام والی न نہیں۔ न نہ सुयाशतरा اچھی سنگت کرنے والی भुवत् ہے + न نہ मत् مجھ سے प्रतिच्यवीयसी زیادہ جھکنے والی۔ न نہ सक्थि جب ٹانگوں کو उद्यमीयसी اٹھانے والی ہے۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۸۔ (اندر جواب دیتا ہے) सुबाहो اے اچھے بازوؤں والی۔ स्वङ्गुरे اے خوبصورت انگلیوں والی पृथुष्टो لمبے گھونگریالے بالوں والی किम کس واسطے + किम (بھلا کس لئے) शूरपत्नि اے بہادر کی بیوی नः ہمارے वृषाकपिम ورشاکپی سے त्वम तو अभि अमीषि بہت ہی ناراض ہے۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۹۔ (اندرانی کہتی ہے) अयम یہ शरारुः شرارتی माम مجھ کو अवीराम بہادر (خاوند) نہ رکھنے والی (غیر محفوظ عورت) इव کی طرح अभि मन्यते سمجھتا ہے + उत اور حالانکہ अहम میں वीरिणी بہادر (اولاد) والی इन्द्रपत्नी اندر کی بیوی मरुत्सखा مروت دیوتاؤں کی ساتھی अस्मि ہوں۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۱۰۔ पुरा پرانے زمانے سے ही स्म ہی नारी عورت संहोत्रम ہون (پوجا) کے مجمع میں वा اور समनम میلوں میں अव गच्छति جایا کرتی ہے۔ (یعنی گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی) + ऋतस्य رسومات کو वेधाः قائم کرنے والی वीरिणी بہادر اولاد والی इन्द्रपत्नी اندر کی بیوی महीयते شان والی ہے۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۱۲۔ (اندر جواب دیتا ہے) इन्द्राणि اے اندرانی ऋते بغیر सख्युः (اپنے) محبوب वृषाकपेः ورشاکپی کے अहम میں न نہیں रारण عیش کرتا ہے (وہ ورشاکپی) यस्य جس کی इदम یہ अप्यम پانی سے پاکیزہ کی ہوئی प्रियम پیاری हविः ہون کی نیاز देवेषु دیوتاؤں میں गच्छति جاتی ہے۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۱۴۔ विंशतिम بیس पञ्चदश پندرہ उक्ष्णः بیلوں کو हि ہی मे میرے لئے साकम (ورشاکپی کے خاندان والے) ایک ساتھ पचन्ति پکاتے ہیں۔ उत اور अहम میں पीवः (ان کی) چکنائی کو इत ہی अद्मि کھاتا ہوں۔ मे میری उभा دونوں कुक्षी کوکھوں کو पृणन्ति وے بھرتے ہیں۔ इन्द्रः اندر विश्वस्मात सब سے उत्तरः برتر ہے۔

منتر۱۵۔ (اندرانی کہتی ہے) यूथेषु گایوں کے ریوڑ کے अन्तः اندر न جیسے तिग्मशृङ्गः تیز سینگوں والا वृषभः بیل (۱) रोरुवत् (خوش ہو کر) دہاڑ مارتا ہے (ویسے ہی اب تو خوش وقت ہو) + इन्द्र اے اندر ते تیرے हृदे دل کے لئے शम آرام دینے والے ہوں मन्थः (سوم) رس यम

قادیانی مشن

کیا احمدیہ جماعت سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں؟

شاعرانہ طریق کلام یہ ہے کہ تشبیہ کے طور پر اگر محبوب کو کسی چیز سے موصوف کریں تو صفت کے لوازم بھی ضرور بتایا کرتے ہیں۔ یہ ایک عام انداز گفتگو ہے مثلاً محبوب کو اگر سورج سے تشبیہ دی ہے تو سورج کے لوازم بھی ثابت کئے جائینگے۔ چنانچہ ایک اردو شاعر نے اپنے محبوب کو سورج سے تشبیہ دیکر کیا خوب کہا ہے۔

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

قادیانی علم کلام کا بھی بہت سا حصہ تشبیہات پر مبنی ہے چنانچہ یہ عبارت بھی شاعرانہ تخیل سے بیان کی گئی ہے جو خلیفہ قادیانی کے خطبے میں درج ہے کہ

"جماعت (احمدیہ) اب ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈریا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں اور قومیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں" (الفضل ۲۰ - اپریل سنہ رواں ص۸)

ناظرین کرام! اسے غلط نہ سمجھیں کیونکہ یہ ایک تشبیہ ہے جو مبالغے کی وجہ سے استعارے تک پہنچ گئی ہے۔ جیسے شیخ سعدی نے استعارے کے رنگ میں ایک شعر کہا ہے جو حقیقت کے لحاظ سے تو غلط ہے مگر استعارے کے رنگ میں صحیح ہے۔ چنانچہ وہ شعر یہ ہے

عجب در زنخدان آں دلفریب
کہ ہرگز نہ بود است بر سرو سیب

اس شعر میں محبوب کو سرو سے تشبیہ دیکر کمال کو پہنچا دیا پھر اس کی ٹھوڑی کو سیب قرار دیکر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ سرو پر سیب کیسے لگ گیا۔

قادیان کے رسالہ ریویو میں ایک نوٹ نکلا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:-

پیشگوئی زار روس کا عصا آپ (مرزا صاحب) کے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیل جائیگی۔ حتیٰ کہ وہ حکومت ہی احمدی ہو جائیگی"

(ریویو بابت ستمبر ۱۹۱۷ء)

اہلحدیث اس بیان میں احمدی جماعت کو روسیوں کے ساتھ تشبیہ دیگئی بلکہ استعارہ کیا گیا ہے (ورنہ حقیقت تو یہ نہیں ہے) تشبیہ کس امر میں ہے؟ اس کا جواب علم معانی کے قاعدے میں ملتا ہے۔

کہ مشبہ بہ کے مشہور وصف میں تشبیہ ہوتی ہے۔ روسیوں کا مشہور وصف سب جانتے ہیں کہ لامذہبیت ہے پس اگر یہی وجہ شبہ ہے تو ہمیں بھی اس سے انکار نہیں اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو قادیانی اخبارات بتائیں چونکہ یہاں تشبیہ دی گئی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ جس طرح روسیوں سے بعض حکومتیں ڈرتی ہیں اسی طرح احمدیوں سے بھی ڈرتی ہوں۔ اس لئے خلیفہ صاحب کا مذکورہ بیان شاعرانہ تخیل کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

قادیانی ممبرو! دیکھی ہماری ہمدردی کہ تمہارے اس قسم کے دعاوی کاذبہ کو بھی ہم علمی قواعد سے صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔ اب بھی ہمارا یہ شعر صحیح سمجھو گے یا نہیں:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں قیمت عہر

جرمن ترجمہ قرآن

بخدمت شریف جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث

السلام علیکم! براہ مہربانی مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنے گرانبہا اخبار میں شائع فرما کر مجھے مرہون منت فرمائیے

میں نے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خواہش پر قرآن مجید کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا تھا۔ اب وہ ترجمہ انجمن کی طرف سے جرمن میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے صفحہ اول کا عکس میری نظر سے "لائٹ" میں گذرا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا کہ اس میں مترجم کا نام مولوی صدر الدین ہے مولوی صاحب مذکور انجمن کے جنرل سیکرٹری ہیں اور اس ترجمے کو چھپوانے کے لئے وہی برلین گئے ہوئے ہیں۔ یہ ترجمہ شروع سے آخر تک میرا کیا ہوا ہے اور مولوی صاحب موصوف کا اس میں ایک لفظ بھی نہیں

جب میں لاہور میں یہ ترجمہ کر رہا تھا تو اسی زمانے بیرن عمر ایرنفلز وہاں آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے تمام اراکین انجمن کے سامنے میرے ترجمے کی صحت کی تعریف کی تھی۔ جب مولوی صدر الدین جرمنی گئے تو انہوں نے پہلے انجمن کو اس مضمون کے خطوط لکھے کہ وہ ترجمہ کی اصلاح کرا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود الحمد کی پہلی آیت کا ترجمہ بلحاظ جرمن کے غلط ہے۔ "لائٹ" میں محض صفحہ اول کا عکس چھپا ہے معلوم نہیں کہ باقی صفحوں میں اور کتنی غلطیاں ہونگی۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے صدر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں احتجاج کیا اور خط رجسٹری شدہ بھیجا۔ اس واقع کو تین ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اس خط کا جواب تک دینا گوارا نہیں کیا۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے کم از کم اس کے قارئین کرام کو اصل واقعہ سے واقفیت ہو جائے۔ امید ہے کہ آپ میری اس

کا نکاح بلال جیسے حبشی النسل سے ہوا تھا۔

(۳) خلیفۂ ثانی فاروق اعظم قرشی نے اپنی بیٹی حفصہ کو سلمان جیسے فارسی النسل پر پیش کیا تھا۔ سبل۔

(۴) خاندان بنی ہاشم کی محترم خاتون ضباعہ بنت الزبیر الہاشمیہ مقداد بن اسود الکندی کے نکاح میں تھیں۔ کہاں بنی ہاشم اور کہاں بنی الکندہ۔

(۵) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جیسی محترم خاتون قرشیہ کا نکاح سالم بن معقل آزاد کردہ غلام سے کر دیا تھا۔ باشندگان یثرب کے غرور اور عجب، وتکبر کو دیکھو جس وقت زمانہ جاہلیت میں سردار مکہ نے ایک انصاریہ خاتون کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا تو انصار کا مغرور قبیلہ اس شرط پر راضی ہؤا کہ سردار مکہ کو ان کی لڑکی اپنے مکان پر رخصت کرا لانے کا کوئی اختیار نہ ہوگا یہ تھی ان کی جہالت اور آبائی نخوت وغرور۔ مگر جب آنحضور علیہ السلام نے آبائی فخر وغرور کا خاتمہ کر دیا تو بلالؓ حبشی کے خواہش نکاح کا اظہار کرتے ہی بیسیوں انصار اپنی بیٹیاں دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

یہی نہیں بلکہ عرب کا مشہور شاعر شہزادہ امرء القیس ملک ضلیل جس محترم خاتون کے جد امجد کا بہت بڑا مداح تھا۔ اسی ممدوح اعظم کی پوتی ہی ایک اونٹ مسلمان کے نکاح میں رہ کر اس کی کفش برداری پر فخر کرتی تھی۔ نہایت اختصار کے ساتھ یہ چند واقعات لکھ دیئے گئے۔ جن کے پیش نظر ہر صاحب بصیرت فیصلہ کر سکتا ہے کہ کفاءت قومی کوئی چیز نہیں۔ اگر شریعت مطہرہ میں کوئی چیز معتبر ہے تو وہ کفاءت فی الدین ہے۔ یہی مذہب ہے زید بن علی۔ امام مالک۔ عمرو ابن مسعود ابن سیرین عمر بن عبدالعزیز امام بخاریؒ وغیرہم کا

فاعتبروا یا اولی الابصار

"عرش والا زمین پہ آیا"

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب۔ جامعہ فضل حسن خان)

ایک نظم دس ابیات کی رسالہ "صوفی" پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بابت ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء نمبر ۳-۴۔ جلد ۵۶ کے صفحہ ۲۸ پر بعنوان بالا میری نظر سے گذری ہے۔ جو ایک دوست نے بغرض واقفیت میرے ہاں ارسال کی تھی۔ ناظرین با تمکین اسے مطالعہ کر کے حظ حاصل کریں کیونکہ ناظم صاحب نظم ہذا نے کمال کر دیا ہے اور اپنے عقائد کو اور ما فی الضمیر کو بلا بخل پیش فرمایا ہے۔ آج تک خانہ ساز صوفیوں نے اپنے مذہب کو ایسی طرح افشا نہیں کیا بہرحال وہ نظم یہ ہے:-

"عرش[۱] والا زمین پر آیا
فاتقوا اللہ یا اولی الابصار

قابل حمد[۲] خود محمد تھا

کاروان میں تھا کاروان سالار
شکل احمد[۳] میں خود احد آیا
ہؤا مطلق مقید اظہار
دائرہ مختفی تھا نقطہ میں
ہوگئی ختم گردش پرکار

وہی اژدر وہی عطائے کلیم
وہی قطرہ وہی در شہوار
ہے وہی خون وہی ہے نافہ مشک
الیواقیت بوجہة الاحجار
بیج بھی ہے وہی شجر بھی وہی
وہی قہار ہے وہی غفار
آپ اپنا[۴] پیام پہنچایا
آپ خود اپنا کر گیا اقرار
یار[۵] آیا تھا نامہ بر بن کر
خط کے دھوکے میں رہ گئے اغیار"

اہلحدیث | یہ لوگ اپنی مجالس میں ایسی نظمیں پڑھتے ہیں۔ مگر جب تعاقب ہوتا ہے تو انکار کر جاتے ہیں۔ جیسے امرتسر میں اخبار العقیدہ وغیرہ نے جلسے عرس کی بابت کیا اور آج تک کر رہا ہے۔ اب یہ لوگ اس نظم کو غور سے پڑھیں اور ہمیں بتائیں کہ یہ تعلیم کس مجتہد یا امام کی ہے؟

---

۱ عرش والا سے مراد حضرت اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ زمین پر آیا سے یہ مطلب ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت میں تبدیل ہو کر خود ہی خدائے پاک زمین پر تشریف لائے۔ دوسرا مصرعہ عربی کا یہ مطلب ہے کہ اے آنکھوں والے اللہ سے ڈرو۔ مگر اوس اللہ سے ڈرو جو زمین پر خدا بن کر آیا ہے۔ اولی الابصار سے مراد صوفی لوگ ہیں غیر اُن کے نہیں۔

۲ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود قابل حمد وعبادت تھے نہ اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ اللہ تبارک نے شکل نبوی اختیار فرمائی تھی لوگ ناحق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ ۳ اس بیت میں بالکل※

※ ظاہر فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلا واعلیٰ شانہٗ نے شکل انسانی اختیار فرمائی تھی۔

۴ یعنی نبی علیہ السلام نے خدا ہو کر اپنا اقرار لوگوں سے کرایا۔

۵ یار یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ شکل نبوی میں پیغام رساں بن کر آئے دراصل تھے (اللہ) مگر لوگ خط یعنی قرآن کریم کے دھوکے میں رہ گئے۔ آخر رب کو بندہ بنا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جن کو تے تیرے لئے माक्यः محبت کرنے والی
بی بی) सुपाति بخرتی ہے۔ इन्द्रः اندر
विश्वस्मा [illegible] سب سے بہترہے۔

منتر ۱۶: सः وہ इन्द्रः شہزور نہیں ہے
यस्य جس کی کپرن آرام دینے والی چیز۔
[illegible] دونوں ٹانگوں کے [illegible]
بیچ میں لٹکتی ہے + सः وہ [illegible] ہی
[illegible] شہزور ہے۔ यस्य جس کی
ستاس چیز نिषदुषः بیٹھنے کے وقت
[illegible] پھیل جاتی ہے۔ इन्द्रः اندر
विश्वस्मात سب سے उत्तरः برترہے۔

منتر ۱۷۔ (اندر جواب دیتا ہے) सः وہ
[illegible] شہزور نہیں ہے۔ यस्य جس کی
[illegible] بیٹھنے کے وقت [illegible]
پھیل جاتی ہے + सः وہ [illegible] ہی [illegible]
यस्य جس کی کپرن آرام دینے والی چیز
(فرق ثانی کی) [illegible] ٹانگوں کے [illegible]
بیچ میں [illegible] لٹکتی ہے۔ इन्द्रः اندر
विश्वस्मात سب سے उत्तरः برترہے۔

منتر ۱۱۔ [illegible] سب کو دیکھتا ہوا
[illegible] غلاموں (بدکاروں) اور [illegible]
(ننگوں) کا [illegible] پہچانتا [illegible]
یہ میں [illegible] ہوں۔ چلتا ہوں [illegible]
(دور شاکپی جیسے مخلص) جوان کا دیا ہوا [illegible]
[illegible] پیتا ہوں۔ [illegible] عقلمند پر
[illegible] ہر طرف سے [illegible] نظر [illegible]
ہوں۔ [illegible] इन्द्रः [illegible] سب سے
[illegible]

منتر [illegible] اندر کا خطاب کپی سے [illegible]
[illegible] جنگل میں [illegible] اور [illegible] نیز [illegible]
[illegible] کتنے ہی
[illegible] کوس (بہت ہی زیادہ) [illegible] دور ہیں۔
[illegible] وہاں بدون ہو کر مست جا) + वृषाकपे

اے ورشاکپی: [illegible] نزدیک والے
[illegible] گھروں کو دیا پھر [illegible] اپنے گھر
کو عزت سے [illegible]
اندر [illegible] سب سے [illegible] برترہے۔

(باقی)

(راقم مقصود حسن از رڑکی)

مسئلہ کفاءت اور اسلام

(از مولوی عبد الجلیل صاحب رحمانی بستوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مضمون ہذا کی پہلی قسط میں عبد اللہ بن بریدہ کی حدیث پر بحث کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا کہ اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ عورت کی عدم رضا کے وقت قاضی عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دے سکتا ہے اس واضح نتیجہ کے بعد حدیث مذکور سے کفاءت کا اثبات محض تنکے کا سہارا ہے۔ رسالتمآب علیہ السلام کے عہد میمون میں صحابہ کرام کا کوئی کام کرنا اور آپ کا سکوت فرما جانا اس امر کے جواز کی دلیل ہے۔ کیونکہ مرافعہ گذار خاتون نے محض اپنے قلبی مقصد اجبار ولی کی تردید کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس سے کفاءت کا کوئی تعلق نہیں۔ حدیث کے اس ٹکڑے پر غور کیجئے

اردت ان اعلم النساء ان لیس الی الاباء من الامر شئی الخ

چھٹی حدیث | من عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت خیرت بریرۃ علی زوجہا حین عتقت متفق علیہ

چونکہ بریرہ کا شوہر مغیث اصح مذہب [illegible] غلام تھا اس لئے بریرہ کے آزاد ہونے کے بعد کفاءت فی الحریۃ باقی نہیں رہی۔ لہذا رسول علیہ السلام نے بریرہ کو اختیار دیدیا۔ یہ ہے طریق استدلال جسے قائلین بالکفاءۃ پیش کرتے ہیں۔ مگر ہماری تحقیق میں کفاءت کا اثبات اس حدیث سے بھی درست نہیں۔ بلکہ جو شخص بھی حر اور عبد میں تفریق کرسکتا ہے۔ حریت اور عبدیت کے فرق کو مدنظر رکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ لونڈی کو چونکہ اپنے نکاح کا کوئی ذاتی اختیار نہیں ہوتا بلکہ مالک جس شخص کے ساتھ چاہے اسکا نکاح کرسکتا ہے۔ اگرچہ لونڈی اس آدمی کے ساتھ نکاح پر راضی نہ ہو۔ لیکن حریت کے بعد اپنے تمام امور اور سارے معاملات میں صاحب اختیار ہو جانے کی وجہ سے شریعت نے اسے اختیار دیدیا کہ مالک کی ملکیت میں ہونے کی وجہ سے جس غیر اختیاری امر (نکاح) پر مجبور کی گئی تھی اس پر نظر ثانی کرلے۔ یہ ہے تخییر کی اصل وجہ۔ کفاءت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حافظ ابن قیمؒ نے بھی حکمت تخییر بیان کرتے ہوئے یہی لکھا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو سبل السلام"۔ یہ ہے ان دلائل کی حقیقت۔ جسے ناظرین کے سامنے میں نے نہایت اختصار کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ اسی طرح چند رطب ویابس آثار بھی ہیں۔ جنہیں میں بخوف طوالت ترک کردیتا ہوں۔ اب ہم ذیل میں نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے عملی نمونے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے عملی کارنامے

| اسالار قافلۂ امت | سرور عالم |

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی سگی پھوپھی زاد بہن زینب بنت جحش خاندان بنی اسد بن خزیمہ کی عزت اور رفعت شان کا کون منکر ہوسکتا ہے مگر آنحضور علیہ السلام نے زینب کا نکاح زید جیسے غلام سے کر دیا تھا۔ کہاں ہے کفاءت فی الحریۃ"۔

(۲) فاطمہ بنت قیس قرشیہ فہریہ کو دیکھو خاندان قریش سے تعلق رکھنے کے باوجود آنحضور علیہ السلام ہی کے مشورے سے اسامہ بن زید جیسے غلام زادہ سے نکاح کرتی ہیں۔

(۳) عرب کے مشہور و معروف قبیلہ بنی بیاضہ کو کون نہیں جانتا مگر آنحضور علیہ السلام نے ابو ہند حجام کے لئے ان کے یہاں شادی کا پیغام بھیجا۔

(۴) عبد الرحمٰن بن عوف کی جلالت شان اور خاندانی شہرت سے کون نہیں واقف۔ مگر آپ کی بہن ام اخت عوف

اطاعت رسول (علیہ السلام)

اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

جو شخص قرآن مجید کو بغور پڑھتا ہے وہ اس نتیجے پر ضرور پہنچتا ہے کہ قرآنی تعلیم میں بعد اطاعت خدا، اطاعت رسول سب سے مقدم ہے۔ علمائے اصول کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ اللہ کے حکم کی دلیل اللہ کی الوہیت ہے اور رسول کے حکم کی دلیل اس کی رسالت ہے۔ یہ دونو اطاعتیں کسی اور اطاعت پر متفرع نہیں ہیں۔ اسی لئے ان دو شخصیتوں پر حکم کی دلیل کا سوال وارد نہیں ہو سکتا ان کے سوا ہر ایک آمر، حاکم اور مجتہد وغیرہ پر سوال وارد ہو سکتا ہے۔ متقدمین اہل قرآن نے اطاعت رسول سے انکار کیا۔ جہاں قرآن میں اس کا ذکر آیا وہاں انہوں نے رسول سے مراد قرآن لیا اور واؤ کو عطف تفسیری قرار دیا۔ یعنی اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے معنی انہوں نے یوں کئے کہ پیروی کرو اللہ کی یعنی قرآن کی اور بس۔ چونکہ ایک بلیغ کلام کی ایسی تفسیر کرنی اس کی تحریف کرنے کے برابر ہے اور اطاعت رسول کو بحکم خدا مستقل ماننا بھی ان لوگوں (منکرین حدیث) کو ناگوار ہے۔ اسلئے متاخرین اہل قرآن[1] نے ایک نئی صورت پیدا کی ہے۔ یعنی رسول سے مراد مرکز امت ہے جو رسول کے انتقال کے بعد بشکل حکام وقت برابر منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔

مولانا حافظ اسلم جیراجپوری (جدید اہل القرآن) کا ایک جامع مضمون رسالہ "جامعہ" دہلی بابت اپریل سنہ رواں میں نکلا ہے جو اس مطلب کو واضح الفاظ میں بتلانے کیلئے کافی ہے۔ جسکے حصص نمبروار ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

(۱) "**رسالت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں تھیں۔ (۱) پیغمبری۔ یعنی پیغام الٰہی کو لوگوں کے پاس بے کم و کاست پہنچا دینا۔ اس حیثیت سے آپ کی تصدیق کرنا اور آپ کے اوپر ایمان لانا فرض کیا گیا۔ (۲) امامت۔ یعنی امت کا انتظام، اُس کی شیرازہ بندی، اُن کے باہمی قضایا کے فیصلے، تدبیر مہمات۔ جنگ و صلح وغیرہ اجتماعی امور میں ان کی قیادت اور قائم مقامی وغیرہ۔ اس حیثیت سے بھی آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری لازم کی گئی۔

پہلی حیثیت یعنی پیغمبری کے لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی سے مشورہ لینے کا حکم نہ تھا بلکہ فریضہ تبلیغ اللہ کی طرف سے آپ کے ذمہ لازم کر دیا گیا تھا۔

یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (۵/۱۰) اے رسول جو تجھ پر اتارا گیا ہے اُس کو پہنچا دے اور اگر تو نے نہ کیا تو اللہ کے پیغام کی تبلیغ نہیں کی۔

لیکن بحیثیت امام لوگوں سے مشورہ لینے کیلئے مامور تھے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ (۴/۳) اور امر (حکومت) میں ان سے مشورہ لیا کرو۔

(نمبر ۲) "یہ امامتِ کبریٰ جو آپ کی ذات سے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی و صلاح و فلاح کے لئے قائم ہوئی قیامت تک مستمر ہے۔ جو آپ کے لئے جانشینوں کے ذریعہ سے ہمیشہ رہنی چاہئے۔"

(نمبر ۳) "قرآن میں جو احکام رسول کی اطاعت کے لئے ہیں وہ آپ کی ذات اور زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ منصب امامت کے لئے ہیں جس میں آپ کے خلفاء بھی داخل ہیں۔

یہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (۵/۴) اور جو رسول کی اطاعت کریگا اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

(نمبر ۴) خلفاء رسول کی اطاعت اللہ اور رسول دونوں کی اطاعت ہے۔ چنانچہ مرکز کے لئے یہی لفظ قرآن نے استعمال کیا ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (۸/۲) اے مومنو! اطاعت کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اور اس سے منہ نہ موڑو جس حال میں کہ تم سُن رہے ہو۔ اس آیت میں "عنہ" کی ضمیر مفرد ہے۔ جس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ "اللہ و رسول" دونوں سے ایک ہی شے مراد ہے یعنی مرکز۔ ورنہ قاعدہ کے مطابق یہاں "عنہما" ہونا چاہئے تھا۔ اور "جس حال میں کہ تم سُن رہے ہو" کی قید سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ اطاعت بالمشافہہ ہے۔ اور عربی میں اطاعت کے معنی ہی ہیں زندہ کی فرمانبرداری۔

(نمبر ۵) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ (۸/۳) اے مومنو! اللہ و رسول کی بات مانو جب وہ تم کو ایسے کلام کے لئے بلائے جس میں تمہاری زندگی ہو۔

یہاں بھی "دعا" کا صیغہ مفرد ہی اللہ و رسول دونوں کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ اور یہ حکم بھی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے جو آپ کے تمام آنے والے خلفاء پر مشتمل ہے۔

(نمبر ۶) الغرض بیسیوں آیات ہیں جن میں "اللہ و رسول"

[1] ہر شخص جو حدیث کو حجیت شرعی نہیں مانتا اور قرآن ہی پر اکتفا کرتا ہے وہ بقول مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن ہے۔ اسی اصطلاح کے ماتحت ہم بھی ایسے لوگوں کو اہل قرآن لکھتے ہیں جو درحقیقت ان کے لئے عرفت کا لفظ ہے جیسے اہل الانجیل وغیرہ اس سے ان کی توہین مقصود نہیں۔ منہ

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی از جہلم)

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کریم نے سورہ یوسف کے پیرایہ میں ایک طرف نہایت ہی لطیف و دلفریب طریقہ سے صحابہ کو ان کا شاندار و زریں مستقبل دکھا دیا اور کفار و معاندین اسلام کی ہزیمت و تنزل و انحطاط اور زوال و اقتدار کا یقین دلا دیا۔ اُدھر دوسری جانب یہ ظاہر کر دیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل یوسف ہونگے۔ ان کو بھی اسی قسم کے واقعات پیش آئیں گے جس طرح حضرت یوسف کو پیش آئے۔ ان کے لئے بھی ہجرت ہی میں کامیابی ہے اور حقیقت میں یہی وہ نکتہ ہے جس کے باعث قصہ یوسف کو احسن القصص فرمایا گیا۔ گویا دراصل یوسف کے واقعات زندگی کی صورت میں خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آئندہ حالات پیشین گوئی کے طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ قارئین کرام کی مزید دلچسپی اور مزید لطف کی خاطر دونوں حضرات علیہما السلام کے موٹے موٹے وقائع زندگی بیان کئے جائیں۔

(۱) آپ نے خواب دیکھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ وعدہ خداوندی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا کہ بنی اسرائیل کو حکومت ملیگی، وہ ان کے ذریعہ سے معرض ظہور میں آنے والا ہے، اور آپ بنی اسرائیل میں ایک انقلاب پیدا کرینگے۔ تاکہ یہ لوگ حکومت میں دخیل ہوکر بعد میں حاکم بن جائیں۔ بھائیوں کو ان کی اس ترقی سے غصہ پیدا ہؤا اور از راہ حسد و عداوت انکو گھر سے نکال دیا۔ (۲) کنوئیں میں تین دن تک رہے۔ (۳) کئی سال تک زندان میں رہے۔ (۴) جب مصر میں قحط نمودار ہؤا تو ان کے بھائی غلہ لینے کے لئے کنعان سے مصر گئے۔ (۵) اشتداد قحط کے باعث برادران یوسف غلہ لینے کے واسطے مصری دربار میں حاضر ہوئے۔ (۶) بھائیوں نے انجام کار پہچان کر آپ سے معافی کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ یعنی تم پر کوئی مواخذہ نہیں خدا تعالیٰ تم کو بخش دے وہ ارحم الراحمین ہے۔ (۷) والدین نے بھی آپ کی عظمت و جلال کا اقرار کیا۔ (۸) آپ نے کنعان کو چھوڑا۔ اور مصر میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں آپ کا خواب درست ثابت ہؤا۔ حکومت میں حصہ مل گیا اور بنی اسرائیل بھی دخیل ہوگئے۔

اب اسکے بالمقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوادث حیات طیبہ ملاحظہ ہوں۔ جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں:-

(۱) جب آپ کو خدا نے مبعوث کیا باآنگ دہل خدا واحد کی غلامی کی طرف آپ دعوت دینے لگے اور اصنام و طواغیت کی تذلیل کرنے لگے جو اہل مکہ کے معبودان باطل تھے تو آپ کی اس ترقی کو قریش نہ دیکھ سکے اور اہل مکہ نے متفقہ طور پر آپ کو ہجرت پر مجبور کیا۔ ورنہ مکہ سے زیادہ عزیز آپ کے نزدیک کوئی مقام نہ تھا۔ (۲) آپ غار ثور میں تین دن تک مقیم رہے جب آپ مکہ سے مدینہ کی جانب روانہ ہوئے۔ (۳) جب آپ نے شرک و بت پرستی کی بے حد مذمت کی تو مشرکین مکہ کا پیمانہ صبر چھلک گیا۔ بیت اللہ میں جمع ہوکر سب نے آپ سے تقاطع کا فیصلہ کیا۔ عہدنامہ پر دستخط ہوئے اور اس قرطاس کو بیت اللہ میں آویزاں کیا گیا۔ ہر قسم کے تعلقات آپ سے ممنوع قرار دیئے اور آپ کئی سال تک ابن ابی شعب کی گھاٹی میں قید بے زنجیر رہے۔ (۴) مدینہ میں آپ کی تشریف آوری کے بعد مکہ میں امساک باراں کے باعث قحط نمودار ہؤا۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یا محمد انك تامرنا بصلة الرحم فادع اللّٰہ لنا۔ یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ہم کو صلہ رحم کا حکم دیا کرتے ہو۔ اب جناب الٰہی میں ہمارے لئے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی نزول باراں سے اہل مکہ کا قحط دور ہوگیا (۵) نجد کا شہر جو مکہ میں غلہ بہم پہنچایا کرتا تھا اور اس لحاظ سے وہ مکہ کی منڈی تھی۔ اس کے ناظم حضرت ثمامہ بن اثال مسلمان ہوگئے۔ کفار کے ہاتھ غلہ بیچنا بند کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ مکہ میں قحط پڑ گیا۔ اہل مکہ کا ایک وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر طالب امداد ہؤا۔ آپ نے ثمامہ کو خط ارسال فرمایا اور انہوں نے غلہ فروخت کرنا شروع کر دیا۔ (۶) فتح مکہ کے دن اُن لوگوں نے آپ سے معافی طلب کی۔ آپ نے فرمایا میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (۷) آپ کے والدین فوت ہو چکے تھے۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضؓ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوگئے اور آپ کی رفعت شان کے اقراری ہوئے آپ نے فرمایا العتہ صنوابیہ (۸) آپ نے مکہ سے ہجرت اختیار کی اور مدینہ کو نشیمن نبوت قرار دیا۔ وہاں کی زندگی روز روشن کی طرح دنیا کے سامنے ہے جو کسی دلیل و برہان کی محتاج نہیں۔

اس قدر ضروری تفصیل کے بعد اب ہم دوبارہ قصہ یوسفؑ پر دوسری حیثیت سے نظر ڈالتے ہیں اور اس کے بعض نتائج مہمہ کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کا داخلہ مصر میں غلامانہ حیثیت سے ہوتا ہے عزیز مصر کے گھر میں کچھ مدت اسی رنگ میں بسر ہوتی ہے یہاں تک کہ عزیز مصر کی بیوی کا مشہور واقعہ ہوتا ہے خاتون عزیز کے عشوہ و ناز جب ناکام ثابت ہوتے ہیں تو ہیبت و سطوت سے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو رام کرنا چاہتی ہے، زندان کی خوفناک زندگی سے ڈراتی ہے، ضیاع عزت و بربادی ناموس حیات کا خوف دلاتی ہے کہ کسی طریق سے وہ اسکے دام تزویر میں پھنس جائیں۔ بایں ہمہ حضرت یوسفؑ ٹس سے مس نہ ہوئے خوبصورت خاتون کہتی ہے لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ

رسالت سے متصل بیک وقت نہیں ہے۔ اس لئے امیں وہ زور نہیں ہے جو آنحضرت صلعم کی امامت کبریٰ میں ہے پس آپ سے یہ سوال ہے کہ امامت صدیقی یا فاروقی یا ان کے بعد کی اماموں کو امامت رسالت سے کیا نسبت ہے؟ کیا بعد کی امامتیں امامت اولیٰ کی تابع ہیں یا اپنی اپنی جگہ پر مستقل ہیں۔ مسلمانوں کا مذہب تو آپ کو معلوم ہوگا اس کا تو ذکر نہیں۔ ہاں آپ ہی بتائیں کہ نمبر ۹ میں جو لکھا ہے کہ

ان امرا کا کوئی فیصلہ قرآن کے خلاف معلوم ہو تو مرکز کی طرف رجوع کرنا ہوگا جو فوراً فیصلہ کر دیگا۔

اس پر سوال یہ ہے کہ اگر آج کا مرکز ایسا فیصلہ کرے جو مرکز اول کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں۔ کیا دونوں فیصلوں کو برابر سمجھیں یا مرکز اول کے فیصلے کو ترجیح دیں۔ برابر سمجھنا تو صحیح عقیدے کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں امامت رسالت کے ساتھ متصل تھی مگر یہاں نہیں ہے۔ باوجود اسکے دونو کو برابر سمجھنا توہین رسالت کے مترادف ہے۔ اگر مرکز اول کو ترجیح دیں جیسا کہ جملہ اہل اسلام کا مذہب ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ آج کا مرکز پہلے مرکز سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ماتحت عدالتیں ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) سے رکھتی ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک بھی یہ اصول صحیح ہے تو ہم ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ماعز اسلمی کی بابت صحیح روایات میں ملتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس کو زنا کی سزا میں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ قرآن شریف میں یہ سزا نہیں ہے اگر آج کے مرکز کو یہی واقعہ پیش آجائے اور ماتحت عدالتیں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ لیکن اس کی اپیل مرکز میں آئے جہاں آپ (حافظ صاحب) مع اپنے ہم خیالوں کے منصب مرکزیت پر فائز ہوں اور فیصلہ کریں کہ اس قسم کے جرم کی سزا سنگساری نہیں ہے اور فریق ثانی کا وکیل مرکز اول کا فیصلہ آپ کے سامنے پیش کرے تو آپ بحیثیت اعلےٰ حاکم کیا فیصلہ دینگے؟ کیا اپنے ہی فیصلے پر اڑے رہینگے یا مرکز اول کے سامنے جھک جائینگے؟

ع حافظ! تجھے خدا کی قسم تو ہو تو کیا کرے

نمبر ۶ میں آپ نے لکھا ہے کہ "اللہ و رسول کا لفظ مرکز کے معنی میں مستعمل ہوا ہے" اور اس کی تشریح آگے چل کر یوں کی ہے کہ اجتماعی لحاظ سے مرکز ہی کی اطاعت کو قرآن اللہ اور رسول کی اطاعت قرار دیتا ہے۔ بشرطیکہ مرکز قرآن کے مطابق ہو۔

سوال یہ شرط جو آپ نے مرکز کے لئے لگائی ہے۔ اگر مرکز اول کے لئے بھی ہے اور اس کے بعد آنے والے سب مرکزوں کے لئے بھی تو سوال یہ ہے کہ مرکز اول یعنی رسول بحالت حیات کوئی حکم دیں اور وہ ہماری نظر میں قرآن کے لفظوں میں نہ ملتا ہو تو اسکی بابت اسکی تعمیل کے لئے ہمیں کیا حکم ہے؟ کیا ہم اپنے علم کو حوالۂ مرکز کریں یا علم حاصل کرکے عمل کریں۔ اگر شق ثانی ہے تو اس آیت کے کیا معنی ہونگے:-

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ

اس میں صیغہ نُھُوا فعل ماضی کی شکل میں لایا گیا ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس سے پہلے نہی وارد ہو چکی تھی۔ جس کی یہ حکایت ہے۔ اگر وارد ہو چکی تھی تو اس کا حوالہ کیا ہے اگر نہیں ہوئی تھی تو اس کی عدم تعمیل پر خفگی کیوں ہے۔

بہرحال آپ کے مرکز کے لئے یہ ایک مرکزی بحث ہے ہاں یہ بھی فرمائیے کہ پچھلے مرکز جتنے بھی ہیں ان کو بھی قرآن کی تعلیم ملحوظ رکھنے کا حکم ہے؟ اگر ہے تو اس کا فیصلہ کون کریگا کہ مرکز کہتا ہے کہ میں حکم ٹھیک دے رہا ہوں دوسرے ماتحت اس کو ٹھیک نہیں مانتے۔ کیا زمانہ خلافت میں ایسے واقعات آپ کے علم میں ہوئے ہیں یا نہیں کہ خلیفہ کے حکم کو مخالف نصوص سمجھا گیا اور اس مخالفت کے واسطے مرکز اول کو دلیل میں پیش کیا گیا۔ جب خلیفہ نے بھی اپنا فیصلہ مرکز اول کے خلاف سمجھا تو اپنا حکم واپس لے لیا۔ مہربانی کرکے آپ بھی کھلے لفظوں میں ہم کو اطلاع دیجئے کہ جملہ مراکز لاحقہ مرکز اول کے اسی طرح محتاج ہیں۔ جس طرح ماتحت عدالتیں عدالت عالیہ کی محتاج ہیں اس لئے اس کا نام اسوۂ حسنہ رکھا گیا ہے اور یہ معزز لقب (اسوہ حسنہ) کسی پچھلے مرکز کے واسطے نہیں۔

پس حافظ صاحب! اس معزز لقب (اسوۂ حسنہ) کے ساتھ موصوف مرکز کو تمام مراکز کے لئے مرجع قرار دیں تو ہم خوشی میں ترنم کرتے ہوئے آپکو یہ شعر سنائینگے کہ ؎

شکر للہ میان من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں سجدۂ شکرانہ زدند

نمبر ۳ میں آپ لکھتے ہیں:-

قرآن میں جو احکام رسول کی اطاعت کے لئے ہیں وہ آپ کی ذات اور زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ منصب امامت کے لئے ہیں۔

یہ عبارت بھی اپنے اندر اغلاق رکھنے کی وجہ سے تشنۂ تشریح ہے۔ کیونکہ منصب امامت آپ کے نزدیک منصب انتظام کا نام ہے۔ اس لئے آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہم لوگ اس امر کے بھی مکلف ہیں یا نہیں کہ نماز روزہ وغیرہ افعال شرعیہ بطریق مسنون ادا کریں۔ اگر مکلف ہیں تو رسول کی کس حیثیت کے ماتحت ہیں۔ رسالت کی حیثیت کے ماتحت تو ہو نہیں سکتے کیونکہ وہ انتظام میں بدل گئی ہے اور جب تک وہ بدلی نہ تھی تب بھی بقول آپ کے محض تبلیغ احکام کے متعلق تھی۔ ملاحظہ ہو نمبر اول۔

پھر یہ اتباع سنت کا مسئلہ کس ذیل میں آسکتا ہے رسول کی دونو حیثیتیں تو نہ زندگی میں اس کی متحمل ہیں نہ بعد انتقال۔ اس کا حل کرنا بھی آپ جیسے ذی فہم کا کام ہے۔ جس کا اپنا قول اور مذہب یہ ہے کہ

تعلیم کتاب کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ رسول اس کے احکام پر عمل کرکے دکھا دے تاکہ امت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (تمہارے لئے رسول اللہ کے اندر اچھا نمونہ ہے) چنانچہ ہمارے رسول نے جملہ احکام قرآنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ پر عمل کرکے دکھلا دیا اور مسلمان اسی نمونہ پر عمل کرنے لگے یہ اسوۂ حسنہ امت کے پاس عمل متواتر کی شکل میں موجود ہے۔ جس کے مطابق رسول اللہ کے عہد سے نسلاً بعد نسلاً وہ عمل کرتی چلی آتی ہے۔ اس لئے

کا لفظ مرکز کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اجتماعی لحاظ سے مرکز کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت ہے :

(نمبر ۷) **دستور العمل** | جس طرح امت اسلامیہ کی انفرادی زندگی کی اصلاح کے لئے قرآن اتارا گیا ہے۔ اسی طرح اُس کی اجتماعی زندگی کا بھی دستور العمل وہی ہے وہ ایسی کامل کتاب ہے کہ ہر زمان و مکان اور ہر ماحول میں افراد کی ہدایت اور ملت کی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے جہاں ہر شخص کو ہدایت کی گئی ہے کہ قرآن کی پیروی کرے وہاں مرکز کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ قرآن ہی کے مطابق لوگوں کے درمیان حکومت کرے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ (۱۰۵/۴)

ہم نے تیرے اوپر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے، کہ جو کچھ اللہ تجھ کو سمجھائے اُس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کر:

قرآن کے سوا کسی دوسرے کی طرف رجوع کرنے کی ممانعت کی گئی :

(نمبر ۸) شدید تاکید کی گئی کہ مرکز کو قرآنی تعلیمات سے ذرا بھی غفلت روا نہیں ہے اور نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ اس پر کاربند رہنا چاہیئے۔

فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ وَٱحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَنۢ بَعْضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيْكَ (۴۹/۵)

اور یہ کہ تو فیصلے کر اُن کے درمیان اسی کے مطابق جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جا۔ اور احتیاط رکھ کہ اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے وہ تجھ کو ہٹا کر فتنہ میں نہ ڈال دیں:

(نمبر ۹) **اطاعت** | یہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ قرآن سوائے اللہ کے کسی دوسرے کی اطاعت کا حکم نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ والدین کا بھی جہاں ذکر کیا ہے اُن کے ساتھ سلوک اور احسان ہی کی وصیت فرمائی ہے اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے۔ دینی اطاعت خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی صرف اکیلے اللہ کی ہے۔ انفرادی لحاظ سے قرآن کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اجتماعی لحاظ سے مرکز کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ جبتک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے اُن کی اطاعت اللہ کی اطاعت تھی اور آپ کے بعد اس امامت کبریٰ پر آپ کے زندہ جانشینوں کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ جن کا فریضہ یہ ہے کہ کتاب الٰہی کے مطابق احکام نافذ کریں اور امت کے منتخبہ افراد کو مشاورت کے لئے ساتھ رکھیں۔ یہ احکام قطعی اور حتمی ہونگے۔ جن سے سرتابی کرنے والا اللہ اور رسول کا دشمن ہوگا "

(جامعہ دہلی بابت اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث | ہم نے حافظ صاحب کا مضمون الگ الگ حصوں میں بانٹ دیا ہے تاکہ ناظرین کو جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی ہم کہہ آئے ہیں کہ حافظ صاحب جیراجپوری کا اصل مقصد یہ ہے کہ حدیث رسول حجت شرعیہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے اس اجتماعی عقیدے کے ابطال کے لئے حافظ صاحب کا سارا زور خرچ ہوا ہے چونکہ یہ اجماعی عقیدہ اپنے اندر پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوطی رکھتا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب کو اس مشکل کام میں بڑی زحمت اٹھانی پڑی ہے۔ باوجود اختلاف رائے ہمیں حافظ صاحب کی زحمت کشی پر بڑا ترس آیا۔ خاصکر اس لئے کہ آپ نے اس مضمون میں ایسے لوگوں کا اتباع کیا ہے جو علوم شرعیہ اور علوم عقلیہ سے واقف نہ تھے۔ وہ اپنی نلوا قفیت میں جو چاہتے تھے کہہ جاتے تھے اور ان کے اتباع ان کی طرف سے یہ میٹھی سی معذرت کر دیتے تھے کہ خواجہ صاحب خاصان بارگاہ الٰہی کی طرح رسمی تعلیم و تعلم کے منت کش نہ تھے ۔ مگر حافظ صاحب جیراجپوری تو ایک علمی خاندان کے ممبر اور ایک برگزیدہ عالم کے خلف رشید ہیں۔ اس لئے اگر آپ ایسی تقلید یا اتباع کرینگے تو خطاب خداوندی لَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ ٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔ آپ کی طرف متوجہ ہوگا۔

اب ہم ترتیب وار ان نمبروں کا جواب عرض کرتے ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں تسلیم کی ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر اول۔

حیثیت رسالت کو تو آپ نے آنحضرت کی زندگی تک محدود رکھا۔ اور حلقۂ عمل (بلا مشورہ) مستقل منفرد قرار دیا۔ مگر امامت کبریٰ کو مستمر رکھا۔ ملاحظہ ہو نمبر دوم۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آنحضرت کو جو امامت کبریٰ کا درجہ ملا ہے اس میں رسالت کو دخل ہے یا نہیں؟ یعنی یہ امامت کبریٰ رسالت سے متاثر ہے یا انسانی اجزا "حیوان ناطق" کی طرح ہر ایک جزء دوسرے سے الگ ہے۔ بالفاظ دیگر رسالت اس امامت کبریٰ کے لئے واسطہ فی الثبوت ہے یا واسطہ فی العروض یا سفیر محض؟

ہم اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی امامت کبریٰ بلکہ جملہ اوصاف رسالت پر متفرع ہیں یعنی رسالت آپ کے جملہ اوصاف کے لئے واسطہ فی الثبوت تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے :-

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۔

نیز فرمایا :-

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۔

یہ جملہ القاب أَرْسَلْنَا سے تعلق رکھتے ہیں۔ رسالت ان کے لئے واسطہ فی الثبوت ہے۔ اور یہ امر طلباء پر مخفی نہیں ہے کہ واسطہ فی الثبوت میں دو حرکتیں ہوتی ہیں۔ ایک دوسری سے مستفید اور وہ دو حرکتیں بیک وقت ہوتی ہیں ـــــ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم کی امامت کبریٰ کیلئے آپکی رسالت مؤثر اور متصل بیک وقت ہے،

سوال قابل غور | چونکہ افراد امت کی امامت کبریٰ

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۷} مسلمان مذہب اسلام کو حقیقت و انصاف سمجھتے ہیں۔ مگر برعکس اس کے ان کا خیال ہے کہ کوئی مسلم محنت و مشقت سے دولت جمع کرتا ہے اس کا باپ اور اولاد بھی ہوتے ہیں۔ اچانک مر جاتا ہے تو اس کی اولاد لاوارث ہو جاتی ہے۔

(احمد اللہ امام مسجد۔ از سری نگر کشمیر)

ج نمبر ۱۳۷} ہم نے جو سوال پر غور کیا تو یہ سمجھ میں آیا کہ زید ایک مال دار شخص تھا جو مر گیا اور اسکے وارثوں میں اس کا باپ اور اولاد زندہ ہیں صورت مرقومہ میں باپ کو چھٹا حصہ الباقی متوفی کی اولاد کو ملیگا۔ اس کے سوا اگر مطلب کچھ اور ہے تو واضح الفاظ میں بیان کرکے جواب لیں۔

س نمبر ۱۳۸} بت پرست اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں مسلمان ہم پر ملامت کرتے ہیں کہ ایک پتھر کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ لوگ آپ بھی ایک پتھر جس کا نام حجر الاسود ہے اس کا طواف بھی کرتے ہیں اور بوسہ بھی دیتے ہیں (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۸} عبادت کا مفہوم سب جانتے ہیں کہ اپنے آپ کو معبود کے سامنے نہایت ذلیل اور عاجزانہ حالت میں پیش کرے اس کے برعکس معبود کو سب سے بلند بڑا طاقت ور، حاجت روا، مشکل کشا سمجھے یہ ہے عبادت۔ انہی معنی سے قرآن مجید نے ہم کو ایاك نعبد و ایاك نستعین سکھایا ہے۔ جو شخص ان اوصاف سے موصوف کسی غیر خدا کو سمجھتا ہے وہ مشرک ہے۔ ہم حجر اسود کو ایسا نہیں سمجھتے بلکہ کھلے الفاظ میں کہتے ہیں انك حجر لا تنفع ولا تضر یعنی تو ایک پتھر ہی ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان (قول خلیفہ ثانی) ہم مسلمانوں پر حجر اسود کی عبادت کا الزام قطعاً غلط ہے۔ برخلاف اسکے ہندو لوگ اپنے معبودوں کو وہی درجہ دیتے ہیں جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ شوجی کے لنگ (ذکر) کی بھی وہی تعظیم کرتے ہیں جو صرف معبود حقیقی کا حق ہے۔ لہٰذا وہ لوگ کھلم کھلا مشرک ہیں۔

س نمبر ۱۳۹} ایک دیوبندی مولوی جو مذہب اہل حدیث پر زور شور سے حملہ کر رہے ہیں۔ اپنے وعظ میں بعد نماز جمعہ کہتے ہیں کہ لوگو جو یہ نام نہاد اہل حدیث زمانہ حال کے ہیں یہ جماعت سنت کو بدعت قرار دیتے ہیں اور بدعت کو سنت قرار دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ تراویح بیس رکعت سنت نبوی ہے، سنت خلفاء راشدین ہے اس کو بدعت تسلیم کرتے ہیں۔ باوجودیکہ علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین ہے۔ اب جو حدیث عائشہ آٹھ رکعات کی وارد ہوئی ہے اس کا جواب ہمارے ہاں یہ ہے کہ حدیث صحیح میں ام المومنین ام سلمہ کی روایت ہے کہ آنحضور علیہ السلام رمضان شریف میں اس سے زیادہ عبادت کرتے تھے“ کیا جواب ہے؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۹} بیس رکعت تراویح کا ثبوت "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت میں "الجمعیۃ" دہلی سے بھی طلب کیا گیا ہے۔ آج ان مولوی صاحب کو بھی وہی جواب دیا جاتا ہے (ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین) ہمیں تو کتب حدیث میں بیس رکعت تراویح مسنونہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ ہم ان مولوی صاحب کے مشکور ہونگے اگر بیس رکعت کا ثبوت دکھا دیں۔

اہل حدیث کو بدعتی کہنا تو اپنی خفگی کا اظہار ہے۔ اہل حدیث اگر اہل بدعت ہوتے تو آج مزارات اور قبوں کی آمدنی سے مزے اڑاتے۔

س نمبر ۱۴۰} یہ جو زمانہ حال کے نام نہاد اہل حدیث ہیں یہ لوگ یقیناً بدعتی ہیں۔ نماز میں اپنے امام کے پیچھے جواب آیات دیتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں قاری بدون نماز قاری ہی کو جواب دیتا ہے (من قرأ منکم) جو یہ جواب امام کے پیچھے دیتے ہیں یہ کہیں ثابت ہی نہیں ہے! یہ لوگ ایسی ایسی بدعات کے خود مرتکب ہیں۔ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۴۰} حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے نماز میں سورہ الرحمان پڑھی تو فبای آلاء ربکما تکذبان پر صحابہ کو خاموش پاکر فرمایا کہ تم سے اچھا جواب تو جنوں نے دیا ہے۔ صحابہ کے عرض کرنے پر فرمایا کہ انہوں نے کہا تھا لا بشیئ من نعمتك ربنا نکذب فلك الحمد گویا یہ تعلیم تھی صحابہ کرام کو کہ تم بھی اسی طرح سوال قرآنی کا جواب دیا کرو۔ اسی واسطے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ قرآنی سوال (سورہ والتین وغیرہ) کا جواب دینا جائز ہے۔

س نمبر ۱۴۱} حدیث میں اتنا ہی وارد ہوا ہے کہ ایک مہینہ تک آنحضور علیہ السلام بعد از رکوع قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اسکے بعد یہ کہنا ثابت نہیں ہے آنحضور نے قنوت بعد از رکوع پڑھا ہوا ہو یہ اہل حدیث نہیں ہیں بلکہ آج سے ان کا نام اہل ہوا یاد رکھ لیں (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۴۱} مخالف بھی مانتا ہے کہ آنحضرت نے قنوت بعد الرکوع پڑھی اور جس کام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ سنت ہے تاوقتیکہ ممانعت کا حکم ثابت نہ ہو

س نمبر ۱۴۲} اور جو خطبہ جمعہ کا ترجمہ کرتے ہیں بالکل بے بنیاد ہے۔ حدیث میں یا قرون صحابہ میں کہیں یہ ثابت نہیں ہے جو لوگ جمعہ میں ان کے ساتھ نماز جمعہ میں شامل ہو جاتے ہیں اپنی نماز کو ضائع کر دیتے ہیں ان لوگوں کو اگر رہو یہ لوگ اہل ہوا ہیں اہل حدیث نہیں ہیں اور دعویٰ سے کہتا ہے کہ میں ان سب مسائل میں ان کا جھوٹا ہونا ثابت کر دونگا۔ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۴۲} حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت وعظ کیا کرتے تھے (یذکر الناس) اور نصیحت تب ہی ہوتی ہے جب سامعین سمجھیں۔ اگر غیر زبان مثلاً (عربی) میں خطبہ ہو تو پنجابی یا کشمیری بھی کہیں گے۔ ع

شوخ من ترکی است من ترکی نمے دانم

باقی جماعت کو برا کہنا یہ کوئی بات نہیں۔

فاصبر ان العاقبۃ للمتقین۔ الآیۃ

یہ یقینی ہے اور دینی ہے اور اس کی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے "

(تعلیمات قرآن مؤلفہ حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری ص۱۹۹)

اہلحدیث | یہ اسوۂ حسنہ جس کا اتباع اور پیروی کرنا بقول آپ کے بھی دین میں داخل بلکہ خود دین ہے۔ یہ رسول کی کس حیثیت سے تعلق رکھتا ہے۔ رسالت کا صیغہ تو تبلیغ احکام کا ہوا جو سوائے کتاب اللہ کے کسی دوسری چیز کو شامل نہیں۔ رہا دوسرا درجہ منصب امت وہ امراء کی طرف منتقل ہو کر انتظامی شکل میں آگیا۔

تیسری حیثیت رسول کی کونسی ہے جس سے اس کو وابستہ کیا جائے۔ مہربانی کر کے دقیق نظر سے غور کریں کیوں؟ ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا ست

نمبر چار میں آپ نے اللہ رسول کی اطاعت کو اصطلاحی مرکز کی اطاعت بتایا ہے۔ آیات قرآنیہ اس سے بھی اِبا (انکار) کرتی ہیں۔ اس نمبر میں آپ نے ضمیر مفرد سے استدلال کیا ہے۔ یہ بھی بہت کمزور ہے۔ ایسے موقع پر ضمیر مفرد محض مفرد نہیں ہوتی بلکہ ہر واحد مراد ہوتا ہے۔ آپ ایک ادیب بزرگ ہیں۔ اس لئے ادبی شہادت آپ کے لئے کافی ہوگی۔

امرأ القیس سفر میں مارا گیا۔ مارنے والے دو شخص تھے۔ جن کو اس نے کہا بھائیو! میرا ایک پیغام میرے وطن میں پہنچا دینا

یا بنتی امرأ القیس انّ اباکما

انہوں نے آکر بعد تلاش اس کی لڑکیوں کے سامنے یہ مصرع پڑھ دیا۔ لڑکیاں یہ پیغام سنتے ہی ان سے لپٹ گئیں کہ تم دونو ہی نے ہمارے باپ کو قتل کیا ہے۔ وہ بولے کیونکر؟ کہنے لگیں کہ اس مصرع سے ثابت ہوتا ہے جو ہمارے باپ نے ہم کو تمہاری معرفت پہنچایا ہے کیونکہ اس کا دوسرا مصرع یوں لگتا ہے۔

قد قتل و قاتلاہ اتاکما

معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ

اے امرأ القیس کی دو بیٹیو! تمہارا باپ (ترجمہ مصرع اول) قتل کیا گیا ہے اور اس کے دونو قاتل تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ (ترجمہ مصرع دوم)

جیوری نے جب تحقیق کیا تو وہی دونو شخص قاتل نکلے۔

میرا استشہاد دوسرے مصرع سے یوں ہے کہ قاتلاہ تثنیہ ہے اور اتاکما میں فعل واحد ہے آپ کے فرمانے کے مطابق اتیاکما چاہئے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہے کیا قاتل وہ دونوں نہ تھے؟ ضرور تھے۔

تعبیر کلام یوں ہے کہ

قاتلاہ اتی کل واحد منہما

اس قسم کی وحدت ضمیر سے مرجع کی وحدت مراد نہیں لی جاتی ایسا کہنا ایک ادیب کی شان سے بعید ہے۔ اگر پھر آپ ایسا کہیں گے یا اس پر زور دیجئے تو میں یہ شعر پڑھنے پر مجبور ہونگا ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

لیجئے اب میں آپ کی خاطر مانے لیتا ہوں کہ ضمیر عنہ رسول ہی کی طرف پھرتی ہے۔ چونکہ علم معقول کا یہ مسئلہ بڑا معقول ہے کہ

التزام اور لزوم میں فرق ہوتا ہے

کفار رسول اللہ سے بالالتزام تولی (روگردانی) کرتے تھے۔ جس کا ذکر ان لفظوں میں آیا ہے کہ

یَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ

مگر خدا کے قائل ہونے کی وجہ سے بالالتزام اس سے روگردان نہ تھے۔ لیکن ان کے عصیان رسالت سے خدا کا عصیان یا انکار لازم آتا تھا جس کو شریعت نے التزام کے برابر قرار دیکر اس پر کفر باللہ کا حکم لگایا ورنہ حقیقت میں وہ بالالتزام خدا کے منکر نہ تھے۔

ملاحظہ ہو آیت ذیل:۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۔

اس التزام اور لزوم میں فرق کی بنا پر ضمیر مفرد لائی گئی ہے۔ کیونکہ وہ بالالتزام ایک ہی سے منکر تھے۔ جس سے دوسرے کا انکار لازم آتا تھا

نمبر سات میں آپ نے دستور العمل لکھا ہے۔ اس میں بھی وہی تداخل بے جا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں۔

جہاں ہر شخص کو ہدایت کی گئی ہے کہ قرآن کی پیروی کرے وہاں مرکز کو بھی حکم کیا گیا ہے کہ قرآن ہی کے مطابق لوگوں کے درمیان حکومت کرے

مگر مرکز کیا ہے؟ بقول آپ کے

اللہ و رسول کا لفظ مرکز کے معنی میں مستعمل ہوا ہے "

نتیجہ کیا؟ یہی کہ اللہ جو اس مرکز کا جزو اعظم ہے آمر ہے اور بحیثیت مرکز مامور بھی یہی معنی ہیں ؎

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ
خود بر سر بازار خریدار بر آمد

حافظ صاحب! | آپ جتنی بھی کوشش کریں گے کہ لوگ حدیث اور سنت سے روگردان ہو کر مسلمان نہیں اتنی ہی غلطیاں آپ سے سرزد ہونگی۔ خطرہ ہے کہ کسی دن وہ آواز ہمارے سننے میں نہ آئے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے:۔

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۔

تمثیل | مولانا رومی مرحوم نے ایک حکایت لکھی ہے کہ چیل اور باز کے دو انڈے چیل کے نیچے رکھے گئے۔ دونوں سے بچے پیدا ہوئے پہلے تو دونو مل کر چہچہاتے رہے۔ آخر باز پر اثر پدری نے غلبہ کیا تو چیل کا گھونسلا چھوڑ کر جنگل میں جا کر شکار کرنے لگا۔

مولانا اسلم جیراجپوری سے امید ہے کہ وہ بھی مولانا روم کی حکایت پر غور کر کے کسی نہ کسی دن اپنے والد مرحوم کی دعاؤں کا اثر بازیت کی شکل میں دکھائیں گے ؎

کشش ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آہی جائینگے
ہمیں پرواہ نہیں گر ہم سے وہ کچھ تن کے بیٹھے ہیں

(نوٹ) مضمون ہذا علیحدہ بھی مل سکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں ایک آنے کا ٹکٹ ارسال کر کے دفتر اہلحدیث

ملکی مطلع

خلافت اسلامیہ سے دل لگی

مسلمانوں نے جب سے خلافت کے معنی سمجھنے میں غلطی کھائی ہے آئے دن اغیار کے کھلونے بن رہے ہیں۔ دراصل یہ غلطی ترکی حکومت سے چلی ہے۔ جنہوں نے باوجود خلافت کے غیر مستحق ہونے کے خلافت کا منصب اپنے لئے اختیار کر لیا۔ جس کا نتیجہ مسلمانان ہندوستان نے اپنے حق میں بدترین دیکھ لیا کہ سلطان ٹیپو کو خلافت ترکیہ کی طرف سے حکم آیا کہ لڑائی بند کردو۔ وہ بے چارہ غالب ہونے کے باوجود مغلوب ہو گیا۔ جس کا خمیازہ ہمارا ملک (ہندوستان) اب تک بھگت رہا ہے۔ تصریحات کلامیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت وہی ہے جو احکام شرعیہ کو نافذ کرے۔ کیونکہ خلیفہ ایک ذو اضافت لفظ ہے جس کا مضاف الیہ رسول ہے۔ پس اصل لفظ خلیفۃ الرسول سمجھنا چاہئے۔ یعنی نائب الرسول فی تنفیذ الاحکام الشرعیہ۔ مسلمانوں نے چونکہ خود خلافت کے معنی نہیں سمجھے۔ اس لئے اگر اغیار ان کو کھلونا بنائیں تو تعجب نہیں۔ چنانچہ حال ہی میں یہ گرم خبر آئی ہے کہ شاہ فاروق (والئ مصر) کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ ہم خوش ہیں اگر دنیا میں صحیح معنی میں کوئی خلیفۃ الرسول ہو۔ جو احکام شرعیہ کی تنفیذ پر قدرت رکھے بلکہ عملاً کرے۔

لطیفہ | خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین وغیرہ الفاظ مسلمانوں نے ایسے ذلیل کئے ہیں کہ ایک ایسا شخص بھی خلیفہ کہلانے لگ جاتا ہے۔ جسکو اگر پانچ روپے کا چپڑاسی بھی پکڑ کر کچہری میں لے جائے تو اس کو کوئی عذر نہ ہو۔ مگر اسکے اپنے گھر میں اُسے امیر المؤمنین کہتے کہتے اس کے اتباع کی زبان خشک ہو جاتی ہے ایسا کہنا دراصل ان الفاظ (خلیفہ اور امیر المومنین) ہی کی ہتک نہیں بلکہ اپنی بدتمیزی کا ثبوت بھی ہے۔

ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ دنیائے اسلام کے فرماں رواؤں میں خلیفہ بننے کی اہلیت اگر کسی میں ہے تو جلالت الملک ابن سعود میں ہے۔ جن کا مطمح نظر بوقت تنفیذ احکام شرعیہ ہے۔ کیا کسی مسلم کو اس سے انکار ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں چور کی سزا ہاتھ کاٹ ڈالنا مذکور ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کس ملک میں ہو رہا ہے؟ اس کا جواب یہی ملیگا کہ حجاز و نجد میں۔

مسلمانوں کو سب سے پہلے جو غلطی لگی وہ اصول حکومت سمجھنے میں لگی۔ یعنی بادشاہ کا لڑکا جو آج پیدا ہوا ہے وہ بادشاہ ہے۔ چاہے وہ بلوغت تک کسی حال میں رہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے دوسری غلطی خلیفہ کے معنی سمجھنے میں لگی۔ خلیفہ کا کام نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ نام دیکھا جاتا ہے۔ تیسری غلطی یہ لگی کہ خلیفہ خواہ کسی ملک کا حاکم ہو مگر ساری دنیائے اسلام کا خلیفہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ خلافت کے معنی میں سیاست داخل ہے اور سیاست میں حکومت۔

ایسی حالت میں شاہ فاروق ہو یا شاہ نجد۔ ہم ہندوستانیوں کے خلیفے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ان کی حکومت ہی ہم پر نہیں، ہم ان کے ٹیکس گذار نہیں، ہم ان کے حکم بردار نہیں۔ پھر خلافت کیسی! پس شاہ مصر کو خلیفہ بنا دینا دنیائے اسلام کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ چونکہ خود مسلمان اس غلطی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اس لئے برطانیہ یا اطالیہ اگر ان سے دل لگی کرے تو بجا ہے +

الفاروق۔ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کے حالات۔ از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث

امرتسر میں ضمنی انتخاب

گذشتہ انتخاب امرتسر کے لئے قیامت کا نمونہ تھا مسلمان تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ ہر گروہ اپنے اپنے امیدوار کا حامی تھا۔ خدا خدا کر کے وہ ختم ہوا اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کامیاب ہو گئے۔ ایک ناکام امیدوار (شیخ محمد صادق صاحب) کی عذرداری پر سارا انتخاب ناجائز قرار پایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انتخاب نئے سرے سے دوبارہ ہوگا۔

اب پھر وہی تینوں امیدوار کھڑے ہیں۔ ہم کسی امیدوار کے حق میں یا اس کے خلاف رائے نہیں دے سکتے۔ کیونکہ پہلی عذرداری امیدواروں کے کسی فعل کی وجہ سے منظور نہیں ہوئی بلکہ ایک ثالث بالخیر (مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب) کی ایک تقریر کی وجہ سے ہوئی۔ جس میں موصوف نے کہا تھا کہ فلاں امیدوار کو ووٹ دینا حرام ہے۔ بس اس فقرے کو ججوں نے قانونی رنگ دے کر انتخاب ناجائز قرار دیدیا۔ بلکہ شاہ صاحب موصوف سے چھ سال کے لئے حق رائے دہندگی بھی چھین لیا۔ جس کا نتیجہ امرتسر کی ساری مسلم آبادی کو بھگتنا پڑا یہی معنی ہیں

> کرے مونچھوں والا پکڑا جائے ڈاڑھی والا

ہاں ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ تینوں پارٹیاں اسلامی شرافت کا لحاظ رکھیں۔ انتخاب میں کامیابی قومی شرافت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

۵-مئی کی رات کو چوک کرہ سفید میں ایک انتخابی جلسہ کے دوران میں جو ہنگامہ ہوا اور جس میں لاٹھیوں اور بائیوں کا آزادانہ استعمال ہوا وہ مسلم قوم کے چہرے پر ایک بدنما سیاہ داغ کی طرح ہے۔ ڈاکٹر کچلو جو۔ کانگریس کے ٹکٹ پر کھڑے ہیں۔ اس لئے جملہ کانگریسی ہندو مسلم اور سکھ وغیرہ ان کی حمایت پر ہیں۔ چودھری افضل حق باوجود کانگریسی ہونے کے احرار کی طرف سے امیدوار کھڑے ہیں اور شیخ محمد صادق

متفرقات

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اخبار تنظیم مورخہ ۶-مئی میں میرے پاس آنے اور تفسیر کے متعلق گفتگو کرنے کا ذکر جو کیا ہے۔ اس میں بہت کچھ تحریف اور تبدیلی کی ہے۔ میں اس بات پر اصرار کرتا تھا اور کرتا ہوں کہ سلطان ابن سعود کے درباری فیصلے کو تسلیم کیا جائے۔ وہ ادھر نہ آئے۔ اصل جواب اس کا علیم خبیر کے سپرد کرتا ہوں۔ کبھی ضرورت ہوئی تو حالات و مقالات پبلک کے سامنے رکھ دونگا۔

الی اللہ المشتکیٰ۔

یاد رفتگان | مولوی داؤد صاحب غزنوی اپنی بیوی کی طویل علالت سے پریشان تھے۔ آخر بمشورہ اطباء اس کو کشمیر لے گئے۔ وہاں جاتے ہی مرحومہ فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مولوی عبدالغفور غزنوی کے بھائی مولوی عبدالاول مرحوم کی لڑکی تھی۔ مولوی داؤد صاحب نے علاج میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ آخر فرمان خداوندی لکل اجل کتاب نے اپنا اثر دکھایا۔

ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں (امرتسر میں پڑھا گیا) اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا

نوشتہ تقدیر | امرتسر شریف کٹرہ (؟) میں مکان شیخ عبدالرحمن عبدالرحیم ایک تیتری (پرندہ جانور) نے چند انڈے دئیے ہیں۔ جو رنگت میں مرغی مائل ہیں مگر لکیریں ان پر سفید ہیں۔ ایک انڈے پر صاف لکھا ہے

بسم اللہ یا اللہ یا اللہ

وفی کل شئی لہ آیۃ ٭ تدل علی انہ واحد

بہی خواہان اہلحدیث | اس کی توسیع اشاعت کے لئے حتی الامکان کوشش فرماتے رہیں۔

چند معروضات | خریداران اہلحدیث وجملہ ناظرین معروضات ذیل بغور ملاحظہ فرماکر عملی جامہ پہنائیں۔ ان سے طرفین کو فائدہ رہے گا۔

(۱) خط وکتابت کرتے وقت سب سے پہلے اپنا نام مقام اور مفصل پتہ اردو یا انگریزی میں تحریر کیا کریں۔ گجراتی، بنگالی یا کسی اور زبان میں جو عبارت تحریر ہوگی اس کی تعمیل نہیں ہوسکیگی۔

(۲) اگر ایک ہی دفعہ متعدد امور (شکایات، استفتا، فرمائش کتب وغیرہ) کے متعلق لکھنا ہو تو علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھنا چاہئے۔ ایک چٹھی میں سب کچھ لکھنے سے تعمیل میں تاخیر ہوجاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات کسی امر کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔ جو صاحب پوسٹ کارڈ ہی پر سب کچھ تحریر کرجاتے ہیں وہ خاص طور پر نوٹ کرر کھیں۔

(۳) ٹکٹ ارسال کرتے وقت کاغذ کے ساتھ چپکا دیا کریں۔ کھلے رہنے سے لفافہ کھولتے وقت گر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض احباب کاغذ پر پورا ٹکٹ چپکا دیتے ہیں۔ جس پر عموماً سیاہی کے داغ بھی پڑ جاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں صحیح ٹکٹ نکمے ہوجاتا ہے۔ نیز مستعمل ٹکٹ بھیجنا قانوناً و اخلاقاً ممنوع ہے۔ آٹھ آنہ سے زائد ٹکٹ بھیجتے وقت ۲ یا ۴ کے آنے چاہئیں۔

(۴) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت بیجا۔

درخواست دعا | خاکسار نے اس سال ایک عربی امتحان دیا ہے۔ ناظرین کامیابی کے لئے دعاء فرمائیں۔ راقم محمد ابوالاحسان۔ نکلسن روڈ لاہور

تفسیر ثنائی مکمل | کی ضرورت ہے۔ پہلے بھی کئی دفعہ ناظرین کی خدمت میں گذارش کی گئی کہ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ مجھے تفسیر ثنائی خرید دیں۔ مگر اب تک میری امید بر نہیں آئی۔ اب مکرر ملتمس ہوں کہ مجھے تفسیر مذکور کا از حد شوق ہے بوجہ مفلسی قیمتاً خرید نہیں سکتا لہذا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ مجھے تفسیر مذکور خرید دیں۔ (علی حسن خان آزاد مبلغ اسلام۔ قصبہ پرہندہ۔ ڈاک خانہ بیناپور۔ ضلع مظفرپور)

قبول اسلام | ہمارے گاؤں میں دو خاکروب مشرف باسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ (ولی محمد از بربار۔ ریاست کپورتھلہ)

دعائے صحت | میری والدہ مکرمہ عرصہ سے علیل ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ناظرین کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اللھم اشفھا بشفائک وداوھا بدوائک

راقم قاری احمد سعید۔ دار الاقامۃ رحمانیہ مدن پور شہر بنارس

ضرورت ملازمت | میرے ایک دوست جو علم حدیث وفقہ اصول معانی طب عربی فارسی میں کافی دسترس رکھتے ہیں۔ ملازمت کے خواہاں ہیں کسی مدرسہ میں مدرس کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

ولی محمد ساکن بربار۔ ڈاک خانہ بیگوال۔ ریاست کپورتھلہ

نسخہ درکار ہے | خاکسار کا بدن ہر وقت گرم رہتا ہے۔ غسل کرنے سے بھی افاقہ نہیں ہوتا۔ اطباء کرام مجھے کوئی نسخہ تحریر فرمائیں۔ مفصل کیفیت طلب کرنے پر تحریر کی جائیگی۔ (ولی محمد مذکور)

یاد رفتگان | (۱) میرا لڑکا عبدالخالق فوت ہوگیا۔ انا للہ! مولوی زین العابدین مکوی مظفرپوری از بارہ ضلع غازی پور۔

(۲) میرا ایک دوست رحم الٰہی ساکن راجن پور ضلع مظفرگڑھ فوت ہوگیا۔ انا للہ! قاضی عبدالغفور از رحیم یار خان

(۳) شیخ جتن ساکن فیض آباد جو ایک پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ انتقال کرگئے۔ راقم غلام محمد عرف گٹا۔ ساکن فیض آباد۔

(۴) میرے گھر لڑکا پیدا ہوکر دو دن بعد فوت ہوگیا۔ ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے نعم البدل عطا فرمائے۔ راقم محمد سلیمان ٹھیکیدار۔ موضع کمبہ ضلع فیروزپور

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

نوٹ:- باقی متفرقات صفحہ ۲۰ کالم ۳ پر دیکھیں۔

۴۴ (۵) مستری کرم الدین صاحب شالوم، جوالک ...

(۵۵۷)

اپنی ذات خاص کی حیثیت سے کمزور ہیں۔ غرض یہ اچھی خاصی تثلیث ہے۔ دیکھئے اس کا انجام بصورت توحید کس کے حق میں ہوگا اور پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔

مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ؕ

(نوٹ) یہ انتخاب ۱۴- مئی کو شروع ہوگا۔

ایران میں لغوی کانفرنس

یہ بات مسلم ہے کہ ایرانیوں کا دماغ اور ذہن بہت رسا ہوتا ہے۔ لیکن عرب کا مقولہ ذیل بھی صحیح ہے :-

"لکل جواد کبوۃ - لکل عالم جبوۃ"

ہر گھوڑا اگر تا ہے اور ہر عالم سے غلطی ہوتی ہے :

آج کل ایران میں یہ تحریک ہو رہی ہے کہ غیر فارسی الفاظ کو فارسی سے نکال دیا جائے۔ ہم ایرانیوں کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتے۔ لیکن اتنا مشورہ دے سکتے ہیں کہ آج ساری دنیا میں ایران کی شہرت شعرائے ایران کی وجہ سے ہے۔ جن میں شیخ سعدی، عرفی، نوری، صائب اور حافظ (رحمہم اللہ) خصوصاً قابل ذکر ہیں ایران کی تہذیب و تمدن کا اثر بیرون ایران اگر کچھ ہے تو وہ انہی حضرات کی تصنیفات کے باعث ہے پس ان کی تصنیفات کو دیکھ لیں کہ ان میں فارسی کے ساتھ عربی کے الفاظ کتنے ہیں۔ اگر ان کو نکال دیا جائے تو باقی جو کچھ بچے گا اس کی حیثیت وہی رہ جائیگی جو انسانی بدن سے دل و دماغ نکال ڈالنے کے بعد باقی بدن کی رہ جاتی ہے۔ پس اہالی ایران ذرا سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں ؛

وزیر اعظم پنجاب پر اقلیتوں کا اعتماد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

آنریبل میجر سردار سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب اور سردار صاحب سردار اجل سنگھ ایم ایل اے پارلیمنٹری سیکرٹری کے سفر لائل پور کے دوران میں وہاں کی خالصہ نیشنل پارٹی نے ان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں اس امر کا اعتراف کیا گیا کہ وزیر اعظم صاحب نے اپنے آپ کو عملاً اقلیتوں کا محافظ ثابت کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں گورنر کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی اُن دفعات کے استعمال کی نوبت نہیں آئی جو اقلیتوں کے حقوق کے متعلق ہیں۔ سپاسنامہ میں یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ مسلمانوں کی طرح سکھوں کی ایک زبردست اکثریت کو بھی وزیر اعظم صاحب پر اعتماد ہے۔ اس حقیقت کا اعلان کیا گیا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بعد یہ امتیاز سر ممدوح ہی کو حاصل ہے کہ ان کو سکھ، ہندو اور مسلمان اپنا مشترکہ لیڈر تسلیم کرتے ہیں۔ سپاسنامہ میں امید ظاہر کی گئی کہ آپ کے زیر سایہ پنجاب صحیح معنی میں "قومی" بنے گا۔ اور "قومی پنجاب" ہندوستان کو "قومی" اور "آزاد" بنانے میں کامیاب ہوگا۔

سر سکندر حیات خان صاحب نے جواب میں آخر الذکر نظریہ کی پورے زور سے تائید کی اور فرمایا کہ دوسرے صوبوں کی حکومتیں باتیں کرتی ہیں۔ مگر پنجاب کی حکومت عملی کام کرتی ہے۔ آپ نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ سکھ ہندو اور مسلمان حکومت پنجاب کی پشت پر ہیں۔ یہ حکومت زمینداروں کی ہے اور اگر سب مل کر محنت کریں تو یہاں زمینداروں ہی کی حکومت رہے گی۔

آنریبل ممدوح نے یقین دلایا کہ جب تک حکومت کے ساتھ ان کا تعلق ہے وہ کسی فرقہ کو بوجہ اکثریت کسی قلیل التعداد فرقے پر زیادتی کی اجازت نہیں دیں گے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ ہمیں صرف ایک نظریہ سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہاں حکومت نہ مسلمانوں کی ہے نہ سکھوں کی اور نہ ہندوؤں کی۔ صرف پنجابی زمینداروں کی حکومت ہے۔

(لاہور ۵- مئی ۱۹۳۸ء)

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

ریڈ کراس کے امتیازی نشانات کا استعمال معاہدہ جنیوا کے مطابق ممنوع ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سال رواں کے اولین حصہ میں حکومت ہند نے قانون تکمیل معاہدہ جنیوا مصدرہ ۱۹۳۶ء کے مطابق ریڈ کراس کے امتیازی نشانات کے محدود استعمال کے متعلق ہدایات نافذ کی تھیں۔ اب یہ مزید فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرخ زمین پر سفید صلیب کے نشان یا اسکی نقل کے استعمال کی ممانعت صرف تجارت یا کاروبار کی اغراض تک محدود ہے اور اس کا استعمال دیگر اغراض کے لئے ہو سکتا ہے۔ لیکن سفید زمین پر صلیب احمر کے نشان یا اس کی نقل کا استعمال ہر قسم کی غرض کے لئے ممنوع ہے۔ (لاہور ۷- مئی ۱۹۳۸ء)

استفتاء بھیجدیں | دار الافتاء دفتر ہذا میں ایک صاحب شیخ عبد الکریم نے سری نواس پور ضلع گولار سے بذریعہ منی آرڈر آٹھ آنے برائے غریب فنڈ روانہ کر کے کوپن پر تحریر کیا ہے کہ استفتاء بھیج چکا ہوں، جواب بھیجدیں اطلاعاً تحریر ہے کہ سائل کا منی آرڈر ثنائی برقی پریس کی معرفت ہمیں ملا ہے مگر استفتاء نہیں آیا۔ اسلئے استفتاء بھیج دیں۔

عام اطلاع | دفتر اخبار و دار الافتاء ایک جگہ ہے۔ مگر پریس دفتر ہذا سے فاصلہ پر ہے۔ اسلئے خط و کتابت کرنے والے پریس کے ساتھ ہال بازار لکھا کریں اور دفتر کے ساتھ کٹڑہ بھائی لکھا کریں۔ تاکہ ہر ڈاک اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔ (نائب مفتی)

ضرورت کتاب | کتاب حیات والاجاہی کامل از تصنیف سید علی حسن خلف الرشید نواب بھوپال مولوی سید صدیق حسن مرحوم کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب علیحدہ کرنا چاہیں یا اسکے ملنے کا پتہ مع قیمت بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ پتہ ہ۔ گنتکل جنکشن۔ مدارس در مسجد عبد الحفیظ خان مرحوم۔ مولوی عبد الرحمٰن کو ملے۔

بے مثل طبی کتابوں کا ذخیرہ

کنز المجربات

معنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی

مؤلف ممدوح نے اس میں وہی صدہا نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے انکے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۲؍ حصہ دوم ۲؍۔

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم [illegible] ممدوح۔ اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے مشہور ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

کنز المرکبات حصہ اول

یہ کتاب مصنف "کنز المجربات" کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلا، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے قوماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اسلئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔
کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت ۲؍ دو روپے محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کلید حکمت

(معنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔

(۵۵۹)

حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی کی
بےمثل تصنیفات
ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں

خواص بادام ۴ر — خواص پیاز ۵ر — خواص نمک ۲ر — خواص گھی کوار ۹ر — خواص [illegible] عہ — خواص برگد ۴ر — خواص [illegible] ۴ر — خواص آک عہ — خواص انار [illegible] — خواص ریٹھا ۶ر — خواص [illegible] — خواص کیکر ۴ر — خواص [illegible] ۶ر — خواص ستیاناسی ۶ر

خواص سیب ۳ر — خواص کوڑی ۶ر — خواص انگور ۵ر — خواص سنگترہ ۳ر

خواص گھی ۴ر — خواص دودھ ۸ر — خواص تربوز ۲ر — خواص لہسن ۴ر — خواص دھتورا ۶ر — خواص انڈہ ۷ر — خواص لیموں ۸ر — خواص اندرائن ۴ر — خواص گاجر ۳ر — خواص مولی ۵ر — خواص ہلدی ۴ر — خواص مرچ ۴ر — خواص کشنیز ۳ر — خواص مہندی ۴ر

نوٹ :- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

سب کتابیں منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۴۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۹

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲؎
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۸؎
عام خریداران سے ۔ ۴؎
۔ ۔ ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰۔ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خطوکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۰۔ مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

رباعیات

(از مولوی محمد یونس صاحب حافظ مبارکپوری)

جملہ دینوں سے ترا دین ہے اعلیٰ مسلم — اور خود تو بھی ہے ہر قوم سے بالا مسلم
سرنگوں ہو کے کیا تیری اطاعت کو قبول — جب پڑا تیرا کسی قوم سے پالا مسلم

کر شب و روز خدا کی تو عبادت مسلم — اور دل و جاں سے پیمبر کی اطاعت مسلم
تھام لے ہاتھوں سے مضبوط حدیث و قرآں — دونوں عالم کی اسی میں ہے سعادت مسلم

رکھ مساکین و یتامیٰ سے محبت مسلم — اور محتاج و ایامیٰ سے بھی الفت مسلم
اپنی تو قوت حق داد پہ ہو کر مغرور — کر نہ کمزوروں سے زنہار عداوت مسلم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹۔ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

شیخ بہاء اللہ ایرانی

مدعی الوہیت تھے یا رسالت؟

قادیانیوں، بہائیوں اور اہلحدیث میں یہ مسئلہ عرصے سے زیر بحث چلا آ رہا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ کیا تھا۔ قادیانی چونکہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسالت کا ذبہ کا مدعی تیئس ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اُن کے اس دعوے کے معارضے میں شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت پیش کر کے کہا جاتا تھا کہ وہ دعویٰ نبوت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے تھے، اس کے جواب میں قادیانیوں نے یہ بات نکالی کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی رسالت نہ تھے بلکہ مدعی الوہیت تھے۔

اس کے خلاف ہماری رائے شروع سے یہی ہے کہ شیخ موصوف مدعی رسالت تھے مگر بہائی رسالہ جو پہلے "کوکب ہند" کے نام سے موسوم تھا ہماری رائے کی تحقیر کرتے ہوئے اس کو ٹھکراتا رہا۔ چنانچہ اس کی اصل عبارت "اہلحدیث" مؤرخہ ۸۔اپریل سنہ رواں میں نقل ہو چکی ہے۔ آج ہم تازہ رسالہ "بہائی میگزین" سے کچھ عبارت دکھاتے ہیں جو خدائی تائید کا اچھا نمونہ ہے۔ چنانچہ "بہائی میگزین" بابت ماہ مئی صلا پر ایک سرخی ان الفاظ قائم کی گئی ہے:۔

"طلوع بہاء اللہ"
"پیغمبر وقت"

اس کے نیچے لکھا ہے:۔

"جب حضرت بہاء اللہ نے پیغمبری کا دعویٰ ظاہر کیا تو اس وقت لوگوں نے پھولوں کے بدلے پتھروں سے آپ کا استقبال کیا۔"

ناظرین کرام! ہمارے دعوے کے ثابت شدہ مبرہن ہونے میں اب بھی کسی کو شک وشبہ کی گنجائش ہے؟ کیا معزز ایڈیٹر صاحب "بہائی میگزین" نئے لفظوں میں ہمارے دعوے کی تصدیق کریں گے؟

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا احیائے اسلام

شیر قالین دگر است۔ شیر نیستان دگر

قادیان کی نبوت، قادیان کا حج اور قادیان کا اسلام یہ سب چیزیں بروزی یعنی عکسی ہیں۔ قادیانی پریس اپنے نبی کی فضیلت جو کچھ ظاہر کرتا ہے اس کی حقیقت شیخ چلی کی بات سے زیادہ نہیں۔ آج ہم جس مضمون کو سامنے رکھ کر یہ نوٹ لکھ رہے ہیں وہ اخبار الفضل مؤرخہ ۸۔مئی میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی بعثت اور ضرورت کو اس طریق سے ثابت کیا ہے کہ اس زمانے کے مخالفین اسلام (آریوں اور عیسائیوں وغیرہ) کے حملوں کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ پھر اس زمانے کی ضلالت (گمراہی) کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:۔

"اسلام کے بڑے بڑے حامیوں اور خیرخواہوں کی اپنی حالت٭ ایسے لوگوں نے معاندین اسلام سے بھی بڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا۔ کیونکہ انہوں نے دوست بن کر دشمنی کی اور مسلمان کہلا کر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ ان حالات میں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں تھی جو اسلام کو اسے نادان دوستوں سے بچاتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر اسلام کو پھر زندہ کرتا۔ اور اس کے منور چہرہ پر اس کے کمزور اور نادان حامیوں کی دوں ہمتی اور مداہنت کے باعث گرد و غبار کی جو تہیں جم چکی تھیں ان کو وحی کے مصفیٰ پانی سے دھو ڈالتا اور اپنے مسیحی نفس سے مُردوں میں ازسر نو زندگی کی رُوح پھونکتا۔"

(الفضل قادیان ص۸۔مئی سنہ رواں)

اس دعوے پر ہم دو طرح سے نظر کرتے ہیں۔ اوّل اس طرح سے کہ یہ ساری تحریر مع تمہید مرزا صاحب قادیانی کی

(۵۶۳)

٭ اسی طرح مرقوم ہے۔ (مصحح)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۹ - مئی ۳۹ء

—— امرتسر شہر میں مسلم فنڈ انتخاب کل (۱۷ - مئی) سے شروع ہوگا۔ ہر سہ امیدواران اپنے لئے زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

—— امرتسر ۱۳ - مئی کو عید میلاد النبی کے سلسلہ میں حسب دستور سابق جلوس نکلا۔ میلاد کمیٹی نے قبل ازیں اشتہار دیا تھا کہ اس روز مسلمان دکانیں بند رکھیں جس کی تردید کے لئے انجمن اہل حدیث امرتسر کی طرف سے اہلسنت والجماعت و اہل حدیث اکابر علماء دہلی کا متفقہ فتویٰ چھپوا کر ایک روز پیشتر شہر میں بکثرت تقسیم کر دیا گیا۔

—— امرتسر میں ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر ساورکر ۱۰ - مئی کی شام کو آئے۔ ہندوؤں کی طرف سے آپ کا استقبال کیا گیا۔ دو روز ہندو سبھا کالج امرتسر میں ان کی تقریریں بھی ہوئیں۔

—— مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔

—— معاصر "انقلاب" ۱۱ - مئی سے معلوم ہوا کہ مولوی اکبر شاہ خان نجیب آبادی مؤلف تاریخ الاسلام انتقال کر گئے۔ انا للہ!

—— گزشتہ پرچہ میں مشہور اردو شاعر جگر مراد آبادی کی وفات کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اخبار چھپ جانے کے بعد ان کی زندگی کی خبر دیگر اخباروں میں چھپ گئی۔

—— صوبہ پنجاب کی کانگرس کی اگزیکٹو کمیٹی کے خلاف ایک کانگرس سوراج پارٹی قائم ہوئی ہے۔

—— لکھنؤ میں ایک سو چھتیس شیعہ سنی جو سول نافرمانی اور مدح صحابہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے ڈپٹی کمشنر نے رہا کر دیا ہے۔ سنیوں کی طرف سے سول نافرمانی بند کر دی گئی ہے اور شیعوں سے اس بارہ میں سمجھوتہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— جنوں میں پانچ مزید بم برآمد ہوئے ہیں۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جنوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی اور بم برآمد ہوا تو شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا جائیگا۔

—— ہنگری کی گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ جس کا سبب نازی پارٹی کا زور ہے۔ عنقریب نئی وزارت مرتب ہو جائیگی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے سفیر چین و جاپان کی صلح کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

—— بلجیم گورنمنٹ میں بھی پھوٹ پڑ گئی ہے کیونکہ لیبر پارٹی نیا ٹیکس لگانا چاہتی تھی۔

مولانا عبید اللہ سندھی کا

خیر مقدم

اخبار ہند و مدراس نے یہ خوشخبری ملک کو سنائی ہے کہ مولانا عبید اللہ سندھی (پنجابی) کو گورنمنٹ نے ہندوستان میں آنے کی اجازت دیدی ہے۔ ہم اس خبر کی صحت کی شرط پر مولانا موصوف کا

خیر مقدم

کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کے ساتھ ہم آواز ہو کر یہ مصرعہ گاتے ہیں ؎

یوسف گم گشتہ را آرد بکنعان دم زدن

—— نئی دہلی گورنر جنرل باجلاس کونسل نے مرکزی اسمبلی کی میعاد یکم اکتوبر ۴۰ء تک توسیع کر دی ہے۔

—— مسٹر بوس (صدر کانگرس) اور مسٹر جناح میں ملاقات ختم ہو گئی ہے۔

—— بمبئی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں مسٹر شریف وزیر انصاف صوبہ سی پی کا استعفیٰ بھی پیش ہوا جو منظور کر لیا گیا۔ موصوف کے متعلق جعفر حسین قیدی کو قبل از وقت رہا کر دینے کا الزام تھا۔ جس کا دفعیہ انہوں نے ہر چند کیا۔ مگر وزارت نے کوئی شنوائی نہ کی۔

—— بمبئی میں وزراء کانگرس کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں موجودہ تعزیرات ہند میں ترمیم کرنے کا معاملہ زیر غور ہے۔

—— روما کا سرکاری اعلان ہے کہ باغی قبائل سے مقابلہ کرتے ہوئے حبشہ میں پانچ اطالوی افسر اور ۲۸ - آدمی ہلاک ہوئے۔

—— اخبار "پرتاپ" لاہور اور جس پریس میں وہ چھپتا ہے سے حال ہی میں تین تین ہزار کی ضمانتیں طلب کی گئی تھیں جو ایک ایک ہزار کم کر دی گئی ہیں۔

—— جنیوا۔ جمعیتہ الاقوام کی ایکسیکٹو میں سوویٹ روس، چین، نیوزی لینڈ اور بولیویا کے سوا باقی تمام ممالک نے برطانیہ کی تجویز کے ساتھ اتفاق کر لیا ہے کہ ابی سینیا کی فتح کو تسلیم کر لیا جاوے۔

—— ننگا پربت کی چوٹی کو سر کرنے کے لئے جرمنی سے ایک قافلہ ہندوستان آیا ہے۔

جنازہ غائب | مولوی محرم علی صاحب ساکن موضع ابھور ضلع سارن جو پکے اہل حدیث تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ! ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں

(راقم عبد الغفور بنی گنج ضلع سارن)

مضامین آمدہ | محبوب الرحمٰن صاحب۔ احمد اللہ صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب قلعہ میہان سنگھ۔ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلوی ۲ عدد۔ عبد الحکیم صاحب ۲ عدد۔ سید عبد الستار صاحب۔ مولوی عبد السلام صاحب

مظاہر حق مکمل | کی خاکسار کو ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ (قاضی منظور حسین امرتسر بازار نوکریاں)

"اہلحدیث" کا نبی نمبر

اخبار "اہلحدیث" کا نبی نمبر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارک پر بہترین اہل قلم حضرات کا مرقع ہے اخباری صفحات کے پچاس صفحوں پر مشتمل ہے اگر رسالہ کی صورت ہو تو سو سے کم نہ ہو۔ مگر ماہ ربیع الاول میں عاشقان سیرت کو تقسیم کرنے کیلئے مع محصول ڈاک صرف ۲ میں دیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

آخرت کی فکر سے معمور تھیں۔ ہماری کوششیں قال اللہ اور قال الرسول کی اتباع سے بھرپور تھیں۔ ہم اپنوں کو اور غیروں کو خادموں کو اور متعلقین کو ملنے جلنے والوں کو اور الگ رہنے والوں کو۔ دوستوں کو اور انجان کو ہر وقت توحید کی تلقین کرتے اور شرک سے نفرت دلاتے رہتے تھے۔ ہم تقلیدی عمارت کے برباد کرنے میں اور سنت کے محلات کو آباد کرنے میں ہر وقت پیش پیش رہا کرتے تھے۔ ہماری رفتار و گفتار سب کی سب مطابق سنت رہا کرتی تھی۔ وعدہ خلافی، جھوٹ غیبت، ناٹک تماشے لہو و لعب۔ گنجفہ، شطرنج اور حقہ و ڈاڑھی سے دست برداری یہ وہ عیوب تھے جن کے ناپاک دھبوں سے ہمارا دامن بالکل پاک تھا۔ یہ وقت تھا جبکہ ساری دنیا کی نگاہیں محبت و حرمت عزت و ادب سے ہماری جانب اٹھتی تھیں۔ لیکن آہ!

> زمانہ سن رہا تھا بڑے شوق سے
> ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اب وہ وقت ہے کہ یہ پاک نشہ اترتا چلا ہے۔ یہ سچا جذبہ زوال پذیر ہو رہا ہے، یہ شوق صداقت کم ہو رہا ہے۔ یہ پابندی شرع اٹھتی جا رہی ہے۔ آپس میں گتھ گئے ہیں۔ غیروں سے دلی دوستیاں ہو گئی ہیں آپس میں نفرت و حقارت کے برتاؤ ہیں، غیروں سے دبے نیچے جا رہے ہیں۔ اپنے مذہب کا نام لینا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ سنتوں کا رواج دینا پہاڑ ہو گیا ہے دو چار سنتوں کے سوا ہاتھ سے سب کچھ چھوٹا جا رہا ہے۔ بے نماز جیسے کفار بھی آج ہم میں پیدا ہو گئے ہیں دوسروں کو اپنا بنانا تو کجا؟ ہماری عورتیں توحید و سنت سے بیگانہ بن گئیں۔ ہماری اولادیں بھی تعزیوں کے مجمع کی شیدائی اور بائیسکوپوں کی فدائی ہو گئیں۔ ایک اہل حدیث کے مرنے کے بعد اس کی اولاد میں سے اس کی جگہ پُر کرنے والا ایک بھی نظر نہیں آتا۔ ہمارے نوجوان تو ایک طرف بڈھے بڈھے بزرگ بھی ڈاڑھی مونچھ صاف کرا بیٹھے۔ یہ بڈھے بیل بھی سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنے کے وسیلے ہو گئے۔ آپس میں وہ انتشار اور تفرق قائم ہو گئی کہ آج الفقیہ جیسے سرتاپا جھوٹوں اور نااتفاقیوں میں گھسے ہوئے اخباروں کو بھی موقع ملا کہ وہ ہم پر حرف رکھیں۔ اور کچھ سچ کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملا کر ہمیں بدنام کریں۔ چنانچہ ۔ دسمبر کی اشاعت میں یہ اخبار لکھتا ہے کہ اہل حدیث میں بھی چار مذہب قائم ہو گئے۔ شریفی۔ ثنائی۔ محمدی۔ غزنوی۔ حالانکہ یہ سب غلط ہے جھوٹ ہے۔ ہم میں سے نہ کسی نے مولوی محمد شریف صاحب کا مذہب اختیار کیا ہے۔ نہ کوئی ہم میں سے مولانا ثناء اللہ کا مقلد بنا ہے۔ نہ کسی نے مجھ عاجز (محمد) کی تقلید اختیار کی ہے۔ نہ کوئی غزنوی علماء کی تقلید میں پھنسا ہے۔ پس اب بھی وقت ہے کہ آپ حضرات ان تباہ کن طریقوں کو حذف کر دیں، پورے اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اعمال و عقائد کی اصلاح کر لیں۔ جو جو نئے دعویدار ہوئے ہیں انہیں چھوڑ دیجئے تاکہ وہ خود اپنے غلط دعووں سے دست کش ہو جائیں۔ سب مل کر توحید و سنت کی اشاعت میں لگ جائیے۔ تبلیغ کا سلسلہ جو بند ہے اسے جاری کر دیجئے اپنوں اور غیروں میں توحید و سنت کی اشاعت اٹھتے بیٹھتے کرتے جائیے۔ کتابوں کے ذریعے اشتہاروں کے ذریعے اخبارات کے ذریعے اور زبانی کسی وقت بھی تبلیغ میں کمی نہ کیجئے۔ اپنے گھروں میں بال بچوں اور عورتوں میں شیدائیت توحید اور فدائیت سنت پیدا کیجئے۔ خلاف شرع کاموں پر سختی سے باز پرس رکھئے۔ اپنے نوکروں چاکروں میں تبلیغ کرتے رہئے۔ اپنی پارٹیوں میں مجمع میں جلسوں میں دوستوں میں بیٹھک میں دعوت میں ان چیزوں کو ضروری اور فرض کر لیجئے۔ منہ میں گھنگنیاں بھر کر چپ سادھ لینا موحد کی شان کے خلاف ہے۔ خود اپنی اصلاح کر لیجئے۔ شکل صورت ظاہر باطن، تقویٰ طہارت اور اتباع سنت سے مزین کر لیجئے۔ خدا کی باتوں کے پھیلانے میں کسی کا خوف ڈر اور کسی کی ملامت کی پروا نہ کیجئے۔ رزق بٹ چکے ہیں۔ موت مقرر ہو چکی ہے عزت ذلت رب کے ہاتھ ہے۔ دنیا لینا اسی کا کام ہے۔ آپ کے کھلم کھلا اہل حدیث ہو جانے سے رسم و رواج کے ترک کر دینے سے قرآن حدیث کی اشاعت کرنے سے۔ آبائی دقیانوسی خیالات پر قائم نہ رہنے سے روزی گھٹ نہ جائیگی۔ موت قریب نہ ہو جائے گی ذلت آ نہ جائے گی۔ اس صورت میں آپ کا مددگار و معاون خود خدا ہو جائیگا۔ اس کی امداد و نصرت آپ کا ساتھ دے گی وہ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں آپ کو ہرگز سونپ نہ دیگا۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (قرآن)

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ۔ (حدیث)

برادران! جب آپ ہی محرم کے مجمع میں شمولیت کرینگے، جب آپ ہی تیجے دسویں کے لقموں کو نہ چھوڑینگے جب آپ ہی خلاف شرع شادیوں غموں میں شرکت کرینگے جب آپ ہی تھیٹروں اور بائیسکوپوں میں نظر آئیں گے جب آپ ہی اشاعت و تبلیغ قرآن و حدیث سے خاموشی برتیں گے تو فرمائیے تو سہی کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ اپنے حق مذہب پر پردہ کیوں ڈال رہے ہیں؟ آپ اپنے سچے خدا کی توحید قبروں اور تعزیوں اور بتوں کی خدائی کے خلاف کیوں نہ پھیلائیں؟ آپ حنفیت شافعیت کے سامنے محمدیت کو پیش کر کے کیوں اس کی نورانیت ظاہر نہ کریں ؎

> نہ بیٹھو ڈال کر پردہ خدا را روئے روشن پر
> کہ پروانے نہیں آتے چراغ زیر دامن پر

(ماخوذ از محمدی دہلی)

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔ توریت، زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید۔ حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں اور بعض کی تفصیلاً تشریح ہے۔ قیمت ۹ ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصریحات کے خلاف ہے - جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کی ابتدا سے اپنی پیدائش تک کل چھ ہزار سال کا عرصہ تسلیم کیا ہے اور ساتواں ہزار اپنی بعثت کا قرار دیا ہے - اس کے متعلق ہم اپنے لفظوں میں کچھ نہیں کہتے بلکہ مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں - ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب اپنے بیان میں سچے ہیں یا ان کی امت - آپ فرماتے ہیں:-

"میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے کہ وہ ہزار ششم ضلالت (گمراہی) کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے - اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلعم نے فیج اعوج (یعنی گمراہ) رکھا ہے - اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۷)

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب ہزار ششم کے کونسے سال میں پیدا ہوئے - خود مرزا صاحب کتاب تحفہ گولڑویہ میں اپنی پیدائش ہزار ششم سے گیارہ سال باقی رہتے ہوئے بتاتے ہیں - ساتویں ہزار سے پچیس تیس سال لیکر مرزا صاحب عمر بلوغ کو پہنچے - وہ وقت بقول مرزا صاحب ہدایت کا تھا - پھر اخبار الفضل کا اسکو گمراہی کا زمانہ کہنا مرزا صاحب کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے؟

(**نوٹ**) ہم نے بارہا کہا ہے اور اب بھی ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہم ساری جماعت مرزائیہ سے اقوال مرزا کے زیادہ حافظ ہیں - جس کا ثبوت ہم اپنی تحریروں میں کئی دفعہ دے چکے ہیں اور آئندہ بھی دینگے (انشاء اللہ) اسی لئے ہم نے ان لوگوں کو بارہا مشورہ دیا ہے کہ مرزا صاحب کے متعلق مضمون لکھ کر ہمیں دکھا لیا کریں - لیکن جن لوگوں کے حق میں

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ

وارد ہوا ہے وہ کسی ناصح کی نصیحت کیسے مان سکتے ہیں

دوسری طرح سے نظر اس مضمون پر یوں ہے کہ الفضل نے مرزا صاحب کی آمد سے پیشتر مسلمانوں میں جن خرابیوں اور اسلام پر جن حملوں کا ذکر کیا ہے اور جن کو بعثت مرزا کے اسباب قرار دیا ہے کیا مرزا صاحب کے آنے کے بعد وہ خرابیاں زائل ہو گئیں اور وہ حملے ختم ہو گئے؟ کیا عیسائیوں کی طرف سے مخالف اسلام تصنیفات بند ہو گئیں؟ کیا ڈپٹی آتھم نے مرزا صاحب کے ساتھ پندرہ دن تک مناظرہ نہیں کیا اور کیا مناظرہ کے بعد اس نے اسلامی توحید کو مجنونانہ توحید نہیں کہا؟ کیا پادری عماد الدین اور مسٹر اکبر مسیح کی تصنیفات (خلاف اسلام) شائع نہیں ہوئیں - کیا پادری عبد الحق (مسلم زادہ) نے علاوہ تردید اسلام کے قادیان میں جا کر مناظرہ کرنے کے لئے نہیں للکارا؟ کیا پادری سلطان محمد خان نے اسلام کے خلاف کتابیں نہیں لکھیں کیا آریوں کی طرف سے اسلام کے خلاف تہذیب الاسلام ترک اسلام - رنگیلا رسول - کتاب اللہ وید ہے یا قرآن - وغیرہ کتب شائع نہیں ہوئیں؟

اس کے علاوہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے کہ "براہین احمدیہ" کی تصنیف کے زمانے میں مرزا صاحب نے سارے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ لکھی تھی جو گذشتہ مردم شماری کی رو سے باسٹھ لاکھ ستانوے ہزار تک پہنچ گئی ہے - کیا یہ سب کچھ مرزا صاحب کے نفس مسیحائی کا اثر ہے؟ سچ ہے سہ

نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

ناظرین! مؤرخ ہمیشہ اس اصول کو مد نظر رکھتے ہیں کہ جس زمانے کی تاریخ لکھتے ہیں اس سے سابق اور لاحق زمانوں کے بادشاہوں کی ترقی و تنزل کا مقابلہ کر کے دکھاتے ہیں اور یہ اصول علم تاریخ میں بڑا صحیح اور قابل اقتدا ہے - اس سنہرے اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب کی بعثت کے پچھلے زمانے کا مقابلہ پچھلے زمانے سے کرتے ہیں تو ہمیں ہر طرف سے مسلم قوم کا زوال اور تنزل نظر آتا ہے۔

مسلمانوں کی پولٹیکل حیثیت تو دنیا میں بہت کمزور ہو گئی، مالی حیثیت میں بھی نیچے گر گئے، مذہبی حیثیت کا تو ذکر ہی چھوڑ دیجئے - کلمۂ توحید کے صحیح مضمون پر اعتقاد تو بجائے خود رہا صحیح طور پر کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا - شرک و کفر، رسوم و بدعات کی کوئی انتہا نہیں - جیل خانے اور شراب خانے مسلمانوں سے اٹے پڑے ہیں - بت پرستی وہم پرستی حتٰی کہ تعزیہ پرستی بھی روز بروز ترقی پر ہے - بایں ہمہ کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود آئے اور اصلاح کر کے چلے گئے۔ سہ

ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں

جماعت اہل حدیث کو تنبیہ

(از مولانا محمد صاحب دہلوی)

زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ اہل حدیث جماعت ٹھیک رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کی عکسی تصویر نظر آتی تھی - آپس میں سب سگے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ہمدرد و معاون تھے - گو تعداد میں کم تھے لیکن سچے کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ - سیسہ پلائی ہوئی ایک دیوار کی طرح - کسی غریب الوطن پردیسی انجان آدمی کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھ لیا جاتا تھا تو دل میں محبت کا مواج سمندر لہریں مارنے لگتا تھا کہ کب یہ نماز سے فارغ ہو اور کب میں اس سے ملاقات کروں جی چاہتا تھا کہ دل چیر کر اسے بٹھا لوں، کلیجے سے لگا لوں - ہماری نمازیں ایسی خشوع و خضوع سے ٹھیر ٹھیر کر باقاعدہ ادا ہوتی تھیں کہ دوسروں کے لئے جاذب نظر بن کر اپنی مقناطیسی قوت سے انہیں ہماری طرف کھینچ لے آتی تھیں - ہماری اسلامی صورتیں اپنے اندر ایک خاص رعب اور ہیبت اور خدا ترسی کا نمونہ رکھتی تھیں - اسلام کے اصول و فروع کی پابندی نے ہمیں نمونۂ اسلام کا لقب دے رکھا تھا - ہماری وہ تبلیغ توحید و سنت جو شیریں زبانی اور جوش روحانی سے ہوا کرتی تھی - ہر ایک کے دل کو موہ لیتی تھی - ہماری مجلسیں دینی ذکر سے، ہماری سوسائٹیاں

شانِ موحدانہ

شوقِ شہادت کی بے پناہ آرزو

(از مولانا ابوالخیر رحمانی پرتاب گڈھی حال مئو آئمہ)

عزیزانِ ملت! اس میں کوئی شک نہیں کہ مذہب اسلام پر جان دینے سے قلب کو اطمینان اور دماغ کو سکون حاصل ہوتا ہے اور خدا کی راہ میں خون گرانے سے مسلمانوں کا وجود تمام آسائش اور راحتوں کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ خوف و دہشت وہ کرے جس کا سینہ شوقِ شہادت سے معمور نہ ہو۔ موحد کی شان تو یہ ہوتی ہے کہ تلوار کے سایہ میں مسرت و ابتہاج کے فوارے اس کے مقدس چہرے سے جاری ہوتے ہیں۔ مسلمان کے سامنے خوف و ہراس کا ہمالہ چور چور ہو جاتا ہے۔ حق کی حمایت میں اسلام کی حفاظت میں، خداوند قیوم کی خوشنودگی میں ایک جان نہیں اگر ہزاروں جانیں قربان کرنے کی ضرورت ہو تو موحد کی شان تمنا یہی ہوگی کہ تمام کو بے دریغ قربان کردے۔ بخدا موحد کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ وہ جامِ شہادت کو نوش کرنے کے لئے ہر وقت مضطرب اور بے قرار رہتا ہے۔ اور اگر کہیں موقع آگیا تو اس کی تمام دیرینہ تمنائیں قلبی چاہت، مقصدِ زندگی سے ہم آغوش ہو جاتی ہیں اور دشمنانِ اسلام کی صفوں کو صفایا کرتا چلا جاتا ہے۔ بپھرے ہوئے شیر کی طرح کبھی ادھر آتا ہے اور کبھی ادھر برق و رعد کی طرح کڑکتا اور چمکتا ہوا نہ جانے کتنے شدید سروں کو اپنی روحانی طاقت و قوت سے کیفرِ کردار پہنچاتا ہوا جنت الفردوس کو سدھار جاتا ہے اور حیاتِ سرمدی حاصل کرتا ہے۔

موحد موت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر وہ جوانمردی اور جرأت و دلیری کے ساتھ معاندینِ اسلام کا مقابلہ کرتا ہے کہ دشمنوں کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔

آخر کن اسباب کی بنا پر مسلمان ہر وقت راہِ خدا میں پروانہ وار نثار ہونے کے لئے تیار رہتا ہے؟ اور اپنی عزیز جان کو مٹھی میں لئے ہوئے میدانِ کارزار میں صف آرا ہوتا ہے؟ اور اس کی زبان سے بے ساختہ یہ دعا نکلتی رہتی ہے۔ اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک۔

سنئے! مسلمان چاہتا ہے اعلائے کلمۃ اللہ ہو، شرک و کفر کو دنیا سے نیست و نابود کردے۔ مسلمان چاہتا ہے رحمتِ ربانی کے تمام دروازے وا ہو جائیں۔ مسلمان چاہتا ہے کہ پروردگارِ عالم اس سے خوش ہو جائے۔ اگرچہ اس کے پاداش میں اس کے جسم کے ہر رونگٹے میں جان ڈال دی جائے اس کو نہایت خوشی کے ساتھ قربان کردے۔ ہاں ہاں وہ جہاد کا نام سن کر گھر سے جب نکلتا ہے تو یہ نیت اور ارادہ کرکے کہ کاش میرے جسم کی بوٹی بوٹی کردی جائے، جسم کے ایک ایک ٹکڑے کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے بے دردی اور سفاکی کے ساتھ روندا ڈالا جائے۔ اس کے سر کو کچلا جائے۔ اس کی تمنا ہوتی ہے؟ ایک طرف توپ و تفنگ کے دہانے میں اس کا ہاتھ ہو، مشین گن کا منہ اس کے سینہ پر ہو، چمکتی ہوئی تلوار اس کے سر پر ہو، ہر طرف سے کفر کی متفقہ یورش ہو چکی ہو اور وہ اچھی طرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنس چکا ہو اور پھر اس سے یہ کہا جا رہا ہو کہ ہدایتِ حق سے باز آجاؤ، اسلام کی طرفداری سے منہ موڑ لو، مگر نہیں وہ ان تمام ہلاکت اسباب کی ذرہ برابر پروا نہ کرتے ہوئے اعلانِ حق سے سرمو نہیں پھرتا۔ سب دشمنوں کی طرف سے حملہ شروع کردیا جاتا ہے۔ اس شیدائی مقدس کے جسم سے نرم گرم خون کا فوارہ جاری ہو جاتا ہے، جسم چھلنی بنا دیا جاتا ہے، جسم کا ایک ایک عضو نشان گاہِ دشمنانِ اسلام بنا ہوا ہے مگر زبان کلمۂ شہادت برابر پڑھتی ہوئی اس کی جان قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ یہ سرفروشی، یہ بے دریغ جانثاری، یہ ہمت، یہ حوصلہ، یہ قوتِ ایمان، یہ لذتِ شہادت کا مظاہرہ، یہ تسلیم و رضا، یہ ہمت شکن صبر و استقامت۔

یہ چیزیں کیونکر حاصل ہوئیں۔ وجہ یہ ہے کہ مسلمان کو تعلیم ملی ہے کہ راہِ خدا کی قربانی حیاتِ جاودانی ہے راہِ خدا کی تکلیف چیونٹی کے کاٹنے سے زیادہ نہیں محسوس ہوتی۔ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے مسلمان کا انتظار کرتی ہے۔ اس کو بتایا گیا ہے کہ مجاہد جس صورت میں قربان ہوتا ہے اسی حالت میں میدانِ محشر سے اٹھایا جائیگا اور اس کے خون کی خوشبو مشک و عنبر سے زیادہ ہوگی۔ اس کو یہ تعلیم ملی ہے کہ انسانی قربانی سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ اس کو بتلایا گیا ہے کہ ادھر وہ شہید ہوا ادھر حورانِ بہشت اور تزئینوں کی جماعت مرحبا کہنے کے لئے صف در صف نظر آرہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ جو دل شوقِ شہادت سے خالی ہے اس دل میں نفاق کی آمیزش ہے۔ یہ کوئی شاعرانہ تخیل نہیں یا کوئی افسانہ اور داستان نہیں بلکہ پیغمبر کا فرمان ہے جس کی بات آج تک نہ کبھی غلط ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ نقوش بحر محو ہو جائیں لیکن یہ ناممکن کہ فرمودۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ذرا بھی فرق آجائے۔ اس بات کی تعلیم اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو صحابہ کرام سے سیکھو جو آرزو کرکے میدانِ کارزار میں جاتے تھے اور نہ صرف یہ کہ آرزو ہی کرتے رہتے بلکہ عملی صورت میں پیش کرتے تھے۔

عبد اللہ بن رواحہ رض کو لوگوں نے بوقتِ جنگ بخیر و عافیت واپسی کی دعا کی تو انہوں نے فی البدیہہ اشعار پڑھے۔ جس کا مطلب یہ ہے:۔

میرا سوال رحمٰن سے تو یہ ہے کہ ایسی چوٹ لگے جو کھوپڑی کو توڑ ڈالے، نیزہ و تلوار میرے دل و جگر کو چھید ڈالیں تاکہ خدا میری مغفرت کرے۔

عمرو بن جموح کی دعا یہ تھی:۔

اللّٰھم ارزقنی شھادۃ ولا تردنی الی اھلی خائبا

علمائے احناف و علماء اہل حدیث کا متفقہ فتویٰ

۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے

مندرجہ ذیل مطبوعہ اشتہار بنگلور سے ہمارے پاس پہنچا تھا۔ جسے انجمن اہل حدیث امرتسر نے اشتہاری صورت میں نقل کر کے امرتسر میں بموقع "میلاد النبی" بکثرت شائع کیا ناظرین کے استفادہ کے لئے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

برادران اسلام! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوئے آج تیرہ سو برس گزر گئے اور اب تک ہر سال ربیع الاول کا مہینہ آیا۔ مگر کسی زمانے میں نہ کاروبار بند ہوئے نہ چھ سو سال تک عید میلاد منائی گئی۔ نہ کسی امام یا مجتہد نے اس کا فتویٰ دیا۔ اسی بنا پر اس وقت علمائے کرام سے فتویٰ حاصل کیا گیا ہے جو مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو راہ راست پر قائم رکھے اور بدعات سے بچائے۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ماہ محرم میں دسویں تاریخ کا اور ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کی عظمت کا ثبوت حدیث و قرآن و صحابہ و تابعین و تبع تابعین آئمہ اربعہ محدثین سے ہے یا نہیں؟

(۲) ماہ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ اور محرم کی دسویں تاریخ کو تمام دن کاروبار بند کرنا اور اسکی عظمت سمجھنا اور اس دن محفل میلاد کرنا کیا وقعت رکھتا ہے۔ اس دن کی عظمت اور محفل میلاد کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث صحابہ تابعین آئمہ محدثین سے ہے یا نہیں؟

(۳) ماہ ربیع الاول میں شریعت مطہرہ سے محفل میلاد کرنے کا ثبوت ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب دنیا کا کاروبار بند کر دینا مسلمانوں کیلئے بغرض اظہار غم عاشورہ کے روز بھی شرعاً ادلہ شرعیہ اربعہ میں سے کسی ایک دلیل سے بھی ثابت نہیں۔ اس بندش پر بارھویں ربیع الاول کی بندش کو قیاس کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ خلفائے راشدینؓ آئمہ مجتہدین و سلف صالحین کے زمانے میں اس بارھویں تاریخ میں دنیا کے کاروبار بند رکھنا ثابت نہیں اور اسی طرح پر محفل میلاد کا منعقد کرنا بھی اس مروج طور پر ثابت نہیں اور شرعاً کسی میت پر تین روز سے زائد صدمہ کا اظہار کرنا جائز نہیں۔ ماسوا بیوہ عورت کے کہ اس کے لئے صرف چار مہینے دس دن مقرر ہیں کہ ان ایام میں زینت و آرائش نہ کرے۔ لیکن دنیاوی ضروری کام کے ترک کر دینے کا حکم شرعی اس کے لئے بھی نہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کی بارھویں تاریخ کے روز اگر اس زمانے میں دنیاوی روزگار و بازار کا بند کر دیا جانا جاری کر دیا جائیگا تو چند سال کے بعد عوام الناس اس حکم کو شرعی و ضروری ٹھہرانے کی وجہ سے گنہگار و گمراہ ہونگے اور ایسا کام جو ذریعہ معصیت کا ہوتا ہے تو وہ بھی ناجائز و گناہ ہو جاتا ہے۔ اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ مولوی محمد موسیٰ خان، مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ محمد ابراہیم عفی عنہ مدرسہ حسینیہ دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ محمد اسحٰق عفی عنہ محلہ گڑھیا دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ ابویحیٰی عبداللطیف صدر بازار دہلی (اہل حدیث)

بغرض اظہار غم کاروبار بند کرنا یہ ایک دنیاوی رسم ہے شرعاً اس کا ثبوت نہیں ہے اور اظہار عظمت کے واسطے بھی کاروبار بند کرنے کا شرع شریف سے بالکل ثبوت نہیں۔ (محمد شفیع عفی عنہ مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی (حنفی)

جواب صحیح ہے بے شک اس روز کاروبار بند کرنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ اس کو شرعی حیثیت دیکر تعطیل جاری کرنا ایک ایجاد و احداث فی الدین ہوگا (محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی) حنفی صدر جمعیۃ العلماء

اصل جواب اور بعد کی تصدیقات از روئے ادلہ شرعیہ صحیح ہے۔ (بندہ محمد میاں مدرسہ حسین بخش دہلی۔ (حنفی)

محفل میلاد مروّج ساتویں صدی کی بدعت اور اس دن کاروبار بند کرنا چودھویں صدی کی بدعت ہے۔ بدعتی خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔ اس دن دکانیں بند رکھنے والے دنیاوی نقصان کے ساتھ ہی ساتھ اخروی نقصان بھی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو مل جل کر اس بدعت کو اٹھا دینا چاہئے۔ واللہ الموفق۔

(محمد۔ اڈیٹر محمدی دہلی)

الجواب الصحیح۔ مولوی احمد اللہ شیخ الحدیث دہلی

الجواب صحیح (مولوی عبدالسلام مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی (اہل حدیث)

الجواب صحیح۔ (مولوی محمد یونس مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب پھاٹک حبش خان دہلی (اہل حدیث)

الجواب صحیح (مولوی ابوالفضل دہلی (اہل حدیث)

(منقول از اشتہار بنگلور)

المشتہر:- سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر

(۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء)

توحید و شرک میں موازنہ

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۰ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۰ (سورہ آل عمران)

اے اہل کتاب (مومنین قرآن) ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان (مسلم ہونے میں) برابر ہے (وہ یہ) کہ بجز اللہ تعالےٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی مخلوق (ادنیٰ یا اعلیٰ) کو شریک نہ ٹھیرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر پس اگر تم (راہ حق سے) اعراض کرو تو گواہ رہو کہ ہم (خدا تعالےٰ کے) خالص فرمان بردار ہیں۔

توحید و شرک توحید کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ کو اس کی ذات اور صفات میں بے مثل ماننا۔ اب اسکی ضد کا نام شرک ہوگا۔ یعنی خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں کوئی اس کی مخلوق کو خدا ٹھیرائے تو یہ اسکی ذات اقدس میں شریک ٹھیرانا ہوگا۔ جیسے ہندو لوگ کرشن کو خدا کہتے ہیں اور عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھیراتے ہیں اگر خدا تعالیٰ کی صفات خاصہ سے کسی مخلوق کو متصف مانا جائے تو یہ خدا کی صفات میں شرک کا ارتکاب ہوگا مثلاً کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی نبی یا ولی کسی کو اولاد بخش سکتا ہے یا کسی کا رزق فراخ کر سکتا ہے یا اس کی بیماری دفع کرنے پر قادر ہے یا بارش اتار سکتا ہے یا کسی اور مصیبت میں آڑے آسکتا ہو وغیرہ وغیرہ۔

توحید و شرک کا یہ مختصر تصور ذہن نشین کر لینے کے بعد شرک کی مذمت پر قرآن و حدیث سے استدلال کرنا بھی مناسب ہے۔ اسکے بعد مشرکین عرب کے عقائد اور آج کل کے مشرکین کے عقائد پر مختصر سا تبصرہ کیا جائیگا۔ (وکولہ وقوتہ)

شرک کی مذمت ثابت کرنے سے پہلے یہ بتادینا خالی از فائدہ نہیں کہ دین اسلام کی جڑ بنیاد ہی مسئلہ توحید ہے۔ باقی جو کچھ ہے اس کی فروعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار انبیاء کرام اسی توحید کو سمجھانے اور قائم رکھنے کے لئے دنیا میں مبعوث فرمائے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۰ (سورہ نحل)

یعنی ہم (خدا) نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ (جس کی تعلیم یہ تھی) کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور جھوٹے معبودوں سے بچتے رہو۔

شرک کی مذمت شرک ہی ایسا گناہ ہے جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۰ (سورہ نساء)

یعنی خدا تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کریگا۔ اسکے سوا دوسرے گناہ جس کے واسطے چاہیگا معاف کردیگا کسی بڑے سے بڑے نبی کے مشرک والدین کے گناہوں کی معافی بھی ناممکن ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میرے اس دعوے پر شاہد ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آزر کے حق میں دعائے مغفرت مانگی جو بوجہ اسکے مشرک ہونے کے بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت نہ پاسکی۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کے دل میں خیال آیا کہ اپنے مشرک رشتہ داروں کے لئے جو فوت ہو چکے تھے بخشش کی دعا مانگیں جس پر آیت ذیل نازل ہوئی:۔

مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۰

(سورہ توبہ)

یعنی پیغمبر (علیہ السلام) کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ (اُن کے) رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں

سورہ انعام میں اٹھارہ ذی شان انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

یعنی انبیاء کرام کی یہ جماعت اگر خدا کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک کرتی تو ان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے۔

اسی طرح خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۰ (سورہ زمر)

یعنی (بفرض محال اے پیغمبر!) اگر آپ بھی شرک کریں تو آپ کے نیک اعمال اکارت ہو جائینگے اور آپ نقصان اٹھانے والوں سے ہو جائینگے؛

بعض آیتوں میں تو آنحضرت صلعم جیسے عالیشان پیغمبر کو ایسے تہدید آمیز الفاظ میں تنبیہ فرمائی ہے کہ سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ شرک کیسی خوفناک چیز ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل ؎

وَلَوْلَا اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ۰ (سورہ بنی اسرائیل)

یعنی اگر ہم (خدا) آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو

انس بن نضر جنگ بدر میں شرکت نہ کر سکے۔ جس کا رنج و ملال اُن کو بہت کچھ تھا۔ لیکن اس کے بعد ہی جو جنگ ہوئی اس میں وہ شریک ہوئے۔ اسلامی جوہر دکھاتے ہوئے اپنے قول کو پورا کیا اور راہ خدا میں شہید ہو گئے۔ جسم پر ۸۰ سے زیادہ زخم تیر، تلوار اور نیزہ کے تھے یہ تھے شمع توحید کے پروانے اور سچے پرستاران خدا جنہوں نے اپنے متاع عزیز کو اسلام کے پیروں پر قربان کر دیا۔ اللہ ان پر اپنی رحمت کی موسلا دھار بارش کرے اور ہم کو ان کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

دُلدُل کی حقیقت

(مرقومہ خان زادہ غلام احمد خان صاحب از بنگہ۔ کوہاٹ)

دُلدُل جس کو سال بہ سال شیعہ صاحبان محرم میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکالتے اور پھراتے ہوئے فساد کے موجب بن رہے ہیں۔ کاش کہ ان کا ذی فہم طبقہ اس کی اصلیت پر نگاہ رکھ کر اس مذموم اور خندہ آفرین رسم کو بند فرماتا جو خواہ مخواہ تفرقہ کا موجب بنا ہوا ہے۔ اور پچھلے دنوں صدر صاحب شیعہ پولیٹیکل کانفرنس پنجاب کا اپنے صدارتی خطبہ میں اس کو ایک مذہبی فریضہ بتا کر حکام کو متوجہ کرنے کے علاوہ اہل سنت سے رواداری کی اپیل کرنا کہاں تک حق بجانب ہے۔ اگر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو مد نظر رکھ کر فراموش رہنا رواداری ہو تو پھر شیعہ صاحبان مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی خونی مہدی کی تردید اور (صد حسین است در گریبانم) وغیرہ وغیرہ۔ پر کیوں رواداری سے کام لے کر اس کے مشن کو امداد دینے سے دریغ فرماتے ہیں۔ دلدل کو آراستہ کر کے کوچہ بکوچہ پھرانے سے خود اپنے گریبان میں دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۵ :-

"اما مقوقس چون نامہ حضرت باو رسید نامہ گرامی داشت و بوسید و درجواب نوشت کہ دانم کہ پیغمبرے مانندہ است سے باید کہ مبعوث گردد رسول ترا گرامی داشتم و برائے حضرت چہار کنیز فرستاد کہ یکے از آنہا مادر ابراہیم بود و دراز گوشے کہ آن را یعفور و استرے کہ آن را دلدل مے گفتند فرستاد و مسلمان نہ شد"

(ترجمہ) یعنی مصر کے بادشاہ مقوقس نے حضرت رسولؐ کے فرمان کے جواب میں احترام اور ادب سے لکھا کہ البتہ اس قدر تو ہم کو بھی علم حاصل ہے کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے اور حضور پرنور کی خدمت میں چار نفر لونڈیاں جن میں سے ایک کو رسول خدا نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔ جس کے بطن سے رسول خدا کا بیٹا ابراہیم پیدا ہوا۔ اور ایک گدھا جس کا نام یعفور تھا اور ایک خچر جس کو دلدل کہتے تھے آنحضرت کی خدمت میں روانہ کئے اور خود ایمان نہ ہوا۔"

ایضاً مدارج النبوت رکن چہارم صفحہ ۱۹۶ میں بھی مطابق کتاب مجلسی مرقومۃ الصدر یہی واقعہ ہو بہو درج ہے

ایضاً۔ غیاث اللغات باب دال مہملہ مع لام

دلدل بضم ہر دو دال نام مادہ استرے سفید مائل بسیاہی کہ حاکم اسکندریہ بخدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرستادہ بود و آں حضرت با میر المومنین علی بخشیدہ بود برائے سواری۔

یعنی دُلدل ایک خاکستری رنگ ایک مادین خچر تھی جو ملک مصر شہر اسکندریہ کے حاکم نے رسول خدا کی خدمت میں بھیجی تھی اور حضور نے وہ واسطے سواری کے حضرت علی کو بخش دی تھی۔

ایضاً۔ کریم اللغات میں بھی بشرح صدر۔ آخر کوئی ان مؤمنین سے پوچھے کہ اس میں رکھا کیا ہے۔ دین کا فائدہ تو معلوم۔ دنیا کا فائدہ سوائے مثل سراب ظاہری نمائش کے کچھ بھی نہیں۔ بلکہ دیگر مذاہب کے سامنے ہنسی اور ذلت ہے۔ ایسی حالت میں ہم سوائے اس کے کیا اظہار کریں کہ

برعکس نہند نام زنگی کافور

برادران اسلام! واللہ کہ یہ ایک مشرکانہ رسم ہے۔

از دسہرہ نقل عاشورہ شدہ
ہر ہمہ داخل درین ماتمکدہ
ورنہ آخر ازچنیں نام و نمود
در گریبان چاک فلسا ہر چہ سود

پس ہر مسلمان اہل سنت پر فرض ہے کہ ایسے اسلام شکن مراسم سے اپنے زیر اثر لوگوں کو روکیں۔ ورنہ کسی مقام پر اگر تعزیہ اور دُلدل کی حمایت میں خدانخواستہ ہندؤں کے ہاتھوں سے ہلاکت تک نوبت پہنچے تو ایسی حالت میں اہل سنت کے حق میں مکرر دہراتا ہوں ؎

آں بزعم خود شہید کربلا
لا نسلم لا ولا نام خدا
کاہ گمراں کردہ و نامش شہید
حق ازو بیزار و خوشش دیو پلید

وما علینا الا البلاغ

نوٹ:۔ ایک مفید مطلب مشورہ۔

اگر شیعہ برادران وطن اس امر کو بلا دلیل ہی ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں تو پھر جس طرح تیر و کمان، علم تعزیہ وغیرہ بنا کر کربلا کے واقعہ ائمہ کے فوٹو اتارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تو اسی طرح سے خچر بازی کے افسر اعلےٰ سے ایک خاکستری رنگ والی مادہ خچر کو بھی مستعار یا فیس کے ذریعہ حاصل کر کے دُلدل کا پورا پورا نمونہ بنانا چاہئے۔ اگر مشورہ معقول ہو تو قبول کرنے میں کیا حرج ہے۔ جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ (غلام احمد خان بنگش)

اور بغیر منہ کے بولتا ہے۔ اسی طرح وہ بغیر جسم کے بیٹا بھی پیدا کر سکتا ہے۔

خاکسار۔ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو اگر خدا کا بیٹا مانا جائے تو لازم آئیگا کہ وہ خدا کے تخم سے ہوں اور متی باب ۱- آیت ۱۸ میں بھی لکھا ہے کہ جب یسوع کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ اور اگر خدا کے تخم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش نہ مانی جاوے بلکہ بغیر نطفے کے مانی جاوے تو کونسی ایسی وجہ ہے کہ آپ کی ابنیت خدا سے منسوب کی جاوے۔ اگر روح القدس سے منسوب کی جاوے تو کیا ہرج ہے؟ کیونکہ آپ کے عقیدہ کی رو سے روح القدس بھی ویسا ہی ازلی خدا ہے جیسا کہ خود خدا تعالےٰ۔ لیکن اگر آپ روحانی بیٹا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیں تو خدا کی کوئی روحانی بیوی بھی ماننی پڑیگی ورنہ بیوی کے بغیر بیٹا ہونا ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کچھ مسیحی لوگ خصوصاً قادیانی مسیحی ہی اس معمہ کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اُن کے نبی اور مسیح موعود کا ذاتی تجربہ ہے۔ اور روحانی بیوی ماننے سے تین کی بجائے چار کا کنبہ بن جائیگا۔

دوسرا سوال۔ یہ کہ اگر خدا باپ۔ یسوع مسیح بیٹا اور روح القدس تینوں ازلی ہوں تو حضرت یسوع مسیح کو بیٹا اور خدا کو باپ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ باپ کا بیٹے سے مقدم ہونا لازمی و لابدی ہے اور بیٹے کا نہ صرف باپ کے بعد ہونا بلکہ باپ سے پیدا ہونا بھی لازمی ہے اور جب تک حضرت یسوع مسیح پیدا نہیں ہوئے تھے تب تک خدا کا واحد ہونا اور حضرت مسیح سے پہلے ہونا بھی ثابت ہوا۔ ہٰذا خدا کو باپ اور حضرت یسوع مسیح کو بیٹا قرار دینے سے باپ اور بیٹے میں فرق زمانی ماننا لازم آئیگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ازلی خدا ثابت نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ ازلی شے کا کبھی آغاز نہیں ہوسکتا اس لئے دونوں میں باپ بیٹے کی نسبت محال عقلی ہے ورنہ بتلائیے کہ اگر کوئی کافر یہ کہہ دے کہ (معاذ اللہ) حضرت یسوع مسیح علیہ السلام باپ تھا اور خدا بیٹا تھا یا یہ کہ خدا اور یسوع دونو بیٹے تھے اور روح القدس باپ تھا تو کیا عیسائی اس مقل فرض کو بھی مان لینے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو تینوں ازلی خداؤں میں سے کیوں بلا تقدم ایک کو باپ اور دوسرے کو بیٹا کہا جائے۔ ورنہ یہ تو وید منتر جیسی ناممکن بات ہوئی۔ جس میں لکھا ہے کہ सपित्: पिता सत् " سپتو پتاست " ترجمہ:- وہ بیٹا اپنے باپ کا بھی باپ بن جاتا ہے۔ پس جس طرح یہ وید منتر غلط ہے۔ اُسی طرح ازلی طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بیٹا اور خدا کو باپ قرار دینا بھی محال عقلی ہے۔ البتہ تینوں ازلی ہونے سے جوڑے بھائی کہلا سکتے ہیں پھر خدا رحم کرے اِن تینوں جوڑے بھائیوں کے پیدا کرنے والے ماں باپ بھی ماننے پڑینگے اور یہ قبیلۂ مقدس کم از کم پانچ افراد پر مشتمل ہو جائیگا۔ میں نے پادری صاحب کو کہا کہ آپ تو حضرت یسوع مسیح کو خدا قرار دے رہے ہیں لیکن بائیبل شریف خدا کا خادم اور بعض فرشتوں سے بھی کم درجہ قرار دیتی ہے۔ اب آپ کی بات سچی مانیں یا بائیبل شریف کی؟ جیسا کہ رسولوں کے اعمال باب ۴ آیات ۲۷ و ۳۰ میں لکھا ہوا ہے کہ:-

" کیونکہ واقعی تیرے پاک **خادم** یسوع کے برخلاف جسے تونے مسح کیا ..... اور تو اپنا ہاتھ شفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک **خادم** یسوع کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں "

نیز عبرانیوں باب ۲ آیات ۷ و ۹ میں لکھا ہے کہ:-

" تو نے اسے (یسوع کو) فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا۔ البتہ اُس کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا۔ یعنی یسوع کو کہ موت کا دکھ سہنے کے سبب جلال اور عزت کا تاج اُسے پہنایا گیا ہے "

پادری صاحب۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ بائیبل اور انجیل مقدس کی پاک تعلیم کی باریکیاں میری سمجھ سے باہر ہیں۔ نہ صرف میری بلکہ بڑے بڑے پادریوں کی سمجھ میں نہیں آتیں۔

خاکسار۔ جواک اللہ ا

(باقی آئندہ)

نحن نقص علیك احسن القصص

(نمبر ۳)

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی از جہلم)

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ پر آپ نے غور کیا کہ ایک دولت مند پری پیکر زوجہ عزیز ان پر شیفتہ ہے طرح طرح کی تدبیروں سے ان کو اپنے قابو میں لانا چاہتی ہے، بہانے بناتی ہے، ڈراتی اور دھمکاتی ہے۔ مگر ان کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی۔ وہ جانتے ہیں کہ فرزندان آدم صرف خدا کے غلام ہیں۔ اور خدا ہی کی رضا جوئی ان کا کام ہے۔ دنیاوی ترغیبات میں ان کو خدا سے برگشتہ بنانے کی طاقت نہیں۔ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔ یعنی ہم کیوں نہ فقط اسکی پرستش کریں جس نے ہم کو پیدا کیا۔ ہماری طرح آخر تم بھی تو اُسی کی جانب لوٹ کر واپس جانے والے ہو۔

ءَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ۔

" کیا ہم خدا کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا معبود ٹھیرائیں کہ اگر خدا ہم کو تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش ہمارے کام آوے اور نہ خود ان کو مدد مل سکے۔"

وہ یوسف جن کے لئے عرش و ہوا کے تمام اسباب موجود ہوں از دیاد عزت و حرمت کا وعدہ عطائے اقطاع کا عہد وثیق ہو۔ اگر وہ ان کے ارشاد سے گریز کریں اور امتثال امر سے اجتناب کرنے پر آمادہ ہوں تو آہنی زنجیروں اور ہر قسم کے خوفناک عواقب سے و الناک نتائج سے ڈرایا جائے۔ لیکن وہ ان باتوں کی پروا نہ کریں۔ قید کو عزیز و گرانمایہ متاع زندگی خیال کریں، اس ذلت کو حقارت سے نہ دیکھیں۔ کہ اصلیت اور حقیقی رفعت شان الٰہی میں ہے۔ اگر آہنی زنجیروں کی کھٹاکھٹ اور تاریک و مظلم کوٹھڑیوں میں جذبات ...

آپ مشرکوں کی طرف کسی قدر جھک جاتے تو اس وقت ہم آپ کو حالت حیات میں بھی اور بعد الموت بھی دوگنا عذاب چکھاتے پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔

جو لوگ اللہ اور رسول کا تعلق دنیاوی محب و محبوب جیسا بتاتے ہیں وہ ان جیسی بیسیوں آیات پر نظر ڈال کر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی شان جلالی کے سامنے بڑی سے بڑی مخلوق بھی عاجز و بےچارہ ہے۔

ایک اور آیت میں صراحۃً فرما دیا کہ مشرک پر جنت حرام ہے۔ پڑھئے سورہ مائدہ رکوع ۱۰:-

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ؕ

ناظرین غور کریں کہ ان آیتوں کا ترجمہ ہی اپنا مطلب صاف صاف بتا رہا ہے کسی حاشیہ یا تشریح کی ضرورت نہیں۔ اب ایک حدیث بھی سن لیں۔ جس میں شرک کی قباحت بیان کی گئی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی اے مومن! تو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھیرا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

ان سطور میں شرک کی بھیانک تصویر نہایت مختصر لفظوں میں پیش کی گئی ہے ورنہ یہ دفتر بے پایاں ہے۔

اب میں ناظرین کی توجہ گرامی عرب جاہلیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے مذہبی عقائد و اعمال کیا تھے۔ جن کی بنا پر قرآن شریف نے ان کو مشرک کہہ کر سخت خفگی کا اظہار فرمایا۔

عربوں کے دو طبقے عربوں کے دو طبقے ہوئے ہیں۔ طبقہ اولیٰ عرب عاربہ (خالص عرب) یعنی عاد و ثمود کی قومیں جو نہایت شہ زور اور قوی ہیکل لوگ تھے۔ قدیم زمانہ میں حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کے زمانے میں عذاب الٰہی سے ہلاک ہو گئے۔ جن کی نسل سے اب کوئی انسان روئے زمین پر آباد نہیں۔

طبقہ دوم عرب مستعربہ (بنے ہوئے عرب) یہ وہ لوگ تھے جو اصلی عربوں کے ہمسایہ اور ان کے زیر اثر تھے۔ خالص عربوں کی بربادی کے بعد عربستان میں آباد ہو کر ان لوگوں نے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کیں۔ مذہبی حیثیت سے ان میں بعض قبیلے یہود یا نصاریٰ تھے بعض لامذہب یعنی دہریت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ لیکن ان میں اکثر ایسے تھے جو خدا کو اپنا خالق، مالک، رازق جانتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ لوگ اپنے فوت شدہ بزرگوں (انبیاء و اولیاء) کے مجسمے (بت) بناتے اور ان سے دعا مانگتے وقت خدا کے ہاں ان کو وسیلہ ٹھیراتے، بعض لوگوں کی قبروں پر عمدہ عمدہ عمارتیں بناتے اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے۔ بعض لوگ فرشتوں اور ارواح کو اپنا سفارشی سمجھ کر ان سے التجائیں کرتے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دنیا کا اصل متصرف و منتظم تو خدا ہی ہے مگر ہمارے بزرگ (جو در اصل خدا کے نیک بندے ہیں) خدائی عدالت کے ناظر یا پیش کار ہیں۔ وہ کہتے تھے جیسے دنیوی بادشاہوں تک عام انسانوں کی رسائی نہیں ہو سکتی بلکہ اہل کاروں کا وسیلہ تلاش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ کے دربار کا ہے۔ قرآن مجید نے ان لوگوں کو کھلے الفاظ میں مشرک قرار دے کر ان کے ایسے افعال پر حبوط عمل کا حکم لگایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ان لوگوں کے عقائد و اعمال کا بیان بڑی شرح و بسط کے ساتھ ہوا ہے۔

(باقی آئندہ)

تثلیث مقدسہ

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب از امرتسر)

میں کسی روز اپنے دوست سوامی بھولا ناتھ صاحب ایم۔ اے کے ساتھ گوجرانوالہ کے گرجا گھر میں چلا گیا۔ ایک نوجوان پادری صاحب نے جو مسلمان سے عیسائی ہوا ہوا تھا تقریر فرمائی اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ازلی خدا ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے بتصدیق قرآن شریف مُردوں کو زندہ کیا جو کہ سوائے خدا کے اور کسی کا کام نہیں کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ صرف خدا ہی جیاتا یعنی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ نوجوان پادری صاحب کا لیکچر لحاظ عمر کے بہت اچھا تھا۔ لیکچر کے بعد آپ نے سوالات کا موقع بخشا۔ مجھے اپنی زیر تصنیف کتاب "برہم گیان" وف آتم درشن کے لئے عیسائی مذہب کا نقطہ نگاہ بھی درکار تھا۔ اس لئے میں نے موقع کو غنیمت خیال کر کے فائدہ اٹھانا چاہا اور مودبانہ طور پر پوچھا کہ کیا خدا مجسم ہے اور اس کا نطفہ و ویرج ہے اور کیا ماتا مریم صدیقہ خدا کی بیوی تھیں؟ اگر نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے کیونکر ہوئے؟ اور اگر بغیر جسم، ویریہ اور بیوی کے بھی بیٹا ہو سکتا ہے تو پھر ہمارے پڑوسی حضرت مسیح موعود قادیانی بھی تو خدا کے بیٹے تھے۔ جیسا الہام انجیلوں میں پایا جاتا ہے ویسا قادیانی کو بھی اس کے خدا نے بھیجا کہ "اسمع ولدی اے میرے بیٹے سن" (البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹) اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اکلوتا بیٹا کہا ہے تو حضرت مسیح قادیانی پیٹ گھروڑی کے ہی سہی۔

پادری صاحب! آپ لوگ دنیوی رشتہ کا خیال کر کے ایسے اعتراض کرتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح خدا کا روحانی بیٹا تھا نہ کہ جسمانی۔ کیونکہ جس طرح خدا بغیر ہاتھوں کے سب کچھ کرتا ہے اور بغیر آنکھوں کے دیکھتا

فتاویٰ

س ۴۴۳} کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بکر کو تقریباً ایک نیم سال کا عرصہ ہوا جو اپنی خاص املاک منقولہ غیر منقولہ کثیر تعداد میں چھوڑ مرا ہے اور پسماندگان حسب تفصیل ذیل وارث ہیں :- یعنی بکر مرحوم کا ایک برادر خورد ہے اور اس برادر کی ۳ دختران شادی شدہ اور ۳ فرزندان بھی شادی شدہ ہیں - اور بکر مرحوم کی ایک دختر بیوہ اور اس بیوہ کی ایک لڑکی شادی شدہ اور ایک لڑکا ناکتخدا ہے - بکر کی پہلی بیوی کی نواسی کی ۳ لڑکیاں ناکتخدا اور ایک لڑکا ناکتخدا ہے - عرض طلب یہ ہے کہ از روئے شرع تقسیم ترکہ کے کون کون حقدار ہیں اور ہر ایک حق دار کو موافق شارع کیا پہنچتا ہے - مثلاً اندازاً بکر مرحوم کی جائداد غیر منقولہ زمین اور گھر وغیرہ قیمتاً دس ہزار ہے - اور منقولہ روپیہ زر زیورات وغیرہ بیس ہزار کی تعداد ہے - (شیخ عبد الکریم خریدار اہلحدیث نمبر ۱۳۲ ۱۱، از مری نواس پور)

ج ۴۴۳} بکر مرحوم کا ترکہ یوں تقسیم ہوگا - کل تقریباً پندرہ ہزار میں سے نصف یعنی ۱/۲ - ہزار لڑکی کو ملیگا اور باقی اُس کے بھائی کو ملیگا - اس کے سوا باقی تمام محروم ہونگے -

س ۴۴۴} زید کپڑے کی تجارت کرتا ہے اور خصوصاً اس کے خریدار سنتال اور پہاڑیہ ہیں - یہ لوگ کبھی بکا ہے شراب پی کر زید مذکور کی دکان پر آتے ہیں - جس کے باعث زید کو سخت نفرت وکراہت ہوتی ہے - لہذا ایسے لوگوں کے ساتھ خرید فروخت کرنا تقویٰ کے خلاف ہے یا نہیں ؟

(محمد شہادت اللہ خریدار اہلحدیث)

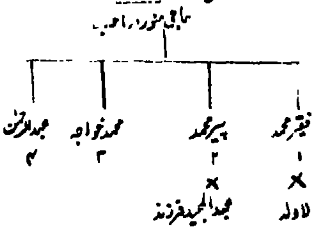
ج ۴۴۴} ایسے لوگوں سے خرید و فروخت جائز ہے - ہاں نرمی سے نصیحت کرتا رہے - قرآن مجید میں ارشاد ہے - مَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۔

س ۴۴۵} زید نے ایک ہندو عورت کو اسلام قبول کرا کر اپنے عقد میں لیا - اس عورت کے اس وقت دو لڑکے بھی تھے - ایک کی عمر ۱۲ سال کی ایک کی عمر ۹ سال کی - ان کو بھی اسلام قبول کرایا - اب سوال یہ ہے کہ زید ان دونوں لڑکوں کا قرآن شریف یا حدیث کی رو سے باپ کہلانے کا مستحق ہے کہ نہیں - اس کا جواب بذریعہ اخبار اہلحدیث شائع کیا جائے -

(محمد یٰسین بلور - ہوڑہ)

ج ۴۴۵} باپ وہی ہے جس کے نطفہ سے وہ لڑکے ہیں - زید ان کا حقیقی باپ نہیں - مربی ضرور ہے - قال اللہ تعالیٰ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ الآیہ اللہ اعلم ! (از داخل غریب فنڈ)

س ۴۴۶} شجرہ



حاجی منور صاحب کے چار فرزند تھے - چاروں کی کمائی جائداد مشترکہ ہے - نمبر ۱-۲ انتقال کر گئے اس کے بعد حاجی منور صاحب کا انتقال ہو گیا ہے - نمبر ۳-۴ بقید حیات ہیں اور نمبر ۲ کا فرزند عبد المجید بقید حیات ہے - اس کو یہ کہا جا رہا ہے کہ دادا کے سامنے اس کے والد کا انتقال ہو گیا ہے - اس لئے از روئے شریعت محروم الارث ہے - یہ از روئے شریعت کہاں تک صحیح ہے - یعنی عبد المجید کو کیا ترکہ ملنا چاہئے

(محمد یوسف از ضلع گلبرگہ دکن)

ج ۴۴۶} عبد المجید کو اس کے باپ کا ترکہ ملیگا - دادا کے حقیقی بیٹوں کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں - فقیر محمد کی متروکہ جائداد میں سے ایک روپیہ میں ۴ کی وارث اس کی بیوی ہوگی - اللہ اعلم !

س ۴۴۷} زید کی شادی ایک نیک عورت سے ہوئی - عورت اس کے گھر آباد رہ کر تین چار بچوں کی ماں بھی بنی - لیکن وہ شروع سے ہی اپنی بیوی سے متنفر ہے زجر و توبیخ کے علاوہ جسمانی سزا دینے کا عادی ہے اور کئی دفعہ مار کر گھر سے نکال چکا ہے - لیکن عورت نیک ہے اور وہ خود بخود آبستی ہے - اب کہ اس نے عورت کو بہت سخت بدنی سزا دی اور اُس کے بھائی کو بلا کر اُس کے حوالے کر کے کہہ دیا کہ اسے لے جاؤ، مجھے اس کی ضرورت نہیں - یہ کہہ کر زیور چھین لئے اور گھر سے نکال دیا - کیا اس صورت میں طلاق ہو سکتی ہے ؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۴۴۷} الفاظ لے جاؤ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اس سے طلاق کنائی واقع ہو گئی ہے - اللہ اعلم

س ۴۴۸} کیا فرماتے ہیں علماء دین بیچ اس مسئلہ کے کہ ایک مسلمان مرد ایک عیسائی عورت سے شادی کر سکتا ہے کہ نہیں - اگر نہیں تو کیوں ؟ اور اگر شریعت جائز قرار دیتی ہے تو کن حالات میں - ذرا واضح طور پر لکھا جائے - (ایس طفیل محمد کنری (سندھ))

ج ۴۴۸} کتابیہ (عیسائی یا یہودی عورت) سے مسلمان شادی کر سکتا ہے جب ضرورت ہو - اور ایسی عورت مل جائے تو نکاح جائز ہے - قرآن پاک میں صراحتہً یہ حکم موجود ہے - اللہ اعلم !

فتاویٰ نذیریہ

اور مذہبی محسوسات مدفون ہو سکتے ہیں تو طوفان یوسف اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل خانہ کو پسند کیا مگر باوجود ان تکالیف کے وہ اپنے مقصد حیات کو بھول نہیں گئے۔ اس تاریک زندان میں صداقت و حق کا وعظ فرماتے رہے کہ یہی ان کا نصب العین تھا اور اسی بنا پر ان دونوں قیدیوں کو جو آپ سے تعبیر خواب دریافت کر رہے تھے یوں کہا

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ
يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ۔

یعنی ہم کو مناسب نہیں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ اے یاران زندان! غور کرو جدا جدا معبود اچھے ہیں یا خدا یگانہ و قہار تمام جہان میں بس ایک خدا کی حکومت ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی غلامی و پوجا کریں کہ یہی دین کا سیدھا راستہ ہے۔ (هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ)

وہ لوگ جن کا مقصد حیات محض نشر قرآن کریم ہے، جو اعلائے کلمۃ اللہ ہی کو اپنی زندگی کی غایت مقصود خیال کرتے ہیں۔ جو دنیا میں تمام شیطانی باتوں کے مقابلہ میں صرف دین الٰہی کو بلند و برتر کرنا چاہتے ہیں کہ وہی امن و امان عالم اور ترقی انسانی کا کفیل ہے۔ اگر غارت گران حقیقت اسلامی اور دزدان متاع ایمانی ان لوگوں کے مخالف ہوں، مفسدان ملت و مدعیان اصلاح اگر ان حضرات کی بیخ کنی کے درپے ہوں، اگر دولت و سطوت ان کی تذلیل کا بیڑا اٹھائے، اگر ان کو ضیاع جان و مال کا خوف ہو اور اسلامیت صادقہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر مجبور کئے گئے ہوں۔ ایسے پُر از آلام و مصائب وقت میں ابتلاء و آزمائش کا وقت ہوتا ہے کھوٹے اور کھرے خبث و ثمین کے درمیان تمیز کا وقت ہوتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ واقعہ زندگی صادق ترین لوگوں کے لئے ایک اسوہ حسنہ پیش کرتا ہوتا ہے۔ اور بلند آہنگی سے کہتا ہے کہ خواہ آب و ہوا مخالف ہو، موسم خراب ہو، قابلیت مفقود ہو۔ مگر تم تبلیغ حق کے متعلق اپنا فرض اسلامی انجام دیئے جاؤ کہ نتائج و عواقب کی مضبوط و مستحکم رسی ایک بالاتر قوت کے ہاتھ میں ہے جو قلوب کے پوشیدہ حالات سے واقف اور نیتوں کا عالم ہے۔ علیہ فلیتوکل المومنون۔ ایک ہی ایک قوت کاملہ ایسی ہے جس پر مسلمانوں کا بھروسہ ہونا چاہئے۔ دوسرا کوئی بھی بھروسے کے لائق نہیں

حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر میں جاتے ہیں تو غلام کی حیثیت ہوتی ہے۔ مگر جب وہ ان تمام دشوار اور کٹھن وادیوں کو صبر و تحمل سے طے کر جاتے ہیں تو پھر ان کی کیا حالت ہوتی ہے؟ یہ حالت ہوتی ہے :۔

(۱) جذبات پر قابو رکھتے ہیں۔
(۲) اعلیٰ درجہ کے امین ثابت ہوتے ہیں۔
(۳) صحیح اصول کی پابندی میں دقتوں اور تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں۔
(۴) خواہ حالت کیسی ہی خطرناک ہو اپنا فرض منصبی پورا کرتے ہیں۔
(۵) پریشانیوں سے خوف زدہ ہو کر اور دار و رسن سے ڈر کر اپنا کام نہیں چھوڑتے۔

ان اخلاق فاضلہ کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اسی غلام کا خواب درست ثابت ہوتا ہے۔ وہی غلام اپنے باپ سے عرض کرتا ہے :۔

يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا۔

اے میرے باپ میں پہلے جو خواب دیکھا تھا میری یہ حالت و حیثیت اسی خواب کی تعبیر ہے میرے پروردگار نے اس خواب کو ٹھیک ٹھیک انداز میں پورا کیا۔ ہاں وہی یوسف اب کہتا ہے :۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ

اے میرے پروردگار یہ صرف تیرا ہی فضل و کرم ہے کہ تو نے اپنی عنایت سے مجھے ملک و حکومت و سلطنت نوازش فرمائی ؎

بے طلب جو ملا مجھ کو ۔ بے سبب جو دیا دیا مجھ کو
داغ کو کون دینے والا تھا
جو دیا اے خدا دیا تو نے

اس قصہ میں کس قدر عبرتیں اور بصیرتیں ان لوگوں کیلئے ہیں جو ہر اچھی بات کو گم شدہ متاع مسلم سمجھے۔ جن پر خدا کا خاص طور پر انعام ہو۔ جو

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ

کی مقدس جماعت میں شامل ہو۔

اس حسن خاتمہ کے قربان جائیے جس میں صاف طور پر بتا دیا کہ اگر ایک مطیع و منقاد مسلمان بے بسی کی حالت میں پریشان ہو۔ وہ عظمت و جلال کو کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بشارت صرف انہیں غلامان الٰہی کے لئے ہے جن میں مذکورہ بالا اوصاف موجود ہوں، جو شیاطین و طواغیت کی بندگی سے آزاد ہوں جو صرف خدائے عزیز و حکیم کی چوکھٹ پر سر خم کرتے ہوں۔ جن کے قلب خارجی اثرات ضلالت سے بالکل محفوظ ہوں۔ خدا کا سب سے بڑا انعام جو کسی برگزیدہ بندے پر ہوتا ہے وہ نیابت و خلافت الٰہی ہے جس سے اس کو حصہ عطا کرتا ہے۔

یہ ایک شاہد معنی ہے۔ جس کے روئے روشن کو وہی غلام بے نقاب کر سکتا ہے جو حقیقی طور پر مسلمان ہو اور جس کا یہ فیصلہ ہو :۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو پروردگار عالم ہے۔

يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ۔

اے بزرگان قوم! خدا کا داعی تمہیں خدا کی جانب حاضر ہونے کو بلا رہا ہے تم اس کی بات تسلیم کرو اور اس کے کہنے کے مطابق چلو۔ وما علینا الا البلاغ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الھادی

احسن القصص۔ سورہ یوسف کی پنجابی نظم میں تفسیر۔ از مولانا عبدالستار مرحوم۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

مسلم حلقہ امرتسر کا ضمنی انتخاب

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

گذشتہ سے پیوستہ موسم سرما خصوصاً ماہ صیام انتخابی جلسوں کی بھرمار میں گزرا تھا۔ امرتسر کے مسلم حلقہ کی طرف سے تین امیدوار کھڑے تھے۔ ان میں سے ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کامیاب ہوگئے۔ مگر ایک فریق کے اعتراضی درخواست کرنے پر بعد تحقیقات انتخاب ناجائز قرار پایا۔ اس کی وجہ ایک مضحکہ خیز قانونی نکتہ ہے جس پر اس وقت بحث کرنا بعد از وقت ہے۔ ہاں اتنا کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ وہ قانونی نکتہ ایسا ہے کہ ہر کمزور فریق اس پر عمل کرکے انتخاب ناجائز ٹھہرا سکتا ہے چنانچہ امرتسر میں ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد پھر تین امیدوار کھڑے ہوگئے۔ اب تینوں اپنا زور لگا رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے استحقاق کی وجوہات بتا رہے ہیں۔

"اہلحدیث" نے اس بارے میں کسی کی حمایت نہیں کی اس لئے کہ تینوں شہر کے باشندے ہیں اور تینوں کو اہل شہر جانتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ اخبار "الجمعیۃ" دہلی دُور بیٹھے ہوئے کبھی ایک کی حمایت کر دیتا ہے اور کبھی دوسرے کی۔ اس لئے دونوں فریق الجمعیۃ کی رائے پیش کرتے ہیں۔ اور اہل شہر الجمعیۃ کی صاف گوئی پر ہنستے ہیں۔

الجمعیۃ مورخہ ۲۸ اپریل میں بعنوان "امرتسر کا ضمنی انتخاب" ایک نوٹ نکلا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

"ڈاکٹر کچلو کا انتخاب ناجائز قرار دینے سے امرتسر کی نشست پر دوبارہ انتخاب ہوگا۔ سرکارہ پارٹی کی حمایت پر شیخ صادق حسن (محمد صادق) اور کانگرس کے ٹکٹ پر خود ڈاکٹر کچلو مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم نے نہایت حیرت و استعجاب کے ساتھ سنا کہ اسی نشست کے لئے مجلس احرار نے بھی اپنا امیدوار نامزد کر دیا ہے × ×۔ یو پی اور دوسرے صوبوں میں مجلس احرار نے پوری طاقت کے ساتھ کانگرس کی حمایت کی ہے۔ ان حالات میں امرتسر کی نشست پر ڈاکٹر کچلو کا اعلان ہونے کے باوجود چودھری افضل حق صاحب (احراری) کی نامزدگی کی غایت ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔"

اس کے بعد "الجمعیۃ" مؤرخہ ۱۳-مئی میں چودھری افضل حق کو ترجیح دی گئی ہے۔ ان دونوں مضمونوں کو ہر دو فریق پیش کر رہے ہیں۔ بعض لوگ اس پر رائے زنی کرتے ہوئے اخباروں کو کوس رہے ہیں کہ ان کا کیا اعتبار! کبھی اِدھر ہیں تو کبھی اُدھر! واقعی بات ہے کہ ایک ذمہ دار اخبار کو اپنی رائے کا اظہار کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے کہ میری رائے سے کسی ایک فریق کو فائدہ اور دوسرے کو نقصان پہنچنے کے علاوہ خود میری سبکی تو نہ ہوگی۔

یہ انتخاب ۱۸-مئی کو شروع ہوکر چار روز میں ختم ہو جائیگا۔ دیکھئے نتیجہ کس کے حق میں نکلتا ہے اور اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ خدا توفیق دے کہ مسلمان مقدمہ بازی سے بچ جائیں۔

عام ملکی حالات

مجموعی حیثیت سے ملک میں دن بدن فسادات بڑھ رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ پہلے کہا جاتا تھا کہ ان فسادات کا سبب غیر ملکی (انگریزی) حکومت ہے۔ اب جن سات صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے وہاں سے بھی خیر کی آواز نہیں آتی۔ صوبہ یوپی کے صدر مقام لکھنؤ میں ایک معمولی سی بات (مدح صحابہ) پر فساد بڑھتا جا رہا ہے۔ پہلے اسکی رفتار اگر دس درجے تھی تو اب بیس درجے ہوگئی ہے۔ دراصل یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ ہم باہمی رواداری کرنا نہیں جانتے۔ مولانا حالی مرحوم نے فسادات عرب کا جو نقشہ کھینچا ہے اشعار ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جُو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

یہی حال آج ہم ہندوستانیوں کا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تاریخ انگلستان بھی یہی بتاتی ہے کہ وہاں بھی مختلف جماعتوں میں فسادات ہوتے رہے ہیں کیونکہ آخر وہ بھی حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ جن کی بابت ملائکہ نے کہا تھا۔

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ

لیکن ان کے سر پر اپنی حکومت تھی جو فوراً قابو پالیتی تھی ہم باشندگان ہندوستان ایسے شتر بے مہار ہیں کہ ہمیں نہ خود بخود سوجھ آتی ہے نہ کوئی زبردست سوجھانے والا ہی ہمیں ملتا ہے۔ دیکھئے ہمارا یہ تفرق اتصال کب ٹھیک ہوتا ہے۔

(نوٹ) عام ہندوستانیوں کا تفرق علی الاتصال اگر مضر ملک ہے تو عام مسلمانوں کا تفرق مضر دین ہے۔ خصوصاً افراد اہل حدیث کا تفرق مذہب حق کو مضر ہونے کے علاوہ اشاعت توحید و سنت میں بھی سدراہ ہے۔

اعیان اہل حدیث! ہمیں بارہا ایک حدیث یاد آتی ہے اور ہم سچ کہتے ہیں کہ اس کے یاد آتے ہی ہمارا دل بیٹھ جاتا ہے کیونکہ وہ ہماری ساری امانی اور دعاوی پر پانی پھیرتی ہے۔ آج بھی وہ حدیث ہمیں یاد آتی ہے بڑے درد دل کے ساتھ اسے ہم جماعت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ باوجودیکہ ہمیں علم ہے کہ ہماری درسگاہوں میں حدیث مذکور روزانہ بھی پڑھائی

متفرقات

رسالہ شمع توحید کی بابت اہل توحید حضرات کی خدمت میں اپیل کی گئی تھی کہ اس کو مختلف زبانوں میں بکثرت شائع کیا جائے اور عوام میں تقسیم کیا جائے تاکہ توحید کی حقیقت عالم میں آشکارا ہو جائے

ارباب ذوق نے اعانت میں جس قدر حصہ لیا اس کا اظہار اہلحدیث میں ہوتا رہا۔ پہلے اردو زبان میں اسکی اشاعت ہوئی۔ چنانچہ اس کو ہزارہا کی تعداد میں طبع کرا دیا گیا۔ سب سے پہلے معاونین، بعد میں دیگر خواہشمند حضرات کو بھیج دیا گیا۔ اس کے شائع ہونے کے بعد طلبی اس قدر ہوئی کہ اب بہت کم نسخے دفتر میں باقی ہیں۔ وہ بھی چند روز تک نکل جائینگے۔

اردو کے بعد سب سے پہلے ملتانی زبان میں نظم ہونی چاہئے۔ اصحاب ملتان اور بہاولپور وغیرہ ناظم کی تلاش کرکے مشکور کریں۔ اسکے علاوہ دیگر زبانوں شلاً گجراتی بنگالی وغیرہ میں شائع کرانے کا ارادہ ہے ارباب ذوق مالی امداد کی طرف توجہ فرمائیں۔

حساب | ۲۸ اپریل تک کل آمد ۔۔ ۹ ۔۔ ۳۰۴ روپے
لاگت رسالہ مع محصول روانگی وغیرہ ۔۔ ۲ ۔۔ ۲۵۸ روپے
بقایا ۔۔ ۱۳ ۔۔ ۴۱

حملہ آور مجرم | قمر بیگ کی طرف سے اپیل دائر ہوگئی ہے۔ جس کی سماعت ۱۰ جون کو سشن جج صاحب ضلع امرتسر کی عدالت میں ہوگی۔ احباب کرام دلی توجہ سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

کامیابی مقدمہ | جامع مسجد کیندراپاڑہ ضلع کٹک کا جو مقدمہ دو سال سے اہل حدیث و بریلوی احناف کے مابین بعدالت منصف کیندراپاڑہ دائر تھا۔ چنانچہ اہل حدیث کے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ فریق ثانی پر ڈگری مع خرچہ ہو گئی۔ چونکہ جماعت موحدہ حسب معمول مسجد مذکور میں نماز ادا کرتی ہے۔ اس لئے بریلوی حضرات کی طرف سے سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ آئندہ خدا حافظ۔ احباب دعا کریں خدا انجام بخیر کرے۔

مرسلہ محمد داؤد احمد خادم اہل حدیث از کیندراپاڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

ضرورت تزویج | ایک سنی سید خاندان کو صحیح النسب نجیب الطرفین و بہ صفات متصف لڑکے اور لڑکی کے رشتہ کے واسطے جس کی سالانہ آمدنی منقول جائداد سے ساڑھے تین ہزار اور ملازمت وغیرہ سے ڈیڑھ ہزار جملہ پانچہزار روپیہ سالانہ ہے ایسے نجیب الطرفین ایک لڑکی اور ایک لڑکے کی ضرورت ہے۔ عمر و قرب و بعد کی قید نہیں۔ سجادہ نشینوں یا جاگیرداروں یا عہدہ داروں کو ترجیح رہے گی۔ نکاح اور رخصتی شرعی طریقے پر انجام ہوگی۔ نسب نامہ اور مفصل حالات کے ساتھ نشان ذیل پر خط و کتابت ہو۔

حافظ سید عین الحق سادات پوری بہ توسل حکیم مولانا سید عبد الستار صاحب شفا صدر مولوی شیخ محلہ سیوان ضلع چھپرہ (مغربی بہار) بی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔

یادرفتگان | (۱) اخی مولوی عبد الغفار صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ! (راقم محمد عبد التواب از ملتان)

(۲) میری ہمشیرہ ۲۹۔ اپریل ۳۸ء چار ماہ بیمار رہ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ! (حکیم اللہ بخش ساکن پیر سیان ضلع جالندھر حال وارد سلیجر آسام)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

غریب فنڈ | از نتوی فنڈ ۸ر از ڈوڈی اینڈ سنز سیالکوٹ ۸ر سابقہ بقایا ۱۲ر از سائلین ۲۶ حنا محمد بخش لائل پور ستے ۳۴ نور محمد میاں ۸ر ۳۳ حشمت علی بنگال لوہیاں ۸ر ۹۴ عبد الغفار گھان ضلع لاہور ۸ر میزان ۸ر ۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک سال کیلئے اخبار جاری

وصولی داخلہ | ۱۲۸ عبد القادر فخ گڑھ پنجتور ۱۳۰ محمد شفیع سملی ۱۳۳ احمد علی چک ۱۳۵ ۱۳۱ مولوی محمد صاحب کوٹ بھائی ۱۳۲ عبد الرحیم فتحگڑھ چوڑیاں

احباب خیر | غریب فنڈ کی امداد کریں تاکہ غرباء کے نام اخبار جلد جاری ہو سکے۔

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے عرصہ سے کوئی امداد نہیں آئی۔ اس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے معاونین کانفرنس کو حتی الامکان اس کی امداد کرنی چاہئے تاکہ اسکے پروگرام میں فرق نہ آئے۔

ہفت بند شیخ سعدی | کے لئے خاکسار نے ایک مرتبہ پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اب مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ کوئی صاحب اس کی جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو اطلاع دیں۔ یا کسی صاحب کے ہاں ہو تو عاریتاً ہی ارسال کردیں۔ (قاضی منظور حسین بازار نوکریاں امرتسر)

قیام انجمن اہل حدیث | انجمن اہل حدیث صوبہ سی پی کامپٹی ضلع ناگپور میں قائم ہوگئی ہے۔ اسکی معاونت کے لئے مولوی عبد اللہ صاحب سفیر انجمن مذکور دورہ کر رہے ہیں۔ احباب خیر ان کی امداد فرما کر کارکنان انجمن کو شکریہ کا موقع دیں۔ (راقم مولوی عبد العزیز خازن انجمن اہل حدیث صوبہ سی پی کامپٹی ضلع ناگپور) (حق اشاعت فنڈ بذمہ انجمن)

خطبات التوحید | مصنفہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی ختم ہو گئے تھے۔ اب مکرر طبع ہو گئے ہیں۔ ناظرین میں سے ضرورتمند حضرات طلب کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱ر محصول ڈاک ۲ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تصحیح اغلاط رسالہ شمع توحید | خدا بھلا کرے مولانا ابو القاسم بنارسی کا جنہوں نے شمع توحید کو خوب غور سے پڑھ کر اس کی اغلاط طباعت پر اطلاع دی ہے۔ ناظرین ان اغلاط کو صحیح کرلیں۔

ص۱۸ آیت افرأیتم ما تحرثون کا حوالہ پ۲ غلط ہے پ۲۷ چاہئے۔

ص۱۷۔ ونہم ۳۔ آیت یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا چاہئے آمنوا چھوٹ گیا ہے۔

ص۲۰ سطر ۱۱۔ بشریت کہاں رہے "غلط ہے۔ صحیح "بشر کہاں رہے" چاہئے۔

ص۲۱ و ص۲۲۔ حدیث لو استقبلت من امری ما استدبرت واقعہ حدیبیہ کا نہیں ہے بلکہ حجۃ الوداع کا ہے، کفار کے عمرہ سے روکنے کے وقت نہیں فرمایا تھا بلکہ صحابہ نے

جاتی ہے۔ پھر ہم اسے یہاں کیوں پیش کرتے ہیں؟ محض اس آیت کے ماتحت

اِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا

بہرحال اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تَحَابُّوا

سچ تو یہ ہے کہ اس کا ترجمہ کرتے ہوئے بھی ہمیں شرم آتی ہے۔

مثال | بعض دفعہ میلوں کے موقع پر ہم نے دیکھا ہے کہ اسٹیشنوں پر بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تیسرے درجے کے مسافر تیسرے درجے کا ٹکٹ لیکر درمیانے یا درجہ دوم کے دروازے سے اندر داخل ہونا چاہتے ہیں تو وہاں کے ٹکٹ چیکر اور پولیس والے ان کو روک دیتے ہیں کہ ادھر سے مت آؤ۔

اس وقت انہیں جو مایوسی ہوتی ہے اس کو ملحوظ رکھ کر حدیث مذکور کا ترجمہ سنئے! حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اے مسلمانو! تم کبھی جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔

اعیان جماعت | یہ حدیث چلد خبریہ ہے انشائیہ نہیں کہ اس کے متعلق کوئی شخص منسوخ ہونے کا دعوے کرسکے۔ پھر کوئی بھی صورت ایسی ہے کہ ہم حسد وعداوت ونفاق سمیت کہ ترک سلام کلام کے باوجود جنت میں داخل ہوجائیں۔ تیسرے درجہ کا ٹکٹ خریدنے والے تو درمیانے درجہ سے داخل نہ ہوں (حالانکہ گاڑی ان سب کی ایک ہی ہے ہاں کرایہ میں تھوڑا سا فرق ہے) اور ہم بغیر ٹکٹ حاصل کئے جنت میں داخل ہوجائیں

ایں چہ بوالعجبی است

مذاکرہ علمیہ | اس کے جواب میں یا یوں کہئے کہ اپنے نفاق وشقاق کے جواز میں افراد اہل حدیث جو کچھ کہا کرتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے ہم چاہتے ہیں کہ وہ خود ہی اس کو بیان کریں تاکہ حدیث مذکور کے معنے صاف ہوجائیں۔ اس لئے اس مضمون کو بصورت مذاکرہ علمیہ کی شکل پر پیش کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ارباب علم اصحاب قلم اپنی خداداد قابلیت سے جماعت کو مستفید فرمائیں گے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

حلقہ ہمدردان جامعہ دہلی کی طرف سے آج کل ہندوستان کے مختلف صوبوں میں وفد بھیجے جارہے ہیں تاکہ اس سال کے چندوں کا بجٹ تیس ہزار جولائی ۳۲ء سے پہلے پہلے پورا ہوجائے۔ حلقہ ہمدردان نے اسی سال تمام صوبوں سے تیس ہزار وصولی کا تخمینہ کیا تھا جس میں سے آخر اپریل ۳۲ء تک ۱۷ ہزار کی رقم وصول ہوگئی ہے۔ اب باقی تیرہ ہزار کے لئے جدوجہد کا زمانہ شروع ہوگیا ہے۔

جامعہ کے مدرسوں میں جون جولائی میں چھٹیاں ہوجاتی ہیں۔ اب وہ اساتذہ جو آج تک مسند درس پر تھے کل قوم کے دروازے پر چندے کی جھولی لیکر پہنچیں گے۔ ہرچند کہ قوم جامعہ کے وفود کا بڑی سرگرمی کے ساتھ خیر مقدم کرتی ہے۔ تاہم اس درسگاہ کی خوش بختی اور کامیابی اس وقت کہی جاسکتی ہے کہ مانگنے سے پہلے دیا جائے۔

اس وقت حلقہ ہمدردان کے بجٹ میں تیرہ ہزار کی کمی ہے۔ اس کمی کو جولائی ۳۲ء کے ختم تک پورا ہونا چاہئے۔ اس کے لئے تدبیریں کی جارہی ہیں، وفود بھیجے جارہے ہیں، خطوط لکھے جارہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ رقم انشاء اللہ ضرور وصول ہوجائیگی۔ ہماری تمنا یہ ہے کہ وفود سے زیادہ منی آرڈروں کے ذریعہ رقم وصول ہو اور ہم آخر جولائی سے پہلے اعلان کرسکیں کہ مقررہ رقم براہ راست وصول ہوگئی۔

(شفیق الرحمن قدوائی۔ ناظم ہمدردان جامعہ ملیہ دہلی)

۲۶-مئی کو
عرس مرزا

قادیانی اخبار نے مرزا صاحب قادیانی کی تاریخ وفات (۲۶ مئی) کو تبلیغی جلسے کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

چونکہ اس تاریخ کو خدا نے اہل حدیث کی معرفت اسلام کو فتح دی تھی۔ اس لئے اعیان اسلام اور افراد اہل حدیث ۲۶-مئی کو اپنے اپنے مقامات میں مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار "آخری فیصلہ" پر تقریریں کریں۔ زیادہ نہ کرسکیں تو ان کا اشتہار جس کا عنوان ہے:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

جلسہ میں پڑھ کر واقعات کی روشنی میں تشریح کردیں۔ کسی مقام میں وہ اشتہار نہ ہو تو وہاں کے لوگ وابسی پوسٹ کارڈ بھیجکر دفتر "اہلحدیث" سے منگالیں۔

زمینداروں کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ماہ جون میں بالعموم کھیتوں کو پانی دینے کے بعد فصل پنبہ (کپاس) میں بیماری کے آثار پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس بیماری کی تشخیص پودا کی حالت سے بخوبی ظاہر ہوجاتی ہے پودا مرض کے حملہ سے کامل طور پر پژمردہ ہوجاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی نہ ملنے کے باعث پودا خشک ہورہا ہے۔ جوں جوں بیماری بڑھتی ہے پودا میں ذرہ بھر رس باقی نہیں رہتا۔ اسکے پتے جھڑ جاتے ہیں اور وہ ٹنڈ منڈ نظر آنے لگتا ہے ـــــ بیمار پودوں کو جڑوں سمیت فوراً اکھیڑا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اسکی جڑیں عام طور پر بے جان ہوجاتی ہیں اور پھر انکو دیمک چٹ کرجاتی ہے۔ تنے اور شاخوں کا چھلکا جابجا پھٹ جاتا ہے اور اسکے ٹکڑے ہوجاتے ہیں اور انکے نیچے زرد رنگ کا سادہ باقی رہ جاتا ہے۔ بیماری بڑھتی جاتی ہے تاآنکہ جولائی کے اختتام تک پودوں کا اتلاف درجہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اگست کے بعد بیماری کا حملہ کم ہوجاتا ہے اور ستمبر کے آخر تک کسی پودا پر حملہ نہیں ہوتا۔ جن رقبہ جات پر اس بیماری کا حملہ ہوتا ہے وہاں پودے خشک ہوکر سڑ جاتے ہیں۔ ایک کھیت میں بالعموم ایسے حصے جہاں بیماری نے حملہ کیا ہو منتشر صورت میں نظر آتے ہیں ان کا رقبہ ایک مرلہ سے لیکر بعض اوقات

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۳۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی احمد ولد شیر محمد ذات گوجر ساکن بیرونی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر $\frac{6}{38}$ ۱۰ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر $\frac{5}{38}$ ۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۱۶۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی مرید ولد نظام دین ذات گوجر ساکن چوڑہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر $\frac{6}{38}$ ۱۹ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر $\frac{5}{38}$ ۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

جدید انگلش ٹیچر

اگر آپ انگریزی زبان میں گفتگو اور خط و کتابت کرنا چاہتے [illegible] جلد سیکھنا چاہتے ہیں تو جدید انگلش ٹیچر [illegible] کر پڑھیں۔ اس کے مطالعہ سے آپ جلد واقفیت [illegible]

قیمت [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۸۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شریف ولد بھائی خان ذات پٹھان ساکن جلالہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر $\frac{6}{38}$ ۱۹ بمقام شکرگڑھ اصالتاً روبرو بورڈ حاضر آویں۔

(تحریر $\frac{5}{38}$ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ جناب پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس کتاب میں آپ نے وید منتروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں وغیرہ کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ ویدک تہذیب اور اخلاق کا نمونہ بھی دکھایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مسلمانان ہند کا پندرہ روزہ علمی رسالہ

انوار رسالت بالکل مفت

رسالہ کا سالانہ چندہ دو روپے ہے مگر کچھ عرصہ کیلئے کارکنان انوار رسالت نے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ آنے کر دیا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کیلئے لیا جاتا ہے۔ آپ بھی آج ہی چھ آنے بذریعہ ٹکٹ بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے اور سال بھر رسالہ مفت پڑھئے۔ (ملنے کا پتہ:)

منیجر رسالہ انوار رسالت بھاری شریف سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)

خطبات التوحید

مؤلفہ فاضل اجل مولانا حمید اللہ صاحب محدث میرٹھی

جس میں توحید و سنت کے متعلق بہترین خطبے درج ہیں۔ جو سال بھر کے لئے کافی ہیں۔ عربی عبارتوں پر اعراب بھی لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ غیر عربی دان اصحاب بھی صحیح عبارت پڑھ سکیں۔ جدید اڈیشن میں لکھائی چھپائی اور کاغذ کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

قیمت صرف ۱۰ر محصول ڈاک علیحدہ۔

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو ہے۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ مجلد۔ قیمت ۱۰ر

حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ر محصول ڈاک علیحدہ۔

(۵۷۹)

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضا حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸ر

حکمت افلاطون

اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۶ر محصول ڈاک علیحدہ۔

کتاب التعویذات

یعنی الدعاء والدواء مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

(۵۸۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰ـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ″ سـ۷ـے

عام خریداران سے ″ عـ۵ـہ

″ ″ ششماہی ۲/۸ سے

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷۔ مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اتحاد بین المسلمین

(از قلم مولوی ابو سعید محمد شفیع صاحب نعیم دیناگری)

بڑا مزا ہو اگر اتحاد ہو جائے — وقار اپنا ہر اک جا زیادہ ہو جائے

حریفِ طور بنے ذرہ ذرہ ہند کا پھر — یہاں سے دور تمامی فساد ہو جائے

شگفتہ آئے نظر میں ہر ایک کی صورت — گھڑی میں درسِ خودی سب کو یاد ہو جائے

خلش رہے نہ کسی آرزو کی پھر دل میں — ہر ایک بچہ و زن بامراد ہو جائے

ترقی یافتہ قوموں میں نام ہو اپنا

خدائے پاک بھی پھر ہم سے شاد ہو جائے

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت صرف ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت، تجارت، زراعت، [illegible] نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے [illegible] بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم دین، تنظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد، طعام، لباس، حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا حال۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خواجہ وامام حسنؓ وامام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات درج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام، توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام، ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ۸؍

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی پاکیزگی کا، استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت اور استحاضہ کے احکام وغیرہ۔ قیمت ۸؍

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور سواری کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل۔ قیمت ۸؍

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر، سوار کی نماز اور سفر وحضر کی حد وتعیین، ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام وخطبہ جمعہ کے احکام، سوگ وماتم، کفن دفن، تکبیرات، جنازہ علی الغائب، قبر کے حالات، زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب، زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸؍

(تصانیف دیگر مصنفین)

کتاب الروح (اردو ترجمہ) مصنفہ امام ابن قیم رحمہ۔ عذاب قبر وروح کی حقیقت کو اپنے طریق سے بدلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے کہ جائے انکار نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲؍

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ مصنفہ امام غزالی رحمہ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری، سحر، طلسم و کرامت وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱۲؍

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری۔ ہر مشروع عمل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث اور ان کے ثواب وعذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

ستیق امام رازیؒ کی مشہور کتاب ستیق کا اردو ترجمہ رائج علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

العقل والنقل مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا [illegible]

پتہ ملنے کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶- ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھادیا

آج تک جو عیسائی مذہب ہم سنتے اور دیکھتے آئے ہیں اس کا خلاصہ کفارہ مسیح پر ایمان لانا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ گنہگار توبہ کرے اور اس پر ایمان لائے کہ یسوع مسیح میرے اور تمام گنہگاروں کے بدلے میں سولی کی موت مرکر کفارہ ہوگیا۔ آج ہم نے ایک حوالہ مسیحی رسالہ (المائدہ بابت مئی) میں دیکھا ہے۔ جس سے ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس میں ایک ایسے اعتقاد کا ذکر ہے جس کی شہادت الہامی نوشتوں میں کہیں نہیں ملتی۔ بلکہ وہ الہامی نوشتوں کے صریح مخالف اور مناقض ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ اس حوالے کو دیکھ کر ہمیں اس سے زیادہ صدمہ ہوا جتنا کہ آریوں اور دیگروں کی کتابوں میں انبیاء کی بلکہ خدا کی توہین پڑھ کر ہوتا ہے۔ اس لئے دل نہیں چاہتا تھا کہ اس صدمے میں اپنے ناظرین کو شریک کریں۔ لیکن محض یہ بتانے کے لئے کہ اشرف المخلوقات انسان نے دنیا کی ظلمات میں مبتلا ہوکر اپنے خالق کو کہاں تک چھوڑ دیا ہے۔ پس حوالہ مذکور ہم یہاں نقل کرتے ہیں اور اس کے نقل کرنے پر بکمال معذرت کا اظہار کرتے ہیں۔

رسالہ مذکور (المائدہ) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے "فضل و شریعت"۔ اس کی عبارت جو ہمارے زیر نظر ہے۔ یہ ہے:-

"ابراہیم سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا اور حضرت ملاکی نبی پر ختم ہوگیا۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی ہوا اور نہ کبھی ہوگا چونکہ انبیاء اپنے فرض منصبی کے بجالانے میں قاصر نکلے لہذا خدا تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو توڑ دیا اور نبیوں کو ان کے عہدۂ نبوت سے معزول کردیا اور آیندہ ہمیشہ کے لئے اپنے بندوں کی نگہبانی اور چوپانی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔"

(المائدہ لاہور ص۱۶ بابت مئی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث: اس عبارت میں انبیاء کرام اور خدا تعالیٰ کی جو توہین کی گئی ہے۔ ناظرین سے مخفی نہیں۔ اس کا بدلہ تو خدا ہی دیگا۔ ہمیں اس سے کیا مطلب ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

ہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ عقیدہ خود عیسائیوں کے مسلمہ الہامی نوشتوں کے بھی خلاف ہے۔ یہاں ہم ایک حوالہ عیسائیوں کے مسلمہ الہامی نوشتوں سے نقل کرتے ہیں۔ پس ناظرین متوجہ ہوکر سنیں:-

"پس توبہ کرو اور متوجہ ہوؤ کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع کیا۔ اپنی حالت پر آویں کیونکہ موسےٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائے گا۔ جو کچھ وہ تمہیں کہے اُس کی سب سنو اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔" (اعمال ۳: ۱۹)

اہلحدیث: قابل مضمون نگار اور فاضل اڈیٹر المائدہ مہربانی کرکے ہمیں بتائیں کہ اس عبارت میں دو دفعہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ ان معزول نبیوں میں سے کوئی ایک ہے یا جدید نبی؟ اگر نبوت کا سلسلہ خدا نے توڑ دیا تھا تو اس نبی کا انتظار کیوں کرایا گیا؟

پادری فنڈر اور پادری عماد الدین وغیرہ علمائے مسیحیہ کی تحریرات سے المائدہ کے فاضل ایڈیٹر اور قابل نامہ نگار بے خبر نہ ہونگے کہ انہوں نے اس عبارت کو مسیح کے حق میں چسپاں کرنے میں کس قدر کوشش کی ہے۔ آج کی صحبت میں ہمیں ان کی اس ناکام کوشش کی تردید سے غرض نہیں بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ بقول المائدہ سلسلہ نبوت ملاکی نبی پر ختم ہوگیا اور ملاکی نبی مسیح سے پہلے ہیں۔ جن کا صحیفہ عہد قدیم کا آخری صحیفہ ہے اور ہماری پیش کردہ عبارت کا لکھنے والا (پطرس حواری) مسیح کے چلے جانے کے بعد یہ وعظ قوم کو کہتا ہے۔ تو پھر یہ کون نبی ہے جس کے لئے اتنا زور دیا جا رہا ہے۔

ناظرین! ہم نے عیسائیوں کی بہت سی تصنیفات متعلقہ شریعت اور کفارہ دیکھی ہیں مگر المائدہ کے قابل نامہ نگار کا انداز بیان بالکل نرالا اور قابل داد ہے۔ سچ ہے ؎

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیان اور

(۵۸۳)

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۲۳-مئی)

——— امرتسر شہر میں آج کل گرمی کا کافی زور ہے۔ تمام دن گرم لو چلتی رہتی ہے۔

——— امرتسر شہر کا مسلم ضمنی انتخاب ۱۷ تا ۲۰ مئی تک ہوا۔ شہر کے متعدد پولنگ سٹیشن قائم کئے گئے تھے ہر سہ امیدواروں کے ووٹوں کی مجموعی تعداد ۱۱۸۲ ہے۔ ۲۴-مئی کو نتیجہ برآمد ہوگا۔

——— پنجاب یونیورسٹی نے میٹریکولیشن (دسویں جماعت) کا نتیجہ ۲۱-مئی کو شائع کر دیا ہے جس میں کل ۲۲۶۹۴ طلباء میں سے ۱۸۳۷۱ پاس ہوئے سب سے اول نمبر ایک ہندو طالب علم آیا جس نے ۸۵۰ میں سے ۸۴۷ نمبر حاصل کئے۔

——— لاہور ہائیکورٹ نے مقدمہ شہید گنج کے متعلق پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ نیز گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نام حکم امتناعی جاری کر دیا ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۳۹ء تک متنازعہ جگہ پر کوئی عمارت تعمیر نہ کی جائے۔

——— مسٹر سوبھاش صدر کانگرس نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس فیڈریشن منظور نہیں کریگی۔ اگر ضرورت ہوئی تو تحریک عامہ سے بھی کام کیا جائیگا۔

——— لاہور مجلس احرار نے شہید گنج کی بازیابی کے لئے جو سول نافرمانی شروع کر رکھی تھی مسلم لیگ کلکتہ کے فیصلہ کی پابندی کرتے ہوئے بند کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

——— یروشلم کی اطلاع ہے کہ برطانی فوج نے فلسطین کے ایک بڑے حصہ کو اپنے تسلط میں لے لیا ہے۔ مختلف مقامات پر مسلح فوج متعین کر دی ہے سماریہ اور گیلیلی کے گردونواح فوج اور پولیس کو نیم مستقل طور پر مقرر کر دیا ہے تاکہ باہر سے عربوں کو مدد نہ مل سکے۔

——— سرکاری اعلان ہے کہ ہسپانیہ میں نیٹول اور ساحل کے درمیان حکومت کی افواج اب بہت زیادہ مسلح ہو گئی ہیں۔ گذشتہ ایک ماہ فرانس کی راہ بے شمار اسلحہ پہنچایا گیا۔ لریڈا کی فتح کے بعد باغیوں کی کامیابی کی امید نہیں۔

——— جرمنی کا ارادہ ہے کہ چیکوسلواکیہ کی جرمن اقلیت کی حفاظت ہر ممکن طریق سے کرے۔ اس سلسلہ میں جرمنی ہر حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

——— میکسیکو میں باغیوں نے بغاوت پھیلانی شروع کی مگر ان پر قابو پا لیا گیا۔

——— مکہ معظمہ میں ڈاکٹر محمد علی الشوات آئی سپیشلسٹ نے حجاز میں جس قدر اپریشن کئے ان میں ان کو پچانوے فیصدی کامیابی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب دھوپ اور ریت سے محفوظ رکھنے والی عینکوں کا حجاز میں رواج دینا چاہتے ہیں۔ پہلے مصر سے ایسی عینکیں منگوائی جائینگی۔ پھر حجاز میں ہی کارخانہ کھولا جائے گا۔

——— حجاز میں تعلیمی ترقی کے لئے مدارس و نصاب کی نگرانی کے لئے غیر سرکاری کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔

——— مکہ مکرمہ میں یتیم خانہ کی جو عمارت بن رہی تھی وہ مکمل ہو چکی ہے۔

——— مکہ مکرمہ کی میونسپل کمیٹی نے چار آگ بجھانے والے انجن منگائے ہیں۔

——— بمبئی کی اطلاع ہے کہ مسٹر جناح اور گاندھی جی میں ۲۰ مئی کو پھر ملاقات ہوئی جو ۲½ گھنٹے تک جاری رہی۔ مگر ابھی تک صیغہ راز میں ہے۔

——— ٹوکیو ۱۹-مئی کی اطلاع ہے کہ سوچو میں جاپانی اور چینی افواج میں زبردست لڑائی ہوئی جاپانیوں نے سوچو پر قبضہ کر لیا ہے۔

——— آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۴-جون کو بمبئی میں ہوگا۔

——— کراچی میں شوروشر رفع کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کی دفعہ ۴۵ نافذ کر دی گئی ہے جو گراموفون اور ریڈیو پر بھی شامل ہوگی۔

——— پشاور سے ایک مکان پر پولیس نے چھاپہ مار کر اڑھائی من افیون برآمد کی۔

سرکاری اطلاع

۱۳-مئی ۱۹۳۸ء کو ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں محکمہ تعمیرات عامہ پنجاب شعبہ انہار میں اسسٹنٹ انجینئروں کی دس آسامیوں کے واسطے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس سلسلہ میں پنجاب اور صوبہ شمال مغربی سرحد کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن امیدواروں کی واقفیت کے لئے اعلان کرتی ہے کہ وہ امتحان مقابلہ یا انتخاب کے ذریعہ بھرتی کرنے کے حق کو محفوظ رکھتی ہے اور امتحان مقابلہ کی صورت میں امیدواروں کو تین ماہ کا نوٹس دیا جائیگا۔ (لاہور ۱۸-مئی ۱۹۳۸ء)

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

رعایتی اعلان

مندرجہ ذیل کتب میں رعایت کر دی گئی ہے۔ ناظرین جلد از جلد خرید لیں۔

کتاب		
نشان حج اور مرزا	۳ر	۲ر
الہامی بوتل	۳ر	۲ر
عالم کباب مرزا	۲ر	۱ر
فیصلہ مقدمہ بہاولپور	۱۳ر	۱۰ر
بیانات علمائے ربانی برارتداد فرقہ قادیانی	۹ر	۸ر
مرزا اور یسوع	۱ر	۶پ
مرزائیت اور عیسائیت	۱ر	۶پ

منگوانے کا پتہ :- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

تصحیح اہلحدیث ۲۰-مئی صفحہ ۸ کالم ۳ میں آیہ کریمہ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً الآیہ کے آخری الفاظ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ کی بجائے وَلَا يُنْقِذُوْنِ چاہئیں۔

(مصحح)

مولوی کوٹلوی کی توحید دانی

ناظرین میرا مکان اور محمد بشیر کا مکان ایک ہی محلہ میں ہے۔ ایک دوکان محمد رفیق و نور حسین کی بھی ہمارے محلے میں ہے۔ وہاں پر ہم اور محمد بشیر کبھی کبھی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ایک روز تبادلہ خیالات میں مولوی صاحب (محمد بشیر) فرمانے لگے کہ

وہابی لوگ خدا کو ایک ایک کہتے ہیں۔ ایک کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ چیزوں کے پیدا کرنے والا اللہ ہے اور بانٹنے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور کلمے میں بھی دونوں نام برابر ہیں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ۔ اور پھر خیال کرو کہ ایک اکیلی چیز کس کام کی ہوتی ہے۔ مثلاً آدمی کی ایک ٹانگ توڑ دی جائے تو کیا ہوتا ہے۔ اگر ایک بازو اڑا دیا جائے تو کس کام کا رہ جاتا ہے۔ اگر ایک آنکھ نکال دی جائے تو خوبصورتی کہاں رہیگی۔ اگر ایک کان کاٹ دیا جائے تو کیسا بدنما ہو جائیگا۔ پس ایک اکیلی چیز کسی کام کی نہیں ہوتی ہے۔"

دوسرا نکتہ اس سے بھی توحید کو کامل کرنے والا اس طرح بیان کیا کہ:۔

"وہابیوں کا ایک مولوی نور حسین تھا اوس کا نام انہوں نے بدل کر نور الہیٰ رکھ دیا۔ تو میں نے اس کے سامنے کھڑا ہو کر بہت غور سے دیکھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایسا عمدہ نام بدل کر دوسرا نام رکھا۔ میں نے دیکھا کہ یہ صاحب خوبصورت نہیں اس کا چہرہ اچھا نہیں اس واسطے یہ نور حسین کے لائق نہیں۔ نور الہیٰ کے لائق ہے۔"

اللہ اکبر! یہ ہے مولوی کوٹلوی کی توحید دانی۔ صاحبان میں یہ سچ کہتا ہوں۔ اگر مولوی صاحب مذکور مجھے جھوٹا کہیں تو اس پر میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔

(عبد العزیز تائب۔ کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

اسرار زکوٰۃ

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اسلام کے ہر رکن کی ایک صورت ہے اور ایک حقیقت۔ صورت تو بمنزلہ قالب کے ہے اور حقیقت بمنزلہ روح کے۔ زکوٰۃ کی بھی ایک صورت اور ایک حقیقت ہے جو کوئی حقیقت زکوٰۃ سے بے خبر ہے اسکی زکوٰۃ ایک صورت ہی ہے معنی یا یوں کہو کہ ایک قالب بے روح۔ اس بنا پر زکوٰۃ و صدقات کے اسرار و حقائق کو جاننا ضروری ہے۔ جو قارئین کرام کے تفنن طبع کے لئے ذیل میں مندرج ہیں۔

اسلام نے اپنے متبعین کو ہدایت فرمائی ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کو سب چیزوں سے زیادہ دوست رکھیں ارشاد ہوتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (پ ۲) جو ایمان والے ہیں ان کو تو سب سے بڑھ کر خدا کی محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح پارہ دس میں فرمایا "اے نبی مسلمانوں کو سمجھا دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہارے کنبے دار اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جسکے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور مکانات جن میں رہنے کو تمہارا جی چاہتا ہے اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ تمہارے سامنے لا موجود کرے اور اللہ اُن لوگوں کو جو اسکے حکم سے سرتابی کریں ہدایت نہیں دیا کرتا۔

مال و زر کو بھی انسان عزیز رکھتا ہے۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (پ ۳۰) بلاشبہ انسان مال کی محبت میں بڑا سخت تر ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آدمی کو مال و زر سے آزمایا ہے اور فرمایا کہ اگر تو میری دوستی میں سچا ہے تو مال و زر کو مجھ پر فدا کر۔ چنانچہ جن لوگوں نے اس حقیقت کو سمجھا اور اس امتحان میں کامیابی حاصل کی ان کے تین درجے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

پہلے درجے میں کامیاب ہونے والے صدیقین ہیں کہ جو کچھ اپنے پاس رکھتے ہیں سب کا سب اپنے محبوب حقیقی پر تصدق کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک صرف اڑھائی فیصدی خدا کی راہ میں صرف کرنا کنجوسی ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم پر لازم ہے کہ خدا کی محبت میں سب کچھ دیدیں۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا سارا مال پیش کر دیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے عیال و اطفال کے واسطے کیا چھوڑ آئے۔ تو عرض کیا کہ فقط خدا و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ بعض نے اپنا نصف مال خدا کی راہ میں دیدیا۔ چنانچہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نصف مال آپ کی خدمت میں حاضر کیا تو آنحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا یا فاروق! اپنے بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کی اسی قدر چھوڑ آیا ہوں جس قدر یہاں لایا ہوں تو آپ نے یوں فرمایا

بينكما كما بين كلمتيكما تفاوت۔

یعنی تم دونوں کے درجوں میں اتنا ہی تفاوت ہے جتنا تم دونوں کے کلام میں۔

دوسرے درجے میں کامیاب ہونے والے صالحین ہیں جو اپنا مال یکبارگی خرچ نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ اسکی قدرت و استطاعت نہیں رکھتے لیکن مال کو محفوظ رکھتے ہیں اور فقراء و مساکین کی حاجات اور خیرات و صدقات کے مواقع و مصارف کے منتظر رہتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت صرف زکوٰۃ دینے پر اکتفا و انحصار نہیں کرتے بلکہ فقراء و مساکین کو اپنے برابر و مساوی خیال کرتے ہیں

ملے کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی خواب میں؟

عرصے سے ہمارا یہ دعویٰ ہے جس کو ہم بیانگ دہل پکار پکار کر کہتے چلے آئے ہیں۔ آج بھی ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں بُری طرح فیل ہو کر گئے ہیں۔ اس کی وجہ آج ہم یہ نہیں بتلاتے کہ وہ ہمارے سامنے مر گئے۔ بلکہ اسکے سوا کچھ اور بتائینگے جو قابل شنید ہے۔ ہمارے جواب میں قادیانی پریس یہ کہہ کر جی خوش کر لیتا ہے کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری احمدیت کے دیرینہ معاند ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر اُن کی مخالفانہ سرگرمیوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد رکھا۔" (الفضل ۱۰-مئی ۱۹۳۷ء)

اچھا دل خوش کن جملہ ہے۔ کامیاب مخالفوں کو ناکام کہنا دلفریبی کا اچھا سامان ہے۔ خیر ہم اس بحث میں اس وقت نہیں جاتے بلکہ اصل مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو "اہلحدیث" ۱۵-اپریل سے تعلق رکھتا ہے۔

"اہلحدیث" ۱۵-اپریل میں ہم نے سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی کا ذکر کیا ہے۔ اس کا جواب اخبار "الفضل" ۱۰-مئی میں یوں دیا گیا ہے کہ

"مرزا صاحب نے اپنے لئے جس غلبہ کاملہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کی مدت تین سو سال ہے۔"

بہت خوب! پہلے مرزا صاحب کے الفاظ ہمارے کہ تو سنئے۔ پھر ہمارے سوال پر غور کیجئے گا۔ آپ فرماتے ہیں:-

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت و شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔" (اخبار بدر ۱۹-جولائی ۱۹۰۶ء)

سوال اے میران قادیانیہ و لاہوریہ! انصاف اور فہم سے ہمارا سوال سنئے اور عقل و تدبر سے جواب دیجئے کہ تثلیث پر توحید کو غالب کرنا اور رسالت محمدیہ کی عظمت اور شان ساری دنیا پر ثابت کر دینا یہ نشان صداقت ہے۔ مرزا صاحب کا جو بقول آپ لوگوں کے تین سو سال میں پورا ہوگا تو کیا اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تین سو سال تک مرزا صاحب کی صداقت ملتوی ہے۔

مثال کسی دیوانی مقدمہ میں مدعی اپنے گواہوں کی فہرست داخل عدالت کر دے حاکم اس فہرست کے مطابق تین چار روز تواریخ برائے شہادت مقرر کر دے جب تک شہادت پوری نہ ہو جائے مدعی کے دعوے کو ثابت نہیں کہہ سکتے۔ ٹھیک اسی طرح جب تک مرزا صاحب کا یہ مرقومہ نشان ثابت نہ ہو جس کے لئے تین سو سال کی مدت ہے موصوف کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اب سوال ہمارا یہ ہے کہ آپ لوگوں نے مرزا صاحب کو پہلی صدی ہی میں کیوں سچا مان لیا۔ تین سو سال گذرنے دیجئے پھر دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے۔

نوٹ ناظرین! قادیانیوں کی چالبازیوں میں سے ایک چالبازی یہ بھی ہے کہ تین سو سال کی شرط لگاتے ہیں جس سے مقصد ان کا یہ ہے کہ موجودہ نسل تین سو سال تک خاموش رہے۔ تین سو سال جب گزر جائینگے اس وقت کا حال خدا کو معلوم کیا ہو۔

ہندوستان بلکہ کل دنیا کی رو جو لامذہبیت اور بے دینیت کی طرف جا رہی ہے اور احادیث نبویہ بھی اس کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ ایک وقت آئیگا اللہ اللہ کہنے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ اس وقت کون پوچھے گا مرزا صاحب کون تھے اور ان کا دعویٰ کیا تھا۔ چونکہ ہم قادیانیوں کے دلی خیر خواہ ہیں اس لئے ان کو سیدھی راہ بتاتے ہیں کہ تین سو سال گزرنے پر مرزا صاحب کی حقیقت جو کھلے گی اس وقت کے لوگ مناسب برتاؤ کر لیں گے۔ آپ لوگ ابھی سے کیوں اس بلا میں پھنستے ہیں۔ اخیر میں ایک حوالہ فیصلہ کن بقلم مرزا صاحب ہم پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ
ہم اس ناپائدار گھر سے گذر جائیں ہمارے
تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے
لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔
(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۰)

ناظرین کرام واقعات صحیحہ کو سامنے رکھ کر اُن کی تائید میں خلیفہ قادیان میاں محمود کا قول

"مرزا صاحب کے مقاصد میں سے اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔"
(الفضل ۲۶-اکتوبر ۱۹۳۷ء)

ملحوظ رکھ کر فیصلہ دیجئے کہ بقول مرزا صاحب ان کا آخری سفر، سفر حسرت ہوا یا نہیں؟ کیا اس پر یہ شعر موزوں نہیں ہے؟

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

کیا تھا اور اس اشتہار میں شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری دام ظلہ پر اتہام باندھا تھا جکی صحت ثابت کرنے کی صورت میں حضرت مولانا امرتسری نے مشتہر مبلغ ایک صد روپے کا انعام مشتہر کیا تھا اس سلسلے میں یہ حضرت بریلی سے چھوٹا صرف تشریف لے آئے۔ اور ان امامیہ "اراکین خلافت" میں سے ہیں جن کے نزدیک صرف نحو کے مباحث بھی کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ علمائے اہل حدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرنائی سے پیچھے نہیں ہیں۔ وفد اہل حدیث کی تقریروں سے متاثر ہو کر مقامی مریدین ان کی خدمت میں درخواست مناظرہ لے کر پہنچے۔ چنانچہ آپ تشریف لے آئے اور ۶- ذی الحج کو بعد مغرب شرکیہ نمبر پر مباحثہ شروع ہوا[1]۔ اہل حدیث کی طرف سے جناب مولانا مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی مناظر قرار پائے مناظرہ ۱۲ بجے تک رہا۔ حاضرین نے خوب جان لیا کہ امامیہ اس عقیدے میں سخت غلطی پر ہیں اور شرکیہ منتر کسی حال میں استعمال کرنا درست نہیں۔ امامیہ مناظر نے اثنائے مناظرہ میں اپنی علمیت کے ایسے نمونے پیش کئے جن کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ آیت شریفہ من کفر باللہ کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ شرک کفر دونوں ایک چیز ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ شرک میں بھی تین حرف ہیں اور کفر میں بھی تین حرف ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ شرک کفر ایک ہی چیز ہیں۔" اس پر اہل حدیث مناظر نے جرح کرتے ہوئے آپ سے دریافت کیا کہ من کفر باللہ الآیہ میں من کیا ہے اور کلام عرب میں یہ کس کس مقام پر کیا کیا فائدہ دیتا ہے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہاں من ایسا ہے جیسے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا لا ہے۔ الغرض اس قسم کی بہت سی علمی دلیلیں یہ مبلغ پیش کرتا رہا۔ مگر اہل انصاف پر واضح ہو گیا کہ یہ مسئلہ قطعاً غلط ہے۔ اور امامیوں کے دلائل مکڑی کے جالے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

دوسرے روز "بیعت خلافت" پر بحث کرنے سے وہ لیت و لعل کرتا رہا۔ آخر ظہر کے بعد اس مبحث پر مناظرہ شروع ہوا۔ اہل حدیث مناظر نے مطالبہ کیا کہ اپنی امامت کی تعیین کرتے ہوئے دعویٰ کی دلیل بیان کرو اور یہ بتلاؤ کہ تمہاری مزعومہ امامت کس قسم کی ہے۔ کیونکہ امام کا لفظ کتاب و سنت میں بہت سے معانی کے لئے آیا ہے۔ جس کی تفصیل اخبار اہلحدیث میں بارہا کی گئی ہے۔ جس کا جواب امامیوں سے آج تک نہیں ہو سکا۔ یہ حضرت بھی اس سوال کو سن کر پریشان ہو گئے اور عالم پریشانی میں قرآن شریف کی آیت إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ (سورہ فتح) پڑھتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ جیسی بیعت کا ذکر آیت ہذا میں ہے ہم اسی قسم کی بیعت لیتے ہیں۔ تم بیعت کی ممانعت قرآن سے دکھلاؤ۔

اہل حدیث مناظر نے مولوی عبدالغفار کی اس تقریر کا نہایت معقول جواب دیا۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا اور پھر اپنے مطالبہ کو بہت ہی واضح کر کے پیش کیا آخر مقامی مریدوں نے جب دیکھا کہ ان کا مناظر پورے طور پر گرفت میں آگیا ہے تو وقت مقررہ سے پہلے ہی عصر کی اذان کہلا کر مجمع کو منتشر کرا دیا۔ اور بعد نماز امامیہ مبلغ مع اپنے مریدوں کے ایسا روپوش ہوا کہ مناظرے کے نام سے کروٹ بھی نہ لی اور کافی دیر تک اہل حدیث مع اپنے مناظر کے مقام مناظرہ میں بیٹھے ہوئے ان کو پکارتے رہے مگر وہ نہ آئے بلکہ ان کے چند مریدین آمادہ فساد ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر ایک فتنہ و شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

عبدالحمید واعظ اہل حدیث کانفرنس
جھانڈہ۔ ضلع گوڑگانوہ

اہل حدیث ــ اور ــ وہابی

حضرات ناظرین! آج کل متعصب اور جاہل لوگ ہم اہل حدیثوں کو لقب وہابی سے یاد کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ فرقہ اہل حدیث ایک جدید فرقہ ہے اور ہم حنفی، شافعی، مالکی وغیرہ قدیم سے ہیں۔ راقم الحروف آج کی صحبت میں دلائل اور براہین سے ثابت کرے گا کہ ہم اہل حدیث ہی قدیم سے ہیں باقی جملہ مذاہب حنفی، شافعی، نقشبندی جدید اور تیسری چوتھی صدی ہجری اور بعد میں پیدا ہوئے ہیں ہمارا مسلک ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

شیخ عبدالوہاب نجدی ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۶ھ میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

مگر مذہب اہل حدیث ان سے صدیوں پیشتر کا ہے کتب فقہ حنفیہ میں اہل حدیث کو ایک فرقہ لکھا ہے چنانچہ رد المختار شرح الدر المختار طبع سوم صفحہ ۲۹۵ و صفحہ ۲۹۶ میں سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:-

قاضی ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی نے ایک اہل حدیث سے اس کی لڑکی کا رشتہ مانگا تو اس (اہل حدیث) نے انکار کر دیا۔ مگر اس صورت میں کہ وہ (حنفی) اپنا مذہب چھوڑ دے اور امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھے اور رکوع جاتے وقت رفع یدین کرے اور مثل اسکے (اہل حدیث کے

[1] جماعت اہل حدیث کی شومئی قسمت سے یہ مسئلہ بھی ان میں زیر بحث آ گیا ہے کہ مجبوری کی حالت میں کسی ایسے کلام کو بغرض علاج پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جس میں الفاظ شرکیہ ہوں یعنی غیر اللہ کو ندا کی گئی ہو۔ (جیسے شیئاً للہ۔ یا پیر المدد یا کالی ماتا کی جے وغیرہ) حیرانی ہے کہ مجوز فریق (امامیہ) بھی اس کو ایسی چند شرائط سے مشروط کرتا ہے جس کا تحقق شاذ نہیں ہوا اور نہ آئندہ ہو گا۔ سبا ایسا ہم اس مسئلہ کو زیر بحث لانا عن اللغو معرضون کے خلاف نہیں کیا ہے؟

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب ... (۵۸۷)

اور جو محتاج ان کے پاس آتا ہے۔ اس کی خبر گیری اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح اپنے عیال و اطفال کی۔

تیسرے درجے میں کامیاب ہونے والے عامۃ المسلمین ہیں جو اس سے زیادہ قدرت نہیں رکھ سکتے کہ اڑھائی فیصدی سے زیادہ راہ خدا میں دیں وہ فقط ادائے فرض پر اکتفا کرتے ہیں اور خدا و رسول کا حکم بطیب خاطر بجا لاتے ہیں۔ لیکن خیرات و صدقات دیکر فقراء و مساکین پر احسان نہیں جتلاتے یہ لوگ اخیر درجہ میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ غور کریں کہ جو لوگ سرے سے زکوٰۃ دیتے ہی نہیں اور جو کچھ خداوند تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو عطا فرمایا ہے اُس میں سے اڑھائی فیصدی بھی خدا کی راہ میں دینا ان کو مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ انہی کی نسبت ارشاد ہوتا ہے:- فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؎

اسلام نے تمام عبادات میں اخلاقی حالت کی اصلاح کو مد نظر رکھا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ میں بھی ایک بدترین اخلاق بخل کی اصلاح کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ بلاشبہ بخل انسان کے دل میں نجاست کی مانند ہے۔ جس طرح ظاہری نجاست بدن کو نماز کی نزدیکی کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ اسی طرح بخل کی نجاست دل کو جناب احدیت کے قرب کے لائق نہیں رکھتی۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ بدون مال خرچ کرنے کے دل بخل کی نجاست سے پاک و صاف نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ تو اس پانی کے مشابہ ہے جس سے نجاست دھوئی جاتی ہے۔ اسی بنا پر زکوٰۃ و صدقات کا مال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر حرام ہے۔ کیونکہ اعزاز کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز خود جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے۔ اور اس خاندان کے منصب پاکیزہ کو لوگوں کے مال کی میل سے محفوظ و مصئون رکھنا ضروری و لابدی ہے۔

فقط زکوٰۃ خود روحانی اور اخلاقی حالت کی اصلاح پر دال ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں یہ لفظ ہمیشہ اسی معنے میں مستعمل ہوا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد اولین صرف تزکیہ نفس تھا۔ آپ کی شان میں اس لفظ کا خاص طور پر استعمال ہوا ہے جیسا کہ حق سبحانہٗ ارشاد فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ (سورہ جمعہ)

یعنی وہی خدا ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن کے روبرو خدا کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک و صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

قرآن مجید میں زکوٰۃ و صدقات کے متعلق اس روحانی اصلاح کا ذکر ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (پ ۱۱)

ان کے مال سے صدقہ لے کر ان کو گناہوں سے پاک کر اور ان کا تزکیہ نفس کر۔ بلاشبہ زکوٰۃ ان تمام روحانی امراض کا علاج ہے جو بخل اور محبت مال سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی آیت شریفہ میں صدقہ کو ان ہی نفسانی نجاستوں کا مطہر و مزکی قرار دیا گیا ہے۔ غور کرو یہی گرد ہے جو زکوٰۃ دینے والوں کے دامن سے اڑ کر گداگروں کے دل کو بلکہ تمام اخلاقی افق کو غبار آلود کر دیتی ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصدقۃ اوساخ المسلمین یعنی صدقہ مسلمانوں کا میل ہے۔ اس لحاظ سے اگر تمام صاحب نصاب مسلمان اس فرض اہم و اقدم کے ادا کرنے کے لئے آمادہ اور مستعد ہو جائیں تو یقیناً مسلمانوں کو ان تمام امراض سے شفا عاجل و کامل ہو جائے جن کی تولید بخل سے ہوتی ہے۔ ادائے زکوٰۃ میں شکر نعمت باری تعالیٰ بھی مرکوز ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ مال و زر دنیا و آخرت میں مسلمان کے واسطے موجب راحت ہے۔ تو جس طرح صوم و صلوٰۃ و حج نعمت بدن کا شکر ہے، اسی طرح زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے۔ آدمی جب اپنے آپ کو آسودہ و مرفہ الحال دیکھے اور اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو محتاج و درماندہ پائے تو اس کو اپنے دل میں غور کرنا چاہئے کہ یہ بھی میری ہی طرح خدا کا بندہ ہے۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ اُس نے اپنے انعام و فضل سے مجھے محروم و معطل نہیں چھوڑا اور اس مسلمان بھائی کو میرا محتاج و دست نگر بنایا۔ اس کے ساتھ احسان و مدارات مجھ پر لازم و واجب ہے۔ مبادا یہ آزمائش ہو۔ اگر میں اس کے ساتھ حسن سلوک نہ کروں اور مدارات میں تقصیر کروں تو ایسا نہ ہو کہ خدا مجھے محتاج اور اس کو غنی کر دے۔ ہر شخص کو زکوٰۃ کے ان غوامض اسرار سے باخبر ہونا چاہئے تاکہ اس کی عبادت صورت بے معنی اور قالب بے روح نہ رہے۔

اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو سمجھ دیوے اور صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین۔ واللہ الہادی۔

امامیوں سے مناظرہ

مؤرخہ ۵- ذی الحج ۱۳۵۶ھ کو جماعت اہل حدیث میوات کا تبلیغی وفد بسر کردگی جناب مولوی حکیم عبدالشکور صاحب زید مجدہ قصبہ شیرگڑھ ضلع متھرا پہنچا۔ یہاں پر معلوم ہوا کہ چند امامیوں[1] کی وجہ سے جماعت میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور امامیہ مبلغ مولوی عبدالغفار جینگری لوگوں سے بیعت خلافت لے رہے ہیں اور شرکیہ منتر کے جواز کی تلقین کر رہے ہیں۔ یہ مولوی صاحب وہی صاحب ہیں جنہوں نے گذشتہ سال شہر بریلی سے امامت کی تبلیغ میں ایک اشتہار شائع

[1] امامیہ سے مراد وہ جماعت ہے جو مولوی عبدالوہاب دہلوی صدری اور ان کے بیٹے کو اپنا امام مانتی ہے۔ عام اہل حدیث سے چند مسائل میں منفرد ہیں۔ اہل دہلی کی اصطلاح میں ان کو امامیہ کہتے ہیں۔ "

رزق میں فضیلت دی ہے سو جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا مال اپنے غلاموں کو اس طرح کبھی دینے والے نہیں کہ وہ (مالک و مملوک) سب اس میں برابر ہو جائیں۔

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں مثال دیکر سمجھا دیا کہ جب تم میں سے مالدار لوگ اپنے غلاموں کو اس طریق سے مال نہیں دیتے کہ مالک اور مملوک آپس میں برابر ہو جائیں تو پھر خدائی غیرت کیونکر تقاضا کر سکتی ہے کہ اپنی مخلوق کو اپنے مخصوص اختیارات دے کر اپنا شریک بنالے۔

(۶) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ (سورہ سبا)

(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا (دخیل خدائی) سمجھ رہے ہو ان کو پکارو وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں نہ انکی ان دونوں کے پیدا کرنے میں شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (کسی کام میں) مددگار ہے۔

فائدہ | پکارنے والے حاجت مند کی مراد وہ شخص پوری کر سکتا ہے جس کو تین باتوں سے کوئی بات حاصل ہو یا تو خود مختار مالک ہو یا مالک پر اس کا دباؤ ہو۔ جیسا امیر وزیر جو سلطنت کے رکن ہوتے ہیں اور انکی ناراضگی سے بادشاہ کو سلطنت بگڑنے کا خوف ہوتا ہے تو ناچار ان کا کہا ماننا پڑتا ہے یا ایسا پیارا جکی پاس خاطر منظور ہو خواہ جی چاہے یا نہ چاہے جیسا بیٹا یا عورت کہ محبت اور الفت کے سبب ان کی سفارش رد نہ کر سکے۔ سو فرمایا کہ مشرک لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں ان کو ان تینوں باتوں سے کوئی بھی حاصل نہیں۔ نہ ان کو آسمانوں زمینوں میں ذرہ بھر اختیار ہے نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار اور رکن ہے نہ اللہ تعالیٰ پہ کسی کی محبت غالب ہے کہ خواہ مخواہ اس کی سفارش قبول ہو۔ بلکہ فرشتے اور انبیاء و اولیاء سب ڈرتے ہیں اور بغیر اجازت کے دم نہیں مار سکتے۔ سو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے اور مشکل کے وقت سوائے اس کے کسی کو نہ پکارنا چاہئے۔ (معجز نما قرآن مجید)

(۷) وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۔

(فرقان)

یعنی جس روز اللہ تعالیٰ ان (مشرک) لوگوں کو اور جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے تھے (ان سب کو) جمع کریگا پھر ان (معبودین) سے فرمائیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی) راہ حق سے بھٹک گئے تھے وہ (معبودین) عرض کرینگے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اوروں کو اپنا کارساز تجویز کرتے لیکن آپ نے تو ان کو اور ان کے بڑوں کو خوب آسودگی دی یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد کو بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے۔

فائدہ | یعنی وہ انبیاء اور اولیاء جن کو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے ہیں اور ان کے نام پر نذر و نیاز مانا کرتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے ان کا نام لیتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ جواب دینگے سُبْحٰنَكَ الآیہ۔ یعنی مخلوق کو کہاں لائق ہے کہ کسی اور کو معبود مشکل کشا، فریاد رس کارساز وغیرہ ٹھیرالیں نہ ہم کو لائق ہے نہ ان کو سزاوار ہے ہم نے تو ان کو اس گمراہی کی طرف ہرگز نہیں بلایا بلکہ انہوں نے یہ کام اپنی طرف سے کیا ہماری رضا جوئی کے سوا۔ ہم ان سے اور ان کی عبادت سے بیزار ہیں ایک دوسری آیت میں خدائے پاک نے فرمایا کہ وہ معبود ان مشرکوں کے دشمن بن جائینگے۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۔ پھر وہ معبود کہیں گے نہیں بہکایا ہم نے ان کو اے مالک! لیکن آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو نعمتیں دیں اور ان کا رزق فراخ کیا اور ان کی مدت کو دراز کیا یہاں تک کہ غافل ہو گئے وہ تیری یاد سے اور بھول گئے وہ تیری نصیحت اور غور کرنا تیری کتاب میں اور انہوں نے بنالیا تیری نعمتوں کو اپنی گمراہی کا ذریعہ۔ (معجز نما قرآن مجید)

(نوٹ) اس مضمون کی آیات قرآن کریم میں بے شمار ہیں بخوف طوالت اس مضمون میں ان کو نقل کرنے کی گنجائش نہیں۔ (باقی آئندہ)

کفارۃ المسیح

(از قلم پنڈت آتمانند ایجنٹ ڈاج موٹرز امرتسر)

(قسط دوم)

اتفاق سے مجھے اگلے روز پھر عیسائی مشنریوں کے دار التبلیغ میں جانا پڑا۔ قابل لیکچرار نے اس امر کو ثابت کرنے کی سعی بلیغ کی کہ خدا کو انسانوں پر اس قدر رحم آیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا تمام بنی نوع انسان کی خاطر بطور کفارہ قربانی چڑھا دیا جو ہماری خاطر صلیب دیا گیا، کانٹوں کا تاج پہنایا گیا، برچھی سے چھیدا گیا وغیرہ وغیرہ۔ اور خود ہی سوال اٹھا کر کہ کیا خدا بغیر مسیح کے کفارہ کے بنی نوع انسان کو نہیں بخش سکتا تھا؟ جواب دیا کہ بے شک خدا بخش سکتا تھا لیکن اس طرح اس کا انصاف قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ لیکچر کے اختتام پر میں نے لیکچرار صاحب کی قابلیت کی داد دی اور اجازت طلب کی کہ باقی لیکچر تو میں بخوبی سمجھ گیا۔ لیکن کفارہ کی بابت مزید سمجھنا چاہتا ہوں۔ پادری صاحب نے نہایت فراخدلی سے مجھے اپنے پاس بلا کر سوال کرنے کی اجازت بخشی۔ جس کا شکریہ ادا کیا گیا۔

خاکسار - عدل تو تب ہوتا اگر بنی نوع انسان کے[۴]

۴ گناہوں کے عوض قربانی کے بدلہ کو (معاذ اللہ) گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی۔ صرف سولی دیئے جانے سے بنی نوع انسان کے ××× (صلا کے شروع)

دوسری آیت اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ۔

یعنی کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا اور خدا نے باوجود علم کے اس کو گمراہ کر دیا۔

دیکھو اس آیت میں خواہش نفسانی کی پیروی کرنے والے کو کہا گیا ہے کہ اس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ہے کیونکہ ایسا کرنا بھی شرک کی فہرست میں آ جاتا ہے۔ ذیل میں جو آیتیں پیش کی جاتی ہیں اگرچہ ان کا شان نزول عرب کے مشرکین سے متعلق ہے۔ مگر قرآنی ہدایت چونکہ تمام دنیا کے واسطے تاقیامت مقصود ہے۔ اسی لئے جن لوگوں کے عقائد مشرکین عرب کے عقائد سے ملتے جلتے ہوں وہ اپنے حسن خاتمہ کے پیش نظر اپنے خلاف اسلام عقائد و اعمال کی اصلاح کریں ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نبشت است پند بر دیوار

آیات (۱) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ۔ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ۔ (سورہ فاطر)

اللہ کے ماسوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار (اول تو) سنیں گے نہیں اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کہنا نہیں کریں گے اور قیامت کے روز وہ (خود) تمہارے شرک کی مخالفت کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والے (خدا) کی مانند کوئی نہیں بتلائیگا۔

اس آیہ مبارکہ سے چند باتیں صراحۃً ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) لوگ جن فوت شدہ ارواح کو یا فرشتوں وغیرہ کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں ہیں (۲) وہ ان کی پکار نہیں سنتے (۳) اگر بالفرض سن بھی لیں تو ان کی حاجت روائی پر قدرت نہیں رکھتے (۴) قیامت کے دن ان کے شرک کا انکار کر کے خود بری الذمہ ہو جائیں گے۔

(۲) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ۔ (بنی اسرائیل)

اے پیغمبر! آپ ان سے کہہ دیں کہ جن بزرگوں کی عبادت کا تم کو خیال ہے وہ بزرگ تمہاری کسی تکلیف کو تم سے دور نہیں کر سکتے اور نہ اس کو پھیر سکتے ہیں (بلکہ) جتنے بھی بزرگ گزرے ہیں جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خدائی قرب (حاصل کرنے کے) لئے وسیلۂ عبادت تلاش کرتے تھے اور یہ کوشش کرتے تھے کہ (عبادت کے ذریعہ) خدا کے ہاں زیادہ قرب کس کو حاصل ہو سکتا ہے اور (اپنے اپنے وقت میں) یہ سب خدا کی رحمت کی امید رکھتے اور اسکے عذاب سے ڈرتے تھے مطلب یہ کہ بجائے اسکے کہ لوگ اللہ تعالےٰ کی خالص عبادت کرتے اور اسی کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے الٹا اپنے بزرگوں کی ارواح سے خدا کا سا معاملہ کرنے لگے اور اس پر غور نہ کیا کہ ہم بھی نیک اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے حقیقی معبود سے روگردان ہو کر لگے غیر اللہ کے نام کے وظائف پڑھنے جن کے شرکیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ مثلاً ؎

امداد کن امداد کن ۔ از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن ۔ یا شیخ عبد القادرا ۔

(۳) وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔ (سورہ فرقان)

ان (مشرکین) نے خدا کی توحید کو چھوڑ کر ایسے معبود قرار دے لئے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور وہ اپنے لئے نہ کسی نقصان (کے رفع کرنے) کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی نفع (کے حاصل کرنے) کا اور نہ کسی کے مرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ جینے کا اور نہ کسی کو جلانے کا۔ جیسا کہ میں پہلے ثابت کر چکا ہوں کہ مشرکین عرب بھی دنیا کا اصل خالق مالک رازق حاجت روا، مشکل کشا، متصرف اور منتظم خدا تعالیٰ ہی کو جانتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ انبیاء عظام اور اولیائے کرام بلکہ ملائکہ مقربین کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے ماتحت خاص اختیارات دے رکھے ہیں۔ اسی لئے وہ ان ارواح اور ملائکہ کے مجسمے بنا کر ان کے آگے قربانیاں کرتے ان پر نذر و نیاز چڑھاتے، ان کے آگے سجدے کرتے ان کا طواف کرتے اُن سے اپنی حاجات طلب کرتے مثلاً کشائش رزق، شفاء امراض، کامیابی مقدمات، حصول اولاد، نزول باراں وغیرہ وغیرہ۔

خدا تعالےٰ نے اس قسم کے جملہ افعال کو شرک جلی قرار دیکر ان لوگوں پر سخت خفگی کا اظہار فرمایا اور صاف صاف الفاظ میں جتا دیا کہ ایسے تصرفات و اختیارات میرے سوا کسی بڑے سے بڑے پیغمبر کو بھی حاصل نہیں چنانچہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے ان الفاظ میں اعلان کرایا گیا۔

(۴) قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا۔ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۔ (سورہ جن)

یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں نہ تمہارے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا (اگر خدانخواستہ میں ایسا دعویٰ کروں) تو مجھ کو بھی خدا کے غضب سے کوئی نہیں بچا سکتا نہ اس کے سوا میں کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں[1]۔

(۵) وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ۔ (سورہ نحل)

یعنی اللہ تعالےٰ نے تم میں سے بعضوں کو بعضوں

[1] اس آیت کی مزید تشریح شبہات کے جواب میں آئے گی۔ انشاء اللہ! منہ

فتاویٰ

تعاقب | جناب کے اخبار گوہر بار مورخہ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ پرچہ ۱۹ صفحہ ۱۳ فتاویٰ ۳ کالم ۲ میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ جو شخص فاتحہ کو دیانۃً چھوڑ دے اسکی نماز جائز ہے۔ (ترمذی)

لیکن ترمذی شریف میں اس کے خلاف موجود ہے ملاحظہ ہو ترمذی شریف صفحہ ۳۴ باب ماجاء انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ وانس وابی قتادۃ و عبد اللہ بن عمرو قال ابوعیسیٰ حدیث عبادۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین وغیرھم قالوا لاتجزی صلوٰۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب وبہ یقول ابن مبارک والشافعی واحمد و اسحٰق۔ (نواب الدین۔ توپ خانہ روڈ پٹیالہ)

جواب | آپ نے جو حوالہ دیا ہے وہ صحیح ہے ہمارا نقل کردہ قول دوسری جگہ ترمذی میں موجود ہے چنانچہ باب ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذا جہر الامام بالقراءۃ میں ہے۔ وروی عن عبد اللہ ابن المبارک انہ قال انا اقرأ خلف الامام والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین واری ان من لم یقرأ صلوتہ جائزۃ۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں جو شخص اپنی تحقیق میں دیانۃً یہی سمجھے کہ ترک فاتحہ سے نماز ہوجاتی ہے وہ اگر نہ پڑھے تو اس کی نماز ہوجائیگی بلکہ امام احمد کی رائے بھی یہی ہے۔ ہاں عناداً نہ پڑھنے والے کی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ سلف کا یہی طریق تھا کہ وہ اختلافی مسائل میں دیانت کو مؤثر خیال کرتے تھے۔ فافہم واللہ اعلم!

س ۴۹ } زید نے اپنی لڑکی ہندہ کی عدم بلوغت کے وقت میں بکر سے شادی کردی۔ بعد بلوغت کے ہندہ بکر پر کسی صورت سے راضی نہیں۔ از روئے شرع شریف کے کیا فیصلہ ہے۔

(ضمیر الدین از برہیت۔ ضلع سنتال پرگنہ)

ج ۴۹ } ہندہ کو بعد بلوغت کے نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ مفصل فتویٰ بارہا شائع ہوچکا ہے۔ اب دفتر ہذا سے مطبوعہ الگ بھی مل سکتا ہے۔ بذریعہ ڈاک منگوالیں۔

س ۵۰ } زید نے اپنی لڑکی باکرہ سلمہ کی شادی خالد سے کردی اس حالت میں کہ سلمہ انکار کرتی تھی اب بعد بلوغت کے سلمہ خالد سے کسی صورت سے راضی نہیں۔ از روئے قرآن وحدیث اس کا فیصلہ کیا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۵۰ } یہ نکاح صحیح نہیں۔ باکرہ بالغہ کو اختیار ہے نکاح بحال رکھے یا نہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے آکر کہا کہ میرے والد نے میری ناراضگی میں نکاح کردیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے اختیار دے دیا۔ (ابوداؤد)

س ۵۱ } غفورہ کی شادی عمرو سے ہوئی مگر بعد شادی کے غفورہ کہتی ہے کہ میں عمرو کے یہاں ہرگز نہ جاؤں گی۔ اس لئے کہ مجھے خوف نافرمانی شوہر اور خلاف شریعت پر عمل ہونے کا شبہ ہوتا ہے اس لئے کل مہر واپس دیکر خلع کرنا چاہتی ہوں مگر عمرو خلع کرنے پر کسی صورت سے راضی نہیں نہ غفورہ شوہر کی خدمت کرنے پر راضی ہے۔ اور عمرو کہتا ہے کہ بوڑھیا ہوکر مرجانے پر میں خلع کرنے کا نہیں۔ چونکہ میں نے تو دوسری شادی کرلی ہے۔ اس طرح کا باہم اختلاف ہے۔ آج سات آٹھ برس ہوگئے ہیں اور اب بھی وہی تنازعہ باقی ہے۔ لہذا شریعت کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۱ } صورت مسئولہ میں خاوند خلع قبول نہ کرے تو معقول وجوہات پیش کرکے بذریعہ صاحب علاقہ نکاح فسخ کراسکتی ہے۔ خاوند کا اس طرح اپنی بیوی کو تنگ کرنا بحکم لَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا بہت بُرا فعل ہے۔

س ۵۲ } زید کہتا ہے اذان میں جو اللہ اکبر چار بار کہتا ہے ان کو ایک آواز میں دو بار ملا کر نہ کہے بلکہ ہر ایک اللہ اکبر کو اپنی پوری آواز سے علیحدہ علیحدہ کہے اور بکر کہتا ہے کہ اللہ اکبر جو چار بار وارد ہے۔ پہلی آواز میں دو کو ملا کر کہے اور دوسری آواز میں دو کو ملا کر کہے۔ پس گذارش ہے کہ زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا۔ مدلل جواب دیں۔ (شیرخان احمد حسین باہرپیٹ ضلع بلہاری)

ج ۵۲ } حدیث شریف میں آیا ہے اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر۔ یعنی جب اذان دینے والا اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر کوئی تم میں سے جواب میں ایسا ہی کہے تو جنت میں جاوے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤذن دو دو کلمات کو ملا کر کہے۔ واللہ اعلم!

س ۵۳ } ایک شخص مسلمان مالدار پیشتر سے سودخوار تھا۔ فی الحال جو روپیہ مقروضان کے پاس باقی ہے وہ اصل روپیہ لینے کے لئے راضی ہے۔ یعنی اصل روپیہ جو دیا گیا وہ وصول کرتا ہے اور سود نہیں لیتا اور کہتا ہے کہ اصل روپیہ ادا ہوجانے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حج کو جاؤں گا۔ اور سود پر کسی کو روپیہ نہ دونگا۔ اور پیشتر سے ماسوائے کاروبار سودی کے اور بھی بزازی وغیرہ تجارت اور کاشتکاری اپنی زمین کی تھی۔ اب بھی ہے اور تعلقداری یعنی رعایا سے خراج بھی پاتا ہے۔ ایسے شخص کی دعوت کھانا اور اکل وشرب کرنا اور اسکی دختر سے مسلمان کی شادی نکاح کرنا جائز ودرست ہے یا نہیں

(ابوالقاسم احمد حسین ساکن محسن پور رینہ)

ج ۵۳ } شخص مذکور تائب ہوگیا ہے۔ اس لئے تمام اسلامی برتاؤ بلاشک وشبہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہٗ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ نہیں۔ اللہ اعلم!

گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ خیر میں اس ناگوار بحث میں اس لئے پڑنا نہیں چاہتا کہ میرے دل میں حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے لئے نہ صرف گہری عزت ہی ہے بلکہ محبت بھی ہے اور میں آپ کی شان کے خلاف کہنا تو کجا خیال کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن انجیلوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ بہ رضا و رغبت خود سولی پر نہیں چڑھے اور نہ ہی دنیا کے گناہوں کے کفارہ کے خیال سے۔ بلکہ جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حضرت عیسےٰ کے قتل کا مشورہ کرنے لگے "پس اس وقت سے یسوع یہودیوں میں علانیہ نہیں پھرا بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقے میں افرائیم نام ایک شہر کو چلا گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہیں رہنے لگا"۔ (یوحنا ۱۱: ۵۴) نیز "یسوع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا اور اُن سے اپنے آپ کو چھپایا"۔ (یوحنا ۱۲: ۳۶)

دوسری بات جو بڑی ہی قابل غور ہے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو اس جرم کے عوض صلیب دیا گیا تھا کہ وہ اپنے تئیں یہودیوں کا بادشاہ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ مرقس کی انجیل باب ۱۵ آیت ۲۶ نیز متی کی انجیل باب ۲۷ آیت ۳۷ نیز یوحنا کی انجیل باب ۱۹ آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ:-

"اور اُس کا الزام لکھ کر اُس کے اوپر لگا دیا گیا کہ یہودیوں کا بادشاہ"۔

حضرت عیسیٰ نے اس سے قبل بچنے کی بہتری کوشش کی یہاں تک کہ شاگردوں کو تلواریں خریدنے کا بھی حکم فرمایا۔ جیسا کہ لُوقا کی انجیل باب ۲۲ آیات ۳۶ تا ۳۸ میں بھی لکھا ہے کہ:-

اُس نے اُن سے کہا مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ انہوں نے کہا اے خداوند دیکھ یہاں دو تلواریں ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا بہت ہیں"۔

حتے کہ ایک شاگرد نے سردار کاہن کے نوکر کا کان اڑا دیا۔ جیسا کہ یوحنا کی انجیل باب ۱۸۔ آیت ۱۰ یا مرقس باب ۱۴ آیت ۴۷ یا متی باب ۲۶ آیت ۵۱ یا لوقا باب ۲۲ آیت ۵۰ میں لکھا ہے کہ:-

"پس شمعون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اڑا دیا۔ اُس نوکر کا نام ملخس تھا"۔

اگر حضرت مسیح بقول بائبل اس گرفت سے بچنے کی خواہش نہیں رکھتے تھے تو بجائے دائیں گال کے بائیں آگے کرنے کے شاگردوں کو تلواریں خریدنے کا حکم کیوں فرماتے؟ لیکن آخر جب پکڑے ہی گئے تو بھی خدا سے اِس "قربانی" کے پیالے کو دور کرانے کے لئے دعائیں مانگتے رہے۔ جیسا کہ لُوقا باب ۲۲ آیت ۴۲ تا ۴۴ میں لکھا ہے کہ:-

"اے باپ۔ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے ...... اور آسمان سے ایک فرشتہ اُس کو دکھائی دیا۔ وہ اُسے تقویت دیتا تھا پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا اور اُس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا"۔

یہی بیان متی باب ۲۶ آیات ۳۷ تا ۴۶ میں اور مرقس باب ۱۴ آیات ۳۳ تا ۳۶ میں مزید لکھا ہے کہ:-

"اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر نہایت حیران اور بے قرار ہونے لگا۔ اور اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے ...... اور زمین پر گر کر دعا مانگنے لگا کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھ پر سے ٹل جائے۔ اور کہا اے ابّا اے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پیالے کو میرے پاس سے ہٹا لے"۔

اتنا ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کا کفارہ یعنی قربانی کا یہ "یسوع بڑی آواز سے چلایا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" (مرقس ۱۵۔ ۳۴ و متی ۲۷۔ ۴۶)

اب عیسائی بھائی غور فرمائیں کہ اناجیل مقدسہ کی رُو سے کیا حضرت عیسیٰ خدا تھے۔ کیا خدا ایسی بےبسی کی حالت میں چلاتا اور مخلوق سے پھانسی یا سُولی دیا جا سکتا ہے؟ اور کیا حضرت عیسیٰ نے بنی نوع انسان کی خاطر دُکھ سہے تھے یا مجبور کئے جا کر اس جرم کی پاداش میں صلیب دیئے گئے تھے کہ آپ اپنے تئیں "یہودیوں کا بادشاہ" فرمایا کرتے تھے۔ میرے دل میں حضرت عیسیٰ کے لئے بے حد عزت، وقار و محبت ہے لیکن میں اُن کو خدا یا خدا کا بیٹا یا اپنے گناہوں کا کفارہ نہیں مان سکتا۔

اے کاش کہ خدا عیسائیوں کو عقل بخشے اور وہ ایک کمزور (نہایت نیک) انسان کو خدا ماننے والے شرکیہ عقیدہ سے باز آ کر سچا راستہ اختیار کریں۔ آمین!

(آتمانند حال امرتسر)

ملکی مطلع

ہندو مسلم اتحاد

خدا کرے

یہ صداقت کسی سے مخفی نہیں ہے کہ ملک کی ترقی اور آبادی بلکہ ہر ایک گھر کے رہنے والوں کے اتفاق پر مبنی ہے۔ شیخ سعدیؒ تو ترقی کر کے یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ میاں بیوی کے نزاع کو بھی موجب بربادی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

دو خرمی بر سرائے بنند
کہ بانگ زن ازو سے برآید بلند

ہندوستان کی بہبودی اور ترقی بھی اسی اصول کے ماتحت ہندوستانی قوموں کے اتفاق پر مبنی ہے۔ مگر ہندوستانی اقوام کچھ ایسی عقلمند واقع ہوئی ہیں کہ استاد کا شعر انہیں پر صادق آتا ہے ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

۱۹۱۹ء میں اور اس کے بعد سب قومیں یک دل اور یک جان تھیں۔ کانگرس تھی تو مسلم لیگ بھی تھی۔ اس وقت کا نظارہ ہم کبھی نہیں بھولینگے۔ کہ جبکہ امرتسر میں کانگرس کا جلسہ ہوا اور اسی کے ساتھ مسلم لیگ کا بھی حکیم اجمل خاں مرحوم لیگ کے صدر تھے اور اعیان اسلام بھی اس میں شریک تھے۔ بایں ہمہ جلسہ کانگرس میں بھی جاتے تھے اور برابر کا حصہ لیتے تھے۔ پنڈت مالویہ جیسے ہندو لیڈر مسلم لیگ کے جلسہ میں درشن دیتے تھے۔ اسیطرح دہلی کے جلسہ کانگرس میں ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ ڈاکٹر انصاری مرحوم استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے اور مسٹر فضل حق (حال وزیر اعظم بنگال) جلسہ لیگ کے صدر تھے اور ڈاکٹر انصاری وغیرہ اعیان اسلام کانگرس میں بھی برابر شریک ہوتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان دونوں جماعتوں میں کوئی اختلاف یا نزاع نہیں۔ بلکہ دونوں اپنے اپنے طریق پر ملک کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ خدا جانے کسی کی نظر بد لگ گئی یا کسی جادوگر کا جادو چل گیا۔ جس نے یہاں تک نوبت پہنچادی کہ آج دفتر "اہلحدیث" میں استفتاء آتے ہیں کہ ہم ازروئے شریعت کانگرس میں شریک ہوں یا مسلم لیگ میں؟ ہم اس کا جواب دینے کی بجائے گذشتہ واقعات بتادیا کرتے ہیں؟

آج سارے ہندوستان کی نظر بمبئی کی طرف لگ رہی ہے۔ جہاں کانگرس اور مسلم لیگ کے اعیان باہمی مصالحت کی گفتگو کر رہے ہیں۔ دونوں طرف بڑے پایہ کے اصحاب ہیں۔ جن کی سیاست دانی مسلم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک پولیٹیشن (سیاست دان) اپنی سیاست میں کسی بڑے سیاست دان کی پالیسی کا پابند ہوتا ہے۔ انگلستان میں بھی آج بعض سے سیاسی لیڈر مسٹر گلیڈسٹون کی پالیسی پر چلتے ہیں۔ بعض سالسبری کی پالیسی پر۔ ہماری سیاست دانی شیخ سعدی مرحوم کی سیاست پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم ہمیشہ سیاسی امور میں شیخ موصوف کے اصول کو مدنظر رکھا کرتے ہیں جو فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

خدا کرے ان لیڈروں کی کوشش بارآور ہو۔ خدانخواستہ اگر یہ کوشش ناکام رہی تو خلیج نفاق بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ ان دونوں جماعتوں میں کیا گفتگو ہوئی ہے اور کیا کچھ طے ہوا اور کیا ہوگا یہ سب باتیں آج تک صیغہ راز میں ہیں۔ اخبارات میں جو ظاہر کیا جاتا ہے وہ سب خیالات اور قیاسات ہیں۔ حقیقت کا علم عند اللہ ہے۔

احمدیہ جماعت ہر دو صنف کو

ضروری کام پر توجہ کرنی چاہئے

آپ دونوں صنفیں (قادیانی اور لاہوری) اپنے مسائل اختلافیہ پر جی کھول کر لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن مشترک مخالف کی طرف کبھی توجہ نہیں کرتے۔ جسکے حملے روزانہ احمدی قلعہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کیا یہ بات قرین دانش نہیں ہے کہ اپنے اختلافات سے الگ ہو کر آپ اس مخالف کے سامنے آئیں جس سے بہت تکلیف پا کر مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہے کہ یا اللہ! اسکے حملے سے مجھے بچا۔ اس دعا کو انہوں نے آخری فیصلہ کی صورت میں پبلک کے سامنے یوں پیش کیا کہ ہم (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ یہ ہے ایک ضروری امر جو احمدیت اور محمدیت کے درمیان حد فاصل ہے۔ ۲۶-مئی کو یادگار منانے کیلئے تجویزیں کی جا رہی ہیں۔ کیا یہ تجویز معقول نہیں ہے کہ قلعہ احمدیت سے دشمن کی گولہ باری روکنے کی کوئی صورت کی جائے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارا شیعہ کے ساتھ کتنا ہی اختلاف ہو لیکن جہاں مسئلہ نبوت محمدیہ پر بحث ہوگی ہم اور شیعہ اپنے اندرونی جھگڑے کو چھوڑ دینگے۔ کیا وجہ ہے کہ احمدیہ جماعت ہر دو صنف ہمارے اس معقول مطالبہ پر توجہ نہیں کرتی۔ جسکی صورت یہ ہے کہ دونوں فریق مل کر مرزا صاحب کے اصلی مخاطب (مولانا ثناء اللہ صاحب) کے ساتھ آخری فیصلہ کے اعلان پر فیصلہ کن مباحثہ کریں تاکہ آئندہ کو یہ نزاع ختم ہو جائے اور ہر دو صنف بلکہ ہر سہ فریق مل کر توحید و سنت کی تبلیغ کریں۔

خادم محمد عبد اللہ ثالث (معمار امرتسری)

امرتسر کی ضمنی انتخاب (الیکشن)

امرتسر میں ضمنی انتخاب کیا ہوا ایک محشر صغیر قائم ہو گیا۔ رات دن جلسوں کی بھرمار، تقریروں کا طوفان۔ مزید یہ کہ ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ ایک دوسرے کی توہین و تذلیل کی گئی۔ نام کے سب مسلمان ہیں جن کو حکم ہے کہ

تمہاری جان کی طرح تمہاری عزت بھی
تم پر حرام ہے۔

ہم ذاتی طور پر اس ہنگامے سے الگ رہتے ہیں کیونکہ احادیث پر نظر کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ جس کے لئے ارشاد ہے :-

فاعتزل تلك الفرق كلها

متفرقات

بیداری کا وقت معاونین و بہی خواہان اہلحدیث کو عرصے سے توجہ دلائی جارہی ہے کہ اخبار کی رفتار ترقی بہت سست ہے۔ بلکہ برعکس ہے۔ اخباری اخراجات بھی بمشکل پورے ہو رہے ہیں۔ اگر اسکے مربیوں نے اس کی اشاعت کو وسعت نہ دی تو خطرہ ہے کہ کسی روز یہ توحید و سنت کی تبلیغی خدمات کما حقہ انجام نہ دے سکے۔

پس بہت جلد اس کی خریداری کو بڑھائیں تاکہ اخراجات کے فکر سے بے نیاز ہو کر دینی خدمات سر انجام دیتا رہے۔

رسالہ شمع توحید یہ رسالہ شائع ہونے کے بعد ملک میں بڑی قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا۔ دس لاکھ طبع کرانے کی اپیل کی گئی تھی جو اشاعت توحید کے لئے ضروری تھی۔ جماعت نے اس میں جس قدر امداد دی خدا اسکو قبول کرے۔ دور اندیشی اور احتیاط کے ساتھ عمل کرنے کے سبب اب تھوڑی سی تعداد باقی رہ گئی ہے۔ جہاں اشاعت توحید کی ضرورت ہو وہاں کے احباب مناسب تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں مگر نہ اپنوں میں بلکہ ان پیاسوں میں جو آب توحید کے لئے تشنہ لب ہیں۔ اگر اپنوں کو دیں تو یہ کہہ کر دیں کہ دیکھنے کے بعد ضرورت مندوں تک پہنچا دیں۔ جو جماعت بوجہ کمزوری کے محصول ادا نہ کر سکے وہ بلا محصول بھی طلب کر سکتی ہے۔ مگر ارباب ہمت اگر ایسا کریں تو سمجھ لیں کہ وہ خداداد نعمت کی ناشکری کر رہے ہیں

(منیجر اہلحدیث)

قادیانی قول و فعل مؤلفہ جناب محمد الیاس صاحب برنی بیت السلام حیدرآباد دکن۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت ۱۲ / ۔ مؤلف ممدوح نے "قادیانی مذہب" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو بارہا طبع ہوئی۔ جس کا جواب قادیان کی طرف سے "بشارت احمد" نامی کتاب میں دیا گیا۔ "قادیانی قول و فعل" "بشارت احمد" کا تردیدی جواب ہے۔ جس میں بہت سی باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کمال احمد فاروقی بیت السلام حیدرآباد دکن سے طلب کریں۔

راجپوت گوتیں مجلد مؤلفہ چوہدری محمد افضل خان (منشی فاضل) ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۳۲۰ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

چوہدری صاحب نے کتاب ہذا میں تمام ہندوستان کے راجپوت خاندانوں اور گوتوں کا مفصل تذکرہ کیا ہے جو ہندوستان میں مختلف مقامات پر آباد ہیں۔ اور

ناظرین مطلع رہیں

حساب دوستاں بابت ماہ جون

آیندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

صوبہ وار تعداد بھی درج ہے۔ ہر گوت کا تاریخی سلسلہ بتایا ہے۔ غرضیکہ راجپوت برادری کا مکمل نقشہ اس میں موجود ہے۔ قیمت عہ۔ مگر مسلم راجپوت کا سالانہ چندہ ے ادا کرنے والے اصحاب کو مفت

پتہ:۔ منیجر مسلم راجپوت۔ شریف گنج امرتسر

مدرسہ مدینہ کے لئے از جناب ڈی رانکانی صاحب پورٹ لوئیس ماریشس ۲؎

عیدانہ فنڈ از جماعت اہل حدیث مالیگاؤں ۲ / ۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۱۲ / ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ / ۔ بقایا فنڈ ۲ /

وصولی داخلہ ۱۳۳؎ مولوی نور محمد۔ ۱۳۴؎ محمد حسن ۱۳۵؎ از عبد الکریم سیر۔

۴۸ سائلین کے داخلے وصول ہو چکے ہیں مگر فنڈ میں گنجائش نہ ہونے کے باعث جاری نہیں ہو سکتا۔ ناظرین کرام عموماً اور اصحاب خیر خصوصاً صدقات نکالتے وقت اس فنڈ کا ضرور خیال رکھا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔

مضامین آمدہ مولوی عبد الرحیم۔ عبد العزیز نعیم۔ محترمہ رابعہ راشدہ۔

غیر مقبولہ علم الٰہی پر مناظرہ۔ کیفیت علم و عمل۔ قائدین اقوام اور مصائب و آلام۔ دیوبندی تقلید۔ شیعہ مجیب کی منطق دانی۔

طبی سوال میرے ایک عزیز کو جو جوان، اور صاحب اولاد اور نماز روزے کا پابند ہے۔ چند سال سے غشی کا دورہ ہوا کرتا ہے۔ کبھی مہینے میں دو بار کبھی ایک بار۔ دورے کی حالت میں اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور بدن اکڑتا ہے۔ اب ایکماہ سے عجیب کیفیت ہے کہ دورے کی حالت میں بولتا بھی ہے اور کہتا ہے کہ تم کو اب پتہ لگا ہے کہ آسیب ہے۔ اچھا کر لو جو کچھ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اب اسکے بدن پر سرخ رنگ کے ابھرے ہوئے گول گول نشان پڑ جاتے ہیں کچھ کمر کے اوپر اور کچھ شانوں پر۔ اسکو خاص تکلیف ان سے سوائے تھوڑی سی سوزش کے نہیں ہوتی۔ اہل حدیث بھائیوں میں سے کسی کو کوئی عمل یا دعا تجربے میں آئی ہو تو بذریعہ اخبار مطلع کر کے مشکور فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (خان بہادر مولوی فیروز الدین ریٹائرڈ ڈی۔ ٹی۔ ایس سیالکوٹ شہر)

شکایات استفتاء بعض دوست سادہ پن سے دفتر ہذا میں استفتاء بھیجدیتے ہیں اور واپسی محصول کا بوجھ بھی دفتر کے ذمہ ڈالتے ہیں۔ غریب فنڈ کا حق بھی ادا نہیں کرتے۔ مؤخر الذکر دوستوں کو مفتی صاحب کے دستخطوں کے بغیر فتویٰ بھیجدیا جاتا ہے۔ اول الذکر ڈاک کو تلف کر دیا جاتا ہے اس لئے ایسے اصحاب فتویٰ نہ ملنے کی شکایت نہ کیا کریں۔ (نائب مفتی دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھ بیکس کا کہیں ذریعہ معاش بنادیں۔ (نادار محمد حسین معرفت دفتر اہلحدیث)

(۹۷)

(اس زمانے کی سب پارٹیوں سے الگ رہنا)
اسی زمانے کے حق میں ہے۔ ہم اس ہنگامے کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جو انتخاب ممبری (اسمبلی) کے موقع پر دکھایا جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر فریق اسلام اور اہل اسلام کی خیرخواہی کا دعویٰ کرتا ہے۔ نعروں میں بھی اسلام زندہ باد سنا جاتا ہے۔

مزید لطف یہ ہے کہ گوشہ نشین پیر بھی اس پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ امرتسر میں ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے ؎

"حضرت امیر ملت (پیر جماعت علی) کا فرمان"
فلاں شخص ہمدرد اسلام ہے اسکو ووٹ دو:

اس طرفہ پر طرہ جو سننے اور دیکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ امرتسر میں ایک شخص اہل حدیث کا خلف ہے، حکیم ہے، حافظ ہے، مولوی ہے۔ بلکہ اور بھی جو کچھ ہے وہ اسی کے الفاظ میں ہم بتلاتے ہیں۔ آپ اپنے بیٹے کے نام سے اعلان کراتے ہیں:۔

"جناب شیخ محمد صادق صاحب رئیس امرتسر کے متعلق حضرت مولانا ابوتراب محمد عبدالحق صاحب کا فرمان واجب الاذعان

حضرات! آپ کو اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ عالی جناب پیشوا طریقت، مقتداء ملت و وارث انبیاء و امام وقت و مصلح قوم حضرت مولانا مفتی، محدث، واعظ، حاجی حافظ مناظر، حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب پرنسپل احسن طبیہ کالج امرتسر، پریزیڈنٹ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس امرتسر نے ازراہ ہمدردی ملک و قوم ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اپنے مہربان، فیض رساں، سینہ میں دل اور دل میں دردِ اسلام رکھنے والے ہر دل عزیز جناب شیخ محمد صادق صاحب رئیس امرتسری کو اپنا ووٹ دیں۔ شیخ صاحب موصوف مسلمانوں کا کام بڑی توجہ سے کرتے ہیں اور صاحب علم و تجربہ کار ہیں۔ کونسلوں میں اچھی طرح مسلمانوں کی نیابت ادا کرتے ہیں اور یتیموں اور لاوارث بچوں کے بڑے خیرخواہ اور کام آتے ہیں اور دیانتدار اور مذہبی و قومی کاموں سے خوب واقف ہیں اور بسبب تمول کے کسی کے محتاج نہیں اور حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الید العلیا خیر من الید السفلیٰ کا مصداق ہیں۔ یعنی خدا کے راستہ میں مال دینے والے لینے والے سے بہتر ہے اور خاندانی رئیس ابن الرئیس ہیں اور مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے روکتے ہیں اور قیام امن کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ الغرض آپ بہت سے اوصاف کے ساتھ متصف ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ بموجب آیت قرآنی وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ پر عمل کرتے ہوئے متفقہ طور پر جناب شیخ محمد صادق صاحب کو ووٹ دیں" (اہلسنت والجماعت ۸ مئی ۱۹۳۷ء)

ناظرین کرام! یہ خود ساختہ امامت ہے یا شریعت اسلام سے استہزاء ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے یہ صاحب کیوں اسلام اور شریعت اسلام سے آئے دن ایسا استہزاء کرتے رہتے ہیں۔ آپ کو چند دنوں سے یہ خیال ہو گیا ہے کہ میں ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کا "امام وقت" ہوں۔ اس وقت ہمارے سامنے کئی ایک "امام وقت" ہیں۔ مناسب ہے کہ یہ سب مل کر باہمی فیصلہ کر کے ہمیں سوچنے کا موقع دیں۔ ورنہ ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہونگے ؎

ایک سے جب دو ہوئے پھر لطف یکتائی نہیں

نوٹ بلحاظ اسکے کہ تینوں امیدوار امرتسر کے مسلمان ہیں۔ اس لئے ہم تینوں کی کامیابی چاہنے میں حق بجانب ہوتے مگر بموجب ارشاد خداوندی لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ایک ہی ہونا چاہئے تھا۔ چنانچہ آج مورخہ ۲۴ مئی کو شہر میں اعلان ہوا کہ شیخ محمد صادق صاحب (جنکو مسلم لیگ کے سکروہ ایکلان کی حمایت حاصل تھی) کامیاب ہو گئے دیکھیں آئندہ کیا ہوتا ہے۔

اصلاح حجاز کے متعلق تجاویز

(از علی حسن خان صاحب محلہ ڈل حسن یار سری نگر کشمیر)

حجاج کرام اور دیگر زائرین حرمین شریفین کی زبانی اکثر اوقات حجاز کی حالت کی اطلاع ملتی رہتی ہے اگرچہ اعلیٰحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ دن رات ترقی حجاز کے ذرائع پر غور پرداخت فرماتے رہتے ہیں۔ تاہم دیگر مسلمانان عالم کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی اصلاح حجاز میں کوشش فرمائیں۔ خاکسار کے ذہن میں چند تجاویز ہیں جو درج کر کے امید کرتا ہوں کہ دیگر برادران اسلام بھی میری تائید فرما کر جلد از جلد کوئی نہ کوئی عملی قدم اٹھائینگے۔

(۱) اصلاح حجاز کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ حکومت حجاز کی مالی امداد کی جائے۔ تاکہ وہ رعایا کی فلاح و بہبود کی کوشش کرے۔ ہر مسلمان کو سالانہ کچھ نہ کچھ حجاز میں بھیجنا چاہئے۔ (۲) مسلمانوں کی ایک کمپنی وہاں جا کر کارخانے وغیرہ کھولے۔ جس سے اہل حجاز اور دیگر مسلمانوں کو بھی فائدہ ہو سکے (۳) مکہ معظمہ میں ایک ریڈیو سٹیشن قائم کیا جائے۔ جس کے ذریعہ مختلف زبانوں میں تبلیغ اسلام کی جایا کرے تاکہ عوام کو حجاز سے وابستگی پیدا ہو۔ (۴) مستقل امداد کے علاوہ ایک ایک روپیہ کی ٹکٹیں شائع کرائی جائیں جو عوام میں فروخت کر کے فراہم شدہ روپیہ حجاز میں بھیجا جاوے۔

اعلان — بابت ممانعت چندہ

(از مکتبۃ الدعایہ مکہ)

رئیس مکتبہ ہیں ایک چٹھی کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ بعض اخباروں میں فقرائے حرمین شریفین کے لئے چندہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ عوام کو واضح رہے کہ یہاں ایسی کوئی مد نہیں ہے جس کے لئے چندہ کا اعلان ہے یہ چندہ کرنے والے حضرات ایسا کرنے سے رک جاویں ویسے صاحب خیر حضرات حرمین شریفین اور اہل حرمین تک صدقات براہ راست بھیج سکتے ہیں۔
(رئیس مکتبۃ الدعائیہ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

فارم ا — نمبر مقدمہ ۱۳۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی احمد ولد شیر محمد ذات گوجر ساکن بردی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۲۸/۱۰ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۲۸/۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

فارم ا — نمبر مقدمہ ۱۶۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی مرید ولد نظام دین ذات گوجر ساکن چوڑہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۲۸/۶ ۱۶ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۲۸/۵ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

ائمہ تلبیس

جس میں زمانہ رسالت سے لے کر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں، مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مکمل و مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲/ محصولڈاک ۹/

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

فارم ا — نمبر مقدمہ ۸۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شریف ولد بھائی خان ذات پٹھان ساکن جلالہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۲۸/۱ ۱۶ بمقام شکرگڑھ اصالتاً روبرو بورڈ حاضر آویں۔

(تحریر ۲۸/۵ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

تفسیر واضح البیان

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

بظاہر تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتہً اسمیں تمام قرآن کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ بحث کی گئی ہے کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اعلےٰ۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲/ مجلد ۸/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

محمدیہ پاکٹ بک

(مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مرزائیت کی تردید میں بہت مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والا بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا میدان مناظرہ وغیرہ میں ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ مرزائیوں کے جملہ اعتراضات کا جواب دیکر ان کے دلائل کی تردید کی گئی۔ یہ دوسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۴/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

فاتح قادیان کی تصانیف

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے قابلدید ہے۔ کئی دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۹/

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶/

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ہے۔ قیمت ۳/

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۰/

فاتح قادیان (جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی بعد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/

شہادات مرزا (ملقب بہ عشرہ مرزائیہ) جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جسکے جواب پر طیبیلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کرسکی۔ قیمت صرف ۳/

(باقی کتب صفحہ ۲۰ پر)

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ

تصحیح اہلحدیث مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ میں مندرجہ ذیل کتابوں میں سے چند کی قیمت غلط شائع ہوگئی ہے۔ تصحیح کریں۔ صحیح قیمتیں یہ ہیں :-
بصائر ۸؍ - ہمارے رسول ۵؍ - خلفائے اربعہ ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح - معجزات ابن مریم اور وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍ روپے۔

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰؍

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؍

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت ۸؍

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۸؍

سُبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ہمارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵؍

خلفائے اربعہ آنحضرتؐ کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور ان کے عہد حکومت کے ملکی واقعات آسان اور مختلف پیرائے میں۔ قیمت ۸؍

نوٹ :- اس جگہ صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ اور ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔

منگوانے کا پتہ { **منیجر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

سرمہ نور العین ۳؍

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا، اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۳؍

پتہ :- **منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

کلید حکمت

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات۔ چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے ۱۰۰ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد منگوالیں۔ جلد اول ۱۲؍۔ دوم ۱۲؍

نشاط زندگی

نوجوانوں کی صحت برقرار رکھنے اور درازی عمر کے راز بتلائے گئے ہیں۔ عیاشی کے نقصانات اور فطرتی اصولوں کی پابندی کے فوائد وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۱

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمسکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ء

رؤسا و جاگیرداران سے " ۶ء

عام خریداران سے " ۵ء

" " ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشلنگ

فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۴- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۳ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جناب رسالتمآب میں

(از مولوی محمد شفیع صاحب نعیم گورداسپوری)

عرب کی سرزمیں کو آشنائے حق کیا تو نے
بہ تیغ لاتوں کی گردنیں کردیں جدا تو نے

بہت مدت سے کعبہ تھا خدا کی یاد سے خالی
مئے توحید کے نغموں سے اسکو بھردیا تو نے

بچائیں تو نے جانیں کس قدر راہِ ہلاکت سے
بہائم پر بھی یہ احساں نہیں کچھ کم کیا تو نے

بہت ہی بے سروساماں اور محتاج تھی دنیا
بشرق و غرب حکمت کے دئیے موتی لٹا تو نے

ترے احسان کے ممنون ہیں جو اہل دنیا میں
کہ طوفانِ حوادث سے لیا اُن کو بچا تو نے

کسی مشکل کا کوئی نکتہ داں اب شکوہ گر کیوں ہو
نکات علم و عرفاں کے دئیے دریا بہا تو نے

قیامت خیز تاریکی میں تھی دنیا غریبوں کی
جہاں سے دی تمیز کہتر و بہتر اٹھا تو نے

اخوت آدمیت اور آئین جہانبانی
سکھائے ہم کو اے مجموعۂ صدق و صفا تو نے

انتقال پر ملال: سخت صدمہ ہے کہ میاں عبدالستار سوداگر مالیر کوٹلہ ہیضہ سے وفات پاگئے۔ مرحوم ایک کارکن نوجوان تھے انا للہ۔ ناظرین دعا

چیستان مرزا مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف۔ اور دلچسپ بحث ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دوبارہ دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول [illegible] ہونے کے متعلق [illegible] جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی [illegible]

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب [illegible] اور نکات کے نمونے دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف ونکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف نکات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳ر

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کما حقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا (مع جواب الجواب) قادیانی مذہب کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جسے ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا عربی و اردو۔ اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور آخری فیصلہ کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل ومدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ [illegible] بالمقابل اردو ہے۔ قادیانی [illegible] کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

ایضاً۔ مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

عجائبات مرزا یہ رسالہ "علم کلام مرزا" کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں بہود میان دیشیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب، شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ اپنی طرز کے لحاظ سے یہ بے نظیر ہے۔ قیمت ۶ر

[illegible] محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

در تردید آریہ مشن ۱۵۹

حق پرکاش اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی "حق پرکاش" ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام بجواب "ترک اسلام"۔ اس رسالہ میں ان تمام اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی دن تک مابین مولانا ابوالوفاء صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳ر

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۴- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

مولیٰ علی

بجواب "شیعہ" لاہور - ۱۶ مئی

اخبار "اہلحدیث" ۲۵ ۔فروری میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جس کی سرخی تھی "شیعہ سنی کی نزاع کا فیصلہ" ۔اس مضمون میں ہم نے شیعہ کی بڑی دلیل

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

کی تشریح کر دی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولا سے مراد اس حدیث میں محبوب اور دوست ہے ۔ان معنی کا قرینہ ہم نے بتایا تھا کہ اسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں ؛۔

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہٗ

اے خدا جو علی سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر۔

اس فقرے پر اخبار "شیعہ" کے ایک نامہ نگار نے توجہ کی ہے۔ ان کی توجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ فقرہ دعائیہ جس کو "اہلحدیث" نے نقل کیا ہے الحاقی ہے۔ چنانچہ نامہ نگار کے اصل الفاظ یہ ہیں ؛۔

"اخبار "اہلحدیث" امرتسر مورخہ ۲۵ ۔فروری ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۳ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مشہور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے بارہ میں ایک فیصلہ لکھا ہے۔ مگر یہ فیصلہ غلط ہے کیونکہ مولوی صاحب نے حدیث مذکور کے ساتھ لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعد الفاظ دعائیہ یعنی

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

بھی آئے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ دعائیہ لوگوں نے بعد میں بڑھا دیئے ہیں۔ چنانچہ امام احمد حنبل نے اپنے مسند کی پہلی جلد مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۰۳ میں روایت کی ہے کہ اس حدیث میں لوگوں نے الفاظ دعائیہ بعد میں بڑھا دیئے ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب کا استدلال الفاظ دعائیہ سے غلط ہوا"۔ (شیعہ لاہور ص۶- ۱۶ مئی)

اہلحدیث کتاب مسند امام احمد جلد اول کا صفحہ ۱۰۳ ہم نے بار بار دیکھا اور اپنے سٹاف کے ممبروں کو بھی دکھایا لیکن فاضل نامہ نگار مذکور کا حوالہ ہم کو نہیں ملا۔ آخر خیال ہوا کہ ہندسہ کی غلطی نہ ہو۔ اس بنا پر صفحہ ایک سو تین کو دیکھا۔ اس میں بھی یہ حوالہ نہیں ملا۔ ہاں ایک حوالہ ایسا ملا جو اس سے بھی زیادہ واضح اور فیصلہ کن ہے۔ حضرت علی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظھر فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضۃ یرفضون الاسلام۔ (مسند احمد جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ایک سو تین)

یعنی حضرت علی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جن کو رافضی کہا جائیگا وہ اسلام کو چھوڑ دینگے۔ یہ حدیث اپنے معنے میں صاف ہے کہ رافضی لوگ اصل اسلام کو چھوڑ دینگے۔

(یہ ہمارا قول نہیں بلکہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کا ارشاد ہے) منطقی طور پر یہ حدیث شکل اول کا کبریٰ ہے۔ اس لئے اسکے صغریٰ کا وجود ضروری ہے تاکہ شکل اول مرتب ہو کر نتیجہ دے سکے۔ صغریٰ کا ثبوت شیعہ کی معتبر کتاب "کتاب الروضہ" صفحہ ۱۶ سے ملتا ہے۔ جہاں امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں :۔

"ہمارا نام رافضی اللہ نے رکھا ہے"۔

بس یہ ہے شکل اول کا صغریٰ اور حدیث مذکور اس کا کبریٰ۔

اعیان شیعہ اور اہل علم اصحاب ہماری پیش کردہ منطقی شکل کے ہر دو مقدمات پر نظر کر کے نتیجہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ کہنے کا موقعہ ملے۔

؎ غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

قادیانی مشن

مسیح موعود اور تقسیم مال

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود جب آئینگے تو مال تقسیم کرینگے لوگ بوجہ تمول اور مالداری کے اسے قبول نہیں کرینگے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں ؛۔

یفیض المال حتٰی لا یقبلہ احدٌ

مرزا صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا تو اس حدیث کے ماتحت ان پر اعتراض ہوا کہ آپ اپنے مریدوں سے چندے مانگتے ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ جو تین مہینے چندہ نہ دیگا وہ جماعت سے خارج کر دیا

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں آج کل دن بھر خوب لو چلتی رہتی ہے مگر آدھی رات کے بعد خنکی ہو جاتی ہے۔

—— امرتسر شہر کے مسلم ضمنی انتخاب کا نتیجہ ۲۴ مئی کو برآمد ہوا۔ شیخ محمد صادق کو ۵۸۰۴۔ چوہدری افضل حق کو ۳۹۳۱ اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کو ۲۵۲۴ ووٹ ملے۔ کل ووٹ ۱۱ ہزار ایک سو ۸۱ تھے۔ جن میں ۱۱۹ ناجائز قرار دیئے گئے۔ شیخ محمد صادق کامیاب ہو گئے۔

—— امرتسر نئی میونسپل کمیٹی کا سب سے پہلا اجلاس ۲۷۔ مئی کو بوقت شام ہوا۔ جس میں پریزیڈنٹ و وائس پریزیڈنٹ کا انتخاب ہوا۔ لالہ پرکاش چند (نامزد ممبر) لالہ کیشورام (کانگرسی ممبر) کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے۔ چوہدری ظہور الدین پال سینئر وائس پریزیڈنٹ اور سردار ہرنام سنگھ جونیئر وائس پریزیڈنٹ ہوئے۔ اس دفعہ نامزد ممبروں میں میاں غلام محمود۔ شیخ محمد صدیق۔ شیخ عنایت اللہ اور سندر داس (اچھوت) نئے ممبر بنے۔

—— امرتسر میڈیکل سکول کا داخلہ یکم جولائی کو ہوگا۔ مگر درخواستیں ۷۔ جون تک پرنسپل میڈیکل کالج امرتسر کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

—— اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن نے الٰہ آباد یونیورسٹی کی جوبلی کے لئے پچیس ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

—— بنگال کے مختلف اضلاع میں بہت بارشیں ہوئی ہیں۔ کلکتہ میں بھی بہت سی بارش ہوئی۔

—— میمن سنگھ بنگال کے ایک گاؤں میں ایک ساہوکار کے گھر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے ساہوکار کو فائر سے زخمی کر دیا۔ اور کئی ہزار روپیہ نقد و زیورات لے کر فرار ہو گئے۔

—— ناسک میں مسٹر ساورکر نے تقریر کی کہ کانگرس کو جو کچھ ملا ہے ہندوؤں کی قربانیوں سے ہی ملا ہے اس لئے اسے مسلم لیگ سے سمجھوتہ کا خیال نہ کرنا چاہئے۔

—— صوبہ بمبئی میں سکولوں کے طلباء کے لئے ورزش لازمی قرار دی گئی ہے۔

—— یوپی میں ابھی ہیضہ دور نہیں ہوا۔ ۲۰ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ۱۰۸۹۱ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میں مزدوروں کی ہڑتال (۳۰ مئی تک) دسواں روز ہے۔ بعض کارخانوں پر پُرامن پکٹنگ جاری ہے۔ بہت سے مزدور اور ان کے تین لیڈر گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— ہندوستان کے آیندہ قائم مقام گورنر جنرل لارڈ برہیبورن ۲۵۔ جون کو حلف اٹھائیں گے۔

—— کینٹن پر جاپانیوں نے بم باری کی پانچسو چینی ہلاک اور ۹ سو زخمی ہوئے۔

—— مکہ معظمہ میں ۱۲ صفر سن رواں کو مردانہ کھیلوں کا ایک عظیم الشان ٹورنمنٹ ہوا۔ جس میں طلباء مدارس نے کھیلیں دکھائیں۔ جیتنے والوں کو انعام بھی دیئے گئے

—— ایران کے شہزادہ ولی عہد کی منگنی شاہ فاروق فرمانروائے مصر کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی ہے

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت سعودیہ و حکومت عراق میں دینار اور چند اور سکے یکساں معیار کے چلا کریں گے۔

—— کلکتہ کے الحاج امین برادرس نے جو بڑے تاجر ہیں۔ نہر زبیدہ کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— انگورہ۔ اناطولیہ میں حال ہی میں جو زلزلہ آیا تھا۔ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ترکی پارلیمنٹ نے تیس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

—— ترکی و یونانی معاہدہ جو ۲۸۔ فروری کو ہوا تھا اس پر دستخط کرنے کے لئے ترکی وزیر اعظم خارجیہ ایتھنز میں تشریف لے گئے۔ جہاں شاندار استقبال کیا گیا

—— پیرس کی اطلاع ہے کہ مسلمانان الجیریا کیلئے حق شہریت تسلیم کر لئے گئے ہیں۔

(بقیہ متفرقات)

مآثر صدیقی | مصنفہ نواب سید علی حسن خان صاحب مرحوم، شبلی بک ڈپو ندوۃ العلماء لکھنؤ یا صدیق بک ڈپو لکھنؤ سے بقیمت چار پانچ روپیہ مل سکتی ہے۔

تلبیس ابلیس | مع ترجمہ تلبیس تجنیس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں یا کوئی صاحب جائے فروخت سے ہی اطلاع دیں۔ راقم: نسیم الانصاری، دواخانہ انصاری، مئو آئمہ ضلع الٰہ آباد۔

دعائے صحت | میرے دوست عبدالرب صاحب عرصہ سے علیل ہیں ان کے لئے دعا صحت فرمائیں۔
(محمد معین الدین از جائس)

ایضاً | خاکسار ۱۰ مئی سے درد کولہا و ناف شکم وغیرہ کے باعث سخت پریشان ہے۔ علاج معالجہ مناسب ہو رہا ہے۔ تاہم ناظرین بھی میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد عبدالحکیم از حاجی پور ضلع مظفر پور)

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از حاجی نور علی صاحب بیٹر ماڑی ۵ء

یاد رفتگان | میرے عزیز بھائی سعد اللہ ۱۶ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم قبیل اللہ خواہر زادہ مولانا سیف بنارسی از پریوا ضلع پرتاب گڑھ)

ایضاً۔ اہلیہ مولوی ابراہیم صاحب ۱۳۔ مئی کو فوت ہو گئی۔ انا للہ! راقم عبدالرحمن خاں ناصری گنج ضلع

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھما وارحمھما

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر کے قتل کے لئے ایک سازش ہو رہی ہے۔ اس لئے اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ رہتا ہے۔

—— پونہ سے بیس میل کے فاصلہ پر کھانڈ کے ایک کارخانہ میں دھماکا ہونے سے ۱۹ اشخاص مر گئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو عنقریب یورپ جانے والے ہیں۔

توحید و شرک میں موازنہ

(قسط سوم)

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

مضمون نویس نے گذشتہ قسط میں یہ حقیقت آشکارا کرنے کی کوشش کی ہے کہ مشرکین عرب اپنے فوت شدہ بزرگوں (جن کے نام کے بُت انہوں نے بنا رکھے تھے) کے حق میں جو عقائد رکھتے تھے بعینہٖ وہی عقائد ہمارے زمانہ کے رسمی مسلمان اپنے فوت شدہ اولیاء و انبیاء خصوصاً سرورِ انبیاء کے حق میں رکھتے ہیں (تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ) ہاں فرق اتنا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ان بتوں (مجسموں) کو مقبولان الٰہی کے مظاہر سمجھ کر ان کی طرف متوجہ ہوتے تھے (جیسا کہ آج کل بھی غیر مسلم مشرکین کا تعامل ہے) مگر زمانہ حال کے رسمی مسلمانوں میں سے بعض بلاواسطہ اور بعض بواسطۂ مزارات اپنے بزرگوں کی ارواح طیبہ کی طرف رجوع کر کے اُن سے وہی معاملہ کرتے ہیں جو غیر مسلم مشرکین اپنے خود ساختہ بتوں سے کیا کرتے تھے اور کیا کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اصل فعل (ارتکاب شرک) میں دونو گروہ برابر ہیں اعاذنا اللّٰہ منہ۔ آج کی صحبت میں نامہ نگار نے فریق ثانی کی طرف سے خود ہی کچھ توہمات پیش کر کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔ (مدیر)

مخفی ہے کہ میری گذشتہ تحریر پر بعض حضرات کو کچھ شبہات پیدا ہوں۔ اس لئے ان کا ازالہ کر دینا بھی مناسب ہے اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

شبہات (الف) تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا خالق، مالک، رازق، شافی الامراض اور منتظم کائنات اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت بھی کوئی نہیں۔ کیا قرآن مجید سے ثابت نہیں کہ فرشتے بھی بعض امور کی تدبیر کرتے ہیں۔ مثلاً فرشتہ عزرائیل جان کنی پر مامور ہے اور جبرائیل حضرات انبیاء علیہم السلام کے پاس پیغام الٰہی لاتے رہے اور بعض فرشتے مجرموں کو عذاب کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو آیت فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ؕ

جوابات (الف) حقیقت یہ ہے کہ سب امور کی تدبیر اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے (يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ الآیہ) اور فرشتوں کی تدبیر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ وہ اپنے ارادہ و اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی بھی نہیں کرتے۔ (لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ؕ تحریم) فرشتوں کی تو یہ حالت ہے کہ وہ خدا کے حضور بڑھ کر بات بھی نہیں کر سکتے اور نہ خدا کی رضا مندی حاصل کئے بغیر کسی کی سفارش کر سکتے ہیں۔ پڑھئے آیہ کریمہ

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ × × لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ؕ (سورہ انبیاء)

آیہ شریفہ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے آپ کا دعوے ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضور اللہ تعالےٰ کے نائب مطلق ہیں جو جسے چاہیں دیں جو جس سے چاہیں لیں[1]۔ گویا خدا کے مقابلے میں آپ دوسرے خدا ہیں (صدق اللہ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ؕ) علاوہ اس کے جن بزرگوں کے تصرف و قدرت کے آپ قائل ہیں ان کا کسی کے نفع و نقصان کا اختیار نہ رکھنا بلکہ آسمانوں زمین میں ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہ ہونا قرآن مجید کی نصوص صریحہ سے ثابت کر چکا ہوں۔ ایمانداری کا تقاضا یہ ہے کہ اقوال الرجال کے مقابلہ میں قرآنی نصوص پر ایمان لا کر غلط عقائد کی اصلاح کریں۔

(اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ)

(ب) کیا مسیح علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مُردے زندہ نہ کئے تھے اور مٹی سے پرندے پیدا نہ کئے تھے۔ کیا آپ مادر زاد اندھے اور مجذوم (کوڑھی) کو صحت یاب نہ فرماتے تھے؟

جواب (ب) حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف جو افعال آپ نے منسوب کئے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ اللہ کے حکم سے بے شک آپ ایسا کرتے تھے نہ کہ ذاتی قدرت و تصرف سے۔ مگر یہ کام آپ کے معجزات ہیں جو خدائی تصرف سے ظاہر ہوتے تھے۔ کوئی رسول بھی اپنی طاقت و اختیار سے معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو:۔ (۵-۶)

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (سورہ رعد)

یعنی کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہیں کہ کوئی معجزہ دکھا سکے مگر اللہ کے حکم سے۔ یعنی بغیر اذن الٰہی کسی پیغمبر سے معجزے کا صدور ناممکن ہے۔

حاصل یہ ہے کہ کسی نبی یا ولی میں معجزہ یا کرامت[2] دکھانے کی طاقت اسطرح نہیں ہوتی کہ جب جی چاہے اپنے کسی مخالف کو معجزہ یا کرامت دکھا سکے بلکہ یہ خدا کا فعل ہوتا ہے وہ جب چاہتا ہے اپنے کسی مقبول بندہ کے ہاتھ سے ظاہر کر دیتا ہے۔

[1] رسالہ العقائد منجانب انجمن حزب الاحناف لاہور۳

[2] کوئی خارق عادت اگر نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو اس کو معجزہ کہتے ہیں اگر ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

۳ ملاحظہ ہو۔ اسکے علاوہ کوئی صاحب منبر رسول پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ کائنات کا انتظام حضورؐ کے ہاتھ میں ہے، اگر کوئی اس خلاف اسلام مشرکانہ عقیدہ کی دلیل [illegible]

حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خود مال تقسیم کریگا یہ کیسی گستاخی ہے جو انتہی بیہودہ ہے - اس کا جواب اخبار الفضل ۱۸ مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں جو نکلا ہے وہ قابل دید و شنید ہے۔ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں کو انعامی دعوتیں دیں لیکن کوئی مقابلے پر نہ آیا۔ نہ کسی نے انعام حاصل کیا۔ یہی معنے حدیث کے ہیں جو مسیح موعود کے حق میں آئی ہے کہ وہ مال تقسیم کریگا اور کوئی قبول نہیں کریگا۔

جواب | قادیانی! چونکہ انعامی مخالفین میں ہمارا نام بھی درج ہے بلکہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ ہمارے لئے انعامی رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار تھی جس کا ذکر مرزا صاحب کی کتاب "اعجاز احمدی" میں صفحات $\frac{11}{22}$ میں ملتا ہے۔ اس انعام کی تفصیل مرزا صاحب نے یہ کی تھی کہ میری پیشگوئیاں ڈیڑھ سو ہیں تم (ثناء اللہ) قادیان میں آکر ان کو جھوٹا ثابت کردو تو فی پیشگوئی ایک ایک سو روپیہ میں تم کو دونگا اور ایک لاکھ میرے مرید ہیں۔ ان سے بھی ایک ایک روپیہ لے کر تمہیں دونگا - یہ جملہ رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار تمہاری نقد ہوگی۔

اتنی بڑی انعامی رقم سن کر ہمارے منہ میں بھی رال ٹپکنی ضروری تھی، چنانچہ ہم پورا انتظام کرکے بتاریخ ۱۰-جنوری ۱۹۰۳ء قادیان میں مع اپنے خدم وحشم کے جا پہنچے ہمارے پہنچنے کی اطلاع مرزا صاحب کو اپنے مخبروں کے ذریعے مل گئی - چنانچہ ایک مخبر نے کہا کہ "ثناء اللہ آگیا ہے"

تو آپ نے کمال بے نیازی سے فرمایا کہ:

ہمیں کیا! ہزاروں راہ رو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ (اخبار البدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء)

یہ سن کر ہمیں ایک رباعی یاد آگئی - جو کسی مقتول مشتاق نے اپنے بے نیاز محبوب کے حق میں کہی ہے ؎

مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جلنے کی کیا بری خو ہے

یہی حال مرزا صاحب کی بے نیازی کا ہے - انعامی دعوتیں دیتے ہیں، اور اس دعوت کو ان لفظوں سے پختہ بھی کرتے ہیں کہ:-

"تم قادیان میں نہیں آؤ گے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

لیکن جب میں وہاں والہانہ پہنچ جاتا ہوں تو فرماتے ہیں کہ ہمیں کیا! آخر میں حرف مطلب کا خط لکھتا ہوں کہ حسب وعدہ خود مجھے تردید و تکذیب کا موقع دیجئے تو اسکے جواب میں بڑے غصے سے بھرا ہوا مکتوب پہنچتا ہے کہ ہمیں اپنے مشاغل سے فرصت نہیں ہے تاہم تین گھنٹے تمہاری خاطر ہم دے سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہوگی کہ ہم ایک گھنٹہ تقریر کرینگے - اس کے بعد تم سے پوچھیں گے کہ تمہاری تسلی ہوئی یا نہیں؟ تمہیں اس کے جواب میں ایک دو سطریں لکھ کر دینی ہونگی مگر زبان سے نہیں بولنا ہوگا - تمہارے منہ میں لگام دی جائیگی[1] اور صم بکم[2] ہوکر تمہیں سننا ہوگا - اسی طرح ہم تین گھنٹے وقت دینگے - تم لعنتی ہو اور لعنت لے کر جاؤگے وغیرہ وغیرہ

(نوٹ) اس واقعہ کی پوری تفصیل مع اصل خطوط کے ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں درج ہے۔

ناظرین کرام! | یہ ہے مرزا صاحب کی انعامی رقوم تقسیم کرنے کی حقیقت - وعدے تو اتنے لمبے چوڑے مگر جب کوئی سر پر آن پہنچے تو اس کو ٹالنے کا یہ طریقہ - کیا ہی سچ ہے ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

اعیان قادیان سے ایک سوال

مرزا صاحب نے جو لکھا تھا کہ ڈیڑھ سو پیشگوئی اگر تم جھوٹی ثابت کردو گے تو میں اپنے ایک لاکھ مریدوں سے ایک ایک روپیہ تم کو لے دونگا - قادیانی اور لاہوری ممبرو! کیا تم لوگ ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے کے باوجود بھی مرزا صاحب کے مرید بنے رہتے ہیں - اور "مریدی کی حیثیت میں ایک ایک روپیہ چندہ دیدیتے تب تو تمہارے حق میں یہ شعر خوب صادق آتا ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھرجا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھرجا

[1] قادیانی اخلاق فاضلہ کا نمونہ ہے۔
[2] صم ہو کر سننا قادیانی معجزہ ہے۔

کیا مرزا صاحب قادیانی

رسول پاک کی توہین کرنیوالے تھے؟

اخبار "فاروق" قادیان مؤرخہ ۲۱-مئی میں ایک مضمون نکلا ہے کہ علمائے اسلام جو حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔

اس قسم کی باتیں قادیانی اصحاب حسب تعلیم مرزا صاحب ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں - اس کا مختصر سا جواب ہماری طرف سے وہی ہے جو براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے حسب دعویٰ خود خدا سے الہام پاکر بلکہ مجددیت کے عہدہ پر فائز ہو کر لکھا تھا - چنانچہ آپ نے کتاب مذکور کے صفحہ ۴۹۹ پر حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ مانا ہے پھر کیا ایسا لکھ کر مرزا صاحب نے رسول کریم کی توہین کی ہے؟ کیا کوئی راسخ العقیدہ مرید ہمیں اس کا جواب دے سکتا ہے؟

مرزائی دوستو! ؎

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

سلہ قیمت ۹/ مع محصول ۱۰/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

یعنی اے نوح (علیہ السلام) آپ ایسے بات کا سوال نہ کریں جس کا آپ کو علم نہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام غیب دان نہیں ہوتے ورنہ یوں نہ کہا جاتا کہ جس چیز کا آپ کو علم نہیں۔

(د) وہابیوں کے سردار نواب صدیق حسن خان بھوپالی تو اموات سے استمداد کے قائل ہیں بلکہ خود اپنے فوت شدہ بزرگوں سے استمداد فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ کا کلام حسب ذیل ؏

ابن قیم مددے قاضیٔ شوکاں مددے

جواب (د) نواب صاحب مرحوم کے مذکورہ شعر کا مطلب آپ کی عام تصنیفات کی روشنی میں سمجھنا چاہیئے تو معلوم ہوگا کہ اس سے مقصود حقیقۃً استمداد نہیں بلکہ اظہار محبت ہے۔

اس شعر کی یہ توجیہہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ نواب صاحب ممدوح عام اہل توحید کی طرح نہ ہی سماع موتیٰ کے قائل تھے نہ ہی فوت شدہ بزرگوں سے اس قسم کی مدد خواہی جائز سمجھتے تھے۔ آپ کی مشہور زمان کتب "الدین الخالص" اور "فتح البیان" وغیرہ ان کے موحدانہ عقائد پر شاہد ہیں۔ چنانچہ آپ آیت مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کے ذیل میں سماع موتیٰ کی نفی فرماتے ہیں اور آیہ کریمہ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ کی تفسیر میں استمداد متنازعہ فیہ کا ردّ ان لفظوں میں فرماتے ہیں:۔

ای لا احد اضل منه ولا اجهل فانه دعا من لا يسمع فكيف يطمع فی الاجابة فضلاً عن جلب نفع او دفع ضر فتبين بهذا انه اجهل الجاهلين واضل الضالين والاستفهام للتوبيخ والتقريع (فتح البیان)۲۴

(ھ) جو آیتیں آپ نے پیش کی ہیں وہ تو عرب کے بت پرستوں، کافروں اور مشرکوں سے متعلق ہیں۔ ہم پر وہ کیونکر چسپاں ہو سکتی ہیں ہم تو موحد مسلمان ہیں۔ اللہ رسول پر ہمارا ایمان ہی نہیں بلکہ ہم ان کے سچے محب ہیں اور ارکان اسلام کے پابند ہیں۔

جواب پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مشرکین عرب نے اپنے فوت شدہ بزرگوں (جو دراصل مقبولان الٰہی تھے) کے مجسمے بنا رکھے تھے ان کا حقیقی رجوع دراصل ان فوت شدہ بزرگوں کی ارواح طیبہ کی طرف تھا وہ کہتے تھے کہ ہم ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں تاہم خدا تعالیٰ نے اسے شرک قرار دے کر بڑی خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ

یعنی جن لوگوں نے خدا کے سوا اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اسلئے کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے (اور اہل ایمان کے) باہمی اختلافات کا فیصلہ (قیامت کے روز) فرمائیگا۔

یہ عذر پیش کرنا کہ یہ آیتیں بت پرستوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں ہمیں ان سے کیا تعلق؟ آیت ذیل پر غور کرنے سے بھی ناقابل قبول معلوم ہوتا ہے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ؕ یعنی کیا ان کافروں کا خیال ہے کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز (حاجت روا) قرار دے لیں۔ ہم نے ان کافروں کی دعوت کے لئے دوزخ مہیا کر رکھا ہے۔"

یہ آیت ان سب لوگوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے جو اپنی مصیبتوں اور حاجتوں میں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے فوت شدہ نیک بندوں (نبیوں ولیوں) کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ اس آیت کی رو سے ایسے لوگ کافر ہیں۔

اس کے علاوہ غور طلب بات یہ ہے کہ غیر اللہ سے ایسا معاملہ کرنا جو صرف خدا سے کرنا چاہیئے بلاشبہ شرک ہے جس کا ارتکاب کرنے سے اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کے بھی اعمال ضائع ہو سکتے تھے۔ پھر ماوشما کس شمار میں ہیں۔ کفار مشرکین نے اگر اپنے بزرگوں کے نام کے بت بنا لئے تو مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کے مزارات پر خوب دھوم دھام سے عرس رچائے، قوالیاں کیں، نذریں چڑھائیں، قربانیاں کیں، طواف کئے، سجدے کئے۔ حتیٰ کہ وہ سب ہی کچھ کر گزرے جو غیر مسلم اپنے بتوں کے حضور میں کرتے ہیں۔ پھر غیر مسلم جو کام کر کے مشرک ٹھیریں وہی کام اگر مسلمان کریں تو توحید کہلائیگا؟ سچ فرمایا مولانا حالی مرحوم نے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(باقی)

قاضی فضل احمد لدھانوی نے اپنی کتاب "انوار آفتاب صداقت"

اثبات التوحید

میں جماعت اہل حدیث، علماء دیوبند اور دیگر اکابرین اہلحدیث پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس کتاب کا جواب "اثبات التوحید" میں دیا گیا ہے اور تقریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب مذکور کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ گویا بریلوی فرقہ کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی

اسلامی توحید

اہل بدعت کی تردید میں بہت مفید کتاب ہے۔ کفر، شرک اور دیگر بدعات کی بدلائل قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ قیمت ۴؍

(منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر

---

۲۴ نیز نواب صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ دعا (پکار) عبادت اور نداء ہے اور واسطے غیر اللہ کے منہی عنہ ہے اور منادی (جسکو پکارا جائے) الٰہ (معبود) ہوتا ہے منادی (پکارنے والے) کا اور یہ فعل شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ؕ (الواء المعقود لتوحید رب المعبود۔ صفحہ ۲۱)

کفار عرب آنحضرت صلعم سے اپنے حسب منشا معجزات طلب کرتے تھے۔ (جن کی تفصیل سورہ بنی اسرائیل میں آئی ہے) اور یہ بھی کہتے کہ اس (پیغمبر) کو موسےٰ (علیہ السلام) جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے۔ (لَوْ لَا اُوْتِیَ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ مُوْسٰی) اس بہانے سے وہ لوگ قرآنی ہدایت سے باز رہتے تھے جس سے آنحضرت صلعم کا دل کڑھتا تھا۔ اس پر جناب باری نے جو ارشاد فرمایا وہ قابل شنید ہے:۔

وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اِعْرَاضُھُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَھُمْ بِاٰیَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَمَعَھُمْ عَلَی الْھُدٰی فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ؕ

یعنی اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گزرتا ہے اور آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈھ لو اور کوئی معجزہ لے آؤ تو (ایسا کرگزرو) اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا پس آپ نادانوں میں سے نہ ہوجیئے۔

سبحان اللہ! کس قدر شان بے نیازی ہے آخر خالق خالق ہی ہے اور مخلوق مخلوق ہی ہے۔ ایک مرتبے میں کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے جلسوں میں سٹیج پر جھوم جھوم کر پڑھا کرتے ہیں

؎ واں منظور ہیں ابرو کے اشارے

آئیں اور ان آیتوں پر غور کرکے اپنے خلاف اسلام عقائد کی تصحیح کریں۔

(ج) کیا آج کل کے ڈاکٹر اور طبیب باذن خداوندی شافی الامراض نہیں ہیں؟

جواب (ج) ڈاکٹر یا طبیب باذن خدا شافی الامراض ہرگز نہیں ہیں۔ یعنی خدا نے ان کو اس قسم کا اختیار نہیں بخشا کہ جس مریض کو چاہیں صحت یاب کر دیں۔ شافی الامراض خدا کے سوا کوئی نہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقولہ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے

اِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ؕ یعنی جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو خدا تعالیٰ ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض طبیب آج کل بھی اپنے نسخوں کے سر پر ھُوَ الشَّافِیْ لکھا کرتے ہیں۔ اس سے ان کی مراد یہی ہوتی ہے کہ شفا دہی خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ادویات میں تاثیر بھی اسی ذات پاک نے پیدا کی ہے اور اُسی کے حکم سے دوا کا اثر ظاہر ہوتا ہے (اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ) اگر وہ نہ چاہے تو مثل مشہور "روغن بادام خشکی مے آرد" صادق آتی ہے۔

وہم در وہم ممکن ہے کوئی صاحب یوں کہیں کہ تمہاری یہ تقریر دربارہ شفائے امراض وغیرہ ہمیں مسلم ہے مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے خود کسی کو شفا یا اولاد وغیرہ نہیں دیتے بلکہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دعا کرکے دلوا دیتے ہیں اور ان کی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہو جاتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ؕ یعنی اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے ضرور قبول کرتا ہے۔

جواب الجواب اس کا یہ ہے کہ زندہ بزرگ سے دعا کروانے میں تو کوئی مضائقہ نہیں مگر اس کی دعا کے موافق نتیجہ ظاہر ہونا ضروری نہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلعم بہت چاہتے تھے کہ آپکا چچا ابو طالب مشرف باسلام ہو جائے مگر آخر وقت تک اس کو کلمہ شہادت پڑھنے کی توفیق نہ ملی۔ اس لئے کہ اس کا اسلام سے مشرف ہونا تقدیر الٰہی میں نہ تھا چنانچہ قرآن مجید سے اس مضمون کی آیت ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہے:

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

یعنی آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے مگر اللہ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے۔

باقی رہا مردہ بزرگوں سے حاجات طلب کرنا سو یہ قرآن کریم کی رو سے نہ صرف شرک ہے بلکہ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے۔ اگر (بالفرض) سن لیں تو تمہاری حاجت برآری نہیں کرینگے (کیونکہ ان کو ایسے اختیارات حاصل نہیں) اب رہی آپ کی پیش کردہ آیت سو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مقبولان الٰہی کی تمام دعائیں نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں۔ یہ آیت ہابیل اور قابیل کے باہمی نزاع کے ذکر میں آئی ہے۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ ہابیل اور قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ جو کسی معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑے۔ انہوں نے بمشورہ حضرت آدم اپنی نزاع کا فیصلہ یوں کرنا چاہا کہ خدا کی درگاہ میں دونو بھائی کچھ نیاز پیش کریں جس کی نیاز قبول ہو جائے وہی حق بجانب ٹھیرے سو اس کے مطابق ہابیل کی نیاز قبول ہو گئی۔ اسپر قابیل نے بگڑ کر ہابیل کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ اس کے جواب میں ہابیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے اعمال قبول کر لیا کرتا ہے۔ اس آیت کو دعا سے کچھ تعلق نہیں۔ اگر دعا بھی اس میں داخل سمجھیں تو بھی کچھ ہرج نہیں کیونکہ دعا کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نہ صرف مقبولان الٰہی کی بلکہ ہر مؤمن کی دعا شرف قبولیت پاتی ہے ضائع نہیں جاتی اس کا اجر قیامت کے روز ضرور ملیگا۔ ہاں یہ بات نہیں کہ ہر ایک دعا کا اثر (خواہ نبی ہی کی طرف سے ہو) ضرور بالضرور دنیا میں ظہور پذیر ہو۔ چنانچہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء مغفرت ان کے مشرک والد کے حق میں قبول نہیں ہوئی۔ اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کو اپنی والدہ ماجدہ کے حق میں بخشش کی دعا کرنے کی اجازت نہیں ملی کیونکہ بحالت شرک ان کا انتقال ہوا تھا۔ نیز حضرت نوحؑ کی دعا ان کے نافرمان بیٹے کے حق میں قبول نہیں ہوئی بلکہ صاف لفظوں میں خدا کی طرف سے تنبیہ کی گئی:۔

فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؕ

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اور ہم!

امرتسری نزاع جو اربعین غزنویہ کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی بتوجہ جلالت الملک سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہٖ ایام حج ۱۳۴۷ھ میں ختم ہو چکی تھی۔ چنانچہ غزنوی خاندان کے اخبار "توحید" میں یہ دل خوش کن مژدہ صاف لفظوں میں سنایا گیا تھا کہ

> مولوی ثناء اللہ صاحب اور ہمارے (خاندان غزنویہ) کے درمیان جلالۃ الملک ابن سعود کے فیصلے کے مطابق اب نزاع کی صورت باقی نہیں رہی۔
>
> (توحید ۶۔مارچ ۱۹۲۹ء)

اس کے بعد بحمد اللہ عرصہ تک خاموشی رہی۔ مگر حافظ عبداللہ صاحب لکھیر پوری (روپڑی) کو خدا جانے اس میں کیا لذت حاصل ہوتی ہے کہ باوجود فیصلۂ امیر اعظم اور باوجود منع کرنے ان کے امیر (شاہ محمد شریف صاحب گھریالوی) کے کبھی نہ کبھی اس نزاع کو زندہ کرتے رہتے ہیں۔

۲۱۔اپریل سنہ حال کو آپ نے مع تین کس اپنے ہم نواؤں کے میرے مکان پر آکر اسی قسم کی گفتگو کی۔ جس کا مناسب جواب میں نے دیدیا۔ میں سمجھا تھا کہ بحکم المجالس مؤتمنة یہ گفتگو یہاں تک ہی رہیگی مگر حافظ صاحب نے اپنی نیت کے ماتحت اس کو اخبار میں شائع کر کے پبلک تک پہنچایا۔ جس کے متعلق میں نے "اہلحدیث" مورخہ ۱۳۔مئی میں لکھا کہ حافظ صاحب نے گفتگو میں تحریف و تبدیل کی ہے میں اس امر کو علیم و خبیر (خدا) کے حوالے کرتا ہوں۔

نوٹ حافظ صاحب نے تحریف تبدیل سے انکار کیا ہے۔ میں اس کا فیصلہ کرانے کے لئے طیار ہوں۔ آپ کسی سمجھدار غیر جانب دار کو منصف مان لیں۔ وہ بیان فریقین وغیرہ سُن کر جو فیصلہ کر دیگا مجھے منظور ہوگا۔ حافظ صاحب کو گلہ ہے کہ میں ان کو بیٹھے چھوڑ کر اُٹھ گیا۔ میرا ایسا کرنا سنت نبویہ کے مطابق تھا۔ میں اسکا ثبوت بھی منصف کے سامنے دونگا۔ انشاء اللہ!

ہاں یاد آیا حافظ عبداللہ صاحب نے آج سے پہلے بارہا منصفی کے لئے مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی کا نام پیش کیا ہے۔ اگر وہ آج اس نزاع کے لئے مولوی صاحب موصوف کو منظور کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ ان کا سفر خرچ فریقین پر ہوگا۔ کیا میں امید رکھوں؟

(ضرور!۔)

میرا تقاضا یہ تھا اور ہے کہ سلطانی فیصلے کو پہلے صاف الفاظ میں منظور کرو پھر کوئی اور بات کرو۔ حافظ صاحب کو جب کبھی فیصلہ سلطانی تسلیم کرنے کے لئے کہا گیا تو وہ یہی عذر کرتے رہے کہ یہ فیصلہ مشکوک ہے، اس پر مہر سلطانی نہیں، اس پر فریقین کے دستخط نہیں۔ گذشتہ سال جب آپ حج کو جانے لگے تو میں نے "اہلحدیث" ۸۔جنوری ۱۹۳۷ء میں آپ کے نام ایک کھلا مکتوب لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

> آپ حج کو جاتے ہیں۔ جلالت الملک سے دریافت کریں کہ آپ کے دربار میں بحکم آپ کے قاضی ابن بلیہد نے (غزنویہ اور ثناء اللہ) میں فیصلہ لکھا تھا یا نہیں؟

میں نے اس فیصلہ کی عبارت کا فوٹو بھی دیدیا تھا جو ۸۔جنوری ۱۹۳۷ء کے اہلحدیث میں برصفحہ ۹ درج ہے۔ یہ مضمون دیکھ کر حافظ صاحب نے مکہ معظمہ سے ایک خط اپنے اخبار مورخہ ۲۳ میں شائع کرایا۔ جس میں صاف لکھا کہ میں ضرور دریافت کر کے آؤنگا۔ چونکہ یہ اعلان حافظ صاحب کی جانب سے ایک وعدہ موثقہ ہے۔ چاہئے تھا کہ آپ آتے ہی اہلحدیث پبلک کیلئے اپنی تحقیق دربارہ فیصلہ سلطانی شائع کرتے۔ مگر انہوں نے آج تک ایسا نہ کیا اسلئے صحبت مذکورہ میں میں نے مطالبہ کیا کہ آپ پہلے وہ رپورٹ پیش کریں جو فیصلہ سلطانی کی بابت تحقیق کر کے لائے ہیں۔ آپ نے کہا اسے جانے دیجئے وہ آپ کو مضر ہے میں نے کہا کہ مجھ پر رحم نہ کیجئے آپ بتائیے کہ وہ کیا ہے

ناظرین! باوجود ادھر سے سخت اصرار کے اور ادھر سے سخت انکار کے بحکم

حق برزبان جاری گردد

حافظ صاحب کے قلم سے دو دفعہ فیصلہ سلطانی کی تصدیق نکل گئی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

> "مولوی ثناء اللہ نے سلطانی فیصلہ کو ٹھکرا دیا۔ (۶۔مئی ۱۹۳۸ء)
>
> مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ میں اس بات پر اصرار کرتا تھا اور کرتا ہوں کہ سلطان ابن سعود کے درباری فیصلے کو تسلیم کیا جائے۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو ٹھکرا دیا اور دوبارہ تفسیر چھاپی تو اس میں نہ اغلاط کی اصلاح کی نہ ان کو بیان کیا۔"
>
> (۲۰۔مئی ۱۹۳۸ء)

اعیان اہل حدیث! ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دربار سلطانی میں فیصلہ ضرور ہوا۔ مگر یہ معلوم ہونا ضمنی علم ہے۔ اس لئے میں بتوسط حق پسند ممبران جماعت اہل حدیث کے حافظ عبداللہ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ

> صاف صاف الفاظ میں فیصلہ سلطانی کی تصدیق اور تسلیم کریں۔

ہاں اس کے بعد آپ مجھ سے واضح الفاظ میں تعمیل فیصلہ سلطانی کا مطالبہ کریں۔ میں اعیان اہل حدیث سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حافظ صاحب کے اس مطالبہ میں ان کے شریک ہو کر مجھ پر زور ڈالیں میں اگر ان کا مطالبہ نہ مانوں تو بحکم

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي

جزیرۃ العرب کی حالت پر ایک نظر

عرب کے بارے میں مشہور ہے کہ ریگستانی ملک ہے، یہ اس لحاظ سے بے شک صحیح ہے کہ اس ملک میں بہت بڑا ریگستان موجود ہے لیکن تمام ملک ریگستانی نہیں ہے، یمن تو بہت ہی زرخیز خطہ ہے، اسی طرح عسیر الاحسار بھی سرسبز علاقے ہیں۔ نجد و حجاز میں بھی بہت سا حصہ قابل کاشت ہے۔ اور اس میں کھیتی ہوتی بھی ہے۔ عرب کی اصلی مصیبت ریگستان نہیں بلکہ آبپاشی کے انتظام کا فقدان ہے۔ عرب میں اچھی خاصی بارش ہوتی ہے۔ مگر پانی روکنے کا کوئی بندوبست چونکہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ ریگستان میں جاکر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن قارئین یہ معلوم کرکے خوش ہونگے کہ شاہ ابن سعود نے اب اس ضرورت کی طرف توجہ کی ہے اور جلدی ایسے انتظامات ہونے والے ہیں کہ برسات کا پانی ضائع نہ ہو بلکہ زراعت کے کام آ سکے۔

پھر خود صحرا میں بھی کھیتی کی جا سکتی ہے۔ عرب کا ریگستان بالکل بنجر نہیں ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ موسم بہار میں تمام صحرا ایک قسم کی ہلکی گھاس اور پھولوں سے ڈھک جاتا ہے۔ یعنی اس کی مٹی میں نباتات پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اگرچہ یہ صلاحیت سال بھر میں دو تین ماہ ہی کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن اس صلاحیت سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ سائنس نے اب ایسے طریقے پیدا کر دیئے ہیں جن کے ذریعہ کھیتی دیکھتے دیکھتے تیار ہو جاتی ہے۔ روسی ترکستان کے صحرا میں اسی طرح کھیتی شروع کر دی گئی ہے۔ عرب کے صحرا میں بھی یہی کیا جا سکتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سائنسدان پہلے ان نباتات کی جانچ کرتے ہیں جو ریگستان میں کچھ مدت کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ پھر ایسے غلے کا انتخاب کر لیتے ہیں جس کا نباتاتی مزاج صحرا کے نباتات سے ملتا جلتا ہے۔ پھر اس غلے پر کیمیاوی اثر ڈالا جاتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ زمین میں جاتے ہی کلے نکال لے اور جلد سے جلد اس کے پیڑ بڑھ کر پختہ ہو جائیں

اس وقت روسی ترکستان کے صحرا میں جو کھیت قائم کئے گئے ہیں وہ چند ہفتوں میں کھیتی کو پختہ کر دیتے ہیں۔ امید ہے شاہ ابن سعود بھی سائنس کی اس دریافت سے عرب کو فائدہ پہنچائیں گے۔

ایک بات اور بھی یاد رکھنے کی ہے۔ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک عرب کا صحرا کھیتی سے لہلہانے نہ لگے۔ سائنس نے اب ایسی صورتیں پیدا کر دی ہیں کہ یہ نبوی پیشین گوئی پوری ہو جائے

پھر یہ واقعہ بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ عرب میں دریا نہیں ہے۔ صرف نالے ہیں۔ اور یہ تمام نالے صحرا کی طرف ہی جاتے ہیں۔ اگر صحرا کے تھوڑے تھوڑے حصوں میں پانی روکنے کا انتظام کیا جائے تو ایک مدت کے بعد ریگ مٹی کی صورت اختیار کریگی اور آسانی سے کھیتی ہو سکیگی۔ مگر صحرا کے باہر بھی بے شمار اچھی زمینیں موجود ہیں۔ جن میں زراعت محض اس وجہ سے نہیں ہو رہی ہے کہ آبپاشی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

اس کے علاوہ عام طور پر بدوؤں میں مشہور ہے اور تاریخی کتابوں میں بعض اشارے پائے جاتے ہیں کہ صحرا میں ایک یا کئی شہر ریگ کے اندر دفن ہیں اور ان شہروں میں بیش بہا خزانے موجود ہیں۔ اگر ان شہروں کو تلاش کیا جائے اور وہ مل جائیں تو عرب کے ہاتھ میں بڑی دولت آ جائیگی اور صحرا میں یہ تلاش ایک سال میں ممکن نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سالہا سال تلاش جاری رکھی جائے۔ کیونکہ ریگ کے پہاڑ جب کبھی خود ہی ہٹینگے تو اندر کی چیزیں نظر آئینگی۔

صحرا عرب عجائبات سے خالی نہیں ہے شریف زید کا بیان ہے کہ جب وہ جنگ عظیم کے دوران میں صحرا کا دورہ کرنے پر مجبور ہوئے تو انہیں ایک جگہ بہت ہی عظیم الشان چالیس کنوئیں یا اندارے نظر آئے۔ یہ بہت گہرے ہیں اور پتھریلی زمین کو کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا ان کی تاریخ کیا ہے اور کس نے انہیں بنایا ہے مگر سب میں پانی ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ایک کنوئیں کا پانی کھاری ہے تو دوسرے کا میٹھا۔ یہی حال سب کنوؤں کا ہے۔ ایک کھاری دوسرا میٹھا۔

عرب کو غریب ملک کہنا غلطی ہے۔ وہ غریب صرف اس وجہ سے رہا ہے کہ کسی نے اس کی دولت سے کام نہیں لیا۔ عرب کی زمین کے نیچے پٹرول کے کبھی نہ خشک ہونیوالے چشمے موجود ہیں اور پہاڑ مختلف قسم کی دھاتوں سے لبریز ہیں۔ حجاز کے پہاڑوں میں تانبا بھرا پڑا ہے اور آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔

ابتک عرب کی سرزمین کی کوئی عملی تحقیق نہیں کی گئی ہے اگر معدنیات وغیرہ کے ماہر تحقیقات کریں تو نہ جانے کتنی بے شمار دولت کا پتہ چل جائے۔

بدقسمتی سے شاہ ابن سعود کے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ انہوں نے پٹرول نکالنے کا ٹھیکہ دیدیا ہے مگر دوسری کانیں یونہی بند پڑی ہیں۔ یہ کیونکر کہا جائے کہ ہندوستانی مسلمان اس مہم کو سر کریں۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور عرب کو بھی مالا مال کر دیں۔ ہندوستانی مسلمان خود ہی بدنصیبیوں میں مبتلا ہیں۔ اپنی مدد نہیں کر سکتے تو کسی اور کی کیا کرینگے۔ لیکن یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا ہے کہ شاہ ابن سعود کو فکر ہے کہ عرب کی اقتصادی حالت درست کر دیں۔ ارادہ پختہ ہے تو خدا کوئی نہ کوئی سامان کر ہی دیگا۔ ہماری رائے میں تو شاہ کو چاہئے کہ مناسب شرطوں پر اجنبی سرمایہ داروں سے فائدہ اٹھائیں ۔ (از ہند کلکتہ ۱۶ مئی)

دولت اسلامیہ کا سبب زوال

(از مولوی عبدالجلیل صاحب رحمانی سنتھیاں ضلع بستی)

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ

آپس میں منازعت مت کرو ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے۔

وتشبو اشعبا فکل جزیرۃ - فیہا امیر المومنین ومنبر

آیہ کریمہ کے بعد میں مساور بن ہند بن زہیر کے اس شعر سے اپنے عنوان کی ابتدا کرتا ہوں۔

اے معشر مسلمین! اور اے فرزندان اسلام خدا را اپنی مخموریت و میگساری، بے خودی اور سرمستگی سے اب بھی بیدار ہو جاؤ۔ دیکھو آنکھ پھاڑ کر دیکھو آسمان نے تمہاری غفلت سے فائدہ اٹھایا۔ تمہیں پیس کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ حکومت و سلطنت، امامت کبریٰ اور خلافت جیسا منصب تم سے چھین لیا گیا۔ یہ کیا مدہوشی ہے تمہارے لئے یہ دردانگیز واقعات اور جگر سوز حوادثات قطعاً تازیانہ عبرت ثابت نہیں ہوتے۔ آٹھ سو سال تک اندلس پر حکومت کرنے کے بعد وہاں سے نکالے گئے۔ چھ سات سو صدیوں تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ عروس البلاد بغداد پر اسلامی پرچم لہرایا گیا مگر کفر و شرک کے باد صرصر سے آخرکار اکھڑ کر رہ گیا آہ اے بدنصیب مسلمان تو نے تاریخ کا وہ دردناک واقعہ نہیں دیکھا۔ غرناطہ جو کسی وقت رشک قرطبہ بنا ہوا تھا۔ نیز مسلمانوں کا علمی مرکز بھی رہ چکا ہے جس وقت آخری فرماں روا ابو عبداللہ سے خالی کرایا گیا تو وحشی درندوں خونخوار عیسائیوں نے کیا ظلم ڈھایا۔

۱۵۶۷ء سے ۱۶۱۰ء تک کی ایک قلیل مدت میں تین لاکھ مسلمانوں کو وہاں سے جلاوطن کر دیا گیا۔ عیسائی بادشاہ ہنری ہفتم نے خود مستعد ہو کر پانچ لاکھ مسلمانوں کو بیک وقت جلاوطن کر دیا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ عیسائیت کیوں نہیں قبول کرتے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان ملت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

یہی وحشی درندے ہیں جنہوں نے ارض مقدس اور مسجد اقصیٰ کی متبرک زمین پر ستر ہزار محمدیوں کو تہ تیغ کر دیا تھا۔ اے بے حس اور جامد مسلمانو! تمہارا خون بہا کر تمہارے بچوں تمہاری عورتوں، فقہاء اور محدثین مفسرین اور امت کے برگزیدہ بزرگوں کو قتل کر کے بھٹیوں میں جھونک کر اور جلا کر فخریہ طور پر گاڈفری اور ڈینڈ فاتحین یروشلم نے یورپ کو یہ خط لکھا تھا

"آپ اس کا اندازہ اور صحیح اندازہ اس سے
لگائیں کہ رواق سلیمان اور کلیسا اعظم میں
ہمارے گھوڑے گھٹنوں تک مسلمانوں
کے نجس خون میں چلتے رہے"

(کروسیڈ از جہاد جلد ۳)

مسلمانو! دیکھا تمہارے ساتھ کیا گیا۔ یہ تو محض نمونۃً پیش کر دیا ہے۔ اگر ساتویں صدی کے اواخر اور آٹھویں صدی کے اوائل کا زمانہ جو کہ تاریخ اسلام کا نہایت پُرآشوب، نازک اور انقلابی زمانہ ہے۔ اس محشر آفات دور کو دیکھا جائے تو پچاس لاکھ مسلمانوں کی خونریزی کی سب سے بڑی ذمہ داری خود مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے باہمی تشتت و افتراق، جنگ و جدال، معرکے اور جنگ آرائیاں، بے جا تعصب مذہبی آپس کے نفاق و شقاق ہی نے غارتگران تاتار ہلاکو خان اور اس کے دیگر وحشی درندوں کو اپنے گھروں میں بلا لیا۔ خلیفۃ المسلمین کو کچے چمڑے میں بند کرایا حرم سرا کی محترم خواتین کو انتہائی بے دردی، سفاکی اور بے رحمی کے ساتھ قیدی بنا کر پیدل چلایا۔

اے بے غیرت مسلمان! خاندان نبوت سے تعلق رکھنے والی خواتین ہی کے حسرتناک اور الم انگیز واقعات کا نقشہ کھینچتے ہوئے شیراز کا علامہ خون کے آنسو روتا ہوا ہمارے رلانے کے لئے یہ کہہ گیا ہے ؎

یساقون سوق المعز فی کبد الفلا
من اثر قوم لا یعودون بالزجر
جلین سبایا سافرات وجوھھا
کواعب لا تبرزن من حلل الخدر

اے فرزندان اسلام! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسی خاندان عباسیہ کے ایک پُرشوکت خلیفہ نے بقول "ایڈورڈ گبن" قیصر روم کو "اے کتے کے بچے" کے لقب سے خط لکھا تھا۔ مگر آہ آج اسی خاندان عباسیہ کی حرم سرائیں کتنی بے پردگی کے ساتھ گھسیٹی جا رہی ہیں مسلمانو! تم اور تمہاری گردنیں اس کی ذمہ وار ہیں، ایثار اور قربانی سے اس کا کفارہ ادا کرو۔ دیکھو حنفی، شافعی مالکی، حنبلی، شیعہ، سنی کے باہمی اختلافات۔ الگ الگ احکام۔ الگ الگ مساجد۔ اوقاف و مدارس۔ ائمہ جمعہ کی تقسیم۔ خاصکر حنفی شافعی کی باہمی جنگ۔ مالکی و شافعی کی عداوت وحدت ملیہ کی بربادی، شیرازہ اسلام کے انتشار اور دولت اسلامیہ کے زوال کا واحد سبب ہے، شیعہ سنی کے بھی باہمی پیکار و چلش نے اسلام کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔ چنانچہ چھ صدیوں کی اسلامی تہذیب و تمدن کا خاتمہ بغداد کی پامالی و بربادی اسی کا نتیجہ ہے خواجہ نصیر الدین طوسی شیعی ہی کی ریشہ دوانیوں سے بغداد کی شان و شوکت کا خاتمہ ہو گیا۔ بیت المقدس کی قدیم تاریخ پڑھئے اور مسلمانوں کی شومئی قسمت پر آنسو بہایئے۔ دولت سلجوقیہ اگر خطرے میں ہے تو دولت فاطمیہ عیسائی درندوں سے مراسم قائم کر کے سلجوقیہ کی بربادی کا سامان فراہم کرتی ہے اور بیت المقدس میں عیسائیوں کے داخلہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے عیسائیوں کو امداد و اعانت کی امید بھی دلاتی ہے۔ یا للعجب! مسلمانو! اپنی وحدت کو دیکھو۔ تم واحد خدا واحد کتاب۔ واحد رسول کے فرمانبردار ہو تمہیں اقوال رجال کا مکلف نہیں بنایا گیا۔ تاکہ تمہارے اندر تشتت و افتراق، ٹولیاں اور جماعتیں نہ پیدا ہوں۔ کیونکہ لوگوں کی رائیں الگ الگ، ان کے خیالات باہم مختلف

میری مخالفت میں حافظ صاحب کے ساتھ ہو جائیں۔ برادران اہل حدیث! کیسی سیدھی اور صاف ہدایت کی راہ ہے۔

اعیان اہل حدیث! آپ لوگ للہ غور کریں کہ میری نزاع کا فیصلہ تین مرتبہ ہوا۔ قانونی اصطلاح میں ان دفعات کے نام مع ان کے میں لکھتا ہوں۔

اول جج میں میرے حق میں ہوا۔

دوم ہائی کورٹ میں ہوا۔

سوم پریوی کونسل میں ہوا۔

فیصلہ جج سے مراد فیصلہ آرہ ہے۔

۲۔ فیصلہ ہائیکورٹ سے مراد فیصلہ آرہ کی وہ تصدیق ہے جو اہل حدیث کانفرنس کے جلسۂ مدراس میں ہوئی

۳۔ فیصلہ پریوی کونسل سے مراد دربار سلطانی کا فیصلہ ہے۔

(لہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ ؕ)

آخری بات میری طرف سے بطور تاکید سابق یہ ہے کہ زبانی گفتگو بغریب خانہ کی بابت میں کسی سمجھدار شہری کو منصف مانتا ہوں۔ اور باقی تفسیری نزاع کی بابت حافظ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ

آپ فیصلہ سلطانی کو تسلیم کرکے مجھ سے اسکی تعمیل کا مطالبہ کریں۔ میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

حافظ صاحب! آخر ہمیں ایک وقت اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہونا ہے کیا یہ بات کوئی معقول اور پسندیدہ ہے کہ ہم نزاع کی صورت میں جائیں؟ ہرگز نہیں۔ پس میرے عزیز برادر سنئے! ؎

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(از منشی محمد خان صاحب وتے وال ضلع گجرات)

برادران اہل حدیث! یہ وقت خواب غفلت میں سونے کا نہیں۔ بلکہ خود بیدار ہونے اور دوسروں کو خواب خرگوش سے جگانے کا سنہری موقع ہے۔ اگر ہم اسی حال میں رہے جس میں کہ آج نظر آرہے ہیں تو ترقی و ارتقا کرنا ہمارے لئے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہر ایک قوم بیدار ہو کر بام عروج پر گامزن ہو رہی ہے۔ مگر ہم ہیں کہ ہمارے گھر کی لڑائیاں ہی تاحال ختم نہیں ہوئیں۔ طعن و تشنیع، غیبت، آتش حسد وغیرہ ہم میں موجود ہیں۔ نہ ہم میں محبت ہے نہ اخوت، نہ ہمدردی نہ یک جہتی۔ غرضیکہ جملہ اوصاف بشریہ ہم سے یوماً فیوماً مفقود ہو رہے ہیں۔

برادران! آپ دل و جان سے توحید و سنت کی اشاعت میں حصہ لیں۔ حلال کمائیں اور کھائیں بلکہ دوسروں کو کھلائیں۔ اور علم توحید و سنت کو مشرق تا مغرب لہرا دیں۔ آپ مساعی جمیلہ سے اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

ہر ضلع میں ہر ایک دیہہ اور شہر میں انجمنیں قائم کرو۔ پھر ان کا الحاق تحصیل انجمن سے اور تحصیل انجمنوں کا ضلع کی انجمن سے اور ضلع کی انجمنوں کا صوبہ کی انجمن سے اور صوبہ کی انجمنوں کا کانفرنس دہلی سے الحاق ہو۔ اس طرح سے ایک سلسلہ حکومت کا سا ہو جاوے گا۔ جو حکم مرکز سے نکلیگا اس پر تمام کے تمام کو جبراً قہراً کاربند ہونا پڑیگا۔ اس طرح سے جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی اور سرخروئی حاصل ہوگی۔ صوبہ پنجاب میں جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث قائم ہو چکی ہے اس کے ممبر بنو اور کام شروع کرو۔

اگر نظام کے ماتحت کام ہوتا تو ہم نومبر سنہ گذشتہ کو جو واقعۂ جانکاہ پیش آیا ہے کبھی نہ آتا۔ اور احباب اہل حدیث کو اس قدر صدمے نہ اٹھانے پڑتے۔ آپ رسالہ شمع توحید کی اشاعت میں کافی سے زیادہ حصہ لیں اور مفت تقسیم کرکے اس واقعہ فاجعہ کی یادگار قائم کریں اور تبلیغ توحید و سنت کریں۔

ایک بات یہ بھی قابل گوش گذار ہے کہ اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر موحد اہل حدیث کا فرض اولیں ہے۔ کیونکہ اخبار "اہلحدیث" مبلغ توحید و سنت اور قاطع شرک و بدعت ہے۔

آپ حضرات جلد ہی میدان عمل میں آویں۔ اور زندہ قوم بن کر صفحۂ گیتی پر کالے بادلوں کی طرح چھا جاویں۔ اور سب اولاد آدم پر سکہ و رعب قائم کریں۔ کیونکہ زمانہ عمل کا ہے۔

فتاویٰ

س ۵۴ } ایک شخص نے نہم ذی الحجہ کو روزہ رکھا۔ اور شخص مذکور نے ساتھ ہی فرضی روزہ کی نیت کر لی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا شخص مذکور کا فرضی روزہ ہو جائیگا۔ اور کیا شخص مذکور کو نفلی روزہ کا ثواب ملے گا۔ جواب قرآن و حدیث سے ہو۔
(شیخ سلیمان از باقی پور۔ امرتسر)

ج ۵۴ } روزہ رکھتے وقت فرضی روزہ کی نیت کرلے تو نفل کا ثواب بھی مل جاویگا (انما الاعمال بالنیات) نیۃ المومن خیر من عملہ کے یہی معنی ہیں کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے اچھی ہو جاتی ہے جیسے کوئی شخص پیر کے دن نفلی روزہ رکھتا ہے اور اتفاقاً اسی دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو جاتی ہے تو اس کو دونو روزوں کا ثواب ملیگا۔ اللہ اعلم!

س ۵۵ } جو روایت مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الجنۃ بالفاظ سیحون جیحون اور فرات اور نیل کیا یہ نہریں جنت کی ہیں یا زمین کی کسی جنت کی تشبیہ دی گئی ہے۔ اگر جنت کی ہیں تو اس کے لئے بقا ضروری ہے۔ اور زمین متعلم فنا ہے۔ (حکیم عبد الغنی نظام آباد)

ج ۵۵ } استاد الہند شاہ ولی اللہ مرحوم نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ یہ نہریں مثالی رنگ میں واقع ہیں۔ "حجۃ اللہ" کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے۔ وہ دیکھ لیں۔

س ۵۶ } ایک عورت مسمات فاطمہ اہلیہ زید زید سے کسی عداوت کی وجہ سے بکر کے ساتھ محبت رکھتی ہے۔ اور زید اس کو طلاق نہیں دیتا اور فاطمہ طلاق چاہتی ہے۔ فاطمہ اپنا نکاح فسخ کرانے کے لئے مذہب عیسائی تبدیل کرتی ہے۔ بعد چار ماہ گذرنے پر وہ بکر سے نکاح کر لیتی ہے اور عیسائیت کو ترک کر دیتی ہے۔ کیا یہ طلاق اور نکاح ٹھیک ہے؟ اگر یہ نکاح غلط ہے تو ناکح پر کیا حد شرعی ہے؟
(سائل مذکور)

ج ۵۶ } عورت عیسائی ہو جائے اور مرد مسلمان ہو تو جمہور کے نزدیک نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ پھر عورت مسلمان ہو کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۷ } سود خوار امام ہو سکتا ہے کہ نہیں اگر نہیں تو کس دلیل کے ساتھ۔ مہربانی فرما کر حدیث تحریر فرما دیں۔　(سائل مذکور)

ج ۵۷ } سود خوار کو امام نہیں بنانا چاہئے حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم اخیارکم اپنے میں سے بہتر امام بنایا کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوک پھینکنے والے کو امامت سے معطل کر دیا تھا۔

س ۵۸ } کمائی عورت زانیہ اور چور اور سود خوار کی کمائی ان کے تائب ہو جانے کے بعد کیا حکم رکھتی ہے۔ یعنی حلال ہے یا حرام؟ (نور محمد امام مسجد علیوال)

ج ۵۸ } توبہ کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ یعنی سچی توبہ کر کے نیک عمل کرنے والے کی برائیاں خدا تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ سود خوار کے متعلق قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے۔ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۔ جو شخص نصیحت سننے کے بعد رک جائے تو اسکے لئے ہے جو پہلے ہو چکا اور اس کا کام سپرد خدا ہے کہ اس نے سچے دل سے توبہ کی ہے یا محض ریا ہے۔

ان آیات سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ زانیہ عورت کی خرچی بعد سچی توبہ کے حلال ہو جاتی ہے۔ حافظ ابن قیمؒ کا رجحان بھی اسی طرف ہے اور حافظ عبد اللہ غازی پوری مرحوم بھی اسی کے قائل تھے میری رائے ناقص میں سود خوار کے مال کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ دونو صورتوں میں وجہ ایک ہے۔ یعنی اخذ مال برضائے مالک بر خلاف حکم شریعت میں اپنی رائے پر اعتماد نہیں کرتا۔ حضرات علمائے کرام کے جواب کا انتظار ہے۔

چوری کا مال ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں مالک کی رضامندی نہیں ہوتی۔

س ۵۹ } جن کا مال مشتبہ ہو مثلاً کسی کے پاس تمام اراضی از قسم گروی ہو اور وہ خود اس میں کمائی کرتا ہو تو اس کی آمدنی اس کی محنت ذاتی کے باعث مشتبہ ہے کہ حرام؟ اور مشتبہ مال کا استعمال اہل اسلام کے حق میں کیسا ہے؟　(سائل مذکور)

ج ۵۹ } مشکوک مال سے پرہیز چاہئے گو وہ حرام نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔
اتقوا الشبہات

س ۶۰ } مکروہ چیز کی تجارت مثلاً تمباکو اور تمباکو نوشی کے اسباب حقہ و نے وغیرہ جائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۰ } حقہ نوشی و سگرٹ نوشی ناجائز ہے اور ان کی تجارت بھی ناجائز ہے۔

س ۶۱ } ندائیہ درود یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں

ج ۶۱ } اس کا ثبوت عہد نبوی و عہد صحابہ سے نہیں ملتا۔ اس لئے مسنون درود کو چھوڑ کر اس کو پڑھنا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے۔ آنحضرتؐ کی تعلیم کو چھوڑ کر کسی اور کی تعلیم اختیار کرنا آنحضرتؐ کی توہین ہے اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ۔

س ۶۲ } دعا میں بطفیل رسولؐ یا بحق بی بی فاطمہؓ جیسے سعدی مرحوم نے بوستان میں خدایا بحق بنی فاطمہؓ لکھا ہے۔ کہنا جائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲ } تعلیم نبوی میں دعا کا یہ طریقہ نہیں آیا۔ اس لئے اسلم طریق یہی ہے جو قرآن پاک میں وارد ہے واذا سالك عبادی عنی فانی قریب ۔ ملا علی قاری

تحقیقات جدا جدا پھر بھی اگر اقوال رجال کی تابعداری کی جائے تو تفریق کی خلیج بہت زیادہ وسیع ہو جائیگی حالانکہ مسلمان کی شان یہ ہے :-

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا

(حدیث) مومن کو ایک ہو کر رہنا چاہئے تاکہ بنیان مرصوص ہو جائیں۔

خدارا مسلمانو! پردۂ غفلت سے سر نکالو۔ فرقہ بندیوں کو اٹھاؤ۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی کشتی پر سوار ہو جاؤ۔ یہی وہ جہاز ہے جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دیگا۔ یہی وہ بیڑا ہے جس نے گم گشتگان عرب، گم کردہ منزل، صحرائی بدوؤں اور کاروان حجاز، لات و عزیٰ کے پجاریوں، ہبل اور نائلہ کے پرستاروں، یزدان و اہرمن کے دلدادوں، نور و ظلمت کے گرویدوں کو اوہام پرستی، تخیلات پرستی، اشجار پرستی اور اصنام پرستی سے نجات دلائی۔ ان کی ٹولیوں اور جتھہ بندیوں کو حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹایا۔ بکر و تغلب شیبان و ازد۔ قضاعہ۔ کندہ۔ لخم و جذام۔ بو حنیفہ طے۔ اسد۔ ہوازن غطفان۔ اوس و خزرج وغیرہ قبائل عربیہ کو ایک سلک میں منسلک کر دیا۔ حرب فجار حرب بسوس۔ حرب داحس و غبراء کی خطرناک جنگوں سے جو دائمی بغض و عناد دلوں میں پیدا ہو گیا تھا۔ عرب کے صحرا نورد بدو۔ خانہ بدوش عربی جن کے دلوں میں ان جنگوں کا جوش انتقام ہر وقت موجزن رہتا تھا ان سب کو ایک کر دیا۔ عہد رسالت کے عظیم الشان مجمع میں اعلان کیا گیا :-

جاہلیت کا خون معاف کیا جاتا ہے :

انما المومنون اخوۃ کا سبق پڑھاتا تھا کہ صہیب رومی، صہیب سنانی۔ بلال حبشی۔ عمر قریشی۔ ابوذر غفاری۔ ابوہریرہ دوسی۔ حذیفہ یمانی۔ آتش پرست سلمان۔ بت پرست خالد۔ تثلیث پرست عباس بن مرداس۔ یہودیت نواز عبداللہ بن سلام۔ کلیساؤں اور گرجوں، خانقاہوں اور معبدوں سے نکل نکل کر کشتی اسلام پر سوار ہو گئے۔ اور حق تو اسلام تھا بھی تو کس طرف ان کے جولان گاہ بنے بھی تو کون کون سے ممالک سنو اور غور سے سنو! یہ تھوڑی سی جمعیت مگر متحدہ قوت دم کے دم میں عراق۔ خراسان۔ ترکستان۔ ایران۔ سیستان۔ ہندوستان اور کابل کو مسخر کر لیتی ہے اور دوسری جہت میں افریقہ۔ الجزائر۔ ٹیونس مصر اسپین اور مراکش پر بدلی کی طرح چھا جاتی ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بحری بیڑوں، دریائی آبدوزوں۔ کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ جبشہ۔ زنجبار جزائر ہند۔ جاوا۔ سماٹرا۔ جزائر افریقہ۔ چین۔ کریٹ۔ سائپرس اور سسلی پر بھی مسلمان جا دھمکے۔ یہاں تک کہ امریکہ کے مشہور عالم "ڈریپر" کو کہہ دینا پڑا :-

"کوئی مذہب اتنی جلدی اور اس قدر وسعت کے ساتھ نہیں پھیلا جیسا کہ مذہب اسلام تھوڑے ہی عرصہ میں کوہ الٹائی سے بحر اٹلانٹک تک اور ایشیا کے مرکز سے افریقہ کے جنوبی کنارے تک جا پہنچا"

مسلمانو! ایک لمحہ کے لئے غور کرو۔ متقدمین مسلمانوں میں کونسی اسپرٹ اور ان کے پاس کونسی جنرل تعلیم تھی جس کی بدولت دنیا کا چپہ چپہ خدا کی وسیع زمین کا ایک ایک گوشہ ہفت اقلیم کا ایک ایک خطہ ان کا جولانگاہ بنا ہوا تھا۔

ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ ان میں وحدت تھی تفریق نہیں۔ اتحاد تھا۔ نفاق نہیں اجتماع تھا تشتت نہیں۔ مرکزیت تھی لامرکزیت نہیں۔ مگر آہ مسلمانوں کی بدقسمتی سے وحدت گاہ مکہ میں بھی تثلیث کی بجائے تربیع کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ چار مصلے قائم کر دیئے گئے تھے۔ جہاں کے اتفاق و اتحاد کی ضیا بار کرنیں تمام عالم کے لئے نور بخش ثابت ہوئی تھیں۔ جس کی پاک زمین پر قافلہ سالار محمد عربی صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے اتفاق و تنظیم کے ہزاروں قوانین وضع کئے وہاں پر یہ سب کچھ ہوئے جنہیں ہرگز نہیں ہونا تھا اسلام کے سرور نے تو یہ آخری وصیت کی تھی :-

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللّٰہ و سنتی الخ

یعنی میں نے تمہاری ہدایت کے لئے قرآن و حدیث جیسے دو راہبر چھوڑے ہیں۔ جبتک ان کی اقتدا کرو گے گمراہ نہ ہو گے۔

مسلمانو! اس تفریق و اختلاف کو ترک کرو۔ تم حنفی شافعی مالکی، حنبلی۔ معتزلی۔ جبری۔ قدری، مرجی۔ خارجی۔ رافضی۔ زیدی۔ اثنا عشری بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ صرف مسلمان پیدا کئے گئے ہو۔

ھو سمکم المسلمین ط میں یہی بیان کیا گیا ہے پس مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک خدا، ایک کتاب، ایک رسول کی پاک تعلیم کو لو۔ اگر اماموں، مرشدوں، پیروں اور مشائخوں کے اقوال پر عمل کیا تو سمجھ لو اختلاف و تشتت، تفرق و انتشار کے عمیق گڑھے میں کود پڑے کیونکہ آئمہ کے مذاہب الگ الگ، ان کی رائیں مختلف، ان کی قیاس آرائیاں جدا جدا، اجتہادات باہم متضاد۔ لہٰذا سب کو چھوڑ کر اسلام کے واحد پلیٹ فارم پر آ جاؤ اور صرف قرآن و حدیث ہی کو اپنا شاہراہ عمل بناؤ۔ تمہاری بربادی و تباہی، نکبت و ادبار، افلاس و گداگری، ذلت و رسوائی، غلامی اور محکومی کا سب سے بڑا سبب یہی تمہارا باہمی اختلاف ہے۔

خدا کرے میری آواز قبول ہو۔ آمین

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ

بیانات علمائے ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی

مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کے متعلق مرزائیت کے کفر و ارتداد اور فسخ نکاح پر علماء اسلام مثلاً مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی۔ مولوی ابوالقاسم محمد حسن صاحب کوتاروی۔ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مرحوم۔ مولانا محمد نجم الدین صاحب سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور وغیرہم کے مفصل بیانات جو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاولپور کی عدالت میں ہوئے۔ مفصل درج ہیں۔ جن میں ختم نبوت و دیگر مسائل پر زبردست دلائل درج ہیں۔ قابل دید ہے قیمت ۹ر رعایتی ۸ر

فیصلہ مقدمہ بہاولپور

ریاست بہاولپور میں ایک شخص کے مرزائی ہو جانے پر اسکی عورت نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا جسمیں طرفین کے علماء و فضلاء کی شہادتیں ہوئیں۔ بالآخر ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولنگر نے مدعیہ کے حق میں ڈگری دی اور فسخ قرار دے دیا۔ کتابت طباعت کاغذ
قیمت ۱۳ر رعایتی ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مغلطات مرزا

جناب مرزا صاحب قادیانی نے علماء اسلام و دیگر مسلمانوں و دیگر مذاہب کے لوگوں کو جس قدر گالیاں اپنی زندگی میں دیں وہ سب ردیف وار درج ہیں۔ مصنفہ مولانا حافظ نور محمد صاحب سہارنپوری۔ قیمت ۵ر

مسیح موعود کی پہچان

جس میں قرآن و حدیث کی رو سے مسیح موعود کی شناخت بتائی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

دعاوی مرزا

مرزا صاحب نے اپنے متعلق جس قدر دعاوی بیان کئے وہ سب درج ہیں۔ قیمت ۲ر رعایتی ار

تبویب القرآن

مؤلفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۔
(۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ضخامت ۸۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مؤلفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسف

سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی

مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ؏۔ جلد دوم ؏۔ سوم ؏۔ چہارم ؏۔ پنجم ؏۔ ششم ؏۔ ہفتم ؏ مکمل ؏ (تیرہ روپیہ)

اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اسمیں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں ضخامت ۲۷۵ صفحات۔ قیمت ؏

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ مشہور ہے۔ قیمت ؏۔ درجہ دوم للعہ

تخریج ہدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ؏

مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے تیج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور سے۔ مطبوعہ دہلی ؏

جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ؏

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۶۱۹)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۲ ... پرچہ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۵ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ، ۶ روپے
عام خریداران سے ، ۵ روپے
، ، ، ششماہی ۲ روپے ۱۲ آنے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ آنے

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۶۲۷)

امرتسر ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مصطفیٰ سے قبل اور بعد

(از جناب عبدالحق صاحب گرجاکھی)

عرب کیا تھا مشرکوں کا ایک کاشانہ تھا وہ | کعبہ جو تھا گھر خدا کا ایک بت خانہ تھا وہ
مے پرستی اور بدکاری وہاں کا شغل تھا | میکشوں کا تھا وہ مسکن ایک میخانہ تھا وہ
الغرض تھی وحشیانہ چال ہر اک بشر کی | بے حیائی کا ہوا لبریز پیمانہ تھا وہ
دیکھ کر حالت یہ ابر کرم آیا جوش میں | جس بشر کو دیکھو گویا دین سے بیگانہ تھا وہ
کر دیا مبعوث خالق نے محمدؐ کو وہاں | بن گیا رشک چمن جو ایک ویرانہ تھا وہ

مصطفیٰ سے قبل تھے قعر ضلالت میں پڑے
بعد میں دیکھو جسے وحدت کا پروانہ تھا وہ

تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے لیا نہ عاقلوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں۔ جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد دو روپیہ مکمل سٹ بارہ روپیہ (معہ) محصول علیحدہ۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلم اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جارہی ہے ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔

معری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے قیمت صرف چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے ہمدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرت تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس

سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ ہے۔ سرورق رنگین سفید آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

دیار حبیب کا تحفہ۔ مدنی حکیم کا عطیہ

یہ دیار حبیب کے اس [illegible] کا [illegible] چھاپ لینے میسر ہوئے [illegible] مشتہر کرتا ہوں۔ [illegible] قوت باہ [illegible] سوزاک کا [illegible] کا محافظ ہے۔

(ملنے کا پتہ)

(مطبع) غلام رسول کاتب و کندن ساز نیا بازار ہوشیارپور

تجرید البخاری مجلد

اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کردی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے۔ اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ اہل حدیث گھرانوں میں اور اُردو خوان اصحاب کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سلعہ روپیہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ریاض الصالحین

عربی سطر میں نیز زبر سمیت سنگ چھپائی ہوئی ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ۔ حاشیہ مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے قیمت ہر دو حصہ عہ۔

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (مصنف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ حنا شدہ۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سب سے پہلے حساب دوستاں صفحہ ۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

جانشین رسول

شیعہ جماعت صدیوں سے واقعات کے خلاف کوشش کر رہی ہے۔ باوجود ان تھک کوشش کے کامیاب نہیں ہوئی اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے۔ مسئلہ خلافتِ رسول جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ فریقین کی کتابوں میں اس پر کافی سے زیادہ دلائل درج ہیں مگر اس واقعہ کا انکار کسی سے نہیں ہو سکتا کہ خلفاء اربعہ بترتیب وقوعی خلیفہ ہوئے اور انہوں نے باہمی تعاون سے اسلام کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

مگر شیعہ جماعت آج تک یہی کہے جاتی ہے کہ اصل جانشین رسول حضرت علی تھے اصحاب ثلٰثہ ناجائز خلیفے تھے۔ اس دعوے پر شیعہ کی طرف سے جو دلائل پیش ہوتے رہے ہیں آج ہم ان میں سے ایک دلیل کا ذکر کرتے ہیں۔

شیعہ اخبار "درنجف" نے ایک عجیب دلیل لکھی ہے جو خاص شیعہ جماعت کے بھی قابل غور ہے۔ اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ کے فرائض میں تعلیم کتاب تھی حکومت نہیں تھی۔ بس حقیقی جانشین وہی تھے جو کتاب اللہ کی تعلیم دیتے تھے اور بس۔ جیسے آئمہ اہل بیت اخبار مذکور کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"جاننا چاہئے کہ کسی کا جانشین وہ شخص ہوتا ہے جو اس کے کام کو سرانجام دے۔ اور جو اغراض اس کی ذات سے پوری ہوتی ہیں۔ وہی اس کے جانشین سے پوری ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک ڈاکٹر کا جانشین ڈاکٹر ہی ہو سکتا ہے۔ اور ایک مدرس کی ڈیوٹی مدرس ہی ادا کر سکتا ہے اور جج یا مجسٹریٹ کی کرسی پر جج یا مجسٹریٹ ہی بیٹھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ نیز واعظ کا قائمقام واعظ ہی ہو سکتا ہے۔ جاہل اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح ایک ہادی کا جانشین بھی ہادی ہی ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ مخلوق خدا کو ہدایت کر سکے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ سارا قرآن ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھ جائیے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرائض کے متعلق کہیں سلطنت، حکومت اور بادشاہی نہیں لکھی۔ اگر ہے تو بس جو سورۂ جمعہ کی آیات سے ظاہر ہے خداوند عالم اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

اللہ تعالے وہ ہے جس نے امیین میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا۔ جو پڑھتا ہے اُن پر آیات قرآن کریم اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے لوگ قبل اسکے بیچ گمراہی ظاہر کے۔

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بادشاہی اور حکومت سے کیا غرض؟ اُس کے فرائض تو یہ تھے کہ لوگوں پر آیات کلام اللہ کی تلاوت اُن کا تزکیہ نفس اور اصلاح اخلاق۔ نیز تعلیم کتاب و حکمت"

(درنجف سیالکوٹ ص۵ ۱۵-مئی ۳۸ء)

اہلحدیث | ہم اس دلیل کو صحیح فرض کر لیں تو مسئلہ متنازعہ فیہ (خلافت علی بلا فصل) آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ بے شک سارے آئمہ اہل بیت اور حضرت علی (منصب حکومت کے حصول سے پہلے) ان معنے سے خلیفہ تھے یعنی معلم قرآن تھے نہ ان معنے سے جن میں حکومت بھی داخل ہے۔ بس ہمارا اور شیعہ کا عرصہ دراز کی نزاع کے بعد فیصلہ ہو گیا کہ خلفاء ثلٰثہ با حکومت خلیفہ تھے اور ائمہ اہل بیت بے حکومت۔

بس ہو چکی نماز مصلا اٹھائیے

اب ہم بتاتے ہیں کہ دلیل مذکور سراسر غلط اور قرآن مجید کی نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ قرآن شریف میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو حاکم بلکہ اعلیٰ حاکم مقرر فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۱) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۝

(۲) فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

ہم (خدا نے) تیری طرف کتاب (قرآن) اس لئے نازل کی ہے کہ تو خدا کی تعلیم کے مطابق لوگوں میں فیصلہ کرے۔

دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

انتخاب الاخبار

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۹- مئی سے ۳- جون تک ۱۵۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۹۷- اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میں یکم جون کو سات بجے شام نہایت خوفناک آندھی آئی۔ جس سے آناً فاناً تمام شہر میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مطلع صاف ہوا۔ امرتسر میں گرمی بہت زوروں پر ہے۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے کمیٹی کے ملازم یا نج کا کام کرنے والے خاکروبوں کو حکم دیا ہے کہ جبتک کوئی خاکروب کمیٹی میں نام درج نہیں کرائیگا وہ کسی مکان کی صفائی نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف کرنے والے کو پچاس روپیہ جرمانہ کیا جائیگا۔

—— انتخاب صدر بلدیہ کے وقت جن کانگرسی ممبروں نے کانگرس امیدوار کے حق میں رائے نہیں دی تھی کانگرس کمیٹی امرتسر نے ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔ ممبران نے اس معاملہ میں کانگرس کمیٹی کے سامنے صفائی پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

—— لاہور میں گذشتہ ہفتہ گرمی کی شدت کے باعث سن سٹروک سے چند اموات واقع ہوئیں۔

—— صوبہ سندھ کی جیلوں میں اصلاح کے لئے حکومت سندھ نے حکم جاری کیا ہے کہ قیدیوں کو بیڑیاں نہ لگائی جائیں۔

—— ناگ پور میں ایمپرس مل میں آگ لگنے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ان کو صاف بری کر دیا۔

—— بنوں میونسپل کمیٹی توڑ دی گئی ہے۔

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی جھگڑے کی وجہ سے ۲ جون سے ۱۵ دن کے لئے پھر کرفیو آرڈر جاری کیا گیا ہے۔

—— پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ایک بل پیش ہونے والا ہے۔ جس کی رو سے تمام ساہوکاروں کو فیس دیکر اپنا نام درج رجسٹر کرانا پڑیگا۔

—— پنجاب کے تاجران غلہ نے حکومت پنجاب سے استدعا کی ہے کہ وہ حکومت ہند سے غیر ملکی گندم کی درآمد پر دوبارہ ٹیکس عائد کرے۔

—— شملہ ۴- جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزیرستان میں ابھی جنگ جاری ہے۔ ۲ جون کو ۱۵- اشخاص ہلاک اور ۱۴ مجروح ہوئے۔

—— افغانستان کے علاقہ موضع فولادی میں برف کا تودہ گرنے سے چھ عورتیں ہلاک ہو گئیں۔

—— بیت المقدس کی اطلاع ہے کہ ایک برطانوی سب انسپکٹر گولی سے ہلاک پایا گیا۔

مکرر یاددہانی

۳۰- جون سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ اگر دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی تو "اہلحدیث" یکم جولائی وی پی بھیجا جائیگا۔

خریداران اہلحدیث نوٹ کرلیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— لندن میں جنگ کے ضمنی مصارف شائع ہوگئے ہیں۔ جس میں ۱۷ لاکھ ۳۷ ہزار پانچسو پونڈ نئے جہازوں کی تعمیر کے لئے ہے۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ جنرل فرانکو کے خلاف جبرالٹر میں بغاوت شروع ہوگئی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے افسر ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

—— برطانوی سائنسدانوں نے تجربہ کے طور پر بڑے بڑے تھالوں میں مٹی ڈال کر ان میں بیج ڈال دیئے پھر بعض نمک (جو کھاد کا کام دیتے ہیں) چھڑکے۔ اس طریق سے ۸ سے ۲۰ دن کے اندر اندر زمین اور سورج کی روشنی کے بغیر فصل تیار کر لی ہے۔

—— امریکہ میں ہوائی جہاز بنانے کا ایک اور کارخانہ جاری ہونے والا ہے۔ جس میں ایسے ہوائی جہاز تیار ہونگے جو تین سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکیں گے۔

—— بمبئی میں ۴- جون کو مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہوا یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کونسل کے مطالبات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بندے ماترم کا گیت ترک کر دیا جائے (۲) بعض صوبوں میں اس وقت مسلمانوں کی اکثریتیں ہیں۔ علاقوں کا تغیر و تبدل یا اسی قسم کی اور کانٹ چھانٹ ان اکثریتوں پر اثر انداز نہ ہونے پائے (۳) سٹیچوٹ میں مسلم پرسنل لا (شریعت اسلامیہ) اور مسلم تہذیب کی گارنٹی دی جائے (۴) سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب مقرر کیا جائے (۵) کانگرس کمیونل ایوارڈ کی مخالفت ترک کردے اور اسے قوم پرستی کے منافی تصور نہ کرے (۶) ڈسٹرکٹ بورڈوں اور بلدیات کے تناسب میں کمیونل ایوارڈ کے قائم کردہ اصول یعنی جداگانہ انتخاب اور آبادی کے لحاظ کو رکھا جائے (۷) کانگرسی جھنڈے کو تبدیل کر دیا جائے یا دوسری صورت میں مسلم لیگ کے جھنڈے کو بھی وہی اہمیت دی جائے۔ (۸) اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ مسلم لیگ ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے (۹) اتحادی وزارتیں قائم کی جائیں۔

یہ مطالبات مسٹر جناح کے مشہور ۱۴ نکات کے علاوہ ہیں۔

—— خان محمد یوسف خان آف راولپنڈی ایم ایل اے نے مندرجہ ذیل بلوں کو پنجاب اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ (۱) تمام خانقاہوں، درگاہوں اور مزاروں پر طوائفوں کا گانا بند کر دیا جائے (۲) قرآن مجید کی طباعت صرف مسلمانوں تک ہی محدود ہو۔

ماسٹر حبیب اللہ از ریاست بہاولپور سے برائے مدرسہ مکہ معظمہ ۵ے - برائے مدرسہ مدینہ منورہ ۳ے

—— بمبئی میں ۱۸ گھنٹے متواتر بارش ہوئی ہے۔

ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار اور تباہ وبرباد ہوں (آمین) اور حضور پر دوبارہ کسی کو اس قسم کے گندے الزامات کی جرأت نہ ہوسکے۔

(نوٹ) ہم نے یہ کھلی درخواست اس لئے بھجوائی ہے تا دوسری احمدی جماعتیں بھی وقت کی نزاکت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی کی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پرزور درخواستیں بھجوائیں کہ حضور اپنی پوزیشن کو صاف فرماکر عنداللہ ماجور ہوں اور تبلیغ احمدیت میں جو روکیں پڑگئی ہیں ان کو دور فرمائیں اور حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا میں روشن کریں۔

(نوٹ ۲) اس کی ایک نقل جناب خلیفہ صاحب اور ایڈیٹر صاحب "الفضل" اور ایڈیٹر صاحب "فاروق" قادیان و دیگر اخبارات کو بھجوائی گئیں۔

ہم ہیں حضور کے خدام

(۱) چوہدری برکت علی احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ مروڑی۔ ریاست جیند

(۲) چوہدری عبدالحکیم احمدی مروڑی۔ ریاست جیند۔

(۳) چوہدری سلیمان احمدی مروڑی۔ ریاست جیند۔

(مورخہ ۲۸۔مئی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث ہم کون جو اس امر میں دخل دیں خلیفہ صاحب کے حامیوں نے تو ایک ہی رٹ میں نجات سمجھ رکھی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے پس اس پر اعتراض کی مجال نہیں۔ کوئی پوچھے کونسی چیز ہے جو بحکم خالق کل شئی خدا نے نہیں بنائی۔ پھر تو چور اور زانی کی طرف سے بھی یہی جواب ہے کہ ہم کو خدا نے بنایا ہے۔ یاللعجب!

چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ

زمانہ حال میں مباہلہ کی رسم مرزا صاحب نے ڈالی تھی آپ نے ساری عمر میں ایک ہی مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی سے امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مرزا صاحب مولوی صاحب سے سات سال پہلے مرے تھے۔ بعد ازاں مرزائیوں کو بھی شوق ہوتا رہا۔ مندرجہ ذیل مباہلہ اسی شوق کا نتیجہ ہے۔ (مدیر)

ناظرین! موضع نعمتو پور متصل ٹانڈہ میں چوہدری عبداللہ صاحب سٹیشن ماسٹر دیرینہ مرزائی ہیں۔ ان کے بھائی چوہدری عبدالغنی صاحب مرزائی کے ساتھ احقر کی گفتگو ہوئی۔ چوہدری صاحب نے تنگ آکر مباہلہ کی طرح ڈالی۔ احقر نے انکار کیا مگر آپ نہ مانے۔ بلکہ مباہلہ پر مجبور کیا۔ آخر ۲۷۔فروری ۱۹۳۷ء سے ۲۷۔فروری ۱۹۳۸ء تک میعاد مباہلہ مقرر ہوئی۔ چنانچہ تاریخ آخری تک خداوند تعالے نے بندہ کو صحیح وسلامت رکھا اور چوہدری عبدالغنی صاحب مندرجہ ذیل تکالیف اور مصائب کا شکار ہوئے:۔

(۱) ۵۔جون ۱۹۳۷ء کو چوہدری عبداللہ چوہدری عبدالغنی صاحب کے برادر کلاں بعارضہ ضعف قلب ایسے بیمار ہوئے کہ دل کی حرکت بند ہوگئی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر خاکسار نے علاج کیا اور روبصحت ہوئے۔ اس بیماری میں سارا خاندان سخت پریشان رہا۔

(۲) اسی ماہ میں ان کی اونٹنی باہر چرنے کے واسطے چھوڑی گئی اور گم ہوگئی جس کا تا حال پتہ نہیں چلا کوشش اور تلاش کے باوجود نہ مل سکی۔

(۳) ۱۹۔ستمبر کو چوہدری عبدالغنی صاحب کے اپنے ہی ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے پر ایک ایسی سخت ضرب لگی کہ پورے ایک ماہ تک نیم دارہ کام کاج سے بیکار ہوگئے اور ڈاکٹری علاج ہوتا رہا۔

(۴) ۱۰۔دسمبر کو چوہدری صاحب مباہل کی لڑکی نے اپنے ہی ہاتھ سے ایک لکڑی کے ذریعہ ایک آنکھ میں زخم کرلیا اور کئی دن پریشان رہی۔

(۵) ۴۔جنوری ۱۹۳۸ء کو پھر چوہدری عبدالغنی صاحب بخار، دردسر اور نزلہ کی وجہ سے سخت لاچار اور کئی دن تکلیف میں رہے۔

(۶) ۲۹۔جنوری کو چوہدری صاحب موصوف چارہ بنانے والی مشین میں چارہ بناتے وقت کپڑوں سمیت پھنس کر مشین کے گرد اگرد گھومتے رہے۔ حتےٰ کہ کپڑے سب چاک ہوگئے اور چوہدری صاحب خدا خدا کرکے جانبر ہوئے۔

(۷) اسی سال چوہدری صاحب کی نظر کمزور ہوگئی اب عینک بغیر پڑھ نہیں سکتے۔

(۸) چوہدری صاحب کے بڑے لڑکے کی زبان میں اسی سال لکنت پیدا ہوگئی ہے۔

(۹) چوہدری صاحب موصوف کے برادر زادہ کی گردن بازو اور کمر نیز پنڈلیوں پر بیماری چنبل اس شدت سے ہوئی کہ دیکھا نہیں جاتا تھا۔

(۱۰) ماہ بھادوں میں چوہدری صاحب کے برادر زادہ کی ایک بھینس کھاد کے ڈھیر میں ایسی دھنسی کہ گاؤں کے بہت لوگوں نے زور سے نکالی۔

(۱۱) ماہ جنوری کی آخری تواریخ میں چوہدری صاحب مباہل کی تازہ شیر دار بھینس کی کٹی جو شام کو بالکل تندرست تھی صبح کو مری ہوئی دیکھی گئی۔

الغرض خدا کے فضل وکرم سے خاکسار ۲۷۔فروری ۱۹۳۸ء تک بالکل صحیح وسلامت اور نور ایمان سے بھرپور اور احباب کرام کی دعاؤں سے باغیرت ہے اور چوہدری صاحب مباہل کو گیارہ نقصانات اور پریشانیاں وارد ہوئیں۔ خدا ان کو راہ ہدایت اور توبہ نصیب کرے۔ ان واقعات پر ذیل کی شہادتیں ثبت ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

گواہ شد چوہدری شاہ محمد ساکن نعمتو پوری۔ بقلم خود

خدا کی ذات کی قسم ہے یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہونگے جب تک اپنے جھگڑے سے تجھ سے فیصلہ نہ کرائیں پھر تیرے حاکمانہ فیصلہ سے دل تنگ بھی نہ ہوں اور دل و جان سے اسے تسلیم کریں اس کے علاوہ کون نہیں جانتا کہ چوروں اور ڈاکوؤں زانیوں کی سزائیں قرآن شریف میں مذکور ہیں اور آنحضرت اپنی زندگی میں یہ سزائیں نافذ فرماتے رہے پھر کیا شک رہا کہ حضور بحکم قرآن (بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ) مبلغ قرآن تھے اور بحکم نص قرآن (يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ) معلم قرآن بھی تھے اور بحکم نص صریح (يُحَكِّمُوكَ) حاکم بھی تھے [illegible] (ثُمَّ لَا يَجِدُوا) آپ کا حاکمانہ [illegible] کے واسطے واجب العمل تھا اور ہے۔

وجوہات مذکورہ بالا کے ماتحت میں کیا کوئی دانا انسان بھی اس فقرے کو صحیح کہہ سکتا ہے جو دینی [illegible] کے اندر ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بادشاہت و حکومت سے کیا غرض!

شیعہ دوستو! اگر یہ فقرہ صحیح ہے تو نکاح جو ڈیل رفع بدکاری اور سلام [illegible] اور تقسیم غنیمت اور خراج خمس اور زکوٰۃ وغیرہ کہاں جائیں گے۔

ناظرین! اس فقرے سے [illegible] کہ اس کے لکھنے والے تصدیق کنندہ نے قرآن مجید کو نہیں پڑھا اور نہ مسئلہ خلافت پر غور کیا اور نہ منصب رسالت محمدیہ کو سمجھا۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجا است

(باقی)

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اسی سے ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر علامات استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ

ان کے مریدوں کی طرف سے

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو ؎ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

کُھلی درخواست

بحضور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہم احمدیان جن کے نام درج ذیل ہیں حضور کی خدمت عالیہ میں دست بستہ عرض پرداز ہیں کہ جب سے منافقین و مخرجین نے حضور کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے اتہامات والزامات لگانے شروع کئے ہیں اسی وقت سے معاندین سلسلہ اور اسکے مقدس بانی پر دشمن سلسلہ قسم قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔ اور اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ معاندین سلسلہ احمدیت کا نام تک لینے نہیں دیتے۔ اور اگر کسی جگہ تبلیغ کرنی شروع کریں تو بجائے مخالفین منافقین ومخرجین کے لگائے ہوئے الزامات پیش کرنے شروع کر دیتے ہیں اور ہم سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر آپ کے خلیفہ صاحب ان عیوب یعنی زنا وغیرہ سے بری ہیں تو کیوں اپنی پوزیشن صاف نہیں کرتے جیسا کہ گذشتہ تمام بزرگان اپنی اپنی پوزیشن کو صاف کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف قید سے باہر نہیں آتے جب تک اپنی بریت نہیں کرا لیتے۔ اور آنحضرت صلعم اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ صدیقہ سے سلام کلام تک بند کر دیتے ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بریت نہیں آجاتی اور آنحضرت صلعم خود اپنی ازواج مطہرہ کے چہرہ مبارک سے نقاب اٹھا کر ایک شخص کو فرماتے ہیں کہ دیکھ میری اپنی بیوی ہے کوئی غیر نہیں۔ تاکہ اس کو حضور کے متعلق کوئی شبہ نہ ہو۔ پھر حضرت عمرؓ خطبہ بند کر دیتے ہیں اور آگے خطبہ نہیں کرتے جب تک کہ معترض کے سوال کا جواب نہیں دیتے۔ پھر امام بخاری صاحب اپنی ہزاروں کی [illegible] کو سمندر میں گرا دیتے ہیں۔ تاکہ امام صاحب کی پوزیشن پر کسی کو شبہ نہ رہے وغیرہ۔ پس اگر آپکے خلیفہ صاحب بھی سچے ہیں تو ان کو بھی اپنی بریت کرنی چاہئے

حضور والا! ایک طرف منافقین ومخرجین کا حضور کی ذات گرامی کے متعلق گندے سے گندے الزامات لگانا دوسری طرف حضور کی خاموشی۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ دشمن ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضور کی ذات بابرکات میں وہ تمام گندے سے گندے عیوب پائے جاتے ہیں جو منافقین حضور کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ [illegible]

اگر حضور کی صرف اپنی ذات کا سوال ہوتا پھر تو بیشک حضور اپنی پوزیشن نہ بھی صاف کرتے۔ لیکن یہاں تو ایک قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہے حضور کی اس خاموشی سے سلسلہ عالیہ اور اس کا بانی بدنام ہو رہا ہے۔ پس ہم حضور کو خدا اور اسکے رسول اکرم صلعم اور حضرت مسیح موعود اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ حضور خدا کیلئے اپنی پوزیشن صاف فرما کر ہم غریب وبے کس احمدیوں کو ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائیں۔ احمدیت اور اسکے بانی پر جو بدنما دھبہ دشمنوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے اس کو دور فرما کر احمدیت کے روشن چہرہ کو منور کریں۔ تا ایک دفعہ پھر احمدیت اپنی پوری شان سے چمکے اور اصل حقیقت کھل جائے۔ اور حضور پر نور کا نورانی چہرہ بھی روشن ہو اور حضور پر گندے الزامات لگانے والے

ترا کہ میسر شود ایں مقام
کہ باد ستانت خلافت جنگ

جاننے خوب ہے کہ اگر کسی شہر کی پولیس دل آزادی کے لحاظ سے اپنے فرائض میں کوتاہی کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑے ہی دنوں میں نظام و امن درہم برہم ہو جائیگا۔ اور دل آزادی کا بازار ازحد گرم ہوتا نظر آئیگا پس اس کا فرض ہے کہ عام دل آزادی کو روکے اور دل آزار کو ٹوکے۔ اسی طرح انسان میاں خدا کی آبادی کا کوتوال ہے۔ اپنے تئیں دل آزاری سے باز رکھے اور ہر غلط رَو کو ہدایت کرے اور ہر خطا کار کو سمجھائے اگر دل آزادی کے ترک کرنے پر دنیا کمر باندھ لے تو ہمدردی، اتفاق، محبت وغیرہ کلہم پاؤں چومنے کو تیار ہیں کیا ناظرین کو معلوم نہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ کی معافی تو ہو سکتی ہے لیکن حقوق العباد کی ہرگز ہرگز نہیں۔ ہاں معاف کر دینے پر۔ کیا دل آزاری حقوق العباد نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان بھائی کو سمجھ دے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین! زیادہ والسلام خیر الختام۔

عمل صالح

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صالحین کو فتح و نصرت اور غلبہ عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور صاف صریح الفاظ میں فرماتا ہے کہ اگر تم ایمان پر قائم رہے اور نیک عمل کرتے رہے تو سربلندی و سرفرازی تمہارا ہی نصیب بن کر رہے گی۔ لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ارشاد رب ہے۔ او لئك حزب الله الا ان حزب الله هم الغالبون خدا فیصلہ کر چکا ہے (كتب الله لاغلبن انا ورسلى ان الله قوى عزيز وكان حقا علينا نصر المؤمنين وانا جندنا لهم الغالبون) کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور غالب ہو کر رہینگے بے شک اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے ایمان والوں کی امداد کرنا ہم نے اپنا فرض قرار دے لیا ہے۔ ہماری فوج یعنی اسلام ہی کامیاب و غالب رہے گا۔

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم

یعنی تم میں سے جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں ان کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کو زمین پر خلیفہ (بادشاہ) بنائیگا جیسا کہ اس کے قبل خلیفہ بنایا۔

پھر دوسری جگہ یہ بھی جتادیا ہے کہ جو قوم عمل صالح نہیں کریگی وہ یقیناً ہلاک ہو جائیگی جیسا کہ ارشاد ہے ۴۴

ثم جعلناكم خلائف فى الارض من بعدهم لننظر كيف تعملون۔ کلام مجید سے یہ بات ثابت ہے کہ جن لوگوں نے عمل صالح کئے خدا نے ان کو اس دنیا میں حکومت، دولت، عزت بخشی اور آخرت میں اجر دینے کا وعدہ فرمایا اور جو اس کے خلاف کرینگے وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

آیات مذکورہ میں ایمان لانے والوں سے جو وعدے کئے گئے تھے اور کافروں کو جو وعید۔ اس کا زندہ نتیجہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یہ وعدے کسی کثیر جماعت اور بڑھنے والی جماعت سے نہیں کئے گئے تھے بلکہ اس جماعت سے اس وقت کئے گئے تھے جو بہت قلیل بہت مغلوب اور بے کسی کی حالت میں روٹیوں کو محتاج تھی اور اپنی جانوں کے لئے ادھر ادھر پریشان پھر رہی تھی۔ جس کو ایک حملہ اور ایک یلغار میں ختم کر دینے کا دم داعیہ کفار رکھتے تھے مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ ابھی چوتھائی صدی گزرنے نہیں پائی تھی کہ اس کا پرچم اقبال بڑے بڑے فرمانروایان ذی حشم کے محلات کے کنگروں پر لہرا رہا تھا اور ان کے عمل اقدام کی وجہ سے غلبہ و فتوحات کی دنیا بھر پر دھاک مچی ہوئی تھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو چاہتا ہے کر تا ہے وہ بھی سچا، اس کا کلام بھی سچا اور اس کے وعدے بھی سچے ہیں اور اس کے وعید بھی درست۔

سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا بالله۔ ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں کے قلوب میں ڈال دینگے۔ اس لئے کہ ان کافروں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔

سورہ روم میں غلبۂ روم کی جو عظیم الشان اور انقلاب انگیز پیشین گوئی کی گئی تھی وہ کس وقت کی گئی تھی جبکہ خسرو پرویز یلغاریں کرتا اور بلاد و ولایات کو مغلوب و منکوب کرتا اور فتح و نصرت کے پھریرے اڑاتا چلا جا رہا تھا۔ یہ پیشگوئی سن کر کفار ہنستے تھے لیکن وعدہ لاشریک لہ جو کہہ چکا تھا وہ ہر حالت میں ہونا اور ہو کر رہنا تھا اور وہی ہوا۔ دس سال کے اندر اندر فتوحات ساسانی کا سمند بالکل خاموش ہو گیا۔ بڑھتے ہوئے قدم رک گئے اور پرویزی شیر غران قفس نصیب ہو کر مارا گیا۔ اس کا اقتدار خاک میں مل گیا۔ فقیر بے نوا اور بے سر و سامان مسلمان کیانی سلطنت کے وارث ہو گئے اور اس کی ساری دولت اور ساری عظمتیں مسلمانوں اور صالح دینداروں کے قدموں پر لوٹنے لگیں۔ اس سلسلہ کے آخری تاجدار یزدجرد نے اسی انقلاب سے متاثر ہو کر پوری حسرت اور نامرادی کے عالم میں یہ کہا تھا

ز شیر شتر خوردن و سوسمار
عرب را بجائے رسید است کار
کہ تاج کیان را کنند آرزو
تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

اگر وہ اس وقت بھی حقیقت کی گہرائیوں پر نظر ڈالتا اور سوچتا سمجھتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ یہ نتیجہ ہے کیانیوں کی بداعمالیوں اور ایمان دار مسلمانوں کی نیکی اور جادۂ مستقیم پر گامزنی کا۔ ازل سے یہی ہوتا آیا ہے اور قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ بداعمال بندے اور قومیں تباہ ہوتی رہیں گی۔ صالح اور نیک اعمال بندے اور قومیں سرسبز ہوتی اور انعام الٰہی سے سرفراز ہوتی چلی جائنگی

(یوسف خوشتیگری بیربھومی)

۴۴ فهل يهلك الا القوم الفاسقون یعنی بدکاروں کے سوا دوسرے لوگ عذاب سے ہلاک نہیں ہوتے۔

چوہدری عنایت علی صاحب نتھوپوری (نشان انگوٹھہ)
چوہدری شاہ محمد ولد کالا مرحوم - بقلم خود -
چوہدری پیر بخش نتھوپوری - بقلم خود -
چوہدری محمد علی صاحب نتھوپوری - (نشان انگوٹھہ)

الراقـــــم

محبوب عالم خطیب نتھوپور - متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مرزائیوں کو کھلا چیلنج

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از لدھیانہ)

امابعد حضرات ناظرین اخبار "اہلحدیث" سے پوشیدہ نہیں کہ آج کل مرزائی کس طرح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں - مگر جب کوئی جواب دینے والا انکو نظر آتا ہے تو سوائے ٹال مٹول، حیلے بہانے کے ان کا کوئی چارہ نہیں ہوتا - اسی طریقہ پر جماعت مرزائیہ لودھانہ بھی اس افسوس میں جو حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کو مبلغ تین سو روپیہ دے چکی ہے - جیتی چلاتی پھرتی ہے اور اس سیاہ داغ کو اتارنے کے لئے ہر طریقہ سے کوشش کر رہی ہے - چنانچہ اسی کوشش میں بندہ کے ساتھ چار مناظرے کر چکی ہے - جس کا اثر یہ ہوا کہ تین مرزائی تائب ہو کر مسلمان ہو گئے - اب پھر وہ لوگوں میں اپنی صداقت کا نقارہ پیٹتی ہے - پس میں ایک خادم اسلام ادنی خادم ہوں جو ہر دو مرزائی فریقین لاہوری و قادیانی صاحبان کی خدمت کرنے کو تیار ہوں میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ جس مضمون پر مرزائی چاہیں مناظرہ کر لیں اور جس جگہ چاہیں میں حاضر ہوں -

اے مرزائیو! میں تمہاری طرح محض اعلان کرنے والا نہیں ہوں بلکہ اللہ کی مدد سے پہلے کی طرح آپ کو صحیح راستہ دکھانے والا ہوں - اگر واقعی تمہارے پاس سچائی ہے تو آؤ میدان میں نکلو - ورنہ سچے دل سے تائب ہو کر اعلان کر دو -

---

دل آزاری سب گناہوں کی جڑ ہے

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی - جہلمی)

دنیا میں شرک کے بعد جس قدر گناہ ہیں اُن سب کا نتیجہ دل آزاری ہے - اور دل آزاری کی وجہ سے گناہ قرار دیئے گئے ہیں - قتل - چوری، غیبت، بہتان، اتہام، حسد، نفاق، سود، قطع رحمی، عیب جوئی وغیرہ وغیرہ سب کا انجام دل آزاری ہے - اسی کے انسداد کے لئے روحانی طاقت کا استعمال ہوا - یعنی پیغمبر مبعوث ہوئے اور اسی غرض کے لئے مادی طاقت سے کام لیا گیا - یعنی بادشاہ مقرر ہوئے - علماء کرام نے تہذیب و اخلاق میں بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں اور حکام مجموعہ قوانین مرتب کرتے رہے ہیں - جن کی علت غائی اور مقصد اصل دل آزاری کا روکنا ہے اور بس - ان صاحبان نے علیحدہ علیحدہ جرم قرار دیئے اور الگ الگ سزائیں مقرر کی ہیں مگر جماعت صوفیاء کے مشائخ عظام صرف اسی ایک نقطہ پر زور دیتے ہے کہ دل آزاری سے بچو - یہ ایسا گناہ ہے کہ کبھی معاف نہ ہوگا - بات یہ ہے کہ حکمائے تمدن عوارض کے روکنے میں کوشش کرتے ہیں اور حکمائے روحانی سبب کو مٹانا چاہتے ہیں - تم نہیں دیکھتے کہ طبیب وہی حاذق ہوتا ہے جو سبب مرض کو توڑے نہ کہ عوارض کے گھٹانے میں اپنی طاقت صرف کرے - اسی نقطہ کو پیش نظر رکھ کر خواجہ حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

مباش درپئے آزار و ہر چہ خواہی کن
کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی دل آزاری مت کرو اور جو چاہو کرو کیونکہ ہماری طریقت میں اس کے سوا کوئی گناہ نہیں ہے -

حقیقت میں حافظ صاحب سچ فرماتے ہیں کہ کوئی گناہ ایسا ہے ہی نہیں جس میں دل آزاری کا جزو نہ پایا جاتا ہو - جب دل آزاری چھوڑ دی جائے تو کوئی گناہ باقی رہتا ہی نہیں؟ یہی خواجہ صاحب اجازت دیتے ہیں مانتے ہیں کہ اخلاق میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں - انسداد جرائم میں سخت قوانین وضع کئے گئے ہیں لیکن نقصانات کے ترازو میں ایک طرف اخلاق جلالی و اخلاق ناصری اور فتاوی عالمگیری اور تعزیرات ہند رکھو اور دوسری جانب صرف یہ مصرع

مباش درپئے آزار ہر چہ خواہی کن

رکھو اور پھر دیکھو - بلاشبہ اس مصرع کا پلہ بھاری رہیگا تمام کتب اخلاق و قانون زیادہ سے زیادہ اسی مصرع کی تفسیر و شرح کا کام دیں گی - راستہ میں پیشاب کرنا، کانٹے بچھانا، فحش بکنا وغیرہم اخلاقی اور قانونی جرم ہے مگر یہ بھی کبھی سوچا ہے - ہاں صرف اس لئے کہ اس سے ایذا پہنچتی ہے اور ایذا دل آزاری ہے -

دل آزاری کے لئے کوئی تخصیص نہیں - ہر انسان جس مذہب و ملت کا ہو ہر جانور ہر چیز جس قسم کی ہو اسکی دل آزاری ظلم ہے - اور ظلم کی یہ حالت کہ جہاں شرک کا ذکر آتا ہے ظلم بھی ساتھ ہوتا ہے - اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ - اور ظالموں کی گردن میں وہی طوق ڈالا جاتا ہے جو شیطان کی گردن میں ڈالا گیا تھا - اور ابتک وہ طوق نکالے نہیں نکلتا اور نہ بوسیدہ ہو کر ٹوٹتا ہے دیگر بعض دوست ایک شبہ پیش کرتے ہیں کہ اگر حالت یہ ہے تو چور کو پکڑ کر کیوں سزا دیں، قاتل سے کیوں قصاص لیں - ہاں عفو و درگذر، عیب کو ڈھانکنا، خطاؤں سے چشم پوشی کرنا بلاشبہ ایک بہترین وصف ہے اور بزرگان دین اس کا استعمال بھی کرتے ہیں - جیسے گلستان میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے گھر میں چور آیا اور گھر میں کچھ نہ پایا اور واپس گیا تو اس بزرگ کو خیال آیا کہ اس کو ناامیدی کا صدمہ گذرا ہوگا تو جو کپڑے اوڑھے ہوئے تھے وہی چور کے راستہ میں ڈال دیئے تاکہ محروم نہ جائے -

اس موقعہ پر مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا ＊ دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ

مختار اور متصرف ہیں۔ (پڑھئے سورہ کوثر)

جواب (ز) سورہ کوثر میں کہاں لکھا ہے کہ حضور پرنور ہر اک چیز کے مالک اور متصرف ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کی کوئی آیت بلکہ کوئی صحیح حدیث بھی اس مضمون کی پیش نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلعم ہر چیز کے مالک مختار اور متصرف ہیں۔ (اگر ثابت کردیں تو ہمیں مان لینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے) اس کے برعکس آپ کا یہ عقیدہ آیات بینات سے ٹکرا رہا ہے۔ پڑھئے آیات ذیل

(۱) فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ (یٰس)

پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر اک چیز کی بادشاہت ہے۔

(۲) لَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ (سورہ ہود)

حضور فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے اعلان کروا رہا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میرے پاس خدائی خزانے (وہبی اور عطائی بھی) نہیں ہیں مگر آپ ہیں کہ یہی کہے چلے جاتے ہیں کہ حضور صلعم تو فقط ایسا فرما رہے ہیں ورنہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ معاذ اللہ! کیا خدا نے جھوٹا اعلان کروا دیا؟

اب سورہ کوثر کا مطلب بھی سن لیجئے!

خدا فرماتا ہے کہ ہم نے (اے پیغمبر!) آپ کو کوثر دیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوثر بہشت میں ایک نہر کا نام ہے۔ جس سے آنحضرت صلعم اپنے نیک اتباع کو نہایت شیریں اور لذیذ پانی پلائیں گے۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد ہے خیر کثیر (بہت سی بھلائی) ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ کوثر جنتی نہر بھی منجملہ خیر کثیر کے ہے۔ اسی طرح بعض دیگر صحابہ نے اس لفظ سے قرآن یا نبوت وغیرہ مراد لی ہے۔ مگر یہ سب چیزیں خیر کثیر کے مفہوم میں داخل ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید، نبوت ۴۴

(ح) اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے خاص علم غیب سے حصہ وافر دیا۔ سورہ جن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں کو علم غیب دیدیا کرتا ہے (فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ) حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نے خود فرمایا کہ مجھے علم الاولین والآخرین دیا گیا۔ جن آیتوں میں آنحضرت صلعم کی ذات مبارک سے علم غیب کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد علم ذاتی کی نفی ہے نہ کہ وہبی عطائی کی نفی۔ ہر قسم کی نفی مراد لینا وہابیوں کا مغالطہ ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور کے پیش نظر ہے۔ حضور کے حاضر ناظر ہونے کے ثبوت میں تو نماز کا التحیات ہی کافی ہے۔ کیونکہ اس میں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھا جاتا ہے۔ اگر آنحضرت صلعم ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں تو یہ جملہ بے کار ٹھیرتا ہے۔ حضور نے خود ہی فرما دیا کہ میں جیسا آگے دیکھتا ہوں ایسا ہی پیچھے دیکھتا ہوں (حتیٰ کہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھتا ہوں) اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضور ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔

جواب (ح) مسئلہ علم غیب امت مسلمہ کا ایک اجماعی مسئلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عالم الغیب نہیں، نہ ذاتی حیثیت سے نہ عطائی نہ کسبی سے۔ ہاں وقتاً فوقتاً جتنا علم غیب اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی دیا۔ انہوں نے (بحکم بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ) اپنی اپنی امت تک پہنچا دیا۔ مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ آج ہم اپنے غالی برادران کے منہ سے سنتے ہیں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ حضورؐ کے پیش نظر ہے (رسالہ العقائد منجانب انجمن حزب الاحناف لاہور) بالفاظ دیگر (ان کے زعم میں) حضور کو یہ بھی علم ہے کہ زید کے سر پر کتنے بال ہیں یا اس درخت پر کتنے پتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہم اس عقیدہ کو شرک جانتے ہیں کیونکہ بے شمار قرآنی و حدیثی نصوص ہمارے اس دعوے پر شاہد ہیں کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ کوئی ولی، نبی، جن یا فرشتہ ہرگز اس میں شریک نہیں (سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ) خاص آنحضرت صلعم کی غیب دانی کا حال تو ایک ہی آیت ذیل پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (پ۱۱ ع۲)

یعنی اہل مدینہ سے بعض لوگ منافقانہ سرکشی کرتے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ہم ہی جانتے ہیں۔

اس آیت سے صراحۃً معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم غیب دان نہ تھے نہ لوگوں کے دلوں کے بھید پر اطلاع رکھتے تھے افسوس ہے کہ آج کل کے واعظ کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں کہ حضور صلعم عالم الغیب اور علیم بذات الصدور تھے بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کو عالم الغیب کہنا ناجائز ہے (پناہ بخدا) معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کی نصوص صریحہ کی مخالفت کرنے کا ٹھیکہ لے چکے ہیں۔ ان کے سامعین کی غیرت ایمانی بھی معلوم!

پھر علم ذاتی اور عطائی[ل] میں فرق کرنا بھی حقیقت سے ناآشنا لوگوں کا کام ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ شے معلوم کے لحاظ سے دو نوع علم برابر ہوتے ہیں (خصوصاً جبکہ اطلاع دینے والا خود اللہ تعالیٰ ہو) مثلاً ایک واقعہ آپکا چشم دید ہے اور دوسرا کسی مخبر صادق سے سنا ہے تو معلوم ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان ذیل کروایا ہے جو قابل شنید ہے:۔

لَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ (سورہ اعراف)

یعنی اگر میں (پیغمبر) غیب دان ہوتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ واقعات سے ظاہر ہے کہ آپ کو بھی بعض دفعہ تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اگر غیب دان ہوتے تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ مثلاً جنگ احد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے کافروں نے پتھر مار کر آپ کے سر مبارک کو زخمی کر دیا۔ اور بے خبری میں زہر آلود کھانا کھا گئے۔ آپ کی معصوم بیوی پر زنا کی تہمت لگی، کئی دنوں تک آپ مغموم رہے اور اُن سے بات چیت بھی چھوڑ دی آخر قرآن شریف میں ان کی پاک دامنی کا اعلان کیا گیا تب جا کر

[ل] علم ذاتی خود بخود ہوتا ہے۔ علم عطائی دوسرے کے بتانے سے ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

۴۴ بے شمار امت اور نہر کوثر وغیرہ چیزیں آپ کو دی گئیں۔ نحن علی ذالک من الشاہدین۔

توحید و شرک میں موازنہ

(قسط چہارم)

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

ازالہ وہم گذشتہ پرچے میں بعض شبہات کا جواب دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ بعض اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی دعا بھی دنیا میں ان کے حسب منشا نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ خاکسار (نامہ نگار) نے قبولیت و عدم قبولیت دعا کے بارے میں بڑے بڑے نبیوں کو عام مؤمنین کی صف میں کھڑا کر دیا ہے ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ عام مؤمنین کی نسبت اولیاء اللہ کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ ان سے بڑھ کر حضرات انبیاء خصوصاً سرور انبیاء علیہم السلام کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوئیں۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضہ سے جو حدیث مروی ہے کہ "یا حضرت! اللہ تعالیٰ آپ کی دلی مراد بر لانے میں جلدی کرتا ہے" اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ سچ ہے۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ (جو خدا کا ہو گیا خدا اس کا ہو گیا) مگر باوجود ان سب باتوں کے اللہ تعالیٰ مختار مطلق شہنشاہ ہے نہ اس پر کسی ولی یا نبی کا زور چل سکتا ہے نہ اُس پر کسی کی محبت غالب ہے کہ مجبور ہو کر اپنے خلاف منشا بھی خواہ مخواہ کسی ولی یا نبی کی دعا یا کسی کے حق میں اس کی سفارش ضرور ہی قبول کرے اور بصورت عدم قبولیت اس مقبول بندے کی ناراضگی کا اسکو اندیشہ ہو۔ ایسا ہرگز نہیں اس کی سرکار عالی میں تو بغیر اس کے اذن کے کوئی بڑے سے بڑا نبی بھی کسی مجرم کی سفارش تک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ

یعنی کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے:

کیا ہی سچ کہا ہے ؎

وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

شبہات (و) وہابیوں کے پیشوا مولوی ثناء اللہ صاحب تو چکڑالویوں (اہلقرآن) کے مقابلہ میں حضور کو ماتحت حکم خدا اصل مطاع، منتہائے سوال بلکہ احکم الحاکمین تک مان چکے ہیں۔ (ملاحظہ ہو ان کے مباحثے کی مطبوعہ روئداد جس کا نام رسالہ اتباع الرسول ہے)

جواب (و) ہاں یہ ٹھیک ہے کہ ہم (اہل حدیث) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجازی رنگ میں اصل مطاع، منتہائے سوال اور احکم الحاکمین وغیرہ مانتے ہیں۔ قرآن کی آیات (وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ اور فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ وغیرہ ہمارے اس دعوے پر شاہد ہیں۔ مگر حضور پُر نور کے حق میں ان الفاظ کے استعمال سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم آپ سے شرعی حکم کی دلیل طلب کرنا جائز نہیں جانتے۔ یعنی جس طرح خدا کا حکم جو قرآن کریم میں آیا ہے بلا چون و چرا واجب التسلیم ہے۔ اسی طرح بحیثیت رسالت حضور (صلعم) کا حکم بھی واجب الاطاعت ہے۔ یہ اصول آپ کو بھی مسلم ہے سوائے منکرین حدیث کے ابتدائے اسلام سے آج تک کل اسلامی فرقوں میں مسلم چلا آیا ہے اور مولانا ثناء اللہ صاحب اس میں متفرد نہیں ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے قلب مبارک پر منشا خداوندی کبھی لفظاً نازل ہوتا تھا (نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ) اور کبھی بغیر الفاظ کے صرف معنی و مفہوم کا القا ہوتا تھا (وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا الآیہ) پہلی صورت میں جو کچھ ملا وہ قرآن شریف ہے دوسری صورت میں جو چیز ملی اس کا نام حدیث شریف ہے۔

نیز یہ امر بھی مسلمہ اہل اسلام ہے کہ اجتہاد نبوی بھی حجت شرعیہ ہے۔ اگر اس میں کبھی خطا واقع ہوئی تو فوراً اصلاح کر دی گئی۔ کیونکہ آپ کے بعد قیامت تک نہ کوئی جدید نبی آنے والا ہے اور نہ کوئی الہامی کتاب نازل ہونے والی ہے جس پر اسلامی تعلیم کی غلطیوں کی اصلاح ملتوی رکھی جاتی۔ اسی طرح حقیقۃً احکم الحاکمین تو خدا ہی ہے مگر آنحضرت صلعم کو اس حیثیت سے احکم الحاکمین کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی ذات شرعی حیثیت سے محکمہ اپیل ہے دوسرے الفاظ میں احکم الحاکمین سے مراد اعلیٰ حاکم ہے جیسے دنیا میں بعض بڑے بادشاہوں کو جن کے ماتحت اور چھوٹے بادشاہ ہوتے ہیں شہنشاہ کہا جاتا ہے ان کو حقیقی شہنشاہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ نیز آیہ مبارکہ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ (الیٰ) وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے اجتہادی فیصلے کو تسلیم نہ کرنے والا دولت ایمان سے محروم ہے اب غور طلب امر یہ ہے کہ ساری امت مسلمہ میں اور بھی کسی اعلیٰ حاکم کی شان ایسی ہے کہ اسکے فیصلہ کے انکار سے انسان بے ایمان ہو جائے۔ اگر ساری امت میں اور کوئی ہستی اس شان کی حامل نہیں تو پھر آنحضرت صلعم کو جو خدا ہی کا پیغام پہنچاتے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے احکم الحاکمین یا اقتدار اعلیٰ تسلیم کر لینے میں کیا مضائقہ ہے۔ خود خدا تو ہمارے سامنے نہیں آتا۔ اگر اس کے رسول کے ساتھ بھی بحث و نزاع جائز ہو تو اسلامی نظام کیونکر چل سکتا ہے۔ اگر یہ شبہ ہو کہ آپ کی زندگی میں تو یہ بات (یعنی مشروط اطاعت) ممکن تھی (ممکن نہ کہو بلکہ واقعہ تھی) اب ایسا کیونکر ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ جیسا اس زمانے میں آپکا ہر دینی حکم (قرآنی یا حدیثی) واجب العمل تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث دونوں چیزیں اس وقت بھی ہمارے پاس باحفاظت موجود ہیں۔

(ق) ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جملہ اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام عموماً اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً باذن اللہ دو جہان کی ہر چیز کے مالک ہیں

(۸) [illegible] جواب دیا گیا ہے [illegible]

اللہ تعالیٰ اپنی شان میں فرماتا ہے :-

(۱) كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا (سورہ احزاب)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔

(۲) اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ (سورہ ملک)

وہی ہے جو ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

(۳) وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (سورہ بروج)

اللہ ہی ہر چیز پر گواہ ہے یا حاضر ہے۔

ان نصوص کی موجودگی میں کسی انسان یا فرشتہ کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا بالفاظ دیگر اس کو عالم الغیب جاننا ہے اور علم غیب کا خاصہ خداوندی ہونا سطور بالا میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

آپ کی پیش کردہ دلیل اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ سے حضور کا ہر جگہ حاضر ناظر ہونا ثابت نہیں ہوتا بات یہ ہے کہ شب معراج میں آنحضرت صلعم نے خدا کے حضور اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے بالفاظ التحیات للہ تحفہ بندگی پیش کیا تو جناب باری کی طرف سے بالفاظ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ جواب دیا گیا۔ اسی شب معراج میں پانچ نمازیں فرض کی گئیں تو آپ نے تعلیم الٰہی اس ملاقات کے الفاظ مبارکہ نماز میں بعینہٖ داخل فرمائے۔ کیونکہ یہ نماز مومنوں کیلئے بمنزلہ معراج کے ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد بعض صحابہ بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنے لگے تھے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں آیا ہے۔ ہمارے نزدیک دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ مگر حضور کو حاضر ناظر سمجھ کر نماز یا غیر نماز میں صیغہ خطاب کا استعمال شرک ہے جو ناقابل معافی ہے[ل]۔

باقی رہی آپ کی دوسری دلیل کہ حضور نے فرمایا کہ میں جیسا آگے دیکھتا ہوں ایسا ہی پیچھے دیکھتا ہوں وغیرہ یہ الفاظ غلط ہیں۔ اصل الفاظ میں حدیث یوں آئی ہے :-

عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظهری (مشکوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

یعنی حضرت انس سے روایت ہے کہ نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو حضور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ اپنی صفیں سیدھی رکھو اور آپس میں مل کر رہو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

اس حدیث کی شرح میں صاحب مرقات فرماتے ہیں :-

فانی اراکم من وراء ظهری ای بالمکاشفة ولا یلزم دوامها لینافیه خبر لا اعلم ماوراء جداری فیخص هذا بحالت الصلوٰۃ و علمه بالمصلین (مرقات باب تسویۃ الصفوف)

یعنی پیچھے دیکھنے سے مطلب یہ ہے کہ کشفی رنگ میں دیکھتا ہوں۔ پس یہ حالت نماز سے مخصوص ہے ورنہ عام حالت کے متعلق تو حضور کا ارشاد ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔

اسی طرح بخاری ومسلم کی وہ حدیث بھی اس مضمون کے معارض ہے جس میں ذکر ہے کہ

ایک شخص پردہ اٹھا کر حضور کے حجرہ مبارک میں جھانک رہا تھا۔ جس حال میں کہ آپ ایک لوہے کے پنجہ سے اپنی پیٹھ کھجلا رہے تھے۔ بعد فراغت حضور نے منہ پھیر کر جو اس شخص کو دیکھا تو بڑی خفگی کے لہجے میں فرمایا کہ اگر میں پہلے جانتا کہ تو مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے تو میں یہ پنجہ تیری آنکھ پر مارتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(باقی!)

جماعت اہل حدیث اور ترقی

(از مولوی ابو مسعود محمد خان صاحب قمر بنارسی)

ہندوستان کی جماعت اہل حدیث کی ترقی وتنظیم کے متعلق جس قدر مضامین اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوئے انہیں نیز "مسلم اہل حدیث گزٹ" دہلی کے بعض مضامین کا میں نے بغور مطالعہ کیا۔ اور اس وقت تک میں یہ دیکھتا رہا کہ ان مضمونوں کا اثر جماعت پر کیا ہوتا ہے۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہنوز روز اول ہے۔ حضرت مولانا ابو الوفا صاحب مدظلہ نے جس دلسوزی سے "اظہار درد دل" فرمایا۔ جماعت اہل حدیث کے چونکنے اور ترقی کے لئے آگ پر پانی کا کام دینا چاہئے تھا۔ مگر میں سچ عرض کرتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث ان مضمونوں سے بھی مطلقاً متاثر نہیں ہوئی۔ دوسرے مضامین کا تو ذکر ہی نہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے اس پر غور کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ جماعت اہل حدیث کی ترقی کا زمانہ ختم ہو گیا اور اب اس جماعت کے زوال کا وقت ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر کمال کو زوال ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کا وجود بہت بہت ہی خال خال تھا۔ اوس وقت کے علمائے اہل حدیث نے توحید وسنت کی اشاعت میں تحریر وتقریر، وعظ ومناظرہ اور مقدمات کے ذریعے کوششیں کیں۔ ہر قسم کے دکھ سہے، ماریں کھائیں، جیل گئے۔ سب کچھ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت اہل حدیث بڑھی اور خوب بڑھی۔ اوس وقت کے اہل حدیث بھائیوں میں اخلاص تھا، محبت تھی اور توحید وسنت سے شغف تھا۔ محض اہل حدیث عالم کا وعظ سننے کوسوں دور سے آتے اور توحید وسنت کا درس حاصل کرتے۔ اُس وقت کے اہل حدیث حضرات اشاعت توحید وسنت کو اپنا "اوڑھنا بچھونا" سمجھتے اور شوق سے اُن پر عمل کرتے یہی ان کی دنیا اور یہی ان کا دین تھا۔ ہر کام میں اخلاص تھا، آپس میں دلی محبت تھی۔ اُس وقت کے اہل حدیث ہر اہل حدیث کو اپنی ہی برادری اور قرابت داری کا عزیز ترین فرد سمجھتے تھے۔ چاہے وہ کسی برادری کا ہو اور کہیں کا ہو۔ ہر ایک کا دکھ درد اپنا دکھ درد سمجھتے تھے۔ سلف صالحین کے سچے نمونہ تھے کہ دوسرے لوگ متاثر ہو کر جوق جوق اس جماعت میں آکر شامل ہوتے تھے۔ یہی وجہ

ل ان صلوٰۃ شریف کے متعلق ہمارا اعتقاد بموجب حدیث صحیح یہ ہے کہ وہ آنحضرت کی خدمت میں بذریعہ فرشتوں کے پہنچایا جاتا ہے۔ لیکن صلوٰۃ شریف وہی ۴۴ ۴۴ معتبر ہے جو خود حضور نے سکھایا۔ مثلاً جو نماز میں پڑھا جاتا ہے نہ کہ وہ جو بعد میں ایجاد کیا گیا مثلاً الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ وسلم علیك یا حبیب اللہ۔

قلب مبارک کو تسلی ہوئی۔ یہی حال دوسرے انبیاء عظام کا ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کے پاس فرشتے بصورت انسان آتے ہیں مگر وہ نو بزرگ ان کو انسان ہی سمجھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان مہمانوں کے لئے کھانا تک لے آتے ہیں مگر بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے ہیں اسی لئے نہیں کھاتے۔

جب حضرات انبیاء علیہم السلام غیب دان نہیں تھے تو اولیاء اللہ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ولی کا مرتبہ تو بہرحال نبی سے کم ہوتا ہے۔ جو لوگ اولیاء اللہ کے کتوں بلوں کو غیب دان کہا کرتے ہیں وہ خدا را کچھ انصاف سے کام لیں۔ آپ کی پیش کردہ آیت اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے امور غیبیہ پر اطلاع بذریعہ وحی اپنے برگزیدہ رسولوں ہی کو دیا کرتا ہے ہر کس و ناکس کو نہیں۔ اس معنی کی تائید قرآن مجید کی ایک دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۔

اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم (عوام) کو اپنے خاص غیب پر (بذریعہ وحی) مطلع کرے ہاں اس غرض کیلئے وہ اپنے پیغمبروں کو چن لیتا ہے۔ ؎

کلاہ خسروی و تاج شہی
بہر کس کے رسد حاشا و کلا

اس سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت کے سامنے کائنات کا ذرہ ذرہ موجود ہے۔ اسی طرح آپ کی پیش کردہ حدیث علم الاولین والآخرین کا مطلب بھی یہی ہے کہ پہلے اور پچھلے لوگوں کے حالات زندگی آنحضرت کو بذریعہ وحی بتائے گئے۔ اس سے تو ہمیں بھی انکار نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلعم کو از قسم مغیبات خدا کی طرف سے دیا گیا تھا وہ سب کا سب حضور پُرنور نے قرآن و حدیث کی شکل میں ہمیں بتا دیا اور کچھ باقی نہیں رکھا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے آپ کو حکم تھا۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۔ یعنی اے پیغمبر! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے آپ اس کو اپنی امت تک پہنچا دیں۔ (سورہ مائدہ)

فقہائے حنفیہ تو آنحضرت صلعم کے حق میں علم غیب کے اعتقاد رکھنے کو کفر جانتے ہیں۔ چنانچہ چند حوالہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

فقہاء حنفیہ نے بالاتفاق لکھا ہے کہ حضور کے حق میں علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ حنفی جماعت کے عقائد کی معتبر کتاب "مسایرہ" مصنفہ شیخ زین الدین حنفی اور اس کی شرح مصنفہ شیخ ابن الہمام میں یوں مرقوم ہے متن اور شرح کی عبارت یکجا ملاحظہ ہو :-

"ذكر الحنفية في فروعهم تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ والله اعلم۔ (مطبوعہ مصر ص۲۰۲)

(علمائے حنفیہ نے صاف لکھا ہے کہ جو کوئی آنحضرت کے حق میں علم غیب کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہے)

یہی عبارت ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھی ہے اور اسی عقیدہ صافیہ مقبولہ حنفیہ بتایا ہے۔

"فتاویٰ قاضی خان" جو فقہ حنفیہ کی مستند اور معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے :-

"رجل تزوج بغير شهود فقال الرجل والمرأة خدا و رسول را گواہ کردیم۔ قالوا يكون كفرا لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب وهو ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحياء فكيف بعد الموت (جلد ۴)

یعنی جو شخص اپنے نکاح وغیرہ میں اللہ و رسول کو گواہ کرے فقہاء حنفیہ اس کو کافر کہتے ہیں کیونکہ اس نے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ غیب جانتے تھے حالانکہ رسول اللہ جب زندہ تھے غیب نہیں جانتے تھے تو بعد وفات کیسے جانتے ہونگے۔

فقہ حنفیہ کی مختصر معتبر کتاب مصنفہ قاضی صاحب پانی پتی میں مرقوم ہے :-

"اگر کسے بدون شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسول را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود۔
(مالابد)

وجہ اس کفر کی وہی ہے جو قاضی خان کی عبارت میں مذکور ہے۔ اسی طرح دیگر کتب عقائد میں صاف صاف لکھا ہے کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا۔ ملاحظہ ہو کتاب شرح فقہ اکبر مصنفہ ملا علی قاری مرحوم۔ وغیرہ۔

صدق الله العلي العظيم وصدق رسوله النبي الكريم ونحن على ذالك من الشاهدين۔ (شمع توحید)

کشف یہ ہے کہ ہزاروں کوس دور کی چیز یا سینکڑوں برس بعد آنے والے واقعات آنکھوں کے سامنے آ جائیں۔ جیسے آنحضرت صلعم نے غزوہ خندق میں پتھر پر کدال ماری جس سے ایک قسم کی روشنی نمودار ہوئی اس سے آپ نے قیصر و کسریٰ کے محل دیکھ لئے۔ اسی قسم کے بعض اور واقعات آپ کی طرف منسوب ہیں جو اپنے معنی میں صحیح ہیں۔ مگر ایسی حالت دائمی نہیں تھی عارضی و ہنگامی ہوتی تھی۔ اس حقیقت کو شیخ سعدی مرحوم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے حق میں یوں پیش کیا ہے ؎

کسے پرسید زاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیر خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی
بگفت احوال ما برق جہان است
دمے پیدا و دم دیگر نہان است
گہے بر طارم اعلےٰ نشینیم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینیم

ان اشعار کا مطلب بھی یہی ہے کہ خاصان خدا کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی کبھی تو عالم بالا کی خبر دیتے ہیں اور کبھی اپنے آپ سے بھی بے خبر ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام ایک وقت یوسفی قمیص کی خوشبو مصر جیسے دور دراز ملک سے سونگھ لیتے ہیں اور دوسرے وقت پاس ہی کنعان کے کنوئیں میں پڑے ہوئے پیارے بیٹے یوسف کے حال سے بے خبر ہیں۔

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا تو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کوئی مخلوق (نبی ہو یا ولی) اس میں شریک نہیں

فتاویٰ

س ع ۹۳} میت کے واسطے بلا تعین یوم صدقہ از قسم طعام یا پارچات یا نقد دینا کیسا ہے۔ اور تیجہ ساتہ و چہلم کا اور اول کھانے کی کسی چیز پر ختم مروجہ پڑھنے کا کوئی ثبوت ہے کہ نہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام سردار دو جہاں کی خدمت میں پھل لاتے تو آپ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْهِ دعا فرماتے اور وہ پھل حضرت حسنین کو دیدیتے۔ اس کا کوئی ثبوت ہے؟

(نور محمد امام مسجد علی وال)

ج ع ۹۳} خدا کے نام پر بلا تخصیص یوم صدقہ دینا اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے۔ صدقہ غرباء کو کھانا کھلایا جائے یا پارچات پہنائے جاویں ہر طرح جائز ہے۔ اور تیجہ چالیسواں اور ختم پر طعام موجبہ کا کوئی ثبوت عہد نبوی و زمانہ صحابہ سے نہیں ملتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھل لائے جانا اور لانے والوں کے حق میں حضور کا دعا فرمانا ختم بالطعام کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ایسے واقعات پر ختم کو قیاس کرنا غلط ہے۔ نیز یہ روایت ہمیں معلوم نہیں کہ ایسے پھل حسنین رضی اللہ عنہما کو دیئے جاتے تھے۔

س ع ۹۴} بے نماز کی نماز جنازہ بالکل منع ہے یا عبرتہ؟ (سائل مذکور)

ج ع ۹۴} جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ بحکم حدیث بے نماز حقیقی کافر ہے جیسے امام احمد اور آپکے اتباع وہ بے نماز کا جنازہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں جو لوگ بے نماز کو فاسق سمجھتے ہیں جیسے امام ابوحنیفہ اور ان کے اتباع۔ ان کے نزدیک جنازہ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

س ع ۹۵} صبح کی نماز ہر روز اول وقت پڑھنے میں چند اشخاص تہجد خوان سنتیں پڑھ کر شریک ہوتے ہیں اور لمبی قرأت کرنے میں پہلے تنگ ہوتے ہیں اور جو بوقت ہر روز سنتیں بعد نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی ہر روز سنتیں فوت ہو جانے کو مدنظر رکھ کر باقی نمازیوں کا انتظار کر کے میانہ وقت میں نماز بہتر ہے کہ صبح صادق کے ہوتے ہی موجودہ اشخاص کے ساتھ جماعت کرا لینا بہتر ہے۔

(سائل مذکور)

ج ع ۹۵} نماز ہر حالت میں اول وقت پڑھنی افضل ہے۔ دیر سے آنے والوں کو جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ ہاں اول وقت پڑھنے والے اس حدیث کا خیال رکھیں، جس میں اتنی انتظار کا حکم ہے کہ کھانا کھانے والا اور صاحب حاجت قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نماز میں شامل ہو سکے۔ اس کی مقدار آج کل کے لحاظ سے پندرہ بیس منٹ ہے۔ سست نمازیوں کی انتظار میں نماز کو دیر سے پڑھنا گناہ ہے۔ اللہ اعلم!

مسئلہ ع ۹۶} جو شخص نامرد ہو اور ثابت ہو جائے کہ نامردی کی حالت میں نکاح ہوا ہے تو ایسا نکاح کالعدم ہے۔ کیونکہ نامرد بعرف شریعت مذکر نہیں ہے بلکہ مخنث ہے اور مخنث کے ساتھ مؤنث کا نکاح کالعدم ہے۔ اگر بعد نکاح کے نامرد ہوا ہے تو ایک سال علاج کے لئے مہلت دی جائے۔ اگر علاج سے اچھا نہ ہو تو منکوحہ اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق رکھتی ہے۔

مسئلہ ع ۹۷} مسجد کے لئے زمین معین کر دی جائے اور قبل از ادائیگی نماز اس کے نچلے حصے میں غسل خانہ بنایا جائے یا دوکانیں بنائی جائیں اور چھت پر نماز کے لئے جگہ رکھی جائے تو یہ صورت جائز ہے اگر کسی زمین پر نماز بطور مسجد کے پڑھی جائے تو پھر اس پر غسل خانہ یا دوکان بنانا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ جگہ ان المساجد للہ کے ماتحت مسجد کے حکم میں ہے۔ اور کسی غرض کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔

س ع ۹۸} میرے ایک دوست صاحب کے والد کی تیسری شادی ہوئی ہے اور جس کے ساتھ ان کے والد کی شادی ہوئی ہے اُس کی ایک چھوٹی بہن ہے وہ ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے مجھ سے پوچھا ہے اب آپ فرمائیں کہ کیا حکم ہے؟ (محمد عثمان از لکھنؤ)

ج ع ۹۸} بحکم آیت وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ یہ نکاح جائز ہے۔ اللہ اعلم!

(از داخل غریب فنڈ)

(بقیہ متفرقات)

تصحیح اغلاط رسالہ شمع توحید

عزیزی نسیم صاحب آہنی نے رسالہ مذکور کو بعد مطالعہ مندرجہ ذیل مزید اغلاط کی تصحیح بھیجی ہے۔ ناظرین درست کر لیں۔

ص ۱۱ سطر ۱۰ "ہم کرتے ہیں" کی جگہ "ہم کرتے ہو" لکھا ہے

ص ۲۱ سطر ۱۱ "صبر و رضا" کی جگہ "صبر دضا" لکھا ہے

ص ۵۱ "شتاء اللہ کے ہاتھوں میں ہے" کی جگہ "ہاتھوں میں رہے" چاہئے۔ (نسیم آہنی)

سندھ کی بھی خبر لیں

صوبہ سندھ میں شرک و بدعت کا پہلے سے بھی بہت زور ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ قادیانی و شیعہ مبلغ ادھر بہت دورہ کرتے رہتے ہیں۔ علماء اہل توحید کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ اس لئے مبلغین توحید و سنت اپنے پروگرام میں صوبہ سندھ کا بھی خیال رکھا کریں۔ (حاجی فیض محمد از گجیرو)

نتیجہ امتحانات طلباء جامعہ دار السلام عمرآباد

افضل العلماء سال اول و دوم میں گیارہ طلباء } جن میں سات کامیاب ہوئے

منشی فاضل سال اول و دوم میں پندرہ طلباء } جن میں گیارہ کامیاب ہوئے

پروفشینسی میں چار طلباء۔ جن میں دو کامیاب ہوئے

نوٹ:- پروفشینسی کے امتحان میں ہمارے جامعہ سے صرف اسی سال طلبہ شریک ہوئے۔ اس امتحان میں جوابی پرچہ انگریزی میں لکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہمارے طلباء اس امتحان میں پچاس فیصدی کامیاب رہے اب اس سلسلہ سے طلباء بی۔ اے اور ایم۔ اے کے مساوی امتحانات بی۔ او۔ ایل۔ او۔ ایم۔ ایل تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ خصوصیت صرف دار السلام کو ہی حاصل ہے کہ اسکے طلباء اس طرح سے اسقدر کم مدت میں ان تمام عربی فارسی اور انگریزی امتحانات میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرفراز ہو سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر نتیجہ امتحانات پچہتر فیصدی کامیاب رہا۔ والحمد للہ علی ذالک۔ [illegible] جامعہ دار السلام عمرآباد (علاقہ مدراس)

(۹۴۳۲)

تھی کہ جماعت اہل حدیث نے ترقی کی اور خوب ترقی کی۔ ہندوستان کے علاوہ افراد اہل حدیث سابق مدرسہ احمدیہ آرہ کے سالانہ جلسہ کا بے چینی سے انتظار کرتے تھے اور اسے اپنی عید سمجھ کر جوق جوق اس میں شامل ہوتے تھے۔ مگر افسوس کہ اب وہ باتیں جماعت اہل حدیث میں باقی نہیں رہیں۔ نہ ان میں اخلاص ہے نہ محبت ہے نہ دین کا شوق ہے اور نہ سنت سے شغف ہے۔ اب تو جماعت کی ترقی کا خیال ہے نہ حصول دنیا کا شغل ہے اپنی جماعت کا ہر شخص اپنے کو عالم سمجھتا ہے اور علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، ان کے مواعظ کو مصلحت دنیا کے خلاف سمجھ کر نہ کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ دنیاوی عزت حاصل کرنے کے لئے اپنی جماعت اہل حدیث کو، اپنی جماعت کے بزرگان کرام و علمائے عظام کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ آج کل یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اہل حدیث عالم کسی عام اسلامی جلسہ کے سلسلہ میں کسی دوسرے مقام پر چلا جائے تو وہاں کے اہل حدیث حضرات اس عالم سے ملتے تک نہیں۔ کیا یہ چلتن اس جماعت کی ترقی کے ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

پس مولانا! ایسی حالت میں نہ اس جماعت کی ترقی ہو سکتی ہے اور نہ تنظیم۔ ان میں نہ جماعتی نظام ہے اور نہ اب یہ اس کے اہل ہیں۔ اب تو یہ اس قابل ہیں کہ اس کفران نعمت میں سزا پائیں اور دنیا میں بحیثیت اہل حدیث فنا ہو جائیں۔ اور یہی اس وقت ہو رہا ہے

پس میرے نزدیک جماعت کی تنظیم محال ہے اور کوئی اسکیم ان کو راہ ترقی پر نہیں لا سکتی۔ آپ خود خیال فرمائیں کہ سوائے صوبہ پنجاب کے اہل حدیث کے اور کسی صوبہ کے اہل حدیث کسی قسم کا تبلیغی کام کر رہے ہیں؟ ماشاء اللہ پنجاب کے اکثر ضلعوں میں انجمن ہائے اہل حدیث ہیں جو اپنے سالانہ جلسوں سے تبلیغی کام کر رہی ہیں۔ کلکتہ میں "جمعیۃ اہل حدیث" تھی۔ معلوم نہیں کہ اب ہے یا نہیں اور کیا کر رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ہر صوبہ اور ہر مقام کے اہل حدیث توحید و سنت کی اشاعت و تبلیغ کے سلسلہ میں جو کچھ کرتے یا کر رہے ہیں اس کی مختصر رپورٹ عام اطلاع کے لئے اخبار "اہلحدیث" میں شائع کرتے

باوجود ان خرابیوں کے جماعت اہل حدیث اپنی جماعت ہے اور اس کی حالت درست کرنا ہمارا فرض ہے۔ جماعت اہل حدیث میں اصل مرض موجود ہے۔ اگر یہ مرض دور ہو گیا تو تمام امراض متعلقہ دور ہو سکتے ہیں۔ اس مرض کے لئے میں مجرب دوا عرض کرتا ہوں۔ میں نے اسے اپنے صوبہ یو۔پی میں آزمایا ہے۔

اوّل انجمن اہل حدیث قائم کر کے حسب حیثیت اس کا سالانہ جلسہ کرنا۔ دوئم بذریعہ اشتہار تبلیغ کرنا۔ ہمارے اس صوبہ میں بریلی، اٹاوہ، الہ آباد، پرتاب گڈھ، پریوا، مرزاپور، بنارس اور ٹرباری میں اہل حدیث کی انجمنیں ہیں جو اپنا سالانہ جلسہ ہر برس کیا کرتی ہیں اور توحید و سنت کی اشاعت کرتی ہیں۔ جس سے جماعت اہل حدیث کو یہ فائدہ پہنچا ہے کہ ان پر سے مُردنی و جمود دُور ہو کر تازگی آنے لگی ہے۔ اور دوسروں کے کانوں میں صدائے حق کے پہنچنے سے ان سے اجنبیت دُور ہونے لگی ہے اور بعض کی توجہ اپنی طرف ہونے لگی ہے۔ پس پہلی سفارش برادران اہل حدیث سے میری یہ ہے کہ وہ ہر مقام پر انجمن اہل حدیث قائم کریں۔ چاہے تین ہی فرد کیوں نہ ہوں ہر برس تبلیغی جلسہ اپنی اپنی انجمنوں کا ضرور کریں۔ جلسہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دور دور کے علمائے اہل حدیث مدعو کئے جائیں اور نہ زیادہ روپیہ کی ضرورت ہے بلکہ اپنے قرب و جوار کے علماء کو بلا کر کم سے کم صرفہ میں تبلیغی جلسہ کریں۔ جس طرح کہ الہ آباد اور مرزاپور میں اہل حدیث کا ایک ایک گھر ہے۔ جس میں تین چار افراد سے زیادہ اہل حدیث نہیں ہیں اور غریب ہیں مگر بنارس کے اہل حدیث بھائیوں سے امداد لے کر ہر برس تبلیغی جلسہ کرتے ہیں اور اپنے قرب و جوار کے علماء سے تبلیغی کام لیتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اس کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ اسی طرح ہر صوبہ، ہر ضلع اور ہر شہر و قصبہ میں ہونا چاہئے۔ ابتدا میں ضرور ہر قسم کی تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ انشاء اللہ مخالفین بھی ساتھ دینگے۔

دوسری تجویز تحریر سے تبلیغ کرنا ہے۔ اور یہ کام مخصوص ہے مگر اس میں فنڈ اور کافی روپے کی ضرورت ہے۔ بعض انجمنیں تو اسے برداشت کر سکیں گی اور زیادہ تر نہیں۔

ہندوؤں کے رسم و رواج کی طرح مسلمانوں میں بھی بہت زیادہ رسم و رواج پھیل گئے ہیں اور ان میں ہر رسم نے مذہبی شکل اختیار کر لی ہے اور آئے دن نئی نئی رسمیں نکلتی رہتی ہیں۔ ہر ماہ میں کسی نہ کسی کی نیاز ہوتی ہے روزہ کے سلسلہ میں کئی ایک روزے نکال لئے ہیں۔ مُردے کے دفن کے بعد قبر پر اذان دی جاتی ہے عشا کی نماز کے وقت جماعت کے شروع کرنے سے پہلے اذان کی طرح کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو کر بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے۔ گو جماعت اہل حدیث درود شریف کے پڑھنے کو ضروری اور کار ثواب جانتی ہے اور خدا کا حکم ہے۔ اور جماعت اہل حدیث کے نزدیک بغیر درود پڑھے نماز ہی نہیں ہوتی۔ مگر جو نیا طریقہ جاری کیا گیا ہے یہ طریقہ بدعت و ناجائز ہے۔ مختصر یہ کہ خلاف سنت بہت سے کام مسلمانوں میں جاری ہیں پس ضرورت اس کی ہے کہ ہر مہینہ میں جس قدر خلاف سنت کام ہوتے ہیں ہر جگہ کے اہل حدیث بھائی ان خلاف سنت کاموں کی فہرست اخبار اہلحدیث میں شائع کرا دیں۔ ایسی مروجہ میلاد و عرس وغیرہ سب شامل ہیں۔ پھر ہر مہینہ ایک اشتہار شائع کیا جائے جس میں اُس مہینہ میں ہونے والی رسوں و خلاف سنت کاموں کی تردید قرآن شریف و حدیث شریف سے کی جائے اور تمام ہندوستان میں ہر مہینہ ایسا اشتہار شائع کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ گاؤں گاؤں اور محلہ محلہ میں پہنچ جائے۔ صوبہ بنگال کیلئے بنگلہ زبان میں اور سندھ کے لئے سندھی زبان اور صوبہ سرحد کے لئے پشتو زبان میں ہونا چاہئے۔ یہ خاموش اور وسیع اشاعت ہوگی۔ اسکے لئے بہت زیادہ فنڈ کی ضرورت ہے اور اسی کا انتظام مشکل ہے۔ تو اس کا حل یوں ہو سکتا ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ بنگال میں حضرت مولانا عبد المجید صاحب مدظلہ پٹنہ صوبہ بہار میں، اخی معظم حضرت مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارسی صوبہ آگرہ و اودھ میں، جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب پنجاب و صوبہ سرحد میں، جماعت اہل حدیث سندھ و صوبہ متوسط میں۔ اس طرح کی اشاعت کا کام شروع کریں۔ گو ذرا یہ بھی مشکل ہے۔ لیکن اگر تیار ہو جائیں اور ہمت سے کام لیں تو یہ مشکل بھی حل ہو سکتی ہے۔ فنڈ کے متعلق اپنے اپنے صوبہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر صوبہ میں جہاں جہاں اہل حدیث ہوں اُن سے استدعا کی جائے کہ اس تبلیغ میں بھی کچھ نہ کچھ مدد کریں۔ خدا میری آواز میں برکت کرے۔

ملکی مطلع

کیا ہمارے ملک میں زیادہ بے امنی نہیں ہو گئی
قابل توجہ حکومت

عرب جاہلیت کا نقشہ جو مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں کھینچ کر دکھایا ہے۔ ہمارا ملک ہندوستان خصوصاً پنجاب اسی لائن پر چل رہا ہے۔ بلکہ اُس زمانے کے ماحول کا مقابلہ اس زمانے کے ماحول سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارا ملک عرب جاہلیت سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس زمانے میں وہاں نہ کوئی منتظم حکومت تھی نہ بحالی امن و امان کیلئے پولیس اور فوج تھی۔ نہ ریل نہ تار نہ ٹیلیفون نہ بجلی کی روشنی۔ مگر آج یہ سب چیزیں اس ملک میں مہیا ہیں جو انتظام میں بڑی حد تک کار آمد ہیں۔ مثلاً امرتسر میں اگر کوئی واقعہ ہائلہ پیش آجائے تو ایک منٹ کے اندر فوجی مرکز میں ٹیلیفون جا سکتا ہے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز فوراً فوج پہنچ سکتی ہے۔ مگر باوجود اتنے بڑے انتظام و اہتمام کے اخبار بین حضرات سے مخفی نہ ہوگا کہ آئے دن ڈکیتیوں اور چوریوں کی کثرت ہے۔ نہ شہروں میں امن ہے نہ بستیوں میں امان نہ ریل میں بےخوفی ہے نہ گھروں میں چین پھر لطف یہ ہے کہ ڈکیتیوں کے نئے نئے طریقے ایجاد ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ یا تو عمال حکومت کی غفلت ہے یا ڈاکوؤں کی ذہنی ترقی۔ مثال کے طور پر آج ہم ایک دو واقعات روزانہ اخبار "پرتاپ" لاہور سے نقل کر کے ناظرین کو دکھاتے ہیں:۔

(۱) تحصیل پانی پت میں نقاب پوش مسلح ڈاکوؤں کا دھاوا

پانی پت یکم جون۔ موضع کارد تھانہ اسرالانہ سے ایک سنسنی خیز ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ شب دو تین نقاب پوش ڈاکوؤں نے جو بندوقوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح تھے موضع کارد کے ایک متمول مہاجن متورام کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ گھر والوں نے مزاحمت کی۔ جس پر ڈاکوؤں نے گولی چلا دی۔ اس سے متورام کی جان ہلاک ہو گئی۔ متورام اس کی بہو اور گھر کے چند اور آدمی مجروح ہوئے۔ ڈاکوؤں نے مکان کی اچھی طرح تلاشی لی۔ اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگا۔ لیکر چلتے بنے۔ کئی ہزار روپے کے سونے اور چاندی کے زیور بھی ڈاکو لے گئے۔ مجروحین کو پانی پت ہسپتال میں لایا گیا ہے۔ جہاں ان کی مرہم پٹی کی گئی۔

(پرتاپ لاہور۔ ۴۔ جون سنہ ۱۹۳۸ء)

(۲) برقعہ پوش چوروں کی دیدہ دلیری

(جالندھر یکم جون) ضلع ہوشیارپور سے چوری کی ایک عجیب و غریب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو چور جو کہ برقعہ پہنے ہوئے تھے دن کے وقت ایک گھر میں داخل ہو گئے۔ اور اندر جا کر دروازہ اندر سے بند کر دیا اور گھر میں جو عورتیں موجود تھیں۔ اُن کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اُن کو ڈرا دیا کہ اگر وہ شور کریں گی تو قتل کر دی جاویں گی اس کے بعد گھر کا تمام زیور و نقدی لے کر بھاگ نکلے۔ (نامہ نگار) (پرتاپ تاریخ مذکور)

اہلحدیث: ہمارے ناظرین بحکم قرآن وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ان واقعات سے عبرت حاصل کریں اور ہوشیار رہیں۔ ان ڈکیتیوں کے علاوہ رہزنیاں، گرہ کشائیاں، دھوکہ بازیاں، فریب کاریاں جو کچھ ہو رہی ہیں وہ کسی بستی کے رہنے والوں سے مخفی نہیں ہیں۔

حکومت سے درخواست: حکومت پنجاب ہو یا پشاور حکومت یوپی ہو یا بنگال، حکومت بمبئی ہو یا مدراس۔ ان سب سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے جماعتی جھگڑوں کو چھوڑ کر سب سے پہلے امن و امان بحال کرنے پر دل و جان سے متوجہ ہوں۔

ایک مفید گذارش: پیش کرنے سے ہم نہیں رک سکتے اگر ہندوستان کی حکومت سے امن و امان بحال نہیں ہو سکتا تو مہربانی کر کے وہ سلطان ابن سعود سے درخواست کرے کہ وہ چند ماہ کے لئے ہندوستان میں آ کر وائسرائے کے مشیر خاص ہونے کی حیثیت سے انتظام کریں۔ پھر دیکھیں کہ چند دنوں میں کس طرح ملک کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ہماری یہ درخواست نہایت دلسوزی سے ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی حکومتیں آپس کے جھگڑوں میں اتنی منہمک ہیں کہ انتظامی امور کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر چندے یہی حال رہا تو استاد غالب کا یہ شعر صادق آئیگا ؎

یونہی گر روتا رہا غالب تو اے اہل جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

وزیرستان میں جنگ جاری ہو گئی

سردی کی وجہ سے وزیرستان کی جنگ رک گئی تھی ہم نے سمجھا تھا کہ گورنمنٹ کی سمجھ میں اسکے نقصانات آگئے ہونگے کہ ایسے ملک پر چڑھائی کرنا جہاں حکومت کو کوئی فائدہ نہ ہو عقلمندی سے بعید ہے۔ لیکن موسم گرما شروع ہوتے ہی جنگ جاری ہونے کی خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ یہ صحیح ہے کہ بعض دفعہ حکومتوں کو اپنا وقار قائم رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے سامنے اس امر کی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ حکومت انگریزی نے بہت دفعہ اشدبلا سے منہ پھیر کر اہون (نرم) کو اختیار کر لیا۔ آئرلینڈ کی آزادی اسی اصول پر ہے۔ اس سے پہلے افغانستان کی مکمل آزادی اسی اصول پر تھی۔ جنگ حبشہ کے معاملہ میں خاموشی اسی اصول کی فرع تھی۔ سپین اور چین و جاپان کی جنگ میں بظاہر غیر جانبداری اسی اصول پر مبنی ہے۔ پھر وزیرستان کے حق میں یہ اصول کیوں نہیں برتا جاتا کہ یورپ کی ہیبت جنگ کے خوف کے پیش نظر ان خاک نشینوں کو چھوڑ کر صرف اپنی حدود کی نگرانی کی جائے۔ بس کافی ہے۔ کیا فائدہ کہ ان پر حملہ کر کے مذہبی دیوانوں کو جہاد کا سبق یاد کرایا جائے جسکو عرصہ دراز سے مسلمان بھول چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ حکومت ان مذہبی دیوانوں کی چھیڑ چھاڑ کو بڑی اہمیت کی نگاہ سے

متفرقات

یاد رفتگاں مالیرکوٹلہ کے ایک صالح نوجوان میاں عبدالستار کے صدمہ سے ابھی طبیعت بحال نہ ہوئی تھی کہ دہلی سے یہ وحشت اثر خبر آئی کہ شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مہتمم اعلیٰ مدرسہ رحمانیہ جن کو ابوالطلباء کہنا چاہئے مرض ہیضہ سے (بحکم حدیث) شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی فیاضی کوئی مدرسہ رحمانیہ تک محدود نہ تھی بلکہ غرباء و مساکین کو بھی شامل تھی۔ اس لحاظ سے حضرت زینب کی طرح اُن کو ابوالمساکین بھی کہیں تو بجا ہے۔ حدیث اعمار امتی بین ستین و سبعین کے ماتحت ۶۵ سال کی عمر پاکر یکم جون کو انتقال کر گئے۔ مرحوم سے اختلاف رائے رکھنے والے بھی آپ کی فیاضی کے مداح ہیں۔ رب اخطاؤ نسیان فقلما یخلو منه الا نسان۔ اس صدمہ میں ہم کو یہ صدمہ شدید پہنچا جب ہم نے سنا کہ دہلی کی اہلحدیث جماعت مع اپنے امام کے مرحوم کے جنازے میں شریک نہیں ہوئی۔ حالانکہ مرحوم خود ان کے امام اول مولوی عبدالوہاب صاحب کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔ بے شک ایسا کرنا کل اعیان اہل حدیث دہلی کے خلاف تھا مگر انکی رواداری نے اس مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ حق تو یہ ہے کہ ایسی لایوبیت اہل حدیث جماعت سے جتنی بھی کم ہو سکے بہتر ہے۔ خدا ہم کو اسلامی مودت سے حصہ وافر عطا فرمائے

اللهم اغفر لحينا و ميتنا و ابدلهم دارا خيرا من دارهم و اهلا خيرا من اهلهم۔

ایضاً میری اہلیہ چھ ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئی۔ انا للہ! مرحومہ نیک خوش اخلاق، پابند صوم و صلوٰۃ تھی۔ (راقم عبدالحی از برڈپور ضلع بستی) ۴۴

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

خطرہ کا الارم ناظرین و معاونین کرام کی خدمت میں عرصہ سے اپیل کی جا رہی ہے کہ اخبار کی مقدار میں یوماً فیوماً بجائے ترقی کے تنزل واقع ہو رہا ہے۔ چونکہ اس کی زندگی خریداروں پر منحصر ہے۔ اس لئے ہر خریدار کم از کم سال بھر میں ایک ایک نیا خریدار بناتا رہے تاکہ اشاعت میں کمی نہ ہو۔ بہت کم حضرات نے اس طرف توجہ فرمائی ہے باقی اصحاب بھی متوجہ ہوں۔

پھر وی پی واپس اخبار کے وی پی بھیجتے وقت بہت احتیاط کی جاتی ہے کہ کسی ایسے صاحب کو وی پی نہ جائے جس سے واپسی کا خطرہ ہو۔ مگر پھر بھی کئی واپس آ ہی جاتے ہیں۔ جن کو مکرر اطلاع عرض دینے میں فی وی پی کم از کم ۴؍ دفتر کے خرچ ہوتے ہیں جس کی تلافی کا کوئی صیغہ دفتر میں نہیں۔

اسلئے تمام خریدار اصحاب کو نوٹ کر لینا چاہئے کہ اول تو وی پی بھیجنے کا موقع ہی نہ دیا کریں۔ جس کا واحد علاج یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ بصورت دیگر اگر وی پی بھیجا بھی جائے تو اسے وصول ضرور کر لینا چاہئے۔

یاد رہے کہ اگر روپیہ تیار نہ ہو تو وی پی کو ڈاک خانہ میں امانت رکھوا دیا کریں (جو ایک ہفتہ تک امانت رہ سکتا ہے)

مضامین آمدہ مولوی ابوصالح محمد عثمان۔ محمد یوسف۔ مولوی علی۔ مولوی عبدالکریم۔ شاکر صدیقی ۲ عدد۔ عبدالصبور۔ ابوالقاسم محمد خالد۔ محمد نصیرالدین۔ نسیم تمی۔ محمد جعفر سلیم ۲ عدد۔ مولوی محمد فضل اللہ۔ منشی محمد عبداللہ معمار۔ رابعہ راشدہ خاتون۔ مولوی محمد افضل۔

غیر مقبولہ قادیانی امت سے سوال۔ جذبات۔ نظم (کل سہولت) درس قرآن۔ عقیدت مندی۔ قومی خاکہ۔ معجون مرکب۔ ناگہانی مناظرہ۔ ترانہ اخوان مجد۔ ترانہ۔ معروضہ حال۔ بحضور سید البشر۔ معروضہ اہل حدیث۔

ابکار المنن و اعلام الرقن فی تنقید آثار السنن و تنویر العینین فی رفع الیدین کی خاکسار کو سخت ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو مجھے اطلاع بخشیں۔ (ابو محمد الحق متعلم جامع مسجد اہل حدیث مدرسہ محمدیہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان)

غنیۃ الطالبین کی ضرورت راقم کو غنیۃ الطالبین مع اردو ترجمہ کی از حد ضرورت ہے۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ مجھے خرید دیں (محمد الدین ولد ابراہیم قیدی پانچسالہ سنٹرل جیل منٹگمری (پنجاب)

بریلویوں سے مناظرہ ۱۴-۳ مئی ۱۹۵۰ء کو ہمارے گاؤں میں جماعت اہل حدیث اور بریلویوں کے مابین فاتحہ (کھانا آگے رکھ کر کچھ پڑھنا) پر زبردست مناظرہ ہوا۔ جماعت اہل حدیث کی طرف سے مولوی ہدایت اللہ صاحب اور بریلویوں کی طرف سے مولوی یوسف صاحب سیالکوٹی مناظر تھے۔ مولوی ہدایت اللہ صاحب نے قرآن و حدیث سے اس مسئلہ پر خوب روشنی ڈالی کہ یہ بدعت ہے۔ احناف کے مسلم اماموں اور علماء کے فتوے پیش کئے۔ مگر مولوی یوسف یہی فرماتے رہے کہ ہدیۃ الحرمین میں لکھا ہے کہ جائز ہے اور کوئی حدیث اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش نہ کر سکے۔ اہل حدیث کے مناظر نے بڑے زور سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس فعل کا ثبوت کتب احادیث سے پیش کرو یا صحابہ کرام کا کوئی اثر دکھاؤ یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول و فعل ثابت کرو۔ لیکن مولوی یوسف سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور بہت مبہوت ہوئے۔ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی و شاہ ولی اللہ صاحب کے فتاووں سے صاف انکار کر دو کہ ہم نہیں مانتے۔ جماعت اہل حدیث کو بفضلہٖ نمایاں فتح ہوئی۔ سامعین مناظرہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ (عبدالعزیز از کوٹلی عصمت مل ضلع گورداسپور)

ترک مرزائیت میں اپنے بھائی اللہ دتا ز رگر کی تحریک سے قادیانی جماعت میں بمع اہل و عیال داخل ہو چکا تھا اور فہرست مریدین میں تمام گھر کے نام دے چکا تھا مگر بحمد اللہ اتفاق حسنہ سے موضع بھٹویہ متصل دینانگر رشتہ داروں کو ملنے کے واسطے گیا وہاں پر مولوی ابو محمد عبدالحمید صاحب کے وعظ و کلام نے اسقدر میرے دل پر اثر ڈالا کہ قدنی باطل پرستی کو چھوڑ کر مدنی حق پرستی یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے پر مجبور ہوا۔ اور بھائی اللہ دتہ کی لڑکی جو میرے لڑکے سے منسوب تھی اسکو بھی ترک کر کے اعلان کرتا ہوں کہ آیندہ کوئی شخص مجھے مرزائی خیال نہ فرماوے اور میرے حق میں دعائے استقامت فرماویں۔ آمین۔ (نظام الدین زرگر چک علی ۱۲ تحصیل گوجرہ)

دیکھتی ہے۔ خدا جانے کیوں!

ہماری رائے میں وزیرستان کی مہم حکومت کے لئے کسی طرح فائدہ بخش ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قریباً ۹۰ سال سے ہم بھی دیکھتے اور سنتے آئے ہیں کہ ان قبائل کی مغلوبیت کا اثر صرف اتنا ہوتا ہے کہ دو رفلیاں اور چار بھیڑیں نذرانہ پیش کر کے صلح کر لیتے ہیں اور بس۔ آج سے کئی سال پہلے آفریدیوں اور مہمندوں کے ساتھ حکومت ہند کی جنگ ہوئی تھی۔ جس کا نتیجہ وہی ہوا تھا جو ہونا تھا۔ آج کل یہ خاک نشین لوگ بزبان حال حکومت کو کہہ رہے ہیں ؎

ہم خاک نشینوں کو ستانا نہیں اچھا
ہل جائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

پنجاب میں وبائے ہیضہ کے متعلق صورت حال

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہیضہ مختتمہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۸ء کے دوران میں ہیضہ کی وارداتوں اور اس سے اموات کی مجموعی تعداد بحسب اطلاع علی الترتیب ۱۱۹۶ اور ۵۹۲ تھی۔ ہفتہ ماسبق میں اس کے بالمقابل ۸۷۵ وارداتیں اور ۴۴۴ اموات ہوئیں۔ موجودہ اعداد و شمار میں ۱۶۴ وارداتیں اور ۸۲ اموات شامل نہیں۔ جن کا ہفتہ مذکورہ کے دوران میں پتہ لگا اور جن کے متعلق پہلے اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ ہفتہ مذکورہ کے دوران میں نئے وبازدہ مقامات کی تعداد ۱۴۳ سے بڑھ کر ۱۷۷ تک پہنچ گئی۔ ہفتہ کے دوران میں اطلاع موصول ہوئی کہ کھادالی اور جنڈوالا ضلع فیروزپور میں یکایک وبا پھوٹ پڑی۔ جس سے ۷۵ وارداتیں اور ۳۵ موتیں واقع ہوئیں نیز گوسیا اور فتح پور چنڈیلا ضلع گڑگاؤں میں ۵۸ وارداتیں اور ۲۲ اموات اور کیتھل، پہووا، گمراسی اور پانی پت ضلع کرنال میں ۱۴۰ وارداتیں اور ۷۶ اموات واقع ہوئیں۔

بروئے اطلاعات اضلاع انبالہ۔ کرنال۔ گڑگاؤں اور فیروزپور میں سب سے زیادہ اشخاص اس مرض میں گرفتار ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ضلع انبالہ میں ان لوگوں کے منتشر ہو جانے سے بیماری پھیل گئی۔ جو حال میں ریاست پٹیالہ میں میلہ چھنود دیکھنے گئے تھے۔ اور کرنال میں زیادہ تر ان براتیوں کے ذریعہ بیماری پھیلی جو جیند اور پٹیالہ کے وبازدہ علاقوں میں سے واپس آئے تھے۔ اس لئے یہ امر صریح ہے کہ میلوں اور جلسوں نیز براتوں کے ذریعہ وبائے ہیضہ کو پھیلنے میں بڑی بھاری مدد ملتی ہے۔ لہٰذا عوام کو اس معاملہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ وبا کو متعدی نوعیت اختیار کرنے اور مزید اتلاف جان کو روکنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ محکمہ صحت عامہ کے ساتھ پوری طرح شرکت عمل سے کام لیں اندریں حالات یہ امر نہایت قرین مصلحت ہے کہ یا تو شادیوں اور ان کے متعلقہ رسوم کو کسی بہتر وقت کے لئے ملتوی کر دیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان رسوم میں شریک ہونے والے اصحاب کی تعداد بہت ہی کم کر دی جائے۔ ان کی تعداد مقامی میڈیکل افسر صحت کے مشورہ سے مقرر کی جا سکتی ہے۔ اور جو لوگ ان رسوم میں شامل ہوں ان کو لازمی طور پر ٹیکہ لگوا لینا چاہئے اور پھر شامل کی اجازت ملنی چاہئے۔

صوبہ بھر میں وبازدہ علاقوں میں عملہ صحت عامہ میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے اور وہ صورت حال سے عہدہ برا ہونے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ تازہ ترین کوائف مظہر ہیں کہ اس وقت تک ۲ لاکھ اشخاص کو ہیضہ سے محفوظ رکھنے کا ٹیکہ لگا دیا گیا ہے۔

(لاہور یکم جون ۱۹۳۸ء)

چین کی لڑائی نے جاپان کو تباہ کر دیا

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) ایک امریکن سیاح جاپان کا جو دوسری بار دورہ کرنے کے بعد جب شنگھائی واپس آیا تو نمایندہ رائٹر نے اس سے انٹرویو کے دوران میں یہ دریافت کیا کہ وہ کیا تاثرات لے کر آیا ہے؟

امریکن موصوف نے کہا کہ شروع میں جب کہ جاپان نے چین کے خلاف غیر علانیہ طور پر جنگ شروع کی ہوئی تھی جاپان کے رویہ میں جو زور و شور پایا جاتا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ گذشتہ اکتوبر میں جبکہ جنگ شروع ہی ہوئی تھی جاپان میں ہر شخص کی زبان سے یہی سنائی پڑتا تھا کہ چند ہی ماہ کے اندر جاپان کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائیگی اس وقت ہر جگہ جھنڈے ہی جھنڈے لہراتے ہوئے نظر آتے تھے اور جب سپاہی جنگ پر جاتے تھے تو ان کو الوداع کہنے کے لئے لوگ بڑی تعداد میں ریلوے اسٹیشنوں پر جمع ہوتے تھے۔ سڑکوں اور گلیوں میں بینڈ باجہ بھی بجتا تھا۔ لیکن اب نہ فوجی باجہ سنائی پڑتا ہے نہ جنگ پر جانے والے سپاہیوں کو الوداع کہنے کے لئے کوئی ریلوے اسٹیشنوں پر نظر آتا ہے بلکہ اب وہی لوگ پژمردہ اور بے حس و حرکت نظر آتے ہیں۔ اب جھنڈے بھی لہراتے ہوئے نظر نہیں آتے اب اخبارات میں لڑائی کی کوئی خبر ہی نہیں ہوتی اور اگر کوئی ہوتی بھی ہے تو اُسے چھاپا اس بُرے طریق سے جاتا ہے کہ وہ پڑھنے میں ہی نہیں آتی اس لئے عام طور پر لوگ اپنے غیر ملکی دوستوں سے چین کی لڑائی اور سیاسیات کا حال دریافت کیا کرتے ہیں۔ اب تجارت پیشہ لوگ جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کہ برآمدی تجارت کرتے ہیں اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ ان کا کاروبار چوپٹ ہو گیا ہے اور وہ اپنے پرانے معاہدوں کو بھی پورا کرنے سے معذور ہیں۔ کیونکہ صرف سامان جنگ کے تیار کئے جانے کی وجہ سے جاپان کی صنعتی زندگی بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اجناس اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں ۴۰ فیصدی یا اس سے بھی زائد کا اضافہ ہو جانے کی وجہ سے لوگوں کو روزانہ زندگی کا بار اٹھانے میں مشکل پیش آ رہی ہے اب ریل گاڑیاں اور بسیں بھی خالی نظر آتی ہیں۔ اگرچہ بڑے بڑے گودام کھلے تو روزانہ ہیں لیکن ان کی فروخت ۱۰ یا ۱۵ پونڈ روزانہ سے زیادہ کی نہیں ہوتی اب جاپان میں سیاح بھی نظر نہیں آتے اور ہوٹلیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ پٹرول اور تیل کا لڑائی کے اغراض میں استعمال ہونے کی وجہ سے ملنا اب محال ہو گیا ہے اور اب سائیکل ہی باربرداری کا ہمہ گیر ذریعہ بن گئی ہے۔ سنسر کا یہ حال ہے کہ اسے روز بروز سخت تر بنایا جا رہا ہے حتیٰ کہ اب ان رسالوں کو بھی ضبط کر لیا جاتا ہے جو کہ سابق سپاہیوں کی انجمنوں کے زیر اہتمام شائع ہوتے ہیں ان کی ضبطی کی وجہ

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تعلیم القرآن اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ر

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ فی نسخہ ۲ر۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۸ روپے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان ہے۔ قیمت ۱ر

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان ہے۔ قیمت ۳ر

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اسکے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

دلیل القرآن بجواب صلوٰۃ القرآن مصنفہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ ۱ر

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے

(۶۳۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۳

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـه
رؤسا وجاگیرداران سے ، ـے
عام خریداران سے ، ، صه
، ، ، ششماہی عـ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰۔ شلنگ
فی پرچہ - - - - ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۷۔ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

پیغامِ عمل

(از قلم جناب محمد جعفر صاحب سلیم پرتابگڈھی تلمیذ جناب زیبا ناردی)

اتحادِ باہمی میں شان وہ پیدا کریں
غیر کو ہم رشک کرتے ہر طرف دیکھا کریں

سنت و توحید کا ہم اس قدر چرچا کریں
شرک و بدعت کو جہاں پائیں وہیں رسوا کریں

خودسروں کے سر جھکیں خود ہی ہمارے سامنے
اس خراباتِ جہاں میں وہ اثر پیدا کریں

نسخۂ توحید سے ہم کام لیں اکسیر کا
دہر میں اک اک مریضِ کفر کو اچھا کریں

کاش بن جائیں سراپا پیکرِ علم و عمل
زندگی میں زندگی کی شان ہم پیدا کریں

ہر طرح تقریر کا پہلو ہو پیغامِ عمل
راز جو پوشیدہ ہے اب تک اُسے افشا کریں

قوم والو پاسداری چاہیئے ہر قول کی
جو کریں وعدہ کسی سے تو اسے ایفا کریں

اے خدا تو پھر وہی ہمت وہی ایمان دے
پھر ذرا ہم کفر کی دنیا تہ و بالا کریں

اک اشارے میں جو ڈھا دیتے تھے کفرستان کو
قوم کی مائیں وہی اولاد پھر پیدا کریں

حضرتِ زیبا کے ہیں شاگرد جب ہم اے سلیم
جاذبیت کیوں نہ پھر اشعار میں پیدا کریں

مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی سینکڑہ ۱۲ر - فی عدد ۱ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد - اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ - عیسائی - بہائی - مرزائی - شیعہ - نیچری - دہریہ - سکھ - منکرین نبوت - بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز - قیمت ۱۲ر کاغذ - کتابت - طباعت عمدہ - سائز ۲۰×۳۰/۳۲

نوٹ :- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر - قیمت ۶ر

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین انفرادی مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا - قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیگر فرقہ [illegible] ذکر کئے دوسرے حصہ میں مقلدین اور [illegible] کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے [illegible] اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی [illegible] دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ آخر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

[illegible] مسائل پر عالمانہ [illegible] کرکے ثابت کیا گیا ہے [illegible] یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض [illegible] علماء احناف ا[illegible] مسنون ہونے کے قائل ہیں کاغذ - کتابت - طباعت عمدہ قیمت ۲ر

علم الفقہ اسمیں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن اور حدیث ہے۔ قیمت ۲ر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۳۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد بڈھا ذات گوجر سکنہ باقر پور تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۱ 6/38 مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر 5/8 29)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکر گڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۸۸

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عبد اللہ ولد نظام الدین ذات تیلی سکنہ جھنڈے چک تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۳ 6/38 مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر 5/8 29)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکر گڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۳۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد فقر ذات ترکھان سکنہ لالیاں تحصیل شکر گڑھ [illegible] ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی [illegible] 6/38 ۲۱ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ [illegible] اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر 5/8 29) (دستخط چیئرمین [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۸- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

مولودیوں کی ناکام کوشش

مجھے طالب علمی کے زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ مدرسہ دیوبند کے درس حدیث میں ایک حدیث آئی جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک بستر اپنا ایک اپنی بیوی کا اور ایک زائد رکھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کے کام آئے۔ ایک پشاوری طالب علم جو مجلس مولود کا بڑا شائق تھا کہنے لگا کہ مولانا! مجلس مولود کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے کیونکہ یہ بسترہ مجلس مولود ہی میں بچھانے کے واسطے ہے۔ مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی لیاقت کے مطابق اس کو خوب تفہیم وتنبیہ فرمائی جس میں سے ایک فقرہ یہ تھا کہ "او کم بخت! تجھے ہر بات میں مولود ہی سوجھتا ہے" ہم نے سمجھا تھا کہ اس دماغ کا آدمی صرف ایک ہی ہوگا۔ مگر واقعات نے بتادیا کہ آج کل بھی ایسے لوگ ہیں جو مولود کی ریتلی دیوار کی پشتیبانی کر رہے ہیں۔

رسالہ شمع توحید ؁ پر مولوی یوسف صاحب فیض آبادی کی ایک چٹھی درج ہوئی ہے۔ جس میں موصوف نے اپنی ذاتی رائے سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس دن (تاریخ) مولانا زخمی ہوئے یعنی ۲۹ شعبان کو ہمیشہ کے لئے یوم تبلیغ بنایا جائے اور اس دن سب اہل حدیث سب کام چھوڑ کر مذہب اہل حدیث کی طرف اغیار کو کھلے کھلے لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں۔

ناظرین! اس تحریر کو دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک شخص کی ذاتی رائے بصورت تجویز ہے جس کی نہ ابھی تائید ہوئی نہ اس کا فیصلہ ہوا نہ اس پر عمل درآمد ہوا۔ مگر اہل مولود کی طرف سے اس پر اعتراضوں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی کہ لو جی! مولود سے تو منع کریں مگر اپنی یادگار (تعیین تاریخ) منائیں۔ این چہ بوالعجبی است :

پہلے تو ہم زبانی لسانی یہ اعتراض سنتے رہے آخر کار رسمی حنفی اخبار "الفقیہ" میں بھی یہی اعتراض دیکھنے میں آیا تو ہم نے سمجھا کہ جس طالب علم نے مدرسہ دیوبند میں ایک زائد بستر سے مولود کا ثبوت دیا تھا اس کی نوع ابھی دنیا میں باقی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اتنا تو جانتے ہیں کہ اس تجویز پر اعتراض کرنا قبل از وقت ہے کیونکہ جماعت اہل حدیث نے ابھی اسکو پاس نہیں کیا بلکہ کسی نے اس کی تائید بھی نہیں کی پھر یہ لوگ کیوں اتنی جلدی سٹ پٹا گئے۔

اس کی وجہ عبارت منقولہ ہی سے معلوم ہوتی ہے کہ مولوی محمد یوسف کی تجویز تبلیغ توحید وسنت کے متعلق ہے۔ مضروب یا مجروح (زخمی مولانا) کی پیدائش یا فضائل ومناقب سے اس کو تعلق نہیں۔ مگر چونکہ توحید وسنت کی تبلیغ ان لوگوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اس لئے انہوں نے قبل از مرگ واویلا کرنا شروع کردیا۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان حیلے حوالوں سے مولود کی کچی دیوار ہرگز ٹھیر نہیں سکتی۔ کیونکہ یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ مجلس مولود میں توحید وسنت کی اشاعت نہیں ہوتی۔ پھر وہاں ہوتا کیا ہے یہی نا جس کا نمونہ ذیل کے ایک دو شعروں میں ملتا ہے۔ پہلے روایات ضعیفہ بلکہ موضوعہ میں آنحضرت کی پیدائش کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر سب سے مقدس شعر جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا ہے وہ مدینہ میں مصطفٰے ہوکر

اس کے بعد حاضرین کو کہا جاتا ہے ؎

اٹھو مومنو! بہر تعظیم سب
تولد ہوئے آج شاہ عرب

پھر اس حکم کی دلیل بیان کی جاتی ہے۔ گویا حاضرین کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ کیوں اٹھ کر قیام نہیں کرتے حالانکہ ؎

ندا از حاملان عرش آمد
کہ برخیز از پئے تعظیم احمد

یہ ہے نمونہ مجلس مولود مروج کا۔ مولوی محمد یوسف صاحب کی تجویز میں اور اس میں مشرق ومغرب کا فرق ہے۔ باوجود اس کے ہم کہتے ہیں کہ مولودیو! ذرا صبر کرو اور جلدی نہ کرو۔ یہ تجویز یوسفی پاس ہوکر عمل میں آجائے تو پھر اعتراض کرنا۔ ابھی سے تصور کو تصدیق نہ بناؤ۔ کیا تم میں کوئی اتنی منطق بھی نہیں جانتا کہ محض تصور سے تصدیق نہیں بنا کرتی۔

اس موقع پر ہم ایک حنفی رسالہ "الفرقان" بریلی سے ایک مضمون نقل کرتے ہیں جو درج ذیل ہے :-

"مولود کی انتہائی ترقی

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

چونکہ بدعت ایک بے اصل چیز ہوتی ہے اور اُسکے واسطے کوئی مرکز نہیں ہوتا اس لئے اس میں یکسانیت کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر زمانے ہر موسم اور ہر ملک کے لحاظ سے اس کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً صرف عشوہ مرم

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۳-جون ۱۹۳۸ء

—— امرتسر میں سب سے پہلی بارش ۶ جون بروز منگل ہوئی۔ اس کے علاوہ اس ہفتہ دو تین معمولی سی بارشیں اور بھی ہوئیں۔ موسم کسی قدر خوشگوار ہو گیا ہے۔

—— امرتسر شہر میں ۴ جون سے ۱۰ جون تک ۱۳۱ بچے پیدا ہوئے اور ۱۹۷ اموات واقع ہوئیں جن میں ایک موت ہیضہ سے ہوئی۔

—— پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۳۰ جون کو شملہ میں شروع ہو کر ۸ جولائی تک رہے گا۔ گورنر پنجاب ۳۰ جون کو تقریر کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے کانگرسی ممبر اس تقریر کا بائیکاٹ کریں گے۔

—— ۷ جون کو اپ پنجاب میل ٹرین اسنسول کے قریب پٹڑی سے اتر گئی۔ انجن اور اس کے ساتھ کے پانچ ڈبے پٹڑی سے اتر کر زمین میں دھنس گئے۔ ڈرائیور اور ریل سارجنٹ ہلاک اور چند مسافر زخمی ہوئے۔

—— لائل پور میں بم پھٹ جانے سے تین نوجوان زخمی ہوئے۔

—— رعیہ ضلع امرتسر کے زمینداروں نے نہر کے موگے چھوٹے کر دینے کی وجہ سے نہر سے پانی لینا بند کر دیا ہے۔

—— بریلی کی اطلاع ہے کہ ایک متمول تاجر سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہا تھا کہ ایک سٹیشن پر ایک اور آدمی اس ڈبے میں سوار ہو گیا۔ تاجر کے غسل خانہ میں جانے سے دوسرا شخص اٹاچی کیس جس میں ستر ہزار روپیہ کے نوٹ تھے لے کر فرار ہو گیا۔

—— معاصر خادم کعبہ رقمطراز ہے کہ ۱۳ ماہ ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں خوب بارش ہوئی۔

—— موٹر کمپنی نے مکہ معظمہ میں ٹیکسی سروس کا سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ ہر شخص مناسب کرایہ پر اعلیٰ درجہ کی موٹر کار حاصل کر سکتا ہے۔

—— موسم گرما کی وجہ سے طائف میں غیر معمولی رونق ہو گئی ہے سرکاری افسر و رؤسا وہاں پہنچ گئے ہیں۔

—— جلالت الملک کے حکم سے قبہ خلیفہ صغیر

میں نئے وائرلیس سٹیشن کھول دیئے گئے ہیں۔

—— سعودی ایر فورس کے ایک دستہ نے جدہ سے ینبوع تک مشق پرواز کی۔

—— روم ۷ جون۔ شاہ امان اللہ خان کی صاحبزادی کی شادی سول میرج ایکٹ کے ماتحت شہزادہ احمد علی خان آف افغانستان سے ہوئی۔

—— ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں سے جعلی سکے بنانے کی مشین برآمد ہوئی ہے جو ایک ہزار روپیہ روزانہ بناتی تھی۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۲ ہندو زرگر اور پانچ مسلمان لوہار گرفتار کئے ہیں۔

قطعہ تاریخ

وفات حسرت آیات شیخ عطاء الرحمن صاحب مرحوم و مغفور مہتمم دار الحدیث رحمانیہ دہلی

(از جناب بصیر صاحب ٹونکی)

عطا را عطا باغ فردوس کرد

۱۹۳۸ء

چوں شنیدم خبر فوت عطاء الرحمٰن
جانم افسرد و دلم مُرد ز رنج و آلام

کوچ فرمودہ سوئے ملک بقا زیں عالم
نزد رب یافتہ مرحوم بفردوس مقام

فکر تاریخ مرا بود کہ ہاتف فرمود
ہر دو سن ہجری و انگریزی ز روئے الہام

شد ز دنیا بارم شیخ عطاء الرحمٰن
۱۹۳۸ء

جاودان باد براں رحمت رحمان مدام
۱۳۵۷ھ

—— حکومت صوبہ سرحد نے ایک لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے۔

—— برطانیہ اور اٹلی کے مابین حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے حکومت برطانیہ حکومت اٹلی کو فوجی طاقت مضبوط بنانے کے لئے ۱۵ لاکھ پونڈ دے گی۔

—— ایک ہندوستانی تریک عمر گھوڑی چھپ چھپ کر

روزہ بلاد انگلستان کو عبور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

—— سائنس کے ایک ماہر کا بیان ہے کہ سال بھر میں ہر آدمی اوسطاً چالیس لاکھ بار آنکھ کھولتا اور بند کرتا ہے۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی مساعی

انجمن اہل حدیث پٹیالہ کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں پہنچا۔ چونکہ وہاں فرقہ غالیہ مشرکانہ عقائد کا پروپیگنڈا کر رہا تھا۔ اس لئے ۲ جون سے ۵ جون تک پٹیالہ میں مسئلہ توحید کو قرآن مجید و اسوہ رسول علیہ السلام کی روشنی میں متعدد تقریروں میں بیان کیا۔ الحمد للہ کہ سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ ۱۱ جون کو خاکسار موضع بھینی سدھواں ضلع امرتسر کے تبلیغی جلسہ پر پہنچا۔ توحید و سنت کی تائید اور رسوم بدعیہ کی تردید پر دو تقریریں کر کے ۱۲ جون کو نوشہرہ مجا سنگھ ضلع گورداسپور گیا۔ منشی عبد اللہ صاحب و مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی بھی پہنچ گئے۔ تردید مرزائیت و اتباع سنت پر پُر زور تقریریں ہوئیں۔

حضرت مولانا ابو الوفا مدظلہ | بھی ۱۲ جون کو صبح بھینی سدھواں کے احباب کے شدید تقاضا و اصرار پر تشریف لے گئے۔ ایک گھنٹہ ذکر اللہ پر تصوف کے رنگ میں مؤثر تقریر فرمائی۔

مولوی نور الٰہی گرجاکھی | نے بھی ۱۲ جون کو جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر میں توحید و سنت پر تقریر کی۔

حضرت مولانا سیالکوٹی | صدر جمعیۃ تبلیغ بھی افغانیہ گکھڑ سے ہوتے ہوئے ۱۲ جون کو امرتسر رونق افروز ہوئے۔ رات امرتسر میں بسر کی۔ صبح حسب معمول درس بھی فرمایا۔ ۱۳ جون کو سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

فلسفہ ارکان اسلام مفت | صرف جوابی کارڈ بھیجکر خاکسار سے مفت حاصل کریں۔

خاکسار: محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

رحمانی تحفہ | مرزا صاحب قادیانی کے شہید عام "تمام کتب" پر تبصرہ کر کے اس کی تحدید کی ہے۔ کتاب "تمام کتب مرزا" سے مرزا صاحب کی طبع زاد [illegible] سے آپ [illegible]

[illegible]

مشہور احمد آباد کا ایک محلہ ہے۔ اس کا مصرعہ طرح اس لئے بلند ہے کہ وہاں بادشاہ لامکان یعنی اللہ میاں (بشکل محمود میاں) پیدا ہوئے ہیں۔ تیسرے شعر میں ان کو حاضر و ناظر مانا گیا ہے۔ فرمائیے شرک کی کونسی منزل باقی رہی۔ اور پیر شاہ صاحب "مولوی صاحب" ہیں۔

ملک حبیب اللہ رضوی کی ایک رباعی ہے ؎

آں ذات احد چو خواست ہستی بوجود
بالصورت معنے محمد بنمود
پس جسم گرفت بہر دید عالم
در شش جہت آمد آں محمد محمود

رباعی کا مطلب ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ جب اللہ میاں نے وجود میں آنا چاہا تو محمد کی صورت اختیار کی اور جب دنیا کو دیکھنا چاہا تو دنیا میں بشکل محمود ظاہر ہوا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی شکل میں پیدا ہونے سے پیشتر وہ "غیر موجود اور نیست" تھا اور محمود میاں کی شکل میں پیدا ہونے سے پیشتر "نابینا" تھا کہ کچھ نہ دیکھتا تھا۔ (نعوذ باللہ العظیم)

میرداد صاحب طرب کی غزل ملاحظہ ہو۔ آپ پیر صاحب کی مولود اس طرح پڑھتے ہیں ؎

جس کے باعث یہ زمین و آسماں پیدا ہوا
نور وہ پیدا ہوا جس سے جہاں پیدا ہوا
چشم حق بیں میں مکین لامکاں پیدا ہوا
بانشاں ہوکر نشاں بے نشاں پیدا ہوا
اول و آخر وہی ہے کون ہے تیرے سوا
جب نہاں تھا دل کے اندر اب عیاں پیدا ہوا
ہے رشید و خوب سے سارا ظہور کائنات
فخر محمود زماں برہاں میاں پیدا ہوا

رشید میاں۔ خوب میاں اور برہان میاں یہ سب کے سب محمود میاں کے متعلقین میں سے ہیں سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا کا ظہور (حتیٰ کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور بھی) انہیں سے ہوا ہے۔

کرم اللہ صاحب عاشق جو پیر صاحب کے خلیفہ ہیں۔ حق خلافت اس طرح ادا کرتے ہیں ؎

کنت کنزاً مخفیاً سے یہ بیاں پیدا ہوا
جسم میں محمود کے خود جان جاں پیدا ہوا
شان میں آیا ہے جنکے صاف لولاک لما
وہ شہنشاہ زمین و آسماں پیدا ہوا
کھل گئی مجھ پر حقیقت سے محمد کی یہ رمز
ذات سے محمود کے سارا جہاں پیدا ہوا
شش جہت کے آئینوں میں عکس ہر جس شخص کا
خود مکیں کی شکل میں وہ لامکاں پیدا ہوا
دیکھ لو محمود کی ہے خود محمد کی شبیہ
آج پھر احمد سوئے ہندوستاں پیدا ہوا
بن گیا واجب سے ممکن عشق میں جس کا وجود
وہ وجود بے نشاں خود بانشاں پیدا ہوا
سر باطن کی حقیقت پوچھئے اس پیر سے
یہ میاں محمود اچھا غیب داں پیدا ہوا

جناب سید ثروت علی صاحب وکیل درجہ اول فرماتے ہیں ؎

کوئی کعبہ میں ہوا کوئی مدینہ میں ہوا
شکر اے محمود تو پیرا پنا یہاں پیدا ہوا
تھی عجب حیرت کہ وہ ہے کون جس کے واسطے
یہ زمیں پیدا ہوئی یہ آسماں پیدا ہوا

یہ ان اشعار کا انتخاب ہے جو پیر صاحب کی مولود میں پڑھے جاتے ہیں۔ مسلمان بغور پڑھیں اور سوچیں کہ اب میلاد کی ترقی کے واسطے اور کونسا درجہ باقی رہا۔ اور وہ کونسا شرکیہ مضمون ہے جو ان شعروں میں ادا نہیں کیا گیا ہے اور نہ معلوم خدا کے کتنے بندے اس مولود تا مسعود کے ذریعہ بحر شرک میں غرقاب ہو چکے ہیں۔ لیکن اب بھی جو اس "مولود" سے اختلاف کرے اور اس کو بدعت و منکر کہے وہ مولودی مولویوں کے فتوے کے مطابق وہابی ہے، دشمن رسول ہے، اولیاء کرام سے بغض و عداوت رکھتا ہے، اور اس لئے گردن زدنی ہے۔ ؎

ابھی کیوں نہیں اٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے"

(الفرقان بریلی بابت صفر و ربیع الاول ۱۳۵۴ھ)

اہلحدیث | فاضل مضمون نگار مذکور نے جو ان مولودیوں کی گستاخیاں بحق رسالت پناہ نقل کی ہیں اس کی مثال ہیں ہم بھی امرتسر کی مجلس میلاد کے ہیڈ واعظ مولوی محمد یار ریاست بہاول پور کا ایک شعر سناتے ہیں جو اس نے کسی خاص غرض کے ماتحت پیر صدرالدین ملتانی کے حق میں لکھا ہے۔ جس کے الفاظ نقل کرتے ہوئے ہمارے بدن پر رعشہ طاری ہوتا ہے اور دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ایسی مجالس مولود میں کوئٹہ جیسا زلزلہ نہ آجائے۔ جی نہیں چاہتا کہ وہ شعر نقل کریں۔ مگر ان بے راہ غالیوں کا غلو بتانے کے لئے مجبوراً نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے ناظرین اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اور دل کو مضبوط کر کے واعظ مذکور کا شعر ذیل سنیں ؎

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتاں
بشکل صدرالدین خود رحمۃ للعالمیں آمد[1]

اف رے گستاخی! ہائے رے توہین رسالت!

؎ تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

یہ ہیں وہ لوگ جو مجالس مولود وعرس میں آستینیں چڑھا چڑھا کر اہل توحید کو گستاخ اور بے ادب کہا کرتے ہیں۔ جن کی اپنی حالت یہ ہے کسی خاص غرض کے لئے ایک معمولی آدمی کی شان میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ اس سے توہین رسالت بھی ہو جائے تو پرواہ نہیں۔ سچ ہے ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتادیں گے

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود پیر صدرالدین کی شکل میں مدینہ سے چل کر ملتان تشریف لے آئے۔

کی بدعات ہی کو لے لیجئے ایک بدعت ایک جگہ جاری ہے تو دوسری جگہ اس کا نام ونشان تک نہیں۔ تمام ہندوستان کو دیکھ جائیے ایک تعزیہ کی صورت کبھی دوسرے تعزیہ کی شکل سے نہ ملیگی۔ ٹھیک یہی حال بزم میلاد کا ہے۔ ہندوستان کے ہر صوبہ میں میلاد کا رنگ الگ ہی نظر آئیگا۔ شمالی ہند میں مجالس میلاد میں مطبوعہ کتابوں کی مقفیٰ عبارتیں اور مقررہ مضامین دیکھ کر یا زبانی یاد کئے ہوئے پڑھے جاتے ہیں اور اسی نثر کے مطابق نظمیں اور غزلیں پڑھی یا گائی جاتی ہیں حتیٰ کہ دعا تک کہ جس میں تضرع اور خشوع کی ضرورت ہے وہ بھی گا کر مانگی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ع

دعائیں لب پہ آئیں بھی تو آئیں ٹھمریاں ہو کر

صوبہ گجرات میں اس کی صورت شمالی ہندوستان سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں کہ عربی اور اردو کے قصیدے اور غزلیں بیاضوں میں لکھی ہوتی ہیں۔ وہی قصائد جو پشتہا پشت سے میلاد خوانوں کی ٹولیوں میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ آٹھ دس آدمی متفقہ آواز سے گاتے ہیں۔ حصہ نثر بالکل نہیں پڑھا جاتا۔ بمبئی میں جنازے کے آگے آگے ایرانی مولود پڑھنے والے اپنی مخصوص آواز اور مخصوص طرز میں مولود پڑھتے جاتے ہیں۔ لیکن شمالی ہندوستان میں جنازے کے ساتھ مولود پڑھنا کوئی جانتا تک نہیں غرض کہ ہر صوبہ کی میلاد بھی دوسرے صوبہ سے مختلف ہے بدعت جب ترقی کرتے کرتے شرک کی صورت اختیار کرلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنی انتہائی ترقی پر پہنچ گئی۔ میلاد کے متعلق مولانا عبدالشکور مرزاپوری نے تحریر فرمایا ہے کہ "نہ معلوم اور کیا کیا ترقی ہوگی۔ میرے خیال میں اس کی انتہائی ترقی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا ایرے غیروں کے نام سے مجلس میلاد منعقد ہو اور اس میں مشرکیہ مضامین کا بیان ہو اور یہ دونوں چیزیں پیدا ہو چکی ہیں آج کی نہیں بلکہ برسوں پہلے۔ اگرچہ ابھی عام نہیں ہوئی ہیں مگر یہی لیل و نہار ہیں تو عام بھی ہو جائیں گی۔ ناظرین کے سامنے ذرا گجرات کا جو ایک خاص واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ان دونوں صورتوں کا حامل ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ غالباً اب "بزم میلاد" اپنے ارتقا کی آخری منزل پر پہنچ گئی ہے۔ یہاں گجرات احمد آباد میں ایک بزرگ گزرے ہیں محمود میاں۔ جن کے حلقۂ ارادت میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو "علما" میں شمار کرتے ہیں اور وعظ گوئی اُن کا پیشہ ہے مثلاً مولوی احمد علی صاحب بڑودی وغیرہ۔ پیر صاحب موصوف کے مریدوں کی ایک خاص جماعت ہے اور وہ گجرات سے لے کر حیدرآباد دکن تک پھیلی ہوئی ہے پیر صاحب "آنجہانی" اور "مرحوم" ہو چکے ہیں اور اب مریدوں میں اُن کی میلاد کی محفل منعقد کی جاتی ہے اور یہ سلسلہ ۱۳۰۴ھ ہی سے شروع ہو گیا تھا کہ جب پیر صاحب "ایں جہانی اور مدظلہ العالی" تھے۔ اس مجلس میں جو مولودیانہ توحید سوز اشعار پڑھے جاتے ہیں وہ "گلدستۂ محمودی" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس کے دیباچہ میں لکھا ہے:

(بعد حمد وصلوٰۃ کے) قادر علی خاں مالک مطبع گلزار دکن خدمات شائقین میں عرض کرتا ہے کہ جناب حافظ منیر الدین چشتی المحمودی حیدرآبادی خلیفۂ حضرت قبلۂ عالم شیخ محمود میاں صاحب قبلہ چشتی گجراتی احمد آبادی ادام اللہ برکاتہم نے ایک مجلس بطرز جدید قرار دی ہے کہ ہر سال اپنے پیر روشن ضمیر کا جلسۂ جشن تولد تاریخ ۱۵ ماہ جمادی الاول کو منعقد فرماتے ہیں۔

یہ طریقہ عہد پر نشان نبی انس و جان میں اصحاب نے ادا کیا تھا۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی خوشی سال بسال ادا کرتے تھے۔ حافظ صاحب موصوف نے اس طریقہ سنت کو اپنے اوپر واجب کیا ہے اور دستور یہ مقرر ہے کہ اپنے پیر بھائیوں سے ایک ایک شے قسم ماکول سے منگا کر اپنے مکان پر تقریب دسترخوان ادا کرتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ جو شخص کوئی چیز لاتا ہے وہ شریک دسترخوان ہوتا ہے بعد اس کے اپنے گھر کو اپنا پورا حصہ لے جاتا ہے۔ اب نوبت یہ پہنچی ہے کہ مرید غیر مرید سب کے سب بہزار آرزو شریک ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ چنانچہ اب کے سال ایسا ہی ہوا کہ اکثر اعتقاد مند بھی شریک تھے۔ (انتہی بلفظہٖ)

سنہ
حمد ایزد را بود زیبا کہ از احسان او
جشن میلاد مبارک در جہاں آمد پدید
مصرع تاریخ از ہاتف شنیدم اے نفیس
مجلس میلاد محمود است امشب صبح عید
۱۳ ۵ ۴

اب ناظرین ذرا ان توحید سوز اشعار کو ملاحظہ فرمائیں۔ جو پیر صاحب کی شان میں پڑھے جاتے ہیں اور ان مدعیان توحید کی "توحید" پر ماتم کریں۔

ان کے کوئی مرید صاحب تراب علی نور ہیں وہ اپنے پیر صاحب کی ولادت اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

آج وہ شب ہے چراغ لامکاں پیدا ہوا
ہے خدا کی شان نور جلوہ داں پیدا ہوا
ذات ہے اس کی ہو اللہ اور احمد کی صفات
کثرت و توحید کا راز نہاں پیدا ہوا
ہو گیا اللہ کو منظور جب اپنا ظہور
تھا کہاں پہلے یہ بندہ اب کہاں پیدا ہوا
نقش پا اسکا جو ہے وہ سجدہ گاہ نور ہے
اور ہے گجرات کعبہ وہ جہاں پیدا ہوا

ملاحظہ فرمائیے ان شعروں میں محمود میاں صاحب کو چراغ لامکاں۔ نور جلوہ داں۔ ہو اللہ۔ کہا جا رہا ہے۔ کیا اب بھی شرک میں کچھ کسر باقی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی مولد کی ترقی کا کوئی زینہ باقی ہے۔ فرمائیے قادیانیوں اور ان میں کیا فرق ہے بلکہ انصاف یہ ہے کہ ان شیطان کے مسخروں نے مرزائی امت کو بھی مات دیدی کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی ہی مانتے ہیں اور یہ لوگ اپنے پیر کو خدا۔ وہ قادیان کو قبلہ کہتے ہیں اور انہوں نے سامنے گجرات کو کعبہ بنا رکھا ہے۔

مولوی غلام محمود صاحب محمودی حامد ترنم ریز ہیں ؎

خطۂ شہپور کیونکر ہو نہ نازاں طور پر
جس جگہ پر بادشاہ لامکاں پیدا ہوا
نور مطلق لاتعین آگیا امکان میں
بے نشاں جو تھا وہ با نام و نشاں پیدا ہوا
رابطہ سے وا ہوئی ہو جس کی چشم معرفت
جس جگہ دیکھو جہاں وہ ہے وہاں پیدا ہوا

حاصل تھا۔ اس لئے آپ نے قانون پڑھ کر مختار قانون (مختاری) کا امتحان دیا۔ جس میں آپ فیل ہو گئے۔

یہ واقعات بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب فطرۃً سیدھے سادھے نہ تھے۔ بلکہ بقول اہل پنجاب

شولاں جمدیاں دے منہ تکھے

جس کا مطلب اردو میں یوں سمجھئے کہ

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات

یہ واقعات ایسے نہیں ہیں کہ کسی کو معلوم نہ ہوں۔ ہماری کتاب "تاریخ مرزا" کے علاوہ اکثر واقعات کتاب "سیرت المہدی" مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب (پسر مرزا صاحب متوفی) میں بھی ملتے ہیں۔

ہم شروع میں بتا آئے ہیں کہ مرزا صاحب کے ساتھ علماء کو ان کی علمیت میں اختلاف نہ تھا بلکہ ان کے الہامی دعوے پر اعتراض تھا۔ یعنی علماء انکو الہام الٰہی کا مخاطب نہیں سمجھتے تھے اور مرزا صاحب بھی اس امر کی حقیقت پا گئے تھے کہ میرے ساتھ علماء کا اختلاف الہامی حیثیت میں حق بجانب ہے۔ اس لئے انہوں نے کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں بالتصریح لکھا کہ مجھے میری پیشین گوئیوں سے جانچو۔ (کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا) مدیر "پیغام صلح" کو بھی یہ تسلیم ہے کہ سچے مدعی کی پیشین گوئیاں یکے بعد دیگرے پوری ہوتی ہیں مگر جب غلط پیشین گوئیاں پیش کی جاتی ہیں تو امیر جماعت پیغامیہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ

ایک دو کا کیا ذکر اکثر کو دیکھنا چاہئے

(ریویو بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

یہاں پر وہ منطقی قانون بھول جاتے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مدعی کی جانب موجبہ کلیہ ہونا ضروری ہے۔ (کتاب حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا)

نوٹ | ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی کوئی متحدیانہ پیشگوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے مخاطبین (قادیانی اور لاہوری) مرزا صاحب کی متحدیانہ پیشگوئیوں کی فہرست ہمیں دے کر ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں بلکہ بزور درخواست کرتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام مقتول والی پیشگوئی بھی اس فہرست میں داخل کریں بلکہ اس کو پہلے لکھیں۔ پھر دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ناظرین کرام! | ان مرزائیوں کی جرأت کو دیکھئے کہ مرزا صاحب کی اپنی پیشگوئیوں کے علاوہ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ کتب سابقہ میں مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئیاں آئی ہیں۔ اخبار الفضل کے اس بارے میں یہ الفاظ ہیں

دیگر مذاہب کی کتابوں میں بھی اس آخری زمانے میں ایک مجدد یا نبی یا مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور علامتوں کے ساتھ وقت بھی یہی بتلایا گیا ہے۔ تورات میں اس کا وقت بارہ سو نوے ۱۲۹۰ سے تیرہ سو نوے ۱۳۹۰ بتلایا گیا ہے۔

(اخبار الفضل ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | ہم اس کے متعلق خود مرزا صاحب کا قول پیش کر کے فیصلہ بانصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں پس ہر وہ شخص جس کو خدا عالم الغیب پر ایمان ہے اور جو کسی مذہب کو نجات کا ذریعہ سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ ہمارا پیش کردہ بیان سنے اور حق کو قبول کرنے میں پس و پیش نہ کرے۔ مرزا صاحب کا ایک قول جو کتب سابقہ سے منقول دکھا کر لکھا ہے ہم نقل کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ھ لکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰)

اس کی مزید تشریح دوسرے مقام پر ملتی ہے۔ جہاں آپ نے کھول کر لکھا ہے :-

مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک کام کرے گا۔

(تحفہ گولڑویہ کلاں صفحہ ۱۱۶ حاشیہ)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ کتب سابقہ کی جو پیشگوئی اپنے حق میں چسپاں کی تھی وہ صحیح نہیں ثابت ہوئی کیونکہ مرزا صاحب کا انتقال ۱۳۲۶ھ میں ہوا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کی شریں ۹ سال قبل از وقت واپس چلی گئی غالباً اس دار نجاست (دنیا) میں رہنے سے آپ اکتا گئے ہونگے اور شوق وصال الٰہی میں آپ یہ بھی بھول گئے کہ میں دانیال کی پیشگوئی کی تردید کرنے کے علاوہ اپنے الہام کی بھی تکذیب کرتا ہوں۔ جو حقیقۃ الوحی کی منقولہ عبارت کے ساتھ یوں درج ہے :

مسیح موعود کا زمانہ دانیال ۱۳۳۵ھ لکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰)

یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب کو خود بھی الہام ہی ہوا تھا کہ آپ ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہیں گے مگر ۹ سال قبل ۱۳۲۶ھ میں تشریف لے گئے۔ جس پر ہمیں بافسوس یہ کہنے کا موقعہ ملا ؎

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

احمدی ممبرو! تم اپنی لفاظیوں کے ذریعہ کہاں تک اہل دنیا سے ایک بت کی پوجا کرا سکتے ہو۔

"پیغام صلح" مورخہ ۳۱ مئی میں مسیح موعود نمبر کا بقیہ ایک مضمون نکلا ہے۔ جسے دیکھ کر ہمیں اتنا صدمہ ہوا جتنا آپ لوگوں کو مرزا صاحب کے انتقال پر ہوا تھا کیونکہ سارا مضمون محض لفاظی سے بھرا ہوا، جھوٹ اور افترا سے پُر، بے معنی طوالت سے پُر۔

نوٹ | میرے مقدمہ حملہ قاتلانہ میں وکیل ملزم کی تقریر طول پر فضول تھی۔ جس کا جواب سرکاری وکیل نے چند منٹوں میں دیدیا۔

پیغام کے گجراتی نامہ نگار کے مضمون میں کئی ایک نمبر ہیں۔ ہر ایک نمبر دل آزاری سے پُر۔ خاصکر نمبر ۴ دل آزاری کے سوا کذب و افترا کا مجموعہ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

(نمبر ۴) (مرزا صاحب مجدد) مامور نے اندرونی اصلاح کے لئے یہ کہا کہ قرآن سب سے مقدم ہے۔ حدیث اس کے بعد۔ اقوال آئمہ حدیث کے دوسرے درجے پر ہیں۔ یہ آواز بھی کانوں کو ناگوار گزری۔ اسلام کے سب سے بڑے مولوی نے مامور سے اس بات پر مناظرہ کیا کہ حدیث قرآن پر مقدم ہے۔ یہ کوئی افسانہ نہیں نہ کوئی کہانی ہے۔ مباحثہ لکھا ہوا اب تک

قادیانی مشن

احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر

مرزا صاحب قادیانی اپنے آخری فیصلہ کی دعا کے مطابق جو ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے کی تھی کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مریگا- اس دعا کے مطابق آپ ۲۶- مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے- اس سال قادیانیوں اور لاہوریوں نے غیرمعمولی طور پر اپنے اخباروں کے مسیح موعود نمبر نکالے ہیں جن میں مرزا صاحب کی سوانح زندگی پبلک کو بہت اچھی شکل میں دکھائی ہے جو ان کا کام تھا کہ تصویر کا ایک ہی رُخ دکھائیں- انہوں نے اچھی طرح کر دیا- دوسرا رخ دکھانا "اہلحدیث" کا کام ہے جو آج کیا جاتا ہے- اگرچہ یہ فرض ہم نے اپنی کتاب "تاریخ مرزا" میں بڑی خوش اسلوبی سے ادا کر دیا ہے- لیکن اخباری حیثیت سے جو فرض ہم پر عاید ہوتا ہے وہ آج ادا کیا جاتا ہے-

پبلک کو یاد رکھنا چاہئے کہ مرزا صاحب کی دو حیثیتیں تھیں ایک اہل علم ہونے کی دوسری اہل الہام ہونے کی- مسلم پبلک کو جو مرزا صاحب سے شدید اختلاف تھا وہ ان کے اہل علم ہونے کی حیثیت سے نہ تھا- کیونکہ مرزا صاحب بہت بڑے علم کے مدعی نہ تھے بلکہ ایک معمولی استعداد کے اہل قلم تھے- چنانچہ آپ نے جو اپنا نصاب تعلیمی بتایا ہے وہ یونیورسٹی کی عربی تعلیم کی پہلی جماعت کے قریب ہے- (ملاحظہ ہو کتاب آئینہ اسلام صفحہ ۵۴۴ د) اس علمی قلت کی وجہ سے حکیم نورالدین سے آپ نے پوچھا تھا کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کیا نسبت ہوتی ہے جو ادنیٰ طالب علم بھی جانتے ہیں-

بحیثیت علم کلام آپ کی تصنیفات کو جانچا جائے تو سر سید احمد کا قول بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ

تصانیف مرزا ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں- (خط سید مندرجہ آئینہ اسلام- مصنفہ مرزا صفحہ ۲۲۳)

ہم حیران ہیں کہ سر سید مرحوم نے کس ایجاز اور اختصار سے تصانیف مرزا پر اظہار رائے فرمایا جو بالکل صحیح ہے جماعت لاہوریہ کے امیر نے مرزا صاحب کی کتابوں میں سے "براہین احمدیہ" پر بڑا فخر کیا ہے- کاش وہ ہماری کتاب "علم کلام مرزا" مطالعہ کر کے اظہار رائے کرتے- ہم نے "براہین احمدیہ" کو بحیثیت علم کلام کے جانچا تو ہمارے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکلا ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

مرزا صاحب کے الہامات کو براہین سے الگ کر دیا جائے (جو خود محل بحث ہیں) تو باقی مضمون سوائے لفاظی اور طول کلامی کے کچھ نہیں ملتا- ہم نے رسالہ "علم کلام مرزا" میں مفصل بتا دیا ہے کہ براہین احمدیہ میں جن تین سو دلائل پیش کرنے کا دعویٰ کیا تھا انمیں سے ایک بھی نہیں لکھی- مرزا صاحب کے کوئی مرید ہمارے اس بیان کو تلخ سمجھیں تو مہربانی کر کے براہین احمدیہ کے صفحات کا حوالہ دیں کہ فلاں دلیل فلاں صفحہ سے شروع ہو کر فلاں صفحہ پر ختم ہوئی ہے- تاکہ ہم بھی اس گوہر بے بہا کو پا سکیں- بغیر اس کے ہم اس راست گوئی پر مجبور ہیں کہ مرزا صاحب کا تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ اس عربی مصرعہ کا مصداق ہے- ع

ما مواعیدھا الا الاباطیل

براہین احمدیہ کے بعد مرزا صاحب کی جملہ تصنیفات ان کے دعویٰ (مسیحیت) سے وابستہ ہوگئیں- جو کتاب بھی دیکھو اس کا خلاصہ یہی ہوتا ہے :-

چونکہ مسیح فوت ہوگیا اس کی جگہ میں آگیا-

یہ استدلال مسلمانوں کے مقابلے میں ہے- کفار کے سامنے آپ کا علم کلام یوں گویا ہوتا ہے کہ:-

اسلام ایسا کامل مذہب ہے کہ مجھ جیسے کامل انسان پیدا کر دیتا ہے :

بنظر غور دیکھا جائے تو ان دونوں دلیلوں میں منطقی اصطلاح میں آپ کی ذات ہی شکل اول کا صغریٰ ہے- اس لحاظ سے سارا مدار آپ کے علم کلام کا آپ کی ذات شریف پر ہے- اس لئے ضروری ہے کہ پہلے شکل اول کے اس صغریٰ کو جانچا جائے (اس کے متعلق جانچ آگے آتی ہے)

لاہوری جماعت کے امیر صاحب مرزا صاحب کے حق میں یہ بڑا کمال سمجھتے ہیں کہ وہ ایک گاؤں کے رہنے والے تھے- پھر اتنے دور اندیش اور اتنی سمجھ کے مالک بغیر تعلیم اور توفیق الٰہی کے کیوں کر گئے؟ امیر صاحب اگر مرزا صاحب کی سوانحعمری کو نہ چھپاتے تو ان کو یہ حیرت نہ ہوتی- ہم اصل واقعات پیش کر کے ان کی حیرت کو رفع کرتے ہیں-

سنئے! مرزا صاحب طبیعت کے ذکی تھے- اسی لئے خاندان کے مقدمات متعلقہ زمینداری وغیرہ کی پیروی وہی کیا کرتے تھے- ان کو اس کام میں یہاں تک انہماک تھا کہ شرع اور رواج کے تصادم کے وقت حسب ضرورت وہ شرع کو چھوڑ کر رواج کی جانب اختیار کر لیتے تھے چنانچہ ۱۸۸۱ء میں ایک ایسے مقدمہ کی پیروی کی جسمیں برادری کی ایک پارٹی شرعی تقسیم کی حامی تھی دوسری رواج کی- مرزا صاحب اس پارٹی کی طرف سے پیروکار تھے جو شریعت کے خلاف رواج کی پابند تھی- اتفاق حسنہ سے اس مقدمہ کی اپیل ڈویژنل کورٹ امرتسر میں آئی- جس کے فیصلے میں جج صاحب نے لکھا کہ مرزا غلام احمد نے رواج کا ثبوت نہیں دیا؛ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب طبعی طور پر ذہین تھے- کیونکہ ایسے مقدمات کی پیروی کرنے والے سیدھے سادے نہیں ہوتے اسی لئے مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی ملازمت اختیار کی- مگر چونکہ مقدمات میں کچھ ملکہ تھا

دین اپنا تماشہ اور کھیل اور فریب دیا اون (نافرمانوں) کو زندگانی دنیا نے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیگا:-

فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ (اعراف)

(ترجمہ) پس آج بھول جاویں گے ہم اون (کافروں) کو (نافرمانوں) کو جیسا بھول گئے وہ ملاقات دن اپنے کے جو یہ ہے (قیامت) اور جیسا تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے۔

نیز دوزخ کے خازن (جبلر) بھی دوزخیوں سے پوچھینگے کہ کونسی بدبختی تم کو اس مقام عذاب میں لے آئی وہ کونسے کردار تھے جو تم کو دوزخ میں لائے وہ کونسی نافرمانی تھی جس کے باعث تم دردناک عذاب میں گرفتار اور مبتلا ہوگئے۔

يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ (مدثر)

(ترجمہ) پوچھتے ہونگے (فرشتے) گناہگاروں سے (دوزخیوں سے) کیا چیز لے گئی تم کو (اے دوزخیو) بیچ دوزخ کے۔

دوزخی جواب دینگے فرشتوں کو کہ ہم یہ کام نہ کرتے تھے جس کے باعث ہم کو جیلخانہ دوزخ میں بھیجدیا گیا۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ (مدثر)

(ترجمہ) کہیں گے (دوزخی) نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں سے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنے والوں کے اور تھے جھٹلاتے دن جزا (قیامت) کو یہاں تلک کہ آئی ہم کو موت۔

ف :- یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرتے سب کے ساتھ مل کر۔ نتیجہ ان باتوں کا یہ ہوگا:-

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ ترجمہ- پس نہ فائدہ دیگی اون (دوزخیوں) کو سفارش سفارش کرنیوالوں کی

ف :- کافر، مشرک، بے دین کے حق میں کوئی سفارش نہ کریگا۔ اگر کریگا تو قبول نہ ہوگی۔

(دوزخی قیدی یا بندی والوں کی مدت قید یعنی کتنے سال رہیں گے)۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ (ہود)

(ترجمہ) پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے۔ پس بیچ آگ کے ہیں واسطے اُن کے بیچ اوس (دوزخ) کے چلانا ہے آواز باریک سے اور موٹی سے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوس (دوزخ) کے جب تلک کہ رہیں آسمان اور زمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا (اے نبی) تحقیق پروردگار تیرا (اے نبی) کر ڈالنے والا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔

ف :- دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ رہیں گے آگ میں جتنی دیر رہ چکے ہیں آسمان وزمین دنیا میں۔ مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اسی کو معلوم ہے۔ دوسرے یہ کہ رہیں گے آگ میں جب تک رہے آسمان وزمین اوس جہان کا یعنی ہمیشہ۔ مگر جو چاہے رب تو موقوف کردے لیکن چاہ چکا کہ موقوف نہ ہو۔ اس کہنے میں فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رکھنے میں اور بندے کے ہمیشہ رہنے میں۔ پرساتھ یہ بات لگی ہے کہ اللہ چاہے تو فنا کردے۔

دوزخیوں کی خاطر تواضع جس پانی سے کی جائیگی اس کی شان یہ ہے:-

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۝ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ۝ بِئْسَ الشَّرَابُ ۝ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (الکہف)

(ترجمہ) تحقیق تیار کر رکھا ہے ہم (اللہ) نے واسطے ظالموں کے آگ کو کہ گھیر رکھا ہے اون کو پردوں اوس کے نے اور اگر فریاد کریں۔ فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھ پانی کے مانند تانبے گلے ہوئے کے کہ بھون ڈالتا ہے مونہوں کو بُرا پینا ہے۔ اور بُری ہے وہ آگ فائدہ اوٹھانے میں۔

دوزخیوں کو عذاب دوزخ کا اوپر سے ڈھانک لیگا۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (عنکبوت)

(ترجمہ) اوس دن (قیامت) کو ڈھانک لیگا اون (نافرمانوں) کو عذاب اوپر اون کے سے اور نیچے پاؤں اون کے سے اور کہیگا (اللہ تعالیٰ) چکھو جو کچھ تھے تم کرتے۔

(ف) یہ اللہ تعالیٰ کہیگا یا وہ عذاب ہی بولیگا جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال سانپ ہو کر گلے میں پڑیگا۔ گلے چمٹیگا اور کہیگا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔

دوزخی دوزخ سے نکلنا چاہیں گے مگر نکل نہ سکیں گے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ (السجدہ)

(ترجمہ) اور لیکن جو لوگ کہ فاسق ہیں پس جگہ رہنے اون کے کی آگ ہے۔ جب ارادہ کریں یہ کہ نکلیں اوس میں سے پھیرے جاوینگے بیچ اوس کے اور کہا جاویگا اون کو چکھو عذاب آگ کا جو تھے تم ساتھ اوس کے جھٹلاتے۔

دوزخ والے اطاعت اللہ ورسول نہ کرنے پر افسوس کھائینگے اور اپنے بڑوں کیلئے جنہوں نے ان کو گمراہ کیا تھا سفارش کرینگے کہ ان کا عذاب دوگنا کیا جائے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ (احزاب)

جس دن کہ پھیرے جاوینگے منہ اون (دوزخیوں کے) بیچ آگ کے کہیں گے (دوزخی) اے کاش کہ ہم نے فرمانبرداری کی ہوتی رسول (صلعم) کی اور کہیں گے (دوزخی) اے رب ہمارے تحقیق ہم نے فرمان برداری کی ہر سرداروں اپنے کی اور بڑوں اپنے کی۔ پس گمراہ کردیا انہوں (سرداروں اور بڑوں) نے ہم کو راہ سے۔ اے رب ہمارے دے اون (سرداروں اور بڑوں) کو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر (اے اللہ) اون (سرداروں اور بڑوں) کو لعنت بڑی۔ الامان! (باقی)

کتاب کی شکل میں موجود ہے۔

(پیغام مذکور صفحہ ۲ کالم اول)

اہلحدیث ہم اس بیان کو محض بہتان سمجھتے ہیں۔ جس عالم کی طرف یہ اشارہ ہے انہیں ہم جانتے ہیں وہ تو بہت بڑے عالم تھے۔ مدارس عربیہ کا ادنےٰ طالب علم بھی جس نے اصول حدیث میں نخبہ اور اصول فقہ میں اصول شاشی پڑھی ہوگی وہ بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ مسئلہ زیر بحث کچھ اور تھا۔ جس میں مرزا صاحب نے کمال ہوشیاری دکھائی تھی۔ جس کا ذکر بوقت ضرورت ہم کبھی کریں گے۔ سردست ہم بجائے معارضہ کے منع (طلب دلیل) پر اکتفا کرتے ہوئے نامہ نگار اور اس کی پارٹی سے اس بڑے مولوی کا نام سننا اور اس عبارت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس وہ اصل عبارت نقل کریں جو اس دعوے کے مطابق ہو ایسا نہ ہو اپنے مجدد اعظم مرزا صاحب کی پیروی کریں۔ جب ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے جو لکھا ہے کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے لکھا تھا کہ ہم دونوں (قصوری اور قادیانی) میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ چنانچہ مولوی مذکور مجدد سے پہلے مر کر میری تصدیق کر گیا۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ تو تمہارے مسیح موعود اور تمہارے مسیحی بھائیوں پر جو نزعی حالت وارد ہوئی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس سوال کے جواب میں بھی امید ہے تمہاری بھی یہی حالت ہوگی اگر سچے ہو تو اپنے اس بیان کو ثابت کرو۔ سنو!

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ بحیثیت علم کوئی برگزیدہ متکلم تھے نہ بحیثیت وحی و الہام خدا کے مخاطب تھے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ شعر انہی پر صادق ہے

س نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ہم ان میں کیا دیکھتے ہیں

اخبار اہل النار

(از مولوی عبدالرحیم صاحب جامعہ فضل حسن خان۔ بہاول پور)

دوستو! جب اللہ تبارک و تعالیٰ جل و اعلیٰ شانہ کے حکم فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر سے کئی لوگ بغرض جزا اعمال صالحہ داخل جنت کئے جاوینگے۔ اور کئی لوگ بغرض سزا افعال شنیعہ داخل جہنم کئے جاوینگے اور کہا جاویگا کہ لایموت۔ اب تمہیں مرنا نہیں۔ پھر دونوں بہشت اور دوزخ کو برابر برابر آمنے سامنے لایا جاویگا اور بہشتی لوگ دوزخیوں کو دیکھیں گے اور دوزخی بہشتیوں کو نظر میں لاوینگے۔ بہشتی دوزخیوں کو دیکھ کر اپنی حالت پر شکر کریں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد کرینگے کہ اوس نے انہیں دوزخ کی آگ سے نجات بخشی اور پناہ دی۔ اور اہل دوزخ لوگ بہشتیوں کو دیکھ کر حسرت اور افسوس و ارمان کھاینگے اور اپنے کئے کرائے پر پچھتائیں گے کہ کاش ہم نے دنیا میں ایمان لایا ہوتا یا اچھے کام کئے ہوتے۔ یا اطاعت اوس (اللہ) کی اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی کی ہوتی۔ ان کی حسرت و افسوس کو زیادہ کرنے کے لئے ان کو بہشتی لوگ بحالت عیش و آرام دکھائے جاویں گے تاکہ ان پر عذاب دگنا ہو جائے۔ ایک تو عذاب دوزخ۔ دوسرا حسرت آخر الامر جب دوزخی لوگوں کو بہشتی دیکھیں گے تو ایک سوال بہشتی لوگ دوزخیوں سے کرینگے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم اور فرقان عظیم میں ہمیں بتلایا ہے۔

وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا (اعراف)

(ترجمہ) اور پکاریں گے رہنے والے بہشت کے رہنے والوں دوزخ کو کہ تحقیق پایا ہم نے جو کچھ وعدہ دیا تھا ہم کو رب ہمارے نے سچ۔ پس کیا پایا تم نے (اے دوزخیو) جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ۔ یعنی تم اپنی سزا کو پہنچے۔ جیسے ہم نعمتوں میں ہیں۔

دوزخی جواب دیں گے:۔

قَالُوْا نَعَمْ (اعراف) ترجمہ:۔ (دوزخی) کہیں گے ہاں (ہم اپنے کرداروں کے باعث دوزخ میں ہیں)

پھر پکارنے والا پکارے گا:۔

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ

(ترجمہ) پس پکار دیویگا۔ ایک پکارنے والا درمیان اون (اہل جنت اور اہل نار کے) یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے جو لوگ کہ بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور چاہتے ہیں واسطے اوس کے کجی اور وہ ساتھ آخرت کے کافر (منکر) ہیں۔

ف:۔ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف لعنت فرمائی۔ اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر۔ دوزخی لوگ بہشتی لوگوں سے پانی اور طعام بھی مانگیں گے

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) اور پکاریں گے رہنے والے آگ کے رہنے والے بہشت کے کو یہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اوس چیز سے کہ روزی دی ہے تم کو اللہ (تعالیٰ) نے۔

بہشتی دوزخیوں کو جواب دیں گے:۔

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (اعراف)

ترجمہ۔ (بہشتی جواباً دوزخیوں سے) کہیں گے تحقیق اللہ (تعالیٰ) نے حرام کیا اون دونوں (آب و طعام) کو اوپر کافروں کے (وہ لوگ) جنھوں نے بنایا

اور مسیحیانہ عقائد سے مجھے کیا نسبت! میں تو آنحضرت صلعم کو ماتحت حکم خدا ایسا ایسا جانتا ہوں نہ کہ مستقل اور بالذات طور پر؛

ناظرین باتمکین! خدا را انصاف سے بتائیں کہ ایک مسلمان جو باوجود اس کے کہ آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات سے خود خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی نفی کرتا ہے مگر پھر بھی حضور کی شخصیت مبارکہ میں وہی اوصاف تسلیم کرتا ہے جو ایک سناتن دھرمی ہندو کرشن جی میں اور ایک عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام میں مانتا ہے تو مشرکانہ عقائد کی حیثیت سے ان تینوں اشخاص میں اتحاد ہے یا نہیں؟

مذکورہ بالا عقائد کی تائید میں جو کچھ آپ فرمائینگے اس پر غور کیا جائیگا جو بات صحیح ہوگی یعنی قرآن و حدیث سے مدلل ہوگی اس کو مان لیا جائیگا۔ سردست اپنے مذکورہ عقائد کی تردید میں چند آیات و احادیث اور سنئے!

(۱) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل) یعنی (آپ) کہہ دیجئے کہ تمام خوبیاں اسی اللہ پاک کے لئے (خاص) ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی (امور) سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی بڑائیاں خوب بیان کیا کیجئے۔

(۲) ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ (سورہ روم)

اللہ تعالیٰ ایک (عجیب) مثال تم سے تمہارے ہی حالات سے بیان فرماتا ہے کہ کیا تمہارے غلاموں میں کوئی شخص تمہارے اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے شریک ہے کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں جن کا تم ایسا لحاظ رکھو جیسا آپس کا رکھتے ہو اسی طرح ہم سمجھدار لوگوں کے لئے دلائل صاف صاف بیان کرتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی جب تم نہیں چاہتے کہ تمہارا غلام تمہارے مال میں شریک ہو۔ وہ اور تم یکساں اس مال میں تصرف کرو اور تم کو اس بات کا خوف ہے کہ تمہارا مال بانٹ لیگا۔ پس اللہ کے واسطے اس کی مخلوق سے کیونکر شریک پسند کرتے ہو۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرک لوگ حج میں اس طرح کہا کرتے تھے کہ یا اللہ! میں تیری عبادت کے واسطے حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جس کا تو مالک ہے۔ اور وہ از خود کسی چیز کا مالک نہیں تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی (ابن کثیر)[1]

(۳) لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ (آل عمران)

یعنی (اے پیغمبر!) آپ کو اختیار نہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان پر یا متوجہ ہو جائیں اور یا ان کو کوئی سزا دیں کیونکہ وہ ظلم بھی بڑا کر رہے ہیں۔

(فائدہ) حق تعالیٰ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے۔ اگر چاہے تو آپ کے مخالفوں کو ہدایت دے اگر چاہے تو عذاب کرے اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو۔ (موضح القرآن)

(۴) قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ (سورہ جن) آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ میں نہ تمہارے نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا۔ آپ کہہ دیجئے کہ (اگر خدانخواستہ میں ایسا دعویٰ کروں) تو مجھ کو خدا (کے غضب) سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں۔

اگر کوئی خوش فہم یہ کہہ دے کہ اس آیت میں ذاتی اختیارات کی نفی تو بے شک ہے مگر وہبی (عطائی) (دیئے ہوئے) اختیارات کی نفی اس سے لازم نہیں آتی تو جواب یہ ہے کہ مشرکین عرب بھی اپنے بزرگوں میں خدا کے دیئے ہوئے اختیارات ہی مانتے تھے۔ پھر قرآن میں ان کو مشرک کیوں کہا گیا اس لئے عطائی اختیارات تسلیم کر لینے کی صورت میں بھی اس آیت کا مضمون غلط ٹھیرتا ہے۔ (معاذ اللہ!)

قابل غور نکتہ مسلمانوں کے لئے اس آیت میں یہ ہے کہ ان کے عقیدہ میں ساری امت مسلمہ میں بلکہ کل انبیاء و رسل میں آنحضرت صلعم کی شخصیت بابرکات سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ پھر جو بات حضور کی طاقت سے باہر ہے وہ کسی اور نبی یا ولی کے اختیار میں کیونکر ہو سکتی ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ ہمارے وائسرائے بہادر جس چیز کا اختیار نہیں رکھتے اس پر کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر یا تحصیلدار کا تصرف و اختیار تسلیم کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے!

(۵) قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (سورہ فتح) یعنی آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں پر مطلع ہے۔

(۶) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورہ نحل)

اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نہ آسمانوں سے رزق پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین سے اور نہ قدرت رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں نہ بیان کیا کرو کیونکہ (حقیقت حال کو) اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور تم (مشرک) نہیں جانتے۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ تم (مشرک) جن بزرگوں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے سفارشی اور اس کے گھر کے مختار سمجھ کر ان کی طرف رجوع کرتے ہو اور اس طرح تم نے خدا کو دنیاوی بادشاہوں پر قیاس کر لیا ہے کہ جیسے ان کے دربار میں رسائی بغیر امراء وزراء کے وسیلہ و سفارش کے ناممکن ہے ایسا ہی خدا کا دربار ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں

توحید و شرک میں موازنہ

(قسط پنجم)

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

گذشتہ دو ہفتوں میں ناظرین کرام فریق ثانی کے چند شبہات اور ان کے جوابات پڑھ چکے ہیں۔ آج اس سے آگے پڑھیں :-

شبہات (ط) دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بہت سی چیزوں کا مالک مختار ہے اور اپنے حسب منشا ان میں تصرف کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے لوگوں کے لئے مویشی پیدا کئے ہیں پھر لوگ ان کے مالک بن گئے ہیں۔ (فَھُمْ لَھَا مَالِکُوْنَ ۰) ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اصل مالک و متصرف ہر چیز کا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس نے اپنے بندگان خاص (اولیاء و انبیاء) کو عموماً اور سرور کائنات (آنحضرتؐ) کو خصوصاً اپنے حکم سے مالک مختار اور متصرف فی الکائنات بنا دیا ہے۔ پس حضور ہر چیز کے مالک مختار ہیں ہر چیز آپ کے زیر تصرف و انتظام ہے۔ جس حالت میں عام مومن بلکہ کافر و مشرک بھی بہتیری چیزوں کے مالک مختار ہیں بلکہ وہابی بھی کہتے ہیں کہ یہ چیز میری ہے، وہ تمہاری ہے اور کوئی بھی اس بات کو شرک نہیں کہتا۔ پھر ہمارا عقیدہ کہ حضور اللہ تعالیٰ کے بنا دینے سے ہر چیز کے مالک مختار بن گئے کیونکر شرک ہو گیا؟

جواب ط دنیا میں جیسے عام انسان (مومن و کافر) بعض چیزوں کے مالک اور ان پر متصرف ہیں۔ ایسے ہی حضرات انبیاء و اولیاء بھی دنیا میں بعض چیزوں کے بااختیار مالک ہوتے ہیں یہ ملکیت خاصان خدا ہی سے مخصوص نہیں کیونکہ آپ کو بھی مسلّم ہے کہ مشرک و کافر بھی اس میں شریک ہیں۔ آیہ کریمہ فَھُمْ لَھَا مَالِکُوْنَ میں اسی قسم کی مالکیت مراد ہے۔ اس سے ہمیں بھی انکار نہیں ہے۔ ہاں اس سے انکار ہے جو آپ کا عقیدہ ہے کہ :-

نہ صرف زندگی میں بلکہ بعد وصال بھی جملہ اولیاء و انبیاء عموماً اور آنحضرت صلعم خصوصاً دو نو جہاں کی ہر چیز کے مالک مختار ہیں۔ کائنات کا انتظام حضور کے ہاتھ میں ہے آپ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں جو جسے چاہیں دیں اور جو جس سے چاہیں واپس لیں۔

بالفاظ دیگر آپ کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم تو اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ باقی انبیاء و اولیاء درجہ بدرجہ حضور کے ماتحت ہیں۔ ٹھیک جیسے وائسرائے ہند قلمرو ہند میں ملک معظم حضور جارج ششم کے نائب مطلق ہیں اور صوبوں کے گورنر اور ضلعوں کے ڈپٹی کمشنر وائسرائے بہادر کے ماتحت بااختیار حاکم ہیں۔ جو بعض اہم امور میں تو وائسرائے بہادر سے مشورہ کر لیتے ہیں مگر اکثر امور سلطنت میں خود مختارانہ حیثیت سے تنفیذ احکام کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو آپکا دعویٰ تو بہت بڑا ہے اور کل موحد مسلمانوں کے خلاف ہے مگر ثبوت آپ کے پاس کچھ بھی نہیں۔ غور سے سنئے!

آپ کی کتب اصول فقہ (شاشی اور نور الانوار وغیرہ) میں لکھا ہے کہ ادلہ شرعیہ (شرعی دلیلیں) چار ہیں۔

(۱) قرآن (۲) حدیث (۳) اجماع (۴) قیاس مجتہد۔

یعنی کسی شرعی مسئلہ کے ثبوت کے لئے ان چار دلیلوں میں سے کم سے کم ایک ضرور ہونی چاہئے ان کے بغیر کوئی شرعی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ عقائد کے بارے میں تو کتب عقائد میں صاف تصریح ہے کہ کسی عقیدہ کا ثبوت قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ سے ہونا چاہئے (ملاحظہ ہو شرح عقائد مسلمہ و مقبول احناف) اس کے علاوہ قیاس کرنا مجتہد کا کام ہے نہ کہ مقلد کا۔ چنانچہ اصول فقہ میں صاف مرقوم ہے :-

"فالادلۃ الاربعۃ انما توصل بھا المجتھد لا المقلد" (توضیح بحث تعریف اصول فقہ)

یعنی قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس کے ذریعہ احکام تک رسائی حاصل کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا نہیں۔ آپ لوگ ایک طرف مقلد بنتے ہیں اور دوسری طرف قرآن و حدیث میں اجتہاد کر کے عملی طور پر مجتہد بنتے ہیں

؎ دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

پس خلاصہ جواب یہ ہے کہ جب تک قرآن سے یا حدیث صحیح سے یا کم سے کم اپنے امام واجب الاحترام (ابوحنیفہؒ) کے قول سے اپنے دعوے کا ثبوت نہ دیں گے تب تک آپ کا دعویٰ اہل علم کے نزدیک قابل التفات نہ ہوگا ہاں یہ بات ممکن ہے کہ آپ لوگ دینی علم سے ناواقف مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جس کا وبال آپ کی گردن پر ہمیشہ رہے گا۔ (وَ لَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَھُمْ وَ اَثْقَالاً مَّعَ اَثْقَالِھِمْ)

باانصاف ناظرین سے ایک سوال کرتا ہوں جسکی مختصر تقریر یوں ہے کہ ا، ب، ج نامی تین اشخاص ہیں۔ جن کا دعویٰ ترتیب وار حسب ذیل ہے :-

(ا) کہتا ہے کہ کرشن جی خدا کے اوتار ہیں لہذا آپ اللہ تعالیٰ کے جملہ اوصاف و اختیارات کے حامل ہیں

(ب) کہتا ہے کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا منجی (نجات دہندہ) اور خدا کا اکلوتا بیٹا مانتا ہوں میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بوجہ ابن اللہ ہونے کے اپنی ذات میں وہ تمام تصرفات و اختیارات رکھتے ہیں جن کو ایک موحد مسلمان خدا کی ذات سے مخصوص مانتا ہے۔

(ج) کہتا ہے کہ میں آنحضرت صلعم کو خود خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں کہتا۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں یعنی باذن الٰہی آپ خدا کے نائب مطلق مختار مطلق، منتظم مطلق، قادر مطلق، مالک الکل، متصرف فی الکائنات، قاضی الحاجات، دافع البلیات، شافی الامراض، عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر ناظر وغیرہ وغیرہ ان تمام اوصاف سے متصف ہیں جنکو وہابی اپنے زعم میں خواص خداوندی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہندوانہ

فتاویٰ

س ۶۹ } ایک حنفی نے کہا کہ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ اگر کوئی مرد اپنا ختنہ عورت کے فرج میں ڈالے اور انزال نہ ہو تو غسل ضروری نہیں۔ کیا یہ حدیث بخاری میں ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۶۹ } مسئلہ غسل میں حدیثیں مختلف آئی ہیں اذا جاوز الخ بھی آئی ہے اور الماء بالماء بھی ہے امام بخاریؒ نے ان مختلف احادیث میں تطبیق دینے کو کہا ہے فالغسل احوط۔ بغیر نزول منی غسل واجب نہیں لیکن غسل میں احتیاط ہے۔

س ۷۰ } زید کہتا ہے کہ جلوس کے ساتھ جھنڈا اٹھا کر بازاروں میں مدح خلفائے اربعہ کہتے پھرنا اور چار یاری جھنڈا کھڑا کرنا حنفی اہل حدیث مذہب میں جائز ہے۔ بکر کہتا ہے کہ رسول اللہ کے عہد مبارک سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا کون سچا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۷۰ } بکر درست کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور عہد صحابہ سے یہ طریق ثابت نہیں

(نائب مفتی)

س ۷۱ } ایک حنفی کہتا ہے کہ لڑکی بالغہ ہو یا نابالغہ بوقت نکاح اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

ج ۷۱ } حدیث شریف میں آیا ہے البکر تستأمر کنواری بالغہ سے بھی نکاح کے لئے اجازت لی جاوے اس لئے صحیح یہی ہے۔

س ۷۲ } سینٹ تھامس مونٹ (مدراس) میں ایک انجمن دینی اور قومی خدمت کے لئے قائم ہوئی ہے جس میں بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم کے علاوہ کچھ ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔ کچھ مذہبی ٹریکٹ بھی نکالتے ہیں اب اس انجمن میں کچھ روپیہ جمع ہوا ہے۔ اراکین کی رائے ہے کہ اس رقم کو صابون، ماچس، بیڑی سگرٹ وغیرہ کی تجارت میں لگایا جائے۔ کیا بیڑی سگرٹ جیسی تجارت سے فائدہ اٹھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (صدر انجمن)

ج ۷۲ } بیڑی سگرٹ نوشی ممنوع ہے اس لئے اس کی تجارت بھی جائز نہیں ہے۔ (مہر داخل فریب فتنہ)

س ۷۳ } قرآن پاک کے اندر خداوند تعالیٰ کو مخاطب کرنے کے لئے آدم علیہ السلام سے لے کر امت رسول اللہ تک کسی نے لفظ یا کے ساتھ مخاطب کیا ہو تو دلیل قرآن پاک سے دیجئے اور تمام قرآن پاک میں پیغمبروں کو ان کی امت نے لفظ یا کے ساتھ ندا کیا جس کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہے۔ اس لئے لفظ یا کے ساتھ اس وقت بھی امت رسول اپنے پیغمبر کو پکار سکتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ نماز کے اندر پانچ وقت لفظ یا کے ساتھ مخاطب کرتی ہے۔ السلام علیک ایھا النبی جب تک نہ کہے اس وقت تک نماز نہ ہوگی بلکہ فاسد ہو جائیگی۔ جب رسول اللہ کو خدا کی خاص عبادت میں شامل کیا تو ہر وقت اور ہر آن یا کے ساتھ رسول اللہ کو ندا کر سکتے ہیں۔ جواب تحریر فرمائیں۔ (محمد یعقوب)

ج ۷۳ } کافر لوگ بھی پیغمبروں کو ان کی زندگی میں "یا" سے خطاب کرتے تھے۔ جیسے ارشاد ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝ (سورہ حجر) يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا (سورہ ہود)

سائل کی بے خبری ملاحظہ ہو کہ ایھا النبی میں تو خطاب یا کے ساتھ مانتا ہے حالانکہ اس جگہ "یا" نہیں بلکہ محذوف کو ملفوظ کا حکم دیتا ہے مگر قرآن مجید کی دوسری آیات بھول جاتا ہے جن میں اسی طرح "یا" محذوف بحکم ملفوظ ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

(۱) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ (۲) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ (وغیر ذالک من الآیات)

ان آیتوں میں لفظ "یا" محذوف بحکم ملفوظ ہے۔ سائل کا یہ کہنا کہ جو ایھا النبی نہ پڑھے اس کی نماز فاسد ہے بے خبری پر دلالت کرتا ہے۔ صحیح بخاری میں استاد الحنفیہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ) بعد انتقال آنحضرت کے بجائے السلام ایھا النبی کے السلام علی النبی پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری باب الاخذ بالیدین) التحیات میں بنیت حکایت پڑھ سکتے ہیں بنیت حاضر ناظر نہیں۔ صرف اہل حدیث ہی کا یہ قول نہیں بلکہ حنفیہ کے اول امام مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص التحیات کے اندر رسول اللہ کو حاضر ناظر جان کر ایھا النبی کہے وہ مشرک ہے۔ ہم رسول اللہ کو خدا کی عبادت میں شریک نہیں

س ۷۴ } زید کا ابتدائے جوانی میں غلطی سے ایک ہندو عورت سے تعلق ہو گیا۔ جس سے دو اولاد ذکور بھی ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکی شادی ایک اہل حدیث عورت سے ہوئی جس نے اس کے خیالات اور اعتقاد کو درست کیا۔ یعنی زید اپنے افعال شنیعہ سے تائب ہو کر نماز روزہ کا پابند ہو گیا اور اس داشتہ سے بھی قطع تعلق کر لیا مگر بچوں کی پرورش کے لئے اسکو گذارہ دیا کرتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اسکی داشتہ نے بچوں کو ہندو مذہب کی تعلیم دی ہے تو زید نے اپنی بیوی کی رائے کے موافق اسکو گذارہ دینا بند کر دیا ہے اور بالکل قطع تعلق کر لیا۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ کیا اسکی بیوی نے جو بچوں کا گزارہ موقوف کرا دیا اسکو کوئی گناہ تو نہیں ہوا کیونکہ قطع رحم کی خدا نے بہت سخت وعید فرمائی ہے اور وہ عورت ڈرتی ہے کہ مبادا وہ قطع رحم کے مواخذہ میں نہ پکڑی جاوے۔ اور کیا ان بچوں کو زید کی جائداد میں سے کچھ مل سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس سے ولد الزنا باپ کے وارث ہو سکتے ہیں۔ زید کی بیوی نے گذارہ دینے کو بھی گناہ خیال کیا۔ کیونکہ اسمیں گذشتہ گناہوں کی معاونت سمجھی گئی اور اب جبکہ زید تائب ہو گیا ہے اور آئندہ بھی اس نے عہد کر لیا ہے تو ان بچوں کی پرورش چھوڑ دینا ضروری ہے یا نہیں۔ جبکہ وہ گناہ کا نتیجہ ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۲۰۸۵)

ج ۷۴ } زید کی بیوی نے اُسے نہایت اچھے راستے پر لگا دیا ہے اور اس نے بچوں اور داشتہ کے ترک کرانے میں کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ ثواب عظیم کی حقدار ہوگی انشاء اللہ۔ ولد الزنا وراثت میں حقدار نہیں۔ ہاں حنفی مذہب میں وراثت ثابت ہو جاتی ہے۔

خدا کے لئے اس قسم کی مثالیں مت بیان کرو کیونکہ اصلیت تم نہیں جانتے۔ واقعہ یہ ہے کہ جھوٹے معبود نہ آسمان سے مینہ برسا کر تمہیں رزق پہنچا سکتے ہیں نہ زمین سے اناج اُگا کر۔ نہ وہ ان کاموں پر کسی قسم کی قدرت رکھتے ہیں

(۷) مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞ (آل عمران)

یعنی کسی بشر سے یہ بات (ممکن) نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اُسے کتاب اور فہم اور پیغمبری عطا فرمائیں۔ پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر لیکن کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ بوجہ اسکے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ اسکے کہ تم (خود بھی اُسے) پڑھتے ہو۔ نہ یوں کہیگا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب قرار دے لو۔ کیا وہ تم کو کفر کی بات بتلائیگا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ انبیاء کرام جن کو اللہ تعالیٰ کتاب اور اس کا فہم عطا کرتا ہے دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے بندوں کا عابدانہ تعلق قائم کریں چنانچہ وہ خالص توحید کی تعلیم سکھلاتے ہیں جو ان کی کتاب کا اصل منشا ہوتا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہمارے ہی بندے بن جاؤ یا بالفاظ دیگر ہمیں اللہ تعالیٰ کا نائب مطلق، متصرف فی الکائنات، قاضی الحاجات اور شافی الامراض وغیرہ سمجھ لو۔ کیونکہ یہ امور تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں کوئی ولی یا نبی ان میں خدا کا شریک نہیں۔ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں (نبیوں اور فرشتوں) کو پوجتے تھے یعنی اپنی حاجات میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ نیز آیت کے پہلے حصے میں اہل کتاب کو جواب دیا گیا ہے جو کہتے تھے کہ ہم اللہ کی عبادت تو پہلے ہی سے کرتے ہیں اور حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی بھی پیغمبر کی شان یہ نہیں کہ ایسی مشرکانہ تعلیم دے۔ ہاں ہمارا پیغمبر تمہیں یہ کہتا ہے کہ اب تم میں پہلی سی دینداری نہیں رہی کیونکہ تم خالص توحید اور اعمال صالحہ کے پابند نہیں ہو رہے۔

حدیثیں | اب اپنے عقائد باطلہ کے خلاف ایک دو حدیثیں بھی سن لیجئے :-

(۱) قال رجل ماشاء اللہ وماشئت یارسول اللہ قال اجعلتنی للہ ندا قل ماشاء اللہ وحدہٗ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی آنحضرت صلعم کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ جو کچھ اللہ کے رسول چاہیں گے وہی ہوگا، اس پر حضور نے ناراضگی کے لہجے میں فرمایا۔ کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا ہے۔ یوں کہو کہ اکیلا خدا جو چاہے گا وہی ہوگا۔

اس حدیث میں حضور نے صراحتہً اپنے مختار مطلق ہونے کی نفی فرما دی۔

(۲) لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ (مشکوٰۃ شریف)

مولانا حالی مرحوم کے الفاظ میں اس کا مطلب یوں سنئے! ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

خلاصہ | اس ساری تحریر کا یہ ہے کہ ہنود کرشن جی کو خدا کا اوتار مان کر اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیکر ان کے حق میں اعتقاد رکھتے ہیں (جیسا کہ ہندو دھرم شاستروں اور بائبل سے معلوم ہوتا ہے) کہ یہ حضرات قادر مطلق، مختار مطلق، مالک الکل، متصرف کائنات، حاجت روا، مشکل کشا، عالم الغیب، اور ہر جگہ حاضر ناظر وغیرہ ہیں۔ ہمارے غالی برادران نے بحث مباحثہ میں آکر یہ تو کہہ دیا کہ ہم آنحضرت صلعم کو خود خدا یا خدا کا بیٹا نہیں کہتے۔ مگر اس کے باوجود اپنے جلسوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قریب قریب ان تمام اوصاف و اختیارات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جو یہود و نصاریٰ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اور ہنود کرشن جی کے حق میں مانتے ہیں۔ قرآن مجید میں انہی عقائد کو ملحوظ رکھ کر ان لوگوں کو کافر و مشرک قرار دیکر بہت بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا۔ پس ایسی تعلیم کو جو صراحتہً قرآن و حدیث اور اقوال فقہاء کرام کے سراسر خلاف ہے اگر کسی نے سناتن دھرمی کہہ دیا تو کیا غلطی کی؟

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

(نوٹ) اگر کوئی صاحب اس مضمون کے جواب پر قلم اٹھائیں تو مہربانی کرکے قرآن و حدیث کے اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیں ورنہ اقوال الرجال ہم نہیں سنیں گے ؎

گر زعشقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

صلائے عام | ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں گذارش ہے کہ ملک میں انواع و اقسام کے شرک کی جو کثرت ہے وہ آپ حضرات سے مخفی نہیں۔ شرک کے خلاف تبلیغی مساعی میں حصہ لینا جماعت حقہ اہل حدیث کے ہر فرد کا مذہبی فریضہ ہے۔ اسی جذبہ سے متاثر ہو کر مضمون ہذا (جو پانچ قسطوں میں پورا ہوا ہے) تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں میرا روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو مشرکانہ تقریروں تحریروں سے متاثر ہو چکے ہیں۔ میں حسب لیاقت اپنا فرض پورا کر چکا ہوں۔ اب یہ کام جماعت کے ذمہ ہے کہ اس کو ایسے لوگوں تک پہنچائے جن کے کان اس روشنی کے زمانے میں بھی توحید کی شیریں آواز سے ناآشنا ہیں۔ توحید کے شیدائی اخبارات و جرائد اس مضمون کو حسب منشا ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع کر سکتے ہیں۔

(خاکسار مضمون نگار)

ملکی مطلع

گراموفون بجانے کا وقت مقرر کیا جائے

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

ہم عرصے سے اس تکلیف پر گورنمنٹ کو توجہ دلا رہے ہیں جو گراموفون کی وجہ سے پبلک کو ہو رہی ہے۔ رات کو جتنی دیر تک چاہتے ہیں بجاتے رہتے ہیں۔ ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ گراموفون بجانے کا وقت مقرر کیا جائے تاکہ پبلک کی نیند میں خلل پڑ کر تکلیف کا باعث نہ ہو۔ حال ہی میں ایک دل خوش کن خبر آئی ہے کہ کراچی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پبلک کی تکلیف کو ملحوظ رکھ کر گراموفون اور ریڈیو وغیرہ بجانے کا وقت مقرر کر دیا ہے۔

(پرتاپ لاہور ۲۱ مئی سنہ رواں)

اس لئے ہم بھی اپنے ضلع کے شریف النفس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پبلک کی طرف سے درخواست کرتے ہیں کہ غریب پبلک کی تکلیف کو دور کرنے پر بہت جلد توجہ فرمائیں +

جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ

انقلاب زمانہ یوں تو بہت عرصے سے یورپ مذہب بلکہ خدا کو بھی چھوڑے ہوئے ہے مگر آج کل ایک نئی خبر آئی ہے کہ جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ ہو گیا بائیبل کی جگہ ہٹلر کی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ ایک سوسائٹی نیشنل چرچ کے نام سے بنی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ کر دیا جائے اور عیسائی لٹریچر کی اشاعت بند کر دی جائے! یہ خبر ہم مسلمانوں کے لئے دل خوش کن اور اسلام کے لئے کچھ مفید نہیں ہے۔ کیونکہ کسی قوم کا اپنا کفریہ مذہب چھوڑ کر الحاد اور دہریت میں داخل ہو جانا اسلام کی تعلیم اور منشا کے سراسر خلاف ہے۔ یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں اور ہمارے ناظرین بھی اسے باور کریں گے کہ ہندوستان میں جو لوگ یورپ کے سچے شاگرد ہیں (ہندو ہوں یا مسلمان) مذہب کو چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ جب ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے شاگردوں کا یہ حال ہے تو استادوں کی حالت کیا ہوگی۔ اس لئے یورپ کی کسی قوم کے متعلق ایسی خبر کا آنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ ایسی خبروں پر قادیانیوں کا خوش ہونا پیر من خس است اعتقاد من بس است کی مثال ہے۔

سوامی دیانند کی تلاش

لاہور کا آریہ اخبار "پرتاپ" بڑے مزے سے لکھتا ہے کہ کراچی کے مسلم میئر (صدر میونسپل کمیٹی) نے یہ تمنا ظاہر کی کہ اگر میں دیانند کو پاؤں تو نوکر کی طرح ان کی خدمت کروں، ممکن ہے کوئی بے خبر مسلمان ایسا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے کہ کسی شخص کو سوامی دیانند کی ملاقات کا شوق ہے تو اُسے غیر محدود زمانے تک اس کو انتظار کرنا پڑیگا کیونکہ سوامی جی کی تشریف آوری میں ابھی بہت دیر ہے۔ ہاں اس کی علامت ہم بتا دیتے ہیں جب وہ ظاہر ہوگی تو سمجھ لینا چاہئے کہ سوامی جی دنیا میں پھر آ گئے۔ وہ علامت ایسی صاف ہے کہ متلاشی صاحب صدر میونسپل کمیٹی ہوں یا کوئی اور ان کو صاف پتہ چل جائیگا۔ اور سوامی جی کی دست بوسی کرنا ان کو آسان ہوگا۔ وہ علامت ہم سوامی جی ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ چنانچہ سوامی جی کا قول ان کی سوانحعمری کلاں میں درج ہے کہ "ہم بقیہ دو ویدوں کی تفسیر دوبارہ آ کر کرینگے"۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بقیہ تفسیر آج تک پوری نہیں ہوئی جب پوری ہو جائیگی تو متلاشی صاحب مفسر وید کو تلاش کر کے بے شک ان کی دست بوسی کریں۔ سردست یہ سمجھیں کہ سوامی جی بقاعدہ تناسخ کہیں راستے میں رُک گئے ہیں۔ یا آریہ سماج سے دریافت کریں کہ سوامی جی نے ۱۸۸۳ء میں انتقال کیا تھا وہ آج تک کہاں ہیں۔ جہاں کا پتہ بتائیں وہاں ان کو تلاش کر کے ان کے فعل تفسیر وید سے ان کو پہچان لیں۔ زیادہ لکھنے یا بکنے کا موقع نہیں۔ اگر گویم زباں سوزد

لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمین نہیں

بدقسمت ہندوستان کا ایک مشہور شہر جو عرصے تک حکومت کا پایہ تخت رہ چکا ہے۔ جس نے کسی زمانے میں حضرت امیر المؤمنین سید احمد قائد المجاہدین اور مولانا اسمٰعیل شہید کے پاؤں چومے تھے وہ آج کل خود اسلامیوں کی رزم گاہ بن رہا ہے۔ یعنی اسلام کے دو گروہوں (شیعہ و سنی) میں سخت فساد بپا ہے۔ قریباً سات سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا ہے کہ کشمیر میں ایسا فساد ہوا تھا۔ وہاں قتل و قتال تک نوبت پہنچی تھی۔ فساد اور مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ شیعہ لوگ تعزیہ اور دلدل کا جلوس بڑے زور شور سے نکالتے ہیں جس میں بہت سے کام سنیوں کے خلاف مذہب کرتے ہیں۔ اسکے مقابلے میں سنی (حنفی) مدح صحابہ پڑھتے ہوئے جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے سنیوں کے جلوس پر بندش ہے مگر ان کو اپنی مساجد اور مجالس میں مدح صحابہ پڑھنے سے ممانعت نہیں ہے۔ قانونی کارروائی اور اسکا طریق کار وہاں کی گورنمنٹ ہی جانے۔ ہم اپنے ضمیر کی شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر سنیوں کو جلوس کی صورت میں مدح صحابہ پڑھنے سے روکا جائے تو شیعوں کو بھی تعزیوں اور دلدل کا جلوس نکالنے سے روکنا چاہئے۔ اگر گورنمنٹ امن و امان بحال کرنا چاہتی ہے تو ہم ایک مشورہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس بارے میں شاہ ایران کی روش اختیار کرے۔

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

متفرقات

اپیل کی سماعت ملتوی | ۱۰-جون کو قریگ مجرم کی اپیل کی سماعت ڈسٹرکٹ سیشن جج صاحب امرتسر کی عدالت میں ہونی تھی مگر بغرض کارروائی کے ۶ جولائی پر ملتوی ہوئی۔ احباب کے اصرار سے مولانا کی طرف سے نگرانی مزید سزا کی درخواست بھی یہی تاریخ تھی۔ وہ بھی اسی تاریخ پر ملتوی ہوگئی۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ (منیجر)

"اہلحدیث" کے معاونین | میں سے حضرات ذیل نے نئے خریدار بنائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے علی ہذا القیاس اگر جملہ ناظرین کوشش وہمت سے اسکی توسیع اشاعت میں حصہ لیں تو اس کے پائے ثبات کو کبھی لغزش نہ آئے۔

مولانا ابوالقاسم صاحب ۱ خریدار

مولوی غلام نبی صاحب مبارکی ۳ خریدار

غریب فنڈ کی خبر لیں | عرصہ سے فنڈ ہذا میں کوئی امدادی رقم نہیں آئی۔ سائلین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ آج (۱۲) جون تک ۸۵ سائلین کے داخلے وصول ہیں۔ چونکہ سائلین داخلہ بھیج کر بے چینی بلکہ بدگمانی کا اظہار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک مذکورہ سائلین کی کامیابی قریب نہ آجائے جدید داخلے بند کئے گئے ہیں۔ ایک اللہ کے بندے نے مبلغ پانچ روپے ارسال کئے۔ اصحاب خیر اس علمی فنڈ کی امداد پر توجہ فرمائیں۔

شیعہ سے اہلحدیث | منشی علی نقی صاحب ساکن بارہ بمع ۱۴ افراد خاندان کے برضا و رغبت خود اپنے سابق مذہب شیعہ کو چھوڑ کر مذہب اہلحدیث میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔

(مولوی عبدالمجید مدرسہ محمدیہ بارہ)

حق کی فتح | ہمارے مقدمہ آمین بالجہر میں عدالت سب جج نے صرف ایک تنقیح کہ جماعت اہلحدیث کا دعویٰ اندرون میعاد ہے یا نہیں کا فیصلہ بحق اہلحدیث دیا ہے۔ الحمدللہ! ناظرین دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اصل مقدمہ میں بھی کامیاب کرے۔ راقم: عبدالغنی اینڈ برادرز کسیرہ بازار رتلام

مولوی عبدالتواب صاحب علیگڈھی | کے متعلق جماعت اہلحدیث کنور ضلع بدایوں نے ایک نوٹ اخبار "اہلحدیث" ۳-جون سنہ رواں صفحہ ۱۶ پر درج کرایا تھا۔ اس کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے تحریر کیا ہے کہ

میں نہ مسجد کے واسطے نکلا ہوں نہ میں نے کوئی چندہ طلب کیا ہے اور نہ آیندہ کروں گا۔

(عبدالتواب غزنوی)

جنازہ غائب | شیخ عطاء الرحمن صاحب مرحوم دہلوی کا جنازہ غائب ریاست ٹونک و میرٹھ میں کثیر تعداد اشخاص نے پڑھا۔ انجمن اہلحدیث میرٹھ نے جلسہ تعزیت بھی کیا۔

شیخ عطاء الرحمن مرحوم کا جنازہ | جناب مولانا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم! آپ نے جو پرچہ معززہ اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ میں شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی کے انتقال پُرملال کی خبر شائع کی ہے اور اس میں امامیہ جماعت اہلحدیث اور ان کے ماموں کی عدم شرکت جنازہ کی جو شکایت درج کی ہے وہ خبر بالکل غلط آپ کو کسی نے دی ہے۔ کسی کی عداوت ہے اگر اصل حقیقت کو چھپانا شریعت کے خلاف ہے۔ بلکہ شیخ صاحب مرحوم کے جنازہ میں بلا تفریق ہر عقائد کے لوگ شریک تھے۔ اور اس میں مولوی عبدالستار صاحب ولد مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم کے معتقد شریک جنازہ تھے۔ اور مولوی عبدالستار صاحب دہلی میں موجود ہی نہ تھے بلکہ کئی روز پیشتر دہلی سے باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ لہٰذا اس خبر کی تصحیح فرما کر آخرت کے بوجھ سے سبکدوش ہوجاویں۔ وما علینا الا البلاغ

مرسلہ (مولوی) محمد یونس۔ پھاٹک حبش خان دہلی گلی ہینگا بیگ۔ متصل مکان شیخ صاحب مرحوم۔

اہلحدیث | میں جو کچھ لکھا گیا وہ طبیہ کالج دہلی کے دو منتہی طلباء، مظفر اور حافظ ثناء اللہ پنجابیاں نے بتایا تھا۔ جس پر بے حد افسوس ہوا۔ آپ کی روایت بحیثیت مثبت بقاعدہ محدثین المثبت مقدم علی النافی ترجیح رکھتی ہے۔

یاد رفتگان | میرے مخلص دوست شیخ محمد اکبر صاحب فاروقی جام پوری یکم جون کو انتقال کرگئے۔ انا للہ! مرحوم خوش خلق، متبع شریعت، نہایت صالح نوجوان اہلحدیث تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

(ابوحفص الداجلی۔ ضلع ڈیرہ غازی خان)

ایضاً۔ خاکسار کی اہلیہ طویل علالت کے بعد انتقال کرگئی۔ انا للہ! (عبدالغنی از رتلام)

(۳) بندہ کی زوجہ صاحبہ نمونیہ کی بیماری سے دس دن بیمار رہ کر اس دنیا سے رحلت کرگئی۔ مرحومہ نہایت پابند صوم وصلوٰۃ تھیں اور خاصکر تہجد پڑھنے میں نہایت پابند تھیں۔ (مستری امام الدین۔ قلعہ سیف اللہ۔ بلوچستان)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ | مولوی ابوسعید عبدالرحمن۔ شیر عالم۔ مولوی گلزار احمد عبداللطیف۔

اطلاع عام | "اہلحدیث" کا نبی نمبر جو کسی زمانے میں شائع ہوکر مقبول عام وخاص ہوا تھا۔ اس کے کچھ نسخے باقی رہ گئے تھے۔ جو شائقین کی فرمائشوں نے ختم کردیئے ہیں۔ اب دفتر میں کوئی نسخہ برائے فروخت نہیں ہے۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (منیجر)

(بقیہ متفرقات صفحہ ۔ پر)

جمعیۃ العلماء کی خدمات اور استمداد

مسلمانوں کی ترقی ان کا عروج اور ان کی بقا کا دارو مدار تمام تر مذہبی زندگی پر ہے۔ مقدس مذہب اسلام اور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور مقدس زندگی ہی مسلمانوں کے لئے مشعل ہدایت اور نجات کی راہ مستقیم ہے مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے خواہ وہ سیاسی ہو یا مذہبی ایک مکمل نظام اور ایک روشن شریعت موجود ہے یہی وجہ ہے کہ امت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی کا فریضہ سب سے زیادہ حضرات اہل علم پر عائد ہوتا ہے۔

اس اہم ذمہ داری اور ادائیگی فریضہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے اکابر علماء اور اہل الرائے حضرات نے جمعیۃ علماء ہند کی ۱۹۱۹ء میں بنیاد ڈالی تھی۔ جمعیۃ علماء ہند کو قائم ہوئے تقریباً سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے اس عرصہ میں جمعیۃ علماء ہند نے مسلمانوں کی جو دینی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں وہ مسلمانان ہندوستان سے مخفی نہیں ہیں۔

۱۹۲۰ء تحریک خلافت میں جمعیۃ علماء ہند کے ارکان نے جس سرفروشانہ جدوجہد کا ثبوت پیش کیا اور متفقہ فتویٰ کی ترتیب و اشاعت میں جو تکالیف برداشت کیں اس سے تمام ہندوستان کے مسلمان واقف ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں مظلومین موپلہ کی خدمت انجام دینے میں جس دلیری کا ثبوت دیا وہ جمعیۃ علماء ہند کا ایک روشن کارنامہ ہے۔ ۱۹۲۳ء سے لے کر ۱۹۲۶ء کے آخر تک تحریک ارتداد کا جس طرح مقابلہ کیا وہ جمعیۃ علماء ہند کے شعبہ تبلیغ کی رپورٹ میں اب تک موجود ہے۔ مختلف دیہات میں مکاتب کا قیام، مبلغین و مدرسین کا تقرر۔ نومسلموں کا انتظام۔ مختلف مقامات پر پنچائتوں کا قیام۔ دو ہزار سے زائد غیر مسلموں کا قبول اسلام۔ گیارہ ہزار سے زائد مرتدین کی واپسی۔ غرض یہ وہ خدمات ہیں کہ کوئی شخص ان سے انکار نہیں کر سکتا۔

شاردا ایکٹ کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء ہند کی سول نافرمانی اور سرفروشانہ اقدام بھی اظہر من الشمس ہے۔ ان تمام خدمات ملیہ و مذہبیہ کے علاوہ آزادی وطن کی راہ میں بھی جمعیۃ علماء ہند نے جس شجاعت و ہمت اور دلیری کا ثبوت بہم پہنچایا ہے وہ کسی بہی خواہ ملک پر پوشیدہ نہیں بلکہ آزادی وطن کی راہ میں جس استقلال و ایثار اور شجاعت و ہمت اور ثابت قدمی کا ثبوت جمعیۃ علماء ہند اور اس کے ارکان کی جانب سے وقوع میں آیا ہے اس کا اعتراف صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ ملک کی دیگر اقوام کو بھی اس کا اقرار و اعتراف ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی ہی قربانیوں کا یہ اثر ہے کہ آج مسلمانان ہندوستان دوسری قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں ہیں۔ علماء کرام نے اپنے ایثار سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جس طرح ملک کی دوسری قوموں کے دل میں اخلاص وطن اور آزادی ملک کا جذبہ ہے۔ اس سے کہیں زیادہ مسلمانان ہند کے قلوب میں بھی اپنے ملک کو آزاد دیکھنے کی خواہش اور تمنا ہے اور سیاسی سرگرمیوں میں ہندوستان کی دوسری قوموں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔

مسئلہ حج اور حجاج کے آرام و آسائش کے سلسلے میں بھی جمعیۃ علماء ہند نے آواز بلند کی وہ جمعیۃ علماء ہند کی بے لوث خدمات کی ایک واضح اور بہترین دلیل ہے۔

اسی طرح صوبہ سرحد کی کونسل میں شریعت بل کی کامیابی بھی جمعیۃ علماء ہند ہی کی مرہون منت ہے۔ اخبار بین طبقے کو معلوم ہے کہ مسلمانان سرحد کی سب سے بڑی کانفرنس جس میں شریعت بل منظور کیا گیا ہے اس کانفرنس کی صدارت کے فرائض حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے انجام دیئے تھے۔ خلع اور فسخ نکاح کا وہ بل جو اس وقت ہندوستان کی اسمبلی میں زیر غور ہے وہ بھی جمعیۃ علماء ہند کے محترم ارکان کی مخلصانہ اور اَن تھک مساعی کا ثمرہ ہے۔ میرا یہ عرض کرنا غلط نہ ہوگا کہ آج جمعیۃ علماء ہند ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کا حق ادا کیا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک

میں نے نہایت اختصار کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات کا ایک اجمالی خاکہ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ دور حاضر کی گوناگوں پیچیدگیوں اور استقبال کے طویل و عریض دامنوں میں جو کچھ پوشیدہ ہے اس کے متعلق کسی چیز کا اظہار قبل از وقت ہوگا۔

باوجود ان تمام مذہبی و ملی خدمات کے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کی یہ بہت بڑی مذہبی جماعت سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ ملازمین دفتر کی تنخواہوں کے علاوہ کئی ماہ سے مکان کا کرایہ بھی نہیں ادا کیا جا سکا ہے۔ علاقہ ارتداد کے مکاتب و مدارس بھی خطرے میں ہیں۔ آئندہ کے لئے جو اصلاحی و اقتصادی پروگرام جمعیۃ کے زیر غور ہے وہ بھی مالی مشکلات کے باعث معرض التوا میں پڑا ہوا ہے۔

میں یہ عریضہ جناب کی خدمت میں سخت پریشانی اور اضطراب کی حالت میں لکھ رہا ہوں اور آپ کے خلوص و ہمدردی اور جذبات مذہبی و ملی سے متوقع ہوں کہ آپ خود بھی جمعیۃ علماء ہند کی مالی اعانت کی جانب توجہ فرمائیں گے اور اپنے احباب کو بھی توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں گے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

نوٹ:۔ زکوٰۃ۔ صدقہ۔ فطر اور دیگر صدقات واجبہ یا چرم قربانی کی تصریح کر دینی چاہئے۔

آپ کا مخلص:۔ فقیر احمد سعید۔ کان اللہ لہٗ۔
ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ بازار بلیماراں دہلی

اہل مالابار توجہ فرمائیں

خاکسار نومسلم اہل حدیث ہے۔ آج کل مسجد اہل حدیث کا امام ہے۔ مگر تنگی گذران کی وجہ سے مقروض ہے۔ اس لئے اصحاب خیر سے ملتجی ہے کہ مجھ کو ڈیڑھ صد روپیہ کی ضرورت ہے۔ میری امداد فرما کر ثواب حاصل کریں

خاکسار پیش امام عبد الغفور مسجد اہل حدیث
کالینگ روڈ سیکاکول ضلع وجاگ

تصدیق میں مضمون بالا کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور اصحاب خیر کو مولوی صاحب کی امداد کی توجہ دلاتا ہوں۔ راقم:۔ ابو القاسم خالد بن محمد سعید صدیقی
مبلغ اسلام بانت ضلع بالاسور

نامہ نگاران "اہلحدیث" مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف پختہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھا کریں ورنہ مضمون درج اخبار نہیں ہوگا۔ (منیجر)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۳۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ شاہ محمد ولد بڈھا ذات گوجر سکنہ باقرپور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{۱۱}{۳۸}$ ۲۱ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{۱۱}{۳۸}$ ۲۹)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۸۸

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ عبد اللہ ولد نظام الدین ذات تیلی سکنہ نہالے چک تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{۹}{۳۸}$ ۲۳ مقرر کیا ہے لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

(تحریر $\frac{۱۱}{۳۸}$ ۲۹)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

حزب الاعظم از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو۔ حاشیہ پر اعداد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو آخر میں کل نماز و تسبیح ہے۔ ہر مسلمان گھر میں اس کا ... ہے ... قیمت ۱۰ ر محصول علیحدہ ... امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(متعلقہ اہل حدیث)

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ ر

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بےنظیر ہے۔ قیمت ۵ ر

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ سب درج ہیں۔ قیمت صرف ۴ ر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۳۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ شاہ محمد ولد فقر ذات ترکھان سکنہ دلیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{۱۱}{۳۸}$ ۲۱ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{۱۱}{۳۸}$ ۲۹)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہیگا کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ ر

(در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ ر

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ ر

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ہے۔ قیمت ۳ ر

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامیان ہند کا بہترین علمی رسالہ

انوار رسالت

بالکل مفت ۱۰ ر

رسالہ کا سالانہ چندہ دو روپے ہے مگر کچھ عرصہ کیلئے کارکنان انوار رسالت نے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ آنے کر دیا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کیلئے لیا جاتا ہے۔ آپ بھی آج ہی چھ آنے بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے اور سال بھر رسالہ مفت پڑھئے۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ انوار رسالت بالمقابل سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)

(۶۵۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۱۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۴

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹڑہ سجانی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے لوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عـ ۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے	"	۔
عام خریداران سے	"	۔
"	ششماہی	۔
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰۔ شلنگ
فی پرچہ	- - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۴۔ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۶۶۱)

فہرست مضامین

وعظ پُر تاثیر

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب۔ دار العلوم عربیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

خوگر تخریب مت ہو فکر کر تعمیر کا
سرد کر بازار اب تفریق اور تکفیر کا
ہو کمربستہ مسلم! کرشمہ کچھ دکھا تدبیر کا
چھوڑ عشرت عزت اسلام پر قربان ہو
اہل باطل میں ہو ستا ہا پڑے اک کھلبلی
قوتیں باطل کی ساری ہیچ ہیں سب ہیچ ہیں
ہائے ذلت کا گلہ کس سے کروں اور کیا کہوں
غرق ذلت میں ہیں اور احساس ذلت بھی نہیں

یہ خلاصہ ہے ہمارے "وعظ" پُر تاثیر کا
"صلح" ہونا چاہئے عنوان تری تقریر کا
پیکر اخلاص بن منشا ہے یہ تقدیر کا
کچھ اثر دنیا کو دکھلا نالۂ شبگیر کا
غلغلہ ایسا ہو تیرے نعرۂ تکبیر کا
سامنے نقشہ ہو جب کہ سنت شبیر کا
پیش آیا جو کہ تھا لکھا ہوا تقدیر کا
شغل ہم نے جب سے چھوڑا ہے تبر اور تیر کا

غایت اسلام سے یارب ہمیں کر آشنا
جلد چمکا دے ستارہ قوم کی تقدیر کا

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۲۳۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ خوشی محمد ولد اللہ دین ذات گوجر سکنہ گیگیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کیلئے یوم $\frac{7}{28}$ ۲۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{6}{28}$ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

اس کتاب میں انگریزی، فرانسیسی اور ہندوستانی پیٹنٹ ادویات وغیرہ کے نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ بہت مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

بواسیر کا شرطیہ علاج

جو لوگ بواسیر کو مرض لاعلاج سمجھ چکے ہیں وہ ہماری دوا استعمال فرماویں ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔

یہ نسخہ ایک سنیاسی مہاتما کا خاص عطیہ ہے آرام نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس

قیمت مکمل علاج پچیس ۲۵ روپیہ۔

(ملنے کا پتہ)

آتمانند۔ ست دھرمی

ایجنٹ فلاح موحزن۔ پرانا تار گھر۔ امرت سر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۹۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ شیر محمد و شاہ محمد پسران شہاب دین ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم $\frac{7}{28}$ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{6}{28}$ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۹۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ مہردین ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{7}{28}$ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{6}{28}$ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ کی روئداد دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی (قادیانی)، جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶

ملنے کا پتہ

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۹۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ برکت علی ولد اجادہ ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{7}{28}$ ۲۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{6}{28}$ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

عقائد مرزا- مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ۔ر

(جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ

فاتح قادیان کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم-اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۔ر

شہادات مرزا جس میں دس شہادتوں (احادیث نمبر ۱ اور اقوال ۱۱ الہامات ۱۰ ...) سے مرزا صاحب کے ...

ملنے کا پتہ ... منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۴-ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

قرآن میں خلافتِ علیؓ بلا فصل؟

بجواب "درنجف" سیالکوٹ

اہل سنت کا مذہب خلافت کے بارے میں یہ ہے کہ خلفاء اربعہ علیٰ ترتیب وقوعی خلفاء حق ہیں۔ مگر شیعہ کا عقیدہ ہے کہ جناب علی خلیفہ بلافصل تھے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق انتقال نبوی کے بعد صرف حضرت علی کو پہنچتا تھا۔ اہل سنت کا مذہب خلافت علی کو شامل ہے اور عقیدہ شیعہ اہل سنت کے مناقض ہے۔ منطقی اصطلاح میں فصل اور بلافصل کو مفہوم خلافت کی قید بنایا جائے تو دونوں مفہوم متبائن ہو جاتے ہیں اور اگر اس قید سے قطع نظر کی جائے تو سنی عقیدہ عام ہوگا اور شیعی عقیدہ خاص۔ ان میں وہی نسبت ہوگی جو تصور مطلق اور تصور سازج میں ہوتی ہے۔ خیر کچھ بھی ہو شیعہ عقیدہ یہی ہے کہ حضرت علی ایسے خلیفہ بلافصل تھے کہ خلفاء ثلاثہ کی خلافت کے زمانہ میں بھی اصلی خلیفہ وہی تھے۔ (پھر خلفائے ثلاثہ کیا تھے؟

اگر گویم زباں سوزد

اس دعوے پر بہت سے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے اکثر روایات اور اقوال الرجال پر مبنی ہیں آج جو مضمون ہمارے زیر نظر ہے اس میں آیت قرآنی سے استدلال کیا گیا ہے۔ شیعہ جب قرآن سے استدلال کرتے ہیں تو ہمیں کمال خوشی ہوتی ہے۔ شیعہ کیا کوئی بھی اسلامی گروہ قرآن سے دلیل لائے تو ہمارا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ آیت کی تفسیر اور تشریح منشاء خداوندی کے خلاف کرتے ہیں تو ہماری خوشی ناخوشی سے بدل جاتی ہے۔

واقعہ گذشتہ خلافت اولیٰ (صدیقیہ) کے زمانے میں مانعین زکوٰۃ نے خلیفہ کو زکوٰۃ نہ دینے پر قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی تھی:۔

صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

اس آیت کا مطلب انہوں نے یہ بتایا کہ اس میں پیغمبر علیہ السلام کو حکم ہے کہ زکوٰۃ پیش کرنے والوں کے لئے دعا کرو تمہاری دعا ان کے لئے موجب برکت ہوگی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ دعا خاصہ پیغمبر علیہ السلام ہے جو بعینہ خطاب خلیفہ میں نہیں پایا۔ خلیفہ راشد نے اس دلیل کو غلط قرار دے کر فوجی کاروائی کرنے کا حکم دیدیا۔

دوسری مثال حضرت علی نے معاویہ کے نزاع کو دو منصفوں کے سپرد کیا تو خارجیوں نے اس منصف نامہ کو ناجائز قرار دیا اور دلیل میں یہ آیت پیش کی:۔

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ

اس سے نتیجہ نکالا کہ انسان کو حکم ماننا جیسے علی نے کیا ہے قرآن کے خلاف ہے۔ حضرت علی نے ان کی اس دلیل کو غلط قرار دیا۔

ہماری غرض ان مثالوں کے پیش کرنے سے یہ ہے کہ مدعی اگر قرآنی آیت کو پیش کرے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے مگر ہم اس کی تفسیر اور تشریح سے مرعوب نہیں ہوتے بلکہ ان دو جلیل القدر خلیفوں کی طرح بڑی مستقل مزاجی سے غلطی کی تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی شیعہ کی طرف سے جو قرآنی دلیل پیش کی گئی ہے اس کا جواب بڑی متانت سے دینگے۔ انشاء اللہ!

"درنجف" کا مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کو نفس محمدؐ ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ امر مشاہیر تفاسیر اہل سنت سے ثابت ہے کہ آیت انفسنا میں نفس سے مراد صرف حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور ابناءنا سے مراد صرف حضرات حسنین اور مقصود نساءنا سے صرف جناب سیدہؑ ہیں۔ اس سے چند امور ظاہر ہیں۔ اوّلاً یہ کہ واقعہ مباہلہ میں اجابت دعوت اہل بیت میں نبی کو یقین کامل تھا اس وجہ سے آپ ان کو اپنے ہمراہ لے گئے ورنہ کوئی شخص معرض ہلاکت میں اپنے پارہ ہائے جگر اور اپنی اولاد کو داخل کرنے کا ارادہ نہیں کرتا ہے چہ جائیکہ آنحضرت صلعم ایسا کرتے جو اعقل عقلاء ہیں ثانیاً یہ کہ دعوت اسلام و تبلیغ رسالت میں امداد نبی نے اہل بیت نبی کو شامل فرمایا اور یہ دلیل ہے اوپر نص امامت اہل بیت کے۔ ثالثاً۔ حضرت امیر علیہ السلام نفس محمد ہیں۔ اور جو نفس نبی ہو وہ بطریق اولیٰ مستحق امامت کا ہوگا۔ رابعاً۔ نفس نبی سے افضلیت جمیع انبیاء و مرسلین سلف باستثنائے حضرت خاتم النبیین لازم آئی۔ اور یہ الفاظ صیغہ جمع ہیں۔ بایں وجہ اگر کوئی اور بھی اس منقبت عظمیٰ یعنی نفس نبی ہونے کی صلاحیت رکھتا تو یقیناً پیغمبر خدا اُسے لے جاتے۔ پس نہ لے جانے سے ثابت ہے

[illegible]

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۲۰۔ جون)

——— امرتسر میں ۱۸ و ۱۹ جون کو زبردست بارش ہوئی۔ ہوا میں کافی خنکی پیدا ہوگئی ہے۔ رات کو اوس بھی خوب پڑتی ہے۔

——— لاہور میں بھی ۱۸۔۱۹ جون کو موسلادھار بارش ہوئی۔ بعض بعض بازاروں میں پانی کافی عرصہ تک ٹھہرا رہا۔ دریائے راوی میں پانی چڑھ گیا ہے۔

——— شملہ ۱۹۔ جون۔ معاصر "ملاپ" راوی ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران اتحاد پارٹی میں افتراق پیدا ہوگیا۔ وزیر اعظم نے مسلم لیگ پارٹی قائم کرلی ہے۔ ملک برکت علی و مسٹر گابا اب اس میں شامل ہوگئے ہیں۔ ۱۵ مسلمان ممبروں اور چند ہندو سکھ وغیرہ ممبروں نے ایک نئی پارٹی موسومہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے نام سے قائم کرلی ہے۔

——— پنجاب اسمبلی کے موجودہ اجلاس منعقدہ شملہ میں کانگرسی پارٹی ۲۲ ریزولیوشن پیش کر رہی ہے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حکومت پنجاب جن اخبارات کی ضمانتیں ضبط کرچکی ہے وہ واپس دی جائیں۔

——— سردار کشن سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے پنجاب دو ریزولیوشن پیش کرینگے کہ صوبہ پنجاب کے تمام کالجوں و سکولوں میں فوجی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور سزائے پھانسی منسوخ ہو جائے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے بہت سے جیل توڑ دیئے جائینگے۔ ڈیرہ دون ڈسٹرکٹ جیل کو زنانہ ہسپتال بنادیا جائیگا۔

——— چین کے دریائے زرد میں زبردست طغیانی آنے سے دو سو گاؤں بالکل زیر آب ہوگئے۔ کئی لاکھ اشخاص خانماں برباد ہوگئے ہیں۔

——— افواہ ہے کہ سپین کی جنگ ختم ہونے کے بعد جرمنی فرانس پر حملہ کریگا۔ اس سلسلہ میں سارؔ میں قلعے اور بارکیں بنائی جارہی ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے سٹالن (ڈکٹیٹر روس) اور ہٹلر کے مابین ایک معاہدہ کے متعلق خط و کتابت ہورہی ہے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ روس ایشیا پر قبضہ کرے۔

——— گورنر پنجاب نے چانسلر کی حیثیت سے پنجاب یونیورسٹی کے لئے تنخواہ دار وائس چانسلر کی منظوری دیدی ہے۔ یونیورسٹی سینٹ نے اسکے خلاف فیصلہ کیا تھا۔

——— سر آغا خان نے شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

——— لاہور کے ایک گرجا گھر سے قیمتی دھاتوں کا بنا ہوا آٹھ من وزنی گھنٹہ جس کی قیمت دو ہزار روپے سے زیادہ ہے چوری ہوگیا۔

یاد رہے

کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے۔ اور ۳۰۔ جون تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

——— معلوم ہوا ہے کہ وزیر خزانہ حکومت ایران نے اعلان کیا ہے کہ امریکن ایران آئل کمپنی کو ۱۹۳۷ء میں جو ٹھیکہ تیل نکالنے کا دیا گیا تھا اب اس نے ترک کردیا ہے۔

——— سویڈن کے بادشاہ شاہ گسٹو نے جو دنیا کے بادشاہ ہونے سے معمر ترین بادشاہ ہیں حال ہی میں اپنی ۷۹ ویں سالگرہ منائی ہے۔

——— شیخ حسام الدین میونسپل کمشنر امرتسر کے خلاف باغیانہ تقریر کے الزام میں اے۔ ڈی۔ ام لدھانہ کی عدالت میں مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ایک سال قید سخت کی سزا دی۔ لاہور ہائیکورٹ نے دو ہزار روپے کی ضمانت پر تا فیصلہ اپیل رہا کر دیا ہے۔

——— وزیر مالیات عراق نے پانچسالہ پروگرام مرتب کیا ہے جس کی رو سے جدید انہار کی تعمیر اور ناکارہ زمین کو قابل کاشت بنانے اور ملک کی پیداوار کو ترقی دینے کی کوشش کی جائیگی۔ اس سلسلہ میں اسی لاکھ پونڈ خرچ ہوگا۔

——— ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں اس وقت تک ایک لاکھ مسلمان کام آچکے ہیں۔ جنرل فرینکو نے مجاہدین ریف سے ریف کو آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اب اعلان ہوا ہے کہ ایسا کوئی وعدہ نہیں ہوا۔

——— ملک معظم اور ملکہ معظمہ عنقریب فرانس آرہے ہیں۔ حکومت فرانس نے آپ کے استقبال کے لئے تیس لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔

مضامین آمدہ | مولوی ثناء اللہ صاحب ۲ عدد۔ منشی محمد عبد اللہ معمار۔ مولوی عبد العزیز صاحب ۴ عدد۔ ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی ۴ عدد۔ مولوی عبد السلام صاحب۔ مولوی عبد الرحمن فریدکوٹی۔ ابو القاسم صاحب۔

گھبرائیے نہیں | مضمون نگار حضرات کی خدمت میں باادب گذارش ہے کہ اس وقت اس قدر مضامین جمع ہیں کہ ان کو جلد شائع کرنا تو کجا ان پر سرسری نظر ڈالنا بھی مشکل ہے۔ اس لئے تمام مضامین مشن وار محفوظ ہیں۔ ان میں سے نمبروار درج ہوتے رہینگے۔ جلدی کی ضرورت نہیں۔

نوٹ | ہر مضمون کے شروع میں موٹی قلم سے مشن کا نام ضرور لکھا کریں۔ جیسے "عام اسلامی"۔ اہل حدیث۔ عیسائی۔ مرزائی۔ چکڑالوی۔ شیعہ وغیرہ وغیرہ۔

غیر مقبولہ | ارشاد نبوی عالم خواب میں۔ جماعت اہل حدیث میں پھوٹ۔ تاریخ حملہ قاتلانہ۔ نظم رحم اپنا درگاہ حق ....) نعت (خدا کا پیارا پیارا محمد) علماء اسلام سے چند سوالات۔

جلد طلب کرلیں | غیر مقبولہ مضامین جو اصحاب واپس طلب کرنا چاہیں وہ یوم اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اندر طلب کرلیا کریں اور خط لکھتے وقت تاریخ غیر مقبولہ کا حوالہ دیا کریں۔ ورنہ دفتر ذمہ دار نہیں ہوگا۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر امیر اپنے خاص ارکان کو اور ہر عالم اپنے خاص اتباع کو مع ان کی اولاد کے ہمراہ لے کر مباہلہ کر سکتا ہے۔ اس کے سوا قرآن مجید کو کسی شخص یا خاندان سے مخصوص کرنا خلاف منشا خداوندی وسیع سمندر کو تنگ کرنا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔

شیعہ دوستو! تمہارے نزدیک تو مسئلہ خلافت اتنا نازک ہے کہ کفر و اسلام میں حد فاصل ہے اور ثبوت اس کا یہی جو آپ بیان کر رہے ہیں جو تار عنکبوت سے بھی کمزور ہے۔

ناظرین! اس دلیل سے زیادہ لطیف دوسری دلیل ہے جو قابل شنید ہے۔ نامہ نگار نے کمال کیا ہے کہ آیت وضوء سے خلافت علی بلا فصل ثابت کی ہے آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"آیت وضو سے آپ کی امامت و خلافت بلا فصل | ہم کو پاک اور خالص پانی سے وضو کا حکم ہے۔

لیکن اگر پانی میسر نہ ہو تو خاک پر تیمم کرنے کا حکم ہے لیکن ہر طرح کی خاک نہیں بلکہ طیب خاک پر۔ اور پانی چیزوں کو طاہر کرتا ہے اور آنحضرت کی کنیت ابو طاہر ہے۔ اور جناب امیر کی کنیت ابو تراب ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اے مومنو! اگر تم کو کبھی پانی نہ ملے تو نماز پڑھنے کے لئے خاک پر تیمم کر لو۔ اور اسی طرح تم کو کوئی ایسا زمانہ ملے کہ ابو طاہر نہ ہوں تو اسی مناسبت سے ابو تراب کی طرف رجوع کرو۔ تاکہ تمہارے اعمال درجہ قبولیت تک پہنچیں۔" (در نجف ۱۵۔ مئی)

اہلحدیث | ہم نے سمجھا تھا کہ یہ کمال مرزا صاحب قادیانی ہی میں ہے کہ آپ قرآن مجید سے ایسے نکات بیان کیا کرتے ہیں جو بقول نواب محسن الملک (بخطاب سر سید احمد خان مرحوم) خدا کو بھی معلوم نہیں۔ چنانچہ سورہ فاتحہ کے ابتدائی لفظ اَلْحَمْدُ سے لے کر وَلَا الضَّالِّيْنَ تک متعدد دلائل سے اپنی مسیحیت کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ ساری سورہ فاتحہ ہی اپنے حق میں نکالی ہے۔ شیعہ نامہ نگار کے مذکورہ مضمون سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ وصف مرزا صاحب ہی سے مخصوص نہیں بلکہ شیعہ حضرات بھی اس میں شریک ہیں۔ ملاحظہ ہو منقولہ عبارت جس میں ایسا پر زور منطقی استدلال ہے کہ اسے سنتے ہی ارسطو کی روح بھی پھڑک اٹھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے قرآن مجید کی آیات متعلقہ وضو اور تیمم غور سے نہیں پڑھیں ورنہ آپ ایسا نہ کہتے۔ کیونکہ تطہیر کا لفظ تیمم کے ساتھ آیا ہے وضوء کے ساتھ نہیں۔ اس آیت کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ (سورہ مائدہ)

دیکھئے اس آیت میں تطہیر کو تیمم کے ساتھ لگایا ہے جس سے آپ کی دلیل الٹ گئی۔ کیونکہ بقول آپ کے آیت کے معنے یہ ہوئے ہیں کہ اگر تیمم کا موقع نہ پاؤ تو وضو کر لو۔ یعنی تیمم اصل ہوا اور وضو اس کی فرع (جل جلالہ)

ناظرین! اس سے بھی لطیف تر سنئے!

فاضل نامہ نگار اپنے مذہب کی تیسری دلیل لکھتے ہیں:۔

"اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا۔ یعنی ہم نے انسان کو سبیل کی ہدایت کر دی۔ اب یا تو وہ میرے شکر گذار بندوں سے ہو گا یا ناشکروں سے۔ مجھے اس وقت ظاہری معنوں سے بحث نہیں۔ بلکہ باطنی معنوں سے مقصود ہے۔ پس واضح ہو کہ اس آیہ میں سبیل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہیں، اب معنی یہ ہوئے کہ ہم نے تم لوگوں کو جناب امیر کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ پس دو حال سے خالی نہیں یا تو تم ان کی پیروی کر کے میرے مومن بندوں سے ہو گے یا اس کے منکر ہو کر کافر بندوں سے ہو جاؤ گے۔ اور بجائے شکر کے تم ناشکری کرو گے۔

شکر خدا شیعیان علی بن ابی طالب علیہم السلام اس سبیل خدا کی اطاعت کر کے مصداق قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ کے ہیں" (در نجف تاریخ مذکور)

اہلحدیث | ہم نامہ نگار کی اس دلیل کو بطور معارضہ بالقلب اپنے حق میں دکھلاتے ہیں۔ سنئے! سبیل سے مراد ہیں حضرت علی بحیثیت خلیفہ راشد۔ شاکر سے مراد انکو اسی حیثیت سے ماننے والا جس میں وہ صورت پذیر ہو کر مرئی ہوئے (دیکھے گئے) پس معنی آیت کے یہ ہوئے کہ ہم نے خلافت علی کی شان کو چوتھے درجے پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ انکو اسی چوتھے درجے پر مان کر اکثر لوگ شاکر ہوئے اور بعض لوگ انکی اس حیثیت سے انکار کر کے کفور ہو گئے۔ کیا ہی اچھے معنی ہیں (معاذ اللہ!)

شیعہ دوستو! | ہمارے نزدیک تو دونو تفسیریں، تحریف قرآن میں داخل ہیں مگر کیا کریں تمہاری خاطر ہمیں ایسا کرنا پڑا۔ بقول استاد غالب ؎

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لئے ہم مصوری
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہئے

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی بُری طرح فیل ہوئے

اخبار "اہلحدیث" میں مرزا صاحب قادیانی کے فیل ہونے پر کئی دفعہ آنسو بہائے گئے ہیں۔ مگر ان کے اتباع ان کو یاس شدہ بلکہ پاس شدگان میں نمبر اول بتاتے ہیں۔ لیکن ہماری پیش کردہ عبارات کا جواب نہیں دیتے ہمارے جواب میں یہی کہے جاتے ہیں کہ کسی نبی کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ ساری دنیا نے ان کی ہدایت کو مان لیا ہو۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ "اہلحدیث" کیسا ضدی ہے کہ مرزا صاحب سے وہ کام دیکھنا چاہتا ہے جو ان کے مخدوم (سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی نہیں ہوا۔ حالانکہ اُن پر یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ

کوئی شخص بھی اس رتبہ عظیمہ کی لیاقت نہ رکھتا تھا جسے ہمراہ لے جاتے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ نفس حقیقی ہونا محال ہے۔ پس مراد مساوی ہوگا۔ اور جو کہ مساوی پیغمبر زمان ہوگا وہ بالضرور افضل و اولیٰ بتصرف ہوگا امامت کا دوسروں سے۔ اور یہی معنی امامت کے ہیں اور کیونکر خاص نفس رسول شمار ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ انسان خود اپنے نفس کو نہیں بلا سکتا ہے۔ بلکہ مراد سوائے پیغمبر کے کوئی دوسرا ہے۔ اور سب متفق ہیں کہ وہ دوسرا شخص سوائے جناب امیر المومنین کے اور کوئی نہیں ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ علی مثل رسول کے ہیں۔ اور یہ امر مقتضی اس کا ہے کہ جمیع امور میں پیغمبر اور وصی برحق مساوی ہوں۔ سوائے ان بعض امور کے جو مستثنیٰ باجماع ہیں کہ علی ان میں شریک نہیں ہیں۔ پس لابد دیگر کمالات میں شریک ہونگے اور منجملہ دیگر کمالات حضرت رسول خدا یہ ہے کہ آپ جمیع پیغمبران و جمیع صحابہ سے افضل ہیں۔ لہٰذا چاہئے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بھی جمیع پیغمبران اور جمیع صحابہ سے افضل ہوں باستثنائے رسول خدا۔ اور معلوم ہے کہ ہمارے ائمہ علیہ السلام سوائے آنحضرت صلعم کے جمیع پیغمبران سے افضل ہیں:

(درنجف سیالکوٹ ۱۵ مئی سنہ رواں)

اہلحدیث | ان وجوہات میں بڑی وجہ تیسری ہے جس میں حضرت امیر علیہ السلام کو نفس محمد قرار دیا گیا ہے۔ اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ جو نفس نبی ہو وہ بطریق اولیٰ مستحق امامت ہوگا۔ بس یہی ایک دلیل ہے جس پر شیعہ حضرات کو بڑا ناز ہے۔ اے کاش! ان کو اپنی اس دلیل کے نقائص معلوم ہوتے۔ سنئے! برا نہ مانئے گا ہم جو کچھ کہیں گے وہ آپ ہی کی دلیل کی بناء پر ہوگا۔ جو معارضہ یا منع نہیں بلکہ نقض اجمالی ہوگا۔

اگر علی نفس محمد ہیں تو بتایئے کہ خاتون جنت کس کی بیٹی تھیں اور کس سے نکاح ہوا اور کیوں ہوا؟ نیز یہ نکاح جائز ہوا یا ناجائز؟ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا ذرہ اپنی ہی دلیل کو دیکھئے کہ وہ کیا کہتی ہے۔

اور سنئے! علی اگر نفس محمد ہیں تو ان دونوں کے باپ بھی دو تھے یا ایک ہی تھا۔ اسلامی لٹریچر میں تو ان کی ولدیت یوں ملتی ہے:-

(۱) علی ولد ابی طالب (۲) محمد عبد اللہ (علیہم السلام)

اگر علی نفس محمد ان معنی سے تھے جو آپ نے سمجھے تو یہ اثنینیت آباء (باپوں کی دوئی) کیوں ہوئی؟ اور سنئے! پھر ان ہر دو پاک ہستیوں میں عمر کے لحاظ سے تقدم و تاخر کیوں ہے؟ پھر بتایئے کہ آپ حسنین کی ولدیت بتاتے ہوئے کیا بتائیں گے؟ کیا حسن ولد محمد اور حسین ولد محمد کہنا صحیح ہوگا؟

ممکن ہے محبت اہل بیت کے غلو میں آپ ایسا کہنا جائز سمجھیں۔ اس لئے میں قرآن مجید کی ایک آیت آپکو یاد دلائے دیتا ہوں۔ آگے ماننا نہ ماننا آپ کا اختیار ہے۔ وہ آیت یہ ہے:-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

یعنی حضرت محمد علیہ السلام تم میں کسی بالغ مرد کے والد (باپ) نہیں ہیں۔

پھر حسن حسین آپ کے ولد کیسے ٹھیرے؟

اور بتایئے! اگر علی نفس محمد ہیں (جو بہو ہی ہیں) تو کلمہ شریف (لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی طرح علی رسول اللہ کہنا بھی جائز ہے؟

چونکہ یہ سوالات علی کو نفس محمد کہنے پر صراحۃً وارد ہوتے ہیں جن کا جواب دینا محال ہے۔ اسلئے قابل مضمون نگار نے پہلو بدل کر دانستہ یا نادانستہ یہ لکھ دیا کہ نفس حقیقی مراد ہونا محال ہے پس مساوی مراد ہوگا۔ یہ بھی کہا ہے کہ معلوم ہوا کہ علی مثل رسول کے ہیں۔ اس کا نتیجہ بھی خود ہی نکالا ہے کہ ہمارے آئمہ علیہم السلام سوائے آنحضرت علیہ السلام کے جمیع پیغمبروں سے افضل ہیں۔

اے جناب! ذرہ اس کلمہ کو دیکھئے اور بتایئے کہ آپ کے آئمہ حضرت فاطمۃ الزہرا سے بھی افضل ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ بھی تو آنحضرت کے ماسوا میں داخل ہیں۔ اللہ رے غلو! يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ (اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کیا کرو)

خیر یہ تو ہوا آپ کی دلیل پر نقض اجمالی۔ اب سنئے اس کا صحیح مطلب۔ قرآن مجید کے محاورہ میں انفسنا سے مراد بھائی بند ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں آیات۔

(۱) لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ (سورہ بقرہ)

(۲) تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ (سورہ روم)

پہلی آیت میں بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالا کرو۔ یہ مراد نہیں کہ اپنی جانوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالا کرو۔ اسلئے کہ اس کے ساتھ ہی فرمایا۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ اے یہودیو! تم باوجود منع کرنے کے اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو۔ اگر اخراج نفوس سے مراد اپنی ہی جانوں کو اپنے گھروں سے نکالنا ہوتا تو مخاطب کرکے الزام کس کو دیا جاتا؟

دوسری آیت بھی انہی معنی میں ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس طرح تم اپنے بھائی بندوں سے ڈرتے ہو اسی طرح غلاموں سے نہیں ڈرتے۔ یہاں انفسکم سے مراد صراحۃً بھائی بند ہی ہیں اس لئے کہ یہاں اور کوئی معنی نہیں بن سکتے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید میں بہت ہیں۔

آیت مباہلہ کے معنی یہ ہیں کہ ہم (پیغمبر) اپنی اولاد اور بھائی بندوں کے ساتھ مباہلہ کو نکلیں گے۔ اور تم مخاطبین (اہل کتاب) بھی اپنی اولاد اور اپنے بھائی بندوں (برادر وغیرہ) کو بلالو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس پر یوں عمل کیا کہ خلفائے اربعہ کو مع ان کی اولاد کے بلاکر اپنے ساتھ لیا۔ محدث ابن عساکر کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

اخرج ابن عساکر عن جعفر ابن محمد عن ابیہ تعالوا ندع ابناءنا الآیہ قال فجاء بابی بکر و ولدہ و بعمر و ولدہ و بعثمان و ولدہ و بعلی و ولدہ۔ (فتح البیان جلد ۲ صفحہ)

اہلحدیث | یہ ہے انفسنا اور ابناءنا کی صحیح تفسیر

امرتسری آسی صاحب کی غمخواری!

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

امرتسر میں حنفی گروہ کے ایک عالم مولوی محمد عالم صاحب ہیں۔ آپ درس تدریس کے کام میں مشغول رہا کرتے ہیں مگر تھوڑے دنوں سے صحافتی دنیا میں بھی آپ حصہ لیتے ہیں اور زیادہ کرمفرمائی آپ کی جماعت اہل حدیث پر ہوتی ہے۔ تھوڑے دن ہوئے ایک مضمون آپ نے سپرد قلم فرمایا تھا۔ جس میں بڑی جانفشانی سے جنڈیالہ کی انجمن اہل حدیث کی طرف سے شائع شدہ اشتہار کو تلاش کرکے اس پر نکتہ چینی فرمائی تھی اور اس کو غرض آپ کی اہل توحید کو الزام دینا ہے۔ اشتہار کے شائع شدہ الفاظ کو آسی صاحب یوں درج فرماتے ہیں:۔

اس جلسہ میں شہنشاہ حقیقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے خلاف پُرزور صدائے احتجاج بلند کی جائیگی۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:۔

اب بات بات پر کفر و شرک کی بمبارمنٹ کرنے والے وہابی خدائے وحدہ لاشریک کو حاضر ناظر سمجھ کر بتلائیں کہ شہنشاہ حقیقی خدا تعالیٰ ہے یا رسول علیہ السلام الخ

آسی صاحب! آپ کو خدا کی حاضری کا واسطہ دینے کی ضرورت نہ تھی۔ بفضل خدا ہم ہر وقت حق کہنے کو تیار ہیں ہم مذہبی امور میں کسی اپنے پرائے کی رعایت نہیں کیا کرتے۔ ہمارا عمل آیہ کریمہ لایخافون لومۃ لائم پر ہے اس لئے آپ کی غمخواری کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے بہت محنت سے ہماری جماعت کے افراد کی کم فہمی کو جو ان کے عقیدہ پر اثرانداز خیال کی جاسکتی ہے ہم پر ظاہر کیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور توفیق عطا کرے کہ ہر جماعت کے افراد کی غلطی کو آپ غلطی سمجھ کر ان کو سمجھا دیا کریں۔ ہم کھلے لفظوں میں اعلان کرتے ہیں کہ جنہوں نے ایسا لکھا ہے انہوں نے اپنی کم فہمی کا ثبوت دیا ہے۔ اور انہیں ہدایت کرتے ہیں کہ آیندہ یہ لفظ (شہنشاہ حقیقی) سوائے خدائے واحد کے کسی کے حق میں نہ بولا کریں اور انشاء اللہ نہیں بولیں گے۔

مولانا! آیئے ہم اور آپ مسلمانوں کو ہدایت کریں کہ وہ موہم شرک الفاظ کسی بشر، رسول، ولی، شہید کے حق میں بھی استعمال نہ کیا کریں۔ امید ہے کہ آپ "الفقیہ" کی فائل کو بغور پڑھ کر ہر ہفتہ ہمارے اشتہار کی طرح اس پر بھی تنقید کرکے سچی اور بے لوث تبلیغ کا ثبوت دیا کرینگے۔ اگر اس سے پہلے کی فائل نہ دیکھ سکیں تو آیندہ خیال رکھئے ابھی تازہ پرچہ ۲۱۔مئی سنہ رواں کا صفحہ ۹ پڑھئے۔ جہاں پر ایک نظم لکھی گئی ہے۔ جس کے دو شعر یہ ہیں ؎

احمد مختار علام الغیوب - سید ابرار علام الغیوب
دافع آفات و آلام امم - شافع فجار علام الغیوب

اب آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر قرآن و حدیث کے ماتحت بتلائیں کہ علام الغیوب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہیں یا صرف اللہ تعالیٰ ہی قرآن پاک کی آیت

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔

میں اِنَّكَ اَنْتَ جو تاکید کے لئے ہے اس کا کیا فائدہ ہے۔ اپنے علم سے فائدہ اٹھایئے اور حق کہئے۔ حق گوئی سے چپ رہنا ذی علم کی شان کے خلاف ہے اور اس پر حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے۔

صاف بتایئے! جو کوئی آنحضرت (فداہ روحی) صلے اللہ علیہ وسلم کو علام الغیوب کہے وہ مشرک ہے یا نہیں؟ یا اگر کسی نے کم فہمی سے ایسا لکھا ہے تو ہماری طرح اعلان کیجئے کہ آیندہ ایسا نہ ہوگا۔ جیسا ہم نے ذمہ داری سے اعلان کر دیا ہے کہ آیندہ موحدین جنڈیالہ کی طرف سے کبھی یہ الفاظ (شہنشاہ حقیقی) اللہ رب العزت کے سوا کسی کے حق میں نہ کہے جائیں گے:

اگر آپ بھی ذمہ دار ہیں تو اعلان کریں ورنہ بحیثیت عالم دین فتویٰ دیں کہ ایسا شخص جان بوجھ کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علام الغیوب کہنے والا ازروئے قرآن و حدیث اور فقہ حنفیہ مشرک ہے۔

یہ تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ دو تین مخلصانہ معروضات ہم بھی پیش کریں۔ اور آپ ان پر روشنی ڈالیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) بڑے پیر صاحب کی گیارھویں۔

(۲) مجلس مولود۔

(۳) مجلس مولود میں قیام اور ایام مولود میں جلوس۔

از راہ عنایت ان مسائل کو قرآن و حدیث و فقہ حنفیہ کی روشنی میں حل فرمائیں۔

تبلیغ حق

(از مولوی ہدایت اللہ صاحب از کوٹلی صورت ملی۔ گورداسپور)

؎ ایں نامہ عاصی را ناخواندہ مکن پارہ
بیچارہ رقم کرد است از خون جگر چیزے

جب سے اسلام اور اہل اسلام اس دنیا میں رونما ہوئے ہیں غالباً اسی وقت سے ایک فریق ان کے بالمقابل گمراہ کن طریق پر مصر رہا ہے۔ اہل حق ان کو ہدایت کی طرف بلاتے رہے۔ ہر پہلو جو ان کے سمجھانے کے لئے ممکن سمجھا اس کو طریق کار بنایا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا .... ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا۔

باوجود اس کے فرقہ ضالہ حق گو جماعت کو ہر ممکن تکلیف پہنچانے کے لئے تیار رہا۔ لیکن یہ بات ان کے حق کہنے میں ذرہ بھر بھی روڑا نہ اٹکا سکی اور نہ ان کی ہمت میں کوئی فرق آیا۔ میرے اس دعوے کی دلیل انبیاء علیہم السلام کے وہ واقعات ہیں جو قرآن نے بیان فرمائے ہیں اور اصحاب بصیرت پر مخفی نہیں۔ انجام جو ہوا وہ اظہر من الشمس ہے کہ اہل حق کو فتح اور معاندین حق کو

دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ط

اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو سارے دینوں پر غالب کرے)

جب اسلام آنحضرت کے زمانے میں سب دینوں پر غالب نہیں ہوا بلکہ آج تک بھی نہیں ہوا تو مرزا صاحب سے کیوں یہ خواہش کی جاتی ہے کہ وہ سب دینوں پر غالب آتے :

جواب یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب سے خواہش نہیں کرتے اور نہ ان کو اس خواہش کا مخاطب سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے کسی الہامی دعوے کو سچا نہیں سمجھتے. پھر ہم ان کے الہامی کلام کو پیش کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ محض ان کو اور ان کے اتباع کو الزام دینے کے لئے چونکہ کسی نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں ساری دنیا کو اپنا ہم خیال بنالونگا۔ اس لئے ان پر سوال نہیں ہو سکتا۔ نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اظہار کیا کہ میری تبلیغ سب پر غالب آئیگی بلکہ قرآن و حدیث میں صاف اظہار ہے کہ کفر شرک دنیا میں برابر جاری رہینگے۔ لیکن اس کے برخلاف مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میرے ذریعہ سے آیت مرقومہ کا ظہور ہوگا۔ ہم مرزا صاحب کی اصل عبارت جو اس دعوے کی مظہر ہے مع جواب ان کے اتباع کے نقل کر کے با انصاف ناظرین سے انصاف کی توقع رکھتے ہیں۔

پس ناظرین عموماً اور اتباع مرزا خصوصاً مرقومہ ذیل عبارت کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آپ فرماتے ہیں :-

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

"ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ - یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔" (چشمۂ معرفت ص ۸۲-۸۳)

اہلحدیث ناظرین کرام! یہ عبارت اپنا مضمون بتانے میں بالکل صاف ہے۔ تاہم تھوڑی سی تشریح ہم بھی کر دیتے ہیں۔ بقول مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روز بعثت سے مرزا صاحب کے یوم انتقال تک ایک ہی زمانہ ہے جس کو بقول مرزا صاحب زمانہ محمدی کہنا چاہیئے چونکہ یہ سارا زمانہ ایک ہی ہے اس لئے جو کام (غلبہ اسلام بشکل وحدت اقوام) آنحضرت کی زندگی میں ہونے کی خبر تھی وہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھ سے اس کا ظہور میں آنا مقدر تھا اور مسیح موعود کا یہ فعل نیابت نبوت محمدیہ کی حیثیت سے ہوگا۔ چونکہ نائب کا فعل منیب ہی کا فعل ہوتا ہے اس لئے مسیح موعود کے زمانے میں جبکہ دنیا ایک ہی مذہب (اسلام) پر آجائیگی وہ کام آنحضرت ہی کے زمانے میں داخل سمجھا جائیگا۔

پس اب ہمارا سوال صاف ہو گیا کہ کیا مسیح موعود یعنی مرزا صاحب کے زمانے میں ایسا ہو گیا؟ یعنی بقول مرزا صاحب عالمگیر غلبہ اسلام کو حاصل ہو گیا اور کیا مرزا صاحب کا یہ مقولہ صحیح ہے کہ :-

یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے وقت میں ظہور میں آئیگا :

جہاں تک واقعات شہادت دیتے ہیں اسلام کیا بحیثیت تعلیم اور کیا بحیثیت سیاست دن بدن تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ حالانکہ مسیح موعود آیا اور آکر چلا بھی گیا اور جن لوگوں نے ان کو اس نیت سے مسیح موعود مانا تھا کہ ان کے ذریعہ سے ہم دنیا میں سب ادیان کفریہ کو مٹا ہوا اور اسلام کو سب پر غالب اور مختلف اقوام کو ایک ہی مسلم قوم کی شکل میں دیکھیں گے وہ آج زمانے کی حالت کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور منہ سے کہتے ہیں کہ :- تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

ناظرین کرام! ایک طرف حالات حاضرہ کو سامنے رکھئے اور دوسری طرف مرزا صاحب کی مرقومہ عبارت کو دیکھئے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کا مندرجہ ذیل کلام ملاحظہ کیجئے کہ :-

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائیدار گھر سے گزر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱)

مگر حالات اور واقعات صحیحہ کے لحاظ سے مرزا صاحب بزبان حال کہہ رہے ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کے اس دنیا سے ہم نکلے

اٹھایا تو معلوم ہوا کہ آپ کے مارے جانے کی خبر غلط تھی۔ رفتہ رفتہ اور چند اصحاب جمع ہو گئے۔ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مقتول سمجھ کر ہٹ گئے تھے آنحضرت نے کوہ احد پر چڑھ جانا چاہا تاکہ کفار کی دسترس نہ ہو۔ جب پہاڑ پر آپ چڑھنے لگے تو کفار نے تعاقب کرنا چاہا۔ عمر بن الخطاب رضؓ نے ان کو روکا اور آنحضرت صلعم پہاڑ کی چوٹی پر ایک شعب میں جاکر ٹھیرے۔ آہستہ آہستہ آپ کے تمام جان نثار وہاں جمع ہو گئے۔ کچھ تو مسلمانوں کی تیر اندازی سے دشمن کی فوج کو نقصان پہنچا اور مسلمانوں کے بلند مقام پر پہنچ جانے سے دشمن ان کی زد میں آ گئے اور اوپر سے پتھر برسنے شروع ہوئے اور کچھ وہ مسلمانوں کی جانبازیوں سے واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ مسلمانوں کو پہاڑ کی آڑ میں آ جانے سے کھٹکا تھا کہ کہیں مدینہ کی طرف رُخ نہ کریں۔ مگر ان پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہو گئی اور اس قدر سراسیمگی کی حالت میں میدان جنگ سے نکلے کہ مدینہ کا رخ نہ کر سکے۔ لیکن ان کی رائے پھر بدلی اور انہوں نے چاہا کہ مدینہ پر حملہ کریں۔ آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہنچی۔ جنگ احد کے دوسرے ہی دن آپ نے کفار قریش کے تعاقب کا قصد کیا اور مع اصحاب مقام حمراء الاسد میں پہنچے۔ کفار کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب کی خبر ملی تو سراسیمہ ہو کر بھاگے مسلمانوں نے کچھ دور تک تعاقب بھی کیا مگر کفار نے سامنا نہ کیا۔ جنگ احد میں بعض صحابہ نے بڑے بڑے کام کئے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غار سے اوپر چڑھنے کا قصد کیا وہاں ایک پتھر تھا زخموں کے ضعف اور زرہوں کے بوجھ سے آپ اس پتھر پر نہ چڑھ سکے تو حضرت طلحہ بیٹھ گئے اور آپ حضرت طلحہ کے کندھے پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھے۔ حضرت عبیدہ بن جراح نے خود کے حلقوں کو جو رخسار مبارک میں گھس گئے تھے دانتوں سے زور کر کے نکالا پہلے ایک حلقہ پر دانت جما کر نکالا جس سے ان کا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ دوسرے حلقہ کے نکالنے میں دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ حضرت فاطمہؓ نے بوریئے کا ٹکڑا جلا کر زخموں میں بھرا تب خون بند ہوا۔ اسی طرح اور بھی بعض لوگوں نے بڑے بڑے کام کئے۔ حضرت عائشہؓ بھی اس غزوہ میں ہمراہ تھیں اور دوسری مومنات کیساتھ زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ یہ بھی ایک عظیم الشان غزوہ کے بعد غزوہ بدر کے اس کا رتبہ ہے۔ سید الشہداء حضرت حمزہ بھی اسی غزوہ میں شہید ہوئے۔

جو اصحاب غزوہ احد میں بھاگے تھے اللہ جل جلالہ نے ان کا قصور معاف فرمایا۔ قرآن مجید میں آیت عفو کی موجود ہے۔ وما توکلت و الیہ انیب۔

اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے

(از قلم جناب محبوب الرحمن صاحب ڈھاکوی)

دور حاضر میں ہر قوم اپنے آپ کو تہذیب و تمدن سے آراستہ اور اخلاق حمیدہ سے پیراستہ سمجھتی ہے۔ ہر مذہب اپنے آپ کو مکارم اخلاق کا پیکر سمجھتا ہے لیکن حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو مکارم اخلاق و محاسن آداب کو تشریح کر کے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں کونسا مذہب ودھرم مکارم اخلاق کا معلم ہو سکتا ہے اور بنی نوع انسان کو سرچشمہ مکارم اخلاق سے بہرہ اندوز ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ قبل ازیں کہ میں عنوان بیان کا آغاز کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ مکارم اخلاق کے معلم ہونے کا مفہوم واضح طور پر بیان کردوں تاکہ آگے چل کر مضمون کو سمجھنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ مکارم اخلاق کا معلم وہی مذہب ہو سکتا ہے جو بنی نوع انسان کو امور دنیاوی و اخروی کی تعلیم دیتا ہو اور انسان کی فلاح و بہبود کے لئے عالمگیر قوانین و ضوابط پیش کرتا ہو جو ہر ملک، ہر قوم ہر زمانہ اور ہر وقت میں نافذ ہو سکتا ہو۔ اس معیار کو قائم کرنے کے بعد اب ہم مذاہب مروجہ سے اسلام کو مقابلہ کر کے دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام اپنے دعویٰ مکارم الخلاق کا معلم ہونے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔

اسلام نے اولاً توحید کو انسانی زندگی کے لئے سنگ بنیاد قرار دیا۔ توحید ہمارے تمام اعمال کی اساس ہے جس کے بغیر ہر عمل بے بنیاد ہے وہ ہماری سیرابی کا اصل سرچشمہ ہے۔ جس کے فقدان سے ہمارے کاموں کی حقیقت سراب سے زیادہ نہیں کہ وہ دیکھنے میں کام کا معلوم ہوتا ہے مگر روحانی اثر و فائدہ سے خالی و بے نتیجہ ہے۔ بنا بریں مذہب اسلام کی پہلی تعلیم لا الہ الا اللہ ہے۔ یعنی اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود نہیں وہی خالق و مالک ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے:-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد۔

بخلاف دیگر مذاہب کے کہیں تو بت پرستی کا سبق ہے اور کہیں تثلیث کی تعلیم۔ غرض اس بنیادی چیز کو چھوڑیئے۔ آیئے ہم مذہب اسلام کے فروعی مسائل کو لے کر دیگر مذاہب کے ساتھ مقابلہ کریں۔ پھر آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

مسئلہ وراثت | یہ وہ مسئلہ ہے جو کسی مذہب نے نش سے مس تک بھی نہیں کیا۔ ہندو مذہب میں عورتوں کے لئے کوئی سہام وحصہ مقرر نہیں۔ لڑکی کے لئے وید منتر نے باپ کے مال ومتاع سے ایک تنکہ بھی مقرر نہیں کیا۔ بائبل کے اوراق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل شریف باپ وراثت میں بالکل خاموش و بے زبان ہے۔ کیا مکارم اخلاق اسی کا نام ہے کہ مسئلہ وراثت کو بالکل ہضم کر جائے۔ کیا کسی کی حق تلفی بھی مکارم اخلاق میں شمار ہے؟ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب اسلام نے اس مکارم اخلاق کو کس خوش اسلوبی سے بیان کیا۔ ارشاد ربانی ہے

←

شکست فاش ہوئی۔ فالحمدللہ! یہی ایک بات تھی جو انبیاء علیہم السلام کو خصوصیت سے عطا ہوئی کہ باطل کے سامنے حق بات (توحید باری تعالیٰ) واضح کردیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کس قدر تکالیف برداشت کیں۔ اہل مکہ دشمن ہوئے۔ اہل طائف کے جور و ستم سہے، وطن چھوڑا۔ غرضکہ کونسی تکلیف تھی جس کے پہنچانے کے لئے کفار نے منصوبے نہ باندھے لیکن آپ کا حوصلہ پھر بھی حق کہنے سے ذرہ برابر پست نہ ہوا۔ مالک کی طرف سے ارشاد ہوا :-

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؁

اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا :-

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً الحدیث

صحابہ کرام کی زندگی کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی تبلیغ حق میں لیل و نہار سرگرم رہے۔ یمن ایران شام وغیرہ ممالک میں ان کے مبلغ بدیں غرض ہی پہنچے تھے اور ان کو بھی رنگا رنگ کے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن تبلیغ میں بدستور سینہ سپر رہے۔ بعد میں ائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم نے کس قدر جانفشانی سے تبلیغ حق میں حصہ لیا۔ کیا امام احمد بن حنبل رہ کے واقعات اوراق تاریخ سے محو ہو گئے ہیں؟ امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کو کونسی تکلیف نہ پہنچی تھی۔ کیا اس بات نے ان کی تبلیغی ہمت کو زیر و زبر کر دیا؟ نہیں نہیں بلکہ دوبالا کیا۔ اس ملک میں دیکھو حضرت مولانا اسماعیل شہید رضوان اللہ عنہ وعن اصحابہ نے کس تن دہی سے تبلیغ کی۔ اس ضلالت کدہ ملک کو توحید و سنت کی دولت سے مالامال کر دیا۔ اس کے عوض میں جو سلوک فرقہ ضالہ کی طرف سے ان کے ساتھ ہوا وہ آسمان دنیا پر چمکتا ستارہ ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ اسی کلمہ توحید کی اشاعت کے صلہ میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اطال اللہ عمرہ واذل اللہ اعداءہ کو معاندین حق نے شہید کر دینے سے فرق نہ چھوڑا تھا۔

اس قدر کہنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ جب تبلیغ خدائی حکم اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور کفار سے تکالیف برداشت کرنا ان کا طریق رہا ہے۔ تو آج جماعت اہل حدیث کیوں خواب غفلت میں مدہوش ہے۔ کیا اپنے سلف کی زندگی کا کبھی مطالعہ نہیں کیا؟

؎ تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

دن رات کی چوٹوں سے ہوش میں آجانا چاہئے۔ اگر آج ہم نے مخالفین توحید و سنت کو سم قاتل نہ سمجھا۔ اور قرآن و حدیث کے احکام کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل نہ بنایا تو وہ دن دور نہیں کہ ہم کہیں کے بھی نہ رہیں گے۔ حملوں کا کیا ڈر ہے۔ کیا داور محشر اہل حق کی داد نہ دیگا۔ ؎

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

شرک و بدعت کے حامی دیہاتوں میں زہر اگلتے پھرتے ہیں حق بات کو چھوڑ کر خرافات سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں میں بھی آج دردمند دل سے تمام جماعت کے سامنے اپیل کرتا ہوں کہ کسی نظام کے ماتحت فوراً تبلیغی کام شروع کرنا چاہئے تاکہ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ؎

کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آں یار آشنا را

جمعیۃ تبلیغ کا قوی کر کے اس سے یہ کام لیا جائے۔ تبلیغی وفد قائم کئے جاویں۔ واعظین کرام تبلیغ حق میں سرگرم رہیں۔ توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید میں رسائل شائع کر کے ایسے لوگوں میں (شمع توحید کی طرح) مفت تقسیم کئے جائیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ جماعت جس کی تعداد بفضلہ لاکھوں ہے وہ شمع توحید جیسے مفید رسالے کو ایک لاکھ بھی شائع نہیں کر سکی۔ توحید و سنت کے حامیو! اب بھی ہمت کرو اور دوبارہ کثرت سے چھپوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کرو۔ کاش تبلیغی سبق ہم کو نہ بھولا ہوتا۔ والی اللہ المشتکیٰ۔ ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

غزوۂ اُحد

(نوشتہ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندر پوری ادام اللہ)

منجملہ غزوات مشہورہ غزوۂ احد بھی ہے۔ یہ غزوہ شوال المکرم ۳ھ میں واقع ہوا۔ بدر میں کافروں کو جو سخت ہزیمت ہوئی اس کا ان کو بہت بڑا رنج اور صدمہ تھا۔ چنانچہ بہت جوش میں آئے اور کامل ایک سال تک بڑی بڑی تیاریاں کرنے کے بعد ایک بھاری لشکر مرتب کر کے بارادۂ انتقام مدینہ پر چڑھائی کی۔ عباس بن عبد المطلب نے پہلے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع لشکر بغرض مقابلہ لشکر کفار مدینہ سے باہر کو روانہ ہوئے۔ کوہ احد کے متصل دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ آنحضرت صلعم نے عبد اللہ بن جبیرؓ کو مع پچاس تیر اندازوں کے ایک مورچہ پر متعین فرما کر حکم دیا کہ بغیر حکم میرے یہاں سے نہ ہٹنا غرض لڑائی شروع ہوئی۔ بہادران اسلام خوب دل کھول کر لڑے اور کافروں کے خون سے اس سرزمین کو لالہ زار کر دیا۔ آخر کفار کو ہزیمت ہوئی اور ان کی جماعت بھاگنے لگی۔ جب مسلمان مال غنیمت کی طرف متوجہ ہوئے تو عبد اللہ بن جبیر کے ہمراہی بھی آگے بڑھے۔ صرف چند آدمی اُن کے ساتھ رہ گئے۔ کافر جو بھاگ رہے تھے اس موقع کو دیکھ کر لوٹ پڑے۔ انہوں نے پیچھے سے لشکر اسلام پر حملہ کر دیا۔ ستر مسلمان شہید ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی زخموں کا صدمہ پہنچا۔ دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہو گیا۔ ابن قمیہ کافر نے آپ تک پہنچ کر تلوار ماری۔ بہ سبب صدمہ زخم اور نیز اس سبب سے کہ آپ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا۔ ایک غار میں گر پڑے۔ ابن قمیہ نے پکار کر کہا کہ میں نے محمد (صلعم) کو قتل کر دیا اور اسی اثنا میں ابلیس نے بھی آواز دی کہ محمد (صلعم) قتل ہو گئے۔ یہ سن کر مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے اور ان میں سراسیمگی پھیل گئی۔ صرف چند مہاجرین و انصار رہ گئے تھے حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دیانند جی کی ایک فہرست یہ ہے۔ سوامی جی ان عورتوں کی فہرست دیتے ہیں جن کے ساتھ ویدک دھرمی کو نکاح کرنا منع فرمایا۔ فہرست حسب ذیل ہے:۔
نہ زرد رنگ والی عورت ہو نہ مرد سے زیادہ لمبی چوڑی نہ مرد سے زیادہ طاقت ور نہ بیمار اور نہ وہ عورت جس کے جسم پر بال بالکل نہ ہوں اور نہ بہت بال والی، نہ بکواس کرنے والی اور نہ بھوری آنکھ والی وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

اخبار اہل النار

(۲)

(نوٹ) اس مضمون کی گذشتہ قسط میں سورہ احزاب کی آیت میں دو لفظ کتابت سے رہ گئے۔ ناظرین آیت کی تصحیح کر لیں:۔
قَالُوْا رَبَّنَا سَادَتَنَا کی جگہ قَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا چاہیئے۔ (مصحح)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔
وَلَوْ تَرٰی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ وَّقَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ (السباء)

(ترجمہ) اور اے کاش کہ دیکھے تو (اے نبی) جس وقت کہ یہ گھبراویں گے۔ پس نہ بھاگ سکیں گے اور نہ پکڑے جاویں گے مکان نزدیک سے اور کہیں گے ایمان لائے ہم ساتھ اوس (اللہ) کے اور کہاں ممکن ہے۔ واسطے اون کے پکڑنا مکان دور سے۔

ف:۔ ایمان لانے کا وقت نہ رہا۔ کیا فائدہ ہوا۔ دوزخی عرض کریں گے کہ نکال اے اللہ ہم کو دوزخ سے تاکہ کریں عمل اچھے۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ (فاطر)

(ترجمہ) اور وہ لوگ کہ کافر (نافرمان) ہوئے واسطے اون کے آگ ہے دوزخ کی۔ نہیں تمام کیا جاتا ہے اوپر اون کے پس مر جاویں اور نہ ہلکا کیا جاویگا اون سے عذاب اون کے سے اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر کرنے والے کو

وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ (فاطر)

(ترجمہ) اور وہ (نافرمان) چلاویں گے بیچ اوس کے (کیا) (یہ کہ) اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو (عذاب سے) عمل کریں ہم اچھے سوائے اس کے کہ ہم تھے عمل کرتے (حکم ہوگا) کیا نہیں عمر دی تھی ہم (اللہ) نے تم کو (اے دوزخیو!) اوس قدر کہ نصیحت پکڑ لے بیچ اوس کے۔ جو کوئی نصیحت پکڑتا ہے۔ اور آیا تھا تمہارے پاس ڈرانے والا (پیغمبر) پس چکھو پس نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار۔

ف:۔ وہ نہیں جو کرتے تھے یعنی اوس وقت تو اوس کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کریں گے۔
نافرمان لوگ ایک دوسرے کو الزام دیں گے کہ تم نے گمراہ کیا تھا۔

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ (صٰفٰت)

(ترجمہ) (حکم ہوگا) اکٹھا کرو ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے اور جوڑے اون کے کو اور جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے پس دکھلاؤ اون کو طرف راہ دوزخ کے۔

ف:۔ یہ حکم ہوگا فرشتوں کو اون کے جوڑے یا اون کے جوڑوں کو کہا یا ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہیں اونکو کہا

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ

کھڑا کرو (فرشتو) اون (ظالموں) کو تحقیق اون سے پوچھنا ہے۔

ف:۔ حکم کے بعد پھر کر آپس میں لڑیں گے۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ قَالُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ

(ترجمہ) (اللہ فرماویگا) کیا ہے تم کو نہیں مدد کرتے ایک دوسرے کی۔ بلکہ وہ آج فرمانبردار ہیں اور منہ کریں گے۔ بعضے اون کے اوپر بعض کے پوچھتے ہوئے۔ کہیں گے تم ہی تھے آتے ہمارے پاس داہنے طرف سے۔

ف:۔ یعنی ہم پر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہے۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَا اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ (صٰفٰت)

(ترجمہ) کہیں گے بلکہ تمہیں نہ تھے ایمان والے۔ اور نہیں تھا ہم کو اوپر تمہارے غلبہ (زور) بلکہ تھے تم ایک قوم سرکش۔ پس ثابت ہوئی اوپر ہمارے بات رب ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب۔

ف:۔ بات رب کی وہی لاملئن جہنم منک

فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ فَاِنَّهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ

(ترجمہ) پس گمراہ کیا تھا ہم نے تم کو (بڑے دوزخی کہیں گے) جیسے ہم تھے گمراہ۔ پس وہ آج کے دن بیچ عذاب کے شریک ہیں۔ تحقیق ہم (اللہ) اسی طرح کرتے ہیں ساتھ گنہگاروں کے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ

یعنی اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ سب سے پہلے میت کا قرض و وصیت پوری کی جاوے پھر باقی مال بقاعدہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ وارثین پر تقسیم کیا جاوے یہ ایک ٹھوس تعلیم ہے جو کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی

اداب طعام | یہ انسانی زندگی کا وہ شعبہ ہے جو روزمرہ کی ضروریات میں سے ہے۔ اس میدان میں آپ ہندو و عیسائی مذہب کو بالکل خاموش پائیں گے اس اہم ضروری شعبہ کو بالکل چھوڑ دیا۔ آپ کہیں گے کہ آخر ہندو و عیسائی کھاتے ہیں پیتے ہیں۔ مزے کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جواباً عرض ہے ہم مانتے ہیں کہ سب کچھ سہی اجی حضرت یہ تو بتایئے کہ اداب طعام کے متعلق ان کی مذہبی تعلیم کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ مذہب کی کسوٹی میں ہندو و عیسائی ناکام رہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اداب طعام کے متعلق کیا تعلیم دی ہے

ایک روز ہادیٔ اسلام، پیکر اخلاق، تاجدار مدینہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ کے ساتھ ایک صحابی بھی کھا رہے تھے۔ صحابی مذکور کا ہاتھ پلیٹ کی چاروں طرف طواف کر رہا تھا۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا اور یہ تعلیم دی کہ سامنے سے کھایا کرو۔ پھر ایک روز کسی شخص نے معلم اخلاق کی خدمت میں کچھ کھجوریں تحفۃً پیش کیں۔ اتفاق سے ایک صحابی بھی وہاں تشریف فرما تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجوریں کھانے بیٹھے تو حضور پرنور نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کھجوریں سب یکساں نہیں ہیں جہاں سے تراجی چاہے کھا!

یہ ایک عالمگیر تعلیم ہے جو کسی مذہب نے نہیں دی اور یہ ایک معمولی بات ہے جس کا بھی مذہب اسلام نے لحاظ فرمایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل جتنے انبیاء اور ہادیان مذہب تشریف لائے ان کے علمی نمونوں اور مثالوں کی تلاش و جستجو کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ اسلام کے علاوہ اور جتنے تبلیغی مذہب سمجھے جاتے ہیں وہ حقیقت میں تبلیغی نہیں۔ خود مہاتما بدھ نے ہندو کے علاوہ کسی کو اپنی نجات کا راستہ نہیں بتایا اور نہ اس کا حکم دیا۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے علاوہ اور کسی دوسری قوم کو نہ اپنا وعظ سنایا اور نہ ان کو اپنا مخاطب بنایا۔ ایک دفعہ ایک کنعانی عورت نے ان سے برکت چاہی تو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی یعنی بنی اسرائیل کا مذہب کتوں کو پھینک دیں (یعنی غیر بنی اسرائیل) اور اپنی قیمتی چیزیں سوئروں کے آگے نہ پھینکو۔ اسی طرح ہندوؤں نے بھی اپنے مذہب کو تمام قوموں سے چھپا کر رکھا۔ کیونکہ وہ اپنا پاک دھرم اچھوتوں کو سکھا کر ناپاک کرنا نہیں چاہتے۔

حوائج ضروریہ کے متعلق مذہب اسلام نے نہایت اکمل و احسن طریقہ پر تعلیم دی ہے اور دیگر مذاہب اس سے بالکل خاموش ہیں۔

عورتوں پر ظلم | آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عورتوں کی جو حالت تھی وہ کسی پر مخفی نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب وہ بیوہ ہو جاتی تھی تو اس کو گھر سے باہر ایک نہایت تنگ کوٹھڑی میں رہنے کو اور خراب سے خراب کپڑے پہننے کو دیئے جاتے تھے۔ کسی قسم کی خوشبو استعمال نہ کر سکتی۔ اس حالت کے ساتھ جب پورا سال گزر جاتا تو ایک بکری یا گدھا لاتے اس سے وہ اپنے جسم کو مس کرتی۔ نہ معلوم کیا کیا وحشیانہ برتاؤ کیا جاتا اور ان چیزوں کو عمل میں لانے کے بعد پھر کوٹھڑی سے باہر نکلتی اور اس کے ہاتھ میں مینگنی دی جاتی وہ اس مینگنی کو پھینک دیتی۔ اس وقت گھر سے نکل آتی اور پہلی حالت بحال ہوتی۔ عورتوں کا جو مہر مقرر ہوتا وہ باپ کو ملتا۔ عورت کو اس سے کوئی سروکار نہ ہوتا۔ غرض مجموعی حیثیت سے عورتوں کو بہت بدترین مخلوق سمجھا جاتا اور ان پر ہر قسم کی جبر و تعدی کی جاتی۔ آخرکار یہاں تک نوبت پہنچی کہ جس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی اس کو سخت ناگوار و رنج ہوتا اور شرمندگی کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا۔ جس کے متعلق ارشاد باری ہوتا ہے:-

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ

کسی شاعر نے ان افعال قبیحہ کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے ؎

مالابی حمزۃ لا یاتینا
یبیت فی بیت التی تلینا
غضبان الّا تلد البنینا
تاللہ ماذاک بایدینا
ونحن کالزرع لزارعینا
ننبت ماقد زرعوہ فینا

لیکن جب بطحا مکہ میں آفتاب نبوت ظہور ہوتا ہے تو ان افعال قبیحہ و شنیعہ کو ممنوع قرار دیتے ہوئے اس جاہل قوم کو قلیل مدت کے اندر صراط مستقیم پر لایا۔

آپ ہی بتلایئے کہ عورتوں اور بچوں کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرنا اور معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ یہ کونسی تہذیب اور اخلاق حسنہ کا ثبوت ہے۔

شادی بیاہ | نکاح کرنا ہر مذہب و دھرم میں جائز ہے۔ چونکہ اس کا تقاضا فطری ہے۔ اس لئے ہر مذہب میں اس کے متعلق کوئی نہ کوئی احکام موجود ہیں۔ قرآن کریم چونکہ بانیٔ فطرت کا کلام ہے اس لئے وہ انسان کی فطری ضروریات کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ لہٰذا اس نے شادی بیاہ کے متعلق سب سے پہلے ایک قانون مرتب کرکے ان عورتوں کا دیا جن سے شادی کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اس قانون کے اول الفاظ یہ ہیں:-

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الخ

ویدک دھرم والوں کا دعویٰ ہے کہ ویدوں میں انسانی ضروریات کے تمام احکام ملتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس فطری تقاضا کے متعلق ہم کو کوئی فہرست نہیں ملتی جو انسانی زندگی میں رہنما ہو سکے۔ اس لئے ویدک دھرم کے عالموں نے ایک فہرست تراشی ہے۔ چنانچہ سوامی

فتاویٰ

س ۷۵ } زید بکر کے پاس مبلغ ایک صد روپیہ بطور امانت رکھ دیتا ہے۔ بکر زید کی رکھی ہوئی امانت میں سے وقت ضرورت زید کے بغیر اجازت دس پندرہ روپیہ لے کر اپنے مصرف میں صرف کر ڈالتا ہے اور پھر کما کر زید کی امانت میں سے جو بھی دس پندرہ لے کر اپنی ضروریات میں خرچ کیا تھا وہ اسی طرح رکھ دیتا ہے۔ اور یہ بات زید کو معلوم نہیں ہوتی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ بکر کا زید کی امانت میں سے بغیر اس کے پوچھے ہوئے اپنے کام میں خرچ کرنا اور پھر کما کر اس میں رکھ دینا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ یا بکر کا مذکورہ بالا فعل خیانت میں داخل ہے کیا قرآن و حدیث سے اس کا جواب دیں۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۹۳۷۷)

ج ۷۵ } امانت کو اس طرح خرچ کرنا پورا غصب ہے۔ اس لئے امین پوری امانت ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ آپ رکھی ہوئی چیز پر امانت کا حکم نہ ہوگا بلکہ مغصوب (قرض) ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۷۶ } زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۷۶ } زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ وہ اسلامی تعلیم (متعلقہ ذبیحہ) کے ماتحت ذبح کرے۔ اللہ اعلم!

س ۷۷ } میرا دل اس بات کے لئے ہر وقت پریشان رہتا ہے کہ ہمارے پاس ایک مسجد ہے۔ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو سورہ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ میرا ایک دوست ہے جو کہ ہر سورت کے شروع میں جو فرضوں میں سورت فاتحہ کے بعد پڑھتا ہے بسم اللہ پڑھتا ہے۔ مثلاً سورہ اخلاص و مزمل و تغابن وغیرہ۔ آیا ان سورتوں کے اول بسم اللہ پڑھنے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۳۳۲)

ج ۷۷ } بسم اللہ سورہ فاتحہ و دیگر سورتوں کے شروع میں قراءت نماز کے وقت جہری نمازوں میں بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنے میں اختلاف ہے۔ امام شافعی اور اکثر محدثین رحمہم اللہ بلند آواز سے مسنون بتاتے ہیں۔ حنفیہ و بعض محدثین آہستہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ نماز دونوں طرح بلا خلل ہو جاتی ہے۔ اس میں جھگڑے کی ضرورت نہیں اور نہ پریشانی کی بات ہے میرے نزدیک راجح قراءت بالجہر ہے۔

س ۷۸ } ڈاڑھی کی شرعی حد کیا ہے؟ گردن اور رخساروں کے بال ڈاڑھی کے حکم میں شامل ہیں یا جداگانہ ہیں؟ خط بنانا جائز ہے؟ گردن اور رخساروں کے بال رکھنے ضروری ہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۹۱)

ج ۷۸ } بعض روایتوں میں ڈاڑھی کی اقل حد ایک مشت تک آئی ہے۔ لیکن لمبی چھوڑنے کی بابت بھی حدیث ہے جو کہ اولیٰ ہے۔ اور آنحضرت کی نسبت حدیث میں الفاظ کان یاخذ اطراف لحیتہ بھی آئے ہیں یعنی ڈاڑھی کے کناروں کے بال کٹوا لیا کرتے تھے۔ گردن اور رخساروں کے بال ڈاڑھی میں داخل نہیں۔

س ۷۹ } قرآن مجید اور کسی حدیث صحیح سے حوا کا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہونا ثابت ہے یا نہیں حدیث صحیح ہو اور آنحضرت صلعم کا فرمان صاف ہو کہ حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی۔ (عبدالرحمٰن فرید کوٹی)

ج ۷۹ } ہمارے علم میں کوئی ایسی حدیث یا آیت نہیں جس کا یہ مضمون ہو کہ حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئی تھیں۔

س ۸۰ } آپ کے نزدیک حوا کا پسلی سے پیدا ہونا یا جنس آدم سے پیدا ہونا کونسا مرجح ہے۔

ج ۸۰ } فہم ناقص میں دوسری شق (جنس آدم سے پیدا ہونا) مرجح ہے۔

س ۸۱ } ایک شخص حنفی المذہب کہتا ہے کہ ایک وتر پڑھنا گمراہی ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۸۱ } ایک وتر پڑھنا حدیث شریف میں آیا ہے (بخاری شریف) جو شخص جان بوجھ کر حدیث کو گمراہی کہے وہ خود گمراہ ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ ایک رکعت وتر اثبت (زیادہ ثابت) ہے۔

س ۸۲ } میں مسمات آمنہ .... سکنہ دھاریوال عرض گزار ہوں کہ میرا نکاح محمد اسماعیل ولد حاجی چراغدین سکنہ وڈالی ڈوگراں کے ساتھ مورخہ ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو ہوا۔ اور خاوند مذکور نے نکاح نامہ کے فارم پر یہ معاہدہ کیا تھا کہ میں حسن سلوک و حسن معاشرت کے علاوہ ماہوار ۱۵ روپیہ دیا کرونگا اور گھر سے چوری غائب نہ ہونگا۔ اور اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کروں تو میری طرف سے میری زوجہ (آمنہ) کو طلاق بائن واقع کرنے کا اختیار ہوگا۔ خاوند مذکور نے نکاح سے آج تک ایک شرط پوری نہیں کی۔ بعد ازاں بعد ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو پھر ایک معاہدہ تحریر کیا کہ میں آج سے سات روپیہ ماہوار نان و نفقہ دیا کرونگا اور گھر سے غائب نہ رہونگا۔ اور اگر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کروں تو میری طرف سے میری زوجہ کو طلاق بائن ہو۔ چنانچہ اس معاہدہ ثانی کو لکھے ہوئے آج قریباً ایک سال دو ماہ ہوتے ہیں خاوند مذکور نے کوئی شرط پوری نہیں کی۔ نہ نان و نفقہ دیا اور نہ ہی گھر میں رہتا ہے۔ بلکہ کو نشہ وغیرہ علاقوں میں مارا مارا پھرتا ہے نہ خط لکھتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ خاوند مذکور کے معاہدوں کے مطابق مجھ پر طلاق بائن پڑتی ہے یا نہیں؟ اور میں اپنے اوپر طلاق بائن وارد کرکے اور عدت پوری کرکے اپنا نکاح ثانی کر سکتی ہوں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(راقمہ:- آمنہ۔ ۴ جون ۱۹۳۸ء)

ج ۸۲ } حسب معاہدہ محمد اسماعیل آمنہ کو طلاق بائن ہو گئی۔ حصول فتویٰ کے بعد عدت طلاق گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں یہ طلاق امرک بیدک کی قسم سے ہے۔

لَشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝

(ترجمہ) تحقیق یہ (دوزخی) تھے (اس قسم کے کہ) جس وقت کہا جاتا تھا واسطے اون کے نہیں کوئی معبود مگر (اللہ) تکبر کرتے۔ اور کہتے تھے (دنیا میں یہ دوزخی) کیا ہم چھوڑ دینے والے ہیں معبودوں (دیوتاؤں) اپنوں کو واسطے ایک شاعر دیوانہ کے

ف ۱۔ آج کل بھی یہی حالت ہے کہ معصوم عن الخطاء پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی جاتی جتنی اپنے بزرگوں اور شکم پرور ملاؤں، دوفٹ اونچی توند والے بوڑھوں کی مانی جاتی ہے۔ بلاشک یہ بلائیں ان کو ایک روز دوزخ کا ایندھن بنا کر رہیں گی۔ خدایا ہم کو ان بلاؤں سے بچا اور اپنے پاک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح راستہ پر چلا۔ والحقنی بالصالحین۔ یا ارحم الراحمین۔

دوزخ والوں کی مہمانی۔

أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۝ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ۝ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۝ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ۝ (سورہ والصّٰفّٰت)

(ترجمہ) کیا یہ بہتر ہے مہمانی درخت سینڈھ کا (تھوہر کا) تحقیق کیا ہم نے اوسکو بلا واسطے ظالموں کے تحقیق وہ درخت ہے کہ نکلتا ہے بیچ جڑ دوزخ کے سر اوس کا گویا کہ سر ہیں شیطانوں کے۔

ف ۲۔ یعنی بدنما۔ یا شیطان کا سانپوں کو۔

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ۝ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ۝

(ترجمہ) پس تحقیق وہ البتہ کھانے والے ہیں اوس میں سے پس بھرنے والے ہیں اس سے پیٹوں کو پھر تحقیق واسطے اون کے اوپر اوس کے ملونی ہے۔ آب گرم سے پھر تحقیق پھر جانا اون کا البتہ طرف دوزخ کے ہے۔

ف ۳۔ یعنی بہت بھوکے ہونگے تو آگ سے ہٹا کر کھانا پانی کھلا پلا کر پھر آگ میں ڈالیں گے۔ دوزخی لوگ مسلمانوں کو تلاش کرینگے کہ وہ کہاں ہیں۔

هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ (ص)

(ترجمہ) بات یہ ہے اور تحقیق واسطے سرکشوں کے بری جگہ ہے پھر جانے کی دوزخ داخل ہوں گے اوس میں پس برا ہے بچھونا۔ یہ ہے عذاب پس چکھو اوس کو گرم پانی اور پیپ اور اسی قسم کے سے طرح طرح کے۔ یہ جماعت ہے پیٹھنے والی ساتھ تمہارے نہ خوشی ہو جو ساتھ اون کے تحقیق وہ داخل ہونے والے ہیں آگ میں۔ کہیں گے بلکہ تمہیں ناخوشی ہو جو ساتھ تمہارے تحقیق تم نے آگے تیار کر رکھا تھا واسطے ہمارے پس بری جگہ ہے رہنے کی۔ کہیں گے اے رب ہمارے جس نے پہلے تیار کر رکھا تھا واسطے ہمارے یہ پس زیادہ دے اوسکو عذاب دوگنا بیچ آگ کے

ف ۱۔ دوزخ کے کنارے پر دوزخیوں کو فرشتے لالا کر جمع کرتے ہیں۔ اوس تنگی اور بے قراری میں پہلے بیٹھے پچھلوں کو کوسنے لگے۔ اور پہلے وہ تھے جو دنیا میں سردار تھے پچھلے وہ جو ادنیٰ تھے۔ آپس میں یہ پھٹکار کر بولیں گے۔

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ (ص)

(ترجمہ) اور کہیں گے کیا ہے ہم کو کہ نہیں دیکھتے ہم اون مردوں کو کہ تھے ہم گنتے اون (مسلمانوں) کو شریروں سے کیا پکڑا تھا ہم نے اون کو ٹھٹھا میں یا کج ہو گئیں اون سے آنکھیں ہماری۔

ف ۲۔ وہاں دیکھیں گے سب بیچارے لوگ ادنیٰ اور اعلیٰ دوزخ کے واسطے جمع ہوتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو پہچانتے تھے وہ نظر نہیں آتے تو حیران ہو کر کہیں گے کہ ہم نے اون کو غلط پکڑا تھا ٹھٹھے میں۔ وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ سے بچ جاتے۔ یا ایسی جگہ کہیں ہیں پر ہماری آنکھیں چوک گئیں ہمارے دیکھنے میں نہیں آتے۔

اللہ تعالیٰ دوزخ کا عذاب بیان فرما کر اپنے بندوں کو اوس سے ڈراتا ہے۔

لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝

(ترجمہ) واسطے اون (دوزخیوں) کے اوپر اون کے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سائبان ہونگے یہ ہے کہ ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے بندوں اپنے کو۔ اے بندے میرے پس ڈرو مجھ سے۔

چھوٹے (دوزخی) بڑے دوزخیوں سے کہیں گے کہ اس عذاب میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ (المؤمن)

(ترجمہ) جس وقت جھگڑیں گے بیچ آگ کے پس کہیں گے ناتوان واسطے اون لوگوں کے کہ تکبر کرتے تھے۔ تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع پس کیا ہو تم کفایت کرنے والے ہم سے ایک حصہ آگ کے سے۔ کہیں گے (بڑے دوزخی) وہ جو تکبر کرتے تھے۔ تحقیق ہم سبھی ہیں بیچ اوس کے تحقیق اللہ (تعالیٰ) نے تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندوں کے۔

ف ۱۔ یعنی اب جگہ نہیں رہی کہ کوئی کسی کے کام آوے۔

ملکی مطلع

جماعت اہل حدیث کی پراگندگی

اور

اس کا اثر

معزز معاصر "محمدی" دہلی نے ۱۵-جون کے پرچے میں جماعت اہل حدیث کی سستی وکاہلی، غفلت وجمود اور اشاعت توحید وسنت سے بے پروائی کا ذکر جس دلسوزی سے کیا ہے وہ قابل صد ستائش ہے؟؟ اسی لئے اس نے اعیان اہل حدیث کو بڑے رقت آمیز لہجہ میں سمجھایا ہے کہ اپنی غفلت کو چھوڑو اور توحید وسنت کی اشاعت پر کمربستہ ہوجاؤ۔ ہمارا ذاتی خیال ہے جس کی صحت کے ہم ذمہ دار ہیں کہ مسلمان بحیثیت قوم اگر متفق ہوکر کفر کا مقابلہ کریں تو کفر ٹھیر نہیں سکتا۔ اسی طرح افراد اہل حدیث اگر توحید وسنت کا مشترک مفہوم لے کر اسکی اشاعت پر کمربستہ ہوجائیں تو ہندوستان سے قبر پرستی، پیر پرستی، دیگر جملہ رسومات کفریہ، شرکیہ اور بدعیہ بہت جلد دور ہوسکتی ہیں (انشاء اللہ) لیکن یہ کیوں متفق نہیں ہوتے۔ ؂

اگر گویم زباں سوزد

اس عدم اتفاق کی دلیل ہر فریق جو بیان کرتا ہے (گو وہ اپنے خیال میں اس دلیل کو مضبوط سمجھے) مگر ہمارے نزدیک بلکہ (انشاء اللہ) خدا کے نزدیک بھی عدم ملاپ کی دلیل لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ کی مصداق ہے۔ ہمارے ناقص علم میں کوئی آیت یا کوئی حدیث اس امر کے جواز کے لئے نہیں ملتی کہ مختلف الرائے مسلمان کسی مشترک اصول پر بھی جمع نہ ہوں۔

خیر یہ تو ہوئی معاصر محمدی کی دلسوزی کی تائید۔ ہم ان صفحات میں ملکی حیثیت سے بھی جماعت اہل حدیث کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ باوجود کثیر التعداد ہونے کے قلیل الوجود بلکہ عدیم النشان ہیں (واحسرتا!) یہ سب کچھ اس تنگ دلی کا نتیجہ ہے جو مذہبی شکل میں موجب تفرقہ ہورہی ہے۔ ہم آج کی صحبت میں جماعت اہل حدیث کو ان کے ایک بڑے نقصان پر اطلاع دیتے ہیں وہ اگر غور کریں گے تو سمجھ جائینگے کہ ہماری ہستی معرض خطرہ میں ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے پہلے ہی سے فرمادیا ہوا ہے:۔

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

شیخ عطاء الرحمن دہلوی

اور

جماعت امامیہ

مرحوم کے جنازہ میں جماعت امامیہ دہلی کی عدم شرکت کی اطلاع درج ہوئی تھی۔ اس کے بعد مولوی یونس صاحب کے نام سے اس کی تردید درج ہوئی۔ اس تردید کی تردید کیلئے متعدد خطوط آئے۔ جن میں سے ایک خود مولوی یونس صاحب کے نام سے بھی ہے۔ ان سب خطوط کا مضمون یہ ہے کہ تردیدی خط جعلی ہے۔ دراصل امامیہ جماعت شریک جنازہ نہیں ہوئی۔

ہم حیران ہیں کیا کہیں۔ کیونکہ اب ہماری نگاہ میں ہر تحریر مشتبہ ہوگئی ہے۔ لہٰذا ہم بغرض تحقیق یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ مراسلہ نویسان دفتر محمدی دہلی کی تصدیق سے مراسلہ بھیجیں تو درج کیا جائیگا۔ اس کے بغیر ہرگز نہیں۔

حسرتناک واقعات

خاکسار (مدیر اہلحدیث) اہد

باہمی تنازع نہ کرنا ورنہ پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی یعنی بے عزت ہوجاؤ گے۔

میں بادل نخواستہ اس بے عزتی کی ایک مثال جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

۲۷ نومبر ۱۹۳۸ء کے حملہ قاتلانہ کی اطلاع سے افراد اہل حدیث ہند کو جو صدمہ پہنچا اس کا ثبوت ہمدردی کے ان تاروں اور خطوط سے مل سکتا ہے جو دفتر ہذا میں موصول ہوئے۔ اس صدمہ جانکاہ کی اطلاع کے تار بے شمار گورنمنٹ پنجاب کو پہنچے۔ خاص اہل حدیث کانفرنس دہلی کے دفتر سے ایک معروضہ وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ ان سب معروضات کا مضمون ایک ہی تھا کہ گورنمنٹ اس حملے کی تہ کو معلوم کرے کہ ایسا قاتلانہ حملہ کیوں ہوا؟ کیونکہ بقول اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر اس حملے میں مذہبی تعصب کو بڑا دخل تھا۔ مجلس اہل حدیث امرتسر کڑہ علیمان نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس کی تہ کا سراغ لگا کر گورنمنٹ کی رہنمائی بھی کی مگر باوجود اتنی گذارشات کے گورنمنٹ پنجاب نے اس معاملے پر کوئی توجہ نہیں دی۔ کیوں؟ اس لئے کہ آج زمانے کی حکومتیں جس اصول پر چل رہی ہیں وہ یہ ہے کہ باربار مانگو، چیخو، چلاؤ۔ اتنے چلاؤ کہ حکومت کے کانوں تک کو تکلیف پہنچے۔ پھر وہ تمہاری بات سنیگی۔

جس جماعت نے اس اصول کو سمجھا ہے۔ وہ حکومت سے اپنی بات منوا لیتی ہے۔ مگر جماعت اہل حدیث چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس لئے حکومت سے معمولی سی گذارش کرکے بمشورہ حافظ شیرازی

در بند آں مباش کہ شنید یا نہ شنید

خاموش ہوکر بیٹھ جاتی ہے۔ اُدھر زمانہ چیخنے چلانے کا متقاضی ہے مگر یہ کام تنظیم جماعت پر موقوف ہے۔ اس لئے جماعت اہل حدیث بوجہ اپنی عدم تنظیم کے ناکام رہتی ہے اور خدا جانے کب تک ناکام رہے گی۔

(الی اللہ المشتکی)

ہندوستان کی سیاسی تاریخ بتاتی ہے کہ ہندوستان کی پولیٹیکل تحریک کے بانی اول اعیان واکابر اہل حدیث ہی تھے۔ جس کا ثبوت ہم سرکاری کاغذات سے پیش کرسکتے ہیں۔ ان اعیان واکابر کے اجرائے تحریک کی وجہ سے آج خوابیدہ افراد اہل حدیث جملہ سیاسی اداروں کو مخاطب کرکے کہہ سکتے ہیں ؂

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

متفرقات

ایک دردمندانہ آواز | ناظرین کرام و معاونین عظام کی خدمت میں بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ اہلحدیث" کی کمی اشاعت کو بہت جلد پورا کریں۔ کیونکہ خریداران کی کمی اور اخراجات کی زیادتی ناقابل برداشت ہے کوئی ایسا محفوظ فنڈ تو ہے نہیں جہاں سے ہرماہ خسارہ پورا کیا جا سکے۔

اس لئے جملہ ناظرین کو اس کی توسیع اشاعت میں بیش از بیش حصہ لینا چاہیئے۔ ہر ایک خریدار نیا خریدار بنانے کا تہیہ کرلے تو پھر دیکھئے کتنی جلدی اخبار کی مشکلات کا انسداد ہو جاتا ہے۔

شکریہ | احباب ذیل نے اس ہفتہ ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ ادارہ "اہلحدیث" ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

حکیم اللہ بخش صاحب۔ جناب عبدالکبیر صاحب۔ جناب مقبول بیگ صاحب۔ شیخ ظہور الحق صاحب۔

رسالہ شمع توحید | کی طلبی روز افزوں ہے مگر افسوس ہے کہ رسالہ مذکور خاطر خواہ تعداد میں نہ چھپ سکنے کے باعث بعض حضرات کی فرمائشات کی کماحقہ تعمیل نہیں کی جاسکتی۔ وہ ہمیں معذور سمجھیں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی ہیں۔ جہاں جہاں ہنوز نہ پہنچ سکے ہوں وہاں کے حضرات جلد طلب کرلیں ورنہ ختم ہو جانے پر مکرر طباعت بغیر ملنا مشکل ہے۔

محرر کی ضرورت | مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس و تاؤلی حال ملک پور ضلع بلند شہر کو ایک ایسے محرر کی ضرورت ہے جو خوشخط ہو۔ ان کے قلمی مضامین کو صاف خط میں لکھ دیا کرے۔ ضرورت مند حضرات موصوف سے خط و کتابت کریں۔

اہلحدیث کا شوق | فدوی ایک غریب نادار طالب علم ہے۔ اخبار اہلحدیث کا ازحد شائق ہے۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ بندہ کے نام اخبار جاری کرادیں۔

راقم محمد رمضان طالب علم ہابر خانی ڈاک خانہ کھلن براستہ قصور۔ ضلع لاہور

غریب فنڈ | میں ایک صاحب خیر ۴۵۸۵ ۔ از فتوی فنڈ ۲۷ جلد ہے۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۲/۸ بقایا ہے۔ از سائل ۱۲۵ عبدالقادر الہ آباد ہے۔ ۱۳۶ خیرالدین از کیلہ ۶۔ ۱۲۵ سردار محمد از نوشہرہ ۶۔ میزان جمع ۱۳ وصولی داخلہ ۱۳۶ خیرالدین ۱۳۷ غلام قادر ۱۳۸ محی الدین۔ میزان قیمت حسب غریب فنڈ ۸/۸

۸/ بذمہ فنڈ

۱۲۸ سائلین اور ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرہ سی بھی جنبش دیں تو بہت جلد ان سائلین کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

نوٹ | آیندہ تاگنجائش داخلہ بند۔ سائلین تسلی رکھیں نمبروار اجرا ہوگا۔ تسلی نہ ہو تو داخلہ واپس لے سکتے ہیں

نوٹ کرلیں

آیندہ پرچہ ان حضرات کی خدمت میں وی پی بھیجا جائیگا۔ جن کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے۔ اور ۳۰۔ جون تک۔ دفتر ہذا میں وصول نہیں ہوگی۔

نیز مہلت یافتگان وی پی کے منتظر رہیں۔ ان کی قیمت اگر وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کردینے کی شکایت نہ فرمائیں۔

اشاعت فنڈ | میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ شائقین توحید و سنت اس فنڈ کی ضرور امداد کریں۔ اس لئے بارہا اعلان کیا گیا ہے کہ جملہ مدارس و انجمنہائے اخبار میں اپنے متعلق کوئی نوٹ چھپوانا چاہیں وہ اس فنڈ کا حق ضرور ادا کیا کریں۔ جس میں ان کو اجر مضاعف ہے

تبلیغ و عظ | انجمن اہل حدیث کوٹلی لہاراں مغربی نے مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی۔ مولوی احمد الدین صاحب گکھڑوی، مولوی علی محمد صاحب۔ مبلغین جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کو ہم نے بلواکر توحید و سنت کی تائید و شرک و بدعت کی تردید میں وعظ کرائے۔ الحمدللہ ان کا اثر اچھا ہوا۔

(عبدالعزیز از کوٹلی لہاراں مغربی)

یاد رفتگان | میاں عبیداللہ صاحب کچلو برادر کلاں ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کانگرسی لیڈر جو پکے موحد اور ہماری مسجد جمعہ کے نمازی تھے۔ عرصہ مدید علیل رہ کر اور عیال کثیر چھوڑ کر ۱۸۔ جون کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے

(راقم۔ رضاء اللہ نبیرہ حضرت مولانا)

ایضاً | میرا والد کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ اناللہ (محمد اسماعیل ملازم دفتر اہلحدیث امرتسر)

صدمہ پر صدمہ | عرصہ بارہ یوم کا ہوا کہ میری لڑکی اور بھائی تجا فوت ہو گئے تھے۔ وہ صدمہ کیا کم تھا کہ ۱۵۔ جون بروز بدھ میرا لڑکا عمر سوا سال نام نظیر حسین قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا۔ احباب دعا کریں کہ خداوند کریم ہم لوگوں کو صبر عطا فرماوے۔

(محمد حسین سوداگر ہڈی۔ شاہجہانپور۔ حال وارد امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعا مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

بیرنگ خطوط کیوں واپس ہوتے ہیں | جب سے لفافوں کے محصول میں کمی بیشی ہوئی ہے۔ بہت سے حضرات لفافہ بند کرکے یہ خیال نہیں فرماتے کہ یہ بیرنگ تو نہیں ہوگا روانہ کردیتے ہیں۔ حالانکہ وزنی ہونے کی وجہ سے وہ بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ دفتر میں چونکہ ایسا کوئی فنڈ نہیں جس سے یہ زائد محصول ادا کیا جاسکے اس لئے واپس کردیئے جاتے ہیں۔ اس پر بعض احباب رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ناظرین کی خدمت میں باادب گذارش ہے کہ محصول لفافہ ایک آنہ پہلے تولہ پر ہے اس سے اوپر فی تولہ دو پیسہ زائد اس لئے آپ حضرات لفافہ کو روانہ کرنے سے پہلے وزن کرلیا کریں۔

نوٹ:۔ اہل برما خاص کر اس گذارش پر غور فرمائیں۔

(ڈاک محرر)

یاد رفتگان | عزیزی برادر سلامت اللہ عرصہ ۲۔۳ ماہ بیمار رہ کر ۲۲ ربیع الثانی بوقت مغرب انتقال کر گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (ابوالوفا ثناء اللہ سندیلوی مالدہی)

(۶۷۷)

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے جو احباب حسن ظن رکھتے ہیں وہ ہمیں مورد عتاب ٹھیرایا کرتے ہیں کہ آپ دونوں صاحب جماعت کی رہنمائی کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ محض اس عتاب کو دور کرنے کے لئے یہ واقعات صحیحہ پیش کرکے جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ان پر ذرا غور کرکے اپنا عتاب ہم سے دور کریں۔

پہلی مذہبی تحریک | جماعت اہل حدیث کی مذہبی ضرورت کے لئے ہم دونوں نے زیر سایہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم ملک کا دورہ کرکے مولانا عبداللہ غازی پوری مرحوم کے زیر صدارت بمقام آرہ اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کانفرنس نے جو ترقی کی اس کا ثبوت واقعات صحیحہ ملتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں اس کے جلسے ہوئے جن میں علمائے اہل حدیث بکثرت شریک ہوتے رہے جس سے توحید و سنت کی اشاعت بھی خوب ہوئی۔ اگر ایک طرف پشاور جیسے سخت دل شہر میں اس کا جلسہ ہوا تو دوسری طرف ملک کے دور دراز شہروں (مدراس اور کلکتہ وغیرہ) میں بھی جلسے ہوئے۔ آخر کار جماعت اہل حدیث کی سستی اور کاہلی سے (جس کی شکایت معاصر محمدی کو ہے) اہل حدیث کانفرنس بھی قوی ہو کر ضعیف ہو گئی۔

دوسری مذہبی تحریک | خاص پنجاب میں تبلیغ کیلئے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب قائم کی گئی۔ جس کے جلسے مختلف مقامات پر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ توحید و سنت کی اشاعت کے پیش نظر اس نے متعدد رسائل بھی شائع کئے مگر افراد اہل حدیث کی طرف سے جس سرد مہری کا اظہار کیا گیا۔ اس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ؏

وہی آلو کی ترکاری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

پہلی سیاسی ضرورت | پولٹیکل ضرورتوں کے لئے ہم نے تحریک کی تھی کہ ایک اہل حدیث لیگ قائم کی جائے۔ چنانچہ وہ کلکتے کے جلسہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث میں وجود پذیر ہوئی اور جلسہ اہل حدیث کانفرنس منعقدہ چھپرہ میں اس کے عہدیدار مقرر ہو جانے کے بعد کام بھی جاری کیا گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کا جواب اس کے ذمہ دار عہدیدار دے سکتے ہیں۔

دوسری سیاسی ضرورت | جدید ریفارم سکیم کے موقع پر اخبار "اہلحدیث" کے ذریعہ تحریک کی گئی کہ پنجاب میں انتخابات کے لئے ایک اہل حدیث الیکشن بورڈ بنایا جائے۔ چنانچہ امرتسر میں جلسہ جمعیۃ تبلیغ کے موقع پر زیر صدارت مولانا سیالکوٹی اس بورڈ کی تشکیل کی گئی۔ اس کے بعد لاہور میں اس کے کئی اجلاس بھی ہوئے۔ اتنی سی آواز کا اثر یہ ہوا کہ امیدواران اسمبلی درخواستیں پیش کرتے تھے کہ اہل حدیث الیکشن بورڈ ہماری مدد کرے۔ اس بورڈ نے اپنے حسب منشا کام کیا۔ مگر اس کام کے بعد فوراً سو گیا۔ میں نے تحریک کی کہ اسی بورڈ کو اہل حدیث لیگ صوبہ پنجاب کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے۔ مگر اس کے کارکنوں (عہدیداروں) نے معمولی سی رضامندی کا اظہار کرکے وہی غفلت شعاری اختیار کر لی جس کا رونا معاصر محمدی نے رویا ہے۔

ناظرین کرام! | یہ مختصر واقعات میں نے اس لئے پیش کئے ہیں کہ ہم دونو کو مورد عتاب بنانے والے عتاب میں کچھ اپنا حصہ بھی رکھیں ورنہ ہمیں یہ کہنے میں معذور سمجھیں۔ ؎

نہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
مسلمانو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اضلاع لاہور۔ امرت سر۔ گورداسپور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور اور منٹگمری کے رہنے والے امیدواروں کی درخواستوں پر جو اپریل ۱۹۳۶ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ کے لئے ہونگی۔ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور غور فرمائیں گے۔ یہ ضروری ہے کہ درخواست کنندگان کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ وہ عمدہ چال چلن کے ہوں۔ جسمانی طور پر مضبوط ہوں اور چست و چالاک ہوں۔ اس آسامی کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار ایف۔ اے یا دیگر مضامین میں اس کے مساوی امتحان یا ایچیسن چیفس کالج کا ڈپلومہ ہے۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ سفارش کرانے کی کوشش امیدوار کے خلاف جائیگی۔ (لاہور ۱۸ جون ۱۹۳۵ء)

شادی بیاہ کی تباہ کن رسمیں!

لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک ۱۸ سالہ بنگالی لڑکی نے اس بنا پر خودکشی کر لی ہے کہ اس کے خویش و اقارب اپنی اقتصادی مجبوریوں اور دقتوں کی بنا پر اس کی شادی کے لئے سخت تردد اور پریشانی میں مبتلا رہا کرتے تھے۔

یہ واقعہ جس قدر دلگداز اور افسوسناک ہے ظاہر ہے لیکن یہ اپنی نوعیت کا کوئی نرالا واقعہ نہیں ہے۔ اس قسم کے واقعات ہندوستان میں آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ اور شادی بیاہ کی موجودہ رسموں کے یہ لازمی اور غیر منفک نتائج ہیں۔ ہندوستانی سوسائٹی نے شادی و بیاہ کی رسموں کو اس درجہ سخت اور گراں بار بنا دیا ہے کہ ایک بار ان سے دوچار ہونے کے بعد والدین تو اپنی زندگی یا زندگی کی راحت و مسرت ان پر قربان کر ہی دیا کرتے ہیں لیکن ایسا بھی بالعموم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے تلخ نتائج یا ان کے تصور سے بہتری حساس لڑکیاں بھی اپنی زندگی کی بہار دیکھنے سے پہلے اپنے جسم و روح کا رشتہ منقطع کر لیتی ہیں۔ اس قسم کی رسمیں کچھ ہندوؤں ہی میں رائج نہیں ہیں بلکہ حیرت اور افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان بھی ان کے شکار ہیں۔ حالانکہ اقتصادی اور تمدنی مقتضیات سے قطع نظر، مذہبی نقطہ نظر سے بھی یہ تباہ کن اور ہلاکت آفریں رسمیں ان کے لئے کسی حال میں جائز نہیں ہیں بلکہ ان کا بجا لانا گناہ اور شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بزرگان ملت کی تلقینات اور اعمال کے سراسر منافی ہے۔

ہم علمائے کرام کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض محسوس کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان تباہ کن لعنتوں سے نجات دلانے کے لئے منظم کوششیں عمل میں لائیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۲۲۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ ۔منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ خوشی محمد ولد لال دین ذات گوجر سکنہ گیگیاں تحصیل شکرگڑہ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۹ ۶/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑہ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۱۹۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ ۔منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ برکت علی ولد سجادہ ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑہ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۶/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑہ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۱۹۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ ۔منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر محمد و شاہ محمد پسران شہاب الدین ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۷ ۶/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑہ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۱۹۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ ۔منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ مہر دین ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۶/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑہ)

(۴۷۹)

مومیائی

۲۳/۱۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸/- آدھ پاؤ ۱۵/- پاؤ بھر ۲۸/- مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب محمد یوسف خان صاحب بجے نگرا

"اس سے قبل میں نے آدھ پاؤ مومیائی منگایا تھا جس سے کافی فائدہ ہؤا۔ اب آدھ پاؤ میرے دوست محمد عاشق خان صاحب رئیس کے نام ارسال فرمائیں۔"

(یکم مارچ ۳۸ء)

جناب سید حامد علی صاحب رائے پور

"میں نے اشرف علی صاحب ڈرافٹمین کی معرفت آپکے دواخانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی۔ خدا کا شکر ہے کہ مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے ایک دوست کے نام آدھ پاؤ بھیجدیں۔" (۲۸۔ مارچ ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۹۸۸)

محمدی ایجنسی

۴/

سے حسب ذیل اشیاء آرڈر آنے پر روانہ کی جاسکتی ہیں۔ گیس لیمپ ۲۰۰ کینڈل پاور کا۔ ہر قسم ڈاکٹری اوزار۔ مشین بادام روغن۔ مشین سیویاں۔ قینچی بال تراش۔ عمارتی سامان آل دماز۔ چنگڑی چھپکا وغیرہ۔ چاقو ہر قسم۔ تالہ۔ مشینری و انجن کے پرزے و مرمت دیگ۔ پیتل کی ڈھلائی آنا مشینوں کے پول برنگ۔ اس کے علاوہ جو نمونہ مطلوب ہو تیار ہو سکتا ہے۔ مال خوشنما اور پائدار بمقابلہ دیگر دوکانداروں کے سستا دیا جاتا ہے۔ بیس روپے یا اس سے زائد مال منگوانے پر مبلغ ۵ روپیہ فیصدی کے حساب پیشگی بھیجنا ہوگا۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ مزید حالات کے لئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

المشتہر۔ مینیجر محمدی ایجنسی منشی محمد عالم۔ بانی مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ

تمام دنیا میں بے مثیل

۳/

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد عبداللہ صاحب چیمہ سب جج بہادر درجہ سوئم میانوالی

نمبر مقدمہ ۱۹۹ بابت سال ۱۹۳۸ء

پیارا ولد خدایار مسلی سکنہ میانوالی - مدعی

بنام احمد دین ولد الف دین۔ اللہ دتہ ولد نظام دین اقوام کمبوہ۔ سکنائے سوئیاں خورد تحصیل وضلع امرتسر

دعویٰ - ۱۲۰/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی احمد دین۔ اللہ دتہ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام احمد دین۔ اللہ دتہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۹۔ جون ۱۹۳۸ء کو مقام میانوالی حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۳۔ جون ۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ مرزا صاحب قادیانی

عالم کباب مرزا

کا ایک مشہور الہام "عالم کباب" ہے۔ مؤلف موصوف نے مرزا صاحب کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب اسی الہام کو مختلف صورتوں میں مختلف اوقات پر چسپاں کرتے رہے۔ قابل مطالعہ رسالہ ہے۔ قیمت دو آنے رعایتی ایک آنہ ۱/

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مؤلفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ اس میں وید منتروں کے حوالے دیکر ثابت کیا ہے کہ ویدوں کا مطالعہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مؤلف نے اپنا یہ دعویٰ بھی ثابت کیا ہے کہ وید الہامی نہیں بلکہ انسانی تصانیف ہیں۔

اصل قیمت ۸/- رعایتی ۱۰/

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ء
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ء
عام خریداران سے ۴ء
شش ماہی ۲ء
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اسلام اور موجودہ مسلمان

(از شاکر صدیقی۔ سرس۔ ضلع گیا)

ہے ملت بیضا سے مسلماں کا جدا رنگ
اغیار پہ بھی جن کو ہے تعلیم تلطف
تھا پلہ گراں جن کے محاسن کا جہاں میں
جو قوم کہ تھی سنت و قرآں کی طرفدار
گو شورش و ہنگامہ میں بڑھ کر ہیں مسلماں
اسلام ہے اک نور مسلماں ہیں شب تار
اے مصلحت وقت کے بندو یہ بتاؤ

مذہب ہے وسیع اور دل انکا ہے بہت تنگ
آمادہ ہیں وہ آج یگانوں سے پئے جنگ
اب انکی نکوئی کے ترازو میں ہے پاسنگ
صد حیف کہ اس قوم کے بھی پاؤں میں ہے لنگ
ملت سے مگر دور، اور اسلاف کے ہیں ننگ
یہ دیکھ کر اعداء خرد مند بھی ہیں دنگ
ہوتے ہیں کہیں مومن و مشرک بھی ہم آہنگ

ان بے تکی باتوں سے تو بہتر تھی خموشی
شاکر نہ جوانی میں بھی، کچھ تجھ کو ہوا ڈھنگ

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت صرف ۳؍

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

عقائد مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان ان کی اپنی عبارات سے۔ ۱؍

والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴؍

ایضاً۔ انگریزی ترجمہ۔ قیمت ۵؍

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح۔ مابین مؤلف صاحب موصوف اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے (قادیانی) جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶؍

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مشہور ——— مقالہ

(مقالہ نگار) ملک ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی

اس مقالہ کی خوبی پر بیساختہ ہر زبان سے نکلتا ہے کہ سے
دیکھو تو آج [illegible] ہے [illegible] جواب بے مثال کی صورت

کیونکہ اس [illegible] (۲۱ [illegible] ۲۶) میں جماعت اہل حدیث ہند کی تمام علمی خدمات [illegible] تالیف و تصنیف وغیرہ کا مفصل تذکرہ تبویب وار مذکور ہے۔ یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا صدقہ اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ میں پڑھا گیا ہے اس مقالہ پر رسالہ "معارف" اعظم گڈھ جیسے وقیع صحیفہ کی رائے ہے کہ بے حد مفید اور کار آمد ہے۔ جماعت اہل حدیث کے ہر خواندہ فرد پر ایسی قابل قدر کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت عام معیار سے بھی کم یعنی ۴؍ ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

علم کلام مرزا رسالہ ہذا میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے مرزائیت کی تردید میں اپنی شان میں بالکل نیا اور جدید طرز پر ہے۔ قیمت ۶؍

عجائبات مرزا رسالہ ہذا علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے۔ قیمت ۲؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا قابل دید ہے۔ قیمت ۱؍

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت ۱؍

عربی سیکھنی آسان ہوگئی

طلباء، مدارس و شائقین کو خوشخبری

عربک ٹیچر مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب امرتسری جس میں عربی کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد، مسائل، ضرب الامثال، روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے جلدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت [illegible]
پتہ:۔ منیجر اہ[illegible]

تعلیمات مرزا ایک مختصر مگر جامع رسالہ تعلیمات مرزا شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی کتاب ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر ظفر پا سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

[illegible] جواب الجواب۔ قادیانیوں کی تردید [illegible]

فیصلہ مرزا [illegible] اس رسالہ میں آخری فیصلہ [illegible]

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھلانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھلائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا [illegible] ہو سکے۔ قابل دید ہے یکسانی چپیاں [illegible] قیمت ۳؍

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے؟

اسلام اور آریہ سماج میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور افعال مسلم ہیں اس لئے مسلمان کی طرف سے آریہ پر یا آریہ کی طرف سے مسلمان پر کوئی ایسا سوال نہیں ہو سکتا جو خدا کی ذات پر وارد ہو۔ کیونکہ ایسا سوال کرنا دہریت کی طرف جانا ہے۔ آج ہم ایک سوال "آریہ ویر" لاہور سے نقل کرتے ہیں جس سے ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ سوال کی سرخی مع الفاظ درج ذیل ہے :-

"اسلامی خدا اور پیدائش دنیا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کے بننے سے پہلے سوائے خدا کی ہستی کے دوسری کوئی چیز موجود نہ تھی۔ خدا نے اپنی قدرت سے دنیا کو پیدا کیا۔ اس عقیدہ کو صداقت کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے یہ چند سطور لکھی جا رہی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا کے بننے سے پہلے سوائے خدا کے اور کوئی چیز نہ تھی تو اس نے روح اور مادہ کو کیوں پیدا کیا۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ اگر مسلمان بھائی یہ کہیں کہ اس نے اپنی فضیلت دکھلانے کے لئے دنیا کو پیدا کیا۔ تو سوال ہوتا ہے فضیلت دنیا میں دو طرح سے دکھلائی جاتی ہے۔ ایک تو اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کے لئے اور دوسرے کسی غیر چیز کو اپنے زیر کر کے کوئی کام نکالنے کے لئے جب کہ خدا کے سوا دوسری کوئی چیز ہی نہ تھی۔ تو خدا کو یہ خواہش ہی کیسے پیدا ہوئی کہ میں اپنی فضیلت دکھلاؤں۔ کیا خدا کا کوئی ایسا کام رکا ہوا تھا۔ جسے کرنے کے لئے اس نے دنیا بنائی ہو اور جبکہ خدا کے سوائے کوئی دوسری چیز ہی نہ تھی تو اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کے لئے دنیا کو بنانا ہی فضول ہے۔" (آریہ ویر لاہور ۱۶ جون سنہ رواں)

اہلحدیث بے شک خدا نے حسب تعلیم اسلام اور بتصدیق سوامی دیانند دنیا کو اپنی سامرتھ (قدرت) سے پیدا کیا (بھومکا مصنفہ سوامی جی ص۸۵) رہا یہ سوال کہ کیوں پیدا کیا؟ آریہ مترو! آؤ ہم دونو (مسلم و آریہ) سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں کہ کیوں پیدا کیا؟ پیدائش کا اصل فعل تو تم بھی مانتے ہو فرق اتنا ہی ہے کہ آریہ دھرم روح اور مادہ کائنات کو قدیم مانتا ہے مگر اسلام حادث بہرحال خلق کا فعل خواہ کسی معنی میں ہو آپ بھی خدا کو صفت خالقیت سے موصوف مانتے ہیں۔ پس یا تو اس کی وجہ بتائیے یا اقرار کیجئے کہ یہ دہریت کا سوال ہے۔ ہمارا جواب سنئے! خالقیت کو کسی معنی میں لیجئے خدا کی صفت خاصہ ہے اور اس کا ظہور بھی لازم ہے۔ اس میں خدا کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے بلکہ اس کی صفت خالقیت کا تقاضا ہے۔ ہمارا یہ جواب اگر پسند نہ ہو تو آپ ہی جواب دیجئے۔ کیونکہ یہ سوال مشترک ہے۔ ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اس امر کا اظہار کریں کہ آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے۔

دوسرا سوال "دوسری بات یہ ہے کہ اس دنیا میں جو کئی طرح کے گناہ نظر آتے ہیں۔ ان کا منبع کیا ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ خدا نے انسانوں کو کمزور پیدا کیا۔ دنیا میں آدمی کمزوری سے دو طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ ایک بے وقوفی سے دوسرے جان بوجھ کر۔ بے وقوفی بھی کمزوری ہے۔ اور جو جان بوجھ کرتے ہیں وہ بھی کسی عادت سے مجبور ہو کر ہی کرتے ہیں۔ وہ بھی ایک طرح کی کمزوری ہی ہے۔" (آریہ ویر۔ تاریخ مذکور)

یہ سوال بھی مشترک ہے۔ آؤ ہم سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں کہ انسان گناہ کیوں کرتا ہے؟ یہ سوال تو زیادہ تر ویدک دھرم پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم کی رو سے روح اناوی (قدیم) ہے اور وہ اپنی تمام صفات کمال میں مکمل ہے پھر اس میں گناہ کی ناپاکی کیوں آتی ہے؟ قرآن مجید نے جو انسان کو ضعیف بتایا ہے وہ اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سخت احکام برداشت نہیں کر سکتا۔ یہاں ہم ایک دو حکم ویدک دھرم کے پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حکم تعبدی ہے۔ دوسرا تمدنی۔ تعبدی (عباداتی) حکم ہون کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہون کے لئے سوامی دیانند کے بتائے ہوئے جو اخراجات ہیں ان کا برداشت کرنا غریب طبقے کا تو ذکر ہی کیا۔ آج کل سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمدنی والا بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ ستیارتھ پرکاش دیکھ کر انصاف کیجئے۔

دوسرا حکم جو تمدنی ہے وہ رانڈ اور رنڈوے کی شادی کے متعلق ہے۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ جس جوڑے (بیوی خاوند) کا ملاپ ہو گیا ہو (خواہ ایک ہی شب ہوا ہو) ان میں سے اگر کوئی ایک مر جائے تو دوسرا نکاح ثانی نہ کرے۔ (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۷ جون ۳۸ء

—— امرتسر ۲۳ کو ایک ہندو نیم پکھ روپیہ کپڑے میں باندھ کر ہاتھ میں لئے ہوئے جارہا تھا کہ کوئی چھین کرلے بھاگا۔

—— ہندوستان کے وائسرائے لارڈ لنلتھگو چار ماہ کی رخصت پر مع لیڈی صاحبہ انگلستان روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ کے قائمقام لارڈ برابورن نے ۲۵ جون کو شملہ میں سر شاہ سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ کے سامنے حلف وفاداری اٹھالیا ہے۔

—— خان بہادر مرزا معراج الدین سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی سپیشل برانچ شملہ میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔

—— لاہور ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے اپنے اختیارات کی رو سے ان تمام قیدیوں کو رہا کردیا ہے جو گذشتہ دنوں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں قید ہوئے تھے مسٹر مظہر علی اظہر بھی رہا ہوگئے ہیں۔

—— کنبھ کے میلہ کے بعد پنجاب میں ہیضہ پھوٹنے سے سات ہزار افراد بیمار ہوئے۔ جن میں سے ۲½ ہزار مرگئے۔

—— دریائے سندھ میں زبردست طغیانی آنے سے سکھر کے قریب کئی دیہات برباد ہوگئے ہیں۔ حکومت سندھ طغیانی کی روک تھام کے لئے تین ہزار ایک سو روپیہ روزانہ خرچ کررہی ہے۔

—— حکومت یوپی نے حکم دیا ہے کہ سیاسی قیدیوں سے ملاقات کے وقت پولیس موقع پر موجود نہ ہوا کرے۔

—— بنگال کی وزارت مستعفی ہوگئی تھی ۲۳ جون کو پھر نئی وزارت مرتب ہوگئی ہے۔ وزراء سب وہی ہیں۔ صرف سید نوشیر علی کی جگہ ایچ۔ ایس سہروردی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

—— وائسرائے ہند کی طرف سے دربار بے پور کو حکم دیا گیا ہے کہ دو ہفتہ کے اندر اندر قضیہ سیکر کا فیصلہ کرے۔

—— یوپی میں زمینداروں اور مزارعین کے تصادم کا خطرہ ہے۔ زمیندار ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کررہے ہیں کانگرس بھی اس تصادم کو روکنے کی کوشش کررہی ہے

—— کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جولائی کے شروع میں واردھا میں ہوگا۔ جس میں گاندھی جی کی سکیم ہر شہر میں امن کی فوج رکھی جانے پر غور ہوگا۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو لندن پہنچ گئے ہیں۔

—— چینی حکام نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ جون کو چینی ہوائی جہازوں نے جاپانی جہازوں پر بمباری کی دو جاپانی جہاز تباہ کئے۔ دریائے ینگسی کے کنارے جو لڑائی ہوئی تھی اس میں ۳½ ہزار چینی کام آئے۔

—— ترکی میں ایک قانون بننے والا ہے کہ ۱۶ سال سے ۲۲ سال تک غیر شادی شدہ عورتوں کیلئے سپیشل ملٹری نرسنگ سکول قائم کئے جائیں۔ مدت تعلیم تین سال ہوگی۔ بعد تعلیم پانچسال ترکی فوج میں ملازمت کرنی ہوگی

—— حجاز میں غیر ملکی باشندوں پر جو ٹیکس عائد ہے اعلیٰ حضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے طلباء کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

—— امرتسر میں گذشتہ ہفتے بارش ہوئی تھی چنانچہ اب پھر گرمی بڑھ رہی ہے۔ بہرحال بارش کی ضرورت ہے

بقیہ متفرقات

یاد رفتگان | میرے بھائی منشی وحید اللہ خان صاحب مالک اسٹیشن پریس میرٹھ ۱۵ جون کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
(راقم عباداللہ خان از میرٹھ)

ایضاً | میری اہلیہ ایک عرصہ بیمار رہ کر ۱۸ جون کو فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
(راقم خلیل احمد ناظم انجمن اہل حدیث مرزاپور۔ یوپی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما۔

مضامین آمدہ | عبدالمنان صاحب۔ وحید الزمان صاحب محمد رفیع صاحب نظم ۲ عدد۔ محترمہ جمیلہ خاتون۔ شفا صاحب مبارکپوری۔ نسیم صاحب آسی۔

مضامین غیر مقبولہ | غزوہ فتح مکہ۔ طباعت قرآن شریف حشر تک آسان نہیں اقبال کا غم البدل۔ صلوٰۃ الرسول سودیشی صنعتوں پر آدمی مائل کرے۔ انقلاب زمانہ خدائے پاک کی کرتا ہوں میں حمد وثنا پہلے۔ نظم در مذمت شرک۔

غریب فنڈ | میں از ڈاکٹر محمد داؤد صاحب ۱۲/ از فتویٰ فنڈ ۱۲/ جملہ ۱۲/ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲/ بقایا ۱۲/

اشاعت فنڈ | از سیکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث نوشہرہ مجاسنگھ۔ ضلع گورداسپور ۱۲/

امداد جمعیۃ تبلیغ | ایک صاحب خیر از امرتسر ۱۲/ از سیکرٹری انجمن اہل حدیث نوشہرہ مجاسنگھ ۱۲/

تصحیح | ۱۷ جون کے پرچے میں بعض الفاظ غلط طبع ہوگئے ہیں۔ ناظرین ان کو صحیح کرلیں اخبار مذکور صفحہ ۳ کالم اول میں المائہ بالماء غلط ہے۔ اس کی جگہ انما الماء من الماء چاہئے۔
ایضاً صفحہ ۱۲ کالم ۳ میں المثبت مقدم علی الثانی کی بجائے المثبت مقدم علی النافی ہونا چاہئے۔
(مصحح)

فرمایا تھا کہ من دخل فی جماعتی دخل فی صحابة سیدی خیر المرسلین۔

۔ لہٰذا اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو قادیان کی ان کانٹے دار بے ثمر جھاڑیوں کی موجودگی گلستان احمدیت کی حقیقت کو بالکل عیاں و عریاں کئے دیتی ہے۔ احمدی مولوی صاحب! آپ ان نقلی بھول بھلیوں سے احمدیوں کو دھوکہ بیشک دے سکتے ہیں مگر سمجھ دار لوگ ہرگز آپ کے دام میں نہیں آسکتے۔ ہاں ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ اس قسم کی کاروائیوں سے "نمک حلال خادم" کا لقب حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ واللہ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں آپ ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ خلیفہ صاحب کے منظور نظر بن جائیں۔ مگر خدا را محض لفاظی سے نہیں۔ کچھ معقول خدمت کرکے "نمک حلال" بنیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں خود قادیاں میں حاضر ہو کر آپ کو مبارک باد عرض کرونگا آپ نے جو میری سیدھی سادی شریفانہ تجویز کے جواب میں تعلیق بالمحال کی صورت میں پناہ لی ہے کیا یہ دیانتداری پر مبنی ہے ؎

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مولوی صاحب! آپ سمجھ دار آدمی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اس مقدمہ کی نوعیت پر غور نہیں کیا جو ہمارے اور آپ کے طالب میں سد سکندری بنا ہوا ہے؟ اگر آپ نے آج تک غور نہیں کیا تو سنئے میں بطور ایک واضح مثال کے عرض کرتا ہوں۔

زید اور عمر میں لین دین کا دیوانی مقدمہ ہے۔ اثنا مقدمہ میں عمر مر گیا اس کا بیٹا اس کی جملہ املاک پر قابض ہوا۔ شرع اور قانون عمر کے بیٹے کو باپ کی جگہ بحیثیت مدعاعلیہ مقرر کرینگے۔ زید بجائے خود قائم ہے اس کی تبدیلی یا نیابت کا حکم نہیں دینگے۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق کسی ماہر شرع و قانون سے آپ کرا سکتے ہیں۔ پس اس صحیح اور سنہرے اصول کے ماتحت مولانا ثناء اللہ صاحب اپنی جگہ پر قائم ہیں اور فریق مدعاعلیہ (مرزا صاحب) چونکہ وفات پا گئے ہیں اور ان کے صاحبزادے انکے گدی نشین ہیں اس لئے انہیں باپ کے قائمقام ہو کر فریق مقدمہ کی حیثیت سے مولانا ابوالوفاء کے سامنے آنا چاہئے۔ میں مولوی اللہ دتا صاحب کی وساطت سے خلیفہ قادیان کی خدمت میں یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جس جرأت کے ساتھ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اسی جرأت سے کام لیکر مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر آئیں۔ ورنہ سمجھا جائیگا

نرم چوب یا کرم مے خورد

پس مولوی اللہ دتا آیندہ کو ہوشیار رہیں اور یہ بات دل سے نکال دیں کہ ان کے مضامین پڑھنے والے سب بے سمجھ ہیں۔ نہیں بلکہ بہت سے لوگ بفضلہ تعالیٰ حقیقت شناس بھی ہیں۔

بالآخر ہم اپنے فاضل مخاطب کو بطور تنبیہ جتلائے دیتے ہیں کہ یاد رکھو ہم کوہی کے وہ چھلکے نہیں ہیں جو آپ کے خلیفہ صاحب کو احمدیہ بلڈنگ لاہور کی گلی میں کوڑے کے ڈھیر پر نظر آئے تھے۔ ہم بفضلہ تعالیٰ وہ فولادی کانٹے ہیں کہ دامن سے چھوتے ہی دست بدامن ہو جائیں۔ وہ بھی اس صورت میں کہ

جب تک دامن نہ پھٹے۔ گرفت نہ چھٹے

پس ہم دھوکہ نہیں کھائیں گے بفضل اللہ الکریم۔ اگر آپ آخری فیصلہ پر گفتگو کرنے کی جرأت رکھتے ہیں تو مرزا صاحب کے قائمقام کو جلد از جلد کھڑا کیجئے۔ ادھر تمہارے نبی کا مسلّم فریق ثانی یعنی مولانا ثناء اللہ صاحب منتظر کھڑے ہیں۔ پس جلدی کرو ؎

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(خادم۔ محمد عبد اللہ ثالث امرتسری)

فیصلہ مرزا۔ مرزا صاحب کے اشتہار آخری فیصلہ کی تشریح اور مرزائی اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۲؍ (منیجر اہلحدیث)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے جلسے

محترم مدیر صاحب مدیر اہلحدیث امرتسر

السلام علیکم! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے جلسے نواح سیالکوٹ میں ہوئے۔ ان کی رپورٹ بغرض اندراج مرسل ہے جو وہاں سے موصول ہوئی ہے۔

(عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

الف۔ مقدمہ جلانہ قاتلانہ کے فیصلہ کے بعد شہر سیالکوٹ کے محلہ میانہ پورہ کے وہ لوگ جو پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مرید ہیں۔ بہت کھسیانے ہوئے تو انہوں نے دل کے بخارات نکالنے کے لئے مولوی محمد بشیر کوٹلوی کو بلایا۔ جنہوں نے اتحاد خدا و رسول پر ایسی بے دھڑک اور بے باک تقریریں کیں کہ عیسائی تو پھر بھی کچھ پردہ رکھ کر اتحادِ خدا و مسیح ذکر کرتے ہیں لیکن مولوی محمد بشیر نے وہ پردہ بھی اٹھا دیا۔ اہل حدیث محلہ میانہ پورہ جناب مولانا و فخرنا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر فاضل سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جنہوں نے اسی وقت بعض علمائے اہل حدیث کو دعوت دے کر محلہ میانہ پورہ میں جلسہ قائم کر دیا۔ پہلے موصوف نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ حاضرین میں کثرت حنفیوں کی تھی۔ سب نے باتفاق کہہ دیا کہ سبحان اللہ! ہم نے آج سمجھا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے کیا معنے ہیں۔ ان ملّا لوگوں نے ہمیں ساری عمر اندھیرے میں رکھا کہ ہم کو کلمہ کے معنے بھی نہ سمجھائے اور ہمیشہ شرک کی تعلیم دیتے رہے۔ یہ تقریر ایسی مؤثر ہوئی کہ مولوی محمد بشیر کی تین تقریروں پر ہی نہیں بلکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کی ۴۵ (پینتالیس) سال کی شرکی تعلیم پہ پانی پھر گیا۔ حضرت مولانا صاحب کے بعد مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی نے اتباع سنت پر تقریر کی۔ یہ تقریر بھی بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ اس کے بعد مولوی علی محمد صاحب صمصام نے دلکش آواز میں بعض نظمیں پڑھیں۔ جن سے حاضرین نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ پونے ایک بجے شب تک جلسہ جاری رہا اور حاضرین کا شوق ابھی پورا نہ ہوا۔

سماجی مترو! انصاف سے کہنا اور اپنے چوتھے اصول کو ملحوظ رکھ کر کہنا کہ یہ حکم انسانی طاقت کے مطابق ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس سوال کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آریہ سماج نے عملی طور پر اس حکم کو انسانی طاقت سے باہر سمجھ کر شادی بیوگان کی رسم جاری کر دی ہے اور بڑے فخر سے اس کا اظہار کرتے ہیں ہم بھی اسے قابل فخر سمجھ کر آریہ سماج کی آزادی (لبرٹی) کی داد دیتے ہیں۔ اسی اصول کے ماتحت قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝

یعنی خدا چاہتا ہے کہ احکام جاری کرنے میں تم سے نرمی برتے۔ کیونکہ انسان فطرۃً کمزور ہے سخت احکام برداشت نہیں کر سکتا۔

اس آیت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان کو کمزور اس لئے بنایا ہے کہ گناہ کرے بلکہ یہی معنی ہیں کہ انسان سخت احکام برداشت نہیں کر سکتا۔

گناہ کا صدور انسان سے اس لئے ہے کہ یہ خدا کی دی ہوئی طاقت کو بے موقعہ خرچ کرتا ہے۔ مثلاً مرد عورت کے ملاپ کی قوتیں جو دونوں میں رکھی ہیں بجائے جائز استعمال کے ان کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ خدا نے فوائد حاصل کرنے کی جو قوت رکھی ہے بجائے جائز محل پر استعمال کرنے کے چوری، ڈاکہ زنی وغیرہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کو دس ہزار روپیہ دیکر تجارت کے لئے کلکتہ بمبئی وغیرہ بھیجتا ہے۔ اس سے غرض اس کی یہ ہے کہ جائز طور پر فوائد حاصل کرے۔ مگر وہ کا بدمعاشی اور آوارہ گردی میں روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ اس میں باپ کا کوئی قصور نہیں۔

تیسرا سوال تیسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے دنیا کہاں سے بنائی۔ کیونکہ ایسی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی کہ جس کی پہلے ہستی نہ ہو اور وہ پیچھے بن جاوے۔ اگر اس کے جواب میں یہ کہا جاوے کہ اپنے اندر سے خدا نے دنیا کو بنایا تو اس پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جتنے حصے کو کاٹ کر اس نے دنیا بنائی۔ کیا خدا کا اتنا حصہ کم نہیں ہو گیا۔ اور کیا اس حالت میں خدا کو مکمل کہہ سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز جس سے بنتی ہے۔ اس چیز کی صفات اس بننے والی چیز میں ضرور ہوتی ہیں۔ یہ منطق کا اصول ہے کہ جو صفات علت میں ہوتی ہیں۔ وہی معلول میں ہؤا کرتی ہیں۔ اگر روح و مادہ خدا سے بنے ہیں تو خدا کی صفات ان میں ضرور ہونی چاہئیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ (آریہ ویر تاریخ مذکور)

اس سوال کا جواب پہلے نمبر میں آ چکا ہے۔ جو مسلمان کہتے ہیں کہ خدا نے اپنی ذات سے مخلوق کو پیدا کیا ان کا خیال غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنی قدرت کے ساتھ پیدا کیا

فرق صرف اتنا ہے کہ اسلام نے جس چیز کو قدرت کہا ہے۔ سوامی جی نے اپنی اصطلاح اسی کو "سامرتھ" کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ بابو نہال سنگھ مترجم بھومکا نے اس لفظ کا ترجمہ قدرت ہی کیا ہے۔ (صفحہ ۸)

(نوٹ) آریہ سماجی ایسا اعتراض نہ کیا کریں جو اسلام اور ویدک دھرم دونوں پر پڑتا ہو۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ اور ہمیں افسوس ہوگا کہ آستکوں سے نکل کر ناستکوں میں جا ملی ہے۔

قادیانی مشن

آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ

۱۷۔ مئی سن رواں کے "اہلحدیث" میں خاکسار نے احمدیوں کی دونوں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ آپ اپنے باہمی مناقشات و مشاجرات کو چھوڑ کر پہلے احمدیت کے اس "اشد ترین مخالف" سے دو دو ہاتھ کرلیں جو سالہا سال سے آسمانی مشین گن موسومہ "آخری فیصلہ" کے ساتھ نہ ختم ہونے والی تباہ و برباد کن بمباری کر کے قادیانی قلعہ کو زیر و زبر کئے دیتا ہے۔ اور آپ اس کے مقابلہ پر اموات غیر احیاء کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔

ہمارا گمان تھا کہ ہمیں اس معقول مشورہ کا ادھر سے وہی جواب ملیگا جو آج سے قریباً پونے چار ہزار برس پیشتر ایک شریف قوم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا یعنی فاذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون۔ مگر "الفضل" ۱۸۔ جون ۳۸ء میں "آخری فیصلہ پر مناظرہ" کا عنوان پڑھ کر ہمیں اپنے گمان کے غلط ہونے کا گمان ہو چلا تھا کہ بعد کی سطور نے ہمارے گمان کو ایقان کی صورت میں کر دیا۔ صدق الله تعالیٰ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۝ الفضل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ

> اگر اہلحدیثوں کو گمان ہے کہ وہ مناظرہ کی تاب رکھتے ہیں تو ایک شخص کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے اعلان کر دیں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی اعلان ہو جائیگا۔ پھر فیصلہ کن تحریری و تقریری مناظرہ ہو سکیگا۔

گویا احمدی مجیب اپنے مسیح موعود کے دائر کردہ مقدمہ کو پائے انکار سے ٹھکراتا ہؤا۔ مرزا صاحب مدعی نبوت و رسالت کے تسلیم بلکہ خود تعین کردہ مدمقابل سے ازسر نو جماعت اہلحدیث کی سند نیابت کا مطالبہ کر کے کسی جدید بحث کی طرح ڈال رہا ہے۔

واللہ! ہم ان مدعیان علم و عقل کی اس قسم کی مقدس چالیں ملاحظہ کر کے حیران ہوئے جاتے ہیں کہ کیا یہ وہی راست باز انسان ہیں جن کے متعلق مرزا صاحب نے

کچھ بھی نہ کیا ہو تو اوائل ماہ جون سنہ حال میں جو کامیابی اسے شہر سیالکوٹ میں شرک و بدعت کے ستون کو گرانے میں ہوئی ہے وہی کافی ہے۔ اس کی تفصیل آپ اسی اخبار اہلحدیث میں مطالعہ فرما چکے ہیں۔ والحمد للہ حمداً کثیراً۔

(۲) میں نے اجتماعیں اتفیاطاً آپ صاحبان کو مالی امداد کی طرف توجہ نہ دلائی۔ جو کچھ ہو سکا وہ بعض مخلص احباب کے خاص چندے سے کیا گیا جس میں زیادہ حصہ سیالکوٹ کی غریب جماعت کا تھا۔ اب جب کوشش کو بار آور دیکھ لیا تو میں نہایت حوصلہ اور دل کی کشائش سے اپنے اہل حدیث برادران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باقاعدہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں جمعیۃ تبلیغ کے لئے چندہ بھیجا کریں۔ کیونکہ ابھی تک مستقل آمدنی بہت کم ہے۔ اور کام کی زیادتی کی وجہ سے خرچ زیادہ ہے۔

انشاء اللہ اب سلسل مضامین متعلق جمعیۃ اخبار میں چھپتے رہیں گے۔ وللہ معنا وھو نعم المعین۔

(خادم سنت :۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صدر جمعیۃ تبلیغ)

تحقیقات علمیہ کا ایک ورق

حوا حضرت آدم (علیہما السلام) کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئیں

(از مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فریدکوٹی)

نامہ نگاران اپنی آراء کے ذمہ دار ہیں

تخلیق بنی آدم کی بابت قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا ہے :۔

یا أیھا النّاس اتقوا ربکم الّذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً الخ

(ترجمہ) اے لوگو! ڈرو اللہ سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک نفس[۱] سے اور پیدا کیا اسی نفس[۲] سے جوڑا[۳] اس کا اور پھیلایا ان دونوں سے کثیر مردوں اور عورتوں کو۔

یعنی [۱] ایک نفس سے مراد آدم۔ اور اسی نفس[۲] سے مراد بھی آدم۔ اور [۳] جوڑا سے مراد آدم کی بیوی حوا۔ [۴] اس کا سے مراد آدم کا۔ اور ان دونوں [۵] سے مراد آدم اور حواء۔

اب خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم سے حوا کو پیدا کیا اور پھر آدم و حوا ان دونوں سے تمام نوع انسان کو پیدا کیا۔ یہ ترجمہ ان علماء کا ہے جو آدم کی پسلی سے حوا کی پیدائش تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اس آیت میں آدم کی پسلی کا کہیں ذکر نہیں۔ فرمان نبوی صحیح روایت کے ساتھ کسی کتاب میں موجود نہیں کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔ مسطورہ آیت اور پسلی والی روایتوں کا صحیح معنی و مطلب بیان کرنے سے پہلے ہم وہ روایات پیش کرنا چاہتے ہیں جو تخلیق حواء کی بابت وارد ہوئی ہیں۔

(۱) عن ابن عباس وابن مسعود وناس من الصحابۃ قالوا لما سکن آدم الجنۃ کان یمشی فیھا وحشا لیس لہ زوج یسکن الیھا فنام نومۃ فاستیقظ فاذا عند راسہ امراۃ قاعدۃ خلقھا اللہ من ضلعہ فسالھا ما انت قالت حواء۔ (ابن جریر۔ بیہقی۔ ابن عساکر بحوالہ درمنثور جلد ۱ صفحہ ۵۲)

خلاصہ ترجمہ۔ جب آدم جنت میں سکونت پذیر ہوئے تو اکیلے وحشت زدہ رہتے تھے ان کی بیوی نہ تھی جس سے دل بہلاتے۔ ایک بار جبکہ سو کر بیدار ہوئے تو سر کے پاس ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے (آدم کی) پسلی سے پیدا کیا تھا۔ آدم نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا "حواء"۔

(۲) اخرج ابن ابی حاتم من اشعث الحدانی قال کانت حواء من نساء الجنۃ وکان الولد یری فی بطنھا اذا حملت ذکر ام انثی من صفائھا (درمنثور صفحہ ۵۲)

خلاصہ ترجمہ :۔ حواء جنت کی عورتوں (حوروں میں) سے ایک عورت تھی۔ اور چونکہ حواء کا پیٹ نہایت گورا و شفاف تھا اس لئے ان کے پیٹ کا بچہ باہر سے دیکھ لیا جاتا تھا کہ مذکر ہے یا مونث۔

(۳) اخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابراھیم النخعی قال لما خلق اللہ آدم وخلق لہ زوجہ وبعث الیہ ملکا۔ الخ (حوالہ مذکورہ)

خلاصہ ترجمہ۔ جس وقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ان کے جوڑے (بیوی حواء) کو بھی پیدا کیا تو آدم کے پاس ایک فرشتہ بھیج کر حکم دیا کہ بیوی سے صحبت کرو۔

(۴) قال کعب بن الاحبار ووھب بن اسحاق خلقت قبل دخولہ الجنۃ وقال ابن مسعود وابن عباس انما خلقت فی الجنۃ بعد دخولہ ایاھا (خازن صفحہ ۳۹۵ ج ۱)

ترجمہ :۔ کعب اور وہب کہتے ہیں کہ حواء دخول جنت سے پہلے پیدا ہوئیں۔ (لیکن) ابن مسعود و ابن عباس کہتے ہیں کہ حواء دخول جنت کے بعد (جنت میں) پیدا ہوئیں۔

اب آپ نمبر وار ان روایات کی تنقیح کرتے جائیے

پہلی روایت موقوف ہے مرفوع نہیں۔ اور چونکہ اس روایت کا تمام تر ترجمہ و تفسیر عیسائی کتب میں موجود ہے۔ اس لئے ہم کامل وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ روایت اسرائیلیات سے ماخوذ ہے جو ہمارے لئے سند نہیں۔

(۲) اس روایت سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ حواء آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ جنتی عورتوں (یعنی حوروں میں) سے ایک عورت یا حور ہے۔ اور یہ عقیدہ نص قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے آدم و حوا کا مادہ ایک ہی بتلایا ہے۔

(۳) تیسری روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ

دوسری شب کو محلہ پڈنیکا میں وعظ ہوئے ۔ یہ بھی نہایت ہی مؤثر ہوئے ۔ تیسری شب کو پھر محلہ میانہ پورہ میں بڑے بھاری پیمانہ پر جلسہ قائم کیا گیا ۔ اور عین اُس مقام میں جو پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مریدوں کا مرکز ہے ۔ اور اُسی کے متصل آنجناب کا قیام گاہ بنام جماعت منزل واقع ہے ۔ جلسہ ہُوا ۔ حضرت مولانا صاحب فاضل سیالکوٹی نے شروع تقریر میں کہا کہ خانہ کعبہ خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا خدا کے خلیل ابراہیمؑ اور اُس کے بیٹے اسماعیلؑ نے اُسے بنایا تھا ۔ انہی کی اولاد اس کی متولی تھی ۔ پھر وہ بت خانہ کس طرح بن گیا اور اس میں بُت کس طرح رکھے گئے ؟ پھر اسی کے ضمن میں تمام عقائد شرکیہ اور رسوم بدعیہ کی یکے بعد دیگرے مفصل تردید کر دی ۔ تقریر کیا تھی ایک امنڈا ہُوا دریا معلوم ہوتا تھا ۔ حنفی لوگ یہی کہتے تھے کہ آج مولوی صاحب نے تو "میاں پاڑتا اے" (پنجابی) یعنی آج مولوی صاحب نے (ملانوں کو) زمین پر لٹا دیا ہے ۔ اب کوئی اٹھنے کے قابل نہیں رہا ۔ جس دن سے اہل حدیث کے جلسے شروع ہوئے مولوی محمد بشیر کوٹلوی شہر میں دکھائی نہیں دیئے حنفی لوگ آپ کے پیچھے ان کے موضع کوٹلی میں گئے کہ حضرت آپ آگ لگا کر بھاگ آئے ہیں، علمائے اہل حدیث آئے ہوئے ہیں، ہمارے ساتھ تشریف لے چلئے تاکہ ہم اپنا جلسہ الگ قائم رکھ کر لوگوں کو ان کے وعظوں میں جانے سے روک رکھیں کیونکہ ان کے وعظوں کا اثر شہر میں بہت ہو گیا ہے لیکن دونوں باپ بیٹا (شریف و بشیر) کو حوصلہ نہ ہُوا کہ پھر شہر کو منہ کریں ۔ پس میدان اہل حدیث کے ہاتھ رہا ۔ الحمد للہ!

۴ جون بعد جمعہ کے روز مولانا محمد ابراہیم صاحب کی مسجد میں ہُوا ۔ خطبہ جمعہ میں مولانا موصوف نے بحکم آیت اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ (شوریٰ پ ۲۵) اُس تقلید کو جو آیت قرآن یا حدیث رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں ہو شرک ثابت کیا اور ایسی تقریر کی کہ حاضرین میں جو علماء تھے وہ بھی ششدر رہ گئے ۔ نماز جمعہ کے بعد مولوی فدا الٰہی صاحب گرجاکھی اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور مولوی علی محمد صاحب صمصام نے یکے بعد دیگرے نماز عصر تک مؤثر تقریریں کیں ۔ حاضرین میں صدہا مرد و عورتیں تھیں حضرت مولانا صاحب کی مسجد کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ عورتوں کے لئے نشست اور ضروریات نماز طہارت وغیرہ کے لئے باآسائش اور بالکل الگ اور محفوظ جگہ ہے

۴ ۔ جون کو نماز عصر کے بعد علمائے اہل حدیث موضع کوٹلی لوہاراں مغربی میں وہاں کی انجمن اہل حدیث کی دعوت پر چلے گئے ۔ جہاں پر مولوی محمد شریف اور ان کے فرزند مولوی بشیر رہتے ہیں ۔ وہاں پر رات کو اور پھر دن کو اور پھر رات کو علمائے اہل حدیث نے نوبت بنوبت توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید میں خوب زوردار تقریریں کیں ۔ لیکن ہر دو باپ بیٹا کو حوصلہ نہ ہُوا کہ علمائے اہل حدیث کے سامنے ہوں ۔

۵ ۔ جون کو اتوار کے دن علمائے اہل حدیث کوٹلی سے موضع ٹلے کلاں میں وہاں کی انجمن اہل حدیث کی دعوت پر چلے گئے ۔ وہاں کے گرد و نواح میں قدرے مرزائیت کا اور زیادہ تر شیعیت کا چرچا ہے ۔ حنفی اور اہل حدیث میں عموماً اتفاق ہے ۔ چنانچہ حنفیوں نے اس جلسہ میں ہر طرح کی دلی و انتظامی معاونت کی ۔ علمائے اہل حدیث نے مرزائیت اور شیعیت کی تردید میں اور توحید و سنت کی تائید میں نہایت زبردست تقریریں کیں ۔ اور ۶ جون کو جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے یہ جلسے ختم ہوئے اور علمائے اہل حدیث بخیریت اپنے اپنے مکان پر واپس تشریف لے گئے ۔ جزاہم اللہ!

اس نواح میں ایک جلسہ جمعیۃ کا ابھی باقی ہے وہ بہت ضروری ہے ۔ وہ یہ کہ ضلع جموں میں جہالت بہت ہے ۔ چکروہی میں استاد پنجاب جناب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی مرحوم کے ایک شاگرد مولوی احمد علی صاحب مقیم ہیں ۔ اُن کی مساعی جمیلہ سے بہت سے لوگ اہل حدیث ہو گئے ہوئے ہیں ۔ وہ لوگ مولوی احمد علی صاحب کا رقعہ لے کر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمارے ہاں بھی جلسہ ہونا چاہئے چنانچہ اس جلسہ کی تاریخ بھی ۱۸ ۔ ۱۹ جون مقرر ہو گئیں ۔ اس علاقہ میں یہ جلسہ اپنی نوعیت کا پہلا ہوگا ۔ اور خدا کے فضل سے بہت شاندار ہوگا ۔

ناظم | چنانچہ یہ جلسہ ہُوا ۔ جس میں خاکسار بھی شریک ہُوا جلسہ کی رونق اور کامیابی قابل دید تھی ۔ مفصل پھر ۔

(محمد عبداللہ ثانی ۔ ناظم)

اعیان اہل حدیث

اور

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۱۹۳۵ء میں جناب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے مجھ عاجز کو فرمایا کہ سیاسی تحریکات میں شامل ہو کر اہل حدیث جماعت اپنی امتیازی خصوصیت خالص توحید اتباع سنت کو چھوڑتی جا رہی ہے ۔ اس کا تدارک ضروری ہے ۔ میں نے عرض کیا کہ سیاسی خواہشوں کی آندھی کے مقابلہ میں ہماری عبادت گزاری کی آواز کون سنیگا؟ ع

کون سنتا ہے صدا طوطی کی نقار خانہ میں

حضرت مولانا صاحب نے فرمایا ۔

"تم خدا کے بھروسے پر کام شروع کر دو ۔ خدا کے فضل سے دیہات کے دیہات اور جماعتوں کی جماعتیں اس میں شامل ہو جائیں گی"!

سبحان اللہ! حضرت مولانا صاحب نے یہ بات کیسی نیک ساعت میں اور کیسے خلوص بھرے دل سے نکالی تھی کہ کام شروع کرنے کے ساتھ ہی اسے سولہ آنے صحیح پایا گیا ۔ اس وقت سے آج تک بہت مقامات پر تبلیغی جلسے ہوئے ۔ کئی جگہ کامیاب مناظرے بھی ہوئے کئی جگہ تبلیغی دورے پر علماء کو بھیجا گیا ۔ ان سب امور میں خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا ۔ اور توحید و سنت کی اشاعت بہت ہوئی ۔ اگر اتنے عرصہ میں جمعیۃ نے

ؔ یہ مضمون کئی جگہوں سے آیا ہُوا ہے مگر نظرات و بعض جو جلسے کے باعث دیر سے شائع ہو رہا ہے ۔ (اہلحدیث)

ہیں جو مبحث فیہ بنا ہوا ہے۔ یا ایّھا النّاس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالًا کثیرًا ونساءً۔ الخ
اے لوگو! ڈرو تم اس اللہ سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک نفس سے اور پیدا کیا اسی نفس (ایک سے) جوڑا (مذکر و مونث) اس کا۔ اور پھیلایا اس جوڑے سے اولاد کثیر۔ یہاں زیادہ بحث نفس واحدہ پر ہوتی ہے۔ علامہ فخرالدین رازیؒ صاحب تفسیر کبیر نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے منھا من جنسھا۔ یعنی حوا کو آدم کی جنس سے پیدا کیا۔

اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے

(از قلم مولوی محبوب الرحمن صاحب ڈھاکوی)

مضمون ہذا کی گذشتہ قسط یہاں پر ختم ہوئی تھی کہ ویدوں میں محرمات کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ البتہ ویدک دھرم کے عالموں نے ایک مصنوعی فہرست بنائی ہے جس کا ذکر انہی کے الفاظ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ (مدیر)

آپ نے سوامی جی کی بنائی ہوئی فہرست کو ملاحظہ فرمایا کہ یہ کس درجہ کی ہے۔ اگر آپ مذہب اسلام کی خدائی فہرست کے ساتھ مقابلہ کریں تو اسکی حقیقت آپ کے سامنے درخشاں ہو جائیگی۔

اسلام میں فقیر و مسکین کا حق یہ ایک نہایت پاکیزہ اور مقدس تعلیم ہے جو کسی مذہب کے اندر نہیں پائی جاتی ہے۔ کیا مکارم اخلاق اسی کا نام ہے کہ ہم نہایت سیر ہو کر کھائیں اور مزے کی زندگی بسر کریں اور ہمارے دیگر بھائی بھوک سے اور ہر قسم کے مصائب و آلام سے دوچار ہو کر نہایت ذلت و خواری کی زندگی بسر کریں۔ اس قسم کی تعلیم سے مذہب اسلام نہایت ہی منزہ و مبری ہے۔ اس میدان میں مذہب اسلام بہانگ دہل یہ قانون پیش کرتا ہے کہ فقراء و مساکین کا حصہ مال زکوٰۃ میں واجب قرار دیتے ہوئے مال زکوٰۃ کی کل آمدنی میں سے آٹھواں حصہ ضرور ملنا چاہئے۔ جیسا کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین الخ

اسلام میں عدل و انصاف اور احسان مذہب اسلام عدل و انصاف کا سب سے بڑا علمبردار ہے کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مذہب اسلام نے کسی فرد بشر یا کسی حیوان کے ساتھ بے انصافی کا حکم دیا ہو؟ بلکہ ارشاد ہوتا ہے:۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

یعنی بے انصافی و عدم احسان بہت ہی بری چیز ہے بلکہ اس آیت کریمہ کے اندر عدل و انصاف کرنا اور احسان کرنا لازمی و ضروری قرار دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتلایا گیا کہ قرابت دار کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور فحش و منکر باتوں سے باز رہو۔

کیا اطاعت والدین کے متعلق کسی مذہب نے تعلیم دی ہے؟ لیکن مذہب اسلام نہایت زوردار الفاظ کے ساتھ اعلان کرتا ہے:۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ الخ۔ خیر میں ان چیزوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اور دو چیز آپ کے سامنے پیش کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں

مساوات آفتاب نبوت کے ظہور کے قبل مساوات کی یہ حالت تھی جو عام مساوات کے بالکل ناموافق تھا۔ اگر کوئی کم درجہ کا انسان ذیشان و عالی مرتبہ والے انسان کے قریب بیٹھ جاتا تو اس کے ساتھ بہت بری طرح کا برتاؤ کیا جاتا تھا یہاں تک نوبت ہوتی کہ اس کو جلا وطن کر دیا جاتا۔ آج ہم پر تاریخ شاہد ہے کہ اگر کوئی امیر و مالدار کسی غریب کو قتل کر دیتا تو اس سے قصاص نہیں لیا جاتا۔ بخلاف اس کے اگر کوئی غریب کسی رئیس کو ایک معمولی بات بھی کہہ دیتا تو اس کو عدد دھ کا مجرم ٹھیرایا جاتا تھا جو بالکل ہی نامناسب ہوتا تھا۔ مرد کے مقابل عورتوں کا کوئی درجہ ہی نہ تھا قبل از اسلام عیسائی مذہب کا جو قانون تھا اس کو سننے سے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ غرباء و مساکین کو امراء و شرفاء نے نہایت قعر ذلت میں ڈال رکھا تھا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کی طاقت ہوتی اسی کے لئے سب کچھ تھا۔ غریب و مسکین کو حیوان سے بھی بدتر سمجھتے تھے۔

اسی میدان میں آپ مذہب اسلام کو دیکھئے کہ کہاں تک کامیاب ہوا۔ جب دنیا میں مذہب اسلام کا آفتاب نمودار ہوا۔ تو کفر و ظلمت کی گھٹا اڑاتا ہوا شرک و بدعت کا قلع قمع کرتا ہوا، عدم مساوات کی جڑ کو کھودتا ہوا صاف لفظوں میں مساوات کا اعلان کیا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ یعنی تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب، آزاد ہوں یا غلام۔ سب مساوی درجہ رکھتے ہیں اور اسلام کی مجلس شوریٰ میں ہر کوئی امیر و غریب، غلام و آزاد شامل ہو کر مشورہ دے سکتا ہے۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ اللہ لایزال کے نزدیک وہی شخص اچھا اور بہتر ہے جو تقویٰ سے لبریز ہو جیسا کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اور ہمارے آقائے نامدار تاجدار مدینہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقویٰ۔

یعنی کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی ابیض کو اسود پر اور کسی اسود کو ابیض پر کوئی فضیلت نہیں مگر جو متقی و پرہیزگار ہو وہی افضل ہے قرآن کریم فرقان حمید کے اندر ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ الخ

یعنی جان کے بدلے میں جان اور اگر کسی نے آنکھ پھوڑ دی تو اس کے بدلے میں آنکھ پھوڑ دی جاوے۔ علیٰ ہذا القیاس ہر طرح برابر برابر رکھا گیا کسی قسم کی کمی بیشی بالکل حرام ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی الخ

نے پہلے آدم کو پیدا کیا پھر حواء کو۔ یعنی آدم و حوا کی تخلیق جدا جدا ہوئی نہ کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔

(۴) چوتھی روایت میں دو قسم کی شہادتیں موجود ہیں۔ (۱) پہلی شہادت یہ ہے کہ حوا جنت میں داخل ہونے سے قبل پیدا ہوئی۔ اور دوسری شہادت اسکے برخلاف یعنی جنت میں داخل ہونے کے بعد پیدا ہوئی اب یہ دونوں اسرائیلی روایات ایک دوسری کو کاٹ رہی ہیں۔ وہ اس طرح کہ اگر دخول جنت سے قبل حوا کی پیدائش تسلیم کر لی جائے تو حوا کا پسلی سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ پسلی سے پیدا ہونے کی جس قدر بھی روایات ہیں وہ حوا کی پیدائش جنت میں بتلاتی ہیں۔

ثانیاً اگر حوا کی پیدائش جنت میں تسلیم کر لی جائے تو نص قرآنی مخالفت پڑتی ہے یادم اسکن انت و زوجک الجنة۔ الغرض ان روایات کی پریشان حالی کے لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام اسرائیلی قصے کہانیاں ہیں۔ جو مرفوع متصل الاسانید نہیں ہیں۔

اب ہم آپ کے سامنے صحیحین کی وہ دو روایات پیش کرتے ہیں۔ جن سے بعض اصحاب نے یہ سمجھا ہے کہ حواء آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی۔ پہلی روایت یہ ہے

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان المرأة كالضلع ان ذهبت تقيمها كسرتها وان تركتها استمتعت بها على عوج (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ عورت مانند پسلی کے ہے۔ اگر سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائیگی اور اگر اسکو ٹیڑھا رہنے دو اور اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا لوگے۔

اس حدیث پر امام بخاری نے یہ باب باندھا ہے مداراة النساء وقول النبی صلعم ان المرأة كالضلع اور امام مسلم نے اس حدیث اور دوسری حدیث پر یہ باب باندھا ہے۔ الوصية للنساء۔

دوسری حدیث یہ ہے :-

(۲) عن ابی هريرة استوصوا بالنساء خيرا فان المرأة خلقت من ضلع (بخاری و مسلم)

خلاصہ ترجمہ :- عورتوں کے ساتھ نیک وصیت (سلوک) کرو۔ کہ تحقیق عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔

انہی دونوں حدیثوں پر صاحب نیل الاوطار نے یہ باب باندھا ہے۔ احسان العشرة وما لكل واحد من الحقوق۔ اور مشکوٰۃ میں یہ باب ہے۔ عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق۔ ان تمام ابوابوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر مزاج کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔ اس لئے محدثین کرام نے ان عورتوں کے اخلاق کا ذکر کیا ہے کہ ان کے عادات و اخلاق پسلی کی مانند ٹیڑھے ہوتے ہیں۔

صحیحین کی ان دو روایات میں کہیں یہ نہیں کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔ اور جو من ضلع کا ترجمہ یہ کرتے ہیں من ضلع آدم یعنی آدم کا لفظ بڑھا کر کہتے ہیں کہ آدم کی پسلی سے عورت پیدا ہوئی اور پھر عورت سے مراد حوا لیتے ہیں۔ حالانکہ تا قیامت یہ معنیٰ نہیں بن سکتا اس لئے کہ نساء کا لفظ جمع ہے۔ جس سے آدم کی تمام بیٹیاں مراد ہیں۔ تو اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ تمام عورتیں پسلی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اب آپ خواہ آدم کی پسلی سے ہر عورت کی پیدائش لیجئے یا ہر عورت کی پیدائش کا گھر یا بنت اس کے خاوند کی پسلی کو تصور کیجئے۔ اور یہ دونوں معانی اور بھی غلط ہونگے۔ اس لئے کہ آج تک کسی نے کسی عورت کو نہیں دیکھا کہ وہ آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہو یا اپنے خاوند کی پسلی سے پیدا ہوئی ہو۔ اور ان لفظوں کا ظاہری معنیٰ تو یہی نکلتا ہے کہ ہر عورت پسلی سے پیدا ہوتی ہے یا ہوئی ہے۔ اب ایسی صورت میں جبکہ آدم کی پسلی مانی جاتی ہے اور پھر نساء سے مراد حوا لی جاتی ہے تو کیوں یہ تسلیم نہیں کیا جاتا کہ ہر عورت اپنے مرد کی پسلی سے پیدا ہوتی ہے حالانکہ فرمان نبی کا صریح معنیٰ یہی ہے کہ ہر عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن پسلی کے قائلین خواہ مخواہ اس حدیث کا یہی معنیٰ کرتے چلے آرہے ہیں کہ اس جگہ آدم کی پسلی مراد ہے۔ اور ... کی تخلیق کا ثبوت ہے۔

اب ہم آپ کی توجہات فرمان نبی کے ظاہر الفاظ کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ جس سے آپ حدیث کا صحیح مفہوم جلد سمجھ لیں گے۔ وہ یہ ہے کہ پہلی حدیث میں آنحضرت صلعم نے عورت کی عادت، خو، اور خلق کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ ان المرأة كالضلع یعنی عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جس طرح پسلی کی ہڈی کبھی سیدھا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح عورت کی عادت، خلق یا اس کی ضد کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تم سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائیگی۔ یعنی اور بھی سخت ہو جائیگی اور یا وہ بار بار سیدھا کرنے سے ٹوٹ کر رہ جائیگی۔ اور اگر اس عورت سے کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہو تو اس کے اسی ٹیڑھے پن سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔ اور یہ لفظ صاف بتلا رہے ہیں کہ کوئی عورت پسلی سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ پسلی کی مانند ہیں۔ ان المرأة كالضلع

دوسری حدیث میں جہاں ارشاد ہوا ہے کہ خلقت من ضلع۔ اس جگہ بھی یہی مفہوم ہے کہ وہ فطرتی اور پیدائشی طور پر ٹیڑھی مزاج واقع ہوئی ہے۔ جس طرح پسلی کی ہڈی ساخت و پرداخت میں ٹیڑھی ہوتی ہے اس طرح یہ عورت بھی ٹیڑھی مزاج واقع ہوئی ہے۔

علامہ شوکانیؒ نے نیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ پر ان احادیث کی یہ تشریح کی ہے فيه الارشاد الى ملاطفة النساء على ما لا يستقيم من اخلاقهن والتنبيه على انهن خلقن على تلك الصفة التى لا يفيد معها التاديب ولا ينجع عندها النصح الخ

خلاصہ مطلب۔ عورتوں سے ملاطفت کی جائے اور ان کے ٹیڑھے پن ضد اور کجی پر صبر کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ ٹیڑھی پسلی کی مانند ہیں۔ امام نووی نے اس کی توجیہ یہ کی ہے۔ والصبر على عوج اخلاقهن یعنی ان کی کج خلقی پر صبر کرنا۔ اسی طرح اکثر علماء نے ٹیڑھی پسلی کا یہی معنیٰ لیا ہے کہ اس سے عورتوں کی ضد اور کج خلقی مراد ہے۔

اب اس آیت کا ترجمہ کیجئے جو ابتدا مضمون میں ہم لکھ آئے ہیں اور جس سے بعض لوگ یہ مطلب نکالتے

پانی ابر کی صورت میں رہتا ہے اس وقت تک ہوا میں معلق رہتا ہے۔ جب پانی کے چھوٹے چھوٹے ذرات ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں تو وزنی ہونے سے ہوا میں ٹھیر نہیں سکتے اور برسنے لگتے ہیں:

آیت منصبہ بالا میں دو لفظ قابل غور ہیں۔ اول کسف۔ اس کے معنی ٹکڑے کے ہیں اور دوسرا لفظ ودق ہے۔ اس کے معنے مینہ کے ہیں۔ اب آیت بالا کی شرح یوں ہوئی کہ ہوا بادلوں کو اٹھا کر آسمان میں پھیلاتی ہے۔ اور جب پانی کے چھوٹے چھوٹے ذرے آپس میں مل کر بڑے بڑے قطرے بن جاتے ہیں تو بادل میں سے ودق یعنی مینہ برسنے لگتا ہے۔

کتب سائنس کے مطالعہ سے صبح روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ بادلوں کی تکوین اور پانی کے برسنے میں ہوا کی خدمتوں کا معقول حصہ ہے۔ یہ ہوا ہی ہے جو سمندر کے ٹھیرے ہوئے پانی کے قطرات کو لے اڑتی ہے یہ ہوا ہی کی جانفشانی ہے کہ وہ پانی کے بخارات کو بلندی پر اڑائے جاتی ہے یہ ہوا ہی ہے کہ جس کی کارگذاری سے ابر بنتے ہیں یہ ہوا ہی ہے جو بادلوں کو اپنی آغوش میں اٹھائے ہوئے اِدھر اُدھر سیر کراتی پھرتی ہے۔ یہ ہوا ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تابع ہے۔ بادل بھی فرمان خداوندی کے مطیع ہیں۔ جہاں وہ حکم دیتا ہے برستے ہیں جہاں منع کرتا ہے وہاں سے بغیر برسنے کے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہوا مندرجہ بالا کے کارناموں کا سورہ ذاریات کے ابتدا میں بیان کیا ہے:۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۔

قسم ہے ہواؤں کی جو دھول اور پانی کے ذروں کو لا کر اڑا کر لانے والی اور پھیلانے والی ہیں۔ پھر یہ ہوائیں بوجھ اٹھانے والی اور گراں بار ہونے والی ہیں۔ بادلوں میں پانی ہی تو ہے جس کو ہوا اٹھاتی ہے۔ پھر ان بادلوں کو اٹھا کر آہستہ آہستہ چلتی ہے۔ اور اِدھر اُدھر تقسیم کرتی ہے۔

ارشاد باری سے واضح ہو رہا ہے کہ پانی برسنے میں ہوا کی شدید ضرورت ہے۔ ہوا ہی پانی کے بخارات یا ذرات کو لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔ اور ہوا ہی بادلوں کو اِدھر اُدھر لے جا کر برساتی ہے۔ اگر مبادا بادل آسمان پر پہنچ کر ہوا کی ماتحتی سے نکل کر آزاد ہو جائیں تو پھر پانی کسی ایک ہی جگہ برس جائے اور زمین کے دوسرے قطعے رحمت ایزدی سے قطعی محروم رہ جائیں اور اس سے جو دنیا کو نقصان پہنچ سکتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

خداوند کریم نے سورہ مرسلات میں چند ہواؤں کا ذکر کیا ہے اور ان کے اعمال و وظائف بیان کئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۔

یعنی قسم ہے ان ہواؤں کی جو بھیجی جاتی ہیں نرم رفتار پھر ان ہواؤں کی جو جھونکے دینے والی ہیں زور سے اور پھر ان ہواؤں کی جو اٹھانے والی ہیں ابر کو۔ پھر اُن ہواؤں کی جو جدا کرنے والی ہیں، متفرق کر کے۔

ان آیتوں میں چار قسم کی ہواؤں کی قسم کھائی ہے یہاں ہر قسم کی مصلحت پر بحث کرنا مقصود نہیں۔ ہم کو تو اس مضمون میں بارش اور اس کے متعلقات سے مطلب ہے۔ ہوا کی پہلی قسم کا نام مرسلات ہے یہ وہ معمولی ہوا ہے جو ہمیشہ آہستہ آہستہ چلتی رہتی ہے۔ دوسری ہوا عاصفات ہے۔ جب موسم گرما میں سطح زمین گرم ہو جاتی ہے تو سطح کے قریب والی ہوا بھی گرم ہو کر سبک ہو جاتی ہے اور اس لئے آندھی بن کر زور شور سے چلنے لگتی ہے اور اس کے چلنے سے اور بلندی کی طرف چڑھ جانے سے سطح کے قریب خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ تیسری قسم کی ناشرات ہے۔ جو سمندر سے بخارات کو اپنے ساتھ لا کر خلا مذکورہ کو پھر بھر دیتی ہے۔ اور جب سبک ہو کر اوپر کی طرف چڑھتی ہے تو اس میں جو بخارات ہوتے ہیں وہ بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ اوپر سردی ہوتی ہے ہوا کی چوتھی قسم کا نام فارقات ہے جو پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں کو باہم ملا کر بڑے بڑے قطروں کی شکل میں بدل دیتی ہیں۔ کیونکہ جب تک پانی کے قطرے بالکل چھوٹے ہوتے ہیں وہ سب مل جل کر ایک ہی شے نظر آتے ہیں۔ لیکن جب چند چھوٹے قطرے مل کر بڑے قطرے بن جاتے ہیں تو ان میں تفرقہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہ عمل فارقات نامی ہوا کا ہے اور پس بڑے بڑے قطرے بن جاتے ہیں اور الگ الگ ہو جاتے ہیں تو مینہ کی صورت میں زمین پر برسنے لگتے ہیں۔

اگر ناظرین نے بغور پیش کردہ حوالوں کا مطالعہ کیا تو ان پر بخوبی واضح ہوگا کہ مذکورہ بالا چاروں ہواؤں کا بادلوں کے بننے اور بارش کے برسنے سے کتنا گہرا تعلق ہے اور یہ بھی روشن ہو گیا کہ سائنس نے تکوین ابر و بارش کے برسنے کے متعلق ہوا کی کارگذاریوں کی جس قدر ضرورت سمجھی ہے وہ ان چاروں ہواؤں کے اعمال و وظائف میں محدود ہے۔ العلم عند اللہ!

اللہ تعالیٰ کا علم پورے طور پر اس کے گنہگار بندوں کو نہیں آ سکتا۔ اور نہ ان کے مغز اس کے متحمل و اہل ہیں۔ ہاں جس قدر اپنا علم اپنی برگزیدہ جماعت انبیاء علیہم السلام پر اپنے خاص فضل و کرم سے عنایت فرمایا ہے وہ دوسری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلائے۔ اور آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

یعنی جب تم کوئی بات کرو تو نہایت صاف انصاف کی کہو اگرچہ کسی عزیز و اقارب پر نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ خواہ مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے خواہ شمال کے رہنے والے ہوں یا جنوب کے خواہ دوست ہوں یا دشمن، قرابت دار ہوں یا غیر قرابت دار سب کے ساتھ انصاف کیا جاوے اور سب کے ساتھ اچھا برتاؤ ہونا لازمی و ضروری ہے یہ ایک عالمگیر قانون ہے جو کسی مذہب و دھرم میں نہیں پایا جاتا۔ مساوات کے متعلق ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں تاکہ حقیقت و اصلیت آپ کے سامنے اچھی طرح منکشف ہو جائے۔

جنگ بدر کے موقع پر قلت سامان کی وجہ سے ایک اونٹ تین اشخاص کے درمیان منقسم تھا۔ نوبت بہ نوبت سواری کرتے تھے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے حصہ میں بھی ایک ہی اونٹ تھا۔ حضرات مذکورہ اپنی اپنی باری پر سواری کرتے تھے اور پیکر اخلاق، مجسمۂ رحمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم لگام پکڑ کر آگے آگے چلتے تھے۔ یہ کسی پر مخفی نہیں کہ تمام صحابہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے فدا تھے۔ یہ کس طرح ان حضرات سے گوارا ہو سکتا تھا کہ خود سواری پر ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی لگام پکڑ کر چلیں۔ لیکن پیکر اخلاق صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہی تھا کہ اپنی امت کو مساوات کا سبق سکھائے۔ چنانچہ آپ نے وہ تعلیم دی کہ آج دنیا کی تاریخ میں مساوات کے واقعات زریں حروف میں موجود ہے۔

امور خانگی و سیاسی کے متعلق اسلام کی تعلیم

مذہب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ

کل کم راع و کل کم مسئول عن رعیتہ (الحدیث)

یعنی مسلمانوں کا ہر فرد ذمہ دار ہے اور اپنی ذمہ داری سے سوال کیا جائیگا۔ آج کل بدعنوانی اور بدنظامی کے سرچشمے امور خانگی اور امور سیاسی ہیں۔ تاریخ کے اوراق گردان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت کا کایا پلٹنے والی شاہوں کے تختوں کو الٹ دینے والی اگر کوئی چیز ہے تو صرف بغاوت ہے۔ اسلام نے اس فساد کے سدباب کے لئے قانون مقرر کیا۔ موجودہ دور میں اہل یورپ کو ناز ہے کہ انتظام خانگی و جنگی امور کے موجد و معلم ہم ہی ہیں کاش کہ اہل یورپ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مختصر تعلیم کو مدنظر رکھتے تو اپنے معلم ہونے کا دعویٰ نہ کرتے۔

الغرض مذہب اسلام نے کسی دنیاوی و اخروی امور کو نہیں چھوڑا بلکہ ہر ایک کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اہل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پس معلوم ہوا کہ مذہب اسلام عالمگیر قوانین و ضوابط لے کر آیا۔ اور یہ خداداد مذہب ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ؕ

یہ کسی دوسرے مذہب کے محتاج نہیں بلکہ اسلام کی محتاج ساری دنیا ہے اور قیامت تک رہیگی۔ پس یہی ایک پاک مذہب ہے جس نے بطحاء مکہ میں آخری پیغام ان الفاظ کے ساتھ سنایا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

پس مذہب اسلام اپنے دعویٰ اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے میں کامیاب ہوا۔

قرآن کریم اور بارش

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں کس طور پر نہایت دلکش پیرایہ میں بیان فرماتے ہیں:-

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

یعنی ہم نے بوجھل کر دینے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے اتارا آسمان سے پانی۔

اس مقام میں اللہ تعالیٰ نے ہوا کی تعریف میں ایک لفظ لواقح استعمال فرمایا ہے جو کثیر المعنی ہے۔ لواقح۔ لاقح کی جمع ہے۔ لاقح کے لغت میں کئی معنے ہیں۔ از آں جملہ یہاں صرف دو معنے بیان کئے جاتے ہیں۔ دوسرے معانی علم نباتات اور دوسرے علوم کے ماتحت مذکور ہیں لاقح کے ایک معنے اس ہوا کے ہیں جو مرطوب اور تر ہو۔ یعنی جب سمندروں اور پانی کے دوسری ظروف میں تبخیر ہوتی ہے۔ بخارات اٹھتے ہیں تو ہواؤں کو جذب کرکے مرطوب اور تر ہو جاتی ہے۔ لاقح کے دوسرے معنے اس ہوا کے ہیں جن سے بادلوں کی تکوین ہوتی ہے (منتہی الارب) لفظ لاقح کے ان لغوی معنوں کو پیش نظر رکھ کر آیت مندرجہ بالا کے حسب ذیل معنے ہوئے:-

خداوند عالم ایسی ہوائیں بھیجتا ہے جو پانی کے بخارات کو لے کر آسمان پر بلند ہوتی ہیں اور بادلوں کو بناتی ہیں جس سے پانی برستا ہے۔

سورہ روم میں خدائے برتر نے اس مضمون کو ایک اور انداز سے بیان کیا ہے۔ دیکھئے کیا ہی عمدہ پیرایہ ہے اور کیسے برجستہ الفاظ ہیں:-

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ۔

یعنی اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ اٹھا لاتی ہیں بادلوں کو پھر اللہ ان کو پھیلا دیتا ہے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے اور اس کو کر دیتا ہے تہ بہ تہ پس تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے اس کے درمیان سے

آیت مذکورہ نہایت واضح و صاف ہے اس کے مفہوم و مطلب کو سائنس کی مندرجہ ذیل تحقیق سے مطابق کیجئے:-

ایسی ہوا جو پانی کے بخارات سے بھری ہوتی ہے بلند ہوتی ہے اور ایسی ہوا جو فضا کے اعلیٰ طبقات تک پہنچتی ہے تو اس میں جو بخارات ہوتے ہیں وہ بوجہ سردی کے کثیف ہو کر ابر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جبکہ

فتاویٰ

تعاقب } ۷۔ فروری سنہ ص۱۱ کالم ۳ کے "اہلحدیث" میں ایک سوال کے جواب میں آپ کا فتویٰ عیدگاہ کے متعلق نظر سے گزرا۔ چونکہ جواب بلا دلیل شرعی ہے اس لئے مجھے حق پہنچتا ہے کہ آپ سے مزید تحقیق حاصل کروں نیز اس کا جواب دینا اولیں فرض ہے۔ چونکہ یہ تعاقب ہے اس لئے غریب فنڈ روانہ نہیں کیا جاتا آپ کا جواب ہے۔ عیدگاہ کی نماز آنحضرت صلعم میدان میں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن زمانہ بدل گیا ہے۔ اسلئے بغرض حفاظت چاردیواری بنائی جائے نہ بنیت فرض واجب بلکہ محض برائے حفاظت۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا زمانے کے تغیر سے احکام شرعیہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو دلیل کیا ہے۔ عیدگاہ تو خود محفوظ و مخصوص جگہ ہوتی ہے اور وہ جگہ اگر موقوفہ ہے تو پٹواریوں کے کاغذات میں عیدگاہ لکھا جاتا ہے۔ اگر وہ جگہ خلاف مذکور ہے تو صاحب زمین کی مرضی سے نماز عید اس جگہ ادا ہوتی ہے۔ لہٰذا حفاظت کا طریقہ بصورت چاردیواری کا سوال پیش آتا ہی نہیں۔ بفرض اگر کہیں ظاہراً حفاظت کا سوال پیدا ہو تو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے یا اس صورت پر عمل کیا جائے کہ چاروں طرف پتھر نصب کرکے درمیان میں تار کھنچوا دیا جائے۔ اس صورت میں میرے نزدیک اس جگہ سے صحرائیت خارج نہ ہوگی اور چاردیواری کی صورت میں صحرائیت بالکل فنا ہو جاتی ہے جو بالکل خلاف سنت ہے۔

(نیازمند۔ ضیا آئی)

جواب } تبدیل احکام کا اعتراض اس صورت میں ہوتا جب ہم اس کو اقسام اربعہ فرض سنت واجب مستحب میں داخل سمجھتے۔ ہم نے تو ان سے خارج ایک امر بغرض فائدہ جواز کی شکل میں لکھا ہے۔ اور آپ کا تجویز کرنا کہ چاروں طرف پتھر لگا کر چھوڑ دیں ہمارے بیان کی تسلیم ہے۔

س ۸۳ } مشکوٰۃ ص۱۷۰ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من وسع علی عیالہ فی النفقۃ یوم عاشورا وسع اللہ علیہ سائر سنۃ قال سفیان انا قد جربناہ فوجدناہ کذالك رواہ رزین وروی البیہقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابی ھریرۃ وابی سعید و جابر وضعفہ حاشیہ قال العراقی لہ طرق صحیح بعضھا وبعضھا علی شرط مسلم اما حدیث الاکتحال یوم عاشورا فلا اصل لہ۔

کیا اس حدیث پر عمل کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اس حدیث کے صحت سقم کے متعلق روشنی ڈالیں۔

(سلیمان از کوٹ کپورہ)

ج ۸۳ } یہ حدیث صحیح قابل احتجاج نہیں، تفصیل موضوعات کبیر ملا علی قاری میں دیکھئے۔ اللہ اعلم!

س ۸۴ } معراج شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتہی سے اوپر گزرے کرام الکاتبین ساتھ تھے یا الگ کئے گئے؟

(عبدالعلی از سری نگر کشمیر)

ج ۸۴ } نہ ہمیں کسی حدیث سے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے اور نہ ہم ساتھ تھے۔ ہم کیا کہیں آپ کو کچھ علم ہو تو بتا دیجئے۔ آیت ان علیکم لحافظین اگر سب کو شامل ہے اور ہر حالت کے لئے ہے تو بے شک ساتھ ہی ہوں گے۔ مگر تفصیل کا علم نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۵ } ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔ کسی جگہ اس کا تذکرہ نہ تھا کسی کے علم میں جب نہ تھا اتجعل فیھا x ویسفك الدماء یہ علم ملئکہ میں کس طرح تھا

(سائل مذکور)

ج ۸۵ } انسانی پیدائش میں خواہشات مختلف تھیں جس کا اظہار آیت احضرت الانفس الشح میں کیا گیا ہے۔ جن سے ہر ایک دانا قیاس کرسکتا ہے جو فرشتوں نے کیا اور ایسے قیاف نے بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۶ } حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کس کی سکونت تھی۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ تو خلیفہ کس کا ہوا۔ وضاحت سے ارقام فرمائیے۔

ج ۸۶ } قرآن پاک میں آیا ہے والجان خلقنٰہ من قبل من نار السموم کہ آدم سے پہلے ہم نے جنوں کو پیدا کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمین پر جن آباد تھے۔

س ۸۷ } ایک بادشاہ نے شراب خوری کے بارے میں سزا کا حکم نافذ کیا ہے۔ وہی بادشاہ اپنی رعیت کو شراب پلاتا ہے۔ کیا عجیب غریب حاکم کا حکم ہے۔ ہمارے ملک کے اکثر باشندے خدا تعالے کے حق میں ایسی بے ادبی کی تشبیہ دیتے ہیں۔ جواب فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۸۷ } ان کی تشبیہ غلط ہے۔ شراب خدا نے نہیں بنائی انسان خود بناتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ تتخذون منہ سکرا الآیہ

س ۸۸ } زید اپنے دعویٰ علم سے کہتا ہے کہ سورہ جمعہ میں اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ جو تذکرہ ہے اس دن میں کونسی اذان مراد ہے۔ میرے خیال میں کسی ایک کو جواب کا ملکہ نہیں ہے۔ جواب فرمائیے کونسی اذان مراد ہے۔

ج ۸۸ } اس آیت کے نزول کے وقت جو اذان تھی وہی مراد ہے۔ پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں شروع ہوئی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۹ } جب سے ہمارے ملک میں دیوبندی مولوی صاحبان آمدپید ہونے لگے ریش (داڑھی) رکھنے لگے اور مونچھوں کا صفایا کرنے لگے۔ لوگوں کو بھی اسی طرف بلانے لگے یہ کرنے سے یعنی لب بالا بالکل بے مو رکھنے سے بدزیب ہو جاتے ہیں۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت ہے۔ اگر ہے تو ارقام فرمادیں اگر نہیں تو وضاحت سے تحریر فرمادیں کہ وہ طریقہ عالیہ کیا تھا؟ (سائل مذکور)

ج ۸۹ } حدیث شریف میں قصو الشوارب آیا ہے۔ یعنی مونچھیں کم کرو۔ حلق (منڈانا) نہیں آیا۔ مگر حضرت عمرؓ منڈایا کرتے تھے۔ اس لئے منڈانے والے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ اعلم!

اخبار اہل النار

اس سلسلہ کے دو نمبر پہلے دو پرچوں میں درج ہو چکے ہیں۔ دوسرے نمبر کا خاتمہ دوزخ میں اہل نار کے داخل ہو جانے پر ہوا ہے۔ اس سے آگے پڑھئے۔ (مدیر)

دوزخی دوزخ کے چوکیداروں سے ملتجی ہونگے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم کو نجات دے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (سورہ مومن)

(ترجمہ) اور کہیں گے وہ لوگ کہ بیچ آگ کے ہیں چوکیداروں دوزخ کے سے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کرے ہم سے ایک دن عذاب سے کہیں گے وہ چوکیدار کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے (جو تم سے تھے) ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہیں گے کہ ہاں بیشک آئے تھے (پیغمبر ہم میں سے) (یعنی انسان) کہیں گے (چوکیدار دوزخ کے)۔ پس دعا کرو۔ اور نہیں دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے۔

ف:۔ دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش کرنی ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں۔ سفارش کام ہے رسولوں کا صلوات اللہ علیہم سو رسولوں کے تو تم برخلاف ہی تھے۔

دوزخی کہیں گے اے رب ہم کو دکھا وہ لوگ جنہوں نے گمراہ کیا تھا تاکہ بدلہ لیں ہم ان سے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْأَسْفَلِيْنَ ۝ (السجدۃ)

اور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے اے رب ہمارے دکھلا ہم کو وہ لوگ کہ گمراہ کیا ہم کو جن سے اور آدمی سے کر دیں ہم ان دونوں کو نیچے قدموں اپنے کے تاکہ ہو جاویں وہ نیچے والوں سے۔

(دوزخیوں کا طعام و پانی)

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ إِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْأَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ (الدخان)

(ترجمہ) جس دن کہ نہ کفایت کریگا کوئی دوست کسی دوست سے کچھ۔ اور نہ وہ مدد دیئے جاوینگے مگر جس کو رحمت کی اللہ تعالیٰ نے۔ تحقیق وہ غالب ہے مہربان۔ تحقیق درخت زقوم کا کھانا ہے گنہگار کا۔ مانند تانبے گلے ہوئے کے جوش کرتا ہے بیچ پیٹوں کے۔ جیسا جوش کرتا ہے گرم پانی پکڑو اوسکو پس گھسیٹو اوسکو بیچوں بیچ دوزخ کے۔ پھر ڈالو اوپر سر اوس کے عذاب گرم پانی سے چکھ تحقیق تو ہے عزت والا۔ بزرگی والا۔

ف:۔ وہ دنیا میں آپ کو ایسا ہی سمجھتا تھا کہ وہ عزت والا ہے۔

دوزخی موت کے خواہشمند ہونگے۔ مگر موت بالکل نہ آئیگی

إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ (الزخرف)

(ترجمہ) تحقیق گنہگار بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ نہ سست کیا جاویگا اون (گنہگاروں) سے (عذاب) اور وہ بیچ اوس (عذاب دوزخ) کے ناامید ہیں۔ اور نہیں ظلم کیا ہم (اللہ) نے اون (گنہگاروں) پر ولیکن تھے (خود) وہ ظالم۔ اور ندا دیں گے وہ (دوزخی) کہ اے مالک (خازن دوزخ) چاہئے کہ موت ڈال دے اوپر ہمارے پروردگار تیرا کہیگا وہ مالک (خازن دوزخ) تحقیق تم ہمیش رہنے والے ہو۔

ف:۔ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا۔ فیصل کر چکے یعنی مار ڈال چکے عذاب کفار اور فساق کے عمل کی جزا نہ ملیگی۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ (احقاف)

(ترجمہ) اور جس دن روبرو لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے۔ کہا جاویگا۔ لے گئے تم نیکیاں اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھا لیا تم نے ساتھ اون کے۔ پس آج جزا دیئے جاؤ گے عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھ ناحق کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے۔

ف:۔ جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی ان کی نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں مل چکا۔

کفار کو عذاب پر قائل کیا جائیگا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اور جس دن روبرو کئے جاوینگے۔ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے کیا نہیں یہ حق کہیں گے بلکہ حق ہے قسم ہے پروردگار ہمارے کی۔ کہیگا حق (تعالیٰ) پس چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے

(باقی باقی)

ملکی مطلع

پریس پر ایک اور آفت آنیوالی ہے

علم سیاست کے ماتحت پریس کو وہی حق حاصل ہے جو مشیر قانون (وکیل بیرسٹر وغیرہ) کو عدالت میں۔ یعنی وکیل کو از روئے قانون مشیر عدالت کا منصب دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی غلط روی پر بھی اسکو مجرم نہیں ٹھیرایا جاتا۔ کیوں؟ اس بنا پر کہ اسکی غلط روی کو نیک نیتی پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ چاہے وہ سنگین سے سنگین مقدمہ (بغاوت وغیرہ) میں بھی ملزم کی طرف سے پیش ہو کر اس کی بریت کی کوشش کرے۔ اور ماتحت عدالت سے ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) تک اس کا فہم غلط قرار پا کر ملزم کو سزا دی جائے۔ ٹھیک اسی طرح پریس (اخبارات) کو بھی حکومت کے آنریری مشیر کا درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ پریس ہمیشہ حکومت کو اصلاحی امور کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ بعض اوقات ایسے مخفی امور پر اطلاع دیتا ہے کہ حکومت کے خفیہ نویس بھی ان پر مطلع نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ ایسی دور اندیشانہ رائے دیتا ہے کہ حکومت کے وزراء بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ لطف یہ ہے کہ یہ سب خدمات پریس بلا تنخواہ بجا لاتا ہے۔ ہمارے ملک کی خوش قسمتی دیکھئے کہ وکیل بیرسٹر وغیرہ سرکاری حقوق میں مخالفت کرنے کے باوجود آزاد ہیں۔ لیکن پریس اتنا پابند ہے کہ چور اور ڈاکو بھی اتنے پابند نہ ہونگے ہمارے اس مقولے کو کوئی صاحب مبالغے پر محمول نہ کریں۔ کیونکہ ہم حقیقت حال بتلاتے ہیں مثلاً چور یا ڈاکو بارادہ چوری یا ڈکیتی گھر سے باہر نکلیں (جس کا علم پولیس کو بھی ہو) تو بھی وہ مجرم نہیں قرار دئیے جائینگے اور نہ ان کو کسی قسم کی سزا ملیگی جب تک وہ ارتکاب جرم نہ کریں۔ لیکن ہندوستان کا پریس اتنا مجرم ہے کہ ارتکاب جرم سے پہلے ہی اس کو سزا دی جاتی ہے مثلاً کوئی بیکار شخص محض اپنی روزی کمانے کو پریس جاری کرنا چاہتا ہے درخواست دینے پر اسکو حکم ہوتا ہے کہ پہلے اتنا زر ضمانت (۵۰۰ یا ہزار وغیرہ حسب تجویز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) عدالت میں داخل کرو۔ اہل دانش ہمیں بتائیں کہ زر ضمانت کا یہ داخلہ اس کے حق میں انعام ہے یا سزا؟ سزا ہونے میں کیا شک ہے۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سزا کس جرم کی ہے جواب ملتا ہے کہ تم سے امکان جرم ہے۔ پھر کیا پریس چوروں اور ڈاکوؤں سے زیادہ مجرم ثابت ہوا یا نہیں ان کو تو ارتکاب جرم سے پہلے سزا نہ ہو مگر پریس کو ارتکاب جرم سے قبل ہی سزا ہو جائے۔ کوئی ایسا فعل کرنے پر جو حکومت کے خلاف منشا ہو داخل کردہ زر ضمانت ضبط کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جدید ضمانت پہلے سے زیادہ طلب کی جاتی ہے بلکہ بعض دفعہ جسمانی سزا بھی دی جاتی ہے۔

جب سے ملک میں اصلاحات جدیدہ کا آغاز ہوا ہے اور اس کو اہل ملک نے نعمت غیر مترقبہ سمجھا ہے ہم بارہا گورنمنٹ اور اسمبلی کے ممبروں کو توجہ دلا چکے ہیں کہ پریس ایکٹ کی مصیبت سے پریس کو نجات دلائیں مگر بجائے نجات دہی کے گورنمنٹ کی طرف سے اس پر ایک جدید گرہ لگانے کی تجویز ہو رہی ہے یعنی گورنمنٹ پنجاب ایک نیا بل اسمبلی سے پاس کرانا چاہتی ہے جو پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جس پر بے ساختہ یہ شعر زبان قلم سے نکلا جاتا ہے ؎

کیا نصیبا ہے تیرا بلبل شیدا الٹا
رحم کی جا انہیں آجاتا ہے غصہ الٹا

پریس کے متعلق جدید بل جو اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے۔ بقول اخبار "انقلاب" اس کا مقصد یہ ہے کہ

"ایسے غلط بیانات، افواہوں اور اطلاعات کی اشاعت وتشہیر متوجب سزا قرار دی جائے جن کی اشاعت وتشہیر سے عوام یا عوام کے کسی طبقہ میں خوف وہراس پیدا ہونے کا احتمال ہو یا جن کی اشاعت وتشہیر سے سرکاری ملازموں کے کسی طبقہ یا ملک معظم کی رعایا میں سے کسی قوم یا جماعت کے خلاف نفرت وحقارت کے جذبات پیدا ہوں۔ ایسے بیانات افواہوں اور خبروں کی اشاعت کی سزا ایک سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں ہوں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ زیر بحث مسودہ قانون میں یہ جزو بھی ہوگی کہ اگر اس قسم کے غلط بیانات، افواہیں یا خبریں سرکاری ملازموں کو انکے سرکاری فرائض کی ادائیگی سے مانع رکھیں تو جو لوگ ایسے بیانات، افواہوں اور خبروں کو مشتہر یا شائع کرینگے انہیں دو سال تک کی قید محض یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

مذکورہ بالا مسودہ قانون میں یہ چیز بھی شامل ہوگی کہ حکومت پنجاب کی شکایت کے بغیر کوئی عدالت محولہ بالا الزامات کے ماتحت مقدمات سماعت کرنے کی مجاز نہ ہوگی!

(انقلاب لاہور۔ ۲۳۔ جولائی)

اہلحدیث اس بل کی مخالفت پریس نے بالاتفاق کی ہے اور کر رہا ہے۔ ہم تو اس کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلے بھی جھوٹی خبروں کا اڑانا جرم ہے اور کسی قوم یا فرقہ کے حق میں نفرت پھیلانا بھی جرم ہے جس کی سزا زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف پائی جاتی ہے۔ آج تک دفعہ مذکور کو بعض عدالتوں نے ایسے مواقع پر بھی استعمال کیا ہے جہاں ان کو نہیں کرنا چاہئے تھا۔ خیر یہ بحث الگ ہے۔ ہمیں سب سے زیادہ خطرہ یہ ہے کہ اس بل کی دفعات کی تشریح اتنی مختلف ہوگی جتنی کہ کسی مغلق اور مجمل کلام کی ہو سکتی ہے۔ ہماری رائے میں اس بل کا مقصد آسانی سے حاصل ہو سکتا ہے وہ یوں کہ جس اخبار میں قابل اعتراض مضمون شائع ہو، گورنمنٹ اس کی تردید اسی اخبار میں شائع کرا دے۔ اگر مضمون دلآزار یا اشتعال انگیز ہو تو اڈیٹر کو اس کی تلافی کا حکم دے۔ مقدمہ جاری ہونے کی صورت میں جو عدالتی ریکارڈ شائع ہوتا ہے

متفرقات

قیمت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ۵ جولائی میں ختم ہے۔ لہٰذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔

۲۰۵۹ سیکرٹری صاحب انجمن نور الاسلام
۳۱۵۸ بیوہ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ افضل حسین
۳۲۴ حاجی محمد جو شہداد جو
۴۵۳۵ عبد المجید
۵۱۰۹ مولوی ادریس خان
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۳۲۹ عبد اللہ جو احسن جو
۶۱۲۷ شیخ غلام قادر عبد الرشید
۶۳۴۵ مولوی عبد الغنی
۶۴۵۵ حشمت خان وجاہت حسین
۶۹۲۲ محمد عظیم
۷۰۷۷ محمد ابراہیم یوسف
۷۴۶۴ شیخ امام
۷۵۳۶ ایم۔ ٹے۔ جی
۷۸۷۴ عبد القدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۲۸ سید احمد حسین رضوی
۸۴۰۸ بابو حفیظ اللہ
۸۵۱۶ میاں خوشی محمد
۸۵۱۸ ایچ۔ ایم۔ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۵۴ نعمت واحد کو
۸۷۵ شیخ عبد الجبار عبد الستار
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ چوہدری اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۳۸ محمد ابراہیم۔
۹۴۶۳ ملک امام خان
۹۵۱۳ مولوی فتح الدین
۱۰۱۴۸ منشی عبد الغفور
۱۰۴۷۵ حاجی کریم بھائی حسن بھائی۔
۱۰۴۵۹ مولوی اللہ بخش
۱۰۶۶۷ مولوی نور عالم
۱۰۹۳۲ مولوی عبد العزیز
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد قریشی
۱۰۹۷۳ محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ ایم صادق بٹ
۱۱۰۸۲ مولوی عبد العزیز
۱۱۱۳۵ مولوی عبد الخالق
۱۱۱۷۷ شیخ نذیر احمد
۱۱۱۹۹ سکرٹری جمعیۃ اشاعۃ السنۃ
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ ایچ راجانی
۱۱۲۶۵ ضیاء الرحمٰن
۵۳۱۰ مولوی عبد الغفور
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۲ مولوی شیر محمد
۱۱۴۰۷ ماسٹر بوستان سنگھ
۱۱۴۲۷ ایم۔ اے۔ آر سعید
۱۱۴۳۲ منشی سعید احمد خان
۱۱۴۳۹ سکرٹری نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۷۵ مولوی الٰہی بخش
۱۱۶۰۲ مولوی ابو عبد الجبار محمد محی الدین
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۷۱۲ مولوی عبد الرحمٰن
۱۱۷۵۲ چوہدری فضل الدین
۱۱۷۸۴ اے۔ ایس مامون
۱۱۸۶۵ جے۔ اے۔ محمد خان
۱۱۹۰۱ ایچ فضل الرحمٰن
۱۱۹۰۴ شیخ محمد سلیمان
۱۱۹۰۵ میر علی احمد خان
۱۱۹۱۱ مولوی ثناء اللہ ثنا
۱۱۹۲۷ محمد صالح
۱۲۰۶۵ حافظ محمد یعقوب
۱۲۰۶۶ سید محمد ادریس
۱۲۰۹۴ مولوی نیر الدین
۱۲۱۰۳ احمد علی
\- - - -
۱۲۱۵۵ قریشی عبد الجبار
۱۲۱۸۳ - ایچ۔ ایم داؤد انوری۔
۱۲۱۹۷ - ایم عبد الجبار
۱۲۱۹۸ غلام حسین
۱۲۱۹۹ میاں فضل الٰہی محمد سعید
۱۲۲۰۰ حاجی زین العابدین
۱۲۲۰۲ چوہدری محمد شفیع خان
۱۲۲۰۳ مولوی محمد جانباز خان
۱۲۲۰۵ ڈاکٹر سید مظہر علی۔
۱۲۲۰۶ مولوی غلام قادر
۱۲۲۰۷ ایم مرغوب احمد
۱۲۲۰۸ بابو عبد الرحمٰن
۱۲۲۰۹ مولوی شرف الدین
۱۲۲۱۰ عبد الکریم حاجی حبیب اللہ
۱۲۲۱۸ عبد الصمد محمد حسن
۱۲۲۲۱ شیخ علی بن محی الدین
۱۲۲۴۳ ایم محمد غوث
۱۲۲۹۷ اولاد حسین
۱۲۳۱۱ حکیم محمد اسحٰق ہدایت اللہ
۱۲۳۱۶ معین الدین
۱۲۳۲۰ عبد العزیز خان

غریب فنڈ

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل احباب کے نام اخبار جاری تھا۔ ان کی میعاد ماہ جولائی میں ختم ہو جائے گی۔ اگر آیندہ اخبار جاری رکھنا منظور ہو تو حسب قواعد غریب فنڈ مبلغ ۳۔روپیہ داخل یا ارسال کردیں۔

۱۰۵۵۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۴۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۷ عبد اللہ
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۹۹ غلام باری
۱۲۰۷۱ حافظ عبد الرزاق
۱۲۲۱۱ مولوی غلام محمد قریشی
۱۲۲۱۲ حافظ کمال الدین

جمعیۃ تبلیغ کا اعلاء کلمۃ الحق علاقہ جموں میں | موضع چکروہی میں مولینا

سیالکوٹی کی طرف سے جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ کا اعلان ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ جلسہ ۱۸۔۱۹ جون کو بہت تزک و احتشام سے ہوا۔ مولوی احمد دین صاحب، مولوی نور حسین صاحب و خاکسار شریک جلسہ تھے۔

اس جلسہ میں یہ خاص بات تھی کہ مختلف دیہات اور شہروں کے افراد اہل حدیث و غیر اہل حدیث بصد شوق شامل تھے۔ دیہات و قصبات اور شہروں کے افراد نے ہمیں نام لکھائے وہ ۳۶ مقامات ہیں۔ دعا کریں خدا تعالیٰ جمعیۃ کی نیک کوششوں میں برکت کرے اور ہمیں توحید و سنت کی تبلیغ کی مزید توفیق عنایت کرے۔ آمین! جلسہ ہذا میں حضرت مولانا صدر صاحب بنفس نفیس شرکت فرماتے۔

(راقم محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث)

کاروائی جلسہ انجمن محمدیہ نوشہرہ | مجاسنگھ ضلع

گورداسپور کا ابتدائی سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۱۔۱۲ جون سنہ رواں زیر صدارت مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب منعقد ہوا۔ توحید سنت اور تردید فتنہ مرزائیت پر مؤثر تقاریر ہوئیں۔ شروع شروع میں گردونواح کے مرزائی چیلنج لے کر آئے جسے ہم نے بصورت سوا گھنٹہ وقت اور موضوع "آخری فیصلہ" منظور کیا۔ مگر دوسرے روز انہوں نے "آخری فیصلہ" پر مباحثہ سے انکار کردیا۔ اور انہیں تاریخوں میں جلسہ کیا۔ ہمارے علمائے کرام نے ان کی بیان کردہ تقاریر کی احسن طریقہ سے تردید کی۔ بحمد اللہ بہت اچھا اثر رہا۔ خدا تعالیٰ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی بنیادیں مستحکم کرے۔ جس کی برکت سے ہمارا جلسہ کامیاب ہوا۔

(ایم سردار محمد ناظم انجمن ہذا) عمہ داخل اشاعت فنڈ

تبدیل پتہ | میں نے اپنا سابقہ مکان چھوڑ دیا ہے۔ آیندہ میرے ساتھ خط و کتابت کرنے والے احباب پتہ ذیل پر کریں:۔

محمد عبد اللہ معمار۔ کٹڑہ کرم سنگھ۔ امرتسر
متصل مسجد پڑیاں

وہ بسا اوقات اصل تحریر سے زیادہ معتبر ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب وہی تجویز ہے جو ہم نے عرض کی ہے کہ بندہ اختیار بدست مختار سے

حافظا! وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس
دربند آں مباش کہ نشنید یا شنید

(۲۷ $\frac{5}{38}$)

چوری اور ڈاکہ

ہر ملک کی حکومت کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اس ملک میں امن قائم رکھے۔ اگر کسی ملک میں امن نہیں ہے، تو حکومت سے جو غرض ہے وہ مفقود ہے ان کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص اپنی جان و مال میں بے خوف ہو۔

ہمارے ملک میں یہ بات کچھ عرصہ سے معدوم ہو رہی ہے۔ ہر اخبار میں چوریوں اور ڈکیتیوں کی خبریں روزانہ اتنی چھپتی ہیں کہ ایک ہمدرد ملک کا دل پریشان کرنے کو کافی ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی خبروں کی اشاعت وقوعات کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ چوری کے واقعات اس سے پہلے رات کے وقت ہوتے تھے اور ڈکیتی کے حادثات عموماً بیرون آبادی راہ چلتے لوگوں کو پیش آیا کرتے تھے۔ مگر اب ان دو نو افعال قبیحہ نے یہاں تک ترقی کر لی ہے کہ امرتسر اور لاہور جیسے آباد اور بارونق شہروں کے اندر بھی ڈاکے پڑنے لگے ہیں۔ امرتسر کا چوک ونگرواں ایک بڑی گنجان آبادی ہے۔ اسکے قریب ہی آریہ سماج مندر والا بازار ہے۔ جہاں چند روز ہوئے ایک شخص تخمیناً تین سو روپیہ کپڑے میں باندھ کر اس کا ایک سرا اپنے کندھے پر ڈالے ہوئے اور نقدی ہاتھ میں پکڑے ہوئے جا رہا تھا کہ کوئی من چلا ڈاکو اس کے ہاتھ سے نقدی والا کپڑا چھین کر اس طرح بھاگ گیا جس طرح چیل کسی نابالغ بچے کے ہاتھ سے دہی کا دونا لے کر اڑ جاتی ہے۔ یہ دلیرانہ اقدام دن دہاڑے ایک بارونق بازار میں ہوا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ڈاکو مذکور ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔

کسی گذشتہ پرچے میں ہم نے لکھا تھا کہ صوبوں کی حکومتیں آپس کی پارٹی بازی میں ایسی الجھی ہوئی ہیں کہ ملک کے انتظام کی طرف کافی توجہ نہیں دے سکتیں اس لئے بڑے رنجیدہ دل کے ساتھ ہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ مرکزی حکومت سلطان ابن سعود کو بلا کر اپنے مشیر کی حیثیت سے اُن سے مشورہ لے کر انتظام کرے پھر دیکھے کہ ملک میں امن و امان کیسے قائم ہوتا ہے۔ خیر یہ تو ایک دور کی بات ہے گورنمنٹ اسے قبول کرے یا نہ کرے۔ آج ہم ایک اور تجویز پیش کرتے ہیں جو بالکل سہل ہے۔

حکومت کے پاس پولیس نفری بہت تھوڑی ہے اور کام زیادہ ہے۔ بازاروں اور کوچوں میں واردات بکثرت ہوتی ہیں۔ قلت نفری کی وجہ سے انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ دیہات کی طرح شہروں میں بھی ٹھیکری پہرے کا طریقہ جاری کرے۔ یعنی ہر گلی کوچے کے باشندوں میں سے نوجوانوں کو روزانہ پولیس والوں کے ساتھ پہرے پر مقرر کرے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے اسلحہ بہم پہنچانے کا بھی انتظام کرے۔

اس کے سوا اگر گورنمنٹ کوئی اور انتظام کرنا چاہے تو بے شک کرے۔ ہمیں تو امن امان سے غرض ہے۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں اور بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ انتظام کافی نہیں +

سرکاری اطلاع

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۴- جنوری ۱۹۳۹ء سے اُن قواعد و ہدایات کے مطابق شروع ہوگا جو گورنمنٹ کے اشتہار نمبری ۳۳/۳۸ مورخہ ۱۹- مئی ۱۹۳۸ء کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ جتنے امیدوار اس امتحان میں منتخب کئے جائینگے ان کے متعلق بعد کو اعلان کیا جائیگا۔

(۲) جو امیدوار امتحان میں داخل ہونا چاہیں وہ ۱۵- جولائی ۱۹۳۸ء تک اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں درخواستیں بھیجدیں۔

(۳) قواعد درخواست و انتخاب کے فارم اور امیدواروں کے طبی معائنہ کے متعلق قواعد و ضوابط کی نقول مندرجہ ذیل دفاتر سے مل سکتی ہیں۔

(۱) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور (۲) محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور۔ (۳) صاحب رجسٹرار یونیورسٹی پنجاب لاہور۔

(۶ $\frac{5}{38}$)

سرکاری اطلاع

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں جاگیروں کے منتظمین کو زراعت کے بہتر طریقوں کے متعلق تربیت دینے کے لئے پندرہ روزہ علمی نصاب ۱۵- اگست ۱۹۳۸ء سے بلا فیس جاری کیا جائیگا۔ جس میں تقریباً ۴۰ اشخاص داخل کئے جائیں گے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو بڑے فارموں کا جن میں کورٹ آف وارڈز کی جاگیریں شامل ہیں انتظام کر رہے ہوں۔ کالج ہوسٹل میں ۳ روپیہ ۹- آنہ ادا کر کے قیام اقامت کا انتظام کیا جائیگا۔ ہوسٹل میں رہنے کے لئے دس روپیہ فیس بطور ضمانت جمع کرانی ضروری ہے یہ زر ضمانت نصاب کے خاتمہ پر واپس کر دیا جائیگا۔

داخلہ کے لئے درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کی خدمت میں ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب) (لاہور - ۲۴ جون ۱۹۳۸ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارب سٹاڈرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست۔ اور بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ گویا ماضی کی تصویر ہے اور مستقبل کا آئینہ ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

محکمہ صنعت وحرفت گورنمنٹ پنجاب

اطلاع برائے داخلہ

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔

درخواستہائے داخلہ برائے (۱) ڈپلوما (اے کلاس کورس) (۲) آرٹیزن، کمخواب (بی وسی کلاس) سرکاری فارموں پر بنام ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر ۲۰۔ جولائی تک بھیجنی چاہئیں۔ فارم داخلہ درخواست آنے پر بھیج دیا جاویگا۔ درخواست کنندگان کے لئے یونیورسٹی و دیگر سارٹیفکیٹوں کی مستند نقلیں بمعہ فارم داخلہ، ثبوت عمر وغیرہ بھیجنی ضروری ہیں۔

حسب قواعد چند مستحق طلباء کو وظیفے عطا کئے جاتے ہیں۔ پیشہ ور جولاہوں کو ترجیح دی جاتی ہے باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے سرکاری بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی ہے۔

علاوہ پارچہ بافی کے لئے رنگائی۔ دھلائی ٹھپائی (Finishing) کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔

مزید تفصیلات انسٹیٹیوٹ ہذا کے پراسپکٹس سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

المشتہر

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عبدالرحمان خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

دی ٹوبہ ٹیک سنگھ کوآپریٹو بارٹر بنک لمیٹڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ بذریعہ محمد حسین منیجر بنک ہذا۔ مدعی۔

بنام۔ فقیر علی ولد نتھو ذات ارائیں ساکن چک ۳۰۸ جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مولا سنگھ ولد نامعلوم ذات جٹ ساکن چک ۳۱۹ جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ مدعاعلیہم

دعوے دلاپانے مبلغ -/۵۵ روپیہ بابت بقایا لگان ومبلغ ۳/۱۴/۲ سود بابت سال ۱۹۳۶-۳۷ء، ۱۹۳۷-۳۸ء بابت مربع نمبری $\frac{45}{47}$ کمتر جات ۱ تا ۱۰ - ۱۱ تا ۱۴ برقبہ ۱۱۰ کنال ۱۲ مرلہ واقعہ ۳۱۹ جھنگ برانچ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعاعلیہم مذکوران تعمیل سمنات سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہم مذکوران بتاریخ ۱۵ $\frac{7}{38}$ حاضر عدالت ہذا نہ ہونگے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ $\frac{6}{38}$ ۲۲ بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی)

اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو طشت ازبام کردیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر مفصل بحث کرکے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آجتک اسکی تردید نہیں کرسکی۔ قابلدید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت اعلےٰ۔ قیمت بجائے ۱۲ کے صرف ۱۰ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ریاض الصالحین عربی عبارت مع اعراب اور ترجمہ اردو بین السطور مع حاشیہ مولانا عبدالاول صاحب غزنوی (اہل حدیث عالم) قیمت ہردو جلد ۸

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی مرحوم ایسی مختصر اور جامع تفسیر جن کو علمائے اہل سنت نے بالاتفاق مستند قرار دیا ہو اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ قیمت للعہ (چار روپے)

جامع ترمذی عربی یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں داخل ہے۔ مع اصول حدیث وشمائل اور حواشی جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

ترجمان وہابیہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپال نے ترجمان وہابیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس میں اہل حدیث پر سے یہ الزام ہٹایا گیا تھا کہ یہ جماعت عبدالوہاب نجدی کی مقلد ہے۔ ساتھ ہی امام محمد بن عبدالوہابؒ کی کامل سوانحعمری لکھی گئی تھی، نجدیوں کے حالات لکھے تھے، اہل حدیث کا مذہب بیان کیا تھا، ان پر سے تہمتیں ہٹائی تھیں۔ ثابت کیا تھا کہ انہیں وہابی کہنا اپنے ایمان کا خون کرنا ہے۔ لیکن عرصے سے یہ کتاب کہیں نہ تھی۔ الحمدللہ اب پھر آب وتاب سے چھپ گئی ہے۔ ضخامت ۱۰۰ صفحات۔ قیمت صرف ۴

مجاہد ہند جس میں حضرت مولانا شہید دہلویؒ کی مختصر سوانحعمری۔ آپ کا حسب نسب، آپ کی تحریک احیاء توحید وسنت، آپ کی دینی وملی خدمات، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ کاغذ کتابت عمدہ۔ قیمت ۲

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

(۶۹۹)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان
یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک ۶/۲۔ آدھ پاؤ ۹/۳۔ پاؤ بھر ۸/۷۔
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا
برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب داؤد داد صاحب مجاور پٹیالہ

"آپ کی مومیائی خود کے لئے اور دیگروں کے لئے پانچ
چھ مرتبہ منگائی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب
میرے برادر یعقوب صاحب کے نام ایک چھٹانک
ضرور ضرور ارسال فرمائیں" (۳۰۔ اپریل ۱۹۳۸ء)

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور

"مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔
اس لئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی
محمد ناصر علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۱۱ مئی ۱۹۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

البلاغ المبین

فی اتباع

خاتم النبیین

(مصنفہ حضرت شیخ محی الدین مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت
پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر
مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ
طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوائیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا
انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔
قیمت ۶/۲ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

تاریخ المشاہیر آسمان اسلام کے ۸۴ درخشندہ ستاروں کے حالات درج
ہیں۔ از قاضی سلیمان پٹیالوی مرحوم۔ قیمت ۸/
ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ جگدیش نرائن صاحب سب جج بہادر درجہ اول امرتسر

گیان چند بالغ۔ کرم چند نابالغ بسربراہی مسمات لال دئی
والدہ خود پسران گوردیال قوم کھتری سکنہ بھنگالی کلاں
تحصیل وضلع امرتسر و لال دئی بیوہ گوردیال کھتری
سکنہ بھنگالی کلاں تحصیل امرتسر۔ سائلان۔
بنام ملکھ راج۔ دینا ناتھ۔ بہیر بگی لال پسران ملی رام
کھتری۔ ساکن بھنگالی کلاں تحصیل وضلع امرتسر
فریق ثانی۔

درخواست حصول سارٹیفکیٹ جانشینی

گوردیال متوفی۔ زیر دفعہ ۳۷۲ ایکٹ ۳۹ ۱۹۲۵ء
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائلان مذکورنے درخواست
حصول سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ گوردیال متوفی زیر دفعہ
۳۷۲۔ ایکٹ ۳۹ ۱۹۲۵ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے
لہذا بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے
کہ جو عذر نسبت درخواست مذکور کے کسی شخص کو ہو وہ
تو وہ مورخہ ۳۸/۷/۶ کو حاضر عدالت ہذا حاضر ہو کر
پیش کرے۔　(تحریر ۳۸/۶/۲۰)
دستخط حاکم　مہر عدالت

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اُردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ
جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ
ان کے عقائد واعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر
روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی۔ مگر
اُردو خواں ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔
ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔
قیمت فی جلد تین روپے (۳) محصول ڈاک علیحدہ
پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۶

اہلحدیث

بیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ

رؤسا و جاگیرداران سے ″

عام خریداران سے ″

″ ″ ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۴۰۱)

فہرست مضامین

حضور علیہ السلام کی خدمت میں

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب نعیم گورداسپوری)

عرب کی سرزمیں کو آشنائے حق کیا تو نے — تیغ لا سے بتوں کی گردنیں کردیں جدا تو نے

بہت مدت سے کعبہ تھا خدا کی یاد سے خالی — مئے توحید کے نغموں سے اسکو بھر دیا تو نے

بچائیں تو نے جانیں کسقدر راہ ہلاکت سے — بہائم پر بھی یہ احساں نہیں کچھ کم کیا تو نے

بہت ہی بے سر و سامان اور محتاج تھی دنیا — بشرق و غرب حکمت کے دئیے موتی لٹا تو نے

ترے احسان کے ممنون ہیں جو اہل دنیا ہیں — کہ طوفانِ حوادث سے لیا انکو بچا تو نے

کسی مشکل کا کوئی نکتہ داں اب شکوہ کرے کیوں ہو — نکاتِ علم و عرفاں کے دئیے دریا بہا تو نے

قیامت خیز تاریکی میں تھی دنیا غریبوں کی — جہاں سے دی تمیز کہتر و مہتر اٹھا تو نے

اخوت، آدمیت اور آئین جہانبانی
سکھائے ہم کو اے مجموعۂ صدق و صفا تو نے

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور
فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۷۷
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ کرم داد ولد بھو ذات گوجر سکنہ نیامت پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲ ۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
(تحریر ۱۸ ۷/۳۸)
(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور
فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۳۹
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ اسماعیل ولد شادی ذات گوجر سکنہ بھگوان پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲ ۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
(تحریر ۱۸ ۷/۳۸)
(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور
فارم ۱ نمبر مقدمہ ۱۱۵
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ علم دین ولد کالو ذات گوجر سکنہ موتن تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲ ۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مذکورہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
(تحریر ۱۴ ۷/۳۸)
(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور
فارم ۱ نمبر مقدمہ ۴۳۶
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عمر دین ولد فضلا ذات گوجر سکنہ بکلی پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۹ ۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
(تحریر ۱۸ ۷/۳۸)
(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور
فارم ۱ نمبر مقدمہ ۳۹۷
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد غلام محمد ذات گوجر سکنہ بھگوان پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲ ۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
(تحریر ۱۸ ۷/۳۸)
(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۸ - جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

اسلام، آریہ سماج اور مسئلہ تقدیر

گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں ہم نے اظہار کیا ہے کہ دو مذہبوں میں جو امر مشترک ہو اس پر ان دو مذہبوں میں سے کسی کا دوسرے پر سوال کرنا اپنے مذہب سے ناواقفیت یا دوسرے مذہب سے عناد کا ثبوت ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم ایک مثال بیان کر چکے ہیں۔ آج ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔ "آریہ مسافر" لاہور میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"اسلام اور مسئلہ تقدیر"

اس مضمون میں معترض نے قرآن مجید پر مسئلہ تقدیر کی حیثیت سے اعتراضات کئے ہیں۔ آج قریباً پچاس سال ہونے کو ہیں کہ ہمارا روئے سخن آریوں سے شروع ہے۔ مگر حیرت کا مقام ہے کہ جو عادت ابتدا میں ہم نے آریوں میں دیکھی تھی وہی آج بھی موجود ہے۔ اور آیندہ بھی اس کا ہٹنا مشکل ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد سوامی دیانند نے رکھی ہے اور پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب تکذیب وغیرہ میں اس کو پختہ کیا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ قرآن مجید کے نام سے مضمون بنا کر وہ لوگ تفسیروں سے مدد لیتے ہیں۔ تفسیریں بھی وہ جو مستند نہیں۔ جیسے تفسیر حسینی وغیرہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کا یہ طرز عمل اختیار کرنا قرآن مجید کے بے اعتراض ہونے کی تصدیق کرنا ہے۔ خیر آریہ سماجی اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ ہم تو قرآن مجید کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور اس سے دفاع (ڈیفنس) کرنا ہمارا فرض ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قرآن مجید نے مسئلہ تقدیر کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

یعنی خدا نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کی موت و حیات اور ہر حرکت و سکون سب اس کے علم میں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تقدیر علم الٰہی کا نام ہے مثلاً جو بچہ آج پیدا ہوا ہے خدا جس طرح اس کی پیدائش کو جانتا ہے ٹھیک اسی طرح پیدائش کے وقت ہی اس کی موت کا وقت بھی جانتا ہے۔ پیدائش اور موت کے علاوہ اس کے زمانہ حیات کی ہر حرکت و سکون کو بھی جانتا ہے تقدیر کی اس تصویر کو سامنے رکھ کر آریہ معترض کے الفاظ سنئے:۔

"اسلام اور ویدک دھرم کے درمیان جو صداقت متنازعہ فیہ ہیں۔ اُن میں سے ایک تقدیر کا سدھانت (اصول) بھی ہے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔

چونکہ اسلام میں ارواح کو ازلی و ابدی نہیں مانا گیا بلکہ انہیں دیگر اشیاء کی طرح مخلوق تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑا ہے کہ روح کی جتنی صفات ہیں وہ بھی خدا کی عطا کردہ ہیں اگر ایک شخص نیک ہے تو وہ اپنی کوشش، ہمت یا محنت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا نے اُسے ایسا ہی بنا دیا۔ آریہ سماجی اس پر یہ زبردست اعتراض کرتے ہیں کہ اگر ہمارا نیک یا بد اعمال کرنا خدا کی مرضی یا اُس کی تعین کردہ تقدیر کی وجہ سے ہے تو پھر ان اعمال و افعال کے لئے ہمیں ذمہ دار ٹھہرا کر ہمیں کیوں سزا و جزا دی جاتی ہے۔ اگر ان تمام افعال کا اصلی فاعل وہی ہے تو پھر ان کی سزا و جزا بھی اُسے ہی بھگتنی چاہئے۔ اسلام میں صرف یہی نہیں قرار دیا گیا کہ خدا نے ہماری تقدیر کو پیدا کیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ خدا ہمارے حال۔ ماضی اور مستقبل تینوں زمانوں کے اعمال و افعال سے بخوبی واقف ہے۔ اور اس نے ان کا حال لفظ بلفظ لوح محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے ہم میں سے بعض کو بہشت میں بھیجے جانے کے لئے اور بعض کو دوزخ میں بھیجے جانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ قرآن سورہ فاتحہ میں لکھا ہے

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

یعنی راستہ اُن کا جن پر نعمت کی تو نے۔ نہ اُن کا جن پر غضب ہوا۔ نہ گمراہوں کا۔

تفسیر حسینی میں اس آیت کے اس حصہ کے متعلق لکھا ہے:۔

"نہ آں کسانیکہ خشم گرفتہ بر ایشاں۔ یعنی قبل از وجود بعرض غضب تو آمدہ اند و بداں سبب بر کفر اقدام نمودہ"

اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ اُن لوگوں کا راستہ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف عذرداری دائر کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

—— مولوی شوکت علی صاحب صوبہ سرحد کے دورہ پر جاتے ہوئے لاہور بھی ایک دن ٹھیرے۔

—— ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ شامی پیر نے حکومت برطانیہ کی اطاعت قبول کرلی ہے۔ چنانچہ اسے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی لایا گیا پھر کراچی پہنچا دیا گیا ہے۔ وہاں سے اصلی وطن پہنچا دیا جائے گا۔ اس پیر کی انگیخت پر افغانستان پر حملہ کرنے کی غرض سے جو قبائلی لشکر جمع ہوا تھا وہ منتشر ہو رہا ہے۔

—— حکومت پنجاب نے مسٹر نور محمد صاحب بی۔ اے رکن ادارہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کو محکمہ اطلاعات پنجاب کا ڈائرکٹر مقرر کر دیا ہے۔

—— امرتسر ٹیکسٹائل ملز کی ہڑتال کے دوران میں گرفتار شدہ ۴ سو اٹھارہ قیدیوں کو پنجاب گورنمنٹ نے رہا کر دیا ہے۔

—— وی آنا (آسٹریا) کی اطلاع ہے کہ نازی حکومت نے ۱۷۰۶ یہودی وکلاء کو پریکٹس کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

—— ٹوکیو اور یوکوہاما (جاپان) کے علاقوں میں بارش کے طوفان سے ایک لاکھ بیس ہزار مکانات مسمار ہو گئے۔

—— روم کی خبر ہے کہ عدیس بابا (حبشہ) کے گورنر نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ اطالوی اور دیگر یورپین لوگوں کو جن ہوٹلوں میں حبشی رہتے ہیں۔ جانے کی اجازت نہیں۔

—— تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سیکر کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے ۲ جون کو شہر لوکی مسلح ہجوم نے پولیس اور فوج کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا۔ طرفین کے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

—— آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ڈی ویلرا نے پنڈت جواہر لال نہرو کو لندن میں آئرلینڈ آنے کی دعوت بھیجی ہے۔

—— چینی افواج کا دعویٰ ہے کہ حال ہی میں انہوں نے نانکن میں ایک جاپانی جہاز اور دو تباہ کن کشتیوں کو غرق کر دیا ہے۔

—— یو پی گورنمنٹ نے دیسی شکر ہی استعمال کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لاہور ہائیکورٹ موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ۱۵۔ جولائی سے بند ہو جائیگی۔

مکرر یاد دہانی

ناظرین —— غور —— فرمائیں

سابقہ پرچہ میں حساب دوستاں درج ہے۔ اسے ملاحظہ فرماکر از راہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کر دیں۔ بیرون ہند کے خریدار حضرات بھی قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ نیز مہلت یافتگان بھی ایفائے وعدہ کا خیال فرماتے ہوئے سابقہ بقایا و آئندہ کے لئے قیمت اخبار ارسال کر دیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مصر کو جانیوالے ہندوستانی مسافروں پر جو چیچک کی پابندیاں عائد تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔

—— وزیر اعظم برطانیہ نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہری آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے سوائے جنگ کے کوئی طریقہ باقی نہ رہا تو اس صورت میں ہم ضرور لڑینگے۔

مضامین آمدہ | ایم ابوالقاسم صاحب، محمد سعید صاحب، فیض الرحمٰن صاحب۔ نواب الدین۔ عبدالرب۔

غیر مقبولہ | خطاب بہ مسلم۔ پیام عمل۔ تاسف نامہ۔

جمعیۃ تبلیغ کی مساعی اس ہفتہ میں | یکم و دوم جولائی ۱۹۳۸ء کو موضع سوہیاں خورد ضلع امرتسر میں زیر اہتمام جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار اور مولوی نور الٰہی۔ مولوی میر محمد۔ مولوی علی محمد صاحب اور مولوی جان محمد صاحب و دیگر واعظین شریک ہوئے۔ ہر دو روز توحید و سنت پر تقریریں ہوئیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہوا ہے جماعت کے افراد گرد و نواح سے تقریباً بیس پچیس دیہات و قصبجات سے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے اثر نے بریلوی جماعت کے افراد کو بھی جذب کر لیا تھا۔ فالحمد للہ!

مرزائی مناظرہ | جمعیۃ ہذا کی طرف سے منشی عبداللہ صاحب معمار، شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں مناظرہ پر تشریف لے گئے اور ۲۔۳ جولائی کو ہر دو روز چار چار گھنٹے حیات مسیح و صدق کذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جسمیں مرزائی مناظر کو بہت بری طرح ناکامی ہوئی اور گرد و نواح میں اس مناظرہ کی دھاک بندھ گئی۔ ہم قریشیا نوالہ کی جماعت اہل حدیث کے لئے دعا کرتے ہیں کہ جنہوں نے شاہ مسکین میں یہ مناظرہ کرایا۔ اور تائید حق کے لئے ہر طرح کی امداد دی۔ خدا تعالیٰ انکو دین حق کی تائید کی مزید توفیق عطا کرے۔

(راقم:۔ محمد عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر)

ضرورت نکاح | میرے ایک دوست کو نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ موصوف کی ماہانہ آمدنی دو ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ لڑکی اہل حدیث، دیندار، صالحہ اور نیکی پرکا سلیقہ شعار۔ خوبصورت و نیک سیرت ہو۔ کنواری ہو یا بیوہ موصوف کا ارادہ ہے کہ اگر کوئی نیک دیندار عورت مل جائے تو اسکے ذریعہ عام غریب مسلمان لڑکیوں کو مفت دینی تعلیم دلواؤں اور اس عقد کا اصل مقصد یہی ہے اسی لئے بیوہ یا کنوارے رشتہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ اگر کسی بیوہ کے پاس پہلے خاوند سے کوئی اولاد بھی ہو تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن مذکورہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔ دہلی۔ یو پی و پنجاب کو ترجیح دیجائیگی۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔

قادیانی مشن

تاریخ مرزائیت

مرزا غلام احمد کا قدوم دہلی اور مولٰنا سید نذیر حسین محدث کو مناظرہ کا چیلنج

(منقول از کتاب "رئیس قادیان" مرتبہ ابوالقاسم رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس" لاہور)

لدھیانہ میں ہزیمت و رسوائی کا جو دھبہ مرزا غلام احمد کے دامن شہرت پر لگا اس نے مریدوں میں بد دلی کی لہر دوڑا دی۔ اس لئے مرزا صاحب شب و روز اسی ادھیڑ بن میں مصروف رہتے تھے کہ کسی طرح اس داغ رسوائی کو دھویا جائے۔ اسی کوشش میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر بحث کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ مگر مولوی صاحب ان کی علمی بے مائگی اور ان کی ترکیب مزاج سے واقف تھے۔ انہوں نے اس چیلنج کو بصد اشتیاق قبول کیا اور سارا مرزائی منصوبہ اس آندھی کے ایک جھونکے سے خس و خاشاک کی طرح اڑ گیا۔ ادھر سے مایوسی ہوئی تو خیال آیا کہ دہلی چل کر قسمت آزمائی کریں اور یقین ہوا کہ گئی ہوئی وقعت وہیں جا کر واپس مل سکتی ہے کیونکہ وہاں مولوی محمد حسین بٹالوی کے استاذ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی معروف بہ میاں صاحب کو دعوت مناظرہ دی جائیگی تو وہ اپنی پیری اور مرزا کی نااہلی کے پیش نظر انہیں منہ نہ لگائینگے اور مفت کی شہرت و ناموری حاصل ہو جائیگی۔ اس فیصلہ کے بموجب مرزا صاحب اواخر ستمبر ۱۸۹۱ء میں دہلی جا براجے۔ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی میں جو پہلا اشتہار شائع کیا وہ حسب زعم مرزائیاں توپ کا ایک گولہ تھا۔ جس نے دہلی کی پرسکون فضا میں تلاطم برپا کر دیا۔ اس اشتہار کا اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"اے برادران شکنائے دہلی! اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی، ملائکہ کا منکر، بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ یہ الزام سراسر افترا ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ ملائکہ اور معجزات وغیرہ سے منکر۔ بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت و جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی اور مجھے مسیح بن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث ہوں اور مامور من اللہ ہوں۔ چودھویں صدی کے لئے مسیح بن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدد دین ہو کر آیا ہوں۔ میں حضرت مسیح بن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتیٰ یقین کرتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے وہ اپنے حق میں یقینی اور قطعی اعتقاد رکھتا ہوں۔ چونکہ میں اس وقت اس شہر دہلی میں وارد ہوں اور افواہ سنتا ہوں کہ اس شہر کے بعض علماء جیسے حضرت سید مولوی نذیر حسین صاحب اور جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی اس عاجز کی تکذیب و تکفیر کے درپے ہیں اور الحاد و ارتداد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے اتماماً للحجہ حضرات موصوف کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ حیات مسیح بن مریم کی نسبت مجھے انکار ہے۔ اگر یہ دونوں حضرات مجھے مخل خیال کرتے ہیں یا ملحد تصور فرماتے ہیں تو ان پر فرض ہے کہ عامۂ خلائق کو فتنہ سے بچانے کے لئے اس مسئلہ میں میرے ساتھ بحث کریں۔ تین شرطیں ہونگی۔ (۱) امن قائم رہنے کے لئے وہ خود سرکاری انتظام کرا دیں۔ یعنی ایک انگریز افسر مجلس بحث میں موجود ہو کیونکہ میں اپنی قوم کا مورد عتاب ہوں (۲) بحث تحریری ہو۔ (۳) بحث وفات حیات مسیح میں ہو۔ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک جواب کا انتظار کرونگا۔ اگر دونوں حضرات شرائط مذکورہ بالا کو منظور کر کے مجھے طلب کریں تو جس جگہ چاہیں میں حاضر ہو جاؤنگا۔"

(خاکسار غلام احمد قادیانی حال وارد دہلی۔ بازار بلیماراں۔ کوٹھی نواب لوہارو)

دہلی کے وہ علماء جنہوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا

جب مرزا صاحب کا چیلنج حضرت میاں صاحب کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہ نفس نفیس قادیانی صاحب کے شبہات کو دور کرنا چاہا۔ چنانچہ یکم ربیع الاول مطابق ۵۔ اکتوبر کو اس مضمون کا ایک خط مرزا جی کے نام لکھا کہ "آپ بے تکلف میرے مکان پر آجائیے اور اپنے شکوک پیش کر کے اطمینان کر لیجئے"۔ اس خط کے جواب میں مرزا صاحب نے آنے سے انکار کیا اور زبانی کہلا بھیجا کہ جب تک یورپین افسر موجود نہ ہوگا میں آپ سے گفتگو نہ کرونگا۔ مولٰنا ممدوح کے علاوہ دہلی کے بعض دوسرے علماء نے بھی قادیانی صاحب سے مناظرہ کرنے کی خواہش کی۔ ان میں سے ایک مولوی عبدالمجید صاحب واعظ تھے انہوں نے متعدد اشتہار چھپوا کر مرزا جی کو مناظرہ کیلئے مدعو کیا اور اعلان کیا کہ اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت کر دیں تو انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ازاں جملہ مولوی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسۃ القرآن تھے۔ انہوں نے بمنظوری جملہ شرائط انہیں مدرسہ میں بلا بھیجا مگر قادیانی صاحب نے ادھر کا رخ نہ کیا۔ اسی طرح

جن پر تو نے غضب کیا۔ یعنی موجود ہونے سے پیشتر تیرے غضب کا نشانہ ہوئے۔ اور اس سبب سے کافر ہوئے۔ کیا لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف مسلمان یہ مانتے ہیں کہ خدا نے بعض اشخاص کو اُن کے وجود میں آنے سے پہلے ہی کفر کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تبلیغ دین کے لئے بھی انتہائی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر مندرجہ بالا آئت میں مندرج بات درست ہے۔ تو پھر یہ مولوی مولانے لوگوں میں دین اسلام کے لئے کیوں مارے مارے پھرتے ہیں۔ جن کی قسمت میں کافر ہونا لکھا ہے وہ کافر ہی بنیں گے۔ اور جو بہشت کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں وہ ویسے ہی بنیں گے۔ پھر یہ تگ و دو کیسی؟

(آریہ مسافر لاہور۔ ص ۱۹ جون)

اہلحدیث | یہ بالکل غلط ہے کہ اسلام اور ویدک دھرم میں مسئلہ تقدیر متنازعہ ہے اس کے ثبوت میں آریوں کی مسلمہ کتاب ستیارتھ پرکاش سے ایک حوالہ دکھاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ یہ مسئلہ فریقین میں مشترک ہے۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں:۔

"جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اسی طرح علیم کل ہونے سے ایشور جانتا ہے اور جس طرح ایشور جانتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے۔ یعنی ایشور زمان ماضی مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال (کے علم میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازلی ہے۔ اس لئے یہ دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے پس اس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ساتواں ص ۲۵۳)

اہلحدیث | جو معنی اس عبارت کے ہیں وہی مضمون قرآن کی بیان کردہ تقدیر الٰہی کا ہے۔ یعنی انسان اپنے افعال کا ذمہ دار ہے۔ وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں نے یہ کام علم الٰہی کے مطابق کیا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے فرمایا:۔ لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت

یعنی انسان جو نیک کام کرتا ہے وہ اُسکے فائدے کے ہونگے اور جو بُرے کام کرتا ہے ان کا وبال اسی پر ہوگا

سماجی مترو! | ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ مسئلہ تقدیر اسلام اور ویدک دھرم میں متفق علیہ ہے مختلف فیہ نہیں۔ ثابت ہوا یا نہیں؟ باقی رہا تفسیر حسینی کا جواب یہ اس کے مصنف کے ذمہ ہے ہم اسکے ذمہ دار نہیں اگر بقاعدہ تناسخ آپ سے ان کی ملاقات ہو تو ان سے پوچھ لیجئے گا۔

مہاشہ سجنو! | آؤ ذرہ تمہیں تمہارے سوامی جی کے انصاف اور فہم کلام کا نمونہ دکھائیں۔ دیکھ کر بُرا نہ منائیگا اور ہم پر خفا نہ ہو جائیگا۔ بلکہ اپنے چوتھے اصول کو ملحوظ رکھ کر سچ کو قبول کیجئے گا اور جھوٹ کو چھوڑ دیجئیگا۔ اسی مسئلہ تقدیر کے متعلق سوامی جی پر ذیل کا سوال ہوا:۔

سوال | پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے اس لئے مستقبل کی باتیں جانتا ہے۔ جس طرح وہ جیسا یقین کریگا اسی طرح جیو کام کریگا۔ اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے یقین ہوتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے

(ستیارتھ پرکاش)

اہلحدیث | یہ سوال بعینہٖ وہی ہے جو آریہ معترض نے آج کے مضمون میں کیا ہے۔ سوامی جی نے اس کا جواب جو دیا ہے وہ اہل علم اور اہل عقل کے لئے قابل غور ہے سوامی جی فرماتے ہیں:۔

جواب | ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے؟ (یعنی پہلے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے) نظر بریں پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ بنا رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیوؤں کے واسطے ہیں۔ ایشور میں لحاظ اعمال جیوؤں کے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہ ہے۔

(ستیارتھ پرکاش)

آریہ مہاشو! | سوامی جی کا جواب دیکھا کہ پہلے تو فرماتے ہیں کہ

"پرمیشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت ہے"

پھر اسی اقتباس میں خود ہی اس کی تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

ایشور میں لحاظ اعمال جیوؤں کے تینوں زمانوں کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہ ہے۔

کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ معترض کا دلی منشا بھی یہی ہے (یعنی ہم انسانوں کی نسبت) زمانہ ماضی یا مستقبل ہے جسے آخر کار سوامی جی نے تصدیق کر دیا کہ ماضی اور مستقبل وغیرہ ہمارے اعتبار سے ہے۔ پہلے اس کو جہالت کا کام بتایا پھر خود ہی اسکی تصدیق فرما دی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر سوامی جی معترض کے اعتراض پر توجہ فرماتے اور جواب دینے میں جلدی نہ کرتے جو اہل علم کی شان ہے۔

اس کے علاوہ سوامی جی کی فلاسفی دیکھئے جو اسی اقتباس سے ہم دکھاتے ہیں۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہووے ×× کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے۔

سجنو! | زمانہ ماضی اور اس کا علم الگ الگ دو چیزیں ہیں یا دونوں ایک ہی ہیں؟ بتائیے کہ سلطان محمود غزنوی کے حملوں کا زمانہ ماضی ہے یا نہیں اور وہ زمانہ موجود ہو کر معدوم ہوا ہے یا نہیں؟ پھر کیا اس زمانے کے واقعات کا علم بھی تمہارے حق میں معدوم ہو گیا ہے؟ اگر نہیں ہوا تو سوامی دیانند کے کلام کا کیا مطلب؟ سچ ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

صاحبزادہ میاں بشیر احمد ایم۔ اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "سیرت المہدی" میں جامع مسجد مرزائی وابسی کا جو عبرتناک فوٹو اتارا ہے۔ فدا اس کو بھی ایک نظر دیکھ لیجئے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"جب زیادہ مسجد سے نکل چکے تو حضرت (مرزا) صاحب بھی اٹھ کر باہر تشریف لائے۔ اور بہت سے سپاہی اور پولیس افسر آپ کے اردگرد تھے۔ جب آپ شمالی دروازہ پر آئے تو خدام نے اپنی گاڑیاں تلاش کیں کیونکہ ان کو آنے جانے کا کرایہ دینا کر کے ساتھ لائے تھے اور کرایہ پیشگی دیدیا گیا تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ لوگوں نے مالکوں کو بہکا کر روانہ کردیا تھا اور دوسری بھی کوئی گاڑی، یکہ، ٹمٹم، تانگہ پاس نہ آنے دیتے تھے۔ اس طرح حضرت (مرزا) کو قریباً پندرہ منٹ دروازہ پر انتظار کرنا پڑا۔ اس اثنا میں لوگوں کے گروہ در گروہ جو مسجد کے باہر کھڑے تھے بلوہ کر کے حضرت کی طرف آنے لگے۔ پولیس کا افسر ہوشیار تھا اس نے حضرت سے کہا کہ آپ فوراً میری گاڑی میں بیٹھ کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہو جائیں کیونکہ لوگوں کا ارادہ فاسد ہے۔ چنانچہ حضرت اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی دونوں اس گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے اور باقی لوگ بعد میں پیدل مکان پر پہنچے اس موقع پر حضرت کے ساتھ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی سید امیر علی۔ غلام قادر صاحب فصیح، محمد خان صاحب کپورتھلوی۔ حکیم فضل الدین بھیروی۔ پیر سراج الحق نز رجو اور دوست تھے" (سیرۃ المہدی جلد ۲ صفحہ ۹)

رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی۔ امرتسری)

رسالہ مناکحت وہابیہ کوٹلی ضلع سیالکوٹ سے شائع ہوا ہے جس کے متعلق حضرت مولانا مدیر مدظلہ نے اہلحدیث مورخہ ۱۰ ستمبر میں ایک مقالہ لکھا تھا جس میں اصولاً تحریر فرمایا تھا کہ مقلد پر بحیثیت مقلد ہونے کے لازم ہے کہ ہر مسئلے میں اپنے امام کا قول سنداً پیش کرے اس کے سوا اور کچھ کہنے کا اُسے حق نہیں۔ "مناکحت وہابیہ" کا مصنف چونکہ مقلد ہے۔ اسلئے اس کا فرض ہے کہ اپنے پیش کردہ مسائل پر اپنے امام کا قول پیش کرے۔ بحوالہ کتب اصول فقہ اس کو مدلل لکھا تھا۔ اس اصولی تبصرہ کا جواب تاحال نہ مصنف دے سکا اور نہ ان کے اعوان و انصار جرأت کر سکے ہیں نہ آیندہ سکیں گے۔ انشاء اللہ!

اس کے بعد احباب کوٹلی کا تقاضا آیا کہ تفصیلی جواب بھی شائع ہونا چاہئے چنانچہ ان کے شوق کو ہم پورا کئے دیتے ہیں۔ ورنہ حضرت مولانا موصوف کے آہنی پنجے سے ایسے لوگ کبھی نہیں چھوٹ سکتے۔ درحقیقت وہی اصول فیصلہ کن ہے۔ (نامہ نگار)

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں ایک بستی ہے جہاں کے ایک مفتی صاحب بریلوی خیال کے رسمی حنفی ہیں۔ ان کی طرف سے ایک فتویٰ شائع ہوا ہے کہ اہل حدیث و حنفی کے مابین کوئی رشتہ نکاح کا نہ ہونا چاہئے نہ ان وہابیوں کو لڑکی دیں نہ لیں۔ رشتہ کیوں نہ ہو مفتی صاحب نے اس کی بیس وجہیں تحریر کیں جو قابل دید ہیں۔ بغرض ملاحظہ ناظرین انہیں کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

"ہم لوگ یا رسول اللہ کہتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں (۲) ہم مقبولان بارگاہ الٰہی سے توسل کرواتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۳) ہم تقلید شخصی ضروری جانتے ہیں وہ اسے شرک سمجھتے ہیں۔ (۴) ہم مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۵) ہم تصور شیخ کرتے کراتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۶) ہم یا شیخ عبدالقادر پڑھنا جائز سمجھتے ہیں وہ اسے شرک سمجھتے ہیں۔ (۷) ہم پیر صاحب کی گیارھویں دیتے ہیں وہ اسے شرک جانتے ہیں (۸) ہم پیر صاحب کا بکرا جب خدا کے نام پر ذبح کیا جائے حلال جانتے ہیں وہ اسے شرک اور حرام کہتے ہیں۔ (۹) ہم سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم ما کان و ما یکون سمجھتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۱۰) ہم حضور علیہ السلام کو مختار مانتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۱۱) ہم حضور علیہ السلام کو نور کہتے ہیں اور صرف بشر کہنے کو بے ادبی سمجھتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۱۲) ہم جمعہ کے بعد ظہر پڑھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۳) ہم ایصال ثواب کے لئے تیجا دسواں چالیسواں کرتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۴) ہم کفنی لکھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۵) ہم کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۶) ہم میت کی اسقاط کرتے کراتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۷) ہم تین دن میت کے بعد کلمہ پڑھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں (۱۸) ہم جنازہ کے بعد

ان کے بطلان پر حلف اٹھالیں تو کیا آپ توبہ کریں گے ؟

مرزاجی نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ انگریز سپرنٹنڈنٹ مرزا صاحب اور ان کے دام افتادوں کو دیر تک کہتا رہا کہ تم کیوں بات بڑھاتے ہو۔ ایک مختصر بات کہو۔

مرزا صاحب۔ ہم صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

مولوی عبدالمجید۔ ہم نہ صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح کا بلکہ آپ کے تمام عقائد کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس صورت میں کہ آپ کے بہت سے دوسرے عقاید بھی اسلام کے خلاف ہیں ہم کیوں ایک ہی مسئلہ کا تصفیہ کریں۔ بڑا دعویٰ تو آپ کو مسیحائی کا ہے۔ آپ اس کا کچھ ثبوت پیش کر سکتے ہیں ؟

سپرنٹنڈنٹ، نواب صاحب بخشی اکرام اللہ خان سب رجسٹرار و مجسٹریٹ۔ نواب سید سلطان مرزا آنریری مجسٹریٹ اور تمام معززین و اراکین جلسہ نے اس کی تائید کی اور کہا مرزا صاحب دوسرے قصوں کو چھوڑ کر آپ صرف اپنی مسیحیت کا ثبوت پیش کیجئے۔

مرزا صاحب۔ ہم صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

یہ سن کر نواب سید سلطان مرزا صاحب اور مولوی عبدالمجید صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں قادیانی صاحب کے سامنے کر دیا اور کہا لیجئے! یہ مولوی صاحب حاضر ہیں ان سے مسئلہ حیات و ممات علیہ السلام پر ہی گفتگو کر لیجئے؛

مرزا صاحب مولانا بٹالوی صاحب کو دیکھ کر سہم گئے اور گفتگو سے انکار کر دیا۔

مولوی عبدالمجید۔ اچھا مرزا صاحب! اگر آپ مناظرہ سے ہی چراتے ہیں تو پبلک کی رائے پر فیصلہ کر لیجئے۔ مرزاجی کے پیرو۔ پبلک تو آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ۔ (مرزا صاحب کی طرف خطاب کرتے ہوئے) فرض کرو۔ حضرت مسیح انتقال کر گئے تو اس حالت میں سب برابر ہیں۔ آپ کو دوسروں سے زیادہ کیا استحقاق ہے کہ آپ کو مسیح سمجھ لیا جائے؟ بہرحال آپ کو اپنے دعوے کا ثبوت دینا ضرور ہے۔

مرزا صاحب۔ جواب ندارد۔

مولوی عبدالمجید۔ (باآواز بلند) صاحبو! خاموش۔ ہم ہر مسئلہ میں گفتگو کے لئے طیار ہیں۔ (مرزا صاحب کی طرف خطاب کر کے) جناب آپ کے پاس کوئی شرعی دلیل ہے تو پیش کیجئے۔

خواجہ محمد یوسف وکیل علی گڑھ منجانب مرزا صاحب (مولوی عبدالمجید صاحب کو خطاب کرتے ہوئے) حضرت ایک شخص مسلمان ہوتا ہے اسے کیوں مسلمان نہیں کرتے

مولوی عبدالمجید۔ اگر توبہ کرے تو ہمارا بھائی ہے۔

خواجہ محمد یوسف۔ میں ابھی ان سے توبہ لکھوائے دیتا ہوں۔ وہ لکھ دیں گے کہ جو کچھ قرآن و حدیث کے خلاف میں نے لکھا ہے وہ مردود ہے اور میں مسلمان ہوں۔

مولوی عبدالمجید۔ اگر کسی مغالطہ کے بغیر ایسا لکھ دیں تو ہم ابھی منظور کرتے ہیں۔

مرزا صاحب توبہ نامہ لکھنے لگے مگر وہی الفاظ لکھے جو ۲۔ اکتوبر کے اشتہار میں شائع کر چکے تھے۔ یعنی مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ شخص نبوت کا مدعی، معجزات، ملئکہ اور لیلۃ القدر کا منکر ہے۔ حالانکہ میں تمام اسلامی عقائد کو مانتا ہوں۔

مولوی صاحب۔ مرزا صاحب! یہ تو آپ پہلے ہی شائع کر چکے ہیں۔ لکھنا تو یہ چاہئے کہ میں نے اپنی کتابوں فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جو عقیدے اسلامی عقائد کے خلاف لکھے ہیں ان سے توبہ کرتا ہوں

خواجہ صاحب۔ مرزا صاحب نے کوئی امر خلاف اہل اسلام نہیں لکھا مگر سمجھنے کا فرق ہے۔

مولوی صاحب۔ اچھا مرزا صاحب اسی موضوع پر گفتگو کر لیں کہ ان کے عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں یا نہیں؟ ہم ابھی ان کی کتابیں پیش کر دیتے ہیں

مرزا صاحب۔ ہم گفتگو نہیں کرتے۔

اراکین جلسہ۔ یہ اجتماع اس لئے ہوا ہے کہ آپ اپنے عقائد کا ثبوت پیش کریں یا اگر مولانا نذیر حسین صاحب بلکہ آپ کے عقاید کا خلاف قرآن و حدیث ہونا بیان کر دیں تو آپ توبہ کریں۔

مرزا صاحب۔ ہم صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح کا تحریری ثبوت چاہتے ہیں اور کوئی گفتگو نہیں کرتے۔

اراکین جلسہ۔ مرزا صاحب یہ مجمع تحریروں کے لئے نہیں ہوا۔ یہ کام تو گھر بیٹھے ہی ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے جب آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دے سکتے تو بہتر ہے کہ لوگوں کو رخصت کر دیا جائے۔

نواب سعیدالدین خان۔ (اراکین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے) اور کچھ نہیں تو مرزا صاحب وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنے دلائل پیش کریں۔

مرزا صاحب۔ ہم تو صرف مولنا صاحب سے حیات مسیح کا تحریری ثبوت چاہتے ہیں۔

اراکین جلسہ۔ اگر واقعی آپ کی خواہش ہے کہ گفتگو ہو اور یہ گفتگو کسی مفید نتیجہ پر پہنچے تو نہ صرف میاں صاحب بلکہ ان کے شاگرد بھی آپ سے گفتگو کرنے کو طیار ہیں لیکن خلاف مقصود تحریروں کے لئے یہ جلسہ نہیں ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ۔ (مولوی عبدالمجید صاحب کی طرف خطاب کر کے) آپ پکار کر کہہ دیجئے کہ مرزا صاحب گفتگو نہیں کرتے لہذا جلسہ برخاست۔ سب لوگ خاموشی کے ساتھ رخصت ہو جائیں۔

مولوی صاحب۔ صاحبو! جلسہ برخاست۔ مرزا صاحب اپنے دعوے کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔

سپرنٹنڈنٹ۔ مولوی نذیر حسین صاحب سے بھی جا کر کہہ دیجئے کہ جلسہ برخاست۔

اب مولوی صاحب اور میر بشارت حسین کوتوال شہر میاں صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ مرزا صاحب گفتگو نہیں کرتے۔ اس لئے جلسہ برخاست ہے۔ اسکے بعد کوتوال نے مرزا صاحب کے پاس جا کر کہا کہ اب آپ تشریف لے جائیے۔ بیٹھنا بیکار ہے۔ مرزا صاحب اس کو غنیمت سمجھے کہ جان بچی لاکھوں پائے۔

واپسی کا عبرتناک منظر | بوقت مراجعت مرزا صاحب اس شعر کا مصداق تھے ؎

عجائب چال سے ظالم ترا مستانہ آتا ہے
اڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے

ان کا خیال ہے کہ یہ (تقلید شخصی) پکے، سچے مومنوں (صحابہ۔ تابعین اور ان کے اتباع و ائمہ رحمہم اللہ) میں تو تھی اس لئے یہ راستہ ان کا غیر ہے۔ آپ کے پاس اس کا جواب ہو تو احسن طریق پر ادا کریں۔

(۴) اس کے متعلق بھی ہم دریافت کرتے ہیں کہ اس کا وجود قرون خیر سے ثابت کیجئے۔ اگر ذکر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اپنے حنفی علماء کا فتویٰ سنئے۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی حنفی لکھتے ہیں:۔

مولود مروجہ بدعت ہے اور بسبب خلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمیہ ہے۔ ص ۱۳۰ ج ۱۔ عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے۔ مجلس مولود مروجہ خود بدعت ہے اور اس میں قیام کو سنت موکد جاننا بھی بدعت ضلالت ہے۔ (ص ۱۳۱)

فتاویٰ رشیدیہ میں محفل میلاد کے بدعت ہونے پر تقریباً ساٹھ علماء کے دستخط موجود ہیں۔ دیکھو ص ۱۶۱

(۵) اس امر کا بھی ثبوت مطلوب ہے۔ عہد نبوی و قرون مشہود لہا بالخیر سے ثابت کیجئے۔

اور یہ بھی بتائیے کہ تصور شیخ نماز میں بھی ہوگا۔ اگر ہوگا تو حدیث نبوی ان تعبد اللہ کانک تراہ الخ کے خلاف تو نہیں ہوگا۔ اور جب نماز سے الگ کرے گا تو یہ ذکر میں شامل ہے یا الگ امر ہے۔ اگر یہ بھی ذکر ہے تو ذکر الٰہی میں تداخل تو نہیں؟ اور آیت شریفہ ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ کے خلاف تو نہ ہوگا۔ اور یہ بھی فرمادیں کہ تصور شیخ سے شرعی غرض کیا ہے۔ اور توجہ الی اللہ کی بجائے تصور شیخ سے کیا حاصل۔ بہرصورت اصول شریعت سے ثبوت دینے کے علاوہ امور مذکورہ پر بھی روشنی ڈالیں۔

(۶) یہ بالکل درست ہے کہ ہم نداء لغیر اللہ کو شرک کہتے ہیں۔ ہم نہیں قرآن پاک بھیجنے والا کہتا ہے۔ لا تدع مع اللہ الٰھا آخر فتلقی فی جھنم الایہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ اگر ایسا کرے گا تو جہنم میں ذلت کے ساتھ ڈالا جائے گا۔

اور سنو! ارشاد ہے:۔ لا تدعوا مع اللہ احدا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارا کرو۔

اور فرمایا:۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ الایہ۔ اللہ کے سوا بے بس کی پکار کو سننے والا کون ہے جب بھی وہ پکارے۔ اگر آیات قرآنیہ سے شبہ رفع نہ ہو تو اپنے مقتدر حنفی عالم کی سنئے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

وظیفہ شیئاً للہ پڑھنا شرک اور موہم شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳ ج ۱)

(۷) وہ ہے مراد مفتی صاحب کی عاملین بالقرآن ہیں جو ما اہل لغیر اللہ پڑھ کر نذر لغیر اللہ کو حرام جانتے ہیں۔

مولوی صاحب سنئے! قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ جیسا خنزیر حرام ہے ویسے ہی نذر لغیر اللہ بھی حرام ہے۔ یہ قرآن پاک کی آیت ہے اس کی تفسیر دیکھنی ہو تو تفسیر عزیزی حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اور امام رازی کی تفسیر کبیر ملاحظہ فرمادیں۔ بہتر ایمانداری بھی ہے کہ فرمان الٰہی کے سامنے سر جھکا دیں۔ یا اس آیت اور ان تفسیروں کا صحیح مطلب بتادیں۔ اور ساتھ ہی شرح فقہ اکبر بھی ملاحظہ کرلیں اور جان بوجھ کر آیت قرآنیہ کے خلاف کریں تو آپ کو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ ہمیں اگر آیت وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کا مصداق معلوم کرنے کی ضرورت ہوئی تو کوٹلی میں آجاوینگے۔

(۸) ہم بھی جانتے ہیں کہ کھانے پینے میں آپ ہوشیار ہیں۔ یہاں تک کہ پیر صاحب کا مال بھی ہضم کر جاتے ہیں اسی لئے تو پیر صاحب کا بکرا بھی کھانے کو تیار ہوگئے۔ مفتی صاحب نے یہ خوب کہی کہ بکرا خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔ مفتی صاحب کا اصل مطلب یہ ہے کہ پیر صاحب کے نام پر جو بکرا پکارا جائے وہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے۔ آیت قرآنیہ کا مطلب صاف ہے کہ خنزیر حرام ہے اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر تقرباً پکاری جائے وہ بھی حرام ہے اور یہ بالکل درست ہے کہ خنزیر کی حرمت اصلی ہے تو بکرے کی حرمت لغوی۔ مگر حرام ہونے میں دونوں یکساں ہیں۔ پھر کیا یہ ٹھیک ہے کہ خنزیر کو کوئی شخص اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے تو حلال ہوگا اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بکرے کو اللہ کے نام پر ذبح کرکے کس طرح آپ حلال اور طیب سمجھ کر کھا سکتے ہیں۔

(۹) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان ویکون (عالم الغیب) کہیں مگر یاد رکھیں مقابلہ زبردست ہستی (خدا) سے ہے۔ اس کے مقابلہ میں آپ کو کوئی ذرہ ناچیز بھی نہ سمجھے گا۔

آپ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور قرآن پاک میں خدا تعالیٰ بزبان سید الانبیاء کہلواتا ہے:۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب

اے پیغمبر! اعلان کر دو کہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب جانتا ہوں۔

اب بتائیے حضور علیہ السلام سے خدا کہلوائے کہ کہو میں غیب نہیں جانتا اور آپ فرماویں کہ رسول عالم الغیب ہے۔ کوئی شک نہیں کہ دونوں جملے بالکل ایک دوسرے کی نقیض (ضد) ہیں۔ اور ان کے قائل بھی الگ الگ ہیں۔ اگر ایک فریق سچا ہے تو دوسرا کاذب۔ اب آپ ہی بتادیں کہ کون سچا ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے:۔

صدق اللہ ورسولہ

اللہ ورسول نے سچ کہا ہے۔

دیکھیں کوٹلی کے مسلمان کیا کہتے ہیں۔ (باقی)

دعا مانگتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

(۱۹) ہم بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۲۰) ہم ۱۲۔ ربیع الاول کو میلاد شریف کی خوشی میں جلوس نکالتے ہیں وہ بدعت کہتے ہیں۔ (رسالہ وہابیہ سے مناکحت ص ۳)

وجوہ مذکورہ بالا کے بعد مفتی صاحب یوں نتیجہ مرتب کرتے ہیں۔ چونکہ وہابی (اہل حدیث) حنفیوں کو مشرک کہتے ہیں اور ہم ان کو مشرک کہتے ہیں اس لئے دونوں کو جائز نہیں ہے کہ ایک دوسرے سے رشتہ لین دین کا معاملہ کریں۔ اس پر آپ نے تمام وہ آیتیں جو مشرکوں سے علیحدگی کے متعلق آئی ہیں انہیں دو گروہوں پر منطبق کی ہیں۔ ولا تنکحوا المشرکین الآیہ ولا تنکحوا المشرکات الآیہ کو آج کل کے اپنے جیسے حنفیوں اور فرقہ اہل حدیث پر چسپاں کیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ ایک دوسرے کو مشرک بدعتی کہتے ہیں لہذا ان کو ناجائز ہے کہ باہم رشتہ (مناکحت) کریں۔

یہ ہے خلاصہ تمام رسالہ کا جس سے مفتی صاحب نے باہم اسلامی گروہوں میں منافرت کی کوشش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب کے خلف بیٹر میاں نے منافرت انگیزی کا ملکہ اپنے ابا جی سے ہی سیکھا ہے بہرحال اب ہم نے اس رسالہ پر تین طرح سے بحث کرنی ہے۔

(۱) مفتی صاحب کے بیان کردہ عقائد اصل حنفی مذہب کو لحاظ رکھ کر کیا واقعی متنازعہ ہیں۔

(۲) امور مذکورہ کی مذہبی حیثیت کیا ہے اور کیا وہ فی الواقع جزو مذہب قرار دیئے جانے کے قابل ہیں۔

(۳) اگر کوئی ان کو شرک یا بدعت کہے تو وہ حق بجانب ہے؟ یا ان کی تردید کے باعث خود بدعتی اور مشرک کہلانے کا حقدار ہے؟

امر اول کے متعلق تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ذی علم و صاحب دیانت امور مذکورہ کو حنفی اہل حدیث کے درمیان متنازع قرار نہیں دے سکتا۔ اگر یہ امور باعث نزاع ہوتے تو زمانہ سابق میں ان پہ بحث ہوتی اور وہ آج کتب فقہ حنفیہ میں بحثیں درج ہوتیں۔ مگر کتب حنفیہ ایسے بدعیہ شرکیہ امور سے خالی ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا میر اہل حدیث کے سوالات (جن کا ذکر ابتدائی نوٹ میں ہم نے کیا ہے) کا جواب آج تک مفتی معہ اعوان و انصار نہیں دے سکے اور نہ دے سکیں گے۔ انشاء اللہ

پس بات بالکل صاف ہے جن امور میں عہد سابق کے مسلمان مختلف نہ تھے بلکہ بالاتفاق ان کو بدعت سمجھتے تھے۔ آج ان کو باعث نزاع خیال کرنا نہایت ہی کم علمی کا ثبوت ہے یا ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ جو مسلمان کی شان سے ابعد ہے۔

امر دوم | اس کے متعلق ہم تفصیل بحث کرنا چاہتے اور نمبروار ہر ضمن کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ عوام کو بخوبی سمجھ آجائے کہ ان امور کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ ناظرین پھر سے تمام نمبر سلسلہ وار پڑھیں اور جواب بھی ملاحظہ فرماویں۔

(۱) مفتی صاحب کا تقابل قابل داد ہے۔ ہم سے مراد آپ کی یقیناً احناف ہیں جس کا مطلب صاف ہے کہ حنفی یا رسول اللہ کہتے ہیں اور ہم (اہل حدیث) یا رسول اللہ کہنے کو شرک کہتے ہیں۔ پس مفتی صاحب یاد رکھیں ہم حق گوئی میں کسی لومۃ لائم سے ڈرنے والے نہیں ہیں ہم نے لم یخش احدا الا اللہ پڑھا ہوا ہے۔ ہمیں نہ کسی کا ڈر ہے نہ کسی سے حلوہ مانڈہ کا لالچ ہے۔ پس سنئے اور صاف سنئے! ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر جان کر یا رسول اللہ کہنے والے کو مشرک کہتے ہیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ آپ کے حنفی علماء بھی ہمارے ساتھ اس عقیدہ میں متفق ہیں۔ چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب قاضی خان میں ہے۔ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ جو بزرگوں کے ارواح کو حاضر سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور سنئے!

ہندوستان کے استاد حنفیہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم لکھتے ہیں:-

اگر کوئی التحیات میں السلام علیک ایھا النبی پڑھے اور عقیدہ رکھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود خطاب سلام کا سنتے ہیں تو وہ ہے

(فتاوی رشیدیہ ص ۹۹ ج ۱)

اور لیجئے۔ رئیس الحنفیہ مولانا عبد الحی حنفی لکھنوی مرحوم لکھتے ہیں:-

اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند و ہمہ حال بندہ را مطلع مے شوند اگرچہ از بعیدات شرک است۔

پھر مولانا نے عبارت قاضی خان مندرجہ بالا استناداً تحریر فرمائی ہے۔ فتاوی لکھنوی ص ۳۲ ج الطبع اول

(۲) توسل بہ مقبولان بارگاہ الہی کو شرک نہیں کہتے ثبوت طلب کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں دعا کرنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ یہ ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارنے والا پکارے ہم قبول کرتے ہیں۔ نیز فرمایا:-

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھے پکارو میں منظور کروں گا۔

اس میں وسیلے کا ذکر نہیں ہے اس کے خلاف طریق دعا کا ثبوت ہو تو پیش کیجئے۔

(۳) اس کا بھی ثبوت مطلوب ہے۔ چونکہ آپ اس (تقلید شخصی) کو مذہبی امر قرار دیتے ہیں اور ایسا مذہبی کہ اس کو واجب یا فرض تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے ہم اصول کے مطابق ثبوت مانگتے ہیں کہ اس ضروری امر کا وجود ان ضروریات اسلام میں ہونا چاہئے۔ حالانکہ قرون خیر میں کوئی اس کو نہ جانتا تھا۔ بلکہ شاہ ولی اللہ مرحوم نے تو اس کا وجود چوتھی صدی ہجری میں بتایا ہے تو صاف بات ہے کہ اس سے قبل کے مسلمان ایک واجب یا فرض سے خالی رہے تو پورے مسلمان (معاذ اللہ) کس طرح ہوئے اگر وہ سچے اور پکے مسلمان اور مومن تھے اور یقیناً یہی بات صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ آج صدیوں کے بعد اس امر (تقلید شخصی) کو جزو اسلام قرار دیا جائے اس کے لئے ثبوت کی ضرورت ہے ہاں جو کوئی تقلید شخصی کو ایسا ویسا کہتا ہوگا اس کے زیر نظر یہ آیت ہوگی:-

وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ الآیہ

یعنی جو شخص پکے سچے مومنوں کی سبیل کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔

فتاویٰ

س ۹۰} ہماری مسجد میں نماز گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اول وقت کے بعد ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ہم چند اشخاص اول وقت جماعت کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اس پر ہم کو لوگ فسادی اور پھوٹ ڈالنے والا بتلاتے ہیں۔ کیا ہم فسادی اور پھوٹ ڈالنے والے ہیں۔ اور اس کی قرآن و حدیث میں کوئی نظیر ہے یا نہیں؟

(محمد حیات مسجد اہل حدیث از کلکتہ)

ج ۹۰} نماز اول وقت میں افضل ہے لیکن ایسا کرنے سے جماعت میں تفرقہ ہو تو اس فضیلت کو مودت اور محبت کے لئے چھوڑنا جائز جیسے کعبہ شریف کا دوسرا دروازہ بنانا ترک کر دیا تھا۔ فساد اور تفرقہ کو ہر طرح سے بند کرنا چاہئے۔

س ۹۱} زید بزرگوں کے توسل سے دعا مانگنا جائز کہتا ہے اور بکر اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتا ہے توسل جائز نہیں۔ خصوصاً مردہ بزرگوں کا از روئے قرآن و حدیث جواب ہو۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۹۱} توسل سے دعا مانگنا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت اس کے خلاف ہے۔ اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارنے والا پکارے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

س ۹۲} ہمارے یہاں جامع مسجد میں ایک ایسا امام امامت کراتا ہے جس نے اسکے قبل ایک جعلسازی کے مقدمہ میں چند مہینہ جیل خانہ سے واپس آکر امامت سے بر سر مجلس علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اب باوجودیکہ چند امور غیر شرعیہ خصوصاً جھوٹ موٹ مقدمہ ایک پکے موحد مسلمان پر دائر کیا اور نیز بہت لوگ ان کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں مگر زبردستی امامت کرتا ہے اور جماعت میں فساد برپا کر رکھا ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسے امام کا امامت کرانا صحیح ہے یا نہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور شر و فساد سے پرہیز ہے اگر دوسری جگہ جمعہ قائم کریں تو جائز ہوگا یا نہیں؟

ج ۹۲} سائل کے سوال سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ امام مذکور دھینگا زوری سے امامت کیسے کراتا ہے جبکہ مقتدی اس کی اقتداء نہ کریں۔ اس لئے کوئی صحیح جواب نہیں دیا جا سکتا۔ ہاں جس شخص کی امامت کو اس کے مقتدی بوجوہات شرعیہ ناپسند کریں اس پر خدا اور رسول کی طرف سے بڑی خفگی آتی ہے۔ در صورت صحت سوال جواب اتنا ہی کافی ہے۔

مفصل جواب فریق ثانی کا بیان ہمراہ آنے پر دیا جائے گا۔

س ۹۳} ایک شخص فوت ہو چکا اور وہ نمازی اور تہجد گزار تھا اوس کا جنازہ قبروں میں لے گئے اور اس جگہ نماز پر تکرار ہوا۔ ایک فریق کہتا ہے کہ اسکی نماز جو آدمی نمازی ہو، وہ پڑھے اور تارک نماز نہ پڑھے جبکہ تارک نماز فرض عین کا ہے اوسکو جنازہ کی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ اس جگہ بہت تکرار ہوا۔ اب یہ مسئلہ پیش کرتے ہیں کہ آیا تارک نماز فرض جنازہ کی نماز پڑھے درست ہے یا نہیں؟

(میاں جی نور محمد اہل حدیث۔ از پٹیالہ)

ج ۹۳} بے نماز کو نماز جنازہ پڑھنے سے روکنا اس کو اور متنفر کرنا ہے اور حدیث یسّروا ولا تنفّروا کے مطابق یہ فعل صحیح نہیں۔ اسواسطے روکنا نہیں چاہئے۔ نماز کی تاکید ہر وقت کرنی چاہئے۔

س ۹۴} إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اس میں شیعہ صاحب کا میرے ساتھ تکرار ہے وہ کہتا ہے یہ آیت ذبیحہ کے واسطے آئی ہے غیر اللہ کا اور کوئی فرع مراد نہیں ہے ہم جو نذریں وغیرہ کرتے ہیں یعنی اللہ کی یا حسین کی یا کسی اور بزرگ کی۔ اوس پر یہ آیت عاید نہیں ہوتی۔ یہ خاص ذبیحہ کے لئے اتری ہے۔ آپ تحریر کریں کہ غیر اللہ کس کس پر بولتے ہیں حدیث شریف اور شیعہ کتابوں سے حوالہ دیکر مشکور فرما دیں۔ (سائل مذکور)

ج ۹۴} اہلال ذبح کو نہیں کہتے۔ اس لئے شیعہ کا استدلال قرآن مجید سے غلط ہے۔ غیر اللہ کا لفظ ماسوائے اللہ کے سب پر حاوی ہے۔ خواہ ولی ہو یا نبی۔ حتیٰ کہ غیر ذوی العقول بلکہ غیر جاندار بھی اس میں شامل ہیں۔ "مجمع البیان" جو شیعہ کے ہاں معتبر و معقول تفسیر ہے اس میں مَا أُهِلَّ بِهِ کے پسندیدہ معنے یوں لکھے ہیں:۔ "ما ذکر غیر اسم اللہ علیہ۔ یعنی اسکو ذبح سے مخصوص نہیں کیا بلکہ ہر چیز جس پر غیر اللہ کا نام بطور تقرب بولا جائے حرام قرار دیا" مفسر نے ان معنی کو اچھا کہا ہے۔

س ۹۵} زید کا نکاح ہندہ سے ہوا اور وہ تین سال اسکے گھر آباد رہی۔ اس اثنا میں ہندہ جب کبھی اپنے ماں باپ کے گھر جاتی ہے زید وہاں بے پرمگی ہونے کے باعث یا بوجہ فرط محبت و خوف جدائی ہندہ کو ماں باپ کے گھر جانے سے روکتا ہے۔ اسی حالت میں اگر ہندہ اپنے والدین کے گھر جاتی ہے تو اسکو والدین حسب منشا زید واپس نہیں بھیجتے۔ اسی نزاع میں وہ اپنے ماں باپ کے گھر عرصہ ایک سال سے بیٹھی ہے اب اگر انکی مصالحت کی صورت کی جاتی ہے تو ہندہ یہ شرط پیش کرتی ہے کہ اگر تو مجھ کو لے جانا چاہتا ہے تو میں اس شرط پر چلتی ہوں کہ تجھ کو میرے ماں باپ کے ملنے سے نہ روکنا ہوگا چاہے وہ تمہارے گھر جا کر ملیں۔ یا اگر وہ بیمار ہوں تو میں انکو گھر جا کر ملوں۔ خاوند یہ شرط قبول نہیں کرتا۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ اگر تم نے میرے گھر بسنا ہے تو تم کو لازم ہے کہ میرے تابع ہو کر رہو۔ جب میرا دل چاہیگا میں ملاؤنگا۔ ایسی صورت میں عورت کی شرط مردنہ مانے تو پھر اسکو بذریعہ طلاق جدا کیا جاوے؟ آیا ایسی جدائی کو طلاق کہیں گے یا خلع۔ بصورت خلع خاوند پر مہر مقررہ واجب الادا ہوگا یا نہیں؟ جبکہ ہندہ شرط مذکورہ کے ساتھ بسنا چاہتی ہے اور خاوند اس شرط سے اسکو بسانے کو تیار نہیں۔ بوقت نکاح ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی۔

ج ۹۵} عورت کو ماں باپ کی ملاقات سے روکنا ظلم ہے اگر عورت یہ شرط کرتی ہے کہ مجھے ماں باپ کی ملاقات سے

عاشقانِ رسول صلعم

(از قلم مولوی محمد داؤد ارشد کوٹلوی)

قارئین کرام! دنیا میں عشق رسول کا دعویٰ کرنیوالے تو بے شمار ہیں۔ لیکن ایک اصول ہے کہ دعویٰ الشیٔ لا یبثت الاّ من الدلیل۔ کسی شخص کا دعویٰ قابل سماعت نہیں ہوتا جب تک کہ اس پر بینہ قائم نہ کی جائے۔ یہی طرح ہمارے عاشقان رسول (بریلوی جماعت) کے دلائل بھی وقتاً فوقتاً عیاں ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اپریل سنہ رواں کے اخیر میں انجمن نعمانیہ لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں مختلف اضلاع کے علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے اور مختلف طریقہ سے عشق رسول کا اظہار ہوتا رہا۔ واقعی عشق ہو تو ایسا ہو۔ ایک صاحب نبی اکرمؐ کی مدح کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ سے

ایستادہ درمیان مخلوق حق
یک جہت مخلوق دیگر عین حق

حضرات! اس شعر کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مسئلہ تثلیث کو سامنے رکھیں تاکہ یہ دورنگی توحید بھی واضح ہو جائے۔ عیسائی حضرات بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسیٰ۔ روح القدس۔ اللہ تعالیٰ تینوں مل کر ایک خدا۔ ادھر عشق محمدی کا دم بھرنے والوں کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت نہیں ہو سکتی۔ یا بالفاظ دیگر یوں سمجھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ادھورا۔ ناکمل اور ناقص رہتا ہے۔ جب تک کہ محمد صلعم کو عین ذات باری نہ مان لیا جائے اسی لئے تو شعر مذکور میں کہا ہے کہ نبی صلعم ایک جہت سے مخلوق اور دوسری جہت سے عین باری تعالیٰ ہیں۔ یہ ایک معمہ ہے۔ جس میں عیسائی بھی آج تک سر پیٹ رہے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائی بھی اس جال میں پھنس گئے ہیں اگر کوئی کہے کہ بھئی خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو تو وہابی، غیر مقلد، لامذہب، اماموں کے دشمن وغیرہ وغیرہ کیا کیا لقب ان کی جانب سے حاصل نہیں ہوتے اسی پر اکتفا نہیں بلکہ بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ دوسرے صاحب اٹھے اور اٹھتے ہی

آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الآیہ پڑھی۔ دل خوش ہوا کہ منکرین معراج کے لئے براہین قاطعہ حاصل ہونگے۔ لیکن ان کا تو بابا آدم ہی نرالا ہے۔ آیت کا اختتام ہے۔ انہ ھو السمیع البصیر۔ اس پر اشارے دیکھنے کے قابل تھے۔ ایک انگلی عرش کی طرف دوسری زمین کی طرف۔ پھر آسمان کی طرف اور زمین کی طرف اور زبان پر تھا کہ اللہ تعالیٰ محمد صلعم کے مدح خواں ہیں کہ محمد سمیع بصیر ہے اور میری طرح حاضر ناظر ہے۔ جو کوئی اس میں فرق کرے کہ عرش والا اور مدینہ والا دو ہیں وہ بدترین مشرک ہے۔ جس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید فرمائی ہے۔ توحید اسی میں ہے کہ خدا وند تعالیٰ کو اور محمد کو ایک شمار کیا جائے۔ جس میں صرف اتنا فرق ہے۔ فرق کچھ بھی نہیں۔ بس میم مجازی ہے سے

اللہ کی تصویر ہے تصویر محمد کی

اور اگر کوئی فہمیدہ اور دانشمند آدمی بھلائی کی بات کہہ بیٹھے تو جان پر بن جاتی ہے۔ چنانچہ اسی اثنا میں ایک صاحب جو صدارت کے لئے بلائے گئے تھے انہوں نے ایک نہایت اعلیٰ اور مخلصانہ مشورہ دیا کہ مدرسہ نعمانیہ کافی عرصہ سے جاری ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ جو طلباء بھی فارغ التحصیل ہوتے ہیں وہ جس طرح کہ ہمارے کالج کے سٹوڈنٹ کالجوں سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کے دروازوں پر اپنی قسمت سمجھتے ہیں۔ اسیطرح یہ طلباء مساجد کی امامت کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں میرا مشورہ ہے کہ مدرسہ نعمانیہ میں پریکٹیکل ورک کوئی دستکاری کا کام ہونا چاہئے۔ جس کے لئے میں ابھی پچاس روپیہ دیتا ہوں اور آئندہ بھی خاطر خواہ چندہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ دوسرا یہ کہ فروعی مسائل آمین رفعیدین وغیرہ میں پڑ کر اپنی قومیت اور اسلامی رعب داب کو برباد نہ کریں بلکہ اتحاد پیدا کر کے پہلے کی سی شان اسلامی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔" بس اتنا کہنا تھا کہ ایک وزیر آبادی ملاّں نے جسے اپنی منطق پر ناز ہے جس کی بنا پر وہ انا خیر منہ بنے ہوئے ہیں نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ تمام ایڑی چوٹی کا زور اس بات پر لگایا کہ ہم ہرگز ہرگز اتحاد کرنا نہیں چاہتے۔ بالکل صحیح ہے۔

اتحاد کے خواہاں کیوں ہوں؟ اس سے تو ایسے پیٹو ملانوں کا حلوا مانڈا جاتا ہے۔ اور حلوا مانڈا کے منکرین ان کے بدترین دشمن ہیں۔ خواہ کوئی کتنی شخصیت کیوں نہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ مقرر مذکور نے صاحب صدر کا پیچھا چھوڑ کر جناب مولوی مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی جن کی شخصیت دنیا میں مسلم ہے۔ جنہوں نے قل الحق لو کان مرًا پر عمل کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ میلاد۔ عرس وغیرہ کی سی بدعات کا کہیں خیر القرون اور ائمہ ہدیٰ کے زمانہ میں ثبوت نہیں ملتا۔ یہ محض ملانوں نے اپنی پیٹ پروری کی خاطر مجہلا پر جال بچھا رکھا ہے بس اس فتوے کو ہمارے وزیر آبادی ملاّں دہرا کر یوں گوہر افشانی کرنے لگے کہ "اس کفایت اللہ جاہل کو کیا آتا ہے وہ مشکوٰۃ بھی نہیں جانتا، اس نائی کو کیا خبر کہ علم کس چیز کو کہتے ہیں" گویا اس بیباکی مقرر مذکور نے ثابت کر دیا کہ قرآن پاک کا فرمان ولا تنابزوا بالالقاب بالکل نعوذ باللہ غلط محض ہے اور خوب مفتی صاحب کو نائی نائی کا بیٹا کہہ کر اپنی تہذیب کا ثبوت دیا۔ محض اسلئے کہ مفتی صاحب نے بدعات کی اور ان بدعات کی جن کے متعلق حضور پاک صلعم کا فرمان ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ میلاد گیارھویں وغیرہ وغیرہ یہ تمام پیٹو ملانوں نے اپنی طرف سے اختراع کئے ہیں خیر القرون اور ائمہ ہدیٰ کے عہد مبارک میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ وزیر آبادی ملاّں نے ان بدعات کے اثبات کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سب سے بڑی دلیل یہ دی کہ جب دوسرے لوگ کانفرنس پر خرچ کر سکتے ہیں تو ہم میلاد وغیرہ پر بالاولیٰ خرچ کر سکتے ہیں۔ اسکی وہی مثال ہے کہ زمین گول ہے۔ دلیل یہ کہ چاول سفید ہیں۔ ان بدعات کے اثبات کے لئے جو دلائل دیئے جاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ کجا سیاسی کانفرنس اور کجا مذہبی اور اصولی مسائل۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے مسائل کے دلائل کا نقشہ قرآن پاک نے نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔ اِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ الآیہ

۲ من گھڑت مسائل کے دلائل ایک مکڑی کے گھر کی طرح ہوتے ہیں بالکل ردی اور بودے۔ ذرا سے تفکر کرنے سے حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

ملکی مطلع

اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام

(بے بنیاد)

ڈاکٹر فرید صاحب دربھنگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ پٹنہ کے اخبار انڈین نیشن مورخہ ۲۶ جون میں ایک نوٹ (جس کی نقل ڈاکٹر موصوف نے ہمیں بھیجی ہے) نکلا ہے کہ اہل حدیث لیگ نے بنارس سے گاندھی جی کو تار دیا ہے کہ مسٹر جناح مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ ہم بحیثیت اپنی ذمہ داری کے اعلان کرتے ہیں کہ لیگ کی کسی مجلس عام یا خاص (انتظامیہ یا عاملہ) میں یہ مضمون پیش ہوکر پاس نہیں ہوا۔ اس لئے یہ تار جس شخص نے دیا ہے لیگ کے نام سے اپنی طرف سے دیا ہوگا۔ لیگ مذکور اس کی ذمہ دار نہیں۔ لطف یہ ہے کہ کسی ذمہ دار شخص کا نام بھی مرقوم نہیں جس سے دریافت کیا جائے۔ بہرحال اس کی ذمہ دار اہل حدیث لیگ نہیں ہے۔

سکوں کی چلنت میں تکلیف

آج کل روپوں کی چلنت میں جو تکلیف ہو رہی ہے وہ ان ایام سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ جس کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ ہر شہر و قصبہ میں دوکانداروں کی طرف سے جو تکلیف ہے وہ تو الگ رہی کوئی شخص دہلی یا کسی اور مقام کا صرف کرایہ ہی لے کر جائے اور کچھ زائد رقم ہمراہ نہ لے تو کبھی سفر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ٹکٹ فروش صاحب چار روپے میں سے دو روپے تو ضرور واپس کر دیتے ہیں۔ اور کچھ عذر نہ ہو تو اتنا ہی کافی ہے کہ یہ روپے شکستہ سے ہیں۔ آواز ذرہ سی پست ہو تو بھی نہیں لیتے۔ بظاہر یہ تکلیف ختم ہونے والی نہیں بلکہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔

جس روپے کو جنگ، ڈاک خانہ یا ریلوے والے ذرہ بھر عیب کی بنا پر بھی نہیں لیتے اُسے شہر کے دوکاندار کچھ بٹہ لگا کر لے لیتے ہیں۔ پھر کسی خاص حکمت عملی (بٹہ وغیرہ) سے سرکاری خزانے میں پہنچا دیتے ہیں اور وہاں سے وہ روپیہ پھر واپس آجاتا ہے۔ جس سے اہل شہر کو پھر وہی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ عرصے سے جاری ہے اور آئندہ بھی شاید جاری رہیگا ہم نے مکہ معظمہ میں دیکھا ہے کہ وہاں حکومت حجاز کے علاوہ ہر حکومت کا روپیہ چلتا ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔ ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ ہندوستان کا روپیہ ایسی آسانی سے چلتا ہے کہ ہندوستان میں بھی نہیں چلتا۔

اس تکلیف کے پیش نظر معاصر "الفضل" میں ایک نوٹ نکلا ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کر کے اپنی تائید کے ساتھ گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں:-

"**جعلی سکے اور حکومت** عرصے سے پبلک کو یہ شکایت ہے کہ جعلی سکوں کے باعث اسے طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ شکایت کئی بار اخبارات میں بھی آچکی ہے۔ لیکن افسوس ہے حکومت نے اس کے متعلق کوئی تسلی بخش انتظام نہیں کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پبلک کی مشکلات اور زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر دس روپے کے کرنسی نوٹ کی ریزگاری کسی دوکاندار سے لی جائے۔ اور پھر انہی روپیوں میں سے اسی سے سودا لیا جائے تو وہ انہیں لینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پھر ایک اور مصیبت یہ ہے کہ ملکہ کے روپوں کو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور نیم سرکاری ادارے مثلاً ڈاک خانہ والے بھی انکار کر دیتے ہیں جس سے سکوں کے متعلق پبلک کے شبہات بہت بڑھ رہے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ حکومت ہند کے اس سرکلر کے باوجود کہ ملکہ کا روپیہ لیگل ٹنڈر ہے اور کہ جو شخص اسے محض اس روپے سے قبول نہیں کریگا کہ وہ ملکہ کا ہے وہ مستوجب سزا سمجھا جائے گا خود سرکاری ادارے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ان حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ یا تو وہ ملکہ کے روپیہ کو منسوخ کر دے۔ اور ایسے تمام روپوں کو واپس لے کر ان کی جگہ دوسرے سکے دیدے۔ یا پھر اس امر کا پورا پورا انتظام کرے کہ اس کے لینے سے کوئی انکار نہ کر سکے حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اگر وہ جعلی سکوں کی ساخت کا انسداد کرنے سے قاصر ہے تو پھر یہ قرار دے کہ کوئی سکہ جعلی نہیں سب کے سب لیگل ٹنڈر ہیں۔ کیونکہ اگر وہ جعلی سکوں کو مارکیٹ میں آنے سے روک نہیں سکتی تو اس کا بار پبلک پر کیوں پڑے"

(الفضل ۲۸- جون سنہ دواں ص۳)

جنگ چین و جاپان

چین و جاپان کی جنگ ایشیا میں عذاب الٰہی کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ قرآن شریف میں تین قسم کے عذابوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۝ (سورۃ الانعام)

یعنی خدا قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے یا تم میں تفرقہ ڈال کر ایک کو دوسرے کا عذاب چکھائے۔ یہ تینوں قسم کے عذاب آج چین و جاپان میں نازل ہو رہے ہیں۔ اوپر کا عذاب تو ہوائی جہاز وغیرہ ہیں نیچے کا عذاب توپیں، سرنگیں اور آب دوز کشتیاں وغیرہ ہیں اور تیسری قسم کا عذاب ظاہر ہے۔ ایک سال پورا ہونے والا ہے مگر لڑائی ابھی پورے جوش پر ہے بلکہ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ کیونکہ دونوں

متفرقات

وی پی بھیجے گئے | ماہ جون میں جن خریداروں کی قیمت ختم تھی ان کو اطلاع دی گئی تھی۔ چنانچہ حسب دستور سابق کافی انتظار کے بعد حسب ذیل خریداروں کے نام اہلحدیث وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ تمام حضرات وصول کریں گے تاہم کسی صاحب کی عدم موجودگی کے باعث یا کسی اور سبب سے وی پی واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۱۱-۵۶۷-۴۳۰۶-۵۶۳۸-۶۴۹۳-۸۹۵۴-۹۲۲۴-۹۹۴۹-۱۰۳۰۷-۱۰۳۰۹-۱۰۶۶۸-۱۰۹۵۲-۱۰۹۶۱-۱۱۱۸۷-۱۱۳۱۶-۱۱۴۱۷-۱۱۶۸۲-۱۱۸۶۵-۱۲۰۴۲-۱۲۰۵۸-۱۲۰۶۲-۱۲۱۲۰-۱۲۱۸۹-۱۲۱۹۰-۱۲۱۹۱-۱۲۲۹۴-۱۲۳۰۷-

نئے خریدار | مولوی ہدایت اللہ صاحب خریدار نمبر ۱۱۹۵۲ و بابو اللہ دتہ صاحب ساکن بحرین نے اس ہفتہ اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے ادارہ اہلحدیث ان کی اس عنایت فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر احباب سے بھی امید ہے کہ وہ بھی "اہلحدیث" کی کمی اشاعت کو پورا کرنے کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنائیں گے۔

اہل حدیث کانفرنس | کی امداد کے لئے میاں حشمت علی صاحب کوہیر سکنہ لدھیاں خاص ضلع جالندھر نے بتقریب تولید فرزند مبلغ ایک روپیہ ارسال فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی عمر دراز فرمائے اور خادم دین اسلام بنائے۔

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ | کے لئے حاجی حکیم محمد عبد اللہ صاحب مالک دار الکتب سلیمانیہ روڑی ضلع حصار نے مبلغ پندرہ روپیہ ارسال فرمائے۔

مبلغین توحید و سنت توجہ فرمائیں | علاقہ ہذا میں توحید و سنت کی تبلیغ کما حقہ نہ ہونے سے عوام کو کیا خود اہل حدیث کہلانے والے بھی طرح طرح کی بدعات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ مبلغین حضرات اس علاقہ کے تشنگان تبلیغ توحید و سنت کو اپنے مواعظ حسنہ سے سیراب فرمایا کریں۔ (خاکسار وحید الزمان ساکن بھیر بھوم ضلع سنگھ بھوم بنگال)

اہلحدیث کے متعلق | جناب خلیل احمد صاحب مرزاپور سے حسب ذیل تجویز تحریر فرماتے ہیں۔ امید ہے دیگر احباب بھی اسکے متعلق اپنی آراء سے اطلاع دینگے۔

"شمع توحید" ختم

مقدمہ حملہ کی یادگار میں رسالہ شمع توحید بغرض تبلیغ توحید شائع کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ چنانچہ جماعت اہل حدیث نے جس قدر اعانت فرمائی اس میں سے رسالہ ہزارہا کی تعداد میں چھپوایا گیا جو ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی بے حد مقبول ہوا۔ اپریل ۱۹۳۷ء کے آخری عشرہ میں اسکی روانگی شروع ہوئی اور جون کے آخر میں بالکل ختم ہو گیا اب صرف چند نسخے بغرض ریکارڈ محفوظ ہیں۔ اسلئے کوئی صاحب بغیر اشد ضرورت کے آیندہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ ہاں جس جگہ زیادہ ضرورت ہو وہاں کے احباب خود چھپوا لیں۔

پھر جو مناسب تجویز ہوگی اسپر عمل کیا جائیگا۔

اخبار اہلحدیث میں مضامین اس طرح درج ہوا کریں کہ اگر ان کو علیحدہ محفوظ رکھنا چاہیں تو بآسانی رکھ سکیں۔ خصوصاً جو مضامین متعدد قسطوں میں شائع ہوں وہ تو ضرور اسی علیحدہ صورت میں شائع کئے جایا کریں۔ (دفتر اہلحدیث اسکو مشکل العمل جانتا ہے)

تصحیح | "اہلحدیث" ۹/۲۴ ۱۰ صفحہ پر چوہدری عبد الغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ چوہدری عبد الغنی نام غلط چھپ گیا اصل نام چوہدری عبد النبی ہے۔ (راقم محبوب عالم خطیب تھوپور ضلع ہوشیارپور)

یاد رفتگان | مولانا عبد الجبار صاحب بہاری ثم مدھوپوری ضلع سنتھال پرگنہ ۲۵۔ جون کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عالم باعمل متقی اور صالح تھے۔ (راقم عبد العزیز سیکرٹری مدرسہ اسلامیہ مدھوپور)

ایضاً | مولوی عبد الجلیل صاحب ... الہ آباد تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور پنجاب کا صاحبزادہ احمد حسن فوت ہو گیا۔ انا للہ! (راقم حشمت علی از لدھیاں)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم

شیخ عطاء الرحمٰن صاحب | کا جنازہ غائب لدھیاں خاص میں احناف و اہل حدیث حضرات نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (راقم حشمت علی کوہیر)

غریب فنڈ | میں سابقہ بقایا ۵۲ اور سائلین ۵۳ عبد السلام دہلی ہے۔ ۵۴ عبد الرحمٰن عزیز احمد رام پور ہے۔ ۵۵ عبد الرزاق رائیڈرگ ۵۶ حسن الدین سیالکوٹ ۔ میزان ... بقیہ فنڈ ...

وصولی داخلہ | ۱۲۹ عبد العزیز جودھ پور ۱۳۰ محمد یوسف ملک والہ ۱۳۱ مولوی عبد السلام دہلی ۱۳۲ عبد الرحمٰن رام پور۔ ۱۳۳ عبد اللطیف دینی۔

۵۸ سائلین باقی ہیں | اصحاب خیر اس فنڈ کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں۔ تاکہ ان غرباء کے نام جلد از جلد اخبار جاری ہو جائے۔

نام نہ نشان۔ الٹے بدگمان | پیشتر ازیں ناظرین کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت ہمیشہ شروع میں ہی اپنا نام و مقام مع ڈاکخانہ و ضلع وغیرہ تحریر کیا کریں تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہوا کرے۔ باوجود اتنی دفعہ ناظرین کی سمع خراشی کرنے کے کوئی نہ کوئی کارڈ یا لفافہ ایسا ضرور آجاتا ہے جسمیں راقم کا پتہ تحریر نہیں ہوتا۔ مگر ایسے حضرات بعد میں بدگمانی کی شکایت کرتے ہوئے تمام نزلہ عملہ دفتر پر گراتے ہیں

ضروری | ملتانی زبان میں شمع توحید کو نظم کرانے کا اعلان کیا تھا۔ اب تک کسی ناظم کا پتہ نشان نہیں ملا۔ ناظرین اہلحدیث کوشش کر کے ملتانی زبان کے

(۶۹۳)

بازیگر (خود غرض حکومتیں) اس میں شریک ہیں۔

آج تک ہم نے یہی سمجھ رکھا تھا کہ اس جنگ کی ابتدا جاپان کی طرف سے ہوئی ہے۔ مگر حال ہی میں جاپان کے دارالحکومت (ٹوکیو) سے ایک رسالہ (عربی زبان میں) آیا ہے۔ جس کا نام نیپون* ہے۔ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چین نے جاپان کے ہراول دستوں پر حملہ کیا جس کے جواب میں جاپان نے احتجاج کیا مگر چین نے اس کی پرواہ نہ کی۔

(اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔)

آج کل جو خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ فریقین کے لاکھوں آدمی میدان جنگ میں لڑنے کے لئے کمربستہ کھڑے ہیں۔ اب تک دونوں حکومتوں کے بے شمار اشخاص مقتول و مجروح ہو چکے ہیں۔

دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

شیخ عطاء الرحمن دہلوی مرحوم

آپ کی جدائی سے جو نقصان جماعت اہل حدیث کو پہنچا ہے وہ تو ناقابل تلافی ہے ہی۔ مگر اس سلسلہ میں ایک اور نزاع پیدا ہوگئی ہے۔ جس کی بنا اس ... کی اشاعت ہے جو اہلحدیث میں بروائت دو راویاں (حکیم ظفر اور حکیم ثناء اللہ سندیافتگان ... طبیہ کالج دہلی) لکھا گیا تھا کہ دہلی کی امامیہ جماعت شیخ صاحب کے جنازے میں شریک نہیں ہوئی۔ اس کے جواب میں کسی صاحب یونس نامی (جنکو مولوی ... لکھا گیا) اور وہ جماعت امامیہ سے تعلق رکھتا ہے ... طرف سے اہلحدیث میں ایک مراسلہ درج ہوا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ حافظ عبدالستار صاحب ... دونوں دہلی میں موجود نہ تھے لیکن آپ کی جماعت کے چند آدمی شیخ صاحب کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس کے جواب الجواب میں مولوی یونس صاحب (مدرس مدرسہ میاں صاحب) وغیرہ کے مراسلات موصول ہوئے۔ موصوف نے اپنے مراسلہ میں پہلے تو مکتوب مذکور سے اپنی بریت ظاہر کی پھر اس کی بھی تردید کی کہ جماعت امامیہ میں سے بعض اشخاص جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ ادھر حکیم ثناء اللہ اپنی روائت کے صداقت پر ابھی تک مصر ہیں۔

ہم اور غیر حاضرین کیا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ پس یا تو اس قضیہ کو حوالہ خدا کر کے یہیں ختم کر دیا جائے یا اگر مزید تحقیق مطلوب ہو تو یونس میاں اپنی جماعت کے شرکاء جنازہ کے ناموں کی فہرست لکھیں اور مولوی محمد صاحب کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرائیں۔ پھر آپ جو فیصلہ دیں وہ ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجدیا جائے۔ اسکے بعد یہ نزاع ختم سمجھیں۔

* اس رسالے کے اڈیٹر صاحب سے التماس ہے کہ ... رسالے کا نام اس کی زبان (عربی) ہی میں رکھیں "نیپون" کا لفظ عربی نہیں ہے۔ اگر ضرورت سمجھیں تو اس کو قوسین میں لکھ دیا کریں۔

حجاج کی تکالیف

استاذی المکرم مولانا فاتح قادیان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ گذارش ہے کہ پچھلے سال میرے ایک بزرگ حج کرنے گئے تھے۔ ان کی تشریف آوری پر خاکسار نے ان سے حالات سفر حج وغیرہ دریافت کئے، جو انہوں نے مفصل بیان کئے۔ ان کے بیان میں دو تین باتیں ایسی تھیں جو حجاج کی تکالیف اور بعض اخلاقی امور پر مبنی تھیں۔ جنہیں خاکسار بغرض اصلاح ذیل میں عرض کرتا ہے۔ امید ہے آپ ان کو درج اخبار کر کے حکومت حجاز کو توجہ دلائیں گے۔

(خادم:- محمد عبداللہ ثالث امرتسری)

(۱) مکہ کے دوکاندار مسافر خریداروں کے ساتھ نہایت ہی خشونت۔ درشتگی اور بداخلاقی سے پیش آتے ہیں۔

(۲) سرکاری نلکے اور پمپ جو مختلف بازاروں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان پر ایام حج میں عرب لوگ قابض ہوتے ہیں۔ کسی مسافر کو پانی نہیں لینے دیتے۔

(۳) معلم لوگ عموماً بے نماز ہوتے ہیں۔

سرکاری اعلان

بیگار

دورہ کرنے والے افسروں کو گورنمنٹ وقتاً فوقتاً تاکید کرتی رہی ہے کہ وہ لازمی طور پر اس امر کا خیال رکھا کریں کہ جن مزدوروں سے خیمہ جات لگانے، کیمپ کی حفاظت کرنے یا ان کے دورہ کے متعلق دیگر فرائض سرانجام دینے کا کام لیا جائے۔ ان کو کافی معاوضہ ملے تاکہ شکائت کی کوئی جائز وجہ باقی نہ رہے اور وہ رضامندی سے کام کریں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان ہدایات کو بعض اوقات نظرانداز کر دیا جاتا ہے اور وہ جبری خدمت کا جسے عام طور پر بیگار کہتے ہیں رواج ابھی تک جاری ہے۔ گو خیال ہے کہ یہ رواج پہلے کی نسبت اب بہت کم ہے۔ لہذا ان احکام کو جملہ افسروں کے نوٹس میں لانے اور یہ ظاہر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے کہ اگر بیگار کے بارہ میں کوئی شکایت ان تک پہنچے تو وہ اس کے متعلق فوری اور کامل تحقیقات کریں۔ اور اگر الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں تو قصوروار کو مناسب سزا دی جائے۔

گورنمنٹ از سرنو واضح کر دینا چاہتی ہے کہ یہ اس کی زبردست خواہش اور مصمم ارادہ ہے کہ اس قسم کی جبری خدمت کا خواہ اس کی کوئی صورت ہو خاتمہ کر دیا جائے اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی مساعی میں عوام کی شرکت کی متمنی ہے۔

لاہور — محمد حسین

۳- جون ۱۹۳۷ء — ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

محکمہ صنعت و حرفت گورنمنٹ پنجاب

اطلاع برائے داخلہ

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن ۵-اکتوبر ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔

درخواستہائے داخلہ برائے (۱) ڈپلوما (ہائے کلاس کورس) (۲) آرٹیزن، کمخواب (بی و سی کلاس) سرکاری فارموں پر بنام ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر ۳۰-جولائی تک پہنچنی چاہئیں۔ فارم داخلہ درخواست آنے پر بھیج دیا جاوے گا۔ درخواست کنندگان کے لئے یونیورسٹی و دیگر سارٹیفکیٹوں کی مستند نقلیں بمعہ فارم داخلہ، ثبوت عمر وغیرہ بھیجنی ضروری ہیں۔

حسب قواعد چند مستحق طلباء کو وظیفے عطا کئے جاتے ہیں۔ پیشہ ور جولاہوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے سرکاری بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی ہے۔

علاوہ پارچہ بافی کے لئے رنگائی۔ دھلائی چھپائی و (finishing) کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔

مزید تفصیلات انسٹیٹیوٹ ہذا کے پراسپکٹس سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

المشتہر

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان صلاح الدین صاحب سب جج بہادر درجہ سویم چنیوٹ

نمبر مقدمہ ۴۳۵ سال ۱۹۳۸ء

دوکان چودہری رام گنیش داس واقعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چودھری ہوشناک رام ولد بھائی فتح چند کھتوریہ۔ چمن لعل ولد دیوان چند کھتوریہ سکنہ بدھوانہ تحصیل شورکوٹ

بنام پہلوان

دعوے ۱۱۰۲/۶/۹

بنام پہلوان ولد بہاب قوم بھروانہ سکنہ چاہل والہ تحصیل شورکوٹ۔

مقدمہ بالا میں عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے لہٰذا پہلوان مدعا علیہ کے نام اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً ۱۲/۷/۳۸ کو بوقت ۷ بجے صبح حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا تو مدعا علیہ مذکور کے خلاف کاروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۹/۶/۳۸ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۷۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم داد ولد لبھو ذات گوجر سکنہ نیامت پور تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸/۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑہ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۳۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اسماعیل ولد شادی ذات گوجر سکنہ بھگوان پور تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸/۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑہ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑہ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۱۶۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علم دین ولد کالو ذات گوجر سکنہ مومن تحصیل شکرگڑہ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۸/۳۸ مقرر کیا ہے لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مذکورہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۴/۶/۳۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑہ)

(۷۱۹)

مومیائی ۲۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
چریلی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔
..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/- آدھ پاؤ ۳/- پاؤ بھر
۵/- معہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک
علیحدہ ہوگا۔ بر ہطاول کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھ پور
مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ اس لئے
معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی محمد ناصر علی
صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔ (۲۱-مئی ۳۶ء)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب کمشر ڈھول
میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے نام پر اور دیگروں
کے نام پر مومیائی منگائی۔ ماشاءاللہ تیر بہدف پایا۔
دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دوکان کو ترقی پر
ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔ ایک چھٹانک ناصر الدین
میاں کے نام ارسال فرمائیں۔ (۳۰-مئی ۳۶ء)
(منگوانے کا پتہ) حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

تمام دنیا میں بے مثل ۳/-

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرت سر

ہندوستان میں

اہل حدیث کی علمی خدمات

مشہور ——— مقالہ

(مقالہ نگار) ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی
اس مقالہ کی خوبیوں پر بے ساختہ یہ شعر زبان سے نکلتا ہے کہ
دیکھو تو آج پھر نہ دیکھو گے
غالبؔ بے مثال کی صورت
کیونکہ اس کے ۲۱۰ صفحوں (بتقطیع ۲۰×۲۶) میں جماعت
اہل حدیث ہند کی تمام علمی خدمات (از قسم تدریس، تذکیر،
تصنیف و تصحیف وغیرہ) کا مفصل تذکرہ تبویب وار
مذکور ہے۔ یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مصدقہ اور
آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ میں
پڑھا گیا ہے۔ اہل حدیث خواندہ اصحاب کو اس کا پڑھنا
ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/- محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرت سر

باجلاس مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے
سب جج بہادر درجہ اول منتظم جائداد دیوالیاں
گوجرانوالہ

رحمت ولد نبی بخش قوم جٹ ساکن پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ
دیوالیہ۔ بنام بنک زمیندارہ وغیرہ۔ قرضخواہان۔
بنام بنک زمیندارہ واقعہ پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ
سرجن سنگھ ولد سردار چند۔ جٹ سکنہ مذکور ""
سوہنا لال ولد گنپت قوم جین ""
شیر سنگھ ولد دولت رام قوم اروڑہ ""
ہرنیس سنگھ ولد خوشحال چند قوم اروڑہ سکنہ سانیکے تحصیل گوجرانوالہ
فرم موتی رام ساون مل واقعہ پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ۔
فضل الٰہی ولد نامعلوم کشمیری سکنہ گجرات۔
امرناتھ ولد شبدیال قوم برہمن سکنہ پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ
مقدمہ مندرجہ عنوان میں رحمت دیوالیہ مذکورہ
بالا بحکم امروزہ عدالت ہذا قطعی ڈسچارج کیا گیا ہے
لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص وعام وجملہ قرضخواہان
کو مطلع کیا جاتا ہے۔
آج بتاریخ ۲۳-جون ۳۶ء دستخط ہمارے اور مہر
عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم (مہر عدالت)

نصف قیمت پر!

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب ست دہرمی)
اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو
طشت از بام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول
بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، چھلیروں
اور درندوں کے کلام ہیں الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج
آج تک اس کی تردید نہیں کر سکی۔ قابل دید ہے۔
کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلےٰ۔ قیمت بجائے ۱۲/- کے
صرف ۶/- محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرت سر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر
مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے	″	۶
عام خریداران سے	″	۴
″ ″	ششماہی	۲/۴
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ ۱۲
فی پرچہ	- - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۴۲۱)

فہرست مضامین

اپنا خیال

(از قلم محمد جعفر صاحب سلیم پرتابگڈھی)

نہ دیکھیں آجکل کیوں قوم کو ہم چشم حیراں سے
جو دانشمند ہے وہ مشورہ لیتا ہے قرآں سے
برائے قوم بیداری کا نغمہ جو ہو دنیا میں
خبر کیا تھی گرائیگا فلک یوں بجلیاں ہم پر
ہیں سب امتیاز حق و باطل آپ ہی ہو چکے
یہ ضبط غم کا عالم ہے نہیں منہ میں زباں گویا
کہیں کیا قوم کی بدحالیاں ہم قوم سے اپنی
حیات دائمی مرنے سے بڑھ کر ہو نہیں سکتی
تری رحمت جو ہو یارب تو ممکن ہے سنبھل جائے

تعلق کفر کا ممکن نہیں ہو جائے ایماں سے
یہی امید رکھنی چاہئے سچے مسلماں سے
سلیم زار جو نکلے صدا ساز رگ جاں سے
نہیں تو آشیاں اپنا اٹھا لیتے گلستاں سے
بہ نظر غور ہم گذریں جو راہ کفر و ایماں سے
کوئی ہو کسطرح واقف مرے غمہائے پنہاں سے
کھلا جاتا ہے سب کچھ راز خود چاک گریباں سے
جناب خضر باز آئے تم اپنے آب حیواں سے
سفینہ قوم کا ٹکرا رہا ہے آج طوفاں سے

سلیم زار ہے یا بلبل ناشاد ہے کوئی
صدا رونے کی کس کے آرہی ہے یہ گلستاں سے

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۴۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی عمردین ولد فضلا ذات گوجر سکنہ بجلی پور تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۹ $\frac{7}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ $\frac{6}{38}$)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۳۹۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شاہ محمد ولد غلام محمد ذات گوجر سکنہ بھگوان پورہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲ $\frac{7}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ $\frac{6}{38}$)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶-جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

لحم البقرہ

بجواب آریہ مسافر لاہور

ہندوستان میں سیاسی اختلافات کو چھوڑ کر باقی جتنے فرقہ وارانہ اختلافات ہیں۔ ان میں سے اکثر مذاہب کی اصل تعلیم کو چھوڑنے سے پیدا ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر آج ہم دو اختلاف پیش کرتے ہیں۔ ایک تعزیہ۔ دوسرا ذبح گائے۔ تعزیہ کی وجہ سے جو فسادات، ہندوستان میں ہوتے ہیں وہ ہوا خواہان ملک کے لئے سخت رنجدہ ہیں۔ حالانکہ یہ رسم اسلامی نہیں ہے بہت پیچھے ایجاد ہوئی ہے۔

دوسری مثال ذبح گائے کی ہے جس پر آئے دن جھگڑے (فسادات) ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی کوئی اہم مذہبی مسئلہ نہیں ہے۔

جس طرح اسلام میں گوشت خوری کے لئے گائے کا استعمال جائز رکھا گیا ہے اسی طرح ویدوں کے زمانہ میں گائے کو دودھ اور گوشت (دونو چیزیں) حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ تاریخ قدیم ہندوستان کا ہندو مصنف اس حقیقت کو واضح کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ویدک زمانے میں رشی منی گائے کا گوشت بلاکراہت کھاتے تھے۔

اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اگر ہندو مسلمان اپنے اپنے مذہب کی صحیح تعلیم پر قائم ہوجائیں تو ہندوستان کے فرقہ واری جھگڑے سب ختم ہو سکتے ہیں۔ آج ہمیں یہ نوٹ لکھنے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ اخبار "آریہ مسافر" لاہور مؤرخہ ۲۶ جون میں کسی مسلمان صاحب کے نام سے مضمون نکلا ہے۔ جس میں موصوف نے بڑی کوشش کر کے ہمدردانہ لہجے میں مسلمانوں کو مورد الزام ٹھیرایا ہے کہ وہ گائے ذبح کرنے میں پیغمبر اسلام کی سنت کا خلاف کر رہے ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کی ہدایت سے یہی ملتا ہے کہ گائے کو دودھ کی غرض سے استعمال کرنا چاہئے۔ اسی لئے آنحضرت صلعم نے کبھی گائے کا گوشت نہیں کھایا نہ قربانی کے لئے آنحضرت سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس مضمون کو بڑی طوالت سے بیان کیا ہے اس کے لئے ہم قابل مضمون نگار کے قدردان ہیں کہ انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔ مگر وہ ہمیں معاف رکھیں انہوں نے کسی خاص غرض سے تصویر کا ایک ہی رخ دیکھا اور دکھایا ہے۔ ورنہ اگر وہ محققانہ نظر سے قرآن و حدیث کو دیکھتے تو ان کو صاف ہدایات مل جاتیں کہ گائے کو ذبح کرنا اور اس کا گوشت استعمال کرنا کھلے لفظوں میں جائز ہے۔

سنئے! لحم البقرہ کو حرام کہنے والوں کو قرآن مجید نے صاف لفظوں میں مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ

(پ ۸- ع ۴)

یعنی خدا نے اونٹ کو نر و مادہ بنایا اور بقرہ (گائے) کا بھی جوڑا پیدا کیا۔ اے رسول! آپ ان (مانعین ذبح بقرہ) سے پوچھیں کہ خدا نے ان کا نر حرام کیا ہے یا مادہ یا نر و مادہ دونو کو حرام ٹھیرایا ہے۔

اس سوال کا جواب مذکورہ چوپایوں کی حرمت کی صورت میں دینا مانعین ذبح بقو کا فرض ہے۔ اسلامی کتب پر خوب غور و فکر کر کے اس کا جواب دیں۔ جب تک وہ حرمت کا اثبات کریں اس سے پہلے ہم حلت کا ثبوت سن لیں۔ ارشاد ہے:-

إِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ (پ ۱۸- ع ۱)

یعنی تم لوگوں کے (بنی نوع انسان) کے لئے چارپایوں میں بڑی نصیحت ہے ہم انکے پیٹوں سے تم کو دودھ پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں بڑے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھانے کے کام میں لاتے ہو۔

فاضل موصوف نے حدیثوں کا بہت تتبع کیا ہے۔ مگر چونکہ وہ ایک خاص غرض لیکر اُٹھے ہیں اس لئے انکو وہی نظر آیا ہے جو ان کا مقصود تھا۔ دیکھئے کس قدر بے انصافی کی بات ہے کہ آپ نے یہ حدیث تو لکھدی کہ آنحضرت نے عید کے موقع پر دو مینڈھے قربانی کئے۔ لیکن اسی کتاب (مشکوٰۃ) کی اسی فصل میں اسی صفحے پر آپ کو وہ روایت نظر نہ آئی جو آنحضرت کے چچازاد بھائی ابن عباس سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت کے ساتھ سفر میں تھے کہ قربانی کا موقع آگیا۔ (فاشترکنا فی البقرۃ سبعتہ) تو ہم سات آدمیوں نے مل کر گائے کی قربانی کی۔ اگر گائے کی قربانی

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں کئی روز سے بارش نہیں ہوئی جس کے باعث گرمی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— حکومت پنجاب کی طرف سے زمینداروں اور ساہوکاروں کے متعلق جو بعض بل پیش ہوئے ہیں ان کے خلاف بطور احتجاج غیر زراعت پیشہ ہندوؤں نے ۱۰- جولائی کو عام ہڑتال کی۔

—— لاہور میں پولیس نے ۱۴- اشخاص کو جن میں ایک ڈاکٹر ایک وکیل بھی شامل ہیں۔ متعدد چوریوں کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ انہوں نے لاہور کے مختلف مقامات پر جتنی سے زائد چوریاں کیں

—— اچھوتوں پر کانگرس پروپیگنڈا کا جو اثر ہورہا ہے اس کو زائل کرنے کے لئے ڈاکٹر امبید کار پنجاب آرہے ہیں۔

—— دربار پٹیالہ نے اندرون ریاست تلوار پر سے پابندی اٹھادی ہے۔

—— آگرہ میں ایک پنجابی پہلوان کا یوپی کی عورت پہلوان سے شاندار دنگل ہؤا۔ جس میں مرد پہلوان کو شکست ہوئی۔

—— لاہور میں نئے بائی لا جاری کرنے کی حکومت نے اجازت دیدی ہے۔ جس کی رو سے پبلک باغات میں کبڈی وغیرہ کھیلنا۔ بائیسکل چلانا۔ پتنگ اڑانا ممنوع قرار دیا جائیگا۔ پبلک جلسوں کی اجازت صرف دہلی دروازہ اور بھاٹی دروازہ کے باہر باغات کے لئے ہے۔

—— معلوم ہؤا ہے کہ سی پی کی مدالتہا ئے مطالبہ خفیفہ اڑادی جائیں گی۔

—— سندھ کے دریا میں طغیانی آنے سے تقریباً ۲۴ ہزار ایکڑ زمین زیر آب ہوگئی۔

—— حکومت ترکیہ اور فرانس میں حال ہی میں دس سال کے لئے ایک معاہدہ ہؤا ہے۔ جس کی رو سے دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے خلاف کسی سیاسی یا اقتصادی تحریک میں حصہ نہیں لینگی۔

—— نحاس پاشا سابق وزیر اعظم مصر نے پنڈت جواہر لال نہرو کی دعوت پر ہندوستان آنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ آپ انڈین نیشنل کانگرس کے آیندہ اجلاس میں شریک ہونگے۔

—— شہنشاہ ایران نے اپنی بہو کو موتیوں کے تین عدیم النظیر ہار تحفۃً بھیجے ہیں۔ نیز ولیعہد ایران نے بھی اپنی منسوبہ کے لئے تحفۃً زمرد کا انمول ہار۔ جڑاؤ انگوٹھی اور ایک قلمی قرآن مجید جو ایرانی خوشنویسی اور طلا کاری کا نہایت نادر نمونہ ہے۔

مشورہ

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے ان کو "اہلحدیث" یکم جولائی میں اطلاع دی جاچکی ہے۔ وہ مہربانی فرماکر ۲۸- جولائی سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی دفتر میں جلد از جلد اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ

۲۹- جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ قیمت یا اطلاع بھی نہ بھیجیں اور وی پی بھی واپس کرکے دفتر کو محصول ڈاک کا نقصان پہنچائیں۔

—— سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ نے لکھنؤ کے شیعہ اور سنی اصحاب سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے کشیدہ تعلقات کو خوشگوار بنائیں ورنہ نقص امن کو دور کرنے کیلئے سخت قدم اٹھانا پڑیگا۔

رجسٹری واپس | شیخ فخر الدین سوداگر چرم چھتہ بازار حیدرآباد دکن نے ٹکٹ بھیجکر رسالہ شمع توحید طلب کیا تھا۔ چنانچہ ۲۸/۶ کو ۱۴ عدد رسالہ شمع توحید بذریعہ رجسٹری پیکٹ ارسال کئے گئے جو ۸/۷ کو واپس آگیا۔ اس لئے موصوف دفتر پر کسی قسم کا گلہ نہ کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

فقیر ایپی کا لشکر گمتی پہاڑ پر

کوہاٹ ۸- جولائی۔ بنوں اور اس کے گردونواح میں یہ خبر زور شور سے پھیل رہی ہے کہ فقیر ایپی کا لشکر گمتی پہاڑ پر پہنچ گیا ہے۔ یہ لشکر قریباً ڈیڑھ ہزار اشخاص پر مشتمل ہے۔ اس کے پاس دیسی ساخت کی ۱۵ توپیں بھی ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ فقیر ایپی کے گماشتے مختلف مقامات پر چندہ فراہم کر رہے ہیں۔ نیز والنٹیروں کی بھرتی کا کام بھی شروع ہے۔ دیہات میں آزادانہ طور پر فقیر موصوف کا پروپیگنڈا فروغ پر ہے۔ فقیر ایپی کا مطالبہ ہے کہ جو شخص نقدی سے امداد نہیں کرسکتا وہ غلہ کی صورت میں ہی چندہ دے۔ ایک گاؤں کے تمام کے تمام باشندے فقیر ایپی کے لشکر میں شامل ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں بنوچی اور خٹک گمتی پہاڑ کو روانہ ہوگئے ہیں تاکہ فقیر ایپی کی امداد کرسکیں۔ کھانڈ اور غلہ کی بوریاں کافی تعداد میں پکڑی گئی ہیں۔

کوہاٹ روڈ کے بند ہو جانے اور دیگر پابندیوں کے عائد کرنے کے سلسلہ میں بھی قسم قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ بنوں شہر پر سارا دن (سرکاری) ہوائی جہاز منڈلاتے رہتے ہیں۔ عام افواہ ہے کہ فقیر دینا اپنے لشکر کو لے کر لاکے جینے کی پہاڑیوں میں فقیر ایپی کے پاس پہنچ گیا ہے۔ اور وہاں دونوں جرنیلوں کے درمیان کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں اہم جنگی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ بنوں کے لوگ خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ یہ افواہ عام پھیل رہی ہے کہ فقیر ایپی لاکے جینے کی پہاڑیوں میں اسلحہ اور گولہ بارود کے کارخانے کھول رہا ہے۔ جہاں متذکرہ بالا سامان جنگ تیار ہؤا کرے گا۔

نیز فقیر ایپی نے انگریز فوجوں کے جو سامان جنگ و خوراک بھیج رہی ہیں۔ پینے والے پانی کے نل کاٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی پشت پر ایک خاص طاقت ہے۔

(پرتاپ لاہور ۱۱/۷)

بیان نہ کیا جائے۔

اس کے باوجود ہم آپ کی تائید کرتے ہیں کہ جہاں صنفی مجالس اپنی اپنی اغراض کے ماتحت قائم ہوں وہاں ایک ایک مشترکہ قومی مجلس بھی ہونی چاہئے مگر اس قومی مجلس میں امور عامہ کا ذکر ہوگا۔ امور خاصہ کا نہیں۔

آپ اہل حدیث کانفرنس کو بھی غیر مفید سمجھتے ہیں آپ کی یہ رائے اسی اصول پر مبنی ہے جو آپ نے بغیر غور و فکر کے اپنے ذہن میں قائم کر لیا ہے۔

ہاں آپ کا یہ لکھنا بھی بے ثبوت ہے کہ اہل حدیث کے جلسوں میں کسی حنفی عالم کو نہیں بلایا جاتا۔ واقعات اس کی تردید کرتے ہیں۔ زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پنجاب میں دو عالم (مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولوی احمد علی لاہوری) بڑے پکے حنفی ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ عموماً اہل حدیث کے جلسوں میں بلائے جاتے ہیں۔ اور کوئی ان کی مزاحمت نہیں کرتا۔

مختصر یہ ہے کہ آپ واقعات صحیحہ پر نظر کر کے رائے قائم کریں تو وہ قابل قدر ہوگی۔ ورنہ آپ کی موجودہ رائے جانبدارانہ سمجھی جائے گی۔

آپ نے کسی عالم کا حوالہ دیا ہے کہ انہوں نے آمین و رفع یدین نہ کرنے والوں سے روا داری نہیں برتی۔ اُس عالم کا نام معلوم ہونا چاہئے تاکہ میں اُن سے پوچھ سکوں۔ پھر اگر وہ اس کی تصدیق کر دیں تو میں جواب میں کہونگا۔

الجزئی لا یکون کاسبا ولا مکتسبا

اخیر میں میں آپ کی دلسوزی کا شکریہ ادا کرتا ہوں

اہل حدیث کا مذہب

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

اس کتاب میں اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات

(از قلم منشی محمد عبد اللہ ثالث (معمار) امرتسری)

الفضل ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء میں ملک محمد حسین صاحب محرر چونگی میونسپل کمیٹی وزیرآباد کی طرف سے حیات و نزول مسیح علیہ السلام سے متعلق چند سوالات شائع کئے گئے ہیں۔ جن کا جواب حسب ذیل ہے ۔

مکرمی ملک صاحب السلام علیکم!

آپ اہل حدیث ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن آپ نے اپنے شبہات کو بجائے علماء اسلام سے بالمشافہ یا بلاواسطہ بذریعہ خط و کتابت حل کرنے کے انہیں مخالفین کے اخبار میں شائع کر کے اپنے اور اہل اسلام کے درمیان معاندانہ مباحثے کی بنیاد ڈالی ہے

کیا اہل حدیثی اسی کا نام ہے ؟ ؎

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

آپ لکھتے ہیں :-

"اگر جواب نہ آیا تو کمترین کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں کوئی روک نہ ہوگی"

سبحان اللہ! کیا عجیب دینی اور معقول دھمکی ہے۔

اے جناب! کیا حیات مسیح کے ہر منکر کے لئے احمدی ہونا لازم ہے؟ پھر تو یہود و نامسعود۔ آریہ۔ ہندو۔ سکھ وغیرہ سب کے سب احمدیت کی رونق کہے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب حیات مسیح کے منکر ہیں مخالفین اسلام کو جانے دیجئے۔ مسلمانوں میں کئی گروہ نیچری، چکڑالوی وغیرہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ کیا یہ سب مرزائی ہیں؟

برادرم غور فرمائیے اس نا معقول دلیل پر کہ مرزا صاحب اس لئے مسیح موعود ہیں کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

یہ تو وہی بات ہوئی کہ چاول سفید ہوتے ہیں۔ لہذا زمین گول ہے۔ ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

ملک صاحب! مرزا جی نے خود فیصلہ کر دیا کہ "مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا نہیں جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے ارکان سے ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰ طبع اول۔ صفحہ ۵۲ طبع سوم)

اندریں صورت ہم کہتے ہیں کہ مرزا کی صداقت خود انہی کے مقرر کئے ہوئے معیار دس مثل متحدیانہ پیشگوئیوں نیز دلائل قرآنیہ۔ علامات مسیح موعود مندرجہ احادیث نبویہ سے جانچو۔ اگر مرزا صاحب ان پر پورے اتریں تو وہ سچے۔ بصورت دیگر ہم حیات و وفات مسیح جیسی علمی بحثوں میں پڑ کر کسی ایسے ویسے شخص کو مسیح موعود تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں۔

یہ ہے وہ اصل الاصول۔ جس پر عمل کرنے سے مرزائیت کا تمام تانا بانا ادھیڑ کر رہ جاتا ہے۔ کیا کوئی مرد میدان ہے کہ اس اصول کے مطابق ہمارے ساتھ تحریری یا تقریری بحث مباحثہ کر سکے۔ اور فیصلہ کے لئے کسی ایک غیر جانبدار آدمی کو ثالث مقرر کر لے؟ میں علی الاعلان وجدانی پیشگوئی کرتا ہوں کہ کوئی بھی احمدی اس مقابلہ کے لئے کھڑا نہ ہوگا۔

مکرم من! تدبر سے کام لیجئے۔ فرض کیا کہ حضرت مسیح وفات پا گئے۔ کیا اس سے کوئی ایسا شخص مسیح کہلانے کا حقدار ہو جائیگا جس کی تمام تحدیانہ پیشگوئیاں سراسر کذب و افترا ثابت ہوں۔ جس کے تمام اصول دفع الوقتی اور خود غرضی پر مبنی ہوں۔ جس کی تحریرات

کے لئے یہ روایت کافی ثبوت نہیں ہے۔

تو اور سنئے!

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت کے ساتھ حج کو گئی۔ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے قتیل نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہم جواب میں کہا گیا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

آریہ مترو! تمہاری اس کوشش سے یہ مشکل حل نہ ہوگی۔ بلکہ بقول ؎

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گناہ یاں سزا کے بعد

اس مشکل میں اور اضافہ ہوتا چلا جائیگا۔

کیا مزے کی بات ہے کہ جب مانعین کو حرمت گائے کی دلیل نہیں ملتی تو بعض طبیبوں کے قول نقل کر دیتے ہیں کہ اس کے گوشت میں ضرر ہے اور دودھ میں شفا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا سب سے لطیف غذا دودھ سے جو بعض اشخاص کو نفخ ہو جاتا ہے وہ ضرر نہیں ہے۔ مسور اور بینگن سے مرض بواسیر پیدا ہو جاتی ہے یہ ضرر نہیں ہے؟ برف سے بعض لوگوں کے گلے میں تکلیف ہو جاتی ہے یہ ضرر نہیں؟ ماش کی دال اور گوبھی کھانے سے بدن میں بلغمی درد ہو جاتا ہے یہ ضرر نہیں ہے؟ کونسی چیز ہے جس میں نفع اور ضرر کے دو نو پہلو نہیں ہیں۔ اعتبار نفع یا ضرر کے غلبے کا ہے۔ اس قسم کے ضرر سے اگر کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے تو پھر شائد ہی کوئی چیز نظر آنے کی جو حلت و حرمت کے امتحان میں پاس ہو سکے اس قسم کی کوشش سے کسی چیز کو حرام ٹھیرانا ناحق وقت ضائع کرنا ہے۔ حرمت شرعی دلیل سے ہونی چاہیئے۔

(نوٹ) ہم ہندوؤں اور آریوں کو مجبور نہیں کرتے بلکہ مشورہ بھی نہیں دیتے کہ وہ گائے کا گوشت کھایا کریں کیونکہ ان کے ایسا کرنے سے گوشت گراں ہو جائیگا جس سے مسلماں کو بڑا نقصان پہنچیگا۔

ہاں ہم اتنا کہتے ہیں کہ اس کو اسلامی تعلیم کی رو سے حرام نہ ٹھیرائیں۔ کیونکہ اسلام کے متفقہ مسائل میں ایک مسئلہ حلت لحم البقرہ بھی ہے بلکہ اس کا استعمال کرنا اسلامی نشان سمجھا گیا ہے۔ بعض جلد باز مسلمان کسی غیر مسلم کو جب اسلام میں داخل کرتے ہیں تو سب سے پہلی غذا جو اس کو پیش کرتے ہیں وہ گائے کا گوشت ہی ہوتا ہے۔

فاضل مضمون نگار کی پیش کردہ روایات اور دلائل میں اگر کچھ زور ہوتا تو اسلامی فرقوں میں کوئی ایک فرقہ تو ضرور منع کا قائل ہوتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے مسلمان اس نعمت سے روکنے والے کو بڑے ادب سے کہا کرتے ہیں۔ ؎

ناصحا قدرِ مئے تو کیا جانے
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اتفاق اور اتحاد اسلامی سے کون فرقہ الگ رہتا ہے

۲۹-اپریل سنہ رواں کے "اہلحدیث" میں ایک مضمون بعنوان "علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش" میری بے خبری میں درج ہو گیا ہے۔ اس پر بعض احباب نے مجھے توجہ دلائی تو میں نے آج (بتاریخ ۷ جولائی) اس مضمون کو بغور پڑھا۔ مضمون پڑھ کر میں اس مرحلے پر پہنچا ہوں کہ راقم مضمون مذکور نے اپنے قلم کو واقعات صحیحہ کے شاہراہ پر نہیں چلایا۔ اس نے ہر تفرقہ کا بانی اہل حدیث کو قرار دیا ہے جو صحیح نہیں۔ اس نے بار بار اس امر پر زور دیا ہے کہ اہل حدیث کے ہاں آمین و رفعیدین دو ہی فعل ہیں جن کو وہ قابل فخر اور موجب نجات جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان ان دو سنتوں پر عمل نہیں کرتا وہ قابل اقتدا نہیں۔ میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا۔ میں موصوف کو اس امر کی تحقیق کے لئے ایک راستہ بتاتا ہوں کہ وہ خود آزمالیں۔ اہل حدیث کی کسی مسجد میں چلے جائیں اور حنفی[1] طریق پر نماز پڑھ کر دیکھ لیں کہ کوئی بھی ان کو مسجد سے نکالتا ہے۔ اگر کوئی اُن کو نکال دے تو مجھے اطلاع دیں۔ اس کے بعد کسی حنفی مسجد میں چلے جائیں اور وہاں اہل حدیث کے طریق پر آمین و رفعیدین کے ساتھ نماز پڑھیں پھر دیکھیں کہ اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ تب اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ عدم رواداری کس فریق کی طرف سے ہے۔ اس تجویز پر عمل پیرا ہو کر ان کو صحیح رائے قائم کرنے میں آسانی ہوگی ——— باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ سب مسلمانوں کا ایک ہی پلیٹ فارم ہونا چاہیئے۔ ظاہری صورت تو اس کی بڑی دلفریب ہے مگر عمل میں اس کے اندر بہت سی لاینحل مشکلات ہیں۔

کیا کسی مشترک مذہبی پلیٹ فارم پر کوئی واعظ رسوم مروجہ (تعزیہ، مولود، گیارھویں وغیرہ) کی تردید یا تائید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہاں تک کہ جو مسائل کتب سلف میں متفقہ طور پر درج ہیں۔ مگر آج اختلافی سمجھے جاتے ہیں۔ کوئی بھی ان کی تائید یا تردید نہیں کر سکتا۔ معاف فرمائیگا اس کا تجربہ ہم کو آپ سے زیادہ ہے کیونکہ سارے ملک کی بڑی بڑی مجالس وعظ اور تبلیغی جلسوں میں مدعو ہو کر ہمیں شریک ہونے کا موقع ملا ہے۔ ہم نے تو یہاں تک دیکھا کہ اگر آنحضرت علیہ السلام کی بشریت اور عدم علم غیب کا ذکر بھی کہیں آگیا تو فوراً رقعہ ملا کہ اختلافی مسائل کو

[1] حنفی سے مراد بریلوی خیال کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو پکے اہل سنت کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

مکرم من! اسی شخص کو آپ نبی اور رسول ماننے کی دھمکیاں دے رہے ہیں ؎

میرے پہلو سے اٹھا۔ آگے ستمگر ہے کمرا
مل رہیگی ملک کو کفران نعمت کی سزا

ملک صاحب! اتقو اللہ۔ اتقو اللہ۔ اتقو اللہ۔ مرزا صاحب کی منقولہ تحریرات شاہد ہیں کہ عیسائی حضرت مسیح کی زندگی میں ہی بگڑے ہیں۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب نے ۲۰-مئی ۱۹۰۸ء کو گورداسپور میں تقریر کرتے ہوئے کہا

"وہ (حضرت عیسٰی) کہتے ہیں کہ عیسائی اگر بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے ہیں"
(ریویو جلد ۶ عـ۶ صـ۱۹۹)

پیارے ملک صاحب! آپ کے نزدیک مسیح موعود کے لئے راست گوئی بھی شرط ہے یا نہیں؟ انصاف! آپ لکھتے ہیں کہ "اگر حضرت مسیح دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے کہ مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں"

جناب من! مسیح کا یہ قول کہ "مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں"۔ یہ قرآن کے کون سے پارے، حدیث کی کس کتاب میں درج ہے۔ بخدا نے لایزال یہ حضرت مسیح پر "چٹا جھوٹ" ہے۔ قرآن پاک گواہ ہے کہ جناب مسیح قیامت کے دن اپنی امت کے بگاڑ کو جانتے ہوئے مخفی رنگ میں سفارش کریں گے۔

ان تعذبھم فانھم عبادك و ان تغفر لھم فانك انت العزیز الحکیم (سورہ مائدہ رکوع آخر)

علام الغیوب! اگر تو ان (بگڑے ہوئے) بندوں کو عذاب کرنا چاہے تو یہ تیرے غلام ہیں اور اگر تو ان گنہگاروں کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔

کیا یہ الفاظ کسی بے خبر انسان کے ہو سکتے ہیں؟ فتدبر۔ مرزائیوں کی عادت ہے کہ وہ مرزا صاحب کو زیر مواخذہ پا کر قرآن مجید میں ہر طرح کی تحریف پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی عدو مبین آپ کے اردگرد بھی ہو جو مذکورہ بالا آیت شریف میں تحریف کی کوشش کرے۔ اس لئے میں آپ کو ایک آسان طریقہ سے سمجھائے دیتا ہوں۔ یعنی خود مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت کی دستخطی تحریر دکھائے دیتا ہوں کہ عیسائیوں کے بگاڑ کا حضرت مسیح کو قیامت بلکہ مرزا جی کی پیدائش سے بھی پیشتر اچھی طرح علم ہے۔ سنئے۔ مرزا صاحب رقم طراز ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دیدی۔ تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بے قرار ہوا۔ (چنانچہ میں اس کا مظہر ہو کر آیا ہوں)
(آئینہ کمالات اسلام صـ۲۶۸ کا حاشیہ)

ملک صاحب! جب جناب مسیح کو اپنی امت کے بگاڑ کی اطلاع ہے۔ تو اس صورت میں وہ قیامت کے دن انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ غور فرمائیے۔

ابھی ایک مرحلہ اور باقی ہے کہ جس صورت میں خود مرزا صاحب کو تسلیم ہے کہ حضرت مسیح اپنی امت کے احوال سے باخبر ہیں تو پھر مرزا صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ

"وہ عرض کرینگے بار خدایا مجھے کوئی علم نہیں کہ میرے پیچھے انہوں نے کیا کیا"
(ریویو جلد ۶ عـ۶ صـ۱۹۹)

خدا نہ کہیگا کہ جھوٹ کے پتلے میں نے تو خود تجھے آسمان پر اطلاع دیدی تھی یہاں تک کہ تو نے خود محترمہ چراغ بی بی کے بیٹے کو "مسیح ابن مریم" بنا کر قادیان میں روانہ کیا۔

مکرم ملک صاحب! یہی وہ مسیح موعود صاحب ہیں جن کے مذہب میں چلے جانے کی آپ ہمیں دھمکی دیتے ہیں۔ اگر آپ سچ جوہر شناس ہیں تو ہمیں امید ہے کہ آپ جواہر اور کنکریوں میں تمیز کر کے جوہر کو ترجیح دینگے

برادرم! میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام میں مرزا صاحب نے جس قدر پلٹے کھائے آیات کو بگاڑا، احادیث میں تحریف کی۔ بزرگان دین پر افترا کئے۔ غلط بیانیاں کیں۔ متضاد تحریریں لکھیں وہ سب ایک ایک کر کے آپ کے سامنے رکھوں۔ مگر یہ مضمون اخباری ہے۔ بخوف طوالت سردست اس طرز کو چھوڑ کر آپ کے سوال کے بقیہ حصہ کی طرف آتا ہوں۔ ؎

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

(باقی آیندہ)

رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں!

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(۱۰) یہ آپ کی ایمان داری ہے کہ آپ ایک مختار کے مقابلہ میں دوسرا مختار بھی مانتے ہیں۔ قرآن مجید کی مخالفت آپ ہی کے حصے میں آتی ہے اور کوئی کیا کر سکتا ہے۔ آپ جانیں اور مختار جہاں جل شانہ نے صاف اعلان کر دیا ہے:-

بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ

اسی (خدا) کے ہاتھ میں ہر چیز کے اختیارات ہیں۔

اور سنئے! جن کو آپ مختار کہتے ہیں ان سے خدا کہلواتا ہے:- قل لا املك لنفسی نفعًا ولا ضرًا الآیہ یعنی میں اپنے نفس کے بھلے برے کا بھی مالک نہیں اور اپنی بیٹی کو فرماتے ہیں:-

فانی لا املك لك من اللہ شیئًا

میں تیرے لئے اللہ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں

اب بتلائیے کونسا کلمہ سچا ہے۔ خدا تعالیٰ جو مختار جہاں ہے پیغمبر آخر الزماں سے کہلواتا ہے کہدو

لَا اَمْلِكُ میں مالک نہیں۔

اور حضور اپنی بیٹی کو فرماتے ہیں:-

لا املك! میں مالک نہیں۔

اور آپ (کوٹلوی) کہتے ہیں:-

نبی علیہ السلام مالک مختار ہیں۔

ہیں صدہا خلاف واقعہ امور۔ ہزارہا بدیہی اختلافات۔ عوام سے لیکر انبیاء کرام بلکہ خود خالق انس وجان تک کی ذات ستودہ صفات اس کے زور قلم سے نہ چھوٹی ہو۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود اس کی صحت جسمانی بھی مراق۔ ہسٹریا۔ درد گردہ۔ دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنا۔ سل و دق جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو۔

ملک صاحب! یہ باتیں جو میں نے تحریر کی ہیں کسی سے سُن سنا کر نہیں بلکہ علیٰ وجہ البصیرت لکھی ہیں۔ جن کا کھلا کھلا ثبوت میرے پاس ہے۔ آپ اگر اس پر آمادہ ہوں تو بالمشافہ بھی آپ کو ان کا ثبوت دینے پر تیار ہوں۔

باقی رہے آپ کے سوالات سو اگرچہ بحالات مذکورہ بالا۔ نیز اس وجہ سے کہ ہماری طرف سے بیسیوں دفعہ ان کے مسکت و مدلل جوابات دئیے جا چکے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تفسیر ثنائی۔ مؤلفہ استاذنا العلام مولانا فاتح قادیان محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری و رسالہ "شہادت القرآن" ہر دو حصہ مصنفہ حضرت المکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ "محمدیہ پاکٹ بک" مؤلفہ خاکسار، راقم الحروف ہذا وغیرہ۔ تاہم بپاس خاطر جناب ذیل میں کچھ مختصراً عرض کئے دیتا ہوں۔

سوال ۱ | بخاری میں ہے۔ پیغمبر خدا قیامت کے دن عرض کرینگے۔ میں جب تک زندہ رہا صحابہ کا نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی پھر مجھے علم نہیں۔ رسول کریم نے فرمایا میں قیامت کے دن خدا کو وہی جواب دوں گا جو حضرت عیسٰی نے دیا کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔

کیا اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کے معنے موت ہیں۔ حضرت عیسٰی فوت ہو چکے۔ اگر وہ دوبارہ دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔

محمدیہ | آپ کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا۔ مرزا صاحب نے بھی آخر میں یہی مسلک اختیار کیا تھا کہ

"یہ سوال و جواب حضرت عیسٰی سے قیامت کے دن ہوگا" (حقیقۃ الوحی ص۳۱)

بخلاف اس کے "ازالہ اوہام" (جسکے متعلق مرزا جی نے اشتہار میں اعلان کیا تھا کہ "اس کتاب میں رب جلیل کے القاء سے مسیح کی وفات کے ثبوت میں حکیم و حمید تعالیٰ شانہ کی تعلیم اور تفہیم سے قرآن کی ۳۰ صریح آیتوں سے استدلال کیا ہے۔ اس کتاب میں نور۔ ہدایت۔ حق ملیگا") اس کتاب کے اندر مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے

"بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت آیت فلما توفیتنی کی یہی تفسیر فرماتے ہیں کہ اس سے وفات ہی مراد ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا نہ کہ قیامت میں کیا جائیگا۔ پس جس آیت کی تفسیر کو آنحضرت نے کھول دیا۔ پھر اگر کوئی تفسیر نبوی کو سُن کر شک میں رہے تو اس کے ایمان اور اسلام پر تعجب ہے" (ازالہ ص۳۰۴ ط ۳)

ملک صاحب! پہلی تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا۔ اور اس تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب ہو بھی چکا ہے۔ فرمائیے۔ مرزا صاحب مدعی نبوت و رسالت کی ہر دو تحریروں سے کون سی حق اور کون سی افتراء علی اللہ والرسول پر مبنی ہے۔ کیوں جی خدا کے راست باز بندے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو ایک وقت تو نہ صرف قرآن میں بلکہ جناب سید الانبیاء صلعم کی حدیث میں بھی تحریف کر کے مسیح کے مکالمہ کو عالم برزخ سے متعلق ٹھیرائیں اور دوسرے وقت اس کے صریح خلاف لکھیں۔ انصاف سے فرمائیے کہ اب افسوس اور تعجب کس کے ایمان اور اسلام پر کرنا چاہئے؟

جناب مرزا صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ

"اختلاف اور تضاد یا منافق کے اقوال میں ہوتا ہے یا پاگل کے اقوال میں" (مفہوم ست بچن ص۳۱)

ملک صاحب راقم ہیں کہ:۔

"حضرت عیسٰی قیامت کے دن خدا کی درگاہ میں عرض کرینگے۔ یا اللہ میں جب تک زندہ رہا ان کا نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو مجھے ان کے حالات کا علم نہیں"

اس تحریر سے عیاں ہے کہ ملک صاحب توفیتنی کے معنے وفات لے کر نتیجہ نکالتے ہیں کہ عیسائی بعد وفات مسیح بگڑے ہیں۔ اب اگر میں خود مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ دکھا دوں کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں بگڑے ہیں تو یقیناً آپ کو توفیتنی کے معنے موت نہیں زندگی ماننے پڑینگے۔ پس آپ توجہ سے سنیں۔ مرزا جی راقم ہیں:۔

(۱) "جب (مسیح علیہ السلام) صلیب سے نجات پاکر کشمیر چلے آئے تو اس (پولس) نے تثلیث کا مسئلہ گھڑا" (کشتی نوح حاشیہ ص۶۵)

(۲) "انجیل پر ابھی تیس برس نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی" (چشمہ معرفت ص۲۵۴)

ضروری نوٹ | پولس کی تاریخ وفات ۶۷ء ہے دیکھو انڈکس ٹو دی ہولی بائیبل مشتہرہ جارج ای آئر اینڈ ولیم سپاٹس وڈ لنڈن)

(۳) "وہ (مسیح) صلیب سے زندہ اتارا گیا اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد مسیح نے ایک سو بیس برس عمر پائی" (تذکرۃ الشہادتین ص۲۷)

تحریرات بالا سے صاف واضح ہے کہ حضرت مسیح بعد واقعہ صلیب ۱۲۰ برس زندہ رہے اور تثلیث ۳۰ برس بعد ہی پھیل گئی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں ہی بگڑے ہیں[1] اور یہ ثابت ہو چکا کہ تثلیث کا عقیدہ مسیح کی حیات میں پھیلا ہے پس توفی کے معنے موت نہیں ہو سکتے۔ مرزائی توفی بھی ہجرت الی الکشمیر کر لیں۔ ہم بقرینہ رافعک الی رفع آسمانی مراد لیتے ہیں۔

[1] کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے۔ مرزا صاحب کا اپنا مقولہ ہے۔

مرمو ملک صاحب! آپ مانتے ہیں کہ عیسائی حضرت مسیح ...

استری کو پراپت کر جس میں منشیہ۔ فن شیل پُرش اپنا بیج بوتے ہیں۔ جو استری کامنا کرتی ہوئی ہمارے لئے اپنی دونو جنگھائیں (رانیں) کھول کر دھرے اور جس میں ہم کامنا کرتے ہوئے پرجنن انگ (عضو تناسل) کو پرویش (داخل) کریں۔" (بلفظہ)

اسی وید منتر کا ترجمہ آریہ سماجی مترجم اتھرووید پنڈت کشیم کرن داس تر ویدی پردھان آریہ سماج الہ آباد یوں کرتے ہیں :-

"ہے پوشنک پتی! اُس اتی شے کلیان کرنے ہاری پتنی کو پریرنا کر جس میں منشیہ لوگ ویریہ (نطفہ) بوویں۔ جو ہماری کامنا (شہوت کی خواہش) کرتی ہوئی دونو جنگھاؤں (رانوں) کو پھیلادے اور جس میں کامنا (شہوت کی خواہش) کرتے ہوئے ہم لوگ اُپستھ اندری (آلۂ تناسل) کا پرہرن کریں۔" (زور زور سے چوٹ لگا دیں)

اسی وید منتر کا ترجمہ آریہ سماجی پر پروفیسر پنڈت راجارام صاحب شاستری ترجمہ نرکت ۳-۲۱ میں یوں لکھتے ہیں :-

"جس میں کامنا کرتے ہوئے ہم پرجنن اندری (آلۂ تناسل) کو ڈالیں۔"

شری سائن آچاریہ جی مہاراج بھی یہی ترجمہ کرتے ہیں جو بزبان سنسکرت ہم نے اپنی لاجواب تصنیف "ویدارتھ پرکاش" میں لفظ بلفظ کر دیا ہے۔ اور شری دُرگا آچاریہ جی نے بھی نرکت ۳-۲۱ کے ترجمہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔

خود آریہ سماجیوں کے مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج بانئے آریہ سماج نے بھی اس منتر شریف کا ترجمہ سنسکار ودھی صفحہ ۱۹۲ پر یوں لکھا ہے کہ :-

"ہے ورتھی کارک پُرش! جس میں منشیہ لوگ ویریہ (نطفہ) کو بوتے ہیں۔ جو ہماری کامنا (شہوت کی خواہش) کرتی ہوئی ادرو (رانوں)

کو سنتان کے وشیش کر کے آشرے کرتی ہے۔ جس میں سنتانوں کی کامنا کرتے ہوئے ہم اُپستھ اندری (آلۂ تناسل) کا پرہرن کرتے ہیں۔ اُس اتی شے کلیان کرنے ہاری استری کو سنتان اتپتی کے لئے پریم سے پریرنا کر۔" (بلفظہ)

غضب تو یہ ہے کہ مردوں کے لئے الفاظ "نہ" منشیاہ۔ ونتی۔ پرہریم وغیرہ جمع کے صیغے ہیں اور کنواری قابل شادی لڑکی کے لئے الفاظ تمام یشوتمام یسیام۔ یا۔ اُشتی۔ وشریاتی۔ یسیام وغیرہ صیغہ واحد میں مستعمل کئے گئے ہیں۔ گویا بوقت نکاح تمام حاضرین ایک اکیلی کنواری لڑکی سے بن پاکیزہ الفاظ میں کلام کرتے ہیں۔

یہ منتر کتنا مہذب ہے۔ اس کا اندازہ آریہ سماج الہ آباد کے پردھان پنڈت گنگا پرساد اُپادھیائے ایم۔ اے نیز پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج الہ آباد کے اُس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے اخبار آریہ متر آگرہ مجریہ ۶۔ جون ۱۹۲۹ء صفحہ ۲ پر درج کرایا تھا۔ جس کے چند فقرے درج ذیل ہیں:

"وہ (رگ وید ۱۰-۸۵-۳۸) منتر اتنا اشلیل خلاف اخلاق ہے کہ ساودھارن (معمولی) سنسکرت جاننے والا دُولہا بھی اُسے پڑھنے کا ساہس (حوصلہ) نہ کریگا۔ ابھی تو لوگ اس لئے پڑھ دیتے ہیں کہ نہ تو پڑھنے والا سمجھتا ہے نہ سننے والے۔ پرنتو کیا آریہ سماج سروداہی ادستھا (امید) رکھنا چاہتا ہے؟ یدی (اگر) اس منتر کو نہ نکالا گیا تو اس کے وِردھ (خلاف) یا تو بھیانک ورودھ (خوفناک مخالفت) ہوگی۔ یا لوگ اسے اپیکشا کی درشٹی سے (بنظر حقارت) دیکھ کر چھوڑ دیا کرینگے۔ دونوں باتیں انشٹ (بُری) ہیں۔" (بلفظہ)

نیز پنڈت گنگا پرساد اُپادھیائے ایم۔ اے پردھان آریہ سماج الہ آباد اپنے ایک اور مضمون مندرجہ اخبار

آریہ متر آگرہ مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ :-

"وِواہ کے سمے (بوقت نکاح) سبھا منڈپ (مجلس عامہ) میں سانہ پوشا..... توشنی منتر کا پڑھنا نس سندیہہ (بلاشک وشبہ) اشلیل (خلاف اخلاق) ہے۔"

آریہ سماج مین پوری (یو پی) کے پردھان بابو شیام سندر لعل جی بی۔ اے وکیل ہائیکورٹ بھی اس منتر کو خلاف تہذیب محسوس کرتے ہیں۔ دیکھئے ان کا مضمون مندرجہ اخبار آریہ متر آگرہ مجریہ ۵۔ ستمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱۔ کالم ۱۔

(۲) رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ منتر ۴۰-۴۱-۴۵ یا اتھرو وید کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲ منتر ۳-۴-۲۲ بھی مندرجہ خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے قابل اخراج ہے۔ اور وہ یہ ہیں :-

सोमस्य जाया प्रथमं
गन्धर्वस्ते परः पतिः ।
अग्निष्टे तृतीयः
पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥
सोमो ददद् गन्धर्वाय
गन्धर्वो ददद् अग्नये
रयिं पुत्रांश्चादाद् अग्निर्मह्यमथो
इमाम् - - - - - -
देवा समस्युरान्त तन्वास्तनु
भिः ॥

ترجمہ :- (اے کنواری کنیا) تو پہلے سوم (دیوتا) کی زوجہ بنتی ہے۔ تیرا دوسرا خاوند گندھرو (دیوتا) ہے۔ تیرا تیسرا خاوند اگنی (دیوتا) ہے اور آدم زاد لوگ چوتھے نمبر پر تیرے خاوند ہیں۔ ۲۔ سوم (دیوتا) نے گندھرو کو تجھے دیا۔ بعد ازاں گندھرو (دیوتا) نے تجھے اگنی (دیوتا) کے حوالہ کیا۔ اب اگنی (دیوتا)

ہمارا تو ایمان ہے کہ خدا سچا اور اس کا رسول سچا ان کے کلمات سچے۔ اب دیکھیں بڑے میاں (مولوی محمد شریف) کیا فرماتے ہیں۔

(۱۱) ہم بھی حضور علیہ السلام کو نورٌ علیٰ نور خیال کرتے ہیں اور آپ خاکی پیدائش ہو کر اعلیٰ درجہ کا نور ایمان حاصل کئے ہوئے ہیں از سرتاپا نور ایمان سے منور ہیں گویا کہ مجسم نور ایمان ہیں۔ مگر پیدائش خاکی ہے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔

انا سید ولد آدم۔ میں اولاد آدم کا سردار ہوں آپ اولاد آدم سے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔ خلقہ من تراب الآیہ۔

(۱۲) اگر سچے ہو تو اس فعل کا ثبوت عہد نبوی و عہد صحابہ سے دو ورنہ ہم صاف کہیں گے کہ یہ بدعت ہے اگر اپنے گھر کی شہادت چاہتے ہو تو در مختار دیکھو۔

(۱۳ تا ۱۸) یہ تمام امور ٹھیک بدعت ہیں اور ملانوں نے کھانے پینے کے لئے بنالئے ہیں اگر سچے ہو تو عہد نبوی و زمانہ صحابہ سے ان کا ثبوت دو

ع ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(۱۹) یہ افترا ہے۔ ہم بیس رکعت تراویح کو بدعت نہیں کہتے۔ البتہ آٹھ کو سنت ضرور کہتے ہیں۔ حنفی مذہب کے امام شیخ ابن ہمام بھی اسی کے قائل ہیں۔ معلوم نہ ہو تو فتح القدیر دیکھ لیں۔

(۲۰) یہ ٹھیک بدعت ہے۔ اگر نہیں تو اس کا ثبوت چھٹی صدی سے قبل دیجئے۔ اگر نہ دے سکو اور ہرگز نہ دے سکو گے انشاء اللہ تو یوم قیامت کو یاد کرو دنیا ہمیشہ نہیں رہے گی۔ علاوہ ازیں یہ چند روزہ ہے۔ آخر حساب کا دن آنا ہے۔

واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔

اس دن سے ڈرو جس دن خدا کی طرف واپس کئے جاؤگے۔

راقم:- محمد عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ از امرتسر

سنسکار ودھی کی تصحیح و ترمیم

(بقلم پنڈت آتما نند جی ست دھرمی۔ ایجنٹ ڈاج موٹرز امرتسر)

عرصہ دراز گذرا جب ہم نے پٹنہ آریہ سماج کے جلسہ میں وید شریف کے چند خلاف اخلاق منتر آریہ سماجی ودوانوں کے روبرو پیش کرکے درخواست کی تھی کہ للہ اخلاق عامہ اور تہذیب کے حال پر رحم فرما کر ان اور دیگر بے شمار بیہودہ وید منتروں کو ویدوں سے خارج فرما کر وید خواں پبلک پر رحم فرمائیے۔ اور ہمیں خوشی ہوئی تھی کہ ہماری آواز بہرے کانوں پر نہ پڑی۔ بلکہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے ہمارے بتلائے ہوئے چند وید منتر ویدوں سے تو نہیں بلکہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصنیف "سنسکار ودھی" سے ضرور خارج کر دیئے۔ اور ہمیں امید کی جھلک دکھلائی دینے لگی۔ بقول شخصے

سالیکہ نکواست از بہارش پیداست

سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کا دم خدا سلامت رکھے تو وہ دن دور نہیں جب وید شریف سے بھی خلاف اخلاق منتر نَو دو گیارہ ہو جائیں گے۔ لیکن خلاف اخلاق تعلیم کو پسند کرنے والے آریہ سماجیوں نے پوجیہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کی شائع کردہ "سنسکار ودھی" کے نئے ایڈیشن کا بائیکاٹ کر کے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ہمیں پھر خوشی محسوس ہوتی ہے کہ شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے اب زیادہ طاقت اور زور کے ساتھ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصنیف سنسکار ودھی کو بعض خلاف اخلاق منتروں کی آلائش سے پاک و صاف کرنے کا بیڑا مستحکم طور پر اٹھالیا ہے اور ان کی کامیابی کی زیادہ امید اس امر واقع سے بندھ گئی ہے کہ ہمارے دوست پنڈت برہمدت جی جگیاسو جیسے قابل ودوان بھی سنسکار ودھی کی ترمیم ضروری سمجھنے لگ پڑے ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ ایشور سوامی سوتنترا نند جی اور پنڈت برہمدت جی جگیاسو کو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اور اگر ویدوں کو نہیں تو سنسکار ودھی کو ہی بعض خلاف اخلاق وید منتروں کی آلائش سے پاک و صاف ہونے میں توفیق بخشے۔ ہم سنشودھن کمیٹی کی عموماً اور سوامی سوتنترا نند جی اور پنڈت برہمدت جگیاسو جی کی خصوصاً توجہ مندرجہ ذیل وید منتروں کی طرف دلاتے اور درخواست کرتے ہیں کہ خدارا آریہ جاتی کے اخلاق اور تہذیب اور حال پر رحم فرما کر ان خلاف اخلاق وید منتروں کو جلد از جلد سنسکار ودھی سے خارج فرما دیں اور ہندو جاتی کے آشیرباد (دعا) کے مستحق بنیں۔ آمین!

پہلا وید منتر جو قابل اخراج ہے۔ رگوید منڈل ۱ سوکت ۸۵ کا ۳۷ واں اور اتھروید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ کا اڑتیسواں ۳۸ ہے اور موجودہ سنسکار ودھی میں وواہ پرکرن وشے (باب نکاح) میں مندرج ہے حسب ذیل ہے:-

तां पूषंशिवतमामेरयस्व
यस्यो मनुष्यानीजंवपन्ति।
यानऊरूउशती विश्रयाति
यस्यामुशन्तः प्रहरेम शेपः॥
ऋग्वेद १० - ८५ - ३६

وید منتر بالفاظ اردو:-

تام پُوشن شوتمام ایریسیاسیام بیجم منشیاہ وپنتی یانہ اُرو اُشتی وشریاتی یسیام اُشن تہ پرہرم شیپم

ترجمہ (شری پنڈت جے دیو شرما آریہ سماجی مترجم ہر چہار وید) "ہے پُوشن! پوشک پتے! تو اُس پرم پریہ تما اتی کلیان کارنی اُس

اخبار اہل النار

(سلسلہ کے لئے دیکھو "اہلحدیث" یکم جولائی ۱۹۳۸ء)

دوزخی دوزخ کا پانی پی کر ہی معلوم کریں گے کہ اون کی آنتیں کٹ چکی ہیں۔

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ

(ترجمہ) کیا وہ (جنتی) مانند اوس شخص کے ہے کہ وہ رہنے والا ہے بیچ آگ کے اور پلائے جاویں گے گرم پانی۔ پس کاٹ ڈالیگا ان کی انتڑیوں کو۔

دوزخی چہرے سے پہچانے جاویں گے :-

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۔ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۔

(سورہ الرحمٰن)

(ترجمہ) پہچانے جاوینگے گنہگار ساتھ چہرے اپنے کے۔ پس پکڑا جاویگا ساتھ بالوں پیشانی کے اور قدموں کے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو۔ یہ ہے دوزخ وہ جو جھٹلاتے تھے اوس کو گنہگار پھرینگے درمیان اوس کے اور درمیان گرم پانی کھولتے کے۔ پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو۔

دوزخیوں پر بادل کی طرح دھواں ہوگا :-

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۔ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۔ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ۔ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۔ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۔ (سورہ واقعہ)

(ترجمہ) اور صاحب بائیں طرف کے اور کیا ہیں صاحب بائیں طرف کے بیچ باؤ گرم کے اور پانی گرم کے۔ اور سایہ دھوئیں کے سے کہ نہیں ٹھنڈا نہ عزت والا۔ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے نعمت میں پلے ہوئے۔

ایضاً۔ اور گرم پانی ہی ان کی مہمانی ہوگی :-

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۔ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۔ (سورہ واقعہ)

(ترجمہ) اور اگر ہے جھٹلانے والوں گمراہوں سے پس مہمانی ہے گرم پانی سے اور داخل ہونا ہے دوزخ میں۔ تحقیق یہ بات ہے البتہ یقین۔

دنیا میں انسان شیطان کی کفر کی بات مان جاتا ہے آخرت میں دونوں اکٹھے ہونگے دوزخ میں :

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۔ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۔

(سورہ الحشر)

(ترجمہ) مانند مثال شیطان کے ہے جس وقت کہ کہا اوس (شیطان) نے آدمی کو کہ کفر کر پس جب کفر کیا۔ کہا (شیطان) نے تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے (اے آدمی) تحقیق میں (شیطان) ڈرتا ہوں۔ اللہ پروردگار عالموں کے سے پس ہوا انجام اون دونوں (شیطان اور آدمی) کا یہ کہ دونوں بیچ آگ کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اوس (دوزخ) کے۔ اور یہ ہے بدلہ ظالموں (نا انصافوں کا)

دوزخ کے (جیلر) خازن نہایت سخت دل ہیں کسی دوزخی پر ترس نہ کھاویں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۔

(تحریم)

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنے کو (جو تابع ہیں تمہارے) آگ (دوزخ) سے کہ ایندھن اوس (دوزخ) کا لوگ ہیں اور پتھر ہیں۔ اوپر اوس (دوزخ) کے مقرر ہیں فرشتے سخت دل زور آور۔ نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی (فرشتے دوزخ کے) جو حکم کرے (اللہ) اون کو اور کرتے ہیں جو حکم کئے جاتے ہیں۔

ف :- ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والوں کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دے کر ڈرا دھمکا کر۔ پیار سے مار سے تو بھی اگر راہ پر نہ آویں تو اون کی کم بختی اور یہ بے گناہ۔ اس نے اپنی طرف سے تو بہتری کوشش

دوزخی زنجیروں میں باندھا جاویگا جنکی پیمائش ستر ہاتھ ہوگی۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۔ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۔ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۔ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۔ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۔ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۔ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۔ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۔ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۔ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۔ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۔ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۔ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۔ (الحاقہ)

(ترجمہ) اور جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے پس کہیگا اے کاش کہ میں نہ دیا گیا ہوتا عمل نامہ اپنا اور نہ جانتا میں کیا ہے حساب میرا۔ اے کاش کہ یہ موت ہوتی تمام کرنیوالی نہ کفایت کیا مجھ سے مال میرے نے جاتی رہی مجھ سے سلطنت میری۔ پکڑو اوس کو پس پہناؤ اوس کو طوق۔ پھر

نے اسے دولت اور اولاد کے ساتھ میرے سپرد کیا۔ ہم۔ دیوتا پہلے اس بیوی کے ساتھ ہم بستری (صحبت) کر چکتے ہیں اور اپنے اعضاء مخصوصہ کو اُس کے اعضائے مخصوصہ کے ساتھ واصل کر چکتے ہیں۔ ۲۲-

آریہ سماجی مترجم اتھروید پنڈت جے دیو شرما بھی اتھروید کے ان منتروں کے ترجمہ کے ضمن میں سمرتیوں پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "آٹھ برس تک سوم بھوگتا ہے۔ رجودرشن کے پورو (حیض کے آغاز تک) گندھرو اور رجودرشن (حیض) کے بعد اگنی بھوگتا ہے۔"

ان وید منتروں کے متعلق بھی آریہ سماج الہ آباد کے پردھان پنڈت گنگا پرساد اُپادھیائے ایم۔ اے اپنے مضمون مندرجہ اخبار آریہ مترا آگرہ مجریہ ۲۰ اکت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:

"پارسکر میں یہ منتر دواہ پرکرن (باب النکاح) میں اس لئے دیئے ہوئے ہیں کہ پورانک لوگ ان کا ارتھ کنیا (باکرہ) کا سوم گندھرو آدی دیوتاؤں دوارا دواہ سے پہلے (قبل از نکاح) بھوگا جانا کرتے ہیں۔ اس سے اُن کے مت انوکول یہ دواہ برک ہو جاتے ہیں۔"

امید ہے کہ سنشودھک کمیٹی عموماً اور سوامی سوتنترا نند جی مہاراج اور پنڈت برہمدت جی جگیاسو خصوصاً ہماری معروضات کو بوقت اخراج خیال میں رکھیں گے۔ بہتر ہوگا اگر سنشودھک کمیٹی ہم سے وقتاً فوقتاً مشورہ لیتی رہے۔ مزید منتر میری تصنیف "دیدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" میں ملاحظہ فرمائیں۔ اصل قیمت ۱۲ھ۔ رعایتی ۸ھ ملنے کا پتہ:

(۱) آنرانند ایجنٹ ڈاج موٹر زنہ پرانا نار گھر۔ امرتسر

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر۔

اے کاش! سوامی سوتنترانند جی و پنڈت برہمدت جی مہاراج ہماری زندگی میں ہی سنسکار ودہی کی مرمت کر چکنے کے بعد ان و دیگر بہت سے بے شمار خلاف اخلاق وید منتروں کو ان کے اصل منبع و مخزن ویدشریف سے بھی نکالنے کی کوشش فرماویں۔ بقولیکہ "بڑے دی ماں مرسے جیہڑی وَت بُرا نہ جنے"۔

دردِ جگر۔ آہ!

(از قلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا شسند پوری مالدہی)

تو وہی مسلم ہے جس کا کوئی ہم پایہ نہ تھا
تو وہی مسلم ہے اک عالم تھا جس کا ہم نوا

تو وہی مسلم ہے جس کے دین کا ڈنکا بجا
تو وہی مسلم ہے جس کا مدتوں چرچا رہا

اب وہی تو ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہے
ہر طرح مجبور ہے اور ہر طرح ناچار ہے

تو وہی مسلم ہے جس نے سر کیا سارا جہاں
تو وہی مسلم ہے گاڑا جس نے یورپ میں نشاں

آج تم کیوں ہو ذلیل و خوار رسوا سربسر
غیر کرتے ہیں تاسف اب تمہارے حال پر

تم تو ایوان شریعت کے تھے اک رکن رکیں
تم کو خالق نے دیا تھا خلعت شرع متیں

تم نے پایا تھا پیمبر رحمت اللعالمیں
تھا تمہارے ہاتھ میں دامان ختم المرسلیں

اب نہ وہ جوہر ہے تم میں اور نہ وہ تم میں کمال
ہو رہے ہو تم جہاں میں ہر قدم پر پائمال

اس تباہی پر بھی تم کو کچھ نہیں ہوتا خیال
اللہ اللہ یہ تغیر یہ تبدل یہ زوال

ایک دن مٹ جاؤ گے تم گر یہی حالت رہی
لعنتیں بھیجیں گی نسلیں گر یہی حالت رہی

آہ! غافل مذہب و ملت سے ہو تم کس قدر
لٹ رہا ہے دین اور تم ہو ابھی تک بیخبر

اس سے بڑھ کر کیا برا وقت آئیگا اسلام پر
گر مسلماں ہو تو اٹھو عزم ہمت باندھ کر

ہے یہ مشکل کی گھڑی کچھ دو مدد اسلام کو
گر مسلماں ہو تو چمکا دو خدا کے نام کو

وقت باقی ہے ابھی چونکو اٹھو ہوشیار ہو
پردۂ غفلت اٹھا دو خواب سے بیدار ہو

اپنے مذہب کے بچانے کے لئے تیار ہو
موت کو آسان سمجھو خواہ وہ دشوار ہو

ہوش میں آؤ ثنا اب ہوش سے تم کام لو
پست ہمت تم نہ ہو ہمت کا دامن تھام لو

فتاویٰ

س ۹۶} امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق آپ کی تحقیق از روئے قرآن و حدیث کیا ہے کیا فاتحہ کے بغیر نماز ہو جاتی ہے؟
(ایک خریدار "اہلحدیث")

ج ۹۶} میں سورہ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری جانتا ہوں۔ از روئے قرآن و حدیث میری تحقیق ہے کہ فاتحہ کے بغیر منفرد ہو یا مقتدی کسی کی نماز نہیں ہوتی۔ (تفسیر ثنائی)

س ۹۷} کیا عبداللہ بن مبارک سورہ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۹۷} عبداللہ بن مبارک فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور پڑھا کرتے تھے۔ جیسا ترمذی میں دوسری جگہ موجود ہے۔

س ۹۸} حدیث صحیح کے مقابلہ میں عبداللہ بن مبارک کا قول کیا وقعت رکھتا ہے؟
(سائل مذکور)

ج ۹۸} حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کسی صحابی یا امام کا قول سند نہیں بلکہ فی نفسہٖ بھی حجت شرعیہ نہیں ہے۔ یہ سوال از بدیہی ہے جو محصل کی شان سے بعید ہے۔ اور میں نے کبھی حدیث صحیح کے مقابلہ میں کسی امام یا بزرگ کی تقلید نہیں کی اور نہ اس کو جائز جانتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کا قول روش سلف بتانے کے لئے ذکر کیا تھا۔ آپ کو منظور نہیں تو جانے دیجئے۔ مشکل یہ ہے کہ اگر ہم کوئی تحقیق جدید لکھیں تو سوال ہوتا ہے کہ کس نے لکھا ہے اگر کسی پہلے بزرگ کا قول لکھیں تو چہ میگوئیاں ہوتی ہیں۔ سچ ہے ؎

بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

ہم پھر بطور انقطاع خصام کے کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کا قول بمقابلہ حدیث حجت کے طور پر نہیں لکھا گیا تھا بلکہ سلف صالحین کی روش بتانے کو لکھا تھا کہ وہ مسائل اختلافیہ میں اپنی جانب کو راجح بلکہ اصح جان کر بھی جانب ثانی پر تشدد نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ کو اختیار ہے۔

س ۹۹} نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو تو آنے والا فجر کی سنتیں ادا کر کے جماعت میں شامل ہو یا بعد ادا کرے۔ از روئے حدیث شریف بیان فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۹۹} حدیث شریف میں آیا ہے:۔

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ

جب نماز (جماعت) کھڑی ہو جاوے تو سوائے نماز فریضہ کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔

دارقطنی کی ایک روایت میں ہے:۔

فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت

جماعت کھڑی ہونے پر اس نماز کے سوا جس کی اقامت کہی گئی ہے کوئی نماز نہیں ہوتی۔

س ۱۰۰} ایک شخص پیش امام مقرر ہے اور وہ مرض سبات یعنی نیند میں مبتلا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تشہد میں اُسے ایسی نیند آتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے اُس نے تشہد اور درود دعا بھی نہیں پڑھی۔ حتیٰ کہ مقتدیوں کو کھنگ کھنگ کر اور دیگر ذریعہ سے اسکو بیدار کرنا پڑتا ہے اور نیز اسکو حقہ نوشی کی سخت عادت ہے۔ لہٰذا مسجد اور احاطہ مسجد میں ہر وقت حقہ نوشی کرتا ہے اور منع کرنے پر بگڑتا ہے اگر کہا جائے کہ از روئے حدیث مسجد میں ملائکہ کو بدبو سے نفرت ہے تو امام صاحب مذکور جواب دیتا ہے کہ مسجد میں فرشتوں کا کیا کام ہے۔ اس لئے مقتدی اس سے تنگ ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ کیا ایسا شخص امامت کا مستحق ہے اور ایسے شخص کی اقتدا جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کیا جس نماز میں وہ نیند میں مبتلا ہو وہ نماز لوٹانی تو نہیں پڑتی (عبدالوہاب خریدار اہلحدیث ۱۴۴۹۳)

ج ۱۰۰} ایسا شخص فرائض امامت ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے اس کو امام نہ بنانا چاہئے اور امام مسجد کا یہ قول کہ مسجد میں فرشتوں کا کیا کام۔ اگر اس نے واقعی کہا ہے تو یہ بھی اس کی ناقابلیت امامت کا ثبوت ہے۔

س ۱۰۱} ایک گبر جس کی عمر ۵۴ سال کے قریب ہے اسلام لایا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب تک وہ ختنہ نہ کرائے وہ پورا مسلمان نہیں اور اُس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ ایسی عمر کے نومسلم کے لئے ختنہ کرانا ضروری نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ شیخین اور بعض دیگر صحابہ کے ختنہ کے متعلق انہوں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا کہ انہوں نے کرایا ہو۔ حالانکہ اُن کے مومن مسلمان ہونے میں کوئی شک نہیں آپ مہربانی فرما کر فتویٰ دیں کہ از روئے شرع شریف نومسلم بغیر ختنہ کرائے مسلمانوں میں ملنے جلنے اور کھانے پینے کا مجاز ہے کہ نہیں۔ اور کیا اُسے اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ ختنہ کرائے ضروری ہے؟
(خاکسار محمد اسماعیل از گوادر)

ج ۱۰۱} نومسلم کو ختنہ پر اتنا زور نہ دیا جائے کہ دوسرے غیر مسلموں کو اسلام میں آنے کی رکاوٹ ہو جائے۔ حکم شرعی بتا کر اس کی مرضی پر چھوڑا جائے۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ مستفتی صاحبان کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے ۱ر کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ بھیجا کریں۔ غریب فنڈ سے نادار اور غریب اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔ جس کا حساب "اہلحدیث" میں چھپتا رہتا ہے۔

دوزخ میں لے جاؤ پھر بیچ زنجیر کے کہ پیمائش اوس کی ستر ہاتھ ہے۔ پس داخل کرو اوس کو تحقیق وہ تھا۔ نہیں ایمان لاتا ساتھ اللہ بڑے کے اور نہ رغبت دلاتا تھا اوپر کھانے فقیر کے۔ پس نہیں واسطے اوس کے آج اس جگہ کوئی دوست اور نہ کھانا۔ مگر دھودن زخموں کے سے نہیں کھاویں گے اوس کو مگر گنہگار۔

ف۔ ہر ایک کے اعمال کے کاغذ دئیے جائینگے۔ جس کے داہنے ہاتھ میں آیا نشان ہوا بھلائی کا۔ اگر بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان ہوا برائی کا۔

دوزخی لوگ اپنی طرف سے بدلہ دینا چاہینگے اپنے خویش و اقرباء سے مگر نہ منظور کیا جاویگا۔

وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ (المعارج)

(ترجمہ) اور نہ پوچھے گا (اوس وقت) کوئی دوست دوست کو دکھلائے جاویں گے اون (دوزخیوں) کو۔ دوست رکھیگا گنہگار کاش کہ بدلا دیوے عذاب اوس دن (قیامت) کے سے ساتھ بیٹوں اپنے کے اور بی بیوں اپنے کے اور بھائی اپنے کے اور کنبہ اپنا جو جگہ دیتا ہے اوسکو اور جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہیں سارے پھر چھڑا دے یہ بدلہ دینا اوسکو۔

(ف) سب نظر آجاویں گے یعنی دوستی اون کی نکمی تھی (مگر) ہرگز نہ چھوڑیگا تحقیق وہ شعلہ والی آگ ہے ادھیڑنے والی منہ کی کھال کو۔ بلاتی ہے اوس شخص کو کہ اوس نے پیٹھ دی۔ اور منہ پھیر لیا اور اکٹھا کیا مال پس بند رکھا۔

طعام وہ ہوگا جو گلے میں اٹکنے والا ہے۔

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ (مزمل)

تحقیق نزدیک ہمارے بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور کھانا ہے گلے میں اٹکنے والا اور عذاب ہے درد دینے والا۔

دوزخیوں کو دوزخ کے بچھونے ملیں گے اور بالاپوش بھی دوزخ کے ہوں گے۔

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝

(سورہ اعراف) ترجمہ۔ واسطے اون (دوزخیوں) کے دوزخ سے بچھونا ہے اور اوپر اون کے سے بالاپوش ہیں۔ اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم (اللہ) ظالموں (نافرمانوں کو)

دوزخی لوگوں کو دوزخ میں آگ کے کپڑے پہنائے جاویں گے:۔

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ (سورۃ الحج)

(ترجمہ) پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے قطع کئے جاویں گے واسطے اون کے کپڑے آگ کے ڈالا جاویگا اوپر سروں اون کے گرم پانی۔ گلایا جاویگا ساتھ اوس کے جو کچھ بیچ پیٹوں اون کے ہے۔ اور چمڑے بھی اور واسطے اون کے ہتھوڑے ہیں لوہے کے سے جبوقت کہ ارادہ کرینگے (دوزخی) یہ کہ نکلیں اوس سے غم میں سے۔ پھیرے جاویں گے بیچ اوس کے اور چکھو عذاب جلنے کا۔

عذاب کی تخفیف ہرگز نہ ہوگی۔

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ (البقرہ)

(ترجمہ) نہیں ہلکا کیا جاویگا اون (دوزخیوں) سے عذاب اور نہ ڈھیل دئیے جاویں گے۔

دوزخیوں کے لئے آگ کے طوق اور زنجیر ہونگے۔

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ (دہر)

(ترجمہ) تحقیق ہم (اللہ) نے تیار کیں ہیں واسطے کافروں (نافرمانوں) کے زنجیریں اور طوق آگ کے۔

دوزخ کی تعریف بھی سنئے۔ جس میں دوزخیوں کو گزارنا ہوگا۔

انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۝ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۝ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ (المرسلات)

دوزخیوں کو کہا جاویگا (چلو طرف اوس چیز کے کہ جھٹلاتے تھے تم اوس کو چلو طرف سایہ تین شاخوں والے کے۔ نہیں سایہ دینے والا۔ اور نہ کفایت کرنے والا شعلے سے۔ تحقیق وہ (دوزخ) پھینکتی ہے چنگاریاں مانند محلوں کے گویا وہ (چنگاریاں) قطار ہے اونٹوں زرد رنگ والے ہے اوس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

ف:۔ چھلاؤں کی تین پھانکیں یعنی پھٹی ہوئی جس میں سے گرمی آتی رہے۔

سرکش اور مغرور اور نافرمان لوگ قرنوں تک دوزخ میں رہینگے۔ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ (النباء)

(ترجمہ) تحقیق دوزخ ہے گھات میں۔ واسطے سرکشوں کے جگہ پھر جانے کی۔ بیچ اوسکے رہینگے قرنوں بے شمار نہ چکھیں گے بیچ اوس کے ٹھنڈک اور نہ پینا مگر پانی گرم اور پیپ بدلا دئیے جاویں گے موافق تحقیق وہ دوزخی نہ تھے امید رکھتے حساب کی اور جھٹلاتے تھے

ملکی مطلع

سینما اور گورنمنٹ

مندرجہ ذیل نوٹ سینما کے متعلق مذہبی نقطہ نگاہ سے نہیں بلکہ خالص اقتصادی نقطہ نظر سے لکھا گیا ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ اس پر ضرور توجہ کریگی۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ سینما تفریح طبع کے سامان میں سے ہے۔ گو ہم بذات خود آج تک اس کے دیکھنے سے محروم ہیں۔ لیکن دیکھنے والوں کی زبانی جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سینما ملک کی تباہی کا بہت بڑا سبب ہے۔

ثبوت اول | نہ صرف وہ لوگ جو پچاس ساٹھ روپے ماہوار بذریعہ ملازمت یا بذریعہ دستکاری کماتے ہیں بلکہ وہ نوجوان بھی جن کی یومیہ آمدنی صرف روپیہ آٹھ آنے تک محدود ہے۔ قریباً روزانہ سینما میں جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کی خانگی ضروریات کے لئے جو رقم بچتی ہے وہ بالکل ناکافی ہوتی ہے۔ بیوی بچے ضروریات زندگی رک جانے سے تنگ آجاتے ہیں۔ ادھر اُدھر سے قرض دام اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں کبھی تو قرض مل جاتا ہے اور کبھی نہیں ملتا۔ اگر کہیں سے مل جائے تو اس کی ادائیگی کی صورت نہیں نکلتی۔ یہاں تک کہ گھر کا اثاثہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر مولانا حالی مرحوم کا یہ کلام صادق آتا ہے ؎

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی !!
تو کردی بھرے گھر کی دم میں صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے
یونہی مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

آج کل کے عیالداری کے اخراجات اور بچوں کی تعلیمی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سو روپیہ ماہوار آمدنی والا بھی اگر روزانہ سینما دیکھیگا تو گھر کی ضروریات تک پوری نہ کر سکیگا۔ پھر کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جن کی آمدنی صرف بیس پچیس یا تیس چالیس روپے ماہوار ہے۔ گورنمنٹ اپنے خاص ذرائع سے معلوم کر سکتی ہے کہ ایسے لوگوں کی آمدنیاں اُن کی ضروریات کے لئے کافی ہیں یا نہیں؟ (بے شک نہیں) پھر ان کی ضروریات کیسے پوری ہوتی ہیں؟ جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ناجائز وصولی سے یا قرض دام اٹھا کر۔ مزدور پیشہ لوگ جن میں دستکار (درزی موچی وغیرہ بھی) شامل ہیں ان کو جائز آمدنی بھی اتنی نہیں ہوتی کہ وہ گزارہ کر سکیں۔ گورنمنٹ کے اعلےٰ حکام و ارکان اُن تکالیف کو محسوس بھی نہیں کر سکتے جو گھروں میں معصوم بچوں اور پردہ نشین عورتوں کو پیش آتی ہیں۔ گورنمنٹ کو اپنی رعایا کے ہر فرد سے وہی تعلق ہونا چاہئے جو والدہ کو اپنے متعدد بچوں سے ہوتا ہے۔ لیکن جہاں والد کی آمدنی اور ناجائز خرچ کا یہ حال ہو وہاں اس کی زبان پر شیخ سعدی کا یہ شعر کس قدر موزوں ہوگا ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

ثبوت دوم | ناظرین سینما سے معلوم ہوا ہے کہ سینما میں بعض کھیل ایسے دکھائے جاتے ہیں جن میں بڑی بڑی عمارتوں پر بآسانی چڑھ جانا بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے۔ ہم حیران تھے کہ آجکل چوریوں کی کثرت کیوں ہے۔ ناظرین سینما نے ہمیں بتایا کہ سینما اس کام کے لئے بہت اچھی درس گاہ ہے۔ گذشتہ ہفتے ہم سے ملنے والے ایک شخص نے بیان کیا۔ ہمارے مکان کے باہر گلی میں بجلی لگی ہوئی ہے۔ اس کی تیز روشنی کے باوجود رات کو جب ہم سوئے تھے تو ہمارے ایک بھائی نے (جو بیمار رہتے ہیں) دیکھا کہ گلی والی دیوار کے اوپر سے ایک سر نما شکل نظر آئی۔ بیمار کے آواز دینے پر ہم نے دیکھا کہ ایک شخص بہت جلد نیچے اُتر گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی گلی میں کھڑا تھا تب وہ دونو فوراً بھاگ گئے۔ حالانکہ مکان کافی اونچا ہے۔ پھر چور کیسے چڑھ گیا؟ اس کا جواب یہی ہے کہ سینما کی تعلیم سے۔

اس قسم کے بے شمار واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ سینما کی مضرتوں پر غور کرکے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے تاکہ غریب اور متوسط درجے کے لوگ اس عیاشی میں مبتلا ہو کر تباہ نہ ہو جائیں۔ شیخ سعدی مرحوم کیا خوب فرما گئے ہیں ؎

رعیت چو درخت است اگر بر دری
بکام دل دوستاں بر خوری

مسئلہ احیائے خلافت

آج کل اخبارات میں پھر اس امر کا چرچا ہو رہا ہے کہ دنیائے اسلام کے لئے کوئی خلیفہ ہونا چاہئے اس پر قادیان سے آواز آئی ہے کہ "چور کا گمان میرے ہی حق میں کیا جاتا ہے"۔ یہ مقولہ ایک واقعہ سے متعلق ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ ایک شخص کسی گاؤں میں چلا گیا جہاں اس نے ایک کالی کلوٹی عورت دیکھی۔ جس کے حسن کی شان میں شیخ سعدی کا یہ شعر خوب موزوں تھا ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
بر وختم است و بر یوسف نکوئی

اس شخص نے اس عورت سے پوچھا کہ چور کیا ہوتی ہے۔ اس ماہ رو نے جواب دیا کہ لوگوں کا گمان میرے ہی حق میں ہے۔

اخباروں میں ذکر آنے لگا ہے کہ شاہ مصر کو خلیفہ اسلام بنایا جائے۔ ادھر قادیان سے آواز اٹھی کہ خلیفہ تو ہم میں موجود ہے اس کے سوا اور کون خلیفہ ہو سکتا ہے۔ یہ آواز سنتے ہی استاد

متفرقات

برادران اہل حدیث اخبار اہلحدیث کی ترقی پر توجہ فرمائیں۔

اہل خیر حضرات توجہ کریں مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مرحوم کا لڑکا محمد حسین معہ اہلیہ بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے لئے پیسہ نہیں۔ مولانا مرحوم کے عقیدت مند اور دیگر اہل ثروت حضرات اس کار خیر میں امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

پتہ وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ

ترک مرزائیت خاکسار ایک عرصہ سے مرزائیت اختیار کر چکا تھا۔ مگر بعد تحقیقات مرزائیت سے تائب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ میں نے فسخ بیعت کی اطلاع خلیفہ محمود احمد صاحب کو بھی بھیج دی ہے۔

راقم:- چوہدری محمد الدین ولد سردار خاں قوم باجوہ جٹ ساکن خیوہ۔ ضلع سیالکوٹ

دعائے صحت میاں عبدالعزیز صاحب تاجی بعارضہ دمہ و درد گردہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے حق میں دعائے صحت کریں۔ اللّٰھم اشفہ بشفائك و داوہ بدوائك۔

ضرورت کتب راقم الحروف نے بفضلہ تعالیٰ اپنے آبائی مذہب (بدعت) کو چھوڑ کر مذہب اہل حدیث اختیار کر لیا ہے۔ اس لئے مذہب حقہ کی معلومات حاصل کرنے کے لئے کتب و رسائل کی ضرورت ہے۔ اخوان اہل حدیث کی خدمت میں بادب ملتجی ہوں کہ اس کار خیر میں میری اعانت فرمائیں۔ نیز کوئی صاحب خیر اخبار اہلحدیث بھی میرے نام فی سبیل اللہ جاری کرا دیں تاکہ میں علم و عرفان کے سرچشمہ سے ہفتہ وار سیراب ہوتا رہوں۔ راقم:- محمد لیاقت علی ساکن ظہیرآباد ضلع بیدر ریاست حیدرآباد دکن۔

اپیل کی تاریخ ملتوی قمر بیگ مجرم حملہ قاتلانہ کی اپیل کی سماعت کے لئے ۱۴ جولائی مقرر تھی۔ مگر بغیر کسی کارروائی کے آیندہ تاریخ ۲۶ اگست مقرر ہوئی۔ ناظرین حسن خاتمہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

جماعت اہل حدیث تاوا جزیرہ فجی نے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب پر حملہ قاتلانہ ہونے کی خبر بذریعہ اخبارات پاکر حال ہی میں ایک ملفوف بھیجا جس میں مولانا ممدوح سے اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔ نیز مقدمہ فنڈ کے لئے پانچ روپیہ و رسالہ شمع توحید کی اعانت کے لئے مبلغ آٹھ روپیہ چار آنہ بذریعہ منی آرڈر بھیجے ہیں۔ نیز یہ خوشخبری تحریر کی کہ پہلے یہاں جماعت اہل حدیث قائم نہ تھی بلکہ جماعت اہل حدیث کو دیگر حضرات سخت تنگ کیا کرتے تھے اب بفضلہ جماعت بھی قائم ہو گئی ہے اور اعلانیہ طور پر توحید و سنت کی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری کر دیا ہے۔

بھیگل دکن میں قیام انجمن اہل حدیث اخبار اہلحدیث و محمدی کے پے در پے مطالعہ کے بعد احباب بھیگل نے انجمن اہل حدیث کی بنیاد رکھ دی ہے۔ جس کے ابھی تک ۳۸ ممبر بنے ہیں انشاء اللہ تحریراً و تقریراً توحید و سنت کی تبلیغ کی جایا کریگی۔ مولانا محمد بن علی صاحب معتمد مقرر ہوئے ہیں۔ راقم محمد عنایت اللہ رکن انجمن

غریب فنڈ میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ چونکہ سائلین کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً آیندہ تا اطلاع ثانی داخلہ سائلین بند کر دیا گیا ہے۔

لہذا جو سائل داخلہ ارسال کرینگے تو واپس بھیجا جائے گا۔ سائلین حضرات ایسا کرنے میں ہمیں معذور سمجھیں۔

یاد رفتگاں ہمارے نانا حاجی محمد خلیل خان صاحب رئیس بجوا بعمر ۸۰ سال رحلت فرما گئے انا للہ! مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گذار اور عامل سنت نبوی صلعم تھے۔ (حکیم فضل الرحمن خان)

(۲) اہلیہ مولوی عبدالاحد صاحب بنارسی و حافظ فتح محمد صاحب تاجر کتب بنارس انتقال کر گئے۔ انا للہ! (قاری احمد سعید از بنارس)

(۳) میری سب سے چھوٹی بچی عزیزہ عابدہ فوت ہو گئی۔ انا للہ!

(حافظ عبدالرحمن آزاد مسلم پورہ گوجرانوالہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

مرکزی حج کمیٹی انڈیا جماعت اہل حدیث گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حج کمیٹی کی موجودہ تشکیل پر پوری بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ ایک تو اس کے تمام نمایندے نامینیشن کے ذریعہ مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ اس ممبری کو صرف حکومت کا اعزازی عطیہ سمجھنے پر اکتفا کرتے ہوئے حجاج کی طرف سے عائد شدہ فرائض سے قطعاً غافل ہوتے ہیں۔ دوسرا اس میں غیر مسلم افراد کی کافی تعداد رکھی گئی ہے۔ اور خصوصاً کمیٹی کا پریذیڈنٹ ایک ہندو سر جگدیش پرشاد ہی کو مقرر کیا گیا ہے۔ ایسے صدر اور ارکان کو اسلام اور مسلمین کے متعلقہ امور سے کیا تعلق اور نسبت ہو سکتی ہے؟ بجز اس کے کہ مشکلات کا موجب ہو سکیں۔

لہذا جماعت حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ حالات زمانہ کے مطابق کمیٹی کی تشکیل انتخاب کے ذریعے کی جائے۔ اور غیر مسلموں کو تکلیف دینے کی بجائے مسلمانوں کے خالص مذہبی کام کو مسلمانوں کے ہی سپرد کیا جائے۔

یہ قرارداد مختلف اخبارات میں بھیجی جائے۔ اور ان سے استدعا کی جائے کہ وہ اس خالص مذہبی اور اسلامی امر پر اپنے اخبارات میں پوری پوری روشنی ڈال کر مسلمانوں کو ممنون فرماویں۔

خادم اسلام غلام محمد ڈار ناظم انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ (۵ ؎/۱۴۸)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر اہلحدیث)

غالب کا یہ شعر ہماری زبان پر جاری ہو گیا ؎

الجھتے ہو جو کبھی دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں دو ایک ہوں تو کیسے ہو

خلافت قادیان میں چونکہ سیاست اور حکومت نہیں ہے۔ اگر ایک پولیس مین آ جائے تو خلیفہ صاحب مع اعوان کے حاضر عدالت ہو جائیں۔

اسی لئے قادیانی اخباروں نے لکھ دیا کہ خلیفہ اسلام کے لئے حکومت اور سیاست ضروری نہیں۔ یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں یاد آیا کہ شاید اسی اصطلاح کے ماتحت پورب میں درزی اور حجام کو بھی خلیفہ کہتے ہیں۔ خیر ہمیں اس اصطلاح سے نزاع نہیں ہے۔ ہم تو خلیفہ اسلام اس کو مانتے ہیں جو خلافت کے فرائض ادا کرے۔

خلافتِ رسالت کیا ہے؟ احکام شریعت محمدیہ (از قسم عبادات ہوں یا از قسم سیاست) کو جاری و نافذ کرنے کا نام خلافتِ رسالت ہے۔ شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہٗ کی بے نظیر کتاب "ازالۃ الخفا" کا شروع ملاحظہ ہو۔

دنیا کے مختلف ممالک پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو حجاز اور نجد کے سوا کسی اسلامی ملک میں ہم احکام شرعیہ کو جاری و نافذ نہیں پاتے۔ ہاں حجاز و نجد میں بے شک احکام شرعیہ کا نفاذ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ اسلام بننے کا حقدار سلاطین اسلام میں اگر کوئی ہے تو جلالت الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) کی ذات گرامی ہے دیگر ہیچ۔

ہاں یہ بھی ہماری مذہبی تحقیق ہے کہ ہم یہ نہیں مانتے کہ ایک ملک کا خلیفہ تمام دنیائے اسلام کا خلیفہ ہو۔ وہ انہی لوگوں کا خلیفہ ہو گا جن پر اس کے احکام جاری ہوں گے خواہ شاہ فاروق ہو یا سلطان ابن سعود۔ ہم بدنصیب ہندی مسلمانوں پر ان میں سے کسی کے احکام نافذ نہیں ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخباری دنیا میں مسئلہ خلافت بچوں کا کھیل بن رہا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس کی جامع مانع تعریف نہیں کی جاتی۔ جو چاہتا ہے اپنے نام کے ساتھ ایسے الفاظ کا اضافہ کر کے خلیفہ وقت یا امیر ملت بن بیٹھتا ہے اور اس کے اتباع اس کو مان لیتے ہیں اگر اُس سے پوچھو آپ کہاں جا رہے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ ایک سمن مجھ پر آیا تھا اس کی تعمیل کے لئے عدالت میں حاضر ہونے جا رہا ہوں۔

سبحان اللہ! کیا ہی اچھے خلیفہ ہیں اور کیا ہی اچھے امیر ہیں۔ مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ دہلی کا یہ شعر انہی معنی میں ہے ؎

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
آدم بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

گھر کی آواز | صدر بازار دہلی میں ایک بزرگ مولوی عبدالوہاب مرحوم رہا کرتے تھے۔ جنہوں نے امامت کا دعویٰ کر کے ضرورت امام کی کل حدیثیں اپنی ذات پر چسپاں کر لیں (بہت خوب!) اُن سے بھی ہم نے پوچھا کہ آپ کی امامت با سیاست ہے یا بے سیاست؟ جواب ملا کہ سردست تو بے سیاست ہے (بہت اچھا) آخر وہ دنیا سے تشریف لے گئے تو ان کی بجائے ان کے بیٹے مولوی عبدالستار صاحب مسند نشین ہوئے۔ آپ نے ایک جلسۂ عام کے خطبہ صدارت میں یہ دعویٰ کیا کہ جو کوئی میری امامت نہیں مانے گا اس کی نجات نہیں ہو گی۔ ہم سخت حیران ہوئے کہ الٰہی! کلمہ شریف "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے دو جزوؤں میں یہ تیسرا جزء کہاں سے آ گیا۔ اس لئے ہم نے اُن پر سوال کیا کہ قرآن و حدیث میں لفظ "امام" ان چار معنوں میں مستعمل ہوا ہے :-

(۱) امامتِ نبوت (۲) امامتِ سیاست۔
(۳) امامتِ ہدایت۔ (۴) امامتِ صلوٰۃ۔

آپ کی امامت ان چار قسموں میں کس قسم کی ہے پہلے اس کی تعیین کیجئے پھر اس کا حکم (اثر مراتب) بیان کیجئے۔

اس کا جواب صاف الفاظ میں ہمیں آج تک نہیں ملا۔ جس کے ہم منتظر ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل عام طور پر اسلامی دنیا میں امام یا امیر بننے کا شوق بہت پایا جاتا ہے۔ اس طرح امیر یا امام بن کر پہلا حکم جو جاری کرتے ہیں وہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ہماری امامت یا امارت نہ مانے وہ شُذَّ فِي النَّار کے حکم میں ہے۔ اس پر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

امیر ملت | مسجد شہید گنج لاہور کے ہیجان میں مسلمانوں نے جلسہ راولپنڈی میں غلطی سے یا دل لگی سے پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو اس خاص وعدے پر امیر ملت بنایا کہ اپنی قیادت میں مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس دلا دیں۔ آپ نے اس کے متعلق کیا کچھ کیا اور اس کا انجام کیا ہوا؟ اس کا تفصیلی جواب دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ "پیر جماعت علی شاہ کی قیادت کی ابتدا اور انتہا" ملاحظہ فرمائیں۔ مختصر یہ ہے کہ اس ابتدا کی خبر سننے میں نہ آئی۔ یہاں تک کہ پیر صاحب کے حوالی موالی نے بھی اُن کو ایسا علیحدہ کیا کہ پھر کبھی اس کام میں شریک تک نہیں کیا۔ مگر پیر صاحب کے خاص مرید اب تک ان کو امیر ملت کہے جاتے ہیں کیا ہی سچ ہے ؎

شیرِ قالین دگر است شیرِ نیستاں دگر

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جد و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے کاغذ۔کتابت۔طباعت عمدہ۔قیمت ۵ر

قوالی ترجمہ رسالۃ السماع والرقص۔امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔قیمت ۸ر

زیارت القبور (مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے۔ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔قبروں کی پرستش کرتے اور پیری کی منت مانتے ہیں۔ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔۹ر

العروۃ الوثقٰی ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق اس رسالہ میں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔قیمت ۶ر

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین عین الیقین۔اور حق الیقین مذکور ہیں۔اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔قیمت ۲ر

صداقت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔قابلدید ہے۔کاغذ کتابت۔طباعت عمدہ۔قیمت ۴ر

حسین ویزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرکے مطمئن ہوجائیں گے۔قیمت ۵ر

مناظرہ ابن تیمیہؒ بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔آپ نے یہ دونو چیلنج قبول کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔قیمت ۵ر

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودہری غلام رسول مہر اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔امام صاحب موصوف کی سوانحعمری مکمل لکھی ہے۔قیمت ۵ر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے (بمبئی) جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے حجم ۱۸۴ صفحات۔قیمت ۲ر

تفسیر سورۃ الکوثر مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" کلکتہ۔قابلدید ہے۔قیمت ۴ر

طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض وپوشیدہ امراض کی یونانی وڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔حکیم اجمل خان صاحب ودیگر معزز اطباء ہندوستان ویورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی وخاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔قیمت ۱۲ر محصول ۴ر

ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ اول گوجرانوالہ باختیار مطالبہ خفیفہ

نمبر مقدمہ ۲۲۵ ۱۹۳۶ء

بہادت الیکٹرک کمپنی گوجرانوالہ

بنام فضل کریم ٹھیکیدار سکنہ گوجرانوالہ محلہ باغبانپورہ۔مدعاعلیہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فضل کریم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل کریم مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۲۳۔جولائی ۱۹۳۶ء کو مقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۴۔جولائی ۱۹۳۶ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

(۳۹)

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔توریت۔زبور۔انجیل۔قرآن مجید۔حدیث شریف اور عقلی ونقلی دلائل سے ثابت کی ہے دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں ہر ہر اعضاء کی پیدائش وفوائد مفصل دلائل دئیے ہیں۔غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔قیمت ۹ر محصول ڈاک ۶ر

نوٹ:۔ ہر کتاب کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا جو کہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۷۳۸)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اردو تراجم

تفسیر سورہ اخلاص جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے- عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی- آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے- کتابت، طباعت عمدہ- کاغذ اعلےٰ- قیمت ۶؍

اسوۂ حسنہ شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ- جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے- جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے- قیمت مجلد ۱۲؍

کتاب الوسیلہ مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے- اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے- شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے- بدعت وتقلید کے گلے پر چھری ہے- ایک بے مثال علمی تحفہ ہے قیمت ۸؍

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان (مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب وسنت کے حوالجات پیش کرکے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء ومشائخ میں شناخت کردی گئی ہے- جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے- قیمت ۸؍ پڑھئے اور ضرور پڑھئے- قابل دید ہے-

تفسیر آیت کریمہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے- اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے- اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کرکے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے- کاغذ- کتابت- طباعت عمدہ- قیمت ۱۲؍

آئمہ اسلام اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں آئمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے- نہایت عمدہ چیز ہے- قیمت ۱۲؍

اصحاب صفہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے- کہاں رہتے تھے- ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے- قیمت ۱۰؍

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کرکے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے- آیہ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے- پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے- قیمت ۹؍

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے- قابل دید ہے- قیمت ۸؍

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی- اس کی پوری پوری تشریح ہے- قیمت ۴؍

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۸

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین حسب پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ ؏
رؤسا و جاگیرداران سے " ؆
عام خریداران سے " ؋
" " ششماہی ؆
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ توحید

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دار العلوم عربیہ شکرادہ)

مرے اللہ تیری شان خلقت سے نرالی ہے — توہی خالق و رازق ہے توہی ہر شے کا والی ہے
جہاں کے ذرہ ذرہ سے عیاں توحید ہے تیری — دلیل معرفت ہر پتہ پتہ ڈالی ڈالی ہے
خبر رکھتا ہے تو ادنیٰ و اعلیٰ کی مرے مولا — نبی ہو یا ولی ہر اک ترے در کا سوالی ہے
توہی معبود ہے اپنا توہی مقصود ہے اپنا — ہمارا قبلہ حاجات تیرا باب عالی ہے
بشر کی کیا حقیقت ہے جو تیری ماہیت پائے — فرشتوں نے بھی اس میدان میں گردن جھکالی ہے
یہ سورج چاند کا منظر عجب ہی کیف آور ہے — کہیں شان جلالی ہے کہیں شان جمالی ہے
جو دل عشق الٰہی سے شناسائی نہ رکھتا ہو — قسم اللہ کی ایمان کی قطعاً وہ خالی ہے
ہمیشہ خلوت و جلوت میں تجھ کو یاد رکھتا ہوں — یہ میں نے دل لگی کی اک نئی صورت نکالی ہے

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باریتعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان - قیمت ۱۰ر

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز - روزہ کے احکام کے متعلق ہے - قیمت صرف ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) حج زکوٰۃ، نکاح، طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے - قیمت ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید فروخت - تجارت و زراعت - شراکت - نذر - [illegible] - دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں - قیمت ۲ر

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں حالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں - قیمت صرف ۶ر

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں - قیمت ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت - تعلیم دین - تعظیم - علماء کی بے ادبی کا بیان ہے - قیمت ۶ر

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد - طعام - لباس - حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا حال - قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی - دوزخ - عذاب قبر - اللہ کے ڈر - توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے قابل دید ہے - قیمت صرف ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں - خلفائے اربعہ اور بنوامیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات درج ہیں - قیمت عمر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام - توحید باریتعالیٰ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام، ثبوت قیامت رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں - قیمت عمر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث - پانی کے پاک ہونے - اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں - بول، منی - مذی وغیرہ احکام - چمڑے کی پاکیزگی کا، استنجا - وضو - جنبی اور حائضہ - جمعہ - میت اور استحاضہ کے احکام - وغیرہ - قیمت عمر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق - مسجد کے آداب - قبلہ کے احکام - صفوں کی درستی قرات فاتحہ خلف الامام - بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل - رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل - قیمت عمر

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر - سوار کی نماز اور سفر و حضر کی حد و تعیین - ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ چاند کے احکام، سوگ و ماتم - کفن دفن - تکبیرات جنازہ علی الغائب - قبر کے حالات - زیارت قبور - اور میت کے ایصال ثواب زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ درج ہیں - قیمت عمر

(تصانیف دیگر مصنفین)

کتاب الروح (اردو ترجمہ) مصنفہ امام ابن قیمؒ - عذاب قبر و روح کی حقیقت کو [illegible] دلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ [illegible] - قیمت عمر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ مصنفہ امام غزالی رحمہ اللہ - اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے - علم کیمسٹری - سحر - طلسم و کرامت وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے - قیمت عہ

ستینی امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "ستین" کا اردو ترجمہ ساٹھ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے - ہر شخص کو اس کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے قیمت صرف ۹ر

ملنے کا پتہ - مینیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھلحدیث

۲۳-جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے

ہم آریہ لوگوں کی قدر اس لئے کرتے ہیں کہ اس گروہ کے افراد تعلیمیافتہ ہیں معقولیت پسندی اور صداقت شعاری کے مدعی ہیں۔ مگر بعض آریوں کی تحریروں سے ہمارے اس خیال کو صدمہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ ان کی تحریریں اپنے اندر معقولیت نہیں رکھتیں چنانچہ اخبار آریہ مسافر ۲۲-مئی میں ایک سلسلہ سوالات کا شروع ہوا ہے جو اسی قسم کا ہے جس سے ہمارے حسن ظن کو صدمہ پہنچا ہے۔ خیر یہ ان کی مرضی کہ اپنے سوالوں کو معقولیت کے رنگ میں پیش کریں یا غیر معقول طور پر۔ مگر ہم جواب دینے کو طیار ہیں۔ بقول ؎

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے مری جان جگر کس کا ہے

اس میں شک نہیں کہ آریہ دھرم اور اسلام میں جو امور اختلافی ہیں ان میں سر دفتر روح مادہ کی پیدائش اور مسئلہ تناسخ ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ مسئلہ تناسخ متفرع ہے روح کی پیدائش پر۔ کیونکہ روح اگر مخلوق ثابت ہوجائے تو مسئلہ تناسخ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل ہمارے رسالہ "بحث تناسخ" میں مل سکتی ہے۔ اِن تین مسئلوں کے سوا باقی سب مسائل بے فائدہ طوالت اور نمبر شماری ہیں۔ آج ہم پہلے روح کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھنا چاہتے ہیں جو ہمیشہ کام آنے کی چیز ہے۔ غور سے سنئے :-

سوامی دیانند (بانی آریہ سماج) نے لکھا ہے کہ روح انادی (قدیم) ہے (ستیارتھ پرکاش) آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ قدیم کے اوصاف بھی قدیم ہوتے ہیں۔ ان دو فقروں کو ملحوظ رکھ کر آریہ مترو باآسانی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ روح کیا چیز ہے؟ سوامی جی کے ان دو فقروں سے یہ مسئلہ باآسانی حل ہوجاتا۔

سماجی مترو! آپ لوگ اپنا کوئی نمایندہ بھیجیں جو ہمارے نمایندہ کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھے پھر وہ دونو نہایت پریم (محبت) سے اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں کہ ہم کیا ہیں۔ پہلے یہ جواب ملیگا کہ ہم میں سے ایک ہندو ہے اور دوسرا مسلمان۔ میں ان دونوں سے کہونگا کہ آپ اس سوال کو حل کرنے کے لئے نہیں بیٹھے یہ امتیازات تو بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم دونو اصل میں کیا ہو؟ میرا ہی یقین نہیں بلکہ آریہ مہاشہ بھی میرے ساتھ اس یقین میں شریک ہونگے۔ وہ دونو اس سوال کو ہرگز حل نہیں کرسکیں گے کہ ہم دراصل کیا ہیں۔ (چاہے ساری عمر اسی سوچ وچار میں ختم کردیں)۔

لطیفہ ایک صوفی منش متلاشی کسی باصفا بزرگ سے ملنے گیا۔ بزرگ موصوف نے پوچھا آپ کون ہیں؟ متلاشی نے کہا کہ میں یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ میں کون ہوں؟

عارف خدا اس کا سوال تو سمجھ گیا مگر جواب میں اس سے زیادہ نہ کہہ سکا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ یعنی ہم انسانوں کو اس کا علم نہیں ہے

مہاشہ مترو! اس تلاش میں اپنی ناکامی اور سوامی جی کے مقولۂ مذکور (کہ قدیم کی صفات بھی قدیم ہوتی ہیں) کو سامنے رکھ کر سوچو کہ روح قدیم ہوسکتی ہے جس کو اپنی ذات کا بھی علم نہیں ہے۔ روح کی یہ بے علمی اس کے حدوث (غیر قدیم ہونے) پر بین دلیل ہے اور غیر قدیم کا جو نام چاہو رکھ لو ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

پس اس تمہید کے بعد ہم آریہ مسافر کے سوالوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ پہلے نمبر کو کسی وجہ سے ملتوی رکھ کر دوسرے نمبر سے شروع کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

سوال ۲ خدا نے روح اور مادے کو اپنی کسی ضرورت کے لئے بنایا یا فضول بلا ضرورت بنایا؟ (آریہ مسافر حوالہ مذکور)

جواب ۲ نہ ہی اپنی ضرورت کے لئے نہ ہی فضول بلکہ حسب اقتضائے قدرت بنایا۔ بتائیے! سورج کی روشنی سورج کی ضرورت کے لئے ہے یا فضول ہے؟ دونو ہی باتیں نہیں بلکہ حسب اقتضائے ذات شمسی ہے۔

سوال ۳ لفظ تقدیر کے کیا معنی ہیں؟ تقدیر کیا شے ہے؟ (حوالہ مذکور)

جواب ۳ اس کا مفصل ذکر اہلحدیث مورخہ

انتخاب الاخبار

—— چینی مسلمانوں کا ایک وفد ہندوستان کا دورہ کرتا ہوا لاہور بھی پہنچا۔ ۱۴ جولائی کو انہوں نے ایک جلسہ میں تقریریں بھی کیں۔ جن کا ماحصل جاپانی مال کا بائیکاٹ تھا۔ ۱۶ جولائی کو لاہور سے واپس چین کو روانہ ہو گیا۔ انجمن اہل حدیث امرتسر نے وفد مذکور کو امرتسر آنے کی دعوت دی۔ مگر تنگی وقت کے باعث دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

—— شملہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا موجودہ اجلاس ۲۸۔ جولائی تک جاری رہے گا۔

—— پنجاب اسمبلی نے قانون انتقال اراضی و ساہوکارہ بل پاس کر دیئے ہیں۔

—— اسمبلی صوبہ سرحد کا خیال ہے کہ اسمبلی کے تمام ووٹروں کو بشرطیکہ ان کا سابقہ چال چلن قابل اعتراض نہ ہو۔ بندوق رکھنے کے لائسنس دیئے جائیں۔

—— راجہ جنگ ضلع لاہور میں سکھوں اور مسلمانوں کے مابین اذان دینے پر عرصہ سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ آخر کار حکومت پنجاب کے سرکاری حکام نے ہر دو فریقوں کے نمائندوں کو بلوا کر مصالحت کرا دی ہے۔ اب ۱۷۔ جولائی سے اذان دینے پر کوئی پابندی نہیں رہی۔

—— حکومت بنگال نے ۴۵ مزید نظربند غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے ہیں۔

—— وزیر اعظم سی پی جہیز کے خلاف ایک مسودہ مرتب کر رہے ہیں۔ جو عنقریب حکومت کے روبرو پیش کیا جائیگا۔ جس کی رو سے جہیز لینا دینا قابل تعزیر سمجھا جائیگا۔

—— بمبئی کے پانچ اور مندر اچھوتوں پر کھول دیئے گئے ہیں۔

—— علاقہ کاٹھیاواڑ میں ایک گاؤں میں ۱۸ روز سے زلزلے آ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گاؤں کے اردگرد کوئلے کی کان ہے۔

—— لندن کی ایک خبر مظہر ہے کہ حکومت برطانیہ نے ایک ہزار نئے جنگی ہوائی جہازوں کا آرڈر دیا ہے۔

—— فلسطین میں ابھی شورش جاری ہے۔ حکومت برطانیہ عنقریب ایک بین الاقوامی کمیشن فلسطین بھیجنے والی ہے۔

—— مصر اور روس کے درمیان عنقریب ایک اقتصادی اور تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے۔

—— ہسپانیہ کی خانہ جنگی جب سے شروع ہوئی ہے تب سے اس وقت تک ۱۳۔ اطالوی ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں۔ سرکاری فوج کے ۵۸۰ طیارے تباہ ہو چکے ہیں۔

یاد رکھیں!

جن خریداروں کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے اور ۲۵۔ جولائی تک وصول نہ ہوگی ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

—— ہوائی حملوں سے شہری آبادی کو بچانے کے لئے جمہوریہ ترکیہ نے انگورہ میں دس لاکھ پونڈ صرف کئے ہیں۔ نیز پولیس اور ارکان بلدیہ کو بھی زہریلی گیسوں سے بچانے والے نقاب دیئے گئے ہیں۔

—— ٹوکیو ۱۲۔ جولائی۔ جاپانیوں نے لڑائی کے آغاز سے اس وقت تک چینیوں سے حسب ذیل سامان حرب چھینا ہے۔ بڑی توپیں ۲۱۸۔ ہووٹزرز (ایک اعلیٰ قسم کی توپ) ۴۸۶۔ ٹینک مسلح کاریں۔ موٹر لاریاں ۲۷۵۔ مسلح ٹرینیں ۸۔ لوکوموٹو ۸۹۔ کوچ اور ویگن ۲۱۷۱۔ تلواریں ۱۹۵۰۔ ۱۰۷۰ چینی طیارے تباہ کئے گئے ہیں۔ جاپان کے ۲۰ طیارے تباہ ہوئے اور بحری افواج کے ۱۱۱ سپاہی ہلاک ہوئے۔

نوشہرہ نہیں چکردمی | اہلحدیث یکم جولائی ۱۹۳۷ء میں صفحہ ۵ کالم ۳ میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی اعانت کے سلسلے میں نوشہرہ مجاسنگھ ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے مبلغ تین روپیہ غلط درج کئے گئے ہیں در اصل یہ رقم انجمن اہل حدیث چکردمی ضلع جموں کی طرف سے تھی۔ (ناظم جمعیۃ تبلیغ)

مضامین آمدہ | مولوی عبد العزیز۔ شہاب الدین۔

غیر مقبولہ | اقبال اور تقلید۔ غزوات۔ ملکہ عبد العزیز سہاکوٹی کی غلط بیانی۔

سرکاری اطلاع

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا سلور جوبلی وظیفہ ان اجناس خام کے متعلق تحقیقات کے لئے دیگا جن کا تعلق مصنوعات پنجاب سے ہے۔ کسی مسلمہ یونیورسٹی کے سائنس کے گریجوایٹ یہ وظیفہ حاصل کرنے کے اہل ہو سکتے ہیں۔ اس امیدوار کو ترجیح دی جائیگی جس نے ڈگری حاصل کرنے کے بعد شعبہ تحقیقات میں تجربہ حاصل کیا ہو۔ وظیفہ کی میعاد ایک سال ہوگی اور یہ وظیفہ انڈسٹریل ریسرچ لیبوریٹری شاہدرہ۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ۔ یونیورسٹی کیمیکل لیبوریٹریز یا کسی اور ایسی موزوں لیبوریٹری یا ادارہ میں جسے صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب نے منظور کیا ہو تحقیقاتی کام کرنے کے لئے دیا جائیگا۔

انتخاب کردہ امیدوار کسی خاص مضمون کی تحقیقات کریگا۔ یہ امر صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب کی پیشگی منظوری کے تابع متعلقہ لیبوریٹری یا ادارہ کے افسر اعلیٰ کی رائے پر موقوف ہوگا۔

اس وظیفہ کے لئے صرف مسلمان درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب کی خدمت میں یکم اگست ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(لاہور ۹۔ جولائی ۱۹۳۷ء)

دعائے صحت | میرے بیٹے بھائی [illegible] سے بیمار ہیں۔ ان دنوں حالت بہت زیادہ [illegible]

اٹھائے جاؤ گے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی:۔ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ۔ یعنی خدا فرماتا ہے کہ جیسے ہم نے تمہیں پہلے پیدا کیا ہے ویسے ہی پھر کریں گے۔ ملاحظہ ہو اس جگہ صرف "کما" سے صرف ننگے بدن۔ ننگے پاؤں۔ غیر مختون اٹھائے جانا مطلوب ہے نہ کہ بعینہٖ پہلی پیدائش کی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا۔

مکرمی ملک صاحب! اگر اب بھی آپکے شبہات زائل نہ ہوئے ہوں تو آپ اس بارے میں کتاب "شہادت القرآن" ہر دو حصہ مؤلفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ملاحظہ فرمائیں۔ نیز مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ جو بقول مرزا صاحب بحکم خدا لکھی گئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرما کر اس کا نام قطبی رکھا وغیرہ کا صفحہ ۴۹۸/۴۹۹ و صفحہ ۵۰۵ و صفحہ ۵۱۹ ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں خود مرزا صاحب نے قرآن کی آیات کو اپنے الہامات ظاہر کر کے ان سے حضرت مسیح کی زندگی۔ دوبارہ آمد متوفیک کے معنے "پورا لینے والا" کئے ہیں۔

ملک صاحب! سوچئے۔ اگر حیات مسیح کا مسئلہ قرآن کے خلاف ہوتا اور شرک ہوتا جیسا کہ مرزا صاحب نے بعد میں لکھا ہے تو خود مرزا صاحب کیوں ۵۲ برس کی عمر تک اس میں مبتلا رہے۔ مشرک تو نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ خود مرزا صاحب نے بھی ریویو ۳۶۵ صفحہ تا صفحہ پر لکھا ہے کہ

نبی سے شرک کا صدور قطعاً محال ہے۔

فتدبر ولا تکن من العاجلین۔

آپ کے پہلے سوال کا مختصر جواب ہو چکا مفصل جواب بذریعہ خط آپ کو بھیج چکا ہوں۔ آیندہ آپکے بقیہ سوالات پر کچھ عرض کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

فتح ربانی۔ تحریری مباحثہ "حیات مسیح" پر۔ درمیان مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول چھپ چکی قیمت ۶/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کا اعلان

اعیان اہل حدیث کی خدمت میں

(نمبر ۲۔ یکم جولائی کے بعد)

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

سابقاً اخبار اہلحدیث مورخہ یکم جولائی میں جمعیتہ کی مالی امداد کے لئے ایک تحریر آپ کی نظر سے گزر چکی ہے۔ آج یہ دوسری تحریر ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب، وسط ۱۹۳۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ اتنے عرصہ میں مختلف مقامات پر متعدد جلسے اور کئی ایک کامیاب مناظرات بھی ہوئے کئی اضلاع کے دیہات میں انجمن ہائے اہل حدیث نے جمعیتہ سے الحاق بھی کیا۔ اور صدہا غیر مسلم اور اچھوت لوگوں کو داخل اسلام بھی کیا گیا۔ جن کے کوائف آپ کو اخبار اہلحدیث سے معلوم ہوتے رہے ہیں۔ جن جن مقامات پر جلسے یا مناظرے ہوئے جو خوشی اور مسرت ان مقامات کے اہل حدیث حاضرین کو ہوئی اس کا بیان میرا کام نہیں۔ لیکن بعض احباب جن سے گفتگو کا موقع ملا۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ توحید و اتباع سنت کی ایک لہر اُن کے سینوں میں دوڑ گئی اور ان کو اپنے آپ میں ایک نئی زندگی معلوم ہونے لگی۔ خصوصاً اس بات سے کہ بہت لوگ جن کو شکم پرور ملانوں نے جماعت اہل حدیث سے بدظن کر رکھا تھا۔ ان کی بدظنی حُسن ظنی سے بدل گئی اور وہ نہایت عقیدتمندی سے علمائے اہل حدیث کے مدح خوان ہو گئے۔ اور کئی ایک ان میں سے کھلے اہل حدیث ہو گئے!

ان احباب کے ایسے بیانات سے میرا دل نہایت رقیق ہو جاتا اور میں مارے شرم کے سر نیچے کر لیتا اور دلی خلوص سے آبدیدہ ہو کر کہتا کہ خداوندا! یہ تیری عنائت ہے کہ تو ہم عاجزوں سے اس پیرانہ سالی اور ضعف کی عمر میں اپنی توحید اور اپنے نبی علیہ السلام کی سنت کے متعلق ایسی خدمات لے رہا ہے اور تو اپنی توفیق ہمارے شامل حال کر رہا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی
منت بداں ازو کہ بخدمت گذاشتت

اظہار حقیقت | خدا تعالیٰ کے شکر کے بعد اظہار حقیقت کے لئے یہ چند سطریں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جمعیتہ کے قائم کرنے کے بعد پہلا دو ورقہ جو قرطاس قواعد شائع کیا گیا تھا۔ اس کے دوسرے صفحہ پر بیان کیا گیا تھا:۔

"ابتدا میں صرف اس آواز کا قوم کے کانوں تک پہنچانا ضروری سمجھا۔ اور فراہمی فنڈ کو اس کی قبولیت پر موقوف رکھا۔"

الحمد للہ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں امید افزا قبولیت ہو گئی (جو بوجہ اس کے کہ ملک میں سیاسی تحریکات زوروں پر تھیں۔ میری امید سے بہت زیادہ ہوئی) امید افزا حالات کو سمجھ کر ایک دھیمی آواز فراہمی فنڈ کے لئے کی گئی۔ لیکن اس میں زیادہ تر انحصار سیالکوٹ کی غریب جماعت پر یا اپنے اپنے خاص خاص بیرونی احباب پر رکھا اور عام طور پر یہ خیال رکھا کہ دیگر مقامات کے احباب جب تک سیالکوٹیوں کی طرح مطمئن نہ ہو جائیں۔ انہیں عام طور پر تکلیف دینی مناسب نہیں۔ کیونکہ میرا ہمیشہ سے یہی قول ہے اور اسی پر (خدا کے فضل سے

ﷺ میں ہو چکا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ تقدیر علم الٰہی (ایشوری گیان) کا نام ہے جو غلط نہیں ہو سکتا۔ آپ کی پیش کردہ آیت فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کے معنی یہ ہیں کہ بیماری میں بدپرہیزی کرنے سے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ کیا آپ کو اس میں شک ہے کہ زکام کی حالت میں سرکہ پینے سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح جو لوگ بدکاری سے پرہیز نہیں کرتے ان کی بری عادت ترقی کر جاتی ہے۔ یہ سب کچھ قانون قدرت کے ماتحت ظہور میں آتا ہے۔ اسی لئے قانون ساز (جگدیشور) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "حق پرکاش" دیکھئے۔

سوال ۱۷ جو واقعات یا جو افعال من جانب اللہ ہوتے ہیں وہ حلال ہیں یا حرام؟ (حوالہ مذکور)

جواب ۱۷ بعض حلال ہوتے ہیں اور بعض حرام حلال کی مثال گائے بھینس کا دودھ اور حرام کی مثال پاخانہ پیشاب وغیرہ۔

(باقی آیندہ)

قادیانی مشن

سوالات متعلقہ حیات مسیحؑ کے جوابات

(قسط نمبر ۲)

(از قلم مستری محمد عبد اللہ صاحب معمار امرت سری)

ملک صاحب کا سارا زور لفظ توفّی پر ہے۔ جواباً عرض ہے کہ از روئے لغت و قرآن حدیث لفظ توفی کے تین معنے ہو سکتے ہیں۔ (۱) پورا لینا۔ (۲) موت (۳) نیند۔ اب آئیے اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح کے متعلق جو توفی کا وعدہ دیا گیا وہ کن معنوں سے ہے۔

اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ دشمن مکان کا گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ وعدہ دیتا ہے۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (الآیہ) اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیری توفی کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا اور ان کفار سے تجھے پاک رکھونگا۔

ملک صاحب! یہ مسلمہ فریقین ہے کہ اس آیت میں خدا نے حضرت مسیح کو کفار کے ہاتھوں سے بچانے کا وعدہ دیا ہے۔ چنانچہ الفاظ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اس پر نص صریح ہیں۔ مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح بچ گئے تھے بعد میں کشمیر چلے آئے اور ۱۲۰ بیس برس عمر پا کر فوت ہوئے۔ اب اگر توفی کے معنے موت لئے جائیں تو مطلب آیت کا یہ نکلا کہ اے عیسیٰ میں پہلے تیری جان نکالوں گا پھر تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا پھر تجھے کفار کے ہاتھوں سے بچاؤں گا۔

مکرمی! کیا آپ کا ضمیر اس غلط اور بے ڈھنگے ترجمہ کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے۔ یقیناً نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کوئی احمدی آپ کو یہ کہہ کر مغالطہ میں ڈالے کہ تطہیر تو اسی وقت ہو گئی تھی مگر توفی کشمیر میں جا کر ہوئی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں توفی کا لفظ پہلے اور تطہیر از کفار کا فقرہ بعد ہے اور مرزا صاحب نے نہ ایک دو جگہ بلکہ بیسیوں مقامات پر اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیت کی ترتیب کو بدلنا نہ جائز ہے۔ بلکہ لکھا کہ ترتیب بدلنے والے بے ایمان۔ دجال۔ محرف ہیں۔ (معاذ اللہ استغفر اللہ) ملاحظہ ہو تریاق القلوب۔ ازالہ اوہام ضمیمہ نصرۃ الحق وغیرہ۔ اور مرزائی حضرات بھی اس کو مانتے ہیں۔ اندریں صورت توفی کے معنے اس جگہ کسی حالت میں بھی موت نہیں ہو سکتے۔ احمدی دوست توفی بمعنے کشمیر کی طرف جانا کرلیں۔ ہم بقرینہ رَافِعُكَ اِلَیَّ صعود الی السماء کرلیں گے لهم دینهم ولنا دیننا کیا کوئی مرد میدان احمدی ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال کو حجت مانتا ہوا اس جگہ توفی کے معنے موت کر کے ہم سے منہ مانگا انعام حاصل کرے۔ دیدہ باید

ملک صاحب کہیں گے کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اقول کما قال العبد الصالح فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم کا کیا مطلب ہے۔ جواباً عرض ہے کہ آنحضرت صلعم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں وہی کہونگا جو حضرت مسیح کہیں گے۔ بلکہ اقول کما قال العبد الصالح فرمایا ہے۔ یعنی میں اس کی مانند کہوں گا۔ یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ "کما" حرف تشبیہ ہے۔ اور مرزا صاحب کو بھی یہ تسلیم ہے کہ

"تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۷ ط ۱ صفحہ ۳۰ ط ۲)

بنا بریں آنحضرت کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ جسطرح مسیح کی توفی بمعنے رفع الی السماء کے بعد ان کی امت بگڑی ہے۔ ویسے ہی میری موت کے بعد میری امت میں تغیرات ہوئے ہیں۔ ملک صاحب! اس حدیث سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ توفی کے معنے موت ہیں اور آنحضرت نے اپنے حق میں توفی کا لفظ کہاں استعمال کیا ہے۔ مزید توضیح مطلوب ہو تو بخاری شریف کی اس حدیث کا پہلا ٹکڑہ ملاحظہ فرمائیں۔

فرمایا نبی کریم صلعم نے انكم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده تم قیامت کے دن ننگے پاؤں۔ ننگے بدن۔ بے ختنہ

منظور کرکے امرتسر میں دفتر جمعیتہ میں یا سیالکوٹ میں مجھ کو اطلاع دیں۔

چونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اخبار بین احباب میں سے کئی ایک رسالے اور اخبار اپنے نام جاری کرا لیتے ہیں۔ اور زرچندہ کی ادائیگی کے وقت وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ مبلغ ایک روپیہ زرچندہ منظوری خریداری کے ساتھ ہی ارسال فرما دیں۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی کا روپیہ مفت خوروں کی کوتاہ اندیشی اور بدمعاملگی کے سبب برباد ہو جائے۔ کیونکہ اس کا سرمایہ کسی کی ذاتی جائداد نہیں بلکہ چندہ کا جمع کردہ للٰہی کھاتہ ہوگا۔

(۳) یہ کہ میں نے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کی گذشتہ آمد و خرچ کا حساب دفتر امرتسر سے منگا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ضروری اخراجات کے بعد جمعیتہ کا بقایا فنڈ رسالہ تبلیغ کی متواتر مفت اشاعت کا متحمل نہیں ہو سکیگا۔ اس لئے میں نے یہ تجویز سوچی کہ اسوقت تک رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ بارہ[۱۲] متمول احباب کھڑے ہو جائیں۔ جو ایک سال کے مصارف کا ذمہ اٹھالیں۔ اُن میں سے ہر صاحب ایک ایک ماہ کا خرچ پیشگی دیدیا کرے۔ اس تجویز سے کام بھی مسلسل چلتا رہیگا اور بوجھ بھی ہلکا رہیگا۔

ماہوار خرچ کتنا ہوگا؟ اس وقت تک دفتر کا سب کام مولوی عبداللہ صاحب ثانی (جزاہ اللہ) بتوجہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری بلامعاوضہ انجام دے رہے ہیں۔ رسالے کی مضمون نویسی جو اس عاجز کے سپرد ہے وہ بھی بلامعاوضہ ہے۔ اس لئے اِن ہر دو مدّوں کو نظرانداز کرکے محض کتابت و طباعت و کاغذ اور پوسٹیج کے لئے میں نے تیس[۳۰] روپے ماہوار کا خرچ سمجھا ہے۔

گذشتہ ایام میں میرا جانا امرتسر میں ہوا۔ تو اپنی یہ تجویز ایک نہایت عزیز دوست میاں اللہ دتہ صاحب سوداگر چرم سے ذکر کی تو انہوں نے میرے ساتھ موافقت کرتے ہوئے پندرہ روپے تو نقد دیدیئے اور باقی کا وعدہ کیا۔ اسی طرح سیالکوٹ میں بھی بعض احباب سے کہونگا۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ آواز خالی نہیں جائیگی۔ اس لئے کلکتہ، دہلی۔ بنارس۔ سکندرآباد دکن اور مدراس کے متمول احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان میں سے دس احباب خود بخود بغیر اسکے کہ میں اُن کے اسماء معین کروں۔ ہمت کرکے ایک ایک مہینے کے خرچ کا ذمہ لے لیں۔

فی الحال سب احباب روپے بھیج دینے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ صرف اپنے اپنے نام لکھ کر میرے پاس بھیجدیں۔ میں خود انشاء اللہ باری باری سے حسب ضرورت ہر ماہ کا خرچ ایک ایک صاحب سے پیشگی منگوا لیا کروں گا۔

دوسری تجویز } اگر تیس روپے کی رقم ایک دم ادا کرنے میں بوجھ معلوم ہو تو دوسری تجویز اس سے بھی سہل ہے کہ یہی بارہ[۱۲] احباب ایک سال تک بحساب ڈھائی روپے فی ماہ چندہ دیتے رہیں۔ اسی حساب سے ہر ماہ میں تیس[۳۰] روپے کی مجوزہ رقم بھی جمع ہو جائیگی اور اصحاب معاونین پر بوجھ بھی ہلکا رہیگا۔ بارہ اہل ہمت کے آگے ایک سال کے لئے تین سو ساٹھ روپے کی رقم بحساب ڈھائی روپے منفرداً اور مبلغ تیس[۳۰] روپے ماہوار مجموعۃً کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تجویز سہل العمل ہے اور نفع پائدار اور مسلسل ہے۔ هذا والله الموفق للخير

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

مرتدات کے متعلق مشورہ

ایک مضمون بعنوان مرتدات کے متعلق مشورہ درج ہوا ہے۔ جس کے متعلق چاہئے تھا کہ علماء اور ہوا خواہ فوراً توجہ کرتے۔ مگر حیرت ہے کہ ایسی ضرورت پر توجہ نہ ہوئی۔ مندرجہ ذیل مضمون مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب فریدکوٹی کی طرف سے آیا ہے جو ہدیہ ناظرین ہے۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ کے مقالہ افتتاحیہ میں عنوان بالا کے تحت مولانا محترم نے ایک تجویز تحریر فرما کر عام رائے طلب کی ہے۔ اور عورت کی تکلیفات اور ارتداد سے بچاؤ کی صورت کے لئے ایک اقرار نامہ مرتب فرمایا ہے کہ نکاح کے وقت خاوند سے ان شرائط پر دستخط کرا لئے جائیں تاکہ زوجہ کو شقاق و نشوز کے وقت خلع کے لئے دشواریاں پیدا نہ ہوں۔ اس اقرار نامہ کی آپ نے گیارہ صورتیں نکالی ہیں۔ جناب کے اس مسودہ کی ایک ایک سطر آپ کے قومی درد و الم کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اور آپ کے اس نفس مسئلہ سے کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں۔ البتہ اگر کچھ اختلاف ہو سکتا ہے تو انہی گیارہ شرطوں پر کلاً یا جزاً ہو سکتا ہے۔

مثلاً آپ نے فرمایا ہے۔ شکل ۳ اپنی منکوحہ کو زدوکوب کروں۔ شکل ۴ منکوحہ کے واجب العزت بزرگوں سے لڑوں یا ان کی بے ادبی کروں۔ شکل ۵۔ کوئی ایسا کام کروں جس سے ان کے خاندان پر دھبہ لگتا ہو وغیرہم۔ اسی طرح آپ نے گیارہ شرائط پیش کی ہیں کہ اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کی جائے تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ الناس علیٰ شروطھم۔

اب اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ شرائط زوجین کے لئے نہایت مضر ثابت ہوں گی۔ یعنی شرائط میں تو عند النکاح یہ طے ہو چکا ہوگا کہ اگر زوج ان شرائط کو توڑے تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ لیکن ان شرائط سے جو خرابیاں ہوں گی وہ نہایت ہی خوفناک اور لامحدود ہونگی۔ مثلاً (۱) ایسے اختلاف میاں بیوی سے بغیر قصد و ارادہ طلاق اگر سرزد ہو گئے۔ تو

ے اہلحدیث ۵-مارچ ۱۹۳۸ء صے۔

میرا عمل ہے کہ پہلے کوئی نیک کام عملی طور پر قوم کے سامنے رکھ دیا جائے۔ پھر قوم کو اس کی ضروریات کی طرف متوجہ کیا جائے تو آواز با اثر اور کامیاب ہوتی ہے۔ جمعیۃ ہذا کے عمل کو اسی پر نظر رکھتے ہوئے اس کی کامیابی پر میں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔

دو خطرے اور ان سے امان

جمعیۃ کا کام شروع کرنے سے پہلے مجھے دو امروں کا اندیشہ ضرور تھا۔ اوّل اس بات کا کہ اس وقت جماعت اہل حدیث میں انتشار بہت ہے اور میں ضعیف ہوں۔ میری آواز بھی ضعیف ہے۔ خدا جانے ایسے وقت و حالت میں میری آواز کا کیا حشر ہو۔ دوّم اس بات کا خطرہ تھا کہ ملک کے طول و عرض میں مسلمانوں کی دماغی اور عملی قوتیں سیاسیات میں مصروف ہیں اور اہل حدیث کا قدم بھی بغیر کسی نظام کے ان مساعی میں بیش از بیش چل رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ سیاسیات میں حصہ لینے والے احباب یہ سمجھ لیں کہ یہ تبلیغی مساعی ہمارے رستے میں روکاوٹ ڈالیں گی اور وہ مجھے پیر آزمودہ کار نہیں بلکہ فرسودہ خیال بوڑھا قرار دیکر میری آواز کو ٹھکرا دیں گے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے دونوں اندیشے میرے دل کی کمزوری کے وہم نکلے اور جمعیۃ کی مخالفت کسی جماعت کی طرف سے بھی نہ ہوئی۔ اس کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جب جمعیۃ کی بنیاد رکھتے وقت ان دونوں خطروں کو سمجھ لیا تھا تو جمعیۃ کو عملی طور پر چلانے کے لئے کوئی ایسا اقدام لینے ذمہ لینا جس سے یہ خطرات واقعات کی صورت پکڑ لیں، عقلمندی نہیں تھی۔

اس لئے قرطاس قواعد کی دفعہ ۴ میں بالتصریح ذکر کر دیا تھا کہ جمعیۃ ہذا کو اہل حدیث کی کسی کارکن جماعت سے تصادم یا مخالفت نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہمارا مقصود توحید و سنت کا جھنڈا بلند کرنا ہے۔ جو جملہ اہل حدیث کا مشترک کام ہے۔

نیز اسی قرطاس کی دفعہ ۵ میں بصراحت لکھ دیا تھا کہ اس جمعیۃ کو مسلمانوں کے سیاسی تحفظ جتھہ سے بھی کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی بنیاد محض تبلیغ دین کے لئے رکھی گئی ہے۔ جو قوم کی سیاسی مساعی جمیلہ کے خلاف نہیں۔

اشاعت اسلام اور جمعیۃ تبلیغ

بلکہ یہ جمعیۃ خدا کے فضل سے غیر ملکوں میں اشاعت اسلام کی وجہ سے سیاسی مقاصد میں ایک گونہ معاون ثابت ہوئی ہے۔ اور میں اپنے علم کے مطابق بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اچھوت قوم کو مشرف باسلام کرنے میں جو کامیابی جمعیۃ ہذا کو ہوئی ہے وہ دیگر کسی ایک جماعت کو نہیں ہوئی۔ وھٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔

خدا تعالیٰ ڈاکٹر امبیدکار کو بھی مشرف باسلام کرے جن کے اعلان نے ہمارے دماغی اور عملی قویٰ میں حرکت پیدا کر کے اس کام میں لگا دیا اور پانچ سو سے زائد نفوس کفر کی ڈگمگاتی کشتی سے اتر کر جہاز محمدی میں سوار ہو گئے اور ہلاکت ابدی سے بچ گئے۔

سیاسی اور تعلیمی یا تبلیغی کارکن جماعتوں کا شکریہ

میں ایک کثیر الاشغال دنیادار آدمی ہوں اور میری کم فرصتی اور کم عقلمندی بھی واقف حال احباب کو خوب معلوم ہے۔ اس لئے اس لائق نہیں تھا کہ میں اس اہم کام کو سنبھال سکتا۔ لیکن خدا تعالےٰ کا فضل خصوصی ہے کہ باوجود میری سب ناقابلیتوں کے یا یوں سمجھئے کہ بوجہ میری نالائقیوں کے ملک میں (ہندوؤں میں بھی اور مسلمانوں میں بھی اور اہل حدیث میں بھی اور حنفیوں میں بھی) میری مخالفت بہت کم ہے کیونکہ بعض وقت مخالفت کسی کمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور مجھ میں کوئی کمال نہیں۔ اس لئے میں خدا کے شکر کے بعد قوم کی مختلف جماعتوں اور سیاسی حلقوں کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری آواز کے اصل مقصد (اشاعت توحید و سنت) کو بخوبی ذہن نشین کر کے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ کسی نہ کسی پہلو سے میری حوصلہ افزائی کی۔ اور ان تین سال کی متواتر مساعی اور کثیر جلسوں سے جہاں تک میرا علم ہے کوئی مخالف آواز نہیں اٹھی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

امتحان کے بعد ترقی

اب جبکہ خدا کے فضل سے جمعیۃ امتحان و آزمائش کے سب مراحل طے کر چکی ہے اور اس کی کشتی خطرات سے سلامت نکل گئی ہے تو میں پورے وثوق اور حوصلہ سے قوم کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ وہ اشاعت توحید و سنت کے لئے تین چیزوں کو کھلے دل سے خرچ کریں۔ اوّل زر کو۔ دوّم زور اور رسوخ کو۔ سوّم علم و عقل کو۔ ان تینوں کا انتخاب میں نے قرآن شریف سے کیا ہے۔ جن کی تفصیل مع بیان آیات و نکات قرآنیہ بطریق خاص جو خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو عطا کیا ہے۔ دوسری قسط میں کی جائیگی فی الحال صرف متمول احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ جمعیۃ نے ایک ماہوار رسالہ تبلیغ کا بوجھ بھی اپنے ذمہ لیا تھا۔ جس کے تین نمبر نکل چکے ہیں۔ اس کے متعلق چند گزارشات ہیں:-

اول یہ کہ اب تک اس رسالہ تبلیغ کی اشاعت بلا کسی معاوضہ کے مفت ہوتی رہی ہے۔ جب ان لوگوں کی طرف سے جن کو رسالہ بھیجا جائے کوئی رقم دفتر میں نہ آئے تو وہ سلسلہ کب تک چلیگا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس سلسلہ کو باقاعدہ چلانے کے لئے ہلکا سا چندہ مقرر کر دیا جائے جو میرے خیال میں فی الحال ایک روپیہ سالانہ کافی ہے

(۲) یہ کہ یہ رسالہ رجسٹرڈ نہیں ہے۔ اسلئے ہر اشاعت میں دو پیسے یا تین پیسے کا ٹکٹ لگانا پڑتا ہے۔ یہ خرچ کتابت اور طباعت اور قیمت کاغذ کے علاوہ ایسا خرچ ہے جس کی واپسی نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسالہ کو رجسٹری کرایا جائے۔ تاکہ ہر اشاعت میں ایک پیسہ کا ٹکٹ لگا کرے۔

لیکن محصول کی رعایت کے لئے ڈیکلریشن کی منظوری کے ساتھ ضروری ہے کہ پہلے محکمہ والوں کو تعداد اشاعت بتائی جائے۔ پس جب تک شائقین اپنے اسمائے گرامی درج دفتر نہ کرائیں تب تک یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے رسالہ کے قدردان شائقین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس کی

(رحمۃ للعالمین — رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ جلد اول ۳۔ دوم ۳۔ سوم ۳)

عرس اور مستورات

گدی نشینان بنگال توجہ فرمائیں

(از قلم مولوی ثناء اللہ ثنا سندرپوری۔ انگلش بازار ملک بنگال)

آج زمانہ ترقی پر ہے اور روز افزوں ترقی میں کوشاں نظر آرہا ہے۔ لیکن مسلمان ہیں کہ قعر مذلت میں گرے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اور ترقی کا نام و نشان مفقود ہے۔ ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ ملک کے گدی نشینوں نے ایک ایسی قبیح بدعت جاری کی ہوئی ہے جس سے ہر قسم کے دینی و دنیوی نقصانات نظر آرہے ہیں اور تمام مریدوں کا گناہ ان پیرزادوں کی گردن پر ہے۔ جس کو یہ پیرزادے بڑی خوشی سے برداشت کر رہے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک دن دنیا کو چھوڑ کر خدائے واحد کے روبرو حاضر ہونا ہے۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ جتنے بھی گدی نشین حضرات ہیں۔ سب کے سب بزعم خود پکے حنفی ہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ عرسوں اور میلوں کا طریقہ کہاں سے لیا ہے نہ ہی یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ ہی آئمہ اربعہ نے نہ ہی فقہائے عظام نے۔ جب قدیم زمانہ میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا تو کیا وجہ ہے کہ مقتدر امام بن کر دائرہ تقلید سے نکل رہے ہیں۔ کیا یہ پیرزادے اس بارے میں اپنے امام اعظم کا قول پیش کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بجائے مردوں کے مستورات اس موقعہ پر جس سرگرمی کا اظہار کرتی ہیں کسی رکن دین کے لئے اس کا عشر عشیر ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اول تو عورتوں کا میلوں اور عرسوں میں شامل ہو کر مردوں کے ساتھ ہونا خلاف ملت بیضا اظہر من الشمس ہے جبکہ فقہاء عظام نے مسجدوں میں نماز جماعت کیواسطے مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے منع کر دیا ہے تو میلوں اور عرسوں میں مردوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلنا پھرنا بیٹھنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ یہ عورتیں جس شان و شوکت سے مزین ہو کر اور ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھ کر گھروں سے نکلتی ہیں۔ ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں حالانکہ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ (الآیہ) کہدیجئے یا رسول اللہ (صلعم) مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کریں نامحرم مردوں کو دیکھنے سے اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں بدکاری سے اور ظاہر نہ کریں اپنی زیبائش و آرائش کو مگر وہ چیز جو ظاہر ہو اور ڈھانکیں اپنی اوڑھنیوں سے گریبان اور گردنوں کو اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے۔"

کیا کوئی مسلمان مرد ایسا ہے جو حکم خداوندی کے سنتے ہوئے اپنی بی بیوں اور بہو بیٹیوں کو عرس یا میلے میں بھیجے۔ مسلمانو! کیا تم میں ذرہ بھر بھی غیرت نہیں رہی اور اتنے دلیر ہو گئے ہو گویا کہ قیامت آنی ہی نہیں۔ یاد رکھو کہ قیامت ضرور آئیگی اور جو عذاب ان عورتوں پر نازل ہوگا تم بھی اسکے حصہ دار ضرور ہوگے۔ علاوہ اس کے پیرزادے مستحق اس کار خیر کے ضرور ہونگے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:۔ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ ط بدکاروں کے سوا دوسرے لوگ عذاب سے ہلاک نہیں ہوتے۔

ہمارے نزدیک قریباً ۲ میل کے فاصلہ پر پنڈوا میں ایک عظیم الشان میلہ لگتا ہے جس میں مزار شریف کے سامنے دس بارہ پیر صاحب بیٹھے ہوتے ہیں اور مروجہ قوال قوالی وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان کے مریدوں میں وجد شروع ہو جاتا ہے۔ مرد تو ایک طرف رہے عورتیں بھی وجد شروع کر دیتی ہیں اور حالت وجد میں بالکل برہنہ ہو جاتی ہیں۔ اور کسی مسلمان کو غیرت تک نہیں ہوتی بلکہ پیرزادے بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اور تمام دن و رات ان کو سجدے ہوتے رہتے ہیں۔ بھلا اے پیرزادو! مردوں کو تو آپ نے گمراہ کیا عورتوں کو اس جم غفیر مجلس میں کیوں نچانے لگے ہو اور خدا کے حکم کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہو۔ اس کا خدائے سمیع بصیر کے سامنے کیا جواب دوگے۔ کچھ تو خداوند تعالیٰ سے خوف کرو۔ اگر مخالفین اسلام اس فحش حرکت کو دیکھتے ہونگے تو کیا خیال کرتے ہونگے۔ للہ کچھ شرم کرو۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو کیوں آگ لگاتے ہو۔ اگر آپ ایسی ہی روش پر رہے تو یوم محشر حضرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی شفاعت کیسے کرینگے ہرگز نہیں۔ علمائے احناف تدبر و تفکر کریں۔ اور ڈوبتی ناؤ کو قعر مذلت سے اٹھا کر بام عروج پر گامزن فرماویں۔ ما احضر فی القلب فهو موجود فان کان عاملا فليعمل۔

قوالی امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ السماع والرقص کا اردو ترجمہ۔ از مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ اس رسالہ میں امام صاحب موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت۔ طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸؍ محصول ڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بلاوجہ طلاق پڑجائیگی۔ اس لئے کہ معاہدہ میں یہ طے ہو چکا تھا۔ (۲) اتفاقی طور پر یا بعض خاندانی اختلاف کے اعتبار سے اگر کوئی مناقشہ پیدا ہوگیا تب بھی طلاق پڑجائیگی۔ (۳) طلاق بازی ایک کھیل ہوکر رہ جائیگا۔ (۴) ہزاروں میں سے کوئی خوش قسمت جوڑا ہوگا جن کا نکاح ان شرائط کے تحت قائم رہے وغیرہ۔ نیز ان شرائط کو ذیل کی تنقیدی نظر سے دیکھا جائے۔

(۱) یہ کہ جب خاوند ان شرائط کو بالقصد یا بغیر قصد توڑ بیٹھے تو ان شرائط کے ٹوٹنے سے خود بخود طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں؟ اور اگر طلاق واقع ہوئی تو رجعی ہوگی یا بتہ؟ (۲) یہ کہ جب خاوند ان شرائط کو توڑ دے تو ان شرائط کے ٹوٹنے سے عورت اپنے زوج سے طلاق کی درخواست کریگی؟

اگر صورت اول کو تسلیم کر لیا جائے تو طلاقوں کا غیر معمولی طوفان برپا ہو جائے گا۔ ادھر خاوند سے ذرہ برابر غلطی ہوئی ادھر جھٹ طلاق پڑ گئی۔ اگرچہ زوجین میں سے کوئی بھی طلاق کا خواہاں نہ ہو۔ اور اگر دوسری شکل کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر ان تمام شرائط کا وجود بیکار ثابت ہوگا۔ اور عورت کے لئے پھر وہی مشکلات ہیں یعنی بے چاری اپنے ظالم مرد کے سامنے درخواست کرکے کہے کہ میاں تم نے فلاں دفعہ کو توڑا ہے۔ اور میں معاہدہ کے مطابق طلاق لینے کی حقدار ہوں۔ پس براہ کرم مجھے طلاق دیدی جائے۔ اس درخواست پر خاوند کا اختیار طلاق دے یا نہ دے۔

پس اس جگہ یہ بات ضرور وضاحت طلب ہے کہ ایسے موقع پر کون سے ذرائع اختیار کئے جائینگے اور اس اقرارنامہ کا عملی صورت میں کیا نتیجہ رہیگا۔ میرے خیال میں جو امور توضیح طلب ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں مثلاً

(۱) اقرارنامہ کی مخالفت سے نکاح خود بخود ٹوٹ جائیگا یا نہیں۔ (۲) اور اگر ٹوٹیگا تو ایک طلاق پڑیگی یا تین۔ (۳) بعض یا تمام شرائط کے ٹوٹنے سے زوجہ خاوند سے طلاق کی درخواست کریگی یا نہیں؟ (۴) اور پھر اس درخواست کا قبول کرنا خاوند پر ضروری ہوگا یا نہیں؟ (۵) اور اگر خاوند طلاق دینے سے انکار کردے تو پھر کونسا طریقہ اختیار کیا جائیگا وغیرہم۔ یہ تمام تر ایسی باتیں ہیں جو قانون کی محتاج ہیں اور بعض تو قوانین حکومت کے بالکل منافی ہیں۔ پس اگر یہ مسئلہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے تو پھر ایک مفید اقرارنامہ مرتب ہو سکتا ہے۔

میری ناقص رائے میں ان تمام شرائط کی جگہ صرف ایک شرط اگر لگادی جائے تو ان تمام شرائط کا نچوڑ اس ایک ہی میں آسکتا ہے۔ اس لئے کہ ان تمام شرائط کا مقصود بھی خلع ہے اور اس ایک شرط کا مقصود بھی یہی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ عند النکاح باضوابط فارموں پر خاوند سے یہ اقرار لے لیا جائے کہ جس وقت زوجہ خلع مانگے گی اس وقت مجھے (یعنی خاوند کو) خلع دینے سے انکار نہ ہوگا۔ اور اگر میں خلع دینے سے انکار کروں تو میرا انکار ہی طلاق بائن تصور کر لیا جائے۔ اور جس وقت زوجہ خلع چاہے میرے انکار پر اپنے فسخ نکاح کا اعلان کردے۔ خلع کا جو مسودہ ہو اس کی شکل اس طرح ہو۔

میں ——— اقرار کرتا ہوں کہ اپنی زوجہ کو شریعت کے مطابق حسن معاشرت کے ساتھ رکھونگا اور اگر میری زوجہ مسمات ——— مجھ سے خلع کی درخواست کرے تو مجھے قبول کرنا ہوگا۔ اور اگر میں زوجہ کی درخواست پر خلع نہ دوں تو میرا انکار ہی طلاق بائن تصور کیا جائے۔

زوجہ کے لئے چند شرائط یہ لگائی جائیں کہ بوقت خلع اس درخواست میں اپنے والدین یا ولی کو شریک کرے۔ بغیر شرکت ولی کے درخواست نامقبول ہو۔ اور حصول خلع کے وقت خاوند کا زر نقد از قسم زیورات وغیرہ خاوند کو ادا کردے وغیرہ۔ زوجہ زور ڈر کی قسم سے نہ ہو وغیرہم۔

شریعت محمدی کے نقطہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو حصول خلع کے لئے کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسلام نے تو خلع کو بالکل عام حیثیت سے پیش کیا ہے۔ فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ الخ

پس جب تک ہم خالص اور ٹھوس اسلامی تعلیم کو لے کر نہ اٹھیں گے صحیح کامیابی کبھی حاصل نہیں کرسکتے۔

یہ مسئلہ عام طوالت چاہتا ہے۔ اگر مولانا محترم "اہلحدیث" کے چند صفحات پانچ چھ ماہ کے لئے وقف فرما کر علماء کرام کو اظہار رائے کا موقعہ دیں تو جلد ہی بہترین مسودہ مرتب ہو سکتا ہے۔ زاں بعد ایک اقرارنامہ چھاپ لیا جائے۔ جس پر نامی گرامی علماء کرام کے دستخط ہوں اور پھر یہ اقرارنامہ برائے عمل قوم میں مشتہر کیا جائے جو قلیل عرصہ میں خود بخود ایک نیم قانونی حیثیت اختیار کریگا۔ انشاء اللہ!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

خاکسار ابو سعید عبدالرحمٰن فریدکوٹی

چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

اہلحدیث اس صورت میں عورت کو بہت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں جو کسی طرح مناسب اور موزوں نہیں۔ دیگر اصحاب بھی توجہ فرمائیں۔ مگر ۵۔ مارچ کا پرچہ "اہلحدیث" دیکھ کر۔

کرنے میں دریغ نہ کیا جاویگا۔ امید ہے کہ ہمارے پرانے دوست مدیر "درنجف" ابھی مع اخبار زندہ ہی ہونگے اور آپ براہ کرم اپنی تبرا بازی کی پرانی اداؤں سے شیریں نمک پاشی فرماکر ہمارے مندمل زخموں کو ہرے بھرے کرتے ہوئے ہمیں مشکور وممنون فرمائیں گے۔ ؎

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفل ما باز آئی

مسئلہ امامت مع اپنی ہئیت کذائی مندرجہ ذیل کے شیعوں کی ایک انوکھی اور عجوبہ ایجاد ہے۔ اور انہیں اپنی اس ایجاد پر ناز بھی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے لئے امامیہ کے لقب سے ملقب ہونا نہایت پسند کرتے ہیں اور اس کو اصل دین سے جانتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ آیندہ نمبروں سے آپ پر ثابت ہوگا۔ وہ امامت کا رتبہ نبوت سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔

ان کا خیال ہے کہ امام عالم الغیب ہوتا ہے۔ (صافی شرح کافی جزدوم ص۲۱) اور مخلوق خدا پر قضا وقدر اور حلال وحرام و دیگر احکام کا جاری کرنا امام کے اختیار میں ہوتا ہے (اصول کافی ص۲۶) تاہم وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اماموں میں شمار نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کے بارہ امام مندرجہ ذیل ہیں

(۱) علیؓ۔ (۲) حسنؓ۔ (۳) حسینؓ۔
(۴) زین العابدینؒ۔ (۵) باقرؒ (۶) جعفرؒ
(۷) موسیٰؒ۔ (۸) رضاؒ۔ (۹) تقیؒ۔
(۱۰) نقیؒ۔ (۱۱) حسن عسکریؒ۔ (۱۲) مہدی۔

شیعوں کا خیال ہے کہ قرآن شریف میں ان اماموں کے نام وحقوق درج تھے۔ جو کہ مخالفین نے خارج کر دئیے۔ چنانچہ تفسیر صافی میں تفسیر عیاشی سے منقول ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا۔

(۶۳) لَوْ قُرِئَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ لَأَلْفَيْتَنَا فِيهِ مُسَمَّيْنَ اگر قرآن اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ نازل کیا گیا تھا تو یقیناً ہم لوگوں کو اس میں نام بنام پائے گا۔ پھر آگے فرماتے ہیں:-

(۶۴) لَوْلَا أَنَّهُ زِيدَ فِي الْقُرْآنِ وَنُقِصَ مَا خَفِيَ حَقُّنَا عَلَىٰ ذِي حِجًى۔ اگر قرآن میں بڑھایا گیا نہ ہوتا اور گھٹایا گیا نہ ہوتا تو ہم لوگوں (یعنی اماموں) کا حق کسی عقلمند پر پوشیدہ نہ رہتا لیکن جب ہم کافی کی مندرجہ ذیل روائت دیکھتے ہیں کہ امامت یا ولائت کو اللہ عزوجل نے بطور راز کے نازل کیا تھا تو تعجب ہوتا ہے کہ راز کو پوشیدہ بھی رکھنا اور پھر قرآن میں بھی نازل کرنا دو متضاد امور ہیں۔ چنانچہ اصول کافی ص۴۸۲ میں ہے۔

(۶۵) قال ابو جعفر علیہ السلام ولایۃ اللہ اسرّھا الی جبریل واسرّھا الخ وانتم تذیعون ذالک۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ولایت الٰہی یعنی امامت بطور راز کے خدا نے جبریل سے بیان کی اور جبریل نے بطور راز کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور محمد صلعم نے بطور راز کے علیؓ سے بیان کی اور علیؓ نے بطور راز کے جن لوگوں سے چاہا بیان کیا اور اب تم لوگ اسکو مشہور کر رہے ہو۔

سمجھ میں نہیں آتا جب یہ راز تھا تو قرآن میں کیوں نازل کیا گیا۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن اصحاب نے اس راز کو قرآن مجید سے نکال دیا ہے انہوں نے مشیت ایزدی کی تعمیل کی ہے پھر شکایت کیسی؟ پھر اس میں راز ہے بھی کیا۔ جس امامت کی تبلیغ کتب شیعہ کر رہی ہیں اس میں تو کوئی راز کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ سینہ بسینہ کوئی راز آرہا ہو تو کہہ نہیں سکتے۔ لیکن اس روایت سے وہ تمام افسانے موضوع ثابت ہوئے جو شیعہ بیان کرتے ہیں کہ غدیر خم کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑے مجمع میں حضرت علی کی امامت کا اعلان کیا تھا ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

اماموں کے اختیارات ومعصومیت

اصول کافی ص۱۱۷ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

(۶۶) ما جاء بہ علیؓ آخذ بہ وما نہی عنہ انتہی عنہ جری لہ من الفضل مثل ما جری لمحمد الخ وکذالک یجری لائمۃ الھدیٰ واحد بعد واحد

یعنی جو احکام علی لائے ہیں ان پر عمل کرتا ہوں اور جس چیز سے علی نے منع کیا ہے اس سے باز رہتا ہوں ان کی بزرگی مثل اس کے ہے جو محمدؐ کی ہے اور محمدؐ کو خدا کی تمام مخلوقات پر فضیلت ہے اور علی پر ان کے کسی حکم کے متعلق اعتراض کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ پر اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا اور علی کا انکار کرنے والا چھوٹی بات میں یا بڑی بات میں اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی حد میں ہے۔ امیرالمومنین اللہ کے دروازہ تھے کہ اللہ تک سوا اس دروازہ کے پہنچ نہیں ہو سکتی اور اللہ کی راہ تھے کہ جو شخص اس راہ کے سوا دوسری راہ پر چلا وہ ہلاک ہوا۔ اور اس طرح تمام آئمہ ہدیٰ کی بزرگی یکے بعد دیگرے ہے

حدیث صاف کہہ رہی ہے کہ بارہ اماموں کی بزرگی اور فضیلت بالکل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ہے اور تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ حملہ حیدری کا مصنف اسی حدیث کا ترجمہ کرتا ہے ؎

ہمہ صاحب حکم بر کائنات
ہمہ چوں محمد منزہ صفات

اسی اصول کافی میں آگے بڑھ کر ص۲۷۸ میں ہمیں ایک اور روائت ملتی ہے کہ

(۶۷) عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر الثانی علیہ السلام فاجریت اختلاف الشیعۃ الخ ولن یشاؤا الا ان یشاء اللہ تبارک وتعالیٰ

یعنی محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں امام تقی علیہ السلام کے پاس تھا شیعوں کے (مذہبی) اختلاف کا تذکرہ کیا تو امام نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی واحدنیت کے ساتھ منفرد رہا پھر اس نے محمدؐ اور علیؓ و فاطمہؓ کو پیدا کیا۔ پھر یہ لوگ ہزاروں برس رہے

زمانہ کی نیرنگیاں

(محررہ مولوی نور محمد میانوی از جہلم شہر)

دنیا کے عجائبات ہزاروں لاکھوں سے متجاوز ہیں۔ جن کا شمار انسانی دماغ سے بالاتر ہے۔ سیاحان ملک و محرریکنندگان تواریخ بھی آخر اسی نقطہ پر ختم کرتے ہیں کہ سوائے رب العلمین عالم الغیب کے کوئی بنی نوع انسان عجائبات دنیا کو شمار نہیں کرسکتا۔ بقول شخصے ؎

ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی

منجملہ ان عجائبات میں سے ایک دنیا کا ایک عجوبہ و مجوبہ اسلام کے فرزندان و عاشقان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنا کردہ جامع قرطبہ تھا۔ جس کے حالات تحریر کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور آنسو کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اللہ اللہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ اے مولا کریم اپنے بندوں میں وہی جوش پیدا کردے تاکہ پھر اسلامی جھلک دنیا میں نظر آئے۔ آمین یا الٰہ العٰلمین۔

؎ یہ چمن یونہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائینگے

جامع قرطبہ ایک عالیشان مسجد تھی جس کو اموی حکمرانوں کے ایک بادشاہ عبد الرحمٰن ثانی نے تعمیر کیا تھا۔ ۳۰۳ھ میں اس کو یہ خیال پیدا ہوا۔ اور ایک وسیع و بلند جگہ تجویز کرکے روئے زمین کے مشہور اور چیدہ صناعوں اور معماروں کو طلب کرکے ان کو مسجد کے تعمیر کرنے کا کام سپرد کیا۔ انہوں نے اس کو ایک عرصہ دراز میں ختم کیا اور بادشاہ کا بہت سا روپیہ اس میں خرچ ہوا۔ اور یہ مسجد نہ صرف مغرب میں ہی بے مثال تھی بلکہ مشرقی اسلامی شہر بھی اس وقت اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرسکتے تھے۔ یہ ایک دریا کے کنارے ایک بلند مقام پر واقع ہے۔ اس کی اندرونی عمارت پتھروں کے بے شمار ستونوں پر قائم ہے۔ ستونوں کی ۱۹ قطاریں ہیں۔ اور ایسی ترتیب سے بنائے گئے ہیں کہ جس طرف سے دیکھا جائے ایک ہی قطار میں نظر آتے ہیں۔ اور صحیح طور پر شمار نہیں ہو سکتے۔ بعض مورخ اسکی تعداد ایک ہزار چار سو بیان کرتے ہیں اور بعض صرف چار سو۔ اگر مشرق کی طرف کھڑے ہوکر جانب مغرب ان کو دیکھا جائے تو ۳۵ قطاریں نظر آتی ہیں حالانکہ کل قطاریں ۱۹ ہیں۔ مسجد کا صدر دروازہ مطلا و مذہب تھا۔ دروازوں سے محراب و منبر تک ۱۹ اور بعض کے نزدیک ۲۸ صفیں تھیں۔ فرش سنگ مرمر کا تھا۔ اور سنگ مرمر سے اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ مسجد میں چار ہزار چار سو روشنی کے جھاڑ اور فانوس رات کو روشن کئے جاتے تھے اور ان پر چار ہزار رطل (آدھ سیر) تیل خرچ ہوتا تھا۔ ایک سو بیس رطل سالانہ عود اور لوبان مسجد کو معطر رکھنے کے واسطے خرچ کیا جاتا تھا۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ مسجد کے دروازے پیتل کے پتروں سے جڑے ہوئے تھے اور اس پر صناعی کی ہوئی تھی۔ چھت کی کڑیاں اور شہتیر صنوبر کی لکڑی کے تھے اور ان پر بھی نقش و نگار کئے ہوئے تھے۔ معماروں نے ان پر کوئی ایسا عمدہ مصالحہ لگایا ہوا تھا کہ باوجود سینکڑوں برس گزر جانے کے اب تک بھی ویسے کے ویسے نظر آتے ہیں۔ تمام مسجد پر نقاشی و گلکاری کرنے میں بڑی صنعت دکھائی گئی ہے۔ جا بجا قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ مسجد کے متعلق ایک عالیشان حجرہ بھی تعمیر کیا ہوا ہے۔ اسکے بنانے میں بھی صنعت کاری سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں قرآن مجید رکھے جاتے ہیں۔ اس کا نام حجرہ مقصورہ تھا۔ اسکے علاوہ اور بھی عمارتیں مسجد کے متعلق مسجد کے احاطہ میں واقع تھیں۔ حجرہ میں ایک چاندی کا جھاڑ لگا ہوتا تھا۔ جس کی روشنی سے تمام حجرہ جگمگ کرتا تھا۔ مسجد کے اندر ایک باغیچہ بھی تھا۔ جس کے اندر ایک وسیع حوض وضو کرنے کے واسطے تھا۔ حوض میں سنگ مرمر کے چشمے جاری تھے جو باغیچہ کے درختوں کو سیراب کرتے تھے۔ اور ان میں رنگ برنگ کی مچھلیاں ہوتی تھیں۔ باغیچہ کا دروازہ ۶۲ ستونوں پر قائم تھا۔ مسجد کا سب سے بلند مینار جس پر اذان ہوتی تھی ۴۰ فٹ بلند تھا۔ میناروں کے علاوہ کئی سنہری اور روپہلی گنبد تھے جو دور سے دھوپ میں چمکتے تھے۔ اب سنا جاتا ہے کہ یہ مسجد مبارک کلب میں تبدیل ہوگئی ہے۔ اور اب اس کے صرف ۶۲۰ ستون باقی رہ گئے ہیں۔ مگر نام اس کا اب تک بھی مسجد ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ (ماخوذ)

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۰)

مرقومہ ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی از باہنا سنٹرل انڈیا

شیعوں کے افسانوں کا آخری نواں مضمون ۱۴۔ اگست ۱۹۳۵ء کو شائع ہوا تھا۔ جس میں افسانوں کی تعداد ۶۲ تک پہنچی تھی۔ اسکے بعد آل انڈیا کٹے زئی کانفرنس نے تدوین تاریخ کٹے زئی کا بار جو میرے سر ڈالا تو سات آٹھ سال تک میری فرصت کے اوقات بالعموم اسی کام کے لئے وقف ہو گئے۔ طباعت تاریخ کے بعد بعض دیگر جھمیلے ایسے آڑے آئے کہ آج تک ادھر توجہ نہ کرسکا۔ میں اپنی اس طویل اور مجبوراً غیر حاضری پر شیعہ مومنین سے معذرت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ حتی الامکان خدمت

فتاویٰ

س ع۱۰۲ } ایک منکوحہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کرکے خاوند کے گھر سے مفرور ہو گئی۔ آشنا نے خاوند سے طلاق حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن خاوند نے طلاق نہ دی۔ الٹا عدالت میں عورت اور اس کے آشنا کے برخلاف اغوا کا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ عورت اور اس کے آشنا نے طلاق لینے سے مایوس ہوکر یہ کیا کہ عورت نے عیسائی مشن میں جاکر عیسائیت اختیار کی ہے۔ ارادہ یہ رکھتی ہے کہ خاوند سے جدا ہو کر پھر تائب ہوکر اور بعد توبہ دوسرا خاوند حسب منشا کرے گی۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس نیت سے یعنی تبدیل زوج کی وجہ سے عورت کا مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ دوسرا یہ کہ جس آشنا کی امداد سے عورت نے عیسائیت اختیار کی ہے۔ یا جس جس شخص نے رشتہ نسبی سے مجبور ہوکر ارتداد میں مالی امداد دی ہے ان کے ساتھ مجالست مکالمت مواکلت مشاربت شرعاً جائز ہے یا نہ۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ع۱۰۲ } ارتداد حقیقۃً ہو یا حیلۃً عند الجمہور مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من قال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال (نسائی ابن ماجہ) ہمارے دوست ایسی بیہودہ عورت کے متعلق بے جا کوشش کرتے ہیں کہ اس کے متعلق یہ فتویٰ حاصل کریں کہ اس کا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ یہ نہیں سوچتے کہ ایسی بدچلن عورت کا اگر ان کے زعم کے مطابق نکاح فسخ نہ بھی ہو تو وہ مسلمان نیک چلن کے کس کام کی ہے۔ پھر بھی وہ عادۃً زانیہ ہے جو نیک مرد کے لئے حرام ہے۔ اگر اسکو جبراً و قہراً شخص مذکور کے گھر میں رکھا جائے تو وہ آباد نہ ہو گی۔ ایسے حالات میں علماء سے حصول فتویٰ کا خدا جانے کیا فائدہ ہے۔

بہرحال فتویٰ یہی ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ ولا تمسکوا بعصم الکوافر (الآیہ)

س ع۱۰۳ } ہندہ غیر مسلم پیشہ طوائف کا کرتی تھی۔ اس حالت میں ہندہ نے کچھ مال اور اولاد بھی حاصل کی۔ مابعد ہندہ نے اسلام قبول کرکے زید مسلم سے نکاح کر لیا۔ ہندہ کی اولاد یعنی لڑکے محنت اور مزدوری کرنے کے قابل ہیں لڑکے ہندہ سے جدا ہیں۔ سوال (۱) ہندہ کا مال خود حاصل کردہ اس کی اولاد کا شمار کیا جائے یا ہندہ کی ملکیت ہے، (۲) مال مذکورہ سے زید یعنی ہندہ کا خاوند نفع اٹھا سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) ادائیگی زکوٰۃ زید کے ذمہ ہوگی یا ہندہ کے ذمہ ہوگی؟

(محمد علی خریدار اہلحدیث ع۱۹۵۹ راجپوتانہ)

ج ع۱۰۳ } ہندہ کا مال جو پیشہ زنا سے کمایا ہوا ہے جمہور کے نزدیک توبہ کرنے کے بعد بھی حرام مال ہے۔ ہاں جو علماء بعد توبہ کے ایسے مال کو حلال قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک ہندہ خود اور اس کا خاوند اور اولاد اس مال سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کی زکوٰۃ بھی ہندہ کے ذمہ ہے۔ کیونکہ اب وہ اپنے مال کی جائز مالک بن گئی ہے اللہ اعلم!

س ع۱۰۴ } اخبار "اہلحدیث" میں چھپا ہے کہ احکام شرعی بالغ پر نافذ ہوتے ہیں، تو صدقہ فطر نابالغ پر کیوں قرار دیا جاتا ہے حالانکہ بچہ روزہ بھی نہیں رکھتا اور بغیر فطرہ روزہ کے معلق رہنے کی بابت ذکر آیا ہے۔ جب روزہ ہی نہیں تو معلق کیا معنی۔ (عبدالغنی اینڈ برادرز رتلام)

ج ع۱۰۴ } صدقہ فطر بچہ پر واجب نہیں بلکہ بچے کے والدین پر ہے جیسے اس کا نان نفقہ دیگر حقوق والدین کے ذمہ ہیں۔ ویسے یہ بھی ہے۔ بچے کے ثواب کے حقدار بھی ماں باپ ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ولک اجرا۔ (الحدیث) اللہ اعلم!

قواعد بابت استفتاء

از دفتر اہلحدیث امرتسر

(۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے بیرنگ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اسکی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال دو پیسے (۲) غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۸ (آٹھ آنے) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:- نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے۔ اس لئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ داخل لفافہ کرکے بھیجا کریں۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار "اہلحدیث" میں چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔

پھر خدا نے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور ان کو اپنی مخلوق پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت مخلوق پر فرض کی اور مخلوق کے تمام معاملات ان کے سپرد کئے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں اور وہ ہرگز نہیں چاہتے بغیر اس کے کہ اللہ تبارک تعالیٰ چاہے۔

لیجئے تمام معاملات دنیا کے تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے سپرد ہیں مگر باقوال شیعہ ہی حضرت فاطمہ باغ فدک کے حصول کے لئے حضرت صدیق اکبر کی محتاج تھیں۔ جس پر حضرت عمرؓ نے ناروا سلوک کیا اور حضرت علیؓ تین خلافتوں تک اپنا حق خلافت ہی نہ حاصل کر سکے۔ اس کے بعد جب حاصل کرنا چاہا تو حضرت معاویہؓ لیسے آڑے آئے کہ تمام عمر اسی جھیلے میں گزر گئی۔ مگر تمام صحابہ آپکی خلافت پر متفق نہ ہو سکے۔ شاید اس وقت یہ اختیارات بحق حضرات ثلاثہؓ ضبط کئے گئے ہوں۔

مصحف فاطمہ۔ کتاب علی اور چمڑے کے تھیلے کی کہانی

اصول کافی ص۱۴۶ میں ایک مستقل باب ہے جس کا عنوان ہے:-

باب فیہ ذکر الصحیفۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ علیہا السلام۔

اس باب میں سب سے پہلی حدیث جناب ابو بصیر صاحب سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں:-

ایک روز میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میں کچھ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہاں کوئی غیر آدمی تو نہیں ہے غرضیکہ بطور راز کے امام نے سب کچھ ان سے بیان فرمایا:

اس حدیث کے چند فقرات ملاحظہ ہوں:-

(۶۸) ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاِنَّ عِنْدَنَا الجامعۃ الخ حتّٰی اَرْشَ هٰذَا کَانَّهٗ مُغْضَبٌ ثم قال وعندنا الجفر الخ اَلَّذِیْنَ مَضَوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔ ثم قال وعندنا لمصحف فاطمۃ الخ واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد۔

پھر امام نے فرمایا کہ اے ابو محمد بتحقیق ہمارے پاس جامعہ ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا چیز ہے ابو محمد کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں[1] جامعہ کیا چیز ہے امام نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے رسول کی اپنی منہ کی بولی ہوئی اور علی کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی میں یہاں تک کہ زخم میں چھل جانے کی دیت بھی اس میں ہے۔

پھر امام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے مجھے فرمایا کہ اے ابو محمد کیا تم اجازت دیتے ہو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں میں تو آپ ہی کا ہوں[2] آپ جو چاہیں کریں پھر امام نے اپنے ہاتھ سے گویا کہ غصہ کی حالت میں مجھے دبایا اور فرمایا کہ ہاں اس کی دیت بھی۔

پھر امام نے فرمایا کہ بہ تحقیق ہمارے پاس جفر ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ جفر کیا چیز ہے۔ میں نے کہا جفر کیا چیز ہے امام نے فرمایا وہ تھیلہ ہے چمڑے کا۔ جس میں نبیوں اور وصیوں کا علم[3] ہے۔ اور جو علماء بنی اسرائیل گزرے ہیں ان سب کا علم اس میں ہے۔

پھر امام نے فرمایا کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا کہ وہ ایک مصحف ہے جو تمہارے اس قرآن سے تگنا ہے قسم اللہ کی تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔

حیرانگی تو یہ ہے کہ ان سب اماموں کے پاس یہ جملہ علوم اور اختیارات بھی تھے اور ان کو خلافت کی خواہش بھی بہت رہی مگر ان علوم اور اختیارات سے انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا حضرت علیؓ اگر اپنے ان اختیارات خصوصی اور علوم ازلی و ابدی سے کام لیتے تو جنگ جمل و صفین میں لاکھوں مسلمان شہید ہونے کے باعث پھر بھی مسلم خلافت سے محروم نہ رہتے۔ امام حسینؓ نے باوجود زہد اور شہادت کا علم اور اختیار ہوتے ہوئے خواہ مخواہ اپنے ساتھ بے گناہ خاندان کو بھی ہلاکت میں ڈالا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت زید کی کچھ مدد نہ فرمائی اور وہ ہزاروں شیعوں کے ساتھ خود بھی شہید ہو گئے۔

خلافت عباسیہ میں بے چارے معصوم اماموں پر جو مصائب نازل ہوتے رہے ہیں تاریخ اور کتب شیعہ ماتم کناں ہیں۔ مگر انہوں نے نہ کبھی اپنے اختیارات سے کام لیا نہ علوم سے فائدہ اٹھایا ؎

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزرے غالبؔ
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

(باقی آیندہ)

---

[1] حجرہ میں صرف زبانی یا میدان جنگ میں عملاً؟ شیعوں کی گذشتہ تاریخ اس کا صحیح جواب دیتی ہے۔ (نامہ نگار)

[2] تقیہ کی آڑ میں؟

[3] تھیلے میں علم؟ منہ

ملکی مطلع

حج کمیٹی پر اعتراض

اخبار "خادم کعبہ" لاہور کی ۸ جولائی کی اشاعت میں کسی صاحب نے پنجاب کی حج کمیٹی پر کچھ اعتراضات کئے ہیں کہ اس کے ممبر سرکاری طور پر نامزد ہونے کی وجہ سے سرکار کے حسب منشا کام کرتے ہیں۔ چونکہ میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے اس کمیٹی کا منتخب ممبر ہوں۔ اس لئے مجھے بھی خاص طور پر مورد الزام بنایا گیا ہے۔ آج کل یہ عام رواج ہے کہ ملزم کا بیان سننے سے پہلے ہی اسکو صحیح معنی میں مجرم قرار دے کر اپنی تعلی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ خیر ایسا کرنے والے جانیں اور ان کا کام۔ مگر اعتراض کا جو حصہ میری ذات سے تعلق رکھتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مجھے سرکار کی طرف سے کبھی کوئی ایما نہیں ہوا جس کے زیر اثر میں نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہو۔ نہ کبھی میں نے اپنے مافی الضمیر کے اظہار میں حکومت کا مفاد اپنے ذہن میں رکھا ہے وکفیٰ باللہ شہیدا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ابتدا ہی سے اعلان کر رکھا ہے کہ صوبہ پنجاب کی حج کمیٹی (غالباً ہر صوبہ کی حج کمیٹی) ایڈوائزری کمیٹی ہے۔ یعنی اس کا کام صرف مشورہ دینا ہے۔ گورنمنٹ اس کے ماننے پر مجبور نہیں ہے۔ یہ اعلان بھی صاف لفظوں میں ہو چکا ہے کہ حج کمیٹی کے ممبروں کو کوئی الاؤنس حتی کہ ریل کا کرایہ بھی نہیں ملیگا۔ اس اعلان کے باوجود ہمدردان اسلام دور دراز سے کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنی ہمدردانہ تجاویز کا اظہار کر جاتے ہیں۔ جن کو قبول کرنے پر گورنمنٹ کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بمصداق "کس نشنود یا نہ شنود من گفتگوئے میکنم" حاجیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مثال کے طور پر ایک پاس شدہ تجویز کا ذکر کرتا ہوں جو گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجی گئی۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ حج کمیٹی کے دو ممبروں کو کراچی تک ریل کا ٹکٹ مفت دیا جائے تاکہ وہ وہاں جا کر بچشم خود حاجیوں کے حالات کا معائنہ کریں۔ اس تجویز کے ماتحت ایک وکیل صاحب کو کراچی بھیجا گیا۔ نامہ نگار کیسی تعلی سے اس بے چارے بے گناہ کا ذکر کرتا ہے:-

"اس پنجاب حج کمیٹی نے لاکالج کے ایک گریجوائٹ کو جسے بار روم کی ہوا شاید موافق نہ آئی کراچی بھیج دیا اور وہ حجاج کرام سے پوچھتا رہا کہ تمہیں جہاز میں کیا کیا تکالیف پیش آئیں"

اللہ رے رعونت اور استکبار۔ کس قدر توہین آمیز الفاظ میں اس بے چارے کارکن کا ذکر کیا ہے۔ اس بات کا جواب تو اس وقت دینگے جب وہ اس گریجوائٹ کا نام اور اس مہینے کا نام بتلاویں گے جس میں گریجوائٹ مذکور گیا تھا۔

ادارہ حج مکہ سر دست ہم ادارۂ حج مکہ کے ذمہ داروں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ "خادم کعبہ" کو حجازی حکومت کا سرکاری اخبار سمجھا جاتا ہے۔ کیا اسی خدمت کے لئے اسکو ہزارہا روپیہ کی امداد ملتی ہے؟ کیا خدمت حجاج کا یہی طریقہ ہے جس سے حج کمیٹی کے ارکان اور کارکنوں کی دل آزاری اور توہین ہو۔ ایسے ہی ہوا خواہوں کے حق میں کہا گیا ہے

؎ ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اسی طرح کئی ایک تجاویز ہیں جو میری موجودگی میں پاس ہونے کے بعد بھیجدی گئیں۔ جن کا حشر خدا جانے کیا ہوا۔ اندریں حالات حج کمیٹی مورد الزام کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہاں عازمین حج سے ہمدردی کا اظہار کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر ہمدرد کو اختیار ہے کہ اپنی تجویز سکرٹری صاحب حج کمیٹی پنجاب لاہور کے پاس بھیجکر التماس کرے کہ وہ اس کو کمیٹی کے اجلاس میں پیش کریں۔ پھر اسکے متعلق فیصلے کی ایک عام اطلاع شائع کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مزید استفسار کیا جائے ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے کہ دور بیٹھے بیٹھے ممبران حج کمیٹی کو سرکاری پٹھو کہہ کر بدنام کیا جائے۔ جس سے مقصود یہ ہو کہ مکہ شریف کے ادارہ حج کو جتلایا جائے کہ کام کرنے والے دراصل ہم (معترض) ہی ہیں۔ اگر ایسا کرنے سے معترضین کو کچھ فائدہ پہنچ جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۚ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

چینی وفد ہندوستان میں

چند روز سے چینی وفد ہندوستان میں گھوم رہا ہے۔ تاریخ اشاعت تک تو شاید جہاز پر سوار ہو کر عازم وطن ہو جائیگا۔ پنجاب کے دار الحکومت لاہور میں بھی آیا۔ وہاں دو تین تقریریں بھی کیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ "چینی حکومت کے ماتحت پانچ کروڑ مسلمان بستے ہیں جو دوسرے چینی باشندوں کے ساتھ ملک کی خدمت میں مساوی حصہ لیتے ہیں اس جنگ میں بڑا جرنیل ایک مسلمان ہے جس کے ماتحت تین لاکھ مسلمان جاپانیوں سے لڑ رہے ہیں ہم ہندوستان میں اس لئے آئے ہیں کہ ہندوستان کے باشندے جاپانی مال کا بائیکاٹ (مقاطعہ) کر دیں اور کچھ نہیں چاہتے"

لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس غرض کے لئے خاص مسلمانوں کا وفد کیوں آیا۔ جاپانی مال کا مقاطعہ کرانے میں بالخصوص مسلم جماعت کو کیا دخل ہے۔ دوسری بات بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ وفد کے ارکان چینی زبان میں کیوں تقریریں کرتے رہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ ہندوستان کی لسانی خصوصیت کے لحاظ سے ہندوستانی زبانوں کے جاننے والے ساتھ ہوتے۔ خیر جو کچھ انہوں نے کیا اچھا کیا۔

متفرقات

شکریہ معاونین | اس ہفتہ مولانا شرف الدین صاحب دہلوی۔ شیخ نذیر احمد صاحب بہاولپوری اور جناب محمد دین ولی صاحب ساکن رنگون نے اخبار اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تبلیغ اسلام کے شیدائیوں کو خصوصاً ناظرین اہلحدیث کو اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

تقریظات

مرقاۃ القرآن | مولوی محمد عبد اللہ صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لائل پور نے حال ہی میں ایک کتاب موسومہ مرقات القرآن تالیف کی ہے۔ جس میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے مختلف جملے و آیات صرفی نحوی اصول کے ماتحت علیحدہ علیحدہ سبقوں میں علی الترتیب لکھی ہیں۔ جن کو پڑھ لینے سے قرآن مجید روانی اور آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ طلباء کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۶/ - مولوی عبد الواحد مہتمم کتب خانہ انجمن ارباب ذوق مچھوانہ بازار لائل پور سے طلب کریں۔

تنقید | درس نمبر ۱۲ میں بجائے "المنار ع" کے نبی محمد پہ لم لکھنا چاہئے تھا۔

رسالہ نور | جالندھر شہر سے ماہوار شائع ہوتا ہے جس میں اسلامی، علمی، ادبی، اخلاقی، تجارتی، صنعتی، طبی مضامین اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ۔ پتہ:- منیجر رسالہ نور بازار شیخاں۔ شہر جالندھر۔

یار ثانی | امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کی سوانحعمری جو بچوں کو پڑھانے کے لئے خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ پلیڈر وکیل سکرٹری انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ نے لکھی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ مذکور سے طلب کریں۔

تقریر سیرت | رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر مولانا عبد السلام صاحب ندوی کی تقریر۔ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کی گئی ہے۔ انجمن منور الاسلام باغبانپورہ لاہور سے حاصل کریں۔

عذاب الہون | علی الفاتن المفتون - خواجہ حسن نظامی دہلوی نے قوالی کے جواز میں جو جو دلائل دیں۔ مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے ان کا مفصل جواب قرآن و حدیث و فقہ کی کتب سے لکھا خواجہ صاحب کے کسی مرید نے اس کتاب کا جواب لکھا۔ جس کا جواب الجواب مولانا نے ایسا مدلل دیا کہ پھر کسی کو جواب کی جرأت نہیں ہوئی۔ حاجی سید عبد الغفار صاحب متولی مسجد اہل حدیث بنگلور چھاؤنی سے ۲/ برائے محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔

قیمتوں میں تخفیف

تفسیر ثنائی اردو | مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مکمل ۸ جلد کی اصل قیمت سولہ روپئے تھی۔ مگر اب دس روپیہ کر دی گئی ہے۔

محمدیہ پاکٹ بک | مصنفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ جو مرزائی مشن کی تردید میں بہترین کتاب ہے۔ قیمت بجائے ۱۲/ کے ۱/ (ایک روپیہ)

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

امام کاذب کا دہلی میں ظہور | حکیم عبد الشکور صاحب شکراوی نے مولوی عبد الوہاب صاحب صدری دہلوی امام اور ان کے مریدین کے عقائد انہی کے الفاظ میں بصورت رسالہ شائع کئے ہیں۔ حکیم صاحب موصوف سے شکراوہ ضلع گوڑگانوہ سے طلب کریں۔

دعائے صحت | خاکسار ضعیف العمری کے باعث درد گھٹنہ میں مبتلا ہے۔ نماز باجماعت کے لئے مسجد تک نہیں جا سکتا۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار لال احمد ٹھیکیدار شولاپور

(مدیر) میں بھی اس تکلیف میں مستدعی کا شریک ہوں۔ لہذا میں بھی شریک دعا کیا جاؤں۔ (ابو الوفاء)

کوئی امداد نہیں آئی | ناظرین کرام کو غریب فنڈ کی امداد کی طرف بارہا توجہ دلائی گئی ہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ آیندہ کے لئے تو وصول داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ خدانخواستہ کہیں سائلین کو موصول شدہ داخلے واپس نہ بھیجنے پڑیں۔ کیونکہ فنڈ نہ ہونے کے باعث اخبار نہیں جاری ہو سکیگا

از نوی فنڈ ۱۲/ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲/

حساب بے باق۔

مولوی عبد التواب صاحب غزنوی علیگڈھی | قصبہ باڑی ریاست دھولپور تشریف لائے تو آپ نے تین دفعہ وعظ فرمائی۔ جسے سب مسلمان بھائی خصوصاً برادران احناف ذوق شوق سے سنتے رہے۔ (دین محمد آہنگر از باڑی)

ضرورت ملازمت | خاکسار اردو مڈل پاس ہے غریب اور نادار ہونے کے باعث تنگ دست ہے کسی مدرسہ میں ابتدائی تعلیم اردو۔ حساب۔ جغرافیہ وغیرہ پڑھانے کے لئے ضرورت ہو تو خاکسار کو یاد فرمائیں۔ (عبد الرشید از کھوتی چک۔ ڈاک خانہ لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات)

یاد رفتگاں | مولانا احمد مختار صاحب صدیقی نے شب دوشنبہ ۶ جولائی ۱۹۳۶ء مابین مغرب وعشاء داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جان شیریں جہاں آفرین کے سپرد فرما دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(نذیر احمد خجندی از بمبئی)

اہلحدیث | خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(۲) بنارس کے پرانے اہل حدیث تاجر کتب منشی فتح محمد صاحب قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے۔ (سیف بنارسی)

(۳) حاجی عبد الجبار صاحب بنارسی مرحوم کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ! (قاری احمد سعید از بنارس)

(۴) میاں مظہر الحق صاحب ولد حکیم محمد یعقوب صاحب

انجمن اہل حدیث شہر امرتسر نے ۱۶ جولائی کو وفد کے پاس لاہور میں اپنا سفیر عربی زبان میں دعوتی رقعہ دے کر بھیجا۔ عربی زبان کو سب مسلمانوں کی مشترکہ زبان سمجھ کر رقعہ مذکور اسی زبان میں لکھا گیا۔ اس کا جواب آیا کہ ہم بہت جلد لکھنؤ جانے کا انتظام کر چکے ہیں اس لئے امرتسر نہیں جا سکتے۔ وفد مذکور نے تحریک اہل حدیث کے متعلق چند سوالات کئے جن کا جواب سفیر مذکور نے دیدیا۔ آخر انجمن کا سفیر یہ کہہ کر واپس آگیا۔ ؎

بسلامت روی و باز آئی

اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام

(اصل حقیقت)

عنوان بالا سے اخبار اہلحدیث ۸ جولائی کے ملکی مطلع میں فاضل اڈیٹر کا اعلان میں نے پڑھا۔ ڈاکٹر فرید صاحب سے میں اجنبی نہیں ہوں۔ جس طرح وہ اور امور مجھ سے دریافت فرمایا کرتے تھے کاش اس امر کو بھی مجھ سے پوچھ لیتے تو اصل حقیقت ظاہر ہو جاتی اور اُن کو اس قدر پاپڑ بیلنے نہ پڑتے (آپ کا خط مسودہ آیا لیکن میرے پاس نہیں)۔ واقعہ یہ ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے سمجھوتہ سے متعلق مسٹر جناح نے کانگرس کے صدر کو مسلم لیگ کی تمام شرطیں بلاکم و کاست مان لینے کے لئے جب یہ دعوٰی جتائی کہ "مسلم لیگ ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت ہے جس کا میں صدر ہوں" تو ہندوستان کی بعض مسلم سیاسی جماعتوں (جمعیت علماء ہند۔ احرار۔ خدائی خدمتگار اور شیعہ) نے اعلان کیا کہ مسٹر جناح کا دعوٰی مذکور صحیح نہیں ہے ہم مسلم لیگ کو اپنا نمایندہ تسلیم نہیں کرتے۔ ہندوستان کی مومن برادری نے بھی ڈاکٹر فرید صاحب کے وطن لہرپاسرائے میں جلسہ کرکے تجویز پاس کی کہ "ہم لوگ ہرگز مسلم لیگ کو اپنا رہنما نہیں مانتے" (ہند کلکتہ ۲-جولائی) اہل حدیثوں سے لیگیوں کا سلوک (جس کا نمونہ درج ذیل ہے) میرے پیش نظر تھا۔ میں نے ایسے وقت میں خاموشی مناسب نہ سمجھی اور گاندھی جی کو حسب ذیل تار ۲۸- جون کو بھیجدیا (کیونکہ اسی تاریخ میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبران (پٹیل، بوس اور مولانا آزاد وغیرہ) واردھا میں مجتمع تھے)۔

"میں بحیثیت صدر اہل حدیث لیگ کے آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ صدر کانگرس سے کہدیں کہ جماعت اہل حدیث نے مسٹر جناح کو اپنا امام و پیشوا[1] ہرگز نہیں مانا ہے نہ مسلم لیگ کو تمام اہل حدیثوں نے اپنی نمایندہ جماعت[2] تسلیم کیا ہے" (ملخصاً)

یہ اس لئے تاکہ جناح کے خط کے جواب میں اس امر کا وہ لحاظ رکھیں۔ یہ تار خاص گاندھی جی کے نام تھا۔ ایسوی ایٹڈ پریس والے جو اسی تاک میں رہا کرتے ہیں تار مذکور کی سُن گُن پا کر مختلف عنوانوں اور لفظوں سے شائع کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ تیج کلکتہ ۲۰ جون میں تار کے جتنے الفاظ ہیں اُتنے ہندوستان اسٹنڈرڈ کلکتہ ۲۰-جون میں نہیں ہیں۔ معلوم نہیں انڈین نیشن پٹنہ میں اس میں کیا کمی بیشی کی گئی؟ ایسوسی ایٹڈ پریس کے لفظوں کا ذمہ دار تو میں نہیں ہو سکتا۔ میری طرف اس امر کا انتساب کہ میں نے کہا ہے "مسٹر جناح مسلمانوں کے نمایندہ نہیں ہیں" صحیح نہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ "اہل حدیث اُن کو اپنا پیشوا نہیں مان سکتے" میری پیدائے مذہب اہل حدیث کو مدنظر رکھ کر ہے۔ اگر کوئی اہل حدیث جناح کو اپنا امام یا گاندھی کو اپنا پیشوا مانتا ہے تو اُسے مبارک ہو۔ لیکن میں اور جو لوگ میرے ہمخیال ہیں مسلم لیگ اور اُس کے صدر کو اپنا پیشوا اور رہبر تسلیم نہیں کرتے۔ اس کی بہت سی وجہیں ہیں۔ سیاسی وجوہ سے قطع نظر چند وہ باتیں عرض ہیں جو مذہبی کہی جاتی ہیں ؎

(۱) گذشتہ الیکشن میں ہماری جماعت اور شہر کے لائق ترین شخص جناب مولوی عبدالمجید صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی خاص مسلم لیگ کے ٹکٹ پر صوبہ کی کونسل کے لئے کھڑے ہوئے تھے کیونکہ شہر مسلم لیگ کے زیر اثر تھا لیکن مولوی صاحب ممدوح بہت بری طرح گرا دیئے گئے۔ (۲) حال کا واقعہ ہے کہ شہر کے لیگیوں کی طرف سے مولوی حشمت علی بریلوی مولوی حبیب الرحمن الہ آبادی وغیرہ مفسدین تبرا باز بلائے گئے۔ اور صدر لیگ کی زیر صدارت ان کی تقریریں محلہ بہ محلہ کرائی گئیں۔ ان تقریروں کا مضمون کیا تھا؟ کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر سنئے ؎

"اہل حدیثوں، غیر مقلدوں، وہابیوں، دیوبندیوں گنگوہیوں اور کانگرسیوں کی آبرو، مال، جائیداد سنی مسلمانوں کو حلال ہے جہاں پاؤ لوٹ لو۔ ان کو لڑکیاں دینی گناہ ہے۔ ان کی بیٹیاں بہنیں لینی جرم عظیم ہے۔ یہ واجب القتل ہیں۔ یہ دوزخ کے ایندھن ہیں۔ ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ تمہارے پیشوا مسلم لیگ بنارس کے صدر مولوی صفی الرحمن صاحب ہیں ان کے کہنے کے مطابق چلو وغیرہ وغیرہ"

اتنی سخت سخت باتیں کہی گئی ہیں کہ انکا نقل کرنا بھی خلاف قانون ہے[3]۔ ان تقریروں کا اثر یہ ہوا ہے کہ اہل حدیث ہندوؤں کے محلوں سے تو بلاخوف و خطر گزر سکتے ہیں لیکن لیگیوں کے محلوں میں خیریت نہیں ہے۔ ایسی مسلم لیگ اور اس کے کرتا دھرتا کو دور سے سات سلام۔ ؎

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر پائیں

(قتیل الاخوان ابوالقاسم بنارسی)

اہلحدیث بھائی صاحب! بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ نے یہ تار اگر اپنی ذات خاص سے بھیجا تھا تو آپکی رائے پر مواخذہ نہیں۔ اگر اہل حدیث لیگ کی طرف سے

---

[1] اس سے مراد اگر مذہبی پیشوا ہے تو اس کی نفی کی ضرورت کیا ہے؟ (اہلحدیث)

[2] آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے پہلے قواعد و ضوابط جو زیر صدارت مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری مرحوم مرتب ہو کر شائع ہوئے تھے۔ ان میں اپنی معروضات بذریعہ مسلم لیگ بھیجنے کا ذکر موجود ہے۔ (اہلحدیث)

[3] بنارس میں کانگرسی حکومت قائم ہو اور ایسی تقریریں کرکے دفعہ ۱۵۳-الف کی یوں توہین کی جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس امر میں لیگ سے زیادہ کانگرس کو مطعون کرنا چاہئے۔ (اہلحدیث)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابلقدر کتابیں

وعظ سکھانیوالی کتب

خطبات دین محمدی جس میں ساٹھ عدد خطبات ہیں۔ اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک ایک وعظ علیحدہ درج ہے۔ قیمت ۶

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اُردو جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہید دہلویؒ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب درج ہیں۔ قیمت عمر

خطبات حسینی توحید و سنت کے مطابق وعظ کی لاجواب کتاب۔ قیمت ۸ر

خطبہ دوازدہ ماہی عربی جو کہ خالص عربی زبان میں ہے قیمت صرف ۸ر

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت عہ

خطبات التوحید مؤلفہ جناب مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی۔ قیمت ۱ر

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز عربی۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب امرتسری اس کتاب میں نماز اور اس کے جملہ ارکان کو تفصیل وار بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

ہدایت الہدایت یہ امام غزالیؒ کی عربی کتاب کا اُردو ترجمہ ہے [illegible] عبادت وغیرہ کے [illegible] قیمت ۱ر

علم الیقین ترجمہ تذکرۃ الواعظین ہر کتاب میں ستاون باب ہیں اور ہر باب میں مختلف مواعظ پند و نصائح درج ہیں۔ قیمت عہ

انیس الواعظین ترجمہ اُردو مجلس التابعین فن وعظ میں نایاب کتاب ہے۔ قیمت عہ

وعظ بینظیر اس میں دس وعظ ہیں۔ ۱- فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف معراج شریف۔ لقاء الٰہی۔ اعمال صالح۔ صدق فضائل تقویٰ۔ رحمت الٰہی۔ اطاعت والدین۔ توکل۔ موت و قلب و زینت۔ قیمت ۱۲ر

احسن المواعظ حصہ اول۔ از تالیف عالم بے بدل۔ جامع معقول و منقول مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت عہ

فضائل الشہور والصیام سال کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ساتوں دن اور روزوں کے فضائل، وظائف صحیح لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۳ر

وعظ روزہ جس میں روزوں کے فضائل مفصل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

حکایات الصالحین جس میں چند مشہور صالحین کی حکایات درج ہیں ضرور منگوائیں۔ قیمت ۸ر

تنبیہ الغافلین جس میں بد اعمال لوگوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۹ر

تذکرۃ الموت اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت ۱ر

تذکرۃ المسلمین مذمت کاہن و نجم و فضیلت نماز وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ۴ر

شریعت کا لٹھ غیر پابند شرع لوگوں کے لئے لکھا ہے۔ قیمت ۱ر

کتاب الجنائز اس کتاب میں جنازہ کے متعلق وہ ضروری احکام و مسائل جمع کئے گئے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

کتاب الصیام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی مشہور کتاب مصفیٰ شرح مؤطا امام مالک کا اردو ترجمہ ۳ر

غنیۃ الطالبین یعنی تحفہ دستگیر۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مشہور عالم کتاب غنیہ کا صرف اُردو ترجمہ۔ ۴ر

فتوح الغیب یہ بھی پیر صاحب موصوف رحؒ کی مشہور کتاب ہے۔ جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ ۸ر

کشف المحجوب (اُردو ترجمہ) یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد عہ

(کتب عملیات و تعویذات)

شفاء العلیل اُردو ترجمہ القول الجمیلؒ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت۔ اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸ر

کتاب التعویذات یعنی الدعاء والدواء۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم۔ اس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ ۹ر

حکمت افلاطون جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں قیمت ۶ر

(۴۵۹)

کتب تفاسیر و احادیث

تفسیر واضح البیان اُردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتًا اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ سفید ڈمی۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۳؍۔ مجلد ۳؍۔

تبویب القرآن مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔
(۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔

ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات قیمت چار روپے (للعہ)

تفسیر فاتحۃ الکتاب مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۸۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں اس کی پوری تفسیر سلیس اُردو نظم میں درج ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰؍

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲؍ جلد دوم عا؍۔ جلد سوم ۳؍۔ جلد چہارم عا؍۔ پنجم عہ؍۔ ششم ۳؍ جلد ہفتم ۱۲؍۔ مکمل سولہ روپیہ (للعہ)

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۲۰۷ صفحات۔ قیمت عا؍۔

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت عہ۔ درجہ دوم للعہ۔

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۲؍۔

مشکوٰۃ شریف عربی فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے مطبع مجتبائی کانپور قیمت ۳؍۔ مطبوعہ دہلی ۵؍۔

جامع الترمذی عربی یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ ۵؍

تجرید البخاری مجلد اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے۔ اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؍

ریاض الصالحین عربی سطریں زیر زبر سمیت رنگ سے چھپی ہوئی ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ حاشیہ مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۵؍

حزب الاعظم از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ حناشدہ قیمت ۱۰؍

حزب المقبول قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم

بدو ترجمہ زیر متن

ترجمہ اول شاہ رفیع الدین دہلوی۔ ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب اور حاشیہ پر کامل تفسیر اُردو ہے شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات و فہرست مضامین۔ حناشدہ مجلد ۳؍

قرآن شریف مترجم از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم دہلوی حناشدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ صرف عا

قرآن مجید مصری ۱۵ سطری مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی ۳؍

قرآن مجید مصری ۱۳ سطری مجلد پارچہ ۱۲؍ مجلد چرمی عہ؍

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا وجاگیرداروں سے ، ستے
علم خریداران سے ، صہ
، ، ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

(از حکیم خواجہ شوکت علی صاحب شوکت دہلوی)

کبریائی تجھے شایاں ہے خود آرائی بھی	شان یکتائی بھی رعنائی بھی زیبائی بھی
تیری تسبیح میں مشغول ہے ساری مخلوق	عرشی وفرشی ودریائی بھی صحرائی بھی
دیکھنے سے ترے عاجز ہے بیاں کرنا چاہ	قوت باصرہ اور طاقت گویائی بھی
کون کرسکتا ہے معلوم حقیقت تیری	علم بیکار ہے انسان کی دانائی بھی
شکر کس کس تیری نعمت کا کریں اے منعم	ہوش بھی تونے دیا تاب وتوانائی بھی
مہمان ہیں ترے سب خوان کرم کے مولا	منکر ذات بھی تیرے تمے شیدائی بھی
تیرے دیدار کا رکھتے ہیں خدایا سب شوق	گبر بھی تیرے مسلمان بھی عیسائی بھی

نظر رحم کی رکھتا ہے تمنا شوکت
بندۂ عاجز ودستانہ ہے سودائی بھی

بے کاروں کو مژدہ

قرآن کے عملیات - قیمت ۸ر
رسول اللہ کے عملیات - قیمت ۵ر
عملیات مشائخ - قیمت ۶ر
اعمال قرآنی - از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی
حزب البحر - قیمت ۴ر
حزب الاعظم - قیمت ۱۰ر حزب المقبول ۳ر
(تصانیف قاضی محمد سلیمان پٹیالوی)

شرح اسمائے حسنیٰ اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل عام فہم انداز بیان
یہ کتاب بھی قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم کی یادگار ہے - قابل دید ہے قیمت ۸ر

رحمۃ للعالمین
جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری مفصل مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے انمول اور یگانہ ہے ... اور ریاست بہاولپور ... دہلی - مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے - کتابت - طباعت اور کاغذ اعلیٰ - قیمت جلد اول ۶ر جلد دوم ۱۲ جلد سوم ۶ر

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے - ۸ر

استقامت اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے - قیمت ۲ر

معراج المومنین اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے

امام احمدؒ کے عربی خط کا اُردو ترجمہ ہے - قیمت ۵ر

مہر نبوت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانح عمری لکھی ہے - قیمت ۴ر

غائت المرام یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات کا ثبوت - قیمت ۶ر

تائید الاسلام - یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے قابل مطالعہ ہے - قیمت ۶ر

تبلیغ الاسلام تمام مذاہب پر تبصرہ کرکے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے - ۴ر

تبیان الاسلام - واعظین و مبلغین کے لئے ہے قیمت ۶ر

برہان - ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب قابل دید ہے - قیمت ۲ر
(تصانیف دیگر مصنفین)

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی - جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا - قیمت ۱۰

کائنات روحانی ... کا انسان کی روحانی ... مزدیا ... کر کے ثابت ... قیمت ۵

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے قیمت صرف ۸ر

وحی اور اسکی عظمت وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان - ۲ر

تعلیمات اسلام مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی مرحوم - جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون درج کیا ہے - قیمت ۱۲ر

گلزار سنت اس میں مختلف مسائل کو احادیث کی بندش میں حل کیا گیا ہے - قیمت ۱ر

تحفۃ الزوجین
حقوق خاوند کے بیوی پر اور بیوی کے خاوند پر بتائے گئے ہیں قیمت ۴ر

اصلاح الرسوم
اس کتاب میں اُن فضول رسموں کی نہایت تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے - جن کی وجہ سے مسلمانوں کی قوم تباہ ہو رہی ہے - از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی - قیمت ۶ر

نوٹ :- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

اور کیا چاہئے ؟

سولہ روپیہ کی بجائے دس روپیہ
تفسیر ثنائی اُردو مکمل ہشت جلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری
یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے - خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے - ایک کالم میں ... ہے - دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے - نیچے فوائد و شان نزول درج ہے - اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں - پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

سوا روپیہ کی بجائے صرف ایک روپیہ
محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری
مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے - اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے - دوبارہ طبع ہوئی ہے اور آج تک قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے - کاغذ - کتابت - طباعت اعلیٰ - پتہ :- مینیجر اہلحدیث

پتہ ملنے کا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۳۰-جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے

(۲)

گزشتہ پرچے میں ان سوالوں میں سے چار کا جواب دیا گیا ہے۔ مگر تمہید جو ہم نے لکھی تھی وہ ان سب سوالوں کے جواب کے لئے کافی ہو سکتی ہے بشرطیکہ آریہ اُسے انصاف اور سائنس فلاسفی کی نظر سے پڑھیں۔

اہل منطق کے نزدیک ایک طریق استدلال وجدانی بھی ہے۔ جس کو قرآن مجید نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے :- وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۔ یعنی خدا کی ہستی سمجھنے کے لئے زمین میں بہت سے نشانات ہیں اور تم (انسانوں) کے اندر بھی نشانات قدرت موجود ہیں پھر کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

زمینی نشانات کا نام آفاقی دلائل ہے اور انسان کے اندرونی دلائل کا نام وجدانی ہے۔ اسی وجدانی استدلال سے ہم نے تمہید میں بتایا تھا کہ ہمیں خود اپنی ذات کا علم بھی نہیں کہ ہم کیا ہیں۔ اس عدم علم سے ثابت ہوا کہ ہم (ارواح) مخلوق اور حادث ہیں۔ کیونکہ "ہم" کہنے والی "روح" ہی ہے۔ اسی وجدانی دلیل کو سامنے رکھ کر آریہ کا پانچواں اعتراض پڑھ کر آریہ فلاسفی کی داد دیجئے :-

(۵) روح مرکب ہے یا غیر مرکب؟ روح اور خدا میں کیا تفاوت ہے؟ آپ لوگ روح کو شے مخلوق مانتے ہیں۔ کیا آپ اپنے اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے (کہ روح مخلوق اور غیر مرکب ہے) دنیا میں کوئی ایسی مثال دے سکتے ہیں کہ جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ شے مخلوق غیر مرکب ہوتی ہے۔" (آریہ مسافر لاہور ۲۲-مئی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث مہاشہ سجنو! آؤ ہم تم سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں کہ ہماری روحیں مرکب ہیں یا بسیط۔ کیونکہ ہم سب کی روحیں نوعیت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں اگر وجدانی دلیل سے کامیابی نہ ہو تو پھر کسی بیرونی دلیل سے اس مرحلہ کو طے کریں کیونکہ یہ کام صرف مسلم ہی کا نہیں بلکہ آریہ بھی اس میں شریک ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو روح بسیط ہے۔ اگر ہمارا یہ جواب تمہارے نزدیک صحیح نہیں تو پھر تم خود ہی بتاؤ کہ روح بسیط ہے یا مرکب۔ کیونکہ یہ سوال ہمارے درمیان مشترک ہے۔ ہاں یہ عجیب سوال ہے کہ روح اور خدا میں کیا فرق ہے۔ مسلم کے نزدیک تو کھلا فرق ہے کہ خدا خالق ہے اور روح مخلوق۔ چنانچہ آپ بھی مانتے ہیں کہ مسلمان روح کو مخلوق کہتے ہیں۔ ہاں آریہ معترض بھی بتائے کہ اس کے نزدیک روح اور خدا میں کیا فرق ہے۔ جبکہ روح اس کے نزدیک قدیم ہے اور خدا بھی قدیم ہے۔ اس کے علاوہ روح اپنی چیتن شکتی (مدرک بالذات) ہے اور خدا بھی علیم ہے۔ ہاں ان دونوں میں یہ فرق بتایا جاتا ہے کہ خدا کا علم غیر محدود ہے اور روح کا علم محدود۔ مگر آریہ اس سوال کو حل نہیں کر سکتا کہ روح جبکہ قدیم ہے اور اس کا علم بھی قدیم ہے تو انسان کا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی اپنا علم کہاں چھوڑ آتا ہے کیونکہ وہ بے علمی کی حالت میں دنیا میں آتا ہے۔ حالانکہ اس میں روح موجود ہوتی ہے۔ آریہ کے اس غلط خیال کی تردید کے لئے قرآن مجید منش ماتر (بنی نوع انسان) کو مخاطب کر کے منطقیانہ نہج میں فرماتا ہے :-

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا (اے منش ماترو!) اللہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں نکالتا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے ہوتے۔ (بالکل سچ ہے)

پس اس بے علمی سے ثابت ہوا کہ علم روح کے لئے لازم غیر منفک نہیں ہے۔ اگر روح بھی خدا کی طرح قدیم ہوتی تو اس کا علم بھی غیر منفک (نہ جدا ہونے والا) ہوتا۔ پس آریہ دوست یا تو روح سے اُسکی بے علمی کو زائل کریں یا روح کو بے علمی کی وجہ سے حادث مانیں یا اس اصول کو غلط کہیں کہ انادی کے گن سبھاؤ بھی انادی ہوتے ہیں یعنی قدیم کے اوصاف بھی قدیم ہوتے ہیں۔

ہاں یہ عجیب سوال ہے کہ کوئی شے مخلوق غیر مرکب ہو سکتی ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ کے نزدیک دنیا میں کوئی چیز بے مثال ہے ہی نہیں۔

مہاشہ سجنو! کیا تم بتا سکتے ہو کہ سوریہ دیوتا (سورج) کی مثال دنیا میں ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا سورج موجود بھی نہیں۔ ذرہ سوچ کر جواب دیجئے گا۔

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں آج تک (۲۵ جولائی ۳۶ء) تک دو تین دفعہ موسلا دھار بارشیں ہو چکی ہیں۔ شہر میں کئی دیرینہ اور بوسیدہ مکان مسمار ہو چکے ہیں۔

——— ڈسٹرکٹ کسان کمیٹی ضلع امرتسر نے ۲۰ جولائی ۳۶ء کو دفعہ ۱۴۴ توڑنے کی غرض سے جلوس نکالا۔ جو علاقہ ممنوعہ میں داخل ہوا۔ باوجود روکنے اور منتشر نہ ہونے کے بحکم ڈپٹی کمشنر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ تقریباً تین آدمی زخمی ہوئے۔ چھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں جن پر مقدمہ دائر ہے۔ مظاہرین کو پولیس لاری میں بٹھا کر دس بارہ کوس کے فاصلے پر چھوڑ آئی۔ ۲۱۔ جولائی سے وار کونسل مقرر ہے۔ ہر روز ۲۵۔ اشخاص کا جتھا جاتا ہے۔ جسے حکم امتناعی دکھا دیا جاتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کر کے باہر لے جا کر رہا کر دیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا ہے وزیر اعظم پنجاب کے حسب تحریک اس سلسلہ کی تحقیقات کے لئے میر مقبول محمود اور سردار اجل سنگھ امرتسر آئے ہیں۔ جو اس واقعہ کی تحقیق کر رہے ہیں۔

——— بنوں ۲۴۔ جولائی۔ ۳۰۰ وزیریوں نے شہر میں داخل ہو کر چوکی پولیس کے سامنے مورچہ لگا دیا۔ نصف گھنٹہ ایک دوسرے پر گولیاں برستی رہیں۔ طرفین کے ۹۔ آدمی ہلاک ۴۲ مجروح ہوئے۔

——— سیکر کو مہاراجہ جے پور کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ مہاراجہ نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام رعایا کو معاف کر دیا ہے۔ مگر دس لیڈروں کے خلاف فرداً فرداً مقدمے چلائے جائیں گے۔

——— بجنور بنک کا ایک ملازم جسے دس ہزار روپیہ کے نوٹ نجیب آباد سے بجنور لے جانے کو دیئے گئے تھے۔ روپیہ سمیت فرار ہو گیا۔

——— مولوی عنایت اللہ صاحب صدر مجلس احرار قادیان زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کئے گئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ اب ہندوستانی فوج کو سوائے سکھ پلٹنوں کے پگڑی کے بجائے ہیٹ پہنائے جائیں گے۔

——— اسمبلی صوبہ سرحد میں بھی ایک بل پیش ہونے والا ہے کہ بیس سال کی رہن شدہ اراضیات بلا معاوضہ اصلی مالکوں کو واپس دیدی جائیں۔

——— یوپی و بنگال کے دریاؤں میں طغیانی آنے سے سینکڑوں دیہات زیر آب ہو گئے۔

——— لاہور ہندو مہاسبھا پنجاب کے ممبر موجودہ بلوں (جو حال ہی میں پاس ہوئے ہیں) کی مخالفت پر غور کر رہی ہے۔ اگر قانون نے اجازت دی تو یہ مقدمہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹۸ کے ماتحت پریوی کونسل میں لڑا جائے۔

پہلے مجھے دیکھئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستاں درج ہے۔ مہربانی فرما کر ایک بار اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

——— چین کی امداد کے لئے ایک طبی وفد (جس میں چھ ڈاکٹر ہونگے) ۱۵۔ اگست کو بمبئی سے روانہ ہوگا اس سلسلہ میں ۲۵ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ نیز بچوں کے لئے پانچ ہزار کرتے نیکریں اور فراک بھی فراہم ہو چکے ہیں جو عنقریب چین بھیجے جائینگے۔

——— نواب محمد شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ (اناللہ!)

——— پیرس۔ ۱۹ جولائی کو ملک معظم جارج ششم اور ملکہ معظمہ شام کے وقت پیرس تشریف فرما ہوئے سب سے پہلے ایک سو ایک توپوں کی سلامی دی گئی۔ پیرس میں شاہانہ جلوس نکالا گیا۔ جس میں ساٹھ ہزار اشخاص نے شرکت کی۔ ایفل کے مینار پر (جو ۹۸۳ فٹ بلند ہے) جھنڈا لہرایا گیا صلح کی علامت کے طور پر دس ہزار کبوتر چھوڑے گئے۔

——— جاپان نے روس کو دھمکی دی ہے کہ اگر مانچوکیو کی سرحد پر سے فوج نہ ہٹائی گئی تو سخت جنگی کارروائی کی جائے گی۔

——— کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے ایک اور جرمن جماعت اگلے ماہ ہندوستان پہنچ رہی ہے۔

دو کامیاب مناظرے | ڈپٹی سر ضلع تھرپارکر سندھ کے گرد و نواح میں مرزائیوں نے اراضیات خرید کر بود و باش اختیار کر رکھی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں میں تبلیغ مرزائیت شروع کی تو جمعیۃ العلماء تھرپارکر نے ۲۱۔ ۲۲۔ جولائی کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا چنانچہ ان کی دعوت پر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری کو وہاں بھیجا گیا جنہوں نے وہاں حیات مسیح و کذبات مرزا پر زبردست مناظرے کئے۔ الحمد للہ کہ سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا اور مرزائی تبلیغ کی قلعی کھل گئی۔ (ناظم جمعیۃ)

دعائے صحت | میری اہلیہ کو دورہ کی شکایت ہے۔ بعض حضرات مرگی تصور کرتے ہیں۔ جن صاحبان کو نسخہ یا تعویذ۔ اسکے ہونے کے وجوہات اور اسکی شناخت کے جو اصول ہیں معلوم ہوں اس سے بالتشریح مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ خدا اس کا اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ اور ناظرین کرام عموماً اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی خصوصاً ان کے حق میں خدا کے دربار میں صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ پتہ:۔ عبد الغفار جنید ہوی۔ ایم۔ اسے کھمر کیا۔ بی۔ یو۔ پی۔ ایس۔ ڈاکخانہ شاپود سونپہار ضلع سارن۔

اخبار اہلحدیث جاری کرادیں | خاکسار کو اخبار "اہلحدیث" کے مطالعہ کا بہت شوق ہے مگر نادار ہونے کے باعث قیمتاً تو کجا غریب فنڈ سے بھی نہیں جاری کرا سکتا لہٰذا مخیر حضرات سے ملتمس ہوں کہ از راہ نوازش خاکسار کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ نیاز مند:۔ محمد ابراہیم اہل حدیث موضع بھوری ماجری۔ ڈاکخانہ شمبھو ریاست پٹیالہ

پہنچو اور امام مہدی کی زیارت کرکے یہ شعر پڑھو سے

خدا ہستیم آنچہ ما فراز آمد
آب از جوئے رفتہ باز آمد

دہلی والو! تمہیں بھی مبارک ہو کہ امام مہدی تمہارے درمیان پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر ہمیں خطرہ ہے کہ ہم غریب اہل حدیث اس سے محروم ہی رہیں گے۔ کیونکہ ہمیں ایسے امام مہدی کو ماننے سے ایک حدیث مانع ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ

یواطئو اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ یعنی امام مہدی کا نام محمد ابن عبد اللہ ہوگا۔ یہی معنی ہیں سے

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

قادیانی مشن

مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا صاحب کی ناکامی

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" نے "ہمدم" لکھنؤ سے ایک رقت آمیز مضمون نقل کیا ہے جو درج ذیل ہے:-

اخبار "الاہرام" قاہرہ میں یحیی ذ! رفق سنجولی ساکن دیار مغرب نے ہندوستان کے متعلق اپنے تاثرات ظاہر کئے ہیں جو خالی از دلچسپی نہیں۔

"دس ہفتہ کے مختصر قیام کے بعد میں اس کا حقدار نہیں کہ اس وسیع ملک کے باشندوں کی نسبت کوئی قطعی رائے ظاہر کروں جو ملک کہ ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمانوں نے مجھے ایک عزیز بھائی کی طرح کشادہ ہاتھوں سے اپنی سوسائٹی کی آغوش محبت میں لے لیا اور انکی اخوت اسلامی کے مظاہرہ نے مجھے اس اجنبی ملک میں اجنبیت نہ محسوس ہونے دی۔

ہندوستانی مسلمانوں کے خود غرض اکابر لاریب ہندوستانی مسلمانوں میں حمیت مذہبی اور غیرت اسلامی بہت زیادہ ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ عیوب جو ہمارے اکابر میں نظر آتے ہیں۔ بہت مسلمانان ہند کے لیڈروں میں بھی نمایاں ہیں وہ نہایت خود غرض اور طماع ہیں، خلوص و ایثار کا ان میں نام نہیں اور نہ قومی درد رکھتے ہیں۔ لیڈروں کی پست ذہنیت نے عوام میں حوصلہ مندی باقی نہیں رکھی۔ اور وہ غیر ملکی حکومت سے مطمئن اور قانع ہیں۔

ہندوستان کی مسلم آبادی یہ غلط خیال ہے کہ ہندوستان ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں مسلمان ہی مسلمان بستے ہیں۔ اس ملک میں اگرچہ ایک ہزار برس اسلامی حکومت برقرار رہی مگر ان کی رواداری یا تغافل شعاری کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے۔ اس سے بھی کم جتنی مصر میں قبطیوں کی آبادی ہے۔ ان کی جسمانی، اخلاقی اور اقتصادی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلا شہر جو میں نے دیکھا وہ بمبئی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر ہندوستان کی تجارت کا مرکز تھا اور ساری کی ساری تجارت مسلمانوں کے ہاتھ تھی مگر جو مجھے نظر آیا وہ یہ تھا کہ اس وقت تقریباً ساری تجارت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ جن میں بیداری، حوصلہ مندی اور شوق حکومت ہے۔ مسلمان نہایت مفلس پست ہمت اور بد اخلاق ہیں۔ ان کو عام طور پر موالی یا بدمعاش کہا جاتا ہے۔ سڑکوں پر لڑنے جھگڑنے اور گالیاں بکنے والے زیادہ تر مسلمان ہی ہوتے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ جرائم بھی زیادہ تر وہی کرتے ہیں۔ غیر مسلم اسقدر بیدار و ہوشیار ہو چکے ہیں کہ وہ غیر ملکی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ مگر مسلمان زن و مرد اپنی قوم کی مالی خستہ حالی دیکھنے [illegible] کے باوجود بدیشی مال استعمال کرتے ہیں۔ تماشہ گاہوں یعنی گھوڑ دوڑ، سینما اور تھیٹر میں علی العموم مسلمان زرق برق کپڑے پہنے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے یا غیر مہذب مذاق کرتے نظر آویں گے۔ وہ متانت اور سنجیدگی جو شعار اسلامی میں داخل ہے رفو چکر ہو گئی ہے۔ فضول خرچی اور بیکاری بڑھ گئی ہے۔ غیر مسلموں میں علم و عمل کا اس قدر شوق ہے کہ وہ تعلیم گاہوں میں بھرے ہوئے ہیں اور چستی و چالاکی رکھتے ہیں۔

جنگی اسپرٹ ایک بات بے شک تسلی بخش ہے وہ یہ کہ مسلمانوں میں اب تک جنگی اسپرٹ موجود ہے مگر افسوس کہ اس سے کوئی فائدہ اٹھانے والا نہیں ان کے قائد اور لیڈران اپنی لیڈری کی شان جتانے میں اس قدر منہمک رہتے ہیں کہ وہ عوام کے مذہبی جوش یا جنگی اسپرٹ کو صحیح راستہ پر لگانے کی فرصت نہیں پاتے۔ ان کی بے حسی یا ناسمجھی کا اس سے بڑھ کر کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے کہ اگرچہ خلافت ختم بھی ہو گئی مگر ہندوستان کے مسلمانوں میں خلافت کی تحریک اب بھی پوری سرگرمی سے جاری ہے۔ "خلافت ہاؤس" بھی ہے۔ خلافت کمیٹی بھی ہے اور خلافت والنٹیر بھی ہیں جو اس خلافت عثمانیہ کے تحفظ کے لئے مقرر ہیں۔ جس کو تقریباً بیس برس ہوئے دست برد زمانہ نے نسیاً منسیاً کر دیا۔ مگر یہ والنٹیر صرف نمائش کے لئے ہیں جس طرح کہ مصر میں بینڈ بجانے والے زرق برق وردیاں پہن کر نکلتے ہیں۔ حالانکہ جمہور اسلام میں جو جنگی اسپرٹ ہے اگر اس سے کوئی کام لینے والا ہوتا اور اسے فوری طریقہ پر منظم کرتا تو یقیناً وہ اتنی طاقت اور قوت حاصل کر لیتے کہ غیر مسلموں سے مرعوب ہوتے۔

مذہبی اسپرٹ ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اسپرٹ نمائشی حیثیت رکھتی ہے۔ مذہب کو وہ بطور نمائش کے استعمال کرتے ہیں اور یہ فضول جھگڑوں پر اپنا وقت اور اپنی جانیں صرف کرتے ہیں، بمبئی سے قریب کسی مسجد کے پاس ایک غیر اسلامی معبد بنا

(علت) روح فعل مختار ہے یا نہیں؟ اور اُس کو نیکی بدی کا علم ہے یا نہیں؟ سزا کی مستحق روح ہے یا قالب؟

(آریہ مسافر)

اہلحدیث | یہ سوال بھی مشترک ہے۔ ہم "اہلحدیث" مورخہ ۸- جولائی میں بتا آئے ہیں کہ جس طرح آریہ دھرم میں روح فاعل مختار ہے اسی طرح اسلام میں بھی فاعل مختار ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

یعنی جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار کرے

سوال ۱۳ | فرشتوں۔ انسانوں۔ حیوانوں میں فرق جسمانی ہی ہے یا فرق روحانی بھی؟ یعنی بلحاظ روح کے انسان۔ حیوان اور فرشتوں میں کیا فرق ہے؟ اگر انسان۔ حیوان اور فرشتوں کی روحوں میں کوئی فرق ہے تو اس فرق کو معہ دلیل وثبوت کے لکھئے۔

(آریہ مسافر)

اہلحدیث | اس سوال کا مضمون بھی دراصل ویدک دھرم اور اسلام میں مشترک ہے۔ بلکہ ویدک دھرم کے ساتھ خصوصیت زیادہ رکھتا ہے۔ کیونکہ جتنے آریہ سماجی ہیں (چھوٹے ہوں یا بڑے) کسی نہ کسی وقت بقاعدہ تناسخ حیوانی قالب میں ضرور گئے ہونگے کوئی شخص کسی دوسرے سے پوچھے کہ آزاد زندگی اور زندانی زندگی میں کیا فرق ہے۔ وہ اگر یہ جواب دے کہ کسی ایسے شخص سے پوچھو جو جیل خانے میں سزا بھگت چکا ہے۔ وہ اس فرق کو جانتا ہوگا۔ میں نے تو جیل خانہ دیکھا ہی نہیں اس کا یہ جواب غالباً آریہ کے نزدیک بھی صحیح ہوگا۔

پس پنڈت لیکھ رام کا رسالہ "ثبوت تناسخ" دیکھ کر آپ ہی بتائیے کہ انسانی قالب اور حیوانی قالب میں کیا فرق ہے۔ کیونکہ ہمارا علم اس بارے میں شنید پر مبنی ہے مگر آپ کا دید پر (شنیدہ کے بود مانند دیدہ) ہاں ہمارے خیال میں جو فرق ہے اُسے سننا چاہو تو سن لو۔

فرشتوں کی روح میں مادۂ عصیان (نافرمانی) بالکل نہیں۔ انسانی روح میں بے شک ہے۔ اور حیوانی روح میں انسانی روح کی طرح مادۂ ترقی نہیں ہے۔

سوال ۱۴ | کیونکہ خدا کے سب کام بے عیب اور انصافانہ ہیں۔ اس لئے آپ بتلادیں کہ جو بچے پیدا ہونے کے ایک گھنٹہ بعد مرجاتے ہیں۔ (۱) اُن کو دنیا میں خدا نے کس لئے بھیجا تھا؟ وہ اپنی تقدیر ساتھ لے کر آئے تھے یا نہیں؟ اُن کو خدا نے اتنی تھوڑی عمر کیوں عطا کی تھی؟

(ب) ایسے بچوں نے اپنی اُس تھوڑی سی عمر میں کوئی نیکی یا بدی کا کام نہیں کیا۔ انصاف کے دن ایسے بچے کن نیک یا بد اعمال کی بدولت بہشت یا دوزخ میں جاوینگے۔ قیامت کے دن ایسے بچوں کا انصاف ہوگا یا نہیں؟ اگر اُن کا بھی انصاف ہوگا تو اُن کے کن اعمال کا انصاف ہوگا؟ جبکہ انہوں نے اپنی اُس تھوڑی سی عمر میں کوئی نیک یا بد عمل ہی نہیں کیا۔" (آریہ مسافر)

اہلحدیث | یہ سوال بھی دراصل مشترک ہے۔ بلکہ آریہ سماج پر اس کا جواب زیادہ مشکل ہے۔ پنڈت لیکھ رام جی رسالہ "ثبوت تناسخ" میں لکھتے ہیں کہ حیوانی قالب روحوں کے لئے جیل خانہ ہے۔ جس طرح جیل کی میعاد ختم ہونے کے بعد مجرم کو باہر نکال دیا جاتا ہے اسی طرح روح اپنے برے کاموں کی سزا حیوانی قالب میں بھگت کر جس درجے سے گئی تھی اسی درجے میں واپس آجاتی ہے بغیر کسی نیک عمل کے۔ اس عقیدے کے ماتحت آریہ معترض بتلائے کہ وہ بچہ جو پیدا ہوتے ہی ایک گھنٹے بعد مرگیا۔ کیوں اسکو اتنی تھوڑی سی زندگی ملی۔ اب وہ کہاں جائیگا؟ اگر نرک (دوزخ) میں جائیگا تو کیوں؟ اگر سورگ (بہشت) میں جائیگا تو کیوں؟

آریہ اصول کے مطابق پرمیشور کسی کو بغیر کسی کام کے نہ انعام دے سکتا ہے نہ سزا۔ اب اس بچے کی خلاصی اس گرداب سے کیونکر ہو سکتی ہے۔

ہم سے پوچھو تو ہم صاف کہیں گے کہ یہ بچہ مستوجب عذاب نہیں ہے۔ کیونکہ عذاب برے کاموں کی سزا کا نام ہے اور بغیر برے کام کے سزا دینا قرآن کی رو سے خدا کی شان سے بعید ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

(سورہ نساء)

حضرت امام مہدی دہلی میں پیدا ہوگئے؟

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی پہلے ہی سے ایک باکمال انسان ہیں۔ مگر اب تو ان میں ایک اور کمال کا انکشاف ہوگیا کہ آپ امام مہدی کے باپ ہیں آپ نے اپنے ایک لڑکے کا نام "مہدی" رکھا ہے۔ اس نام کے اور لڑکے بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ اسلامی تاریخ سے ثابت ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کے والد کا نام بھی مہدی تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے "مہدی" نام رکھنے میں ایک خاص غرض دل میں مضمر رکھی ہے وہ یہ کہ آپ آیندہ اس علم کو لقب کی حیثیت دینا چاہتے ہیں خدا کی شان کہ منادی کے ذریعہ یہ راز جلدی فاش ہوگیا۔ آپ موٹر میں اپنے بچوں کو ساتھ لئے جارہے تھے۔ جس کا ذکر آپ نے ان لفظوں میں کیا ہے:-

شام کو پانچ بجے حسین اور ابن عربی کے ساتھ (میں) دہلی گیا تھا۔ حضرت امام مہدی نظامی موٹر میں میری گود میں بیٹھے رہے۔

(منادی ۱۵- جولائی سنہ رواں)

شیعہ دوستو! | سے

بھاگو دوڑو لیکو دہلی میں ڈرانے والا آیا

تمہارے امام منتظر دہلی میں پیدا ہوگئے۔ اب تمہیں غار سرمن میں جانے کی ضرورت نہیں۔ گھر ہی میں گنگا بہنے لگی ہے۔ خواجہ حسن نظامی کے دین بسویر

یاد رکھنا چاہئے کہ خدائی انتخاب سے منتخب ہونے والا راہنما آج جماعت احمدیہ کے سوا اور کسی کو میسر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ غیر معمولی سرعت سے ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ بھی ترقی کریں تو انہیں چاہئے کہ اس اولوالعزم راہنما کے جھنڈے تلے آجائیں۔ جو بہزار شان و شوکت آج جماعت احمدیہ کی راہنمائی کا فرض سرانجام دے رہا ہے۔ بے شک ہمارا یہ مشورہ انہیں گراں گزرے گا۔ مگر کیا جائے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زبوں حالی کا علاج بجز اس کے اور کوئی نہیں۔"

(الفضل ۱۵- جولائی ۳۸ء صہ اول)

اہلحدیث ہمیں یہ دعوت سنتے ہوئے سالہا سال گزر گئے۔ پہلے بڑے میاں کی زندگی میں سنتے رہے اس کے بعد خلیفہ اول نور الدین کی زندگی میں سنتے رہے اب خلیفہ ثانی کی زندگی میں بھی سنتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ جماعت احمدیہ بڑی ترقی کر رہی ہے واقعات کے لحاظ سے ہم اسکو ایک بے تعبیر خواب سمجھتے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کی رپورٹ میں سارے پنجاب میں (جو احمدیت کا مرکز ہے) احمدیوں کی تعداد چھپن ہزار لکھی گئی ہے۔ جن میں لاہوری غیر مبایعین اور قادیانی مخرجین اور منافقین بھی شامل ہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں اعجاز احمدی میں اپنے مریدوں کی تعداد پہلے ایک لاکھ بتائی پھر پھلانگ مار کر دفعتہً چار لاکھ تک پہنچ گئے۔ آپ کے بعد خلیفہ ثانی کی کرسی نشینی کے وقت اٹھارہ ہزار بتلاتے ہیں۔ پھر ترقی کر کے دو اڑھائی لاکھ بتانے لگ جاتے ہیں آخر ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں صرف چھپن ہزار نکلتے ہیں۔ ان مختلف اقوال کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز معلوم کرنا ہو تو ناظرین ارکان احمدیہ کی تحریرات دیکھیں جو پوشیدہ رازوں کو طشت ازبام کر رہی ہیں۔ ؎

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق! جن کی پارسائی کا۔ وہ سب رند خرابات اپنے نکلے ہم نوا نکلے

مولوی محمد یوسف صاحب سیالکوٹی جواب دیں

(از قلم نواب الدین متعلم دار السلام پٹیالہ شہر)

جناب نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی خدائی کے مالک ہیں اور وہ جو چاہیں حکم صادر فرمائیں اور اس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کی تھی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر دو نمازیں فرض کیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس قسم کی کوئی حدیث نہیں ہے جس کے یہ الفاظ ہوں کہ آپ نے فرض کیں۔ اور جس حدیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

عن عبد اللہ عن ابیہ ثنا محمد بن جعفر عن قتادۃ عن نصر بن عاصم عن رجل منہم انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین فقبل ذالک منہ۔

حدیث پر جرح محدثین کا اصول ہے الجرح مقدم علی التعدیل یعنی اگر چار محدثین ایک راوی کو ثقہ کہتے ہوں اور ایک محدث اسے ضعیف کہے تو ایک کی بات مانی جائیگی۔ اس لحاظ سے اس کی سند میں ضعف ہے۔ دیکھو میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ تالیف للذہبی الدمشقی۔ اس کتاب میں ایسے راوی ہیں جن میں کلام کی گئی ہے۔ فیہ من تکلم فیہ اس حدیث کا پہلا راوی عبد اللہ عن ابیہ ہے جو اس کتاب میں مذکور ہے۔ اور محمد بن جعفر بھی موجود ہے۔ اور نصر بن عاصم تو بالکل ہی متروک الحدیث ہے۔ متروک کی تعریف صاحب کتاب نے یوں فرمائی ہے ثم المتروکین الہلکی الذین کثر خطاءھم ولم یعتمد علیٰ روایاتہم۔ ترجمہ۔ پھر متروک وہ ہلاک شدہ ہیں کہ جن کی خطائیں بہت ہیں اور انکی حدیث چھوڑی گئی ہے۔ اور ان کی روایات پر اعتماد نہیں ہے۔ لہذا محدثین کے نزدیک اس حدیث کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اگر اس حدیث کو تھوڑی دیر کے لئے باوجود اتنا بھاری ضعف ہونے کے صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی اس میں صراحتہً کوئی ایسا لفظ موجود نہیں کہ حضور نے اس پر دو نمازیں ہی فرض کیں۔ بلکہ یہ ہے کہ اس شخص نے کہا کہ میں دو نمازیں پڑھا کروں گا تو آپ نے قبول فرمایا۔ جیسے کوئی ہندو کہتا ہے کہ مولوی صاحب میں آپ کے جمعہ کا خطبہ سننا چاہتا ہوں۔ تو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ بسم اللہ کیجئے دو چار روز کے بعد متاثر ہو کر وہ کہے کہ میں آپ کے پیچھے جمعہ بھی پڑھونگا۔ تو مولوی صاحب اسے بھی قبول فرمالیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی نمازیں اس پر فرض نہ رہیں۔ بلکہ حکمت عملی یہی ہے کہ وہ جتنا بھی اسلام کی طرف آئے اس کو اتنا ہی قبول کر لیا جائے۔ اگر آپ اسے فرماتے کہ ہم تیری دو نمازیں قبول نہیں کرتے تو وہ مشرک کا مشرک ہی رہ جاتا لیکن اب امید تھی کہ وہ مسلمانوں میں رہ کر پورے اسلام کا پابند ہو جائیگا۔

اگر حضور اپنی طرف سے حکم جاری کرنے پر مختار ہوتے تو قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت وارد ہوتی جسکا مضمون یہ ہوتا کہ آپ مختار کل ہیں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم صادر فرمائیں۔ بلکہ قرآن مجید میں اس کے خلاف موجود ہے۔ جیسے لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔ یعنی آپ کا کوئی اختیار نہیں۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

اور سارے بمبئی کے مسلمان بے چین تھے کہ غیر مسلم اس مسجد میں عبادت نہ کرنے پائیں۔ مذہب سے لاعلمی کا یہ حال ہے کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر جاکر نذر و نیاز پڑھاتے ہیں، میلہ لگاتے ہیں اور قدم قدم پر سجدیں بناتے ہیں۔ لیکن نو کروڑ مسلمان جو محکومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے نزدیک اسلام کی اس سے کوئی توہین نہیں ہوتی۔ شادی میں تماش بینی میں غرض نمائش کے ہر موقع پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں مگر قومی ضرورتوں کے لئے ایک پیسہ بھی جیب سے نہیں نکالتے۔ اور ان کے قائد اعظم شیخ شوکت علی نے مجھ سے بیان کیا کہ قومی تحریکیں عدم یسری سرمایہ کی وجہ سے معطل پڑی ہیں۔ نماز روزہ کی پابندی کو مدار اسلام کہا جاتا ہے لیکن اسلام کی ترقی اور ناموری کو مذہب سے علیحدہ سمجھا جاتا ہے ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس نے نماز روزہ ادا کر لیا تو نجات کا حقدار بن گیا۔ لیکن قومی یا ملکی خدمت کی طرف کوئی راغب نہیں۔ نہ کسی کو اس کا خیال ہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کی اصلاح ایک فریضہ مذہبی ہے۔ مافوق الفطرت قوتوں پر ان کو اس قدر اعتماد ہے کہ وہ اپنے دست و بازو سے کچھ کرنا نہیں چاہتے اور ان کو اس سے کچھ غیرت نہیں آتی کہ غیر مسلم جن کو وہ اپنا حریف سمجھتے ہیں ان پر مالی اقتصادی اور سیاسی فوقیت رکھتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہب کو انہوں نے ایک نمائشی چیز بنا رکھا ہوا ہے جو ملاؤں کے ہات میں ایک کھلونا بن گیا ہے۔

مسلمانان ہند کی فرومائیگی | جو حالت طنجہ یا الجیریا کے ہوٹلوں میں مسلمان قلیوں کی نظر آتی ہے کہ وہ فرانسیسی افسروں کی خوشنودی کے لئے ہر قسم کی ذلیل حرکت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں قریب قریب وہی حالت میں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی دیکھی کہ وہ روپیہ کے لئے ہر قسم کی ذلیل حرکت کرنے کو تیار ہو تے ہیں اور جس طرح شیشوان یا طیطوان کے مسلمان اپنے ماضی کو بھول کر اپنے فرنگی آقاؤں کی فرمانبرداری پر خوش ہیں اسی طرح ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی اس کی کوئی غیرت نہیں کہ جس ملک پر انہوں نے ایک ہزار برس حکومت کی وہاں وہ اب محکومیت کی ذلت برداشت کر رہے ہیں یا دولت و تجارت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہمارے ہم وطن بھائیوں کی طرح وہ ہر بات کو قسمت کے حوالہ کرتے ہیں اور اس سوء ظنی میں گرفتار ہیں کہ ان کی ذلت و خواری خداوند عالم کی طرف سے ہے اور ان کے ہاتوں کی کمائی نہیں۔

نوجوانوں کی حالت | مصر اور مراقش میں بھی قوم کی امیدیں نوجوانوں سے وابستہ ہیں جو علوم جدیدہ حاصل کر کے رفتار زمانہ کو پہچانتے اور اپنی ملت کی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان نوجوانوں میں تعلیم بہت کم ہے۔ لیکن جو تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں ان میں کوئی مذہبی جوش نہیں۔ کیونکہ فرنگی حکومت مذہب سے کنارہ کشی کرتی ہے۔ اور عمائد ملت قومی تعلیم کی اہمیت و ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ سارے ہندوستان میں جو ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے صرف دو تین قومی مدرسہ ہیں۔ ایک دہلی میں دوسرا دیوبند میں تیسرا علیگڈھ میں۔ بمبئی میں مجھے امید دلائی گئی تھی کہ اندرون ملک مسلمانوں میں فوجی اسپرٹ بہت نمایاں ہے۔ لیکن میں سارا ہندوستان گھوما مگر مجھے کہیں بھی مسلمانوں میں بیداری۔ ہشیاری یا صحیح فوجی اسپرٹ دکھائی نہ دی۔ اور ہر جگہ میں نے کاہلی سستی یا توہم پرستی کا دور دورہ دیکھا۔ بعض جگہ تو جہالت اور بے حسی کا یہ عالم دیکھا کہ مسلمان یا تو آپس میں ہی لڑتے بھڑتے ہیں یا ہمسایہ اقوام سے مصروف پیکار ہیں۔

لیڈروں کی کیفیت | مسلمان لیڈروں کی حالت میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ کسی کے دل میں قومی درد نہیں۔ ہر شخص اپنا ذاتی مطلب نکالنے کا خواہشمند اور اپنے رقیب یا حریف سے جو مسلمان ہوتا ہے لڑنے پر کمربستہ۔ مجھے اس کا نہایت افسوسناک تماشہ دہلی میں نظر آیا۔ جہاں میں دو مسلمان مولویوں سے ملا جو اخبار نویسی بھی کرتے ہیں اور لیڈری بھی کرتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں اور اپنا زیادہ وقت ایک دوسرے کی فضیحت میں صرف کرتے ہیں۔ میں جب تک ان کے پاس بیٹھا رہا۔ ان کی لن ترانیاں سُن سُن کر افسوس کرتا رہا۔ کیونکہ ہر دو اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں کے حاکم یا آقا ہیں۔ اور مسلمان اُن کے فرمان بردار۔ وہ چاہیں تو مسلمانوں میں انقلاب برپا کر دیں۔ مگر میرے اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ وہ انقلاب برپا کیوں نہیں کرتے؟

(پیغام صلح لاہور ۱۳۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | اس دل ہلا دینے والے مضمون کو پڑھنے کے بعد مرزا صاحب قادیانی کا یہ زریں فقرہ بھی سنئے

> میرے آنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ مسلمان اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے:

(الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

احمدی ممبرو! | مرقومہ بالا مضمون اور مرزا صاحب کا یہ کلام ہدایت التیام دیکھ کر بتاؤ کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب گئے ہیں یا ناکام؟ ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

قادیانی دعوت | قادیان کے اخبار الفضل نے بھی مسلمانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مسلمانوں کی زبوں حالی کا یہ نقشہ اور ان کے خود ساختہ لیڈروں کے حالات کا یہ مرقع بہت کچھ عبرت ناک ہے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ راہ نمائی کا معیار یہ نہیں کہ زید یا بکر یا عمرو یا خالد ایک شخص کو بظاہر اچھا سمجھ کر اسے اپنا لیڈر منتخب کر لیں۔ بلکہ راہ نمائی کا معیار یہ ہے کہ خدا اُسے لوگوں کا راہ نما بنائے۔ کیونکہ بندوں کے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا انتخاب غلط نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ امر بھی اسی طرح

۲۸-مئی ۱۹۳۸ء میں صرف لوگوں کو بہکانے کے لئے بات کا بتنگڑ بناکر ناحق اتہام جڑ دیا۔ حکیم صاحب اپنی آنکھوں کا علاج کرا لیتے تو اس قدر فاش غلط بیانی کا جرم عظیم اپنے کندھوں پر نہ اٹھاتے۔ شیخ توحید ہی حملہ کی تاریخ کو ہمیشہ کے لئے یوم التبلیغ منانے کا نہ حضرت سردار جماعت نے اپنی قلم سے اس تجویز کو لکھا نہ قوم نے اس رائے کو پاس کرکے اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ ہاں اہل اللہ مرد حق مقدس ہستی مجدد وقت سردار جماعت کی تعریف ہوتی دیکھ کر ایکا عنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

دوسری غلط فہمی | جو عرس مرزا کے عنوان پر بشیر کوٹلوی نے الفضل ۲۸ مئی سنہ رواں اعتراض کیا ہے یہ بھی محض غلط فہمی اور اغماض عن الحق کا نتیجہ ہے۔ بشیر صاحب اس ساری تحریر کو دوبارہ بغور پڑھیں تو خود ہی حقیقت کا انکشاف ہو جائیگا۔ خدا کے لئے اپنے مطلب کی عبارت نہ چن لیا کریں سیاق و سباق بھی پیش کر دیا کریں تاکہ آپ نہ سہی عامۃ الناس تو حق بات سمجھ لیا کریں۔ جس جگہ سے بشیر صاحب نے تحریر شروع کی ہے اسکے پہلے کی دو سطریں از خود ہضم فرما گئے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

قادیانی اخبار نے مرزا صاحب کی تاریخ وفات ۲۶-مئی کو تبلیغی جلسے کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس لئے افراد اہل حدیث بھی ۲۶-مئی کو آخری فیصلہ پر جوابی تقریریں کریں۔

بات تو اتنی تھی لیکن جناب والا بات کا بتنگڑ بناکر اس سے مروجہ شرکیہ و بدعیہ عرسوں کا جواز سمجھ بیٹھے۔ خدا تعالیٰ ہدایت نصیب کرے۔

اہلحدیث | سخت کلامی کا جواب سخت دیا جائے تو ہمارے اور اُن کے درمیان فرق کیا رہا۔ آپ تسلی رکھیں جواب الجواب نکلیگا۔ جس کا نام نور توحید ہوگا۔ انشاء اللہ!

تقویۃ الایمان ۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی سے شرک بدعت کی تردید کی ہے۔ قیمت ۴؎ (منیجر اہلحدیث)

فضیلت نماز

(مرقومہ مولوی ثناء اللہ ثنا سندر پوری ملک بنگال)

سر جھکانا ہے نشان اسلام کا
رتبہ سب سے ہے بڑا اس کام کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے لوگو ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چاہئے کہ ہر شخص اس بات کا اندازہ کرے کہ قیامت کے دن کے واسطے کیا توشہ طیار کیا ہے اور اللہ سے بہت ڈرو کیونکہ اللہ تمہاری ہر بات سے خبردار ہے اور ان لوگوں کی مانند مت ہو جاؤ جو خدا تعالیٰ کو بھول گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایسا کر دیا کہ ان کو اپنے برے بھلے کی تمیز نہ رہی یعنی اللہ پاک نے خبردار کیا اور فرمایا کہ ہر آدمی کو لازم ہے کہ خدا کا خوف رکھے اور قیامت کے واسطے توشہ جمع کرے۔ سو قیامت کا توشہ ایمان و نیک عمل ہیں۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:۔

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّىٰ

اور جو کوئی آئیگا اللہ کے پاس ایمان والا ہوکر اور اس نے نیک عمل کئے ہونگے پس ایسے ہی لوگوں کے واسطے جنت کے بلند درجے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ان میں ہمیشہ ہمیش کے ساتھ رہیں گے۔ یہ بدلہ اس کے واسطے ہے جو پاک ہوا۔ درجے حاصل کرنے اور گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ نماز ہے۔ صحیح بخاری ص۷۶ میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے:۔ ارایتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا ما تقولون ذالك يبقى من درنه شيئا قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بها الخطايا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ بھلا بتاؤ تو اگر کسی شخص کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ شخص ہر روز اس نہر میں پانچ وقت غسل کرتا رہا ہو تو تمہاری دانست میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑیگا۔ صحابہ نے عرض کیا کچھ میل نہیں چھوڑیگا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بس پانچ وقت کی نماز کی بھی مثال یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ترغیب ترہیب ص۸۸ میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے:۔

ان الله ملكا ينادي عند كل صلوة يا بني ادم قوموا الى نيرانكم التي اوقدتموها فاطفئوها ۔ رواه الطبراني ۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو مقرر کر رکھا ہے جو پکارتا ہے ہر ایک نماز کے وقت کہ اے اولاد آدم علیہ السلام کی اس آگ کے بجھانے کو اٹھو جسکو تم نے بھڑکایا ہے یعنی آدمی سے جب گناہ ہوتا ہے تو دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے اور تیز ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کے غضب و غصہ کا اثر ہے۔ جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو رحمت اور بخشش کے خزانے کھولے جاتے ہیں اس لئے وہ نقیب پکارتا ہے کہ لوگو! اب رحمت اور بخشش کا وقت آیا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ کی عبادت اور توبہ استغفار کرو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اور دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ نماز وہ چیز ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات کیوقت

من یشاء۔ یعنی آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنی طرف سے اس قسم کا اختیار نہیں دیا تھا۔ اگر کوئی بات انہوں نے اپنی طرف سے کسی موقع پر مصلحت سمجھ کر کر بھی لی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ

صرف لِمَ کی طرف توجہ کرو کہ کیسے موقع پر بولا جاتا ہے۔

(۵) حضورؐ نے اپنے اوپر شہد کو حرام کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی نازل فرمائی۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ تحریم)

(۶) جنگ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا تو فرمایا۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ (الآیہ)

(۷) آپ مکہ کے بڑے بڑے رؤسا کو وعظ فرما رہے تھے جبکہ ایک نابینا (ابن ام مکتوم) نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ مجھے اپنا دین ارشاد فرمائیے۔ آپ نے سمجھا کہ اگر اس سے بات چیت شروع کی تو رؤسا منتشر ہو جائیں گے۔ اس پر وحی نازل ہوئی عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ...... الآیات۔

(۸) حضورؐ نے اپنی امت کے لئے دعا کی کہ یا اللہ میری امت میں لڑائی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو بھی رد فرمایا۔ الفاظ یہ ہیں:-

وسألته ان لا یجعل بأسهم بينهم فمنعنيها (مشکوٰۃ شریف)

اللہ کے بندو! خدا سے ڈرو۔ جو شخص ہر چیز پر قادر و مختار ہو کیا اس کی یہی سیرت ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی بھی مختار کل نہیں ہے۔

نوٹ:- اگر آپ نے اپنی قلم سے بہت جلد قرآن، حدیث و فقہ ابی حنیفہ سے مجھے جواب نہ دیا تو میں اس بات کا اعلان کر دونگا کہ آپ محض مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کا بیج بو رہے ہیں۔ اور میں اپنے اس مضمون کو اخباروں اور اشتہاروں میں شائع کرا دوں گا۔ ہاں اگر آپ کو زیادہ مہلت کی ضرورت ہو تو آپ مجھے تحریر دیں کہ میں فلاں تاریخ تک جواب دے سکتا ہوں۔ فقط

لیکن کئی دن گزر چکے ہیں نہ تو جناب نے جواب ہی دیا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے متعلق عذر کیا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بیچارے اس بات سے عاجز ہیں۔

اہلحدیث حنفیہ کا اصول ہے کہ قرآن کے عموم کو خبر واحد تخصیص نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید میں پانچ نمازوں کا حکم ہے تو حدیث اس کے خلاف دو کیسے کہہ سکتی ہے۔ ایسا کہنے والے لوگ مذہبی علوم خصوصاً اپنے اصول اور فقہ سے محض بے خبر ہوتے ہیں۔

رسالہ شمع توحیدؔ کی قبولیت

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لوہاراں مغربی)

برادران اسلام! جہاں اور بہت سا قابل قدر بہترین لاجواب لٹریچر حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ دامت برکاتہم کے قلم مبارک رقم سے لکھا ہؤا دنیائے عالم میں موجود ہے وہاں سب سے بڑھ کر نمایاں حیثیت میں یہ بہترین رسالہ شمع توحید جس کی خوبی اس کے نام ہی سے ٹپک ٹپک کر ظاہر ہو رہی ہے۔ اسے وہ شرف قبولیت ہر خاص و عام میں پیدا ہؤا ہے کہ طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ قوم نے اسے قیمتی موتی سمجھ کر حاصل کر لیا۔ جماعت کی فیاضی نے شمع کی قدر و قیمت کو واقعی چار چاند لگا دیئے۔ جو قوم کے کرمفرما توحید کے صاف و شفاف چشمہ کو مکدر کر کے اسلامی توحید کو بگاڑنا چاہتے ہیں، انہیں آستانہ خداوندی پر لانے اور حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح قدر و عظمت، شان و رفعت بتانے میں بہترین تحفہ قوم کی ہدایت اور اخروی نجات کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ واقعی اہل انصاف منصف دوست جو مدتوں سے شکستہ دل اور مذبذب تھے۔ اس مبارک بیش بہا قیمتی دُر کو پڑھتے ہی دل و جان سے موحد متبع سنت بن گئے۔ لیکن جب شقی القلب اہل ہوا نفس پرست طبقہ نے ہر چہار اطراف عالم میں شمع توحید کی شعاعیں پھیلتی ہوئی دیکھیں تو ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ فکر پڑ گیا کہ اب تو ہماری طاغوتی چالیں لگی خاک میں ملنے، اگر توحید کا جھنڈا، حضور علیہ السلام کی سچی اور صحیح اطاعت کا پرچم اسی طرح لہراتا ہؤا ترقی کر گیا تو بس پھر ہماری آؤ بھگت خدمت تواضع کا جنازہ نکلا سمجھو۔

قربان جائیں ہمارے جری بہادر محمدی جرنیل شیر پنجاب نے تو دلائل و براہین کی وہ مدلل مضبوط زبردست ایک آہنی دیوار موحدین کے لئے ڈھال کھڑی کر دی ہے جس کا اب قبر پرستوں سے کوئی معقول جواب تو بن نہیں پڑا۔ صرف مریدوں کی ڈھارس کے لئے "الفقیہ" امرتسر نے ایک چھوٹا سا رسالہ "پروانہ تنقید" لکھوا کر شائع کیا جس میں سوائے بدزبانی اور سخت کلامی کے کچھ نہیں۔ مولانا صاحب سردار اہل حدیث اجازت دیں تو ہم اس کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں۔ کیا کریں ہمارے سردار ہم کو ان بدکلامیوں کا مناسب جواب دینے سے منع فرما دیتے ہیں۔ اگر مہذبانہ طریق سے علماء حنفیہ اہل حدیث سے کوئی مسئلہ یا بات دریافت کرنی ہو تو بخوشی حق چیز کو سمجھیں۔ اگر اسی روش اور طریقہ چال بے ڈھنگی کو ترک نہ کریں تو پھر ادلے کا بدلہ تو مشہور ہے۔ گالی کا جواب گالی میں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم اسلامی تہذیب کو ایک غالی شخص کے مقابلہ میں چھوڑنا نہیں چاہتے۔

ایک غلط فہمی | اخبار الفقیہ

اثبات التوحید۔ بدعت کی ایک کتاب کا جواب ہے ... قیمت ... منیجر اہلحدیث

تائید کے لئے حدیث کا استعمال کرتے ہیں:
(رسالہ قاسم العلوم دیوبند رجب ۱۳۵۷ھ)

مجیب اس تقریر دلپذیر کا مطلب ہم یہ سمجھے ہیں اور غالباً ہر ایک پڑھنے والا یہی سمجھیگا کہ کتب فقہ قدوری اور کنزالدقائق وغیرہ اصل مقصود ہیں۔ حدیث کا پڑھنا اس لئے ہے کہ کوئی غیر مقلد ان کے مسائل کو بے سند کہے تو ہم سند دکھا سکیں۔ ورنہ حدیث مقصود بالذات نہیں بلکہ کتب فقہ مقصود بالذات ہیں۔ میں اس خیال کی تائید یا تردید نہیں کرتا بلکہ اہل علم ناظرین کے سامنے اس کو رکھ کر صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ جس طرح حنفی حدیث کو اس غرض سے پڑھتے ہیں کہ مسائل فقہیہ کا ثبوت دے سکیں کیا شافعیہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ مالکیہ اور حنبلیہ بھی ایسے ہی ہونگے۔ اگر یہ صحیح ہے تو اہل حدیث جماعت کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ان کا مقصود اصلی وہی ہے جو ہونا چاہئے۔ یعنی محبوب حقیقی کے ارشادات کو حاصل کرنا اور حتی المقدور ان پر عمل کرنا۔

حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا قول مجھے یاد آیا۔ فرماتے ہیں ؎

اجعل الکتاب والسنۃ امامك
وانظر فیھما واعمل بھما ولا تغتر بالقال
والقیل والھوس الخ (فتوح الغیب)

پس میں حدیث نبوی کو مخاطب کرکے اہل حدیث جماعت کی طرف سے یہ شعر پڑھ کر ختم کرتا ہوں ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۱)

(از قلم مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدروی از باینا سنٹرل انڈیا)

مضمون نمبر ۱۔ افسانہ ۱۰ میں آپ علم جفر کی کہانی پڑھ چکے ہیں۔ وہ ایک چمڑے کا تھیلہ تھا جو شیعوں کے اماموں کے پاس ہوتا تھا۔ اس حدیث کو دیکھ کر ہمیں علم نجوم کی حدیث بھی یاد آگئی وہ اس سے بھی پرلطف ہے۔ ملاحظہ فرماویں۔ فروع کافی جلد سوم کتاب الروضہ صفحہ ۱۵۲ میں ہے۔

ستارہ مشتری کی کہانی (۶۹) عن معلی بن خنیس قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن النجوم الخ وورث علمہ اھلہ فالعلم ھناك

معلی بن خنیس کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نجوم حق ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں بہ تحقیق اللہ عزوجل نے مشتری ستارہ کو زمین کی طرف ایک آدمی کی شکل میں بھیجا۔ اس نے عجم کے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسکو نجوم سکھلایا یہاں تک کہ اس نے خیال کیا کہ اب یہ کامل ہوگیا تو اس سے کہا کہ دیکھو تو مشتری کہاں ہے۔ اس عجمی نے کہا میں آسمان میں تو اسکو نہیں دیکھتا اور نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔ پھر مشتری نے اس شخص کو علیحدہ کر دیا اور ایک ہندوستانی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو نجوم سکھایا یہاں تک کہ اس نے سمجھا یہ کامل ہوگیا تو کہا (پنڈت جی) دیکھ کر بتلاؤ تو مشتری کہاں ہے (پنڈت جی بڑے کائیاں تھے) بولے میرا حساب تو بتلاتا ہے کہ مشتری میاں آنجناب ہی ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سن کر مشتری نے ایک چیخ ماری اور مر گیا اور اس کے علم کے وارث ہندوستانی ہوئے۔ یہ علم ہندوستان میں ہے۔

معلوم ہوتا ہے اس روایت میں راوی کچھ چوک گیا ہے۔ کیونکہ اسی کتاب میں اس کے بعد ہی دوسری روایت میں ہے کہ

قال لا یعلمھا الا اھل بیت من العرب واھل بیت من الھند۔ تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نجوم کو کوئی نہیں جانتا سوائے عرب کے ایک (ہمارے) خاندان کے اور ہندوستان کے ایک ہمارے خاندان کے۔

مگر بعض مشکلات ایسی بے ڈھب آپڑتی ہیں جن کا حل ہونا محال معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً استاد جی مشتری صاحب آسمان سے نجوم سکھلانے تو آگئے اور خود استاد صاحب اپنے علم میں ابھی اس قدر ناقص ہیں کہ عجمی کی نسبت یہ خیال غلط پیدا کر لیا کہ یہ کامل ہوگیا۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ عجمی نے دیدہ دانستہ تجاہل عارفانہ سے کام لیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ مشتری صاحب اپنا پتہ کیا پوچھتے ہیں اپنی موت کو بلاتے ہیں ورنہ ؎

پوچھتے ہیں یہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلائے۔ انہیں بتلائیں کیا؟

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ادھر پنڈت جی نے کہا

تم ہی تو ہو میری جاں تم ہی تو ہو

ادھر حضرت مشتری نے ایک چیخ ماری اور گئے عدم آباد۔ لیکن اب مشکل یہ پڑجاتی ہے کہ یہ چرخ نیلی فام پر جو زمین سے صدہا گنا بڑے مسٹر مشتری (ستارہ) چلتے پھرتے نظر آتے ہیں یہ کہاں سے آگئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب ہندوستان کے جوتشی پنڈتوں سے اماموں نے نجوم سیکھ لیا اور انہیں معلوم ہوا کہ ہمارے استاذ الاستاذ تو بے چارے بے موت ہی مر گئے تو انہوں نے اپنے اختیارات خصوصی سے

جب آپ کی زبان مبارک جاری رہی اس وقت تک برابر نماز کی تاکید فرماتے رہے۔ چنانچہ ابن ماجہ صلا میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے :۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی مرضہ الذی توفی فیہ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم فما زال یقولھا حتی ما یفیض بھا لسانہ

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلعم اس بیماری کی حالت میں جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی فرماتے تھے کہ نمازوں کی حفاظت کرنا اور لونڈی غلاموں کی رعایت کرنا یعنی ان پر ظلم نہ کرنا۔ جب تک آپ کی زبان مبارک چلتی رہی تب تک برابر اسی طرح فرماتے رہے۔

اب سوچنا چاہئے کہ اس سے زیادہ کونسی بے نصیبی اور محرومی ہوگی کہ جس کام کے واسطے آنحضرت صلعم کی اس قدر تاکید ہو کہ آخر وقت تک زبان مبارک پر اس کا تعید جاری رہا۔ اس کام میں سستی اور بے فکری کریں۔ اگر کوئی نالائق بھی ہوتا ہے وہ بھی اپنے بزرگوں کی ایسی بات کا ضرور بالضرور لحاظ رکھتا ہے۔ جس کی انہوں نے آخری وقت میں وصیت کی۔ مگر ہم لوگوں کا کیا اسلام ہے اور ہم لوگ کیسے خلف امتی ہیں جو دین کی بات اور نجات کے ذریعہ اور اپنے پیارے نبی کی آخری وقت کی تاکیدی وصیت کا لحاظ نہیں کرتے۔ ایمان و اسلام کی غیرت کا تقاضا تو یہ ہے کہ جب تک دم میں دم رہے نماز ہرگز نہ چھوڑے اور نماز بھی رسمی اور فصلی نہ ہو یعنی یہ نہ ہو کہ کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی۔ اور سویر کا لحاظ نہیں یا جماعت کی پابندی نہیں یا رکوع سجود کا خیال نہیں۔ کیونکہ ایسی نماز والا اللہ پاک کے نزدیک نمازی نہیں ہے۔ نماز وہی ہوتی ہے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ ابوداؤد صفحہ ۱۶ باب المحافظۃ علی الصلوٰۃ میں عبادہ بن صامتؓ سے مرفوعاً روایت ہے :۔ خمس صلوٰۃ افترضھن اللہ عزوجل من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جو پانچ وقت کی نمازیں ہیں ان کو اللہ پاک نے فرض کر دیا ہے۔ جس شخص نے ان کا وضوء اچھی طرح کیا اور ٹھیک وقتوں پر پڑھا اور رکوع سجدہ کو اچھی طرح ادا کیا واسطے اس شخص کے عہد ہے اوپر اللہ تعالیٰ کے کہ یہ بخشے اس کو اور جس شخص نے ایسا نہ کیا اس کے واسطے اللہ پاک کا عہد نہیں ہے چاہے اس کو بخشے چاہے عذاب کرے۔

اور ترمذی صلا جلد دوم ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے :۔ الکفارات المکث فی المسجد بعد الصلوٰۃ والمشی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء علی المکارہ من فعل ذالک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہوں کی مٹانے والی یہ چیزیں ہیں۔ ٹھیرنا مسجد میں بعد نماز کے یعنی گھبرا کر جلدی نہ بھاگے بلکہ اطمینان سے بعد نماز کے کچھ ذکر الٰہی میں یا دعا میں مصروف رہے یا دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں ٹھیرا رہے اور چلنا قدموں پر طرف جماعتوں کے یعنی نماز اور جماعت کے واسطے پیادہ پا چلنا اور پورا کرنا وضو کا وقت ناگوار ہونے کے یعنی بعض وقت سردی کے سبب یا اور کسی وجہ سے پانی میں ہاتھ پیر وغیرہ بھگونے کو جی نہ چاہتا ہو ایسے وقت میں اچھی طرح اور پورا وضو کرنا۔ جس شخص نے ایسا کیا وہ زندہ رہا بھلائی کے ساتھ اور مرا بھلائی کے ساتھ اور گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا اس وقت تھا جب پیدا ہوا تھا۔ اور ترمذی صلا جلد اول باب فضل العشاء والفجر میں بریدہ اسلمیؓ سے مرفوعاً روایت ہے :۔

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ۔

فرمایا رسول صلعم نے کہ جو لوگ اندھیری راتوں میں جماعتوں کی خاطر مسجدوں میں جاتے ہیں انکو خوشخبری سنا دے کہ قیامت کے دن ان کو پورا اور کامل نور ملیگا۔ وما علینا الا البلاغ

تقلید کا اثر اہل تقلید پر

(از مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی)

علماء اصول فقہ (شکر اللہ سعیہم) صاف الفاظ میں لکھ گئے کہ ادلہ شرعیہ چار ہیں۔ اول دلیل قرآن دوسری حدیث نبوی۔ تیسرا قیاس مجتہد۔ جو آیت حدیث سے ماخوذ ہو۔ چوتھا اجماع جو کسی آیت یا حدیث پر مبنی ہو۔

یہ تصریحات کتب اصول کی ہر ایک کتاب میں ملتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی طرح حدیث بھی مقصود اصلی اور ماخذ دینی ہے۔ حدیث صریح صحیح کے ہوتے ہوئے کسی مجتہد یا محدث کے قول سے اس کی تائید تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ فی نفسہٖ حجت شرعی ہے۔ مستقل حجت شرعیہ کسی دوسری چیز کی محتاج نہیں ہوتی۔

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم علماء مقلدین کی آواز اس کے برعکس سنتے ہیں۔ خاصکر ان علماء تقلید کی آواز جن کا رات دن شغل درس حدیث ہے۔

مولانا محمد رسول سابق مدرس مدرسہ دیوبند کی ایک تقریر انجمن خدام الملت دیوبند کے جلسہ میں کی ہوئی میں نے رسالہ قاسم العلوم میں پڑھی جس کا اہم حصہ ناظرین کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ علماء و طلباء اسکو علم اصول کی کسوٹی پر پرکھیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :۔

"اہل حدیث اور ہم اتنے امر میں شریک ہیں کہ وہ بھی قرآن و حدیث پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ ہم حدیث اس وجہ سے پڑھتے ہیں کہ امام کے جن اقوال کا منشا (ماخذ) ہمیں معلوم نہیں معلوم ہوجائے۔ لیکن ہم فقہاء کے اقوال کو

فتاوی

س ۱۰۵} زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا۔ چند برس آمدورفت اور جتنی ضرورت تھی سب کچھ ہوا تھا اب ہندہ زید کو ناپسند کرتی ہے اور زید طلاق نہیں دیتا ہے۔ لیکن خلع طلاق میں راضی ہے۔ مگر ہندہ کے والدین نے مفلسی کی وجہ سے زیور وغیرہ فروخت کرکے کھالیا ہے۔ ایسی حالت میں ہندہ زندگی بھر رہیگی یا کوئی صورت ہے۔ اگر سب جج سے نکاح فسخ ہوگا تو طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(محمد زین العابدین از رام پور ضلع بیربھوم)

ج ۱۰۵} صورت مسئولہ میں عورت معقول وجوہات کی بنا پر عدالت سب جج سے نکاح فسخ کرائیگی تو پھر طلاق کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اللہ اعلم۔

س ۱۰۶} سوال مذکورہ بالا میں زید ہندہ کو ناپسند کرتا ہے اور دوسری شادی کرچکا ہے اور خلع کا انتظار کرتا ہے مگر ہندہ کے والدین نے لاچاری کی وجہ سے زیور بیچ کر کھالیا ہے۔ خلع نہیں لے سکتے۔ ایسی حالت میں ہی رہیگی یا سب جج سے نکاح فسخ ہو جائیگا۔ اور طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۰۶} زید کا فرض ہے کہ منکوحہ کو آباد کرے اور اس کے حقوق زوجیت ادا کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور اُسے ناپسند کرتا ہے تو طلاق دے کر آزاد کردے۔ اس بات کا منتظر نہ رہے کہ عورت خلع کی درخواست کرے۔ صورت ہذا میں جبکہ خاوند بیوی کو ناپسند کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری عورت پر نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۷} یاجوج ماجوج ایک فرقہ ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ یاجوج ماجوج کے افراد ۹۹ فیصدی جہنم میں جائیں گے اور سو میں سے ایک بہشت میں جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے میں کسی قوم کو بغیر پیغمبر بھیجے ہوئے عذاب نہیں کرونگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے رسول ساری مخلوق کے پیغمبر ہیں تو ان قوموں کو ہدایت کرنے کے لئے کس وقت گئے اگر نہیں گئے تو اللہ تعالیٰ کا ظلم ان قوموں پر ہوگا (سائل مذکور)

ج ۱۰۷} یاجوج ماجوج بھی بنی آدم سے ہیں۔ جو عام انسانوں کے رسول ہیں وہی ان کے بھی ہیں۔ یعنی شرعی تعلیم سب کے لئے یکساں ہے اور سب کو پہنچ چکی ہے۔ حدیث مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج وصفی نام ہے نوعی نہیں

س ۱۰۸} ہمارے یہاں خراج (سرکاری مالیہ) پورا لگتا ہے۔ قریباً اس زمانہ میں چھ حصہ کے طور پر پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں بیسواں حصہ عشر دے تو جائز ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۰۸} ایسی حالت میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ادا کردینا کافی ہے۔

س ۱۰۹} اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ ۝ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور دوسری آیات میں خود ابلیس کہتا ہے میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور تم سے بہتر ہوں سجدہ نہیں کروں گا اور فرشتہ نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو سجدہ کرنے کے لئے حکم دیا مگر ہمیں حکم نہیں کیا تو ابلیس کا کیا قصور۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۹} سجدۂ آدم زمین پر سر رکھنے کے معنی میں نہ تھا بلکہ آدم کی تعظیم و تکریم کا حکم تھا جیسے ماتحت اپنے افسروں کے آداب بجالایا کرتے ہیں۔

س ۱۱۰} پندرہ بیس شخص سالی (چاول) وغیرہ خریدنے جاتے ہیں مگر مسلمانوں کا گاؤں نہیں اور جمعہ کا دن آجائے تو ان شخصوں کو جمعہ کی نماز پڑھنی چاہئے یا ظہر کی نماز۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۰} مذکورہ اشخاص مسافر ہیں۔ اسی لئے بحکم حدیث جمعہ ان پر فرض نہیں۔ پس وہ ظہر کی نماز پڑھ لیں تو کافی ہے۔

س ۱۱۱} ایک شخص بوجہ مفلسی کے لڑکے یا لڑکی کا عقیقہ دے نہیں سکتا۔ اس مفلس کا لڑکا بلوغت کے بعد اپنا عقیقہ ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج ۱۱۱} شخص مذکور بعد بلوغت اپنا عقیقہ خود کرسکتا ہے بعض حدیثوں میں اس کا ثبوت ملتا ہے

س ۱۱۲} ایک شخص بڑا متقی ہے اسکی بی بی نماز پڑھتی ہے تو جلدی جلدی پڑھتی ہے اور وقت پر نہیں پڑھتی اور پردہ شرعی کی بھی پابند نہیں ہے۔ مگر بدفعلی زنا وغیرہ ایسی نہیں ہے اور شوہر کا حکم در بارہ نماز اور پردہ نہیں مانتی۔ مگر شوہر بھلائی کے لئے ہر وقت نصیحت کرتا ہے۔ ایسی بی بی کے ساتھ رہنا کیسا ہے اور یہ فعل دیوثی میں شمار ہے یا نہیں؟

ج ۱۱۲} قرآن شریف میں ارشاد ہے:-

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۝

یعنی جن عورتوں سے تم حکم عدولی پاؤ تو پہلے ان کو نصیحت کرو اگر نہ مانیں تو بستروں سے الگ کردو۔ پھر بھی اطاعت نہ کریں تو کچھ زدوکوب (دھول دھپہ) بھی کرو۔

س ۱۱۳} ہمارے یہاں اکثر وقت کی نماز دس منٹ میں ختم ہو جاتی ہے اور فجر کی نماز پندرہ منٹ میں ختم ہوتی ہے۔ اور فجر کی نماز کے بعد کسی موسم میں پون گھنٹہ کے بعد اور کسی موسم میں ایک گھنٹہ کے بعد سورج نکلتا ہے۔ از روئے شریعت ایسے وقتوں میں نماز پڑھنا ٹھیک ہوتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۳} ایسے اوقات میں نماز فجر جائز ہے۔ لحدیث جبرئیل الوقت مابین هذین الوقتین۔

س ۱۱۴} ہمارے یہاں بہت سے مفلس ہیں کئی کئی روز ایک مرتبہ بھی کھانا نہیں ملتا۔ یہ لوگ شریعت کے کام نماز روزہ وغیرہ کرتے ہیں انکو فطرہ اور قربانی کا مال دینا چاہئے یا دوسرے قریہ کے جو فقیر ہیں جو م

کام نے کرمشتری کو پھر زندہ کرکے آسمان کی طرف پھینک دیا۔

حیرانگی تو یہ ہے کہ ائمہ کو علم نجوم بھی یاد تھا اور جفر بھی (حوالہ مذکور) ان کو ماضی۔ حال اور مستقبل کی تمام باتیں معلوم تھیں (اصول کافی صفحہ ۱۶۱) بلکہ اگر موسےٰ اور خضر علیہم السلام بھی ہوتے تو امام جعفر صادق ان کو بتاتے کہ آپ کو (امام جعفر کو) ان دونوں سے زیادہ علم ہے (حوالہ ایضاً) یا یوں سمجھئے کہ ہر ایک امام کو ہر دو انبیاء سے زیادہ علم ہے کیونکہ وہ ماضی حال اور مستقبل کے حالات جانتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ یہی امام جب مفتی کی حیثیت پر آتے ہیں تو انہیں یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ اس فتویٰ کی زد ہم پر پڑیگی۔ اور فتویٰ دیتے ہی سائل ایسا دندان شکن جواب دیگا کہ ہمارے پاس سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔

فروع کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۰ میں شیعہ محدثین کا مشہور راوی زرارہ کہتا ہے:-

(۷۰) جاء عبد الله بن عمير الى ابى جعفر عليه السلام فقال له ما تقول فى متعة النساء فقال احل الخ فاعرض عنه ابو جعفر عليه السلام حين ذكر نساءه و بنات عمه۔

یعنی امام باقر کے پاس عبد اللہ بن عمیر آئے اور کہنے لگے کہ آپ کی متعۃ النساء کے بارے میں کیا رائے ہے۔ امام نے فرمایا متعۃ النساء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور لسان نبوت پر حلال فرمایا ہے لہذا وہ قیامت تک کے لئے حلال ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمیر امام باقر کو مخاطب کرکے کہنے لگے حضرت آپ اور ایسا فرماتے ہیں حالانکہ عمرؓ نے اس کو حرام کیا ہے اور لوگوں کو منع کیا ہے۔ یہ سن کر امام کہنے لگے (حضرت) عمرؓ نے حرام کیا ہوگا عبد اللہ نے کہا اے امام خدا سے پناہ مانگو تم ایسی چیز کو حلال کہتے ہو جس کو (حضرت) عمرؓ نے حرام کہا تو فرمایا اچھا تم اپنے صاحب (عمرؓ) کے قول پر رہو اور میں رسول اللہ کے قول پر۔ پھر آؤ ہم تم باہم لعنت بازی کریں۔ حق بات وہی ہے جو رسول اللہ نے کہی ہے۔ اور تمہارے صاحب (عمر) کا قول بالکل غلط ہے۔ اس پر عبد اللہ بن عمیر نے کہا کہ آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ آپ کی بیویاں اور بہنیں بیٹیاں (سر بازار) متعہ کرایا کریں؟ زرارہ کہتا ہے کہ امام نے جیسے ہی اپنی گھروالیوں کا نام سنا منہ پھیر لیا۔

یہئے جس مسئلہ کی صداقت پر ابھی ابھی امام صاحب لعنت بازی پر اتر آئے تھے جس پر رسول اللہ کے فرمان کا بڑے زور سے حوالہ دیا جا رہا تھا (۷۱) جس متعہ کے ایک بار کرلے سے امام حسینؓ دو بار کرنے سے امام حسنؓ تین بار کرنے سے امام علیؓ اور چار بار کرنے سے رسول اللہ کا درجہ ملتا ہے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل پڑتے ہیں۔ اور غسل جنابت کے پانی کے ہر قطرہ سے اللہ تعالےٰ فرشتے پیدا کرتا ہے جو اس کی تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ثواب اس کا قیامت تک ملتا رہیگا۔ (دیکھو منہاج الصادقین صفحہ ۳۵۶ من تمتع مرة كان درجته كدرجة الحسين الخ)

غرضیکہ ؎

اس قدر شرت طلسم بزم حسن ناز ہے
جلوہ اندر جلوہ پیدا راز اندر راز ہے

اس قدر کار خیر کے متعلق جب عمیر ابن عبد اللہ امام صاحب سے عرض کرتا ہے کہ حضرت آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ آپ کی بہنیں بیٹیاں بھی اس اجر عظیم کو حاصل کیا کریں تو جب جب گھر کو آتی ہے تو امام صاحب چپ سادہ لیتے ہیں کیوں؟ کیا بے چارے شیعہ مؤمنین کی بہو بیٹیاں فضول اور فالتو ہیں کہ امام صاحب انہیں تو بڑے بڑے سبز باغ دکھا کر اپنے استعمال میں لاتے رہیں۔ لیکن اپنے گھر آئے تو خاموش ہو جائیں

آنچہ خود پسندی بدیگراں مپسند

پھر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ چار بار متعہ کرنے سے تو رسول اللہ کا درجہ مل گیا تو جو پاک دامن عورتیں تمام عمر متعہ کرتی رہیں تو اس ہزارہا بار متعہ کرنے سے ان کا درجہ کیا ہوگا۔ ؏

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ میں امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی نعوذ باللہ من ذالک توہین کر رہا ہوں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ غلط گو شیعہ رواۃ کا کچا چٹھا دکھا رہا ہوں کہ انہوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے بے چارے بھولے بھالے شیعوں کو کیسے کیسے سبز باغ دکھا کر اُن کی شریف اور نیک بہو بیٹیوں کی عصمت پر روز روشن میں ڈاکہ مارتے رہے۔

؎ نگویند از سر بازیچہ حرفے
کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش

(باقی آیندہ)

ملکی مطلع

پنجاب کی اراضیات میں انقلاب

پنجاب میں قانونی حیثیت سے اقوام کی تقسیم دو قسموں "زراعت پیشہ" اور "غیر زراعت پیشہ" میں کی گئی ہے۔ اس تقسیم میں مذہبی اختلاف کا کوئی لحاظ نہیں بلکہ یہ تقسیم پیشہ کے لحاظ سے عمل میں لائی گئی ہے اس لئے ہر ضلع میں اس کا اثر جداگانہ ہے۔ مثلاً ایک ضلع میں سید قوم زراعت پیشہ ہے تو دوسرے ضلع میں نہیں۔ یہ تقسیم دراصل آبائی پیشے کی بنا پر ہے۔ زراعت پیشہ اقوام نے اپنی نادانی، عیاشی اور فضول خرچی کے باعث مہاجنوں کے قرضہ سے زیر بار ہو کر اپنی اراضی مزروعہ جب بکثرت فروخت کر دیں تو گورنمنٹ نے ملکی انتظام کے پیش نظر ایک قانون بنایا۔ جس کا نام قانون انتقال اراضی ہے، اس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ کوئی زراعت پیشہ قوم اپنی اراضی کسی غیر زراعت پیشہ قوم کے پاس فروخت نہ کرے۔ اس قانون کا نفاذ ۱۹۰۱ء سے ہوا۔ انہی دنوں مہاجن قوم نے اس قانون کی سخت مخالفت کی تھی۔ مگر حکومت نے ان کی ایک نہ سنی۔ جن دنوں یہ قانون نافذ ہوا تھا ہم نے اس کی تائید میں ایک حدیث پیش کی تھی جو ہماری کتاب "اسلام اور برٹش لاء"[1] میں مندرج ہے۔ ہمارا مقصد اس حدیث کے پیش کرنے سے یہ تھا کہ ہم بتائیں کہ آج انگریزی حکومت رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سوچ سمجھ کر قانون بناتی ہے۔ مگر عرب کے ریگستان میں خدائی مقنن نے جو اصلاح کی ہے وہ ہماری حکومت کے موجودہ قانون سے بہت بڑھ کر ہے۔ انگریزی حکومت کی نظر تو زراعت پیشہ اقوام تک محدود ہے مگر خدائی مقنن کی نظر ساری رعایا پر حاوی ہے۔ جس میں ہر قسم کے لوگ دیہاتی و شہری شامل ہیں۔ چنانچہ خدائی مقنن کا ارشاد ہے کہ جو کوئی زمین یا مکان وغیرہ فروخت کرے پھر اس رقم کو اسی مصرف (مکان یا زمین وغیرہ) پر خرچ نہ کرے۔ خدا اس میں برکت نہیں کریگا۔

یہ حدیث بڑی سختی کے ساتھ جائداد غیر منقولہ کو انتقال کرنے سے روکتی ہے۔ پنجاب کی زراعت پیشہ قوم نے جب اس تعلیم نبوی کی ناقدری کی تو ان پر خدائی تازیانہ قانون انتقال اراضی کی شکل میں لگایا گیا مگر چونکہ انہوں نے اس تازیانہ کی بھی پروا نہ کی اسلئے القائے خداوندی سے حکومت نے ان کی اصلاح پر دوبارہ توجہ مبذول کی۔ اس سلسلے میں متعدد بل پاس کئے گئے۔ سب سے بڑا بل جو پاس ہوا ہے وہ بنامی انتقالات کی منسوخی کے متعلق ہے۔ جس کی مختصر تشریح یوں ہے کہ

انتقال اراضی کے قانون کی زد سے بچنے کیلئے مہاجنوں نے زراعت پیشہ افراد کو یہ ڈھب سکھایا کہ اپنی اراضی زراعت پیشہ اشخاص کے پاس (جو فی الحقیقت ہمارے وکیل ہیں) بیع کر دیا کرو۔ اس تجویز پر عمل اس طرح کیا گیا کہ مہاجن لوگ اپنے وکیلوں سے اس رقم (ثمن مبیع) کے خفیہ پرونوٹ لکھواتے رہے۔ اور اپنے وکیلوں کی آڑ لے کر اراضیات پر قابض ہو کر خود فوائد حاصل کرتے رہے اس انتقال کا نام قانونی اصطلاح میں بنامی انتقال ہے۔ آج کل جدید سکیم کے مطابق حکومت وزارت کے ہاتھ میں ہے اور وزراء میں اکثر ممبر زراعت پیشہ زمیندار ہیں۔ جو اس قسم کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے وزارت نے اسمبلی میں اس بل کو پیش کر کے یہ قانون پاس کروایا کہ اس قسم کے انتقالات کو منسوخ قرار دیا جائے۔ یہ جدید قانون اس قسم کے تمام بنامی سودوں کو شامل ہوگا۔

دوسرا بل جو پاس ہوا ہے وہ اراضی مرہونہ کے متعلق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مہاجن لوگ جو سود در سود کی کثیر رقوم کی بنا پر زمینوں سے زرعی منافع حاصل کر رہے ہیں اور اصل مالک بوجہ ناداری کے اپنی زمینوں سے گویا بے دخل ہو چکے ہیں۔ ان کی زمینیں بھی ان کو واپس دلائی جائیں بعض حالتوں میں ساہوکاروں کو کچھ معاوضہ ملیگا اور بعض میں نہیں۔

تیسرا بل جو حکومت کی طرف سے پاس ہوا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ ساہوکار لوگ لائسنس لے کر اپنا کاروبار کریں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے بہی کھاتہ کی پڑتال حکومت کے عمال کر سکیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ مہاجنوں کی طرف سے جو مظالم غریب لوگوں پر ہو رہے تھے اور ہو رہے ہیں ان کا لحاظ کر کے کوئی ذی فہم شخص قرآن مجید کی تعلیم متعلقہ حرمت سود کی تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اول سود پھر سود در سود۔ اس کے علاوہ اصل رقم کے اندراج میں کمی بیشی خدا کی پناہ!

اگر کسی مقروض کے ذمے ایک ہزار روپے سے زائد صرف چار آنے ہوں اور وہ ہزار روپیہ تو ادا کر دے مگر چار آنے کو حقیر سی رقم سمجھ کر نظر انداز کر دے تو کچھ مدت کے بعد وہ چار آنے بھی سود در سود کے ذریعہ پہلے چار روپے پھر چالیس روپے۔ حتیٰ کہ کسی روز چار سو روپے تک پہنچ جاتے ہیں۔ غالباً اسی لئے ہندو دھرم شاستر میں منو جی نے لکھا ہے کہ سود خوار کے گھر کا کھانا کھنکار کے برابر ہے گورنمنٹ نے زمینداروں کے فائدے کے لئے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ اس میں اس کا اپنا بھی فائدہ ہے۔ مگر ہم اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ غریب شہری بھی تو آخر حکومت کی رعایا ہیں اس نے ان کے سودی قرضوں کا کیا انتظام کیا ہے۔

ایک غریب آدمی اپنی ضرورت سے مجبور ہو کر ہزار روپے کا مکان سو روپیہ میں گرو رکھ دیتا ہے پھر سود در سود کے حساب سے وہ سو روپیہ ہزار تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا اس کا بھی کوئی انتظام ہوگا؟ اگر صرف دیہاتیوں پر نظر عنایت رہی تو غریب شہری رعایا گورنمنٹ کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیگی

[1] قیمت ۳/- ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر۔

متفرقات

پہلے اسے پڑھئے خریداران اہلحدیث کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ جب آپ حضرات کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع ہو جایا کرے تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجدیا کریں۔ اگر مہلت درکار ہو (جو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک دی جائیگی) یا خریداری سے ہی انکار ہو تو جلد از جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا کو اطلاع دے دیا کریں۔ ورنہ جب دفتر سے وی پی بھیجا جائے تو اسے ضرور وصول کر لیا کریں۔

مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے۔ سو ان کی خدمت میں مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے اپنے نمبر خریداری ملاحظہ فرماتے ہی ہدایات مندرجہ بالا پر جلد از جلد عملدرآمد کریں۔

نوٹ جن حضرات کی مہلت ختم ہے وہ مزید مہلت طلب کرنے کی بجائے قیمت اخبار ہی روانہ کریں۔

۱۳۲۵- مولوی اسماعیل
۱۵۱۲- مولوی محمد حسین
۱۶۷۵- مولوی محمد حیات
۲۰۰۳- خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب
۲۴۰۹- عبدالمغنی
۲۴۱۲- حاجی محمد حسین
۳۱۵۸- محترمہ غلام فاطمہ
۳۴۹۳- شیخ فیض محمد
۵۱۱۱- ایم عبدالحفیظ
۵۵۹۱- بابو محمد حسین صابری
۵۵۹۵- حاجی عثمان غنی
۶۱۲۷- شیخ عبدالرشید غلام قادر
۶۵۵۱- محمد قاسم
۶۹۴۱- حمید الرحمن خاں غوری

۷۰۷۰- مولوی محمد مصطفیٰ
۷۰۷۷- محمد ابراہیم محمد یوسف
۷۵۳۶- ایم اے جی
۸۰۱۹- مولوی عبدالرحمن
۸۰۲۸- سید احمد حسین رضوی
۸۰۴۴- ڈاکٹر سید محمد فرید
۸۰۹۵- سیٹھ حاجی ولی محمد جیوا بھائی۔
۸۰۷۰- سیٹھ سکندر عبدالقادر صاحب پٹیل۔
۸۱۸۶- حاجی کے محی الدین
۸۲۵۹- برکات احمد
۸۳۵۷- مولوی عبداللطیف
۸۵۳۱- شیخ محمد حسین محمد یوسف
۸۵۶۰- شیخ نظام الدین
۸۵۶۳- مولوی محمد ابراہیم

۸۶۰۸- حکیم ابو عبدالرحمن محمد اکبر
۹۱۰۰- خواجہ غلام حسن ولیش
۹۱۲۵- مستری رحیم بخش۔
۹۲۰۳- ابراہیم رحیم بھائی
۹۲۴۲- ڈاکٹر اسماعیل
۹۲۵۴- مولوی ابو مسعود خان قمر بنارسی
۹۴۳۱- محمد حسن
۹۴۳۸- محمد ابراہیم احمد مخوار
۹۴۳۹- مولوی عبدالحکیم
۹۵۵۷- غلام ہادی
۱۰۰۲۲ عنائت اللہ خان
۱۰۰۲۷ حاجی محمد علی
۱۰۱۴۸- منشی عبدالغفور

۱۰۱۸۲- مستری معراج الدین
۱۰۶۵۹- مولوی اللہ بخش صاحب
۱۰۷۰۳- مولوی محمد حسین
۱۰۷۱۲- حاجی عبدالعزیز
۱۰۷۴۹ ڈاکٹر عبدالحکیم بسمل
۱۰۹۵۲- محمد صالح
۱۰۹۸۳- روشن علی
۱۰۹۸۸ حاجی شیخ عبدالعزیز سیٹھ
۱۰۹۹۱ صدیق حسن شوق
۱۱۱۱۳ چوہدری عبدالشکور
۱۱۱۸۶ مستری امام الدین
۱۱۲۷۵- ایس کے ضیاء الرحمن
۱۱۴۰۳- مولوی شیر محمد

۱۱۳۱۷ مولوی محمد صدیق
۱۱۴۴۳ مولوی عبداللہ
۱۱۴۴۹ عنائت اللہ
۱۱۴۵۲- مولوی محمد احمد
۱۱۴۹۵- عبدالعزیز عبدالرحیم
۱۱۵۷۵- مولوی الٰہی بخش
۱۱۶۰۱- عزیز احمد
۱۱۶۰۳- مولوی ابو محمد عبدالجبار محی الدین
۱۱۶۷۳- مستری محمد سعید
۱۱۶۹۶- ایم رمضان علی
۱۱۷۰۴- بابو عطاء اللہ
۱۱۷۰۷- صوبیدار عبدالقادر
۱۱۷۱۵- سید عبدالرحیم

قادیان میں ایک اہم مقدمہ

سنا ہے کہ قادیان میں ایک مقدمہ دائر عدالت ہے۔ جو اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ قادیانی اخبارات اس کے متعلق خاموش کیوں ہیں؟

۱۱۷۱۹- مولوی عبدالرحمن خان
۱۱۷۵۲- چوہدری فضل الدین
۱۱۷۸۴- مولوی محمد سلیمان
۱۱۸۹۰- مولوی محمد صاحب
۱۱۹۰۶- مستری امام الدین
۱۱۹۰۸- مولوی عبدالمالک
۱۱۹۱۱ مولوی محمد شناء اللہ
۱۱۹۱۷- جعفر علی خاں علی خان
۱۱۹۲۰ محمد یٰسین
۱۱۹۲۷- محمد صالح
۱۱۹۳۴- مولوی عبدالرزاق
۱۲۰۷۹ حاجی مولا بخش
۱۲۰۹۴ مولوی خیرالدین

۱۲۱۸۳- ایچ- ایم- داؤد انوری
۱۲۲۰۵- ڈاکٹر سید مظہر علی
۱۲۲۰۷- ایم مرغوب احمد
۱۲۲۰۸ بابو عبدالرحمن
۱۲۲۱۴- انچارج صاحب دفتر تحریک جدید
۱۲۲۱۷ میاں کرم الدین
۱۲۲۱۹- چوہدری محمد یار
۱۲۲۲۰- مولوی عبدالحق
۱۲۲۲۲- اللہ داد خان
۱۲۲۲۳ سید محمد شاہ
۱۲۲۲۴- مولوی ابو یونس خان
۱۲۲۲۵- ایم- اے ستار
۱۲۲۲۶- حافظ محمد زبیر
۱۲۲۲۸- شیخ عبدالرزاق
۱۲۲۳۰- ایم محمد اسماعیل
۱۲۲۳۱- حاجی محمد قاسم
۱۲۲۳۲ محمد یوسف عثمان غنی

۱۲۲۳۳- محمد ایوب
۱۲۲۳۶- سیکرٹری اسلامیہ لائبریری
۱۲۲۴۰- محمد خلیل خان
۱۲۲۴۴- مولانا عبدالوہاب
۱۲۲۸۳- حسن محی الدین شاہ
۱۲۳۲۲- عبدالحمید
۱۲۳۲۶- ایچ- ایم قاسم
۱۲۳۳۰- جان محمد۔
۱۲۳۳۵- چوہدری ولی محمد
۱۲۳۵۱- عبدالغفور۔

غریب فنڈ

۱۱۴۴۴- خدا بخش
۱۱۵۸۳- حاجی فیض احمد
۱۱۶۴۵ مولوی کریم عبداللہ
۱۱۹۰۷ سید محمد امین
۱۱۹۱۹- ناظم مدرسہ شمسیہ
۱۲۲۲۹- عبدالرحمن
۱۲۲۳۵- محمد ایوب

ایک اہم گذارش تقریباً پچاس برس سے پٹنہ میں مدرسہ اصلاح المسلمین تعلیمی خدمت انجام دے رہا ہے اس وقت جبکہ لازمی یا جبری تعلیم کے مشورے ہو رہے ہیں اور ایک ایسا نصاب بروئے کار آنے والا ہے جس میں مذہبی تعلیم کا مطلق وجود نہیں ہوگا۔ احساس فرض کی بناپر مدرسہ اصلاح المسلمین نے طے کیا ہے کہ اپنی جدوجہد میں اور سرگرمی پیدا کرے۔ جس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ حصول چندہ میں سرگرمی پیدا کی جائے چنانچہ اسوقت ایک سفیر (حافظ مولوی محمد شعیب کے علاوہ) حافظ عبدالکریم کا مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ عنقریب مدرسہ ہذا کے سفیر مختلف جگہوں کا دورہ کرنیوالے ہیں۔ برادران ملت سے پرزور اپیل ہے کہ اپنے قدیمی خادم مدرسہ کے سفیر کی ہمت افزائی فرمائیں۔ **نوٹ**:- چندہ دہندگان سے گذارش ہے کہ مدرسہ کے سفیر کے پاس مدرسہ کی مطبوعہ اور میری مہر کردہ [illegible]

نرالی دوستی

سچا دوست آجکل بہت کم نصیب ہوتا ہے۔ دنیا میں خودغرضی اتنی بڑھ گئی ہے کہ کسی پر یقین کرنا مشکل ہے۔ لیکن بے جان چیزیں اپنی خوبیوں سے ہمیشہ ایک جیسی ہماری خدمت کرتی ہیں۔

امرت دھارا

اپنے حیرت انگیز اثر سے آپ کی آپکے گھر دوستوں کی بیماری سے حفاظت کرتی ہے مصیبت کے وقت ایک پورے ڈاکٹر کا کام دیتی ہے۔ اس کا استعمال اچانک ہونیوالی اندرونی و بیرونی امراض و علامات میں کھانے و لگانے سے بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ بدہضمی۔ قے۔ دست ہیضہ۔ زکام۔ نزلہ۔ بخار۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا ڈنگ۔ چوٹ۔ زخم۔ پھوڑا و پھنسی۔ اور ایسے ہی اور بیسیوں امراض پر آپ اطمینان سے استعمال کر سکتے ہیں۔

نقلوں سے بچیں! کسی وقت پر دھوکہ دیں گی!!

قیمت شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ /۸/۲ نصف شیشی سوا روپیہ ۱۴/- نمونہ آٹھ آنہ

پتہ :- امرت دھارا ۱۶ لاہور

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

فارسی بول چال

اس کتاب کے پڑھنے سے فارسی زبان میں گفتگو، خط و کتابت نہایت آسانی سے کرسکتا ہے۔ قواعد گرامر کے بھی درج ہیں۔ قیمت ۱۲/ محصول علیحدہ۔ پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہتی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳/ پاؤ بھر ۵/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برمہا والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور

"مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ اسلئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی ناصر علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۲۱۔ مئی ۳۸ء)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب کمرڈھول

"میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے نام پر اور دیگروں کے نام پر مومیائی منگائی۔ ماشاءاللہ تیر بہدف پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دوکان کو ترقی پر ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔ ایک چھٹانک ناصر الدین میاں کے نام ارسال فرمائیں" (۳۰۔ مئی ۳۸ء)

منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۴۴۷)

کل بھیجتے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم ہیروفا کچھ تو ادھر بھی

(نوٹ) جو خیال منڈیوں کی بابت ہے جو ابھی پاس نہیں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منڈیوں میں جو کسان اپنا غلہ فروخت کرتے ہیں اس کی قیمت میں سے فی روپیہ قریبا ساڑھے چھ آنے دلالوں اور آڑھتیوں کی جیب میں جاتے ہیں اور باقی فی روپیہ ساڑھے نو آنے بے چارے مالک کو ملتے ہیں اگر یہ بل پاس ہوگیا تو اس قسم کی تمام خرابیوں کا سدباب ہوجائیگا۔

امرتسر میں کسانوں کا مورچہ

آج کل ضلع امرتسر کا نیا بندوبست ہو رہا ہے جو ابھی تمام نہیں ہوا۔ اس کے متعلق زمینداروں میں افواہ پھیل گئی کہ اراضیات کا مالیہ زیادہ کیا گیا ہے زمینداروں کو یہ ناگوار گزرا۔ ضلع امرتسر میں سکھ زمینداروں کی کثرت ہے۔ انہوں نے اس بارے میں جلسہ کرکے اعلان کیا کہ ہم وزیر زراعت کی کوٹھی پر جاکر مظاہرہ کریں گے۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے زیر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلوس کی شکل میں وہاں جانا ممنوع قرار دیا۔

ادھر کسان بھی ضد میں آگئے۔ انہوں نے بھی مثل سابق اپنی تنظیم کرکے حکم مذکور کی خلاف ورزی کرنے کو ممنوعہ مقام پر روزانہ اپنا جتھا بھیجنے کا انتظام کرلیا چنانچہ پہلا جتھا مورخہ ۲۰- جولائی کو روانہ ہوا۔ جب وہ علاقہ ممنوعہ کے قریب پہنچا تو پولیس کی طرف سے پہلے تو لاٹھی چارج ہوا۔ پھر جتھے والوں کی گرفتاریاں ہوئیں۔ جن کو بعد میں رہا کردیا گیا۔ مگر دوسرے دن سے یہ طریق عمل اختیار کیا گیا کہ جتھے کو صرف گرفتار کرنا کافی سمجھا۔ اب اسی اصول پر عمل ہو رہا ہے۔ چنانچہ آج (۲۵ جولائی) تک روزانہ پچیس اشخاص گرفتار ہو رہے ہیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک دول دنیا اسلامی قانون کی پابندی نہ کریں گی رعایا کی چیخ و پکار کا موقع برابر ملتا رہیگا۔ بندوبست کا مروجہ قانون جس کی میعاد بیس ۲۰ سال تک ہوتی ہے۔ کچھ معقول نہیں ہے کیونکہ آفات ارضی و سماوی کا کسی کو علم نہیں۔ بعض دفعہ زمینداروں کو ان آفات کی وجہ سے کھانے کو بھی میسر نہیں آتا۔ ایسی حالت میں سرکاری مالیہ کہاں سے ادا کریں۔

اس کے بالمقابل اسلامی قانون پر عمل پیرا ہونا بالکل آسان ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کو قانون کی اصطلاح میں "ہوئی بھولی" کہتے ہیں۔ یعنی جتنی پیداوار ہو اس میں سے بیسواں حصہ بلکہ آج کل کے اخراجات کے لحاظ سے اس سے بھی کم سرکار وصول کرے۔ خدائی مقنن کا حکم تھا کہ کاٹنے سے پہلے پیداوار کا اندازہ کرلو۔ پھر اس میں سے تہائی یا چوتھائی چھوڑدو یعنی جس پیداوار کا اندازہ سو من کیا ہو اس میں سے تینتیس ۳۳ من یا کم سے کم پچیس ۲۵ من چھوڑ کر باقی ۷۵ من کا مالیہ وصول کرو۔

ناظرین! کتنی بڑی رعایت ہے جو اسلامی (شرعی) حکومت نے زمینداروں سے روا رکھی ہے۔ اس کا مقابلہ مروجہ قانون سے دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ "اسلام اور برٹش لا" ملاحظہ فرمائیں۔ ہمارا مذہبی عقیدہ جو حقیقت پر مبنی ہے یہی ہے کہ جب تک اسلامی قوانین کو جاری نہ کیا جائے ناممکن ہے کہ رعایا کو فلاح و کامرانی حاصل ہو۔

پیارے اسلام! اسے

کیا جانیں تجھ میں کیا ہے کہ لوٹتے ہے تجھ پہ جی
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسیں نہیں

ماہ مئی میں عالمگیر جنگ چھڑ چکی ہے؟

روزنامہ پرتاپ لاہور ۲۸- مارچ میں عالمگیر جنگ کے متعلق ایک پیشگوئی شائع ہوئی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"لندن ۲۵- مارچ- ایک یورپین لڑکی نے جس کی شاہ جارج پنجم آنجہانی کی موت اور کنگ ایڈورڈ کی تخت و تاج سے دستبرداری کے متعلق پیشگوئیاں حرف بحرف صحیح ثابت ہوچکی ہیں۔ یہ نئی پیشگوئی کی ہے کہ یورپ کی سیاسی بے چینی ماہ مئی ۱۹۳۶ء تک انتہائی درجہ کو پہنچ جائیگی۔ اور بین الاقوامی جنگ کا آغاز ہوجائیگا۔ اس لڑکی کا نام دورسکا سلنگر ہے۔ وہ ہنگری کی رہنے والی ہے"۔

اہلحدیث: کذب المنجمون ورب الکعبہ
خدا کی قسم نجومی جھوٹے ہیں:-

نیا مدرسہ محمدیہ

نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ موضع اونرہی ضلع گورکھپور میں جناب مولانا محمد انصاری صاحب مرحوم کی مساعی جمیلہ سے مدرسہ محمدیہ کی صورت میں قائم ہے اور اچھے پیمانہ پر تعلیمی کام انجام دیتا ہے جس میں اس موضع کے علاوہ بیرونی طلبہ بھی داخل ہیں اور ابھی اور داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش کے داخل نہیں کئے جاتے۔ مدرسہ ہر ایک حیثیت سے کمزور اور امداد کا محتاج ہے۔ مدرسہ صرف اہل موضع کی امداد و اعانت سے چلتا ہے کہیں سے چندہ اور امداد کی کوئی صورت نہیں ہے نہ کوئی سفیر مقرر ہے اور نہ کسی اور ذریعہ سے آمدنی ہوتی ہے اور مدرسہ کو کئی ایک ضرورتیں درپیش ہیں۔ طلبہ کو مسائل کی تعلیم دینے کے لئے تقویۃ الایمان اور تحفہ محمدیہ اور اس کے مثل مسئلے کی کتاب اور مشکوٰۃ شریف، بلوغ المرام اور جلالین کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی ضرورت مدرسہ کیلئے ایک مکان کی ہے۔ ابتک مسجد میں تعلیم ہوتی ہے لیکن مسجد ان موجودہ طلبہ کے لئے ناکافی ہے۔ اور طلبہ اور مدرس ہر دو کو ہمیشہ سخت تکلیف ہوتی ہے پس ارباب کرم سے عرض ہے کہ وہ اس مدرسہ کی جانب اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور مدرسہ کی امداد فرما کر ان ضرورتوں کو پوری کریں۔ امراء اہل حدیث خاص طور سے توجہ فرمائیں ترسیل زر چندہ کا پتہ:- عبدالرزاق خان ناظم مدرسہ محمدیہ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب چوہدری محمد علی صاحب سب جج بہادر درجہ سوم سرگودھا
دعویٰ دیوانی ۲۹۸

گنیا سنگھ وغیرہ سکنائے چک ۱۱۲ جنوبی
بنام دیوان سنگھ ولد چرن سنگھ ذات سکھ مذہبی ساکن حال رام گڑھ چک ۱۲ ضلع شیخوپورہ معرفت بھان سنگھ منشی

دعوےٰ - ۳۴۲/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دیوان سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دیوان سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر دیوان سنگھ مذکور تاریخ ۱۲ کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی
آج بتاریخ ۲۱ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

بچوں کی کہانیاں

درجہ اول

ننھی مرغابی۔ از عبدالواحد صاحب سندھی استاد جامعہ ۲؍
بچوں کی کہانیاں " " " ۲؍

درجہ دوم

لال مرغی۔ از عبدالواحد صاحب سندھی استاد جامعہ ۲؍
جنگو کی بلی۔ " " ۲؍
مرغی اجمیر چلی۔ از رقیہ ریحانہ ۲؍
تانبیل خاں۔ از محمد حسین خاں صاحب ایڈیٹر پیام تعلیم ۲؍
چھوٹا جھو " " ۲؍
بُوری جو کرد ھائی سے نکل بھاگی۔ از رقیہ ریحانہ ۔ ۲؍

درجہ سوم

نیت کا پھل۔ از مرزا مظفر حسین صاحب ۲؍
شیدلا۔ از پروفیسر محمد مجیب صاحب ۳؍
چھدو۔ از رقیہ ریحانہ ۳؍
بیکاری۔ " " ۳؍
انعامی مقابلہ۔ از محمد حسین خاں صاحب ایڈیٹر پیام تعلیم ۳؍

درجہ چہارم

شہزادی گلنار۔ از پروفیسر محمد عطاء اللہ ۴؍
عقاب۔ از رقیہ ریحانہ ۴؍
ترکوں کی کہانیاں ۴؍

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ
دہلی - نئی دہلی - لاہور

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی

بینظیر کتابیں

آداب المساجد اس رسالہ میں مسجد کے آداب اور ناروا امور کا بیان ہے کاغذ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؍

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر اس کے دس حصے اُن مسائل پر مشتمل ہیں جو لڑکیوں اور عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جن کو پڑھ کر طبقہ نسواں کو تمام ضروریات دین سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ گیارھویں حصہ بہشتی گوہر میں مردوں کے متعلق ضروری مسائل بھی اختصاراً درج کر دیئے گئے ہیں۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قیمت مکمل ۱۲؍ روپے۔

زواجر ہندی مشہور زواجر نامی کتاب کا اُردو ترجمہ جس میں مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت اس کتاب میں اسلامی نماز کا فلسفہ اور اس کے فوائد دلکش پیرایہ میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

علامات قیامت آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے قیامت کی علامتیں درج ہیں۔ قیمت ۳؍

تقسیم میراث اس کتاب میں وراثت کی شرعی تقسیم کے قواعد لکھے گئے ہیں ۲؍

مجموعہ مصباح الحیات اس میں مختلف اعتقادی و عملی مسائل کو اُردو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰؍

مسدس حالی (مع حیات حالی) ہندوستان کے مشہور قومی شاعر مولانا حالی کی قومی اور مذہبی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲؍

(۴۷۹)

اصلاح الرسوم

اس کتاب میں اُن فضول رسموں کی نہایت تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے جن کی وجہ سے مسلمانوں کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
قیمت ۶؍　منگوانے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

رحمۃ للعالمین

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم)
حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔
قیمت جلد اول ۱۲؍ دوم ۱؎ سوم ۱؎
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بے مثل طبی کتابوں کا ذخیرہ

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی

مؤلف ممدوح نے اس میں وہی صدری دنیا سی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جاچکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے انکے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک، اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں

قیمت حصہ اول ۶ؔ۔ حصہ دوم عا

کنز المعردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح۔ اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ بہت مشہور ہوئی ہے۔ قیمت عہ

کنز المرکبات حصہ اول

یہ کتاب مصنف "کنز المجربات" کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف۔ طلا۔ جوارشیں معجون خمیرے مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

کتابت۔ طباعت اور کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت دو روپے محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کلید حکمت

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث۔ مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں، درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفاء میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔

حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی کی

بیمثل تصنیفات

ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں

- خواص بادام ۴ر — خواص پیاز ۵ر
- خواص نمک ۲ر — خواص گھی کوار ۹ر
- خواص پھٹکڑی عہ — خواص برگد ۴ر
- خواص پیپل ۴ر — خواص آک عہ
- خواص انار ۴ر — خواص ریٹھا ۶ر
- خواص سونف ۸ر — خواص کیکر ۴ر
- خواص نیم ۶ر — خواص ستیاناسی ۶ر
- خواص سیب ۳ر — خواص کوڑی ۶ر
- خواص انگور ۸ر — خواص سنگترہ ۳ر
- خواص گھی ۴ر — خواص دودھ ۸ر
- خواص تربوز ۲ر — خواص لہسن ۴ر
- خواص دھتورا ۶ر — خواص ارنڈ ۷ر
- خواص لیموں ۸ر — خواص اندرائن ۴ر
- خواص گاجر ۳ر — خواص مولی ۵ر
- خواص ہلدی ۳ر — خواص مرچ ۴ر
- خواص کشنیز ۳ر — خواص مہندی ۴ر

نوٹ:- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا

ملنے کا پتہ } مینیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ... ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۵ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۴۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلّم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے " ...
عام خریداران سے " ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷- جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۵- اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نعت شریف

(از قلم محمد رفیع صاحب مخفیؔ پرتاب گڈھی۔ تلمیذ حضرت زیبا ناروی)

زمانے میں نظر آیا جسے جلوہ محمد کا
وہ مخفیؔ بے تامل ہوگیا شیدا محمد کا

شہادت دی نبوت کی شجر نے بھی حجر نے بھی
جہاں کے ذرہ ذرہ نے پڑھا کلمہ محمد کا

نہ ہوگا حشر کے میدان میں ان کا کوئی ثانی
نظر آئیگا لہراتا ہوا جھنڈا محمد کا

یہ ختم المرسلیں ہیں اور ہیں اللہ کے پیارے
یہ ہے درجہ محمد کا یہ ہے رتبہ محمد کا

تمنا ہے الٰہی جب سر بالیں اجل آئے
دم رخصت رہے لب پر مرے کلمہ محمد کا

اُسے کیا خوف دوزخ فکر جنت خطرہ محشر
لئے پھرتا ہے اپنے سر میں جو سودا محمد کا

جلا سکتی نہیں پھر آگ دوزخ کی اُسے ہرگز
جو پڑھ لے مرتے مرتے اک دفعہ کلمہ محمد کا

جو شرک و کفر سے دامن بچا لے اپنا اے مخفیؔ
وہی پیارا خدا کا ہے وہی پیارا محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

زمانہ برسر جنگ است یا علی مددے

وجہ سے یہ بحث "اہلحدیث" اور اخبارات شیعہ میں جاری ہے کہ حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کے کیا معنی ہیں۔ اخبار "شیعہ" لاہور نے مسند امام احمد جلد اول کے صفحہ ایک سو دو ۱۰۲ کے حوالہ سے لکھا تھا کہ اس حدیث کے آخری الفاظ "اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ" مرفوع نہیں ہیں۔ بلکہ یہ الفاظ بعد میں لوگوں نے ملا دیئے ہیں۔ جب صفحہ مذکور پر ہمیں یہ الفاظ نہ ملے تو ہم نے تصحیح حوالہ کا مطالبہ کیا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ صفحہ ۱۰۲ غلط ہے اس کی جگہ صفحہ ایک سو باون ۱۵۲ چاہیئے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ شیعہ کا آخری حوالہ صحیح ہے مگر اس سے شیعہ کا مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہم جواب سے پہلے روایت کے پورے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:-

عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

(مسند احمد جلد اول ص۱۵۲)

حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے غدیر خم کے روز فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ اسکے بعد لوگوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا وال من والاہ وعاد من عاداہ:

اہلحدیث اس روائت کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الفاظ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" فرمائے تو حاضرین نے اس کا جو مطلب سمجھا اسی کے مطابق انہوں نے ان الفاظ میں دعا کی کہ:

اے اللہ جو علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علی کو برا جانے تو بھی اسکو مبغوض رکھ

یہ سارا واقعہ آنحضرت کے سامنے ہوا جو بالکل ویسا ہی ہے جیسے امیر المؤمنین فاروق اعظم نے یہ حدیث سنتے ہی کہا تھا:

بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن

اے علی آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر ایک مومن کے مولیٰ بن گئے ہیں۔

یہاں بھی مولیٰ سے مراد محبوب ہے جس سے ہم (جمیع فرقہائے اہل سنت) کو کوئی اختلاف نہیں۔ ہاں اختلاف اس میں ہے کہ مولیٰ سے حاکم مراد لیا جائے اگر دقیق نظر سے اس حدیث کو دیکھا جائے تو شیعہ کے خیال کی تردید اور اہل سنت کے عقیدہ کی تائید خود حدیث کے الفاظ سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حدیث مذکور کا ترجمہ یہ ہے:-

کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے:

ان دونو مولاؤں کا زمانہ ایک ہی ہے یعنی جس زمانے میں آنحضرت مولیٰ ہیں اسی زمانے میں علی بھی مولیٰ ہیں۔ بس اب مطلع صاف ہے کہ ایک زمانے میں دو مولیٰ جن معنی سے جمع ہو سکتے ہیں وہ معنی محبوب اور دوست ہی کے ہیں۔

مگر خلیفہ اور امیر المؤمنین کے معنی سے جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ خلافت کا زمانہ تحقق زمانہ رسالت کے ختم ہونے کے بعد ہے۔ خود خلیفہ کا لفظ ہی خلفیت (بعدیت) کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:- فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

شیعہ دوستو! قرآن مجید کتاب مبین حبل اللہ المتین (جو سب کتب پر مہیمن ہے) سے لفظ مولیٰ کے معنی کا فیصلہ کرا لیں تو غلط فہمی آسانی سے رفع ہو سکتی ہے۔ سنئے ارشاد ہے:-

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا

جس دن کوئی مولیٰ کسی مولیٰ کے کام نہیں آئیگا۔ اس آیت میں مولیٰ کے معنی دوست ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں مولیٰ سے مراد حاکم یا خلیفہ لینا اصل مقصد سے بہت دور جاتا ہے۔ پس بشہادت قرآنی اور بسیاق عبارت حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کے معنی واضح طور پر سامنے آگئے کسی مومن کا کام نہیں کہ جس امر کا فیصلہ قرآن مجید کردے اس سے انحراف کرے۔ امید ہے کہ شیعہ مومنین قرآن مجید کے اس فیصلہ کو ضرور تسلیم کرینگے۔

؎ در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

شیعہ اور اہل حدیث

ہمارا یقین ہے کہ اہل ادیان اگر تعصب چھوڑ کر دل سے خدا کی رضا جوئی پر متوجہ ہو جائیں تو دین اسلام کو ضرور قبول کر لیں اور اسلام کے اندرونی فرقے

سلہ وھو العلی العظیم۔

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں سکھوں کی طرف سے آج (۲۸ء) تک سول نافرمانی جاری ہے۔ ہر روز جتھا سول نافرمانی کرنے جاتا ہے جسے پولیس گرفتار کرکے امرتسر سے باہر لے جاکر رہا کر دیتی ہے۔

——— امرتسر میں سکھوں کے جتھا پر جو لاٹھی چارج ہوا تھا اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

——— پنجاب کے زمیندارہ بل جو حال ہی میں پنجاب اسمبلی نے پاس کئے ہیں گورنر پنجاب کے زیر غور ہیں امید کی جاتی ہے کہ اگر ان میں کوئی ایسی دفعہ نہ ہوئی جو ہندوستان کے مروجہ قانون کے خلاف ہو تو گورنر پنجاب ان پر مہر تصدیق ثبت کرکے گورنر جنرل کی منظوری کے لئے بھیج دینگے۔

——— لائل پور ۲۱۔ جولائی غیر زراعت پیشہ کانفرنس کی سبجیکٹس کمیٹی کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ متعدد ریزدلیوشن پاس کئے گئے۔ ایک ریزولیوشن میں قرار دیا گیا کہ زمیندارہ بلوں کے لئے یونینسٹ گورنمنٹ اعتماد کھو بیٹھی ہے۔ ایک ریزولیوشن میں کہا گیا کہ ان بلوں کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کی جائے۔ مہاشہ کرشن نے تجویز کی کہ تمام آئینی وسائل اختیار کر لینے کے بعد براہ راست کارروائی اختیار کی جائے ایک اور تجویز یہ تھی کہ جونہی گورنر ان بلوں پر مہر تصدیق ثبت کریں۔ برطانوی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کر دی جائے۔ لالہ رام گوپال نے تجویز پیش کی کہ زرعی پیداوار خریدی نہ جائے۔ ایک اور لالہ جی نے تجویز پیش کی کہ گورنر جونہی ان بلوں کو منظور کریں سول نافرمانی شروع کر دی جائے اور ایوان اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کیا جائے اگر اس کی مخالفت کی جائے تو اس امتناعی حکم کی خلاف ورزی کی جائے۔ ڈاکٹر نارنگ نے کہا کہ یہ تمام تجاویز قابل غور ہیں مگر وار کونسل کو قبل از وقت پابند کرنا مناسب نہیں۔ مہاشہ کرشن نے کہا کہ ہمیں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے

بالآخر اصل ریزولیوشن ترمیم کے بعد منظور ہو گیا جس کا مفاد یہ ہے کہ بلوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام اضلاع میں کانفرنسیں اور جلسے منعقد کئے جائیں اور ان کی تنسیخ کے لئے تمام قانونی اور آئینی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ایک اور قرارداد میں اسمبلی کانگرس پارٹی کی مذمت کی گئی۔ کیونکہ ان بلوں پر اسمبلی میں بحث کے دوران میں کانگرس پارٹی نے غیر جانبدارانہ طرز عمل اختیار کئے رکھا۔ نیز ان ممبروں سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جنہوں نے ان بلوں کی مخالفت نہیں کی۔ (انقلاب لاہور ۲۔ اگست)

——— کلکتہ میں کانگرس کمیٹی ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک کانگرسی ہال بنانا چاہتی ہے۔

——— نئی دہلی ۳۱۔ جولائی۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں قرار پایا کہ ۲۶۔ اگست کو تمام ہندوستان کے مسلمان "یوم فلسطین" منائیں۔ اس روز جلسے کرکے برطانیہ کے تشدد آمیز رویہ کی مذمت کرے۔ کونسل نے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو فلسطین اور انگلستان بھیجنے کے لئے ایک وفد کے مسئلہ پر غور کرے۔ نیز آیندہ اجلاس کرسمس کی تعطیلات میں پٹنہ ہو اس موقع پر صنعتی نمائش بھی منعقد کی جائے۔

——— رنگون میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے متعدد اشخاص زخمی و مجروح ہوئے۔ پولیس کو تین دفعہ گولی چلانی پڑی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مسلمان نے بدھ مت کے خلاف کوئی کتاب لکھی تھی۔ برما کانگرس کمیٹی نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کرایا ہے کہ اب رنگون میں حالات روبہ اصلاح ہیں اور خطرہ کا ڈر نہیں۔ ہندوستانی اکابر فرقہ وار مصالحت کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج صبح مانڈلے کے فساد کی تصدیق ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل شام وہاں کئی حملے ہوئے۔ ایک مرتبہ پولیس کو گولی چلانا پڑی اب تک ۵۰۔ آدمی زخمی ہو چکے ہیں اب حالات قابو میں ہیں۔ دیگر کئی اضلاع میں بھی معمولی فسادات ہو گئے رنگون کے قریب انسین میں سخت فساد ہوا جس میں ۱۷ آدمی ہلاک اور ۲۰۴ زخمی ہوئے۔ اسکے علاوہ مالی نقصان کا اندازہ ۱۰ لاکھ روپیہ بیان کیا جاتا ہے۔

——— لاہور۔ بادشاہی مسجد کی مرمت موسم سرما میں شروع ہو جائیگی۔ نواب صاحب جوناگڑھ نے ۱۲ ہزار روپیہ برائے مرمت عنایت کیا ہے۔ اور مزید چار سو روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

——— یونان کے جزیرہ کینیا میں بغاوت ہو گئی باغیوں نے سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا مگر حکومت کی طرف سے بروقت پہنچ جانے پر حالات پر قابو پا لیا گیا اور عمارتوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔

——— لندن۔ حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر مشرق بعید میں برطانوی مفاد کا لحاظ نہ رکھا گیا تو حکومت برطانیہ ۱۹۱۱ء کے معاہدہ کو ختم کر دیگی۔ جس کی وجہ سے جاپان برطانوی نوآبادیات سے جو فوائد حاصل کر رہا ہے نہ کر سکیگا۔

——— ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم لندن نے اپنے دفتر میں ایک اور افسر کی نئی خدمات اسلئے حاصل کی ہیں کہ جو طلباء ہندوستان سے حصول تعلیم کی خاطر انگلستان جائیں ان کے قیام وطعام کا انتظام ان کے سپرد ہو۔ چنانچہ حکومت ہند نے بھی اعلان کیا ہے کہ طلباء کو انگلستان روانہ ہونے سے پہلے انڈیا آفس سے خط و کتابت کرنی چاہئے

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ
خلاف پیمبر کسے را گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ (الحجرات پ ۲۶ ع ۱)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھکر بات نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۵) اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ نے اس طرح فرمایا ہے :-

لا تقدموا لا تفتاتوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یقضی اللہ علی لسانہ۔ (صحیح بخاری پ۔ صک)

کہ نہ آگے بڑھو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہاں تک کہ خدا اس کی زبان پر حکم کرے۔ اور نہ عمل کرو بدون حکم اسکے کہ (فتح الباری) ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

(۶) عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں۔ کنت اکتب کل شئی اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں جو بات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا وہ یاد کرنے کی خاطر لکھ لیا کرتا تھا۔ مجھے بعض لوگوں نے کہا۔ انک تکتب کل شئی تسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا۔ کہ جو کچھ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا ہے وہ لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کبھی غصے کی حالت اور کبھی خوش طبعی سے کلام کرتے ہیں۔ فامسکت عن الکتب۔ پس میں لکھنے سے رک گیا۔ فذکرت ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکتب - میں نے یہ واقعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا بے شک لکھ۔

والذی نفسی بیدہ ما خرج منی الا حق۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے منہ سے جو نکلتا ہے حق ہی نکلتا ہے۔ خواہ کسی حالت میں کیوں۔ (مسند احمد جلد ۱ ص۱۶۲)

سچ ہے ؎

اس کا ہر ہر حکم ہے قوت رواں
اس کی ہر ہر بات ہے جان جہاں

(۷) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسیٰ حیا وادرک نبوتی لاتبعنی (دارمی)

قسم خدا کی کہ جان محمد کی اس کے قبضہ میں ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان آجائیں۔ اور تم ان کی پیروی کرنے لگو اور میری اطاعت چھوڑ دو۔ تو بیشک سیدھے راہ سے گمراہ ہو جاؤ اور اگر موسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا۔

(۸) ایک حدیث میں ہے۔ لو اتاکم یوسف فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یوسف علیہ السلام تشریف لائیں اور تم لوگ ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو گمراہ ہو جاؤ (کنز العمال)

اے مسلمانو! محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر غیروں کی تقلید کرنے والو سوچو تو سہی۔ یہاں تو یوسف علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر صاحب شریعت کی اطاعت بھی گمراہی کا باعث ہے تو تم مسلمان کہلا کر غیروں کا مذہب اور غیروں کی طرف نسبت کرنا کسطرح گوارا کرتے ہو

(۹) حضرت حسان فرماتے ہیں :-

جبرائیل ینزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسنۃ کما ینزل علیہ بالقرآن۔ (دارمی مشکوٰۃ)

کہ جبرائیل علیہ السلام احکام سنت لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح نازل ہوا کرتے تھے۔ جس طرح آپ پر قرآن لیکر اترتے تھے۔

(۱۰) اسی واسطے عبد اللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وفی روایۃ لکفرتم (مسلم) کہ اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑا تو گمراہ بلکہ کافر ہو جاؤ گے۔

(۱۱) غرضیکہ اللہ تعالےٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع تمام امت پر فرض کر دی اور فرمایا :-

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

کہ ان کی اتباع میری عین تابعداری ہے۔

(۱۲) اور حدیث میں ہے :-

من اطاع محمدؐ فقد اطاع اللہ ومن عصی محمدًا فقد عصی اللہ (بخاری)

کہ جس نے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بے شک اوس نے اللہ کی فرمان برداری کی اور جس نے محمد کی نافرمانی کی اوس نے اللہ کی بے فرمانی کی۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ (النور پ۱۸ ع ۹)

کہ جو لوگ ہمارے رسول کے حکم اور طریقہ یعنی سنت اور حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کو اس بات کا خوف کرنا چاہئے کہ کہیں کوئی بلا یا دردناک عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔

اس آیت سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ حدیث و سنت کی مخالفت کرنا عذاب الہٰی کا مستحق ہونا ہے اور آپ کی سنت و حدیث سے استہزاء کرنا بدبختی و کفر کی علامت ہے ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(۱۴) حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔


فخط خطًا ھکذا امامہ

فقال ھذا سبیل اللہ وخطین عن یمینہ وخطین عن شمالہ قال ھذہ سبیل الشیطان ثم وضع یدہ فی الخط الاوسط ثم تلا ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل

افراد کی تربیت قائم کی جائے۔ اور دوسری طرف چیدہ افراد کی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے کا راستہ کھولا جائے۔ مگر یہ اتنا بڑا کام ہے کہ جو اسلام کی حامل یعنی جماعت احمدیہ کی موجودہ قوتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی نقطہ نگاہ سے ناممکن نظر آتا ہے۔ ان دونوں گروہوں کی پوری شوکت اگر کسی نے دیکھنی ہو تو وہ دنیا کی برتری حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی مختلف جماعتوں کو دیکھ لے۔ اور اسے معلوم ہو جائیگا کہ اس وقت مذکورہ بالا دو اصول کلی طور پر دنیا کو تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ آدھی دنیا ایک طرف ہے اور آدھی دوسری طرف اور بیچ میں بے سامان و بے کس جماعت احمدیہ ہے جو اسلامی اصول کی حمایت میں کھڑی ہے۔ پس اگر اسلامی اصول نے دنیا میں ترقی کرنی ہے تو ہمارے لئے ضروری ہوگا کہ ان دونوں طاقتوں کو ایک درمیانی نقطہ پر جمع کیا جائے۔ اور پھر اسلامی تعلیم کے ماتحت ان کو چلایا جائے۔ مگر ایک ایسی جماعت جسے اپنے مرکز میں بھی امن حاصل نہیں۔ جسے چھوٹی چھوٹی اقلیتیں بھی دبانے اور ڈرانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں جسکی مثال اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ وہ ان زبردست اور عظیم الشان طاقتوں کی اصلاح کرسکتی ہے یا نہیں۔ یہ ایک سوال ہے جو ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور بظاہر انسانی سامانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔" (الفضل تاریخ مذکور)

اہلحدیث | بس ہوچکی نماز مصلّا اٹھائیے

مسیح موعود اگر تشریف بھی لے گئے ان کے جانشین اول بھی رحلت فرماگئے اور ان کے بعد خلیفہ ثانی نے بھی بڑی ترقی کی۔ بڑے تیر مارے اور دشمنوں کو فنا کردیا مگر یاجوج ماجوج ابھی تک زندہ ہیں اور ان کے سامنے جماعت احمدیہ بے کسی اور بے سروسامانی (۱) حالت میں کہتی ہے ؎

پھٹے کپڑوں میں خنداں مثلِ گل ہیں ؎ شرافت کیا بہارِ بے خزاں ہیں

اتباع سنت

(از مولوی نور الٰہی صاحب گمرھا کمی)

(۱) الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدیٰ ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ بہترین سب کلاموں سے کلام الٰہی ہے اور بہترین راہوں میں سے راہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئی چیزیں ہیں۔ اور ہر ایک نیا کام بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر ایک گمراہی دوزخ کو لے جانے والی ہے ؎

بدعتی بدعت سے اپنی باز آ
مت قدم حدِ شریعت سے بڑھا

کوئی کام ایسا شریعت میں نہیں
جو رسول اللہ بھی بھولے ہوں کہیں

(۲) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ہ

یعنی فرمادیجئے اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری محبت کے ساتھ پیروی کرو۔ تو اللہ پاک تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا۔ کیونکہ اللہ بڑا بخشنے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اور اے رسول یہ بھی کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ جو اتباع سنت سے نفرت و گریز کرے وہ کافر ہے۔ ؎

یہی فیصلہ ہے کتاب ہدیٰ کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

(۳) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من اقتدیٰ بی فھو منی کہ جو شخص میری پیروی کرے وہ میری امت سے ہے۔ ومن رغب عن سنتی فلیس منی اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے وہ میری امت سے خارج ہے۔

فمن استمسک بحدیثی وفھمہ وحفظہ جاء مع القرآن۔ پس جو شخص میری حدیث کو سمجھے اور یاد کرے اور اسی کے ساتھ تمسک کرے وہ قرآن کا عامل ہے۔

ومن تھاون بالقرآن وحدیثی خسر الدنیا والآخرۃ۔ اور جس نے قرآن اور میری حدیث کو ہلکا جانا وہ دنیا اور آخرت میں خوار ہوا۔

امرت امتی ان یاخذوا بقولی ویطیعوا امری ویتبعوا سنتی۔ میری امت کو حکم دیا گیا ہے کہ میرا امر قبول کریں اور میری سنت کی پیروی کریں۔

فمن رضی بقولی فقد رضی بالقرآن قال اللہ تعالیٰ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ الآیۃ

پس جو شخص خوش ہوکر میری بات کو مانتا ہے وہی قرآن کو بھی مانتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو حکم تم کو رسول دے اس کو مان لو اور جس کام سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ ورنہ خدا سخت عذاب کریگا۔

(شفا جلد ۲ صفحہ ۹)

معلوم ہوا کہ جو شخص آپ کی حدیث و سنت پر عمل نہیں کرتا وہ قرآن کا منکر ہے۔ کیونکہ قرآن نے ہی آپ کی پیروی کا حکم دیا ہے ؎

صرف قرآن پر عمل کرو۔ حدیث کی ضرورت نہیں۔

(۷) دوسرا گروہ ہوگا۔ یقیسون الامور برایھم جو دین میں اپنی مرضی سے مسائل بنا لیا کریگا۔ یہ بھی گمراہی کا باعث ہے۔

اگر کوئی شخص سنت نبوی چھوڑ کر صرف قرآن پر عمل کرنے کا مدعی ہو وہ بھی گمراہ۔ اور جو شخص کتاب وسنت کے ساتھ اپنی طرف سے کچھ ملادے وہ بھی گمراہ۔

اللھم اجعلنا من المتبعین للکتاب والسنۃ ۔امین

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۲)

(مرقومہ ابوالمحمود ملک ۔ایت اللہ صاحب سوہدری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سلسلہ مضامین میں نمبر ۹ تک عام کہانیاں بحار الانوار سے اور کچھ ماتہ اخبار سے درج کی گئی تھیں۔ نمبر ۱۰ سے عموماً حوالجات اصول کافی، فروع کافی اور صافی شرح کافی سے ماخوذ ہوئے۔ اور آیندہ نمبروں میں بھی زیادہ تر یہی ہونگے۔ ناظرین کو خیال ہوگا کہ آخر یہ کافی کیا شے ہے جس میں ہر قسم کے مضامین بھرے پڑے ہیں۔

توبہ۔ توبہ۔ یوں نہ کہئے۔ کیونکہ یہ کتاب تو شیعہ مومنین کے نزدیک قرآن مجید کی طرح مستند ہے۔ اس قرآن مجید کے متعلق تو ان کا یہ خیال ہے کہ

انھم اثبتوا فی الکتاب ما لم یقلہ اللہ لیلبس علی الخلیقۃ۔ یعنی صحابہ نے قرآن مجید میں وہ باتیں درج کردیں جو اللہ نے نہیں فرمائیں تاکہ مخلوق کو دھوکہ میں ڈالیں۔

ویقیمنہ من تلقا ئھم ما یقیمون بہ دعائم کفرھم۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے وہ باتیں شامل کیں جن سے اپنے کفر کے ستون قائم کریں۔

ولو شرحت لک کل ما اسقط وحرف وبدل لطال وظھر ما تحظر التقیۃ اظھارہ

اگر میں تجھ سے تمام وہ آیتیں بیان کردوں جو نکال ڈالی گئیں اور تحریف وتبدیل کی گئیں تو طول ہوگا اور تقیہ جس چیز سے منع کرتا ہے اس کا اظہار ہوگا۔

(ہر سہ حوالجات از احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۱۹ / ۱۳۱)

یہ تو ہوا قرآن مجید کے متعلق شیعہ مومنین کا عقیدہ اب کافی کے متعلق سنئے۔ یہ شیعوں کے سب سے بڑے محدث محمد بن یعقوب کلینی کی تصنیف ہے۔ جس نے اپنی کتاب کافی کو امام غائب کے پاس آخری سفیر کے ذریعہ بھیجا اور حضرت امام نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر ارشاد کیا کہ ھذا کاف لشیعتنا۔ یعنی یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے۔ اور اس وجہ سے اس کتاب کا نام کافی رکھا گیا ہے۔ اب بعض ناظرین یہ کہیں گے کہ یہ امام غائب اور آخری سفیر کی چیستان سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ کہانی کس طرح ہے۔ اُف ؎

نظر آئیں مجھے تقدیر کی گہرائیاں اس میں
نہ پوچھ اے ہمنشیں مجھ سے چشم سرمہ سا کیا ہے

کہانی جس قدر طویل ہے اسی قدر دلچسپ بھی اور درد انگیز بھی۔ سن لیجئے۔ تضیع اوقات ہی ہے۔

ابتدا ہی سے حضرات شیعہ اس امر کے منتظر ہیں کہ ایک مہدی آویگا اور خلافت ہم کو واپس دلائیگا چنانچہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ۷۰ھ مقرر بھی کردیا مگر پھر آخر غلط بھی ہو ہی جاتی ہے۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ کو جنگ کربلا کا دھیان نہ آیا۔ مگر جب یہ جنگ ہوگئی تو پھر کیا ہوا۔ ذرا حضرت کلینی کی زبانی سنئے۔ اسی اصول کافی کے صفحہ ۲۳۲ میں امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں۔

(۷۲) ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد کان وقت ھذا الامر فی السبعین الخ فقال قد کان ذالک

یعنی بہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کام (ظہور مہدی) کا وقت ۷۰ھ میں مقرر کیا تھا مگر جب امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل ہوئے تو اللہ کا غضب زمین والوں پر زیادہ ہوگیا اور اس نے ۱۴۰ھ تک اس کام کو پیچھے کردیا۔ پھر ہم نے تم سے بیان کیا اور تم نے بات مشہور کردی اور اس کے بعد اللہ نے کوئی وقت ہمارے نزدیک معین نہیں کیا۔ ابو حمزہ کہتا ہے میں نے یہ حدیث جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوا۔ بلکہ علامہ طوسی کتاب الغیبۃ میں لکھتے ہیں۔

(۷۳) عن عثمان ابن النواء قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کان ھذا الامر فی فاخرہ اللہ فی ذریتی ما یشاء۔

یعنی عثمان بن نواء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے تھے کہ یہ عہدہ میرے ہی لئے تھا مگر اس کو اللہ نے موخر کردیا اور اب اللہ میری اولاد میں جو چاہے گا کریگا۔

یہ احادیث نقل کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ۷۰ھ سے ۱۴۰ھ تک کی تاخیر اور پھر بے میعادی حدیث کے دفع کرنے کے در حقیقت اسباب کیا تھے۔ مگا میری نظر تاریخ پر جو پڑی تو ایک عجیب انکشاف ہوا۔ یہ تو میں عرض کرچکا ہوں کہ حضرات شیعہ خصوصاً شیعان کوفہ حصول خلافت کے لئے ہمیشہ مضطرب رہتے تھے۔ جنگ کربلا کے بعد ان کا خیال تھا کہ دس گیارہ سال تک امام زین العابدین علیہ السلام قربانی دینے کے قابل ہوجاویں گے۔ اسلئے امام کے ظہور کا وقت انہوں نے ۷۰ھ مقرر کردیا لیکن حضرت امام کوفیوں کی بے وفائی اور اپنی خلافت کا انجام میدان کربلا میں دیکھ چکے تھے۔ اس لئے وہ تو

فتفرق بکم عن سبیله ذالکم وصّاکم به لعلکم تتقون ﴾ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۴۶۵ وابن ماجہ صفحہ ۳)

آپ نے ایک سیدھا خط کھینچا اور دو لکیریں اس کے دائیں اور دو بائیں جانب کھینچیں (اس طرح



) پھر درمیان کے خط پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی سیدھی راہ یہی ایک ہے۔ پھر آپ نے آیت سورہ انعام کی پڑھی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ کہ یہ میری راہ سیدھی ہے اوس پر چلو۔ اور دوسری اِدھر اُدھر کی چاروں راہوں پر مت چلو ورنہ راہ راست سے بھٹک جاؤ گے اور یہ تم کو وصیت کی جاتی ہے کہ شاید تم دوسرے راہوں سے بچو۔

یعنی جو راستہ کہ ہمارے نبی نے تم کو بتایا ہے
اسی پر چلو اور دوسرے کی روش مت اختیار کرو۔
خواہ وہ باپ دادا کی ہو یا کسی امام یا پیر کی ؎
مسلمانو پہ واجب ہے کہ لیویں راہ پیغمبر
کریں دائم عمل اپنا احادیث اور قراں پر
نہ لیں پھر قول دیگر کو ملے جب قول آں سرور
اماموں نے بھی ایسا ہی کہا ہے متفق ہو کر
حدیثوں سے نہ منہ پھیرو عمل ان پر سنوارو تم
خلاف ان کے ہمارا قول ہو تو پھینک مارو تم

(۱۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝ (پ ۲۱-ع ۲)

مسلمانو! تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیک نمونہ ہیں اونہی کی چال اختیار کرو۔

(۱۶) یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام اپنی نسبت بھی غیر کی طرف کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا گیا:۔

انت علیٰ ملة علیّ اَوْ علیٰ ملة عثمان

کہ آپ حضرت علی کے مذہب پر ہیں یا عثمان کے۔ جواب میں فرماتے ہیں:۔

لست علیٰ ملة علیّ ولا علیٰ ملة عثمان

کہ میں نہ حضرت علی کے مذہب پر ہوں اور نہ حضرت عثمان کے مذہب پر۔ بل انا علیٰ ملة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بلکہ میں تو رسول خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر ہوں۔ ؎
کوئی شیدا کسی کا ہو مجھے اسکی نہیں پرواہ
میں ہوں شیدا محمد کا پڑھا کلمہ محمد کا

(۱۷) حضرت حبیب مسیلمہ کذاب کے روبرو پیش ہوا تو اس نے کہا (تاریخ ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۵)

اتشهد ان محمدا رسول الله ۔ فقال نعم۔

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ حبیب نے کہا ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں۔

فقال اتشهد انی رسول الله فقال لا اسمع ۔

پھر مسیلمہ نے کہا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حبیب نے کہا میں تیری بات نہیں سنتا۔

فجعل یقطعه عضواً عضواً حتی مات فی یدیه ۔

پھر کیا تھا مسیلمہ نے حضرت حبیب کا ایک ایک عضو کاٹ کر شہید کر ڈالا۔ اور کہتا رہا ؎

نحن الّذین بایعوا محمّدا
علی الاسلام ما بقینا ابدا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اسی کا کلمہ پڑھتے ہوئے جان دینگے۔ رضی اللہ عنہ

(۱۸) زیاد بن سکن جنگ احد میں شہید ہوا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی لاش میرے سامنے لاؤ۔ جب لائے تو ابھی کچھ جان باقی تھی۔ قدموں پر سر رکھ کر یہ کہتا دم دیتا ہے ؎
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

(۱۹) حضرت انس جنگ احد میں لڑتے لڑتے دوسری طرف نکل گئے۔ دیکھا تو کچھ صحابی رو رہے ہیں پوچھا کیوں روتے ہو۔ کہنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ تو فرمایا:۔

موتوا علیٰ ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

(۲۰) ابو مسلم خولانی کو اسود عنسی نے دربار میں بلایا اور کہا اتشهد انی رسول الله قال ما اسمع

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابو مسلم نے کہا میں نہیں سنتا۔ پھر اسود نے کہا۔

اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ کہا ہاں بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو کذاب ہے۔

فامر بنار فالقی فیها فوجدوه قائما یصلی فیها وقد صارت علیه بردا وسلاما

پس اسود نے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ آگ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور آگ ان پر کچھ اثر نہیں کرتی۔

سنت اور اسکے معنے

(۱) سُنّة۔ طریقہ اور خصلت کو کہتے ہیں۔

(۲) شریعت میں سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو۔ یا جس کام سے منع کیا ہو قولاً یا فعلاً۔

(۳) پیران پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ السنة ما سنه رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۰) کہ سنت وہ طریقہ ہے جس پر چلے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا جو لوگوں کو حکم دیا۔

(۴) کتابٌ وسنّةٌ قرآن اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں۔ جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے۔

(۵) ترکت فیکم امرین لن تضلّوا ما تمسّکتم بهما کتاب الله وسنّتی۔ (موطا)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان دونوں پر عمل کروگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک قرآن دوسری اپنی حدیث۔

(۶) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا گروہ ہوگا۔ یاتیه الامر من امری کہ جب انکو میری سنت یا حدیث بتائی جائیگی۔ فیقول لا ادری کہیگا میں نہیں جانتا۔ علیکم بهذا القرآن

اہل حدیث سے کون لوگ مراد ہیں؟

(از قلم مولوی ابو صالح محمد عثمان صاحب نصیر آبادی)

ہمارے بھائی بعض اہلفقہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ لفظ اہل حدیث بھی اپنے معنے میں وہی خصوصیت لئے ہوئے ہے جو خصوصیت کہ لفظ اہل قرآن رکھتا ہے۔ گویا ایسا کہنے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح اہل قرآن صرف قرآن کو مانتے ہیں اور حدیث سے ان کو سراسر انکار ہے اسی طرح یہ اہل حدیث بھی صرف حدیث کو مانتے ہیں اور سنت سنت پکارتے ہیں۔ مگر قرآن سے ان کو چنداں سروکار نہیں ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہاں یہ بالکل بجا ہے کہ المرأ یقیس علیٰ نفسہٖ یعنی جو انسان جیسا خود ہوتا ہے ویسا ہی وہ دوسروں کو خیال کرتا ہے۔ چونکہ اہلفقہ میں ہم یہی کیفیت پاتے ہیں کہ وہ رات دن فقہ فقہ گاتے پھرتے ہیں اور سوائے فقہ کے نہ ان کو قرآن سے کچھ سروکار ہوتا ہے نہ حدیث سے۔ اور ہو بھی کیسے۔ آخر کار ہیں تو وہ مقلد ہی۔ اور مقلد کا یہ منصب ہی نہیں ہوتا کہ وہ سوائے قول امام کے کسی اور دلیل شرعی سے سروکار رکھے۔ (دیکھو اصول فقہ) لہٰذا اسی پر قیاس کرکے وہ لفظ اہل حدیث کے معنے خلاف نشاء متکلم کے کرکے جماعت اہل حدیث کو بدنام کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اہل حدیث کا تو یہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلّم داشتن

اور یہی نہیں بلکہ اہل حدیث کا طرز عمل رات دن ثابت کر رہا ہے کہ وہ تو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ دونوں ہی کے دلدادہ ہیں۔ مگر جب ان کو بدنام ہی کرنا مقصود ہے تو معترض کو ایسی باتوں سے کیا کام۔

اگرچہ لفظ اہل قرآن کے لغوی معنے پر نظر کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو بمقابلہ دیگر اہل کتاب کے قرآن کو مانتے ہیں اور جب قرآن کو انہوں نے اپنے لئے دینی کتاب مان لیا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس قرآن کے لانے والے پیغمبر کی ہدایتوں کو بھی جو تفسیر قرآن کا کام دیتی ہیں انہوں نے واجب الاتباع جان لیا ہے۔ اور ان کا یہ فعل بھی ان کے عقیدہ میں قرآنی ہدایت پر مبنی ہے۔ جو ان کو اہل قرآن والحدیث ثابت کرتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں نے (جیسا کہ آج کل بھی ملک پنجاب میں ایک فرقہ منکر حدیث نمودار ہے) اور جن کا عقیدہ صرف قرآن کو ماننا اور حدیث نبوی سے اعراض و انکار کرنا ہے۔ اور اصطلاحاً وہ اپنے آپ کو اہلقرآن یا امت مسلمہ کہلاتے بھی ہیں۔ اسی لئے اس خیال کے فرقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل حدیث نے اپنا امتیازی نام باوجود لغوی معنے میں اہلقرآن کا مصداق ہونے کے اہل حدیث تجویز کیا ہے۔ پس اہلفقہ کا لغوی معنے کی بجائے اصطلاحی معنے پر محمول کرکے اہل حدیث کو ان اصطلاحی اہلقرآن پر قیاس کرنا درحقیقت قیاس مع الفارق ہے۔ جو سراسر ان کی غلط فہمی یا دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔

اب رہا امتیاز اہلسنت اور اہلحدیث کا سو اسکے نسبت عرض ہے کہ اہلسنت سے اصطلاح اہل اسلام میں وہ لوگ مراد ہیں جو قرآن کے ساتھ سنت رسول اللہ کو بھی اپنا دستور العمل ٹھہراتے ہیں۔ گویا یوں کہئے کہ لفظ اہلسنت اور اہلحدیث دونوں ایک دوسرے کے مترادف اور ہم معنی ہیں۔ مگر چونکہ مقلدین ائمہ اربعہ نے باوجود تقلید شخصی امام معین کی اپنے اوپر واجب سمجھنے کے اور سنت رسول اللہ کی پیروی کو بماتحتی عقیدہ اور عمل اپنے مخصوص امام کے ماننے کے۔ نیز فقہ اور قیاس امام کو مثل ادلہ شرعیہ (قرآن و حدیث) کے اپنے لئے حجت شرعی گردانتے کے بھی اپنے آپ کو اہل سنت قرار دے رکھا ہے۔ لہٰذا اہل حدیث نے اصولاً ان عقیدہ سے اختلاف کے باعث اپنا امتیازی نام بوجہ مترادف اور ہم معنے ہونے کے اہل حدیث قرار دیا ہے۔ تاکہ خود اہل حدیث جو درحقیقت اہل سنت ہی ہیں (یعنی سنت رسول اللہ کی پیروی کرنے والے) اُن اہلسنت سے جو مقلد ہیں یعنی جو تقلید امام معین کی اپنے لئے واجب ٹھہراتے ہیں اور بجائے کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ کے فقہ اور قیاس امام کو اپنے لئے حجت شرعی سمجھتے ہیں۔ ممتاز ہو جاویں۔

اب اہلفقہ کا خود کو باوجود تقلید امام کو واجب سمجھنے کے اور سنت رسول اللہ کو بماتحتی عقیدہ اور عمل اپنے مخصوص امام کے بجالانے کے اہلسنت بتلانا اور اہلحدیث کو باوجود دلدادہ کتاب و سنت ہونے کے اہل سنت سے خارج سمجھنا سراسر تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوا کہ ماہیت اہل حدیث پر مزید روشنی ڈالی جاوے تاکہ معاملہ صاف ہو جاوے۔ آئیے ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ لفظ اہل حدیث سے کیا مراد ہے؟ اور اسکے مصداق کون لوگ ہیں؟

سنئے! اہل حدیث وہ فرقہ ہے جو حدیث کو واجب الاتباع جانتا ہے اور اسی کو اپنا دستور العمل ٹھہراتا ہے اور بس مگر واضح رہے کہ اصطلاح اہل حدیث میں حدیث سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ دونوں ہیں۔ اور لفظ حدیث دونوں پر حاوی ہے۔ لہٰذا انکے نزدیک سچا اور پکا اہل حدیث وہی ہے جو دونوں کو واجب الاتباع مانتا ہے اور ان کے سوا کسی اور چیز کو دلیل شرعی نہیں گردانتا۔ چنانچہ لفظ حدیث بمعنے کلام اللہ قرآن مجید میں ایک مقام پر نہیں بلکہ دس مقام پر تو میں بتلا سکتا ہوں۔ (دیکھئے پ۸ ر۱۳ و پ۱۵ ر۱۳ و پ۲۵ ر۷ او پ۲۷ ر۴ و ۷ و ۱۶ و پ۲۹ ر۴ و ۲۲ و پ۱۳ ر۶) منجملہ ان کے حسب ذیل آیت میں بھی موجود ہے۔ اللہ نزل احسن الحدیث (پ۲۳ ع۱۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے ہی نازل کیا ہے اس سب سے اچھی حدیث (کلام اللہ) کو۔ اسیطرح ایک حدیث رسول اللہ میں بھی ہے۔ امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ یعنی سب سے بہتر حدیث کتاب اللہ ہے۔ اس آیت

اپنے وظیفہ پر ہی قانع رہ کر کوفیوں کے مکر و فریب یا بقول علامہ مجلسی اپنے شیعوں کے تقیہ میں نہ آئے مرتا کیا نہیں کرتا۔ اب بے چارے شیعہ مجبور تھے۔ اس لئے انہیں مجبوراً ۷۰ھ کے بعد ۱۴۰ھ کی نہیں بلکہ ۱۴۰ھ تک کی حدیث وضع کرنی پڑی۔ کیونکہ ایک ہی سن کے تقرر سے وہ پہلے دھوکا کھا چکے تھے یوں سمجھئے کہ مرزا صاحب اور محمدی بیگم کے نکاح کی طرح معاملہ کچھ کھٹائی یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور مرزا صاحب کی انوکھی تاویلوں کی طرح تاویل یہ کی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور امام کا وقت تو ۷۰ھ ہی مقرر تھا مگر شہادت حسین کی وجہ سے اس کو بہت غصہ آیا ہے اور غصے میں اس نے ۷۰ھ کی بجائے ۱۴۰ھ تک مقرر کر دیا ہے۔ گویا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کو جنگ کربلا کا علم ہی نہ تھا کہ یہ واقع ہوگا۔

۱۴۰ھ تک کی میعاد اس لئے بڑھائی کہ حضرت امام کی اولاد تو ہے ہی[1] ان میں سے کوئی نہ کوئی تو بیتے چڑھیگا۔ جوئندہ یابندہ۔ آخر نصف صدی کے بعد ان کی امیدیں بر آئیں۔ حضرت امام کے آٹھ (۸) صاحبزادوں میں سب سے بڑے امام محمد باقر علیہ السلام تھے اور ان سے چھوٹے حضرت زید علیہ السلام امام محمد باقر کو شیعوں نے بار بار اکسایا مگر وہ ان کے ہتے نہ چڑھے۔ یا یوں سمجھئے کہ تدبر اور دور اندیشی سے کام لے کر سیاسی فضا کو حسب حال نہ پاکر قطعاً جواب دیدیا مگر مفسد اور شریر طبیعتوں کو ہنگامہ کے بغیر سکون حاصل نہیں ہوتا وہ اب بھی مایوس نہ ہوئے اور اپنا جال حضرت زید علیہ السلام پر جو پھینکا تو امام حسین علیہ السلام کی طرح معصوم اور بھولا شکار بہت جلد دام میں پھنس گیا۔ یہ ۱۲۲ھ کا واقعہ ہے جبکہ جنگ کربلا کو نصف صدی سے بھی اوپر گزر چکی تھی کہ دیکھی کمال کی تعداد چالیس ہزار شیعان جن میں زیادہ تعداد کوفیوں کی تھی حضرت زید کے ہاتھ پر

[1] اس وقت تک آپ کی اولاد سے محمد باقر، زید اور عمر پیدا ہو چکے تھے۔ اور امام محمد باقر کی عمر ۱۳ سال کی تھی۔ منہ

بیعت کر کے مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ یہ زمانہ ہشام بن عبد الملک کا تھا اور حکومت امویہ کو گو عروج نہ تھا تاہم زوال پذیر بھی نہ تھی۔

راویان خوش مقال اور مورخین شیریں گفتار یوں فرماتے ہیں کہ جب بہادران حیدر کرار اپنی اپنی سیف مثل ذوالفقار ہاتھ میں لئے ہوئے میدان جنگ میں نمودار ہوئے تو رن کانپنے لگا اور افواج امویہ کے اجسام سے پسینہ کی دھاریں بہنے لگیں مگر حکم حاکم لڑنے مرنے پر وہ بھی مجبور تھے۔ ورنہ شیران اسد اللہ کے سامنے ان کی حقیقت ہی کیا تھی۔ غرضیکہ اُدھر حکومت کی طرف سے طبل جنگ پر چوٹ پڑی۔ لڑائی کا نقارہ یا حملہ کا بگل بجنا شروع ہوا۔ ادھر دلیران علی اور شیدایان حسنین نے مبلغ ایک عدد شرط حضرت زید کے سامنے پیش کر دی۔ وہ شرط کیا تھی؟[2] آئندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائیے یا حضرت میر کی زبانی مختصر طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ؎

قبر سے آگے کسی نے بھی نہیں رکھا قدم
بھاگ آئے چھوڑ کر سارے سر منزل مجھے

(باقی باقی)

حافظ اسلم صاحب جیراجپوری

— اور —

عذاب قبر

حافظ اسلم صاحب جیراجپوری عذاب قبر کے منکر ہیں۔ کیونکہ آپ بزعم خود قرآن مجید میں اس کا ثبوت بصورت نص پاتے ہیں۔ اور احادیث بوجہ ظنی ہونے کے حافظ اسلم صاحب کے نزدیک ناقابل احتجاج و عمل ہیں۔ مگر حافظ اسلم صاحب کا یہ فعل میرے نزدیک بہت زیادہ حیرت انگیز و تعجب خیز ہے۔ لہذا میں آج کی

[2] مندرجہ بالا حالات طبری اور ابن اثیر سے اخذ کئے گئے ہیں اور حالات پر قیاسات نامہ نگار کے ہیں۔ جن کی تصدیق شیعی حوالوں سے آئندہ نمبر میں آویگی۔ منہ

صحبت میں اس کے متعلق کچھ تبصرہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں حافظ اسلم صاحب اپنے رسالہ تعلیمات قرآن ص ۱۵۶ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"تعلیم کتاب کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ رسول اس کے احکام پر عمل کر کے دکھا دے تاکہ امت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (تمہارے لئے رسول اللہ کے اندر اچھا نمونہ ہے) چنانچہ ہمارے رسول نے جملہ احکام قرآنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ پر عمل کر کے دکھلا دیا اور مسلمان اسی نمونہ پر عمل کرنے لگے۔ یہ اسوہ حسنہ امت کے پاس عمل متواتر کی شکل میں موجود ہے۔ جس کے مطابق رسول اللہ کے عہد سے نسلاً بعد نسل وہ عمل کرتی چلی آتی ہے اس لئے یہ یقینی اور دینی ہے اور اس کی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے"

میں کہتا ہوں کہ جب حافظ اسلم صاحب کے نزدیک احکام قرآنی نماز وغیرہ کی تعمیل میں اسوہ حسنہ کا لحاظ لابدی و ضروری ہے۔ بلکہ بقول آپ کے اسکی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ مسلمان عہد رسالت سے لے کر اب تک باتباع اسوہ حسنہ تشہد کے اندر یہ دعا بھی مسنون پڑھتے چلے آتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (یا اللہ میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) پس حافظ اسلم صاحب ہی اپنے قول بالا کو سامنے رکھ کر انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا مسلمان تشہد میں یہ دعا پڑھیں اور اس کی صحت پر عقیدہ رکھیں یا آپ کی طرح عذاب قبر کو بے ثبوت بلکہ خلاف عقل و نقل جان کر ترک کر دیں؟

اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔

حافظ صاحب! واضح رہے کہ پہلی صورت میں عذاب قبر کو برحق ماننا پڑیگا جو آپ کے عقیدہ کے خلاف و منافی ہے اور دوسری صورت میں اسوہ حسنہ کو چھوڑنا ہوگا۔ جو آپکے نزدیک کسی طرح جائز نہیں۔ بہرکیف ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلےٰ و فرقت لیلےٰ

فتاویٰ

س ۱۱۵} اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ ربیع الآخر جلد ۳۵ نمبر ۳۴ میں جواب ۵۸ حسب ذیل وجوہ کے مدنظر لائق نظر ثانی ہے۔

اولاً۔ حدیث یاخذ من لحیتہ الخ کی اسناد میں راوی عمرو بن ہارون ثقفی متروک ہے۔

عمرو بن ھارون بن یزید الثقفی مولا ھم البلخی متروک (تقریب التہذیب ص۲۸۲)

اس لئے حدیث مذکور بوجہ ضعف (احکام میں) استدلال کے لائق نہیں۔ ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل الاعمال لا فی غیرھا

(۲) ثانیاً صحیح مرفوع متفق علیہ حدیث خالفوا المشرکین الخ کے معارض ہے۔

ایضاً۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قطع شعرۃ من لحیۃ او تحت لحیۃ لا یستجاب دعاءہ ولا تنزل علیہ الرحمۃ ولا ینظر اللہ الیہ برحمتہ و سمیہ الملائکۃ ملعوناً و ھو عند اللہ بمنزلۃ الیھود والنصاریٰ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنی داڑھی سے خواہ نیچے سے ہی ایک بال کاٹے گا اُس کی دعا قبول نہ ہوگی اس پر رحمت نازل نہ ہوگی نہ خدا اس پر رحم کریگا۔ فرشتے اُس کا نام ملعون رکھتے ہیں اور وہ خدا کے نزدیک یہود و نصاریٰ کے برابر ہے (طحاوی)

ثالثاً۔ حدیث خالفوا المشرکین کے سیاق وسباق سے واضح ہے کہ داڑھی کترانے میں اہل کتاب کی وافقت و مشابہت ہے۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے داڑھی بڑھا کر مشرکین کی مخالفت کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ اکثر دفعہ آپ نے مشرکین کی ریس و مشابہت سے منع فرمایا ہے جو اہل علم حضرات پر پوشیدہ نہیں حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم سے مزید تائید ہوتی ہے۔

ایسی صورت میں (داڑھی کترانے یا تعین حد میں) کھینچ تان کر جواز کا اسلوب پیدا کرنا جبکہ کسی صحیح مرفوع حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے۔ شارع علیہ السلام کے منشا کے بالکل خلاف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(محمد جانباز خان محمدی حیدرآبادی)

ج ۱۱۵} حدیث مذکور کی تائید صحابہ کے عمل سے ہوتی ہے۔ ابوداؤد ونسائی میں ہے:۔

رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ یقطع ما زاد علی الکف۔ صحیح بخاری میں ہے:۔

کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ مما فضل اخذہ۔

احادیث مرقومہ کے تعاقبات منظور فیہا ہیں کیونکہ معمولی فعل پر اگر شدید وعید وارد ہو تو حدیث بقاعدہ محدثین صحت کو نہیں پہنچتی۔ وللتفصیل مقام آخر

س ۱۱۶} زید کی پہلی زوجہ سے دو لڑکے اور دوسری زوجہ سے چار لڑکے موجود ہیں۔ زید کا انتقال ہوا۔ زید کا متروکہ مال کل لڑکوں میں مساوی طور پر ہوگا یا کم وبیش۔ بینوا و توجروا۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۷۵۳)

ج ۱۱۶} ہر ایک کو مساوی تقسیم ہوگا۔ کیونکہ تمام لڑکے زید کے نطفے سے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۷} زید ایک مسجد کا متولی ہے۔ اس نے عمرو کو جو کہ بالکل نوعمر ہے اور اس کی قرأت بھی اچھی نہیں امام مقرر کیا۔ امام موصوف سے کل جماعت کے لوگ ناراض ہیں۔ مگر چونکہ متولی موصوف ایک رئیس آدمی ہیں اور امام صاحب کی تنخواہ وغیرہ کا سب انتظام کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ صرف اوپر دل سے ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور لحاظ سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں متولی صاحب کو امام مذکور کا رکھنا اور لوگوں کا اس طرح نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۱۷} حدیث شریف میں آیا ہے:۔

ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے امام اپنے سے بہتر بناؤ (طبرانی) دوسری حدیث میں آیا ہے۔ ثلاثۃ لا یجاوز صلوتھم اذانھم تین آدمی ہیں جن کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی۔ فرمایا ان میں سے ایک امام قوم و ھم لہ کارھون (ترمذی) قوم کا وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔

صورت مسئولہ میں متولی کو چاہئے کوئی ذی علم جس کی قرأت بھی اچھی ہو امام مقرر کرے جسے مقتدی بھی پسند کریں۔ اور مقتدیوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنا مافی الضمیر کھلے لفظوں میں ظاہر کریں۔ متولی کو کیا خبر ہے۔ وہ تو ظاہر پر عمل کریگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۸} یہاں پر عرصہ دراز و نامعلوم سے یہ عمل ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو تو دوسرے دن سوا تیرہ سیر غلہ نخود بریاں کرا کر مجمع عام میں (جو تعزیت کرنے آتا ہے) رکھ دیئے جاتے ہیں۔ آنے والے لوگ اُن دانوں پر کلمہ شریف پڑھتے ہیں۔ اُن پڑھے ہوئے دانوں کو بآمیزش و اضافہ الائچی دانہ وغیرہ شیرینی کے حاضرین کو فی سبیل اللہ بانٹ دیتے ہیں۔ مطلع فرمائیں کہ شرعاً ایسا عمل کیا حکم رکھتا ہے؟

(میانجی نور محمد از سنامانہ محلہ سرائے)

ج ۱۱۸} یہ رسوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھیں۔ بلکہ آج تک بھی عرب میں مروج نہیں ہیں۔ اہل ہنود کے طریق پر جاری کی گئی ہیں اسلئے سب بدعت ہیں۔

س ۱۱۹} یہاں پر مدت دراز سے یہ عمل ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو تو اسکے وارث دسویں دن اور بیسویں دن اور تیسویں دن اور چالیسویں دن حسب توفیق متعدد غریبوں محتاجوں اور مسکینوں کو کھانا فی سبیل اللہ بغرض ایصال ثواب روح موتیٰ کھلاتے ہیں اور ایسا ہی چھ ماہی اور برسینی بھی کی جاتی ہے۔ مطلع فرمائیں کہ بتعین تواریخ ایسا عمل شرعاً کیا حکم رکھتا ہے اور نیز یہ کہ غسال کو ایک روپیہ بطور اجرت دینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج ۱۱۹} مسنون طریق کے سوا ایصال ثواب ناممکن ہے

کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے ثابت ہوا کہ حدیث کا لفظ قرآن کے معنے میں بھی آتا ہے اور فرمان رسول اللہ کے معنے میں اس کا استعمال تو ایسی مشہور بات ہے جس کا انکار شاید وہی شخص کر سکے جس کو حدیث رسول اللہ سے مطلق سروکار نہ ہو۔ یا جس نے کبھی کتب حدیث کا دیکھنا ہو تو درکنار نام تک بھی نہ سنا ہو۔ ورنہ آیت کریمہ

و اذا اسر النبی الیٰ بعض ازواجه حدیثا

صاف بتلا رہی ہے کہ نبی کا کلام بھی حدیث کہلاتا ہے۔

چونکہ حدیث ایسا جامع لفظ ہے کہ اس کا اطلاق کلام اللہ اور کلام رسول اللہ دونوں پر ہوتا ہے اور اہل حدیث وہی لوگ ہوتے ہیں جو درحقیقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ دونوں کو واجب الاتباع جانتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ جو لوگ محض کلام اللہ کو واجب الاتباع جانیں اور کلام رسول اللہ سے اعراض کریں وہ ہرگز اہل حدیث کہلانے کے مستحق نہیں۔ اسیطرح وہ لوگ بھی جو سنت رسول اللہ کی اتباع کے تو مدعی ہوں مگر کلام اللہ کی ہدایتوں سے اعراض کریں ہرگز ہرگز اہل حدیث نہیں کہلا سکتے۔ پس کیا حال ہے ان لوگوں کا جو باوجود دعویٰ اہل سنت رکھنے کے اپنے لئے تقلید امام معین کو واجب ٹھہراتے ہیں اور مقلد کا منصب دیتے ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ سے خود مسائل کا استنباط کر کے ان کی پیروی کرنے کے۔ فقہ اور قیاس امام کے اتباع کو واجب جانتے ہیں اور ہرگز مثل ادلہ شرعیہ کلام اللہ و حدیث رسول اللہ کے واجب الاتباع سمجھتے ہیں۔ خود ہی سوچئے کہ وہ درحقیقت اہل حدیث یا یوں کہئے کہ صحیح معنے میں اہلسنت کہلانے کے کس طرح مستحق ہیں۔ حالانکہ صاف صاف فرما دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کہ ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا (پ ۲۸۔ ع ۴) یعنی جو کچھ بھی ہمارا رسول تم کو دیوے (بلا لحاظ اسکے کہ وہ قرآن میں ہے یا حدیث میں) اس کو لیلو۔ اور جس سے وہ تم کو منع کر دے اس سے باز آجاؤ۔ اسی طرح فرما دیا نبی اکرم صلعم نے کہ:۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنتی۔ یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہوگے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک تو ہے کتاب اللہ اور دوسری ہے میری سنت۔

دیکھئے! اور انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ یہاں آپ نے ادلہ شرعیہ صرف دو چیزوں (کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ) ہی کو قرار دیا ہے۔ اگر ان کے سوائے کوئی اور چیز بھی دلیل شرعی اور واجب الاتباع ہوتی تو آپ ضرور بالضرور ارشاد فرما دیتے۔ کیونکہ یہ آپکی آخری وصیت تھی جس کی طرف اشارہ لفظ ترکت فیکم میں ہے۔ نیز ان دلائل قویہ کتاب و سنت سے صاف صاف بتلا دیا کہ انسان کو گمراہی اور ضلالت سے بچانے والی صرف یہی دونوں چیزیں ہیں اور ان میں کسی کی رائے اور قیاس کو مطلق دخل نہیں ہے۔ یعنی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ جو اصل الاصول ہے اہل حدیث کا۔ جس کی نسبت ان کا مقولہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

فقط۔ واللہ اعلم بالصواب

کیا کنیت ابوحنیفہ مخصوص ہے؟

(مرقومہ مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اہل علم طبقہ سے مخفی نہیں کہ ہمارے بزرگ امام نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوحنیفہ تھی بلکہ کنیت اس قدر مشہور ہوئی کہ اکثر اسلامی دنیا امام موصوف کو ان کی کنیت ہی سے ان کو پیش کیا کرتے ہیں۔ اصلی نام تو ذکر تک بھی نہیں ہوتا۔ تمام فقہ مروجہ میں عند ابوحنیفہ وغیرہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابوحنیفہ کنیت امام صاحب کے لئے ہی مختص تھی۔ کیونکہ امام خطیب بغدادی اپنی مشہور کتاب تاریخ بغدادی میں یوں رقمطراز ہیں۔ سنئے! یعنی امام صاحب فرماتے ہیں:۔

لا یکتنی بکنیتی بعدی الا مجنون

یعنی میرے بعد جو ابوحنیفہ کنیت رکھیگا وہ پاگل ہوگا

اور آپ کے پڑپوتے ابراہیم فرماتے ہیں:۔

فرأینا عدة اکتنوا بها فکان عقولهم ضعف

یعنی ہم نے خود دیکھا کہ کئی ایک لوگوں نے کنیت ابوحنیفہ رکھی لیکن سب کم عقل ہو گئے۔

بہت اچھا! اب ناظرین اخلاق سے سوال ہے کہ کنیت ابوحنیفہ رکھنا اس زمانہ میں اس قدر ممنوع ہے کہ رکھنے والا پاگل اور بے وقوف ہو جاتا ہے۔ جناب والا یہ تو آپ نے بھی تسلیم کر لیا ہوگا کہ بہت سے اہل علم لوگوں نے اپنی کنیت ابوحنیفہ رکھی ہے۔ جو آپ پوشیدہ نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو میں بتلاتا ہوں۔ خدا جزائے خیر بخشے مولانا محمد حسین ہزاروی مرحوم کو جنہوں نے ہم کو ورق گردانی کی محنت سے سبکدوش کر دیا۔ جزاہ اللہ

بغور سنئے! امت محمدیہ میں مشہور اہل علم اپنے اپنے زمانہ کے امام ہو گزرے ہیں جن کی کنیت ابوحنیفہ تھی

(۱) ابوحنیفہ الدینوری اسمہ احمد۔ (۲) ابوحنیفہ الکوفی والد عبدالکریم۔ (۳) ابوحنیفہ الواسطی عن خالد بن یوسف السمتی (۴) ابوحنیفہ النعمان بن عبداللہ بن منصور احمد بن حیوان (۵) ابوحنیفہ الخوارزمی (۶) ابوحنیفہ شہد جنازۃ جبیر بن مطعم۔ (۷) ابوحنیفہ عن سلیمان عبداللہ عبدالکریم (۸) ابوحنیفہ بن سماک بن فضل روی عنہ الشافعی (۹) ابوحنیفہ بن بیان سابق الحاج (۱۰) ابوحنیفہ احمد المصدق بن محمد الليث بوری۔ (۱۱) ابوحنیفہ بن ماھان الواسطی۔ (۱۲) ابوحنیفہ الزبلعی فقیہ فاضل (۱۳) ابوحنیفہ العدوی سلیمان بن حبان (۱۴) ابوحنیفہ الصغیر کتب بذلک محمد بن عبداللہ ابوجعفر الہندوانی (۱۵) ابوحنیفہ جعفر بن احمد (۱۶) ابوحنیفہ الحلیمی محمد بن عبیداللہ بن علی۔ (۱۷) ابوحنیفہ ثانی عرف بذلک حبیب اللہ بن ابراہیم بن الملک (۱۸) ابوحنیفہ الاصغر تیر بن محمد بن علی بن الفضل (۱۹) ابوحنیفہ بر من الرجال الشیعۃ ومن مصنفی کتبهم۔

الغرض کئی ایک بزرگان دین نے کنیت موصوفہ رکھی ہے۔ پھر ان لوگوں میں سے کونسا صاحب[؎]

[؎] پاگل ہوا ہے اور کس کی عقل میں فتور آیا ہے۔ کیونکہ یہ کنیت ایسی مخصوص ہے کہ بقول شخصے سوائے ایک بزرگ کے کوئی اس لفظ کو استعمال نہیں کر سکتا۔

ملکی مطلع

زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ

عرب کا مشہور شاعر متنبی اپنے ایک شعر میں قانون قدرت کا اظہار یوں کرتا ہے ؎

بذا قضت الایام مابین اھلہا
مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی عرصہ دراز سے دنیا میں یہ قانون قدرت جاری ہے کہ ایک قوم کی تکلیف دوسری قوم کے واسطے موجب فائدہ ہوتی ہے۔ آج اس شعر کی صداقت ہم پنجاب اسمبلی کے زراعتی بلوں میں پاتے ہیں۔ جن کا مختصر مضمون یہ ہے کہ غیر زراعت پیشہ قوموں نے قانون انتقال اراضی کے برخلاف جو زمینیں بصورت بنامی انتقال (خفیہ بیع) یا بصورت رہن زراعت پیشہ لوگوں سے چھین لی ہیں اب وہ سب اصل مالکوں کو واپس دینی پڑیں گی۔ اس ردوبدل میں غیر زراعت پیشہ مہاجنوں کو لاکھوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا ادھر زمینداروں کو اسی قدر فائدہ پہنچیگا۔ ساہوکار لوگ روپیہ کے نقصان کو اپنی جان کے نقصان سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جس قدر چیخ پکار کریں اپنے نقطہ نگاہ سے حق بجانب ہیں۔ چنانچہ لائل پور میں بتاریخ ۲۱ جولائی غیر زراعت پیشہ لوگوں کی بہت بڑی کانفرنس ڈاکٹر نارنگ (سابق وزیر پنجاب) کی صدارت میں ہوئی۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں نئے بلوں کی مخالفت کے علاوہ قانون انتقال اراضی کا نام ام الخبائث رکھ کر اسے بدترین قانون قرار دیا۔ اس لئے کہ یہ قانون ہندو مہاجنوں کے حق میں مضر ہے۔ ڈاکٹر موصوف اپنے نقطہ نگاہ سے جو چاہیں سو کہیں ہم بھی اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

یہی قدرت کا قانون ہے کہ جب کوئی قوم دوسری قوم کو اتنا دبائے کہ وہ قریب الفنا ہو جائے تو خداوند تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جو اس جابر قوم کو کمزور بنا دیتے ہیں۔ اس گفتگو میں ہماری نظر مذہبی حیثیت سے فرقہ وارانہ امتیاز پر نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ہندو بھی زراعت پیشہ ہیں اور بہت سے مسلمان بھی ہندوؤں کی طرح ساہوکارہ کاروبار کرتے ہیں جو ہندوؤں سے بڑھ کر شرح سود نکلتے ہیں۔

غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن نے حکومت کو الٹی میٹم (اعلان جنگ) دیا ہے کہ ہم لوگوں سے انصاف کیا جائے ورنہ سخت کاروائی کی جائیگی۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حکومت جانے اور ساہوکار جانیں۔ ہاں ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ نئے بلوں کے ماتحت عمل درآمد اس طرح کیا جائے کہ شرح سود امپیریل بنک کے مساوی کر دیا جائے اور یہ قانون دیہی اور شہری دونوں حلقوں میں نافذ کیا جائے۔ کیا یہ مطالبہ بیجا ہے؟

جس طرح دیہاتی باشندے حکومت کی رعایا ہیں اسی طرح شہری بھی ہیں۔ جس بیماری سے دیہاتیوں کی حفاظت مقصود ہے اسی سے شہریوں کی حفاظت بھی حکومت کو ملحوظ رکھنی چاہئے۔ بحالیکہ شہریوں کو بھی وہی بیماری موت کے گھاٹ اتار رہی ہے۔ ہم ابھی سے حکومت کو جتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر شہریوں کے سودی قرضوں کی شرح میں تخفیف نہ کی گئی تو دیہاتی مہاجن بھی شہریوں کی طرف متوجہ ہو جائینگے اور سودی رقم کے بوجھ تلے دب کر غریب شہریوں کے پاس رہنے کو ذاتی مکان یا دینے کو کرایہ تک نہ ہوگا۔ پھر وہ خانہ بدوشوں کی طرح جنگلوں میں مارے مارے پھرینگے اور ان کی زبان پر یہ شعر ہوگا ؎

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

ایشیا اور یورپ میں جنگ

چین وجاپان میں جنگ چھڑے قریباً سال گزر گیا ہے۔ مگر ہنوز روز اول ہے۔ دونوں ملک بربادی کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ ہاں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جاپان ملک گیری کا خواہشمند ہے اور چین صرف اپنی سلامتی چاہتا ہے۔ سپین کی خانہ جنگی نے تیسرے سال میں قدم رکھا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ان دونوں جنگوں میں یورپ کی ساری سلطنتیں شریک ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ سپین کی خانہ جنگی میں اگر یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں کا ہاتھ نہ ہوتا تو باغیوں کو یہ جرأت کیسے ہو سکتی کہ وہ انگریزی حکومت کے قریباً ساٹھ جہاز غرقاب کر دیتے اور حکومت برطانیہ سوائے زبانی احتجاج کے عملی کاروائی سے احتراز کرتی۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ پنجابی زبان میں ایک حکیمانہ کہاوت مشہور ہے۔ ہمارے خیال میں حکومت برطانیہ اسی پر عمل کر رہی ہے۔ کہاوت یہ ہے:

سمن سماں چھوا تنیں جے کوئی مارے اٹ پاسا کر کے جا تنیں

یعنی اگر کوئی شخص اینٹ پتھر بھی دے مارے تو حسب مصلحت وقت اس کو مذاق سمجھ کر مقابلہ نہ کرنا چاہئے

اخبارات برطانیہ کو اس کی غیر کی سی طاقت یاد دلا کر ظالم سے بدلہ لینے پر ابھارتے رہتے ہیں مگر وہ مذکورہ بالا حکیمانہ کہاوت پر نظر کر کے خاموش رہتی ہے لیکن یہ خاموشی دیر تک نہیں رہ سکتی (؟) لئے اخباروں میں لگاتار یہ مضمون شائع ہو رہا ہے کہ عالمگیر جنگ شروع ہونے والی ہے۔ واقعات پر نظر ڈال کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنگ شروع تو دو سال سے ہو چکی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سپین کی خانہ جنگی کو جتنی طوالت دی گئی ہے وہ بظاہر اتنی طوالت کی طاقت نہ رکھتی تھی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں یورپین دلالوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔ یہ دلال اتنے ہوشیار ہیں کہ سب سے بڑا ہوشیار جس کو مذہبی اصطلاح میں شیطان کہتے ہیں) صبح سویرے اٹھتے ہی ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پوچھتا ہے کہ استاد صاحبان! آج میرا پروگرام کیا ہے؟ ادھر

متفرقات

خطرے کا الارم | ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ عرصہ سے ان کو اس کی کمی اشاعت کی بابت توجہ دلائی جارہی ہے۔ گو بہت سے بہی خواہان و ہمدردان بہت د کوشش سے نئے نئے خریدار بناتے رہتے ہیں مگر پھر بھی کمی پوری نہیں ہوتی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ کساد بازاری و کاغذ اور دیگر اشیاء کی گرانی کے باعث اخبار اپنا خرچ برداشت نہیں کرسکتا۔ لہذا جملہ ناظرین اخبار، انجمنہائے اہل حدیث اماماں مساجد اہل حدیث اور دیگر بہی خواہان کو دلی توجہ سے کام لیتے ہوئے اخبار کی اشاعت میں امداد کرنی چاہیئے تاکہ اخبار کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔

دی پی بھیجے گئے | سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام دی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا دی پی واپس آجائے اور وہ خریداری کو بدستور جاری رکھنا چاہیں تو از راہ نوازش بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ دی پی واپس وصول ہونے کی صورت میں مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا کیونکہ محصول ڈاک کا نقصان باربار اٹھانا ہمارے حیطۂ امکان سے باہر ہے۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۴۵۳۵ -
۵۳۲۹ - ۸۰۰۳ - ۸۵۱۶ - ۸۵۱۸ -
۸۵۲۹ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ - ۱۰۳۴۵ -
۱۰۹۶۱ - ۱۰۹۷۳ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۱۳۵ - ۱۱۱۹۹
۱۱۲۰۱ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۲ - ۱۱۹۰۱ - ۱۱۹۰۴ -
۱۱۹۰۵ - ۱۲۰۶۶ - ۱۲۱۵۸ - ۱۲۱۹۷ -
۱۲۲۰۰ - ۱۲۲۰۲ - ۱۲۲۰۳ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۰۹ -
۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۲۱ - ۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۹۷ -
۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۲۰ -

ایک مستند عالم کی ضرورت ہے | مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کے لئے جو علم عربی و فارسی میں استعداد تام رکھتے ہوں۔ اور درس نظامی کے جملہ کتب بسہل و خوبی سے سرانجام دے سکتے ہوں۔ اور مذہباً اہل حدیث ہو۔ سند یافتہ کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ وغیرہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

وکیل محمد غوث سیکرٹری مدرسہ محمدیہ
رائیدرگ۔ ضلع بلہاری

عیسائیوں سے مناظرہ | ۲۰ جون کی شام کو گرجا گھر چوڑا بازار لدہانہ میں ایک عیسائی پادری صاحب سے مولوی عبدالعزیز صاحب مدرس مدرسہ دارالحدیث لدہانہ نے "مسیح ابن اللہ تھے یا نہیں" کے موضوع پر دو گھنٹہ مناظرہ کیا۔ مولوی صاحب نے مسیح کے ابن اللہ نہ ہونے پر عقلی و نقلی دلائل دیں۔ جن کا پادری صاحب کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ راقمان چوہدری عبداللہ و عبدالشکور از لدہانہ

نورِ توحید

شمع توحید کے جواب میں طائفہ غالیہ نے رسالہ "پروانہ تنقید" شائع کیا ہے۔ اس کا جواب "نورِ توحید" کاپی ہورہا ہے جو مثل "شمع توحید" مفت تقسیم ہوگا۔ ناظرین ابھی سے اپنی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں محصول ڈاک غالباً فی نسخہ ۹ پائی ہوگا۔ (منیجر)

بریلوی مولوی صاحب کی حق گوئی | ۹- جولائی کو ہمارے گاؤں میں مولوی علم الدین صاحب چشتی راعاکی تشریف لائے اور وعظ فرمایا۔ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر کئی اتہام لگائے۔ خاکسار بھی جلسہ میں گیا ہوا تھا۔ اور کئی خلاف عقیدہ اہل اسلام باتوں سے مولوی صاحب کو روکا۔ آخر الامر انہوں نے فرمایا کہ یہ تمام اتہام گاؤں والوں نے مجبور کرکے مجھ سے کہلائے ہیں میں ان باتوں کو اچھا نہیں سمجھتا۔ تمام مجلس کے سامنے اقرار فرمایا کہ میرا ایمان ہے کہ نبی صلعم کو عالم الغیب جاننا کفر ہے۔ گیارھویں، چالیسہ، ساتہ کرنا کفر ہے۔ اہل حدیث کو برا کہنا کفر ہے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ہمارے بزرگ ہیں ان کا حملہ آور بے ایمان ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
(عبدالعزیز ایآلی از کوٹلی صورت ملی ضلع گورداسپور)

یارثانی مفت | اہلحدیث ۲۲ جون ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۲ پر ٹریکٹ مذکورہ پر ریویو کیا گیا تھا مگر اس پر قیمت مرقوم نہ ہونے کے باعث لکھی نہ گئی۔ مشتہر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ارسال ڈاک بھیجکر خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب وکیل گوجرانوالہ سے مفت طلب کرسکتے ہیں۔

دعائے صحت | ڈاکٹر تقی محمد خان صاحب ساکن ہردوئی (اہلحدیث کے دیرینہ کرمفرما) بعارضہ کاربنکل سور بیمار ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو مکمل صحت عطا فرمائے۔
(خاکسار منیجر اہلحدیث امرتسر)

چیلنج مباہلہ | چوہدری رحیم بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ! آپ کا دعوتی پرچہ جس میں آپ نے مجھے مرزائیت کی دعوت دی ہے ملا۔ میں نے اس پرچہ کو غور سے پڑھا۔ اسکے مضامین سراسر غلط اور موجب ضلالت پائے۔ جواب کی تفصیل کا موقع اخبار میں نہیں ہے۔ بلکہ الگ آپ کو دستی لکھ کر دے چکا ہوں اخبار کے ذریعہ آپ کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہوں۔ تاکہ حق اور باطل کا فیصلہ ہوجاوے۔ آپ میرے ساتھ اس مضمون پر مباہلہ کرلیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ الہام اور مسیح موعود ہونے میں کاذب تھے۔ آپکی طرف سے بجائے کاذب کے "صادق" کا لفظ ہوگا۔ اس اظہار کے بعد بحکم قرآن یہ دعا کریئے۔

اللھم العن علیٰ من ھو کاذب منا

اگر آپ کو منظور ہے تو آپ کے سامنے میں حاضر ہوں۔ والسلام
(خاکسار ولی محمد خادم جامع اہل حدیث قلعہ شیخوپورہ)

رہنمائے حجاج | جو حال ہی میں محکمہ دعوت حج کہ معظمہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حجاج کے تمام ضروری اخراجات و مفید معلومات مندرج ہیں ایک آنہ محصول ڈاک آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔
منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اس کے استاد اتنے مشاق ہیں کہ سات سمندر پی کر بھی لب تر نہ ہونے دیں۔

آج کل یہ خبر بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے کہ روس اور جاپان میں جنگ چھڑنے والی ہے۔ اس سے مراد براہ راست دونو حکومتوں کی جنگ ہے ورنہ آج تک چینیوں کی ثابت قدمی صرف روس کے سہارے رہی ہے۔ حکومت روس کی طرف سے سینکڑوں طیارے (ہوائی جہاز) چین میں پہنچ چکے ہیں۔ روس کے فوجی نوجوان اور فوجی افسر بظاہر اپنے منصب سے علیحدہ ہو کر رضاکارانہ طور پر حکومت چین کی امداد کر رہے ہیں۔

یورپ کے دلالوں کا یہ عجیب طریقہ ہے کہ جہاں بے قاعدہ امداد بھیجنی ہو تو اپنے فوجی افسروں اور فوجی نوجوانوں کو حکم دیتے ہیں کہ اپنے اپنے عہدوں سے استعفا دیکر فلاں ملک میں چلے جاؤ وہ بے چارے حکم کی تعمیل کرنے کو چلے جاتے ہیں آج اسی طریق عمل کا نام غیر جانبداری یا عدم شرکت ہے۔ اگر کوئی پوچھے تو یہ دلال جواب دیتے ہیں کہ رضاکارانہ حیثیت سے چلے گئے ہیں۔ ہم نے ان کو میدان کارزار میں نہیں بھیجا۔ مگر باضابطہ جنگ میں اپنے، [illegible] کرانے کی حاجت ہی نہیں ہوتی وہ [illegible] اپنی حکومت کے ماتحت جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔

یہ ہے ان مدبران یورپ کی حکمت عملی جس سے یہ لوگ اپنا کام بھی نکال لیتے ہیں اور بظاہر الگ ہو کر غیر جانبدار بھی رہتے ہیں۔ ایسے مکاروں کے حق میں قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ

ہنگامۂ وزیرستان

وزیرستان کے جنگی ہنگامے کی بابت اخباروں میں جو کچھ آتا ہے وہ واقعات کے لحاظ سے بہت کم معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال جو کچھ اخبارات کے ذریعہ پہنچتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وزیرستان کی جنگ ابھی بڑے زور سے جاری ہے۔ جب سے قبائل کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی ہے کبھی یہ سننے میں نہ آیا تھا جو گذشتہ ہفتے سے سن رہے ہیں کہ بنوں جیسے سرحد کے محفوظ شہر میں قبائل لوگ آکر سرکار کو اور رعایا کو نقصان پہنچا جاتے ہیں۔ اول تو ایسے قلعہ بند محفوظ شہر میں ان کا داخلہ ہی تعجب سے خالی نہیں۔ دوم اہل شہر کو کافی نقصان پہنچا کر اور خود تھوڑا سا نقصان اٹھا کر واپس چلے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بقول اخبار "پرتاپ" لاہور اکثر ہندو دایم سالم بحالت خوف بنوں کو چھوڑ کر ملک کے اندرونی حصے میں آ رہے ہیں۔ ہندو اخباروں کا بالخصوص ہندوؤں اور سکھوں کا ذکر کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ قبائلی لوگ سرکار انگریزی کی تمام رعایا کو یکساں سمجھتے ہیں۔ ان کا تو اعتقادی اصول ہی یہ ہے کہ کافر اور اس کی رعایا دونو برابر ہیں۔ پھر تمیز کیسی ہے۔ غالباً مبالغے پر مبنی ہے۔ اللہ اعلم!

ہندوستانی زائرین کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جو ہندوستانی زائرین عراق یا عراق کے رستہ حجاز جانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ ہندوستان سے روانہ ہونے سے پیشتر ان کے لئے عراقی ویسا یا کم از کم زائرین کے پاس حاصل کرنا ضروری ہے۔ گو ویسا کو اس بارہ میں ترجیح دی جاتی ہے۔ زائرین کے پاس ہندوستان بھر میں حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن ایسے عراقی "ویسا" جن کی رو سے ایک سال تک زائر جتنی مرتبہ چاہے عراق میں سیاحت کر سکتا ہے حکومت عراق کی جانب سے عراقی قنصل متعینہ بمبئی یا حکومت سندھ (کراچی) سے عطا کئے جاتے ہیں ایسی متعدد صورتیں ہوئیں کہ زائرین نے ہندوستان سے عراق کو جانے کے لئے جہاز پر چڑھتے وقت عراقی ویسا یہ لیا۔ اور بصرہ میں عراقی حکام پولیس نے ایسے اشخاص کو ہنگامی "ویسا" دیدیئے۔ جن کی رو سے عراق کا صرف ایک مرتبہ سفر کیا جا سکتا ہے۔ اور ویسا کی معمولی فیس وصول کر لی۔ اسی طرح یہ زائرین اس استحقاق سے محروم ہو گئے جو ان اشخاص کو حاصل تھا۔ جنہوں نے ہندوستان میں جہاز پر سوار ہونے کے وقت اپنے اپنے "ویسا" حاصل کر لئے تھے۔ عراق کو جانے والے زائرین مطلع رہیں کہ اس ملک سے روانگی سے پیشتر اگر وہ اس شرط کو پورا کریں تو وہ منزل مقصود پر پہنچنے پر بہت سی غیر ضروری تکلیف اور خرچ سے بچ سکتے ہیں۔

کوٹلی صوبر ملیاں میں بریلویوں کی یاوہ گوئی

موضع مذکور میں ۲۵۔ جولائی کو بریلوی جماعت کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبدالغفور ہزاروی اور مولوی یوسف سیالکوٹی وغیرہ شریک ہوئے۔ تقریروں میں بجز اسکے کہ اکابر اہل حدیث مولانا شہید، مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم کو بے نقط سنائی گئیں۔ ہزاروی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ لوگو! نماز روزے کی کوئی ضرورت نہیں اگر شفاعت چاہتے ہو تو وہابیوں سے میل جول کھانا پینا چھوڑ دو یہی اسلام ہے اس امر پر لوگوں سے عہد لیا گیا۔ انا للہ!

جلسہ میں سرکاری رپورٹر موجود تھا۔ معلوم نہیں گالیوں کے پلندے حکومت تک پہنچے ہیں یا نہیں (نامہ نگار)

حافظ قرآن کی ضرورت

ہمارے ایک دوست حاجی محمد اسحاق صاحب نے قرآن مجید ناظرہ و حفظ پڑھانے کے لئے مدرسہ کھول رکھا ہے جس میں ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو قرآن مجید کا بینا حافظ ہو۔ قرآن مجید تجوید سے یا کم از کم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھا سکتا ہو۔ حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ اردو حساب کی ابتدائی تعلیم بھی دے سکتا ہو۔ اعتقاداً اہل حدیث ہو یا دیوبندی حنفی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

راقم: محمد عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ از ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

کتب سیر و تواریخ

رحمۃ للعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند وغیرہ کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت جلد اول ۱۲؁ جلد دوم ۱۲؁ جلد سوم ۱۲؁

سیرت ابن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابومحمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶؁

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلمبند ہیں۔ قیمت ۱۲؁

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ یہ کتاب قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے زبور، تورات، انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بہت حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت رعایتی فی جلد ۱۲؁ ہر سہ جلد ۲ روپیہ

پیارے نبی کے پیارے اخلاق

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا ذکر کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؁

شمائل ترمذی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارت کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴؁

سید البشر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے ۵۰ پیشگوئیاں۔ قیمت ۴؁

عرب کا چاند ایک غیر مسلم انصاف پسند سوامی لکشمن جی کے قلم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے حالات۔ انداز بیان نہایت عمدہ اور عبارت سلیس ہے۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اور غیر مسلم افراد میں اس کی اشاعت کرنی چاہئے۔ تاکہ تمام دنیا ماہ عرب کی روشنی سے لطف حاصل کرے قیمت صرف دو روپیہ (۲؁)

صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیقی کے شاندار واقعات کا بیان ہے۔ قیمت ۴؁

الفاروق از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ عدل و انصاف کی شانیں۔ اخوت اسلامی کے نظارے۔ قیمت عہ

ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت ۴؁

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانح اور آپ کے عہد کے حالات کا مفصل ذکر ہے۔ قیمت عہ

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحعمری۔ بہادری و جان نثاری کے حیرت انگیز کارنامے درج ہیں۔ اس کے مطالعہ سے افسردہ رگوں میں خون جہاد دوڑنے لگ جاتا ہے۔ قیمت عہ

سیرت الکبریٰ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اعلیٰ قیمت عہ

سیرت الصدیقہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے حالات زندگی۔ مسلمان بچیوں کے لئے قابل مطالعہ اور قابل تقلید ہے کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؁

ازواج النبی مصنفہ حکیم سردار خان نشاط امرتسری حضور صلعم کی ازواج مطہرات کی سوانحعمریاں۔ قیمت ۲؁

(۴۹۹)

تذکرۃ العباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ غلاموں کے حالات نہایت پُر اثر پیرایہ میں درج ہیں۔ قیمت ۹

بنات الرسول حضور صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ قیمت ۴؁

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں عمدہ رسالہ۔ قیمت ۲؁

تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ قیمت ۲؁

الہارون خلیفہ ہارون رشید اور ان کے زمانے کے تمام حالات درج ہیں۔ قیمت عہ

المامون خلیفہ مامون الرشید کے حالات۔ اخلاق و عادات کی تفصیل درج ہے۔ قیمت

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی بےمثل کتابیں

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی نمونہ مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۲؍ روپیہ مکمل ۱۶؍ روپیہ۔ رعایتی قیمت مکمل ۱۰؍ روپیہ۔

(۷۹۸)

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و علم بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ مردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ اعلیٰ ہے۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۰؍ (دس آنے)

بیانات علمائے ربانی برارتداد فرقہ قادیانی

مقدمہ مرزائیہ بہاول پور کے متعلق مرزائیت کے کفر و ارتداد اور فسخ نکاح پر علمائے اسلام مثلاً مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی۔ مولوی ابوالقاسم محمد حسن صاحب کولوتاروی۔ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مرحوم۔ مولانا محمد نجم الدین صاحب سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور وغیرہم کے مفصل بیانات جو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاول پور کی عدالت میں ہوئے۔ مفصل درج ہیں۔ جن میں ختم نبوت و دیگر مسائل پر زبردست دلائل درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ اصل قیمت ۹؍ رعایتی ۸؍

فیصلہ مقدمہ بہاول پور

ریاست بہاولپور میں ایک شخص کے مرزائی ہوجانے پر اس کی عورت نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا۔ جس میں طرفین کے علماء و فضلاء کی شہادتیں ہوئیں۔ بالآخر ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاولپور نے مدعیہ کے حق میں ڈگری دی اور نکاح فسخ قرار دے دیا۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ قیمت ۱۳؍۔ رعایتی ۱۲؍

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مصنفہ مفتی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ مرزائیت کے تمام مباحثات کا اس میں ذکر کیا گیا ہے گویا مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بہت مقبول ہوئی ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے اور آج تک قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے ہر مجدی مسلمان کو قادیانی حملہ کی مدافعت کے لئے اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ کاغذ، کتابت۔ طباعت اعلیٰ۔ اصل قیمت ۳؍ رعایتی ۲؍

تقسیم میراث

اس کتاب میں وراثت کی شرعی تقسیم کے قواعد لکھے گئے ہیں۔ جن کا مطالعہ ازحد مفید ہے۔ اصل قیمت ۴؍ رعایتی صرف ۳؍

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت

اس کتاب میں اسلامی نماز کا فلسفہ اور اس کے فوائد دلکش پیرایہ میں درج ہیں۔ اصل قیمت ۱۲؍۔ رعایتی ۹؍

ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی

مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب نایاب ہوچکی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ زبان اُردو ہے اصل قیمت ۸؍۔ رعایتی ۶؍

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان

مصنفہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم۔ "سیرۃ النعمان" کے مصنف مولانا شبلی نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری (رحمہ اللہ) و دیگر محدثین پر خوب ردوقدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے مولانا مرحوم نے تمام اعتراضات کے دندان شکن مدلل اور عالمانہ جواب دیئے۔ جس کو مولانا شبلی نے تسلیم کیا۔ اصل قیمت ۱۴؍۔ رعایتی ۱۲؍

بلوغ المرام

مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی۔ حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ ہے۔ یہ کتاب بھی عرصے نایاب تھی۔ حال ہی میں کر رطبع ہوئی ہے۔ جس کے دو جزء ہیں۔ قیمت ۲؍۔ رعایتی ۱؍

نوٹ: محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۸

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح [چندہ]

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ، ...
عام خریداران سے ، ...
، ، ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰۔ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ ،

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۴۔ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۲۔ اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قبہ وگنبد پسند

از جناب عبدالرزاق صاحب سعید بن مسٹر زبیع

مسلم ہندوستاں اے قبہ وگنبد پسند — ہے دل افسردہ برسوں سے ترا مرقد پسند
دین میں ہر امر محدث ہے تجھے بیحد پسند — کیوں نہیں آتا ہے تجھ کو مسلک احمد پسند

سیدھی سادی راہ پر چلنا تجھے دشوار ہے
کیا تجھے دین ہدیٰ کی سادگی سے عار ہے

تو شریک عرس وصندل ہے تبرک و اقتسام — دلدل و تعزیہ و مجلس کا ہر سال اہتمام
کیا ہی مستعدی سے ہر تقریب میں کرتا ہے کام — کیا نمازوں کا بھی ایسا ہی کیا ہے انتظام؟

تو نے بیت المال بھی اس شان سے قائم کیا؟
ایسی سرگرمی سے زر نام خدا پر بھی دیا؟

رات بھر جاگا ہے تقریبوں میں ہنگاموں میں تو — کی اخیر شب کبھی قرب خدا کی جستجو؟
تو عبادات سحرگاہی سے ہو کر ترش رو — بادۂ تخئیل سے کرنے لگا غسل و وضو

حیلہ جوئی تابکے . کب تک قیاس آرائیاں
تیرے مذہب کو ترے افعال سے پہنچا زیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھلحدیث

۱۴- جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

تحریک بہائی اور اسلام

کس نیاموخت علم تیر از من - کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ایران کے شیخ بہاء اللہ مدعی نبوت و رسالت مسلمانوں کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ میں کل ادیان کا موعود ہوں خصوصاً مسلمانوں کیلئے اسلامی روایات کے ماتحت مسیح موعود (وغیرہ) ہوں آپ کی زندگی کے ضروری واقعات اور تعلیمات کا ذکر ہمارے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں مل سکتا ہے آج کی صحبت میں ہمیں بہائی میگزین کے ایک زہریلے مضمون کا جواب دینا منظور ہے جو اسلام اور اہل اسلام کے حق میں سخت ہتک آمیز ہے۔ ہماری مراد ہتک آمیز سے وہ نہیں ہے جس پر قانونی کارروائی کی جاسکے۔ بلکہ مذہبی حیثیت سے دل آزار ہونا مراد ہے۔ یہ اسی طرح کا دل آزار ہے جس طرح بہاء اللہ ایرانی کے متبع مرزا صاحب قادیانی کا یہ الہام ہے کہ "خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تیرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا ہے" اس کلیہ کی ذیل میں چونکہ سب انبیاء داخل ہیں اس لئے مذہبی طور پر یہ مقولہ اہل اسلام کے لئے سخت دل آزار ہے جس کے جواب میں رنجیدہ ہو کر اہل اسلام نے کہا تھا ؎

خیال زاغ کو بلبل کی ہمسری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

خیر یہ باتیں تو ہمارے ملک کی ہیں۔ شیخ ایرانی کی امت نے اس سے بھی بڑھ کر ترقی دکھائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلامی احکام کی روح اڑ چکی ہے امت مسلمہ بگڑ چکی ہے۔ باہم متغیر اور جنگ و جدل کر رہے ہیں، نئے نئے فرقے پیدا ہوتے رہتے ہیں لاکھوں حافظ قرآن ہیں مگر قرآن کے معنی نہیں جانتے واعظین عمل عمل پکارتے ہیں اور خود عمل سے محروم ہیں۔ یہ تمام باتیں اسی لئے ہیں کہ امت میں سے روح حیات پرواز کر گئی ہے۔ اقتضائے زمانہ بڑا کچھ اور ہے۔ آج سے ہزار دو ہزار سال پہلے کے احکام آج کی فضا کے مطابق نہیں ہیں۔

پھر نمونے کے طور پر چند احکام کا ذکر کیا ہے۔ جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

صلوٰۃ الخوف | مثلاً قرآن مجید میں ایک یہ حکم ہے کہ جب مسلمان جنگ کر رہے ہوں اور نماز کا وقت آجائے تو چاہیئے کہ کچھ لوگ تو لڑتے رہیں اور کچھ لوگ پیچھے ہٹ کر نماز پڑھیں جب یہ لوگ نماز پڑھ چکیں تو آگے بڑھیں اور باقی لوگ پیچھے ہٹ کر نماز پڑھیں۔ اس کا نام صلوٰۃ الخوف ہے اب ظاہر ہے کہ یہ طریق اس وقت ٹھیک تھا جب دست بدست لڑائی ہوتی تھی۔ آج کل جبکہ مشین گن چلتی ہے ہوائی جہاز سے گولیاں برستی ہیں یہ طریق مفید نہیں ہو سکتا کہ کچھ لوگ نماز پڑھیں اور کچھ لوگ آگے بڑھ کر لڑتے رہیں۔ کوئی مسلمان فوج اس پر آج کل عمل نہیں کرتی اور نہیں کر سکتی۔

قطع ید | چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم قرآن مجید میں ہے۔ لیکن اس تمدن اور کاروبار کے زمانے میں ہاتھ کاٹ ڈالنے سے تو وہ شخص بالکل بیکار ہو کر رہ جائیگا اور قوم پر بوجھ ہوگا۔ آجکل کسی اسلامی سلطنت میں بھی یہ حکم جاری نہیں۔ اور جاری نہیں ہو سکتا۔

تعدد ازواج | پرانے زمانے کی باتوں میں سے ایک تعدد ازواج بھی ہے۔ آج کل تو مسلمان عورتوں میں اس کے خلاف سخت جوش ہے۔ یہاں تک کہ کتنی ہی مسلمان عورتیں صاف طور پر یہ کہتی دکھائی دیتی ہیں کہ قرآن کا یہ حکم ہم ہرگز نہیں مانیں گے کہ ایک سے زیادہ بیوی کر سکتے ہو۔

نماز باجماعت | نماز باجماعت کا حکم سب کو معلوم ہے مگر شہروں کے بازاروں میں دکانیں رکھنے والے مسلمان تاجر اگر دن میں تین دفعہ ظہر، عصر، مغرب کے وقت دکان بند کر کے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے جائیں تو تھوڑے ہی دنوں میں ان کا کاروبار ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس لئے کوئی ان وقتوں میں نماز باجماعت کے لئے نہیں جاتا۔ کوئی بڑا متقی ہوتا ہے تو دکان میں مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ لیتا ہے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ نماز جماعت سے پڑھی جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز نماز جماعت کا شوق کم ہوتا جا رہا ہے سب مسجدیں نوحہ کناں ہیں کہ نمازی نہ رہے

جواز سود | قرآن مجید میں سود حرام ہے۔ لیکن کوئی تاجر سودی لین دین سے نہیں بچ سکتا۔ سود کا جال اس قدر وسیع ہے کہ علماء اسلام طرح طرح کے حیلوں سے اُسے جائز کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ زمانہ کی حالت بدل گئی ہے

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں آج (۸۔ اگست) تک بارش نہیں ہوئی۔ بارش کی بہت ضرورت ہے۔ ناظرین بصدق دل باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

——— امرتسر میں سکھوں کی طرف سے حسب دستور سول نافرمانی جاری ہے۔

——— لاہور، معلوم ہوا ہے سرہنری کریک جو آجکل قائمقام گورنر پنجاب ہیں آیندہ بھی مستقل گورنر ہونگے۔

——— ۶۔ اگست کو تمام پنجاب میں موٹر ڈرائیوروں نے ہڑتال کی۔ لاہور میں آل انڈیا موٹر یونین کانفرنس ۶، ۷۔ اگست کو ہوئی۔ جس میں موٹر وہیکل بل کے خلاف قرار داد پاس کی گئی۔

——— اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اسد خیل اور دوشالی کے درمیان قبائلیوں نے دو پرائیویٹ لاریاں لوٹ لیں۔ ایک سکھ اور آٹھ ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئے۔

——— دوانا (مدراس) کے بشپ نے اعلان کیا ہے کہ کوئی عیسائی شراب نہ پئے۔ تمام عیسائی انجمنیں شراب کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔

——— دریائے باگمتی میں ہولناک سیلاب آنے سے ضلع مظفر پور بہار کے بیس دیہات غرق ہو گئے تمام فصلیں برباد ہو گئی ہیں۔ ریلیف کمیٹیاں امداد کر رہی ہیں۔

——— حکومت بہار نے ۷۔ اگست سے ۱۷۔ اگست تک لاٹھیاں اور اسلحہ لے کر چلنا ممنوع قرار دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کسان لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵۔ اگست کو کانگرس اور زمینداروں کے اتحاد کے خلاف قانون مزارعین کے سلسلہ میں مظاہرے کئے جائیں گے۔

——— ناگ پور ۷۔ اگست۔ مقامی کانگرسیوں نے ایک جلسہ عام میں ڈاکٹر کھارے کی حمایت اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کی مذمت کی گئی اور قرار دیا گیا کہ انفرادی سول برٹی کے تحفظ کے لئے اگر ہمیں کانگرس سے جنگ کرنی پڑی تو اس سے دریغ نہ کریں گے۔

——— بمبئی ۷۔ اگست۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا گیا کہ چین میں جاپان نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس کے خلاف احتجاج کے طور پر تمام جاپانی مال کے عام بائیکاٹ کا اعلان کیا جائے۔ اور اس بائیکاٹ کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں مگر یہ ریزولیوشن مسترد کر دیا گیا۔ اس کے مخالفین نے کہا کہ جاپان کے خلاف عام بائیکاٹ کا اعلان کرنے سے غیر پسندیدہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس ریزولیوشن کے بجائے یہ قرار داد منظور کی گئی کہ پبلک سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ جاپانی مال خریدنے سے اجتناب کریں۔

——— سری نگر ۵۔ اگست۔ کل یہاں ذمہ دار گورنمنٹ کے سلسلے میں دن منانے کے لئے زبردست مظاہرہ ہوا۔ پنڈت پریم ناتھ بجاز مشہور کشمیری لیڈر کے برخلاف دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا گیا کہ وہ چھ ماہ تک ریاست کشمیر میں کسی مقام پر کوئی تقریر نہ کریں۔ شیخ محمد عبد اللہ مشہور قومی کارکن اور کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر کو انتباہ کیا گیا کہ وہ ریاست میں ذمہ دار حکومت کے سلسلے میں تقریر کرنے سے اجتناب کریں۔

——— شمالی چین میں شدید بارشیں ہو رہی ہیں جس سے جاپانی فوجوں کو بے حد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ جاپان نے اپنی فوجیں پیچھے ہٹالی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کی فوجوں نے ۱۹ قصبوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

——— جالندھر ۵۔ اگست۔ خان بہادر شیخ خورشید محمد پی۔ سی۔ ایس جو لاہور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ چارج لے لیا ہے۔

——— جرمنی کی طرح اٹلی سے بھی یہودی ملک بدر کئے جا رہے ہیں۔

انجمن اہل حدیث کوٹلی صورت ملی (ضلع گورداسپور) کا اجلاس

قرار دیتا ہے کہ اس سال ترغیب حج کے لئے تمام انجمنیں جمعیتیں اور ادارے پوری کوشش کریں۔ مخالفین کے گمراہ کن پروپیگنڈا کی پر زور تردید کر کے اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہوں۔ اور نیز

(۱) سلطان المعظم ابن سعود کے حسن انتظام سے (جو حجاج کے لئے ہر سال سال ماسبق سے بہتر و آرام دہ ثابت ہو رہا ہے) عامۃ الناس کو مطلع کیا جائے۔ تاکہ سفر کی صعوبتوں سے ڈرنے والے جان لیں کہ آجکل سفر حج میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا زندہ زمانہ جس نے دیکھنا ہو وہ آجکل حجاز میں دیکھے۔

(۳) محکمہ ریلوے سے درخواست کرتا ہے کہ جس طرح اندرون ملک کے میلوں کے لئے سپیشل گاڑیاں اور واپسی ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں اسی طرح حجاج کے جم غفیر کو بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔

(۴) زمزم کا پانی جو حجاج تبرکاً ساتھ لاتے ہیں اس پر محصول لگایا جاتا ہے حالانکہ وہ تجارتی چیز نہیں ہے متبرک چیزوں کو تمام دنیا کی حکومتیں مستثنیٰ رکھتی ہیں بہت جلد محصول اٹھالیا جاوے۔

——— برلن ۳۔ اگست۔ میریم وار کونسل نے حکم دیا ہے کہ جب ہر ہٹلر بحیثیت کمانڈر انچیف یا دوسرے افسران تقریریں کریں تو مسلح سپاہی فوجی طریقے کے مطابق خاموش رہیں اور تالیاں نہ بجائیں۔

——— حکومت ترکیہ نے تمام حکومتوں کو لکھا ہے کہ حکومت تمام بیرونی قرضوں کی ادائیگی ملکی پیداوار سے جلد از جلد کر دینا چاہتی ہے اور ترکی کے پاس اپنے ملک کی پیداوار کا اتنا بڑا حصہ جمع ہو چکا ہے جو بیرونی قرضوں کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہے۔

——— کلکتہ کی جواہرات کی ایک مشہور دوکان میں نقب زنی کی واردات ہوئی۔ چور تین لاکھ روپے کے زیورات چرا کر لے گئے۔ انہیں سے ایک ہیرا ایک لاکھ روپیہ کا تھا

ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ان دوکانداروں کو دوکانداری کے اوقات میں قضائے حاجت بشریہ سے بھی نہ روک دیں۔ ہمارا مطلب ایسی مثال پیش کرنے سے یہ ہے کہ جس طرح دوکان دار قضائے حاجت کے وقت دوکان کسی کے سپرد کر کے چلا جاتا ہے اسی طرح نماز فریضہ کے لئے بھی جا سکتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دوکاندار اگر پابند نماز ہے تو کسی نابالغ لڑکے کو نوکر رکھ سکتا ہے جو ایسے موقع پر دوکان کی حفاظت کرے۔

مسئلہ سود کے متعلق جو آپ نے دقت پیش کی ہے یہ وقت زیادہ تر علماء اور فقہاء کی تفریعات اور تفصیلات سے پیدا ہوتی ہے ورنہ قرآنی حکم متعلقہ سود اتنا مشکل نہیں جتنا سمجھا گیا۔ آج کل ہمارے صوبہ کی اسمبلی نے سودی معاملات کے متعلق جو بل پاس کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ

اراضی مرہونہ بلا کسی معاوضہ کے واپس دلائی جائینگی

بتائیے وہ قرآن مجید کی تردید کرتے ہیں یا تردید؟ قرآن مجید میں جو حکم سود خواروں کے متعلق ہے اس کے ساتھ ہی وہ بھی آپ کے قابل غور ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:- وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (پ ۳ ع)

اب جگر تھام کر بیٹھو میری باری آئی

چور کے بارے میں اپنی کتاب اقدس کا حکم سنئے ارشاد ہوتا ہے:-

قد كتب على السارق النفى والحبس وفى الثالث فاجعلوا فى جبينه علامة يعرف بها لئلا تقبله مدن الله ودياره

(کتاب اقدس صفحہ ۱۲)

یعنی چور کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ اُسے جلا وطن کرنا اور قید کرنا اور اگر تیسری دفعہ چوری کرے تو اس کے ماتھے پر کوئی ایسا نشان لگا دینا جس سے وہ پہچانا جائے کہ یہ چور ہے تاکہ اسکو کوئی شہر اور ملک قبول نہ کرے یعنی ہر جگہ ذلیل و خوار اور بیکار پھرتا رہے۔

کیوں جناب! کیا یہ سزا قطع ید سے ذلیل نہیں ہے پنجاب کا چور یہ نشانی سزا پا کر بنگال میں چلا جائے تو وہاں بھی نکوؤں کی طرح پہچانا جائے نہ کوئی اس کو نوکر رکھے نہ کام دے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ خودکشی کر کے مر جائے۔ ہاں یہ بھی بتائیے کہ اس حکم پر کسی سلطنت میں کبھی عمل بھی ہوا ہے؟ سب سے پہلے ایران کی بابت بتائیے جہاں سے یہ علم نکلا ہے۔

اسی طرح کتاب اقدس میں تقسیم ترکہ کے جو احکام بتائے گئے ہیں کہ

يرجع الثلثان مما ترك الى الذرية والثلث الى بيت العدل (ص ۳)

میت کے متروکہ مال میں سے دو ثلث (⅔)

اولاد کو ملے اور ایک ثلث (⅓) سرکاری بیت المال میں داخل کیا جائے۔

کیا اس حکم پر بھی کبھی عمل ہوا ہے یا آج کل کسی ملک میں ہو رہا ہے؟

پس اگر کسی زمانے میں الہامی کتاب کے احکام پر عمل نہ ہونے سے وہ منسوخ اور قابل محو ہو جاتی ہے تو جس کتاب کے احکام پر عمل کبھی ہوا ہی نہیں وہ کتاب کس سلوک کی مستحق سمجھی جائیگی؟ اس کا جواب ذرا سوچ سمجھ کر دیجئے۔

اڈیٹر صاحب! شیشہ کا گھر بنا کر دوسروں پر پتھر برسانا ۔ے

ہوا تھی کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

قادیانی مشن

پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی طرف دعوت

اور

ہماری طرف سے اس کی اجابت

لاہور کا مرزائی اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"مغربی تعلیم و تہذیب اور مغربی خیالات کے رواج کے ساتھ ساتھ ملک میں دہریت کی رو بڑھ رہی ہے[1] اب تو یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ جو کوئی شاعر، اخبار نویس افسانہ نگار یا لیڈر سستی شہرت حاصل کرنے اور اپنی "آزاد خیالی" کا سکہ جمانے کا خواہاں ہوتا ہے وہ خدا اور مذہب کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کر دیتا ہے پہلے ایسے آدمی زیادہ تر ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام میں تھے۔ لیکن افسوس اب مسلمانوں میں بھی بکثرت پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے ان غلط ملحدانہ خیالات کو مسلمان نوجوانوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اب ان کو مسلمان قوم کے اندر ہی سے قدردان بھی ملنے لگے ہیں۔ ان کے رسائل اور کتابیں کافی تعداد میں فروخت ہونے لگی ہیں۔ اس طرح دہریت و الحاد کا زہر ہماری آئندہ نسل میں پھیل رہا ہے۔ حال ہی میں ایک مشہور شاعر (جو ایک رسالہ کے ایڈیٹر بھی ہیں) کا ملحدانہ کلام شائع ہوا ہے۔ جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔ انسانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے ۔ے

آہ اے آدم کے بچے نامراد و ناتمام
اے خدائی کے اسیر اے شہریاری کے غلام
شہریاری سنگدل ہے اور خدائی بے نیاز
آدمی بے آسرا۔ تو اور اٹھائے ان کے ناز
اغنیا بے حس۔ خدا غافل۔ حکومت بے عمل
بن پڑے تجھ سے تو ان تینوں کے پنجے سے نکل

---

[1] دہریت ہمارے تک ترقی کر گئی۔ مرکز قادیان جماعت قادیانیہ حملہ اتباع خلافت در در مر۔ واللہ اعلم لحقیقۃ الحال۔

پُرانے احکام اب تنگ ہو گئے ہیں۔ موجودہ زمانہ کی اقتضا اور مشیت الہٰی نئے احکام جاری کر رہی ہے۔ مبارک وہ جو آنکھ کھول کر دیکھتے ہیں؛ (بہائی میگزین ۱۲/۱۲ جون سنہ رواں)

اہلحدیث اس سے مطلب بہائی صاحب کا یہ ہے کہ اب ان احکام کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اسلامی شریعت منسوخ ہو گئی۔ اس کی جگہ بہائی شریعت آگئی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ صلوٰت خوف جنگ کی حالت میں کوئی فرض واجب حکم نہیں ہے۔ بلکہ ایک آسان صورت بتائی گئی ہے (جس پر حسب اقتضائے وقت عمل ہو سکتا ہے) مگر اس صورت میں حصر نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا (پ ۲ ع ۹)

یعنی اگر مزید خوف ہو (جس کا نقشہ آجکل کی جنگوں میں آپ نے دکھایا ہے) تو پا پیادہ یا سواری کی حالت میں بھی نماز پڑھ سکتے ہو۔ حسب قدرت خدا کو یاد کر لیا کرو۔

چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے :۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔"

(پ ۱۰ ۔ ع ۲)

جس طرح صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کا قائم مقام ہے اسی طرح اس آیت کا مضمون صلوٰۃ خوف کا قائم مقام ہے۔ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ مسلمانو! جب تم لڑائی میں مخالف گروہ سے ملا کرو تو ثابت قدم رہا کرو اور خدا کی یاد بہت بہت کیا کرو تاکہ اس کی مدد سے کامیاب ہوتے رہو۔

بتائیے اس حکم کی تعمیل آج کل کی لڑائیوں میں ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یقیناً ہو سکتی ہے۔

نکتہ عارفانہ منزل قرآن عالم الغیب خدا کے علم میں تھا کہ بہائی گروہ کی طرف سے صلوٰۃ خوف پر اعتراض ہوگا اس نے اس اعتراض کا جواب خود ہی اپنی کتاب میں نازل فرما کر ہمیں کسی قسم کی تاویل کرنے سے سبکدوش فرما دیا (صدق اللہ ورسولہ)

قطع ید (ہاتھ کاٹنا) قرآن مجید کے اس حکم پر جو چور کے بارے میں ہے کہ بعد ثبوت جرم اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ کا اعتراض کرنا انصاف سے بہت بعید ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ آپ بھی غور سے زمانہ ہذا کی رفتار کا ملاحظہ کیجئے کہ روز بروز جرائم کا ارتکاب بڑھ رہا ہے۔ اگر میرے کہنے کا یقین نہ ہو تو جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر سال گذشتہ سال کی نسبت جرائم کی ترقی نظر آتی ہے۔ اس لئے کہ قانونی سزائیں کافی نہیں ہیں آج اگر چوروں کو وہی سزا دی جائے جو قرآن مجید میں مذکور ہے تو ہمارے ملک میں ویسا ہی امن قائم ہو جائے جیسا آج کل نجد و حجاز میں پایا جاتا ہے۔

آپ کیا مزے سے لکھتے ہیں :۔

ہاتھ کاٹ ڈالنے سے وہ شخص بیکار ہو کر رہ جائیگا۔

شاید آپ کو معلوم نہیں کہ چور ڈاکو وغیرہ سزا بھگت کر جیل سے نکلتے ہی کس کام میں لگ جاتے ہیں۔

جناب من! واقعات کو ذرہ گہری نظر سے دیکھئے کہ چور ڈاکو جیل سے باہر آکر پہلے سے بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور بقول آپ کی اُن کی بیکار زندگیاں اہل ملک کے لئے وبال جان ہو جاتی ہیں۔ اب تو روز افزوں ترقی ہے۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ایک شخص ہاتھ سے ناکارہ ہونے کے باعث سرکاری دارالغربا میں داخل ہو کر زندگی گزارے۔ اسلام نے جہاں چوروں کی سزا قطع ید مقرر فرمائی ہے وہاں حکومت کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ دارالعجزہ بنائے جس کا نمونہ حکومت حجاز میں ملتا ہے۔ آپ ایک دفعہ حج کو تشریف لے جائیے وہاں آپ کو اپنے اس فقرے کی حقیقت بھی معلوم ہو جائیگی جو آپ نے سالبہ کلیہ کی شکل میں لکھا ہے کہ

آج کسی اسلامی سلطنت میں بھی یہ حکم جاری نہیں اور جاری نہیں ہو سکتا۔

وہاں آپ کو اس کی نقیض موجبہ جزئیہ کی شکل میں مل جائیگی کہ چوروں کے ہاتھ کاٹے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر (امید ہے کہ) آپ اپنی رائے سے رجوع کریں گے۔

تعدد ازدواج یعنی ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا کوئی فرض واجب حکم نہیں ہے۔ قرآن مجید کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھئے۔ جہاں ایک ہی بیوی کو بہتر اور اولیٰ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا (پ ۴۔ ع ۱)

یعنی ایک ہی بیوی کا رکھنا تمہارے لئے ظلم یا زیادہ عیالداری سے بچنے کا اچھا ذریعہ ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ تعداد ازواج کا حکم شرعاً کوئی فرض واجب نہیں ہے۔

ہاں جناب! آپ کے جدید نبی و رسول بلکہ بقول قادیانی جماعت خدا (شیخ بہاء اللہ) کا ارشاد بھی یہی ہے۔ وہ بھی تعدد ازدواج کی اجازت دیتے ہیں اگر آپ کو ان کا فرمان یاد نہ ہو تو ہم ہی سنائے دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں :۔

"علیکم النکاح ولا تجاوزوا عن الاثنین"

(کتاب اقدس[1] صفحہ ۱۲)

یعنی نکاح کرنا تم (افراد بہائیہ) پر فرض ہے مگر دو بیویوں سے تجاوز نہ کرنا؛

بتائیے دو کے عدد سے تعدد ثابت نہیں ہوتا؟ یا تو آپ اپنے مذہب کی تعلیم بھول چکے ہیں یا ہمیں ناواقف سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں۔ اور آپ کی طرف سے صرف مضمون نگاری ہے دگر ہیچ۔

نماز باجماعت اس پاکیزہ اور مقدس حکم پر آپ نے جو اعتراض کیا ہے وہ بالکل سرسری نگاہ کا نتیجہ ہے۔ جن دکان داروں پر آپ نے رحم کی نظر ڈالی ہے ان کی طرف سے جواب سننا ہو تو آپ زیادہ دُور نہیں صرف دہلی۔ سہارنپور اور مرادآباد وغیرہ میں جا کر دیکھئے۔ جہاں جامع مسجدوں کے قریب مسلمانوں کی دوکانیں بکثرت ہیں۔ ان تینوں وقتوں میں وہ لوگ اذان سنتے ہی نماز باجماعت میں شامل ہو جاتے ہیں ان کا فعل ہی آپ کے لئے کافی جواب ہے۔

---

[1] شیخ بہاء اللہ ایرانی کی الہامی کتاب کا نام "کتاب اقدس" ہے۔ (اہلحدیث)

ناظرین کرام! سادہ لوح مسلمان تو اس تاویل فاسد کو دیکھ کر مغالطہ وفریب میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ الاماشاء اللہ مگر جن حضرات کی قرآن و حدیث پر کافی نظر ہے۔ اور ساتھ اس کے وہ کتب مرزا کے بھی ماہر ہیں۔ ان کے نزدیک تو یہ تاویل باد ہوا ہے۔ پس سنئے! تاویل مذکور احادیث[1] صحیحہ صریحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ خود مرزا صاحب کے بیان کے بھی مخالف ہے کیونکہ مرزا صاحب نے بھی تصریح کے ساتھ حدیث بیان فرمائی ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے قادیان میں نہ پیدا ہونگے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(اخبار بدر قادیان ۷۔ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

چونکہ مرزا صاحب کی بیان کردہ حدیث میں مسیح علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا صاف ذکر ہے اس لئے جماعت مرزائیہ کے لئے اب اس سے انکار کرنے کی بالکل گنجائش نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے بقول جماعت مرزائیہ آیت بل رفعه الله اليه میں آسمان کا لفظ نہیں ہے۔ لہذا ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ چنانچہ ٹریکٹ "عجائبات مسیح" ص۸ میں مرقوم ہے۔

پھر یہ بھی سوچو کہ آیت میں تو کہیں آسمان کا لفظ نہیں بلکہ رفعه الله اليه ہے۔ یعنی خدا نے حضرت عیسی کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی آسمان پر ہیں۔"

پس جبکہ حدیث میں (بشہادت مرزا صاحب) آسمان کا لفظ موجود ہے تو مسیح علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا انکار کرنا خود اپنے ہی قول بالا سے باطل ہوتا ہے اور مسیح موعود مرزا صاحب کے قول کی جو تکذیب لازم آتی ہے۔ وہ علاوہ بریں۔[2] لیجئے ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(راقم:۔ شفا مبارک پوری اعظمی)

[1] ازانجملہ ایک حدیث یہ ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء الخ (بیہقی) یعنی اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم میں ابن مریم (مسیح علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے۔ اس حدیث میں آسمان سے اترنے کی تصریح موجود ہے۔ ۱۲

[2] اس وقت مرزا صاحب کی تاویل سے بحث نہیں ہے۔ ۱۲

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۳)

(از قلم ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی)

گذشتہ نمبر ۱۲ میں امام غائب کے حالات میں ضمناً حضرت زید علیہ السلام کا ذکر آگیا تھا کہ چالیس ہزار شیعوں نے آپ کی بیعت خلافت کر کے ان کو اموی افواج کے سامنے میدان جنگ میں کھڑا کر دیا لیکن طبل جنگ پر چوٹ پڑتے ہی شیران اسد اللہ نے حضرت زید کے سامنے عجیب و غریب شرط پیش کر دی وہ شرط کیا تھی؟ میری زبانی نہیں بلکہ شیعوں کے مشہور و معروف امام لغت کی زبانی سنئے کہ ایک حوالہ میں دو رازوں کا انکشاف ہوگا۔ مجمع البحرین مطبوعہ ایران ص۲۵۲ پر زیر لفظ رفض فرماتے ہیں:

فی الحدیث ذکر الرافضة والروافض وهم فرقة من الشيعة رفضوا اے تركوا زيد بن علي حين نهاهم عن الطعن في الصحابة فلما عرفوا مقاله وانه لا يبرء من الشيخين رفضوا ثم استعمل هذا اللقب في كل من غلا في هذا المذهب واجاز الطعن في الصحابة۔

یعنی حدیث میں رافضہ اور رافضیوں کا ذکر آیا ہے اور یہ ایک فرقہ ہے شیعوں سے جنہوں نے رفض کیا یعنی ترک کر دیا زید بن علی کو جبکہ انہوں نے ان کو صحابہ پر طعن و تشنیع کرنے سے منع فرمایا۔ جب ان کو معلوم ہوگیا کہ وہ یوں کہتے ہیں اور یہ کہ شیخین رض سے تبرا نہیں کرتے تو ان کی رفاقت سے الگ ہوگئے۔ جب سے یہ لقب ہر اس شخص کو دیا جاتا ہے جو اس مذہب میں غلو کرے اور صحابہ رض پر طعن کرنے کو جائز قرار دے۔[1]"

مصنف تذکرۃ الائمہ مجلسی نے اس کو کچھ تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

احوالات زید بدانکہ اہل کوفہ جملہ منافق بودند دعوی تشیع کردند تا آخر مستحق حقیقی امام محمد باقر است: (تذکرۃ الائمہ مجلسی ذکر حالات حضرت سید الساجدین مطبوعہ ایران ص۲۰)

یعنی اور زید صاحب خروج کا حال یوں ہے جان تو کہ کوفہ والے سبھی منافق تھے اور شیعہ ہونے کے مدعی تھے جناب امیر المومنین اور امام حسین کے ساتھ جو کرتوت ان سے ظاہر ہوئے تم سن ہی چکے ہو اور یہ ملعون بنی امیہ کے بھی دشمن تھے ہر چند چاہتے تھے کہ خروج کریں مگر نہ کر سکتے تھے کوئی ان پر سردار نہ تھا

[1] ہندوستان کے موجودہ شیعہ بھی اس لقب پر فخر کرتے ہیں کیونکہ ان کی معتبر کتاب کافی کتاب الروضہ میں ہے کہ تمہارا نام رافضی اللہ تعالی نے رکھا ہوا ہے۔ منہ

سنگ پاروں کی حقیقت کیا سوئے گوہر نہ دیکھ
ناخدا کیسا۔ خدا کی سمت بھی مڑ کر نہ دیکھ
کرچکی دے بے دخل ان ارباب عز و جاہ کو
آسمانوں پر خدا کو اور زمین پر شاہ کو

اس کے بعد شاعر صاحب یوں گویا ہوتے ہیں ؎

ایک شاہ بحر و بر ہے۔ ایک پر دنیا ہے تنگ
کھا چکا ہے کیا تری میزان کے لوہے کو زنگ
فاقہ کش مخلوق مضطر ہے ذرا آنکھیں تو کھول
بھوک کے کانٹے پہ اپنے رزق کے وعدے کو تول
دائرے میں رزق کے جب اتنی وسعت ہی نہ تھی
اتنی آبادی بڑھانے کی ضرورت ہی نہ تھی
اے خدا اے سرپرست نکتہ سنجانِ ریا
اے خدا اے نادر و چنگیز کے حاجت روا

ان اشعار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ مسلمان کہلانے والے غلط رو شاعر کس قدر بے باک ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے بھی بڑے بڑے رند مشرب اور شوخ نگار شاعر گزرے ہیں۔ لیکن خدا سے یہ بغاوت اور سرکشی صرف دور حاضر کی خصوصیت ہے۔

بعض اسلامی اخبارات اس روش کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے ہیں چنانچہ ان اشعار کے خلاف بھی انہوں نے لکھا ہے اور سخت بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ لیکن یہ صرف ان کے درد اسلامی اور قوت ایمانی کی دلیل ہے۔ اس سے مرض کا علاج نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اظہار بیزاری میں شدت مخالفت کے اندر ضد اور غلط خیالات پر مزید پختگی پیدا کر دیتی ہے۔ دہریت کا حملہ بڑا ہی سخت ہے۔ اس کی مدافعت کے لئے انتہائی سنجیدگی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

ہر ایک صاحب الرائے اس امر سے اتفاق کریگا کہ اس طوفان دہریت کے ازالہ کے لئے عقلی و منطقی دلائل بہت زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ ان سے صرف ایک حد تک ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ ضرورت ہے کسی ایسے شخص کی جس کا خدا کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق ہو۔ جو اس بات کا مدعی ہو کہ خدا موجود ہے اور اب بھی وہ انسانوں کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور جو لوگ ایک صحیح راستہ پر چل کر خدا کو دیکھنے اور اس کے ساتھ کلام کرنے کی کوشش کریں اور وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسی شخصیت صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی نظر آتی ہے انہوں نے تمام منکرانِ مذہب و خدا کو دعوت دی کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے میری التجاؤں اور دعاؤں کو سنتا ہے اس کے لئے ثبوت دئیے اور دنیا نے آپ کے اس دعویٰ کی صداقت کے بے شمار ایمان افروز کرشمے بھی دیکھے۔

خوب یاد رکھئے دہریت کی رو کا مقابلہ کسی ایسی شخصیت اور ایک خالص خدا پرستانہ تحریک کے بغیر ناممکن ہے۔ تمام خدا پرستوں کو یا تو کوئی ایک ایسی شخصیت تلاش کرنی چاہئے اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تحریک احمدیت کے معاون بن کر دہریت کی رو کا مقابلہ کریں :

(پیغام صلح لاہور۔ ص ۳ ۲۲۔ جولائی ۳۸ء)

اہلحدیث | جس بزرگ کی طرف آپ نے ان گمراہ لوگوں کو دعوت دی ہے اس کے متعلق ان کا عذر بھی آپ نے سنا ہوگا۔ جو یہ ہے کہ اس بزرگ کے اقوال سے ان کو یقین ہو گیا ہے کہ (بقول ان کے) یا تو خدا کا الہام ہی غلط ہے یا یہ بزرگ غلط گو ہیں۔ کیونکہ اس بزرگ کا قول تھا کہ

"میں دنیا میں وحدت اسلامی قائم کرنے آیا ہوں۔ تمام اقوام مٹ جائیں گی صرف ایک اسلامی قوم رہ جائیگی اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کے متقی ہونگے"

(رسالہ چشمہ معرفت۔ مصنفہ مرزا صاحب)

جب واقعہ یہ ہے جو آپ نے لکھا ہے تو پھر اس میں کیا شک رہا کہ بقول ان کے یا تو الہام غلط ہے یا یہ بزرگ اپنے دعوے میں غلط گو ہیں۔

پس آپ ہی بتائیے کہ وہ کونسی شق اختیار کریں یہ تو وہی بات ہوئی۔ جیسے اردو میں مثال ہے کہ

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

وہ بزرگ آئے بھی اور تعلیم دیکر چلے بھی گئے۔ اور ان کے ماننے والوں کی نسبت ساری دنیا کے مقابلے میں وہی ہے۔ جو شرح چغمینی (علم ہیئت کی کتاب) میں بلند سے بلند پہاڑ کی صحیح عرض تفسیر کے ساتھ دی گئی ہے۔ بلکہ اس سے بھی اور وہ بھی ایسے کہ حسب اعتقاد "پیغام"

سب غالی عیسائیوں کی روش پر چلنے والے،
خلافت یزیدیہ کا نمونہ، سرکاری سانڈ وغیرہ وغیرہ

تو پھر اس بزرگ کے دامن سے وابستہ ہونے کا فائدہ کیا۔ اور لوگ بھی جو ان بزرگ سے تعلق پیدا کرینگے وہ بھی نمک میں مل کر نمک ہو جائینگے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

قادیانی مغالطہ

نزول مسیح کی تاویل اور اس کا جواب

احادیث صحیحہ صریحہ سے صاف صاف طور پر ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں نزول فرمائینگے۔ مگر جماعت مرزائیہ چونکہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کی منکر ہے اس لئے وہ اپنے مسیح موعود مہدی معہود مرزا صاحب کی غلط رہنمائی میں لفظ نزول مسیح کی نہایت رکیک تاویل کرتی ہے اور وہ بھی ایسی کہ جس سے خود مرزا صاحب کے قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ بہرکیف وہ تاویل یہ ہے :-

"یہ امر کہ احادیث میں مسیح کے لئے نزول کا لفظ آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آسمان سے اتریگے۔ سو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ نزول کے معنی پیدا ہونے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وانزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا اتارا۔ تو کیا لوہا آسمان سے اترتا ہے"

(ٹریکٹ ۵ منجانب انجمن احمدیہ دہلی)

انکار ہوا تو مجبوراً عباسیہ خاندان سے ابو العباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے ہاتھ پر تمام کوفیوں نے بیعت کی۔ اس نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے ابو مسلمہ کوفی مذکور کو قتل کروا دیا کہ یہ حامیٔ سادات کا کانٹا آیندہ میرے جگر میں پیوست نہ ہو جائے۔ افسوس یہ موقعہ امام جعفر صادق کا خلافت سے چوکنے کا نہ تھا مگر جب شیعوں کے خدا کو بدا (دھوکا) لگ جاتا ہے۔ اگر اماموں کو ہو گیا تو کونسا تعجب ہے۔ گو وہ ماضی مستقبل و حال کے تمام حالات جانتے ہیں۔ مگر سچ پوچھو تو بدا بھی بڑی بلا ہے۔ جس کے بغیر خدائی اور امامت کی تکمیل نہیں ہوتی۔ ؎

اے میرے حسن عقیدت لے میرے زور یقین
کفر کی بھی اک جھلک تکمیلِ ایماں کے لئے

(باقی باقی)

کھلی چٹھی بنام علمائے دیوبند

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد پس کمترین احقر الخلیقہ بلی لا شئی فی الحقیقہ ناچیز عبدالعزیز خلف مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں بعد ادب گزارش کرتا ہے کہ آپ کے دار العلوم سے جو دستار فضیلت پہن کر نکلتا ہے، پہلے اس کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ گاؤں بگاؤں پھر کر گاؤں والوں سے کہتا ہے کہ تم پر نماز جمعہ فرض نہیں، جمعہ فرض وہاں ہے جہاں شہر ہو اور بادشاہ بھی مسلمان ہو۔ الغرض جمعہ کے پڑھنے سے دیہات والوں کو روکتا ہے اور کہتا ہے کہ جمعہ مت پڑھو۔ اور جہاں کوئی حنفی بیچارا پڑھاتا بھی ہو تو اس کو بھی منع کرتا ہے۔ کیا ایسا شخص آپ کی تعلیم سے یہ کام کرتا ہے یا اپنے پاس سے وہ اس نہی عن المعروف کا مرتکب ہوتا ہے۔ اگر آپ کی تعلیم سے یہ امر ممنوع کرتا ہے تو آپ اس مسئلہ کو قرآن و حدیث سے مدلل ثابت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ تاکہ ہم لوگ جو جمعہ کو دیہات والوں پر فرض جانتے ہیں آپ کے دلائل ناقابل تردید دیکھ کر آپ کے ساتھ ہو جاویں۔ مگر یاد رہے کہ دلائل قرآن اور حدیث سے ہوں۔ اقوال الرجال سے کام نہ لیں۔ اور جواب باصواب جلدی مسرور فرماویں خاموشی اختیار نہ کریں۔

(راقم عبدالعزیز از قلعہ میاں سنگھ)

برادری پرستی

(مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب از ہردوئی دیوپی)

قبر پرستی، تعزیہ پرستی، پیر پرستی، جھنڈا پرستی، چبوترا پرستی اور ہر قسم کی بت پرستی، کفر و شرک۔ بدعات وغیرہ کی تردید اور مذمت اہل توحید برابر کرتے رہتے ہیں۔ بدعتی حضرات ایسے افراد کو وہابی وغیرہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں، بزرگوں کا منکر، خدا رسول کا دشمن وغیرہ کہتے ہیں۔ مگر یہ حضرات بیک زبان کہا کرتے ہیں کہ اتباع سنت کرو۔ قال اللہ و قال الرسول پر عمل کرو۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اللہ کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے واسطے ایک اچھا نقشہ و نمونہ ہے۔
مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل پر عمل کرو۔ جو حضور نے فرمایا ہے اس پر عمل کرو جو کیا ہے اوس پر چلو۔ جس سے منع کیا ہے اس سے بچو۔ ؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

باایں ہمہ حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ کفاءت کے مسئلہ میں شادی بیاہ کرتے وقت یہ حضرات بھی حدیث و قرآن کو، اتباع سنت کو، قال اللہ و قال الرسول کو بھول جاتے ہیں، فراموش کر دیتے ہیں۔ بلکہ سختی سے خلاف سنت طور و طریق۔ رسم و رواج کی پابندی کرتے ہیں۔ خاصکر برادری والی قومیں نائی، درزی جلاہے وغیرہ اس قدر سختی اور پابندی سے خلاف شرع اور خلاف سنت برادری کے قوانین پر عمل کرتی ہیں۔ سنت و اتباع سنت کو ٹھکراتی ہیں۔ جس ایک مبصر اور صاحب فہم مسلمان بے ساختہ یہ کہہ اٹھتا ہے کہ یہ برادری پرستی ہے۔ تمام امور میں شرک و کفر کا فتویٰ لگائیں گے۔ قبر پرستی و تعزیہ پرستی کرنے والوں سے اظہار نفرت و بیزاری کرینگے۔ لیکن برادری کے قوانین پر آنکھ بند کرکے عمل کرینگے۔ گویا دیگر تمام امور میں اتباع سنت ضروری ہے لیکن جہاں سنت اور برادری کے قوانین میں ٹکراؤ اور تصادم ہو جاوے وہاں برادری کے قوانین مقدم اور واجب العمل ہیں۔ ایک بے نمازی، بددین، فاسق و فاجر، بکر زانی و شرابی بھی برادری کا ممبر، پنچ، سرپنچ سب کچھ ہو سکتا ہے برادری میں برادری کی مجالس میں شریک ہو سکتا اور بیٹھ سکتا ہے۔ لیکن ایک موحد، دیندار، اہل توحید برادری کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والا فوراً برادری سے خارج کر دیا جائیگا برادری کے کسی کام کاج میں شریک نہیں ہو سکتا برادران کے برابر بیٹھ نہیں سکتا۔ بددین، فاسق و فاجر برادری کی مجلس میں شریک ہوگا، حکم و احکام جاری کرے گا ہر ایک معاملہ میں رائے دیگا، اپنی کہیگا دوسروں کی سنے گا۔ لیکن ایک دیندار نمازی مسلمان، متبع سنت مسلمان مجالس کے قریب نہیں جا سکتا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اوس نے برادری کے قوانین کے خلاف غیر برادری کی عورت سے شادی کر لی ہے۔ نکاح کر لیا ہے اگرچہ وہ عورت اعلیٰ خاندان سے ہی کیوں نہ ہو۔ پس غیر برادری میں نکاح کر لینا یہ ایک خاص جرم ہے۔

آخر یہ شیطنت سوجھی کہ ایک ایک شیعہ کے پاس گئے اور کہا تم جانتے ہو امر بالمعروف واجب ہے اور یہ ظلم بنی امیہ نے کیا ہے گویا ایک جہان کا ناس کر دیا ہے ان پر خروج کرنا فرض عین ہے ورنہ ہم کافر ہو جائیں گے۔ ایک جماعت شیعہ کی اپنے رئیسوں کے فریب میں آگئی۔ حالانکہ غرض ان کی یہ تھی کہ اہل بیت رسول سے جو باقی ہیں ان کا بھی صفایا کر دیں۔ لہٰذا سب مل کر حضرت زید کی خدمت میں گئے اور اس قدر پُرزور اپیل کی کہ زید بھی آمادہ ہو گئے اور زید اپنے بھائیوں کی نسبت سب سے زیادہ فقیہ، پرہیزگار اور بہادر تھے اور ہمیشہ اپنے جد امجد (حسینؓ) کے انتقام کی فکر میں رہتے تھے۔ اسی سبب سے بعض لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ مدعی امامت تھے۔ لیکن اس قسم کا گمان درست نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے بھائی کا مرتبہ جانتے تھے اور کہ حقیقی خلافت کے مستحق امام محمد باقر ہی ہیں۔

علامہ شوستری لکھتے ہیں:-

ازیں جہت غبار ملال بر حاشیہ خاطر عاطر زید نشست و از بے وفائی کوفیاں تعجب نمود۔

(مجالس المومنین مجلس ۸ صفحہ ۲۶۰)

یعنی یہ کیفیت (کہ تبرا بازی کے ترک کرنے پر شیعوں نے حضرت زید کو ہی ترک کر دیا) دیکھ کر حضرت زید کا دل ملول ہوا اور کوفیوں کی بے وفائی پر حیران رہ گئے[1]۔

نتیجہ کیا ہوا وہی جو امام حسین کا ہوا تھا کہ بے یار و مددگار شہید کئے گئے۔

اب آپ حدیث مندرجہ نمبر ۱۲ کو سامنے رکھیں کہ

"ظہور مہدی کا وقت اللہ تعالیٰ نے سنہ ۷۰ھ مقرر کیا تھا جو کہ قتل حسین پر سنہ ۱۴۰ھ تک کر دیا پھر اس بات کو مشہور کر دینے کی وجہ سے کوئی میعاد قائم نہ کی"

حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ سنہ ۷۰ھ میں شیعوں کی نظریں امام زین العابدین پر تھیں۔ جب انہوں نے گریز کیا تو شیعوں نے خدا کو بدا کر دیا اور سنہ ۱۴۰ھ تک مقرر کر دی ـــــ اب جب سنہ ۱۱۹ھ میں حضرت زید کی یہ عبرتناک شہادت ہوئی تو آپ خیال فرماویں گے کہ شیعہ اب باز آگئے ہونگے۔ لیکن بے چارے غریب مسکین شیعہ کیسے باز رہ سکتے ہیں۔ ابھی سنہ ۱۴۰ھ تک ۲۱ سال باقی تھے۔ انہوں نے پھر امام محمد پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی۔

صافی شرح کافی کتاب الحجۃ باب فی الغیبۃ مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۰۲ھ میں ہے کہ عبد اللہ بن عطارد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ کوفہ میں بہت ہیں اور خدا کی قسم آپ کے خاندان میں آپ کا ثانی باعتبار حیثیت دنیاوی کے کوئی نہیں۔ مطلب یہ کہ اپنے کنبہ والے بھی آپ کے مطیع ہیں۔ پھر آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے۔

اس کا جواب ایک اور روایت میں ہے جو کہ عبد اللہ بن عطارد سے بحار الانوار فارسی جلد ۱۳ مطبوعہ ایران صفحہ ۱۹۰ پر درج ہے کہ

"امام باقر نے فرمایا اے عطارد کے بیٹے میری نظر میں تم احمقوں کی باتیں سنتے رہے ہو اور مانتے ہو خدا کی قسم ہے کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں۔ ہم اہلبیت میں سے کسی بزرگ اور پر لوگ جمع نہ ہوئے مگر وہ مارا ہی گیا یا مارے غم و غصہ کے ہلاک ہو گیا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کھڑا کریگا اس کو کہ لوگوں کو اس کی ولادت کا علم نہ ہوگا کہ آیا پیدا بھی ہوا یا نہ؟

ع اس پہ شیدا ہوں کہ جس کی نہ خبر تک پہنچے

روایت صاف کہہ رہی ہے کہ امام محمد باقر نے تو بالکل ہی کانوں پر ہاتھ رکھ دئیے کہ نہ بھئی میں اس گاڑی کا بیل نہیں ہوں اور ٹالا بھی ایسا کہ مسکین شیعوں کے لئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا معاملہ ہو گیا کہ امام قائم کی پیدائش کا بھی تم کو علم نہ ہوگا تو پھر وہ بے چارے جائیں کہاں۔ مگر شاباش رافضیو شاباش! وہ غریب پھر بھی اپنی کوششوں سے باز نہ رہے اور امام محمد باقر کے فرزند ارجمند امام جعفر صادق پر دام ڈالنا شروع کیا۔ مگر حضرت زید کی شہادت ایسی عبرتناک واقع ہوئی تھی کہ اب کسی قسم کا حوصلہ کرنا کارے دارد تھا۔ انہوں نے عجیب و غریب طریقہ سے ٹالا۔ سنئے تو فرماتے ہیں:-

"امر در خصوص من بود یعنی از مشیت الٰہی چنیں گذشتہ بود کہ من خروج کنم و زمین پُر از عدل گردانم لیکن بدا واقع شد پس آں را خدا تعالیٰ تاخیر نمود و در خصوص ذریتہ من بعد ازیں ہرچہ مے خواہد مے کند۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۰)

یعنی تقدیر میں تو میرے لئے ہی امام قائم ہونا لکھا تھا کہ میں خروج کر کے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دوں[2] مگر (اس کا کیا علاج کہ خدا کو بدا (دھوکا) ہو گیا۔ پس اس نے اس کام کو میری اولاد میں اب پیچھے کر دیا ہے"

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذر:

حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ جب مسکین شیعہ امام باقر اور امام جعفر دونوں سے قطعاً مایوس ہو گئے تو اب انہیں اپنے اماموں کی زبانی یہ حدیث وضع کرنی پڑی کہ امام قائم کے کھڑا ہونے کی کوئی میعاد نہیں ہے جب داؤ چلا چلا لیا۔ اگر امام پھنس گیا فھو المراد نکل گیا تو پھر سہی۔ میعاد تو مقرر کوئی نہیں۔ داشتہ بکار آید۔ یہ حدیث بیٹوں پوتوں تک کام آسکتی ہے۔ بقول شخصے دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک کر پیتا ہے۔ مروان حمار کے زمانہ میں جب حکومت امویہ چراغ سحری ہو رہی تھی۔ ابو مسلمہ کوفی نے امام جعفر صادق کے سامنے تخت خلافت پیش کیا مگر آپ نے قطعاً انکار کر دیا تو عبد اللہ بن علی بن حسین کو کہا ان کے بھی انکار پر محمد بن علی بن حسین کو لکھا مگر صاف

---

[1] ان ہر سہ حوالجات شیعی سے یہ اظہر من الشمس ہو رہا ہے کہ قاتلان حسین و زید بڑے پکے شیعہ رافضی تھے۔ منہ۔

[2] آپ کے والد ماجد تو فرماتے تھے کہ اس کے پیدا ہونے کی کسی کو خبر نہ ہوگی تو کیا آپ کے پیدا ہونے کی بھی کسی کو خبر نہ تھی؟ لطف یہ کہ دونوں روایات بحار الانوار کی ہیں۔ منہ

مدرسہ "دار الحدیث" واقع مدینہ طیبہ (حجاز مقدس)

کے

حساب کتاب و انتظامات پر تبصرہ

بقلم حضرات عاشقان و محبان سید الانبیاء و امام الاولیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

حضرات! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس تبصرہ سے پہلے مسلم اخبارات میں دار الحدیث مدینہ طیبہ کی تعلیمات پر تبصرہ بقلم اعیان علماء اسلام آپ کی نظر سے گزرا ہوگا اور آپ نے اس کو بغور ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ دار الحدیث میں حجازی عربی۔ یمنی۔ سوڈانی۔ مغربی۔ افریقی۔ جاوی وغیرہ دور دراز ملکوں کے باشندے تعلیم پا رہے ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب یہی طلباء اپنی اپنی قوم اور ملک کے دینی رہنما بنیں گے۔ اب اس خوش نصیبی پر ہم اور آپ حضرات جس قدر بھی خوشی کریں کم ہے کیونکہ ہماری محنت اور آپ کی امداد اُس بقعہ طاہرہ، سرزمین مقدس کے طلباء پر صرف ہو رہی ہے۔ جہاں بنفس نفیس سید المرسلین شفیع المذنبین صلوات اللہ علیہ والتسلیم آرام فرما ہیں۔ لہٰذا معاونین مدرسہ ہذا اور امداد فرمایندگان و چندہ دہندگان حضرات اس سعادت دارین اور مقدس دربار عالیہ کی چوکھٹ کی علمی خدمات پر جتنی بھی خوشی کریں ان کو زیبا و درست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کی اولاد اور کمائی میں برکت و کاروبار میں ترقی کرے اور معاونین دار الحدیث کی محنت قبول کرے۔ آمین!

آج ہم اس دار الحدیث کے انتظامات اور حساب و کتاب پر خصوصیت کے ساتھ اون معتمد علیہ حضرات کا تبصرہ نقل کرتے ہیں جو تجارتی دنیا میں اور کاروباری معاملات حساب کتاب کے دیکھ بھال میں ایک ممتاز ہستیاں ہیں۔

معائنہ اول مجھ کو دار الحدیث واقع مدینہ طیبہ کے دیکھنے کا کئی بار موقع ملا۔ میں نے اچھی طرح اس دار الحدیث اور اس کے پورے ادارے کا معائنہ کیا۔ تمام رجسٹر، حاضری طلباء و مدرسین اور اوقات تعلیم بالکل محکمہ تعلیمات کے موافق صحیح اور زمانہ حال کے مطابق پایا۔ خاصکر حساب کتاب کے رجسٹر بھی بنظر امعان ملاحظہ کئے۔ ۱۳۵۱ھ سے آج اختتام ۱۳۵۶ھ تک کا کُل حساب نہایت صحیح، اور باقاعدہ درست پایا۔ جو بالکل باضابطہ ہے۔ جس کا نقشہ درج ذیل ہے :-

بہت بڑا گناہ ہے وہ برادری میں شریک ہونے اور بیٹھنے کے قابل نہیں رہا۔ ہاں اگر یونہی اوس عورت سے ناجائز تعلق رکھتا۔ رات دن منہ کالا کرتا رہتا تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ نہ برادری سے خارج کیا جاتا۔ نہ اوس پر کوئی جرم عائد ہوتا۔ خود فرمائیں یہ کیا چیز ہے کیا اس کو برادری پرستی کے سوا کوئی اور لقب دیا جاسکتا ہے۔ ہاں میرے نزدیک جب ان پیشہ ور اقوام میں یہ مرض یہاں تک ترقی کرگیا ہے کہ خدا و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مجرم گنہگار فاسق و فاجر کو برادری سے خارج نہیں کرتے بلکہ اوس کو پنچ و سرپنچ وغیرہ سب کچھ بناتے ہیں۔ اور جس نے خدا کا کوئی گناہ نہیں ہے موحد ہو دیندار ہے صرف ایک غیر برادری کی عورت سے نکاح کرلیا ہے جو کسی طرح خدا اور رسول کا جرم یا گنہگار نہیں ہے اوس کو برادری سے خارج کرتے ہیں۔ برادری میں آنے جانے اور شریک ہونے کے روادار نہیں۔ تو ایسی حالت میں یہ دیندار لوگ خواہ اہل توحید وغیرہ یقیناً برادری پرست ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ "برادری بڑی ہے یا خدا"

حنفی افراد پر اس قدر تعجب نہیں۔ وہ تو خیر فقہاء کی تشریحات کے پابند ہیں۔ اگرچہ انہوں نے بھی غیر برادری میں نکاح کو ناجائز حرام یا گناہ نہیں قرار دیا ہے۔ ہاں مسئلہ کفاءت سے انہوں نے یہی سمجھا ہے کہ برادری یا ہم قوم میں شادی بیاہ کرنا چاہئے تاہم غیر برادری میں نکاح کو حرام یا ناجائز نہیں کہا۔ بلکہ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ نسب میں ماں کا اعتبار نہیں۔ جب نسب میں ماں کا اعتبار نہیں تو اہل برادری کا شور و غوغا اور طرز عمل یقیناً فقہاء کے منشاء کے بھی خلاف ہے۔

بڑا تعجب جماعت اہل حدیث پر ہے جن کو فقہاء سے کوئی تعلق نہیں، فقہاء سے کوئی رشتہ نہیں جن کا قول ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جس کا دعویٰ ہے :- ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

وہ بھی برادری کے ان قوانین کے پابند اور عامل ہیں کفاءت کے مسئلہ کو جہاں تک میں نے سمجھا ہے اور غور کیا ہے اس میں جو فقہاء کرام نے سخت گیری اختیار کی ہے وہ قرآن کریم کی کسی آیت یا رسول کریم کی کسی صحیح حدیث سے مستنبط نہیں ہوتی۔ حدیث و قرآن میں کف یا کفاءت دیندارسے عبارت ہے دینداری مراد ہے نہ کہ پیشہ کی برادری۔

محترمی حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر "اہلحدیث" کا فتویٰ "اہلحدیث" مورخہ یکم فروری ۱۹۳۵ء میں جماعت اہل حدیث کو پڑھنا چاہئے۔ نیز رسالہ محدث بابت نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک مفصل مضمون کفاءت کے متعلق شائع ہؤا ہے۔ اس کو بھی جماعت اہل حدیث غور سے ملاحظہ فرمائے۔ نیز کفاءت اور اسلام کے عنوان سے ایک مضمون اہلحدیث مئی ۱۹۳۸ء میں بھی شائع ہؤا ہے۔ اس کو بھی غور سے پڑھنا چاہئے۔ جماعت اہل حدیث ان مضامین کو غور سے پڑھے اور برادری پرستی سے توبہ کرے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اہل حدیث بھائی ضرور ان مضامین کو غور سے پڑھ کر اپنی اصلاح کرینگے اور برادری پرستی کی لعنت اپنے گلے سے دور کرینگے ورنہ بہتر یہ ہے کہ پھر اہل حدیث کے لقب کو بدنام نہ کریں۔ یا پھر دلائل و براہین سے حدیث و قرآن سے امور ذیل پر روشنی ڈالیں۔

(۱) کیا غیر برادری میں نکاح ناجائز اور گناہ ہے۔

(۲) کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غیر قوم اور غیر برادری میں نکاح کرنا ثابت نہیں ہے۔ اگر ثابت ہے اور یقیناً ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ غیر برادری میں نکاح کرنا سنت ہؤا۔ سنت سے بیزاری و نفرت اور عامل سنت سے نفرت کس کا مذہب ہے؟

(۳) کیا نسب میں ماں کا اعتبار ہے؟

(۴) کیا پیشہ اور برادریوں کا یہ قانون و قاعدہ کہ زانی حرامکار غیر عورت سے کالا منہ کرنیوالا برادری سے خارج نہیں ہوگا بلکہ غیر برادری کی عورت سے نکاح کرنے والا برادری سے خارج ہے، مجرم ہے، شرع شریف کی مخالفت نہیں ہے۔

(۵) کیا ایسے قوانین پر عمل کرنے والے اور ایسے لوگوں کا ساتھ دینے والے اور ایسے قوانین بنانے والے گنہگار نہیں ہونگے؟

معائنہ دوم

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے محض اپنے فضل وکرم سے عاجز کو مدینۃ الرسول صلوات اللہ علیہ والتسلیم کی زیارت باسعادت سے مشرف فرمایا۔ اسی مبارک سلسلہ میں میرے مکرم محترم دوست جناب حافظ حمید اللہ صاحب سوداگر صدر بازار دہلی نے مجھ کو ہدایت کی تھی کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر دار الحدیث کا بنظر انصاف معائنہ کروں۔ اس لئے میں نے مدرسہ دار الحدیث کو بغور ملاحظہ کیا۔ خدا کی رحمت وبرکت سے اس دار الحدیث کا کام نہایت تسلی بخش ہے۔ حساب وکتاب مدرسہ کا از وقت تاسیس ۱۳۵۱ھ تا ختم ماہ شوال ۱۳۵۶ھ باقاعدہ بلاشک صحیح ہے (جس کی مثال شاذ و نادر ملیگی) طلبہ کے قیام۔ طعام کی حالت بہت اچھی ہے۔ تعلیمی حالت قابل تعریف ہے۔ باوجود اس کے مدرسہ کی مالی حالت حد سے زائد کمزور ہے۔ جس کی وجہ سے مدرسہ ترقی نہیں کر سکتا۔ رجسٹر آمد نمبر اول از ۱۳۵۰ھ تا شوال ۱۳۵۶ھ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ اس چھ سال کی مدت میں وقتاً فوقتاً مقروض ہوتا ہوتا آج قریباً آٹھ سو روپیہ کا قرضدار ہے۔ بعض قرضخواہوں سے خود میں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اس لئے میری تمام برادران اہل خیر: صدقات سے عرض ہے کہ اس دار الحدیث کی دوامی امداد کی طرف توجہ کریں۔ اور وہ امداد رمضان شریف میں مدینہ طیبہ پہنچ جانی چاہیئے۔ اور میں خود بھی انشاء اللہ کوشش کرونگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔ آمین۔ والسلام

راقم:- محمد یعقوب سوداگر

فرم حاجی عبد العزیز محمد اشفاق۔ صدر بازار دہلی۔ (۲۷-ذیقعد ۱۳۵۶ھ)

معائنہ سوم

دار الحدیث واقع مدینہ منورہ کا میں نے کئی بار معائنہ کیا۔ ماشاء اللہ اس کی تعلیمی حالت قابل تحسین ہے۔ آج کل ۲۵ طلباء حدیث شریف زیر تعلیم ہیں۔ حساب کتاب بالکل درست اور صحیح ہے۔ لیکن مالی حالت سخت کمزور ہے۔ بغیر روپیہ کے کوئی کام ترقی یا اپنے مقصد کو پورا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اصحاب خیر اپنی مالی امداد سے اس مدرسہ کی امداد کریں۔ اور اس بہترین باقیات الصالحات میں شرکت فرما کر قرب سید المرسلین شفیع المذنبین صلوات اللہ علیہ والتسلیم کی سعادت دارین سے مشرف ہوں۔ میں خود بھی سالانہ امداد کرتا رہتا ہوں اور اب بھی کی ہے۔ آیندہ بھی کرونگا۔ انشاء اللہ۔ والسلام ۱۰-ذی قعد ۱۳۵۶ھ

(راقم:- محمد عبد الاحد بن حاجی عبد الرحمن مرحوم۔ فرم کوٹھی حاجی عبد الرحمن کمپنی مدن پورہ۔ بنارس شہر)

سچی محبت حقیقی ایثار اور اس کا شکریہ

حضرت فاضل جلیل۔ محب صادق۔ حقیقی عاشق مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اصلاحی مدظلہ العالی قصبہ لار ضلع گورکھپور۔ یوپی نے حسن اخلاص کے ساتھ سید الانبیاء امام الاولیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ کے اس مدرسہ دار الحدیث پر جو ایثار فرمایا ہے وہ آپ کی سچی الفت وعشق رسول کریم اور مسلم صادق ہونے کی پوری شہادت دے رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ مولانا موصوف کا دل اس دربار عالیہ کی خدمت کے لئے بے قرار ہے اور محبت سے پُر ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ آپ نے بسعی جمیل اپنے مخلص احباب سے مبلغ [illegible] کی گراں رقم مدرسہ ہذا کو حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے عطا کی۔ فجزاھم اللہ جمیعا وبارک فیہا رزقھم وایاہ۔ آمین

مولانا موصوف نے صف انصار مدینہ کی شمولیت کا ہمیشہ کے لئے پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ عز وجل مولانا موصوف کو اپنے حبیب محبوب کے اس قلعۂ اسلامی دار الحدیث کی خدمت کی ہمیشہ توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔

معائنہ چہارم

دار الحدیث واقع مدینہ طیبہ کو ملاحظہ کر کے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی کی اس مبارک سعی کو قبول فرماوے آمین! حقیقۃً مولانا موصوف کا وجود مسعود ہی اس علمی ادارے کے قیام کا باعث ہوا ہے جو صدیوں کے بعد قوم کو اپنا علمی تبلیغی ادارہ چوکھٹ افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھنا نصیب ہوا۔ اب قوم کا فرض ہے کہ مولانا موصوف کی حوصلہ افزائی کرے ان کا بوجھ اس قدر ہلکا کر دے کہ موصوف اس کی آمد سے بے فکر ہو کر اس علمی ادارے کو دنیائے اسلام کے لئے اس مدرسہ کو ایک عظیم الشان "دار الحدیث" بنا دیں۔ آمین۔ طلباء اور تعلیمات اور مدرسین سب کو دیکھنے اور کلیجہ ٹھنڈا کرنے کا موقع ملا۔ طبیعت بہت ہی خوش ہوئی۔ مگر تنگی سرمایہ کی وجہ سے رفتار بہت کمزور ہے۔ میں نے بھی حسب مقدور امداد کی ہے۔ بھائیو! تم بھی امداد کرو۔ یہ اُخروی تجارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دار الحدیث کو ہمیشہ نظر بد سے بچا کر قائم دائم رکھے آمین۔ اور جیران سید المرسلین شفیع المذنبین کی اس دار الحدیث کو مولانا موصوف کی اور ہم تمام مسلمانوں کی باقیات صالحات میں سے کر کے اس قرب سے مشرف کرے۔ آمین! والسلام۔

حررہ محمد عبد التواب۔ مبصر۔ سوداگر

اوپٹکس منوفیکچرنگ ہاؤس ۱۱ بو بازار اسٹریٹ کلکتہ۔ (۱۶-ذی قعد ۱۳۵۶ھ)

نقشہ رجسٹر آمد نمبر اول و رجسٹر خرچہ نمبر ۳

[illegible]	اسماء گرامی چندہ دہندگان بمع مکمل پتہ	[illegible]	آمد	رقم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت

نمبر شمار	اسماء الموظفین وطلاب الحدیث والتفسیر وخدام دار الحدیث وغیرہ	عہدہ	مشاہرہ شہریہ	ایام کارگذاری	تنخواہ سپردگی کی مقدار	تاریخ ماہ وسنہ	لینے والوں کے دستخط یا مہر	کیفیت

(۲) دار الحدیث کو باب مجیدی حرم شریف نبویؐ کے بالکل قریب تو ہے۔ مگر گلی کے اندر ہونے کی وجہ سے حجاج اور اصحاب خیرات کی نگاہوں سے دور ہے۔ اسی لئے اکثر اصحاب خیر وصدقات کو یہاں آنے کا احساس نہیں ہوتا۔ کیا اچھا ہو کہ موجودہ مکان جس کا کرایہ سالانہ تین سو روپیہ کے قریب دینا پڑتا ہے۔ اس کو بدل کر دیگر کوئی عمدہ اور جاذب نظر عمارت حاصل کی جائے تو مدرسہ ہذا کی ترقی کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوگی۔

(۳) مجھ کو مدرسہ ہذا اور اس کے نظام کو دیکھ کر تو خوشی ہوئی مگر عاشقان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی عدم توجہی کے باعث جو ترقی معدوم ہوری ہے اس سے دلی رنج محسوس ہورہا ہے۔ دار الحدیث کے پرانے ریکارڈوں سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سالوں میں دار الحدیث کے اندر طلباء حدیث شریف وتفسیر کریم کی تعداد ۶۰ تک پہنچ چکی تھی مگر معقول آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے آج مدرسہ ہذا کو بیس ۲۰ بڑے طلباء سے زائد رکھنے کی قطعی گنجائش نہیں ہے کیونکہ مدرسین کی تنخواہوں کے علاوہ طلباء کے قیام گاہ وطعام ولباس اور کتب درسیہ وغیرہ ہر ضروریات کا انتظام مدرسہ ہذا کے ذمہ ہے۔ یہ انتظام طلباء حدیث وتفسیر کے لئے میرے خیال میں سوا اس دار الحدیث کے حجاز مقدس کے دیگر مدارس میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ شعبان و رمضان شریف میں اس دار الحدیث کے پاس ایک پیسہ تک نہیں رہتا۔ مگر پھر بھی مہتمم صاحب مدرسہ صبر اور استقلال کے ساتھ مدرسہ کو چلاتے رہتے ہیں۔

(۴) اور مولوی صاحب موصوف فن پروپیگنڈا سے ناواقف۔ ایک دیندار عالم پابند شرع شریف۔ متوکل علی اللہ ہیں اور مدرسین نہایت ایثار پیشہ اور محنتی ہیں۔ طلباء بھی سب کے سب شائقین علم اور بے نفس ہیں۔

(۵) اس لئے حضور رسول مقبول صلوٰۃ اللہ علیہ والتسلیم کی جو کنٹ پر علوم وفنون کی خدمت کرنے والوں سے اور محبان دیار مقدس عاشقان رسول اکرم سے دو امر کی پر زور اپیل ہے۔ اول یہ کہ ہر صاحب استطاعت اپنی اپنی ہمت کے مطابق اس مدنی دار الحدیث کے "زمین فنڈ" کے لئے ایک رقم معین فرما کر بغیر ارسال رقم صرف اپنے پورے پتہ کے ہمراہ مہتمم صاحب دار الحدیث کو براہ راست مدینہ منورہ اطلاع دیں۔ پھر حسب مطلوب اطلاعوں کے جمع ہونے پر ہندوستان میں کسی معتبر ہستی کے ذریعہ یہ رقمیں وصول کرکے اس دار الحدیث کی ذاتی عمارت کے لئے جیران شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین میں کام شروع کردیا جائیگا۔ انشاء اللہ!

دوم یہ کہ ماہانہ یا سالانہ دوامی زکوٰۃ یا غیر زکوٰۃ۔ تھوڑا۔ زیادہ جو کچھ بھی ہو ہر مبلغ مسلم شیدائی رسول اکرمؐ پر ضروری ہے کہ اس کو مقرر فرما کر اس کی بھی اطلاع براہ راست مہتمم دار الحدیث کو مدینہ طیبہ دیں۔ تاکہ اس کی وصول یابی کا معقول انتظام کیا جاوے۔ اور میں نے بذات خود سالانہ دوامی چندہ ۶۰ ساٹھ روپیہ مقرر کردیا ہے۔ اور "زمین فنڈ" کے لئے بھی۔

آخر میں دلی دعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنی بے نیاز درگاہ سے خود ہی اس نیک کام کو پورا کرادے۔ آمین۔ والسلام۔ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

الراقم:- بابو عبدالمجید خان۔ انڈین ٹیلیگراف۔ (پنجاب)

ویدک کہانیاں

(اہلحدیث ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء سے آگے)
نوشتہ مقصود حسن صاحب متوطن تڑکی

تیسرا قصہ - وراتیہ جوگی کا سفرنامہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اتھرو وید کا پورا پندرھواں کانڈ وراتیہ نام ایک رمتے جوگی کے سفر کے بیان میں ہے۔ اور قدیم زمانہ کے دستور کے مطابق اس بیان میں بڑا مبالغہ کیا گیا ہے۔ اس کانڈ میں اٹھارہ سوکت یا گیت ہیں۔ جن میں سے بعض کا انتخاب درج ذیل کیا جاتا ہے:-

کانڈ ۱۵ - سوکت ۱

منترا :- इयमानः ایک چلتا ہوا आसीत وراتیہ تھا۔ व्रात्य ہی एव اس نے सः پرجاپتی प्रजापतिम (مخلوق کے مالک) کو सम ऐरयत اکسایا۔

منتر ۴ - सः وہ अवर्धत بڑھا۔ सः وہ महान बڑا अभवत ہوا۔ सः وہ महादेवः مہا دیو (بڑا دیوتا) अभवत ہوا۔

منتر ۶ - सः وہ एक ایک ہی (یکتا) व्रात्यः وراتیہ अभवत ہوا۔ सः اس نے धनुः کمان کو आदत्त پکڑا۔ तद् وہ एव ہی इन्द्र اندر کی धनुः کمان ہے۔

کانڈ ۱۵ سوکت ۲

منترا - सः उद अतिषुत کھڑا ہوا۔ सः وہ प्राचीं پورب کی दिशाम سمت کو अनु व्यचलत (वि अचलत) = چلا۔

منتر ۲ - तम اس کے अनु پیچھے پیچھے बृहत बرہت च اور रथन्तरम रتھنتر च اور आदित्याः آدتیہ च اور विश्वे देवाः سب دیوتا च نیز व्यचलन چلے۔

نوٹ :- برہت اور رتھنتر وید کے دو مشہور گیت ہیں۔ آدتیہ کے معنے ہیں ادتی کے فرزند یعنی سورج وغیرہ دیوتا جو ادتی یعنی فطرت کے بطن سے پیدا ہوئے۔

منتر ۴ - यः جو एवं یہ वेद جانتا ہے۔ सः وہ वै ضرور बृहत बرہت کا च اور रथन्तरस्य رتھنتر کا च اور आदित्याना آدتیوں کا च اور विश्वेषां देवानां سب دیوتاؤں کا च نیز प्रियं پیارا धाम گھر (رہنے کی جگہ) भवति ہو جاتا ہے۔

منتر ۵ प्राच्यां پورب کی दिशि سمت میں श्रद्धा شردھا तस्य اس کی पुंश्चली* عورت ہے۔

(* اس لفظ (पुंश्चली) کے بارہ میں ویدک انڈکس کے مصنفین لکھتے ہیں کہ:-
The terms pumschali and Mahanagni undoubtedly mean harlot.
ترجمہ۔ الفاظ پنس چلی اور مہاناگنی کے معنے بلاشبہ ایک فاحشہ عورت کے ہیں)۔

منتر ۹ - सः وہ उद अतिषुत کھڑا ہوا - सः وہ दक्षिणाम دکھن کی दिशाम سمت کو अनु व्यचलत چلا۔

منتر ۱۰ - तम اس کے अनु پیچھے پیچھے यज्ञायज्ञियं یجنا یجنیہ च اور वामदेव्यं وام دیویہ च اور यज्ञः قربانی च اور यजमानः یجمان (قربانی گزراننے والا) च اور पशवः (قربانی کے) جانور च نیز व्यचलन چلے۔

نوٹ :- یجنا یجنیہ اور وام دیویہ بھی وید کے مشہور گیتوں کے نام ہیں۔

منتر ۱۲ - यः جو एवं یہ वेद جانتا ہے۔ सः وہ वै ضرور यज्ञायज्ञियस्य یجنا یجنیہ کا च اور वामदेव्यस्य وام دیویہ کا च اور यज्ञस्य قربانی کا च اور पशूनां جانوروں کا च نیز प्रियं پیارا धाम گھر भवति ہو جاتا ہے۔

منتر ۱۳ - दक्षिणायाम دکھن کی दिशि سمت میں उषा اوشا तस्य اس کی पुंश्चली عورت ہے۔

کانڈ ۱۵ - سوکت ۳

منترا - सः وہ (وراتیہ) संवत्सरम ایک سال تک ऊर्ध्वः سیدھا अतिष्ठत کھڑا رہا۔ तम اس سے देवाः دیوتا अब्रुवन اس طرح بولے इति اے وراتیہ व्रात्य अब नु کس واسطے किम तिष्ठसि تو کھڑا ہے۔

منتر ۲ - सः وہ इति اس طرح अब्रवीत بولا मे میرے لئے आसन्दीं چارپائی सम सब مل کر भरन्तु لے آؤ۔

منتر ۹ - ताम اس आसन्दीम चारپائی پر व्रात्यः وراتیہ आरोहत چڑھا۔

کانڈ ۱۵ - سوکت ۴

منترا - सः وہ ध्रुवाम پیچھے کی

معائنہ نمبر ۳ مدرسہ دارالحدیث واقع مدینہ طیبہ قریبًا سات آٹھ سال سے چل رہا ہے۔ مدرسہ کا نصاب نہایت عمدہ ہے۔ اساتذہ اور طلباء نہایت محنتی ہیں۔ یہ دارالحدیث تعلیمی لحاظ سے نہایت بلند پایہ ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اس کی کماحقہ خدمت کی جاوے۔ طلبہ کے قیام و طعام اور درسیہ کتب وغیرہ کا انتظام مدرسہ ہذا کے ذمہ ہے۔ حجاز بھر میں اس دارالحدیث (واقع مدینہ منورہ) کے سوا اور کہیں طلاب حدیث و تفسیر کے لئے قیام و طعام وغیرہ کا انتظام میرے خیال میں شاذونادر ہی ملیگا (ہاں علوم عصریہ کے لئے بہت کچھ ہے)۔
لیکن افسوس ہے کہ اس دارالحدیث کی آمدنی کے ذرائع نہایت محدود یا بالکل معدوم ہیں۔ اس کی یہ محدود آمد سال بھر کے اخراجات کی کفیل نہیں ہوسکتی۔ قرضہ لے کر کام چلانا پڑتا ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند کو بالعموم اور عاشقان سنت کو بالخصوص اس خالص دینی، علمی درسگاہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ علمی ادارہ مالی مشکلات سے بے نیاز ہوکر اپنے مقاصد شرعیہ علمیہ کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف رہے۔ آمین
میں نے بھی اپنی طرف سے عـ۲ـہ روپیہ کی رقم پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمادے۔ آمین! ۵ محرم ۱۳۵۷ھ

(حررہ محمد اسحٰق حنیف اڈیٹر اخبار "مبلغ" امرتسر)

اطلاع ضروری

(۱) روئداد حساب مدرسہ شعبان تک انشاء اللہ شائع ہوجائیگی۔ (۲) اس دارالحدیث کے نمائندے مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب آزاد دہلوی ساکن مسلم پورہ گوجرانوالہ (پنجاب) ہیں۔ آپ نہایت خوش اسلوبی اور اخلاص کے ساتھ دارالحدیث کی خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔ مولوی موصوف جہاں جہاں پہنچیں یا خط لکھیں وہاں کے حضرات توجہ فرماکر اس دارالحدیث کی امداد کریں۔ اور اپنے اپنے شہر کے آنے والے تجار کو ترغیب دیں کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر مدرسہ دارالحدیث واقع باب مجیدی کی ضرور امداد کریں۔

براہ راست روپیہ بذریعہ بیمہ انشور بھیجنے اور خط و کتابت کرنے کا پتہ یہ ہے:۔

ناظم و مہتمم دارالحدیث۔ باب مجیدی۔ مدینہ طیبہ (حجاز مقدس)

ناشر

سیکرٹری "دارالحدیث" مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

فتاویٰ

س ۱۲۰ } رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافروں کے ظلم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی جب سے ہجری سال شروع ہوا۔ پھر اس کے کیا معنی کہ ہجرت کی تاریخ سے شروع نہ کرکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت سے سال گننا شروع کیا گیا۔ اور سال کا پہلا مہینہ محرم رکھا گیا۔ حالانکہ آپ نے صفر میں ہجرت فرمائی تھی۔

محمد محبوب الرحمٰن سعیدی ضلع رنگ پور ملک بنگال

ج ۱۲۰ } محرم الحرام کو سال کا پہلا مہینہ مقرر کرنے میں زمانہ قبل اسلام کا لحاظ رکھا گیا ہے یہ کام خلافت ثانیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا ہے۔ سنہ ہجری کی ابتدا واقعہ ہجرت سے کی گئی۔ خلافت سے گنتی شروع نہیں ہوئی۔ سائل کا یہ بیان غلط ہے کہ خلافت کے وقت سے گننا شروع ہوا۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۱ } میت عورت کی ہو تو جنازہ لے جاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل مطابق قرآن و حدیث جائز ہوگا یا نہیں۔ جواب مدلل ہونا شرط ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۱ } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جنازہ چارپائی پر اٹھایا جاتا تھا (ابن ماجہ) مردہ عورت محل پردہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں میت کے لئے کفن کا پردہ کافی ہے۔

س ۱۲۲ } زید نے اپنی بیوی رحیمہ کو کسی خراب عادت کی وجہ سے غصہ ہو کر بغیر تشبیہ کسی عضو کے محض یوں کہا تو میری ماں ہے میں تیرا باپ ہوں۔ اس کے بعد دونوں میں میل ملاپ ہوتا رہا۔ تو کیا اس سے نکاح میں کچھ خلل آئیگا۔ اور ظہار کا جو حد ہے وہ اس پر جاری کیا جائیگا؟ جواب تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۲ } اس قسم کی صورتوں میں مرد کی نیت طلاق کی ہوتی ہے۔ فقہائے حنفیہ نے بھی تصریحاً لکھا ہے کہ محرمات کا لفظ بول کر طلاق مراد لی جائے تو طلاق بائن واقع ہو جائیگی۔ یہ صورت ظہار نہیں ہے۔

س ۱۲۳ } ہندہ خلاف شرع کوئی کام کرے اور اس وجہ سے امام یا سردار جماعت اس پر حد یا تعزیر کا حکم سنائے تو کون جاری کریگا؟ امام یا اور کوئی غیر محرم مار سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۳ } امام جس کو مقرر کرے وہ تعزیر لگا سکتا ہے۔ اس میں محرم اور غیر محرم کو کوئی قید نہیں ہے۔ جیسا زمانہ رسالت میں ایک عورت کو سنگسار کیا گیا جو مردوں نے کیا تھا۔

س ۱۲۴ } ایک عورت کنواری عاقل بالغ بداندیشہ کے خیال سے گھر سے نکل کر اپنا حقیقی ولی چھوڑ کر چوری اپنا نکاح کرواتی ہے۔ ایسی صورت میں بغیر رضامندی حقیقی ولی و عزیز و اقارب کے نکاح میں کوئی نقص تو نہیں رہتا۔ اگر نکاح درست ہے تو گاؤں یا علاقہ کی عورتوں و مردوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اگر ایسے بُرے اثر کے روکنے کے لئے کوشش کی جائے تو شرع شریف کیا حکم دیتی ہے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۶۷)

ج ۱۲۴ } اگر کنواری لڑکی محض برائی کی وجہ سے نکل کر نکاح کر لیتی ہے تو بموجب حدیث لا نکاح الا بولی نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اگر باپ یا وکیل بالغہ ہونے کے بعد اس کے نکاح کو بلا وجہ روک رکھے تو اس کی اس برائی کا ذمہ دار وہ ہوگا لڑکی دوسرے شخص کو ولی مقرر کرکے نکاح کر سکتی ہے۔ عند الحنفیہ بالغہ کا نکاح بغیر ولی کے درست ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۵ } زید اپنی بیوی کو اپنی بساط کے مطابق خرچ دیتا ہے۔ لیکن اس کی بیوی اس کی طاقت سے زیادہ خرچ مانگتی ہے۔ اب وہ زیادہ خرچ نہیں دے سکتا۔ تو کیا نان نفقہ کم دینے سے گنہگار ہوگا۔ (سائل محمد یونس از دہلی)

ج ۱۲۵ } قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ مِنْ وُجْدِكُمْ کہ اپنی طاقت کے موافق ان عورتوں پر خرچ کرو۔ اس لئے صورت مسئولہ میں مرد اپنی طاقت کے مطابق خرچ دیتا ہے تو گنہگار نہیں۔ اگر اس کی ضرورت سے کم دیتا ہے تو عورت لے سکتی ہے (نوٹ) جس صورت میں کھانا ایک جا پکتا ہے جیسا مرد کھاتا ہے عورت کھائے۔ یہاں کمی بیشی کا سوال کیا ہے۔ رہا کپڑے کا سوال جیسے مرد پہنے عورت کو بھی پہنائے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۶ } نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ میں خاموشی اختیار کرنے کے متعلق نہایت تاکید فرمائی ہے۔ ازراہ نوازش آپ بیان فرماویں کہ انسان پنکھا کا استعمال دوران خطبہ میں کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ ایک صاحب اس بات پر مصر ہیں کہ خطبہ جمعہ میں پنکھا کا استعمال قطعاً ناجائز ہے۔ کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے:۔ اذا قلت لصاحبك انصت فقد لغوت دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ یہ گفتگو کے متعلق ہے۔ پنکھا وغیرہ اس سے خارج ہے۔ جواب مدلل تحریر فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۲۲)

ج ۱۲۶ } اپنی جسمانی راحت کے لئے خطبہ میں ایسی حرکت منع نہیں جس سے سماع میں خلل واقع نہ ہو۔ جیسے نماز میں صحابہ کرام شدت گرمی کے باعث کنکریاں لے کر ماتھے کے نیچے رکھ لیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم!

दिशाम طرف अनु کو व्यचलत چلو
منتر۲۔ भूमिः زمین च اور
अग्निः آگ च اور ओषधयः
بودے च اور वनस्पतयः بڑے درخت
च اور वानस्पत्याः درختوں کے
پھل پھول च اور च نیز वीरुधाः
ساگ پات तम اُس کے अनु پیچھے پیچھے
व्यचलन چلے۔
منتر۴۔ सः وہ ऊर्ध्वां اونچی
दिशाम سمت کی अनु طرف کو
व्यचलन چلے۔
منتر۵۔ ऋतं قوانین च اور
सत्यम سچائی च اور सूर्यः سورج
च اور चन्द्रः چاند च اور नक्षत्राणि
ستارے च بھی तम اُس کے अनु پیچھے
व्यचलन چلے۔
منتر۷۔ सः وہ उत्तमाम
بڑی اونچی दिशाम جانب अनु کو
व्यचलत چلا۔
منتر۸۔ च اور ऋचः رچائیں
(یعنی رگ وید کے منتر) च اور सामानि
سام کے گیت च اور यजूंषि یجر کے
منتر च اور ब्रह्म علم الٰہی (یعنی اتھرو
وید کے منتر) अनु پیچھے پیچھے व्यचलन
چلے۔
منتر۱۰۔ सः وہ बृहतीं بڑی
दिशाम سمت अनु کو व्यचलत
گیا۔
منتر۱۱۔ च اور इतिहासः
تاریخی کتابیں च اور पुराणं پوران
च اور गाथाः گانے کی غزلیات اور च
नाराशंसीः بہادروں کی داستانیں अनु
پیچھے پیچھے व्यचलन چلیں۔

نوٹ:۔ اس منتر سے ظاہر ہوتا ہے کہ تواریخ، پُران، زبور اور شاہنامے اتھرو وید کی تصنیف سے قبل موجود تھے۔ آجکل لفظ اتہاس سے کوئی کتب تواریخ، رامائن اور مہابھارت مفہوم لیا جاتا ہے۔ معلوم نہیں اس منتر میں انہی کتابوں کی طرف اشارہ ہے یا دوسری کتابوں کی طرف جو اب موجود نہیں۔

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۹

منتر۱۔ सः وہ विशः رعیوں
की طرف अनु व्यचलत چلا۔
منتر۲۔ [illegible] सभा مجلس
च اور समितिः [illegible] च सेना
فوج च اور सुरा شراب अनु پیچھے
پیچھے व्यचलन چلے۔
منتر۳۔ यः جو एवं اس طرح
वेद جانتا ہے सः وہ सभायाः
مجلس کا च اور समितेः کمیٹی کا च
اور सुरायाः شراب کا بھی च वै
ضرور प्रियम پیارا धाम گھر भवति
ہو جاتا ہے۔

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۱۱

منتر۱۔ यस्य جس کے गृहान
گھر پر एवं ایسا विद्वान جاننے والا
व्रात्यः ورائیہ अतिथिः مہمان
ہو کر आ गच्छेत آ جائے۔
तव تو
منتر۲۔ स्वयम (میزبان)
خود एनम اُس کے अभि سامنے
उत्थाय اوٹھ کر ब्रूयात
کہے۔ व्रात्य اے ورائیہ क्व کہاں
अवात्सीः تو نے رات گزاری व्रात्य

اے ورائیہ उदकम پانی (موجود ہے)
व्रात्य اے ورائیہ तर्पयन्तु
(میرے عزیز) تجھے آسودہ (شکم سیر) کریں

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۱۳

منتر۱۲۔ अथ اور यस्य
جس کے गृहान گھر پر व्रात्य
غیر ورائیہ व्रात्यब्रुवः (خود کو)
ورائیہ بتلاتا ہوا नामबिभ्रती
محض نام رکھے ہوئے अतिथिः مہمان
आ آجاوے۔ एनम
اُس کو कर्षेत بے عزت کرے (دل
میں بے عزت سمجھے لیکن ظاہر میں) एनम
اُس کو च بھی न نہ कर्षेत
بے عزت کرے۔

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۱۸

منتر۱۔
तस्य اُس व्रात्यस्य
ورائیہ کی۔ الخ
منتر۲
यद جو अस्य اُس کی
दक्षिणम داہنی अक्षि آنکھ ہے
सः وہ سورج ہے۔ यद جو अस्य
सव्यम اُس کی بائیں अक्षि
آنکھ ہے۔ सः وہ चन्द्रमा
چاند ہے۔
منتر۵
अह्ना دن میں व्रात्यः ورائیہ
प्रत्यङ् پچھم کی جانب ہوتا ہے۔
रात्र्या رات میں प्राङ् پورب
کی جانب۔
व्रात्याय ورائیہ کو नमः تعظیم ہو۔

ملکی مطلع

مدارس عربیہ کی اصلاح

ندوۃ العلماء کے ظہور پذیر ہونے کی تاریخ سے جسے آج چالیس برس ہونے کو ہیں۔ یہ آواز گونج رہی ہے کہ مدارس عربیہ کے نصاب کی اصلاح کی جائے۔ ارکان ندوہ نے اس آواز کو خوب پھیلایا۔ مگر آجتک یہ آواز صدا بصحرا ہی ثابت ہوئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم عربی کی ذمہ دار حکومت وقت نہیں ہے بلکہ مختلف اعیان ہیں جو اپنے اپنے مذاق کے مطابق کام کررہے ہیں۔ ہم نے بھی اپنا مافی الضمیر اہلحدیث مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۹۳۸ء میں مفصل شائع کیا تھا۔ آج اخبار "ہندوستان" کی ۳۱ جولائی کی اشاعت ہمارے سامنے ہے۔ جس میں فاضل مضمون نگار نے اپنے درد دل کا اظہار بڑی وضاحت سے کیا ہے اس کا ملخص ہم چند فقروں میں پیش کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں :۔

طلبائے عربی کو عربی کے علم ادب میں مہارت نہیں ہوتی۔ عربی بولنا اور لکھنا نہیں جانتے منطق اور فلسفہ جو پڑھایا جاتا ہے اس کا بہت سا حصہ الجعنول اور لفظی بحثوں پر مشتمل ہے۔ کوئی فن فن کی حیثیت سے نہیں پڑھایا جاتا۔ طلباء میں تنقید کی اہلیت پیدا نہیں ہوتی۔ معمولی سے معمولی مسئلے کو بھی صاف کرنا مشکل ہوجاتا ہے عربی مدرسہ سے نکلا ہوا طالب علم اس دنیا سے کوسوں دور رہتا ہے۔ علم تاریخ، جغرافیہ، سیاست اور اقتصادیات وغیرہ سے واقفیت بالکل نہیں ہوتی؛ (وغیر ذالک)

ہم اپنے فہم ناقص کے مطابق ان جملہ نقصانوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ بلکہ اس پر اتنا اضافہ کرتے ہیں بعض فارغ التحصیل طلباء کو اردو زبان میں خط لکھنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ خوشخطی تو بڑی بات اردو املا بھی صحیح نہیں لکھ سکتے۔ علم حساب کے ابتدائی چاروں قاعدے (جمع، تفریق، ضرب، تقسیم) بھی نہیں جانتے، حالانکہ علم فرائض (تقسیم ترکہ) میں ان قاعدوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کے نقصانات کی تلافی کیونکر ہوسکتی ہے؟

میں نے اپنے خیال کے مطابق چھوٹے پیمانے پر ایک تجویز پیش کی تھی جس کی ابتدا جماعت اہل حدیث کے ساتھ مخصوص تھی مگر اس کی انتہا تمام مدارس عربیہ کو حاوی ہوسکتی تھی۔ تجویز یہ تھی کہ

اہل حدیث کے بڑے بڑے مدارس کا ایک ایک نمائندہ (ان کے علاوہ کوئی صاحب جن کو علوم عربیہ سے دلچسپی ہو) ہر سال مدرسہ رحمانیہ دہلی میں جمع ہوکر سال بھر کے تعلیمی تجربات پیش کیا کریں اور آئندہ تعلیمی ضروریات پر غور کیا کریں؛

میرا خیال تھا کہ اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا تو کوئی تعجب نہیں کہ کسی روز ہندوستان میں اہل حدیث یونیورسٹی بھی متشکل نظر آئے۔ میں اب بھی مایوس نہیں ہوں اس لئے شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔

سردست مدرسہ رحمانیہ دہلی، جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد (مدراس) مدرسہ لہریا سرائے دربھنگہ وغیرہ کے نمائندے دہلی میں جمع ہوں۔ علمائے دہلی میں سے ان حضرات کو بھی شامل کیا جائے جو علوم عربیہ میں کافی دسترس رکھتے ہیں۔ بلکہ علی گڑھ کالج کے بعض قابل اساتذہ کو بھی شرکت کی دعوت دیجائے پہلی صحبت میں اس بورڈ کو باضابطہ بنایا جائے جس سے مراد یہ ہے کہ ذمہ دار عہدیدار مقرر کئے جائیں اور حسب لیاقت کام ان کے سپرد کیا جائے اور وہ تمام ابتدائی امور جو مجلسوں کے ہوتے ہیں طے کرلئے جائیں۔ پھر دیکھئے خدائی نصرت وتائید کیسے نازل ہوتی ہے۔

میری ناقص رائے "ہندوستان" کے فاضل نامہ نگار سے بھی چند قدم آگے ہے۔ میں مدارس عربیہ کے طلباء کے لئے انگریزی اور سنسکرت بھی اقتضائے زمانہ کے ماتحت ضروری جانتا ہوں۔ میں نے اپنی آواز آلہ نشر الصوت (ریڈیو) کی طرح فضائے ملک میں پھیلا دی ہے۔ اب اسکو شرف قبولیت بخشنا اہل حدیث کا کام ہے۔ اگر موجودہ نسل اس ضرورت کو محسوس نہیں کریگی تو آیندہ نسلیں (انشاء اللہ) ضرور کریں گی +

خادم کعبہ اور حج کمیٹی

اخبار "خادم کعبہ" نے حج کمیٹیوں پر اعتراض کیا تھا کہ یہ کمیٹیاں سرکار کی مقرر کردہ ہیں۔ انتخاب سے نہیں بنیں۔ اس لئے حجاج کی کوئی خدمت نہیں کرتیں۔ اس کے جواب میں "اہلحدیث" میں ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس کے جواب میں خادم کعبہ نے اپنی خدمت کعبہ دکھانے کو ۲۹۔ جولائی کے پرچہ میں ایک طویل مضمون شائع کیا۔ جس کے دیکھنے سے ادنےٰ عقل کا آدمی بھی مضمون نگار کی غرض وغایت سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے ہم مکتب الدعایۃ للحج کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خادم کعبہ کے ایسے مضامین غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ خدمت کعبہ اسی کا نام ہے؟ اس مضمون میں بھی حکومت پنجاب کی شکایت کی گئی ہے کہ اس نے حج کمیٹی انتخاب سے نہیں بنائی۔ ہم بھی اصل مقصد کی تائید کرتے ہیں کہ حکومت حج کمیٹی انتخاب سے بنائے۔ لیکن حکومت اگر جواب میں یہ کہے کہ خادم کعبہ جس انجمن کی سرپرستی میں بنانا چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے یعنی آل انڈیا پلگرمز پروٹیکشن لیگ (انجمن محافظ حجاج ہند) اس کا وجود کہاں ہے اس کا انتخاب کب ہوا؟ اور اس کے ممبر کون کون ہیں؟ ان باتوں کا جواب دینا خادم کعبہ کے ذمے ہوگا۔ ہمیں تو ان سوالوں کا جواب سننے کی ضرورت نہیں

متفرقات

نور توحید مع حیات ثنائیہ | رسالہ نور توحید کی کتابت شروع ہے۔ عنقریب طباعت بھی شروع ہو جائیگی۔ رسالہ ہذا میں مختصر سوانح ثنائیہ بھی شائع کی جائے گی۔

شمع توحید کے شیدائی آج تک اس کو طلب کر رہے ہیں مگر رسالہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے ابھی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نور توحید کے شائقین ابھی سے اپنی فرمائشات بھیجدیں تاکہ بعد میں تکلیف نہ ہو۔ اور مطلوبہ تعداد نسخ سے مطلع فرمائیں۔ محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا۔

(نیاز مند منیجر اہلحدیث امرتسر)

ادباء حضرات توجہ فرمائیں | اخبار اہلحدیث ۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۱۵ پر آپ نے عربی کا ایک مصرعہ "هو المسك ما كررته يتضوع" پیش فرمایا ہے۔ اہل علم مجھے مہربانی کرکے اطلاع دیں کہ یہ شعر کس کا ہے اور کس کے حق میں ہے؟

(ابو طاہر مقیم جنت گڈھ)

ضرورت ہے | اہل حدیث زمیندار بھائیوں سے جہالت دور کرنے کی خاطر ہم اپنے موضع میں نائٹ سکول بالغان واہل حدیث زمیندارہ لائبریری جاری کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا جملہ انجمن ہائے اسلامیہ، محکمہ عالیہ اصلاح دیہات، محکمہ عالیہ زراعت، تاجران کتب و دیگر سوداگران سے التماس ہے کہ حسب ذیل لٹریچر ارسال فرما کر ثواب حاصل فرمادیں۔

(۱) رسائل۔ کتب۔ پمفلٹ۔ پوسٹر۔ اشتہارات جو تبلیغی اغراض کے لئے مفت تقسیم ہوتے ہوں۔

(۲) فہرست کتب اُردو مذہبی (اہل حدیث وحنفیہ) علاج مویشی و مرغیاں، زراعت، تجارت۔ باغبانی۔ کاشت سبزیات وغیرہ۔

(۳) نمونہ جات اخبارات، رسالہ جات متعلقہ مذہب اہل حدیث۔ زراعت، باغبانی۔ تعلیم وغیرہ

(۴) فہرست اُردو و انگریزی آلات کشاورزی آب پاشی، بلغ وغیرہ۔

محمد داؤد و پنشنر۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث بابر خانوی پوسٹ کھلن براستہ قصور ضلع لاہور

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث | کے لئے بابو سکندر خان صاحب اے۔ ڈی۔ آئی ہزارہ نے مبلغ ۱۰ روپے ارسال کئے ہیں۔

غریب فنڈ | میں از نوتیٰ فنڈ ہے۔ جناب سکندر خان صاحب موصوف ۱۲؍ جناب عبد القدوس صاحب مدرس ۶؍ میزان ۱۸؍۔ لاگت فارم فتویٰ نویسی عہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ جملہ عہ۔ بقایا للعہ۔ از سائلین ۵۵ بلال احمد ہے۔ ۵۶ غلام محمد قریشی ہے۔

پھر نہ کہئے ہمیں خبر نہ ہوئی

ماہ اگست میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۹۔ جولائی میں اطلاع دی گئی ہے لہذا مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیج کر شکریہ کا موقع دیں ورنہ پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔ (منیجر اہلحدیث)

۵۹ حافظ کمال الدین ہے۔ میزان ... بذمہ فنڈ ...

۸۸ سائلین اور ہیں | جو اخبار کے اجراء کے دیر سے منتظر ہیں۔ احباب خیر و دیگر اصحاب دست کرم کشادہ کرتے وقت اس فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک مفید تبلیغی سلسلہ ہے۔ چونکہ سائلین بکثرت ہیں اور آمد کم ہے اس لئے تا اطلاع ثانی کوئی صاحب داخلہ نہ بھیجیں۔

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے عرصہ سے کوئی امداد نہیں آئی۔ حالانکہ ناظرین اہل حدیث پر بخوبی واضح ہے کہ اس کانفرنس کے وجود سے ہندوستان کے کونے کونے میں توحید و سنت کی تبلیغ ہوئی اور ہو رہی ہے۔ کئی ایک مدارس و مکاتب جاری ہیں جن میں قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کئی مبلغ و واعظ تبلیغ توحید و سنت پر مامور ہیں جو مختلف علاقوں میں دین حق کی اشاعت کرتے ہیں۔ لہذا معاونین اہل حدیث کانفرنس کو چاہئے جہاں تک ممکن ہو سکے دامے درمے اسکی امداد کریں۔

گریجوایٹوں اور میٹرک پاس نوجوانوں کو مژدہ | اشاعت اسلام کالج لاہور میں عربی داں گریجویٹوں کو ۳۰ اور عربی داں میٹرک ۲۰ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے اور دو سال میں تبلیغ اسلام کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ مزید تفصیل اور فارم داخلہ وغیرہ کے لئے پرنسپل کو لکھیں۔ خط و کتابت کا پتہ مفصل لکھئے۔

دعائے صحت | میرا لڑکا سات ماہ کا چھت سے گر پڑا ہے۔ سخت چوٹ لگی ہے۔ ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ داخل ہسپتال ہے۔ ناظرین اخبار سے استدعا ہے کہ معصوم کے حق میں دعائے صحت کامل فرما دیں۔ (سید اولاد حسن کان پور)

ضرورت معاش | میرے ایک دوست کو جنہوں نے سیکنڈ ڈویژن میں ہائی اسکول اگزامینیشن اُردو اعلیٰ قابلیت اور منشی (الہ آباد) کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ تلاش ذریعہ معاش ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کی خدمت کی ضرورت ہو تو تحریر فرمائیں۔ (مولوی عبد الاحد۔ اونچی مسجد قفل گنج کان پور)

ناظرین اہلحدیث کا فرض

ہے

کہ اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

(۸۱۷)

کیونکہ ہم تو ان سب باتوں کی حقیقت سے پہلے ہی واقف ہیں۔

خادم کعبہ نے حج کمیٹی کے فرضی فرستادہ کی رپورٹ کیسے اچھے لفظوں میں لکھی ہے کہ

"حجاز میں جانوروں کو ٹھیک طور پر ذبح نہیں کیا جاتا اس لئے ذبح کرنے کے لئے قصائی ہندوستان سے بھیجے جانے چاہئیں۔

قصائی سے مراد غالباً ٹہل سنگھ جھٹکئی ہوگا جو مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہمسایہ ہے"

اہلحدیث | کیسا بازاری فقرہ ہے۔ اس کے لکھنے والے کو ہم جانتے ہیں۔ ایسے فقرات اس کی ذات سے تو کچھ تعجب خیز نہیں لیکن خادم کعبہ کو اس سے جو چار چاند لگ رہے ہیں وہ نمایاں ہیں۔ اگر یہ لکھنے والا اپنے بیان میں سچا ہے تو مع اپنے ستاف اور صدر کے امرتسر میں آکر میری ہمسائیگی میں کسی ٹہل سنگھ جھٹکئی کا پتہ بتائے تو آمد و رفت کے لئے درجہ دوم (سیکنڈ کلاس) کا کرایہ بھی لیتا جائے۔ میرے پڑوس میں کیا سارے محلے میں بلکہ سارے ڈویژن میں بھی کوئی جھٹکئی نہیں ہے۔

محدثین کا اصول ہے کہ جب راوی کی ایک روایت بھی جھوٹی ثابت ہو جائے اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔ ہم اس اصول کے پورے پابند ہیں۔ چونکہ یہ مضمون ادارۂ خادم کعبہ کی طرف سے ہے۔ اس لئے ہم اس اصول کے ماتحت خادم صاحب کی ہر بات کو آیندہ غلط سمجھنے پر مجبور ہونگے۔ تاوقتیکہ بیرونی دلائل سے اس کی صحت ثابت نہ ہو جائے

پھر لکھا ہے کہ ہمیں مکہ شریف کے ادارۂ حج سے کوئی مالی امداد نہیں ملتی۔ ہم وقت پر دکھائیں گے کہ یہ فقرہ ہی غلط ہے۔ سردست خادم کعبہ کے اس نامہ نگار کو اخبار منادی دہلی مورخہ $\frac{5}{28}$ ۶ دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ اور "خادم کعبہ" کو یقین دلاتے ہیں کہ بحکم ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بیروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

خادم صاحب ہمیں افشائے راز پر مجبور نہ کریں۔

اسی قسم کی ایک اور گپ بھی ہانک دی ہے۔ جس کی عبارت سراسر کذب (جھوٹ) سے لبریز ہے۔ عبارت مکذوبہ یہ ہے :-

"فتویٰ فروشی ہمارا ذریعہ معاش نہیں ہے۔ ہم نے تین سو روپیہ لے کر سرکار انگریزی کے کسی فتوے پر بھی دستخط نہیں کئے۔ ہم اگر بسلسلہ تبلیغ کلکتہ یا دیناج پور جائیں اور راستے میں ہر مشہور مقام میں قیام کرتے رہیں تو ہم نے ہر جائے قیام سے کرایہ یا سفر خرچ کبھی وصول نہیں کیا"

اہلحدیث | اس منفی عبارت میں مثبت اشارہ اگر میری طرف ہے تو میں اس لکھنے والے کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ان واقعات کا ثبوت دے جتنی رقم اس طریق سے وصول کی ہوئی وہ ثابت کردے اس سے ڈبل (دگنی) رقم بطور تاوان کے مجھ سے وصول کرے۔ ورنہ وہ اور اس کے ہم نوا یاد رکھیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے :-

کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ

یعنی جو گوشت حرام سے پلا ہو اس کو آگ ہی کھائیگی۔

اخیر میں ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حج کمیٹی کا تقرر حسب خواہش خادم کعبہ انتخاب سے کرے۔ اگر اس کو یہ عذر ہو کہ انجمن محافظ حجاج بھی انتخاب سے نہیں بلکہ خود ساختہ ہے تو میری طرف سے درخواست ہے کہ میری جگہ خادم کعبہ کے ستاف میں سے کسی کو مقرر کردے تاکہ میں اور حج کمیٹی کے ارکان سیف حجاج سے محفوظ ہو جائیں۔

آیندہ کسی پرچے میں ان اکاذیب کی تصحیح کے ماسوا خادم کعبہ نے کچھ اور لکھا تو ہم اس تحریر کو قابل توجہ ہی نہیں سمجھیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت ناظرین چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر)

دیسی طریق علاج کے متعلق
تحقیقاتی کمیٹی کا قیام
(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صوبہ ہذا میں دیسی طبابت جس طریق پر رائج ہے اس کو بہتر اور باقاعدہ بنانے کے متعلق حکومت پنجاب نے جو فیصلہ کیا تھا اس کے مطابق حکومت مذکور نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو آٹھ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ کرنل۔ جی۔ جی۔ جالی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات پنجاب کمیٹی مذکور کے صدر ہونگے۔ کمیٹی مندرجہ ذیل امور کے متعلق تحقیقات کریگی :- (الف) دیسی طریق پر علاج کرنیوالوں کا باقاعدہ رجسٹر رکھنے کے لئے کیا تدابیر (اگر کوئی ہوں) اختیار کی جاسکتی ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا طریق پر علاج کرنے والوں کی طبی تعلیم کے متعلق کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

(ج) کیا امور مندرجہ (الف) یا (ب) کے متعلق کسی قانون کی ضرورت ہے اگر ہے تو اس قانون کی نوعیت کیا ہو؟ صاحب صدر کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب کمیٹی مذکور کے ممبر ہونگے :-

(۱) حکیم ظفر یاب علی خان لاہور۔
(۲) پنڈت سریندر موہن پرنسپل دیانند آیورویدک کالج لاہور
(۳) خان بہادر ایم مشتاق محمد کرمانی ایم۔ ایل۔ اے
(۴) راجہ نریندر ناتھ ایم۔ ایل۔ اے۔
(۵) حکیم محمد حسن قریشی۔ پرنسپل طبیہ کالج لاہور۔
(۶) پنڈت ٹھاکر دت شرما۔ پروپرائٹر امرت دھارا لاہور
(۷) ڈاکٹر محمد یوسف ایم۔ ڈی۔ پروفیسر کلینکل میڈیسن کے کلنیکل اسسٹنٹ (جنہیں انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات پنجاب نے نامزد کیا ہے)
(۸) ڈاکٹر نہال چند سیکری۔ ایل۔ ایم۔ ایس جو پنجاب کے پرائیویٹ پریکٹیشنرز کی نمائندگی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(لاہور۔ مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۳۸ء)

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۷۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نتھو ولد حاکم ذات راجپوت سکنہ ڈلہیرہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۶۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ابرخاں ولد جوبلے خاں ذات راجپوت سکنہ جبال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{8}{38}$ ۲۰ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۸۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ رحیم بخش ولد کاکا ذات جٹ سکنہ جوری تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{8}{38}$ ۲۰ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۵۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عطا محمد ولد فتح ذات گوجر سکنہ لوانکہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{8}{38}$ ۲۰ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

(۸۱۹)

تمام دنیا میں بےمثیل
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشّی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشّی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۳۴۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ فتح سنگھ ولد بھگتا ذات راجپوت سکنہ چکوال ملوتراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانئے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۳۸۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بھگتو ولد عالم ذات جٹ سکنہ کگ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۵ مقرر کیا ہے لہذا جانئے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ۔ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۳۴۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لہناں ولد گجا ذات راجپوت سکنہ چکوال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۵ مقرر کیا ہے لہذا جانئے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ۔ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۳۵۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بالا سنگھ ولد لبھا ذات جٹ ساکن بھائیکے ڈھوڈے تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانئے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۲۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بھگت رام ولد گنیا ذات راجپوت سکنہ جھمبر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۵ مقرر کیا ہے لہذا جانئے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ۔ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح چندہ [illegible]

والیان ریاست سے سالانہ عــہ ۱۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ، ـــہ ۶
عام خریداران سے ، ، ـــہ ۵
، ، ، ششماہی ـــہ ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۱ - جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹ - اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۸۲۱)

نغمۂ بیداری

(از محمد رفیع صاحب مضطر زیبائی پرتاب گڈھی)

اے مسلم رنجیدہ اے قوم ستم دیدہ
تھے اگلے زمانے میں سب کام ترے چیدہ

کیا حال ہوا تیرا اللہ کے رستے میں
اٹھتے ہیں قدم تیرے کس واسطے لغزیدہ

آلام ومصائب پر کیوں بند ہوئیں آنکھیں
جو مرد ہیں میداں کے ہوتے نہیں رنجیدہ

خالدؓ کا زمانہ کیا اب یاد نہیں تجھ کو
وہ مرد بہادر تھا تجھ میں ہی سے اک چیدہ

آغوش میں کھول آنکھیں وہ دھوپ چڑھی سر پر
اُٹھ بستر غفلت سے اے مسلم خوابیدہ

تکبیر کے نعروں سے چوکا دے زمانے کو
پھر غیر نظر آئیں ہر گوشے میں ترسیدہ

میدانِ عمل میں آ شمشیر برہنہ بن
اب بھی تری ہمت سے ہر ذرہ ہے لرزیدہ

ایمان کے جلووں میں یوں ڈوب کے ظاہر ہو
جو دیکھ لے ہو جائے فوراً ترا گرویدہ

ہر شعر ہے مضطر کا اک نغمۂ بیداری
اے مسلم خوابیدہ اے مسلم خوابیدہ

فہرست مضامین

پیروی صحابیات فیروز پوری۔ اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کر دیئے ہیں۔ قیمت ۸؍

سوانح بلقیس حضرت سلیمانؑ کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی مفصل سوانحعمری اور دلچسپ حالات۔ قیمت ۳؍

شداد اور اس کا بہشت اور اس کے متعلق مفید معلومات درج ہیں۔ قیمت ۴؍

بابل مشہور شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان۔ پڑھیئے اور معلومات حاصل کیجئے۔ قیمت ۶؍

مہر نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری۔ بچوں کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز و عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۸؍

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال و فقہ پر بالکل ہر پہلو پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے ضرور منگوائیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد تین روپیہ۔ محصول ڈاک ۱۱؍

رسالہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

از حضرت مجدد الف ثانی صاحب سرہندیؒ

کتاب ہذا حضرت مجدد صاحب سرہندی کی تصانیف و مکاتیب میں سے ہے۔ اس میں آپ نے اپنے تمام خیالات مبارکہ فرقہ شیعہ کی تردید میں ظاہر فرمائے ہیں۔ اصل مضمون فارسی میں تھا۔ یہ اردو ترجمہ ہے۔ قابل دید ہے قیمت صرف ۸؍

اسلامی توحید مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی۔ جس میں تعزیہ پرستی۔ رونا پیٹنا، علم نکالنا اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کردی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴؍

شہادت حسینؓ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح واقعات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو "شہادت حسین" ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۴؍

خلافت محمدیہ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی [illegible] تسلیم کیا گیا ہے اور مسئلہ [illegible] ہے ۳؍

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قابل دید ہے قیمت ۱؍

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ قیمت عہ روپے

وید ارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی ست دہری۔ اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں [illegible] انجام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آج تک اس کی تردید نہیں کر سکی۔ قابل دید ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰؍

القول المبین مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری مرحوم۔ اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک [illegible]

پتہ ملنے کا — منیجر ا[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱۔جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

مشرکانہ تعلیم

خواجہ صاحب دہلوی کی مریدین کو تلقین

امت مسلمہ میں بہت سے فرقے مختلف خیال کے پیدا ہوئے اور مٹ گئے۔ مگر ان میں باوجود بہت سے اختلاف کے اس مسئلے پر سب کا اتفاق رہا کہ سجدہ خدا کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ بلکہ اس پر بھی اتفاق رہا کہ جو کام بطور عبادت اسلام نے بندوں پر مقرر کیا ہے وہ سارا یا اس کا کوئی حصہ مخلوق کے لئے جائز نہیں۔ مثلاً نماز اپنی ہیئت مخصوصہ کے ساتھ یا اس کا کوئی رکن کسی مخلوق کے لئے جائز نہیں۔ مثلاً قیام یا رکوع یا سجدہ وغیرہ کسی مخلوق کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح روزہ وغیرہ جملہ عبادات خدا تعالیٰ کی ذات سے مخصوص ہیں۔ اسی لئے ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم ان لوگوں کے اقوال دیکھتے ہیں یا ان کے کسی مذہبی پیشوا کی زبان یا قلم سے سنتے یا پڑھتے ہیں کہ سجدہ مخلوق کو بھی جائز ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اس خصوص میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ آپ کی تلقین آپ کے اخبار منادی مورخہ ۲۲۔جولائی سنہ حال میں شائع ہوئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"خدا سمت کعبہ میں بھی قابل سجدہ و عبادت ہے۔ اور سمت مشرق و شمال و جنوب میں بھی۔ اور خود وجود انسان میں بھی۔ کیونکہ وہ انسانی وجود میں بھی موجود ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:-

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

"ہم آدمی کی رگ جان سے بھی قریب تر رہتے ہیں۔"

رگ جان حبل الورید کا ترجمہ ہے۔ اور حبل الورید ایک لفظ ہے۔ مگر صوفی جانتے ہیں کہ حبل الورید سے مراد کیا ہے اور ورید کا مطلب کیا ہے۔ اور اقرب کا اشارہ کس طرف ہے۔ اور نحن (ہم) کہنے والا کون ہے اور اس ہم ہی کے دعوے میں وہ اپنی ذات کے کس جلوہ کو نمایاں کرنا چاہتا ہے۔ یقین کرو۔ یقین مانو۔ یقین دیکھو اور یقین کی آگ میں اپنی خودی اور موہوم وجود کو نابود کرنے کیلئے جلا ڈالو تاکہ ہر سمت کے سجدہ میں ساجدین کو مسجود کا چہرہ نظر آجائے۔" (منادی ص ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | خواجہ صاحب کی دلیل کیا اچھی ہے کہ خود انسان میں بھی خدا ہے۔ اس لئے انسان کو سمت سجدہ بنانا جائز ہے۔ مگر خواجہ صاحب! یہ تو بتائیے کہ جس عقیدہ سے انسان مسجود میں خدا موجود ہے اسی عقیدے سے سجدہ کرنے والے انسان میں بھی خدا موجود ہے۔ پھر خود خدا خدا کو سجدہ کیوں کرے۔ ہم آپ کو عارفانہ عینک دیتے ہیں اُسے لگا کر آپ دیکھئے کہ بت خانے میں مہادیو کی جو مورتی ہے اور گرجا گھر میں مسیح کی صلیب کی جو تصویر ہے کیا ان میں خدا نہیں؟ پھر کیا ان سب چیزوں کو سجدہ کرنا جائز ہے؟

خواجہ صاحب! | ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم باکمال صوفی نہیں ہیں لیکن باکمال صوفیوں کو جانتے ہیں۔ اسی لئے ان میں سے ایک دو باکمال حضرات کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ آپ بھی ان شہادتوں پر غور کریں۔ اور قبولیت سے ہمیں اطلاع دیں۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی جو بڑے بلند پایہ صوفی ہیں۔ صاف لکھتے ہیں:-

المکنات ماشمت رائحۃ الوجود

یعنی ممکن الوجود مخلوق نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی۔ اس کی تشریح مولانا جامی کی ایک رباعی میں سنئے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے آج معلوم ہوا کہ یہ رباعی آپ ہی کے حق میں کہی گئی ہے۔ غور سے سنئے! مولانا مرحوم کس لطیف پیرائے میں موحدانہ کلام فرماتے ہیں:- ؎

رفتم بتماشائے گل آں شمع طراز
چوں دید میان گلشنم گفت بناز
من اصل و گلہائے چمن فرع من اند
از اصل چرا بفرع مے مانی باز

اگر امکان میں ہو تو مولانا جامی کا وہ قلم چوم لوں جس سے یہ رباعی لکھی گئی ہے۔ مولانا موصوف خدا کی مخلوق کو مسجود یا مطلوب، مقصود یا محبوب بنانے والوں کو ڈانٹ بتلاتے ہیں کہ ایسا کرنا خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

اس سے بڑھ کر ایک اور لطیف رباعی سنئے فرماتے ہیں:- ؎

انتخاب الاخبار

——— امرتسر آج (۱۵؍۸) کئی روز کے بعد معمولی سی بارش ہوئی۔ شملہ اور بٹالہ وغیرہ شہروں کے قرب وجوار میں بارشیں ہونے سے ہوا مرطوب چلتی رہتی ہے۔ تاہم مزید بارش کے لئے دعا کریں۔

——— امرتسر ۸۔ اگست کو آنریبل وزیر اعظم پنجاب دچوہدری چھوٹو رام تشریف لائے۔ ۹۔ اگست کو وزیر اعظم موضع کھلچیاں ضلع امرتسر تشریف لے گئے۔ جہاں کئی ہزار کسان ودیگر اشخاص جمع تھے۔ وہاں کے معززین نے ایک سنہری تلوار و"حیات پنجاب" کا خطاب وزیر اعظم کو دیا۔ وہاں سے فارغ ہوکر ترنتارن واجنالہ بھی تشریف لے گئے۔

——— یونینسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ زمیندارہ بلوں کے حق میں ۲۸۔ اگست کو مظاہرے کئے جائیں (یہ بل اردو وانگریزی میں گورنمنٹ کی طرف سے طبع ہوچکے ہیں جو ۱ ارنی نسخہ پر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے مل سکتے ہیں) نیز ان بلوں کی تائید میں ۴۔ ستمبر کو لائل پور میں کانفرنس ہوگی۔ جس کی صدارت وزیر اعظم پنجاب فرمائیں گے۔

——— امرتسر میں سکھوں کی طرف سے جو سول نافرمانی جاری تھی وہ اب بند ہوگئی ہے۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ کی پابندی علاقہ ممنوعہ سے ہٹالی گئی ہے۔

——— لاہور۔ بیگم شاہ نواز ایم۔ ایل۔ اے کے خاوند میاں محمد شاہ نواز صاحب عرصے بعارضہ فالج بیمار رہ کر ۱۱۔ اگست کو فوت ہوگئے۔

——— وائسرائے ہند مع لیڈی وائسرائے اوائل اکتوبر میں کشمیر جارہے ہیں۔

——— راولپنڈی کے ایک بجلی کے ماہر ایس مہندر سنگھ نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جس سے سورج کی کرنوں کو یکجا کرکے بڑی بڑی مشینوں کو چلایا جاسکے گا۔

——— حکومت پنجاب نے سونی پت۔ دیپالپور۔ بھلوال۔ حصار۔ قصور۔ لائل پور اور ڈیرہ غازیخان میں قرضہ بورڈ جاری کئے ہیں۔

——— امرتسر ڈسٹرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن لوگوں کی آمدنی ۱۰۰ روپیہ سے زائد ہو ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔

——— افواہ ہے کہ صوبہ سرحد کا فقیر دینا۔ ڈیرہ اسماعیل خان وبنوں پر حملہ کرنے کی غرض سے لشکر جمع کررہا ہے۔

——— بنوں کی ایک اطلاع ہے کہ قبائلیوں نے ایک ہوائی جہاز کو گولیاں مار کر نیچے گرا لیا۔ جن میں چند انگریز تھے۔ جن کو قبائلیوں نے زندہ گرفتار کرلیا۔

——— ضلع بنیا۔ گونڈا میں سیلاب آنے سے سینکڑوں دیہات زیر آب ہوگئے۔

یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے اور ۲۶۔ اگست تک وصول نہ ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی کیا جائے گا۔
(مینجر اہلحدیث امرتسر)

——— جدہ کے برطانوی قونصل خانے میں ڈاکٹر مرزا غلام رسول انڈین میڈیکل آفیسر مقرر کئے گئے ہیں۔

——— جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہٖ نے تنظیم عساکر کے متعلق احکام جاری کردیئے ہیں کہ آہن پوش موٹروں، ٹینکوں اور طیاروں سے تعلق رکھنے والے افسروں اور سپاہیوں کو ڈھیلا لباس پہننے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اب یہ بھی تجویز ہورہی ہے کہ جنگی وہوائی فنون کے مدارس اندرون ملک کھولدیئے جائیں۔

——— مکہ مکرمہ کے بازار قشاشیہ میں گوشت، سبزی اور پھلوں کی ایک عظیم الشان مارکیٹ کھل گئی ہے۔

——— جدہ بندر کے قریب ہی انگلو امریکن کمپنی نے اپنے استعمال کے لئے ایک شاندار بندرگاہ تیار کی ہے۔

——— قاہرہ میں محمد علی پاشا قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں اسلامی ممالک کے سرکردہ رہنماؤں کی ایک کانفرنس کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں شمولیت کے لئے مسٹر جناح کو بھی دعوت موصول ہوئی ہے۔

——— روس کے وزیر خارجہ نے سرحد کے تصفیہ کے لئے جاپانی تجاویز کو منظور کرلیا ہے۔ چنانچہ دونو حکومتوں میں اب عارضی صلح ہوگئی ہے۔

——— آئندہ ہندوستان میں کسی قسم کی کان میں عورتوں کو زیر زمین کام کرنے کے لئے ملازم نہیں رکھا جائیگا۔

تصحیح | "اہلحدیث" ۱۲۔ اگست صفحہ کالم اول سطر ۱۷ یوں صحیح ہے:۔ "بتائیے وہ قرآن مجید کی تائید کرتے ہیں یا تردید؟" ناظرین تصحیح فرمالیں۔

مضامین آمدہ | ابونعیم عبدالرحیم صاحب۔ محمد خان صاحب گوندل ۳ عدد۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی عبدالسلام مولوی محمد داؤد صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب ابوطاہر صاحب۔ عبدالخالق صاحب۔ مولوی عبدالرؤف عبدالخالق۔ صالح بن سلمان صاحب۔ حاجی ابراہیم۔

غیر مقبولہ | عتیق ان سے خدا بچھے (نظم)۔ کیا متوفی عنہا زوجہا عورتیں سرمہ وتیل بعذر بھی لگانے کی مجاز نہیں ہیں۔ اظہار صداقت۔ منظر قیامت۔ حجۃ الوداع۔ خیالات نفسانی۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ خصماء بہائم۔

ملک امام خان صاحب | جہاں کہیں ہوں اپنے مفصل پتہ سے اطلاع دیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت ہے | ہمارے دفتر میں ایک ایسے کاتب صاحب کی ضرورت ہے۔ جس کا خط نہایت اعلیٰ ہو۔ مذہب اہل حدیث رکھتا ہو۔ طبیعت بالکل سادی اور زمانہ حال کے صوفیوں میں سے نہ ہو۔ قیام وطعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ اپنے اپنے نمونہ تحریر اور انتہائی رعائتی اجرت لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

محمد رحمت اللہ مینجر دار الکتب سلیمانی
قصبہ روڑی۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

اور بے رحمی سے دھتکارا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مساجد سے ان اللہ والے لوگوں کو بے دردی سے باہر نکالا جاتا ہے۔ بتائیے۔ آخر جرم یہی ہے کہ تقلید کا استیصال کرتے ہیں اور اقرار اُس چیز کا کرتے کراتے ہیں کہ جس کا خود صحابہ کرام اقرار فرماتے تھے یعنی الیس حسبکم سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... ماحسبکم سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم نسائی شریف ص۱۵ ج ۲ باب مایحل من حبس عن الحج ؎

اهل الحدیث هم اهل النبی وان
لم یصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

ہاں تقلید کے استیصال پر غلط عام اور صحیح تمام کے ماتحت آپ کو ناراضگی ضرور آئیگی مگر کیا کیا جائے جبکہ ائمہ اسلام سلف صالحین نے خود اس کا استیصال فرمادیا ہے لہذا ہم مجبور ہیں کسی طرح بھی تقلید کے دائرہ کے اندر نہیں آسکتے۔ بجز اس کے کہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کو کافی سمجھیں۔

وبس اللّٰھم اشہد اشہد۔ دیکھو امام شافعیؒ جو کہ دوسری صدی اور خیر القرون کے ائمہ اسلامؒ سے بلند پایہ اور مایہ ناز بزرگ انسان میں جن کی تقلید کا بھی اہل دنیا نے بہت چرچا مچا رکھا ہے۔ اپنی کتاب فقہ اکبر مطبوعہ مصر ص۵ میں تقلید کا کیسے استیصال کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں :-

اعلموا اسعدکم اللہ ان کل مکلف مامور بمعرفۃ اللہ تعالیٰ ومعنی المعرفۃ ان یعلم المعلوم علی ما ھو علیہ بحیث لایخفی علیہ شئی من صفات المعلوم و بالظن والتقلید لا یحصل العلم والمعرفۃ لان معنی الظن تجویز الامرین ومعنی التقلید قبول قول من لا یدری ما قال من این قال وذلک لایکون علما دلیلہ قولہ تعالیٰ (فاعلم انہ لا الہ الا اللہ) فامر بالمعرفۃ لا بالظن والتقلید۔ انتہی۔

اس عبارت کا معنی ہم تو اتنا سمجھ سکتے ہیں کہ ہر مسلمان کو فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت و پہچان حاصل کرے کہ خدا ضرور ہے اور ہے بھی ایک بے مثل و مثال اور ظن اور تقلید کے ساتھ علم اور معرفت حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ظن کا معنی ہے صحیح و غلط کے مابین شک میں رہنا اور تقلید کا معنی ہے قبول کرنا اس شخص کے سخن کو کہ پتہ نہ چلے کہ جو کچھ کہتا ہے کہاں سے کہتا ہے اور یہ ظن و تقلید علم نہیں ہے۔ دلیل ان کے علم نہ ہونے کی یہ قول باری تعالیٰ ہے کہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ یعنی یقین کر اور دل سے جان رکھ کہ ایک برحق معبود اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ پس اللہ پاک نے معرفت دعلم کے ساتھ امر اور حکم فرمایا ہے نہ کہ ظن اور تقلید کے ساتھ۔ حاصل یہ کہ تقلید علم نہیں مقلد عالم نہیں ہے۔ تقلید سے معرفت نہیں آسکتی۔ مقلد کو اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ فرمایا ہے نہ کہ قلد انہ لا الہ الا اللہ۔

پس ہم نے تو امام شافعیؒ کی مذکورہ بالا تحریر کا یہی مفہوم سمجھا ہے جو ظاہر کیا ہے۔ ہاں اگر کسی محب تقلید کو وہم ہو تو اطلاع فرما دے۔ وودنہ حرط العتاد نقل شدت شدت نہ باشد۔

تقلید کا استیصال اور دیکھئے۔ مایہ ناز حنفیہ کے قلم سے ترمذی شریف ج۱ ص۱۰۱ باب ماجاء فی التمتع میں ہے کہ ایک شامی شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے تمتع بالعمرہ الی الحج کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ بھی حلال۔ جس پر اُس سائل نے کچھ وہمہ پیش کیا۔ آخر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لقد منعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حاشیہ پر ملا علی قاریؒ کیا خوب لکھتے ہیں :-

والمعنی ان ھذا یکفی فی الجواب ان کنت من اهل التحقیق دون اهل التقلید۔

یعنی معنے یہ ہے کہ ابن عمر صحابیؓ نے اُس شامی کو فرمایا کہ اگر تو محقق ہے تو تیرے لئے رسول اللہؐ کی حدیث کافی ہے اور اگر تو مقلد ہے تو تیرا حق ہے کہ حدیث کے مقابلہ میں ادھر ادھر کے اقوال و افعال پیش کرے۔

مذکورہ بالا حوالہ سے یہ بھی ظاہر باہر ہوگیا کہ مقلد کو محقق کہنا قطعاً ناجائز ہے۔ محقق وہی ہوگا جو کہ سوالات کے جواب میں سیدھا کہہ دے کہ لقد منعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ فلاں یوں کہتا ہے اور فلاں یوں۔ چنانچہ کتب اصول میں لکھا ہے کہ

مستند المقلد قول امامہ

وبس۔ مذکورہ بالا حوالہ دیکھ کر فرمان ایزدی یاد آتا ہے کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا فللہ الحمد۔

استیصال تقلید کے لئے یہ بھی سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ سارے قرآن کریم اور سب احادیث صحیحہ میں کہیں بھی اور کسی صیغہ صرفی کے ساتھ بھی تقلید کا لفظ تابعداری کے معنے کے ساتھ بالکل وارد نہیں ہوا اگر ہیں تو یہی لفظ ہیں۔

اِتَّبِعُوْا - اَطِیْعُوْا - اَسْلِمُوْا - آمِنُوْا - اِسْئَلُوْا - خُذُوْا - اَجِیْبُوْا وغیرہ

اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلعم فداہ ابی وامی کے ہاں یہ لفظ بمعنے اتباع کچھ درجہ رکھتا تو ضرور کسی نہ کسی جگہ اس کا اطلاق فرمایا جاتا۔ اور متروک عن النظر نہ فرمایا جاتا۔ فافہم ان کنت فہیما یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مقلدین کے ساتھ مناظرہ کیا جاتا ہے تو یہی رٹ لگائے رکھتے ہیں کہ فلاں آیت سے یوں تقلید نکلتی ہے اور فلاں آیت سے یوں تقلید نکلتی ہے۔ بس یہی نکلتی نکلتی سنائے جاتے ہیں کہیں یہ نہیں پڑھتے کہ قال اللہ یا قال رسول اللہ قلدوا اللہ یا قلدوا الرسول وغیرہ۔ ؎

مناظرہ با مقلد ہمچو حلوا خوردن باشد
کہ آں مسکین نمے داند بدون تقلید چیزے را

استیصال تقلید کی چوتھی دلیل یہ ہے کہ خود ائمہ اربعہ کرامؒ غیر مقلد اہل حدیث تھے۔ بعض مقلدین جھٹ جواب دیتے ہیں کہ صاحب وہ ائمہ تو مجتہد تھے ان کو تقلید سے کیا تعلق۔ مگر یاد رہے کہ ہم ان کے مجتہد ہونے سے تو منکر نہیں ہیں۔ ہم نے تو یہ بتانا ہے کہ جب وہ بسبب مجتہد ہونے کے ہی مقلد نہ تھے تو

آمد سحر آں دلبر خونی جگراں
گفت اے ز تو بر خاطر من بار گراں
شرمت بادا من بسوئے نگراں
باشم تو نہی چشم بسوئے دگراں

اللہ اللہ! کس قدر بلند پایہ توحید ہے۔ مولانا رمزا فرماتے ہیں کہ میں (جامی) جب کسی مخلوق سے تعلق محبت پیدا کرتا ہوں تو محبوب حقیقی کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ آتی ہے کہ جامی! تجھ کو شرم نہیں آتی کہ میں (خدا) تیری طرف دیکھ رہا ہوں۔ اور تو دوسرے لوگوں کو دیکھ رہا ہے" کس قدر زور کلام ہے۔

خواجہ صاحب! یہ ہے صوفیانہ توحید۔ جو وہابیانہ توحید سے بھی بلند ہے۔ ایک آپ جیسے صوفی ہیں کہ مخلوق کو پیر ہو یا فقیر، حجر ہو یا شجر مظہر قدرت بتا کر سجدہ کراتے ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

الراقم مرزا غلام احمد قادیانی۔

بتلائیے! مسیحیت کا مدعی رسول ہوتا ہے یا خدا جو لقب بھی آپ ایسے مدعی کے لئے تجویز کریں گے ہم مرزا صاحب قادیانی کو اسی لقب سے ملقب سمجھ لیں گے۔ کیونکہ وہ بھی شیخ بہاء اللہ کی طرح مدعی مسیحیت تھے۔ پس اب یہ فیصلہ قادیانی جماعت کے ہاتھ میں ہے کہ بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت کو مدعی رسالت کہیں یا مدعی الوہیت

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

قادیانی مشن

شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت سوال

اور

اس کا جواب

عرصہ سے یہ مسئلہ ہماری طرف سے شائع ہوتا آیا ہے۔ جس کا ثبوت ہم بدلائل کثیرہ دے چکے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی رسالت تھے۔ باوجود اس کے قادیانی اخبار "الفضل" ۲ جون میں لکھا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا دعویٰ متعلقہ رسالت بہاء اللہ غلط ہے اگر وہ سچے ہیں تو اس کا ثبوت دیں بلکہ وہ (بہاء اللہ) الوہیت کا دعویدار تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ رسالت کرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہنا قادیانی رسالت کے لئے سخت مضر ہے اس لئے وہ ان کو مدعی رسالت کی بجائے مدعی الوہیت بنلاتے ہیں۔ آج تک ہم نے جتنے ثبوت اپنے دعوے پر پیش کئے ہیں وہ سب کتب بہائیہ سے ماخوذ ہیں۔ خود شیخ بہاء اللہ کا الہام جس میں آپ لفظ "رسول" سے مخاطب ہیں آپ کی کتاب "اقدس" میں مرقوم ملتا ہے اس کے علاوہ خدا کی طرف سے قرآنی طرز پر بصیغہ خطاب بلفظ "قل" بہاء اللہ کا مخاطب ہونا آپ کے دعویٰ نبوت و رسالت ثابت کرنے کو واضح دلیل ہے۔

ملاحظہ ہو کتاب "اقدس" (از بہاء اللہ) صفحات ۵۴-۵۹-۷۴-۷۶ وغیرہ۔

اس زبردست دلیل کے بعد ہم ایک دلیل شیخ بہاء اللہ کے دعویٰ رسالت پر ایسی پیش کرتے ہیں جس کے سامنے قادیانی جماعت کی گردنیں بحکم (فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ) جھک جائیں گی۔ ناممکن ہے کہ بحیثیت مرزائی ہونے کے ہمارے دعوے کی تکذیب کر سکیں۔ پس سنئے!

قادیانی نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب جماعت مرزائیہ کے حقیقی پیشوا جو بقول جماعت مرزائیہ حکم، عدل، صادق، مصدوق اور مسیح موعود ہو کر تشریف لائے تھے۔ ان کا اپنا قول ہے:-

"آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۷ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔"

(ریویو لاہور ٹائٹل پیج صفحہ ۲)

اس عبارت کے نیچے صاف لفظوں میں لکھا ہے

تقلید اور امام شافعیؒ

(از قلم مولوی عبدالمتین صاحب خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور)

آہ! تغیرات زمانہ نے آہستہ آہستہ ہر ہر امر شرعی میں رد و بدل کر دیا اور بعض بعض امور کو تو ایسا نسیاً منسیاً کر دیا کہ سطح ارضی پر اُن کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیوں نہ ہو جبکہ یہ زمانہ بھی عنقریب آنے والا ہے کہ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللہ اللہ۔ اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ اہل دنیا نے معاملہ بالکل برعکس کر دیا ہے۔ یعنی صحیح کو غلط کر دیا اور غلط کو صحیح۔ بیماری کو صحت کہنے لگے اور صحت کو بیماری۔ وقس علیٰ ہذا۔ نمونے کے طور پر دیکھنا ہو تو مثلاً داڑھی کو دیکھو کہ کیسے برعکس ہو گیا ہے کہ کٹانے منڈانے والا بے عیب تصور کیا جاتا ہے اور سنت کے موافق رکھنے والا عیب دار۔ اسی طرح شادی غمی کو رسومات جاہلیہ کے ساتھ نباہنے والے کو نظر تحسین سے دیکھا جاتا ہے اور سنت کے موافق نباہنے کو نظر حقارت سے۔ اب آئیے اصل مقصود کو آئمہ کرام غیر معصومین کی تقلید کرنے والے کو مرحبا کہا جاتا ہے مگر بے چارے متبع سنت مطیع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت

آہ! شیخ عطاء الرحمٰن مرحوم

وقلت راثيا الصديق الكريم الشيخ عطاء الرحمٰن ناظم المدرسة الرحمانية رحمه الله تعالىٰ

العيش نوم وموت المرء يقظته	وانت بينهما كالوهم يا فطن
ماذا تؤمل فى الدنيا وبهجتها	ولا يصاحبك منها المال والوطن
لا يساعدك اخوان ولا ولد	اذا تربت وخلى روحك البدن
دع زخارف ذى الدنيا فليس بها	ما ينفع المرء الا البر والكفن
علام حزنك فيما فات من امل	ولا يرد عليك الفائت الحزن
ماذا يقيك اذا ما حان حينك من	رب الورى لا جيوش لا ولا حصن
عطاء رحمٰن قد لاقيت مغفرة	من غافر الذنب ستار له المنن
بل رمسك شؤبوب الجنان وقد	وافاك من ربك الرضوان والعدن
فى بعدت وقد خلفت مدرسة	دينية تتهادىٰ سوحها السنن
حييت سنة طٰه بعد موتتها	وانت ما بقيت من اجرها ثمن
فيها من العلماء الغر تر اسها	عز ائمة الخير والاخلاص والمنن
لذاك خلفت اولاد مكرمة	هم يأنسون بكم والخير قد امنوا
خير الاود من يتبع اباكرما	ان الكريم بخير الخلق م تهن
ثم الصلوٰة على المختار من مضر	ما غرد الطير وما اهتزت الغصن

(راقم:- خلیل بن محمد عرب۔ بھوپال)

اہل بدعت کو دعوت توحید

(از مولوی محمد داؤد ارشد از کوٹلی رائے ابوبکر ضلع لاہور)

ناظرین کرام! ابتدائے آفرنیش سے لیکر دنیاء عالم میں دو ہی قسم کے لوگ رہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں۔ اگر ایک طرف اہل توحید اعلاء کلمۃ الحق کے لئے دنیا کے سامنے آئے ہیں تو دوسری جانب اہل بدعت بھی اپنا دجل و فریب کا جال پھیلانے میں کوشاں اور سرگرداں رہے ہیں۔ جیسا کہ آج بھی اہل بدعت آیات قرآنیہ کو چھوڑ کر اور ذاتی الجھنوں میں پڑ کر غلط بحث کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہم ان ذاتی حملوں گالیوں اور توتو میں میں سے عمداً کنارہ کشی کرتے ہوئے بجز اسکے اور کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

ہمارا مقصد ہرگز ذاتیات نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں کسی کی ذات سے عناد اور دشمنی ہے۔ اور اگر وہ گالی گلوچ کے سوا لاٹھی اور کلہاڑیوں سے حملہ آور بھی ہوں جیسے کہ جناب حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زید مجدہ کی ذات گرامی پر گذشتہ ایام میں امرتسر میں ہی حملہ کر کے ایک دشمن اسلام نے طائف کا نقشہ پیش کیا تو ہم پھر بھی وہی سرزار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دیرینہ سنت زندہ کرتے ہوئے صرف اسی قدر عرض کرینگے

اللّٰهم اهد قومى فانهم لا يعلمون

لیکن فرمان مصطفوی قل الحق پر ضرور عمل کریں گے خواہ مصائب اور مشکلات کا اس سے دو چند سامنا کرنا پڑے۔ اس لئے آج میں اہل بدعت سے ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں ؎

دیکھئے انہیں ہوتا کیسے اثر نہیں
لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

چونکہ ایسے لوگ صرف بزرگوں کے اقوال کی رٹ لگا کر لوگوں کو اہل توحید سے متنفر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بے ادب ہیں۔ بزرگوں کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ اور یہ صحیح ہے کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

قرآن و حدیث کے سوا کوئی تیسری چیز ایسی نہیں جس کا منکر مستحق نار ہو۔ جیسا کہ آقائے نامدار فداہ روحی صلعم کا منکر جہنم کا مستحق ہوسکتا ہے۔ کیونکہ سرور کائنات فخر موجودات صلعم کے ہر حرکات و سکنات کو مدنظر رکھ کر اللہ رب العزت نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا ارشاد فرمایا

غیر مقلد ہونا لازم آئے گا۔ کیونکہ نقیضین کا رفع ہونا محال ہے۔

دوسری صورت لاجواب یہ ہے کہ ہم اُن ائمہ کرام کی وہ زندگی پیش کر رہے ہیں جبکہ وہ ابھی ملکۂ اجتہاد کو نہیں پہنچے تھے۔ جس کو ہماری اصطلاح میں زمانہ طالب علمی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ رح کے ہزار ہا استاد و شیوخ لکھے گئے ہیں۔

(دیکھو تبییض الصحیفہ للسیوطی مطبوعہ دیوبند)

اور ان شیوخ کے پاس امام صاحبؒ بہت کافی عرصہ علم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور کتب اصول حنفیہ میں یہ بھی عام موجود ہے کہ اجتہاد و استنباط کا درجہ تب حاصل ہوتا ہے جبکہ پہلے تمام علوم پر احاطہ کامل حاصل ہو۔

پس ظاہر ہؤا کہ امام صاحب نے جب تک تمام علوم کا احاطہ نہیں فرمایا اور جب تک ان تمام شیوخ سے پڑھ کر فارغ نہیں ہوئے لازمی اور لابدی طور اس کافی عرصہ میں کم سے کم اپنی نصف عمر مبارک تک پکے غیر مقلد رہے ہیں۔ وھذا ھو المقصود فی استیصال التقلید۔

ہے کوئی مقلد کہ اپنے امام رح کا مقلد ہونا ثابت کرے ورنہ خرط القتاد۔

نہیں نہیں امام صاحب تو صاف فرماتے تھے کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ یعنی میرا مذہب حدیث ہے اور میں اہل حدیث ہوں! یہ نہ فرماتے تھے کہ میرا مذہب تقلید ہے اور میں مقلد ہوں۔

رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ آمین!

اگرچہ اس موضوع پر اور بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے مگر اہل تدبر کے لئے اس پر اکتفا کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین حضرات توجہ فرما کر فائدہ حاصل کریں گے اور اس عاجز کو دعا فرماویں گے۔

تقلید شخصی و سلفی۔ ثابت کیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ٤ در دفتر اہلحدیث امرتسر

شیعہ کے گھر کی شہادت

(از مولوی عبد المتین صاحب۔ احمد پور شرقیہ۔ بہاول پور)

تروی مناقبھم لھم اعدائھم ۔ والفضل ما شھدت بہ الاعدا

شیعہ حضرات اہل سنت اور اہل سنت کے بزرگوں کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر اپنی کتب معتبرہ اور ائمہ دوازدہ ١٢ علیہم السلام کے فرامین کو نظر انصاف سے دیکھ لیتے تو انشاء اللہ سب وشتم کرنے کی تکلیف کرنے سے بچ جاتے۔ دیکھو خود حضرت علی رض خلیفہ رابع نے خلفاء ثلاثہ رض کی تعریف فرما کر ان کی خلافت برحق ثابت کی ہے اور ساتھ ہی خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پر راضی و خوش ہے۔ فرمایا

انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ ..... وانما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذلک للہ رضی

(نہج البلاغہ جلد ٢ صفحہ) تفسیر قمی شیعہ صفحہ ٦٨٧ سورہ تحریم میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی حفصہ رض ام المؤمنین کو فرمایا کہ

ان ابا بکر یلی الخلافۃ من بعدی ثم من بعدہ ابوک فقالت من اخبرک بھذا قال اللہ اخبرنی۔

یعنی میرے بعد خلیفہ بلا فصل ابو بکر صدیق بنے گا اور اس کے بعد تیرا باپ حضرت عمر خلیفہ بنے گا۔ جس پر بی بی صاحبہ نے پوچھا کہ تم کو کیسے خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے یہی خبر دی ہے۔

اسی تفسیر قمی صفحہ ٢٦٦ سورۂ براءۃ زیر آیت اذ ھما فی الغار مرقوم ہے کہ

رسول اللہ صلعم نے ابو بکر رض کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور فرمایا انت الصدیق

یعنی تو بڑا صادق ہے!

آئیے اب تم کو ایک شیعہ کی چوٹی کی معتبر کتاب کافی کلینی جس کے اوّل اور آخر میں امام مہدی علیہ السلام کے دستخط ہیں کہ ھذا کاف لشیعتنا یعنی یہ کتاب شیعہ کے لئے کافی ہے سے ایک صاف حدیث کر کے ختم کرتے ہیں۔ سنئے! امام جعفر صادق ع فرماتے ہیں کہ:-

ینادی مناد من السماء آخر النھار ان عثمان وشیعتہ ھم الفائزون

(فروع کافی کلینی جلد ٣ صفحہ ١٤٦ کتاب ر

یعنی ہر پچھلے پہر دن کے آسمان سے ایک منادی اور آواز دیتا رہتا ہے کہ خبردار (اے شیعہ) تحقیق حضرت عثمان رض خلیفہ ثالث اور اس کے ماننے والے (اہل سنت والجماعت) سب کے سب فائز اور کامیاب اور بہشتی ناجی ہیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ خود شیعہ کے گھر سے بے گواہی آسمانی ملی کہ اہل سنت والجماعت اور ان کے سب بزرگ بہشتی اور ناجی ہیں۔ سب بزرگ ابو بکر صدیق رض و عمر فاروق رض و تمام صحابہ رض و تابعین و امام ابو حنیفہ رح و دیگر ائمہ ثلٰثہ رح و امام بخاری رح بیان کئے ہیں کہ یہ سب حضرت عثمان ذی النورین کے ماننے والے ہیں اور اس کے ساتھ کامل محبت ہیں۔ پس لفظ وشیعتہ میں شامل ہو کر سب بہشتی ہیں وھو المقصود۔ نہیں نہیں بلکہ مولانا ثناء اللہ سردار اہل حدیث اور مولانا میر سیالکوٹی صاحب مولانا محمد صاحب دہلوی وغیرہ علماء کرام وغیر علماء سب فائز و ناجی ہیں۔ کیونکہ یہ سب عثمانی ہیں

پ آپ کو بشریت سے نکالنے کے لئے کھینچ تان کر
جڑ دیں۔ دیکھو اخبار الفقیہ ۷۔ ستمبر ۱۹۳۶ء۔
اور آج الٹا طعن دیں، بہتان باندھیں جماعت حقہ
اہل حدیث پر۔ تلک اذیً قسمۃٌ ضیزیٰ۔

افسوس، بجائے اسکے کہ اس صریح شرک سے
خود باز آتے بلکہ عذرگناہ بدتر ازگناہ کے مصداق
اُلٹے مجاہد ملت حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر
لگے افترا کرنے اور اپنی دیرینہ عادت کے مطابق جھوٹ
کو فروغ دینے۔

بشیر صاحب! یہ آپ کو سخت دھوکا لگا ہے
یا آپ نے عمداً کتمانِ حق کا بوجھ اپنے کاندھوں پر
اٹھا کر عوام الناس کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ حضرت
سردار جماعت نے ہرگز من کل الوجوہ یہ تشبیہ نہیں
دی بلکہ ان کے فعل کو مشرکین عرب کے فعل سے
تشبیہ دی ہے۔ جیسا قرآن شریف میں مشرک کے
فعل (دعائے غیر اللہ) کو باسط کفیہ الی الماء
سا تھ بے کاری اور لغویت میں تشبیہ دی ہے۔ مگر
چونکہ یہ لوگ قرآن مجید نہیں پڑھتے اس لئے ایسی
تشبیہوں کے معنے سمجھنے میں غلطی کھاتے ہیں۔
خدا تعالےٰ ان کو سمجھ دے۔

فلسفہ صلوٰۃ

(از قلم حفیظ بھوجیانی نزیل امرتسر)

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔

ناظرین کرام! اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی فطرت
میں یہ بات داخل کر دی کہ ہر ایک انسان مفید اور
نافع اشیاء کا طالب اور انہیں کی طرف راغب
ہوتا ہے۔ اور اس شے سے اعراض اور اجتناب اختیار
کرتا ہے۔ جس کے متعلق اس کی عقل سلیم مضر اور
ضرر رساں ہونے کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس لئے ہر اس
شخص کے لئے جو کہ کسی تحریک کا محرک بنتا ہے لازمی
ہے کہ وہ عام پبلک کے سامنے ایسا پروگرام
اور لائحہ عمل پیش کرے جو کہ اس فطری اصول پر مبنی ہو
تاکہ اس میں جاذبیت اور کشش پیدا ہو اور عوام الناس
کو اپنی توجہات اس کی طرف مرکوز کرنے پر مجبور کر دے
ورنہ اس کی فوری اور ناکامی حتمی اور یقینی ہے۔ لہٰذا
ہر اس شخص کے لئے جو کہ مبعوث من اللہ ہونے کا
مدعی ہو اور خصوصاً جبکہ نئے مذہب کی تشکیل کا دعویٰ
کر کے جمیع ادیان سابقہ اور ملل گذشتہ کی تنسیخ کا قائل
ہو لازمی ہے کہ وہ اہل دنیا کے سامنے ایسے قواعد و
ضوابط پیش کرے جس کی طرف فطرۃً طبائع مائل ہوں
اور لوگوں کو ایسے اعمال و احکام کی طرف جو کہ علاوہ
سہل اور آسان ہونے کے ان میں تمام دینی و دنیاوی
مصائب کا حقیقی حل موجود ہو۔ ورنہ اس کی ترقی اور
عالمگیری کے تمام ذرائع مسدود و معدوم ہوں گے
اس لئے آج جبکہ ہم مذہب اسلام کی فوقیت تمام
مذاہب عالم پر ثابت کرتے ہیں اور چار دانگ عالم میں
ان الدین عند اللہ الاسلام کا ڈنکہ بجاتے ہیں
لازمی ہے کہ ہم اسلام کے مختلف پہلوؤں کو اس طرح
واضح کریں جس سے اسلام کی برتری و فوقیت اظہر
من الشمس ہو جائے۔ اسی کے ماتحت آج میں آپکے
سامنے فلسفہ صلوٰۃ پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے
قلوب میں نماز کی اہمیت راسخ ہو جائے اور اس دور
میں (جبکہ کفر و الحاد کی مسموم فضا مسلمانوں کے قلوب
سے ایمانی روحوں کو فنا کئے جا رہی ہے اور لامذہبیت
کا بے پناہ سیلاب مسلم نوجوانوں کے ایمانوں کو
خس و خاشاک کی طرح بہائے جا رہا ہے) عام مسلمانوں
کے ایمانوں کو خارجی تباہ کن تاثرات سے محفوظ رکھنے
کے لئے سد سکندری کا کام دے۔

مسئلہ نماز سے مندرجہ ذیل مسائل پر روشنی
پڑتی ہے

(۱) (نہی عن الفحشاء) نماز فحش کاری کا (جو نہ صرف
طبی نقطہ نگاہ سے مضر اور نسل انسانی کے لئے بیخ کن ہے
بلکہ عوام الناس کے نظریہ سے بھی انسانیت سوز
اور ذلت و رسوائی کا اشد ترین باعث ہے) استیصال
کرتی ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
ہے کہ اقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء
والمنکر ولذکر اللہ اکبر

(ترجمہ) اے نبی تو خود بھی نماز کو قائم کر (اور اپنے
اتباع کو اس کا حکم کر) کیونکہ نماز فحش کاری
سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بہت بڑا ہے۔

چنانچہ نبی علیہ السلام سے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ
وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور چوری وغیرہ دیگر اعمال سیئہ
کا بھی مرتکب ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ستنھا
ہ ملوتہ۔ یعنی اس کی نماز عنقریب ہی اسے ان افعال
سے روک دیگی چنانچہ ایسے ہی ہوا اور وہ شخص تھوڑے
ہی عرصہ میں تائب ہو گیا۔

لیکن شرط یہ ہے کہ نمازی خلوص نیت اور بغیر
ریا و سمعہ کے فرمان الٰہی کی تعمیل کے لئے اس فریضہ
کو ادا کرے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص
صرف تقویٰ اور خوف الٰہی سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم
کی تعمیل کرے اور بدستور اعمال سیئہ کا بھی مرتکب
رہے بلکہ وہ بتدریج ان سے بھی اپنے نفس کی اصلاح
کی کوشش کریگا۔

درس اتحاد | نماز کو باجماعت ادا کرنے سے
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی رشتہ یگانگت قائم
رکھنے اور تمام امور کو اجتماعی حیثیت سے سرانجام
دینے کا طریقہ بتایا ہے۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا:-

صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و
عشرین درجۃ۔

(ترجمہ) نماز باجماعت ادا کی ہوئی ایک شخص کی نماز
سے ستائیس گنا درجہ رکھتی ہے۔

اسی امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ہفتہ کے بعد ایک عام
اجتماع بصورت جمعہ کا حکم دیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں
میں محبت و اخوت کا جذبہ موجزن ہو اور تمام امور کو
مشورہ سے طے کیا کریں۔ اس امر کی اہمیت کو محسوس
کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے ایسے احکام صادر
کئے۔ جن سے اتفاق و اتحاد کی بنیادیں اچھی طرح

اور اگر ان مبتدعین کو رسول اللہ صلعم کا اسوہ حسنہ اور آیات قرآنی کافی نہیں جیسا کہ ان کے قرآنی آیات اور فرامین آقائے نامدار صلعم کو چھوڑ کر اقوال بزرگان کے اخذ کرنے سے ظاہر ہے۔ دراں حال کہ بزرگان دین قابل عزت و احترام ہیں مگر حجت شرعی نہیں ہیں۔ تاہم اہل بدعت کی تسلی اور اتمام حجت کے لئے چند بزرگان دین اور محققین امت کی آراء اور خیالات پیش کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ بزرگان دین کا دم بھرنے والے کس قدر اُن کے فرامین پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد گرامی غرائب فی تحقیق المذاہب میں مسطور ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت امام موصوف نے ایک شخص کو قبروں پر جاتے اور ان کو پکارتے سنا جو کہتا تھا کہ تمہارے پاس کئی بار استمداد کے لئے آیا ہوں۔

فسمع ابو حنیفة یقول یخاطبهم فقال هل اجابو لك قال لا فقال له سحقا لك وتربت یداك۔

خصوصاً حضرت الامام کے مقلدین کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس سے عبرت حاصل کریں کہ ؎

امداد کن امداد کن در دین دنیا شاد کن

یا اس قسم کی دیگر امداد چاہنے والو! امام صاحب فرماتے ہیں دوری ہو تمہارے لئے (اللہ کی رحمت سے) اور خاک میں رُلیں ہاتھ تمہارے کیوں خدا کا در چھوڑ کر غیر کی مدد چاہتے ہو۔

اسی طرح حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنی کتاب "ارشاد الطالبین" میں فرماتے ہیں کہ

آنچہ جہال مے گویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نیست شرک و کفر است۔

فرماتے ہیں کہ جاہل لوگ جو اللہ کے سوا غیر کو پکارتے ہیں انہیں باز آجانا چاہئے کیونکہ یہ فعل شنیع اور بہت بڑا شرک ہے۔

سلہ امام موصوف نے اصحاب قبور کے پکارنے والے کو کہا تجھ پر پھٹکار ہو اور غضب ہو۔

تفویۃ الایمان۔ مجموعہ توحید ۔۔۔ (۸۲۸)

علیٰ ہذا القیاس حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا گنج بخش فرماتے ہیں ؎

صفت خدا بردم باشد گفت کہ بغیر اوکسے
مستظہر ما نیست و مستغیث ما بجز خدا تعالیٰ نیست

ناظرین کرام! قرآن پاک اور حدیث خیر الانام صلعم کے سوا قطعاً اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ صلحاء امت کے اقوال پیش کئے جاتے۔ لیکن چند حوالجات محض اس غرض سے پیش کر دیئے گئے ہیں کہ اہل بدعت کو جو بزرگان کی محبت کا دعویٰ کرنے والے ہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کا یہ فعل (استمداد عن الغیر) قرآن و حدیث کے خلاف اجماع امت کے خلاف بلکہ ہر عقل و نقل کے خلاف ہے۔ اسی لئے تو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے یہ دعا فرمائی ہے اور خصوصاً اہل بدعت اس بات پر غور کریں کہ جب دنیا میں حضرت امام مذکور کی طرف سے جن کی انہیں تقلید کا دعویٰ ہے۔ سحقاً سحقاً کہا گیا اور آخرت میں سرکار مدینہ جناب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سحقاً سحقاً کہا گیا تو کہیں یہ کہتے ہوئے کوئی دوسری راہ نہ اختیار کرنی پڑے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بالآخر میں ان نام نہاد مولوی صاحبان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ آخر یہ دنیا فانی ہے، اس میں بدعات کی ترویج دے کر اور چند دن بسر کر کے اس پیٹ کی خاطر احکام کلام اللہ اور فرامین سرکار مدینہ صلعم کو پس پشت ڈال کر اگر چند ٹکے حاصل کر بھی لئے تو کیا حاصل۔ آخر اللہ رب العزت کے حضور جانا ہے۔ اس لئے اللہ رب ذوالجلال سے دست بدعا ہوں کہ اے مالک حشر اے سمیع بصیر خدا تو انہیں توفیق عطا فرما کہ تیرے حبیب کی اصلی تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ آمین!

وما علینا الا البلاغ۔ ؎

من تبلیغ دعوت بود کردیم
حوالت باخدا کردیم رفتیم

والسلام:

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

(از مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلوی ضلع سیالکوٹ)

حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب ایدہ بنصرہ نے اخبار "اہلحدیث" ۲۲-اپریل ۱۹۳۸ء میں مقدمہ حملہ کے حالات درج فرما کر غالی فرقہ کا واقعہ لکھا تھا۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ جس وقت مشرکین اہل مسلمانوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر کہتے تھے اعل ھبل اعل ھبل۔ اے ہمارے بُت بلند ہو جا۔ یہ بھی کہتے تھے ان العزیٰ لنا ولا عزیٰ لکم اے مسلمانو! عزیٰ بت ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں[۴] بعینہٖ اسی طرح جماعت موحدین تیس مارچ کو جب عدالت سے واپس آ رہی تھی، تو حوالات کے قریب سے جماعت کا گزر ہوا، اچانک پُرجوش لہجہ میں یہ نعرے سُنے گئے "یا رسول مدد۔ یا علی مدد"۔ جماعت کے کان ادھر متوجہ ہوئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا آواز ہے۔ معلوم ہوا کہ ملزم حوالات میں بڑے جوش کے ساتھ اپنے معاونوں اور مددگاروں کو پکار رہے ہیں۔ میں نے سُن کر کہا الحمد للہ! ہمیں یہ مشابہت بھی حاصل ہو گئی!

اس روشن اور صاف تحریر پر دبی بشیر صاحب کوٹلوی جو کہ آجکل جماعت حقہ اہلحدیث کی مخالفت کرنے میں سب سے پیش پیش ہیں۔ اخبار "الفقیہ" ۱۴-مئی کے پرچہ میں چونک اٹھے اور کس دیدہ دلیری سے لکھتے ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کمال جرأت سے ہمیں (یعنی بریلویوں کو) تو بھلا مشرکین اہل سے تشبیہ دی ہی تھی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو عزیٰ و ہبل سے تشبیہ دیدی۔ قربان جائیں ایسی منطق اور فلسفہ دانی پر کوئی رمز شناس ہو تو ایسا ہی ہو۔ توہین نبی علیہ السلام تو خود کریں۔ سلطان محمود غزنوی کا قصہ بیان کر کے چار چوروں کی کہانی بتا کر منحوس تشبیہ خود ذات مقدس نبی علیہ السلام

۴ یہ سُن کر صحابہ کرامؓ نے حسب تعلیم نبوی جواب دیا اللہ مولیٰ لنا ولا مولیٰ لکم اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

عمر گزری ہے ایسی بھی جہاں میں ہستی کامل　　سرے سے جس نے ایسے کلیہ کو کر دیا باطل
بنایا تھا خدا نے، ان کو ایسا جوہر قابل　　کہ اُمی تھے، مگر ہر علم تھا تنہا انہیں حاصل

جہاں میں خوبیاں جتنی بھی ہیں موجود تھیں ان میں
صفات قدسیہ ان گنت و لا محدود تھیں ان میں

جہاں میں گلشن انسانیت کے وہ گلِ تر تھے　　مئے و خمخانہ و خم، میکش و ساقی و ساغر تھے
بشر ہو کر سراپا نور تھے وہ اور انور تھے　　خدا کی بادشاہت میں بلاشبہ گورنر تھے

انہیں کا چل رہا ہے سکہ دنیائے ہدایت میں
انہیں کی روشنی کا نور ہے ہر ملک و ملت میں

سوا حق بات کے دیگر نہ کچھ پیغام تھا ان کا　　خدا سے لو لگانا بچپنے سے کام تھا ان کا
ہر اک انساں سے بڑھ کر خلق اور اکرام تھا ان کا　　تمامی انبیاء کا وصف وصفِ عام تھا ان کا

علوم ظاہری و باطنی کے آپ ماہر تھے
نہ کوئی آپ کے استاذ و ٹیچر گو بظاہر تھے

جو تھے حیواں بصفت انساں، انہیں انساں بناتے تھے　　خدا جس سے ملے بندوں کو وہ نکتہ بتاتے تھے
سکھاتے تھے جو اوروں کو وہ پہلے کر دکھاتے تھے　　مئے توحید جن و انس کو ہر دم پلاتے تھے

جہاں میں اب بھی ہے آباد میخانہ محمدؐ کا
مخالف کے بھی ہاتھوں میں ہے پیمانہ محمدؐ کا

غریب و مفلس و مسکین پر وہ رحم کرتے تھے　　جو خفگی کی جگہ ہوتی تو نرمی پر اُترتے تھے
کسی کی حرکتِ بے جا سے فوراً درگذرتے تھے　　بھلائی خلق پر کر کے نہ کچھ احسان دھرتے تھے

لقب تھا رحمۃ للعالمین کا آپ کو حاصل
کٹا تھا آپ کے تشریف لاتے ہی سر باطل

حقوق انسانیت کے آپ نے بخشے غلاموں کو　　معافی پر معافی آپ نے دی بد لگاموں کو
بنایا آپ نے رستم صفت نازک خراموں کو　　فضائے دہر میں پھیلا دیا رب کے پیاموں کو

یتیموں اور غریبوں کی ہمیشہ سرپرستی کی
مٹا دیں آپ نے رسمیں بلندی اور پستی کی

میرا یہ قول ہرگز ردّ و باطل ہو نہیں سکتا　　محمدؐ کا کوئی مدِمقابل ہو نہیں سکتا
بغیر ان کے کبھی ایمان حاصل ہو نہیں سکتا　　جو خوشہ چیں نہ ہو ان کا وہ کامل ہو نہیں سکتا

عمل اغیار بھی کرتے ہیں ان کے حکم و فرماں پر
علم ان کا نصب دیکھا ہے قلبِ شور بختاں پر

مسدس میں بتا دوں میں تمہیں کیا آپ کی سیرت　　نہ فرصت ہے نہ وقت اتنا نہ مجھ میں اسکی ہے طاقت
مگر یہ مختصر سمجھو کہ وہ ہے آپ کی رفعت　　پہنچ جائے وہاں تک یہ تخیل کی نہیں ہمت

سمجھنا چاہتا ہے آپ کی سیرت کو جو شاکر
پڑھے وہ غور سے قرآن کو اول سے تا آخر

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰ کالم اوّل)

بلال ایک حبشی غلام تھا لیکن اس کے متعلق بھی آپ نے فرمایا کہ اے بلال وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے جب میں بہشت میں گیا تو تیری جوتیوں کی آواز میں نے آگے آگے سنی تو اس نے کہا کہ جب میں وضو کرتا ہوں تو دو عدد نفل پڑھ لیتا ہوں۔

اسی طرح مساوات نماز کے مسئلہ جات سے بھی واضح ہوتا ہے جبکہ ایک ہی صف میں جملہ طبقوں کے لوگ بلا تمیز شاہ و گدا دوش بدوش کھڑے ہوتے ہیں اور کسی بڑے سے بڑے سرمایہ دار کو یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ کسی ادنیٰ شخص کو اپنے مساوی کھڑا ہونے سے روک سکے۔

(۴) تعیین حکم نما: با جماعت میں اللہ تعالیٰ نے امام اور سپہ سالار کے تعیین ارشاد کا حکم عطا فرمایا ہے تاکہ سیاسی اور جنگی پہلو سے بھی مسلم قوم منظم ہو جائے اور جو شخص امام کے حکم کے بغیر کسی رکن کو ادا کرے اس کے متعلق سخت وعید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:-

الیس یخشی الذی یرفع راسہ قبل امامہ ان یحول اللہ راسہ راس حمار

(ترجمہ) کیا وہ شخص جو کہ امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھائے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔

یہی وہ حکم تھا جس کی وجہ سے عربوں کی وحشی اور غیر منظم جماعت نہ صرف منظم اور مہذب بن گئی بلکہ دنیا کے بیشتر حصہ پر اس کی عملداری ہو گئی۔ اور دیوار چین سے لیکر اندلس تک ان کا طوطی بولنے لگا۔

(۵) اخلاص نماز کے مسئلہ سے اس بات پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ وہی فعل و عمل مفید ہو سکتا ہے جو کہ بغیر کسی طمع و لالچ کے سرانجام دیا جائے۔ چنانچہ نماز بھی بغیر ریاء و سمعہ یا طمع و لالچ کے سرانجام دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس فریضہ کو محض تقویٰ اور خوف الٰہی سے ادا کیا جائے۔ اور اس کارگذاری کا صلہ صرف منعم حقیقی سے ہی مطلوب ہو اور فریضہ کو

مستحکم ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ

رصوا صفوفکم رحمکم اللہ

یعنی صفوں کو چونہ سے پلسترشدہ دیواروں کی طرح ہموار اور سیدھا کرو خدا تم پر رحم کریگا۔

اور فرمایا:۔

لا تختلفوا فتختلف قلوبکم

یعنی جدا جدا نہ کھڑے ہوا کرو کیونکہ اس سے تمہارے قلوب کے افتراق کا خطرہ ہے۔

اور جو شخص نماز باجماعت ادا کرنے سے پہلوتہی کرے اس کے متعلق سخت وعید فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحتطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن بھا ثم آمر رجلا فیوم الناس ثم اخالف الی الرجال لا یشھدون الصلوٰۃ فاحرق علیھم بیوتھم۔

(ترجمہ) قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری ذات ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم کروں اور کسی آدمی کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو کہ جو نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ان کے سمیت جلا دوں۔

مساوات یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے بغیر ہر ایک مذہب کی جڑیں کھوکھلی رہتی ہیں۔ آج اچھوتوں کے کئی بار مذہب ہنود سے برأت کی دھمکیوں کے باوجود بھی مذہب ہنود کے پیشوا اتنا نہیں کر سکے کہ وہ اچھوتوں کو دیگر ہنود کی طرح مندروں میں پوجا پاٹ کے فرائض ادا کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن وہ مذہب اسلام ہی ہے جو کہ مساوات کا حامی اور سب سے پیش پیش ہے۔ چنانچہ نماز کے مسئلہ سے بھی اس مسئلہ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسا فریضہ ہے جس میں شاہ و گدا امیر غریب ادنیٰ و اعلیٰ مساوی طور پر شریک ہیں۔ اور سزا و جزا کسی لحاظ سے بھی ان میں فرق نہیں۔ چنانچہ باوجودیکہ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱ پر)

مسدس شاکر

(نوشتہ جناب شاکر صدیقی صاحب از مرسی ضلع گیا)

جہاں میں بالیقیں کچھ ہستیاں باکار ہوتی ہیں ادیب و فاضل ہر علم میں ہشیار ہوتی ہیں
وطن کی، قوم کی، ملت کی خدمت گار ہوتی ہیں مگر اس قسم کی روحیں فقط دو چار ہوتی ہیں
بغیر استاد کے لیکن کب کوئی سیکھ سکتا ہے
نہ سینچے باغباں جبتک، تو گلشن کب مہکتا ہے

تعالی اللہ خلقت میں فزوں رتبے بشر کے ہیں بشر میں بھی بڑے درجے ہمارے راہبر کے ہیں
محمد مصطفےٰ سردار کل پیغامبر کے ہیں وہ ان پڑھ تھے، مگر استاد سارے نکتہ ور کے ہیں
جہاں میں گو بہت گزرے ہیں مدعیٔ ہمہ دانی
مگر ان میں سے ہمسر ہے، نہ کوئی آپ کا ثانی

زمانے میں بہت رشی منی ریفارمر آئے خلائق کی ہدایت کے لئے پیغامبر آئے
تمامی امتوں میں گم رہے جتنے راہبر آئے ہزاروں بلکہ لاکھوں انبیاء مقتدر آئے
نہیں ہے کوئی قوم ایسی رسول آئے نہ ہوں جسمیں
ضروری تھا مگر یہ بھی کوئی میڈ ہو اس آفس میں

نبی کے سلسلہ میں صاحب کتب و منزلت تھے کوئی صناع کوئی بادشاہ بحر و بر تک تھے
موحد پیمبر اور اہل کفر کے لخت جگر تک تھے نبی یعقوب تک تھے، اور آذر کے پسر تک تھے
جناب بوالبشر، آدم سے تا خیر البشر آئے
خدا کا نور پھیلا جن سے وہ شمس و قمر آئے

مگر یہ دیکھنا لازم ہے افضل کون گذرے ہیں پیمبر جتنے آئے ان میں اکمل کون گذرے ہیں
جہان صورت و سیرت میں اجمل کون گذرے ہیں صف آخر میں آکر سب سے اول کون گذرے ہیں
مکمل کر دیا کس شخص نے رشد و ہدایت کو
منور کر دیا کس نور نے دنیائے ظلمت کو

ہوا کرتا ہے کوئی ایک افسر افسروں میں بھی فضیلت ایک کو ہوتی ہے سارے رہبروں میں بھی
بزرگی ماہ کو ہے آسماں پر اختروں میں بھی یہ لازم تھا بڑے ہوتے کوئی پیغمبروں میں بھی
ہر اک شے میں خدا نے جس طرح افسر بنایا ہے
نبی میں بھی لہذا ایک کو سرور بنایا ہے

کوئی ایسا نہیں ہے جسمیں ہوں اوصاف کل کے کل جو مُل ہے وہ نہیں ساغر، جو ساغر ہے، نہیں وہ مُل
چمن میں کوئی گلچیں ہے کوئی گل ہے، کوئی بلبل جو غنچہ ہے وہ غنچہ ہے جو سنبل ہے وہ ہے سنبل
غرض اک چیز ہر ہر وصف میں کامل نہیں ہوتی
کہ تنہا شمع محفل، زینت محفل نہیں ہوتی

فتاویٰ

س ۱۲۷} ہمارے ہاں بریلوی خیال کا ایک شخص مولوی کہلاتا ہے۔ جب مردہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اذان کہتا ہے اور کہتا ہے کہ قبر پر اذان کہنا شرعاً جائز ہے۔ گذارش ہے کہ یہ اذان کہنی جائز ہے یا بدعت۔ نیز آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا کا ترجمہ کرنے میں یا عبادی سے بندگان نبی مراد لیتا ہے۔ یعنی کہو اے نبی اے میرے بندو! ترجمہ کرتا ہے۔ کیا یہ ترجمہ درست ہے یا تحریف ہے۔ اور حدیث لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ قبر پر اذان کہنی کے جواز میں دلیل بیان کرتا ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟

(عبد اللہ ساکن مٹوا نوالہ۔ خریدار اہلحدیث ۱۰۵۵۲)

ج ۱۲۷} مردہ قبر میں دفن کر کے قبر پر اذان کہنا قرآن، حدیث و کتب فقہ سے ثابت نہیں ہے جو ایسا کرتا ہے وہ نہ اہل حدیث ہے نہ حنفی نہ شافعی بلکہ اہل رائے ہے۔ آیت مذکورہ میں نبی کے بندے ترجمہ کرنا دوسری آیت کے صریح خلاف ہے۔

ماکان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون اللہ الایۃ (پ۳۔ ع۱۶)

کسی بشر کو لائق نہیں کہ خدا اُسے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں کو کہے کہ میرے بندے بن جاؤ۔

اس لئے آیت یا عبادی الذین میں یہی ترجمہ درست ہے کہ خدا فرماتا ہے اے پیغمبر! میری طرف سے کہو میرے بندو۔ اور حدیث لقنوا موتاکم سے نزع کے وقت کی تلقین ہے۔ جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے۔ احضروا موتاکم ولقنوھم لا الٰہ الا اللہ وبشروھم بالجنۃ۔ یعنی اپنے مرنے والوں کے پاس جا کر لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔

س ۱۲۸} زید کی عدم موجودگی میں زید کی بیوی نے اس کی والدہ کی بے عزتی کی اور ایک تھپڑ مار کر دھکا دیا۔ جب زید اپنے کام سے فارغ ہو کر کھانا کھانے گھر گیا تو والدہ کی یہ بے عزتی سُن کر دل پر سخت صدمہ ہوا اور غصے میں آ کر اُس نے اپنی بیوی کو یہ لفظ کہہ دیئے کہ

"تیرے ہاتھ کا کھانا اگر میں کھاؤں تو تیری اولاد ہوں"

اس کے بعد زید کو ان الفاظ کا جو اپنی بیوی کو غصے کی حالت میں کہہ دیئے تھے بہت فکر ہوا۔ پھر اس نے اس بارے میں مسئلہ پوچھا۔ اُسے بتلایا گیا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ زید نے توبہ کی اور کفارہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اسکے گھر تین چار ماہ رہی۔ پھر وہ اپنے والدین کے گھر ملنے کی غرض سے چلی گئی۔ وہاں اس کے والدین کہتے ہیں کہ نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اب عرض ہے کہ جو حکم خدا و رسول کا ہو اس کے متعلق فتویٰ دیں۔

(گلاب الدین از جھینڈ واڑہ)

ج ۱۲۸} جو شخص اپنی بیوی کو کہے کہ اگر میں تیرے ہاتھ کا کھانا کھاؤں تو میں تیری اولاد ہوں ایسا کہنے سے مراد ایسے اشخاص کی یہ ہوتی ہے کہ تجھے طلاق۔ اس لئے اس لفظ سے طلاق ہو جائیگی واللہ اعلم! (مہر داخل غریب فنڈ)

س ۱۲۹} ۲۲۔ جنوری ۱۹۲۶ء کے پرچہ "اہلحدیث" میں جواب نمبر ۵۶ میں مجددین کی نفی درج ہے۔ مگر ۱۵۔ جولائی ۱۹۲۷ء کے پرچہ اہلحدیث کے اخلاقی صفحہ میں جناب مولانا میر سیالکوٹی صاحب نے ہر صدی پر مجدد کا ہونا ثابت کر دیا ہے۔ برائے مہربانی اس اختلاف کو دور کر کے متفق رائے کر کے پرچہ میں درج فرما دیں۔ اگر میر سیالکوٹی صاحب کی رائے غالب ہو تو چودھویں صدی کے مجدد سے آگاہ کریں۔ (حکیم اللہ بخش جالندھری)

ج ۱۲۹} ۲۲۔ جنوری کے محولہ پرچہ اہلحدیث میں یہ سوال ہے۔ کس کس صدی میں کون کون مجدد ہوا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے اور مجدد کی تعیین کوئی شرعی مسئلہ نہیں بلکہ اعتقادی ہے۔ جس جماعت کو کسی بزرگ سے حسن ظن ہوا اس نے اس کو مجدد کہہ دیا۔ ۱۵۔ جولائی کے پرچہ میں مولانا سیالکوٹی نے لکھا ہے خلیفہ راشد جو پہلی صدی کا بالاتفاق مجدد تھا۔ دونوں عبارتوں میں کوئی اختلاف نہیں مجدد کے وجود کا انکار نہیں کیا گیا۔ تعیین میں اختلاف بتایا گیا ہے۔ جس کا انکار مولانا سیالکوٹی کو بھی نہیں ہو گا۔

چودھویں صدی کے مجدد کی تعیین کے متعلق پھر وہی جواب ہے جو ۲۲۔ جنوری کے پرچہ میں دیا گیا ہے۔ یعنی تعیین کوئی شرعی مسئلہ نہیں جو کسی سے حسن ظن رکھے اُسے مجدد کہہ دیتا ہے۔

س ۱۳۰} کیا ہر کلمہ گو دائرہ اسلام میں ہے۔ یا اپنے اعمال بد کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک عقیدہ والا دوسرے عقیدہ والے کو برا جانتا ہے۔ بلکہ ایک دوسرے کے پیچھے فرض نماز یا فرض کفایا نہیں پڑھتا۔ جیسا کہ قادیانی۔ تو کیا دوسرے مسلمانوں کو بھی اُن کے پیچھے اقتدا کرنی نہ چاہئے۔ یا کیا؟

(سائل مذکور)

ج ۱۳۰} ہر کلمہ گو جو اسلامی اصول کو صحیح طور پر حسب تعلیم قرآن مانتا ہو وہ دائرہ اسلام میں ہے عملی غلطیوں کے باعث اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اصول اسلام میں مسئلہ نبوت بھی ہے جسکی قادیانی صریح مخالفت کرتے ہیں۔

(نوٹ) باقی سوال مع جوابات آئندہ اشاعت میں درج کئے جائینگے۔ (منیجر)

ادا کرتے وقت صرف رضا خالق ہی مقصد وحید ہو۔

الغرض نماز کا ہر ایک رکن نکات و فوائد سے بھرپور ہے اور قلم کو اس قدر یارا نہیں کہ ان کا احاطہ کر سکے اور اس کے متعلق یہی کہہ دینا کافی ہے کہ ؎

بس تمام سے کشتیٔ قلم کو تو اسے حفیظ
کیونکہ یہ ایک بحر ناپیدا کنار ہے

لہٰذا ہر ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نماز کا نہایت سختی سے پابند ہو جائے۔ کیونکہ نماز ہی اسلام کا اصل الاصول ہے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقام الصلوٰۃ فقد اقام الدین ومن اضاع الصلوٰۃ فقد اضاع الدین۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو نماز کا پابند بنائے اور اس پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

اسلام اور خوش طبعی

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ضلع جہلم)

اسلام جو ایک فطری اور خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ مذہب ہے۔ جب اس کی دعوت و اشاعت پر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو مامور کیا گیا اور آپ کی پیغمبری کا زمانہ شروع ہوا۔ اور آپ نے اس تعلیم سے لوگوں کو آشنا بنایا جو وقتاً فوقتاً انبیاء مرسلین کے ذریعہ دنیا میں آتی رہی ہے۔ اور جو ایک مکمل قانون کی شکل میں قیامت تک باقی رہنے والی تھی۔ تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر نظر ڈالی اور آپ نے یہ اندازہ لگا لیا کہ تفریح طبع سے انسان کا روکنا اور مذاق و مزاح کے تمام دروازوں کو بند کر دینا انسان کے لئے تکلیف مالایطاق ہوگا۔ جب ہر جاندار کی جبلت کا موضوع یہی ہے کہ وہ کبھی کبھی معیشت اور زندگانی کے مدوجزر سے فارغ ہو کر آرام و سکون کی تلاش کرنا چاہتا ہے سوسائٹی میں بیٹھ کر ہنسنے بولنے کا خوگر ہے جس طرح مجبوراً ہر قسم کے غم و آلام کو برداشت کرتا ہے اسی طرح ہنس کھیل کر دل کو بھی بہلانا چاہتا ہے اور طبیعت کو خوش کرنے کی فکر بھی کرتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے مذاق و مزاح کو ناجائز قرار دیدیتے تو یہ کہا جاتا کہ اسلام نہایت خشک مذہب ہے کہ اس میں نہ کسی قسم کی تفریح کی اجازت ہے اور نہ کسی قسم کی دل لگی اور خوش طبعی کو دخل ہے اسلام انسان کو اس کی فطرت کے خلاف مجبور کرنے کا نام ہے۔ انسان کی فطرت تو دل لگی اور خوش طبعی کی جویاں ہے اور اسلام اس کو حرام کہتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش طبعی کو حرام نہیں کیا بلکہ فطرت انسانی کے اس جذبہ کا احترام کرتے ہوئے خوش طبعی اور مزاح کی اس شرط کے ساتھ اجازت دیدی کہ خوش طبعی کو کذب اور فحش کی آلائش سے محفوظ رکھا جائے۔ ایسا مذاق اور ایسی خوش طبعی کی جا سکتی ہے کہ جس میں فحش اور کذب نہ ہو۔ بعض مواقع پر خود ہی مزاح فرمایا تاکہ امت اس کے جواز و اباحت کو سمجھ لے۔ سرور دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور خوش طبعی کے سلسلہ میں اکثر واقعات مشہور ہیں۔ مثلاً کسی بڑھیا عورت کا یہ دریافت کرنا کہ میں جنت میں جاؤں گی یا نہیں اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہ جائیگی۔ اور پھر اسکی پریشانی کو دیکھ کر یہ فرمایا کہ کوئی بڑھیا بڑھاپے کی حالت میں نہ جائیگی بلکہ جوان ہو کر جائیگی۔ یہ آپ کا مزاح تھا۔ اسی طرح کسی شخص کے اونٹ مانگنے پر یہ فرمانا کہ تم کو اونٹنی کا بچہ دیا جائیگا۔ اور اسکے اصرار پر یہ فرمانا کہ اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح کھجور والے کا واقعہ ہے کہ جس کی آنکھ ملا پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس غلام کا کون خریدار ہے۔ جب اس نے کہا یا رسول اللہ میں تو بڑا کھوٹا اور نقصان کا مال ہوں۔ اور پھر آپ کا یہ فرمانا کہ خدا کی قسم تو کھوٹا نہیں ہے۔ اور پھر غلام کی توجیہ میں یہ فرمانا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں۔

یہ تمام واقعات مذاق اور خوش طبعی پر مشتمل ہیں۔

لطائف و ظرائف کی بعض کتابوں میں نظر سے گزرا ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک طباق میں سے کھجوریں کھا رہے تھے تو حضرت عمر بن خطاب نے کھجوریں کھاتے کھاتے یہ مذاق شروع کیا کہ جو کھجور کھاتے اس کی گٹھلی حضرت عثمان کی گٹھلیوں میں ملا دیتے۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو بطور مزاح حضرت عثمان سے کہا۔ انت الاکال یا عثمان یعنی اے عثمان تم بڑے کھانے والے ہو۔ چونکہ حضرت عمر کی گٹھلیاں بھی حضرت عثمان کی گٹھلیوں میں شامل تھیں۔ اس لئے یہ مذاق کیا۔ حضرت عثمان نے برجستہ جواب میں کہا بے شک میں بہت کھانے والا ہوں لیکن آپ سے کم ہوں آپ نے کھجوروں کے ساتھ گٹھلیاں بھی کھالیں۔ چونکہ حضرت عمر کے سامنے گٹھلیاں نہ تھیں کیونکہ وہ ادھر ملا چکے تھے اس لئے خاموش ہونا پڑا۔

اسی طرح حضرت علی کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دن آپ حضرت عمرو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان چل رہے تھے۔ چونکہ حضرت علی کا قد ان دونوں صاحبان سے چھوٹا تھا اس لئے ان سے کہا گیا اے علی! تو ہمارے درمیان ایسے ہے جیسے لنا کا نون۔ لنا لکھنے میں چونکہ نون کا شوشہ بیچ میں ہوتا ہے اس لئے حضرت علی کو لنا کے نون کی تشبیہ دی۔ لیکن حضرت علی نے فوراً اس مذاق کا اسی طرح جواب دیا کہ بے شک میں لنا کا نون ہوں لیکن تم دونوں میری وجہ سے لنا بنے ہوئے ہو اگر مجھ کو بیچ سے نکال دو تو تم لا رہ جاؤ گے اور لا کے معنے نفی کے ہیں تو گویا تمہارا وجود میرے دم سے ہے اگر میں نہ ہوں تو تم نفی محض رہ جاؤ۔ یہ ایک جواب تھا جس کو سُن کر مذاق کرنیوالا ساکت ہو گیا۔ (باقی آیندہ)

ملکی مطلع

وزیرستان کی شورش

وزیرستان کے وزیریوں اور برطانیہ کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرنا ایک رائی کے دانے کو ہمالیہ پہاڑ کے مقابلہ میں دکھانا ہے۔ اتنی بڑی سلطنت جس میں سورج بھی نہیں ڈوبتا۔ اسکے مقابلہ میں ایک ایسی قوم جس کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے کیا حیثیت رکھتی ہے۔ مگر ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم روزانہ اخباروں میں یہ پڑھتے ہیں کہ

"آج بنوں پر ڈاکہ پڑا، آج کوہاٹ کے قریب پولیس چوکی پر قبائلی گروہ نے حملہ کر دیا، اسلحہ لوٹ کر لے گئے، لاری اور لاریوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ ایک کو لوٹ لیا گیا دوسری کو آگ لگا دی گئی، پولیس کے کئی آدمی مجروح ہوئے، آج قبائل نے ایک انگریزی" غرض آئے دن ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں جو انگریزی علاقہ کی حدود کے اندر رونما ہوتے ہیں ہمیں حیرت اس لئے ہے کہ سرحد پر فوجی انتظام اتنا مضبوط ہے کہ سارے ہندوستان کی کسی چھاؤنی میں نہیں ہے۔ پھر اس کا کیا باعث ہے کہ وہ لوگ انگریزی حدود کو عبور کر کے اندرون ملک چلے آتے ہیں۔

اگر یہ خبریں سانچے میں ڈھل کر نہ آتی ہوں تو ہم ان کو غلط سمجھیں۔ دیکھئے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس شورش کا پورا علم نہیں ہے اس شورش کی طوالت ہمارے لئے باعث حیرانی ہے حکومت انگریزی کے پاس اعلیٰ درجہ کے اسلحہ جنگ موجود ہیں۔ بندوقیں ایسی ہیں جو ساٹھ ستر میل تک مار کریں۔ توپیں ایسی جو پہاڑوں کو بھی چکنا چور کر دیں ان کے علاوہ ہوائی جہاز جو بلند فضا سے آگ برساتے ہیں۔ اس ہیبت ناک سامان جنگ کے باوجود معلوم نہیں کہ دو مٹھی بھر لوگ کس بل بوتے پر شیر برطانیہ کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

جو لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ ان کی پیٹھ پر کوئی مخالف سلطنت ہے۔ یہ ان کا ذاتی خیال ہے۔ اس کا ثبوت اخباری دنیا میں نہیں آیا۔

کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ ان کا سردار ایک فقیر ہے جس کے پاس نہ کوئی فوج ہے نہ رسد نہ سامان جنگ یہ خیال ہماری حیرت میں اضافہ کرنے کا موجب ہے نہ کہ تسلی بخش۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ریڈیو اور گورنمنٹ

اس میں شک نہیں کہ "اہلحدیث" ایک مذہبی پرچہ ہے۔ جس کی آواز مذہبی باتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ اس کی آواز کو ابتدا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں ہوتی مگر آخر جب ریڈیو کی لہروں کی طرح سارے ملک میں پھیل جاتی ہے تو سب طرف سے یہی آواز آنے لگتی ہے۔ ریڈیو اور سینما کی بابت ہم نے بارہا نوٹ لکھے جن کا اثر حکومت پر کچھ ہوا آخر یہ آواز خفیہ خفیہ یہاں تک پہنچی کہ مرکزی اسمبلی میں یہ امر زیر بحث آ گیا کہ ریڈیو کے ذریعہ سے مضر اخلاق مضامین نشر کئے جاتے ہیں ایسے مضامین کو بند کرنا چاہئے۔

اصل بات یہ ہے کہ اخلاق کا معیار بھی الگ الگ ہے۔ یورپ کا معیار اخلاق جدا ہے اور ایشیا کا جدا۔ پھر ایشیا کے مختلف ممالک کا معیار بھی الگ الگ ہے۔ پھر اہل مذاہب اور لامذہبوں کا معیار اخلاق بھی علیحدہ علیحدہ ہے۔ مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ عاشقانہ غزلیں اور مہیج شہوات ڈرامے اور کہانیاں سننے والوں پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ اخبار تو زیادہ تر نوجوانوں کا فکر کرتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دینی غزلیں بھی ہوتی ہیں جن کو زاہد فریب کہنا کچھ مبالغہ نہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ یورپ کی زہریلی ہوا کا مقابلہ بڑا مشکل ہے۔ یہ آندھی اتنی زبردست ہے کہ پروٹیکٹر (چشمہ محافظ چشم) کتنا ہی اچھا آنکھوں پر لگا ہوا ہو مگر آندھی اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ آج سے دس سال پہلے جو کام معیوب سمجھا جاتا تھا آج کھلے بندوں اس پر عمل ہو رہا ہے۔ فارسی کا یہ مصرع

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

گویا اسی زمانہ کے لئے کہا گیا ہے۔

بعد غور و فکر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بنی اسرائیل میں بدعملی شروع ہونے پر جس طرح تین گروہ بن گئے تھے وہی حال آج ہمارے ملک کا ہو رہا ہے۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ برے کام کیا کرتا تھا۔ دوسرا گروہ ان بدکاروں کو روکتا تھا۔ تیسرا گروہ ان روکنے والوں کو روکتا تھا اور کہتا تھا

لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۨاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

کیوں ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہو جو ہلاک ہونے والے ہیں یا سخت عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

ادھر بدکار لوگ بھی ان ناصحین کو جواب دیتے تھے

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

مگر وہ نصیحت کرنے والے اپنے کام میں لگے رہتے اور مانعین کے منع کرنے پر جواب میں کہتے

مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

ہم تو خدا کے ہاں اپنا عذر تیار کرتے ہیں شاید وہ بھی خدا کی نافرمانی سے بچ جائیں۔

اسی اصول پر ہم اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ زمانے کی رسوم قبیحہ (بری رسموں) کی اصلاح میں لگے رہیں اور اس بات کا خیال نہ کریں کہ مغرب زدہ لوگ ان کی بات نہیں سنتے اور نہ مانعین کی طرف کان لگائیں بلکہ بحکم

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

اور باتباع سنت نبوی اصلاحی کوششوں میں مصروف ہو کر

(۸۲۵)

متفرقات

ہمارے مہربان | مولوی محمد فضل اللہ صاحب ساکن کلکتہ نے جو اہلحدیث" کے دیرینہ کرمفرما ہیں اپنی تحریک سے اخبار اہلحدیث" کے دو نئے خریدار بنائے ہیں۔ جزاہ اللہ!

امید ہے دیگر بہی خواہان و شائقین تبلیغ توحید و سنت اخبار اہلحدیث" کی ترقی اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔

شیخ یوسف آفندی مصری | جو عرصہ سے نصرانیت چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو کر مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ۱۱- اگست کو امرتسر تشریف لائے۔ آپ نے دو روز دفتر اہلحدیث" میں قیام فرمایا ۱۲- اگست کو انجمن اہل حدیث امرتسر نے ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ جس میں انجمن کی طرف سے آپ کو ایک ایڈریس عربی زبان میں حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ نے دیا۔ جس کا اُردو ترجمہ مولوی عبد اللہ صاحب ثانی نے حاضرین کو سنایا۔ شیخ صاحب موصوف نے عربی میں "صراط مستقیم" کے عنوان پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ اُردو میں حضرت مولانا ابوالوفا ساتھ ساتھ حاضرین کو سناتے جاتے تھے۔ سامعین حضرات نے اپنے معزز مہمان کی تقریر نہایت دلچسپی سے سنی۔ (منیجر اہلحدیث")

یہ واپسی کیوں؟ | اہلحدیث" ۲۹/۲۸ جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا ان میں سے بعض حضرات نے وی پی واپس بھیجدئیے ہیں۔ جن سے دفتر کو ناحق نقصان پہنچا ہے۔ اگر ایسے حضرات پہلے ہی اطلاع بھیجدیا کریں کہ ہم کو خریداری منظور نہیں یا کسی اور وجہ کے باعث وی پی وصول نہیں کیا جائیگا۔ تو کم از کم دفتر کو خرچ رجسٹری وغیرہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔ آیندہ اطلاع

اہلحدیث جاری کرا دیں | خاکسار عرصہ دراز سے اخبار اہلحدیث" کے جاری کرانے کا خواہاں ہے مگر غربت و بیکسی کے باعث آجتک اس اشتیاق کو پورا نہیں کرسکا۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے اہلحدیث" جاری کرادیں۔ نیازمند احمد شاہ ولد رحمان شاہ موضع یاندرج گاندربل ریاست کشمیر۔

کاربنکل کا علاج | مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی ضلع علی گڈھ تحریر فرماتے ہیں کہ موضع گھنونہ تحصیل کاسگنج ضلع ایٹہ میں کاربنکل پھوڑے کا علاج مفت ہوتا ہے۔

"نور توحید"

کے لئے شائقین حضرات ابھی سے اپنی اپنی فرمائشات بھیجدیں۔ تاکہ طباعت کے وقت اشاعت کا خاص طور پر خیال رکھا جاوے۔

ایسا نہ ہو کہ "شمع توحید" کی طرح ختم ہونے پر طلبی زیادہ ہو۔ اہل حدیث انجمنیں خاص طور پر نوٹ کرلیں۔ مگر فرمائش میں حصہ رسدی کا خیال رہے۔ (منیجر اہلحدیث)

خوشخبری | مولوی ابوالوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی جن کو ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ انجمن اہل حدیث مرزاپور کے سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اب آپ مرزاپور میں قیام رکھیں گے۔ احباب ان سے حسب ضرورت استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

نیز معاونین انجمن ہذا کی خدمت میں اپیل ہے کہ حسب دستور سابق انجمن کی مالی امداد فرماتے رہا کریں۔ (خاکسار خلیل احمد ناظم انجمن اہل حدیث مرزاپور)

غریب کی پکار | خاکسار ایک غریب متبع سنت موحد اہل حدیث ہے۔ مخالفین ہر طرح سے تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ناظرین میرے حق میں دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توحید و سنت کا خادم بنائے رکھے نیز اہل توحید مبلغین حضرات تبلیغی دورہ کرتے ہوئے علاقہ ہذا کا بھی خیال رکھا کریں۔ (قادری عبد الرب محافظ دفتر چونیاں ضلع لاہور)

حج کے لئے بالکل مفت | عازمین حجاز حج بیت اللہ روانہ ہونے سے پہلے "رہبر حجاج" جس میں اخراجات حج و دیگر معلومات مفصل درج ہیں۔ صرف ۱/ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

منی آرڈر کوپن | لکھتے وقت رقم کی تفصیل و نام مع پورا پتہ ضرور لکھنا چاہئے تاکہ تعمیل میں آسانی ہو۔

یادگار سلف | ایک صاحب سید محمد امین صاحب نصیرآبادی عارف خدا، صاحب ارشاد گزرے ہیں۔ یہ کتاب ان کی سوانحعمری ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/۱) پتہ:۔ مولوی نجم الدین اصلاحی مدرس مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڈھ۔

اسلامی معاشرت | قرآن مجید کے ۱۰۵ احکام جو انسانی زندگی کے متعلق ہیں اس رسالہ میں بالاجمال دکھائے گئے ہیں۔ رسالہ اپنے مضمون میں مفید ہے قیمت مع محصول ۴/

پتہ۔ دفتر "طلوع اسلام" دہلی بلی ماران

نوٹ:۔ رسالہ "حیات مسنونہ" کو اس رسالہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو مفید تر ہوگا۔ قیمت ۸/

پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

۲۶- اگست سے پہلے پہلے

ان حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ خط دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

وی پی واپس نہ کریں | کوئی صاحب اگر گھر پر موجود نہ ہوں یا کسی اور وجہ سے وی پی وصول نہ کرسکتے ہوں تو وی پی کا اطلاعی کاغذ وصول کرکے ڈاکخانہ میں امانت رکھا دیں۔ اس طرح ایک ہفتہ تک وی پی امانت رکھا جاسکتا ہے۔ مگر واپسی سے طرفین کو نقصان ہوتا ہے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مومیائی

معدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍۔ آدھ پاؤ ۴؍۔ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کیجائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب قاری احمد سعید صاحب بنارس۔ "اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں" (یکم جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب محمد عنی اللہ خان صاحب نورپور۔ "آپکی تیار کردہ مومیائی نے ہم سب کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ اب ایک پاؤ اور ارسال فرمائیں" (۶۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب عبدالرحمن خان صاحب والدباڑی۔ "آپ کے پاس سے بہت دفعہ مومیائی منگوائی گئی۔ الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جناب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ ادھ پاؤ اور بھیجدیں" (۱۳۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۳۴۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ فتح سنگھ ولد بھگتا ذات راجپوت سکنہ چکوال للوتراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۳۸۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ٹھکر ولد عالم ذات جٹ سکنہ ککر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۳۵۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بالا سنگھ ولد لہنا ذات جٹ ساکن بھائیکے ڈہوڈے تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۲۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بھگت رام ولد گنیا ذات راجپوت سکنہ چھیجھر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

(۸۳۶)

فلسطین میں خون مسلم کی ارزانی

۱۹۱۹ء میں جبکہ امرتسر میں مارشل لگایا گیا تھا۔ اس زمانہ کے واقعات میں بڑا واقعہ یہ تھا کہ بعض شریف آدمیوں کو پیٹ کے بل چلایا گیا تھا۔ آج کل فلسطین سے جو خبریں آتی ہیں یعنی جو واقعات عربوں پر گزر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں امرتسر کا یہ واقعہ کچھ وزن نہیں رکھتا۔ ہاں اس میں بھی شک نہیں کہ امرتسر کی رعایا نہتی تھی۔ اس وجہ سے سرکار کا مقابلہ نہیں کرتی تھی۔ مگر فلسطین کے عرب کسی قدر آلات حرب (جنگی ہتھیار) رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ غم وغصہ کی حالت میں بقول شیخ سعدی کسنتو رمغلوب یصول علی الکلب یعنی باصول تنگ آمد بجنگ کبھی کبھار حکام یا مخالف قوم کے افراد کو نقصان پہنچا دیتے ہیں جو مجموعی طور پر ملک کے حق میں سخت مضر ہے اس لئے واقعات پر نظر کرکے ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ فلسطین میں حکومتِ برطانیہ کی پالیسی قابلِ تبدیل ہے۔ امرتسر وغیرہ میں مارشل لاء کے زمانے میں رعایا پر جو ظلم وستم ہوا تھا۔ انجام کار حکومت اس پر بہت نادم ہوئی تھی، اس کی تلافی کے لئے لاکھوں روپیہ ان لوگوں کو دیا گیا تھا جو اس موقع پر مقتول یا مجروح ہوئے تھے۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین میں اگر اپنی غلط روش تبدیل نہ کی تو کسی روز اسکو اپنی غلطی پر سخت پشیمانی ہوگی۔

مسلم لیگ کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ۲۶۔ اگست کو جمعۃ المبارک کے دن مظلومین فلسطین کے لئے اس مالک الملک کی بارگاہ میں دعا کی جائے۔ جس کے ہاتھ میں بادشاہ و رعایا سب ہی کے دل ہیں اور جو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

آمین!

غیر ملکی سکوں کے متعلق

حکومت افغانستان کے نئے قواعد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہر اس غیر ملک کے باشندہ کو جو افغانستان میں داخل ہو لازم ہے کہ وہ سرحد پر حکام کسٹم کو جو غیر ملکی سکے اسکے پاس ہوں دکھائے اور ایک سرٹیفکیٹ حاصل کرے۔ اس سرٹیفکیٹ کی بنا پر افغانستان سے روانہ ہونے پر اسکو حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر کسی خاص پرمٹ کے وہ غیر ملکی سکے اپنے ساتھ لاسکے جو سرٹیفکیٹ مذکور میں درج ہوں۔

گذشتہ قواعد اور احکام کے تسلسل میں مندرجہ ذیل مستثنیات کو چھوڑ کر سونے، چاندی اور افغانی نوٹوں کی برآمد کی سخت ممانعت ہے۔

ملک سے سونے یا چاندی کی برآمد کے لئے خواہ وہ سکوں کی شکل میں ہو یا نہ ہو بغیر کسی استثنیٰ کے اور اُن کی مقدار سے قطع نظر کابینہ کے خاص حکم اور پرمٹ کی ضرورت ہے۔ پرمٹ مذکور وزارت تجارت کے ذریعہ کسٹم ہاؤس کو ارسال کردیا جائیگا۔ اور برآمد کنندہ کو لازم ہے کہ وہ اپنے پاس کسٹم کا پرمٹ رکھے۔ جس پر کابینہ کے حکم کا نمبر درج ہو۔

ہر سیاح اور تاجر کو جو ملک میں داخل ہو یا وہاں سے روانہ ہو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے پاس سو افغانی نوٹوں کی صورت میں رکھے۔ اگر اس کے پاس سے زیادہ رقم نکلے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ وہ یہ فالتو رقم چوری سے اپنے ساتھ لایا ہے۔ اور اس کے خلاف کسٹم کے قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ (لاہور ۱۳۔ اگست ۱۹۳۸ء)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب یونیورسٹی نے ان متعدد شکایات کے پیش نظر جو اسے موصول ہوئیں فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام فحش حصوں کو حذف کردیا جائے جو بعض درسی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی نے ان درسی کتابوں کے پبلشروں کو لکھا ہے کہ وہ ان کتابوں کی ایسی ایڈیشن نکالیں جن میں یہ حصے حذف کئے گئے ہوں۔ نیز خود یونیورسٹی ایک درسی کتاب دوبارہ شائع کرا رہی ہے۔ جس میں تمام فحش حصے حذف کردیئے گئے ہیں۔ (لاہور ۱۳۔ اگست ۱۹۳۸ء)

(بقیہ متفرقات)

یاد رفتگان | خاکسار کی صالحہ وعابدہ والدہ محترمہ انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(راقم عبد الوحید تاجر عطر محلہ کنگری قنوج)

(۲) برادرم حکیم عبد السمیع کی اہلیہ ۲ سال کی طویل اور مسلسل علالت کے بعد فوت ہوگئیں۔ انا للہ!

(راقم عبد السلام از مبارک پور اعظم گڈھ)

(۳) محترم والد صاحب حاجی اسماعیل موسیٰ جی آٹا جو تبع سنت، صالح اور مخیر بزرگ تھے۔ انتقال کرگئے انا للہ! (راقم احمد اسماعیل و داؤد اسماعیل رنگون۔ برما)

(۴) میاں محمد رمضان زرگر ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور جو پکے موحد، تبع سنت تھے ۸/۲۸ کو انتقال کرگئے انا للہ! قاضی فتح محمد سیکرٹری انجمن اہل حدیث بٹالہ ضلع گورداسپور

(۵) مولوی کبۃ اللہ صاحب ساکن بلوا گھاٹ ضلع مالدہ جو مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کے فارغ التحصیل تھے۔ انتقال کرگئے۔ انا للہ! مرحوم متبع سنت اور عالم باعمل تھے۔ (محمد جوہر حسین مالدہی۔ متعلم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ)

ناظرین کرام مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

بارش کے لئے دعا کریں | امسال پنجاب میں بہت کم بارش ہوئی ہے۔ جملہ ناظرین بارگاہ خداوندی میں دعا کریں کہ خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور باران رحمت کرے۔ ہم غریب کاشت کاروں کا تو انحصار ہی زیادہ تر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـــہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـــہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	ـــہ	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ـــہ
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ـــہ		
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر	عـــہ	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا ملا علی مصری	ـــہ
تفسیر فتح القدیر شوکانی	عـــہ		

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریبًا ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ اُردو بازار۔ دہلی

نوید جاوید

جس کو فخر المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصًا عیسائیت کی طرف سے اسلام پر عقلًا یا نقلًا ہو چکے ہیں یا آیندہ ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے اور جس کو بعاوضہ معقول رقم نہایت صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اور ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ رعایتی قیمت بجائے ... کے صرف ... کردی گئی ہے۔ جو کتاب کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہیں۔ ضرور منگوائیں۔

طبیب کامل

المعروف مجرب فارما کوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معروف اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں اس کے علاوہ خود مؤلف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر مع محصول عہ

(۸۵۹)

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔

مؤلفہ مولوی محمد بشیر و مرزا محمد نصیر صاحب (مولوی و منشی فاضل) قیمت ۱۲ر مع محصول ...

(منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر

عجیب الاثر فلویا امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان، اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہزاروں گئے گزرے انسان فلویا کے استعمال سے ازسرنو طاقت مردی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک متقی اور پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ مکمل علاج صرف ... روپیہ۔ یعنی دوائی امساک فی شیشی ...۔
(نوٹ) اگر کوئی صاحب خود تشریف لادیں تو رہائش خوراک اعلیٰ انتظام ہوگا۔

(نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ۔ پنجاب)

بابل

مشہور شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان۔ قابل مطالعہ ہے
قیمت ٦ر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مفت

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوالیں۔

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۴۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لعل خان ولد گجی ذات راجپوت سکنہ چکوال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۶۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لہر خان ولد چوہلے خان ذات راجپوت سکنہ جبال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۴۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نتھو ولد حاکم ذات راجپوت سکنہ ڈنہرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۸۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ رحیم بخش ولد کاکا ذات جٹ سکنہ جوری تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۵۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عطا محمد ولد نتھو ذات گوجر سکنہ لوانکہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " لعہ
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۸۔ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۶۔ اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۸۶۱)

افکارِ عالیہ

(از قلم محترمہ جمیلہ خاتون جمیلہ کلکتوی)

مئے وحدت سے اپنے دل کو ہم سرشار کرتے ہیں — یونہی سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کرتے ہیں
زمانہ ہم سے واقف ہے ہمارے نام سے واقف — جو دشمن ہو ہمارا ہم تو اس سے پیار کرتے ہیں
ہمارے پُر اثر نغموں سے واقف ہیں جہاں والے — نہ ہو کچھ ہوش جس کو ہم اسے ہشیار کرتے ہیں
شریعت کے طریقے پر زمانے سے جدا ہو کر — پئے راہِ حقیقت کارواں تیار کرتے ہیں
ہمیں نے پائی ہے راہِ طلب میں اسقدر ہمت — ذرا اس دیر میں طے وادئ پُرخار کرتے ہیں
سنا کر حکمِ قرآں اور فرمانِ رسولِ حق — بہرصورت ہم اپنی قوم کو ہشیار کرتے ہیں
لرزتے ہیں زمین و آسماں سب دیکھ کر ہم کو — کبھی اللہ کر جو ہم زیب کر تلوار کرتے ہیں
نظر آتا نہیں کوئی بھی ہم کو روکنے والا — ارادہ جس طرف جانے کا ہم اک بار کرتے ہیں
خدا رکھے ہماری ہر صدا ہے بانگ بیداری — خدائی کو خدا کے حکم سے ہشیار کرتے ہیں

جمیلہ کیوں نہ ہو اسلام ہے اللہ کا مذہب
جہاں کو کفر کی غفلت سے ہم ہشیار کرتے ہیں

فہرست مضامین

نجد و حجاز

علامہ سید محمد رشید رضا صاحب مصری مرحوم اڈیٹر "المنار" مصر کی ایک تصنیف کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو کرنا چاہئے جس میں ذیل امور پر بالوضاحت روشنی ڈالی گئی ہے۔

وہابی اور حجاز۔
وہابی اپنا مذہب کیا بتاتے ہیں؟
وہابیوں کے لئے تاریخ کی شہادت کیا ہے؟
وہابیوں کے لئے حجاز پر حملہ کرنے کے عام اسباب۔
نجدیوں کے حملہ حجاز کے عام اسباب۔
وہابی لوگ حجرہ نبویہ اور قبہ حرم شریف کے ساتھ کیا برتاؤ کرینگے؟ (سوال و جوابات)
قبور اور اُن کی مساجد اور قبے۔
معاہدہ نجد و برطانیہ۔ معاہدہ کے فوائد۔
سلطنت برطانیہ کے ساتھ موالات۔
شریف حسین اور سلطان ابن سعود۔
حجاز اور عرب۔ دونوں فریق کا باہمی مقابلہ۔
سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ۔

قیمت ۱۲ محصول ڈاک ۶

الغزالی

دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارے یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پیدائش تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہوں تو "الغزالی" پڑھیں۔ اصل قیمت ۱۲ ـ رعایتی ۱۲ ـ

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرنجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار دہلی

تحریفاتِ مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔

قابل مصنف نے حسب ذیل عنوانات کے متعلق حوالجات تصانیف مرزا صاحب سے تلاش کر کے یکجا کر دئیے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔

خدا قادیان میں۔ میرزا خالق ارض و سما۔ میرزا باعث تکوین روزگار۔ میرزا خدا کا باپ۔ میرزا خدا کا بیٹا۔ میرزا خدا کی بیوی۔ میرزا کا حیض۔ میرزا کو دردِ زہ۔ میرزا کا استقرار حمل۔ حضرت محمد صلعم پر فضیلت۔ اہانت انبیاء علیہم السلام۔ اہانت قرآن۔ قرآن میں نحوی غلطیاں۔ نبوت مرزا صاحب۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ غیر مرید سے لڑکی بیاہنا منع ہے۔ انگریزی الہامات۔ وفات مسیح علیہ السلام۔ میرزا کا متضاد کلام۔ میرزا جی کا انتقال۔

قیمت ۹ ـ محصول ڈاک ۵ ـ

برادرانِ اسلام

اگر آپ

سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبی کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت، طباعت عمدہ ہے

چھ روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ

میں دی جا رہی ہے۔ آپ بھی آج ہی فرمائش بھیج کر طلب کریں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں

محصول ڈاک ۱۲ ـ علیحدہ ہوگا۔

جدید انگلش ٹیچر

اس کا بغور مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو اور خط و کتابت بآسانی کر سکتا ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۱۲ محصول ڈاک علیحدہ۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

چودھویں صدی ہجری میں

کس کس نے نبوت، امامت اور مسیحیت کے دعوے کر کے خلق خدا کو صراط مستقیم سے گمراہ کیا۔ اگر نہیں تو آج ہی چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے تاریخی حالات منگوا کر لطف حاصل کریں۔ قیمت صرف ۸ محصول

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں، ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دئیے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔

قیمت صرف ۹ ـ محصول ڈاک ۶ ـ

قرآن مجید کے پارہ عم

کی تفسیر دیکھنی ہو تو ذکر یہاں ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں نئی تحریر و نئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کی مختصر کیفیت، اہم مضامین کی تفصیل و تشریح نہایت فصاحت و بلاغت سے کی ہے۔ کتابت، طبع کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۶ ـ محصول ڈاک ۷ ـ

پتہ ملنے کا } منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸- جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

صبح یوم موعود

دل کے بہلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

مصرع زیب عنوان مرزا غالب مرحوم کا ہے۔ جنہوں نے رندانہ رنگ میں جنت کے متعلق کہا تھا پورا شعر یوں ہے :-

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

ہم اس شعر کو شاعرانہ طرز کا کلام جانتے تھے جس کو کسی عقلی یا نقلی دلیل سے جانچا نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ محض دماغی تخیل ہوتا ہے۔ لیکن ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم قادیانیوں اور بہائیوں جیسے مذہبی فرقوں کے کلام کو اسی سانچے میں ڈھلا ہوا دیکھتے ہیں۔ قادیانیوں سے پوچھا جاتا ہے کہ مسیح موعود کے آنے سے اسلام کا غلبہ ہونا لازمی ہے۔ وہ کہاں ہے. جواب ملتا ہے۔ ہمارے دلائل قاہرہ سے تمام دنیا کا کفر مغلوب ہو گیا (خواب میں!) اسی طرح بہائی فرقے کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کے تیسویں پارے کے شروع میں جس نباء عظیم کا ذکر ہے اس سے مراد قیامت ہے اور قیامت سے مراد طلوع بہاء اللہ جب سوال ہوا کہ قیام قیامت کی علامات ظہور پذیر ہو گئی ہیں؟ تو اس کا جواب جس رنگ میں دیا گیا ہے وہ استاد غالب کے شعر کا مصرع ثانی یاد دلاتا ہے ناظرین غور سے سنیں۔ بہائی میگزین کے الفاظ یہ ہیں :-

"پوچھتے ہیں کہ کیا وہ گھڑی آ گئی؟ سو تو کہہ دے کہ قسم ہے اس کی جو کھلی دلیلوں کا ظاہر کرنے والا ہے کہ ہاں وہ گذر بھی گئی۔ بیشک وہ گھڑی جو آنے والی تھی آ گئی۔ اور کھلے ثبوت اور یقینی دلیلوں کے ساتھ حق بھی آ گیا۔ اب وہ وسیع کھلا میدان بھی ظاہر ہو گیا۔ اور مخلوق خوف و اضطراب سے بے چین ہو رہی ہے۔ بھونچال آ چکے اور تمام قبیلے اُس خدائے قادر و جبار کے خوف سے رونے لگے۔ تو اُن سے کہہ دے کہ اب وہ کان پھوڑنے والی آواز بھی دی جا چکی۔ اور آج کا دن صرف اللہ ہی کا ہے جو اکیلا با اختیار ہے۔ لوگ یوں کہتے ہیں کہ کیا طامہ[1] پوری ہو گئی۔ سو تو کہہ دے کہ ہاں مالکوں کے مالک کی قسم (ضرور پوری ہو گئی) کہتے ہیں کہ قیامت قائم ہو گئی؟ پس کہدے کہ خود وہ قادر قیوم بھی آیتوں کی سلطنت کے ساتھ آ موجود ہوا۔ (کہتے ہیں) کیا تو لوگوں کو زمین پر پچھڑا[2] ہوا دیکھ رہا ہے۔ (تو کہدے) کہ ہاں مجھے اپنے بلند و برتر پروردگار کی قسم وہ ضرور زمین پر پچھڑے ہوئے ہیں۔ (کہتے ہیں) کہ کیا درخت زمین سے اُکھڑ کر زمین پر گر پڑے؟ (تو کہہ ہاں) صفات کے مالک کی قسم پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہو گئے۔ (کہتے ہیں) بہشت اور دوزخ کہاں ہیں؟ کہہ دے اے شک کرنے والے مشرک کو بہشت میرا دیدار[3] ہے اور دوزخ تمہارا نفس۔ کہتے ہیں کہ ہمیں میزان نظر نہیں آتی! کہہ دے قسم ہے مجھے اپنے مہربان پروردگار کی اُسے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ کہتے ہیں ستارے ٹوٹ کر کب گرے؟ کہہ دے تب گرے جب قیوم ارض سر اور نابل میں تھا۔ پس اے صاحبان بصیرت عبرت پکڑو۔ تمام نشانیاں تو اُس وقت ظاہر ہو چکیں جس وقت ہم نے عظمت و اقتدار کے گریبان سے قدرت کا ہاتھ نکالا۔ جب وہ مقررہ وقت آ گیا تو ایک پکارنے والے نے پکارا اور تیرے پروردگار کے رعب سے جو ایجاد کا مالک ہے طور کے باشندے بے ہوش ہو کر حیرت کے جنگل میں گر پڑے۔ کہتے ہیں صور پھونکا گیا؟ کہہ دے کہ سلطان ظہور کی قسم صور اُس ہی وقت پھونکا گیا جس وقت وہ اپنے نام رحمٰن کے عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ کچھ شک نہیں کہ تیرے پروردگار مطلع الانوار کی صبح صادق نے اندھیری رات میں اُجالا کر دیا۔ کچھ شبہ نہیں کہ خدائے رحمٰن کی نسیم لطف چلی اور روحیں بدن کی قبروں میں کلبلانے لگیں۔ خدا کی طرف سے جو بڑا غالب اور بڑا احسان کرنے والا ہے اسی طرح کا حکم ہوا ہے۔ منکر کہتے ہیں کہ آسمان کب پھٹا؟ کہہ دے کہ جب تم غفلت اور گمراہی کی قبروں میں

---

[1] قرآن مجید کی آیت الطامة الكبرىٰ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

[2] جواب میں پچھڑا ہے۔ سمجھ کیا ہے؟ (اہلحدیث)

[3] بہشت دیدار ہے تو انہار جنت سے کیا مراد جیل عکہ میں اشک باری؟ (اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۲- اگست ۱۹۳۸ء

——— امرتسر میں اس ہفتہ دو دفعہ معمولی بارش ہوئی۔ مزید بارش کی ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

——— امرتسر شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف انتخابی عذرداری خواجہ محمد زکریا کچلو کی طرف سے دائر کردی گئی ہے۔ چنانچہ گورنر پنجاب نے الیکشن ٹریبونل کو سماعت کی اجازت دیدی ہے۔

——— لاہور پٹیالہ ہاؤس میں ۲۹- اکتوبر سے آل انڈیا نمائش زیر سرپرستی وزیر اعظم پنجاب شروع ہوگی۔

——— لاہور میں نئے پنجاب اسمبلی چیمبر کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔ ماہ اکتوبر میں گورنر پنجاب اس کا افتتاح کرینگے۔

——— لاہور میونسپل ایڈمنسٹریٹر نے تجویز کی ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں ملازم رکھے اس سے دو روپیہ ماہوار ٹیکس لیا جائے۔ نیز بائیسکلوں وغیرہ سواری کے گھوڑوں اور کتوں پر آٹھ آنہ فی سہ ماہی اور دودھ دینے والی گائے بھینسوں پر دو روپیہ فی سہ ماہی ٹیکس لگایا جائے۔

——— ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں سے دو ہندو سنار اور چھ دیگر اشخاص جعلی سکے بنانے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

——— یوپی کے بعض دریاؤں میں خوفناک طغیانی آنے سے ۵ ہزار دیہات نذر سیلاب ہوگئے ہیں۔ ہزارہا انسان خانماں برباد ہوگئے ہیں۔

——— موضع دھموٹ ریاست پٹیالہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک بکرا دودھ دیتا ہے۔

——— ترچناپلی کے قریب بوجہ بارش ایک ریل گاڑی کا انجن اور چار ڈبے لائن سے اتر گئے۔ ۲۸ مسافر ہلاک اور ۱۰۷ زخمی ہوئے۔

——— شملہ۔ مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جب تک کانگرس آئینی جماعت بنی رہے گی فوجی پنشنر اگر چاہیں تو اس کے ممبر بن سکتے ہیں اور اسکے ٹکٹ پر مجالس آئین ساز کے ممبر بن سکتے ہیں۔

——— کانگرس کی طرف سے صدر مسلم لیگ کو اس امر کا جواب دیا گیا ہے کہ کانگرس مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کرسکتی

——— ڈاکٹر ستیہ پال نے صوبہ پنجاب کی کانگرس کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

——— حکومت عراق اور بصرہ میں پٹرولیم کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کی رو سے کمپنی مذکور کو جنوبی عراق سے تیل نکالنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

"نور توحید"

اسی ہفتے میں شائع ہونے والا ہے (بلاقیمت مفت) محصول ڈاک ایک نسخہ کے لئے ۹ پائی ہوگا۔ تعداد مطلوبہ سے جلدی اطلاع دیں۔

واضح رہے | کہ اہل توحید پر واجب ہے کہ اس رسالہ کو پڑھ کر اہل بدعت تک ضرور پہنچائیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— بعض عربی اخبارات لکھتے ہیں کہ حکومتہائے برطانیہ وحجاز میں شمال مغربی سرحد پر واقع ایک شہر شیواہ کی ملکیت کے متعلق جھگڑا پیدا ہوگیا ہے۔ دونو حکومتیں اسے اپنی حکومت بتاتی ہیں۔ دونوں کی فوجیں وہاں جمع ہو رہی ہیں۔

——— جنرل فرانکو کی افواج نے حملہ کرکے سرکاری افواج کو دو مرتبہ شکست دی ہے۔ سرکاری افواج کے تقریباً دو ہزار سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں

——— حکومت افغانستان اور زیکوسلاویکیہ کی حکومتوں کے مابین ایک دوستانہ معاہدہ طے پایا ہے۔

——— ٹیونس میں حکومت فرانس مسلمانوں پر بہت سختیاں کررہی ہے۔ آٹھ نو ہزار قید یا نظر بند ہیں۔ سینکڑوں کو گولی کا نشانہ بنایا جا چکا ہے

مجرم حملہ کی اپیل

۲۶- اگست کو پیش ہے | ناظرین خلوص دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر فیصلہ کرائے

(منیجر اہلحدیث)

اہل حدیث معلم کی فوری ضرورت

| ایک مدرسہ کے بچے کے لئے اہل حدیث معلم کی ضرورت ہے جو مذہب اہل حدیث سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ معلم نیک نیت ومحنتی ہونا چاہئے۔ تنخواہ ۲۵ تا ۳۰ ماہوار ہوگی۔ خوراک و رہائش علاوہ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کی ٹکٹ مع حالات تعلیم آنی چاہئے۔

معرفت نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ پنجاب

——— لندن کے ایک اخبار سپکٹیٹر میں ایک انگریز نے جو ایک طویل مدت تک ہندوستان میں رہ چکا ہے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آسٹریا اور جرمنی سے نکالے ہوئے یہودیوں کو ہندوستان میں اور خاص طور پر حیدرآباد اور میسور میں آباد کیا جاسکتا ہے

——— نئی دہلی ۲۱- اگست۔ ایک اطلاع منظر ہے کہ دہلی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ۹ ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو صوبہ دہلی میں سول نافرمانی کرنے کے وسائل پر غور وفکر کرے گی۔ پہلے یہ کمیٹی لوگوں کے اہم مطالبات کی ایک فہرست تیار کرکے حکومت سے مطالبہ کریگی کہ ایک مدت کے اندر انہیں پورا کیا جائے۔ بصورت دیگر اس سب کمیٹی کو اجازت ہوگی کہ آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کی اجازت سے سول نافرمانی کی تحریک جاری کرے

——— بریلی ۲۱- اگست ایک اطلاع مظہر ہے آج اس جگہ ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ جس میں کئی اشخاص سنگ باری کی وجہ سے زخمی ہوگئے۔ شہر میں آج مکمل ہڑتال رہی اور تمام دکانیں بند رہیں۔ مقامی حکام سمجھوتہ کے لئے دونو قوموں کے لیڈروں سے گفت وشنید کررہے ہیں۔

حوالہ دیا ہے) کا صفحہ ۳۰ فصل چوالیسواں جس میں مصنف اتقان نے مسئلہ تقدیم و تاخیر پر مکمل بحث کرکے اس کی متعدد امثلہ پیش کی ہیں۔ دیکھ لیتا تو اسے کبھی یہ بہتان باندھنے کی جرأت نہ ہوتی۔

تفسیر اتقان کا سمجھنا تو مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں اگر اڈیٹر فاروق یا اس کا نامہ نگار مرزا صاحب کی کتاب "تریاق القلوب" کے مطالعہ سے ہی بہرہ ور ہوتا تو اسے اس "یہودیانہ" فعل کا ایک ممتاز فاعل بہشتی مقبرہ میں ہی یہ فریاد کرتا ہوا مل جاتا کہ ؎

کئے لاکھوں ستم فاروق نے اس پیار میں ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا ہوتا

او فاروق کے بے خبر اڈیٹر! سن تو یہی تیرا مسلمہ نبی کیا کہتا ہے:-

"یہ تو سچ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ حرف واؤ کے ساتھ ہمیشہ ترتیب کا لحاظ واجب ہو ..... اگر بعض آیات میں مفسرین نے ترتیب موجودہ قرآن شریف کے برخلاف بیان کیا ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ انہوں نے ازخود ایسا کیا ہے۔ بلکہ بعض نصوص حدیثیہ نے اسی طرح ان کی شرح کی تھی یا قرآن شریف کے دوسرے مواضع کے قرائن واضحہ نے اس بات کے ماننے کے لئے انہیں مجبور کر دیا تھا کہ ظاہری ترتیب نظر انداز کی جائے۔ (لیکن) بجز چند مقامات کے باقی تمام قرآنی مقامات کو ظاہری ترتیب میں پاؤ گے۔" (ملخصاً بلفظہ)

(تریاق صفحہ ۱۵۴ تا صفحہ ۱۵۵ طبع دوم)

بیان بالا سے صاف عیاں ہے کہ مفسرین رحمہ اللہ علیہم اجمعین آیت انی متوفیک میں ہی نہیں بلکہ اور بھی آیات میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں اور ان کا یہ فعل دیگر نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پر مبنی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود مرزا صاحب بھی "دو چار مقامات" میں تقدیم و تاخیر کے قائل تھے۔ اندریں صورت فاروق کا "یہودیانہ" فتویٰ خود اسی پر الٹ پڑتا ہے۔ کیا خوب ؎

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

فاروق کی ایک اور غلطی | حضرت ابن عباس کا مذہب ہے کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی میں تقدیم و تاخیر ہے۔ یعنی حضرت مسیح کا رفع تو اسی وقت ہو گیا تھا مگر آپ کی وفات آخری زمانہ میں (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) ہوگی۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر جس کا مصنف عند المرزا بھی "رئیس المفسرین، معتبر ائمہ محدثین" میں داخل ہے۔ (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات صفحہ ۱۶۸ و چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۰) ایسا ہی تفسیر درمنثور وغیرہ میں حضرت ابن عباس سے بسند صحیح منقول ہے۔

اس پر "فاروق" کا نامہ نگار لکھتا ہے:-

یہ لمبی لمبی تفسیریں جو ابن عباس سے منسوب کی گئی ہیں غیر مقبول ہیں۔ ان کے راوی مجہول ہیں۔ (تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

معمار | قطع نظر اس کے کہ تفسیر اتقان کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تفسیر اتقان کی یہ عبارت حضرت ابن عباسؓ کی اس تفسیر کے بارے میں ہے جو ان کی تالیف شدہ کہی جاتی ہے۔ یعنی تفسیر "عباسی"۔ چنانچہ خود آپ نے علامہ شوکانی کی جو عبارت دوسرے نمبر پر پیش کی ہے اس میں یہ امر مصرح ہے پس ان عبارات کا یہ مطلب نہیں کہ تفسیر عباسی کے علاوہ دیگر کتب احادیث و تفاسیر معتبرہ مثل ابن جریر وغیرہ میں حضرت ابن عباس کی جو روایات متعلقہ تفسیر قرآن منقول و مندرج ہیں وہ بھی غیر مقبول ہیں۔ دیکھئے خود آپ نے بلکہ مرزا صاحب نے بھی حضرت ابن عباس کی روایت متوفیک (ممیتک) کو بطور سند و دلیل پیش کیا ہے۔ کیا یہ بھی غیر معتبر ہے؟

فتدبر ولا تکن من الغافلین۔

نامہ نگار فاروق کی بیجا تعلی | "جماعت احمدیہ کا ایک کھلا چیلنج دنیا کے سامنے ہے کہ قرآن مجید کا کوئی ایسا لفظ دکھاؤ جس کو ہم نے اپنے مطلب کے لئے معنوں میں بگاڑ لیا ہو۔"

الجواب | مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں آیت متعلقہ مسیح "بل رفعہ اللہ الیہ" کے معنے "عزت کی موت" کئے ہیں (صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۸ / ۵۹۱ تا ۵۹۱) ایسا ہی آیت خاتم النبیین کے معنے نبی گر اور آیت "و آوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین" کے معنے ہجرت الی الکشمیر کئے ہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ و صفحہ ۱۰۱) وغیرہ۔

مہربانی کرکے سر دست ان تین ہی معنوں کا ثبوت کسی گذشتہ تفسیر میں دکھائیں اور منہ مانگا انعام پائیں۔ ورنہ خدا سے شرمائیں اور قادیان کے کسی جوہڑ میں غسل فرمائیں۔

خادم:- محمد عبد اللہ (ثالث) امرتسری

متابعۃ الدلیل
اور
تقلید شخصی

(از قلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

مسئلہ تقلید احناف اور اہل حدیث کے درمیان مدت مدید اور عرصہ بعید سے حد فاصل ہو چکا ہے۔ یہ تو دنیا جانتی ہے کہ جو صحیح بات کو تسلیم نہ کرے اور غلط سے کنارہ کش نہ ہو اس سے بڑھ کر دشمن حق اور کون ہوگا۔

آج کل علماء و جہلاء میں ترک تقلید سے دور تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ اہل حدیث کو اس تقلید کے نہ کرنے کے باعث لوگوں نے ناواقفوں کے دلوں میں ایک ایسا خوف بٹھا رکھا ہے کہ غیر مقلد کا نام سن کر کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ غیر مقلدی نے بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو زمرۂ اہلسنت سے بھی محروم کروا دیا۔

جہلاء لوگ اہل حدیث سے نفرت کریں نہ تو کیا کریں جب ادھر سے ان کے عالم فاضل فتوے دے رہے ہیں کہ تقلید واجب ہے اس کے بغیر نجات نہیں اور یہی اہل سنت والجماعت کا امتیازی نشان ہے ان پڑھ تو بغیر تقلید کے ایمان ہی کھو بیٹھتا ہے۔

پڑے ہوئے تھے۔ مشرکوں میں سے بعض اپنی آنکھیں مَل مَل کر دہنے بائیں دیکھ رہے ہیں۔ اُن سے کہہ دے کہ تمہاری بینائی کھوگئی۔ اور آج تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی۔ اُن میں سے کوئی کہتا ہے کیا لوگوں کا حشر ہو گیا؟ تو کہہ دے کہ ہاں مجھے اپنے پروردگار کی قسم ہو گیا جب کہ تو اوہام کے گہوارہ میں پڑا تھا اور کوئی ان میں سے کہتا ہے کیا فطرت کے مطابق کوئی کتاب نازل ہوئی ہے؟ تو اُن سے کہہ دو کہ عقل والو خدا سے ڈرو۔ اس کتاب سے تو فطرت خود حیرت میں ہے کوئی کہتا ہے کہ کیا میں اندھا اٹھایا گیا ہوں؟ کہہ دے کہ ہاں مجھے ابر پر سوار ہونے والے کی قسم تو اندھا اٹھایا گیا ہے۔ بے شک معانی کے پھولوں سے جنت آراستہ ہے اور نافرمانی کی آگ سے دوزخ دہک رہا ہے۔ کہہ دے کہ ظہور کے افق سے نور چمکا اور سارا جہان روشن ہو گیا کیونکہ یوم میثاق کا مالک آگیا۔"

(بہائی میگزین بمبئی صفحہ ۱۶ جولائی ۳۸ء)

اہلحدیث ناظرین کرام! بہائیہ کی یہ عبارت پڑھ کر کچھ شبہ نہیں رہتا کہ دل کے بہلانے کو یہ بیان بہت اچھا ہے۔ قیامت بھی آگئی۔ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل بھی ہو گئے۔ مگر دنیاوی فسادات اور چین جاپان اور یورپ کی لڑائیاں اب تک جاری ہیں۔ غالباً دنیا کا پہلا دور بہاء اللہ کے طلوع سے شروع ہو کر ختم ہو گیا۔ اب یہ دوسرا دور شروع ہوا ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی کے صاحبزادے محمود احمد لکھتے ہیں کہ

بڑے مرزا صاحب گذشتہ دنیا کے خاتم ہیں اور آیندہ دنیا کے آدم۔ اس لئے اب ان کی اولاد سے حضرت شیث حضرت موسیٰ حضرت زکریا حضرت یحییٰ وغیرہ پیدا ہوں گے۔ (الفضل ۲۸/۲ ۱۴ء)

ہم سمجھتے تھے کہ مرزا غالب مرحوم فوت ہو گئے ہیں اب ان کا ہم خیال کوئی نہ ہوگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کے ہم نوا (خیالی پلاؤ پکانے والے) دنیا میں موجود ہیں۔

حدیث مسند احمد اور شیعہ

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۵۔ اگست میں اخبار "شیعہ" کو جواب دیتے ہوئے حدیث مسند احمد مندرجہ جلد اول صفحہ ۱۵۲ کا ذکر آیا تھا۔ اس میں حدیث مذکور کے الفاظ اللّٰھم وال من والاہ کو شیعہ نامہ نگار نے غیر مرفوع قرار دیا تھا۔ پرچہ "اہلحدیث" مذکور میں اسکو لفظاً غیر مرفوع مان کر حکماً مرفوع ثابت کیا تھا۔ اس پر مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی نے مسند احمد جلد چہارم پر توجہ دلائی ہے۔ جس میں کئی جگہ حدیث مرفوع مرقوم ہے۔ منجملہ صفحہ ۳۷۲ پر جو حدیث ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"قال علیہ السلام من کنت مولاہ فھذا (علی) مولاہ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ"

یعنی فقرہ (اللّٰھم وال الخ) آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا تھا۔ لہذا مرفوع ہے۔

(جزی اللہ مولانا البنارسی عن الناظرین)

قادیانی مشن

مسئلہ تقدیم و تاخیر اور اخبار "فاروق" قادیانی

اخبار "فاروق" مورخہ ۲۸۔ جولائی ۳۸ء میں مسئلہ تقدیم و تاخیر پر ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں "فاروق" کے نامہ نگار نے علماء اسلام کو جی کھول کر بُرا بھلا کہا ہے۔ مطلب یہ کہ یہ لوگ قرآن پاک کی بعض آیات میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔ اس لئے محرف یہودی لعنتی ہیں۔

ہمیں مضمون نگار کی سخت گوئی پر تعجب نہیں، یہ تو ان کے "حضرت مسیح موعود" کی سنت مؤکدہ ہے ہاں تعجب ہے تو یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب فاروق نے (جو اگرچہ علوم عربیہ سے مطلقاً بے بہرہ ہیں تاہم کتب مرزا سے تو کچھ نہ کچھ واقف ہیں) یہ مضمون اپنے اخبار میں کیسے درج کر دیا جو خود مرزا غلام احمد صاحب مدعی رسالت کے بھی خلاف ہے۔ اخبار "فاروق" میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"علماء نے قرآن و احادیث میں یہودیانہ تحریف کی ہے۔ مثال کے طور پر تقدیم و تاخیر ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن پاک کے الفاظ کو اپنی جگہ سے تبدیل کر کے آگے پیچھے کر دینا تمام علماء کی تحریریں تقریریں پڑھ سُن جائیے سوائے آیت یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کے کسی اور جگہ یہ مسئلہ پیش نہیں کیا جاتا۔ ہم پوچھتے ہیں تقدیم و تاخیر کا مسئلہ صرف اسی آیت کے لئے ہے کسی اور آیت کے لئے نہیں الخ۔"

معمار سطور بالا میں دو باتوں پر زور دیا گیا ہے

(۱) یہ کہ تقدیم و تاخیر کرنا یہودیانہ تحریف ہے۔

(۲) یہ کہ سوائے آیت یاعیسیٰ انی متوفیک کے کسی اور آیت میں علماء اسلام نے اس مسئلہ کو جاری نہیں کیا۔

حالانکہ یہ دونوں باتیں یکسر بہتان و افترا ہیں وقال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ۔

نامہ نگار اگر تفسیر اتقان (جس کا خود اس نے

ا - آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد کو مرفوع کہتے ہیں۔

نہیں بیٹھیں گے۔"

(سیاست ۱۱۔ ستمبر ۱۹۳۵ء لاہور)

اور آتے ہی "امیر ملت" کا لقب حاصل کر کے آپ نے مسجد شہید گنج کی خاطر راولپنڈی میں کانفرنس کی اور سول نافرمانی کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ اور امیر ملت کی طرف سے ان کا دستخطی اعلان بھی شائع ہو گیا کہ

"یہ کانفرنس حضرت امیر ملت اسلامیہ کے ارشاد کے مطابق اعلان کرتی ہے کہ مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے سول نافرمانی کا حربہ استعمال کیا جاویگا۔

(روزنامہ انقلاب ۸۔ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اور پیر صاحب نے یہ بھی بارہا ظاہر کیا کہ:

میں سید ہوں کسی سے ڈرتا نہیں ہوں۔

(اشتہار دہلی)

اور ایک جگہ اپنی یہ کرامت بھی لوگوں کو سنائی :-

اگر میں ایک آیت شریفہ پڑھ کر کسی آدمی پر پھونک دوں تو چوبیس گھنٹہ تک اسکے جسم پر گولی، بم، تلوار یا بھالا کوئی ہتھیار اثر نہیں کریگا۔ (الجمعیتہ دہلی بحوالہ ہلال بمبئی)

۲۴۔ نومبر ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کے لئے کتنا عمدہ موقع تھا جب ان کو ایسا رہنما مل گیا جس نے مسجد شہید گنج کی واگذاری کیلئے سول نافرمانی کا اعلان بھی کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا کہ جس پر وہ (امیر ملت) دم کر دیں وہ چوبیس گھنٹہ تک ہر ہتھیار و زخم سے محفوظ رہے۔ تو اب مسلمانوں کے لئے نہایت ہی عمدہ طریق یہ تھا کہ ہر صبح ایک جم غفیر سول نافرمانی کا ارادہ کر کے آئے پیر صاحب سے دم کرائے اور ڈٹ کر مسجد شہید گنج پر مورچہ باندھ لے۔ اس بات سے تو وہ بالکل مامون ہیں کہ کوئی گن مشین ان پر چلائے وہ تو اثر نہ کریگی سنگینوں کی نوکیں ان کو زخمی نہ کر سکیں گی۔ پھر اور لوگ دوسری صبح آئیں اور دم کرا کے مورچہ پر چلے جائیں اور پہلے لوگوں کو واپس کر دیں تاکہ وہ تازہ دم ہو کر آئیں۔ جب ایسا ہوگا تو مسجد شہید گنج کی واگذاری بالکل آسان ہے۔ یہ ایک خیال تھا جو پیر صاحب کی قیادت کے زمانہ کی ابتدا میں آپ کے اعلان سن کر دلنشین ہو سکتا تھا۔

نتیجہ | مگر آخر کیا ہوا۔ امیر ملت صاحب بجائے امیر کے بندہ درگاہ انگلشیہ بن گئے۔ چنانچہ آپ نے اعلان کیا:

میں ہمیشہ سے گورنمنٹ کا وفادار رہا ہوں ۔۔ ہم بچے ہیں اور گورنمنٹ والدین کے برابر ہے اگر بچہ ماں کے پاس فریادی ہووے اور ماں اس کی دادرسی کرنے کی بجائے اسے پیٹے تو بچہ کہاں جائے۔ گورنمنٹ بڑی قوت اور قدرت والی ہے۔ اس قدر قوی ہے کہ دنیا بھر میں کوئی طاقت اس کے ہم پلہ نہیں:

(اشتہار پیر صاحب) مجاہد ۸۔ دسمبر ۱۹۳۵ء)

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ دنیا جانتی ہے۔ چوہدری مولا بخش صاحب (جن کو امیر ملت صاحب سے مایوس ہو کر قوم نے ڈکٹیٹر بنایا) نے اپنی تقریر میں کہا :-

امیر ملت حج کو جا رہے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امیر ملت نے قوم کو ذلیل کیا۔ ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ (حاضرین نے آوازیں دیں) ٹھیک ٹھیک :

(پرتاپ لاہور ۲۶۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

تمام واقعات مفصل دیکھنے ہوں تو دفتر اہلحدیث امرتسر سے رسالہ "پیر جماعت علی شاہ علی پوری کی امارت ملیک[1] ابتدا اور انتہا" منگا کر پڑھیں۔

ان واقعات کو سامنے رکھ کر اب پیر صاحب کے مریدین کی ڈینگ بھی سنیں کہ وہ اپنے پیر کے کارنامے کس طرح بیان کرتے ہیں۔

اخبار "الفقیہ" میں گتھڑ (ایک گاؤں) کے ایک مناظرہ کی روئداد چھپی ہے۔ روئداد غلط ہو یا صحیح اس سے ہمیں مطلب نہیں۔ ہمارے زیر نظر وہ حصہ ہے جس میں مولوی عبد الغفور مناظر جماعت شاہی نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کے کارنامے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ میں وہ درج ذیل ہیں :-

حضرت امیر کی ہستی کو آپ کیا جانیں میں پیش کرتا ہوں۔ وہ ہستی پاک ہے جس نے (۱) یکستان[3] سے لے کر راسکماری تک اور کشمیر سے عرب پاک تک لوگوں کے دلوں کو منور فرمایا ہے (۲) بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں پہنچ کر نعرہ حق سنایا ہے۔ (۳) اور بڑے بڑے سرکشوں کو زاہد بنایا ہے۔ (۴) وہ وہ ہستی ہے جن کو ہر مذہب و ملت نے، دیوبندیوں کے سرداروں نے بلا روک ٹوک امیر ملت مانا ہے (۵) وہ وہ ہستی ہے جنہوں نے شدھی کے بیج کا ستیا ناس کیا ہے۔ (۶) اور سارادا ایکٹ کے خلاف وہ تقریر فرمائی کہ جاری کرنے والوں کے دانت کھٹے کر دئیے۔ بلکہ خود اسی تاریخ کو نکاح کر کے عملی ثبوت پیش کر دیا (۷) وہ وہ ہستی ہے جنہوں نے تمہارے بڑے گرو ابن سعود کی بادشاہی میں اپنے مذہب حقہ کی تبلیغ فرمائی[2]

(الفقیہ ۱۴۔ جون ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۱ کالم اول)

عبارت مذکورہ میں مولوی صاحب نے پیر صاحب کی خدمات مختلف بیان کی ہیں۔ جن پر ہم نے نمبر لگا دئیے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمیں یہ مضمون پڑھ کر آیت

یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا

کی صحیح تفسیر سامنے آگئی ہے۔

ہم پیر صاحب کی خدمات جو مولوی عبد الغفور نے تحریر کی ہیں نمبر وار درج کر کے ان پر تفصیلی نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ مقولہ ع

پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند

بھی کسی حد تک صحیح ہے۔ پیر صاحب کے کارنامے سنئے

پہلا کارنامہ | (۱) (پیر صاحب نے) یکستان[3] سے لے کر راسکماری تک، کشمیر سے عرب تک لوگوں کے دلوں کو منور فرمایا ہے۔"

آپ کی نورافشانی کا نمونہ درج ذیل ہے :-

ایک مرتبہ سیالکوٹ میں آپ نے تقریر فرمائی

---

[1] محصول ڈاک ۹ پائی آنے پر مفت مل سکتا ہے۔ (ثنائی)

[2] نقل مطابق اصل ہے۔ ۱۲ منہ

[3] غالباً یاغستان مراد ہوگا۔ ۱۲ منہ

عوام الناس نے یہ فتوی سُن کر غیر مقلدوں سے نفرت کرنا اور بھاگنا مذمت کرنا، تہمتیں لگانا، مقلد مولویوں کو ولی بزرگ، امین سمجھنا تو لازم پکڑ لیا۔ مگر اس طرف ان کے ذہن نہ گئے کہ کچھ دیکھ بھال کریں کسی اور سے پوچھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی نے غوطہ کھلا دیا ہو۔ ایسا کیوں کرنے لگے تھے جب تقلید کی یہ پختگی ہے کہ دلیل کی دیکھا بھالی نہیں کرنی چاہئے ورنہ آدمی بہک جاتا ہے اور سیدھا راستہ کھو بیٹھتا ہے۔

ایسی کمزوری ان کو صرف تقلید نے سکھائی ہے اور نہ انہوں نے کوئی مسئلہ دیکھا ہے نہ کوئی علم کی بات سنی ہے نہ کسی نے ان کو اس جھنجھٹ میں پڑنے کے لئے مجبور کیا ہے۔

عرب کے قریش وغیرہ بھی محض آبائی اجدائی تقلید کے باعث آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ساحر شاعر، کاہن وغیرہ کہتے تھے۔ ایسے بیہودہ اقوال ان کے موہنہ سے اپنے بڑوں کی تقلید ہی کہلاتی تھی۔ لہٰذا ایسا طریق باطل اور منہج فاسد جس کی مذمت سے تمام کتب شرعیہ بھری پڑی ہوں کسی کو لائق نہیں کہ نزدیک جائے۔

تقلید پر بھروسہ کر بیٹھنے سے تو یہ بات بہت عمدہ ہے کہ انسان دلیل کی طرف رجوع کرے۔ کیونکہ آج تک جو انبیاء اولیاء ہوئے ہیں اور انہوں نے آبائی اجدائی دین سے بیزاری کی ہے تو دلیل کی پختگی کے سبب کی ہے۔ جس پہلو سے دیکھنا چاہو دیکھ لو۔ متابعت دلیل تقلید سے اولی ہے۔ دلیل ہی کی روشنی میں تمام ملمع سازیاں اور کھوٹ کپٹ نظر آتے ہیں۔ ؎

قمر ہے یا کہ ہے مہر درخشاں
ترا روئے نکو کیا جانے کیا ہے

اہل تقلید کی طرف دیکھ کر بعض ناتجربہ کار لوگوں کو تعجب ہوتا ہے کہ افضل اور اعلی چیز کو بلا دیکھے بھالے کیسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ سو واضح رہے کہ یہ طریقہ پہلے دن سے چلا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ایسے لوگوں کے حالات اسطرح بتائے ہیں:-

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ (پ ۲۵۔ ع ۶)

اور اسی طرح نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے کسی بستی میں ڈرانے والے مگر وہاں کے مالداروں نے کہا کہ ہم تو اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (پ ۲۵۔ ع ۶)

ان کے پیغمبر نے کہا اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے پاس بہت سیدھی راہ بہ نسبت اُس راہ کے کہ پایا تم نے اپنے باپوں کو اور اسکے کہا انہوں نے تحقیق ہم ساتھ اُسی چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہیں۔

تقلید کرنے والوں کا یہ طریقہ ابتداء سے چلا آتا ہے کہ دلیل خواہ کیسی ہی بہتر اور عمدہ چیز ہو ان کو زہر لگتی ہے حالانکہ ترک تقلید اور متابعت دلیل دین اور دنیا میں ایک اعلیٰ اور افضل چیز موصل الی الہدیٰ ہے اور روز قیامت تک اثر محمود رکھنے والی ہی ہے۔

تقلید کو واجب کہنا اس بات کا موجب ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کو پاس نہیں پھٹکنے دینا چاہئے۔ کیونکہ جس چیز کا ثبوت مفضی الی النفی ہو باطل ہوتا ہے۔

دوسری چیز جو تقلید میں مقلد کو پکا بناتی ہے وہ مذکورۃ الصدر آیت سے نعمتوں کی محبت لذیذ نعمتوں کی خواہش کسلمندی اور سستی ہے۔ اسی وجہ سے مشکل کاموں سے بغض اور نفرت کرنے لگ جاتے ہیں طلب حق میں جو مصیبت اٹھانی پڑتی ہے، اُس سے مقلد کا دل بہت گھبراتا ہے۔ امیروں اور مالداروں کو تو رنگ راگ عیش خوشی ہی پیاری ہوتی ہے۔ وہ اس تقلید کی طرف کیوں آنے لگے اس واسطے تقلید آبائی کو واجب فرض بنا کر موج اڑا رہے ہیں۔

اسی واسطے تمام آفات کی جڑ دنیا کمینی کی محبت بتائی گئی ہے۔ محبت دنیا و لذات جسمانی تمام فسادوں کی جڑ ہے۔ اللہ کی محبت اور آخرت کی خواہش تمام نیکیوں کی جان ہے۔ اسی واسطے جناب رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے:-

حب الدنیا راس کل خطیئۃ وما الحیٰوۃ الدنیا الا متاع الغرور۔

امیر ملت علی پوری کے کارنامے

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثنائی امرتسری)

مسجد شہید گنج لاہور کا قصہ بھی نہایت عجیب ہے جس نے لاکھوں لوگوں کو شہرت کا موقع دیا۔ مختلف رنگوں میں کئی ایک جماعتیں اس میدان میں آئیں اور ہر ایک نے دوسری کو ناکارہ قرار دیکر خود کو اس قابل ظاہر کیا کہ وہ ضرور کامیابی کا سہرا اپنے سر پر لے گی۔ مگر مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی نے ناؤ اسی منجدھار میں رکھی جہاں پہلے تھی۔ انا للہ!

سب سے حیرت انگیز واقعہ یہ ہے کہ ایک صوفی منش بزرگ (پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری) بھی کنج عزلت کو چھوڑ اس میدان میں آئے۔ اور کیسی شان سے فتح کا پھریرا ہاتھ میں لے کر آئے اور یہ تہیہ کر کے آئے کہ مسجد کو ضرور واگذار کرا کے چھوڑیں گے۔ چنانچہ ایڈیٹر "سیاست" نے جو پیر صاحب کا خاص آدمی ہے بڑے زور سے اعلان شائع کیا کہ پیر صاحب نے عہد کر لیا ہے کہ آپ جب تک مسجد شہید گنج کو واگذار نہ کرا لیں گے چین سے

کے سامنے دور سے ہی دست بستہ عرض کررہے ہیں کہ حضور! میں وفادار غلام ہوں! کیا کبھی ایسے شخص پر امید کی جاسکتی ہے کہ دربار شاہان میں تشریف لے جاکر نعرۂ حق بلند کریگے۔ ع

این خیال است و محال است و جنوں

تیسرا کارنامہ | "بڑے بڑے سرکشوں کو زاہد بنایا ہے"

دو زاہد تو ہم نے بھی دیکھے ہیں جو ہمارے امرتسر میں ہیں۔ مرید ہونے سے قبل وہ کبھی کبھار امور خیر میں حصہ لیا کرتے اور غرباء و مساکین کی خبرگیری کرتے اور مسلمانوں سے ملا جلا کرتے تھے۔ مگر مریدی کے بعد یہ حالت ہے کہ کسی مسلمان کو دیکھ کر خوش نہیں، امور خیر کی بجائے ہر وقت .... اور غرباء و مساکین کی خبرگیری بالکل مفقود ہوچکی ہے۔ پیر صاحب کی اصطلاح میں شاید زہد اسی کا نام ہو کہ تمام امور اسلامیہ سے بے رغبت ہوجائے کیونکہ اس کو محض پیر صاحب کا سہارا کافی ہے۔ چنانچہ ایک مرید کا یہ شعر بھی ان کی مدح میں شائع ہوچکا ہے ؎

سوال حج پہ محشر میں جو پوچھینگے تو کہہ دونگا
میں زائر ہوں علی پور کا علی پور سدا لیا شاہا

اور سنئے! ؎

لحد میں جو پوچھیں گے نکیرین شاہا
تو پیش کردونگا اسوقت یہ صورت تیری

چوتھا کارنامہ | "وہ وہ ہستی ہے جسے ہر مذہب و ملت نے دیوبندیوں کے سرداروں نے بلا روک ٹوک امیر ملت مانا ہے۔"

کیا اچھا خواب ہے۔ پیر صاحب نے بھی یہ فخر کیا تھا چنانچہ ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا:

"فقیر کو سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ سب اسلامی فرقوں نے ... یہاں تک کہ اہل قادیان نے بھی فقیر کی قیادت ملی کو تسلیم کرلیا ہے"

(اخبار سیاست ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء)

گونٹیں کے ساکن کی طرح مولوی عبدالغفور نے یہ تو کہہ دیا کہ دیوبندیوں کے سرداروں نے بلا روک ٹوک امیر ملت مان لیا۔ مگر اسے معلوم نہیں کہ یہ پیری رائے موضع گلھڑ میں تو چند زمینداروں میں کام دے جائیگی مگر اس احاطہ سے باہر یہ رائے صاحب رائے کے منہ پر پڑیگی۔ جماعت شاہی مناظر ذرا دہلی پہنچیں بریلی جائیں، بجنور چلے جائیں، اور معلوم کریں کہ پیر صاحب کے متعلق رائے عامہ کیا ہے۔ دور نہ جاسکتے ہوں تو اخبار "انقلاب" لاہور کے دفتر میں چلے جاویں اور وہاں انقلاب ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۶ء[2] کا ص۳ پڑھیں اور پیر صاحب کی قیادت اور تدبر سیاست کا نقشہ دیکھیں اور یہ بھی معلوم کریں کہ ان کی قیادت کی قدر ذی فہم لوگوں کے سامنے کیا ہے۔

پانچواں کارنامہ | "وہ وہ ہستی ہے جس نے شدھی کے بیج کا ستیاناس کیا ہے!"

گویا کہ اب دنیا میں شدھی کا بیج ناس ہوگیا ہے۔ اب کوئی شدھ نہیں ہوتا۔ مگر ڈیرہ بابا نانک کے قریب گاؤں (جہاں پیر صاحب کا مسکن بھی قریب ہے) وہاں ایک عورت سکھ ہوگئی ہے۔ ضلع امرتسر میں سوسیا متصل مجیٹھہ کا واقعہ ہمارے پاس پہنچا کہ ایک مسلمان نے اپنی لڑکی بخوشی خود ایک سکھ کے ساتھ بھیجدی ہے۔ مگر پیر صاحب شدھی کا ناس کرچکے ہیں۔ غالباً تصور ہی تصور میں۔ اور بس۔

چھٹا کارنامہ | "شاردا ایکٹ کے خلاف ایسی تقریر کی کہ جاری کرنے والوں کے دانت کھٹے ہوگئے۔"

ایسے دانت کھٹے ہوئے کہ اپریل ۱۹۳۰ء سے تمام انڈیا میں وہ قانون نافذ کردیا گیا ہے۔ دور دراز مقامات میں مقدمے بھی ہوچکے ہیں۔ معلوم نہیں ایسی بڑ ہانکنے والے کو کیا حاصل اور دنیا کے سامنے ایسے کذب سے کیا وقعت حاصل ہوسکتی ہے

---

[2] ناظرین رسالہ پیر جماعت علی شاہ کی امارت ملیہ کا صفحہ ۴۰ دیکھ لیں۔ ۱۲ منہ

ساتواں کارنامہ | "وہ وہ ہستی ہے جس نے تمہارے بڑے گرو سلطان ابن سعود کی بادشاہی میں اپنے مذہب حقہ کی تبلیغ فرمائی۔"

یہ وہ ڈینگ ہے جس کا ثبوت کچھ نہیں۔ پیر صاحب مکہ شریف جایا کرتے ہیں مگر وہاں جاکر اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ حرم شریف میں نماز باجماعت ادا کریں۔ صرف اپنے مسکن پر ہی نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ تبلیغ کرنا ایک طرف رہا علانیہ حرم میں جاکر نماز نہیں پڑھتے

عجیب واقعہ | پیر صاحب جب امیر مدینہ (نجدی) کے سامنے بلائے گئے تو اس کے سامنے پیر صاحب نے جو نعرۂ حق لگایا وہ خواجہ حسن نظامی صاحب سے پوچھے جنہوں نے اس پر افسوس کیا تھا کہ میں اگر اس موقع پر ہوتا تو وہ نہ کرتا جو پیر صاحب نے کیا۔

بہرحال ہمیں نہایت درجہ کی خوشی ہے۔ اگر ایسا باکمال بزرگ پنجاب میں پیدا ہو۔

ہم یوپی، سی پی، بنگال پر فخر کرسکتے ہیں کہ ہمارے پنجاب میں ایک زاہد و سیاست دان ہستی ہے۔ مگر بدقسمتی سے پنجاب کا نبی پیدا ہوا تو اس نے آسمان تک اونچا سر دکھا کر پیشانی خاک پر رکھدی اور صوفی صاحب میدان میں آئے تو انہوں نے بھی سب کچھ کیا مگر مراقبہ ہی میں اور بس۔

اب تو بجائے فخر کے ہمیں ندامت ہی اٹھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے دوسرے صوبے جب ان کا ذکر کرینگے تو کسی شخص کی ہتک کے موقع پر بطور ضرب المثل "پنجابی نبی" اور "پنجابی ولی" کہیں گے۔ سچ ہے ع

نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(نوٹ) پیر صاحب کے مریدوں کے ایسا لکھنے سے ان کی غرض ناواقف مسلمانوں کو ان کے حلقہ ارادت میں لانے کی ہے۔ اس لئے ہمیں ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم پبلک کے مفاد کے لئے ان کی غلطیوں کا اظہار کریں ورنہ ہمیں پیر صاحب سے ذاتی عداوت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری ایک آنکھ اگر مرزا جی قادیانی پر پڑتی ہے تو دوسری پیر صاحب علی پوری پر۔ ہماری نگاہ میں تو دونوں "روشن ستارے" ہیں۔ ...

[1] حسن اتفاق ... جماعت علی شاہ صاحب کی زیر قیادت ہو رہا ہے۔ مجلس احرار ہوشیار رہے! (ثنائی)

کھڑے ہوتے ہی فرمایا :-

کہو لوگو! وہابیوں نجدیوں پر لعنت۔

ابن سعود پر لعنت۔

تقریر کے خاتمے پر بھی فرمایا :-

کہدو نجدی پرستوں پر لعنت۔ لعنت۔

(دربخف سیالکوٹ)

(۲) شہید گنجی ایجی ٹیشن میں آپ بمبئی تشریف لے گئے۔ وہاں کے لوگ جس قدر آپ سے منور ہوئے وہ انہیں کے الفاظ میں نقل ہے۔ پیر صاحب کی نورانی تقریر سے مستفید ہو کر اخبار "ہلال" کا مدیر لکھتا ہے :-

"آج میں ان ہزاروں مسلمانوں سے جو چھوٹے قبرستان میں "امیر ملت" کی تقریر سن رہے تھے دریافت کرتا ہوں کہ ذرا ایک لحہ فکر یہ صرف کرکے بتائیں کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کوئی ایک بات بھی ایسی کہی جس سے اسلام کی عزت کا تحفظ ہو سکے۔ ان کا انداز بیان، انکے پیش کردہ خیالات، ان کا فلسفہ و منطق، ان کے بیان کردہ افسانے اور قصے سب اس قدر مضحکہ خیز اس قدر ذلت انگیز اور اس قدر دور از حقیقت تھے کہ میں اور غالباً تمام اسلام دوست و صاحب فہم مسلمان ان کو سن سن کر دل ہی دل میں ماتم کر رہے تھے۔ مجھے احساس ہے کہ ان کے معتقدین کی کہار کی کہار بمبئی میں موجود ہے اور میرے الفاظ پر یہ لوگ لال پیلے ہو جائینگے مگر کیا کروں رات کے جلسہ میں اسلام کی جو ذلت میں نے دیکھی اس پر چند آنسو بہائے اور اس ماتم میں قارئین "ہلال" کو شریک کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

(۳) دہلی کے لوگوں نے جو آپ سے نورانیت حاصل کی۔ وہ بھی سن لیجئے۔ وہاں سے ایک اشتہار نکلا تھا جس میں پیر صاحب کے مذہبی معلومات یوں درج تھے :-

"ان (پیر صاحب) کی مذہبی معلومات کا یہ حال ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والا ان کے نزدیک کافر، مرتد، اور حرامزادہ ہے۔ ان کے نزدیک غیر ہاشمی قریشی اگر ہاشمیہ سے نکاح کرلے تو نکاح باطل اور اولاد حرامی ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات کفر کا فتویٰ لگا دینا اور جنازہ نہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنا ان کی معمولی اور روزمرہ کی بول چال ہے۔"

(پیر جماعت علی کی امارت صلا)

(۴) اخبار مدینہ بجنور نے آگرہ۔ شاہجہان پور، مرادآباد کی تقریروں کا خلاصہ لکھا ہے۔ یعنی وہ نورانیت جس سے آپ نے اس علاقہ کو منور کیا :-

پیر صاحب کو (تقریروں میں) اس امر کا اہتمام ہوتا ہے کہ بشریت رسول اور علم غیب رسول کے بارے میں جو لوگ ان کے نقطہ نگاہ سے متفق نہیں ہیں ان کو کافر اور حرامزادہ کہا جائے۔

(مدینہ بجنور ۱۳- نومبر ۳۵ء صلا)

(۵) آپ کے نورانی الفاظ کا نمونہ جس سے آپ نے اہل بریلی کو منور فرمایا وہ رسالہ "الفرقان" سے نقل کئے جاتے ہیں۔ پیر صاحب نے تقریر میں فرمایا :-

"بھائیو! میں ایک مسئلہ بیان کردوں۔ اچھی بات کان میں پڑی رہتی ہے تو کبھی کام ہی آجاتی ہے یہ ملعون کہتے ہیں کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔ اور فقیر کہتا ہے کہ جب تک کسی چیز پر غیر اللہ کا نام نہ آئے وہ حلال ہی نہیں ہو سکتی سو اگر ان وہابیوں سے پوچھا جائے کہ تم کس کے نطفہ سے ہو؟ تمہاری ماں کس کی جورو ہے؟ تو وہ اپنے باپ کا نام بتائینگے اور اگر وہ اپنے کسی خاص باپ کا نام نہ بتادینگے تو حرامی سمجھے جائینگے۔ تو دیکھو یہ خود تب تک حلالی نہیں ہو سکتے جب تک غیر اللہ کا نام بیچ میں نہ آوے۔ × فرمایا اچھا ایک مسئلہ اور سن لو! وہ بھی کبھی کام دیگا۔ یہ کم بخت کہتے ہیں کہ حضور کو معراج جسمانی نہیں ہوئی اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ جسم کا خاصہ ہے کہ وہ ہمیشہ نیچے کو آئے گا چونکہ وہ بوجھل ہوتا ہے وہ اوپر نہیں ٹھیر سکتا۔ ان کم بختوں سے پوچھو کہ تمہارے باپ کا نطفہ تمہاری ماں کے رحم میں کیسے ٹھیر گیا اور وہ نیچے کو کیوں نہیں نکل پڑا ×× تو سنو! یہ کم بخت وہابی حضور کو بشر کہتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ خدا نے قرآن میں آپ کو بشر کہا ہے۔ اُن سے کہو خدا نے کہا کہا تم کہنے والے کون ہو؟ لاہور میں ایک شخص نور محمد تھا وہ خود بھی صاحب اولاد تھا اور اس کا باپ بھی زندہ تھا تو اُس کا باپ اپنی عادت کے موافق یوں پکارا کرتا تھا۔ "ابے نور محمد! ابے نور محمد"!! ایک دن نور محمد کے لڑکے نے بھی دادا کی دیکھا دیکھی اپنے باپ یوں پکارنا شروع کیا۔ "ابے نور محمد! ابے نور" تو لوگوں نے اس سے کہا کہ جو لڑکا باپ کو ایسا کہتا ہے وہ حرامی ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ خدا کی دیکھا دیکھی حضور کو بشر کہتے ہیں وہ بھی حرامزادے ہیں۔ ××× یہ وہابی ملعون کہتے ہیں کہ حضور کو علم غیب نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں کہ حضور تو حضور آپ کے غلاموں بلکہ غلاموں کے بلی کتوں کو علم غیب ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک پالتو بلی تھی اُس کو بھی علم غیب تھا۔"

(پیر جماعت علی شاہ کی امارت صلا)

دوسرا کارنامہ | بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں پہنچ کر نعرہ حق سنایا ہے۔

سبحان اللہ! پیر صاحب کے مریدین تو بہت خوش ہونگے کہ ہمارے پیر صاحب جرمن، روس، فرانس لندن کے شاہان یورپ کے درباروں میں ضرور پہنچے ہونگے اور نعرہ حق سنا آئے ہونگے۔ کیونکہ انکو تصور شیخ کے وقت ہی یہ سب کچھ معلوم ہوگیا ہوگا۔ مگر ہمیں پیر صاحب کی وہ عبارت شک میں ڈالتی ہے جو مسجد شہید گنج کے متعلق آپ نے اشتہار میں لکھی "میں ہمیشہ گورنمنٹ کا وفادار رہا ہوں۔"

ناظرین غور کریں۔ پیر صاحب کس طرح دولت برطانیہ

آئے۔ ابوجہل نے آنحضرت اور حضرت ابوبکر کی گرفتاری کے لئے انعامی اعلان کئے اور انعام کی طمع میں کفار ادھر ادھر آپ کی جستجو میں مشغول ہوئے۔ تین دن آپ مع اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے غار میں رہے۔ عبد اللہ بن ابوبکر ان ایام میں مجالس قریش کی خبریں دریافت کرکے رات کو آپ کے حضور میں آکر بیان کردیتے تھے۔ اور عامر بن فہیرہ (جو حضرت ابوبکر صدیق کے آزاد کردہ غلام تھے) متصل غار کے بکریاں چراتے اور بکریوں کا دودھ آپ کو اور حضرت ابوبکر صدیق کو پلا جاتے تھے اور حضرت اسماء بنت ابوبکر کھانا پہنچایا کرتی تھیں۔ چوتھے دن آپ غار سے نکلے دونوں اونٹنیاں جو حضرت ابوبکر نے (جو اسی سفر کے لئے خریدی تھیں) در غار پر تیار تھیں آنحضرت صلعم نے باوجود اس بات کے کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی جان اور اپنا مال آپ پر فدا کرچکے تھے۔ یہی پسند کیا کہ حضرت ابوبکر سے اونٹنی خرید کر سوار ہوں۔ رہبری کے لئے ایک شریف غیر مسلم کو اپنے ساتھ لے لیا

الحاصل آپ اور حضرت ابوبکر صدیق مع عامر بن فہیرہ کے اونٹنیوں پر سوار ہوکر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے سراقہ بن خثعم جو بطمع انعام آپ کی جستجو میں نکلا تھا۔ اس نے آپ کو دیکھ لیا۔ اور گھوڑا دوڑا کر قریب آگیا۔ لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوکر آگے بڑھا۔ اس مرتبہ گھوڑے کے پاؤں گھٹنے تک زمین میں دھنس گئے۔ اس پر کچھ ایسا خوف وہراس طاری ہوگیا کہ پھر حملہ کی جرأت نہ کرسکا اور آپ سے بہ آشتی ونرمی معذرت کی اور اس بات کا بھی وعدہ کیا کہ واپسی میں جو کوئی ملیگا اس کو پتہ نہ بتاؤں گا۔ ونیز آپ سے ایک امان نامہ تحریر کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمان امن لکھوا دیا۔ اگرچہ اس وقت سراقہ مسلمان نہ ہوا۔ لیکن بعد کو مسلمان ہوگیا۔ یہ شخص بڑا بہادر تھا۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بریدہ بن الحصیب اسلمی مع ستر سواروں کے آپ کو ملے۔ اگرچہ وہ سب انعام کی طمع میں بہ ارادہ بد آئے تھے۔ لیکن جمال مبارک کو دیکھ کر اور کلام پاک سن کر سب مسخر ہوگئے اور بریدہ اور اس کے سب ہمراہی مسلمان ہوگئے۔

اہل مدینہ آپ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ ہر روز آپ کے استقبال کے لئے مکہ کی راہ پر آتے اور دوپہر کے قریب لوٹ جاتے۔ جس روز آپ پہنچے اس روز بھی اہل مدینہ لوٹ چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہود نے ایک ٹیلہ پر سے آپ کی سواری دیکھی اور چلا کر کہا کہ اے گروہ عرب یہ تمہارا خوشی کا سامان آ پہنچا وہ لوگ پھرے اور حضور کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ مدینہ والوں کو اس روز بے حد مسرت وخوشی حاصل ہوئی۔ مدینہ میں پہنچکر آپ محلہ قبا میں منازل بن عمرو بن عوف میں چودہ دن ٹھیرے اور وہیں مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔ تیسرے روز حضرت علی بھی امانتیں ادا کرکے آپ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ پھر آپ نے شہر مدینہ میں قیام فرمانے کا ارادہ کیا۔ ہر شخص متمنی تھا کہ آپ ہمارے محلہ میں ہمارے ہاں قیام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہاں وہ بیٹھ جائیگی وہاں ہی میں مقیم ہونگا۔ اونٹنی چلتے چلتے وہاں آبیٹھی جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ اس کے قریب میں حضرت ایوب انصاری کا گھر تھا۔ وہاں آپ کا اسباب اتارا گیا اور آپ نے ان کے گھر میں قیام فرمایا۔ پھر آپ نے وہ زمین جہاں اونٹنی بیٹھی تھی خرید لی اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں خود حضرت سرور عالم صلعم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک تھے مسجد کے ایک سرے پر ایک مسقف چبوترہ (سائبان) بنایا گیا جو صفہ کہلاتا تھا۔ یہاں وہ لوگ رہتے تھے جو اپنا گھر بار نہیں رکھتے تھے اور اصحاب صفہ کے نام سے مشہور تھے۔ گویا یہ مسجد کے ساتھ تعلیم گاہ کی بنیاد تھی۔ کیونکہ یہ لوگ اپنا وقت تعلیم دین میں صرف کرتے تھے۔ انہی اصحاب صفہ میں سے ایک درخشندہ اور گرانمایہ گوہر حضرت ابوہریرہ رضہ ہیں جن کے توسط سے حدیث نبوی کے وسیع ذخیرہ کا بہت زیادہ حصہ ہم تک پہنچا ہے۔

اس مسجد کے ساتھ ملے ہوئے دو حجرے ازواج مطہرات کے لئے بنائے گئے۔ بعد میں جب اور بی بیوں سے آپ نے نکاح کیا تو اور حجرے بنتے گئے۔ اوقات نماز میں لوگوں کو بلانے کے لئے مدینہ میں آکر اذان کی بنا ڈالی گئی۔ جمعہ کی ابتدا بھی یہیں ہوئی۔ پہلا جمعہ آپ نے اس دن پڑھا جب آپ قبا سے نکل کر شہر کی طرف تشریف لائے۔ نماز کے انتظام کے علاوہ دوسری ضرورت مہاجرین کی رہائش وغیرہ کا انتظام کرنا تھا۔ جس کے لئے آپ نے یہ تدبیر کی کہ ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری میں مواخات قائم کردی یعنی دو دو کو بھائی بھائی بنادیا۔ انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ پوری ہمدردی کی اور سچی محبت کرکے دکھائی۔ انصار نے اپنے مہاجر بھائی کو گھر لے جاکر اپنا نصف مکان رہائش کے لئے دیدیا اور نصف سامان ان کے آرام کے لئے حوالہ کیا۔ انصار نے یہ بھی چاہا کہ مہاجرین کو اپنی نصف نصف کھیتیاں دیدیں مگر مہاجر چونکہ تجارت پیشہ تھے اس لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا تب انصار نے یہ فیصلہ کیا کہ خود محنت اور کھیتی کا کاروبار کریں اور نصف پیداوار اپنے مہاجر بھائیوں کو دیدیں۔ یہ عقد اخوت یہاں تک مضبوط ہوا کہ حقیقی رشتہ دار بھی پیچھے رہ گئے۔ اور جب ایک ان دو بھائیوں سے مرجاتا تو دوسرا اس کی جائداد کا وارث ہوجاتا۔ مگر اس کو قرآن کریم نے بعد میں روک دیا اور حکم ہوا کہ اقربا ہی ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں (اس لئے ورثہ انہی کو ملیگا) مہاجرین بھی ایسے نہ تھے کہ اپنے بھائیوں کے سر پر بوجھ بن کر بیٹھ جاتے حضرت عبد الرحمن بن عوف کو جب سعد بن الربیع نے ہر ایک چیز کا نصف دینا چاہا تو انہوں نے اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بازار کا راستہ بتادو۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں تجارت کرکے انہوں نے اچھا مال حاصل کرلیا۔ بعض صحابہ نے دوکانیں کھول لیں۔ حضرت ابوبکر کا کارخانہ مقام سخ

رحمۃ للعالمین، رسول اکرم صلعم کی مختصر سوانح عمری (۸۶۱)

ہم دونوں سے کسی ایک کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ یہ مرزائیوں کی غلطی ہے کہ وہ پیرصاحب کو نہ مانیں اور پیرصاحب کے مریدین کی غلطی ہے کہ وہ مرزا صاحب سے علیحدہ رہیں۔ ہمارے منہ پر تو یہ شعر ہے ؎

دل کو چاہوں یا جگر کو میں۔ میری دونوں سے آشنائی ہے

ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندپوری۔ مالدہ ملک بنگال)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مکہ میں آتے انہیں اسلام کی دعوت دیتے مگر کوئی قبیلہ متوجہ نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ نبوت کے گیارھویں سال موسم حج میں آپ حسب دستور دعوت اسلام فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ قوم انصار کے آپ کو ملے۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت فرمائی۔ انہوں نے مدینہ کے یہود سے سنا تھا کہ عنقریب ایک پیغمبر ہونگے تو ہم ان کے ساتھ ہو کر تمہیں قتل کرینگے۔ انصار نے آپ کی دعوت سن کر کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہیں جن کے متعلق یہود ذکر کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے ان سے آ کر ملیں اور چھ آدمی ان میں سے مسلمان ہوئے اور سال آیندہ پھر آنے کا وعدہ کیا۔ وہ لوگ مکے سے مدینہ کو واپس گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ نبوت کے بارھویں سال موسم حج میں مدینہ کے بارہ آدمیوں نے آپ سے آ کر ملاقات کی (پانچ پہلوں میں سے اور سات اور) انہوں نے احکام اسلام و اطاعت پر بیعت کی۔ اس کا نام بیعت عقبیٰ اولیٰ ہے۔ آنحضرت نے ان کی درخواست پر مصعب بن عمیر کو مدینہ بھیجدیا کہ وہاں جا کر قرآن مجید اور شرائع اسلام کی تعلیم کریں مصعب بن عمیر کی تعلیم سے اکثر آدمی انصار کے مشرف باسلام ہوئے اور ان لوگوں سے تھوڑے باقی رہ گئے نبوت کے تیرھویں سال ستر یا بہتر یا پچھتر آدمی معززین انصار میں سے آپ کی خدمت میں آئے اور مشرف باسلام ہوئے۔ اور ان لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ مدینہ میں چل کر قیام فرمادیں اور اس بات کا عہد و پیمان کیا کہ ہم آپ کی خدمتگزاری میں کوتاہی نہ کرینگے۔ اس کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے جب مدینہ والوں کی طرف سے پورا اطمینان ہوگیا تو آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو ہجرت مدینہ طیبہ کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ لوگ مکہ میں زندگی سے بیزار تھے۔ حکم ہوتے ہی انہوں نے روانگی کی تیاری شروع کردی۔ پہلا شخص جو مکہ سے مدینہ کو گیا وہ مصعب بن عمیر تھا۔ جس کا ذکر اوپر ہوچکا۔ اس کے بعد ابن ام مکتوم عمار یاسر بلال اور سعد بن ابی وقاص روانہ ہوئے۔ ان لوگوں کے بعد حضرت عمر بن الخطاب بیس اصحاب کی جمعیت سے روانہ ہوئے۔ الغرض سوائے حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے سب مسلمان ہجرت کر گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی ارادہ ہجرت کیا مگر آنحضرت صلعم نے روک دیا اور انہیں بشارت دی کہ تم ہیں رفاقت میں چلوگے۔ عنقریب ایسا حکم ہوا چاہتا ہے۔ مدینہ والوں کے مسلمان ہونے اور مکہ کے مسلمانوں کی ہجرت کرنے سے کفار قریش کو خوف ہوا کہ مسلمانوں نے زور پکڑا تو ضرور بدلہ لیں گے۔ اس کے متعلق غور و مشورہ کرنے کے لئے سرداران قریش مثل ابوجہل وغیرہ کہ دارالندوہ میں جمع ہوئے پہلے آنحضرت کا قید کرنا پھر جلاوطن کرنا شوریٰ میں پیش ہوا۔ آخر میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کے قتل کرنے کی تجویز پیش کی اور پھر تجویز قرار پاگئی۔ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی اس کام کے لئے منتخب ہوا۔ باین خیال کہ بنوہاشم (جو آپ کے حامی ہیں) سارے قبائل عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے اور اگر خون بہا پہ راضی ہوئے تو سب مل کر دیت دینگے۔ خداوند نے اس راز پر آنحضرت کو مطلع فرمایا اور آپکو مدینہ طیبہ کا حکم مل گیا۔ اور آپ نے حضرت ابوبکر کو اطلاع دی کہ تیار ہو جاؤ ہجرت کا حکم ہوگیا۔ آپ رات کے وقت دولت خانہ میں تشریف فرما۔ کفار نے دروازہ مبارک کا محاصرہ کرلیا۔ آپ امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں اور ان کو مالکوں کے پاس پہنچا کر مدینہ طیبہ پہنچ جانے کی ہدایت فرمائی اپنی خوابگاہ میں سلا دیا۔ حضرت علیؓ نے ردا کو اوڑھ لیا۔ آنحضرت صلعم خدا تعالےٰ پر بھروسہ کر دروازہ سے باہر نکلے اور اپنے دشمنوں کے اندر ہوتے ہوئے اور ان پر خاک ڈالتے ہوئے صاف نکل گئے۔ قدرت خدا سے کسی کو نظر نہ آئے اور حضرت ابوبکر صدیق کے گھر پہنچے۔ وہ پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے روانگی کا سب سامان درست ہوگیا تھا۔ آپ اپنے رفیق ابوبکر صدیق کو ہمراہ لے کر غار ثور میں پہنچے حضرت ابوبکر پہلے اس غار کے اندر داخل ہوئے اس کو رہنے کے قابل بنایا زمین کو صاف کیا۔ سوراخوں کو کپڑے پھاڑ کر بند کیا۔ ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا تھا اس میں اپنا انگوٹھا لگا دیا آنحضرتؐ ابوبکرؓ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو رہے حضرت ابوبکر کے پاؤں میں سانپ نے کاٹا۔ انہوں نے اس کی تکلیف گوارا کی اور باین خیال کہ آپ کے آرام میں خلل نہ ہو جنبش نہ کی۔ لیکن شدت تکلیف کے باعث ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے۔ آپ بیدار ہوگئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مجھے سانپ نے کاٹا ہے۔ آپ نے کاٹے ہوئے پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور فوراً حضرت ابوبکرؓ اچھے ہوگئے۔ یہاں کفار نے گھر جا کر آپ کو نہ پایا اور حضرت علیؓ کو خوابگاہ رسول پر سوتا پا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مکان پر گئے۔ وہاں بھی آپ کو نہ پایا یہاں تک کہ تلاش کرتے کرتے غار ثور تک پہنچے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے ایسے سامان فرما دیئے کہ کسی کو نظر نہ آئے اور کفار محروم و ناکام

فتاویٰ

تعاقب } اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۰۔ جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں سوال ۱۱۵ کے جواب میں آپ کا تحریر فرمانا کہ ۱:۔ شخص مذکور بعد بلوغت اپنا عقیقہ خود کر سکتا ہے۔ بعض حدیثوں میں اس کا ثبوت ملتا ہے (۱) (۱۱۵) محل نظر ہے۔ کیونکہ عقیقہ کے دن کے متعلق باسانید صحیحہ جتنی حدیثیں وارد ہوئی اُن سے عقیقہ فقط ساتویں دن اور بعض ضعیف حدیثوں سے چودھویں اور اکیسویں دن کرنا ثابت ہوتا ہے۔ مگر کسی حدیث مرفوع صحیح وصریح سے قبل یا بعد بلوغت کرنا ثابت نہیں ہے ومن ادعیٰ خلافہ فعلیہ البیان۔

اور بعض علماء جو حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ سے بعد بلوغت بھی عقیقہ کرنے کی دلیل پکڑتے ہیں۔ سو اُن کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اولاً اس وجہ سے کہ حدیث مذکور ضعیف و غیر ثابت ہے۔ قال الحافظ فی فتح الباری اخرج البزار من روایۃ عبد اللہ بن محرر عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ قال البزار تفرد بہ عبد اللہ وھو ضعیف انتہی۔

ثانیاً حدیث مذکور کی صحت فرض کرنے کے بعد بھی قبل یا اس سے بعد بلوغت عقیقہ کرنے پر استدلال صحیح نہیں کیونکہ حدیث مذکور فعلی ہے۔ پس احتمال ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد نبوت اپنا عقیقہ کرنا آپ کی خصوصیات سے رہا ہو۔ اور امت کیلئے جائز نہ ہو۔ قال ویحتمل ان یقال ان صح ھذا الخبر کان من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قالوا فی تضحیتہ عمن لم یضح من امتہ انتہی۔

ھذا ما عندی و اللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ ابو الصمصام عبد السلام مبارکپوری اعظمی)

---

(۱) غالباً آپ کا بھی اشارہ اسی حدیث کی طرف ہے ۱۲۔

جواب } آپ جس کا ثبوت مانگتے ہیں وہ ادا ہے اور ہمارا جواب قضا کے متعلق ہے۔ جو شخص تخصیص کا احتمال پیدا کرتا ہے۔ اس کو نبی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے عموم پر غور کرنا چاہئے۔ العام یجری علیٰ عمومہ مالم یخص بدلیل شرعی اللہ اعلم!

س ۱۳۱ } ۱۶۔ نومبر ۱۹۲۳ء کے پرچہ اہلحدیث میں درج ہے کہ غیر اللہ کے نام کا جانور حرام ہے مگر اُس کی نسل کی جو اولاد ہے وہ حرام نہیں ہے۔ تو زانیہ عورت کے پیٹ کی اولاد کو کیا کہا جائیگا حلال یا حرام کی۔

(حکیم اللہ بخش جالندھری)

ج ۱۳۱ } حرامزادہ بوجہ تولد کے فی نفسہ بُرا نہیں ہے۔ بلوغت کے بعد جیسے اعمال ہونگے ویسا بنے گا۔ اچھے ہیں تو اچھا بُرے ہیں تو بُرا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عورت کو زنا کا حمل ہوا۔ آپ نے اسس کو وضع حمل تک مہلت دی۔ پھر بچے کا کفیل ایک انصاری بنا۔ ولد الزنا کو حرامزادہ کہنے سے اسکی برائی کی نسبت عورت زانیہ اور زانی کی طرف ہوتی ہے۔ بچے پر کوئی برائی نہیں آتی۔ اور ایسا کہنا ہی نہیں چاہئے۔ واللہ اعلم!

س ۱۳۲ } گیارھویں۔ چالیسویں وغیرہ کا کھانا کھانا اور کھانے آگے رکھ کر ختم دلوا کر کھلانا نیت نیک کی وجہ سے دو طرح کا ثواب کا انسان مستحق ہوا۔ ایک کھانا دوسرا ختم۔ ایسا کرنا شریعت کی رو سے جائز ہے یا ناجائز۔ (مگر جواب دیتے وقت پرچہ اہلحدیث ۱۷۔ جولائی ۱۹۳۶ء جواب نمبر ۲۱۴ ملاحظہ فرمالیں) (سائل مذکور)

ج ۱۳۲ } کسی سائل نے سوال کیا تھا کہ مقتدی عشاء کی آخری رکعت میں جماعت کے ساتھ ملا۔ بعد سلام کے مقتدی مذکور نماز پڑھتا ہے۔ مگر قرأت بلند آواز سے پڑھتا ہے اور ایک اور شخص اس کی اقتدا کرتا ہے۔ کیا زید کا یہ فعل (جہری قرأت) جائز ہے۔ اس کا جواب دیا گیا یہ صورت حدیث میں نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص نیک نیتی سے کرے تو اجر ملے گا۔ محدثین اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے ۔(۱۷۔ جولائی ۱۹۳۶ء)

اس کی توضیح اس طرح ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ و اقض ما سبقک۔ جو گزر گیا اسکو پورا کیا کرو۔ اس کی ایک تشریح یہ کی گئی ہے کہ جماعت کے بعد جو اکیلا پڑھے گا اس کی وہ پہلی رکعت ہوگی اس لئے وہ قرأت بالجہر کرسکتا ہے۔ اس تشریح کو ملحوظ رکھکر جواب دیا گیا۔ ممکن ہے کہ شخص مذکور نے یہ فعل اس تشریح کے ماتحت کیا ہو۔ اس لئے باعث اجر ہے۔ اس صورت میں ایسا کرنے والے کے لئے ماخذ (حدیث) موجود ہے۔ بخلاف گیارھویں اور رسوم چالیسواں وغیرہ کا ماخذ قرآن حدیث نہیں ہے وہ شرک اور بدعت ہیں۔ گیارھویں و رسوم چالیسواں وغیرہ تو ایسے امور قبیحہ ہیں کہ ان کا ثبوت اقوال ائمہ سے بھی نہیں ملتا بلکہ اس کی تردید ملتی ہے۔ محض اہل ہنود کی دیکھا دیکھی ایجاد کی گئی ہیں۔ ان کو تو اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۳ } اخصاء بہائم جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کیا ماکولات کا یا غیر ماکولات کا۔

(راقم مولوی محمد یوسف خوشنگیری ضلع بیربھوم)

ج ۱۳۳ } بہائم کو خصی کرنا منع ہے چونکہ اس میں قطع نسل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اخصاء الخیل والبھائم (احمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور دیگر مویشی خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر خصی شدہ جانور حلال ہے اور اس کا کھانا قربانی کرنا منع نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے خصی مینڈھے قربانی کئے

میں تھا۔ جہاں وہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔
حضرت عثمان بنوقینقاع کے بازار میں کھجور فروخت کرتے تھے۔ حضرت عمر بھی تجارت میں مشغول ہو گئے اور شاید ان کی اس تجارت کی وسعت ایران تک پہنچ گئی تھی۔ اور صحابہ نے بھی چھوٹی بڑی تجارت شروع کر دی تھی۔ بعض ایسے بھی تھے کہ ان کو اور کوئی کام نہ ملتا تھا تو بازار میں مزدوری کا کام کر کے جو کچھ کماتے اس میں سے کچھ خود کھاتے اور کچھ بیت المال میں داخل کرتے تاکہ مسلمانوں کی بہبودی پر صرف ہو سکے۔ ۴ھ میں جب بنونضیر جلاوطن ہوئے اور ان کی زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آئی تو اس وقت مہاجرین کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ان زمینوں کو انہی کو دینا تجویز کیا گیا۔ انصار نے اس تجویز کو نہایت خوشی سے قبول کیا۔ بلکہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یہ زمینیں بھی مہاجرین کو دیدی جائیں اور ہمارے نخلستان میں بھی وہ حصہ دار ہیں۔
تجارت کی برکت سے تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان مہاجرین کو اللہ تعالیٰ نے اتنی وسعت عطا فرمائی اور ان پر اس قدر کشائش کی کہ بعض صحابہ کا اسباب تجارت سات سو اونٹوں پر لدا کرتا تھا۔ اور جس دن مدینہ میں پہنچا تھا سارے شہر میں دھوم مچ جاتی تھی مگر وہ نہ افلاس کی حالت میں حرف شکایت زبان پر لائے اور نہ کشائش و آسودگی کی حالت میں خداوند کریم کے عطا کئے ہوئے مال کو ضائع و برباد کیا۔ بلکہ جو ان میں آسودہ حال و صاحب مال تھے وہ غرباء و مساکین کی پوری خبرگیری کرتے۔ اور بالخصوص اصحاب صفہ کی جو سارا دن بارگاہ نبوی میں تعلیم دین کے لئے حاضر رہتے اور رات کو خدا کی عبادت کرتے۔ ان لوگوں کی چونکہ کوئی صورت معاش نہ تھی۔ اس لئے خوشحال صحابہ ان کو اپنے گھروں میں کھانے کے لئے لے جاتے تھے
حضرت سعد بن عبادہ کے متعلق لکھا ہے کہ بعض وقت اسی اسی مہمانوں کو اپنے گھر لے جاتے تھے۔ بلا شبہ یہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پاک تعلیم کا نتیجہ تھا کہ جو لوگ قبل اسلام کے تہذیب و تمدن سے ناآشنا، علوم و فنون سے بے بہرہ اور اخلاق حسنہ سے دور تھے۔ معمولی بات پر لڑنا اور باہمی جنگ و جدال کرنا ان کا عام شیوہ اور رہزنی و ڈکیتی ان کا پیشہ تھا۔ وہی لوگ جب اسلام لائے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حلقہ غلامی میں داخل ہوئے تو دنیا کی تمام مہذب و متمدن اقوام سے سبقت لے گئے دنیا کے ہر گوشہ میں علوم و فنون کے دریا بہا دیئے۔ تمام حرکات ناشائستہ اور اخلاق رذیلہ سے کنارہ کشی کی اور اعلیٰ درجہ کے شائستہ و با اخلاق ہو گئے۔ ایثار و ہمدردی، اتفاق و اخوت، صلہ رحمی و حسن سلوک اور باہمی الفت و محبت کی وہ لہر ان میں دوڑ گئی کہ خود تکلیف و مصیبت برداشت کر لیتے مگر دوسروں کی تکلیف ان سے دیکھی نہ جاتی۔ اپنا نقصان اٹھا کر بھی دوسروں کی بھلائی اور فائدہ رسانی کی کوشش کرتے۔ غریبوں، بے کسوں، یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری کرتے۔ اگر محنت سے کما کر ایک حصہ خود اپنی ذات اور اپنے اہل عیال پر خرچ کرتے تو دوسرا حصہ خدا کی راہ میں اپنی قوم کی بھلائی کے لئے صرف کرتے
غرض حضرات صحابہ کرام اور سلف صالحین نے نبی صلعم کی پاک تعلیم اور آپ کی ہدایت و ارشاد پر پورا پورا عمل کیا اور اپنے رہبر کامل و مقدس پیشوا کے نقش قدم پر چل کر انہوں نے وہ عزت و وقار اور وہ قوت و طاقت حاصل کی کہ دنیا کی تمام قوموں پر گوئے سبقت لے گئے۔
افسوس! کہ اب مسلمانوں نے اپنے رہبر کامل و مقدس حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اصول اسلامیہ سے انحراف کیا۔ احکام قرآنی و ارشاد نبوی کو پس پشت ڈال دیا۔ اپنی عادات و اطوار و اخلاق بدل ڈالے اب مسلمانوں میں نہ اگلوں کی طرح ایثار ہے نہ ہمدردی نہ اخوت ہے اور نہ محبت و الفت ہے۔ بجائے اتفاق و اخوت کے نفاق و کینہ نے دل میں گھر کر لیا ہے۔ اور صلہ رحمی باہمی کی جگہ مخالفت و عداوت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ نہ ارکان دین پر عمل ہے نہ ممنوعات شرعیہ سے حذر ہے۔ نہ تحصیل علوم دینیہ کا شوق۔ اور نہ عبادت الٰہی و اطاعت رسول کا ذوق ہے۔
کاش! کہ ہم اہل اسلام اب بھی اس کی طرف توجہ کریں، نبی کریم صلعم کی پاک تعلیم کو دل میں جگہ دیں آپ کی پاک زندگی کی پیروی کریں اور آپ کے نقش قدم پر چل کر اپنی کھوئی ہوئی عزت و وقار اور گئی ہوئی کو پھر حاصل کریں۔ آمین! ثم آمین!
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْهِ أُنِيْبُ ط

ملکی مطلع

کانگرس اور مُسلم لیگ

ان دونو جماعتوں کی جس خط و کتابت پر عرصے سے ملک کی نگاہ لگ رہی تھی آخر وہ شائع ہوگئی جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ مسلم لیگ کے صدر صاحب دو باتوں پر زور دیتے رہے۔ (۱) لیگ کو ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت تسلیم کیا جائے (۲) کانگرس ہندوؤں کی نمایندہ جماعت بن کر بات چیت کرے۔ (یہ گفتگو ابھی تک جاری ہے ختم نہیں ہوئی) ہماری رائے میں بڑے بڑے ذمہ دار اصحاب کا ایسی مبادی پر اڑ جانا چنداں ضروری نہ تھا۔ صدر صاحب مسلم لیگ اگر اپنی گفتگو یوں شروع کرتے کہ "بسلسلہ معاہدہ لکھنؤ مابین مسلم لیگ وکانگرس" تو یہ امر ایک حد تک آسانی سے طے ہو جاتا۔ کیونکہ معاہدہ لکھنؤ میں یہ دونو جماعتیں اپنی حقیقی حیثیت سے متعاہد ہوئی تھیں۔

دوسرا مطالبہ کہ کانگرس خاص ہندؤں کی نمائندگی کرے کانگرس کے نام کے لحاظ سے اجنبی ہے۔ کیونکہ اس کا پورا نام انڈین نیشنل کانگرس ہے۔ جس کے معنی ہیں "ہندوستان کی قومی مجلس" پس کانگرس اگر صرف ہندوؤں کی نمائندگی کا ذمہ لے تو وہ اپنے اس مرتبہ سے گر جائیگی۔ اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے مسلم لیگ سے کہا جائے کہ وہ صرف شیعوں کی نمائندگی کی ذمہ داری قبول کرے۔ بہرحال اس گفتگو سے ہم کوئی اچھا نتیجہ نہیں پا سکے ایسے ابتدائی امور میں نزاع کرنا بڑے دماغوں کی شان سے بعید ہوتا ہے۔

ہمیں مسرت ہے کہ ابھی سلسلۂ مفاہمت منقطع نہیں ہوا۔ مسٹر سوبھاش بوس صدر کانگرس کے آخری خط سے پایا جاتا ہے کہ ابھی یہ معاملہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش ہوگا۔ پھر اُس کے فیصلہ سے مُسلم لیگ کو اطلاع دی جائے گی ٭

ہندوستانیوں اور برمیوں میں خون ریز لڑائی

اس لڑائی کی تفصیل اخبارات میں شائع ہوچکی ہے۔ جس کا نتیجہ بقول اخبار "انقلاب" کے یہ ہے کہ قریباً ڈیڑھ ہزار ہندوستانی قتل اور زخمی ہوئے۔ اس لڑائی کی وجہ (ہمارے ایک دوست نے جو حال ہی میں برما سے آئے ہیں) یہ بتائی ہے کہ بدھ مذہب کے کسی راہب نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام پر سخت توہین آمیز حملے کئے تھے۔ اس کے جواب میں ایک مسلمان عالم نے (جو پہلے بدھ مت کے پیرو تھے) ایک کتاب لکھی جس میں الزامی جوابات دینے کی غرض سے بدھ مذہب اور راہبان بدھ مذہب کا ذکر بھی کیا۔ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد راہبوں کی ایک مجلس شوریٰ ہوئی۔ جس میں انہوں نے اپنے پیروؤں کو یہاں تک بھڑکایا کہ ان ہندوستانیوں کو خصوصاً مسلمانوں کو برما سے نکال دو۔ حالانکہ مسلمان مصنف نے پولیس افسر کے سامنے اقرار کیا کہ یہ کتاب میں نے لکھی ہے اور میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں۔ اس کے علاوہ خود مسلمانوں نے جلسے کرکے مسلمان مصنف اور اس کی کتاب سے بےتعلقی کا اظہار کیا اور اس کے خلاف بھاری تعداد میں پمفلٹ شائع کئے۔ مگر باوجود اس قدر اظہار بیزاری کے بدھ مت والوں نے کسی بات کی کچھ پروا نہ کی بلکہ سارے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ جس کا نتیجہ وہی ہوا جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ یعنی

شہر کی بے شمار عمارتیں مسمار کردی گئیں ہندوستانیوں کی دوکانیں اور گھر لوٹ لئے گئے۔ سینکڑوں مسجدیں اور درگاہیں جلادی گئیں۔ قرآن مجید کے بے شمار نسخے پائمال کردیئے گئے۔ مساجد کے ائمہ شہید کردیئے گئے۔ مسلمانوں کو نماز کی حالت میں قتل کردیا گیا۔ (انقلاب لاہور ۲۱ ۸/۳۸)

گویا برما میں بغداد کی تباہی کا نقشہ دوسری مرتبہ ظاہر ہوا۔ ہم نے برما کے مسلمانوں کی تباہی کو بغداد کی تباہی سے جو تشبیہ دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک دل خوش کن راز مخفی ہے۔ وہ یہ کہ بغداد کی تباہی جن لوگوں کے ہاتھوں ظہور میں آئی تھی وہ بھی بدھ مذہب کے پیرو تھے۔ یعنی ہلاکو خان وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ آخر وہی قوم مسلمان ہوکر ترک کہلائی اور اسلام کی محافظ بنی۔ امید ہے کہ برما میں مسلمانوں کی تباہی کسی اچھے نتیجے پر منتج ہوگی۔ واللہ قدیر وبالاجابت جدیر۔

ریڈیو اور سنیما

ان دو گمراہ کن چیزوں کی بابت "اہلحدیث" میں بار لکھا گیا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہماری یہ رائے (کہ جس ملک میں یہ دونو چیزیں جائینگی اس کی بدنصیبی کی کوئی انتہا نہیں) شاید اسلامی تعلیم کے ماتحت ہوگی۔ مگر ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ سمجھ دار غیر مسلم ہم سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ چنانچہ آج ہم اس سلسلے میں ایک مضمون اخبار "پرتاپ" لاہور سے نقل کرکے ناظرین تک پہنچاتے ہیں:۔

"جب میں لکھتا ہوں کہ ریڈیو ہندوستان میں نعمت کی بجائے لعنت ثابت ہو رہا ہے۔ تو اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں کسی خاص ریڈیو سٹیشن کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ خاص ریڈیو سٹیشن کی طرف تو اشارہ تب کیا جائے۔ جب ان میں دو چار ملک کے روبرو مفید پروگرام بھی پیش کرتے ہوں۔ ریڈیو سٹیشن لاہور کا ہو یا پشاور کا۔ دہلی کا ہو یا لکھنؤ کا۔ ہر ایک سننے والوں کو لہو ولعب کی ترغیب دیتا ہے۔ فحش

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگروہ اخبار اہلحدیث کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہیں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ بہت جلد دفتر میں ارسال کردیں۔ ورنہ

۳۰۔ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۲۰۵۲ شیخ عبدالتواب
۲۴۸۰ مولوی ابوالوقار قمرالدین
۴۰۳۹۔ قاضی محمد رمضان
۵۶۱۱۔ حاجی یار محمد
۵۶۲۳۔ مولوی محمد عبدالرحمٰن
۶۸۴۷۔ سیٹھ احمد حاجی عبدالکریم۔
۷۱۲۰ مولوی محی الدین
۷۱۴۸۔ حاجی محمد عمر
۷۱۵۲۔ بابو محمد اسحٰق
۷۱۶۱۔ بابو عبدالسبحان
۸۰۷۵۔ خان محمد
۸۵۳۱۔ محمد یوسف محمد حسین
۸۷۳۵۔ عبدالکریم
۹۳۲۳۔ ایس۔ کے۔ ایم جان محمد۔
۹۶۱۱۔ قاضی عبدالغفور
۹۶۱۲۔ عبدالعزیز عبدالصمد
۹۶۳۱۔ خانصاحب محمد اسحاق
۱۰۰۱۸۔ حاجی احمد حسین
۱۰۳۷۹۔ عبدالحمید۔
۱۰۷۲۶۔ مولوی عنایت اللہ
۱۰۷۳۹۔ عزیزالدین۔
۱۰۷۸۴۔ مولوی ابوالحسن صاحب بسمل
۱۱۰۱۷۔ شیخ عبدالرحمٰن
۱۱۱۱۲۔ چوہدری عبدالشکور
۱۱۲۳۴۔ محمد صادق۔
۱۱۲۵۲۔ عبداللہ بن بلال
۱۱۳۴۲۔ محمد عبدالرحیم۔
۱۱۳۶۳۔ منشی عبدالمجید خان
۱۱۴۶۹۔ ماسٹر قطب الدین
۱۱۶۱۰۔ ڈاکٹر غلام محی الدین
۱۱۶۸۲۔ ملک عبدالحق سالک
۱۱۸۶۶۔ مولوی عبدالاحد
۱۱۹۳۷۔ ملک غلام قادر
۱۱۹۴۴۔ حافظ عبدالستار
۱۲۰۲۶۔ ایم عبدالوہاب
۱۲۰۸۷۔ حکیم عبدالخالق
۱۲۰۸۹۔ حکیم ایم اے ساد
۱۲۱۴۳۔ پنڈت آتمانند
۱۲۱۸۸۔ محمد حسین
۱۲۱۹۶۔ حکیم خدابخش فارانی
۱۲۲۳۴۔ سید محمد عبدالسلام
۱۲۲۳۷۔ ابوالعلی محمد عبداللہ
۱۲۲۳۸۔ بابو اللہ دتہ
۱۲۲۴۰۔ محمد جلیل
۱۲۲۴۶ حاجی شیخ نصراللہ
۱۲۲۵۱۔ عبدالسلام
۱۲۲۷۷۔ محمد شفیق
۱۲۳۴۷۔ مولابخش

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری تھا جس کی میعاد بھی ماہ ستمبر میں ختم ہو جائے گی۔

۶۷۸۹۔ خلیل احمد وکیل احمد۔
۱۱۱۸۴۔ مولوی محی الدین
۱۱۹۲۸۔ مولوی ابن العابدین
۱۱۹۳۵۔ عبدالسلام
۱۲۰۸۲۔ محمد فضل اللہ
۱۲۰۸۶۔ اصغر علی شاہ
۱۲۲۴۲۔ عبدالغفار۔

آخری اطلاع مندرجہ ذیل خریدار چونکہ ہندوستان سے باہر اقامت گزیں ہیں اور خط وکتابت میں کافی دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان کو آخری بار اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ صاحبان ۳۰۔ ستمبر تک قیمت ضرور بھیجدیں۔ تاکید ہے۔

۷۵۳۶۔ ایم۔ اے جی
۹۴۳۱۔ ایم ابراہیم
۹۴۳۸۔ محمد حسین
۱۱۶۹۶۔ ایم رمضان علی
۱۱۷۵۲۔ چوہدری فضل الدین
۱۱۸۷۴۔ ایم۔ اے۔ ایس مامون۔

مہلت ختم جن حضرات کی مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہے وہ مہربانی فرماکر خود ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مزید مہلت دیئے بغیر اخبار بند کرنا پڑے گا۔

حافظ عبدالحلیم صاحب عارف پرتابگڈھی جہاں کہیں ہوں خاکسار کو مطلع فرماویں۔
(محمد ابوالخیر رحمانی مئو ائمہ ضلع الہ آباد)

رسالہ فاران بجنور بابت ماہ مئی۔ جون۔ جولائی ۱۹۳۵ء مطلوب ہیں۔ کوئی صاحب قیمتاً فروخت کرنا چاہیں تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ (راقم نسیم آئمی۔ انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مئو آئمہ۔ الہ آباد)

تلاش گم شدہ میرا بھانجہ عزیزی عبدالحفیظ عمر ۱۵ سال رنگ گورا چندماہ سے گم ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورکھپور کے علاقہ میں ہے۔ اگر عزیز موصوف خود پڑھے تو گھر چلا آئے۔ اور اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ (مولوی عبدالرؤف مدرس مدرسہ جھنڈے نگر۔ ڈاک خانہ رام دت گنج۔ ضلع بستی)

تصحیح اخبار اہلحدیث ۵۔ اگست ۱۹۳۸ء صفحہ کالم اول سطر ۱۲ کا حوالہ صحیح حسب ذیل ہے:۔
مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۹۷۔
ناظرین تصحیح کرلیں۔ (مینیجر)

ضرورت نکاح میرے ایک صاحب جائیداد دوست جو برسر روزگار ہیں۔ نکاح ثانی کے خواہاں ہیں۔ لڑکی کنواری ہو یا بیوہ مگر موحدہ، دیندار اور پابند صوم صلوٰۃ ہونے کے علاوہ سلیقہ شعار ہو۔
خط وکتابت کا پتہ:۔ منشی محمد عالم، مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ۔

اچھوتوں میں اشاعت اسلام جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کی جنوری ۱۹۳۸ء سے مئی ۱۹۳۸ء تک کی کارگذاری کی رپورٹ ہے۔ جس میں جمعیۃ کا حساب آمد وخرچ بھی درج ہے۔ شائقین دفتر ہذا سے حاصل کرسکتے ہیں۔

مجرب نسخہ راقم اپنا مجرب سنیاسی نسخہ ہدیہ گذارتا ہے جو نامردی، سرعت، سلسل البول اور جریان کو بیحد نافع ہے۔ ایک تولہ شنگرف رومی کو دو چھٹانک دودھ آک میں مسلسل کھرل کریں۔ بعدازاں ایک پاؤ نمک سفید کو ایک پاؤ پختہ دودھ آک میں پیٹھ دیں۔ شنگرف کا قرص کف دست بناکر پندرہ روز دھوپ میں رکھیں بعدازاں کوزہ میں نصف نمک نیچے ڈال کر اوپر شنگرف کا قرص رکھ کر باقی نمک اوپر رکھ کر گل حکمت کریں بعدازاں ایسی بند جگہ کہ ہوا نہ پہنچتی ہو۔ چار سیر جنگلی اُپلوں کی آنچ دیں۔ قرص کا قرص جلد ہو حسب خیرہ کشتہ ہو جاویگا۔ کشتہ ہذا ۸ ماشہ۔ ست سلاجیت ½ ۱ تولہ۔ ورق طلاء بیس عدد۔ تینوں کو روح سونف میں کھرل کرکے سفوف بنالیں۔ صبح شام دودھ کے ساتھ ایک رتی استعمال کرنے سے وہ طاقتیں جن کے نہ ہونے سے آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ پیدا ہو جائینگی۔ انشاء اللہ! (راقم محمد حنیف خلف الرشید

(۸۷۷)

غزلیں گانے والوں اور گانے والیوں کی ہر ریڈیو سٹیشن پر قدر ہے۔ ان کی دل کھول کر سرپرستی ہوتی ہے۔ کوئلوں کی کان میں سب کا منہ کالا ہے۔ اس لئے جب سب کا پروگرام ایک قسم کا ہو تو پھر یہ کیوں کہا جائے کہ فلاں سٹیشن اچھا ہے اور فلاں بُرا۔

سٹیشن ڈائرکٹر پبلک کی ایک کمزوری سے آگاہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ پبلک اچھی چیزوں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتی۔ جتنی فحش گانوں اور عشقیہ غزلوں میں لیتی ہے۔ اپنے سٹیشن کو ہردلعزیز بنانے کے لئے ڈائرکٹر پبلک کی اس کمزوری کا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پروگراموں میں جو "بائیوں" اور "جانوں" کی بھرمار رہتی ہے۔ اس کی تہ میں یہی بات ہے۔ مثال کے طور پر اگر رشکِ جہاں لکھنؤ والی یا محبوب جان شو لاپور والی لاہور سٹیشن سے پکارے

یہ نہیں معلوم کوئی زینتِ آغوش ہے
بے نیاز ہوش کتنا بے نیاز ہوش ہے

تو ریڈیو سیٹ رکھنے والے نہایت بےتابی سے لاہور سٹیشن کا پروگرام لگائیں گے۔ اور اس کے برعکس اگر پروفیسر گلشن رائے چلاتے رہیں:۔ "دریائے جہلم کے کنارے سکندر کے کیمپ" تو کوئی توجہ نہیں دے گا۔ اگر سکندر (بادشاہ) نے جہلم کے کنارے کیمپ لگائے تھے تو ہم کیا کریں۔ سٹیشن ڈائرکٹر پبلک کے اس مذاق کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ اسے بلندی کی طرف لے جانے کی بجائے خود اس کے ساتھ پستی کی طرف چلے آرہے ہیں۔ تاریخی اور ادبی فضا میں تو شاذ و نادر ہی ریلے ہوتے ہیں۔ البتہ ؎

مرا جب ہے وفا پر دل سے وہ تیار ہو جائے
گلے میں ڈال کر باہیں گلے کا ہار ہو جائے

وغیرہ ہم قسم کے مضامین بار بار ریلے کئے جاتے ہیں۔ اغلباً ریڈیو والوں کو اس ذمہ داری کا احساس نہیں جو ان کے کندھوں پر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے ریڈیو کو ایک بلند مقام سے بہت نیچے گرا لیا ہے اور بیشتر حالات میں اپنے آپ کو گانے والیوں کے پراپیگنڈا کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ریڈیو کی مثال فلمی دنیا کے متعلق اس گھٹیا درجے کے رسالے کی سی ہے جو ان "بائیوں" اور "جانوں" کی تصویریں چھاپ چھاپ کر اور ان کی تعریف میں قصیدے لکھ کر پیٹ پالتا ہو۔ ریڈیو کے خزانہ سے اندھا دھند ان "بائیوں" اور "جانوں" کی جیب میں روپیہ جاتا ہے۔ ریڈیو کے واحد آفیشل رسالہ "آواز" کے ہر اشوع میں تین چار "جانوں" اور "بائیوں" کو ناظرین سے متعارف کرایا جاتا ہے۔

اس طرح ریڈیو سے آواز آرہی ہے۔ بچوں کے اخلاق کو تباہ کرتی اور ہندوستانیوں کے روپیہ کو برباد کرتی۔ کچھ ایسی ہستیوں کو ہوا میں اچھالتی ہوئی جن پر ریڈیو والے فخر کر سکتے ہیں اور نہ ہندوستان والے۔" (پرتاپ لاہور۔ ۱۹-اگست ۳۸ء)

پنجاب میں بھی مرادآبادی برتن تیار ہو سکتے ہیں

حال ہی میں صوبہ پنجاب میں جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں متعدد علاقوں میں اس قسم کی مٹی پائی جاتی ہے۔ جس نے صوبجات متحدہ کے شہر مرادآباد کو باریک ڈھلے ہوئے برتنوں کی ساخت کے لحاظ سے ملک کا ایک اہم مرکز بنا دیا ہے۔ ہندوستان میں پیتل اور برنجی کے برتنوں کا استعمال غالباً اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یہاں کے سماجی رواج اور دستور قائم ہیں۔ لہٰذا پیتل اور برنجی کے برتنوں کی صنعت لگاتار ترقی کرتی جائیگی۔ اور آبادی میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس قسم کے برتنوں کی مانگ بھی بڑھتی جائیگی۔ البتہ اس روز افزوں مانگ کو پورا کرنے کے لئے ماہر کاریگروں کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ اس بارہ میں صوبجاتی ذرائع کی توسیع و ترقی کے خیال سے حکومت نے گورنمنٹ انڈسٹریل سکول انبالہ چھاؤنی میں ڈھلے ہوئے برنجی کے برتن تیار کرنے کی ایک جماعت کھول دی ہے اور طلباء کو اس پیشے کے مختلف شعبوں میں تعلیم دینے کے لئے ماہرین مقرر کئے گئے ہیں۔ اس تعلیم کے نصاب کی میعاد دو سال ہوگی۔ تعلیم ختم کرنے کے بعد تھوڑے سے سرمایہ کے ساتھ کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ کوئی ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں یہ خاص مٹی پائی جائے یا آسانی کے ساتھ حاصل کی جا سکے۔

اس بارہ میں مزید تفاصیل ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ انڈسٹریل سکول انبالہ چھاؤنی سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

(لاہور۔ ۱۰۵ اگست ۳۸ء)

قادیانی مقدمات جس مقدمہ کی بابت اہلحدیث ۲۹-جولائی میں قادیانی اخباروں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس کو شائع کریں وہ معلوم ہوگیا۔ ۲۰-اگست کو بٹالہ میں اس کی پیشی تھی مستغیث حکومت ہے۔ محمد حیات احراری واعظ کے دو لفظوں پر زیر دفعہ ۱۵۳-الف مقدمہ ہے۔

(۱) بڑے مرزا صاحب دجال تھے۔

(۲) چھوٹے مرزا بقول شیخ عبدالرحمٰن مصری بدکار ہیں۔

ملزم کے اعتراف کرنے پر فرد جرم لگ چکا ہے۔ دجال کے اثبات کے لئے مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی اور مولوی محمد چراغ صاحب از گجرانوالہ کی شہادت ہوئی۔ باقی کاروائی کے لئے تاریخ ۱۰-ستمبر مقرر ہوئی۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ہے۔ بذمہ فنڈ ۶ بقایا ۱۱- از سائل عا محمد امین مبارک پور۔ عا عبد الرزاق سائل مندرجہ رہ پورہ ۶۔ میزان ۱۱ہ۔ ہر دو سائلین کے نام اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ عہ

ناظرین! اس فنڈ کی امداد کی طرف بہت جلد توجہ فرمائیں۔ تاکہ باقی سائلین کے نام بھی اخبار جاری ہو جائے۔ غریب فنڈ سے غریب اور نادار اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ (منیجر)

فلسفۂ عبادت در بابِ عبادت ، اس کتاب میں (۱۸۴۸) اسلامی نماز کا فلسفہ جناب ... (ترتیب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اہلحدیث

والیان ریاست سے سالانہ عـلہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، ، ؎

عام خریداران سے ، ، ۵ء

، ، ششماہی ۲؍۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ۔

فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۔ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۸۸۱)

فہرست مضامین

صدائے اہلحدیث

(از قلم مولوی محمد یوسف صاحب خوشتگیری)

طریقہ اہلسنت کا ہر اک کو ہم سکھا دینگے
در حق پر جھکیں گے اور دنیا کو جھکا دینگے

جھکانا سر کو قبروں پر ضلالت ہے ضلالت ہے
یہ جملہ صاف لفظوں میں مسلم کو سنا دینگے

یقیناً قوم سے تربت پرستی ہم چھوڑا دینگے
جہاں میں سنت توحید کا ڈنکا بجا دینگے

خدا کے اور نبی کے حکم کا عامل بنا دینگے
فضائے شرک اور بدعت میں ہم ہلچل مچا دینگے

مسلماں دین کے کاموں میں گر سوئینگے غفلت سے
تو قول انتم الاعلون سے ان کو جگا دینگے

مسلماں جب کبھی مایوس ہونگے حق کی رحمت سے
تو پھر لا تقنطوا کا ان کو مژدہ ہم سنا دینگے

اگر تکلیف ہوگی مومنوں کو دین کی خدمت میں
تو اوذوا فی سبیلی کا سبق ان کو سنا دینگے

الٰہی اپنی رحمت سے اگر توفیق تو دیگا
تو ہم ہر شخص کو دین حنیفی پر لگا دینگے

جہاں مجمع مسلمانوں کا اے یوسف دیکھیں گے
کلام حق۔ حدیث مصطفیٰ سب کو سنا دینگے

غنچہ

یہ ہفتہ وار رسالہ ۱۹۲۲ء سے $\frac{20\times30}{16}$ سائز کے ۲۰ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ ملک کے بچوں میں عام مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ بچے اس کے نام سے محبت کرتے ہیں۔ اور بڑے شوق سے پڑھتے ہیں کیونکہ غنچہ بچوں کو نئی نئی دلچسپ باتیں بتاتا ہے مذہب سے واقف کرتا ہے۔ نصیحت آمیز قصے سناتا ہے۔ لکھنے پڑھنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ غنچہ پڑھنے والا بچہ پڑھنے سے جی نہیں چراتا۔

نمونہ مفت

سالانہ چندہ ۲؍ ممالک غیر سے للعہ؍

(منگوانے کا پتہ)

محمد مجید حسن۔ مالک رسالہ غنچہ

بجنور۔ یو۔ پی

قرآن مجید کے پارہ عم

کی تفسیر دیکھنی ہو تو ذکری ملاحظہ فرمائیں جسمیں نئی طرز و تحریر و نئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ہر سورت کے شروع میں اسکی مختصر کیفیت، اہم مضامین کی تفصیل و تشریح نہایت فصاحت و بلاغت سے کی ہے۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ڈاک ۷؍۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانے میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر پلوور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بعوض تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس

صدر بازار۔ دہلی

تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ گویا حقائق و معارف کا ایک بحر ذخار ہے کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ سائز $\frac{20\times30}{8}$ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۳؍

محمدیہ پاکٹ بک

(مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مرزائیت کی تردید میں بہت مفید ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والے بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کو نیچا دکھا سکتا ہے۔ جملہ مرزائی جہات پر بحث کی گئی ہے۔ پہلا اڈیشن فروخت ہو جانے کے بعد دوسرا اڈیشن چھپا ہے کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت بجائے ... بلحاظ ضخامت اور خوبیوں کے بہت کم ہے۔

طبیب کامل

المعروف مجرب نادر نسخے گویا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ خود مولف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

خواص انار

مشہور پھل انار کے فوائد اور اس کے استعمال کے طریق۔ اور عام انسانی بیماریوں کا علاج بذریعہ انار بتایا گیا ہے۔ ضرور منگوائیے۔ ۴؍

عرب کا چاند

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ ... کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ یوں اکثر غیر مسلموں کے خیالات ذات رسالت متعلق سنے اور پڑھے ہونگے۔ مگر سوامی لکشمن نے تو پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ ... اور ضرور پڑھئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہ... ہے۔ قیمت عہ (دو روپے)

اکسیر ہدایت

(ترجمہ کیمیائے سعادت) حجۃ الاسلام امام ... رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ہے۔ جس میں ممدوح نے فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی و نقلی اور موجودہ سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے ... ایک عمدہ اور بے بہا تالیف ہے۔ قابل ... کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

سید البشر

(مصنفہ مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن صاحب فریدآ...) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ... تورات، انجیل، زبور سے پچاس پیشگوئیاں ... کی ہیں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت صرف ۴؍

خواص انگور

قدرت کے بیش بہا عطیہ مشہور پھل انگور فوائد۔ اور اس کے استعمال کے صحیح طریق۔ ... امراض کا اس کے استعمال سے دفعیہ۔ غرض ... اصولوں سے اسکے جملہ فوائد بتائے گئے ہیں۔ ضرور منگوالیں۔ بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ...

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا ذمہ خریدار ...

پتہ ملنے کا } منیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۶-رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

شیعوں کا حملہ اپنے بزرگوں پر

بجواب

"شیعہ" لاہور ۸-اگست

جس انسان کو بُرا کہنے اور گالی گلوچ کرنے کی عادت ہو تو اس کی عادت غیروں ہی سے مخصوص نہیں ہوتی بلکہ کبھی کبھی گھروالوں پر بھی اثر کر جاتی ہے۔ ہم نے بہت سے اشخاص دیکھے ہیں اور ناظرین نے بھی دیکھے ہونگے جو بازاروں میں گالی گلوچ کرنے کے عادی ہوتے ہیں اپنے گھروں میں بھی ان سے احتیاط نہیں ہو سکتی۔ آج مذہبی میدان میں ہم شیعہ کی ایک تحریر پاتے ہیں جو اسی قسم کی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ شیعہ گروہ بزرگان اہل سنت کو الفاظ مکروہہ سے یاد کرنے کا عادی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس مضمون میں (جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے) شیعہ کی عادت اپنے بزرگوں کے حق میں بھی یہی اثر دکھا رہی ہے۔ اس کا ثبوت دینے سے پہلے ہم شیعہ کا ایک لطیف مضمون انہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ نامہ نگار مولوی محمد باقر صاحب کرنپوری لکھتے ہیں:-

"مسلمانوں کے یہاں یہ امر مسلم ہے کہ انبیاء و مرسلین میں مثل عام انسان وراثت جاری رہی لہٰذا وہ بھی آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوا کئے۔ بدقسمتی سے ایک گروہ نے اس امر میں بھی مسلمانوں کی مخالفت کی ہے اور بغیر دلیل و برہان کے وراثت انبیاؑ رسول سے انکار کر دیا ہے۔ مسلمانوں نے وراثت انبیاء کے مسئلہ کو قرآن سے ثابت کیا تو انصاف اسی کی اجازت دیتا تھا کہ صاحبان انکار بھی اپنا دعویٰ قرآن سے پیش کرتے مگر نہیں۔ جب ان کو بعد غور و تفحص کے معلوم ہوا کہ قرآن سراسر وراثت انبیاء کے جاری ہونے کی خبریں دیتا ہے تو بمجبوری و ناچاری اس گروہ کو قرآن سے منحرف ہونا پڑا تاکہ وہ اپنے مذہب کو باقی رکھ سکیں جو تمام و کمال مخالفات قرآن پر قائم کیا گیا ہے۔ لہٰذا منکرین وراثت انبیاء نے قرآن سے روگش ہو کر احادیث میں پناہ لی جس میں ہر وقت وضع و جعل کا خوف موجود ہے اور اس طرح حکم قرآن کو بے باکانہ حدیث سے رد کر دیا × × فرود ہے کہ آنحضرت نے بہ نظر آیت مذکورہ مثل انبیاء ماضیہ اپنی خلافت اور وراثت اپنی پاک ذریت میں محدود کر دی ہو اس لئے کہ آپ بھی ویسے ہی نبی تھے جیسے اور مرسلین ہر نبی ایک ہی دین اور طریقہ پر تھا تو کیسے ممکن ہے کہ انبیاء ماضیہ میں وراثت جاری رہی ہو اور آپ کا وارث آپ کی وراثت سے بہرہ یاب نہ ہو × × × پس اگر وراثت انبیاء کا انکار کیا جائے تو کیا قرآن پر ایمان ممکن ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر انبیاء میں وراثت جاری نہ ہوتی تو حق تعالیٰ کیوں فرماتا کہ سلیمان داؤد کے وارث ہوئے؟ لہٰذا مسلمانوں[1] نے جس طرح وراثت انبیاء کو قرآن سے ثابت کیا اسی طرح منکرین کو چاہئے کہ کوئی ایسی آیت پیش کریں جس سے ثابت ہو کہ انبیاء میں وراثت جاری نہیں ہوئی۔ بغیر ایسے کسی ثبوت کو پیش کئے ہوئے وراثت انبیاء کا انکار کرنا صد درجہ کی سفاہت اور نادانی ہے اس سے بڑھ کر ناانصافی کیا ہو سکتی ہے کہ اہل اسلام قرآن پیش کریں اور اس کا جواب حدیث سے دیا جائے۔ آخر اس کمزوری کا سبب پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے واولی الارحام بعضھم اولیٰ ببعض یعنی اہل قربت میں بعض لوگ بعض سے زیادہ (وراثت پانے میں) حقدار ہیں۔ پھر جناب باری فرماتا ہے وآت ذی القربیٰ حقہ یعنی اے رسول اہل قرابت کا حق اس کو دیدو تو یہ حق جس کو دینے کا حکم ہے

---

[1] آج تک تو گروہ شیعہ کی اصطلاح یہ رہی ہے کہ اپنے کو "مومن" کہتے تھے یعنی اللہ و رسول کو دل سے ماننے والے۔ اور اہل سنت کو "مسلمان" کہتے تھے یعنی ظاہری طور سے ماننے والے۔ آج ہمیں خوشی ہے کہ مضمون نگار اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ جس پر استاد مومن خان مرحوم کا مصرعہ بڑا چسپاں ہے ؎

آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

(اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

اپیل کا فیصلہ مجرم قمر بیگ کی اپیل آج (۲۹۔ اگست) کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج صاحب کے روبرو پیش ہوئی۔ ہر دو وکلاء کی بحث سننے کے بعد سزا چار سال کی بجائے دو سال رہ گئی۔ اور درخواست نگرانی نامنظور ہوئی۔

—— امرتسر میں اس ہفتہ بارشیں ہوتی رہیں ۲۶۔ اگست کو ۲½ بجے موسلادھار بارش ہوئی۔ موسم قدرے خوشگوار ہے۔

—— لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ پنجاب پراونشل کانگرس کی صدارت سے ڈاکٹر ستیہ پال کے مستعفی ہونے کے بعد لالہ دنی چند ایم۔ ایل۔ اے نے بھی ورکنگ کونسل سے استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہؤا ہے کہ اندرونی بدنظمیوں کو دور کرنے کے لئے مسٹر اچاریہ کرپلانی لاہور آرہے ہیں۔

—— ڈیرہ دون کی خبر ہے کہ وہاں محکمہ جنگلات کی ۴ آسامیوں کے لئے تقریباً تین ہزار درخواستیں وصول ہوئیں۔ جن میں اکثر گریجویٹ تھے۔

—— لائل پور میں ۴۔ ستمبر کو جو زمیندارہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں یہ بھی معلوم ہؤا ہے کہ لاہور سے لائل پور تک سپیشل گاڑیوں کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ وزیراعظم کی صدارتی تقریر کے علاوہ چند دیگر تقریروں کی فلمیں لی جائیں گی۔

—— سری نگر سے اطلاع ملی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سری نگر میں ایک ماہ کے لئے ہر قسم کے سیاسی جلسے ممنوع قرار دئیے ہیں۔

—— حکومت افغانستان ایک شکر سازی کا کارخانہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ اسکی مشینری بھی جرمنی سے منگوائی گئی ہے۔

—— معلوم ہؤا ہے کہ حکومت اطالیہ نے اطالیہ کی سرحد کے قریب واقع صوبوں میں بسنے والے فرانسیسیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اپنی زمینیں حکومت اطالیہ کے سپرد کر دیں۔ ورنہ ان پر قبضہ کر لیا جائیگا۔

—— حضور نظام دکن نے سلور جوبلی ہسپتال خام گاؤں ضلع بلدانہ کے لئے دس ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے۔

—— معلوم ہؤا ہے کہ چند ایسے تیز رفتار ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں جن میں لندن سے کراچی تک ۲۴ گھنٹے میں سفر ہو سکیگا۔

—— شملہ۔ مرکزی اسمبلی نے آرمی بل پاس کر دیا ہے۔ جس کی رو سے ہر اس شخص کو جو فوج میں بھرتی ہونے سے روکے گا ایک سال قید کی سزا دیجائیگی۔

—— رنگون۔ ضلع تاراویدی کی ۲۸۔ انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

ناظرینِ اہلحدیث

حساب دوستاں

جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں

—— برلن۔ حکومت جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ غیر ممالک پر جرمنی میں داخلہ پر پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ صرف ان اشخاص کو قیام کی اجازت ہوگی جن کے متعلق حکومت کو پورا یقین ہو کہ وہ حکومت کے خلاف کسی قسم کی سازش نہیں کرینگے

کتب در تردید مرزائیت القول الفصیح فی تحقیق المہدی والمسیح ۲/، سنت اللہ کے معنے ۱/، مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں ۱/۔ مرزا غلام احمد کی قرآن دانی ۱/، حضرت عیسیٰ کا رفع و آمد ثانی ۱/، مرزا قادیانی نبی تھا یا عمر مرزا ۱/۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۔/، بطلان مرزا ۱/، امراض مرزا ۱/۔ الہامی بوتل ۲/، عالم کباب مرزا ۱/۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

یادِ رفتگان میری ہمشیرہ چار بچے چھوڑ کر بحالت زچگی ۲۴ اگست کو انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (عبدالحکیم سوداگر منڈی بریلی)

(۲) جماعت اہل حدیث بریلی کے ایک سرگرم کارکن منشی مقبول حسین صاحب ۱۲۔ اگست کو انتقال کر گئے مرحوم پکے موحد مخلص کارکن تھے۔

(عبدالحکیم سوداگر منڈی بریلی)

(۳) مولوی محمد زبیر صاحب ندوی جو ندوۃ العلماء لکھنؤ کے فارغ التحصیل تھے۔ وفات پا گئے۔ انا للہ

(مولوی سید محمد نذیر حسین امام مسجد اہل حدیث جمال پور۔ ضلع مونگیر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

ترکِ مرزائیت خاکسار پانچ برس مرزائی رہنے کے بعد مرزائیت سے تائب ہوگیا ہے۔ الحمد للہ! ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

(راقم۔ غلام مرتضیٰ از کلکتہ)

تصحیح "اہلحدیث" مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۳۶ء میں یہ غلط شائع ہوگیا ہے کہ اب مولوی عقیل صاحب مرزاپور میں قیام رکھیں گے۔ بلکہ انجمن مرزاپور کی تبلیغی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے آپ بہار و بنگال دورہ کر رہے ہیں۔ مخیر حضرات اور تبلیغی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے امید ہے کہ انجمن ہذا کی ہر ممکن طریقہ سے اعانت فرما کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دینگے

(خاکسار خلیل احمد خادم انجمن اہل حدیث مرزاپور)

ضروری تصحیح اہلحدیث ۱۲۔ اگست صفحہ ۲ سطر ۲ پر جو رقم ۱۳۵ روپیہ کی درج ہے۔ وہ دراصل ۱۳۵ روپیہ ہے۔

(راقم حافظ عبدالرحمن آزاد از گوجرانوالہ)

برکات الصلوٰت مولانا سیالکوٹی نے ایک مفید عام سلسلہ "برکات محمدیہ" کے نام سے جاری کر رکھا ہے۔ اس کا تیسرا چوتھا نمبر ہے۔ اس میں نماز استخارہ۔ نماز حاجت۔ نماز تسبیح۔ صلوٰۃ توبہ۔

قادیانی مشن

قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا؟

شاید قیامت سے ایک روز پہلے

آج قریبًا دو سال کا عرصہ ہونے کو ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں ایک فیصلہ کن مباحثے کی تحریک جاری ہے۔ دونو طرف سے دعوتِ مبارزت (آؤ تو۔ نکلو تو) شائع ہو رہی ہے۔ آج اس سلسلہ کی آخری کڑی وہ مضمون ہے جو "پیغام صلح" مورخہ ۲۲- اگست سنہ رواں میں بابو عمرالدین صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہم نے اس اثنا میں بارہا دونو فریقوں کو مشورہ دیا ہے کہ تم لوگوں کا آپس میں اتفاق ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اگر ہمارے مشورہ پر عمل کرو تو یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تم دونو فریقوں کا مبحث (مضمون بحث) تو متعین نہیں ہوتا۔ آؤ ہم تم دونوں کو ایک متعین (طے شدہ) مضمون بتائیں وہ یہ کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون[1] پر دونو فریق مل کر ہم سے فیصلہ کن مباحثہ کر لو۔ اس سے تمہاری باہمی شکر رنجی بھی دور ہو جائے گی۔ اور تمہارے لیڈر ایک دوسرے سے صحیح معنی میں بغل گیر ہو جائینگے۔ (سیواجی اور افضل خاں کی طرح نہیں) مگر تم لوگوں نے ہماری گذارش پر توجہ نہیں کی۔ کیونکہ یہ مباحثہ تمہارے حق میں بہت کٹھن ہے، اب ہم تمہیں اس میں معذور سمجھ کر ایک اور مبحث پیش کرتے ہیں۔ جس پر (امید ہے کہ) تم دونوں فریق دل و جان سے متفق ہو جاؤ گے۔ سنئے! آپ لوگ دو سال سے اس میں نزاع کر رہے ہو کہ مرزا صاحب نبی تھے یا مجدد؟ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ (دونو گروہوں) کا کسی طرح اتفاق نہیں ہوتا اس لئے آج ہم ایک دوسرا عنوان پیش کر کے امید رکھتے ہیں کہ آپ (دونو گروہ) ہمارے مقابلہ میں متفق ہو جاؤ گے (یا ہو جانا چاہئے) وہ عنوان یہ ہے کہ :-

مرزا صاحب مسلم تھے یا غیر مسلم؟

دونو فریقوں کا اتفاق کرانے کے لئے کوئی مبحث اس سے زیادہ اچھا نہیں ہو سکتا۔

پس آپ ہر دو صنف اپنے محترم بزرگ حضرت مرزا صاحب مدعی مسیحیت و مجددیت کی لاج رکھ لیں جو آپ کی دونوں جماعتوں کا فرض ہے۔ کیا میں آپ لوگوں کی خوش اعتقادی بحق مرزا صاحب سے امید رکھوں کہ اس دعوت کی قبولیت سے باقاعدہ اطلاع دینگے۔ میرا یہ مضمون بہت مجمل ہے کیونکہ استاد غالب مجھے مشورہ دے رہے ہیں ؎

نہ دے نامے کو غالب طول اتنا مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرضِ ستمہائے جدائی کا

فیصلہ مرزا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ اور مرزائیوں کے اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب بھی دیا گیا ہے۔ آج تک مرزائی جواب نہیں دے سکے۔ قیمت ۴/ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

[1] مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ ہم دونو (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ اس مضمون کا نام ہے "مرزا صاحب کا آخری فیصلہ"۔

سوالات متعلقہ حیات مسیحؑ کے جوابات پر

قادیان میں صفِ ماتم

(از قلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

ملک محمد حسین صاحب محرر چونگی وزیر آباد ہماری جماعت کے پرانے رکن ہیں۔ پچھلے دنوں مرزائیوں نے ان پر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ چنانچہ وہ خود ایک خط میں مجھے لکھتے ہیں کہ

"آخر کار مرزائیوں نے مجھ پر داؤ چلانا چاہا اور آمد و رفت شروع کر دی اور کہا حدیث ابن عباس کا جواب تمہارے علماء کے پاس کوئی نہیں اس سے وفات مسیح ثابت ہے"

آخر کار ملک صاحب نے اخبار "الفضل" میں چند سوالات شائع کروائے۔ جن کا مختصر سا جواب تو میں نے اخبار "اہلحدیث" میں دیا۔ مگر بذریعہ خط و کتابت قریبًا ۲۰-۲۰ صفحات کے مضامین ان کی خدمت میں ارسال کئے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جس کی مجھے اللہ تعالے کے فضل و کرم سے امید تھی۔ یعنی ملک صاحب نے چند دنوں کی خط و کتابت کے بعد بکمال سعادت تحریر فرمایا کہ

میری تسلی ہو گئی ہے۔ واقعی فرقہ مرزائیہ کذب گوئی سے نہیں ڈرتا۔ پھر اس کذب پر تاویل ایسی کرتا ہے کہ جس کا نہ سر نہ پیر۔ آپ کے مضامین جو آتے تھے وہ وزیر آباد کے اکثر لوگ جو حیات مسیح کے قائل نہیں تھے مجھ سے لیجاتے تھے اور پڑھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔ بلکہ بعض کے خیالات آپ کی طرف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش کرے جس نے میرے جیسے گنہگار کو جو ایک نہایت گمراہی میں پڑنے والا تھا۔ بچا لیا۔ جزاکم اللہ"

ادھر مرزائیوں کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اس ناکامی کا بدلہ یوں لینا شروع کیا کہ اخبار "الفضل"

بجز مال اور وراثت کے کیا ہو سکتا ہے؟ لہٰذا آں حضرت نے حقداروں کو حق دیا۔ منجملہ ان کے جناب سیدہ کو فدک ہبہ کر دیا و بقولہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی خدا تم کو تمہاری اولاد کے بارہ میں یہ وصیت کرتا ہے کہ بیٹوں کو میراث میں دوہرا حصہ اور بیٹیوں کو اکہرا حصہ۔ اور حضرت زکریا نبی کا قول فھب لی من لدنک ولیا یرثنی و یرث من آل یعقوب۔ یعنی حضرت زکریا نبی فرماتے ہیں کہ اے بار خدایا تو اپنی درگاہ سے مجھے جانشین اور وارث عطا کر جو میرا اور بعض آل یعقوب کا وارث ہو۔ حضرت زکریا لاولد تھے اس لئے خدا سے وارث طلب کیا تاکہ وہ آپ کے متروکات کا وارث ہو۔" (شیعہ لاہور ۸۔ اگست ۳۸ء ص)

اہلحدیث | شیعہ ہو یا نیچری، حنفی ہو یا خارجی، معتزلی ہو یا جہمی ہر ایک مؤمن بالقرآن کا حق ہے کہ وہ قرآن سے استدلال کرے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ جب کوئی اسلامی فرقہ قرآن مجید سے استدلال کرتا ہے تو ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اب اس کے ساتھ ہماری نزاع جلد ختم ہو جائیگی لیکن جب وہ قرآن مجید میں اپنے مزعومہ معنی داخل کرتے ہیں تو ہماری خوشی رنج میں تبدیل ہو جاتی ہے اس مضمون میں صاحب مضمون نے ایسا ہی کیا ہے جس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔

کچھ شک نہیں کہ آیت یوصیکم اللہ نبی غیر نبی سب کو شامل ہے۔ مگر اس کا اجرا ترکہ میت میں ہے قرآن مجید میں الفاظ مما ترک موجود ہیں۔ اور فاضل مضمون نگار کے مضمون میں "متروکات" کا لفظ بھی لکھا ہے۔ پس ہم مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ میں آپ کے ورثا کا حق تھا۔ لیکن جناب سے مخفی نہ ہوگا اہل منطق کہتے ہیں کہ قضیہ موجبہ میں موضوع کا وجود ضروری ہے۔ یعنی جو چیز ترکہ میں ہوگی یا جو چیز میت ترکہ میں چھوڑ جائے اس میں ورثا کا حق ہے۔ لیکن جس چیز کو متوفی خود صدقہ قرار دے اور صاف کہہ دے کہ

ماترکنا صدقۃ (صحیح بخاری)

وہ صدقہ فی سبیل اللہ میں داخل ہوگی نہ کہ ترکہ للورثا میں۔ پس جب اس قضیہ موجبہ کا موضوع ہی نہ ملا تو قضیہ اپنے معنی میں صحیح ثابت نہ ہوا۔

یہ مسئلہ کہ انبیاء کا ترکہ صحیح معنی میں متروکہ نہیں ہوتا بلکہ صدقہ ہوتا ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کلینی سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ جس میں مرفوع اور موقوف دونو روایتیں موجود ہیں۔ مرفوع (ارشاد نبوی) کے الفاظ یہ ہیں:۔

ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ولکن اورثوا العلم فمن اخذ منہ اخذ بحظ وافر (اصول کلینی کتاب العلم)

یعنی علماء کرام انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام ورثہ میں مال و دولت نہیں چھوڑتے بلکہ وہ علم چھوڑتے ہیں پھر جو کوئی اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا حصہ پاتا ہے۔

اسی کی تائید میں شیعہ سنی کے واجب العزت امام حضرت ابوعبد اللہ امام جعفر صادق فرماتے ہیں:۔

ان داؤد ورث علم الانبیاء وان سلیمان ورث داؤد وان محمدا ورث سلیمان وانا ورثنا محمدا وان عندنا صحف ابراھیم والواح موسیٰ۔ (اصول کلینی کتاب الحجۃ)

یعنی حضرت داؤد انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوئے اور حضرت سلیمان حضرت داؤد کے اور حضرت محمد علیہ السلام حضرت سلیمان کے اور ہم حضرت محمد صلعم کے وارث ہوئے اور ہمارے پاس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح موجود ہیں۔

ناظرین کرام! | بخاری اور کلینی کی روایات متفقہ قرآنی آیت کے مخالف یا اس کی مخصص نہیں ہیں کیونکہ یہ دونو روایتیں اظہار کر رہی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے پیچھے مال متروکہ بشکل ترکہ نہیں چھوڑا کرتے بلکہ بشکل صدقہ چھوڑا کرتے ہیں۔ اس تشریح کے ساتھ اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو آج یہ اصول موجودہ امت کو بھی شامل ہے آج بھی اگر کوئی اپنی جائیداد کو بصورت صدقہ چھوڑ جائے تو وہ بھی وارثوں میں تقسیم نہ ہوگی۔ وقف علی الاولاد کا قانون جو آج کل مروج ہے وہ بھی اسی کی مثل ہے۔ پس آیت شریفہ (یوصیکم اللہ) اپنے حدود میں جاری ہے اور حدیث مذکورہ اس کے مخالف نہیں ہے۔

شیعہ دوستو! | روایات اصول کلینی کو پڑھ کر اپنے فاضل مضمون نگار کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی پڑھو:۔

قرآن سراسر وراثت انبیاء کے جاری ہونے کی خبر دیتا ہے تو یہ مجبوری ناچاری اس گروہ (مانعین وراثت) کو قرآن سے منحرف ہونا پڑا۔ اگر وراثت انبیاء کا انکار کیا جائے تو قرآن کی تصدیق ناممکن ہے۔"

بتاؤ کہ یہ فقرات ہمارے پیش کردہ دعوے کی تصدیق کرتے ہیں یا نہیں کہ شیعہ حضرات بزرگان سنت کو الفاظ مکروہہ سے یاد کرتے کرتے اپنے ائمہ سے بھی یہی برتاؤ کرنے لگ پڑے۔ جس پر یہ صادق آتا ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

امراض کی مزید فہرست دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو اڈیٹر صاحب فاروق کی معرفت چار پیسے کے ٹکٹ ارسال کرکے دریافت کرلیں۔ چند امراض کا نام لکھ دیتا ہوں۔ حوالے بتاشے کھانے کے بعد بتاؤں گا۔ دوران سر۔ درد سر۔ تشنج قلب۔ حالت مردی کالعدم۔ قولنج زہیری۔ جسم بے حس۔ خطاب جنون۔ امراض دماغی۔ ذہول۔ نسیان۔ کمی حافظ وغیرہ۔

منکرین حدیث کی حیرانی وپریشانی

(از قلم مولانا ابو الطیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

ان دنوں ہمیں ایک ذی علم دوست کی معرفت ایک کتاب ملی ہے۔ جس کا نام ہے "مطالعہ حدیث تنقید صحیح کی روشنی میں" اس کے مصنف سید مقبول احمد صاحب بی۔ اے ہیں۔ اور مولانا اسلم صاحب نے اس کی تصحیح اور اس پر نظر ثانی کی ہے یہ کتاب کیا ہے کفر و الحاد کی طرف دعوت ہے اور نہ صرف حدیث ہی سے اعراض و انکار اور تنفیر و تبعید ہے بلکہ قرآن مجید کی مقدس و باصفا تعلیم وتعمیل سے لوگوں کو برگشتہ و بدظن کرنے کا زبردست پروپیگنڈا ہے۔ حق یہ ہے کہ قرآن کریم کی تحریف میں کوئی کسر نہیں باقی رکھی گئی ہے۔ اور علماء اسلام و ائمہ سلف پر دل کھول کر آوازے کسے گئے ہیں اور پانی پی پی کر انہیں کوسا گیا ہے۔ صحابہ و تابعین اور جملہ راویان حدیث کو کذاب، وضاع حدیث اور بے سمجھ وغیرہ بنایا گیا ہے۔ اس وقت ہم اسکے چند مقامات بطور نمونہ دکھلاتے ہیں جن سے منکرین حدیث کی علم شریعت سے تہیدستی اور بے مائیگی کا کافی ثبوت ہوگا۔ شاید وہ اپنی بے علمی اور بے بضاعتی کا احساس کرکے ایسے گندہ خیالات اور غیر محقق دل آزار تحریروں کی اشاعت سے تائب ہوں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

اب ناظرین کرام غور سے پڑھیں "مطالعہ حدیث" کے ص۱۲ پر ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک دجال ہوگا"

مصنف نے اس حدیث کا حوالہ نہیں دیا کہ کس کتاب سے نقل کیا ہے۔ اور مولانا اسلم صاحب بھی خاموشی سے آگے گزر گئے ہیں اور الفاظ روایت پر متنبہ نہیں ہوئے ہیں کہ روایت کے اصلی الفاظ کیا ہیں۔ ہم سے سنئے! اس حدیث کے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

فی ثقیف کذاب ومبیر (ترمذی عن ابن عمر)

یعنی قبیلہ ثقیف میں ایک شخص ہلاک کرنے والا ہوگا اور ایک کذاب ہوگا۔

یہ حدیث لفظاً بلفظ صادق ہوئی چنانچہ ہلاک کرنیوالا حجاج بن یوسف اسی قبیلہ میں ہوا جس نے بے شمار مسلمانوں کو بے جرم و خطا قتل کرکے ہلاک کیا۔ اور کذاب (بڑا جھوٹا) مختار ابن ابی عبید اسی قبیلہ ثقیف میں گزرا۔ جس نے طرح طرح کی بدعقیدگی اور بدینی اور خلاف شرع باتیں ظاہر کی۔ اور انہیں عقائد باطلہ کاذبہ پر رہا۔ یہاں تک کہ مصعب بن زبیرؓ کی خلافت میں کوفہ میں قتل کیا گیا۔ اس حدیث میں دجال کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔ لیکن مصنف "مطالعہ حدیث" نے دجال کا ہونا لکھا ہے۔ جو یا تو ان کے فہم حدیث کا قصور ہے یا تو دیدہ دانستہ لوگوں کو حدیث سے بدظن و برگشتہ کرنے کے لئے حدیث میں تحریف کی ہے۔

اور میرا تو یہ گمان ہے کہ مصنف نے حدیث کو سمجھا ہی نہیں کیونکہ آپ عربیت سے بے بہرہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس کتاب کی عربی عبارتوں میں بے شمار ایسی غلطیاں موجود ہیں جو کاتب کی نہیں کہی جا سکتیں مثلاً ص۲۲ پر سطر ۱۰ میں ہے۔ "ترکیب اسنادا" جو عربیت کے لحاظ سے غلط ہے۔ جیسا کہ اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔ اور اسی طرح ص۲۳ پر ہے

"لاباس اذا کلام حسن ان یضع لہ اسناد"۔

اس عبارت میں دو جگہ غلطی واقع ہوئی ہے۔ جس پر نہ تو مصنف آگاہ ہوا اور نہ ہی مولانا اسلم صاحب کو تنبہ ہوا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کو علم عربیت میں دخل نہیں ہے۔ پس وہ کلام عربی کو صحیح طور پر تو کیا کسی طرح بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اور اسی طرح ص۱۲ سطر اخیر میں ہے۔ "رجمًا للغیب" یہ لفظ بھی عربیت کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے اور صحیح محاورہ کے ساتھ "رجما بالغیب" بولا گیا ہے۔ غرض اس قسم کی غلطیاں بے انتہا ہیں جو ہمارے شمار سے باہر ہیں۔

اور مطالعہ حدیث کے ص۲۵ پر ہے:-

"دسویں صدی ہجری میں عسقلانی، ابن جوزی، ملا علی قاری، شوکانی، نووی وغیرہ نے جو تفصیل تنقید کی ہے الخ"

ناظرین کرام! یہاں پر بھی مغالطہ اور غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ کسی محدث کی صحیح تاریخ نہیں لکھی ہم ہر ایک کے سنہ وفات کو بالترتیب تحریر کرتے ہیں

عسقلانی یعنی حافظ ابن حجر مصنف فتح الباری شرح صحیح بخاری ۷۷۳ھ اور ایک دوسرے قول کے مطابق ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ میں انتقال فرمایا۔ (دیکھو التعلیقات السنیہ از مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی) یعنی حافظ عسقلانی نویں صدی ہجری کے محدث ہیں۔

اور علامہ ابن الجوزی تقریباً ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں دار آخرت کو رحلت فرمائی (دیکھو تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص۱۳۱)

اور ملا علی قاری مکی مؤلف مرقات شرح مشکوٰۃ نے ۱۰۱۴ھ میں انتقال فرمایا (دیکھو خلاصۃ الاثر

اور اخبار "فاروق" قادیانی میں مسلسل مضامین شائع کرنے شروع کئے۔ مدعا یہ کہ جوابات معاریہ غلط ہیں ملک صاحب ہمارے دام سے نہ نکلیں۔ الغرض قصر مرزائیت میں ایک کھلبلی مچ گئی اور ان کی پریشانی کا باعث سردست وہ مضمون ہے جو خاکسار کی طرف سے "اہلحدیث" میں لکھا گیا ہے۔ اگر انہیں ان مضامین کی سن گن مل جائے جو خاکسار نے بذریعہ خطوط ملک محمد حسین صاحب کو بھیجے ہیں تو میرا گمان ہے کہ قادیانی اخبارات کے نامہ نگاروں کی تحریات پریشانیوں کی حد سے گزر کر کتاب "مضحکات المجانین" کا دلچسپ ترین باب بن جائیں

خدا گواہ ہے کہ قادیانی اخباروں میں جو سلسلہ مضامین شروع ہے میں جیسے جیسے اسے پڑھتا ہوں اپنے قلب و روح کی گہرائیوں میں خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ اس قرعہ اندازی میں جو طبقہ زبر بر اور خطہ کشمیر جنت نظیر کے متعلق کی گئی تھی ہم بفضلہ تعالیٰ جنتی طبقہ کے مالک و وارث ٹھیرائے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے قلوب سرور و راحت سے معمور و لبریز ہیں۔ پھر اگر ہمارے مخالف اپنی بدقسمتی پر چیخیں چلائیں تو ہمیں ان پر ناراض ہونے کا کوئی موقع نہیں وہ اس وقت قابل رحم ہیں اور ہمیں ان سے پوری ہمدردی ہے۔

ہمارے امرتسری احباب کہتے ہیں کہ آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔ میں کہتا ہوں کہ بھائی ایک تو وہ بے چارے پہلے ہی نیم جان ہو رہے ہیں۔ اب ان پر ایک اور وار کرنا گویا

"مرے کو مارے شاہ مدار"

کا مصداق ہے۔ مگر ہمارے دوست ان کی اس نیم بسمل حالت میں شاید کچھ روحانی لذت محسوس کرتے ہیں۔ تقاضے پر تقاضا ہو رہا ہے۔ آخرکار مجھے ان کی خواہشات پر قادیانی حالت کرب و بلا کے نظارے کو قربان ہی کرنا پڑا۔

مرزائی دوستوں کو ہم سے بڑی شکایت یہ ہے کہ ملک محمد حسین صاحب کے سوالات تو مسئلہ حیات مسیح پر تھے۔ مرزا صاحب کے کذبات کا راز کیوں طشت ازبام کیا گیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"خواہ مخواہ حضرت (مرزا صاحب) کو گالیاں دی گئی ہیں"

حالانکہ ہم نے کوئی گالی نہیں دی۔ البتہ مرزائیوں کی ان تحریرات سے ہم پر یہ مزید انکشاف ہوا ہے کہ قادیانی مجیب مرزا صاحب کی کتابوں سے بھی ناواقف ہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب تو لکھتے ہیں

"دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ دوسری شے ہے" (ازالہ ص ۳)

مگر قادیانی اصحاب ہمارے بیانات کو جو از سرتا پا کتب مرزا سے ماخوذ ہیں گالیاں قرار دے رہے ہیں

ع قلم حیرت میں غرق ہے اسے کیا کہئے

اخبار "فاروق" رقمطراز ہے کہ

"اگر حضرت (مرزا صاحب) کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوگئیں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہے"

جواباً گذارش ہے سائل نے لکھا تھا کہ اگر سوالات متعلقہ حیات مسیح کا جواب نہ دیا گیا تو میں ایک ماہ کے بعد مرزائی ہو جاؤں گا۔

اس لئے اصل سوال کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ ایک دور رس مجیب کا فرض تھا کہ جس مذہب کو حق سمجھ کر سائل اس کی طرف جانا چاہتا ہے ذرا اس کی بھونڈی شکل کے درشن بھی اسے کرا دے تاکہ بحکم "تعرف الاشیاء باضدادھا" وہ اس غلطی سے محفوظ رہے۔ بتلائیے میں نے ایسا کرنے میں کونسا گناہ کیا۔ بخدا اگر آپ جوہر شناس ہوتے تو مجھے اس پر مبارکباد دیتے نہ کہ الٹا ہدف ملامت بناتے ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

فاروق کو ایک یہ بھی شکایت ہے کہ ہم نے اپنے بیان میں مبالغہ کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے:-

"پیشین گوئیوں کو ایک سرے سے باطل ٹھیرا دیا تحریرات (مرزائیہ) کے متعلق لکھ دیا کہ ان میں ہزارہا اختلاف ہیں جسمانی صحت پر نکتہ چینی کرنے لگے تو کسی طبی رسالے سے تمام بیماریوں کی فہرست لے کر نقل کر دی۔ کذب بیانی کی انتہا کر دی"

میں ناکردہ گناہ اس بارے میں سوائے اس کے کس طرح اپنے مخاطب کو سمجھا سکتا ہوں کہ جناب معلوم ہوتا ہے آپ ابھی تک کتب مرزا سے واقف ہی نہیں۔ پھر اتنی جلدی احمدی ہو جانے کی کیا ضرورت تھی۔ کچھ تو تحقیق کی ہوتی۔

سنئے صاحب! میں نے جو لکھا ہے کتب مرزا سے لکھا ہے۔ میرے الفاظ ذیل جو اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکے ہیں ملاحظہ کر کے ہر ایک بات کا ثبوت لے لیں۔ میں نے لکھا تھا

"اس پر مستزاد یہ کہ خود اس (مرزا صاحب) کی جسمانی صحت بھی مراق[۱]۔ ہسٹریا[۲]۔ درد گردہ[۳]۔ دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنا[۴]۔ سل[۶]۔ دق[۵]۔ جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو"

اب مذکورہ امراض کا نمبروار ثبوت ملاحظہ کریں۔

(۱) "مجھ کو دو بیماریاں ہیں مراق اور کثرت بول" (رسالہ تشحیذ جلد ۱ ص ۲)

(۲) "حضرت کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے بعد ہوا تھا" (سیرت المہدی ج ۱ ص ۵۵ ط ۲)

(۳) "۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء درد گردہ شروع ہو گئی۔ ایک دفعہ دس دن برابر درد گردہ رہی" (حقیقۃ الوحی ص ۳۴۵ ط ۳)

(۴) "بعض وقت سو سو دفعہ دن میں پیشاب آیا ہے" (نسیم دعوت ص ۶۶)

(۵) "دق کی بیماری" (تریاق القلوب ص ۶۷ ط ۲)

(۶) "حضرت کو سل ہو گئی" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۵۵ ط ۲)

مجھے امید ہے کہ ان حوالجات کو پڑھ کر میرے دوست اپنی خفگی کو واپس لیں گے۔ اور اگر مرزا صاحب کی

چند افتراء اور اُن کے جواب

"خادم کعبہ" جو خدمت کعبہ کے لئے جاری ہُوا تھا۔ اس نے خدمت کعبہ میں اس خدمت کو بھی داخل کر لیا ہے کہ مجھ پر آئے دن افترا کرے، اور بہتان لگائے۔ پہلے افتراؤں کے جوابات پرچہ ہا "اہلحدیث" مورخہ ۲۲۔ جولائی اور ۱۲۔ اگست سنہ رواں میں دیئے گئے ہیں۔ آج چند جدید افتراؤں کا ذکر کرتا ہوں۔

تیسرا افتراء امرتسر میں بتوسط منشی عبداللہ معمار حافظ محمد حسین کمیرپوری اور پنڈت آتمانند کا مباحثہ مسئلہ "استویٰ علی العرش" پر ہُوا۔ میں نے اس مباحثہ کو فریقین کا محض اظہار شوق سمجھ کر اس میں دخل نہ دیا۔ یہاں تک کہ فریقین نے مجھ سے خواہش کی کہ میں جلسہ مباحثہ کا صدر بنوں۔ میں نے انکار کیا۔ جب مصر ہوئے تو میں نے مولوی عبدالغفار غزنوی کا نام پیش کیا۔ اس سے زیادہ مجھے کوئی دخل نہیں۔ باوجود اسکے "خادم کعبہ" نے ایک مصنوعی حکایت لکھی ہے کہ میں نے اپنے درس میں کہا کہ میں نے پنڈت آتمانند کو اہم نکات بتا دیئے تھے۔ (۱۹۔ اگست)

یہ محض بہتان اور افترا ہے۔

چوتھا افتراء رسالہ رہبر حجاج کا محصول تین پیسے لگتا ہے مگر مولوی ثناء اللہ پانچ پیسے وصول کر کے خود کھا جاتے ہیں۔ (۲۶۔ اگست)

یہ ایسا بہتان ہے کہ اسکی تردید کرنے کو رسالہ کا وزن ہی کافی ہے۔ صرف رسالہ کا وزن ساڑھے سات تولے ہے۔ کور اس پر مستزاد۔ ڈاکخانہ کے قواعد جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ ساڑھے سات تولے سے ایک رتی زیادہ ہونے سے بھی پانچ پیسے لگتے ہیں۔ ناظرین "خادم کعبہ" کا افترا جانچنا چاہیں تو رسالہ "رہبر حجاج" کا وزن کریں۔

پانچواں افترا مولوی ثناء اللہ نے بعض لوگوں کو جمع کر کے خواہش ظاہر کی کہ خادم کعبہ کے برخلاف اشتہار شائع کیا جائے۔ (۲۶۔ اگست)

محض بہتان اور افترا ایسی روایات کے گھڑنے والوں کو ہم جانتے ہیں۔ اگر وہ سچائی کا دم بھرتے ہیں تو سامنے آکر ثبوت دیں۔

چھٹا افترا رسالہ رنگیلا رسول کی ایجیٹیشن کو مولوی ثناء اللہ نے یہ کہہ کر ختم کر دینا چاہا کہ اس کتاب کا جواب میں نے لکھ دیا ہے۔ (۵)

محض افترا ہے نہ میں ایجیٹیٹروں میں کبھی گیا نہ کبھی میری اُن سے ملاقات ہوئی نہ مجھ سے مشورہ ہُوا۔ ہاں میں کہا تھا کہ ایجیٹیشن کے علاوہ کتاب کا معقول جواب بھی ہونا چاہئے محض ایجیٹیشن کافی نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ رسالہ "رنگیلا رسول" ضبط نہیں ہُوا کھلا ہے۔ پنجاب کے آریہ کسی مصلحت سے شائع نہیں کرتے۔ مگر صوبہ گجرات سے خبر آئی ہے کہ رنگیلا رسول شائع ہو رہا ہے۔ اسلئے ملک گجرات کے مسلمانوں نے میرے جواب "مقدس رسول" کو گجراتی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کر دیا ہے۔ ایک نسخہ میرے پاس بھیجا گیا ہے جسے دکھا سکتا ہوں۔

یہ ہے اصل حقیقت جسکو "خادم کعبہ" الٹ پلٹ کر کے شائع کر رہا ہے اور کعبہ شریف کے اصل خادموں کو بدنام کر کے اپنا مقصود حاصل کرنا چاہتا ہے۔

ساتواں افترا مولوی ثناء اللہ نے علم الدین شہید کے خلاف سخت نکتہ چینی کی اور مسلمانوں کو بھی سخت سست کہا۔ (۵)

محض جھوٹ اور بہتان "خادم کعبہ" اگر سچا ہے تو ان سب افتراؤں کے لئے کمیشن منظور کرے میں اس کمیشن کے لئے لاہوری اہل توحید میں سے تین اصحاب کو منظور کرتا ہوں۔

(۱) مولوی غلام رسول صاحب مہر اڈیٹر "انقلاب"
(۲) میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر
(۳) مولوی داؤد صاحب غزنوی

یہ تینوں چیدہ اصحاب فریقین سے اور فریقین کی عادات و خصائل سے واقف ہیں۔ ہاں فریق ثانی میں اصل راقم ہمارے مخاطب ہونگے۔ ظاہری ذمہ دار مخاطب نہیں۔ حقیقت حال سے ہم باخبر ہیں۔ "خادم کعبہ" میں کچھ دم خم ہے تو سامنے آئے اگر نہ آئے جیسا کہ یقین ہے تو میں دعا کرتا ہوں وہ آمین کہے:-

اے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو اس امر میں جھوٹا ہے تو اس پر وہ عذاب نازل کر جو دیکھنے اور سننے والوں کے لئے عبرتناک ہو آمین۔ (اللھم العن الکاذب منا)

اطلاع ہم اپنے ناظرین کو محدثین کا ایک اصول بتاتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ جس راوی کا ایک کذب بھی معلوم ہو جائے اس کی کوئی روائت بھی معتبر نہیں۔ پس "خادم کعبہ" کی روایات خاصکر میری ذات کے متعلق حکایات کو آیندہ اسی اصول سے جانچا کریں۔

(ابوالوفاء)

پنڈت صاحب نے خود اور حافظ صاحب کی طرف سے معمار صاحب نے باجازت حافظ صاحب

فی اعیان القرن الحادی عشر وغیرہ۔
امام علامہ قاضی شوکانی رح ۱۱۷۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔ (دیکھو التعلیقات السنیہ)
امام نووی شارح صحیح مسلم کی ولادت ۶۳۱ھ میں ہوئی اور ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔
(دیکھو تذکرۃ الحفاظ ص۲۵۴ ج۴ وغیرہ)
مصنف "مطالعہ حدیث" نے بڑی جسارت اور دلیری یہ کی ہے کہ امام ابن الجوزی اور امام نووی کو دسویں صدی ہجری کے محدثین میں گنا ہے۔ حالانکہ امام ابن الجوزی چھٹی صدی کے آخر میں ہوئے ہیں۔ اور امام نووی ساتویں صدی ہجری میں۔ پھر ان کو دسویں صدی میں گننا علم اور تحقیق کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی علم اور تحقیق اور اسی مایہ علم وفضل پر مصنف کو علماء محدثین اور ائمہ محققین پر تنقید اور ان کی تصنیفات پر معارضہ کا شوق ہوا ہے۔ فیھا العجب وضیعۃ الادب۔
اور پھر جو لکھا ہے کہ تفحص وتنقید کی۔ یہ بھی مصنف مطالعہ حدیث کی غفلت اور اسلامی تالیفات اور حدیثی خدمات واشاعت سے بے خبری ہے۔ اس لئے کہ ان علماء سے بہت پہلے صحابہ اور تابعین کے عہد مبارک میں احادیث کے دفتر مرتب ہو چکے تھے اور ان کی حدیثیں سلسلہ بسلسلہ اسناد کے ساتھ مروی ہو کر محدثین تک پہنچیں پھر انہوں نے اپنی اپنی تصانیف میں جمع کیں اور وہ مقبول انام ہوئیں اور بعد میں علماء دین نے ان کی شروح لکھیں۔ چنانچہ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں امام نووی سے پہلے لکھی گئیں۔ اسی طرح صحیح بخاری کی کئی ایک شرحیں حافظ ابن حجر سے پیشتر لکھی گئیں۔ چنانچہ شرح ابن بطال، شرح مہلب، شرح مازری، شرح کرمانی، شرح ابن منیر وغیرہا حافظ سے پہلے تصنیف ہو کر صفحۂ عالم پر جلوہ فگن ہوئیں۔ علیٰ ہذا القیاس مشکوٰۃ کی متعدد شرحیں ملا علی قاری سے پہلے تصنیف کی گئیں۔ شرح طیبی شرح ابن الملک۔ شرح سید جمال الدین۔ شرح مظہر۔ میرک شاہ وغیرہ کی ضیا سے ملا علی قاری سے بہت پہلے دنیا منور ہو چکی تھی۔ پس ان ہی علماء کو جستجو اور تنقید کرنے والا قرار دینا تعصب وعناد سے خالی نہیں ؎

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور یا تو یہ مانا جائے کہ مصنف مطالعہ حدیث بلکہ جملہ منکرین حدیث علم شریعت سے عموماً اور علم حدیث سے خصوصاً نابلد اور کورے ہیں۔
اس کے بعد مصنف "مطالعہ حدیث" لکھتے ہیں:۔
"صحاح ستہ میں اکثر روائتیں ایسی ہیں جو لفظاً بہ لفظ تمام صحاح ستہ میں ملتی ہیں اس واسطے بہت سے لوگوں نے ان منتشر دفاتر احادیث کو ایک مستقل کتاب میں ترتیب دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ دسویں ہجری میں امام بغوی نے مصابیح السنن کے نام سے حدیثوں کا عطر کشید کیا۔ اسی طرح بارھویں صدی ہجری میں ایک دوسرے عالم نے مشکوٰۃ المصابیح میں یہی کوشش کی ہے۔" (مطالعہ حدیث ص۳۰)
سبحان اللہ! ہائے تعصب تیرا ستیاناس۔ ناظرین کرام! ہم اس قسم کی عبارت کو مقبول احمد صاحب بی اے کے قلم سے نکلی ہوئی دیکھ کر متعجب ومتاسف نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ بے چارے اپنی طبیعت اور تعلیم سے مجبور ہیں۔ ان کو تعلیم ہی ایسی دی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ عربیت اور علوم عربیہ سے بے بہرہ ہیں۔ مگر جب ہم خیال کرتے ہیں کہ مولانا حافظ اسلم صاحب جیسے خاندان علم حدیث کے روشن چراغ نے اپنے علم سے کام نہ لے کر اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے۔ تو تعجب نہیں بلکہ افسوس کا مقام ہے کہ صحبت کے اثر سے متاثر ہو گئے۔
بہرحال اب میں عرض کرتا ہوں کہ اگر مصنف "مطالعہ حدیث" کبھی دفترہائے حدیث اور اصول حدیث پر ٹھنڈے دل سے غور کئے ہوتے اور حقیقت امر دریافت کرنے کی کوشش کئے ہوتے تو ایسی بے اصل اور علمیت سے دور باتیں کبھی زبان قلم پر نہ لاتے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جب کوئی حدیث متحد اللفظ والمعنیٰ یا صرف متحد المعنیٰ (یعنی ایک مضمون کی حدیث) کئی کتابوں میں مروی ہوتی ہے۔ تو تعدد اسناد کی وجہ سے اس روایت میں زیادہ قوت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک اسناد دوسری کی موید اور تقویت کنندہ ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کی حدیث متعدد اسناد کے ساتھ ایک ہی صحابی سے مروی ہو تو اسے محدثین کی اصطلاح میں متابع کہتے ہیں۔ چنانچہ شرح نخبہ میں ہے:۔
"ویستفاد منها التقوية ولوجاءت بالمعنى لكنها مختصة بكونها من رواية ذلك الصحابي"
یعنی متابعت سے حدیث (متابع) کی تقویت حاصل ہوتی ہے اور اگر صرف معنی کے لحاظ سے ہو تو بھی کافی ہے۔ ہاں متابعت کی صورت وہ ہے کہ دوسری حدیث اس صحابی سے مروی ہو جس سے کہ پہلی حدیث مروی ہے۔ اور اگر مضمون متحد ہو صحابی ہر روایت کے الگ اور دوسرے ہوں تو اسے شاہد کہتے ہیں۔
اور یہ امر مسلم ہے کہ کسی ایک واقعہ کو متعدد آدمی نقل کرتے ہیں تو اس پر وثوق اور اعتماد اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے جس کو کوئی ایک شخص بیان کرتا ہے۔ یہی حال احادیث کا ہے۔ اور اگر الفاظ باہم متحد ومتفق ہوں اور اسانید الگ الگ تو ایسی روایت رواۃ کے وسعت حفظ اور کمال ضبط واتقان کی قوی دلیل ہوتا ہے۔ لیکن تعصب وہ بری بلا ہے جو حق وہدایت کے قبول وتسلیم کرنے سے نہ صرف روک دیتا ہے بلکہ حق تک پہنچنے سے بھی محروم کر دیتا۔
یہاں پر ہم مصنف "مطالعہ حدیث" اور مولانا اسلم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر بعض مصنفین نے منتشر اور متفرق احادیث کو ایک جگہ ابواب وفصول معین کرکے جمع کر دیا جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے منتقی میں اور شیخ عبد الحق نے عمدۃ الاحکام میں اور حافظ منذری نے ترغیب وترہیب میں اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے تو اس سے ان احادیث کی صحت

انجیل کا ناقابل حل تضاد

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب مدرسہ اسلامیہ جھنڈے نگر بستی)

یہ بالکل صحیح ہے کہ خداوند پاک و بے عیب کے مقدس کلام میں کسی طرح کا اختلاف بیان نہ ہونا چاہئے اگر ہے تو پھر وہ یقیناً خداوندی کلام نہیں ہے - یہ اصول ہر نیکو سرشت انسان الہامی اور خداوندی کلام کے لئے بلا ریب تسلیم کریگا - قرآن کریم میں یہ اصول خداوند تعالیٰ نے خود مقرر فرمایا ہے - چنانچہ سورہ نساء میں ارشاد ہے :-

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؕ

اسی اصول کے مطابق ہم اناجیل اربعہ کے دو تین تضاد ناظرین کے سامنے عموماً اور مسیحی علماء کے سامنے خصوصاً پیش کر رہے ہیں - شاید کہ رسالہ اخوت یا المائدہ کے ذریعہ ہمیں کوئی حل بتا دیں -

(۱) متی لوقا ہر دو انجیل میں مسیحؑ کا حکم ہے کہ راہ کے لئے کچھ نہ لینا نہ لاٹھی نہ جھولی نہ روٹی نہ روپیہ - لوقا ۹/۲ متی ۱۰/۱۰

اس کے بالکل ضد مرقس میں یہ لکھا ہے کہ راستے کے لئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو نہ روٹی نہ جھولی الخ مرقس ۶/۸

اب دو میں لاٹھی نہ لینے کا حکم نکلتا ہے اور ایک میں لینے کا - پس دونوں حکم الہامی کس طرح ہو سکتے ہیں -

(۲) مسیح نے عوام الناس کے سامنے ایک تمثیل بیان کی - جسے عوام تو کیا خواص بلکہ اخص الخواص شاگرد و حواری لوگ بھی نہ سمجھ سکے - اس موقع پر انجیل میں لکھا ہے :-

"جب وہ اکیلا رہ گیا تو اس کے ساتھیوں نے ان بارہ سمیت اس سے ان تمثیلوں کے بابت پوچھا اس نے (یسوع نے) کہا تمہیں خدا کی بادشاہت کا بھید دیا گیا ہے مگر ان کے لئے جو باہر ہیں سب باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں تاکہ وہ دیکھتے ہوئے دیکھیں اور معلوم نہ کریں اور سنتے ہوئے سنیں اور نہ سمجھیں ایسا نہ ہو کہ وہ رجوع لاویں اور معافی پاویں -

(انجیل مرقس ۴/۱۰ تا ۱۴)

اس میں کھلا ہوا اعتراف ہے کہ تمثیل عوام الناس کے سمجھ سے بالاتر ہوتی تھی اور ان تمثیلوں کا بھید ان سے ظاہر نہیں کیا جاتا تھا بلکہ تمثیل بھی اس لئے ہوتی تھی کہ اسے عوام الناس نہ سمجھ سکیں -

دوسری جگہ اس کے بالکل ضد لکھا ہے :-

"اور وہ ان کو اس قسم کی بہت سی تمثیلیں دے دے کر ان کی سمجھ کے موافق کلام سناتا تھا اور بغیر تمثیل کے ان سے کچھ نہ کہتا تھا لیکن خلوت میں اپنے خاص شاگردوں سے سب باتوں کے معنی بیان کرتا تھا" (مرقس ۴/۳۳ و ۳۴)

یہاں یہ لکھا ہے کہ تمثیل ان کی سمجھ کے موافق ہوتی تھی - اب اہل ذوق ناظرین دیکھتے ہیں کہ ایک ہی چیز کے متعلق کیا تناقض بیان ہے - پس یہ کلام روح القدس کا فیضان کس طرح ہو سکتا ہے -

(۳) انجیل متی میں مسیحؑ کا یہ بیان ہے :-

اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو شاگرد یہ سن کر بہت حیران ہوئے اور بولے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ یسوع نے انکی طرف دیکھ کر کہا یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے -

(متی ۱۹/۲۴ تا ۲۶)

اس کے بالکل ضد آدمیوں سے ہو سکنے کا مضمون دوسری جگہ اس طرح ہے :-

اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو! سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر اٹھاؤ اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن تو تمہاری جانیں آرام پاویں گی کیونکہ میرا جوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا - (متی ۱۱/۲۸ تا ۳۰)

ناظرین! میرا بوجھ ہلکا اور جوا ملائم ہے کے الفاظ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا سے کس قدر ضد واقع ہے اور اس امر پر کتنی واضح دلیل ہے کہ یہ جوا ایسا کڑا اور سخت ہے کہ آدمیوں سے اس جوا کا اٹھانا ممکن نہیں -

(۴) مسیحؑ نے اپنی آمد کا نشان بتلانے کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ

تمہیں میرے نام کے سبب لوگ پکڑیں گے قید خانوں میں ڈلوائیں گے، حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے - بڑے بڑے بھونچال آویں گے اور تمہیں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائینگے بلکہ وہ تم میں سے بعض کو مروا ڈالیں گے اور میرے نام کے سبب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا - اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھو گے -

(لوقا ۲۱/۱۶ تا ۱۹)

مروا ڈالیں گے اور جان بچائے رکھو گے ہر دو عبارت منقولہ ہیں - کس قدر صریح تضاد ہے - پس دونوں مسیحؑ کا کلام کس طرح ہو سکتا ہے -

ان دو تین واقعات کے پیش نظر یہ فیصلہ بآسانی ہو جاتا ہے کہ مسیح کے سیرت نویسوں کا اختلاف و تضاد راویان کلام کے متفاوت اور متضاد روایتوں کا نتیجہ ہے چنانچہ لوقا نے شروع دیباچہ میں اس کا اعتراف کیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے گا ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے لکھونگا - پس واقعات بتانے والوں کے اختلاف و تضاد سے اناجیل کا باہمی تضاد لازمی تھا - اب اسی متضاد کتاب سیرت کو کلام الٰہی قرار دینا ایک غیر ضروری

قابل توجہ علماء اسلام خصوصًا احناف کرام

(ایک مطبوعہ اشتہار از انجمن اہل حدیث امرتسر)

اسلام کے فرقوں میں گو کتنا ہی اختلاف ہو لیکن امر مشترک میں سب کو جمع ہو کر کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہے قرآن و حدیث و ائمہ کرام کا حکم۔ آج اس اصول پر ہم جمع ہو جائیں تو اسلام کی ڈوبتی ناؤ تیر سکتی ہے۔ امید بلکہ یقین کو دل میں رکھ کر ہم علماء اسلام کو عمومًا اور علماء احناف کو خصوصًا ایک ضروری کام پر توجہ دلاتے ہیں۔

بزرگوں کے مزارات پر جو کچھ خرابیاں ہو رہی ہیں وہ ساری تو زبانِ قلم ادا نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو صاحب ان خرابیوں کا نمونہ دیکھنا چاہیں وہ آج کل امرتسر بیرون دروازہ لوہگڑہ فتح شاہ بخاری کے مزار پر جمعرات کو جائیں یا ہال دروازہ سے باہر مزار ظاہرا پیر کو دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ جن افعال قبیحہ سے اسلام نے مسلمانوں کو روکا تھا وہ سب کے سب وہاں ہو رہے ہیں۔ طوائف فاحشہ مجرا کر رہی ہیں۔ قوال طبلہ سارنگی بجا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے ہر طبقہ کی عورتیں بجائے مستورات (باپردہ) ہونے کے مکشوفات (ننگی) نظر آتی ہیں۔ چہرے سے کپڑا اتار کر برہنہ رُو ہو کر قوالیاں سنتی ہیں۔ بہت بری بات یہ ہے کہ قبروں پر چراغاں اور سجدے کئے جاتے ہیں۔ دو آشنا آپس میں ملتے ہیں اور آنکھیں چار ہوتے ہی عہد و پیمان ہو جاتے ہیں۔ غرض کفر و شرک اور فواحش کے جتنے ذرائع اسلام نے بند کئے تھے وہ سب وہاں کھلے نظر آتے ہیں۔ خدا جانے مسلمان اسلام کی توہین پر کیوں غیرت نہیں کرتے۔

لاہور کی مسجد شہید گنج گرانے سے جو ظلم ہوا اس کا اثر ایک مسجد تک محدود تھا۔ لیکن ان مزارات پر جو افعال قبیحہ کئے جاتے ہیں ان سے تو خود دین اسلام ہی بنیاد سے گر جاتا ہے۔ ہائے مسلمانو! تم کیسے خاموش ہو کہ خود جا کر ان خرابیوں کو دیکھتے ہو اور زبان تک نہیں ہلاتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ جو ایسے کام کرتے ہیں عام مسلمانوں میں شمار ہوتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ لوگ اپنا مذہب حنفی بلکہ اہلسنت بتاتے ہیں۔ اس لئے علماء حنفیہ کو خصوصًا اس بات پر توجہ کرنی چاہئے۔ خاص کر اس لئے کہ بعض مساجد کے حنفی امام بھی ان مزارات پر پہنچ کر ان افعال قبیحہ میں شریک ہوتے ہیں اور مٹھائی وغیرہ کا بڑا حصہ باندھ کر لے آتے ہیں۔ اس لئے حنفی علماء کرام کو اس کام پر خاص طور پر متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ ایسے افعال قبیحہ سے دین اسلام خصوصًا حنفی مذہب بدنام ہوتا ہے۔

منکرین اسلام تو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ان باتوں کی اجازت دیتا ہوگا۔ لیکن غیر حنفی لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حنفی مذہب ان کاموں کا حامی ہے کیونکہ ان افعال کے کرنے والے حنفی کہلاتے ہیں اور بعض امامانِ مساجد بھی اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتے ہیں۔

اس لئے اسلام ہاں خدا کا سچا دین۔ اسلام اپنوں اور پرائیوں کی نظر میں بہت بری صورت میں دکھایا جاتا ہے۔

مسلم بھائیو اور حنفی دوستو! خدا کے لئے کمر ہمت باندھ کر اٹھو اور ان خرابیوں کا جلدی انسداد کرو۔ وما علینا الا البلاغ

المشتہر

عبد اللہ ثانی۔ نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر

نظم دربارہ عرس

اولیں حمد خدائے کردگار ‏— بعدہ نعت رسول کامگار
کچھ بیان عرس ہے زیب قلم — شرک و بدعت کا جو ہے پہلا قدم
ہوتا ہے قبروں پہ میلا دھوم سے — مرد و عورت کا جھمیلا دھوم سے
مقبروں پر ان کے ہر ہر سال آ — عرس کرتے ہیں بہت ہی دھوم کا
منزلوں سے بوڑھے بچے مرد و زن — آتے ہیں سب چھوڑ کر اپنا وطن
عرس میں ہوتا ہے اتنا دھوم دھام — حج اکبر ہے گویا بالاختتام
ساتھ میں باجے بھی ہیں قوال بھی — ملا جی، صوفی بھی اہل حال بھی
عورتوں مردوں کا اک جھرمٹ بھی ہے — ناچ بھی گانا بھی اور کھٹ کھٹ بھی ہے
عورتیں پردہ نشیں بھی قوم کی — بے محابا عرس میں ہیں گھومتی
مدعا لکھ لکھ کے اپنی چٹھیاں — اہل حاجت ڈالتے ہیں عرضیاں
حال ہے چاروں طرف یہ قبر کے — دست بستہ ہیں ادب سے کچھ کھڑے
کچھ ہیں دوزانو تو کچھ سجدے میں ہیں — کچھ تصور کے جھگڑے میں ہیں
آہ! ہے اسلام کی صورت یہی — عرس والے سوچ کر بتلا تو ہی
لا الٰہ کی توڑ کر سیدھی سڑک — قبر پر کرتا ہے سجدہ بے دھڑک
دھجیاں توحید کی اڑنے لگیں — عرس میں اللہ میاں ملتے نہیں
جتنی باتیں ہیں شریعت کے خلاف — عرس والو کب ہوئیں تم کو معاف

ہے حسن نے یہ کسوٹی پر کسا
عرس کے بارہ میں کیا اچھا لکھا

زیارت القبور، از امام ابن تیمیہ، (اردو ترجمہ) (۱۹۰۸ ...

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

اس سے تو احادیث کی مقبولیت اور لوگوں کی رغبت و شوق کا زبردست ثبوت ہوتا ہے کہ اصل دفاتر حدیث کے موجود ہوتے ہوئے لوگوں کی خواہش و رغبت اور ساتھ ہی اس کی ضرورت دیکھ کر ان بزرگوں نے نہایت جانفشانی سے حدیثوں کو ایک جگہ ترتیب کے ساتھ جمع کیا۔ اور ان کی حسن نیتوں کا یہ اثر ہوا کہ اب تک وہ کتابیں اسی طرح مقبول چلی آتی ہیں پس یہ امر تو آپ کے مدعا اور منشا کے خلاف ہے۔

ہاں یہ بھی واضح رہے کہ امام بغوی صاحب مصابیح السنن نے جو محی السنہ کے معزز و شریف لقب سے مشہور ہیں ماہ شوال ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا ہے یعنی چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں آپ نے دنیا سے رحلت فرمائی ہے۔ پس مصنف کا ان کے وجود کو دسویں صدی ہجری میں بتانا اور مولانا اسلم صاحب کا اس پر خاموش رہنا بڑی بھاری خیانت اور امام موصوف کی سخت توہین اور ان پر ظلم عظیم ہے۔ ناظرین خود اندازہ کر لیں کہ یہ لوگ صداقت و دیانت سے کہاں تک کام لیتے ہیں۔ واللہ الحسیب۔

اسی طرح مصنف مشکوٰۃ المصابیح شیخ علامہ ولی الدین خطیب بغدادی بھی دسویں صدی ہجری سے پیشتر گزرے ہیں۔

پھر احادیث پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے لکھا ہے:۔

"رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر[1] بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔ جب ان کو بنا چکا تو فرمایا جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ تو جو کوئی بہشت میں جائیگا وہ آدم کی صورت میں ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لانبا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے۔ اب تک (مسلم و بخاری)

انا اللہ الخ۔ آدم کو تو خیر پانچ ہزار برس کا زمانہ گزرا۔ ہمارے زمانے میں دس ہزار برس سے زائد انسانوں کے ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں مگر ان کا قد چھ فٹ کے اندر ہی رہتا ہے"

(مطالعہ حدیث صفحہ ۴۰)

میں کہتا ہوں اس حدیث کے کذب یا موضوع ہونے یا خلاف عقل و قیاس ہونے کی کوئی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی گئی۔ پس اس حدیث پر کیا اعتراض ہے؟ اہل القرآن کو تو اہل حدیثوں سے زیادہ قرآن پر نظر اور قرآن کا فہم ہونا چاہئے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ان سے بہت پیچھے ہیں۔ اے جناب! اس حدیث کو قرآن کی روشنی میں دیکھئے تو اس کی صداقت اور واقعیت ظاہر خود ہو جائیگی۔ سنئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ

(پ ۳۰ - سورہ الفجر)

کیا تو نے اس بات پر نظر کی کہ تیرے رب نے عاد ارم کے لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جو بڑے قدآور تھے۔ ان جیسا شہروں میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔

اور دوسری جگہ اسی قوم عاد پر ہلاکت و بربادی اور تباہی آنے کی خبر ان الفاظ میں دی گئی:۔

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (پ ۲۹ - سورہ الحاقہ)

(ترجمہ) قوم عاد کے لوگ بڑی تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے ان کی جڑ کاٹنے کے لئے برابر سات راتیں اور آٹھ دن ان پر ہوا چلائی (اگر تو اس وقت وہاں موجود ہوتا تو) دیکھتا وہ لوگ اس آندھی سے اس طرح مرے ہوئے پڑے تھے جیسے کھجور کے تنے ہیں کھوکھلے۔

ان دونوں سورتوں کی مذکورہ آیتیں صاف طور پر صراحت کے ساتھ ثابت کرتی ہیں کہ قوم عاد کے لوگ بڑے طویل القامت اور قدآور تھے۔ سورہ الحاقہ کی آیتوں میں درازی قد کا اندازہ بھی بتا دیا گیا کہ ان کے دھڑ جو سر سے الگ ہو کر زمین پر پڑے تھے وہ ایسے دکھائی دیتے تھے جیسے کھجوروں کے لمبے لمبے تنے ہیں۔ یہ قرآنی شہادت ہے جو حدیث مذکور کی تصدیق و تائید کرتی ہے اور معترض کی کھلی تردید۔

اور صاحب مطالعہ حدیث نے دس ہزار برس سے زائد کے ڈھانچوں کا جو حوالہ دیا ہے اس کے متعلق ہم پوچھتے ہیں کہ جب بقول آپ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پانچ ہزار برس کا عرصہ گزرا ہے تو ان سے پیشتر انسان کے وجود اور ان کے ڈھانچوں کے برآمد ہونے کا کیا معنی؟ کیا حضرت آدم سے پہلے بھی اس دنیا پر انسان کا وجود تھا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو معاف فرمائیے ہمارا کلام ان آدمیوں کی بابت ہے جو کہ حضرت آدم کی ذریت سے ہیں۔ اور اگر جواب نفی میں ہے تو ہمارے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مصنف آپ ہی اپنی تردید اور تغلیط کر رہا ہے علاوہ بریں اگر انسانی ڈھانچوں کا برآمد ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ ان ڈھانچوں کے دس ہزار برس سے زائد کے ہونے کا کیا ثبوت اور کیا دلیل ہے۔ کیا ان پر کوئی خدائی مہر اور تحریر ہے کہ یہ ڈھانچے فلاں زمانے اور فلاں سنہ کے ہیں اور ان پر اتنے ہزار برس گزرے۔ یہ بات بالکل غلط اور ثبوت طلب ادعا محض ہے۔

افسوس انگریزی تعلیم و تہذیب کا اثر یہاں تک ہو گیا ہے کہ انگریز کوئی بات لکھ دے خواہ وہ عقلاً و درایۃً کتنی ہی غلط و بیا ذرہوا ہو اسکو سر آنکھوں پر چڑھا لیا جاتا ہے اور امناو صدقنا کی مہر لگا دی جاتی ہے لیکن ہادی برحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مسلمانوں بلکہ اماموں کی روایت اور سند سے پیش کی جاتی ہے تو اسکو ٹھکرا دیا جاتا ہے اور اسکی تردید و تکذیب کی جاتی ہے۔ اگرچہ

---

[1] یہ ترجمہ غلط ہے۔ ترجمہ صحیح اس طرح ہے۔ اللہ جل جلالہ نے آدم کو ان کی صورت پر پیدا کیا یعنی ان کی اس صورت پر پیدا کیا جس پر وہ دنیا میں تھے۔ ۱۲ منہ

مسلمان اور نماز فریضہ

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

فرمایا اللہ تعالےٰ نے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ۔ یعنی بے شبہ ایمان والوں پر نماز وقتی فرض کی گئی ہے۔

نماز ایسی عبادت ہے کہ ہر شخص خواہ امیر ہو یا غریب تندرست ہو یا بیمار۔ مسافر ہو یا مقیم رات دن میں پانچ وقتہ اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ اور اسلام کا اعلیٰ رکن ہے کہ اس کے اہتمام کا ہر ایک حال پر حکم ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ ہر شخص کو ہر حالت میں سہل ہے اور ایسے وقت مقرر ہیں جن میں طبع سلیم خود چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت و جلال کے سامنے بندہ کا عجز و نیاز ظاہر ہو۔ جیسا کہ صلوٰۃ الفجر کا وقت جب آدمی تمام شب خواب راحت کر لیتا ہے صبح صادق کے وقت اس کی حالت خدا کی نعمت و رحمت کی شاہد ہوتی ہے گویا موت سے زندگی کی حالت میں آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ پرند و چرند بھی حالت بیداری و ذکر الٰہی میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ چڑیوں اور پرندوں میں عجیب چہچہاہٹ اور نغمہ سرائی کا نظارہ ذکر الٰہی کا نمونہ انسان کو عبادت الٰہی کی طرف متوجہ کرنے والا وقت کاروبار دنیاوی کے تدابیر کی ابتداء اور اس کے نشیب و فراز کا سلسلہ اسی گھڑی سے شروع ہوتا ہے۔ عقل سلیم تمام کاموں سے پہلے عبادت الٰہی و ذکر خداوندی کو بحسن انتظام انجام دینا انسانیت کا فرض بتاتی ہے۔ چنانچہ خدا کے سچے بندے اپنی نجات کے خواہاں اس کو یاد کرتے ہوئے اپنے بستروں سے اٹھتے ہیں۔ اسلامی تعلیم نے انسان کی ہر وقت کی نگرانی کی ہے جب اس مبارک وقت میں آدمی بیدار ہوتا ہے تو اس کو اور کلمات سے پہلے بڑی پُر معنی حمد و ثنا کی تعلیم کی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جیسے نیند سے بیدار ہو کر اٹھتے ہی اس دعا کو پڑھنا چاہئے

الحمد للہ الذی احیانا بعد اماتنا و الیہ النشور۔ یعنی تمام خوبیاں اسی معبود حقیقی کے لئے ہیں جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کر دیا۔

اس میں شک نہیں کہ سونا اور جاگنا موت و حیات کی مثال رکھتا ہے۔ بحالت نوم و خواب غفلت کوئی عاقل ذی علم ہو یا احمق بے علم جاہل ہو سب برابر ہوتے ہیں۔ کسی کو کوئی تمیز باقی نہیں رہتی، کسی کا علم و فضل کام کا نہیں رہتا۔ کسی کی عقل و دانش کچھ نہیں کر سکتی۔ ایسی حالت جس میں انسان کا علم مثل جہل ہو اور افعال طبیعہ اپنے مرکز سے عاجز ہو کر سکوت میں ہوں اور جسم متحرک بالکل حالت سکوت میں ہو انسانی فرائض و مناصب سے بالکل بیخبری ہو، دیکھنا اور بولنا معدوم ہو۔ یہ حالت مشابہ موت ہے اور علمی لحاظ سے گویا موت ہے۔ چونکہ انسان کی عزت و زندگی کا لطف اور حق و باطل میں تمیز علم سے ہوتی ہے اور بحالت خواب علم و عمل باقی نہیں رہتا۔ پس بہ حیثیت ادائے فرض و بلحاظ دنیاوی حیات مستعار موت ہے۔

نماز فجر کا وقت ایسا ہے کہ اپنی روشنی طبیعتوں پر ڈالتا ہے، انسان و جملہ حیوان بیدار ہوتے ہیں ہر ایک کو کسی نہ کسی شغل کی سوجھتی ہے مگر اسلامی تعلیم یہ ہے کہ سب سے اول وہ کام کر لو جس سے بندہ کی نسبت اپنے مالک سے معلوم ہو، جس سے عابد و معبود کا رشتہ ظاہر ہو جس سے خالق اور مخلوق کا تعلق نمایاں ہو۔ ہر شخص کی نظر اپنی ہستی پر پڑے رب العلمین کی عظمت اور اس کی ربوبیت یاد رہے یہ تمام تعلقات و نسبتیں اور رشتے نماز میں ظاہر و قائم ہوتے ہیں۔ یہی عمل ایسا ہے کہ انسان اپنے ظاہر و باطن سے رب العلمین کی عظمت و جلال اور اپنی عجز و نیاز کی نسبت کو قائم رکھ سکے۔ نماز ہر فرد بشر کا فرض ہے اور انسانی منصب ہے۔ بغیر اس کے ادا کئے بندہ بے بندگی ہے اور ایسے کی زندگی شرمندگی ہے۔

اس کی ابتدا و انتہا پر غور کرنے سے ہر سمجھ دار معلوم کر سکتا ہے کہ سوائے اس عمل کے کوئی شخص عابد نہیں کہا جا سکتا۔ اور بغیر عبادت و پرستش کے انسان کی شرافت قائم نہیں رہ سکتی۔ ہر مذہب و ملت کو اگر عزت و پختگی ہے تو عبادت کی وجہ سے۔ جس مذہب میں عبادت کے طریقے نہ بتائے جائیں وہ مذہب دراصل قابل تسلیم نہیں۔ اور عبادت ایسے طور پر ہونی چاہئے جس میں آدمی کے جملہ حرکات و سکنات سے آداب خداوندی ادا ہوں۔ یہ امر مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر فرد بشر پر فرض ہے بنا بریں تمام مذاہب پر غور کرتے ہوئے ہم اسلام کی ضرورت پہلے اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کیسے عبادت کے طریقے بتلائے اور ان کے اوقات پر اسلامی تعلیم نے کہاں تک روشنی ڈالی اور عبادت کو انسان کے لئے کس حد تک ضروری رکھا۔ اللہ تعالےٰ نے نماز کے وقت مقرر فرمائے ہیں۔ انہیں وقتوں میں نمازوں کا ادا کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ ہر وقت مناسبت رکھتا ہے اپنے عمل و عبادت کے ساتھ جو اس میں خدا کے حکم سے ادا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بغیر توقیت و تعین اوقات انسان کی طبیعت مقید اور اس عمل کے ادا کرنے پر مستعد اور آمادہ نہیں ہو سکتی۔ اور بغیر ضبط اوقات آدمی کے کام پورے نہیں ہوا کرتے۔ پس جو امر ضروری اور سبب نجات اور موجب رضا مندی رب العلمین ہو اس کے انجام کا بڑا حصہ ضبط و تعین اوقات ہے اس سے تقسیم و تعین اوقات کے منافع اور فوائد بھی معلوم ہوتے ہیں اور جس کام کے لئے ایسا کیا جائے اس کی شان اور وقعت دلوں پر بے اثر کئے نہیں رہتی۔ اب ہم مختصر طور پر نماز کی کیفیت بتلاتے ہیں جس سے ثابت ہو جائے کہ صلوٰۃ کی ضرورت اہل اسلام اور اہل انصاف کو بالخصوص و دیگر اصحاب افراد بشر کو بالعموم کس حد تک ہے۔

(باقی آئندہ)

ملکی مطلع

آئندہ عالمگیر جنگ

قرآن مجید میں عالم الغیب خدا کی طرف سے واقعات دنیا کے متعلق جو ارشاد بالفاظ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[1] نازل ہوا ہے اس کی بے شمار مثالیں دنیا دیکھ چکی ہے۔ خاصکر ہمارے ملک ہندوستان میں جن دنوں اس کا نام بھارت ورش تھا اس کی مثال کورو پانڈو کی لڑائی میں دیکھی گئی تھی۔ اس جنگ میں قریبا سارا ہندوستان شریک ہو گیا تھا۔

اس کے بعد گذشتہ جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) میں (جس میں ساری دنیا آلودہ تھی) عالمگیر تباہی کی مثال دیکھنے میں آئی۔ اب پھر ایک اور مثال ظہور میں آنے والی ہے جس کا نقشہ ہم ناظرین کو روزانہ اخبار "پرتاپ" لاہور سے دکھاتے ہیں:-

"جرمنی میں جو فوجی مظاہرے ہو رہے ہیں وہ نہ صرف یورپ بلکہ دنیا بھر کے لئے تشویش کا موجب بن رہے ہیں۔ قدیم زمانے سے جرمنی اور خاصکر اس کے صوبہ پرشیا کے لوگوں کی جنگی ذہنیت رہی ہے۔ وان برن ہانڈین نے اپنی مشہور کتاب میں جو اس نے ۱۹۱۴ء کی جنگ سے پہلے شائع کی تھی لکھا ہے کہ جنگ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔" جنگ عظیم کے بعد جرمنی کچھ عرصہ خاموش رہا مگر ہٹلر کے برسر اقتدار آتے ہی اس کی فوجی طاقت میں اضافہ شروع ہو گیا۔ اور آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ جس تیزی سے جرمنی اپنے فوجی اسلحہ میں اضافہ کر رہا ہے اور جس سرعت سے وہ جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ دنیا کا کوئی اور ملک نہ ہوگا بے شمار رقبہ جات میں اور خاصکر رائن لینڈ میں لاکھوں مزدور قلعہ بندیوں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔ ملک کے مختلف کارخانوں سے مزدور منگوا کر کام پر لگائے گئے ہیں۔

اخبارات میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم ۴ لاکھ مزدور زیکوسلواکیہ اور فرانس کی سرحدوں اور رائن لینڈ میں صرف قلعوں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔ پرشیا۔ سیلشیا وغیرہ صوبوں میں پرائیویٹ موٹریں لاریاں اور گھوڑے جنگی مقاصد کے لئے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ غرضکہ اگر آج جنگ شروع ہو جائے تو جرمنی اس کے لئے بالکل تیار ہے لاکھوں کی تعداد میں رنگروٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ خوراک کا سامان گوداموں میں جمع کیا جا رہا ہے۔ زیادہ تشویش ایک مشہور جرمن جرنیل کے اس بیان سے ہو رہی ہے کہ "ہٹلر جرمن بستیوں کی واپسی کے لئے ستمبر میں ایک نہایت دلیرانہ قدم اٹھانے والا ہے۔ ہٹلر کا سب سے پہلا شکار زیکوسلواکیہ ہوگا جس پر اس نے ایک عرصہ سے نگاہ لگا رکھی ہے۔ زیکوسلواکیہ پر لشکر کشی کے لئے فوجی سڑکیں تیار کی جا رہی ہیں۔ جرمنی میں جو فوجی مظاہرے ہو رہے ہیں وہ کم از کم آٹھ دس ہفتے رہیں گے اور ان میں ساڑھے سات لاکھ سے زیادہ فوجی ریزرو سپاہی شریک ہونگے۔ لندن کے اخبارات "ڈیلی ٹیلیگراف" اور "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ جرمنی کے کئی حصوں میں سول آبادی کی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ بے شمار ڈاکٹروں اور نرسوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوجی دفتروں میں اپنے نام درج کرائیں۔ لاکھوں کی تعداد میں نوجوانوں کو نوٹس پہنچ گئے ہیں کہ وہ لیبر بیورو کے دفاتر میں اپنے نام [illegible] انہیں حکم پہنچے [illegible] فوراً تیار ہو [illegible] ۶۵ سال سے [illegible] اور اُن تمام اشخاص کو جن کی عمر ۶۵ سال سے کم ہے۔ جرمنی سے باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ایک مشہور جرمن فوجی مصنف کا بیان ہے کہ ان جنگی مظاہروں کا مقصد یہ ہے کہ ریزرو سپاہیوں کی باقاعدہ ٹریننگ ہو جائے اور جس وقت جنگ شروع ہو وہ مزید ٹریننگ حاصل کرنے کے بغیر ہی میدان میں کود پڑیں صحیح طور پر فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر جنگ ہو جائے تو جرمنی کی کتنی فوج تیار ہوگی لیکن اس کی موجودہ فوج کی تعداد ۱۰۔۱۸ لاکھ کے درمیان ہے۔

زیکوسلواکیہ میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی ان مظاہروں سے اُسے مرعوب کرنا چاہتا ہے تاکہ حکومت سلواکیہ۔ سوڈٹین جرمنوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات دے زیکوسلواکیہ میں اگرچہ کوئی فوجی مظاہرے نہیں کئے جا رہے۔ مگر ان رقبہ جات میں جن پر جرمنی کے حملے کا خطرہ ہے۔ حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔" (پرتاپ ۲۸/۷)

اہلحدیث یہ نقشہ اگرچہ ایک حکومت کا دکھایا گیا ہے مگر یورپ کی ساری سلطنتیں اسی قسم کی جنگی طیاریوں میں دن رات مصروف ہیں۔

بانئ فطرت نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا تھا:-

أَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ[2] (الآیہ)

مسلمان تو اس ارشاد سے غافل ہو گئے مگر آج دول یورپ اس اصول پر عامل ہیں۔ چنانچہ ہر ایک سلطنت کچھ تو ترقئ ملک کی نیت سے اور کچھ دفاع کی غرض سے

---

[1] لوگوں کے اعمال کی وجہ سے بحر و بر میں آفت برپا ہو جاتی ہے۔

[2] اپنے مخالفین کے مقابلہ میں جس قسم کی جنگی طاقت تمہارے اختیار میں ہو طیار رکھو۔

متفرقات

معاونین اہلحدیث | اشاعت اخبار اہلحدیث کے لئے دو طریق ہیں۔ ایک تو آپ اپنے ادگرد کے احباب کو ترغیب دیکر خریدار بنائیں۔ دوم شائقین کے ناموں کی مع پتہ کے فہرست بھیجدیا کریں۔

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم تھی۔ جس کی اطلاع اہلحدیث ۲۹۔ جولائی ۱۹۳۸ء میں کی گئی تھی۔ دو تین بار یاددہانی کرانے کے بعد حسب دستور سابق سابقہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہوجائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو از راہ نوازش قیمت اخبار جلد ہی ارسال کردیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا۔

۱۵۱۲- ۲۴۱۲- ۵۱۱۱- ۵۵۹۵-
۶۵۵۱- ۶۹۴۱- ۷۰۷۰- ۸۰۱۹- ۸۰۴۴-
۸۵۴۳- ۸۶۰۸- ۹۲۰۳- ۹۵۵۷- ۱۰۲۲-
۱۰۷۱۲- ۱۰۹۸۳- ۱۰۹۸۸- ۱۰۹۹۱- ۱۱۳۶۵-
۱۱۷۰۴- ۱۱۷۰۷- ۱۱۷۱۵- ۱۱۷۱۶- ۱۱۸۹۰-
۱۱۹۰۶- ۱۱۹۲۰- ۱۱۹۳۴- ۱۲۰۷۹-
۱۲۲۰۵- ۱۲۲۱۴- ۱۲۲۱۷- ۱۲۲۱۹-
۱۲۲۲۴- ۱۲۲۳۶- ۱۲۲۴۴- ۱۲۳۲۲-
۱۲۳۲۶- ۱۲۳۳۰-

تراجم علمائے حدیث ہند | اس کتاب کا تذکرہ اخبار اہلحدیث میں کئی سال سے آرہا ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ یہ چھپ گئی ہے۔ مؤلف کتاب ملک امام خان صاحب (نوشہروی) نے اسے بڑی محنت اور جستجو سے مرتب کیا ہے۔ یہ جلد اول ہے۔ اسمیں دوسو علمائے اہل حدیث ہند کے تراجم ہیں۔ اسکی فہرستیں ۱۰ قسم کی ہیں۔ مقدمہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے لکھا ہے۔ جس میں ہندوستان میں اہل حدیث جماعت کی نشوونما اور مرکزیت کا ذکر نہایت اچھے پیرایہ میں لکھا ہے۔ الغرض یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے لئے ضروری اور قابل قدر ہے۔ اہل حدیث کانفرنس نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔ ضخامت ۴۲۰ صفحات۔ قیمت ۸/
ملنے کا پتہ:۔ عبدالحی والاخوان مقام سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

فریضہ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ | برادران اسلامی! جس طرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں اسی طرح اہل ایمان ماہ رجب المرجب میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ماہ رجب المرجب پھر دیکھنا نصیب ہؤا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے۔ میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا آپ زکوٰۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بے شک کریں یا جن نیک کاموں کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اس قدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں جو حصہ آپ تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا

سید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ
معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

"نور توحید"
شائع ہوگیا۔

جن اصحاب نے اپنی فرمائشوں کے ہمراہ محصول ڈاک بھیجا ہؤا تھا ان کو بذریعہ بک پیکٹ مطلوبہ نسخے روانہ کئے گئے ہیں۔ دیگر حضرات ۹ پائی فی نسخہ بغرض محصول ڈاک بھیج کر جلد طلب کریں۔ ورنہ "شمع توحید" کی طرح ختم ہوجائے گا۔

اصل غرض | یہ ہے کہ رسالہ ہذا کو خود پڑھنے کے بعد اہل ضرورت کو پڑھایا یا پڑھ کر سنایا جائے۔

(مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ | میں از منشی عبدالمالک صاحب ساکن راولپنڈی ۶/۔ از مستری شیر محمد و ڈاکٹر برکت علی صاحب ڈار و دیگر احباب خیر ساکنان آبادان (ایران) ۸/۔ از فتویٰ فنڈ ۱۸/۔ جملہ ۳۲/۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۸/ بقایا ۱۴/۔ از سائل ۶۲ ناظم مدرسہ ویروال ۶۳ عبدالرحمن سیریا ۶۴ محمد قاسم مبارک پور ۶۷ عبدالغفار چراغ نگر ۶۸ فضل اللہ ٹریچور ۶۹ خدابخش ملتان ۷۰ از زین العابدین بارہ ضلع غازی پور ۷۱ محمد شفیع دینا نگر۔ میزان مطلعہ

مذکورہ بالا سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۷۸ سائلین ابھی باقی ہیں۔ اصحاب خیر موجب میں خیرات وصدقات ادا کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھیں۔ انشاء اللہ اگر توجہ ہوئی تو ماہ رجب میں ہی باقی سائلین کے نام اخبار جاری ہوجائیگا۔

اشاعت فنڈ | میں از منشی عبدالمالک صاحب مذکور ۶/

ماہ ستمبر | میں جن کی قیمت اخبار ختم ہے سابقہ پرچہ میں ان کو اطلاع دی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر میں بھیجدیں۔

مہلت یا فتگان | کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کے مہلت طلب کرنے پر بلا عذر مہلت دی گئی تھی۔ اب آپ حضرات از خود ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضؓ | اور عبدالرحیم صاحب برق کے دیوانوں کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس
ملک پور ضلع بلند شہر

نوٹ:۔ باقی متفرقات ص۲ کالم ۳ پر دیکھیں۔

(۸۹۷)

اپنی قوت میں حتی الامکان اضافہ کر رہی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھیگا۔ نہ یہ جانتے ہیں کہ اس کا نتیجہ ہمارے حق میں کیا ہوگا۔

اِنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ؕ

ہاں مذہبی روشنی کے پیش نظر ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آیندہ خوفناک جنگ جو لڑی جائیگی اس کا نقشہ ایسا ہوگا۔ گویا دو زبردست قومیں یاجوج و ماجوج آپس میں لڑ رہی ہیں۔

گذشتہ جنگ عظیم میں جو اسلحہ از قسم توپ و بندوق اور تلوار وغیرہ استعمال کئے گئے تھے وہ سب متروک ہو جائیں گے۔ ان کی جگہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری کی جائے گی اور اُن کے ذریعہ زہریلی گیس پھینک کر ساری فضا کو مسموم کر دیا جائیگا جس سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ الا ماشاء اللہ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نسل انسانی نے اس علمی دور میں مختلف قسم کی ایجادات میں جو ترقی کی ہے وہ سب اس کی ہلاکت کا ذریعہ ثابت ہو رہی ہے اور آیندہ بھی ہوگی۔ اس کی طرف قرآنی اشارہ اس آیت میں ملتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ

(لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے)

فوجی بھرتی کا قانون

جنگ کے قریب آجانے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حکومت برطانیہ چاروں طرف اپنی طاقت وحفاظت کا سامان فراہم کر رہی ہے جو اس کی بیداری کا ثبوت ہے۔ حال ہی میں مرکزی اسمبلی میں ایک قانون پاس ہؤا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فوج میں بھرتی ہونے سے روکنے والے کو ایک سال قید کی سزا دی جائے گی۔

کانگرس پارٹی اپنے نقطۂ نگاہ سے اس بل کی مخالفت کرتی رہی۔ مگر مسلم لیگ کے ممبروں نے اسکی حمایت کی جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ کثرت رائے سے یہ بل پاس ہوگیا +

مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی

یہ مدرسہ عرصہ سے تعلیمی صورت میں ویران پڑا ہوا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ مقامی و باہر کے طلباء آکر حدیث وتفسیر وصرف نحو واُردو و فارسی وغیرہ فنونات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دینی فیض سے مالامال ہو رہے ہیں۔ یہ مولوی عبد القدوس صاحب کی چھ برس کی سعی وکوشش کا نتیجہ ہے جو بفضلہ تعالیٰ مبتدی طلباء، متوسط اور متوسط طلباء منتہی ہو چلے ہیں۔ مدرسہ ہذا میں چار مدرسین اور طلباء تقریباً ٨٠ نفر ہیں۔ جن میں چند نفر بیرونی ہیں اور باقی سب مقامی ہیں۔

بیرونی طلباء کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر درخواست پتہ ذیل سے اجازت حاصل کریں۔

چونکہ یہ کام محض آپ بیرونی حضرات برادران اسلام کی باہمی ہمدردی واخوت مذہبی پر موقوف ہے۔ درنہ حقیقت میں اور کوئی سبیل نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے ہم غریب جماعت اہل حدیث بوجہ افلاس کے اکیلے اس کام کو نہیں نباہ سکتے جب تک کہ آپ بھائیوں کی پوری امداد شامل حال نہ ہوگی۔ لہذا بموجب اس آیت کریمہ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے آپ بھائیوں سے پُرزور اپیل ہے کہ مولوی عبد القدوس صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جا رہے ہیں امید ہے کہ مالی امداد سے اپنے مذہبی فرائض کو ادا کرنے کا موقع دینگے اور مدرسہ کو اور زیادہ کامیاب بنائیں گے۔ المعلن خادم رحمت اللہ خان سکرٹری مدرسہ اسلامیہ بانسی۔ ضلع بستی)

(عمر داخل اشاعت فنڈ)

توحید وسنت کے شیدائیوں کو چاہئے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ (منیجر)

پنجاب میں ہیضہ کے متعلق صورت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہفتہ مختتمہ ١٣-اگست ١٩٣٨ء میں ہیضہ [illegible] وارداتیں اور ٦٥-١ اموات واقع ہوئیں۔ بالمقابل گذشتہ ہفتہ میں ٩١ وارداتیں ا[illegible] اموات ہوئی تھیں۔

مواضعات رینہ (ضلع حصار) قطب (ضلع فیروزپور) اور سنگت پور (ضلع امرتسر) ہیضہ کے شدید حملے ہوئے۔ جہاں علی الترتیب [illegible] وارداتیں اور ١٠٩ اموات۔ ١٧ وارداتیں [illegible] اموات اور ٣٦ وارداتیں اور ٢٤ اموات [illegible] ٦-اگست ٣٨ء تک ٥٥٩٤٨٧ [illegible] کی دوائی تقسیم کی جا چکی تھی۔ اور ٢٦٨٠ [illegible] اشخاص ٹیکہ لگوا چکے تھے۔

لاہور۔ ٢٤-اگست ٣٨ء

پنجاب سول سروس کا امتحان

پنجاب سول سروس (شعبہ انتظامیہ) [illegible] کرنے کے لئے ایک امتحان مقابلہ مشترکہ کمیشن پنجاب وصوبہ سرحد شمال مغربی کی [illegible] اسلامیہ کالج ہال لاہور میں ٢٤-اکتوبر ٣٨ء [illegible] ایام مابعد کو ہوگا۔ اس امتحان کے نتائج [illegible] جتنی آسامیاں پُر کی جائیں گی ان کے متعلق اعلان کیا جائیگا۔ (لاہور ٢٧ جولائی)

دعائے صحت

(١) میرے بہنوئی شیخ [illegible] صاحب اسسٹنٹ [illegible] دفتر ڈپٹی کمشنر امرتسر میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (راقم شیخ دین محمد ریلوے سگنیلر بہاولنگر)

(٢) میرا لڑکا محمد یوسف دو ماہ سے بیمار ہے معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں۔ ناظرین اس کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابو محمد عبد اللہ از [illegible] ریاست رام پور)

(۸۹۹)

(۸۹۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عللہ
رؤسا و جاگیرداروں سے	"
عام خریداران سے	"
" " ششماہی	
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۹۰۱)

امرتسر ۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۹۔ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مُسلم

(از مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

آہ اے مسلم تو کیا تھا اور اب کیا کر دیا
بھاگئی تجھ کو غلامی کس لئے اختیار کی
سنگدل ہے تو ترا ایمان اب تاریک ہے
تیری قسمت کا ستارہ تھا کبھی افلاک پر
ہے غضب کفار طعنہ زن ہوں تیرے حال پر
سرکو رکھتے تھے کبھی جو تیرے قدموں کے تلے
مشورے ہیں جا بجا تیرے مٹانے کے لئے
داستان ماضی اوراق پارینہ ہوئی
جھک گئی تیری جبیں ہر کس و ناکس کے لئے

کس لئے ناراض تو نے رب تعالیٰ کر دیا
عزت اسلام کو اب تو نے رسوا کر دیا
تھا کبھی کہ تو نے دنیا میں اجالا کر دیا
آج تو نے سرنگوں اپنا ستارہ کر دیا
اپنی کمزوری سے دشمن تو نے اونچا کر دیا
سر کو تو نے ان کے آگے ہائے نیچا کر دیا
تیری ضد میں ہائے کیسا شور برپا کر دیا
نذر نسیاں جب سے تو نے ذکر مولا کر دیا
آہ خود داری تری اور آہ اب کیا کر دیا

بجز قسمت کا گلہ کرنا سراسر غلط ہے
اپنے ہی اعمال نے خود ہم کو رسوا کر دیا

امام ابن تیمیہؒ کی تصانیف کا اردو ترجمہ

اصحاب صفہ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائی جماعت شمع رسالت کے پروانے، مہاجرین و انصار جو اپنا گھر بار چھوڑ کر مسجد نبوی کے ملحقہ چبوترہ میں قیام پذیر ہوتے اُن کے مستند حالات لکھے ہیں (اصحاب صفہ جن کے خورد و نوش کا انتظام مطبخ نبوی میں ہوتا اور جو کچھ رسول اللہ صلعم کے گھر میسر ہوتا اُنہیں بھیج دیا جاتا) اور اسی لئے اصحاب صفہ کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ صحیح روایات سے انکی تعداد (؟) اور اُن کی وجہ معاش بتلائی ہے۔ اور یہ جو جہلاء میں مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہؓ سے افضل تھے، دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے۔ یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ ہو کر مومنین کے خلاف ... کی ... کیا ہے، نیز، اولیاء، ائمہ، قطب، ابدال قلندر، نقد، ... رقص و سرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے طبع ثانی۔ مترجم کی نظر ثانی اور مزید اضافہ حواشی کے ساتھ چھپا ہے اور ہر مسئلہ علیحدہ علیحدہ فصلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورۃ الکوثر شیخ الاسلام نے چند سطروں میں ایک دفتر معانی سمیٹ کر رکھ دیا ہے کوزہ میں دریا نظر آتا ہے۔ سورہ کوثر اور اس کی یہ تفسیر کیا ہی خوب ہے۔ مادہ پرست انسانوں میں یہ جو خیال ہے کہ آدمی کا نام اولاد اولاد سے چلتا ہے اور مشرکین قریش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اولاد نرینہ نہ جینے کے باعث "ابتر" کہہ کر خوش ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ سورہ نازل فرما کر آپؐ کی دلجوئی کی اور کفار قریش کی تکذیب کی۔ اور بتلا دیا کہ آپ کے دشمن ہی ابتر ہیں۔ آپؐ کو تو دنیا و آخرت دونوں جہان میں اتنی خیر کثیر بخشی ہے اور آپ ہی پر اتنا احسان عظیم کیا ہے کہ ہدایت کا ایک دریا بہ رہا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

ائمہ اسلام اس کتاب میں مجتہدین اور بزرگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر قرآن و حدیث سے مدلل بحث کر کے بتلایا ہے کہ اُن پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے۔ کیونکہ اگر اجتہادی غلطیوں پر مواخذہ کیا جاتا تو اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا۔ اور مسائل شرعیہ کی فہم و تفہیم مشکل ہو جاتی۔ آخر کتاب میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث کے مسائل اور ان علوم کی اصطلاحات بالتفصیل درج کر دی ہے۔

تفسیر آیت کریمہ حضرت یونسؑ کی دعا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر بیان فرما کر تبلایا ہے کہ اس دعا میں خاصیت رکھی ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسکی مصیبت دور کر دے گا۔ اور اس لئے اس کو آیت کریمہ دعائے کریمہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دعائے حضرت یونسؑ کے الفاظ کے تفسیری بیان کر کے واضح کر دیا ہے کہ اس میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں رکھی ہے؟ افضل ترین دعا کونسی ہوتی ہے؟ توحید الوہیت اور توحید ربوبیت میں کیا فرق ہے؟ تمام ... کا نچوڑ کیا ہے؟ اسلام، ایمان اور احسان کی حقیقت کیا ہے؟ عصمت انبیاء، توبہ، مغفرت پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ توبہ سے گناہوں کے ٹل جانے اور توبہ کے مغفرت کا یقینی ذریعہ ہونے کی وجوہ بیان کئے ہیں۔ علاوہ ازیں اثناء تفسیر میں بہت مفید اور دلچسپ مضامین آگئے ہیں۔ حضرت امامؒ نے اپنے مخصوص انداز میں اس قدر شرح و بسط سے بیان کیا ہے کہ تمام دوسرے مفسرین اور تفسیروں سے بےنیاز کر دیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:

شائقین علم کو خوشخبری

سولہ[16] روپیہ کی بجائے دس روپیہ

تفسیر ثنائی اُردو مکمل ہشت جلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

سوا روپیہ کی بجائے صرف ایک روپیہ

محمدیہ پاکٹ بک

(مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قادیانی آج تک اس کا جواب نہیں دے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳- رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

حقیقت واحدہ

بجواب بہائی میگزین

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ ہندوستان میں ایک فرقہ بہائیہ بھی ہے۔ جس کا بانی ایران میں مرزا بہاء اللہ ہوا ہے۔ یہ فرقہ یورپ، امریکہ میں بھی اپنی تبلیغ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید خدا کی طرف سے بذریعہ وحی نازل ہوا تھا مگر وہ مرزا بہاء اللہ کے آنے سے منسوخ ہو گیا۔ یہ مضمون "اہلحدیث" میں کئی دفعہ نکل چکا ہے۔ آج جس مضمون کے لئے ہم نے قلم اٹھایا ہے وہ خاص اہمیت رکھتا ہے اس کی تفصیل معروض ہے۔

فرقہ بہائیہ کہتا ہے کہ دین اول سے آخر تک ایک ہی ہے مگر زمانے کے لحاظ سے وہ صورت اور شکل بدلتا ہے۔ رسالہ "بہائی میگزین" میں اس کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ اس میں تمہید کے بعد اصل مدعا یوں ظاہر کیا ہے :-

"سورت البینہ میں دین کو "دین القیمۃ" فرمایا ہے جیسے سب الہامی کتابیں ایک ہیں اور ہر بعد میں آنے والی کتاب پہلی کتابوں کے حقائق کو زندہ و پایندہ رکھتی ہے۔ اسی طرح یوں بھی کہا جاتا ہے کہ سب دین اصل میں ایک ہی دین ہیں اور ہر بعد میں آنے والا دین پہلے دینوں کے اصول و حقائق کو ثابت و برقرار رکھتا ہے۔

قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰنِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا
(انعام ع ۲۰)

اے رسول! کہہ دیجئے کہ میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے جو دین قیم ہے حضرت ابراہیم حنیف بھی جس پر قائم تھے۔

اور فرمایا ہے :-

وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یونس ع ۴)

یہ قرآن غیر خدا کی طرف سے بنایا ہوا نہیں ہے مگر ہاں یہ پہلی کتابوں کی تصدیق ہے اور کتاب خدا کی تفصیل ہے۔ یقیناً رب العلمین کی طرف سے ہے:

یعنی کلام الٰہی سب اول سے آج تک جو نازل ہوا ایک ہی ہے۔ اگرچہ کتابیں بہت سی مجلدات ہو گئی ہیں۔ بعد میں آنے والے کلام نے پہلے کلام کی تصدیق و تفصیل کی۔ اسے ترقی یافتہ شکل میں ظاہر کیا ہے۔ حقیقت میں ہیں سب ایک ہی مذکورہ بالا بیانات سے ثابت ہو گیا کہ خدا ایک ہے اس کا کلام ایک ہے۔ اس کا دین ایک ہے۔ اگرچہ کلام اور دین وقتاً فوقتاً زبان اور طرز بیان۔ احکام و اشکال تبدیل کرتے رہتے ہیں تاہم وہ ایک ہی ہیں حقیقت ایک ہے صورتیں مختلف ہیں۔ باوجودیکہ بعد میں آنیوالا کلام یا دین پہلے کلام کے احکام کو منسوخ کر دیتا ہے لیکن وہ ایک ہی شے ہے۔ پہلے احکام کو منسوخ کرنا اصل حقیقت کو برباد کرنا نہیں ہوتا بلکہ نئی شکل میں حقیقت کو جلوہ گر کرنا ہوتا ہے":

(بہائی میگزین بمبئی۔ ص۹ اگست ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس اقتباس میں جو کہا گیا ہے ممکن ہے کہ اس سے پڑھنے والے کو مغالطہ لگے۔ اس لئے ہم اسے کھولنا چاہتے ہیں۔ یہ دعویٰ کہ دین ایک ہی ہے۔ منسوخ ہونے سے اس کی حقیقت نہیں بدلتی۔ بلکہ نئی شکل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ قابل غور ہے۔

اگر اس سے یہ مراد ہے کہ کلام اللہ کبھی عبرانی میں کبھی عربی میں آتا ہے تو یہ صحیح ہے۔ اس سے حقیقت نہیں بدلتی۔ لیکن زبان کے اختلاف کے علاوہ اگر احکام کی نوعیت ہی بدل جائے تو پھر کیونکر کہا جائے کہ حقیقت نہیں بدلی۔ مثلاً فریضہ نماز کی رکعات اسلام میں سترہ ہیں۔ بہائی مذہب میں ان کی تعداد صرف نو ہے۔ اسلام میں نماز کے وقت قبلہ رو ہونے کا حکم ہے۔ بہائی تعلیم میں بہاء اللہ کے مقام مقدس کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہے۔ (کتاب اقدس ص۳)

نماز کے وقت پانی نہ ملنے کے وقت اسلام میں تیمم کا حکم ہے۔ بہائی مذہب میں بجائے تیمم کرنے کے صرف پانچ مرتبہ یہ پڑھ لینا کافی ہے بسم اللہ الاطہر الاطہر (کتاب اقدس ص۵)

اسلام میں نماز باجماعت پڑھنے کا حکم ہے بہائی مذہب میں جماعت کا حکم اٹھا کر اکیلے اکیلے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر ۵ ستمبر کو درس ثنائی میں قرآن مجید کا ختم تھا۔ جس میں مسلمانوں کے لئے عموماً اور اعراب فلسطین کے لئے خصوصاً دعا کی گئی۔ آمین!

—— مسلم لیگ کے ممبروں نے تائید کر کے فوجی قانون پاس کرادیا ہے۔ (مسلمان عموماً اسکے شاکی ہیں)

—— امرتسر اس ہفتہ بارش نہ ہونے سے گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے دروازہ رامباغ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بُت نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لائل پور میں ۳۔ ۴ ستمبر کو زمیندارہ کانفرنس و کسان کانفرنس کے اجلاس ہوئے۔ اول الذکر کے صدر وزیر اعظم پنجاب اور دوسری کے مسٹر عبد القیوم تھے۔ زمیندارہ کانفرنس میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے مثلاً گورنمنٹ زمینداروں کا مالیہ کم کرے اور غیر زراعت پیشہ پر ٹیکس عائد کرے۔ جو بل پنجاب اسمبلی نے پاس کئے ہیں وہ مفید ہیں اور پنجاب میں جلد نافذ ہونے چاہئیں۔ گورنمنٹ اور زمینداروں کو چاہئے کہ دیہات میں کمیوں اور اچھوتوں سے ناروا سلوک نہ کیا کریں وغیرہ وغیرہ۔ اس کانفرنس میں وزیر خزانہ لالہ منوہر لال کے سوا باقی سب وزراء شامل ہوئے۔

کسان کانفرنس میں ڈاکٹر کچلو، ڈاکٹر محمد عالم۔ مسٹر عبد القیوم۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور دیگر سرکردہ کانگرسی اصحاب شریک ہوئے۔ انہوں نے موجودہ وزارت پنجاب اور پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ قانونوں کے خلاف تقریریں کیں۔

—— لاہور وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ گورنر پنجاب نے قانون واگذاری اراضیات مرہونہ اور منی لینڈرز رجسٹریشن ایکٹ کی منظوری دیدی ہے۔ تیسرا بل بنامی انتقالات بغرض منظوری گورنر جنرل کے پاس بھیجا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ان قوانین کے نفاذ میں اگر کسی نے رکاوٹ ڈالی تو میں اور میری وزارت مستعفی ہو جائیں گے۔

—— سری نگر میں ۲۹۔ اگست کو شیخ محمد عبد اللہ اور دیگر ۷۰ اشخاص کو سول نافرمانی توڑنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ۶۰ اشخاص کو ۴۔ ۶ ماہ قید اور بیس بیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ایک ۱۵ سالہ لڑکے کو ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

—— ڈیرہ دون۔ دریائے تامی کا ایک پہاڑی بند ٹوٹ جانے سے ریاست گڑھوال میں خطرناک طغیانی آئی۔ بہت سے انسان و مویشی بہاؤ میں بہہ گئے۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ کئی دیہات تباہ و برباد ہو گئے۔

اب کیا دیر ہے؟

اگر آپ کو قیمت اخبار کی اطلاع مل چکی ہے تو بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ۳۰ ستمبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ (مینیجر)

—— چیف کمشنر دہلی نے اعلان کیا ہے کہ کوئینز گارڈن میں ہندو جس جگہ شیو مندر بنانا چاہتے ہیں وہ ان کے حوالہ نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس جگہ مندر بن بھی گیا تو مسلمانوں کی نماز میں خلل واقع ہوا کرے گا۔

—— شہر فیروزپور میں ایک ناجائز اسلحہ کا کافی ذخیرہ معلوم ہوا ہے۔ پولیس نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز ایک شخص کو بھی گرفتار کیا ہے۔

—— رنگون میں ابھی تک اِکے دُکے پر حملے ہوتے رہتے ہیں۔ عام طور پر مشہور ہو رہا ہے کہ فسادات برما میں پانچسو ہندوستانی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہوئے ہیں۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ نائب وزیر ہند ۲۴ ستمبر کو ہندوستان و برما کے دورہ کے لئے لندن سے روانہ ہونگے۔

—— حکومت اطالیہ نے آبادی بڑھانے کے پیش نظر اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازموں کو آیندہ ترقی اس صورت میں ملے گی جبکہ وہ شادی شدہ ہوں۔ نیز یہ بھی اعلان کیا ہے کہ عورتوں کو سرکاری ملازمتوں میں دسویں حصہ پر مقرر کیا جائے۔

انجمن اسلامیہ امرتسر نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کر کے گورنر پنجاب کو بھیجی ہے:-

"اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پنجاب یونیورسٹی میں مسلمانوں کی نمائندگی بہت قلیل ہے۔ حالانکہ یونیورسٹی کے حلقہ اثر میں اُن کی بڑی اکثریت ہے۔ انجمن اسلامیہ امرتسر ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں پُرزور درخواست کرتی ہے کہ جناب ممدوح اپنے اختیارات خصوصی کی رو سے جو انہیں بحیثیت چانسلر حاصل ہیں۔ کسی قابل اور یونیورسٹی کے طریق کار سے واقف پنجابی مسلمان کو بطور تنخواہ دار وائس چانسلر مقرر فرمادیں۔"

مضامین آمدہ | مولوی ثناء اللہ ۲ عدد۔ بہار احمد محمد ابو الخیر۔ مولوی عبد المجید صاحب۔ عبد القیوم مولوی محمد مقبول صاحب۔ مولوی عزیز الدین صاحب نسیم صاحب آئی۔

غیر مقبولہ | پیری مریدی۔ ایک مولوی صاحب کا خط

کلید القرآن | جس میں قرآن مجید کے تمام الفاظ کی فہرست مع حوالجات و ترجمہ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت صرف ۴/

مفتاح القرآن | قرآن مجید کی جامع اور مکمل کلید قرآن ہے۔ ہر لفظ قرآنی کا حوالہ مفصل اور مکمل ہر متعلقہ آیت دیا گیا ہے۔ تمام قرآنی حوالجات اکٹھے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت بہت جلد حوالہ نکالا جا سکے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

دیتا ہوں۔ میرے بیان میں بھی جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ جس کا مجھے کوئی گلہ نہیں۔ کیوں؟ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اس لئے آج میں اس بہتان کے قلع قمع کے لئے مصدقہ مسل سے عبارت نقل کرتا ہوں۔

میرا بیان یوں ہے:-

دروغ گو۔ جعل ساز۔ بہتان باندھنے والا۔ افترا باندھنے والا۔ دغا دینے والا۔ ایک معنی سے متقی ہے۔ بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو۔ (پیغام صلح ۱۶ جون ۱۹۱۷ء صفحہ)

اس بیان میں جو الفاظ میں نے کہے ہیں ان کے ثبوت میں تفسیر بیضاوی کا حوالہ بارہا دے چکا ہوں اب بھی دیتا ہوں کہ تفسیر مذکور میں آیت ھدی للمتقین کے ذیل میں یہ مضمون پایا جاتا ہے۔ مسئلے کی شکل اور ہے اور بہتان طرازی اور ہے۔ میں ان قادیانی علماء سے پوچھتا ہوں کہ حدیث میں جو آیا ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ وان زنا وان سرق۔ [1] اگر اس حدیث پر تمہاری طرح کوئی منکر حدیث اعتراض کرے کہ زنا اور چوری اس حدیث کے موافق جائز ہے تو اس کا کیا جواب دو گے۔ اس کے سوال کو دیانت پر مبنی سمجھو گے یا محض جہالت کا کرشمہ جانو گے؟

قادیانی ممبرو! کہتے ہوئے، لکھتے ہوئے۔ اعتراض کرتے ہوئے۔ بہتان لگاتے ہوئے سمجھ لیا کرو کہ "اہلحدیث" ابھی زندہ ہے اور اس کی آواز بلند ہے اور وہ تم کو للکار کر کہتا ہے کہ :-

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

[1] جو لا الٰہ الا اللّٰہ کہے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔

ترجمان اور قادیان

رسالہ "ترجمان القرآن" جو پہلے حیدر آباد دکن سے نکلتا تھا اب وہ خوش قسمتی سے قادیان کے ضلع گورداسپور مقام جمال پور (قریب پٹھانکوٹ) سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ رسالہ ہذا کے کسی معاون رئیس نے کچھ زمین وقف کی ہے۔ جس کی آمدنی اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے بقول بانیان اس مقام کے اردگرد اسلامی ماحول پیدا کرنے کا تہیہ کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ اس جگہ کا نام ہی دار السلام رکھا گیا ہے۔ یہ اعلان دیکھ کر ناممکن تھا کہ قادیان کے ارباب میں بے چینی پیدا نہ ہوتی کہ اشاعت اسلام کرنے والے تو ہم ہیں ہمارے ہی ضلع میں ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے "ترجمان القرآن" والے کہاں سے آگئے۔ اسی جوش میں "الفضل" نے ایک طویل مضمون لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اشاعت اسلام ہو یا کوئی اور دینی کام جب تک مامور من اللہ (مرزا صاحب قادیانی ملہم ربانی) کے ماتحت نہ ہو بار آور نہیں ہو سکتا۔

ہم پوچھتے ہیں اور پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اور جماعت قادیان کی ضمیر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سوال کا جواب بتلائے کہ

"تم لوگ جو اپنے مامور من اللہ کے ماتحت ہو کر کام کرتے ہو کہاں تک کامیاب ہوئے ہو۔"

ارے۔ ابھی تک تو تم سے قصبہ قادیان بھی صاف نہیں ہوا۔ ایک طرف سکھوں کی آبادی۔ دوسری طرف آریوں کی۔ تیسری طرف ہندوؤں کی۔ چوتھی طرف احراریوں کی، پانچویں طرف مصریوں کی۔ ان کے علاوہ بقول تمہارے خلیفہ صاحب کے منافقوں کی بھی (جو تمہارے لئے بغلی گھونسہ بنے ہوئے ہیں) کافی تعداد ہے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر تمہارا حساب صحیح اور باقاعدہ شائع ہو تو پیغامیوں کا بیان بالکل صحیح ثابت ہو کہ تمہاری قوم چندہ میں سے قریباً چودہ آنہ فی روپیہ خاص کاموں پر خرچ ہوتا ہے اور بمشکل دو آنے (۲) اشاعت اسلام پر خرچ ہوتا ہوگا (اسلام بھی قادیانی جس میں نبوت مرزا داخل ہے)

چونکہ ترجمان کے مقصد اشاعت میں قادیانی نبوت داخل نہیں ہے۔ اس لئے تمہارا بدکنا استاد غالب کے شعر کے ماتحت آتا ہے۔ ؎

الجھتے ہو جو کبھی دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیسے ہو

سوالات حیات مسیح کے جوابات

پر

قادیان میں صف ماتم

(۲)

(از معمار صاحب امرتسری)

اخبار "فاروق" اپنی اشاعت مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۲۸ء میں راقم ہے :-

"جو شخص وفات مسیح کا قائل ہے اور قرآن و حدیث پر بھی ایمان رکھتا ہے اس کے لئے سوا مرزا صاحب کو اس صدی کا مجدد ماننے کے ... کوئی چارہ نہیں"

اے جناب! کسی منکر وفات مسیح سے تو یہ توقع ہی نہ رکھئے کہ وہ مرزا صاحب کو صادق مان لیگا۔ بھلا جو قرآن پاک جیسی مقدس و مطہر، معقول و مدلل کتاب سے روگردانی کر کے حیات مسیح کا منکر ہوگا وہ مرزا صاحب جیسے انسان کو ملہم کیسے مان سکتا ہے۔ جس کی ایک بات بھی معیار معقولیت پر ٹھیک نہیں اترتی۔

البتہ میں قائل حیات مسیح ہو کر بھی مرزا صاحب کی مجددیت کا معترف ہوں۔ چنانچہ وہ باتیں جن کی بنا پر

پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ (کتاب اقدس صہ)

بہائی مذہب میں اسی طرح عبادت کی ہر صنف میں تصرف کر کے جدید احکام جاری کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن مجید میں جو بات بشکل جملہ خبریہ بتائی گئی ہے اس کے مخالف بھی دوسرا جملہ رکھا گیا۔ مثلاً قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ (پ۱۰-ع۱۱)

یعنی اللہ کے نزدیک سال کے مہینوں کا شمار بارہ ہے۔

یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اس کے مخالف بہائی مذہب کے بانی نے یہ اعلان کیا ہے:-

ان عدۃ الشھور تسع عشر شھرا فی کتاب اللہ (کتاب اقدس صہ۲۴)

یعنی سال کے مہینے اللہ کی کتاب میں انیس ہیں۔

یہ بھی ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے جو قرآنی جملہ کی بالکل نقیض ہے۔ اس قسم کے احکام اور واقعات کو زیر نظر رکھ کر کون اہل بصیرت ہے جو بہائی تعلیم اور قرآنی تعلیم کو متحد دیکھ کر مخلوق خدا کو یہ کہہ کر بہائی مذہب کی دعوت دے کہ یہ مذہب حقیقت میں اسلام ہی کی دوسری صورت ہے۔ حالانکہ اس کی نقیض ہے۔

ہم جماعت بہائیہ کو تبلیغ کرنے سے نہیں روکتے اور نہ روک سکتے ہیں۔ مگر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اپنی غرض کے لئے قرآن مجید کو ساتھ نہ لیجئے ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم حافظ شیرازی کا شعر آپ کی نذر کریں ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دیگراں قرآں را

بہاء اللہ اور میرزا۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور تعلیم کا مقابلہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی شیخ بہاء اللہ کے پیرو تھے۔ اپنی طرز کا واحد رسالہ ہے۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

قادیانی مشن

ساون کے اندھوں کو ہرا ہی نظر آتا ہے

قادیانی مشن کی بنیاد چونکہ دعوی الہام پر ہے اور ان کی بنا کی خامی بارہا اہلحدیث میں ظاہر کی گئی ہے۔ یعنی دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعوی الہام سراب کی طرح محض بناوٹ ہے۔ جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کا دعوی الہام صحیح ہوتا تو آج یہ سطور لکھنے والا زندہ نہ ہوتا بلکہ اس کی بجائے مرزا صاحب ہوتے۔ اسکی تفصیل اہلحدیث اور دیگر کتب میں بارہا ہو چکی ہے۔ چونکہ قادیانی تحریک کی بنا ہی افترا اور جھوٹ پر ہے اس لئے بحکم

گندم از گندم بروید جو ز جو

آج بھی قادیان سے جھوٹ ہی کی آوازیں نکلتی ہیں چنانچہ الفضل ۱۸ اگست میں چلتے چلتے ایک مضمون میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو درمیان میں لا کر ناحق کوسا گیا ہے۔ چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں:-

"پنڈت لیکھرام کے قتل کی تحقیقات میں اور مارٹن کلارک کے قتل کے معاملہ میں بن بلائے عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بغرض شہادت آ دھمکے تھے۔ جس پر ان کو عدالت نے جھڑک کر باہر نکال دیا تھا۔ اگر ان کے مذہب میں جھوٹ بولنا جائز نہیں تو ذرا انکے روحانی فرزند مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کریں کہ عند الضرورت ان کی مذہبی کتب میں دروغگوئی جائز ہے یا نہ اور انہوں نے مقدمہ مولوی کرم الدین میں بمقام گورداسپور ۱۹۰۳ء میں یہ گواہی دی تھی یا نہ کہ جھوٹ بول کر بھی ایک شخص متقی رہ سکتا ہے۔"

(الفضل صہ۸ ۱۸۔ اگست ۱۹۲۸ء)

اہلحدیث بالکل جھوٹ اور محض افترا ہے۔ ممکن ہے لکھنے والے کی عمر اس زمانے میں بلوغت کو نہ پہنچی ہو۔ اس لئے گمان غالب ہے کہ وہ کسی جابر راوی سے سن کر ایسا لکھ رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم اور مولوی ... تتی اور ملا محمد بخش لاہوری تینوں کے حق میں مرزا صاحب نے ایک منذر الہام شائع کیا کہ ان تینوں پر عذاب نازل ہوگا۔

اس منذر اعلان پر مولانا مرحوم نے صاحب ... ضلع گورداسپور کے پاس درخواست دی کہ ... رکھنے کی اجازت ملے کیونکہ مرزا صاحب نے ... حق میں عذاب کی پیشگوئی کی ہے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھ پر حملہ نہ کرا دیں۔ اس لئے مجھے ہتھیار ... کی اجازت ملنی چاہئے۔ اس پر مرزا صاحب ... طلبی ہوئی اور معاملہ پیش ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ... سے وعدہ لیا گیا۔ مولانا سے یہ وعدہ لیا گیا کہ قادیان کو چھوٹے کاف سے مت لکھیں اور مرزا صاحب سے یہ وعدہ لیا گیا کہ وہ بٹالوی کو ... نہ لکھیں (جیسا کہ وہ لکھا کرتے تھے) اور ... سے ملنے والے دوستوں کے حق میں کوئی ... شائع نہ کریں۔

پس یہ ہے اصل حقیقت مولانا مرحوم کے ... جانے کی۔ جس کو کذب و زور، بہتان و افترا ... میں پیش کیا گیا ہے۔ اگر سچے ہیں تو اس زمانہ کی تحریر پیش کریں۔

نوٹس قادیانی گروہ اگر اس واقعہ میں آپ کو سچا جانتا ہے تو اہلحدیث بٹالہ کے جلسے میں اس مضمون پر بحث کرلے۔ پھر دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ہاں مجھ سے جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب ...

شیعہ اور محبت اہلبیت

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب. جامعہ فضل حسن - ریاست بہاولپور)

محبت اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آڑ میں جس قدر لوگ شیعیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اوس کا اندازہ ہمارے علاقہ میں کیا جا سکتا ہے۔ ہر روز کسی نہ کسی کے ہاں مجلس مرثیہ خوانی منعقد ہے شیعہ مرثیہ خوان وقصائد کو کثرت سے موجود۔ بلکہ اس قدر موجود کہ وقت ختم ہو جائے مگر سریلے مرثیہ خوان بچ رہیں گے۔ مرثیہ خوانوں اور ذاکروں کے لئے علم کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف سریلی آواز اور سرتال کی ضرورت ہے۔ ان مجالس میں نہ تبلیغ کی ضرورت ہے نہ نہی عن المنکر کی حاجت۔ ذاکر کرسی پر رونق افروز ہو کر یہی وعظ کریگا کہ غم حسین میں آنسو بہانا، گریبان چاک کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا یا کپڑے سیاہ کرنا، ماتمی لباس پہننا۔ اور مٹی اڑانا اور سر پہ چاقو گھونپ کر زخم کرنا۔ اور خون بہانا اور تعزیہ بنانا یا اس پر جانا۔ اور اس کی تعظیم کرنا اور اس کے گرد طواف کرنا اور اس کی منت ونذر ونیاز ماننا اور پوری کرنا۔ اور سجدہ کرنا اور اس میں نقارے بجانا اور مردوں کو زنانہ کپڑے پہن کر اور زیورات زیب تن کر کے شکل شبیہ ابن بنانا اور داخل دائرہ ..... ہونا۔ یعنی دسہرہ کا نمونہ بنانا۔ یا حسین کے نعرے لگا کر سینہ کوٹنا۔ اور یوم شہادت میں بلا روزہ فاقہ کرنا عورتوں کو مجھا[1] نکلنا کار ثواب ہے اور اسی عمل سے ہی بیڑا پار ہے۔ اور کسی عمل کی ضرورت ہی نہیں ہے اس علاقہ میں اصلی شیعہ تو اس قدر غالباً نہ ہونگے

البتہ رسمی شیعہ عام طور پر ہر شخص ہے۔ کیونکہ شیعہ ذاکرین نے لوگوں میں اعلان کر رکھا ہے کہ جو غم امام حسین کا نہ کرے یا اوس سے روکے اور تعزیہ دیکھنے سے منع کرے اور رونے نہ دے تو یزید کے خاندان سے ہے اور قاتل حسین ہے۔ اس ڈر سے ہر ایک جاہل کو ضرور شامل ہونا پڑتا ہے کہ کہیں وہ خاندان یزید سے نہ ہو جائے۔ اگرچہ اوس کے تمام کام یزیدیوں جیسے کیوں نہ ہوں۔

اور ذاکرین سے یہ خوشی بھی سنائی جاتی ہے کہ جو غم حسین میں آنسو بہائے اور مجلس مرثیہ خوانی میں بیش از بیش حصہ لے وہ جنتی ہے۔ اب آپ حضرات غور فرماویں کہ کون ہے جو جنتی بننے کا شائق نہ ہو۔ اس بشارت اور خوشخبری پر جاہل اس قدر جا موجود ہوتے ہیں کہ سمائی بمشکل ہوتی ہے۔ اسی اصول پر ہمارے گاؤں کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے جہاں خالص شیعہ آبادی ہے اور تمام جاہل لوگ بستے ہیں۔ یہاں تعزیہ بھی ہر سال نکلتا ہے اور مجلسیں عام طور پر ہوا کرتی ہیں۔ ۲۱- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ کو ایک شیعہ کے ہاں مجلس ہوئی۔ جس کو لڑکی کی مجلس کہتے ہیں۔ بڑے بڑے ذاکر بلوائے گئے۔ جو علم کی دولت سے تو بے بہرہ تھے البتہ سریلے اور خوش آواز ضرور تھے۔ ایک شخص نے جو شامل تھا بیان کیا کہ ایک شاہ صاحب جن کو دعوت نہ تھی اتفاقی آ گئے تھے شامل ہوئے۔ ذاکر بھی تھے اور کچھ تقریر بھی کرتے تھے۔ ذاکرین نے ان کو موقعہ دیا۔ جب ان کی باری آئی تو وہ ایک کرسی پر فرد کش ہوئے اور تقریر کے دوران میں یہ فقرے بھی اون کی زبان سے نکلے۔ بھائی نماز پڑھا کرو اور بھنگ مت پیا کرو۔ اور صحابہ کو برا نہ کہا کرو۔ اس سے اکثر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ سنیوں کو اپنا بھائی جانو۔

بس یہی الفاظ تھے کہ تمام حاضرین کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ بس کرو، بس کرو۔ آپ کی باری ختم ہے ایک جاہل نے بڑھ کر ظلم کیا کہ جس کرسی پر شاہ صاحب بیٹھے تھے وہ رسی سے جکڑی ہوئی تھی۔ اوس رسی کو چاقو سے کاٹ دیا اور خود دور ہٹ گیا۔ بے چارے شاہ جی نے زمین پر آ کر دم لیا۔ لوگ ہنستے ہنستے بے ہوش ہو گئے۔ موصوف شرمندگی سے اپنا منہ لے کر گھر کو روانہ ہوئے۔

ایک شاہ صاحب کی بھری مجلس میں اس لئے بے حرمتی کی گئی کہ اس نے سچ کہا یا اس کی سریلی آواز نہ تھی۔ سچ کہنے والا ان کے نزدیک نہ سید ہے نہ واعظ ہے نہ ذاکر ہے بلکہ وہ کوئی ہے۔ جو ان کو رلاوے اور تان سر سے قصائد، مرثیے سناوے وہ بڑا عالم ہے۔ اگرچہ کچھ بھی نہ جانتا ہو اور واقعات کا علم بھی نہ رکھتا ہو۔ اور کتنے ہی جھوٹ مارے۔ جس قدر امام عالی مقام کی توہین کرے اس سے خوش رہتے ہیں۔ بڑا غضب ہے کہ محبت اہل بیت کا دعویٰ۔ اور ایک سید کو بے عزت کرنا اور توہین اور بے حرمتی کر کے مجلس سے نکالنا اور کسی شیعہ کو حمایت کی ہمت نہ ہونا۔ امام عالی مقام کا واقعہ یاد دلاتا ہے جو امام مظلوم کے ساتھ شیعیان کوفہ نے کیا تھا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین۔ آمین!

[1] آج کل عورتوں میں ایک اور بدعت جاری ہوئی ہے کہ چونکہ عورتیں تعزیہ پر اکثر جاتی ہیں۔ ایک دو حجام خون نکالنے والے بھی موجود ہوتے ہیں۔ عورتوں کا خیال ہے کہ جس کو اولاد نہ ہوتی ہو وہ یوم عاشورہ کو خون نکلوائے اس کو ضرور اولاد ہو جاویگی۔ علاوہ اسکے امام صاحب بھی خوش ہوتے ہیں۔

میں مرزا صاحب کو "اول کا مجدد" تسلیم کرتا ہوں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

(۱) "مرزا محمد یوسف نے ایک معجون بنا کر بھیجی ہے قوت باہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ مدت سے میرے استعمال میں ہے"

(مکتوبات مرزا جلد ۵ نمبر ۵ ص۵۵)

(۲) "یہ دوا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ ایک مرض مجھے خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ بکلی جاتا رہتا تھا وہ (عارضہ) بالکل جاتا رہا۔ میں نے اس میں آثار نمایاں پائے ہیں" (ص۸ حوالہ مذکور)

(۳) "حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے۔ حضرت نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی۔ اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ یہ دوا حضور وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران میں استعمال کرتے رہے"

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

(۴) "کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کئے" (الفضل ۵ فروری ۱۹۲۹ء)

(۵) "حکیم محمد حسین صاحب! السلام علیکم۔ ایک بوتل ٹانک وائن پلومر کی دوکان سے خرید دیں"

(مکتوبات مرزا بنام حکیم محمد حسین لاہوری ص۵)

معیار سردست بیسیوں حوالہ جات سے یہ پانچ حوالے پیش کرتا ہوں۔ جن کی وجہ سے میں مرزا صاحب کی تجدید ماننے پر مجبور ہوا ہوں۔

جس طرح امور مذکورہ کی بنا پر میں مرزا صاحب کو "جدید مجدد" تسلیم کرتا ہوں اسی طرح بعض تحریرات کی رو سے میں مرزا صاحب کو "فوق البشر ہستی" بھی ماننے کو طیار ہوں۔ سنئے! یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ ایک انسان کسی صورت میں بھی غسل خانہ کی ٹونٹی میں گھس نہیں سکتا۔ مگر مرزا صاحب کے والد مرحوم مغفور سے جب کوئی شخص یہ آکر پوچھتا کہ آپ کے چھوٹے صاحب زادے یعنی جناب مرزا صاحب کہاں ہیں؟ تو وہ فرماتے:-

"مسجد میں جاکر سقاوہ کی ٹونٹی میں تلاش کرو"

(براہین احمدیہ ص۶۶ ط ۴)

احمدی دوستو! کیا کہتے ہو؟ اور سنو! مرزا صاحب راقم ہیں ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(نصرۃ الحق ص۱۱۱ ط ۲)

اس شعر میں تو مرزا صاحب نے فیصلہ ہی کر دیا۔ احمدی دوست تو نبی اور رفع کے بکھیڑوں میں الجھے پھرتے ہیں مرزا صاحب آدم زاد ہونے سے ہی انکاری ہیں۔ کیا خوب ؎

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

یہی وجوہات ہیں جن کے باعث ہم نے لکھا تھا کہ حیات و ممات مسیح کی علمی بحثوں میں پڑنے کی بجائے پہلے یہ تو جانچ لیں کہ جس بزرگ کی شخصیت ہی متنازع ہے وہ اس لائق بھی ہے کہ مسند مسیحیت کی رونق ہو سکے۔ جس سے ہمارے احمدی دوست خواہ مخواہ غصہ میں آکر بے تحاشہ ہو گئے۔

ہم نے اپنے مدعا کو یوں بھی واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ جس شخص کے لئے مرزائی دوست آستینیں چڑھائے ہوئے آمادہ رزم ہیں وہ خود لکھ گئے ہیں:-

"مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا نہیں جو ہماری ایمانیات کی جز یا ہمارے دین کے ارکان سے ہو۔ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں" (ازالہ اوہام ص۱۴۰ ط۳)

حیرت ہے اس بات کا جواب نہ تو الفضل نے دیا ہے نہ فاروق نے۔ شائد اس تحریر کو منسوخ سمجھتے ہوں گے۔

مقام حیرت مجھے مرزائی اصحاب کی روش پر رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے کہ ان کا نبی اور رسول تو یہ کہتا ہے کہ حیات و ممات مسیح کے مسئلہ سے متعلق مجھے بالکل نومیدی ہوئی۔ پس خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں دوسرا پہلو اختیار کروں جو اصل بنیاد میرے دعوئی کی ہے یعنی اپنے سچے ملہم ہونے کا ثبوت (دوں)" (انجام آتھم ص۳۱۶ ط ۲)

یعنی مرزا صاحب بحکم خدا مسئلہ حیات و ممات مسیح کو ترک کرکے اصل بنیاد اپنی سچائی کو قرار دے گئے ہیں۔ مگر مرزائی لوگ آج تک کولہو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں چکر کاٹ رہے ہیں۔

پس حقیقت یہی ہے کہ اصل بحث مرزا صاحب کے سچا جھوٹا ہونے پر مبنی ہے۔ مرزا صاحب نے عمدہ بات لکھی ہے کہ

"کچھ شک نہیں اگر وہ لوگ مجھے سچا ملہم سمجھتے ہنسی تکفیر سے پیش (ہی) نہ آتے"

(حوالہ مذکور)

کیسا صاف فیصلہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ مسئلہ حیات مسیح پر دفتروں کے دفتر لکھے جا چکے جو محفوظ ہیں۔ ہر شخص انہیں پڑھ کر حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔ پس اب اصلی بات پر ہی گفتگو ہونی چاہئے۔ مرزا صاحب نے خوب لکھا ہے

"پھر اسی بحث کو چھیڑنا یا فیصلہ شدہ باتوں سے انکار کرنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے" (ضمیمہ انجام ص۳۵)

امید ہے کہ آئندہ مرزائی اصحاب مرزا صاحب کے ان فیصلوں پر عمل کرنے کو وفات مسیح کا مسئلہ نہیں لائیں گے اور اگر لائیں تو ہمارے ناظرین ان کو قائل کریں۔ (باقی)

ظالموں کے حمائتی ظالم

(از (مولوی) عبداللہ ثانی امرتسری)

۴ نومبر ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہائلہ سب کو معلوم ہے۔ جس میں حملہ آور نے بہ نیت قتل تیز گنڈاسے سے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے سر پر وار کیا تھا۔ ثبوت بخستہ عدالت ماتحت میں پیش ہوا۔ فرد جرم کے بعد اس کی پارٹی نے گواہان صفائی پیش کئے۔ جنہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ کسی اور شخص نے لوہے کی کھرپی والی یا پوش سے ضرب لگائی تھی۔ ان گواہوں کی شہادت کو مجسٹریٹ نے ایک جھوٹی کہانی قرار دے کر دفعہ ۳۰۷ میں (جس کا مضمون قاتلانہ حملہ ہے) چار سال سخت قید کی سزا دی۔ اس پر حامیاں مجرم نے اپیل کی۔ اپیل کا فیصلہ ۲۹۔ اگست ۱۹۳۸ء کو ہوا جس میں سشن جج بہادر نے جرم بحال رکھا اور شہادت صفائی کو ناقابل اعتبار قرار دیا۔

دو عدالتوں نے جرم زیر دفعہ ۳۰۷ بحال رکھا۔ اس کا علم مجرم کی ساری پارٹی کو ہے۔ جس کے مشورے اور اہتمام سے یہ کام ہوا جنہوں نے مجرم مفرور کا سارا پروگرام پہلے ہی بنا رکھا تھا۔ کچھ دن وہ امرتسر میں چھپا رہا۔ اس کے بعد فتحگڑھ کے قریب چک سکندر میں رہا۔ وہاں سے کلکتہ پہنچایا گیا۔ کلکتہ میں اس کے رہنے کا انتظام پہلے سے تھا۔ آخر وہاں سے گرفتار ہو کر ۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء کو بذریعہ پولیس امرتسر لایا گیا اور ۶۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو سزایاب ہوا۔

یہ ہے مختصر کہانی اس حملہ اور اس مقدمے کی۔ اب اس ظالم کے حمائتیوں کا حال سنئے۔ "پروانہ تنقید" کے صفحہ ۵ پر راست باز، صداقت شعار، اہلسنت والجماعت، صوفی صافی محبان رسول لکھتے ہیں:۔

"ایک جلد باز نے اس شیر پنجاب کے سر پر ایک خفیف سا زخم لگایا۔ مگر عدالت نے قداح رسول[1] کا پہلو بھاری دیکھ کر حملہ آور کو سخت سزا دی"۔

کتنا سیاہ جھوٹ ہے۔ نہ صرف جھوٹ بلکہ عدالت اے۔ ڈی۔ ایم صاحب پر بھی تمد ہے کہ اس نے بجائے انصاف کے مضروب کا بھاری پلہ دیکھ کر سزا دی۔

ہم اس بھاری پلہ کے لفظ کو بھی نہیں سمجھ سکے۔ بھاری بلحاظ مردم شماری ہے تو یہ بھی غلط۔ یا بھاری بلحاظ حکام رسی کے ہے تو یہ بھی غلط۔ یا بلحاظ حاضرین کمرہ عدالت کے ہے تو یہ بھی غلط۔

کمرہ عدالت میں حملہ آور کی طرف جو کمرہ میں اصحاب الشمال ہوتے تھے ان کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ پھر نہیں معلوم کہ یہ بھاری کے (بجز جھوٹ اور کذب کے) اور کیا معنی ہیں۔ بہر حال یہ حملہ عدالت اور اس کے انصاف پر ہے۔ وہ جانے اور یہ جانیں۔

اس کے بعد ایک اور راست گو جن کا نام نامی مولانا مولوی .... سنی حنفی مثوی اعظم گڑھی ہے اپنی صداقت شعاری سے لکھتے ہیں:۔

"کسی راہ رو نے جناب شیر پنجاب کے فرق (سر) مبارک پر ایک ڈنڈا رسید کیا تھا جس سے سر میں قدرے زخم آگیا۔" (الفقیہ ۷ جولائی ۱۹۳۸ء صفحہ ۹)

عدالت کے فیصلہ کے مقابلے میں یہ بیان کہاں تک وقعت رکھتا ہے؟ اسی قدر جسقدر حضرت یوسف علیہ السلام کی برئیت کے مقابلے میں بہتان طرازوں[2] کا ناپاک کلام۔

اس کے بعد ایک اور راست گو سنی حنفی یوں رقمطراز ہے:

"ذرا سی چوٹ پر خدا کا دروازہ چھوڑ کر پہلے اپنے ہم خیالوں سے مدد لی پھر پولیس سے مدد لی اور ہر وقت دوسروں کی امداد کے طالب رہتے ہو۔ اب تو ہر مسجد وہابیوں کی میں[3] یہی چیخ و پکار سنی جاتی ہے کہ لوگو! ہماری مدد کرو، حنفیوں کا انتظام کرو اور اپنی تنظیم کرو۔ بریلوی و دیوبندی سب اکٹھے ہوگئے (خواب میں؟) تم ایسی صورت اختیار کرو کہ ان ہی میں پھوٹ ہو جائے۔ ایسے ددکیلے امام مسجدوں کو بھی زدو کوب کرتے ہیں۔" (الفقیہ ۱۴ اگست ۱۹۳۸ء صفحہ ۵)

اف رے جھوٹ! ہائے رے بے جا تعصب۔ کوئی ان بھلے مانسوں، صادقوں، سنیوں، بناوٹی حنفیوں سے پوچھے کہ ذرا سی چوٹ پر دفعہ ۳۰۷ لگتی ہے یا ۳۲۳ کسی وکیل سے نہ سہی کسی عرضی نویس سے ہی پوچھ لیتے ظالم کی حمائت میں اندھے نہ رہتے قدرے بینائی حاصل ہو جاتی۔

(۹۰۹)

ہم ان ٹھیکہ داران صداقت سے پوچھتے ہیں کہ مسائل فقیہہ میں تو تمہیں اہل حدیث سے اختلاف ہو تو ہو کیا صدق کذب میں بھی اختلاف ہے؟ اگر ہے تو ظاہر کرو۔ اگر نہیں ہے تو جھوٹی شہادت اور جھوٹے بیانوں سے اپنا نامہ اعمال کیوں سیاہ کرتے ہو؟ تم سے تو وہ امرتسری لڑکا صادق ولد غلام رسول ہی اعلےٰ درجہ کا صادق رہا۔ جس نے ایک سکھ کو قتل کر کے پھانسی لگنے تک انکار نہ کیا تم لوگ مذہب کی خاطر کام کرنے کے مدعی ہو پھر مذہب کے خلاف جھوٹ بول کر خدا و رسول کا غضب اپنے سر لیتے ہو۔ کیوں تم نے حملہ آور سے جھوٹ بلوایا۔ کیوں تم نے جھوٹے گواہ پیش کئے۔ جس کا نتیجہ بھی ناکامی اور ذلت کے سوا کچھ نہ ہوا۔ کیا اہل دین اور اہل مذہب کے یہی طریق ہوتے ہیں؟

---

[1] جماعت اہل حدیث کا فرقہ غالیہ نے "قداح رسول" نام رکھا ہے۔

[2] إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ

[3] کیا لطیف اردو ہے۔ (ثانی)

میلہ سائیں کانوانوالہ اور توہین اسلام

(از قلم منشی محمد خان گوندل سیف گجراتی (پنجاب)

ناظرین اہلحدیث! راقم الحروف عنوان بالا کے تحت چشم دید حالات مع تبصرہ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

محل وقوع گجرات (پنجاب) کے شمال مشرق کی جانب ایک مقبرہ بنام سائیں کرم الہٰی کانوانوالہ مشہور و معروف ہے۔ ہر سال ماہ جولائی میں یہاں میلہ کا انعقاد ہوتا ہے۔

اطراف واکناف۔ دور و نزدیک سے زائرین میلہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ میلہ میں شمولیت کو باعث نجات اخروی خیال کرتے ہیں۔

راقم نے بتاریخ $\frac{۷}{۲۸}$ ، جن حالات وواقعات کا مشاہدہ اور ملاحظہ کیا ہے۔ ترتیب وار ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مستورات کی آمد اس میلہ میں مستورات جوق در جوق رنگ برنگ کے کپڑے پہن۔ سرمہ اور گلگونہ مل کر شامل ہوتی ہیں۔ سائیں کانوانوالہ کے مقبرہ کی چار دیواری کے اندر جوتے اتار کر قبر پر جاکر اپنی جبینیں سجدہ میں ڈال دیتی ہیں اور چومنا چاٹنا شروع کر دیتی ہیں۔ قبر پر سے خاک کو لے کر منہ اور بدن پر متبرک خیال کرکے ملتی ہیں اور پوری آزادی سے ٹہل ٹہل کر میلہ میں نمائش کرتی اور کراتی ہیں۔

مردوں کی آمد میلہ مذکور میں مرد بھی غول در غول نوع بنوع کے لباس میں ملبوس ہو کر میلہ کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے دور و نزدیک سے آتے ہیں آکر مشرکانہ اور مبتدعانہ کارہائے نمایاں کرتے ہیں غرض جو کچھ بھی ہے انہیں سب کو جو روا ہے

بزم قوالاں طائفہ قوالاں چار پارٹیوں پر مشتمل تھا۔ ایک گروہ جالندھر سے آیا تھا اور دیگر گروہ ضلع گجرات کے ہی باشندے تھے۔ ایک دو طوائفیں بھی گانے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

قوالی میں ایسے شرک آلودہ شعر پڑھے جاتے تھے کہ الامان والحفیظ۔ راقم چند اشعار برائے آگاہی ناظرین ارقام کرتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما کر ان بدنام کنندگان اسلام کے دعوئے مسلمانی کو دیکھیں۔ ؎

عزیز دید کے پردے کو اٹھا دیکھا
تو احمد کے میم میں مولا چھپا دیکھا

احمد کے میم میں چھپا ہے مولا
کعبوں کا کعبہ ہے روضہ محمد کا

اس کے بعد یوں کہنے لگے ؎

عرش پر شاہ جیلان کو بلایا
پاس بٹھایا سارا راز بتایا

جو تیرے در پر آوے
چور وقطب ہو جاوے

مقبرہ کے اندر زریں حروف میں لکھا ہوا تھا ؎

[illegible] سے وصل خدا ہو رہا ہے
خدائی کا پردہ جدا ہو رہا ہے

بزم فرقہ مست قلندراں ایک طرف فرقہ مست قلندر تیرہ چودہ نفوس پر مشتمل دعوی رمائے بیٹھا تھا جنہوں نے حلقہ باندھ رکھا تھا۔ درمیان میں ایک بہت بڑی لکڑی نو آگ لگا رکھی تھی۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن ڈیڑھ ڈیڑھ انچ لمبے تھے اور بعض کے نیچے تین تین چار چار انچ کے بال۔ بعضوں نے سر اور مونچھوں کے بال بھی چھوڑ رکھے تھے اور بعضوں نے سر مونچھ اور داڑھی کے بال بالکل استرے سے منڈوا رکھے تھے اور گلے میں ہندوؤں کی طرح جنجو (زنار) پہن رکھے تھے مگر رسول عربی کا کلمہ پڑھ کر دعوی مسلمانی کا کرتے تھے۔ (خدا اسلام کو ایسے نادان پیروؤں سے بامان رکھے آمین۔ سیف) اور جو کام بھی شروع کرتے اس چوب آتشی کے آگے اپنی جبین نیاز کو جھکا اور چوم چاٹ کر کرتے تھے۔

بھنگ وچرس کے خوب دور چلتے تھے۔ بھنگ کو نوش جان کرکے دماں دم مست قلندر۔ دماں دم مست قلندر" کہتے ہوئے ناچنے کودنے لگ جاتے بیس تیس منٹ اسی شغل میں صرف کر دیتے۔ اور کہتے تھے کہ جو آدمی ایسا نہ کرے یا اسے برا خیال کرے وہ "کافر مطلق" ہے۔ وہ یہ دعوی علی الاعلان کرتے تھے کہ ہم جہاں بھی جائیں ہم کو بھنگ بوٹی قدرت خدا سے مل ہی جاتی ہے۔

بزم چرس وبھنگ نوشاں ایک طرف چرس وبھنگ نوشوں کی محفل گرم تھی۔ جو ان دونوں چیزوں کو بڑے ذوق وشوق سے نوش فرما رہے تھے اور حیا دار اشعار الاپتے تھے۔

بزم چنگ نوازاں ایک طرف چنگ نواز کھڑے تھے جو چنگ وستار کے ساتھ گا رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ ناچتے کودتے بھی تھے۔ ان کا گانا شرکیہ اور بدعیہ اشعار سے مبرا نہ تھا۔ علی ہذا القیاس!

اسی طرح کی کئی اور بزمیں اور محفلیں جا بجا قائم تھیں جن میں انواع واقسام کے نفوس اپنے اپنے کارہائے نمایاں کا مظاہرہ کر رہے تھے جو سراسر تعلیم اسلام کے خلاف تھے۔ ان کے گانے سے لوگ متاثر ہو کر حال میں بدمست تھے۔

زائرین میلہ کا مقبرہ کے ساتھ سلوک چنانچہ وہ مذکور قبر پر اپنی اپنی جبینیں جھکانا باعث نجات اخروی سمجھ کر مصروف کار تھے۔ قبر کے اردگرد چکر لگاتے۔ جب ایک چکر پورا ہو جاتا تو جھک کر سجدہ کرتے اور سجدے میں پڑے پڑے حاجات طلب کرتے اور منتیں مانتے۔ اور گڑ گڑا کر سائیں کانوانوالہ سے استمداد طلب کرتے تھے۔ پانچ پانچ منٹ سجدے سے سر نہ اٹھاتے تھے اور خوب چڑھاوے چڑھا رہے تھے۔ اور ایک صندوقچی میں ہر ایک حسب منشا پیسے ڈالتا تھا۔ کوئی پتاشے، کوئی مٹھی روٹیاں چڑھاتا تھا اور خانقاہ کے مجاور خانقاہ کی آمدنی کھا کھا کر خوب چاک وچوبند اور

کرتے۔ کیا یہ توہین اسلام نہیں تو اور کیا ہے؟

تبصرہ ۱۲ | بھنگ اور چرس نشہ آور اشیاء ہیں اس لئے حرام ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ذرا سا نشہ لانے والی چیز بھی حرام ہے۔ اور ان دونوں بوٹیوں میں کافی نشہ ہوتا ہے۔ لہذا حرام ہیں اور تعجب پر تعجب ہے کہ بھنگ و چرس کو پی کر حیاسوز اشعار پڑھتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔

تبصرہ ۱۳ | چنگ و ستار کی ممانعت تبصرہ ۳ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کی جا چکی ہیں۔ ملاحظہ فرمالیں۔

تبصرہ ۱۴ | مرد و زن کا قبر پر سجدے کرنا، ماتھے رگڑنا، طواف کرنا، حاجات اور مرادیں طلب کرنا سراسر تعلیم قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (ترجمہ) مجھے پکارو میں دعا قبول کرونگا۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

اللہ جس نے ہم کو مشت خاک سے پیدا کیا ہے کیا وہ ہماری مرادیں نہیں بر لا سکتا جو رازق و خالق ہے۔

قادیانی ممبرو! | ان دو مراسلوں میں جو نمونہ امت مسلمہ کا دکھایا گیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل معلوم کرنی چاہو تو پیران کلیر، اجمیر اور سب سے زیادہ نمونہ ضلع گونڈہ بستی میں جا کر سالار غازی کا مزار دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ مزارات کے واقعات کو سامنے رکھ کر شہری اور دیہاتی مسلمانوں میں بیدینی ترک صلوٰۃ، ترک صیام، بد معاملگی، ترک اخلاق، کینہ توزی کو بھی ملحوظ رکھ کر یہ بتاؤ کہ یہی مسلمان ہیں جو مرزا صاحب کی تعلیم سے متقی بنے ہیں۔ جن کی نسبت مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بناؤں۔ اگر یہ لوگ اصلی معنی میں متقی عند اللہ نہیں ہیں جیسا کہ ظاہر ہے ان کی توحید میں خلل ہے تو خدا را انصاف بتاؤ کہ مرزا صاحب کامیاب ہوگئے یا ناکام؟ اگر ان واقعات کو سامنے رکھ کر یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب ناکام گئے تو ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم ان کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مسلمان اور نماز فریضہ

(از مولوی نور محمد صاحب نیانوی۔ جہلمی)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

نماز کی ابتدا خدا کی بڑائی و کبریائی سے ہوتی ہے۔ جس کو نمازی اپنے جوارح اور زبان سے ادا کرتا ہے۔ دونو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر دست بستہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور زبان سے اللہ اکبر کہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام امور دنیوی اور تعلقات ذاتی سے اس وقت دست برداری کی گئی ہے۔ اور سب کاموں سے قطع تعلق کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان میں، قدرت میں، ملک میں، ذات میں کوئی اس کی مثل نہیں۔ بلکہ جتنا ہم جانتے اور عقیدہ رکھتے ہیں اس سے بھی بڑا ہے۔ بس معلوم ہوا کہ اب اس کی عظمت و بڑائی کے سامنے جس قدر عاجزی اور بے بسی ظاہر کی جائیگی وہ دوسرے کے لئے ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا پہلا اظہار یہ ہے کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا ہے۔ یہ ایسی ادا ہے جس سے بے بسی اور نیاز مندی عیاں ہے۔

پھر ہاتھ باندھ کر صرف چپ کھڑے رہنا نماز کا قاعدہ اسلامیہ نہیں ہے۔ اس حالت میں ادب سے کچھ عرض کرنا ہوگا۔ چنانچہ وہ کلمات خدا کی تعریف اور ثنا کے ہیں۔ جن سے عرض معروض شروع ہوتی ہے۔ مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنئے اور تدبر سے سوچئے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

یعنی یا الٰہی! تو سب عیبوں سے پاک ہے اور اپنی خوبیوں کے ساتھ ہے اور تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود قابل پوجنے کے نہیں ہے۔

اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پھر اس کی حمد دوسری طرز میں شروع ہوتی ہے۔ اور اس کی بڑی بڑی صفات و اسماء کا ذکر ہوتا ہے جس کی ابتدا اس آیت سے ہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی تمام تعریف اور خوبیاں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اس ایک آیت میں اللہ عزوجل کی شان ربوبیت بیان کرتے ہوئے یہ بھی اظہار ہے کہ سب جاندار تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ الحمد للہ خالق العٰلمین۔ بلکہ یہ بیان ہوا ہے کہ تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔ یہ امر تو بدیہی طور پر معلوم ہے کہ تمام مخلوقات موجودہ سب اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی اور پیدا کی ہوئی ہے۔ اب بعد ظہور اور پیدائش کے یہ بتانا اور یاد رکھنا ہے کہ تمام مخلوق کی پرورش اور ان کی حفاظت کون کرتا ہے اور ہماری تمام ضرورتوں کو کون پورا کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کو بعد پیدا ہونے کے اللہ تعالےٰ کی صفت ربوبیت سے واسطہ ہوتا ہے۔ جس کو پرورش لکھتے ہیں۔ ادھر بچہ پیدا ہوا ادھر اس کی غذا اس کی حالت کے موافق موجود ہے

تمہارے جیسوں کے حق میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

حملہ کرتے جو مکر جائے اسے غازی کہو
مصطفےٰ کے نونہالو! کیا یہی اسلام ہے

میں تم لوگوں کو دردبھرے دل سے نصیحت کرتا ہوں ٹھنڈے دل سے تعصب چھوڑ کر اس پر غور کرو جھوٹے پیروں اور غلط گو واعظوں کے پھندوں سے نکل کر میری بات کو سنو!

قبر میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔
حشر میں سب تعلقات ٹوٹ جائیں گے
ہر ایک آدمی نفسی نفسی کہے گا۔ کسی کا لحاظ کسی کا تعلق وہاں کام نہیں آئیگا

پس قبر اور میدان محشر کو سامنے رکھکر اس فعل قبیح اور اس کی حمائت کرنے سے توبہ کرو۔ ظالم اور اس کے حامی مظلوم سے معافی مانگیں تو ان کے حق میں اچھا ہوگا۔ ورنہ یاد رکھیں ؎

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

(عبداللہ ثانی)

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

غرضیکہ اس خانقاہ پر بموقع عرس و میلہ اور ہر جمعرات شریعت مطہرہ کے خلاف کام ہوتے ہیں۔

گذارش سیف معزز ناظرین! راقم نے سطور بالا میں چشم دید حالات میلہ کو آٹھ حصص میں تقسیم کرکے پیش ناظرین کیا ہے۔ اب نمبروار تبصرہ کرتا ہے۔ ناظرین بغور مطالعہ فرمائیں۔

تبصرہ نمبر ۱ مخبر صادق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت فریضہ حج بغیر محرم کے ادا نہ کرے نہ ہی اذان دے اور نہ ہی بلند آواز سے بولے۔ بازار سے گزرے تو اپنے بدن کا ستر کرے۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور۔ (ترجمہ) لعنت فرمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر (مسند احمد)

جب رئیس الانبیاء میلے اور عرس پر جانیوالی عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں تو کون ہے جو اس کو باعث نجات ثابت کرے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے لا تجعلوا قبری عیدا۔ میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا (عرس اور میلہ نہ کرنا)

امت سے یہ فرما کر جناب باری میں دعا کی:۔ اللھم لا تجعل قبری عیدا (مشکوٰۃ) خدایا تو ایسا نہ کرنا کہ لوگ میری تربت کے ساتھ وہی عمل کرنے لگیں جو بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

جب رحمۃ للعالمین مستورات کو زیارت القبور (میلے اور عرس وغیرہ) سے منع فرماتے ہیں۔ ؎

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

غضب ہے کہ جب عورت فریضہ حج پر اکیلی نہیں جاسکتی تو کیا پیر کے مقبرے، مجرے اور میلوں پر تنہا و مجرد جاسکتی ہے۔

تبصرہ نمبر ۲ مردوں کے لئے بھی میلوں اور عرسوں پر جانے کی سخت ممانعت احادیث بالا میں آئی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

روی عن ابی حنیفۃ انہ قال لا یجصص القبر (عالمگیری) (ترجمہ) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پکی قبر نہ بنائی جائے۔

جب پکی قبر بنانا منع ہے تو قبہ بنانا جائز ہے اور نہ ہی میلے وغیرہ جائز ہیں۔ سفر بہ نیت زیارت سوائے بیت الحرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی کے ناجائز ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو بخوشی میلوں اور عرسوں پر جاکر خلاف شریعت مطہرہ کام کرتے ہیں۔ ؎

مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

تبصرہ نمبر ۳ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قوالی سے منع فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہونگے جو ریشم شراب اور آلات لہو (باجہ، طنبورہ، سارنگی وغیرہ) کو حلال سمجھیں گے (بخاری)

دوسری حدیث:۔ میری امت میں سے بعض لوگ ایسے غرق ہونگے اور ان کی صورتیں مسخ ہونگی۔ یہ عذاب تب ہونگے جب گانے والی عورتیں اور آلات لہو (باجہ سارنگی) ظاہر ہونگے۔

اس میلہ میں قوالوں کے پاس طنبورہ، باجہ، سارنگی وغیرہ تھے جو احادیث بالا کی رو سے باعث عذاب ہیں (خدا قوم مسلم کو اس سے محفوظ رکھے)

تبصرہ نمبر ۴ اور جو اشعار قوالوں نے بوقت قوالی گائے ہیں نمبر ۴ میں ملاحظہ فرمالیں۔ کیا یہ توہین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ نبی سے اٹھاکر خدا بنا دیا ہے۔ اور شاہ جیلاں کو بھی معراج کرادیا ہے۔ روضہ رسول کریم کو کعبوں کا کعبہ بنادیا ہے۔

تبصرہ نمبر ۵ مست قلندروں کے تمام کام شریعت محمدیہ کے سراسر خلاف ہیں۔ آپ نمبر ۵ ملاحظہ فرمالیں۔ تعجب ہے کہ جو کام بھی کرتے تھے جوب آتشی کے آگے سجدہ کرکے

فتاویٰ

س عـ۱۳۴ } ہمارے شہر میں قریبا ۵۰ مساجد احناف کی ہیں اور صرف ایک ہی مسجد اہل حدیث کی ہے۔ مسجد اہل حدیث کے بعض مقتدی احناف کا وقت نماز مقرر کرنا چاہتے ہیں اور بعض اہل حدیث افراد کا خیال ہے کہ اس مسجد میں اول وقت نماز جماعت ہونی چاہیئے۔ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ دیگر مساجد کی طرح اخیر وقت رکھا جائے۔ بدیں صورت بعض اہل حدیث اپنے صحیح وقت پر مسجد اہل حدیث میں جماعت کرا لیتے ہیں اور امام صاحب دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر جماعت کراتے ہیں۔ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟ نیز کیا ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے صلوٰۃ کا آخری وقت رکھا جاوے یا اول وقت (۲) آنحضرت صلعم آخر وقت میں نماز پڑھایا کرتے تھے یا اول وقت میں۔ (۳) آپ کے زمانہ میں فجر، ظہر اور عصر کتنے بجے ہوتی تھی۔ بینوا توجروا۔

(سائل خدا بخش)

ج عـ۱۳۴ | نماز اول وقت ادا کرنی افضل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اول وقت پڑھا کرتے تھے۔ جواز کے لئے صرف آپ نے اخیر وقت پڑھی۔

نوٹ } اہل حدیث جماعت کو چاہیئے کہ اپنی نماز کا اول وقت رکھیں۔ جس کا فائدہ مزید ثواب کے علاوہ یہ بھی ہوگا کہ اگر بعض اوقات کسی کو اپنی مسجد میں جماعت نہ ملے تو حنفیوں میں جا کر با جماعت ادا کر سکے۔ اللہ اعلم!

س عـ۱۳۵ } زید نماز فرائض کے علاوہ سنن موکدہ کبھی پڑھتا ہے اور کبھی ترک کر دیتا ہے بکر کہتا ہے کہ زید سنت موکدہ کا تارک ہے اس لئے وہ گنہگار ہے اور اگر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہے جیسا در حدیث من اعرض عن سنتی فلیس منی سے ثابت ہے۔ عمر کہتا ہے کہ تساہل کے سبب سنت موکدہ کا تارک ہے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس حدیث شریف مذکور کی زد میں آتا ہے بلکہ وہ بحیثیت ساتھ اس حدیث کے ایک اعرابی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرائض اسلام بتلا دیجئے تاکہ میں عمل کروں اور جنت مل جاوے تو آں حضور صلعم نے اوس کو فرائض کی تلقین فرمائی اوس نے کہا قسم خدا کی اسے نہ کم کرونگا اور نہ زیادہ جب وہ چلا تو آپ نے فرمایا۔ جس کو جنتی دیکھنا ہو وہ اس اعرابی کو دیکھ لے۔ تو دریافت طلب یہ ہے کہ زید گنہگار ہے کہ نہیں؟

(سائل خریدار اہلحدیث عـ۱۰۲۸۶)

ج عـ۱۳۵ } ترک اور چیز ہے اعراض اور شے ہے۔ اعراض کے معنے منہ پھیر لینے کے ہیں یعنی کراہت کے ساتھ منہ پھیر لینا اس لئے کبھی کبھی سنتوں کو ترک کرنے والا اس حدیث کا مصداق نہ ہوگا۔ صورت مسئولہ میں بکر کا قول اقرب الی الصواب ہے۔ اللہ اعلم!

س عـ۱۳۶ } ہندوؤں کے دیوتا مثل رام، پرس رام، جیسشم، گنیش، مہادیو، ہنومان و رام چندر وغیرہ لوگ موحد تھے یا مشرک۔ جہنمی ہونگے یا بہشتی۔

(علی حسن خان از برہنڈہ)

ج عـ۱۳۶ } اس کا جواب قرآن مجید نے بزبان موسےٰ علیہ السلام دیا ہے علمہا عند ربی۔ ان (قرون اولیٰ) کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ ہمیں اس بات کا حکم نہیں ہے کہ پہلوں کا حال معلوم کریں۔

س عـ۱۳۷ } جو مسلمان مال رکھ کر بھی مسلمان کی وقت پر عزت نہیں بچاتا یا جلد زمین نہیں بچاتا۔ حالانکہ وہ مسلمان زیور و قرآن و حدیث ضمانت اور گرو میں دیتا ہے وہ مالدار خدا کے نزدیک کیسا ہے۔ (سائل مذکور)

ج عـ۱۳۷ } قرض خواہ کو قرض دینا نہ دینا دینے والے کی رائے پر ہے اس لئے اس امر میں فتویٰ شرعی یہی ہے کہ حتی الوسع مسلمان مسلمان کی اعانت کرے تو اجر عظیم کا حقدار ہوگا لیکن سوال سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ قرضخواہ کیسا ہے۔ ادا کرنے والا ہے یا لے کر کھا ہی جاتا ہے اس لئے جب تک اس کا حال معلوم نہ ہو فتویٰ مکمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ اعلم!

س عـ۱۳۸ } میں ہندو لوگوں سے اپنا تعلق بہت رکھتا ہوں۔ جن سے ان کی روٹی و سالن پکی ہوئی کھاتا ہوں آیا جائز ہے یا ناجائز۔ روٹی پکی جائز ہے۔ بھاجی بھی جائز ہے یا نہیں؟

(اللہ داد موضع چنن مونڈہ)

ج عـ۱۳۸ } اگر روٹی سالن میں کوئی ممنوع چیز نہ ہو اور برتن بھی پاک ہوں اور اشیاء ستھرے طور پر پکائی گئی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

س عـ۱۳۹ } میں جو کیا رموضع ہوں۔ میرے [illegible] میں سے بعض سکھ ہیں۔ میں خود ذبح کرتا ہوں اور میرے روبرو بھاجی و روٹی تیار ہوتی ہے اگر مجھے اس میں سے کھانا پڑے تو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج عـ۱۳۹ } ذبیحہ بھی اپنے ہاتھ سے کیا اور پکا بھی سامنے تو کھانے میں کیا حرج ہے۔ اللہ اعلم

س عـ۱۴۰ } میں اور میرا بھائی ہر دو اکٹھے ہیں۔ میں نماز کی اس کو بہت نصیحت کرتا ہوں۔ لیکن بھائی نماز نہیں پڑھتا بعض بعض پڑھتا ہے کیا اکٹھے رہنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج عـ۱۴۰ } اکٹھے رہو اور نصیحت کرتے رہو کبھی نہ کبھی اثر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے: ان تخالط الناس خیر من ان تجانبہم۔ لوگوں میں مل کر رہنا الگ ہو جانے سے بہتر ہے واللہ اعلم!

نوٹ:۔ باقی سوالات مع جوابات کے آئندہ اشاعت میں درج ہونگے۔

اس کا بنانے والا وہی رب العلمین ہے جو ہر جاندار کی اسی طرح پرورش کرتا ہے۔ پرورش صرف کھانے پلانے سے ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ تمام ضرورتوں کے پورا کرنے اور ہر حالت کی نگرانی و حفاظت سے ہوتی ہے۔ انسان کو کھانے پینے سے زیادہ ہوا کی ضرورت ہے۔ ہر وقت ہر آن اسکو ہوا بذریعہ سانس اپنے اندر پہنچانی پڑتی ہے جب وہ گرم ہو جاتی ہے دوسرے سانس سے اس کو باہر نکالنا پڑتا ہے۔ یہ قوت ہوا کے کھینچنے کی اور جو ہوا جسموں کے اندر پہنچ کر اپنا اثر کرتی ہے۔ جس کے بغیر کسی جاندار کا گزر نہیں ہے اس نے پیدا کی اور کس کی یہ محکوم اور مامور ہے۔ اگر ہم اس کو قدیم کہیں جیسا کہ بعض اصحاب نے سمجھے کہدیا کرتے ہیں تو ہم کو اس کا سبب بھی بتانا پڑے گا۔ جبکہ ہوا بھی خدا کی طرح قدیم ہے۔ نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ۔ تو کیا سبب ہے کہ خدا بڑا پرقادر ہوا اور اس کی قدرت کے سامنے مادہ عاجز ہو گیا۔ جس طرح خدا نے چاہا اس کو قید کردیا مرکب عناصر سے وجود کو بنا کر ان کو خطاب کیا یاایھا الناس اعبدوا ربکم الآیۃ۔ یعنی اے لوگو اپنے پالنہار کی بندگی کرو۔ اس کی کوئی وجہ سبب نہیں جبکہ مادہ اور روح خدا کی طرح قدیم ہیں۔ پھر وہ خدا کے ماتحت اور محکوم ہو کر مقید رہیں اسلامی تعلیم ایسے خدشات سے پاک ہے لہذا اسلام کی ضرورت فرقوں کو ہے ہم سب پھر اس کو پیش کرتے ہیں۔ مذہب اسلام جس کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ اس کا نام خدا نے رکھا ہے جو دیگر مذاہب کو حاصل نہیں۔ خدا کی ربوبیت کا فیض ہے جو بندوں کے لئے عام ہے۔ جو چاہے اسلام میں داخل ہو کیونکہ خدا کے سب بندے ہیں۔ اور اسلام خدا کا مقرر کیا ہوا دین ہے۔ اسکے بندے اس کے دین کو قبول کریں۔ یہ آیت شریف الحمد للہ رب العلمین سورہ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ معنی پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اولیت حاصل ہے۔ اس کی ترتیب میں اسی آیت کو پہلا رتبہ حاصل ہے۔ جیسا کہ بندہ کو بعد پیدا ہونے کے سب سے پہلے ربوبیت اور پرورش کی ضرورت ہے۔ بندہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان اور بڑائی بیان کرے کہ تمام جہان پر اس کی عظمت کا سایہ ثابت ہو جائے اور تمام مخلوق اس کی محتاج معلوم ہونے لگے تو اس سے بڑھ کر بندہ اپنا عجز اور خدا کی بڑائی اور عظمت کیا بیان کرسکتا ہے۔ اس میں بھی خدا کی رحمت و نعمت شامل ہے کہ ایسے مختصر کلمات میں اتنی بڑی عظمت اور خوبیاں اللہ تعالیٰ کی بیان کرنا انسان کا حوصلہ و لیاقت نہیں ہے۔ یہ مضمون بھی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو خود ہی تعلیم فرمایا ہے۔ جس سے وہ اپنے رب کی بڑائی اور خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ اس کے بعد الرحمن الرحیم دوسری آیت سورہ فاتحہ کی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور رحم کا ذکر ہے۔ یعنی بخشش کرنے والا نہایت مہربان۔ گناہ بخشندہ و پردہ پوشی کنندہ۔ اس کی شان ہے اسی کے سایہ رحمانیت میں نیک و بد بسر کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی حکومت سے نافرمانیوں کا بدلہ فوراً لیتا اور نافرمانوں پر کوئی عذاب۔ مرض۔ مذاب دُکھ نازل کرتا تو دنیا میں بھی منہ دکھانے کی جگہ نہ تھی۔ مثلاً کوئی شخص نماز ترک کرتا تو فوراً اس کے بدن پر پھوڑے ہو جاتے یا مونہہ پر سیاہ داغ پڑ جاتے تو کس قدر ندامت و ذلت کا موقعہ تھا۔

وھو الحلیم فلا یعاجل عبدہ بعقوبتہ لیتوب من عصیان۔ یعنی وہ تحمل و برداشت کرنے والا ہے کہ بندہ کو گناہ کرنے پر فوراً نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے تاکہ اپنے گناہ اور نافرمانی سے توبہ کر کے باز آجاوے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ اس کی صفت رحمانیت کا ہی مقتضا ہے کہ بندوں سے وعدہ فرماتا ہے:۔

وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اھتدیٰ۔ یعنی میں بخشش دینے والا ہوں اس شخص کے جملہ گناہوں کو جو باز آجاوے اور اپنے رب سے سچا معاملہ رکھے اور عمل اپنے رب کی مرضی کے موافق کرے اور درست و سیدھا رہ جائے غور ہے کہ بندوں کی طرف سے گناہ آسمان کو چڑھتے ہیں اور اس کی طرف سے مغفرت و رحمت کی بارش ہے۔ اگر وہ کسی نافرمان کی توبہ قبول نہ کرتا تو کسی کی زبردستی نہ تھی کوئی کچھ نہ کرسکتا تھا یہ اس کی رحمت ہے کہ توبہ کے قواعد اور طریقے سکھا دئیے تاکہ اپنے سایہ رحمانیت میں بندوں کو امن و امان سے داخل کرے۔ کیونکہ نافرمان اس قابل نہیں ہوتا کہ اُس پر رحمت کا نزول ہو۔ لہذا پہلے نجاست عصیان کے دور کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ پھر پاک و صاف رہنے کی تاکید ہے کہ اعمال صالحہ سے تعلق رکھے اور یہ نہ ہو کہ آج توبہ ہے کل پھر وہی کام ہے بلکہ بندہ کو درست رہے اور ہدایات کے موافق کام کرے۔ یہی توبہ کی صورت ہے۔ ورنہ وہ توبہ در اصل توبہ نہیں ہے کہ جس کے بعد اصلاح اپنے بدعملوں کی نہ ہو۔ چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد رب العلمین موجود ہے۔

اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون

یعنی جنہوں نے خدا کی نافرمانیاں کیں ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں وہ ایمان والوں کے بھی دشمن ہیں۔ جن پر خدا لعنت کرے ان پر اس کے بندوں کی بھی لعنت ہے۔

پھر اس کے بعد فرمایا:۔

الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم

یعنی جن لوگوں نے توبہ کرلی اور اپنے عملوں کو درست کردیا اور بیان کر کے ظاہر کردیا۔ پس ان لوگوں پر میں متوجہ و مہربان ہو جاتا ہوں اور میں بڑا رحم کنندہ ہوں۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سچی توبہ اور سچے تائب کو اچھی طرح ظاہر کردیا ہے کہ جس میں کسی کو شک نہ ہو۔ یہ رب العلمین کی کمال

ملکی مطلع

خدا اس خواب کو سچا کرے

کسی ہمدرد مسلمان کو (گویا) خواب میں دکھایا گیا کہ ہندوستان کا شمالی حصہ (یعنی پنجاب کشمیر، صوبہ سرحد، سندھ، اور بلوچستان) جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں رکھتا ہے اس لئے انتظامی حیثیت سے ایک الگ ملک قرار دیا جائے۔ جس کا نام "پاکستان" رکھا جائے۔

اسی خواب میں (گویا) دوسرا حصہ یہ دکھائی دیا کہ دنیا کے کل مسلمان چونکہ بحکم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے اُن میں وحدت اسلامی کی تحریک پھیلائی جائے جس کا نام "پان اسلام ازم" ہے۔ ہم تو ان دونوں باتوں کو خواب ہی سمجھتے تھے مگر ہمارے مہربان (آریوں) کو یہ خواب حقیقت نظر آیا۔ اس لئے وہ چونک پڑے کہ مبادا یہ خواب سچا ہو جائے۔ چنانچہ اس کی پیش بندی کرنے کو انہوں نے ایک لمبا مضمون لکھا ہے جو قابل دید و شنید ہونے کی وجہ سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"آریہ مسافر" لاہور لکھتا ہے:۔

"ہمارے ہموطن مسلمانوں میں پاکستانی تحریک کا گذشتہ صدی سے خیال اُجاگر ہوا اور انہوں نے اپنے آپ کو پستی کے بعد بلندی کی طرف اُٹھنے کا خواب دیکھا۔ اور خیال ہی خیال میں یہ جان لیا کہ کھوئی ہوئی حکومت۔ مٹی ہوئی سطوت اور گم کردہ طاقت کو واپس لانے کے لئے وہ ہتھیار کام نہیں دے سکتے۔ جو آج سے پانچ سات صدی پہلے کام دیتے تھے۔ یورپ کی طاقتیں اسلامی دنیا پر اپنا اقتدار جما چکی تھیں اور مسلمانوں کو دن بدن محسوس ہو رہا تھا کہ ہم حاکم نہیں رہے محکوم بن گئے ہیں ہماری کوئی آواز نہیں اور نہ ہی وہ پرانا اقتدار فی الفور واپس آسکتا ہے جس نے تواریخ عالم پر اسلام کی چمکنے والی تلوار کی بے پناہ حرکت کا باب وا کیا تھا۔

ٹرکی بیمار تھا۔ مصر اسیر تھا۔ عرب مُردہ تھے۔ ہندوستان غلام تھا۔ ایران میں قوت نہیں تھی۔ اور افغانستان کے علاوہ مراکش اور ٹیونس وغیرہ کی پوچھتے ہی کیا ہو۔ ان طاقتوں کے بل پر اسلام کا پھر زندہ قوموں پر مسلط ہونا مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ ایسی حالت میں جمال الدین افغانی نے اپنی شعلہ زا تحریک کے بل پر اسلامی ممالک میں اتحاد و اتفاق کی روح موجزن کرنے کے لئے عدیم المثال جسارت کا ثبوت دیا اور بتلایا کہ مفلوج اور غلام مسلمان متحدہ ہو کر اور ایک عالمگیر اسلامی اتحاد کی تحریک کے معاون بن کر اُٹھ سکیں گے اور اُٹھ کر یورپ کو کچل سکتے ہیں جس نے مسلمانوں کو اسیر کرنے کے لئے سیاسی بیڑیاں ایجاد کی ہیں۔

پان اسلام ازم کے محرک کی تجویز پر مصر ہندوستان اور ترکستان میں صاد کیا گیا۔ اور اس شخص نے مردہ مسلمانوں کے جسم میں چنگاری چھوڑنے کا کمال کر دکھلایا۔ خوابیدہ مسلمان نیم خوابی حالت میں کتنے ہی روح فرسا خواب لینے لگ گئے اور یہ سوچنے لگ پڑے کہ مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ ستلج سے لے کر مراکو تک ایک متحدہ اسلامی نیشن کی بنا ڈالی جائے اور اسی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان میں پاکستانی تحریک شروع کر دی جائے۔

ان خیالوں کا ہی اثر ہے کہ آج مسلمان تواریخی اور جغرافی طور پر ہندوستان کے حصے بخرے کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اقلیت ہوتے ہوئے اکثریت کے سامنے غرا رہے ہیں۔ حکومت اسی جذبہ کو اشتعال دینے کے لئے میٹھ ٹھونک رہی ہے اور فرقہ داری کی فضا پیدا کر کے ان کے سامنے وہ منظر لا رہی ہے مرحوم اقبال بھی پاکستانی تحریک کے منادوں سے ایک تھے اور وقت آنے پر علی برادران نے بھی اس تحریک میں شامل ہو کر کرشمے دکھلائے۔ کانگرس کی مسلم نواز پالیسی نے گورنمنٹ انگلشیہ کو مجبور کیا۔ جس کی وجہ سے سندھ اور سرحد کو الگ الگ صوبجاتی خود مختاری مل گئی۔ ابھی پچھلے دنوں مسٹر خلیق قریشی رُکن مجلس پاکستان لائل پور نے اپنے دو مقالے روزنامہ "احسان" میں شائع کروائے ہیں۔ ان میں سے آخری مضمون میں جغرافیائی اور قدرتی خواب بھی پیش کیا۔ اور بتلایا ہے کہ

"پاکستان ہندوستان سے علیحدہ ملک ہے"

دیکھنا یہ ہے کہ اس علیحدہ ملک میں ہندوستان کے کونسے خطے آتے ہیں۔ اس کے لئے کشمیر، پنجاب، سرحد، بلوچستان اور سندھ پر نظر رکھی ہے۔ اس خواب میں دریاؤں کی حدبندی اور مسلمانوں کی اکثریت کا خواب لیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ چونکہ ان ممالک میں مسلمانوں کو ہوا راس آتی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے کیوں نہ کہا جائے کہ پاکستان ہندوستان سے علیحدہ ملک ہے۔

پاکستان کی تحریک کو منڈھے چڑھانا اور ہندوستان میں ایک الگ مسلم ایمپائر بنا لینا خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ انگریز بلی کا دودھ پی کر نہیں پلے وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کتنے ہی لالچ دیتے رہیں مگر جبکہ وہ فلسطین میں اپنی آئی پر آئے ہوئے عربوں کی پروا کرنے سے رہے تو وہ ہندوستان میں پاکستان کے قیام کو کیسے مفید سمجھتے ہیں۔ اور پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں ان صوبوں کو سونپ دینا جن میں حکومت کی اہلیت کا جذبہ ہی ندارد کے مصداق ہو۔ اسی پاکستانی خبط نے کشمیر کے خلاف ایک عالمگیر محاذ کھڑا کر دیا تھا اور احراریوں کی قوم پرست جماعت بھی بیکاری کے دور میں پاکستانی خیال کو لے کر ڈٹ کھڑی ہوئی تھی۔ لاکھوں افراد کا اس ایجی ٹیشن میں نقصان ہوا۔ مگر انگریز نے ان

متفرقات

کمی اشاعت پر توجہ | ماہ اگست میں اخبار کی مزید ترقی کی بجائے کمی واقع ہوئی۔ اعیان اہلحدیث کو اس کی توسیع اشاعت میں کما حقہ کوشش کرنی چاہئے۔

نور توحید | سابقہ پرچہ میں رسالہ نور توحید کی روانگی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ جن حضرات نے محصول ڈاک ادا کیا ہوا تھا ان کی خدمت میں پیڈ پیکٹ بانفذ سید ڈاک خانہ ۲۸/۸ کو روانہ کئے گئے ہیں۔ نیز بعض حضرات کو ریلوے پارسل بھیجے گئے ہیں۔ دیگر احباب بھی بہت جلد طلب کر لیں ورنہ شمع توحید کی طرح ختم ہونے پر شکایات معاف

رسالہ تبلیغ | کا ڈیکلریشن حاصل کرنے کے لئے درخواست کی ہوئی ہے اور اس کے نمبر ۴۔۵۔۶ مسائل ثلاثہ (ادعہ زمان۔ تبدیلی منتظر اور مجددوران) عالمانہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت کیلئے کاتب کو دیئے گئے ہیں۔ شائقین تسلی رکھیں۔

(شیر سیالکوٹی)

مدرسہ دینیہ میسور | سید احمد صاحب میسوری جو پرجوش اہل حدیث ہیں۔ میسور شہر میں ایک مدرسہ دینیہ اہل حدیث جاری کرنے بلکہ اس کام کے لئے وہ دورہ کر رہے ہیں۔ ہمدردان سے امید ہے کہ وہ ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ امداد پتہ ذیل پر بھیجی جائے:۔

حاجی عبید اللہ۔ میونسپل کمشنر۔ بنگلور

طبیہ کالج | حکیم محمد علی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ امرتسر میں طبیہ کالج دوبارہ جاری ہو گیا ہے۔ مفصل حالات کے لئے ارکا ٹکٹ بھیج کر پراسپکٹس طلب کریں۔ پتہ:۔ حکیم محمد علی۔ کٹڑہ جہاں سنگھ امرتسر

مولانا عبد النور صاحب | کی علالت کی وجہ سے ہم لوگ بڑے تردد و تفکر میں مبتلا ہیں۔ ناظرین کرام مولانا کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابو نعمان محمد فضل الرحمن متعلم مدرسہ دار التکمیل مظفر پور) اللھم اشفہ شفائک وداوہ بدوائک۔

فریاد بیوہ | مولوی محمد الدین گجراتی مرحوم کی بیوہ بچوں کی پرورش کے لئے ناظرین اہلحدیث عموماً اور اصحاب خیر خصوصاً حسب دستور سابق توجہ فرمائیں امداد اس پتہ پر ہو:۔ غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین محلہ نور پور ارائیاں مشرقی گجرات پنجاب

غریب فنڈ | میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ ماہ رجب میں اصحاب خیر عموماً صدقات و خیرات دیا کرتے ہیں۔ ان مصارف میں غریب فنڈ کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں۔

مہلت یافتگان

کی خدمت میں اطلاعاً گذارش ہے کہ جس طرح آپ حضرات کے مہلت طلب فرمانے پر حسب طلب مہلت دی گئی ہے۔ اسی طرح آپ بھی اس پرچہ کو ملتے ہی اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ بعد ختم میعاد اخبار بند کرنا پڑیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مقدمہ وقف اہل حدیث | فیض آباد کی اپیل جو چیف کورٹ لکھنؤ میں دائر ہے اوس کے آخری فیصلہ کی تاریخ قریب ہے۔ اس جائداد سے ایک مدرسہ ۲۲ سال تک بغیر کسی چندہ کے جاری رہ کر اب بند پڑا ہے۔ یہاں کے دو چار غریب اہل حدیث بالکل کچھ نہیں کر سکتے۔ اس جائداد اور مدرسہ کو تلف ہونے سے بچایئے۔ اہل کرم سے امید ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس فنڈ میں رقوم عطا فرمائیں گے۔ سب سے پہلی رقم جناب حاجی عبد الرؤف صاحب مئو ضلع الہ آباد سے مبلغ عہ وصول ہوئی ہے۔ جزاہ اللہ! راقم خادم دین:۔ محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔

یاد رفتگان | میرے والد ماجد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اسکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ (راقم قطب الدین ہیڈ ماسٹر بعدیسر ضلع ہوگلی)

حج کمیٹی صوبہ سرحد

حاجیوں کے مفاد کے سلسلہ میں صوبہ سرحد کی حج کمیٹی نے گذشتہ سال سے اب تک ریلوے مراعات اور کامران کی فیس کی معافی کے لئے پر زور پروپیگنڈا کرتے ہوئے اپنی لوکل گورنمنٹ کے ذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا اور نیز مسلم ممبران مرکزی اسمبلی کی خدمت میں متعدد یادداشتیں تحریر کیں۔ آخرکار کامران کی فیس کی معافی کا مسئلہ تو اجلاس اسمبلی میں پیش ہو کر اللہ کے فضل سے حل ہو گیا ہے۔ جس کی بابت شملہ سے سر ضیاء الدین احمد اور مسٹر عبد القیوم خان نے تحریر فرمایا ہے کہ اجلاس اسمبلی میں مسٹر گرجا شنکر باجپائی نے حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا ہے کہ آئندہ کامران کی فیس -/8 کی بجائے -/3 ہوگی یعنی پانچ روپیہ فی حاجی فیس کم ہو گئی ہے۔ بحمد اللہ کہ یہ مسئلہ کچھ نہ کچھ تو حل ہو گیا۔ اب خدا کرے کہ ہماری دوسری تجویز ریلوے مراعات کی بھی جلدی ہی اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہو کر منظور ہو جاوے تاکہ حاجیوں کے لئے رعایتی واپسی ٹکٹ ریلوے کو جاری کرنے کا حکم دیا جاوے اور نیز تبرکات زمزم و کھجور کا کرایہ ریل معاف ہو جائے۔ اس لئے استدعا ہے کہ ہر مسلم عموماً و اخبارات اور مقتدر احباب خصوصاً ہماری اس تجویز کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے پُر زور پروپیگنڈا کر کے ماجور ہوں۔ تاکہ کامیابی ہو جاوے۔ فقط

راقم حاجی مہر برکت علی سیکرٹری پراونشل حج کمیٹی صوبہ سرحد۔ پشاور

لوگوں کی کہاں تک اس سلسلہ میں مدد کی وہ ہر ایک پر اظہر من الشمس ہے۔ اب یہ خیال جمائے رہنا کہ ہندوستان میں پاکستان کی بنا ڈالنا آسان ہے، ایک خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

اس وقت حالات نے پاکستانی صوبوں میں مسلمانوں کو اکثریت تک پہنچا دیا ہے اور اہلیت و نا اہلیت کے سوال کو نہ چھونے کی وجہ سے مسلمانوں کو دونوں کی قوت دستیاب ہوئی ہے۔ کیا اسلئے ہندوستان میں پاکستان کے قیام کا خیال کیا جا سکتا ہے؟ یہ سوال جس کا سیدھا اور صاف جواب بالکل آسان ہے اور یہ بھی درست کہ اگر دائمی طور پر انگریز اسی طرح بنے رہیں تو حکومت کیسے کر سکیں سیاسیات کے آتار چڑھاؤ، مسلمانوں کی ناز برداریاں اور عذر وغیرہ کی کارگذاریاں انگریزوں کے سامنے ہیں۔ ایسے روشن حقائق کی موجودگی میں حکومت اتنی بدھو نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو پاؤں مضبوط کرنے کا موقع دے۔ اور اگر دیا جائیگا تو انگریزی آقاؤں کا حکومت کرنا ممکن نہیں ہو سکیگا چونکہ ایسا ہونا آسان نہیں اور مطالبات سے حکومت کا دستیاب ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے پاکستانی بیل کا منڈھے چڑھنا بھی سہل نہیں ہو سکتا۔

پاکستانی خیال سے جہاں ہندوستان میں دائمی طور پر تفریق پیدا ہونے کا احتمال ہے اور کانگرس بھی نہیں چاہتی کہ ان صوبوں کی ہندوستان سے الگ پالیسی مقرر کی جائے اور انہیں واحد طور پر خود مختار بنا دیا جائے۔ اس لئے اس پہلو میں جبکہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کی خالص حکومت ہو جائے گی یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کا ایک بھاری حصہ تو ایک طرف ہو اور خیالی پاکستان کے رہنے والے اپنی اڑھائی چاول کی الگ کھچڑی پکاتے پھریں۔

بفرض محال اگر پاکستان کو ایک الگ ہستی بنا دیا جائے تو اس کا اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا آسان نہیں ہے۔ پنجاب اور کشمیر کو جانے دیجئے۔ یہ دو صوبے ہی ایسے ہیں جو اپنے اخراجات کا بار اٹھا رہے ہیں مگر سرحد، بلوچستان اور سندھ کی طرف نظر اٹھائیے وہاں حکومت چلانے کے بعد بھی اتنا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جس سے یہ امید کی جا سکے کہ اگر ان صوبوں کو ایک الگ صورت دیدی گئی تو یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں گے۔ پنجاب اور کشمیر کے لوگ آواز اٹھائیں گے۔

پنجاب کے ساتھ کشمیر تو سہوا چسپاں ہو گیا۔ مگر پھر بھی کشمیر جو ایک الگ ریاست ہے اسکو مسلمانوں کے حوالے کس طرح کیا جا سکتا ہے جبکہ راجہ پرتاپ سنگھ آنجہانی نے نقد رقم پر یہ خطہ حاصل کیا تھا۔ اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اگر کشمیر کے مسلمان الگ نیشن چاہتے ہیں تو وہ کشمیر کو مسلم نیشن نہیں بنا سکتے۔ وہ تو ہندوستانی ہی رہیں گے۔ الگ نیشن کے خواب کے لئے وہ سندھ کی ندی پار کر سکتے ہیں۔ اور اگر زیادہ کوشش کریں تو ان کے لئے آزاد علاقہ کھلا ہے۔ پہاڑوں میں جائیں اور وہاں اپنی بستی بسائیں۔ کیونکہ وہ پاکستان نہیں ہے۔

جہاں تک میں نے خیال کیا ہے۔ ہندوستان کی قومی حکومت کے لئے یہ گوارا کرنا کہ وہ پاکستان کے خواب کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو آسان نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس علاقہ کو جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کچھ دیر اور غلامی کی زنجیر میں اسیر رہنا پڑے۔ اور اگر ہندوستان کو خود مختاری مل بھی جائے۔ تو بھی یہ خطے چند قدم پیچھے رہ جائینگے مگر پھر بھی انہیں واحد تک طور پر مسلمانوں کے سپرد کر دینا سیاسیات کے فلسفہ کی رو سے بھی آسان نہیں معلوم ہوتا۔ گو مسلمان یہ خواب لیتے پھریں کہ پاکستان ایک جغرافیائی اور قدرتی تقسیم ہے۔ حکومت اور قدرت دو الگ الگ فلسفے رکھتے ہیں۔ ان کا جغرافی اور دیگر حالات سے اتنا آسان پیوند نہیں لگ سکتا جتنا خیال کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کا خواب اٹھارھویں صدی میں ایک ذہن سے اٹھا۔ اور اسی طرح بڑھتا گیا۔ جس طرح جوار بھاٹے میں سمندر موج خیز ہوتا ہے۔ تاہم تک کے پچاس سالہ کارنامے بتلاتے ہیں کہ عملی پر مالی اور جانی قربانیوں کے علاوہ مسلمانوں اس خیال نے بہت حد تک پست کر دیا ہے وہ دن بدن کمزور سے کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر یہ خواب ہے جو ہنوز تکمیل پذیر نہیں ہو کیسے ہو۔ اس میں سامراجی طاقت کے نفوذ کے ہونے کا احتمال ہے۔ اور یہ ضروری ہے کہ اس خواب کے سلسلہ میں اور اس بلند تخیل کے متعلق تواریخ میں شعر ذیل کا ہم معنی جواب چسپاں کر جائے۔ اور ہندوستانی مسلمان سر پکڑ کر رہ جا

اس بلندی کے نصیبہ میں ہے پستی ایک دن

(آریہ مسافر لاہور ۲۳ ستمبر ۳۸ء)

اہلحدیث: دین اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ خدا کی رحمت سے نا امید ہونا کفر ہے۔ اسلئے ہم اس خواب کے حقیقت ہو جانے سے نا امید نہیں ہوتے خدا کرے یہ خواب سچا ہو جائے ۔

بنوں کے بعد کالاباغ پر سرحدیوں کے حملہ کا خطر

ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم اخباروں میں یہ سرخی دیکھتے ہیں کہ کالاباغ پر سرحدیوں کے حملہ کا خطرہ ہے۔ حکومت برطانیہ کی قوت وسطوت اور وزیریوں کی قلت وضعف کو ملحوظ رکھ کر منہ سے نکل جاتا ہے۔

ایں چہ شور است کہ در دور قمر می بینم ... ایں چہ شنم بیداری است یارب یا بخواب

کہاں حکومت برطانیہ جس کے پاس بری، بحری اور فضائی ہر قسم کا بے حساب سامان موجود ہے اور غریب وزیری قبائل جن کی شان میں استاد غالب کا یہ شعر صادق ہے

غم نہیں رہتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

یہ تو ہوا ہمارا خیال مگر اخباری واقعات سے ہم مجبور ہیں کہ اس عنوان کی تصدیق کریں خاصکر اس لحاظ سے کہ وزیرستان کی شورش سال بھر سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے بجائے ختم ہونے کے روز بروز بڑھ

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۱۴۲۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ ستھیالی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ $\frac{9}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۰ $\frac{8}{38}$)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

: بورڈ کی مہر :

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۴۲۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غلام محمد ولد نبی بخش و رمضان ولد کاکا ذات گوجر سکنہ ادورہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ $\frac{9}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۰ $\frac{8}{38}$)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

: بورڈ کی مہر :

(۹۱۹)

ریش کب

تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اُردو - قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں۔ جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد دو روپے۔ مکمل سٹ بارہ روپے۔ رعائتی قیمت (مکمل سٹ خریدنے والے سے) عللہ روپے۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلےٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

بیان الفرقان علیٰ علم البیان (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے۔ جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و علم بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح کا نمبر دے دیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلےٰ ہے۔ سرورق رنگین، سفید آرٹ پیپر پر چھپایا گیا ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍)

الآثار المتبوعہ لرد علم المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸؍

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید و اجتہاد۔ ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت عہ؍

ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

---

(۹۱۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ / روسا وجاگیرداروں سے ،، ۸ / عام خریداران سے ،، ۵ / ،، ،، ششماہی ۲/۸ / ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ / فی پرچہ - - - ۲ /

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۰- رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶- ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

تابش ایمان

(از مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

آہ! مسلم یہ تقاضا تھا ترے ایمان کا
جان کو قربان گر کرنا پڑے ہاں کر دیجئے
پھونک کر باطل کو رکھدیں صرف لفظ آہ سے
واعظا! ظاہر پرستی پر ہے نازاں کس لئے
دعویٰ عشق حقیقی اور جنت کی طلب
اتحاد قوم میں مضمر ہیں ساری طاقتیں
ایک دم نقشہ زمانے کا بدل جائے ابھی
ہر طرف پھرتے تھے ہم سر پر کفن باندھے ہوئے
محو ہو جاتے تھے جنکی لے پہ سب عرب وعجم

تو فدائی بن کے رہتا سنت و قرآن کا
نام اونچا کیجئے پر صاحب فرمان کا
اک شرارہ دل میں گر ہو تابش ایمان کا
علم تجھ کو چاہیئے کچھ مقصد قرآن کا
کرنے گر کرتا ہے یہ سودا ہے مال وجان کا
اختلاف قوم بے شک ہے سبب نقصان کا
نام زندہ ہم کریں گر خالد و سلمان کا
ہم نے چرچا کر دیا ہر سو شہیدی شان کا
ہائے ریکارڈ کہاں ہے وہ رسیلی تان کا

اے خدا دن پھیر دے اب گردش ایام کے
آرہا ہے لب پہ دم اب مسلم بے جان کا

ازپیشگاہ مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
(قاعدہ ہذا منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جھنڈا ولد کوڈو ذات کمبو سکنہ تلونڈی سوبھا سنگھ تحصیل قصور ضلع لاہور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام قصور درخواست کی سماعت کے لئے یوم بدھ مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مقروض مذکور مسمی جھنڈا کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۳۱۔ اگست ۱۹۳۸ء)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

تندرستی کا [illegible]

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر [illegible] کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں [illegible] کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون [illegible] لگ جاتا ہے۔ فی ڈبہ ۱؎ محصولڈاک ۷ [illegible]

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر پلوور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

الیس جو بیوں کی حمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز و صحاح ستہ۔ مثل بخاری۔ مسلم اور ترمذی وغیرہ سے تلخیص کرکے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے مجلد چرمی۔ منقش۔ نہایت پختہ۔ ہدیہ چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی مروف۔ لکھائی، چھپائی بہت عمدہ۔ [illegible] حدیث کے ہاں ضرور ہونا چاہئے۔ بے نظیر اور قابل دید ہے۔ ہدیہ عشہ روپے۔

معجز نما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ سوانحعمری خاتم النبیین۔ حنا شدہ۔ مجلد للعہ

مترجم حمائل شریف

ترجمہ بامحاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ مجلد چرمی ہدیہ ۵؎ روپے۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بر حاشیہ فوائد موضح القرآن [illegible] شاہ عبد القادر صاحب رحمہ

جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم قابل دید تحفہ ہے۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی ہدیہ صرف عہ

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ عہ

تفسیر واضح البیان اردو

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ گو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت بے جلد [illegible]

حقیقت مرزائیت

مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے چنانچہ مولوی عبد الکریم صاحب آف مباہلہ (سابق احمدی مبلغ) نے کتاب مذکورہ لکھی ہے۔ جس میں مرزائیت کے اندرونی رازوں کا انکشاف کیا۔ کتاب پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ۶؍

مباہلہ پاکٹ بک

از مصنف مذکور۔ قادیانی مشن کی تردید میں لکھی ہے جو کہ بہت مفید ہے۔ پاکٹ سائز کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰- رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

کیا مسیح کفارہ ہے؟

تمہیدی نوٹ | کفارہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں گناہوں کو دور کرنے والا۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی نیک صالح کیوں نہ ہو اپنے فطری گناہوں سے پاک صاف نہیں ہوسکتا۔ اس لئے وہ اس امر کا محتاج ہے کہ کوئی شخص اس کا کفارہ ہو تاکہ اس کی نجات ہوسکے۔ خدا کی نسبت ان کا اعتقاد ہے کہ وہ عادل ہے اس لئے کسی گنہگار کو بغیر سزا دئیے یا کفارہ قبول کئے معاف نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس طرح اس کا عدل (انصاف) قائم نہیں رہ سکتا۔

اسی اصول کے پیش نظر انہوں نے کفارہ مسیح کا عقیدہ ایجاد کیا۔

امثلہ | ہمارے ناظرین کفارے اور شفاعت کی مثالیں سننا چاہیں تو غور سے سنیں۔

(۱) کوئی حمال بوجھ اٹھائے چلا جارہا ہے۔ مالک اس کے ساتھ ہے۔ سامنے سے کسی نے دیکھا کہ حمال بوجھ کے نیچے دبا جارہا ہے اس نے مالک سے درخواست کی کہ اس کے بوجھ میں تخفیف کردی جائے۔ مالک نے اپنی رحمدلی سے اس درخواست کو قبول کرلیا۔ یہ مثال ہے شفاعت کی۔

(۲) اگر مالک نے اس کی درخواست منظور نہ کی اور اس کے نتیجے میں سفارش کرنے والے نے اس بوجھ کو اپنے سر پر اٹھالیا اور مزدور کو سبکدوش کردیا تو یہ کفارے کی مثال ہوئی۔ یہی معنی ہیں عیسائیوں کے پولوس رسول کے اس قول کے کہ

مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا اور وہ ہمارے لئے خود لعنتی ہوا۔ لکھا ہے کہ جو سولی پر چڑھایا جائے وہ لعنتی ہے۔

(پولوس کا خط)

اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ ناظرین توجہ سے پڑھیں۔ دنیا میں قومیں مختلف ہیں، حکومتیں مختلف، ادیان و مذاہب مختلف۔ باوجود اس شدید اختلاف کے ایک امر پر سب متفق ہیں وہ یہ کہ جو کرے سو بھرے۔ یہ حقیقت سمجھنے کے لئے قدرت نے دو اصول ہمارے سامنے رکھے ہیں ان میں سے ایک اصول مذہبی ہے دوسرا طبی۔ اہل مذاہب کی نظر میں اصل چیز تو مذہبی اصول ہے لیکن طبی اصول اس کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔

اس مضمون میں ہم طبی اصول پہلے بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔ کوئی شخص کسی مذہب کا قائل ہو یا نہ ہو بلکہ خدا کا بھی قائل ہو یا نہ ہو وہ بھی اس طبی اصول کو مانتا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

"جو شخص بدپرہیزی کریگا وہی تکلیف اٹھائیگا۔"

ہم دیکھتے ہیں کہ اصول میں کسی قسم کا استثنا نہیں، جیسے یہ اصول بالغوں پر حاوی ہے ایسے ہی نابالغوں کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے جو مذہب اس قانون قدرت کے برخلاف ہوگا اسکی اس قانون سے مخالفت ہی اسکے غلط (غیر خدائی) ہونے کے لئے کافی ہے۔

اب ہم اس خصوص میں دین اسلام اور دین مسیحی کا مقابلہ کرکے دکھاتے ہیں۔ عیسائیوں کے ماہوار رسالہ "اخوت" بابت مارچ سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یوں لکھی ہے:-

"کیا مسیح ہمارے گناہوں کے لئے مرگیا؟"

"نجات کے بارے میں اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے لئے کفارے کی ضرورت نہیں ہم مسیح کی موت کے سبب نہیں بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کے نمونے کی پیروی کرنے اور اس کی مرضی پر چلنے سے بچ جاتے ہیں۔ اس قسم کے خیالات کلیسیا میں عام طور پر پائے جاتے ہیں ×× انسان گنہگار اور خدا کی شریعت کے رو سے ملزم ہے۔ وہ اپنی کسی کوشش سے بچ نہیں سکتا۔ لیکن خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو بھیجا۔ تاکہ انسان کے لئے اور انسان کے بدلے اس کا عوضی ہوکر مرے۔ مسیح کو نجات دہندہ مان کر انسان معافی حاصل کرتا ہے۔ اس کے گناہ کا جرم اور داغ دھویا جاتا ہے اور وہ خدا کے خاندان میں بحال کیا جاتا ہے۔"

(اخوت لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | مضمون نگار نے اس مضمون میں کفارہ مسیح کا اثبات کیا ہے۔ ہم نے تمہید میں کفارہ کے معنی اور مثال بتادی ہے نامہ نگار نے جن دو عقیدوں کا اس اقتباس میں ذکر کیا ہے اسلام ان میں سے پہلے عقیدے کا معتقد ہے جو علاوہ طبی اصول کے کل انبیاء سابقین (علیہم السلام) کی تعلیم کے بھی موافق ہے

انتخاب الاخبار

حاجیوں کا جہاز | ایس ایس جہانگیر بمبئی سے ۱۹ ستمبر و کراچی سے ۲۲ ستمبر کو روانہ ہوگا۔

—— امرتسر میں اس ہفتہ بھی بارش نہ ہونے سے گرمی میں پھر اضافہ ہوگیا ہے۔ البتہ رات کو کسی قدر خنکی ہو جاتی ہے۔

—— پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ ولیعہد حجاز نے یورپ جاتے ہوئے پیرس میں نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ فلسطین عربوں کا ملک ہے عرب ہی اس پر قابض رہیں گے۔ ایک عرصہ سے فلسطین میں کشت و خون کا بازار گرم ہے اسکی تمام ذمہ داری یہودیوں پر عائد ہوتی ہے۔ ہمیں عربوں سے اس معاملہ میں ہمدردی ہے۔

—— بیت المقدس سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین میں بعض سخت گیرانہ قوانین نافذ کئے گئے ہیں۔ افسروں کے اختیارات اس قدر وسیع کر دیئے گئے ہیں کہ مشتبہ اشخاص فوراً گرفتار کر لئے جائیں۔ جن مکانوں پر باغیوں کے مرکز ہونے کا شبہ ہوگا ان کو بم سے اڑا دیا جائیگا۔

—— لندن کی خبر ہے کہ گذشتہ ہفتہ ایک اطالوی جنگی طیارہ درہ دانیال پر پرواز کر رہا تھا کہ ترکی طیارہ شکن توپوں نے گولوں سے اس کو زمین پر گرا لیا۔ اس وجہ سے اٹلی اور ترکی کے درمیان جنگ پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

—— عام طور پر آج کل مشہور ہو رہا ہے کہ جرمنی چیکوسلواکیا پر حملہ کر دیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس پر حملہ ہوگیا تو فرانس چیکو کی مدد کریگا۔

—— لاہور۔ پنجاب اسمبلی کی نیشنل پروگریسو پارٹی کے لیڈر راجہ نریندر ناتھ نے پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مستعفی ہونے کی وجہ اسمبلی کے وہی پاس کردہ بل ہیں۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۵ ستمبر کی درمیانی شب کو قبائل نے رازمک میں مقیم فوج پر کمین گاہوں میں گولیاں چلائیں۔ ۲ سپاہی ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔

—— گورنر صوبہ بہار نے ایک آرڈی ننس کے ذریعہ وزراء کے بہت سے اختیارات اپنے ہاتھ لے لئے ہیں۔

—— دہلی۔ ۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ کسی مسلم نوجوان نے شومندر کے ایک پجاری کے خنجر گھونپ دیا جس کی وجہ سے شہر میں ہندو مسلم کشیدگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے چار روز کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔ اب شہر میں امن و امان ہے۔

ناظرین نوٹ کرلیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو چکی ہے ان کو اطلاع بھی دی جا چکی ہے اب مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر ۲۹ ستمبر تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجنے یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوگی تو ۳۰ ستمبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث)

—— لاہور میں جعلی سکوں کی تلاش میں پولیس نے شہر اور چھاؤنی کے متعدد مقامات پر چھاپے مار کر بہت سے جعلی روپے، ۱۱ ٹھپیاں اور چونیاں برآمد کی ہیں اور بہت سے اشخاص کو گرفتار کیا۔

—— ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ سے اسی (۸۰) ہزار روپیہ مندروں، مسجدوں اور گرجوں کے لئے منظور کیا ہے۔ جس میں ۲۸ ہزار سنی اور ۱۳ ہزار شیعہ مسلمانوں کو ملے گا۔

—— وزیراعظم سی پی نے سرکاری محکموں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ سرکاری خط و کتابت میں گاندھی جی کے نام کے ساتھ "مسٹر" کی جگہ "مہاتما" لکھا جائے۔

—— آرمی بل کونسل آف سٹیٹ نے بھی پاس کر دیا ہے۔

—— پیرس کی اطلاع ہے کہ فوجیوں سے بھری ہوئی گاڑیاں دھڑا دھڑ سرحد پر پہنچ رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنگ کا خطرہ ہے۔

—— شمالی وزیرستان میں اشیائے خوردنی کی درآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔ سرکاری استعمال کے لئے اشیاء کمانڈنگ افسر کی اجازت سے درآمد کی جا سکیں گی۔

—— اجمیر میواڑ گزٹ میں سرکاری اعلان درج ہوا ہے کہ حکام کی اجازت کے بغیر کوئی بڑا جلسہ اور جلوس نہ نکالا جائے۔

دعائے صحت | میری والدہ محترمہ کی دونوں آنکھوں میں موتیا بند ہو گیا ہے۔ جس سے بینائی روز بروز جاتی رہتی ہے۔ علاج معالجہ سے کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ اللہ کے کرم و رحمت پر بھروسہ ہے۔ جملہ ناظرین کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں خدا ان کو بینائی عطا فرمائے۔

(راقم محمد داؤد از کنڈرہ پارا۔ ضلع کٹک)

علماء توجہ فرمائیں | ہمارے گاؤں میں جماعت اہل حدیث کی تعداد بہت کم ہے۔ مگر آئے دن اس غریب جماعت پر جور و جفا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں غیر مذاہب کے مبلغین دورہ کر کے اس جماعت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے جماعت اہل حدیث کے مبلغین اپنے دورہ میں اس غریب جماعت کا بھی خیال رکھیں۔

(محمد داؤد از کنڈرہ پارا۔ ضلع کٹک)

مضامین آمدہ | مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل، مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی۔ محمد عبداللہ، محمد حبیب اللہ۔

ناظرین اہلحدیث کا فرض ہے
کہ اس تبلیغی جریدہ کی
جس قدر ہو سکیں اشاعت کریں

گر بر سر چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

لیکن مرزا صاحب جن دنوں مسیح اور کرشن بن کر آئے جس پر آج ساٹھ سال ہونے کو ہیں اس زمانے میں دین ودھرم اتنا مُردہ نہیں تھا جتنا کہ آج کل ہے۔

اس لئے ہم کہیں گے کہ وہ قبل از وقت (Before time) ہواری لے آئے۔ شائد اسی لئے وہ میعاد مقررہ سے پہلے ہی تشریف لے گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی عمر کی مدت چھہتر اور اکاسی سال کے درمیان بتائی تھی اور انہتر ۶۹ سال کی عمر میں تشریف لے گئے۔ جس پر ہمیں بافسوس یہ کہنا پڑا :-

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ مسیح موعود ہیں نہ کرشن گوپال۔ کیونکہ ان دونوں کے آنے کا جو وقت ہے وہ اس سے پہلے ہی آگئے اور پہلے ہی چلے گئے جس پر یہ شعر ہمارے منہ سے نکلا ؎

آتے ہی کہتے ہو کہ جانا جانا
ایسا جانا تھا تو جانا تمہیں کیا تھا آنا

معیار صداقت مسیح موعود

مرزا صاحب قادیانی کے مرید اپنے خیال کے بڑے پکے اور دھنی ہیں۔ ہمارے خیال میں مسیحی بھی اتنے پختہ اور دھنی نہ ہونگے جتنے کہ یہ حضرات ہیں مسیحیوں کے ساتھ تثلیث پر بحث ہو تو مغلوبیت پاکر چند روز ساکت ہو جاتے ہیں لیکن اتباع مرزا میں یہ کمال ہے کہ مغلوبیت کے بعد مزید جوش دکھاتے ہیں۔ گویا یہ شعر انہی کے حق میں ہے ؎

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گناہ یاں سزا کے بعد

مرزا صاحب کی نبوت اور اس پر بحث ؟ بڑی دلیری ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ الفضل یہ دلیری آئے دن کرتا ہے۔ چنانچہ یکم ستمبر کے پرچے میں ایک سرخی یہ نظر آئی :-

"معیار صداقت حضرت مسیح موعود اور مخالف علماء"

راقم مضمون نے اس سرخی کے نیچے بڑی کوشش سے مرزا صاحب کا نبی ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ کا بیان دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات قبل از دعویٰ نبوت بہت پاکیزہ ہیں۔

اس کا جواب "اہلحدیث" میں بارہا دیا گیا ہے کہ یہ دعویٰ غلط ہے۔ مرزا صاحب قبل از دعویٰ ماموریت و مسیحیت معمولی دنیاداروں کی طرح ایسے مقدمات میں پیروکار ہو جاتے تھے جو شریعت کے خلاف ہوتے تھے مثلاً

رواج کو بمقابلہ تعلیم اسلام مقدم کرنا

دوسری دلیل جو واقعی دلیل ہے بشرطیکہ اپنے معنی میں صادق ہو اور وہ دلیل علم غیب پر اطلاع ہے جس کے متعلق الفضل کے الفاظ یہ ہیں :-

یہ معیار ایسا ہے جو ہماری طرف سے صداقت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے متعلق مخالفین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے غیب سے خبر پاکر متعدد پیشگوئیاں کیں اور سینکڑوں ان میں سے روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں تو پھر حضور کے دعویٰ کی صداقت میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۸ء ص۳)

اہلحدیث | بے شک یہ دلیل اپنی صورت مرقومہ کی حیثیت سے صحیح ہو سکتی ہے اور اگر اس کا محکی عنہ متحقق ہو جائے یعنی یہ بات ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب نے جو غیبی خبر بتائی وہ پوری ہو گئی ہم تو اس بات کے شاکی ہیں کہ مرزا صاحب کی کوئی غیبی خبر صحیح نہیں ہوئی۔ منطقی قاعدے سے موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مگر ہم قادیانی موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ کلیہ دکھانے کو بھی تیار ہیں۔ مردست سالبہ جزئیہ پیش کرتے ہیں جو بڑا اہم ہے۔

مرزا صاحب نے خدا سے الہام پاکر پیشگوئی کی کہ ایک خاتون محترمہ میرے نکاح میں آئے گی۔ اس پیشگوئی کا نام نکاح آسمانی ہے اور یہ ایسا مشہور ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ کیا ہوا سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے آج تیس سال ہو گئے اور منکوحہ آسمانی ابھی تک زندہ ہے نکاح کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ پھر اس کے کذب ہونے میں کیا شبہ ہے۔

قادیانی ممبرو! | اس کا آسان جواب یہ ہے کہ بقول مولوی محمد علی صاحب لاہوری صاف کہہ دو

ایک دو الہام غلط ہونے سے سب کی نفی نہیں ہو سکتی۔ یہ شاذ ہے۔

اگر تم یہ کہو گے تو ہم تمہیں علاوہ منطقی قاعدے کے جس کا مضمون ہم اوپر بتا آئے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کا ارشاد قول فیصل کی طرح ہم پیش کرینگے کہ

جس شخص کی ایک بات بھی جھوٹی ثابت ہو اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔

لیکن جس کی ساری باتیں جھوٹی ہوں البتہ اس کی بابت عذر وہی کیا جا سکتا ہے۔ جو عرب کے مشہور شاعر متنبی نے کیا ہے ؎

اذا غدرتْ حسناء اوفتْ بعهدها*
ومن عهدها الا يدوم لها عهد

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔
کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ جدید اڈیشن۔
قیمت ۹؍۔ ملنے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

---

* یعنی محبوبہ اگر وعدہ خلافی کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اسکے وعدے میں یہ داخل ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگی

چنانچہ ارشاد ہے :-

اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی وَ اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی اَنْ لَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (پ ۲۷ ع ۷)

یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم وغیرہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم یہی ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا بلکہ انسان خود اپنے کئے کا پھل پائے گا۔

یہ ایک ایسی صداقت ہے کہ طبیعت انسانی اس کو بلا تامل قبول کر لیتی ہے۔ برخلاف اس کے یہ عقیدہ رکھنا کہ "انسان فطرۃً گنہگار ہے کوئی بے گناہ آدمی اس کا کفارہ ہونا چاہئے تاکہ یہ گنہگار نجات پا جائے۔ انسانی فہم سے بہت بعید ہے۔

کون نہیں جان سکتا کہ آج اگر کسی کو یہ علم ہو جائے کہ فلاں شخص میرے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے تو وہ جرأت و دلیری سے کیا کچھ نہیں کریگا۔ یہ سچ ہے کہ بعض جرائم کے ارتکاب میں قوانین سلطنت مانع ہوتے ہیں۔ مثلاً حلف دروغی (جھوٹی قسم) عدالت میں جرم ہے مگر عدالتی سزا کے خوف کے باوجود کیا حلف دروغی نہیں ہوتی۔ یقیناً ہر مقدمہ میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عقیدہ کفارہ تسلیم کر کے زناکاری و بدکاری وغیرہ افعال پر بھی جرأت ہو سکتی ہے جو قانون سلطنت کے ماتحت جائز ہے۔ اس کے علاوہ کئی مخفی غلط کاریاں ہیں جو حکومت کے عمال سے تو پوشیدہ رہ سکتی ہیں پھر ان کی سزا کیسے ملیگی۔

مختصر یہ ہے کہ کفارہ مسیح کا عقیدہ تعلیم انبیاء اور مقتضائے عقل کے بالکل خلاف ہے +

قادیانی مشن

مرزا کرشن صاحب قادیانی

قادیانی مسیح کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مسلمانوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہو کر آیا ہوں۔ اس دعوے کا اخبار "الفضل" ۶ ستمبر میں اعادہ کیا گیا ہے جو حقیقت میں مرزا صاحب کے دعوے کی تردید ہے۔ مگر ان کے مخلصین غلبہ محبت میں تائید اور تردید میں فرق نہیں سمجھتے۔ آج ہم اسکی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ کرشن جی کا قول "الفضل" میں نقل ہوا ہے کہ

> جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے پاپ زور پکڑتا ہے تب میں جنم لیتا ہوں اور پاپ کو مٹا کر پھر سے دھرم کی شان دوبالا کرتا ہوں۔

اس مقولے کے بعد یہ لکھا ہے :

کرشن ثانی کی آمد مندرجہ بالا الفاظ کو سامنے رکھئے اور موجودہ زمانے کا جائزہ لیجئے۔ کیا آج یہی نقشہ حرف بحرف نظر نہیں آ رہا۔ ہر منصف مزاج کا دل گواہی دیگا کہ بے شک یہی وقت ہے موعود کرشن کے جنم لینے کا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وعدے کے مطابق ہے کہاں؟ ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس سوائے خاموشی کے اس کا کیا جواب ہے۔ کاش کہ انہیں معلوم ہو کہ جس کرشن کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ خدا کے وعدے کے مطابق قادیان میں جنم لے چکا ہے ۔"

(الفضل ۶ دسمبر ۳۸ء صفحہ ۸)

اہلحدیث اس بیان میں راقم مضمون نے سبب اور مسبب دونوں کا ذکر کیا ہے یا بالفاظ دیگر مقتضی اور مقتضیٰ دونوں کا بیان کیا ہے۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ مذہب اور دھرم کی خرابی مقتضی تھی کرشن جی کے آنے کی چنانچہ وہ قادیان میں آ گئے مگر اس کا کیا جواب کہ وہ مقتضیٰ (دھرم مذہب خرابی) علیٰ وجہ الکمال آج بھی موجود ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور میں یہ الفاظ بھی درج ہیں (جو بالکل صحیح ہیں)

> آج دنیا کی ہر قوم گوشے گوشے سے چلا چلا کر بآواز بلند اپنی روحانی موت کا اقرار کر رہی ہے۔ (صفحہ مذکور)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مذہبی اور روحانی موت ہر گوشے میں ترقی پذیر ہے۔ واقعات بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ نئی ہزار نوسو ننانوے اشخاص دہریت (مذہب سے ہٹے ہوئے ہیں) چین دہریت مع اکثر حصہ یورپ کے خدا سے منکر ہو کر مذہب کو جواب دے چکا ہے۔ باقی جو مذہب کا نام لیوا ہے وہ مسیح پرست اور صلیب پرست ہے۔ براعظم افریقہ بھی ایسا ہی ہے۔ امریکہ تو فراعنہ کا ملک رہا ہے۔ ہندوستان کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ جس میں کوئی قوم ہم کو مذہب و دھرم کی پابند نظر نہیں آتی۔ اور یہ روز بروز ترقی پکڑ رہی ہے۔ اگر کرشن جی کے کلام کے صحیح معنی یہ لئے جائیں کہ زمانہ مقتضی ہے کسی مصلح اعظم کے آنے کا۔ اگر خدا کے علم میں اس بے دینی کی ترقی ابھی ہے تو شائد یہ آمد چند دن اور ملتوی ہو جائے۔

بہرحال اگر مان بھی لیں کہ دین و دھرم کی رو سے کرشن جی کو قادیان میں آنا چاہئے تھا تو ہم کہیں گے وہ ہماری سر آنکھوں پر تشریف لائیں۔ ہمارا سر ہے یہ شعر ان کی نذر ہو گا۔ ~

اور دوسرا کوئی اس طرف گزرنا پسند نہیں کرتا۔

افسوس ہے ان قبہ پسندوں کی برکت سے وہ مقام جس سے کچھ عبرت ہوتی تھی جس کے متعلق اکبر شاعر نے کہا ہے ؎

عبرت کی جا ہے اکبر دیکھے ہیں ہم نے اکثر
نیچے زمیں کے سوتے اونچے مکان والے

آج وہ مقام عبرت بھی خاصہ تعیش گاہ بنا ہوا ہے کیوں نہ ہو ایسی سیرگاہیں عیاشوں کو کہاں ملیں گی۔

مگر پیر صاحب بھی بڑے باکمال بزرگ ہیں جو ان قبہ جات کو حجرہ نبوی فداہ ابی وامی کی نظیر قرار دے رہے ہیں۔

اب ناظرین خود غور کرلیں کہ پیر صاحب کا یہ قیاس کہاں تک صحیح ہے۔

باقی رہا پیر صاحب کا انعام۔ اس کے لئے ہم پیر صاحب سے عرض کرینگے کہ وہ انعامی رقم کسی غیر جانب دار کے پاس (جس کو ہم بھی غیر جانبدار سمجھیں) جمع کرادیں اور بنفس نفیس خود میدان تحقیق میں آئیں۔ بعد تصفیہ شرائط اپنے انعامی سوال کا جواب شریعت کے مطابق لیں۔ نیز اس کا ثبوت بھی آپ اسی مجلس میں دیں کہ حضرت عمر کے خلافت کے زمانہ میں حضرت دانیال علیہ السلام کا قبہ حضرت عمر نے بنوایا تھا۔

دیکھیں آستانہ علی پور سے کیا جواب ملتا ہے ہمیں تو یہی امید ہے ؎

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا

مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد بعض احباب نے پیر صاحب کو "امیر ملت" کا خطاب دیکر مسجد کی واگزاری کے لئے رہنما منتخب کیا تھا۔ رسالہ ہذا میں ان کی امارت کی ابتدا اور انتہا پر تبصرہ کیا ہے۔ اور پیر صاحب نے جو تقریریں کیں اُن پر ملک کے اخبارات کا تبصرہ قابل مطالعہ ہے۔ محصولڈاک بھیجکر دفتر اہلحدیث سے منگوالیں۔

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(نوشتہ پنڈت مقصود حسن صاحب حنیف چترویدی۔ متوطن رُوڑکی ضلع سہارنپور)

اسلام۔ پیارا اسلام۔ نورانی اسلام۔ ایک تبلیغی مذہب ہے اور اس حیثیت سے دیگر مذاہب کی تسلیم کردہ الہامی کتابوں سے واقفیت رکھنا اس کے مبلغین کے لئے فرض کفایہ ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان کے عام باشندے وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں اور اس ملک میں فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کا وید سے واقف ہونا ضروریات دین سے ہے۔ لیکن آج کتنے مسلمان ہیں جو اس دینی ضرورت کے پورا کرنے والے ہیں۔ ہمارے اندازمیں آٹھ کروڑ میں بمشکل دس بیس یا پچاس مسلمان ایسے نکلیں گے جنہوں نے چاروں ویدوں یا انکے ایک معتدبہ حصے کا مطالعہ کیا ہو۔

آج جبکہ ہمارے ملک میں کانگرس کا نہ صرف اثر بلکہ حکومت قائم ہوتی جارہی ہے اور شدھی یا اشدھی کا سلسلہ بھی مستقل طور سے قائم ہوچکا ہے مسلمانوں کے لئے پہلے سے زیادہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ ویدوں کا مطالعہ کریں۔ جس سے نہ صرف اشاعت اسلام میں مدد ملے بلکہ اغیار کے حملوں کی مدافعت بھی کما حقہ ہو سکے۔ اسی واسطے اس عاجز کی دلی آرزو ہے کہ مسلمانوں میں کم از کم ایک چھوٹی سی جماعت جس کی تعداد چند سو تک پہنچتی ہو ایسی طیار ہو جائے جو ویدوں سے خاص طور پر واقفیت رکھتی ہو۔

ہمارے بہت سے نوجوانوں کے لئے ایک ایسی جماعت کے افراد بن جانا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ اس کام کے لئے سنسکرت کا جاننا اب چنداں ضروری نہیں رہا ہے۔ وجہ یہ کہ جب تک ویدک دھرم ایک تبلیغی مذہب نہیں کہا جاتا تھا اوس وقت تک وید کے پیرو اوس شخص سے جو وید کا مطالعہ کرنا چاہے یہ کہنے کا ایک حد تک حق رکھتے تھے کہ جناب پہلے سنسکرت پڑھ آئیے تب اس مقدس کتاب کو ہاتھ لگائیے گا۔ لیکن اب جبکہ ویدک دھرم تبلیغی مذہب مانا جانے لگا ہے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وید کے پڑھنے والے سے سنسکرت دانی کا مطالبہ کرے کیونکہ تبلیغی مذاہب کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کسی ایک زبان جاننے والوں کے لئے مخصوص نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی کتب مقدسہ کے ترجمے ہر زبان میں پڑھے جا سکتے ہیں اور پڑھے جاتے ہیں۔

غرضکہ سنسکرت کا نہ جاننا ہمارے نوجوانوں کے لئے وید کے مطالعہ کا مانع نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اون میں سے جو افراد انگریزی یا ہندی سے ایک اچھی حد تک واقف ہوں انہیں ویدوں کو ضرور ہی پڑھنا اور اپنے دیگر بھائیوں کو پڑھانا چاہئے۔ کیونکہ انگریزی میں بہت پہلے سے اور آج کل ہندی میں بھی ویدوں کے متعلق بکثرت لٹریچر فراہم ہوچکا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ پیروان وید کا جدید ترین فرقہ (آریہ سماج) اگرچہ انگریزی تراجم اور اکثر ہندی تراجم کو مستند نہیں مانتا۔ لیکن ان کے اس انکار سے ان کے مستند ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ یہ تراجم ہندوؤں کے کثیر طبقہ (سناتن دھرمیوں) کے نزدیک مستند ہیں اور مستند رہینگے اور اگر کوئی چھوٹا سا طبقہ اون کی صحت سے انکار کرے تو اسے چیلنج دیا جاسکتا ہے کہ ترجمہ میں غلطی ثابت کرے۔

البتہ ایک امر ہے جو انگریزی یا ہندی دان مسلمان نوجوانوں کو شوق رکھنے پر بھی ویدوں کے مطالعہ میں مانع آتا ہے اور آتا رہے اور وہ یہ ہے کہ عزیز مفید کتابوں کے ناموں اور پتوں سے

ثنائی جواب پر استصواب

(از عبداللہ ثنائی امرتسری)

اخبار اہلحدیث" ٢٠ اپریل ١٩٢٨ء کے پرچہ میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے یہ ملفوظات شائع ہوئے تھے۔ جن میں انہوں نے ایک مسئلہ یہ بتایا تھا:۔

بے دینو سنو! میں تم کو ایک مسئلہ سناتا ہوں جو تمہاری دنیا اور عاقبت کے کام آئیگا۔ اگر ان میں سے کوئی موجود ہے تو وہ مسئلہ یہ ہے۔

لوگ کہتے ہیں قبہ ہائے قبروں پر بنانا شرع محمدی کے مطابق منع ہے مگر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ میں مدفون کئے گئے تھے اس وقت جلیل القدر اصحاب موجود تھے انہوں نے منع کیوں نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا۔ میں نے (جماعت علی) دس ہزار روپے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی اس کا جواب شریعت کے مطابق دیوے:

اس کا جواب اس وقت مولانا مدیر مدظلہ العالی کی طرف سے دیا گیا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حجرہ نہ گرانے کا جواب تو خود کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے کہ وہ دفن سے پہلے کا بنا ہوا تھا۔ (رد المحتار شامی ملاحظہ ہو)

اس جواب کے متعلق ایک صاحب (حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری) لکھتے ہیں کہ مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ بپاس خاطر حکیم صاحب ہم کچھ اور وضاحت کئے دیتے ہیں۔ حضرت مولانا کا جواب فقہی تشریحات پر مبنی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس سوال کا جواب پیر صاحب ہم سے طلب کرتے ہیں وہی سوال فقہاء حنفیہ پر بھی وارد ہوتا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حجرہ میں دفن ہونا قبہ بنانے کی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ بنا پہلے ہی سے بنی ہوئی تھی اور بمنشا خداوندی وہیں آپ کی روح قبض ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔

پیر صاحب یا ان کے مریدین کے لئے یہ جواب کافی ہے کیونکہ وہ فقہ حنفیہ کو قرآن حدیث سے ماخوذ اور واجب العمل جانتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ کوئی پیر اگر اپنا قبہ مرنے سے قبل بنوا چھوڑے اور بعد موت اس میں دفن ہونے کی ہدایت کرے تو کیا جائز ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنے ہوئے حجرے میں بعد وفات دفن کیا گیا تھا۔ سو یہ استدلال بوجوہ ذیل غلط ہے۔

(۱) اپنی قبر کی تعیین کرنا قرآن مجید کی آیت کے مخالف ہے۔ ارشاد ہے:۔

وما تدری نفس بای ارض تموت

کوئی جان نہیں جانتی وہ کس زمین میں مرے گی۔

(۲) پھر خود ساختہ قبر یا قبہ کو حجرہ نبوی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ آنحضرت نے حجرہ مبارک اس غرض کے لئے نہیں بنایا تھا کہ حضور بعد وفات وہاں دفن ہونگے۔ یہ حجرے امہات المومنین کی سکونت کے لئے بنائے گئے تھے۔ چنانچہ کتب سیر میں اس امر کی تصریح ملتی ہے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں پردہ کے اندر دفن ہونے کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ آپکی قبر مبارک کو محبین فرط محبت سے مسجود نہ بنالیں۔ اس لئے اس کو پردہ میں رکھا گیا۔ چنانچہ اس حکمت کی طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اشارہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں:۔

لولا ذالك ابرز قبره غير انه خشى ان يتخذ مسجدا (رحمة المهداة)

آنحضرت کو یہ خطرہ نہ ہوتا کہ آپ کی قبر کو جائے سجدہ بنایا جائیگا تو قبر ظاہر (میدان میں) ہوتی۔ چنانچہ یہی حجرہ آپ کی قبر مبارک کا حجاب رہا۔ اور خلیفہ اول وثانی نے کوئی عمارت اوپر نہیں بنوائی اور حجرہ مقفل رہا کرتا تھا۔ چابیاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتیں۔

غرض حجرہ نبوی کی بنا قبہ جات پر دلیل نہیں ہوسکتی۔ کہاں وہ فقیری عمارت جائے عبرت کہ دیکھنے والا دیکھتے ہی شان خداوندی یاد میں لائے کہ واہ مولا یہ وہ جھونپڑی ہے جس میں سید المرسلین سید الاولین والآخرین سرتاج اولیاء واصفیاء صلے اللہ علیہ وسلم جاگزیں ہیں اور آیت کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام کی صحیح تفسیر دکھا رہے ہیں۔ ہاں انك میت کا صحیح منظر دنیا کے سامنے ہے۔ اگر وہ چاہتے تو دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ عمارت بنواتے سنگ مرمر نہیں یاقوت وجواہر سے مزین کرواتے مگر آپ دنیا کی زینت دلدادہ نہ تھے آپ کی نگاہ رضاء الٰہی پر تھی، وہ قرب الٰہی پر دنیا کی ساری وجاہت، تمام سلطنت سیم وزر، تاج وتخت صرف ایک خطاب پر قربان کرتے تھے۔

ارضی ان اکون عبدا۔ میں شہنشاہ ملک کہلانا پسند نہیں کرتا مجھے صرف بندہ کہلانا منظور ہے۔

کہاں وہ حجرہ رسول جو ہزاروں عبرتوں کا مظہر ہے اور کہاں یہ عمارتیں جن پر لاکھ لاکھ روپیہ صرف کرکے لاکھوں عمدہ سے عمدہ نشست گاہیں بنائی گئی ہیں جن کو دیکھ کر عمارت میں ہی نظر گڑ جاتی ہے۔ اور قبر کی زیارت کا صحیح مطلب (تزهد عن الدنيا دنیا سے بے رغبت کرے) مفقود ہوجاتا ہے۔ جو قبریں مرنے سے قبل جن لوگوں نے بنوائی ہیں ان میں قمار باز قمار کھیلتے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ کیونکہ ایسی فارغ جگہ ان کو کہاں ملے گی جہاں پر بسنے والوں کے لبوں پر مہر خاموشی ہے

آخرت کی عزت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں نتائج پر بہت توجہ دلائی ہے چنانچہ یہ آیت ہی نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ نماز کو اس دن کی پیشی کا بڑا وسیلہ اور عزت کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی اُن صفتوں کا بیان ہو چکا جن کا انسان محتاج ہے۔ جن کا فیضان ہر وقت ہے اور اپنا عجز و لاچار ہونا پوری طور پر معلوم ہوتا ہے تو اس کے بعد ایسے کلمات سے بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔ جس میں اپنی ہستی کو ہیچ کر دیتا ہے وہ یہ ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین یعنی تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ خیال کیجئے کہ معاملہ کیسا صاف ہے ہماری عبادت کو یا اللہ قبول کرلے اور خود ہی ہم سے عبادت کرالے۔ اپنی کوئی ہستی باقی نہ رہی۔ ہر قسم کی لاچاری و بے بسی بے شعوری کا اظہار ہے اس پر اللہ تعالےٰ سے مدد کا سوال ہے جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایسا رحمٰن ہے کہ ہر طرح وہی خبر لیتا ہے بے سہاروں کو سہارا دیتا ہے۔ کمزوروں کی مدد کرتا ہے۔ ذلیلوں کو عزت دیتا ہے۔ پھر یہ کہ جس قدر کہ عبادت کے اسباب ہیں وہی قائم کر دیتا ہے۔ جس وقت بندہ ایاك نستعین کہتا ہے اس کو تمام مشکلوں پر غالب و حاوی ہونے کی امید ہوگئی۔ تمام سہولتوں اور ذریعوں کی کنجی ہاتھ میں آگئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد ساتھ ہے تو ہر طرح اس کی عبادت پوری ہوگی اور دفتر قبولیت میں درج ہوگی جو عبادات کا نتیجہ ہے۔ وہ حاصل ہوگا اللہ تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہوگا اس دن جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ عزت و نجات پائیگا۔ جس کی تفصیل قرآن مجید و احادیث شریف میں بہت کچھ مندرج ہے۔ چونکہ انسان کو ہر وقت اپنے مالک کا غلام بن کر رہنا ہے۔ ہر وقت اپنے مالک کی رضامندی کا جویان رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کو رب العرش العظیم کی تعلیم و ہدایت کی ضرورت ہے تاکہ نہ دنیا میں روسیاہی ہو نہ آخرت میں رسوائی ۔ اسلئے

اس کے بعد مختصر کلمات میں ایسی دعا تعلیم ہوئی ہے جس نے دنیا و آخرت کی تمام عزت و آبرو کے مراتب گھیر لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تربیت و رحمانیت کا سایہ لے لیا ہے وہ یہ ہے اھدنا الصراط المستقیم الخ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا اللہ ہم کو سیدھا رستہ سوجھا دے جس پر تیرے پیارے بندے انبیاء و اولیاء علیہم السلام ہیں جن پر تیرا غضب و غصہ ہے اور جو لوگ تیرے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں ان کی راہ ہم کو درکار نہیں۔ یہاں تک سورہ فاتحہ پوری ہوئی جو اپنے مضمون سے نماز کے ساتھ خصوصیت بتارہی ہے۔ جن میں عابد و معبود کا تعلق اور خالق و مخلوق کا رشتہ اور رب و مربوب کی نسبت کا بخوبی اظہار ہے۔ اس لئے اس سورت کا نام نماز ہے اور احادیث صحیحہ میں اس کی تاکید ہے کہ سوائے سورہ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ نمازی خواہ اکیلا ہو یا مقتدی یا امام کسی صحیح حدیث میں اس کی تخصیص نہیں کہ فلاں حالت میں پڑھے اور فلاں میں چھوڑ دے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے :-

لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

یعنی بغیر فاتحہ پڑھے جس نے نماز پڑھی اس کی نماز نہیں؛

یہ حدیث سب کو عام ہے اکیلا ہو یا جماعت۔ امام ہو یا مقتدی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ طوالت بے کار ہے۔ فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو درکار ہے۔ منکرین احادیث کو بھٹکارہے۔ اس کے بعد جس صورت کو پڑھے اجازت ہے قرآن ہونا چاہئے۔ اس قدر عرض و معروض کے بعد انسان اپنی عاجزی کو پیش کرتا ہے اور اپنی بندگی اپنے مالک کے سامنے ادا کرتا ہے خمیدہ کمر ہو کر اس کی عظمت و بڑائی بیان کرتا ہے مگر اس کی عظمت و جلال کے سامنے یہ بھی کافی نہیں اور انسان کسی طرح اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ پھر کھڑا ہو جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر اپنی سیدھی حالت جو اصلی طبعی کھڑی ہونے کے وقت ہوتی ہے رب العلمین کے

سامنے پیش کر دیتا ہے نہ اور کسی سے بولتا ہے نہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے اور اپنے رب کی تعریف اور خوبیاں بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے زائد جو عاجزی اور بندگی کے آداب ہیں ان کو عرض کرتا ہے۔ اپنے سر کو زمین پر رکھ دیتا ہے اپنی پیشانی خاک پر ملتا ہے اور اپنے رب کی پاکی اور بڑائی بیان کرکے پھر دوزانو ہو کر بیٹھتا ہے جو بیٹھنے کے وقت اس حالت سے زائد کوئی صورت ادب و عجز کی نہیں ہے۔ اس میں بھی اپنے رب سے مغفرت و رحمت مانگتا ہے اور ان کلمات کے ذریعہ اپنے رب سے سوال کرتا ہے اس قدر بیان سے معلوم ہوگیا کہ نماز وہ طریق عبادت ہے جس میں بندہ ظاہر و باطن سے عاجز ہوتا ہے۔ زبان سے بھی ایسے کلمات ادا کرتا ہے جوارح سے بھی ایسے ہی آداب عرض کرتا ہے جن کے بعد اب درجہ عجز و انکسار کا باقی نہیں رہا اس لئے یہ آداب کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ہیں۔ صرف خدا تعالےٰ ہی کے واسطے مخصوص ہیں جس کی ضرورت ہر بندے کو ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت رُخ جانب کعبہ ہوتا ہے۔ ہر مسلم کو یہی تعلیم ہے کہ ہر ملک و ہر شہر میں سب کا ایک ہی رُخ ہے۔ سب اس میں متفق ہیں کسی کو اس سے انحراف و اختلاف نہیں ہے۔ کیا خوب اور مفید تعلیم ہے کہ تمام افراد انسان کو یکسوئی بتائی گئی ہے۔ اور نمازوں کے وقتوں میں بھی اسی طرح ہر ملک میں ہر علاقہ میں سب متفق ہیں۔ کسی کے لئے فجر کا وقت ہو اور کسی کے لئے نہ ہو۔ ظہر کی نماز کسی پر فرض ہو اور کسی پر نہ ہو۔ باوجود اس کے یہ قانون رب العلمین کا بندوں کے لئے عام ہے۔ کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔ مگر رب العلمین نے مشکلات و مصائب جو بندے کے لئے اتفاقیات سے ہیں ان کا بھی خیال رکھا ہے۔ بندہ کو ہر حالت کے موافق عبادت بتلائی ہے۔ مثلاً سفر یا مرض میں تخفیف ہے۔ چار فرض کے دو ہیں۔ مشکل کے وقت دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کرنے کا قانون ہے۔ چنانچہ

ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ مضمون ہم اسی غرض سے لکھ رہے ہیں کہ ان کتابوں کا تذکرہ ایک جا کیا جائے تاکہ شائقین اون سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے پہلے جو جو معلومات طالب علم کو ہونا چاہئیں ان کو بھی اس مضمون میں فراہم کردیا گیا ہے۔

ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو لوگ انگریزی یا ہندی نہیں جانتے وہ بھی ویدوں کو پڑھیں۔ اُن کے لئے ہم نے ویدوں کے ضروری حصص کا اُردو ترجمہ کرلیا ہے۔ خدا وہ دن بھی کرے کہ یہ انتخابات کتابی شکل میں طبع ہوکر عام شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ سکیں۔

شرتی اور سمرتی کا بیان | واضح ہو کہ برادران ہنود کی کتب مقدسہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شرتی یعنی الہامی کتابیں۔ دوسرے سمرتی یعنی کتب روایات عام ہندوؤں یعنی سناتن دھرمیوں کے نزدیک تو بہت سی الہامی کتابیں ہیں لیکن فرقہ آریہ سماج الہام کو صرف چار ویدوں میں محدود مانتا ہے۔ ان چار ویدوں کے نام یہ ہیں:-

رگ وید۔ سام وید۔ یجر وید۔ اتھرووید۔

یہ چاروں وید نظم میں ہیں اگرچہ یجر اور اتھرووید میں کہیں کہیں نثر کے فقرے بھی پائے جاتے ہیں۔ وید کی نظم کا ہر شعر منتر یا رچا کہلاتا ہے۔ منتروں کے ایک بڑے مجموعے کو وید کہتے ہیں۔ مجموعہ کے لئے سنسکرت میں سنگھتا کا لفظ ہے اور کبھی کبھی وید کے بعد سنگھتا کا لفظ بھی ملا دیتے ہیں۔ مثلاً رگ وید سنگھتا۔ یجر وید سنگھتا۔ یعنی مجموعہ رگ وید۔ مجموعہ یجر وید وغیرہ۔

وید سنگھتاؤں کے بعد ہندوؤں کی مقدس ترین کتابیں وہ ہیں جو برہمن گرنتھ کہلاتی ہیں۔ یہ کتابیں وید کی قدیم ترین تفسیریں ہیں۔ سناتن دھرمی ان گرنتھوں کو الہامی بلکہ ویدوں کے ہی جزء لاینفک کے طور پر مانتے ہیں لیکن آریہ سماجی ان کو شرتی کا درجہ نہیں دیتے بلکہ سمرتی کے درجہ میں رکھتے ہیں یعنی ان کو غیر الہامی مقدس کتابیں سمجھتے ہیں۔

برہمن گرنتھ اگرچہ متعدد ہیں لیکن اون میں چھ زیادہ مشہور ہیں۔ (۱) ایتریہ برہمن (۲) کوشیتکی برہمن یہ دونوں برہمن رگ وید کے متعلق ہیں۔

(۳) تانڈیہ مہا برہمن یہ سام وید کے متعلق ہے۔ چونکہ اس میں ۲۵ ابواب ہیں اس لئے اس کو پنج وشس برہمن بھی بولتے ہیں۔ (۴) شت پتھ برہمن (۵) تیتریہ برہمن۔ یہ دونوں یجر وید کے متعلق ہیں۔

(۶) گوپتھ برہمن۔ یہ اتھرووید کے متعلق ہے۔

برہمن گرنتھوں کے خاص خاص فلسفیانہ اور صوفیانہ حصص آرنیکوں اور اپنشدوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اس لئے سناتن دھرمیوں کے نزدیک وید گویا چار طرح کی کتابوں کو کہتے ہیں۔ یعنی سنگھتا۔ برہمن۔ آرنیک اور اپنشد۔ لیکن آریہ سماجی صرف منتر سنگھتاؤں ہی کو وید کہتے ہیں۔ برہمن۔ آرنیک اور اپنشد ان کے نزدیک سمرتیاں ہیں۔ ہندوؤں کے ہر طبقہ میں اپنشد بڑی مقبول اور خوب پڑھی جانے والی کتابیں ہیں۔ عام طور پر ان کو ویدوں کا عطر سمجھا جاتا ہے

سمرتیوں میں اگرچہ منوسمرتی بہت مشہور ہے لیکن ہم اس کا ذکر یہاں نہیں کریںگے کیونکہ ویدوں سے اس کا تعلق دور کا ہے قریب کا نہیں ہے۔

ویدوں سے قریب کا تعلق رکھنے والی وہ سمرتیاں ہیں جو شروت سوتر کے نام سے مشہور ہیں۔ شروت کے معنے ہیں۔ وہ کتاب جو شرتی سے تعلق رکھے۔ اور سوتر سوت یا تاگے کو کہتے ہیں۔ شروت سوتر بھی متعدد ہیں لیکن اون میں سے چند مشہور سوتروں کے نام یہ ہیں۔ (۱) اشولاین۔ (۲) شانکھاین۔ یہ دونوں رگ وید کے متعلق ہیں۔ (۳) آپستمب۔ (۴) بودھاین (۵) کاتیاین۔ یہ تین یجر وید کے متعلق ہیں۔ (۶) لاتیاین۔ سام وید کے متعلق ہے (۷) کوشک (۸) ویتان۔ یہ دونوں اتھرووید کے متعلق ہیں۔ (باقی)

مسلمان اور نماز فریضہ

گذشتہ ہفتے سورہ فاتحہ کی تفسیر الرحمن الرحیم تک بیان ہوئی تھی۔ ناظرین آج اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے بعد اس کی عظمت وجلال کا ذکر مختصر کلمات میں ہے۔ مگر دارین کا فیصلہ ہے زمین آسما کا خاتمہ ہے۔ مُردوں کی زندگی اور زندوں کی کارروائیوں کا راز سربستہ کھلتا ہے۔ عجیب دلوں کو ہلانے والی، غافلوں کو ہشیار کرنے والی اور سوتا کو جگانے والی ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ مالك یوم الدّین۔ یعنی مالک اور فیصلہ کرنے والا اور انصاف کرنے والا قیامت کے روز کا۔

ہر سعادت مند شریف الطبع کو اپنی آبرو وعزت کا خیال نتائج کی خوبی اور بھلائی پر ہؤا کرتا ہے پس جو لوگ خدا سے ڈر کر کام کرتے ہیں اور اس کی رضامندی کا شب وروز خیال رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ آیت باعث ترقی ہے کہ اس دن کے واسطے وہ ہر طرح تیار ہیں اور اپنے عملوں کو اپنے مالک کی خوشی ورضامندی کے موافق کرلیں۔ جیسا کہ رب العلمین نے ارشاد فرمایا ہے:-

فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملًا صالحًا ولا یشرك بعبادة ربه احدًا

یعنی جو کوئی اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کا خیال رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ عمل نیک اور شائستہ کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ آیت کریمہ مالك یوم الدّین نے اس آیت کو یاد دلایا ہے کہ وہ دن ضرور آنے والا ہے لیس لوقعتها کاذبه۔ کوئی شے اسکے دائم وقائم ہونے میں رکاوٹ اور آڑ نہیں ہو سکتی۔ یہ مضمون ایسا ہے کہ ہر شخص کو اس کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ بغیر اس کے اعمال کی درستی مشکل اور غیر ممکن ہے۔ اسلامی تعلیم سے دنیا و

یا نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم چند نمبرات پیش کرتے ہیں:۔

(۱) بے ماں باپ کے حضرت آدمؑ پیدا ہوئے محض خدا کی قدرت سے۔ (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ (پیدائش ۲/۷)

ہندوؤں کی معتبر ترین پستک منوسمرتی بھی متفق ہے ملاحظہ ہو۔

پرمیشور پرماتما نے عناصر اور سانکلپک یعنی ماں باپ کے بغیر پیدا ہونے والے لوگوں کو پیدا کیا۔ (منوسمرتی ادھیائے اول فقرہ ۶ ایضاً ستیارتھ ص۲۳۲)

(۲) حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے اور آگ نے کچھ ضرر نہ پہنچایا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ قصہ اس طرح ہے کہ تین نیک شخصوں نے بادشاہ کی مورت کا سجدہ نہیں کیا اور بادشاہ سے حجت کی۔ بادشاہ نے بھٹی آگ کی لگوائی اور معمولی سے سات گنا آنچ تیز کرائی اور ان تینوں کو اس میں جھکا دیا لیکن وہ بالکل بچ گئے۔ بادشاہ اس پر مطلع ہو کر بھٹی کے پھاٹک پر آیا اور کہنے لگا

اے خدا تعالیٰ کے بندو باہر نکلو تب وہ آگ سے نکل آئے۔ بادشاہ کے ناظموں حاکموں نے فراہم ہو کر ان پر نظر کی تو دیکھا کہ آگ نے ان کے بدنوں پر کچھ تاثیر نہ کی اور ان کے سر کا ایک بال بھی نہ جلایا اور ان کی پوشاک میں مطلق فرق نہ آیا۔ (دانی ایل ۳/۲۴ تا ۲۸)

کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں (یوحنا ۱۰/۳۵)

ہندو دھرم کی مستند کتاب منوسمرتی بھی متفق ہے۔

"اگلے زمانے میں تیس رشی کے چھوٹے بھائی نے ان کو عیب لگایا اور تیس رشی نے اپنی صفائی کے واسطے آگ کو اٹھایا لیکن تمام دنیا کے عمل نیک و بد جاننے والے اگنی نے رشی کا ایک بال بھی نہ جلایا۔

(منو ادھیائے ۸ فقرہ ۱۱۶)

(۳) حضرت موسیٰؑ بحر قلزم دریائے نیل سے پار ہو گئے سمندر کے پانی کا دو حصہ ہو گیا اور بیچ میں راستہ نکل آیا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ چنانچہ مذکور ہے:۔

"اور بنی اسرائیل و موسیٰ سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور ان کے دہنے اور بائیں ہاتھ پانی دیوار کی طرح (کھڑا) تھا۔ (خروج ۱۴/۲۲)

رگ وید بھی اس پر متفق ہے۔ جس کے منتر کا ترجمہ آریہ سماجی پروفیسر راجا رام صاحب نے یوں کیا ہے دریائے ستلج ایک رشی کے لئے راہ دیتے ہوئے یوں گویا ہوا ہے:۔

"نے ستتی کرنے والے ہم تیرے وچنوں (باتوں) کو سویکار کرتی (سنتی) ہیں اپنے مال کے چھکڑے اور بیٹھنے والے رتھ سمیت پار اترجا (رگ وید ۳-۳۳-۵ بحوالہ ویدارتھ پرکاش ص۵۲)

(۴) حضرت عیسیٰؑ بے باپ کے پیدا ہوئے محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے:۔

فرشتے نے اس سے کہا اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی۔ اس کا نام یسوع رکھنا...... مریم نے فرشتے سے کہا یہ کیونکر ہو گا جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتی۔ فرشتے نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہو گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے خدا کا بیٹا کہلائیگا۔ (لوقا ۱/۳۰)

متی میں اس طرح ہے:۔

"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہو گئی (۱/۱۸)

ستیارتھ بھی معنیً اس سے متفق ہے کیونکہ وہ قائل ہے کہ ہزاروں انسان بے باپ ہوئے اور وہ بھی یک دم جوان جوان پیدا ہوئے۔ چنانچہ بے باپ کے سلسلہ کے رشی اگنی وایو انگرہ ودت بھی تھے اور یہ سب ایشوری سرشٹی یعنی ماں باپ کے پیدائش کے بغیر تھے۔ پس مسیحؑ کی پیدائش ان رشیوں اور یکدم جوان جوان پیدا ہونے والوں سے عجیب نہیں۔ (دیکھو حوالہ ستیارتھ ۸/۲۴۱)

(۵) سلیمانؑ کا تخت ہوا کے زیر اثر دور دور تک اڑتا تھا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے:۔

"جھیل پر بڑی آندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ (یسوعؑ کے شاگرد) خطرے میں تھے انہوں نے پاس آکر اسے جگایا اور کہا کہ صاحب ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں اس نے اٹھ کر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور دونو تھم گئے اور امن ہو گیا۔ (لوقا ۸/۲۴)

قرآن کریم سے اگر آیت کریمہ وسخرنا له الريح سے صرف ایک عنصر پر قدرت ثابت ہوتی ہے تو انجیلی واقعہ سے ہوا اور پانی دو عنصروں کی تسخیر ثابت ہوئی۔ ستیارتھ بھی اس سے ایک کلی قاعدہ کے ساتھ متفق ہے:۔

"جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے غبارہ وغیرہ سواریاں بنانے والے دھاکر اور سب سے اعلیٰ عقل والے ہوتے ہیں اور یہ لوگ کثیف اور لطیف علت مادی پر غلبہ پاتے ہیں (ستیارتھ ۹ب/۴۸۵)

سلیمانؑ کے ستوگنی (دھرم پاکیزگی گیان کے اند

بیج میں بہ اتفاق سب کو ہوتا ہے اور حج کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کتب احادیث و فقہ میں اس کی تشریح موجود ہے۔ طریق عبادات جو اسلام میں تعلیم ہوا ہیں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اگر کوئی بغیر تدبر برابری کر بیٹھے تو وہ معذور ہے۔ سمجھ دار کے لئے اسلام میں ضرورت ہر طرح ہے جبکہ ہر بندہ کو عبادات کی ضرورت ہے اور عبادات کے طریقے اسلامی تعلیم سے حاصل ہوتے ہیں۔ پس اسلام کے سوائے دنیا میں کوئی مذہب کماحقہ اس جیسی عبادات نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسے طریقے عبادات کے کسی مذہب سے مل سکتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلم کو صراط مستقیم پر چلاوے اور ہر غیر مذہب کو اس کے سمجھنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین! (مولوی) نور محمد مہانوی جہلمی)

قرآن کریم اور معجزات

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر ضلع بستی)

معجزہ اس خارق عادت امر کا نام ہے جو کسی مخفی قانون قدرت کے ماتحت انجام پاتا ہے۔ چونکہ جس قانون کے ماتحت سرزد ہوتا ہے وہ مخفی ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً شکی مزاج لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ مثلاً قانون قدرت یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش ماں باپ سے ہوتی ہے جیسا کہ قدرت کا یہ انتظام خود مشاہدہ میں آرہا ہے اس لئے اگر کبھی یہ دیکھ لیا کہ بلا باپ کے صرف ماں سے پیدائش ہوئی یا بلا ماں باپ کے بچہ پیدا ہوا تو کہتے ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے اس لئے عقل اسے قبول نہیں کر سکتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے خارق عادت امور قانون قدرت کے خلاف ہرگز نہیں ہوتے بلکہ قدرت کے کسی مخفی قانون کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

پس عدم علم سے علم بالعدم کا استدلال درست نہ ہونے کے سبب یہ کہا نہیں جا سکتا کہ اس معجزہ کا کوئی قانون ہی نہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہماری عقل کی رسائی اس قانون تک نہیں۔

سائنس جدید کے امام سر چارلس مارسٹن کے الفاظ اس موقعہ پر پڑھنے کے قابل ہیں۔ سر موصوف اپنی کتاب "دی بائبل از ٹرو" صفحہ ۹ پر راقم ہیں:-

معجزات کو ایک اور پہلو سے دیکھئے ابھی پچاس ہی برس ادھر فرض کرو کوئی تحریر اس مضمون کی ملتی کہ جب ملکۂ سبا (بلقیس) اپنے وطن جنوب عرب میں واپس آگئیں تو بادشاہ سلیمان نے یہ انتظام کر دیا تھا کہ جس وقت یروشلم میں مناجات ہو ملکہ تک اسکے کلمات اسی وقت پہنچ جایا کریں تو اس مضمون کی نامعقولیت کیسی اچھالی گئی ہوتی۔ لیکن آج یہ معجزات ہم گھر گھر واقع ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ امریکہ والے تین ہزار میل کے فاصلہ سے شاہ جارج کی تقریر سنتے ہیں یورپ کے ناچ گھروں کی آوازیں سنتے رہتے ہیں۔ تو غرض یہ ہے کہ معجزات کا دارومدار تو بڑی حد تک خود ہمارے علم و جہل پر ہے۔ اب جدید سائنس یہ دعویٰ کرنے کو تیار نہیں کہ فلاں چیز ممکن ہے اور فلاں ناممکن (بحوالہ صدق لکھنؤ و پیغام ۱۲۔ مئی ۱۹۳۸ء)

سائنس جدید کے امام الائمہ سر جیمس جینس کے خطبۂ صدارت ستمبر ۱۹۳۴ء کا وہ اقتباس بھی قابل ملاحظہ ہے۔ جس کو سر چارلس نے اپنی "دی بائبل" میں درج کیا ہے وہ یہ ہے:

"سائنس نے اب اقرار کر لیا ہے کہ جس عالم سے ہم حواس ظاہری کے بنا پر مانوس ہیں کہاں تک

دیا ہی اہم عالم الغیب بھی ہے۔ تیس سال نام نہاد معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن ہیں۔ ممکن ہی نہیں اغلب ہیں بلکہ کہنا چاہئے کہ قطعی ہیں۔" (بحوالہ صدق ۱۱۔ مئی ۱۹۳۸ء)

اسی طرح سر چارلس نے اپنی کتاب "بائبل کمس الائیو" کے شروع میں جو باتیں لکھیں وہ بھی اس موقعہ مطالعہ کے قابل ہیں۔ سر موصوف بعض ماہرین سائنس کا نام لے کر اور آخر میں ایک ڈاکٹر کا ذکر کرتے لکھتا ہے:-

"اس نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ادھر سال کے اندر جو واقعات سائنس کے مشاہدہ میں آچکے ہیں ان کے بعد معجزات سے انکار چل نہیں سکتا اور یہ محقق اس کرامت کا بھی قائل ہو گیا ہے کہ امراض دعاؤں سے اچھے ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ سرطان جیسے عضو امراض بھی" (بحوالہ صدق تاریخ مذکور)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ معجزات عام نگاہوں میں اچھے معلوم ہوتے ہیں اس لئے ان کا انکار بڑی عجلت سے کر دیا جاتا ہے۔ برخلاف اسکے محققین اور ماہرین وثوق کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں معجزات نہ قابل انکار ہیں اور نہ لائق مضحکہ۔

ہمیں تو سائنس کے اقرار معجزات سے صرف یہ دکھانا ہے کہ سائنس و عقل کو آڑ بنانے والے ذرا ایک نظر اپنے ماہرین ائمہ کے اقوال و مقالات پر ڈالیں اور سوچیں کہ انہوں نے اس سائنس کا نام لے لے کر کتنی بار معجزات پر پھبتیاں اور مضحکے اڑائے ہیں اور کتنی دفعہ نیچر و فطرت کو آگے کر کے معجزات کی تردید اور دور از کار تاویلات کے امام بنے ہیں۔ وہ حقیقی اور اصلی مقلد ہیں تو اپنی اگلی خلاف عقل والی رٹ کو فراموش کر دیں اور معجزات کے باب میں بے جا لب کشائی سے باز رہیں۔

ہاں ہمیں قرآن کریم کے معجزات کو ایک اور رنگ سے پیش کرنا ہے کہ آیا قرآنی معجزہ کے ساتھ کسی دوسرے مذہب کی کتابیں بھی ہم آہنگ ہیں

فتاویٰ

س ۱۴۱ } میں قرآن شریف بمعہ حزب الاعظم ساتھ رکھتا ہوں۔ بوقت پیشاب وغیرہ کے اس کو سر پر رکھ لیتا ہوں۔ کیا ایسا جائز ہے؟ (اللہ داد موضع تیل مونڈہ)

ج ۱۴۱ } پیشاب پاخانہ کے وقت قرآن مجید کو پاس نہیں رکھنا چاہئے۔ سر پر ہو یا بغل میں۔ کسی علیحدہ پاک جگہ رکھ دیں۔ بعد فراغت وطہارت اٹھا لیا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ پاخانہ جاتے وقت اتار لیا کرتے تھے۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۲ } میری ہمشیرگان نے مجھے اپنا حق باپ وراثت والا تقسیم سے پہلے خود معاف کر دیا ہے آیا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۲ } من عفی لہ من اخیہ شئ فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان معاف کرنے والی بہنوں کا احسان مانو اور ان سے حسن سلوک رکھو۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۳ } میں نماز کو سستی سے ادا کرتا ہوں دعا کریں اور فرمادیں کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۳ } ہم بھی دعا کرتے ہیں اور آپ خود بھی دعا کیا کریں رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ نماز میں سستی کرنے والے کا دین بھی سست ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی خدا تم کو نماز باقاعدہ قائم کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۴ } میں نوکری چوکیداری کرتا ہوں بوجہ غربت کے آیا یہ نوکری جائز ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۴ } جائز ہے۔ مگر دینداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خلاف شریعت کبھی کسی کا کہا نہ مانیں اللہ اعلم!

س ۱۴۵ } اگر ۱۲ سال کا لڑکا طلاق دیدے اور اس کا باپ بھی ساتھ ہو کر طلاق کرائے تو جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۵ } یہ طلاق جائز ہے۔ فتاویٰ شیخ ابن تیمیہ رح۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۶ } ایک صاحب ہماری جماعت کے مسجد احناف میں نماز پڑھاتے تھے اتفاق سے آخری رکعت میں بھول کر ایک سجدہ رہ گیا۔ لیکن سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ ایک سجدہ کیا ہے۔ لہذا بعدہٗ امام صاحب نے سجدہ سہو ادا کیا۔ اس پر مقتدیوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی کیونکہ فرض ترک ہو گیا۔ احناف مقتدی ابھی تک یہی کہہ رہے ہیں اور آپس میں جھگڑا ہے آپ جواب تحریر فرماویں۔

(شیخ محمد یسین۔ ضلع ایٹہ)

ج ۱۴۶ } صورت مسئولہ میں سجدہ فوت شدہ کی تلافی سجدہ سہو سے ہو سکتی ہے۔ خصوصاً عند الحنفیہ کیونکہ سجدہ ثانی ان کے نزدیک فرض نہیں۔ بحکم اصول الامر لا یقتضی التکرار۔

اللہ اعلم!

س ۱۴۷ } ایک حاجی پنجوقت کا نمازی مع جماعت ادا کرنے والا۔ صورت دیکھو تو پورا مذہبی انسان عمر قریباً پچاس سال یکایک صبح کے پانچ بجے خودکشی کرنے کو رستے پر لٹک گیا اور جان دیدی۔ ایسے شخص کے لئے شرعی حکم کیا ہے۔ قرآن، حدیث اور فقہ کے احکام کیا ہیں۔ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے؟

(ایک از خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴۷ } حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان رجلاً قتل نفسہ بمشاقص فلم یصل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداؤد۔ ترمذی)

(آنحضرت کے زمانہ میں) ایک آدمی نے چھری سے خودکشی کر لی تو حضور علیہ السلام نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۸ } ایک شخص کے عقائد حسب ذیل ہیں۔ اس کے متعلق ارشاد فرمائیے:۔

(۱) قرآن شریف ایک ہی بار نازل ہوا۔
(۲) قرآن شریف میں نماز پڑھنے کا کوئی بھی حکم نہیں ہے۔ اور نماز کوئی چیز نہیں ہے۔ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔
(۳) حدیث کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور حدیث جھوٹی ہے۔ حدیث پر عمل کرنا گناہ ہے۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۴سو سال بعد کی ہے۔ اس لئے حدیث کو پیش کرنا بھی گناہ ہے۔
(۴) روح اور فرشتہ سے بھی انکاری ہے۔
(۵) آنحضور کے معراج جسمانی سے بھی انکار ہے وغیرہ وغیرہ۔

(سائل منشی اللہ دتہ محمد اسمٰعیل شہر جموں)

ج ۱۴۸ } ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سائل نے اس شخص کے متعلق کیا پوچھا ہے۔ خیالات تو اس کے کافرانہ ہیں۔ ایسے شخص کے کفر میں کیا شک ہے ایسے شخص کو چاہئے کہ کھلم کھلا اپنے اسلام سے انکار کر دے۔ اگر شخص مذکور کے متعلق کچھ اور پوچھنا ہے تو واضح کرے۔ اللہ اعلم!

نوٹ } فتوے اسی قدر تھے۔ (منیجر)

تیز و چست) ہونے میں کیا شک ہے۔ پس ان کے زیر اثر کسی لطیف علت مادی کے تاثر کا واقعہ اسی قانون مندرجہ بالا کی ایک مثال اور ایک جزئی ہے لاغیر۔

(ملا) یونس مچھلی کے پیٹ میں سے نکلے اور زندہ رہے محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے لکھا ہے :۔

کیونکہ جیسے یونسؑ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہے ویسے ہی ابن آدم (مراد یسوع مسیح) تین دن رات زمین کے اندر رہیگا۔

مسیح کا تین دن رات تک قبر میں رہ کر زندہ نکلنا اور حواریوں کی آنکھوں کے سامنے آسمان پر چڑھنا متی لوقا مرقس ہر ایک سے ثابت ہے۔ اس لئے اس مشابہت سے یونس کا مچھلی کے پیٹ سے زندہ برآمد ہونا اقتضاء النص سے ثابت ہوا۔

دیکھو حوالہ (متی ۱۲/۴۰)

اس طرح کی زندگی کا حیرت انگیز واقعہ وہ بھی ہے جسے ۱۹۳۶ء کے اخباروں نے نقل کیا ہے۔

"پیغام صلح" ۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۵ء راقم ہے :۔

پنجاب کے پانچ دریاؤں کے سنگم میں ایک مگرمچھ ایک آدمی کو ہڑپ کر گیا۔ ایک باہمت ماہی گیر حادثہ کی اطلاع پاتے ہی موقعہ پر پہنچا اور اس نے کسی تدبیر سے مگرمچھ کو جال میں پھنسا کر ہلاک کر کے اس کا پیٹ چاک کیا اور آدمی کو زندہ نکال لیا اگرچہ وہ اس وقت بیہوش تھا مگر بتدریج اسے ہوش آگیا۔"

پس اسی طرح یونسؑ کا واقعہ قدرت خداوندی کا کرشمہ ہے۔ ستیارتھ بھی ایک قاعدہ کے ساتھ متفق ہے جیسا کہ لکھا ہے :۔

"ایشور سرب شکتی مان ہے یعنی پیدائش پرورش فنا وغیرہ کرنے میں کسی کی ذرا بھی امداد نہیں لیتا۔ اپنی بے حد طاقت سے اپنے کل کام کو انجام دیتا ہے" (ستیارتھ ۲۰۶)

وہ اپنی بے حد قدرت کی وجہ سے کسی دوسرے خارجی اسباب و ذرائع کا پرورش و ابقاء میں محتاج نہیں ہے۔ اس لئے یونسؑ کی زندگی کا یہ واقعہ جس میں خارجی اسباب زندگی کا پتہ نہیں لگتا۔ اور پھر بھی ان کی پرورش باطنی طور پر ہوتی رہی۔ خداوند تعالیٰ کی وسیع قدرت پر دلالت کرنے والی مثال ہے نہ کچھ اور۔

(مثہ) موسیٰؑ کا عصا ساحروں کے مجمع میں اژدہا بن گیا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل اس پر متفق ہے :۔

"اور خداوند نے موسےٰ سے کہا یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا لاٹھی۔ پھر اس نے کہا کہ اُسے زمین پر ڈال دے اس نے اسے زمین پر ڈالا اور وہ سانپ بن گئی۔"

(خروج ۴/۳ ایضاً خروج ۷/۱۰)

ستیارتھ بھی اس سے متفق ہے کیونکہ لکھا ہے کہ دھارمک لوگ علت مادی (پرکرتی) پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں (ستیارتھ سملاس ۹ فقرہ ۴۳)

(مثہ) موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارا اور اس میں سے چشمے بہ پڑے (قرآن کریم)

"خداوند نے موسیٰ سے کہا جس لاٹھی کو تو نے دریا پر مارا تھا اُسے اپنے ہاتھ میں لیتا جا دیکھ میں تیرے آگے جا کر حورب کے چٹان پر کھڑا رہونگا اور تو اس چٹان پر مارنا تو اس میں سے پانی نکلیگا کہ یہ لوگ پئیں۔"

(خروج ۱۷/۶)

ستیارتھ بھی متفق ہے۔ کیونکہ لکھا ہے :۔

"لطیف اور کثیف علت مادی پر دھارمک قابو رکھتے ہیں" (۴۸/۹)

(مثہ) عیسیٰؑ اپنے بچپن میں لوگوں سے بات چیت کرتے تھے (قرآن کریم)

بائبل اس پر متفق ہے۔ لکھا ہے :۔

"جونہی الیشبع نے مریم کا سلام سنا تو ایسا ہوا کہ بچہ اُس کے پیٹ میں اچھل پڑا۔"

(لوقا ۱/۴۱)

دوسرا حوالہ۔ جس وقت ملک صدق نے ابراہیم کا استقبال کیا تھا وہ اس وقت تک اپنے باپ کے صلب میں تھا۔ (عبرانیوں ۷/۱۰)

جب باپ کے صلب میں پیدائش سے پیشتر استقبال کرنا اور ماں کے شکم میں ہی پیدائش سے پیشتر سلام کلام کو سننا اور خوشی محسوس کرنا اور اچھل کود کرنا معتبر ہے تو بعد از ولادت بچہ کا بولنا اور گویا ہونا کیوں نہ معتبر ہوگا۔ (ایضاً دیکھو لوقا ۱/۴۴)

ستیارتھ بھی اس سے متفق ہے کیونکہ اس نے بھی بعض خوارق عادت امور کا اقرار کیا ہے۔ جیسے بے ماں باپ کے پیدائش۔ اور جوان جوان انسانوں کی ابتدائی پیدائش وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی ایک خارق عادت واقعہ ہے اگر سپر نیچرل ہونے کے باوجود وہ سب تسلیم ہے تو اسے بھی تسلیم ہی کرنا پڑیگا۔

(مثا) رسول کریمؐ کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ (قرآن کریم)

بائبل بھی معنیً متفق ہے :۔

یشوع نے کہا اے آفتاب ٹھیرا رہ اور اے ماہتاب تو وادی ایلون کے مقابل ٹھیرا رہ اور سورج ٹھیر گیا اور چاند تھما رہا قریب دن بھر کے سورج آسمان کے بیچ و بیچ ٹھیرا رہا" (یشوع ۱۰/۱۲)

سورج اور چاند کا ۱۲ گھنٹے اپنی رفتار سے رُک جانا جس قدر عجیب تر ہے اُس کے مقابل صرف چاند کا انشقاق و تاثر ہلکا واقعہ ہے۔ پس اگر عیسائیوں کا اس واقعہ کی صحت پر ایمان ہے تو اُس سے کم عجیب واقعہ کے تسلیم کر لینے پر کونسا امر مانع ہو سکتا ہے؟ ستیارتھ بھی متفق ہے کیونکہ اس کا کلی قاعدہ ہے کہ دھارمک لوگ علت مادی لطیف کثیف پر غلبہ پاتے اور حسب منشا کام لے لیتے ہیں۔

(ستیارتھ ۴۸/۹)

(باقی)

ملکی مطلع

واردھا تعلیمی سکیم

ہندوستان میں چونکہ سیاسی تحریک نے ایک حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے اس لئے محرکین سیاست نے سلسلہ تعلیم پر بھی غور کرنا شروع کیا ہے۔ گاندھی جی نے بمشورہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی ایک تعلیمی سکیم مرتب کی ہے۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

(۱) تعلیم لازمی (جبری) اور مفت ہوگی۔

(۲) تعلیم کی مدت سات سال ہوگی یعنی سات سال کی عمر سے ۱۴ سال تک مگر لڑکیوں کے لئے بارہ سال کی عمر تک ہوگی۔

(۳) تعلیم مادری زبان میں ہوگی۔

(۴) استاد کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ہندوستانی زبان اور اردو ہندی دونو رسم الخط سے واقف ہو۔

(۵) تعلیم کا مرکز کسی دستکاری کو بنایا جائیگا۔

وغیرہ وغیرہ۔

اس سکیم پر مسلمانوں کی طرف سے جو سوالات کئے گئے ہیں ان کا ملخص یہ ہے کہ اس سکیم میں مذہبی تعلیم کو داخل نہیں کیا گیا۔ اُدھر مجوزین کی طرف سے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ سارے مذاہب میں جو مشترک سچائیاں ہیں وہ زبانی سمجھادی جائیں گی۔ باقی رہی مخصوص تعلیم اس کا انتظام ہر فریق پرائیویٹ طور پر کر سکتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہ جواب ناقص ہے۔ گاندھی جی اور دوسرے مجوزین کو اس کا علم ہوگا کہ سب سے بڑی مشترک سچائی خدا کا اقرار ہے۔ مگر ہندوستان کی بدقسمتی سے بہت سے لوگوں کو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اس کے بعد حق گوئی، راست پسندی۔ ظلم و انصاف میں تمیز اور حقوق العباد وغیرہ ہیں۔ زبانی تعلیم دینے کی بجائے کیوں نہ ان کے متعلق ایک مختصر سا رسالہ رکھ دیا جائے۔ جس کا امتحان لازمی ہوا کرے۔ اس کام کے لئے ہم اپنی خدمت پیش کرتے ہیں۔

ہاں بڑا سوال جو ہمارے دل میں کھٹکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس جبری تعلیم کے سبب مسلمانوں کو بڑی دقت پیش آئے گی۔ جس کے دفعیہ کے لئے مسلمانوں کو ابھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اب حرکت نہ کی تو آیندہ زمانے میں سخت پچھتائینگے۔ جس کی تلافی اُس وقت نہیں ہو سکے گی۔ وہ دقت یہ ہے کہ کوئی مسلمان اپنے لڑکے یا لڑکی کو قرآن حفظ کرانا چاہیگا تو اس جبری تعلیم کے باعث نہیں کرا سکیگا۔ کیونکہ ۱۴ سال کی عمر تک جو جبری تعلیم دی جائیگی طالب علم کو اُسی سے فرصت نہ ہوگی اور یہی عمر قرآن مجید حفظ کرنے کی ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس ضروری کام کے لئے گنجائش نکالیں۔ تاکہ حفظ قرآن کی نیک رسم ان کے ہاتھوں سے مٹ نہ جائے اور آیندہ نسلیں ان کو اس کے مٹانے میں شریک نہ سمجھیں۔

خلع وطلاق کا بل

سید محمد احمد صاحب کاظمی نے مسلم عورتوں کی تکالیف سے متأثر ہو کر مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ وہ عورتیں جو خاوندوں کے ظلم وستم سے مجبور ہو کر مصیبت کی زندگی گذارتی ہیں یا تنگ آکر ارتداد کی راہ اختیار کر کے آزاد ہو جاتی ہیں۔ ان مظلومات سے ظلم دفع کرنے کے لئے کوئی قانون ہونا چاہئے۔ شریعت اسلام نے تو اس کے لئے قانون جاری کیا ہوا ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(عورتوں کے حقوق بھی اسی قدر ہیں جس قدر ان کے فرائض ہیں)۔ نیز ارشاد ہے:۔

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا

(عورتوں کو محض تکلیف دینے کے لئے مت روکے رکھا کرو) ان آیتوں کی تشریح میں احادیث بھی بکثرت ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی جائز شکایت پر خاوند سے اُس کی علیحدگی کرادی جاتی تھی۔

ہندوستان کی اسلامی حکومت کا قانون حنفی مذہب پر مبنی تھا۔ جس میں عورت کو فسخ نکاح کرانے کا حق نہیں دیا گیا۔ یہاں تک سختی کی گئی کہ اگر خاوند کہیں چلا جائے اور سالہا سال تک گم رہے تو بھی اس کی عورت فسخ نکاح نہیں کرا سکتی مولوی امیر علی مرحوم نے اپنی کتاب شرع محمدی میں اسی غلطی کی پشتی بانی کی جو آج تک عدالتوں میں پیش کی جاتی ہے۔ ہمدردان اہل اسلام (میر غلام بھیک صاحب نیرنگ اور سید محمد احمد صاحب کاظمی) کو عرصے سے یہ خیال تھا کہ اس کا کوئی تدارک ہونا چاہئے۔ مگر وہ حلقۂ احناف میں پھرتے رہے جہاں سے ان کو نفی میں جواب ملتا رہا۔ اسی مضمون کے متعلق میر صاحب موصوف کا ایک مکرمت نامہ ہمارے پاس پہنچا تھا جس میں تحریر تھا کہ ہم کیا کریں علمائے کرام اس بارے میں ہماری مدد نہیں کرتے۔

اس کا جواب مناسب الفاظ میں دیا گیا۔ اسی خط سے متاثر ہو کر ہماری طرف سے ایک رسالہ موسومہ "معقولات حنفیہ" بھی لکھ کر شائع کیا گیا۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک مفصل مضمون لکھ کر میر صاحب کو بھیجا تھا۔ جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ ہم ان دونو صاحبوں کی ان تھک محنت کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس بل کو مرکزی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ اس خصوص میں انہوں نے حنفی مذہب کی فرد گذاشت کا ذکر کر کے عمل کے لئے مالکی مذہب کو پیش کیا۔ ہمارے نزدیک اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ بہت ممکن ہے کہ مالکی مذہب کا نام سُن کر

متفرقات

بیداری کا وقت | ناظرین "اہلحدیث" کو عموماً اور اعوان و انصار کو خصوصاً ہر بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار کی کمی اشاعت پر توجہ فرما کر اس کی تلافی کی کوشش کریں۔

جملہ ناظرین اپنے واقف کار تعلیم یافتہ اصحاب کے پتے تحریر فرمائیں۔ تاکہ ان کو نمونۂ اخبار بھیجکر اسکی خریداری پر مائل کیا جائے۔

معاونین کا شکریہ | مولوی عبد الحمید صاحب حاجی عبد الکریم صاحب اور جناب عبد الرحمن صاحب نے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ جزاہم اللہ!

نور توحید کی مقبولیت | شمع توحید کی طرح نور توحید کی طباعت کا اعلان ہوتے ہی شائقین کی فرمائشیں اس کثرت سے آئی ہیں کہ انکی تعمیل کیلئے بسا اوقات سالم دن صرف ہو جاتا ہے۔ ان حضرات کو چاہئے کہ رسالہ کو خود ملاحظہ کر کے اہل بدعت کو سنائیں۔ تاکہ اس کی اشاعت کی اصل غرض پوری ہو۔ جن اصحاب نے ابھی تک طلب نہیں کیا وہ جلد از جلد طلب کریں ورنہ ختم ہونے کے بعد افسوس رہے گا۔ اس اشاعتی سلسلہ میں امداد کا بھی خیال رکھیں۔

ایک نئی شکائت | کچھ عرصہ سے بعض احباب شکائتیں بھیجتے ہیں کہ اخبار انہیں لیٹ ہو کر پہنچتا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ "اہلحدیث" کے یوم اجراء سے لے کر آج تک یہی تعامل رہا ہے کہ ہر جمعرات کو قبل دوپہر پوسٹ کر دیا جاتا ہے۔ ایسے حضرات دفتر پر کسی قسم کی بدگمانی نہ کریں۔ اخبار بند اسی صورت میں ہوگا جبکہ خریدار صاحب خود بند کرنے کی اطلاع بھیجیں یا مہلت طلب کر کے قیمت ادا نہ کریں۔ اگر ان کو مذکورہ بالا شکائت کا موقع آئے تو اپنے متعلقہ ڈاک خانہ سے شکائت کریں۔

تبدیل پتہ | اگلے ہفتے بروز منگل اطلاع آجانے پر خاطر خواہ پتہ تبدیل کیا جاسکتا ہے ورنہ اخبار پوسٹ ہو جانے کے بعد دفتر کو دگنا نقصان ہوتا ہے۔ یعنی دو پرچے ڈبل محصول پر بھیجنے پڑتے ہیں امید ہے آیندہ خریدار حضرات مطلع رہیں گے۔

وی پی کی واپسی | قیمت ختم ہونے کی اطلاع دیکر منی آرڈر کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اخبار وی پی کیا جاتا ہے اور اس میں واپسی بھی ہوتی ہے۔ جس سے دفتر کو کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس لئے جملہ ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر قیمت اخبار کی اطلاع پاکر انکار یا مہلت کی اطلاع آجایا کرے تو دفتر کو جو خواہ مخواہ (۴/ فی وی پی) نقصان اٹھانا پڑتا ہے وہ تو نہ ہوا کرے۔ اسمیں طرفین کا ہی فائدہ ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھی
کا
خیر مقدم

مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مولانا عبید اللہ پنجابی (سندھی) کو ہندوستان واپس آنے کی اجازت دی جائیگی ؎

یوسف گم گشتہ را آرد
بکنعان دم مزن

قبول اسلام | خاکسار ۱۰/۴/۳۸ کو مولوی محمد حسین صاحب کے ہاتھ پر چند معززین کی موجودگی میں مذہب عیسائیت سے تائب ہو کر داخل اسلام ہوا ہے ناظرین میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے اسلام اور صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین!

خاکسار فضل الدین ڈرافسمین محکمہ نہر سرگودھا۔

یاد رفتگان | میری پیاری بیٹی خالدہ خانم بعمر آٹھ سال جو بڑی زکیہ اور ذہین تھی بعارضہ تپ محرقہ انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں دعا فرمائیں خدا تعالے مجھے نعم البدل عطا فرما

عبد الرحمن خلیل قریشی نظام آباد ضلع گوجرانوالہ

پتہ تحریر کریں | ایک صاحب عبد الرحمن صو پنشنر نے چند سوالات بغرض جواب ارسال ۔ مگر اپنا پتہ تحریر نہیں کیا۔ ان کو اطلاع دی ہے کہ ان کے سوالات مع ٹکٹ موازی ۴/ دفتر محفوظ ہیں۔ اگر انہوں نے اپنا پتہ نہ لکھا تو سوالات تلف کر دئیے جائیں گے۔ کیونکہ وہ ا میں درج ہونے کے قابل نہیں۔

(نائب مفتی دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت کا شکریہ | برخوردار محمد یو جس کی بابت اہلحدیث ۹/۴۸ ۲ میں ناظرین سے دعائے صحت کرائی تھی اب رو بصحت ہے مگر ا تھوڑی سی تکلیف باقی ہے۔ احباب کرام ایکے مکرر دعائے صحت کریں۔ اللّٰھم اشفہ بشفا وداوہ بدوائک ۔ (راقم ابو محمد عبد اللہ لال پور کلاں)

ضرورت ہے | مجھے ہندوستان کے کل مدارس (اہل حدیث و احناف) کے ناموں کی ہے۔ ہر مدرسہ کب سے جاری ہے۔ اس کے بانی مدرسہ کی تعلیم کے متعلق جو جو معلومات کسی صا ہوں مجھے ارسال کریں۔ (راقم ابو سلیمان عبد نو مسلم منیجر صحیفہ اہل حدیث دہلی)

ماہ رجب بھی گزرنے کو ہے | اگر غرباء میں کوئی امداد نہیں آئی۔ اصحاب کرم دست کشادہ کریں تاکہ ان غرباء کے نام اخبار جاری

بارش نہیں ہوئی | امسال پنجاب میں سوائے مقامات کے بارش بہت کم ہوئی ہے۔ کاشتکار سخت پریشان ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے دعا کریں کہ خدا ہمارے گناہ معاف کرے اور با رحمت سے خوشحال کرے۔ (ایک کاشتکار)

(۹۳۷)

شیعہ جماعت تائید کرنے سے رُک جائے۔

چاہئے یہ تھا کہ اس بارے میں صرف قرآن مجید کی تعلیم کو پیش کیا جاتا۔ جس کے متعلق آیات ہم نے اوپر پیش کر دی ہیں۔ (ان کے علاوہ اور بہت ہیں) خیر جو کچھ کیا اچھا کیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفین کی کوشش کو بارآور کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔

(نوٹ) یہ معلوم کر افسوس ہوا کہ ابھی تک یہ بل سیلیکٹ کمیٹی (منتخب سب کمیٹی) کے سپرد بھی نہیں ہوا

"خادم کعبہ" پھر بولا

"اہلحدیث" مؤرخہ ۲ ۹/۳۸ میں "خادم کعبہ" کے عائد کردہ الزامات کے تصفیہ کے لئے ہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ وہ ایک کمیشن منظور کرے۔ کمیشن کی تجویز کو تو اس نے منظور کر لیا مگر ہمارے پیش کردہ ممبران کمیشن کو تبدیل کر کے ان کی بجائے تین اور ممبر پیش کر دیئے۔

(۱) مولوی عبد القادر صاحب قصوری۔
(۲) مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ
(۳) حسین میر صاحب امرتسری

مَیں اپنی سچائی پر اعتماد کرتا ہوا ان تینوں کو منظور کرتا ہوں مگر سب سے پہلے کمیشن میں یہ امر پیش ہوگا کہ ان تینوں میں سے جو "خادم کعبہ" کا شریک کار ہے اس کی تعیین کی جائے۔ پھر جس رکن کی شرکت کار ثابت ہو جائے اس کو کمیشن بورڈ سے نکال کر مدعا علیہ کی جماعت میں بٹھایا جائے اور اس کی خالی جگہ کو مولوی داؤد صاحب غزنوی پُر کریں۔ اگر وہ موجود نہ ہوں یا کسی وجہ سے منظور نہ کریں تو شیخ عظیم اللہ صاحب وکیل لاہور کو یہ جگہ پُر کرنے کی تکلیف دی جائے۔ میری یہ تجویز ایسی معقول اور انصاف پر مبنی ہے کہ سخت سے سخت دشمن بھی اس کی معقولیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو شخص خود ملزم یا مدعا علیہ ہو وہ منصفی کے بورڈ میں کیسے بیٹھ سکتا ہے۔

امور متنازعہ کی فہرست تو وہ جس قدر میری تجویز کمیشن سے پہلے آ چکی ہے مع اسکے جو خادم کعبہ نے ۹ ستمبر کے پرچے میں درج کی ہے اور آیندہ جو کچھ "خادم کعبہ" کے سٹاف کے دل میں آئے وہ اُسے کمیشن بیٹھنے سے پہلے شائع کر دے۔ تو پھر یہ ساری فہرست منصفوں کے سامنے پیش کی جائیگی جس جس الزام کو وہ قابل تحقیق سمجھیں اُسے زیر تحقیق لائیں اور جسے فضول سمجھیں اُسے چھوڑ دیں۔ ہمارا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا۔

پس سٹاف "خادم کعبہ" کے ممبرو آؤ! اور اپنے نام کی لاج رکھ لو اور حق پسندوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دو کہ جھوٹ بولنے والا خادم کعبہ نہیں ہے بلکہ ہادم کعبہ ہے۔ پس کمیشن کے ممبروں سے منظوری حاصل کر کے مجھے جلد اطلاع دو تاکہ میں فوراً لاہور پہنچ جاؤں۔

(نوٹ) میرے مدعا علیہم خادم کعبہ کے سٹاف کے جملہ متعلقین ہونگے جیسا کہ قانون شریعت اور قانون مروج کا تقاضا ہے ؎

زراعتی کالج پنجاب لائلپور میں

ڈیری کی تعلیم کا ورنیکولر نصاب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے لیکر ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء تک زراعتی کالج پنجاب لائل پور میں ڈیری کی تعلیم دینے کی غرض سے ایک ششماہی نصاب ورنیکولر میں شروع کیا جائے گا۔ پنجاب کے طلباء سے ایک روپیہ ماہوار فیس وصول کی جائے گی۔ دیگر صوبجات اور ریاست ہائے ہند کے طلباء کو سالم نصاب کے لئے پچیس ۲۵ روپے بطور فیس ادا کرنے ہونگے۔ اس جماعت میں صرف دس طلباء لئے جائینگے۔

داخلہ کے لئے کم سے کم معیار قابلیت یہ ہے کہ امیدوار نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان میٹرکولیشن یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو۔

اگر ممکن ہوا تو ہوسٹل میں اقامت کا انتظام کرایہ پر ادا کرنے پر کر دیا جائیگا۔ لیکن اس امر کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جو امیدوار داخل ہونا چاہیں انہیں اپنی درخواستیں ۱۵۔ ستمبر ۱۹۳۸ء تک پرنسپل صاحب پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ارسال کر دینی چاہئیں۔

دیگر صوبجات یا ریاست ہائے ہند کے طلباء کی ان درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا جو صوبہ کی حکومت یا ریاست کے حکام کی معرفت وصول نہیں ہونگی ——— درخواست کے فارم پراسپکٹس عرضی دینے پر صاحب پرنسپل موصوف سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ (لاہور ۱۰۔ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اطلاع ضروری

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کے اشتہار میں میرا نام بھی شامل ہو سکنے والے علماء کی فہرست میں درج ہے۔ حالانکہ مَیں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ شاید میں ان دنوں پنجاب میں نہ ہونگا اس لئے معذور رکھیں۔ اس لئے جملہ ناظرین اہلحدیث کو واضح ہو کہ میرا نام درج فہرست ہونے کی صورت میں میرا وعدہ نہ سمجھیں۔ مَیں وہاں کی شمولیت سے معذور ہوں۔ الملتمس محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

جنڈیالہ ضلع امرتسر میں جمعیۃ تبلیغ کا جلسہ

جمعیۃ تبلیغ کے زیر اہتمام جنڈیالہ میں ہر سال جلسہ ہوا کرتا ہے اس دفعہ بھی سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۴-۱۵-۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ شعبان ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب و مولانا سیالکوٹی و دیگر علماء کرام شریک جلسہ ہونگے (انشاء اللہ تعالیٰ)

محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث
ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ کی اسلامی کتابیں

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت تجارت و زراعت۔ شراکت۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

[اسلام] کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل، اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت عمر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام، توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے پاک کر کے استعمال کرنے میں۔ بول۔ منی۔ مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو۔ جنبی۔ اور حائضہ۔ جمعہ، میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرات فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل رفع یدین فی الصلوات کے اختلافات کے بابت مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی چودھویں کتاب نماز اور سفر مسافر۔ سواری کی حضر کی حد و تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام۔ خطبہ و چاند کے احکام۔ سوگ۔ ماتم۔ کفن۔ دفن۔ جنازہ علی الغائب۔ حالات قبر و زیارت قبور۔ میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت عمر۔

(تصانیف دیگر مصنفین)

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی مصنفہ حضرت امام غزالی رح اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر۔ طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱۲؍

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری رح ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؍

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی۔ جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰؍

کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی عقلی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۵؍

پتہ } **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

(۹۳۹)

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۴۱۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شاہ محمد ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ شہیانی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۰ ۸/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۵۲۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام محمد ولد نبی بخش و رمضان ولد کاکا ذات گوجر سکنہ اوڈرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۰ ۸/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

از پیشگاہ مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

(قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جھنڈا ولد کوڈو ذات کمبو سکنہ تلونڈی سوبھا سنگھ تحصیل قصور ضلع لاہور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام قصور درخواست کی سماعت کے لئے یوم بدھ مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء مقرر کیا ہے۔ لہذا مقروض مذکور مسمی جھنڈا کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۳۱۔ اگست ۱۹۳۸ء)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم ...

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا وجاگیرداروں سے " لـــے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۲/۶
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۱۲/۸
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ۔ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۷۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۹۴۱)

فہرست مضامین

در مذمت بخل

(از اسلم ابن مسلم صاحب مرحوم وانا پوری)

زاہد جو خواہ رند کوئی ہو ہوا کرے
امداد میں کسی کی اٹھائے کبھی نہ ہاتھ
جیسا بھی ہو بخیل وہ دشمن خدا کا ہے
کیا شک کہ اس کا نامۂ اعمال ہو سیاہ
کنجوس عاقبت میں ہے محروم خلد سے
ظالم ہیں جتنے سب سے برا یہ بخیل ہے
ناپاک ہے بخیل زبانِ سخن ہے پاک
اس سرزمیں پہ کون ہے سب سے بڑا خبیث
مالِ بخیل آتش دوزخ میں گرم ہوں
قاروں کو عذابِ الٰہی سے کیا نجات
اسلم حدیث اھلك من كان قبلكم

مر جائے وہ بخیل اگر ہے خدا کرے
بیٹھے جہاں بھی وہ تو زمیں بددعا کرے
انسان اس عدوئے خدا سے بچا کرے
شب میں اگر بخیل تہجد پڑھا کرے
دنیا میں اس کے نام کا ڈنکا بجا کرے
اس کی بلا سے کوئی مرے یا جیا کرے
بھولے سے کوئی نام نہ اس کا لیا کرے
ابخل ہے وہ زکوٰۃ نہیں جو دیا کرے
ان سب سے داغ اٹھے بدن پر پڑا کرے
دھنسنے لگے تو لاکھ بھی تو بہ کیا کرے
اہل دول کو یاد ہمیشہ رہا کرے

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے لوگ یعنی قارون فرعون وغیرہما کو اسی بخیلی نے ہلاک کر دیا۔ ۱۲

رمضان المبارک کے لئے بابرکت تحفے

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی۔ منقش۔ نہایت پختہ ہدیہ چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔

ہر اہل حدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ بے نظیر اور قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلےٰ۔ ہدیہ عہ روپے۔ محصول علیحدہ۔

معجز نما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ سیرۃ محمدی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حاشیہ مطلّا [illegible]

مترجم حمائل شریف

ترجمہ با محاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ ضرور منگوائیں۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ عہ روپے۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب رح۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ۔

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ مجلد پارچہ ہدیہ عہ۔ (ڈیڑھ روپیہ)

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مر[حوم] قابل دید تحفہ ہے۔ حاشیہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ عہ (ڈھائی روپے)

نوٹ: ان کے علاوہ مصری رسالہ قرآن مجید بھی پتہ ذیل سے مل سکتے ہیں۔

تفسیر واضح البیان

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی ہے۔ ضخامت ۸۰۰ صفحات۔ سائز [illegible] کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت بے جلد [illegible] مجلد سے۔

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابو القاسم سیف بنارسی)

آج کل جدید تعلیم یافتہ طبقہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت اور ان کے غیر الہامی ہونے [پر] طرح طرح کے اعتراض کرتا ہے۔ اس کتاب میں [قرآن] اور حدیث کے جمع اور ترتیب، صحت، حفاظت کتابت کے متعلق جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور مطالعہ کرنا [چاہیئے] قیمت صرف ۶ر۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

کیا ویدک دھرم بچائتی ہے؟

ہندو اور آریہ کے مشترک دھرم کا نام ویدک دھرم ہے۔ جس کی بنیاد ویدوں پر ہے۔ جن کے متعلق ان کے ماننے والوں کا دعویٰ ہے کہ وہ شروع دنیا میں چار رشیوں پر نازل ہوئے تھے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ جامع اور مکمل ہیں۔ بلکہ یہ بھی ادعا ہے کہ ان کے بعد کوئی الہام صحیح نہیں ہے۔ ویدک دھرمیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ منوسمرتی میں جو احکام مذکور ہیں وہ سارے کے سارے ویدوں سے ماخوذ ہیں۔ باوجودیکہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو قوم کے ہمدردان ایک بڑے ضروری تمدنی حکم کے لئے مرکزی اسمبلی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں اور انہی میں سے ایک فریق اس کی مخالفت بھی کرتا ہے۔ اور وجہ مخالفت یہ بتاتا ہے کہ یہ تجویز ویدک دھرم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے ماتحت ہندو عورت اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جائیگی۔ کون انسان ہے جو اس سے باخبر نہیں کہ بسا اوقات نکاح کے بعد عورت آباد ہونے کی بجائے گویا جہنم میں چلی جاتی ہے۔ یعنی خاوند کی نالائقی یا ناقابلیت سے ساری عمر روتی ہے اور وہ اُس عربی خاتون کے اشعار کو اپنے لفظوں میں ادا کرتی ہے جو اپنے خاوند کی جدائی میں پڑھ رہی تھی۔ ان میں سے دو شعر یہ ہیں ؎

الا طال ھذا اللیل واسود جانبہ
ولیس الیٰ جنبی خلیل الاعبہ
ولولا مخافۃ ربی والحیاء تردنی
لزعزع من ھذا السریر جوانبہ

ان اشعار کا مضمون فارسی شعر میں یوں ہے ؎

شبِ تاریک بیم موج گرداب چنیں ہائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

ایسی ستم رسیدہ مظلوم عورت کی فریاد رسی کرنے میں ویدک دھرم بالکل خاموش ہے۔ اب مرکزی اسمبلی میں ہندو ہمدردان قوم کی طرف سے ایسی ستم رسیدہ عورتوں کے لئے ایک بل پیش ہوا ہے۔ اس پر جو چہ میگوئیاں ہندو قوم میں ہو رہی ہیں۔ انہیں آریہ گزٹ لاہور سے لیکر ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں:۔

ہندو عورتیں اور طلاق

"آریہ گزٹ" کے پاٹھکوں کو پتہ ہوگا کہ پچھلے دسمبر میں ناگپور میں اکھل بھارت ورشیہ مہاسبھا کا اجلاس ہوا تھا۔ جس میں یہ پاس کیا گیا کہ بھارت ورش میں قانون کو ہندوؤں کے لئے ایسی طرح سے تبدیل کرنا چاہئے۔ جس سے کہ ہندو عورت کو طلاق لینے کا حق حاصل ہے۔ اگر اُس کا پتی پاگل ہو، بہت شراب پیتا ہو۔ کوڑھ کی بیماری سے لاچار ہو۔ بہت ظالم ہو۔ اور اگر اس نے کوئی اور شادی کر لی۔ اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد ڈاکٹر دیش مکھ نے مرکزی اسمبلی میں اسی طرح کا ایک بل پیش کیا ہے۔ ہماری پنجاب کی اسمبلی میں بھی مسرز دونی چند نے اسی طرح کا ایک بل پیش کر رکھا ہے۔ ابھی ابھی لاہور کے ایک اخبار کے نمائندہ نے چند ہندو دیویوں اور پُرشوں کی رائے اس بات کے متعلق دریافت کرنے کی کوشش کی میں نے ان سب کی رائوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس وقت اس کے متعلق تین طرح کے خیالات ہیں۔ سب سے پہلے ان لوگوں کے متعلق جو اس بل کو خوش آمدید کہنا چاہتے ہیں۔ اس موضوع پر ایک دیوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بل عورتوں کے ہاتھ ایک طرح کا ہتھیار ہوگا۔ جس کی مدد سے وہ اپنے برخلاف اتیاچاروں کا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ ایک اور دیوی نے یہ بھی کہا کہ ہندو سوسائٹی میں پتیوں کو ایک خاص پوزیشن حاصل ہے۔ جس کو کوئی بھی ختم نہیں کر سکتا لیکن یہ بہت بُری بات ہے۔ بہت دفعہ پتی عورتوں پر بہت ظلم ڈھاتے ہیں کہ عورتیں کچھ بھی نہیں کر سکتیں یہ بل ایسے پتیوں کے لئے ایک طرح کا تازیانہ ہوگا لیکن اس گروہ سے بھی بڑھ کر ایک اور گروہ ہے جو اس بل میں ایک نئے ہندوستان کا آغاز دیکھتا ہے ان کو اس بل میں ایک نئی ذھنیت کا آغاز معلوم دیتا ہے اور وہ اس ذھنیت کو ایک نہایت نلوشگوار امر سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں اگر کوئی شخص اس بل کے خلاف ہے تو اُس کی وہ ذھنیت ٹپکتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہندو قوم کی گراوٹ کا احساس ہی نہیں کر سکتا۔ ان لوگوں کے خیال میں مجلسی معاملات میں ہندو بڑی گراوٹ کا شکار ہیں۔ ان میں یہ مادہ ہی نہیں رہا کہ وہ ہندو قوم کے سدھار کا کچھ خیال

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں کئی دن سے بارش نہیں ہوئی دن بھر گرمی رہتی ہے اور رات کو عموماً خنکی ہو جاتی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

——— امرتسر بلدیہ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۳ تا ۱۹ ستمبر شہر امرتسر میں ۱۵۷ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۷۷ اموات واقع ہوئیں۔

——— امرتسر ۱۷ ستمبر کو پولیس کی ایک جمعیت نے کانگرس کے دفتر اور قاری عبدالرحمن و منشی احمد الدین کے مکانوں پر چھاپہ مارا - دو سوشلسٹ کارکنوں کو فوجی بل کے خلاف لاہور میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا۔

——— مرکزی اسمبلی میں موٹر وہیکل بل کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی ہے۔

——— ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے قانون انتقال اراضی کے تیسرے ترمیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۳۸ء کی منظوری دیدی ہے۔

——— مرکزی اسمبلی میں اعلان کیا گیا ہے کہ چار گورہ فوجوں کو جو ہندوستان میں مقیم ہیں یکم اکتوبر کو فلسطین روانہ کر دیا جائیگا۔

——— حکومت پنجاب نے امتناع مسکرات کی سکیم کے متعلق آخری فیصلہ کر لیا ہے کہ آیندہ مالی سال کے آغاز تک نافذ کر دی جائے۔ حکومت کو اس سکیم پر عمل کرنے سے ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ دس لاکھ روپیہ نقصان بھی ہوگا۔

——— ہز ہائی نس مہاراجہ بنارس نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب ایک لیجسلیٹو کونسل بنا دی جائیگی جس میں نمائندے منتخب ہوا کرینگے۔

——— آسام میں پہلی وزارت مستعفی ہونے کے باعث اب کانگرسی وزارت قائم ہو رہی ہے۔ جسکے وزیر اعظم مسٹر گوپی ناتھ ہونگے۔

——— جرمنی اور زیکوسلواکیہ میں جنگ کے خطرہ کے پیش نظر مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ ہر ہٹلر سے بغرض ملاقات میونچ تشریف لے گئے۔ مختصری گفت و شنید کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

——— جنگ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے برطانوی وزارت میں اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ جنگ کا اعلان ہوتے ہی اس وزارت کو جنگی وزارت میں تبدیل کر دیا جائیگا۔

——— لندن کی اطلاع ہے کہ یورپ میں جنگ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے انگلستان میں ۱/۲ ۴ کروڑ گیس ماسکس (زہریلی گیس سے بچنے کے نقاب) تقسیم کئے گئے ہیں۔

یاد رہے۔

"اہلحدیث" ۲۶ اگست میں جن اصحاب کے نمبر شائع کئے گئے تھے ان کی طرف سے اگر ۲۹ ستمبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع موصول نہ ہوگی ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت ختم | جن خریداروں کی میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو چکی ہے یا جنہوں نے اہلحدیث مورخہ ۲۶ اگست کا وی پی پرچہ واپس کر دیا تھا اور ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۹ ستمبر تک وصول نہ ہوگی تو ان کو مجبوراً آیندہ پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔

——— لندن کی خبر ہے کہ برٹش لیبر نیشنل پارٹی نے ایک رزولیوشن پاس کر کے وزیر اعظم برطانیہ کے پاس ارسال کیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ برطانوی لیبر پارٹی کسی طرح چیکو کی آزادی سلب نہیں ہونے دیگی وہ چاہتی ہے کہ ہٹلر کے سامنے سر نہ جھکایا جائے۔

مضامین آمدہ | منشی محمد عبداللہ معمار۔ مولوی ابوالبشار صاحب ۲ عدد۔ مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی۔ عبدالعزیز صاحب ۲ عدد۔ شاکر صاحب صدیقی ۲ عدد۔ مولوی ابوالصمصام عبدالسلام مولوی محمد مقبول صاحب۔ عبدالرحیم صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا۔

غیر مقبول نظمیں | دنیا کا ہے مدبر کل یہ پرچہ اہلحدیث وہ شاہوں کو خادم بنا دیتا ہے۔ یہاں تو ہے وہاں تو ہے۔ ادھر تو ہے جدھر دیکھا۔ نہ نکلے گی ہمارے دل سے یہ عظمت محمد کی۔

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ | کے لئے ماسٹر حبیب اللہ صاحب چک ۱۳۳ ؏ - مولوی اسمٰعیل صاحب برکھانی

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | کے لئے از ماسٹر حبیب اللہ صاحب موصوف ؏-

غریب فنڈ | میں از فتوحی فنڈ سہہ ماہہ لاگت چھپوائی قواعد فنڈ ۸ - بقایا ۵۰/ از حکیم عبدالمجید صاحب نوگڈھ عہ۔ از محمد ابراہیم صاحب منجرا از رنگون عہ جملہ ۶ (تفصیل آئندہ انشاء اللہ)

توحید کا چاند | مضمون شرک و توحید میں موازنہ جو حال ہی "اہلحدیث" کی پانچ قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ کسی قدر اضافہ کے ساتھ انجمن بزم توحید لوہگڑھ امرتسر کی طرف سے بصورت رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ شائقین ۳ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر طلب کر سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ :- دفتر "مبلغ" لوہگڑھ امرتسر

حالات تبلیغ | از قلم عبداللہ رحیم آبادی

بفضلہ تعالیٰ میں اپنی تبلیغ کے حالات کو سال بسال اخبار اہلحدیث میں شائع کرتا جاتا ہوں۔ ناظرین کو یاد ہوگا اگرچہ کئی سال سے آمدنی کی بہت کمی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اپنے چار مبلغین کو ابھی تک ماہ بماہ مشاہرہ دیتا ہوں اور وہ چاروں حسب معمول تبلیغ کر رہے ہیں اور مجھ سے بھی جہاں تک ہو سکتا ہے بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کر رہا ہوں۔ لیکن آمدنی کم ہو جانے کی وجہ سے مجھ کو بہت دوڑ دھوپ کرنا پڑتا ہے۔ اس ضعیفی میں اس قدر دوڑ دھوپ کرنا میری بساط سے باہر ہے۔ زیادہ اور کیا عرض کروں۔

جمع القرآن والحدیث | مصنفہ مولانا سیف بنارسی قابل دید ہے۔ قیمت ۶/ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

روایات اس بات کی شاہد ہیں کہ ایک پتی کی بڑائی اسی بات میں ہے کہ وہ اپنی پتنی کو کبھی بھی ایسے حالات میں نہ چھوڑے جو حالات کہ ناخوشگوار ہیں اسی طرح سے ایک پتنی کا بھی یہ ایک فرض ہے کہ اگر اس کے پتی میں کوئی کمزوریاں آجاویں وہ اُن کمزوریوں کو رفع کرنے کی کوشش کرے نہ کہ بجائے کہ اپنے پتی سے قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاوے"۔

(آریہ گزٹ لاہور ص ۳۔ ۲۶ جون ۳۶ء)

اہلحدیث! ناظرین کرام مذکورہ بالا اقتباس کے آخری فقرے سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ہندو دھرم میں نکاح کا تعلق اٹوٹ (کبھی نہ ٹوٹنے والا) ہے اس بنا پر اگر مرکزی اسمبلی میں بھی یہی فیصلہ ہوا کہ ہندو مسکینہ مظلومہ عورت اپنے خاوند کے ظلم وستم (جب تک زندہ رہے) برداشت کرتی رہے یعنی خدانخواستہ اس بل کے فیل ہو جانے کی صورت میں ہندو مظلومہ عورتوں کی زبان پر بے ساختہ یہ شعر جاری ہوگا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگی فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

لیکن ہم آریہ گزٹ اور اس کے ذریعے دوسرے آریہ اخباروں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اور اُن سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کے جواب میں خدا لگتی بات کہیں گے۔ پس وہ غور سے سنیں:-

رشتۂ نکاح اگر اٹل (ناقابل انقطاع) ہے تو آریوں کے گرو سوامی دیانند کیوں یہ آگیا (حکم) دیتے ہیں کہ

عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (اگر) اولاد ہو کر مر جائے تو دسویں برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی پیدا ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ (ستیارتھ پرکاش۔ سملاس ۴۔ نمبر ۱۴۰)

مہاشہ جی! پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ حکم اخلاق فلاسفی پر بھی مبنی ہے؟ عورت بانجھ ہو تو کس کا قصور؟ اولاد پیدا ہو کر مر جائے تو کس کا قصور؟ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں تو کس کا قصور؟

بھلا کوئی آریہ مہاشہ حسب حکم سوامی دیانند اپنی بے گناہ منکوحہ کو چھوڑ کر غیر عورت سے نیوگ کرے اور اس سے بھی لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو پھر وہ کیا کرے؟ ان سوالوں کے جوابات کے بعد مہربانی کرکے یہ بھی بتلا دیجئے کہ سوامی جی کا یہ ارشاد ویدک دھرم کے موافق ہے یا مخالف؟ ع

تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

اخیر میں ہم آریہ اخبار "پرتاپ" سے ایک نظم پیش کرتے ہیں جو مع سرخی درج ذیل ہے:

"برسات میں ایک بیوہ کے جذبات"

کیا طرب انگیز ہے رنگیں فضا برسات کی
کیف در آغوش ہے کالی گھٹا برسات کی
پُراثر سب موسموں سے ہے ہوا برسات کی
فطرۃً ہے روح پرور ہر ادا برسات کی
فرش قدرت نے بچھایا ہے عجب استبرقی
جس طرف بھی دیکھئے ہے تازگی ہی تازگی
موسم برسات کی یہ کالی گھٹا یہ سبزہ زار
جھوم کر انگڑائیاں لیتی ہے متوالی بہار
ایسی حالت میں میسر ہو کہاں صبر و قرار
یاد میں روتی ہوں انکی اور دل ہے سوگوار
کیا لکھوں میں دل کی بے چینی کا جو انداز ہے
جو نہیں سکتا بیاں مجھ سے جو میرا راز ہے

(پرتاپ۔ لاہور ۲۔ اگست ۳۶ء)

آریہ مترو! اس بیوہ اور اس جیسی معلقہ (خاوند کی چھوڑی ہوئی) عورت کا علاج ویدک دھرم نے کیا کیا ہے۔ جو ویدک دھرم کو مخاطب کرکے بزبان حال کہتی ہیں ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دلِ عاشق کی دوا ہو

قادیانی مشن

تیلی بھی کیا اور رُوکھا کھایا

آج سے پہلے کئی مرتبہ ہم اس امر کو ظاہر کر چکے ہیں قادیانی اہل قلم اپنے دعوے اور دلیل میں تطبیق کی ضرورت نہیں جانتے۔ وہ اسباب مرض بیان کرکے اقتضاء علاج بتاتے ہیں۔ لیکن ان کے علاج کے بعد بیماریں اسباب اور علامات مرض برابر پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک طبی اصطلاح ہے جس کو عام لوگ نہ سمجھیں تو ہم ان کو دوسرے الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ دنیا میں فسق و فجور، بددیانتی، گمراہی بہت پھیلی ہوئی ہے اس لئے کسی مصلح، کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں ایک سوال کیا گیا ہے کہ اب نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے جواب میں چند ضرورتیں بتائی ہیں جو یہ ہیں:

اوّل۔ اس زمانے میں تقویٰ ہی مفقود ہے تو اس تعلیم (تعلیم قرآن) کو عام علماء کس طرح ترویج دے سکتے ہیں۔

دوم۔ مسلمانوں اور خصوصاً اُن کے علماء کی توجہ دین کی طرف سے بالکل ہٹ چکی ہے اور سب دنیا کمانے میں منہمک ہیں اور آوے کا آوا بگڑ چکا ہے تو کیا اب بھی الٰہی مصلح کی ضرورت نہیں؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ جو علمائے دین ہیں وہ جمعیۃ العلماء کی طرح ہندو پرست یا زر پرست یا لیڈری پرست ہو چکے ہیں۔ جو دیندار اور بزرگ کہلاتے ہیں ان کا ظاہر اور ہے اور باطن اور۔ چال چلن بگڑ گئے ہیں خدا کے گھر بدکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ جو علم ہے وہ محض قشر اور چھلکا ہے تزکیہ نفوس معدوم۔ صوفیہ اور واعظین ان

کرسکیں۔ ان لوگوں کے خیال میں منوسمرتی کی رٹ لگاتا ایک نہایت فضول بات ہے۔ یہی ہندوؤں کی گراوٹ کا کارن ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب منو مہاراج کو بند کر دینا چاہئے۔ اور ہمیں موجودہ زمانے کی روش کو دیکھنا چاہئے۔ ان لوگوں کے خیال میں کوئی سمجھدار آدمی طلاق کے خلاف اپنی آواز نہیں اٹھا سکتا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو دقیانوسی خیالات کا آدمی ہے۔ اس میں ہمت اور حوصلہ نہیں ہے۔ وہ بزدل اور کائر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ بل پاس نہ ہؤا تو اس سے یہ پتہ لگیگا کہ ہندوؤں میں اپنے حالات کو سدھارنے کے لئے کوئی زبردست جذبہ نہیں۔ چند ایک ایسے شخص بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اگر یہ بل پاس ہوگیا تو اس سے عورتوں کو خاص رعائتیں اور سہولتیں مل جائیں گی۔ اگر عورتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک ایسے پتی کو چھوڑ دیں جو کہ پاگل ہے یا ظالم ہے۔ یا جس نے اپنی دھرم پتنی کو چھوڑ دیا ہے۔ شرابی ہے یا کوڑھی ہے۔ یا وبھچار کرتا ہے تو مردوں کو بھی حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اپنی دھرم پتنیوں کو خاص حالات میں چھوڑ دیں۔ لیکن بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس بل کی بالکل مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں طلاق، ہندو سماج کے لئے ناقابل برداشت چیز ہے۔ رائے بہادر رام سرن داس نے اس موضوع پر اپنے خیالات بتلاتے ہوئے کہا کہ یہ بل ہندو جذبات کے لئے بہت مکروہ ہے۔ اس بل سے اُن خیالات کا جو عام ہندو شادی کے متعلق رکھتے ہیں سخاتمہ ہو جاوے گا۔

اسی طرح راجہ نریندر ناتھ نے فرمایا کہ ہندوؤں میں شادی عمر بھر کے لئے ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج نہ ہوسکے۔ یہ ایک نہائت مکروہ بات ہے کہ ایک عورت اپنے خاوند کے چھوڑنے کو اُس وقت تیار ہو جائے جب کہ وہ کسی بیماری کا شکار ہو۔ ایک دیوی نے یہ بھی کہا کہ ہندوؤں کی شادی ایک سودا نہیں بلکہ ایک پوتر رشتہ ہے۔ یہ شادی ایسی نہیں ہونی چاہئے کہ جو کہ معمولی معمولی باتوں سے ٹوٹ جاوے۔ لیکن سب سے اعلیٰ خیالات وہ تھے جو شریمتی پریم وتی تھاپر پرنسپل مہا لا مہا ودیالیہ نے ظاہر کئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ بل پاس ہوگیا تو اس سے عورتوں کی حالت میں کوئی بہتری نہ ہوگی اور نہ ہی مردوں کی ذہنیت تبدیل ہوگی۔ اس بل کے پاس ہونے سے تو یہی مطلب ہوگا کہ شادی کی پوترتا جس کو ہندو ہزارہا سال سے سنبھالے ہوئے ہیں ایک دم میں ملیا میٹ ہو جاویگی۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے خیال میں وہ عورت عورت کہلانے کی حق دار نہیں۔ جو تب تک تو اپنے آدمی کا ساتھ دیتی ہے جب تک کہ وہ کماتا رہے اور تندرست رہے۔ لیکن جس وقت اس کا خاوند کمانے کے لائق نہ رہے یا بیمار ہو جاوے تو اُسکو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

ان سب خیالات کو پڑھ کر ایک بات صاف نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوؤں میں ایک خاص طرح کی کشمکش جاری ہے۔ ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ ہندو قوم کی عمارت کی ازسرنو تعمیر کی جاوے۔ اس عمارت کی بنیاد میں نہ ہی ہمارے پُرانے وید اور شاستر ہوں۔ نہ ہی ہمارے پرانے جذبات ہوں۔ اور نہ ہی ہماری پرانی روایات ہوں۔ ان لوگوں کے خیال میں ہماری جاتی تب ہی بچ سکتی ہے اگر یہ زمانہ کی موجودہ لہر کو دیکھے اور اس کے مطابق اپنی حالت کو تبدیل کرے زمانے کو موجودہ حالت کی لہر سے عام طور پر ان کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اُن خیالات کو اپنے اندر جذب کیا جاوے جو اس وقت مغرب میں سونما ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ یہ لوگ اس بات کے حق میں ہیں کہ ہندو جاتی کا ڈھانچہ بالکل ہی بدل دیا جاوے۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ ہم وقتاً فوقتاً ایسی تبدیلیاں کرتے رہیں جو کہ لازمی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایک آریہ سماجی کا نقطہ نگاہ ان باتوں کے متعلق کیا ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک آریہ سماجی اس بات کو کبھی برداشت نہیں کرسکتا کہ ہندو جاتی کے ڈھانچے کو مغربی سانچے میں ڈھال دیا جاوے۔ آریہ سماج کا تو جنم ہی اس بات کے لئے ہؤا تھا کہ یہ ہندو جاتی کی پوترتا کو قائم رکھے۔ اور اسے ان اثرات سے بچائے جو مغرب کی طرف سے آرہے تھے اور اس کے لئے بہت خطرناک تھے۔ اس لئے ایک آریہ سماجی کی اُن آدمیوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہوسکتی جو یہ چاہتے ہیں کہ ہندو سوسائٹی مغرب کے سامنے ہتھیار پھینک دے، مغرب کو اپنا گورو سمجھے، اور مغرب پرستی کی لہر کے سامنے بالکل جُھک جاوے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ آریہ سماج سدھارک لوگوں کی جماعت ہے۔ آریہ سماج کا جنم اس لئے ہؤا تھا کہ وہ ہندو جاتی میں سدھار کرے لیکن جس طرح سدھار آریہ سماجی چاہتے ہیں۔ اور جس قسم کے سدھار کا اور لوگ پرچار کرتے ہیں، اُس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آریہ سماجی اور آریہ سماج اُس سدھار کی تلقین کرتے ہیں جو شاستروکت ہے اور ویدوکت ہے۔ وہ ایسے سدھار کی ہرگز تلقین نہیں کرتے جو ہمارے ویدوں اور شاستروں کی تعلیم پر کلہاڑا چلائے۔ اس سے ایک آریہ سماجی کا نقطہ نگاہ اُس بل کے متعلق بالکل عیاں ہے۔ وہ نقطہ نگاہ چند اٹل سدھانتوں پر مبنی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آریہ سماجی اپنے ویدوں اور شاستروں کی اگیاؤں کے انوسار شادی کو ایک اٹوٹ رشتہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے کئی بھائی یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ رشتہ اسی زندگی تک محدود رہتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے در اصل یہ رشتہ ایسا ہے جو جنم جنمانتروں تک قائم رہ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری شادی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ایک سودہ ہے جو دونوں پارٹیوں کی رضامندی سے ہوتا ہے۔ غلط ہے۔ ویدک شادی ایک سودا نہیں بلکہ ایک یگیہ ہے۔ اس کی تہہ میں دنیاوی اور کاروباری جذبہ کام نہیں کرتا تھا بلکہ دھرم کے پوتر اور اٹل سدھانت کام کرتے ہیں۔ تیسری بات یہ کہ ہماری تعلیم ہماری

قرآن کریم اور معجزات

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگر ضلع بستی)

سابقہ پرچہ میں متعدد معجزات (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئے تھے) کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ ان کی تائید میں انجیل و ویدوں کے حوالجات بھی درج کئے گئے ہیں۔ بقیہ مضمون آج شائع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سابقہ سے ملا کر ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

(۱۱) ستون حنانہ کا واقعہ جس میں اُس لکڑی کا رونا مذکور ہے جس کو حضور نے منبر پر تشریف لے جانے کے بعد چھوڑ دیا تھا پھر وہ حضور کی تسلی دہی کے بعد خاموش ہو گیا۔ (حدیث شریف)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:۔

"جب صبح کو شہر میں جاتا تھا تو اُسے بھوک لگی راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر اُس کے پاس گیا اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پا کر اُس سے کہا کہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا شاگردوں نے دیکھ کر تعجب کیا اور کہا انجیر کا درخت کیونکر ایک دم میں سوکھ گیا۔ یسوع نے کہا اگر تم ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو پہاڑ سے بھی اگر کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یہ ہو جاویگا۔ (متی ۲۱/۱۸ ایضاً مرقس ۱۱/۱۲)

جب انجیر کے مسلم درخت کا اپنی تر و تازگی چھوڑ کر خشک ہو جانا قابل اعتبار ہے تو اب ایک شاخ کا تاثر دگریہ کیوں تعجب خیز ہو۔

سائنس سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ مسٹر سر جگدیش چندر بوس نے جو علم سائنس کا ایک ماہر نامور شخص تھا۔ تحقیق کے بعد نباتات میں زندگی اور شعور کا ثبوت بہم پہنچایا ہے:

(پیغام صلح ۲۶۔ نومبر ۳۷ء)

ستیارتھ میں بھی معجزات کی دو ایک مثالیں ہیں اور دھارمک کے غلبہ کا بھی بیان موجود ہے۔

(۱۲) پتھروں کا سلام کرنا کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا ثابت ہے (حدیث شریف)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے:

(لوقا ۳/۸)

شاگردوں کی ساری جماعت اُن سب معجزوں کے سبب جو انہوں نے دیکھے تھے خوش ہو کر بلند آواز سے خدا کی حمد کرنے لگی کہ مبارک ہے وہ بادشاہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے تب بھیڑ میں سے بعض فریسیوں نے اس سے کہا کہ اے استاد اپنے شاگردوں کو ڈانٹ دے۔ اس نے جواب میں کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر یہ چپ رہیں تو پتھر چلا اٹھینگے:

(لوقا ۱۹/۴۰)

اس حوالہ سے پتھروں کا بولنا چلانا بلکہ اُن سے لڑکوں کا پیدا ہونا تک ثابت ہوتا ہے۔ پس سلام و کلام کا واقعہ بھی اسی طرح سمجھیں۔

دھارمک کا غلبہ پڑھنا ستیارتھ کو مسلم ہے ۹/۱۸

(۱۳) آدھ سیر جو کے آٹا میں اسّی شخصوں کا آسودہ ہو کر کھانا ثابت ہے۔ (حدیث شریف فتح الباری)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ سات روٹی اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیوں سے چار ہزار آدمیوں کا آسودہ ہو کر کھانے کا واقعہ متی ۱۵/۳۲ اور مرقس ۸/۱ میں مفصل موجود ہے۔ لوقا میں ایک واقعہ اس طرح ہے کہ:۔ مسیح نے طالبان شفا بھیڑ کے کھانا کھلانے کے لئے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم انہیں کھانے کو دو۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے زیادہ موجود نہیں مگر ہاں ہم جا کر ان سب لوگوں کے لئے کھانا مول لے آویں کیونکہ وہ پانچ ہزار مرد کے قریب تھے۔ مسیح نے سب کو پچاس پچاس کی قطاریں کر کے بٹھا دیا۔ نان بعد برکت چاہ کر پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو سب میں تقسیم کر دیا سب سیر ہو گئے اور بہت ٹکڑے بچ گئے جن سے بارہ ٹوکریاں بھری گئیں۔

(لوقا ۹/۱۲)

پس اس واقعہ کے پیش نظر رسول کریم کا معجزہ محل تعجب کس طرح ہو سکتا ہے؟ بحوالہ یجروید بھومکا میں ایک دعا نقل کی ہے:۔

اے جگدیشور آپ کی عنائت سے ہماری آنکھوں اور بدن کی تگنی یعنی تین سو برس کی عمر ہو۔

اس پر سوامی جی لکھتے ہیں:۔

اس منتر سے ایک اور اپدیش بھی حاصل ہوتا ہے یعنی اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر عمدہ اصول کی پابندی کی جاوے تو انسان کی عمر سو برس سے تگنے تک بڑھ سکتی ہے۔ (بھومکا مترجمہ نہال سنگھ)

اس حوالہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز میں برکت اور زیادتی ہو سکتی ہے لیکن اس زیادتی اور کثرت کا ذریعہ دعا اور نیک اعمال ہیں پس جب اس کا مدار نیک عمل اور دعا پر ہے تو جس قدر مخلصانہ دعا اور اعلیٰ درجہ کا حسن عمل ہوگا اسی قدر برکت ہونی چاہئے۔ پس سوامی جی کے بیان کردہ اپدیش سے اس معجزہ کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ تناسخ بھی اس حوالے سے باطل ہو گیا کیونکہ اسی جنم کے عمل سے جزا کا ملنا ثابت ہوا۔

ہم نے یہ چند عبارات جو معروض کئے ہیں انکا مقصود یہ بھی ہے کہ کسی معجزہ کو عقل اور قانون قدرت

بھی بڑھ گئے ہیں اور کوئی قسم شرک اور ناجائز طور پر کمانے کی نہیں جس پر وہ عامل نہ ہوں۔ سوائے مقوی اور اعلیٰ کھانے، عمدہ پہننے اور تکبر کرنے کے ان کو آتا ہی کیا ہے؟ ہاں بعض بعض عورتوں کے اغوا میں بھی کمال رکھتے ہیں۔

(سوم) عوام کی حالت یہ ہے کہ رسول کی جگہ رسوم نے لے لی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔

(چہارم) لاکھوں کھلم کھلا مرتد ہو گئے۔

(پنجم) اسلامی عقائد اور احکام پر تسلی نہیں رہی نہ یقین رہا۔ بلکہ کرید کر معلوم کرو تو دہریت ہے۔

(ششم) امراء کا یہ حال ہے کہ ان کا دین اور خدا صرف دولت اور عیش پرستی ہی ہے۔ راست بازی، دین کی تڑپ اور اشاعت اسلام سے ایسے دور ہیں جیسے نور سے ظلمت۔

(ہفتم) یہ زمانہ اشاعت اسلام کا تھا۔ اور اسلام کی اشاعت ابھی تک دلائل و براہین سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ جنگوں نے مسلمانوں کو دم نہیں لینے دیا تھا۔ اب تیرہ[13] سو سال کے بعد وہ امن اور سامان اشاعت اور قوموں کے آپس میں ملنے جلنے کے حالات پیدا ہوئے تھے کہ دنیا میں اس سے پہلے کبھی موجود نہ تھے پس ضرور تھا کہ اس وقت تکمیل اشاعت اسلام کے لئے ایک عظیم الشان رسول بھیجا جاتا جو دلائل و براہین سے اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا۔

(ہشتم) پھر یہ کہنا کہ نبی کی ضرورت نہیں، اس لئے بھی غلط ہے کہ اس وقت دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہے۔ ہندوستان میں آریہ لوگوں کا غلبہ ہے۔ بدھ مذہب کا دنیا کے ایک بڑے حصہ پر غلبہ ہے۔ پھر دنیا پر لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

کلّہٖ کا وعدہ کیونکر اور کب پورا ہوگا۔ اس وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خود آنے کی ضرورت ہے کیونکہ تمام مذاہب نے اسلام پر ہر طرف سے ایک یورش کر دی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ کوئی مبعوث ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کام کو پورا کرے:

(ریویو آف ریلیجنز ۱۹/۲ جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث بقول مضمون نگار، یہ اسباب ہیں کسی جدید نبی کے آج کل آنے کے۔ چنانچہ بقول قادیانی جماعت کے وہ قادیان میں آگیا اور آکر چلا بھی گیا جسے آج تیس سال ہوتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا وہ ان اسباب کی وجہ سے آیا جو اس میں ذکر ہوئے کیا آکر اس نے ان اسباب کا ازالہ کیا۔

ہم ان نمبروں میں سے شروع نمبر سے سوال کرتے ہیں کیا (۱) اہل زمانہ کو تقدس حاصل ہو گیا؟ (۲) کیا مسلمانوں اور علماء کی توجہ دین کی طرف مبذول ہو گئی؟ (۳) جمعیۃ العلماء اور دیگر صوفیوں کے چال چلن درست ہو گئے؟ (۴) عوام نے رسوم قبیحہ چھوڑ دیں؟ (۵) مرتد ہونے سے لوگ رک گئے؟ (خود قادیان کے ضلع گورداسپور میں آئے دن ارتداد کے مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ ذرا ان کو بھی دیکھ لیجئے)۔ (۶) اسلامی عقائد پر مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کی تسلی ہو گئی؟ (۷) امراء نے عیش پرستی چھوڑ دی؟ (۸) اشاعت اسلام مکمل ہو گئی؟ (۹) آریوں، بدھوں اور بقول مرزا صاحب یاجوج ماجوج (یورپین اقوام۔ حمامۃ البشریٰ ص۲۸) سب سیدھے ہو گئے؟ غالباً یہ سب خواب کی باتیں ہیں۔

نوٹ یہ کہنا کہ اس میں مرزا صاحب نبی اللہ کا کیا قصور جبکہ لوگوں نے انہیں تسلیم نہیں کیا تو قصور لوگوں کا ہے۔ خود مرزا صاحب کے ارشادات کے خلاف ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ میں صاف لکھ چکے ہیں کہ:-

مسیح موعود کے زمانے میں اسلام اطراف اکناف دنیا میں پھیل جائیگا۔

کیا وہ پھیل گیا۔ جرمن اور فرانس تو مسلمان ہو چکا ہوگا۔ روسی تو بقول الہام مرزا صاحب کے سب احمدی ہو گئے ہونگے (ریویو آف ریلیجنز بابت ستمبر ۱۹۱۶ء ص۳۴۲) انگلستان اور دیگر ممالک یورپ میں اسلام ہی کا ڈنکا بجتا ہوگا۔ غالباً وہاں کے سکہ پر کلمہ اسلام ہی کندہ ہوگا۔ چین و جاپان میں بدھ مذہب نیست و نابود ہو گیا ہوگا۔ (کیا یہ بچوں کے دل بہلانے کی باتیں ہیں)

دنیا میں کفر و شرک، فسق و فجور مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے جتنا تھا اگر یہ کہا جائے کہ اس سے تو چند زیادہ ہو گیا تو مبالغہ نہیں۔ حتیٰ کہ قادیان ہی کو دیکھو جس کی بابت کہا جاتا تھا کہ وہ دار الامن و الامان ہے وہ آج دار الجدل والجدال بلکہ دار الکفر والطغیان ہو گیا ہے۔ آئے دن مقدمہ بازی، فریب کاری، لڑکے لڑکیوں کے جھگڑے بلکہ قتل و خون ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ مولوی سعد اللہ لدھانوی کا شعر خوب چسپاں ہے ؎

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

ف شیخ مصری قادیانی درباریوں کے حق میں یہی کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

۔۔۔مد بحانہ دیدیا گیا مگر بوجوہ چند ایک سال گزر گئے
۔۔۔ب مسجد شروع کرنے کا قصد ہُوا تو بائع نے کہا
۔۔۔اب میں اس قیمت پر نہیں دیتا زاید قیمت پر دونگا
۔۔۔ں۔ لہذا یہ معاملہ فسخ ہو گیا اور لوگوں کی رائے
۔۔۔ئی کہ اگر بلاقیمت بھی یہ زمین دیوے تو نہیں
۔۔۔ئے گے ماس کے بعد اور کوئی جگہ باوجود تلاش کے
۔۔۔ک نہیں ملی ۔ بالآخر سابق ایک سردار کے
۔۔۔ان جاکر اُن کے بیل خانہ میں مسجد بنانا تجویز ہُوا
۔۔۔ر مسجد وقتیہ بنانا شروع کی اور جمعہ مسجد سابقہ
۔۔۔ں نماز جمعہ وجماعت حسب دستور سابق پڑھتے
۔۔۔ہے۔ جس وقت یہ مسجد جدید طیار ہوئی تو ایک
۔۔۔ریق اس مسجد میں جمعہ وجماعت پڑھنے لگا اور
۔۔۔بھی کہنے لگے کہ یہ مسجد اجماع کی ہے۔ پورانی مسجد
۔۔۔وڑ کر اس مسجد میں نماز پڑھو۔ بعدہ ان دونوں
۔۔۔ائیوں نے اپنا حصہ تقسیم کراکر مسجد میں جگہ داخل
۔۔۔ردی اور حسب دستور قدیم ایک فریق اس میں
۔۔۔ماز پڑھتا رہا۔ اب اس معاملہ میں دو ایک مولوی
۔۔۔احب جو اس نئی مسجد میں نماز پڑھنے والے ہیں
۔۔۔تے ہیں کہ تم لوگ جو مسجد اس وقت پڑھاکر نماز
۔۔۔ھتے ہو تمہاری نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔ اس
۔۔۔سطے کہ سب لوگوں کی رائے کا اجماع نہیں ہے۔
۔۔۔لانکہ خود انہیں مولوی صاحب کی رائے سے
۔۔۔جد سابقہ بڑھائی گئی ہے۔ لہذا مفتیان حکم شریعت
۔۔۔بی سے امید ہے کہ مطابق قرآن وحدیث وہ نئی
۔۔۔سجد اجماع یا بے اجماع طیار ہوئی تو اوس میں
۔۔۔ماز جمعہ وجماعت درست ہے یا نہیں اور اون
۔۔۔ولوی صاحب کی بے انصافی وطرفداری ثابت
۔۔۔تی ہے یا نہیں۔ خلاصہ بینوا و توجروا من عنداللہ
۔ فقط۔

الجواب

نماز دونوں مسجدوں میں درست ہے اور
یہ کہنا کہ نماز ایک مسجد میں ہوتی ہے جو اتفاق
سے بنائی گئی ہے اور مسجد اتفاق سے نہیں
بنائی گئی اوس میں نماز درست نہیں ہے
یہ قول اصول شریعت کے موافق نہیں ہے
اس لئے کہ جو مسجد کسی بنانے والے نے
لوجہ اللہ بغرض ثواب وادائے نماز بنائی ہے
اوس میں نماز درست ہے اور اوس میں نماز
پڑھنے کا ثواب مثل نماز مساجد پچیس گونہ اور
ستائیس ۲۷ گونہ ہوتا ہے خواہ اوس کا بنانیوالا
ایک شخص ہو خواہ دس بیس ہوں اور باتفاق
اہل شہر واہل محلہ ہی ہو خواہ بلا کسی کے اتفاق
اور مشورہ کے۔ البتہ جو مسجد صرف بغرض شہرت
یا فخر یا بغرض دنیوی بنائی گئی ہو اور تعصب
مخالفت پر مبنی ہو اوس میں نزاع ہو سکتا ہے
صورت مسئلہ ہذا میں ہر دو مسجد بوجہ ضرورت
بنائی گئی ہیں پس ان میں نماز درست اور
ثواب ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ ایسے ہی
صحت جمعہ کے لئے جو اذن عام شرط ہے
یعنی یہ کہ ہر نمازی کو وہاں آنے اور نماز پڑھنے
کی اجازت ہونا چاہئے۔ سو یہ بات بھی یہاں
حاصل ہے کہ کوئی فریق دوسرے لوگوں کو
ادائے نماز وشرکت جمعہ وجماعت سے
مانع نہیں ہے۔ پس اوس میں نماز جمعہ و
جماعت درست ہونے میں کوئی شبہ
بحسب صورت سوال موجود نہیں ہے۔ فقط
واللہ اعلم! بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مہر [رشید احمد ۱۳۰۱ھ]

فتویٰ ہذا پر اکابر علماء دیوبند کے دستخط تصدیقی
ثبت ہیں :-
مولانا محمود حسن صاحب۔ مولانا خلیل احمد صاحب
مولانا احمد حسن صاحب امروہی۔ مولانا اشرف علی صاحب
مولانا انور شاہ صاحب۔ مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب
مولانا عبدالرحمن صاحب امروہی۔ وغیرہم۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور
دیا کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بشارت

رسالہ تبلیغ کے سلسلہ میں اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ ۔۔۔
میں شائع ہو چکا ہے کہ یہ عاجز ایک بسوط رسالہ
مضامین امام زماں، مہدی منتظر اور مجدد دوراں کے
متعلق لکھ رہا ہے۔ بعض اصحاب دریافت کرتے ہیں
کہ یہ رسالہ کس طرح تقسیم ہوگا۔ مفت یا قیمتاً۔
سو ان کو معلوم ہو کہ یہ رسالہ شاید ۱۰۰ صفحہ سے زائد
ہو جائیگا۔ اور اب اس کے ساتھ مسئلہ نزول مسیح
بھی بطور خاتمہ یا ضمیمہ یا تتمہ لگادیا جائیگا۔ اس وجہ
سے حجم اور بھی بڑھ جائیگا۔ اس لئے یہ رسالہ مفت
تقسیم نہیں ہو سکیگا۔ شائقین فی الحال صرف خریداری
کی فرمائش بھیجدیں۔ جب طبع ہو کر تیار ہو جائیگا
تو قیمت اور محصول سے اطلاع دیدی جائے گی
اس کی جمع شدہ رقم خزانۂ تبلیغ میں جمع ہو گی اور
آیندہ کے لئے راس المال بناکر دیگر رسالے شائع
کئے جائینگے۔ فرمائشیں جلد بھیجیں۔ یہ رسالہ فی الحال
ایک ہزار کی تعداد میں چھپیگا۔ جو ہمارے ملک
کے لئے بہت کم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمام خرچ ہو جائے
اور آپ کو افسوس رہے۔
(محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ پنجاب)

درخواست دعا

حاجی عبدالحی صاحب موضع کریم پور علاقہ برڈپور
ضلع بستی کی ایک دختر سال گذشتہ بماہ رجب
بعارضہ دق عرصہ تک بیمار رہ کر انتقال کر گئی۔
اور حاجی صاحب مذکور کی اہلیہ بماہ ربیع الاول سن حال
بعارضہ دق انتقال کر گئی اور مرحومہ کی اور ۲ لڑکیاں
بعمر ۲ سال و ۳ ماہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں و نیز ایک
لڑکا مسمی عبدالصمد بماہ جمادی الاول تاریخ سن حال
میں بعارضہ دق فوت ہو گیا۔ حاجی صاحب کی اہلیہ اور
دختر بالغہ و نیز پسر عبدالصمد پابند صوم وصلوٰۃ
تھے۔ ناظرین اہلحدیث جنازہ غائب پڑھیں اور
دوائے مغفرت فرمائیں۔ اللھم اغفر لہم۔

(۹۵۱)

مکتوب ۱۰ میں فرماتے ہیں :-

"مسئلہ جمعہ کا جو تم نے استفسار کیا ہے۔ اصل اس کی یہ ہے کہ چند شروط خاص مذہب حنفیہ کی ہیں اور جمعہ کا فرض ہونا قطعی ہے اور شروط اختلافی ایسی جائے احتیاط شرط ہے اس مسئلہ میں تقلید ائمہ باقی کی کی گئی ہے اور اسی سبب جمعہ کو بجماعت اور خطبہ کے ادا کرتے ہیں اور اگر ظہر پڑھتے ہیں تو بنظر احتیاط یہ معنے نہیں کہ جمعہ اور ظہر دونوں مشکوک ہیں بلکہ غالباً صحیح ہے :"

دہلی میں جب مرہٹہ کی عملداری ہوگئی تھی تو بعض علماء نے جب ترک کرنا چاہا تھا۔ اس زمانہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس امر کا فتویٰ دیا کہ جمعہ ترک کرنا نہ چاہئے۔ اس لئے کہ اختلافی مسئلہ ہے۔ غرضکہ جمعہ ہونا بہت طرح سے قریب یقین ہے۔

اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوا علماء دیوبند مکاتیب رشیدیہ ص۹۰ میں بنام حکیم عبدالعزیز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجلاسوی فرماتے ہیں :-

"مخالفت اہل دیہہ سے بھی رنج ہوا۔ اگر اندیشہ آبرو کا ہو تو اپنے گھر میں فرض ظہر کے ادا کر لیجئے۔ جمعہ ایسی صورت میں ساقط ہو جاتا ہے اور دوسرے گاؤں میں نماز جمعہ پڑھنے کو جانا ضرور نہیں ناچاری حکم حق تعالیٰ کا ہے فقط"

نیز اسی گاؤں پنجلاسہ واقع پنجاب کے متعلق تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص۲۶۴ و ص۲۸۵ میں مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ :-

"خانقاہ پنجلاسہ میں جو تالاب ہے الخ اس تالاب کو گاؤں والوں نے صاف کیا اور مٹی نکال کر اس کو گہرا کر دیا"

علیٰ ہذا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سرتاج علماء دیوبند کے ایک مرتبہ تھانہ بھون سے موضع گڑھی چشتہ میں جو مختصر گاؤں ہے وہاں کے رئیس امام علی خان صاحب مرحوم کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ مولانا کے ہمراہ حافظ محبوب الٰہی صاحب مرحوم مرادآبادی اور حافظ مولوی علی نظیر بیگ صاحب مرادآبادی اور میں بندہ عزیز عفی عنہ مرادآبادی تینوں حاضر تھے۔ دوسرے روز جمعہ تھا۔ مولانا نے جمعہ پڑھایا پھر وعظ فرمایا۔

اسی طرح مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مناظر دیوبندی ایام قیام مدرسی مدرسہ امدادیہ مرادآباد کے تھانہ مونڈہ کے قریب ایک گاؤں میں بتقریب جلسہ جمعہ کو تشریف لے گئے تھے وہاں جمعہ پڑھا۔

نیز علماء دیوبند کے مستند ماہوار رسالہ القاسم محرم ۱۳۳۵ھ ص۳۱ و صفر ۱۳۳۵ھ ص۲۷ و ص۲۹ میں مرقوم ہے :-

"زبدہ ایک مختصر گاؤں کی صورت میں آباد تھا اور مدینہ منورہ سے کل تین منزل دور تھا۔ مردوں کی آبادی تقریباً بارہ تھی۔ وہاں بھی مکان حسب دستور آپ نے اینٹ و مٹی کا نہیں بنایا کملوں کا ایک جھونپڑا ڈالیا تھا۔ زبدہ کے عامل آپ کے (یعنی حضرت عثمان رضؓ کے) زمانہ میں ایک حبشی غلام مجاشع تھے جس طرح دنیوی معاملات ان کے سپرد تھے جمعہ[1] جماعت بھی انہیں کے متعلق تھا۔ جب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آکر سکونت فرما ہوئے تو آپ بھی نماز کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ جب جماعت کھڑی ہوگئی تو مجاشع بوجہ اپنے غلام ہونے اور شرف صحابیت سے محروم ہونے کے آگے بڑھنے سے رکے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ آگے بڑھو جس طرح پہلے نماز پڑھاتے تھے اب بھی پڑھاؤ۔ الخ ملخصاً"

نیز مولوی محمد شفیع صاحب مفتی سابق دیوبند اپنی مؤلفہ سیرت خاتم الانبیاء طبع دلی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برلنج بار دوم ۱۳۵۵ھ ص۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"بروز جمعہ قباء سے رخصت ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانگی ہوئی۔ یہ روز چونکہ جمعہ کا دن تھا بنی سالم بن عوف کے مکانات کے قریب جمعہ کا وقت آگیا آپ سواری سے اترے اور جمعہ ادا کرنے کے بعد پھر سوار ہوئے : انتہیٰ"

ان تمام کے بعد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی فتویٰ کی نقل معہ تصدیقات اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل ہدیہ ناظرین ہے :-

استفتاء[2]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک قریہ میں ایک جمعہ مسجد ساٹھ ستر برس سے تھی اب بوجہ کثرت نمازیوں کے مسجد چھوٹی ہوگئی لہٰذا مسجد بڑھانے کے واسطے سب کی خواہش ہوئی اور جس کی زمین میں یہ مسجد تھی اس نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ جب یہ مسجد چھوٹی ہو جائیگی تو ہم اپنا مکان وقف کرکے مسجد میں داخل کر دینگے ہم کو عذر نہ ہوگا اب اُس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس کے تین لڑکے ہیں۔ اُن میں سے ایک لڑکا عذر کرتا ہے اور دو رضامند ہیں۔ اس امر پر آپس میں نزاع و تکرار واقع ہوا بالآخر دونوں نے کہا کہ ہم اپنا مکان تقسیم کرا کے دیدینگے چند روز صبر فرمائیے مگر سب نمازیوں کی ماننے میں ان کے اس قول کا اعتبار نہ ہوا اور کہہ دیا گیا کہ ہم دوسری جگہ تجویز کرکے مسجد اور بنا لینگے لہٰذا دوسری جگہ تجویز کرکے کچھ روپیہ

---

[1] جمعہ کی نماز زبدہ میں ہوتی تھی خود حضرت ابوذرؓ بھی پڑھتے تھے کما ذکرہ فی الکبیری (شرح منیۃ المصلی فقہ حنفی ص۵۱۲) رہی یہ بات کہ وہ گاؤں تھا وہاں کس طرح نماز ہوئی اس کا جواب فقہاء امت کا کام ہے اتنا تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرفوع حدیث کا مقابلہ اثر نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ اصول حنفیہ پر یہ بھی کہہ دیا جائے کہ زبدہ مصر تھا اس لئے کہ کل موضع حل فیہ الامیر فھو مصر امام محمد کا فتویٰ ہے اور مجاشع یہاں کا امیر تھا ۱۲ منہ القاسم

[2] مرسلہ مولوی ابوالقاسم صاحب خلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم از بنارس محلہ دارانگر ۱۲ منہ

فتاویٰ

س ۱۴۹ } میں مسمات فاطمہ بنت..... سکنہ چنیوٹ بعمر تیس سال حج کا شوق رکھتی ہوں اور بڑی مشکلات سے میں نے حج کے شوق سے زر بیہ جمع کیا ہے۔ اب میرا کوئی محرم ایسا نہیں جو مستطیع ہو اور مجھے اپنے ساتھ حج کرائے۔ اب اگر میں اپنی برادری کے کسی غیر محرم کے ساتھ حج کروں تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے اس سفر حج میں اور بھی مرد و عورتیں شامل ہونگی۔ لیکن ان سب کے ساتھ اپنے اپنے محرم ہونگے صرف میرا ہی کوئی محرم نہ ہوگا۔ بینوا توجروا۔

ج ۱۴۹ } ایسی عورت پر حج فرض نہیں ہے، جس کے ساتھ سفر میں جانے والا خاوند یا ذی محرم نہ ہو۔ استطاعت حج میں عورت کے لئے یہ بھی ایک شرط ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :-

لا تسافر المرأة الا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان امرأتی خرجت حاجة ×× فقال فانطلق فحج مع امرأتك۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ کوئی عورت ذی محرم (جس کے ساتھ نکاح حرام ہو) کے بغیر سفر نہ کرے۔ دیہ سُن کر ایک شخص نے کہا کہ میری عورت سفر حج کے لئے گئی ہے۔ آپ نے اس شخص کو غزوہ سے روک کر فرمایا۔ تم اپنی عورت کے ساتھ جاؤ اور حج کرو (مسلم)

س ۱۵۰ } زید نے بکر کے سامنے اثناء گفتگو میں حمائل شریف کو اپنے ٹرنک سے نکال کر اوراق کو بعض جگہ سے الٹ پلٹ کر دیکھا اور بکر سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ :-

"تمہارے بڑے بابا نے مجھے اسکو (یعنی قرآن شریف کو) پڑھا کر میری زندگی خراب کی۔ اگر میں اس کی بجائے انگریزی پڑھتا تو آج کسی لائق ہوتا"

یہ کہہ کر حمائل شریف کو کھڑے ہی کھڑے اپنے سینہ کے برابر سے ٹرنک میں گرادیا (معاذ اللہ) اس واقعہ کو ہوئے آج ۹ برس کا زمانہ گزرا مگر زید اب بھی قرآن شریف کے متعلق اس قسم کے ناگفتہ بہ کلمات کہتا رہتا ہے۔ چنانچہ عمرو کا بیان ہے کہ آج ۳-۴ ماہ ہوئے چند آدمیوں کے مجمع میں زید نے کہا کہ :- "اگر میں قرآن کی بجائے اخبار بینی کروں تو میری کتنی معلومات بڑھینگی۔ میں اس میں کیوں اپنے وقت کو ضائع کروں قرآن کے یاد کرنے سے کیا ہوگا"

اور خالد کا بیان ہے کہ زید نے ایک موقع پر قرآن شریف کو تعزیرات عرب بھی کہا ہے ؛ جس کی دلیل زید نے یہ بتائی کہ "قرآن اگر دنیا بھر کے لئے قانون ہوتا تو اس کی کوئی آیت ہندوستان میں بھی اتری ہوتی"۔ باوجود ان حرکات کے زید اپنی صفائی کے لئے کہتا ہے کہ میں قرآن شریف کو الہامی کتاب مانتا ہوں اور روز قیامت پر بھی ایمان رکھتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اور اپنی بعض اسلامی خدمات کا بھی ذکر کرتا رہتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے کہ میں نے مسلمانوں کے فلاں قبرستان پر سے میلہ کو روکا اور ایک جگہ ڈھولک پر قرآن یعنی سورہ یٰسین وغیرہ کجلی کی صورت میں گایا جاتا تھا اسے منع کیا یا روکا۔ و نیز سیاسی تحریک میں بھی کافی حصہ لیتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ صورت مسئولہ بالا میں زید کے متعلق شریعت اسلامی کا کیا حکم ہے اور مسلمانوں کو زید کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے نیز زید کی صفائی قابل قبول ہے یا نہیں؟

عبدالرقیب و عزیز الرحمٰن محلہ پورہ رانی
مبارک پور۔ اعظم گڑھ

ج ۱۵۰ } شخص مذکور کے پہلے جملے تو نہایت ہی ملحدانہ ہیں مگر آخری اقرار کو سن کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ کہے ہوئے فقرات قابل تاویل اور قابل توبہ ہیں۔ قائل کو چاہئے کہ ایسے کلمات کبھی زبان پر نہ لائے تاکہ ایمان محفوظ رہ سکے صحیح اور واضح فتویٰ تو اس صورت میں ہو سکتا ہے جب قائل کا اپنا بیان ہمارے پاس پہنچے کہ اُس نے یہ کلمات کیوں اور کس نیت سے کہے

اللہ اعلم! (از داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۱ } حدیث شریف میں جو منافقین کی خصوصیات و علامات کا اظہار کیا گیا ہے۔ دروغ گوئی، عہد شکنی، بدزبانی، وعدہ خلافی وغیرہ گویا یہ چیزیں نزد منافق شیر مادر سے زیادہ شیریں ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت اہلحدیث ۶- مئی ۱۹۳۸ء سوال ۱۲۳ شہر ماستی میں ایک مسجد اہل حدیث الاآخرہ نظر سے گزرا جو سرتاسر کذب و افترا دروغ بے فروغ، سائل کی شرافت و نتیجہ تعلیم نااہلی کا بیّن ثبوت ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جس شخص کا دھوکہ فریب فتنہ فساد وغیرہ جملہ اوصاف منافقانہ اظہر من الشمس ہوں۔ ایسے شخص سے میل ملاپ خورد و نوش وغیرہ از روئے شرع جائز یا ناجائز اور ایسے شخص کی اسلامی جزا سزا کا کیا حکم ہے؟ (خاکساران پٹیل عبدالحق شریف شیخ عبدالکریم۔ شیخ عبدالرحمٰن عرف پاشو زینڈنس وغیرہ سرین داس پور۔ ضلع کولار)

ج ۱۵۱ } اگر یہ صحیح ہے تو ایسا کہنے والا سخت گنہگار ہے۔ سائل کو واضح رہے کہ دربار رسالت میں بعض لوگ آکر کچھ باتیں کہہ جایا کرتے تھے۔ جن کے حق میں فرمان ایزدی واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون موجود ہے۔ دفتر اہلحدیث تو دربار موصوف کی نسبت کچھ بھی نہیں۔ یہاں کوئی جھوٹے واقعات لکھ کر بھیجدے تو ہمیں علم نہیں ہو سکتا۔ اسی مضمون کی وہ حدیث ہے جس میں ارشاد ہے کہ

انما انا بشر و انکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض الحدیث (فرمایا) میں بشر ہوں اور تمہارے جھگڑے میرے پاس آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی زیادہ باتونی ہو اور میں اپنے سماع کے مطابق فیصلہ کردوں۔ پس سُن رکھو جس شخص کو کسی دوسرے کا حق دلادوں وہ سمجھے کہ میں نے اسکو دوزخ کی آگ کا حصہ دیا۔ (بخاری)

اخلاق ثنائیہ

اس عنوان کے ماتحت "الفقیہ" (مورخہ ۹/۲۸) نے ایک نوٹ لکھا ہے جو سراسر کذب و افترا پر مبنی ہے۔ حیرانی ہے کہ مذہبی اخبارات جن کا اصل مقصد حق و صداقت کو پھیلانا ہے وہ کیوں کذب و افترا سے کام لیتے ہیں۔

(۱) الفقیہ لکھتا ہے کہ

اڈیٹر اہلحدیث کو کوئی سلام کہے تو آپ کبھی وعلیکم السلام کہنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔

اہلحدیث بالکل جھوٹ اور محض افترا ہے۔ جس شخص کا عقیدہ اس حدیث پر ہو۔

ابخل الناس من بخل بالسلام

(سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرتا ہے) وہ سلام کا جواب کیوں نہ دے۔ اس لئے میں کسی مسلمان کے سلام کا جواب کبھی ترک نہیں کرتا۔ ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض تنگ دل اپنے مشرکانہ عقیدے کی وجہ سے بجائے لفظ سلام کے صرف اشارے سے سلام کرتے ہیں میں ایسے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا کیونکہ سلام بالاشارہ سے حدیث میں منع آیا ہے۔

(۲) پھر لکھا ہے کہ

میرا بھیجا ہؤا آدمی "نور توحید" کے تین نسخے لینے کو گیا تو اس کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آئے۔

اہلحدیث بالکل جھوٹ اور محض افترا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک حجام لڑکا میرے پاس آیا اس نے "نور توحید" کے متعدد نسخے طلب کئے۔ میں نے حسب معمول پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کون ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں اور اہل سنت ہوں۔ میں نے اپنے آدمی سے کہا کہ اسے دو نسخے دیدو۔ پھر اس نے اڈیٹر "الفقیہ" کا رقعہ دکھایا جس میں اس نے تین نسخے طلب کئے تھے۔ میں نے کہا کہ ایک نسخہ خود رکھ لو اور ایک اس کو دیدو۔ اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی۔

(۳) اس کے بعد لکھا ہے کہ

تمر بیگ پر قاتلانہ حملہ کے جرم میں مقدمہ چلایا تو ہزاروں مسلمانوں نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا کہ آپ مقدمے کی پیروی نہ کرکے مسلمانوں کے دو فرقوں کے تعلقات کو کشیدہ ہونے سے بچالیں۔

اہلحدیث محض جھوٹ اور افترا ہے۔ ہزاروں کو چھوڑ کر ایک ہزار ہی بتائیے۔ اچھا ہزار نہ سہی تو اشخاص کے نام ہی بتائیے۔ یا کم سے کم دس اشخاص کے نام معہ پتہ بتائیے جنہوں نے ہم سے ایسا مطالبہ کیا ہو۔ جب وہ پیش ہونگے اور حلفیہ بیان دینگے تو ہم بھی یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہونگے کہ ہم نے اس کے جواب میں کیا کہا تھا۔

سشن جج امرتسر کا فیصلہ سشن جج نے اپیل کے فیصلے میں ایک فقرہ لکھا ہے جسے سمجھنے کے لئے الفقیہ کی یہ عبارت ہمیں کام دیتی ہے۔

انہوں نے اس حملے میں مخالف پارٹی کو بھی شریک کیا ہے۔ اب "الفقیہ" کے اس بیان سے ہماری تسلی ہوگئی ہے بلکہ ہر ایک شخص کی تشفی ہوسکتی ہے کہ وہ دو فریق جن میں کشیدگی پیدا ہونے کے خوف سے مقدمہ اٹھالینے کا مطالبہ بتایا گیا ہے ان میں سے ایک فریق وہی ہے جس کی طرف سشن جج بہادر نے اشارہ کیا ہے۔ اخبار الفقیہ شاید اسی جماعت کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اب ناظرین سشن جج صاحب کا فیصلہ ملاحظہ کریں۔ آپ نے روئداد مقدمہ لکھنے کے بعد اپنا فیصلہ بالفاظ ذیل دیا ہے:۔

اندریں حالات میرے رائے میں استغاثہ نے اپنا کیس ثابت کردیا ہے اور فاضل مجسٹریٹ (اے، ڈی، ایم) ملزم مذکور کو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند سزا دینے میں بالکل حق بجانب تھے۔ ایسے غیر ذمہ دارانہ اور تندو تیز افعال انتہائی درجہ کی سختی سے دبانے کے قابل ہیں۔ ملزم نوجوان لڑکا ہے، اور مولوی ثناء اللہ اور اُن کی جماعت کے مخالفین کا بھکایا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔

اس لئے حالات پیش آمدہ کے ماتحت چار سال قید با مشقت زیادہ معلوم ہوتی ہے میں ملزم کے جرم کو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند بحال رکھتے ہوئے اُس کی قید چار سال بامشقت کو تخفیف کرکے قید دو سال بامشقت میں تبدیل کرتا ہوں۔

سنایا گیا۔ دستخط

۲۹-۸-۳۸ آئی۔یو۔خان سشن جج امرتسر

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۱)

چونکہ حاجی صاحب مذکور کے گھر عارضہ دق کی علت مدخول ہے اور اس نامبارک عارضہ کے سبب مذکورہ بالا اموات پے در پے ہوئیں و نیز بہ وقت حاجی صاحب بمعہ اہل و عیال آلام و مصائب میں مبتلا ہیں۔ اس لئے جملہ ناظرین اہلحدیث عموماً اور مولانا ابوالوفا صاحب و مولانا سیف بنارسی صاحب و مولانا قاری صاحب و مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا عبدالسلام صاحب بستوی خصوصاً دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے اپنے فضل و کرم سے حاجی صاحب کی تمام خطاؤں کو معاف فرماوے اور رحم کرے۔ و نیز اس نامبارک کے عارضے سے نجات عطا فرماوے آمین ثم آمین! (مہر برائے قریب فنڈ وصول)

راقم۔ عبدالمجید محب حاجی عبدالحی صاحب از نوگڑھ بازار۔ ضلع بستی

ملکی مطلع

یورپ پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں

جنگ ایک ایسی چیز ہے کہ بہت سے لوگ اس سے گھبراتے ہیں اور بہت سے اس کو چاہتے ہیں۔ جرمنی کے جنرل برن ہاڈی نے گذشتہ جنگ سے پہلے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کا نام اس نے "آئندہ جنگ" رکھا تھا۔ اس کتاب میں اس نے لکھا تھا کہ جنگ قوموں کی زندگی کے لئے ضروری ہے بلکہ آب حیات کا حکم رکھتی ہے! حقیقت بھی یہی ہے کہ جنگ سے قوموں کو فائدہ بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی۔ عرب کے شاعر متنبی نے سیف الدولہ کی لڑائیوں کے فوائد میں ایک شعر لکھا ہے ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی زمانے کا یہ فیصلہ بہت مدت سے ہے کہ ایک قوم کے نقصانات میں دوسری قوم کے فوائد مضمر ہوتے ہیں۔ یہ نتیجہ جو متنبی نے بیان کیا ہے بالکل صحیح ہے گذشتہ جنگ عظیم میں اس کا پورا نقشہ نظر آگیا کہ جرمنی اور ٹرکی وغیرہ کو بہت نقصان پہنچا مگر برطانیہ اور اس کے حلیفوں کو بہت سے فوائد حاصل ہوئے جنرل برن ہاڈی کا قول بالکل صحیح ثابت ہوا۔

جرمن ایک جنگجو اور غیور قوم ہے۔ گذشتہ جنگ میں اُسے یہاں تک کمزور کیا گیا تھا کہ اس کو اپنی اندرونی حفاظت کے لئے بمشکل ایک لاکھ فوج رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اسلحہ سازی کے سب کارخانے بند کردیئے گئے۔ مگر وہ بھی چونکہ یورپ ہی کی ایک قوم ہے اس لئے اندر ہی اندر جنگی طیاری میں مصروف رہی۔ مگر اب حالت یہ ہے کہ وہ بھوکے شیر کی طرح اِدھر اُدھر غراتی اور شکار پکڑتی پھرتی ہے۔ اس کے ایسا کرنے سے یورپ میں ہلچل مچی ہوئی ہے، لڑائی کے بہانے ڈھونڈھتی ہے مگر شریف برطانیہ کسی مصلحت سے ابھی تک جنگ ٹالتی جاتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں وزیراعظم برطانیہ نے جرمن جا کر کچھ سیاسی گفت وشنید کی ہے اور اب اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ وہ ایک دو روز میں پھر جرمن جانے والے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سلطنتوں کو ایک بیماری ہوتی ہے جس کو جوع الارض کہتے ہیں۔ جسکو شیخ سعدی رح نے اس بیت میں بیان کیا ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں دربند اقلیم دگر

زیکوسلواکیہ میں جو جرمن اقلیت آباد ہے ان کے حقوق کی حفاظت بھی اہل بصیرت کے نزدیک مداخلت کرنے کا محض بہانہ ہے۔

ہندوستان میں بھی ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ قریب ہے مثلاً فوجی بھرتی کا اجراء اور آرمی بل کا پاس کیا جانا وغیرہ۔ اس کے علاوہ وہ احتیاطی تدابیر ہیں جو بڑے شہروں میں اختیار کی جارہی ہیں۔ مثلاً کلکتہ میں ایک وارننگ اسٹیشن تعمیر کیا جارہا ہے جو بروقت دشمن کی آمد کی اطلاع دیگا۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی شائع کئے جائینگے۔ جن میں لوگوں کو حفاظتی تجاویز بتائی جائینگی لیکن سب سے بڑی نشانی جنگ نزدیک آجانے کی یہ ہے کہ قادیان سے آواز اُٹھ رہی ہے کہ "احمدی نوجوان تو ضرور ہی فوج میں بھرتی ہوں کیونکہ اس میں دین ودنیا کا فائدہ ہے"!

ہم تو اس اعلان کی تردید نہیں کرتے۔ لیکن خطرہ ہے کہ قادیانی لٹریچر کا کوئی ماہر مرزا صاحب کا یہ قول پیش کردیگا کہ میں تو امن کا شہزادہ ہوں مجھے جنگ سے کیا واسطہ! ہم تو اس قول کی روشنی میں سردست اتنا ہی کہتے ہیں ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

سرحدی لڑائی

قریباً عرصہ دو سال سے سرحد ہند پر جنگ کم وبیش جاری ہے۔ ہم کئی مرتبہ بتا چکے ہیں کہ برطانیہ کے مقابلہ میں ان اقوام کی حیثیت شیر کے سامنے بکری کی سی ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ قبائلی لشکر دس دس ہزار کی تعداد میں جمع ہو کر حملے کی دھمکی دیتا ہے۔ چنانچہ ۱۱ ستمبر کو مندرجہ ذیل تار اخباروں میں شائع ہوا ہے۔

بنوں کے گرد ونواح میں پھر قبائلی لشکر جمع ہوگیا

بنوں ۱۱ ستمبر۔ پرسوں ہمارے دفتر میں ایک عمرزئی وزیری نے رپورٹ کی کہ بنوں کے شمالی طرف بیما کے قریب ۱۴ ہزار کے قریب قبائلی لشکر جمع ہوگیا ہے۔ اور ان کا یہ پختہ ارادہ ہے کہ بنوں شہر وچھاؤنی پر بیک وقت حملہ کردیا جائے مگر ہم نے اس کے بیان کی طرف چنداں توجہ نہ دی۔ مگر کل ایک سرکاری ہوائی جہاز یہ خبر لایا کہ لشکر جو کہ ۹ یا ۱۰ ہزار کی تعداد میں ہے بنوں کی طرف آرہا ہے۔ چنانچہ اس وقت تمام شہر میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ڈی۔ او ایف۔ سی اور فوجی جرنیل تمام خبردار ہوگئے۔ علی الصبح شہر اور چھاؤنی کے دروازے بند کردیئے گئے اسی اثنا میں ایک اور افواہ بھی بازار میں اڑائی گئی کہ قبائل دریائے کرم پر سے پانچ مسلح سپاہیوں کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ اس افواہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ لوگوں نے گھروں کو بھاگنا

متفرقات

معاونین اہلحدیث کا موجودہ وقت میں سب سے مقدم کام اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا ہے۔ تاکہ اخبار کی سابقہ کمی پوری ہو سکے۔

ریلوے پارسل طلب کرنے والے حضرات فرمائش بھیجتے وقت ریلوے سٹیشن اور ریلوے کا نام ضرور تحریر کیا کریں تاکہ تعمیل فرمائش میں رکاوٹ نہ ہو۔

"خادم کعبہ" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ ستمبر میں پھر بہت کچھ لکھا ہے۔ ہم اس کو اجازت دیتے ہیں کہ خوب جی کھول کر لکھتا جائے۔ ہم چونکہ کمیشن منصفی پیش کر چکے ہیں اور وہ مان چکا ہے۔ اس لئے سب امور کمیشن کے سامنے پیش ہو کر جس روز ختم ہونگے اس روز یہ آیت صادق آئے گی:-

یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

ناظرین خادم کعبہ کی خدمت کعبہ دیکھتے اور سنتے جائیں۔ خدا کرے وہ کمیشن منصفان کے سامنے باقاعدہ آئے اور اس کے لکھنے لکھانے والے مستورات کی طرح پردہ نشین نہ بن جائیں۔ بلکہ مرد میدان بن کر اصلی صورت میں نمایاں ہوں۔

مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ حج کو جاتے ہیں ان سے چھوٹے بچوں کا سالم کرایہ وصول کیا جاتا ہے حالانکہ ولائت اور دیگر مقامات کے مسافروں سے نابالغ بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔

اسلامی انجمنوں کو اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے تاکہ یہ تکلیف رفع ہو جائے۔

انجمن اہل حدیث لاہور اعلان کرتی ہے کہ لاہور میں اہل حدیث طلباء جو کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں یا بیرونجات سے جو اہل حدیث حضرات لاہور تشریف لاتے ہیں اگر ممکن ہو سکے تو کبھی کبھار دفتر ہذا میں بھی تشریف لایا کریں تاکہ جماعتی مراسم قائم رہیں۔ انجمن کا دفتر مسجد مبارک متصل اسلامیہ کالج۔ برانڈرتھ روڈ۔ کوچہ شیخ عظیم اللہ میں واقع ہے۔

ایم۔ عبد القیوم ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ سکرٹری
انجمن اہل حدیث لاہور

لاہور میں قرآن سوسائٹی کا قیام لاہور کے نوجوانوں نے قرآن مجید کی اشاعت و تبلیغ کے واسطے قرآن سوسائٹی لاہور کے نام سے ایک مجلس قائم کی ہے کہ نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے قرآن پر بہترین لٹریچر مہیا کر کے اس کی اشاعت کرے۔ اس سوسائٹی کا چندہ رکنیت ۴ر سالانہ ہے۔

(سکرٹری قرآن سوسائٹی لاہور)

ناظرین نوٹ کرلیں

جن حضرات کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے۔ اگر ۲۹۔ ستمبر تک وصول نہ ہوئی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

نور توحید مع حیات ثنائیہ

جن احباب نے تا حال طلب نہیں فرمایا وہ جلد طلب کر لیں ورنہ ختم ہو جانے پر نہیں مل سکیگا نیز ایسی کتابوں کی اشاعت کے لئے امداد کا بھی خاص خیال رکھیں تاکہ یہ مفید سلسلہ جاری رہے

منگوانے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

امداد مقدمہ وقف اہل حدیث فیض آباد

اہل کرم و صاحبان ہمت پر ضروری ہے۔ ورنہ یہ جائداد مدرسہ سب برباد ہو جائیں گے۔ سابقہ رقم مبلغ ۵ کے بعد حضرت نواب مولانا محمد یونس خان صاحب رئیس ملک پور کا عطیہ مبلغ وصول ہؤا۔ میزان وصولیت ۱۰ر۔ دیگر برادران دینی بھی جلد سے جلد توجہ فرما کر ثواب حاصل کریں اور اس بندہ عاجز کو شکریہ کا موقع دیں۔ خاکسار میرزا محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔

دعائے صحت میرا چھوٹا لڑکا نعیم بائیسکل پر سوار جا رہا تھا۔ اتفاقیہ بائیسکل میں موٹر کی ٹکر لگی بائیسکل گری اور لڑکا گرا۔ داہنے پیر کی گھٹنے سے ۴۔ انچ اوپر ہڈی ٹوٹ گئی۔ اب پیر بندھا ہؤا پڑا ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ پاک صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(طالب دعا۔ ڈاکٹر نبی محمد خان از ہردوئی)

ضروری اطلاع سائلین و سفیر صاحبان سے گذارش ہے کہ اس سال رنگون میں فساد رونما ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان عظیم پہنچا۔ اس لئے آپ صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہاں کسی قسم کے چندہ کے لئے آنا غیر مفید ثابت ہوگا۔ (المعلن :- متولیان مسجد اہل حدیث رنگون

یاد رفتگان چوہدری عبد الحق صاحب ساکن چک ۹۵ ضلع میر پور سندھ جو پکے موحد اور حامی سنت تھے۔ انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(راقم :- مولوی شیر محمد امام مسجد چک مذکور)

(۲) میرے والد عبد الشکور صاحب ٹیلر ماسٹر بارہ روز نمونیہ میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئے۔ آپ اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے۔ (راقم محمد زبیر محلہ معین پور داناپور کیمپ)

(۳) میرے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب جو پکے موحد اور متبع سنت تھے دس ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ!

(راقم :- محمد عنائت اللہ چھاؤنی وزیا نگرام)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

خان بہادر حکیم امجد علی خان صاحب دہلوی جو مخلص احباب میں سے ہیں۔ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک

شروع کر دیا۔ کئی دکانداروں نے اپنی دکانوں پر مورچے لگا دیئے۔ فوج اور فرنٹیر کنسٹبلری بھی دروازوں پر پہنچ گئی۔ آرمرڈ کاروں نے گشت شروع کر دی۔ فوج، پولیس اور باقیماندہ فرنٹیر کنسٹبلری کو بارکوں میں تیار رہنے کا حکم دیا گیا الغرض یہ افراتفری تین چار گھنٹے برابر جاری رہی۔ شہر پر ہوائی جہاز بھی منڈلاتے رہے۔ شام کو ہوائی جہاز ایک اور خبر لایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ لشکر فی الحال رُک گیا ہے۔ تب لوگوں کی جان میں جان آئی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دی گئی کہ رات کو خبردار رہنا۔ ساری رات بے چینی سے گذری۔ مگر مقام شکر ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۸ء صلہ)

اہلحدیث معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا سبب کیا ہے اس لڑائی کو اتنی طوالت کیوں ہوئی؟ ہماری رائے جو صاف دلی پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت آئندہ جنگی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر اپنے ہمسایہ آزاد قبائل سے جلدی مصالحت کرلے۔ چاہے ان کا مقبوضہ علاقہ واپس کرنا پڑے۔ ہم ایک مثال میں اپنا مطلب عرض کرکے چاہتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ تک پہنچایا جائے

مثال مثلاً سپاہی کتنا ہی چست و چالاک اور تومند ہو ایک معمولی سا کانٹا اس کی ایڑھی میں چبھ جائے تو اس کا چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے اسی طرح برطانیہ کو یورپ میں اگر جنگی ضرورت پیش آگئی جیسا کہ قرین قیاس ہے تو یہ سرحدی لڑائی کانٹے کی طرح رکاوٹ پیدا کرنے والی ثابت ہوگی ہمارا خیال تو یہی ہے مگر باوجود اس کے ہمارا قول ہے ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ یہ ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

ندوۃ العلماء پر سیلاب کا اثر

آپ کو معلوم ہے کہ پچاس سال سے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اطراف ہند و بیرون ہند کے طلبہ کثیر تعداد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نصاب تعلیم و طریق تعلیم ایسا رکھا گیا ہے کہ کم از کم مدت و محنت سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں اور علوم دینیہ عربیہ کے ساتھ جدید ضروری فنون کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ تربیت کا خاص انتظام ہے۔ ندوۃ العلماء کی طرف سے اشاعت اسلام کا کام بھی نہایت خاموشی اور سلیقہ کے ساتھ انجام دیا جا رہا ہے۔ رانی قمر زمانی بیگم مرحومہ نے دارالعلوم اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جائداد وقف کی تھی اور عرصہ سے اوسکا مقدمہ چل رہا تھا۔ مقدمہ میں کامیابی ہو گئی ہے۔ اور منجملہ اوس جائداد کے سات مواضعات پر ندوہ کا قبضہ ہو چکا ہے۔ بقیہ کے لئے کوشش جاری ہے۔ ان مواضعات کی آمدنی سے دارالعلوم اور اشاعت علم کے کام میں بڑی امداد ملتی ہے۔ یہ مواضعات ضلع بہرائچ میں واقع ہیں۔ اخبارات سے آپ کو علم ہوا ہوگا کہ گھاگرا اور سرجو کے سیلاب میں تحصیل قیصر گنج ڈوب گئی تھی اور پونے دو لاکھ آدمی بے گھر ہو گئے تھے۔ اسی تحصیل میں منجملہ سات کے پانچ مواضعات واقع ہیں وہ بھی سیلاب سے تباہ ہو گئے ہیں۔ امسال اخراجات دیہی و مالگذاری ادا کرنا بھی مشکل ہے حالات یہ تھے کہ گورنمنٹ نے اپنی ماہوار امداد میں بھی تخفیف کر دی ہے۔ یہ غیر معمولی حالات جو پیش آگئے ہیں وہ ہمارے دسترس سے باہر ہیں۔

ان حالات میں بجز اس کے چارہ نہیں کہ بزرگان قوم اور ندوۃ العلماء کے ہمدرد حضرات اس طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور جس قدر بھی مالی امداد ممکن ہو اوس سے دریغ نہ فرمائیں اور اپنے احباب کو بھی امداد پر آمادہ فرمائیں۔ اگر آپ حضرات نے ہمت فرمائی تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد شامل حال ہوگی اور انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

(سید عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء)

ایران کو جانے والے ہندوستانی مسافروں کیلئے ہدایات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

افغانستان میں ہیضہ رونما ہونے کی اطلاع کی بنا پر حکومت ایران نے بطور احتیاط ان ایرانی چوکیوں کو جو سرزمین افغانستان کی حدود سے ملتی ہیں ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ مسافروں اور سیاحوں کا نہایت غور سے معائنہ کریں اور قرنطینہ کے متعلق بندشیں عائد کریں۔ حکومت ہند کو بھی اس بارہ میں مطلع کیا گیا ہے۔ افغانستان کے راستہ سے ایران جانے والے جملہ مسافروں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ خود اپنے فائدہ کے لئے صحت کے متعلق ان تمام ضروریات کو پورا کریں جو ایسی صورتوں میں ان پر عائد کی گئی ہیں۔ سفر کے لئے روانگی سے پہلے اگر ان کے پاس ہیضہ کے ٹیکہ کا ایک باقاعدہ طور پر تصدیق کردہ سارٹیفکیٹ ہو تو وہ ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس طرح وہ بہت حد تک ان دقتوں سے بچ جائینگے جو انہیں ایران اور افغانستان کی حدود پر اٹھانا پڑیں گی ۔ (لاہور ۲۳۔ اگست ۱۹۳۸ء)

تلاش نسخہ عرصہ چھ ماہ سے بندہ کو خشک بواسیر کی شکائت ہے۔ سخت قبض رہتی ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو یا کسی تجربہ کار معالج کا پتہ یاد ہو تو بندہ کو مطلع فرما دیں۔ تندرست ہونے پر حسب حیثیت اس کو انعام پیش کرکے خوش کرونگا۔ انشاء اللہ

(عبد الرحمن اہل حدیث۔ نئی آبادی۔
توپ خانہ۔ ریاست کپورتھلہ)

... محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

(۹۵۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۵ — نمبر ۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰ـہ

رؤسا وجاگیرداروں سے ؍ ؍ ـ۶ـ

عام خریداران سے ؍ ؍ عـ۴ـہ

؍ ؍ ششماہی ۲ ۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۹۶۱)

امرتسر ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

حمد باری تعالیٰ

(از قلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا ستدرپوری از ملاوہ)

تعریف اسی کو زیبا ہے جو دونوں جہاں کا مالک ہے
توصیف اسی کا حصہ ہے جو کون ومکاں کا مالک ہے

خلاق ہے وہ رزاق ہے وہ غفار ہے وہ ستار ہے وہ
ہر راز نہاں کو واقف ہے ہر امر عیاں کا مالک ہے

اک ادنیٰ اشارے سے جسکے ارض وسما سب خلق ہوئے
وہ ساری زمیں کا حاکم ہے وہ سارے زماں کا مالک ہے

پھولوں سے چمن کو زینت دی ہر گل کو عنایت نکہت کی
وہ موسم گل کا افسر ہے وہ فصل خزاں کا مالک ہے

محمود ہے وہ موجود ہے وہ معبود بحق وہ مسجود ہے وہ
جو حاکم روز محشر ہے جو نار وجناں کا مالک ہے

خورشید کو جس نے دی ہے ضیا فرمایا قمر کو نور عطا
ہر خواہش دل سے واقف ہے ہر وہم وگماں کا مالک ہے

ارمان وہی بر لاتا ہے ہر شان وہی دکھلاتا ہے
عشاق کے دل پر قابض ہے وہ حسن بیاں کا مالک ہے

کیونکر نہ رہے اس پر ہی فدا کیونکر نہ کرے اس کی ہی ثنا
اے ثنا اسی کے دل میں جا اور وہی زباں کا مالک ہے

ضروری اعلان: - جو گذشتہ پرچہ کے ص۱۹ پر شائع ہوچکا ہے۔ ناظرین وشائقین جلد از جلد فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ سٹاک ختم ہونے کی صورت میں افسوس ہوگا۔

کتب خانہ ثنائیہ کی چند نئی کتب

تنویر الحوالک فی شرح موطا امام مالک

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب موطا امام مالک کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ ان میں [illegible] کافی [illegible] زیادہ [illegible] ہو بلکہ نایاب [illegible] چند نسخے موصول ہوئے ہیں [illegible] بہت [illegible] ہے۔ نہایت افسوس [illegible] کتاب [illegible] حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ۔ محصول ڈاک [illegible]

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب

مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔اے لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور۔ عربی زبان کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبق مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت [illegible]

کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸/

مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے [illegible] بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے اس میں ہر ایک لفظ قرآن [illegible] آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ [illegible] جو بہت آسانی سے [illegible] قرآن کے عام شائقین [illegible] کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف [illegible]

کلید قرآن پاکٹ سائز

جس میں قرآن مجید کے تمام الفاظ حروف تہجی کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ بحوالہ سپارہ [illegible] ہیں۔ قیمت صرف ۲/

نوٹ :- محصول ڈاک [illegible]

منگوانے کا پتہ :- [illegible]

کنز المرکبات

مولوی حاجی حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑی مصنف کنز المجربات مستغنی کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ آپ نے علم طب میں متعدد کتب تصنیف کی ہیں۔ کتاب ہذا میں فاضل مصنف نے مرکبات بنانے کے سینکڑوں نسخے قلمبند کئے ہیں۔ جن سے معمولی آدمی بھی کافی روزی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ کتاب بھی کنز المجربات و کنز المفردات و کتب [illegible] کی طرح کافی فروخت ہو چکی ہے۔ قیمت صرف [illegible] روپے [illegible]

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور معروف [illegible] گلاب ہزارہ و عطر روح افزا [illegible] فی تولہ [illegible]

اور ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے [illegible] طلب فرمائیے۔

[illegible] ثانت اللہ حاجی محمد [illegible] تاجران عطر قنوج یوپی

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا نمبر ۹۶۲)

[illegible] کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو [illegible] روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا [illegible] کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار [illegible] تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی [illegible]

پتہ :- نظام برادرز نمبر ۲۵ فریدکوٹ پنجاب

سرمہ اکسیر العین جدید

دھند۔ جالا۔ غبار۔ دھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال [illegible] امراض سے بچا رہتا ہے [illegible] منگوا کر [illegible]

کارخانہ سرمہ اکسیر العین [illegible]

آرڈر دیتے وقت [illegible] اخبار کا حوالہ دیجئے

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر بطور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک نوش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

[illegible] ہوزری

صدر بازار۔ دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

صبح وحدت

جواب بہائی میگزین

قرآن مجید میں ارشاد "کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ" ایک کلیہ ہے جو اپنے تمام معنی میں صادق ہے مگر فرقہ بہائیہ کے حق میں یہ اصول بہت بڑھ چڑھ کر صادق آتا ہے۔ باوجودیکہ فرقہ بہائیہ اسلام اور قرآن کا مصدق ہے۔ تاہم قرآن مجید کا مقابلہ خوب ڈٹ کر کرتا ہے۔ ہم اس امر پر ناظرین کو بارہا اطلاع دے چکے ہیں۔ جب ہماری حیرانی انتہائی حد پر پہنچ جاتی ہے تو شیخ سعدی کا یہ شعر ہمیں تسلی دیتا ہے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ایک طرف ہم قرآن مجید کی تعلیم دیکھتے ہیں جو اپنے معنی میں کافی وافی ہے۔ دوسری طرف فرقہ بہائیہ کے دعاوی دیکھتے ہیں جن کو وہ اپنی خصوصیات بتا کر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں تو ہماری زبان قلم سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

آج جس مضمون بہائیہ پر ہم توجہ کرتے ہیں وہ ہمارے اس دعوے کی واضح تصدیق ہے۔ بمبئی کے ایک جلسہ بہائیہ میں ایک ایرانی ڈاکٹر نے جو بہائی ہیں تقریر کی جس میں انہوں نے تحریک بہائیہ کو سب سے اعلیٰ بتایا۔ آپ تقریر کی تمہید میں کہتے ہیں کہ

"ایک بڑا سیاسی لیڈر یا ڈکٹیٹر یا کوئی راجہ یا بادشاہ بڑی جد وجہد کے ساتھ اگر کامیاب بھی ہو جائے تو صرف ایک دو ملک و قوم کو متحد بنا سکتا ہے ساری دنیا کے مذہبوں اور ذاتوں کو ایک نہیں کر سکتا۔ اس کام میں کامیاب ہونے کے لئے ایک بڑی قدرتی قوت کی ضرورت ہے اور میں نہایت جرأت سے کہتا ہوں کہ یہ صرف ایک پیغمبر کا کام ہے:

(بہائی میگزین بابت ستمبر ۱۹۳۸ء)

پھر اس تمہید پر خود ہی اعتراض کرتے ہیں کہ

"اب تک بہت سے پیغمبر دنیا میں آچکے ہیں مگر ساری دنیا کو متحد کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے"

پھر خود ہی اس سوال کا جواب بھی دیتے ہیں کہ

"پرانے زمانے میں دنیا نہایت پس ماندہ تھی کیونکہ ترقی کے اسباب مہیا نہ تھے نہ حمل و نقل وسفر کے عمدہ سامان تھے نہ باہم ایک ملک میں رہ کر دوسرے ملک سے بات چیت کرنے کے ذرائع موجود تھے۔ اسی لئے کوئی پیغمبر اپنی زندگی میں اپنا پیغام تمام دنیا میں نہ پہنچا سکتا تھا۔ اس کے ماننے والے آہستہ آہستہ پیغام پہنچاتے تھے اس میں اتنا عرصہ لگتا تھا کہ آخر وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ لوگ پیغمبر کے اصل پیغام کو فراموش کرنے لگ جاتے تھے اور پیغمبر کی وفات کے بعد اکثر اس امت میں باہمی جھگڑے ہو جاتے تھے۔ جب خود ان میں یگانگت نہ رہتی تو وہ دوسروں میں کس طرح یگانگت پھیلا سکتے تھے:

یہ اقتباس پہلے تمہیدی نوٹ کے خلاف ہے کیونکہ تمہید میں بتایا گیا ہے کہ وحدت پیدا کرنا پیغمبر ہی کا کام ہے۔ مگر اس اقتباس میں کل پیغمبروں کو اس مقصد میں فیل شدہ بتایا ہے۔ خیر اس کا صحیح مطلب تو بہائی حضرات ہی جانتے ہونگے۔ لیکن ہمارا مقصد کچھ اور ہے۔

لیکچرار کا مطلب یہ ہے کہ اس معیار پر شیخ بہاء اللہ کو کامیاب بتائیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس معیار پر بھی شیخ ایرانی بالکل ادنیٰ درجے میں فیل نظر آتے ہیں۔ آپ کا تیسرا اقتباس یہ ہے :-

"حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ وہ رہنما جس کا دنیا انتظار کر رہی ہے میں ہی ہوں" اور حضرت بہاء اللہ نے اپنا دین جو مذہب محبت ہے ایران کے اندر انیسویں صدی میں پیش کر دیا ہے۔ جب حضرت بہاء اللہ نے اپنا اعلان کیا اس وقت ایران تمام دنیا سے بری حالت میں تھا۔ اس مذہب محبت کو پھیلانے کے لئے سر بازار بیس ہزار قابل قدر نفوس کی جانیں لی گئیں اور انہیں شہید ہونا پڑا۔ حکومت ایران کو اس کا خیال بھی نہ تھا کہ اس مذہب محبت کو روکنے اور اس کے ماننے والوں کو مارنے سے یہ آگ جو محبت کی

انتخاب الاخبار

(مختتمہ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۸ء)

—— امرتسر میں بارش تو آج تک نہیں ہوئی مگر موسم میں روز بروز تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ گرم لو کی جگہ اب سرد ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے۔

—— مسلم ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر ایم محمد عمر خان صاحب کے مستعفی ہو جانے پر طلباء سکول نے کئی روز ہڑتال کر دی، جلسے کئے اور جلوس نکالے نیز ڈاکٹر حافظ محمد بشیر صاحب سیکرٹری آف سکولز کے خلاف بھی چند الزامات عائد کئے۔ چنانچہ انجمن اسلامیہ کے ممبران نے ہڑتال تو کھلوا دی ہے اور طلباء سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی شکایات پر توجہ کی جائے گی۔

—— ہندو غیر زراعت پیشہ اصحاب کی طرف سے اسمبلی کے پاس شدہ بلوں کے خلاف ۵ ستمبر کو غیر مکمل ہڑتال منائی گئی۔

—— لاہور خان بہادر میاں افضل حسین پرنسپل گورنمنٹ زراعتی کالج لائل پور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— علیگڈھ۔ مسلم یونیورسٹی کی کورٹ نے ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام حیدر آباد دکن کو مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کا چانسلر منتخب کیا ہے۔

—— معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) رقمطراز ہے کہ زائرین حرمین الشریفین کی آمد شروع ہو گئی ہے چنانچہ ۶۸۰ حجاج کرام کا قافلہ جاوہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ عنقریب وارد ارض حرم ہو جائیگا۔

—— دہلی۔ مسجد فتحپوری کی پشت پر جو عمارت سیٹھ گڈو ڈبہ نے حال ہی بنائی ہے۔ بلدیہ دہلی نے اس کے منہدم کرنے کا نوٹس دیدیا ہے۔ سیٹھ مذکور نے اس کے خلاف ڈپٹی کمشنر دہلی کی عدالت میں اپیل دائر کی تھی جو مسترد ہو گئی۔

—— امرتسر ڈاکٹر چوہدری علم الدین مدیر رسالہ "بلاغ" کو پریس ایکٹ کے تحت بلا اجازت "بلاغ" کا ٹائیٹل کسی اور پریس سے چھپوانے کے الزام میں اے۔ ڈی۔ ایم امرتسر نے دس روپے جرمانہ کیا۔

—— شملہ۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت اپنے اخراجات میں بھاری تخفیف کرنے والی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ تمام نئی تقرریاں بند کر دی جائینگی۔ عارضی تقرریوں میں تخفیف کی جائے گی۔ سفر خرچ میں کفائت شعاری سے کام لیا جائیگا۔

—— اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ ہر ہٹلر نے چیکوسلواکیہ کی حکومت کو چھ دن کا الٹی میٹم دیا ہے جو یکم اکتوبر تک ہے۔ اگر اس وقت تک سوڈیٹن کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو پھر جنگ شروع ہو جائیگی۔

—— برلن میں ہوائی حملہ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے مقابلہ کے لئے توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔

ناظرین یاد رکھیں

آیندہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا جائیگا

(مینیجر اہلحدیث)

جرمن میں زہریلی گیس سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لئے ساڑھے تین لاکھ گیس ماسکس بانٹے گئے ہیں

—— برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چیک گورنمنٹ نے سوڈیٹن جرمنوں کے لیڈر ہرکنٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔ دوسرے لیڈروں کی گرفتاری کی بھی توقع ہے۔ نیز یہ بھی سنا جا رہا ہے کہ چیک گورنمنٹ نے حملے کا جواب دینے کی تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ پراگ میں سنسنی بدستور قائم ہے۔ ہر طرف قومی جوش موجزن ہے اور آوازیں آ رہی ہیں کہ ہم اپنے ملک کی ایک انچ زمین نہیں دینگے۔

مضامین آمدہ | مولوی نور الہٰی صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب ۶ عدد۔ مولوی ابو البشار امیر احمد صاحب مولوی محمد داؤد صاحب۔ مولوی عبد الصمد صاحب۔

ضرورت ملازمت | میرے ایک دوست اہل حدیث عالم جو درس نظامی کی تدریس میں کافی تجربہ رکھنے کے علاوہ تقریر و تحریر، درس قرآنی اور مناظرہ میں اعلیٰ استعداد رکھتے ہیں۔ کے لئے ملازمت کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

معرفت مولوی نور حسین گھرجاکھی ضلع گوجرانوالہ۔

تصحیح | اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۱۸ رجب ۱۳۵۷ھ میں امام نوویؒ اور امام ابن جوزیؒ کے سنہ وفات کا جو حوالہ دیا گیا ہے اس میں تذکرہ ج ۱ لکھا گیا ہے۔ تذکرہ جلد ۴ ہونا چاہئے۔ ناظرین صحیح بنا لیں۔ (ابو الطیب عبد الصمد مبارکپوری)

مقدمہ رب قادیان | جو مقدمہ سرکار بنام رب قادیان چل رہا ہے۔ اس کی گواہی استغاثہ ختم ہو چکی۔ مکرر جرح کے لئے آئندہ ۱۷ اکتوبر مقرر ہے۔

(نوٹ) رب قادیان اب قادیان سے امرتسر آ گئے ہیں۔ چوک گھنٹہ گھر میں مقیم ہیں۔

ضرورت نکاح | میری اہلیہ کے فوت ہو جانے کے باعث مجھے بچوں کی پرورش اور نگرانی میں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں ایسی بیوہ یا باکرہ عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جو موحدہ، دیندار اور پابند صوم صلوٰۃ ہونے کے علاوہ نیک خو رحم دل ہو۔ بچوں کی نگرانی اور پرورش کما حقہ کر سکے۔ عمر بے شک ۲۵-۳۰ سال تک ہو۔ مفصل حالات کے لئے مجھ سے براہ راست خط و کتابت کی جائے۔

مولوی محمد بن مولوی علاؤ الدین مرحوم قوم بھٹی راجپوت۔ چک ۹-ایل۔ ضلع منٹگمری

معذرت | حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے جلسہ ہائے بدعوانہ و شورکوٹ پر تشریف لے جانے کی وجہ سے اخبار ہذا ان کی عدم موجودگی میں مرتب کیا گیا ہے۔ ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ اس پرچہ میں اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو ہمیں معذور خیال فرمائیں۔

—— امرتسر میں ۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء کو ماہ شعبان المعظم کا چاند دیکھا گیا۔

حضرت مرزا صاحب خود فرماتے ہیں :۔
"غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے جو نہ خدا سے ڈریں اور نہ خلقت کے لعن وطعن کی پرواہ رکھیں۔"
(رسالہ آریہ دھرم ص۱۱)

کذب نمبر ۳و۲ | شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارت دھرم پرب میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا۔ اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال میں بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہیں۔"
(سرمہ چشم آریہ ص۱۲۸ ط ۱)

معمار | اس قول میں دو جھوٹ بولے گئے ہیں۔
اول مہابھارت میں "دھرم پرب" کا ہونا۔ مہابھارت میں کوئی دھرم پرب نہیں ہے۔
دوم۔ "بیاس جی" کی طرف مشاہدہ شق قمر وغیرہ کا منسوب کرنا اور ان کا اسے بسوامتر کا معجزہ گننا

کذب نمبر ۴ | "یجروید کے ۲۶۔۱ ادھیا میں بھی صاف لکھا ہے کہ "وید صرف تین ہیں۔"
(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۸ ص۱۰۸)

معمار | یجروید ۲۶۔۱ ادھیا میں قطعاً یہ مذکور نہیں ہے کہ "وید صرف تین ہیں۔" یہ مرزا صاحب کا صریح جھوٹ ہے۔

کذب نمبر ۵ | "کتاب سوانح یوز آسف میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔" (تحفہ گولڑویہ ص۱۳۰ ط ۳)

معمار | ہمیں کتاب سوانح یوز آسف میں یہ بیان کہیں نہیں ملا۔ ہمارے فاضل مخاطب بحوالہ صفحہ و ایڈیشن وغیرہ اصل عبارت نقل کر کے مرزا صاحب کو خود انہی کے بیان ذیل کی زد سے بچائیں۔ سنئے مرزا صاحب راقم ہیں :۔
"جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔"
(حقیقۃ الوحی ص۲۰۶)

کذب نمبر ۶ | "حضرت عیسیٰ ... کشمیر چلے گئے تھے ..... تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسیٰ کے ساتھ (گئے) اور کچھ بعد میں آملے تھے۔" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۲۲۳)

کذب نمبر ۷ | "لکھتے ہیں کہ (یوز آسف کی قبر کے) کتبہ پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ شہزادہ اسرائیل کے خاندان میں سے تھا کہ قریباً اٹھارہ سو برس اس بات کو گذر گئے جب یہ نبی اپنی قوم سے ظلم اٹھا کر کشمیر میں آیا تھا ..... اور ایک شاگرد ساتھ تھا الخ۔
(اشتہار مرزا ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

معمار | کتب تاریخ سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہے، کہ (بعد واقعہ صلیب) حضرت مسیح کے ساتھ کچھ حواری کشمیر میں آئے تھے اور کچھ بعد میں آکر ملے تھے اسی طرح کذب ۷ میں زیر خط سطور قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہیں۔
کوئی ہے کہ ثبوت دیکر مرزا صاحب کو جھوٹ جیسے "ام الخبائث" الزام سے بری کر کے دکھائے؟
نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
کہ بازو مخالف نے توڑے ہوئے ہیں

کذب نمبر ۸ | "کشمیر کی پرانی تاریخی کتابیں ..... ان میں لکھا ہے کہ یہ نبی بنی اسرائیل میں سے تھا جو شہزادہ نبی کہلاتا تھا اور اپنے ملک سے کشمیر میں ہجرت کر کے آیا تھا ...... انیس سو برس گذر گئے جب یہ نبی کشمیر میں آیا تھا۔" (نصرۃ الحق ضمیمہ ص۱۷۱)

معمار | احمدی اصحاب کا مذہب ہے کہ
"جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"
(اربعین ص۳ مصنفہ مرزا ص۲۴)
اندریں صورت ان کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ضمیمہ نصرۃ الحق کی عبارت منقولہ بالا کی زیر خط سطور کا ثبوت کشمیر کی پرانی تاریخوں سے دیکر اپنے "مسیح موعود" کو ارتداد کے فتویٰ سے بچائیں
لاہوری مرزائیو! اس وقت تمہیں بھی خاموش رہنا سزاوار نہیں ہے ؎
ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
آگے چاہے تم مانو نہ مانو

کذب نمبر ۹ | "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا ہے تو میں جھوٹا ہوں۔"
(قول مرزا مندرجہ تحفہ ندوہ ص۵)

معمار | قرآن مجید میں "غلام احمد ابن مریم" نہیں لکھا ہے۔

کذب نمبر ۱۰ | "احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۲۷)
یہ صریح جھوٹ ہے۔ "احادیث" میں اس بات کا نام و نشان تک نہیں ملتا کہ مسیح نے بعد واقعہ صلیب ۱۲۰ برس عمر پائی۔　(باقی دارد)

ل "جھوٹ ام الخبائث ہے۔" (قول مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ ص۲۵)

من انصاری الی اللہ

برادران میں نے اس قسم کے ۰۰ ۵ جھوٹ مرزا صاحب کے جمع کئے ہیں اور ایک ہزار اختلاف۔ کوئی اللہ کے دین کا مددگار ہے کہ مجھے اس مضمون کی کتاب چھپوانے میں امداد دے۔
اللھم اید الاسلام وانصارہ
(خادم :۔ محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

آگ ہے۔ جسے حضرت بہاء اللہ نے روشن کیا ہے اور بھی زیادہ بھڑک اُٹھے گی۔ آخر یہ پیغام وحدت و محبت دنیا میں چاروں طرف پھیل گیا اور اس نے ساری دنیا پر قبضہ کرلیا۔"

(بہائی میگزین بمبئی ص۲۱۔ ستمبر ۱۹۳۸ء)

بس یہ اقتباس | ہمارے اور بہائیہ کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ سوال قابل غور یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے جس وقت دعویٰ کیا اس وقت تو ایران کی حالت یہ تھی کہ حسب بیان لیکچرار صاحب بیس ہزار بہائی مارے گئے۔ کیا اتنی بڑی قربانی کے باوجود بہائی مذہب خود ساری دنیا کے ممالک میں پھیل گیا؟ ساری دنیا جانے دیجئے۔ ایشیا میں پھیل گیا؟ اسے بھی جانے دیجئے صرف ایران میں وحدت بہائیت پھیل گئی؟ واقعات تو نفی میں جواب دیتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی بڑی طاقت کا پیغمبر آئے اور زمانہ بھی اس کی موافقت کرے مگر وہ کامیاب نہ ہو۔

اصل و فرع کا اتحاد | ہماری تحقیق یہ ہے کہ قادیانی تحریک بہائی تحریک کی فرع یا پس رو ہے، اس لئے جب کبھی کامیابی کا سوال ہوتا ہے تو یہ دونوں تحریکیں متفق ہو کر جواب میں یہی کہتی ہیں کہ ماننے والوں میں تو اتحاد پایا جاتا ہے لیکن اتنا نہیں سوچتے کہ ہمارا دعویٰ کیا ہے۔

سنئے صاحب! دعویٰ آپ (دونوں) کا ساری دنیا کے مذاہب کو ایک کرنے کا ہے۔

منقولہ اقتباس اول اور "چشمہ معرفت" مصنفہ مرزا صاحب قادیانی ص۸۲) کا مطلب یہ نہیں کہ جتنے لوگ مانیں بس اتنا ہی کافی ہے نہیں بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ سارے ملکوں کے لوگ مان کر وحدت قومی پیدا کرینگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند اشخاص نے مانا۔ جن کا شمار دنیا کی باقی مردم شماری کے مقابلہ میں بقول شرح چغمینی سلہ شیع عرض شعیر سے بھی کم ہے۔

استاد غالب کا یہ شعر شائد انہی معنی میں ہے ؎

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اسکی اشک چشم سے گردوں کف سیلاب ہے

شیخ بہاء اللہ کے دعویٰ رسالت سے لے کر آج تک ایران کو ایک نظر دیکھئے۔ دوسری طرف دعویٰ محمدیہ کے شروع سے آج تک عرب پر بھی ایک نظر ڈالئے تو صاف نظر آجائیگا پیغمبر عرب اپنے دعوے میں سو فیصدی کامیاب ہوئے اور شیخ بہاء اللہ باوجود مساعدت زمانہ نا قابل ذکر درجے میں فیل ہوئے ہیں۔ اس لئے ایک ثالث بالخیر شیخ سعدی ایرانی کا یہ شعر اس موقعہ پر پڑھ سکتا ہے۔ ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار است ابراہیم از آذر

(باقی)

قادیانی مشن

کذبات مرزا

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

ہم نے اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۸ء میں سوالات متعلقہ حیات مسیح کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ

"مرزا صاحب کی صداقت ان کے مقرر کئے ہوئے معیاروں سے جانچو۔ کوئی ہے کہ اس اصول کے ماتحت ہمارے ساتھ مباحثہ کرسکے اور فیصلہ کے لئے کسی ایک غیر جانبدار کو ثالث مقرر کرے؟"

خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے جواب میں "الفضل" کے ایک من چلے نامہ نگار نے اس مباحثہ کے لئے آمادگی کا اعلان کرکے ہمیں میدان میں نکلنے کا چیلنج دیا (الفضل ۹۔ اگست ۱۹۳۸ء) بنا بریں سطور ذیل میں مرزا صاحب کے چند کذبات درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ہمارے دوست اس بحث کو علمی رنگ میں اتمام تک پہنچائینگے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ثالثی کے لئے ہماری طرف سے پادری سلطان محمد صاحب پال۔ پادری عبدالحق صاحب۔ پنڈت رام چند صاحب دہلوی۔ پنڈت آتما نند صاحب کے اسماء گرامی پیش ہیں۔ ہمارے مخاطبوں کو ان اصحاب میں جو صاحب مسلم ہوں ان کی تعیین فرمائیں۔ بعد اختتام مباحثہ کل پرچے مسلم ثالث کے پاس بھیجدئیے جائینگے۔ ان پر جو فیصلہ وہ کریں فریقین کو مقبول ہوگا۔ فقط۔

کذب ۱ | مرزا صاحب یہ ثابت کرتے ہوئے کہ افغان لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ تحریر کرتے ہیں کہ :-

"پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوبوں سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر ایک پختہ شہادت ہے"

(حاشیہ "ایام الصلح" ص۶۶ مصنفہ مرزا صاحب)

اس تحریر کا کذب مرزا صاحب کے بیان ذیل سے ظاہر ہے :-

"جو انجیلوں میں یہ بیان ہے کہ گویا مریم صدیقہ کا ... یوسف سے ناطہ ہوا تھا۔ یہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے۔"

(ریویو جلد ۱۔ نمبر ۴ ص۱۵۱)

معیار | پہلے بیان میں جناب مریم کا یوسف نجار کے ساتھ منسوب ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ دوسرے میں اسے "دروغ" قرار دیا ہے۔ پس مرزا صاحب کا کذب واضح ہے۔ رہ گیا اس "بالکل دروغ" پر فتویٰ۔ سو یہ عاجز مفتی نہیں ہے کہ فتوے دیتا پھرے

غور کرنے کے لائق ہے۔ رگ وید میں ہم آریوں کو عظیم الشان اور خوبصورت مظاہر قدرت مثلاً چاند سورج شفق۔ آگ۔ ہوا وغیرہ وغیرہ کو دیوتا مانتے ہوئے پاتے ہیں جن سے وے محبت کرتے اور بہتری کی دعائیں مانگتے تھے۔ مظاہر پرستی ان میں ضرور تھی لیکن اوہام پرستی نہ تھی۔ جنت کا کچھ کچھ نقشہ اون کے ذہنوں میں تھا لیکن وہ دوزخ سے ناواقف تھے۔ برہمنوں کا وجود تھا لیکن انکو دیوتاؤں کے ہم پایہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔

برعکس اسکے اتھروید میں ہم کو اور ہی کچھ عالم نظر آتا ہے۔ بجائے محبت اور بہتری کے یہاں ہم حیرت اور تاریکی چھائی ہوئی دیکھتے ہیں یہاں ہم آریوں کو امید اور تمنا کی بجائے خوف و ہراس سے گھرا ہؤا پاتے ہیں۔ یہاں بھلائی اور بہتری حاصل کرنے کے لئے اتنی دعائیں نہیں ہیں جتنی تکالیف اور مضرتوں سے بچنے کے لئے ہیں اپنے نفع کا اتنا خیال نہیں ہے جتنا دشمنوں کو نقصان پہنچانے کی فکر ہے۔ دنیا کی بہت سی مضرت رساں چیزیں مثلاً سانپ وغیرہ دیوتا بن گئے ہیں۔ اور اون کی پرستش ہوتی ہے۔ جادو ٹونے وغیرہ اوہام بہ کثرت پھیل گئے ہیں۔ اور برہمنوں کے مخالف کے لئے دوزخ کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

کتاب مہابھارت میں لکھا ہے کہ پہلے وید ایک ہی تھا یعنی رگ وید اور یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سام وید تو تقریباً سارا کا سارا ہی رگ وید سے ماخوذ ہے۔ اس وید میں صرف اٹھتر منتر ایسے ہیں جو رگ وید میں نہیں پائے جاتے اس کے باقی سبھی منتر رگ وید میں موجود ہیں۔ حال ہی میں سوامی ہرپرشاد جی نے ایک سام وید شائع کیا ہے۔ جس میں صرف ستر منتر ہیں یجروید کا کچھ حصہ نظم میں ہے کچھ نثر میں۔ نظم کا اکثر و بیشتر حصہ یعنی سات سو منتروں سے زیادہ رگ وید سے ماخوذ ہے گویا یجروید کا ایک تہائی کے قریب حصہ رگ وید سے پایا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سام اور یجر علی الترتیب سوم نوشی اور قربانی کے جشنوں میں کام آنے کے لئے رگ وید سے علیحدہ کئے گئے ہیں اور حسب ضرورت ان میں اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

(۲) اتھروید تو اس میں بھی رگ وید کے بہت سے منتر شامل ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہندوؤں کی قدیم ترین کتابوں میں اتھروید کا نام نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اون میں وید تین ہی بتائے گئے ہیں یعنی رگ۔ سام اور یجر۔

آریہ سماج وغیرہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ چاروں وید چار رشیوں پر نازل ہوئے ہیں۔ رگ وید اگنی رشی پر۔ سام وید آدتیہ رشی پر۔ یجر وید وایو رشی پر اور اتھروید انگرہ رشی پر۔ یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے بلکہ قدیم روائتوں کے خلاف ہے۔ ان روائتوں میں مختلف گیتوں کے مختلف رشی بتائے گئے ہیں۔

ویدوں کے بعض بہتر ایڈیشنوں میں ہم کو ہر سوکت کے شروع میں تین نام ملتے ہیں۔ یعنی دیوتا کا نام۔ رشی کا نام اور چھند کا نام۔ کسی سوکت کا دیوتا وہ ہے جس کی اوس میں تعریف اور مناجات ہو اس طرح دیوتاؤں کے ناموں سے سوکتوں کے مضامین کا پتہ چلتا ہے۔ رشی سنسکرت میں دیکھنے والے کو کہتے ہیں۔ جس سوکت پر جس رشی کا نام لکھا ہے اُسی رشی نے اوس سوکت کے معنے دیکھے بالفاظ دیگر اس رشی پر اوس سوکت کا الہام ہؤا یا آج کل کی اصطلاح میں وہ رشی اوس سوکت کا مصنف ہے۔ چھند عروض شعر کو کہتے ہیں۔ جو سوکت جس چھند میں نظم کیا گیا ہے اوس کا نام اس پر لکھا رہتا ہے۔

وید کے مشہور چھندوں کے نام یہ ہیں:۔ ترشٹبھ۔ گائتری۔ جگتی۔ انشٹبھ۔ اشنیہ۔ پنکتی۔ برھتی وغیرہ۔ وید کا سب سے مشہور منتر گائیتری چھند میں نظم ہؤا ہے اور اسی واسطے گائیتری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مشہور منتر رگ۔ یجر اور سام تین ویدوں میں آیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے:

वरेण्यम اوس तत सب سے برتر
सवितुः شان والے भर्गः سورج
(سورج) धीमहि دیوتا کا देवस्य
ہم دھیان کریں + यः وہ نः ہمارے
प्रचोदयात دھیان کو धियः
متحرک کرے +

(باقی)

یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب از جامعہ فضل حسن خان۔ بہاولپور)

یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب علمائے اسلام خصوصاً حضرت مولانا المکرم مدظلہ العالی بذریعہ اخبار "اہلحدیث" عطا فرما کر ہماری رہبری فرماویں گے:۔

ایک مولوی صاحب نے بیان فرمایا کہ وہ سفر میں تھے۔ ایک دن ان کا گذر ایک شاہ صاحب کے ڈیرہ پر ہؤا۔ مکان ہوادار اور دلکش تھا۔ ذرا تکلیف دور کرنے کے لئے ٹھیر گئے۔ اُدھر شاہ صاحب بے تعصب تھے۔ اگرچہ شیعہ تھے۔ روٹی کھلانے کو روک لیا۔ مولوی صاحب ممدوح قرآن مجید کی تلاوت کے شائق تھے۔ قرآن شریف برائے تلاوت طلب فرمایا۔ شاہ صاحب کے حسب فرمان ایک آدمی ایک حمائل شریف لایا۔ جو مترجم تھی اور ترجمہ فرمان علی کا تھا اور تھوڑا تھوڑا حاشیہ بھی تھا مولوی صاحب نے پارہ ۱۷-۱۸ پڑھنا تھا لہذا ستارھواں پارہ شروع فرمایا۔ تیسری سطر پر لفظ مُحْدَثٍ ہے۔ اس پر ہندسہ تھا۔ جب حاشیہ

سچا خواب

قابل توجہ ایڈیٹر الفضل قادیان

بخدمت گرامی حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دام لطفہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ! گذارش ہے کہ میرے مضمون کو ضرور ہی اپنے اخبار میں درج فرماکر ثواب دارین سے مستفید ہوں۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک الہامی فرزند کی پیشین گوئی کی تھی جو تا وفات مرزا صاحب پوری نہ ہوئی اور آپ اس دار فنا سے کمال پریشانی کے ساتھ بے نیل و مرام رخصت ہوئے۔ اس کے مقابل خاکسار کا ایک خواب ضرور قابل توجہ ہے کہ احقر کے گھر نکاح کی تاریخ سے ۳۵ سال تک کوئی بچہ پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ بعد مایوسی کے بعد ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۵ء کو ایک لڑکا ہوا مگر ابھی دو سال تک نہ پہنچا کہ راہی ملک عدم ہوا چونکہ صبر کے سوا چارہ نہ تھا اس لئے حسرت بھری آہ کو سینہ میں دبا کر صبر کیا۔ چند روز کے بعد ایک خواب میں مجھے تین بچوں کی بشارت ملی۔ میرے دل میں اطمینان کے ساتھ کامل یقین ہوا کہ یہ خواب ضرور پورا ہوگا انشاء اللہ: چنانچہ ماہ جون ۱۹۲۷ء کو اخبار اہلحدیث میں بعنوان سچا خواب شائع بھی کرا دیا تاکہ ناظرین نوٹ کر رکھیں۔ الحمد للہ کہ تاریخ اشاعت سے دو ماہ بعد ۱۷۔ اگست ۱۹۲۷ء کو خدا نے پہلا فرزند عطا فرمایا اور خواب کا ایک ثلث پورا ہوا۔ یہ واقعہ بھی اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ پھر احقر کی بیوی فوت ہو گئی۔ اور خواب کا یقین ویسے ہی برابر تھا۔ خدا نے دوبارہ نکاح کی توفیق بخشی۔ اب پھر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۶ء کو خالق اکبر نے دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ گویا خواب کا دوسرا ثلث بھی پورا ہوا۔ انشاء اللہ کامل امید ہے تیسرا ... بھی پیدا ہوگا۔ دیکھنے والے دیکھ لیں اور نوٹ کر لیں کہ خداوند قدوس صادقین کا حامی ہے اور دغاباز کاذبین کا کبھی ساتھ نہیں دیتا۔ فالحمد للہ رب العالمین! المبشر احقر عبد الحق دکاندار خانپور متصل کیریاں ضلع ہوشیار پور۔

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب از روڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

"اہلحدیث" ۱۶۔ ستمبر سے نامہ نگار موصوف کے مضامین کا سلسلہ شروع ہے۔ ناظرین پہلی دو قسطوں میں ویدوں کے متعلق یہ امور ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ وید کیا ہیں، کتنے ہیں اور کہاں کہاں طبع ہوئے۔ آج کی قسط میں ویدوں کے مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (مدیر)

ویدوں کے مضامین وید کیا ہیں اکثر و بیشتر دعاؤں کے مجموعے ہیں۔ قدیم زمانہ کے آریہ لوگ اپنے دیوتاؤں کی تعریف میں گیت گایا کرتے تھے اور تعریف کے ساتھ وے اون سے اپنے روزمرہ کے کاموں میں استعانت اور حاجت روائی کے خواستگار ہوتے تھے۔ رگ، سام اور اتھرو یہ تین وید تمامتر انہیں گیتوں پر مشتمل ہیں۔ سنسکرت اصطلاح میں ان گیتوں کو سوکت सूक्त کہتے ہیں اکثر گیتوں میں منتروں کی تعداد پانچ سے پندرہ تک ہوتی ہے۔ بہت سے گیت تین تین منتروں کے بھی ہیں۔ کئی گیتوں میں صرف ایک ہی ایک منتر ہے۔ چند گیت چالیس چالیس پینتالیس پینتالیس منتروں کے بھی ہیں۔

یجروید میں جو قربانی کا وید ہے وہ دعائیں اور ہدایات ہیں جو قربانی کے سلسلہ میں مختلف رسومات کی ادائیگی کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

ویدک زمانہ کے آریہ لوگ اپنے دیوتاؤں کو مجسم سمجھتے تھے۔ اون کے ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان ناک، داڑھی مونچھ وغیرہ سب کچھ مانتے تھے اون کے ماں باپ بیوی بچے بھی تھے۔ وے کھاتے پیتے بھی تھے۔ جانوروں کا گوشت نہ کہ ساگ پات اون کی مرغوب غذا تھی۔ ایک پودا جو سوم کہلاتا تھا اور جو اب نہیں پایا جاتا اوس کا رس وے نہائت شوق سے پیتے تھے۔ یہ عرق نہائت مقوی اور صحت بخش ہوتا تھا اور وید کی تصریح کے مطابق اس سے سرور بھی آتا تھا۔ سوم کا پودا سوم دیوتا کا مظہر سمجھا جاتا تھا۔ ویدوں میں جتنے منتر سوم دیوتا کی تعریف میں آئے ہیں اگنی اور اندر دو دیوتاؤں کو چھوڑ کر اتنے منتر اور کسی دیگر دیوتا کی تعریف میں نہیں آئے۔

جس طرح یجروید قربانیوں کا وید ہے اسی طرح سام وید سوم نوشی کا وید ہے۔ رگ وید میں بجز دیوتاؤں کی تعریف اور ان سے مناجاتوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ پورے رگ وید میں صرف پچاس کے قریب ہی ایسے گیت ہونگے جن میں دیوتاؤں کی معمولی حمد و ثنا اور مناجاتوں کے سوا اور بھی کوئی مضمون ہو

اتھروید میں زیادہ تر جھاڑ پھونک۔ تعویذ گنڈہ۔ دوا دارو وغیرہ مضامین ہیں۔ شادی کے خواہشمند نوجوان مردوں اور عورتوں کے گیت بھی ہیں۔ کچھ معمولی تعریفی اور مناجاتی گیت ہیں۔ کچھ گیتوں میں معرفت اور علم الٰہی کا بیان بھی ہے۔ جس کی وجہ سے اتھروید کو برہم وید بھی کہتے ہیں اس وید کے اخیر کچھ گیت کنتاپ سوکت کہلاتے ہیں۔ جن میں سے اکثر بالکل بے معنی اور بے سروپا ہیں۔ رگ وید اور اتھروید کی دعاؤں کا فرق بھی

آپ محتاجوں کے پاس بیٹھتے۔ درماندوں کا بوجھ
اٹھا لیتے۔ اصحاب مجلس کے خوش کرنے کے لئے
کبھی کبھی خوش طبعی بھی فرماتے مگر سوائے سچ کے
اور کچھ نہ فرماتے۔ بات چیت بے تکلف فرماتے۔
کسی صحابی سے کوئی لغزش ہو جاتی تو آپ چشم پوشی
فرماتے۔ اس کو اس کا قصور نہ جتاتے۔ ہاں عام
نصیحت میں سمجھا دیتے کہ کس طرح انسان کو ایسی
باتوں سے بچنا چاہیئے۔ البتہ جھوٹ سے آپ کی
طبیعت سخت متنفر تھی۔ جو شخص جھوٹ بولتا اس سے
نفرت کرتے۔ جو کوئی آپ کو پکارتا آپ اسکو جواب
دیتے اور آپ کا اٹھنا بیٹھنا سب ذکر اللہ پر ہوتا
جب کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو کنارہ مجلس
پر بیٹھ جاتے بالانشینی یا صدر مجلس کا قصد نہ
کرتے اور اگر کوئی شخص آپ کو کسی ضرورت کے لئے
لے کر بیٹھ جاتا تو جب تک وہی شخص نہ ہٹ جاتا
اور آپ کو نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے بلکہ اس کے
ہمراہ رہتے۔ کسی کا عیب بیان نہ فرماتے اور نہ بطریق
مبالغہ کسی کی مدح فرماتے۔ کاموں میں آپ صحابہ
سے مشورہ کرتے اور آپ غلام آزاد لونڈی اور
غریب سب کی دعوت قبول فرماتے۔ جو کوئی ہدیہ
لاتا آپ اس کو قبول فرماتے اور ہدیہ کا عوض بھی
دیتے۔ مریض کی عیادت کرتے۔ جنازہ میں شریک
ہوتے۔ غایت تواضع سے دراز گوش پر بھی سوار
ہوتے۔ اپنی بکری کا دودھ آپ نکال لیتے، اپنے
کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے اور اپنی پاپوش وقت
حاجت خود مرمت کر لیتے اور اپنا اور اپنے گھر والوں
کا کام کر لیا کرتے اور گھر میں جھاڑو دے لیا
کرتے۔ خدمت گار کے ساتھ کھانا کھا لیا کرتے
اور اس کے ساتھ آٹا گوندھ لیتے۔ اپنا سودا بازار
سے خود لے آتے بلکہ دوسروں کا بھی خرید کر لا دیتے
غرض کسی قسم کے کام کو آپ نے اپنے لئے ذلیل نہ
سمجھا اور آپ نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ انسان
کی شرافت یا ذلت میں کوئی پیشہ معیار نہیں ہے
بلکہ اس کی عزت و شرافت کا معیار اسکی پرہیزگاری
اس کی راست روی، اس کا حسن سلوک اور اس کے
عمدہ اخلاق و عادات ہیں۔ کہاں تک آپ کی عادات
شریفہ و اخلاق جمیلہ کو بیان کیا جائے۔ خداوند تعالیٰ
جل شانہ نے آپ کو اصل فطرت میں مکارم اخلاق
شائستگی طبع اور اعتدال پر پیدا فرمایا تھا۔ آپ کی
ذات جامع اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ تھے۔
آپ اخلاق حسنہ کے مجسم نمونہ تھے۔ حضور کے محاسن
اوصاف اور مکارم اخلاق کا کیا کہنا۔ آپ کے اخلاق
کی وسعت و عظمت کا اس سے اندازہ کیجئے کہ خود
اللہ جل شانہ آپ کے اخلاق جمیلہ کے متعلق ارشاد
فرماتا ہے:۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ (اے نبی
بے شک آپ کا خلق بہت بڑا ہے)
حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔
انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق
اس لئے میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق کی خوبیاں
پوری کروں۔
کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ
کے اخلاق کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ صدیقہ
نے جواب دیا کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی جو اخلاق
حمیدہ کہ قرآن میں مذکور ہیں آپ سب سے متصف
تھے۔ قرآن کریم سے جو بات خداوند کریم کے خوش
اور ناخوش ہونے کی ثابت ہوتی ہے آپ کی خوشی و
ناخوشی اسکے تابع تھی۔ جو کچھ خدا کی مرضی ہے اور
قرآن کا حکم ہے وہی آپ کا دستور العمل تھا اور
وہی آپ کی عادت تھی۔ قرآن مجید کی تعلیم عملی رنگ
میں آپ کی روزمرہ کی زندگی میں نظر آتی تھی اور
آپ قرآن مجید کی تعلیم مجسم تھے۔ جس طرح قرآن مجید
زندگی کے تمام شعبوں اور قوائے انسانی کی ساری
شاخوں کی تربیت کے لئے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی
تعلیم دیتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مبارک اور پاک زندگی ہر قسم کے اخلاق کا مکمل
مجموعہ ہے اور ایک مسلمان کے لئے اگر علمی رنگ میں
تعلیم قرآن شریف میں موجود ہے تو عملی رنگ میں
آنحضرت صلعم کی پاک زندگی میں موجود ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَ
ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۔
البتہ تمہارے لئے رسول خدا (صلعم کی سیرت)
میں نیک پیروی موجود ہے اس شخص کے لئے جو
اللہ اور روز آخرت پر امید رکھتا ہے اور کثرت سے
یاد الٰہی کرتا ہے۔
ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاک زندگی اور آپ کے مبارک اخلاق
عادات کی پیروی کرے۔ آمین ثم آمین!

آہِ سوختہ دل

ضبط کروں میں کب تک آہ
چل میرے خامہ بسم اللہ

(از ایک امرتسری طالب علم کے قلم سے)

پاداش نیکی بدی باشد کے جملہ کو اس اندیز عزیزی
میں ہر کہ و مہ صادق بنانے کے لئے پوری طرح
سے کوشاں ہے۔ کچھ عرصہ سے اُس قادر مطلق نے
شہر امرتسر نہیں بلکہ پنجاب و ہندوستان پر اپنی نعماء
عظیمہ سے ایک نعمتِ عظمیٰ جسے نعمت غیر مترقبہ کہنا
کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ عنایت فرمائی۔ جسکو مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے نام سے موسوم
کیا۔ آپ کی مبارک ہستی کے دستِ کامیابی میں
اسلام کا علم فتح و ظفر عطا فرمایا۔ مخالفین، سلام
کے ساتھ شمشیر زبان و صمصامِ قلم سے وہ وہ معرکہ آرا
جنگیں لڑیں کہ دنیا نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے
جس عدو اللہ نے سر اٹھایا آپ نے بفضل ایزدی
وہ گرزِ قرآنی اُس سرتافتہ کے سر پر مارا کہ تادم مرگ
یاد کریگا۔ جہاں بھی دشمن اسلام کے مقابلہ میں
جمیع علمائے دین عاجز رہ جاتے ہیں وہاں آپ ہی کے
وجود مسعود سے فتح حاصل ہوتی ہے۔ آپ کی
فراخ دلی دیکھئے کہ دشمن دین کے مقابلہ میں

دیکھا تو اوس پر لکھا تھا کہ

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن حادث ہے۔ قدیم نہیں۔

مولوی صاحب نے شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے قرآن کو حادث کس طرح بنایا گیا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا مجھے تو اس قدر علم نہیں۔ البتہ دوسرا قرآن موجود ہے۔ اوس پر تفصیل ہوگی۔ ملاحظہ کرلیں۔ ایک آدمی قرآن شریف مترجمہ مقبول احمد شیعہ دہلوی لایا۔ مولوی صاحب نے پارہ ۱۷ صفحہ اول دیکھا۔ مگر اس نے اس پارہ میں کچھ نہیں لکھا۔ شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ کیا لکھا اس تفسیر والے نے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کچھ نہیں لکھا۔ پھر شاہ صاحب نے تفسیر عمدۃ البیان اُردو جلد دوم منگوائی۔ پارہ ۱۷ پر زیر لفظ مذکورہ دیکھا تو حسب ذیل عبارت درج پائی کہ:۔

قرآن شریف حسب ارشاد ربانی حادث ہے قدیم نہیں۔ بلکہ قدیم ماننا مذہب اشاعرہ کا ہے؛

اور بھی بہت کچھ لکھا جو بوجہ طوالت نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے تفسیر تنویر البیان اُردو طلب فرمائی۔ مولوی صاحب نے اوس کا وہی مقام ملاحظہ فرمایا۔ مگر اسے اس بارہ میں خاموش پایا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ قرآن کو حادث ماننا مذہب معتزلہ سے سنتے تھے۔ جنہوں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خلیفہ وقت اس مسئلہ میں تکلیف پہنچائی تھی جس سے ہر ایک واقف ہے۔ آج معلوم ہوا کہ مذہب شیعہ بھی معتزلہ کی شاخ ہے۔ اس بارہ میں رہبری مطلوب ہے۔ (محمد عبدالرحیم)

(۲) **حقیقت مصحف فاطمہ** رضی اللہ عنہا۔

ایک اور مسئلہ بھی دریافت طلب یہ ہے:۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک رسالہ شیعہ دیکھنے میں آیا تھا۔ جس میں مصحف فاطمہ کا ذکر درج تھا۔ رسالہ سندھی زبان میں تھا۔ جس میں شیعہ مصنف نے اس قرآن فاطمہ کی تعریف یوں کی تھی کہ مصحف فاطمہ ستر گز لمبا تھا اور چمڑے پر لکھا تھا۔ اس میں کوئی حلال و حرام کا ذکر نہ تھا۔ اوس میں صرف علم ماکون تھا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال پُرملال ہوا تو حضرت بی بی خیرالنساء رضی اللہ عنہا درماندہ رہتی تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بی بی صاحبہ کی تسکین کے لئے ایک فرشتہ نازل کیا۔ وہ جو کلام کرتا تھا اوسکو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ حسب ارشاد بی بی صاحبہ لکھ لیتے تھے۔ مگر فرشتہ انہیں نظر نہیں آتا تھا۔

صافی شرح کافی کتاب الحجت جزو سوم باب چہلم فی ذکر الصحیفۃ والجفر والجامعت ومصحف فاطمہ علیہم السلام۔ اصل دوم۔ (راوی امام جعفر صادق علیہ السلام) نقل از رسالہ مباحثہ شیعہ سُنی بزبان سندھی صفحہ مطبوعہ مارچ ۱۹۳۸ء مطبع دیاسنگھ بجلی پریس شکارپور سندھ) جس کو علی گوہر خان زمیندار تعلقہ گڑھی یٰسین نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا؛

عرض یہ ہے کہ اس عجیب مصحف کی حقیقت کیا ہے یا محض شیعہ کا خیال ہے۔ (عبدالرحیم)

اہلحدیث | سترھویں پارے کے جس لفظ سے قرآن کے حادث ہونے کا نتیجہ نکالا ہے وہ اصل میں یوں ہے:۔

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ؕ

(پ ۱۷- ع ۱)

جب کبھی کوئی نیا ذکر ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے آتا ہے تو اُسے کھیل تماشے کے طور پر سنتے ہیں؛

اس آیت میں لفظ محدث بمعنی نیا ہے جسکو حادث بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ وصف بلحاظ اس کے نزول کے ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ایک آیت رمضان کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئی اور دوسری آیت دوسری تاریخ کو۔ اب نزول کے لحاظ سے یہ دونوں آیتیں حادث ہیں۔ قرآن کے قدیم یا حادث ہونے میں جو اختلاف ہے وہ اس حیثیت سے نہیں کیونکہ یہ تو مشاہدہ ومرئی ہے ہاں اختلاف اس حیثیت میں ہے جو ارشاد ہے:۔

اِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ؕ (پ ۲۵- ع ۷)

(تحقیق یہ قرآن ام الکتاب میں ہمارے پاس موجود ہے)

تفصیل کے لئے امام بخاری کا رسالہ "خلق افعال العباد" دیکھئے۔

(۲) شیعہ سنی بالاتفاق یہی قرآن مروجہ پڑھتے ہیں۔ اسی کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو ستر گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے۔ اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی روایت مذکورہ ہم نے نہ کسی سنی کتاب میں دیکھی ہے نہ شیعی کتاب میں۔ غالباً عجائبات شیعہ میں ہوگی ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز معاشرت

(بقلم مولوی ثناء اللہ ثنا سندھ پوری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے بکمال کشادہ پیشانی وخندہ روئی پیش آتے لوگوں کی تالیف قلوب فرماتے اور ان میں تفریق نہ ہونے دیتے اور ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور ایسے آدمی کو اس قوم پر سردار مقرر فرما دیتے تھے سلام میں تقدیم فرماتے دوسروں کے سلام کے منتظر نہ رہتے۔ اپنے اصحاب کے مصافحہ میں ابتدا فرماتے۔ مجلس میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے۔ آپ کے پاس جو کوئی آتا آپ اس کی خاطر کرتے۔ بعض اوقات کپڑا اس کے بیٹھنے کے لئے بچھا دیتے اور گدہ و تکیہ چھوڑ کر اسکو دیدیتے۔ کسی شخص کی بات بیچ میں نہ کاٹتے اور

وغیرہ۔ سیدھا راستہ ہے؛

اب یہ احکام شرح طلب ہیں۔ میں نے آٹھ تک نمبر لگا دیئے ہیں۔ جن کو سلسلہ وار سپرد قلم کرتا ہوں۔

(الف) ان لا تشرکوا بہ شیئا

مت شریک ٹھیراؤ اللہ کے ساتھ کچھ۔

یہ وہ توحید ہے کہ آج تک اس جیسی توحید دشمنان دین پیش نہ کر سکے۔ اور غیر ادیان نے اس مسئلہ کو اس طرح سلجھا دیا کہ اسکے سامنے کسی کی زبان کھل نہ سکی اور نہ کھل سکتی ہے۔

کل شیئ ھالک الا وجھہ (قصص پ١٩)

جتنی چیزیں ھالک ہونگی (یعنی فنا کے گھاٹ اترنے والی) ان میں اوصاف الوہیت آ نہیں سکتے لہٰذا سوائے ذات باریتعالیٰ سب چیزیں فانی ہیں؛ اس لئے حضرت عیسیٰ و عزیر علیہما السلام خدا ہو نہیں سکتے نہ ذات اقدس نبی کریم احمد مختار صلعم میں خدائیت جلوہ گر ہو سکتی (اور بعقائد ہنود کہ کرشن و رام چندر وغیرہم باون[52] اوتاروں میں ہیں) یہ اور کسی رشتی منی میں (نعوذ باللہ) اگر یہ باتیں ہوتیں تو توحید نہ رہ جاتی بلکہ حکومت برطانیہ کی جمہوریت ہو جاتی جو آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے۔ ایک ٹکڑے آسمان سے کل کائنات اب تک غارت ہو گئی ہوتی۔ لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔ اگر آسمان و زمین میں ماسوا اللہ کی حکومت ہوتی (یعنی اگر اللہ کی حکومت میں کسی کی شرکت ہوتی) تب سب کے سب درہم برہم ہو جاتے جو سلطنت دنیوی سے آشکارا ہے۔ سب اپنی اپنی ترقی کے فکر میں لگے ہیں۔ اس وقت جاپان و چین کے جنگ باہمی غور طلب ہیں۔ ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیم دگر

اسی طرح اگر اللہ کا کوئی شریک ہوتا تو نظام عالم بگڑ جاتا۔ بس زمین و آسمان کا منظم ہونا اللہ کے وحدہ لاشریک ہونے کا پورا ثبوت ہے۔ شرک سے بچنے کے لئے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا؛

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ (فی المشکوٰۃ عن معاذؓ)

حضور معاذؓ کو حضور نے وصیت فرمائی کہ اے معاذ شریک نہ ٹھیرانا اللہ کا کبھی اگرچہ قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ[1]۔

(ب) وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

جس کا سبب سورہ احقاف و لقمان و بنی اسرائیل میں مفصل طور پر بتلایا گیا کہ کس محنت و مشقت سے ماں نے ٩ ماہ تک شکم میں رکھا اور بعدہ حالت طفولیت میں کس ناز و نعم سے پالا۔ اسکے صلہ میں سن شعور کو پہنچ کر اون دونوں کی اچھی طرح خاطر داری کرو۔ اور ایسا کلام منہ سے مت نکالو جس سے ان کو اذیت پہنچے۔ حتیٰ کہ اف تک مت کہو اگر شرک کرنے کو کہیں تو اس میں ان کی تابعداری نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے ؎

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ الخ (عنکبوت پ١٩)

حکم دیا ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا اور اگر کوشش کریں وہ دونوں تجھ سے تاکہ شرک کرے تو میرے ساتھ جو نہیں ہے تجھ کو اس کا علم۔

فلا تطعھما۔ پس اس میں مت پیروی کر تو ان دونوں کی؛ ہاں اس احسان کے صلہ میں اولاد کے حق میں حبیب خدا نے وعدہ جنت فرمایا ہے

ھما جنتك و نارك (ابن ماجہ و فی المشکوٰۃ عن ابوامامہ) یعنی والدین اسباب ہیں جنت میں جانے کے اور ان کے خلاف کرنا یہ سبب ہے آگ میں جانے کا۔ (اللھم احفظنا من سخطك)

پس ثابت ہوا کہ بعد بچنے شرک کے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا ہے کیونکہ انہوں نے بچپن میں ہم پر بہت احسان کئے ہیں جو محتاج بیان نہیں۔

(ج) وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا

اپنی اولادوں کو مت قتل کرو بخوف مفلسی کے کیونکہ ان کو اور تم کو ہم ہی روزی پہنچاتے ہیں بے شک قتل کرنا ان کا گناہ کبیرہ ہے۔

اہل عرب بزمانہ جہالت یہ فعل کیا کرتے تھے جسکو فرمایا وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ (پارہ عم) قیامت میں یہ زندہ گڑی ہوئی لڑکیاں پوچھی جائینگی بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ کہ کس قصور میں قتل کی گئیں یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انسانی نسل بالکل منقطع کرنا چاہتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ کا حکم جاری فرماکر سلسلہ انسانی کو مبسوط فرما دیا اور اس کے مرتکب کو گناہ عظیم کی وعید سنادی۔ لہٰذا آج کل بھی دیکھنے و سننے میں آتا ہے عورتیں بچوں کو افیون کھلاتی ہیں بسبب بکثرت اولاد ہونے کے یا خود دنیا کا لطف حاصل کرنے کے لئے یا خود ایسی دوا وغیرہ کھا لیتی ہیں جس سے اولاد نہ ہو۔ اولاد کا ہونا نہ ہونا اللہ کے اختیار میں ہے۔ ایک توحید سے گزر جاتی ہیں اور قاتلین کے زمرہ میں اپنے کو داخل کر دیتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس مرض میں بہت لوگ مبتلا ہیں اللہ بچائے۔ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا کہ تم لوگ کثیر اولاد خاندان سے شادی بیاہ کرو۔ کیونکہ کثیر الامت ہونے پر فخر کرونگا (اوروں سے) تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم (فی المشکوٰۃ عن معقل بن یسار)

(د) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ فواحش ظاہری و باطنی کے قریب تک نہ آنا؛

ہر فرد بشر سمجھ سکتا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے کس قعر ذلت میں گر جاتا ہے کہ سارے عالم میں

[1] میرے نزدیک سوا تیرے سب ہے سمع خراشی
نہ بودے خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی

حنفی و وہابی کے سوال کو بالائے طاق رکھ کر شیر ببر کی طرح ڈٹ جاتے ہیں اور الاسلام یعلو ولا یعلی کی بشارت کے تحت وہ دندان شکن جواب دیتے ہیں کہ مدمقابل کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔

علاوہ ازیں آپ کی قربانیاں فلکِ اسلام میں بدر منیر کی طرح تاباں ہیں۔ لیکن آہ افسوس کہ مسلمانان امرتسر وغیرہم نے اس محسن کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ ہاں کیا تو اس طرح کہ آپ کی مبارک ہستی پر اتہام، بہتان اور افترا وہ کئے کہ میری زبان زیب نہیں دیتی کہ اعادہ کروں۔ تغیری اغلاط کو ضمن میں لاکر آپ کی شخصیت کو بدنام کرنا چاہا لیکن (کوؤں کی دعا سے بیل مرا نہیں کرتے) ایک عالم کے مقابلہ میں اگر دوسرا عالم کوئی بات کہے تو زیادہ حیرانی نہیں ہوتی۔ لیکن افسوس کہ کم سن لونڈے جنہیں محفل میں بات کرنے کی تمیز نہیں اٹھ کر یوں مخاطب ہوتے ہیں کہ

میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو کھلا چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں آئیں۔

ایسے مخبوط الحواس انسان کو چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہئے۔ ہفتہ ہفتہ آٹھ دن عمر۔ مقابلہ مولوی ثناء اللہ کا۔ اور علم کا یہ حال ہے کہ لم یوقر کبیرنا والی حدیث کسی درس گاہ میں بیٹھ کر پڑھی ہی نہیں۔ اور مولانا صاحب اسی حدیث لم یرحم صغیرنا کو مدنظر رکھتے ہوئے کمال تحمل و بردباری کے ساتھ بچے سمجھ کر اغماض فرماتے ہیں اور ان کے بیہودہ کلام پر نظر عفو ڈالتے ہیں۔ رقم سینہ بریاں ہو کر آہیں اس لئے نکالتا ہے کہ آپ کی ذات گرامی سے سوائے دینی خدمات کے اور تو کوئی گناہ صادر نہیں ہوا ہے شائد اسی گناہ کے عوض آپ کے خلاف جلسوں اور تقریروں میں تجویزیں ہوتی رہتی ہیں کہ مولانا صاحب دائرہ اہل حدیث سے خارج ہیں۔

اخباروں کا تو یہ عالم ہے کہ کالموں کے کالم اور ورقوں کے ورق صرف مولانا صاحب کی مخالفت میں سیاہ ہوتے ہیں۔ حال ہی میں ایک اخبار میری نظر سے گزرا۔ جس میں کسی زبان دراز نے آپ کی شان کے متعلق وہ وہ نازیبا الفاظ استعمال کئے کہ خدا کی پناہ۔ آپ کے مصنفہ رسائل کی آمدنی کو حرام قرار دیا۔ اور ایسا حرام کھانے والوں کو اہل دوزخ سے بتایا۔ معاذ اللہ!

مولانا ثناء اللہ صاحب کا مضبوط قدم ایسے وقتوں میں کبھی بھی متزلزل نہیں ہوا۔ وہ تمام بدخواہوں کا مقابلہ بھی کرینگے اور اسلامی خدمات کو بھی باحسن طریق سرانجام دیتے جائیں گے۔ مخالفو! گریبان میں منہ ڈال کر سوچو اور گوشِ استماع کو کھولو۔ مولانا صاحب کے احسانات ہاتفِ غیبی کی طرح پکار رہے ہیں۔ سنو۔ اور اپنی زبان درازی کو بند کرو۔ ورنہ یقین کرلو کہ تم شمسِ تاباں کے سامنے ایک معمولی ستارہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

؎ بلے ہر جا شود خود آشکارا
مہارا جز نہاں بودن چہ یارا

صراط مستقیم

(از مولوی زین العابدین صاحب صدیقی۔ چکوا۔ مدرسہ (بارہ)

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا
(بیشک یہی راہ سیدھی ہے اسی کی پیروی کرو)

یہ کسی پر مخفی نہیں کہ ہر ذی روح کے چلنے کے لئے راستوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ظاہری ہو یا کہ باطنی۔ اگر پٹنہ سے کلکتہ جانا ہو تو بغیر اس کے جا نہیں سکتے۔ اسی طرح ہر مذہب کے لئے بھی کسی اصول اور راستے کی ضرورت ہے۔ بغیر اسکے اپنے مذہبوں کے عقائد کے موافق منزلِ مقصود تک پہنچ نہیں سکتے۔ لہٰذا سب سے بہترین اصول اور راستہ جس پر چل کر انسان اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ صراط مستقیم ہے جو اہل اسلام کی راہ ہے اسی صراط مستقیم کے قید سے ثابت ہے کہ علاوہ اس اور بھی دیگر راہیں ہیں جس کو اللہ تبارک نے فرمایا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمين۔ (سورہ فاتحہ)

اللہ نے اپنے بندوں کو یہ ہدایت کی کہ تم لوگ حالت نماز یا غیر نماز میں یہ دعا مانگا کرو کہ اے اللہ ہم لوگوں کو اس راہ مستقیم پر چلا جس پر وہ لوگ چلے ہیں جن پر تو نے اپنا انعام و فضل اتارا۔ اور قوم مغضوب و ضالین کی راہ مت چلا۔ کیونکہ یہ راہیں گمراہی کی ہیں۔

اب میں برادران اسلام کے سامنے ہر قسط کو بدلائل قرآن و احادیث نبوی ثابت کرکے بتلاتا ہوں تاکہ موازنہ کرلیں کہ واقعی کونسا راہ احسن ہے جس پر چل کر انسان دنیا و عقبیٰ میں گو ہر مراد حاصل کرسکے ارشاد باری ہے :-

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الخ۔ (سورہ انعام پ ۸)

کہ اے پیغمبر صلعم! آپ لوگوں سے کہدیں کہ آؤ تم لوگ کہ پڑھوں میں ان چیزوں کو جن کا حکم دیا اللہ نے تم لوگوں پر وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل و ہلاک نہ کرنا اور فواحش ظاہری و باطنی کے پاس نہ جانا اور ایسے نفس کو قتل نہ کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اور یتیموں کے مالوں کو ناجائز طور پر نہ کھانا اور ماپ و تول میں بے انصافی نہ کرنا اور قرابت داروں کے معاملہ میں طرفداری نہ کرنا

فتاویٰ ×

س ع۱۵۲ } قربانی اور عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کے علاوہ جس کی طرف سے قربانی یا عقیقہ کیا جاوے۔ اس کے نام کے متعلق بھی کچھ پڑھنا چاہئے۔ اگر پڑھنا چاہئے تو کیا؟ (حکیم اللہ بخش جالندھری)

ج ع۱۵۲ } عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت کوئی خاص دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہمیں معلوم نہیں۔ بعض اہل علم سے منقول ہے کہ یوں کہے :-

بسم اللہ عقیقۃ فلان اللّٰھم منك ولك عقیقۃ فلان۔ اللہ کے نام پر فلاں کا عقیقہ ہے اے اللہ تجھ ہی سے ہے اور تیرے لئے ہے فلاں کا عقیقہ (نیل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذبح قربانی کے وقت فرمایا کرتے تھے۔ منك ولك تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے اور یہ بھی فرمایا تھا۔ ھذہ عنی وعن من لم یضح من امتی۔ (یا اللہ) یہ مجھ سے اور میری امت کی طرف سے قبول کر۔ اس واسطے اگر کوئی یہ الفاظ کہے تو غالباً خلاف سنت نہ ہوگا۔

واللہ اعلم بالصواب۔

س ع۱۵۳ } ماقولکم یرحمکم اللہ کہ ڈاڑھی لمبی کرکے رکھنا فرض ہے یا سنت؟ (شمس الدین احمد)

ج ع۱۵۳ } ڈاڑھی بڑھانا مسنون ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اعفوا اللحی واحفوا الشوارب۔ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کم کرو۔

س ع۱۵۴ } زید ہمیشہ ڈاڑھی مونڈتا ہے گانا باجہ وغیرہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ ایک امام صاحب نے اپنی لڑکی کی شادی زید کے ساتھ کردی (لڑکی لکھی پڑھی ہے) اور امام صاحب اور ان کی لڑکی شادی سے پہلے زید کے حالات سے واقف تھے

اب سوال یہ ہے کہ زید کافر اور جہنمی ہے یا نہ اور یہ شادی جائز و درست ہے یا نہ اور زید کے ساتھ کھانا پینا اور تعلق رکھنا کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۵۴ } ڈاڑھی منڈا کافر نہیں فاسق مسلمان ہے۔ ایسے شخص سے ملنا جلنا اور اس کو مسنون طریق ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کرنا اس سے علیحدگی اختیار کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان تخالط الناس خیر من ان تجانبھم۔

اور ایسے شخص سے جو نکاح ہوچکا ہے وہ درست ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۱۵۵ } طلاق بدعی واقع ہوگی یا نہ (سائل مذکور)

ج ع۱۵۵ } طلاق واقع ہوجاوے گی لقولہ علیہ السلام ثلاث جد ھن جد وھزلھن جد الطلاق والنکاح والعتاق۔

تین چیزیں استہزاء کہی جائیں یا قصداً ہر حالت میں واقع ہوجاوینگی۔ طلاق، نکاح اور آزادی غلام۔ اس حدیث میں طلاق کا عدم وقوع کسی حالت میں نہیں فرمایا۔

س ع۱۵۶ } زید جس وقت سخت بیمار تھا (اور کبھی کبھی بیہوش بھی ہوجاتا تھا) اس وقت زید کی بی بی مسمات زینب اور ایک لڑکی ہندہ تھی اور پھر ہندہ کا ایک لڑکا مسمی بکر تھا اور ایک لڑکی زیب النساء خاتون تھی۔ اور بکر اور زیب النساء خاتون کے چچا وغیرہ ۴-۵ اشخاص نے ایک ساتھ مل کر مشورہ کرکے زید کا تمام مال کچھ حصہ زید کی بی بی زینب کو دیدیا۔ باقی سب مال زید کی لڑکی ہندہ کو محروم کرکے بکر کو لکھ دیا۔ ہندہ سخت غصہ ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کی لڑکی زیب النساء خاتون محروم ہوجاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کام کرنا از روئے شریعت جائز درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۵۶ } عبارت سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید کی بیٹی کو محروم کیا گیا ہے اور اس کے نواسے بکر کے نام تمام جائیداد کی گئی ہے جو شرعاً جائز نہیں۔ بہت بڑا ظلم ہے۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کو اللہ سے ڈر کر فوراً ایسے فیصلے کو منسوخ کرکے شریعت کے مطابق تقسیم کرنی چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ع۱۵۷ } کسی ضرورت سے یا لہو لعب میں عصر کی نماز فوت ہوگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس عصر کی نماز کو قضا کیا جائے یا نہ اور مغرب کے قبل اس کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ (عبد الغفار)

ج ع۱۵۷ } نماز عصر کسی جائز وجہ کے باعث رہ گئی ہے تو اس کی قضا کرے مغرب کے قبل تو اس کا وقت ہے ہی۔ رہ گئی تو بعد نماز مغرب قضا کرے۔ اگر لہو لعب کے باعث رہ جائے تو قضاء کے علاوہ توبہ بھی کرے۔ نماز عصر کو یوں ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من فاتتہ وصلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ۔ جس کی نماز فوت (قضا) ہوگئی گویا اس کا گھر بار برباد ہوگیا۔ اللہ اعلم!

س ع۱۵۸ } قبر کھودنے کے وقت ایک لوگ میت کے جسم کے برابر لوگ لاتے ہیں کہ قبر اسکے مطابق کھودی جائے۔ میت کو دفن کرنے کے بعد تختہ کے اوپر اس لکڑی کو ڈال دیا جاتا ہے۔ اسپر بکر نے اعتراض کیا کہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس لکڑی کو قبر میں رکھا جائے۔ اسپر زید نے جواب دیا کہ ہم نے برابر ایسا ہی عالموں کے سامنے بھی رکھتے دیکھا ہے۔ اگر ضروری نہ ہوتا تو لوگ نہ رکھتے اسلئے اس کا رکھنا ضروری ہے کیا اس لکڑی کا قبر میں رکھنا ثابت ہے؟

ج ع۱۵۸ } اس لکڑی کا قبر میں رکھنا فضول ہے۔ جو شخص کسی کے دیکھا دیکھی ایسا کرتا ہے وہ

× حضرت مولانا مفتی صاحب سفر میں ہیں۔ (عبد اللہ ثانی نائب مفتی)

باعث ملامت ہوتی ہے۔" آپ زنا کے معاملہ پر غور کریں کہ کس قدر بے حیائی ہے۔ سارے عالم کی عورتیں کسی کی مائیں ہیں کسی کی بہنیں، کسی کی بیٹیاں کسی کی بی بیاں دپھوپھیاں وغیرہ وغیرہ کوئی اس سے جدا نہیں۔ جس طرح اپنی ماں بہو بیٹیوں، پھوپھیوں بہنوں وغیرہ کے ساتھ ایسی بے حیائیاں جب پسند نہیں کرتے تو یہ کیسی بے حیائی ہے کہ دوسروں کے پاس جایا کریں اور ان کے رشتہ داروں کو غیرت نہ ہو۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (بنی اسرائیل پ ۱۵)

زنا کے قریب تک نہ جانا بے شک یہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔

جب کوئی زنا کی نیت سے کسی عورت کے پاس جاوے وہ خیال کرے کہ اپنے گھر کا برا راستہ تیار کر رہا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ اسکے قریب تک مت جاؤ۔ اسی بنا پر پردہ کا حکم صادر فرمایا کیونکہ ہر انسان کے ساتھ نفس ہے کسی نہ کسی وقت خطرہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مردوں کو حکم ہوتا ہے۔ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ (نور)

ہر وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور حفاظت کرتے رہیں اپنے شرمگاہوں کی یہ ان کے پاک بننے کے لئے بہتر طریقہ ہے۔ تاکہ نفس کو موقع دھوکا دینے کا نہ ملے۔ اور عورتوں کو حکم صادر فرمایا:۔ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ (نور پ ۱۸)

اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور حفاظت کرتی رہیں اعضاء حفاظت کی اور اپنی زینتوں کو غیر پر ظاہر نہ کریں۔ اس رکوع میں پردے کا حکم مفصل طور پر بیان کیا گیا۔ ملاحظہ فرمالیں سورہ نور رکوع ۴ پ ۱۸ میں۔

بھلا اس سے احسن طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے اور اسی اصول والے فلاح یاب ہو سکتے۔

اور اس بے حیائی کے سدباب کے لئے یہ حکم سنا دیا الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (نور پ ۱۸)

زانیہ اور زانی ہر دو پر حد جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا جبکہ یہ دونوں اس کام کے مرتکب ہو جاویں درّے مارو اور سنگسار کرو تاکہ آئندہ کسی کو اس فعل بد پر جرأت نہ ہو۔ کیونکہ موجودہ کے فعل سے آئندہ سبق سیکھتے ہیں۔

(۵) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (انعام پ ۸)

اور مت قتل کرو اسکو جس کا قتل کرنا حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ وصیت کی اللہ نے تم کو تاکہ سمجھو

(باقی دارد)

تعلیم اسلامی اور نرم کلامی

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

میرے عزیز بھائیو! مسلمان اور مومن انسان کا خدا داد عہدہ ہے جس کی انجام دہی میں حتی الوسع پہلوتہی اور قصور نہ ہونا چاہئے۔ اسلام نے صرف انسان کو عبادات اور نماز ہی نہیں بتائی بلکہ باہمی برتاؤ کرنا اور ہر قسم کے معاملات کو طے کرنا بڑی عمدگی سے بتائے ہیں۔ حکم باری ارشاد ہے۔ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا

یعنی اے ہمارے نبی بندوں سے کہہ دے کہ وہ بات کہا کریں جو بہت اچھی من بھاتی ہو بے شک شیطان الجھن ڈال دیگا انکے درمیان بیشک شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیریں زبانی اور نرم کلامی تعلیم اسلامی ہے۔ جس کی ضرورت ہر ایک کو لازمی ہے۔ جیسا کہ خورد و نوش آپس میں کلام کرنے کا یہی سلیقہ بتایا ہے یعنی بہت اچھی بات کہی جائے جو باعث ندامت و عداوت نہ ہو۔ اگر کوئی شخص حق بات سے ناراض ہو تو اس کی وجہ سے حق کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیم کو بجا لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى۔ یعنی جب بات کرو تو عدل و انصاف کی کرو۔ یعنی حق و ناحق کا ضرور خیال رکھو۔ یہ نہیں کہ جس کو اچھا کہنا ہو اس کو برا کہہ دو اور جس کو برا کہنا ہو اس کو اچھا کہہ دو۔ یعنی جو بات نہ کہنے کی ہو اس کو زبان سے مت نکالو۔ اور جو کہنے کے قابل ہو اس کو کسی کے لحاظ سے مت چھپاؤ۔ اسلامی طریقہ یہی ہے۔ اسکے برعکس ظلم عدولی ہے۔ اسلام نے ہر ایک خرابی کو مٹا کر عزت و امن کے اصول کو قائم کیا ہے۔ جس کی ضرورت ہر اعلیٰ و ہر ادنیٰ کو ہے۔ غرضیکہ اسلام میں ہر ضروری تعلیم کا باب بہت فراخ اور وسیع ہے۔ اس پر عمل کرنیوالا کامیاب ہوتا ہے اور اپنے مقاصد میں اعلیٰ مراتب پاتا ہے۔ اسلام کو جملہ مذاہب پر فوقیت اسلئے حاصل ہے کہ اس میں ہر کام خدا کی تعلیم سے طے شدہ ہے۔ کسی بندہ کی تعلیم و ترمیم نہیں ہے اور اسلام کے لفظ میں جو خوبی اور معنے ہیں اس میں خاص رب العلمین کے حکم کے لئے گردن نہادنی ہے۔ وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ۔ یعنی رجوع کرو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف اور فرمانبردار ہو جاؤ اسکے لئے اس سے پہلے کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب و بلا نازل ہو پھر تم کو کسی طرف سے مدد نہ ملے گی۔ یہ فرمان باریتعالیٰ صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے تابع رہو۔ اسی میں نجات اور اسی میں

ملکی مطلع

یورپ کی سیاسی فضا میں جنگ کی گھنگور گھٹا

(از طرف ادارہ)

گذشتہ جنگ عظیم میں جب چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کی محافظ بڑی سلطنتوں کو شکست ہوگئی تو چھوٹی سلطنتیں فاتحین کے بل بوتے پر آزاد ہو بیٹھیں اسی سلسلے میں زیکوسلواکیہ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ یہ وسطی یورپ میں ایک چھوٹی سی آزاد سلطنت ہے۔ جس پر آج تمام دنیا کے امن یا جنگ کا انحصار بتایا جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس سلطنت کی حیثیت معجون مرکب کی سی ہے جس کے اجزا میں اصلی باشندوں کے علاوہ مختلف قومیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جرمن، ہنگرین پولش اور یہودی وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں جرمن قوم پینتیس لاکھ کی تعداد میں آباد ہے۔ جن کو زیک حکومت نے پہلے ہی کافی مراعات دے رکھی ہیں۔ مگر چونکہ جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر ایسی طاقت ور شخصیت ان لوگوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اس لئے یہ لوگ زیک حکومت کے سامنے ایسے مطالبات پیش کر رہے ہیں جن کے پورا ہونے کے بعد وہ عملاً حکومت سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی سلطنت اپنی رعایا کو آسانی سے اتنی مراعات نہیں دے سکتی جس کے بعد رعایا پر اس کی گرفت برائے نام رہ جائے۔ مگر ہٹلر زیک حکومت میں آباد جرمنوں کے لئے ایسی ہی مراعات چاہتا ہے

چنانچہ اس نے ۱۲ ستمبر کی تقریر میں صاف کہہ دیا ہے کہ جرمن خود مختاری کے طالب ہیں جسے وہ ہر قیمت پر حاصل کرینگے۔

اس تقریر کے بعد حسب بیان اخبارات جرمنوں نے حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کردی ادھر حکومت نے بھی طاقت کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین کو جانی و مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس ہنگامے کو دیکھ کر برطانیہ کے وزیر اعظم ہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے جرمن گئے اور کچھ بات چیت کر کے واپس آگئے۔ اور فرانس کے وزیر اعظم کو بلا کر ہٹلر کے عندیے سے آگاہ کیا۔ آخر دونوں نے مل کر جرمن مفاد کے پیش نظر ہٹلر کے حسب منشا شرائط مرتب کر کے حکومت زیک کے پاس بھیجدیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جس حصے میں جرمن آبادی اکثریت میں ہے وہ فوراً جرمن کے حوالے کر دیا جائے۔ جہاں زیک اور جرمن مساوی تعداد میں ہیں وہاں باشندوں سے استصواب رائے کیا جائے کہ وہ کس کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں جرمن اقلیت میں ہیں وہاں ان کو اندرونی خود مختاری کے قریب قریب حقوق دیئے جائیں۔

جس کا جواب اس نے غور و خوض کے بعد تسلیم و رضا کی صورت میں دینا چاہا۔ کیونکہ زیک حکومت نے سمجھا کہ اگر برطانیہ اور فرانس کی پیش کردہ تجاویز کو ٹھکرا دیا گیا تو وہ دونوں شائد اس کی امداد نہ کریں۔ اب رہ گیا روس شائد وہ بھی اکیلا جنگ میں کودنے سے پرہیز کرے اس کا اثر یہ ہوا کہ عام رعایا میں حکومت کے خلاف جذبہ نفرت پیدا ہو گیا۔ جس کے باعث حکومت مستعفی ہوگئی۔ اس کی جگہ فوجی حکومت قائم ہوگئی۔

ادھر ہنگری اور پولینڈ نے بھی اپنی اپنی اقلیتوں کے لئے اسی قسم کے مطالبات پیش کر دیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ زیک حکومت کے سامنے نہ صرف جرمن اقلیت بلکہ تمام اقلیتوں کا سوال درپیش ہے۔ ادھر زیک حکومت بھی لاوارث نہیں ہے بلکہ فرانس اور روس اس کی حمائت کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ برطانیہ اب تک غیر جانب دار رہ کر مصالحانہ کوشش کرتا رہا ہے (چنانچہ اس کا وزیر اعظم تھوڑے ہی دنوں میں دوبارہ ہٹلر سے ملاقات کر چکا ہے) مگر گمان غالب یہی ہے کہ اس جنگ میں برطانیہ فرانس کا ساتھ دیگا۔ جیسا کہ اس نے اعلان بھی کر دیا ہے دوسری طرف جرمن کا معاہدہ اٹلی اور جاپان کے ساتھ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ آیندہ جنگ میں یہ تینوں اکٹھے ہو کر لڑینگے۔ خدانخواستہ اگر یہ جنگ شروع ہوگئی تو تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ دوسری سلطنتیں بھی میدان جنگ میں مجبوراً کود پڑینگی۔ ہر سلطنت اسی کا ساتھ دیگی جس کے ساتھ اس کا مفاد وابستہ ہوگا۔ ع

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

اس سلسلے میں جو تازہ ترین خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ہٹلر نے زیکوسلواکیہ کو چھ دن کا نوٹس دیدیا ہے کہ یکم اکتوبر تک ہمارے مطالبات منظور کرلو ورنہ خیر نہیں۔ ادھر زیک کی فوجی حکومت بھی جنگ کے لئے پوری طرح تیار کھڑی ہے۔ اسی کے پیش نظر زیک میں مختلف ممالک کے سفارت خانوں نے اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو زیکوسلواکیہ سے فوراً نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔ دوسری طرف فرانس نے تمام قصبوں اور شہروں میں نوٹس چسپاں کرا دیئے ہیں جن میں ریزرو فوج کے نوجوانوں کو فوراً حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ جرمن فوجیں زیکوسلواکیہ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ مگر برطانیہ کے وزیر اعظم ابھی تک مصالحت کے امکان سے مایوس نہیں۔ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۱

متفرقات

اخباری سال ختم | ناظرین "اہلحدیث" کو غالباً معلوم ہوگا کہ اس کا اخباری سال ماہ اکتوبر میں ختم ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ "اہلحدیث" ۲۱۔ اکتوبر اس جلد کا آخری پرچہ ہوگا۔ اس کے بعد حسب دستور سابق ۲۸۔ اکتوبر کا پرچہ بوجہ تعطیل سالانہ شائع نہیں ہوگا۔ اور بعد ازاں ۴۔ نومبر کو جلد ۳۶ کا پہلا پرچہ شائع ہوگا۔ اس لئے چند گذارشات کی طرف قارئین کرام کی توجہ مبذول کرا کر امیدوار ہوں کہ وہ ان پر غور فرمائینگے۔

(۱) نیا سال شروع ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ اس سال جس قدر کمی خریداروں میں واقع ہوئی ہے اسے پورا کر دیا جائے۔ جس کی بہت مفید صورت یہی ہے کہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار ماہ اکتوبر میں ہی بنا دے۔

(۲) جن خریداروں کے ذمہ بقایا قیمتیں واجب الادا ہیں وہ از خود ہی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۳) شعراء حضرات حسب معمول سال نو کے لئے تہنیت نامے ارسال کریں جو ۲۸۔ اکتوبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔

(۴) آئندہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا جائیگا۔ اسے ملاحظہ کریں۔

انجمن اہل حدیث بریلی کا تیسرا سالانہ عظیم الشان جلسہ | بتواریخ ۱۵۔۱۶۔۱۷۔ اکتوبر ۳۸ء مطابق ۲۰۔۲۱۔۲۲ شعبان ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ۔ اتوار سوموار منعقد ہوگا۔ اہل توحید کثرت سے تشریف لاویں۔ احباب کو بھی لانے کی کوشش کریں اور مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں۔ جلسہ میں اکابر علماء سنت وعظ فرمائینگے۔

نوٹ:۔ موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لاویں۔ سوائے مولوی صاحبان کے عوام کو ہوٹل سے کھانا ہوگا۔ ہاں قیام کے لئے مفت جگہ ملیگی۔ یہ بریلی ہے۔ مشہور مرکز ہے۔ آپ صاحبان کا فرض ہے کہ تبلیغ توحید و سنت کے کام میں انجمن کی امداد کریں۔

(المعلن:۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث بریلی)

اعلان | مولوی محمد حسین صاحب گوندلانوالہ ضلع گجرانوالہ (پنجاب) اپنے اعلان کے مطابق (جو انہوں نے اپنے رسالہ جواز الفاتحۃ علی الطعام کے آخر میں لکھا ہے) مبلغ یکصد روپیہ کسی امین کے پاس جمع کر کے رسید ہم کو بھیجدیں تاکہ ہم ان کے اعلان کے مطابق ان شرائط کو (جو انہوں نے انعام وہی کے لئے مقرر کی ہیں) پورا کر کے انعام وصول کر سکیں۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہرگز ایسا نہ کرینگے۔ کیوں؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ناظم جماعت اہل حدیث گوندلانوالہ)

ازالۃ الخفا فارسی | مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مرحوم کی ضرورت ہے۔ جو صاحب فروخت کرنا چاہیں مجھے اطلاع دیں۔

(حافظ عبد الرحمن آزاد۔ مسلم پورہ گوجرانوالہ)

مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی | ریاست دھولپور راجپوتانہ بفضل تعالیٰ بیس سال سے جاری ہے طلباء فارغ التحصیل کثیر تعداد میں درس تدریس اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ مدرسہ دن بدن خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔ مقامی جماعت غریب ہے۔ مدرسہ کے مصارف پورا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا جناب مولوی عبد المعبود صاحب سفیر مدرسہ ہذا اور جناب مولوی ابوبکر صاحب کو بسلسلہ سفارت باہر بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان اسلام سفیران مدرسہ ہذا کی معرفت یا براہ راست مدرسہ کی مالی امداد فرما کر شکریہ کا موقع دینگے۔

(نوٹ) بیرونی طلباء کا طعام، قیام بذمہ مدرسہ ہے۔ داخلہ ۶ شوال سے ۲۵ ذیقعد تک رہتا ہے طلباء کو چاہیئے کہ آنے سے پیشتر اجازت حاصل کریں۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل منی آرڈر پتہ ذیل پر ہوگی:۔

عبد المجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ۔
قصبہ باڑی۔ ریاست دھولپور۔ راجپوتانہ

(۸، برائے اشاعت فنڈ وصول)

ختم نبوت پر مناظرہ | میں بسلسلہ تبلیغ قصبہ کلر کہار میں آیا تو وہاں مرزائیوں سے ختم نبوت پر مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائیوں کو شکست ہوئی اور اہل اسلام کو فتح ہوئی۔ الحمد للہ! میرے مقابلہ میں مولوی محمد اسماعیل مبلغ قادیانی تھے۔ اور مناظرہ زیر صدارت مولانا عبد الرؤف صاحب حنفی نقشبندی برادر مولانا حسین علی صاحب آف واں بھچراں ہوا۔

(راقم:۔ مولوی حبیب اللہ امرتسری)

مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ | کے لئے از جناب عبد السلام صاحب سوداگر کندور ریاست حیدرآباد دکن ۱۰ روپے۔ سابقہ ۱۰ روپے ۲ آنے۔ کل مبلغ ۲۰ روپے ۲ آنے ۹/۲۸ کو حافظ عبد الرحمن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور مقیم گوجرانوالہ کو ادا کر دیئے گئے۔

غریب فنڈ | از جناب عبد السلام صاحب مذکور ۵ روپے۔ سابقہ ۶ روپے ۸ آنے۔ از سائل ۱۲ جیب اللہ جمشید پور ۶ آنے۔ ۶۳ شبیر احمد سہارنپور ۱۲ آنے۔ ۶۴ محی الدین سردار پور ۲ روپے۔ ۶۵ چندوڈہ ملتان ۸ آنے۔ میزان ۱۴ روپے ۱۲ آنے۔ بذمہ فنڈ ۲ روپے۔

۷۷ سائلین ابھی باقی ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا سی بھی جنبش دیں تو شروع جلد سے ان تمام سائلین کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از ڈاکٹر غلام علی صاحب سری نگر ۵ روپے۔

یاد رفتگان | ہمارے ماموں مولوی محمد خلیل صاحب بکوہری ساکن پچپروا ضلع گونڈہ انتقال فرمائیں۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور

میونسپلٹی امرتسر

غفلت کی حد ہوگئی

امرتسر میونسپل کمیٹی کے کل ادارے اپنی فرائض شناسی کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتے۔ خیال تھا کہ ایگزیکٹو افیسر کا تقرر اس کے ازالہ کا باعث ہوگا مگر حالت اب بھی وہی بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ سائل بے چارے مارے مارے پھرتے ہیں مگر کوئی ان کی سننے والا نہیں۔ اس کے متعلق سینکڑوں واقعات ہیں۔ مگر تازہ واقعہ جو ہمارے علم میں آیا ہے وہ ایک اسلامیہ سکول کے ٹیوشن فی بلز کا ہے۔ تفصیل اس کی اس طرح ہے کہ ۱۹۳۴ء سے یہ تقریبًا بیاسی ۸۲ تراسی ۸۳ روپیہ کی رقم کمیٹی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ پہلے تو یہ بل سپرنٹنڈنٹ آف سکولز امرتسر کے دفتر میں کس مپرسی کی حالت میں پڑے رہے۔ صاحب حق نے کئی درخواستیں کیں۔ سکرٹری صاحب میونسپلٹی، ایگزیکٹو افیسر صاحب، پریزیڈنٹ صاحب کے ہاں درخواستیں کیں۔ پھر ڈپٹی کمشنر صاحب کے ہاں درخواستیں گزاریں وہاں سے ریمانڈر پر ریمانڈر آئے۔ مگر تاحال بل مذکور کی رقم حقداروں کو وصول نہیں ہوسکی۔ محکمہ کے کلرک سائلوں کو یونہی ٹھکرا دیتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس کام زیادہ ہے۔ ہم آرام سے کام کرینگے۔ اعلیٰ حکام تک سائل کو رسائی نہیں۔ اگر بے چارا پہنچ بھی جائے تو کہہ دیا جاتا ہے۔ "بہت اچھا! کوشش کی جائے گی"۔

مہربانی کرکے ذمہ دار حکام فورًا توجہ کریں اور ماتحت کارکنوں سے باز پرس کریں کہ وہ پبلک سے تنخواہیں لے کر بھی ان کا کام کیوں نہیں کرتے۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

محکمہ پنجاب لینڈ ریکارڈز کی کارکردگی بابت ۱۹۳۷ء

سرکاری تبصرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دو سال گزرے پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اشتمال اراضی کے بارے میں کوآپریٹو سوسائٹیوں کا ہاتھ بٹانے کے لئے اشتمال اراضی کا کام محکمہ مال کے سپرد کیا جائے۔ اس فیصلہ سے نہایت حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ سال مختتمہ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۷ء میں محکمہ لینڈ ریکارڈز کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ کام استقلال اور مضبوطی کے ساتھ انجام پا رہا ہے۔ کام کے متعلق جو سرکاری ریویو آج شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ "محکمہ مال کو جو کامیابی ہوئی ہے وہ اگرچہ شاندار تو نہیں ہے مگر بہت حوصلہ افزا ہے اور گورنمنٹ کو امید ہے کہ قانون اشتمال اراضیات مجریہ ۱۹۳۶ء کے نفاذ اور قانون ہذا کی دفعہ نمبر ۲۶ کے ماتحت قواعد کی پابندی سے کام کی رفتار میں اضافہ ہوجائیگا۔ تجربہ کے طور پر یہ کام گجرات، سیالکوٹ اور رہتک کے تین اضلاع میں جاری کیا گیا تھا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ زمیندار اس کام کی ترقی اور کام کے اعلیٰ معیار سے مطمئن ہیں۔ اور گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ تمام متعلقہ حکام اس معیار کو بدستور قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ تجویز ہے کہ مناسب موقعہ پر اس کام کو دیگر اضلاع میں بھی وسعت دی جائے۔

سال زیر تبصرہ میں پٹواریوں کے کام کی نگرانی میں ایک اصلاح کی گئی۔ ۱۹۳۶ء میں ۹۳ فیصدی پٹواریوں کے کام کا جائزہ لیا گیا تھا۔ لیکن سال زیر تبصرہ میں ۹۶ فیصدی پٹواریوں کے کام کی پڑتال کی گئی۔ تاہم صورت حال کلی طور پر تسلی بخش قرار نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ قواعد کے ماتحت ہر ایک پٹواری کے کام کی پڑتال سال میں ایک مرتبہ ضرور ہونی چاہیئے۔

سال زیر تبصرہ کے کام سے یہ بات بھی واضح ہے کہ افسران مال نے جن کے ذمے انتقالات کی تصدیق یا مقدمات تقسیم کی سماعت تھی نسبتًا زیادہ کام کیا۔ گورنمنٹ نے بعض اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اُن کے اضلاع میں بقایا کام بہت زیادہ مقدار میں پڑا ہے۔ (لاہور ۲۳۔ ستمبر ۳۸ء)

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار

یہ مدرسہ عرصہ پندرہ سال سے مسلمانوں کی علمی خدمت انجام دے رہا ہے۔ بفضل ایزدی یہ مدرسہ اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا یکتا ہے۔ جس میں قرآن و حدیث، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، صرف و نحو اُردو فارسی کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ کئی عالم اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوکر مسلمانوں کی دینی خدمت میں مصروف ہیں اور پردیسی و مقامی طلباء اس درسگاہ سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیرونی طلباء کے کل اخراجات کا مدرسہ ہذا ہی متحمل ہے۔ چونکہ یہاں کی مقامی جماعت اہلحدیث بہت ہی تھوڑی ہے وہ بھی بالکل غریب۔ اسلئے جب تک آپ حضرات کی توجہ پوری طرح شامل حال نہ ہوگی جیسا کہ بدستور سابق رہی ہے اکیلے ہم لوگوں سے اس کام کا چلنا محال ہے۔ چنانچہ بذریعہ مولانا ابوبکر صاحب مدرسہ ہذا کی اعانت فرماتے رہے ہیں۔ لہٰذا پھر آپ حضرات سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اس مدرسہ کی مالی اعانت فرمائیں۔ چونکہ مولانا ابوبکر صاحب بوجہ یہاں کی آب و ہوا ناموافق ہونے کے مدرسہ ہذا کی خدمت سے سبکدوش ہوگئے ہیں اسلئے امسال جناب حاجی عبدالغفار صاحب ناظم مدرسہ ہذا آپ کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ بھیجے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرات اس دینی کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہونگے اور اس دینی درسگاہ کو اور زیادہ کامیاب بنائینگے۔ المعلن:۔ (حاجی) محمد ابراہیم

…ر ترجمان القرآن کی تالیفات

…ادی الاسلام مختصر فہرست مضامین حسب ذیل ہے :-

…ہاد کی حقیقت اسمیں بتایا گیا ہے کہ قرآن کی تعلیم جہاد کن اہم حقائق پر مبنی ہے اور نظام تمدن میں روح جہاد کا کیا درجہ ہے

…انہ جنگ وہ اغراض جن کے لئے قرآن نے دفاعی جنگ کا حکم دیا ہے۔

…عانہ جنگ اصلاحی جنگ کے اصول و مقاصد کی تشریح اور ان اعتراضات کا جواب جو اس نوع کی جنگ پر کیے جاتے ہیں

…اعت اسلام اور تلوار۔ دعوت و تبلیغ کے متعلق اصول تعلیم اسلامی کی تشریح اور اس امر کی تحقیق کہ …ے اسلام میں تلوار کا کیا حصہ ہے۔

…ین جنگ اسلام سے قبل کے وحشیانہ طریقہائے جنگ اور ان میں اسلام کی اصلاحات

…دوسرے مذاہب میں جنگ کے متعلق ہندو مذہب بودھ مت یہودیت اور مسیحیت کی تعلیمات …ل تبصرہ۔

…ر تہذیب جدید بین الاقوامی قانون جنگ کی تفصیل اور اسلامی قانون سے اسکا مقابلہ۔ قیمت مجلد عہ غیر مجلد للعہ

…ہ دینیات یہ رسالہ سرکار آصفیہ کے محکمہ تعلیمات نے میٹرک کے طلبہ کو پڑھانے کیلئے لکھوایا ہے۔ اور …ن کی ایک مستند مجلس اسکی تالیف میں شریک مشورہ رہی ہے مسلمان نوجوانوں کو کالج کی منزل میں داخل ہونے …لے یہ رسالہ پڑھا دینا بہت ضروری ہے۔ اسمیں بہترین عقلی دلائل کے ساتھ اسلام کی بنیادی تعلیمات و اصول شریعت …یا گیا ہے اور ان شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو زمانہ جدید کے دماغوں میں عموماً پیدا ہوتے ہیں۔ …لبہ کے علاوہ عام ناظرین اور خصوصاً جدید تعلیم یافتہ حضرات کیلئے بھی اس رسالہ کا مطالعہ فائدہ سے خالی … نیز علما بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ رسالہ انکو بتائیگا کہ اس دور میں اسلام کو پیش کرنیکا صحیح طریقہ کیا ہے

قیمت ۱۱ر معہ محصول ڈاک

دفتر ترجمان القرآن سے طلب کیجیے

دار الاسلام نزد پٹھان کوٹ (پنجاب)

سفر نامہ حجاز از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی۔ اس کتاب میں سفر حج کے متعلق تمام معلومات درج کی گئی ہیں جو اور کسی کتاب میں نہیں۔ عازمین حج کو اس کا اپنے پاس رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے آپ کو راستہ کی کسی قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا نہیں پڑیگا۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۸ر منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

تعلیم القرآن۔ اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

قرآن اور دیگر کتب۔ قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت صرف ۱ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ قیمت ۱ر

حیات مسنونہ۔ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ فی نسخہ ۲ر۔ فی سینکڑہ عہ

السلام علیکم۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بجامع فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

ہدایت الزوجین۔ اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ ۱ر

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف لا الہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ر

شریعت اور طریقت۔ اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ۔ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱ر

الفوز العظیم۔ قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ ان کی حکمتوں کا بیان ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام اور برٹش لاء۔ اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے ۳ر

دلیل القرآن۔ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کی تصنیف صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ قیمت ۳ر

(باقی صفحہ ۲۰ پر دیکھو)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ بھر ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۵ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نمبر ۴۹

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۵
رؤسا و جاگیرداروں سے " عـ۶
عام خریداران سے " عـ۴
" " ششماہی ۲/۶
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۱۲/۸
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۲۔ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۹۸۱)

فہرست مضامین

مناجات

(از ابو النصیر بشیر احمد صاحب تاثیر از بڈنہ ضلع کرشنا)

اے خالقِ دو عالم داماں اپنے بھر دے | آئے ہیں تیرے در پہ در سے بدر نہ کر دے
فضل و کرم سے اپنے گر دے تو اسقدر دے | جامِ ہوس کو بھر دے اتنا تو مال و زر دے
پتھر کو گرچہ چاہیں لعل و گہر بنا دیں | دستِ دعا میں اپنے ایسا کوئی اثر دے
سائل کے رد و کد کا ہم کو حکم نہیں ہے | محروم ہم نہ ہونگے جنت میں ہم کو گھر دے
جنت میں حور و غلماں بیشک ہمیں ملیں گے | آب رواں شہد کے اور دودھ کے نہر دے

گستاخ کر رہی ہے دنیا کی تنگ دستی
تاثیر کو تو یا رب کچھ فکرِ بال و پر دے

اتباع الرسول سابق تحریری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

خلافت محمدیہ ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت ۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۱ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد۔ اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ ۔ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۰ر فی سینکڑہ ۶ر

معقولات حنفیہ ۔ ان فقہی مسائل کا بیان ہے جو خلاف عقل ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب ۔ اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

تقلید شخصی و سلفی ۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اکثر مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے۔ اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۔ اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل سے فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کرکے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض معتبر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت ۲ر

علم الفقہ ۔ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲ر

فقہ اور فقیہ ۔ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

تنقید تقلید ۔ یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار العدل گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اسکے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث ۔ اُن فتوحات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت ...

پتہ: منیجر اخبار اہلحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲-شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

صبح وحدت

(نمبر ۲)

نمبر اول میں ہم نے دکھایا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی ناکام گئے ہیں۔ آج ہم ان اصولوں پر گفتگو کرتے ہیں جن کو بہائی لیکچرار نے قوانین کی شکل میں پیش کیا ہے۔ مدعا ان کا یہ ہے کہ یہ قوانین بہائی مذہب کی مخصوصات سے ہیں۔ اس لئے بہائی مذہب باہمی محبت پیدا کرنے میں یگانۂ روزگار ہے۔

نوٹ | تحریک بہائیہ کے مدعیان کو ناز ہے کہ بہائی مذہب محبت پر مبنی ہے۔ یہی ایک مذہب ہے جس کو ماننے سے انسان باہمی محبت سے رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر کے۔ ایم ایرانی اپنے لیکچر میں فرماتے ہیں:۔

"اب میں اس عالمگیر مذہب محبت کے بارہ قانون آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا قانون | عالم انسانی کی یگانگت ہے۔ جس کے متعلق حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ اے تمام جہان کے لوگو! تم سب ایک درخت کے پھل اور ایک شاخ کے پتے ہو۔ تم سب ایک سمندر کے قطرے اور ایک ہی سمندر کی امواج ہو۔ کسی کو یہ فخر نہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے دیس سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ فخر یہ ہونا چاہئے کہ انسان تمام جہان سے محبت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں تو یہی ایک قانون کافی ہے اگر دنیا اس کو قبول کر کے عمل کرے تو تمام جہان میں مذہب محبت پھیل جائے اور سب کام ٹھیک ہو جائیں — مگر میں ابھی آپ کو گیارہ قانون اور بھی سنانا چاہتا ہوں۔"

(بہائی میگزین بمبئی ص ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | شیخ بہاء اللہ کا جو قول نقل کیا گیا ہے یہ دراصل اُس آیت قرآنی سے ماخوذ ہے۔ جس میں ارشاد ہے:۔ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى (اے انسانو ہم (خدا) نے تم کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا)

پس یہ قانون شیخ بہاء اللہ کی تعلیم سے مخصوص نہیں بلکہ شیخ بہاء اللہ کا قول قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ لہٰذا یہ فخر قرآن مجید کو ہے۔

دوسرا قانون | عورت مرد کی برابری ہے جس کے متعلق حضرت عبدالبہاء فرماتے ہیں کہ نوع انسانی ایک پرند کی مانند ہے۔ عورت اور مرد اس کے دو بازو ہیں۔ اگر پرند کے دونوں بازو برابر قوی ہیں تو پرند بلند پرواز ی کر سکتا ہے اور اگر ایک بازو بھی کمزور ہے تو تو ہرگز اونچا نہیں جا سکتا۔" (بہائی میگزین تاریخ مذکور)

اہلحدیث | اس کے متعلق بھی قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے:۔ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ویسے ہی مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں) اور پہلی آیت جو پہلے قانون کے متعلق درج ہوئی ہے وہ یہاں بھی چسپاں ہو سکتی ہے۔

تیسرا قانون | سچائی کی تلاش ہے۔ کسی آدمی کو اپنے باپ دادا کے خیالات کی پیروی اندھے ہو کر نہ کرنی چاہئے تاکہ وہ سچائی کو اپنی فہم و عقل سے دریافت کر کے حاصل کرے۔ (بہائی میگزین۔ حوالہ مذکور)

اہلحدیث | قرآن مجید نے اس اصول کو جس طرز سے سکھایا ہے وہ خاص قابل غور ہے۔ عرب کی قومیں باپ دادا کی لکیر پیٹنے پر فخر کرتی تھیں اور بار بار نبی کی تعلیم کے مقابلے میں یہی کہتی تھیں مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا۔ ہم تو اسی بات کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ ارشاد ہوا اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ۔ یعنی کیا یہ لوگ اپنے باپ دادا کے طریق پر ہی چلیں گے چاہے وہ نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت یاب ہوں۔

پس ثابت ہوا کہ یہ قانون بھی قرآن مجید سے ہی لیا گیا ہے۔

چوتھا قانون | سارے دین دراصل ایک دین ہیں۔ کیونکہ سچائی ایک ہے۔ اس لئے سب دین بھی ایک ہی ہیں۔" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث | یہ بھی قرآن کی تعلیم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ۔ (تم انبیاء مذکورین سب ایک ہی امت ہو میں تمہارا رب ہوں میری ہی عبادت کرو)

پانچواں قانون | دین محبت و اتحاد کا

انتخاب الاخبار

تخمینہ ۳۰۔ اکتوبر ۳۸ء

——— امرتسر میں ۳۰۔ستمبر کو رات کے آٹھ بجکر دس منٹ پر زلزلہ کے دو شدید جھٹکے آئے۔ لاہور سے بھی زلزلہ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ مقام شکر ہے کہ نقصان کی کوئی اطلاع آجتک نہیں آئی

——— حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ مبلغ ایک ہزار چار سو ۸۹ روپے دس آنے چار پائی جو ایام کانگرس میں کانگرس سے ضبط کئے تھے۔ واپس ادا کئے جائیں۔ نیز یہ بھی اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازموں کو کھدر پہننے کی کوئی ممانعت نہیں

——— کراچی کی اطلاع ہے کہ سوتھمپٹن سے انگریزی فوج کا ایک جہاز آیا ہے۔ یہ فوج ہندوستان کے مختلف مقامات پر مقرر کی جائے گی۔

——— کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت افغانستان نے ایک جہاز کے ذریعہ بہت سا اسلحہ منگوایا ہے۔

——— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انڈین سول سروس کے لئے پانچ امیدوار مقابلہ کے ذریعہ منتخب کئے جائینگے اور پانچ مسلمان خاص طور پر نامزد کئے جائیں گے امتحان کی تاریخ اور جگہ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

——— لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند ۲۴۔اکتوبر کو واپس ہندوستان پہنچ جائینگے۔

——— حکومت بنگال نے ۵۵ مزید سیاسی قیدی رہا کئے ہیں۔ نیز قانون انسداد دہشت انگیزی جن اشخاص پر نافذ تھا ان سے اسکی پابندی ہٹالی گئی ہے،

——— موضع بنیرو ضلع بنوں کے کئی اشخاص کو پولیس نے اس وجہ سے گرفتار کیا ہے کہ وہ اپنے مکانوں میں تالاب کھود کر بارش کا پانی جمع کر رکھتے ہیں اور بوقت ضرورت گراں طور پر فروخت کرتے تھے۔

——— شملہ کی ایک سرکاری خبر ہے کہ ۲۷۔ستمبر کو سرحدی وزیریوں کے یکصد مسلح نوجوانوں نے ڈیرہ غازی خان کے ایک گاؤں پر حملہ کر دیا مگر ایک فوجی دستہ نے انکو بھگا دیا ایک انگریز افسر اور دو سپاہی زخمی ہوئے۔

——— جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے تین چیانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

——— جرمنی اور چیکوسلواکیہ کا جھگڑا ختم ہو گیا ہے حکومت چیکو نے مجبوراً جرمنی و پولینڈ کے مطالبات تسلیم کر لئے ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یکم اکتوبر کو جرمن فوجوں نے چیکوسلواکیہ کی سرحد کو پار کر کے معاہدہ میونخ کے مطابق علاقہ بوہیمیا کے ایک حصہ پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

——— وارسا کی ایک اطلاع ہے کہ پولش فوجیں شہر ٹیچن کے ایک حصہ پر قبضہ کر لینگی۔ ضلع ٹیچن اور فرانسٹ کا باقی حصہ دس اکتوبر تک پولینڈ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

——— افواہاً مشہور ہو رہا ہے کہ ہر ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ طے ہؤا ہے کہ برطانیہ جرمنی کو جنوب مغربی افریقہ کے سوا اس کی باقی نو آبادیاں ۶ ماہ کے اندر اندر واپس دیدیگا۔

——— امسال پنجاب میں بارش کی بہت کمی رہی بعض علاقے تو ایسے ہیں جہاں بارش کی ایک بوند تک نہیں گری۔ ناظرین بخلوص دل بدرگاہ رب رحیم دعا کریں کہ باران رحمت سے اپنی مخلوق کو خوشحال کرے۔

مدارس اور انجمنہا کے اعلانات

مدرسے اور انجمنیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ دفتر ہذا کے متعلق ایک مد اشاعت فنڈ بھی ہے جو خالص مذہبی مسائل کی اشاعت کے لئے ہے۔ مدارس اور انجمنوں کے لئے بمرات کرات اعلان کیا گیا کہ وہ اپنے ہر اعلان کے ساتھ ایک روپیہ اشاعت فنڈ کے لئے بھیجا کریں جو محض دینی کام میں خرچ ہوتا ہے۔ بہت سے اصحاب تو اس پر عمل کرتے ہیں مگر بعض غفلت برتتے ہیں۔ اس لئے آج بزور اعلان کیا جاتا ہے کہ اس قانون پر عمل کرنا ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

مدرسہ عالیہ عربیہ مئو کا سالانہ جلسہ ۱۹۔۲۰۔اکتوبر ۳۸ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں ذیل کے نامی گرامی علمائے کرام نے شرکت کا وعدہ کیا ہے۔ امید ہے آپ حضرات تشریف لاکر اُن کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہونگے:

(۱) مولانا ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب امرتسری۔ (۲) مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ (۳) مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی (۴) مولانا محمد یوسف صاحب شمس مہدی فیض آبادی۔ (۵) مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب دہلوی۔ (۶) مولانا عبید الرحمٰن صاحب دہلوی۔ (۷) مولانا محمد عباس صاحب ودیارتھی مظفرپوری۔

نوٹ:۔ بیرونجات سے آنیوالے حضرات اپنے ہمراہ بستر لائیں۔ کھانے کی دوکانیں متصل جلسہ گاہ رہیں گی۔

المعلن:۔ (مولوی) عبدالاحد ناظم مدرسہ عالیہ چیالپورہ قصبہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ (یوپی)

امرتسر میں انجمن اہل حدیث کی تبلیغی سرگرمیاں

یکم۔۲۔اکتوبر کو امرتسر میں منکرین حدیث کا سالانہ جلسہ تھا۔ مقامی انجمن اہل حدیث کی طرف سے تبلیغ قرآن و سنت کے لئے جلسے کئے گئے۔ ایک جلسہ دروازہ حکیماں کے اندر یکم کی شب کو کیا گیا جس میں خاکسار نے اطاعت رسول پر مفصل تقریر کی اور عوام کے ذہن نشین کرایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بشر مبعوث ہونے میں یہی حکمت تھی کہ بشر دیگر بشروں کے لئے عملی نمونہ ہو سکے۔ ۲۔اکتوبر کو حسب اشتہار لاہوری دروازہ کے باہر باغ میں پچھلے پہر عام جلسہ ہؤا۔ جس میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے قرآن و سنت پر عالمانہ رنگ میں بالوضاحت تقریر فرمائی اور ثابت کیا کہ قرآن مجید کے ساتھ سنت رسول کی بھی ضرورت ہے۔ حاضرین پر خاصہ اثر نظر آتا تھا۔ حسب اعلان منکرین حدیث کو سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا مگر کسی کو بولنے کی

وَفِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۝ (پ ۲۱-ع)
یعنی تمہاری زبانوں اور شکلوں کا اختلاف علمداروں کے لئے خدائی قدرت کی بڑی نشانی ہے۔

بایں ہمہ حکومت عربیہ اسلامیہ نے اپنے ماتحت ایک عمومی زبان جاری کر کے دنیا کو دکھا دیا۔ خاص عرب سے عربی زبان نکلی، عراق عرب میں پھیلی پھر مصر میں جا قبضہ کیا اور ٹیونس الجزائر اور مراکو وغیرہ افریقہ کے بہت سے حصوں میں رائج ہو گئی۔ یہاں تک کہ چین اور ہندوستان کے بعض حصص مالابار وغیرہ میں بھی جا پہنچی ثابت ہوا کہ قرآن اس کا مخالف نہیں بلکہ عملی طور پر اسکا مؤید ہے۔ مگر تحریک بہائیہ کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا کہ اس کے ذریعہ سے اس کے ملک ایران کی زبان ایران سے باہر پھیلتی۔

نوٹ:۔ اس قسم کی باتوں کو مذہب سے کیا تعلق ہے یہ تو اہل دنیا کی اپنی ضروریات ہیں وہ جس زبان کو چاہیں اپنے کاروبار میں استعمال کریں جس کی کوشش سے دنیا بھر میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً عمومی زبان پیدا ہو گی ہم اس کے شکر گزار ہونگے۔

• **بارھواں قانون** | بیت العدل کا قیام ہے
بیت العدل ایک لیگ آف نیشنز ہو گی۔ مگر وہ لیگ نہیں جو اس وقت بالکل ناقص ہے۔ بیت العدل میں سب قومیں اور سب ملتیں برابر شریک ہونگی بیت العدل کا کام یہ ہوگا کہ وہ سب قوموں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ سب کی عزت کی نگہبانی کرے۔ سب ملکوں کے حدود مقرر کرے تاکہ سب جہان کے لوگ امن و امان اور صلح و سلامتی سے رہیں۔" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث | تحریک بہائیہ میں تو یہ ابھی خواب و خیال ہے مگر اسلام نے اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔ بیت العدل قائم کیا۔ لیگ آف نیشنز (اقوام کی مجلس شوریٰ) کی صورت ہمیں دربار خلافت میں نظر آتی ہے۔ جہاں مسلمان یہودی اور عیسائی وغیرہ سب قومیں دربار خلافت میں دکھائی دیتی ہیں اور جملہ اقوام کے حقوق کی نگہبانی کرتی ہیں

نتیجہ | منطقی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سو سال گزرنے پر بھی بہائی تحریک میں یہ قوانین ابھی تک تصورات کے درجے میں ہیں۔ اس کا ثبوت لکچرار صاحب کے آخری فقرے ہیں۔ جہاں حسرت بھرے الفاظ میں آپ فرماتے ہیں کہ :-

"یہ ہیں بارہ قوانین بہائی۔ جن کی ضرورت تمام جہان کے لوگوں کو محسوس ہو رہی ہے۔ باایں ہمہ کہ یہ اصول و قوانین دنیا کی ترقی کے لئے بنیاد ہیں اور وحدت و محبت کے نواسے ہیں۔ پھر بھی بہت لوگ ان قوانین کو قبول کرنے کے لئے حاضر نہیں ہیں کیونکہ ان کے مروجہ مذہب اور قومیت روک ہیں۔
میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ ان اصول و قوانین کو اپنے عمل سے قبول کریں۔ مجھے اطمینان ہے کہ آپ سب لوگ ہر قسم کا تعصب و وہم چھوڑ کر سچائی کی تلاش کرینگے تو ضرور کامیاب ہونگے اور تمام دنیا میں محبت کی آگ بھڑکائیں گے"
(بہائی میگزین ص ۲۳۔ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | ان الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ بہائی تحریک کے راستے میں ابھی بکثرت رکاوٹیں ہیں جنکے پیش نظر یہ قوانین نہ کسی زمانہ میں جاری ہوئے اور نہ آئندہ ان کے جاری ہونے کی امید ہے۔ برخلاف اسکے تاریخ دنیا شہادت دیتی ہے کہ اسلام نے ان قوانین کو عملی جامہ پہنا کر اعلیٰ درجے تک پہنچا دیا۔ بحالیکہ اس وقت دنیا کے کسی ملک کو ان قوانین کی خبر تک نہ تھی۔ اس لئے اسلام اور قرآن کو مخاطب کر کے ان کی تعریف میں یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

قادیانی مشن

کذبات مرزا

(قسط نمبر ۲)

(از قلم مستری محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

گذشتہ پرچہ میں مرزا صاحب مدعی نبوت و مسیحیت کے دس کذبات درج ہوئے ہیں۔ آج اس سے آگے ملاحظہ ہوں :-

کذب ۱۱ | "مرہم عیسیٰ... تمام طبیبوں نے جو مختلف قوموں میں گزرے ہیں اس بات کو بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے بنایا گیا تھا۔ چنانچہ ہزار کتاب ایسی پائی گئی ہے جس میں یہ نسخہ مع وجہ تسمیہ درج ہے اور وہ کتابیں اب تک موجود ہیں۔ اکثر کتابیں ہمارے کتب خانہ میں ہیں"
(ایام الصلح صفحہ ۱۱)

معمار | اخبار الفضل و فاروق کے نامہ نگار اصحاب اگر طب کی "ہزار کتاب" تو بہت بڑی بات ہے ۵۰۰ بلکہ ۲۰۰ کتاب کی عبارات ہی دکھا دیں۔ جن میں نسخہ "مرہم عیسیٰ" بمعہ وجہ تسمیہ مقولہ مرزا درج ہو تو ہم مرزا صاحب کو اس معاملے میں راست گو مان لینگے۔ کوئی جوان مرد احمدی ہے؟ کہ اپنے صادق نبی کو جھوٹ کے اس ناپاک داغ سے بچائے۔

بھائیو! جھوٹ بولنا معمولی سی بات نہیں ہے کہ ایک مدعی مسیحیت و الہام کا اس سے ملوث ہونا نظر انداز کیا جائے۔ جھوٹ وہ مکروہ فعل ہے کہ بقول حضرت مرزا صاحب

"وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں" (شحنہ حق ص۶۰)

اندریں صورت ہمارے احمدی بھائیوں خاصکر ہمارے مخاطبوں مولوی دفیع الزمان (نامہ نگار فاروق)

(۹۸۵)

ذریعہ ہونا چاہیئے۔ اگر دین لڑائی جھگڑے کا باعث ہو تو ایسے دین سے بیدینی اچھی ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | یہ بھی قرآن مجید ہی میں موجود ہے :۔
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کی اصلاح کرو۔

نیز کل بنی آدم کے حق میں ارشاد ہے :۔
قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ سب سے اچھی بات کہا کرو
یہ بھی فرمایا :۔ قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ (پ ۱۵ - ع ۶) میرے بندوں کو کہہ دو کہ جو بات کیا کریں نرم اور میٹھی کیا کریں تاکہ سخت کلامی سے شیطان ان میں لڑائی نہ ڈلوا دے۔

"**چھٹا قانون** | دین عقل اور سائنس کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جو دین عقل و سائنس کے مطابق نہ ہو وہ دین نہیں ایک وہم ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | قرآن مجید میں جگہ جگہ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ آیا ہے کہ عقل بڑی چیز ہے اس سے کام لو۔ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ان کے حق میں فرمایا :۔
اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

"**ساتواں قانون** | تمام اوہام و تعصبات کو چھوڑ دینا اور بھول جانا چاہیئے۔ مذہب کا تعصب۔ ذات یا رنگ کا تعصب۔ وطن اور ملک کا تعصب۔ سیاست کا تعصب۔ غرضکہ ہر ایک تعصب فراموش کر دینا لازم ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | اس کا ماخذ بھی قرآن میں ملتا ہے۔ ارشاد ہے :۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ یعنی جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اس کا بھی لحاظ یا رعایت مت کرو۔ نیز ارشاد ہے :۔
لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔
کسی قوم کی دشمنی سے بے انصافی کرنے پر آمادہ نہ ہوا کرو ہمیشہ عدل و انصاف کیا کرو کیونکہ عدل و انصاف ہی تقویٰ تک پہنچنے کے لئے قریب تر راستہ ہے۔

"**آٹھواں قانون** | صلح عمومی ہے۔ جس کی اس وقت دنیا کو نہایت سخت ضرورت ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | اس کی تعلیم بھی قرآن میں آچکی ہے۔ ارشاد ہے :۔ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

(صلح بہت اچھی چیز ہے)

"**نواں قانون** | تعلیم عمومی ہے۔ ہر ایک بچہ کو پڑھانا لکھانا فرض و لازم ہے۔ حضرت عبدالبہا فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو اور وہ غریب ہو تو بھی لڑکی کے پڑھانے پر زیادہ زور دے۔ کیونکہ لڑکی آیندہ نسل کی ماں ہوگی اور ایک اچھے شہری کو پرورش کریگی۔ اگر ماں جاہل و بے تربیت ہے تو وہ خود بے بہرہ ہے اولاد کو کیا سکھا سکتی ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | قرآن میں کئی جگہ علم حاصل کرنے کی ترغیبات موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل :۔
(۱) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
(۲) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۝
(۱) اہل علم اور بے علم آپس میں برابر نہیں ہیں۔
(۲) اللہ تعالیٰ ایمانداروں اور علم داروں کے درجے بلند کریگا۔

"**دسواں قانون** | حل مسائل اقتصادی ہے اب تک اس مسئلہ پر کسی پیغمبر نے کچھ نہیں فرمایا۔ حضرت بہاء اللہ نے اس امر کو پوری وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص کو مکان اور خوراک و لباس اور ضروریات زندگی اچھی طرح سے ملنی چاہئیں۔ امیر غریب سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔"

اہلحدیث | قانون مذکور کا یہ فقرہ کہ
ہر ایک کو مکان خوراک وغیرہ ملنی چاہیئے۔
تشریح طلب ہے۔ سوال یہ ہے کہ کس کی طرف سے حکومت کی طرف سے یا خدا کی طرف سے۔
آپ فرماتے ہیں کہ اس کی بابت کسی پیغمبر نے کچھ نہیں فرمایا
میں کہتا ہوں کہ آپ کے اس اصول پر خود ایرانی حکومت نے بھی عمل نہیں کیا جو شیخ بہاء اللہ کی سب سے پہلے مخاطب تھی۔ پھر شیخ بہاء اللہ کے ناکام رہنے میں کیا شک ہے۔ ہاں اسلام نے جو تعلیم دی اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا یعنی امراء سے زکوٰۃ، صدقات اور حکومت سے مال غنیمت کا پانچواں حصہ وصول کر کے ناداروں پر تقسیم کیا۔ بس یہی اسلامی تعلیم قابل عمل ہے اور بہائی تعلیم قابل عمل ثابت نہیں ہوئی۔ خاصکر ہندوستان تو اس تعلیم سے کوسوں دور ہے۔ حالانکہ بہائی تحریک پر سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔

"**گیارھواں قانون** | ایک لسان عمومی ہے۔ تمام حکومتیں اور ملتیں ایک عالمگیر زبان اختیار کریں اس صورت میں زیادہ سے زیادہ دو زبانوں کی احتیاج ہوگی۔ ایک مادری زبان اور ایک عالمگیر زبان۔ زبان عمومی ساری دنیا کی ایک زبان ہوگی اور اسکے ذریعے تمام قوموں کے تعلقات مضبوط ہونگے۔ کل روئے زمین ایک ہی دیس ہو جائیگا۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | آج تک تو اس پر عمل نہیں ہوا۔ کانگرس تو ہندوستان کی کل قوموں کی نمائندہ جماعت ہے وہ بھی اب تک صرف ہندوستان میں ایک عمومی زبان جاری نہیں کر سکی۔ کل دنیا کی عمومی زبان خدا جانے کب پیدا ہوگی۔ اس لئے قرآن مجید نے جو زبانوں کے متعلق فرمایا ہے وہ ایک صحیح الدماغ شخص کے لئے قابل غور ہے :۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ

والوں کو تو ان لفظوں میں یاد فرمایا :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (یعنی کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے)

دوسرے فرقے کو ان لفظوں سے یاد فرمایا :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (یعنی کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے ایک ہے)

بظاہر قرآن مجید کی یہ دو آیتیں باہمی تخالف معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ پادری عماد الدین نے اپنی معمولی مونہہ زوری سے لکھا ہے کہ مصنف قرآن نے ہماری تثلیث کی حقیقت نہیں سمجھی۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو ارشاد نازل ہوا ہے وہ دو مختلف گروہوں کی اصلاح کے متعلق ہے۔ جس کا ثبوت آج کی کتب مسیحیہ میں ہمیں ملتا ہے۔ پس اس تفصیل کو سامنے رکھ کر ناظرین مندرجہ ذیل مضمون کو ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

"المائدہ" بابت مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون "مسئلہ کفارہ" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک جگہ راقم مضمون نے لکھا تھا کہ

"ہم خدا کو کس طرح جان سکتے اور کہاں تلاش کر سکتے ہیں؟ وہ لامکان ہے ہم اُس کو دیکھ نہیں سکتے اور اس کی تلاش کریں تو نہیں پا سکتے تاہم اُس نے اپنے جلال کا پرتو یسوع مسیح میں ہو کر چمکایا۔ اس نے اپنے آپ کو پست کیا اور ہماری مانند خون اور جسم میں آیا اور ہماری صورت اختیار کی"

اس عبارت کے متعلق اڈیٹر "المائدہ" سے استفسار کیا گیا کہ اس سے تو روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح مجسم خدا تھے پھر ان کو خدا کا بیٹا کیوں کہا جاتا ہے؟ اڈیٹر صاحب نے ہمارے سوال کا تابلدیدہ شنید جواب تحریر فرمایا جو یہ ہے :-

مکرم بندہ۔ السلام علیکم!

آپ نے جو لکھا اس پر گذشتہ پادری عبدالحق اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان "المائدہ" میں بحث جاری رہی ہے۔ مختصراً اتنا کافی ہوگا کہ مسیح کی دو ذاتیں ہیں۔ الٰہی اور انسانی۔ انسانی ذات محض ظرف ہے۔ جس کے ذریعہ ذات الٰہی کا ظہور ہوا۔ دونوں ایک نہیں ہیں۔ کوئی مسیحی یہ نہیں کہتا کہ مسیح کی انسانی ذات الٰہی ذات تھی۔ ابن اللہ اور خدا کا مظہر صرف مظہر خدا کے اصطلاحی نام ہیں اور بس"

نیازمند :- ایم۔ کے۔ خان۔ (۲۲ 1/35)

ناظرین! پادری ایم۔ کے۔ خان صاحب اڈیٹر "المائدہ" سے تقریباً دو ماہ تک عبارت مستفسرہ منقولہ بالا کے متعلق گفتگو جاری رہی۔ پادری صاحب اپنے ہر خط میں یہی ایک جواب دیتے رہے کہ مسیح کی ذات کے ذریعہ خدا کا ظہور ہوا۔ مگر پادری صاحب کا یہ ذاتی خیال ہے۔ عبارت مستفسرہ کا حل نہیں ہے اور نہ آپ سے اس کا حل ممکن ہے۔ کیونکہ "المائدہ" کے ان فقرات

(۱) خدا نے اپنے آپ کو پست کیا۔
(۲) اور ہماری مانند خون اور جسم میں آیا
(۳) اور ہماری صورت اختیار کی۔

سے آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ خدا بذات خود مسیح کے روپ میں آیا۔ اور پادری صاحب کے خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے مسیح کے اندر حلول کیا۔ جیسا کہ آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے

"مسیح کی دو ذاتیں ہیں الٰہی اور انسانی۔ انسانی ذات محض ظرف ہے جس کے ذریعہ ذات الٰہی کا ظہور ہوا"

اس[1] پر مزید لطف یہ کہ اس الجھن میں پھنس کر پادری صاحب متضاد باتیں بھی کہہ گئے ہیں مثلاً آپ نے اپنے اسی خط میں (جو اوپر منقول ہوا ہے) تحریر فرمایا ہے

"دونوں ذاتیں ایک نہیں ہیں کوئی مسیحی یہ نہیں کہتا کہ مسیح کی انسانی ذات ہی ذات الٰہی تھی۔"

اور اس کے بعد جو خط[2] آپ نے تحریر فرمایا۔ اس میں لکھا ہے :-

"دونوں کی ایک ذات ہے۔ جیسے پہلے لکھا۔ اب[3] دوبارہ لکھتا ہوں کہ اب اور ابن کی ایک ہی ذات ہے اسے ہرگز نہ بھولئے"

ناظرین! ..... دروغ گو را حافظہ نباشد" کی مثال یہاں صادق آتی ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ

(۲) پادری صاحب نے منقولہ بالا خط میں لکھا ہے

"ابن اللہ اور خدا کا مظہر صرف مظہر خدا کے اصطلاحی نام ہیں اور بس"

اس کے متعلق پادری صاحب سے دریافت کیا گیا کہ بقول آپ کے ابن اللہ حضرت مسیح کا اصطلاحی نام ہے مگر اخبار "نور افشاں" (بابت ۱۱ اگست ۱۹۳۳ء) دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح حقیقی ابن اللہ تھے۔ چنانچہ "نور افشاں" کے الفاظ یہ ہیں :-

"خداوند یسوع ٹھیک ایسے ہی خدا کے بیٹے ہیں جیسے آنحضرت صلعم عبداللہ کے"

(معاذ اللہ!) مگر پادری صاحب نے باوجود کئی بار یاد دہانی کے "نور افشاں" کے اس اقتباس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ سچ ہے ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

[1] ہمیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
[2] مرقومہ 3/35
[3] [illegible]

اور مولوی محمد عبداللہ صاحب (نامہ نگار الفضل) پر تو اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے جب تک کہ وہ اس بارے میں اپنے مسلم نبی کی پوزیشن کو صاف نہ کریں

کذب ۱۲ | احادیث صحیحہ میں یہ فرمایا گیا کہ اس مہدی (بزعم خود۔ خود بدولت) کو کافر ٹھیرایا جائیگا۔ (ضمیمہ انجام ص۴۳)

کذب ۱۳ | احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ (ص۱۸۸ ضمیمہ نصرۃ الحق طبع ۲)

معمار | ان احادیث صحیحہ کا پتہ دینے والے کو فی حدیث مبلغ ۵۰ روپیہ انعام ملیگا۔

کذب ۱۴ | "سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔ اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا۔ اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے" (آئینہ ص۳۴۷)

معمار | جو صاحب صدہا اولیاء کے الہام بمع انکے اسماء کے دکھائینگے اور احادیث صحیحہ نبویہ کی نشان دہی فرمائینگے۔ فی حوالہ ایک روپیہ انعام ان کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ بصورت دیگر صرف کذب مرزا کا اقرار احمدیوں پر فرض ہوگا۔ سے

اس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

کذب ۱۵ | "انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا" (اربعین ۲ ص۲۳)

معمار | گذشتہ انبیاء پر یہ سفید جھوٹ ہے۔ ثبوت دینے والا لائق صد ہزار ستائش ہوگا۔

نوٹ :- بعض احمدی کہا کرتے ہیں یہاں "انبیاء" کا لفظ کاتب کی غلطی ہے۔ صحیح لفظ "اولیاء" ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اولیاء پر بھی یہ افترا ہے۔ گذشتہ اولیاء نے کہیں نہیں لکھا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر نیز پنجاب میں ہوگا۔

کذب ۱۶ | "نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا الخ" (لیکچر سیالکوٹ ص۶)

معمار | یہ بھی مثل سابق ایک بے ثبوت جھوٹ ہے۔

کذب ۱۷ | "ساتواں ہزار...... آخری ہزار ہے...... اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے" (لیکچر سیالکوٹ ص۶)

معمار | انبیاء کی کوئی ایسی شہادت بسند معتبر موجود نہیں ہے۔

کذب ۱۸ | "یہی وہی ہے جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہوگئے اور پیشگوئی۔ واذا العشار عطلت پوری ہوئی...... یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرنلز والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن و حدیث میں کی گئی تھی کہ جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے" (اعجاز احمدی ص۲)

معمار | عرب و عجم کے ان اخبار و جرائد کے مضامین کا حوالہ مطلوب ہے جنہوں نے یہ لکھا تھا کہ ریل جو تیار ہو رہی ہے یہ مسیح موعود کی علامت ہے۔

کذب ۱۹ | "یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ ہے اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے" (تحفہ غزنویہ ص۵)

معمار | تمام دنیا کی شہادات تو غیر بڑی بات ہے۔ مرزائی اصحاب یہود و نصاریٰ اور اہل اسلام ہندو سکھ بدھ مذہب کے پیروؤں میں سے صرف ایک ایک سو عالم کی تحریرات سے بھی اگر یہ ثابت کر دیں تو ہم اس قول میں مرزا کو جھوٹا کہنے سے علی الاعلان توبہ کر دیں گے۔

کذب ۲۰ | "انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے چادر کی تعبیر بیماری ہے" (حقیقۃ الوحی ص۳۰۷)

معمار | یہ بھی انبیاء پر جھوٹ ہے۔

(باقی آئندہ)

خدا حضرت مسیحؑ کے روپ میں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

(از قلم مولوی عبدالقیوم صاحب از مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

عیسائی حضرت مسیح کی بابت دو مختلف عقیدے رکھتے ہیں ایک یہ کہ خدا خود مجسم ہو کر دنیا میں آیا چنانچہ ان کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :-

خدا نے گنہگاروں کی نجات کا انتظام اپنی حسن پیش بینی سے کیا اور تجسم اختیار کر کے انسان پر اپنی پاک مرضی ظاہر کی۔ (دیباچہ کلام اللہ ص۲)

دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ :-

باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق اور روح القدس غیر مخلوق۔ باپ ازلی بیٹا ازلی اور روح القدس ازلی تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی (عقیدہ اتھاناسیس مندرجہ دعائے عام (نماز عیسائیاں)

قرآن مجید کے نزول کے وقت یہ دونو فرقے عرب میں تھے اس لئے قرآن مجید میں ان دونو فرقوں کا رد بالفاظ جداگانہ آیا ہے۔ پہلے عقیدے

پنجم یہ کہ ویدوں میں جو بعض گیت مخلوق راجاؤں کی دان اور سخاوت کی تعریف میں آئے ہیں ان میں سے اکثر اسی آٹھویں منڈل میں پائے جاتے ہیں۔ ششم یہ کہ وہ سوکت جو رگ وید کی واشکل شاکھا میں زائد ہیں وہ بھی اسی آٹھویں منڈل میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۰ اس منڈل میں ۱۰۳ سوکت ہیں۔ جن میں سے ۹۲ متفق علیہ ہیں اور باقی ۱۱ سوکت بعض نسخوں میں بالکل اخیر میں ولاکھلیہ (ضمیمہ) کے نام سے چھاپ دیتے ہیں۔ اور بعض نسخوں میں ان کو سوکت ۴۸ کے بعد لایا گیا ہے اور ان کا نمبر ۴۹ سے ۵۹ تک رکھا ہے۔ اور پھر بقیہ سوکت آئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

حُسنِ خلق۔ رواداری اور مسالمت

(از قلم مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیل قریشی۔ نظام آبادی)

احسان، مروت، باہمی سلوک اور رواداری ایک دوسرے کی پاس داری اور لحاظ ایسے اوصاف ہیں جو آں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں میں بھر دیئے ایثار و مروت کا خود نمونہ بن کر دنیا کے سامنے پیش ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اخفض جناحك للمؤمنين۔ یعنی اے پیغمبر! مسلمانوں کے سامنے اپنے بازو تواضعاً جھکا دے یعنی ان کی دلجوئی اور اطمینان کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کرو۔

اسی پاکیزہ تعلیم کا اثر تھا کہ صدیوں کے دشمن آپس میں بھائی بھائی اور دوست بن گئے۔ وہ پچھلی تمام دشمنیاں اور رقابتیں یکم قلم فراموش ہو گئیں اور مختلف قبائل اور متفرق ممالک کے مسلمان باہمی شیر و شکر ہو کر رہنے لگے۔ ایک شخص دوسرے کے آرام کو آرام کو اپنا آرام اور دوسرے کے رنج کو اپنا رنج سمجھتا۔ سختی اور نرمی میں رنج و راحت میں باہمی شریک تھے۔ ایک کو دوسرے کا لحاظ تھا۔ حیا و شرم تھی۔ ادب تھا۔ احترام تھا۔ بڑے اور بزرگ چھوٹوں کی دلجوئی کا خیال رکھتے ان پر شفقت اور مہربانی کرتے تھے اور چھوٹے بڑوں کا ادب کرتے عزت کرتے۔ لحاظ کرتے۔ غرضیکہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا مکمل خیال رکھا جاتا۔

کیونکہ رسول صلعم کی تعلیم تھی۔ من لم يوقر كبيرنا ولم يرحم صغيرنا فليس منا۔ (جو ایسا نہ کرے ہم سے نہیں) یعنی چھوٹے پر رحم کرنا اور بڑوں کا ادب کرنا ہمارے شعار میں سے ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کے دلی جذبات کا احترام کرنا مسلمان اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اور خیال تھا کہ کہیں کسی مسلم کا دل نہ دکھے۔ چنانچہ مؤمنین کے قلوب کی پاسداری اور دل جوئی ضرور رب العالمین فرماتا۔

ایک عورت مائی خولہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنے گھر کے متعلق شکائت کرنے لگی کہ خاوند نے غصہ میں آکر ماں بہن کہہ دیا ہم دونوں بوڑھے ہیں اب کیا حکم ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابھی خدا کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا۔ وہ تنہائی میں جا کر رونے لگی اور اپنے اللہ سے شکائت کرنے لگی۔ رب العالمین نے اس کی دلجوئی فرمائی اور آئت نازل ہو گئی:۔ قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها وتشتكي الى الله۔

باہمی رواداری، محبت، ہمدردی اور ایثار و تواضع کا نمونہ رسول اللہ کے تابعداروں نے جو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ دنیا کی کسی قوم میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ خود رسول اللہ صلعم چھوٹے چھوٹے بچوں کے پاس کھڑے ہو جاتے اور ان سے پیار و محبت کی گفتگو فرماتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں کی بکریاں دوہتے اور کبھی کبھی ان کو چرا بھی لاتے تھے۔ چنانچہ جب آپ خلیفہ ہوئے تو بعض غریب اور بوڑھی عورتیں مدینہ میں رونے لگیں کہ اب ہماری بکریوں کی حفاظت کون کریگا اور کون دوہ کر ہمیں دودھ پلایا کریگا۔ آپ نے ان کی یہ حالت سن کر ان کو اطمینان دلایا کہ تمہارا کام بدستور ہوتا رہے گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجودیکہ ایک زبردست جرنیل اور خلیفۃ المسلمین تھے لیکن تواضع کا یہ حال تھا کہ ایک رات کو آپ کہیں جا رہے تھے تو راستہ میں تاریکی کی وجہ سے کسی راہرو کے پاؤں پر آپ کا پاؤں آگیا۔ وہ چلا کر بولا کہ اے شخص تو اندھا ہے۔ آپ نے اس کی بات سن کر عاجزی سے جواب دیا کہ بھائی اندھا تو نہیں ہوں لیکن مجھ سے غلطی ہو گئی ہے عمداً یوں نہیں کیا مجھے معاف فرمائیے۔ ایک دفعہ آپ سفر حج کو جا رہے تھے کہ ایک بوڑھا بدو راستہ میں ملا۔ پوچھا رسول اللہ صلعم کہاں ہیں میں نے ایک بار ان کا دیدار کیا لیکن پھر تا حال متمنی ہی رہا ہوں۔ جواب ملا آپ وفات پا گئے۔ پھر حضرت ابوبکر کے متعلق بھی ایسا ہی جواب سنا۔ پھر اس نے عمر کے متعلق پوچھا تو جواب ملا کہ میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ وہ شخص بہت رویا اور حضرت عمر بھی روئے۔ اس کی دلجوئی کی اور کہا کہ اب تم کیا چاہتے ہو اس نے اپنی غربت کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ واپسی پر یہیں آجانا۔ چنانچہ وہ آیا اور انتظار ہی میں مبتلائے بخار ہو کر مر گیا۔ واپسی پر آپ نے اس کا حال پوچھا اور اس کے بال بچوں کی کفالت کا ذمہ لیا۔ ایک دن ایک شخص اپنی کچھ شکائت لے کر آیا تو آپ نے اسے جھڑک کر کہا کہ جب میں مقدمات کے فیصلوں پر بیٹھا ہوتا ہوں تم کیوں نہیں آتے وہ بے چارہ شکستہ خاطر ہو کر چلا گیا۔ جاتے ہوئے اس کو بلا لیا اور کہا کہ یہ جو میں نے کوڑے

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب ازرکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ویدوں کی تقسیم

رگ وید ایک ہزار اٹھائیس سوکتوں یعنی گیتوں پر مشتمل ہے اور ان گیتوں میں کل ملاکر دس ہزار پانچ سو اٹھارہ منتر ہیں۔ یعنی اوسطاً ایک سوکت میں دس منتر ہیں۔

کل رگ وید کی تقسیم دو طرح پر کی جاتی ہے۔ ایک تو دس منڈلوں میں دوسرے آٹھ اشٹکوں میں۔ ان تقسیموں کی بنا پر ہر منڈل اور ہر اشٹک میں جتنے سوکت پڑتے ہیں اون کی تعداد ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگی:

نمبر منڈل	تعداد سوکت جو اس منڈل میں ہیں	نمبر اشٹک	تعداد سوکت جو اس اشٹک میں ہیں
۱	۱۹۱	۱	۱۲۱
۲	۴۳	۲	۱۱۹
۳	۶۲	۳	۱۲۲
۴	۵۸	۴	۱۴۰
۵	۸۷	۵	۱۲۹
۶	۷۵	۶	۱۳۵
۷	۱۰۴	۷	۱۱۶
۸	۱۰۳	۸	۱۴۶
۹	۱۱۴		
۱۰	۱۹۱	میزان کل	۱۰۲۸
میزان کل	۱۰۲۸		

ہر ایک منڈل متعدد انوواکوں میں منقسم ہے۔ دسوں منڈلوں میں ۸۵ انوواک ہیں۔ لیکن چونکہ ویدوں کے اکثر نسخوں میں سوکتوں کے نمبر منڈلوں کے حساب سے مسلسل دئیے ہیں اور ہر نئے انوواک سے نیا نمبر شروع نہیں کیا ہے۔ اس لئے حوالہ دیتے وقت اکثر انوواک کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور فقط منڈل۔ سوکت اور منتر کے نمبر حوالہ میں دیدیتے ہیں۔ مثلاً گائتری کے مشہور منتر کا حوالہ دیں گے تو کہیں گے کہ وہ تیسرے منڈل کے سوکت ۶۲ کا دسواں منتر ہے۔ اکثر طریقہ حوالہ کا یہی ہے۔ لیکن کسی کسی ایڈیشن میں ہر نئے انوواک سے سوکتوں کا نمبر از سر نو دیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں گائتری کا حوالہ یوں دیا جائیگا کہ وہ منڈل ۳۔ انوواک ۵ کے نویں سوکت کا دسواں منتر ہے۔

اشٹکوں کی ضمنی تقسیم یوں ہے کہ ہر اشٹک آٹھ آٹھ ادھیاؤں میں منقسم ہے۔ پس کل رگ وید میں ۶۴ ادھیا ہوئے۔ اس تقسیم میں سوکت کا نام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ ورگ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ورگ سوکت کے ایک حصہ کو کہتے ہیں جو زیادہ تر پانچ منتروں کا ہوتا ہے لیکن ورگ کے منتروں کی ٹھیک تعداد سوکت کے منتروں کی تعداد پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر کسی سوکت میں ۱۵ منتر ہیں تو اس سوکت میں تین ورگ پانچ پانچ منتروں کے ہونگے۔ جس سوکت میں ۲۰ منتر ہیں اس میں چار ورگ ہونگے۔ جس سوکت میں سترہ منتر ہونگے اوس میں تین ورگ بنینگے دو ورگ پانچ پانچ منتروں کے اور ایک سات منتروں کا۔ اسی طرح جس سوکت میں چھ منتر ہونگے وہ ایک ورگ چھ منتروں کا مانا جائیگا۔ وقس علیٰ ہذا۔ چونسٹھوں ادھیاؤں میں ورگوں کی تعداد دو ہزار چوبیس ہے۔

اشٹکی تقسیم کے اعتبار سے اگر گائتری منتر کا حوالہ دینگے تو کہیں گے کہ وہ اشٹک ۳۔ ادھیائے ۴ ورگ ۱۰ کا پانچواں منتر ہے۔ لیکن اشٹکوں کے اعتبار سے رگ وید کے منتروں کا حوالہ دینے کا رواج بہت کم ہوگیا ہے۔ اس مقام پر طالب علم کو رگ وید کے متعلق حسب ذیل باتیں بھی جاننی چاہئیں۔

اول یہ کہ رگ وید کے پہلے اور دسویں منڈل میں سوکتوں کی تعداد برابر ہے اور یہ رگ وید کے سب سے بڑے منڈل ہیں۔ علمائے محققین کے نزدیک یہ دونوں منڈل الحاقی ہیں یعنی بعد میں رگ وید میں شامل کئے گئے ہیں۔ خاصکر دسواں منڈل اتھر وید سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے جو بعد کے زمانہ کی تصنیف ہے۔

دوم یہ کہ منڈل ۲ سے منڈل ۷ تک یہ چھ کتابیں خاندانی ہیں۔ یعنی ان میں سے ہر ایک منڈل کے رشی ایک جداگانہ خاندان کے افراد ہیں۔ اور ہر منڈل کا پہلا انوواک اگنی دیوتا کی تعریف میں اور دوسرا انوواک اندر دیوتا کی تعریف میں ہے۔ دوسرے منڈل کے رشی گرتسماد وغیرہ بھرگو خاندان کے افراد ہیں۔ تیسرے منڈل کے رشی وشوامتر اور ان کے خاندان والے ہیں۔ چوتھے منڈل کے رشی وام دیو کے خاندان سے ہیں۔ پانچویں کے اتری۔ چھٹے کے بھرادواج اور ساتویں منڈل کے رشی بشسٹھ خاندان کے افراد ہیں۔ علمائے فرنگ کا خیال ہے کہ قدیم ترین زمانہ میں رگ وید میں یہی چھ منڈل تھے۔ ان چھ خاندانوں کے وارثین نے آپس میں متحد ہوکر اپنے اپنے مجموعوں کو یکجا کر لیا۔

سوم یہ کہ نواں منڈل پورا کا پورا سوم دیوتا کی تعریف میں ہے۔ مضمون کی یہ یکتائی کسی اور منڈل میں نہیں پائی جاتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ قدیم آریہ سوم نوشی کے بے حد شائق تھے اور ان کے جشن ہوا کرتے تھے اس لئے چھؤں خاندان کے وارثین نے اپنے مجموعوں سے سوم کی تعریف کے گیت نکال کر ایک نیا مجموعہ نویں منڈل کا بنا لیا ہوگا۔ سام وید زیادہ تر اسی نویں منڈل سے ماخوذ ہے۔

چہارم یہ کہ آٹھواں منڈل بعض امور میں خاندانی کتابوں سے ملتا ہے اور بعض امور میں نہیں ملتا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسا کیوں ہے۔ وجہ مماثلت یہ ہے کہ اس منڈل کے رشی بھی زیادہ تر ایک ہی خاندان یعنی خاندان کانو کے ہیں۔ اور مخالفت کے وجوہ میں سے ایک یہ ہے کہ اس منڈل کا آغاز بجائے اگنی کے اندر دیوتا کی تعریف سے ہوتا ہے۔

کیا خیال رکھتی ہے؟ یا جدید انقلابات میں ہمارے مدارس کا کیا حشر ہوگا؟

لیکن اندریں حالات کیا ہمارا یہی فرض ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منتظر فردا بیٹھے رہیں اور انا لہ لحافظون کی آڑ لے کر موجودہ مسلک میں سرمو فرق نہ آنے دیں۔ بے شک قادر قیوم اپنے دین کا حافظ و ناصر ہے مگر کچھ خدمت تو اس نے اپنے بندوں کے ذمہ بھی لگا رکھی ہے۔ جس کے لئے اسلاف کرام بڑی بڑی قربانیاں کر چکے ہیں۔ اس وقت انقلاب انگیز حالات و واقعات حضرات علمائے کرام کو ببانگ دہل چیلنج دے رہے ہیں کہ اگر جرأت وہمت، مردانگی، اخلاص، ایثار باقی ہے تو میدان عمل میں مردانہ وار قدم رنجہ فرما کر فتح و شکست کی قسمت آزمائی فرمائیے۔

محترم حضرات! یہ بالکل صحیح ہے کہ خطرناک حالات شواہد کے ہوتے ہوئے مدارس عربیہ کی اصلاح و تنظیم اور ترقی و بقا کے لئے منتظمین و معاونین مدارس نے اگر آج بروقت کروٹ نہ بدلی اور فوری عملی تدابیر اختیار نہ کی گئی تو یقیناً ہندوستان کے طول و عرض میں مدارس عربیہ کا مستقبل نہایت ہی خطرناک ہوگا۔ اس وقت مدارس عربیہ کو جو کچھ ضعف پہنچ رہا ہے یا پہنچنے کا شدید خطرہ ہے یہ محض موجودہ نصاب تعلیم کا اثر ہے اور چنداں کوئی وجہ نہیں یعنی نصاب کا وہ حصہ جو ضروریات دین علوم و فنون خادمہ سے فاضل حصہ جسے معقول و فلسفہ یونان سے یاد کیا جاتا ہے یہ مدارس عربیہ کے لئے مرض متعدی ہے اور نوجوان طلبہ کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے۔

مجھے علم ہے کہ بہت سے حضرات اس نام نہاد معقول اور یونان کے فرسودہ فلسفہ کے غیر ضروری ہونے کی معترف ہیں لیکن اس کے باوجود اسکو نصاب سے خارج کر دینے کی جرأت صرف اس لئے نہیں کر سکتے کہ دوسرے ہمعصر فاضل ہمیں کم عقل تصور کریں گے بس اسی دیکھا دیکھی میں یونان کا جوا ہماری گردنوں میں پڑا ہے اور اس بات پر توجہ نہیں ہو رہی ہے کہ اس سلسلے میں مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے اور قوم کا سرمایہ برباد ہو رہا ہے۔ کیا یہ عنداللہ قابل مواخذہ بات نہیں ہے کہ مسلمان بچوں کے بہترین دل و دماغ جو تفقہ فی الدین اسلامی تاریخ کے جاننے اور ضروریات زندگی پر صرف ہونے چاہئیں تھے وہ یونانیوں کے کار از رفتہ تخیلات و توہمات پر ضائع کئے جاتے ہیں اور قوم کا وہ پیسہ جو اسلامی تعلیمات اور کار آمد علمی و عملی تحقیقات پر خرچ ہونا چاہئے تھا وہ ایک غیر ضروری اور غیر مفید مضمون پر صرف ہو رہا ہے۔ الحاصل نصاب کی یہ خالی ہزار کمزوری کی جڑ ہے زائد از ضرورت معقول و فلسفہ کے اس گورکھ دھندا کی وجہ سے کئی ضروری سے ضروری مضامین کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ کئی لوگ سلسلے تعلیمات میں سے اس دقیانوسی الجھنوں کو معراج علم اور سرمایہ حیات تصور کر کے محو رہ جاتے ہیں اور اسلام کی کسی عملی ضرورت میں کام نہیں آ سکتے۔ فلسفیانہ تخیلات میں ان کے دماغ ماؤف دل مردہ اور اعضاء معطل معلوم ہوتے ہیں عملی زندگی کے کسی شعبہ میں وہ کوئی نمایاں حصہ نہیں لے سکتے۔ یہ کس قدر مقام حیرت ہے کہ دنیا کہاں سے کہاں نکل گئی حالات و ضروریات ہزار کروٹیں بدل چکے لیکن ہمارے عربی مدارس میدان جہد و جہد میں ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موجودہ نصاب نوجوان طلبہ کا قیمتی وقت ایک بوسیدہ موضوع پر جو بالفعل دینی و دنیوی ضروریات میں غیر مفید ہے کافی خرچ کر کے ضروریات و مقتضیات زمانہ کے موافق اسلامی خدمات بجا لانے اور ضروریات زندگی بسر کرنے کی صلاحیت و قابلیت نہیں پیدا کر سکتا۔ مدارس عربیہ کے بے شمار فارغ التحصیل لڑکے ایسے ملیں گے جو اپنے دستخط تک نہیں کر سکتے وقت کے کسی ضروری سے ضروری سیاسی مذہبی معاشرتی معاملہ پر محققانہ طور پر نقد و تبصرہ نہیں کر سکتے۔ اندریں حالات غور کیا جائے کہ کیا ایسی جماعت سینکڑوں یا ہزاروں کی تعداد میں بھی ہر سال تیار ہو تو اسلام یا مسلمان کو کوئی معتد بہ فائدہ پہنچا سکتی ہے؟

بدیں وجہ تمام درد ملت رکھنے والے حضرات علمائے کرام اور رہنمایان قوم سے نہایت ہی دردمندانہ استغاثہ ہے کہ خدا را ناموس اسلام کی خاطر اپنے تمام فروعی اختلافات کو مٹا کر ہندوستان میں مدارس عربیہ اسلامیہ کے تحفظ و بقا اور ترقی کے لئے فوراً ایک مجلس مقرر فرمائیں۔ جس میں چند شرقی اور مغربی علوم کے ماہر و متبحر علماء اسلام منتخب ہوں جو دینی و علمی ضروریات میں ضروریات وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مدارس عربیہ کا بہترین نصاب تعلیم مرتب فرما کر بصورت رپورٹ شائع فرمائیں تاکہ تمام مدارس ہندوستان کا واحد نصاب تعلیم ہو اور نصاب میں اسلامی علوم و فنون کے ساتھ ساتھ ضروریات حاضرہ کا پورا پورا خیال رکھا جائے تاکہ فارغ شدہ طلبہ میں اسلامی روشنی و قابلیت سے حالات حاضرہ و ضروریات وقت پر صحیح ضابطہ و کنٹرول رکھے اور مسلمانوں کے ہر معاملہ مذہبی، سیاسی، اقتصادی میں رہنمائی کرنے کی پوری پوری صلاحیت پیدا ہو سکے۔ تمام اسلامی جرائد و رسائل کے حضرات مالکان و مدیر صاحبان سے التماس ہے کہ از راہ ہمدردی ملت اس دردمندانہ مضمون کو اپنے قیمتی صفحات میں نقل فرما کر اس پر مجاہدانہ قلم اٹھائیں اور مدارس عربیہ کے اصلاح و استحکام کے لئے بہترین اسکیم پیش فرمائیے۔

؎ اندکے بتو گفتم و ترسیدم
کہ نہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

کے ساتھ تمہاری طرف اشارہ کرکے تمہیں جھڑک دیا ہے میں نے غلطی کی ہے۔ مجھے معاف کیجئے۔

اللہ اللہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کے جذبات کا بھی کس قدر خیال ہوتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر بازار میں جاتے اور لوگوں کا بوجھ اٹھا لیتے۔ بھولے بھٹکوں کی رہنمائی فرماتے اور عام لوگوں کے مفت میں کام کر دیتے۔ اگر کسی کی کوئی چیز گر جاتی تو اُٹھا کر مالک کو دیدیتے اور یہ آیت آپ کے وردِ زبان ہوتی ؎۔

تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علواً في الارض ولا فساداً۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مداین کے گورنر تھے اور حالت یہ تھی کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے بازار میں مزدور سمجھ کر آپ کے کندھوں پر بوجھ لاد دیا اور کہا لے چلو۔ راستہ میں اسے معلوم ہوا کہ یہ تو شہر کے گورنر ہیں بہت نادم ہو کر معافی کا خواستگار ہوا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ بھائی اب یہ بوجھ تمہارے گھر پہنچا کر ہی آؤں گا۔ یہ تھی حالت حالت اُن لوگوں کی جو قرآنی تعلیم اخفض جناحك للمؤمنین کے عین نمونے تھے۔

ہندوستان میں بھی ایک دور ایسا آیا کہ خدا تعالےٰ نے عوام الناس کی ہدایت کے لئے ویسے ہی مخلصین کی ایک جماعت کو یہاں بھیجدیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے افراد حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جن کی روحانی برکات اور فیوضات نے دور دور اثر کیا۔ وہ خود ایسے مجسم تواضع اور احسان تھے کہ حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیا تھے اور اب ہم کیا ہیں کہ آپس کی رقابتوں نے حسد اور عداوتوں نے ہیں نڈھال کر رکھا ہے۔ وہی دہلی جہاں یہ حال تھا کہ پنجاب کے بزرگ مولویوں میں سے ایک صاحب ذکر کرتے ہیں کہ میں حضرت میاں صاحب کے پاس تحصیل علم حدیث کی خاطر دہلی گیا۔ بستر اور کچھ سامان میرے پاس تھا سٹیشن پر ایک سادہ اور صوفی منش آدمی کو دیکھ کر پوچھا بھائی سید نذیر حسین صاحب قبلہ کی مسجد کس طرف ہے۔ اس شخص نے میرا بستر اور بوجھ وغیرہ اٹھا لیا اور کہا آؤ میرے ساتھ چنانچہ مسجد میں پہنچا کر اور میرا سامان بحفاظت رکھ کر وہ شخص چلا گیا۔ صبح سویرے جو دیکھتا ہوں کہ جو شخص جماعت طلباء کے درمیان بیٹھ کر درس حدیث دے رہا ہے وہی شخص ہے جس نے کل میرا بستر اٹھایا تھا۔ یعنی سید صاحب وہی ہیں۔ نادم ہوا اور معذرت چاہی۔ لیکن آپ نے نرمی سے فرمایا کہ مسافرین کی خدمت ایک عبادت ہے۔

اللہ اللہ یہ تھی اُن لوگوں کی حالت۔ اب اسی دہلی میں جا کر دیکھئے کہ عجیب انقلاب نظر آئیگا۔ بعض علماء نے تو اپنی مسجدوں اور اپنے ماحول اور حواریوں کو اپنی ایک جاگیر سمجھ رکھا ہے۔ کیا مجال کہ کوئی دوسرا اُن کے سامنے بات بھی کرے۔ ہر ایک نفسی نفسی پکار رہا ہے۔ کسی سے ہمدردی نہیں، کسی سے سروکار نہیں۔ تحسبهم جميعا وقلوبهم شتى کی صدا جماعت اہل حدیث کے مرکز سے گونج رہی ہے۔ علماء کا باہمی شقاق و نفاق، عوام الناس کا باہمی بغض و عداوت، ایک کی دوسرے سے بیگانگی ایک صاحب دل مسافر و زائر کو آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے اور وہ مدرسہ کے سفید ریش معمر بزرگوں کو دیکھ دیکھ کر پھاٹک حبش خان کی مختصر سی مسجد پر حسرت بھری نظر دوڑا کر اُن کوچوں اور گلیوں میں پھر پھر کر دل ہی دل میں تلك آثارنا تدل علينا. فاسئلوا حالا تنا عن الاطلال کہتا ہوا بصد حیرت و حسرت چلا جاتا ہے۔ ویسے تو شہر دہلی کی جگہ جگہ مقام عبرت ہے اور وہاں کا ایک ایک کھنڈر دیکھ کر منہ سے نکلتا ہے

سلام علیکما اهل الزمن الاولی رهین مواجع۔ لیکن جماعت اہل حدیث کی شان جن لوگوں نے آج سے چالیس پچاس سال قبل دیکھی تھی وہ موجودہ تفرقے کو دیکھ کر کلیجہ پکڑ لیتا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کی حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائے اور سب بھائی خود غرضیوں اور انانیت کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا احترام کریں۔ معاملات میں تعلیم نبوی کا نمونہ ہوں اور باتوں کی بجائے اتباع سنت رسول اللہ میں عملی نمونہ پیش کریں۔ والسلام!

موجودہ نصاب تعلیم میں اہم ترمیم کی ضرورت

متولیان مدارس عربیہ اور اکابر ملت متوجہ ہوں

از قلم مولوی محمد ابوالخیر صاحب رحمانی پرتاب گڈھی
مدرس مدرسہ ضیاء العلوم مئو ناتھ بھنجن۔ الہ آباد

عزیزان ملت! موجودہ تعلیم جو ہمارے مدارس عربیہ میں دی جا رہی ہے اس میں کس قدر تبدیلی اور ترمیم کی ضرورت ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قائد جماعت اہل حدیث حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب عرصہ سے اس بات پر زور دے رہے ہیں لیکن زعمائے ملت و مالکان مدارس عربیہ فاتح قادیان کی آواز پر ابھی تک متوجہ نظر نہیں آرہے ہیں۔ حالانکہ اس چیز کی سخت ضرورت ہے۔ رسالہ قائد مراد آباد میں ایک مضمون نکلا ہے جس سے فاضل محترم کی آواز کی اہمیت کا بخوبی طور پر اندازہ کیا جا سکتا ہے اُس کا کچھ حصہ اقتباساً درج کیا جاتا ہے۔

"مدارس عربیہ کا خطرناک مستقبل"

دن بدن دنیا کے رجحانات ہمارے مدارس کے خلاف اس لئے صف آرا ہو رہے ہیں کہ ہمارے مدارس میں دنیا کے حالات و ضروریات کے مطابق تعلیمی انتظام نہیں کیا جاتا۔ حضرات! کبھی آپ نے اپنے ماحول سے باہر کے حالات و واقعات کے مطالعہ کرنے کی تکلیف بھی فرمائی ہے کہ دنیا مدارس عربیہ کے متعلق

فتاویٰ

تعاقب } جناب نے اپنے موقر اخبار مجریہ ۳۰ جمادی الاول سنہ رواں میں سوال ۵۸ کے جواب میں فرمایا ہے کہ "ایسی حالت میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ادا کر دینا کافی ہے" جامع ترمذی اور صحیح بخاری وغیرہ میں ہے :- عن سالم عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه سن فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشور وفیما سقی بالنضح نصف العشر (ترمذی باب الصدقة فیما یسقی بالانهار وغیرها) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیداوار میں جسکو آسمان (کی بارش) اور چشمہ پٹائے یا وہ زمین تری والی ہو (جس کے پٹانے کی ضرورت نہ ہو) اس میں دسواں حصہ مقرر فرمایا ہے۔ اور جس کو اونٹ وغیرہ کے ذریعہ اس حدیث سے اور اس کے ماسوا دوسری صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو غلہ آسمانی یا نہر وغیرہ کے پانی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ فرض ہے۔ یہی مذہب تمام محدثین کا ہے۔ زمین کے خراجی ہونے سے عشر میں تخفیف نہیں ہو سکتی۔ ہمارے استاذ مکرم حضرت علامۂ زماں مولانا عبدالرحمن صاحب مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح ترمذی میں یہی مسلک اختیار فرمایا ہے۔ نیز آپ نے اپنے دیگر فتاویٰ قلمیہ اور مطبوعہ میں اسی کو حق وصواب فرمایا ہے۔ دیکھئے فتاویٰ نذیریہ۔ اور خاکسار کے پاس موصوف کا ایک قلمی فتویٰ بھی موجود ہے۔ آپ نے شرح ترمذی میں عشر کے علی الاطلاق بلاتخصیص واجب ہونے پر منجملہ اور دلائل کے دو اثر بیان فرماتے ہیں۔ پہلا اثر حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عمرو بن میمون نے پوچھا کہ مسلمان کے قبضہ میں خراجی زمین ہے اور اس سے مال زکوٰۃ (یعنی عشر) طلب کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے ذمہ خراج ہے تو عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا کہ الخراج علی الارض والعشر علی الحب۔ یعنی خراج (مالگذاری) زمین پر ہے اور عشر پیداوار پر ہے۔ دوسرا اثر امام زہری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور آپ کے بعد مسلمان لوگ برابر زمین کا معاملہ کرتے اس کو کرایہ پر (یعنی مالیہ کے عوض) لیتے اور اس کی زکوٰۃ اس کی پیداوار سے ادا کرتے رہے "لم یزل المسلمون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وبعده یعاملون علی الارض ویستکرونها ویؤدون الزکوة مما یخرج منها" پس اس حدیث مذکور اور ہر دو اثر مزبور سے صاف نکلتا ہے کہ زمین سے جو غلہ بلا مؤنت اور خرچ کے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ فرض ہے اور بیسواں حصہ کافی نہ ہوگا۔ لہذا آنجناب سے مودبانہ عرض ہے کہ اپنے جواب پر نظر ثانی فرما کر محقق ومدلل جواب سے بذریعہ اخبار مسرور وممنون فرمائیں۔

(خاکسار ابو الطیب عبدالصمد مبارکپوری عفی عنہ)

جواب } متعاقب کا یہ فقرہ "جو غلہ بلا مؤنت اور خرچ کے پیدا ہو اس میں عشر ہے" اپنے معنے میں بالکل صحیح ہے۔ مگر اس سے پہلے جس صورت میں آپ نے نصف عشر خود تسلیم فرمایا ہے اس کو مؤنت پر مبنی آپ بھی مانتے ہیں۔ اب یہاں فقہ الحدیث کی بنا پر دیکھنا ہے کہ پانی کنوئیں سے نکالنے کی جو مؤنت (خرچ) ملحوظ رکھی گئی ہے تو نہری آبیانہ کو نظر انداز کس طرح کر سکتے ہیں۔ کیا یہ مؤنت نہیں ہے۔ یقیناً ہے۔ شریعت کے احکام میں غور وتدبر کرنا چاہئے خصوصاً ان مسائل میں جو نظام حکومت کے متعلق ہوں۔ کامل غور سے کام لینا چاہئے۔ مؤنت آبیانہ نہری کے علاوہ مؤنت مالگذاری بھی قابل لحاظ ہے۔ ہم اسکو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بھی زمیندار کی خود ساختہ مؤنت نہیں بلکہ جبریہ مؤنت ہے۔ جو کسی طرح نظر انداز نہیں ہو سکتی۔ پس آپ آیات و احادیث پر فاروقی دماغ سے تدبر کیا کریں۔ یہ محض بے دلیل قیاس نہیں ہے بلکہ اس کی بنا بھی ملتی ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی چاہی مؤنت کی وجہ سے عشر تسلیم کیا اور کرنا چاہئے۔ فافہم وتدبر۔

س ۱۵۹ } حیدرآباد (سندھ) میں شیعہ جماعت سے اس آیت پر بحث چھڑی ہے قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ کا مطلب وہ یہ لیتے ہیں کہ جس طرح آدمی پیدا ہوتا ہے اور جس طرح مرتا ہے۔ پیدا ہونے اور مرنے کے وقت آدمی کے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ عبادت یعنی نماز ہاتھ چھوڑ کر پڑھنی قرآن سے ثابت ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(ایک از خریداران اہلحدیث)

ج ۱۵۹ } آیت کریمہ میں بدأکم سے مراد بنی آدم کی دنیوی پیدائش اور تعودون سے مراد حشر کی پیدائش ہے۔ معنی اتنے ہی ہیں کہ خدا نے جس طرح تم کو دنیا میں پیدا کیا حشر میں بھی پیدا کرے گا۔ چونکہ مشرکین عرب حشر کے منکر تھے۔ اس لئے ان کے لئے حشر کی پیدائش کو دنیاوی پیدائش سے تشبیہ دے کر سمجھایا۔ اس قسم کی تشبیہات قرآن کریم میں کثرت سے ہیں۔ آیت ماسبق سے اس کا تعلق یہ ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور مخلصانہ طریق سے دعا مانگا کرو۔ کیونکہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس کے سامنے پیش ہونگے اسوقت یہ دعا تمہیں کام دیگی۔ مقام غور یہ ہے کہ بدأ اور تعودون جن حالتوں کے متعلق ہیں ان دونوں حالتوں میں انسان پر نماز فرض نہیں نہ ولادت کے وقت نہ حشر کے وقت۔ جب نماز میں فرض نہیں تو ہیئت نماز کا کیا ذکر۔

لطیفہ جوابیہ } اگر ہاتھ چھوڑنے یا باندھنے کا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے تو برہنہ پھرنے کا بھی ثابت ہوگا۔ تاکہ ننگے مادرزاد کا مسئلہ بھی صاف ہو جائے۔ افسوس ہے کہ قرآن مجید سے مسلمان وہ برتاؤ کرتے ہیں جو ماننے والوں کی شان سے بعید ہے اور ایسا برتاؤ غیر بھی کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔

فتاویٰ نذیریہ، حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے (۹۹۳) انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احکام رمضان المبارک

(از قلم حافظ عبد اللہ صاحب۔ فلورمل کرنول)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

(ترجمہ) تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تمہارے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا یہ صرف اس لئے کہ تم پرہیزگار بن جاؤ روزے گنتی کے دن ہیں۔ پس جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو پس گنتی ہے اور دنوں سے۔

بعض صحابہ کہتے ہیں کہ زمانہ نوح علیہ السلام سے اب تک یہی قاعدہ تھا کہ ہر مہینے میں تین روزے ہوتے اللہ تعالیٰ نے وہ حکم روزہ رمضان سے اٹھا دیا

صوم کے معنے مطلق رک رہنے کے ہیں اور شرع میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کے ہیں صبح صادق سے غروب آفتاب تک۔

بھائیو! روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے صرف اسی امت پر ہی فرض نہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بنی الاسلام علیٰ خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ (۱) گواہی دینا اقرار کرنا کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ (۲) نماز پڑھنا ٹھیک وقت پر۔ (۳) زکوٰۃ دینا (جبکہ مال نصاب زکوٰۃ تک پہنچے اور اس پر ایک سال کامل گزر جائے۔ اگر سال کے اندر ہی زکوٰۃ ادا کی گئی تو کچھ مضائقہ نہیں) (۴) حج کرنا بیت اللہ کا (جبکہ زاد راہ کی استطاعت رکھتا ہو) (۵) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

غرض اسلام کے پانچ ارکان میں سے روزہ بھی ایک رکن ہے۔ اس ماہ صیام کے روزے ہر مسلمان مرد، عورت، عاقل، بالغ پر فرض ہیں اللہ رب العزت فرماتا ہے:۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

(ترجمہ) پس جو کوئی اس مہینے میں زندہ موجود رہے چاہئے کہ وہ ضرور روزہ رکھے۔ منکر، غافل، تارک بلا عذر، بدکار۔ کیونکہ روزہ اسلام کا ایک رکن ہے۔ سبحان اللہ! مالک حقیقی کیسی تسکین و دلاسے کے ساتھ روزہ کا حکم فرماتا ہے۔

(۱) پہلی امتوں پر بھی روزہ فرض کرنے کا ذکر کیا۔ اس کا سبب یہ کہ جب کوئی تکلیف انسان کو عام ہو جائے تو طبیعت سے اس کا بوجھ اتر جاتا ہے اور اس میں واقع ہو کر انسان گھبراتا نہیں۔ چونکہ روزے کی برداشت مشکل تھی اس لئے پہلے لوگوں کا حال سنا کر تسلی دیدی کہ یہ تکلیف صرف تم کو ہی نہیں دی گئی بلکہ تم سے پہلے لوگوں کو بھی روزے کا حکم تھا۔

(۲) مالک حقیقی مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اے اللہ و رسول پر ایمان لانے والو! اپنے سچے دل سے خدا کو واحد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی جاننے والو! جب تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو آؤ احکام الٰہی کو دل و جان سے قبول کر کے بجا لاؤ۔ اگر تمہارا نفس اپنی پیروی کروانا چاہتا ہے تو تم اسکے دشمن بن جاؤ اور خدائے برتر سے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک (اے دلوں کے الٹ پلٹ کرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) کہتے ہوئے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (جو کچھ تم کو رسول دے پس اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ مسلمانو! درحقیقت ہم کو یہی کرنا لازم ہے جبکہ ہم مومن ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

(۳) جس کام میں انسان کو فائدہ نظر نہ آوے تو اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی طرف رغبت ہی نہیں کرتا۔ اگر کوئی رغبت دلائے تو صاف کہہ دیتا ہے کہ اس میں باوجود تکلیف و محنت کے سراسر نقصان ہے فائدہ کچھ نہیں اس لئے مجھے اس کام سے نفرت ہو چکی ہے۔ لیکن مالک حقیقی نے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہہ کر اپنے بندوں کو خوش کر دیا کہ روزہ رکھنے سے متقی بن جاؤ گے پرہیزگار ہو جاؤ گے مقام تقویٰ حاصل ہو جائیگا جو اشرف المخلوقات کے لئے ایک بلند رتبہ ہے۔ دنیا میں برائیوں سے بچ جاؤ گے اور آخرت میں عذاب سے نجات پاؤ گے

(۴) پروردگار نے انسان میں نفسانی خواہشات کا جذبہ و غلبہ بھی ودیعت فرمایا ہے لہذا جب اسکو ایک زمانہ دراز تک کھانے پینے اور جماع سے روکا جاوے تو نہایت ہی مشکل ہے مگر یہاں بھی رب العزت نے اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ سے طبیعت میں سے وہم دور کر دیا اور سنا دیا کہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ چند دن تک اس کی تعمیل منظور ہے۔ سبحان اللہ! کیسی تعلیم ہے کیا پیارا طرز بیان ہے

(۵) روزے کا فائدہ صرف تقویٰ فرمایا۔ حالانکہ بہت سے جسمانی فائدے بھی ہیں لیکن صرف روحانی فائدے کو مدنظر رکھا جسمانی فائدوں کی طرف توجہ نہیں کرائی۔ کیونکہ اصلاح روح زیادہ قابل لحاظ ہے۔ (۶) بیمار اور مسافر کو روزے کی حالت میں بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ان کے لئے رمضان شریف میں مہلت دیدی۔ جب بیمار تندرست ہو جائے اور

ملکی مطلع

کیا دنیا میں امن قائم رہیگا؟

(رشائد)

ڈاکٹر اقبال مرحوم کا ایک شعر ہے جو انہوں نے دول یورپ کی مجلس (جمعیتہ الاقوام) کے حق میں فرمایا تھا۔ اس وقت اس کے اصلی معنی نہیں سمجھے گئے۔ بلکہ عام طور پر اُسے ایک مذاق سمجھا گیا تھا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

جز ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

یعنی دول یورپ کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ کفن چوروں نے قبروں کو تقسیم کرنے کے لئے ایک انجمن بنا رکھی ہے۔ آج اس شعر کے معنے خوب سمجھ میں آ گئے ہیں۔ گذشتہ جنگ کے خاتمے پر انجمن کی جمعیتہ نے قبروں (مفتوحہ ممالک) کی تقسیم یوں کی تھی کہ کچھ علاقہ ایک سلطنت کا اور کچھ کسی دوسری کا لے کر بقول حلوائی کی دوکان بابا جی کا فاتحہ۔ چھوٹی چھوٹی آزاد سلطنتیں بنا دی تھیں۔ انہی میں سے ایک سلطنت چیکوسلواکیہ ہے۔ جس کو جرمنی، پولینڈ اور ہنگری کا تھوڑا تھوڑا علاقہ دیکر کسی خاص غرض کے لئے مضبوط کیا گیا۔ غیور جرمن قوم نے لگاتار بیس سال تک محنت کرنے سے جو ترقی کی ہے اس کا نتیجہ دنیا کے سامنے آ گیا۔ وہی جرمن قوم جس کے علاقے چھیننے کے علاوہ اسکے جنگی بیڑے کو تباہ کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ ایک لاکھ سے زیادہ فوج نہ رکھے۔ وہ بھی صرف اندرون ملک کی حفاظت کیلئے۔ مگر وہ غیور قوم ایسے حکموں کی پرواہ کیسے کرتی۔ اس نے ہوش سنبھالتے ہی تیور بدلنے شروع کر دیئے سب سے پہلے سار اور رائن لینڈ کے علاقوں پر (جو فرانس اور جرمنی کے درمیان ہیں) قبضہ کر لیا انگلستان اور فرانس نے بہتیرے تیور بدلے مگر اس نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ اسکے بعد آسٹریا کو جرمن سلطنت سے ملحق کر کے اس کا مستقل وجود ختم کر دیا اس پر بھی بہت سی چہ میگوئیاں ہوئیں۔ مگر پنجابی زبان کا سنہرا مقولہ ہمیشہ صادق آتا ہے۔

"زور آور دا ستیں ویہہ سَو"

یعنی طاقت ور آدمی کا سینکڑہ سات بیسوں (۱۴۰) کا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زور آور آدمی بجائے ایک سو کے ایک سو چالیس وصول کرتا ہے۔ یہ مقولہ شروع دنیا سے آج تک برابر اپنی صداقت دکھاتا رہا ہے۔ جس کو انگریزی میں مائیٹ از رائٹ (Might is Right) کہتے ہیں اور اردو میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔

جرمن قوم جب اتنے تقیے تھا چکی تو اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا یعنی اور طاقت ور ہو گئی۔ اس لئے اس نے چیکوسلواکیہ کے وہ حصے طلب کئے جن میں جرمن قوم آباد ہے مگر دست سوال دراز کر کے طلب نہیں کیا بلکہ ڈنڈے کے زور سے کہا کہ ہمارا علاقہ فوراً چھوڑ دو ورنہ یکم اکتوبر کو یہ ڈنڈا تم پر برسایا جائیگا۔ یہاں پہنچ کر دنیا کی بے وفائی کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔ یعنی وہ حکومتیں جنہوں نے چیکوسلواکیہ کو یہ علاقے دیکر طاقت ور بنایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ تم پر کوئی حملہ کریگا تو ہم تمہاری مدد کرینگے۔ انہوں نے خود ہی نہایت شریفانہ بیوفائی سے جرمن کے مطالبات منظور کر کے چیکوسلواکیہ کو تقسیم کرا دیا۔ ہم "ہندوستان ٹائمز" دہلی کے اس فقرے سے متفق نہیں ہیں کہ چیکوسلواکیہ کے دو بہترین دوستوں[1] نے اس سے غداری کی ہے کیونکہ یورپ کی اصطلاح میں غداری کوئی چیز نہیں بلکہ ان کا ہر فعل جو اپنی غرض پر مبنی ہو وفاداری ہی ہے خاص انہی دو سے مخصوص نہیں آج کل ساری دنیا کا یہی حال ہے۔

[1] غالباً برطانیہ اور فرانس کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منہ

جرمن نے اپنا حصہ لے لیا اور پولینڈ نے اپنا۔ اس کے محافظوں نے بجائے اس کی امداد کرنے کی اس کی تقسیم پر دستخط کر دیئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جرمن کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مقابلہ مشکل نظر آتا تھا۔ عربی زبان میں ایک مشہور مقولہ ہے "در مع الدھر" جس کو اردو زبان میں یوں ادا کیا گیا ہے۔ ع

چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو

۱۹۱۸ء میں سیاسی فضا جرمن کے خلاف تھی اس لئے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اب ۱۹۳۸ء میں فضا اس کے موافق ہے تو اس کا ساتھ دیا گیا۔ یہ معنی ہیں مقولہ "در مع الدھر" کے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی حکومتیں کسی کی یار نہیں بلکہ اپنے مطلب کی یار ہیں۔ جس کام میں اپنا فائدہ دیکھتی ہیں [illegible] ہیں۔ جس میں اپنا نقصان ہو وہ نہیں کرتیں۔ ان کے نزدیک کوئی وعدہ ہے نہ کوئی اس کا ایفا۔ استاد غالب مرحوم کا یہ شعر گویا انہی کے حق میں ہے ؎

تم وہ سکے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

جرمن اور ترک ۱۹۱۸ء کے بعد جرمن قوم کی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی اس کا شیرازہ بکھر گیا تھا۔ بہ نسبت ان کے ترک طاقت ور تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنا مرکز قسطنطنیہ انگریزوں سے چھڑا لیا تھا۔ اس موقع پر جرمن سے ایک آواز آئی تھی کہ کاش ہم میں بھی کوئی مصطفےٰ کمال پاشا ہوتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن قوم اپنے عروج کو یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہو گئی ہے کہ جرمن کی باقی نوآبادیاں جو دول فاتحہ (برطانیہ وغیرہ) نے چھین کر اپنے قبضے میں لے رکھی ہیں چھ مہینے کے اندر اندر جرمن کو واپس کر دی جائیں گی۔ [illegible] جس کی تعلیم قرآن شریف نے مسلمانوں کو [illegible] "ولیجدوا فیکم غلظۃ" دی تھی مسلمانوں کی [illegible] اتفاق و اتفاق دیکھ کر اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے دل شرماتا ہے۔ اور

متفرقات

اہلحدیث" کے وی پی | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم تھی جو باوجود اطلاع دیئے جانے کے وصول نہ ہوئی تو حسب اعلان سابقہ پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے تو وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو ازراہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال کردیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کردیا جائیگا۔

نوٹ | ہر ماہ ایک معقول رقم وی پی کے واپس آنے میں ضائع جاتی ہے۔ جس کا فائدہ نہ دفتر کو ہوتا ہے نہ خریدار کو۔ اس لئے ہر خریدار اگر وی پی طلب کرنے کی بجائے قیمت بذریعہ منی آرڈر (بعد وضع کمیشن (لعہ) منی آرڈر) ارسال کردیا کرے تو طرفین کو فائدہ رہے۔

۲۰۵۳ - ۵۶۲۳ - ۷۱۴۸ - ۸۷۳۵ -
۹۳۲۳ - ۹۶۱۲ - ۹۶۳۱ - ۱۰۰۱۸ - ۱۰۷۲۶ -
۱۱۰۱۷ - ۱۱۶۴۹ - ۱۲۰۲۶ - ۱۲۰۴۲ -
۱۲۰۸۷ - ۱۲۰۸۹ - ۱۲۱۸۸ - ۱۲۱۹۶ -
۱۲۲۳۴ - ۱۲۲۳۷ - ۱۲۲۴۶ - ۱۲۲۵۱ -
۱۲۳۴۷ -

قیمت اخبار ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہوجائے گی۔ لہذا بذریعہ اعلان ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ ۳۱۔ اکتوبر تک حسب معمول قیمت اخبار ارسال کردینگے تو آیندہ اخبار بدستور جاری رہیگا۔ ورنہ سال نو کا پہلا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اگر خریداری ہی سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو اس صورت میں دفتر کو جلد از جلد اطلاع کردینی چاہئے تاکہ وی پی کے نقصان کا زیر بار نہ ہونا پڑے۔

۴۰ - ۱۹۰ - ۱۵۵۲ - ۱۷۰۸ - ۱۷۷۵ -
۱۷۸۰ - ۲۰۸۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۳۲ - ۲۲۴۵ -
۲۴۸۰ - ۲۷۰۷ - ۲۹۸۷ - ۳۰۰۴ - ۳۲۹۵ -
۳۳۴۵ - ۳۳۷۹ - ۳۷۷۴ - ۴۱۲۰ - ۴۸۴۴ -
۴۹۳۳ - ۵۰۳۲ - ۵۶۵۸ - ۵۶۷۲ - ۶۶۳۰ -
۶۶۸۷ - ۶۷۱۴ - ۶۹۰۳ - ۷۰۵۸ - ۷۱۲۰ -
۷۶۴۶ - ۸۰۷۵ - ۸۱۱۵ - ۸۱۶۶ -
۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۸۶۴۴ - ۸۶۵۶ -
۸۶۶۳ - ۹۲۰۷ - ۹۲۲۹ - ۹۳۵۸ -
۹۳۹۸ - ۹۴۵۷ - ۹۶۴۵ - ۹۶۵۰ -
۹۸۵۴ - ۹۹۹۱ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۰۴۶ -
۱۰۰۶۲ - ۱۰۰۸۲ - ۱۰۳۷۹ - ۱۰۴۰۸ -
۱۰۴۲۰ - ۱۰۴۲۷ - ۱۰۴۴۲ - ۱۰۷۳۲ -
۱۰۷۳۹ - ۱۰۷۴۶ - ۱۰۷۴۹ - ۱۰۷۶۵ -
۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۸ - ۱۰۷۸۲ - ۱۰۹۴۷ -
۱۱۱۰۲ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۳۴۲ -
۱۱۴۴۹ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۴۸۵ - ۱۱۵۲۱ -
۱۱۵۰۱ - ۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۲ -
۱۱۶۹۶ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۱ - ۱۱۷۱۵ -
۱۱۷۶۲ - ۱۱۷۵۳ - ۱۱۷۷۹ - ۱۱۸۶۶ -
۱۱۸۷۳ - ۱۱۸۹۰ - ۱۱۹۴۶ - ۱۱۹۴۹ -
۱۱۹۵۲ - ۱۱۹۵۵ - ۱۱۹۹۷ - ۱۲۰۳۴ -
۱۲۰۶۵ - ۱۲۰۹۱ - ۱۲۲۰۴ - ۱۲۲۴۵ -
۱۲۲۴۸ - ۱۲۲۵۲ - ۱۲۲۵۳ - ۱۲۲۵۵ -
۱۲۲۵۶ - ۱۲۲۵۸ - ۱۲۲۶۱ - ۱۲۲۶۲ -
۱۲۲۶۳ - ۱۲۲۶۶ - ۱۲۲۶۷ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۳۵۴ - ۱۲۳۵۸ - ۱۲۳۶۰ - ۱۲۳۶۹ -
۱۲۳۹۹ - ۱۲۴۱۳ -

غریب فنڈ | سے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد بھی اکتوبر میں ختم ہوجائے گی۔ اگر ان کی طرف سے حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ پیشگی وصول نہ ہوا تو شروع جلد سے ان کے نام اخبار بند کردیا جائیگا۔

۷۳۶۰ - ۸۶۷۳ - ۹۶۶۱ - ۱۰۷۵۶ -

۱۱۲۵۰ - ۱۱۶۳۷ - ۱۱۸۰۶ - ۱۱۹۵۳ -
۱۱۹۹۰ -

مہلت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ختم ہونے پر حسب خواہش ان کو ماہ اکتوبر تک مہلت دی گئی تھی۔ امید ہے کہ وہ یہ اطلاع پڑھتے ہی حسب وعدہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردینگے ورنہ ماہ اکتوبر کے بعد اخبار جاری نہیں رہیگا۔

۶۱۲۷ - ۶۵۵۱ - ۸۰۲۸ - ۸۱۸۶ -
۸۵۱۶ - ۹۱۴۵ - ۹۲۵۴ - ۱۰۶۵۹ -
۱۰۹۸۳ - ۱۱۱۸۶ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۳۲ -
۱۱۴۶۵ - ۱۱۷۰۷ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۲۰ -
۱۱۹۲۱ - ۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۹۸ - ۱۲۱۹۹ -
۱۲۲۰۲ - ۱۲۲۰۸ - ۱۲۲۱۸ - ۱۲۲۱۹ -
۱۲۲۲۴ - ۱۲۲۲۵ - ۱۲۲۳۰ - ۱۲۲۳۶ -
۱۲۳۲۶ - ۱۲۳۴۰ - ۱۲۳۳۵ -

انجمن اہل حدیث بریلی | کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۵- ۱۶- ۱۷- اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیذ فرمائینگے:- (۱) مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ (۲) مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ (۳) مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ (۴) مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی۔ (۵) مولانا عبیدالرحمن صاحب دہلوی۔ (۶) مولوی عبدالحنان صاحب دہلوی۔ (۷) مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی۔
شائقین توحید و سنت شریک جلسہ ہوکر ثواب حاصل کریں۔

مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی | جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں اور شریک جلسہ ضرور ہوں۔
راقم:- عبدالحکیم سکرٹری انجمن اہل حدیث بریلی۔ یوپی

ضرورت مدرس | انجمن ہذا کو اپنے اسلامیہ پرائمری سکول کے لئے ایک نارمل پاس یا جے وی یا ایس وی ٹرینڈ مدرس کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو:-
سکرٹری انجمن اہل حدیث حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ

منہ پر بے ساختہ جاری ہے کہ

ہرچہ برماست از ماست

مقام غور ہے | کہ وہی ترک قوم جو اُس وقت جرمن قوم کی نظر میں قابل رشک تھی آج وہ جرمن سے بہت پیچھے ہے۔ انہوں نے کوئی مغصوبہ علاقہ واپس نہیں لیا اور نہ بحالت موجودہ لے سکتے ہیں۔ یہ بات مسلمان قوم خصوصاً ترک قوم کے لئے قابل غور ہے۔ ہمارے خیال میں اس کی کمی کی وجہ ترکوں میں سائنس دانی کا فقدان ہے اور جرمن میں اس کی ترقی جرمن قوم نے اپنی سائنس دانی کے باعث سامان جنگ (از قسم گیس وغیرہ) ایسے بنائے ہیں جن کا جواب آج تک نہیں ہوا مگر آئندہ خدا جانے۔

مختصر یہ ہے کہ دنیا کے واقعات نے ڈاکٹر اقبال مرحوم کے شعر مذکور کی تشریح بہت اچھی طرح کر دی ہے خدا کرے اس کا نتیجہ ہمارے ملک ہندوستان کے حق میں اچھا ہو۔

اخبار "خادم کعبہ"

نے مجھ پر جو بہتان اور افترا لگائے اور لگا رہا ہے ان کے فیصلے کے لئے اس نے کمیشن (ثالثی) منظور کرکے آپ ہی تین ثالثوں کے نام بھی لکھ دیئے۔ جن کو میں نے مناسب تشریح کے ساتھ منظور کر لیا (اہلحدیث ۱۶ ستمبر ص۱۱) اس کے بعد اس نے یہ لکھنا شروع کیا کہ مقابلہ مکالمہ کھلے میدان میں ہوگا مثلاً امرتسر کے گول باغ وغیرہ میں (خادم کعبہ ۲۳ ستمبر)

"خادم کعبہ" جس غرض سے یہ کاروائی کر رہا ہے اور جس روش سے وہ چل رہا ہے میں ان باتوں کو خوب جانتا ہوں۔ اس لئے میں ناظرین کو انصاف کی راہ دکھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ

کمیشن (ثالثی) جب مقرر ہو گیا تو از روئے شرع اور از روئے قانون یہ چاہئے کہ ان سے عرض کی جائے کہ آپ از راہ مہربانی ہماری نزاع کا فیصلہ فرمائیں۔ اگر وہ منظوری فریقین کی سند مانگیں تو "خادم کعبہ" مورخہ ۹/۲۸ اور "اہلحدیث" مورخہ ۹/۱۶ ان کی خدمت میں پیش کرکے دریافت کیا جائے کہ آپ لوگ کس روز کس وقت اور کس جگہ وقت دے سکتے ہیں۔ جو وقت وہ مقرر فرمائیں اس وقت فریقین اُن کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ اس موقع پر ہر فریق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرے۔ اگر وہ جلسہ عام میں گفتگو سننا پسند کریں تو فریقین اسے منظور کریں اگر بند مکان میں چاہیں تو بند میں کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض حاکم کمرہ عدالت کھلا رکھتے ہیں اور بعض حاکم کمرہ کیا برآمدہ میں بھی کسی کو کھڑا رہنے کی اجازت نہیں دیتے۔

ناظرین! | کبھی آپ نے سنا کہ ایک فریق مقدمہ دوسرے پر یوں حکم جاری کرے کہ دیکھو آج عدالت کمرے سے باہر ہوگی تمہیں وہاں حاضر ہونا ہوگا۔ کیا ایسا کرنے اور کہنے والا فریق اپنی دانائی کا کچھ ثبوت دیگا؟

عزیز من! | تمہاری ایسی باتوں سے اور کوئی بے خبر مرعوب ہو تو ہو لیکن جس کی گود میں تم کھیلتے رہے ہو وہ ایسی باتوں سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ پس بحکم خداوندی وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا سیدھے راستے سے آؤ۔ منصفوں سے منظوری لو کیونکہ وہ تمہارے ہی تجویز کردہ ہیں۔ اس کے بعد جو کاروائی ہو وہ کمیشن کے حکم کے ماتحت ہو۔

ناظرین کرام! | یہ ہے طریق کار اور یہ ہے سیدھا شرعی اور قانونی راستہ۔ اس کے جواب میں "خادم کعبہ" کو اختیار ہے جو چاہے لکھے۔ مگر اتنا یاد رکھے

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

نوٹ | پس جلدی کیجئے۔ فیصلہ ثالثان کم سے کم پانچ لاکھ کی تعداد میں چھپنا ہوگا۔ یہ سارا کام رمضان شریف سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ رمضان سے پہلے باہمی نزاع سے فارغ ہو کر فریضہ رمضان ادا کریں۔

آہ! نواب مزمل اللہ خان

ضلع علیگڑھ کی زمیں پارٹی میں پرانی وضع کے جو لوگ کم و بیش دین و مذہب کا پاس رکھنے والے ہیں۔ مرحوم نواب صاحب اسی جماعت سے تھے۔ اخبار "اہلحدیث" کے خریدار نہ صرف خود تھے بلکہ ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ حرم شریف میں آپ کی یادگار ایک مشین باقیات صالحات میں رہے گی۔ مولانا حاجی یونس خان صاحب لکھتے ہیں۔ مرحوم مذہب اہل حدیث سے بہت خوش تھے۔ آپ نے ۲- شعبان کو انتقال کیا۔ غفر اللہ لہ۔

"اہلحدیث" اور جماعت اہل حدیث مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

ایضاً | کاکا محمد ابراہیم بانی مدرسہ عمر آباد کے صاحبزادے انتقال کر گئے۔ اناللہ! اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

آہ! مولانا عبد النور

رحیم آباد کی علمی بزم کی یادگار تھے۔ بڑے ذی علم اور جناب حافظ صاحب غازیپوری کے ارشد شاگرد۔ عرصہ دراز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں غفر اللہ لہم۔

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ | کا ایک عظیم الشان جلسہ ۷-۸-۹- اکتوبر کو بمقام میدان تیا میں منعقد ہوگا۔ جس میں مقتدر علماء اہل حدیث (مثلاً مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی وغیرہم) تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ بیان فرمائینگے شائقین حضرات شریک جلسہ ہو کر ثواب عظیم حاصل کریں۔

(ناظم انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ)

ایک ضروری التماس | گردش زمانہ کی وجہ سے میں آج کل سخت ابتلاء میں ہوں۔ امسال فصل وغیرہ اچھے نہ ہو سکنے کے باعث فاقوں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ راقم سمیت ۶- افراد کا گزارہ بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ اصحاب خیر و اہل ثروت حضرات میری امداد فرما کر

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کما حقہ تردید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲؍

تعلیمات مرزا مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

فیصلہ مرزا عربی و اردو۔ اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍

ایضاً (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵؍

علم کلام مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶؍

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب، شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶؍

(در تردید عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ اس میں توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی دوانی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسالہ "حقائق قرآن" کا جواب اور "اثبات التثلیث" اور "میں مسیحی کیوں ہوا" ان کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸؍

(در تردید آریہ مشن)

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے قیمت ۱۲؍

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ قیمت ۱۲؍

تُرک اسلام بجواب ترک اسلام۔ اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو دھرم پال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹؍

بحث تناسخ وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب در بارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت صرف ۳؍

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲؍

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ ۲؍

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ۔ روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ قیمت صرف ۲؍

(۹۹۹)

(۹۹)

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

(کتب در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہامی پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹/

تاریخ مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶/

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ)۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ۳/

عقائد مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱/

فاتح قادیان۔ (جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفانہ و سرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے (امیر جماعت لاہور) کا مدلل جواب دیا ہے۔ قیمت ۶/

چیستان مرزا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱/

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳/

فتح ربانی۔ ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶/

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ ۱/

فسخ نکاح مرزائیاں۔ مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت ۱/

نکات مرزا۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دئیے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳/

منگوانے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلت نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۵۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا وجاگیرداروں سے ،	لعہ
عام خریداران سے ،	؎
، ، ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - -	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۰۰۱)

فہرست مضامین

درس توحید

(از بہار احمد صاحب فہیم۔ نصیر آباد (راجپوتانہ))

فتح کی ہاتھ میں کنجی ہے مسلمانوں کے — حوصلے غاشیہ بردار ہیں ارمانوں کے

ہوکے رہ جائینگے سُن سُن کے صدائے توحید — پردے پھٹ جائینگے اے کفر تیرے کانوں کے

برق بن کر نہ گرے شرک مسلمانوں پر — خاک ہوجائیں نہ خرمن کہیں ایمانوں کے

دعویٰ توحید کا قبروں سے مرادیں مانگو — کیا یہی کام ہیں افسوس مسلمانوں کے؟

راگ باجے سے کبھی بھول کے گانا نہ سنو — قول نبوی ہے کہ یہ کام ہیں شیطانوں کے

وہ مسلمان حقیقت میں مسلمان نہیں — جو کہ عامل نہیں اسلام کے ارکانوں کے

متحد ہوکے جو باہم رہیں سرگرم عمل — کام بگڑے ہوئے بن جائیں مسلمانوں کے

کس طرح قوم ترقی کرے دنیا میں فہیم — جبکہ دشمن ہیں مسلمان مسلمانوں کے

الہام یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲ر

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ ۲ر

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کرکے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کردی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

مقدس رسول (جدید ایڈیشن) جنہوں نے ایک [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر [illegible] ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام "رنگیلا رسول" تھا اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸ر

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قیمت صرف ۳ر

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کرسکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳ر

ہندوستان کے دو ریفارمر یعنی شری سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

کتاب الرحمٰن آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قابل دید ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول "القرآن یفسر بعضہ بعضا" کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے [illegible] کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، رنگ بہت عمدہ [illegible] چھپائی [illegible] سائز [illegible] ضخامت [illegible] قیمت [illegible]

تفسیر ثنائی اردو یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس [illegible] مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ [illegible]

نوٹ: محصولڈاک سب کتب کا [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

١٩ شعبان المعظم ١٣٥٧ھ

کیا انبیاء کرام منصب نبوت سے معزول ہو سکتے ہیں؟

(حاشا وکلا)

"اہلحدیث" ٢٧ مئی میں ایک مضمون ناظرین نے پڑھا ہوگا۔ جس کی سرخی تھی۔ "عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا" اس کا جواب رسالہ "المائدہ" میں نکلا ہے۔ جس میں راقم مضمون نے بجائے جواب الجواب دینے کے ہمارے جواب کی تائید کی ہے۔ چونکہ المائدہ کے جواب میں حزقیل نبی کی کتاب کا حوالہ آتا ہے۔ اسلئے ہم اسے بطور تبرک پہلے نقل کر دیتے ہیں۔ بائیبل کی کتابوں میں ایک کتاب حزقیل نبی کی بھی ہے۔ اس کا چونتیسواں باب یوں شروع ہوتا ہے۔

"اور خداوند کا کلام مجھے پہنچا اور اُس نے کہا کہ اے آدم زاد اسرائیل کے چرواہوں کا مخالف ہو کے اُن سے نبوت کر ہاں نبوت کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند یہوواہ چرواہوں کو فرماتا ہے کہ اسرائیل کے چرواہوں پر جو آپ اپنے تئیں کھلاتے ہیں واویلا ہے۔ کیا چرواہوں کو یہ بات لائق نہ تھی کہ گلوں کو چرائیں؟ تم دودھ میں سے لیتے ہو اور اُون پہنتے ہو اور انہیں جو موٹے ہو گئے ذبح کرتے پر گلہ نہیں چراتے۔ تم نے کمزوروں کو توانائی نہیں بخشی اور بیماروں کو چنگا نہیں کیا اور ٹوٹے ہوئے کو نہیں باندھا اور وہ جو ہانکے گئے ہیں انہیں پھیر نہیں لائے اور جو کھوئے ہوئے تھے اُن کو نہیں ڈھونڈھا۔ بلکہ بے مروتی سے اور بے رحمی سے اُن پر حکومت کی۔ اور وہ تتر بتر ہو گئے کہ اُن کا گڈریا نہ تھا اور جب وہ پراگندہ تھے تو میدان کے درندوں کی خوراک ہوئے۔ میری بھیڑیں سارے پہاڑوں پر اور ہر ایک اونچے ٹیلے پر بھٹکتی پھرتی تھیں۔ ہاں میری بھیڑیں تمام روئے زمین پر تتر بتر ہو گئیں اور کسی نے اُن کو نہ ڈھونڈھا نہ اُن کی تلاش کی۔

اسلئے اے چرواہو تم خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم۔ از بسکہ میری بھیڑیں شکار ہو گئیں ہاں میری بھیڑیں ہر ایک دشتی درندہ کی خوراک ہوئیں اس لئے کہ کوئی گڈریا نہ تھا اور میرے چوپانوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ چرواہوں نے اپنا پیٹ بھرا۔ اور میرے گلے کو نہ چرایا۔ اسلئے اے چرواہو خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ اُن کے ہاتھ سے طلب کرونگا اور انہیں گلہ بانی کی خدمت سے معزول کرونگا۔ اور چرواہے بھی کھانے نہ پائیں کیونکہ میں اپنا گلہ اُن کے منہ سے چھڑا لونگا کہ وہ اُن کی خوراک نہ ہوں۔" (حزقی ایل ٣٤ ؎)

اہلحدیث | ناظرین اس عبارت کو ملحوظ رکھ کر لاالٰہ کا جواب سنیں۔ مگر اس کا جواب سننے سے پہلے ہمارا مافی الضمیر بھی سُن لیں۔

المائدہ کا یہ فقرہ (کہ خدا نے نبیوں کی غفلت کی وجہ سے ان کو معزول کر دیا اور سلسلہ نبوت بند کر دیا) ہماری حیرت کا موجب ہوا کیونکہ ہم اس کو حضرات انبیاء کرام (علیہم السلام) کی توہین سمجھتے ہیں اس کا جواب جو المائدہ نے دیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

"المائدہ ماہ مئی میں ہم نے بربنائے واقعات تاریخی لکھا تھا کہ حضرت ابراہام سے ملاکی نبی تک سلسلہ نبوت جاری رہا۔ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ آیندہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو توڑ ڈالا موقوف کر دیا اور نبیوں کو عہدہ نبوت سے معزول کر دیا۔ اس لئے خداوند نبیوں کو فرماتا ہے کہ تم نے کمزوروں کو توانائی نہیں بخشی بیماروں کو چنگا نہیں کیا، ٹوٹے ہوئے کو نہیں باندھا، جو ہانکے گئے اُن کو پھیر نہیں لائے جو کھوئے ہوئے تھے اُن کو ڈھونڈھا نہیں بلکہ بے مروتی اور بے توجہی سے ان پر حکومت کی اور وہ تتر بتر ہو گئے اور میرے چرواہوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ چرواہوں نے اپنا پیٹ بھرا اور میرے گلے کو نہ چرایا۔ اس لئے اے چرواہو خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ دیکھو میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ اُن کے ہاتھ سے طلب کرونگا اور گلہ بانی کی خدمت سے معزول کرونگا۔ دیکھ میں ہی اپنی بھیڑوں کو تلاش کرونگا اور انہیں ڈھونڈھ نکالونگا۔

(حزقی ایل نبی ٣٤ باب)

انتخاب الاخبار

——— حاجیوں کا جہاز "المدینہ" بمبئی سے ۸ نومبر اور کراچی سے ۱۲ نومبر کو عازم جدہ ہوجائیگا۔

نوٹ:۔ "رہبر حجاج" جس میں اخراجات حج مفصل درج ہیں ۱؎ براۓ محصول ڈاک بھیج کر دفتر ہذا سے مفت حاصل کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— بمبئی گورنمنٹ نے تمام یورپین اور اینگلو انڈین طلباء کے لئے بھی ہندوستانی زبان کی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔

——— کراچی میں ۸۔ ۹۔ اکتوبر کو مسلم لیگ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مسٹر جناح، وزیر اعظم بنگال اور دیگر سرکردہ مسلم لیگی حضرات نے شمولیت کی۔ مسٹر جناح کی آمد پر ۵۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور شاندار جلوس نکالا

——— لندن کی خبر ہے کہ وہاں یہ افواہ مشہور ہورہی ہے کہ جرمنی تھوڑے ہی عرصے میں کسی نہ کسی بہانے پولینڈ اور ہنگری کو بھی ہڑپ کرلیگا۔

——— لندن جرمنی چیکوسلواکیہ مصالحت کے زیر اثر وزارت برطانیہ کے امیر البحر نے وزیر اعظم سے اختلاف آرا کے باعث استعفیٰ دیدیا ہے۔ یہ بھی سنا جاتا ہے کہ ایک دو اور ممبر بھی مستعفی ہوجائینگے۔

——— امرتسر سپیشل مجسٹریٹ نے فتح وال کیس کا ابتدائی فیصلہ سنا دیا ہے۔ ۱۱ ملزم ڈسچارج اور ۱۴ سشن سپرد کردیئے گئے ہیں۔

——— جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے حکومت ترکی سے ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کی رو سے جرمنی ترکی کو ایک کروڑ روپیہ قرضہ دیگا۔ یہ روپیہ حکومت ترکی اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرنے اور اپنی صنعتوں کو فروغ دینے پر خرچ کرے گی۔

——— معلوم ہوا ہے جرمنوں نے جنوب مغربی افریقہ کی واپسی کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔

——— برطانوی اطالوی معاہدہ کی بنا پر برطانیہ ایبے سینیا پر اطالوی قبضہ تسلیم کرلے گا۔

——— پریگ۔ حکومت چیکوسلواکیہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کردیگی۔

——— لاہور شہر میں گداگری کے خلاف زبردست مہم شروع کی گئی ہے۔ چنانچہ ۹۔ اکتوبر کو پولیس کی جمعیت نے پچاس گداگر گرفتار کئے۔

——— امرتسر میونسپل کمیٹی نے شاہی مسجد لاہور کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

——— لندن۔ امیر فیصل (ولی عہد حجاز) جو آجکل لندن میں ہیں۔ وہ اس بات کے سخت خلاف ہیں کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ فلسطین کو خود مختار ملک بنا دیا جائے۔

——— گورنمنٹ نے تین قبائلی اقوام پر بنوں کے ڈاکہ میں حصہ لینے کے الزام میں بیس ہزار روپیہ کے قریب تاوان ڈالا ہے۔

——— پنجاب میں بارش کی بہت ضرورت ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ باران رحمت کرے۔

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور کے بانی مولانا عبدالنور صاحب مرحوم رحلت سے قبل اپنے احباب و تلامذہ کو تاکیداً ہدایت فرما گئے تھے کہ مدرسہ دار التکمیل حتی الامکان جاری رہے۔ چنانچہ مدرسہ مذکور بفضلہ جاری ہے رمضان شریف میں بوجہ تعطیل بند رہے گا۔ ہمدردان مدرسہ و ارباب جود و سخا کی خدمت میں حسب معمول سفرا حاضر ہونگے۔ امید ہے کہ وہ اسکی ہر ممکن امداد فرما کر ارکان مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں (مولوی محمد عثمان مدرس مدرسہ دار التکمیل مظفرپور بہار) (۸/ داخل اشاعت فنڈ)

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۲۰/ سابقہ بذمہ فنڈ ۲/۔ بقایا ۱۸/۔ از سائل ۵؎ چندہ دہ از ملتان ۶/۔ ۱۶؎ اصغر علی شاہ از گجرات ہے۔ میزان ۸/ ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا ہے۔ بذمہ فنڈ ۸/

۷۶ سائلین ابھی باقی ہیں ماہ شعبان گزر گیا ہے۔ رمضان شریف آنے والا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر اصحاب خیر اس ماہ مبارک میں صدقات و خیرات کرتے وقت اس فنڈ کو خاص طور پر یاد رکھیں تاکہ شروع سال میں ان سائلین کے نام اخبار جاری ہوجائے۔ برکریماں کارہا دشوار نیست

اہل حدیث شعراء سال نو کے تہنیت نامے حسب معمول بہت جلد ارسال کریں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

مضامین آمدہ زاہد صاحب۔ مولوی عبدالصمد صاحب ملک ہدایت اللہ صاحب ۳ عدد۔ مولوی عبدالرؤف ۲ عدد۔

غیر مقبولہ معنوی تحریف۔

معذرت جن حضرات کی طرف سے حق اشاعت فنڈ موصول نہیں ہوا۔ ان کے اعلانات حسب قواعد اشاعت فنڈ شائع نہیں کئے گئے۔ (منیجر اہلحدیث)

یاد رہے جن اصحاب کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم تھی ان کو اہلحدیث ۷۔ اکتوبر میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ لہٰذا ان کو مکرر اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر دفتر ہذا میں

شیعہ اتحاد بین المللی میں تمام اقوام وملک کی نسبت زائد محتاج ہیں اور تحفظ مذہب کے ساتھ ہر قیمت پر اتحاد خرید سکتے ہیں۔

(اخبار شیعہ لاہور بابت رجب سنہ رواں)

اہلحدیث | ہم شیعہ کو اس سے منع نہیں کر سکتے کہ وہ اتفاق کی صورت میں اپنے مذہب کا تحفظ کریں۔ ہاں اتنا عرض کرتے ہیں کہ زمانہ خلافت ثلاثہ کا نمونہ سامنے رکھ لیں۔ بقول شیعہ حضرت علی اسوقت بھی امیرالمومنین تھے حالانکہ آپ ماموریت کی حیثیت سے کام کرتے تھے پھر تحفظ مذہب کہاں رہا۔

پس ہمارے نزدیک شیعہ سنی اتحاد کے لئے جتنا اسوہ حسنہ زمانہ خلفاء ثلاثہ میں ملتا ہے اتنا اور قرنوں میں نہیں ملتا۔ مثلاً حنفی اور اہل حدیث کے اتفاق واتحاد کے دلائل میں یہ دلیل نہیں مل سکتی کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام بخاریؒ باہم مل کر کام کرتے تھے کیونکہ ایسا واقعہ تاریخ اسلامی میں نہیں ملتا۔ پس شیعہ سنی اصحاب جو ملت اسلامیہ کے دو بڑے رکن ہیں ان میں عرصہ سے سیاسی بناء پر اختلاف چلا آرہا ہے وہ امت مسلمہ پر نظر عنایت کرنا چاہیں تو ان کے لئے زمانہ خلافت راشدہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم میں کافی اسوہ حسنہ ملتا ہے۔

قادیانی مشن

نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق

اخبار "الفضل" میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے:-

"نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز"

ہم اس مضمون کو قادیانی مباحث میں فیصلہ کن جانتے ہیں۔ اس لئے آج اس پر مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں الفضل کے نامہ نگار نے نجومیوں اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں بڑا فرق یہ بتایا ہے کہ نجومی اپنی پیشگوئی کو یقین کے ساتھ نہیں بیان کرتے۔ انکے مقابلے میں نبی یقین کی سیف قاطعہ سے مسلح ہو کر اٹھتے ہیں۔ الفضل ۲۸ ستمبر۔

یہ بالکل صحیح ہے۔

دوسرا امتیاز ان میں قادیانی نامہ نگار نے نہیں بتایا مگر ہے وہ سب کا مسلمہ اس لئے اس کی جگہ ہم بتاتے ہیں کہ جس طرح نبیوں کی پیشین گوئیاں یقین سے مسلح ہوتی ہیں ایسا ہی ان کا وقوعہ بھی یقینی ہوتا ہے۔ اگر صرف اداء مطلب ہی میں یقین ہو اور وقوعہ پر یقین نہ ہو ایسا یقین

بجوئے نیارزد (کوڑی کا نہیں)

ہمارے پیش کردہ امتیاز کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تسلیم کیا ہوا ہے۔

پس اس اصول مسلمہ کے ماتحت ہم مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی نقل کرتے ہیں جو بڑے زبردست یقینی اسلحہ سے مسلح ہے۔ جو آپ نے مئی ۱۸۹۳ء میں بمقابلہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی مناظر پندرہ روز مباحثہ کے بعد فرمائی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی تو بعض اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸ تا ۱۸۹)

ناظرین کرام! | اس عبارت میں مرزا صاحب نے اگرچہ اپنے مخاطب مسٹر عبداللہ آتھم کا نام نہیں لیا مگر اوصاف ایسے بتائے ہیں جو ان کی شخصیت کی تعیین کرتے ہیں۔ مثلاً

خدا کو چھوڑ کر انسان کو خدا بنا رہا ہے وغیرہ۔

یہ اوصاف سب عبداللہ آتھم کی تعیین کرتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ زوردار اور یقینی ہتھیاروں سے مسلح پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔

پہلے اس پیشگوئی کا انتہائی وقت ناظرین کو بتانا ضروری ہے۔ پانچ جون ۱۸۹۳ء کو یہ پیشگوئی کی گئی پانچ جون ۱۸۹۴ء کو اس پر بارہ مہینے گزرے۔ اور ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس پر پندرہ مہینے پورے ہو جاتے ہیں۔ چھٹی ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیشگوئی سے باہر کا دن ہے۔ اس لئے چھٹی ستمبر کے روز لدھیانہ کے مولوی سعد اللہ مرحوم کا ایک اشتہار منظوم ملک میں

ؔ قادیانی اُردو

لیکن چونکہ اہل اسلام ایسی باتیں سننے کے عادی نہیں ہیں۔ خصوصاً اہل حدیث کو تو بہت ہی ناگوار گزرا۔ لہٰذا انہوں نے ہمارے اس مضمون کو بڑی حقارت اور کراہت سے رد کردیا اور طنزاً ۲۶ ربیع ۱۳۵۰ھ کے رسالہ اہلحدیث کی پیشانی پر لکھ دیا۔ "عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ ہی دکھادیا" اسی مصرع کو میں نے اپنا عنوان بنالیا۔ کیونکہ یہ مصرع میرے نزدیک الہام کی صورت رکھتا ہے اب جب تک یہ الہام اپنی نبوت پوری نہ کرلے اور اہلحدیث کو اپنا جلوہ نہ دکھالے ہمارے اس مضمون کا عنوان بنا رہے گا۔

واجب التوقیر بزرگ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث فرماتے ہیں کہ

"اس مضمون کو دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ اس میں ایک ایسے اعتقاد کا ذکر ہے جس کی شہادت الہامی نوشتوں میں کہیں نہیں ملتی بلکہ الہامی نوشتوں کے صریح مخالف اور مناقض ہے"

مولوی صاحب کا اتنا بڑا الزام پڑھ کر ہمارے ہوش و حواس بھی نہ معلوم مولوی صاحب کی حیرت کے ساتھ کہاں گم ہوگئے۔ پہلے گمان ہؤا کہ شاید مولوی صاحب نے حزقی ایل کی کتاب کے ۳۴ باب کی بجائے ۲۴ باب سے ہمارے مضمون کا مقابلہ کیا ہے۔ اس شبہ میں جب دوبارہ تلاش کی تو المائدہ میں اس مضمون کے اول اور آخر دو جگہ ۳۴ برابر ہے اور آسانی سے پڑھا جاتا ہے۔ اب نہ معلوم کہ مولوی صاحب نے حزقی ایل کی کتاب کو سلسلہ انبیاء سے خارج کردیا یا کوئی اور غلطی ہے؟ ہماری گذارش ہے کہ آپ دوبارہ حزقی ایل نبی کی کتاب اور اس کا ۳۴ باب ملاحظہ فرمائیں تو انشاء اللہ آپ کی گم شدہ حیرت واپس لوٹ آئے گی۔ جانے دیجئے ہم کو آپ کی اس زبردستی کی شکایت نہیں۔ اب آپ ہمارے دعوے کو صاف صاف لفظوں میں سُن لیں۔ وہ یہ ہے

ملاکی نبی پر نبوت کا خاتمہ ہوگیا اس کے بعد اسرائیل میں کوئی نبی نہ ہوگا آیندہ ابد الآباد خدا تعالیٰ کا مجسم یعنی خداوند یسوع مسیح جو خدا کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش ہے موجودات کا مالک ہوگا۔ پس اگر ملاکی نبی کے بعد کوئی نبی پیغمبر یا رسول ہوگا تو وہ مسیح کا رسول ہوگا اور بس۔

آپ مانتے ہیں کہ ملاکی نبی سے المسیح تک چار سو سال میں اسرائیل میں کوئی نبی نہیں ہؤا۔ اور یوحنا ابن زکریا کی بابت یہ خبر ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی کے صحیفے میں لکھا ہے کہ

"دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ اختیار کریگا۔ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔ اسکے راستے سیدھے بناؤ۔ ان دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور سوریہ کے میدان میں منادی کرنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے" (مرقس $\frac{1}{1-2}$)

ایسا ہی متی $\frac{3}{1-3}$۔ لوقا $\frac{3}{1-6}$ اور یوحنا $\frac{1}{19-28}$ میں مذکور ہے۔ لہٰذا یوحنا ابن زکریا خداوند المسیح کا پیشرو اور مناد تھا اور اس کی نبوت یا دینی خدمت اس سے زیادہ نہ تھی کہ وہ اولاد اسرائیل کو تیار کرے تاکہ وہ لوگ خداوند المسیح پر ایمان لائیں اور بس" (المائدہ لاہور صفحہ $\frac{9}{1}$ بابت ستمبر ۱۹۳۸ء)

ناظرین کرام! کتاب حزقیل کی عبارت ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ اس میں غافل چرواہوں کی معزولی کا ذکر ہے۔ جس سے مراد والیان حکومت ہیں نہ کہ انبیائے کرام علیہم السلام۔ کیونکہ الہامی نوشتوں میں حاکموں کو چرواہوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ایسی تشبیہ سے حضرات انبیاء مراد لینا ان کی سخت توہین کرنا ہے۔ قرآن شریف انبیاء کرام کو عباد اللہ المخلصین فرماتا ہے اور ان کے ناموں کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

المائدہ نے سچ کہا ہے کہ اہل اسلام ایسی باتیں سننے کے متحمل نہیں ہیں۔" میں کہتا ہوں کہ بے شک متحمل نہیں ہیں کیونکہ وہ ایسی باتوں کو کلمات کفریہ جانتے ہیں کیونکہ ان باتوں میں انبیاء کی صریح توہین ہے۔ اور حزقیل نبی کی عبارت جو المائدہ نے پیش کی ہے اگر الہامی نوشتوں کی اصطلاح میں دیکھی جائے تو ہماری تائید کرتی ہے اور المائدہ کی تردید۔ ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء کرام نے اپنا فرض منصبی اچھی طرح ادا کیا۔ رہی ہدایت کی تکمیل تو یہ ان کا کام نہیں۔ (باقی باقی)

شیعہ سنی اتحاد

آج ہندوستان میں عموماً اور مسلم قوم میں خصوصاً اتحاد یا بالفاظ دیگر اتفاق کے لئے بے چینی پیدا ہورہی ہے۔ اتحاد اور اتفاق میں ہمارے نزدیک فرق ہے۔ اتفاق تو ہوسکتا ہے مگر اتحاد نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو اتحاد خواہوں کی مراد بھی اتحاد سے "اتفاق" ہی ہے مگر بطریق مجاز وہ لفظ "اتحاد" ہی بولتے ہیں۔ خیر یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ ہاں شیعہ سنی کا اتفاق بہ نسبت سنی فرقوں کے باہمی اتفاق کے ہم بہت آسان سمجھتے ہیں۔ ناظرین ہمارے دعوے کو تعجب سے نہ سنیں بلکہ ہماری پیش کردہ مثال پر خوب غور کریں۔

شیعوں کے امام الائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سنیوں کے اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم بہت مدت تک اکٹھے رہ کر اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ تاریخ اسلام میں یہ خدمت سنہرے حروف میں لکھی ہوئی ہے۔ خلافت ثلاثہ کے زمانے میں جناب علی یمین الدولہ رکن سلطنت (گورنمنٹ ہینڈ) رہے ہیں۔ بڑے بڑے امور مہمہ کو انہوں نے حل کیا۔ مگر اس زمانے میں ہمیں کوئی رخنہ نظر نہیں آتا۔ باایں ہمہ اخبار شیعہ کے ایک بڑے نامہ نگار معروف علامہ ہندی آف کلکتہ کو اتفاق و اتحاد مشکل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ :-

کہ سوامی جی نے جب لکھا تھا تو یہ فقرہ ضرور تھا۔ ورنہ سوامی جی پر غلط نویسی کا ڈبل جرم عائد ہوگا۔ اب چونکہ نہیں ہے اس لئے ضرور کتر بیونت کر کے فقرہ مذکور کو نکال دیا گیا ہے۔ (دیکھو منوسمرتی مترجمہ آتمارام جی۔ مطبوعہ بار سوم)

پس اگر آریوں میں دم خم ہے تو اس عبارت کو منوسمرتی سے دکھا دیں ورنہ اسی اعلان کے بعد ہم آریوں کے سکوت کو پوری شکست کے مترادف سمجھیں گے شاید یہی وجہ ہے کہ ستیارتھ کے جدید مطبوعات سے منو کا حوالہ ہی حذف کر دیا گیا ہے تاکہ نہ منو کا حوالہ رہے اور نہ کوئی منو کی طرف مراجعت کرے۔ چنانچہ لاجپت رائے والے ستیارتھ مطبوعہ بار چہارم کے سارے بحث میں منو کا کہیں حوالہ ہی نہیں ہے۔ حالانکہ راجپال والے میں حوالہ صاف موجود ہے

آپ اگر اس نکتہ پر غور کرنا چاہیں کہ کس وجہ سے منو کا حوالہ ستیارتھ سے اور منو کی عبارت کو منوسمرتی کے جدید مطبوعات سے حذف کیا جا رہا ہے تو ثمرات تناسخ مؤلفہ مولانا محمد انصاری مرحوم اور "اندر" مرتبہ غازی محمود سابق دھرم پال کے رسالے دیکھ لیں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آریوں نے متعدد اور ان کے اعتراضات کے پیش نظر اس عبارت کو اڑا دیا ہے تاکہ بقول شخصے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری لیکن یہ نہیں سوچا کہ ستیارتھ کا حوالہ تو حشر کر ہی ڈالیگا۔ اور منو میں نہ ہو لیکن ستیارتھ تو اس مضمون کی خبر اپنے ناظرین کو دے ہی دیگا۔ اب ناظرین ایسی چالاک سبھا کو یہ شعر سنانے کا حق رکھتے ہیں ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہاں
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

تناسخ چکر اور سوامی دیانند۔ اس کتاب میں وید۔ منوسمرتی۔ ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۶/ ملنے کا پتہ:- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب از رڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سفید یجر وید کی تقسیم بہت سادی ہے۔ اس وید میں پالیس ادھیائے ہیں اور ہر ادھیائے میں متعدد منتر ہیں اکثر لوگ نظم اور نثر دونوں طرح کے جملوں کو منتر کہتے ہیں لیکن صحیح تر اصطلاح یہ ہے کہ نظم کے اشعار منتر اور منتر کے جملے کنڈکا کہے جائیں۔ سفید یجر وید میں منتروں اور کنڈکاؤں کی تعداد ایک ہزار نو سو چہتر ۱۹۷۴ ہے۔

گائتری منتر یجر وید میں دو جگہ پایا جاتا ہے۔ ایک تیسرے ادھیائے کے پینتیسویں ۳۵ منتر میں اور دوبارہ ادھیائے ۲۲ کے نویں منتر میں۔

سیاہ یجر وید کی تیتریا شاکھا میں ۷۔ اشٹک یا کانڈ ہیں۔ ہر کانڈ میں پانچ سے آٹھ تک پرشن یا پرپاٹھک ہیں۔ ساتوں کانڈوں میں پرپاٹھکوں کی تعداد چوالیس ہے۔ ہر پاٹھک میں کئی کئی انوواک ہیں اور انوواک منتروں اور کنڈکاؤں پر مشتمل ہیں۔

تیتریا نام کی وجہ تسمیہ کے بارے میں اہل ہنود کی روائت میں ایک نہائت دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ وہ یہ کہ پہلے شکل یا سفید یجر وید کا وجود نہ تھا۔ سیاہ یجر وید ہی پڑھا پڑھایا جاتا تھا۔ ایک دن یجر وید کے ایک بڑے استاد نے اپنے ایک فارغ التحصیل طالب علم سے ناراض ہو کر کہا کہ تو ہمارا علم ہم کو واپس کر دے۔ اوس طالب علم نے قے کر کے سارے علم کو نکال دیا اور استاد کے دیگر شاگردوں نے تیتر بن کر اوس قے کو چگ لیا۔ اسی وقت سے قدیم یجر وید کا نام تیتریا سنگھتا پڑا۔ اور مخالف طالب علم نے جدید یا سفید یجر وید کو جاری کیا۔

کٹھ اور میتریانی وغیرہ سنگھتائیں چونکہ مروج نہیں ہیں اس لئے اون کی تقسیم کا ذکر نہیں کیا جاتا جہاں کہیں مطلق یجر وید کا نام آئے اور سفید و سیاہ کی تصریح نہ ہو وہاں سفید یجر وید ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ سیاہ سنگھتا شمالی ہندوستان میں رائج نہیں ہے

سام وید دو حصوں میں منقسم ہے پورب آرچک یا پورب آرچک اور اتر آرچک یا اتر آرچک یعنی نصف اول اور نصف آخر۔ نصف اول میں ۶۴ سوکت ہیں۔ جن میں مجموعی طور پر ۶۴۰ منتر ہیں یعنی ہر سوکت اوسطاً دس منتروں کا ہے۔ اسی وجہ سے اس حصہ کے سوکتوں کو دشتی کہا جاتا ہے۔ دوسرے نصف حصہ میں بائیس ادھیائے ہیں اور ہر ادھیا میں تین تین رچاؤں یا منتروں کے متعدد سوکت ہیں۔ اس حصہ کے سوکتوں کو بھی سوکت نہیں کہتے بلکہ ان کی رچاؤں کی تعداد کے لحاظ سے اون کو ترچ کہا جاتا ہے یعنی تین رچاوالے اکثر نسخوں میں حصہ اول اور حصہ دوم کے درمیان میں ایک سوکت دس منتروں کا اور پایا جاتا ہے جس کو مہانامنی آرچک بولتے ہیں۔

سام وید کے حصہ اول اور حصہ دوم ہر دو کی ضمنی تقسیم دو دو طرح سے کی جاتی ہے۔ حصہ اول کی پہلی تقسیم پرپاٹھکوں کے اعتبار سے ہے۔ اس حصہ میں چھ پرپاٹھک ہیں۔ اول پانچ پرپاٹھکوں میں دو دو اردھ پرپاٹھک یعنی نصف پرپاٹھک پانچ پانچ دستیوں کے ہیں۔ پس ان پانچ پرپاٹھکوں میں پچاس دستیاں ہوئیں۔ چھٹے پرپاٹھک میں تین اردھ پرپاٹھک ہیں۔ پہلے اردھ میں پانچ۔ دوسرے اردھ میں چار اور تیسرے اردھ میں پانچ دستیاں ہیں۔ کل چھٹے پرپاٹھک میں چودہ دستیاں ہوئیں۔ اس طرح پورے نصف اول میں پچاس اور چودہ یعنی چونسٹھ دستیاں ہیں بعض نسخوں میں چھٹے پرپاٹھک میں دو ہی اردھ میں ان نسخوں میں حصہ اول میں ۵۹ ہی دستیاں ہیں اور آخری پانچ دستیوں کو الحاقی سمجھ کر ان کو ترک کر دیا گیا ہے —— سام وید کے حصہ اول کی

شائع ہوا۔ جس میں چھٹی ستمبر کا خاص ذکر تھا۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے فصل کر چھٹی ستمبر کی

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ عبداللہ آتھم عیسائی مناظر میعاد مقررہ گذار کر کب فوت ہوئے۔ اسکے متعلق ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب کا اپنا بیان کافی ہے۔ آپ لکھتے ہیں

"مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہو گئے۔" (انجام آتھم ص۱)

اس حساب سے مسٹر آتھم پیشگوئی کی میعاد گذار کر بائیس مہینے بعد فوت ہوئے گویا اصل رقم (۱۵ ماہ) سے ڈیوڑھا (بائیس ماہ) بطور سود انہوں نے زندگی پائی۔ کیا اس قسم کی پیشگوئی کو ہم نبیوں کی پیشگوئی کی طرح کہیں، یا نجومیوں کی۔

قادیانی ممبرو! محض لفاظی اسلحہ کام نہیں آتے بلکہ واقعات میں صحیح معنی میں ظہور ہونا بھی کام آتا ہے۔ دیکھئے کیسے سادہ الفاظ میں پیشگوئی ہے :-

سیھزم الجمع ویولون الدبر
(دشمن بھاگ جائینگے اور پیٹھ پھیر جائینگے)

معمولی الفاظ ہیں مگر اپنے اندر صداقت کا جو زور رکھتے ہیں وہ الفاظ کا محتاج نہیں ہے۔

جس پیشگوئی میں محض الفاظ کا زور ہو اور اپنے اندر بحیثیت وقوعہ صداقت نہ رکھتی ہو وہ اس شعر کی مصداق ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ نہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

الہامات مرزا۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔
قیمت ۹؍ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

مرزا صاحب کا علم منطق سے ناآشنا ہونا

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب مدرس۔ جھنڈا نگر)

سردار جماعت اہل حدیث حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب مدظلہ العالی کی بعض تحریروں میں مرزا صاحب کے منطق سے ناآشنا ہونے کے موقعہ پر مرزا صاحب کے ایک خط کا ذکر آتا ہے جو انہوں نے حکیم نورالدین بھیروی قادیانی کی طرف بھیجا تھا اور ان سے پوچھا تھا کہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کونسی نسبت ہے؟ اس واقعہ میں مرزا صاحب کے منطق سے بے بہرہ ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ جو شخص ان دونوں قضایا کی نسبت کو نہ جان سکے اسے اس علم کا مبتدی بھی نہیں کہہ سکتے۔ چہ جائیکہ اُسے کامل و ماہر گنا جاوے۔ اب ہمیں مرزا صاحب کی ایک تالیف "سرمہ چشم آریہ" پڑھتے ہوئے اسکی مزید تصدیق ہوئی مرزا صاحب کتاب مذکور کے ص۹۶ پر لکھتے ہیں :-

"اسی واسطے صناعت منطق میں قضیہ ضروریہ مطلقہ سے قضیہ دائمہ مطلقہ کو اخص مطلق قرار دیا گیا ہے۔"

پھر اسکے بعد رقمطراز ہیں ؎

"پس یہ جو دائمہ مطلقہ ہے قضیہ ضروریہ مطلقہ سے اسی واسطے اخص سمجھا جاتا ہے۔"

علم منطق کے مبتدی شرح تہذیب وقطبی کے پڑھنے والے مرزا صاحب کے دعویٰ کو سن کر بڑی متانت سے مسکرا دینگے اور مرزا جی کی بارگاہ عالی میں یہ عرض کرینگے کہ ایک ہی صفحہ کے اندر جناب نے دو دو غلطیاں کی ہیں۔ اور اصول منطق کے برعکس باہمی نسبتوں کا اظہار کیا ہے اور لطف یہ کہ "اسی واسطے" کہہ کر آپ جو دلیل بیان کر رہے ہیں وہ اور بناء فاسد علی الفاسد ہے اور اس شعر کے مصداق ہے ؎

خشت اول چو نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

مزید افسوس یہ ہے کہ حکیم صاحب سے دونوں کی باہمی نسبتوں کو دریافت کرنے کے بعد بھی ان دونوں قضایا کی نسبتوں کو غلط لکھ گئے۔ اب حکیم صاحب خلیفہ اول کی غلطی کہیں یا مرزا صاحب کی۔

قادیانی حضرات عجیب کش مکش میں اس شعر کو پڑھتے ہونگے ؎

دل کو روؤں یا جگر کو میر
میری دونوں سے آشنائی ہے

آریہ سماج کو چیلنج

(از مولوی عبدالرؤف صاحب مدرس مدرسہ جھنڈا نگر بستی)

منوسمرتی مستند ہے یا نہیں اور بعض اجزا ملاوٹی ہیں یا نہیں؟ یہ ایک الگ بحث ہے۔

لیکن آفت تو یہ ہے کہ منوسمرتی کے اشلوکوں کو حذف کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس خیانت علمی کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش ص۹۔ فقرہ ۴۹ کے ماتحت یہ عبارت ہے :-

"جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے صحبت۔ نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بد کام کرتا ہے اس کا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے۔"

سوامی جی نے اس موقعہ پر منو ادھیائے ۱۲ کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ منوسمرتی کے اس مقام پر یہ مضمون نہیں ہے نہ اس کے آس پاس ہے۔ بلکہ بارھویں ادھیائے بھر میں کسی جگہ نہیں ہے۔ اب ناظرین

کرکے گہری سازش سے جماعت اہل حدیث کے مقتدر اور قائد اعظم جناب حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ مدظلہ ایدہ اللہ بنصرہ پر ناپاک کورباطن کو جرأت دلاکر قاتلانہ حملہ کرادیا۔ ہمارے علماء کرام کے سامنے یہ اربعہ عناصر محمد یار بہاولپوری، عبدالغفور ہزاروی محمد بشیر کوٹلوی اور محمد مسعود البزاروی جنہوں نے فرقہ دارانہ نفرت پھیلانے میں جماعت سے کشت وخون جنگ و جدل کرنے کے لئے تقاریر کیں۔ اور جماعت اہل حدیث کے متعلق خاص لفظ وہابی کہہ کر عوام کو سخت بھڑکایا اور یہ فتویٰ وہابی کو مارنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ جو وہابی کے سر پر جوتا مارے اسے جنت میں ایک حور ملے گی اور خاص یہ لفظ کہا کہ اب تک چاہئے تھا امرتسر میں کچھ ہوجاتا (اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹-نومبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۹ کالم ۲)

گورنمنٹ عالیہ کو لازم ہے کہ اس واقعہ کی تحقیق کرائے اور جن گواہوں کی شہادتیں شائع ہوچکی ہیں ان سے شہادت لے۔

اب تو سشن جج صاحب بہادر امرتسر نے فیصلہ اپیل میں یہ لکھا ہے کہ یہ حملہ مخالف جماعت کے اثر سے ہوا ہے۔

تقلید تیرا بھلا ہو

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

احقر الناس اپنے مقلد بھائیوں سے مودبانہ التماس کرتا ہے اور انصاف کی امید پر یہ چند حروف بذریعہ "اہلحدیث" شائع کراکر تسلی بخش جواب کا خواستگار ہے۔ امید ہے کہ مقلدین اہل علم غور فرمائیں گے۔ دیدہ باید!

ہمارے علاقہ کے ایک بریلوی مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ

جو اہل حدیث لوگ ہیں یہ ایک فرقہ جدیدہ ہے انگریزی راج جب سے انڈیا میں قائم ہوا ہے اس کے بعد اس کا وجود پایا گیا ہے کیونکہ اس حکومت میں مذہبی آزادی تھی۔ اس سبب سے یہ لوگ حشرات الارض کی طرح پھوٹ نکلے ہیں۔

سو برادران میں لمبی چوڑی بحث میں آپ کو نہیں لے جانا چاہتا۔ کیونکہ یہ کوئی علمی سوال نہیں۔ ہاں صرف ایک تاریخی واقعہ پیش کرکے آپ کی معتبرات کے حوالہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا واقعہ مندرجہ معتبرات حنفیہ سچ ہے یا نہیں۔ اگر سچ ہے تو تسلیم کریں۔ ورنہ کتب مذکورہ سے اس قصہ کو کم از کم حذف فرماکر ہمیشہ کے لئے اپنے لئے میدان کو اس وزنی گولہ توپ کی زد سے بچادیں۔

غور سے سنئے۔ صاحب غائظ الاوطار فتح القدیر سے روائتاً حکائت بیان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رح جب بغداد میں داخل ہوئے تو ایک اہل حدیث نے سوال کیا کہ رطب کی بیع تمر سے جائز ہے یا نہ؟

خیر جو جواب دیا سو دیا۔ اس سے کوئی بحث نہیں۔ صرف سوال یہ ہے کہ امام موصوف ۱۴۵ھ میں بغداد میں تشریف فرما ہوئے تو ایک اہل حدیث نے مسئلہ دریافت کیا۔ تو اس قصہ سے معلوم ہوا کہ جماعت اہل حدیث ان کے ورود سے پہلے ہی بغداد میں موجود تھی۔ تب ہی تو سوال ہوا۔

ناظرین ہی انصاف کریں کہ کیا اہل حدیث کا وجود جدیدہ ہے یا قدیمہ۔ لیکن انصاف شرط ہے اور ذرا حساب کرکے مجھ کو بتلادیں کہ ۱۴۵ھ ہی تاریخ ورود امام صاحب سے ہم جماعت اہل حدیث کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ ورنہ ثبوت قدامت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ تو ۱۳۵۷ھ ختم ہونے والا تو کیا حنفی حساب داں ہمیں بتلا سکتے ہیں کہ آج تک کتنے سال ہوئے اور حکومت برطانیہ کس سنہ ہجری میں داخل انڈیا بصورت حکومت ہوئی۔ کوئی ایچ پیچ کی ضرورت نہیں۔ بات بالکل سادہ ہے۔ لیکن آخر اس لفظ پر مضمون ختم کرتا ہوں کہ

اے تقلید تیرا بھلا ہو۔

اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین۔ ثم آمین!!

تحریک یوم التبلیغ

(از قلم مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی)

(نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں (مدیر))

بہت ہی متروک اور مُردہ سنتوں کے زندہ کرنے کا قدرت ربانیہ حسب مصلحت وقت اور سبب پیدا کردیتی ہے اور پھر اُنہیں اسباب کے ماتحت اہل سنت میں اُن سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ اور جوش بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔ جو اہل سنت کو اُن پر عمل کرنے اور انہیں زندہ کرنے پر بے چین و بے قرار کردیتا ہے۔ اور اگر علم الٰہی میں ان کے احیاء کا وقت آگیا ہے تو اگرچہ فسادامت کا بھی زمانہ ہو مگر وہ سنتیں زندہ ہوکر ہی رہتی ہیں۔

مولانا ثناءاللہ صاحب جس دن زخمی ہوئے میں نے اُسے یوم التبلیغ بنانے کی رائے دی۔ قرآن وحدیث کی تبلیغ سے جن کے کلیجوں پر چھریاں چلتی تھیں چل گئیں۔ انگاروں پر لوٹ گئے۔ میری تحریک نشتر کا کام کرگئی۔ جلے ہوئے دلوں کے پھپھولے اعتراض کی صورت میں پھوڑے گئے۔ ہائے وائے مچ گئی کہ لو صاحب یوم ولادت مع اپنے کل لوازم قصہ خوانی اور واہیات اشعار وقیام وشرینی کے تو نہ منایا جائے اور مولوی صاحب کے مجروح ہونے کا دن یوم التبلیغ بنانے کے گویا یادگار قائم کی جائے!

اس کے جوابات خود حضرت مولانا ممدوح اور جناب مولوی عبداللہ صاحب ثانی نے اخبار اہلحدیث اور رسالہ "نور توحید" میں دیئے۔ مجھے اُنکے اعتراضوں پر تو ذرا بھی تعجب نہ ہوا مگر اپنے ان حضرات کے جوابوں کا یہ منشا معلوم کرکے کہ یہ تحریک یوسفی ایک شخصی تحریک ہے جو ابھی پاس نہیں ہوئی اس پر اعتراض قبل از وقت ہے، کچھ ذرا سا افسوس پیدا ہوا۔ کیونکہ مخالفین تو سنت کی تبلیغ پھوٹی آنکھوں بھی نہیں دیکھ سکتے۔ مگر ہمارے اپنوں نے

دوسری تقسیم یہ ہے کہ اوس کو چھ ادھیاؤں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے چار ادھیاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ دستیاں ہیں۔ پانچویں ادھیا میں گیارہ اور چھٹے میں پانچ دستیاں ہیں۔ ان میں سے پہلے ادھیا کو اگنی کانڈ۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے ادھیا کے مجموعے کو اندر کانڈ۔ پانچویں ادھیائے کو پاومان کانڈ اور چھٹے ادھیائے کو آرنیک کانڈ بھی کہتے ہیں۔ لفظ پاؤمان کے معنے صاف شدہ کے ہیں اور یہ خطاب سوم کا ہے۔

سام وید کے حصہ دوم کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اوس میں نو پرپاٹھک ہیں۔ پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں دو دو اردھ یعنی آدھے ہیں اور باقی چار پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں تین تین اردھ ہیں۔ پس اس دوسرے حصہ میں کل ملا کر دس اور بارہ یعنی بائیس اردھ پرپاٹھک ہوئے۔ ہر اردھ پرپاٹھک میں متعدد ترچ یا تین تین پچاؤں یعنی منتروں کے شوکت ہیں۔ پورے حصہ دوم میں ترچوں کی تعداد چار سو سے کچھ اوپر ہے۔ کسی نسخہ میں یہ تعداد چار سو پانچ ہے۔ کسی میں چار سو دس۔ کسی میں چار سو چودہ اور کسی میں چار سو تینتیس۔

سام کی حصہ دوم کی دوسری تقسیم یہ ہے کہ اوس کو بائیس ادھیاؤں میں منقسم کیا گیا ہے جو بالکل ۲۲۔ اردھ پرپاٹھکوں کے مطابق ہے بعض نسخوں میں ادھیاؤں کی تعداد ۲۱ ہے یعنی انیسویں ادھیا کے بعد بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ملا کر ایک کر دیا ہے۔ اس طرح شمار میں ایک ادھیا کم ہو گیا ہے۔　　(باقی)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب۔ مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی۔ اس میں وید منتروں کے حوالوں سے ہی ویدوں کو غیر الہامی (رشیوں کی تصنیف) ثابت کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ویدک تہذیب کا نمونہ بھی دکھلایا ہے۔ اپنی طرز میں عدیم المثال ہے۔ قیمت بجائے ۴ کے ۲؍ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اخبار "الفقیہ" اور اس کے نامہ نگاروں کی تہذیب

(مرقومہ مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

دنیا کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جن قوموں نے صداقت و دیانت کو محض ضد و ہٹ دھرمی اور افترا پردازی سے چھوڑا بلکہ جہالت سے اس کا مقابلہ کیا۔ آخر منہ کی کھاتے ہوئے نیست و نابود ہو گئے۔ ہاں اگر دیانت داری سے حق کی تلاش کے لئے کسی شخص پر یا مذہب کے اصولوں پر اعتراض کئے جاویں تو جائے مضائقہ نہیں۔ ٹھنڈے دل سے اعتراض کا جواب سنایا پڑھا جاوے۔ عقل سلیم ہو تو چنداں تدبر کے بعد اسے قبول کر لیا جائے یا محض اعتراض کی شکل سے نہیں بلکہ نتیجہ پر پہنچنے کے لئے دریافت کیا جائے تو بہتر چیز ہے مگر یہاں تو یہ چیز ہی نہیں۔ معترض صاحب کو بس اپنے اعتراض سے غرض نکتہ چینی سے واسطہ۔ اس سے ذرا آگے بڑھے تو افترا پر اتر آئے، ناحق بدنام کرنا شروع کر دیا۔ متکلم کے منشا کلام کے خلاف مطلب خود اختراع کر کے جو دل میں آیا گھڑ لیا اور بے چارے عوام الناس میں رائی کا پہاڑ، کاغذ کا تابوت کھڑا کر کے لگے حق کو بدنام کرنے۔ مگر صاف بات ہے ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ الخ اسی بنا پر ہم بیانگ دہل واضح الفاظ میں کہنے کو تیار ہیں کہ کس قدر ظلم اور اندھیر نگری ہے کہ ایک اخبار مسلمانوں کا نکلتا ہو اور ان مسلمانوں کا جو کہ دنیا میں سب سے زیادہ بزعم خود محبت رسول کا دم بھرتے ہیں اور پھر دعویٰ کے خلاف حضور علیہ السلام کا صریحاً انکار صحابہ کرام کا دن دہاڑے خلاف بھی کیا جاوے اور خود نبی علیہ السلام کے محب بھی بنتے رہیں۔ ایک کلمہ گو مسلمان جو ایک خدا ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صدق دل سے مانتا ہو اور عین ٹھیٹھ اسلامی تعلیم پر اس کا عمل ہو توحید کا جذبہ موجود، محبت رسول مکمل طور پر صحابہ سے پیار، اماماں دین، صالحان عظام کا لحاظ سب کچھ ہو ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اس کا طغرائے امتیاز ہو پھر اس کو زبان کی تیز دھار سے، کفر کی گن مشین سے زخمی کیا جائے، بے ادب گستاخ کہہ کر اس کے سینے کو مجروح کیا جائے، اسکے بڑوں کی بے ادبی، بزرگوں کی توہین، حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ اسمٰعیل بے ادب وغیرہ القاب لکھے جائیں۔ تو کس قدر غیرت کا مقام ہے۔ ایسی اخبار اور اسکے نامہ نگاروں کی ساری فتنہ پردازی قوم کے ان مقتدر اصحاب پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو ایسی اخبار اور اس کے نامہ نگاروں اور اس کو اس کی بدتہذیبی پر باز پرس نہیں کرتے اور جو ایسی بیہودہ اخبار کو جاری دیکھتے ہیں۔ جو مضمون کسی نے لکھا، جو اناپ شناپ واہی تباہی جو کسی مفسد نے بھیجا بس "الفقیہ" نے غنیمت سمجھ کر چھاپ دیا۔ جماعت اہل حدیث کے ساتھ "الفقیہ" کے جس نامہ نگار کو ضرورت ہو ٹھنڈے دل سے مہذبانہ طریقہ سے تحریری تقریری گفتگو کرنے کا مجاز ہے۔ لیکن اگر ہمارے مدمقابل اخباری ملا نامہ نگار "الفقیہ" اس روش کو نہ چھوڑینگے، افتراق بین المسلمین کی خلیج کو جتنا وسیع کرتے جائینگے اسی قدر وہ بفضل خدا ذلیل و رسوا ہونگے۔

ہم متفقہ طور پر حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بات کا فوری سدباب کرے اور ان مولویوں سے اس بات کی باز پرس کرے کہ جنہوں نے علانیہ طور پر سر عام جلسہ عرس امام امرت سر میں بے سند من گھڑت فتوے دیکر عوام الناس کو مشتعل

کا ثواب ملتا ہے۔

(۲) دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :-

من طلب العلم کان کفارۃ لما مضیٰ

یعنی جس نے طلب کیا علم کو تو وہی علم اس کے اگلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۳) طالب علم کی فضیلت کے متعلق آنحضور کا کتنے پیارے الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے :-

من سلك طریقاً یطلب فیه علماً سلك الله به طریقاً من طرق الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها رضیً لطالب العلم وان العالم یستغفر له من فی السموات والارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دیناراً ولا درهماً وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

(ترجمہ) یعنی فرمایا آنحضور نے کہ جو شخص علم کے طلب کرنے کی غرض سے راستہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یعنی اسکو اس بات کی توفیق دیتا ہے کہ جنت کے راستہ کی طرف چلے۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کے راضی ہونے کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور وہ چیزیں جو آسمان و زمین کے اندر ہیں اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ اور بے شک عالم لوگ انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام دینار و درہم کے وارث نہیں بنائے گئے بلکہ علم کے وارث بنائے گئے۔ پس جس شخص نے اسکو حاصل کیا تو گویا کہ وہ بہت بڑا نصیبہ ور ہے۔

(۴) قال رسول الله صلعم من جاءه الموت وهو یطلب العلم لیحیی به الاسلام فبینه وبین النبیین درجة واحدة فی الجنة۔

جو شخص کہ موت آوے اس کو اس حال میں کہ وہ علم کو حاصل کرتا ہے اور اسلام کو پھیلاتا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے تو اسکے اور انبیاء کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

(۵) قال رسول الله صلعم من طلب العلم فادرکه کان له کفلان من الاجر فان لم یدرکه کان له کفل من الاجر۔

جس نے کہ طلب کیا علم کو پس حاصل کر لیا اسکو اچھی طرح تو اسکے لئے دو حصہ ہے اجر کا۔ اور اگر حاصل نہ کر سکا تو اس کے لئے ایک حصہ ہے اجر کا۔

(۵) وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعةً من اللیل خیرٌ من احیائها

یعنی رات میں ایک گھنٹہ علم دین کا درس دینا بہتر ہے رات بھر کی عبادت سے۔

الغرض علم کی فضیلت کے متعلق اور بھی بہت حدیثیں ہیں۔ ناظرین کرام احادیث مذکورہ بالا سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علم کیا چیز ہے اور اسکی کتنی فضیلت ہے، جاہل سے جاہل کو اگر عالم کہہ دیا جائے تو وہ بہت خوش ہوگا۔ لیکن جہل وہ چیز ہے جو انسان کے لئے لعنت قرار دی گئی ہے۔ دیکھئے ابوجہل کو بھی شریعت نے یہی خطاب دیا ہے۔ یہی علم ہے جس کے ذریعہ سے ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں اور خیر امت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے کنتم خیر امة اخرجت للناس الآیہ۔

یہی علم ہے جس سے خدا کو شناخت کر سکتے ہیں ؎

بے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

علم ہی وہ جوہر ہے جو ہمیں قرآنی نکات سے عالم کرا دیتا ہے۔ فی الجملہ عالم کی فضیلت علم کی فضیلت سے خود ظاہر ہے۔

علم کے آداب وعن عبد الله بن مسعودؓ قال یا ایها الناس من علم شیئاً فلیقل به ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم۔

(ترجمہ) عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جو شخص جانتا ہے کچھ تو کہے اسکو اور جو نہیں جانتا ہے اسکے متعلق کہے اللہ اعلم۔ اسلئے کہ علم کے آداب سے ہے کہ جس چیز کو نہ جانے اسکو کہے اللہ اعلم

عالم کن لوگوں کو کہا جا سکتا ہے اور علماء کے دلوں سے علم کو کیا چیز نکالتی ہے وعن سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون۔ قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع

ترجمہ۔ سفیان سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کعب سے پوچھا کہ کون ہیں علم والے کہا کعب نے وہ لوگ جو عمل کرتے ہیں اس چیز پر جو کچھ کہ جانتے ہیں۔ پھر کہا کہ کس چیز نے علماء کے دلوں سے علم کو نکالا کہا کعب نے لالچ۔

عالموں کی بےعزتی کیسے ہوتی ہے ومن عبد الله بن مسعودؓ قال لو ان اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زمانهم ولکنهم بذلوه لاهل الدنیا لینالوا به من دنیاهم فهانوا علیهم

(ترجمہ) عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہا انہوں نے اگر علم والے علم کی نگہداشت کرتے اور رکھتے اسکو ان لوگوں کے پاس جو اسکے اہل ہیں تو اپنے زمانہ والوں میں سرداری کرتے لیکن انہوں نے خرچ کیا اسکو دنیا والوں کیلئے تاکہ دنیا کو حاصل کریں پس اسی وجہ سے ان کی بےعزتی ہونے لگی۔

لیکن آجکل کے خود رَو اور دنیاوی علماء کرام کی یہ حالت ہے کہ اگر ان کی حالت پر نظر ڈالی جائے تو ان تمام مذکورہ فضیلتوں سے محروم اور بدعتوں اور گمراہیوں کے اندر مشغول ہیں۔ مثلاً فاتحہ۔ مولود۔ قیام وغیرہ۔ حالانکہ یہی علماء کرام اپنے آپ عامل بالقرآن والحدیث بنتے ہیں علم کا دعویٰ تو ہے لیکن عمل کرنا نہیں جانتے۔ حالانکہ عالم اس شخص کو کہا جاسکتا ہے جو قرآن و حدیث کے احکامات سے واقف ہو اور اس پر عمل کرتا ہو۔ علم تو ضرور ہے لیکن صرف نام کے لئے۔ قرآن و حدیث

دفع الوقتی کا جواب کیوں دیا۔ اصل حقیقت کو غور و فکر سے واضح کیوں نہ فرمایا۔

پس اب اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اپنی تحریک کی مقبولیت بلکہ مسنونیت واضح کی جاتی ہے۔ مخالفین کانوں کو پھٹ پھٹا کے سنیں اور دیدۂ ہوش کو وا کریں اور آنکھیں نہ ہوں تو ٹٹول کے دیکھیں۔

اس تحریک کے بانی اور عامل اور معلم حضرت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنہوں نے یوم آخر شعبان یا شعبان کے آخری جمعہ میں تبلیغ بلیغ کا خاص اہتمام فرما کر مہاجرین و انصار کو خاص خطبہ مرحمت فرمایا۔ (دیکھو کتب احادیث)

اور آپ بتاؤ کہ قدرت ربانیہ نے جو اس مردہ سنت کو زندہ کرنے کے لئے اس احقر العباد کے دل میں یہ تحریک موجزن فرمائی۔ جس کا ظاہری بہانہ جناب مولانا کا زخمی ہونا تھا تو یہ تحریک کسی احداث فی الدین پر مبنی ہوئی یا احیائے سنت نبویہ پر؟

اسکی مثال ایک یوم عاشورہ کے معظم ہونے کی بھی ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ بلکہ ان سے پہلے سے وہ واجب الاحترام تھا اور اسی روز شہادت حضرت سید الشہداء حسین علیہ السلام بھی واقع ہوگئی، تو یہ عاشورہ کا احترام نہ صرف شہادت امام مظلوم کی وجہ سے ہوا بلکہ وہ پہلے ہی سے محترم و معظم تھا۔ و باللہ التوفیق۔

علم کی فضیلت اور خود رو علما کی حالت

(از قلم مولوی عبد الصبور صاحب۔ مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

الحمد لولیه والصلوٰة علیٰ نبیّه

علم ہی انسان کو ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دیتا ہے۔ علم ہی جاہل کو عالم بناتا ہے۔ علم ہی ایک گمراہ آدمی کو صراط مستقیم پر لے آتا ہے۔ علم ہی انسان کو سلطنت اور بادشاہت دلاتا ہے۔

الغرض علم کے بغیر دنیا کی کوئی قوم اس عالم فانی میں عروج کے زینہ پر نہیں چڑھ سکتی ہے۔ اور نہ ترقی کے میدان میں گامزن ہو سکتی ہے۔

برادران اسلام! علم ہی کی فرضیت کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوتا ہے:۔

طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم و مسلمة

یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد ہر مسلمہ عورت پر فرض ہے۔

انسان کی قدر و منزلت اسی وقت ہوتی ہے جب وہ علم کی پاسبانی اور علم کی قدر کرتا ہے۔ سعدی مرحوم نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ ؎

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ہی کی بدولت عرب کی غیر مہذب قومیں کہ جن کا کام غارتگری و خونریزی کے سوا کچھ نہ تھا اس کے بعد انہیں قوموں میں سے چند اشخاص ایسے پیدا ہوئے جن کی نظیر محال ہے۔ وہی لوگ اپنے علمی کوشش کے سبب سے دنیا کے بادشاہ بن گئے اور انہی لوگوں کو مسبب الاسباب کی طرف سے درجات و منصبات عطا کئے گئے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:۔

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ یعنی خداوند کریم مومنوں اور اہل علم کے درجوں کو بلند کرتا ہے۔

اسی طرح سے دوسری جگہ صاحب علم کی فضیلت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب۔

(ترجمہ) یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ حکم سنا دیجئے کہ جو لوگ صاحب علم ہیں اور جو لوگ صاحب علم نہیں ہیں۔ ان دونوں کا درجہ اور مرتبہ برابر نہیں ہے۔ اور جو اچھا نصیحت کہ عقلمند ہی لوگ نصیحت قبول کرتے ہیں۔

خوش نصیب انسان وہی ہے جو علم و ادب کی زینت سے مزین ہو۔ کیونکہ علم کی زینت کے سامنے دنیاوی تمام زینتیں ہیچ ہیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

لیس الجمال بالثیاب مزینا
ان الجمال جمال العلم والادب

الغرض علم ایک ایسی دولت ہے جو گھٹائے گھٹتی نہیں اور جتنا ہی خرچ کرو اتنا ہی بڑھتی ہے۔ اور علم ایک ایسی دولت ہے جو کسی رہزن اور چور کے ہاتھ نہیں آتی ہے۔ ؎

علم کی دولت ہے ایسی بے زوال
جس کے آگے گنج قارون کیا ہے مال
عمر بھر پڑھتے پڑھاتے جائیے
پائیے جتنا لٹاتے جائیے
ایسی دولت کی صفت کیا کیجئے
بڑھتی جائے خرچ جتنا کیجئے
یہ وہ دولت ہے کہیں لے جاؤ ساتھ
آ نہیں سکتی کسی رہزن کے ہاتھ

ہاں علم ایک درخشندہ آفتاب اور عقل ایک شاہی تاج کی مثال ہے۔ عالم کی فضیلت قرآن کریم سے صاف طور پر ظاہر ہو رہی ہے:۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰوا

یعنی عالم ہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں۔

آج اگر دنیا میں علم نہ ہوتا تو آج ہم اسلام کے احکام اور اسلام کی خوبیوں سے واقف نہ ہوتے۔ عالم اگر کتنا ہی غریب ہو تب بھی عزت میں اس جاہل سے فوقیت رکھتا ہے جو بہت مالدار ہے۔

(۱) عالم کی فضیلت کے متعلق آنحضور کا ارشاد ہوتا ہے:

من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتیٰ یرجع۔ یعنی جو شخص علم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے پس وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ لوٹے۔ مطلب یہ کہ اس کو مجاہد کا ثواب ملتا ہے اگر وہ علم کی طلب میں نکلا اور مر گیا تو اسکو مجاہد فی سبیل اللہ

فتاویٰ

س ۱۶۰ } ایک شخص کی زوجہ اور ساس میں جھگڑا فساد رہا کرتا تھا جیسا کہ عموماً نوع کل ہے ایک روز وہ شخص نزدیک کے قصبہ میں جس کا فاصلہ دو کوس سے زائد ہے۔ ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے پیدل گیا۔ آتے ہوئے راستہ میں سخت بخار ہو گیا جس کی وجہ سے وہ بیہوش سا ہو گیا اور گھر آکر بیٹھک میں پڑ رہا۔ کچھ مدت کے بعد کسی نے آکر اطلاع دی کہ تمہاری بیوی اور والدہ لڑ رہی ہیں۔ یہ سن کر وہ جوش میں اٹھا اور لڑکھڑاتا ہوا گھر کو روانہ ہو گیا جاتے ہوئے صحن میں سے پھاوڑا اٹھا کر دونوں کو مارنے کے لئے جھپٹا۔ اس کو اس حالت میں آتا ہوا دیکھ کر اس کی والدہ دوڑ کر دوسرے گھر چلی گئی اور بیوی اپنے والدین کے گھر جو پڑوس میں ہے چلی گئی۔ پہلے وہ اپنی والدہ کو مارنے کے لئے اس کے عقب میں دوڑا مگر راستے میں پڑوس والوں نے روک کر واپس گھر کو روانہ کر دیا۔ اسی راستہ میں سسرال کا گھر پڑتا تھا۔ بیوی۔ ساس اور بیوی کا بھائی (سالہ) راستہ میں کھڑے تھے۔ جب وہ جھپٹ کر اپنی بیوی کو پکڑنے لگا تو ان سب نے طعن و تشنیع اور گالیاں نکالنی شروع کیں اور ساتھ ہی بیوی اور ساس نے دو ہتھڑیں مارنی شروع کر دیں۔ اور سالہ نے ایک زبردست مکہ مارا جو کہ اس شخص کے دل کے قریب پسلیوں پر لگا۔ جس سے اسکی حالت اور زیادہ بگڑ گئی۔ لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور بٹھا دیا۔ شدید بخار کی حالت میں سفر کی تھکاوٹ نیز طعن و تشنیع اور زدو کوب کے غصہ میں اس وقت اس شخص پر اس قدر وحشت کا غلبہ طاری ہوا کہ کسی نیک و بد بات کی تمیز تو درکنار اپنی عقل و سمجھ پر بھی قابو نہ رہا۔ اور اسی وحشتناک حالت میں سب کے روبرو بغیر بیوی کا نام لئے ایک ہی سانس میں بلا رکاوٹ طلاق۔ طلاق۔ طلاق کہہ دی اور لوگوں نے اسے پکڑ کر بیٹھک میں چارپائی پر لٹا دیا۔

اس کے چند گھنٹہ کے بعد شربت وغیرہ پلانے سے جب وہ ہوش میں آیا۔ تیمارداروں نے بات چیت شروع کی تو وہ بہت نادم اور پشیمان ہو کر کہنے لگا کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو کہ مختلف وجوہ کے باعث وحشت میں آکر مجھ سے وقوع پذیر ہوئی۔

اب علمائے دین اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آیا اس شخص کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا۔

(عطا محمد خان موضع قائم والہ۔ جالندھر)

ج ۱۶۰ } طلاق غصہ سے کہے یا ہنسی سے واقعہ ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق۔

اس لئے صورت مسئولہ میں تین طلاقیں ایک وقت ایک مجلس میں کہی گئی ہیں جو محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہیں۔ فقہاء حنفیہ اس کے خلاف ہیں۔ محدثین (اہل حدیث) کے نزدیک رجوع کا حق ہے۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک مغلظہ ہو گئی۔ اللہ اعلم!

س ۱۶۱ } ایک عورت کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی مگر اس نے خاوند سے طلاق لیکر دوسرے سے عقد کر لیا۔ اور پھر اس سے بھی طلاق لے کر اب تیسرے سے نکاح کیا۔ اس عرصہ میں اس کا پہلا خاوند ۱ مر گیا اور پھر وہ تیسرے سے بھی طلاق لے کر خاوند ۱ کے گھر اپنی لڑکی اور لڑکے کے پاس چلی گئی اس وقت لڑکی کی عمر سترہ سال کی ہے۔ لڑکی کا تایا اور نانا حقیقی زندہ ہیں۔ مگر اس کی والدہ نے تیسرے کسی آدمی کو ولی بنا کر تایا اور نانا کی مرضی کے خلاف ایک شادی شدہ لڑکے سے نکاح کر دیا۔ نانا اور تایا کی ناراضگی کی وجہ اس لڑکے کا شادی شدہ ہونا ہے۔ گاؤں کا ذیلدار اور نمبردار بھی بموقع نکاح حاضر نہیں تھے۔ جواب قرآن و حدیث سے عنایت فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۲۳۳)

ج ۱۶۱ } لڑکی کا ولی باپ کے بعد اس کا تایا ہے۔ جس کا فرض ہے کہ لڑکی کے مفاد کے ماتحت اس کا اچھی جگہ نکاح کر دے جو نکاح والدہ نے کیا ہے اگر لڑکی اس نکاح پر خوش ہے تو تایا کو خوش ہونا چاہئے۔ اگر لڑکی راضی نہیں تو نکاح نہیں ہوا۔ پھر تایا کو حق ہے کہ کسی بہتر جگہ نکاح کر دے۔ اگر لڑکی بغیر مکروفریب کے راضی ہے تو عند الحنفیہ نکاح درست ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۶۲ } منگنی کا شریعت میں کہیں ثبوت ملتا ہے۔ زید نے اپنی لڑکی کی منگنی بکر سے چھوٹی عمر میں کر دی۔ اس بات کو سات آٹھ سال کا عرصہ ہوا اب لڑکی جوان اور لڑکے کی عمر اس وقت تھوڑی ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کی شادی بکر سے نہیں کرتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ زمانے کی حالت بہت خراب ہے جس صورت میں لڑکے اور لڑکی کی نسبت نہیں ہے شادی کر کے بعد میں ساری عمر پچھتانا پڑے۔ بکر کے وارث تقاضا کرتے ہیں اور شادی کے لئے کہتے ہیں۔ مگر زید کے جواب دینے کی وجہ سے بکر کے وارث زید کو گالی گلوچ بھی کرتے ہیں اور کبھی کچھ کبھی کچھ کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے۔ کیا زید کو نکاح کرنا ضروری ہے۔ اور ایسی منگنی کی شرع شریف میں کوئی اصل ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۶۲ } منگنی ایک معاہدہ ہوتا ہے کہ لڑکی کو فلاں لڑکے کے ساتھ نکاح کرونگا۔ اس معاہدہ کی پابندی اس حد تک ہونی چاہئے جب تک خلاف شرع نہ ہو اور ان کے مفاد کے خلاف نہ ہو جن کے حق میں یہ معاہدہ ہوا ہے۔ صورت مسئولہ میں جب لڑکی بڑی عمر کی ہے اور لڑکا چھوٹا تو اس عہدہ کو توڑنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے اگر کوئی قسم کھالے اور قسم کھانے کے بعد اس کام کو خلاف شرع سمجھے جس سے رکنے کی قسم کھائی ہے تو اسکو چاہئے کہ قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے۔ اللہ اعلم! (نوٹ) اس قسم کے وعدے

احکام رمضان المبارک

(از قلم حافظ عبداللہ صاحب فلورل کرنول)

(گذشتہ سے پیوستہ)

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہیں مگر روزہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا اور روزے ڈھال ہیں۔ روزے دار فحش نہ بولے اور نہ بیہودہ گوئی میں شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی گالی دیوے یا بُرا کہے یا لڑائی جھگڑا کرے تو اس کو کہہ دیوے کہ میں روزے دار ہوں۔ (لڑنا جھگڑنا۔ گالی گلوچ دینا مجھے حرام ہے) قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ البتہ روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ روزے دار کو دو خوشیاں ہوتی ہیں ایک جب روزہ کھولتا ہے تو روزہ کھولنے کی خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اس کو بسبب روزہ کی خوشی ہوگی۔

سبحان اللہ! کیا پیاری حدیث ہے۔ ہر نیک عمل کا بدلہ مالک اپنے فرشتوں کے ہاتھوں دلوائیگا مگر روزے دار کے لئے فرماتا ہے:۔

وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

یعنی میں اسکو اپنے دست مبارک سے بدلہ دونگا۔

سبحان اللہ! اس وقت کی خوشی کا کیا کہنا۔ جب ہمارا مالک اپنے ہاتھوں سے انعام واجرت تقسیم کریگا۔ اسی لئے حضور نے فرمایا۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت دوسرے مالک سے ملنے کے وقت۔ روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہؤا اور بھوک پیاس کا غلبہ جاتا رہا۔ دوسرے خدا سے مل کر روزے کا ثواب پاویگا تو خوش ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:۔

فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ و طعامہ من اجلی۔ (ترجمہ) فرماتا ہے رب العزت روزہ میرے لئے ہے میں ہی اسکی جزا دونگا فرشتوں سے نہ دلاؤنگا بلکہ خود دونگا۔

روزے کو خدا نے اپنی طرف اس وجہ نسبت کیا کہ اور عبادت میں یعنی نماز۔ زکوٰۃ حج وغیرہ میں ریا ونمود اری کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں۔ اگر روزے دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا کہ روزے دار ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ فرشتے ہر عبادت میں آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں نہیں کیونکہ وہ بھوک پیاس سے بری ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص اللہ کے راستے میں جوڑا دیگا (یعنی دو اشرفی یا دو روپے یا دو پیسے یا دو کپڑے یا دو گھوڑے یا دو روٹیاں یا دو پانی غرض ہر چیز کا جوڑا) تو جنت کے سب دروازوں سے بلوایا جائیگا۔ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے (یعنی ہر دروازے کا نگہبان کہیگا اس دروازے سے داخل ہو جیئے بہت اچھا ہے) جو آدمی نمازیوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا اور جو مجاہدوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائیگا۔ جو آدمی روزے داروں سے ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جائیگا اور جو صدقہ دینے والوں سے ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائیگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کوئی ایسا آدمی بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائیگا۔ فرمایا ہاں (بلایا جائیگا) اور میں امید رکھتا ہوں تو ان میں سے ہو۔

سبحان اللہ! دیکھئے مالک نے روزے داروں کے دروازے کا نام باب الصیام نہیں رکھا بلکہ باب الریان رکھا۔ یہ دروازہ روزیداروں کے لئے مناسب ہے۔ ریّان سے رَیٌ سے رَیٌ کے معنے سیرابی کے ہیں یعنی جو لوگ دنیا میں بھوکے پیاسے رہے روزے کی وجہ سے ان کے لئے اعلیٰ مراتب ہیں دروازہ بھی سیرابی والا ہے جو روزے داروں کی خوشخبری کا باعث ہے جب جنت کا دروازہ دکھائی دیگا لوگ خوش ہو جائینگے۔ اور اس حدیث سے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت اور ان کا یقینی جنتی ہونا پایا جاتا ہے۔

ہادیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ جنت میں ایک دروازہ ہے اس کا نام ریّان ہے قیامت کے روز اس دروازے سے صرف روزیدار ہی جنت میں داخل ہونگے۔ کہا جائیگا روزے دار کہاں ہیں۔ روزے دار اٹھ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر ان کے بعد اس دروازے سے کوئی داخل نہ ہوگا جب سب روزے دار داخل جنت ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائیگا پھر اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

فرمایا نبی علیہ السلام نے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ (یعنی روزہ رکھنے کی وجہ قوت حیوانی جو غضب اور شہوت کی جڑ ہے ضعیف ہو جاتی ہے اس لئے روزے داروں پر شیاطین کے وسوسے کچھ تاثیر نہیں کرتے)

فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص ایمان اور ثواب کی امید کرکے رمضان کے روزے رکھے اسکے پہلے گناہ بخشے جائینگے اسیطرح جو شخص ایمان اور ثواب کی امید کرکے رات میں قیام کریگا اور لیلۃ القدر میں بھی قیام کریگا تو اسکے گناہ بھی بخشے جائینگے۔ حضور کا ارشاد مبارک سنئے روزہ اور قرآن مجید (قیامت کے دن) انسان کیلئے شفاعت کرینگے۔ روزہ کہیگا میرے پروردگار میں نے اسکو تمام دن کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے روکا تھا اسلئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے۔ اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات کو سونے سے روکا تھا (اور وہ رات کا اکثر حصہ تلاوت قرآن میں ختم کرتا تھا) اسلئے میری سفارش اسکے حق میں قبول فرمائیے۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (باقی)

ملکی مطلع

یورپ میں جنگ کے بادل

ابھی منڈلا رہے ہیں

برطانیہ، فرانس اور جرمن میں جو معاہدے ہوئے ہیں وہ اخبارات میں آچکے ہیں۔ لازمی تھا کہ ان معاہدات پر چہ میگوئیاں اور اختلافات پیدا ہوں۔ چنانچہ برطانیہ ہی میں یہ اختلاف بڑی شکل اختیار کر رہا ہے۔ امیر البحر نے ناراضگی میں استعفیٰ دیدیا اور بھی کئی ایک ارکان و اعیان ان معاہدات پر خفا ہیں۔ کیونکہ وہ اس میں برطانیہ جیسی پُر شوکت حکومت کی ہتک سمجھتے ہیں۔

معترضین سمجھتے ہیں کہ فارسی کا مقولہ

یک راہگیر دوم را دعویٰ دار

صحیح ثابت ہونے والا ہے۔ جرمن کا ڈکٹیٹر ہر ہٹلر اس مقولے پر عمل کریگا اور ضرور کریگا۔ یعنی وہ زیکوسلواکیہ سے حصے کراپنے ان حصص کا دعویٰ کریگا جو اس سے جنگ عظیم میں چھینے گئے تھے۔ جس میں افریقہ کا دار السلام بھی شامل ہے۔ وہ کبھی اپنے دعوے سے باز نہیں رہے گا اور اس کے مطالبات پورے ہونے سے حکومت برطانیہ کو ضعف اور اس کو قوت ہوتی جائے گی۔ ضعف مالی اور ضعف شوکت کے علاوہ برطانیہ کی ساکھ کو بڑا نقصان پہنچیگا۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام اقوام و اشخاص اعتبار میں ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح افراد اپنے وعدوں کو پورا نہ کریں تو ان کا اعتبار نہیں رہتا۔ اسی طرح اقوام بھی (چاہے برسر حکومت ہوں) بدعہدی کرنے سے بے اعتبار ہوجاتی ہیں۔ معترضین بھی برطانیہ کے خیر خواہ ہیں اس لئے انکے اعتراضات کی قدر و قیمت (جتنی بھی ہوسکے) کرنی چاہیئے۔

یورپ اگرچہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہیں مانتا مگر قرآن مجید کی تعلیم چونکہ (قانون قدرت اور فطری) فلسفہ پر مبنی ہے اس لئے وہ فطرۃً اس کے ماننے پر مجبور ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:۔

لَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ ؕ

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی قوم کے ساتھ وعدہ کرکے اس لئے مت توڑو کہ تمہارے خیال میں اور کوئی قوم اس سے زیادہ قوت والی اور عقلمند ہے۔

آج یورپ میں جو کچھ ہوا وہ سب اسی آیت کے ماتحت ہوا ہے۔ فرانس و برطانیہ نے زیکوسلواکیہ سے وعدہ امداد کیا۔ ابتدا میں اس پر قائم بھی رہے مگر عین وقت پر وہی ہوا جو مرزا غالب مرحوم کہہ گئے ہیں

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

یاد ہے اور اچھی طرح یاد ہے مگر اس پر عمل نہیں ہوا۔ یہ ہے تصویر کا وہ رُخ جو معترضین کی جانب ہے۔ لیکن تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ جو کچھ وزراء کانفرنس نے کیا ہے وہ بھی بے وجہ نہیں ہے۔ پنجابی زبان میں ایک حکیمانہ مثال ہے جس کا ترجمہ اُردو میں یوں ہے:۔

مچھلیاں پکڑنے والا جال جو دیکھتا ہے
اس کا علم ماہی گیر کو نہیں ہوتا۔

اس کو عربی میں یوں کہا جاتا ہے:۔

صاحب البیت ادریٰ بما فیہ

ہر سلطنت کے وزراء اپنی سلطنت کے حالات (از قسم ضعف و قوت وغیرہ) اس قدر جانتے ہیں کہ دوسرے نہیں جانتے۔ اس لئے جو کچھ ہوا وہ اس علم کی بنا پر ہوا جو وزرائے سلطنت کو حاصل ہے۔ ناممکن ہے کہ وزراء برطانیہ دانستہ ایسا کام کریں جس سے حکومت کی بدنامی ہو۔

پس معترضین کے اعتراضات کے متعلق ہمارا خیال یہ ہے کہ وہ بے خبری پر مبنی ہیں اور وزرائے سلطنت کی کاروائی باخبری پر۔

مگر جو لوگ سرسری نظر رکھتے ہیں وہ ہمیشہ اس قسم کے موقع پر اعتراض کیا ہی کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے حافظ شیرازیؒ نے فرمایا ہے:

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

البتہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا جو عام طور پر ظاہر کیا جاتا ہے کہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں شاید نقشہ یورپ سے مٹ جائیں۔ اسکے متعلق یہ مثال ہے کہ

بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔

بہر حال جو کچھ بھی ہو ہم ہندوستانیوں کی دعا ہے کہ

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

انجمن اسلامیہ امرتسر

معززین امرتسر کی ایک پرانی انجمن ہے۔ جس کے زیر انتظام کئی ایک سکول اور ایک ڈگری کالج بھی ہے۔ نیز شہر کی بعض مساجد بھی اسکی تحویل میں ہیں۔ جیسے آج کل دنیا میں ہوائے نفاق و شقاق چل رہی ہے۔ جس کا اثر خاص طور پر مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ شومئے قسمت سے انجمن اسلامیہ امرتسر بھی کبھی کبھی اس سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ انجمن کے بزرگ بانیان میں سے اب کوئی ایسا نہیں رہا جس کا کنٹرول ممبروں پر پورا ہو۔ اس لئے جب اختلاف پیدا ہوتا ہے تو بُری شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اختلاف کرنے والے نہیں سمجھتے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

کاش مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکیمانہ و ناصحانہ ارشاد یاد رکھیں جو سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے:۔

ما هلك قوم من قبلكم حتى اوتوا الجدل

(یعنی پہلی قومیں آپس میں جنگ وجدل کرنے ہی سے تباہ ہوگئیں) ۔ آج کل امرتسر کی

متفرقات

اخباری سال آئندہ پرچہ کے بعد ختم ہو جائیگا۔ انشاء اللہ! اس لئے جملہ خریداران و بہی خواہان کو چاہئے کہ نئے سال میں اخبار کی خریداری بڑھائیں تاکہ گذشتہ سالوں سے اشاعت میں جو کمی واقع ہو رہی ہے وہ شروع سال سے ہی پوری ہونی شروع ہو جائے۔ صرف ہمت کی دیر ہے۔

مقدمہ وقف فیض آباد کی اعانت کے سلسلے میں مبلغ ے مزید وصول ہوئے ہیں۔ کل میزان ے ہے۔ تاریخ سر پر آ رہی ہے اخراجات کی ضرورت ہے اصحاب خیر اس مقدمہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی دل کھول کر امداد کریں۔ راقم مولوی مرزا محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یو۔پی۔

مرزائی مناظرہ دیرووال افغاناں ضلع امرتسر میں مرزائیوں کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جماعت اہلحدیث نے منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری کو احتیاطاً بلوا بھیجا چنانچہ انہوں نے مرزائیت کے خلاف چند تقریریں کرنے کے علاوہ حیات مسیح۔ فیصلہ مرزا۔ ختم نبوت پر مرزائی مبلغ سے مناظرہ کیا۔ کذبات مرزا پر مولوی محمد عبداللہ مدرس مدرسہ دیرووال نے مناظرہ کیا۔ چاروں مناظر نہایت شاندار رہے اور اہل حق کو فتح ہوئی۔

(دیکھے از شریک مناظرہ ۳)

۱۶۔ اکتوبر یاد رکھیں قادیان سے تحریک ہوئی ہے کہ ۱۶۔ اکتوبر کو مسلمانوں میں نبوت مرزا کی تبلیغ کی جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرزائیت کی تردید کے لئے دفتر اہلحدیث سے جوابی اشتہارات جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک بھیجکر طلب کریں۔

پتہ :۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مولوی قاضی احمد حسن صاحب مدرس سعیدیہ عربیہ کے نہایت مخلص کارکن ہیں۔ امسال بھی حسب سابق مدرسہ کی مالی امداد کے سدھار نے کے لئے سفر کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ لہذا میری درخواست ہے کہ موصوف جہاں جہاں تشریف لے جائیں وہاں کے اہل خیر و کرم حضرات قاضی صاحب کی پوری پوری امداد فرما کر مدرسہ کو مالی مشکلات سے نجات دلا کر عند اللہ ماجور ہوں

خادم سنت نبویہ :۔ ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ۔ پل بنگش دہلی۔

امرتسر کی امت مسلمہ سے سوال

امرتسر کی منکرہ حدیث پارٹی کا دوسرا جلسہ یکم۔۲۔ اکتوبر کو تھا۔ اس میں مختلف لیکچراروں کے لیکچر ہوئے کوئی زمین کی کہہ گیا کوئی آسمان کی۔ اس سے تو ہمیں مطلب نہیں۔ لیکن دو لیکچراروں کی تقریروں سے ہمیں مطلب ہے۔ ان میں سے ایک لیکچرار لاہوری مرزائی تھا جس نے مرزا صاحب قادیانی کی مجددیت کو خوب ابھار دکھایا۔ اس کے بعد کوئی صاحب مرزا عبد الحمید جن کے نام کے ساتھ پروفیسر لکھا جاتا ہے کھڑے ہوئے جو اس وقت ایک جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ آپ نے کہا کہ

ایک ایسا شخص دنیا میں پیدا ہو چکا ہے کہ جو مرزا صاحب سے ہزار درجہ بڑھ کر ہے اور وہ دنیا میں بہت بڑا انقلاب پیدا کریگا وغیرہ وغیرہ

چونکہ ایسے شخص کا وجود مسلمانان دنیا کے لئے ابر رحمت ہوگا۔ اس لئے ہم بانیان جلسہ (امت مسلمہ) کے اعیان سے سوال کرتے ہیں کہ اس بزرگ کا پتہ ہمیں بتائیں۔ اگر ان کو معلوم نہ ہو تو اپنے لیکچرار سے پوچھ کر بتائیں تاکہ ہم پہلے ہی سے مستفیض ہونے کے لئے اپنے نفس اور اپنے متعلقین کو آمادہ کریں۔

اس سوال کے مخاطب جماعت منکرہ کے ارکان عموماً اور ان کے امیر صاحب خصوصاً ہیں۔ جواب جہاں تک ہو سکے جلد عنایت کریں۔ کیونکہ ایسے بزرگ کو دیکھنے کے لئے دل بیتاب ہے۔

مدرسہ (دار الحدیث) محمدیہ لشکر گوالیار کا سالانہ امتحان

مدرسہ مذکور کا سالانہ امتحان مورخہ ۳۔ ۴ شعبان ۱۳۵۶ھ کو ہوا۔ الحمد للہ نتیجہ بہترین رہا۔ ۲۶ طلباء شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۶ لڑکے فیل اور باقی سب اچھے درجات میں کامیاب ہوئے۔ امتحان مولانا مولوی عبداللہ انسپکٹر سفیر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے لیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ مدرسہ اپنی نمایاں ترقی پر گامزن ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس درسگاہ کی کامیابی میں ہر ممکن طریق سے مدد کرے۔ (شکر اللہ سعیکم) ۔ مدرسہ مذکور کا تعلیمی سال بدستور سابق ۷۔ شوال ۱۳۵۶ھ سے شروع ہوگا۔ بیرونی طلباء آنے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت اجازت داخلہ حاصل کرلیں۔

المعلن خادم المسلمین محمد اسماعیل مدرس مدرسہ دار الحدیث محمدیہ لشکر گوالیار۔ (۸ روا خل اشاعت فنڈ)

آہ! پیر احسان اللہ شاہ

رحمۃ اللہ علیہ

سندھ جیسے پیر پرست ملک میں ضلع حیدرآباد میں گوٹھ پیر جھنڈہ میں ایک گدی ہے۔ جس کے گدی نشین اہل توحید چلے آئے ہیں۔ بسا غنیمت تھا کہ وہاں سے توحید کی آواز اٹھتی تھی۔ پیر احسان اللہ شاہ مرحوم وہاں کے مسند نشین تھے۔ آپ اہل توحید اور اہل علم صالح نوجوان اور علماء کے قدردان تھے۔ ناگاہ خبر آئی ہے کہ ۹ شعبان ۱۳۵۶ھ (مطابق ۱۴ اکتوبر) کو ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعت اہلحدیث آپ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ ارشاد خداوندی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سے چارہ نہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور انکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرما

ایضاً میری والدہ ماجدہ جو کہ موحدہ پابند صوم و صلوٰۃ شرک و بدعت سے بیزار رہا کرتی تھیں۔ انتقال کر گئیں۔ انا للہ! قاضی عبد الغفور کرہ مان سنگھ ریاست بہاولپور

ایضاً میری اہلیہ جو نہایت نیک بخت اور موحدہ پابند صوم و صلوٰۃ تھی فوت ہو گئی۔ انا للہ!

(عبد العزیز امام مسجد کوٹلی ضلع گجرات) ناظرین کرام

انجمن میں ایک فساد عظیم پیدا ہو رہا ہے۔ جس کی ابتدا یہ بتائی جاتی ہے کہ انجمن کے ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کسی وجہ سے مستعفی ہونے پر مجبور ہو گئے۔ لڑکوں کو اُن سے خاص اُنس تھا۔ اسلئے لڑکے بگڑ گئے۔ سب لڑکوں نے تعلیم چھوڑ دی ہے اور مطالبہ کیا کہ ہیڈ ماسٹر کو واپس بلایا جائے اور سکول کے سکرٹری کو سکرٹری شپ سے علیحدہ کیا جائے۔

منتظمین انجمن نے پہلے اس کی پرواہ نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ جھگڑا بڑھتا بڑھتا ارکان انجمن تک پہنچ گیا۔ انجمن کے اجلاسوں میں تکا فضیحتی شروع ہو گئی۔ اور حقیقت میں بات وہی ہے جو عربی میں ایک مثال ہے :۔

یس ھذا اوّل قارورۃ کسرت

یہ پہلا واقعہ نہیں ہے ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس نفاق و شقاق کو جلد دُور کرے۔ آمین!

انجمن تنظیم الطلبا بنگال و آسام۔ دہلی

کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا عبید الرحمن صاحب حسب اعلان ۲۷۔ رجب ۱۳۵۷ھ بعد نماز جمعہ مدرسہ دار الہدیٰ کشن گنج دہلی کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔ مدارس عربیہ کے مدرسین نے اراکین انجمن کی ہمت افزائی کرتے ہوئے تنظیمی زندگی کا فلسفہ بیان فرمایا۔ نیز مدرسین طلباء کی عربی۔ فارسی، اردو، بنگلہ تقریریں سُن کر بے حد محظوظ ہوئے اور انجمن کی طلباء نوازی خدمات کا اعتراف کیا۔ اخیر میں مولوی ابوالعلام نذیر الدین نیّر دلالپوری صدر انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام و دہلی نے ذیل کی تجویز پیش کی :۔ "انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام دہلی کا یہ جلسہ فلسطینی عربوں کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلسطینی عربوں کو موجودہ ظلم و استبداد سے نجات ابدی بخشے"۔

(سکرٹری از دفتر واقع مسجد کلاں صدر بازار دہلی)
(۸ھ اشاعت فنڈ وصول)

مدرسہ سعیدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

۸۔ شعبان ۱۳۵۷ھ ٹھیک صبح ۸ بجے مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی منعقد ہوا۔ تلاوت کلام اللہ شریف سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ زاں بعد صاحب صدر نے اپنے فصیح و بلیغ خطبہ صدارت سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ حضرت ممدوح نے نصاب تعلیم عربیہ کی تبدیلی پر بہت زور دیا اور دیگر علماء و طلباء کے لئے نہایت مفید باتیں بیان فرمائیں۔ اسکے بعد مولانا ابو الفضل عبد الحنان صاحب اڈیٹر مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی نے ایک طویل تقریر کے ذریعہ حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ آپ کے بعد مولانا قاضی احمد حسن صاحب نے مرحوم کاکا محمد ابراہیم صاحب رئیس اعظم مدراس و منتظم جامعہ دار السلام عمر آباد کے اچانک سانحہ ارتحال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار فرمایا اور مرحوم کے اوصاف بیان فرمائے۔ حاضرین جلسہ نے مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کی۔ نیز مدرسہ کی جانب سے ایک تجویز تعزیت پیش کی جو بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ ہم سب اُن کی اچانک وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور اُنکے اہل و عیال خصوصاً حاتم دوراں حضرت کاکا محمد اسماعیل صاحب سے قلبی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم نوجوان کی جنت میں مہمانی کرے اور انکے اقربا کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ زاں بعد مدرسہ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ سنایا گیا۔ ۴۳ طلباء تھے۔ سوائے بلوغ کے کُل پاس ہوئے۔ اول درجہ کامیاب شدہ طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ مدرسہ کے شاندار نتیجہ پر حاضرین نے اظہار خوشنودی و اطمینان کیا اور نعرۂ تحسین بلند کیا زاں بعد ناظم مدرسہ نے تین سال کے حسابات آمد و خرچ حاضرین کو سنائے۔ (راقم (مولوی) ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی)

(۸ھ داخل اشاعت فنڈ)

بشارت واقعہ میں آگئی

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۲۳ میں بعنوان "بشارت" لکھا گیا تھا کہ یہ عاجز ایک مبسوط رسالہ مضامین امام زماں، مہدی منتظر اور مجدد دوراں کے متعلق لکھ رہا ہے۔ اس پر کئی ایک اصحاب نے فرمائش خریداری کی بھیجی ہے۔ سو معلوم ہو سردست ان مضامین میں سے امام زماں کا مسئلہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ باقی مسائل کی کاپیاں لکھی ہوئی تیار ہیں جو انشاء اللہ رمضان میں یا اس کے بعد طبع کرائی جائینگی۔ "امام زماں" کا مسئلہ پوری بسط و تفصیل سے عالمانہ انداز اور سہل عبارت اور آسان طریق ادا سے بیان کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے اس کے مطالعہ سے زمانۂ حال کے سب مدعیان خلافت و امامت (قادیانی، دہلوی وغیرہ) کے دعاوی باطل ثابت ہو جائینگے۔

شائقین دس پیسے (۲/۲) کے ڈاک خانہ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے امرتسر میں بنام مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث محلہ ڈھاب کھٹیکاں اور سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے نام بھیجکر منگوا لیں۔

اس کے علاوہ برکات محمدیہ کے سلسلہ میں رسالہ فضائل شعبان بھی چھپ کر تیار ہے۔ اسکے لئے پانچ پیسے کے ٹکٹ صرف سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے پاس بھیجیں۔

سیالکوٹ میں ہر دو کے لئے ٹکٹ بھیجنے والے تین آنے (۳/) کے ٹکٹ بھیجیں۔

رسالہ امام زماں کا ہدیہ امرتسر میں خزانہ جمعیۃ اہل حدیث میں جمع ہوگا اور رسالہ فضائل شعبان کا ہدیہ خزانہ سیالکوٹ میں۔

نوٹ :۔ سلسلہ برکات محمدیہ کی سالانہ خریداری کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ اور اسی طرح رسالہ تبلیغ کا سالانہ ہدیہ بھی ایک روپیہ ہے۔

سالانہ خریدار بننے والے ہر ایک کے لئے ایک ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دیں۔ سابقہ نمبرات سب ارسال کر دئے جائینگے۔ راقم :۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۶۰۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بانی ولد کرم دین ذات گوجر سکنہ ٹھاکر دوارہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۱۰/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۵۸۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لال دین ولد کرم بخش ذات گوجر سکنہ گھوڑ کال گوجراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر ۴ ۱۰/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۵۴۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نکمو ولد خوشیا ذات راجپوت سکنہ توہانہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۱۰/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۵۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عیدا ولد ملا ذات ارائیں سکنہ ڈلہرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

(تحریر ۴ ۱۰/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ ۔ نمبر مقدمہ ۴۹۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ودہاوا ولد نہالا ذات راجپوت سکنہ ٹھیکریاں کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر ۴ ۱۰/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۵۱

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن، پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ — تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء — دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۶
عام خریداران سے ۔ ۵/۸
۔ ۔ ۔ ششماہی ۳/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۶۔ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دیکھ ــــ دیکھ ــــ دیکھ

(از جناب شاکر صدیقی صاحب مقیم سرس ضلع گیا)

اے مطیع نفس مُسلم جانبِ اسلام دیکھ
اپنا دعویٰ دیکھ اور للہ اپنا کام دیکھ

اک طرف توحید خالص کے سبق کو دیکھ جا
دوسری جانب تو اپنا شرک سرا دغام دیکھ

شمع بزم ملت بیضا کا پروانہ ہے تو
ہوش کر قندیل باطل کو نہ بے ہنگام دیکھ

اختلاف امتِ مرحومہ رحمت ہے مگر
کس صحیفہ میں روا ہے باہمی دشنام دیکھ

باہمی تنظیم سے غافل، کدھر جاتا ہے تو
دیکھ خود کو اولاً پھر سمتِ غیر اقوام دیکھ

مانتا ہوں ہے ادھر تیرے لئے نانِ جویں
اُس طرف کیا من وسلویٰ پر ہے تیرا نام دیکھ

ہمنوائی دیکھ اپنی روز وشب اغیار سے
اور اپنی قوم پر غیروں کا ظلم عام دیکھ

اندرونی طور پر تو اپنی طاقت کر درست
دوسروں کا پھر تو خود پر بھی صلائے عام دیکھ

خواہ تو جس قوم کا ہو ربطِ ہم مشرب سے رکھ
کتنی پھر آنکھوں سے شاکر گردشِ ایام دیکھ

... کے لئے متبرک تحفے ۔ سستے قرآن مجید اور حمائلیں

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز وصحاح ستہ مثل بخاری مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کرکے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ جلد ... منقش۔ نہایت پختہ۔ ہدیہ للعہ روپے۔ محصول علیحدہ۔

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔

ہر اہل حدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہئے۔ بے نظیر اور قابل دید کتاب ہے۔ کتابت۔ طباعت کاغذ اعلیٰ۔ ہدیہ عـہ روپے۔ محصول علیحدہ۔

معجز نما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ سوانحعمری خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حنا شدہ۔ مجلد للعہ

مترجم حمائل شریف

ترجمہ با محاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے ضرور منگوائیں۔ مجلد چرمی [illegible] روپے۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ مجلد پارچہ ہدیہ عہ

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم دہلوی۔ قابل دید تحفہ ہے۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ عـہ۔ (ڈھائی روپے)

نوٹ:- ان کے علاوہ سادے (متن) قرآن مجید بھی پتہ ذیل سے مل سکتے ہیں۔

تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible] مجلد عہ۔

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابو القاسم سیف بنارسی)

آج کل جدید تعلیم یافتہ طبقہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت اور ان کے الہامی ہونے پر طرح طرح کے اعتراض کرتا ہے۔ اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے جمع، ترتیب، صحت، حفاظت اور کتابت کے متعلق جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ قیمت صرف ۶/ر۔

ملنے کا پتہ

اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف جناب لیڈر صاحب

جامعہ ملیہ ۔ دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۶-شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

خطبۂ رمضان المبارک

ناظرین اہل حدیث مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت ہے۔اس لئے ان کو ہر سال خطبہ رمضان شریف بغرض ادائے سنت سنایا جاتا ہے۔نیز جو نئے افراد خریداروں میں داخل ہوتے ہیں اُن کو بھی پہنچ جاتا ہے۔خطبہ مسنونہ یہ ہے :-

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یاایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ فہو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر زاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیئ قلنا یارسول اللہ لیس کلنا نجد مایفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار - (مشکوٰۃ)

یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اُس نے ستر فریضے ادا کئے۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مؤمن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملے گی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔یہ نہیں کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم ہو جائے گا - ہم (صحابہ) نے عرض کی۔حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کراسکے۔حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلادے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اُس کو میرے حوض کوثر سے شربت پلائیگا جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے۔ آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔جو کوئی اس مہینہ میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کم کام کرائے خدا اُس کو بخش دیگا اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

مدیر خاکسار مدیر کی امید بے جا نہیں کہ ناظرین اہلحدیث افطار صیام کے وقت جملہ برادری اہل حدیث کو عموماً اور خاکسار خادم مدیر کو خصوصاً ملحوظ رکھ کر حسن خاتمہ اور دفع ہم و غم کی دعا کیا کریں۔ اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاٰخرۃ۔

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۱۷۔اکتوبر ۳۸ء)

—— امرتسر میں ۱۱ سے ۱۵۔اکتوبر تک ۱۸۹ بچے پیدا ہوئے اور ۸۱۔اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر۔عثمانیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام عثمانیہ کانفرنس ۱۵-۱۶۔اکتوبر کو ہوئی جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ کے علاوہ دیگر مقامی و بیرونی علماء اور شعراء حضرات نے بھی شرکت کی۔ (نامہ نگار)

—— جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر میں جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب کے زیر اہتمام بصدارت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۴-۱۵-۱۶۔اکتوبر کو حسب اعلان تبلیغی کانفرنس ہوئی۔صاحب صدر۔مولانا ابوالوفا ثناء اللہ۔مولوی نور حسین صاحب۔منشی محمد عبداللہ معمار۔مولوی احمد الدین صاحب اور خاکسار کے علاوہ دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔الحمد للہ کہ نہایت کامیابی سے یہ کام انجام پایا۔تفصیل آئندہ۔خاکسار (مولوی) عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب)

—— قاہرہ میں فلسطین کانفرنس ختم ہوگئی ہے۔

—— شمالی فلسطین کے بعض غیر معروف رہنمایان میں عربوں نے ایک "غیر قانونی" عارضی حکومت قائم کر رکھی ہے۔مجاہدین نے اپنی فوجیں اور ساز و سامان اکٹھا کر رکھا ہے۔

—— مجاہدین نے تمام وفا شعار عربوں کو سرخ طربوش کی بجائے عمامہ پہننے کی ہدایت کی ہے۔

—— گذشتہ اڑھائی سال کے دوران میں فلسطین میں یک صد برطانوی۔تین سو یہودی اور سات سو عرب قتل ہو چکے ہیں۔

—— شنگھائی سے اطلاع ملی ہے کہ جاپان کی طرف سے چین پر حملہ کرنے کی پھر تیاریاں ہو رہی ہیں مگر چین کی طرف سے جواب کا کوئی اظہار نہیں ہوا۔

—— نائب وزیر ہند۔ہندوستان دیکھنے کے لئے ہندوستان آئے ہیں آپ دو ماہ قیام رکھیں گے۔

—— خان صاحب چودھری محمد منظور الٰہی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور انتقال کر گئے ہیں۔

—— کراچی شہر میں ۲۶-۲۷۔اکتوبر کی رات کو ڈیفنس کے متعلق تجربہ کرنے کے لئے تمام شہر میں اندھیرا کر دیا جائیگا۔دو ہوائی جہاز شہر پر پرواز کرینگے رائل ایئر فورس اور فوج اس نقلی حملہ میں حصہ لیگی۔

—— پونہ۔بمبئی اسمبلی نے سیاسی جرائم کے پاداش میں ضبط شدہ جائیدادیں واپس کر دینے کے بل کی پہلی خواندگی پاس کر دی ہے۔

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی

تازہ تصنیف

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ

شائقین (ناظرین "اہلحدیث" یہ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے کہ حال ہی میں حضرت مولانا مدظلہ نے کتاب مذکور تصنیف فرمائی ہے۔کتاب کیا ہے احادیث مبارکہ کا نچوڑ ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے۔ہر باب میں دس دس احادیث لکھی گئی ہیں ایک صفحہ پر عربی دوسرے صفحہ پر اردو ترجمہ ہے۔کتابت،طباعت،کاغذ اعلیٰ۔قیمت صرف ۵، محصولڈاک ۱؎ر

نوٹ:۔تین نسخہ سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔منیجر اہلحدیث امرتسر

—— ملتان میں ہندو مسلم فساد ہونے سے پولیس نے گولی چلا دی۔دو آدمی ہلاک ہوئے۔دفتر کانگرس کھدر بھنڈار،گولڈن ٹاکیز اور کئی عمارات نذر آتش کر دی گئیں۔۴۵۔اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— لاہور۔پنجاب اسمبلی کے نئے قواعد جو سلسلہ میں گذشتہ اجلاس میں پاس ہوئے تھے یکم اکتوبر ۳۸ء سے نافذ کر دئیے گئے ہیں۔پنجاب اسمبلی کا نیا اجلاس ۱۰۔نومبر سے شروع ہوگا۔

—— پٹنہ۔ای۔آئی۔ریلوے پر ڈاؤن ہوڑہ ۱۰ ایکسپریس پٹڑی سے اتر گئی۔۳۔مسافر ہلاک ۲۶ آدمی زخمی ہوئے

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ سے۔ دیگر شائقین توحید و سنت بھی سائلین غریب فنڈ کے شوق اخبار کا خیال رکھتے ہوئے اس کی امداد فرمائیں تاکہ شروع جلد میں ان کے نام اخبار جاری کر دیا جائے۔

رسید مضامین آمدہ | حکیم ہدایت اللہ صاحب۔ جناب ابوالحسین عبداللہ صاحب الحضرمی۔جناب ناظم صاحب۔مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب۔ جناب غلام محمد صاحب۔

نوٹ | نامہ نگار حضرات مضامین آمدہ کی فہرست کو مضامین مقبولہ خیال کر لیتے ہیں۔حالانکہ یہ محض مضمون کے وصول ہونے کی رسید ہی ہوتی ہے۔پھر سب مضامین مثل وار علیحدہ علیحدہ محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ان کی اشاعت نمبروار ہوتی ہے۔اس وقت مقبولہ مضامین درج کر دئیے جاتے ہیں اور غیر مقبولہ رسید دے کر علیحدہ کر دئیے جاتے ہیں۔نامہ نگار حضرات مطلع رہیں۔

غیر مقبولہ | معنوی تحریف۔

مدرسہ دار التکمیل مظفر پور | جو حضرت مولانا عبدالنور صاحب قدس سرہ کی کوششوں و جانفشانیوں کی زندہ یادگار ہے۔وہ ایک مضبوط مجلس منتظمہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔اور مولوی محمد عثمان صاحب مدرس مدرسہ مذکور علاقہ جات جھاجھا،آسن سول،بردوان و کلکتہ میں اور مولوی فضل الرحمٰن صاحب علاقہ جات چمپارن و مونگیر میں وصولی چندہ کے لئے جائیں گے۔حضرات معاونین سے استدعا ہے کہ مخلصین مذکور کو چندہ بامد رسید عطا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔جن معاونین کے پاس مدرسین مذکور نہ پہنچ سکیں وہ براہ مہربانی اپنا چندہ بر پتہ محمد مصطفیٰ بی اے محلہ کلیان روانہ فرماویں:۔ (مولوی) زین العابدین ناظم۔ (مولوی) محمد مصطفیٰ بی۔اے۔بی ال نائب ناظم۔ (عمر اشاعت فنڈ وصول)

تحقیق تراویح | آٹھ تراویح پڑھنے کا احادیث نبوی سے ثبوت ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر اہلحدیث سے منگوائیں

قادیانی مشن

تبرکات مرزا

آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس سلسلے میں میرا نام بھی لایا گیا ہے (الفضل مورخہ ۱۱/۲۸/۶) حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب سے مجھے جو نسبت ہے اس کے لحاظ سے میں خود تبرکات مرزا میں اعلیٰ درجے پر ہوں۔ کیونکہ میرا وجود بدلالت التزامیہ دیکھنے والے کو مرزا صاحب کی طرف رہنمائی کرتا ہے ہر ایک مرزائی اپنے دل سے پوچھ لے کہ مجھے دیکھ کر اس کو بحکم قانون منطق (لا حجر فی التصور) مرزا صاحب کا تصور آتا ہے یا نہیں؟ ضرور آتا ہے اس لحاظ سے کسی تبرک کی ضرورت نہ تھی مگر قادیانی جماعت نے چونکہ تبرکات فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں مرزا صاحب کے خطوط اور دستخط بھی جمع کئے جا رہے ہیں اس لئے میں بھی اپنے وجود مسعود کے علاوہ ایک تبرک پیش کرتا ہوں۔

سنہ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی لکھی۔ اس میں مجھے قادیان میں پہنچکر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی اس کے ساتھ ہی ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا چکمہ بھی دیا۔ جس کی تفصیل ناظرین رسالہ "الہامات مرزا" میں دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ میں ۱۲- جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے ایک اطلاعی عریضہ لکھا کہ میں حسب دعوت آگیا ہوں۔ آپ حسب وعدہ مجھے موقع دیجئے کہ میں آپ کے متعلق اپنا دعوے ثابت کروں! اس عریضہ کا جواب مرزا صاحب نے ایک وفد کے ذریعہ بھیجا۔ جس کے رئیس مولوی سرور شاہ صاحب تھے۔ آپ کے خط کا مضمون تو وہی تھا جو عرب کے شاعر متنبی نے کہا ہے ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها الا يدوم لها عهد

اس کی تفصیل بتانے کا یہ موقع نہیں۔ رسالہ "الہامات مرزا" میں مل سکتی ہے۔ یہاں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس خط پر مرزا صاحب کے اپنے دستخط ثبت ہیں۔ دفتر تالیف و تصنیف قادیان (جو تبرکات مرزا جمع کر رہا ہے) اگر چاہے تو منشی قاسم علی (رسیدی دوست) کو بھیجکر اس کا فوٹو لے سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ایک روپیہ اشاعت فنڈ کے لئے آنا چاہیئے۔

اگر اس عظیم تبرک کے لئے دفتر تالیف و تصنیف قادیان ایک روپیہ بھی نہیں دے سکتا تو سمجھا جائیگا کہ وہ مرزا صاحب کا عاشق صادق نہیں۔ بلکہ بوالہوس ہے۔ جس کا قول ہے ؎

گر زر طلبی سخن درین است

کذبات مرزا

(قسط نمبر ۳)

(از قلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

سابقہ پرچوں میں مرزا صاحب کے غلط و باطل اقوال کا ذکر نمبر ۲۰ تک پہنچا ہے۔ آج آگے ملاحظہ ہو

کذب ۲۱ | صحیح بخاری میں مسیح موعود کی صفات میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح موعود جب آئیگا تو جنگ اور جہاد کو موقوف کر دیگا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب مسیح کی روحانی توجہ سے قہری نشان ظاہر ہونگے اور لاکھوں انسان طاعون اور زلازل وغیرہ سے مرینگے تو پھر تلوار کے ذریعہ سے قتل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا اس سے رحیم تر ہے کہ دو قسم کے شدید عذاب ایک ہی وقت میں کسی قوم پر نازل کرے یعنی ایک قہری نشانوں کا عذاب اور دوسرا انسانوں کے ذریعہ سے تلوار کا عذاب اور خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دو قسم کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے"

(حاشیہ تجلیات الٰہیہ صفحہ ۸ مصنفہ مرزا صاحب)

معمار | مرزا صاحب نے جو بحوالہ قرآن شریف اس عبارت میں دو قسم کے عذابوں کا بوقت واحد جمع ہونا ممنوع ظاہر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر اس "صاف" آیت کا پتہ دیا جاوے کہ قرآن کے کس پارے میں ہے؟

نوٹ:- صاحب الغرض مجنون کے صحیح مقولے کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم آپ کی تاویلات و تحریفات کو لائق توجہ نہیں سمجھیں گے۔ مثلاً دمشق یعنے قادیان وغیرہ ذالک من الخرافات۔ بلکہ صاف قرآن دکھائیے۔ ؎

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

کذب ۲۲ | "آنحضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہیگا کہ یہ (مسیح موعود) کون شخص ہے کہ ہمارے مذہب کے برخلاف باتیں بتاتا ہے جو آج تک نہیں سنیں" (ازالہ اوہام مرزا مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۵ صفحہ ۳)

معمار | نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کوئی فرمان موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے مرزا صاحب نے بحکم حدیث کفٰی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع[1] الحدیث۔ اپنی حقیقت کی آئینہ داری کرنے کے لئے عمداً یہ سنی سنائی بات روایت کر دی ہو۔ واللہ اعلم

نوٹ:- مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ

"اگر روایتے غلط رسید بود کار مومنان نیست کہ ہر خرافات بے اصل را متمسک بہا گردانند"

(اشتہار مرزا یکم فروری ۱۸۹۷ء)

[1] یعنی سنی سنائی باتوں کو روایت کرنیوالا جھوٹا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

لہ قیمت ۲ . ۱ | ۱/۱ منیجر اہلحدیث، امرتسر سے طلب کریں۔

حضرت موسیٰ کی مانند نبی

بائیبل کے عہد جدید میں ایک کتاب ہے۔ جس کا نام رسولوں کے اعمال ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ الہامی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے تیسرے باب میں مندرجہ ذیل عبارت مرقوم ہے:۔

"پس توبہ کرو ۲۲ اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں۔ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے ۲۳ اُس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا ۲۴ اپنی حالت پر آویں ۲۵ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھا دیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اُسکی سب سنو ۲۶ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی ہے۔ تم نبیوں کی اولاد اور اس عہد کے ہو ۲۷ جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے ۲۸ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اٹھا کے پہلے ۲۹ بھیجا ۳۰ کہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر کے ۳۱ برکت دے۔"

(رسولوں کے اعمال باب ۳ صفحہ ۱۴۶)

اس عبارت میں جو لفظ "کیونکہ" آیا ہے۔ یہ بڑا ضروری اور قابل غور ہے اسی لئے ہم نے اسکے متعلق علمائے مسیحیہ سے دو دفعہ سوال کیا ہے کہ یہ کس دعوے کی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۳ اپریل اور ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا جواب آج تک ہمیں نہیں ملا۔ ملا تو یہ ملا کہ پادری فنڈر نے "میزان الحق" کے دوسرے باب میں اس کا جواب دیا ہے۔ جس کے جواب الجواب میں ہم نے اہلحدیث ۲۸ مئی میں میزان الحق کی ساری عبارت نقل کر کے اُن کی پوری تحقیق پیش کر دی تھی۔

اس کے بعد "المائدہ" بابت ستمبر میں انبیاء کرام کی معزولی کا مضمون لکھا گیا۔ جس کا جواب گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں دیا گیا کہ انبیاء کرام معزول نہیں ہوا کرتے۔

"المائدہ" کی اسی اشاعت میں یہ بھی لکھا تھا کہ ملاکی نبی تک سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ جس کے جواب میں ہم نے کتاب اعمال کی مذکورہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھا تھا کہ اگر نبوت ختم ہو گئی تھی تو یہ نبی کون ہے جس کا انتظار کرایا گیا۔ اس کے جواب میں المائدہ بابت ستمبر میں یہ اقتباس دیکھنے میں آیا کہ

جناب مولوی صاحب یہ موقع اشاروں میں باتیں کرنے کا نہیں آپ صاف کیوں نہیں کہتے کہ حضرت موسیٰ کے بعد آنے والے نبی حضرت محمد صاحب تھے اور وہ مسیح کے بعد آئے یہ کوئی چھپانے کی بات نہیں۔ (صفحہ ۱۱)

اہلحدیث ہمیں کوئی بات چھپانے کی ضرورت نہیں چھپائے وہ جو اپنے مسلمہ الہامی نوشتہ کی ترکیب بھی نہ بتائے یعنی ہمارے سوال کا جواب نہ دے کہ "کیونکہ" کس کی دلیل ہے یا وہ چھپائے جس نے اس لفظ کو مشکل سمجھ کر دوسرے ترجمے میں بدل دیا ہو۔[1]

[1] ہماری پیش کردہ عبارت منقول از اعمال ۱۸۸۳ء کی مطبوعہ ہے۔ اس میں جو لفظ "کیونکہ" آیا ہے اسکو ۱۹۲۷ء کی مطبوعہ بائبل میں "چنانچہ" لکھا گیا ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت سی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ حالانکہ عربی فارسی تراجم کی یہ عبارت ۱۸۸۳ء کی مطبوعہ بائیبل سے بالکل مطابق ہے۔

"المائدہ" بابت اکتوبر میں پھر اسی مضمون کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں اس آنے والے نبی سے مراد حضرت مسیح بتائے گئے ہیں۔ ہم اس سے بے خبر نہیں کہ آج سے پہلے بھی مسیحی مصنفوں (پادری فنڈر اور پادری عماد الدین وغیرہ) نے ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر ہمیں کسی کے لکھنے سے تسلی نہیں ہو سکتی ہم تو اس عبارت کو دیکھتے ہیں جو ہم نے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین کرام اس عبارت کو بغور دیکھیں اور اڈیٹر صاحب المائدہ اور اس کے نامہ نگار انصاف سے پڑھیں اور بتائیں کہ عبارت مذکورہ بالا سے مسیح اور وہ آنے والا نبی ایک ثابت ہوتے ہیں یا دو۔ مسیح کا دوبارہ آنا اس نبی کے آنے پر موقوف ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ موقوف اور موقوف علیہ دو ہوتے ہیں ایک نہیں ہوتے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس عبارت میں جس نبی کا ذکر ہے وہ مسیح ہے اس امر کا فیصلہ (کہ اس عبارت میں دو نبی مراد ہیں یا ایک) ہو جانے کے بعد ہم اس امر پر غور کرینگے کہ وہ نبی کون ہے۔ المائدہ کا پہلے ہی سے اس مضمون پر قلم اٹھانا قبل از وقت ہے۔

پس المائدہ ہمارے سوال (کہ مسیح اور وہ نبی جس پر مسیح کا دوبارہ آنا موقوف ہے) کا جواب دیکر ہمیں مشکور فرمائے اور جواب دینے سے پہلے سمجھ لے کہ ان کا مخاطب اہلحدیث ہے جس کا مقولہ ہے

سنبھال کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

حوا حضرت آدم (علیہا السلام) کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی

مراسلہ نگار اخبار محمدی توجہ فرمائیں

(از قلم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

مندرجہ عنوان کے تحت میرا ایک مضمون اہلحدیث کی اشاعت مورخہ یکم جولائی میں شائع ہوا تھا جس کا تردیدی جواب محب محترم مولانا عبد الجلیل صاحب سامرودی نے اخبار محمدی دہلی کی اشاعت مورخہ یکم اگست ۱۹۳۸ء میں دیا ہے۔ موصوف کا یہ جواب کامل ایک ماہ بعد میری نظر سے گزرا جس میں موصوف محترم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حوا حضرت آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ نیز آپ نے ابتدا مضمون میں ذیل کی تین شرائط یا تین نصائح پیش کی ہیں (۱) اگر ہمارا باہمی اختلاف ہو تو فردوہ الی اللہ والرسول ہو۔ (۲) اذا قضی اللہ ورسولہ کے بعد لھم الخیرۃ نہ ہونا چاہئے۔ (۳) کسی حدیث کے ظاہرہ معانی سے ہٹکر تاویل نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ کی یہ تینوں نصائح ہمیں دل وجان سے منظور ہیں۔

اس کے بعد آپ نے خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ الخ والی حدیث پیش کر کے یہ نتیجہ پیش کیا ہے کہ اس حدیث کی رو سے حوا آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ **ثانیاً۔** آپ نے فلسفیانہ رنگ میں اسی دعویٰ کی تائید و توثیق میں فتح البیان کا ایک حوالہ نقل کیا ہے کہ ہر شخص کی دائیں جانب ۱۸ پسلیاں اور بائیں جانب ۱۷ پسلیاں ہوتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ بائیں جانب ایک پسلی اسی لئے کم ہے کہ اسی پسلی سے حوا پیدا ہوئیں۔ **ثالثاً۔** حوا کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا ایسا واضح مسئلہ ہے جس میں ایک صحابی کا بھی اختلاف نہیں۔ تفصیلی مضمون ملاحظہ ہو اخبار محمدی ص ۵ یکم اگست ۱۹۳۸ء۔

نحن نقول۔ مقام شکر ہے کہ میرا اور مجیب کا عقائد یا اصول میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگر اختلاف ہے تو صرف اس حدیث کے معانی و مطالب پر ہے۔ پس ہمیں امید ہے کہ ما اتاکم الرسول فخذوہ۔ اور ترکت فیکم امرین الخ کے تحت ہمارا اختلاف جلد ختم ہو جائیگا انشاء اللہ! اب ہم آپ حضرات کی توجہ مولانا کی پیش کردہ حدیث کی طرف منعطف کراتے ہیں اور جو حدیث آپ نے بطور دلیل پیش کی ہے۔ بعینہ وہی روائت ہم اپنے مسلک کی تائید میں پیش کر چکے ہیں۔ آج دوبارہ اسی حدیث کو پھر پیش کرتے ہیں۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم استوصوا بالنساء خیراً فان المرأۃ خلقت من ضلع (بخاری ومسلم) ترجمہ۔ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کی وصیت قبول کرو۔ اسلئے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ قارئین کرام! آنحضرت صلعم کے زبان کا لفظی ترجمہ دیکھ کر اور اس پر غور وفکر کے بعد ہمارے فاضل مجیب اور مدیر محمدی کے معانی و مطالب کو دیکھیں کہ اس ارشاد نبوی میں حوا کی پیدائش اور آدم کی بائیں پسلی کا ذکر کہاں سے نکلتا ہے؟ حالانکہ مندرجہ عبارت میں نہ آدم کا ذکر ہے نہ کہیں حوا کا قصہ اور نہ ہی پسلی کا کوئی لفظ ہے۔ ہم سخت حیران ہیں کہ سامرودی جیسے جلیل القدر فاضل اور مدیر محمدی جیسے واعظ خوش بیان نے حوا۔ آدم بائیں پسلی اور پھر اٹھارویں پسلی کا اتنا لمبا چوڑا مضمون اور طول وطویل مفہوم کہاں سے نکال لیا؟ ہمارے خیال میں فاضل مجیب کو حدیث کے لفظوں سے ایک قسم کا ذہنی فریب لگا ہے۔ یعنی آپ کے ذہن میں قدیم روائتی طور پر یہ عقیدہ سمایا ہوگا کہ حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ اور جہاں یہ حدیث آگئی۔ بس پھر کیا تھا مراۃ سے مراد حوا اور ضلع سے مراد آدم کی بائیں پسلی لی گئی مضمون کامل بن گیا اور قصہ ختم۔ حالانکہ ایسا نہیں اس لئے کہ یہ ارشاد نبوی عام عورتوں کی نسبت ہو رہا ہے۔ نہ کہ حوا کے لئے۔ اور آنحضرت صلعم مسلمانوں کو وصیت فرما رہے ہیں کہ اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔ اس لئے کہ یہ کج فہم اور پسلی کی طرح عادت و خو میں ٹیڑھی ہیں۔ محدثین کرام نے یہ حدیث بالعموم کتاب النکاح باب المعاشرۃ حسن المعاشرۃ۔ الوصیۃ بالنساء اور اس قسم کے ہم معنی دیگر ابواب میں بیان کی ہے جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ اس روائت سے عورتوں کی بدفہمی کا اظہار مقصود ہے۔

ازاں بعد آپ نے ایک حدیث اور پیش کی ہے اِنَّھُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ (بخاری) ترجمہ۔ تمام عورتیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ یہ حدیث پیش کر کے آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ فاضل مجیب پسلی کے خیال میں کدھر جا رہے ہیں؟ اس حدیث میں ایسا لفظ کونسا ہے جس سے حوا۔ آدم یا پسلی مراد لی جا سکتی ہے؟ یا کونسا اسم اشارہ ایسا ہے جو آدم کی پسلی یا حوا کے نام کی طرف راجع ہو رہا ہے؟

ہمارے خیال میں جو لوگ پسلی کا مسلک اختیار کرتے ہیں ان کو دراصل ضلع کے لفظ سے دھوکا لگا ہے۔ ان کے نزدیک غالباً ضلع کا معنیٰ پسلی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حالانکہ ضلع کا لغوی معنیٰ پسلی نہیں۔ بلکہ جسم کے ایک ایک عضو کو ضلع کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ سر۔ ران۔ پنڈلی۔ وغیرہ ہیں۔ ہمارے اس دعوے کی تائید میں ذیل کی حدیث دیکھئے۔ فَاِنَّ الْمَرْأَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ۔ مسلم۔ فتح الباری۔ قسطلانی وغیرہ نے اعلاہ سے مراد

اندریں حالات مجھے امید ہے کہ ہمارے مطالبات کے جواب میں احمدی عجیب غلط و ضعیف روایات سے تمسک کر کے مرزا صاحب کو "موتوں" کی فہرست سے خارج کرنے کی سعی نہ کرینگے۔ آیندہ اختیار بدست مختار۔

کذب ۲۳ | آنے والے کا نام مہدی رکھا ہے اس میں اشارہ ہے کہ وہ علم خدا سے حاصل کریگا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی انسان سے قرآن یا حدیث کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ (ایام الصلح اُردو ۱۴۷)

معمار | احمدی بھائیو! خدا کے لئے چند منٹ کے واسطے مرزا پرستی کا چولہ اتار کر ضد و تعصب مذہبی اور محبت مرزا کی دھندلی عینک آنکھوں سے اتار کر تحریر ذیل کو پڑھو اور پھر ایمان سے بتاؤ (ان کنتم مومنین) کہ اس عبارت میں جھوٹ کتنے ٹن ہے اور سچ کتنی رتیاں۔ وہ تحریر یہ ہے مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

بچپن میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں (ریویو جلد ۵ ع۶ ص۲۱۹)

یہ تحریر با آواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب ایام الصلح کے اندر جو لکھا ہے کہ میں نے کسی انسان سے قرآن شریف کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا۔ یہ صریح جھوٹ، بدیہی دھوکہ ہے۔

مرزائیو! ہمیں مرزا صاحب سے صرف اتنا ہی اختلاف نہیں ہے کہ انہوں نے باوجود یہ لکھنے کے "خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں" (اعجاز احمدی ص۳) خود کمال دلیری سے جھوٹ بولے ہیں بلکہ زیادہ رنجدہ امر یہ ہے کہ اپنے کذبات کو خدا تعالےٰ کے نام پاک کی قسموں سے مؤید و موثق بنایا ہے۔ جیسا کہ "ایام الصلح" کتاب کی منقولہ عبارت میں موجود ہے۔ حالانکہ انہی مرزا صاحب کا قول ہے :۔

"خدا کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے" (تریاق القلوب ص۱۱/۶ ط۱/۲-۱)

احمدیو! ؎
آپ ہی اپنے ذرا نقوش ملاحظہ کر لو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

کذب ۲۴ | "تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

معمار | مرزائی اصحاب "تمام انبیاء" کا نہ سہی صرف مشہور مشہور رسولوں کا ایک ایک قول نقل کر کے اپنے پیشوا کی کشتی مسیحیت کو کذبات مرزا کے بھنور سے اگر محفوظ نکال لے جائیں تو ہم ان کا لوہا مان لیں گے۔

کذب ۲۵ | "ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے موجود تھا ... کچہری میں فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں الخ (ملخص ص۲۶۵/۲۴۴ حقیقۃ الوحی)

معمار | ہم نے روئداد مقدمات قادیانی کو بغور ملاحظہ کیا ہے۔ اس میں مقدمہ گورداسپور کی تحریرات و بیانات مرزائیہ میں کہیں بھی یہ سوال تریاق القلوب سے متعلق موجود نہیں ہے۔ خدا جانے مرزا صاحب اس قدر بے باک کیوں ہو گئے تھے کہ عوام پر جھوٹ بولتے بولتے مقدمات کی مسلوں پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ان پرانے مقدمات کی مسلیں کون پڑھیگا۔ اے کاش وہ اپنے ہی زبان مبارک "نکل دجال عیسیٰ" (دیکھو ازالہ اوہام ص۲/۸۲ ط۱/۳) کو ملحوظ رکھتے تو ایسی جرأت کبھی نہ کرتے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب نے اپنی تالیفات و تقریرات میں صدہا جھوٹ بولے ہیں اور ایسا کرنے والا انسان نبی و رسول تو درکنار نیک آدمی بھی نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس مضمون میں مرزاجی کے صرف ۲۵ جھوٹ بطور نمونہ درج کئے ہیں۔ اگر مرزائی حسب چیلنج خود اس بحث کو آگے چلائیں گے تو انشاء اللہ تعالےٰ اس قسم کے صدہا جھوٹ کتب مرزا سے دکھائے جائیں گے۔

احمدیو! میں تو تمہارے چیلنج کو قبول کر کے میدان میں نکل آیا ہوں۔ اب تمہاری باری ہے۔
دیکھیں گے تم میں کون بہادر اکھاڑے میں نکلتا ہے

؎ ہم وہ نہیں کہ دوں کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دُور سے دعوے کیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آئیے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے

خوش قسمتی سے کسی طبیب کا قول مل گیا کہ مرد کی بائیں جانب ایک پسلی کم ہے۔ بس مضمون بن گیا۔ اور روز روشن میں حواء علیہا السلام کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا خود بخود ثابت ہوگیا۔ لیکن ہم آپ کی عدمت میں مودبانہ عرض کرینگے کہ اگر اسی آئت کے ساتھ آپ سورہ حجرات کی اس آئت (یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ) کو ملا کر دیکھتے تو آپ کے ذہن میں یہ عقیدہ داخل ہی نہ ہوتا۔

ترجمہ۔ اسے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مذکر اور ایک مونث نر و مادہ سے پیدا کیا۔ یعنی نوع انسان کی پیدائش کا سلسلہ ایک مذکر و مونث سے شروع ہوا ہے۔ قرآن حکیم کس قدر صاف صاف بتلا رہا ہے۔ اس کے خلاف قرآن حکیم نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ہم نے مرد سے اس کی عورت کو اور پھر اس جوڑے نر و مادہ سے تمام بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔ سورہ نساء میں زوجھا کا لفظ طویل شرح چاہتا ہے۔ جسے پھر کبھی دیکھا جائیگا۔ سورہ حجرات کی اس آئت کی جو شرح حافظ ابن کثیر نے کی ہے اس کو پڑھ کر آپ غالباً حیران رہ جائینگے۔ وہ یہ ہے:۔ یقول اللہ مخبرا للناس انہ خلقھم من نفس واحدۃ وجعل منھا زوجھا وھما آدم وحواء وجعلھم شعوبا وھی اعم من القبائل (ابن کثیر جلد ۴ ص۲۵ مطبع المنار) ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو خبر دے رہا ہے کہ ان لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور اسی ایک نفس سے ایک جوڑا بنایا اور یہ جوڑا آدم و حوا ہیں۔

فرمائیے! رئیس المفسرین کیا لکھ گئے ہیں؟ کیا اس عبارت سے صاف نہیں نکلتا کہ نفس سے مراد ایک فرد کلی ہے (آدم نہیں) اور منھا سے مراد یہی فرد کلی ہے اور زوجھا سے مراد آدم و حواء ہیں۔ آپ فرد کلی کو آدم تصور کئے بیٹھے ہیں۔ اور رئیس المفسرین کی اس عبارت سے آدم و حواء اسی فرد کلی سے یعنی نفس واحدۃ سے پیدا ہوئے ہیں۔

لطیفہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلقکم من نفس واحدۃ۔ خدا تعالیٰ نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ تو کیا تمام نوع انسان حواء کی طرح نفس واحدۃ سے پیدا ہوئی ہے؟ اگر نہیں پیدا ہوئی تو کیوں خلقکم جمع کا لفظ فرمایا۔ اور اگر حواء آدم سے پیدا ہوئی تھی۔ تو بث منھما تثنیہ کا صیغہ کیوں فرمایا؟ بث منھا واحد کا صیغہ کیوں نہ کہا؟ ھما تثنیہ کا صیغہ صاف بتلا رہا ہے کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا نہیں ہوئی۔

بہرحال اگر آپ کسی حدیث صحیح سے لفظاً و معناً اپنا دعویٰ ثابت کر دکھلائیں تو ہمیں تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ اس مرتبہ اتنا ہی اختصار کافی ہے۔ (باقی پھر)

نوٹ:۔ یہ ایک علمی مقالہ ہے۔ اس لئے علماء کرام اپنی اپنی تحقیقات علمیہ سے مشکور فرمائیں تاکہ جماعت اہل حدیث کے افراد ایک صحیح راستہ اختیار کر سکیں۔ فقط والسلام

اہلحدیث مضمون کے آخری حصے میں بہت الجھن ہے۔

احکام رمضان المبارک

(از قلم حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کرنولی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چاند کا دیکھنا عربی مہینہ کبھی انتیس ۲۹ دن کبھی تیس ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ جس وقت رمضان کا چاند نظر آگیا روزہ رکھنا فرض ہوگیا۔ حضور فرماتے ہیں چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو۔ اگر انتیسویں دن ابر رہا تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ پھر اس کے بعد سے رمضان کے روزے شروع کرو۔ اسی طرح اگر شوال کا چاند۔ اگر انتیس ۲۹ دن رمضان کو ابر رہا تو تیس دن رمضان کے پورے کر لو۔ اگر ابر کی وجہ بعض جگہ چاند نظر نہ آیا اور بعض جگہ لوگوں نے اسی روز چاند دیکھ لیا ان کی گواہی کی بنا پر روزہ رکھنا ہوگا اگر دو گواہ ہوں تو بہت بہتر ہے ورنہ ایک ہی گواہ جو کہ عادل متقی ہو کافی ہے۔

ایک بدوی نے حضور کے پاس آکر کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں کہا ہاں (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ کہا ہاں (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل سے لوگ روزہ رکھیں۔

معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک عادل متقی شخص کی گواہی کافی ہے۔ اب رہا روزہ ترک کرنے کے لئے دو دیندار گواہوں کی ضرورت ہے ایک شخص کی شہادت کافی نہیں۔

رمضان کی انتیسویں ۲۹ تاریخ تھی۔ دو شخص مسلمان باہر سے حضور کی خدمت اقدس میں آئے اور گواہی دی کہ ہم نے کل شام کو شوال کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ روزہ توڑ دیں اور صبح عیدگاہ چل کر عید کی نماز ادا کریں۔

معلوم ہوا کہ رمضان کے خاتمے پر روزہ ترک کرنے کے لئے دو متقی گواہوں کی ضرورت ہے اور جب دو گواہوں نے گواہی دی کہ ہم نے انتیسویں رمضان کو چاند دیکھا ہے تو تمام لوگ روزہ ترک کر دیں اور دوسرے روز صبح عید کی نماز ادا کریں۔

غیبت وجھوٹ فرمان نبوی ہے جو روزے دار جھوٹ سے نہیں بچتا۔ دھوکا بازی فریب و مکاری وغیبت و بیہودہ حرکتوں سے پرہیز نہیں کرتا اللہ پاک کو اس کے روزے کی کچھ پرواہ نہیں۔ روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن پاک ہے اور جب وہ ہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانے

ثمر بھی لیا ہے۔ اب اگر ہم مولانا کی طرح یا مولانا صاحب پسلی کی طرح ضلع کا معنی سر لے لیں تو پھر حضور کے اس فرمان سے حواء کا پیدا ہونا آدم کے سر سے ثابت ہوگا۔ فافہموا وتدبروا ایہا الاخوان العلماء والمسلمین فہمکم اللہ

محترم مجیب! میرا مذہب قال اللہ وقال الرسول ہے۔ اگر آنحضرت صلعم کا کوئی حکم مجھے ایسا مل جائے جس سے یہ ثابت ہو کہ حواء آدم کی پسلی سے نہیں بلکہ آنکھ سے پیدا ہوئی ہیں۔ تو واللہ اس حکم کا ماننے والا سب سے پہلا میں ہونگا۔ لیکن افسوس کہ میں بے سند و بے دلیل کسی مسئلہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

آپ اس الجھن سے نکلنے کے لئے آنحضرت صلعم کی دوسری واضح حدیث سامنے رکھیں۔ جو تذکرہ روایات کا آئینہ ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم ان المراۃ کالضلع ان ذھبت تقیمھا کسرتھا وان ترکتھا استمتعت بھا علی عوج۔ (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) آنحضرت صلعم نے فرمایا عورت پسلی کی مانند ہے اگر سیدھا کرنا چاہو تو توڑ بیٹھو گے اور اگر اس کے اسی ٹیڑھے پن کی حالت میں نفع اٹھانا چاہو تو اٹھا سکو گے۔ اس حدیث نے خلقت من ضلع والی حدیث کا ابہام کھول دیا۔ اور اسکے سمجھنے میں جس قدر نقاب پڑے ہوئے تھے ان سب کو الٹ کر رکھ دیا۔ اب آپ ان دونوں احادیث کو یکجا ملا کر پڑھئے تو انشاء اللہ امید ہے کہ آپ کا اور میرا ایک ہی مسلک بن جائیگا۔

خلقت من ضلع میں حکم ہوتا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی۔ اب چونکہ عام ظاہر بین لوگوں کو (حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود کی طرح) مفہوم سمجھنے میں خاص دھوکہ لگنے کا قوی خوف تھا۔ اس لئے دوسری جگہ صاف فرما دیا کہ ان المراۃ کالضلع۔ یعنی عورت کی مثال پسلی کی مانند ہے۔ یا عورت پسلی کی مانند ہے یعنی جس طرح پسلی ٹیڑھی ہے اسی طرح اس کی عادت و خو بھی ٹیڑھی ہے۔ اور اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ کر رہ جائے گی۔ چونکہ اسکی فطرت میں کجی۔ ضد اور جمود ہے۔ اس لئے اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔

علامہ شوکانی رحمہ نے نیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۵ پر انہی احادیث کی کیسی عمدہ تشریح فرمائی ہے:۔

فیہ الارشاد الی ملاطفۃ النساء علی ما لا یستقیم من اخلاقھن والتنبیہ علی انھن خلقن علی تلک الصفۃ التی لا یفید معھا التادیب ولا ینجع عندھا النصح الخ

خلاصہ مطلب۔ اس حدیث میں آنحضرت صلعم کا ارشاد یہ ہے کہ عورتوں سے ملاطفت کی جائے۔ انکے ٹیڑھے پن۔ ضد اور کج خلقی پر صبر کیا جائے۔ اسلئے کہ سزا یا نصیحت ان کے لئے سودمند نہیں ہوتی۔ امام نووی نے یہ لکھا ہے۔ والصبر علی عوج اخلاقھن۔

تاہم میں ان تمام قیل و قال کو چھوڑتا ہوا مولانا صاحب کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی طرف بلاتا ہوا دعوت دیتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایک حدیث صحیح دکھلادیں۔ جس میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ حواء آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں (تاویل سے نہ آپ کام لیں اور نہ میں) نیز اگر آپ یا آپ کے سوا کوئی اور عالم مجھے یہی مسئلہ ثابت کر دکھلائیں تو میں مشکور ہونے کے علاوہ اسی وقت رجوع کرلوں گا۔ اور مبلغ ۵ روپیہ بطور انعام و اظہار تشکر کے پیش کروں گا۔ انشاء اللہ! لیکن میرے محترم! آپ جو روایات پیش کر چکے ہیں۔ ان میں حواء۔ آدم۔ پسلی۔ بائیں پسلی۔ اور پھر اٹھارھویں پسلی کا کسی روائت میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ تک موجود نہیں۔ اور نہ ہی آپ کوئی ایسی روائت پیش کرسکیں گے انشاء اللہ

ثانیاً آپ نے جس حکیمانہ و فلسفیانہ طریقہ پر ثابت کرنا چاہا ہے کہ دیکھو ہر شخص کے بائیں جانب ۱۷۔ پسلیاں (ایک پسلی کم) اور دائیں جانب ۱۸ پسلیاں ہوتی ہیں۔ اور اس طبی عقیدہ پر آپ نے اطباء و حکماء کا اتفاق عام بتایا ہے۔ میرے خیال میں آپ کے اس فلسفہ کو جس کسی حکیم یا طبیب و وئید نے پڑھا ہوگا خدا جانے اس نے آپ کی نسبت کیسی رائے قائم کی ہوگی؟ محترم! اگر آپ اطباء قدیم و جدید کی کتب متداولہ کو کم از کم سرسری نظر سے دیکھ لیتے یا کسی حکیم و ڈاکٹر سے ہی دریافت فرما لیتے تو آپ کو ۳۵ پسلیوں والا غلط حوالہ لکھنے کی جرأت یقینا نہ ہوتی۔

سنئے محترم من! آج تک تمام اطباء و وئید ڈاکٹر و ماہران تشخیص الابدان اس بات پر متفق ہیں کہ ہر شخص کے دائیں جانب ۱۲ اور بائیں جانب ۱۲ جملہ چوبیس ۲۴ پسلیاں ہوتی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اس قدر بدیہی اور یقینی امر کے خلاف آپ نے کس حیرت انگیز جسارت و جرأت کے ساتھ ۳۵ پسلیوں والی روائت کو تسلیم کرکے اپنے دلائل میں جڑ دیا۔

چلئے اب ہم آپ کی رائے پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ اگر آپ دس مشہور حکماء و وید و ڈاکٹر صاحبان کے اقوال سے ۳۵ پسلیاں ثابت کردیں۔ تو ہمیں بلا حیل و حجت اپنی شکست کا اعتراف ہوگا۔

ثالثاً۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ایک صحابی کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے۔ چلئے اگر ایک صحابی کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں تو آپ کم از کم پندرہ صحابہ کی متفقہ رائے سے مجھے یہ مسئلہ ثابت کر دکھلائیے۔ میں فوراً تسلیم کرلونگا۔

مولانا! کیا صحابہ کا کسی مسئلہ میں خاموش رہنا اتفاق اور تسلیم کا سبب ہوا کرتا ہے؟ نیز جس آئت سے آپ اپنا مسلک اخذ کر رہے ہیں اسی آئت سے میں اپنا مسلک نکال رہا ہوں۔ نفس واحدۃ سے آپ آدم مراد لیتے ہیں اور منہا سے بھی آدم۔ پس اس ترجمہ کے تحت آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ آدم سے حواء پیدا ہوئی۔ ادھر ضلع والی روائت موجود ہے اس کو ملا کر پوری تک بندی ہوگئی کہ حواء حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ دوسری طرف

پھر جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے۔ دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے اور آخری عشرہ آزادی کا ہے۔ (یعنی دوزخ سے لوگ آزاد کئے جاتے ہیں)

سخاوت و تلاوت قرآن و قیام رمضان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سخی ہونا دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اللہ اکبر سخی بھی ایسے کہ آج دنیا آپ کا نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ حضور اکرم خاصکر رمضان میں بہت سخاوت کیا کرتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام رمضان میں ہر رات آپ سے ملاقات کیا کرتے۔ قرآن مجید کا دور کرتے (یعنی آپ پڑھتے تو وہ سنتے وہ پڑھتے تو آپ سنتے) جب جبرائیل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی بن جاتے۔ جو کوئی آیا جو کچھ طلب کیا اگر موجود ہوا تو دیدیا۔

جب ماہ صیام آتا تو آپ (غزوات کے) سب قیدیوں کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات حضور رات کے درمیانی حصہ میں مسجد کو تشریف لے گئے اور نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی کچھ جماعت نے بھی نماز پڑھی۔ جب صبح ہوئی تو ان لوگوں نے دوسروں سے رات کی نماز کا ذکر کیا۔ دوسری رات کو پہلی رات سے زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ اس رات بھی آپ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ تیسری رات کو لوگ اور زیادہ ہوگئے۔ اس رات بھی آپ نے نماز پڑھائی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ بے شمار جمع ہوگئے۔ یہاں تک کہ مسجد نمازیوں سے تنگ ہوگئی کہیں گنجائش باقی نہیں رہی۔ مگر حضور باہر نہ نکلے۔ جب صبح ہوئی تو آپ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ جب نماز ادا کر چکے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے کلمہ شہادت پڑھا۔ فرمایا میں تمہارے آنے سے نہیں گھبرایا۔ اس بات سے ڈر گیا کہ یہ نماز رمضان کی کہیں فرض نہ ہو جائے۔ اس خوف سے گھر سے نہ نکلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرضیت کا خوف جاتا رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اور عہد صدیقی رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق کی خلافت کے شروع میں نماز تراویح یک جا جماعت سے نہ ہوتی تھی۔ حضرت عمر فاروق گشت کرتے ہوئے رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف آنکلے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ جدا جدا نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی اکیلا پڑھ رہا ہے کوئی چند لوگوں کو لے کر نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ ان کو ایک قاری پر جمع کر دیں تو بہتر ہے پس ان لوگوں پر حضرت ابی بن کعب (جو حافظ قرآن تھے) کو امام مقرر کر دیا۔ پھر جب آپ دوسری دفعہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے تو لوگوں کو حافظ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ نیا کام کیا ہی اچھا ہے۔ اور رات کا وہ حصہ جو سو رہتے ہیں اس حصہ سے جس میں قیام کرتے ہیں افضل ہے۔ کیونکہ لوگ رات کے پہلے حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔

مسلمانو! اس مبارک ایام کی قدر کرو اور اس کے ہر منٹ کو بڑا قیمتی جانو۔ کیونکہ ایسا وقت پھر ملنے والا نہیں۔ کس کو علم ہے کہ ہم آیندہ ماہ رمضان تک زندہ رہیں گے۔ جو دم ہے غنیمت جانو۔ جو فرصت ہے اس کو انمول سمجھو۔ ع

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

دعا اور اللہ کی یاد میں مشغول رہا کرو۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لو۔ اللہ ہمیں توفیق بخشے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(راقم (حافظ) محمد عبد اللہ نلور ملی کرنول)

احباب اہل حدیث فوری توجہ فرمائیں

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب اکبی کوٹلی لہاراں غربی۔ سیالکوٹ)

برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جس قوم و گروہ میں دو چیزیں موجود ہوں۔ ایک روپیہ یعنی اقتصادی حالت درست اور دوسری تنظیم یعنی اتفاق اتحاد آپس میں موجود ہو تو پس وہ لوگ ترقی کے زینہ پر مسند آرا ہو سکتے ہیں۔

آپ کے سامنے اتفاق و تنظیم پر اخبار اہلحدیث میں بہت مضامین شائع ہوئے۔ مالی امداد کی خاطر بہت کچھ کہا گیا۔ یہ چیزیں صرف اس لئے نہیں لکھی جاتیں کہ صفحہ قرطاس پر ہی مرقوم رہیں بلکہ ان پر فوری عمل کی ضرورت ہے۔ حرکت عمل کا نام ہی اسلام ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

جب تک دلی درد نہ ہو ایثار و قربانی کا ولولہ قلبی پیدا نہ ہو۔ جناب فخر ملت مجدد وقت حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہر جائز فرمان پر عملی اقدام اٹھانے کی جرأت نہ آجائے تب تک ہم بام عروج تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے سردار اہل حدیث بلکہ سب جماعت ہی کو مخالفین مٹا دینے کے درپے ہوں اور ہم اک طرف خواب غفلت کی میٹھی نیند سوئے ہوئے خراٹے مارتے رہیں۔

میرے پیارے اہل حدیث بھائیو! اب خدا کیلئے اس مصلحت بینی کے غلافوں کو اتار دو۔ خود منظم ہو کر جماعت کی مالی کمزوری کو دور فرما کر توحید و سنت کی اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ ید اللہ علی الجماعۃ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہوتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو تنظیم کر کے اپنی جماعت بنا لیتے ہیں۔ خدا صرف بھیڑ کی مدد نہیں کرتا۔ تنظیم کے ساتھ تھوڑی سی جماعت بھی ہو تو بالضرور مطابق قولہ تعالیٰ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ (پ ۲۔ بقرہ) بسا اوقات جماعت تھوڑی غالب آتی ہے جماعت

پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی۔ لڑنا۔ جھگڑنا۔ جہالت کی باتیں کرنا۔ گالی گلوچ زبان پر لانا سخت منع ہے۔ اس کی وجہ سے روزہ برباد ہو جاتا ہے۔ تجارت وغیرہ کے معاملات میں ضروری باتیں کرنا درست ہے۔ لیکن مکاری دھوکا جھوٹ سے پرہیز کرے۔ بہتر ہے کہ زیادہ تر اللہ کی یاد میں زبان جاری رہے۔

روزہ کا کفارہ | جو آدمی عمداً بلا عذر کھانا کھا کر یا پانی پی کر روزہ ترک کر دے وہ سخت گنہگار ہے توبہ کرے اور روزے کی قضا ادا کرے اس کے ذمہ کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔

جو کوئی اپنی بیوی سے حالت روزہ میں صحبت کرے تو اس کے لئے کفارہ بھی ہے اور روزہ کی قضا بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر قدرت نہیں تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے۔ اگر روزے کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اچھا آئیے اب ذرا کریم کے دریائے عفو و رحمت کا بھی طوفان دیکھئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ جس نے بھول کر کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا تو وہ شخص اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ (اِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ) اللہ نے اسکو کھلا پلا دیا ہے (یعنی خدا نے اس کی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا۔ سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا) اس سے زیادہ مہربانی ملاحظہ ہو اگر کوئی شخص بھول کر بحالت روزہ کی حالت میں بیوی سے صحبت کرے لیکن جس وقت یاد آئے اسی وقت دور ہو جائے روزے میں کوئی نقصان نہیں۔ نہ ان دونوں کے ذمہ کفارہ ہے نہ قضا۔

جلدی افطار کرنا دیری سے سحر کھانا ثواب ہے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگ افطار میں جب تک جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے۔ کیونکہ افطار کے جلدی کرنے میں اظہار عجز پایا جاتا ہے۔ اللہ کے آگے اظہار عجز بہت ہی خوب ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنی بہت خوب ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ

بندوں میں سے مجھے وہ بندہ بہت پیارا ہے جو روزے کو سب سے جلدی افطار کرے۔ (یعنی سنت رسول اللہ کی سنت کی محبت اور جو لوگ دیری سے افطار کرتے ہیں ان کی مخالفت کرنے کی وجہ اللہ تعالیٰ کو سب بندوں سے زیادہ محبوب ہیں)

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک سحری کھانے میں دیری اور افطار میں جلدی کرے گی۔

اور ایک اور ارشاد نبوی سنئے:۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔ سحری کھانے سے روزہ پر قوت ہو جاتی ہے نیز اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کا فرق ہے۔ (ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور فجر کی نماز میں پچاس آیت پڑھنے کے قدر فرق تھا۔ معلوم ہوا کہ سحری میں دیری کرنا افضل و سنت ہے۔

رمضان میں دو اذان | ماہ صیام میں دو اذانیں دی جائیں۔ ایک اذان آخر رات (سحری تہجد) کے لئے اور ایک اذان بعد صبح صادق نماز کے لئے (سنت ہے)۔ حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں۔ حضور کے دو موذن تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ و عبد اللہ بن ام مکتوم۔ حضور نے فرمایا بلال رات میں (سحری) کی اذان کہتا ہے تم کھاتے پیتے رہو۔ جب عبد اللہ بن ام مکتوم (صبح کی نماز کی) اذان کہے تو کھانے سے رک جاؤ۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نابینا تھے جب لوگ ان سے کہتے صبح صادق ہو گئی، صبح صادق ہو گئی تو یہ نماز صبح کی اذان کہتے۔

معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک کھانا پینا جماع کرنا اور نابینا کو اذان کہنا جائز ہے۔

صبح کے لئے دو اذانیں ایک طلوع فجر سے پہلے دوسری بعد سنت ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ (تہجد سحری) کے لئے جو اذان کہے وہ موذن خاص مقرر کر دیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ یہ اذان (تہجد سحری) کی ہے۔ آواز سے لوگ معلوم کر لیں گے اور جو فجر کے وقت کی اذان کہے وہ بھی خاص آدمی ہو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اذان فجر کی ہے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب | سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو حضور نے شعبان کے اخیر دن میں خطبہ سنایا فرمایا۔ اے لوگو! ایک بہت بڑا مہینہ برکت والا آیا۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے کے برابر ہے (وہ رات شب قدر ہے) (سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ حقیقی نے اپنے فضل و کرم کو کیسے عام کر رکھا ہے اور خاص کر اس مہینے میں اپنے بندوں کی مزدوری میں کس طرح اضافہ کر دیتا ہے) اللہ نے اس مہینہ کا روزہ تم پر فرض کر دیا اور اسکی راتوں میں نفلی قیام کرنا (نماز پڑھنا) مقرر کر دیا۔ جو کوئی رمضان میں نفل ادا کرے اس کو فرض کا ثواب ملتا ہے اور جو رمضان المبارک میں فرض ادا کرے تو مالک اس کو ستر فرض کا ثواب دیتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ (لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے کا ہے اور اس مہینہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ (خواہ وہ فقیر ہو یا غنی) جو کوئی رمضان میں روزے دار کو افطار کرائے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں اور وہ دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ جتنا ثواب روزے دار کو ملتا ہے اتنا ہی افطار کرانے والے کو بھی ملتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ روزہ دار کے روزے کو افطار کرائیں۔ آپ نے فرمایا یہ ثواب اللہ نے ایک گھونٹ دودھ پر یا کھجور پر بلکہ پانی کے ایک گھونٹ پر بھی عنایت فرمایا ہے۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اللہ پاک اسکو (قیامت کے دن) میرے حوض (کوثر) سے پلائیگا

متفرقات

اخباری سال ختم الحمد للہ کہ اس پرچہ کے ساتھ اخبار اہلحدیث کی پینتیسویں ۳۵ جلد ختم ہو رہی ہے اب انشاء اللہ ۴ نومبر سے چھتیسویں جلد شروع ہوگی۔ معاونین دینی خواہان کے علاوہ جملہ خریدار ان کوشش کر کے اخبار کی اشاعت کو بڑھائیں تاکہ اخراجات ضروریہ سے مطمئن ہو کر توحید و سنت کی تبلیغ اور شرک و بدعت کی تردید حسب دستور سابق جاری رہے۔

ماہ اکتوبر میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کو اہلحدیث ۷ اکتوبر میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ۴ نومبر تک قیمت بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

یاد رہے وی پی بھیجنے میں دفتر اور خریداروں کا نقصان اور حرج ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجدیں۔

نور محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب دہلوی۔ جس میں راگ اور باجوں کی قرآن شریف اور احادیث مبارکہ و دیگر ائمہ عظام و صلحاء امت کے اقوال سے پُرزور مذمت کی گئی ہے۔ قوالی سے دلدادہ لوگ جو دلائل قوالی کے جواز میں دیا کرتے ہیں ان کا مفصل و مدلل جواب ہے۔ ۱۸×۲۲/۸ کے ۹۶ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲) دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی سے طلب کریں۔

شاہی جنتری ۱۹۳۹ء حسب معمول امسال پھر شائع ہوئی ہے۔ مرتب چونکہ شیعہ بزرگ ہیں اسلئے مضامین و تصاویر میں وہی روش اختیار کی گئی ہے قیمت ۶/ر۔ پتہ۔ منیجر کتب خانہ شاہی جنتری فیض باغ لاہور۔

شمع توحید اور نور توحید ہر دو رسالے اپنے مضامین کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ "شمع توحید" تو ختم ہو چکا ہے "نور توحید" کے چند نسخے باقی ہیں۔ ضرورت مند احباب جلد منگوالیں۔ محصول ڈاک فی عدد ۹ پائی ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ کیا یہ سلسلہ اشاعت توحید و سنت جاری رہنا چاہئے یا بند کر دینا چاہئے۔ بند کر دینے کی تجویز سے تو شاید کوئی صاحب اتفاق نہ کرینگے مگر باوجود جاری رکھنے کی رائے دیکر اسکی کما حقہ امداد نہ کرنا بھی بند کرنے کے برابر ہے۔

پس احباب کرام اس فنڈ میں حسب توفیق جلدی امداد بھیجیں۔ سننے میں آیا ہے کہ فریق ثانی "نور توحید" کے جواب کی تیاری کر رہا ہے۔ ممکن ہے اس کا جواب بھی دینا پڑے۔

اشاعت فنڈ بارہا اعلان کیا گیا ہے کہ جلسوں اور مدرسوں کی رپورٹیں شائع کرانے کے لئے کم از کم ایک روپیہ حق اشاعت فنڈ آنا چاہئے۔ یہ رقم توحید و سنت کی اشاعت پر خرچ ہوتی ہے۔ ہماری جیب میں نہیں جاتی۔ حساب آمد و خرچ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ یوں تو توحید و سنت کے شیدائی جلسوں اور مدارس پر حسب توفیق خرچ کرتے ہیں مگر اشاعت فنڈ کا حق ادا کرنا ان کو ناگوار ہوتا ہے بارہا توجہ دلانے پر ہم مجبور ہیں کہ سختی سے اس اصول کی پابندی کریں۔ پس احباب کرام اشاعت فنڈ میں ایک روپیہ کار ثواب سمجھ کر بخوشی بھیجا کریں دل تنگ نہ ہوا کریں۔

آمد تا ۲۸/۱۰ - ۱۶ - ۳ - ۱۲ - ۵۴ روپئے

مسجد اہل حدیث موضع انبوہا بہت بوسیدہ ہو گئی ہے۔ برسات میں چھت سے پانی اسقدر ٹپکتا ہے کہ نماز ادا کرنی دشوار ہو جاتی ہے۔ اصحاب خیر خانہ خدا کی مرمت کے لئے حتی الامکان امداد فرمائیں

راقم :- مولوی عبد الرحیم موضع انبوہا۔ ڈاکخانہ راج گاؤں۔ ضلع بھیر بھوم۔ (سہر اشاعت فنڈ وصول)

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار پندرہ سال سے جاری ہے اس میں قرآن و حدیث، فقہ، اصول اور عربی فارسی کی اعلےٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ طلباء کے کل اخراجات کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ مقامی جماعت بوجہ غربت اسکے بوجھ کی متحمل نہیں۔ اس لئے مدرسہ ہذا کی طرف سے مولوی عبد الرحیم صاحب سفیر مدرسہ۔ و حاجی عبد الغفار ناظم مدرسہ بسلسلہ سفارت سفر کر رہے ہیں۔ اصحاب خیر ان کی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں۔

المعلن (حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدرسہ دار الحدیث محمدیہ۔ لشکر گوالیار۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

اسلامی جلسہ قصبہ گوگیرہ ضلع منٹگمری میں ۲۰-۲۱ اکتوبر کو ایک اسلامی تبلیغی جلسہ ہوگا۔ جس میں مولوی نور حسین۔ مولوی عبد المجید خادم۔ مولوی علی محمد صمصام مولوی عبد الجلیل صاحب کے علاوہ دیگر علماء کرام تشریف لاکر اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے عوام الناس کو مستفید فرمائینگے۔ شائقین شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ (چوہدری بہادر خان۔ چوہدری اللہ بخش ساکنان گوگیرہ۔ براستہ اکاڑہ۔ ضلع منٹگمری)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ علاقہ ہذا میں کوئی دینی مدرسہ نہ تھا۔ اس لئے چند حضرات نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ۱۳۵۲ھ میں مدرسہ جاری کیا جس میں قرآن شریف حافظہ و ناظرہ اور اردو و فارسی اور عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم ہیں۔ الحمد للہ! تعلیمی و تربیتی حیثیت سے نمایاں ترقی پر ہے۔ علماء کرام اور اکابران قوم نے مدرسہ کی ضرورت پر بہترین آراء کا اظہار کیا ہے مگر مالی مشکلات کی وجہ سے صرف تین مدرس ہیں اور معلموں کی ضرورت ہے۔ مدرسہ کا اپنا مکان بھی نہیں اور طلباء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے لہذا اہل دل مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ مدرسہ کی کما حقہ امداد کریں۔

ارسال زر و جملہ خط و کتابت کا پتہ :-

متولی ہنگی محمد عمر صاحب خازن مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری

الداعی الی الخیر :- وکیل محمد غوث سکرٹری مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ (۸ر داخل اشاعت فنڈ)

آئندہ اخبار میں درج کئے جائینگے۔ انشاء اللہ! (منیجر)

بہت پر ساتھ حکم اللہ کے ؎

یہ خدائی قانون ہرگز نہیں کہ ہم بیکار ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور صرف دعا کرکے ترقی اور فتح حاصل کرلیں۔ قرآن پاک کو بغور پڑھیں۔ طالوت اور جالوت کا قصہ موجود ہے۔ جب طالوت کا لشکر جالوت کے بالمقابل میدان میں نکل کر ٹھن گیا۔ صبر، استقلال، ثابت قدمی، نصرت اور مدد کے لئے پھر رب العزت کے دربار میں دعا کرتے ہیں :۔

ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔

اس وقت ان کی آہ وزاری کی شنوائی ہوتی ہے۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (پ ۲) پس شکست دی جالوت کے لشکر کو اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو

کیا حضور علیہ السلام صرف دعا کرکے منکرین کافرین کو بھگا نہیں سکتے تھے۔ لیکن خدا کے حبیب احمد مجتبےٰ علیہ السلام خوب جانتے تھے کہ بغیر حرکت عمل کے جدوجہد کے ہاتھ پاؤں ہلانے کے رب العزت فتح نہیں دیتا۔ ورنہ آپ کو کونسی ضرورت لاحق ہوئی کہ اس قدر سامان حرب لے کر تکالیف ومصائب کا سامنا کرتے ہوئے کس قدر تپتی ریت اور سنگلاخ زمین میں جہاد کے لئے نکل جاتے ؎

بھولے ہوئے ہیں یہ ہم عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم صاف ارشاد موجود ہے ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

برادران اہلحدیث! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث بن چکی ہے۔ اس میں تمام انجمنیں شامل ہوں۔ اپنا اپنا الحاق مرکزی انجمن سے کریں۔ ایک شیرازہ بندی میں آکر ایک ہی سلک میں منسلک ہوکر توحید وسنت کی اشاعت میں حصہ لیں۔ تبلیغی فنڈ میں اپنی دریادلی کا ثبوت دیتے ہوئے کافی سے زیادہ مالی امداد دیں تاکہ مخالفین کے تمام ہتھکنڈے بیکار ہوجائیں۔ اخبار "اہلحدیث" کی وسعت اشاعت میں ترقی دینے اور زیادہ خریدار مہیا کرنے میں خوب کوشش کریں۔ اہل ثروت اپنی فیاضی اور سخاوت سے تبلیغی فنڈ کو سیراب کردیں۔ اور احباب منظم بننے کی دلی سعی فرمادیں۔ خدا تعالیٰ اس کمی کو پورا فرمائے۔

اللھم الف بین قلوبنا ؎
کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

قبرستان اور عبرت

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

حضرت عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے تھے کہ اپنے دل کو نصیحت دیویں تو کسی ویرانہ میں جاتے اور اس کے دروازہ پر بیٹھتے اور فرماتے این اھلك۔ یعنی تیرے بسنے والے کہاں گئے پھر اپنے نفس کی طرف رجوع کرتے اور غم ناک آواز کے ساتھ فرماتے کل شئ ھالك الا وجھہ یعنی ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے۔ ایک ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ دائم اور باقی اور ہمیشہ کو ہے جس کا حکم جاری ہے زمین وآسمان والوں پر۔ سفید کرے سیاہ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اور وہ سب مخلوقات سے پوچھنے والا ہے۔

ایک مرد انصاری نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ سب سے بڑا عقلمند اور ہوشیار آدمی کون ہے؟ فرمایا جو موت کو بہت یاد کرے اور موت کے لئے خوب ہی تیاری کرے۔ یہی لوگ بڑے عقلمند اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ دنیا کی شرافت اور آخرت کی بزرگی اسی میں ہے۔

اللھم اجعلنا منھم۔

حضرت علی مرتضیٰؓ ایک قبرستان سے گزرے اور کہا اے قبر والو! تم ہم کو اپنا حال سناؤ یا ہم تم کو خبر دیں۔ ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال تقسیم ہوگیا اور تمہاری عورتوں نے اور خاوند کرلئے اور تمہارے گھروں میں اور ہی لوگ آکر آباد ہوگئے۔ پھر فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر ان کو کچھ قدرت وطاقت ہو تو یوں کہیں کہ ہم نے کوئی توشہ پرہیزگاری سے بہتر نہیں دیکھا۔

حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ تم مسلمانوں میں سے جب کوئی قبرستان میں جا کھڑا ہو تو قبر والوں کے حال میں غور وفکر کرے کہ کس طرح انکی آنکھیں ان کے رخساروں پر بہہ گئیں۔ ان کی زبانوں کو کیونکر مٹی نے کھالیا۔ یہ وہی زبانیں ہیں۔ جن سے وہ لوگوں پر زبان درازی کیا کرتے تھے اور سہولت فصاحت اور بلاغت اور علمیت دکھایا کرتے تھے اب ان کے دانت خاک میں بکھر گئے اور بدن کیڑوں کی غذا ہوگیا۔

پیغمبر خدا جناب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جنازہ کو دیکھا پھر اس نے یوں کہا۔

اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ ھذا ما وعدہ اللہ ورسولہ اللھم زدنا ایمانا وتسلیما۔ تو لکھی جاتی ہیں اس کے لئے بیس نیکیاں۔

برادران اہل اسلام پر پوشیدہ نہیں کہ ہمارے راہبر تو قبرستان میں جاکر عبرت حاصل کریں اور آج کل کے مسلمان قبروں پر میلے اور عرس کرائیں اور ہر قسم کی زیبائش صدہا روپیہ خرچ کرکے کریں۔ اور مردوں وعورتوں کا ایک ہی جگہ پر چلنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا سوائے بدنامی کے کیا حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کے گدی نشینان بجائے عبرت حاصل کرانے کے دنیا بھر کے گناہ قبروں پر کرانے میں مشغول ہیں اور مخلوق خدا کو گمراہ کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مؤمن کو صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام +

ملکی مطلع

ہنگامۂ فلسطین

فلسطین کی خبروں پر تین ماہ سے سنسر بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے وہاں کے صحیح حالات معلوم نہ ہو سکتے تھے۔ اب جبکہ سنسر کی میعاد ختم ہوگئی ہے تو بعض حیرت انگیز حالات روشنی میں آگئے ہیں۔ جن میں سے ایک دو اطلاعات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

"قاہرہ کے اخبار "الفتح" نے فلسطین کے قدیم اور تاریخی شہر جنین کے تباہ کئے جانے کی ہولناک کیفیت یوں شائع کی ہے:۔

نصف شب کے بعد دو بجے جبکہ لوگ محوخواب تھے اور انہیں اس بات کی مطلق خبر نہیں تھی کہ ان کے لئے ظلم و ستم کا کتنا سامان تیار ہو رہا ہے۔ سناٹے کا عالم ڈھنڈورا پیٹنے والے نے اعلان کیا۔ خلق خدا کی حکم انتدابی حکومت کا۔ اس شہر جنین کو خالی کر دیا جائے شہریوں کو یہاں سے نکل جانے کے لئے چار گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس خوفناک شاہی اعلان نے شہر میں بیم و ہراس کی کیفیت پیدا کر دی۔ اہل شہر کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے سب باہر نکل آئے۔ وہ جلدی کے عالم میں صرف اپنا وجود اٹھائے ہوئے تھے مصیبت کی اس گھڑی میں انہیں اثاث البیت اٹھانے کا موقع نہ مل سکا۔ مہلت کے چار گھنٹے گزرنے کے بعد شہر کی بنیادوں میں اکیس مقامات پر ڈائنامیٹ رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد مشرق اور مغرب دونوں اطراف سے فتیلہ کو دیا سلائی دکھلائی گئی جس سے خوفناک دھماکے ہوئے۔ سارا شہر منہدم ہو گیا۔ اور لوگوں کا مال و متاع اور ذخائر برباد ہو گئے۔ اس بربادی کے بعد اہل شہر واپس آگئے۔ تاکہ ان مکانات میں پناہ گزیں ہو سکیں جو انہدام سے بچ رہے تھے۔ لیکن رات گزرنے کے بعد پھر وہی منادی والا آیا اس نے ڈھول بجایا اور اعلان کیا شہر سے نکل جاؤ چنانچہ وہ بے چارے اپنے بچوں کو اٹھا کر اپنے گھروں کی طرف حسرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے چل پڑے اس وقت ان کی حالت ناگفتہ اور قابل رحم تھی۔ بھوک پیاس نے انہیں نڈھال کر رکھا تھا۔ بچے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ اس آبادی نیز شہر کے درمیان میں سے گزرنے والی پختہ سڑک کے دونوں طرف ڈائنامیٹ کی سرنگیں بچھا دیں اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہیں اڑا دیا۔ اہل شہر کچھ فاصلے پر کھڑے ان ہولناک منظر کو دیکھ رہے تھے۔ دھماکوں سے کان کے پردے پھٹے جاتے تھے اور گرد و نواح کی زمین پر کیفیت زلزلہ طاری ہو رہی تھی۔ ڈائنامیٹ اس قدر طاقت ور تھے کہ انہوں نے تاریخی شہر کے پرخچے اڑا دئیے اور اینٹ اور پتھر ہوا میں اڑتے رہے۔" (مدینہ بجنور۔ ۹۔ اکتوبر)

دوسری اطلاع "انقلاب" لاہور مورخہ ۱۶۔ اکتوبر سے درج کی جاتی ہے:۔

"لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ فلسطین کی خبروں پر تین ماہ سے سنسر عائد تھا۔ جو کل ختم ہوا۔ سنسر کے اختتام پر آج سب سے پہلے "نیوز کرانیکل" اور "ڈیلی ایکسپریس" کے خصوصی نامہ نگاروں نے فلسطین کی خطرناک صورت حالات کو بے نقاب کیا ہے۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ مجاہدین کے ہیڈ کوارٹروں نے مختلف جنگی سرداروں کے ماتحت ملک بھر کو مختلف حصوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ فلسطین کے بہت سے حصے سے برطانوی فوجیں منہ موڑ کر واپس ہو چکی ہیں اور ان حصوں میں سول حکومت کا شیرازہ بالکل منتشر ہو چکا ہے۔ بیت اللحم۔ بیرشیبہ رملہ اور دوسرے سینکڑوں دیہات میں سول حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور تمام سرکاری عمارتوں پر مجاہدین کا قبضہ ہو چکا ہے۔ آمد و رفت کی جن گاڑیوں کے ساتھ مسلح گارد نہ ہوں وہ کسی صورت میں منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتیں۔ ان کی وجہ عربوں کی کمین گاہیں۔ شبخون۔ اور فائروں کی بوچھاڑ ہے۔ ٹیلیفون کی حالت نہایت بدنظم ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں برطانوی اور یہودی محاصرہ کی حالت میں ہیں۔ نابلس۔ تل کرام اور بعض دوسرے مقامات پر برطانوی حکومت مشکوک جیسی ہے۔ حتیٰ کہ بیت المقدس۔ حیفہ اور تل ابیب میں مجاہدین کا اثر و رسوخ موجود ہے۔ مجاہدین مترالیوز مشین گنوں سے فائر کرتے ہیں۔ اور انہوں نے بذات خود ٹیکس جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت مختل ہو چکی ہے۔ جس کا اثر فلسطین اور مصر کی درمیانی ٹرینوں پر بہت برا پڑا ہے۔ ایک مقام پر ۵ میل تک لائن اکھاڑ دی گئی ہے۔ فش پلیٹیں جدا کر دی گئیں۔ اور لائن پر درخت کاٹ کر بچھا دئیے گئے۔ مجاہدین نے متعدد ریلوے اسٹیشنوں کو نذر آتش کر دیا ہے۔ اور متعدد مقامات پر ٹرینوں کو لائن سے گرا دیا ہے اور سڑکوں کو برباد کر دیا ہے۔"

(انقلاب لاہور ۱۶ جلد ۱۲۔ بحوالہ ہندوستان ٹائمز)

فلسطین کانفرنس قاہرہ (مصر) میں فلسطین کانفرنس حال ہی میں ختم ہوئی ہے۔ جس میں تمام اسلامی ممالک کے نمائندوں کے ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ جنہوں نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے حکومت برطانیہ کو بھیجا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل چند مطالبات کئے گئے ہیں:۔

(۱) فلسطین میں یہودیوں کا مزید داخلہ فوراً بند کر دیا جائے۔ (۲) تقسیم فلسطین کی مخالفت کی جائے۔ (۳) فلسطین میں آئینی حکومت قائم کی جائے (۴) برطانیہ تمام سیاسی قیدیوں خصوصاً لیڈروں کو رہا کر دے۔

اس ریزولیوشن میں تمام عرب حکومتوں سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ مؤتمر کے فیصلوں کی تائید کریں اور قاہرہ میں ایک مستقل کمیشن کی سفارش کریں جو ان مطالبات کے پورا ہونے کی نگرانی کرے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس وقت فلسطین میں جو یہودی آباد ہو چکے ہیں انہیں شہری حقوق دئیے جائیں۔

ادھر لندن میں عراق کے وزیر خارجہ پہنچے ہوئے ہیں جو وہاں فلسطین کی سرگرم حمایت میں مصروف ہیں۔

محراب سنانے کی درخواست رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے حافظ قرآن کی کسی جگہ ضرورت ہو تو مجھ سے خط وکتابت کریں۔
حافظ سید عبد الغفار رضوی معرفت سید احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیف کورٹ لکھنؤ۔

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ لوگوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ صوبہ بہار و بنگال میں اہل حق کا یہی واحد مرکزی دار العلوم ہے۔ جو گذشتہ ربع صدی سے نہ صرف قائم بلکہ تدریجی اور ٹھوس ترقی کر رہا ہے۔ علوم عربیہ کے ساتھ ابتداء سے انتہا تک ہر جماعت میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ۔ تقریر و تحریر۔ فلسفہ ریاضیت۔ مناظرہ و مباحثہ اور دیگر مفید عام علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اختتام سال پر مذاکرہ علمیہ کا سالانہ اجلاس اس غرض سے منعقد کیا جاتا ہے کہ دار العلوم کو قوم کے دامن عاطفت کے ساتھ وابستہ رکھا جائے اور وہ اس کے پورے خط و خال کو بچشم خود مشاہدہ کر سکے۔

اس وقت جو کچھ مجھے عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ دار العلوم کی مالی حالت مخدوش اور قابل توجہ ہے۔ گذشتہ زلزلہ کی قیامت خیز بربادیوں نے نہ صرف دار الاقامہ اور دیگر تمام عمارتوں کو زیر زمین کر دیا بلکہ آمدنی پر بھی ضرب کاری لگائی۔ چنانچہ نہ صرف طلبہ اور اساتذہ کو رہائش میں گوناگوں تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ چندے بھی محدود ہو گئے ہیں اتنے محدود کہ بسا اوقات بے حد تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ تقریباً سوا سو ۱۲۵ مستطیع اور غیر مستطیع طلبہ کے قیام و طعام تنخواہ مدرسین و ملازمین اور دیگر ضروریات کا انتظام آسان کام نہیں ہے جس کے لئے کم از کم ۵ ہزار روپیہ سالانہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہذا مجھے امید قوی ہے کہ دار العلوم کی در و دیوار سے قال اللہ و قال الرسول کی گونجتی ہوئی آواز کو قائم رکھنے میں آپ ضرور میری امداد فرمائیے اور اس باغ علم اور چمن دین کو جسے مدتوں کی آبپاشی کے بعد تر و تازہ رکھا گیا ہے خزاں کے تند اور مرجھا دینے والے جھونکوں سے محفوظ رکھنے میں آپ میرا ہاتھ بٹائیں گے۔

خادم قوم (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ
مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

تعمیر مسجد لندن میں "جمعیۃ المسلمین" نامی جماعت ۱۹۳۴ء میں قائم ہوئی۔ ماشاء اللہ جمعیۃ المسلمین اس وقت تک نماز جمعہ۔ عیدین جیسے احکام خداوندی فرمان مصطفوی کی تکمیل کا بندوبست وقت مقررہ پر کر رہی ہے۔ اب فرائض یومیہ یعنی پانچ وقت کی نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کا کام عملی طور پر شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس فرض کی ادائیگی اور تکمیل کے لئے ایمان والوں کی اعانت کی محتاج ہے

اعلان تعطیل!

آئندہ پرچہ بوجہ تعطیل سالانہ شائع نہیں ہوگا

جملہ خریداران و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

امید ہے کہ مسلمانان عالم دامے، درمے، قدمے، سخنے امداد فرما کر اس جماعت کے (جمعیۃ المسلمین) اراکین کی ہمت افزائی فرمائیں۔ آمین!

الداعی۔ سکرٹری جمعیۃ المسلمین نمبر ۵۹۔
کینٹن اسٹریٹ لندن۔ ای۔ ۱۴۔ انگلینڈ

زکوٰۃ کا صحیح مصرف ماہ مبارک کا زمانہ آ رہا ہے اس ماہ میں اہل خیر حضرات زکوٰۃ کی رقم نکالیں گے۔ دار العلوم ندوۃ العلماء میں کثرت سے ایسے نادار طلبہ ہیں جن کے طعام و لباس کی کفالت اہل خیر حضرات کرتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں کی تعلیم سے مستفید ہو کر سینکڑوں ناواقف مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ لہذا آپ ضرور اپنی زکوٰۃ کا کوئی حصہ ان غریب طلبہ کے لئے خصوصیت سے بھیجیں۔

(سید عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

بشارت واقعہ میں آگئی

اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ فروری ۴۲ میں بعنوان "بشارت" لکھا گیا تھا کہ یہ عاجز ایک مبسوط رسالہ مضامین امام زمان، مہدی منتظر اور مجدد دوراں کے متعلق لکھ رہا ہے۔ اس پر کئی ایک احباب نے فرمائش خریداری کی بھیج دی ہے۔ سو معلوم ہو کہ سردست ان مضامین میں سے "امام زمان" کا مسئلہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ باقی مسائل کی کاپیاں لکھی ہوئی تیار ہیں جو انشاء اللہ شاہ رمضان میں یا اس کے بعد طبع کرائی جائیں گی۔ "امام زمان" کا مسئلہ پوری بسط و تفصیل سے عالمانہ انداز اور سہل عبارت اور آسان طرز ادا سے بیان کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے اس کے مطالعہ سے زمانہ حال کے سب مدعیان خلافت و امامت (قادیانی، دہلوی وغیرہ) کے دعاوی باطل ثابت ہو جائیں گے۔

شائقین دو آنے (۲/) کے ڈاکخانہ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے امرتسر میں بنام مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث محلہ ڈھاب کھٹیکاں اور سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے نام بھیجکر منگوالیں۔

اس کے علاوہ برکات محمدیہ کے سلسلہ میں رسالہ فضائل شعبان بھی چھپ کر تیار ہے۔ اس کے لئے چار پیسے (۱/) کے ٹکٹ صرف سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے پاس بھیجیں۔

سیالکوٹ میں ہر دو کے لئے ٹکٹ بھیجنے والے تین آنے (۳/) کے ٹکٹ بھیجیں۔

رسالہ "امام زمان" کا ہدیہ امرتسر میں خزانہ جمعیۃ اہل حدیث میں جمع ہوگا اور رسالہ فضائل شعبان کا ہدیہ خزانہ سیالکوٹ میں۔

نوٹ:۔ سلسلہ برکات محمدیہ کی سالانہ خریداری کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ اور اسی طرح رسالہ تبلیغ کا سالانہ ہدیہ بھی ایک روپیہ ہے۔

سالانہ خریدار بننے والے ہر ایک کے لئے ایک ایک روپیہ منی آرڈر کر دیں۔ سابقہ نمبرات سب ارسال کر دیئے جائیں گے۔

راقم:۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۹ فروری ۴۲)

رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دوسو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہوجائیگی سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دوسو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں صرف تین روپئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۵ ر زائد خرچ ہونگے۔

پتہ:- مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یوپی

فارم ۱ - 	نمبر مقدمہ ۶۰۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۹ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم دین ولد کرم دین ذات گوجر سکنہ ... گردوارہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{28}$ ۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ 	(تحریر ۲۸/۱ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱ - 	نمبر مقدمہ ۵۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲، ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

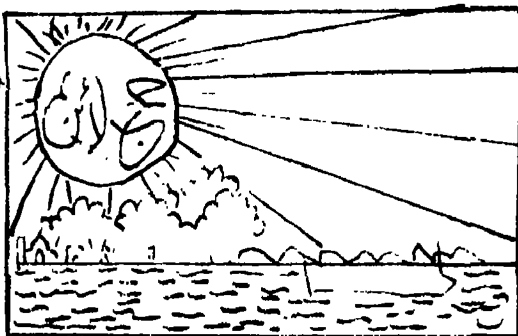
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی عیدا ولد ملا ذات امائیں سکنہ آولہرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{28}$ ۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ 	(تحریر $\frac{1}{28}$)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

اخبار اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)



کہ ہندوستانی حجاج صرف ہندوستانی کمپنی کے عظیم الشان تیز رفتار اور آرام دہ جہازات

[...]ل دینار (۳۹۶۲ ٹن) 	اور 	المظفر (۵۳۱۱ ٹن)

[...] کریں۔ مندرجہ ذیل خصوصیات اگر آپ کی خواہش کے مطابق ہیں تو پہلی فرصت میں اپنی جگہ مخصوص کرالیں:-

- باجماعت نماز پڑھنے کے لئے مخصوص جگہ کا خاص اہتمام۔
- مذہبی علمی، ادبی اور تاریخی کتابوں کا کتب خانہ عام حجاج کے استعمال کے لئے۔
- درجہ اول و دوم کے مسافروں کی ہواخوری کیلئے [...] وسیع اور آرام دہ بہترین سیلون اور خوبصورت لاؤنج ڈیک کے مسافروں کی ہواخوری کیلئے علیحدہ ڈیک اور اسی طرح مستورات کے لئے مخصوص جگہ۔
- تیسرے درجے پر ڈیک میں بجلی کے پنکھے۔
- مصوبے کے باورچی حسب مذاق عمدہ اور لذیذ کھانے کا اعلیٰ انتظام
- میٹھا پانی بافراط
- دوران سفر میں ریڈیو کے ذریعہ اطراف عالم کی تازہ ترین خبریں۔
- مزید معلومات مندرجہ ذیل کسی پتہ سے دریافت فرمائیں۔

حج لائن

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
بلارڈ اسٹیٹ بمبئی
نیپیئر روڈ کراچی
کلائیو سٹریٹ کلکتہ



[...]نامہ حجاز

از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس کتاب میں قاضی صاحب نے سفر حج کے متعلق تمام حالات کو درج کیا ہے۔ ہر عازم حج کو ضروری ہے [...] کتاب کو اپنے ہمراہ لے جائے۔ یہ کتاب راستے میں ایک کامیاب معلم کا کام دیگی اور راستے کی [...]واریوں سے بچائے گی۔ جلد منگوالیں۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اس سلسلہ میں وزیر نوآبادیات نے فلسطین کے ہائی کمشنر کو بھی طلب کیا ہے۔ وزیر عراق کی تجویز ہے کہ فلسطین کو ایک آزاد حکومت میں تبدیل کر دیا جائے جو برطانیہ کی حلیف ہو گرا اپنا آئین نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ تیار کرے اور عرب اور یہودیوں کو تعلیمی اور میونسپل معاملات میں آزادی ہو۔ یہودیوں کا مزید داخلہ بند کر دیا جائے۔ وزیر نوآبادیات نے یہودیوں کے لیڈر ڈاکٹر ویزمین کو بھی لندن بلایا ہے تاکہ ان کا نقطۂ نگاہ بھی معلوم کیا جائے۔

برطانیہ نے تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے پچھلے دنوں ایک اور کمیشن بھیجا ہے۔ جسکو وڈے کمیشن کہا جاتا ہے۔ یہ کمیشن عنقریب اپنی رپورٹ پیش کریگا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ برطانیہ فلسطین کو غالباً اندرونی خودمختاری بہت جلد دیدیگا۔ خدا وہ دن جلد لائے جب فلسطینی مصائب کا خاتمہ ہو جائے۔ جس نے ساری دنیائے اسلام کو بے چین کر رکھا ہے۔ اخیر میں ہم اُسی مالک الملک کی درگاہ میں دست بدعا ہو کر کہتے ہیں:۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔

دربھنگہ میں صوبائی اہلحدیث کانفرنس کا قیام

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے کی دعوت پر صوبائی اہل حدیث کانفرنس منعقد کرنے کی غرض سے گذشتہ ۶-۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مجلس شوریٰ زیر صدارت مولانا عبدالجبیر صاحب منعقد ہوئی۔ جس میں پٹنہ۔ مظفرپور۔ دربھنگہ۔ پورنیہ۔ بھاگلپور۔ مونگیر۔ گیا۔ اور آرہ کے تقریباً سو نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ یوپی۔ پنجاب کے بھی بعض حضرات بطور وزیٹر اور مشیر کے جلسہ میں موجود تھے۔ مجلس مذکورہ کے چار اجلاس ہوئے۔ اور حسب ذیل تجویزیں باتفاق آراء پاس ہوئیں:۔

(۱) صوبائی اہل حدیث کانفرنس کا قیام عمل میں آیا جس کے حسب ذیل عہدہ دار مقرر کئے گئے۔

صدر جناب مولانا عبدالجبیر صاحب مدظلہ۔

نائبین صدر۔ جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی۔ جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب اور جناب مولنا زین العابدین صاحب ڈھاکوی۔ جنرل سکریٹری۔ جناب مولوی نورالحسن صاحب جوائنٹ سکریٹریان۔ مولوی حکیم نورالہدیٰ صاحب پٹنہ۔ منشی محمد عثمان صاحب دربھنگہ۔ ڈاکٹر عبدالمجیب صاحب دربھنگہ۔

(۲) اور یہ بھی طے پایا کہ اس کا پہلا اجلاس جلد سے جلد دربھنگہ میں منعقد کیا جائے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک ذمہ دار مجلس استقبالیہ بنائی گئی۔

(۳) جماعت کی سیاسی اور مذہبی تنظیم کے لئے ہر گاؤں سب ڈویژن میں ایک سردار اور اس کے چند باضابطہ معاون مقرر کئے جائیں۔ جہاں ضرورت محسوس کی جائے انجمن اہل حدیث قائم کی جائے اور تمام گاؤں اور سب ڈویژنوں کی انجمنوں اور سرداروں کا تعلق ضلع سے ہو جہاں اس کی ایک باقاعدہ انجمن قائم ہو اور اس کا صدر صوبہ کا صدر رہو۔

تنظیم اور جماعت اہل حدیث کا جو خاکہ اور لائحہ عمل مرکزی انجمن اہل حدیث دربھنگہ نے قائم کیا ہے اس سے اعتماد کلی ظاہر کیا گیا اور سفارش کی گئی کہ صوبہ کی تمام انجمنیں اسی خاکہ کو پیش نظر رکھ کر اپنی اپنی تنظیم کریں۔

(۴) تعلیمی تنظیم کے لئے ضروری خیال کیا گیا کہ صوبہ بہار کے مدارس اہل حدیث کا ایک نظام اور ایک ہی نصاب ہو۔ ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب موصوف کو اختیار دیا گیا کہ وہ صوبہ کے تمام مدارس اہل حدیث کے مہتمم اور معتمدین تعلیم کو کسی مناسب موقع پر دعوت دے کر ان سے تبادلہ خیالات کریں۔

(۵) واردھا ایجوکیشنل اسکیم کو مسلمانوں کے حق میں نقصان دہ تصور کرتے ہوئے کانگرس سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اس پر نظر ثانی کرے اور جو ترمیم آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ پٹنہ کی ہے اسکو منظور کر کے مسلمانوں کو مطمئن کر دے۔

(۶) حضرت مولانا عبدالنور صاحب۔ جناب مولوی عبدالجلیل صاحب سلفی۔ جناب مولوی ابوالحسن صاحب سلفی۔ جناب مولوی محمد زبیر صاحب ندوی کی وفات حسرت آیات پر انتہائی غم و اندوہ کا اظہار کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ انہیں فردوس بریں میں جگہ دے اور ان کے پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اور طے کیا گیا کہ صوبہ بہار کے ہر ضلع میں جماعت اہل حدیث کا ایک مدرسہ قائم کیا جائے اور جہاں پہلے سے قائم ہے اسے ہر ممکن طریقے سے تقویت پہنچائی جائے۔

(۷) صوبہ بہار کے اہل حدیثوں کی مکمل تنظیم کے لئے علماء اہل حدیث صوبہ بہار کی شرکت اور اعانت ضروری سمجھی گئی اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ تنظیم جماعت کی خاطر اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ ضرور صرف کریں۔

(ناظم)

(عمر داخل اشاعت فنڈ)

دیسی ادویات کے متعلق سرکاری اطلاع

عام لوگوں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے دیسی طریق علاج کے متعلق رپورٹ اور تحقیقات کرنے کیلئے جو کمیٹی تعینات کی تھی وہ اپنے اختیارات کے اندر مذکورہ صدر معاملہ میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب یا ایسوسی ایشن کی طرف سے تمام تحریری درخواستوں کا خیر مقدم کریگی۔ سردست یہ کمیٹی کسی قسم کی فہرست سوالات جاری کرنا نہیں چاہتی۔ کمیٹی کو حسب ذیل معاملات کے متعلق اطلاع دی جائے:۔ (الف) دیسی ادویات استعمال کرنے والے طبیبوں کا رجسٹر قائم کرنے کے لئے کس قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ (ب) دیسی ادویات کے استعمال کرنیوالے طبیبوں کی تعلیمی حالت کو درست کرنے کے لئے کیا عملی اقدام کیا جائے۔ (ج) کیا الف یا ب کے بارے میں کسی قسم کا قانون بنانے کی ضرورت ہے اگر ہے تو کیا۔

اس قسم کی درخواست انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز پنجاب سول سکریٹریٹ لاہور کی معرفت پنجاب گورنمنٹ کمیٹی آف ان

لاجواب | زود اثر | عجیب و غریب | قدر

حیرت انگیز ایجاد
ارواح اکسیر اعظم

جملہ امراض کے دفعیہ کے لئے داخلی خارجی ایک ہی دوا ہے۔ صرف دو یا تین قطرہ کھانے۔ لگانے۔ دونوں حالتوں میں پُر اثر ہے۔ سانپ۔ بچھو نیز دیگر زہریلے کیڑوں کے ڈنک اور چاقو وغیرہ کے زخموں پر لگانے سے فوراً آرام کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جانوروں کی تکالیف میں بھی مفید ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ساتھ ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ڈرام صرف ۱۲/۔ محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے تین تک ۹/

پتہ ڈاکٹر سید عبد الماجد۔ ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

D·S·A·Majid - Po Maner - Patna

سُرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دُھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش سُرخی چشم کے علاوہ ضعفِ بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہر خیالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عہ

ملنے کا پتہ

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم شریف امرتسر

آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

مخزن علاج
یا
ہومیوپیتھک مکمل علاج

مصنفہ حکیم نظام الدین محمد ہما

جس میں ہومیوپیتھک علاج کی تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کا مقابلہ میٹریا میڈیکا۔ فارماکوپیا۔ علاج الامراض۔ تمام امراض کی تشریح ضروری ہدایات مفصل طور پر درج ہیں۔ غرض یہ کہ اپنے فن کی انوکھی اور نئی تصنیف ہے۔ قیمت چار روپیہ محصول ڈاک علیحدہ۔

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات بھی ہم سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ منیجر سلام ہومیو فارمیسی

کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۵۴۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لال دین ولد کریم بخش ذات گوجر سکنہ کھوڑگاں [illegible] تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ [illegible] ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{1}{38}$ [illegible] مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{1}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصے سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر پلوور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس

صدر بازار۔ دہلی

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۴۹۹

فارم نوٹس زیر دفعہ۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دھاوا ولد نہالا ذات راجپوت سکنہ ٹھیکریاں کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{10}{38}$ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{1}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ

ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۵۴۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لکھو ولد خوشیا ذات راجپوت سکنہ تو ہانہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{1}{38}$ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{1}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ

ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر